بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام القرآن

محمد جلال الدین قادری

درِ سعادت
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

احکام القرآن

جلد اوّل (سورۃ البقرۃ)

محمد جلال الدین قادری

ناشر

حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی

محلّہ لطیف شاہ غازی' کھاریاں ضلع گجرات

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	احکام القرآن
مولف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
نظر ثانی	مولانا مفتی محمد رفیق نقشبندی واحدی
کمپوزنگ	مفتی محمد محمود احمد
پروف ریڈنگ	مولانا قاری محمد حبیب احمد، مولانا غازی محمد مسعود احمد
صفحات	۵۶۸
ھدیہ	
ناشر	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات

ملنے کے پتے

- ☆ حافظ محمد سعید احمد نقشبندی محلہ بابا لطیف شاہ غازی کھاریاں، ضلع گجرات
- ☆ عثمان غنی سٹیشنری مارٹ، مین بازار کھاریاں، ضلع گجرات
- ☆ اور اس کے علاوہ ہر اچھے بک سٹال سے طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام

یَا اِمَامَ الرُّسُلِ وَیَا سَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ

☆☆☆☆☆

فہرست احکام القرآن

اظہار تشکر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ...... نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

احکام القرآن کی ترتیب وتدوین میں بہت سے واجب الاحترام حضرات نے علمی تعاون فرمایا' یہ حقیقت ہے کہ اگر ان حضرات کا علمی تعاون اور حوصلہ افزائی نہ ہوتی تو احکام القرآن کی موجودہ صورت مشکل تھی۔ان حضرات نے خالص لوجہ اللہ تعالیٰ تعاون فرمایا ہے' تاہم یہ فقیر ان میں سے چند کا ذکر کرنا لازمی جانتا ہے۔

☆ اعلم العلماء حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ' صدر مدرس مدرسہ سلطانیہ کالا دیو' ضلع جہلم۔

☆ جامع شریعت وطریقت حضرت پیر محمد عبدالواحد صدیقی مجددی مدظلہ' دربار سلطانیہ کالا دیو' ضلع جہلم۔

☆ فخر الاماثل' مفتی اعظم پاکستان' مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی' مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ جناب صوفی محمد رفیق مجاہد نقشبندی' بانی و مہتمم جامعہ بستان العلوم' مجاہد آباد' کڈھالہ' ضلع بھمبر' آزاد کشمیر۔

☆ حضرت مولانا حافظ محمد اقبال جلالی مدظلہ' خطیب جامع مسجد عیدگاہ سرائے عالم گیر۔

☆ حضرت مولانا مفتی محمد رفیق واحدی مجددی مدظلہ' صدر المدرسین جامعہ حنفیہ رضویہ سرائے عالم گیر

خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں' جنہوں نے احکام القرآن کے مسودہ کو بنظر عمیق مطالعہ فرمایا اور مفید مشوروں سے سرفراز فرمایا

☆ عزیزان محترم جناب محمد الیاس ومحترم جناب حمید فاروق سلمہما بھائی بھی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔

عزیزان گرامی قدر ☆ مولانا حافظ قاضی محمد سعید احمد مولانا حافظ قاری محمد حبیب احمد

☆ مولانا حافظ مفتی محمد محمود احمد ☆ مولانا حافظ غازی محمد مسعود احمد سلمہم ربہم

......اس مجموعہ ﴿احکام القرآن﴾ کی کمپوزنگ' تصحیح اور طباعت کے دیگر مراحل بڑی جانفشانی' محبت اور محنت سے طے کرنے کے بعد آپ تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے' فقیر کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

علاوہ ازیں بہت سے حضرات نے مفید علمی مشوروں' دعاؤں اور کلمات تحسین سے حوصلہ افزائی فرمائی' یہ فقیر پر تقصیر غفرلہ ان تمام حضرت کے لئے دعا گو ہے اور صمیم قلب سے ان کا شکر گزار ہے۔

اے رب العالمین! اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ان کو جزائے خیر فی الدارین عطا فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

تقریظ

از فخر الاماثل، استاذ الاساتذہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری علمی ذوق رکھتے ہیں اور ہر صاحب ذوق اپنے ذوق کے حصول کے لئے متحرک رہتا ہے، چنانچہ مولانا صاحب بھی اپنے ذوق کی وجہ سے علمی حرکت میں مبتلا ہیں۔

فقہ چونکہ انسان کے اقوال و اعمال کے متعلق ادلہ شرعیہ سے مستنبط شدہ احکام کو جاننے کا نام ہے اور ادلہ شرعیہ میں سے تمام احکام کے لئے شارع کی طرف سے بیان کردہ دلیل قرآن ہے اور پھر سنت، اجماع اگرچہ دلیل قطعی ہے مگر وہ عام احکام کے لئے نہیں بلکہ جو حکم اجماع کے لئے داعی بنے، اس کے لئے وہ دلیل ہے۔

موجودہ دور کے حالات کے پیش نظر مولانا موصوف نے فقہ کو قرآن اور سنت کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش فرمائی ہے، چنانچہ آپ نے تعارفی خط میں لکھا ہے:

"بعض طبائع فقہ کے نام سے نفور ہیں، حالانکہ فقہ قرآن وحدیث کا ہی بیان ہے، ان طبائع کو احکام پر عمل پیرا کرنے کے لئے صرف تفسیر اور حدیث کا حوالہ دیا ہے"۔

غرضیکہ مولانا موصوف نے احکام القرآن اور حدیث کو فقہ القرآن والحدیث کے انداز پر بیان کرنا مناسب خیال فرمایا ہے، جو کہ بہت قابل ستائش ہے، امید ہے کہ قارئین حضرات مولانا کی ان مساعی جمیلہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں گے۔

مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

عرض مولف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الخلائق المبعوث الیٰ الخلق کافۃ نبینا رحمۃللعالمین شفیعنا الیٰ رب العالمین سیدنا ومولٰنا محمدالمصطفیٰ وعلیٰ الٰہ و اصحابہ و اولادہ وازواجہ وعترتہ وعلماء ملتہ اجمعین الیٰ یوم الدین

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم وعز شانہ العظیم اپنی ذات میں، صفات میں، افعال میں، اسماء میں کمالات میں بے مثال ہے، اس کی کلام قرآن مجید بھی بے مثال ہے، قرآن مجید باقی تمام کتب منزلہ میں سے ممتاز ترین ہے،

یہ کتاب مبین دین اور دنیا کے تمام علوم کی جامع ہے، دنیاوعقبیٰ کی تمام بھلائیوں کی ضامن ہے، اس کتاب مجید میں ہر شیَ کا علم اور بیان ہے،

خود اس کا ارشاد کریم ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَ رْضِ وَلَا طٰٓئِرٍیَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَا لُکُمْ ،مَافَرَّطْنَا فِی الْکِتَا بِ مِنْ شَیءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ یُحْشَرُوْنَ ☆

اورنہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں، ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں، (سورۃ الانعام آیت ۳۸)

رب جلیل نے امین السمٰوات حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے اپنے محبوب طالب ومطلوب امین الارض والسمٰوات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم پر جو کتاب نازل فرمائی اس میں اپنے محبوب سے ارشاد فرمایا:

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَھِیْدًاعَلَیْھِمْ مِّنْ اَنْفُسِھِمْ وَجِئْنَابِکَ شَھِیْدًاعَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ، وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَا نًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ☆

اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو (سورۃ النحل آیت ۸۹)

کتاب عزیز قرآن مجید اولین وآخرین کے علوم اور اخبار کی جامع ہے، حضور سید الانبیاء ﷺ نے اس کی جامعیت میں

ارشاد فرمایا؛

اَلا اِنَّھا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ فَقُلْتُ مَاالْمَخْرَجُ مِنْھَایَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ؛ کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ نَبأُ مَا قَبْلَکُمْ وَ خَبْرُ مَابَعْدَکُمْ وَ حُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ ......الحدیث (رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، ج ۲: ص ۱۳۴)

خبردار! عنقریب فتنے برپا ہوں گے، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا؛ کتاب اللہ، اس میں پہلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے لیے احکام ہیں،

یہ حقیقت نا قابل تردید ہے کہ قرآن مجید میں دینی و دنیوی تمام امور و مسائل کا حل موجود ہے، عبادات، معاملات، اخلاق، سیرت، معاشرت، معیشت، صنعت، حرفت، زراعت، سیاست، مملکت، تہذیب، تمدن، علوم، فنون، اشارات، اسرار اور دیگر بے شمار علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے، دین و دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا حل قرآن مجید میں موجود نہ ہو،

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں بر سر عام یہ فرمایا......

''تم لوگ جس چیز کو چاہو مجھ سے دریافت کرو میں تم کو اس چیز کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا''

لوگوں نے سوال کیا......

''اس احرام والے کے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں جو زنبور (بھڑ) کو مار ڈالے؟''

امام موصوف نے جواب میں ارشاد فرمایا......

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَمَااٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا سفیان بن عیینہ بواسطہ عبدالملک بن عمیر کے عن ربعی بن حراش عن حذیفہ بن الیمان نے مجھ سے حدیث بیان کی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ، اور ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے عن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب، اور طارق نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ......

''انہوں نے مُحرِم کو زنبور کے مار ڈالنے کا حکم دیا'' (الاتقان جلد دوم: ص ۳۱۳)

نحو، تفسیر، علم اصول، علم الخطاب، اصول فقہ، علم الفروع والفقہ، تاریخ، قصص، خطابت، وعظ، تعبیر الرؤیاء، علم للفقہ و علم المیراث، مواقیت، معانی، بیان، بلاغت، اشارات، تصوف، طب، ہندسہ، جدل، جبر و مقابلہ، نجوم، صنعت و حرفت اور دیگر متعدد علوم کے ماہرین نے قرآن مجید سے اپنے اپنے علوم و فنون اخذ کیے اور اپنے اپنے فن میں کثیر تصانیف فرمائیں۔

قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے، ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کچھ کرنے کو ارشاد فرمایا، بعض چیزوں سے منع فرمادیا، بعض اشیاء کے بارے میں اپنی رضا کا اظہار فرمایا اور بعض سے اپنی ناراضی بیان فرمائی، لہٰذا بندہ مومن پر فرض

ہے کہ اللہ تعالی کے احکام کو بصدق دل حتی الامکان بجالائے ،ممنوعات سے رک جائے ،اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزوں کو حاصل کرے،اور ناراضی سے بچے ،اس لیے لازم ٹھہرا کہ ان احکام ،اوامر،نواہی ،زواجر،ممدوح اور مذموم کو معلوم کرے ،اگر چہ یہ تمام امورقرآن مجید میں بیان ہو چکے ہیں اوران کی تفسیر،توضیح احادیث طیبہ میں موجود ہے مگر ہر بندہ مومن ان سے براہ راست اخذ نہیں کرسکتا،اس کے لیے توفیق الہی کے ساتھ ساتھ اجتہاد اور تفقہ فی الدین درکار ہے جوائمہ کرام اور مجتہدین عظام رحمھم اللہ تعالی اجمعین کو حاصل ہوا ،امت مرحومہ کی سہولت کے لیے انہوں نے یہ مشکل حل فرمادی اور واجب العمل احکام کو قرآن مجید سے احادیث طیبہ کی روشنی میں استنباط فرمائے (شکر اللہ سعیھم)

ائمہ کرام اور علمائے اعلام نے اپنی تصانیف میں سے بعض احکام کے بیان کے لئے وقف فرمائیں،ان میں سے چند یہ ہیں......

﴿۱﴾ احکام القرآن — مصنفہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

﴿۲﴾ احکام القرآن للشافعی — مصنفہ امام محدث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

﴿۳﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابوالحسن علی بن حجر البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی ۲۴۴ھ

﴿۴﴾ احکام القرآن — مصنفہ قاضی ابواسحاق اسمٰعیل بن اسحٰق الازدی البصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۸۲ھ

﴿۵﴾ مختصراحکام القرآن — مصنفہ الشیخ بکر بن العلاء القشیری رحمۃ اللہ علیہ

﴿۶﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابوالحسن علی بن موسی بن یزداد القمی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۰۵ھ

﴿۷﴾ احکام القرآن — مصنفہ امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۷۱ھ

﴿۸﴾ الجامع لاحکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابومحمد القاسم بن اصبغ القرطبی النحوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۴۰ھ

﴿۹﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ المنذر بن سعد البلوطی القرطبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۵۵ھ

﴿۱۰﴾ احکام القرآن — مصنفہ امام ابوبکر احمد بن علی المعروف بالجصاص الرازی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۷۰ھ

﴿۱۱﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ امام ابوالحسن علی بن محمد المعروف بالکیاالھراسی الشافعی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۰۴ھ

﴿۱۲﴾ احکام القرآن — مصنفہ قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی المالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۴۳ھ

﴿۱۳﴾ احکام القرآن — مصنفہ الشیخ عبدالمنعم بن محمد فرس الغرناطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۹۷ھ

﴿۱۴﴾ مختصراحکام القرآن — مصنفہ الشیخ ابومحمد مالکی بن ابوطالب القیسی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۷ھ

﴿۱۵﴾ تلخیص احکام القرآن — مصنفہ الشیخ جمال الدین محمود بن احمد المعروف بابن السراج القونوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۰ھ

﴿۱۶﴾ الجامع لاحکام القرآن والمبین لما تضمنہ من السنۃ وای الفرقان

مصنفہ الشیخ ابوعبدمحمد بن احمد بن ابوبکر بن فرح الانصاری الاندلسی القرطبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۷۱ھ

﴿۱۷﴾ **الاکلیل فی اسباب التنزیل** مصنفہ الشیخ امام جلال الدین السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ

﴿۱۸﴾ **التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ**

مصنفہ الشیخ احمد المعروف بملا جیون جونپوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

حوادثات اور مرور زمانہ کے باعث ان تصانیف رائقہ میں سے ہم تک چند پہنچ سکیں، اکثر ناپید ہیں؛

احکام شرعیہ کا اصل مآخذ کتاب اللہ قرآن مجید ہے، سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کا بیان ہے، سنت نے کتاب اللہ کے مجمل احکام کو بیان فرمایا، مشکل کی تفسیر اور محتمل کی تحقیق فرمادی، یہی فریضہ تبلیغ رسالت ہے۔

اللہ تعالی نے تبلیغ رسالت اور اس کے مقاصد کو یوں بیان فرمایا:

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ☆

روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر اور اے محبوب، ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں،

(سورۃ النحل آیت ۴۴)

نیز ارشاد ہوا:

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ☆

اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری مگر اس لیے کہ تم لوگوں پر روشن کر دو جس بات میں اختلاف کریں اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے،

(سورۃ النحل آیت ۶۴)

ائمہ مجتہدین اور علماء ربانیین نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے جو احکام استنباط فرمائے اس کی تائید قرآن مجید فرماتا ہے،

ارشاد ربانی ہے:

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۸۳)

اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس حقیقت کو جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے مگر تھوڑے۔

علمائے ربانیین نے کاوشیں اس لیے فرمائیں تا کہ احکام الہی اور منشاء ربانی ممتاز ہو جائے، اس سے ابہام دور ہو جائے اور وہ نکھر کر بندوں کے لیے صراط مستقیم بن جائے، الحمد للہ رب العالمین اب ایسا ہو چکا ہے، کوئی حکم مخفی نہ رہا، کہیں ابہام نہ رہا،

تمام منفی احتمالات ختم ہو گئے اور راہ مستقیم واضح ہو گئی، عمل کے لیے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی، اللہ تعالی ائمہ مجتہدین اور علمائے کرام کو بہتر جزا عطا فرمائے،

ہمارے سامنے احکام القرآن کی جتنی تصانیف علمائے کرام کی موجود ہیں وہ عربی میں ہیں، تمام مباحث علمیہ کو مالہ وماعلیہ کے ساتھ بیان کیا گیا، مختلف ائمہ کرام کے اقوال درج ہوئے ہیں۔

ہر قول کے دلائل اور کسی ایک قول کی ترجیح کی وجوہ بیان ہوئے، علمی ذوق، استعداد اور جذبہ تحقیق والوں کے لیے اس میں عدیم النظیر ابحاث ہیں، مگر ابحاث کریمہ کو سمجھنے کی استعداد نہ رکھنے والوں کے لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں قرآن مجید کے احکام سادہ اور عام فہم زبان میں بیان کیے جائیں تاکہ عمل میں تردد نہ رہے، فقیر غفرلہ القدیر، راقم الحروف کی نظر سے کوئی ایسی کتاب نہ گذری جو موجودہ ضرورت کو پورا کرتی ہو۔

راقم الحروف، فقیر غفرلہ نے اپنی کم علمی اور عوارض جسمانی کے پیش نظر کبھی نہ سوچا کہ وہ کوئی ایسی کتاب لکھ دے جو موجودہ ضرورت کو پورا کر سکے، مگر توفیق الٰہی نے تائید فرمائی، اپنے محبوب آقا و مولی نبی مکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نظر عنایت اور اساتذہ کرام کی توجہات کریمانہ شامل حال ہوئیں کہ بعض احباب علمائے کرام نے اس طرف نہ صرف متوجہ کیا بلکہ اصرار کے ساتھ تاکیدی حکم فرمایا، سو اللہ تعالی کی توفیق، نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی عنایت اور اساتذہ کرام کی رحمت کا سہارا لے کر کمر ہمت باندھی اور حضور مخدومی و مربی قبلہ والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی قدس سرہ کے سالانہ ختم مبارک کے بعد ۲۳/محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/۲۰/مئی ۱۹۹۸ء/ بروز بدھ اس کا آغاز کیا، اور آج بحمدہ تعالی ۲۶/رجب المرجب ۱۴۲۱ھ (شب معراج مصطفیٰ ﷺ) ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز بدھ سورۃ البقرہ کے متعلق احکام کے اختتامی کلمات لکھ رہا ہوں، اس درمیانی عرصہ میں پہلے سے موجود عوارض جسمانی کے علاوہ عارضہ قلب کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے چند ماہ تو محض معطل رہا، اس عارضہ کا اثر ہنوز باقی ہے، مولی کریم جل وعلا اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے خیر و عافیت فرمائے۔

راقم الحروف فقیر قادری غفرلہ اپنی علمی بے بضاعتی، کم فہمی اور عدم استعداد کا اعتراف کرتے ہوئے عرض گذار ہے کہ احکام القرآن جمع کرنے میں صرف اتنا حصہ فقیر کا ہے کہ ائمہ اعلام، علمائے کرام نے جو احکام مستنبط فرمائے اور اپنی مبارک کتابوں میں درج فرمایا یا دیگر مصنفین نے ان کو نقل فرمایا ان کو جمع کر کے ترتیب دے دی ہے، نقل کی ذمہ داری فقیر غفرلہ نے پوری کرنے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی مسئلہ نقل کرنے میں خطا ہو تو فقیر غفرلہ کی طرف سے سمجھا جائے اگر آپ اس غلطی کی نشاندہی فرمادیں تو فقیر کو اصلاح کرنے میں مسرت اور سہولت ہوگی، اور اگر جو مسائل صحیح درج ہوئے تو ان میں متقدمین و متأخرین علمائے کرام کی خوبی و کمال شامل ہے۔

چونکہ فقیر غفرلہ ایک غیر علمی ماحول میں رہائش پذیر ہے' مطلوبہ کتب بھی اکثر پاس نہ تھیں' اس لیے ابتدائی آیات کریمہ سے جو احکام جمع کر سکا ان میں انتہائی اختصار ہے، جوں جوں احباب نے کتابیں مستعار دیں بیان میں ذرا تفصیل ہوتی گئی اور حوالہ جات میں اضافہ ہوتا گیا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حالِ فقیر رہی تو ان مختصر احکام کو از سرِ نو ذرا وضاحت سے لکھ دیا جائے گا۔

وماتوفيقي الا بالله العلي العظيم ،

الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على حبيبه الكريم شفيع المذنبين رحمةللعالمين قائد الغرالمحجلين سيد نا و مولانا محمد وعلى اله واصحابه وعلماء ملته اجمعين وبارك وسلم.

اللهم تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم

اے اکرم الاکرمین: رب العالمین:

اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما، اس میں اپنی رضا شامل فرما۔ اسے فقیر پر تقصیر غفرلہ القدیر کے لیے توشہ آخرت بنا اور میری اولاد، احباب اور امت مسلمہ کے لیے نافع اور مفید فرما، **آمين بجاه طه ويٰسين** صلی اللہ علیہ وسلم

خاک پائے صاحبدلاں

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

محلّہ لطیف شاہ غازی کھاریاں
ضلع گجرات' پاکستان

توثیق ذریعہ
۲۰۰۱ء

ذریعہ رضوی
۲۰۰۱ء

ذریعہ راضیہ
۲۰۰۱ء

خضر عرفان
۲۰۰۱ء

باب(۱) :

﴿اباحت اصلیہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت:۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف استواء (قصد) فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے وہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات :

"خَلَقَ": بمعنی قدر کے ہے۔ (مفردات امام راغب)

اس رب نے تمہارے لیے زمین کی ساری نعمتوں کو مقرر فرمایا ہے، جو کچھ پیدا فرما چکا، وہ تمہارے لیے تھا اور جو کچھ پیدا کیا ہے اور کرے گا وہ سب تمہاری ہی خاطر ہے۔

"لَکُمۡ" : اس میں لام انتفاع کے معنوں میں ہے۔

(تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر از امام رازی، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر عزیزی، تفسیر مظہری)

لام نفع کا فائدہ یہ ہے کہ ان سب چیزوں کا نفع اپنے استعمال میں لاؤ، نہ ضرر اپنے میں، یعنی جس وجہ سے شئی نافع ہو اس وجہ سے استعمال میں لاؤ اور جس وجہ سے اس میں دینی یا دنیوی ضرر ہو، اس سے بچو۔

زمین کی بعض اشیاء کھانے، پینے، پہننے اور دیگر استعمال میں آتی ہیں یہ دنیوی نفع ہے، بعض چیزوں سے بچ کر ثواب حاصل کرنا، ان سب چیزوں کو دیکھ کر خالق کی معرفت، زمین کے عجائبات دیکھ کر اللہ تعالی کی حکمت و قدرت پر ایمان لانا دینی نفع ہے۔

"مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا": زمین اور زمین کی ساری چیزیں، خواہ زمین پر ہوں یا زمین میں، سب تمہارے نفع کے لیے پیدا کی گئی ہیں بلکہ زمین کے اوپر، فضا، خلا، ہوا، آسمان، چاند، سورج، ستارے اور دیگر اجرام فلکی سب تمہارے نفع کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) شریعت مطہرہ میں اشیاء میں اباحت اصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء آدمی کے فائدہ کے لیے پیدا فرمائی ہیں' اباحت کا ثبوت خود حاصل ہے یہ اپنے ثبوت میں کسی خاص دلیل کی محتاج نہیں' جو شے حرام ہے اس کے لیے حرمت کی دلیل موجود ہوگی' بغیر کسی خاص دلیل کے کسی شئی کو حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (**احکام القرآن از امام جصاص' تفسیرات احمدیہ' تفسیر بیضاوی' تفسیر خازن' تفسیر مدارک التنزیل' تفسیر مظہری' وغیرہ**)

آیت مذکورہ کے علاوہ دیگر متعدد آیات مقدسہ واحادیث مطہرہ سے اباحت اصلیہ کا مسئلہ واضح ہوتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ☆ (سورہ اعراف آیت: ۳۲)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق' تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے۔

یعنی جس شیٔ کی حرمت پر کوئی دلیل وارد نہ ہو وہ مباح اور جائز ہے۔ **(تفسیر خازن)**

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے:

" اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ "

حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا، حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام بیان کر دیا اور جس شئی کے بارے کوئی حکم وارد نہیں وہ ان میں سے ہے جن کو اللہ نے حلال کیا' ان کا استعمال جائز ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ' حاکم)

یعنی جن اشیاء کے بارے میں کوئی واضح حکم وارد نہیں نہ حلت کا نہ حرمت کا' ان اشیاء کا حکم یہ ہے کہ وہ حلال وجائز ہیں، حلال اشیاء دو نوع پر ہیں۔

(۱) جن کی حلت کا حکم بیان ہوا،

(۲) جن کی حلت وحرمت کا بیان وارد نہیں،

حرام اشیاء صرف وہ ہیں جن کی حرمت کا واضح طور پر بیان ہوا۔

(۲) جن اشیاء کی حرمت منصوص ہے ان کا استعمال جائز نہیں مثلاً خونریزی، بیوی اور باندی کے علاوہ کسی اور عورت سے مجامعت اور نقصان دہ اشیاء کا استعمال۔ (الاحلی من السکر لطلبۃ سکر روسر از امام احمد رضا)

ان اشیاء کے بارے میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ نص حرمت نے ان اشیاء کی حلت واباحت کومنسوخ کردیا ہے، بعض علماء کا قول ہے کہ ان اشیاء میں اصل حرمت ہے۔

(۳) جو اشیاء مباح اور جائز ہیں ان کو بغیر کسی دلیل شرعی کے حرام یا ناجائز نہیں کہا جا سکتا، حکم حرمت کا منصوص ہونا لازم ہے، کسی کے محض کہنے، وہم، شک یا ظن کی بنا پر وہ حرام نہیں ہو سکتیں۔

حرمت کا اصول اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَمِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِالْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْابِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًاوَّاَنْ تَقُوْلُوْاعَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۳۳)

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

اس لیے علماء کرام نے فیصلہ دیا ہے:......

جو لوگ توشہ، گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت وضلالت ہے۔

(۴) جس طرح مباح اشیاء کی اباحت یقینی ہے اور اس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور ہے، نرا ظن لاحق یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا، یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزارہا احکام متفرع ہیں، یہاں تک کہ کہتے ہیں تین چوتھائی فقہ سے زائد اس پر مبنی ہے۔ (الاحلی من السکر لطلبۃ سکروسر از امام احمد رضا)

(۵) جو کسی شے کو منع، حرام یا مکروہ کہے بار ثبوت اس کے ذمہ ہے جب تک دلیل واضح شرعی سے ثابت نہ کرے اس کا دعویٰ باطل ہے، مباح و جائز کہنے والا متمسک باصل ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ (طریقہ محمدیہ)

(۶) رب تعالیٰ کی ساری نعمتیں سارے انسانوں کے لیے پیدا کی گئیں نہ کہ تمام نعمتیں تمہارے ایک کے لیے، دنیا کی تمام نعمتوں میں سے تمہیں بقدر حصہ مل گیا اسی سے تم نفع لے سکتے ہو اسی طرح تمام نعمتیں تمہارے نفع کے لیے ہیں اور ہر شئی کا نفع یکساں نہیں، بعض اشیاء کھانے کے کام آتی ہیں بعض پینے کے، بعض پہننے کے، بعض دیگر استعمال کے، ہر شے کا نفع الگ ہے، پانی اور آگ تمہارے نفع کے لیے ہے مگر ان دونوں کا نفع الگ الگ ہے، پانی پیا جاتا ہے، آگ سے کھانا تیار ہوتا ہے، جس طرح ہر چیز کا طریقہ استعمال سکھانے والے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیم کے بغیر کسی شئی کو استعمال کرنا مفید نہیں، انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیم سے کوئی انسان بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ (تفسیر بیضاوی)

باب (۲) :

نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ☆

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(سورہ بقرہ آیت: ۴۳)

حل لغات :

"وَاَقِیْمُوْا" : اقامت کا لغوی معنی ہے قائم کرنا، یعنی نماز کو پابندی سے ادا کرو، اس کے حقوق اور شرائط کے ساتھ ادا کرو نماز کے ادا کرنے کا جہاں بھی حکم دیا گیا یا نماز کی ادائیگی کرنے والوں کی جہاں بھی مدح ہوئی ہے وہاں لفظ اقامت استعمال ہوا ہے، جس سے مقصود یہ ہے کہ نماز کو شرائط اور اس کے حقوق سمیت ادا کرو، صرف چند حرکات کا نام نماز نہیں، مثلاً "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ"......اور......"وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ" قرآن مجید میں کثیر مقام پر وارد ہوا ہے، وہاں یہی مراد ہے۔

(مفردات امام راغب ۸ ص ۲۱)

"اَلصَّلٰوۃَ" : کا لغوی معنی دعا ہے مجازی طور پر اس کا اطلاق شرعی نماز پر ہوتا ہے۔

شیخ احمد معروف بہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلصَّلٰوۃَ" کا لفظ حقیقت لغویہ کے اعتبار سے دعا کے معنوں میں ہے اور ارکان مخصوصہ پر اس کا اطلاق مجازاً ہے لیکن **الصلوۃ** حقیقت شرعیہ کے اعتبار سے ارکان مخصوصہ کو اور مجازاً دعا کو کہتے ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

"اَلزَّکٰوۃَ" : لغوی معنی طہارت اور بڑھنا ہے، اصطلاح شرع میں اپنے مال سے مقرر حصہ غربا و مساکین کو دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

(تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیرات احمدیہ وغیرہ)

"وَارْکَعُوْا" : رکوع کا لغوی معنی جھکنا ہے۔

اصطلاح شریعت میں نماز میں مخصوص انداز میں جھکنا مراد ہے، بعض اوقات اس سے مراد نماز ہوتا ہے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) نماز اور زکوٰۃ اسلام کے قطعی فرائض سے ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر اور تارک فاسق ہے۔

(۲) رکوع نماز کے فرائض میں سے ہے اس کے ترک سے نماز ادا نہیں ہوتی۔

(۳) نماز باجماعت شعائر اسلام سے ہے، اسی طرح آذان اور بعض سنتیں شعائر اسلام سے ہیں۔

(۴) نماز کا جب بھی حکم دیا جائے تو اس کی ادائیگی سے پہلے طہارت اور وضو وغیرہ فرض ادا کرنا ضروری ہوتے ہیں، اس آیت میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا خطاب اگرچہ اہل کتاب کو ہے مگر اس سے مراد یہ ہے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے پہلے ایمان لاؤ بغیر ایمان کے نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں۔ **(تفسیر مدارک التنزیل)**

(۵) الصَّلٰوۃَ......اور......الزَّکٰوۃ میں الف لام عہد خارجی ہے یعنی اے اہل کتاب مسلمانوں جیسی نماز اور زکوٰۃ ادا کرو۔

(۶) اہل کتاب کی نماز میں رکوع نہ تھا اس لیے انہیں رکوع کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، تفسیر بیضاوی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر احکام القرآن از جصاص)

...... بلکہ رکوع کے علاوہ سجدہ بھی نہ کرتے تھے انہیں سجدہ کا بھی خاص طور پر حکم دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔

(سورۃ الحج آیت ۷۷)

(۷) قیام، رکوع اور سجدہ کو اطمینان سے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے، تعدیل ارکان واجب ہے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث متعلقہ تعدیل ارکان خبر واحد ہے اس سے واجب ثابت ہوتا ہے (تفسیرات احمدیہ)

(۸) عاقل بالغ آزاد قادر پر جماعت واجب ہے بلا عذر ایک بار چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادت ہے۔ **(درمختار، ردالمختار)**

(۹) جمعہ اور عیدین میں جماعت شرط ہے، تراویح میں جماعت سنت کفایہ، اگر پورے محلّہ والوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا، اگر کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں سے جماعت ساقط ہو گئی، رمضان میں وتر کی جماعت مستحب ہے، نوافل میں اگر تداعی کے ساتھ جماعت ہو تو جماعت مکروہ ہے۔

(۱۰) سورج گہن میں جماعت سنت ہے، چاند گہن میں تداعی کے ساتھ جماعت مکروہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، ردالمختار)

باب (۳) :

﴿ناسخ اور منسوخ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡ نُنۡسِہَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡہَاۤ اَوۡ مِثۡلِہَا اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۱۰۶)

جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے، کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

حل لغات :

"نَنۡسَخۡ" : نسخ کے دو معنٰی ہیں:

(۱) نقل کرنا۔ (۲) کسی حکم کا ازالہ۔

شریعت میں کسی آیت یا حکم کی مدت کی انتہا بیان کرنے کو نسخ کہتے ہیں۔

(مفردات امام راغب اصفہانی، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن)

یہاں دوسرے معنٰی مراد ہیں۔ (تفسیر مظہری، تفسیر خازن، تفسیر مدارک التنزیل، تفسیرات احمدیہ)

نسخ بظاہر کسی حکم کی تبدیلی کا نام ہے درحقیقت کسی حکم کی مدتِ انتہا کا بیان ہے یعنی یہ منسوخ حکم ہمیشہ کے لیے نہ تھا اس پر عمل ایک وقت تک تھا، نسخ سے سابقہ حکم موقوف ہوا۔

"نُنۡسِہَا" : اگر یہ "نَسۡأٌ" سے ہو تو اس کے معنی ہیں تاخیر کرنا۔ اور اگر "نسیان" سے ہو تو اس کا معنی ہوگا بھول جانا۔

یعنی آیت اتارنے میں ہم دیر لگاتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلا دیتے ہیں، یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

(تفسیرات احمدیہ)

"بِخَیۡرٍ مِّنۡہَا" : خیر سے مراد اس مقام پر آسان تر، ثواب میں زیادہ یا مصلحت حال کے مطابق ہے۔

(احکام القرآن از جصاص، مظہری)

"مِثۡلِہَا" : منسوخ حکم ثواب میں یا آسانی میں یا مصلحت حال کے اعتبار سے ناسخ جیسا ہے۔

احکام شرعیہ :

(۱) احکام میں نسخ جائز ہے اور یہ حکمت کے عین مطابق ہے۔

(۲) واجب لذاتہ مثلاً وجوب ایمان اور ممتنع لذاتہ مثلاً حرمت کفر، میں نسخ جائز نہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۳) قرآن مجید پہلی تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں کا ناسخ ہے۔لہٰذا اب ان کے احکام پر عمل کرنا جائز نہیں، اسی طرح حضور شارع علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شریعت پہلی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے، پہلی شریعتوں کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں۔

(۴) احکام تکوینی میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے، گرمی، سردی، دن، رات، بچپن، جوانی، بڑھاپا، بیماری، تندرستی، غمی، خوشی، غریبی، امیری کی تبدیلی کا مشاہدہ ہر کسی کو ہے یہی حال تشریعی احکام کا ہے، تکوینی امور کی تبدیلی کے ساتھ تشریعی احکام نہ بدلیں تو زندگی دشوار ہو کر رہ جائے۔ بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جائے، امارت کی حالت میں زکوٰۃ فرض ہے اور امارت کے جاتے رہنے سے زکوٰۃ کو فرض رکھا جائے تو کیسا ظلم ہوگا؟ جوانی اور طاقت کی صورت میں جو احکام ہیں اگر انہیں بڑھاپے اور بیماری کی حالت میں باقی رکھا جائے تو زندگی محال ہو جائے، اس لیے نسخ کا جواز بلکہ وقوع عین فطرت ہے۔ (تفسیر عزیزی)

(۵) تلاوت کے اعتبار سے نسخ کی تین قسمیں ہیں:

(ا) آیت کی تلاوت منسوخ ہو جائے مگر حکم باقی رہے جیسے یہ آیت:

اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَازَنَیَافَارْجُمُوْھُمَانَکَالًامِّنَ اللّٰہِ ....الآیۃ

بڈھا اور بڈھی جب زنا کر بیٹھیں تو ان کو سنگ سار کیا جائے۔

(ب) آیت قرآن مجید میں موجود ہے مگر اس کا حکم منسوخ ہو جائے مثلاً :

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِیَّۃً لِّاَزْوَاجِھِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْ مَافَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِھِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ☆

اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان نفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت:۲۴۰)

عدت وفات ایک سال منسوخ ہو چکی، اب عدت وفات چار ماہ دس دن ہے۔

(ج) تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو جائیں جیسے ایک آیت تھی۔ ''عَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ'' یعنی دس گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی تھی۔ اب اس آیت کی تلاوت بھی منسوخ ہے اور حکم بھی۔ رضاعت کا اب حکم یہ ہے کہ ایک گھونٹ سے بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر عزیزی)

ان تینوں قسم کے نسخ کو آیت "مَا نَنسَخ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْنُنْسِھَا" نے بیان کر دیا۔

(۶) حکم کے اعتبار سے نسخ کی تین قسمیں ہیں:

(ا) مشکل حکم منسوخ کر کے آسان حکم دیا جائے جیسے عدت وفات ایک سال منسوخ کر کے چار ماہ دس دن مقرر کی گئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴)

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(ب) آسان حکم کو منسوخ کر کے مشکل حکم دیا جائے مگر اس مشکل حکم کا ثواب زیادہ ہو جیسے ترک جہاد کا حکم منسوخ کر کے جہاد کا حکم دیا گیا۔ اگر چہ حکم جہاد مشکل ہے مگر اس کا نفع اور ثواب زیادہ ہے۔

(ج) منسوخ اور ناسخ آسانی اور ثواب میں برابر ہوں جیسے تبدیلی قبلہ، کہ بیت المقدس کا قبلہ منسوخ ہو کر بیت اللہ کا قبلہ مقرر ہونا۔ ایسا نسخ کسی حکمت کے لیے ہوتا ہے۔

آیت کے حصہ "نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا" سے یہی مراد ہے۔

(۷) قرآن مجید کی تمام آیات ایک دوسرے سے افضل نہیں ہو سکتیں۔ ہاں بعض آیات کے احکام نفع، سہولت یا مصلحت کے اعتبار سے دوسرے احکام سے بہتر ہوتے ہیں۔ **(تفسیر عزیزی 'تفسیرات احمدیہ' احکام القرآن از جصاص)**

(۸) قابل نسخ آیات اور احادیث میں نسخ جائز ہے۔

(۹) قیاس اور اجماع نہ تو منسوخ ہو سکتے ہیں اور نہ ناسخ۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر احکام القرآن از جصاص)

(۱۰) حق تعالیٰ کی ذات وصفات کی آیات واحادیث نسخ کے قابل نہیں۔

(۱۱) قرآن مجید کی خبریں منسوخ نہیں ہو سکتیں۔

(۱۲) وہ احکام جو خبری صورت میں وارد ہوئے قابل نسخ ہیں، مثلاً یہ آیت......

لِلہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللہُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆ (سورہ بقرۃ آیت ۲۸۴)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

......منسوخ ہے۔اس کی ناسخ یہ آیت ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَ اعۡفُ عَنَّا وَ اغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا' اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (تفسیر عزیزی)

اسی طرح آیت:

قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ☆ (سورہ احقاف آیت ۹)

تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا میں اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔

آیت: لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ☆

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھائے۔ (سورہ فتح آیت ۲)

(اتقان، تفسیرات احمدیہ، تفسیر روح البیان)

غرضیکہ جس خبر کے نسخ سے جھوٹ لازم آئے اس کا نسخ منع ہے، اس کے علاوہ جائز ہے۔

(۱۳) جن خبروں کو قرآن نے دائمی فرمایا وہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتیں جیسے خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا

(۱۴) نسخ کی چار صورتیں ہیں:

(ا) آیت کا نسخ آیت سے: جیسے......

قرآن مجید میں ہے:

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ☆ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔ (سورۃ الکافرون آیت:۶)

اس آیت کی ناسخ آیت:

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولاتعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین ☆

اوراللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۰)

(ب) حدیث کا نسخ حدیث سے: جیسے مثلہ کرنے کی اجازت، مثلہ کرنے کی ممانعت والی حدیث سے:

نھی عن المثلۃ (حاکم، طبرانی)

یاد رہے کہ مقتول کے اعضا کو کاٹنا مثلہ کہلاتا ہے۔

اسی طرح نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کی قرأت یا رفع یدین کی احادیث منسوخ ہیں ان کی ناسخ وہ احادیث ہیں جن میں امام کے پیچھے قرأت اور رفع یدین سے روک دیا گیا ہے۔ (طحاوی شریف)

(ج) آیت کا نسخ حدیث سے: جیسے غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی کا جواز قرآن سے ثابت ہے......

ارشاد رب العالمین ہے:

واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ط ابی واستکبر ق وکان من الکفرین ☆

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

(سورہ بقرہ آیت ۳۴)

......مگر حدیث میں غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی کرنے سے منع کر دیا گیا ہے جیسے حدیث شریف:

" قال لو کان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا "

(جامع ترمذی، صحیح ابن حبان، صحیح مستدرک، مسند بزار، سنن بیہقی)

فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(احکام القرآن از جصاص)

امام احمد رضا قدس سرہ نے " **الزبدۃ الزکیہ لحرمۃ سجدۃ التحیۃ** " میں اس مسئلہ پر چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ماں باپ اور اہل قرابت کے لیے اپنے مال میں سے وصیت کرنا قرآن مجید میں جائز ہے:......

ارشاد ربانی ہے:

کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیر ن الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف ج حقا علی المتقین ☆

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۰)

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر۔ (سورہ بقرۃ آیت ۱۸۰)

......مگر حدیث نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے: ''لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ'' (دار قطنی، جامع صغیر)

وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔

ظاہر ہے کہ والدین اور قریبی رشتہ دار وراثت کے حق دار ہیں لہٰذا ان کے لیے کوئی مالی وصیت جائز نہیں۔

آیت میں ماں، بہن اور چند عورتوں کی حرمت بیان فرما کر فرمایا گیا......

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ ۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں، بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (سورہ نساء آیت ۲۴)

......مگر حدیث نے پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے منع فرما دیا:

لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَعَلٰى خَالَتِهَا (نسائی، کنوزالحقائق)

پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع نہ کرو۔

یادر ہے کہ حدیث بھی بالواسطہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو ناسخ آیت سے یا حضور اکرم ﷺ کی زبانی منسوخ کر دیتا ہے۔

(د) حدیث کا نسخ قرآن سے: مثلاً بیت المقدس کا قبلہ ہونا حدیث سے ثابت ہوا اور اس حکم کی ناسخ یہ آیت ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۴)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے

ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

اسی طرح رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت کی حرمت حدیث سے ثابت ہوئی، مگر اس آیت سے یہ حرمت منسوخ ہوئی:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُم ۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۔ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۔ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۷)

یادرہے قرآن یا حدیث میں جو نسخ ہونا تھا وہ حضور اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے ہو چکا ہے، وصال کے بعد اب ممکن نہیں، کیونکہ اب نہ وحی آسکتی ہے اور نہ نئی حدیث۔ (مرزا قادیانی کا جہاد کو منسوخ کرنا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے)

(۱۵) قرآن مجید کی بعض آیات کو اگر منسوخ نہ مانا جائے تو آیات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، لیکن قرآن مجید کے احکام و آیات میں تعارض ممکن نہیں، نسخ کے جواز اور وقوع کو تسلیم کر لینے سے یہ تعارض رفع ہوسکتا ہے، یہی حال احادیث میں بظاہر تعارض کے رفع کی صورت ہے، یہاں بھی بعض احادیث کو منسوخ ماننا ضروری ہے، بعض احادیث میں نسخ کی وضاحت موجود ہے، مثلاً: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا تو اب زیارت قبور کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاُدُمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ

میں تمہیں چمڑے کے برتنوں کے علاوہ پانی پینے سے روکتا تھا تو اب ہر برتن میں پانی پیو۔ (مسلم)

ان احادیث میں حضور اکرم ﷺ نے خود منسوخ اور ناسخ احکام بیان فرما دیئے ہیں۔

ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

اسی طرح رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت کی حرمت حدیث سے ثابت ہوئی، مگر اس آیت سے یہ حرمت منسوخ ہوئی:

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُم ۔ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ۔ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَاعَنْکُمْ ۔ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ ۔ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۔ وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ۔ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۷)

یاد رہے قرآن یا حدیث میں جو نسخ ہونا تھا وہ حضور اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے ہو چکا ہے، وصال کے بعد اب ممکن نہیں، کیونکہ اب نہ وحی آسکتی ہے اور نہ نئی حدیث۔ (مرزا قادیانی کا جہاد کو منسوخ کرنا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے)

(۱۵) قرآن مجید کی بعض آیات کو اگر منسوخ نہ مانا جائے تو آیات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، لیکن قرآن مجید کے احکام و آیات میں تعارض ممکن نہیں، نسخ کے جواز اور وقوع کو تسلیم کر لینے سے یہ تعارض رفع ہوسکتا ہے، یہی حال احادیث میں بظاہر تعارض کے رفع کی صورت ہے، یہاں بھی بعض احادیث کو منسوخ ماننا ضروری ہے، بعض احادیث میں نسخ کی وضاحت موجود ہے، مثلاً:

کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ

میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا تو اب زیارت قبور کیا کرو۔ (ابن ماجہ)

کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِیْ ظُرُوْفِ الْاُدُمِ فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ

میں تمہیں چمڑے کے برتنوں کے علاوہ پانی پینے سے روکتا تھا تو اب ہر برتن میں پانی پیو۔ (مسلم)

ان احادیث میں حضور اکرم ﷺ نے خود منسوخ اور ناسخ احکام بیان فرما دیئے ہیں۔

باب (۴):

مساجد کے احکام

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا ؕ اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَہُمۡ اَنۡ یَّدۡخُلُوۡہَآ اِلَّا خَآئِفِیۡنَ ۬ؕ لَہُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ☆

اوراس سے بڑھ کرظالم کون، جواللہ کی مسجدوں کوروکے، ان میں نام خدا لیے جانے سے،اوران کی ویرانی میں کوشش کرے،ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگرڈرتے ہوئے،ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہےاوران کے لیے آخرت میں بڑاعذاب۔ (سورہ بقرہ آیت۱۱۴)

حل لغات:

"اَنۡ یُّذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ": مسجدوں کوروکے کہ ان میں نام خداذکرکیا جائے۔

بجائے نماز کے یہاں ذکرخدابیان ہوا کیونکہ ذکراللہ میں بہت سی چیزیں داخل ہیں۔نماز،درودشریف،تلاوت قرآن مجید،مجلس وعظ،محفل میلاد،دینی تعلیم،محبوبان خدا کا ذکر وغیرہ سب ذکراللہ میں شامل ہیں بلکہ اللہ کے دشمنوں کا ذکرعبرت وحقارت کے طور پر،یہ بھی اللہ کے ذکر میں شامل ہے۔

"وَسَعٰی فِیۡ خَرَابِہَا": اوراس کی ویرانی میں کوشش کرے۔

"خَرَاب": ویرانی کوکہتے ہیں اس کی ضدعمارت اورتعمیر ہے جس کا معنی ہے آبادی۔

ویرانی دوطرح سے ہے: (۱) ہدم اورگرادینا،مسجد کی عمارت کوگرادیا جائے۔

(۲) تعطیل:مسجدوں کوذکرالٰہی سے روک دینااورمقاصد مسجد کو پورانہ کرنا۔

(مفردات امام راغب،تفسیربیضاوی،تفسیراحکام القرآن از جصاص،جامع احکام القرآن ازابوعبداللہ محمدبن احمدقرطبی)

"خِزۡیٌ": رسوائی،شکست،ذلت۔

مسائل شرعیہ:

(۱) ہر قطعہ زمین جس میں سجدہ کیا جا سکے لغوی طور پر مسجد کہلاتا ہے۔ اصطلاح شرع میں زمین کا وہ ٹکڑا جسے نماز اور عبادت کے لیے مسلمان وقف کردیں مسجد کہلاتا ہے۔
(احکام القرآن از ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی ،جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۲) مسجد بن جانے سے وہ قطعہ اراضی مالک کی ملک سے خارج ہو جاتا ہے، اس میں عبادت ہر مسلمان کے لیے جائز ہے۔
(جامع احکام القرآن از قرطبی،احکام القرآن ازابن العربی)

(۳) مسجد اور توابع مسجد کی خرید وفروخت، ہبہ، اجارہ، عاریۃً دینا، رہن کرنا اور دیگر تصرفات جائز نہیں۔
(فتاوی رضویہ'جلدسوم)

(۴) صحن مسجد، جزو مسجد ہے اس کے لیے تمام احکام مسجد ثابت ہیں۔
(التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا محدث بریلوی)

(۵) مسجد کی ویرانی بہت بڑا گناہ ہے اس لیے مسجد کی تعمیر اور اس کی آبادی بڑے ثواب اور اجر والے کاموں سے ہے
(احکام القرآن از ابن العربی ،جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۶) ہر شہر میں ایک مسجد بنانا واجب ہے اور ہر محلہ میں ایک مسجد بنانے کا حکم ہے، وہ ستھری رکھی جائیں اور ان کی آبادی میں کوشش کی جائے۔
(فتاوی رضویہ جلدسوم)

(۷) مسجد کا قطعہ اراضی قیامت تک مسجد رہے گا، اس پر عمارت، مینار، منبر، دیوار، چھت اور فرش وغیرہ ضروری نہیں

(۸) مسجد کی ویرانی کا باعث بننے والے امور سے مسجد کو پاک رکھنا لازمی ہے، مثلاً مسجد کا انہدام، نماز کے وقت مسجد کا بند کردینا، موجودہ مسجد کو ویران کرنے کی نیت سے اس کے قریب دوسری مسجد تعمیر کرنا، جاہل سخت مزاج امام مقرر کرنا، بدبودار اشیاء، کچا لہسن، پیاز، تمباکو، اسپرٹ وغیرہ لے جانا۔
(تفسیرات احمدیہ،احکام القرآن از جصاص،جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۹) ظالمین کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے، جو شخص موذی ہو نمازیوں کو تکلیف دیتا ہو، بہکاتا ہو، اپنے ناپاک مذہب کی طرف بلاتا ہو، جس کے بدن پر بدبو ہو، گندا دہن، گندہ بغل، خارش کے باعث گندھک وغیرہ ملی ہو، اسے مسجد میں آنے سے روک دیا جائے۔ (تفسیرات احمدیہ،عینی شرح بخاری،در مختار،فتاوی رضویہ)

(۱۰) آیت کا ورود اگرچہ ایک خاص واقعہ سے متعلق ہے مگر اس کا حکم عام ہے، تمام مساجد کی آبادی فرض ہے اور ان کی ویرانی گناہ کبیرہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ،تفسیر بیضاوی،تفسیر خازن ،احکام القرآن از جصاص)

(۱۱) ایک نبی کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے، ایک مسجد کی ویرانی تمام مساجد کی ویرانی ہے، اس لیے آیت میں اللہ تعالیٰ نے ''مساجد'' جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا۔

(۱۲) مسجد کی تعمیر اور آبادی اعلیٰ درجے کے ثواب کے کام ہیں، مسجد کی آبادی میں کئی امور داخل ہیں مثلاً عمارت بنانا، اسے صاف ستھرا رکھنا، اس میں نماز پڑھنا، نماز با جماعت کا اہتمام کرنا، صف، چٹائی، دری وغیرہ عمدہ فرش بچھانا، روشنی کا اہتمام کرنا، امام، مدرس، موذن وغیرہ مقرر کرنا، درس وتدریس، وعظ ونصیحت کی محافل قائم کرنا، خطبہ، تسبیح وتہلیل، درود شریف، نعت خوانی، حلقہ ذکر وفکر وغیرہ امور حسنہ کا قائم کرنا (تفسیر عزیزی)

(۱۳) مسجد کی عمارت کو اپنے مکانات سے عمدہ بنانا چاہیئے۔

سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو عمدہ طور سے بنایا۔ **(جامع احکام القرآن از قرطبی)**

(۱۴) عبادت میں ثواب کے اعتبار سے مساجد کے درجات ہیں، سب سے افضل مسجد مسجدِ حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر بیت المقدس، پھر مسجد قبا، پھر ہر شہر کی سب سے پرانی مسجد، پھر بڑی مسجد، پھر قریب والی مسجد، پھر استاد کی مسجد، پھر محلّہ والی مسجد، پھر بازار کی مسجد، پھر گھروں کی مساجد۔ **(رد المحتار، تفسیر روح البیان)**

(۱۵) مسجد کی خدمت، صفائی کرنا، جھاڑو دینا، حوران بہشتی کا مہر ہے۔ **(تفسیر عزیزی)**

(۱۶) ذِمّی کافر اور مستامن کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے بشرطیکہ خشیت اور خشوع سے داخل ہوں، اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کو مسجدوں میں داخل کرنا جائز نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ کے وفد کو (کفر کی حالت کے باوجود) مسجد نبوی میں ٹھہرایا، اسی طرح فتح مکہ کے روز فرمایا: جو کعبہ میں داخل ہوگا امان پائے گا، مسجد نبوی اور کعبہ میں کافروں کا داخلہ خشیت اور مغلوبی کفر کی حالت میں تھا۔

(احکام القرآن از ابوبکر جصاص، المحجۃ المؤتمنہ از امام احمد رضا محدث بریلوی)

☆☆☆☆☆

باب (۵) :

مشرق ومغرب سب اللہ کا ہے

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ☆

اور مشرق مغرب سب اللہ ہی کا ہے، تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے، بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت: ۱۱۵)

حل لغات :

"المشرق": شرق کا معنی ہے چمکنا، پورب کو مشرق اس لیے کہتے ہیں اس طرف سے سورج اور تمام تارے چمکتے اور طلوع کرتے ہیں۔

"المغرب": غروب کا معنی ہے ڈوبنا، سورج اور دیگر سیارے پچھم کی طرف ڈوبتے ہیں اس لیے اسے مغرب کہتے ہیں۔

"للہ": لام ملکیت کا ہے، معنی یہ ہے کہ مشرق ومغرب اور ان جہتوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی ملک ہے، مخلوق کا کوئی ذرہ اس کی ملک سے خارج نہیں۔ **(تفسیرات احمدیہ، تفسیر مظہری)**

"فاینما": اَینَ کا معنی ہے جگہ۔ اَینما ظرف کو ظاہر کرتا ہے۔

اینما اگر تولّوا کا مفعول بہ ہو تو آیت کا معنی ہوگا تمام بلاد مشرق ومغرب اللہ کے لیے ہیں تو جس مکان کی طرف منہ کرو گے ادھر ہی اللہ کی ذات ہے اس صورت میں آیت منسوخ ہے کہ نماز کا قبلہ متعین کر دیا گیا ہے یا آیت سے مراد ہوگا کہ سواری پر نفل نماز میں جدھر منہ کرو یا قبلہ کی جہت میں اشتباہ آ گیا تو اب جدھر کو تحری کرو گے نماز درست ہوگی، ان معنوں میں آیت مأول ہوگی۔

اور اگر اینما مفعول فیہ ہو تو معنی ہوگا جہاں سے بھی تم قبلہ رخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات ہے، اس معنی میں آیت نہ منسوخ ہے نہ مأول، بلکہ تائید قبلہ میں اپنے حقیقی معنوں پر ہے۔ **(تفسیرات احمدیہ)**

"**وَجْهُ اللّٰہ**": اَلْوَجْهُ کامعنی ہے جہت، قبلہ، رضا، چہرے کو بھی وجہ کہتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے منزہ ہے۔ اس لیے یہاں اللہ کی رضا مراد ہے۔ بعض اوقات وجہ سے مراد ذات ہوتی ہے۔ یہاں ذات باری کا وجود بھی مراد ہوسکتا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، قرطبی، مفردات امام راغب)

مسائل شرعیہ:

(۱) ساری زمین، مشرق ومغرب، بلکہ زمین وآسمان، تمام مخلوقات اسی کی ایک ذات مقدس کی ملک ہے جو اس کا خالق ہے، تمام مخلوقات اس کے وجود کے مظاہر اور اس کے نور کے جلوہ گاہ ہیں، وہی آسمانوں اور زمینوں کا نور اور تمام اشیاء کو قائم رکھنے والا ہے، اس لیے وہ کسی جگہ کے ساتھ نہیں۔ (تفسیر مظہری)

(۲) اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے منزہ ہے اس کی وسعت ذاتی اور بلا کیف ہے، اس کی کنہہ معلوم نہیں۔
(تفسیر مظہری، تفسیرات احمدیہ، تفسیر کبیر از امام رازی، تفسیر بیضاوی، احکام القرآن از ابن العربی)

(۳) قبلہ کا مسئلہ تعبدی ہے اس میں قیاس یارائے کو دخل نہیں۔

(۴) ہر تکلیف شرعی بقدر وسعت ہے اگر کسی اشتباہ یا خوف کی وجہ سے قبلہ کے تعین کے لیے تحری کرتے وقت غلطی ہوجائے تو وہ غلطی معاف ہے اور پڑھی ہوئی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں بشرطیکہ نمازی نے امر قبلہ میں اپنی وسعت بھر کوشش کرلی ہو۔ (احکام القرآن از جصاص، تفسر مظہری، عامہ کتب فقہ)

(۵) نفل نماز سواری پر جائز ہے اگرچہ نماز میں رخ قبلہ کو نہ ہو۔
(تفسیر قرطبی، احکام القرآن از ابن العربی، تفسیر بیضاوی)

(۶) اندھیری رات میں اگر قبلہ بتانے والا قریب نہ ہو اس صورت میں تحری کرکے جس سمت کو منہ کرکے نماز پڑھے جائز ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۷) شدت جنگ یا خوف کی حالت میں نماز میں اگر قبلہ رخ نہ ہوسکے تو بھی نماز جائز ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۸) دارالحرب، جنگل میں اگر کوئی سمت قبلہ بتانے والا نہ ہو تو تحری کرکے نماز پڑھ لینا جائز ہے، اسی طرح غرق ہونے والا بھی تحری کرسکتا ہے۔ (تفسیر خازن)

(۹) علم الٰہی جمیع مخلوقات کو محیط ہے۔ اس کی ذات کسی سے محصور نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۱۰) دعا کے لیے سمت قبلہ ضروری نہیں، امام کے لیے فرض کے بعد دائیں یا بائیں مڑکر دعا مانگنا بہتر ہے۔
(تفسیر مدارک التنزیل)

☆☆☆☆☆

باب (٦) :

بعض صفات باری تعالیٰ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ۱۱٦)

اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی، پاکی ہے اسے، بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔

حل لغات :

"سُبْحَانَ" : ہر عیب سے کامل پاکیزگی، یہی وجہ ہے اس لفظ کا اطلاق سوائے خالق باری تعالیٰ کے کسی اور پر نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر عزیزی)

"قٰنِتُوْنَ" : قنوت چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔

(۱) طاعت

(۲) طول قیام

(۳) سکوت

(۴) دوام

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

امام راغب نے اس کے معنی میں لکھا:

"لُزُوْمُ الطَّاعَةِ مَعَ الْخُضُوْعِ"

انکساری اور عاجزی سے اطاعت کرنا

(مفردات امام راغب اصفہانی)

ایسا ہی علامہ بیضاوی، خازن اور دیگر مفسرین نے بیان کیا۔

مسائل شرعیہ:

(۱) اللہ تعالٰی خالق، متصرف، رازق، بے نظیر و بے مثل ہے، اولاد اور بیوی سے بے نیاز ہے، اس کی عظمت، کبریائی میں کوئی شریک نہیں، وہ واجب، غنی اور مستقل ہے، اس کی تمام مخلوق ممکن اور محتاج ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن)

(۲) ولادت اور ابنیت اس امر کی مقتضی ہے کہ مولود اور والد میں مشابہت ہو، ولد والد کا جزو ہوتا ہے، چونکہ ولدیت جنسیت اور حدوث کا تقاضا کرتی ہے اور قِدم وحدانیت اور ثبوت کا تقاضا کرتا ہے اس لیے مخلوق کا کوئی فرد خالق کی نہ جنسیت سے ہے (بلکہ وہ جنسیت سے بھی مبرا ہے) نہ اس کی نظیر و مثل۔

(تفسیر مظہری، جامع احکام القرآن از قرطبی، احکام القرآن از جصاص، تفسیر ابن کثیر)

(۳) اگر کوئی شخص ایسے غلام کو خریدے جو اس کا بیٹا ہو یا باپ تو غلام از خود آزاد ہو جائے گا۔

(احکام القرآن از جصاص، تفسیر قرطبی، تفسیر مظہری وغیرہ)

اس سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث ہے:

"مَنْ مَّلَکَ ذَا رَحِمٍ مَحرَمٍ فَھُوَ حُرٌّ"

جو اپنے محرم رشتہ دار کا مالک بنے تو وہ (غلام) آزاد ہو جائے گا۔

(مسند امام احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۴) تمام مخلوق اپنے خالق کی مطیع و فرمانبردار ہے، اس کی اطاعت خواہ خوش دلی سے کرے یا ناخوشی سے، خوش دلی سے کی ہوئی اطاعت پر اجر ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۷) :

ملت ابراہیم علیہ السلام

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَاِذِابۡتَلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ قَالَ لَا یَنَالُ عَھۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ☆

اور جب ابراہیم کواس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں، فرمایا، میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں، عرض کی، اور میری اولاد سے، فرمایا، میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴)

حل لغات :

"**اِبۡتَلَا**" : کسی امر شاق کی تکلیف دینا، تکلیف دینا آزمائش کو مستلزم ہوتا ہے، جانچنے والا کبھی کسی کو خود اپنی واقفیت کے لیے آزماتا ہے اور کبھی دوسروں پر اس کی برائی بھلائی ظاہر کرنے کے لیے، حق تعالی کا آزمانا اور کسی کو مشقت میں ڈالنا دوسرے معنوں کے اعتبار سے ہوتا ہے، کیونکہ وہ خود تو ہر ایک کے تمام احوال کو جانتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، مفردات امام راغب، تفسیر بیضاوی، احکام القرآن از ابن العربی، احکام القرآن از جصاص)

"**کَلِمٰتٍ**" : کلمۃ کی جمع ہے، لفظی معنی ہیں ایک بات، لیکن یہاں مضمون اور احکام مراد ہیں۔

(تفسیر مظہری)

کلمٰتٍ کی تفسیر میں مفسرین کے چند اقوال ہیں۔

(۱) چند دعائیں: یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی رحمت کو چند دعاؤں سے آزمایا، جیسے جنگل حرم کو شہر بنادے، یہاں کے باشندوں کو قسم قسم کے پھل دے، نبی آخر الزمان کو ان کی اولاد میں پیدا فرما۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی)

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سات بڑی آزمائشیں آئیں: آفتاب اور چاند سے آزمائش، نمرود کی سلطنت سے مقابلہ، بڑی عمر میں ختنہ، آگ میں ڈالا جانا، پیارے بیٹے کا ذبح کرنا، فی سبیل اللہ ترک وطن، اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو بحکم الٰہی جنگل میں چھوڑ آنا۔

(۳) احکام ومناسک حج۔

(۴) دس احکام۔جن میں سے پانچ سر سے متعلق ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، سر کی مانگ نکالنا، مونچھیں کٹوانا، مسواک کرنا، بعض روایات میں مانگ نکالنے کی بجائے داڑھی بڑھانا ہے۔

پانچ دیگر جو تمام بدن سے متعلق ہیں: ختنہ، موئے زیر ناف کی صفائی، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کٹوانا، اور ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔

(۵) بعض نے تیں احکام بتائے، جن کی تفصیل یہ ہے:

دس سورہ توبہ میں بیان ہوئے:

توبہ، عبادت، حمد الٰہی، سیاحت، رکوع، سجدہ، اچھی باتوں کا حکم، بری باتوں سے روکنا، حدود الٰہی کی نگہبانی، مسلمانوں کو مژدہ سنانے والے۔

ارشاد ربانی ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ☆

توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔ (سورہ توبہ آیت ۱۱۲)

دس سورہ احزاب میں بیان ہوئے:

اسلام، ایمان، طاعت، صبر، عاجزی، صدقہ، روزہ، شرمگاہ کی حفاظت، نظر کی حفاظت، ہر وقت ذکر الٰہی کرنا۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ☆

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۵)

دس سورۃ مؤمنون اور معارج میں بیان ہوئے:

قیامت کی تصدیق، نماز میں حضور قلبی، مستحبات کی پابندی، بیکار باتوں سے پرہیز، بخوشی زکوٰۃ ادا کرنا، بیوی اور کنیز کے سوا اوروں سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا، وعدہ پورا کرنا، امانت کا پورا کرنا، مذاق و دل لگی سے پرہیز، سچی گواہی نہ چھپانا۔

ارشاد ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ☆ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ☆ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ☆ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ☆ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ☆

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک میں ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (سورۃ المؤمنون آیات ۱......۱۱)

نیز ارشاد رب العالمین ہے:

اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ☆ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ☆ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ☆ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ☆ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ☆ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ☆ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ☆

(سورۃ المعارج آیات ۲۳......۳۵)

جو اپنی نماز کے پابند ہیں اور جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے اس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ

(۲) تمام انبیائے کرام، نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد، صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں۔ان کی عصمت پر امت کا اجماع ہے۔

(شرح فقہ اکبر از ملا علی قاری،شفا بتعریف حقوق المصطفی از قاضی عیاض
تفسیر بیضاوی،تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی ،تفسیرات احمدیہ)

(۳) انبیائے کرام علیہم السلام سے بعض اوقات وہ امور مروی ہوئے ہیں جو ان کی شانِ رفیع کے لائق نہیں ۔ان امور کے بارے میں تفصیل یوں ہے کہ جو امور بطریق خبر واحد وارد ہیں وہ خبر قابل توجہ نہیں مردود ہے اور جو خبر بطریق متواتر منقول ہے وہ امور اپنے حقیقی معنوں پر نہیں ان کی تاویل لازم ہے، اور اگر ان امور کی تاویل ممکن نہ ہوتو ان سے مراد خلاف اولی ہے حقیقی گناہ مراد نہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۴) امت کا اس پر اجماع ہے اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں کہ ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفی ﷺ ایک آن بھر کے لیے بھی کسی صغیرہ یا کبیرہ کے مرتکب نہیں ہوئے۔

الحمد للّٰہ علی احسانہ وکرمہ وفضلہ

(فقہ اکبر از امام اعظم ابو حنیفہ،تفسیرات احمدیہ)

(۵) دس چیزیں فطرت ہیں اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں۔
ملت ابراہیمی کے یہ امور ہمارے لئے سنت ہیں:
''مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کٹوانا، ختنہ کروانا، ناف کے نیچے بال صاف کرنا، پانی سے استنجا کرنا، بغل کے بال اکھیڑنا، سر کی مانگ نکالنا''۔
''بعض روایات میں بجائے داڑھی بڑھانے کے انگلیوں کی گرہوں کو صاف کرنا ہے''۔

(مسند امام احمد ،صحیح مسلم، ابو داؤد،ابن ماجہ ،ترمذی،نسائی
بحوالہ جامع صغیر ،تفسیر ابن کثیر ،مظہری،احمدی)

(۶) فطرت کی یہ دس اشیاء اسلام کا نشانِ امتیاز ہیں، ان کا ترک اسلام سے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ،احکام القرآن از جصاص وغیرہ)

(۷) مسواک کرنا سنت ہے، مسواک پیلو یا کسی کڑوے درخت کی ہو، پھل دار یا پھول والے درخت کی نہ ہو، ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو۔ (عامہ کتب فقہ)

(۸) ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت اور غسل میں فرض ہے۔

(۹) اس قدر مونچھ کٹوانا سنت ہے جس سے ہونٹ کا پورا کنارہ کھل جائے، مونچھ منڈوانا منع ہے، مونچھ کے کنارے کاٹنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۰) داڑھی ایک مشت بھر رکھنا واجب ہے، مشت سے زائد کاٹنا بہتر ہے، اس سے کم رکھنا فسق اور حرام ہے۔
یاد رہے کہ بعض علماء نے داڑھی کو سنت بیان کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ داڑھی رکھنے کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، فتاوی الحامدیه، لمعة الضحی، ازمام احمد رضا)

(۱۱) ناخن کٹوانا سنت ہے، جو شخص جمعرات کے دن عصر کے بعد ناخن اس طرح کاٹے کہ داھنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹ لے، اسی ترتیب سے پاؤں کے ناخن کاٹے، ان شاء اللہ تنگ دستی، دنیوی پریشانی اور آنکھ کی خرابی سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیر روح البیان، فتاوی شامی)

(۱۲) ختنہ کرنا سنت ہے، بہتر ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کے ساتھ ختنہ بھی کر دیا جائے، سات (۷) اور دس (۱۰) سال کی عمر میں ضرور ختنہ کرا دیا جائے۔ (جامع احکام القرآن ازقرطبی)

(۱۳) بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو تو اب ختنہ کی حاجت نہیں۔ (جامع احکام القرآن ازقرطبی)

(۱۴) تیرہ انبیائے کرام علیھم السلام مختون پیدا ہوئے۔
''آدم، شیث، ادریس، نوح، سام، لوط، یوسف، موسیٰ، شعیب، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم اجمعین''
اور ایک اور روایت میں چودہ اسماء آئے ہیں:
''آدم، شیث، نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب، یوسف، موسیٰ، سلیمان، زکریا، عیسیٰ، حنظلہ بن صفوان (نبی اصحاب الرس)، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیھم وسلم ابدا ابدا'' (جامع احکام القرآن ازقرطبی)

(۱۵) ہر ہفتہ موئے زیرناف صاف کرنا سنت ہے، چالیس دن سے زیادہ ان بالوں کا ترک کرنا حرام ہے۔
(جامع احکام القرآن ازقرطبی، عامہ کتب فقه)

(۱۶) سر کے بالوں میں مانگ نکالنا سنت ہے، یہ مانگ درمیان سر ہونی چاہیئے، بعض مرد یا عورتیں وسط سر سے دائیں یا بائیں مانگ نکالتی ہیں خلاف سنت، یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔

(۱۷) مرد کے لئے سر کے بالوں کا کانوں کی لو تک یا کندھے تک رکھنا سنت ہے، انہیں مونڈنا بھی جائز ہے، مگر سر کے اطراف سے مونڈنا اور درمیان میں گپھا کی طرح بڑھے رکھنا خلاف سنت، یہود و نصاری کا طریقہ ہے۔

(۱۸) بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے، انہیں مونڈنا بھی جائز ہے۔

(۱۹) اگر نجاست مقدار ایک درہم مخرج نجاست سے پھیلی نہ ہو تو ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے

اور اگر مخرج سے قدر درہم تجاوز کر جائے تو پانی سے استنجا کرنا فرض ہے۔

یاد رہے ہاتھ کی ہتھیلی کے گڑھے کی مقدار مساحت میں اور ساڑھے چار ماشہ وزن میں مقدار درہم ہے، پتلی نجاست میں مساحت کا اور ٹھوس نجاست میں وزن کا اعتبار ہے۔

(۲۰) امام بمعنی دینی پیشوا کا معصوم ہونا شرط نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیرات احمدیہ، تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

(۲۱) کافر مسلمانوں کا امام یا پیشوا نہیں ہو سکتا، اس کی قیادت مسلمانوں کے لئے جائز نہیں، نہ اس کا اتباع جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)

(۲۲) خلفائے راشدین کی خلافت علی منہاج نبوت ہے، اس کے حق ہونے میں کسی مسلمان کو کلام نہیں، روافض کا اس سلسلہ میں اعتراض بالکل بے جا ہے۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، احکام القرآن از جصاص)

(۲۳) حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امامت قیامت تک قائم ہے، آپ کی ملت کا اتباع ہم مسلمانوں پر لازم ہے، قرآن مجید اور حضور اکرم ﷺ نے بارہا اس کا واضح بیان فرما دیا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ)

(۲۴) اپنی اولاد کے لئے دعائے خیر و برکت کرنا سنت انبیاء ہے۔

(۲۵) فاسق اگر امیر مقرر ہو جائے تو ظلم اور معصیت میں اس کی اطاعت جائز نہیں۔ (تفسیر مظہری)

(۲۶) امام اہل عدل، اہل احسان اور اہل فضل ہونا چاہیئے، اسے عدل قائم کرنے پر قدرت حاصل ہونا ضروری ہے، اہل فسق، جابر و ظالم امامت کا اہل نہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر امت نے یزید کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (احکام القرآن از قرطبی)

(۲۷) نماز کا امام صالح، صحیح العقیدہ، صحیح الطہارۃ اور غیر فاسق ہونا ضروری ہے، فاسق امام کی اقتدا میں پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہے۔ (درمختار، جصاص، فتاوی رضویہ)

(۲۸) بدن اور کپڑوں کی طہارت اور نفاست مامور بہ ہے، اسی طرح جمعہ کے روز غسل کرنا، خوشبو کا استعمال امور مستحبہ اور مسنون ہے۔ (احکام القرآن از جصاص)

(۲۹) ثواب اور اجر بقدر مشقت ہوتا ہے، چونکہ حضور اکرم ﷺ نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات سے بڑھ کر مشقت اٹھائی، آپ کی آزمائش سب سے بڑھی ہوئی تھی اس لیے آپ کا اجر بھی تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین علیہم الصلوات والتسلیمات سے زائد ہے۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

(۳۰) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جن امور سے آزمایا گیا آپ ان میں پورے اترے، بلکہ ان امور میں آپ کی اولیت ثابت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

باب (۸) :

﴿بیت اللہ اور مقام ابراہیم﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی وَعَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ☆

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم اور اسمٰعیل کو، کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۵)

حل لغات :

"**مَثَابَۃً**" : ثَوْبٌ سے ظرف ہے جس کا معنی ہے رجوع کرنا، مَثَابَۃٌ کا معنی ہے لوٹ کر آنے یا متفرق ہو کر ملنے کی جگہ، مرجع اور جائے پناہ کو بھی مثَابَۃٌ کہا جاتا ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، تفسیر بیضاوی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر مظھری، مفردات امام راغب، جامع احکام القرآن از قرطبی)

ثواب کی جگہ بھی مراد ہے، یعنی بیت اللہ ثواب کی ایسی جگہ ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، بیت اللہ کی مثال اس آشیانہ کی ہے جس کی طرف پرندے شام کے وقت لوٹ کر آتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی)

"**اَمْنًا**" : امن دینے والا یا امن پانے کی جگہ۔

یہاں جنون، جذام، برص اور متعدی امراض سے امن ہے، یا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کو عذاب آخرت سے ان شاء اللہ امن ہوگا، یا جو مجرم وہاں داخل ہو جائے قانونی سزا سے امن میں رہے گا، یا یہ جگہ ظالموں، جابروں کے قبضہ سے امن میں رہے گی۔

جو بے دین اسے ویران کرنے کا ارادہ کرے وہ خود ہی تباہ و برباد ہوگا، جیسے اصحاب فیل، یا یہ جگہ شکار کو شکاری انسانوں، جانوروں سے امن دینے والی ہے کہ اس مقام پر بھیڑ یا اور شیر بھی ہرن اور بکری پر حملہ نہیں کرتا۔

(تفسیرات احمدیہ، تفسیر بیضاوی، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر مظہری)

ممکن ہے جملہ مذکورہ اشیاء سے بیت اللہ میں امن ہو۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی)

"وَاتَّخِذُوْا": اس کی دو قرأتیں ہیں:

(۱) خ کے فتح کے ساتھ، اس صورت میں معنی ہوگا لوگوں نے ہمارے الہام سے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیا۔

(۲) خ کے کسرہ کے ساتھ، امر کا صیغہ، اس صورت میں یہاں لفظ **قُلْنَا** پوشیدہ ہوگا، معنی ہوگا کہ ہم نے فرمایا کہ تم مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ۔

"مَقَامِ اِبْرٰاھٖمَ": حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

اس آیت کے شانِ نزول اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام ابراہیم......

(۱) وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر آپ نے عمارت کعبہ بنائی۔

(۲) وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر آپ نے سارے جہاں کو حج کے لیے پکارا۔

(۳) وہ پتھر ہے کہ اس پر قدم رکھ کر اپنی بہو (حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیوی) سے اپنا سر دھلوایا۔

(احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر بیضاوی)

"مُصَلًّی": اس کے لغوی معنی ہیں جائے نماز، مگر اس سے مراد مجازاً قبلہ ہے، یعنی مقام ابراہیم کے اردگرد یا پیچھے نماز پڑھو۔

"عَهِدْنَا": عہد کے معنی وعدہ کے ہیں مگر اس سے مراد تاکیدی حکم ہے۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی)

"اَنْ طَهِّرَا": یہ کلمہ تطہیر سے بنا ہے، جس کا معنی ہے پاک کرنا اور پاک رکھنا۔

یعنی میرے گھر کو نجاستوں اور گھناؤنی چیزوں سے پاک وصاف رکھو، یہ معنی کہ پہلے ناپاک تھا اب پاک کرو، درست نہیں، کیونکہ بیت اللہ (خانہ کعبہ) رب کی عبادت کے لیے بنایا گیا تھا، اس پر کسی انسان کا قبضہ وملکیت نہیں اس لیے رب نے اسے اپنی طرف نسبت کرکے فرمایا: بَیْتِیَ (میرا گھر) یہ اضافت اس کے شرف وعظمت کی وجہ سے ہے۔

"لِلطَّآئِفِیْنَ": طواف سے بنا ہے، جس کا معنی ہے کسی کے اردگرد گھومنا۔

اس سے مراد وہ پردیسی لوگ ہیں جو خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں، یا عام طواف کرنے والا خواہ مکی ہو یا آفاقی۔

(احکام القرآن از جصاص، تفسیرات احمدیہ، تفسیر خازن، تفسیر مدارک التنزیل، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر روح المعانی)

"اَلْعٰكِفِيْنَ" : عکوف سے بنا ہے جس کے معنی ہیں متوجہ ہونا یا کسی کے ساتھ تعظیماً تعلق پیدا کرنا یا ٹھہرنا۔
(مفردات امام راغب)

اسی سے اعتکاف بنا ہے جو رمضان کے آخری عشرہ میں سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ عاکفین سے مراد یا مکہ معظمہ کے باشندے ہیں یا وہاں اعتکاف کرنے والے یا نمازی یا مسجد حرام میں بیٹھنے والے۔
(جامع احکام القرآن ازقرطبی، احکام القرآن ازجصاص، تفسیر روح المعانی)

"اَلرُّكَّعِ" : رَاكِعٌ کی جمع ہے، رکوع کرنے والے۔

"اَلسُّجُوْدِ" : سَاجِدٌ کی جمع ہے، سجدہ کرنے والے۔

ان دونوں صفات سے مراد نمازی ہیں، خواہ مکی ہوں یا آفاقی، اعتکاف کرنے والے ہوں، یا طواف کرنے والے یا مسجد حرام میں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھنے والے۔
(تفسیر خازن، تفسیرات احمدیہ)

مسائل شرعیہ:

(۱) مکہ معظمہ، بیت اللہ، مسجد حرام اور حرم مکی شریف امن کی جگہیں ہیں اور ان کی تعظیم لازمی ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، احکام القرآن از ابن العربی، احکام القرآن از جصاص)

(۲) بیت اللہ کی تعظیم میں تمام حدود حرم کے احکام برابر ہیں، حدود حرم میں قتل، ظلم، شکار، درخت کاٹنا، کانٹا توڑنا وغیرہ ناجائز ہے۔
(احکام القرآن ازجصاص، تفسیرات احمدیہ، جامع احکام القرآن ازقرطبی)

(۳) حرم مکی کی طرح مدینہ طیبہ کا حرم بھی قابل تعظیم ہے، حرم مدنی کا بیان احادیث طیبہ میں ہے، اس سلسلہ میں بکثرت احادیث وارد ہیں جو کم از کم درجہ شہرت کو پہنچی ہیں از اں جملہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

" اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِیْمُ مَكَّةَ "

میں نے مدینہ کی دو وادیوں کے درمیانی خطہ کو حرم بنادیا ہے جس طرح ابراہیم نے مکہ کو حرم بنادیا ہے۔
(مسلم عن ابی سعید)

شارح مشکوٰۃ شیخ تورپشتی نے، پھر سید شریف جرجانی نے، پھر شیخ ملا جیون نے فرمایا ہے کہ......

"حرم مدینہ حرمت اور تعظیم میں حرم مکی کی طرح ہے، اس کے علاوہ باقی احکام میں برابری نہیں، وہاں شکار کرنا، درخت کاٹنا وغیرہ پر پابندی نہیں"۔
(تفسیرات احمدیہ)

(۴) جو شخص جرم کر کے حدود حرم میں داخل ہو جائے اسے وہاں سزا نہ دی جائے گی نہ اسے گرفتار کیا جائے گا، البتہ اس تک رزق وغیرہ نہ پہنچنے دیں تاکہ وہ مجبور ہو کر خود بخود وہاں سے نکل جائے۔ حرم امن کی جگہ ہے وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائے۔
(جامع احکام القرآن ازقرطبی، احکام القرآن ازجصاص، تفسیر بیضاوی، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ)

(۵) مقام ابراہیم، حجر اسود، صفا و مروہ کی تعظیم ضروری ہے چونکہ ان اشیاء کو محبوبان خدا سے نسبت ہے اور محبوبان خدا سے نسبت رکھنے والی ہر شئ قابل تعظیم ہے، کئی آیات اور متعدد احادیث سے یہ مسئلہ واضح ہے۔ ﴿تفسیر ابن کثیر﴾

(۶) بزرگان دین کے طریقوں پر عمل کرنا واجب ہے، طواف میں رمل کرنا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا، جمرات کو رمی کرنا اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ ﴿احکام القرآن از جصاص﴾

(۷) بیت اللہ، مسجد حرام، مسجد نبوی کی طرح ہر مسجد کو نجاستوں، بتوں کی ناپاکی، خبائث، گناہوں، خون، گوبر اور اس طرح کی ہر ناپاک شئ سے پاک رکھنا فرض ہے، ایسے ہی مسجد کے ماحول کو دنیوی علائق اور ناپسندیدہ اشیاء سے پاک رکھنا لازم ہے، مسجد کے ماحول کو معطر اور خوشبودار رکھنا شرعاً محمود ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، تفسیر خازن، تفسیر کبیر از امام رازی، احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر روح المعانی)

(۸) اسی طرح مسجد میں داخل ہونے والوں کے لئے لازم ہے کہ ان کا بدن، کپڑے وغیرہ پاک وصاف ہوں، ان کے منہ یا جسم سے کوئی بدبو نہ آرہی ہو۔ ﴿جامع احکام القرآن از قرطبی﴾

(۹) مسجد کی تعمیر اور اس کی صفائی کے لئے متولی ہونا لازم ہے، متولی کا صالح متقی ہونا ضروری ہے، کیونکہ کعبہ مبارکہ کو پاک رکھنے کا حکم حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام جیسے اولوالعزم رسولوں کو ہوا۔

(۱۰) عمرہ، حج یا صرف طواف کے بعد دو رکعت نفل واجب ہیں ان کو مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنا مستحب ہے، مقام ابراہیم پر بھیڑ کی وجہ سے اگر نماز ادا کرنا آسان نہ ہو تو مسجد حرام میں یہ نفل ادا کئے جاسکتے ہیں۔

(احکام القرآن از جصاص' تفسیر خازن)

(۱۱) مقام ابراہیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت اور معجزہ اور اللہ تعالی کی وحدانیت پر روشن دلیل ہے، اسی طرح صفا و مروہ، حجر اسود، منٰی، عرفات، مزدلفہ وغیرہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ محبوبان بارگاہ قدس سے منسوب دیگر اشیاء بھی شعائر اللہ میں سے ہیں۔ ﴿تفسیر عزیزی﴾

(۱۲) مسجد میں سوائے مسافر اور معتکف کے کسی اور کو کھانا کھانا اور سونا جائز نہیں۔ ﴿عامہ کتب فقہ﴾

(۱۳) خانہ کعبہ کے اندر فرض اور سنت ونفل نمازیں پڑھنا جائز ہے، جس طرح بیت اللہ کے گرد چاروں طرف کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، اسی طرح بیت اللہ شریف کے اندر ہر سمت منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ ﴿احکام القرآن از جصاص، جامع احکام القرآن از قرطبی، تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی وغیرہ﴾

(۱۴) طواف تین طرح کا ہے، فرض، واجب، سنت:

(ا) طواف زیارت فرض ہے (ب) طواف صدر واجب ہے

(ج) طواف وداع سنت ہے، اس کا ثبوت حدیث شریف سے ہے۔ ﴿احکام القرآن جصاص﴾

(۱۵) جس طواف کے بعد سعی ہے اس میں رمل کرنا سنت ہے۔ (احکام القرآن ازجصاص)

(۱۶) طواف میں رمل کرنا سنت ہے، رمل پہلے تین چکروں میں ہوگا۔ (احکام القرآن ازجصاص)

(۱۷) مکہ معظمہ کے قرب وجوار میں سکونت اختیار کرنا جائز ہے۔ (احکام القرآن ازجصاص)

(۱۸) حطیم چونکہ بیت اللہ کا حصہ ہے اس لیے طواف میں اسے شامل کیا جائے، اگر طواف میں اسے شامل نہ کیا گیا تو طواف ادا نہ ہوگا۔ (احکام القرآن ازجصاص)

(۱۹) مقام ابراہیم، ملتزم، میزاب رحمت کے نیچے، رکن یمانی کے پاس، صفاومروہ کے درمیان، حجر اسود، خانہ کعبہ کے اندر، منٰی شریف میں، مزدلفہ، عرفات میں، تینوں جمرات کے پاس، چاہ زمزم اور زمزم شریف پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

(۲۰) روئے زمین پر جو نمازی نماز پڑھے اسے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا لازم ہے۔ کیونکہ بیت اللہ شریف تمام مسلمانوں کا مرجع ہے۔

(۲۱) مقام ابراہیم کی تعظیم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت کی وجہ سے ہے اسی طرح امہات المومنین صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت حضور خاتم المرسلین ﷺ کی طرف ہے اس لیے یہ حضرات بھی قابل تعظیم ہیں۔

(۲۲) مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنا اس کی عظمت اور شرف کی وجہ سے ہے، اس کی عظمت اور شرف کا لحاظ عین نماز میں ہے، ظاہر ہے کہ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی عظمت اور شرف سب عظمتوں سے بڑھ کر ہے اس لیے نماز کی حالت میں حضور سید الاکرمین ﷺ کی عظمت کا لحاظ نماز کو مزید محبوب تر اور کامل تر بنا دے گا، قرآن واحادیث کے دیگر دلائل اس کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب(۹) :

افضل امت

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۔ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ☆

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان، مہر والا ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳)

حل لغات :

" اُمَّـةً " : حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں موجود اور قیامت تک آنے والے سب افراد امت ہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱ ،ص ۹۰)

" وَسَطَ " : ایسا مکان جس کے تمام اطراف برابر ہوں، اس لغوی معنی سے استعارہ کرتے ہوئے خصال محمودہ کو وسط کہا گیا ہے اور پھر اس کا اطلاق اخلاق محمودہ کے موصوف پر کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۲۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴)

"وَسَطً": عدل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اسی لئے بہترین اشیاء ان میں سے درمیانی ہوتی ہے۔
(جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۱۵۳۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۰)
(تفسیر خازن، ج ۱، ص ۹۷۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۰۹)

افراط وتفریط سے پاک شئ کو وسط کہا جاتا ہے۔ **(مفردات امام راغب، ص ۵۲۲۔**
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۰۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۸۸۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۹۷

امام رازی، امام ترمذی کی ایک حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں، اوسط الامم سے مراد افضل الامم ہے۔
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۰۹)

"**شُهَدَآءَ**": شہید کی جمع ہے۔

شہود، شہادۃ، شاہد، مشاہدہ اسی سے بنے ہیں۔ آنکھ یا بصیرت سے حاصل ہونے والے مشاہدہ اور علم کے مطابق قول صادق کو شہادۃ کہتے ہیں۔ **(مفردات امام راغب، ص ۲۶۸۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۱۴)**
گواہ کو شہید اور شاہد اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ موقع پر موجود ہوتا ہے اور واقعہ اس کے سامنے ہوا ہے، مطلع اور نگہبان کو بھی کہتے ہیں کہ اشیاء ان سے مخفی نہیں ہوتیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) حضور اکرم سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی امت اجابت اگرچہ تمام امتوں کے بعد آئی ہے مگر درجہ میں سب سے افضل اور بہتر ہے، حضور پر ایمان لانے کے باعث اسے خیر الامم ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
(احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۰۔ تفسیرات احمدیہ ص ۳۶)

(۲) اجماع امت حجت ہے اس کا خلاف کرنے والا بے دین جہنمی ہے۔ **(تفسیرات احمدیہ، ص ۳۶۔**
احکام القرآن ازجصاص، ج ۲، ص ۸۸، ۸۹۔ تفسیر مدارک التنزیل، ص ۹۷۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۲۔ تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۵۶)

(۳) جس طرح حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کا اجماع حجت اور لازم القبول، واجب العمل ہے اسی طرح بعد کے زمانہ کے صالح مومنوں کا اجماع قابل حجت ہے۔ **(تفسیر احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۸۹۔ تفسیر کبیر، ۴، ص ۱۱۰)**
(تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۳۸۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۰)

(۴) مومن عادل کی شہادت مومن اور کافر سب کے حق میں شرعاً معتبر ہے، البتہ کافر کی شہادت مسلمانوں پر معتبر نہیں۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۸۹)

(۵) خوارج، روافض اور جن کا کفر یا فسق اعتقادی واضح اور ظاہر ہو چکا ہے، اجماع میں ان کا شمار نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر یہ لوگ کسی مسئلہ شرعیہ میں خلاف کریں تو یہ اختلاف اجماع میں مانع نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۱۵۔ احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۹۰)

(۶) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ پر مسلمانوں کا اجماع واقع ہو چکا ہے، لہٰذا یہ خلفاء برحق ہیں، ان سے بغض وعناد رکھنے والا بد دین ہے۔

باب (۱۰) :

تحویل قبلہ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡہِکَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَۃً تَرۡضٰہَا ۪ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَحَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ☆

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف، جس میں تمہاری خوشی ہے، ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴)

حل لغات :

"قَدۡنَرٰی": قَدۡ تحقیق کے لئے یا کمی بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

"نَرٰی": رویت سے ہے، معنی یوں ہوگا: بے شک ہم دیکھ رہے ہیں یا کبھی کبھی دیکھا کرتے ہیں، رب کریم جل وعلا شانہ اپنے محبوب کریم ﷺ کی محبوبانہ اداؤں کو دیکھ رہے ہیں۔

"تَقَلُّبَ": بار بار پھرنا۔ ﴿احکام القرآن از جصاص ص ۹۰﴾

"وَجۡہِکَ": چہرہ، ذات اور بدن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے،

اس آیت میں چہرہ یا بدن مراد ہے۔ ﴿تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۵۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۹﴾

یعنی اے محبوب! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے چہرہ انور کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا، اس سے ہم آپ کی مرضی سمجھتے

ہیں آپ کی تمنا اور آرزو قبول ہونے کے قابل ہے۔

"**فَلَنُوَلِّيَنَّكَ**": تَوَلّٰى سے بنا ہے، اس کا معنٰی ہے والی بنا دینا، پھیرنا اور قریب کر دینا۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۵۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۸۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۳۔ مفردات امام راغب، ص ۵۳۳)

"**تَرْضٰهَا**": خوشی اور محبت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے، ناراضی کا مقابل نہیں۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۵)

اس کا یہ معنٰی نہیں کہ آپ بیت المقدس سے ناراض تھے، رب کے حکم سے ناراضگی محبوبانِ خدا سے متصور نہیں، بلکہ معنٰی یہ ہے کہ آپ اگرچہ بحکم خدا بیت المقدس سے بھی راضی تھے مگر آپ بیت الحرام سے زیادہ راضی تھے' آپ کی خواہش تھی کہ یہ قبلہ بن جائے۔

"**شَطْرَ**": شطر کے دو معنٰی ہیں:

(۱) نصف یا آدھا،

(۲) جانب اور طرف،

یہاں شطر بمعنی جانب اور طرف استعمال ہوا ہے۔ (احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۲)

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۱۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۵۹۔ تفسیر کبیر از رازی، ج ۴، ص ۱۲۵)

مسجد حرام: یہ وہ مسجد ہے جو مکہ معظّمہ میں واقع ہے اس کے درمیان کعبہ ہے، اس مسجد کی حرمت اور تعظیم یہ ہے کہ اس میں یا اس کے آس پاس شکار کرنا حرام ہے، بے ادبی حرام ہے۔

حضور اکرم ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے چونکہ آپ کی رضا یہ ہے کہ کعبہ قبلہ بن جائے سو ہم حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنا رخِ اقدس نمازوں میں اس قبلہ کی طرف کر لیجئے جو آپ کو محبوب ہے اور وہ کعبہ ہے، کعبہ کو بیت الحرام اور مسجد حرام سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

"**وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ**": تم جہاں کہیں بھی ہو، دریا میں یا خشکی پر، فضا میں یا غار میں، مشرق میں یا مغرب میں، شمال میں یا جنوب میں، آبادی یا صحرا میں، غرضیکہ جہاں کہیں ہو نماز میں اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لو، کیونکہ یہ میرے محبوب نبی (ﷺ) کا محبوب قبلہ ہے، تم پر لازم ہے کہ اس کو محبوب جانو۔

"**فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ**": سو تم بھی اسی جانب منہ کر کے نماز پڑھو۔

بیت اللہ کو قبلہ بنانا ہمارے محبوب نبی ﷺ کو محبوب ہے صرف وہی اس کو قبلہ نہ بنائے بلکہ تم پر بھی لازم ہے کہ اسی کو قبلہ بنا لو اگرچہ جہلاء اس پر اعتراض کریں کہ بیت المقدس کو ہٹا کر رب نے بیت اللہ (کعبہ) کو قبلہ کیوں بنا دیا سو ان کا یہ اعتراض بالکل بے جا ہے، اہل کتاب کے علماء یہ جانتے ہیں نبی آخر الزمان ﷺ کی علامت یہ ہے کہ وہ دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے، "امام القبلتین" حضور اکرم ﷺ کا وصف پہلی کتابوں میں لکھا گیا ہے گذشتہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اس کی خبر دی ہے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) نمازی کے لئے لازم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو، سفر وحضر میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، کعبہ تمام آفاق کا قبلہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۳۸۔ تفسیر جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰)

(۲) بیت اللہ شریف کی کسی ایک جانب رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔

(احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱۔ تفسیر قرطبی، ج۲، ص۱۶۰۔ تفسیر کبیر از رازی، ج۴، ص۱۲۵)

(۳) جو شخص کعبہ کا مشاہدہ کر رہا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنا رخ نماز میں کعبہ کی طرف کرے اور جو شخص کعبہ سے دور ہو کعبہ اس سے غائب ہو اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کا رخ کعبہ کی سمت ہو، یعنی اس کا رخ اگر عینِ کعبہ سے دائیں اور بائیں (۴۵) درجے کے اندر ہو، یہ سمت قبلہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۳۹۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج۱، ص۴۳۔ تفسیر کبیر، ج۴، ص۱۳۶)
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰۔ احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱۔ تفسیر مدارک، ج۱، ص۹۹۔ فتاوی رضویہ)

(۴) کعبہ، بیت اللہ شریف کی فضا اور مخصوص رقبہ کا نام ہے، تحت الثریٰ سے لے کر آسمان کی بلندیوں تک یہ فضا اور ہوا کعبہ ہے، بیت اللہ کی دیواروں، پتھروں، غلاف، دروازہ وغیرہ کا نام کعبہ نہیں، اگر کسی وجہ سے کعبہ کی تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھر، دروازہ، غلاف وغیرہ وہاں سے علیحدہ کر لئے جائیں اور کسی دوسرے مقام پر انہیں رکھا جائے کعبہ نہیں کہلائیں گے اور اگر کعبہ کی موجودہ عمارت کو ہٹا دیا جائے تو بھی وہ فضا کعبہ ہی رہے گی۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۳۹۔ تفسیر کبیر--- فخر الدین رازی، ج۴، ص۱۳۶)

لہٰذا فضا میں ہوائی جہاز پر اور زمین کی گہرائی میں نماز پڑھنے والا اس فضا کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، اگرچہ کعبہ مقدسہ کی عمارت اس کے محاذات میں نہ ہوگی۔

(۵) اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو اس کے لئے لازم ہے جس جانب کے بارے میں وہ گمان کرے کہ یہ سمت کعبہ ہے اسی سمت رخ کر کے نماز پڑھے اور اگر نماز کے دوران ہی اسے معلوم ہو گیا کہ جس سمت رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہے وہ سمت قبلہ نہیں تو اس سمت پھر جائے جس سمت کو اب وہ سمت کعبہ سمجھتا ہے، نماز کو از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰)

(تفسیرات احمدیہ از شیخ احمد معروف بہ ملاجیون، ص۳۸۔ ہدایہ اور دیگر کتب فقہ)

(۶) سمت کعبہ کا علم فرض ہے، اگر سمت قبلہ معلوم نہ ہو تو کسی سے پوچھے، اگر بتانے والے قریب نہیں تو اس علاقہ میں بنی مسجدوں کے محراب وغیرہ سے معلوم کرے، محراب وغیرہ علامات سمت کعبہ ہوتے ہوئے وہ خود تحری نہیں کر سکتا، ستاروں، ہواؤں، پہاڑوں وغیرہ سے تحری کر سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر از رازی، ج۴، ص۱۳۲۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۱۶۰، احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۹۱)

(۷) نئے نئے پیش آنے والے واقعات اور حوادثات میں تحری اور اجتہاد مطلوب ہے، مجتہد کے لئے لازم ہے کہ غلبہ ظن کی بنا پر حکم کرے، اس حکم میں غلطی اور درستی دونوں پہلو ممکن ہیں، چونکہ اس نے مقدور بھر کوشش کی ہوتی ہے اس لئے اس حکم میں اگر وہ غلطی بھی کر بیٹھے پھر بھی اسے ثواب ملے گا۔ (احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۱)

(۸) ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں حضور اکرم ﷺ کی نمازوں کا قبلہ بیت اللہ تھا، ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سترہ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا، اس کے بعد پھر بیت اللہ قبلہ بنا، بیت المقدس کے قبلہ کا بیان قرآن مجید میں نہیں بلکہ حدیث سے ثابت ہے، اس سے علماء نے یہ اصول استنباط کیا ہے کہ کتاب اللہ سے سنت منسوخ ہو سکتی ہے، اور سنت سے کتاب اللہ کا منسوخ ہونا جائز ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ۳۹، اتقان)

(۹) جسے مسجد حرام میں بیٹھنے کا موقعہ نصیب ہوا سے چاہیئے کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے کیونکہ اس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰)

(۱۰) مسجد حرام میں جماعت کے وقت امام کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہونا بہتر ہے، مقتدی اس طرح قطار باندھیں کہ بیت اللہ ان کے سامنے رہے، اس طرح بیت اللہ کے گرد جو صف بنے گی (یا زیادہ صفیں ہوں گی) وہ متدیر ہوگی، متدیر صف صرف بیت اللہ میں ہوگی، دنیا کی باقی مسجدوں میں مقتدی خطِ مستقیم میں صفیں بنائیں گے۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۸۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۰۰)

(۱۱) نمازی کو چاہیئے کہ قیام کی حالت میں اس کی نظر موضع سجدہ پر رہے، رکوع میں اس کی نظر قدم کی پشت پر، سجدہ میں اس کی نظر ناک پر اور قعدہ میں اس کی نظر گود میں رہے۔ (تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۶۰۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۳)

(۱۲) نماز کے علاوہ قبلہ رخ بیٹھنا مستحب ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

" **خَيْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ** " بہتر مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کو رخ ہو۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۳۳)

(۱۳) جانور ذبح کرتے وقت، تلاوت قرآن مجید کے وقت اور مرتے وقت مرنے والے کا رخ کعبہ کو کرنا مستحب ہے

(۱۴) نئی مسجد کی تعمیر کے وقت پرانی بنی ہوئی مسجدوں کے مطابق ستاروں کی مدد سے سمت قبلہ معلوم کریں، سمت قبلہ کے تعین کے لئے مہندس کا ہونا لازم نہیں، پرانی بنی ہوئی مسجدوں کو ہی معیار قرار دیا جائے۔ (تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۲۹)

(۱۵) جس طرح خانہ کعبہ کے گرد چاروں جانب نماز جائز ہے اسی طرح خانہ کعبہ کے اندر ہر جہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۳۵)

(۱۶) دشمن، درندے وغیرہ کے خوف کے باعث نماز میں استقبال قبلہ کا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۳۷)

(۱۷) نماز میں آسمان کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے، حضور اکرم ﷺ وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف منہ کر رہے تھے اور یہ بھی اطاعت الٰہی ہے۔

(۱۸) عذر کی وجہ سے اگر کوئی نماز لیٹ کر پڑھے تو اس کا رخ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے چت لیٹے تو اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تا کہ اس کا رخ بیت اللہ کو رہے، اس کا رکوع اور سجدہ فضاء کعبہ کو ہو۔ اور اگر پہلو پر لیٹے تو بھی اس کا رخ قبلہ کو رہے، اسی طرح میت کو غسل دیتے وقت اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں تا کہ اس کا رخ قبلہ کو ہو، یوں ہی میت کو لے جاتے ہوئے اس کا سر آگے کی سمت ہو اگر چہ اس کے پاؤں قبلہ کو ہوں۔ ﴿عامہ کتب فقہ﴾

(۱۹) پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ کے علاقوں میں مغرب میں قبلہ ہے۔ ﴿تفسیرات احمدیہ﴾

(۲۰) انبیائے کرام علیہم السلام رب کے اذن کے بعد ہی رب سے سوال کرتے ہیں، اذن کے بغیر دعا نہیں، حضور سید المرسلین ﷺ چونکہ مقام قرب فرائض پر فائز تھے۔ بلکہ مقام قرب پر متمکن ہونے والوں کے سید و سردار ہیں، اس لئے آپ نے قبلہ کے تحویل کے لئے رب کے اذن کے بعد ہی دعا کی۔ ﴿تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۸﴾

(۲۱) دنیا میں ہر شئ قانون کی پابند ہے اور قانون مرضیٔ مصطفٰی ﷺ کا محتاج ہے۔

(۲۲) کعبہ حضور اکرم ﷺ کی رضا کے لئے قبلہ بنا، تمام مخلوق رحمت الٰہی حاصل کرنے میں حضور انور ﷺ کی محتاج ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۱۱) :

﴿حیاتِ شہداء﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّ لٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ☆

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

﴿سورۃ البقرۃ آیت:۱۵۴﴾

حل لغات :

"فِـیۡ سَبِـیۡلِ اللّٰہِ": لغت میں سبیل اس راہ کو کہتے ہیں جس میں سہولت ہو، اس کا استعمال ہر اس راہ پر ہوتا ہے جو مقصود شئی تک پہنچا دے وہ مقصود خیر ہو یا شر۔ ﴿مفردات امام راغب ، ص ۲۲۳﴾

"فِـیۡ سَبِیۡـلِ اللّٰہِ" کا معنی ہے اس کی اطاعت میں، اور کلمہ حق کی بلندی کے لئے، یہ حضرات شہداء ہیں، اولیاء ہیں اور ہر وہ جو اعلائے کلمۃ الحق میں اپنی جان صرف کر دے۔ ﴿تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۰﴾

"اَمۡوَاتٌ" : میت کی جمع ہے بمعنی مردہ، وہ ذات جو جاندار تھی مگر اس کی روح اس سے جدا ہو گئی۔

"اَحۡیَاءٌ" : حیٌّ کی جمع ہے بمعنی زندہ۔

"لَاتَشۡعُرُوۡنَ" : شعور سے بنا ہے جس کا معنی ہے حواس سے، ظاہر اعضا سے احساس کرنا، عدم شعور سے عدم علم لازم نہیں آتا۔ اکثر اشیاء ہمارے حواس سے خارج ہوتی ہیں مگر ان کا علم ہمیں ہوتا ہے۔ مثلاً جنت، دوزخ، فرشتے وغیرہ ہمارے حواس سے خارج ہیں ہم ان کا شعور نہیں رکھتے مگر ان کا علم ہمیں اور ذرائع سے حاصل ہے۔ ﴿مفردات ' ص ۲۶۲﴾

مسائل شرعیہ :

(۱) شہید شہادت کے بعد زندہ ہوتا ہے اس کی زندگی پر دلیل قطعی وارد ہے، قبر میں، برزخ میں انہیں رزق پہنچایا

جاتا ہے، اس سے وہ فرحت حاصل کرتا ہے، بلکہ انہیں مردہ کہنا منع ہے، ان کی زندگی کا علم ہمیں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ علی صاحبھا افضل الصلوۃ واکمل السلام سے حاصل ہے، اگر چہ ہمارے حواس ان کی زندگی کا احساس نہیں کر سکتے، ان کی زندگی جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۳۹۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۳۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۰۔ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۶۲)
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۶۳۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۷۔ تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲) شہید کی زندگی کا مفہوم یہ ہے کہ......

ان کی ارواح کو اپنے جسم کی سی قوت عطا فرما دیتے ہیں کہ اس کے ذریعے سے وہ زمین، آسمان ہر جگہ سیر کرتے ہیں، اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں، دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں، اس حیات کی وجہ سے زمین ان کے بدن اور کفن کو نہیں کھاتی۔

(تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۳) ہر نبی تمام مخلوقات غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اس لئے نبی شہید سے بھی افضل ہوتا ہے، جب شہید زندہ ہے تو نبی کی حیات بطریق اولی ثابت ہے۔

خود حدیث شریف میں آیا: ”نَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ فِیْ قَبْرِہٖ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ“

(عبد الرزاق فی الجامع بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۱۲)

انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔

احکام القرآن از علامہ ظفر احمد عثمانی، ج ۱/۱: ص ۹۲

(۴) شہید کی زندگی عام مومن کی زندگی سے افضل اور قوی ہوتی ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ج ۱، ص ۴۰)

(۵) اطاعت گذار بندوں کو قبر میں ثواب اور راحت ملتی ہے اور گناہگاروں کو عذاب پیش کیا جاتا ہے، آل فرعون کو صبح وشام آگ پیش کی جاتی ہے، اس سے انہیں ایذا ہوتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ☆

آگ جس پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔

(سورہ مومن آیت ۴۶)

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۰۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۳)

(۶) صالح مومن کو قبر میں انعام دیا جاتا ہے، اسے ثواب ملتا ہے، زندہ لوگوں کی طرف سے اعمال خیر اور دعوات صالحہ سے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے، ایصالِ ثواب کا یہی مفہوم ہے اور یہ قرآن وحدیث اور اقوال سلف سے ثابت ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۰۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۶۳۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳)

(۷) شہادت کے فوراً بعد شہید کو زندگی عطا کر دی جاتی ہے، تا کہ اسے رزق اور فرحت حاصل ہو، اسی طرح کفار کو موت کے بعد برزخ میں ایک نوع حیات حاصل ہوتی ہے جس سے اسے عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اس کا احساس کرتا ہے۔
(تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۳ ۔احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳ ۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۶۳)

(۸) شہید دو قسم کے ہوتے ہیں،

(۱) شہید فقہی (۲) شہید حکمی

(أ) **شہید فقہی** وہ ہے جو مسلمان عاقل بالغ اور طاہر ہو، پھر ظلماً ہتھیار سے مارا جائے یا زخمی ہو کر بغیر دنیوی آرام لئے مر جائے۔

شہید فقہی کا حکم یہ ہے کہ اس کو نہ غسل دیا جائے نہ کفن، بلکہ اسے خون آلودہ کپڑوں میں نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔
(البحر الرائق، ج ۲، ص ۱۹۷ ۔ فتاویٰ سراجیه، ج ۱، ص ۱۳۳ ۔ نقایه شرح وقایه، ج ۱، ص ۳۳۳)
(طحطاوی علی الدر المختار، ج ۱، ص ۳۸۴ ۔ تفسیر احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۶)

(ب) **شہید حکمی** وہ ہے جس پر اگرچہ یہ احکام جاری نہیں ہوتے مگر آخرت میں ان کو درجہ شہادت ملے گا۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو غسل دیا جائے گا کفن دیا جائے گا، نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (در مختار، ج ۱، ص ۳۸۷)

شہید حکمی بہت سے ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

طاعون سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، ذات الجنب سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، جل کر مرنے والا، جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر جائے اور وہ دب کر مر جائے، عورت کہ بچہ جننے کے باعث مر جائے یا کنوارے پن میں مر جائے، سفر میں مرنے والا، سل کی بیماری سے مرنے والا، سواری سے گر کر مرنے والا، مرگی سے مرنے والا، بخار میں مرنے والا، مال یا جان یا اہل یا کسی حق کو بچانے میں قتل کیا گیا، عشق میں مرا بشرطیکہ پاک دامن ہو اور عشق کو چھپایا ہو، کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو، بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا مارا اور وہ مر گیا، کسی موذی کے کاٹنے سے مرا، علم دین کی طلب میں مرا، موذن کہ طلب ثواب کے لئے آذان کہتا ہو، تاجر راست گو، جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی ہو، جو اپنے بال بچوں کے لئے سعی کرے ان میں امر الٰہی قائم کرے اور انہیں حلال کھلائے، جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے، "**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ**" چاشت کی نماز پڑھنے والا، ایام بیض کے روزے رکھنے والا، سفر و حضر میں وتر کو نہ چھوڑنے والا۔ فساد امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا سو شہید کا ثواب پائے گا، جو مرض الموت میں چالیس بار پڑھے: "**لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ**" کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا، ہر رات میں سورہ یٰسین شریف پڑھے، جو باطہارت سویا اور مر گیا، جو نبی کریم ﷺ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے، جو سچے دل سے سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، جمعہ کے دن

مرے، جو صبح کو تین بار پڑھے: ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مرا تو شہید ہوا اور جو شام کو پڑھے صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔

(مؤطا امام مالک، ابو داؤد، نسائی، مسند امام احمد عن جابر، مسند امام احمد ونسائی عن عرباض بن ساریہ، امام سیوطی وغیرہ ائمہ)
(درمختار، ج ۱، ص ۳۸۷، البحر الرائق، ج ۲، ص ۱۹۷. فتاوی سراجیہ، ج ۱، ص ۱۳۳، نقایہ شرح وقایہ، ج ۱، ص ۲۲۳ تفسیرات احمدیہ)

(۹) غیر شہید بھی اپنے اعمال کی مقدار برابر قبر میں انعام پاتے ہیں یا گناہوں کے باعث عذاب پاتے ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۰. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۳)

(۱۰) شہید اگرچہ اپنی قبر میں جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہوتا ہے مگر اس کا ترکہ وارثوں میں تقسیم ہوگا، اس کی بیوی عدت گذارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے، مگر انبیائے کرام کا نہ ترکہ تقسیم ہوگا نہ ان کی بیبیوں سے کوئی امتی نکاح کر سکتا ہے۔

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۲)

(۱۱) اولیاء اللہ قبروں میں زندہ ہیں، اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں۔ **(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۴)**

(۱۲) جہاد قیامت تک جاری ہے اس لئے شہادت بھی قیامت تک جاری ہے، دین کی رکاوٹ دور کرنے والا اگر اس راہ میں جان دے دے تو شہید ہوگا، اسی طرح اگر دشمنان اسلام آذان، نماز، قربانی، تلاوت قرآن مجید، درود پاک وغیرہ پڑھنے سے روکیں اور مسلمان ان کے جاری کرنے کی کوشش کرتا ہوا جان دے دے تو شہید ہے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے یا اس میں تصرف کرے، یہ اپنے مزارات میں زندہ ہیں۔

(حاکم فی المستدرک، سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۵۷)

اسی طرح ان کی اتباع میں ان کے وارثین اولیاء، علماء، شہداء کے جسموں کی حفاظت فرمائی ہے زمین ان کے جسموں کو متأثر نہیں کر سکتی، بارہا اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ **(مرقات شرح مشکوۃ بحوالہ حاشیہ ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۵۷)**

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں کہ نبوت کے کمالات وراثۃً چلے آتے ہیں، جن لوگوں کو کمالات نبوت میں سے حصہ وراثۃً مرحمت ہوتا ہے اصطلاح شرع میں صدیق اور مقرب کہلاتے ہیں، ان کے بدن بھی زمین سے محفوظ رہتے ہیں، اپنی قبور میں ان کے جسم قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے، حضرت عمرو بن الجموح اور حضرت عبد اللہ بن جبیر انصاری احد کے روز شہید ہوئے تھے، دونوں کو ایک قبر میں دفن کیا گیا تھا، چھیالیس برس بعد سیلاب کی وجہ سے ان کی قبر کھل گئی دیکھا گیا کہ ان کے بدنوں میں تغیر نہیں آیا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ گویا کل دفن کئے گئے ہوں۔ (تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۴) میت جہاں فوت ہو وہیں دفن کرنا مستحب ہے۔ **(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)**

(۱۵) دفن کرنے کے بعد میت کو قبر سے نہ نکالا جائے، کیونکہ قبر میں مردہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مخفی معاملات ہوتے ہیں۔

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۶) چند عذر ایسے ہیں جن کی وجہ سے مردہ کو قبر سے نکال کر دوسرے مقام تک لے جاسکتے ہیں وہ عذر یہ ہیں:
زمین غصب کی ہو، زمین شفعہ کی ہو، پانی یا دریا کے قرب کے باعث میت خراب ہونے کا اندیشہ ہو، دارالحرب میں دفن کیا ہو، مقبرہ آبادی میں آ کر پرانا ہو گیا ہو اور وہاں آنے جانے میں قبروں کا خیال نہ کیا جاتا ہو، اونٹوں وغیرہ کا گھر بنالیا گیا ہو۔
ان صورتوں میں مردہ کو قبر سے منتقل کیا جاسکتا ہے، اسی پر فتویٰ ہے۔ (ترمذی شریف بحوالہ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۷) احکام دنیا اور احکام آخرت کے اعتبار سے میت چند طرح کی ہوتی ہے:

(ا) **شہید حقیقی:**

اس پر احکام دنیا یوں جاری ہوں گے کہ شہید حقیقی کو غسل نہ دیا جائے گا، اسے کفن نہ دیا جائے گا، بلکہ خون آلودہ کپڑوں میں دفن کیا جائے گا، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، احکام آخرت اس پر یوں جاری ہوں گے کہ آخرت میں اس کا درجہ انتہائی اعلیٰ ہوگا۔

(ب) **شہید حکمی:**

اس پر احکام دنیا جاری نہیں ہوں گے، یعنی اسے غسل دیا جائے گا، اسے کفن دیا جائے گا، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، البتہ احکام آخرت یوں جاری ہوں گے کہ اس کا مرتبہ آخرت میں بڑھا دیا جائے گا۔

(ج) بعض میتیں وہ ہیں کہ ان پر احکام دنیا جاری ہوں گے مگر ان پر احکام آخرت جاری نہ ہوں گے، مثلاً وہ جو اخلاص نیت سے جہاد میں شامل نہ ہوا بلکہ اپنی بہادری کے اظہار کے لئے یا اجرت لے کر لڑا۔ اسے غسل نہ دیا جائے گا نہ کفن، بلکہ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا، البتہ آخرت میں اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔

(د) بعض میتوں پر نہ احکام دنیا جاری ہوں گے نہ احکام آخرت، مثلاً باغی، ڈاکو وغیرہ۔ احکام دنیا میں سے نہ اسے غسل دیا جائے نہ کفن نہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی، آخرت میں اسے درجہ شہداء نصیب نہ ہوگا۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱)

☆☆☆☆☆

باب (۱۲) :

شعائر اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الصَّفَاوَ الۡمَرۡوَۃَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ ☆

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۸)

حل لغات :

"اَلصَّفَا" : صفا کا معنی ہے صاف اور مضبوط پتھر۔

"اَلۡمَرۡوَۃ" : چھوٹے چھوٹے سفید کنکروں کو کہتے ہیں۔

صفا اور مروہ دو پہاڑوں کے نام ہیں جو خانہ کعبہ کے مقابل شرقی جانب ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱۔ تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۷)

کہا گیا ہے کہ صفا پر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کا قیام ہوا، اور مروہ پر حضرت حوا علیہا السلام (حضرت آدم کی بیوی) کا قیام ہوا، صفی اللہ کی نسبت سے یہ صفا کہلایا اور اِمۡرَأۃ (عورت) کے باعث وہ مروہ کہلایا۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۹۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵)

جمہور مفسرین کا قول یہ ہے صفا پر ایک بت اساف تھا اور مروہ پر نائلہ۔ مشرکین طواف اور سعی کے درمیان انہیں ہاتھوں سے مس کرتے تھے، مسلمانوں نے ان بتوں کی وجہ سے صفا و مروہ کی سعی کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۹۔ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۹۹۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۶۔ تفسیر بیضاوی، ص ۱۱۸۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۵)

صفا جنوبی جانب جبل ابوقبیس کی جڑ میں واقع ہے اور مروہ شمالی جانب جبل قعیقعان کے آگے واقع ہے، ان میں قریباً (۷۷۰) گز کا فاصلہ ہے، حجر اسود سے صفا کا فاصلہ (۲۶۲) گز ہے۔ (تفسیر عزیزی)

"شعائر" : جمع ہے شعیرہ کی یا شعارہ کی، جس کا مادہ ہے شعر، بمعنی باریک نشانی، اس شعائر سے مراد ہر وہ شئ ہے جو رب کی عبادت کی نشانی ہو، یا وہ نشان جن کے قیام کا رب نے حکم دیا ہو۔ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی، ج ۴، ص ۱۷۷)

احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۰۵ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۰

احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۶ تفسیر مظہری، ج ۲، ص ۲۶۸ . تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱)

شعائر تین قسم کے ہیں:

(۱) **جگہ** : مثلاً کعبہ، عرفات، صفا، مروہ، مزدلفہ، منا، مسجد، مقابر اولیاء۔

(۲) **وقت** : مثلاً رمضان، جمعہ، عید۔

(۳) **علامات** : مثلاً اذان، تکبیر، جماعت نماز، ختنہ، داڑھی، وغیرہ یہ سب دین کی علامات ہیں اور دین میں ہیں۔

"الحج" : حج لغوی طور پر تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

(۱) کسی کے پاس کثرت سے آنا جانا (۲) حلق یعنی سر منڈانا (۳) قصد اور ارادہ

شریعت مطہرہ میں خاص ارکان کا نام حج ہے، کیونکہ اس میں بیت اللہ کا ارادہ بھی ہے، اس کے ارکان میں سر کا منڈانا بھی ہے اور وہاں کی بار بار حاضری بھی اور بار بار طواف بھی، حج سے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جس طرح حلق سے بال دور ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۸۷)

"اعتمر" : عمرہ سے بنا ہے، عمرہ کا معنی ہے زیارت۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۱۔ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱۔)

احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۶ . تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵ . احکام القرآن از ابن العربی، ص ۴۶)

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ ایسی زیارت جس میں محبت کی علامت پائی جائے۔ (مفردات امام راغب، ص ۳۴۷)

شریعت میں مخصوص ارکان کی ادائیگی کا نام عمرہ ہے۔

حج اور عمرہ ایسی عبادتیں ہیں جن کی ادائیگی بیت اللہ، صفا و مروہ، منا، مزدلفہ، عرفات وغیرہ میں ہوتی ہے۔

"جُناح" : جُناح اور جناح بمعنی میلان ہے، بازو، پرندے کے پر کو بھی جناح کہتے ہیں کہ اس سے وہ دوسری سمت مڑ جاتا ہے، گناہ کو بھی کہتے ہیں کہ اس میں حق سے باطل کی جانب میلان ہوتا ہے، اس آیت میں گناہ مراد ہے۔ (تفسیر کبیر، از امام فخر الدین رازی ج ۴، ص ۱۷۹۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۱۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۲)

"یطوف" : طواف سے بنا ہے اس کا معنی ہے ارد گرد گھومنا۔

بیت اللہ کے گرد نیت عبادت سے سات چکر لگانا طواف کہلاتا ہے، اس جگہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا مراد ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۱ . تفسیر مدارک التنزیل، ص ۱۰۰)

صفا اور مروہ پر بتوں کی وجہ سے لوگوں نے اس سعی کو گناہ سمجھ لیا تھا، انہیں بتایا گیا یہ سعی گناہ نہیں، بلکہ اس کا نہ کرنا گناہ ہے۔ (تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۷۱ . تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲ . جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۷۹)

مسائل شرعیہ:

(۱) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی مشروعیت اور اباحت پر امت کا اجماع ہے۔
(تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۲۵)

(۲) حج اور عمرہ کی ادائیگی میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی واجب ہے، حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے اس سعی کو کبھی ترک نہ فرمایا، یہی علامت وجوب ہے، اس کے ترک کرنے پر دم واجب ہوتا ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۷۲. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۶. تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۲. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵)

(۳) سعی کی ابتدا صفا سے کی جائے یہی سنت ہے۔
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۱۸۳. تفسیرات احمدیہ، ص ۴۲)

(۴) طواف سے فارغ ہونے اور دو رکعت نفل مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنے کے بعد حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد سعی کو شروع کرے، سعی کی ابتدا کے لئے صفا پر آئے وہاں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے اتنی دیر دعا مانگنا مسنون ہے جتنی دیر میں بیس آیات کی تلاوت ہو سکے اب مروہ کی جانب چلے، جب وادی میں پہنچے تو ہلکی رفتار سے مردوں کے لئے دوڑنا سنت ہے،...... (یادر ہے آج کل وادی کو ہموار کر کے دونوں جانب سبز ستونوں کے نشان لگادیئے گئے ہیں)

......وادی سے گذر کر پھر آہستہ چال چلے، یہاں تک کہ مروہ آجائے، مروہ پر بھی بیت اللہ کی سمت رخ کر کے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے، دعا کے بعد صفا کی جانب چل پڑے، وادی میں (دو سبز ستونوں کے درمیان) ہلکی رفتار سے دوڑ کر گذرے، یہ سعی صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو دوڑنا جائز نہیں، وادی سے پار صفا تک آہستہ چل کر جائے، صفا پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے، اس طرح صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔

یادر ہے صفا سے مروہ تک ایک چکر ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہے، سات چکروں کو صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے۔
(تفسیرات احمدیہ از ملاجیون، ص ۴۲، تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۷۲)

(۵) سعی کے دوران اپنے فقر و ذلت، قلب و قالب کی ہدایت، اصلاحِ احوال اور مغفرت کی دعائیں کرتا رہے، صراط مستقیم پر استقامت اور نقائص کو دور کرنے کی طرف متوجہ رہے، اس کے سامنے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی فروتنی، عاجزی اور انکساری ملحوظ رہے، اپنی نیت کو درست رکھے۔
(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۰)

(۶) سعی علامات دین سے ہے اسے معمولی نہ جانے۔
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۸، تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۲۵)

(۷) صفا و مروہ کے درمیان سعی فی نفسہ عبادت تامہ نہیں بلکہ طواف کے تابع ہے، طواف کے اتباع میں سعی عبادت ہوگی، لہٰذا طواف کئے بغیر سعی کرنا عبث ہے۔
(تفسیر کبیر، ج ۴، ص ۱۷۸)

(۸) وقوف عرفہ فرض ہے یہ کسی کے تابع نہیں، البتہ اس کے لئے دو شرطیں ہیں:
احرام اور وقت (یوم عرفہ، بعد زوال تا مغرب) اسی طرح طواف زیارت بھی کسی کے تابع نہیں۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۹۸)

(۹) طواف بیت اللہ اور سعی بین الصفا والمروہ قربت (عبادت) ہیں اور دین کی علامات ہیں، لہٰذا دعا کی قبولیت کا محل ہیں۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ا، ص ۹۸)

(۱۰) بطن وادی میں سعی (دوڑنا) مسنون ہے اسی طرح طواف بیت اللہ میں رمل مسنون ہے۔ رمل اس طواف میں مسنون ہے کہ جس کے بعد سعی ہے۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ا، ص ۹۸)

آج کل وادی کی گہرائی کو پاٹ کر دو سبز ستون بطور نشان دونوں جانب قائم کر دیئے گئے ہیں۔

(۱۱) جس طرح رمل میں اظہار قوت اور شوکت کرنا سنت ہے اسی طرح دو ستونوں کے درمیان دوڑ کر اظہار قوت و شوکت کرنا مسنون ہے۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ا، ص ۹۹)

(۱۲) سعی سوار ہو کر کرنا خلاف سنت ہے، صرف معذور کے لئے سوار ہونا جائز ہے، اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے سوار ہو کر سعی فرمائی، آپ کا یہ فعل تعلیم مناسک کے لئے تھا۔
(احکام القرآن از جصاص، ج ا، ص ۹۹)

(۱۳) مقربان بارگاہ الٰہی اور محبوبان دربار خداوندی دار دنیا میں مختلف مشکلات سے دو چار ہوں گے، ان کے امتحانات ہوں گے، صبر اور دعا سے ان کی یہ مشکلات آسان کر دی جاتی ہیں، ان صابرین کے یہی افعال مکلفین کے لئے قیامت تک عبادت بنا دیئے جاتے ہیں، ان کے آثار جمیع خلائق کے لئے اسوہ حسنہ ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور ان کے صغر السن بیٹے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مختلف امتحانوں سے آزمایا گیا، پانی کی تلاش میں وہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی پیش کی بیٹے کی قربانی پیش کرنے میں شیطان کے وسوسوں کو پتھر مار کر دور ہٹایا۔ صبر اور دعاؤں سے ان آزمائشوں میں پورے اترے، رب کریم نے ان کے آثار کو قیامت تک دین اور عبادت کے نشان بنا دیئے۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی، ج ۴، ص ۱۷۸)

(۱۴) معظم مقامات اور مزارات اولیاء اللہ پر اگر کوئی برائی آ جائے تو اس برائی کو دور کرو، معظم مقامات اور مزارات و مساجد کی حاضری ترک نہ کرو، جیسا کہ بتوں کے باعث صفا اور مروہ کا طواف ناروا نہ ہوا، برائی کو ختم کرنا اور معظم مقام کی تعظیم جاری رکھنا منشاءِ شریعت ہے۔

(۱۵) کفار کی ہر تشبیہ نا جائز نہیں، ان کے برے کام میں نیت نقل کے ساتھ فعل برا ہوگا، مثلاً داڑھی رکھنا شرعاً مسنون ہے، اگر کافر بھی داڑھی رکھیں تو مسلمانوں کو داڑھی رکھنا ممنوع نہ ہوگا، اگرچہ اس میں کفار سے تشبیہ ہے۔

(۱۶) نفل کام کرنے والا ثواب پاتا ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ شاکر بندوں کے شکر کی جزاء دیتا ہے، ان کے قلیل اعمال کی کثیر جزاء دیتا ہے، اس کا شاکر نام اسی وجہ سے ہے

☆☆☆☆☆

باب (۱۴) :

کسبِ حلال

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ☆

اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۲)

حل لغات :

"طیبٰت" : **طَیِّبٌ** سے بنا ہے، جس کے معنی ہیں عمدگی، پاکیزگی، وہ شیَٔ جس کو حواس اور دل چاہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۰۸)

مدینہ منورہ کو "طیبہ" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جگہ کفر کی گندگیوں، وبائی بیماریوں، جسمانی بلاؤں سے پاک ہے اور دجال کے داخلہ سے محفوظ رہے گی۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب' از علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ)

شرع میں وہ کھانا طیب ہے جس کا کھانا جائز ہے، وہ انسان طیب ہے جو جہل، فسق اور قبیح اعمال کی نجاستوں سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسن اعمال کے زیور سے آراستہ ہو، اسی لئے کہا گیا ہے، "اَلْمُؤْمِنُ اَطْیَبُ مِنْ عَمَلِهٖ" یعنی مومن اعمال سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اسی مناسبت سے مدینہ منورہ کی ایک قسم کی کھجور کو **طَابٌ** کہا جاتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۰۸، ۳۰۹)

"رزقنٰکم" : رِ زْ قٌ سے بنا ہے **رزق** کا معنی ہے باقی رہنے والا عطیہ، خواہ دنیوی ہو یا دینی، کبھی نصیب اور حصہ کو بھی رزق کہتے ہیں، ہر غذا جو پیٹ میں پہنچتی ہے اور اس سے بھوک مٹانا ممکن ہو، رزق کہلاتی ہے، اس کا اطلاق غذا، مال، علم، جاہ، سلطنت، نعمت، ماکول، مشروب، ملبوس، زمین کی پیداوار، فیضان وغیرہ پر بھی ہوتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۹۴)

ہمارے عطیات میں سے وہ چیزیں کھاؤ جو حلال پاکیزہ بھی ہوں، اور جو چیزیں حلال پاکیزہ نہیں انہیں استعمال میں نہ لاؤ۔

"واشکروا للّٰہ" : اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

مسائل شرعیہ:

(۱) بعض غذائیں حلال ہیں بعض حرام بعض مکروہ، ایسے ہی کھانا کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی واجب، کبھی مستحب، کبھی مکروہ اور کبھی حرام، اتنا کھانا کہ جان بچ جائے فرض ہے، مہمان کی خاطر یا عبادت میں تقویت حاصل کرنے کے لئے کھانا مستحب ، ایسے ہی روزہ، نوافل اور تعلیم دین کے لئے مقوی غذائیں کھانا مستحب، پیٹ سے زیادہ کھانا مکروہ، حرام غذاؤں کا کھانا حرام ہے' سنت یہ ہے کہ تہائی پیٹ غذا سے بھرے، تہائی پانی سے بھرے اور تہائی پیٹ سانس کے لئے خالی رکھے۔

(تفسیرات احمدیہ معہ حاشیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) ،ص ۴۳'مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیربیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بیضاوی (م ۶۸۵ھ)،ص ۱۲۲
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمدخازن شافعی ، ج ۱،ص ۱۱۲)

(۲) مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے حال میں اعتدال رکھے، نہ تو لذیذ نعمتوں سے مکمل اجتناب کرے نہ تمام نعمتوں کو پیٹ میں بھر لے بلکہ نعمتوں کا بعض حصہ استعمال کرے۔

(۳) حرام بھی خدا کا رزق ہے، خنزیر، سود، رشوت وغیرہ حرام چیزوں کا کھانے والا خدا کا رزق کھاتا ہے، چونکہ وہ بے اجازت کھاتا ہے اور ممنوع اشیاء استعمال کرتا ہے لہٰذا گناہگار ہے، اسی لئے عطیات الٰہی میں حلال کھانے کا حکم دیا۔

(تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری ،ص ۴۳.تفسیرروح المعانی علامہ سیدمحمودآلوسی ، ج ۱،ص ۱۱۷)

(۴) رب کی نعمتوں کا شکر واجب ہے۔

(تفسیرات احمدیہ معہ حاشیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) ،ص ۴۳'مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیربیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ)،ص ۱۲۳
تفسیرروح المعانی ازابوالفضل علامہ سیدمحمودآلوسی رحمہ اللہ تعالی ، ج ۲،ص ۴۱ 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

(۵) مومن کی غذا، مشروب، لباس بلکہ ہر دنیوی کام بہ نیت رضائے الٰہی عبادت ہے۔

(۶) رزّاق حقیقی رب تعالی ہے، خواہ وہ کسی ذریعہ سے رزق دے، تجارت، زراعت، صناعت، ملازمت، حرفت وغیرہ اس کی عطا کے ذریعے ہیں، لہٰذا حقیقی شکر رب تعالی کا چاہیئے اور ظاہری شکر مخلوق کا بھی۔

حضور اکرم سید المرسلین وسید الشاکرین ﷺ فرماتے ہیں کہ ......

''جس نے بندوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے رب کا شکر ادا نہ کیا''۔

(ترمذی عن ابی ہریرۃ بحوالہ جامع صغیر ، ج ۲،ص ۳۲۰)

اسی طرح اپنے محسنوں، اساتذہ، والدین، مرشدان طریقت کا شکر ادا کرنا لازمی ہے۔

(۷) بہترین کمائی جہاد ہے، پھر تجارت، پھر زراعت، پھر ہنر یعنی صنعت وحرفت، پیشوں میں بھی ترتیب ہے، بعض پیشے بعض سے اعلیٰ ہیں، جن پیشوں سے دین و دنیا کی بقا ہے وہ دوسروں سے افضل ہیں، جیسے کتابت کہ اس سے قرآن وحدیث اور سارے علوم دینیہ کی بقا ہے، پھر وہ کہ جس سے انسانی بقا ممکن ہو جیسے آٹے کی پسائی، چاول وغیرہ کی صاف کرائی، پھر روئی دھنا، کاتنا، کپڑا ابنا کہ اس سے ستر پوشی ہوتی ہے، پھر کپڑا سینا کہ اس سے بھی یہی ستر پوشی کا کام لیا جاتا ہے، پھر روشنی کا سامان بنانا کہ اس سے زندگی کی سہولت کے لئے روشنی حاصل کی جاتی ہے، پھر معماری، اینٹ سازی، چونا کی تیاری کہ اس سے آبادی ممکن اور آسان ہے، رہی زرگری، نقاشی، کارچوبی، حلوہ سازی، عطر کا سامان بنانا، یہ پیشے نہ ناجائز ہیں اور نہ کوئی ان کا خاص درجہ، کیونکہ یہ صرف زینت کے لئے ہیں، مضر اور بے مروتی کے پیشے جیسے غلہ روکنا، مردہ کا غسل اور کفن سینے کا پیشہ، دلالی اور وکالت وغیرہ مکروہ ہیں، ہاں بوقت ضرورت ان میں حرج نہیں، بشرطیکہ حرام باتوں سے بچے۔ علمائے متقدمین نے امامت، اذان، خدمت مسجد، علم دین کی تعلیم پر اجرت لینے کو مکروہ فرمایا ہے، دینی ضرورتوں اور حالات حاضرہ کی دین سے بے رغبتی دیکھ کر متاخرین علماء نے اسے بلا کراہیت جائز بتایا ہے، مگر جس کو اللہ تعالیٰ دنیوی وسعت دے اور وہ ان کی اجرت سے بچے تو افضل ہے فی سبیل اللہ یہ خدمت انجام دے۔ ناجائز پیشے حرام ہیں جیسے ناچنا گانا، شکرے وغیرہ سے کھیلنا، جھوٹی گواہی دینا۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی' از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دهلوی (م ۱۲۳۹ھ)

(۸) تمام اشیاء میں اصل حکم اباحت کا ہے، جب حرمت کا کوئی حکم کسی خاص شئ کے لئے وارد ہوگا صرف وہی شئ حرام ہوگی، باقی سب حلال اور مباح ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ شیخ احمدجیون جونپوری، ص ۴۴. جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۱۶)

☆☆☆☆☆

باب (۱۴) :

﴿حرام اشیاء﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مرداراور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا، تو جو ناچار ہوں نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳)

حل لغات :

"اِنَّمَا": انــمــا حصر کے لئے آتا ہے یہاں حصر اضافی ہے، یعنی اے مشرکو! جسے تم حرام سمجھتے ہو وہ حرام نہیں، تمہارے حرام کہہ دینے سے کوئی شئی حرام نہیں ہوتی، اللہ نے اشیاء کو حلال پیدا فرمایا ہے حرام صرف یہ چیزیں ہیں جن کا بیان اس آیت میں ہے، بعض حرام اشیاء کا بیان اس آیت میں ہے' بعض دوسری اشیاء کا بیان دوسری آیت میں ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۚ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۚ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۳)

تم پر حرام ہے مرداراور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے

دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(تفسیر مظھری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۲۹۰ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۳ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۶)

کچھ اشیاء کو حدیث میں حرام بتایا گیا۔

اس حصر کا یہ معنی بھی لیا گیا کہ تم نے اپنے اوپر بہت سی چیزیں حرام کرلی تھی جن کی وجہ سے تم پر تنگی تھی ہم نے وہ تنگی تم سے دور کردی ہے، صرف یہ مذکورہ اشیاء حرام ہیں باقی میں رخصت ہے۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۳)

"المیتۃ": موت سے بنا ہے، اصطلاح شرع میں میتہ وہ جانور ہے جو قابل ذبح ہو مگر بغیر ذبح شرعی اس کی جان نکل جائے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۲۹۰ تفسیر کبیر از امام رازی، ج ۵، ص ۱۲)
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۱۷ مفردات، ص ۴۷۷ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۵۲)

لغت میں قوت حیوانیہ کا زوال اور روح کا جسد سے جدا ہونا موت ہے، اس کے مختلف انواع ہیں۔ (مفردات ص ۴۷۷)

"والدم": حرام اشیاء میں سے اس آیت میں دم (خون) کا ذکر ہے مگر سورہ انعام میں اسے "مسفوحا" کی شرط سے مقید کیا گیا، یعنی بہتا ہوا خون، اجماع امت اس پر واقع ہے کہ بہتا ہوا خون حرام ہے اور جو خون گوشت سے ملا ہے وہ حرام نہیں۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۲۲ تفسیرات احمدیہ از ملاجیون، ص ۴۴ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۲۱)

"وما اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ": اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

"اُهِلَّ": ہلال سے بنا ہے جس کا معنی ہے پہلی یا دوسری رات کا چاند، بلکہ تیسری رات کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں۔

(صراح، از ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد، ص ۴۵۶ مفردات امام راغب اصفھانی، ص ۵۴۴ مصباح اللغات، ص ۹۹۹)

اھلال اور **استھلال** کا معنی ہے چاند دکھانا، چونکہ اس وقت شور مچتا ہے کہ چاند وہ ہے اسی مناسبت سے ہر پکارنے والے کو اہلال اور استہلال کہہ دیتے ہیں۔ بچے کے چیخنے چلانے کو استہلال اور احرام باندھتے وقت تلبیہ بلند کرنے کو اہلال کہتے ہیں۔ عرف اور شرع میں اہلال سے مراد ذبح کے وقت کی آواز کو اہلال کہتے ہیں، یہی معنی آیت سے مراد ہیں۔

(مفردات امام راغب اصفھانی، ص ۵۴۴ صراح، ص ۴۵۶ مصباح اللغات، ص ۹۹۹ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۲
تفسیرات احمدیہ از شیخ احمد معروف بہ ملاجیون، ص ۴۴ تفسیر کبیر از رازی، ج ۵، ص ۱۲ تفسیر مظھری، ج ۲، ص ۲۹۴
جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۲۳ احکام القرآن از شبیر احمد عثمانی دیو بندی، ج ۱، ص ۱۱۶
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۵ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۵ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۳ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۳
تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۲ فتح الرحمان (ترجمہ قرآن) از شاہ ولی اللہ دھلوی، ۴۱ تفسیر حسینی، ص ۴۱
تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی، ص ۲۸ تفسیر صاوی حاشیہ جلالین، ج ۱، ص ۷۸
مختصر تفسیر طبری، ج ۱، ص ۵۵ تفسیر فتح المنان المشھور بہ تفسیر حقانی از علامہ عبدالحق حقانی دھلوی ج ۲، ص ۲۱)

گویا جمہور مفسرین کا اس پر اجماع ہے" وَمَااُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ " سے مراد بوقت ذبح آواز بلند کرنا ہے۔

ایسا ہی قرآن مجید میں دوسرے مقامات ....

(۱) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۔ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۔ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ انعام آیت ۱۴۵)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ نحل آیت ۱۱۵)

تم پر یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا نہ حد سے بڑھتا تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

میں بوقت ذبح آواز بلند کرنا مراد ہے، مطلق آواز بلند کرنا یا نامزد کرنا مراد نہیں،

فقہائے کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ ذبح کے وقت اگر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا گیا ہو وہ جانور حلال ہے اور اگر بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی اور کا نام مثلاً بت وغیرہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ جانور حلال نہیں۔

(تفصیل ردالمحتار جلد دوم، ص ۳۰۲ و مابعد میں ملاحظہ فرمائیں)

اس زمانہ میں بعض نام نہاد مفسرین نے اس کا ترجمہ کیا "وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر نامزد کیا گیا ہو" یہ ترجمہ مفسرین کرام کی تفسیر کے خلاف اور عقلاً و شرعاً غلط ہے۔ اگر بوقت ذبح کی شرط کو حذف کر دیا جائے تو قربانی کے جانور، عقیقہ اور صدقہ وغیرہ جانور سب حرام ٹھہریں گے جو شریعت پر افتراء ہے۔

"اضْطُرَّ": **ضَرٌّ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے تنگی، اضطرار، تنگی میں پھنس جانا۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۹۴)

ضرر وہ الم ہے جس کے مقابلے میں کوئی نفع نہ ہو۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ج ۱، ص ۵۲)

اضطرار شرعی کی چند صورتیں ہیں:

(۱) بھوک اور پیاس سے جان نکل رہی ہو کوئی حلال چیز موجود نہ ہو۔

(۲) کسی کو حرام کھانے پر مجبور کر دیا گیا کہ اگر حرام نہ کھائے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

ان صورتوں میں حرام اشیاء کی حرمت اس کے حق میں اٹھالی جاتی ہے، اس کا کھانا جائز ہو جاتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۵. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۶ و مابعد)

"غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ": **باغی بَغْیٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے خواہش، میانہ روی سے بڑھ جانے کی طلب، اگر **بَغَاوَۃ** سے ہو تو اس کا معنی ہے زیادتی کرنا، ظلم کرنا، دونوں معنی یہاں درست ہیں، یعنی اضطرار کی حالت میں حرام چیزوں کو لذت اور خواہش سے نہ کھائے یا بھوک مٹائے اس سے زیادہ نہ کھائے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۵. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۹)

"عاد": **عَدْوٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے زیادتی، حد سے بڑھنا۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۵۷۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) وہ حلال جانور جسے بطور شرعی ذبح نہ کیا جائے اور مر جائے، خواہ خود بخود مر جائے یا شرعی ذبح سے نہ مرا ہو بلکہ غیر شرعی طور پر ذبح ہوا ہو جیسے بتوں کے نام پر ذبح شدہ جانور، یا ذبح شرعی صحیح طور واقع نہ ہو جیسے حلقوم نہ کاٹا گیا، یا حلقوم (اہل کتاب کے علاوہ) مشرک نے کاٹا ہو، یا پہاڑ، درخت، دیوار وغیرہ اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو، یا اسے درندہ نے چھاڑ کھایا، یا اس کا گلا گھونٹ کر مارا ہو، ان سب صورتوں میں وہ جانور مردار کہلاتا ہے اس کا کھانا حرام ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْابِالْاَزْلَامِ ۚ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۚ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْامِنْ دِيْنِكُمْ فَلَاتَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورة المائدة آیت ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو، اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے' آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآاُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْدَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْلَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْفِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَبَاغٍ وَّلَاعَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌرَّحِيْمٌ ☆ (سورہ انعام آیت ۱۴۵)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

اِنَّمَاحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآاُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَاعَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ نحل آیت ۱۱۵)

تم پر یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا نہ حد سے بڑھتا تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) ذکاۃ شرعی جس سے حلال جانور کا گوشت کھانا حلال ہو جائے اسے نحر یا ذبح کہتے ہیں۔

ذکاۃ شرعی دوقسم پر ہے : (ا) اختیاری (ب) غیر اختیاری

(ا) ذکاۃ اختیاری کی دوقسمیں ہیں، ذبح اور نحر۔

(ب) ذکاۃ غیر اختیاری یہ ہے جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ یا تیر وغیرہ جھونک کر خون نکال دیا جائے یا شکاری جانور کے ذریعے اسے شکار کیا جائے، اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے۔حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ جھونک کر رگیں کاٹنا نحر کہلاتا ہے، اور ذبح اختیاری میں حلق اور سینہ کے بالائی حصہ میں چار رگیں اللہ کے نام پر کاٹنا ذبح شرعی ہے، حلقوم (سانس کی نالی) مری (جس نالی سے کھانا اترتا ہے) ان دونوں کے اطراف میں دو رگیں اور ہیں جن میں خون کی روانی ہوتی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''ذکاۃ (ذبح شرعی) حلق اور لبہ کے درمیان ہے''۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع مولفہ امام علاؤ الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی (متوفی ۵۵۸۷) جلد۵، صفحہ ۲۰ ومابعد در مختار معہ ردالمحتار جلد۵، ص ۲۹۴ . فتاوی قاضی خان، ج۴، ص ۳۴۲ . تفسیر مظہری، ج۳، ص ۳۵۷ (احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص ۱۱۰، ۱۱۱)

(۳) ذبح کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ غیر خدا کا نام بھی لیا، اس کی دوصورتیں ہیں۔

(ا) اگر غیر خدا کا نام بغیر عطف ذکر کیا مثلاً یوں کہا: ''بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''...... یا...... ''بِسْمِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ'' ایسا کرنا مکروہ ہے مگر جانور حرام نہیں ہوگا۔

(ب) اور اگر غیر خدا کا نام عطف کے ساتھ ذکر کیا مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ واسم فُلَانٍ اس صورت میں جانور حرام ہوگا کہ یہ جانور غیر خدا کے نام پر ذبح ہوا۔

ذبح کی ایک تیسری صورت یہ ہے کہ ذبح سے پہلے (مثلاً جانور کو لٹانے سے پہلے) اس نے کسی کا نام لیا یا ذبح کرنے کے بعد نام لیا تو اس میں حرج نہیں، جس طرح قربانی اور عقیقہ میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور قربانی میں ان لوگوں کے نام لئے جاتے ہیں جن کی طرف سے قربانی ہے اور حضور اقدس ﷺ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے نام بھی لئے جاتے ہیں، ایسا کرنا جائز ہے اور ذبیحہ حلال ہے۔

(ہدایہ آخرین کتاب الذبائح (قلمی). در مختار معہ رد المحتار، ج۶، ص ۲۹۹ ومابعد حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، ج۵، ص ۱۵۴ . فتاوی قاضی خان، ج۴، ص ۳۴۳ احکام القرآن از جصاص، ج۲، ص ۳۰۶، ۳۰۷ . تفسیرات احمدیہ از علامہ جیون، ص ۴۴، ۴۵ البحر الرائق شرح کنز الدقائق 'از علامہ زین الدین بن نجیم (م ۵۹۷۵) ج۸، ص ۱۶۹ ومابعد۔)

خود حضور اکرم ﷺ نے قربانی کرتے وقت اپنا نام مبارک، اپنی اہل بیت کا، اور اپنی امت کے غرباء کا ذکر کیا۔

چنانچہ ارشاد ہوا : ''**بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ**''

اللہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اے اللہ! مجھ محمد (ﷺ)، میری آل اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔

(رواہ مسلم عن عائشۃ بحوالہ مشکوۃ باب الاضحیہ)

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہوا: (معروف دعا مانگنے کے بعد آپ نے کہا)

" اَللّٰھُمَّ مِنکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ"

اے اللہ یہ تجھ ہی سے ہے اور تیرے لئے ہی ہے (مجھ) محمد (ﷺ) اور میری امت کی طرف سے قبول فرما۔

(رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و الدارمی وفی روایۃ لاحمد و ابی داؤد و الترمذی عن جابر بحوالہ مشکوۃ باب الاضحیہ)

ان احادیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ ذبح سے پہلے جانور پر اگر کسی عزیز یا بچے یا اولیاء اللہ کا نام لیا جائے اور کہا جائے یہ فلاں کی طرف سے قربانی ہے یا فلاں بچے کا عقیقہ ہے یا فلاں ولی اللہ کی نذر ہے اور بوقت ذبح اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے تو جانور حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے، بلکہ بعض فقہائے کرام تو فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مطلوب ہے۔ ملاحظہ ہو: "لا باس بہ بل ھو مطلوب" (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، ج۵، ص ۱۵۴)

(۴) مردار جانور کا گوشت نجس ہے اس پر اجماع امت ہے۔ (حاشیہ تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴)

(۵) حلال زندہ جانور سے اگر کوئی عضو کاٹ لیا جائے تو وہ بھی حرام اور مردار میں شامل ہے۔

اس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "مَااُبِیْنَ مِنَ الْحَیِّ فَھُوَ مَیِّتٌ" (رواہ الترمذی و ابو داؤد)

زندہ جانور سے جو عضو جدا کر لیا گیا ہو وہ مردار ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴. تفسیر کبیر، ج۵، ص ۲۰. تفسیر روح المعانی، ج۲، ص ۴۱.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج۵، ص ۲۶. در مختار معہ ردالمحتار، ج ۶، ص ۲۰۱)

(۶) مردار جانور کا چمڑا اور کھال نجس ہے البتہ دباغت سے کھال پاک ہو جائے گی، دباغت کے بعد چمڑا اور کھال سے نفع لینا، استعمال کرنا، اس کا بیچنا جائز ہے، اس پر نماز پڑھنا، بچھا کر اس پر بیٹھنا جائز ہے، ماسوا خنزیر اور آدمی کی کھال کے، کہ خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی بنا پر حرام اور نجس ہے اور آدمی کے احترام کی خاطر اس کی جلد کو حرام کیا گیا ہے۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

" دِبَاغُ الْاَدِیْمِ طَھُوْرُہٗ" چمڑے کی دباغت ہی اس کی طہارت ہے۔

(رواہ الامام احمد فی مسندہ و مسلم عن ابن عباس و ابو داؤد عن سلمہ بن المحبق و النسائی عن عائشۃ
و ابو یعلی فی مسندہ و الطبرانی عن ابی امامۃ و عن المغیرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰)

ایک اور حدیث میں ہے:

" دِبَاغُ جُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ طُھُوْرُھَا" مردار کے چمڑے کی دباغت ہی سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

(رواہ الدارقطنی عن زید بن ثابت، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۱)

ایک حدیث میں یوں الفاظ ہیں: " دِبَاغُ کُلِّ اِھَابٍ طُھُوْرُھَا" ہر چمڑے کی دباغت اس کی پاکیزگی ہے۔

(رواہ الدار قطنی عن ابن عباس، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۱۵)

حدیث صحیح میں ہے: " اَیُّمَااِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْطَھُر " ہر مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔
(رواہ الامام احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)

(۷) مردار کے بالوں، اُون، سینگ، ہڈی، پٹھے، کُھر وغیرہ سے انتفاع جائز ہے بشرطیکہ ان پر چکناہٹ نہ ہو۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴۔ احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۱۶، ۱۲۱۔ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۱۶
درمختار معہ ردالمحتار، ج ۶، ص ۳۰۸۔ جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۹۔ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۹۲)

(۸) مکڑی اور مچھلی ذبح کے بغیر بھی حلال ہیں ان کا کھانا جائز و حلال ہے، اسی طرح تلی اور جگر بھی کھانا حلال ہے، مچھلی جو ازخود مر کر تیرنے لگے اس کا کھانا مکروہ ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴۔ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۱۸۔ جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۲۳
تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۳۶۔ احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۲۳۔ احکام القرآن ابن العربی، ج ۱، ص ۲۷)

(۹) مچھلی کا خون طاہر اور حلال ہے، درحقیقت یہ خون نہیں۔ (احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۲۲۔ احکام القرآن از ابن العربی)

(۱۰) مردار کے گوشت سے انتفاع جائز نہیں، اس کی خرید و فروخت ممنوع اور حرام ہے، حتی کہ اپنے کتوں اور شکاری جانوروں کو بھی نہ کھلائے کہ یہ بھی یک گونہ انتفاع ہے۔ (جامع احکام القرآن ازقرطبی۔ احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۱۱) حدیث صحیح کے ساتھ قرآن مجید کے حکم عام کی تخصیص جائز ہے، قرآن مجید نے مردار اور خون حرام کیا ہے مگر حدیث میں دو مردار (بغیر ذبح کئے ہوئے جانور) مکڑی اور مچھلی اور دو خون تلی اور جگر کا استثناء فرمایا ہے۔
حدیث صحیح میں ارشاد ہوا:
"اُحِلَّتْ لَنَامَیْتَتَانِ وَ دَمَانِ فَامَّاالْمَیْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّاالدَّمَانِ فَالْکَبِدُ وَالطَّحالُ"
(رواہ الحاکم و البیھقی و ابن ماجہ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۹)
ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے، دو مردار مچھلی اور مکڑی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہے۔
(جامع لاحکام لقرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۷۔ احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۰۸، ۱۱۰)
ہاں اس پر اجماع امت ہے کہ ضعیف حدیث سے قرآن کے عام کی تخصیص جائز نہیں (جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۷)

(۱۲) ذبح کے بعد جانور کے پیٹ سے جو بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے تو اسے ذبح کر کے کھا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔
(احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۱۱۔ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۱۹۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۳۶
جامع احکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۱۸)

(۱۳) کسی ضعیف حدیث کو فقہاء قبول کر لیں اور اس سے استناد کریں تو وہ حدیث درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے۔
(احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۱۶۔ منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا)

(۱۴) حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام کا کوئی کام نہ کرنا اور ہے اور آپ کا کسی کام کو منع فرمانا اور ہے، عدم فعل سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی، حجۃ الاسلام امام ابوبکر بن علی الرازی الجصاص (م ۳۷۰ھ) نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان فرمائی:
" اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ قَالَ اَکْثَرُ جُنُوْدِاللہِ لَا اٰکُلُہٗ وَلَااُحَرِّمُہٗ "
اللہ کے بہت لشکر (جانور) ایسے ہیں کہ میں انہیں نہیں کھاتا اور نہ حرام کرتا ہوں۔ (احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۱۰)

امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ) اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو یوں روایت فرماتے ہیں:

" اکثر جُندِ اللہِ فِی الْاَرْضِ الْجرَادُ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ " (جامع المسانید، ج ۱، ص ۷۹، ۸۰)

اس حدیث سے امام ابوبکر جصاص نے قانون اخذ فرمایا:

" وما لم یحرمہ النبی علیہ السلام فھو مباحٌ وترکہ اکلہ لا یوجب حظرہ اذ جائزٌ ترکُ اکلِ المُباحِ وغیرُ جائزٍ نفیُ التحریمِ عمّا ھو مُحرَّمٌ "

جسے حضور اکرم ﷺ نے حرام نہیں کیا وہ مباح ہے، آپ کا نہ کھانا ممانعت کو واجب نہیں کرتا، کیونکہ مباح چیز کو نہ کھانا جائز ہے مگر یہ جائز نہیں کہ حرام کی حرمت بیان نہ کی جائے۔ (احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۱۰)

لہٰذا ترک فعل اور منع فعل میں زمین وآسمان سے زیادہ کا فرق ہے، اس سے اکثر لوگ غافل ہیں، مسلمانوں میں رائج بعض امور خیر مثلاً فاتحہ، ایصال ثواب کی محافل، تیجہ، دسواں، چالیسواں، سالانہ ختم شریف، عرس، میلاد، محافل ذکر، نعت خوانی، مزارات اولیاء اللہ کو پختہ بنانا، ان پر گنبد بنانا، جلسے، جلوس، مدارس، مکاتب، بزرگان دین کے آستانے وغیرہ جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھے، نہ حضور نے منع فرمایا، بلکہ اتنا کہا جاسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں نہیں کیا، یہ امور خیر اور افعال مستحبہ مباح اور جائز ہیں ان کے کرنے میں ثواب اور اجر ہے، انہیں منع، بدعت، یا شرک کہنا شریعت مطہرہ پر افترا ہے۔

(۱۵) مردار جانور مثلاً بکری، بھیڑ، بھینس، گائے کے تھنوں سے اگر دودھ نکلے تو وہ طاہر اور حلال ہے، دودھ کی خلقت اللہ تعالیٰ نے گوبر اور خون کے درمیان سے فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ☆

اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے، ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے (سورہ نحل آیت ٦٦)

مفسرین اور فقہاء فرماتے ہیں کہ دودھ زندہ جانور کے تھنوں میں سے اترتا ہے وہ گوبر اور خون کے درمیان میں سے ہو کر گذرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں نجس اور حرام ہیں اس کے باوجود دودھ حلال اور طیب ہے' اسی طرح ......

(۱) جانور کے مرنے سے دودھ نہیں مرتا
(۲) جانور کی موت اسے حرام نہیں کرتی
(۳) جانور کی موت اسے نجس نہیں کرتی

لہٰذا مردہ کے تھنوں سے نکلنے والا دودھ (حلال جانوروں میں سے) حلال اور طیب رہتا ہے، اس کا پینا اور استعمال کرنا جائز وحلال ہے۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۰)

(۱۶) خنزیر نجس العین ہے، اس کا گوشت، پوست، ہڈی، چمڑا، بال، چربی وغیرہ سب حرام ہیں، ان کا استعمال جائز نہیں، صرف بوقت ضرورت اس کے بالوں سے کھال کو سینے کی اجازت ہے، اس کے بدن کے تمام اجزاء نجس اور حرام ہیں، اس کے نجس العین ہونے پر آیت کریمہ **فَاِنَّه رِجْسٌ** (انعام، آیت ۱۴۵) دال ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۴۴۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۲۳ احکام القرآن از جصاص، ج ۱ ص ۱۲۴۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۵۴۔ تفسیر روح المعانی از علامہ سید ابو الفضل محمود آلوسی ج ۲، ص ۴۲۔ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۱، ص ۲۹۳ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۳)

سنا گیا ہے کہ دانت کو صاف کرنے والے بعض برش خنزیر کے بالوں کے بنے ہوتے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو ایسے برش کا استعمال حرام ہے، کیونکہ اس کے بالوں سے بوقت ضرورت صرف کھال یا جوتے سینے جائز ہے۔ اس کے علاوہ اس سے دیگر کسی طرح انتفاع جائز نہیں۔

(۱۷) آیت مذکورہ میں جن حرام اشیاء کو شمار کیا گیا صرف وہی حرام نہیں، اس کے علاوہ بھی حرام اشیاء ہیں، ان میں سے بعض کا بیان قرآن مجید میں ہے، مثلاً ''گلا گھونٹ کر مرنے والا جانور، بلندی سے گر کر مرنے والا وغیرہ''۔

بعض اشیاء کو حضور سید عالم ﷺ نے حرام فرمایا، کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام شارع ہیں، اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کرنے کا اختیار آپ کو عطا فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠☆

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

(سورہ اعراف، آیت ۱۵۷)

حلال اور حرام کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و مختار نبی ﷺ کی طرف فرمائی، چنانچہ حضور نے بہت سی چیزیں حرام فرمائیں ہیں، مثلاً کتا، بلی، حشرات الارض وغیرہ۔

(۱۸) حرام جانور کی پہچان کا قاعدہ:

فتاویٰ عالمگیری میں حرام جانور کی پہچان کا عجیب قاعدہ بیان فرمایا گیا، وہ یہ کہ جانور دو قسم کے ہیں:

(ا) دریائی جانور (ب) خشکی کے جانور

دریائی جانور سب حرام ہیں سوائے مچھلی کے۔ خشکی والے پھر دو قسم ہیں:

پرندے اور چرندے یعنی ہوائی اور زمینی۔

پرندے پھر دو قسم کے ہیں، ایک خون والے، دوسرے بے خون۔ بغیر خون سب حرام ہیں سوائے ٹڈی کے۔

خون والے، جو پنجے سے پکڑ کر چیز کھائیں وہ حرام، باقی حلال۔

زمینی جانور (چرندے) دو قسم کے ہیں، خون والے اور بے خون۔

بے خون سب حرام ہیں، خون والے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور جو کیل والے ہوں جیسے کتا، بلی وغیرہ وہ حرام ہیں باقی حلال۔............اس قاعدے سے صرف تین جانور خارج ہیں، اونٹ، گھوڑا، طوطا۔

(۱۹) حلال جانور کے یہ اعضاء حرام ہیں:

''خون، پتہ، مثانہ، نر کا ذکر، مادہ کی فرج، دبر، فوتہ، تلی و گردہ حضور کو ناپسند تھے، ایسے ہی اوجھری وغیرہ''۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

'' كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ مِنَ الشَّاةِ اَلذَّكَرِ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْقُبُلِ وَالْغُدَّةِ وَالْمَرَارَةِ وَالْمَثَانَةِ وَالدَّمِ''

(بدائع الصنائع، ج۵، ص ۹۰)

(۲۰) جو حلال جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے یا بوقت ذبح اس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ حرام ہے۔

ذبح سے پہلے یا بعد میں اگر اس پر کوئی اور نام لیا جائے تو اس نام لینے سے حرام نہیں ہوجاتا، جیسے عقیقہ، قربانی یا مہمان کے لئے ذبح کرنا، بادشاہ یا کسی اور معزز دینی و دنیوی شخصیت کی آمد کی خوشی میں ذبح کرنا، یہ ذبیحہ حلال ہے اس کا کھانا جائز حلال اور طیب ہے۔

امام اجل امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں:

'' قَالَ الرَّافِعِیُ هٰذَا اِنَّمَا یُذْبَحُوْنَهٗ اِسْتِبْشَارًا بِقُدُوْمِهٖ فَهُوَ كَذِبْحِ الْعَقِیْقَةِ لِوِلَادَةِ الْمَوْلُوْدِ وَمِثْلُ هٰذَا لَایُوْجِبُ التَّحْرِیْمَ''

امام رافعی فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی آمد پر جانور اس لئے ذبح کرتے ہیں کہ اس کی آمد کی خوشی کا اظہار ہے، یہ ذبح تو عقیقہ کے ذبح کی مانند ہے جو بچے کی پیدائش کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے، یہ خوشی تو اس جانور کو حرام نہیں کرتی۔

(مسلم شریف معہ شرح امام نووی، ج۲، ص۱۶۱)

اسی طرح اگر کوئی شخص نذر مانے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں گائے یا بکری فلاں اولیاء اللہ کے لئے ذبح کروں گا، نذر پوری ہونے پر وہ جانور اللہ کے نام پر ذبح کرکے اس کا ثواب اس ولی اللہ کو پیش کرے تو یہ ذبیحہ حلال ہے اس کا کھانا حلال ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۴۵)

علامہ شبیر احمد دیوبندی نے اپنی کتاب احکام القرآن، ج ۱/ ص ۱۱۷ پر تفسیرات احمدیہ کے حوالہ سے اس جزیہ کو لکھا اور ثابت رکھا ہے:

''لہٰذا اولیاء اللہ کے لئے ذبح ہونے والے جانور یا ان کی دیگر نذر کا کھانا حلال ہے، اسے **وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ** میں داخل کرنا تعصب وعناد اور اولیاء اللہ سے بغض وحسد کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے''۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر عزیزی میں **وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ** کی تفسیر میں اس قسم کی عبارت پائی جاتی ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس کا معنی ہے، ''غیر خدا کے نام منسوب کرنا''

یہ عبارت آپ کی تفسیر میں الحاقی ہے، کسی نے آپ کی تفسیر میں تحریف کرتے ہوئے یہ جملہ اضافہ کر دیا ہے، کیونکہ آپ کی دیگر تحریرات اس کی نفی کرتی ہیں، چنانچہ آپ کے شاگرد عزیز شاہ عبدالرؤف اپنی تفسیر تفسیر رؤفی میں اس کی صراحت فرماتے ہیں کہ کسی نے یہ عبارت آپ کی تفسیر میں الحاق کر دی ہے، یہ آپ کا موقف نہیں۔

(۲۱) اگر کوئی شخص حرام کھانے پر مجبور ہو جائے، شدت بھوک کی وجہ سے یا کسی نے اسے حرام کھانے پر یوں مجبور کیا کہ نہ کھائے گا تو اسے وہ قتل کر دے گا، ایسے مجبور کو حرام شئ کھانا جائز ہو جاتا ہے، اشیاء کی حرمت اس کے حق میں مجبوری اور ضرورت کی حد تک ساقط ہو جاتی ہے، اضطرار کی حالت میں اگر نہ کھائے گا اور مر جائے گا تو گناہگار ہوگا۔

(تفسیرات احمدیہ 'از ملاجیون، ص ۴۵. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۲۶ و مابعد. تفسیر کبیر ازامام رازی، ج۵، ص ۲۴. تفسیر مظهری از علامہ پانی پتی، ج ۱، ص ۱۹۵)

دوا کے طور پر شراب اور دیگر حرام اشیاء جائز نہیں کیونکہ مردار کا گوشت کھانے اور شراب پینے میں یقینی طور پر بھوک، پیاس کا دفعیہ ہے مگر دوا کے طور پر حرام کے کھانے پینے یا استعمال میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ مرض کا ازالہ ہو جائے گا، اس لئے دوا کو کھانے پینے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ (ردالمحتار، ج۶، ص۳۳۸)

☆☆☆☆☆

باب (۱۵) :

نیکی کا مفہوم

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡھَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالۡکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَالسَّآئِلِیۡنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَہۡدِہِمۡ اِذَا عٰہَدُوۡا ۚ وَالصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ☆

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو، ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔ (سورۃالبقرہ آیت ۱۷۷)

حل لغات :

"اَلۡبِرُّ" : نیکی کے کاموں میں توسع ۔اَلۡبِـــر دو قسم پر ہے، اعتقاد میں نیکی، اعمال میں نیکی، آیت مذکورہ بالا ان سب کو جامع ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغۃ علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۴۰)

علمائے تفسیر کے مطابق **اَلْبِـــرُّ** تمام طاعات اور اعمال خیر مقرب الی اللہ کا جامع ہے، ثواب اور جنت میں داخلہ کا موجب ہے، اطاعت الٰہی کا جو جذبہ دلوں میں راسخ ہو جائے اور ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہو **اَلْبِـرّ** میں داخل ہے۔

(تفسیر مظهری ازعلامه پانی پتی، ج ۱، ص ۲۹۸. انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیربیضاوی، ص ۱۲۴
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمدخازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۱۴
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامه نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۴. تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۷
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین رازی، ج ۵، ص ۴۰. تفسیرروح المعانی ازابوالفضل سیدمحمود آلوسی، ج ۲، ص ۴۴)

"**اَلنَّبِیّٖن**": **نَبِیٌّ** کی جمع ہے، لفظ نبی یا تو **نَبَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے ایسی خبر جو عظیم ہو اور فائدہ والی ہو، یعنی نبی وہ ہے جو عظیم فائدہ والی خبر دینے والا ہے، یا **نُبُـوَّۃٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے، رفعت، بلندی، شرف، نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ تمام لوگوں سے اعلیٰ اور رفیع ہوتا ہے، اس لئے اس کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والا کیا جاتا ہے۔

(مفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفهانی، ص ۴۸۱، ۴۸۲)

نبوت بندوں اور رب کے درمیان ایک ایسی سفارت ہے جس سے بندوں کے امر معاد اور معاش میں رب کی ہدایت کا ظہور ہو۔

(مفردات امام راغب اصفهانی، ص ۴۸۲)

"**عَلٰی حُبِّہٖ**": اس کی محبت پر، **حُبِّہٖ** کی ضمیر کے مرجع میں تین اقوال ہیں۔

(۱) ضمیر کا مرجع مال ہے، اس صورت میں معنی ہوگا وہ مال خرچ کرے باوجود اس کی محبت کے، یعنی خود بھی حاجت مند، تندرست اور صاحب اولاد ہو اور پھر فقراء کو دے۔

(۲) ضمیر کا مرجع رب ہے، معنی ہوگا، رب کی محبت میں مال خرچ کرے اور کسی کو دے۔

(۳) ضمیر کا مرجع صاحب مال ہے، معنی ہوگا، خوش ہو کر خیرات کرے نہ کہ بوجھ سمجھ کر۔

(تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون، ص ۴۸. تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۳۰۰)
(جامع احکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۲)

"**ذَوِی الْقُرْبٰی**": قرابت دار، قرابت نسبی ہو یا رشتہ دار کی، سب قریبی مراد ہیں۔

(تفسیر مظهری ازقاضی ثناء الله پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۲. تفسیرروح المعانی ازعلامه محمود آلوسی، ج ۲، ص ۴۶)

"**اَلْیَتٰمٰی**": یتیم کی جمع ہے، ایسا نابالغ بچہ جس کا باپ فوت یا گم ہو گیا ہو۔

(جامع احکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل، ج ۱، ص ۲۰۸. انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیربیضاوی، ص ۱۲۴
تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی رحمة الله تعالی علیه (م ۱۲۲۵ھ)، ج ۱، ص ۳۰۲ مطبوعه دهلی، ج ۱، ص ۳۰۲)

"**اَلْمَسٰکِیْن**" مسکین کی جمع ہے، جس کی آمدنی اس کے خرچ سے کم ہو، مسکین کہلاتا ہے۔ اس سے مراد وہ صابر فقیر ہیں جو کسی سے سوال نہیں کرتے، بعض نے کہا کہ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام راغب، ص ۲۳۷. انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیربیضاوی، ص ۱۲۴
تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی رحمة الله تعالی علیه (م ۱۲۲۵ھ)، ج ۱، ص ۳۰۲ مطبوعه دهلی)

"**اِبْنِ السَّبِیْلِ**": ایسا مسافر جو اپنے اہل قرابت سے دور ہو اور اس کا زادِ راہ ختم ہو گیا ہو، بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد مہمان ہے، حجاج اور طالب علم بھی **ابن السبیل** میں شامل ہیں۔

(تفسیر مظھری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی مجددی رحمة الله تعالیٰ علیه (م۱۲۲۵ھ) ج۱، ص ۳۰۳)
(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص ۲۴۱. تفسیر ابن کثیر، ج۱، ص ۲۰۸. تفسیر روح المعانی، ج۲، ص ۴۶)
(تفسیر خازن، ج۱، ص ۱۱۵. تفسیر مدارک التنزیل، ج۱، ص ۱۱۵، ردالمحتار، ج۲، ص ۳۴۳)

"**اَلسَّآئِلِیْنَ**": مانگنے والے، سوال سے سائل بنا، سوال کا معنی ہے دریافت کرنا، مانگنا، مسئلہ پوچھنا، فتویٰ لینا، طالب علم چونکہ اپنے استاد سے سوال کرتا ہے اس لئے وہ بھی سائلین میں داخل ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۵۰)
(تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۴. تفسیر مظھری، ج۱، ص ۳۰۳. تفسیرات احمدیه ازملاجیون، ص ۴۶. تفسیر خازن، ج۱، ص ۱۱۵)
(تفسیر مدارک التنزیل، ج۱، ۱۱۵. تفسیر کبیر ازامام فخر الدین رازی، ج۵، ص ۴۶. تفسیر روح المعانی، ج۲، ص ۴۶)

"**فِی الرِّقَابِ**": **رَقَبَة** کا معنی ہے گردن، اس سے مراد انسان ہے، **فِی الرِّقَاب** کا معنی ہے مکاتب غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرنا، یا غلام خرید کر آزاد کرنا' یا قیدیوں کی آزادی میں معاونت کرنا۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۰۱)
تفسیر روح المعانی ازعلامه آلوسی حنفی، ج۲، ص۴۷ احکام القرآن از ابن العربی، ج۱، ص ۶۰. تفسیر مظھری، ج۱، ص ۳۰۳
(تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج۱، ص ۲۰۸)

"**اَقَامَ الصَّلٰوۃَ**": نماز کے ارکان، شرائط، واجبات، مستحبات اس طرح ادا کرنا جیسا شریعت مطہرہ کا تقاضا ہے، اسے ہمیشہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا کہ کوئی نماز تو کیا اس کا کوئی استحباب بھی ضائع نہ ہو، ظاہری اور باطنی اعضا کا اس میں مشغول کرنا اقامت نماز کہلاتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص ۲۰۸)
تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۶ھ)، ج۱، ص ۱۱۵
(احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی، ج۱، ص ۱۰. تفسیر بیضاوی ازعلامه بیضاوی، ص ۱۹)

"**اَلْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ**": **مُوْفُوْنَ**' **اِیْفَاءٌ** سے بنا ہے جس کا مادہ **وَفَا** ہے، **وَفَا** کا معنی ہے پورا ہونا، تمام ہونا، وفات کا اطلاق موت پر یوں ہوتا ہے کہ اس سے زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے۔

"**عَهْد**": اس وعدہ کو کہتے ہیں جس کو پورا کرنے کا خیال رہے، لغت میں اس کا معنی حفاظت کے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۵۱)

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ نیک لوگ اپنے وعدوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے پورا کرنے میں دل و جان سے کوشاں رہتے ہیں۔

"**اِذَا عٰهَدُوْا**": نے بتایا کہ وعدہ کرتے وقت ان کی نیت میں ان کو پورا کرنے کا خیال جم جاتا ہے، وہ جبر سے وعدہ نہیں کرتے، بلکہ حسن نیت سے کرتے ہیں تاکہ انہیں ثواب ملے، جبر سے کئے ہوئے کام پر ثواب مرتب نہیں ہوتا'

"الصبرین": صَابِرٌ کی جمع ہے، صبر کا معنی ہے روکنا۔

اصطلاح شرع میں مصیبت کے وقت نفس کو بے قراری سے روکنا تا کہ کامیابی اور ثواب ملے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۷۲)

صبر کی کئی قسمیں ہیں:

(۱) مصیبت پر صبر کرنا۔

(۲) عبادت کی مشقتوں اور اطاعت کی مشکلوں پر صبر کرنا اور ان کی ادائیگی میں سستی نہ کرنا۔

(۳) نفس کو خواہشات کی طرف مائل ہونے سے روکنا۔

لفظ **صَبْرٌ** عام ہے، اختلاف مواقع کی وجہ سے اس کے اسماء میں اختلاف پایا جاتا ہے، مصیبت پر نفس کو بے قراری سے روکنا صبر کہلاتا ہے اس کا مقابل جزع ہے، جنگ میں صبر شجاعت کہلاتا ہے، اس کا مقابل بزدلی ہے، حالات کی پیچیدگی اور پریشانی پر بے قراری سے باز رہنا خندہ پیشانی اور دلی فراخی کہلاتا ہے۔ (مفردات، ص۲۷۲)

اس مقام پر تمام قسم کے صابر مراد ہیں، آیت میں ان کی تفصیل بتائی جارہی ہے۔

اَلصّٰبِرِیْنَ کو منصوب پڑھنے کی کئی وجہیں ہیں۔

(ا) اس کا عطف **ذَوِی الْقُرْبٰی** پر ہے جو منصوب ہے لہٰذا یہ بھی منصوب ہے، اس کا عطف **اَلْمُوْفُوْنَ** پر نہیں، **اَقَامَ الصَّلٰوةَ** کا جملہ معترضہ ہے، اس صورت میں معنی ہوگا اپنا مال قرابت والوں کو اور صابروں کو دے، امام کسائی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی رحمة اللہ تعالیٰ علیه (م ۶۰۶ھ) ج۵ ص ۴۸ مطبوعه بیروت لبنان)
(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمة اللہ تعالیٰ علیه (م ۱۲۲۵ھ) ج۵، ص۴۸ مطبوعه دهلی)

(ب) امام ابوعبیدہ نے کہا کہ **اَلصّٰبِرِیْنَ** کے منصوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا عطف **مَنْ اٰمَنَ** پر ہے اور درمیان میں کلام طویل ہے، کلام طویل فاصل ہونے کی وجہ سے عرب منصوب پڑھتے ہیں، جیسا کہ سورہ مائدہ میں **وَالصّٰبِئُوْنَ** اور سورہ نساء میں **وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ** ہے۔

(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمة اللہ تعالیٰ علیه (م ۱۲۲۵ھ) ج ۱، ص ۳۰۵ مطبوعه دهلی)

(ج) امام خلیل کہتے ہیں **اَلصّٰبِرِیْنَ** مدح کی بنا پر منصوب ہے، عطف نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صبر دیگر اعمال سے زیادہ افضل ہے کیونکہ اعمال میں افضل وہ ہے جس پر مداومت ہو اور صبر میں مداومت سب سے زیادہ ہے' اس صورت میں معنی یہ ہوگا، "میں مدح کرتا ہوں یا میں خاص کرتا ہوں نیکی کی زیادتی کے ساتھ صابرین کی"

(تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمة اللہ تعالیٰ علیه (م ۱۲۲۵ھ) ج ۱، ص ۳۰۵ مطبوعه دهلی)
(تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۴. تفسیرات احمدیه از شیخ احمد معروف به ملاجیون، ص ۹ تفسیر مدارک التنزیل، ج ۱، ص ۱۱۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی رحمة اللہ تعالیٰ علیه (م ۶۰۶ھ) ج۵ ص ۱۰ مطبوعه بیروت لبنان)

یہ بھی معنی بیان کیا گیا ہے کہ اے نبی آپ ان نمازیوں اور شاکرین کے ساتھ خصوصیت سے صبر والوں کا بھی ذکر کرو، کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ (فتح العزیزالمعروف به تفسیرعزیزی ازشیخ عبدالحق محدث دهلوی)

"**اَلْبَاْسَآء**": **بَاْسَآءِ، بَاس** "اور **بُؤسٌ** تینوں کے معنی ہیں سختی اور ناپسندیدہ چیز، یہاں **بَاْسَآءِ** سے فقیری یا فاقہ مراد ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص، ۲۶ . الجامع لاحکام القرآن ازعلامه محمد قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۳ . انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ص ۱۲۵)

"**اَلضَّرَّآء**": **ضَرٌّ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے بدحالی، خواہ نفسانی ہو جیسے کمیِ علم وفضل، اور عفت یا جسمانی، جیسے اعضاء میں نقص، یہاں مرض، رنج وغم بلکہ ہر مصیبت مراد ہے۔ **بَاْسَآء** کا مقابل **نَعْمَآء** اور ضَرَّاءِ کا مقابل **سَرَّاءِ** ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام اللغة علامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص، ۲۹۳ . الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللهمحمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۳ مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان)
(انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ص ۱۲۵ . تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی، ج ۱، ص ۲۰۵)
(تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی رحمة اللهتعالی رحمة واسعة، ج ۲، ص ۳۸)

"**حِیْنَ الْبَاْسِ**": جنگ کے وقت۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ....

"صبر کرنے والے فقیری، بیماری، قحط سالی، جنگ اور دشمنوں کے ہجوم میں"۔

اہل کتاب اس صفت سے محروم تھے، ان کے علماء رشوت لے کر احکام بدل دیتے ہیں، ان کے عوام قحط سالی میں کہنے لگتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندھ گئے ہیں، جنگ کے وقت انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب دشمنوں کے مقابل جا کر جنگ کرو، ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے، معلوم ہوا کہ بھوک، تکلیف اور جنگ کسی حال میں بھی صابر نہیں، لہٰذا دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہیں۔

"**اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا**": یہی ہیں جنہوں نے بات سچی کی۔

صدق سچی بات کو کہتے ہیں اور حق سچے عقیدہ کو کہتے ہیں، یہاں **صدق** یا تو اپنے معنی پر ہے یا بمعنی حق ہے، کبھی کسی بات پر عمل کر دکھانے کو صدق کہا جاتا ہے، جیسے "**صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ**" معنی یہ ہے: ان خوبیوں کے موصوف لوگ عقیدہ میں سچے، دعویٰ ایمان میں سچے ہیں یا انہوں نے جو کہا تھا اسے کر دکھایا، لہٰذا عمل میں سچے ہیں۔

"**اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ**": اور یہ ہی پرہیزگار ہیں۔

یا دنیا وآخرت میں عذاب سے بچنے والے ہیں، متقی وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو ایسی ہر چیز سے محفوظ رکھے جو آخرت میں ضرر رساں اور تکلیف دہ ثابت ہو، تقویٰ کے کئی درجات ہیں، شرک سے بچنا ادنیٰ درجہ کا تقوی ہے اور گناہوں سے

بچنادرمیانہ تقویٰ ہے اور لایعنی چیزوں سے بچ کر ذکر الٰہی میں مستغرق ہونا اعلیٰ درجہ کا تقوی ہے۔

آیت مبارکہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆ (سورہ ال عمران آیت ۱۰۲)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

..... میں اسی طرف اشارہ ہے، ارباب طریقت نے اس بارے میں تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۵ ۔تفسیرروح المعانی، ج ۱، ص ۱۰۸
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ' ج ۱، ص ۱۶۱)

شان نزول

اس آیت مبارکہ کے معانی کو سمجھنے کے لئے اس کا شان نزول جاننا ضروری ہے، اس سلسلہ میں مفسرین کے متعدد اقوال منقول ہیں:

(۱) یہود نے بیت المقدس کے مشرقی حصہ کو اور نصاری نے اس کے مغربی حصہ کو قبلہ بنا رکھا تھا، ہر فریق کا خیال تھا کہ بیت المقدس کے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنا ہی اصل نیکی ہے، ان کے اس خیال کی تردید میں یہ آیت اتری انہیں بتایا گیا کہ صرف بیت المقدس (قبلہ) کے مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنا اصل نیکی نہیں بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ تمام ایمانیات، اعمال اور اخلاق مرضیہ کو اپناؤ۔

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی ج ۲، ص ۲۳۸ ۔تفسیرمظھری، ج ۱، ص ۲۹۸ ۔
تفسیرروح المعانی ازسیدمحمودآلوسی، ج ۲، ۴۵ ۔لباب التاویل فی معان التنزیل المعروف بہ خازن، ص ۱۱۴ ۔
تفسیرمدارک التنزیل، ص ۱۱۴ ۔تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری، ص ۴۷)

(۲) آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جس وقت تک فرائض اور احکام پوری طرح نازل نہ ہوئے تھے اگر آدمی توحید و رسالت کا اقرار کر لیتا تھا اور جدھر چاہتا منہ کر کے نماز پڑھ لیتا تھا اور سوائے اس کے کوئی اور عمل نہ کرتا تھا تو جنت میں جانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے، جب حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی اور حدود اور احکام وفرائض نازل ہوئے اور شریعت خوب مکمل ہوگئی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۹۸ ۔ جامع احکام القرآن ازعلامہ قرطبی، ج ۱، ص ۲۳۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ص ۱۱۴)

(۳) جب بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہوا تو اہل کتاب اس بارے میں طرح طرح کی باتیں کرنے لگے' اعتراضات کی قطار لگ گئی، اس آیت میں ان کے اعتراضات کا جواب ہے۔

(انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ص ۱۲۴)

مسائل شرعیہ:

(۱) کامل مومن وہ شخص ہے جو......!

(أ) اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

(ب) قیامت پر ایمان لائے

(ج) سب فرشتوں پر ایمان لائے

(د) تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لائے

(ہ) تمام انبیاء پر ایمان لائے

(و) اپنے مال کو ان چھ مقامات پر صرف کرے۔

قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، بھکاریوں، غلاموں کو آزاد کرنے میں۔

(ز) نماز کو پابندی سے ادا کرے

(ح) اگر صاحب مال ہے تو زکوۃ ادا کرتا ہے

(ط) اپنا عہد پورا کرتا ہے

(ی) نفسانی، جسمانی، مالی مصیبتوں پر صابر رہے۔

(۲) ایمان مفصل اور مجمل کے جو کلمات مسلمانوں میں رائج ہیں ان کا مآخذ یہی آیت ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اصل ایمان ہے، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ ماننا، صرف اسی کو مستحق عبادت ماننا، تمام صفاتِ کمال جو اس کی شان کے لائق ہیں، سے متصف ماننا اور تمام رزائل، نقائص، عیوب وغیرہ جو اس کی شان کے لائق نہیں، سے پاک ماننا ایمان باللہ ہے' کافروں کے صدہا فرقے اللہ تعالیٰ کو جاننے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں مثلاً یہود ایسے خدا کو مانتے ہیں جو حضرت عزیر علیہ السلام کا باپ ہے، نصاریٰ ایسے کو خدا مانتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ اور حضرت مریم کا خاوند ہے، (استغفر اللہ) اسی طرح اہل سنت و جماعت کے علاوہ کلمہ گو دیگر فرقے جو خدا کو ماننے کا

دعوی کرتے ہیں وہ بھی اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں، مثلاً بعضوں نے ایسے کو خدا مانا جس نے حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبوت جاری رکھی، بعض نے ایسے کو خدا مانا جس نے اپنے رسولوں کو بے اختیار مجبور محض بنا کر نبی بنا کر بھیجا۔ بعض نے ایسے کو خدا مانا جس کے رسول ﷺ کے ماننے والے اس کے وصال فرماتے ہی سوائے چند کے سب مرتد ہو گئے، حقیقت میں ان میں کوئی بھی اللہ کو اس کی شان کے لائق نہیں جانتا مانتا، یہ لوگ ایمان باللہ سے عاری ہیں۔

(العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ ازعلامہ امام احمدرضاخان، ج۱، ص۴۲۵ومابعد)
(المعتقد المنتقد معہ المستند المعتمد بنا نجاۃ الابد' شرح فقہ اکبر از ملا علی قاری، ص۹ ومابعد)
(شرح عقائد نسفی معہ نبراس ازعلامہ عبدالعزیز پرھاروی)

(۴) قیامت برحق ہے اس میں بندوں کا حساب کتاب ہوگا، اعمال تولے جائیں گے، حضور شفیع المذنبین ﷺ شفاعت کا دروازہ کھولیں گے، رب تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھر اور شفاعت کرنے والے شفاعت کریں گے، ان کی شفاعت حسب مراتب درجہ بدرجہ ہوگی، نیک جنت میں اور بد جہنم میں چلے جائیں گے، مومن بدکار اپنے گناہوں کی سزا پا کر حضور ﷺ کی سفارش سے نجات پائیں گے، اس طرح حشر ونشر اور اس کی تمام تفصیل، جو قرآن وحدیث میں وارد ہے، پر ایمان لانا فرض ہے، روز جزا پر ایمان اسلام کا اہم مسئلہ ہے، قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیث کی کثیر نصوص میں اس کا بیان موجود ہے۔

(۵) تمام فرشتوں پر ایمان لانا فرض ہے، تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے ہیں، کھانے، پینے اور گناہ سے پاک ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت، ان کی تعداد رب تعالیٰ ہی جانتا ہے، ان میں سے بعض عبادت میں مشغول ہیں، بعض نظام عالم کے ذمہ دار ہیں، ان میں سے چار بڑے درجے والے ہیں، جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔

(۶) آسمانی کتابوں پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب یا صحیفہ جس نبی پر اتارا وہ برحق ہے، ان میں چار کتابیں بہت بڑی ہیں، توریت حضرت موسیٰ پر، زبور حضرت داؤد پر، انجیل حضرت عیسیٰ پر اور قرآن مجید ہمارے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا، حضرت شیث پر پچاس صحیفے، حضرت ادریس پر تیس صحیفے، حضرت آدم پر دس صحیفے اور حضرت ابراہیم پر دس صحیفے نازل ہوئے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص۴۷، تفسیر روح المعانی ازعلامہ سیدمحمود آلوسی، ج۲، ص۴۵)

(۷) قرآن مجید کے علاوہ باقی کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے، اب ان کی کسی آیت کے بارے میں یقینی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں، اسی طرح قرآن مجید نے ان سب کتابوں کو منسوخ کر دیا، ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا اب جائز نہیں۔

(۸) تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا فرض ہے، انہیں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ماننے، سب کو معصوم ماننے، تمام انبیاء مرد ہیں ان میں کوئی نبی عورت نہیں، سب سے پہلے نبی حضرت آدم اور سب سے پچھلے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں، ان کی صحیح

تعداد رب تعالیٰ ہی جانتا ہے، بعض روایات میں ان کی تعداد دو لاکھ چوبیس ہزار بتائی گئی ہے، بہتر یہ ہے کہ تعداد کو یوں بیان کرے: ایک لاکھ کئی ہزار، یا اللہ کے علم میں جتنے انبیاء ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون، ص ۴۷. التمہید از علامہ ابوشکور سالمی)
(تفسیر روح المعانی از سیدمحمود آلوسی، ج ۲، ص ۴۶. تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۳۰۰)

(۹) روافض کا یہ قول کہ انبیاء کی طرح ائمہ پر ایمان لانا فرض ہے، باطل ہے، اگر یہ بات درست ہوتی تو آیت میں اس کا ذکر ہوتا۔ **(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۰)**

(۱۰) جس طرح فرشتوں کے اعمال کا ثواب اور بدلہ جنت میں جانے پر موقوف نہیں، اسی طرح بعض برگزیدہ لوگوں کو بھی دنیا میں وہ نعمتیں اور دولتیں حاصل ہو جاتی ہیں جو جنت میں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (سورہ عنکبوت آیت ۲۷)

اور ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس (کے نیک اعمال) کا ثواب اسے عطا فرمایا اور بے شک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے۔ **(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۹۹)**

(۱۱) جمہور علماء کے نزدیک رسول وہ ہے جو صاحب شریعت و کتاب ہو اور نبی وہ ہے جو تبلیغ احکام کرے۔ رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ شیخ احمدجیون، ص ۴۷. تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۰)

(۱۲) نیکی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے صرف مشرق و مغرب (قبلہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا نیکی نہیں، نیک آدمی کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ، انبیاء، فرشتوں، کتابوں، یوم آخرت، حشر و نشر پر ایمان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات ادا کرتا ہے، محض اہل قبلہ ہونا نیکی نہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، ج ۱، ص ۲۰۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ، ج ۵، ص ۳۸)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۱۲۴)

(۱۳) بعض لوگوں کا خیال ہے جو بھی اہل قبلہ ہے یعنی قبلہ کو منہ کر کے نماز پڑھتا ہے اسے کافر نہ کہا جائے، قرآن مجید کی مذکورہ آیت نے اس قول کی تردید فرمادی ہے، قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اسی کا معتبر ہے جو تمام ایمانیات پر ایمان لائے، فرائض و واجبات کا اعتقاد رکھے انہیں ادا کرتا رہے۔

(۱۴) متقی اور کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان کے بعد ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کرتا رہے، فرائض و واجبات، بدنی اور مالی اعمال بھی ادا کرے، کسی ایک فعل کو کافی سمجھ لینا یہود کا طریقہ ہے، بعض لوگ صرف خدمت خلق کو ہی اصل ایمان اور نیکی شمار کرتے ہیں، یہ لوگ غلط ہیں ایسا کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

(۱۵) اعمال حسنہ سے ایمان مقدم ہے، ایمان اصل ہے اور اعمال شاخیں ہیں، اگر اصل نہ ہوگی شاخیں قائم نہیں رہ سکتیں، ایمان کے بغیر اعمال بے کار ہیں، قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور اس کے علاوہ صدہا آیات میں اعمال پر ایمان کو مقدم کیا گیا ہے۔ ایمان جاتے رہنے سے نیک اعمال اکارت جائیں گے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ☆ (سورہ الحجرات، آیت ۲)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

آیت نے بتایا کہ ایمان نہ رہے تو اعمال بے کار ہو جاتے ہیں، ان پر کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا۔

(۱۶) کوئی شخص خواہ کتنے ہی مرتبے والا ہو اعمال حسنہ، فرائض و واجبات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، جب تک قدرت حاصل ہے فرائض و واجبات کی ادائیگی لازم ہے، بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پہنچے ہوئے ہیں ہمیں عمل کی ضرورت نہیں، یہ شیطانی خیال ہے، انبیاء و اولیاء بھی آخر لمحہ حیات ظاہری تک مکلّف رہے۔ ماوشما کس شمار میں ہیں؟ آیت کے عموم نے فرائض و واجبات کی ادائیگی سے کسی کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

(۱۷) زکوٰۃ کے علاوہ مال میں اور بھی حق ہیں ان کی ادئیگی لازم ہے، جیسے اولاد اور مجبور محتاج ماں باپ، ان کی پرورش پر خرچ کرنا فرض ہے، اگر کوئی شخص ان پر خرچ نہیں کرتا تو حاکم اس کے خرچ پر حکم کرے گا۔

حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: **"فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکٰوۃ"**

زکوۃ کے علاوہ مال میں اور بھی حق ہیں۔ **(رواہ الترمذی وابن ماجه والدار قطنی)**

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۱۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۸۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۷)
(تفسیر بیضاوی از علامہ قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، ۱۲۵۔ جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۱)

(۱۸) امت کا اجماع اس پر ہے کہ صاحب ضرورت، حاجت مند کی ضرورت بقدر استطاعت پوری کرنا فرض ہے، اگرچہ اس پر زکوۃ فرض نہ ہو۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، ج ۲، ص ۴۷)

(۱۹) علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو اس میں مال خرچ کرنا واجب ہے اگرچہ صاحب مال زکوۃ ادا کر چکا ہو۔ (جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۲، ص۲۴۲۔ احکام القرآن از جصاص، ج۱، ص۱۳۱۔ تفسیر کبیر، ج۵، ص۴۵)

(۲۰) حدیث شریف...... "لَیْسَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکٰوۃ" زکوۃ کے علاوہ مال میں اور کوئی حق نہیں۔

(رواہ ابن ماجہ عن فاطمہ بنت قیس، بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام مناوی، ج۲، ص۲۳۱)

...... سے قربانی اور صدقہ فطر وغیرہ کے وجوب کی نفی نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ زکوۃ کی فرضیت کا سبب مال ہے۔

ملک العلماء امام علاؤ الدین بن ابوبکر بن مسعود الکاسانی (م ۵۸۷ھ) نے فرمایا ہے کہ زکوۃ کی فرضیت کا سبب مال ہے اور اس نعمت کے شکرانے کے طور پر زکوۃ فرض ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ کاسانی، ج۲، ص۵)

جب کہ صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے فرض نہیں، ان کے وجوب کا ثبوت حدیث سے ہے، اس لئے زکوۃ کی فرضیت اور صدقہ فطر اور قربانی وغیرہ کے وجوب میں منافات نہیں، اسی طرح کفارات، نذر وغیرہ کی فرضیت زکوۃ کی فرضیت کے باوجود باقی ہے۔ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی (۳۷۰ھ) جصاص، ج۱، ص۱۳۲)

(۲۱) والدین، بیوی، اولاد، رشتہ داروں کی محتاجی، مجبوروں کی مجبوری جتنی شدید ہوگی اسی طرح ان پر مال خرچ کرنا واجب ہوگا۔ (تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۲۴)

(۲۲) اجنبی مسکین، فقیر، یتیم وغیرہ کو صدقہ دینے کی نسبت رشتہ دار غرباء کو صدقہ دینا افضل اور دوہرے ثواب کا باعث ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

" اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ اِثْنَتَانِ صَدَقَۃٌ وَّصِلَۃٌ"

(رواہ الامام احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن سلمان بن عامر، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۸۱)

اجنبی مسکین پر صدقہ کا اجر ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار محتاج پر صدقہ کا اجر دگنا ہے، صدقہ اور صلہ رحمی۔

رشتہ دار نسبتی تعلق دار ہو یا نسب کے علاوہ کسی وجہ سے رشتہ دار ہو، دونوں کے عطیہ میں اجر برابر ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج۱، ص۳۰۲۔ تفسیر روح المعانی از علامہ سید محمود آلوسی، ج۲، ص۴۶)
(تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۱۲۴۔ تفسیر ابن کثیر، ج۱، ص۲۰۸)
(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)، ص۴۸۔ تفسیر مدارک التنزیل واسرار التاویل، ج۱، ص۱۱۵)
(لباب التاویل فی معان التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)، ج۱، ص۱۱۵)

(۲۳) حضور رحمۃ للعالمین سید المحبوبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ الصَّدَقَۃُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ "

پوشیدہ دشمنی رکھنے، پہلو تہی کرنے، دوری اختیار کرنے، اور اعراض کرنے والے رشتہ دار پر صدقہ کرنا بہترین صدقہ ہے۔

(رواہ الامام احمد والطبرانی عن ابی ایوب وعن حکیم بن حزام والبخاری فی الادب وابو داؤد والترمذی عن ابی سعید والطبرانی والحاکم عن ام کلثوم بنت عقبۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص۸۲)

(۲۴) بیماری کی نسبت تندرستی کی حالت میں صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے، اور تقویٰ کا باعث ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوا :

افضل الصدقة ان تصدّق وانت صحیح شحیح تأمل الغنی وتخشی الفقر ولاتمهل حتی اذابلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان

صدقہ دینے میں زیادہ ثواب اس وقت ہے کہ صدقہ کرنے کی حالت میں تندرست ہٹا کٹا اور حاجت مند ہو، فقر سے ڈرتا ہو اور تونگری کی امید میں ہو اور ایسا نہ کرے کہ دینے میں ٹال مٹول کئے جائے جب روح حلق تک آجائے اور جان نکلنے لگے تو اس وقت دینے بیٹھے کہ فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر، حالانکہ اس وقت تو وہ مال وارثوں کا ہی ہے۔

(رواہ الامام احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه، بحواله جامع صغیر، ج ۱، ص ۸۲. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۱. تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۳۰۱ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۴۳)

(۲۵) اپنی ضرورت کے ہوتے ہوئے خرچ کرنا استغنا کی حالت میں خرچ کرنے سے زیادہ باعث ثواب اور اطاعت الٰہی پر دال ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَاتُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ☆ (سورہ آل عمران، آیت ۹۲)

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۴۴)

(۲۶) مال و دولت کی محبت میں جیسے لوگوں کا حال متفاوت ہے اسی طرح ان کے خرچ کرنے میں ثواب بھی مختلف ہے، مثلاً غنی اور کریم کے صدقہ کرنے کی نسبت فقیر اور بخیل کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ کیونکہ فقیر و بخیل کی مشقت زیادہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد اس سلسلہ میں اصول مہیا فرماتا ہے:

"اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُهَا" زیادہ مشقت والے عمل میں فضیلت زیادہ ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۴۶)

(۲۷) یتیم اگر نادار ہو تو صدقات اور زکوٰۃ کا مستحق ہے، اگر باپ ترکہ میں اس کے لئے اتنا مال چھوڑ گیا ہو کہ وہ نصاب کو پہنچ جائے تو وہ صدقات وزکوٰۃ کا مصرف نہیں۔

(جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۲. تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۸. تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۴. تفسیر مظهری، ج ۱، ص ۳۰۲. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۵. تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۵)

(۲۸) قریبی رشتہ دار اور والدین (نعوذ باللہ) اگر کافر اور مشرک بھی ہوں تو اس سے اچھا برتاؤ کرے، مگر راستہ اچھوں (مومنوں) کا اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَاتُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ، وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ☆ (سورہ لقمان، آیت ۱۵)

اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان (مشرک والدین) کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا پھر میری ہی طرف پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرکہ تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ مشرکہ ہے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ فرمایا اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ فلاں قبیلہ والے میرے دوست نہیں، میرا دوست اللہ تعالیٰ اور نیک مومن ہیں، ہاں البتہ ان کی مجھ سے قرابت ہے، اس کی رعایت میں کروں گا۔ (تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۲، ۳۰۳)

(۲۹) یتیموں کی پرورش کرنا اللہ اور اس کے رسول کے ہاں محبوب کاموں سے ہے، مجازاً صفت ربوبیت کا مظہر بننا ہے، دنیا اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے، یتیموں کی پرورش کرنے والے کو بروز قیامت حضور شافع یوم النشور ﷺ کا قرب عطا ہوگا۔

ارشاد نبوی ہے:

" اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا (اَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى)"

(سبابہ اور وسطی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح (اکٹھے) ہوں گے۔ (رواہ الامام احمد والبخاری وابو داؤد والترمذی عن سھل بن سعد بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۸۶)

(۳۰) وہ صابر فقراء جو کسی سے سوال نہیں کرتے اور صبر وسکون سے تنگدستی میں گذارہ کرتے ہیں غریب بھکاریوں کی نسبت ان کو دینا افضل ہے، اس لئے سائلین سے ان کا مقدم ذکر ہے۔ (آیت مذکورہ)

(۳۱) مسافر کو حالت سفر میں اگر محتاجی لاحق ہو جائے تو اسے زکوٰۃ وصدقات میں سے دیا جائے اگرچہ وہ اپنے گھر میں صاحب نصاب ہو۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، ج ۲، ص ۴۶. تفسیرات احمدیہ از ملاجیون جونپوری، ص ۴۸. تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۳۰۸)
(تفسیر مظھری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۳. احکام القرآن از علامہ ابوبکر احمد رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۳۲) ضرورت مند بھکاری اوران طالب علموں کو جو طلب دین کے باعث کمائی سے معذور ہوں کو صدقات وعطیات سے حصہ دیا جائے، سائل مسلمان ہو یا کافر حاجت مند اس کا حق ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا" لِلسَّائل حقٌ وَّانْ جآءَ علی فرسٍ" سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

(رواہ الامام احمد وابوداؤد والضیاء عن الحسین بن علی وابوداؤد عن علی والطبرانی عن الھرماس بن زیاد بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی، ج ۲، ص ۲۱۲
(تفسیر مظھری، ج ۱ ص ۳۰۳ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۷
احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۶. تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۴۶

(۳۳) ذمی کافر کو نہ زکوٰۃ دے سکتے ہیں نہ کوئی صدقہ واجبہ، جیسے نذر و کفارہ وصدقہ فطر، اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں، نہ واجبہ، نہ نفل، اگر چہ وہ دارالسلام میں بادشاہ وقت سے اجازت لے کر آیا ہو۔

(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ)
معہ ردالمحتار از سید محمد امین الدین الشھیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)، ج ۲، ص ۳۵۲

(۳۴) قیدی، مقروض اور مکاتب کو آزاد کرانے میں اپنا مال خرچ کرنا نیکی ہے، مکاتب کو زکوٰۃ دینا کہ اس سے بدل کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن کو رہا کرے، زکوٰۃ کے مصارف میں سے ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ☆ (سورہ توبہ آیت ۶۰)

زکوٰۃ تو انہی لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

(عامہ کتب فقہ)

(۳۵) ایمان دار کی علامت یہ ہے کہ وہ نماز کا پابند ہے اور اسے خوبی سے ادا کرے، نمازیں کئی طرح کی ہیں:

(ا) **فرض**: جیسے نماز پنجگانہ، جمعہ، نماز جنازہ وغیرہ،

(ب) **واجب**: جیسے وتر، عیدین کی نمازیں، منت کے نوافل،

(ج) **سنت**: جیسے فجر، ظہر، مغرب، عشاء کی سنن مؤکدہ اور عصر اور عشاء سے پہلے چار چار رکعت سنن غیر مؤکدہ، نماز کسوف، نماز خسوف،

(د) **نوافل**: جیسے تہجد، چاشت، اشراق، اوابین، نماز تسبیح، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد وغیرہ، اعلیٰ ایمان داران سب نمازوں کو ان کی حیثیت کے مطابق ادا کرتا ہے، اقامت صلوٰۃ ان سب نمازوں کو شامل ہے، قرآن مجید میں نمازوں کی ادائیگی اور ان کی حفاظت کی تاکید میں کئی سو آیات ہیں اسی طرح احادیث طیبہ کے ذخیرہ میں بے شمار احادیث میں ان کا بیان موجود ہے، نماز کے ارکان و شرائط، واجبات و مستحبات کو پورے طور پر ادا کرنا بھی نماز قائم کرنے میں شامل ہے، نماز کے حقوق باطنہ خشوع و خضوع اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا اقامت صلوٰۃ کی زینت ہے۔

(جامع احکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۶۲۸ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴ ومابعد.
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی، ج ۱، ص ۱۰. تفسیر مظھری ج ۱، ص ۳۰۴ ج ۱، ۳۰.
تفسیر روح المعانی از سید محمود آلوسی، ج ۱، ص ۱۱۵ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، ص ۱۹)

(۳۶) ہر عاقل بالغ صاحب نصاب مسلمان پر زکوۃ فرض ہے، زکوۃ کے علاوہ حسب ضرورت اور جگہ مال خرچ کرنا بھی واجب ہے، مثلاً اولاد کی تربیت، بیوی کا نان ونفقہ، ضرورت مند ماں باپ اور رشتہ داروں کی ضروریات پر، مجاہدین فی سبیل اللہ، علم دین حاصل کرنے والے ضرورت مند طلباء، مساجد ومدارس کی تعمیر وغیرہ، جتنی ضرورت اشد ہوگی ان پر خرچ کرنا بھی اتنا ہی اہم ہوگا، حضور انور ﷺ کا ارشاد ابھی گذرا کہ آپ نے فرمایا: مال میں سوا زکوۃ کے اور بھی حقوق ہیں، پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی، اس حدیث میں حق سے مراد عام حقوق ہیں، خواہ واجب ہوں یا مستحب۔

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، ج ۱، ص ۳۰۴)

(۳۷) ایفائے عہد ایمانی صفات میں سے ہے، عہد کئی نوعیت کے ہیں، خالق اور مخلوق کے درمیان، نبی اور امتی کے درمیان، بندوں کے آپس کے عہد، دینی عہد، دنیوی عہد، تجارتی، معاشرتی، سیاسی عہد، مومن اور کافروں کے درمیان عہد، ذمی، مستأمن سے عہد وغیرہ، مومن کے لئے ہر قسم کے عہد کا پورا کرنا فرض ہے، وعدہ خلافی کرنے والا جھوٹا اور بے اعتبار ہوتا ہے، ایسا شخص دین ودنیا میں کسی مقام پر کامیاب نہیں ہوتا، ایفائے عہد میں منت اور نذر کا پورا کرنا، امانت کو بحفاظت ادا کرنا، طلب حق پر سچی گواہی دینا بھی شامل ہیں۔

(تفسیر کبیر ازاما فخرالدین بن ضیاء الدین رازی، ج۵، ص ۴۸. تفسیر روح المعانی ازسیدابو الفضل محمود آلوسی، ج ۲، ۴۷. تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری، ص ۴۹. تفسیر مظھری ازعلامہ ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۴)

(۳۸) بدعہدی اور وعدہ خلافی کو اسلام نے منافقین کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا ہے۔

حضور صادق الوعد والامین ﷺ نے فرمایا:

"(ترجمہ) منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ کہے اور وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے" (اس حدیث کو بخاری ومسلم اور ترمذی ونسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

(المختصر الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۴)

مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے

"(ترجمہ) اگرچہ روزہ نماز کا پابند ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:

"(ترجمہ) چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ منافق خالص ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہے اس میں اس خصلت کے چھوڑنے تک ایک خصلت نفاق کی باقی رہے گی، جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے، جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے"۔

(اس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)

(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۳۰۴، ۳۰۵. تفسیر ابن کثیر ازامام رازی، ج ۱، ص ۲۰۹)

(۳۹) جب کوئی مسلمان ایسی نذر مانے یا کسی سے وعدہ کرے یا قسم کھائے جس کے پورا کرنے میں حرام کا ارتکاب ہوتا ہو یا حرام کو حلال کرنا یا حلال کو حرام ٹھہرانا پڑتا ہو تو ایسا وعدہ پورا کرنا، ایسی نذر اور قسم پورا کرنا جائز نہیں، ایسی صورت میں قسم توڑ کر کفارہ دے۔

(تفسیر روح المعانی از ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ج ۲، ص ۷۴، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

(۴۰) رنج والم، مرض وغم، فقر، قحط، جنگ، ہجوم دشمناں میں صبر کرنا اہل ایمان کا شیوہ ہے، مصیبت، سختی، ناپسندیدہ امور کے پیش آنے پر گھبراہٹ، جزع وفزع اور شکوہ شکایت سے دامن بچانا صالحین کا طریقہ ہے، صبر کرنے والے قرب خداوندی سے خصوصی طور بہرہ ور ہوتے ہیں۔ مصائب وشدائد میں جتنا زیادہ صبر ہوگا اس کا اجر اتنا ہی زائد ہوگا، انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات اللہ تعالی بعدد علمہ ابدا ابدا اور اولیائے عظام دامت فیوضاتھم القدسیہ کو آزمایا گیا مگر انہوں نے صبر کرکے اپنے اجر کو پالیا، ان کا اجر بے حساب ہوگا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ☆

(سورۃ الزمر، آیت ۱۰)

تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے بھلائی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ......

ہر نیکی کرنے والے کی نیکی کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا،

اور یہ بھی مروی ہے کہ......

اصحاب مصیبت وبلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں، ان پر اجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی، یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہل مصیبت ہوتے، اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن، ج ۴، ص ۵۱۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۴۸ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی معہ جلالین از علامہ حافظ سیوطی وعلامہ محلی، ج ۳، ص ۳۶۹۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی، ج ۵، ص ۲۶، ۲۵۴)

(۴۱) آیت مذکورہ تمام کمالات انسانیہ کی جامع ہے، اگرچہ کمالات انسانیہ کثیر ہیں مگر تین امور پر مشتمل ہیں:

(ا) صحت اعتقاد (ب) حسن معاشرت (ج) تہذیب نفس

ان کی تفصیل یوں ہے:

(ا) حسن اعتقاد سے مراد یہ ہے کہ تمام ضروریات دین کا اعتقاد رکھے، ضروریات دین کا اشارہ آیت کے مذکورہ حصہ...... مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج

ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر...... میں ہے،

(ب) حسن معاشرت سے مراد حقوق العباد کا کامل طور پر ادا کرنا ہے، اس کا بیان آیت کے حصہ......

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ

اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں...... میں ہے۔

(ج) تہذیب نفس سے مراد انفرادی طور پر اپنا حال مطابق شریعت کرنا ہے، اس کا بیان آیت کے حصہ......

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ☆

اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں۔ ...... میں ہے۔

مذکورہ بالا تینوں اوصاف صحت اعتقاد، حسن معاشرت اور تہذیب کا جامع صدق اور تقویٰ سے موصوف ہوگا،

اس آیت کے بارے میں حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس آیت پر عمل کرے گا اس کا ایمان مکمل ہوگا''

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۵)

☆☆☆☆☆

باب(۱۶) :

قصاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰىؕ-اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰىؕ-فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍؕ-ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌؕ-فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ☆وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ☆

اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے، اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے، اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۸، ۱۷۹)

حل لغات :

کُتِبَ : **کَتْبٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے جمع کرنا، ملانا۔

اسی لئے لشکر، فوج کو ''کتیبہ'' اور مختلف مضامین کے مجموعہ کو ''کتاب'' کہتے ہیں۔

اصطلاح میں ثابت کرنا، قائم کرنا، واجب اور لازم کردینا اور ارادہ کرنا بھی مراد ہے۔

اصطلاحی اور لغوی معنوں میں مناسبت ہے، غلام کی آزادی پر مال مقرر کردینے کو بھی ''کتابت'' اسی لئے کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس سے مراد فرض کرنا یا مقرر کر دینا ہے، لکھے ہوئے احکام بولے ہوئے احکام سے سخت تاکیدی ہوتے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفهانی ،ص ۴۲۳.
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳،
(جامع احکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۴،
احکام القرآن ازعلمه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۶۱،
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمدخازن، ۱۱۶،
تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی رحمة الله علیه، ج ۲، ص ۴۸)

"**اَلْقِصَاصُ**": **قَصٌّ** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں نقش قدم پر چلنا۔ قرآن مجید میں یہ معنی استعمال ہوا ہے:

ارشاد ربانی ہے: **قَالَ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصاً**☆ (سورہ کهف، آیت ۶۴)

موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ز فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ☆ (سورہ قصص، آیت ۱۱)

اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا اس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی۔

اصطلاح میں برابر آنے کو کہتے ہیں، کہانی کو بھی قصہ اسی لئے کہتے ہیں کہ واقعہ کے برابر حکایت ہوتی ہے، قینچی کو مِقص کہتے ہیں کہ اس کی دونوں طرفیں برابر ہوتی ہیں، قِصاص خون کے بدلے خون بہانے کو کہتے ہیں، اس سے مقتول کا خون قاتل کے خون کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں یہی معنی مراد ہیں۔

(مفردات فی غریب القرآن ازامام راغب اصفهانی، ۴۰۴. احکام القرآن ازعلامه جصاص رحمه الله تعالی، ج ۱، ص ۱۳۳،
(تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۹. تفسیرات احمدیه، ص ۵۰. احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۱ تفسیر خازن ج ۱ ص ۱۱۶)

"**فِی الْقَتْلٰی**": اس آیت میں فی سبب کے لئے ہے۔

قَتْلٰی، **قتیل** کی جمع ہے، بمعنی **مقتول** مقتولین کے سبب قصاص فرض ہے، اگرچہ یہاں **قتلی** عام ہے لیکن بعض مقتولین خاص ہیں، ان کا بیان آگے ہوگا:

"**اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی**":

آزادُ آزاد کے عوض اور غلام، غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض قتل کئے جائیں گے۔

زمانہ جاہلیت میں عرب عورت کے بدلے مرد، غلام کے بدلے آزاد اور ایک کے عوض چند کو قتل کرتے تھے، اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ غلام مقتول کے عوض آزاد کو قتل نہ کیا جائے، عورت مقتولہ کے عوض قاتل مرد کو یا ذمی مقتول کے عوض مسلمان قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ بلکہ ان میں جو بھی کسی کو قتل کرے اس سے قصاص لیا جائے اس لئے کہ جانیں سب برابر ہیں، اس تفسیر کی تائید دوسری آیت کر رہی ہے:

ارشاد ربانی ہے:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ☆

(سورہ مائدہ، ایت ۴۵)

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے' پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۰۹
تفسیر مظہری از قاضی علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالی، ج ۱، ص ۲۰۸)

"فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ": مَنْ سے مراد قاتل ہے،

"عُفِيَ": اصحاب تفسیر اور ارباب لغت نے **عَفْوٌ** کے مندرجہ ذیل معانی بیان کیے ہیں:

(۱) عطا کرنا: کہا جاتا ہے: جَادَ بِالْمَالِ عَفْواً صَفْواً، یعنی اس نے بغیر عوض کے مال عطا کیا۔

(۲) ساقط کرنا، آسانی پیدا کرنا، قرآن مجید میں ہے: **وَاعْفُ عَنَّا** یعنی ہم سے گناہوں کا بوجھ ساقط فرما۔ نیز کہا جاتا ہے: **عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ** میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کا صدقہ معاف کردیا۔

(۳) کثرت: اسی معنی میں ارشاد خداوندی ہے:

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَاءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ☆

(سورہ اعراف آیت' ۹۵)

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچے تھے تو ہم نے انہیں اچانک ان کی غفلت میں پکڑ لیا۔

اسی معنی میں کہا گیا ہے: **اَعْفُوا اللُّحٰى،** داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

(۴) جاتے رہنا: اسی معنی میں یوں کہا گیا ہے: **عَفَتِ الدِّيَارُ**، شہر اجڑ گئے۔

(۵) طلب کرنا: حدیث شریف میں ہے: **مَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ فَهُوَ صَدَقَةٌ،** رزق تلاش کرنے والے پرندے جو فصل کھا جائیں وہ صدقہ ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۵۰
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۶۲'۶۳)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس آیت میں عَـفْـوٌ سے مراد آسانی پیدا کرنا، سہولت دینا اور معاف کردینا ہے، حدیث شریف بھی اسی معنی کی تائید کرتی ہے،

"اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللهِ وَاٰخِرُهٗ عَفْوُ اللهِ" (دار قطنی بحواله جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۹۳)

(نماز کے اوقات میں) اول وقت اللہ کی رضا ہے اور آخری وقت میں سہولت اور معافی ہے۔

(جامع احکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی، ج ۲، ص ۲۴۵)

بلکہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ عُفِی کا جو معنی بھی کیا جائے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔

اس صورت میں اس آیت کے یہ مفہوم ہوں گے :

(۱) قاتل سے بعض حصہ خون بہا معاف کردیا جائے تو ولی مقتول معروف طریقہ سے مطالبہ کرے، اور قاتل خون بہا کو احسان سے ادا کرے وہ یوں کہ نہ تو ادائیگی میں تاخیر کرے اور نہ مال میں مزید کمی یا نقص پیدا کرے۔

(۲) اگر قتل کے عوض مال پر صلح ہوجائے تو ولی مقتول قاتل سے مال کو معروف طریقہ سے قبول کرے اور قاتل بغیر کمی کے ادا کردے۔ (تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری رحمه الله تعالی، ص ۵۲)

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ' ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۷

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمدخازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۱۶)

مسائل شرعیہ :

(۱) ہر مسلمان کا مال، جان اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے، اسی طرح ذمی کافروں کا مال، جان اور عزت بھی محفوظ ہیں، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کے مال کو اس کی رضا مندی کے بغیر ناحق کھائے، اسی طرح کسی مسلمان کا جان بوجھ کر قتل کرنا کفر کے بعد سب سے بڑا جرم ہے۔

(ردالمحتار ازعلامه سیدمحمدامین الشهیربابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)، ج ۶، ص ۵۲۹)

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِداً فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَاباً عَظِيْماً☆

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے، اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کر رکھا ہے بڑا عذاب۔ (سورة النساء، آیت ۹۳)

حدیث شریف میں ہے: " لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ"

دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔

(رواه الترمذی والنسائی عن ابن عمرو، بحواله جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۶)

(۲) قتل عمد کا بدلہ قصاص ہے، یعنی قتل کے بدلے میں قاتل کو قتل کیا جائے گا، مقتول خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، مسلم ہو یا ذمی، کیونکہ **قتلی** بمعنی مقتول سب ہی کو شامل ہے۔ ہاں جس کو دلیل شرعی خاص کرے وہ مخصوص اور مستثنیٰ ہوگا، آیت مبارکہ میں جو بیان ہوا وہ بطور مثال ہے کہ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت قتل کی جائے گی، اس سے ماسوا کی نفی نہیں ہوتی، قصاص کا مدار مساوات پر ہے، جو قتل کرے گا وہ قتل ہوگا، خواہ قاتل کوئی ہو، مرد، عورت، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، صحیح، مریض۔

(تفسیرات احمدیہ 'ازعلامہ احمدجیون جونپوری رحمہ اللہ تعالی عزوجل، ص ۵۰
(جامع احکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ج۲، ص ۲۵۱،۲۴۲
احکام لقرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۶۱ تفسیر روح المعانی، ج۲، ص ۵۰
تفسیر ابن کثیر ازعلامہ حافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر شافعی، ۲۱۰ احکام القرآن ازعلامہ جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل، ج ۱، ص ۱۱۶ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۶
فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ص ۹۶۳ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۰۸)

(۳) قصاص میں ذات میں مساوات معتبر ہے، وصف میں برابری ممکن نہیں، مثلاً چھوٹے کے بدلے بڑا قتل ہوگا، فاسق کے بدلے صالح قتل ہوگا، محبت، قرابت، علم وفضل، حسب ونسب، شرافت ورزالت، خوبصورتی وبدصورتی، صلاح وفسق کے باعث قصاص میں امتیاز نہیں۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی، ص ۹۶۲.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤ الدین ابوبکربن مسعود کاسانی حنفی، ج۷، ص ۳۵۱.
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۶۱

(۴) حکم قصاص سے چند صورتیں مخصوص اور مستثنیٰ ہیں،

اول: یہ کہ مسلمان 'کافر حربی کو مار دے تو بالاجماع اس میں قصاص نہیں،

دوم: یہ کہ مسلمان نے دوسرے مسلمان کو خطا سے مارا ہو، خطا خواہ معرفت میں ہو کہ مسلمان کو بسبب شکل ولباس اور ہمراہ ہونے کافر کے' کافر جان کر قتل کردے یا فعل میں خطا ہو، مثلاً تیر یا گولی شکار پر چلائی اور وہ مسلمان کے لگ گئی اور وہ مرگیا، ان صورتوں میں بھی قصاص نہیں، خون بہا واجب ہوگا، جیسا کہ سورہ نساء میں مذکور ہے،

تیسرے: یہ کہ ماں یا باپ نے بیٹے یا بیٹی یا نواسہ یا پوتے کو مارا اس صورت میں بھی قصاص نہیں، خون بہا ہے،

چوتھے: یہ کہ مالک نے غلام یا لونڈی کو مار ڈالا، اس صورت میں بھی قصاص نہیں' نہ خون بہا، لیکن کفارہ دینا مالک کے ذمے لازم ہے۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی ازعلامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی، ص ۹۶۲)
(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین بن ضیاء الدین رازی، ج۵، ص ۵۲. احکام القرآن ازجصاص، ج ۱، ص ۱۳۳، ۱۴۴، ۱۴۵)
(احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۵. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۶. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۰۹)

(۵) جمیع علماء کا اتفاق ہے کہ غلام آزاد کے بدلے اور عورت مرد کے بدلے قتل ہوگی، اسی طرح آزاد غلام کے بدلے، مسلمان ذمی کے بدلے اور مرد عورت کے بدلے قتل ہوں گے۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۴. تفسیر ات احمدیہ، ۵۱. جامع احکام القرآن ازعلامہ قرطبی، ج۲، ص ۲۴۶.
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمدخازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۱۶
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۶
تفسیر روح المعانی ازعلامہ محمود آلوسی، ج ۲، ص ۴۹ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر، ج ۱، ص ۲۰۹)

(۶) پہلی امتوں پر جو احکام اللہ تعالی نے اتارے ہیں ان کے ناقل اگر یہود ونصاری ہوں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر خود اللہ تعالی یا رسول اللہ ﷺ نے بلا انکار نقل فرمائے ہوں تو ان احکام کا اتباع بھی لازم ہے، کیونکہ جب حاکم یا حکم ایک، اور طریقہ ثبوت ایک ہے تو اتباع واطاعت لازم ہے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ ☆

یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہانوں کو۔ (سورہ انعام آیت ۹۰)

نیز ارشاد خداوندی ہے:

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ؕ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ ؕ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ☆

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسی اور عیسی کو دیا کہ دین ٹھیک رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے۔ (سورہ شوری آیت۱۳)

یہ اصول مسلم ہے کہ حکم جب تک منسوخ نہ ہو اس پر عمل لازم ہے، ناسخ اور منسوخ کا ایک ہی کتاب میں ہونا ضروری نہیں، اور جب تک حکم نسخ ظاہر نہ ہو حکم باقی رہتا ہے، تورات میں قصاص کا حکم اترا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَکَتَبْنَا عَلَیْھِمْ فِیْھَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِہٖ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆

(سورہ مائدہ، آیت ۴۵)

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

تورات کا یہ حکم قصاص قرآن مجید میں باقی ہے لہذا ہمارے لئے اسی پر عمل لازم ہے۔

اسی لئے حضور شارع اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان آدمی جو اللہ کے ایک ہونے اور میرے رسول ہونے کا اقرار کرتا اور گواہی دیتا ہو اس کا خون ناحق گرانا بغیر تین باتوں کے جائز نہیں، یا تو اس نے کسی کو (ناحق) قتل کر دیا ہو اس کے قصاص میں وہ قتل کیا جائے گا یا باوجود نکاح ہونے کے زنا کرے یا اپنے دین اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے۔

(اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

امیر المؤمنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ نے یوم محاصرہ اپنے گھر کے اوپر سے جھانک کر محاصرین سے کہا کہ ''میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کا خون بغیر تین باتوں کے حلال نہیں، یا تو احصان کے بعد زنا کرے، یا اسلام کے بعد کفر اختیار کرے، یا ناحق کسی کو مار ڈالے''

(اس حدیث کو امام شافعی، احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے ابو امامہ سے روایت کیا)
(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۳۰۸، ۳۰۹. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۶، ۱۴۰.
سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ)، ص ۱۸۶
جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۲۰۳. تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۴۹)

(۷) ایک آدمی کے قتل میں اگر کئی آدمی شریک ہوں تو سبھی سے قصاص لیا جائے گا،

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤمِنٍ لَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي النَّارِ''

اگر زمین و آسمان والے ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں ڈال دے گا۔

(رواه الترمذي والدار قطني عن ابي سعيد و ابي هريرة، بحواله جامع صغير، ج ۲، ص ۲۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء میں ایک آدمی کے قتل کے جرم میں شریک سات آدمیوں کو قتل کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن خباب کے قتل میں شریک حروریہ قبیلہ سے قتال کیا۔

(جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۱. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۹، ۱۳۶، ۱۴۵.
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۶ عن المؤطا والبخاری.
احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۶۵. تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ نسفی، ج ۱، ص ۱۱۶.
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۰۹. تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۱۲، ۳۱۳)

(۸) اگر ایک شخص بہت سے آدمیوں کو قتل کر دے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج ۱، ص ۳۱۳)

(۹) قتل عمد یہ ہے کہ کسی کو قصداً کسی ہتھیار، دھار دار لکڑی، پتھر، آگ سے جان سے مارا جائے، ہر قسم کی گولی اور چھرا بھی اسی زمرے میں ہے۔ لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کی کسی چیز سے قتل کرے گا اگر اس سے زخم ہوا تو قتل عمد ہے، اسی طرح چھری، خنجر، تیر، نیزہ، بلم وغیرہ کہ یہ سب آلہ جارحہ ہیں، سب کا یہی حکم ہے۔ موٹر، کار وغیرہ گاڑی کسی پر قصداً چڑھا دینا بھی اسی حکم میں ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ پانی پتی، ج ۱، ص ۳۱۳. ردالمحتار معہ درمختار، ج ۶، ص ۵۲۷، ۵۲۸.
بدائع الصنائع، ج ۷، ص ۲۴۵. احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۳۳. تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۵۲)

(۱۰) مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ مقتول کے بدلے قاتل سے قتل کا مطالبہ کریں یا قاتل سے مال لے کر صلح کرلیں، جتنے مال پر صلح ہو جائز ہے، مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ بغیر مال لئے قصاص معاف کر دیں، اگر مال پر صلح کرلیں تو قصاص ساقط ہو جائے گا، مال کا دینا واجب ہوگا، اگر بعض معاف کر دیں یا بعض مال پر صلح کرلیں تو قصاص ساقط ہو جائے گا، باقی کے لئے دیت کا حصہ ہوگا، معاف کرنے والے کے لئے کچھ نہ ہوگا۔

یہ مسئلہ آیت کے حصہ: **فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ** سے مستنبط ہوتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری ،ص ۵۰.
انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی 'ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،۱۲۶.
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی ،ج ۱ ،ص ۱۱۷
تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامه نسفی ،ج ۱ ،ص ۱۱۷ .تفسیر روح المعانی، ج ۲ ،ص ۵۰.
تفسیر مظهری، ج ۱ ،ص ۲۱۷ .بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامه علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی ،ج۵،ص ۲۵۷.
الهدایه ' ازعلامه ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۸۵ھ)، ج ۴،ص ۲۳۲ .در مختار معه ردالمحتار، ج ۶ ،ص ۵۴۱)

(۱۱) مقتول کا ولی قاتل سے دیت اس کی رضا مندی سے لے سکتا ہے، قاتل کی رضا مندی کے بغیر اس سے دیت کا مطالبہ جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَاتَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ☆

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا☆

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضا مندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ (سورہ نساء، آیت ۲۹)

اور ارشاد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام میں وارد ہوا:

"لَايَحِلُّ مَالُ اِمْرِيءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّابِطِيْبَةٍ مِّنْ نَفْسِهٖ" (رواه احمد بحواله کنوز الحقائق، ۱۵۰)

کسی مسلمان کا مال اس کی رضا مندی کے بغیر حلال نہیں۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱ ،ص ۱۴۹ .تفسیر قرطبی، ج ۲ ،ص ۲۵۳ .احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱ ،ص ۶۶.
تفسیر روح المعانی ازعلامه آلوسی، ج ۲ ،ص ۵۰ . تفسیر مظهری' ج ۱ 'ص ۳۰۶ '۳۰۷ .تفسیر ابن کثیر' ج ۱ 'ص ۲۱۰.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامه کاسانی ،ج۵،ص ۲۵۶ .درمختار معه ردالمحتار' ج ۶ 'ص ۵۲۹.

(۱۲) قاتل نے جس صورت میں قتل کیا خواہ تلوار سے گردن اڑادی، خواہ اعضاء کاٹ کاٹ کر مار ڈالا خواہ آگ میں ڈالا، غرض قاتل نے جس صورت میں قتل کیا، قصاص میں اسے صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا، قاتل کے اعضاء وغیرہ کاٹ کر قتل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ مثلہ حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے: " لَاقَوَدَ اِلَّابِالسَّیْفِ " قصاص صرف تلوار سے ہے۔

(رواہ ابن ماجہ عن ابی بکرۃ و عن النعمان بن بشیر، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۶۴
(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۶۰۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۶۔ درمختار معہ ردالمحتار، ج ۶، ص ۵۴۷

(۱۳) گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہوتا ہے کافر نہیں، قتل عمد کے باوجود اللہ تعالیٰ نے قاتل کو مقتول کے ورثاء کا بھائی قرار دیا ہے" فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ " میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(تفسیرات احمدیہ، ص ۵۱ تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۷ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۷
تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۵۹ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۱۷۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۰)

(۱۴) قاتل پر فرض ہے کہ جب مقتول کے اولیاء مطالبہ قصاص کریں تو خود کو سپرد کردے اور مقتول کے اولیاء پر واجب ہے کہ قصاص میں زیادتی نہ کریں ان کی زیادتی کئی طرح ممکن ہے' مثلاً قتل کرنے میں مُثلہ کریں' اور اگر مال پر صلح کرلیں تو مطالبہ میں صلح سے تجاوز کریں۔

(جامع احکام القرآن' از علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ' ج ۲' ص ۲۴۵۔ احکام القرآن از علامہ ابن العربی' ج ۱' ص ۲۶۔
تفسیر کبیر از علامہ فخر الدین ابن ضیاء الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ' ج ۵' ص ۵۲)

(۱۵) قصاص صرف اولی الامر (حاکم) لے گا' ہر کسی کو قصاص لینے کا اختیار نہیں۔

(جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ' ج ۲ ۲۵۲، ۲۴۶۔ تفسیر کبیر' ج ۲' ص ۵۲)

(۱۶) قصاص مساجد میں نہیں لیا جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے: " لاتُقَامُ الْحُدُوْدُفِی الْمَسَاجِد " حدوں کو مسجدوں میں نافذ نہ کرو۔

(رواہ الامام احمد و الترمذی و الحاکم عن ابن عباس' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۳۶۰)

(۱۷) قتل میں قصاص جاری کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مزید قتل ہونا بند ہوجائیں گے یا کم ہوجائیں گے' کیونکہ اگر قاتل کو یقین ہو کہ قتل کرنے کے عوض وہ بھی قتل کیا جائے گا تو وہ قتل سے رک جائے گا' (مقتول قتل ہونے سے بچ گیا' اور قصاص میں خود قاتل بھی قتل ہونے سے بچ گیا' یوں دو افراد کا قتل ہونے سے بچ جانا) گویا قصاص میں زندگی ہے' اسی مفہوم کو قرآن مجید نے نہایت بلیغ انداز میں بیان فرمایا:

وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆

اور قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اے عقلمندو کہ کہیں تم بچو۔ (سورۃ البقرۃ آیت' ۱۷۹)

فصاحت و بلاغت میں عرب کا کوئی کلام اس کے برابر نہیں۔

(تفسیر روح المعانی' ج ۲' ص ۵۱۔ تفسیرات احمدیہ' ص ۵۳ تفسیر کبیر' ج ۵' ص ۶۲۔ احکام القرآن از جصاص' ج ۱' ص ۱۵۹
تفسیر بیضاوی' ص ۱۲۶۔ تفسیر خازن' ج ۱' ص ۱۱۷۔ تفسیر مظہری' ج ۱' ص ۲۱۸۔ تفسیر ابن کثیر' ج ۱' ص ۲۱۱)

☆☆☆☆☆

باب (۱۷) :

وصیت

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

كُتِبَ عَلَيۡكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَكَ خَيۡرَا ۖ ۨالۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ۚ حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ ☆ فَمَنۡۢ بَدَّلَهٗ بَعۡدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثۡمُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يُبَدِّلُوۡنَهٗ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ☆ فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَيۡنَهُمۡ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ☆

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور، یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر، تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے اس کا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہے، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے، پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی، اس پر کچھ گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ آیات ۱۸۰......۱۸۲)

حل لغات :

"اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ" : **حَضَر** کا معنی ہے آجانا، موجود ہونا، مگر اس مقام پر قریب ہونا مراد ہے، کیونکہ جب موت آموجود ہو اس وقت فرض اٹھ جاتے ہیں، موت کی موجودگی میں تمام خطاب اور تکالیف ہٹ جاتے ہیں، اس لئے یہاں یہ توجیہ کی جائے گی کہ اسباب موت اور علامات موت آموجود ہوں، جیسے قصاص، سخت بیماری، بڑھاپا وغیرہ۔ **(احکام القرآن از علامہ ابن العربی، ج۱، ص۷۰۔ احکام القرآن از علامہ جصاص، ج۲، ص۲۵۸۔**
تفسیر مظھری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃ واسعۃ، ج۱، ص۲۱۸ مطبوعہ دھلی۔
تفسیر روح المعانی، ج۲، ص۵۲۔ تفسیر بیضاوی، ص۱۲۷۔ تفسیر خازن، ج۱، ص۱۱۸۔ تفسیر کبیر، ج۵، ص۶۴)

"خیراً": ہر وہ شئ جس میں ہر کوئی رغبت رکھتا ہو، مثلاً عقل، عدل، فضل، نفع دینے والی ہر شئ۔

خیر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **خیر مطلق**: وہ شئ جو ہر حال میں ہر کسی کے ہاں مرغوب ہو۔
مثلاً جنت کہ حضور اکرم ﷺ نے اسے خیر سے موصوف فرمایا۔

(۲) **خیر مقید**: ایسی شئ جو بعض کے لئے نافع ہو اور بعض کے لئے باعث نقصان، مثلاً مال، کہ راہ حق اور جائز مصرف میں خرچ کرنے والے کے لئے خیر ہے اور اسراف کرنے والے اور شیطانی کاموں میں خرچ کرنے والے کے لئے وہی مال وبال جان اور باعث ہلاکت ہے، قرآن مجید میں مال ان دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے، آیت مبارکہ **اِنْ تَرَکَ خَیْرًا** میں مال، خیر مطلق کے معنوں میں ہے۔
اور آیت مبارکہ......

اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ☆ نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ☆
کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے مال اور بیٹوں سے، یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں، بلکہ انہیں خبر نہیں **(سورہ مؤمنون آیات ۵۵،۵۶)**

...... میں مال کافروں کے حق میں محض وبال جان ہے۔ **(مفردات امام راغب، ص ۱۶۰)**

آیت مذکورہ میں **خَیْراً** کا اطلاق مطلق مال کے معنوں میں ہوا ہے، قلیل ہو یا کثیر۔
(تفسیر مظھری ازقاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۳۱۸. روح المعانی، ج ۲، ص ۵۲. تفسیر بیضاوی، ۱۲۷. تفسیر ابن کثیر ازعلامه حافظ عمادالدین اسمعیل بن کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۱۲. تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۸)

"اَلْوَصِیَّۃُ": لغت میں اس کا معنی ہے، کسی کام کا عہد لینا، کسی کام کا اشارہ کرنا، حکم دینا، مجازاً تاکیدی حکم کو بھی وصیت کہتے ہیں، جیسے **یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ** (اللہ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے)۔
(جامع احکام القرآن ازعلامه قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۹ مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان)

اصطلاح شرع میں وصیت کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے:

" اَلْوَصِیَّۃُ مَا اَوْجَبَھَا الْمُوْصِیْ فِیْ مَالِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ کما فی نتائج الافکار عن النهاية عن الايضاح "

وصیت کرنے والا اپنی موت کے بعد یا مرض الموت میں جو شئ ضروری ٹھہرائے وہ وصیت ہے، جیسا کہ الایضاح پھر نھایہ پھر نتائج الافکار میں ہے۔
(الشرعية البهية فی تحديد الوصية مصنفه امام احمد رضا خان محدث بريلوی، مشموله فتاوی رضويه كتاب الوصايا، ج ۱۲، ص ۱۴۵)

اس کی دوسری تعریف یوں ہے:

" اِیْجَابٌ بَعْدَ الْمَوْتِ كما فی الوقايه و النقايه" (فتاوی رضويه، ج ۱۲، ص ۱۴۵)

موت کے بعد کچھ واجب کرنے کو وصیت کہتے ہیں، جیسا کہ وقایہ اور نقایہ میں ہے۔

وصیت کے باب میں پانچ کلمات کا استعمال عام ہوتا ہے ان کا جاننا ضروری ہے:

(۱) **وصیت:** گذشتہ سطور میں اس کا بیان ہوا

(۲) **مُوْصِیْ:** وصیت کرنے والا

(۳) **مُوْصٰی لَہٗ:** جس کے لئے وصیت کی گئی

(۴) **مُوْصٰی بِہٖ:** جس شیٔ کی وصیت کی گئی

(۵) **وَصِیّ:** جس کو وصیت جاری کرنے کا حکم دیا گیا

"لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ": ماں باپ اور قریبی رشتہ دار۔

چونکہ عرب میں رواج تھا (ہمارے ہاں بھی بعض جگہ رواج ہے) کہ میت کے مال اور جائیداد پر اس کی اولاد اور بیوی (یا خاوند) قبضہ کر لیتے، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کو کچھ نہ دیتے، اس رسم کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ وصیت میں والدین اور دیگر قریبی رشتہ داروں کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔

"بِالْمَعْرُوْفِ": دستور شرع کے موافق۔

وصیت میں اللہ تعالی کی رضا جوئی مقصود ہو نہ کہ نمود و نمائش، جیسا کہ زمانہ جاہلیت کا رواج تھا کہ فقیر رشتہ داروں کو کم اور غنی رشتہ داروں کو زیادہ حصہ کی وصیت کرتے تھے، تم ایسا نہ کرو، بلکہ قریبی رشتہ داروں، حقیقی بھائیوں کو دور کر کے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں سے زیادہ حصہ دو۔

"حَقًّا": حق کسی شیٔ کے ثابت اور لازم کرنے کو کہتے ہیں، اس کا اطلاق فرض اور مستحب پر ہوتا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، ج ۱، ص ۷۲)

"فَمَنْ بَدَّلَہٗ": مَنْ سے مراد وصی، گواہ، کاتب، قاضی، حاکم اور سارے مسلمان ہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین رازی، ج ۵، ص ۷۰۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۳۔ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، ج ۱، ص ۱۶۹۔ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۲۱۔ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ج ۲، ص ۵۵)

تبدیل کا معنی ہے بدل دینا، متغیر کر دینا۔ (المفردات فی غریب القرآن از امام راغب اصفہانی، ص ۳۹)

تبدیل وصیت کی مختلف صورتیں ہیں:

(۱) میت وصیت کرنے لگے یا کر جائے تو گواہ، وصی، وارث، حاکم وصیت کو بدل دیں۔

(۲) کاتب غلط لکھ کر وصیت بدل دے،

(۳) گواہ غلط گواہی دے کر وصیت کو بدلنا چاہے،

(۴) حاکم رشوت لے کر وصیت کو غلط طور پر جاری کرنے کا حکم دے،

(۵) موصی لہ کسی کا حق کم یا زیادہ کر دے،

(۶) وارث یا موصی لہ مرنے والے کو غلط مشورہ دے کر وصیت بدلوا دے،

یہ تمام صورتیں وصیت کی تبدیلی کی ہیں، سب پر تبدیل وصیت کے احکام نافذ ہوتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، ج ۲، ص ۵۵۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۲)

"بعد ما سمعہ": سماع کا معنی ہے سننا، مگر یہاں مراد ہے جاننا، علم ہونا، خبر پہنچنا۔

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۷ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جسے وصیت کی صحیح خبر پہنچے اگر چہ وہ گواہ نہ ہو پھر بھی اس پر واجب ہے کہ صحیح وصیت جاری کرانے کی کوشش کرے، اگر ایسا نہیں کرے گا گناہگار ہوگا۔

"فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوصٍ": مَنْ سے مراد وہ شخص ہے جو وصیت کے وقت مرنے والے کے پاس ہو۔

"خَافَ": خوف سے مراد اس مقام پر اندیشہ کرنا اور جاننا ہے، بعض مفسرین کے نزدیک خوف اور ڈر مراد ہے۔

اگر وصیت کرنے والے کی وصیت کا علم اس کے مرنے کے بعد ہوا تو اس وقت خوف بمعنی علم ہے، اور اگر وصیت سے پہلے یا وصیت کے وقت معلوم ہوا کہ مرنے والا ناجائز وصیت کرے گا یا کر رہا ہے تو یہ اندیشہ ہوا۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین رازی، ج ۵، ص ۷۲-۷۳ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۲۱)

"جَنَفًا": مائل ہو جانا، یہاں مراد ہے غلطی سے برا کام کر بیٹھنا۔

(مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۱۰۱، تفسیر کبیر، ج ۵، ۷۳، تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۲۲۱)

"اِثْمًا": وہ گناہ جو جان بوجھ کر کیا جائے۔

(تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۷۳، تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۲۱، تفسیر مدارک، ج ۱، ص ۱۱۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کو بوقت وصیت اندیشہ ہو کہ مرنے والا (قریب المرگ) خطا سے یا جان بوجھ کر خلاف شرع وصیت کر دے گا، یا جس شخص کو بعد موت میت کی غلط وصیت کا علم ہو۔

"فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ": **اَصْلَحَ** کا معنی ہے صلح کرادے اس کا فاعل **مَنْ** ہے جس کا بیان اوپر گزرا، **هُمْ** کا مرجع وہ لوگ ہیں جن کے لئے وصیت ہوئی۔

یعنی وہ حاکم، یا گواہ، یا وصی وارثوں میں صلح کرادے بایں طور جس کو محروم کر دیا گیا ہوا سے دلوادے، یا جس کے لئے حق سے زیادہ وصیت کی گئی اسے مطابق حق شرع لینے پر راضی کر دے، یا مرنے والے سے مطابق حق وصیت بدلوادے۔

اگر چہ ان سب صورتوں میں بظاہر وصیت کی تبدیلی ہے مگر در حقیقت اصلاح ہے جو مطلوب شرع ہے لہٰذا ایسا کرنے والے پر گناہ نہیں، اسی کو رب تعالیٰ نے **" فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ "** سے بیان فرمادیا۔

حضور سید عالم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو تہائی سے زیادہ وصیت کرنے سے منع فرمادیا تھا، انہوں نے ابتداء تمام مال کی وصیت کرنے کا ارادہ فرمایا تھا، حضور نے قبول نہ فرمایا، پھر نصف مال کی وصیت کا ارادہ فرمایا، آپ نے اسے بھی جائز قرار نہ دیا، جب انہوں نے تہائی مال کی وصیت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے فرمایا:

" اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ "

ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے، اپنے بچوں کو خوش حال چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ در بدر لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

(رواہ البخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ واحمد عن ابن عباس، جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۴۵
کنز العمال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۱۶، ح ۲۱۶۱ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان
عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابو حنیفہ از امام سید مرتضی زبیدی، ج ۲، ص ۱۵۶
جامع المسانید از امام ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ)، ج ۲، ص ۲۳۴)

اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے خود حق سے بڑھ وصیت کرنے والوں کو وصیت سے روک دیا، یہ تبدیلی در حقیقت اصلاح ہے، جو مطلوب شرع ہے۔

(تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۲۲ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر کثیر شافعی، ج ۱، ص ۲۱۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) وصیت کرنا جائز ہے اس کا جواز قرآن مجید، سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اگر چہ قیاس اس کے جواز کورد کرتا ہے، کیونکہ وصیت کا تعلق موت کے بعد اپنے مال میں تصرف سے ہے، حالانکہ موت تو ملک کو زائل کر دیتی ہے، پس بعد موت اپنے مال میں، جس کا ملک موت سے ختم ہو چکا ہے، کس طرح تصرف کرسکتا ہے؟ یہ قیاس کا تقاضا ہے، مگر...... قرآن مجید میں متعدد مقامات پر وصیت کے جواز کا ذکر ہے۔ مثلاً

(ا) ارشاد ربانی ہے:

یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ☆

(سورۃ النسآء، آیت ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

(ب) نیز ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ☆

(سورۃ المائدۃ، آیت ۱۰۶)

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں سے کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگر چہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گناہ گاروں میں ہیں۔

......ان آیات مقدسہ سے وصیت کی مشروعیت اور جواز ثابت ہوتا ہے۔

متعدد احادیث طیبہ سے وصیت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(ا) حضرت سعد بن ابی وقاص کی حدیث گذری کہ "اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ"

(ب) "اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تَصَدَّقَ عَلَیْکُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِکُمْ فِیْ اٰخِرِ اَعْمَارِکُمْ زِیَادَۃً عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَضَعُوْہُ حَیْثُ شِئْتُمْ"

بیشک اللہ تعالی نے تمہارے آخری عمر کے حصہ میں تمہارے مال کا ایک تہائی تم پر صدقہ کر دیا ہے تا کہ تم اپنے اعمال کو زیادہ کر سکو، سو اس تہائی کو جہاں چاہو خرچ کرو۔

(رواہ ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ و الطبرانی عن الدرداء، بحوالہ کنز العمال، ۱۶، ح ۲۱۵ ۔ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۵)

وصیت کے جواز اور مشروعیت پر امت کا ایسا اجماع ہے کہ دور اول سے لے کر آج تک تمام علماء بغیر کسی اختلاف کے اس پر متفق ہیں۔

(بدائع الصنائع، ج ۷، ص ۲۸۷ ۔ ھدایہ مع ترجمہ فارسی، ج ۴، ص ۳۵۸)

(۲) موت زوال ملک کا باعث ہے، مرنے کے بعد انسان اپنی جائیداد کا مالک نہیں رہتا، تاہم موت کے بعد جس قدر مال کی اسے حاجت ہوتی ہے اتنے حصہ مال کا وہ مالک رہتا ہے، مثلاً کفن، دفن، اور قرض وغیرہ کی مقدار میں صرف ہونے والے مال کا وہ مالک رہتا ہے، ان امور میں اس کا مال، اگر ہو، تو صرف ہوگا۔ قرض کی وصیت بہرصورت نافذ ہوگی۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج ۷، ص ۴۸۸)

(۳) جس کے ذمے قرض یا امانت ہو یا اس کے ذمے فرائض اور واجبات کی ادائیگی ہو، جیسے حج، زکوۃ، کفارات، اسے وصیت کرنا واجب ہے۔

(جامع لأحکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۵۹ ۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۴ ۔ بدائع الصنائع، ج ۷، ۴۸۸)

(۴) تیسرے حصے مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں، اسی طرح وارثوں میں سے بعض کے لئے وصیت جائز نہیں، البتہ اگر اس کو وارث جائز رکھیں تو جائز ہوگی۔

متعدد احادیث طیبہ میں اس کی صراحت ہے، مثلاً......

" لَاتَجُوْزُ الْوَصِیَّۃُ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ الْوَرَثَۃُ "

(رواہ الدارقطنی و البیھقی عن ابن عباس، بحوالہ کنز العمال، ج ۱۶، ح ۲۱۵)

" لَاوَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ تُجِیْزَ الْوَرَثَۃُ "

(رواہ الطبرانی، بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۵۰۰ ۔ کنز العمال، ج ۱۶، ح ۲۱۷)

دونوں احادیث کا مفہوم یہی ہے کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہاں اگر بقیہ وارث اسے جائز رکھیں تو جائز ہوگی۔

(احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۱۶۶، ۱۶۸ ۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۲ ۔ تفسیر مظھری، ج ۱، ص ۳۲۰ ۔ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۶ ۔ تفسیر ات احمدیہ، ۵۶ ۔ تفسیر قرطبی، ج ۲، ص ۲۶۱ ۔ عقود الجواھر المنیفہ، ج ۲، ص ۱۵۶)

(۵) وصیت جب کہ ثلث کل متروکہ موصی بعد ادائے دین سے زائد نہ ہو، تو واجب النفاذ ہے، وارث بھی اسے بند نہیں کر سکتے

(فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان قادری، ج ۱۲، ص ۱۲۴ کتاب الوصایا)

(۶) وصیت نافذہ شرعیہ اگرچہ فی نفسہ واجب نہ ہو، اسے اپنے حد نفاذ تک کہ ثلث مال بعد ادائے دین سے محدود ہے، واجب التسلیم ہے، ورثا اگر روکیں یا رد کریں تو گنا ہگار ہوں گے' (فتاوی رضویه، ازمفتی احمدرضاخان قادری، ج ۱۲، ص ۱۴۵)

(۷) قرآن مجید نے ورثہ کا حق وصیت سے مؤخر رکھا ہے:

یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ۚ فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۚ وَ اِنۡ کَانَتۡ وَاحِدَۃً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَ لِاَبَوَیۡهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنۡ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَهٗۤ اِخۡوَۃٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡ بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَیُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَکُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ☆ (سورۃ النسآء' آیت ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ انمیں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

اسی آیت سے یہ مسئلہ شرعیہ ثابت ہے۔ (فتاوی رضویه ازامام احمدرضاخان قادری بریلوی، ج ۱۲، ص ۱۴۵)

(۸) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے وصیت کی فرضیت منسوخ ہے، اب ان کے لئے وصیت کرنا فرض نہیں، ناسخ آیت میراث ہے:

یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ۚ فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۚ وَ اِنۡ کَانَتۡ وَاحِدَۃً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَ لِاَبَوَیۡهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنۡ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَهٗۤ اِخۡوَۃٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡ بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَیُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَکُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ☆ (سورۃ النسآء' آیت ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ انمیں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

بعض مفسرین نے فرمایا اس حکم کا ناسخ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اِنّ اللہَ تعالٰی قَدْ اَعطٰی کُلَّ ذِی حَقٍ حقہ فَلاوَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ''

بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق بیان فرما دیا ہے، تو اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(رواہ ابن ماجہ عن انس بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۹ عقود الجواهر المنیفہ، ج ۲، ص ۱۵۸)

ایک حدیث یوں ہے:

''اِنّ اللہ قَدْقَسَّم لِکُلِّ اِنْسانٍ نَصِیبَہٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ فَلَاتَجُوْزُ لِوارِثٍ وَصِیَّۃٌ''

بے شک اللہ تعالیٰ نے وراثت سے ہر انسان کا حصہ مقرر فرما دیا ہے تو اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں

(رواہ احمد وعبد ابن حمید والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عمرو بن خارجہ، بحوالہ تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۳
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۲۱۹ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۷
تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل، ج ۱، ص ۲۱۱ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۸)

(۹) وارثوں کی رضا مندی کے بغیر کسی وارث کے لئے وصیت ناجائز ہونے پر اجماع امت قائم ہے، اس اجماع کی دلیل احادیث طیبہ میں موجود ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ج ۱، ص ۲۱۹)

(۱۰) غیر وارث کے لئے بھی وصیت باتفاق ائمہ اربعہ و جمہور علماء واجب نہیں، صرف جائز ہے۔

(تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی، ج ۱، ص ۲۱۹)

(۱۱) متواتر کے علاوہ حدیث مشہور سے کتاب اللہ کا نسخ جائز ہے، حدیث **لَاوَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ** کو امت کے ائمہ اور علمائے تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد والوں نے بلا اختلاف قبول کیا ہے، اس لئے یہ آیت میراث کی ناسخ ہو سکتی ہے

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ج ۲، ص ۵۳)

(۱۲) نسخ سے مراد یہ ہے کہ منسوخ کا حکم جس وقت کے لئے تھا ناسخ نے اس متعین مدت اور حکم کی حد کو بیان کر دیا ہے، یہ بیان کتاب اللہ سے بھی ثابت ہو سکتا ہے اور حدیث متواتر اور مشہور سے بھی ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ سنت کا منجانب اللہ ہونا معلوم اور یقینی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ☆ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ☆ (سورۃ النجم آیت ۳، ۴)

اور کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اس کی مفصل بحث شرح منظومہ جمع الجوامع میں امام جلال الدین سیوطی نے کی ہے، وصیت کی آیت بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی، ج ۲، ص ۵۲، ۵۳)

(۱۳) قرآن مجید کی تفسیر، احادیث طیبہ کی تشریح اور ان سے احکام کے استنباط کے لئے بالخصوص اور وعظ و تذکیر وغیرہ دیگر علوم میں ناسخ منسوخ کا علم لازمی اور ضروری ہے، اس کے بغیر تفسیر، فقہ اور وعظ و تذکیر جائز نہیں، سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو محض اس لئے مسجد میں وعظ و تذکیر سے روک دیا اور اسے مسجد سے نکال دیا کہ وہ ناسخ و منسوخ کا علم نہیں رکھتا تھا، بلکہ فرمایا یہ شخص خود ہلاک ہے اور لوگوں کو ہلاک کرتا ہے، ایسا ہی حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۶۲ اتقان، ج ۲، ص ۵۲)

(۱۴) نسخ احکام میں بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک حکمت احکام میں آسانی پیدا کرنا ہے، یہودیوں اور روافض نے نسخ کا انکار کیا ہے ان کے نزدیک نسخ سے بداء لازم آتا ہے، بداء یہ ہے کہ اولاً ایک رائے قائم ہو پھر اسی بارے میں دوسری رائے قائم ہو جائے۔ یعنی متلون المزاجی، حالانکہ بداء اور نسخ میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اللہ تعالیٰ بداء سے پاک ہے۔ (الاتقان، ج ۲، ص ۵۳۔ الجامع لاحکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۶۳)

(۱۵) وصیت کی حفاظت اور اس کا قائم رکھنا، جاری کرنا متقین کے شعار سے ہے۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۵)

(۱۶) مدیون نے اگر قرضہ کی ادائیگی کی وصیت کر دی تو وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، قرضہ اس کے ذمہ سے ساقط ہو کر وصی کے ذمہ پر ہو گیا۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۵ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲، ص ۲۶۹۔ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۷۳۔ ابن کثیر از حافظ عمادالدین، ج ۱، ۲۱۲)

(۱۷) تنگ دست مقروض، جو قرض کی ادائیگی کا پختہ ارادہ رکھتا ہو، مر جائے تو اس پر قبر کا عذاب نہ ہوگا، اس کے قرض خواہ کو رب کریم اپنے خزانوں سے عطا فرما کر راضی کر دے گا۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۵)

(۱۸) جائز وصیت کو تبدیل کرنا گناہ ہے، بدلنے والا گناہگار ہوگا، بدلنے والا خواہ کوئی ہو، وصی، شاہد، حاکم وغیرہ ہر ایک کا یہی حکم ہے۔ (انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۷)

(۱۹) اگر عالم، حاکم، وصی، شاہد وغیرہ معلوم کریں کہ موصی وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا تو اسے سمجھا بجھا کر وصیت کو درست کرا دیں تو گناہگار نہیں ہوں گے، یہ تبدیلِ حق نہیں بلکہ باطل کو تبدیل کر کے حق کو ثابت کرنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۳ تفسیر بیضاوی، ص ۱۲۷)

(۲۰) غیر وارث کے لئے وصیت مستحب ہے۔ (تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۸)

(۲۱) ظن غالب قائم مقام علم کے ہے، آیت مبارکہ **فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ**..... الخ اس کی دلیل ہے۔ (تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل، ج ۱، ص ۱۱۸)

(۲۲) وصیت کرنے والے کے پاس اگر حرام کا کمایا ہوا مال ہو مثلاً رشوت، غصب، خیانت، تجارت میں بددیانتی وغیرہ، تو اس مال میں وصیت جاری نہ ہوگی، بلکہ اس مال کا اصل مالکوں تک پہنچانا فرض ہے۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲، ص ۵۲)

(۲۳) مال کے تیسرے حصے میں وصیت کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے جائز رکھا ہے کہ مرنے والے پر وارثوں کا کوئی احسان ومنت نہ ہو، وصیت کرنے والا جو تیسرا حصہ مال کی وصیت کر رہا ہے یہ اس کا حق ہے، اس میں وارثوں پر نہ زیادتی ہے نہ وارثوں کا اس پر احسان ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ تَصَدَّقَ عَلَیْکُمْ بِثُلُثِ اَمْوَالِکُمْ عِنْدَ وَفَاتِکُمْ زِیَادَۃً لَّکُمْ فِیْ حَسَنَاتِکُمْ لِیَجْعَلَھَا لَکُمْ زَکَاۃً"

(رواہ الدار قطنی ونحوہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن معاذ وعن ابی الدرداء، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۵۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۱۶، ح ۴۶۰۶۴)

بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری وفات کے وقت تمہارے مال کا تیسرا حصہ تمہیں عطا کر دیا ہے، یہ اس لئے کہ تمہارے اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں اور اس کو تمہارے مال کی زکوۃ بنا دیا ہے تاکہ تمہارا مال پاک ہو جائے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۱)

(۲۴) قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ کر اجنبی اور اغنیا کے لئے بغرض نمود ونمائش وصیت کرنا منع ہے۔
(تفسیرات احمدیہ، ص ۵۴)

(۲۵) اجانب کی نسبت اقارب کے لئے وصیت کرنا اولیٰ ہے، اس کے باوجود اگر اجانب کے لئے وصیت کرے گا تو نافذ ہوگی۔
(جامع لاحکام القرآن ازقرطبی، ج ۲، ص ۲۶۴، تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۲۲۰)

(۲۶) نابالغ کی وصیت نافذ نہ ہوگی، عاقل بالغ غیر مجوز کی وصیت نافذ ہوگی۔ (جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۶۴)

(۲۷) ایسی شیٔ کی وصیت کی جو نا جائز ہے مثلاً شراب، سور وغیرہ تو اس کا بدلنا ضروری ہے، کہ وصیت کی اصلاح فرض کفایہ ہے
(جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۷۰، احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۴۳)

(۲۸) صحت اور حیات کی حالت میں صدقہ دینا موت کے وقت صدقہ دینے سے افضل ہے۔
حدیث شریف میں ہے:
"لَانْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِاَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ"
صحت کی حالت میں ایک درہم صدقہ کرنا مرض موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔
(رواہ ابو داؤد و ابن حبان عن ابی سعید، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۵۔ کنز العمال، ج ۱۶، ح ۴۶۰۸۴)

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہوا:
" انَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ: قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَاْمَلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَاتُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ كَذَا"

حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے، فرمایا، کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو، اپنے مال کا خواہش مند ہو، اپنی تونگری کی فکر میں ہو محتاجی سے ڈرتا ہو، صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کر، یہاں تک کہ جب تیری سانس آخری لمحوں پر ہو تو کہے کہ میرے مال سے فلاں کو اتنا دے دو، فلاں کو اتنا دے دو، حالانکہ اس وقت تو تیرا مال وارثوں کا ہے۔
(رواہ مسلم والائمۃ بحوالہ احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱ ص ۱ صحیح بخاری مسلم احمد ابو داؤد نسائی بحوالہ کنز العمال فی سنن اقوال والافعال ج ۱۶ ح ۱۶۲۵۱)

(۲۹) ایسی وصیت کرنا جس سے حق دار کو اپنا حق نہ ملے وہ محروم ہو جائے، کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے، وصیت کرتے وقت شرعی احکام کی پاسداری لازمی ہے ورنہ خسارے کا سودا ہے۔
اسی لئے حدیث میں ارشاد ہوا:
اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ اَوِالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِى الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ
(رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۳۵۔ کنز العمال)
بیشک مرد یا عورت (اگر) ساٹھ برس بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام کریں جب انہیں موت حاضر ہو اور وہ وصیت میں کسی کو ضرر پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔
(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۱۳۔ جامع احکام القرآن از علامہ قرطبی، ج ۲، ص ۲۷۱۔ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۱۱۹)

(۳۰) حقیقی تقویٰ اسے حاصل ہوگا جو عبادات کے ساتھ معاملات میں بھی معیار شرع پر اترے، آیت کے حصہ **حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ** سے بخوبی واضح ہے۔

(۳۱) اگر اپنی حلال کمائی سے جمع شدہ مال سے حقوق شرعیہ ادا کرتا ہے تو وہ مال اس آدمی کے لئے خیر و برکت ہے، مال کا جمع ہونا تقویٰ کے منافی نہیں، بے شمار اولیائے کاملین کے پاس کثیر دولت تھی اور وہ تجارت کرتے تھے، مال تھوڑا ہو یا بہت، اس کی کوئی تمیز نہیں۔

قرآن مجید نے تھوڑی شئی کو بھی خیر فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ☆ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا اسے دیکھے گا۔ (سورۃ الزلزال آیت ۷)

دوسری آیت میں یوں ہے:

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ☆ (سورہ قصص، آیت ۲۴)

تو موسی نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا، جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔

ان دونوں آیتوں میں تھوڑی شئی کو بھی خیر فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر کبیر، ج۵، ص ۶۴)

(۳۲) وصیت قابل میراث مال میں ہی جاری ہوسکتی ہے، حرام جمع کئے ہوئے مال میں وصیت جاری نہیں ہوسکتی، مقروض اپنے مال میں وصیت نہیں کرسکتا (سوائے ادائیگی قرضہ کے) اسی طرح انبیاء کا مال چونکہ قابل میراث نہیں کہ وہ زندہ ہوتے ہیں اور زندہ کے مال میں وصیت جاری نہیں ہوتی، اس لئے ان کے مال قابل وصیت نہیں، روافض سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کا وصی بتاتے ہیں یہ غلط ہے، یہ مسئلہ آیت کے لفظ **خَيْر** سے ماخوذ ہے۔

(۳۳) وصیت چونکہ بڑی اہم شئی ہے اس میں تبدیلی سخت گناہ ہے، حضور علیہ الصلوۃ السلام نے ہر مسلمان کو تقویٰ کی وصیت فرمائی ہے، بے نماز اور فرائض شرعیہ سے غافل لوگوں کو اللہ تعالی کے خوف سے ڈرنا چاہیئے۔

(۳۴) وصیت بدلنا یا بدلوانا جرم ہے، لہٰذا اگر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت کی وصیت کی ہوتی تو وہ یا دیگر صحابہ کرام کیوں خاموش رہتے؟

یہ مسئلہ " **فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ** " سے ماخوذ ہے۔

(۳۵) مالی امور کے علاوہ دیگر امور خیر میں وصیت کرنا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت اور ائمہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کا طریقہ ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت فرمائی:

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۳۲)

اسی طرح امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے وصیت فرمائی کہ میرے عقیدے اور نصیحت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، "وصایا شریف")

باب(۱۸):

روزہ اور اس کے احکام

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیات ۱۸۳، ۱۸۴)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے، گنتی کے دن ہیں، تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزے رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

حل لغات:

"اَلصِّيَامُ": **صَوْمٌ** کی جمع ہے، لغت میں **صَوْمٌ** کا معنی ہے، رکنا، یہ رکنا عام ہے خواہ کھانے پینے سے ہو یا کلام کرنے سے ہو یا چلنے پھرنے سے ہو۔ ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل نہ ہونا، کہا جاتا ہے:

صَامَ الرَّجُلُ: آدمی کلام کرنے سے رکا رہا، خاموش رہا۔

فَرَسٌ صَائِمٌ: بے حرکت کھڑا ہونے والا گھوڑا، یا گھاس کھانا ترک کر دینے والا گھوڑا۔

صَامَتِ الرِّيْحُ: ہوا رک گئی۔

صَامَتِ الشَّمْسُ: سورج دوپہر کو آسمان پر (تصوراتی طور پر) رک گیا۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۳

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۵

بعض اہل لغت نے بتایا کہ جس شئ کی طرف طبیعت میلان کرے اس سے رکنا صوم ہے۔

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به تفسیر بیضاوی
از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸)

اصطلاح شرع میں صوم سے مراد طلوع فجر ثانی (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، اس کے ملحقات اور عمل زوجیت سے نیت قربت یا ادائے فرض کے ساتھ قصداً رکا رہنا ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴.
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۴.
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۳.

"کَمَا": کاف حرف تشبیہ ہے، یعنی جیسا روزہ پہلی امتوں پر فرض رہا اسی طرح روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے، یہ تشبیہ مجرد فرضیت روزہ میں ہے، قدر، وصف اور زمان میں تشبیہ مراد نہیں، کیونکہ پہلی امتوں پر ہماری طرح رمضان کے روزے فرض نہ تھے، ان کے روزوں کی تعداد (قدر)، روزوں کی کیفیت (وصف) اور روزوں کا زمانہ مختلف رہا، ان پر دیگر ایام مثلاً ایام بیض (تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں چاند) یا عاشورہ کا روزہ فرض تھا، اسی طرح ان میں سے بعض کے روزے عدم تکلم (صوم مریم) اور عدم اکل من العشاء (عشاء کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا) سے مقید تھے، یہاں تشبیہ ذات روزہ کی ذات روزہ سے ہے، نہ حق اصل میں تشبیہ ہے نہ کم یا کیف میں، اس کی مثالیں قرآن و حدیث میں بکثرت ہیں، مثلاً:......

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ ☆

(سورہ بقرہ، آیت ۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

یہاں تشبیہ نفس ذکر میں ہے، وصف، قدر، کیف اور کم میں تشبیہ مراد نہیں۔

نیز ارشاد رب قدیر ہے:

(۲) اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ☆

عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

(سورہ آل عمران، آیت ۵۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اس کے باوجود ایک وجہ قدر مشترک کے ان میں تشبیہ بیان کی گئی۔

(۳) "اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ"

(جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسا کہ چودہویں رات کے چاند کو۔

(رواہ البخاری و مسلم و الامام احمد و الترمذی و النسائی و ابو داؤد و ابن ماجه عن جریر
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴.
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۱۴، ح ۳۹۲۰۷.
تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۶)

رب تعالیٰ کی بلا کیف رؤیت اور قمر کی رؤیت میں صرف معمولی سی بات پر تشبیہ دی گئی ہے، ورنہ وہ ذات تو بے مثل ہے

(۴) ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''

درود شریف میں حضرت ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ السلام کو حضور مصطفیٰ اور آپ کی آل صلی اللہ علیہ علیہم وسلم کے درودوں کو صرف کمالِ نبوت میں اشتراک کے باعث تشبیہ دی گئی ہے، ورنہ حضور سید الانبیاء امام المرسلین ﷺ کی ذات انبیاء بلکہ جمیع مخلوق میں بے مثل ہے۔

تفسیرات: از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۷
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ قرطبی احمد مالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۵
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴
احکام القرآن از علامہ ابوبکر عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۴۳
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۶
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۲۳

''**لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ**'': امید ہے کہ تم پرہیزگار بن جاؤ گے، شائد تم تقویٰ اختیار کرو۔

لَعَلَّ: توقع اور خوف کا معنیٰ دیتا ہے۔

امام راغب اصفہانی نے بعض مفسرین سے نقل کیا کہ......

''**لَعَلَّ** جب ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے ہو وجوب کے معنی ہوتے ہیں''۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۴۵۱)

تَتَّقُوْنَ: تقویٰ کا معنی ہے بچنا، پرہیزگاری اختیار کرنا،

یعنی اے مسلمانو! تم روزہ رکھو تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور گناہ سے محفوظ رہو، کیونکہ روزہ سے شہوات نفسانیہ ٹوٹ جاتی ہیں اور جب شہوات ٹوٹ جائیں گی گناہ پر آمادگی نہ رہے گی، نتیجۃً پرہیزگاری آجائے گی،

اس سلسلہ میں حضور اکرم نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:

''یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ''

اے جوانوں کے گروہ! جو تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو پست کر دیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو حرام سے محفوظ بنا دیتا ہے اور جس میں نکاح کا مقدور نہ ہو اس کو روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ (یہ شہوت کو) توڑ دیتے ہیں، گناہ کی بنیاد پیٹ اور شرمگاہ کی شہوات ہیں جب یہ ٹوٹ جائیں گی تقویٰ کی بہار آجائے گی اور آثار متقین پیدا ہوں گے۔

(رواہ البخاری ومسلم والامام احمد عن ابن مسعود،
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۱۶، ح ۴۴۴۰۸)

''تقویٰ'' کا معنی بچنا بھی کیا گیا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ جب تم کھانے پینے اور نفس کی خواہشات سے روزہ رکھ کر رکے رہے اور تم نے یہ مشقت برداشت کرلی تو تمہارے لئے گناہوں سے بچنا آسان ہوگیا، گناہ سے بچ کر تم اللہ کے عذاب سے بچ جاؤ گے۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۲۳، ۳۲۴

تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۷

تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۳

''**اَيَّاماً مَّعْدُوْدٰت**'': گنتی کے چند دن۔

ان گنتی کے دنوں سے مراد رمضان کے مہینے کے دن ہیں، تیس یا انتیس، اس صورت میں یہ آیت محکم ہے، اس سے مراد یوم عاشورا یا ایام بیض کے روزے بھی ہیں، پہلی قوموں پر یہی روزے فرض تھے، اس صورت میں آیت کا یہ حصہ منسوخ ہوگیا اور اس کا ناسخ ''**فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ**'' ہے یعنی عاشورہ یا ایام بیض کے روزوں کی فرضیت منسوخ ہوکر رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ قرطبی احمد مالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۵

احکام القرآن از علامہ ابوبکر عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۴

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۲۴

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۷۔

بعض مفسرین نے بیان کیا کہ نصاریٰ پر رمضان کے روزے فرض تھے، رمضان کبھی سردی اور کبھی گرمی کے موسم میں آتا تھا، گرمی کے روزے ان پر بہت بھاری تھے، انہوں نے تبدیل کرکے روزوں کو موسم بہار میں قرار دے لیا، اور اس تبدیلی کے عوض بیس روزوں کو اور بڑھا دیا۔

بعض نے کہا کہ ان میں ایک بادشاہ بیمار ہوگیا اس نے منت مانی اگر میں شفا پا گیا تو دس روزے ان پر بڑھا دوں گا، شفا کے بعد دس روزوں کا اضافہ کردیا، اسی طرح اس کے بعد آنے والوں نے بھی اضافہ کردیا۔

بعض مفسرین نے یہ بھی فرمایا کہ رمضان شروع سے پہلے ایک دن اور ختم ہونے کے بعد ایک دن کا اضافہ کرتے رہے، یہ اپنے طور پر بطور احتیاط کے ایسا کرتے رہے، ہر سال ایسا ہوتا رہا ہے اس طرح رمضان کے تیس روزے بڑھ کر پچاس ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے ان سب کو منسوخ فرما کر صرف رمضان کے روزے باقی رکھے۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۸

تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۵

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ قرطبی احمد مالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۴

"فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ" : سو جو تم میں بیمار ہو یا سفر پر ہو۔

بیمار اور مسافر کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے، افطار کئے ہوئے دنوں کی قضا فرض ہے، بیمار، جسے روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے، سے مراد ایسا شخص ہے جو روزہ رکھے تو بیماری بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو، یا روزے سے بیماری لمبی ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو، یا فی الحال تو بیمار نہیں مگر تجربہ یا مسلمان طبیب حاذق بتائے کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا۔

علٰی سفر: سفر پر ہو۔

"سفر" کا لغوی معنی ہے کھلنا، ایک حال سے دوسرے حال تک نکلنا، پردہ ہٹانا، عورت کے چہرے سے پردہ ہٹ جانے کو "**اِسْفَار**" کہتے ہیں۔ جھاڑو کو "**مِسْفَرٌ**" کہتے ہیں کیونکہ اس سے زمین سے گرد وغبار ہٹایا جاتا ہے۔ صبح کی سفیدی کو اسفار اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے اندھیراہٹ کر اجالا ہو جاتا ہے۔

اسی معنی کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"اَسْفِرُوْابِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ" فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھو اس میں بڑا اجر ہے۔

(رواه الترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحه عن رافع

بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۶۷.

رواه ابو یعلی موصلی، بحواله کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ص ۳۸۸.

بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۷، ح ۱۹۲۷۴.

اخرجه اصحاب السنن الاربعة وقال الترمذی حسن

بحواله عقود الجواهر المنیفه فی ادلة مذهب الامام ابی حنیفه از امام سید مرتضٰی زبیدی، ص ۵۲)

کتاب کو "**سِفْرٌ**" اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے مضامین اور معانی کھلتے ہیں۔ ایلچی کو "سفیر" کہتے ہیں۔

کراماً کاتبین فرشتوں کو کہا گیا:

بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ☆ كِرَامٍ بَرَرَةٍ☆ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے نکوئی والے۔

(سوره عبس، آیت ۱۵، ۱۶)

ان سب الفاظ میں کھلنا، واضح ہونا اور کشف کا معنی پایا گیا ہے۔

اصطلاح لغت میں ایک مقام سے نکلنا اور مسافت طے کرنا سفر کہلاتا ہے۔

المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۳۳.

احکام القرآن از علامه ابوبکر عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۷.

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴.

"سفر شرعی"، جس کے ساتھ احکام شرع متعلق ہیں تین دن کی مسافت چلنا ہے۔

روزہ افطار کرنے کے عذروں کے بیان میں آیت میں مرض اور سفر شرعی بڑے بلیغ انداز میں بیان ہوئے، چونکہ مرض پر بندہ کا اختیار نہیں اس لئے اسے **مَرِیْضًا** کہا جب کہ سفر کے بارے میں انسان کو اختیار ہے اس لئے اس کو **عَلٰی سَفَرٍ** کے کلمہ سے بیان فرمایا کہ یہ فعل اختیاری ہے اجباری نہیں، یاد رہے کلمہ **عَلٰی** میں استعلا، اختیار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ منشاء الٰہی یہی ہے کہ جب تم بیمار ہو جاؤ یا سفر اختیار کرو تو تمہارے لئے افطار میں اجازت ہے۔

تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸.

تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۳،

تفسیرات احمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۵۹

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲۰.

"**فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ**": **عَدَّ یَعُدُّ** کا مصدر **عِدَّۃ** ہے جس کا معنی شمار کرنا۔

اس مقام پر **عِدَّۃ** مصدری معنوں میں ہے یا مفعول ہے۔

اَیَّامِ اُخَرَ: سے مراد بیمار کے لئے تندرست ہو جانے کا زمانہ اور مسافر کے لئے وطن آ جانے یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت سے ٹھہرنے کا زمانہ، یعنی بیماری یا سفر کے علاوہ دوسرے دنوں میں اتنے ہی گئے ہوئے روزوں کی قضا ضروری ہے، یا ان پر اس زمانہ کی شمار دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرنا فرض ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

مرض یا سفر کے دنوں کے روزے بالکل ساقط نہیں ہوئے بلکہ ان دنوں کے روزوں کو مرض یا سفر کی وجہ سے مؤخر کر دیا گیا ہے۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۱
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

"**وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ**": **اَطَاقَ يُطِيْقُ، طوق** سے باب افعال ہے، طوق سے مراد گلے کا ہار، طاقت۔

باب افعال بعض اوقات سلب معنی کا فائدہ بھی دیتا ہے، یعنی جو لوگ طاقت نہیں رکھتے۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت میں حرف **لَا** پوشیدہ ہے، یعنی جو لوگ طاقت نہیں رکھتے۔

تفسیر جلالین ازحافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی 'معہ صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی ج ۱، ص ۸۳
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹، ۶۰

اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ **اَنْ تَضِلُّوْا** ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ☆

اے محبوب! تم سے فتوے پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دونوں بہنیں ہوں تو ترکہ میں دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔

(سورہ نساء، آیت ۱۷۶)

آیت مذکورہ **اَنْ تَضِلُّوْا** میں حرف **لَا** پوشیدہ ہے۔

بعض مفسرین نے یہ بھی معنی بیان فرمائے ہیں کہ جو لوگ جوانی میں روزہ کی طاقت رکھتے تھے مگر بڑھاپے کی وجہ سے ان کے لئے روزہ رکھنا متعذر رہے۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۰

ان صورتوں میں آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی، نسخ کے قول سے محکم کا قول زیادہ مناسب ہے، اس آیت کے مصداق وہ لوگ ہیں جن میں اب بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہ ہو، جیسے بہت ضعیف، بوڑھا، یا مریضِ موت، آیت کے مفہوم کے پیشِ نظر یہ امر دلالت اجماع سے ثابت ہے۔

اصطلاح میں ایسے شخص کو "شیخ فانی" کہا جاتا ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۲

مفسرین اور ائمہ فقہاء نے حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی اسی زمرے میں شمار کیا ہے، جب کہ روزے کی مشقت سے بچے یا حاملہ کو تکلیف پہنچنے کا ظن غالب ہو۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۰
تفسیر کبیر از امام فخر الدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۷،

"**فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ**" : **فِدْيَة**: **فِدًى یا فِدَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے، مال وغیرہ دے کر جان چھڑانا، قربان ہونا، جرمانہ، لازم بدلہ۔

اصطلاح شرع میں فدیہ سے مراد عبادت کی ادائیگی میں جو نقصان واقع ہوا اس کو مال وغیرہ ادا کر کے پورا کرنا ہے، ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا فدیہ ہے، تفصیل آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۸۴
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، ج ۱، ص ۲۳۰

"**فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا**" : **تَطَوَّع**: **طَوْع** سے بنا ہے جس کے لفظی معنی ہیں: شوق، خوشی، تبرع کرنا، فرماں برداری کرنا، زیادہ کرنا۔

عرف شرع میں اس سے مراد غیر لازم عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینا ہے، نفلی عبادت کو **تَطَوُّع** اس لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اسے بخوشی کرتا ہے نہ کہ شرعی مجبوری سے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۱۰

خَيْرًا سے مراد بھلائی نیکی ہے، یہاں زیادتی فدیہ مراد ہے۔

مفہوم آیت کا یہ ہے کہ جو شخص اپنی خوشی سے مقدار فدیہ زیادہ کرے۔

تَطَوُّع کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مقدار فدیہ میں زیادتی کرے

(۲) ایک سے زیادہ مسکینوں کو کھانا کھلائے

(۳) فدیہ بھی ادا کرے اور روزہ بھی رکھ لے۔

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹

"وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ": عذر کے باعث جن لوگوں کو رمضان کا روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے مثلاً مسافر، بیمار، ضعیف، ان کو کہا جارہا ہے کہ روزہ رکھنے میں تمہارا بھلا ہے۔

یعنی اے مسافرو! اے بیمارو! اگرچہ تمہیں رمضان میں افطار کی اجازت ہے مگر تم احترام رمضان کے پیش نظر سامنے نہ کھا پی سکو گے اور رمضان کے بعد جب اور لوگ روزہ سے نہ ہوں گے تمہیں روزہ رکھنا دشوار ہو جائے گا، اس لئے بہتر یہی ہے کہ ذرا مشقت برداشت کر کے رمضان میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھ لو، اس رخصت پر عمل نہ کرو، عزیمت پر عمل کر کے رمضان شریف کے ثواب کو حاصل کرلو۔

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۰
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۲۱

مسائل شرعیہ:

(۱) رمضان المبارک کے روزے فرض قطعی ہیں، ارکان اسلام میں سے ہیں، ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق وفاجر ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۳
تفسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۶

(۲) روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے، پینے، جماع سے باز رکھنا ہے، عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے، روزہ کا تمام اور کمال یہ ہے کہ محظورات سے بچا رہے اور محرمات کا ارتکاب نہ کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ"

(رواہ البخاری والامام احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)
(بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۳۱۶)
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۳، ح ۸۲۱۴)

جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۴)
(جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴)

(۳) روزوں کی فرضیت اور فضیلت میں ائمہ محدثین نے کثیر صحیح، صریح اور حسن احادیث بیان فرمائی ہیں، روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف مضاف کیا اور فرمایا کہ ہر عمل کی جزاء مقرر ہے روزہ کی جزاء میں ہوں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۳)

(۴) روزہ باقی عبادات سے دووجہوں کے باعث ممتاز ہے:

(ا) روزہ میں تمام لذائذ سے اپنے آپ کو روکنا ہے جب کہ باقی عبادات میں اپنی خواہش کا کچھ نہ کچھ حصہ شامل ہوتا ہے۔

(ب) روزہ بندہ اور رب کے درمیان ایک ایسا بھید ہے کہ اس پر کوئی مطلع نہیں ہوتا، جب کہ باقی عبادات میں ریا کا شائبہ موجود رہتا ہے۔

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۷۴

(۵) روزہ کی فرضیت میں اللہ کریم جل وعلا نے پانچ درجہ رحمتیں رکھیں، موجودہ صورت میں یکبار گی فرض نہ فرمایا، بلکہ سہولت کی خاطر اسے بتدریج فرض کیا۔

(ا) ابتدائے اسلام میں صرف عاشورہ کا روزہ فرض تھا، مکہ معظّمہ اور ہجرت کے ایک سال بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور دوسروں کو رکھنے کی تاکید فرماتے تھے۔

(ب) عاشورہ کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوکر ہر ماہ تین روزے (تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں چاند) فرض ہوئے۔

(ج) ایام بیض کے روزوں کی فرضیت منسوخ ہوکر رمضان کے روزے فرض ہوئے مگر اس اختیار کے ساتھ کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ کے بدلے فدیہ دے دے۔

(د) روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار منسوخ ہوا اور روزہ رکھنا ہی متعین ہوا، مگر اوائل میں افطار کے بعد سونے سے پہلے تک کھانے پینے کی اجازت تھی، سونے کے بعد رات کو کھانا پینا اور بیوی سے جماع حرام ہوجاتا تھا۔

(ہ) بعد ازاں رات کو سونے کے بعد کھانے پینے وغیرہ کی اجازت دی گئی، صرف طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ رکھنا قرار پایا۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۷

تفسیر کبیر از امام فخرالدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۰

(۶) رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر سے ایک ماہ کچھ دن پہلے نازل ہوا

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴۴

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۲۰

(۷) کوئی شریعت روزہ کی فرضیت سے خالی نہیں، اگرچہ روزہ کی کیفیت، تعداد اور وصف میں اختلاف رہا۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۶

تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۳

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸

تفسیر کبیر از امام فخرالدین ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱، ص ۱۱۹

تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۱۹

تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۶

(۸) چند وجوں سے روزہ افطار کرنا جائز ہے :

(ا) حالت سفر

(ب) مرض کے بڑھ جانے یا لمبا ہونے کا ظن غالب

(ج) حیض ونفاس کا عارضہ لاحق ہو جانا

(د) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی اب نہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا۔

(ہ) حمل، ایسی حاملہ کہ جسمانی کمزوری کے باعث روزہ اسے نقصان دے۔

(و) خوف ہلاکت یا نقصان عقل کا اندیشہ بوجہ بھوک و پیاس۔

(ز) اکراہ، یعنی کسی نے اسے مجبور کیا کہ اگر وہ روزہ رکھے گا یا روزہ نہ توڑے گا تو وہ ہلاک کر دے گا۔

(ح) جہاد،

(ط) سانپ وغیرہ موذی جانور کا کاٹ لینا۔

ارشاد ربانی ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ☆ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ☆

(سورہ بقرہ آیات ۱۸۳......۱۸۷)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے...... گنتی کے دن ہیں، تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ

دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزے رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ ...... رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اسے اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو ...... اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے، تو انہیں چاہئیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں ...... روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرمادیا، تو اب ان سے صحبت کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامه علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار ازعلامه سیدامین الشهیرباابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۲۱ ومابعد.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامه علاؤالدین ابوبکربن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دارالفکربیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۴۵ ومابعد.
الشرح النقایه ازعلامه حافظ علی بن سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ)
مطبوعه شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاهور، ج ۱، ص ۴۲۳ ومابعد.
فتاوی عالمگیریه فی الفروع الحنفیه ازعلماء عظام و کان رئیسهم ملانظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۱، ص ۲۹۰.
حاشیه الطحطاوی علی الدرالمختار ازعلامه سیداحمدطحطاوی حنفی، ج ۱، ص ۴۶۲)

(۹) سفر، جس کے ساتھ احکام شرعی متعلق ہیں مثلاً نماز میں قصر، روزہ میں افطار کی رخصت، تین دن کی راہ تک جانے کے ارادے سے بستی سے باہر ہونا ہے، دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے۔ بشرطیکہ دن رات اس جگہ معتدل ہوں، یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں، تین دن کی راہ چلنے سے مراد شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلنا ہے، اس میں بھی متواتر چلنا مراد نہیں، بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہئیے اس قدر درمیان میں ٹھہرتا جائے، اور چال سے مراد معتدل چال ہے، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے، پہاڑی علاقے میں معتدل چال چلنے سے سفر کی مقدار کم ہو سکتی ہے، اسی طرح پانی میں کشتی کی چال کا اعتبار اس وقت کا ہے جب ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز ہو، اتنی مسافت کا سفر خواہ پیدل کرے یا سوار ہو کر، اس کا سفر خواہ جائز کام کے لئے ہو یا ناجائز کام کے لئے، احکام سفر اس کے لئے ثابت ہوں گے، یعنی فرض نمازوں میں جو چار رکعت والی نماز ہے (ظہر، عصر، عشاء) ان میں قصر ہوگی یعنی بجائے چار کے دو فرض پڑھے جائیں گے، باقی فرضوں کو پورا پڑھا جائے

گا، سنت میں قصر نہیں البتہ سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ کے حکم میں ہو جائیں گی، رمضان کے روزوں میں اسے افطار کرنا جائز ہے، جتنے روزے سفر کی وجہ سے افطار کرے گا رمضان کے بعد اتنے روزے رکھ لے۔ تین دن کی مسافت کا اندازہ فقہائے کرام نے ۵۸.۳/۸ میل (۹۵ کلومیٹر) مقرر فرمایا ہے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث کا تذکرہ موجب مزید اطمینان ہوگا :

" لَاتُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّامَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ "

محرم کے بغیر عورت تین دن (اور رات کی مسافت کا سفر) نہ کرے ۔

(رواه الشيخان البخاري ومسلم والامام احمد وابوداؤد عن ابن عمر،
بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوف مناوى شافعي (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۳۵۷
كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ۹۷۵)، ج ۶، ح ۱۷۵۸۴
عقودالجواهر المنيفه في ادلةمذهب الامام ابى حنيفه ازامام سيدمرتضىٰ زبيدى، ص ۱۱۸)

" يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَالْمُقِيْمُ يَوْماً وَّلَيْلَةً "

مسافر (اپنے موزوں پر) تین دن رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن رات تک مسح کرے۔

(رواه الشيخان عن خزيمه بن ثابت، بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ۹۷۵)، ج ۹، ح ۲۶۱۷۷
ونحوه اخرجه ابن خسرو وابن منده والبيهقي وابن خزيمه والترمذى وصححه
بحواله عقودالجواهر المنيفه في ادلةمذهب الامام ابى حنيفه ازامام سيدمرتضى زبيدى، ص ۴۱)

" اِنَّ اللهَ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَوَضَعَ الصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى "

بیشک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز معاف کردی ہے، مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے روزہ معاف کر دیا (کہ دوسرے وقت میں ان کو قضا کرلیں)

(رواه عبدالرزاق واحمدوعبد ابن حميدوابوداؤدوالترمذى والنسائي وابن ماجه والبغوى وابن خزيمه
والطحاوى وابن قانع والطبراني والبيهقي وسعيد ابن منصور في سننه عن انس ابن مالك الكعبى
بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوى ازامام عبدالرؤوف مناوى شافعي (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۲۳
كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ۹۷۵)، ج ۷، ح ۲۰۱۸۱

ان احادیث نے تائید کی سفر شرعی تین دن کی مسافت کا سفر ہے اسی پر احکام شرع مرتب ہوتے ہیں، آئمہ مفسرین نے فرمایا کہ مسافروں کے احوال سے تین دن سے کم میں واقفیت نہیں ہوسکتی۔

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى پشاور، ص ۵۹
احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴
احكام القرآن از علامه ابوبكر عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۸
تفسيرروح المعانى ازعلامه ابو الفضل سيدمحمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸
تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفين دهلى، ج ۱، ص ۳۲۶
جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكى قرطبى (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۰
(انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به تفسير بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوى شيرازى شافعى (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸)
تفسير كبير ازامام فخر الدين ضياء الدين عمر رازى (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۲

(۱۰) مسافر کو روزہ افطار کرنے کی رخصت اس صورت میں جب اس نے صبح صادق سے پہلے سفر شروع کیا، اگر کسی نے صبح صادق کے بعد سفر شروع کیا تو اس روز کا روزہ افطار نہیں کرسکتا۔

آیت کے حصہ ''**اَوْ عَلٰی سَفَرٍ**'' سے مسئلہ سمجھا گیا

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۵۹

(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی

ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)،ص ۱۲۸)

(۱۱) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا تجربہ یا مسلمان طبیب حاذق غیر فاسق نے اسے بتایا کہ وہ بیمار ہو جائے گا یا اس کا مرض بڑھ جائے گا، ایسے شخص کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے، آیت کا حصہ ''**فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضاً**'' اس کی دلیل ہے، بعض امراض میں روزہ ضرر نہیں دیتا بلکہ روزہ مفید ہے مثلاً بدہضمی وغیرہ، ایسی صورت میں روزہ افطار کرنا جائز نہیں۔

تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۵۹

احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)، ج ۱،ص ۱۷۴

احکام القرآن از علامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)، ج ۱،ص ۷۴

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)، ج ۲،ص ۲۷۷

تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)، ج ۲،ص ۵۷

تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)، ج ۵،ص ۸۱

(۱۲) مسافر، مریض اور جن کو رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے اگر وہ عزیمت پر عمل کرتے ہوئے روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے، رمضان مبارک کے بعد اگر چہ وہ اس کی قضا کریں گے مگر رمضان مبارک کی برکتوں کو نہ پاسکیں گے۔ آیت مبارکہ ''**وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ**'' اسی طرف اشارہ فرماتی ہے۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)، ج ۲،ص ۲۹۰

احکام القرآن از علامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)، ج ۱،ص ۸۰

تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)

مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱،ص ۳۳۱

تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)، ج ۲،ص ۵۸

تفسیرمدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م۷۱۰ھ)، ج ۱،ص ۱۲۰

تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)، ج ۵،ص ۷۵

(۱۳) فرض روزہ رکھنا، نفلی طور پر کھانا کھلانے سے بہتر ہے اور نفلی طور پر کسی کو کھانا کھلانا نفلی روزہ سے بہتر ہے۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)، ج ۱،ص ۸۰

(۱۴) ۲۹/شعبان کو ابر، گرد وغیرہ کی وجہ سے اگر چاند نظر نہ آئے تو اگلے روز محض شک کی بنا پر یکم رمضان گمان کر کے روزہ رکھنا مکروہ ہے، جب تک رمضان کا ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو، روزہ نہ رکھے۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)، ج ۱،ص ۷۲

تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)

مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱،ص ۳۳۲

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن خازن شافعی، ج ۱،ص ۱۱۹

تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)، ج ۵،ص ۷۲

(۱۵) مسافر، مریض، حاملہ اور دودھ پلانے والی جو بوجہ عذر رمضان مبارک کا روزہ نہ رکھیں، رمضان کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہے، جب تک روزہ نہ رکھیں گے روزہ کے ذمہ سے عہدہ برآ نہ ہوں گے، ان روزوں کے بدلے فدیہ کفایت نہیں کرتا، ''فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ'' میں یہی مسئلہ بیان ہوا ہے۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۳۵
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۷

(۱۶) شیخ فانی، کہ ایسا ضعیف جوفی الحال روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ رکھنے کی امید ہے، ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو دو وقت کھانا کھلا دے یا نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت صدقہ کرے، آیت کریمہ بالا کے علاوہ اجماع امت اسی پر واقع ہے۔

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۹
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)، ج ۲، ص ۵۹
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۳۰
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۶
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۹
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۸)
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۹

(۱۷) صدقہ فطر اور روزہ کے فدیہ کی مقدار نصف صاع گندم یا ایک صاع جو وغیرہ ہے، صاع کا وزن ہمارے پیمانوں کے مطابق تین سو اکاون تولہ (۳۵۱) اور نصف صاع ایک سو پچھتر تولہ اور نصف تولہ (۱۷۵ ½) ہے، اسی میں احتیاط اور فقراء کے لئے بہتری ہے، اعشاری نظام وزن میں نصف صاع دو کلو اور ایک سو چھہتر ملی گرام (۲.۱۷۶ کلو گرام) کے برابر ہے۔

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا خان قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۴، ص ۴۹۶)

(۱۸) مریض کا مرض اگر طوالت اختیار کر جائے یہاں تک کہ اس کو اپنے قضا شدہ روزوں کی ادائیگی نہ مل سکے اسی حالت میں موت آجائے تو مریض کے ذمہ روزوں کی نہ قضا ہے نہ فدیہ۔

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۵

(۱۹) شیخ فانی روزہ رکھنے کا مکلّف ہے تبھی تو اس کے ذمے فدیہ ہے، فدیہ قائم مقام روزہ کے ہے، جس طرح معذور کے لئے طہارت حاصل کرنے کے لئے مٹی پانی کے قائم مقام ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۷

(۲۰) روزہ کے فدیہ کی مقدار نصف صاع گندم یا ایک صاع جو ہے، حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسا ہی منقول ہے، کوئی دوسرا شخص اگر اس کی طرف سے روزہ رکھے گا تو کفایت نہ کرے گا۔

''يُطْعَمُ لِكُلِّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ'' (شیخ فانی) ہر روزہ کے بدلہ نصف صاع گندم (کی مقدار) کھانا کھلائے

(رواہ البیھقی عن ابن عمر، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۸۲۳)

''مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ وَلِيُّهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيناً''
جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو تو اس کا ولی ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

(رواہ ابن ماجہ والترمذی وصححہ وابونعیم فی الحلیہ، بحوالہ کنز العمال از علامہ علی متقی، ج ۸، ح ۲۳۸۲۱)

(۲۱) رمضان کے روزوں کی قضا پورے سال میں جائز ہے ماسوا عید فطر، عید اضحیٰ اور ایام تشریق کے، رمضان شریف محل قضا نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

" اَلَا لَاتَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْاَيَّام فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ وَالْبِعَالُ وِقَاعُ النِّسَاء"

خبردار ان دنوں میں روزہ نہ رکھو کہ یہ دن کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کے دن ہیں۔

(رواه ابن جرير عن ابن عباس، بحواله كنز العمال في سنن الاقوال والافعال ازعلامه على متقى (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۴۳۴۳)

(۲۲) رمضان کے قضا شدہ روزے اگر چاہے تو متواتر رکھے یا متفرق، قضا میں وصل اور فصل دونوں جائز ہیں، ان کی قضا کا کوئی دن معین نہیں، جب چاہے ادا کرے۔

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى پشاور، ص ۵۹

تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفين دهلى، ج ۱، ص ۲۰۶

احكام القرآن از علامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۸

تفسير كبير از امام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمر رازى (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۸۵،

تفسير روح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۸

جامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالكى قرطبى (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۸۹

فتح العزيز المعروف به تفسير عزيزى ازعلامه شاه عبدالعزيز محدث دهلوى (م ۱۲۳۹ھ)، ج ۲، ص ۹۷۹

(۲۳) عیدین اور ایام تشریق کا استثنا تقیید کے حکم میں ہے تخصیص نہیں، تقیید سے باقی ایام میں روزہ قضا کرنے کا حکم نص قطعی کے درجہ میں ہی رہتا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۸)

(۲۴) رمضان مبارک کے روزے جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود نہ رکھے اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى پشاور، ص ۵۹

(۲۵) شیخ فانی کے روزوں کی قضا جس طرح فدیہ ہے اسی طرح اگر کسی کے ذمے فرض نمازیں ہوں اور وہ ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے، تو اس کے وارث ہر نماز کے بدلے صدقہ فطر کے برابر فدیہ ادا کریں، ان شاء اللہ مولا کریم اس کی قضا نمازوں کا فدیہ قبول فرما کر اس کو بری الذمہ کر دے گا۔

تفسيرات احمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى پشاور، ص ۶۱

(۲۶) جہاد میں اگرچہ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے، مگر روزہ نہ رکھنا مجاہد کے لئے اولیٰ ہے کہ افطار موجب قوت ہے اور وہ جہاد میں مطلوب ہے۔ غزوات میں حضور اکرم نبی رحمت ﷺ روزہ افطار فرماتے اور اس کا حکم فرماتے تھے۔

(مؤطا اور مسلم میں ابوسعید خدری کے حوالہ سے حدیث بیان ہوئی۔)

تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفين دهلى، ج ۱، ص ۲۰۱

(۲۷) امور شاقہ جب عام ہو جائیں تو ان کی ناگواری کم ہو جاتی ہے، اسی لئے جن کو افطار کی رخصت ہے ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ عزیمت پر عمل کر کے رمضان میں دوسروں کے ساتھ ہی روزہ رکھ لیں۔

" وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ " میں یہی بیان ہے۔

تفسير كبير از امام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمر رازى (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۷۶

تفسير روح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹

لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن خازن شافعى، ج ۱، ص ۱۱۹

(۲۸) جو شخص جان بوجھ کر بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھے (ایک یا زیادہ) ان کی قضاء کے ساتھ استغفار کرنا بھی بالاجماع لازم ہے، بغیر عذر روزہ نہ رکھنے کا جرم اتنا عظیم ہے کہ ایک روزہ کے بدلہ ہزار روزے بھی رکھے تو بھی گناہ معاف نہ ہوں، اور ایک روایت میں یوں بھی وارد ہوا کہ اگر چہ ساری عمر بھی روزے رکھے تو بھی گناہ معاف نہ ہوں:

"مَنْ اَفْطَرَیَوْماً مِّنْ رَمَضَانَ فِیْ غَیْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ لَهٗ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صِیَامُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَ"

(رواه الامام احمد والترمذی والنسائی وابو داؤد وابن ماجه عن ابی هریرة، بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵ھ)، ج۸، ح۲۳۷۹۶)

جس نے رمضان مبارک کا ایک روزہ بھی بغیر عذر کے افطار کیا یا نہ رکھا اس کے بدلے میں اگر عمر بھر بھی روزے رکھے تو قضا نہ ہو۔

تفسیر مظہری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج۱، ص۲۳۲

(۲۹) رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت کی خبر دی گئی ہے، فرضیت کا حکم امر کے صیغہ سے نہیں دیا گیا، اس لئے کہ قاعدہ یہ ہے کہ شارع کی خبر اس کے امر یا نہی سے مؤکد تر ہوتی ہے۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۵۶

(۳۰) انبیائے کرام سابقین علیہم السلام کی شریعتیں اگر بغیر انکار یا تردید کے منقول ہوں تو ہم پر ان کی پابندی لازم ہے، عاشورہ یا ایام بیض کے روزوں کی فرضیت امم سابقہ سے بغیر نکیر منقول ہوئی رمضان کی فرضیت سے پہلے شریعت میں ہم پر لازمی رہی۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۸۵

(۳۱) دن کو انسان کھانے پینے، کام کاج اور مشقت میں مشغول رہتا ہے اور رات کو اللہ تعالی نے آرام کے لئے بنایا، بالعموم رات میں انسان کھانے پینے اور مشقت سے بچا رہتا ہے۔

اللہ رب العزت جل مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتاً ☆ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاساً ☆ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً ☆ (سورۃ النبا، آیات ۹ ..... ۱۱)

اور تمہاری نیند کو آرام کیا، اور رات کو پردہ پوش کیا، اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔

اس لئے روزہ کو دن میں فرض کیا، رات میں روزہ نہ رکھا تا کہ عادت اور عبادت میں فرق رہے۔ اسی طرح نماز تراویح، نماز تہجد، تلاوت اور مناجات کا وقت شب کو رکھا تا کہ یہ عبادت مقتضائے طبع سے ممتاز رہیں۔

فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی ازعلامه شاه عبدالعزیز محدث دهلوی (م۱۲۳۹ھ)، ج۲، ص۹۷۷.

(۳۲) بیہقی میں روایت ہے کہ ایک شخص نے سفیان بن عیینہ سے حدیث قدسی ......

" کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ"

...... کا معنی دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ترین اور محکم ترین ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ جب روز قیامت میزان عدل رکھی جائے گی، بندہ سے اس کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور جو کچھ اس کے ذمے حقوق خلائق سے ہوں گے ان کے عوض اس کے نیک اعمال دے دیں گے یہاں تک کہ کوئی نیک عمل نہ رہے گا، جب نوبت روزہ کی

آئے گی روزہ اس کے عوض نہ دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کو چھوڑ دو کہ یہ خاص میرے لئے ہے، البتہ ظلم ما بقی کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور اہل حقوق کو ثواب دے کر راضی کر دے گا اور روزہ اپنے روزہ دار کے ہمراہ جنت میں جائے گا۔

(فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دهلوی (م ۱۲۳۹ھ)، ج ۲، ص ۹۸۱)

(۳۳) بھول کر کھانے یا پینے یا جماع کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل، اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع ہوئے ہوں، مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

" مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ "

(رواہ البخاری ومسلم والامام احمد وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه
بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۳۸۱۴)

جو روزہ دار بھول کر کھا، پی لے تو اسے (یاد آنے پر) روزہ پورا کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا، پلایا ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامه علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۳۶،۱۳۵
الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامه علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار از علامه سید امین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۳۹۴)

(۳۴) قصداً منہ بھر کر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں، اور اگر بلا اختیار قے ہوگئی تو روزہ نہ ٹوٹا، اگر لوٹا دی تو روزہ جاتا رہا۔

حدیث شریف میں ہے:

" مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ "

(رواہ الترمذی والنسائی وابو داؤد وابن ماجه والحاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه،
بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۲۹۴
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۸، ح ۲۳۸۱۰)

جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ قضا ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامه علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۳۹
الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامه علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار از علامه سید امین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۴۱۴)

(۳۵) جن چیزوں سے بچنا عادۃً ممکن نہیں مثلاً غبار، دھواں، مکھی وغیرہ، ان کے حلق میں اتر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ قصداً خود دھواں سونگھا یا حلق تک پہنچایا تو روزہ فاسد ہو گیا جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو، حقہ سگریٹ وغیرہ سے روزہ جاتا رہتا ہے، اسی طرح اگربتی کا دھواں ناک میں کھینچنے سے روزہ جاتا رہتا ہے۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامه علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار از علامه سید امین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۳۹۵
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامه علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۳۶)

(۳٦) احتلام ہوایاغیبت کی تو روزہ نہ گیا، اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے، قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا: جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا، اور حدیث شریف میں فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے، البتہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" ثَلَاثٌ لَایُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: اَلْقَیْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالْاِحْتِلَامُ"

(رواه الترمذی عن ابی سعید،
بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۲۳۸)

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، قے، پچھنے لگوانا، اور احتلام۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکربن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان،، ج ۲، ص ۱۳۷.
(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۳۹٦)

(۲۷) دماغ یا شکم کی جھلی تک زخم ہے، اس میں دواڈالی، اگر دماغ یا شکم تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا، خواہ وہ دواتر ہو یا خشک، شکم کی جھلی میں دوا پہنچنے سے کھانے پینے کا مفہوم پایا گیا، اسی طرح دماغ کے زخم کا تعلق بھی معدہ سے ہے کہ دماغ اور معدہ میں منفد ہے۔

(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) ج ۲، ص ۴۰۳.
بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ازعلامہ علاؤالدین ابوبکربن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان،، ج ۲، ص ۱۳۰)

اسی اصل کی بنا پر علماء نے ٹیکہ (انجکشن) کا حکم بتایا ہے کہ ٹیکہ لگانے سے دوا اگر جوف معدہ یا جوف دماغ میں براہ راست پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا، ورنہ فاسد نہیں ہوگا، کراہت تو بہر صورت باقی ہے، بیماری اگر فوراً پیدا ہوئی یا پہلی بیماری اچانک بڑھ گئی کہ ٹیکہ لگوانے کی شدید حاجت ہو، اس کے سوا چارہ نہ رہے تو روزہ کی حالت میں اگر ایسا ٹیکہ لگوا لیا جس کی دوا کا اثر براہ راست جوف معدہ یا جوف دماغ تک نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

" واللہ تعالی اعلم بالصواب "

☆☆☆☆☆

باب (۱۹):

رمضان المبارک اور قرآن مجید

﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ، وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اسے اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا، اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۵)

حل لغات:

"**شَهْرٌ**": **شَهْرٌ** کا لغوی معنی ہے ظاہر ہونا، تان لینا۔

یہ لفظ شُہرت اور اشتہار سے بنا ہے، تلوار سونت لینے کو "**شَهَرَ السَّيْفَ**" کہتے ہیں، چاند دیکھ کر مہینے کی شہرت ہو جاتی ہے اس لئے اسے شہر کہتے ہیں، عبادات اور معاملات (روزہ، حج، زکوۃ، تجارت، عدت وغیرہ) کی علامت چونکہ یہی مہینہ ہے اسی شہرت کی بنا پر اسے شہر کہتے ہیں۔

جامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۰.
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۰.
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی
از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۹.
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۰ و مابعد.
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۳۳

یاد رہے کہ لفظ شہر صرف تین مہینوں کے ساتھ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے :

(۱) شہر رمضان (۲) شہر ربیع الاول (۳) شہر ربیع الثانی

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج۲، ص ۶۰

"رَمَضَانُ": رمضان کے مادہ اشتقاق میں مختلف اقوال ہیں، سبھی کی وجہ مناسبت اس کے معنی کے اعتبار سے واضح ہے۔

(ا) یہ لفظ **رَمَضَاءٌ** سے مشتق ہے، **رَمَضَاءٌ** کا معنی ہے شدت حرارتِ شمس، نماز چاشت کے بارے میں وارد حدیث شریف میں یہی معنی ملحوظ ہے۔

نورانی ارشاد یوں ہے: **"صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمُضُ الْفِصَالُ"**

(رواہ مسلم والامام احمدؒ عن زید ابن ارقم وعبد ابن حمید وسمویہ عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ)

بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۷۶)

اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز (چاشت) کا وقت اس وقت ہے جب شدت دھوپ سے پاؤں جلنے لگیں۔

(جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۰)

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۰۲)

(ب) **رَمَضَان، رَمْضٌ** سے مشتق ہے، رمض کا معنی ہے، حرارت اور وہ بارش جو خریف سے پہلے اترتی ہے جو سطح زمین کو غبار سے پاک کر دیتی ہے۔

رمضان میں اعمال صالحہ کی حرارت سے گناہ جل جاتے ہیں، وعظ و نصیحت کی حرارت اس مہینہ میں لوگوں پر اس طرح اثر کرتی ہے جس طرح ریت اور پتھروں میں دھوپ کی حرارت۔ چونکہ یہ مہینہ دل کی گرد و غبار دھو دیتا ہے اس سے اعمال کی کھیتی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، اس لئے بھی اسے رمضان کہتے ہیں۔

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۰

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۱

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ دھلی، ج ۱، ص ۲۳۳

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۱

رَمْضٌ کا ایک معنی تیر کو پتھر سے رگڑ کر تیز کرنا ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اس مہینے میں اپنے تیروں کو چمکا لیتے تا کہ حرمت والے مہینوں کے آنے سے پہلے وہ شوال میں لڑائی کر سکیں اس لئے بھی اس مہینے کا نام رمضان ہوا۔

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۱

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۱

(ج) بعض علماء نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اسی سے اس کا نام ہوا، یہ مہینہ چونکہ گرمی میں واقع ہوا اس لئے اسے رمضان کہہ دیا گیا، اور جو موسم بہار میں تھا اسے ربیع الاول، اور جو سردی میں تھا کہ جب پانی جم رہا تھا اسے جمادی الاولیٰ کہا گیا، اسلام میں ہر نام میں کوئی حکمت ہوتی ہے، اسلامی نام اس کے کام کے مطابق ہوتے ہیں، دوسری اصطلاحات میں یہ امر ملحوظ نہیں۔

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۹

رمضان کا اسلامی نام مقرر ہونے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اس کا نام ''ناتق'' تھا، سب سے پہلے جس نے اس ماہ کے روزے رکھے وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں، طوفان میں حفاظت سے رہنے کے شکرانہ میں آپ نے روزے رکھے

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص ۲۹۱
مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان

''اَلْقُرْآن'' : **قُرْآن** دراصل **کُفْرَان** اور **رُجْحَان** کی طرح مصدر ہے، اس کا معنی ہے جمع کرنا، تلاوت کرنا اور ملنا، معنوں کا اختلاف اس کے اشتقاق کے اختلاف پر مبنی ہے۔

اس کے اشتقاق میں تین کلمات بیان ہوئے:

(ا) **قَرْءٌ** : جمع کرنا۔

اس کتاب مبین نے تمام علوم اولین و آخرین جمع فرمادیئے ہیں، تمام خشک اور تر کا علم اس میں ہے۔

(ب) **قِرَأَةٌ** : پڑھنا۔

تمام کتابیں لکھی ہوئی نازل ہوئیں مگر قرآن مجید پڑھا ہوا اترا، نیز جس قدر اس کتاب مبین کی تلاوت ہوتی ہے کوئی اور کتاب، خواہ آسمانی ہو، اتنی نہیں پڑھی گئی اور نہ پڑھی جائے گی، اس کے بار بار پڑھنے سے اس کا لطف دوبالا ہوتا ہے، جب کہ دوسری کتابوں کا یہ حال نہیں۔

(ج) **قَرْنٌ** : ملنا اور ساتھ،

حق اور ہدایت اس کے ساتھ ملی ہے، نیز اس کی صورتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ علاوہ عبادات، معاملات، معاشیات، سیاسیات، اخلاقیات غرضیکہ ہر ایک اس کے ساتھ ملا ہے۔

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۹۲
مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان

اصطلاح اسلام میں قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے واسطے سے حضور خاتم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر تیئس سال کے عرصہ میں حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوئی۔ قرآن مجید کلام اللہ ہے، اس کا ایک ایک حرف بلکہ ایک ایک حرکت اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی، اس میں کمی بیشی نہ ہوئی ہے نہ اس کا امکان ہے، اس کی حفاظت اللہ کریم نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے۔

''اَلْفُرْقَان'' : **سُبْحَان** کی طرح مصدر یا اسم مصدر ہے، فرق سے بنا ہے جس کا معنی ہے جدا ہونا، امتیاز ہونا، اس میں مؤمن و کافر، متقی و فاجر، دیندار و بے دین کے درمیان امتیاز کرنے کی تمام خوبیاں موجود ہیں،

اَلْفُرْقَان۔ قرآن اور رمضان دونوں کی صفت ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۷۸

"فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ": تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔

شہود الشھر سے کیا مراد ہے اور اس کی کیفیت کیا ہے؟ یہ مسئلہ مفسرین، ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے درمیان بڑا معرکۃ الاراء ہے، ان ابحاث کریمہ کا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں،

شہود شہر کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مہینہ رمضان کے آجانے کا علم ہو جانا، کہا جاتا ہے: "شَاهَدْتُ كَذَا وَكَذَا"، مجھے فلاں فلاں شیٔ کا علم ہوا، انہی معنوں میں یہ آیات کریمہ ہیں:

ارشاد ربانی ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ☆ (سورہ بقرہ، آیت ۸۴)

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ☆

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو۔ (سورہ آل عمران، آیت ۷۰)

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۶۸)

(۲) جب رمضان آئے آدمی مقیم ہو، مسافر نہ ہو، انہی معنوں میں مقیم و مسافر اور شاہد و غائب استعمال ہوتا ہے۔

(۳) جب رمضان آئے آدمی اہل تکلیف سے ہو، مکلّف ہو (بالغ، عاقل، تندرست) غیر مکلّف نہ ہو (نابالغ، غیر عاقل، مجنون، بیمار)۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۰)

اس کی قدرے تفصیل احکام کے ضمن میں آئے گی، **ان شاء اللہ العزیز۔**

"فَلْيَصُمْهُ": ضرور اس (مہینے) کے روزے رکھے۔

صوم سے بنا ہے، جس کا معنی ہے روزہ رکھنا۔

یعنی جو تم میں سے عاقل بالغ مقیم ہو اور رمضان کا چاند دیکھ لے یا چاند کی شہادت اسے پہنچ جائے یا تم میں سے جو ماہ رمضان پالے اس طرح کہ اسے اس مہینہ میں ایک لحہ کے لئے ہوش و عقل ہو تو وہ سارے رمضان کے روزے رکھے، یہ آیت بہت سے فقہی مسائل کا ماٴخذ ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۰، ۲۰۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۷۲ ومابعد.
(جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۰۰.
(تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۲۳۴ ومابعد
(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۲)
(تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۶)

”یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ“ :

اَلْیُسْرَ: آسانی، سہولت، **اَلْعُسْرَ:** تنگی، مشقت، دشواری، سختی،

دولت مندی کو یسار کہتے ہیں، بائیں ہاتھ کو ”**یُسْرٰی**“ کہتے ہیں کہ یہ دائیں ہاتھ کی مدد کرکے کام کو آسان کرتا ہے، **یُسْر** جنت کا نام بھی ہے کہ وہاں ہر طرح کی سہولت ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۵۵۲، ۳۳۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

رب تعالیٰ کریم ہے وہ تم پر آسانی کا ارادہ فرماتا ہے، اسی لئے اس نے بچوں، دیوانوں پر روزہ معاف کردیا، اور مریض اور مسافر کو مہلت دی کہ صحت اور اقامت کے وقت قضا شدہ روزوں کی گنتی پوری کرلو، ماہ رمضان کو روزوں کے لئے مقرر فرمایا تاکہ گنتی اور حساب میں آسانی رہے، وہ تم پر سختی نہیں چاہتا، ورنہ نابالغوں، دیوانوں پر بھی روزے فرض کردیتا اور بیماروں اور مسافروں کو افطاری کی رخصت نہ دیتا۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ۱۰۰)

”وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ“ :

لِتُکْمِلُوْا: اکمال سے بنا ہے جس کا معنی ہے پورا کرنا۔ **اَلْعِدَّۃَ:** شمار، گنتی۔

یعنی رمضان کے مہینے کے روزے تم پر فرض ہوئے کہ تم گنتی پوری کرلو، ۲۹ یا ۳۰ کی، چاند دیکھ کر روزہ رکھو، چاند دیکھ کر ہی افطار کرو، اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ رمضان کا چاند خواہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا، ثواب تمہیں پورا ملے گا۔

اس کا یہ معنی بھی ہے کہ مرض یا سفر کی وجہ سے جو تم نے روزے نہ رکھے، رمضان کے بعد اتنے روزے رکھ کر مہینے کی گنتی پوری کرلو۔

(جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج۲، ص۲۹۵
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵)

”وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ“ :

تُکَبِّرُوْا، تکبیر سے بنا ہے، اس سے مراد اللہ کی حمد بیان کرنا یا تکبیرات عید کہنا مراد ہے۔ جس میں زائد تکبیرات ہوتی ہیں، ادا کرو۔

(تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ۱۰۲)

”عَلٰی مَاھَدٰکُمْ“ :

اس مقام پر ہدایت سے مراد یہ ہے کہ اس نے تمہیں رمضان کی طرف رہنمائی فرمائی یا روزہ رکھنے کی توفیق دی۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں روزہ رکھنے کی توفیق دی اس پر تم اللہ کی حمد بیان کرو اور زائد تکبیریں کہتے ہوئے نماز عید ادا کرو۔

”لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ“ :

روزوں سے فارغ ہوکر اللہ کا شکر ادا کرو اور عید مناؤ، عید کی خوشی مناؤ کہ اس نے تمہیں توفیق روزہ عطا کی۔

مسائل شرعیہ:

(۱) جس وقت اور جس جگہ کو نعمت الٰہی یا کسی عظیم شئ سے نسبت ہو جائے وہ جگہ اور وقت بڑی عظمت وعزت والا ہو جاتا ہے، جس درجہ کی نعمت ہوگی نسبت والی شئ، اور وقت اسی درجہ عظیم ہو جائے گا، رمضان شریف میں قرآن مجید اترا، قرآن مجید اللہ تعالی کی عظیم نعمت اور عطیہ ربانی ہے اس لئے رمضان بڑی برکت والا ٹھہرا، یہاں تک کہ اسے اللہ تعالی نے اپنا مہینہ قرار دیا، اس میں روزہ رکھنے والے کی جزا اللہ تعالی خود ہے۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: **"شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ فَاحْفَظُوْافِيْهِ اَنْفُسَكُمْ"**

رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے، سو اس میں اپنے آپ کی حفاظت کرو...... ارتکاب گناہ سے محفوظ رہو۔

روا ہ الام احمد بحواله کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ص ۴۳۵)

حضور سید المرسلین امام المطہرین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ وَشَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِىْ شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضَانُ الْمُكَفِّرُ"

رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے، شعبان گناہوں کو دھونے والا ہے، رمضان گناہوں کا کفارہ ہے۔

(رواه ابن عساکر عن عائشة، بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۲، ص ۲۶
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۲۶۸۵)

نزول قرآن سے رمضان کو ایسی فضیلت عطا ہوئی، تو جس مہینہ، دن اور وقت صاحب قرآن ﷺ تشریف لائے اس مہینہ دن اور وقت کی عظمت کا اندازہ کون کرسکتا ہے، بعض عشاق تو ربیع الاول کو رمضان سے افضل جانتے ہیں۔

اسی ضمن میں عمدۃ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ النوری فرماتے ہیں:

" ثم اذا قلنا انه (ﷺ) ولد لیلا فتلک اللیلة افضل من لیلة القدر بلاشبهة لان لیلة المولد لیلة ظهوره ﷺ ولیلة القدر معطاة له وماشُرِّف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطاه.......... ولان لیلة القدر شرف بنزول الملئکة فیها ولیلة المولود شرف بظهوره ﷺ.......... ولان لیلة القدر وقع التفضل فیها علی امة ﷺ ولیلة المولد الشریف وقع التفضل فیها علی سائر الموجودات فهو الذی بعثه الله رحمة للعٰلمین وعمت به نعمته علی جمیع الخلائق من اهل السموات والارضین"

اگر ہم یہ کہیں کہ وہ رات جس میں آپ پیدا ہوئے لیلۃ القدر سے بلاشبہ افضل ہے، اس لئے کہ یہ رات تو حضور ﷺ کی رات ہے اور لیلۃ القدر حضور کو عطا ہوئی، اور جو چیز کہ ذات شریف کے ظہور کے سبب مشرف ہو، وہ اس چیز سے زیادہ مشرف ہوگی جو ان کو عطا ہونے سے مشرف بنی۔...... اور ایک وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر تو اس لئے مشرف ہے کہ اس رات میں فرشتے اترتے ہیں، اور شب ولادت تو حضور ﷺ کے ظہور کی شرافت ہے۔...... اور اس لئے بھی کہ لیلۃ القدر کی فضیلت تو حضور ﷺ کی امت پر ہے اور شب ولادت کی فضیلت تو ساری کائنات پر ہے، کیونکہ آپ کی ذات تو وہ ذات ہے کہ جسے اللہ تعالی نے تمام جہاں کے لئے رحمت بنایا اور اسی ذات مقدسہ کے صدقہ میں زمین وآسمان کی تمام مخلوق پر اللہ کی نعمتیں عام ہیں۔

(ماثبت من السنة ماانعم علی الامة از علامه شاه عبدالحق محدث دهلوی، ص ۱۰۲، مطبوعه اداره معینیه رضویه لاهور)

(۲) رمضان مبارک کا روزہ رکھنے اور رمضان پورا ہونے پر افطار کا دارومدار رؤیت ہلال پر ہے، چاند کے ثبوت کے متعدد ذریعے ہیں، رؤیت (مشاہدہ)، شہادت، خبر مستفیض۔
منجم، حساب دان کے قول کا اعتبار نہیں۔
حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"صوموا الرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین"
(رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ والنسائی عن ابن عباس والطبرانی عن البراء بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۷۶)
چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔
تفسیرات احمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۱
جامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان
تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۵۹
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۲
احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۲

(۳) پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، شعبان، رمضان، شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ، شعبان کا چاند اس لئے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یا غبار ہو تو یہ تیس پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لئے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لئے اور ذی قعدہ کا ذی الحجہ کے لئے اور ذی الحجہ کا حج اور بقر عید کے لئے۔
(العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمدرضاخان قادری (م ۱۳۴۰ھ)

(۴) ثبوت ہلال کے سات طریقے ہیں:

(ا) "**شہادت رؤیت**" یعنی چاند دیکھنے والے کی گواہی۔

(ب) "**شہادت علی الشہادت**" یعنی گواہوں نے خود چاند نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا، انہوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔

(ج) "**شہادت علی القضا**" دوسرے کسی شہر میں حاکم اسلام، قاضی شرع کے حضور رؤیت ہلال پر شہادتیں گذریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا، دو شاہدان عادل اس گواہی اور حکم کے وقت دار القضا حاضر تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام، قاضی شرع یا مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گذریں اور حاکم موصوف نے ان گواہوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں روز کا حکم دیا۔

(د) "**کتاب القاضی الی القاضی**" قاضی شرع کے سامنے شرعی گواہی گذری اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام ونشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی واقع ہو اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے، وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے۔

(ج) "**استفاضہ**" جس شہر اسلامی میں حاکم شرع، قاضی اسلام، عالم دین محقق معتمد مرجع انام متبع احکام ہو وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بر بنائے رؤیت روزہ ہوا یا عید کی گئی، مجرد بازاری افواہ کا اعتبار نہیں،

تاریک شہر، جہاں نہ کوئی قاضی شرع نہ مفتی اسلام یا مفتی ہے مگر نا اہل جسے خود احکام شرع کی تمیز نہیں یا بعض سلیم الطبع سنی ناقص العلم ناتجربہ کار یا مفتی محقق معتمد عالم مستند ہے مگر عوام خودسر، کہ اس کے منتظر احکام نہیں، پیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید و رمضان قرار دے لیتے ہیں ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تواتر بھی اصلاً قابل قبول نہیں۔

(د) "**اکمال عدت**" جب مہینہ کامل تیس دن کا ہو جائے تو ماہ متصل کا ہلال آپ ہی ثابت ہو جائے گا۔

(ز) اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے انتیس کی شام کو توپ کا فائر ہوا، حوالی شہر و مضافات کی بستیاں، جہاں توپ کی آواز پہنچی وہاں کے رہنے والوں کے لئے بھی چاند کا ثبوت ہو گیا۔

(العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ ازعلامہ امام احمدرضاخان قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۴، ص ۵۴۶ ومابعد)

(۵) شعبان المعظم کی انتیس کی شام کو اگر مطلع صاف ہو تو کثیر تعداد میں لوگوں کا چاند دیکھنا لازم ہے، ایک دو کی رؤیت قابل قبول نہیں، البتہ اگر مطلع پر غبار، ابر یا دھواں ہو تو ایک مسلمان مستور الحال کی گواہی سے رمضان کا ثبوت ہو جائے گا، عید کے لئے ایسی صورت میں کم از کم دو کی گواہی لازمی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ! اَبْصَرْتُ الْھِلَالَ اللَّیْلَةَ فَقَالَ !اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَابِلَالُ! اَذِّنْ فِی النَّاسِ فَلْیَصُوْمُوْا غَداً"

(رواہ النسائی والترمذی وابوداؤد بحوالہ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی، ج ۱، ص ۷۳)

اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا آج رات میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں، آپ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ اعلان کر دو کہ کل لوگ روزہ رکھیں۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳۔
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۳۔
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۸۔
تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۹

(۶) رمضان کا جب تک چاند نظر نہ آئے یا بطریق شرعی اس کا ثبوت میسر نہ ہو تو صرف شک کی بنا پر ۲۹ شعبان کو روزہ رکھنا، کہ شاید یہ رمضان کا روزہ ہو مکروہ ہے، جب تک یقین حاصل نہ ہو عبادت کا شروع کرنا اور اس کو ختم کرنا جائز نہیں۔

حدیث صحیح میں ہے۔"لَاتَصُومُوا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ"
روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور افطار نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر (ابر یا غبار کی وجہ سے) مطلع صاف نہ ہو تو گنتی پوری کر لو۔

(رواہ النسائی والامام احمد عن ابن عمر بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی، ج۸،ص ۲۳۷۵۳)

امام جلیل ابوبکر جصاص نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الدَّأْدَأَةِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ لَا يَدْرِىْ مِنْ شَعْبَانَ هُوَ اَمْ مِنْ رَمَضَانَ"

حضور سید عالم ﷺ نے شک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، یوم شک وہ ہے کہ جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ شعبان سے ہے یا رمضان سے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۶
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۲
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۳
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۰

(۷) مطلع ابر آلود ہے تو علاوہ رمضان کے شوال وذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور آزاد ہوں، ان میں کسی پر تہمت زنا کی حد نہ قائم کی گئی ہو، اگر چہ توبہ کر چکا ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ گواہی دیتے وقت یہ لفظ کہے "میں گواہی دیتا ہوں"۔

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۴
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۶
تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۸

(۸) رمضان کا چاند اگر ایک آدمی دیکھے اور قاضی اس کی گواہی قبول نہ کرے تو بھی اس پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۸۷

(۹) لوگ چاند دیکھنے کے مامور ہیں کہ اسی سے عبادات روزہ، حج، زکوۃ، اور دیگر معاملات طلاق، عدت، تجارت، اجارہ، قرض، عتق (غلام کی آزادی)، قسم، سِیَر، شفع، میراث وغیرہ متعلق ہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۲

(۱۰) شریعت کے وہ احکام، جن کی معرفت کی لوگوں کو عام حاجت اور ضرورت ہو ان کا ثبوت استفاضہ اور خبر موجب علم سے ہی ہوگا' ان کے لئے خبر واحد کافی نہ ہوگی، مثلاً اپنی شرمگاہ کو چھو لینے سے یا عورت کو ہاتھ لگانے سے یا جس شئ کو آگ نے گرم کیا ہو اس کے استعمال کرنے سے یا بسم اللہ پڑھے بغیر وضو کرنے سے، وضو جاتا رہتا ہے یا ہوتا ہی نہیں، ان صورتوں میں وضو کے نہ رہنے کا حکم کرنا چونکہ خبر واحد سے ثابت ہے حالانکہ یہ صورتیں کثیر الوقوع ہیں، عہد رسالت مآب، دور صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک مسلمانوں کو ان سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، مذکورہ بالا صورتوں میں اگر وضو نہ رہتا ہو تو یہ مسئلہ ایسی خبر سے ثابت ہوتا جو موجب علم یقینی ہوتا، یا اس بارے میں استفاضہ کی حد تک احادیث ہوتیں، جو کہ نہیں ہیں، لہٰذا خبر واحد کی بنا پر ان صورتوں میں عدم وضو کا حکم کرنا درست نہیں۔

عمومی حاجت کے موقعوں پر مسائل شرعیہ عملیہ میں خبر واحد سے جب حکم ثابت کرنا جائز نہیں تو مسائل اعتقادی میں خبر واحد سے حکم ثابت کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے، حضور سید دو عالم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد مسئلہ خلافت پر ایک عمومی صورت حال پیدا ہوئی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے مشورہ سے سیدنا صدیق اکبر کو خلیفہ رسول منتخب کرلیا، روافض کا دعویٰ ہے کہ خلافت کا حق سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تھا اور اس بارے میں بعض احادیث کا دعویٰ بھی کیا جاتا ہے، اندریں حالات اگر حضور سید المرسلین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد بلا فصل خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو اس بارے میں اتنی روایات ہوتیں جن سے علم یقینی حاصل ہوتا، یا خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں استفاضہ کی حد تک خبریں ہوتیں، جب یہ دونوں صورتیں موجود نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا دعویٰ باطل ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۳

(۱۱) روافض کا دعویٰ یہ ہے کہ حضور نبی رحمت امام اولین و آخرین ﷺ کے وصال کے بعد سوائے پانچ یا چھ کے باقی صحابہ کرام مرتد ہوگئے تھے (نعوذ باللہ)۔ یہ دعویٰ اصولاً باطل ہے، اس کے بطلان پر بدیہی دلائل قائم ہیں، حضور انور ﷺ پر قرآن مجید جس طرح اترا وہ بغیر کسی کمی بیشی کے آج تک محفوظ ہے، حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے جو احکام امت کو دیئے وہ بھی بلا کم وکاست بعینہٖ متواتر منقول ہوکر محفوظ ہیں، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اور ان کے بعد ائمہ مجتہدین، علمائے کاملین، جمیع مؤمنین ومؤمنات کے واسطہ سے دینی وشرعی احکام ومسائل محفوظ ہیں۔

اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد صرف چند صحابہ ایمان پر باقی رہے ہوتے اور باقی مرتد ہوگئے ہوتے (جیسا کہ روافض کا زعم باطل ہے) تو دین، قرآن، معتقدات، ضروریات دین اور احکام شرع، فرائض، واجبات، مستحبات، حلال وحرام وغیرہ امور کس طرح منقول اور محفوظ ہوتے، ان احکام ومسائل کی حاجت عمومی کسی سے پوشیدہ نہیں، ایسے امور عامہ کا خبر یقینی یا کم از کم خبر استفاضہ سے ثابت ہونا لازمی ہے جو بحمدہٖ تعالیٰ ثابت اور موجود ہے، لہٰذا کسی ایک صحابی کے بارے میں ارتداد کا دعویٰ باطل ہے، حضور رحمۃ للعالمین معلم امت ﷺ نے ان نفوس قدسیہ کی جس طرح تربیت فرمائی آپ کے وصال کے بعد وہ اسی تربیت کے حامل رہے، یاد رہے کہ کسی ایک صحابی پر طعن تمام جماعت صحابہ پر طعن ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۴

(۱۲) نیا چاند عادتاً غروب آفتاب کے وقت طلوع کرتا ہے، لیکن اگر دن کے وقت چاند نظر آئے، خواہ زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد، بہرصورت وہ اگلے روز کا شمار ہوگا، اس دن کے بعد آنے والی رات چاند کی پہلی رات اور بعد والا دن پہلا دن شمار ہوگا۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۶

(۱۳) اسلامی ہجری تقویم کے بعض مہینے ۲۹ کے ہوتے ہیں یا ۳۰ کے، اس سے کم یا زیادہ نہیں ہوتے اور نہ ان مہینوں میں کسر ہوتی ہے، بخلاف رومی یا کبیسہ وغیرہ کے، کہ ان مہینوں میں کسر ہوتی ہے، ان میں بعض مہینے ۲/۲۸.۱ دن کے ہوتے ہیں۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۷

تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۱

(۱۴) روزہ کی ابتدا سحری اور انتہا افطاری غروب آفتاب تک ہے، سو، جن علاقوں میں وقت سحر، طلوع فجر نہیں پایا جاتا، غروب آفتاب کے بعد شفق ابھی باقی رہتی ہے کہ آفتاب طلوع کر آتا ہے، ان علاقوں میں (ان دنوں میں) روزہ کی ابتدا نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ دائمی مریض اور شیخ فانی کے حکم میں ہیں، کہ جب روزے کی ابتدا اور انتہا پالینے پر قادر ہوں ان دنوں روزہ کی قضا کریں۔

اسی طرح ان علاقوں میں جب غروب شفق نہیں ہوتا، جو عشا اور وتر کے وقت کی ابتدا ہے تو عشا اور وتر کے وقت نہ پائے جانے کی بنا پر وہاں نماز عشا فرض نہیں، تاہم احتیاط کے پیش نظر علما نے ان علاقوں کے مسلمانوں کو روزہ اور نماز عشا کی قضا کا حکم دیا ہے، چونکہ ادائیگی میں ان کی طرف سے کوئی کوتاہی واقع نہیں ہوئی اس لئے وہ گناہگار نہیں۔

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م سنہ ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۰۔
(الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤ الدین علی بن حصنکی (م سنہ ۱۰۸۸ھ)
معہ ردالمحتار از سیدامین الشہیر بابن عابدین شامی(م سنہ ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، ج ۲، ص ۳۶۶ ومابعد.
جدالممتار علی ردالمحتار المعروف بہ حاشیہ شامی 'ازعلامہ امام احمدرضاخان حنفی بریلوی (م سنہ ۱۳۴۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲)
(اس مسئلہ کے دلائل معہ تنقیحات بطور ضمیمہ آخر میں درج ہوں گے ان شاء اللہ العزیز)

(۱۵) جو شخص پورے رمضان مبارک میں مجنون رہا، اسے رمضان کے روزوں کی قضا لازم نہیں، البتہ رمضان میں اگر کچھ وقت جنون سے افاقہ رہا تو اب پورے رمضان کے روزے اس پر فرض ہیں، جتنے روزے جنون کی بنا پر قضا ہوئے ان کا ادا کرنا لازم ہے۔

" **فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ** " کی ایک تفسیر کے مطابق پورے ماہ مجنون رہنے والے کے حق میں مہینہ کا آنا نہیں پایا گیا، جو اہل تکلیف نہیں گویا اس کے حق میں رمضان نہ پایا گیا، تو اس پر روزہ فرض نہ ہوا۔
بخلاف بے ہوش کے کہ یہ مریض کے حکم میں ہے، اور مریض خطاب کا اہل اور محل ہے اور اسے روزہ رکھنا لازم تھا اگر بے ہوشی کی وجہ سے نہ رکھ سکا اس کی قضا لازم ہے۔ حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

" رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَضِيْقَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ حَتّٰى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ "

(رواہ الامام احمد و ابوداؤد
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی(م سنہ ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۳۹۔
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵ھ)، ج ۱۴، ح ۳۹۲۰۷۔

" (وفی روایۃ) وَعَنِ الْمُبْتَلٰى حَتّٰى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبَرَ "

(رواہ الامام احمد و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجہ والحاکم
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی(م سنہ ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۳۸
کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵ھ)، ج ۴، ح ۱۰۲۰۸، ۱۰۲۲۲، ۱۰۲۰۹)

تین آدمیوں سے تکلیف اٹھالی گئی ہے (یہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں) سونے والا، جب تک بیدار نہ ہو، نابالغ بچہ، جب تک بالغ نہ ہوجائے، مجنون، جب تک افاقہ میں نہ ہو۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ احمد مالکی قرطبی (م سنہ ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۰۰۔
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م سنہ ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۴۔
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م سنہ ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۷،
تفسیرات احمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م سنہ ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۳)

(۱٦) اگر نابالغ رمضان میں بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اس پر رمضان کے باقی روزے رکھنا فرض ہیں، جو روزے گذر چکے ان کی قضا لازم نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ☆

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے (کفر سے) تو جو ہو گذرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔ (سورہ انفال، آیت ۳۸)

حالت کفر کے معاصی معاف کردیئے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ روزہ نہ رکھنا بھی گناہ ہے، لہٰذا وہ بھی معاف ہو گیا، بلوغ اور اسلام کے روز کا روزہ رکھنا فرض نہیں، البتہ اس روز بقیہ وقت کھانے پینے سے باز رہنا مستحب ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۸٦

(۱۷) مسافر اور مریض کو اجازت ہے کہ جتنے دن سفر اور مرض رہے اتنے دن روزہ نہ رکھیں، رمضان کے بعد اتنے دنوں کے روزے رکھ کر تعداد پوری کرلیں، مسافر کے لئے ضروری ہے کہ سحری سے پہلے سفر میں ہو، اگر دن کے کسی وقت سفر شروع کیا تو اس روز کا روزہ افطار نہیں کرسکتا، جب کئی دنوں کا سفر ہو تو دوران سفر کے دنوں میں افطار کرسکتا ہے، اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ سحری سے پہلے سفر کرے، منزل پر پہنچنے تک وہ مسافر ہے، اسے افطار کی رخصت ہے۔

تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م سنہ ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه)
مطبوعه ندوة المصنفين دهلی، ج ۱، ص ۳۳۵
احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م سنہ ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۳
جامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله احمد مالکی قرطبی (م سنہ ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۰۲
تفسیرات احمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م سنہ ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۶۴
تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م سنہ ۷۷۴ھ)
مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه عیسی البابی و شر کاؤه، ج ۱، ص ۲۱۷

(۱۸) رمضان کے جتنے روزے سفر، مرض، حیض، نفاس، وغیرہ عذر کے باعث نہ رکھ سکے، اتنے دن رمضان کے بعد، جب عذر جاتا رہے روزہ رکھ کر تعداد پوری کرے، اگر شہر والوں نے انتیس روزے رکھے ہیں تو یہ بھی انتیس کی تعداد پوری کرے، ورنہ تیس کی تعداد پوری کرے، قضا روزوں کی ادائیگی میں متواتر روزہ رکھنا شرط نہیں، جس طرح ممکن ہو تعداد پوری کرلے، " فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ " سے یہی ثابت ہوتا ہے، ایام حیض و نفاس کی نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۸
تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م سنہ ۷۷۴ھ)
مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه عیسی البابی و شر کاؤه، ج ۱، ص ۲۱۷
تفسیرات احمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م سنہ ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۶۵
تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م سنہ ۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفين دهلی، ج ۱، ص ۳۳٦

(۱۹) حائضہ اور نفاس والی اگر دن میں حیض و نفاس سے پاک ہوئی یا مسافر نے دن کو سفر ختم کیا تو یہ طہارت اور اقامت کے بقیہ حصہ دن کو کھانے پینے سے باز رہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۸۷)

(۲۰) مسافر اور مریض کے لئے روزہ افطار کرنا رخصت ہے عزیمت نہیں، اللہ تعالی نے بندوں پر آسانی کی خاطر یہ رخصت دی ہے، مسافر اور مریض اگر سفر اور مرض میں روزہ رکھ لیں تو ان کے لئے بہتر ہے کہ جماعت مسلمین کی موافقت میں روزہ رکھنا آسان ہے، انفرادی طور پر روزہ رکھنا دشوار ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں طرح سے ثابت ہے،

حضرت درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ وَابْنِ رَوَاحَةِ"

(صحیح بخاری از امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج ۱، ص ۲۶۱
صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۳۵۷)

انہوں نے فرمایا کہ شدید گرمی میں ہم ایک روز حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگ اپنے ہاتھوں کو سروں پر رکھے ہوئے تھے اس روز میں ہم میں صرف حضور ﷺ اور ابن رواحہ روزہ دار تھے۔

ایک اور روایت میں ہے:

"سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرَ عَلَى الصَّائِمِ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان میں حضور سرور عالم ﷺ کے ساتھ سفر کیا، آپ نے افطار کرنے والے پر ملامت نہ فرمائی اور نہ روزہ رکھنے والے پر۔

(صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۳۵۶)
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۱۷)
احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۵، ۲۱۳، ۱۸۹
تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۵،۶۴)
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۸

(۲۱) روزہ کی قضا کا فدیہ وارث کے ذمہ واجب نہیں، البتہ اگر مرنے والا اپنے فدیہ کی وصیت کر جائے تو تیسرے حصہ مال متروکہ میں وصیت جاری ہوگی۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۳۶

(۲۲) دوسرے کے قضا شدہ روزہ کے بدلے کوئی اور روزہ نہیں رکھ سکتا، جس نے قضا کئے وہ خود رکھے کہ طاعات میں نیابت نہیں ہوتی۔ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ☆

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتا دے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔

(سورہ انعام، آیت ۱۶۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ☆

جوراہ پر آیا وہ اپنے بھلے کوراہ پر آیا اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت،۱۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ☆

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کوکسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو اے محبوب! تمہارا ڈر سنانا انہیں کوکام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ (سورہ فاطر آیت،۱۸)

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ☆

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

(سورہ زمر آیت،۷)

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج۱، ص۳۷

(۲۳) انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی عبادت کا ثواب دوسرے کے لئے کردے، عبادت نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ، ایصال ثواب اور نیابت کے بارے میں علمائے کرام نے ایک اصول بیان فرمایا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

عبادت تین قسم ہے:

(ا) بدنی (ب) مالی (ج) مرکب (بدنی اور مالی)

(ا) **بدنی عبادت** میں نیابت نہیں ہوسکتی، یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کرسکتا، جیسے نماز اور روزہ، ان عبادات کا مقصد جسم کو مشقت میں ڈالنا ہے، ظاہر ہے کہ دوسرے کی مشقت سے اس کے جسم کو مشقت نہ اٹھانا ہوگی، اس طرح مقصود عبادت حاصل نہ ہوگا۔

(ب) **مالی عبادت** میں عجز اور قدرت ہر صورت میں نیابت جاری ہوسکتی ہے، جیسے زکوٰۃ اور صدقہ۔ ان عبادات میں مقصود مال کا خرچ کرنا ہے جو بہر صورت حاصل ہو جائے، خود خرچ کرے یا دوسرا اس کی نیابت میں خرچ کرے۔

(ج) **مرکب عبادت** میں عجز کی صورت میں نیابت ہوسکتی ہے ورنہ نہیں، جیسے حج۔

رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے، اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں، ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے، نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن مجید، ذکر، زیارت قبور، عمرہ، طواف، زیارت صالحین، میت کی تجہیز و تکفین اور جمیع انواع خیر، فرض اور نفل، سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے، ایک کو، یا متعدد کو، بلکہ جمیع مؤمنین ومؤمنات اولین وآخرین کو...... اس سے یوں نہ سمجھنا چاہیئے کہ فرض یا نفل کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہا؟ کیونکہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا ثواب تو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا، لہٰذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا، اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ہے۔

(الهدايه ازعلامه ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ)، ج ۱، ص ۲۷۶، ۲۷۷
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامه علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)،
معه ردالمحتار ازعلامه سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۵۹۵ ومابعد
فتاوی عالمگیریه فی الفروع الحنفیه ازعلماء عظام و کان رئیسهم ملانظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۱، ص ۳۶۲)

اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب جائز، بلکہ محمود، البتہ کسی معاوضہ پر ایصال ثواب کرنا جائز نہیں۔

(۲۴) تمام اوامر ونواہی جو شریعت نے مقرر کر رکھے ہیں ان پر عمل کرنا ممکن ہے، اگر چہ ان میں مشقت ہے مگر مؤمن کے لئے رب نے آسان فرما دیا ہے،

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ **یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ** ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں' اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

(سورہ بقرہ، آیت ۱۸۵)

نیز ارشاد رب کریم جل وعلا ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ☆

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی' اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں' اے رب ہمارے ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا' اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۶)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ☆

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا' اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے' قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا۔ (سورہ طلاق، آیت ۷)

جو مؤمن عزم ویقین کے ساتھ شریعت مقدسہ کے احکام پر عمل پیرا ہو جائے اور نواہی سے حتی الامکان پرہیز کرے رب تعالیٰ اس کے کام آسان فرما دیتا ہے۔

رب تعالیٰ کی بشارت سن لیجئے:

وَالّٰٓـئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِیْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ☆

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا۔ (سورۃ الطلاق آیت ۴)

فرائض وواجبات اور نواہی میں انسانی وسعت کا لحاظ رکھا گیا ہے، کوئی فرض، واجب ایسا نہیں کہ اس پر عمل ناممکن ہو، ہر زمانہ میں اور ہر جگہ ان پر عمل آسان ہے، جس شخص کے حق میں دشواری پیدا ہوئی وہیں اس کے لئے آسانی پیدا کر دی گئی، مثلاً نماز میں قیام فرض ہے، بیمار اور معذور سے قیام کی فرضیت اٹھالی گئی، اب بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز ادا کرے، رمضان کا روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے، مگر بیمار اور مسافر کو رخصت دے دی کہ آسانی کے دنوں میں روزہ رکھ لے، شیخ فانی روزوں کا فدیہ دے لے، غریب اور نادار پر زکوٰۃ اور حج کی فرضیت نہ رکھی گئی، حتی کہ جو مسلمان کلمہ کفر کہنے پر مجبور کر دیا جائے بایں طور کہ اگر ایسا نہ کرے تو اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دی گئی تو تصدیق قلبی کی شرط پر کلمہ کفر کہہ سکتا ہے۔

یہ آسانیاں اس لئے پیدا کی گئیں تا کہ وہ جنت کی راہ آسانی سے طے کر لے اور یہ بھی رب کی طرف سے سہولت ہے کہ معمولی سے نیک عمل کے بدلے جنت جیسا عظیم انعام پالیتا ہے، دنیوی آسائشوں کے حصول کے لئے لوگ کتنی محنت مشقت اٹھاتے ہیں، جان گداز مشقت کے باوجود ان آسائشوں کا ملنا یقینی نہیں، دنیا کی تمام نعمتیں فانی ہیں جب کہ رب تعالیٰ کا انعام جنت لازوال ہے، یہ سب رب تعالیٰ کے اس ارادہ سے متعلق ہیں کہ وہ اپنے بندوں پر آسانی چاہتا ہے، دشواری نہیں چاہتا۔

علماء نے بیان فرمایا ہے کہ جنت کی راہ چلنے والوں کی دو علامتیں ہیں :

(ا) اسے نیک اعمال آسان ہوں (ب) اسے نیک لوگوں سے محبت ہو

" اللھم ارزقنا حبک وحب حبیبک الاکرم وحب عبادک الصالحین وحب عمل یقربنا الیک آمین ثم آمین بجاہ طہ ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۹۸، ومابعد

(۲۵) قرآن مجید رمضان میں اترا، رمضان شریف کی شان قرآن مجید نے بتائی اس طرح رمضان اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے، دوسرے مہینوں کی نسبت رمضان میں قرآن مجید زیادہ تلاوت ہوتا ہے، دن کو بھی اور راتوں کو بھی، نماز میں بھی اور نماز کے بغیر بھی، اسی لئے شریعت نے مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے زندہ رکھا جائے، اس کے لئے تراویح مسنون ہوئی۔

صحابہ کرام، ائمہ عظام، علمائے عرب وعجم کا اس پر اجماع ہوا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں ہر روز بیس رکعت تراویح ادا کی جائیں، حضور سید عالم ﷺ نے دو روز تراویح پڑھا کر موقوف فرمادی تا کہ امت پر فرض نہ ہو جائے، سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور خلافت کے ابتدائی ایام میں لوگ انفرادی طور پر تراویح پڑھتے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حسن ترتیب کے لئے تمام لوگوں کو حضرت ابی ابن کعب کی امامت میں تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم دیا، اس کے بعد سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں بھی یہی دستور رہا، اس وقت سے لے کر آج تک عرب وعجم کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی فقہا بیس رکعت تراویح پڑھتے آرہے ہیں اور یہی مسنون ہے۔

نماز تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔

ترمذی شریف میں حدیث ہے :

" وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَارُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ وَّعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِ مَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً "

اکثر اہل علم کا عمل اس پر ہے جو حضرت علی وعمر و دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے، یعنی بیس رکعت، یہی فرمان سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں یہی عمل پایا کہ مسلمان بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔

(جامع ترمذی' از امام ابوعیسیٰ محمدبن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)' ج ۱' ص ۹۹)

ابن ابی شیبہ، طبرانی کبیر، بیہقی، عبدابن حمید اور بغوی نے روایت کیا:

" عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً سِوَی الْوِتْرِ "

حضور اکرم ﷺ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعت پڑھتے تھے۔

(مسندابن ابی شیبه، ج ۲، ص ۳۶۴. بیهقی، ج ۲، ص ۴۹۶)

محدث بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی نے ایک امام مقرر فرمایا تا کہ وہ بیس رکعت تراویح پڑھائے،

" عَنْ اَبِی الْخَنْسَاءِ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَرَ رَجُلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکَعَاتٍ "

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵)، ج ۱، ح ۲۳۴۸۴

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظه هو: عمدةالقاری شرح بخاری. نقایه شرح هدایه. صحیح البهاری وغیره)

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۶۱

احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۰۴

احکام القرآن از علامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۸

(۲۶) نماز تراویح کی بیس رکعت ہیں، احادیث طیبہ، تعامل صحابہ وامت کے علاوہ اس پر قرآن مجید کی داخلی شہادت موجود ہے، حضرت عمر وعثمان رضی اللہ عنہما کے دور میں جس قدر قرآن مجید پڑھ کر نماز میں رکوع کرتے تھے اتنے حصہ قرآن کا نام رکوع ہوا اور چونکہ تراویح بیس رکعت پڑھی جاتی تھیں اور ستائیسویں رات کو قرآن مجید ختم کیا جاتا تھا، اس طرح قرآن مجید کے پانچ سو چالیس (۵۴۰) رکوع ہونے چاہئیں، لیکن قرآن مجید کے آخر میں چھوٹی چھوٹی سورتیں بعض رکعتوں میں دو، دو بھی پڑھی جاتی تھیں (اوراب بھی ایسا ہی ہے) اس طرح قرآن مجید کے رکوع (۵۵۷) ہوئے۔ قرآن مجید کے رکوعات کی تعداد ہی بتا رہی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔

(۲۷) لیلۃ القدر رمضان مبارک میں ہے اور یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ہے، امام اعظم ابوحنیفہ اور دیگر جلیل القدر صاحبان کشف کے تجربات ومشاہدات کے مطابق ستائیسویں شب ہے، بعض مفسرین نے قرآن مجید کی داخلی شہادت سے بھی یہی ثابت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ لفظ " **لیلة القدر** " کے نو حروف ہیں اور یہ حروف سورۃ القدر میں تین بار تکرار سے آیا ہے، اس طرح نو کو تین سے ضرب دینے سے ستائیس حاصل ہوتا ہے۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۶۲

تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۱

جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۵

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۳

فتح العزیز المعروف به تفسیر عزیزی ازعلامه شاه عبدالعزیز محدث دهلوی (م ۱۲۳۹ھ)، سورة القدر

(۲۸) نزول قرآن اور شب قدر کے علاوہ رمضان مبارک کی ایک اور فضیلت یہ بھی ہے کہ دیگر آسمانی کتب اور صحیفے رمضان میں ہی اترے، چنانچہ یکم رمضان کو صحف ابراہیم، سات رمضان کو تورات، تیرہ کو انجیل اور اٹھارہ کو زبور شریف نازل ہوئی۔

جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۲۹۸

تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۶۱

تفسیر کبیر ازامام فخرالدین ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۵، ص ۹۲

انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف به تفسیربیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمربیضاوی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۲۹

تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج ۱، ص ۳۳

تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۱۶

(۲۹) انقضائے مناسک کے بعد اظہار تشکر کے لئے تسبیح تحمید اور تکبیر کہے، اللہ تعالی نے اپنی عبادت کی طرف راہنمائی فرمائی، گمراہی سے بچالیا، اسی لئے فرض نمازوں کے بعد ذکر الٰہی مسنون ہوا، یہ ذکر خواہ جہری کرے یا سری، دونوں حالتوں میں جائز ہے، زمانہ جاہلیت میں حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے آباواجداد کا ذکر بطور تفاخر کے کرتے تھے، اپنے حسب ونسب پر فخر کرتے، اپنے آباواجداد کے مناقب بیان کرتے، اس کی بجائے رب نے فرمایا کہ میرا ذکر کرو، ظاہر ہے کہ تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور درود وسلام اللہ کے ذکر ہیں۔

اس سلسلہ میں مانعین ذکر کے مستند مفسر علامہ ابن کثیر کا موقف سنیئے:

" وَلِهٰذَا جَاءَ تِ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَالصَّلٰوتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَاكُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَّا بِالتَّكْبِيرِ "

فرض نمازوں کے بعد تسبیح تحمید اور تکبیر کے استحباب کے بارے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا طریقہ وارد ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کی خبر ہم کو آپ کی تکبیر سے ہوتی تھی۔

تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاؤہ، ج ۱، ص ۲۱۷، ۲۱۸
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۸

(۳۰) عیدین کی نمازوں میں چھ تکبیریں زائد کرنا واجب ہے، اسی طرح ایام تشریق (نویں ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر تیرہویں کی عصر تک) ہر نماز کے بعد ایک بار تکبیر کہنا واجب اور تین بار مستحب ہے، یہ تکبیر سلام کے فوراً بلند آواز سے کہے:

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ "

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۸
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴

(۳۱) چاند دیکھ کر دعا مانگنا سنت ہے، حدیث شریف میں اس بارے میں متعدد دعائیں وارد ہیں، ایک دعا یہ ہے:

" اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ "

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۸۶

(۳۲) روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانا روزہ کو نہیں توڑتا، اس پر امت کا اتفاق ہے، علماء نے فرمایا ہے کہ پچھنے لگوانے سے جسم سے خون خارج ہوتا ہے اور یہ ایسا ہے جیسا پیشاب وبراز، پسینہ، آنسو، ان اشیاء کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

" ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ وَالْحِجَامَةُ "

(رواہ الترمذی عن ابی سعید بحوالہ
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۳۸
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۸، ح ۲۳۸۱۶)

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، قے کرنا، احتلام، پچھنے لگوانا۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۳

(۳۳) اگر کسی نے جان بوجھ کرقے کی اور وہ قے منہ بھر ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اگر قے خود بخود ہوئی مگر اس نے لوٹا دی، اگر نہ لوٹاتا تو روزہ فاسد نہ ہوتا، یہاں اگر قے جسم سے خارج ہونی اشیاء میں ہے قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ اس سے روزہ نہ جاتا مگر یہاں موجود نص کی وجہ سے قیاس متروک ہے۔

نص پاک میں یوں ہے:

" مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْئُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْض "

(رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجه والنسائی والحاکم عن ابی هریرة
بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۲، ص ۲۹۴
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، کنز العمال، ج ۸ ح ۲۳۸۱۰)

روزہ کی حالت میں اگر قے ہوئی تو قضا نہیں اگر قصداً قے کی تو روزہ کی قضا لازم ہے۔

احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲

(۳۴) جو دوا براہ راست جوف معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے وہ روزہ توڑ دیتی ہے اور جو براہ راست جوف معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے سرمہ لگانا، اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو۔

حدیث نے یہ اصول واضح کیا ہے:

" اِذَاتَوَضَّأتَ فَابْلُغْ فِيْ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مَالَمْ تَكُنْ صَائِماً "

جب تو وضو کرے تو کلی اور ناک میں خوب پانی ڈال کر جب تک تو روزہ سے نہ ہو۔

(رواه ابوبشر الدولابی فیما جمع من حدیث النووی عن صائم
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۹ ح ۲۶۱۲۱)

دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں:

"بَالِغْ فِيْ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّاَنْ تَكُوْنَ صَائِماً"

کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کر جب تک تو روزہ دار نہ ہو۔

(عن لقیط بن صبرة بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامه علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعه دارالفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۴۰
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲

حجۃ الاسلام ابوبکر بن احمد بن علی الرازی (م ۳۷۰ھ) اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

" فَاَمَرَهُ بِالْمُبَالَغَةِ فِيْ الْاِسْتِنْشَاقِ وَنَهَاعَنْهَالِاَجْلِ الصَّوْمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَاوَصَلَ بِالْاِسْتِنْشَاقِ اِلَى الْحَلْقِ اَوِالدِّمَاغِ اَنَّهُ يُفْطِرُ لَوْلَاذٰلِكَ لَمَاكَانَ نَهْيُهُ عَنْهَالِاَجْلِ الصَّوْمِ مَعْنًى مَعَ اَمْرِهٖ بِهَا فِيْ غَيْرِالصَّوْمِ وَصَارَذٰلِكَ اَصْلًاعِنْدَاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ فِيْ كُلِّ مَاوَصَلَ اِلَى الْجَوْفِ وَاسْتَقَرَّ فِيْهِ مِمَّايُسْتَطَاعُ الْاِمْتِنَاعُ مِنْهُ سَوَاءٌ كَانَ وُصُوْلُهُ مِنْ مَجْرِى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اَوْمِنْ مَخَارِقِ الْبَدَنِ الَّتِيْ هِيَ فِيْ بُنْيَانِ الْاِنْسَانِ اَوْمِنْ غَيْرِهَالِاَنَّ الْمَعْنٰى فِيْ الْجَمِيْعِ وُصُوْلُهُ اِلَى الْجَوْفِ وَاسْتِقْرَارُهُ فِيْهِ مَعَ اِمْكَانِ الْاِمْتِنَاعِ مِنْهُ فِيْ الْعَادَةِ وَلَايَلْزَمُ عَلٰى ذٰلِكَ الذُّبَابُ وَالدُّخَانُ وَالْغُبَارُيَدْخُلُ حَلْقَهُ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ لَايُسْتَطَاعُ الْاِمْتِنَاعُ مِنْهُ فِيْ الْعَادَةِ وَلَايُمْكِنُ التَّحَفُّظُ مِنْهُ بِاِطْبَاقِ الْفَمِ "

ناک میں پانی چڑھانے کے بارے میں مبالغہ کا حکم دینا اور روزہ کی صورت میں اس سے منع کرنا حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے، یہ اس امر کی دلیل ہے کہ ناک میں پانی چڑھانے میں حلق یا دماغ تک پہنچنے سے روزہ جاتا رہتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو مبالغہ سے نہ منع فرماتے، روزہ نہ ہونے کی صورت میں آپ نے مبالغہ کا ارشاد فرمایا، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ اصول ٹھہرا کہ جو شئ معدہ تک پہنچ کر ٹھہر جائے اور اس سے بچنا ممکن ہو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جوف معدہ یا دماغ میں کسی شئ کا پہنچنا خواہ کھانے پینے کے ذریعہ ہو یا بدن کے ان مساموں سے جو بدن انسانی میں خلقی طور پر ہوتے ہیں یا کسی اور ذریعہ سے، کیونکہ ان سب صورتوں میں ان اشیاء کا جوف معدہ تک پہنچ کر قرار پانا ہے جن سے عادۃً بچنا ممکن ہو۔

مکھی، دھواں اور غبار کے حلق میں داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان سے عادۃً بچنا ممکن نہیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ ان عادی اشیاء سے بچنے کے لئے منہ کو ہمیشہ بند رکھا جائے، انجکشن (ٹیکہ) خواہ شریان میں لگایا جائے یا گوشت میں، جب تک اس کی دوا براہ راست معدہ یا دماغ تک نہ پہنچے مفسد روزہ نہیں، البتہ حتی الامکان روزہ کی حالت میں اس سے اجتناب ضروری ہے، بلاوجہ اضطرارا سے معمول بنانا جائز نہیں۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲)

(۳۵) رمضان شریف میں نفل یا نذر کی نیت کے باوجود رمضان کا فرض روزہ ادا ہوگا۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۷)

(۳۶) دانت میں غذا کا جو ذرہ رہ گیا تھا اس کے نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ غبار، مکھی کی مانند اس سے بچنا ممکن نہیں، مثلاً کسی نے ستو کھائے اور اس کا ذرہ دانت میں رہ گیا تھا اس کے نگلنے سے روزہ نہ گیا۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۴)

(۳۷) جنابت مانع روزہ نہیں، یعنی صبح دیر سے اٹھا اور اسے غسل کی حاجت ہے اگر غسل کرتا ہے تو سحری نہیں کرسکتا تو سحری سے فارغ ہو کر غسل کرلے، اسی طرح اگر دن کو سوتے میں احتلام ہوگیا تو بھی روزہ نہ گیا۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۴)

(۳۸) ہر روزہ کی نیت کرنا فرض ہے، بلا نیت روزہ ادا نہ ہوگا، نیت زبان سے کرنا لازمی نہیں بلکہ دلی ارادہ کا نام نیت ہے، روزہ رکھنے کے ارادہ سے سحری کو کھانا پینا نیت ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۷)

(۳۹) رب کریم کی نعمت ملنے پر تکبیر کہنا اور خوشی منانا بہت بہتر ہے، رمضان اور قرآن کے ملنے پر شکر کا حکم رب کریم نے دیا:

"**لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ**" اور کہیں تم حق گزار ہو۔

رمضان کی آمد پر حضور اکرم ﷺ خوشخبری دیتے، مبارکباد دیتے تھے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ ...... الخ"

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آگیا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں۔

(رواہ احمد والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج۸، ح ۲۳۶۶۱)

بعض احادیث کے کلمات یوں ہیں :

" اَتَاکُمْ شَھْرُ رَمَضَانَ شَھْرُ بَرَکَۃٍ فِیْہِ خَیْرٌ "

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج۸، ح۲۳۶۹۲

" اَتَاکُمْ شَھْرُ رَمَضَانَ شَھْرُ خَیْرٍ وَّبَرَکَۃٍ "

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج۸، ح۲۳۶۹۱

حضرت انس سے روایت ہے:

" دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ قَدْ حَضَرَکُمْ وَفِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ...... الخ "

(رواہ ابن ماجہ بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج۸، ح۲۴۰۲۸)

حضرت انس کی دوسری روایت میں یوں ہے:

" اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ دَخَلَ عَلَیْکُمْ وَھُوَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُبَارَکُ ...... الخ "

(رواہ ابن النجار بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م۹۷۵)، ج۸، ح۲۴۲۹۸)

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک مبارک خطبہ کی روایت فرماتے ہیں جس میں اس مقدس مہینہ کی عظمت کو تفصیل سے بیان فرمایا:

"خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ آخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ...... الخ"

(رواہ البیھقی بحوالہ مشکوۃ المصابیح ازامام ولی الدین محمدبن عبداللہ (م ۷۴۲ھ)
معہ اشعۃ اللمعات ازشیخ عبدالحق محدث دھلوی (م ۱۰۵۲ھ)، ج۲، ص۷۵)

رمضان، روزہ اور لیلۃ القدر کی آمد پر جان رحمت حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو مبارک باد دی، رمضان کی آمد کی خوشخبری سنائی، لہٰذا شب ولادت مصطفٰی میں ہر جائز خوشی منانا، مبارک باد دینا جائز و مستحسن ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا وجود مسعود تمام انعامات کا باعث ہے، عید میلاد کی خوشی مسلمان اسی لئے مناتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ضمیمہ باب (۱۹):

قطبین میں نماز پنجگانہ

اور

روزہ رمضان کے احکام

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جو ہر دور، ہر علاقہ اور ہر فرد انسانی کے متنوع مسائل کا حل بتاتا ہے، دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اپنے حالات کے پیش نظر اس سے استفادہ نہ کر سکے، شمال، جنوب، مشرق ومغرب کے، گرمی و سردی کے رہنے والوں کے اختلاف مزاج اور اختلاف حالات کے باوجود سبھی کو اس کے اصول وقوانین کافی ہیں، زندگی کا کوئی حصہ، پہلو ایسا خلا نہیں پاتا جس میں اسلام کی ہدایت موجود نہ ہو اور پھر اسلام کا کوئی قانون ایسا نہیں جو انسانی عمل کے دائرہ اختیار میں نہ ہو،

"لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" کا واضح اعلان عام موجود ہے یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس کی صداقت روز بروز افزوں تر ہورہی ہے، صدہا جدید مسائل پیدا ہوئے اور ہورہے ہیں مگر اسلام نے ان کی پیدائش سے قبل ہی ان کا قابل عمل حل عطا فرمادیا ہے، قرآن وحدیث نے اصول اساسیہ بتادیئے، فقہ واجتہاد نے ان اصولوں سے قوانین وضع فرمائے اور ان گنت جزئیات ترتیب دے دی ہیں، نو پید کسی مسئلہ میں اگر کوئی واضح جزئی موجود نہیں ہوتی تو علماء راسخین اصول وقوانین سے اس کا حل تلاش کر لیتے ہیں، گویا اسلام نے کسی دور کے، کسی علاقے کے، کسی مسلمان کو بے یار ومددگار نہیں چھوڑا، یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل محدود نہیں۔

موسموں کا تغیر وتبدل اور دن رات کی کمی بیشی تو ہر جگہ ہوتی رہتی ہے، مگر بعض علاقوں میں یہ اختلاف غیر معمولی ہوتا ہے، کرہ ارض کے شمالی علاقوں میں شدید سردی اور دن رات کے غیر معمولی اختلاف نے نماز اور روزہ کے مسائل میں نئی صورت حال پیدا کر دی، نماز اور روزے کے عمومی مسائل پر ان علاقوں میں عمل مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن بنا دیا، لیکن فقہائے کرام شکر اللہ سعیھم نے اصول وقواعد شرعیہ سے ان مشکل اور ناممکن حالات کا قابل عمل حل تلاش فرما کرامت پر احسان فرمایا اور "اَلدِّيْنُ يُسْرٌ" کے فرمان مصطفیٰ ﷺ کا عملی اظہار فرمایا ہے۔

کرہ ارض کے شمالی علاقوں میں سال میں کم وبیش چالیس روز ایسے ہوتے ہیں جہاں مغرب کو سورج غروب ہونے بعد ابھی افق پر شفق موجود ہوتی ہے کہ دوبارہ صبح ہو جاتی ہے، اور آفتاب طلوع کر آتا ہے، ظاہر ہے کہ جب تک شفق غروب نہ ہو عشاء کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے، اندریں صورت وہاں کے رہنے والوں کے لئے نماز عشاء اور وتر وقت پر ادا کرنا ممکن نہیں، اسی طرح روزہ رکھنا بھی ممکن نہ رہا، کیونکہ روزہ کی ابتدا طلوع فجر ہے اور طلوع فجر رات کی تاریکی کے بعد ہوتی ہے، ان علاقوں میں، ان دنوں میں چونکہ شفق بھی غروب نہیں ہوتی اس طرح رات کی تاریکی کا پایا جانا نہ ہوا، جب رات کی تاریکی نہ پائی گئی تو روزہ کی ابتداء، طلوع فجر نہ پائی گئی، روزہ رکھنا ممکن نہ رہا، اور یہ بھی ممکن نہیں کہ مسلمان ان دنوں روزہ افطار ہی نہ کریں، افطار کئے بغیر شام ہی سے دوسرے روزے کی ابتدا کر دیں، ایسا کرنا انسانی طاقت میں نہیں، اگر ان ایام میں رمضان آجائے تو روزہ رکھنا ناممکن ٹھہرا۔

اسلامی فتوحات اور مسلمان تاجروں نے بڑی تیزی سے اسلام کو کرہ ارضی کے ہر گوشہ پر پہنچا دیا، شرق وغرب اور شمال وجنوب کے دور دراز علاقوں میں مسلمان پہنچے، قطب شمالی کے علاقہ بُلغار میں اسلام تیسری صدی ہجری میں پہنچ گیا۔ بلغار کی ریاست دریائے کاما اور والگا کے سنگم میں واقع تھی؛ جس میں بلغار نامی ترک قوم آباد تھی فِن لینڈ کو فتح کر کے نئی سلطنت بلغار کے نام سے قائم ہوئی عربی میں اسے ''بلغار'' اور فارسی میں ''بلکار'' لکھتے ہیں۔

یہ شہر بین الاقوامی تجارتی منڈی تھا، غیر ملکی تاجروں، روسیوں، خزروں اور مسلمانوں کے لئے مقام اتصال واجتماع تھا، اس لئے ۳۰۰ھ/۹۱۲ء سے پہلے یہاں اسلام پہنچ چکا تھا۔ ۳۰۹ھ،۳۱۰ھ/۹۲۱ء،۹۲۲ء میں خلیفہ مقتدر باللہ نے شاہ بلغار کے دربار میں ایک سفارت بھیجی تھی، اس سفارت میں ابن فضلان ایسا مؤرخ بھی شامل تھا۔ ۳۰۹ھ،۳۱۰ھ/۹۲۱ء، ۹۲۲ء میں امیر بلغار میکائیل بن جعفر بن عبداللہ تھا۔ ۳۳۷ھ/۹۴۸ء میں امیر بلغار طالب بن احمد تھا۔ ۳۶۶ھ/۹۷۶ء، ۹۷۷ء میں مومن بن احمد اور اس کے بعد ۳۷۰ھ/۹۸۰ء تک مومن بن حسن امیر بلغار تھا، ان امیروں کے نام سکوں پر کندہ ہوتے تھے۔

بلغر سکوئی کے قریب کھنڈرات کی کھدائی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر دارالحکومت تھا۔ یہاں مسجدیں، خطیب، امام مسجد اور مؤذن تھے، لوگ فقہ حنفی کے مقلد تھے، یہاں جاڑوں میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی تھیں (اور اب بھی ایسا ہی ہے) اور گرما میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا تھا، شمالی عرض بلد کے علاقہ کی اس خصوصیت نے، جس سے دوسرے اسلامی ممالک کو سابقہ نہیں پڑا تھا، جلد ہی علما کو اس نئی صورت حال کی طرف متوجہ کیا اور اس موضوع پر ایک طویل بحث شروع ہوگئی کہ ان مسائل کا صحیح حل کیا ہے، اور یہاں کے باشندے ان ایام میں نماز اور روزے کی ادائیگی کس طرح کریں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد چہارم، ص ۸۰۰ تا ۸۰۶ طبع اول)

اسلامی ادب اور فقہی ابحاث میں غالباً بلغار کا تذکرہ سب سے پہلے اسی وجہ سے آیا، دُرج ذیل سطور میں ہم ان فقہی بحثوں کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں تاکہ فقہا اور مجتہدین کی مساعی جمیلہ کی ایک جھلک دیکھی جاسکے۔

سب سے پہلے شمس الائمہ عبدالعزیز احمد حلوانی بخاری (المتوفی ۴۴۸ھ یا ۴۴۹ھ/۱۰۵۶ء یا ۱۰۵۷ء) کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ ان علاقوں میں ان دنوں کی نماز عشاء، وتر (اور غالباً رمضان کے روزوں کا) کیا حکم ہے؟ آپ نے وجوب عشاء، وتر (اور روزہ) کا حکم فرمایا، بعدازاں یہ سوال ان کے ہم عصر شیخ کبیر سیف السنۃ سیف الدین بقالی کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے عدم وجوب کا فتویٰ دیا، جب یہ جواب حضرت شمس الائمہ حلوانی کو پہنچا تو آپ نے ایک سائل کو حضرت سیف بقالی کی خدمت میں بھیجا کہ جامع مسجد خوارزم میں عوام کی موجودگی میں شیخ بقالی کی خدمت میں یہ سوال کرے کہ جو شخص پانچ نمازوں میں سے ایک نماز ساقط کردے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ کیا وہ کافر ہے؟ تو حضرت بقالی نے یہ سمجھتے ہوئے کہ سوال میرے ہی فتویٰ پر ہے، فوراً فرمایا:

"مَالَمْ تَقُوْلُ فِيْمَنْ قُطِعَ يَدَاهُ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ اَوْرِجْلَاهُ مَعَ الْكَعْبَيْنِ كَمْ فَرَائِضَ وُضُوْءِ ہٖ"

جس شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت یا دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت کٹے ہوں اس کے وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

(صغیری شرح منیۃ المصلی، ص ۱۳۴، مطبوعہ مطبع ناصری لاہور، (سنہ ۱۲۸۲ھ).
غنیۃ الستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۲۲۹، مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (سنہ ۱۳۱۰ھ)

سائل نے جواب دیا:

"اس کے حق میں وضو کے فرائض تین ہیں، کیونکہ فرض ہاتھ یا پاؤں دھونے کے فرض کا محل ہی نہ رہا"۔

اس پر حضرت بقالی نے فرمایا:

اسی طرح پانچویں نماز اس لئے ساقط ہے کہ اس کا وقت ہی نہ پایا گیا۔ جب یہ جواب حضرت حلوانی کو ملا تو آپ نے پسند فرمایا اور اپنے فتویٰ سے رجوع فرماتے ہوئے حضرت بقالی کی موافقت فرمائی۔

قطبین کے قریب جہاں انسانی آبادی ممکن ہے وہاں کے رہنے والوں پر پانچ وقت کی نماز اور رمضان مبارک کے روزوں کے وجوب اور عدم وجوب پر علماء متقدمین کی مختلف آراء موجود ہیں، اس اختلاف کا باعث بھی شرعی ضابطے ہیں:

اول : نماز کی فرضیت کے نصوص قطعیہ قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور اجماع امت کی صورت میں موجود ہیں مگر پانچ اوقات کی فرض نماز کا ثبوت قطعی احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ہے، اس کا انکار کفر ہے۔

دوم : پانچ وقتہ نماز کی فرضیت اپنے اوقات مقررہ سے مشروط ہے، جب اور جہاں وقت پایا گیا نماز فرض ہوئی اور جہاں کسی نماز کا وقت ہی نہ ملے وہاں وہ نماز فرض ہی نہیں۔

یہی حالت رمضان کے روزوں کی ہے:

اول : ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ کلمہ شہادتین کی گواہی، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ ارکانِ اسلام کا پانچ میں حصر نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، ان میں کسی کا انکار کفر ہے۔

دوم : رمضان کے روزوں کی فرضیت رمضان کا مہینہ پانے سے مشروط ہے، جب اور جہاں رمضان کا مہینہ پایا گیا روزہ فرض ہوا، اور جہاں رمضان نہ پایا گیا روزہ فرض نہ ہوگا۔

رمضان کا مہینہ پالینے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔

مشہور مفسر علامہ عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

"شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ : هٰذَا اِيْجَابٌ حَتْمٌ عَلٰى مَنْ شَهِدَ اِسْتِهْلَالَ الشَّهْرِ اَىْ كَانَ مُقِيْمًا فِى الْبَلَدِ حِيْنَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِىْ بَدَنِهٖ اَنْ يَّصُوْمَ لَامَحَالَةَ"

تم میں سے جو رمضان کا مہینہ پالے: یعنی رمضان کے چاند کے طلوع کے وقت اس پر روزے قطعی فرض ہیں، جب کہ وہ کسی شہر میں مقیم ہو اور اس کا بدن تندرست ہو وہ ضرور روزہ رکھے۔

تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسی البابی وشرکاؤه، ج ۱، ص ۲۱۶)

علامہ ابن کثیر کے نزدیک شھو دشھر سے مراد یہ ہے کہ ......

"رمضان کا چاند طلوع ہوتے وقت وہ تندرست ہو، روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو"۔

مشہور مفسر حجۃ الاسلام ابوبکر الرازی (م ۳۷۰ھ) اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

"(فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) بَيَّنَ اَنَّ لُزُوْمَ صَوْمِ الشَّهْرِ مَقْصُوْرٌ عَلٰى بَعْضِهِمْ دُوْنَ بَعْضٍ وَهُوَ مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَشْهَدْ"

احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴

تم میں سے جو یہ مہینہ پائے تو وہ اس مہینے کا روزہ رکھے، اس آیت نے واضح کیا ہے کہ روزہ بعض پر فرض کیا ہے بعض پر نہیں، جس نے یہ مہینہ پایا وہ روزہ رکھے اور جس نے یہ مہینہ نہ پایا وہ روزہ نہ رکھے۔

رمضان کا چاند طلوع کر آنے کے باوجود بعض لوگ رمضان پاتے ہیں بعض لوگ رمضان نہیں پاتے۔ مثلاً جو لوگ طلوع ماہتاب رمضان کے وقت مجنون ہو اور پورا مہینہ مجنون رہے، رمضان کے آجانے کے باوجود اس نے رمضان نہ پایا، ایسے ہی ممکن ہے جہاں رمضان کا چاند طلوع کر آئے مگر روزے کی ابتدا کا وقت (فجر صادق) نہ آئے (غروب شفق ابیض سے قبل ہی طلوع فجر ہو جائے) تو وہاں کے رہنے والوں نے رمضان کا مہینہ نہ پایا اس لئے ان پر روزہ فرض نہ ہوا۔

حجۃ الاسلام ابوبکر نے رمضان کا مہینہ پانے اور نہ پانے کی توضیح فرمائی ہے کہ شھو د رمضان سے مراد "مکلّف ہونا ہے"۔ کیونکہ مجنون اور وہ جو مکلّف نہیں وہ ایسا ہے کہ اس نے رمضان کا مہینہ نہ پایا، رمضان کے مہینے پالینے کا مطلب "اس وقت مکلّف ہونا ہے"۔

بحث کو سمیٹتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اِذْ كَانَ مَنْ لَّيْسَ مِنْ اَهْلِ التَّكْلِيْفِ بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَّيْسَ بِمَوْجُوْدٍ فِيْهِ فِىْ بَابِ سُقُوْطِ حُكْمِهٖ عَنْهُ"

جو مکلّف نہیں وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے رمضان کا مہینہ پایا ہی نہیں، اس سے حکم فرضیت ساقط ہے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۷۴)

متاخرین علماء میں سے خاتمۃ المحققین محمد مین المعروف بہ ابن عابدین شامی قدس سرہ العزیز نے البحر الرائق کے حاشیہ میں ان علاقوں کے رہنے والوں پر نماز عشاء و وتر اور روزہ رمضان کے وجوب اور عدم وجوب کے بارے میں علمائے کرام کے فتاوی معہ ان کے ادلہ کے وضاحت سے بیان فرمائے ہیں۔

(دلچسپی رکھنے والے ملاحظہ فرمائیں
حاشیہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق ازعلامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۶' ۲۴۷)

اسی طرح صاحب کنز الدقائق علامہ نسفی ان علاقوں میں نماز عشاء اور وتر کے عدم وجوب کے قائل ہیں فرماتے ہیں:

"وَمَنْ لَّمْ يَجِدُوَقْتَهُمَا (اَلْعِشَآءَ وَالْوِتْرَ) لَمْ يَجِبَا"

جو آدمی عشاء اور وتر کی نماز کا وقت نہیں پاتا (بایں طور کہ غروب شفق ابیض سے قبل ہی طلوع فجر ہو جاتی ہے) اس پر یہ دونوں نماز واجب نہیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ازعلامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۶)

خلاصہ کلام یہ ہے:

(۱) قطبین کے قریب جن علاقوں میں انسانی آبادی ممکن ہے اور وہاں مغرب کا وقت ابھی باقی ہوتا ہے کہ طلوع فجر سے فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے وہاں کے لوگوں پر نماز عشاء اور وتر واجب نہیں' البتہ ان لوگوں کو چاہئیے کہ نماز عشاء اور وتر قضا کرلیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ازعلامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) ج ۱' ص ۲۴۶' ۲۴۷۔
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)'
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲ ومابعد۔
(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ازعلامہ امام احمدرضاخان قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ۵' ج ۴' ص ۲۴۲۔)

(۲) قطبین کے قریب جہاں انسانی آبادی ممکن ہے اور وہاں روزہ کی ابتداء کا وقت نہیں پایا جاتا (کیونکہ روزہ افطار کرنے کے بعد طلوع فجر صادق تک کھانا پینا وغیرہ جائز ہے اور یہاں وہ وقت ہی نہیں پایا جاتا جہاں سے روزہ شروع ہو سکے) وہاں کے لوگوں پر روزہ رمضان فرض نہیں' البتہ وہ اس کی قضا ان دنوں میں کریں جب سحری اور افطاری ممکن ہو۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤ الدین علی بن حصنکی (م ۱۰۸۸ھ)'
معہ ردالمحتار ازعلامہ سیدامین الشهیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ)
مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۳۶۶۔
جدالممتار علی ردالمحتار المعروف بہ حاشیہ شامی 'ازعلامہ امام احمدرضاخان حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۱، ص ۱۹۲)

علمائے کرام کا ایک موقف یہ بھی ہے کہ ایسے علاقوں کے لوگ اپنے قریب ترین علاقہ' جہاں عشاء اور سحری کا وقت پایا جاتا ہو' کے وقت کے مطابق اپنے نماز عشاء و وتر اور سحری کا وقت مقرر کر کے نماز اور روزہ ادا کرلیں۔

" هذا ماعندی والعلم عند الله العظيم "

"اللهم انی اسئلک العفو والعافية والسلامة والسداد"

☆☆☆☆☆

باب(۲۰) :

دعاء

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ☆

اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے، تو انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۶)

حل لغات :

"سَاَلَکَ" : سوال سے بنا ہے، اس کا معنی ہے، طلب کرنا، مانگنا، درخواست کرنا، پوچھنا۔

"عِبَادِیۡ" : میرے بندے۔ عباد کو اللہ نے اپنی طرف نسبت کر کے علامت رحمت بنا دیا ہے۔

"قَرِیۡبٌ" : قُرب سے بنا ہے، یہ بُعد کا مقابل ہے، اس کا معنی ہے نزدیکی،

قرب کئی وجہ سے ہوتا ہے، مکان، زمان، نسبت، مسافت، رعایت اور قدرت میں قرب۔

المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۳۹۸

"اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہے" ......

کا معنی یہ ہے کہ اس کا فیض اور فضل اپنے بندوں پر ہے یہ معنی نہیں کہ وہ کسی جگہ کے قریب ہے۔

"بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہے" ......

اس کا معنی یہ ہے کہ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے کثرت سے موصوف ہو، جن کا موصوف ہونا صحیح ہو، مثلاً حکمت، علم، حلم، رحمت، غنا وغیرہ۔

علامہ حسین بن قرطبی المعروف امام راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں :

" وَقُرۡبُ الۡعَبۡدِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیۡ الۡحَقِیۡقَۃِ التَّخَصُّصُ بِکَثِیۡرٍ مِّنَ الصِّفَاتِ الَّتِیۡ اَنۡ یُّوۡصَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا...... وَقُرۡبُ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الۡعَبۡدِ ھُوَ بِالۡاِفۡضَالِ عَلَیۡہِ وَالۡفَیۡضِ لَا بِالۡمَکَانِ "

یہ قرب روحانی ہے بدنی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جگہ اور وقت سے پاک ہے وہ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے، مکان و زمان اور حدوث جسم کے لوازمات سے ہیں، رب تعالیٰ ان سے منزہ ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۹۹

"اُجِیبُ": **جَوْبٌ** سے بنا ہے، اس کا معنی ہے کاٹنا، تراشنا۔

تالاب کو جوبہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ زمین سے پستی کی وجہ سے دوسرے حصہ سے کٹ جاتا ہے، کلام کے جواب کو اسی لئے جواب کہتے ہیں کہ اس سے سلسلہ کلام کٹ جاتا ہے اور کلام ہوا کو کاٹتا ہوا سننے والے کے کان تک پہنچ جاتا ہے۔

کسی بات کو قبول کر لینے کو اجابت اور استجابت کہتے ہیں۔

سوال دو نوعیت کا ہوتا ہے :

(۱) **"طلب مقال"** کلام چاہنا، اس کا جواب کلام ہوتا ہے، اس کی مثال......

ارشاد رب العالمین ہے:

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ☆

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر **ایمان لاؤ** کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ (سورۃ الاحقاف آیت ۳۱)

یعنی سید عالم ہادی برحق حضرت **محمد** مصطفیٰ ﷺ نے تمہیں کلمہ حق **کلمہ توحید** کی طرف دعوت دی ہے تم اس دعوت کو قبول کر کے صدق دل سے کلمہ توحید پڑھو اور سچے دل سے **مؤمن بن جاؤ**۔

(۲) **"طلب نوال"** داد و دہش، انعام و اکرام چاہنا، اس کا جواب افضال وانعام سے ہوتا ہے، اس کی مثال

رشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ☆

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔ (سورہ یونس آیت ۸۹)

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے جو دعا مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے وہ دعا قبول فرمائی اور ان پر اپنا فضل و کرم فرمایا۔

آیت مذکورہ میں **"اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ"** کے معنی یہی ہیں کہ مانگنے والے کے سوال پر میں اپنا کرم اس کے حال پر کرتا ہوں اور اسے عطیات و نوازشات سے نوازتا ہوں۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۰۲)

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ": دعا کا معنی ہے پکارنا یا مانگنا،

یعنی جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے اور مانگنے والا مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کی پکار پر **لَبَّيْكَ** کہتا ہوں اور اس کا مقصود عطا کرتا ہوں۔

دعا بمعنی قبول توبہ بھی ہے، دعا بمعنی عبادت بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ☆

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔ (سورۃ المؤمن آیت ۶۰)

حدیث شریف میں ہے: " اَلدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ" دعا عبادت ہے۔

(رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجه و احمد و ابن ابی شیبه و البخاری فی الادب و ابن حبان فی صحیحه و الحاکم فی المستدرک عن النعمان بن بشیر و عبدالرزاق فی الجامع عن البراء
بحواله الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤوف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۲۵
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج ۲، ح ۳۱۱۳، ۳۱۵۱)

قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں دعا اپنے مشتقات سمیت بہت جگہ وارد ہوا ہے، ہر جگہ ایک معنیٰ کرنا بے جا اور غلط ہے، اکثر لوگ اس کا معنیٰ کرنے میں غلطی کرتے ہیں اس لئے یہاں اصول بیان کیا جاتا ہے جس سے دعا اور اس کے مشتقات کا معنیٰ کرنے میں سہولت ہو گی۔ ان شاء اللہ العزیز الوهاب .

قرآن مجید میں دعا اپنے مشتقات سمیت چھ معنوں میں استعمال ہوا ہے :

(۱) بلانا یا پکارنا :

رشاد ربانی ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ ۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقْرَءُوْنَ کِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ☆

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۱)

یعنی بروز قیامت ہر جماعت کو اپنے سردار کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین!

اسی معنیٰ میں ارشاد ربانی ہے :

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰکُمْ فَاَثَابَکُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا مَآ اَصَابَکُمْ ۔ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ☆

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لئے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۳)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاكُمْ لِمَایُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ☆

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی' اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ (سورہ الانفال، آیت ۲۴)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

لَاتَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔ (سورۃ النور آیت ۶۳)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْاَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ☆

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر سچے ہو۔ (سورہ الانعام، آیت ۴۰)

مذکورہ بالا آیات میں دعا (اور اس کے مشتقات) بلانے اور پکارنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(۲) دعا بمعنی وعظ وتذکیر:

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَهَاراً ☆ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّافِرَاراً ☆

عرض کی اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن (ایمان اور اطاعت کی طرف) بلایا تو میرے نصیحت کرنے سے انہیں بھاگنا ہی بڑھا (اور جتنی انہیں ایمان اور اطاعت کی طرف ترغیب دی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھی)۔

(سورہ نوح، آیات ۶،۵)

(۳) دعا بمعنی استعانت:

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ☆

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳)

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ☆

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔ (سورۃ السجدہ آیت ۱۶)

ان آیات میں دعا بمعنی استعانت اور مشکل میں مدد کے لئے کسی کو پکارنے کے معنی میں ہے۔

(۴) دعا بمعنی آرزو و تمنا:

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ☆ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ☆ (سورہ حم سجدہ، آیت ۳۱،۳۲)

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے رب کی طرف سے۔

اس آیت میں دعا آرزو اور خواہش کے معنوں میں ہے۔

(۵) دعا بمعنی مانگنا، دعا کرنا:

ارشاد ربانی ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ☆

یہاں (دعا کرتے ہوئے) پکارا زکریا نے اپنے رب کو بولا اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (سورہ آل عمران، آیت ۳۸)

اسی معنی میں ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ☆

سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل واسحٰق دیئے ہیں، بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔

(سورہ ابراھیم، آیت ۳۹)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ☆ (سورہ اعراف، آیت ۵۵)

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ، بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ط قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ☆

بولے! اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے؟ کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔ (سورۃ البقرہ آیت ۶۹)

ان آیات میں دعا اور اس کے مشتقات دعا کرنے کے معنی میں ہیں۔

(۲) دعا بمعنی عبادت:

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا☆

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔ (سورہ جن، آیت ۱۸)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ......

(سورہ انعام، آیت ۵۲)

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں صبح اور شام، اس کی رضا چاہتے، تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ☆

تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا۔ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَاتَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ ھَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ☆

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔ (سورۃالقصص آیت ۸۸)

مذکورہ بالا آیات میں دعا اور اس کے مشتقات عبادت اور پرستش کے معنی میں ہیں۔

خلاصہ : اگر غیر خدا کو معبود برحق، اِلٰہ اور مستحق عبادت جان کر پکارا جائے تو شرک ہے ورنہ نہیں۔

ضابطہ : لفظ دعا کے چھ معنی ہیں، اس کا مرجع و مآل تین معنوں کی طرف ہے بلکہ دو معنوں کی طرف، عبادت اور پکار۔

وجہ حصر : ...... یہ ہے کہ دعا کا صلہ اِلٰی ہوگا یا نہیں، اگر صلہ اِلٰی ہوگا تو معنی پکار کے ہوں گے...... جیسا کہ ......

ارشاد رب کریم ہے:

وَلَاتَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ☆

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (سورہ بقرۃ، آیت ۲۲۱)

...... اگر صلہ اِلٰی نہ ہو تو پھر خالی نہیں، صیغہ امر ہوگا یا نہ، اگر صیغہ امر کا ہو تو اس کا فاعل مؤمن ہوگا یا کافر، اگر فاعل مؤمن ہو تو مفعول بہ اللہ ہوگا یا غیر اللہ، اگر مفعول بہ اللہ ہو تو دعا کا معنی عبادت ہوگا...... جیسا کہ ......

ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ☆

اپنے رب سے دعا کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (سورہ اعراف، آیت ۵۵)

ایک تفسیر کے مطابق آیت کا معنی یہ ہے۔ اپنے رب کی عبادت کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ۔

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۱۴، ص ۱۲۸

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، ج ۴، ص ۳۱۶

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی ج ۲، ص ۱۰۳

ارشاد ربانی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ☆

اورتمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔

(سورۃ المؤمن آیت ۶۰)

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج ۱۴، ص ۲۷، ۸۰
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی
از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۲۸)

......اگر فاعل مؤمن ہو اور مفعول بہ غیر اللہ ہو تو معنی پکارنا ہوگا۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۔ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۔ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۔ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ☆

اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلالے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورہ بقرۃ، آیت ۲۶۰)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۔ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ☆

انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورہ احزاب، آیت ۵)

......اگر فاعل کافر ہو تو پھر خالی نہیں، اس کا مفعول بہ اللہ ہوگا یا غیر اللہ، اگر مفعول بہ اللہ ہو تو معنی عبادت کے ہوں گے۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۔ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ☆

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

(سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)

......اگر فاعل کافر ہو اور مفعول بہ غیر اللہ ہو تو معنی پکار ہوگا۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ☆

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (سورہ بقرۃ، آیت ۲۳)

......اور اگر صیغہ امر کا نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، معنی دعا کا مسلوب ہوگا یا نہیں، یعنی معنی سلب کے ہوں، اگر دعا کا مفہوم مسلوب ہو تو معنی عبادت ہوگا، خواہ فاعل مؤمن ہو یا کافر، اور مفعول بہ اللہ ہو یا غیر اللہ، ماسوائے ایک جگہ کے کہ جہاں دعا کے دو صیغے استعمال ہوں ایک مسلوب ہو اور دوسرا مسلوب نہ ہو اور مفعول بہ بھی دونوں کا ایک ہو، تو وہاں معنی پکار ہوگا۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

لَاتَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ☆

آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔ (سورہ فرقان، آیت ۱۴)

اس آیت میں دعا کا معنی پکارنا ہے۔

......اگر مفہوم دعا مسلوب ہو اور صیغہ امر کا نہ ہو تو اس وقت دعا کا معنی عبادت ہوگا، فاعل مؤمن ہو یا کافر۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ☆

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔ (سورہ جن، آیت ۱۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۔ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ☆

اسی کا پکارنا سچا ہے اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے۔ (سورۃ الرعد، آیت ۱۴)

نیز ارشاد رب کریم ہے:

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰی ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ☆

انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں نہ لاتے تھے بولے کیوں نہیں، بولے تو تمہیں دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو۔

(سورہ مؤمن، آیت ۵۰)

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَکُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ ☆

تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر عذاب ہوگا۔

(سورۃ الشعراء آیت ۲۱۳)

ارشاد رب العالمین ہے:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُکْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ☆

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

(سورہ قصص آیت، ۸۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ☆

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

(سورۃ الفرقان آیت، ۶۸)

......اور اگر دعا کا مفہوم مسلوب نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں، اس کا فاعل مؤمن ہوگا یا کافر، اگر فاعل مؤمن ہو تو مفعول بہ اللہ ہوگا یا غیر اللہ، اگر فاعل مؤمن ہو اور مفعول بہ اللہ ہو تو معنی عبادت کے ہوں گے۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَکَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ☆

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا (سورہ کہف آیت، ۲۸)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَلَاتَطْرُدِالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَاعَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَامِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ☆ (سورہ انعام آیت،۵۲)

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو (عبادت کرتے ہوئے) پکارتے ہیں صبح اور شام، اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

هُنَالِكَ دَعَازَكَرِيَّارَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ☆

یہاں (دعا کرتے ہوئے) پکارا ذکریا نے اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (سورہ آل عمران، آیت ۳۸)

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْ ايَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَداً☆ (سورہ جن آیت،۱۹)

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

......اور اگر فاعل مؤمن ہو اور مفعول بہ غیر اللہ ہو تو معنی پکار ہوگا۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَاسَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّاجَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَاتَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ☆ (سورہ قصص آیت،۲۵)

بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے' جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے۔

......اور اگر فاعل کافر ہو تو معنی پکار ہوگا، خواہ مفعول بہ اللہ ہو یا غیر اللہ۔ **مِنْ دُوْنِ** صلہ یا نہ ہو۔

(ازافادات شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ)

"فَلْيَسْتَجِيْبُوْالِيْ": اجابت کا معنی ہے: جواب دینا، حاجت پوری کرنے کے لئے خوشی سے آگے بڑھنا، دعا قبول کرنا، اجابت کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس کا معنی ہے، عطا کرنا، ثواب دینا، اور جب بندہ کی طرف منسوب ہو تو معنی ہے طاعت کرنا۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن خازن شافعی ج ۱، ص ۲۴)
(مصباح اللغات ازابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۱۲۷)

نبی رحمت ﷺ کے واسطے سے اپنے بندوں کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے کہ میرا حکم مانیں، مجھ سے اپنی دعا کی قبولیت طلب کریں، جب میں ان کو طاعت کے لئے بلاؤں تو وہ قبول کریں۔

تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج ۱، ص ۳۴۴)
جامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۲

''وَلْيُؤْمِنُوْابِیْ'': ایمان سے بنا ہے۔

اس ایمان لانے سے مراد ایمان پر جمے رہنا ہے، ایمان حقیقی، فنائے نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

فَلْيَسْتَجِيْبُوْالِیْ میں ایمان مضمر ہے اس لئے یہاں ایمان لانے سے مراد ایمان پر استقامت ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ تاسیس، تاکید سے بہتر ہے، یعنی ایمان کے ساتھ اطاعت کریں۔

تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)
مطبوعه ندوة المصنفين دهلی، ج ۱، ص ۳۴۴)

''لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ'' : رُشد کا لغوی معنی ہے ہدایت اور استقامت، مقصود پر پہنچنا۔

تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)
مطبوعه ندوة المصنفين دهلی، ج ۱، ص ۳۴۴)
جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۳)

لَعَــــلَّ: شائد۔ یہ امید بندوں کے لحاظ سے ہے، یعنی میرے بندے ہدایت پانے کی امید پر میری طاعت کریں نہ کہ دنیا کی خاطر۔

مسائل شرعیہ:

(۱) دعا مانگنا بھی عبادت ہے، بلکہ عبادت کا مغز ہے، دینی و دنیوی بے شمار فوائد کا باعث ہے، دعا کرنا بندگی کی علامت ہے، بندہ کی شان یہ ہے کہ وہ ہر حال میں ہر لحہ دعا کرتا رہے، رب تعالی دعا کرنے والے پر راضی ہو کر انعامات کی بارش کرتا ہے۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۲۶)

(۲) تقدیر مبرم کے علاوہ دعا کی برکت سے ہر تقدیر بدل جاتی ہے۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۲۶)

(۳) دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ رب سے عنایت کی استدعا کرے اور اپنے امور میں اس سے استمداد کرے۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۲)

(۴) '' دعا عبادت ہے'' کا مفہوم یہ ہے کہ معظم عبادت ہے، یعنی عبادت کا اہم اور اعظم حصہ دعا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے '' اَلْحَجُّ عَرَفَةٌ '' حج وقوف عرفات ہے۔ یعنی وقوف عرفات حج کا اہم اور اعظم رکن ہے۔

(رواه الامام احمدو الترمذی والنسائی وابن ماجه وابوداؤدو الحاكم والبيهقی عن عبدالرحمٰن بن يعمر
بحواله الفضل الكبير مختصر شرح الجامع الصغير للمناوی ازامام عبدالرؤوف مناوی شافعی(م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۵۸
بحواله كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵)، ج۵، ح ۱۲۰۲۵)
(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۸)

اسی طرح توحید کا بیان، رب تعالی کی حمد وثنا، تہلیل وتسبیح سب دعا میں شامل ہیں۔

(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۰)
(لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه علی بن خازن شافعی ج ۱ ص ۱۲۴)
جامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله قرطبی احمدمالکی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۰۹،۳۰۸)

(۵) دعا قبول کرنا رب تعالیٰ کا فضل ہے بندے کا استحقاق نہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۱)

(۶) اجابت دعا بندہ کے اشتغال عبادت اور طاعت رب سے مقدم ہے، یعنی رب کی توفیق شامل حال ہو تو بندہ دعا اور عبادت کرتا ہے، لہٰذا جو بندہ دعا اور عبادت میں مشغول ہے اسے یقین کر لینا چاہیے کہ رب تعالیٰ اس پر راضی ہے، اسی کی توفیق سے وہ عبادت اور دعا میں مشغول ہے، بے یقینی ناامیدی پیدا کرتی ہے جو مؤمن کی شان کے لائق نہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، ج۵، ص ۱۱۱)

(۷) دعا کی قبولیت قرب خداوندی کی دلیل نہیں بلکہ بعض اوقات استدراجاً دعا قبول کر لی جاتی ہے، اس میں بندوں کا امتحان ہوتا ہے اور در پردہ اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بہتری اس کی دعا کے خلاف کرنے میں ہی ہوتی ہے، کیا نہ دیکھا کہ شیطان نے روز جزا تک زندگی کی دعا کی تھی جو روز نفخہ اولیٰ تک لمبی عمر دے کر قبول کر لی گئی، اس میں شیطان کی بہتری نہ تھی اور نہ شیطان کے بارے میں رضائے الٰہی، موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بلعم باعور کی دعا بھی یہی حال ہے۔

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، ج۴، ص ۲۷۹)

(۸) قبولیت دعا میں تاخیر:

بعض اوقات اجابت دعا مؤخر کر دی جاتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی کئی حکمتیں پنہاں ہوتی ہیں، لہٰذا اگر قبولیت میں تاخیر ہو تو شکایت کرنا بے جا ہے۔ دعا کی برکت سے کوئی اور بلا ٹل جاتی ہے، یا اسے دنیا اور آخرت میں ثواب دیا جاتا ہے، غرض دعا رائیگاں نہیں جاتی۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے خواب میں دیدار خداوندی کا شرف پایا، عرض کی، اے میرے رب! میں نے بہت سی دعائیں کی ہیں ان میں سے کوئی دعا قبول نہ ہوئی، ارشاد ربانی ہوا، اے یحییٰ! مجھے تیری آواز پسند آئی، تو مانگتا رہ، میں تجھ سے راضی ہوں۔

(تفسیرات احمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۷)

قبولیت دعا میں تاخیر کے باعث کو بیان کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک نہاد سنیئے:

"مَامِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُو اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا اِثْمٌ وَلَا قَطِیْعَۃُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِھَا اَحَدَثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ یُعَجِّلَ لَہٗ دَعْوَتَہٗ وَاِمَّا اَنْ یُؤَخِّرَھَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ، وَاِمَّا اَنْ یُصْرَفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلِھَا، قَالُوْا اِذًا نُکْثِرُ، قَالَ، اَللّٰہُ اَکْثَرُ وَاَطْیَبُ"

(رواہ ابن ابی شیبہ واحمد وعبد ابن حمید وابویعلی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید بحوالہ
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج۲، ح ۳۱۷۱.
تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاؤہ، ج۱، ص ۲۱۸
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص ۳۱۰)
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۲، ص ۶۴)

جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس دعا میں کوئی گناہ کی چیز یا قطع رحمی طلب نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک عطا فرما دیتا ہے، یا تو اس کی دعا کو فوری طور پر قبول کر لیا جاتا ہے، یا اس دعا کو آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے، یا دعا کی مثل کوئی برائی اس سے دور کر دی جاتی ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا، تب تو ہمیں کثرت سے دعا کرنا چاہیئے، فرمایا، اللہ تعالیٰ بھی کثرت سے عطا کرے گا اور پاکیزہ دے گا۔

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م٦٦٨ھ). ج٢، ص٣١٠)
تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل عمربن کثیرشافعی (م٧٧٤ھ)
'مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسی البابی وشرکاؤه،، ج١، ص٢١٨
(تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ١٢٢٥ھ)(اردوترجمه
مطبوعه ندوة المصنفین اردوبازارجامع مسجددهلی. ج١، ص٣٤٦)
(التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور. ص٦٧)
(تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ)مطبوعه دارالفکربیروت'لبنان. ج٥، ص١١٠)
(شرح مشکل الآثارازامام ابوجعفر احمدبن محمدطحاوی (م ٣٢١ھ) مطبوعه موسسة الرسالةبیروت 'لبنان. ج١، ص٣٧٥)

(٩) صدقات وخیرات کی طرح اموات کے لئے دعا بھی نافع اور مؤثر ہے، دعا سے اموات مسلمین کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ کے درجات بلند ہوتے ہیں، درود شریف بھی دعا ہے اس سے بندہ مؤمن کو اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے حبیب کریم ﷺ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔

تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م١١٣٥ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص٦٦)

(١٠) مقربان بارگاہ ایزدی اور عشاق حسن ازلی دعا میں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ ہی کو مانگتے ہیں، ان کا وظیفۂ دعا صرف اسی کی طلب تک محدود ہوتا ہے، ماسوا اللہ وہ کسی شئ کے طالب نہیں ہوتے، وہ دنیا و آخرت سے بے نیاز ہوتے ہیں۔

(تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م١١٣٥ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص٦٦)

(١١) دعا کے بہت سے آداب ہیں، ان کی پاسداری سے قبولیت یقینی ہوتی ہے،

دعا کے چند آداب کو اختصار سے بیان کیا جاتا ہے:

(ا) دعا کے وقت ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوں، دونوں ہاتھوں کو کشکول بنا کر مانگے، ہاتھ نہ بہت بلند ہوں نہ بہت نیچے، بلکہ کندھے یا سینے کے مقابل رہیں اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔

(ابن ماجه عن ابن عباس بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م٩٧٥)، ج٢، ح٣٢٣١)

(ب) ضروری ہے کہ دعا کرنے والے کا رزق حلال ہو، اصحاب مشاہدہ اور علمائے راسخین فرماتے ہیں کہ دعا آسمان کے دروازے کی کنجی ہے اور رزق حلال اس کنجی کے دانتے، حرام غذا اور حرام کمائی والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضور سید الطاہرین رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کو ایک تمثیل سے بیان فرمایا:

"ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِىَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ"

(رواه مسلم والترمذی واحمدعن ابی هریرة
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م٩٧٥) ج٢، ح٣٢٣٦)

پھر حضور ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس نے طویل سفر کیا، پراگندہ حال، بال پریشان، ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کئے (بظاہر قبولیت کے اسباب واثار جمع ہیں) دعا مانگ رہا ہے، اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! دراں حالیکہ اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا حرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اس کی غذا سراپا حرام ہے، اس کی دعا کیونکر قبول ہو؟

(الجامع لأحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان. ج۲، ص۳۱۰
تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه) مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، ج۱، ص۴۴۵. تفسیرمظهری، ج۱، ص۴۴۵
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن خازن شافعی ج۱، ص۱۲۴، ۱۲۵
(تفسیرات احمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۶۷)

(ج) دعا کے وقت دل حاضر ہو، غفلت کی حالت میں مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی،

ارشاد نبوی ہے:

"فَاِنَّ اللهَ لَایَسْتَجِیْبُ دُعَاءُ مَنْ دَعَا عَلٰی ظَهْرِقَلْبٍ غَافِلٍ"

اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا قبول نہیں فرماتا،

(رواه الطبرانی عن ابن عمر بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۱۹۱)

(د) دعا کرتے ہوئے قوی امید رکھے کہ دعا قبول ہوگی، ناامیدوں کی سی دعا نہ کرے۔

امام المرسلین سید الداعین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"اِذَادَعَااَحَدُکُمْ فَلْیَجْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلَایَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّهُ لَامُسْتَکْرِهَ لَهٗ"

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پختہ یقین کے ساتھ دعا کرے، یہ نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر، اس پر کوئی جبر نہیں۔

(رواه البخاری ومسلم والنسائی واحمدعن انس بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۱۷۹.
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ). ج۲، ص۳۱۲)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن خازن شافعی ج۱، ص۱۲۴، ۱۲۵)

(ہ) قبولیت میں اگر تاخیر ہو تو ملال محسوس نہ کرے بلکہ دعا میں مشغول رہے۔

حدیث کا ارشاد ہے:

"لَایَزَالُ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدَعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِیْعَةِرَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ، قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ یَقُوْلُ، قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْدَعَوْتُ فَلَمْ اَرَیَسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ"

بندہ خدا کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ مچائے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلدی مچانا کیا ہے؟ فرمایا، بندہ یہ کہے میں نے دعا کی، میں نے دعا کی اور قبولیت نہ دیکھی اس سے وہ پرملال ہوکر دعا چھوڑ دے۔

(رواه مسلم عن ابی هریرة بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۲۴.
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) ج۲، ص۳۱۲)

(د) دعا کے ابتدا اور انتہا میں درود شریف پڑھے، رب کی حمد کرے، اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے اور پھر دعا کرے۔...... حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا:

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ☆وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ☆وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ☆وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ☆وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ☆رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ☆وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ☆ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ☆وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ☆ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ☆یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ☆اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ☆

وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے راہ دے گا اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا، اے میرے رب، مجھے حکم عطا کر اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ (سورہ شعراء آیات ۷۸، ۸۹)

حدیث شریف میں ہے:

اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِیَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ

(رواہ الترمذی وابوداؤد وابن حبان والحاکم والبیہقی عن فضالہ بن عبید بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م۹۷۵) ج۲، ح۳۱۸۷)

جب تم میں سے کوئی دعا مانگنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجالائے پھر حضور نبی رحمت ﷺ پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے مانگے (قبول ہوگی) درود شریف کے بغیر دعا معلق رہتی ہے بارگاہ خداوندی کا قرب نہیں پا سکتی

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن خازن شافعی ج۱، ص۱۲۴، ۱۲۵)

(ز) جب دعا کرے تو اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ آپ کی ایک دعا کا انداز ملاحظہ ہو:......

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ☆رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ☆

اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو، اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے، اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔ (سورہ ابراھیم آیات ۴۰، ۴۱)

(۱۱) قدوۃ الاولیاء حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کی سات شرطیں ہیں، جو یہ ہیں:
''تضرع (عاجزی)، خوف، امید، مداومت (ہمیشگی)، خشوع، عموم، کھانا حلال ''
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ). ج ۲، ص ۳۱۱)

(۱۲) قبولیتِ دعا کے چند اوقات:
چند اوقات ایسے ہیں کہ دعا ان میں جلد قبول ہوتی ہے:
(ا) سحری کے وقت
(ب) جمعہ کے روز، دو خطبوں کے درمیان
(ج) خطبہ جمعہ اور نماز کے درمیان
(د) جمعہ کے روز بعد عصر
(ہ) نزول بارش کے وقت
(و) رمضان میں افطاری اور سحری کے وقت
(ز) قرآن مجید ختم کرتے وقت
(ح) اذان کے بعد
(ط) مرغ کے اذان دیتے وقت
(ی) شب قدر میں
(ک) شب برأت میں
(ل) حالت اضطرار، سفر، مرض، جہاد میں
(م) فرض نمازوں کے بعد

اسی طرح نماز جنازہ کے بعد، قبولیت کے اس وقت میں میت کے علاوہ اپنے اور تمام مؤمنین کی مغفرت کی دعا کرے
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) ج ۲، ص ۳۱۳.
کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) ج ۲، ح ۳۳۲۷ ومابعد)

(۱۳) قبولیتِ دعا کے چند مقامات:
چند جگہیں ایسی ہیں کہ ان کی برکت سے دعا جلد قبول ہوتی ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:
(ا) بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت
(ب) طواف میں
(ج) ملتزم کے پاس
(د) چاہ زمزم کے پاس
(ہ) زمزم پیتے وقت
(و) صفا اور مروہ پر
(ز) سعی کے مقام پر

(ح) مقام ابراہیم کے پاس
(ط) عرفات، منا، مزدلفہ میں
(ی) تینوں جمرات کے پاس
(ک) انبیائے کرام کے مزارات کے پاس بالخصوص سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے مزار مقدس کے پاس
(ل) اولیائے کرام کے مزارات کے پاس۔

(۱۳) رب تعالیٰ کو دور سمجھ کر بلند آواز سے پکارنا نادانی اور جہالت ہے، البتہ تزکیہ نفس یا غفلت دور کرنے کے لئے بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بلند آواز سے اس لئے ذکر فرماتے تا کہ غافل غفلت کو ترک کر دیں، سید المرسلین ﷺ نے اپنے فاروق سے جب فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے ایسا کیوں ہے؟ عرض کیا :

" فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ "

یارسول اللہ، میں سوتوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو دور کرتا ہوں۔

(رواہ الترمذی و ابو داؤد، جامع ترمذی از امام ابوعیسی محمدبن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۸۴، ۸۵. کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۰۵ھ)، ج ۲، ح ۳۳۶۹ ومابعد)

(۱۴) گناہ کے کام، ناجائز امور اور محال چیز کی دعا کرنا منع ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ). ج ۲، ص ۳۱۲)

(۱۵) یوں تو اللہ تعالیٰ اپنے سب ہی بندوں کی دعا سنتا ہے، مگر بعض بندوں کی دعا جلد اور یقیناً قبول ہوتی ہے۔ ان میں چند یہ ہیں :

(ا) روزہ دار کی بوقت افطار
(ب) عادل بادشاہ کی
(ج) مظلوم کی
(د) ماں باپ کی اولاد کے حق میں
(ہ) گھر پہنچنے سے پہلے حاجی کی
(و) مسافر کی بوقت سفر
(ز) مریض کی
(ح) مسلمان بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں
(ط) مجاہد کی
(ی) محبوبان الٰہی کی

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)، ج ۲، ح ۳۳۰۲)

دعا کے فضائل، مسائل، جلد قبولیت کے اوقات اور مکانات، کیفیات اور احوال وغیرہ کے بارے میں تفصیلی اور جامع معلومات کے لئے ملاحظہ ہو:

(احسن الوعا لآداب الدعا، مصنفہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز)

باب (۲۱) :

روزہ اور اعتکاف

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

اُحِلَّ لَكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآٮِٕكُمۡ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ وَعَفَا عَنۡكُمۡ ۚ فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ ۚ وَكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَـكُمُ الۡخَـيۡطُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡخَـيۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ۚ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوۡهُنَّ وَاَنۡتُمۡ عٰكِفُوۡنَ فِى الۡمَسٰجِدِ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَقۡرَبُوۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرمادیا، تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیز گاری ملے۔

(سورہ بقرۃ آیت ۱۸۷)

حل لغات:

"اُحِلَّ لَکُمْ": **حِلٌّ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے کھل جانا، پابندی ہٹ جانا، گرہ کھل جانا ۔
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۲۸)

مطلب یہ ہے کہ یہ شئ تمہارے لئے منع تھی اس کا کرنا حرام تھا، رب تعالی نے حرمت کی پابندی ہٹادی ہے اب تم پر اس بارے میں کوئی پابندی نہیں۔

لَکُمْ میں لام نفع کا ہے، یعنی اس حکم میں تمہارے لئے نفع ہے۔

"اَلرَّفَثُ": فحش باتیں، جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں، عورت سے جماع اور اس کے متعلقات کا ذکر کرنا، جس قسم کا مرد عورتوں سے فائدہ اٹھائیں سب کو لفظ رفث شامل ہے۔
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۹۹)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی ۔ ج ۱، ص ۳۴۶)

اس مقام پر جماع کرنا مراد ہے، یعنی اب رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے وطی کرنا جائز اور حلال قرار دے دیا گیا ہے، ابتدائے اسلام میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کے وقت یہ جائز نہ تھا۔
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار دہلی ۔ ج ۱، ص ۳۴۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۔ ص ۶۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۵)۔
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰)۔
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۰)۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۵)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۶ ۔)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان ۔ ج ۱، ص ۹۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ۔ ج ۱، ص ۱۲۵ ۔)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۔ ج ۲، ص ۶۴)

اللہ تعالی کریم اور ستار ہے بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے، جماع اور اس کے دواعی کا ذکر کرنا عام طور پر معیوب سمجھا جاتا ہے اس لئے اس رب کریم نے اس کا ذکر بھی کنایہ سے کیا۔
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۵ ۔)۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ۔ ج ۱، ص ۱۲۵ ۔)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان ۔ ج ۱، ص ۹۰)

"ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ":

لِبَاس لبسٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے ڈھانکنا اور چھپانا، دھوکہ دہی کو التباس کہا جاتا ہے، چونکہ کپڑا انسان کے ستر کو چھپالیتا ہے اس لئے اسے لباس کہتے ہیں۔

مرد اور عورت ہر دونوں کو لباس کہا جاتا ہے اس کی چند وجہیں ہیں:

(۱) بوقت جماع ہر ایک دوسرے سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح بدن سے لباس، کمال اختلاط و التصاق کی وجہ سے دونوں کو ایک دوسرے کے لئے لباس کہا گیا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،، ج ۲، ص ۳۱۶۔)۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵۔)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۷)
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۶)

(۲) شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے خفیہ راز ایسے چھپاتی ہے جیسے بدن کو لباس، ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانے اور دنیوی طعنوں اور الزامات سے محفوظ کرنے کی وجہ سے ہر دو کو لباس کہا گیا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۰)۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰)۔
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷۔)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۸)

(۳) عورت مرد کی اور مرد عورت کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور ہر دو ایک دوسرے کے لئے باعث سکون ہیں، لباس سے مراد سکون اور اطمینان ہے۔

انہی معنوں میں سورہ اعراف میں ارشاد ربانی ہے:

هُوَالَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَازَوْجَهَالِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ج فَلَمَّاتَغَشّٰهَاحَمَلَتْ حَمْلًاخَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ج فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَااللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَاصَالِحًالَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ☆

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑ بنایا کہ اس سے چین پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لئے پھرا کی پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیئے بچہ دے گا تو بے شک ہم شکر گزار ہوں گے۔

(سورہ اعراف آیت، ۱۸۹)

نیز انہی معنوں میں سورہ روم میں ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًالِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَاوَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ☆

(سورہ روم آیت، ۲۱)

اوراس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤاورتمہارے آپس میں محبت اوررحمت رکھی بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے۔

(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،،ج ۲،ص ۳۱۷۔)۔
(احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ج ۱،ص ۹۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱،ص ۲۲۰)۔
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج ۲،ص ۶۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ج ۱،ص ۱۲۵۔)

(۴) نکاح کے بعدعورت اورمرد ایک دوسرے کوگناہ میں واقع ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح لباس جسم کو گرمی سردی سے محفوظ رکھتا ہے اس اعتبار سے بھی دونوں ایک دوسرے کے اعتبار سے لباس کہا جاتا ہے۔

(تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ج ۱،ص ۳۴۸)

"**تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ**": خیانت، **خَوْن**" سے بنا ہے جس کا معنی ہے بدعہدی کرنا، امانت میں خیانت کرنا، پوشیدگی میں عہد توڑکر حق کی مخالفت کرنا۔

(مصباح اللغات ازابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، ص ۲۲۴)
(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،ص ۱۶۳)

اس آیت میں خیانت سے مراد بے وفائی یاامانت مارلینے کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ازل میں جاناتھا کہ اگرتم پررمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے جماع حرام رہاتو تم اپنے نفسوں کے بارے میں اللہ سے بدعہدی کربیٹھوگے یااللہ کی امانت میں خیانت کرڈالوگے، اپنی جانوں کوعقاب اورسزاکے مقام پرلاکران پرظلم کروگے۔

(تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ج ۱،ص ۳۴۸)

"**فَتَابَ عَلَیْکُمْ**": توبہ سے مرادقبول توبہ، تخفیف، اذن اورتوسع کے معنوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتاہے:

لَقَدْتَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ ، بَعْدِمَاكَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ☆

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اوران کے مہاجرین اورانصار پرجنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیابعداس کے قریب تھاکہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھرجائیں پھران پررحمت سے متوجہ ہوابے شک وہ ان پرنہایت مہربان رحم والا ہے۔ (سورہ توبہ آیت ۱۱۷)

توبہ تخفیف کے معنوں میں یوں استعمال ہوا:

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۹۲)

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۷۔)۔

"وَعَفَا عَنْكُمْ": اس مقام پر عفو سے مراد گنجائش اور وسعت ہے، خطا معاف کرنا بھی ممکن ہے۔

حدیث شریف میں عفو بمعنی تسہیل اور توسع وارد ہے:

"اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَوَسْطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاٰخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ"

نماز کا اول وقت اللہ کی رضا، درمیانی وقت اللہ کی رحمت اور آخری وقت سہولت ہے۔

(رواہ دار قطنی عن ابی محذورہ)
(بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۹۳)
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان۔ ج ۷، ح ۱۹۵۷۶)

اس آیت میں مؤمنین کے لئے تسلی خاطر کا سامان ہے کہ اللہ تعالی نے نہ صرف رمضان کی راتوں میں جماع کرنا حلال قرار دیا بلکہ اس سے پہلے جو لغزش تم سے ہو چکی ہے اللہ تعالی نے وہ معاف فرمادی ہے، اس سے صحابہ کرام کا عادل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۷۔)

بَاشِرُوْهُنَّ: بَاشِرُوْا،بَشَرَة سے بنا ہے،جس کا معنی ہے ظاہری کھال۔

(المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی،ص۱۱۲۔۔مصباح المنیر ،ج۱،ص۲۶)

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی،ص۶۱)

(صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد الدعو بجمال القرشی مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور۔ص۱۶۱)

انسان کے ظاہری جثہ اور چمڑے کو لفظ بشر سے بیان کیا جاتا ہے،اسی سے بشارت بمعنی خوش خبری دینا ہے،خوشی کی خبر سن کر چہرے پر رونق آجاتی ہے اور دوران خون تیز ہو کر چہرے کو تاباں کر دیتا ہے۔

امام اللغت حسین بن محمد راغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

"وَخُصَّ فِي الْقُرْآنِ كُلُّ مَوْضِعٍ اعْتُبِرَ مِنَ الْاِنْسَانِ جُثَّتُهُ وَظَاهِرُهُ بِلَفْظِ الْبَشَرِ "

قرآن مجید میں انسان کے ظاہری جثہ اور چمڑے کو لفظ بشر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)،ص۴۷)

آیت مبارکہ......

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ☆

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(سورۃ الکھف آیت ۱۱۰)

......میں اس امر کی تنبیہ ہے کہ انسان ظاہر صورت میں سب مساوی ہیں ان میں ایک دوسرے پر فضیلت تو معارف جلیلہ اور افعال جمیلہ کے باعث ہے،اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے اپنی افضلیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: **يُوْحٰٓى اِلَيَّ** (میری طرف وحی کی جاتی ہے)۔اس حقیقت واقعہ کی موجودگی میں ہر عام انسان نبی کی مماثلت کا دعویٰ نہیں کر سکتا،عقل کے اندھے کفار نے اس حقیقت کو نہ جانا اور نبی کو اپنے جیسا کہہ دیا۔

کفار کا مقولہ قرآن نے یوں بیان فرمایا:

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ☆

(کفار) بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو۔(سورہ یٰس آیت ۱۵)

فرشتوں نے جب انسانی شکل میں ظہور فرمایا تو رب نے انہیں لفظ بشر سے تعبیر فرمایا۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس جب جبرئیل امین علیہ السلام انسانی لباس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت دینے آئے تو...... رب تعالیٰ نے فرمایا:

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۥ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ☆ (سورہ مریم آیت ۱۷)

توان سے ادھر ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

مباشرت کے معنی ہیں کھال کا کھال سے ملانا، لیکن آیت میں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)ص ۴۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱ص ۱۳۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ص ۲۲۴)۔
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ج ۱ص ۱۲۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ج ۱ص ۱۲۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج ۲ص ۶۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ج ۱ص ۳۴۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،ج ۲ص ۳۱۷)۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ج ۱ص ۹۲)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ص ۲۲۷۔)

"وَابْتَغُوْا": **اِبْتِغَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے طلب میں کوشش کرنا۔ طلب شئ اگر محمود ہے تو اس کی کوشش بھی محمود ومطلوب ہے۔

اسی معنی میں رب کریم کا ارشاد ہے: **اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى** ☆

صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے۔

(سورۃ اللیل آیت، ۲۰)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)ص ۵۶)

"مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ": **كَتَبَ** کا معنی ہے بنایا، فیصلہ کیا، مقدر کیا، تقدیر میں لکھا، فرض کیا۔

مَــا موصولہ سے مراد اپنی بیبیاں اور کنیزیں ہیں، یا ان کا حیض ونفاس سے پاک ہونا ہے، یا شرمگاہ ہے، یا شب قدر یا رمضان کی بافراغت عبادت ہے۔

آیت مبارکہ متعدد احتمال رکھتی ہے:

(۱) جماع سے مراد وہ اولاد تلاش کرو جو رب نے تمہارے نصیب میں لکھی۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ص ۲۲۷،۲۳۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،،ج ۲ص ۳۱۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج ۲ص ۶۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ج ۱ص ۳۴۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ج ۱ص ۱۲۶)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ص ۲۲۰۔)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔،ج ۱ص ۹۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱ص ۱۳۱)۔
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ج ۱ص ۱۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ص ۱۱۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ص ۶۹)

اولاد کی طلب اسلام میں محمود و مطلوب ہے، حضور سید عالم ﷺ کی رضا اس میں شامل ہے کہ اولاد پیدا ہو، کثیر ہو، تاکہ کلمہ اسلام کہہ کر اسلام کی قوت و شوکت کا مظاہرہ کرے، امت مسلمہ دیگر امتوں پر غلبہ پائے۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد فیض نہاد انہی معنوں کو واضح فرما رہا ہے:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ

(وفی روایۃ) فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاَنْبِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (وفی روایۃ) تَنَاکَحُوْا تَکْثُرُوْا"

مفہوم: محبت کرنے والی بچہ جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، میں بروز قیامت دیگر انبیاء کی امتوں سے اپنی کثرت امت کے اعتبار سے فخر کروں گا۔

(رواہ معقل بن یسار و رواہ احمد ابن حبان و سمویہ و بیہقی و سعید بن منصور عن انس، نسائی، ابو داؤد، طبرانی، حاکم، بیہقی
الفضل اللبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱ ص ۲۲۳، ۲۲۸۔
(کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان۔ ج ۱۶، ح ۴۴۴۴۴، ۴۴۵۶۱، ۴۴۵۸۹، ۴۴۵۹۷، ۴۴۵۹۸، ۴۴۵۹۶، ۴۴۵۹۹)

(۲) جماع ان عورتوں سے کرو جو تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں وہ صرف تمہاری منکوحہ بیبیاں ہیں، اس کے سوا کسی اور عورت سے جماع نہ کرو اور نہ جماع کا ارادہ۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸۔)

(۳) اپنی بیبیوں سے اس حالت میں اور اس مقام میں وطی کرو جو تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے، حیض و نفاس کی حالت میں اور مقام دبر میں وطی کرنا تمہارے لئے حرام ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۶۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۹)

(۴) جماع کر کے اطمینان قلب اور دل جمعی سے شب قدر کی تلاش کرو اور رمضان شریف کی مخصوص عبادت میں مشغول ہو جاؤ، تمہارے لئے رخصت دے دی گئی ہے کہ رمضان کی راتوں میں اپنی منکوحہ عورتوں سے جماع کر کے دل کو رب کی عبادت کے لئے فارغ کر لو۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲، ص ۳۱۸)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔ ج ۱، ص ۹۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۶)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۱۹)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبد اللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱، ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۲۲۷)

"کُلُوْا وَاشْرَبُوْا": اے روزے دارو! رمضان کی راتوں میں کھاتے پیتے رہو۔

شان نزول :

شروع اسلام میں روزہ کی راتوں میں سونے سے پہلے یا نماز عشاء سے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی، سونے یا عشاء پڑھ لینے سے یہ سب کچھ حرام ہو جاتا تھا، ایک صحابی حضرت صرمہ بن قیس رضی اللہ عنہ دن بھر محنت کرتے تھے، رمضان کے ایک روز دن بھر محنت کرتے رہے، شام کو گھر آئے، بیوی سے کھانے کو کچھ طلب کیا، بیوی کھانے کی تیاری میں مصروف ہوئیں، یہ لیٹ گئے تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آ گئی، جب بیوی کھانا تیار کر چکی انہیں بیدار کیا، انہوں نے حکم شرع کی اطاعت کرتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا، کیونکہ کھانا اب ان کے لئے حرام ہو چکا تھا، اسی حالت میں دوسرے روز روزہ رکھ کر محنت کرتے رہے، دن بھر کی مشقت اور بھوک پیاس سے نڈھال ہو گئے، جب اس معاملہ کی خبر حضور سید عالم ﷺ کو ہوئی تو اس پر حکم نازل ہوا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور۔ ص ۶۸)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۲۲۰۔)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۲۲۶)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۳۴۶)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۱، ص ۲۲۷، ۲۳۶)

گویا یہ حکم ماقبل کے حکم کا ناسخ ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان ج ۵، ص ۱۱۶)

کھانے پینے کی طرح رمضان کی راتوں کو جماع کرنا بھی مباح ٹھہرا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور۔ ص ۷۰)

"**حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمْ**": **بَانَ، اِسْتَبَانَ، تَبَیَّنَ** کا ایک ہی معنی ہے، واضح ہونا، کھل جانا، خوب ظاہر ہونا۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۶۸، ۶۹)

معنی یہ ہے، تمہارے لئے خوب واضح اور ظاہر ہو جائے کہ تمہیں یقین حاصل ہو جائے، مشاہدہ سے یا علم توقیت سے، اس معاملہ میں صرف شبہ معتبر نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور۔ ص ۷۰)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۱، ص ۲۳۲۔)

"**اَلْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ**":

خیط دھاگے کو کہتے ہیں، ابیض، سفید اور اسود، سیاہ رنگ کو کہتے ہیں۔ **خیاط** سوئی اور **خیّاط** درزی کو کہتے ہیں، کیونکہ دونوں کا تعلق دھاگے سے ہے۔

بوقت سحر، جب رات کی تاریکی چھٹتی ہے اور طلوع فجر کا آغاز سفید ڈورے کی مانند سفیدی سے ہوتا ہے تو یوں محسوس

ہوتا ہے کہ سیاہ ڈورے سے سفید ڈورا نمودار ہو رہا ہے، لہٰذا صبح کے اس منظر کو سفید اور کالے ڈوروں سے بیان کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت فجر پو پھٹتے ہی شروع ہو جاتا ہے، یہ صبح صادق کہلاتی ہے کہ اس وقت سفیدی افق پر شمالاً جنوباً ظاہر ہوتی ہے اور یہ روشنی بڑھ کر افق پر پھیل جاتی ہے، بڑھتے بڑھتے چہرہ آفتاب نظر آنے لگتا ہے، اس صبح صادق سے تھوڑا وقت پہلے افق پر ایک سفیدی شرقاً غرباً عمود کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، تھوڑی دیر بعد یہ غائب ہو جاتی ہے، یہ صبح کاذب کہلاتی ہے، یہ مفطرات شرعیہ کو حرام نہیں کرتی نہ ہی اس وقت نماز فجر کا وقت ہوتا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۰)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)، ج ۲ ص ۳۱۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱ ص ۳۵۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲ ص ۶۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱ ص ۱۲۶)

"مِنَ الْفَجْرِ" : فجر کا معنی ہے پانی کا جاری ہونا، بہانا، ظاہر ہونا، پھیلنا، پھٹنا، چرنا۔

صبح کی سفیدی کو فجر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ رات کی تاریکی کو پھاڑ کر ظاہر ہوتی ہے۔

احکام شرعیہ کے توڑنے والے کو فاجر اسی لئے کہتے ہیں، ایام فجار زمانہ جاہلیت کے وہ دن، جن میں جنگوں نے شدت اختیار کر لی۔

(مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، ص ۶۱۹)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۷۳)

مِنَ الْفَجْرِ : سیاہ اور سفید ڈورے ظاہر ہونے کا بیان ہے، عرف میں اسے پو پھٹنا کہتے ہیں۔
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۰)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفید اور سیاہ ڈوروں سے یہ دنیوی ڈورے سمجھا جو دھاگے سے بنے ہوتے ہیں، چنانچہ میں نے دونوں رنگوں کے ڈورے اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لئے اور رات کو اٹھ اٹھ کر انہیں دیکھتا تھا کہ ان کا رنگ کب واضح ہوتا ہے، مجھے کچھ واضح نہ ہوا، صبح کے وقت یہ واقعہ میں نے حضور سید عالم ﷺ کے سامنے پیش کیا، آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: **وَسَادُکَ الْعَرِیْضُ:** تیرا تکیہ بڑا فراخ ہے۔
ایک روایت میں یوں ہے: **عَرِیْضُ الْقَفَا:**
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۲۱۔)
(تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ ج ۱ ص ۱۲۱)

اے عدی! جو ڈورے یہاں مراد ہیں تمہارے تکیئے کے نیچے نہیں آ سکتے، اس سے تو رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے، اس پر **مِنَ الْفَجْرِ** اترا، جس نے ماقبل آیت کے حصہ کا بیان کیا۔

بخاری اور مسلم نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب آیت مبارکہ......

"كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ "

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے

...... نازل ہوئی تو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ ڈورے باندھ لئے اور جب تک ان کا رنگ نمایاں نہ ہوتا وہ سحری کو کھانے پینے میں مشغول رہتے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے **مِنَ الْفَجْرِ** نازل فرما کر آیت کے مفہوم کو واضح طور پر بیان کر دیا۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱، ص ۱۲۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور۔ ص ۷۰)
(ذخائر المواریث، ج ۱، ص ۲۶۲)

قرآن مجید کے مفاہیم اور اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی مراد کو سمجھنے کے لئے صرف عربی زبان پر عبور حاصل کرنا کافی نہیں بلکہ احادیث مقدسہ کی بھی ضرورت ہے، حضور سید عالم ﷺ کے بیان کے بغیر فہم القرآن ممکن نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور۔ ص ۷۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ج ۱، ص ۲۳۰۔)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۱۲۸۔
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ' لبنان۔،، ج ۱، ص ۹۲
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان ج ۵، ص ۱۲۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱۔۔)۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲، ص ۶۷)

آیت......

"كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ "

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر)۔

......میں روزہ کی ابتدا کا بیان ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں مفطرات ثلاثہ (کھانا، پینا، جماع کرنا) کا استعمال مباح اور جائز ہے، لیکن یہ اباحت اور جواز طلوع فجر صادق سے قبل تک ہے، اس کے بعد روزہ شروع ہو جاتا ہے، روزہ کی حالت میں مفطرات ثلاثہ کا استعمال حرام ہو جاتا ہے۔

"**ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ**" : **ثُمَّ** تراخی کو بیان کرتا ہے، چونکہ فجر اور مغرب تک کا وقت کافی طویل ہوتا ہے اس لئے اسے **ثُمَّ** سے بیان کیا۔

اِتْمَامِ صَوْم سے مراد روزہ کی پابندیوں کو پورا کرنا، مفطرات ثلاثہ سے رکا رہنا ہے۔

اِلَى الَّيْلِ: میں حرف **اِلٰی** انتہاء غایت کے لئے ہے، اور **الَّيْل** سے مراد مطلق رات ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ روزہ شروع کرنے کے بعد دن بھر مفطرات ثلاثہ سے باز رہو، روزہ کی پابندیوں کو بجالاؤ، یہ پابندیاں رات آنے تک ہیں، رات آتے ہی روزہ ختم کردو، نہ رات میں روزہ رکھو، نہ شفق غروب ہونے اور سیاہی پھیلنے کا انتظار کرو، نہ روزہ وصال رکھو۔

حرف اِلٰی کا مابعد اگر ماقبل کی جنس سے ہوتو مابعد، ماقبل کے حکم میں شامل اور داخل ہوگا...... مثلاً ارشادِ ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (سورۃ المائدہ آیت ٦)

وضو کے فرائض میں سے ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا اور پاؤں کا گٹوں سمیت دھونا ہے، کیونکہ کہنیاں ہاتھ اور گٹے پاؤں کی جنس سے ہیں۔ اور اگر حرف اِلٰی کا مابعد، ماقبل کی جنس سے نہ ہوتو مابعد، ماقبل کے حکم میں شامل اور داخل نہ ہوگا، مثلاً:

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، (آیت مذکورہ)

رات دن کی جنس سے نہیں اس لئے رات کا کوئی حصہ روزہ میں داخل اور شامل نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ)، ج ٢، ص ٣٢٧)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ٧١)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ٥، ص ١٢٠)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ١، ص ٢٢٣)
(الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) ج ١، ص ٤٠٥)

روزہ کی حالت میں دن بھر مفطرات ثلاثہ سے باز رہنے کا حکم وجوبی ہے، جیسا کہ پو پھٹتے ہی روزہ شروع کر دینا امر وجوبی ہے، یعنی روزہ کی ابتدا سے لے کر انتہا تک مفطرات ثلاثہ سے باز رہنا فرض ہے، اس میں کوئی استثنا نہیں، اور رات بھر مفطرات ثلاثہ کا استعمال مباح ہے، مگر اعتکاف کرنے والے کے لئے رات کو جماع کرنا منع ہے، اگر ایسا کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اسی لئے ارشادِ ربانی ہوا :......

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ: تم عورتوں سے جماع نہ کرو۔

اگر چہ مباشرت میں محض بوس و کنار، چھونا وغیرہ شامل ہیں مگر اس مقام پر صرف جماع کرنا مراد ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔، ج ۱ ص ۳۵۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱ ص ۱۳۱)۔
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۲۴۔)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۴۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،، ج ۲ ص ۳۳۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱ ص ۱۲۷)

اس آیت میں مباشرت سے مراد جماع ہے یہ اجماع امت سے ثابت ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۴۷)

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ: جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔

عَكِفَ، عَكَفَ سے بنا ہے جس کا معنی ہے ٹھہرنا، رکا رہنا، ہمیشہ لازم رہنا، تعظیم کے ساتھ کسی شئی پر متوجہ رہنا۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۳۴۳)
(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، ص ۵۷۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔، ج ۱ ص ۳۵۴)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔، ج ۱ ص ۹۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۴۲)

شرعی اصطلاح میں اعتکاف سے مراد مسجد میں بہ نیت تقرب ٹھہرنا ہے۔

اس کے لئے اسلام، عقل اور جنابت وحیض ونفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ سنت اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۴۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)،، ج ۲ ص ۳۳۲)

مردوں کے لئے صرف مسجد میں اعتکاف کرنا لازم ہے، عورتیں گھروں میں اپنی نماز کی جگہ اعتکاف کر سکتی ہیں۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جو مسلمان اعتکاف کی حالت میں ہو اس کے لئے رات کو بھی عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۴۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ لبنان۔، ج ۱ ص ۹۵۔
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی۔، ج ۱ ص ۳۵۴۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)۔ ج ۱ ص ۱۲۷۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۹۔
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیر بیضاوی از قاضی عبداللہ بیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ) ج ۱ ص ۱۳۷)۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۴)

اگر چہ آیت میں خطاب مردوں سے ہے مگر ان احکام میں عورتیں شامل ہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۴۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۷۵)

مسائل شرعیہ :

(۱) رمضان المبارک کی راتوں میں طلوع فجر تک جس طرح کھانا پینا حلال ہے اسی طرح اپنی عورتوں سے مباشرت بھی جائز ہے۔

(آیت مذکورۃ بالا، سورۃ بقرۃ، ۱۷۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱، ص ۲۲۶)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱، ص ۸۹)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۶۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۱۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ'، ج ۱، ص ۲۲۰)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۱۲۔)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۱۲۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی' ج ۱، ص ۳۴۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۴)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۵)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۵)

(۲) صیغہ امر ہمیشہ وجوب کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی جواز اور اباحت کے بیان کے لئے آتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی شئ منع ہو اس کے بعد اس شئ کو جائز اور حلال کر دیا جائے، اس وقت امر محض بیان جواز و اباحت کے لئے ہوتا ہے، آیت مذکورہ بالا کے علاوہ اس کی مثال......

ارشاد ربانی ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ☆

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۲)

احرام کی حالت میں شکار کرنا منع تھا، احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کی اجازت ہے، شکار کرنا لازم نہیں۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

فَاِذَاقُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْامِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوااللهَ كَثِيْرًالَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆

پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاجاؤ۔ (سورہ جمعہ آیت ۱۰)

نماز جمعہ کے وقت مسجد میں حاضر رہنا لازم ہے نماز جمعہ مکمل ہونے کے بعد مسجد سے نکلنا جائز ہے اگر کوئی مسلمان مسجد میں رہ کر ذکر و اذکار میں مشغول رہے تو بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۳۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۱۸)

(۳) سنت کا نسخ آیت قرآنی سے ہوسکتا ہے، رمضان کی راتوں میں سونے یا نماز عشاء کے بعد کھانے اور راتوں میں جماع کی حرمت حدیث سے ثابت ہے اس کا نسخ قرآن مجید کی آیت سے ہوا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۴۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۲۷، ۲۳۲)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۱۴)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۸۶)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)

(۴) جائز اور مباح دنیوی کام اگر نیک ارادہ اور نیت خیر سے کئے جائیں تو ان پر بھی ثواب ملتا ہے، جماع اگر نیک اولاد کے حصول اور بیوی کے حقوق پورے کرنے کے ارادہ سے کیا جائے تو اس پر بھی ثواب ملتا ہے، اسی طرح کھانا پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا، تجارت کرنا وغیرہ دنیوی امور اپنے آقا و مولا حضور سید عالم ﷺ کی سنت جان کر کئے جائیں تو ان پر بھی ثواب ہے اور یہ امور عبادات میں داخل ہوجاتے ہیں،

آیت مبارکہ مذکورہ : **وَابْتَغُوْامَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ** میں یہ اشارہ موجود ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۱۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۳۲)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۵)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۴۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۱۸)

(۵) رب تعالی کریم ہے، ستار ہے اس نے جماع کے فعل کو کنایہ سے تعبیر فرمایا ہے نہ کہ صاف لفظوں میں، مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ ان افعال کو کھلے بندوں بیان کریں، لہٰذا گالیاں بکنا حرام ہے کہ اس میں جماع اور محل جماع کا ذکر بے حجاب بیان ہوتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۱۵))
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۹۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۵)

(٦) بیوی کی اجازت کے بغیر عزل (انزال باہر کرنا) بلاوجہ ممنوع اور مکروہ ہے، اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے اختلاط کو اولاد کا ذریعہ بنایا ہے اور یہی مقصود شرع ہے، اس کے خلاف کرنے سے اولاد کی پیدائش روکنا ہوتا ہے جو مقاصد فطرت کے خلاف ہے۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے بیوی کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا:

" نَهٰى اَنْ يَعْزِلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا "

(رواہ ابن ماجہ وابن عبد البر فی التمہید والذہبی فی الطب النبوی والسیوطی فی الدر المنثور
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ١٠، ص ١٢١)

ایک اور حدیث میں ہے: " سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ هُوَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ "

(سنن ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ٢٧٣ھ) ص ١٤٦)

عزل کے بارے میں حضور شارع علیہ السلام سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ......

"یہ پوشیدہ طور پر بچوں کا قتل کرنا ہے"

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ١، ص ٣٤٨)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ٢، ص ٦٦)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ٦٨٥ھ) ص ١٣١)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ٥، ص ١١٨)

(٧) تمام صحابہ عادل ہیں، وہ گناہ پر قائم نہیں رہتے، اگر ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو توبہ کر کے رب سے معافی حاصل کر لیتے ہیں، رب انہیں معافی کا پروانہ دے چکا ہے، اب ان کا ذکر عیب لگا کر کرنا جائز نہیں، رب تعالیٰ نے ان کی عظمتوں کو بیان فرما دیا ہے، **فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ** کی سند انہیں مل چکی ہے، رب نے انہیں اپنی رضا عطا فرما دی ہے۔

رب انہیں جماعت میں شامل فرما چکا اور رب کی جماعت ہی ہمیشہ غالب رہے گی۔

ارشاد ربانی ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں' یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی' یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(سورۃ المجادلۃ آیت ٢٢)

نیز ارشاد ربانی ہے:

جَزَآءُ هُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ☆

ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔ (سورۃ البینۃ آیت ۸)

(۸) روزہ کا وقت طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، اتنے وقت کو شرعی دن کہتے ہیں، طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا درمیانی عرصہ عرفی دن کہلاتا ہے، شریعت میں جتنے احکام دن کے ساتھ متعلق ہیں ان میں شرعی دن کا عرصہ مراد ہے، شرعی دن کی ابتدا کے لئے اللہ تعالی نے کتنی وضاحت فرمائی کہ ......

"یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جاوے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر"

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۱۹۳، ۱۹۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)

(۹) شرعی دن کی ابتدا صبح صادق سے ہے، صبح کاذب سے نہیں، صبح صادق کی علامت یہ ہے کہ افق پر شمالاً جنوباً (دائیں بائیں) سفیدی نمودار ہو کر پھیلتی ہے، یہاں تک کہ اسی سفیدی کے ظہور میں سورج طلوع کرتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۲۰۔)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۶۔)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۶۔)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۲۸)

(۱۰) دن معیار ہے روزہ کا اور رات ظرف ہے مفطرات کا، سو جو شخص جان بوجھ کر طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کے درمیانی وقت میں کچھ کھائے، پیئے یا جماع کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر قضا اور کفارہ لازم ہے، حضور سید عالم ﷺ نے ایسے شخص کے لئے روزہ کی قضا اور کفارہ کا حکم دیا۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۲۱۔)

(۱۱) بھول کر کھانے، پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ایسی صورت میں اس پر قضا ہے نہ کفارہ، البتہ یاد آنے پر فوراً مفطرات سے جدا ہو جائے، یاد آنے پر مفطرات میں اگر ایک لمحہ بھی مشغول رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اب اس پر قضا اور کفارہ دونوں فرض ہیں۔

حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

" اِذا اَکَلَ الصَّائِمُ نَاسِیاً اَوْشَرِبَ نَاسِیاً فَاِنَّمَاھُوَ رِزْقُ اللّٰہِ اِلَیْہِ وَلَاقَضَاءَ عَلَیْہِ "

روزہ دار بھول کر جب کھائے یا پی لے تو اللہ کا عطیہ ہے جو اس کو پہنچا، اس پر قضا نہیں۔

(رواہ دارقطنی وصححہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی، ج ۸، ح ۲۳۸۳۶)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۲۲)

(۱۲) عورت کا بوسہ لینا روزہ کو نہیں توڑتا، البتہ جو اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا اس کے لئے مکروہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے: " کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَصَائِمٌ "

روزہ کی حالت میں حضور سید عالم ﷺ اپنی ازواج سے بوسہ فرماتے۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابوداؤد واحمد بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۲۰۱)
(احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱ ص ۹۴۔ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۲ ص ۳۲۳)

(۱۳) پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ کسی شیٔ کے جسم میں منافذ کے ذریعے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹتا ہے اور پچھنے لگوانے سے کوئی شیٔ جسم میں داخل نہیں ہوتی، بلکہ خارج ہوتی ہے، حضور سید عالم ﷺ نے روزہ کی حالت میں عام الفتح میں پچھنے لگوائے۔

(رواہ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۸، ح ۲۳۳۴۷، ۲۳۳۴۹)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۲۷)

(۱۴) بوقت سحر روزہ دار کے لئے کچھ کھانے پینے کی اباحت قرآن مجید سے ثابت ہے:

ارشاد رب کریم جل وعلا ہے:

"کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ "

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر)۔

اور اس کا ندب (مبارک ہونا) اور استحباب حدیث سے ثابت ہے:

" تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً " سحری کھاؤ کہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد عن انس والنسائی عن ابی ھریرۃ وعن ابی مسعود واحمد عن ابی سعید (حدیث صحیح)
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۲۲۴)

ایک اور حدیث میں ہے: " اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ "

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں۔

(رواہ ابن حبان والطبرانی وابونعیم فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۲۳)
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی، ج ۸، ح ۲۲۹۵۹)

سحری کھانے کی اہمیت کو حضور سید عالم ﷺ نے یوں بیان فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۳۲، ۲۳۳۔)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ ج ۱ ص ۲۲۱)

(۱۵) سحری کھانے میں اگر طلوع فجر کا شک گذرے تو روزہ پورا کرے، اس کی قضا نہیں، شک سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا روزہ اپنے اصل حال پر رہے گا۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

”شک کو دور کر، یہاں تک کہ تجھے شک نہ رہے (طہارت حاصل ہو جائے) صدق طمانیت ہے اور جھوٹ شک ہے“

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۳۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۲)

(۱۶) رات کا آخری حصہ طلوع فجر ہے، طلوع فجر تک سحری کرنا جائز ہے، اسی طرح جماع کرنا بھی جائز ہے، اگر کوئی شخص رات کے آخری حصہ تک مباشرت میں مشغول رہا، طلوع فجر کے بعد غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے، جنابت مانع روزہ نہیں، امت کا اسی پر اجماع ہے۔

حدیث صحیح میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

” كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ “

حضور ﷺ (بعض اوقات) اس حال میں فجر کرتے کہ آپ پر ازواج مطہرات کے ساتھ مباشرت کرنے سے غسل فرض ہوتا آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

(رواہ مالک والبخاری ومسلم وابن ماجہ وابوداؤد والترمذی والنسائی
بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۷، ص ۱۸۰۷۵۔
(الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہٗ'، ج ۲، ص ۱۹۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۳۲)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۴)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۷)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہٗ' ج ۱، ص ۲۲۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۵۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان ج ۲، ص ۳۲۶)

(۱۷) حائضہ اور نفاس والی اگر قبل فجر حیض ونفاس سے پاک ہو گئیں، فجر تک اگرچہ غسل نہ کیا، روزہ رکھے اور غسل کرے، اس کا روزہ مکمل ہے، کیونکہ نجاست مانع روزہ نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان ج ۲، ص ۳۲۶)

(۱۸) سحری، طلوع فجر کے بعد کی، اس گمان پر کہ ابھی رات ہے، یا افطاری قبل غروب آفتاب کی اس گمان پر کہ سورج غروب ہو چکا ہے، اس پر اس دن کی قضا لازم ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۴۰)

(۱۹) روزہ رکھ کر طلوع فجر کے بعد سفر شروع کیا، اب اسے اس دن افطار کرنا جائز نہیں، یہ مسافر اپنا روزہ پورا کرے البتہ سفر کے اگلے دنوں میں وہ افطار کر سکتا ہے، آیت کا مفہوم کہ ''روزہ رات آنے تک پورا کرو'' اس کا تقاضا کرتا ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۴۰)

(۲۰) رمضان میں ضحوی کبری تک نیت کا وقت ہے، اگر ضحوی کبری تک نیت نہ کی تو روزہ نہ ہوا، آیت کریمہ **ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ** میں اتمام روزہ فعل اختیاری ہے اور فعل اختیاری بغیر نیت کے عبادت نہیں بنتا، پھر اتمام روزہ کا حکم طلوع فجر کے بعد ہے ظاہر ہے یہ وقت دن کا کوئی جزو ہے، عبادت مقصودہ میں نیت ضروری ہے، نماز کے جزو اول میں نیت کافی ہے، اسی طرح روزہ میں نصف النہار سے پہلے نیت پائی گئی تو اس کا اعتبار کر لیا گیا ہے جب تک روزہ یا نیت توڑنے والی کوئی شئ نہ پائی گئی، البتہ رات میں اگر اگلے دن کے روزہ کی نیت کر لے تو جائز ہے اس کا ثبوت حدیث سے ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۴۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص ۱۲۷)

(۲۱) غروب آفتاب پر افطار واجب ہے۔

صحیح مرفوع حدیث میں ہے:

" **اِذَا اَقْبَلَ الَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ** "

جب مشرق کی جانب سے رات آجائے اور مغرب کی سمت دن غائب ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر دے۔

(رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن عمر
(بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)۔ ج ۱، ص ۳۲
(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان۔ ج ۸، ح ۲۳۸۷۶)

رات کا کوئی حصہ روزہ میں شامل نہیں، آیت کا یہی مفہوم ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۴۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان ج ۲، ص ۳۲۸)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۲۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۱)

(۲۲) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے، طلوع فجر سے پہلے چند منٹ تک سحری میں تاخیر کرے اسی طرح سورج غروب ہوتے ہی افطار کرلے، اس کے خلاف کرنا ترک سنت ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"لَاتَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَاعَجَّلُوا الْاِفْطَارَ وَاَخَّرُوا السُّحُوْرَ"

میری امت ہمیشہ بہتری پر رہے گی جب تک افطار میں جلدی کریں گے اور سحری میں تاخیر کریں گے۔

(رواہ الامام احمد عن ابی ذر
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ۔ج ۲، ص ۳۵۶)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۲)

(۲۳) بوقت افطار دعا کی قبولیت یقینی امر ہے۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

" اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃٌ مَاتُرَدُّ " افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔

(رواہ ابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن ابن عمرو
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ۔ج ۱، ص ۱۶۴)

(۲۴) ہر حلال شیٔ سے روزہ افطار کرنا جائز ہے، اسی طرح سحری بھی، مگر مستحب یہ ہے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اگر یہ میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ افطار کرے، حضور سید عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی۔

صحیح حدیث میں مروی ہے:

" کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَفْطِرُ عَلٰی رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ رُطَبَاتٍ فَتَمَرَاتٍ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ تَمَرَاتٍ حَسَاحَسْوَاتٍ مِنْ مَآءٍ "

حضور سید عالم ﷺ تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، اگر وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے، اگر وہ بھی موجود نہ ہوتیں پانی کے چند گھونٹ نوش فرمالیتے۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی واحمد عن انس
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ۔، ج ۲، ص ۲۰۱)

(۲۵) جو مسلمان کسی روزہ دار مسلمان کا روزہ افطار کرائے اسے بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور اس روزہ دار کا اجر بھی کم نہیں ہوتا۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے :

" مَنْ فَطَّرَ صَائِماً کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَایَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْأً "

جو مسلمان کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے اس روزہ دار کے برابر اجر ملتا ہے روزہ دار کے اجر کو کم کئے بغیر۔

(رواہ الامام احمد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان عن زید بن خالد
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ، ج ۲، ص ۳۰۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان ج ۲، ص ۳۳۱)

(۲۶) امت کے حق میں صوم وصال (پے در پے روزے بغیر افطار کے) حرام ہیں، بعد غروب آفتاب روزہ افطار کرنا فرض ہے،
آیت مبارکہ **ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ** سے یہی مستفاد ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کو ملاحظہ فرما کر چند صحابہ نے بھی وصال کے روزے شروع کر دیئے حضور ﷺ نے انہیں منع فرمادیا اور فرمایا:

"نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ"

(رواه البخاری عن عائشة، ج ۱، ص ۲۶۳)

حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو بغیر افطار پے در پے روزے رکھنے سے منع فرمایا، یہ امت پر آسانی کی خاطر ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ تو وصال فرماتے ہیں، (اس پر) حضور ﷺ نے فرمایا، میں تم جیسا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۲)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان ج ۲، ص ۳۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۹۳)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۴۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۷۔)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)

(۲۷) نفل روزہ شروع کرنے سے اس کا پورا کرنا فرض ہے، اگر توڑے گا قضا لازم آئے گی، آیت مبارکہ مذکورہ کا حکم تمام روزوں کے لئے یکساں ہے، اگرچہ آیت کا نزول ایک خاص واقعہ ہے مگر حکم عام ہے، کیونکہ احکام کا دارومدار نصوص کے کلمات پر ہوتا ہے، اسی طرح ہر نفل کام شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، خواہ نفل نماز ہو، روزہ ہو، عمرہ ہو، یا حج وغیرہ، اسی طرح ہر امر خیر، جو شروع کرنے سے پہلے لازم اور واجب نہ ہو، شروع کرنے سے لازم اور واجب ہو جاتا ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ☆

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو، اور اپنے عمل باطل نہ کرو (سورہ محمد آیت، ۳۳)

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے اعمال ضائع کرنے والوں کی مثال یوں بیان فرمائی:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ☆

اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی (سے کاتنے) کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا اور اپنی قسمیں آپس میں ایک اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے اور ضرور تم پر صاف ظاہر کر دے گا قیامت کے دن جس بات میں جھگڑتے تھے۔

(سورۃ النحل آیت ۹۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کا حال یوں بیان فرمایا:

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ☆

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بنا، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی، ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی، ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی، پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں۔

(سورۃ الحدید آیت ۲۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی نئی بات کا نکالنا، اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہیئے۔

حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک روز میں نے نفل کا روزہ رکھا، اس سے مجھے مشقت ہوئی، میں نے روزہ افطار کر دیا، اب میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو ان دونوں مفتیان کرام نے مجھے اس کے بدلہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۲۳۴)

ام المؤمنین حضرت عائشہ اور ام المؤمنین حضرت حفصہ نے نفل روزہ رکھا، دن کو ان کے ہاں کچھ ہدیہ حاضر کیا گیا، انہوں نے افطار کر لیا، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

" اَقْضِيَا يَوْماً مَكَانَه " اس کے بدلے ایک روزہ رکھو۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۲۳۴، ۲۳۶ و مابعد)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ا، ص ۱۲۷۔)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۴)

(۲۸) عورت سے مباشرت طلب اولاد اور بیوی کے ازدواجی حقوق پورا کرنے کے لئے کرے، مثل بہائم محض قضائے شہوت نہ کرے کہ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے رب تعالی سے اولاد طلب کی:

هُنَالِكَ دَعَازَكَرِيَّارَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ☆

یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو، بولا اے رب میرے! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

(سورہ آل عمران آیت ۳۸)

حضور شارع علیہ السلام نے حکم دیا:

"تَزَوَّجُوْاوَلَاتُطَلِّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَایُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَلَاالذَّوَّاقَاتِ"

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسی
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالروف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۱، ص ۲۲۴)

نکاح کرو اور طلاق نہ دو، بیشک اللہ تعالی محض قضائے شہوت کرنے والے مرد اور قضائے شہوت کرنے والی عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۶۹)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۹۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۴۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۲۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)

(۲۹) اعتکاف شرائع قدیمہ سے ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوات والتسلیمات کی امتوں میں جاری رہا۔

رب کریم نے اپنے خلیل سیدنا ابراھیم اور سیدنا اسمٰعیل علیہما السلام کو حکم دیا:

وَاِذْجَعَلْنَاالْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْامِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَآاِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَابَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ☆

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۲۵)

اعتکاف کے بہت سے فوائد ہیں احادیث میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۲۴)

(۴۰) رمضان کی بیسویں تاریخ کی عصر سے لے کر چاند عید طلوع کرنے تک اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، بستی میں سے اگر ایک مسلمان نے اعتکاف کرلیا تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی ایک نے نہ کیا تو سب گنا ہگار ہوئے، اس بارے میں حضور سید عالم ﷺ کا عمل بہترین دلیل ہے، حضور ﷺ کی عادت یہ تھی کہ سنت کے کام کبھی ادا فرماتے اور امت کی سہولت کے لئے آپ ترک فرمادیتے، مگر مدنی زندگی میں آپ نے کبھی اعتکاف ترک نہ فرمایا، حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر مواظبت فرمائی۔

حدیث شریف ﷺ میں حضور کی عادت یوں مروی ہے:

" كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى "

(رواہ عن عائشۃ وابی ھریرۃ،

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان) ج ۲ ص ۱۶۳)

رمضان کے آخری عشرہ میں حضور سید عالم ﷺ ہمیشہ اعتکاف کرتے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۴۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۵۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱ ص ۲۲۴)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۵۶)

(۴۱) اعتکاف سنت کی مدت نو یا دس روز ہے، اعتکاف فرض، جیسے نذر کا اعتکاف، اس کے لئے کم از کم مدت ایک دن ایک رات ہے، اعتکاف سنت اور اعتکاف فرض میں روزہ شرط ہے، اس کے علاوہ اعتکاف نفل، جسے اعتکاف حکمی بھی کہتے ہیں اس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں، نہ روزہ شرط ہے، مسلمان جب بھی مسجد میں آئے اعتکاف کی نیت کرلے، جتنی دیر مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۴۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۲۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۷۔)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۵۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۴۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۳۳)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۹۵)

(۴۲) جو سنت اعتکاف کو پورا نہ کرسکے اسے شروع کرنا جائز نہیں، کہ اعمال کو باطل کرنا ممنوع ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۳۳)

(۳۳) سنت اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے اس کے لئے جامع مسجد ہونا ضروری نہیں، نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد تک جانا جائز ہے، محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، اگرچہ مسجد میں اسے منفرد نماز پڑھنا ہو، بعض علماء نے یہ شرط کی ہے کہ اس مسجد کا امام و مؤذن مقرر ہو۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۴۷)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱، ص ۳۵۵)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۴)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۹۵)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲، ص ۶۷)
(جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا) ج ۲، ص ۲۱۸)

(۳۴) عورت اپنے گھر میں اعتکاف کرے گی، نماز کے لئے گھر میں اگر کوئی جگہ مقرر نہیں تو مقرر کر کے وہاں اعتکاف کرے، بلکہ عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے، عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا حویلی میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے، اور کمرہ میں نماز ادا کرنا صحن میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۲۴۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۷۵)

(۳۵) اعتکاف کرنے والے کو مسجد (اور عورت کو اپنے گھر کی مسجد سے) بغیر عذر شرعی نکلنا جائز نہیں۔
معتکف کے لئے مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں:

(۱) طبعی (۲) شرعی

(ا) طبعی عذر کہ اس کا مسجد میں پورا کرنا جائز نہیں، مثلاً پاخانہ، پیشاب، استنجاء، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، اگر وضو یا غسل کے لئے مسجد کے اندر جگہ بنی ہوئی ہے یا ان کا ادا کرنا ممکن ہے تو وضو اور غسل کے لئے نکلنا بھی جائز نہیں۔

(ب) عذر شرعی یہ ہے کہ مثلاً جمعہ کے لئے جامع مسجد کو جانا یا اذان کے لئے منارہ پر جانا، اگرچہ منارہ پر جانے کے لئے مسجد سے باہر راستہ ہو۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۲۴۸)

(۳۶) معتکف کو مسجد میں کھانا، پینا اور سونا جائز ہے، اسی طرح شئ حاضر کئے بغیر اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۷۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۲۴۸)

(۴۷) معتکف کے لئے وطی کرنا اور شہوت کے ساتھ بوسہ لینا جائز نہیں، البتہ بغیر شہوت کے بوسہ لینا جائز ہے، اگر بوس وکنار سے انزال ہوگیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، چھونے میں اگر لذت حاصل کرنا مقصود نہ ہو تو حرج نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۵)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۹۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۲۴۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۲۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۷۔)

(۴۸) معتکف کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے بدن کی اصلاح کرے، سر کو دھوے، کنگھی کرے، کپڑے بدلے، خوشبو کا استعمال کرے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور سید عالم ﷺ کا سر مبارک اعتکاف کی حالت میں دھو لیتی۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۰)

(۴۹) محارم اور نواہی اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، ان کا ارتکاب گناہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کے قریب جانا منع ہے، آیت مذکورۃ الصدر میں یہ حکم واضح ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۲۶)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۲۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۶۹)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۵)

(۵۰) حرام کاموں کا کرنا فسق اور ظلم ہے، اگر کوئی ان ممنوع کاموں کو خفیہ طور پر کرے گا وہ فسق سِرّی (خفیہ) ہوگا اور اگر ظاہر کرے گا تو فسق علانیہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ج لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ☆

اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔

(سورۃ الطلاق آیت' ۱)

(۴۱) نماز، روزہ، حج اورزکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے وقت کا پہچاننا اور جاننا فرض ہے، کیونکہ ان عبادات کی ادائیگی وقت پر موقوف ہے، آیت مذکورہ بالا کے علاوہ......

نماز کے بارے میں ارشاد ہے:

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ج اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ☆

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (سورۃ النسآء آیت،۱۰۳)

حج کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ ط قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ج وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا ص وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(سورہ بقرہ آیت،۱۸۹)

(التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۳)

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا، ص ۳۵۵)

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان ج ۲، ص ۳۴۳)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۱)

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ا، ص ۹۵)

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۷)

(جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور، انڈیا) ج ۲، ص ۲۱۸)

☆☆☆☆☆

باب (۲۲) :

حرام اور اس کا وبال

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَتُدۡلُوۡا بِہَاۤ اِلَی الۡحُکَّامِ لِتَاۡکُلُوۡا فَرِیۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورہ بقرۃ آیت ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھاؤ جان بوجھ کر۔

حل لغات :

"لَاتَاْکُلُوْا" : **اَکْلٌ** سے بنا ہے جس کا لغوی معنی ہے کھانا، مگر اس مقام پر مراد ہے کھانا، پینا، پہننا، استعمال کرنا۔

چونکہ اموال میں مقصود اعظم کھانا ہوتا ہے اس لئے یہاں **لَاتَاْکُلُوْا** ارشاد فرمایا گیا، ناحق مال کھانے سے مراد ہے مال کو ایسی جگہ استعمال کرنا یا اس طریقہ سے صرف کرنا، جہاں شریعت نے منع فرمادیا ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)، ص۲۰)
(احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج۱، ص۹۷)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج۲، ص۶۹۔
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان' ۵، ص۱۲۹۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱، ص۱۲۸)

"اَمْوَالَکُمْ" : اس سے اپنے ذاتی مال مراد ہیں یا ایک دوسرے کے مال۔

اگر ذاتی مال مراد ہوں تو اس سے مقصود ہوگا کہ اپنے ذاتی مال ناجائز طور پر خرچ نہ کرو اور ایک دوسرے کے مال مراد ہوں تو مقصود ہوگا کہ ناجائز ذرائع سے حاصل نہ کرو، جیسے رشوت، غصب، چوری، جوا وغیرہ۔

(احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج۱، ص۹۷)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲، ص۷۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص۱۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱، ص۱۲۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ، ج۱، ص۲۳۵)

"**بِالْبَاطِلِ**": باطل کا لغوی معنی ہے ناحق، بے اصل، ہر چلی جانے والی اور زائل ہونے والی شئ کو باطل کہتے ہیں، ابلیس اور شرک کو بھی باطل کہا گیا ہے، جادو اور سحر کو البطلۃ کہا گیا ہے، جو شئ حلال نہ ہو، نہ مقصد میں مفید ہو۔ عرف شرع میں اسے باطل کہتے ہیں، باطل کا اطلاق معقول اور معاملات میں بھی ہوتا ہے۔

(المنجد (اردو) از لوئیس معلوف الیسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،، ج ۱۱۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۶)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۳۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۹۷)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

"اے مسلمانو! اپنے مال یا آپس کے ایک کے دوسرے کے مال ناجائز ذرائع سے حاصل نہ کرو، ان پر ناجائز قبضہ نہ کرو، انہیں ناجائز مصارف پر صرف نہ کرو، غلط طریقوں پر خرچ نہ کرو"

"**وَتُدْلُوا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ**": اس آیت کا عطف **وَلَاتَاْكُلُوْا** پر ہے اور لائے نھی کے تحت ہے۔

تُدْلُوْا، اِدْلَاءٌ سے بنا ہے جس کا مادہ **دَلْوٌ** ہے، اس کا معنی ہے لٹکانا، ڈول کو **دَلْوٌ** اس لئے کہا جاتا ہے کہ اسے کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے تاکہ پانی حاصل ہو۔...... اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ☆

اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے پونجی بنا کر چھپالیا اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ (سورہ یوسف آیت' ۱۹)

نسبی رشتہ کو بھی **اِدْلَاءٌ** کہتے ہیں کہ اس سے میراث حاصل کرتے ہیں۔ **اَلتَّدَلّٰى** نزدیک ہونے اور بھیجنے کو کہتے ہیں۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ☆ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ (سورۃ النجم آیت، ۸)

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۷۱)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان ج ۵، ص ۱۲۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۳۹)

آیت سے مراد یہ ہے کہ......

حاکموں کے پاس اپنے مالی مقدمات اس لئے نہ لے جاؤ کہ رشوت دے کر تم دوسروں کا مال ناحق کھاؤ۔

حاکموں کے نذرانہ کو رشوت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ **رِشَاءٌ** سے بنا ہے جس کا معنی رَسّی ہے، جس طرح رسی کے ذریعے بھرا ڈول کھینچا جاتا ہے ایسے ہی رشوت کے ذریعے مال حاصل کیا جاتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۲، ص ۳۴۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۹)

"لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ": تَاْكُلُوْا سے مراد لینایا حاصل کرنا ہے، آیت سے منشاء الٰہی یہ ہے کہ تم اپنے ناجائز مقدمات حاکموں کے پاس اس لئے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال تم ہڑپ کرنا چاہتے ہو۔

"بِالْاِثْمِ": اِثم کا معنی گناہ ہے، اس مقام پر اس سے جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹے مقدمہ کی پیروی اور ظلم وتعدی مراد ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا ص ۳۵۷)

شان نزول :

آیت کا شان نزول بیان کر دینا مناسب ہے کہ اس سے آیت کا مفہوم واضح ہو جائے اور احکام شرع معلوم کرنا آسان ہوں عبدان ابن اشوع الحضرمی (اور بقول مفسر قاضی ثناء اللہ پانی پتی ربیعہ بن عبدان) اور امرء القیس کندی میں کچھ زمین کے متعلق جھگڑا تھا، ان میں سے عبدان مدعی اور امرء القیس مدعی علیہ تھے، دونوں نے اپنا مقدمہ حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا، مدعی کے پاس گواہ نہیں تھا، حکم شرعی کے مطابق مدعی علیہ کو قسم کا حکم ہوا، امرء القیس قسم کھانے کے لئے تیار ہوئے۔

حضور سید عالم ﷺ نے اس پر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی :

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن، اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(سورہ آل عمران آیت، ۷۷)

آیت مبارکہ سن کر امرء القیس قسم کھانے سے باز رہے اور دونوں مدعی اور مدعی علیہ زاروقطار رونے لگے، ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ یہ زمین میری نہیں میرے بھائی کی ہے، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دونوں کو جنت کی بشارت دی اور زمین کے لئے قرعہ ڈالا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۷۰)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان ج ۲ ص ۳۳۷، ۳۳۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ا ص ۱۲۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا ص ۳۵۷)

مسائل شرعیہ :

(۱) حرام ذریعہ سے کمایا ہوا مال بھی حرام ہے مثلاً شراب کی تجارت، شراب بنانے کی اجرت، شراب لے جانے کی اجرت، شراب خریدار کے گھر پہنچانے کی اجرت، شراب کی دلالی کرنے والے کی اجرت، سود کا پیسہ، رشوت کا مال، گانے، بجانے اور ناچنے کی کمائی، سینما اور ناچ گھروں کی آمدنی، داڑھی مونڈنے یا حد شرعی سے کم کرنے والے حجام کی اجرت، زنا کی کمائی اور اس کی دلالی، چوری، غصب، جوا، کاہن کے نذرانے، نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت، خیانت، خنزیر کی تجارت اور مالک کی اجازت کے بغیر اس کا مال لینا، آزاد آدمی کی فروخت وغیرہ، ان طریقوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کمانے والے کی ملکیت میں نہیں آتی، اس پر واجب ہے کہ یہ مال مالکوں کو واپس کردے اور اگر مالک معلوم نہ ہوں تو ان کے نام پر خیرات کردے، اس میں ثواب کی نیت بھی نہ کرے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۱)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۶۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص ۱۲۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۶۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۲۹)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۸)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۷)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۲) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کا رزق مقدر فرما دیا ہے، باطل ذریعہ سے حاصل ہونے والی کمائی اس کے رزق کو بڑھا نہ سکے گی اور حق پر اکتفا کرنے سے اس پر تنگی نہ آئے گی۔

(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۷۸)

(۳) کسی کے مال پر جھوٹا دعویٰ کرنا، جھوٹی قسم اٹھانا، جھوٹی گواہی دینا، حق بات کا انکار کرنا حرام ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۴) حرام قطعی کا حاصل کرنا اجماع امت کی رو سے حرام اور ناجائز ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۹۸)

(۵) ہر لہو باطل ہے سوائے تین کے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا :

كُلُّ لَهْوٍ لَهَابِهِ الْمُؤْمِنُ بَاطِلٌ اِلَّا ثَلَاثٌ ...... الحدیث

مومن کا ہر لہو باطل ہے مگر تین باتوں میں (۱) گھوڑا پھرانا (۲) تیر اندازی (۳) اپنی عورت سے ملاعبت۔

(الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۴۴)

(٦) حلال کمائی کا پیسہ حلال ہے اگر چہ کوئی آدمی اس سے گناہ کا کام بھی کرے، مثلاً کسی کو مکان یا دکان کرائے پر دی، کرایہ دار نے اس میں شراب خانہ وغیرہ لگادیا، مالک مکان ودکان کو کرایہ کا پیسہ حلال ہے، شراب خانہ، جوا خانہ وغیرہ بنانے کا گناہ بنانے والے پر ہے مالک ان سے بری ہے۔ یہ سب مسائل **بِالْبَاطِلِ** سے حاصل ہوئے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

(ا) (فتاوٰی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ) کتاب الاجارہ)

(ب) (ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت' لبنان)

(معہ الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصنکی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)

(ج) (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)

مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور' کتاب البیوع، کتاب الاجارہ)

(٧) رشوت لینے والے، رشوت دینے والے اور رشوت کی دلالی کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی، یہ سب کام حرام ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: **"لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشِ"**

(رواہ احمد عن ثوبان وکذا رواہ الترمذی فی کتاب الاحکام وکذا ابوداؤد فی الاقضیہ وابوسعید النقاش فی القضاۃ،

بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان، ج۵، ح ۱۴۴۹۵)

(٨) حاکم یا قاضی کو جو ہدیہ اس کے منصب کے پیش نظر دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے، چاہے اسے کسی نام سے موسوم کرے، اس کا لینا، دینا، دلوانا حرام ہے، البتہ حاکم یا قاضی بننے سے پہلے جن سے وہ ہدایا کا تبادلہ کرتا تھا یا اپنے رشتہ داروں سے ہدیہ لیتا تھا اب بھی ان سے ہدیہ لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ فیصلوں پر اثر انداز نہ ہوں، صحیح بخاری وغیرہ میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد میں ایک شخص کو، جس کو **اِبْنُ اللُّتبِیَّة** کہا جاتا تھا، عامل بنا کر بھیجا، جب وہ واپس آئے تو یہ کہا کہ یہ مال تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد یہ فرمایا۔

"کیا حال ہے اس عامل کا، جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہے، وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا، دیکھتا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایسا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر لاد کر لائے گا، اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو ں باں باں کرے گی اور بکری ہے تو وہ میں میں کرے گی"۔

اس کے بعد حضور نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی، اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا: "آگاہ رہو میں نے پہنچادیا"

(صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) کتاب الاحکام، باب ھدایا العمال، ج۲، ص۶۴)

(وہکذا رواہ ابوداؤد والامام احمد ابن خزیمہ ودر منثور وابن کثیر وقرطبی،

بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج۹، ص۴۷)

(۹) رشوت لینا مطلقاً گناہ کبیرہ ہے، لینے والا حرام خور ہے مستحق سخت عذاب نار ہے، رشوت دینا اگر بمجبوری اپنے اوپر سے دفع ظلم کو ہو تو حرج نہیں، اور اپنا حق وصول کرنے کو ہو تو حرام ہے اور لینے دینے والا دونوں جہنمی ہیں اور دوسرے کا حق دبانے یا کسی اور طرح ظلم کرنے کے لئے دے تو سخت تر حرام اور مستحق اشد غضب وانتقام ہے، اپنے اوپر سے دفع ظلم کے لئے دیا جائے تو دینے والے کے حق میں رشوت نہیں البتہ لینے والے کے لئے ظلم ورشوت ہے۔

(فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)
(فتاوی شامی)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۷)
(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۷، ص ۴۷۱، ۵۲۳)

(۱۰) علمائے متاخرین نے فتوی دیا ہے کہ رشوت لینے والے حاکم کا فیصلہ بھی نافذ ہے، ایسا امن عامہ قائم رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۷، ص ۴۹۱، ۵۰۷)

(۱۱) حاکم یا قاضی کو جس طرح رشوت دینا حرام ہے اسی طرح اس کے ہاں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹا مقدمہ پیش کرنا حرام ہے کہ یہ بھی ناحق اور باطل کو حق بنانے کی مذموم کوشش ہے، اور آیت مذکورہ کی نہی میں داخل ہے، اسی طرح جھوٹے مقدمہ کی پیروی کرنا، اس کی وکالت کرنا یا اس کی اعانت کرنا حرام ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص ۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۹۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۹)

(۱۲) حاکم کے ہاں دوسروں کی چغلی کھانا، غیبت کرنا، فساد اور ضرر مسلمین کی خاطر آمد و رفت رکھنا حرام ہے، ہاں اگر اس کے حاکم کے ہاں آمد و رفت سے مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچے تو جائز ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۷)

(۱۳) مطلق مال کا ناجائز طور پر حاصل کرنا حرام اور فسق ہے، قلیل یا کثیر کا اعتبار نہیں، قرآن مجید، احادیث طیبہ اور اتفاق علماء سے یہ مسئلہ واضح ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ...... الحدیث"

(رواہ البخاری ومسلم والامام احمد والبیھقی وغیرھم
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۵، ح ۱۲۳۰۴، ۱۲۳۴۲، ۱۲۹۰۵، ۱۲۹۰۶، ۱۲۹۲۴، ۱۲۹۲۶، ۱۲۹۲۹، ۱۲۹۳۰۔
وبحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۶)

بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں (آپس میں) تم پر حرام ہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۴۱)

(۱۴) اسلامی معاشیات کا اصول یہ ہے کہ جس طرح حرام ذرائع سے مال حاصل کرنا حرام ہے، اسی طرح اپنے حلال مال کو حرام مصارف پر صرف کرنا حرام ہے، مثلاً رقص وسرود پر صرف کرنا، رشوت دینا وغیرہ۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۴۰)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۷۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۲۸، ۱۲۹)

(۱۵) اذن شرعی کے بغیر مال کھانا حرام ہے اگرچہ قاضی نے فیصلہ کر دیا ہو۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۳۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)

(۱۶) ناحق اور باطل کو کوئی دلیل یا قاضی اور حاکم کا فیصلہ حلال نہیں بنا سکتا، نہ وہ فیصلہ نافذ ہوگا، حتی کہ اگر دربار رسالت میں کوئی شخص اپنی طلاقت لسانی اور چرب زبانی سے فیصلہ اپنے حق میں کرائے نافذ نہ ہوگا اور ناحق، حق نہ بن جائے گا۔
حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"اَنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ فَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مِمَّا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَاھِیَ قِطْعَۃٌ مِنَ النَّارِ فَلْیَأْخُذْھَا اَوْ لِیَتْرُکْھَا"

(رواہ الائمہ مالک واحمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ وغیرھم عن ام سلمۃ
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۳، ص ۴۹۷۔
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 'لبنان، ج ۲، ح ۲۹۲۷، ج ۶، ح ۱۵۰۴۳، ح ۱۵۲۹۱)

اس ارشاد کا مفاد یہ ہے کہ ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دے دیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اس کے حق میں جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۷۶)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی'، ج ۱، ص ۳۵۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'،، ج ۱، ص ۲۵۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲، ص ۳۳۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ' ج ۱، ص ۲۲۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱، ص ۱۲۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۸)

(۱۷) حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ عالم ما کان وما یکون ہیں، اللہ تعالیٰ نے غیب آپ پر روشن فرما دیئے ہیں، کوئی شخص اپنی طلاقت لسانی اور چرب زبانی سے آپ کو دھوکا نہیں دے سکتا، حدیث مذکورہ کا ارشاد تعلیم امت کے لئے ہے، آپ کے سامنے بے شمار مقدمات پیش ہوئے، حقائق کی خبر کے پیش نظر آپ نے فیصلہ میں کبھی غلطی نہ کی۔

علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ معروف بہ ابن العربی (۴۶۸ھ.....۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

"وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُصْطَفٰى لِلْاِطِّلَاعِ عَلَى الْغَيْبِ يَتَبَرَّاءُ مِنَ الْبَاطِنِ وَيَتَنَصَّلُ مَنْ تَعَدّٰى حُكْمُهٗ اِلَيْهِ"

یہ ہیں رسول اللہ ﷺ غیب پر اطلاع پانے کی وجہ سے آپ ظلم وتعدی سے بری ہیں، (ناحق کو حق نہیں بناتے)۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۹۸)

(۱۸) بزرگان دین کے نام کی فاتحہ اور ایصال ثواب برکت کے کام ہیں لہٰذا ختم شریف اور ایصال ثواب کے کھانے جائز ومتبرک ہیں، ان کو حرام کہنا شریعت پر افترا ہے، نہ یہ کام باطل ہیں۔

(۱۹) رشوت حاصل کرنے کے لئے حاکم بننا حرام ہے، البتہ عدل وانصاف کے تقاضے قائم کرنے کے لئے حاکم بننا جائز اور کار ثواب ہے۔

حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عدل انصاف قائم کرنے کے لئے حکومت حاصل کی:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ☆ (سورہ یوسف آیت، ۵۵)

یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر (حاکم) کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عدل وانصاف قائم کرنے کو عہدہ قضا قبول کیا، حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے احتیاط کی بنا پر عہدہ قضا قبول نہ فرمایا، یہ دونوں عمل حسن نیت کی وجہ سے باعث ثواب ہیں۔

(الھدایہ از علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور ج ۳، ص ۱۷۳)

(۲۰) حضور سید عالم ﷺ ان امور میں بھی فیصلہ فرماتے ہیں جن کے بارے میں وحی نازل نہیں ہوئی۔

خود فرماتے ہیں: "اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمَا بِرَأْیِ فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْهِ ...... الحدیث"

میں تمہارے (دونوں) کے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں ان امور میں بھی، جن کا فیصلہ مجھ پر نازل نہیں ہوا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۱)

(۲۱) حاکم اور قاضی کے لئے لازم ہے کہ گواہوں کی گواہی پر فیصلہ کردے، یہ صرف ظاہر پر حکم لگانے کا مکلف ہے، باطنی حقائق معلوم کرنے کا مکلف نہیں، اس کا فیصلہ عقد اور فسخ دونوں صورتوں میں نافذ ہوگا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۱، ۲۵۳)

(۲۲) ہر مجتہد مصیب ہے، اسے اپنے اجتہاد پر ثواب ملتا ہے، اجتہاد میں اگر وہ درستی کو پہنچ جائے تو اسے دوہرا ثواب ہے، اور اگر خطا ہوگئی تو بھی ایک ثواب ہے، یہ اس کی حسن نیت، اخلاص اور اجتہاد کی بنا پر ہے، اسی طرح ہر حاکم کو فیصلہ کرنے کا ایک ثواب ہے بشرطیکہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی کوشش کرے، جانبداری سے کام نہ لے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۹۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۳۵۸)

(۲۳) جب مدعی اپنا دعویٰ گواہوں سے ثابت کردے تو حاکم پر فوراً بلا تاخیر فیصلہ کرنا واجب ہے، اگر فیصلہ میں تاخیر کرے گا گناہگار ہوگا، اسے معزول کر کے تعزیر کی جائے۔

(غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان)
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)
جامع الفصولین...... بحوالہ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ج ۷، ص ۵۹۹)

(۲۴) زمین، مکان وغیرہ میں اگر کئی شریک ہوں تو ایک شریک کے مطالبہ پر حاکم پر لازم ہے کہ اس کو شرکاء میں تقسیم کردے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۱)

(۲۵) حکم حاکم کے بغیر شریکین اگر تقسیم پر راضی ہوجائیں تو جائز ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۲)

(۲۶) تقسیم میں قرعہ اندازی جائز ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۲)

(۲۷) مدعی خصومت کے بعد اگر مدعی علیہ سے صلح کرلے تو حاکم مقدمہ کو لوٹا دے اور انہیں صلح کا موقعہ دے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۲)

(۲۸) فرج کی شہوت کا باعث پیٹ کی شہوت کا پورا کرنا ہے، اگر پیٹ کی شہوت کو روکا جائے تو فرج کی شہوت کی نوبت نہیں آئے گی، اس لئے فرج کی شہوت سے حفاظت کے لئے پیٹ کی شہوت کو حرام لقمہ سے بچانا فرض ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۹۷)

(۲۹) مالی معاملات (عقود اور فسخ) میں حاکم کا فیصلہ صرف ظاہر پر جاری ہوگا، باطن پر اس کا اثر نہیں، البتہ نکاح وطلاق وغیرہ ومعاملات، جن کو حاکم وقاضی ابتداء جاری کرسکتا ہے ان میں اس کا فیصلہ ظاہر اور باطن دونوں طرح جاری ونافذ ہوگا، لہٰذا اگر کسی نے جھوٹی گواہیوں پر نکاح یا طلاق کا حکم دے دیا تو حقیقۃً وہ اس کی بیوی ہوگئی یا نکاح سے نکل گئی، کیونکہ قاضی کبھی رعیت کے نکاح بھی کراتا ہے اور فسخ نکاح بھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے کسی عورت سے اپنا نکاح ہونے پر دو گواہ پیش کر دیئے، آپ نے نکاح کے ثبوت کا حکم دے دیا، اس عورت نے عرض کی کہ میرا نکاح اس سے نہ ہوا تھا، یہ گواہیاں جھوٹی ہیں، اب آپ نکاح ہیں پڑھا دیجئے، تاکہ جماع حرام نہ ہو، آپ نے فرمایا ان گواہوں کی گواہی اور میرا حکم ہی تیرا نکاح ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایسے معاملات میں قاضی کا فیصلہ ہر طرح سے نافذ ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا، ص ۳۵۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۳۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۷۶)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۹۸)

(۳۰) حلال وحرام کی پہچان کا قاعدہ :

امام فخر الدین رازی نے امام غزالی کی کتاب احیاء علوم الدین کے حوالہ سے حلال اور حرام کی پہچان کا نہایت عمدہ قاعدہ بیان فرمایا ہے، وہ قاعدہ یہ ہے، مال یا تو خود بخود ہی حرام ہوگا یا خود مال تو حلال ہے مگر حرام کمائی کی وجہ سے اس کا استعمال حرام ہو گیا، جو مال خود بخود حرام ہو اس کو حرام لعینہٖ کہتے ہیں اور جو حرام کمائی کی وجہ سے حرام ہوا اسے حرام لغیرہٖ کہتے ہیں۔

مزید تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہے کہ مال تین قسم کے ہیں :

(۱) **معدنیات**: جیسے موتی، پتھر وغیرہ

(۲) **نباتات**: ترکاریاں، سبزیاں، جڑی بوٹیاں

(۳) **حیوانات**: جانور، چرند، پرند، درند

(ا) **معدنیات** میں سے جو اشیاء صحت کو نقصان دیں وہ حرام ہیں، باقی سب حلال ہیں، لہٰذا موتی اور دیگر جواہرات جو مضر صحت نہیں وہ حلال ہیں، نیز مضر صحت معدنیات مثلاً سنکھیا وغیرہ کو کسی تدبیر سے کھانے کے قابل بنالیا جائے جس سے اس کا ضرر جاتا رہے تو اس کا کھانا بھی حلال ہوگا، سیلگری، گیرو، چونہ وغیرہ دواؤں اور پان وغیرہ میں کھایا جاتا ہے اور یہ نقصان نہیں دیتا، لہٰذا ان کا کھانا بھی حلال ہے، معدنیات میں سے نقصان دہ چیزیں مثلاً مٹی، پتھر، کوئلہ، راکھ، وغیرہ کھانا حرام ہیں کہ ان سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(ب) **نباتات** میں سے مہلک، مضر صحت اور نشہ پیدا کرنے والی چیزیں حرام ہیں باقی سب حلال، بھنگ، چرس، افیون نشہ دیتی ہیں لہٰذا حرام ہیں، یونہی قاتل جڑی بوٹیاں حرام ہیں، باقی سب ترکاریاں، سبزیاں اور جڑی بوٹیاں کھانا حلال ہیں۔

(ج) **حیوانات** میں سے جو حرام ہیں ان کی تفصیل قرآن مجید، احادیث طیبہ اور کتب فقہ میں موجود ہے۔

رہے وہ مال جو خود تو حلال ہیں مگر کسی غلط طریقہ حصول کے باعث حرام ہوئے ان کی تفصیل یوں ہے۔

مال کی ملکیت یا تو اپنے اختیار سے ہوگی یا بغیر اختیار کے،

بغیر اختیار کے مال کی ملکیت حاصل ہو جیسے میراث کا مال، یہ حلال ہے۔

اختیار والی ملکیت مالک کی عطا سے ہوگی......اس کی دو صورتیں ہیں:

(ا) جبراً وصول کرے جیسے مال غنیمت یا حق شفع سے زمین پانا،

(ب) مالک کی خوشی سے ہوگی......اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) کسی عوض سے حاصل ہوگی جیسے تجارت، حق مہر، اجرت وغیرہ

(۲) بغیر عوض کے حاصل ہوگی، جیسے ہبہ، وصیت وغیرہ،

خلاصہ: اس ساری بحث کا یہ ہے کہ آمدنی کی چھ صورتیں ہیں:

(۱) غیر مملوکہ مال، جس پر قبضہ کیا جائے جیسے کان، شکار، جنگل کی لکڑیاں اور وہاں کی گھاس، نہر کا پانی لینا۔

(۲) مالک سے جبراً وصول کیا جائے، جیسے رعایا سے ٹیکس، جنگ میں کفار کا مال غنیمت۔

(۳) مالک کی رضامندی سے کسی عوض کے بدلے حاصل کیا جائے، جیسے جائز تجارت، حق مہر، اجرت۔

(۴) مالک کی رضامندی سے کسی عوض کے بغیر حاصل ہو، جیسے ہبہ، صدقہ، وصیت۔

(۵) کسی کا مال بغیر اختیار کے لئے حاصل ہو، جیسے میراث۔

(۶) کسی کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا جائے، جیسے چوری، رشوت، حرام پیشوں کی اجرت وغیرہ۔

آخری صورت مال کے حصول کی حرام ہے باقی سب طریقوں سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۲۸)

☆☆☆☆☆

باب (۲۳) :

رؤیت ہلال اور حج

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں، تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ، ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(سورہ بقرہ آیت، ۱۸۹)

حل لغات :

"الاھلّۃ" : ھلال کی جمع ہے، پہلی، دوسری (اور بعض کے نزدیک تیسری رات) اور آخری دو راتوں کے باریک چاند کو ھلال کہتے ہیں۔ اہلال کا معنی ہے چاند دیکھ کر آواز بلند کرنا، پیدائش کے وقت بچے کا چیخنا اہلال کہلاتا ہے، جانوروں کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے وقت آواز بلند کرنا زمانہ جاہلیت میں رائج تھا،......اللہ تعالی نے اسے یوں بیان فرمایا:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نال لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۳)

کلمہ توحید **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھنے کو اہلال اور تہلیل کہتے ہیں۔ اسی طرح حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کو بھی اہلال کہتے ہیں۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۴۴)
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۳۳۲)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲، ص ۷۱)
(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۴)
(تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۱۳۲)

تین راتوں کے بعد چاندرات کو قمر اور چودھویں کے چاند کو بدر کہتے ہیں، چاند اگر چہ ایک ہے مگر روشنی کے اعتبار سے اس کی متعدد شکلیں ہیں، کبھی باریک مانند دھاگا، کبھی روشن اور کبھی خوب روشن، اس لئے متعدد اشکال کی بنا پر اس کو جمع کے صیغہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ ص ۳۴۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۷۱)

"مَوَاقِیْتُ": جمع میقات ہے، اس کا معنی ہے وقت یا وقت معلوم کرنے کا آلہ، کبھی وقت کی انتہا کو بھی میقات کہہ دیتے ہیں، جیسے :......ارشاد رب کریم ہے:

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ☆

اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۴۲)

احرام باندھنے کی جگہ کو میقات کہا جاتا ہے۔ (مفردات، ص ۵۲۹)

اس مقام پر وقت، مدت اور زمانہ کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے اگر چہ ان تینوں کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے مگر حقیقت میں ان میں فرق ہے:

(ا) **مدت:** ظاہر میں حرکت افلاک کے امتداد کو، جو منتہا تک ہو، مدت کہتے ہیں۔

(ب) **زمانہ:** جو مدت سالوں، مہینوں، دنوں اور گھنٹوں میں تقسیم ہوا سے زمانہ کہتے ہیں۔

(ج) **وقت:** زمانہ متعین کو وقت کہتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۷۲)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)

"لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ": یہ چاند لوگوں کے لئے دنیوی کاروبار اور عبادات خصوصاً حج کے اوقات کی علامتیں ہیں اور ان کے معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں، نیز زمانہ جاہلیت کی رسم نسئ کو باطل کرنے کے لئے حج کا ذکر علیحدہ کیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ ص ۳۴۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان' ج ۵ ص ۱۳۶)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۱۰)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۱۲۹)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۱ ص ۲۵۴)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱ ص ۹۹)

شانِ نزول :

آیت مبارکہ کے پہلے مذکورہ حصہ کے شانِ نزول میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم نے حضور سید المرسلین ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! چاند کا کیا حال ہے کہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ، ایک حال پر نہیں رہتا، ابتدائی دنوں میں باریک روشن ڈورے کی طرح ہوتا ہے، پھر بڑھتے بڑھتے پورا گول ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر گھٹنا شروع ہوجاتا ہے یہاں تک کہ پھر باریک ڈورے کی مانند بن جاتا ہے، ان کے جواب میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

سوال کرنے والے اگرچہ دو صحابی تھے مگر اس کا جواب سننے کے سبھی منتظر تھے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ استعمال ہوا، یہ بھی ممکن ہے کہ عربی قاعدہ کے مطابق کبھی کبھی دو آدمیوں پر بھی بجائے تثنیہ کے جمع کا صیغہ بولا جاتا ہے، یہاں بھی ایسا ہو۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۷۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۴۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۵۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۳۶)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۲)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۹)

"وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا"

بُیُوْت، جمع **بَیْتٌ** کی ہے جس کا معنی ہے رات گذارنا۔

(المنجد (اردو) از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

گھر یا کوٹھڑی میں چونکہ رات بسر کی جاتی ہے اس لئے اسے بھی **بَیْت** کہتے ہیں، اس مقام پر یہی معنی مراد ہیں۔

ظُهُوْرٌ : ظَهْرٌ کی جمع ہے جس کا معنی ہیں کھلی ہوئی چیز یا کھلا ہوا حصہ۔ چونکہ انسان کی پیٹھ اور مکان کی چھت بالکل ظاہر ہوتی ہے اس لئے انہیں بھی **ظَهْرٌ** کہا جاتا ہے، اس مقام پر مکان یا خیمہ کی چھت مراد ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد اپنے مکان یا خیمے کے پچھواڑے سے داخل ہونے کو نیکی تصور نہ کرو کہ یہ بے کار کی مصیبت ہے۔

آیت کے مفہوم کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے اس کے شانِ نزول کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔

ابن جریر اور امام بخاری وغیرہ نے حضرت براء بن عازب کے حوالہ سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں احرام باندھ کر اپنے گھروں اور خیموں کے دروازوں سے آتے جاتے نہ تھے، بلکہ اگر داخل ہونے کی ضرورت ہوتی تو مکان یا خیمے کی پچھت یا چھت پھاڑ کر داخل ہوتے تھے، اسے وہ نیکی تصور کرتے، اس کے باوجود چند قبیلے اس پر عمل نہ کرتے تھے،

ان میں قریش، بنی خزاعہ، بنی عامر، بنی ثقیف، کنانہ، خثعم، بنی نضر شامل تھے۔ ان قبیلوں کو حُمس کہا جاتا تھا، ان قبیلوں کے سوا جو کوئی دروازوں سے احرام کی حالت میں آتا جاتا اسے فاجر کہا جاتا، ایک بار سرکار دو عالم ﷺ اور رفاعہ انصاری احرام باندھ کر دروازے سے برآمد ہوئے، لوگوں نے حسب دستور رفاعہ انصاری کو فاجر کہا، حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے رفاعہ! تم انصاری ہو، قریش سے نہیں ہو، اس کے باوجود تم دروازے سے کیوں نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں بھی قریش سے ہوں کیونکہ آپ کے دین پر ہوں اور آپ کا فرمانبردار، غلام کا شمار اپنے آقا و مولی کے ساتھ ہوتا ہے، ان کے اس محبت بھرے جواب کی تائید میں آیت مبارکہ نازل ہوئی، اس آیت نے زمانہ جاہلیت کی اس بے کار اور پُر مصیبت رسم کا مٹا دیا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۸۷)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ص ۱۲۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۳۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۹)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیۃ عیسی البابی وشرکاہ' ص ۲۲۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ص ۱۱۰)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱، ص ۳۵۶)
(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
(معہ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ص ۸۷)

"وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى":

یعنی حقیقی بھلائی اس کی ہے جو گناہوں سے بچتا ہو، یا حقیقی طور پر نیک وہ ہے جو پرہیزگار ہو، تم گھروں کے پچھت سے آنے جانے کو نیکی جانتے ہو یہ تو ایک بے کار اور عبث فعل ہے اس کا نیکی سے کوئی تعلق نہیں۔

"وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا":

اَبْوَاب: جمع ہے بَاب کی، باب دروازہ کو کہتے ہیں، فصیل شہر کا ہو یا مکان یا کوٹھڑی کا، ذریعہ کو بھی باب کہا جاتا ہے۔ انہی معنوں میں ارشاد ربانی ہے:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ☆

پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئیں تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔ (سورۃ الانعام آیت ۴۴)

یعنی صحت وسلامتی، وسعت رزق اور عیش عشرت ان پر عام کردی۔

انہی معنوں میں حدیث شریف ہے:

" اَنَامَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَافَمَنْ اَرَادَالْعِلْمَ فَلْیَأْتِ الْبَابَ "

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر تک پہنچنے کا ذریعہ ہے' تو جو شخص علم چاہتا ہے اسے یہ ذریعہ حاصل کرنا ہوگا۔

(رواہ العقیلی وابن عدی والطبرانی والحاکم عن ابن عباس وابن عدی والحاکم عن جابر
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت' لبنان، ج ۱۱، ح ۳۲۹۸۹،۳۲۹۷۸،۳۲۹۷۹، ۲۶۴۶۲)
بحوالہ موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۵۲۶)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۶۴)

اس آیت میں **بـــاب** گھر (اور خیمے) کے دروازے مراد ہیں، یعنی احرام باندھنے کے بعد بھی اسی طرح گھروں کے دروازوں سے آمدورفت رکھو جس طرح احرام سے پہلے تم دروازوں سے آتے جاتے ہو، چھت میں سوراخ کرنا یا چھت میں سیڑھی لگا کر داخل ہونا عبث فعل ہے۔

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ": اللہ سے ڈرتے رہو، زمانہ جاہلیت کی عبث رسوم کو چھوڑ کر اللہ کے احکام پر عمل پیرا رہو۔

فائدہ:

حضور سید المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خیر الامم، حضور کی امت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے بہت کم سوال کئے، بخلاف اور امتوں کے' کہ انہوں نے اپنے انبیاء سے کثیر سوال کئے' کثیر سوال کر کے انہوں نے اپنے آپ کو مشکلات میں ڈال لیا، اور پھر جو سوال حضور ﷺ سے امت نے کیا اس کا جواب رب نے قرآن مجید میں عطا فرمایا۔

چنانچہ قرآن مجید نے ان کے کل چودہ سوال بیان فرمائے:

(۱) رب تعالیٰ کہاں ہے؟

(۲) چاند کیوں گھٹتا بڑھتا ہے؟

(۳ تا ۸) سورۃ بقرۃ میں ہیں، ان کا بیان ان شاء اللہ آئے گا؟

(۹) سورہ مائدہ میں کہ کیا کیا چیزیں حلال ہیں؟

(۱۰) سورہ انفال میں کہ انفال سے کیا مراد ہے؟

(۱۱) سورہ بنی اسرائیل میں کہ روح کیا ہے؟

(۱۲) سورہ کہف میں کہ ذوالقرنین کون تھا؟

(۱۳) سورہ طٰہٰ میں پہاڑوں کے متعلق سوال ہے؟

(۱۴) سورہ نازعات میں قیامت کے بارے میں سوال ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۵، ص ۱۳۱)

مسائل شرعیہ :

(۱) تمام مہینے جمیع عبادات اور معاملات کی صلاحیت رکھتے ہیں، بعض عبادات کو بعض مہینوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے' اس میں کثیر حکمتیں ہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۲)

(۲) شرعی طور پر مہینوں کا شمار قمری تقویم سے ہے شمسی تقویم سے نہیں، قمری تقویم کو رب تعالیٰ نے انسان پر نہایت آسان بنادیا ہے، ہر پڑھا ان پڑھ اسے جان سکتا ہے، چاند کا گھٹنا و بڑھنا ہر عام و خاص کو محسوس ہوجاتا ہے، کتاب و سنت نے بیان فرمادیا ہے کہ تمام امور اور معاملات جن کا تعلق ایک مسلمان کی زندگی کے ساتھ ہے قمری تقویم سے متعلق ہیں روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرانہ، مدت حمل' عدت، مدت رضاعت، معاملات، کرایہ، اجارہ، ادھار، قرض، قسم اور دیگر امور کا اعتبار قمری تقویم کے ساتھ ہے، ایک دو ماہ، سال یا کم و بیش کی مدت تقویم قمری کے ساتھ ہوگی نہ کی تقویم شمسی کے ساتھ

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۷۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۱)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱، ص ۳۵۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۷۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ص ۱۲۹)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ص ۱۲۹)

(۳) بے کار اور عبث سوالات کا بہتر جواب دینا چاہیئے، چاند کی تبدیلی کی وجہ پوچھی گئی جو عام لوگوں کے لئے بے کار تھی، اس کے جواب میں اس کی تبدیلی کی حکمت بیان فرمادی تا کہ اس کی تبدیلی سے متعلق فوائد جان سکیں، اس کی مثال قرآن مجید میں سورہ یوسف میں ہے، قید میں حضرت یوسف علیہ السلام سے دو آدمیوں نے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی، تعبیر بتانے سے پہلے آپ نے انہیں عقائد، رسالت، آخرت وغیرہ امور سے متعلق مسائل تعلیم فرمائے۔

ارشاد ربانی ہے:

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ☆ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ☆ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ☆ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آئے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتادوں گا یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بے شک میں نے ان لوگوں کا دین

نہ مانا جواللہ پرایمان نہیں لاتے اوروہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے' اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب' تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۷۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲ ص ۱۷)

(۴) چاند کا گھٹنا بڑھنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ہے ۔ لہٰذا اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور رب تعالیٰ سے خیر و برکت کے حصول اور شر و شرور سے بچنے کی دعا کرے۔

حضور سید عالم ﷺ نیا چاند دیکھ کر دعا فرماتے تھے:

" اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلَّلَۃِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ ...... الحدیث"

اے اللہ! اس نئے چاند کو ہمارے لئے باعث امن، ایمان، سلامتی، اسلام، عافیت، بیماریوں کے دفاع اور نماز' روزے اور تلاوت قرآن کا معاون بنا۔

(رواہ الترمذی والحاکم بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان، ج ۷، ح ۱۸۰۴۴، ج ۸، ح ۲۴۲۸۸، ۲۴۲۹۱، ۲۴۳۰۹)
بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۲ ص ۲۲۳)

(۵) خرید و فروخت کے معاملات میں اگر معاملہ ادھار سے متعلق ہو تو ضروری ہے سامان معلوم ہو، قیمت معلوم ہو، مدت معلوم ہو، چیز کو سپرد کرنے کی جگہ معلوم ہو تو خرید و فروخت جائز ہے، اگر مدت معلوم نہ ہو صرف اندازہ ہو کہ فصل کی کاشت یا برداشت وغیرہ تو معاملہ جائز نہیں، اس کو" بیع سَلَم" کہتے ہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲ ص ۳۴۴)

(۶) چاند جس رات دیکھو اسی رات کا شمار کرو، اس کے بڑے یا چھوٹے ہونے کا اعتبار نہیں، بعض اوقات لوگ چاند کو بڑا دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ دوسری یا تیسری رات کا ہے، یہ کہنا ناجائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے: " اِنَّ اللّٰہَ مَدَّہٗ لِلرُّؤْیَۃِ فَھُوَ لِلَیْلَۃٍ رَاَیْتُمُوْہُ "

بیشک اللہ تعالیٰ نے چاند دیکھنے کے لئے بڑھایا ہے یہ تو اسی رات کا ہے جس رات تم اسے دیکھتے ہو۔

(رواہ مسلم واحمد والقرطبی وابن ابی شیبہ بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ص ۹۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲ ص ۳۴۴)

(۷) بری فال لینا جائز نہیں، نہ اس کا اعتبار، زمانہ جاہلیت میں احرام کے بعد لوگ گھروں کے دروازوں سے آمد ورفت نہ رکھتے تھے ان کا خیال تھا کہ گناہ کی حالت میں ہم ان دروازوں سے داخل ہوتے تھے اب ہمیں ان دروازوں سے داخل نہیں ہونا چاہیئے، بری فال کے بارے میں حدیث شریف میں ارشاد ہے:

" لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَلَاھَامَۃَ وَلَاصَفَرَ وَلَاغُوْلَ "

(رواہ مسلم واحمد عن جابر بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ا،ص ۳۶۴)

کوئی مرض متعدی نہیں، کوئی بری فال نہیں، اُلو کی نحوست کوئی شئ نہیں، کوئی مہینہ برکت سے خالی نہیں، شیطان کی شکل تبدیل کرنے سے کوئی خوف نہ کرنا چاہیئے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵،ص ۱۳۷)

(۸) اگر چاند کی رؤیت نہ ہو تو پچھلے مہینے کے تیس دن پورے کرلو، اس کے بعد چاند کی پہلی شمار کرلو، نجمین کے قول کا اعتبار نہیں۔......اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَاخَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ☆

وہی ہے جس نے سورج کو جگمگا تا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے۔ (سورہ یونس آیت ۵)

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ص ۱۰۰)

(۹) مسلمانوں کے لازم ہے کہ اپنے معاملات کا حساب قمری تقویم سے رکھیں، ضرورت ہو تو شمسی تقویم کا استعمال کریں، شمسی تقویم کو قمری تقویم کے تابع استعمال کریں، اصالۃً تقویم قمری استعمال کریں، حضور سید عالم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین یہی تقویم استعمال کرتے رہے ہیں، مسلمانوں میں یہی متوارث ہے۔

(۱۰) کسی شئ کو بغیر ممانعت شرعی کے ناجائز جاننا جہالت ہے اس سے بچنا لازم ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے احرام باندھنے کے بعد گھروں کے دروازوں سے نکلنے کو ممنوع جانا، جو شریعت نے ممنوع قرار نہ دیا تھا، انہیں حکم ہوا کہ اس طرح کے جاہلانہ کاموں سے بچو، آیت مذکورہ میں اسی کا بیان ہے۔

(۱۱) اگر کسی شئ کی فرائض وسنن میں کوئی نظیر ہو تو اس کا کرنا جائز ہے ورنہ ناجائز ہے، اور اسے ثواب جاننا بھی جہالت ہے، حدیث شریف میں اس کی مثال ملتی ہے کہ ایک موقعہ پر حضور سید عالم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص دھوپ میں کھڑا ہے، آپ نے اس کا حال دریافت فرمایا، عرض کیا گیا۔

''یا رسول اللہ! یہ ابو اسرائیل انصاری ہے اس نے نذر مانی ہے کہ یہ دھوپ میں کھڑا ہوگا، بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ کرے گا، نہ کلام کرے گا، اور روزہ سے ہوگا''

آپ نے ارشاد فرمایا، ''اسے کہو کہ وہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے''۔

حضور سید عالم ﷺ نے اس کی عبث اور بے کار پابندیوں کو روک دیا کہ شریعت میں اس کی مثال نہیں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲،ص ۳۴۷)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱،ص ۲۵۶)

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۴)

زیادتی کی سزا کو زیادتی کہنا صرف مشاکلت کے لئے ہے، جیسے برائی کی سزا کو برائی کہنا۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔ (سورہ شوریٰ، آیت ۴۰)

مسلمان دفع حرج اور فساد کو مٹانے کے لئے جہاد اور قتال کرتے ہیں۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱، ص ۲۵۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ص ۱۳۰)

"**فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ**": سبیل اس راستہ کو کہتے ہیں جس میں سہولت ہو۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۲۳)

سبیل اللہ سے مراد طریق حق اور دین اسلام ہے، یہ لفظ ہی اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ دین حق، دین اسلام پر عمل کرنے میں سہولت ہے کوئی دشواری نہیں۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کرو، اس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا کا حصول مقصود ہو، کوئی دنیوی یا سیاسی غرض مطلوب نہ ہو اور نہ ہی اپنی شجاعت کے اظہار اور ریا کا شائبہ ہو۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت 'لبنان' ج ۵، ص ۱۴۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۳)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱، ص ۸۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'، ج ۲، ص ۳۴۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'، ج ۱، ص ۱۰۵)

"**اَلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ**": وہ لوگ جو تم سے جنگ کرتے ہیں، اس میں تین احتمال ہیں:

(۱) جنگ کی ابتدا کرنا (۲) جنگ کی تیاری کرنا (۳) فی الواقع جنگ کرنا

یعنی ان کافروں سے لڑو جو جنگ کی ابتدا کریں، خود ان پر حملہ نہ کرو، اس صورت میں یہ آیت منسوخ ہے۔

جو کافر جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں یا جو کافر بلا واسطہ یا بالواسطہ میدان جنگ میں آکر تم سے جنگ کرتے ہیں ان سے جنگ کرو، اس صورت میں یہ آیت محکم ہے، مضارع کا صیغہ بھی اس کی تائید کرتا ہے، ہاں اس میں چند افراد مستثنیٰ ہیں ان کا بیان آئندہ سطور میں ہوگا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۰)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)

"وَلَاتَعْتَدُوْا": اور حد سے نہ بڑھو، حد سے نہ بڑھنے کی تفسیر میں چند اقوال منقول ہیں:

(۱) ابتداء قتال نہ کرو۔

(۲) غلبہ دین اور رضائے الٰہی کے علاوہ قتال نہ کرو۔

(۳) صرف قتال کرنے والوں سے قتال کرو، جو افراد قتال کی اہلیت اور استطاعت نہیں رکھتے ان کو قتل نہ کرو، اس معنی کی صورت میں یہ آیت منسوخ ہے۔

(۴) معاہد، ذمی اور مستامن کو قتل نہ کرو۔

(۵) بغیر دعوت اسلام دیئے قتال نہ کرو،

(۶) مثلہ نہ کرو، یعنی قتال کے بعد کافر میت کی شکل نہ بگاڑو۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۰)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)

"لَايُحِبُّ": پسند نہیں کرتا۔ معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ ان سے خیر و ثواب کا ارادہ نہیں فرماتا۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)

"ثَقِفْتُمُوْهُمْ": تم انہیں جہاں پاؤ۔

یہ کلمہ ثَقِفَ یا ثَقُفَ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے زیرک اور چالاک ہونا، کامیاب ہونا فتح مند ہونا، پالینا۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۹۴)

کسی شئ کو اچھی طرح پالینا، علم ہو یا عمل، یہ لفظ غلبہ کو متضمن ہے، تو معنی یہ ہوئے، جس جگہ تم ان کے قتل پر قادر ہو۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۵۱)

"**اَلْفِتْنَةُ**": فساد، آزمائش۔

یہ کلمہ **فَتَنَ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، سونے کو آگ میں پگھلانا کہ کھوٹ دور ہو جائے، پھر ہر سخت امتحان کو فتنہ کہنے لگے

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۱)

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۷۵)

اس آیت میں فتنہ کی متعدد تفسیریں بیان کی گئی ہیں:

(۱) مسلمانوں کو مشقت میں ڈالنا اور اپنے وطن مالوف سے ہجرت پر مجبور کر دینا

(۲) مشرکین مکہ کا شرک کرنا اور مسلمانوں کو حرم سے روکنا

(۳) عذاب آخرت

(۴) مسلمانوں کو ایذا دینا

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱ ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۴۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۷۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۱۳۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱ ص ۱۳۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱ ص ۲۶۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ۳۵۱)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۹)

امام لغت علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں کہ فتنہ ان افعال سے ہے جو اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور انسان کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اگر اس کا صدور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو حکمت بالغہکے اعتبار سے ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کے امر کے بغیر بندے کی طرف سے صادر ہو تو اس کی ضد ہوگا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے فتنہ کی مذمت فرمائی ہے۔

آیت مذکورہ کے علاوہ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ☆

بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو، پھر توبہ نہ کی، ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

(سورۃ البروج آیت ۱۰)......

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۲)

"**اَشَدُّ**" : شدید تر ہے، شدید سے بنا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مشرکین کا فتنہ ان کے قتل سے باعتبار گناہ کے اللہ کے نزدیک بہت برا ہے، کیونکہ قتل تو ایک آن کا گناہ ہے، اور کفر کا گناہ دائمی ہے، کافر جہنم میں ہمیشہ تک رہے گا، قاتل اپنے گناہ کی سزا پا کر نجات پالے گا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۴)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)

"**عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ**" : مسجد حرام کے نزدیک۔...... مسجد حرام سے تمام حرم مراد ہے۔

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(تفسیر صاوی حاشیہ جلالین از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۸)

مکہ معظمہ کے چاروں طرف چند میل کے فاصلہ پر نشانات نصب ہیں، جنہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتانے پر مقرر فرمایا تھا، ان نشانات کے اندر کی زمین کو حرم کہتے ہیں، حرم کے احکام اور خطہ زمین سے مختلف ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی تجدید فرمائی، پھر خلفائے راشدین نے ان کو قائم رکھا، طائف عراق کی جانب سات میل، جدہ کی جانب دس میل اور باقی جوانب سے تین میل حدود حرم ہے۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)
(معہ رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۷۹)

"**اَخْرِجُوْهُمْ**" : تم ان کفار کو مکہ سے نکال دو، چنانچہ حضور سرور عالم ﷺ نے فتح مکہ کے دن اسلام نہ لانے والوں کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۳)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۵)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۴۳)

"**فَاِنِ انْتَهَوْا**" : یہ مشرک اور کافر جنگ اور کفر سے رک جائیں اور تائب ہو جائیں تو اللہ ان کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا، اب مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنا جائز نہیں۔ ایک اور آیت میں ارشاد ہوا :

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ☆

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔ (سورہ انفال آیت ۳۸)

شانِ نزول :

شانِ نزول کے بارے میں دو روایات بیان کی گئی ہیں :

(۱) ٦ھ میں حضور انور ﷺ نے صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظمہ کا قصد فرمایا، حدیبیہ کے مقام پر آپ نے قیام فرمایا، کفار مکہ نے آپ کو عمرہ کرنے سے روک دیا، بڑی بحث وتمحیص کے بعد طے پایا کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں، اگلے سال آئیں، چنانچہ ذی قعدہ ۷ھ کو حضور ﷺ چودہ سو صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کی قضا کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہوئے، مسلمانوں کو خدشہ پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ کفار بے وفائی کریں اور ہمیں ماہ حرام میں، حالت احرام میں اور حدود حرم میں ان سے جنگ کرنا پڑے، یہ تو گناہ ہے، اگر ایسا ہوا تو ہم کیا کریں گے، اس پر یہ آیت اتری جس میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ اگر کافر جنگ کی ابتدا کریں تو تمہیں بھی لڑنے کی اجازت ہے، ماہ حرام اور حرم محترم میں جنگ کا وبال ان کے ذمہ ہوگا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۸۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'، ج ۵، ص ۱۴۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۴)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ'، ج ۱، ص ۸۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'، ج ۱، ص ۱۳۰)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۱۰۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲، ص ۳۴۷)

(۲) ہجرت سے قبل مسلمانوں کو قتال کی اجازت نہ تھی، انہیں کافروں کی ایذا برداشت کرنے اور ان کی طرف سے تکالیف پر صبر کی تلقین کی جاتی رہی، ہجرت کے بعد مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی گئی، یہ پہلی آیت ہے جس میں کافروں سے قتال کی اجازت دی گئی۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'، ج ۵، ص ۱۴۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ'، ج ۱، ص ۲۲۶)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان'، ج ۱، ص ۲۵۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان'، ج ۲، ص ۳۴۷)

بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلی آیت جس میں قتال کی اجازت دی گئی ہے وہ یہ ہے :

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا، وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ☆

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا، اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔

(سورۃ الحج آیت ۳۹)

صحیح یہ ہے کہ سورۃ بقرۃ کی مذکورہ آیت میں صرف قتال کرنے والے کافروں سے جنگ کی اجازت اور اباحت ہے اور سورۃ الحج کی مذکورہ بالا آیت میں ہر حربی کافر سے جنگ کی اجازت ہے، خواہ بالفعل جنگ کر رہا ہو یا جنگ کی تیاری میں ہو۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ا، ص ۲۵۷)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۴۷)

یاد رہے کہ آیت مذکورہ بالا نے ستر کے قریب ان آیات کو منسوخ کر دیا ہے جس میں مسلمانوں کو کافروں کی ایذا رسانی پر صبر، تحمل، اعراض کا حکم دیا گیا تھا، مثلاً ارشاد رب العالمین ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَایَصِفُوْنَ ☆ (سورۃ المؤمنون آیت، ۹۶)

سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ☆

تو ان کی کیسی بدعہدیوں پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے سوا تھوڑوں کے تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر، بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت، ۱۳)

ارشاد ربانی ہے: وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ☆

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔ (سورۃ المزمل آیت، ۱۰)

نیز ارشاد رب قدیر ہے:

لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ☆ تم کچھ ان پر کڑوڑا (ذمہ دار) نہیں۔ (سورۃ الغاشیہ آیت، ۲۲)

(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ا، ص ۸۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۸۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا، ص ۳۶۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۵۰)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ا، ص ۲۲۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)

احکام شرعیہ :

(۱) اللہ کی راہ میں جہاد افضل ترین عبادت ہے، قرآن وحدیث میں اس کے بے شمار فضائل وارد ہوئے۔

حضور اکرم نور مجسم ﷺ سے دریافت کیا گیا:

" اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ "

اللہ کے ہاں کونسا عمل محبوب تر ہے؟ فرمایا، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا، سائل نے دریافت کیا، پھر کونسا عمل؟ فرمایا، پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا، سائل نے پھر دریافت کیا، پھر کونسا عمل؟ فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) باب فضل الصلوۃ لوقتھا عن عبداللہ بن مسعود، ج۱، ص۷۶)
(اخرجہ البخاری ایضاً فی الادب عن ابی الولید وفی التوحید عن سلیمان بن حرب وفی الجہاد عن الحسن بن الصباح وفی التوحید ایضاً عن عباد بن العوام)
(واخرجہ مسلم فی الایمان عن عبیداللہ بن معاذ وعن محمد بن یحیٰی وعن ابی بکر بن شیبۃ وعن عثمان بن ابی شیبۃ)
(واخرجہ الترمذی فی الصلاۃ عن قتیبۃ وفی البر والصلۃ عن احمد بن محمد المروزی)
(واخرجہ النسائی عن عمرو بن علی وعن عبداللہ بن محمد)
(بحوالہ عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، ج۵، ص۱۳)

(۲) حضور سرور عالم ﷺ کی شریعت میں جب سے جہاد فرض ہوا اس وقت سے لے کر قیامت تک اس کی فرضیت باقی ہے، اب کسی کے اختیار میں نہیں کہ اسے منسوخ کرے، فتح مکہ معظّمہ سے پہلے ہجرت فرض تھی، فتح مکہ معظّمہ ہجرت کے بعد کی فرضیت موقوف ہوئی۔

حدیث شریف میں ہے :

" اَلْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللہُ تَعَالٰی اَنْ یُقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِیَ الدَّجَّالَ لَایُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَاعَدْلُ عَادِلٍ "

جب سے اللہ تعالٰی نے مجھے مبعوث فرمایا اس وقت سے لے کر یہ قیامت تک باقی رہے گا جب تک کہ میرا آخری امتی دجال کو قتل کرے گا، کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل اسے باطل نہیں کرسکتا۔

(رواہ الدیلمی عن انس بحوالہ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج۴، ح۱۰۶۶۶)

ایک حدیث میں وارد ہوا : " اَلْجِھَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ "

(نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت ہند)
(بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج۴، ص۵۱۵)

بعض احادیث میں نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام تک جہاد کی فرضیت بتائی گئی ہے، درحقیقت نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی قیامت کی علامات میں سے ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۱، ص۱۰۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۵)

(۳) جہاد ہر حاکم کے ساتھ جائز ہے، حاکم عادل ہوں یا جابر۔

حدیث میں ہے: ”اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ اَمِيْرٍ بِرًّا كَانَ اَوْفَاجِراً ...... الحديث“

جہاد ہر حاکم کے ساتھ واجب ہے خواہ نیک ہو یا فاجر (گناہ گار)۔

(رواہ ابوداؤد و ابو یعلی عن ابی ہریرۃ)

(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۴، ح ۱۰۴۸۱)

(۴) صرف دین کی سر بلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے، اللہ تعالی کی رضا جوئی کے لئے جہاد جائز ہے، نمود وریا یا دنیوی غرض سے قتال جائز نہیں، ” فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ “ کا یہ مفہوم ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۵، ص ۳۴۸)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ) ص ۱۳۴)

(تفسیر صاوی حاشیہ جلالین از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۸۸)

(۵) ہر حربی کافر سے جہاد فرض ہے، کافروں کی اسلام کے خلاف دشمنی واضح ہے، اس لئے ہر حال میں ان سے جہاد ہے، خواہ وہ قتال کریں یا نہ کریں، بشرطیکہ وہ اہل قتال سے ہوں اور مسلمان جہاد پر قدرت رکھتے ہوں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)

(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۰)

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۲)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ) ص ۱۳۴)

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۳)

(۶) زندیق، مرتد اور مسلمان عادل حاکم کے خلاف خروج کرنے والے کو قتل کیا جائے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۰)

(۷) قبیح تر فعل کو روکنے کے لئے اگر قبیح کا ارتکاب کرنا پڑے تو قبیح کا ارتکاب جائز ہے، کافروں کے فساد کو روکنے کے لئے ان کا قتل کرنا جائز ہے، اگرچہ قتل کرنا بذات خود قبیح ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

(۸) میت کا مثلہ کرنا جائز نہیں اگرچہ کافر ہو، آیت کے جزو لَاتَعْتَدُوْا کا ایک یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ، ص ۱۳۴)

(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ)

مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)

(۹) معاہد کافر، مستامن اور ذمی کا قتل کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ وہ معاہدہ نہ توڑیں یا بغاوت نہ کریں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۰)

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ص ۱۳۴)

(۱۰) حربی کافر جب جنگ پر آمادہ ہوں یا اسلام کے خلاف کسی سازش میں شریک ہوں تو ان پر حملہ کرنے سے پہلے ان پر اسلام پیش کیا جائے، اگر وہ مسلمان ہو جائیں اور اطاعت قبول کرلیں تو اب ان پر حملہ کرنا جائز نہیں، ان کی جانیں، مال، اور عزتیں مسلمانوں پر حرام ہیں اور اگر اسلام قبول نہ کریں صرف مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں اور بغاوت سے باز آجائیں تو ان کی اطاعت قبول کرلی جائے، البتہ وہ اپنی حفاظت کے بدلہ مسلمان حاکم کو جزیہ دینے کے پابند ہیں، جزیہ کی رقم کافروں کی مالی حالت کے مطابق متعین کی جائے، جو عام حالات میں انتہائی حقیر ہوگی، اور اگر کافر اطاعت بھی قبول نہ کریں تو پھر ان سے قتال فرض ہوگا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

(۱۱) چونکہ دعوت اسلام ہر جگہ پہنچ چکی ہے اس لئے قتال سے پہلے تبلیغ اسلام فرض نہیں، صرف مستحب ہے، بغیر دعوت اسلام حضور نبی اکرم ﷺ نے بنی مطلق پر حملہ کیا، ان کو قتل کیا اور قید کیا۔

(۱۲) جہاد کے دوران چند اشخاص کو قتل نہ کیا جائے گا، آیت کے جزو "لَاتَعْتَدُوْا" کی تفسیر میں ایک روایت یہ بھی ہے، جن کافروں کو قتل نہ کیا جائے وہ یہ ہیں:

"شیخ فانی (انتہائی بوڑھا)، بچہ، مجنون، اپاہج، اندھا، مریض، عورت، راہب، جو اپنے اپنے عبادت خانہ میں بزعم خویش مصروف عبادت ہو، مزدور، کاشتکار، ہاں اگر ان میں کوئی اپنی تدبیر، مال یا کسی وجہ سے کفار کے قتال میں شریک ہو، خواہ مشورہ کی حد تک ہو تو اس صورت میں ان کو بھی قتل کیا جائے گا"۔

حضور اکرم ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی حکم ہے اور اسی پر عمل ہے۔

حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی عادت مبارکہ یہی تھی کہ جب کسی کو لشکر پر امیر مقرر فرماتے تو اسے وصیت فرماتے کہ......

اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہو، اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہو، اللہ کے نام پر، اللہ کی رضا کی خاطر اور اسی کی راہ میں جہاد کرو، کافروں کو قتل نہ کرو، مثلہ نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو"۔

(صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)

یحیٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ......

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن سفیان کی قیادت میں ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا، آپ نے انہیں وصیت فرمائی:

" اِنَّکَ سَتَجِدُ قَوْماً زَعَمُوْا اَنَّھُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَھُمْ لِلّٰہِ فَذَرْھُمْ وَمَازَعَمُوْا اَنَّھُمْ حَبَسُوْالَہٗ وَسَتَجِدُقَوْماً فَحَصُوْا عَنْ اَوْسَاطِ رَءُوْسِھِمْ مَنَ الشَّعْرِ فَاضْرِبْ مَافَحَصُوْا عَنْہُ بِالسَّیْفِ وَاِنِّیْ مُوْصِیْکَ بِعَشْرٍ لَاتَقْتُلَنَّ اِمْرَأَۃً وَلَاصَبِیًّا وَلَاکَبِیْراً ھَرِماً وَلَاتَقْطَعَنَّ شَجَراً مُثْمِراً وَلَاتُخَرِّبَنَّ عَامِراً وَلَاتَعْقِرَنَّ شَاۃً وَلَا بَعِیْراً اِلَّالِاَکْلِہٖ وَلَاتُحَرِّقَنَّ نَخْلاً وَلَاتُغَرِّقَنَّہٗ وَلَاتَغْلُلْ وَلَاتَجْبُنْ "

عنقریب تم راہبوں سے ملو گے جنہوں نے اپنے زعم میں خود کو اللہ کی عبادت کے لئے وقف کیا ہوا ہے، ان کو چھوڑ دینا (قتل نہ کرنا) اور عنقریب تم مجوسیوں سے ملو گے جو سر کے درمیان سے بال کاٹتے ہیں، ان کو قتل کر دینا، اور میں تم کو دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، نہ کسی بچے کو، نہ کسی بوڑھے کو، اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا اور نہ کسی بکری یا اونٹ کی کونچیں کاٹنا اور نہ کسی کھجور کے درخت کو جلانا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا، نہ کسی کو غرق کرنا، نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا اور نہ بزدلی دکھانا۔

(موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص ۱۶۷)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۸)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۰۸)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۱)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۲، ص ۱۳۰)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۲، ص ۳۶۳)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۶)

(۱۳) کافروں کی طرف سے جنگ اور قتال سبب جہاد ہے، صرف کفر باعث جہاد نہیں، اگر کافر مسلمانوں سے نہ لڑیں نہ جنگ کریں، تو ان سے قتال جائز نہیں۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ☆

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو' بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (سورۃ الممتحنۃ آیت ۸)

(۱۴) حدود حرم میں کافروں سے قتال جائز نہیں اس کی حرمت کا تقاضا یہی ہے، البتہ اگر حدود حرم میں قتال کی ابتدا کریں تو بدلے میں ان سے قتال جائز ہے، فتح مکہ کے روز اسلام کا ازلی دشمن ابن خطل بیت اللہ شریف کے پردوں سے لپٹا ہوتا، حضور اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۸)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۲)

(۱۵) جہاد میں جو کافر قید ہو جائیں وہ غلام بنالئے جائیں گے، قید کی حالت میں اگر کفر سے توبہ کرلیں تو قتال سے امن میں آجائیں البتہ غلامی باقی رہے گی۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۸)

(۱۶) حدود حرم میں کافر کا داخلہ حرام ہے اگر کوئی کافر حدود حرم میں داخل ہوگا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، یونہی جزیرۃ العرب سے کافروں کو نکال دیا جائے، حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ سے یہود کو نکال دیا، وہ خیبر میں آباد ہو گئے، وہاں سازش میں مصروف ہو گئے، حضور نے خیبر پر حملہ کر کے انہیں جزیہ دینے پر مجبور کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا:

"اُخْرُجُوا الْيَهُوْدَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

(رواہ ابو داؤد الطیالسی والدارمی والحاکم فی الکنی عن ابی عبیدۃ والطبرانی عن ام سلمۃ)

"لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِماً"

(رواہ مسلم فی باب اخراج الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب وابو داؤد والترمذی عن عمر)

"لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

(رواہ الترمذی والحاکم عن عمر)

"اُخْرُجُوْا يَهُوْدَ الْحِجَازِ وَاَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

(رواہ الامام احمد وابو یعلی والحاکم فی الکنی وابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر والضیاء المقدسی عن ابی عبیدۃ بن جراح)
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۲، ح ۳۵۱۳۱، ۳۵۱۳۲، ۳۵۱۳۳، ۳۵۱۳۴، ۳۵۱۳۵۔ ایضاً ج ۴، ح ۱۱۰۱۶)

مذکورہ بالا احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ جزیرۃ العرب سے یہود و نصاری کو نکال دو،
اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر میری زندگی نے مجھے مہلت دی تو یہود اور نصاری کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا"......

...... چنانچہ اس پر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عمل ہو گیا۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا: "لَايَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

(رواہ البیھقی ونصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ)
(بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۳۷)
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۲، ح ۳۵۱۴۸۔ ج ۱۳، ۳۸۲۵۲)

جزیرہ عرب میں دو دین (اسلام اور کفر) کبھی جمع نہ ہوں گے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۳)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

(۱۷) شرک اور کفر خلود فی النار کا باعث ہے جبکہ قتل ایسا نہیں،
آیت: اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ کا یہ بھی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

(۱۸) عمداً قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہے، کیونکہ یہ شرک اور کفر سے کم تر ہے، کفر اور شرک سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول ہے، آیت فَاِنِ انْتَهَوْا کا یہی مفاد ہے۔
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۴)

(۱۹) کوئی دشمن اسلام اگر مکہ معظمہ پر تغلب پالے اور اعلان کرے کہ میں مسلمانوں کو قتل نہیں کروں گا نہ انہیں حج سے روکوں گا، میں مکہ معظمہ میں ہی رہوں گا، اس کا قتال بھی واجب ہے، اس پر اجماع امت ہے۔
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۲)

(۲۰) کافر، مشرک اور مرتد، بدمذہب کی توبہ قبول ہونے کی دو شرطیں ہیں:
(ا) اسلام سے تمسک کرنا، بایں طور کہ کلمہ شہادتین (اللہ کی وحدانیت اور حضور اکرم ﷺ کی رسالت) ادا کرے۔
(ب) اپنے پرانے دین سے بیزاری اظہار کرے۔

مذکورہ بالا اشخاص میں سے اگر کوئی صرف کلمہ شہادتین ادا کرے اور اپنے کفر، بے دینی اور بدمذہبی سے بیزاری ظاہر نہ کرے مسلمان نہیں کہلا سکتا، آیت کے جزو فَاِنِ انْتَهَوْا کا یہی مفاد ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وَاِسْلَامُهُ اَنْ يَأْتِيَ بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَتَبَرَّأَ مِنَ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا سِوَى الْاِسْلَامِ"
(فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ۲، ص ۳۵۷، ۳۵۸)

درمختار میں ہے:

"وَاِسْلَامُه اَنْ يَتَبَرَّءَ عَنِ الْاَدْيَانِ سِوَى الْاِسْلَامِ اَوْ عَمَّا انْتَقَلَ اِلَيْهِ وَلَوْ اَتَى بِهِمَا عَلٰى وَجْهِ الْعَادَةِ لَمْ يَنْفَعْهُ مَالَمْ يَتَبَرَّاءْ"

ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی اس پر ارشاد فرماتے ہیں:

"وَلَوْاَتٰى بِالشَّهَادَتَيْنِ عَلٰى وَجْهِ الْعَادَةِ مَالَمْ يَرْجِعْ عَمَّاقَالَ اِذْلَايَرْتَفِعُ بِهِمَا كُفْرُهٗ"
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) معہ
(ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ج ۴، ص ۲۲۶)

ان عبارات کا مفہوم یہ ہے کہ مرتد اور کافر اگر صرف کلمہ شہادتین ادا کریں ان کا اسلام قبول نہیں، کلمہ شہادتین نہیں اس وقت نفع دے گا جب وہ اپنے سابقہ کفر سے بیزاری ظاہر کریں، بلکہ سوائے اسلام کے باقی تمام دینوں سے بیزاری ظاہر کریں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۴)

یہی حال بے دین اور بدمذہبوں کا ہے، اگرچہ وہ بظاہر کلمہ شہادتین ادا کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کی سی عبادات کرتے ہیں، جب تک وہ اپنی بے دینی اور بدمذہبی سے توبہ نہ کریں وہ جماعت ناجیہ اہل سنت و جماعت میں شمار نہیں ہو سکتے۔'

(۲۱) کسی ایک مسلمان کا ناحق قتل کرنا، آیت مذکورہ بالا کے جزو **فَاِنْ قَاتَلُوْکُمْ** اور **حَتّٰی یُقَاتِلُوْکُمْ** سے مراد یہی ہے کہ کافر تم میں سے بعض کو قتل کریں، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ صیغہ جمع سے مراد تمام افراد نہیں ہوتے بلکہ بعض افراد مراد ہوتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (سورۃ الحجرات آیت ۱۱)

بیعت رضوان کا سبب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر تھی، ایک عثمان کی شہادت کے لئے حضور رحمت عالم ﷺ نے کفار مکہ سے قتال کی بیعت لی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ٘ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ☆

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جِلا لیا اس نے گویا سب کو جلا لیا اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیل کے ساتھ آئے پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت ۳۲)

یعنی جو سزا ایک قتل کی وہی بہت سے قتلوں کی، یعنی قصاص اور جو گناہ ایک قتل کا ہے وہی بہت سے قتلوں کا، یعنی دوزخ اور عذاب الٰہی، اگرچہ گناہ اور عذاب کی کیفیتوں میں فرق ہوگا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۴)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ص ۱۳۴)

(۲۲) مشرک حربی اگر حرم میں پناہ لے تو اسے قتل نہ کیا جائے گا، البتہ اسے مجبور کر دیا جائے کہ وہ حرم سے نکلے تو اس سے قصاص لیا جائے، ہاں اگر وہ وہاں قتال کرے تو اسے قتل کر دیا جائے، حرم جائے پناہ ہے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

فِيهِ ايٰتٌ ۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيمَ ج وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِناً ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ☆ (سورہ آل عمران آیت،۹۷)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَاالْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْناً ؕ وَاتَّخِذُوامِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَااِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَابَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ☆

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔ (سورہ بقرۃ آیت،۱۲۵)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۹)

(۲۳) مقروض اگر حرم میں پناہ لے تو اسے قرض کی ادائیگی کے مطالبہ پر قید کیا جائے گا، اسی طرح اگر کوئی مجرم کسی کے اعضا کو کاٹ کر حرم میں پناہ لے تو اس سے بھی قصاص لیا جائے گا، پناہ صرف قتل میں ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۰)

(۲۴) قوم اور جماعت میں سے بعض افراد کا فعل باقیوں کی رضا سے ہو تو وہ اس فعل میں شریک سمجھے جائیں گے، آیت مذکورہ بالا **فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ** سے یہی مراد ہے، ضروری نہیں دنیا کا ہر کافر دنیا کے ہر مسلمان سے لڑے، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچیں ایک بد بخت نے کاٹی تھیں مگر اللہ تعالی نے سب قوم کے افراد کو اس فعل بد میں شریک ٹھہرایا۔

ارشاد ربانی ہے: فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ☆

پس (ان سب نے) ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو۔ (سورۃ الاعراف آیت،۷۷)

اگرچہ "قیدار" نے کوچیں کاٹیں مگر سب کی رضا شامل تھی اس لئے اس جرم میں شریک ٹھہرے، اسی طرح اگر کوئی مفید اور بہتر کام کوئی ایک فرد کرے قوم کے باقی افراد کی رضا اس میں شامل ہو تو وہ سب اجر میں شامل ہوں گے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)

☆☆☆☆☆

باب (۲۵) :

جہاد اور فتنوں کا انسداد

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّاعَلَى الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

(سورہ بقرۃ آیت، ۱۹۳)

حل لغات :

"**فِتْنَةٌ**": لغوی معنی ابتلا اور آزمائش کے ہیں، سونے کو پگھلانا کہ اس سے کھوٹ دور ہو جائے **فَتَن** کہلاتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۷۱)

فتنہ سے مراد کفر وشرک ہے، بعض مفسرین نے فتنہ سے مراد مسجد حرام میں شرک کرنا اور مسلمانوں کی ایذا رسانی لیا ہے، مسلمانوں کی ایذا رسانی درحقیقت کفر وشرک کی بدولت ہے، جب تک کفر کا زور ہے گا مسلمان تکلیف میں رہیں گے۔ فتنہ سے مراد محاربہ اور جنگ بھی لیا گیا ہے۔

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶۱)
(احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۹)
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۴)
(التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱، ص ۷۶)
(تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دارالاحیاالکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۴)
(تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ۸۹)
(تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

"اَلدِّیْنُ": اطاعت اور جزا کو کہتے ہیں، شریعت اور ملت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی،، ۵۰ص ۱۷)

عبادت اور اطاعت خداوندی کو بھی دین کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری علی وجہ المداومت ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۹)

(تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۹)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"فَاِنِ انْتَهَوْا": یہ اگر کفر وشرک، مسلمانوں کی ایذا رسانی اور جنگ سے رک جائیں، انتہائے فتنہ سے مراد کفر کا غلبہ نہ رہے، کفر سے تائب ہو کر یا جزیہ دینا قبول کرلیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۳)

(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)

مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۵)

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۲۵)

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۴)

(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ۱۳۴)

"عُدْوَانَ": زیادتی، ظلم۔

امام راغب نے زیادتی کی دو قسمیں بتائی ہیں:

(۱) ابتداءً زیادتی کرنا، یہ ناجائز ہے:

ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىِٕدَ وَ لَاۤ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ☆

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار

کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(سورۃ المائدہ آیت ۲)

(۲) بدلہ کے طور پر زیادتی کرنا، ابتداء جو تم پر زیادتی کرے اس پر اس کی مثل زیادتی جائز ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّاعَلَى الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

(سورہ بقرۃ آیت ۱۹۳)

اس صورت میں زیادتی، بدلہ کو کہا گیا، شکل وصورت میں یہ زیادتی ہے مگر درحقیقت یہ بدلہ اور جزا ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں یہی مراد ہے۔

(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۴۷)

قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، مثلاً ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ☆

(سورۃ آل عمران آیت، ۵۴)

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

ارشاد باری ہے:

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ اِلَّاجُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں، اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ التوبہ آیت ۷۹)

اسی طرح سورۃ شوریٰ میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

(سورۃ الشوریٰ آیت ۴۰)

اس آیت میں برائی کی سزا کو برائی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

راہ، حجت اور مطالبہ کو بھی **عُدْوَان** کہا گیا ہے اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے :

قَالَ ذٰلِکَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ☆

موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں میعاد پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے۔ (سورۃ القصص آیت ۲۸)

(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱،ص ۲۶۱)
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۳۵۴)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲،ص ۷۶)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہٗ، ج۱،ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج۵،ص ۱۴۶)
(تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱،ص ۳۶۶)
(التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱،ص ۱۳۱)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱،ص ۱۳۱)

"**اَلظّٰلِمِیْنَ**" : **ظَلَمَ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، بے موقع رکھنا، ظلم کرنا، حق گھٹانا۔
(مصباح اللغات ازابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۵۲۵)

کسی شئ کو اس کی مخصوص جگہ پر نہ رکھنا، اس کی متعدد صورتیں ہیں، نقصان سے، زیادتی سے، اپنی جگہ یا وقت سے ہٹا دینا۔

حق کو گھٹانا یا اس پر زیادتی بھی ظلم ہے، گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، لغزش کے اعتبار سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے ظلم کی نسبت اپنی طرف فرمائی، گناہ کبیرہ اور کفر کی بنا پر ابلیس ظالم ٹھہرا۔

علماء نے ظلم کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں:

(۱) اللہ اور بندے کے درمیان تعلقات میں ظلم، یہ کفر و شرک ہے۔
(۲) بندے اور مخلوقات کے درمیان تعلقات میں ظلم۔
(۳) بندے اور اس کی جان کے تعلقات میں ظلم۔

تینوں صورتوں میں درحقیقت بندہ اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے۔
(المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۱۵، ۳۱۶)

اس آیت میں ظلم سے مراد مشرک اور کافر ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ ہر حد سے بڑھنے والا مراد ہو۔
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱،ص ۱۳۱)

مسائل شرعیہ :

(۱) فتنہ کفر کے مٹ جانے تک امت پر جہاد فرض ہے، اس کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم ہے، ہجوم اور بلویٰ نہ ہو تو بعض کی طرف سے جہاد کر لینا کافی ہے، اس سے فرض کفایہ ادا ہو جائے گا، ورنہ تمام مسلمانوں پر فرض عین ہے، آیت مذکورہ بالا سے یہی مراد ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱،ص ۳۶)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲،ص ۷۶)

(۲) جہاد خدمت اسلام سمجھ کر کریں، دنیوی مفاد مد نظر نہ ہو، دنیوی فوائد از خود حاصل ہو جائیں گے، سورۃ بقرۃ کی ان آیات میں اسی کا بیان ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَاتَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ☆ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَاتُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ؕ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ☆ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ؕ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ☆

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو، اور کافروں کو جہاں پاؤ، مارو، اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا، اور ان کا فساد تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے، اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو، جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں، اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کر دو، کافروں کی یہی سزا ہے، پھر اگر وہ باز رہیں، تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

(سورہ بقرۃ آیات ۱۹۲......۱۹۳)

(۳) کفر میں اگر چہ تمام کافر برابر ہیں، کتابی، مشرک، مجوسی وغیرہ مگر محاربہ (جنگ) ذمی، مستأمن سے نہیں ہوگا۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)

(۴) اگر کوئی کافر کفر سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو اس کی جان، مال، عزت آبرو مسلمانوں کی طرح محفوظ ہو جائے گی، مسلمانوں کو ان سے تعرض کرنا جائز نہیں۔

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَاقَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّابِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ "

(رواہ البخاری ومسلم وابن ماجہ وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ،
(الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج۱،ص ۱۱۰۔
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان،، ج۱، ح ۳۷۵۷، ۳۷۹۔ ج:۶ ۱۶۸۳۶، ۱۶۸۴۶)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جب کلمہ شہادت کہہ لیں (اور مسلمان ہو جائیں) انہوں نے اپنے مال اور خون مجھ سے محفوظ کر لئے مگر اپنے حق کے بدلہ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۹)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۷)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۵)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۸۹)

(۵) مقبول دین اللہ کے ہاں اسلام ہے، اس کے علاوہ باقی تمام دین مردود ہیں، ان کی نجات ممکن نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۹)

بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔ سورہ آل عمران آیت ۸۵)

(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۱)

(۶) اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں حکم ماننا، اور اسی کے سامنے سر جھکائے رکھنا دین شرعی ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت، تمام انبیاء و مرسلین بالخصوص خاتم الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا، ان کی اطاعت کرنا اور ضروریات دین پر ایمان رکھنا دین شرعی کے لازمی تقاضے ہیں، اپنی اطاعت اور عادت کو اس کی فرمانبرداری میں مشغول رکھنا فرائض دین سے ہے۔

(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۷) جہاد فساد اور فتنہ کو مٹانے کے لئے ہے کافروں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے نہیں، بلکہ بقائے امن عامہ کا باعث ہے، اس کی مثال جسم کے گلے سڑے عضو کو کاٹنے کی سی ہے کہ اس سے جسم کے باقی حصہ کی سلامتی مقصود ہوتی ہے، لہٰذا جہاد، لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ کے منافی نہیں۔

جس طرح اخلاق اور ہے اور عدل اور ہے، ذاتی مجرم کو معاف کر دینا اعلیٰ اخلاق میں شامل ہے، مگر قومی مجرم اور باغی کو سزا دینا عین عدل ہے، کوئی بھی بااخلاق آدمی قومی مجرم اور باغی کو معاف نہیں کرتا، اسی طرح کفر کے مغلوب ہو جانے تک جہاد عین عدل ہے۔

(۸) اگر گمان غالب ہو کہ قتال کے بغیر کفر کا قلع قمع ہو جائے گا تو قتال سے رک جانا واجب ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۵)

(۹) کفر اور اسلام کے درمیان کوئی اور واسطہ نہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۶)

(۱۰) چند امور سبب قتل ہیں:

''کفر بعد ایمان، زنا بعد احصان، قتلِ نفس بغیر حق، اسلامی سلطنت کے خلاف بغاوت، رہزنی''

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۰، ۱۱۱)
(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) معہ
(رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(۱۱) سرزمین حرم پاک ہے، وہاں کفر کی موجودگی کسی حالت میں بھی جائز نہیں، اس لئے حرم کے کافر سے جزیہ قبول نہ کیا جائے گا، وہ اسلام قبول کریں یا قتل ہوں۔ حرم کی سرزمین مانند شاہی محل کے ہے کہ اس میں عام آدمی کی رہائش ممکن نہیں۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶۱)

(۱۲) مشرک کے پاس کوئی کتاب نہیں کہ اس میں تدبیر کر سکیں بخلاف اہل کتاب کے، کہ ان کے پاس کتاب ہے اگرچہ محرف ہے، اس لئے مشرک کے بارے میں اسلام یا تلوار کا فیصلہ ہے، جزیہ صرف اہل کتاب سے لیا جائے گا۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۴۱)

☆☆☆☆☆

باب (۲٦) :

بدلہ لینے کے احکام

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلشَّهۡرُ الۡحَـرَامُ بِـالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ☆

ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے، تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۴)

حل لغات :

"اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ" : حرمت والا مہینہ، حرمت والے مہینہ کے بدلہ ہے۔

ابتداء اسلام میں چار مہینوں میں جنگ کرنا حرام تھا، محرم الحرام، رجب المرجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔

٦ھ ذوالقعدہ میں حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف سفر کیا، حدیبیہ کے مقام پر کفار نے روک دیا، پتھر بھی پھینکے، بالآخر اس امر پر صلح ہوئی کہ حضور ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ اگلے سال عمرہ کے لئے آئیں گے، مکہ والے تین روز مکہ معظمہ کو خالی کر دیں گے ۷ھ ذوالقعدہ میں حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ عمرہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے، صحابہ کرام کو خدشہ ہوا کہیں کفار مکہ انہیں اس حال میں روک نہ دیں اور ہمیں قتال کر کے تین جرموں کا ارتکاب کرنا پڑے گا، حرم میں، احرام کی حالت میں، اور ماہ حرم میں قتال، صحابہ کرام کو آیت نازل کر کے بتایا گیا کہ کفار نے گذشتہ سال ماہ حرام کی حرمت کو ملحوظ نہ رکھا اس عوض اس سال کی حرمت ہے اگر تمہیں ان سے قتال کرنا پڑے تو یہ بدلہ ہے نہ کہ ابتدا۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۱، ص ۳٦٦)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص ۱۳۱)

"وَالْحُرُمٰتُ": جمع **حُرْمَةٌ** کی ہے، جیسے **ظُلُمَاتٌ** جمع ہے **ظُلْمَةٌ** کی اور **حُجُرَاتٌ** جمع ہے **حُجْرَةٌ** کی **حُرْمَةٌ** کا معنی ہے وہ شئ جس سے روکا گیا ہو۔

چونکہ ابتداء اسلام میں حرم میں، حالت احرام اور ماہ حرام میں جنگ منع تھی اس لئے یہاں صیغہ جمع استعمال ہوا۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۷)

لفظ حرم کے دو اطلاق ہیں :

(۱) محترم، عزت والا، وہ شئ جس کی محافظت کی جائے اور محافظت ترک کرنے پر بدلہ واجب ہو۔

(۲) حلال کا مقابل، وہ شئ جس کا استعمال منع ہو۔

آیت مذکورہ بالا میں حرام سے مراد محترم اور عزت والا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۱)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

"قِصَاصٌ": گناہ کی سزا، بدلہ۔

جو شئ قابل احترام تھی اس کی حرمت وعزت کا پاس نہ کیا اس کی سزا قصاص ہے، یعنی فاعل کے ساتھ وہی کیا جائے جو اس نے کیا، ہر شخص کی جان، مال، عزت قابل احترام ہے، اگر کوئی شخص ان کو ہلاک کردے تو بدلہ میں اسے ہلاک کرنے کو قصاص کہا جاتا ہے، اسی لئے اس کا معنی مساوات اور برابری کیا گیا ہے۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۶۸۲)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۰۴)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵۔ ص ۱۴۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ": تم بھی اس پر زیادتی کرلو، یعنی اس کے جرم اور زیادتی کے بدلے تم بھی انہیں سزا دے لو۔

اعتداء کا لغوی معنیٰ ہے، حد سے تجاوز کرنا، زیادتی کرنا۔

اگر زیادتی علیٰ سبیل الابتداء ہو تو یہ جرم اور حرام ہے اور اگر زیادتی علیٰ سبیل القصاص ہو تو عین عدل ہے۔

(حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ ترکی، ج ۱، ص ۵۵۰)

قِصاص (بدلہ) کو زیادتی کہنا مجاز ہے، فعل کی مماثلت اور مساوات کی وجہ سے اسے زیادتی کہا گیا ہے، قرآن مجید میں اس نوعیت کے مجاز متعدد مقامات پر موجود ہیں، مثلاً ارشاد رب العالمین ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

(سورۃالشوریٰ آیت، ۴۰)

برائی کا بدلہ برائی نہیں بلکہ عین انصاف ہے، مگر جرم اور سزاء دونوں فعل ایک جیسے ہیں اس لئے مجازاً اسے برائی کہا گیا ہے، یہی صورت اس آیت میں ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱، ص ۱۱۲)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دارالاحیاالکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ" : اسی قدر (زیادتی) جتنی اس نے تم پر کی۔

یاد رہے کہ مثل دو طرح سے ہے:

(۱) جنس میں برابری، مثلاً مکیل، موزوں اور معدود اشیاء میں مساوات۔

(۲) قیمت میں برابری، اگر جنس میں مساوات ممکن نہ ہو یا وہ مساوات از خود قبیح ہو، وہاں مثل سے مراد قدر میں برابری ہوگی، مثلاً زنا کا بدلہ زنا نہیں بلکہ رجم (سنگسار کرنا) ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

آیت مذکورہ میں مثل سے مراد مساوات، اور قدر استحقاق میں برابری ہے نہ کہ مشابہت۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ" : اللہ سے ڈرتے رہو، اور بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھو، ورنہ تم ظالم بن جاؤ گے۔

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

"مَعَ الْمُتَّقِيْنَ" : پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اس معیت سے مراد نصرت کرنے میں وہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے احوال کی اصلاح فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی......:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ☆

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے، بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

(سورۃالاعراف آیت، ۵۶)

......میں اسی معیت کو بیان کیا فرمایا گیا ہے، قدرت کے اعتبار سے تو وہ کافروں سمیت ہر ایک کے قریب ہے،

جیسا کہ ارشاد ہوا:

هُوَالَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَايَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَايَخْرُجُ مِنْهَاوَمَايَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَايَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَمَعَكُمْ اَيْنَ مَاكُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَاتَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ الحدید آیت ۴)

اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات، مکان اور مکانیات، زمان اور زمانیات سے پاک ہے، اس کی معیت نہ زمانی ہے نہ مکانی اور نہ جسمانی۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۸)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۱)

مسائل شرعیہ:

(۱) ہر مسلمان کی جان، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے، کسی کی جان اور مال کو ہلاک کرنا یا غصب کرنا اور آبروریزی جائز نہیں، یہ چیزیں حرمت والی ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اَلَااِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَاوَ كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَاوَ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا...... الحديث "

خبردار! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں قابل احترام (اور ایک دوسرے پر حرام) ہیں، جیسا کہ آج کے دن کی حرمت، اس شہر کی حرمت اور اس ماہ مبارک کی حرمت ہے۔

(رواہ الامام احمد والنسائی وابن خزیمہ والبغوی والباردی وابن قانع وابن حبان والطبرانی وسعید بن منصور عن موسیٰ بن زیاد بن حذیم بن عمر السعدی عن ابیہ عن جدہ، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۷، ۱۲۳۴۷، ۱۲۳۴۸، ۱۲۳۴۹)

(۲) اگر کسی نے کسی مسلمان کی جان ناحق تلف کردی یا قتل کردیا یا کسی کا مال چرالیا تو بدلہ میں اسے قتل کیا جائے گا اور چور کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، مگر یہ بدلہ حاکم کے حکم سے ہوگا، خود اپنے طور پر بدلہ نہیں لے سکتا۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۰)

(۳) اگر شیٔ مسروقہ کی جنس نہ ہو اور وہ تلف ہو چکی ہو تو اس مسروقہ شیٔ کی قیمت لے سکتا ہے۔

آیت مذکورہ میں **فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ** سے یہی استنباط ہوتا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱ ص۱۱۱)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ ص۳۵۶)

(۴) اگر کسی کو گالی دی جائے تو وہ اس کو گالی دے سکتا ہے اس کے ماں باپ، بیٹی بیٹا یا بہن بھائی کو گالی نہیں دے سکتا کہ یہ حد سے تجاوز ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱ ص۱۱۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج۲ ص۳۶۰)

(۵) ظالم سے مظلوم کو حق دلانا مظلوم کی مدد ہے، بلکہ اس میں ظالم کی مدد بھی ہے، کیونکہ اسے مزید ظلم سے بچا کر اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً قِيْلَ، كَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِماً، قَالَ تَحْجُرُهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ"

اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا، ظالم کی مدد کیسے کروں، فرمایا، اسے ظلم سے روک دو، یہ اس کی مدد ہے۔

(رواہ الامام احمد والبخاری والترمذی عن انس۔ بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج۱ ص۱۸۸)

اسی طرح اگر خاوند اپنی بیوی کو بقدر کفایت نفقہ نہیں دیتا تو بیوی کو خاوند کے مال سے بقدر کفایت نان ونفقہ اسے بتائے بغیر لے لینا جائز ہے۔ حضرت ہندہ نے اپنے خاوند ابو سفیان رضی اللہ عنہما کی شکایت بارگاہ رسالت میں پیش کی کہ میرا خاوند مجھے بقدر کفایت خرچ نہیں دیتا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ "

اپنے خاوند کے مال سے معروف طریقہ سے اتنا لے لے جتنا تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کرے۔

(رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ۔ بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج۲ ص۳۔
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج۱۶ ص۴۵۰۱۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ ص۳۵۶)

(۶) کھانے پینے کی اشیاء، وزن، ماپ اور گنتی میں آنے والی اشیاء اگر کوئی دوسرا انہیں ہلاک کر دے تو ان کی مثل ضمان لی جائے گی۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ ص۳۵۶)

(۷) مثلی اور قیمتی اشیاء کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہو اور اس کی قیمتوں میں معتد بہ (زیادہ) فرق ہو وہ مثلی ہیں جیسے انڈے، اخروٹ، اور جن کی قیمتوں میں بہت کچھ اضافہ ہو وہ قیمتی ہیں، مثلاً گائے، بھینس، آم، امرود وغیرہ۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)

(۸) تانبا، پیتل، لوہا، سیسہ، کھجور کی تمام قسمیں، سرکہ، آٹا، روئی، اون، کاتی ہوئی اون، ریشم، چونا، روپیہ، اشرفی، پیسہ، بھوسا، مہندی، وسمہ خشک، پھول، کاغذ، دودھ کے مثلی ہونے کی تصریح ہے، اور کوئلہ، گوشت، اگرچہ کچا ہو، اینٹ، صابون، گوبر، درخت کے پتے، سوئی، چمڑا کچا ہو یا پکا، نجس تیل، نصف صاع سے کم غلہ، روٹی، پانی، کسم، تانبے پیتل مٹی کے برتن، انار، سیب، کپڑے، تازہ پھول، ترکاریاں، دہی، چربی، دنبے کی چکی، ان سب اشیاء کے بارے میں قیمتی ہونے کی تصریح فقہ میں موجود ہے۔

(الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، ص ۵۰۰)
(فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)
(رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(۹) قصاص (خون کے بدلہ خون) صرف تلوار سے ہوگا، اور اعضا میں مماثلت ہونا ضروری ہے، یعنی ہاتھ کے بدلے ہاتھ، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے کان وغیرہ۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: **لَاقَوَدَ اِلَّا بِحَدِیْدَۃٍ**

دوسری حدیث میں یوں ارشاد ہوا: **وَلَاقَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ**

(رواہ ابن ماجہ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۵، ح ۲۹۸۰۷، ۲۹۸۴۶
الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الروف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۳۶۴)

قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۳)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۸)

(۱۰) حرمت والے مہینوں میں اگر کافر جنگ کریں تو ان سے قتال کرنا، ان مہینوں میں مباح ہے۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۱)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۳)

(۱۱) قصاص میں بدلہ لینے کا حکم اباحت کے لئے ہے، کیونکہ معاف کر دینا بھی جائز ہے۔

(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

(۱۲) ہر امر میں اطاعت الٰہی سے ڈرتے رہنے کا حکم ہے، کہیں اللہ تعالی کی نافرمانی نہ ہو جائے۔

(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)

☆☆☆☆☆

باب (۲۷) :

انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ☆

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ، بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۵)

حل لغات :

"وَاَنۡفِقُوۡا" : انفاق سے بنا ہے، اِنفاق کا معنی ہے بہتری کے کاموں پر خرچ کرنا، جائز کاموں میں خرچ کرنے کو نفقہ یا انفاق کہتے ہیں، فضول خرچی کو اسراف اور ناجائز جگہوں پر خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں، جائز کاموں پر خرچ کرنے سے ہاتھ روک لینا اور کنجوسی کو بخل کہتے ہیں۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۸)

"فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ" : اللہ کی راہ میں: ہر وہ امر، جس میں اللہ تعالی کی اطاعت اور رضا مقصود ہو **سَبِیۡلِ اللّٰہِ** (اللہ کی راہ) ہے، آیت مذکورہ میں یہی مراد ہے، بعض مفسرین نے آیت مذکورہ میں **سَبِیۡلِ اللّٰہِ** سے مراد جہاد کی تخصیص کی ہے

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۷)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)

"بِاَیۡدِیۡکُمۡ" : **اَیۡدِیۡ** جمع ہے **یَدٌ** کی، جس کا معنی ہے ہاتھ، چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کئے جاتے ہیں اس لئے اس سے مراد جان اور ذات ہے، یعنی اپنے آپ کو ہلاکت کے کاموں میں نہ ڈالو، یا اپنے ہاتھوں خود اپنی ہلاکت کا سامان نہ کرو۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۷)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۸۴)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۲۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ۱۳۴)

"اِلَی التَّهْلُكَةِ" : ہلاکت میں، هَلَكَ کا معنی فساد، برباد، مصیبت، موت وغیرہ، تَهْلُكَةِ کا معنی ہے ہر وہ چیز جس کا انجام ہلاکت ہو۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۰۰۱)
(المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۰۴، ص ۵۴۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ۱۳۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آنے والے مصدر تَجْرِبَةٌ، تَكْمِلَةٌ کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے، عربی زبان میں صرف اس وزن والے مصدر تَهْلُكَةٌ کا عین کلمہ مضموم ہے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)

آیت میں ہلاکت سے کیا مراد ہے؟ اس کی تفسیر متعدد وجوہ سے کی گئی ہے:

(ا) جہاد میں اپنے مال خرچ کرنے سے نہ رک جاؤ، اگر ایسا کرو گے تو دشمن قوی ہو جائے گا اور تمہاری جماعت کمزور ہو جائے گی، اس طرح تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں گر جاؤ گے۔

(صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)
(بحوالہ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۷)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۶)

(ب) جہاد میں بغیر زادِ راہ کے نہ نکلو، اپنی تیاری کرلو، ورنہ تم اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دو گے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاء، ج ۱، ص ۲۲۹)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۶)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)

(ج) گناہ کر کے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، توبہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچالو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مایوس ہو کر مزید گناہ میں مبتلا ہو جاؤ اور تمہارے عذاب اور ہلاکت میں اضافہ ہوتا جائے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۶)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۲)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاء، ج ۱، ص ۲۲۹)

(د) اپنے مال کو بخل سے روک کر رکھو بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو، اگر تم بخیل رہے تو تم اپنے مال سے منفعت حاصل نہ کرسکو گے، تمہارے وارث تمہاری منفعت لے جائیں اور تم خسارہ میں رہ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

(ہ) حرام کی کمائی سے بچتے رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نے اپنے حرام سے خرچ کرکے ثواب کی امید رکھی، حالانکہ حرام کمائی کا صدقہ وخیرات مردود ہوجاتی ہے، ایسی صورت میں تم ثواب سے محروم رہ جاؤ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑجاؤ گے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

(و) جہاد کرنا اور اس کی تیاری چھوڑ دو گے، دشمن اپنے تیاری میں مصروف رہے گا اور تمہیں برباد کردے گا، گویا یہ ہلاکت تم نے خود اپنائی۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)
مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)

(ز) اسراف اور بخل کو اختیار کرکے اور جہاد ترک کرو گے تو تم ہلاکت میں پڑجاؤ گے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵۰)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

ان تمام احتمالات کی آیت مبارکہ تائید کرتی ہے اور سبھی امور تفسیر میں شامل ہیں۔

"اَحۡسِنُوۡا": بھلائی اور مہربانی کرو۔

مفسرین کرام نے فرمایا ہے کہ یہ کلمہ **اِحۡسَان** سے بنا ہے، **حَسَنٌ** ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کی مدح کی جاسکے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)

" **اِحۡسَان** " عبادت کا وہ انتہائی اعلیٰ درجہ ہے جس میں حضور قلب اور خشوع وخضوع پورے طور پر پایا جائے، ان معنوں میں حدیث جبرئیل (علیہ السلام) کا ایک حصہ قابل توجہ ہے۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ، احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **"اَنۡ تَعۡبُدُوا اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ"**

اللہ کی عبادت کرو اس حال میں کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہیں کرسکتا (تو اس حال میں عبادت کرو) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(رواہ البخاری وابن ماجہ وابوداؤد والنسائی والترمذی وابوعوانہ وابن خزیمہ والطبرانی
بحوالہ عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ج ۱، ص ۲۸۳)

احسان کا معنی بھلائی، بہتری، حسن سلوک، اچھی طرح بنانا اور کسی کام کو اچھے انداز میں کرنا ہے۔

(مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۵۴)

آیت مذکورہ کا معنی یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرو، اہل قرابت کے ساتھ، فقراء، غرباء کے ساتھ بھلائی کرو، جو کام بھی کرو اسے خوبی سے کرو، یہاں تک کہ جنگ میں بھی لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو، وہ یوں کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، اپاہجوں، اور گوشہ نشین زاہدوں سے تعرض نہ کرو، پھل دار درختوں کو نہ کاٹو، فصلوں کو برباد نہ کرو، عبادات اور معاملات میں احسان سے کام لو۔ احسان کا وسیع مفہوم مذکورہ بالا امور کو شامل ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸، ۳۶۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵۱)

شان نزول :

شان نزول کے بارے میں دو روایات بیان کی گئی ہیں:

(۱) صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اسلامی فتوحات سے غلبہ اسلام ہو گیا، اسلام ہر طرف خوب پھیلا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے از خود، حضور اکرم ﷺ کی اجازت و اطلاع کے بغیر مشورہ کیا کہ جہاد کی وجہ سے ہم اکثر اپنے گھروں سے دور رہے ہیں، اپنے گھربار اور اموال ہماری غیر حاضری میں درست نہیں رہے، خدمت اسلام اور مشغولی جہاد سے کچھ وقت نکال کر ہم اپنے گھروں اور کام کاج کو سنواریں اور آرام سے زندگی بسر کریں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جس میں انہیں جہاد ترک کرنے، اپنے اموال کی افزائش، اور گھر بیٹھ رہنے کی ممانعت کی گئی کہ تم جہاد کو چھوڑ کر اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاک نہ کرلو، چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تادم وصال جہاد میں مصروف رہے، حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں قسطنطنیہ میں شہید ہوئے آپ کو وصیت کے مطابق شہر پناہ میں دفن کیا گیا، اس وقت سے لے کر آج تک ان کی قبر شریف کی زیارت کی جاتی ہے اور لوگ شفا اور برکت پاتے ہیں۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان)
(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۵)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۲)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۱)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۸)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)

(۲) ۷ھ میں صحابہ کرام جب عمرہ قضا کے لئے مدینہ منورہ سے چلنے لگے تو ان میں بعض صحابہ کرام اس سفر کے لئے زاد راہ نہ رکھتے تھے، انہوں نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے پاس زاد راہ نہیں یہ فریضہ کس طرح ادا کریں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جس میں صاحب ثروت صحابہ کرام کو حکم دیا کہ غریب صحابہ کی مالی مدد کرو، ایسا خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۴)
(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)

مسائل شرعیہ :

(۱) مصالح دینیہ میں مال کا صرف کرنا، جس سے اللہ تعالی کی قربت مقصود ہو، انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا) ہے، جیسے حج، عمرہ، جہاد، صدقہ، خیرات، غازیان اسلام کی امداد، اپنی ذات، اہل وعیال پر خرچ، اشاعت اسلام، علم دین کی ترقی، علمائے اسلام کی خدمت، طلبائے علوم دینیہ کی اعانت وغیرہ امور میں خرچ کرنے سے ثوب اور اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۴۸)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاۂ، ج ۱، ص ۲۲۹)

(۲) اپنا مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے کبھی مستحب، حاجت کے وقت جہاد کی تیاری میں، بیوی، بچوں کے نان نفقہ ادا کرنے میں خرچ کرنا واجب ہے اور دیگر امور خیر میں خرچ کرنا مستحب ہے، انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی فضیلت ہے، قرآن مجید اور حدیث شریف میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَا عَبْدَاللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ ...... الحدیث

(رواہ الامام احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ،
(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۱، ح ۳۲۵۶۶)

جس نے کسی شئ کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا اسے جنت کے (آٹھوں) دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے نیک بندے! یہ بہتر ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۶،۱۱۵)

(۳) حاجت، ضرورت کے وقت خرچ نہ کرنا، بخل سے کام لینا اور مال کی محبت انسان کو ہلاکت تک لے جاتا ہے، ہلاکت سے بچنے کے لئے ضرورت کے وقت خرچ کرنا اور بخل کو ترک کرنا واجب ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۴)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸)

(۴) اسراف، بخل اور جہاد کو چھوڑ دینا حرام ہے اور یہ امور ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، میانہ روی اختیار کرو۔

اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کی صفت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَاماً ☆ (سورۃ الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

راہ اعتدال دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَاتَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَاتَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَمَلُوْماً مَّحْسُوْراً ☆

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۹)

یعنی بخیل و کنجوس نہ بنو کہ ضروریات پر بھی خرچ نہ کرو یا حق والوں کے حق ادا نہ کرو، اور پنا پورا مال خرچ کر کے خود بے سہارا نہ بیٹھے رہو، بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔

یاد رہے کہ یہ مسئلہ شریعت مقدسہ کا ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنا مال حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دینا جذبہ عشق کی بنا پر تھا، اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی 'پشاور، ص ۸۵)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ا، ص ۱۳۲)
(تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان، ج ۵، ص ۱۵)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ا، ص ۱۱۵)
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۳۶۱)
(احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ا، ص ۲۶۲)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ا، ص ۲۲۸)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ا، ص ۱۳۲)

(۵) جہاد کی تیاری اور بوقت ضرورت قتال چھوڑ دینا اپنے آپ کو ہلاکت کا باعث اور حرام ہے، اگر مسلمان اس طرف سے غافل ہو جائیں گے تو دشمن قوی ہو جائے گا، یہی ہلاکت کے اسباب ہیں۔

مفسرین نے **اَلتَّهْلُكَة** کی تفسیر میں ایک حدیث بیان فرمائی ہے:

"اَلتَّهْلُكَةُ فِى الْاِقَامَةِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَتَرْكُ الْجِهَادِ"

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وعبدابن حمید فی تفسیرہ وابن ابی حاتم وابن جریر وابن مردویہ والحافظ ابویعلی فی مسندہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک
(بحوالہ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ا، ص ۲۲۸، ۲۲۹)
(الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۳۶۲)

گھروں میں بیٹھ رہنا، اپنے اموال کی اصلاح میں مشغول ہو جانا اور جہاد کو ترک کر دینا ہلاکت ہے۔

(تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ا، ص ۳۲۸)
(تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۷)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ا، ص ۱۳۲)

(۶) اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا حرام ہے، اپنی خودکشی کے سامان مہیا کرنا، خواہ آگ سے ہو، یا پانی میں غرق ہونے سے، یا زہر کھانے سے، یا تیز تلوار یا تیز دھار آلہ سے، یا گلے میں پھندا ڈالنے سے، یا برقی رو سے، یا چلتی گاڑی، ریل کے آگے قصداً آ جانے سے، غرضیکہ ہر صورت میں کہ جس سے جان چلے جانے کا قوی امکان ہو، حرام ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی 'پشاور، ص ۸۵)

(۷) خطرہ کی جگہ بلا احتیاط یا بلاضرورت جانا حرام ہے کہ اس میں بے منفعت اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، جیسے میدان جنگ میں بغیر ہتھیار دشمن کا مقابلہ کرنا۔

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)
(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۹)

(۸) اگر اعزاز دین کی خاطر اپنے آپ کو خطرہ و ہلاکت کے مقام پر کھڑا کر دے لیکن اس کے اس فعل سے اہانت کفر مقصود ہو کہ اسلام کی دھاک کافروں پر بڑھتا ہے تو یہ مقام شریف ہے جس کی مدح اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔

ارشاد ہوا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ☆

اور کوئی آدمی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں، اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔ (سورہ بقرہ آیت، ۲۰۷)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ☆

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس کے بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے، اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں، اس کے ذمہ کرم پر ہے سچا وعدہ، توریت اور انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون؟ تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی، جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ التوبۃ آیت، ۱۱۱)

اس کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے کہ ایک جنگ میں مہاجر صحابی نے اکیلے ہی لشکر کفار پر حملہ کر دیا، لوگوں نے مذکورہ بالا آیت پڑھ کر کہا کہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے، حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا کہ یہ مجاھد ہے اور یہ آیت جہاد چھوڑ دینے کے بارے میں ہے، اس کا مقصد میں خوب جانتا ہوں۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۲۴)
(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۹) دین میں نفع کی خاطر اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہوا شہید ہو جائے تو یہ اعلیٰ درجہ کا شہید ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسوں کی مدح فرمائی۔ ارشاد ہوا:

يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ☆

(سورہ لقمان آیت، ۱۷)

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا) اے میرے بیٹے! نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

حضور انور سید عالم ﷺ نے ایسوں کو افضل الشھداء میں سے بتایا۔ ارشاد نبوی ہے :

" اَفْضَلُ الشُّھَدَاءِ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃِ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ فَقَتَلَہٗ "

(رواہ الخطیب فی تاریخ بغداد وابن حجر فی لسان المیزان عن ابن عباس،

(بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۶۱)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

شہیدوں میں سے افضل حضرت حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص جس نے جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق ادا کیا اس نے اسے قتل کر دیا۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵)

(احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۶۳)

(۱۰) حرام کی کمائی ہوئی دولت سے اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا بے کار اور مردود ہے، اللہ تعالیٰ ایسے صدقہ وخیرات کو قبول نہیں کرتا، ایسے مال کو بطور **تقرّب** صرف کرنا حرام ہے، اس سے ثواب کی امید کرنا عبث ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْہِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْہِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو اور اس میں سے تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۶۳)

(۱۱) اگر کوئی اہل دل دین سے ہے تو اپنا مال اللہ کی رضا مندی میں خرچ کرے اور اگر اہل دنیا سے ہے تو دفع ہلاکت اور رفع ضرر میں خرچ کرے۔

(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۵، ص ۱۴۹)

(۱۲) مایوسی گناہ ہے اللہ تعالیٰ سے ناامیدی حرام بلکہ کفر ہے، توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ پر اچھا گمان رکھو، کہ یہ بھی احسان کی تفسیر میں بیان ہوا۔

حدیث قدسی میں ہے:" قَالَ اللہُ تَعَالٰی : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ ، اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَخَیْرًا وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَشَرًّا"

(رواہ الطبرانی والبیہقی عن واثلہ بن الاسقع،

(بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۵۸۵۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندے سے اس کے گمان کے مطابق برتاؤ کرتا ہوں، اگر اچھا گمان رکھتا ہے تو بہتر ہے، اور اگر برا گمان رکھتا ہے تو برا ہے۔

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)

(الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵)

(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)

(۱۴) احسان اللہ کے ہاں محبوب ہے، بندوں کو احسان کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، احسان عبادت میں بھی ہوگا اور معاملات میں بھی، ناداروں، بے نواؤں پر احسان تو ہر شخص کے نزدیک محمود ہے، فرائض کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنا بھی احسان ہے۔ اپنے لئے وہی پسند کرے جو یہ دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے، اسے بھی احسان شمار کیا گیا، احسان صرف بندوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ذی روح کے ساتھ احسان کا حکم ہے، ہر کام میں خوبی کو ملحوظ رکھنے کا حکم ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کو قصاص میں قتل مقصود ہو تو تلوار کے ایک ہی وار میں قتل کر دیا جائے تا کہ وہ اذیت ناک صورت حال میں زیادہ دیر دوچار نہ رہے، جانور کو ذبح کرنے میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کرے اور تیز چھری سے کیا جائے تا کہ جانور جان کنی کے اذیت ناک حالات سے تھوڑی دیر مبتلا رہے، ذبح کے بعد جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کی کھال نہ اتاری جائے، یہ سب معاملات احسان میں شامل ہیں اور احسان اعلیٰ مقامات طاعت سے ہے۔

(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی، ج ۱، ص ۳۶۸، ۳۶۹)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ج ۱۵۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ دار الاحیا الکتب العربیہ عیسی البابی وشرکاہ، ج ۱، ص ۲۲۹)

☆☆☆☆☆

باب (۲۸) :

﴿حج اور عمرہ﴾

﴿بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ حَاضِرِى الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ☆

اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو، پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنا سر نہ منڈاؤ، جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے، پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی، پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے، پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات، جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ، یہ پورے دس ہوئے، یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو، اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(سورہ بقرۃ آیت، ۱۹۶)

حل لغات :

"اَتِمُّوا": اتمام سے بنا ہے جس کا معنی ہے، پورا کرنا، کامل کرنا، انتہا تک پہنچا دینا، اس کا متضاد ناقص ہے یعنی ادھورا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ۵۷)

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۷)

کسی شئ کو جمیع اجزاء سمیت، شرائط کی حفاظت کرتے ہوئے، مفسدات اور نواقض سے بچاتے ہوئے پورا کرنا اتمام کہلاتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو اپنے ارکان، شرائط، واجبات اور سنن کی رعایت کرتے ہوئے نیز مفسدات اور نواقض سے پرہیز کرتے ہوئے، ادا کرو۔

"اَلْحَجُّ": لغوی معنی قصد اور ارادہ کے ہیں، چونکہ اس عبادت میں بیت اللہ شریف کا قصد اور ارادہ کیا جاتا ہے لہٰذا اسے حج کہا جاتا ہے، حج کو حاء کے کسرہ کے ساتھ **حِجٌّ** بھی پڑھا گیا ہے، **حَج** (بالفتحہ) مصدر ہے اور **حِج** (بالکسرہ) اسم ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۵۲)

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۰۷)

وقت مخصوص، موضع مخصوص کے ساتھ مشروع وجہ کے ساتھ مناسک ادا کرنا حج شرعی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)

"اَلْعُمْرَةَ": آبادی اور زندگی اس کا لغوی معنی ہے، چونکہ عمرہ میں بیت اللہ کا قصد کر کے سفر کرتے ہیں یا زندگی میں ہر وقت عمرہ ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس عبادت کا نام عمرہ ہے، سارا سال اس عبادت سے بیت اللہ آباد رہتا ہے اس لئے بھی اسے عمرہ کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۴۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)

حج کو حج اکبر اور عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔

"لِلّٰہِ": اللہ کے لئے، تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے ہونے چاہئیں کہ وہ خلق، تقدیر، علم، ارادہ، تعریف وتکلیف دینے کا اختیار رکھتا ہے، اس لئے تمام اعمال میں اس کی رضا مقصود رہنی چاہیئے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)

"اُحْصِرْتُم": اس کا مصدر احصار اور مادہ حصر ہے، دونوں کا معنی روکنا ہے، رکاوٹ خواہ دشمن کی طرف سے ہو یا بیماری کی وجہ سے، حکم یکساں ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۲۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے گھر سے نکلنے والو! اگر تم بیت اللہ شریف پہنچنے سے روک دیئے جاؤ، دشمن روکے یا بیماری۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۱)

"فَمَا اسْتَيْسَرَ": **يُسْرٌ** سے بنا ہے اس کا معنی آسانی ہے، **تَيَسُّر** اور **اِسْتَيْسَرَ** دونوں کا معنی سہولت اور آسانی ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۵۲)

"اَلْهَدْيِ": لغوی معنی تحفہ ہے جو کسی کو دیا جاتا ہے، اسے یا کی تشدید کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے، **اَلْهَدِيّ**، اس کا واحد **هَدْيَة** ہے،

اصطلاح شرع میں "هَدی" قربانی کا وہ جانور، جسے حرم میں بھیج دیا جائے تا کہ وہ وہاں ذبح ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۴۱)

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۹۸۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۸)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد تمہیں روک دیا جائے تو تم پر واجب ہے جو جانور آسانی سے دستیاب ہو وہ حرم میں بھیج دو، تا کہ وہ وہاں ذبح ہو جائے اور تم احرام کھول دو۔

"وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ": **حَلق** کا معنی ہے مونڈنا، **رَءُوْسَ** جمع ہے **رَأس** کی، یہاں سر مونڈنے سے مراد ہے احرام کی پابندی دور ہونا، اسے حلال ہونا بھی کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۲۹)

"مَحِلَّهٗ": **حَلَّ** سے ظرف کا صیغہ ہے، **حَلَّ** کا معنی ہے اتارنا، نازل ہونا، احرام سے نکلنا، **مَحِلَّه** کا معنی ہے قربانی کی جگہ یا قربانی کا وقت، ہمارے نزدیک اس سے مراد ہے قربانی کی جگہ۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۲۸)

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۲۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک تمہاری قربانی کا جانور حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہولے اپنے سروں کو نہ مونڈاؤ، اس وقت تک تم حالت احرام میں رہو، اگر جانور وہاں ذبح ہو جائے تو تم احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو۔

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا" : مریض سے مراد وہ بیمار ہے جسے تکلیف کے باعث سر منڈانا پڑے، جسم کی کوئی بیماری یا کوئی زخم، جس کے باعث سر منڈانے کی حاجت ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱، ص ۲۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ص ۳۸۲)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ص ۸۱)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱ص ۱۳۵)

"اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ" : **اَذًى** سے مراد سر کی تکلیف جس کے باعث سر منڈانے کی حاجت ہو، زخم ہو یا درد سر یا شقیقہ یا برسام وغیرہ یا جوؤں کی کثرت اور ایذا، کوئی بھی تکلیف ہو جو بغیر سر منڈائے دور نہ ہو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ احرام کی حالت میں سر کے بال کاٹنا حرام ہیں، ہاں اگر ایسی حالت میں کوئی ایسا مرض لاحق ہو جائے یا سر میں کوئی ایسی تکلیف آ جائے کہ سر منڈائے بغیر چارہ نہ ہو تو وہ شخص حرم تک ہدی کا پہنچنے کا انتظار نہ کرے بلکہ سر منڈا دے (اس جرم کا بدلہ دے لے، اس کا بیان آیت میں موجود ہے)۔

"فَفِدْيَةٌ" : **فِدیہ**، **فِداءٌ** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں، مال وغیرہ دے کر چھڑانا، کسی عبادت میں اگر کوئی کمی یا قصور آ جائے انسان جو مال صرف کر کے اس کمی سے بچتا ہے اسے فِدیہ کہا جاتا ہے، جیسے روزے کا کفارہ، قسم کا کفارہ۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۷۴)

"نُسُكٍ" : **نَسِيْكَةٌ** کی جمع ہے، نسیکہ وہ جانور ہے جو اللہ تعالی کے لئے ذبح کیا جائے، **نَسَک** کا لغوی معنی ہے، عبادت کرنا، خدا کے نام پر ذبح کرنا، اسی سے مناسک بنا ہے، اس کا معنی افعال وارکان حج ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۹۱)

☆ (مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۲۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۸۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۶)

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۸۶)

فدیہ کے طور پر اونٹ یا گائے یا بکری، جو جانور ذبح کیا جائے گا وہ **نُسُکٍ** سے مراد ہے۔

"فَاِذَآ اَمِنْتُمْ" : پھر جب تم اطمینان سے ہو، یہ لفظ امن سے بنا ہے جس کا معنی ہے، اطمینان، یہ اطمینان عام ہے خواہ دشمن یا بیماری کی رکاوٹ کے بعد ہو یا کوئی عذر در پیش نہ آئے، مراد یہ ہے کہ جب تم اطمینان سے ہو جاؤ یا تمہیں سرے سے کوئی عذر لاحق نہ ہو اور حج کا وقت باقی ہو (تو تم تمتع کر لو)۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۱۲۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)

"تمتع": متاع سے بنا ہے جس کا لغوی معنی نفع حاصل کرنا ہے، سامان کو متاع اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔

عرف شرع میں حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر ادا کرنا **تَمَتُّع** کہلاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۶۱)

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۸۰۳)

"اذار جعتم": رجوع کا معنی ہے پلٹنا، مگر اس مقام پر ارکان حج سے فارغ ہونا مراد ہے، مناسک حج سے فراغت کے بعد اگر کوئی اپنے وطن کو لوٹ آئے یا وہیں اقامت اختیار کرلے، بالعموم حاجی حج سے فارغ ہو کر اپنے وطن کو پلٹ آتا ہے اس لئے اسے رجوع سے تعبیر کیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۹۸)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۹۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱، ص ۳۸۶)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۳)

"ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ":

اَھْل سے مراد گھر والے ہیں یعنی بیوی، بال بچے، کنبہ، رشتہ دار، جب اہل بیت کا لفظ استعمال ہو تو اس سے حضور سید عالم ﷺ کا گھرانہ مراد ہوتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۲۹)

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۴۳)

حَاضِر بمعنی موجود ہونا ہے، غائب کا متضاد، اس آیت میں مقیم ہونا اور وہاں کا رہائشی ہونا ہے۔

مسجد حرام سے مراد حرم شریف بلکہ میقات کے اندر کا علاقہ مراد ہے، یعنی تمتع ان کے لئے ہے جو میقات سے باہر کے باشندے ہوں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۱۳۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۸۷، ۲۸۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور، ص ۹۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۴۰۴)

شان نزول:

یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مقام جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ جبہ پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے ہوئے تھا، وہ عمرہ ادا کرنا چاہتا تھا، حالانکہ بے خبری سے سلا ہوا کپڑا پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے ہوئے تھا، اس نے دریافت کیا کہ میں عمرہ کس طرح ادا کروں؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام تھوڑی دیر خاموش رہے، اس پر وحی اتری، آپ نے فرمایا، سائل کہاں ہے؟ وہ شخص حاضر ہوا، آپ نے فرمایا، جبہ اتار (غیر سلے کپڑے پہن) اور خوشبو دھو ڈال اور جو حج میں کرتا ہے عمرہ میں کر۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۰)

مسائل شرعیہ :

(۱) امت کا اس پر اجماع ہے کہ حج فرض عین محکم غیر قابل نسخ ہے، پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، اس کی فرضیت قرآن مجید اور سنت سے ثابت ہے، اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور باوجود استطاعت کے ادا نہ کرنے والا فاسق ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

فِيهِ ايٰتٌ ، بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ، وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ☆

(سورہ آل عمران، آیت ۹۷)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے، جو اس تک چل سکے، اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۲) حج عمر میں ایک بار فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو، حج فرض ادا کرنے کے علاوہ جتنی بار چاہے ادا کرے، چونکہ وجوب حج کا سبب بیت اللہ ہے اور وہ ایک ہے متکرر نہیں ہوتا، لہٰذا عمر میں ایک بار حج فرض ہوا۔

حدیث شریف میں ہے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ حضور شارع علیہ الصلوۃ والسلام خاموش رہے، یہاں تک کہ تین بار دریافت کیا گیا، حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار، پھر ارشاد فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، اس سے تمہیں مشقت اٹھانا پڑتی۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۳) عمرہ کرنا سنت ہے، اس کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں، ہاں ایام حج میں عمرہ کرنا ممنوع ہے، عمر میں جتنی بار چاہے عمرہ کرے ثواب پائے گا، عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں، اس لحاظ سے حج کو حج اکبر کہتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا۔

" سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَاَنْ يَّعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ "

عمرہ کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا کیا یہ فرض ہے؟ فرمایا نہیں، ہاں اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۱۱۲)

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد مروی ہے: " اَلْحَجُّ مَكْتُوْبٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ "

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۱۸۷۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۸)

(۴) عمرہ شروع کر لینے سے اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، عمرہ خواہ عذر سے چھوڑ دے یا بلا عذر، اس کی قضا لازم ہے، یہی حال ہر نفل کا ہے نفل کام شروع کرنے پر پورا کرنا واجب بن جاتا ہے، جمہور امت کا اس میں اختلاف نہیں، صلح حدیبیہ کے سال حضور اکرم ﷺ نے جس عمرہ کا احرام کھول دیا تھا اگلے سال آپ نے اسے قضا فرمایا، فقہاء اور محدثین نے اس قضائے عمرہ کہا ہے۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج ۱، ص ۲۴۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۷۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۶)

(۵) نابالغ نے حج کا احرام باندھا، قبل وقوف عرفات بالغ ہو گیا، احرام کی تجدید کرے، کیونکہ پہلا احرام نفلی تھا اب واجب ہو گیا ہے، جیسا کہ نفل نماز شروع کی اس حال میں فرض کی جماعت قائم ہو گئی، نفل چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو کہ یہ فرض ہے

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۰)

(۶) اگر کوئی فرض ادا کرنا شروع کر دے تو ظن کی بنا پر توڑ نہیں سکتا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۰)

(۷) فرض اور نفل (ہردو) کو علیٰ وجہ التمام ادا کرنا مامور بہ ہے، آیت بالا میں "اَتِمُّوا" کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۵۲)

(۸) حج اور عمرہ میں (بلکہ تمام امور خیر میں) نیت میں اخلاص ہو کہ یہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لئے کرتا ہوں، محض دنیوی اغراض مطلوب و مقصود نہ ہوں، مثلاً اجتماع کثیر، اظہار غلبہ، اظہار فضیلت، تفاخر، اظہار نفرت، دنیوی حوائج کا پورا کرنا، تجارت وغیرہ، اخلاص نیت سے حج اور عمرہ کرنے سے یہ امور از خود حاصل ہو جائیں گے، آیت مذکورہ کے کلمہ لِلّٰهِ کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۰)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳)

(۹) حج اور عمرہ کے سفر میں تجارت کی اجازت ہے، ہاں مقصود تجارت نہ ہو، اس سفر میں نیت تجارت اخلاص کے منافی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۱۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۳۴)

(۱۰) حج اور عمرہ میں زادراہ اور سواری کا انتظام حلال مال سے کرے بلکہ تمام امور خیر، جہاں مال خرچ کرنا پڑتا ہے، حلال مال سے خرچ کرے کیونکہ حرام کمائی سے کیا ہوا نیکی کا کام مقبول نہیں، یہی حال حج اور عمرہ کا ہے، آیت مذکورہ بالا کے کلمہ '' لِلّٰهِ '' کا یہ بھی مفہوم اور مفاد ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۳۳)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۰)

(۱۱) حج اور عمرہ کی ادائیگی کا مقام مکہ معظمہ ہے، اس مقام کی عظمت و حرمت کی وجہ سے یہاں حاضر ہونے والے کے لئے لازم ہے کہ احرام باندھ کر حاضر ہو، چونکہ مسلمان اطراف عالم سے یہاں حاضر ہوتے ہیں ان کی سہولت کے پیش نظر مکہ معظمہ کے چاروں طرف مقامات مقرر کردیئے گئے ہیں جہاں سے احرام باندھ کر گذرنا لازم ہے، ان مقامات کو میقات کہتے ہیں، میقات یہ ہیں، اہل مدینہ اور اس سمت سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ، (آج کل یہ جگہ ابیار علی کے نام سے معروف ہے) اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن، اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل عراق کے لئے ذات عرق۔ برعظیم پاک و ہند کے مسلمان چونکہ یمن کی سمت سے گذرتے ہیں اس لئے ان کا میقات یلملم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۲۷۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۳۷)

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶)

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام و کان رئیسہم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج ا، ص ۲۱۱)

(۱۲) آفاقی اگر مکہ معظمہ حاضر ہونا چاہے اس کے لئے احرام باندھنا واجب ہے، خواہ حج یا عمرہ کی نیت سے حاضر ہو یا تجارت یا کسی ضرورت کے لئے، احرام ہر حال میں باندھنا واجب ہے، احرم کی پابندی سے فارغ ہونے کے لئے عمرہ کرنا ضروری ہے

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶، ۲۴۷)

(۱۳) میقات سے پہلے احرام باندھ لینا جائز بلکہ افضل ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۷)

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶)

(۱۴) حج یا عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد اگر کوئی عذر ایسا لاحق ہو جائے جو حرم تک پہنچنے سے مانع ہو اور وہ حج یا عمرہ ادا نہ کر سکے تو ایسا شخص حرم شریف میں ذبح کے لئے جانور بھیج دے اور لے جانے والے سے ذبح کی تاریخ مقرر کرے اس تاریخ پر وہ حرم میں جانور ذبح کر دے ادھر یہ سر منڈا کر احرام کھول دے، بیت اللہ شریف تک پہنچنے میں مانع عذر خواہ کوئی ہو، مثلاً کوئی عضو شکستہ ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے، دشمن نے راستہ روک دیا، قرض خواہ نے مطالبہ قرض میں روک لیا، مرض کے باعث سفر سے عاجز رہے، زادراہ نہ رہا، سواری کا جانور گم ہو گیا اور مزید سواری کی اطاعت نہیں رکھتا، کسی زہریلی شیٔ نے کاٹ لیا، جابر سلطان نے روک دیا، نفلی حج میں احرام کے بعد خاوند نے بیوی کو روک دیا، عورت کا محرم فوت ہو جائے۔

حدیث شریف میں ہے،

"مَنْ کُسِرَ اَوْمَرِضَ اَوْعَرَجَ فَقَدْحَلَّ وَعَلَیْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰی مِنْ قَابِلٍ"

☆ (رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی، بحوالہ......)

☆ (کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۲۲۵)

جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار ہو جائے یا اپاہج ہو جائے وہ احرام کھول دے، اگلے سال حج کی قضا لازم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۱۹)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۶)

(۱۵) ایسا شخص جسے حج یا عمرہ کے احرام باندھنے کے بعد روک دیا گیا ہو اس کی طرف سے قربانی کا جانور حرم میں ذبح ہونے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے گا، اسے سر منڈانا یا بال چھوٹے کرانا واجب نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۰)

(۱۶) حج یا عمرہ مکمل ہونے کے بعد سر کے بال چھوٹے کرانے کی نسبت بالوں کو استرے سے منڈانا افضل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے دعا مانگی:

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ، قَالَ، وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ، قَالَ فِی الثَّالِثَةِ، وَالْمُقَصِّرِیْنَ"...... "وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِلْمُحَلِّقِیْنَ"

☆ (رواہ الامام مالک والطبرانی والامام احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر والامام احمد وابن ابی شیبہ ومسلم عن ام الحصین والطبرانی واحمد وابویعلیٰ عن ابی سعید والطبرانی عن عبداللہ بن قارب)

☆ (کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۱۴۸، ۱۲۱۴۷)

اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما (مغفرت فرما)، عرض کیا گیا، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی، حضور نے پھر دعا مانگی، اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما، عرض کیا گیا، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی، تیسری مرتبہ آپ نے دعا مانگی، اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی (رحم فرما)، خود سید عالم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر سر کے بال منڈائے، ہوا آپ کے بالوں کو اٹھا کر حرم شریف میں لے گئی۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۸)

(۱۷) سر کے بال منڈانا یا چھوٹے کرانا محظورات احرام سے ہے، اگر چوتھائی حصہ سر کے بال منڈائے یا کتروائے تو اس کے بدلے قربانی کرنا ہوگی ورنہ صدقہ دینا ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۹،۸۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۲)

(۱۸) حج یا عمرہ کے علاوہ مردوں کے لئے سر کے بال منڈانے اور کتروانے کی اجازت ہے، اگر بال رکھے تو کانوں کی لو تک یا کندھے تک رکھے، عورتوں کے لئے سر کے بال منڈانا یا کتروانا مُثلہ ہے جو حرام ہے، احرام کی پابندیوں سے فراغت کے لئے عورتیں پورا برابر بال کتروالیں، حدیث شریف میں ہے:

لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ حَلْقٌ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ

☆ (رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۲۲۱)

عورتوں کے ذمہ بال منڈانا نہیں ان کے لئے صرف بال چھوٹے کرانا ہے (اس کی حد انگلی کا پورا ہے)

آیت میں حلق رأس حلال ہونے سے کنایہ ہے، یعنی احرام کی پابندیاں ختم کرنا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)

(۱۹) حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وقت اِحصار (رکاوٹ) کی نیت کر لینے کا کوئی اعتبار نہیں، ہر صورت میں قربانی کرنا اور اس کی قضا لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۵)

(۲۰) اہل مکہ پر احصار کا اعتبار نہیں، وہ رکاوٹ دور ہونے تک احرام کی حالت میں رہیں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۰)

(۲۱) حج اور عمرہ میں احصار (رکاوٹ) کا حکم یکساں ہے، حج فرضی ہو یا نفلی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۴)

(۲۲) مُحصر (وہ آدمی جسے احرام کے بعد حرم جانے سے روک دیا گیا) جو جانور حرم میں قربانی کے لئے بھیجے اسے هَدی کہتے ہیں، ہدی کا حدود حرم میں ذبح ہونا واجب ہے، وقت کی کوئی پابندی نہیں۔

آیت مذکورہ بالا میں '' حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّه '' کا یہی مفہوم ہے۔

نیز اسی مفہوم کو دوسری آیت میں بیان کیا گیا ہے:

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْىَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِىْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا☆

وہ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کی قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اور اگر وہ جدا ہو جاتے تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔

(سورۃ الفتح آیت ۲۵)

حضور سید عالم ﷺ نے حدیبیہ کے موقعہ پر جو قربانی فرمائی وہ جگہ حدود حرم میں ہے، یاد رہے حدیبیہ کا بعض حصہ حدود حرم میں شامل ہے اور بعض حصہ حِل میں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۱، ۱۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

(۲۳) ہدی کا جانور سالم الاعضاء ہو، اس کے لئے وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۹)

(۲۴) ہدی حرم میں ذبح ہونے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوگا، اگر اس سے پہلے حلق یا قصر کرے گا یا محظورات احرام میں سے کسی شئ کا ارتکاب کرے گا تو اس پر کفارہ کے طور پر ایک اور جانور ذبح کرنا واجب ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ☆

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

(سورۃ المائدہ آیت ۹۵)

نیز ارشاد ہوا: لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ☆ (سورہ حج آیت ۳۳)

تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔

ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ حرم تک پہنچ کر ذبح ہونا ہدی کی صفات سے ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۲، ۲۷۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۷۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۷۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۲، ص ۱۳۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۲۵) احرام باندھنے کے بعد اگر ایسا بیمار ہو جائے جس سے احرام کھولنا پڑے یا سر میں کسی تکلیف کے باعث سر منڈانے پر مجبور ہو، جیسے سرسام یا سر کا درد، کہ طبیب حاذق سر منڈانے کا حکم دے، ایسے ہی جوئیں، لیکھیں اور دوسری تکلیف دہ چیزیں، جن کی وجہ سے سر منڈانا پڑے تو سر منڈانے کے بدلہ میں تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا دے فی کس نصف صاع (دو کلو سے کچھ زائد) یا جانور ذبح کرے، آیت مبارکہ میں اسی کا بیان صراحت سے ہے۔

مقام حدیبیہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں تھے کہ ان کے سر میں جوئیں کثرت سے پڑ گئیں، حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی ایذا بڑھ گئی ہے، فرمایا:

"فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوْ اُنْسُكْ نَسِيْكَةً"

☆ (رواہ مسلم عن کعب بن عجرۃ، ج ۱، ص ۳۸۲۔ ورواہ نحوہ البیہقی والنسائی والترمذی وابن ماجہ)

سر منڈا، تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا، یا ایک جانور کی قربانی کر۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۲، ۲۸۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۸۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج ۸۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۲)

(۲۶) احرام کی حالت میں سر منڈانے کی صورت میں عامد اور ناسی برابر ہیں، یعنی بھول کر یا جان بوجھ کر سر منڈانے والے کا حکم یکساں ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۸۵)

(۲۷) مذکورہ بالا صورت میں چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلائے یا کھانے کی رقم کا مسکینوں کو مالک بنا دے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۸۴)

(۲۸) مساکین کو کھانا کھلانا جہاں ممکن ہو جائز ہے، مکہ معظمہ میں ہونا واجب نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۲۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۳۸۵)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۲)

(۲۹) فدیہ کے تین روزوں میں پے در پے ہونا لازم نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۲)

(۳۰) حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مفرد

(۲) قِران

(۳) تمتع

مفرد یہ ہے کہ ایک احرام کے ساتھ صرف حج کے ارکان ادا کرنا۔

قران یہ ہے کہ ایک احرام کے ساتھ حج اور عمرہ ادا کرنا، یوں کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام نہ کھولے۔

تمتع یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے اور احرام کھول دے پھر اسی سال نئے احرام کے ساتھ حج ادا کرنا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر صحابہ کرام کی کیفیت یوں بیان فرمائی:

" قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَداً وَّمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ "

فرمایا! ہم میں سے بعض نے مفرد حج کیا، بعض نے قِران حج کیا اور بعض نے تمتع کیا، آیت مذکورہ سے یہ امور مفہوم ہوتے ہیں۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)' ج ۱، ص ۳۸۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۹، ۳۸۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ص ۲۸۳)

(۳۱) قِران سب سے افضل ہے، پھر تمتع کا درجہ ہے اور پھر افراد۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۰ھ میں حج کیا، حضور کی زندگی کا اکیلا حج قِران تھا۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا: " یَا آلَ مُحَمَّدٍ! مَنْ حَجَّ مِنْکُمْ فَلْیُھِلَّ بِعُمْرَةٍ فِیْ حَجَّةٍ "

اے آل محمد! تم میں سے جو حج کا ارادہ کرے وہ حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھ کر تلبیہ کہے۔

☆ (رواہ ابن حبان عن ام سلمہ بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۵ ص ۱۹۷۶ء)

حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْجُحْفَةِ وَعُمْرَتَہٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتَہٗ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَ مَعَ حَجَّةٍ وَحَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً "

رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا کئے، عمرۃ الجحفہ، اس سے اگلے سال کا عمرہ، جعرانہ سے عمرہ اور حج کے ساتھ عمرہ اور آپ نے صرف ایک حج کیا۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والطحاوی بحوالہ......)

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۲۲)

اس حدیث نے صراحت فرما دی کہ آپ کا حج، حجِ قران تھا۔ علماء نے تصریح فرمائی کہ اس سلسلہ میں اخبار متواترہ وارد ہیں کہ حضور کا حج قران تھا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۸۶)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۸، ۱۲۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۸۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۸۵، ۱۸۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۵۸)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۸۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۴)

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۲۲)

(۳۲) حدود حرم کے اندر رہنے والے حج قران اور حج تمتع نہیں کر سکتے، صرف حج مفرد کریں گے، اگر ان میں سے کوئی قران یا تمتع کرے گا تو اس پر دم لازم آئے گا، آیت مذکورہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۸۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۲۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۴۰۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۴)

(۳۳) غیر مکی اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ معظمہ میں اقامت اختیار کر لے، پھر اسی سال حج کرے، متمتع ہوگا، اور اگر مکی میقات سے باہر آئے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور اسی سال حج کرے، متمتع نہیں ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۹۷)

(۳۴) حج تمتع اور قران کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے، اگرچہ حج نفلی ہو، یہ قربانی حج کے شکرانہ کے طور پر ہے، صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے اگر یہ مقیم ہو تو دوسری قربانی واجب ہے۔ حج کے شکرانہ کی قربانی کو ہدی کہتے ہیں، اور صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے قربانی کو اضحیہ کہتے ہیں، اسی بنا پر عید قربان کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔

آیت مذکورہ بالا میں اس کا حکم صریح موجود ہے، حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کی اور صحابہ کرام کو قربانی کرنے کا حکم دیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۸، ۲۷۲، ۲۷۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۳)

(۳۵) جو ہدی محرم کے ذمہ واجب ہے اس کو بالاجماع مکہ معظمہ (حدود حرم) میں ذبح کرنا واجب ہے، بخلاف صاحب نصاب ہونے کی بنا پر واجب ہونے والی قربانی کے، کہ یہ ہر جگہ ذبح کی جاسکتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۱، ۲۷۲)

(۳۶) ہدی (اور اسی طرح اضحیہ) کے صرف تین قسم کے جانور ہیں۔ اونٹ (نر اور مادہ)، گائے، بھینس (نر اور مادہ)، بکری، بھیڑ، مینڈھا (نر اور مادہ)، اس کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سید عالم شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم مروی ہے۔

"خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَامَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلَّ سَبْعَةٍ مِّنَّافِيْ بُدْنِهِ"

ہم حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کا احرام باندھے نکلے، حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات افراد شریک ہوں۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)، ج ۱، ص ۴۲۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۳۸۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۳۷) ہدی کے جانور کا گوشت کھانا جائز بلکہ مستحب ہے، حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ہدی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا کاٹنے اور پکانے کا حکم دیا، اور پھر اس سے تناول فرمایا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۰)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۲)

(۳۸) ہدی کے جانور کا حدود حرم میں ذبح ہونا لازم ہے، اس کا گوشت باہر لے جایا جاسکتا ہے، یہ گوشت حرم کے مساکین کے ساتھ خاص نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۳)

(۳۹) حج اور عمرہ کے واجبات میں اگر کوئی واجب ترک ہو جائے تو کفارہ کے طور پر جانور ذبح کیا جائے گا، اس کو دم کہتے ہیں، دم اور ہدی کا حدود حرم میں ذبح ہونا واجب ہے، عام واجب قربانی اور صدقات کے جانور ہر جگہ ذبح ہو سکتے ہیں، زکوٰۃ و صدقات بھی مخصوص مقام سے خاص نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۳)

(۴۰) قِران اور تمتع کرنے والا اگر قربانی کا جانور نہ پائے، عام ازیں اس سے کہ جانور نہ دستیاب ہو یا خریدنے کی استطاعت نہ رکھے وہ اس کے بدلے دس روزے رکھے، تین روزے ارکان حج ادا کرنے سے پہلے اور سات ارکان حج سے فارغ ہونے کے بعد، یہ دس روزے ہدی کا بدل ہیں، مستحب یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نو ذوالحجہ کو روزے رکھے، باقی سات ارکان حج سے فراغت کے بعد، خواہ مکہ معظّمہ میں ہو یا وطن واپس آکر، آیت مذکوہ میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۹۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۴)

(۴۱) روزے رکھنے کے بعد ہدی پائے، اب ہدی ذبح کرنا واجب نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۶)

(۴۲) تیسرے روزے کے روز ہدی پائی، اب روزہ باطل ہو گیا ہدی ذبح کرنا واجب ہے، ایسے ہر خلف پر عمل کرنے سے پہلے اصل پر اگر قادر ہو جائے تو خلف باطل ہو جاتا ہے، اب اصل پر عمل کرے، مثلاً تیمّم کرنے والے کو نماز میں پانی مل گیا اب تیمّم باطل ہو گیا، وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہے کہ وضو اصل ہے، تیمّم خلف ہے، خلف کے اتمام سے پہلے اصل پر قادر ہو گیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۶)

(۴۳) اگر ایام حج میں تین روزے نہ رکھ سکا تو اب اس کے ذمہ قربانی کرنا واجب ہو گیا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۶)

(۴۴) مذکورہ سات روزے جہاں چاہے رکھ لے، وطن واپس آنا لازم نہیں، اگر کوئی شخص حج کے بعد مکہ معظّمہ میں مقیم ہو گیا یا کہیں اور چلا گیا، جہاں بھی ہو روزے رکھ سکتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۳۳۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۶)

(۴۵) یوم نحر سب سے پہلے رمی کرے پھر جانور ذبح کرے، پھر سر منڈائے، یہ ترتیب واجب ہے، اس کے خلاف کرنے پر دم لازم ہے، حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایسا ہی کیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۲۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۸۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص۳۸۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۸۲)

(۴۶) حظر (منع) کے ارتفاع سے وجوب لازم نہیں آتا، کیونکہ حظر کی دو ضدیں ہیں، وجوب، اباحت، حظر کے ارتفاع سے کبھی وجوب لازم ہوتا ہے کبھی صرف اباحت ہوتی ہے، اس کی مثال یوں ہے کہ جمعہ کے وقت خرید و فروخت منع ہے، اسی طرح احرام کی حالت میں شکار کرنا منع ہے، جب جمعہ کی نماز ادا ہو جائے تو خرید و فروخت مباح ہے واجب نہیں، لیکن احرام کی حالت میں سر منڈانا منع ہے، احرام کی پابندی ختم ہونے کے بعد سر منڈانا واجب ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۲۷۶)

(۴۷) حج کے تین فرض ہیں، یہ امر اجماع سے ثابت ہے۔ احرام باندھنا، وقوف عرفہ، طواف زیارت۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۵)

(۴۸) حج کے واجبات یہ ہیں، وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، آفاقی کے لئے طواف وداع (اسے طواف صدر بھی کہتے ہیں)، ذبح کے بعد سر منڈانا، رمی جمار، قارن اور متمتع کے لئے قربانی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۵)

(۴۹) فرائض عمرہ دو ہیں۔ احرام مع نیت اور تلبیہ، طواف۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۶)

(۵۰) واجبات عمرہ دو ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، سر کے بال منڈانا یا کتروانا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۸۶)

(۵۱) تمتع کے لئے آٹھ شرطیں ہیں:

(۱) عمرہ اور حج جمع کرے (۲) ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ ہو
(۳) ایک ہی سال میں عمرہ اور حج ہو (۴) حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج ادا ہو
(۵) عمرہ مقدم ہو حج سے
(۶) احرام عمرہ، احرام حج سے مقدم ہو لیکن دونوں احرام کو جمع نہ کرے
(۷) عمرہ اور حج ایک ہی شخص کی طرف سے ہو (۸) اہل مکہ سے نہ ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۸۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۲۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۹۱)

☆☆☆☆☆

باب(۲۹) :

حج کے مہینے اور مقامات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَجُّ اَشۡہُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِیۡہِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوۡنِ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ ☆ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ۪ وَاذۡکُرُوۡہُ کَمَا ہَدٰىکُمۡ ۚ وَاِنۡ کُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیۡنَ ☆ ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆

حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے، تو جوان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت، اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے، اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے، اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو، تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھکے ہوئے تھے، پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیات، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹)

حل لغات :

"اَشْھُرٌ" : شَھْرٌ کی جمع ہے، جس کا معنی ہے مہینہ، عربی جمع کا اصول یہ ہے کہ کم از کم تین افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، مگر کبھی کبھی ایک سے زائد افراد پر بھی جمع کا اطلاق ہو جاتا ہے، حج کے مہینے (شوال، ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے) پورے تین مہینے نہیں، اس کی مثال قرآن مجید میں اور جگہ موجود ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ☆

(سورۃ التحریم آیت، ۴)

نبی کی دونوں بیبیوں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

لفظ **قُلُوْب** جمع کا اطلاق دو پر ہو رہا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۶)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۷)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۹۹)

"مَعْلُوْمٰتٌ" : جمع ہے معلوم کی، بمعنی جانے ہوئے۔

زمانہ جاہلیت میں بھی حج کے یہی مہینے مقرر تھے، اگرچہ وہ وقت کو تبدیل کر لیتے، مگر تبدیلی کے بعد ان کا یہی نام رکھتے تھے، یعنی اے مسلمانو! حج کے مہینوں کا تمہیں پہلے سے علم ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۷)

"فَرَضَ" : فرض کا لفظی معنی ہے شگاف ڈالنا، کاٹنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۷۶)

چونکہ کاٹنے کا اثر چیز میں لازم ہو جاتا ہے اس لئے لازمی اور ضروری کو فرض کہتے ہیں، آیت میں **فَرَضَ** کا معنی ہے لازم کر لیا، یعنی جو شخص ان مہینوں میں احرام باندھ کر یا قربانی کا جانور ساتھ لے کر اپنے اوپر حج فرض کر لے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۹۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۰)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۰۶)

" رَفَث ": ایسا کلام جو ذکر جماع اور اس کے دواعی پر مشتمل ہو کبھی صرف اس سے مراد جماع ہوتا ہے جیسا کہ آیت ......

اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمۡ ؕ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ وَ عَفَا عَنۡکُمۡ ۚ فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡھُنَّ وَ ابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمۡ وَ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیۡلِ وَ لَا تُبَاشِرُوۡھُنَّ وَ اَنۡتُمۡ عٰکِفُوۡنَ فِی الۡمَسٰجِدِ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا تَقۡرَبُوۡھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمۡ یَتَّقُوۡنَ ☆

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا، تو اب ان سے صحبت کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو، اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو، اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (سورہ بقرۃ آیت، ۱۸۷)

...... میں صرف جماع مراد ہے، مگر آیت مذکورہ بالا میں اس سے مراد جماع اور اس کے اسباب کا بیان ہے، بوس و کنار بھی اس حرمت میں شامل ہے، یعنی ایسا کلام جس کا تعلق عورتوں سے ہو، رفث ہر اس شئی کو کہتے ہیں، جو مرد عورت سے چاہتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۲۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۶)

" فُسُوق ": محظورات شرعیہ کا ارتکاب کر کے حدود شرع سے نکلنے کو فسق کہتے ہیں، اس سے مراد تمام گناہ ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۹)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۷)

"جِدَال" : اور مجادلہ کا معنی ہے جھگڑا کرنا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہم سفر ساتھیوں، خدّام اور کرایہ داروں سے نہ جھگڑا کرو یا تاریخ حج کے بارے میں کسی سے نہ جھگڑو، یا امیر حج کی مخالفت نہ کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص، ۱۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ))
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۹، ۴۱۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۴)

"خَیر" : ہر وہ شیَ جس کی طرف عقل مند رغبت کریں، مثلاً عقل، عدل، فضل، مال، اس کا مقابل شر اور مضرّت ہے، بھلائی، نیکی اور کسی شیَ کا اپنے کمال کو پہنچنا خیر ہے۔ یہاں اس سے مراد صدقہ، خیرات، فرضی و نفلی عبادت، طواف، عبادت میں خشوع و خضوع ہے۔

"جُنَاح" : **جَنَح** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے میلان، حق سے اعراض کرنا، پھر اس کو وسعت دے کر ہر گناہ کو **جُنَاح** کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۰۰)

"فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ" : فضل کے معنی زیادتی ہے خواہ زیادتی کسب سے حاصل ہو یا بغیر کسب کے، تجارت کے منافع کو بھی فضل کہا جاتا ہے، اس مقام پر یہی معنی مراد ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)

"اَفَضۡتُم" : بکثرت چلنا، پانی کا بہنا، لوٹنا۔

"عَرَفَات" : جمع عرفہ کی ہے، عرفہ معرفت سے بنا ہے، جس کا معنی ہے پہچاننا۔

عرفات ایک میدان ہے جو مکہ معظمہ سے نو میل دور مزدلفہ سے آگے ہے، اسے عرفات کہنے کی چند وجہیں ہیں:

☆ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اترنے کے تین سو برس بعد حضرت حوا سے یہاں ملاقات پر انہیں پہچان لیا

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس میدان کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہی وہ مقام ہے جہاں مجھے حج میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۱۵)

"اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ": مشعر، شعور یا شعار سے بنا ہے جس کے معنی علامت کے ہیں، اور حرام بمعنی عزت و حرمت والا۔ مشعر حرام، مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے اس کو قزح یا میقدہ کہتے ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ص ۳۹۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۲)

"اَفِیْضُوْا": افاضہ یعنی پلٹنے کا حکم قریش کو ہے، زمانہ جاہلیت میں قریش براہ تکبر حج میں مزدلفہ سے ہی واپس لوٹ جاتے تھے جبکہ دیگر لوگ عرفات سے پلٹتے تھے، انہیں حکم دیا گیا کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں، یعنی حج میں تم بھی عرفات میں جاؤ اور وہاں سے پلٹو۔

مسائل شرعیہ :

(۱) حج ارکان اسلام سے ایک رکن ہے، یہ فرض قطعی ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے، اس کی فرضیت کتاب اللہ، سنت، اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

فِیْهِ اٰیٰتٌ ۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ☆ (سورہ آل عمران، آیت ۹۷)

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے، جو اس تک چل سکے، اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

کثیر احادیث طیبہ میں اس کی فرضیت کا بیان ہے۔

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۷۹)

(۲) صاحب استطاعت پر عمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہے، اور حج سال میں صرف ایک مرتبہ مخصوص دنوں میں ادا ہوتا ہے بخلاف عمرہ کے کہ وہ سارا سال ادا ہو سکتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۰۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۳۹)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۹۹)

(۳) حج کا وقت شوال اور ذی قعدہ کے مہینے اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں، ان ایام میں حج کا احرام باندھا جا سکتا ہے، ایام منی کے بعد مناسک حج کا وقت ختم ہو جاتا ہے، چونکہ احرام حج کی شرط ہے رکن نہیں اس لئے ایام حج سے پہلے بھی حج کا احرام باندھنا جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۰، ۳۰۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ح ۱۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۸۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۳۷)

(۴) اصولین کے نزدیک وقت حج ''مشکل'' ہے کہ یہ ''معیار'' کے مشابہ ہے کہ افعال حج ان کے خارج میں ادا نہیں ہو سکتے اور '' ظرف'' کے مشابہ ہیں کہ افعال حج تمام وقت کو محیط نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۴)

(۵) اگر کسی کو حج کی استطاعت حاصل ہو جائے تو اسے فوراً حج کرنا چاہیئے البتہ اگر فوری طور پر ادا نہ کرے تو گناہگار نہیں، آخری عمر تک ادا کرنا فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۴)

(۶) حج کے مہینے حج کو فرض نہیں کرتے بلکہ جب تک احرام نہ باندھے حج کی ادائیگی فرض نہیں ہوتی، بخلاف نماز اور روزہ کے اوقات کے، کہ ان کے اوقات ہی نماز اور روزہ کو فرض کر دیتے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۴)

(۷) حج کے تین فرض ہیں، احرام، وقوفِ عرفات، طواف زیارت۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۱)

(۸) احرام، نیت کے ساتھ تلبیہ کہنے کو کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۱۴۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۰۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۸۵)

(۹) آفاقی کے لئے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بالاتفاق جائز ہے' حضور سید المرسلین ﷺ نے چار عمرے ذی قعدہ میں ادا کئے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۳۸۹)

(۱۰) سابقہ شریعتوں کے جن امور کو شریعت اسلامیہ نے باقی رکھا ہے وہ مشروع ہیں، حج کے مہینے موجودہ اور سابقہ شریعتوں میں ایک ہی ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۵، ص ۱۷۷)

(۱۱) ارکان حج کی ابتداء دن سے ہوتی ہے، طواف زیارت، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، رمی، ذبح، حلق، ان ارکان کو دن میں شروع کیا جاتا ہے، حج کے دنوں میں رات اس دن کے تابع ہیں، بخلاف اور دنوں کے دن رات کے تابع ہوتے ہیں'

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۳۱۲)

(۱۲) احرام کی حالت میں یہ امور حرام ہیں:

(ا) وطی اور دواعی وطی

(ب) خشکی کے جانور کا شکار کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا

(ج) بالوں او ناخنوں کا دور کرنا

(د) جوں، جو میل سے پیدا ہوتی ہے، کو دور کرنا

(ہ) بدن یا کپڑے پر خوشبو کا استعمال کرنا

(و) چہرہ ڈھانپنا (مندرجہ بالا امور میں مرد اور عورت کا حکم یکساں ہے۔)

(ز) مرد کے لئے سلا کپڑا پہننا اور موزہ پہننا،

(ح) مرد کے لئے سر ڈھانپنا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۳۹۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۵، ص ۱۷۸)

(۱۳) محرم مرد اور محرمہ عورت نکاح کر سکتے ہیں بوس و کنار حرام ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۹۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۳۹۳)

(۱۴) محرم اگر شہوت کے ساتھ بیوی کو بوسہ دے تو دم لازم آتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۳۰۸)

(۱۵) وقوف عرفات سے قبل جماع کرنا حج کو فاسد کر دیتا ہے، اس کی قضا لازم ہے، اس پر علماء کا اجماع ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۴۰۷)

(۱۶) جس شخص نے حج کا احرام باندھ کر حج ادا نہ کیا، وہ عمرہ کر کے احرام کھول دے، اگلے سال حج کی قضا کرے

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ا، ص ۴۰۶)

(۱۷) حج کے بعض ارکان کا ترک کرنا حج کو فاسد نہیں کرتا، صرف دم دینے سے حج مکمل ہو جاتا ہے، مثلاً کسی نے احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کی یا سلا ہوا لباس پہنا، یا خشکی کا شکار کیا، ان محظورات احرام کے ارتکاب پر صرف دم دینا لازم ہے، حج مکمل ہو جائے گا، بخلاف نماز کے، کہ نماز کے محرمات کے ارتکاب سے نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً کلام کرنا یا حدث کرنا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۰۵)

(۱۸) تلبیہ بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"مُرْ اُمَّتَکَ یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِیَةِ فَاِنَّهَامِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ" (احکام القرآن از جصاص، ج ۱، ص ۴۰۶)

اپنی امت کو حکم دیجئے کہ وہ تلبیہ میں آواز بلند کریں، کیونکہ وہ حج کے شعائر سے ہے۔

(۱۹) فحش کلام، ارتکاب معاصی اور جھگڑا کرنا اگرچہ ہر حال میں حرام ہے مگر حج میں ان کی حرمت شدید تر ہو جاتی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۸)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)

(۲۰) اصول دین کے ثبوت، حق کو واضح کرنے اور اللہ کی راہ میں دعوت کے لئے مجادلہ عظیم طاعت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَاَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَاَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ☆ (سورۃ النحل آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ پر بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۳)

(۲۱) باطل اور ناحق کو ثابت کرنے، مال اور جاہ کے طلب کے لئے مجادلہ کرنا مذموم وممنوع ہے، جہاں مجادلہ کی مذمت وارد ہے اس سے یہی مراد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۳)

(۲۲) امور خیر کا ذکر کریں، شر کا ذکر نہ کریں بلکہ گناہوں پر پردہ ڈالیں، رب کریم نے اس آیت میں صرف خیر کا ذکر فرمایا ہے، حالانکہ وہ ہمارے خیر اور شر دونوں کو جانتا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۸۳)

(۲۳) عازمین حج کے لئے اتنا زادراہ لے کر چلنا واجب ہے جس سے آنا جان سواری پر آسانی سے ہو سکے اور اپنی آبرو محفوظ رکھ سکے، اپنی حاجت سے زائد زادراہ ساتھ لینا مستحب ہے کہ دوسروں کے کام آئے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۰۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۳۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۵)

(۲۴) ''سفر فی الدنیا'' کے لئے توشہ، مال، کھانے پینے اور سواری کی ضرورت ہے، اسی طرح ''سفر مِنَ الدنیا'' کے لئے توشہ معرفت الٰہی، محبت الٰہی، ماسوای اللہ سے اعراض اور طاعت رسول ﷺ ہے، اور یہ توشہ فرض ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۳۹)

(۲۵) طریق حج میں تجارت کی اجازت ہے مگر شرط یہ ہے کہ عبادت اور مناسک حج کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ آئے، تجارت اخلاص کے منافی نہیں مگر تجارت کے بغیر حج افضل ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۰۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۴۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)

(۲۶) وقوف عرفات فرض ہے، اس کے لئے نو ذی الحجہ کی دوپہر کے بعد سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے، اگر کسی کو مذکورہ بالا وقت میں وقوف نہ مل سکے تو دس ذی الحجہ کی طلوع فجر تک گنجائش ہے، عرفات کا پورا میدان ماسوا بطن عرنہ کے موقف ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۸۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۴۰

(۲۷) وقوف عرفات حج کا رکن ہے، اس کے ترک کرنے والے کا حج ادا نہیں ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۰۱)

(۲۸) وادی محسر کے علاوہ تمام مزدلفہ موقف ہے، مشعر حرام مزدلفہ کا نام ہے، اور یہ حدود حرم میں شامل ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۸۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۸)

(۲۹) وقوف مزدلفہ بعد وقوف عرفہ کے واجب ہے۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۸، ۴۲۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶)

(۳۰) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء، عشاء کے وقت ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھی جائیں، اگر کوئی شخص نو ذی الحجہ وقوف عرفات کے بعد نماز مغرب راستہ میں ادا کرے تو اس کا اعادہ لازم ہے، بلکہ اگر وہ مزدلفہ میں ایسے وقت پہنچ گیا کہ ہنوز مغرب کا وقت باقی ہے تو بھی نماز مغرب عشاء کے وقت تک موخر کرے، آج حاجی کے لئے مغرب کا وقت نماز عشاء کے وقت شروع ہوتا ہے، مغرب کے فرض پڑھ کر عشاء کے فرض پڑھے، اس کے بعد مغرب کی سنتیں اور پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۹۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۴۰)

(۳۱) وقوف مزدلفہ واجب ہے اس کا وقت دس ذی الحجہ کی نماز فجر کے بعد ہے، دس ذی الحجہ کی نماز فجر وقت شروع ہوتے اندھیرے میں پڑھ کر وقوف کرے، طلوع فجر سے تھوڑا پہلے یہاں سے روانہ ہو، اس کے ترک پر دم لازم ہوگا، البتہ ضعیف، بیمار اور کمزور عورتیں نماز فجر سے پہلے یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۰۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۷، ۱۹۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۶، ۹۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۳)

(۳۲) وقوف عرفات اگر کوئی غروب آفتاب سے پہلے ترک کرے تو اس پر دم لازم ہے۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۱۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۴)

(۳۳) وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ میں تکبیر، تہلیل، تلبیہ، ثناء، درود شریف، تلاوت اور دعائیں مانگنا یہی ذکر الٰہی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۲)

(۳۴) یوم عرفہ، جو حج کا اعظم رکن ہے، کے دس نام ہیں:

(۱) یوم عرفہ

(۲) یوم ایاس الکفار من دین الاسلام، (کفار کا دین اسلام کی مغلوبی سے مایوس ہونا)

(۳) اکمال دین

(۴) اتمام نعمت

(۵) یوم الرضوان

(۶) یوم حج اکبر

(۷) یوم الشفع

(۸) یوم الوتر

(۹) یوم الشاھد

(۱۰) یوام المشھود

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۱،۱۹۲)

(۳۵) اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں بتکرار ملتی ہیں اس کا شکر ادا کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۱۹۶)

(۳۶) ہر حال میں استغفار کرے اور دعا مانگے، اسی طرح ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے، یہی حال نماز جنازہ کا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے: "کَانَ اِذَافَرِغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلَاثًا"

☆ (رواہ مسلم، بحوالہ......تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)

حضور اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۲۰۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۲)

(۳۷) حاجی کے لئے یوم عرفہ روزہ نہ رکھنا مسنون ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۴۲۱)

(۳۸) یوم نحر رمی بعد طلوع شمس ہے، اس سے پہلے جائز نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۱۳)

☆☆☆☆☆

باب (۳۰) :

حج اور منیٰ کا قیام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ☆

اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں، تو جو جلدی کرے دو دن میں چلا جائے تو اس پر گناہ نہیں، اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لئے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت، ۲۰۳)

حل لغات :

"وَاذْكُرُوا اللّٰهَ" : اور اللہ کو یاد کرو، ذکر اللہ سے مراد فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق کہنا ہے، اور قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر** کہنا مراد ہے، اس سے مراد جمرات کی رمی کے وقت ہر کنکر مارتے وقت **اَللّٰهُ اَكْبَر** کہنا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
(احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۹۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۱۱)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۶)
(لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)
(مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)
(انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۹)

"فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ" : گنے ہوئے دن، اس سے مراد منیٰ میں قیام کے ایام تشریق ہیں جو قلیل ہیں کثیر نہیں، صرف تین دن ہیں۔

(التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
(تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۰۴)
(الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱)
(تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۹۳)
(تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۰۱)
(تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۴)
(احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۵)

"فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ" : تو جو جلدی کرے دو دن میں چلا جائے۔ **تَعَجَّلَ** **عُجْلَتْ** سے بنا ہے جس کے معنی ہیں جلدی کرنا، یعنی جلدی ہو اور وہ دو دن میں رمی کر کے منی سے رخصت ہو جائے۔

"وَمَنْ تَاَخَّرَ" : یعنی جو قیام منی کو تیرھویں تک مؤخر کر دے، تیرھویں کو رمی کر کے منی سے چلے۔

"فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ" : اس پر کچھ گناہ نہیں، یعنی رمی کر کے بارھویں کو منی سے واپس آنے اور تیرھویں کو رمی کے بعد واپس آنے میں اختیار ہے، دونو صورتوں میں کوئی گناہ، حرج نہیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) یوم نحر کے بعد ایام تشریق تین ہیں، یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ، گیارہ ذی الحجہ کو یوم القر کہتے ہیں یعنی منی میں قرار کا دن، یوم نحر میں قرار نہیں کہ اس روز رمی، حلق، ذبح اور طواف زیارت کرنا ہے، قرار کہاں؟ بارہ ذی الحجہ کو یوم النفر الاول یعنی واپسی کا پہلا دن اور تیرہ ذی الحجہ کو یوم النفر الثانی یعنی منی سے واپسی کا دوسرا (اور آخری) دن کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْحَجُّ عرفۃ ،من جآء قبل طُلُوْعِ الْفجرِ مِنْ لَیْلَةِ جمعٍ فقد اَدْرَکَ الْحَجَّ ،اَیَّامُ منی ثلاثۃ فَمَنْ تَعَجَّلَ یَوْمَیْنِ فَلَااِثْمَ عَلَیْهِ ،وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَااِثْمَ عَلَیْهِ

☆ (رواہ الامام احمد وابن عدی والحاکم والبیہقی عن عبدالرحمٰن ابن یعمر الدیلمی، بحوالہ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۰۶۱)
☆ (ایسا ہی ترمذی اور نسائی میں ہے)

حج (وقوف) عرفات ہے، تو جو عرفہ میں قیام کے لئے عرفہ کی طلوع فجر سے پہلے آجائے گا تو اس نے حج کو پالیا، ایام منی تین ہیں، تو جو جلدی کر کے دو دن میں لوٹ آئے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تیسرے روز تک واپسی مؤخر کر دے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵ ص ۲۱۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۴۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۴۰)

(۲) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک پنجگانہ نماز باجماعت کے بعد بآواز بلند تکبیر تشریق کہنا واجب ہے اور تین بار مستحب ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

☆ (ابن ابی الدنیا، بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۷۵۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۴۰)

(۳) یوم نحر، جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد تلبیہ موقوف کردے مگر تکبیر تشریق ایام تشریق تک جاری رکھے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۴) قربانی کے تین دن ہیں، دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ، اس کے بعد قربانی جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

"عَنْ عَلِيّ قَالَ! اَلْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدٰتُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ ،اِذْبَحْ فِيْ اَيِّهَاشِئْتَ ، وَاَفْضَلُهَااَوَّلُهَا"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ (آیت میں وارد) ایام معدودات تین ہیں، قربانی کا دن اور اس کے بعد دو دن، تو جس دن میں چاہو قربانی ذبح کرو، اور پہلا دن افضل ہے۔

☆ (رواہ عبد بن حمید وابن ابی الدنیا بحوالہ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۶۷۷)

امام الائمہ تاج المحدثین والفقہاء امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک اور حدیث میں ہے:

"اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَلْاُضْحِيَّةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ النَّحْرِ وَيُوْمَانِ بَعْدَهُ"

☆ (اخرجہ الامام محمد بن الحسن فی الآثار، جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶)

قربانی تین دن ہے یوم نحر اور دو دن اس کے بعد۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۱۴۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۳)

(۵) یوم نحر، جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کو رمی کرنا واجب ہے، تیرہ ذی الحجہ کو اگر منی میں ہو تو تینوں جمرات کو رمی کرنا واجب ہے، مگر رمی کے بعد تکبیر کہنا سنت ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰)

(۶) یوم نحر کے بعد گیارہ، بارہ تیرہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کو رمی کرنا افضل اور عزیمت ہے، اگر کوئی جلدی کر کے بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے منی سے روانہ ہو جائے تو اس پر تیرہ ذی الحجہ کی رمی کرنا واجب نہیں، یہ رخصت ہے، آیت مذکورہ بالا کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۹۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۱۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۴۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ))
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۱۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۷) ایام تشریق میں حاجی کے لئے منی میں قیام کرنا اور رات بسر کرنا سنت ہے، مکہ معظمہ میں طواف زیارت کے لئے جا سکتا ہے مگر وہاں قیام کرنا جائز نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا،ص ۴۰۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۷)

(۸) یوم نحر صرف جمرہ عقبہ کو رمی کرے اس کا وقت طلوع فجر کے بعد ہے، اسی طرح قربانی کا وقت بھی دن ہے، آیت مذکورہ میں " اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ " میں اسی طرف اشارہ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا،ص ۴۰۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۴)

(۹) گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے لے کر مغرب تک ہے، مردوں کے لئے رات کو رمی کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہے، معذور اور عورتوں کو بھی رات میں رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے، بلا عذر دوسرے کی طرف سے رمی کرنا جائز نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا،ص ۴۰۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۴)

(۱۰) تمام جمرات کی رمی ترک کرنے یا یوم نحر جمرہ عقبہ کی رمی ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے، اور اگر ایک جمرہ کی رمی ترک کرے تو ہر کنکری کے بدلے نصف صاع (قریباً دو کلو) گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۴)

(۱۱) رمی جمرات کا طریقہ یہ ہے کہ ہر جمرہ پر سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارے، اگر اکھٹی مارے گا تو ایک شمار ہوگی، اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے، کنکریاں طاہر ہوں، جمرات کے قریب ماری ہوئی کنکریاں لے کر مارنا جائز نہیں، کنکری پورے سے چھوٹی ہو، جمرہ اولی اور جمرہ ثانیہ کو رمی کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا چاہئے، جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا نہ مانگے یہی مسنون ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۷،۱۰)

(۱۲) رمی کے لئے کنکریاں مزدلفہ سے لے، پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا جائز نہیں اور مطلوبہ تعداد سے زیادہ لے، تاکہ اگر کوئی کنکری گر جائے تو بقیہ کنکریاں اسے کفایت کریں، اگر یوم نحر کے بعد صرف گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کرنا ہو تو کنکریوں کی تعداد انچاس اور اگر تیرھویں کو بھی رمی کرنا ہو تو یہ تعداد ستر سے زاید ہونی چاہئیے، جو کنکری بچ جائے اسے وہیں دفن کردے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۱۰)

(۱۳) یوم نحر، ذبح اور حلق (سرمنڈانے) میں ترتیب واجب ہے، ترک سے دم لازم ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے:

"اوّلُ نُسُکنافی یومِناھٰذاالرَّمیُ ثُمَّ الذَّبحُ ثُمَّ الحَلقُ"

آج کے روز (یوم نحر) کی پہلی عبادت رمی ہے پھر ذبح پھر سرمنڈانا۔

☆ (الھدایہ از علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، ج ۱، ص ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"مَنْ رمی الجَمرۃَ بسبعِ حصاتٍ، الجَمرۃَ الّتی عِندَالعَقَبَۃَ ثُمَّ انصرفَ فنحرَ ھدیَہٗ، ثُمَّ حلقَ فقدْ حلَّ ماحرُم علیہ من شأن الحجّ"

جس نے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں پھر لوٹ کر قربانی کی پھر سرمنڈایا اس کے لئے وہ شئ حلال ہوگئی جو حج (کے احرام) کے باعث حرام ہوگئی تھی۔

☆ (رواہ البزار بحوالہ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۱۴۲)

ایک اور حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

"منْ رمی ثُمَّ ذبحَ ثُمَّ حلق فقدحلَّ لہٗ کُلُّ شیءٍ الّاالنِّساءَ"

جس نے رمی کی پھر قربانی کی پھر سرمنڈایا اس کے لئے سوائے عورتوں کے ہر شئ حلال ہوگئی۔

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۱۴)

حجۃ الوداع میں حضور سید عالم شارع علیہ الصلوۃ والسلام کا اسوہ مبارکہ یہی ہے، حدیث شریف میں ہے:

"عَنْ انسِ بنِ مالکٍ انّ رسُولَ اللہِ ﷺ رمی الجمرۃَ العقبۃَ یومَ النَّحرِ ثُمَّ رجَعَ الٰی منزِلِہٖ بمنی فدعابذبحٍ فذبحَ ثُمَّ دعابالحلّاقِ فاخذ بشِقِّ رأسِہِ الایمنِ فحلقہ فجعلَ یقسِمُ بینَ منْ یلیہِ الشَّعرۃَ والشَّعرتَینِ ثُمَّ اخذ بشِقِّ رأسِہِ الایسرِ فحلقَہٗ ثُمَّ قالَ ھٰھُنَاابُو طَلْحَۃَ فدَفَعَہٗ الٰی ابِی طَلْحَۃَ"

رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر جمرہ عقبہ کو رمی فرمائی پھر منی میں آپ اپنی قیام گاہ کی طرف آئے پھر آپ نے قربانی کا جانور طلب فرمایا تو آپ نے قربانی فرمائی، پھر آپ نے بال مونڈنے والے (حجام) کو بلایا تو اس نے آپ کے سر مبارک کے دائیں پہلو سے بال مونڈے آپ نے وہ قریب موجود صحابہ میں بال، دو بال کر کے تقسیم فرمائے، پھر اس نے آپ کے سر کے بائیں پہلو سے بال مونڈے پھر آپ نے فرمایا کہ یہاں ابوطلحہ ہے، تو آپ نے اپنے بال ابوطلحہ کو عنایت فرمائے۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی (م ۲۷۵ھ) ج ۱، ص ۲۷۹)
☆ (اسی مضمون کی حدیث جامع ترمذی از امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۱۴۲۔ اور)
☆ (سنن نسائی از امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ)، ج ۲، ص ۵۰ میں ہے)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۸)

(۱۴) متبرک مقامات اور متبرک اوقات میں دعا کرنا مستحب ہے اور مستجاب ہے۔ ارکان حج کی ادائیگی کے بعد اور عرفات، مزدلفہ اور منی میں دعا کا حکم اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

(۱۵) جس طرح حج اور عمرہ کا سفر باعث ثواب ہے اسی طرح حج اور عمرہ سے واپسی کا سفر بھی جائز اور باعث ثواب ہے، منی سے واپسی کے دنوں کے بیان سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے۔

(۱۶) حج اور عمرہ دونوں فقر اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

حدیث شریف میں ہے۔

" تَابِعُوْا بَيْنَ الْحجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ "

☆ (رواہ الترمذی والنسائی والامام احمد عن ابن مسعود، بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۲۲۸۶)

حج اور عمرہ کرتے رہو کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جیسا بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو، حج مبرور کا ثواب جنت ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۰۵)

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۱، ص ۱۳۰)

(۱۷) رمی میں مستحب یہ ہے کہ تیرہ ذی الحجہ کو رمی کر کے منی سے روانہ ہو اور اگر بارہ ذی الحجہ کو رمی کر کے منی سے روانہ ہو گیا تو بھی جائز ہے، یہ اختیار ایسا ہی ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنے یا افطار کا اختیار ہے، اس صورت میں بھی روزہ رکھنا افضل ہے

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۸،۹۹)

☆☆☆☆☆

باب (۳۱) :

﴿شراب اور جواء﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا ؕ وَیَسۡئَلُوۡنَکَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ ☆ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَیَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّہُمۡ خَیۡرٌ ؕ وَاِنۡ تُخَالِطُوۡہُمۡ فَاِخۡوَانُکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعۡنَتَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ☆

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی نفع بھی، اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے، اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو فاضل بچے، اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو، اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے

(سورہ بقرہ آیات ۲۱۹، ۲۲۰)

حل لغات :

"**اَلۡخَمۡرُ**": خمر کے معنی ہیں ڈھانک لینا۔ چھپالینا۔

عورت کی چادر کو خمار اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ سر کو ڈھانک لیتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۔ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۔ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

(سورۃ النور آیت ۳۱)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپایا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حدیث شریف میں اسی معنی کا استعمال ہوا ہے:

"خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ ...... الحديث" برتن ڈھانک کر رکھو۔

☆ (رواہ البخاری عن جابر، بحوالہ .....)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۶)

چونکہ شراب کا نشہ عقل کو ڈھانپ لیتا ہے اس لئے اسے خمر کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۵۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳، ص ۵۲)

"وَالْمَيْسِرِ": **مَيْسَر** **يُسْر** کا مصدر میمی ہے جیسا کہ **مَوْعَد** اور **مَرْجَع**۔

يُسْر کا معنی ہے آسانی، نرمی اور تونگری، چونکہ جوا میں مال آسانی سے ہاتھ آجاتا ہے اور آسانی سے نکل جاتا ہے اس لئے اسے **مَيْسَر** کہا جاتا ہے۔

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۱۰۱۸)

ہر قسم کی مالی ہار جیت، جو دو طرفہ ہو، جوا ہے اور اس کو لفظ **مَیْسَر** شامل ہے۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۰۱ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۰۰)

"**اِثْمٌ**": خلاف شرع کام، ناجائز فعل، گناہ، جرم، ثواب کی ضد۔

☆ (مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۸)
☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۰)

اس مقام پر **اِثْمٌ** جنس کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی ہر قسم کے گناہ، اس لئے اس کی صفت کبیر آئی ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۴)

شراب اور جوئے سے حاصل ہونے والی لذت اور منفعت ذھاب عقل کے باعث زیادہ فساد عمل ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شراب اور جوئے کی تحریم سے قبل حاصل ہونے والی منفعت سے بعد تحریم گناہ بڑا ہے۔

☆ (احکام القرآن از ابن العربی، ج ۱، ص ۱۵۲، ۱۵۳، تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۴۵۱)

"**مَنَافِعُ لِلنَّاسِ**": لوگوں کے لئے کچھ دنیوی نفع۔

عامۃ الناس سمجھتے ہیں کہ شراب اور جوا میں کچھ دنیوی مفاد ہیں مثلاً شراب نوشی سے قوت باہ اور ہاضمہ بڑھ جاتی ہے، رنج وغم اور پریشانی سے نجات مل جاتی ہے، بخیل سخاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے، کمزور نشہ میں بہادر بن جاتا ہے، چہرے کا رنگ صاف ہو جاتا ہے، شراب کی تجارت میں خوب نفع ہے، اسی طرح جوئے میں بغیر مشقت مال ہاتھ آتا ہے، جوا کا دلال طرفین سے مال مفت حاصل کرتا ہے، جیتنے والا غربا اور مساکین کی امداد کرتا ہے، اسی لئے **لِلنَّاسِ** کا لفظ استعمال ہوا، یعنی یہ منافع سطحی نظر رکھنے والے عامۃ الناس کو دکھائی دیتے ہیں، حقیقت میں ان منافع سے نقصانات زیادہ ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)

"**وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا**": شراب اور جوا کے منافع صرف دنیوی ہیں اور وہ بھی بادی النظر میں منافع دکھائی دیتے ہیں، حقیقت میں سراسر زیاں کاری ہے، اس کے برعکس اس کے نقصانات اتنے مہیب اور ہولناک ہیں کہ ان کے پیش نظر دنیوی منافع ہیچ ہیں، مزید یہ کہ ان نقصانات کا اثر دینی امور پر براہ راست پڑتا ہے، اس لئے قرآنی حقیقت عیاں ہے کہ شراب اور جوا کے منافع سے ان کے نقصانات زیادہ ہیں، اس لئے کوئی عقل مند گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)

شراب نوشی سے عقل جاتی رہتی ہے، عقل ہی گناہ سے روکتی ہے، جب عقل ہی نہ رہی تو انسان ہر قسم کی برائی کر سکتا ہے، شرابی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا، اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہو سکتا ہے، شرابی سے نماز کی ادائیگی ممکن نہیں، جھگڑا، گالی گلوچ، فحش کلام، جھوٹ وغیرہ گناہ کا صدور شراب نوشی کا اثر ہے، صدھا قسم کی بیماریاں شراب نوشی سے پیدا ہوتی ہیں، نضام ہضم کو برباد کرتی ہے، معدہ کو فاسد کرتی ہے، نضام ہضم اور افعال معدہ بقائے صحت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اسی لئے شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے، یعنی تمام برائیوں کی جڑ، یہی حال جوا کا ہے کہ اس سے رزق حلال کا حصول ممکن نہیں، طرفہ یہ کہ رزق حلال جوا سے برباد ہوتا ہے، اسلامی معیشت کا اصول یہ ہے کہ رزق حلال ذریعہ سے حاصل کرو اور حلال وجہ پر خرچ کرو، جوا اسلامی معیشت کے سراسر خلاف ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۷)

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نہایت زکی اور فہم وفراست کے مالک تھے، آپ کا ارشاد ہے کہ میں نے شراب زندگی بھر استعمال نہیں کی، کیونکہ یہ زوال عقل کا باعث ہے، بت پرستی نہیں کی کہ یہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان، زنا بھی نہیں کیا کہ بیوی کی غیرت کو چیلنج ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولا کہ جھوٹا ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)

"مَاذَا يُنْفِقُوْنَ": نفقہ سے مراد راہ خدا میں یا اہل وعیال پر خرچ کرنا ہے، راہ خدا میں خرچ کرنے کی دو نوعیتیں ہیں، صدقہ نافلہ اور صدقہ واجبہ مثل زکوٰۃ وغیرہ کے، **مَاذَا** سے مراد مال کی نوعیت یا مقدار ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے رسول (ﷺ)! لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کس قسم کا، یا کتنا مال راہ خدا میں یا اپنے اہل وعیال وغیرہ پر خرچ کریں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

"قُلِ الْعَفْوَ": عفو کے چند معنی ہیں، آسان، سہل، نرم، فاضل، بچا ہوا، مٹا دینا، تخفیف کرنا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۱۵۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)

معنی یہ ہے کہ ضرورت سے بچا ہوا مال راہ خدا میں خرچ کرو، یا جس کا خرچ کرنا آسان اور سہل ہو وہ دو، یا جس کے خرچ کرنے میں مشقت نہ اٹھانا پڑے اور اس کا اثر دل پر نہ پڑے وہ خرچ کرو۔

بعض مفسرین نے فرمایا ہے اس سے مراد افضل اور پاکیزہ مال ہے، یہ جوا وغیرہ حرام ذرائع سے کمائے ہوئے مال کے مقابل پاکیزہ مال ہے، یعنی راہ خدا میں یا اہل وعیال پر پاکیزہ اور حلال مال خرچ کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)

"**اَلْیَتٰمٰی**": یتٰمٰی یتیم کی جمع ہے، جس انسان کا باپ نابالغی کی عمر میں فوت ہو جائے وہ بچہ یتیم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)، ج ۱، ص ۳۳۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)، ج ۱، ص ۱۵۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی (ﷺ)، لوگ آپ سے ان یتیموں کے مال کے متعلق سوال کرتے ہیں جو ان کی پرورش میں ہوں۔

"**اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ**": اِصلاح صُلح سے بنا ہے جس کا معنی ہے درستی۔

یتیموں کی اصلاح کی صورت تزویج، تقویم، تادیب ہے، جانی، مالی، نفسانی اور روحانی اصلاح مراد ہے، یتیموں کے مال کی حفاظت، نفع بخش تجارت میں لگا دینا، انہیں علم و ہنر سکھانا اور اس پر ان کا مال خرچ کرنا مراد ہے، یعنی یہ سب صورتیں بہتر ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۴۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

"**یُخَالِطُوْھُمْ**": **خَلْطٌ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے چند چیزوں کے اجزا آپس میں ملا دینا، عام ازیں کہ وہ اشیاء ٹھوس ہوں یا مائع یا ان میں سے ایک ٹھوس اور دوسری مائع۔

دوست، پڑوسی اور شریک کو **خَلِیْطٌ** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۵۵)

اس مخالطت سے مراد شرکت، آپس میں مل جل کر رہنا، مال ملالینا، نکاح کر لینا، کھانے پینے اور رہائش میں شرکت کر لینا سب ہی مراد ہے، مخالطت ان سب کو شامل ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

"اِخْوَانُکُمْ": **اَخٌ** کی جمع **اِخْوَانٌ** ہے، ایک طرف سے یا دونوں طرفوں سے یا رضاعت میں دوسرے کے ساتھ مشارک کو **اخ** کہتے ہیں بمعنی حقیقی بھائی یا رضاعی بھائی، مجازاً اس کا اطلاق قبیلہ، دین، صنعت، پیشہ، معاملہ اور دوستی میں ساجھی پر ہوتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۳)

آیت مذکورہ میں بھائی سے مراد ہم مذہب یا ہم قبیلہ ہے، یعنی اگر تم زیر پرورش یتیموں کو اپنے ساتھ ملالو یا ان سے خود نکاح کر لو یا اپنی اولاد کا نکاح ان سے کر دو یا ان کا مال اپنے مال میں ملالو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تمہارے دینی یا قبیلہ کے بھائی ہیں۔

"لَاَعْنَتَکُمْ": **عَنَتٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے ایسی مشقت جس میں ہلاکت کا خوف ہو، ابتلا، آزمائش اور ہلاکت، بمعنی ذلت بھی استعمال ہوتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۴۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں یتیموں کے بارے میں سخت مشقت میں ڈال دیتا، اور حکم دیتا کہ ان کا مال بالکل الگ رکھو اور ان کی اصلاح کرو، مگر اس نے اپنے فضل سے تمہیں مشقت اور آزمائش میں نہیں ڈالا، یتیموں کا مال اپنے مال سے ملالینے کا آسان حکم دیا ہے۔

شان نزول :

مذکورہ بالا آیت میں شراب، جوا، نفقہ اور یتیم کے مال کی حفاظت کے مسائل کا بیان ہے اس لئے ہر مسئلہ کا شان نزول الگ ہے:

(۱) شراب اور جوا کی حرمت :

زمانہ جاہلیت میں شراب نوشی اور جوا کھیلنے کی لعنت عام تھی، شاید ہی کوئی اس لعنت سے بچا ہو، ابتدائے اسلام ان کی حرمت نہ تھی، مکہ معظمہ میں یہ آیت اتری۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ☆

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو۔

(سورۃ النحل آیت،۶۷)

اس آیت کے نزول تک شراب حرام نہ تھی، یہی حال مدینہ طیبہ کے ابتدائی قیام تک رہا، لیکن شراب نوشی کے مضرات سے فرار ممکن نہ تھا، عقل کا سلب ہو جانا اور مال کا نقصان تو ہر ایک مشاہدہ کر رہا تھا، اس صورت حال کے پیش نظر حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنھم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ! شراب اور جوئے کا فیصلہ فرمایئے، اس پر مذکورہ آیت نازل ہوئی، اس پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے شراب نوشی اور جوا ترک کر دیا، لیکن اس آیت سے مطلقاً حرمت کا حکم واضح نہ ہوا، اس لئے بعض حضرات اس وقت اسے استعمال کرتے رہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے چند صحابہ کو دعوت پر مدعو کیا، کھانے کے بعد شراب کا دور چلا، نشہ کی حالت میں نماز جماعت سے رہ گئی، امام انے سورۃ الکافرون پڑھی، مگر آیات سے حرف **لا** حذف کر دیا، یہ صورت بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں پیش ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وہی درخواست دہرائی کہ شراب کے بارے میں قطعی فیصلہ فرمایئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ☆

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور ناپاکی کی حالت میں بے نہائے، مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کو مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۴۳)

اس تازہ حکم سے یہ سمجھا گیا کہ حالت نماز میں شراب کے نشہ میں ہونا حرام ہے، نماز کے بعد نشہ حرام نہ تھا، حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء کے بعد چند صحابہ کرام کی دعوت میں شراب پلائی، نشہ کی حالت میں انصار ومہاجرین میں نسب کے فخر پر جھگڑا ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی درخواست دہرائی اور عرض کی یا اللہ! شراب کے بارے میں بیان شافی عطا فرما، اس پر شراب اور جوا کی حرمت قطعی نازل ہوئی۔

ارشاد ربانی ہوا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ☆

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوے میں، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آئے؟

(سورۃ المائدہ آیات ۹۰،۹۱)

ان آیات نے شراب اور جوئے وغیرہ کو قطعی حرام کردیا اب ان کی حرمت ابدی ہے شراب اور جوئے کی حرمت بتدریج ہوئی اس میں اللہ کریم کا فضل ہے، اگر یکبارگی حرمت نازل ہوتی تو یک لخت شراب کا ترک کرنا دشوار ہوتا، آیت سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ! ہم رک گئے، یعنی ہم شراب کے قریب نہ جائیں گے، دیگر صحابہ نے اپنے شراب کے برتن توڑ دیئے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۹۹،۱۰۰)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۱۴۹)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۳۲۲)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص ۴۳۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۵۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص ۲۵۵)
☆ (انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۱۰۰)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج۶، ص ۴۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص ۱۵۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج۱، ص ۱۵۲)

شراب کی حرمت قطعی غزوہ احزاب کے بعد نازل ہوئی۔

☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص ۱۱۲)

(۲) نفقہ، صدقہ وخیرات:

حضرت عمر بن جموح رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں سوال کیا یارسول اللہ! ہم کتنا مال راہ خدا میں خرچ کریں اس کی مقدار ارشاد فرمایئے، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۚ قُلِ الْعَفْوَ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ☆

تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم (دنیا اور آخرت کے) کام سوچ کر کرو

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹)

دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہما بارگاہ عرش پناہ مصطفیٰ کریم ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! ہمارے پاس غلام بھی ہیں اور اپنے بال بچے بھی، ان پر ہم کتنا خرچ کریں، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ا، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

مفسرین نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں بقدر ضرورت مال لے کر باقی سب خیرات کرنا واجب تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی ضروریات پوری کر کے اپنا باقی ماندہ اندوختہ راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے، آیت میں یہی مراد ہے، اس صورت میں یہ حکم آیت زکوٰۃ سے منسوخ ہے، اب صرف زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اپنا بقیہ اندوختہ خیرات کرنا واجب نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں نفلی صدقہ مراد ہے، اس صورت میں آیت سے مراد یہ ہوگا اپنا سارا مال خرچ کر کے خود محتاج نہ ہو جاؤ، اور نہ اپنے اہل وعیال کو محتاج بناؤ، بلکہ اپنے مصارف اور ضروریات سے جو بچ رہے وہ خیرات کرو، اس صورت میں یہ آیت منسوخ نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۵۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ا، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا، ص ۲۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۵۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۱)

(۳) یتیم کے مال کی حفاظت:

زمانہ جاہلیت میں یتیموں کے مال کھائے جانے میں احتیاط نہ کی جاتی تھی، لوگ بے دریغ یتیموں کے مال کھا جاتے، اس پر رب کریم کا حکم نازل ہوا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْ کُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْماً اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَاراً وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْراً ☆

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔ (سورۃ النساء آیت، ۱۰)

اس حکم کو سن کر مسلمان نہایت خوف زدہ ہوئے اور یتیموں کے اموال میں از حد احتیاط کرنے لگے، ان کا کھانا الگ پکاتے، ان کا پانی الگ رکھتے، ان کا بچا ہوا کھانا خود خرچ نہ کرتے، کبھی وہ بے کار ہو جاتا تو اسے ضائع کر دیتے، اتنی احتیاط مسلمانوں پر گراں تھی، جس کی شکایت بارگاہ بے کس پناہ میں ہوئی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اس صورت میں لوگ یتیموں کی پرورش مشکل جان کر چھوڑ دیں گے، اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی، اس میں انہیں حکم دیا گیا یتیموں کا مال الگ رکھنا ضروری نہیں بلکہ ان کی اصلاح فرض ہے وہ جس طرح حاصل ہو وہی طریقہ اختیار کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ص ۱۵۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

مسائل شرعیہ :

(۱) شراب کسی قسم کی ہو مطلقاً حرام ہے' اور مانند پیشاب نجس بھی ہے' برانڈی ہو یا اسپرٹ' خواہ کوئی بلا' جس دوا میں اس کا جز شامل ہو' خواہ کسی طرح اس کی آمیزش ہو اس کا کھانا' پینا حرام' بدن پر اس کا بیرونی استعمال بھی حرام ہے' اس کی تجارت' خرید و فروخت حرام ہے' افیون' بھنگ وغیرہ خشک چیزیں جو نشہ لاتی ہیں یا تخدیر و تفتیر کرتی ہیں ان کا نشہ بھی حرام ہے البتہ خود ناپاک نہیں' ان کا بیرونی استعمال مطلقاً جائز ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۰۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۲۴)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۴۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۱، ص ۲۰)

(۲) انگور سے بنی ہوئی شراب اور دیگر اشیاء سے بنی ہوئی شرابوں میں چند وجہ سے فرق ہے:

(ا) انگوری شراب حرام قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے، یہ نجاست غلیظہ ہے، اس کے پینے والے پر حد شرعی (اسی کوڑے) قائم کی جائے اگرچہ نشہ کی حد سے کم پئے، یہ مال متقوم نہیں، یعنی اس کی کوئی قیمت نہیں، اس کے ضائع کرنے والے یا غصب کرنے والے پر تاوان نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

"حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَ كَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ"

انگوری شراب حرام ہے، قلیل ہو یا کثیر، اور ہر پینے والی شیٔ جو نشہ دے (حرام ہے)۔

☆ (رواہ الامام اعظم عن ابن عباس، بحوالہ)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۴۶)
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۱۰۵۔
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۴، ص ۵۳۷)

(ب) انگوری شراب کے علاوہ دیگر شرابیں حرام ہیں مگر ان کی حرمت قطعی نہیں، انہیں نشہ سے کم حلال جاننے والا کافر نہیں فاسق ہے، بغیر نشہ کے ان میں حد نہیں تعزیر ہے، اس کی نجاست خفیفہ ہے، چونکہ یہ پینے کے علاوہ دیگر کاموں میں استعمال ہو سکتی ہے اس لئے اس کی تجارت حرام نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

(۳) شراب چونکہ ام الخبائث (تمام برائیوں کی اصل) ہے، اس لئے دوا کے طور پر بچوں کو پلانا بھی حرام ہے، اسی طرح ذمی اور جانوروں کو پلانا بھی حرام ہے، زخم پر لگانا اور جانور کے کیڑوں پر ڈالنا منع ہے، اس کی حرمت اور خباثت پر کثیر احادیث ناطق ہیں، حضور شارع اسلام علیہ السلام نبی رحمت ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ"

☆ (رواہ مسلم والامام احمد وابن ماجہ وابوداؤد، بحوالہ ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۰، ح ۲۸۳۲۵)

یہ شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ اص ۱۵۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۴۹)

(۴) علاج کرنا بالاجماع واجب نہیں صرف جائز ہے، زیادہ سے زیادہ سنت ہے، اور شراب کے علاوہ ہزاروں دوائیں ہیں، پھر شراب سے علاج کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے خصوصاً اس حال میں یہ خود بیماری ہے،

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"میری امت سے ستر ہزار جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو کسی منتر والے کو طلب نہیں کرتے، نہ بدفالی لیتے ہیں، نہ داغ دیتے ہیں، اور اپنے رب پر وہ بھروسہ کرتے ہیں"۔

☆ (رواہ البخاری عن ابن عباس ومسلم واحمد عن عمران بن حصین ومسلم عن ابی ھریرۃ والطبرانی عن خباب والدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس، بحوالہ ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۳، ح ۵۶۸۱، ۵۷۰۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۵۲)

(۵) نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے واقع ہو جائے گی، اسی طرح بھنگ، چرس، ہیروئن وغیرہ کے نشہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۴۲)

(۶) جو شئی کثیر مقدار میں استعمال سے نشہ دے اس کی قلیل مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

"كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ"

☆ (رواہ الامام احمد وابن ماجہ وعبدالرزاق عن ابن عمر، بحوالہ ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۵، ح ۱۳۲۷۶)

ہر نشہ والی شئی حرام ہے اور ہر شئی جس کی کثیر مقدار نشہ دے اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۲۳)

(۷) سرد علاقوں کے رہنے والے موسم کی شدت کا مقابلہ کرنے کا عذر پیش کر کے شراب پیتے ہیں، یہ عذر بھی قابل قبول نہیں اور نہ یہ عذر واقعی ہے، وہاں بھی شراب پینا حرام ہے۔

حضرت دیلم حمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا بِاَرْضٍ بَارِدٍ نُعَالِجُ فِیْھَا عَمَلًا شَدِیْدًا وَاَنَا نَتَّخِذُ مِنْ ھٰذَا الْقُمْحِ نَتَقَوّٰی بِہٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَعَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ھَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ فَاجْتَنِبُوْہُ فَقُلْتُ فَاِنَّ النَّاسَ غَیْرُ تَارِکِیْہِ ، قَالَ ، فَاِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْہُ فَقَاتِلُوْھُمْ"

میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! ہم سرد علاقوں میں رہتے ہیں، ہمیں سخت مشقت کرنا پڑتی ہے، ہم گندم سے شراب کشید کرتے ہیں اس سے ہم اپنے کاموں میں تقویت حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقہ کی سردی کا مقابلہ کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا یہ نشہ دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا، اس سے باز رہو، میں نے عرض کیا کہ لوگ اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں، آپ نے فرمایا، اگر وہ ترک نہ کریں تو ان سے جہاد کرو۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی (م ۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۱۶۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۳)

(۸) شراب کے متعلق دس آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی، وہ رب کی رحمت سے دور ہیں۔

"شراب خریدنے والا، بیچنے والا، تجارت کا دلال، شراب کا کشید کرنے والا، جس کے لئے شراب کشید کی جائے، پلانے والا، پینے والا، اس کا اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھا کر لائی جائے، اس کی قیمت کھانے والا"

یہ سب کام حرام ہیں ان سے اجتناب فرض ہے

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۸)

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی (م ۲۷۵ھ)، ج ۲، ص ۱۶۱)

(۹) شراب جب سرکہ بن جائے تب اس کا استعمال جائز ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۰)

(۱۰) جب تک شراب حرام نہ ہوئی تھی اس میں کچھ منافع تھے، حرام ہونے کے بعد اس کے منافع اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیئے، اب یہ سراپا زحمت اور بیماری ہے، اس سے شفا کی توقع عبث ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ شِفَآئَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ"

☆ (رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ، بحوالہ.....)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۱، ص ۱۲۱)

حرام شیٔ میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۸)

(۱۱) جب کسی شئ کے منافع سے اس کے مفاسد بڑھ جائیں تو شئ حرام ہو جاتی ہے، آیت مذکورہ میں اسی کا بیان ہے کہ شراب اور جوئے کے منافع سے اس کے مفاسد زیادہ ہیں۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۵)

(۱۲) ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب کی کوئی شئ غالب کو دی جائے گی قمار اور جوا ہے، یعنی ہر دو طرفہ مالی ہار جیت جوا ہے لہٰذا تاش، شطرنج، لاٹری، نردشیر، معمہ بازی، ریس کورس میں گھڑ دوڑ، کیرم، پانسوں سے کھیلنا، کرکٹ، فٹ بال، سکوائش کے کھیلوں میں سٹہ بازی وغیرہ گناہ کبیرہ اور حرام ہیں، گھوڑے سواری، نیزے بازی وغیرہ میں شرط لگانے کی رخصت ہے جب کہ یہ شرط ہو کہ سب سے آگے بڑھ جانے والے کو انعام دیا جائے گا، پیچھے رہ جانے والے کو کچھ نہ دیا جائے گا نہ اسے کوئی تاوان دینا ہوگا، اگر یہ شرط کی جائے جو آگے بڑھ جائے وہ کچھ مال لے گا اور پیچھے رہ جانے والا دے گا تو یہ جوا ہے اور ناجائز، اور اگر کوئی تیسرا آدمی شرط لگائے کہ ان دو (یا زیادہ) میں سے جو آگے نکل جائے اسے انعام دیا جائے گا پیچھے رہ جانے والے کا کوئی نقصان نہ ہوگا، تو یہ بھی جائز ہے، بعض ادارے اپنی مصنوعات کو پھیلانے کے لئے انعامی سکیم کا اعلان کرتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۲۹، ۳۲۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۲۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۶)

(۱۳) اپنا مال برباد کرنا، فضول خرچی، جوا، سود اور رشوت وغیرہ بالاتفاق حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۷)

بے شک اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۴۷)

(۱۴) اپنی ضروریات سے بچے ہوئے مال میں صدقہ کرنا مستحب ہے، خرچ کرنے میں یہ امر ملحوظ رہے کہ اس سے اپنے اہل و عیال اور زیر کفالت افراد کا حق ضائع نہ ہو اور صدقہ کے بعد خوش حالی باقی رہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے:

" اِبْدَأْ بِنَفْسِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْھَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ عَنْ اَھْلِکَ فَلِذِیْ قَرَابَتِکَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِکَ شَیْءٌ فَھٰکَذَا وَھٰکَذَا "

☆ (رواہ النسائی ومسلم، عن جابر، بحوالہ ....)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۵)

اپنی ضروریات پر خرچ کرنے سے شروع کرو، اگر اس سے بچ رہے تو اپنے اہل پر خرچ کرو، اگر اپنے اہل سے بچ رہے تو اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرو، اور اگر قرابت داروں سے بچ رہے تو ایسا ایسا خرچ کرو۔

ایک اور صحیح مرفوع حدیث میں ارشاد ہوا: "خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غَنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ"

☆ (رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ، بحوالہ)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۱۲)

بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوش حالی باقی رہے اور صدقہ اپنے اہل وعیال سے شروع کرو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۲)

(۱۵) کثیر صدقہ کرنے سے اگر محتاجی اور ندامت پیدا ہو تو شرعاً مکروہ ہے، تھوڑا تھوڑا اعطا کرنا دین میں نفع مند ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۴)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

(۱۶) جس طرح کمانے میں اس امر کا خیال فرض ہے کہ ذریعہ آمدنی حلال ہو، اسی طرح خرچ کرنے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ مصرف جائز ہو، ناجائز مصارف پر خرچ کرنا گناہ ہے۔ **لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ** میں یہی بیان ہوا۔

(۱۷) ضرورت سے زائد مال میں سے خرچ کرنا مستحسن اور مستحب ہے فرض یا واجب نہیں، فاضل مال کے خرچ پر شرعاً کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا کسی کے فاضل مال کو چھین کر یا تو میا لینا شرعاً ممنوع وحرام ہے، رضا ورغبت سے خرچ کرنے کی فضیلت کو جبراً چھین لینے کی سند بنانا کسی طور پر جائز نہیں، آیت سے یہی مراد ہے۔

(۱۸) زیر کفالت یتیم بچوں کی اصلاح ولی پر فرض ہے، اصلاح میں اس کی جانی، مالی، نفسانی اور روحانی درستیاں شامل ہیں، یتیم کی تعلیم وتربیت اور ہنر سکھانے کے لئے یتیم بچوں کے مال سے بقدر ضرورت خرچ جائز ہے، یتیم کے مال کو تجارت میں لگانا جائز ہے، یتیم کے مال کی حفاظت اس کے اولیا پر فرض ہے، ترک پر وہ گناہ گار ہوں گے، خیانت و افراط تفریط سے بچ کر ان کے مال کو اپنے مال سے اصلاح کی نیت سے ملا لینا جائز ہے، مقصود اصلاح ہے اگر مال الگ رکھنے سے حاصل ہو تو الگ رکھے اور اگر ملا لینے سے حاصل ہو تو ملا لینا جائز ہے، بقدر حصہ ان کے مال کو اپنے مال سے ملا کر کھانا پینا اکٹھا کر لینا جائز ہے، بقدر حصہ حساب مشترک رکھنا جائز ہے، یتیم بچے سے اپنی بچی کا نکاح اور یتیم بچی سے اپنے بیٹے کا یا اپنا نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ حرمت کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۳)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۱)

(۱۹) ہر مسلمان کا حق ہے کہ اس کا حقیقی یا دینی بھائی اس کے مال اور حال کی اصلاح کرے۔

آیت مذکورہ کے کلمہ **اِخْوَانُكُمْ** اور **اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ** کا یہی مفاد ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے:

" **اَللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ** (وفی روایة) **مَا كَانَ الْعَبْدُ** "

☆ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبدالرزاق واحمد بحوالہ......)

☆ (کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۵، ح ۴۳۵۶۲)

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۲، ص ۳۴۵)

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ)، ج ۲، ص ۲۳۔

☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۲، ص ۱۵۵)

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۹)

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد کرتا رہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۲۰) یتیم کے مال کی حفاظت وصی پر ضروری ہے اگر باپ یا دادا وصیت کر جائے، اگر وصیت نہ ہو تو قاضی کسی کو وصی مقرر کردے، اگر قاضی وصی مقرر نہ کرے تو اولیاء یتیم پر اس کے مال کی حفاظت فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)

(۲۱) یتیم کے پرورش کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ کسی کو یتیم کے مال کے اجرت دے جو اسے امور دین، دنیا اور آخرت کی تعلیم دے، یتیم کی طرف سے ہبہ قبول کرنا جائز ہے، البتہ یتیم کے مال سے زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور اس کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا جائز ہے، میت کے ورثاء میں اگر کوئی یتیم ہو تو میت کے مال سے صدقہ وخیرات اور ایصال ثواب کے لئے مالی اخراجات جائز نہیں، البتہ میت کے بالغ وارث اس کا ترکہ تقسیم کرنے کے بعد اس کے لئے ایصال ثواب کر سکتے ہیں، یتیم کے مال کو مضاربت اور مشارکت پر دینا جائز ہے۔

وصی کی مال یتیم میں خرید وفروخت درست ہے جبکہ غبن فاحش نہ ہو، وصی کے لئے جائز ہے کہ وہ یتیم کی طرف سے دم عمد میں صلح کرلے، اسے عفو اور قصاص کی ولایت حاصل نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۳)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲۲) احکام دنیا میں اجتہاد جائز ہے، یتیم کے مال کو اپنے مال سے ملا کر اصلاح کرنا اجتہاد سے ہی ہو سکتا ہے۔

آیت کے جزو **فَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ** میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۰)

(۲۳) مومنوں کے بچے احکام میں مومن ہی شمار ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یتیموں کو تمہارا دینی بھائی قرار دیا ہے۔

فَاِخْوَانُكُمْ سے یہی مستفاد ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۲۴) یتیم جب بالغ ہو جائے تو اس سے حکم یتیمی اٹھ جاتا ہے، بالغ ہو کر یتیم نہ رہا، وہ اپنے معاملات میں مختار ہے اس کے تصرفات نافذ ہیں، ارشاد ربانی......

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ☆

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہوتا ہے۔ **(سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۴)**

...... میں یہی بیان ہوا۔

(۲۵) اولاد کے لئے باپ کی نصرت زیادہ ہوتی ہے مگر پرورش ماں کی بہتر ہے، اسی لئے پرورش میں ماں کا حق فائق ہے، البتہ اولاد کے مفادات کی نگہداشت کا حق والد کو ہے، لہٰذا اس کی پرورش کے دوران اس کا نان ونفقہ وغیرہ باپ کے ذمہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۴)

(۲۶) کفار یتیم بچوں کا حکم بھی وہی ہے جو مسلمان یتیم بچوں کا ہے، اس لئے ان کے مالی و دیگر حقوق کی حفاظت ولی یا وصی پر فرض ہے، قرآن مجید میں دوسرے مقام پر مطلق یتیم کا ذکر کیا گیا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ☆

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بیشک عہد سے سوال ہوتا ہے۔ **(سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۴)**

(۲۷) کافر یتیم کو جبراً مسلمان نہیں کر سکتے البتہ اسے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ☆

کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو گئی نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ **(سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۶)**

(۲۸) یتیم کی پرورش بڑے اجر کا موجب ہے، یتیم کی پرورش کرنے والے کے لئے جنت کا وعدہ ہے،

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں: اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)۔

☆ (رواہ الامام احمد والبخاری وابوداؤد والترمذی عن سھل بن سعد، بحوالہ ...)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۱۸۶)

(۲۹) یتیم کی کفالت کرنے والا اگر نادار غریب ہو تو یتیم کے مال سے حق کفالت لے سکتا ہے، جیسا کہ یتیم کے مال سے اس کی تعلیم و تربیت کرنے والے کو اجرت دی جا سکتی ہے۔

حضور سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" کُلْ مِنْ مَّالِ یَتِیْمِکَ غَیْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَاذِرٍ وَّلَا مُتَاثِّلٍ مَالاً وَّلَا تَقِیْ مَالَکَ بِمَالِهٖ "

اپنے زیر پرورش یتیم کے مال سے (بقدر کفالت) کھالو، اسراف اور فضول خرچی نہ کرو اور نہ اس کے مال کے بدلے اپنا مال بچاؤ۔

☆ (رواہ ابوداؤد فی کتاب الوصایا والنسائی فی کتاب الوصایا وابن ماجہ عن ابن عمرو، بحوالہ .....)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۵، ۴۰۴۸۷)

(۳۰) چند مسلمانوں کا مل کر کھانا باعث خیر و برکت ہے، اکیلے کھانے میں وہ برکت شامل نہیں ہوتی، چاہے تو بیوی بچوں سے مل کر کھائے یا دوست احباب سے، برکت جماعت میں ہے، اصلاح کی نیت سے یتیم کے مال اور کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے سے ملانے کو "خیر" سے تعبیر کیا گیا ہے، اور یہ "خیر" جماعت سے ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۳۲)

﴿مشرکہ عورتوں سے نکاح کی حرمت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ☆

اورشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتا ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے، اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (سورہ بقرہ آیت،۲۲۱)

حل لغات :

"وَلَاتَنْكِحُوْا" اور نکاح نہ کرو، **نَكَحَ** کا لغوی معنی جمع ہونا، ملنا اور داخل ہونا، عربی میں محاورہ ہے۔ نَكَحَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ بارش زمین سے مل گئی۔ نَكَحَ النُّعَاسُ عَيْنَيْهِ، نیند آنکھ میں آ گئی۔

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۵۸)

نکاح کا اطلاق حقیقۃً جماع اور وطی پر ہوتا ہے، مجازاً عقد نکاح (تزویج) کو بھی نکاح کہتے ہیں، کیونکہ نکاح سے دو خاندان آپس میں مل جاتے ہیں۔

حدیث شریف سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ **نکاح** سے مراد حقیقۃً وطی و جماع ہے عقد نکاح نہیں۔

ارشاد نبوی ہے: " **نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ** " مشت زنی (کرکے انزال کرنے والا) ملعون ہے۔

☆ (رواہ علی القاری فی الاسرار المرفوعہ وعجلونی فی کشف الخفاء، بحوالہ....)

☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱۰، ص ٦)

اس حدیث میں نکاح سے مراد وطی ہے عقد نکاح نہیں۔ بلکہ قرآن مجید اس امر کی تصدیق پر شاہد ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ☆

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لئے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

آیت مبارکہ میں **حَتّٰى تَنْكِحَ** سے مراد وطی ہے کیونکہ عقد نکاح تو کلمہ **زَوْجًا غَيْرَهٗ** سے ثابت ہے، اسی مفہوم کو حدیث شریف نے صراحتاً بیان فرمادیا، حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی، عورت نے عدت کے بعد حضرت عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کرلیا، مگر وہ بوجہ ضعف وطی پر قادر نہ ہوئے، عورت نے دوبارہ حضرت رفاعہ سے نکاح کا ارادہ کرلیا، نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا:

لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِي عُسَيْلَتَهٗ

☆ (رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا، ج ۲، ص ۲۹۱، ٦٩٥)

تجھے رفاعہ سے دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ عبدالرحمن تیرا ذائقہ نہ چکھ لے اور تو اس کا ذائقہ نہ چکھ لے (مراد اس سے وطی ہے)

اس کا مزید بیان ان شاء اللہ اپنے موقعہ پر ہوگا۔ آیت متعلقہ میں " **لَا تَنْكِحُوْا** " سے مراد عقد نکاح ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ٦٧)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ٦، ص ۵۸، ۵۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱٦۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱٦۰)

" **الْمُشْرِكِيْنَ** " : شرک کرنے والے۔

شِرْكَةٌ اور **مُشَارِكَةٌ** کا لغوی معنی ہے، دو اشیاء مملوکہ کا آپس میں ملا دینا، یا ایک شئ کو دو یا زیادہ اشخاص کے لئے ثابت کرنا،

اسی معنی میں حدیث وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَآءِ الصّٰالِحِیْنَ ۔ اے اللہ، ہمیں صالحین کی دعاؤں میں شامل فرما۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے فرمایا:

" اِنِّیْ شَرَّفْتُکَ وَفَضَّلْتُکَ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِیْ وَاَشْرَکْتُکَ فِیْ اَمْرِیْ "

میں نے آپ کو شرف دیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی اور اپنے امر میں شامل کیا۔

یعنی جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا، اور جو تیری اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا، میں نے اپنی اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کو اکٹھا بیان کر دیا ہے۔

دین میں شرک دو قسم پر ہے:

(۱) شرک عظیم

(۲) شرک صغیر

(۱) **شرک عظیم** یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور عبادت میں ساجھی ٹھہرایا جائے، یہ سب سے بڑا کفر ہے، اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَاِذْقَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَھُوَیَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ☆

اور یاد کرو جب لقمٰن نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورہ لقمٰن آیت ۱۳)

نیز ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۴۸)

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ☆

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے دور کی گمراہی میں پڑا۔ (سورۃ النسآء، آیت ۱۱۶)

(۲) **شــرک صغیر،** اللہ تعالیٰ کے ساتھ بعض امور میں غیر اللہ کی مراعات شرک اصغر ہے، جیسے ریا، نفاق وغیرہ، حدیث شریف میں یہ معنی وارد ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

"اَلشِّرْکُ (فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ) اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمَلِ عَلَی الصَّفَا"

میری امت میں شرک پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ خفی ہے۔

☆ (رواہ الحسن بن سفیان والبغوی عن ابی بکر وابن البخاری عن عائشۃ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۳، ح ۸۸۴۸، ۸۸۵۰)

اس سے مراد شرک خفی اور ریا ہے۔

اکثر فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ کبھی مطلقاً کفر کو بھی شرک کہہ دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَھُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ (سورہ مائدہ آیت ۷۳)

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں تیسرا ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

اسی معنی کی تائید حدیث شریف سے ہوتی ہے، حضور سید عالم ﷺ جب کسی کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے ہدایت فرماتے:

اِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُھُمْ اِلٰی اِحْدٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ ...... الحدیث

جب تو اپنے کافر دشمن کا سامنا کرے تو اسے تین امور میں ایک امر قبول کرنے کی دعوت دے۔

☆ (رواہ ابن ابی شیبہ عن بریدہ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۴، ص ۴۲۹)

☆ (رواہ مسلم والبیہقی وابن کثیر بحوالہ ...)

☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۰۱)

حدیث مذکورہ بالا میں مشرکین سے مراد مطلقاً کافر ہیں، خواہ وہ مشرک ہوں، یہودی ہوں، نصاری ہوں، مجوسی ہوں یا کوئی اور۔ (شرک کی لغوی اور اصطلاحی بحث کے لئے ملاحظہ ہو، مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۲۵۹، ۲۶۰)

آیت مذکورہ بالا میں مشرک سے تمام کافر مراد ہیں، بت پرست، مجوسی، یہود، نصاری، ہنود وغیرہ، بلکہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت کا منکر ہے اگر چہ وہ توحید کا اقراری ہو، بلکہ ضروریات دین میں سے کسی ایک ضرورت دینی کا منکر مشرک اور کافر ہے، اگر چہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہو۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)

"**حَتّٰی یُؤْمِنَّ**": ایمان سے اسلام کی حقانیت کی دل سے تصدیق، زبان سے اس کا اقرار اور احکام اسلام پر التزام مراد ہے، یعنی کافر عورت جب اسلام قبول کر کے مؤمن بن جائے تو اس سے مسلمانوں کا نکاح کر لینا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۲ ص ۶۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۰)

"**وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَةٍ**": مسلمان باندی باوجود غلامی کی ذلت کے آزاد کافر عورت سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔

خَیْرٌ: سے مراد یہ ہے کہ شرف الدین تمام شرفوں، بزرگیوں سے زیادہ نفع بخش ہے، مسلمان مرد کی بیوی اگر مسلمان ہوگی، اگرچہ باندی ہو، تو توافق فی الدین کے باعث ان میں محبت کامل ہوگی، دنیوی منافع مثل صحت، حفظ مال اور حفظ اولاد بھی حاصل ہوں گے، اس صورت میں نکاح کے پورے مقاصد پورے ہوں گے، اس لئے مسلمان عورت سے نکاح بہتر ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۶۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۱)

"**وَلَوْاَعْجَبَتْکُمْ**": **اِعْجَابٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے تعجب میں ڈال دینا، پسند آنا، مراد یہ ہے کہ مشرک عورت اگرچہ اپنے حسن و جمال، مال و منال اور حسب اور نسب کے باعث تمہیں پسند آجائے پھر بھی بدصورت، غریب مسلمان عورت سے نکاح کرنا نافع تر ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۵۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۵۷)

"**وَلَاتُنْکِحُواالْمُشْرِکِیْنَ**": (تا کے ضمہ کے ساتھ) **اِنْکَاحٌ** سے بنا ہے، جس کا معنی ہے نکاح کرانا، نکاح میں دینا۔ یہ خطاب تمام مسلمانوں سے ہے، خواہ وہ عورت کے ولی ہوں یا دیگر لوگ۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی قسم کے کافر سے نہ کراؤ، یہ نکاح نہ ہونے دو، عورت خواہ لونڈی ہو یا آزاد۔

"**وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ**": مسلمان غلام اپنی غلامی اور تنگدستی کے باعث اگرچہ حقیر معلوم ہوتا ہے مگر زیور ایمان سے آراستہ ہونے کے باعث ہر قسم کے کافر سے افضل ہے، کیونکہ دولت ایمان کا بدل دنیا میں کوئی اور شئ نہیں، کافر مرد میں مال، جمال، نسب اور رغبت کی اگرچہ تمام وجوہ ہی موجود ہوں مگر مسلمان مرد، خواہ غلام ہی کیوں نہ ہو، سے نکاح کرنا نافع ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۱۹)

"**اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ**": **اُولٰٓئِكَ** سے مراد تمام کافر ہیں، **يَدْعُوْنَ** سے مراد رغبت دلانا، دعوت دینا، **نَارٌ** سے مراد سبب جہنم یعنی کفر ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کافر تم سے مل جل کر تمہیں کفر کی طرف راغب کردیں گے، کفر جہنم کی طرف لے جائے گا، لہٰذا دوزخ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم کافروں کی صحبت، دوستی اور میل جول سے اجتناب کرو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹، ۸۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

شانِ نزول:

آیت کے دو حصوں کے الگ الگ شان نزول ہیں، ان کا بیان مسائل شرعیہ کو سمجھنے میں معاون ہوگا:

(۱) حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ (بعض روایات کے مطابق مرثد غنوی) جن کا نام یسار بن حصین ہے، ایک بہادر صحابی تھے، حضور سید عالم ﷺ نے انہیں مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ روانہ فرمایا کہ وہ اپنی تدبیر سے وہاں مقیم ضعیف مسلمانوں کو مدینہ طیبہ لے آئیں، مکہ معظّمہ میں عناق نامی حسینہ وجمیلہ اور مالدار عورت سے زمانہ جاہلیت میں ان کے مراسم تھے، جب اسے ان کے مکہ معظّمہ آنے کا علم ہوا تو وہ ان کے پاس آئی اور وصال کی طالب ہوئی، آپ نے فرمایا، اے عناق! اب میں اسلام قبول کرچکا ہوں، اسلام زنا اور بدکاری سے روکتا ہے، تیری طلب پوری نہیں کرسکتا، تب اس نے نکاح کی درخواست کی، آپ نے فرمایا، اسلام لانے کے بعد اس میں میرا اختیار نہیں رہا، نبی پاک ﷺ کا غلام بن چکا ہوں، آپ کی اجازت کے بغیر تجھ سے نکاح بھی نہیں کرسکتا، مدینہ منورہ واپس آکر آپ نے یہ معاملہ بارگاہ نبوی میں پیش کردیا، اس پر آیت کا پہلا حصہ نازل ہوا کہ کافرہ عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۱۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۵۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۲)
☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۶)

(۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کسی خطا پر اپنی حبشی باندی کے طمانچہ مار دیا، اس کے بعد وہ اس پر نادم ہوئے، حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا، حضور ﷺ نے اس باندی کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ وہ توحید و رسالت کی قائل ہے، نماز، روزہ کی پابند ہے، اچھی طرح وضو کر لیتی ہے، آپ نے فرمایا، ''اے عبداللہ! وہ تو مومنہ ہے'' انہوں نے عرض کیا کہ میں اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لاؤں گا، پھر انہوں نے ایسا ہی کیا، اس پر لوگوں نے عبداللہ کو طعنے دیئے کہ فلاں فلاں کافرہ عورتیں، جو حسین اور مالدار بھی ہیں تمہارے نکاح کی خواہش مند ہیں، تم نے ان حسین اور مالدار عورتوں کو چھوڑ دیا ہے اور ایک سیاہ رنگ کی باندی سے نکاح کر لیا ہے، یہ کون سی عقل مندی ہے؟ اس پر آیت کا دوسرا حصہ نازل ہوا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۱۰۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل 'مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم 'ایران، ج ۱، ص ۲۵۶)

بعض روایات میں حضرت عبداللہ کی بجائے حضرت خذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل 'مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم 'ایران، ج ۱، ص ۲۵۰)

مسائل شرعیہ:

(۱) سوائے اہل کتاب کے ہر کافرہ سے مسلمان کا نکاح حرام ہے، نکاح کے لئے مرد و عورت کا مسلمان ہونا فرض ہے، عدم توافق کی صورت میں نکاح باطل ہے، یہ مسئلہ نص قطعی سے ثابت ہے، آیت مذکورہ میں اسی کا بیان ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْمُشْرِکَاتِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ''

☆ (رواہ نافع عن ابن عمر، صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲، ص ۷۹۶)

اللہ تعالی نے مشرکہ عورتیں مسلمانوں پر حرام کر دی ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۱۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان، ج ۱، ص ۲۵۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۲) کافرہ عورت اگر اسلام قبول کرلے تو اس سے نکاح جائز ہے، اس میں تفصیل یوں ہے کہ وہ کافرہ عورت اگر کافر مرد کے نکاح میں تھی تو عورت کے اسلام لانے کے بعد اس کے کافر مرد پر اسلام پیش کیا جائے، اگر وہ بھی مسلمان ہو جائے تو ان کا نکاح باقی رہے گا، اور اگر خاوند اسلام قبول نہ کرے تو عورت اگر دارالاسلام میں ہے تو بعد گذرنے عدت کے نکاح کر سکتی ہے اور اگر دارالحرب سے آجائے تو اس کی عدت نہیں،

آیت مذکورہ میں **حَتّٰی یُؤمِن** کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲ص ۱۱۷)

(۳) زمانہ جاہلیت میں مشرکہ عورت سے نکاح کیا جاتا تھا یہ ان لوگوں کا معاشرتی انداز تھا کوئی شرعی حکم نہ تھا، اسلام نے مشرکہ سے نکاح حرام قرار دیا، تو اسے پہلے عمل کا ناسخ نہیں کہہ سکتے، کیونکہ ناسخ اور منسوخ دونوں حکم شرعی ہوتے ہیں، جبکہ یہاں منسوخ حکم شرعی نہیں، ایک عادت تھی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ص ۶۳)

(۴) یہود و نصاری اگرچہ کافر اور مشرک ہیں مگر قرآن مجید میں انہیں اہل کتاب کہا گیا ہے کہ یہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام پر ایمان رکھتے ہیں، ان انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی رعایت سے اسلام نے یہ رعایت دی کہ اہل کتاب عورت سے نکاح جائز ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

" اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ ۪ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

(سورۃ المائدہ آیت ۵)

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں، ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی، جب تم انہیں ان کے مہر دو، قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے ہوئے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ص ۶۷)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ص ۳۳۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ص ۲۵۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ص ۱۶۰)

(۵) کتابیہ سے نکاح اگر چہ حلال و جائز ہے مگر سخت مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، نکاح کی صورت میں زوجین میں مواسات پیدا ہوتی ہے جب کہ کافروں اور اہل کتاب سے مواسات اور محبت سے اسلام نے منع فرما دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

لَایَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰۃً ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللہُ نَفْسَہٗ ؕ وَاِلَی اللہِ الْمَصِیْرُ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللہِ رَبِّکُمْ ؕ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ☆

(سورۃ الممتحنہ آیت ۱)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیغام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنھم نے کتابیہ عورت سے نکاح کیا، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں منع فرمایا کہ کتابیہ عورت سے تفریق کرلو، انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کتابیہ سے نکاح حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حرام تو نہیں مگر ان سے نکاح کرنے میں مسلمانوں کو کافروں سے مواسات پیدا ہونے کا ڈر ہے، جو جائز نہیں، آپ نے ان کے درمیان تفریق کرادی۔

☆ (جامع المسانید از امام ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۱۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۴)

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۸)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۷۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

موجودہ اکثر عیسائی اور یہودی قومی عیسائی اور یہودی ہیں، مذہباً عیسائی اور یہودی نہیں، لہٰذا نام نہاد یہودیوں اور عیسائیوں سے نکاح کسی طرح منعقد نہیں ہوسکتا اور اگر واقعۃً اہل کتاب ہوں تو بھی ان سے نکاح میں سراسر دینی نقصان ہے۔

(۲) صحبت اور ملاقات کا اثر دلوں پر ہوتا ہے، آدمی اپنے دوست اور ہمنشین کے مذہب کو اختیار کر لیتا ہے، اس لئے کافر اور دنیاداروں کی مجالست، معاشرت اور مخالطت منع ہے، ان کی مجلس ذکر خدا تعالیٰ اور فکر آخرت سے غافل کر دیتی ہے، دنیا کی محبت میں غرق ہو کر عافیت برباد ہو جاتی ہے، اس لئے ان کی مجلس سے اجتناب ضروری ہے، اس کے برعکس اہل اللہ کی صحبت اور مجلس نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہے۔

اس حقیقت کو حضور سید عالم شارع اسلام ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

" اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرِ الْمَرْءُ مَنْ یُّخَالِلُ "

☆ (رواہ ابوداؤد، بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ص ۴۸۴)

☆ (ابن عدی بحوالہ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۶۴)

" (وفی روایۃ) .... فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ "

☆ (رواہ الطبرانی واحمد وابن ابی الدنیا عن ابی ھریرۃ، بحوالہ .....)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۲۱)

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس آدمی دیکھے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)

آیت مذکورہ بالا میں " اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ " میں اس حقیقت کا بیان ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹، ۸۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)

(۷) کتابیہ اگر حربیہ ہو تو اس سے نکاح حرام ہے۔

حدیث شریف میں اس کی ممانعت صراحت سے بیان ہوئی ہے:

" عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاتَحِلُّ نِسَآءُ اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا كَانُوْا حَرْبًا "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب حربیہ عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۶۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۵)

(۸) مسلمان عورت (خواہ آزاد ہو یا باندی) سے کسی کافر مرد کا نکاح نہیں ہو سکتا، مرد آزاد ہو یا غلام، کتابی ہو یا غیر کتابی، سب کا حکم یکساں ہے۔ آیت مذکورہ اس حکم قطعی میں نص صریح ہے، اس میں کوئی تخصیص نہیں، اس پر اجماع امت واقع ہے'

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۶، ص ۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۶)

(۹) رشتہ طے کرتے وقت عورت کی دینی رغبت کو ترجیح دی جائے، مال، حسن اور حسب ونسب کو وجہ ترجیح نہ سمجھا جائے۔

اس امر میں حضور سید عالم ﷺ کا واضح ارشاد موجود ہے:

"تُنْكَحُ الْمَرْءَةُ لاَرْبَعٍ ،لِمالِهَاوَلِحَسْبِهَاوَلِجَمَالِهَاوَلِدِيْنِهَا،فَاظْفِرْبِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يداك"

☆ (رواہ البخاری و مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ .....)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱، ص ۲۲۹)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان، ج ۱۶، ح ۴۴۵۴۲)

عورت سے نکاح کرتے وقت چار امور مدنظر ہوتے ہیں، مال، حسب، جمال اور دین، تم دین کو اختیار کرو، تمہارے ہاتھ غنی ہو جائیں گے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

(۱۰) خوش اخلاق، خوش عقیدہ نیک بخت مسلمان عورت، اگرچہ کنگال اور بدصورت ہو نکاح کرنے میں اس عورت سے بہتر ہے جو بدکار، بداخلاق، بدعقیدہ ہو، اگرچہ دولت مند ہو اور خوبصورت ہو۔

آیت مبارکہ کے جزو "وَلَامَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ" میں یہی حقیقت بیان ہوئی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۶، ص ۶۴)

(۱۱) آزاد عورت سے نکاح پر قادر شخص کے لئے باندی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱، ص ۳۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان، ج ۶، ص ۶۴)

(۱۲) باندی اگر کافرہ ہو، کتابیہ ہو یا غیر کتابیہ، تو اس سے نکاح ناجائز ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۱۳) بالغ عورت اگر گواہوں کی موجودگی میں بغیر ولی کی اجازت سے، کفو میں نکاح کرے تو جائز ہے۔

اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ☆

اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴)

ولی کی اجازت اس کے لئے لازم نہیں صرف بہتر ہے۔

حدیث شریف...... "لَانِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ" ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔

☆ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابی موسی، بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۳۶۵)

...... میں کمال نکاح مراد ہے نہ کہ وجوب اجازت، اس کی نظیر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔

ارشاد نبوی ہے: "لَاصَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ"

مسجد کے ہمسایہ کی نماز بغیر مسجد کے نہیں ہوتی۔

☆ (رواہ الدارقطنی فی السنن عن جابر وابی ھریرۃ، بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی ازامام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۲ ص ۳۶۳)

اسی طرح ارشاد نبوی ہے: "لَاحَظَّ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوةَ"

اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کو ترک کرے۔

☆ (رواہ القرطبی فی جامع لاحکام القرآن، ج ۳، ص ۷۵)

مذکورہ بالا احادیث میں کمال نماز اور کمال نصیب مراد ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۷۴، ۴۵)

(۱۴) انعقاد نکاح کے لئے کم از کم دو مسلمان مرد گواہوں کی حاضری لازمی ہے، اگرچہ نکاح میں یہ شرط طے کرلی جائے کہ گواہ گواہی کو چھپا کر رکھیں گے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۷۹)

☆☆☆☆☆

باب (۳۳) :

حیض اور مباشرت

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَیَسۡـئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ قُلۡ ھُوَ اَذًی فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الۡمَحِیۡضِ وَلَا تَقۡرَبُوۡھُنَّ حَتّٰی یَطۡھُرۡنَ فَاِذَا تَطَھَّرۡنَ فَاۡتُوۡھُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ ☆ نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ مُّلٰقُوۡہُ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ☆

اورتم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم،تم فرماؤ،وہ ناپا کی ہے،تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں،اوران سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں،پھر جب پاک ہولیں توان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا،بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو،اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو......تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو،اوراپنے بھلے کے کام پہلے کرو،اوراللہ سے ڈرتے رہو،اورجان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب! بشارت دے ایمان والوں کو۔ (سورہ بقرہ آیات ۲۲۲،۲۲۳)

حل لغات :

"وَیَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ": اورآپ سے حیض کے احکام پوچھتے ہیں۔

مَحِیۡض کا مادہ اشتقاق **حَیۡضٌ** ہے،**حَاضَ** کا معنی ہے بہنا اور پھوٹنا،بڑے تالاب کو **حَوۡضٌ** اس لئے کہتے ہیں کہ پانی بہ کر وہاں جمع ہو جاتا ہے۔

آیت مبارکہ میں **مَحِیْض** دو مرتبہ استعمال ہے، پہلا مصدر ہے اور دوسرا ظرف، یعنی حیض کے دن یا حیض کی جگہ۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۱)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۷)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۲۱)

اصطلاح شرع میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو ایام مخصوص میں رحم سے خارج ہو کر فرج میں داخل ہو اور احکام شرع اس سے متعلق ہوں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۳۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)

حیض والی کیفیت میں عورت کے آٹھ نام ہیں۔

"حائض، عارک، فارک، طامس، دارس، کابر، ضاحک، طامس"

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۹)

"فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ": اعتزال کا معنی ہے الگ ہو جانا، اجتناب کرنا، بچنا، یہ کنایہ ہے جماع سے۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ حیض کی حالت میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ، عمل زوجیت سے اجتناب کرو۔

"اَلنِّسَآءَ": یعنی عورتوں سے، ان عورتوں سے مراد تمہاری بیویاں اور زرخرید باندیاں ہیں، اس لئے اسے جمع کے صیغہ سے بیان کیا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۴۶)

"وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ": اور ان سے نزدیکی نہ کرو، **قُرْبٌ** کا مضارع اگر **فَتَحَ** کے باب پر ہو یعنی **یَقْرَبُ** (راء کے فتحہ کے ساتھ) تو معنی ہوں گے قرب استعمال، اور اگر **نَصَرَ** کے باب پر ہو یعنی **یَقْرُبُ** (راء کے ضمہ کے ساتھ) تو معنی ہوں گے قرب مکان، اس جگہ کے قریب نہ ہو، یہاں راء کے فتحہ کے ساتھ **قَرْبٌ** کا استعمال مراد ہے یعنی فعل زوجیت کے قریب بھی نہ جاؤ۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۸)

"**هُوَاَذًى**" : لغت میں اس کا معنی ہے ناپاکی، خون، گندگی، ناپسندیدہ، بدبودار شئ۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد نجاست اور ناپاکی ہے، حدیث شریف میں اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔

حضور سید المطہرین ﷺ کا ارشاد ہے۔

" اِذَاجَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَسْجِدَفَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْهِ قَذْرًااَوْاَذًی فَلْیُمْسِحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا "

جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھے کہ اس کے جوتوں پر نجاست تو نہیں، اگر ہو تو اسے خوب پونچھ کر (پاک کر) لے اور ان کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) عن ابی ھریرۃ، ج ا، ص ۱۰۲)

اسی معنی میں ایک اور حدیث امام ابوبکر جصاص نے روایت کی:

" اِذَااَصَابَ اَحَدُکُمْ اَذًی فَلْیُمْسِحْهُ بِالْاَرْضِ فَلْیُصَلِّ فِیْهَافَاِنَّهٗ لَهَاطُهُوْرٌ "

جب تم میں سے کسی کے جوتے کو نجاست لگ جائے تو اسے زمین کے ساتھ رگڑ کر پونچھ لے اور پھر اس جوتے کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ ایسا کرنے سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۳۶)

ان احادیث میں اَذٰی نجاست کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یاد رہے کہ جوتے سمیت نماز پڑھنا چند شرطوں کے ساتھ مشروط ہے، اس کا بیان مطولات میں ہے۔

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حیض کا خون ناپاک ہے، یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہر **اَذٰی** نجاست نہیں، **هُوَاَذًی** کہنے میں اشارہ یہ ہے کہ موضع حیض نجس اور بیماری ہے، حائضہ کے بدن کی نجاست معنوی ہے، حقیقی نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۳۶)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۶۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۶۱)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۶۱)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۵)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۲۶۳)

"**حَتّٰی یَطْهُرْنَ**" : جب تک پاک ہولیں۔

یطھرن کی دو قراتیں ہیں:

(ا) **ط** اور **ھ** کی تشدید کے ساتھ، **یَطَّهَّرْنَ**

اس کا معنی ہے خوب پاک ہولیں، بایں طور کہ حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرلیں۔

(۲) **ط** کے جزم اور **ہ** کے پیش کے ساتھ، **یَطْهُرْنَ**، اس کا معنی ہے پاک ہو لیں۔
حیض کے خون ختم ہونے کے بعد عورت اس کیفیت میں ہو جاتی ہے کہ اس سے عمل زوجیت روا ہے، اگر چہ وہ ابھی غسل نہ کر چکی ہو۔ اس مقام پر یہی قرات محکم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۷۲)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)

علامہ محمود آلوسی بغدادی فرماتے ہیں کہ......

طُهر کی نسبت عورت کی طرف ہو تو اس سے مراد غسل نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد حیض کے خون کا بند ہونا ہے، **طُهر، طَمْس** کا مقابل ہے، **طمس** کا معنی حیض ہے، ایسے مقام پر غسل، طہارت کے مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، حقیقی معنی خون حیض کا ختم ہونا ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)

"**فَاْتُوْهُنَّ**": تو ان کے پاس آؤ، حیض کی حالت میں تمہیں عمل زوجیت سے روک دیا گیا تھا، یہ حالت ختم ہونے کے بعد تمہیں عمل زوجیت کا اختیار ہے، جب علت ہی نہ رہی حکم منع اٹھ گیا۔
یاد رہے کہ یہ امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ صرف اباحت کے لئے ہے، کسی کام کو روکنے کے بعد جب اس کام کو کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ اباحت کے لئے ہوتا ہے، یعنی علت کے ختم ہونے کے بعد ممانعت ختم ہوئی ہے وہ کام کرنا لازم نہیں صرف جائز ہے، قرآن مجید میں اس کی مثال موجود ہے، احرام کی حالت میں شکار کی حالت سے روکا گیا ہے، احرام کی پابندیاں ختم ہونے کے بعد یہ حکم ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے

گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال اور آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کرکے آئیں اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کرسکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۲)

اسی اصول کو دوسرے مقام پر بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب (جمعہ کی) نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پا جاؤ۔

(سورہ جمعہ آیت ۱۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۲)

"مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ": جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا۔

حَيْثُ، جہت اور جگہ کے لئے استعمال ہوتا ہے، یعنی جس جہت سے یا جس جگہ اللہ نے عمل زوجیت کی اجازت دی ہے اسی جہت یا اسی جگہ کو عمل زوجیت کے لئے استعمال کرو۔

عمل زوجیت عورت کی شرمگاہ ہے اور اعتکاف، روزہ یا احرام کی حالت میں عمل زوجیت سے باز رہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۳۶۲)

"نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ": تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں۔

نِسَآؤُكُمْ، میں تمہاری منکوحہ بیویاں اور باندیاں شامل ہیں۔

حَرْثٌ، سے مراد کھیتیاں ہیں، چونکہ عورت کی شرمگاہ مانند کھیت کے ہے کہ تمہاری اولاد کا ذریعہ ہے اس لئے عورت کو بطور مجاز کھیتی سے تشبیہ دی گئی ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ عمل زوجیت کا تعلق چونکہ ایک مخصوص عضو سے مفید ہے، اسی کے ذریعے نسل انسانی کی بقا ہے، پس عورت مانند زرخیز کھیت کے ہے، نطفہ مانند بیج اور اولاد بمنزلہ پیداوار کے ہے، اس لئے عضو مخصوص استعمال کرو جس سے پیداوار ممکن ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۷۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۸)

"فَاْتُوا حَرْثَکُمْ" : آیت میں لفظ حرث دو بار استعمال ہوا، پہلے حرث سے مراد عورتیں ہیں اور یہ معنی مجازی ہے اب حقیقی معنی بیان کرنے کے لئے دوبارہ یہ لفظ استعمال ہوا اس کی ضمیر نہ آئی، چونکہ عمل زوجیت کا محل صرف عضو مخصوص ہے اس لئے اس کا ذکر کیا گیا تاکہ اس غلط فہمی کا تدارک ہو جائے کہ عمل زوجیت کا محل عورت کا سارا بدن نہیں بلکہ ایک عضو مخصوص (شرمگاہ) ہے۔

"اَنّٰی شِئْتُمْ" : جس طرح چاہو۔

اَنّٰی کا استعمال تین معنوں میں ہوتا ہے:

(۱) **اَیْنَ**، یعنی جہاں کہیں

(۲) **کَیْفَ**، یعنی جس طرح

(۳) **مَتٰی**، یعنی جب کہیں

اگر اَیْنَ کے معنی میں ہو تو اس سے پہلے **مِنْ** ضرور آتا ہے، خواہ پوشیدہ ہو یا ظاہر، جیسے......

قرآن مجید میں ہے:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ☆

تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (سورہ آل عمران آیت ۳۷)

عام مفسرین نے **اَنّٰی** کے پہلے دو استعمال کا ذکر کیا ہے مگر علامہ محمود آلوسی بغدادی نے تیسرا معنی بھی بیان فرمایا ہے، تینوں صورتوں میں معنی ہوگا اور تینوں معنی درست ہیں:

(۱) جس جگہ سے اور جہاں کہیں سے تم چاہو عورتوں کے پاس آؤ، اس صورت میں جہات کی تعمیم مراد ہے کہ موضع وطی کی تعمیم مراد نہیں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں، بائیں سے جہاں سے چاہو اپنی عورتوں کے پاس آؤ۔

(۲) جیسے چاہو، کھڑے، لیٹے، چت لیٹے، آگے سے، پیچھے سے محل مخصوص میں عمل زوجیت کرو۔

(۳) جب کہیں چاہو، دن کو، رات میں عمل زوجیت کرلو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

عورت کا عضو مخصوص، عمل زوجیت میں لاؤ، جس طرح چاہو، جب چاہو، جہاں چاہو، تمہیں اختیار ہے، شرمگاہ کے علاوہ کوئی اور عضو بالخصوص دبر محل وطی نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۴، ۱۲۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور ص ۱۰۹، ۱۱۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۳۶۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۷۵)

☆ (الجامع لا حکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۶۳)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۰۴)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۰)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱ ص ۲۵۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۵۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۷۴)

''وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ'': اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرلو۔

تقدیم کا معنیٰ ہے، آگے کرنا، آگے بھیجنا، آگے کا انتظام کرنا، مستقبل کی ضروریات کا انتظام کرلینا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ......

عمل زوجیت سے پہلے کچھ کار خیر کرلو، جو تمہارے کام آئے، اس سے مراد **بِسْمِ اللّٰہ** شریف پڑھ لینا یا کوئی دعا کرلینا ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد طلب اولاد صالح ہو، جو صدقہ جاریہ کی طرح تمہارے کام آئے، یہ بھی بیان کیا گیا ہے بجائے ہر وقت فقط شہوت کے خیالات میں مشغول رہنے کے نیک اعمال بھی کرتے رہو جو تمہیں آخرت میں کام دیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور، ص ۱۰۹)

☆ (الجامع لا حکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۷۱)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۵)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۵)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱ ص ۲۶۷)

شانِ نزول :

(۱) عرب کے یہودی حائضہ عورتوں سے بہت نفرت کرتے تھے، ان کے ساتھ کھانے پینے اور ایک مکان میں رہنے کو گوارہ نہ کرتے، بلکہ ان سے کلام کرنا اور ان کی طرف دیکھنے سے بھی پرہیز کرتے تھے، ان کے زیر اثر اہل عرب بھی ایسا ہی کرتے، حضرت ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سرکار ابد قرار ﷺ کے حضور عرض کیا، یارسول اللہ! ہمارے لئے ایسا کرنا دشوار ہے، شدید سردیوں میں اگر ہم انہیں گھروں سے نکال دیں تو اور زیادہ دشواری ہے، ہم سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس سردیوں کے کپڑے قلیل ہوتے ہیں، اس صورت میں ہمیں کیا حکم ہے؟

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، جس میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ حیض کی حالت میں صرف مباشرت منع ہے ان کے ساتھ رہنا، کھانا پینا اور ایک بستر پر سونا منع نہیں۔

یہود کے برعکس نصاری کا طریقہ یہ تھا کہ وہ حالت حیض میں بھی عورتوں سے مباشرت کر لیتے تھے، اس بارے میں حضرت اسید بن حضر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا، حضور ﷺ نے انہیں اس بارے میں تنبیہ فرمائی، مسلمانوں کو یہودیوں کی افراط اور نصاری کی تفریط سے منع کر کے درمیانی راستہ بتایا گیا کہ تم حیض کے دنوں میں جماع نہ کرو، اس کے سوا سارے برتاؤ کرو۔

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۲۵۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۶)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ص ۱۴۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۱۴۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۶)
☆ (مسند امام احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مسلم عن انس بحوالہ .....)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۲) یہود ان عرب کا یہ زعم تھا کہ پیٹھ کی جانب سے شرمگاہ میں وطی کرنے سے اولاد بھینگی پیدا ہوتی ہے، ان کے زیر اثر اہل عرب بھی اسی خیال پر جم گئے تھے، اس خیال کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی، جس میں مسلمانوں کو بتایا گیا عورت بمنزلہ کھیتی کے ہے اپنے اس کھیت میں جس جانب سے آؤ جائز ہے، مباشرت صرف محل مباشرت (شرمگاہ) میں کرو۔

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۲۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۷۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)

مسائل شرعیہ :

(۱) عورت کو شرمگاہ کے ذریعے تین خون آتے ہیں:

(۱) حیض (۲) نفاس (۳) استحاضہ

حیض: وہ خون ہے جو ہر ماہ بالغ عورت کے رحم سے بہتا ہے، یہ بد بودار خون سرخ، پیلا، کالا اور مٹیالا ہو سکتا ہے۔

نفاس: وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچہ کی پیدائش کے بعد بہتا ہے۔

استحاضہ: وہ خون ہے جو کسی رگ کے پھٹ جانے سے شرمگاہ سے بہتا ہے، یہ رحم سے نہیں آتا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۲۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۵۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۶۱)

(۲) حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، احادیث طیبہ اور آثار صحابہ کرام اس کی تعیین کرتے ہیں۔
حضور سید عالم شارع اسلام ﷺ فرماتے ہیں: اَقَلُّ الْحَیْضِ ثَلَاثٌ وَّاَکْثَرُہٗ عَشَرَۃٌ
کم از کم حیض تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

☆ (رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ بحوالہ.........)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۱، ص ۸۷)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۱۹)

دار قطنی نے اس حدیث کی متعدد اسانید بیان کی ہیں، جن سے اسناد کو تقویت ملتی ہے۔
حضرت انس اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہما سے مروی آثار میں یہی مدت بیان ہوئی ہے۔
محقق کمال اور علامہ عینی نے ھدایہ شریف کی شرح میں اس حدیث کو چھ صحابہ کرام سے روایت کیا ہے۔
امام ابوبکر بن مسعود کاسانی نے عبد اللہ بن مسعود، انس بن مالک، عمران بن حصین اور عثمان بن ابی العاص الثقفی رضوان اللہ علیہم سے اسے روایت کیا ہے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۲۵۹)
☆ (الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور)
☆ (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر با بن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۸۴)
☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۶۰)

(۳) حیض کے ایام میں اگر کچھ وقت کے لئے خون بند ہو جائے تو وہ بھی حیض شمار ہوگا، اس طہر متخلل کے احکام حیض کے ہوں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۲)

(۴) دو حیض کے درمیان کم از کم مدت پندرہ یوم ہے، زیادہ کی کوئی حد متعین نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۳)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)

☆ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۱، ص ۶۰، ۶۱)

(۵) حیض کی حالت میں گیارہ اشیاء کی ممانعت ہے:

(ا) نماز واجب نہیں نہ نماز کی ادائیگی درست ہے، حالت حیض کی نمازوں کی قضا اس پر لازم نہیں۔

(ب) روزہ نہ رکھیں البتہ روزہ کا وجوب ان پر ہے یعنی حالت حیض میں جتنے روزے قضا ہوئے ان کی قضا لازم ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

" كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنُؤمِرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَانُؤمِرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ "

ہمیں یہ عارضہ حضور ﷺ کے زمانہ میں لاحق ہوتا تھا، آپ ہمیں روزے کی قضا کا حکم فرماتے، نماز کی قضا کا حکم نہ فرماتے۔

☆ (رواہ عبدالرزاق وسعید بن منصور عن معاذۃ العدویہ عن عائشہ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۷۷۰۹)

(ج) حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے، بے کسی ایسے حائل کے، جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں، یہاں تک کہ اتنا حصہ بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے حصہ کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز ہے۔ آیت مذکورہ کے علاوہ احادیث طیبہ اور آثار مرویہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِّسَآءِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اَزَارٌ اِلٰى اَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهٖ"

☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ابی شیبہ عن میمونہ، بحوالہ......)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۵۹)

حیض کی حالت میں حضور سید عالم ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے مباشرت کرتے تھے جب کہ ان کے گھٹنوں تک کپڑا ہوتا جس سے ستر ڈھانکا رہتا۔

(د) حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دینا مکروہ ہے، اگر اس حالت میں طلاق دی گئی ہو تو بہتر یہ ہے کہ رجوع کر لے اگر چاہے تو طہر کی حالت میں طلاق دے، یہ مستحب ہے، لیکن حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق مطلقاً واقع ہو جائے گی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی' حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

" لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ تَمَسَّهَا "

☆ (رواہ البخاری و مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ۔ ج ۹، ح ۲۷۷۷۵)

اس طلاق سے رجوع کر، اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اگر تیرا ارادہ طلاق دینے کا ہو تو طہر میں طلاق دے اس حالت میں کہ تو نے اس سے طہر میں مجامعت نہ کی ہو۔

(ہ) مطلقہ کو اگر تین حیض گذر جائیں تو عدت ختم ہو جاتی ہے، تیسرے حیض کے بعد اس کے نکاح سے مطلقاً خارج ہو جاتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(و) حائضہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی۔

(ز) حائضہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی، اگر حالت احرام میں (احرام حج یا عمرہ کا ہو) عورت حائضہ ہو جائے تو پاک ہونے تک طواف مؤخر کر دے، اس تاخیر پر اس پر کچھ لازم نہیں۔

(ح) جب مسجد میں اس کا داخل ہونا منع ہے تو اس کا اعتکاف کرنا بھی جائز نہیں، بلکہ اگر اعتکاف کے دوران حیض آ جائے تو اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا، اس کی قضا کرے۔

(ط) قرآن مجید کو چھونا حائضہ کے لئے جائز نہیں۔

(ی) قرآن مجید کی زبانی قرات کرنا بھی ناجائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" لَایَقْرَاُالْجُنُبُ وَلَاالْحَائِضُ شَیْئًامِّنَ الْقُرْاٰنِ " جنبی اور حائضہ قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔

☆ (رواہ الامام احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر، بحوالہ..........)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۲۰)

ارشاد ربانی ہے: لَایَمَسُّهٗۤ اِلَّاالْمُطَهَّرُوْنَ ☆

اسے (قرآن کو) نہ چھوئیں مگر باوضو۔ (سورۃ الواقعہ آیت ۷۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۲ و مابعد)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۱)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹ و مابعد)

(۶) حائضہ کے ساتھ کھانا پینا، ایک بستر پر سونا جائز ہے، زیر ناف سے گھٹنوں تک کے حصہ کو جسم پر حائل کپڑا کے ساتھ چھونا جائز ہے، مگر افضل بچنا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حیض کی حالت میں حضور ﷺ میرے بستر پر لیٹ جاتے تھے، اعتکاف کی حالت میں حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک مسجد سے باہر میرے حجرہ میں نکالا اور میں نے آپ کا سر مبارک دھویا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی افعال مروی ہیں۔

سرور عالم ﷺ نے سیدہ عائشہ سے فرمایا: " اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ "

اے عائشہ، حیض کی نجاست تیرے ہاتھ میں نہیں۔

☆ (رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن عائشۃ ورواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۲۴)

شارع اسلام حضور رحمۃ للعالمین ﷺ حائضہ عورتوں کے احکام بیان فرماتے ہیں۔

" جَامِعُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ وَاصْنَعُوْ کُلَّ شَیْءٍ غَیْرَالنِّکَاحِ "

گھروں میں ان کے ساتھ رہو اور وطی کے سوا تمام امور بجالاؤ۔

☆ (رواہ ابوداؤد عن انس، بحوالہ............)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹، ح ۲۶۷۲۶)

ایک حدیث میں حائضہ کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"مَافَوْقَ الْاِزَارِ ،وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ "

کپڑے کے اوپر سے تمتع حلال ہے مگر اس سے بچنا بہتر ہے۔

☆ (رواہ ابوداؤد عن معاذ ،بحوالہ............)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج۹،ص ۲۶۷۵۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱،ص ۳۳۷)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۱،ص ۲۶۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱،ص ۴۵۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱،ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱،ص ۳۵۸ومابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱،ص ۱۶۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶،ص ۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲،ص ۱۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱،ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱،ص ۱۰۳)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱،ص ۲۵۹)

(۷) عورت سے وطی کی اجازت چند شرطوں سے مشروط ہے:

(ا) عورت سے نکاح ہو چکا ہو،
(ب) عورت حالت احرام میں نہ ہو،
(ج) رحم دوسرے کے نطفے سے خالی ہو،
(د) حیض ونفاس سے پاک ہو،
(ہ) روزہ سے نہ ہو،
(ز) اعتکاف میں نہ ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱،ص ۳۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱،ص ۴۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱،ص ۱۶۲)

(۸) حیض اور نفاس سے پاک ہونے کے بعد عورت سے وطی مباح ہے واجب نہیں، آیت مذکورہ میں حکم **فَاِذَاتَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ** اباحت کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱،ص ۴۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ))
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱،ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱،ص ۱۰۳)

(۹) عورت کا حیض اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے وطی جائز نہیں جب تک وہ غسل نہ کر لے یا اتنا وقت گذر جائے کہ اس پر نماز فرض اس کے ذمہ لازم ہو، اور اگر دس دن میں حیض ختم ہوا ہے تو غسل سے پہلے جماع جائز ہے اگرچہ غسل کر لینا بہتر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۴۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۴۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹، ۷۱)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۲۶۰)

(۱۰) کتابیہ عورت کا حیض اگرچہ دس دن سے کم میں ختم ہو تو غسل سے پہلے وطی جائز ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۰۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۰)

(۱۱) موضع وطی (شرمگاہ) میں ہر طرح سے وطی جائز ہے، لیٹ کر، بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، سامنے کی جانب سے، پشت کی جانب سے، دن کو یا رات کو ہر حال اور ہر ہیئت میں مباح ہے، آیت کا شان نزول اس پر دلالت کر رہا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۵۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۲۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۶۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۳)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۱۲) عورت کے دبر میں وطی حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"مَنْ اَتٰی حَائِضاً اَوِامْرَاَۃً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِناً فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

جو شخص حیض کی حالت میں عورت سے جماع کرے یا عورت کے دبر میں وطی کرے یا کاہن کے پاس آئے اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو اللہ نے اپنے رسول (حضرت محمد ﷺ) پر نازل کی۔

☆ (رواہ الامام احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبد بن حمید والبیہقی وابن ابی شیبہ بحوالہ......)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۲۶)

ایک اور حدیث میں وارد ہوا مَلْعُوْنٌ مَّنْ اَتٰی اِمْرَأَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا

ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کی دبر میں وطی کرے۔

☆ (رواہ احمد وابوداؤد)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۵۳)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۷۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۸۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۳)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ص ۱۰۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۴)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۰۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۱۰۴)

(۱۳) حائضہ سے جماع حیض کے باعث حرام لغیرہ ہے، اس حالت میں اگر وطی کرے گا تو عورت (طلاق مغلظہ کی صورت میں) پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی، اس حالت میں وطی کرنے والا مرد محصن ہو جائے گا، اس کے قاذف پر حد واجب ہوگی، مرد اگر اس حالت میں (نعوذ باللہ) زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوگی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۵۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۲۴)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۰)

(۱۴) مردوں کو مردوں کے ساتھ وطی کی حرمت نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۲۶۳)

(۱۵) ارادہ جماع کے وقت کپڑے اتارنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا مستحب ہے، بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے اولاد کو محفوظ رکھے گا۔

" اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا " اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھ۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبدالرزاق واحمد وابن ابی شیبۃ والبیہقی عن ابن عباس، بحوالہ......)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱ ص ۲۶۷)

(۱۶) ولد صالح کی طلب، بقائے نسل انسانی اور حصول سکون کی نیت سے جماع کرے کہ یہ عبادت بن جائیں گے، اصول یہ ہے کہ مباح امور، نیت حسن کے ساتھ عبادت بن جاتے ہیں، آیت میں مومنوں کو یہی بشارت دی گئی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۲۷۰)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۰۴)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۵)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۵)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱ ص ۲۶۷)

(۱۷) حائضہ کا غسل مثل غسل جنابت کے ہے۔عورت کے گندھے ہوئے بال کھولنا لازم نہیں،بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۹۰)

(۱۸) جس نے حیض کی حالت میں عورت سے نادانستہ وطی کی وہ اپنے گناہ سے استغفار وتوبہ کرے اور صدقہ کرے،اس کی تفصیل یوں ہے کہ اگر حیض آخر میں ایسا ہوا وہ ایک خمس دینار کفارہ دے اور اگر شباب حیض میں تھا تو دوخمس دینار کفارہ دے،اور اگر اس دانستہ کیا تو آخر حیض کی صورت میں نصف دینار اور اول حیض میں ایک دینار کفارہ دے،ہاں اگر ایک دینار کی طاقت نہ ہو تو نصف دینار ہی دے،یہ حکم استحبابی ہے،واجب نہیں،البتہ استغفار اور توبہ فرض ہے۔

یاد رہے کہ دینار کا وزن ساڑھے چار ماشے سونا یعنی ۳٫۶۳۶ ۴ گرام ہے:

نصف دینار۔۱۸۱۸ ۲ گرام	خمس دینار۔۸۷۲۷ ۵ گرام	دوخمس۔۴۵۴ ۷ اگرام

اس مقدار میں سونا یا اس کی رائج الوقت قیمت بطور کفارہ ادا کرنا مستحب ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۸۷)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱،ص ۲۵۹)

☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج ۲،ص ۳۹)

(۱۹) باکرہ عورت بلوغت کے وقت خون شروع ہوا اور یہ بند نہیں ہوتا،تو مہینے کے پہلے دن حیض شمار ہوگا اور باقی دن استحاضہ ہوں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱،ص ۳۴۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۸۴)

(۲۰) نفاس کے احکام بھی حیض کے ہیں،نفاس کی حالت میں وہی امور حرام ہیں جو حیض کی حالت میں حرام ہیں،حیض اور نفاس میں فرق یہ ہے کہ حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت مقرر ہے جب کہ نفاس کی کم از کم کوئی نہیں،زیادہ سے زیادہ مدت چالیس یوم ہے،یعنی بچہ کی پیدائش کے ایک لمحہ بعد اگر خون بند ہو جائے تو نفاس ختم ہوا،البتہ یہ خون چالیس دن تک جاری رہ سکتا ہے،چالیس دن کے اندر جب بھی خون بند ہو جائے نفاس ختم ہوگیا،خون بند ہونے کی صورت میں چالیس دن تک انتظار کرنا ناجائز ہے،بلکہ اتنے دنوں کی نمازیں ادا کرے۔

حدیث شریف میں ہے:

"تَنْتَظِرُ النُّفَسَآءُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَی الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنْ بَلَغَتْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَلَمْ تَرَی الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَهِیَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ"

نفاس والیاں چالیس دن تک انتظار کریں مگر یہ کہ اس سے پہلے طہارت حاصل کرلیں،اگر چالیس دن کے بعد بھی طہارت نہ پائیں (کہ خون بند نہ ہو) تو غسل کر کے پاک ہولیں یہ خون بمنزلہ استحاضہ کے ہے۔

☆ (رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۹،ح ۲۶۷۵۸)

(۲۱) حائضہ اگر دس دن اور نفاس والی چالیس دن سے زیادہ خون دیکھے تو یہ زائد دنوں کا خون استحاضہ کہلاتا ہے، اس کا حکم مثل معذور کے ہے یعنی ایک وقت کی نماز کا وضو کر کے اس سے نماز پڑھے، دوسرے وقت کے لئے تازہ وضو کرے، روزہ رکھے، وضو کر کے قرآن مجید کی قراٗت، طواف بیت اللہ، اعتکاف اور وطی جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

" اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ اِذَا اَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرَهَا فَاغْسِلِيْ عَنْکَ الدَّمَ وَصَلِّيْ "

یہ رگ پھٹنے سے خون نکلا ہے، حیض نہیں، جب حیض آجائے تو نماز ترک کردے اور جب حیض کی مدت مکمل ہوجائے تو خون دیکھ کر نماز پڑھو۔

☆ (رواہ مالک عن عائشۃ وھکذا ابوداؤد والنسائی عن فاطمۃ بنت ابی حُبیش بحوالہ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج۹، ص ۲۶۷۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۵)

امام الائمہ سراج المحدثین امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:

" اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَسْتَحَاضُ اَفَادَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ اَيَّامُ عَادَتِکَ فَدَعِي الصَّلٰوةَ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِکُلِّ صَلٰوةٍ، قُلْتُ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَاِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيْرِ "

☆ (رواہ ابوحنیفۃ عن عائشۃ فیجامع المسانید (از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)، ج۱، ص ۳۳۲)

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ، مجھے استحاضہ ہے، کیا میں نماز ترک کردوں؟ حضور نے فرمایا یہ خون کسی رگ کے پھٹنے سے بہتا ہے (رحم سے نہیں آتا) حیض نہیں، جب تیری عادت کے ایام حیض ہوں تو نماز ترک کردے، پھر غسل کر (حیض سے پاک ہوجا) پھر ہر نماز کے لئے وضو کر، میں نے عرض کیا، اگرچہ خون بہ رہا ہو؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر پڑ رہے ہوں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۳۳۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۱۶۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۰۸)

(۲۲) لکھنے پڑھنے اور گفتگو کرنے میں عورت کے ایام مخصوصہ کے حالات اور احکام نہایت احسن پرائے میں کنایات کے ذریعے بیان کرے، فحش کلامی سے اجتناب کرے، اللہ تعالی نے ان آیات میں نہایت احسن پیرائے میں عورتوں کے مخصوص احکام بیان فرمائے ہیں، زبان و بیان میں تہذیب لازم ہے۔

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج۱، ص ۱۶۳)

(۲۳) معلم، مربی اور استاد کے لئے لازم ہے کہ شاگرد کو تنبیہ کے بعد دلجوئی بھی کرے، آیت کے شان نزول میں بیان ہوا کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کو تنبیہ فرمانے کے بعد دلجوئی کے لئے دودھ پلایا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۸۰)

(۲۴) حالت حیض میں جماع کرنے سے مرد اور عورت کو موذی مرض لاحق ہو جاتا ہے، اور اگر اس حالت میں حمل ٹھہر جائے تو بچہ کوڑھی پیدا ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: " اِتَّقُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ فَاِنَّ الْجَذَامَ يَكُوْنُ مِنْ اَوْلَادِ الْحَيْضِ "

حیض کی حالت میں عورتوں سے جماع نہ کرو، کیونکہ جذام حیض کی اولاد سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ (رواہ ابن المنذر عن فلاں بن السری، بحوالہ......)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۲۵۹)

آج کل مرد و عورت کی اکثر مہلک اور موذی امراض کا باعث شاید یہی ہے، **اعاذنا اللہ من ذلک**۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۹۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۲۴)

(۲۵) جو چیز مباح ہو اور اس پر کوئی پابندی یا ممانعت نہ ہو خواہ مخواہ اپنی طرف سے ممانعت کا حکم کرنا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا کہ جماع سے مقصود اولاد کا حاصل کرنا ہے، وہ ہر طرح اور ہر ہیئت کے جماع سے حاصل ہوگی، یہود نے اس پر پابندی لگائی کہ پیچھے کی جانب سے حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی۔

بعض لوگ امور خیر میں طرح طرح سے پابندیاں عائد کرتے ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں، ایسے لوگ شریعت میں افتراء کرتے ہیں اور یہ حرام ہے۔

(۲۶) حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں سلام کا جواب دینا درست ہے، ایسے ہی ذکر و ثنا کرنا جائز ہے، قرآن شریف کی آیت بطور ذکر و دعا پڑھنا جائز ہے، بہ نیت قرأت جائز نہیں، اسی طرح قرآن مجید کا دیکھنا جائز ہے، کسی کتاب یا ورق پر جس جگہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ لکھی ہو اس جگہ ہاتھ لگانا جائز نہیں، باقی ورق چھونے میں حرج نہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما بیان فرماتی ہیں:

" كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ "

حضور سید المرسلین امام الذاکرین ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔

☆ (رواہ الامام احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ، بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۷، ح ۱۷۹۸۰)

نیز حضور سید الخلائق امام الانبیاء والمرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایُنْجَسُ" مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔ (اس پر نجاست صرف طاری ہوتی ہے)۔

☆ (رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والامام احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن حذیفۃ والطبرانی عن ابی موسیٰ بحوالہ ……)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج۹، ح ۲۶۵۵۸)

☆ (درمختار معہ ردالمختار، بحوالہ)

☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور، ج۲ ص ۴۰، ۴۱)

(۲۷) حیض اور نفاس کے دوران عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو وضو کر کے نماز کی ادائیگی کی مقدار وقت اپنے مصلے پر بیٹھ کر ذکر و دعا میں مشغول رہے، تاکہ نماز پڑھنے کی عادت جاری رہے، کیونکہ ذکر و دعا کے لئے حیض اور نفاس سے پاک ہونا ضروری نہیں۔

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج۱ ص ۵۰)

(۲۸) حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لئے قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے۔

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج۱ ص ۵۰)، ج۱ ص ۵۰)

(۲۹) حیض اور نفاس کی حالت میں معلّمہ کے لئے جائز ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم ہجا کر کے دے، پوری آیت کی تلاوت نہ کرے۔

☆ (فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ)، ج۱ ص ۵۰)، ج۱ ص ۵۰)

(۳۰) دنیوی کاروبار میں مشغول ہوتے وقت بھی یاد خدا اور فکر آخرت سے غافل نہ رہے، بلکہ ذکر و اذکار اور یاد خدا (جل جلالہ) و یادِ مصطفیٰ (ﷺ) سے سرشار رہے، رب تعالیٰ نے مجامعت کی اجازت کے ساتھ ہی فرمادیا:

"وَقَدِّمُوْالِاَنْفُسِكُمْ" اور بھلے کا کام پہلے کرو۔

☆☆☆☆☆

باب (۳۴) :

قسم

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰہَ عُرۡضَۃً لِّاَیۡمَانِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَتَتَّقُوۡا وَتُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ☆ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ☆

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں، ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے، اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

(سورہ بقرہ آیات ۲۲۴، ۲۲۵)

حل لغات :

"عُـرۡضَـۃً": (ع، ر، ض) مادہ کا معنی ہے منع کرنا، اپنے تمام مشتقات میں یہ معنی ملحوظ ہوتا ہے، بادل کو **عـارض** اس لئے کہتے ہیں کہ سورج، چاند اور ستاروں کی رؤیت میں مانع ہوتا ہے۔ سفر اور حرب کی قوت کو "**عُرۡضَہ**" اس لئے کہتے ہیں کہ اپنے موانع کو روک دیتا ہے' آڑ نشانہ' حائل اور مانع کو عرضہ کہتے ہیں' ڈھال بھی حملہ کو روک دیتی ہے اس لئے اسے بھی "**عُرۡضَہ**" کہتے ہیں۔ یہاں "**عُرۡضَہ**" مصدر اسم مفعول کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد نشانہ، آڑ، ڈھال اور قوت ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۰)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)

" اَیۡمَانِکُمۡ " : ایمان جمع یمین کی ہے، یہ یمن سے بنا ہے، جس کا معنی ہے دایاں ہاتھ اور برکت، اہل عرب کا دستور ہے کہ جب وہ کسی سے عہد کرتے ہیں تو دایاں ہاتھ ملاتے ہیں جس میں یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ پختہ ہے، چونکہ دایاں ہاتھ بائیں سے قوی ہوتا ہے اور قسم میں بھی جہت قوت ملحوظ ہوتی ہے، اس لئے حلف (قسم) کو یمین بھی کہتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا ص ۴۷۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۸۳)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۵۵۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ......

اللہ کے نام کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ بار بار اس قسمیں کھایا کرو۔ یا، اللہ کے نام کو نیک کاموں کے لئے آڑ نہ بنالو کہ نیکی کے کام نہ کرنے سے قسم کھالو اور پھر کہہ دو کہ ہم یہ نیکی کیسے کریں ہم تو قسم کھا چکے ہیں، یا، اللہ کے نام کی قسم کھا کر اپنی بات کو قوت دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا ص ۴۷۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا ص ۲۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا ص ۱۶۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۳۵۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا ص ۱۷۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۸۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ا ص ۱۰۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)

" لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ " : اللہ تمہیں نہیں پکڑتا۔

مواخذہ، اخذ سے بنا ہے جس کا معنی ہے پکڑ، گرفتاری۔

مراد دینی اور اخروی گرفتاری ہے، یعنی دنیا میں کفارہ نہیں اور آخرت میں عذاب نہیں۔

" بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ " :

لغو کا معنی ہے کسی شئ جس کا اعتبار نہ کیا جاتا ہو، غیر مفید، غیر ضروری کلام، جس میں خیر نہ ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۳۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا ص ۱۷۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا ص ۳۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۹۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا ص ۴۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶ ص ۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۷)

حدیث شریف میں لغو کا اسی معنی میں استعمال ہوا ہے:

" اِذَاقُلْتَ لِصَاحِبِکَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ "

جمعہ کو جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہ، تو تو نے ایسا کلام کیا جس میں بھلائی نہیں۔

☆ (رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۲۸۔ حمیدی فی مسندہ، ج ۲، ص ۹۲۲)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غیر شعوری طور پر بات بات پر قسم کھا لیتے ہیں یہ یمین لغو میں شامل ہے، شریعت میں لغو وہ قسم ہے جو کوئی شخص ماضی کے کسی واقعہ پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور حقیقت میں اس کے خلاف ہو۔

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)

" بِمَاکَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ":

دل کے کسب سے مراد ارادہ جھوٹ ہے، یعنی جس قسم میں تم جھوٹ کا ارادہ کرو گے اس پر تمہارا مواخذہ ہو گا، آئندہ کی قسم پر دنیوی مواخذہ یعنی کفارہ لازم ہو گا اور ماضی کی جھوٹی قسم پر اخروی مواخذہ یعنی گناہ لازم ہو گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)

شان نزول :

(۱) حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بہن حضرت بشر بن نعمان کے نکاح میں تھی (رضی اللہ عنہم) خاوند اور بیوی کے درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی، بہن بھائی کے گھر آ رہی، حضرت عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھالی کہ میں اپنے بہنوئی کے گھر میں نہ جاؤں گا اور نہ ان کے درمیان صلح کراؤں گا، کچھ روز بعد حضرت بشیر نے اپنی بیوی سے صلح کی کوشش کی اور حضرت عبداللہ بن رواحہ سے مصالحت کے لئے کہا، انہوں نے کہا کہ میں تو قسم کھا چکا ہوں کہ میں صلح نہیں کراؤں گا، اب یہ کام کیسے کروں؟ اس موقعہ پر آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ نیک کام نہ کرنے کی قسم کھا لینا منع ہے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) طبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵، ۱۱۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۲) بعض مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ جب واقعہ افک میں سیدہ طاہرہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ناحق تہمت لگی اور تہمت لگانے والوں میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، یہ غریب تھے اور رشتہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد تھے، ان کے اخراجات کی کفالت حضرت ابوبکر کرتے تھے، واقعہ افک پر حضرت ابوبکر، حضرت مسطح سے ناراض ہوگئے اور قسم کھائی کہ ان کی مالی اعانت نہ کریں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ نیکی کے کام نہ کرنے کی قسم نہ کھایا کرو۔

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج۱، ص۲۶۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۱۱۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص۴۷۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)، ص۱۴۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۱۲۶)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج۱، ص۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص۱۶۴)

مسائل شرعیہ :

(۱) قسم تین طرح کی ہے۔

(۱) لغو

(۲) غموس

(۳) منعقدہ،

ہر ایک کی تعریف اور حکم الگ ہے۔

(۲) لغو: وہ قسم ہے کہ ماضی کے کسی امر کو صحیح جان کر قسم کھائے مگر حقیقت اس کے خلاف ہو، مثلاً کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ زید کے ذمہ فلاں کی کوئی رقم نہیں مگر حقیقت میں زید کے ذمہ فلاں کا قرض ہو، اگرچہ یہ قسم خلاف واقع ہوئی، مگر اس میں قسم اٹھانے والے کا ارادہ جھوٹ شامل نہیں۔ اس لئے اس پر کوئی مواخذہ نہیں، نہ دنیوی، نہ اخروی، یعنی اس کے ذمہ کفارہ نہیں اور نہ ہی گناہ لازم ہے بلکہ معافی کی امید ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے بھی قسم لغو کی یہی تعریف کی ہے، فرماتے ہیں:

" اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ ھٰذَا اَنَّ اللَّغْوَ حَلْفُ الْاِنْسَانِ عَلَی الشَّیْءِ یَسْتَیْقِنُ اَنَّہٗ کَذٰلِکَ ثُمَّ یُوْجَدُ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ فَھُوَ اللَّغْوُ "

سب سے بہتر خبر جو مجھے لغو کے بارے میں پہنچی یہ ہے کہ انسان کسی شئ پر حلف اٹھائے کہ وہ ایسی ہے پھر اس کے خلاف نکلے، تو یہ قسم لغو ہے۔ ☆ (موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۰۷ھ، ص۸۰)

آیت مبارکہ میں لغو پر مواخذہ نہ ہونے سے یہی مراد ہے، کسی شئ میں اگر قصداً جھوٹ شامل نہ ہوتو اس بارے میں حکم ربانی یوں ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا☆

انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر تمہیں اگر ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ غیر شعوری طور پر بات بات پر قسم کھاتے ہیں، چونکہ اس میں ان کا ارادہ شامل نہیں ہوتا، اس لئے اسے بھی قسم لغو میں شمار کیا گیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۹)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضیٰ زبیدی مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۸)

(۳) غموس: وہ قسم ہے جو ماضی کے کسی واقعہ یا امر پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے، مثلاً کسی کو خبر ہے کہ زید کے ذمہ فلاں کی اتنی رقم قرض ہے اور یہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کہ زید کے ذمہ فلاں کی کوئی رقم قرض نہیں، یہ گناہ کبیرہ ہے، حدیث میں اس کی سخت وعید آئی ہے، جھوٹی قسم کھانے والا شخص آخرت میں گرفتار عذاب ہوگا، مگر اس کے ذمہ کفارہ نہیں، قصداً جھوٹ بولنے سے کامل مواخذہ اخروی عذاب ہے، اسی میں مواخذہ کا ذکر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضیٰ زبیدی مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۹)

(۴) منعقدہ: مستقبل کے بارے میں قسم کھائے کہ ایسا کروں گا یا نہ کروں گا، ایسی قسم کھانے کے بعد اس کا پورا کرنا لازم ہے، اگر یہ قسم پوری نہ کرے گا تو اس پر دنیوی اور اخروی مواخذہ ہے، یعنی دنیا میں کفارہ اور آخرت میں گناہ کبیرہ کا عذاب۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵ و مابعد)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۹ و مابعد)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۹)
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۹)

منعقدہ قسم کا کفارہ سورہ مائدہ کے احکام میں بیان ہوگا، ان شاء اللہ العزیز۔

(۵) بعض دفعہ انسان اپنے کسی فعل کو شرط سے مشروط کر دیتا ہے، مثلاً یوں کہہ دے کہ اگر میں کل فلاں کے گھر نہ گیا تو میرے ذمہ اتنے نفلی روزے یا نفلی نمازیں ہیں۔ فقہائے کرام کے نزدیک یہ بھی قسم کے حکم میں ہے، یعنی اگر شرط پائی گئی تو مشروط لازم ہوگا، کل اگر وہ فلاں کے گھر نہ گیا تو اس کے ذمہ شرط کے مطابق اتنے نفلی روزے یا نفلی نمازیں ہیں'

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۷۷)

(۶) قسم کے چند الفاظ یہ ہیں:

میں قسم کھاتا ہوں، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، میں حلف دیتا ہوں، میں حلفیہ بیان دیتا ہوں، میں اللہ کے نام پر حلفیہ بیان کرتا ہوں، مجھ پر اللہ کا عہدہ ہے، مجھ پر اللہ کا ذمہ ہے، مجھ پر اللہ کی نذر ہے، اگر میں یہ کام کروں (یا نہ کروں) تو یہودی ہوں، نصرانی ہوں، مجوسی ہوں، اسلام سے بری ہوں، ان صورتوں میں اگر قسم توڑے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔ ☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۶۳)

(۷) اللہ کی ذات اور صفات کی قسم شرعی قسم ہے، قرآن مجید کلام اللہ ہے اور کلام اللہ، اللہ عزوجل کی صفت قدیمہ ہے۔ اس لئے کلام اللہ کی قسم شرعاً قسم ہے' اللہ تعالی اور اس کی صفات کے علاوہ اور کوئی قسم شرعاً قسم نہیں لہٰذا اس کا پورا کرنا لازم نہیں۔ حدیث شریف میں ہے: " اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْ ابَاۗئِکُمْ فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ وَاِلَّا فَلْیَصْمُتْ "

☆ (رواہ مالک واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن عمر بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۶، ص ۳۶۳۳۳)

اللہ نے تمہیں آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرما دیا ہے، پس جسے قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۹)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ)، ج ۵، ص ۷۳۳، ۷۶۰)

(۸) جوشیَٔ انسان کے مقدور میں نہ ہو اس کا حلف قسم شرعی نہیں۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ا، ص ۲۶۸)

(۹) گناہ کا کام کرنے پر قسم نہ کھاؤ، کہ عزم گناہ، گناہ کا موجب ہے، آیت مبارکہ میں اس سے روکا گیا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۷۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ا، ص ۲۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۵۳)

(۱۰) ضرورت شرعی کے وقت قسم کھانا جائز ہے، خواہ مخواہ کثرت سے قسم کھانا جائز نہیں، یہ مکروہ ہے، کثرت سے قسم کھانے والے کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَاتُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ☆ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل (ہو) (سورہ قلم آیت ۱۰)

کثرت سے قسمیں کھانے والے کے لئے تمام قسمیں پوری کرنا ممکن نہیں ہوتا، حالانکہ قسم کی حفاظت کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَاعَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَاتُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْتَحْرِيْرُرَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْفَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَاحَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالی تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ا، ص ۴۷۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۱۷۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ا، ص ۳۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ا، ص ۱۶۴)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ا، ص ۱۰۴)

(۱۱) جب کسی کام کے نہ کرنے کی قسم کھالے بعد میں اسے معلوم ہو کہ وہ کام کرنا واجب ہے تو قسم توڑ کر وہ کام کرے اور پھر اس کا کفارہ دے، مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے والدین کی خدمت نہ کروں گا، یا فلاں رشتہ دار سے صلہ رحمی نہ کروں گا، چونکہ والدین کی خدمت اور صلہ رحمی فرض ہیں، یہ بجالائے اور قسم کا کفارہ دے، اسی طرح اگر کسی حرام کام کرنے کی قسم کھائی تو حرام کام کو ترک کر کے قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ دے۔

حدیث شریف میں ہے: " مَنْ حلفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِه "

☆ (رواہ مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ، بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۲۹۲)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)

جس نے قسم کھائی پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کے مقابل بھلائی ہے تو وہ بھلائی والا کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۴)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۹۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۷)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۲۶۸)

(۱۲) دنیوی اغراض کے لئے اللہ کے نام کی قسم کھانا مکروہ ہے کہ اس میں اللہ تعالی جل وعلا کی تعظیم نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۴)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۰)

(۱۳) کسی کا حق دبانے کے لئے جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ اور حرام ہے اس سے وطن برباد ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر دیتی ہے۔

☆ (رواہ الامام ابوحنیفہ عن ابی ہریرۃ بحوالہ ....)

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ص ۱۷۸)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۲۵۹)

(۱۴) کثرت سے سچی قسم کھانے والے پر مفلسی غالب آجاتی ہے، لہٰذا حتی الامکان سچی قسم سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

حدیث شریف میں ہے: " اَلْحَلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرْكَةِ "

قسم مال واسباب کو ضائع کرنے والی اور برکت مٹانے والی ہے۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ، بحوالہ ....)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج ۱۶، ۴۶۳۹۹)

تاجر حضرات اس سے عبرت حاصل کریں، جب سچی قسم کا یہ انجام ہے تو جھوٹی قسم کا وبال کیا ہوگا؟

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۳)

(۱۵) قسم کا کفارہ صرف قسم کھانے سے واجب نہیں ہوتا بلکہ قسم توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۷۳)

☆☆☆☆☆☆

باب (۳۵) :

﴿ ایلاء ﴾

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

لِلَّذِیۡنَ یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِہِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَۃِ اَشۡہُرٍ ۚ فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆ وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ☆

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی، انہیں چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔ (سورہ بقرہ آیات ۲۲۶، ۲۲۷)

حل لغات :

"یُؤۡلُوۡنَ": کا مادہ "اَلۡیٌ" یا "اَلۡوٌ" ہے جس کا معنی ہے کمی کرنا، قسم کھانا،

قرآن مجید میں اس معنی کا استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَۃً مِّنۡ دُوۡنِکُمۡ لَا یَاۡلُوۡنَکُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ۚ وَمَا تُخۡفِیۡ صُدُوۡرُہُمۡ اَکۡبَرُ ؕ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ الۡاٰیٰتِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ☆

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہارے برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۱۸)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ النور آیت ۲۲)

اصطلاح شرع میں ایلاء یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھالے، چونکہ اس قسم میں عورت کے ادائے حق کی کوتاہی ہے اس لیے یہی نام دیا گیا۔ ایلاء سے عورت سے دوری کے لیے اس کا صلہ ''مِن'' استعمال ہوا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۲۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)

''تَرَبُّص'': کا معنی ہے انتظار کرنا، توقف کرنا، ٹھہرنا، **تَصَبُّر** کا مقلوب ہے۔

جو لوگ ایلا کر لیتے ہیں انہیں اس بارے میں غور و فکر کے لئے چار ماہ تک کی مہلت حاصل ہے۔ اتنا عرصہ انتظار کر کے اپنے معاملات کا فیصلہ کر لیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)

''فَآءُو'': **فَیْ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے واپس پلٹنا، رجوع کرنا۔

شام کے سایہ کو اسی لئے **فَیْ** کہتے ہیں کہ دھوپ کے بعد پلٹ کر لوٹ آتا ہے، صبح کے سایہ کو ''**ظِلّ**'' کہتے ہیں۔ اسی واسطے جنت کے سایہ کو **ظِلّ** کہا گیا ہے کہ وہاں دھوپ نہیں کہ لوٹ کر جائے۔

قرآن مجید میں ہے: **وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ** ☆ اور ہمیشہ کے سائے میں۔ (سورہ واقعہ آیت، ۳۰)

وہ مال جو مسلمانوں کو بغیر جنگ کئے حاصل ہو مال فے کہلاتا ہے کہ مال جو حقیقی طور پر رب کے فرمانبرداروں کا ہے ان تک پہنچ گیا ہے۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ خاوند اپنی قسم سے رجوع کر لے اور قسم توڑ کر مدت ایلاء میں صحبت کر لے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۴۷۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۸۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۶، ص ۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں "فَاِنْ فَآءُوْا فِيْهِنَّ" روایت ہوا ہے اور یہ قرات مشہورہ ہے اس صورت میں معنی ہوگا اگر ان چار ماہ میں رجوع کر لے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۱)

"عَزَمُوا الطَّلَاقَ": عزم کا معنی ہے کوئی سخت کام کرنے پر دل کو مضبوط کر لینا، دل کو مختلف خیالات سے نکال کر ایک سمت لگا دینا۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ......

ایلاء کرنے والا خاوند اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر چکا ہو، اپنی قسم نہ توڑ کر طلاق دینے کا عزم کر چکا ہو اور مدت ایلاء میں اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)

شان نزول :

زمانہ جاہلیت (اور اسلام کے ابتدائی دور میں) لوگوں کا دستور یہ تھا اپنی عورتوں کو ناپسند کر کے اس طرح دو، تین یا زیادہ سال تک چھوڑ دیتے کہ نہ ان کے حقوق زوجیت پورے کرتے اور نہ طلاق دیتے، یہ بیچاری معلق ہو کر رہ جاتیں، نہ خاوند والی، نہ بیوہ یا مطلقہ، اسلام نے اس ظلم کو ختم کر دیا، خاوندوں کو حکم دیا کہ تمہیں ہمیشہ تک اس کا اختیار نہیں، چار ماہ کی مہلت میں تم سوچ کر فیصلہ کر لو، اگر اس عرصہ میں تم کوئی فیصلہ نہ کر سکو تو عورت تمہارے نکاح سے نکل کر آزاد ہو جائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۰)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج ۱، ص ۴۷)

فائدہ جلیلہ :

قانون خداوندی کی آخری کتاب قرآن مجید میں زندگی سے متعلق تمام احکام اجمالاً یا تفصیلاً بیان ہوئے ہیں، عبادات، معاملات، سیاسیات، اخلاقیات، معاشیات اور دیگر صدہا اقسام کے مسائل قرآن مجید میں موجود ہیں، مگر طلاق کے مسائل سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے، طلاق اور اس کی اقسام، عدت اور اس کے اقسام، میاں بیوی کے حقوق و فرائض اور اس سے متعلق دیگر ہدایات کی تفصیل بیان کر کے اسلام نے پیغام دیا ہے کہ عائلی زندگی کی فلاح و بہبود کے طلب گار قرآن مجید اور اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لیں، قرآنی ہدایت سے دور قومیں عائلی زندگی میں انتہائی ناکام ہیں، آیئے! احکام خداوندی معلوم کریں، ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی نہ صرف عائلی زندگی سنواریں بلکہ دنیا و آخرت کو سنوار لیں۔ ☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۴)

مسائل شرعیہ :

(۱) مرد اپنی بیوی سے جماع نہ کرنے کی قسم کھالے یا تعلیق کرے اسے ''ایلاء'' کہتے ہیں۔

اس کے لئے چند شرطیں ہیں، اگر وہ سب پائی گئیں تو ایلاء ہوگا ورنہ نہیں۔

(ا) جماع نہ کرنے کی قسم اللہ کے نام یا صفات کے ساتھ کھائے یا کسی امر سے متعلق کرے مثلاً یوں کہے کہ اس سے جماع کروں تو مجھ پر یہ جزا لازم ہے۔

(ب) قسم و تعلیق مطلق ہوں یا مؤبد یا کسی خاص وقت کے لئے:

مطلق: مثلاً، اللہ کی قسم میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، یا تجھ سے جماع کروں تو مجھ پر یہ جزا لازم ہے۔

مؤبد: یعنی صراحۃً ہمیشہ کے لئے قسم یا تعلیق ہوں مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا یا تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پہ یہ جزا لازم ہے۔

کسی خاص وقت کے لئے ہوں تو وہ مدت چار ماہ سے کم نہ ہو۔ مثلاً یوں کہے مجھے قسم ہے چار مہینے تک تیرے ساتھ صحبت نہ کروں گا، یا چار ماہ تک صحبت کروں تو مجھ پہ یہ جزا لازم ہے۔

(ج) تعلیق کی صورت میں ضروری ہے کہ وہ امر جس کو لازم کرے اس میں مشقت ہو، مثلاً میرا غلام آزاد ہے مجھ پر حج لازم ہو یا مجھ پر سو رکعت نفل لازم ہوں یا میرا مال خیرات ہو۔

(د) جو جزا تعلیق سے معلق کرے وہ شرعاً لازم آسکتی ہوں مثلاً نماز، روزہ، حج، اعتکاف، طلاق، کفارہ وغیرہ، اور جو چیزیں نذر یا تعلیق سے لازم نہ ہوتی ہوں ان سے تعلیق کرنا ایلاء کے لئے کافی نہیں، مثلاً وضو، غسل، تلاوت قرآن مجید، سجدہ تلاوت، جنازہ میں شامل ہونا۔

(ہ) یہ قسم اور تعلیق ایسے طور پر واقع ہو کہ بے کسی چیز کے لازم آئے اصلاً مفر نہ رہے، ایسی صورت نہ نکل سکے کہ یہ اس عورت سے جماع کرے اور کچھ لازم نہ آئے، مثلاً اللہ کی قسم میں اس گھر میں تجھ سے وطی نہ کروں گا یا اس شہر میں تجھ سے وطی کروں تو مجھ پر حج لازم ہو، یہ بھی ایلاء نہیں، کیونکہ اس گھر یا اس شہر کی تخصیص ہے تو بغیر کچھ لازم آئے مفر موجود ہے جب چاہے اس گھر یا شہر سے باہر لے جا کر جماع کرنے سے کچھ لازم نہیں آتا۔

ان پانچ شرطوں کے پائے جانے سے ایلاء ہوگا، اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو ایلاء نہ ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۲۷۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور، ج ۳، ص ۲۲ ومابعد)
☆ (رد المحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۵، ص ۶۲۲ ومابعد)
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج ۱، ص ۱۲۶)

(۲) ایلاء میں ترک مجامعت پر ایسا لفظ شرط ہے جس سے مجامعت، جماع، وطی یا نزدیکی کے معنی سمجھے جائیں، مثلاً میں تیرے قریب نہ جاؤں گا، تیرے بستر پر نہ سوؤں گا، تجھ سے غسل جنابت نہ کروں گا، تجھ سے وطی نہ کروں گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ص ۱۶۵)

(۳) حالت غضب اور حالت رضا میں ایلاء درست ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۷۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۸)

(۴) ہر اس شخص کا ایلاء درست ہے جس کی طلاق جائز ہے، مثلاً آزاد، غلام، بوڑھا، خصی، نشے میں مدہوش۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۱۳۰)

(۵) ہر اس عورت سے ایلاء درست ہے جو نکاح میں ہو، مثلاً آزاد، باندی، ذمیہ، طلاق رجعی والی عورت۔ مطلقہ بائنہ سے ایلاء نہیں ہوسکتا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷)

(۶) اجنبی عورت سے (جو ابھی اس کے نکاح میں نہیں) ایلاء اور ظہار نہیں ہوسکتا۔ البتہ اجنبی عورت سے ایلاء کی صورت میں نکاح کے بعد قربت سے کفارہ قسم لازم آئے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۶)

(۷) مدخولہ اور غیر مدخولہ، ایلاء میں یکساں ہیں، یعنی دونوں سے ایلاء ہوسکتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷)

(۸) ایلاء میں ترک وطی اور مدت کا تلفظ ایک مجلس میں ہونا شرط ہے، مجلس کے بعد مدت کے تعین سے ایلاء نہ ہوگا، بلکہ حلال کو حرام کرنا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)

(۹) ایلاء میں اگر اللہ کی قسم کھائے تو حنث ہونے پر کفارہ لازم ہے اور اگر اللہ کے نام وصفات کے بغیر قسم کھائے مثلاً طلاق یا عتاق سے تعلیق کرے تو شرط پائے جانے سے جزاء لازم ہوگی، کفارہ نہیں ہوگا، کفارہ اور جزا کے علاوہ اور کچھ لازم نہیں اور نہ گناہ ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۶۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج ۶، ص ۸۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۶)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران، ج ۱، ص ۴۷۱)

(۱۰) ایلاء کا کفارہ قسم توڑنے کے بعد دیا جائے گا، اگر حنث سے پہلے ادا کیا گیا تو دوبارہ دینا لازم ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۶۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۰)

(۱۱) بلاوجہ وطی چھوڑ دینا عورت کو ایذا دینا ہے، یہ حرام ہے، حقوق زوجیت ادا کرنا لازم اور بہترین معاشرت ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۸۰)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۳۰)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۵۶)

(۱۲) بیوی کو تکلیف دینے کی نیت سے بلاقسم چھوڑے رکھنے سے ایلا نہ ہوگا، اگرچہ چار ماہ سے زائد عرصہ تک ہو، البتہ ضرر کا گناہ لازم ہوگا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱، ص ۴۸۵)

(۱۳) اگر چار ماہ سے کم مدت تک مجامعت ترک کرنے کی قسم کھالے تو ایلاء نہ ہوگا، البتہ قسم توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ دینا لازم ہوگا۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۱۶۶)

(۱۴) مدت ایلاء یوم حلف سے شمار ہوگی۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)

(۱۵) مدت ایلاء کا نان ونفقہ اور بیوی کے دیگر اخراجات مرد کے ذمہ ہوں گے، بخلاف مرد کی نافرمان عورت کے نافرمانی کی مدت کا نان ونفقہ مرد پر لازم نہیں۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۰۵)

(۱۶) ایلاء سے رجوع کے لئے ضروری ہے کہ وطی پر قادر خاوند وطی سے رجوع کرے گا، اگر کسی عذر کے باعث وطی پر قادر نہیں، مثلاً عورت کم سن ہے، یا بیمار ہے، یا مرد عورت کے درمیان مسافت بعیدہ ہے مدت ایلاء میں اس تک نہیں پہنچ سکتا، یا کسی نے اسے ناحق قید کر رکھا ہے، تو رجوع کے وعدہ سے رجوع ہو جائے گا، مثلاً کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا، اگر مدت ایلاء میں وطی پر قادر ہو جائے تو وطی سے رجوع ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۸۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص۴۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۱۲۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۱۱۶)

(۱۷) ایلاء کے قصد کے بغیر کسی عذر کی وجہ سے ترک جماع پر گناہ نہیں، مثلاً مرض، سفر۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج۱، ص۴۷۰)

(۱۸) ایلاء سے رجوع نہ کرنے کی صورت میں عورت کو از خود طلاق بائن ہو جائے گی، ایلاء مؤبد کی صورت میں اگر دوبارہ اسی عورت سے نکاح کرے گا وہی ایلاء عود کر آئے گا، یعنی جماع کرنے کی صورت میں کفارہ اور ترک کی صورت میں چار ماہ بعد طلاق بائن ہوگی، اسی طرح اگر تیسری مرتبہ نکاح کرے تو ایلاء عود کر آئے گا، البتہ تیسری طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۵۶، ۳۵۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۱۸۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۵، ص۱۱۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۱۲۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان، ج۶، ص۸۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص۲۶۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج۱، ص۴۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۱۱۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج۱، ص۴۸۲)
☆ (شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ج۱، ص۶۴۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص۱۶۶)

(۱۹) اگر کوئی خاوند اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے، اس کلمہ کے حکم میں تفصیل ہے، اگر حرام ہونے کی نیت کرے گا تو ایلاء ہوگا، اگر طلاء بائن کی نیت کرے تو طلاق بائن ہوگی، اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تینوں واقع ہوں گی، اگر ظہار کی نیت کرے تو ظہار ہوگا۔ اگر کذب یا لغو کی نیت کرے گا تو کذب ہی سمجھا جائے گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۱۱۵)

(۲۰) طلاق کا اختیار مرد کو ہے عورت کو نہیں، تاوقتیکہ عورت کو حق طلاق تفویض نہ کر دے۔

اللہ تعالی نے فرمایا۔ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ : اگر وہ مرد طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں۔

آیت میں طلاق دینے کی نسبت مرد کی طرف کی گئی ہے۔

(۲۱) جو شخص ایلاء کا کفارہ ادا نہ کر سکے، وہ صرف توبہ کرے اس کے ذمہ سے کفارہ معاف ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۱۲۹)

باب (۳۶) :

طلاق کی عدت

اور

زوجین کے حقوق و فرائض

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ☆

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک۔ اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے۔ اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا حق بھی ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے شرع کے موافق' اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۲۸)

حل لغات :

"اَلْمُطَلَّقٰتُ" : طلاق یافتہ عورتیں۔ طلاق کا لغوی معنی ہے کھلنا اور چھوٹنا۔ آزادی سے چلنے کو "**اِنطِلاق**" کہا جاتا ہے۔ جس پر کوئی پابندی نہ ہو اسے "**مُطلِق**" کہتے ہیں' تیز زبانی کو طلاقت اور ہنس مکھ کو "**طَلْقُ الوجه**" کہا جاتا ہے۔

شریعت میں طلاق سے مراد ہے مرد کا نکاح کی بندش سے آزاد کر دینا۔

جسے طلاق دی گئی ہو اسے **مُطَلَّقه** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۰۶)

آیت مذکورہ میں مطلقات سے مراد وہ عورتیں ہیں جنہیں حیض آتا ہو اور مرد نے طلاق سے پہلے ان سے خلوت کر لی ہو۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر عورتوں کی عدت کے احکام اور ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۳۷۱، ۳۷۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱: ص ۲۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۴۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲: ص ۱۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱: ص ۱۶۶)

آیت مذکورہ میں مطلقات میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جو نکاح میں آ کر نکاح سے نکل جائیں۔ اس طرح طلاق کے علاوہ مرد کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے تفریق، سُسر کے شہوت کے ساتھ بوسہ دینے سے اور مرد کا اپنی ساس سے زنا کرنے سے تفریق کو شامل ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۱۷)

"يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ":

تربص کا معنیٰ ہے رکنا، انتظار کرنا، با کے ساتھ متعدی ہو جانے کی وجہ سے اس کا معنیٰ ہے۔ روکے رکھنا۔

"اَنْفُس" بمعنیٰ ذات یا جان ہے۔ اس کا اضافہ عورتوں کے رکے رہنے پر ترغیب کے لیئے ہے۔ یعنی مطلقہ عورتیں دوسرے نکاح سے اپنے آپ کو قصداً روکے رکھیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۴۸۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶: ص ۹۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲: ص ۱۲۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۵)

آیت مبارکہ کا اسلوب امر کی بجائے خبر، اس لیئے ہے کہ تعمیل امر میں مبالغہ مقصود ہے۔ یعنی عورتوں پر فرض ہے کہ طلاق کے بعد دوسرے نکاح تک ایک مخصوص وقت تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔

"**ثَلٰثَةَ قُرُوْء**" : "**قَرْء**" کا معنی ہے جمع ہونا، وقت، ایک حال سے دوسرے حال میں داخل ہونا۔

اس کا اطلاق حیض اور طہر دونوں میں مشترک ہے۔ ہمارے علماء نے اس سے مراد حیض لیا ہے۔ اس کے بے شمار دلائل تفسیر اور فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ بلکہ زبان نبوت میں "**قُرْء**" کی تفسیر حیض وارد ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"**دَعِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكَ**" اپنے ایام حیض کو چھوڑ (کر اور دنوں میں نماز ادا کر)

☆ (رواہ النسائی وابوداؤد وقطنی بحوالہ)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۷۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۶۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۸)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱: ص ۲۷۵)
☆ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضیٰ زبیدی مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ج ۱ ص ۱۶۹)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۳۹)

"**اَنْ يَّكْتُمْنَ**" : **كَتَمَ** کا معنی ہے چھپانا اور پردہ ڈالنا۔

"**اَرْحَامِهِنَّ**" : **رَحِمٌ** کی جمع ہے بمعنی رحمت، کرم۔ اس سے مراد عورت کی بچہ دانی ہے۔

چونکہ بچہ دانی ذریعہ محبت و رحمت ہے۔ اسی سے رشتہ داریاں استوار ہوتی ہیں۔ اس لیئے اسے **رَحِمٌ** کہا گیا ہے۔

"**مَا خَلَقَ اللّٰهُ**" : ما عمومت کے لیئے ہے۔ یعنی رَحم کی جو کیفیت اللہ تعالیٰ پیدا کردے خواہ حیض ہو یا حمل۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کے لیئے یہ امر حلال نہیں کہ اللہ نے جو ان کے رحم میں حیض یا حمل پیدا کیا ہے۔ اس کیفیت کو چھپائیں:

"**اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ**" :

اس سے مراد یہ ہے کہ مومن عورتوں کی یہ شان نہیں کہ اپنے رحم کی کیفیت کو چھپائیں۔ یہ شرط نہیں بلکہ تاکید ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱: ص ۲۷۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)

"**وَبُعُولَتُهُنَّ**": **بَعْلٌ** کی جمع ہے۔ بمعنی مالک وسردار۔ چونکہ خاوند عورت کا سردار ہوتا ہے۔ اس علو مرتبت کے پیش نظر اسے **بَعْل** کہا جاتا ہے۔ زمین کا جو خطہ دوسرے خطوں سے بلند ہو اسے بھی بَعْل کہتے ہیں۔ کھجور کا درخت اپنی بلندی اور پائیداری کے باعث **بَعْل** کہلاتا ہے۔ **بِعَالٌ** جماع سے کنایہ ہے۔ اس اعتبار سے بھی مرد کو **بَعْل** کہا گیا ہے

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۵۵،۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۹)

"**اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ**": **اَحَقّ** اسم تفضیل بمعنی اسم فاعل ہے۔ یعنی حقدار، اسم تفضیل تحریض کے لیئے ہے۔
رَدٌّ بمعنی رجوع کے ہے۔ اس معنی کی تائید قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ ارشاد ربانی......

وَمَآاَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ☆ (سورۃ الکھف آیت ۳۶)

اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا۔
......میں "رد" بمعنی رجوع ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ طلاق رجعی کی عدت کے دوران طلاق دینے والے خاوند کو رجعت کا حق حاصل ہے۔

"**وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ**":
هُنَّ ضمیر سے مراد عورتیں ہیں۔ لام انتفاع اور علیٰ اکرام کے لیئے ہے۔ یعنی عورتوں کے کچھ حقوق مرد کے ذمہ ہیں۔ اسی طرح مردوں کے کچھ حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں:
مِثلیت میں تشبیہ صرف حقوق کے وجوب میں ہے۔ حقوق میں برابری کی تشبیہ نہیں۔
معروف سے مراد وہ شے ہے جو شرع میں منکر نہ ہو اور لوگ اسے ناپسند نہ جانیں۔ یعنی کچھ حقوق شرعی ہیں اور کچھ حقوق اخلاقی ہیں۔ دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی مرد اور عورت پر شرعاً اور اخلاقاً واجب ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۴ و ما بعد)

"وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ" :

رِجَال" جمع ہے رَجُل" کی۔اس کا مادہ رَجْل" یا رَجْلَة" بہ سکون جیم ہے۔ بمعنی قوت۔اس لیئے پاؤں کو رِجْل" کہتے ہیں کہ اس میں چلنے کی طاقت ہے۔قوی بات کو کلام مُرْتَجِل" اور دن چڑھے کو ارْتِجَالُ النهار کہتے ہیں۔چونکہ بہ مقابلہ عورت کے مرد دینی اور دنیوی اعتبار سے قوی ہوتا ہے اس لیئے اسے رَجُل" کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۸۹، ۱۹۰)

دَرَجَة" : دَرَج" سے بنا ہے جس کا معنی ہے سیڑھی، لپیٹنا۔اصطلاح میں بلندی کو دَرَجَہ کہا جاتا ہے۔چونکہ بلندی راستہ طے کر کے اور ترقی کا زینہ چڑھ کر حاصل ہوتی ہے۔اس لیئے اسے درجہ اور تدریج کہتے ہیں۔درجہ میں بلندی اور قوت کا مفہوم شامل ہے۔اس لیئے مرد کو عورت پر یا خاوند کو بیوی پر قوت، فوقیت اور افضلیت حاصل ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶ ص ۱۰۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ص ۱۶۸)

شانِ نزول:

حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی۔اس وقت تک مطلقہ عورت کی عدت کے احکام اسلام میں نہ آئے تھے۔زمانہ جاہلیت میں بھی عدت نہ تھی کہ اسی پر عمل کیا جاتا، میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ذکر کیا۔اس پر یہ آیت اتری۔عدت کے احکام پر سب سے پہلے میں نے عمل کیا۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱ ص ۲۷۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱ ص ۲۶۹)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طلاق کے بعد عدت عورت پر فرض ہے۔عدت میں نکاح کرنا حرام ہے۔بلکہ پیغام نکاح بھی حرام ہے۔ آیت مذکورہ میں عورت سے فرمایا کہ طلاق والی عورتیں (دوسرے نکاح سے) اپنے آپ کو روکے رکھیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶ ص ۹۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱ ص ۴۸۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۹۲۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۰۵)

﴿۲﴾ غیر حاملہ، قابل حیض، آزاد مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ اسی طرح جو عورت نکاح میں آ کر نکل جائے۔ خواہ طلاق سے یا مرد کے مرتد ہو جانے سے یا اس طرح کہ عورت (نعوذ باللہ) اپنے سُسر کو شہوت سے بوسہ دے یا اس طرح کہ خاوند (نعوذ باللہ) اپنی ساس سے زنا کرے یا شہوت سے اسے چھو لے۔ غرضیکہ جس طرح سے جدائی ہو۔ وہی تین حیض عدت ہے۔ آیت مبارکہ مذکورہ میں تین حیض تک مطلقہ کو انتظار کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۳۷۱ و مابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۱۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'ج ۱: ص ۲۶۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۱: ص ۴۸۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۲: ص ۱۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) 'ج ۱: ص ۱۶۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم 'ایران' ج ۱: ص ۲۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۹۱)

﴿۳﴾ جس مطلقہ کو بوجہ صغرسنی یا بڑھاپا کے حیض نہ آتا ہو۔ اس کی عدت تین ماہ ہے۔ حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ وہ مطلقہ جس سے نکاح کے بعد مباشرت ہوئی نہ خلوت صحیحہ ہوئی اس کی کوئی عدت نہیں۔ ان عورتوں کے عدت کے مسائل آئندہ اپنے موقعوں پر بیان ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

☆ (تفصیل کے لیئے سورہ احزاب اور سورہ طلاق کے مضامین ملاحظہ ہوں۔)

﴿۴﴾ عدت کی غرض استبراء رحم ہے۔ اس مدت میں واضح ہو جائے گا کہ سابقہ شوہر کا حمل نہیں۔ اس طرح نسل کی حفاظت ممکن ہے۔ نیز اس میں عورت کا اعزاز و اکرام ہے کہ کوئی جلد باز مرد طلاق کے فوراً بعد عورت سے نکاح کر کے عورت کو کھلونا نہ بنا لے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق رجعی اور بائن میں مرد سے یا عورت سے جس غلطی کے باعث طلاق ہوئی اگر وہ دونوں اس کی اصلاح کر لیں تو انہیں اپنی اصلاح کا موقع مل جائے اور دوبارہ رجوع یا نکاح کر لیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر عورت کی کسی غلطی کے باعث طلاق ہوئی تو دوسرے نکاح سے پہلے اس غلطی کا احساس پیدا ہو جائے اور آئندہ اس غلطی سے بچ کر سکون کی زندگی گزر جائے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۱۸، ۱۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۱: ص ۴۸۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۳۶۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۲ ص ۱۳۳)

﴿۵﴾ استبراءِ رحم اگرچہ ایک حیض سے ممکن ہے۔ مگر لفظ "ثَـلٰثَةَ" (تین) خاص ہے۔ خاص پر عمل کرنے کے لیئے قیاس متروک ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۱۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۷)

﴿۶﴾ طلاق کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ ایسے طُہر میں طلاق دی جائے جس میں مباشرت نہ ہوئی۔ اور اگر حالت حیض یا حمل میں طلاق دے گا۔ طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگرچہ ایسا کرنا بُرا ہے۔ جو طلاق حالت حیض میں دی گئی اس لیئے بہتر یہ ہے کہ اس طلاق سے رجوع کرلے (اگر ممکن ہو) اور جس حیض میں طلاق دی گئی وہ حیض عدت میں شمار نہ ہوگا۔ بعد والے طُہر کے بعد حیض سے عدت شروع ہوگی اور تیسرے حیض کے بعد عدت ختم ہوگی۔ اگر حیض دس دن سے کم میں ختم ہوا تو انقطاعِ حیض سے جب تک غسل نہ کرلے یا اس پر کسی فرض نماز کا وقت نہ گذر جائے۔ عدت باقی ہے۔ اس میں مرد کے لیئے حق رجعت باقی ہے۔ اور اگر حیض دس دن میں ختم ہوا تو انقطاعِ حیض سے عدت کا وقت پورا ہوگیا۔ سابقہ مرد کے لیئے حق رجعت باقی نہ رہا اور عورت کو نیا نکاح کرنے کا اختیار ہے۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۳۶۴)

﴿۷﴾ طلاق رجعی اور بائن میں نکاح کا تعلق مطلقاً ختم نہیں ہوتا۔ طلاق رجعی میں مرد کو حق رجعت حاصل ہے۔ اگرچہ عورت رضامند نہ ہو۔ اور عدت گذر جانے کے بعد مرد دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔ طلاق بائن میں عدت کے اندر اور عدت کے بعد مرد عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ طلاق مغلظہ کی صورت میں مرد کو حق رجعت ہے نہ دوبارہ بغیر حلالہ نکاح کا حق۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۲۱ و مابعد)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ))

﴿۸﴾ طلاق رجعی میں رجعت کے وقت گواہوں کا ہونا لازم نہیں صرف مستحب ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۲۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۰)

﴿۹﴾ رجعت سے پہلے عورت کے ساتھ سفر نہ کرے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۲)

﴿۱۰﴾ عدت کے بارے میں صرف عورت کا قول معتبر ہے۔ چونکہ حیض کے بارے میں عورت ہی بتا سکتی ہے کسی اور کو اس پر اطلاع نہیں۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۶)

﴿۱۱﴾ حیض سے بالغ ہونے میں عورت کا قول معتبر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۳۷۲)

﴿۱۲﴾ طلاق رجعی میں رجعت اصلاح احوال کے لئے ہو اگر عورت کو ضرر اور ایذا رسانی کی نیت سے رجعت کرے گا، رجعت ثابت ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا مرد کے لئے حرام ہے، اگر مرد کو شدت شہوت سے زنا کا خوف ہو تو رجعت واجب ہے، اگر مستحب عبادات میں عورت معاون ہو سکتی ہے تو رجعت مستحب ہے، اگر عورت عبادت میں رکاوٹ بنے تو رجعت مکروہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا ص ۱۰۵)

﴿۱۳﴾ مطلقہ عورت پر فرض ہے کہ عدت کے دوران اپنے رحم کی کیفیت (حیض یا حمل) صحیح طور پر بیان کرے۔ رحم کی حالت کو چھپانا عورت کے لیئے حرام ہے۔ اس طرح حمل کی صورت میں اسقاط حمل حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۱۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۸۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ج ۱: ص ۲۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا ص ۱۰۶)

﴿۱۴﴾ عورت کو طلاق ہوئی اور عدت کا وقت بھی گذر گیا۔ عورت کو اس کی خبر بعد میں ہوئی۔ اب وہ عورت نیا نکاح کرنے میں آزاد ہے۔ طلاق اور عدت کے لیئے عورت کا خبردار ہونا ضروری نہیں۔ آیت مبارکہ میں عدت گذارنے کو خبر سے بیان کیا ہے امر سے نہیں، اگر امر ہوتا تو اس کی تعمیل میں ارادہ کو دخل ہوتا۔ عدت اگر غیر اختیاری طور پر اور بے خبری میں گذر جائے تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ا ص: ۴۸۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۹۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۲۶)

﴿۱۵﴾ مطلقہ کی عدت کی حالت میں نکاح کلّیۃً منقطع نہیں ہوتا۔ بعض وجہ سے اثر نکاح باقی رہتا ہے۔ مثلاً مدت عدت میں عورت کا نان ونفقہ اور رہائش خاوند کے ذمہ ہے۔ اس مدت میں اگر زوجین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو دوسرے کی میراث سے بقدر شرعی حصہ پائے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۷۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۹۰)

﴿۱۶﴾ رجعت قول اور فعل دونوں سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً مطلقہ کو کہے کہ میں نے طلاق رجعی سے رجوع کیا۔ یا صحبت کرے۔ یا شہوت سے بوسہ دے لے یا چھو لے یا شہوت سے شرمگاہ کو دیکھ لے۔ ہر طرح سے رجعت ہو جائے گی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۲۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۹۰)

﴿۱۷﴾ بالغہ عورت کے نکاح کرنے میں ولی کی اجازت شرط نہیں۔ وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے۔ کیونکہ آیت مبارکہ میں عورت کو حکم ہے کہ وہ اپنے کو دوسرے نکاح سے روکے۔ یہاں مردوں یا ولیوں کو خطاب نہیں۔ عورت کے ولی سے اجازت لینے میں بے شمار دینی و دنیوی برکات ہیں۔ یہ اپنے تجربات سے بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ آیت کے کلمات کی تفسیر میں صراحت موجود ہے۔

﴿۱۸﴾ عورت پر اپنے خاوند کے حمل کی حفاظت فرض ہے۔ نیز یہ بھی لازم ہے کہ وہ مرد کے حمل کے ساتھ کسی اور مرد کے حمل کو نہ ملائے۔ اگرچہ اسے طلاق دی جا چکی ہو۔ آیت مبارکہ نے نہایت تاکیدی انداز میں اسے بتایا کہ اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان لاتی ہیں تو اپنے رحم کی حالت کو نہ چھپائیں۔

﴿۱۹﴾ خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر چند حقوق و فرائض ہیں۔ ان میں سے کچھ وہ ہیں کہ جن کے ادا نہ کرنے پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ اور اسے ادائیگی پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ یہ شرعی حقوق ہیں۔ کچھ حقوق وہ ہیں جو اخلاقی طور پر ذمہ ہوتے ہیں ان کا دعویٰ عدالت میں نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حقوق اخلاقی ہیں۔ شرعی اور اخلاقی حقوق خاوند اور بیوی دونوں کے ذمہ لازم ہیں۔

آیت مبارکہ کے کلمہ "**بِالْمَعْرُوْفِ**" نے ان دونوں کا بیان نہایت اعجاز سے کر دیا ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۷)

﴿۲۰﴾ عورت کے شرعی حقوق جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں وہ یہ ہیں:

(ا) کھانا، جیسا خود کھائے اسے بھی کھلائے۔

(ب) کپڑا، جس حیثیت کا خود پہنے اسے بھی پہنائے۔

(ج) حسب حیثیت اسے رہنے کے لیئے مکان دے۔

(د) حسبِ ضرورت مجامعت کا حق ادا کرے۔

(ہ) حق مہر ادا کرے۔

(و) بیوی کے لیئے احکام اسلام اور شرائع کی تعلیم کا اہتمام کرے۔

(ز) حُسن معاشرت کے ساتھ سلوک کرے۔ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو حقوق کی ادائیگی میں عدل و انصاف سے کام لے۔ معاملات اور معاشرت میں کسی ایک کو ترجیح نہ دے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں جا بجا ان حقوق کا ذکر ہے۔ اختصار کی خاطر ہم چند آیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ جن میں ان حقوق کا واضح حکم ہے۔

(ا) وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ......الآیہ (سورۃ النساء آیت ۱۹)

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔

(ب) فَإِمْسَاكٌ ۢ بِمَعْرُوْفٍ أَوْتَسْرِيْحٌ بِإِحْسَانٍ ......الآیہ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے۔ یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

(ج) وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ......الآیۃ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۳)

اور جس کا بچہ ہے (خاوند) اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور۔

(د) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ...... الآیۃ (سورۃ النساء آیت ۳۴)

مرد افسر ہیں عورتوں پر، اس لیئے کہ ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیئے۔

(ہ) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ...... الآیۃ (سورہ النساء آیت ۴)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔

(و) وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ☆ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ☆ (سورۃ النساء آیات ۲۰،۲۱)

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو (ایک بیوی کو طلاق دے کر دوسرے سے نکاح کرنا چاہو) اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا اسے واپس لو گے۔ جھوٹ باندھ کر، اور کھلے گناہ سے، اور کیونکر اسے واپس لو گے۔ حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا، اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔

(ز) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ...... الآية (سورة النساء آیت ۱۲۹)

اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو آدھر میں لٹکتی چھوڑ دو۔

(ح) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ...... الآية (سورة البقرہ آیت ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی (عدت کی) میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔ جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں۔

(ط) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ......الآية (سورة النساء آیت ۱۹)

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ زبردستی اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو۔ مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۴ و مابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)

﴿۲۱﴾ خاوند کے شرعی حقوق جو بیوی کے ذمہ واجب الادا ہیں وہ یہ ہیں:

(ا) تمام امور میں اطاعت کرے۔
(ب) خاوند کی ہر خدمت بجالائے۔
(ج) بغیر اجازت کے خاوند کے مال میں تصرف نہ کرے۔
(د) اگر خاوند گھر میں موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت (روزہ وغیرہ) میں مشغول نہ ہو۔
(ہ) حیض و نفاس کے سوا خاوند جب طلب کرے اپنے اوپر مرد کو قابو دے۔ منع نہ کرے۔
(و) خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔
(ز) شوہر کے گھر میں اسے نہ آنے دے جسے شوہر ناپسند کرے۔
(ح) بے حجابانہ غیر محرموں سے گفتگو نہ کرے۔

قرآن مجید اور احادیث مقدسہ میں عائلی اور خاندانی زندگی کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر ایک آیت کی تلاوت کی جاتی ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا☆ (سورۃ النساء آیت ۳۴)

مرد افسر ہیں عورتوں پر، اس لیئے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیئے۔ تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوندوں کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں۔ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بڑا بلند ہے۔

اس آیت نے مرد کے چند حقوق بتائے کہ عورت مرد کے مال، گھر، عزت اور حمل کی حفاظت کرے۔ مرد کی خاطر عورت اپنی عصمت کی حفاظت کرے۔ نافرمانی کسی حال میں بھی عورت کے لیئے جائز نہیں۔ بلکہ اس کی پوری اطاعت کرے،

(ترجمہ حدیث) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! تمہاری بیویوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری بیویوں کا حق تم پر ہے۔ تمہارا حق (بیویوں پر) یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو نہ آنے دیں، تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں۔ اور ان بیویوں کا تم پر حق یہ ہے کہ تم ان کو اچھے کپڑے پہناؤ اور اچھے کھانے کھلاؤ۔

☆ (اس حدیث کو ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے، بحوالہ......)

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران ج ۱ ص ۲۷۶)

(ترجمہ حدیث) حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا اور وعظ ونصیحت کے بعد فرمایا: سنو! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔ وہ تمہاری مددگار ہیں۔ تم ان پر صرف اس صورت میں حق رکھتے ہو جب وہ کھلی بدکاری کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اُن کو اُن کی خوابگاہوں میں تنہا چھوڑ دو۔ اور ان کو (تادیب کے لیئے) معمولی سا مارو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں (اور بدکاری سے توبہ کرلیں) تو ان کو مزید مارنے کا کوئی بہانہ نہ بناؤ۔ سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے اور تمہاری بیویوں کا حق تم پر ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ان کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، اور نہ ان کو تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔ سنو! ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے پینے (اور لباس) میں حسن سلوک کرو،

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۱ ص ۱۴۲)

(ترجمہ حدیث) ایک صحابیہ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مرد کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: (خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے) اگر بغیر اجازت اس کے گھر سے نکلے گی تو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، روح الامین (حضرت جبرئیل) رحمت اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ کر آئے۔ صحابیہ نے دوبارہ دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ اسے پاس بلائے تو اپنے کو

باز نہ رکھے اگر چہ کجاوہ پر ہو۔ صحابیہ نے مزید دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر خاوند ناراض ہو جائے تو اسے راضی کرے۔ ایک آدمی، جو وہاں حاضر تھا، اس نے دریافت کیا۔ اگر چہ خاوند بلاوجہ ناراض ہو۔ فرمایا! اگر چہ وہ زیادتی کرتے ہوئے ناراض ہو (اس کو راضی کرنا عورت پر لازم ہے)

☆ (رواہ الحکم بن زیاد مرفوعا جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۲: ص ۱۳۲)

ایک اور حدیث میں ہے:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حَقِّهٖ مُرَاقَبَةُ اللّٰهِ فِيْهِ نَظْرًا وَّ سَمْعًا وَّ نُطْقًا وَّ بَطْشًا وَّسَعْيًا وَّ مَشْرَبًا وَّمَلْبَسًا وَ مَطْعَمًا وَّ رِعَايَةً لَّهٗ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ وَحِفْظًا وَّاِيْثَارًا وَّمُوَافَقَةً وَّاِحْتِرَامًا لِّمَا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهٗ

☆ (رواہ الامام ابوحنیفہ عن الحکم بن زیاد الجوہری مرفوعا بحوالہ............)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۲: ص ۱۳۲، ۱۳۳)

حضور اکرم نور مجسم رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ وہ مرد کے تمام امور کے بارے میں اللہ سے ڈرتی رہے۔ دیکھنے، سننے، بولنے، پکڑنے، چلنے، پینے، لباس، غذا اور دیگر تمام امور میں اور مرد کے حقوق (مال، اولاد، گھر وغیرہ) کی حفاظت کرے، ایثار کرے، اس کی تمام امور میں موافقت کرے اور اس کا احترام کرے کہ اللہ نے اس کا احترام ضروری قرار دیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۷۲ و مابعد)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۴۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۷۶)
☆ (ترمذی، ابن ماجہ، مسند امام احمد بحوالہ......)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۴)
☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۲: ص ۱۳۲، ۱۳۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۰۲)

﴿۲۲﴾ مرد اور بیوی کے اخلاقی حقوق بے شمار ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(ا) عورت خاوند کے لیئے کھانے پینے کا سامان حسب ضرورت تیار کرے۔

(ب) بوقت ضرورت اس کا لباس تیار کرے۔ کپڑوں کو دھو کر صاف کرے۔

(ج) خاوند کو ہر طرح سے راضی کرنے کی کوشش کرے۔

(د) گھر کو آراستہ رکھے۔

(ہ) خاوند کی رضا کے لئے بناؤ سنگار کرے۔

(و) خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت میں مشغول نہ ہو۔

(ز) مرد کے لیئے ضروری ہے کہ بیماری میں اس کا علاج کرائے اور اس کی صحت کو برقرار رکھنے کی تدابیر کرے۔

(ح) کبھی کبھی اس کے میکے والوں سے ملاتا رہے۔

(ط) بیوی کی رضاجوئی کے لیئے عمدہ لباس پہنے۔

(ی) بیوی کی سہیلیوں سے حسن سلوک کرے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: **خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ** تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حوالہ سے بہتر ہو

☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابی هریرۃ بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶: ح ۴۴۹۷۱)

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حوالہ سے بہتر ہو۔

نیز ارشاد نبوی ہے:

لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّى الْمَرْأَةُ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّى الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّىْ حَقَّ زَوْجِهَا كُلِّهٖ حَتّٰى لَوْ سَالَهَا وَهِىَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

☆ (رواہ الامام احمد وابن ماجہ وابن حبان عن عبداللہ بن ابی اوفی بحوالہ............)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶: ح ۴۴۷۷۶)

اگر میں کسی کو غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو اپنے خاوند کو سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں (مجھ) محمد کی جان ہے۔ عورت اپنے رب کا حکم اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی جب تک اپنے خاوند کے تمام حق ادا نہ کرے۔ اگر خاوند اسے طلب کرے اگرچہ وہ اونٹ کی کوہان پر ہو تو اسے منع کا حق نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۲)

﴿۲۳﴾ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر فضیلت دی ہے۔ افضلیت کی چند وجہیں ہیں جسمانی طور پر مضبوط ہیں۔ عورتوں کی نسبت ان کی عقل کامل ہوتی ہے۔ دیت، وراثت، غنیمت اور شہادت میں ان کا حق زیادہ ہے۔ منصب امامت وقضا کے یہی اہل ہیں۔ بوقت ضرورت بشرط عدل مرد ایک سے زیادہ بیویوں سے بیک وقت نکاح کرسکتا ہے۔ زوجین پر لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کریں۔ تاکہ اسلامی معاشرہ واقعۃً امن کا گہوارہ بن جائے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۷۶)

☆☆☆☆☆

باب (۳۷)

طلاق کی اقسام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَان وَلَایَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًااِلَّااَنْ یَّخَافَآاَنْ لَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَاللّٰہِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّایُقِیْمَاحُدُوْدَاللّٰہِ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَاافْتَدَتْ بِہٖ تِلْکَ حُدُوْدُاللّٰہِ فَلَاتَعْتَدُوْھَا وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆ فَاِنْ طَلَّقَھَافَلَاتَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًاغَیْرَہٗ فَاِنْ طَلَّقَھَافَلَاجُنَاحَ عَلَیْھِمَآاَنْ یَّتَرَاجَعَااِنْ ظَنَّااَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ وَتِلْکَ حُدُوْدُاللّٰہِ یُبَیِّنُھَالِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ☆

یہ طلاق دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے۔ یا نیکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیئے۔

(سورہ بقرہ آیت ۲۲۹، ۲۳۰)

حل لغات:

" اَلطَّلَاقُ " : طلاق کا لغوی معنی ہے: پابندی سے آزاد کر دینا۔

اصطلاح شرع میں طلاق سے مراد ہے: نکاح کی پابندی کو مخصوص الفاظ سے فی الفور یا آئندہ اٹھا دینا۔ طلاق کے الفاظ صریح بھی ہیں اور کنایہ بھی۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۰۶)
☆ (ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۶۲۶)
☆ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق از علامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی' ج ۳: ص ۳۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۲۶)

" اَلطَّلَاقُ " میں الف لام عہدی ہے۔ اس سے مراد ایسی طلاق ہے جس میں مرد کو رجوع کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔

" مَرَّتٰنِ " : لغت میں مرۃ سے مراد ایک دفعہ کرنا ہے۔ مگر اس کا استعمال جز زمانہ پر ہوتا ہے۔ یعنی دو بار۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طلاق میں مرد کو رجعت کا حق باقی رہتا ہے وہ دو بار طلاق ہے۔ یکے بعد دیگرے ہوں یا اکٹھی دو مرتبہ' دونوں صورت میں طلاق رجعی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور ص ۱۲۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص: ۱۹۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۷۸)

" فَاِمْسَاكٌ " بِمَعْرُوْفٍ " : **اِمْسَاک**: **مِسْک** سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے روکنا۔ طلاق کا مقابل۔

بخیل کو **مُمْسِک** اسی لیئے کہتے ہیں کہ وہ مال کو روکے رکھتا ہے۔

مِسک کا معنی حفاظت کرنا بھی ہے۔ اسی لیئے عقل اور قوت کو مسکہ کہتے ہیں کہ وہ بھی حفاظت کرتی ہے۔ عقل برائیوں سے اور قوت ذلت سے روکتی ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ' ص ۳۶۸، ۳۶۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۰۴)

معروف: شرعاً معروف ہر وہ معاملہ ہے جو اچھائی کو شامل ہو۔ نیک سلوک، حسن صحبت اور حقوق کی ادائیگی۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دو طلاقوں کے بعد بغرض اصلاح بیوی کو روک لینا اور طلاق سے رجوع کر لینا ہے۔

اَوْ تَسْرِیْحٌ ' بِاِحْسَان: تسریح، سرح سے بنا ہے جس کا معنی ہے آزاد چھوڑ دینا، علیحدہ کر دینا۔

بالوں کو کھلا چھوڑ دینے کو تسریح کہتے ہیں۔ کنگھی کرنا۔ اسی طرح جانور کو چرنے کے لیئے کھلا چھوڑ دینے کو بھی تسریح کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۳۰)

اِحْسَان سے مراد عورت کا مہر ادا کرنا، حقوق عدت ادا کرنا اور غیبت نہ کرنا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دو طلاقوں کے بعد مرد کو دوسرا حق یہ حاصل ہے کہ عورت کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ دے۔ اس کے مالی حقوق ادا کرے اور بعد تفریق اس کی برائی بیان نہ کرے کہ یہ غیبت ہے۔

دو طلاقوں کے بعد چھوڑ دینے کی دو صورتیں ہیں:

(۱) عورت کو اسی حالت میں رہنے دے تا کہ اس کی عدت ختم ہو جائے اور وہ اس کے نکاح سے آزاد ہو جائے۔

(۲) دو طلاقوں کے بعد تیسری طلاق دے کر فارغ کر دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱' ص ۵۰۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۰۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ' ج ۱' ص ۱۶۹)

" لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا ":

اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو۔

آیت میں خطاب مردوں سے ہے یا حاکموں سے۔ دونوں وجہیں درست ہیں۔

اگر خطاب مردوں سے ہے تو اس سے مراد بطور ملکیت لینا ہے اور اگر حاکموں سے خطاب ہے تو معنی ہے 'دلانا' قبضہ کروانا'

" اٰتَيْتُمْ ": سے مراد مہر یا عورت کو ہر دی ہوئی شئے ہے۔

مفہوم آیت کا یہ ہے کہ اے مردو! تمہیں روا نہیں کہ جو مہر یا اور کوئی شئے جو تم نے اپنی بیوی کو دی وہ واپس لو۔

یا اے حاکمو! تمہارے لیئے جائز نہیں کہ جو مہر بوقت نکاح تم نے مردوں سے لے کر عورتوں کو دلوایا طلاق کے وقت وہ مہر لے کر مردوں کو واپس لوٹاؤ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۵۱)

حُدُودَ اللّٰہ : حدود اللہ سے مراد اس آیت میں وہ شرعی حقوق ہیں جو شوہر کے بیوی کے ذمہ پر اور بیوی کے خاوند کے ذمہ ہوتے ہیں۔ حُسن صحبت اور خوش روئی سے زوجین کا اپنے حقوق ادا کرنا اس میں شامل ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر مرد یا عورت یا دونوں کو اندیشہ ہو کہ ہم زوجیت کے حقوق ادا نہیں کرسکیں گے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ج ۱۲۵)

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ :

فدیہ سے مراد مالی بدلہ جس سے انسان آنے والی مصیبت کو ٹال دے یا عبادت میں نقصان کو پورا کردے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۳۷۴)

زوجین اگر گمان کریں کہ ہم اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے اور حقوق زوجیت ادا ہونا ہم سے دشوار ہے تو عورت جو مالی معاوضہ (مثلاً مہر کی واپسی) دے کر اپنی خلاصی کرالے تو فدیہ دینے اور لینے میں عورت اور مرد پر کوئی گناہ نہیں۔

اس آیت میں خلع کے احکام بیان ہوئے ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)

"فَإِنْ طَلَّقَهَا" : پھر اگر تیسری طلاق اسے دی۔

اس طلاق سے مراد تیسری طلاق ہے۔ یہ مختلف صورتوں کو شامل ہے۔ مثلاً! پہلے دو طلاقیں متفرق دیں یا اکٹھی۔ طلاق رجعی تھیں یا بائن۔ طلاق مال کے عوض دی تھیں یا عوض کے بغیر۔ اور اب تیسری طلاق دے دی۔ یا تینوں طلاقیں ایک مجلس میں یا ایک طہر یا حیض میں دی تھیں۔ بہر صورت جب تین طلاقیں ہو جائیں گی تو آئندہ آنے والا حکم لازم ہو جائے گا۔ جمہور علماء کا اس پر اجماع ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۸۰)

فا تعقیب کے لیئے جس کا مفاد یہ ہے کہ طلاق کو اکٹھا نہ دے۔ بلکہ یکے بعد دیگرے دینا مسنون طریقہ ہے۔ اگر کوئی شخص مسنون طریقہ سے طلاق نہیں دیتا پھر بھی واقع ہو جائیں گی۔

"فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ" : تیسری طلاق کے بعد وہ عورت طلاق دینے والے شوہر کو کسی طرح حلال نہیں۔ یہ مرد نہ رجوع کرسکتا ہے نہ دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔

"**حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَہٗ**": اس جملہ میں حرمت کی انتہا بیان ہوئی ہے۔

نکاح کے دو معنی ہیں: (۱) عقد نکاح کرنا۔ (۲) وطی کرنا۔

نَکَحَ کا مفعول جب اجنبی ہو تو بمعنی عقد نکاح ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "**نَکَحَ فُلَانٌ فُلَانَۃً**" اس نے فلاں عورت سے نکاح کیا۔

اور جب اس کا مفعول زوج یا زوجہ ہو تو بمعنی صحبت کرنا ہوتا ہے۔ **نَکَحَ اِمۡرَاَتَہٗ اَوۡ زَوۡجَتَہٗ**: اس نے اپنی بیوی سے وطی کی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص: ۱۰۷)

جمہور مفسرین کا اجماع ہے کہ اس آیت میں نکاح سے مراد جماع ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جب عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں خواہ متفرق خواہ اکھٹی تو اس عورت کا نکاح زوج اوّل سے حلال نہیں تا وقتیکہ وہ عورت کسی اور سے نکاح کر کے صحبت نہ کرے (اور پھر وہ مرد ثانی اسے طلاق دے کر فارغ کر دے اور عورت دوبارہ عدت گذار نہ لے)

"**فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَاۤ اَنۡ یَّتَرَاجَعَا**": رجوع کا معنی ہے لوٹنا۔

عَلَیۡہِمَا میں ضمیر کا مرجع یہ عورت اور شوہر اول ہے۔ یعنی اگر شوہر ثانی طلاق دے دے تو شوہر اول کو دوبارہ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ دونوں گمان کریں کہ آئندہ وہ اللہ کی حدیں قائم رکھ سکیں گے اور حقوق زوجیت ادا کر سکیں گے۔

شان نزول:

(۱) زمانہ جاہلیت میں طلاق کا کوئی عدد معین نہ تھا۔ لوگ جب چاہتے کہ اپنی بیوی کو پریشان کریں تو اسے طلاق دیتے۔ جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوتی رجوع کر لیتے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا۔ بیوی معلق ہو کر رہ جاتی۔ چنانچہ اسی طرح کی صورت حال میں مبتلا ایک عورت نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنی مشکل کی شکایت کی۔ انہوں نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کیا۔ اس پر آیت کا پہلا جملہ "**بِاِحۡسَانٍ**" تک نازل ہوا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۸۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۲۶)

(۲) جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی (اور ایک روایت میں حبیبہ بنت سہل انصاری) حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یہ اپنے شوہر سے سخت نفرت کرتی تھی اور ان کے نکاح میں نہیں رہنا چاہتی تھی، ایک مرتبہ وہ حضور سید عالم ﷺ کے پاس شکایت لائی۔ آپ نے ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر سب واقعہ کہا۔ انہوں نے عرض کی یا حبیب اللہ! میں نے نکاح میں اِسے ایک قیمتی باغ دیا تھا۔ اگر یہ باغ واپس کر دیں تو میں انہیں آزاد کر دوں گا۔ جمیلہ نے کہا کہ مجھے منظور ہے۔ بلکہ میں کچھ اور بھی دینے کو رضا مند ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کا باغ واپس کر دو، زیادہ کی حاجت نہیں۔ حضرت ثابت نے باغ واپس لے کر انہیں طلاق دے دی۔ یہ طلاق خلع کہلاتی ہے۔ اسلام میں سب سے پہلا خلع یہی ہے۔

اس پر آیت کا آخری جملہ **"ولا یحل"** سے آخر تک نازل ہوا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی، پشاور، ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۰۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۶۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲: ص ۱۴۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج، ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۲۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۰۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۱۳۹)

(۳) حضرت عائشہ بنت عبدالرحمٰن حضرت رفاعہ بن وہب کے نکاح میں تھیں۔ حضرت رفاعہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ عدت کے بعد انہوں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا۔ کچھ دنوں بعد وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور اپنے شوہر عبدالرحمٰن کی شکایت کی کہ وہ جماع پر قادر نہیں۔ آپ نے اُن کا ارادہ پوچھا کہ کیا تم اپنے شوہر اول رفاعہ سے دوبارہ نکاح کا ارادہ رکھتی ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ جب تک تم زوج ثانی عبدالرحمٰن سے لذت نہ اٹھا لو پہلے شوہر سے تمہارا نکاح حلال نہیں۔ اس پر آیت فَاِنْ طَلَّقَهَا الآیۃ نازل ہوئی

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی، پشاور، ص ۱۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شوہر پر لازم ہے کہ وہ اختلاف ونزاع کی صورت میں بھی حتی الامکان بیوی سے نباہ کرے اور طلاق سے گریز کرے۔ طلاق صرف ناگزیر حالت میں دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو، پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۹)

حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شے طلاق ہے۔

حضور سید المرسلین شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلطَّلَاقُ حلال اشیاء میں سے اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شے طلاق ہے

☆ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر بحوالہ..........)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی۔از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج:۱ص ۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱:ص ۳۸۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳:ص ۱۲۷)

اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے طلاق کی شرح میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اسی سے معاشرے کا امن وسکون برقرار رہ سکتا ہے۔ طلاق کے مغربی ممالک کے تصور اور اس پر عمل نے خاندانی نظام تباہ کر دیا ہے۔ اولاد در بدر پھرتی ہے۔ والدین اور اولاد کی فطرتی محبت اوارگی میں بدل چکی ہے۔

﴿۲﴾ طلاق تین وجہ پر ہے:

(ا) احسن (ب) حسن (ج) بدعی

(ا) احسن وہ طلاق ہے جو اس طہر کی حالت میں ایک طلاق دی جائے۔ جس میں عورت سے قربت نہ ہوئی ہو۔ عورت کو چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ اپنی عدت پوری کر کے آزاد ہو جائے۔

(ب) حسن وہ طلاق ہے جو اس طہر کی حالت میں دی جائے۔ جس میں قربت نہ ہوئی ہو۔ حیض گذرنے کے بعد دوسرے طہر میں دوسری طلاق دی جائے۔ پھر تیسرے طہر میں تیسری طلاق دی جائے۔ تین طلاقوں کے بعد عدت گذارنے کے بعد عورت فارغ ہے۔ عقد ثانی کرنے میں آزاد ہے۔

(ج) بدعی وہ طلاق ہے جو حیض کی حالت میں دی جائے یا ایسے طہر میں دی جائے جس میں مقاربت ہو چکی ہو۔ یہ تین طلاقیں خواہ متفرق دی گئی ہوں یا ایک ہی کلمہ سے۔ ایسی طلاق مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا مکروہ ہے۔ مگر واقع ہو جائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۲۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳:ص ۱۲۶، ۱۳۲)

﴿۳﴾ طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(ا) رجعی (ب) بائن (ج) مغلظہ

(ا) رجعی وہ طلاق ہے جس میں مرد عدت کے اندر اپنی مطلقہ سے رجوع کر سکتا ہے۔اس میں عورت کی رضا مندی کی حاجت نہیں۔طہر میں دی ہوئی ایک یا دو طہروں میں دی ہوئی یکے بعد دیگرے دو طلاقوں تک رجوع ممکن ہے۔عدت کے بعد حق رجوع ختم ہو جاتا ہے۔

(ب) بائن وہ طلاق ہے۔جس میں مرد کو دوبارہ نکاح کا اختیار مطلقہ بیوی کی رضا مندی سے حاصل رہتا ہے۔کنایہ کے الفاظ سے دی گئی ایک طلاق یا خلع کے ذریعہ حاصل ہونے والی ایک طلاق بائن کہلاتی ہے۔یا ایک طلاق کی صورت میں جب عدت گذر جائے تو وہ عورت بائن ہو کہلاتی ہے۔یا ایک طلاق کی صورت میں جب عدت گذر جائے تو وہ عورت بائن ہو جاتی ہے۔دوبارہ نکاح کے لیئے زوجین کی باہمی رضا مندی لازمی ہے۔

(ج) مغلظہ وہ طلاق ہے جو متفرق طور پر تین طہروں میں حالت حیض میں دی گئی ہو یا ایک ہی مجلس میں متفرق طور پر یا ایک ہی کلمہ سے تین طلاقیں دی گئی ہوں۔طلاق مغلظہ کی صورت میں زوجین کا دوبارہ نکاح بغیر حلالہ کے جائز نہیں۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج:۱ص ۱۶۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲:ص ۱۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱:ص ۱۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳:ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱:ص ۵۱۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱:ص ۳۹۰)

﴿۴﴾ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دے دے۔خواہ یکے بعد دیگرے دے یا اکٹھی دے۔طہر میں دے یا حیض میں دے یا حمل کی حالت میں دے۔دونوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔مگر مرد کو اختیار ہے کہ عدت کے اندر رجوع کر لے اور اس صورت میں عورت کی رضا مندی کی حاجت نہیں' اور اگر عدت گذر جائے تو وہ دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو نئے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح ثانی کر سکتے ہیں۔قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱:ص ۱۹۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱:ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲:ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱:ص ۱۰۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱:ص ۴۹۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶:ص ۱۰۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱:ص ۲۷۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳:ص ۱۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱:ص ۳۹۰)

﴿۵﴾ دوطلاقوں کے بعد مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو عدت کے اندر تیسری طلاق دے دے یا اس سے خلع کرے۔ اگر عدت گذر گئی تو عورت محل طلاق نہ رہی اب اسے مزید طلاق دینے کا اختیار نہیں۔ آیت مذکورہ بالا میں بھلائی کے ساتھ روکنے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑنے سے یہی مراد ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۳۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص: ۵۰۲)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۶۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۱)

﴿۶﴾ طلاق کے الفاظ دو قسم کے ہیں۔ (ا) صریح، (ب) کنایہ۔

(ا) طلاق کے صریح لفظ سے طلاق بہر طور ہو جائے گی۔ طلاق کی نیت ہو یا نہ ہو۔ طلاق کے الفاظ اگرچہ بطور تمسخر ہوں۔ صریح الفاظ سے یکے بعد دیگرے دو طلاقوں تک طلاق رجعی ہوگی۔ تین مرتبہ طلاق دینے سے طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔

(ب) کنایہ کے الفاظ سے وقوع طلاق کے لیئے نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق ہونا ضروری ہے۔ کنایہ سے طلاق بائن ہوگی۔ اگرچہ ایک طلاق ہو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۳۳، ۱۳۴)

﴿۷﴾ خُلع یہ ہے کہ عورت کچھ مال دے کر یا اپنے حقوق مالیہ کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کرلے۔ مگر اس میں لفظ خلع کا بولنا ضروری ہے۔ مثلاً عورت یوں کہے کہ مجھ سے ہزار روپیہ کے عوض خلع کرلے۔ اگر مال کا ذکر کیا مگر خلع کا ذکر نہ کیا تو یہ طلاق بالمال کہلائے گی۔ خلع نہ کہلائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ج ۱۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۳۸)

﴿۸﴾ خلع طلاق بائن ہے۔ خلع کے بعد عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ نیز خلع کی عدت میں نئی طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵، ۱۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۱)

﴿۹﴾ جو شے نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ خلع میں بدل بن سکتی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۳۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۱۹۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۷۲)

﴿۱۰﴾ اگر نافرمانی مرد کی طرف سے ہو تو خلع میں بدلہ لینا مکروہ ہے۔ اسی طرح مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۲۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۰۵)

﴿۱۱﴾ خلع میں مہر سے زیادہ یا کم مال لینا جائز ہے۔ مرد کو لینے میں اور عورت کو مال دینے میں کوئی گناہ نہیں۔ آیت مبارکہ میں فدیہ کو مطلق رکھا ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۷۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۰۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۶۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ج ۱: ص ۳۹۳)

﴿۱۲﴾ کراہت جواز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ جیسے خلع میں مہر سے زیادہ مال لینا اگرچہ مکروہ ہے۔ مگر جائز ہے۔ ایسے ہی آذان جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۱)

﴿۱۳﴾ غیبت تو ہر حال میں حرام ہے۔ اسی طرح اپنی مطلقہ بیوی کے ظاہری یا پوشیدہ عیب ظاہر نہ کرے۔ بلکہ اپنے خانگی اختلاف اور نزاعی معاملات بھی ہر کس و ناکس سے نہ کہے۔ اختلاف کی صورت میں بیوی کو نکوئی کے ساتھ فارغ کرے۔ آیت مبارکہ کا یہی حکم ہے۔

﴿۱۴﴾ طلاق اکثر و بیشتر اختلاف مزاج، مخالفت اور جھگڑے کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ طلاق دینے میں بھی احسان و نکوئی کا حکم ہے۔ خدانخواستہ اگر جھگڑے کی نوبت آجائے تو اس میں بھی اللہ کی حدود کی پاسداری لازمی ہے کہ مومن کی یہی شان بیان ہوئی۔ آیت مبارکہ مذکورہ بالا میں '' **اَوْتَسْرِيْحٌ** '' **بِاِحْسَانٍ** '' اسی حکم کو واضح کرتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۰۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۰۴)

﴿۱۵﴾ ہبہ کے بعد اسے لوٹانا منع ہے۔ حدیث شریف میں اسے ناپسند قرار دیا گیا۔ فرمایا گیا کہ جو ہبہ دے کر اسے لوٹا لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔ ☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)

مگر شوہر اور بیوی میں سے جو کوئی ایک دوسرے کو دے دے وہ ہرگز واپس نہ لے۔ سوائے خلع کے۔ آیت مبارکہ میں فرمایا گیا۔ ''اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو'' (سورہ بقرہ)

﴿۱۶﴾ چند چیزیں ہبہ کی واپسی کو ناجائز کر دیتی ہیں:

''ہبہ میں زیادتی، موت، عوض، ملک سے نکل جانا، زوجیت، قرابت داری''

☆ (ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان ج ۵: ص ۶۹۸ ومابعد)

﴿۱۷﴾ رشوت لینا اور رشوت دینا حرام ہے۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے:

اَلرَّاشِیُ وَالْمُرْتَشِیُ فِی النَّار رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دوزخی ہیں۔

☆ (رواہ الطبرانی بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ص ۴۳۱)

مگر دفع ظلم کے لیئے رشوت دینے والے پر گناہ نہیں۔ لینے والا بہر صورت گناہگار ہے۔ مظلومہ عورت شوہر کے ظلم سے بچنے کے لیئے خلع کر سکتی ہے۔ جو ایک نوعیت کی رشوت ہے۔

﴿۱۸﴾ تین طلاقوں کے بعد مرد کو نہ رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ تین طلاقیں خواہ متفرق دی گئی ہوں یا ایک ساتھ۔ حیض میں ہوں یا حالتِ حمل میں۔ بہر صورت واقع ہو جائیں گی۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ، آثار صحابہ، ائمہ مجتہدین اور جمہور امت کا اسی پر اجماع ہے۔

آیت مبارکہ کا ارشاد:

''پھر اگر تیسری طلاق اسے دے دی تو اب وہ عورت حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے''۔

جمہور مفسرین کا ارشاد گذر چکا ہے کہ تیسری طلاق سے مراد دو کے بعد تیسری، یکے بعد دیگرے اور ایک ساتھ تین طلاقوں کو شامل ہے۔

بیک وقت دی گئی طلاقوں کو حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین قرار دیا۔ اس سلسلہ میں چند احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (حضرت عویمر عجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور آقا و مولیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (ناقابل برداشت حالت میں) دیکھ لے تو اس کو قتل کر دے یا کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں قرآن مجید میں لعان کا مسئلہ ذکر فرمایا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ تیرے اور تیری بیوی کے درمیان اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نے میرے سامنے مسجد میں لعان کیا۔ جب وہ لعان سے فارغ ہو گئے تو اس شخص نے کہا۔ اب اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں خود جھوٹا ہوں۔

فَطَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے، لعان سے فارغ ہوتے، انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲: ص ۸۰۰)
☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱: ص ۴۸۹)
☆ (سنن نسائی از امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) ج ۲: ص ۱۸۱)

اسی مضمون کی ایک اور حدیث بخاری شریف میں موجود ہے۔اس میں بھی تین طلاقوں کا مجلس واحد میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے۔

حضرت عویمر عجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجلس واحد میں تین طلاقیں دینا اور حضور سید عالم ﷺ کا انہیں برقرار رکھنا اس امر کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک مجلس واحد میں تین طلاقوں سے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔اگر تین طلاقوں سے ایک طلاق رجعی ہوتی تو صحابی کا فعل عبث ہوتا اور تحریم کا مقصد پورا نہ ہوتا۔

اس حدیث کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں:

علماء کے نزدیک تین طلاقیں بیک وقت دینا جائز ہے (اگرچہ مکروہ ہے) اور تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

☆ (نووی شرح مسلم' ج ۱:ص ۴۸۹)

سنن ابوداؤد میں یہی حدیث اور وضاحت سے بیان ہوئی۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تینوں طلاق کو باقی رکھا۔

☆ (سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی (م ۲۷۵ھ)' ج ۱:ص ۳۱۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔اس عورت نے کہیں اور نکاح کر لیا۔شوہر ثانی نے اسے طلاق دے دی۔پھر نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ عورت پہلے خاوند کے لیئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا۔نہیں جب تک کہ دوسرا مرد اس کی مٹھاس نہ چکھ لے (مجامعت نہ کر لے)

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)' ج ۲:ص ۷۹۱)

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)' ج ۱:ص ۴۶۳)

امام بخاری کا اس حدیث کو'' باب من اجاز الطلاق الثلث'' میں روایت کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس شخص نے تین طلاقیں مجموعی طور پر ایک مجلس میں دی تھیں۔

☆ (عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ' ج ۲' ص ۳۲۷)

تین طلاقوں کے بعد حکم تحریم کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ تین طلاقیں حرمت میں موثر ہیں' حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ عائشہ خثعمیہ، حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔حضرت امام حسن جب خلیفہ ہوئے تو اس نے آپ کو خلافت کی مبارک دی۔امام حسن اس پر غضب ناک ہوئے کہ تم مجھے اپنے باپ (حضرت علی) کی شہادت پر مبارک دے رہی ہو۔جاؤ، تم کو تین طلاقیں دیں۔بعد عدت حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بقیہ مہر اور کچھ رقم بھیجی۔قاصد سامان لے کر آیا تو اس نے کہا۔مجھے اپنے جدا ہونے والے محبوب سے یہ تھوڑا سا سامان ملا ہے۔حضرت حسن تک جب یہ بات پہنچی تو آپ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا۔اگر مجھے اپنے نانا سے یہ بات نہ پہنچی ہوتی یا کہا میرے والد نے یہ بیان نہ کیا ہوتا......

اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ ثَلَاثاً عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْثَلَاثاً مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهٗ

جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔خواہ الگ الگ طہروں میں یا ایک ہی مرتبہ تو وہ عورت اس کے لیئے حلال نہیں۔یہاں تک کہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔ ......تو میں اس سے رجوع کر لیتا۔

☆ (رواہ الطبرانی والبیہقی، بحوالہ ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۹:ح ۲۸۰۵۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور حدیث اور واضح الفاظ میں مروی ہے:

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

اگر کسی نے اپنی بیوی کو مجلس واحد میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور سوائے دوسرے شوہر سے نکاح کیئے پہلے مرد کے لیئے حلال نہیں۔

☆ (رواہ ابن عدي والبیہقی عن علی/ بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹: ح ۲۸۰۶۰)

حضرت محمود بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کو خبر دی گئی کہ کسی نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا میرے سامنے کتاب اللہ سے کھیلتے ہو؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کو قتل نہ کر دوں۔

☆ (سنن نسائی از امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) ج ۲: ص ۹۸)

ظاہر ہے کہ طلاق دینے والے نے سنت کا خلاف کیا۔ اس پر حضور نے اظہار ناراضی فرمایا۔ اگر بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی تو حضور اس پر ناراضگی کا اظہار نہ فرماتے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ اگر چہ ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

آثار صحابہ کرام میں یہی امر مروی ہے۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں:

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اِمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ اِمْرَاَتَكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا وَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ اِمْرَاَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو وہ ایک یا دو ہی ہیں کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے اسی کا حکم فرمایا ہے اور اگر تو نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں (یک بار) دے دی ہیں تو تو نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کرے اور طلاق کے معاملہ میں تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱: ص ۴۷۶)

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتاویٰ نقل فرمایا ہے

''کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی''۔

☆ (موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص ۱۹۹، ۲۰۰)

اوائل اسلام میں اگر کوئی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو تاکید کے لیئے کہتا:

"تجھے طلاق ہے۔ تجھے طلاق ہے۔ تجھے طلاق ہے۔"

اس سے بینونت کی تاکید ہوتی تھی۔ استیناف (نئی طلاق) مراد نہ ہوتی تھی۔ وقت گذرنے کے ساتھ انہی کلمات سے نئی طلاق کا ارادہ کیا جانے لگا۔ ظاہر ہے لوگوں کی عادت بدل جانے سے حکم بھی بدل گیا۔ کسی سابقہ حکم کے خلاف یہ کوئی نیا حکم نہ تھا۔ حضور سید عالم ﷺ کے حیات ظاہری میں، حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں اور حضرت عمر فاروق کی خلافت کے ابتدائی دو سال تک طلاق میں لوگوں کی عادت تاکید کی رہی۔ اس لیئے تین کلمات کے باوجود ایک ہی طلاق کا حکم دیا گیا۔ بعد لوگوں کی عادت مختلف ہو جانے کے حضرت عمر نے حکم دیا کہ لوگ تین بار طلاق سے تین کی نیت کرتے ہیں۔ اس لیئے اب اُن کی عادت کے مطابق تین ہی طلاقیں ہوں گی۔ حضرت عمر کے اس حکم کو دیگر تمام صحابہ کرام نے قبول کرلیا۔ گویا اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا کہ تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی۔ خواہ متفرق دی گئی ہوں یا یک بار۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) معہ شرح نووی ج ۱: ص ۴۷۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۸۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۴۹۴ و مابعد)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۸)

(۱۹) تین طلاقوں کے بعد عورت سے خاوند کو رجوع یا دوبارہ نکاح کا اختیار نہیں تاوقتیکہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کر کے مجامعت نہ کرے۔ اس ناگوار عمل کو حلالہ کہتے ہیں۔ یہ ناگوار عمل اس لیئے مشروع ہوا تاکہ مرد طلاق دینے میں جلدی نہ کرے۔ حلالہ کے لیئے پانچ شرطیں ہیں:

☆ زوجِ اول کی طلاق کے بعد عدت کا گذرنا۔
☆ دوسرے شوہر سے نکاح کرنا۔
☆ دوسرے شوہر کا وطی کرنا۔
☆ دوسرے شوہر کا اپنی رضامندی سے طلاق دینا
☆ دوسرے شوہر کی طلاق کے بعد عدت گذرنا۔

اس کے بعد عورت اگر شوہر اوّل سے نکاح کرنا چاہے تو اسے اختیار ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۰۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۰۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۳۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۰)

﴿۲۰﴾ نیت تحلیل سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ احادیث طیبہ صحیحہ صریحہ میں اس کی کراہت وارد ہے۔ تاہم ایسے نکاح سے عورت پہلے کے لیئے حلال ہو جائے گی۔ اگر محض نیت تحلیل کی مگر تلفظ نہ کیا تو مکروہ بھی نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۲)

﴿۲۱﴾ تحلیل اگر بہ نیت اصلاح و مشکل کشائی ہو تو باعث اجر ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۲)
☆ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ج ۵: ص ۲۷۷)

﴿۲۲﴾ بالغ عورت اپنا نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت پر موقوف نہیں۔ بشرطیکہ نکاح کفو میں ہو۔ اگر غیر کفو میں نکاح ہو تو عورت کے اولیاء کو روکنے کا اختیار ہے۔ قرآن مجید نے نکاح کا فاعل عورت کو بتایا۔
آیت مبارکہ مذکورہ الصدر میں: ”حَتّٰی تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ“ میں نکاح کا فاعل عورت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۷)

﴿۲۳﴾ عورت کے ذمہ خاوند کی خدمت ہے۔ اس کے لیئے کھانا تیار کرے، بستر بچھائے، اس کے گھر کی حفاظت کرے، اس کی اولاد کی تربیت کرے، اپنے خاوند کے لیئے زینت اختیار کرے۔ ازواج النبی، امہات المؤمنین، اہل بیت اطہار کی ازواج اور صحابہ کرام کی بیویاں رضوان اللہ تعالیٰ علیہن کا یہی دستور تھا۔ آج کی عورتوں کے لیئے یہی اسوہ حسنہ ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۴)

﴿۲۴﴾ متعہ یعنی کچھ مدت کے لیئے عارضی نکاح باطل ہے۔ ایسا نکاح نہ منعقد ہوتا ہے نہ اس سے حلالہ جائز ہوتا ہے۔ متعہ کی حرمت کا بیان احادیث طیبہ میں وارد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَحْصِلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ
فتح خیبر کے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے منع فرمادیا۔

☆ (رواہ مالک والطیالسی والحمیدی وابن ابی شیبہ واحمد والدارمی والعدنی وابن وھب والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وذیل وابن جریر وابن عساکر وابن الجارود وابوعوانہ والطحاوی وابن حبان والبیہقی بحوالہ..........)
☆ (کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶: ح ۴۵۷۲۷)

﴿۲۵﴾ مرد نے اگر دو طلاقوں کے بعد رجوع کرلیا تو اب اسے ایک طلاق دینے کا حق باقی ہے۔ ایک طلاق دینے سے وہ مغلظہ ہو جائے گی۔ مگر حلالہ کے بعد جب عورت پہلے شوہر کے نکاح میں آئے گی تو شوہر اوّل کو تین طلاقوں کا حق حاصل ہوگا۔ آیت مبارکہ میں یَتَرَاجَعَا اور حدیث میں ”اَنْ تَعُوْدِيْ اِلٰى رَفَاعَةَ“ میں رجوع اور عود پہلی حالت پر لوٹ آنے کو کہتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۲)

﴿۲۶﴾ عورت اگر تحلیل کا دعویٰ کرے تو شوہر اوّل کے لیئے جائز ہے کہ اسے تسلیم کرلے بشرطیکہ مدت اس کی متحمل ہو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۲)

باب (۳۸):

طلاق کے بعد کے احکام

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوۡٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَآ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ☆ (سورۃالبقرہ آیت ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیئے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو۔ اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنا لو اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات:

"فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ": بلوغ کا معنی ہے انتہا کو پہنچ جانا۔ مگر کبھی قریب پہنچنے کو بھی بلوغ کہہ لیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ (سورۃالنحل آیت ۹۸)

اور جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے

ارشاد ربانی ہے: اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (سورۃالطلاق آیت: ۱)

جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو

ارشادِ ربانی ہے: وَاِذَاقُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو۔ (سورہ انعام آیت' ۱۵۲)

ان آیات میں مراد یہ ہے کہ جب تم قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو، جب طلاق کا ارادہ کرو، جب کچھ کہنے کا ارادہ کرو۔

اجل، مدت، آخر مدت، موت اور انسانی زندگی کو کہتے ہیں۔

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ طلاق والی عورتیں جب اپنی عدت کی انتہا کے قریب پہنچ جائیں' اس معنی پر علماء کا اجماع ہے'

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۱۹۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۲،۱۱)

"فَامْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْف": امساک کا معنی روکنا ہے مگر آیت میں اس سے مراد طلاق سے رجوع کر لینا ہے۔

معروف: مشہور اور جانی پہنچانی شئے معروف ہے۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال اچھے طریقے پر ہوتا ہے۔ ہر وہ شئے جو عقلاً، شرعاً، عرفاً اور عادۃً پسندیدہ ہو معروف ہے۔ شریعت کے احکام کی پیروی معروف ہے اس کا مقابل منکر ہے۔ اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۳۱)

رجوع میں بھلائی یہ ہے کہ خوش اسلوبی اور نیت اصلاح کے ساتھ رجوع کرو اور رجوع پر گواہ مقرر کر لو۔ حسن معاشرت بھی معروف میں شامل ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)

"اَوْسَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْف": تسریح سے مراد چھوڑ دینا۔ رجوع کرنا۔ طلاق کو جاری وقائم رکھنا۔ چھوڑنے میں بھلائی یہ ہے کہ عورت کا مہر، عدت کا نفقہ ادا کرنا اور دوسرے حقوق ادا کرنا اور اس کو عیب لگا کر دوسروں کو نکاح کرنے سے متنفر کرنا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۱۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)

"**ضِرَارًا**": ضرر کا معنی نقصان ہے۔ ضرار نقصان دہ شے یا ارادہ نقصان دہی ہے۔

اسی سے مسجد ضرار ہے۔ یعنی ایسی مسجد جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے ارادہ سے تعمیر ہوئی۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۹۲)

اس سے مراد یہ ہے کہ عورت کی عدت دراز نہ کرو، یا اس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرو، یا مال حاصل کرنے کے لیئے اسے تنگ نہ کرو۔

"**وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا**": آیات اللہ سے مراد ہے۔ طلاق کے احکام کی آیات، یا تمام احکام شرعیہ یا قرآن مجید کی تمام آیات۔ **هُزُوًا** سے مراد ہے: سُستی کرنا، رعایت نہ کرنا، عمل نہ کرنا، ٹھٹھا کرنا۔ یعنی احکام شرعیہ میں سُستی و بے عملی نہ کرو۔ یا حکم معلوم ہونے کے باوجود عمل نہ کرو۔ یا منہ سے کوئی بیہودہ بات کہہ کر یہ کہو کہ میں نے دل لگی کے طور پر ایسا کہا ہے۔ میری مراد نہ تھا۔ اسی سے اِستہزاء بنا ہے بمعنی ٹھٹھا کرنا۔ **هُزُوًا** کا مقابل ہے **جِد**"۔ یعنی سنجیدہ بات کرنا۔ سنجیدگی اختیار کرنا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۳۹۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۲۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۸)

"**اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ**": ذِکر کا معنی ہے: یاد کرنا، بیان کرنا، شکر بجالانا۔

نِعْمَتَ اللّٰهِ سے مراد عام نعمتیں مراد ہیں یا خاص۔ اللہ کی ہر نعمت، اسلام، ہدایت اور بعثت سید المرسلین ﷺ یا حقِ طلاق ورجوع مردوں کو ملنا، تمہارے لیئے ایک سے زائد چار تک بشرط عدل بیویوں سے بیک وقت نکاح کرنا۔

یاد رہے کہ پچھلی امتوں میں ایک بیوی کی زندگی تک دوسری سے نکاح حلال نہ تھا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)

وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ ":

کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد سنت اور حدیث ہے۔ حکمت سے مراد قرآن مجید کے اشارات واسرار بھی ہیں۔ سنت وحدیث کے شرف کی بدولت اس کا ذکر الگ کیا گیا ہے۔

حدیث بھی قرآن کی طرح اللہ کی طرف سے اتری۔ کیونکہ ان دونوں کے اتارنے کا ذکر ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قرآن مجید کے کلمات اور مضمون سب رب کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے۔

حدیث کا مضمون رب کی طرف سے ہے۔ الفاظ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے ہیں۔

حدیث وسنت کے بارے میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ☆ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ☆

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی۔ (سورۃ النجم آیات ۳،۴)

شانِ نزول:

(۱) ایک شخص بقول بعض حضرت ثابت بن یسار انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ عدت ختم ہونے میں دو یا تین دن باقی رہ گئے تو انہوں نے رجوع کر لیا' پھر دوبارہ طلاق دے دی تا کہ اُن کی عدت ازسرِ نو شروع ہو جائے۔ اختتام عدت کے قریب انہوں نے پھر رجوع کر لیا۔ اسی طرح وہ عرصہ نو ماہ تک معلق رہی وہ کسی اور سے نکاح نہ کر سکیں۔ اس پر آیت کریمہ " ظَلَمَ نَفْسَهٗ " تک نازل ہوئی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۸۵)

(۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ کسی سے کہہ دیتے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھ سے کر دیا۔ وہ کہتا میں نے قبول کیا۔ بعد میں کہہ دیتے کہ ہم نے تو بطور دل لگی ایسا کہا۔ اسی طرح کچھ لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کر دیتے یا اپنی بیویوں کو طلاق دے دیتے۔ بعد میں دل لگی کا بہانہ کر لیتے۔ اس پر آیت کریمہ کا دوسرا حصہ آخر تک نازل ہوا۔ فرمایا گیا کہ اللہ کی آیات کو دل لگی کا آلہ نہ بناؤ۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۸۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طلاق رجعی کی عدت میں رجوع کا اختیار مرد کو حاصل ہے۔ عدت گذر جانے پر رجوع کا اختیار ختم ہو جاتا ہے، ہاں باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۴۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۱۹۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)

﴿۲﴾ طلاق رجعی میں رجوع کرنے کا اختیار مرد کو حاصل ہے۔ عورت کی اجازت اور رضامندی لازمی نہیں۔ اگرچہ خوشگوار عائلی زندگی کے لیئے عورت کی رضامندی ہونا لازمی ہے۔

''فَاَمْسِکُوْا''اور''سَرِّحُوْا''میں خطاب مردوں کو ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۵)

﴿۳﴾ رجوع قول اور فعل دونوں سے ہوسکتا ہے۔ آیت کے حکم میں کوئی پابندی نہیں۔ منہ سے بول کر رجوع کرسکتا ہے۔ اسی طرح وطی یا بوس و کنار سے بھی رجوع کرسکتا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۶)

﴿۴﴾ رجوع پر گواہ بنالینا مستحب ہے تاکہ اختلاف پیدا نہ ہو اور نہ لوگوں میں بدگمانی پیدا ہو کہ اس نے مطلقہ عورت کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)

﴿۵﴾ طلاق کے بعد عورت کو مہر اور عدت کا نفقہ ادا کرنا لازم ہے۔ بلکہ مہر سے کچھ زیادہ دے کر فارغ کرے کہ اس نے اپنے خاوند کی خدمت کی ہے۔ آیت میں نکوئی کے ساتھ چھوڑنے کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۵)

﴿۶﴾ اپنی مطلقہ بیوی کے عیب بیان کرنا گناہ ہے اس سے لوگوں میں اس عورت کے بارے میں نفرت پیدا ہوگی اور اس کے نکاح ثانی میں دِقت پیش آئے گی۔ نکوئی کے ساتھ چھوڑنے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۱)

﴿۷﴾ مطلقہ عورت سے رجوع بہ نیت اصلاح ہو۔ عورت کو ستانے اور اس کی عدت دراز کرنے کے لیئے رجوع کرنا ظلم ہے۔ مگر قصد ضرر کے باوجود عورت سے رجوع جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۹)

﴿۸﴾ معذور اور مجبور کو ستانا ظلم اور جُرم ہے۔ جس قدر مجبور کی مجبوری اور معذور کی معذوری زیادہ ہوگی ستانے والے کو اسی قدر عذاب ملے گا۔ مجبور بیوی کو ستانا، بوڑھے ضعیف اور حاجت مند والدین کو ستانا، ملازموں اور جانوروں کو ستانا بڑا جرم ہے۔ جو مظلوموں پر زیادتی کرتا ہے وہ گویا اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے۔ آیت کریمہ ''فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ'' نے فیصلہ سنا دیا۔ نیز آیت کا شانِ نزول اس پر گواہ ہے۔

﴿۹﴾ نکاح، طلاق اور غلام کی آزادی کے الفاظ سنجیدگی سے ادا ہوں یا دل لگی یا بھول چوک سے۔ جیسے بھی ادا ہوں۔ ان کا حکم ثابت ہو جاتا ہے۔ آیت کا شانِ نزول اس پر شاہد عادل ہے۔

حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

ثَلٰثٌ '' جِدُّهُنَّ جِدٌّ '' وَهَزْ لُهُنَّ جِدٌّ '' : اَلطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَ الرَّجْعَةُ

تین امور ایسے ہیں کہ اِن کی سنجیدگی اور ان سے ہنسی مذاق بھی سنجیدگی کے حکم میں ہے' طلاق، نکاح اور رجعت۔

☆ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان' ج ۹: ح ۲۷۷۸۵)

ہنسی مذاق سے طلاق دینے والے کی طلاق ہو جائے گی۔ اگرچہ اس کا ارادہ کھیل اور دل لگی کا ہو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۳۹۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۱۵۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۳)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)

﴿۱۰﴾ کسی کو طلاق دینے پر مجبور کیا [illegible] طلاق واقع ہو جائے گی۔ بشرطیکہ قتل کی دھمکی نہ دی گئی ہو۔

☆ ([illegible] رآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۳۹۹)

﴿۱۱﴾ رب تعالیٰ کے احکام سے ٹھٹھا کرنا حرام اور کفر ہے۔ عورتوں کو دکھ دینے کے لیئے روکے رکھنا احکام الٰہیہ کے ساتھ ٹھٹھا کرنا ہے۔ جو حرام ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۸)

﴿۱۲﴾ زبان سے گناہوں سے استغفار کرنا اور عملاً گناہوں میں مشغول رہنا احکام الٰہیہ سے استہزاء ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۵۷)

﴿۱۳﴾ تنگدستی کے باعث، جب کہ خاوند نان و نفقہ دینے پر قادر نہ ہو، زوجین میں قاضی کو تفریق کرنے کا اختیار نہیں۔ فقراء صحابہ اور اصحاب صفہ تنگدستی کے باوجود ان کی عورتیں ان کا نکاح میں رہیں کسی نے بوجہ افلاس طلاق طلب نہ کی اور نہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ان کے درمیان تفریق فرمائی۔ فقر سبب فرقت نہیں۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔ (سورۃ الطلاق آیت ۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۵)

﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنا، ان کا چرچا کرنا اور اُن پر اللہ کا شکر بجالانا۔ رب کی رضا کا موجب ہے۔ حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اسی نعمت کے طفیل اسلام، ایمان۔ قرآن بلکہ معرفت خداوندی ملی۔ دنیا کی تمام نعمتوں کا باعث حضور کی دنیا میں تشریف آوری ہے۔ اسی لیئے ذکر ولادت رسول پاک ﷺ رب کی رضا کا باعث ہے۔ آیت مبارکہ میں نعمت کے ذکر سے یہ بھی مراد ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۷)

﴿۱۵﴾ چونکہ قرآن مجید کی طرح سنت بھی منزل من اللہ ہے۔ اس لیئے اس کی حقانیت کا اعتقاد اور اس کے احکام پر عمل لازم ہے۔ کتاب و سنت دونوں نصیحت پر مشتمل ہیں۔ اللہ کی اطاعت کی طرح حضور سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت لازم ہے۔ حضور کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی تصریح ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے (رسول کے حکم سے) منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

حضور سید عالم مطاع عالم ﷺ کے تمام احکام پر غیر مشروط طور پر عمل کرنا اللہ نے لازم ٹھہرایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا الآیۃ (سورۃ الحشر آیت ۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

☆☆☆☆☆

باب (۳۹)

مطلقہ کا نکاح ثانی

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَكُمۡ وَاَطۡهَرُ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورہ بقرہ آیت: ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں، جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جاویں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

حل لغات:

"**وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ**": اس طلاق سے مراد طلاق رجعی یا بائنہ ہے۔ جس میں حلالہ کی ضرورت نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۱۷)

"**فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ**": اس آیت میں بلوغ سے مراد انتہا کو پہنچ جانا ہے۔ اور اَجَل سے مراد عدت ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے شوہرو! جب تم اپنی بیویوں کو طلاق رجعی یا بائنہ دے چکو اور عورتیں اپنی عدت پوری کر لیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۳۹۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۲۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶: ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱: ص ۱۷۲)

"**فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ**": تَعْضُلُوْا، عَضْل" سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے روکنا، تنگی۔ پٹھے کے سخت گوشت کو سختی کی وجہ سے عُضْلَه کہتے ہیں۔ جس عورت کے بچہ دشواری سے پیدا ہوا سے **معضله** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۳۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۲۲)

"**اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ**": آیت میں ازواج سے اُن طلاق والی عورتوں کے پہلے شوہر مراد ہیں۔

معنیٰ آیت کا یہ ہے کہ اے عورتوں کے وارثو! اگر طلاق والی عورتیں عدت گذر جانے کے بعد اپنے پہلے شوہروں سے نکاح کرنا چاہیں تو تم انہیں مت روکو۔

آیت کا ایک اور معنیٰ بھی بیان ہوا ہے کہ اے طلاق دینے والے شوہرو! جب تم طلاق دے چکو اور عورت کی عدت بھی پوری ہو جائے تو عورت کو کسی اور جگہ دوسرا نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یہ بھی ظلم ہے جو زمانہ جاہلیت سے جاری ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۲۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۱: ص ۵۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۲۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۴۰۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۳۶)

"**اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ**":

معروف ہر وہ کام ہے جو شرعاً عقلاً عادتاً بھلا ہو۔ یہاں معروف سے مراد جائز نکاح، پورا مہر اور عمدہ برتاؤ ہے۔

معنیٰ آیت یہ ہے کہ وہ مرد اور عورت جب آپس میں جائز باتوں پر راضی ہو چکے ہوں تو تم انہیں دوبارہ نکاح کرنے سے نہ روکو۔ یا رضامندی کے جائز نکاح سے انہیں نہ روکو۔

شانِ نزول:

(۱) حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن جُـمَیْله (بروزن سُهَیْلَهٗ) بنت یسار کا نکاح اپنے چچازاد بھائی بداح بن عاصم بن عجلان (اور ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن عاصم) سے کر دیا۔ عبداللہ مرد صالح تھا۔ اتفاق سے خاوند اور بیوی میں ناچاقی ہو گئی۔ عبداللہ نے جمیلہ کو طلاق دے دی۔ عدت گذرنے کے بعد عبداللہ نے جمیلہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ جمیلہ بھی رضامند ہو گئی۔ مگر حضرت معقل نے قسم کھائی اب میں جمیلہ کا نکاح عبداللہ سے نہ کروں گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی انہوں نے عرض کیا۔ اپنے نفس کی نہ مانوں گا۔ رب کی اطاعت کروں گا۔ چنانچہ نکاح کر دیا گیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔

☆ (بروایت بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۷)

(۲) ایک اور یوں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چچازاد بہن کو اُن کے خاوند نے طلاق دے دی، عدت گذر جانے کے بعد دونوں (خاوند اور بیوی) دوبارہ نکاح پر رضامند ہو گئے۔ مگر حضرت جابر نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ حضرت جابر نے حکم الٰہی کے سامنے اپنے انکار کو چھوڑ دیا۔ دوبارہ نکاح ہو گیا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)

ممکن ہے دونوں واقعات ایک ہی وقت میں ہوئے ہوں اور آیت نزول ہوا ہو۔

مسائل شرعیہ

(۱) طلاق رجعی یا بائن کی عدت گذر جانے کے بعد خاوند اور مطلقہ بیوی دوبارہ نکاح کرنے پر موافق شرع معروف طریقہ سے رضامند ہو جائیں تو نکاح کرنے میں مختار ہیں۔ ان کا کیا ہوا نکاح جائز ہو گا۔ عورت اور مرد کے کسی ولی کو منع کا اختیار نہیں۔ آیت مبارکہ میں والیوں کو منع سے روک دیا گیا ہے، نیز آیت کا شانِ نزول ہی اس مسئلہ کو واضح کر رہا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۰۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۱۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۸)

﴿۲﴾ عاقلہ بالغہ اپنی گفتگو سے یا اس کی رضامندی سے اس کا وکیل نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت شرط نہیں۔ بشرطیکہ مہر مثل میں کمی نہ کرے اور غیر کفو میں نکاح نہ کرے ورنہ اولیاء کو اعتراض کا اختیار ہے۔ غیر کفو میں نکاح کرنے سے اولیاء کو عار لاحق ہوتی ہے۔ اس لیئے ایسا نکاح منعقد ہی نہ ہوگا۔ کفو اور مہر مثل کا بیان تو ''بِالْمَعْرُوْفِ'' میں ہے۔ عورت کے نکاح کے اختیار ''اَنْ يَّنْكِحْنَ'' میں ہے۔ نیز دیگر آیات کریمہ میں اس اختیار کا بیان ہے۔

ارشاد ربانی ہے: حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَه‘...... یہاں تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لیں (سورہ بقرہ آیت ۲۳۰)

آیت نکاح کرنے کی اضافت عورت کی طرف کی گئی ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ الآية (سورہ بقرہ آیت ۲۳۴)

تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں۔

احادیث صحیحہ صریحہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

غیر شادی شدہ لڑکی ولی کی بہ نسبت اپنے نکاح کی زیادہ حق دار ہے اور بن بیاہی سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن خاموشی ہے۔

☆ (رواہ مالک واحمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن ابن عباس۔ بحوالہ)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱: ص ۲۱۳)

ایک اور حدیث میں ہے: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ'' بالغہ پر ولی کو کوئی جبر نہیں۔

☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی عن ابن عباس۔ بحوالہ ....)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲: ص ۲۳۲)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۵۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۰۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۰۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۲۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۱۸)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۲)

انتباہ: آج کے مغرب زدہ ماحول میں لڑکیاں والدین کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کرنے میں بے باک ہو چکی ہیں۔ غیر کفو کی وجہ سے انہیں ننگ و عار ہوتی ہے۔ وہ معاشرے میں اپنی لڑکیوں کے کرتوتوں کے باعث منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ ایسے غیر کفو میں ہونے والے نکاح، شریعت کی رُو سے منعقد ہی نہیں ہوتے۔

﴿۳﴾ نکاح میں زوجین کی رضامندی لازمی ہے۔ اگر بغیر اذن نکاح کردیا گیا تو نکاح کا انعقاد اجازت پر موقوف ہے۔

آیت مبارکہ میں ”اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ“ میں اسی اجازت کا بیان ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۱۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)

﴿۴﴾ امیر شوہر کی تلاش میں نکاح کرنے میں تاخیر کرنا سخت جرم اور صدہا فتنوں کا باعث ہے۔ روزمرہ میں ہونے والے فتنوں کا اکثر باعث یہی امر ہے۔ صحیح حدیث میں بطور حکم اس کا حکم ہے اور حکم عدولی کی صورت میں پیش آنے والے فتنوں کی خبر ہے۔

اِذَا اَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ

جب کوئی ایسا رشتہ تمہیں دستیاب ہو جس کے اخلاق اور دین کو تم پسند کرتے ہو تو فوری طور پر نکاح کردو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد کبیر پیدا ہوگا۔

☆ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرہ و ابن عدی عن ابن عمر و الترمذی والبیھقی عن ابی حاتم المزنی / بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاہ ج ۱ ص ۲۴)

﴿۵﴾ لڑکی کے نکاح کرنے پر شوہر سے پیسے لینا حرام اور رشوت ہے۔ اور ایک گونہ نکاح کرنے میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ جسے قرآن مجید نے ”لَا تَعْضُلُوْهُنَّ“ فرما کر منع فرمادیا ہے۔

﴿۶﴾ جہاں نکاح کرنے میں لڑکی کی منشا ہو اور وہ کفو ہو تو وہاں نکاح نہ ہونے دینا منع ہے۔ اور ”لَا تَعْضِلُوْهُن“ میں داخل ہے۔

﴿۷﴾ احکام شرع بجالانے میں برکت، پاکیزگی اور گناہوں کا کفارہ ہے۔ خلاف شرع کاموں میں بے برکتی، گندگی اور گناہوں کا بوجھ نامہ اعمال میں درج ہوگا۔ آیت مبارکہ کا جز ”ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ“۔ یہی حقیقت واضح کر رہا ہے۔

﴿۸﴾ طلاق دے کر عدت گذر جانے کے بعد سابقہ خاوند کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنی سابقہ بیوی کو کہیں اور نکاح کرنے سے روکے۔ یہ رسم جاہلیت کی ہے۔ قرآن مجید نے ”لَا تَعْضُلُوْهُنَّ“ کہ کر اس سے روک دیا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۵۹)

☆☆☆☆☆

باب (۴۰)

رضاعت

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَاتُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَاتُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَامَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْهِمَا وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَکُمْ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت : ۲۳۳)

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس، اس کے لیئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیئے اور جس کا بچہ ہے' اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے' حسب دستور' کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا' مگر اس کے مقدور بھر' ماں کو ضرر نہ دیا اس کے بچہ سے اور نہ اولا دوالے کو اس کی اولاد سے (یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو، اور اولا دوالا اپنی اولاد کو) اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ پھر اگر ماں باپ آپس میں رضا اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں۔ اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضا ئقہ نہیں۔ جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا' بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

حل لغات:

"وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ":

"والدات" میں چند احتمال ہیں:

(۱) طلاق والی عورتیں، جن کے بچے شیر خوارگی کی عمر میں ہوں۔

(۲) بیویاں، جو اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہوں۔

(۳) تمام مائیں، خواہ بیویاں ہوں یا مطلقہ۔

والدات کہہ کر انہیں بچوں کی پرورش پر مائل کیا گیا۔

اس آیت میں اُن عورتوں کے لیئے درس ہدایت ہے۔ جو اپنے بچوں کی پرورش دوسروں پر سونپ کر خود اس سے غافل ہو چکی ہیں۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۱ ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)

"یُرْضِعْنَ": رَضْعٌ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں: پستان سے دودھ چوسنا، باب افعال سے آکر اس کا معنی ہے دودھ پلانا۔ شیر خوارگی کی عمر میں بچہ کو دودھ پلانا "رَضَاعَت" کہلاتا ہے، جملہ خبریہ بمعنی امر ہے، یعنی مائیں دودھ پلائیں۔

اَوْلَادَھُنَّ: اولاد جمع ہے وَلَدٌ کی بمعنی بچہ۔ لڑکی ہو یا لڑکا۔

اولاد کو عورتوں کی طرف نسبت کرنے میں کئی فوائد ہیں۔

(۱) ماں کے ذمہ اپنی اولاد کو دودھ پلانا ہے نہ کہ سوکن کی اولاد کو دودھ پلانا۔

(۲) اولاد کہہ کر ماں کی شفقت کو ابھارا گیا ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۳)

"حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ": حول بمعنی بدلنا، پلٹنا ہے۔ سال بھر میں موسموں کا انقلاب آتا ہے۔ تبدیل موسم کے باعث سال کو حَوْلٌ کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)

کامل کہنے سے مراد یہ ہے کہ مدت تقریبی نہیں بلکہ پورے دو برس مراد ہیں۔

''وَعَلَى الْمَوْلُوْدِلَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ '' :

بچہ باپ کے لیئے جنا جاتا ہے۔ ماں تو بمنزلہ برتن کے ہے۔ اس لیئے'' مَوْلُوْدُلَهٗ '' سے مراد باپ ہے۔ بچہ کا نسب باپ سے ہوتا ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۲۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۹)

عَلٰی وجوب کے لیئے ہے۔

رِزْق سے مراد غذا اور **کِسْوَت** سے مراد لباس ہے۔

طلاق والی عورتیں اگر اپنے بچوں کو دودھ پلائیں تو اُن کی خوراک اور لباس کی ذمہ داری بچہ کے باپ پر ہے۔ اگر اس سے عام عورتیں مراد ہوں تو معنی یہ ہوں گے کہ بیویاں اگر چہ بچہ کی پرورش کی وجہ سے خاوند کی خدمت سے قاصر رہیں تب بھی اس کی خوراک اور لباس کا خرچہ بچہ کے باپ پر ہے۔

بِالْمَعْرُوْفِ : سے مراد یہاں حسب طاقت خرچہ دینا ہے۔ نہ اعلیٰ نہ گھٹیا۔ شوہر کی مالی حیثیت کے مطابق۔

دودھ پلانے والی عورتوں کا حسب استطاعت خوراک اور لباس کا خرچہ باپ کے ذمہ واجب ہے۔ مرد نہ اپنی حیثیت سے کم دے نہ عورت اُس کی حیثیت سے زیادہ طلب کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۲۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۸)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۰)

'' لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ '' :

لَاتُضَآرَّ، ضَرَرٌ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے تکلیف، نقصان۔

مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر آنے سے اس کا معنی ہے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔

اُسے معروف اور مجہول دونوں قرآتوں سے پڑھا گیا ہے۔

'' با '' تعدیہ یا استعانت کی ہے۔

اس طرح آیت متعدد معنوں کا احتمال رکھتی ہے۔ وہ تمام معنی ممکن اور درست ہیں۔

(۱) ماں بچہ کے ذریعہ اپنے شوہر کو نقصان نہ پہنچائے کہ غریب و نادار شوہر کو دائی رکھنے پر مجبور کرے۔

(۲) ماں بچہ کو نقصان نہ پہنچائے کہ اس کی پرورش میں کوتاہی کرے۔

(۳) ماں کو بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے کہ وہ بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہے اور باپ میں دائی رکھنے کی استطاعت ہو تو شوہر اسے دودھ پلانے پر مجبور کرے۔

(۴) باپ اپنے بچہ کو نقصان نہ پہنچائے کہ اس کی پرورش میں لاپرواہی کرے۔

(۵) باپ بچہ کی ماں کو نقصان نہ پہنچائے اپنے بچہ کی وجہ سے۔

(٦) باپ بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے کہ دودھ پلانے والی دستور سے زیادہ خرچہ کا مطالبہ کرے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ١٦٧)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ٦ ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴٦)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۲۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ٦٨۵ھ) ص ۱۵۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۰۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۲)

"وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ": وارث سے مراد اس آیت میں بچہ کا وارث ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کا وارث ہے۔

بچہ کے وہ قریبی رشتہ دار جو ذی رحم محرم ہیں۔ یعنی وہ قرابت دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیئے حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں " وَعَلَى الْوَارِثِ ذِی رَحْمٍ الْمَحْرَمِ مِثْلُ ذٰلِکَ " ہے۔

یعنی باپ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے جو فرائض باپ پر تھے۔ اب وہ بچہ کے قریبی رشتہ داروں پر واجب ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰٦)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ٦٨۵ھ) ص ۱۵۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱٦٨)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ٦۳۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ٦ ص ۱۲۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۳)

"فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا": فِصَالاً، فَصْلٌ سے بنا ہے جس کے معنی جدائی کے ہیں۔ راستہ کی مسافت کو فاصلہ، شہر پناہ کو فَصِیل اور اونٹ کے بچہ کو فِصال کہتے ہیں۔ ان سب میں جدائی کا معنی پایا جاتا ہے۔

فِصَالًا سے مراد شیر خوار بچے کا دودھ چھڑانا ہے، اسے فِطَامٌ بھی کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ٦ ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' اس سے مراد ہے دو سال سے پیشتر یا دو سال پر یا دو سال کے بعد دودھ چھڑانا مراد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۳۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۴۵)

آیت میں '' اَرَادَا '' سے مراد بچہ کا والد اور والدہ ہے۔

باہمی رضامندی اور باہمی مشورہ سے۔ یعنی ماں اور باپ اگر دونوں کی رضامندی ہو، آپس میں باہمی مشورہ کر لیں اور اہل تجربہ سے بھی مشورہ کر کے بچہ کا دودھ مناسب وقت میں چھڑا دیں تا کہ بچہ کا نقصان ہو، تو اُن پر کچھ حرج نہیں۔

'' وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ '':

اِسْتِرْضَاعٌ کے معنی ہیں بچہ کو دودھ پلانے کے لیئے دائی تلاش کرنا۔

آیت کا معنی ہے کہ اے بچوں کے باپو! اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلانے کے لیئے دایہ مقرر کر لو تو تم پر کوئی حرج نہیں۔ مقصد بچہ کی عمدہ طریقہ سے پرورش کرنا ہے۔

'' اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ: تسلیم کا معنی آفت سے محفوظ رہنا، فرمانبرداری، رضا پر راضی رہنا، سلام کہنا، پورا پورا سونپنا اور سپرد کر دینا ہے۔ اس مقام پر طے شدہ اجرت کا دے دینا مراد ہے۔

بِـالْـمَعْرُوْفِ : اس مقام پر معروف سے مراد خوش اسلوبی، بھلائی مراد ہے۔ یعنی دایہ کی اجرت خوش اسلوبی سے بروقت ادا کرو۔ اس میں تاخیر نہ کرو۔

بعض علماء فرماتے ہیں۔ معروف سے مراد دایہ کو رزق حلال کھلاؤ تا کہ بچے کے اخلاق پر اچھا اثر پڑے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۴۶، ۱۴۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۱۶۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ماں کے ذمہ بچہ کو دودھ پلانا واجب نہیں، مستحب ہے۔ چونکہ ماں کا دودھ بچوں کے لیئے زیادہ موافق ہے۔ نیز مائیں بچوں پر مہربان بھی۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ وہ خود دودھ دے کر پالیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۰۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۱۷۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۱۷۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۹)

﴿۲﴾ باپ کے ذمہ بچہ کی پرورش واجب ہے۔ چونکہ شیر خوار بچہ کی غزا کا واسطہ ماں ہے۔ اس لیئے ماں پر خرچ کرنا درحقیقت بچہ کی پرورش کرنا ہے۔ اسی طرح اگر بچہ حمل میں ہو تو بھی ماں پر خرچ کرنا بچہ کی پرورش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ الآية (سورہ طلاق آیت' ۶)

اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۲۰۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۴۰۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۴۱)

﴿۳﴾ واجب کی ادائیگی جس سے پر موقوف ہو وہ شے بھی واجب ہو جاتی ہے۔ بچہ کی پرورش حمل کی صورت میں اسی وقت ہی ممکن ہے جب ماں کو نان ونفقہ دیا جائے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۲۰۲)

﴿۴﴾ بعض صورتوں میں ماں پر بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے:

(ا) باپ پر دایہ رکھنے کی استطاعت نہ ہو۔

(ب) دایہ ملتی نہ ہو۔

(ج) بچہ ماں کے سوا کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۲۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۹)

﴿۵﴾ اگر مطلقہ عورتیں بچہ کو اُجرت پر دودھ پلائیں تو اُن کے لیئے دوسال کی اُجرت باپ پر لازم ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ تک کی اُجرت کی حق دار نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۱۳۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳: ص ۱۶۲)

﴿۶﴾ بحالت نکاح یا طلاق کی عدت میں ماں کو رضاعت کی اُجرت لینا جائز نہیں۔ بعد عدت اُجرت کی حق دار ہے۔

ارشاد ربانی ہے: فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ (سورہ طلاق آیت: ۶)

پھر اگر وہ تمہارے لیئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اُجرت دو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۴۰۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۲۰۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۲۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۲)

﴿۷﴾ رضاعت کی مدت دوسال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" میں اسی کا بیان ہے۔ دوسال کے بعد دودھ چھڑادیا جائے۔ لیکن اگر کوئی بچہ اڑھائی برس تک کسی کا دودھ پیئے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ اس میں لڑکے اورلڑکی میں کوئی تفریق نہیں۔

قرآن مجید میں ہے: وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا......الآية (سورة الاحقاف آیت' ۱۵)

اوراسے (حمل کو) اٹھائے پھرنا اوراس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

اس آیت میں حمل اوردودھ پلانے دونوں کی مدت اڑھائی برس بتائی گئی۔ حدیث شریف نے حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دوسال بتائی گئی۔

حدیث میں ہے: مَا تَزِيْدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلٰى سِنَتَيْنِ قَدْرَمَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عَمُوْدِ الْمِغْزَلِ

سوت کاتنے کے نکلے سایہ کی مقدار سے دوسال سے زیادہ عورت کا حمل نہیں ہوتا۔

☆ (رواہ الدارقطنی والبیہقی عن ام المؤمنین سیدہ عائشہ بحوالہ.........)
☆ (الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور' ج ۳' ص ۵۴۰)
☆ (ردالمحتار ازعلامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت' لبنان)
☆ (شرح النقایہ ازعلامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی' ج ۱' ص ۶۸۱)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۹' ص ۱۰۰)

ایک اورروایت میں " لَاتَزِيْدُ " ہے۔

اورایک حدیث میں یوں ہے: لَايَكُوْنُ الْحَمْلُ اَكْثَرَمِنْ سِنَتَيْنِ حمل کی مدت دوسال سے زیادہ نہیں ہوتی۔

☆ (رواہ الدارقطنی عن عائشہ بحوالہ..........)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۴۵۲)
☆ (الدرالمختار فی الشرح التنویر الابصار ازعلامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور' ج ۳' ص ۵۴۰)

چونکہ ان معاملات میں حکم کرنا سوائے سماع سے ممکن نہیں۔ اس لیئے اصول حدیث کی اصطلاح میں یہ حدیث حکم مرفوع میں ہے۔

آیت مذکورہ میں بچہ کا حمل اوراس کی شیرخوارگی کی مدت اڑھائی برس ہے۔ یہاں تقسیم مرادنہیں بلکہ حمل اورشیرخوارگی دونوں کی انتہائی مدت کا بیان ہے۔ مگر حدیث نے حمل کی انتہائی مدت دوسال بتائی اورآیت دلالت میں قطعی نہیں۔ لہٰذا دودھ کی انتہائی مدت اڑھائی سال ہوئی۔

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۱۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۱۶۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۸۲)

﴿۸﴾ اگر کوئی اجنبی عورت بچے کو دودھ پلائے تو وہ رضاعی ماں بمنزلہ حقیقی ماں کے ہے اوراس کا خاوند بچہ کا رضاعی باپ بن جاتا ہے۔ رضاعی ماں اوررضاعی باپ کی اولاد بچہ کے بہن بھائی بن جاتے ہیں۔

حرمت رضاعت کے تفصیلی احکام آئندہ اپنے محل میں بیان ہوں گے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۳۹)

﴿۹﴾ رضاعت کی کم از کم مدت متعین نہیں۔ جب ماں اور باپ اہل تجربہ کے مشورہ سے باہمی رضامندی سے بچے کا دودھ چھڑا دیں جائز ہے۔ اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہیں تو وہ دو سال ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ا ص ۲۰۲،۲۰۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۲۵)

﴿۱۰﴾ دو سال سے کم عمر میں بچہ کا اگر دودھ چھڑانا مقصود ہو تو باپ اور ماں دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ کسی ایک کے کہنے سے دودھ چھڑانا جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۶ ص ۲۸۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا ص ۱۷۴)

﴿۱۱﴾ ماں اگر بچہ کو دودھ نہ پلائے تو اُجرت پر دایہ کا انتخاب کیا جائے۔ حسب استطاعت اسے خوراک اور لباس دینا بچہ کے باپ کے ذمہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۰۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ا ص ۲۰۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا ص ۲۸۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ا ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ا ص ۵۶۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۸)

﴿۱۲﴾ بچہ کو دودھ پلانے والی مطلقہ ماں یا دایہ کا خرچہ کا اندازہ باپ کی حیثیت سے کیا جائے۔ قرآن مجید میں ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ...... الآیہ

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اس جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا۔ مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔ (سورۃ الطلاق آیت :۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ا ص ۲۰۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۰۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ا ص ۱۷۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۰)

﴿۱۳﴾ اجنبی عورت کے مقابل ماں کو دودھ پلانے کا حق زیادہ ہے۔ ہاں اگر ماں زیادہ اجرت مانگے یا اجنبی سے نکاح کر لے تو اس کا حق جاتا رہا۔ بچہ کے ذی رحم محرم سے اگر نکاح کرے تو حقِ پرورش باقی رہتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا ص ۱۰۹)

﴿۱۴﴾ عورت کا دودھ بدن انسانی کا جز ہے۔ اس کا استعمال بغیر ضرورت جائز نہیں' لہٰذا دو سال کے بعد دودھ نہ پلایا جائے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۲۶)

یاد رہے انسانی اعضا کا استعمال بطور دوا یا غذا جائز نہیں اور اسے دودھ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ خود خلاف قیاس نص سے ثابت ہے اور جو حکم خلاف قیاس سے ثابت ہو اس پر کوئی اور قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اصول فقہ کے باب قیاس میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

﴿۱۵﴾ بچہ کا نسب باپ سے ہے۔ ماں سے نہیں۔ کیونکہ آیت مبارکہ میں باپ کو مَوْلُوْدٌ لَهُ (جس کا بچہ ہے) کہا گیا ہے۔ لہٰذا جس بچہ کا باپ سیّد ہے اور ماں غیر سیّد، تو بچہ سیّد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۲۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۴۱)

﴿۱۶﴾ باپ اپنی اولاد اور اس کے مال کا مالک ہے۔ اسے خرچ کرنا جائز ہے۔ باپ کو مَوْلُوْدٌ لَهُ کہا گیا۔ اس میں لام تملیک کا ہے۔

نیز حدیث شریف میں وارد ہوا۔ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ تو اور تیرا مال تیرے باپ کی مِلک ہے۔

☆ (رواہ ابن ماجہ عن جابر والطبر انی عن سمرہ وابن مسعود بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱: ص ۱۸۶)

لہٰذا اگر باپ اپنے بیٹے کا مال خرچ کرے تو اس پر تاوان نہیں۔ نیز قاتل باپ پر قصاص نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ج ۱: ص ۱۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۰)

﴿۱۷﴾ اولاد کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے۔ ماں یا کسی اور پر نہیں۔ آیت مبارکہ میں وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهُ سے یہ مسئلہ واضح ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۲۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۶۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ص ۱۲۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۰۹)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۰۴)

﴿۱۸﴾ محتاج ماں باپ اور دادا، دادی کا خرچہ غنی اولاد پر بقدر میراث ہے۔ بیٹے یا بیٹوں کے ذمہ دو تہائی اور بیٹی یا بیٹوں کے ذمہ ایک تہائی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۴۱)

بعض علماء نے فرمایا خرچہ اولاد پر برابر ہے وراثت کے طور پر نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۰)

﴿۱۹﴾ ماں باپ اور اولاد کے سوا بوقت حاجت دوسرے محتاج رشتہ داروں کا خرچہ دینا بھی واجب ہے۔ بیمار، نادار، بے دست و پا اور معذور بہن بھائی، ماموں، چچا وغیرہ کا خرچہ آدمی کے ذمہ ہے۔ آیت مبارکہ میں مورد نصف تو صغیر بچہ ہے اور صغر محتاجی کے اسباب میں سے ہے۔ پس ذی رحم محرم میں کوئی محتاج ہوگا تو محتاجی کے باعث اسے صغیر کے حکم میں کر دیا جائے گا۔

ارشاد ربانی ہے: وَاٰتِ ذَی الْقُرْبٰی حَقَّهٗ ...... الآیۃ اور رشتہ داروں کے اُن کا حق دے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۴)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۳۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۸۴)

﴿۲۰﴾ خوراک اور لباس کے عوض دایہ رکھنا جائز ہے۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی خوراک اور لباس کی مقدار کیا ہوگی۔ آیت مبارکہ میں رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ مطلقاً بیان ہوا اس کی مقدار متعین نہ ہوئی۔ رضاعت کی اجرت ناپ تول کی تقدیر سے مستغنی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۱)

﴿۲۱﴾ شوہر اور بیوی میں طلاق کی صورت میں بچہ کی پرورش کی حقدار ماں ہے۔ لڑکا اس وقت تک ماں کے پاس رہے گا جب تک وہ اکیلا کھا پی نہ سکے۔ اکیلا وضو نہ کر سکے اور اکیلا غسل نہ کر سکے۔ لڑکی بلوغت کی عمر تک ماں کے پاس رہے گی۔ اس کے بعد لڑکا اور لڑکی باپ کے سپرد کر دیئے جائیں تا کہ باپ اُن کی تعلیم و تربیت کر سکے۔ ہاں اگر مطلقہ عورت کسی اجنبی سے نکاح کر لے تو اس کا پرورش کا حق ختم ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت بارگاہ بیکس پناہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کناں ہوئی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے، میرے بطن سے پیدا ہوا، میرے پستان سے اس نے دودھ پیا، میری گود میں کھیلا۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اسے مجھ سے جُدا کر لے۔ آپ نے فرمایا:

اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِیْ جب تک کسی اجنبی سے نکاح نہ کرے گی۔ تو بچہ کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے۔

☆ (رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمرو ۱:۳۱۷)

☆ (رواہ الامام احمد عن عبداللہ بن عمرو ۲:۱۸۲)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۰۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۵)

﴿۲۲﴾ اگر ماں فاسقہ ہو تو بچہ اس کی پرورش میں نہ دیا جائے تا کہ بچے کے اخلاق تباہ نہ ہو جائیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ۳: ص ۱۶۴، ۱۶۵)

﴿۲۳﴾ ماں کی عدم موجودگی میں خالہ پرورش کی حقدار ہے۔ حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ پرورش کرنے میں خالہ والدہ کے قائم مقام ہے۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن البراء وابوداؤد عن بحوالہ ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاء ج ۲ ص ۱۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۰۵)

﴿۲۴﴾ ماں کے لیئے جائز نہیں کہ باپ کی رضا کے بغیر بچہ کو سفر پر لے جائے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۶)

﴿۲۵﴾ ماں کے ذمہ حقیقی بچہ کی پرورش ہے۔ سوکن کے بیٹے کی پرورش اس کے ذمہ واجب نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۲۷)

﴿۲۶﴾ باپ کے فوت ہو جانے کی صورت میں بچہ کی پرورش اور دودھ پلانے کے اخراجات کی ذمہ داری بچے کے ان وارثوں پر ہے جن سے نکاح ہمیشہ حرام ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۶۲۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۶۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۲۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۰۶)

﴿۲۷﴾ دو سال سے زائد عرصہ تک دودھ پلانے سے بچہ کا ذہن کند ہو جاتا ہے اور بدن میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ شریعت کی خلاف ورزی کی یہ سزا ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۴)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۰۹)

﴿۲۸﴾ اسلام سے پہلے کے جن معمولات کو اسلام نے منع نہ کیا اُن پر عمل جائز ہے۔ دایہ سے دودھ پلانے کا دستور زمانہ جاہلیت میں تھا۔ بلکہ خود نبی اکرم نور مجسم نے اپنی والدہ ماجدہ کے علاوہ چند بیبیوں کا دودھ پیا۔ ان میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا زیادہ مشہور ہیں۔ اسلام نے دایہ کو رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ اصول یہ ٹھہرا کہ اسلام میں جن معمولات کی ممانعت نہیں وہ مباح ہیں۔ ان کے کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۳)

﴿۲۹﴾ مشورہ کرنا مسنون اور مستحب ہے' مشورہ عموماً اہل علم اور اہل تجربہ سے کیا جائے' لیکن چھوٹے درجہ کے لوگوں سے مشورہ کرنا بھی جائز ہے' دودھ چھڑانے میں عورت سے مشورہ کا حکم دیا گیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول معظم ﷺ کو صحابہ کرام سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا:

ارشاد ربانی ہے: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ...... الآیۃ اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو (سورہ آل عمران آیت ۱۵۹)

بلکہ قادر مطلق حکیم و غالب رب ذوالجلال جل مجدہ الکریم نے اپنے کمال فضل سے اپنے محبوب و مکرم رسول ﷺ سے مشورہ فرمایا۔ حدیث قدسی میں ہے:

اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَ نِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِھِمْ، فَقُلْتُ مَا شِئْتَ یَارَبِّ ھُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ، فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَۃَ، فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ، فَاسْتَشَارَ نِی الثَّالِثَۃَ، فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ، فَقَالَ تعالیٰ، اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَکَ فِیْ اُمَّتِکَ یَا اَحْمَدُ

میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا کہ میں ان سے کیا سلوک کروں۔ میں نے عرض کیا اے رب! جو تو چاہے، کر، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر دوبارہ مجھ سے مشورہ فرمایا، میں نے وہی عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پھر مجھ سے مشورہ فرمایا: میں نے وہی عرض کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے احمد! میں تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔

☆ (رواہ الامام احمد وابن عساکر عن حذیفہ بحوالہ...........)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 'لبنان' ج ۱۱: ص ۳۲۱۰۹)

☆ (المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت 'لبنان' ج ۵: ص ۳۹۳)

﴿۳۰﴾ بچہ کی ولادت کے بعد اسے غسل دیا جائے۔ اس کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ کسی صالح سے تحلیک کرائی جائے اور اچھے ناموں میں سے اچھا نام رکھا جائے۔ یہ سب امور مسنون ہیں اور سنت سے ثابت ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنے بچوں کو تحنیک کے لیئے حضور اکرم ﷺ کے پاس لاتے۔

یاد رہے کوئی شیریں شے منہ میں چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالنا تحنیک کہلاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ اسے حضور کی بارگاہ میں لائے۔ ان کے ہمراہ کھجور کے چند دانے تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں اپنے دہن مبارک میں چبایا:

فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

کھجور اور اپنا لعاب بچے کے منہ میں ڈالا، تحنیک فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

☆ (رواہ مسلم عن انس ۲: ۲۰۹، رواہ البخاری والترمذی عن انس)

﴿۳۱﴾ بچے کے دودھ پلانے کے لیئے اچھے اخلاق اور صالح کردار والی دایہ کا انتخاب کیا جائے اور رزق حلال سے اس کی اجرت ادا کی جائے تاکہ بچہ صالح دودھ سے پرورش پاکر صالح بن جائے۔

آیت مبارک میں دایہ کو خوراک اور لباس کی ادیگی میں معروف فرمایا گیا۔ معروف کی ایک تاویل رزق حلال ہے۔

﴿۳۲﴾ جس طرح تمام معاملات میں خوش اسلوبی لازمی ہے۔ اسی طرح دایہ کی اجرت کی ادائیگی میں خوش اسلوبی ضروری ہے۔ وقت پر بلکہ وقت سے پہلے اجرت ادا کی جائے۔ کیونکہ آیت میں بِالْمَعْرُوْفِ کی تاویل خوش اسلوبی سے بھی کی گئی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۲۸)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۴۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۲۸)

﴿۳۳﴾ بلا ضرورت بچہ کو دایہ کے بغیر ہر عورت دودھ نہ پلائے۔ اگر چہ بظاہر یہ معمولی کام ہے۔ مگر دودھ پلانے والی بچے کی ماں اور عورت کا خاوند بچہ کا باپ کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ان کی اولاد بچہ کے بہن بھائی ہو جاتے ہیں۔ بڑے ہو کر رشتہ کرنے میں دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی عورت بچہ کو ایک مرتبہ بھی دودھ پلا دے تو وہ اس کا اعلان کر دے تا کہ آئندہ نکاح کرنے میں حرمت رضاعت ملحوظ ہو۔

﴿۳۴﴾ اللہ کریم جل وعلا کا احسان ہر توانا، ناتواں پر ہر وقت رہتا ہے۔ بلکہ جتنا کوئی ناتواں اور ضعیف ہوتا ہے۔ اللہ کا فضل اسی قدر بڑھ جاتا ہے۔ شیر خوار بچہ جو خود نہ حرکت کر سکتا ہے نہ گرمی سردی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ نہ کھا پی سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی غذا کے لیئے ماں کی چھاتی میں دودھ بھر دیا۔ دل میں شفقت ڈال دی۔ باپ پر بچہ اور اس کو دودھ پلانے والی کا خرچہ لازم کر دیا۔ یہ سب رب کریم کی رحمت کے جلوے ہیں۔ مومن کے لیئے لازم ہے کہ وہ تنگی میں مایوس نہ ہو۔ ناتوانی ہی اس کی پریشانیوں کا علاج بن جائے گی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۲، ۳۳)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۸۴)

☆☆☆☆☆

باب (۴۱)

بیوہ کی عدت

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالَّـذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡـرًا فَاِذَا بَلَغۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت' ۲۳۴)

اور تم میں جو مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینہ اور دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں تو جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں' اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات:

"**وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ**" : توفی کا معنی ہے پورا لے لینا، وَفٰی یا وفاء سے مشتق ہے۔ وفائے عہد، وعدہ پورا کرنے کو اور اپنے حق لینے کو استیفاء حق کہتے ہیں۔

توفی نیند اور موت پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ انسان اپنی عمر اور اپنا رزق پورا کر کے ہی مرتا ہے اسی مناسبت سے اسے وفات کہتے ہیں۔ اس آیت میں توفی' سے مراد موت ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۵۲۹،۵۲۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج:۱ ص ۵۳۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج:۶ ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج:۱ ص ۱۷۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ کر...)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۱۰)

مِنۡکُمۡ کا خطاب مسلمانوں سے ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے: اور اے مسلمانو! تم میں سے جو فوت ہو جائے۔

"یَذَرُوْنَ" : کا معنی ہے چھوڑتے ہیں۔

اس فعل کا ماضی، مصدر، اسم فاعل اور اسم مفعول لغت عرب میں مستعمل نہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۵۱۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۳۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۴۹)

ازواج، زوج کی جمع ہے۔ بیوی اور خاوند میں سے ہر ایک کو زوج (جوڑا) کہتے ہیں۔ بسا اوقات بیوی کے لیئے زوجہ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی مرنے والے اپنے پیچھے بیوی چھوڑ جائیں۔

"یَتَرَبَّصْنَ" : روکیں رکھیں۔ اس سے مراد دوسرے نکاح کی تیاری، یا نکاح یا زیب و زینت سے رکنا مراد ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۰۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۱۸)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)

"فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ" : عدت پوری ہونے پر عورتیں اگر نکاح ثانی کریں یا بناؤ سنگار کریں یا گھر سے نکلیں، اس میں تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔

بِالْمَعْرُوْفِ : اس سے مراد جائز کام ہیں۔ یعنی عدت کی وجہ سے جو چیزیں عورتوں پر حرام تھیں، عدت گذرنے کے بعد وہ کام کرسکتی ہیں۔

یاد رہے کہ ناجائز کام جو عدت سے پہلے عورتوں پر حرام تھے' عدت کے بعد بھی حرام رہیں گے۔ مثلاً عورتوں کا خوشبو لگا کر یا بن سنور کر غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجابانہ آنا۔ یہ فائدہ معروف نے دیا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ یہ چار ماہ دس دن سے زیادہ اور کم بھی ہوسکتی ہے۔ حاملہ خواہ مطلقہ ہو یا بیوہ، اس کی عدت وضع حمل ہے۔

رب کریم ارشاد فرماتا ہے: **وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** ......الآیۃ (سورۃ الطلاق آیت : ۴)

اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

ائمہ مفسرین اور علمائے کاملین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ آیت ہر حاملہ کی عدت بیان کرتی ہے۔ خواہ مطلقہ ہو یا بیوہ۔

حدیث شریف میں ایسا ہی حکم وارد ہے۔

حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوگئیں۔خاوند کے وصال کے وقت وہ حاملہ تھیں۔خاوند کی وفات کے چند روز بعد انہوں نے بچہ جنا۔وضع حمل کے بعد حضور سید الانبیاء ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کی اجازت طلب کی۔حضور نے اجازت دے دی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م۲۵۶ھ)' ج ۲:ص ۸۰۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۱:ص ۴۱۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱:ص ۲۱۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۳:ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' ج ۱:ص ۲۸۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱:ص ۵۳۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج ۱:ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت'لبنان' ج ۶:ص ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۱۴۶)

﴿۲﴾ بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔بیوہ خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ،قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں یہ مسئلہ صراحت سے بیان ہوا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۳:ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام [illegible] الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت'لبنان' ج ۶ ص ۱۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' ج ۱:ص ۲۸۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج ۱:ص ۱۷۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ' ج ۱:ص ۱۱۰)

﴿۳﴾ بیوہ کی عدت کا شمار چاند سے ہوگا۔اگر ابتدائے عدت رویت ہلال سے ہوئی تو چار ماہ میں اگرچہ تام ہو یا ناقص۔چار ماہ دس دن عدت ہے۔جس طرح رمضان کی ابتدا چاند سے ہوتی ہے تو رمضان کا مہینہ خواہ ناقص یا کامل۔مہینہ ہی شمار میں آئے گا۔اور اگر عدت درمیان ماہ سے شروع ہو تو حساب میں کامل چار ماہ اور دس دن یعنی ایک سو تیس دن شمار ہوں گے۔اسی طرح ایمان،طلاق،اجارات وغیرہ میں جہاں وقت شمار کرنا ہو تو اس کا بھی وہی انداز ہے جو بیان ہوا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۱:ص ۴۱۶)

﴿۴﴾ چار ماہ دس روز کی عدت میں آخری روز کے بعد آنے والی رات عدت میں شمار ہوگی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۱۴۶)

﴿۵﴾ بیوہ کی عدت اس کے خاوند کے موت کے دن سے اور مطلقہ کی عدت طلاق کے روز سے شمار ہوگی۔اگرچہ خاوند کی وفات یا طلاق کی خبر تاخیر سے ملی ہو۔کیونکہ عدت کو خاوند کی وفات یا طلاق نے واجب کیا ہے۔ان کے پائے جانے سے عدت واجب ہوگئی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت'لبنان' ج ۶:ص ۱۳۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج ۱:ص ۱۷۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۱۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۲۱۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۳'ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲'ص ۱۴۹)

﴿۶﴾ عدت کی طرح بیوہ کی میراث کا حساب بھی خاوند کی وفات کے روز سے ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۶)

﴿۷﴾ اگر کسی عورت کو طلاق رجعی ہو جائے۔ عدت کے دوران اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اب اس کی عدت بیوہ کی عدت ہوگی۔ یعنی حمل کی صورت میں وضع حمل ورنہ چار ماہ دس دن۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۸۲)

﴿۸﴾ مسلمہ اور کتابیہ عدت کے حکم میں برابر ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۷)

﴿۹﴾ بیوہ اپنے خاوند کے مکان میں یا خاوند کی وفات کے وقت جس مکان میں تھی وہیں عدت پوری کرے۔ ضرورت کے وقت وہ دن کو اور رات کے کچھ ابتدائی حصہ میں، مکان سے باہر نکل سکتی ہے۔ رات کا اکثر حصہ خاوند کے مکان میں بسر کرے۔ مطلقہ کو دن یا رات میں باہر جانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس کے نان ونفقہ کا ذمہ خاوند پر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۷)

﴿۱۰﴾ بیوہ کی عدت کا نان ونفقہ خاوند کے مال سے ادا نہ ہوگا۔ نہ خاوند کے وارثوں کے ذمہ ہے۔ بلکہ وہ خاوند کی جائیداد سے بطور وراثت اپنا حصہ لے گی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۷)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۴)

﴿۱۱﴾ حیض ونفاس والی سے نکاح کرنا جائز ہے البتہ قربت ناجائز ہے۔ حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبیعہ اسلمیہ کو نفاس کی حالت میں نکاح کی اجازت دے دی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)، ج ۲: ص ۸۰۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۷۵)

﴿۱۲﴾ شوہر کی موت سے نکاح بالکل نہیں ٹوٹ جاتا۔ بلکہ یک گونہ تعلق باقی رہتا ہے۔ مگر عورت کی موت سے اس کا تعلق مطلق مرد سے ختم ہو جاتا ہے۔ آیت مبارکہ میں بیوہ کے بارے میں حکم ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاوند کے حق میں چار ماہ دس روز روکے رکھے۔ یہ یک گونہ تعلق پر دلیل ہے۔ لہٰذا عورت اپنے خاوند کی میت کو چھو سکتی ہے اور بوقت حاجت غسل بھی دے سکتی ہے۔ مگر خاوند اپنی بیوی کی میت کو چھو نہیں سکتا۔ غسل دینے والا کوئی نہ ہو تو ہاتھ پر کپڑا باندھ کر غسل دے۔

﴿۱۳﴾ عدت اور دیگر احکام شریعت صرف مسلمانوں کے لیئے ہیں۔ کفار پر سب سے پہلے ایمان قبول کرنا فرض ہے۔ احکام شرع پھر اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ آیت مبارک کے کلمہ ''**مِنْكُمْ**'' (اے مسلمانو! تم میں سے) نے یہ فائدہ دیا۔ لہٰذا کافر اگر بغیر عدت کے نکاح کرلیں پھر ایمان لے آئیں تو اب ان کا نکاح باقی ہے کیونکہ عدت مسلمان عورت پر فرض ہے کافر عورت پر نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۷)

﴿۱۴﴾ موت کی عدت میں سوگ واجب ہے۔طلاق بائنہ کی عدت کا یہی حکم ہے۔البتہ طلاق رجعی کی صورت میں سوگ نہیں بلکہ وہ بن سنور کر رہے تاکہ شوہر رجوع کرنے پر مائل ہو۔

سوگ کے بارے میں سید الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا

☆ (رواہ البخاری ومسلم والامام احمد عن ام حبیبہ وزینب بن جحش ومسلم والنسائی وابن ماجہ والامام احمد عن حفصہ وعائشہ والنسائی عن ام سلمہ/بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج۹: ح۲۷۸۱۵)

جو عورت اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیئے جائز نہیں کہ کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرے۔البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس روز سوگ کرے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱:ص۴۱۹،۴۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) ج۱:ص۲۸۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج۱:ص۵۳۴)

﴿۱۵﴾ سوگ یہ ہے کہ عورت نہ تو سرمہ لگائے، نہ تیل، نہ خوشبو ملے، نہ رنگین ریشمی کپڑے پہنے، نہ مہندی لگائے نہ دوسرے نکاح کا پیغام کرے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱:ص۴۲۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج۱:ص۵۳۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص۱۴۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳:ص۱۷۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج۶:ص۱۳۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) ج۱:ص۱۷۵)

﴿۱۶﴾ سوگ میں گھر سے صرف بوقت ضرورت دن کو نکلنا جائز ہے۔رات اپنے خاوند کے گھر بسر کرے۔حضرت ابوسعید خدری کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک کا خاوند حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہم کا وصال ہوا۔وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُمْكُثِىْ فِىْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ

☆ (رواہ الترمذی، والنسائی وابن ماجہ والحاکم والامام مالک وابن حبان والدارمی عن فریعہ بحوالہ.....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۹: ح۲۷۸۱۷)

اپنے گھر میں رہ یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱:ص۴۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج۱:ص۵۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج۶:ص۱۳۶)

﴿۱۷﴾ بیوہ کو اگر خاوند کے وارث مکان سے نکال دیں، یا کرایہ کے مکان میں رہتی ہے۔اب اس مکان کا کرایہ ادا نہیں کر سکتی تو اسے مکان سے نکل جانا جائز ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج۱:ص۵۳۴)

﴿۱۸﴾ میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرنا، پیٹنا، بال نوچنا اور نوحہ کرنا حرام ہے۔ بے صبری کے الفاظ بولنا اور میت کی غلط تعریف ناجائز ہے۔ اسی طرح اہل قرابت کا کئی ماہ تک گھر کو نہ جھاڑنا اور پہلی عید کو میت کے غم کی وجہ سے عمدہ لباس نہ پہننا وغیرہ بے اصل ہے۔ یہی حال محرم میں ماتم کرنا، کالے کپڑے پہننا حرام ہے۔ شہیدانِ کربلا معلّٰی کا ذکر کرنا جائز ہے۔ حضرت ام حبیبہ، حضرت زینت بنت جحش، حضرت حفصہ، حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے مروی احادیث مذکورہ بالا سے یہی مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۱۹، ۴۲۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۸۰)

﴿۱۹﴾ بالغ عورت کفو میں اپنے نکاح کرنے میں مختار ہے۔ ولی کی اجازت شرط نہیں۔

آیت مبارکہ میں " فِيمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِن " میں اسی طرف اشارہ ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۸)

﴿۲۰﴾ عدت اور سوگ ختم ہونے کے بعد دستور کے مطابق زینت کرنا، نکاح کرنا اور باہر نکلنا جائز ہے۔ خاوند کے وارثوں کو روکنے کا اختیار نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۶)

﴿۲۱﴾ اگر عورتیں خلاف شرع کام کریں، عدت میں نکاح کرنا چاہیں، خلاف دستور زینت کر کے گھروں سے نکلیں تو اہل قرابت پر بالخصوص اور مسلمانوں پر بالعموم فرض ہے کہ انہیں روکیں۔ نہ روکیں گے تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۶)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۴۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۸۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)

☆☆☆☆☆

باب (۴۲)

مطلقہ کو پیغام نکاح دینا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَاجُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا عَرَّضۡتُمۡ بِہٖ مِنۡ خِطۡبَۃِ النِّسَآءِ اَوۡ اَکۡنَنۡتُمۡ فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ سَتَذۡکُرُوۡنَہُنَّ وَلٰکِنۡ لَّاتُوَاعِدُوۡہُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا وَلَاتَعۡزِمُوۡا عُقۡدَۃَ النِّکَاحِ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡکِتٰبُ اَجَلَہٗ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَافِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ فَاحۡذَرُوۡہُ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَحِیۡمٌ ☆

(سورہ بقرہ آیت: ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو، یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ اب تم اُن کی یاد کرو گے، ہاں اُن سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو۔ مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو، جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے۔ تو اُس سے ڈرو، اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

حل لغات:

"**فِیۡمَا عَرَّضۡتُمۡ بِہٖ**" : عَرَّضۡتُمۡ تَعۡرِیۡضٌ سے بنا ہے۔ یہ تصریح کے مقابل ہے۔ تعریض کا معنی ہے اشارہ سے بات کرنا۔ یہ عَـرۡضٌ سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے کنارہ۔ تعریض سے مراد مقصد کے ارد گرد گھومنا اور صاف بات صراحت سے نہ کرنا۔ جیسے سائل دولت مند سے کہے: میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔ تعریض کو تلویح بھی کہتے ہیں کہ

اس سے مقصد روشن ہوتا ہے۔ گویا تعریف وہ کلام ہے جس سے سننے والا متکلم کی مراد کو سمجھ لے بغیر اس کے کہ حقیقۃً یا مجازاً وہ لفظ اس کی مراد کے لیئے وضع ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۳۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۳۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۷)

"**مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ**": خَطْبٌ کا معنی ہے شان۔ اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ......الآیۃ کہا پھر تمہارا کیا کام ہے۔ (سورۃ الحجر آیت ۵۷)

خِطْبَہ خا' کے کسرہ کے ساتھ طلب نکاح کا پیغام، ایسا کلام جو عقد نکاح کا متقاضی ہو اور خا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی وعظ و نصیحت ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۵۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)

"**اَلنِّسَآءِ**": سے مراد عدت گذارنے والی بیوہ عورتیں ہیں۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)

آیت کا معنی یہ ہے کہ بیوہ عورتیں جو عدت کے اندر ہوں اُن سے اشارہ سے نکاح کا پیغام یا کلام کرنے میں حرج نہیں'

"**اَوْاَكْنَنْتُمْ فِىْ اَنْفُسِكُمْ**": كِنٌّ کا معنی ہے ہر وہ شے جس میں کوئی چیز چھپائی جائے۔ کِن میں کسی شے کا چھپا رکھنا۔ اس کی جمع **اَكْنَانٌ** اور **اَكِنَّةٌ** ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۴۴۲)

یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کہ بیوہ کی عدت کے اندر تم اس نکاح کا ارادہ اپنے دل میں چھپا رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو۔ گویا ارادہ نکاح اور اشارہ نکاح گناہ نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۹)

"**وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا**": تُوَاعِدُوْهُنَّ کا معنی ہے ایک دوسرے سے معاہدہ کر لینا۔

سِرًّا کا معنی خفیہ ہے۔بعض علماء نے اس کا معنی نکاح یا جماع بیان کیا ہے۔

معنی یہ ہے کہ بیوہ جو ابھی عدت کے اندر ہے اس سے درپردہ نکاح کا معاہدہ نہ کرو کہ عدت کے بعد وہ صرف تم سے نکاح کرے۔یا اِن عورتوں سے نکاح یا جماع کی خاص بات نہ کرو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۴)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۴۲،۱۴۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۹۰)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۳)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۷)

علماء لغت فرماتے ہیں کہ "سِرًّا" سات معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) پوشیدہ کلام (۲) کنارہ وادی (۳) بہترین سے (۴) زنا

(۵) جماع (۶) شرمگاہ (۷) وہ راتیں جن میں چاند طلوع نہیں کرتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۱۵،۲۱۴)

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا سے مراد ہے جائز بات۔نکاح کا اشارہ کرنا۔یعنی اِن عورتوں سے تم نکاح کی گفتگو اشارۃً کر سکتے ہو۔صراحت سے نکاح کی گفتگو جائز نہیں۔

"**وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ**": عَزْمٌ کا معنی ہے پختہ ارادہ۔دل سے کسی کام کرنے پر حتمی ارادہ کر لینا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۴۴)

عُقْدَة : عَقْدٌ سے بنا ہے جس معنی ہے گرہ۔معاملات منعقد کرنے کو بھی عُقدہ اسی لیئے کہتے ہیں کہ اس سے جانبین ایک معاہدہ کے پابند ہو جاتے ہیں۔جیسے عقد بیع،عقد نکاح جب تک بیوہ کی عدت ختم نہ ہو لے اس وقت تک نکاح کا عزم نہ کر لو۔

علماء لغت قلبی خیالات کے چند درجے بتاتے ہیں۔اولاً ہاجس،پھر خاطِر،پھر حدیث نفس،پھر ہمت،پھر عزم۔بعض نے اس ترتیب کو یوں بیان کی اہے۔خاطر،فکر،ارادہ،ہمت،عزم

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۱)

کسی کام کی تیاری کا نام ہمت ہے اور کام کے کرگذرنے پر تیار ہو جانا عزم کہلاتا ہے۔

"**فَاحْذَرُوْهُ**": حذر سے بنا ہے جس کا معنی ہے: ڈرنا،بچنا۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اِن عورتوں سے عزم نکاح نہ کرو،اس سے بچتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ عزم گناہ بھی گناہ ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ عدت میں نکاح کرنا حرام ہے' عدت خواہ طلاق کی ہو یا فسخ نکاح کی یا شوہر کی وفات کی' بلکہ اس حالت میں عزم نکاح بھی حرام ہے۔ آیت مقدسہ مذکورہ نے یہ مسئلہ نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸، ۱۹۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۷)

﴿۲﴾ عدت کے اندر دل میں نکاح کا ارادہ کر لینا جائز ہے۔ اسی طرح عورت سے یا عورت کے اولیاء سے نکاح کی تعریض جائز ہے۔ اشارۃً اُن سے نکاح کی گفتگو کر سکتا ہے۔ مثلاً یوں کہے مجھے زندگی کا ساتھی درکار ہے۔ یا عورت کے لیئے بغیر خاوند کے اپنے ایام زندگی بسر کرنا دشوار ہے وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)

﴿۳﴾ عدت کے اندر عورت سے نکاح یا جماع کا صراحۃً ذکر کرنا حرام ہے' تعریض پر مواخذہ نہیں' اس پر اجماع امت ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۷)

﴿۴﴾ عدت والی کو بطور تعریض ہدیہ دینا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸، ۱۸۹)

﴿۵﴾ تعریض کے چند الفاظ یہ ہیں:

میرا ارادہ نکاح کا ہے۔ تجھے بہت لوگ چاہتے ہیں' میں اس بیوی کا طلب گار ہوں جس میں فلاں فلاں خوبیاں ہوں۔ میں اپنی بیویوں سے بہت اچھا برتاؤ کرتا ہوں۔ تیرے لیئے شوہر نایاب نہیں۔ تو بہت خوبصورت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۶)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)

﴿۶﴾ مرد عورت کو یا اُس کے اولیاء کو نکاح کا پیغام دے نہ کہ عورت مرد کو، مرد خاطِب ہے، عورت مخطوبہ۔ یہ حکم استحبابی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ......الآية (سورۃ النساء آیت ۲۴)

وہ تمہیں حلال ہے کہ تم اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

آیت مذکورہ بالا میں ''عَرَّضْتُمْ'' اور ''مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ'' میں یہی اشارہ ہے۔ یعنی مرد پیغام نکاح دیں اور عورت مخطوبہ ہے۔

﴿۷﴾ جس طرح عدت کے اندر عورت کو پیغام نکاح دینا جائز ہے اسی طرح عورت کو اشارۃً اس کا جواب دینا جائز ہے۔ قرآن مجید نے صاف صاف کہنا منع کیا ہے۔ تعریض جائز رکھی۔

﴿۸﴾ عورت کے اولیاء کے لیئے جائز ہے کہ عدت کے اندر کسی کا پیغام نکاح عورت کو اشارہ سے پہنچائیں۔
لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ کی ایک تفسیر کے مطابق عورت کے اولیاء سے خطاب ہے۔

﴿۹﴾ عدت میں نکاح کا معاہدہ کر لینا حرام ہے۔ قرآن مجید نے پوشیدہ معاہدہ نکاح سے روک دیا ہے۔ ظاہر میں کیا ہوا معاہدہ نکاح بطریق اولیٰ حرام ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۰)

﴿۱۰﴾ اگر کوئی شخص عدت میں نکاح کرے (العیاذ باللہ) تو فوراً تفریق کرادیں گے۔ عورت کو مہر مثل دینا ہوگا۔ البتہ پہلی عدت ختم ہونے پر اگر وہ دوبارہ نکاح پر راضی ہوں تو دوسرا نکاح کرادیا جائے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۱۱﴾ زانی اپنی مزنیہ سے اگر نکاح کرنا چاہیئے تو نکاح کرنا جائز ہے۔ مزنیہ پر عدت نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۱)

﴿۱۲﴾ بغیر خاوند والی اور بغیر عدت والی کو پیغام نکاح تعریض اور تصریح سے جائز ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۹)

﴿۱۳﴾ کسی نے اگر کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک اس پیغام کا فیصلہ نہ ہو لے۔ دوسرے کو پیغام دینا جائز نہیں۔ نبی مکرم سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا يُخْطِبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ

☆ (رواہ النسائی عن ابی ھریرہ/ بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶، ص ۴۴۵۳۸)

اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغامِ نکاح نہ دو۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے مسترد کردے۔ ہاں اگر عورت نے اس پیغام کو مسترد کردیا ہو تو اب جائز ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۳۹)

﴿۱۴﴾ منکوحہ غیر کو پیغام نکاح دینا حرام ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۶ ص ۱۳۹)

﴿۱۵﴾ معتدہ رجعیہ کو خاوند کے علاوہ دوسرے شخص کا پیغام نکاح جائز نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۰)

﴿۱۶﴾ معتدہ غیر رجعیہ تین قسم پر ہیں۔ ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

قسم اوّل: عدت وفات ہو۔ اس سے تعریض جائز ہے۔ تصریح سے پیغام نکاح حرام ہے۔

قسم دوم: معتدہ طلاق ثلاثہ ہو۔ اس سے تعریض جائز ہے۔ تصریح جائز نہیں۔

قسم سوم: معتدہ بائنہ ہو۔ خاوند کے لیۓ تعریض اور تصریح جائز ہے۔ غیر خاوند کے لیۓ تصریح جائز نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۶: ص ۱۳۹، ۱۴۰)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۶)

﴿۱۷﴾ گناہ کا عزم بھی گناہ ہے۔ البتہ گناہ کا خیال گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیوہ کو عدت کے اندر معاہدہ نکاح سے روک دیا اور فرمایا کہ عقد نکاح کا عزم نہ کرو۔ اس کے بعد فرمایا:

يَعْلَمُ مَافِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اللہ تمہارے دلی ارادوں کو جانتا ہے۔ اس سے ڈرتے رہو۔

گویا عزم گناہ بھی گناہ ہے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

اِذَالْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالَ الْمَقْتُوْلُ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصاً عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ

دو مسلمان آپس میں جنگ کریں اور ایک دوسرے کو قتل کا عزم کر لیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قاتل ہے۔ اپنے جرم کی پاداش میں جہنم میں پہنچا۔ مقتول کا کیا حال ہے۔ فرمایا: یہ بھی اس کے قتل کا پختہ ارادہ رکھتا تھا۔ (اگر چہ اسے قتل نہ کر سکا تاہم اپنے عزم کی بنا پر مجرم ٹھہرا)

(رواہ البخاری عن ابی بکرۃ ۱:۹)

☆☆☆☆☆

باب (۴۳)

حق مہر

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَاجُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ مَالَمۡ تَمَسُّوۡهُنَّ اَوۡتَفۡرِضُوۡالَهُنَّ فَرِیۡضَةًوَّمَتِّعُوۡهُنَّ عَلَی الۡمُوۡسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَی الۡمُقۡتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالۡمَعۡرُوۡفِ حَقًّاعَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ☆وَاِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَقَدۡفَرَضۡتُمۡ لَهُنَّ فَرِیۡضَةًفَنِصۡفُ مَافَرَضۡتُمۡ اِلَّااَنۡ یَّعۡفُوۡنَ اَوۡ یَعۡفُوَاالَّذِیۡ بِیَدِهٖ عُقۡدَةُالنِّکَاحِ وَاَنۡ تَعۡفُوۡٓااَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَیۡنَکُمۡ اِنَّ اللّٰہَ بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ☆ (سورہ بقرہ آیات ۲۳۶، ۲۳۷)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں، اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے اُن کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کرلیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو، مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق، حسب دستور کچھ برتنے کی چیز' یہ واجب ہے' بھلائی والوں پر۔ اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے۔ تو جتنا ٹھہرا تھا۔ اس کا آدھا واجب ہے' مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے' جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو۔ بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

حل لغات:

"لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ": جُنَاحٌ، جَنَحٌ سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے: جھکنا، مائل ہونا۔ بوجھ سے انسان ایک طرف جُھک جاتا ہے۔ اس لیئے اسے بھی جُنَاحٌ کہتے ہیں۔

مطالبات، مالی مواخذے بھی انسان کو جھکا دیتے ہیں' اس لیئے انہیں بھی جُناحٌ کہتے ہیں۔اس مقام پر جُناحَ سے مراد گناہ یا مہر یا حق مہر یا عدت کا خرچہ ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۰۰)
☆ مصباح المنیر' ج ۱: ص ۵۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۰۱ھ)' ج ۱: ص ۱۵۲)

عَلَيْكُمْ خاوندوں سے خطاب ہے۔یعنی اے خاوندو! تم پر کوئی گناہ نہیں یا کوئی مالی مطالبہ نہیں۔

"**مالَم تَمسُّوهُنَّ**" : مَسٌ کا معنی ہے چھونا، ہاتھ لگانا' مگر آیت میں اس سے مراد بالا جماع عورت سے صحبت کرنا ہے' یعنی نکاح کے بعد اگر تم نے عورتوں سے صحبت نہ کی ہو۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۴۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)

"**اَو تَفرِضُو الَهُنَّ فَرِيضَة**" : فرض کا معنی ہے۔قطع کرنا، لازم کرنا۔

اس مقام پر فرض سے مراد مہر ہے۔قرآن مجید میں مہر کو فرض کہا گیا ہے۔

قَدْ عَلِمْنَامَافَرَضْنَاعَلَيْهِمْ فِىْ اَزْوَاجِهِمْ ...... الآیۃ (سورۃ الاحزاب 'پ' ۵۰)

ہمیں معلوم ہے۔جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ان کی بیبیوں میں۔

اکثر مفسرین نے اس آیت میں کلمہ "اَوْ" کو واؤ کے معنی میں بیان کیا ہے۔

معنی آیت کا یہ ہے کہ اے مردو! اگر تم نے اپنی بیویوں سے صحبت سے پہلے طلاق دے دی اور نکاح کے وقت ان کا مہر بھی مقرر نہ تھا تو تم پر کوئی مالی مواخذہ، مہر یا گناہ نہیں۔تمہارے لیئے ایسا کرنا جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۲۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۹۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۴۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۳)

"**وَمَتِّعُوهُنَّ**" : دنیا کی ہر فانی مگر نافع چیز کو مُتعہ اور مَتاعٌ کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَاقَلِيْلٌ الآیۃ تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ (سورۃ النساء آیت' ۷۷)

کھانا، کپڑا، گھر کا اثاثہ متاع ہے۔

آیت میں متعہ سے مراد وہ عطیہ ہے جس سے مطلقہ فائدہ اٹھائے۔

محدود وقت کے لیئے نکاح جسے نکاح متعہ کہتے ہیں حرام ہے۔اس کی حرمت میں احادیث صحیحہ بکثرت موجود ہیں۔

☆ (المصباح المنیر' ص ۱۰۲۰۲)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۲۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۳۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)

" **عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ** " : مُوْسِع، وَسْعٌ یا وُسْعَةٌ سے بنا ہے۔جس کا معنی ہے، فراخی، گنجائش، مال کی زیادتی۔ مُوْسِعٌ سے مالدار اور غنی مرد مراد ہے۔

مُقْتِرٌ، قَتَرٌ سے بنا ہے۔جس کا معنی ہے۔تھوڑا خرچ کرنا۔ مُقْتِرٌ تنگ دست آدمی کو کہتے ہیں۔

قَدَرٌ اور قَدْرٌ (دال کے فتحہ اور سکون کے ساتھ) دونوں کا معنی اندازہ، تنگی، عزت، مقدار اور قدر دانی کے ہیں۔اس مقام پر اندازہ مراد ہے۔

معنی آیت کا یہ ہے کہ مالدار مرد پر اس کی فراخی کے اعتبار سے متعہ ہے اور تنگ دست پر اس کی مالی حیثیت کے مطابق متعہ واجب ہے۔

" **اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ** " : عَفْوٌ کا معنی مٹا دینا، معاف کر دینا، کثیر ہونا، بڑھنا ہے۔ارشاد ربانی ہے: ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا ......الآیۃ (سورۃ الاعراف آیت ۹۵)

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَحْفُوا الشَّارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى مونچھیں پست کرو (یہاں تک کہ ہونٹ نظر آئیں) اور داڑھیوں کو بڑھاؤ

☆ (رواہ مسلم والترمذی والنسائی عن ابن عمر وابن عدی عن ابی ھریرۃ بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱: ص ۱۹)
☆ (المصباح المنیر' ج ۲: ص ۳۲)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۴۰)

" **بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ** " : جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔نکاح ہو جانے کے بعد نکاح کو باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار مرد کے ہاتھ میں ہے۔اس لیئے اس سے مراد مرد ہے۔آیت کا معنی یہ ہے۔عورت اپنا نصف مہر معاف کر دے یا مرد اپنے ذمہ نصف سے زائد مہر مطلقہ بیوی کو دے دے۔یہ جائز ہے۔ایسا کرنا دونوں کے اختیار میں ہے۔اس میں ان پر کوئی جبر نہیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بغیر جماع اور بغیر مہر مقرر کیئے طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں نہ ہی مرد کے ذمہ مہر دینا لازم ہے۔ آیت مبارکہ کا صریح مفہوم یہی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۴۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۰۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۲﴾ خلوت صحیحہ جماع کے حکم میں ہے اس سے مہر لازم ہو جاتا ہے طلاق کی صورت میں عورت پر عدت لازم ہے اور موت کی صورت میں وارث ہوگی۔ اسی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم یہی فیصلہ فرماتے تھے حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَغْلَقَ بَاباً وَاَرْخٰى سَتْرًا اَوْرَ اٰى عَوْرَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ و نحوه عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما

☆ (رواہ الدار قطنی عن عباد بن عبداللہ ۳: ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲)

جب دروازہ بند کرے اور پردہ دے یا شرمگاہ کو دیکھ لے تو خاوند پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔ (ایک روایت میں ہے کہ دخول ہو یا نہ ہو)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۳)

﴿۳﴾ خلوت صحیحہ یہ ہے کہ خاوند اور بیوی ایک مکان میں اس طرح اکٹھے ہوں کہ درمیاں میں کوئی مانع حسی یا شرعی نہ ہو۔

مانع شرعی یہ ہیں: حیض، نفاس، فرض روزہ، نماز فرض میں مشغولیت، احرام خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا۔

مانع حسی یہ ہیں: شرمگاہ کا ملا ہونا، پھٹا ہونا، مرض، تیسرے فرد کا موجود ہونا اگر چہ سویا ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۳)

﴿۴﴾ نکاح کرنے کی غرض طلب عصمت، حصول ثواب، قصد دوام صحبت اور تکثیر امت ہونا چاہیئے۔ محض قضاء شہوت کے لیئے نکاح کرنا منع ہے۔ ایسا کرنا حیوانی فعل ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۷)

﴿۵﴾ جس عورت سے دخول نہ ہوا ہو اور نہ خلوت صحیحہ واقع ہوئی۔ اسے حیض کی حالت میں طلاق دینے میں حرج نہیں۔ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے عدت بڑھ جاتی ہے۔ جب کہ غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں حیض و طہر کی کوئی تخصیص نہیں۔ نیز قرآن مجید میں ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ...... الآية

(سورۃ الاحزاب آیت ۴۹)

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیئے ان پر کچھ عدت نہیں جسے گنو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۶﴾ بغیر ذکر مہر یا مہر نہ ہونے کی شرط سے بھی نکاح جائز ہے۔ آیت مبارکہ بالا میں اس کی تصریح ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۴۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)

﴿۷﴾ عقد نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ تھا۔ قبل دخول مقرر کر لیا۔ اب طلاق کی صورت میں پورا مقرر کردہ مہر واجب ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۸)

﴿۸﴾ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ تھا۔ قبل دخول موت واقع ہوگئی۔ مہر مثل واجب ہے۔ عورت پر عدت لازم ہے اور میراث کی حقدار ہے۔ حدیث صحیح میں ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَآءِ هَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مِعْقَلُ بْنُ سَنَانِ الْاَشْجَعِيُّ: فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَاقَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ

☆ (رواہ الترمذی عن ابراہیم بن علقمۃ ۱: ۱۷۰)
☆ (اخرجہ اصحاب السنن والحاکم وابن حبان فی صحیحہ بحوالہ ......)
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ج ۱: ص ۱۵۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس وقت اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے دخول کیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس عورت کے لیئے مہر مثل واجب ہے۔ جس میں نہ کمی ہو نہ زیادتی۔ اس عورت پر عدت لازم ہے اور اس کے لیئے مرد کے مال سے میراث ہے۔ حضرت معقل بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے لیئے بھی وہی فیصلہ کیا۔ جو آپ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرحت محسوس فرمائی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۱۹۸)

﴿۹﴾ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم چاندی ہے۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: لَا صَدَاقَ دُوْنَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ — دس درہم سے کم مہر نہیں۔

☆ (رواہ الدار قطنی عن جابر وعن علی' ج ۳: ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶)

یہ احادیث متعدد طرق کے باعث قوت کے درجہ میں ہیں' ان سے استناد جائز ہے' درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔ دس درہم چاندی کا وزن تین تولہ نو ماشہ ہے۔ کم از کم مہر میں دس درہم چاندی یا اس کی رائج الوقت قیمت دی جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۳۶)

حضور سید عالم ﷺ نے امہات المؤمنین کے مہر چار سو درہم مقرر فرمائے۔

☆ (تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو............:)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان،
باب الصداق' ج ۱۶: ح ۵۴۴ وما بعد) (= ایک سو اڑسٹھ تولہ نو ماشہ)

﴿۱۰﴾ جس عورت کو بغیر صحبت طلاق دی گئی اور اس کے لیئے مہر مقرر نہ تھا' تو اسے کپڑوں کا جوڑا دینا واجب ہے تا کہ طلاق کی وحشت کم ہو جائے اور صحبت والی کو پورا مہر دینا واجب ہے' اسے کپڑوں کا جوڑا دینا مستحب ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں متعہ (جوڑا) کا امر وجوب کے لیئے ہے۔

نیز رب تعالیٰ نے حضور سید المرسلین ﷺ کو فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت' ۲۸)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرما دیں۔ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ ازواج مطہرات اگر دنیا کی آرائش چاہتی تو انہیں چھوڑ کر حضور کپڑوں کا جوڑا دیتے۔ یہ اُن کے لیئے مستحب تھا۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ...... الآیة

(سورۃ الاحزاب آیت، ۴۹)

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیئے ان پر کچھ عدت نہیں۔ جسے گنو، تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح چھوڑ دو۔

نیز ارشاد ربانی ہے: وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِیْنَ ☆ (سورہ بقرۃ آیت، ۲۴۲)

طلاق والیوں کے لیئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے۔ یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۱۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۴۳۸ و مابعد)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۵۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۱۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱ ص ۱۷۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۶)

﴿۱۱﴾ متعہ طلاق (کپڑوں کے جوڑے) کی قلیل اور کثیر کوئی حد مقرر نہیں اوسط درجہ ایک قمیض، چادر اور اوڑھنی متعین ہے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی مروی ہے۔

متعہ طلاق میں اس سے زائد جتنا چاہے دے۔

امیر المؤمنین حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عائشہ خثعمیہ کو تین طلاق کے بعد دس ہزار درہم بطور متعہ طلاق دیا۔ مطلقہ بیوی نے دوبارہ آپ کے ہاں آباد ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: میں تین طلاقیں اکٹھی دے چکا ہوں اس سے وہ مغلظہ ہو چکی ہے اس سے رجوع کس طرح ہو سکتا ہے۔ میں نے حضور سرور عالم ﷺ سے سنا ہے:

اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا عَنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِیْقَةً اَوْ عِنْدَ رَاْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِیْقَةً اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِیْعًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ

☆ (رواہ الدارقطنی عن سوید بن غفلہ ۲: ۳۰)

جو آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے ہر طہر میں ایک طلاق، یا ہر ماہ ایک طلاق یا اکٹھی ایک ہی مرتبہ تین طلاقیں تو اس کے لیئے بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کرنا حلال نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۲۰۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۲۱۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۴۳۳)

﴿۱۲﴾ متعہ طلاق میں مرد کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ مالدار مرد پر قیمتی کپڑوں کا جوڑا اور تنگ دست مرد پر اس کی حیثیت کے مطابق جوڑا واجب ہے۔ نیز زمانہ اور عادات کے بدلنے سے متعہ بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔ آیت مذکورہ میں یہی حکم صراحت سے بیان ہوا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۱۳﴾ غیر منصوص احکام اور نئے پیدا ہونے والے مسائل میں اجتہاد کرنا جائز ہے۔ احکام میں اجتہاد کا جواز متعہ طلاق سے بھی مستنبط ہوتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۳۳)

﴿۱۴﴾ طلاق والی عورتیں چار قسم کی ہیں۔ ہر ایک کا حکم الگ ہے:

(ا) جن کا مہر مقرر ہو اور بعد صحبت طلاق ہوئی۔ انہیں مقررہ مہر دینا واجب اور متعہ مستحب ہے۔

(ب) جن کا مہر مقرر نہ ہو مگر انہیں صحبت سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ انہیں آدھا مہر مقررہ دینا واجب ہے۔ ان کے لیئے متعہ مستحب ہے۔

(ج) جن کا مہر مقرر ہو مگر انہیں صحبت سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔ انہیں آدھا مہر مقررہ دینا واجب ہے۔ ان کے لیئے متعہ مستحب ہے۔

(د) جن کا مہر مقرر نہ ہو مگر صحبت یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی گئی ہو' اسے مہر مثل دیا جائے گا' اس کے لیئے متعہ مستحب ہے۔

مہر مثل وہ ہے جو عورت کے خاندان والی عورتوں کا بالعموم مہر مقرر ہوتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۱۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۱۹۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۲: ص ۱۴۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۳۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۸۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۷۸)

﴿۱۵﴾ تمام اخراجات رزقِ حلال سے ہونا لازم ہیں۔ اسی طرح متعہ طلاق بھی حلال کمائی سے دینا واجب ہے۔ آیت مبارکہ میں ''بِالْمَعْرُوْفِ'' کی ایک تفسیر رزقِ حلال سے کی گئی ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)

﴿۱۶﴾ مہر حق العباد سے ہے' عورت کے معاف کر دینے سے معاف ہو جاتا ہے' اسی طرح مرد نے تمام مہر ادا کر دیا' مگر صحبت یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دے دی تو نصف مہر سے زائد مہر عورت کو معاف کر دینے کا اختیار ہے۔ آیت مبارکہ میں اس کی تصریح ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے: فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا ☆ (سورۃ النساء آیت: ۴)

پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۰)

﴿۱۷﴾ مہر میں عورت کے ولی کو کوئی اختیار تصرف نہیں۔ مہر عورت کا مال ہے۔ اسے ہبہ بھی نہیں کر سکتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۹۲)

﴿۱۸﴾ نکاح کے بعد نکاح کی گرہ خاوند کے قبضہ میں ہے۔ اسے باقی رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار مرد کو ہے۔
آیت مبارکہ میں ''اَلَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ'' سے یہی مراد ہے۔
نیز حدیث شریف میں اس کی وضاحت یوں ہے ' وَلِیُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ هُوَ الزَّوْجُ نکاح کی گرہ کا مالک مرد ہے

☆ (رواہ الدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عنہ جدہ ۳: ۱۲۸ ..... ونحوہ عن علی وعن جبیر بن مطعم وعن ابن عباس)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۱۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۸۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۶)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱: ص ۲۹۲)

﴿۱۹﴾ طلاق کو فساد اور جھگڑے کو قائم رکھنے کی بنیاد بنانا سخت گناہ ہے۔ گذشتہ محبت اور حسن سلوک کو کسی نہ کسی صورت میں باقی رکھنا چاہیئے۔ آیت مبارکہ میں فرمایا گیا: لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ

☆☆☆☆☆

باب (۴۴)

درمیانی نماز کی اہمیت

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی ۗ وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ☆ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُکۡبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ☆

(سورہ بقرہ آیات: ۲۳۸، ۲۳۹)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے، پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔

حل لغات:

"حَافِظُوا": محافظت سے بنا ہے۔ (باب مُفَاعَلَةٌ) اس باب میں مبالغہ اور شرکت دونوں پائے جاتے ہیں۔ اس کا مادہ اشتقاق حِفۡظٌ ہے۔ کسی شے کی حفاظت یہ ہے کہ اس سے کے اجزاء اور صفات کی مراعت کی جائے۔ اجزا اور صفات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی نگہبانی کی جائے۔

امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض مکاتیب میں احکام شرع کے بارے میں لکھا:

مَنۡ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيۡهَا حَفِظَ دِيۡنَهٗ فَيَجِبُ اَوَّلًا حِفۡظُهَا ثُمَّ الۡمُحَافَظَةُ بِذٰلِكَ يَتِمُّ الدِّيۡنُ ☆

(احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۲۳)

جس نے انہیں یاد کر لیا اور ان کی محافظت (نگہبانی) کی اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا۔ اوّلاً اس کو یاد کرنا اور پھر اس کو ہمیشہ محفوظ رکھنا۔ اس سے دین مکمل ہو جائے گا۔

نمازوں کی محافظت یہ ہے کہ انہیں وقت مقررہ پر ادا کیا جائے۔ ادائیگی میں نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کی پابندی کی جائے، نماز کو توڑنے والی اور ناقص کرنے والی چیزوں سے بچایا جائے، اسے ہمیشہ ادا کیا جائے، نمازوں کی محافظت میں شرکت کا مفہوم یہ ہے۔ انسان نماز کی حفاظت کرے اسے ضائع نہ ہونے دے تو نماز نمازی کی حفاظت گناہوں سے، بلا و مصیبت سے اور عذاب آخرت سے کرے گی۔

اس حفاظت کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انسان رب کے مقرر کردہ فرض، نماز کی حفاظت کرے، رب تعالیٰ اس نماز کی حفاظت فرمائے گا۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ ...... تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۵۲)
صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید الشافعین رحمۃ للعالمین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ

☆ (رواہ الترمذی عن علی بن ابی طالب/ بحوالہ ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۶ ح ۴۴۱۶۵)
☆ (رواہ احمد وعبد بن حمید فی مسندہ والترمذی وابن مردویہ والبیہقی فی الشعب وفی الاسماء والصفات عن ابن عباس/ بحوالہ)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ج ۱ ص ۶۶)

اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، تو (ہمیشہ) اسے سامنے پائے گا۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۵۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۹۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)

"**اَلْوُسْطٰى**": اوسط کا مؤنث ہے۔ وسط کا معنی درمیانی یا افضل ہے۔
قرآن مجید میں ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ...... الآیۃ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۳)
اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل
اور درمیانی سے تعداد میں یا وقت میں درمیانی نماز مراد ہے' درمیانی یا افضل نماز کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۹۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۵۷)

"**قٰنِتِيْنَ**": قَانِتِيْنَ، قُنُوْتٌ سے بنا ہے۔ قنوت چند معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
سکوت، خاموشی، سکون، خضوع وخشوع، اطاعت، دعا، طول قیام، طول رکوع، آنکھ جھکالینا، بازو بچھا لینا۔
اطاعت میں دوام، قیام، طاعت کا کامل کرنا اور پورا کرنا، اس طرح کہ اس کے ارکان، سنن اور آداب میں خلل واقع نہ ہو۔
اس آیت میں تمام معنی مراد ہو سکتے ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۱۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۴۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱ ص ۵۴۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۸۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۲۹۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۱۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۷)
☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۱۳)
☆ (مصباح المنیر ۲: ۸۰)

"**فَاِنْ خِفْتُمْ**": اس خوف سے مراد دشمن یا درندے وغیرہ کا وہ ڈر، جس سے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر ابن عباس ۱: ۱۲۳)

"**فَرِجَالًا**": رِجَالٌ، رَاجِلٌ کی جمع ہے' راجل کا معنی ہے پیروں پر رہنے والا، خواہ چلتا ہوا یا کھڑا' اس مقام پر پاؤں پر کھڑا ہونا مراد ہے۔

"**رُكْبَانًا**": رَاكِبٌ کی جمع ہے۔ جس کا معنی ہے: سوار۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر ابن عباس' ج ۱: ص ۱۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نماز فرض قطعی ہے۔ تمام اِدلّہ شرعیہ (قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع امت اور قیاس) اس پر ناطق ہیں' اس کی فرضیت کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج اور تارک فاسق ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱' ص ۴۴۲)

﴿۲﴾ فرض نمازوں پر مداوت اور مواظبت بھی فرض ہے' نماز کے تمام شرائط و فرائض، واجبات اور سنن کی پابندی لازمی ہے۔ قرآن مجید میں محافظت نماز کے حکم کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۰۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۵۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر ابن عباس' ج ۱: ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۲)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم' ایران' ج ۱: ص ۲۹۳، ۲۹۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۷۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۷۹)

﴿۳﴾ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز کے اوقات کا بیان قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں وارد ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ☆ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ☆

(سورۃ الروم آیات ۱۷، ۱۸)

تو اللہ کی پاکی بولو (نماز ادا کرو) جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اس کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے، اور جب تمہیں دوپہر ہو۔

حِيْنَ تُمْسُوْنَ سے مغرب اور عشا، حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ سے صبح عَشِيًّا سے عصر اور حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ سے نماز ظہر مراد ہے۔ نیز قرآن مجید میں ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ☆

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک، اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ سے مراد ظہر، عصر، مغرب، عشا اور قُرْاٰنَ الْفَجْرِ سے مراد نماز فجر ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ☆

(سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔ سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سے مراد مغرب، عشا، فجر اور قَبْلَ غُرُوْبِهَا سے مراد ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں۔

نیز ارشاد ربانی ہے: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ...... الآية (سورہ ہود آیت ۱۱۴)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔

طَرَفَيِ النَّهَارِ سے مراد صبح، ظہر، عصر اور زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ سے مراد مغرب اور عشا کی نمازیں ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۵۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۱۳)

احادیث صحیحہ مرفوعہ مشہورہ میں دن رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت بیان ہوئی ہے۔

ارشاد نبوی ہے: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلٰوتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

☆ (رواہ مسلم عن جابر ۱: ۳۰،...... رواہ البخاری عن جابر ۱: ۱۱)

☆ (ورواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والامام مالک)

پانچ نمازوں کی فرضیت کی احادیث' کثیر محدثین نے اپنی صحاح، سُنن، مسند، معجم وغیرہ میں ذکر کی ہیں۔ مثلاً امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم بیہقی نے عبادہ بن صامت سے ابن نصر نے ابن عمرو سے۔

حَافِظُوْ اعَلَی الصَّلَوٰت، میں الصَّلَوٰت جمع کا صیغہ ہے۔ نیز اَلصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی درمیانی نماز کا تقاضا ہے کہ نمازیں کم از کم پانچ ہوں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۰۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۵۶)

﴿۴﴾ نماز پنجگانہ کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی نمازیں ہیں۔ جن میں سے بعض فرض ہیں، بعض واجب، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں۔ مثلاً نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز وتر، نماز عید الفطر، نماز عید الاضحٰی، نماز سنت، نماز منت، نماز تسبیح، نماز حاجت، نماز اوابین، نماز غوثیہ (صلوٰۃ الاسرار) نماز توبہ، نماز تراویح، نماز سورج گرہن، نماز چاند گرہن، نماز استخارہ، نماز اِستسقا، وغیرہ۔ ان میں سے بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور باقی کا حکم احادیث طیبہ میں ہے۔

☆ (تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' کتاب الصلوٰۃ)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۲)

﴿۵﴾ نماز وتر واجب ہے۔ یہ نماز تین رکعت ایک سلام کے ساتھ نماز عشا کے بعد پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی عذر کے باعث وقت پر ادا نہ ہو سکے تو اس کی قضا لازم ہے۔ آیت مبارکہ زُلَفاً مِّنَ الَّیْلِ میں اس کا بیان ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی زَادَكُم صَلاَۃً فَصَلُّوهَا فِیمَا بَیْنَ صَلاَۃِ العِشَآءِ اِلٰی صَلاَۃِ الْفَجرِ اَلْوِتْرُ اَلْوِتْرُ

☆ (رواہ احمد وابن قانع والباوردی والطبرانی عن ابی بصرۃ الغفاری۔ بحوالہ..........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۷: ح ۱۹۵۴۹)

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے ایک نماز زیادہ دی تو اسے عشا اور فجر کے درمیان پڑھو۔ سُن لو وہ وتر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۴۳)

﴿۶﴾ فرض نمازوں میں قیام فرض ہے۔ نوافل بیٹھ کر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ یہاں بیٹھنا قیام کے قائم مقام ہے۔ آیت مبارکہ میں قُوْمُوْا میں قیام کا حکم دیا گیا ہے۔ فرض نمازوں میں قیام عُذر یا مرض کے باعث ساقط ہو جاتا ہے۔ امام، مقتدی اور منفرد سب پر قیام فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۱۵)

﴿۷﴾ قیام سے معذور امام کے پیچھے مقتدی کے لیئے قیام فرض ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے وصال سے پہلے ایام مرض میں آخری نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے قیام کی حالت میں نماز ادا کی۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)' ج ۱' ص ۹۴)
☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ)' ج ۱' ص ۱۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۱۶)

﴿۸﴾ کھانا پینا اور کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ کلام خواہ عمداً ہو یا سہواً۔ نماز کی اصلاح کے لیئے ہو یا نہ۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ هٰذِهِ الصَّلاَةَ لاَيُصْلِحُ فِيهَا شَيْءٌ ‘‘ مِنْ كَلاَمِ النَّاسِ، اِنَّماَ هُوَا لَتَسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرْأَةُ الْقُرْاٰنِ

☆ (رواہ الامام احمد و مسلم وابوداؤد والنسائی عن معاویہ بن الحکم بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۷ ح ۱۹۹۱۵)

نماز لوگوں کی کلام کی صلاحیت نہیں رکھتی' یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن (پر مشتمل) ہے۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) ج ۱: ص ۲۰۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۱۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۴۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۵۶)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۲)

﴿۹﴾ دعا قنوت صرف وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ باقی نمازوں میں پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ کسی حادثہ عام اور مصیبت عظمٰی میں چند روز نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھنا وارد ہے۔ اسے قنوت نازلہ کہتے ہیں۔ ہمیشہ نماز فجر میں یا کسی اور نماز میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ابو مالک الاشجعی سعد بن طارق اپنے باپ سے سوال کرتے ہیں کہ ابا جان! آپ نے حضور نبی مکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور یہاں کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتدا میں پانچ سال نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا یہ حضرات دعا قنوت پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا! بیٹا یہ بدعت ہے۔

☆ (رواہ الامام احمد عن ابی مالک ج ۳: ص ۴۷۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۸)

﴿۱۰﴾ تمام نمازوں کی حفاظت فرض ہے۔ مگر نماز عصر کی محافظت زیادہ اہم ہے۔ درمیانی نماز سے مراد صحیح تر قول کے مطابق نماز عصر ہے۔ غزوہ احزاب میں نبی اکرم ﷺ کی نماز عصر قضا ہوگئی۔ حضور سید الانبیاء ﷺ نے کفار کے لشکر کے خلاف دعا فرمائی:

شَغَلُوْ نَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مَلَأَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا

☆ (رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ واحمد وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والبیہقی عن رز/ بحوالہ.....)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ج ۱: ص ۳۰۲)

کفار نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک دیا۔ اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۱۸۰)

﴿۱۱﴾ دشمن، درندے، سیلاب وغیرہ شدید خوف کی حالت میں جب قبلہ رُخ ہو کر نماز ادا کرنا ممکن نہ رہے تو اس حالت میں قبلہ رُخ ہونے کی شرط ساقط ہو جاتی ہے۔ جس طرح بن پڑے نماز ادا کرے خواہ کھڑے ہو کر یا سوار ہو کر۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۸۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۳)

﴿۱۲﴾ قتال اور چلنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۵۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۷)

﴿۱۳﴾ نماز ہر حال میں فرض ہے۔ صحت، مرض، حضر، سفر، قدرت، عجز، خوف، امن ہر حال میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔ مرض، عجز اور عذر کے باعث قیام، رکوع اور سجدہ معاف ہو جاتے ہیں۔ عذر کی حالت میں اشارہ سے نماز ادا کرنا لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۲۶)
☆ (تفسیر ابن عباس ج ۱: ص ۱۲۳)

﴿۱۴﴾ شدت خوف میں نماز میں جماعت ساقط ہو جاتی ہے۔ الگ الگ نماز ادا کریں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۷)

﴿۱۵﴾ شدت خوف میں نماز قصر نہیں ہو جاتی۔ بلکہ پوری نماز ادا کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۴۷)

﴿۱۶﴾ فرض اور واجب نماز کے علاوہ سنن اور نوافل سواری پر ادا ہو سکتے ہیں۔ جبکہ تکبیر تحریمہ کے وقت منہ قبلہ کی جانب ہو۔ جیسا کہ خوف کی حالت میں قیام اور استقبال قبلہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب (۴۵)

بیوہ کی عدت اور نان نفقہ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًاۚۖ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ☆ وَلِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِؕ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ☆ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیات ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲)

اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ اپنی عورتوں کے لیئے وصیت کر جائیں۔ سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے، پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مواخذہ نہیں، جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر، اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے تمہارے لیئے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو۔

حل لغات:

"**وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ**": یُتَوَفَّوۡنَ سے مراد قریب الوفات ہونا اور علامات موت ظاہر ہونے کے ہیں۔ یعنی جب علامت موت تمہارے قریب ہو جائے۔

"**غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ**": انہیں اپنے خاوند کے مکان سے نہ نکالا جائے۔

"**مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ**": جائز زیب وزینت کرنا، بناؤ سنگار کرنا، دوسرے نکاح کی تیاری کرنا مراد ہے۔

مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ : اس مقام پر متاع سے مراد عدت کا خرچہ ہے۔ متعہ طلاق (جوڑا) مراد لینا بھی جائز ہے۔

اگر مطلقات سے تمام معتدہ طلاق والی مراد ہوں تو عدت کا نان ونفقہ اور رہائش مرد کے ذمہ لازم ہے' یہ حکم وجوبی ہے۔ اس صورت میں آیت محکم ہے۔

اور اگر مطلقات سے تمام طلاق والی مراد ہوں، خواہ عدت والی ہو یا غیر عدت والی، اور متاع سے متعہ طلاق مراد ہو تو یہ حکم وجوب اور استحباب کو شامل ہے۔ اس صورت میں بھی آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۸)

شانِ نزول:

(۱) حضرت حکیم بن حارث (ایک روایت کے مطابق بن اشرف) رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام طائف کے رہنے والے مالدار شخص تھے۔ حضور سید المرسلین ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کی خبر سُن کر اپنے بیوی بچوں اور والدین کے ہمراہ مدینہ طیبہ چل دیئے۔ راستہ میں یا مدینہ منورہ پہنچ کر اُن کا وصال ہو گیا۔ معاملہ حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے اُن کے والدین اور اولاد کو میراث سے حصہ دیا اور بیوی کے لیئے حکم دیا کہ خاوند کے مال سے بیوی کو ایک سال تک نان ونفقہ دیا جائے۔ اسی کے مطابق آیت نازل ہوئی۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۸۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۱)

(۲) جب آیت مبارکہ "وَمَتِّعُوْهُنَّ .... عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ" (سورہ بقرہ) نازل ہوئی تو ایک صاحب کہنے لگے طلاق کا جوڑا دینا احسان ہے۔ احسان کرنا میرے اختیار میں ہے۔ کروں یا نہ کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ طلاق کا جوڑا دینا واجب ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۴۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے‘ ایک سال کی عدت منسوخ ہے‘ اس عورت کو اپنے خاوند کے ترکہ سے چوتھایا آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس کی عدت کا نان و نفقہ اور رہائش مرد کے ورثا پر لازم نہیں ہے۔ ایک سال تک رہائش دینے کا حکم منسوخ ہے۔

بیوہ کی عدت کا ناسخ حکم قرآن مجید میں اس طرح ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا الآية (سورہ بقرہ آیت ۲۳۴)

اور تم میں جو مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینہ اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

ناسخ آیت تلاوت میں مقدم ہے اور منسوخ تلاوت میں مؤخر ہے۔ ایسے ناسخ منسوخ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہیں۔

بیوہ کو خاوند کے ترکہ سے حصہ ملا‘ رہائش کا حکم منسوخ ہے‘ آیت میراث ناسخ ہے‘ وہ یہ ہے:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ...... الآية

اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کو چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں۔

(سورۃ النسآء آیت ۱۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۳: ص ۲۲۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل‘ مکہ مکرمہ‘ ج ۱: ص ۱۱۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت‘ لبنان‘ ج ۶: ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)‘ ج ۱: ص ۵۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)‘ ج ۱: ص ۱۸۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)‘ ج ۱: ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)‘ ج ۱: ص ۲۹۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)‘ ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۲: ص ۱۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘ پشاور‘ ص ۱۶۱)

نیز حدیث میں ہے کہ بیوہ کے لیئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا اِقْرَارَ بِدَيْنٍ

وارث کے لیئے وصیت کرنا جائز نہیں اور نہ ہی وارثوں کے لیئے قرضہ کا اقرار کرنا جائز ہے

☆ (رواہ الدارقطنی عن جعفر بن محمد عن ابیہ ۴: ۱۵۲)

﴿۲﴾ منسوخ آیت بھی قرآن مجید کا حصہ ہے' اس کی تلاوت پر اجر ہے' کسی کے لیئے یہ جائز نہیں منسوخ آیت کو قرآن مجید سے خارج کردے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عرض کی۔ جب آیت منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن مجید میں کیوں لکھا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

يَا ابْنَ اَخِیْ لَااُغَیِّرُ شَیْأً مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ اے میرے بھتیجے! میں قرآن میں سے کوئی شے اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کرسکتا

☆ (رواہ البخاری عن ابن زبیر ۲:۶۵۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱:ص ۲۹۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳:ص ۲۲۶)

﴿۳﴾ بیوہ اور مطلقہ عدت کے بعد جائز زیب وزینت اور بناؤ سنگار کرسکتی ہے۔ جس سے عورت کا پردہ اور زیب وزینت غیر محرم پر نہ کھلے۔ آیت مبارکہ میں مَعْرُوْفٍ سے یہی پردہ اور جائز زیب وزینت مراد ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ ج ۱:ص ۱۱۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱:ص ۱۸۳)

﴿۴﴾ مطلقہ رجعیہ، بائنہ اور مغلظہ کا نان ونفقہ اور رہائش مرد پر واجب ہے۔

آیت مبارکہ میں " وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ " میں معروف سے نان ونفقہ اور رہائش مراد ہے۔

ارشاد ربانی ہے: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ (سورۃ الطلاق آیت ۶)

(مطلقہ) عورتوں کو وہاں رکھو جہاں تم رہتے ہو اپنی طاقت بھر۔

اس آیت مبارکہ نے اُن کے لیئے رہائش کا وجوب ثابت کیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرکے فرمایا کہ حضور نے مطلقہ کے لیئے نان ونفقہ اور رہائش کی نفی فرمادی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ کو ایک عورت کے کہنے پر ترک نہیں کرسکتے۔ کیا خبر کہ بھول گئی ہو۔ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ طلاق والی کے لیئے عدت کے عرصہ تک رہائش اور نان ونفقہ مرد کے ذمہ لازم ہے۔

☆ (رواہ الدار قطنی عن ابی اسحٰق ۴:۲۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳:ص ۲۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱:ص ۵۵۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ ج ۱:ص ۱۱۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱:ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲:ص ۱۶۰)

﴿۵﴾ بے چھوئے عورت کو طلاق دی۔ متعہ طلاق دینا واجب ہے' مدخولہ کو متعہ دینا مستحب ہے' متعہ کا تعین مرد کی مالی حیثیت سے کیا جائے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱:ص ۵۵۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ ج ۱:ص ۱۱۳)

☆☆☆☆☆

باب (۴۶)

وبائی امراض کی حقیقت اور اس کے احکام

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْفَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَشْکُرُوْنَ ☆

(سورۃالبقرہ آیت' ۲۴۳)

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے، موت کے ڈر سے۔ تو اللہ نے اُن سے فرمایا! مر جاوٗ، پھر انہیں زندہ فرما دیا۔ بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے' مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

حل لغات:

"اَلَمْ تَرَ" : تَرَ، رُوْیَۃ سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے دیکھنا، خواہ آنکھ سے ہو یا قلب سے (جاننا)۔ جاننے اور بتانے کے معنوں میں اس کا استعمال قرآن مجید میں بکثرت ہے۔

مثلاً ارشاد ربانی ہے: وَاَرِنَامَنَاسِکَنَا ......الآیہ اور ہمیں ہمارے عبادت کے قاعدے بتا۔ (سورہ بقرہ آیت' ۱۲۸)

رُؤْیَۃٌ جب اِلٰی کی طرف متعدی ہو تو اس کے معنی ہیں آنکھ سے دیکھنا۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں: وَاِذَا عُدِّیَ رَأَیْتُ بِاِلٰی اِقْتَضٰی مَعْنَی النَّظْرِ الْمُؤَدِیْ اِلَی الْاِعْتِبَارِ

اور جب لفظ رَأَیْتَ (رُؤْیَۃٌ کا مشتق) اِلٰی کی طرف متعدی ہو تو اعتبار اور یقین تک پہنچانے والی نظر کا معنی دیتا ہے'

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۰۹)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے محبوب! آپ کو اس واقعہ کا علم ہے۔ ذرا توجہ فرمایئے۔

☆ (مصباح المنیر' ج ۱: ص ۱۱۹) ☆ (خفاجی حاشیہ تفسیر بیضاوی' ص ۱۵۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)

"**وَهُمْ اُلُوْفٌ**": اُلُوْف، اَلْف کی جمع ہے۔ اَلْف کا معنی ہزار ہے' یعنی ہزاروں' بعض مفسرین نے بیان فرمایا ہے کہ آلِفْ کی جمع ہے' آلِفْ اُلْفَت سے بنا ہے۔ اس اعتبار سے معنی یہ ہے کہ وہ متفق ہو کر ایک ہی جہت کو نکلے۔ مفسرین نے اِن کی تعداد تین ہزار سے ستر ہزار بیان کی ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۶۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۵۴)

"**حَذَرَ الْمَوْتِ**": موت کے ڈر سے' اس مقام پر موت سے مراد طاعون ہے' ان کی بستی میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی تھی' طاعون سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں طاعون کی وجہ سے ہمیں موت نہ آ جائے' یہ لوگ بستی سے بھاگ نکلے'

"**فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا**": اللہ نے انہیں فرمایا! مرجاؤ۔
یعنی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے واسطے سے انہیں موت دی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو دفعۃً موت آئی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۶۱)

"**ثُمَّ اَحْيَاهُمْ**": پھر ایک نبی کی دعا قبول کرتے ہوئے اُن کو زندہ کیا۔
موت اور حیات اور اسی طرح رزق، عزت وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ مگر اُن کا ظہور فرشتوں یا محبوب بندوں کے واسطے سے ہوتا ہے۔ یہی نظام کائنات ہے۔
آیت مبارکہ " فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا " (سورۃ النازعات آیت: ۵)...... میں اسی کا بیان ہے۔

شانِ نزول:

(۱) سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ کے پیچھے بیٹھے دو یہودی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی ہم حضرت حزقیل علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے کا معجزہ ذکر کر رہے تھے کہ اُن کی دُعا سے رب نے ہزاروں مردے زندہ کر دیئے۔ آپ نے فرمایا! ہم قرآن مجید میں اس کا ذکر نہیں پاتے صرف حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے کا معجزہ قرآن مجید میں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ کیا قرآن مجید میں یہ آیت نہیں:

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ......الآیۃ (سورۃ النساء آیت' ۱۶۴)

اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے اور اُن رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! ہاں' انہوں نے عرض کی یہ بھی انہیں رسولوں میں سے ہیں' اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور اپنا قصہ ذکر کیا' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' جس میں واقعہ کا اجمالی بیان ہے

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۱۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۵۵)

حضرت حزقیل علیہ السلام کا معجزہ :

ملک عراق کے علاقہ واسط میں ایک بستی تھی' دَاوَرْدَان (بعض روایت کے مطابق ذَاوَرْدَان) وہاں ایک مرتبہ طاعون پڑا۔ مالدار اور صاحب ثروت جو نقل مکانی کر سکتے تھے' بستی چھوڑ کر جنگل میں بھاگ گئے' کمزور اور غریب بستی میں رہ گئے' رب قدیر کی شان! بھاگنے والے بچ گئے اور بستی میں رہنے والوں میں سے اکثر ہلاک ہو گئے۔ طاعون کے ختم ہونے پر مالدار صحیح وسلامت واپس اپنے گھروں کو لوٹے۔ غریب اور کمزور لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ بڑے عقل مند تھے۔ جنہوں نے بھاگ کر طاعون سے جان بچالی۔ آئندہ اگر ایسی مصیبت پڑی تو ہم بھی بستی کو چھوڑ جائیں گے۔ سُوءِ اتفاق، اگلے برس پھر طاعون نے حملہ کیا۔ تمام شہر والے بھاگ کر پہاڑی وادی میں جارہے۔ حکم الٰہی سے فرشتہ کی چیخ سے آناً فاناً سب ہلاک ہو گئے۔ آٹھ روز تک اُن کی لاشیں بے گور وکفن پڑی رہیں یہاں تک کہ پھول پھٹ کر اُن کی بَدبُو ہر سمت پھیلی۔ قرب وجوار کے لوگ پریشان ہو کر اِدھر آئے اور چاہا کہ اِن کو دفن کر دیں۔ مگر ہزاروں آدمیوں کا دفن کرنا ممکن نہ تھا۔ انہوں نے مردوں کے اردگرد ایک دیوار بنادی تاکہ کوئی درندہ وہاں نہ پہنچے اور یہ لوگ خود بدبُو سے بچے رہیں۔ یہاں تک کہ لاشیں بالکل گل سڑ گئیں۔ ان کی ہڈیاں بکھر گئیں۔ اتفاق سے وہاں حضرت حزقیل علیہ السلام گذرے۔

(حضرت حزقیل بن بُوزی کا لقب ذُوالکِفل ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ ضامن بن کر ستر نبیوں کو قتل ہونے سے بچالیا تھا۔ اس لیے اُن کا یہ لقب ہوا۔ ان کی کنیت ابن عجوز ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے بڑھاپے میں انہیں پایا۔ یاد رہے عجوز بوڑھیا کو کہتے ہیں۔ حضرت حزقیل علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ یُوشع بن نُون ہیں۔ حضرت یُوشع کے خلیفہ کالِب بن یُوحنّا ہیں اور حضرت کالب کے خلیفہ حضرت حزقیل ہیں علیہم السلام)

حضرت حزقیل علیہ السلام نے اِن بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھ کر تعجب کیا، اور بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ انہیں زندہ فرما دے۔ وحی ہوئی کہ آپ انہیں پکاریے۔ چنانچہ آپ نے آواز دی کہ اے ہڈیو! حکم الٰہی سے جمع ہو جاؤ۔ وہ تمام جمع ہو گئیں اور قرینہ سے جسم میں لگ گئیں۔ پھر آواز دی "اے گلے ہوئے جسمو! اللہ تعالیٰ کے حکم سے گوشت اور کھال پہن لو"۔ آواز دیتے ہی سب جسموں پر گوشت آ گیا اور کھال آ گئی۔ آپ نے پھر آواز دی۔ "اے مُردو! میرے رب کے حکم سے اٹھ کھڑے ہو جاؤ" وہ سب یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ' یہ لوگ کئی سال زندہ رہے' مگر اِن کے چہرے مُردوں جیسے رہے۔ جو کپڑا پہنتے وہ کفن کی مانند بوسیدہ ہو جاتا' ان کی اولاد بھی ہوئی مگر اولاد میں کچھ خفیف سی بُو باقی رہی اور آج تک اس کا بقیہ ان کی نسل میں باقی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲: ص ۱۶۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی پشاور' ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاءالدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص: ۲۹۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۵۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۴)

(۲) ایک دوسری روایت یوں بیان کی گئی ہے کہ حضرت حزقیل علیہ السلام نے ایک قوم کو جہاد کا حکم دیا' موت کے خوف سے انہوں نے جہاد سے منہ موڑا' اللہ تعالیٰ نے انہیں فوراً موت دی۔ان کی آناً فاناً موت جہاد سے انکار کے باعث ہوئی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱: ص ۵۵۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ طاعون سے فرار حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔طاعون سے فرار آنے والی مقررہ موت کو ٹال نہیں سکتا۔موت کے مقررہ وقت کو کوئی شے نہ مؤخر کر سکتی ہے اور نہ مقدم۔آنے والی اپنے مقررہ وقت پر آ کر رہتی ہے۔اس لیئے اس سے فرار بے سود ہے۔آیت مبارکہ مذکورہ بالا میں یہی حقیقت بیان ہوئی۔اس حقیقت کو متعدد آیات مقدسہ نے بیان فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے:

اَیْنَ مَاتَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ (سورۃ البقرہ آیت' ۷۸)

تم جہاں کہیں ہو تمہیں موت آئے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

رب قادر جل وعلا فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ...... الآیة (سورۃ الجمعہ آیت' ۸)

تم فرماؤ! وہ موت، جس سے تم بھاگتے ہو۔وہ تو ضرور تمہیں ملتی ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ...... الآیة (سورۃ الاحزاب آیت' ۱۷)

تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا۔اگر موت سے یا قتل سے بھاگو۔

رب قدیر ارشاد فرماتا ہے:

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ...... الآیة (سورہ یونس آیت ۴۹)

جب اُن کا وعدہ آئے گا۔تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

حدیث صحیح صریح میں طاعون سے بھاگنے کی شدید وعید سنائی گئی ہے۔اسے میدان جنگ میں دشمن سے بھاگنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سید المرسلین امام الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین ﷺ فرماتے ہیں:

اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ

☆ (رواہ الامام احمد وعبد بن حمید عن جابر ونحوہ الامام احمد عن جابر وابن سعد عن عائشۃ بحوالہ ...)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۰ ح ۲۸۴۴۲، ۲۸۴۴۳، ۲۸۴۴۴)

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا میدان جنگ سے بھاگنے والا، اور طاعون میں صبر کرنے والا ایسا ہے جیسا میدان جنگ میں دشمن کے سامنے ٹھہرنے والا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۲۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۵۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۱: ص ۵۵۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۸)

﴿۱﴾ اگر کسی علاقہ یا شہر میں طاعون پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھاگ کر نکل جانا حرام ہے، اسی طرح طاعون زدہ علاقہ میں جانا حرام ہے۔ دافع البلا والوبا شفیع یوم الجزا حضور سید عالم ﷺ کے ارشادات کثیرہ اس مسئلہ میں موجود ہیں، احادیث صحیحہ مرفوعہ مشہورہ صریحہ نے اس میں کوئی احتمال باقی نہ رکھا۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا

جب تم سنو کہ کسی علاقہ میں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر طاعون تمہاری بستی میں آجائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن اسامہ بن زید واحمد والبخاری ومسلم عن عبد الرحمن بن عوف وابوداؤد عن ابن عباس/ بحوالہ ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۱۰: ح ۲۸۴۲۷)
☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۲: ص ۸۵۳)

اجلّہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی معمول تھا، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربیع الآخر ۱۸ھ میں مدینہ طیبہ سے ملک شام کے سفر کو نکلے۔ حجاز مقدس اور شام کی سرحد کے قریب واقع مقام سَرْغ میں پہنچے تو خبر ملی کہ شام میں طاعون ہے۔ صحابہ کرام میں پہلے مہاجرین عظام پھر انصار کرام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لیئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی، حضرت فاروق اعظم نے سفر ملتوی فرما دیا اور شام کے سفر سے رجوع فرمالیا، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کا ارشاد بیان فرمایا کہ جب تم سنو کہ کسی علاقہ میں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب طاعون تمہاری بستی میں پھوٹ پڑے تو وہاں سے نہ بھاگو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر اطمینان کا اظہار فرمایا اور حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق عمل کرنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد فرمائی، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا یہ اللہ کی تقدیر سے بھاگنا نہیں؟ فرمایا!

نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ

ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ کی تقدیر میں پناہ لیتے ہیں۔

☆ (بخاری عن عبد اللہ بن عباس، ج ۲: ص ۸۵۳)

پھر ایک مثال سے اس مسئلہ کو واضح فرمایا' اگر تیرا اونٹ ایک وادی میں چرنے چلا جائے' وادی کا ایک کنارہ سرسبز ہو اور دوسرا خشک' کیا تو اپنے اونٹ کو سرسبز کنارہ پر نہیں چراتا' حالانکہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ خشک وادی میں تیرے اونٹ کا پیٹ بھر دے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۳)

﴿۳﴾ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون، تپ دق وغیرہ کوئی بیماری متعدی نہیں' ایک کی بیماری اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتی' بیماری کے جراثیم دوسرے پر اثر انداز نہیں ہوتے' امراض کے متعدی ہونے کا وہم محض بے اصل ہے' کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے۔ اسے دوسرے کی بیماری نہ لگی' بلکہ خود اس کی باطنی بیماری (وہم) نے صورت ظاہر پکڑی۔

حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ خَیْراً فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَراً فَلَهٗ

میں اپنے بارے میں بندے کے گمان کے مطابق اس سے پیش آتا ہوں۔ اگر اچھا گمان کرے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک ہوگا۔ اگر بُرا گمان کرے تو برائی اسے پیش آئے گی۔

☆ (رواہ الامام احمد عن ابی ھریرۃ ونحوہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن واثلہ والبیہقی عن واثلہ بن الاسقع / بحوالہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۳: ح ۵۸۴۴، ۵۸۴۵، ۵۸۵۰، ۵۸۵۸)

متواتر احادیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی' کثیر صحابہ کرام: سعد بن مالک، علی المرتضی، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، ابوھریرۃ، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، سائب بن یزید اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے امراض کے متعدی نہ ہونے کی احادیث مروی ہیں۔ بلکہ کوئی حدیث امراض کے متعدی ہونے میں نص صریح نہیں۔ امراض کے متعدی ہونے کی نفی کے ثبوت میں سے چند احادیث یہ ہیں:

لاَ عَدْوٰی وَلاَطِیَرَةَ وَلاَهَامَّةَ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واحمد والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ وابوداؤد عن انس واحمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ والطحاوی عن ابن عمر واحمد ومسلم والطحاوی عن السائب بن یزید وھم وابن جریر جمیعا عن جابر واحمد والترمذی والطحاوی عن ابن مسعود واحمد وابن ماجہ والطحاوی والطبرانی وابن جریر عن ابن عباس والثلاثۃ الاخیرۃ عن ابی امامہ وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان وابن جریر عن سعد بن ابی وقاص والطحاوی عن ابی سعید الخدری والشیرازی فی الالقاب والطبرانی فی الکبیر والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ عن عمیر بن سعد الانصاری والطبرانی وابن عساکر عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی وابن جریر عن ام المؤمنین عائشۃ وایضا ھو والقاضی محمد بن عبدالباقی الانصاری عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم / بحوالہ.........)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' جلد ۱، کتاب الطب)
☆ (الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) ص ۲۵۳)

کوئی بیماری متعدی نہیں۔ کوئی بیماری اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتی اور اونٹ کی خارش دوسرے اونٹ کو لگتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۹)

حدیث صحیح صریح مرفوع میں ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! کہ بیماری اڑ کر دوسرے کو نہیں لگتی' ایک بادیہ نشین نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ وہ صحرا میں ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن (یعنی صاف شفاف بدن)' ایک خارش والا اونٹ آ کر ان میں داخل ہوتا ہے۔ جس سے باقیوں کو خارش ہو جاتی ہے۔

حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

☆ (رواہ الشیخان وابوداؤد والطحاوی عن ابی ھریرۃ / بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان)

ایک روایت میں یوں ہے۔ ذٰلِكُمُ الْقَدَرُ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ یہ تقدیری باتیں ہیں پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا

☆ (رواہ احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عمر / بحوالہ)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان)

اگر بیماری متعدی مانی جائیں تو دو امر لازم آئیں گے۔

اوّل ...... بیمار کے آس پاس تمام افراد بیمار ہو جائیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

دوم ...... جس فرد سے بیماری پھیلی، اس کو کس نے بیمار کیا۔

جب ایک فرد میں بیماری لگ سکتی ہے تو باقیوں میں از خود بھی لگ سکتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)

﴿۴﴾ فال نکالنا، ستاروں کی تاثیر ماننا بھی تقدیر سے فرار ہے۔ تقدیر الٰہی سے فرار حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۰)

﴿۵﴾ رزق اور عمر مقرر ہیں۔ کسی تدبیر سے ان میں کمی بیشی ممکن نہیں۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۲۹۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۸)

﴿۶﴾ طاعون والی بستی سے بغیر نیت فرار کسی غرض صحیح کے نکلنا جائز ہے۔ اسی طرح طاعون والی بستی میں اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنے کی نیت کے بغیر، داخل ہونا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۴)

﴿۷﴾ تدبیر سے تقدیر نہیں بدل سکتی۔ تاہم کفار اور ڈاکو شہر پر حملہ کر دیں تو کمزوروں پر اپنا بچاؤ کرنا اور حفظ ماتقدم کی تدابیر اختیار کرنا جائز ہے' اسی طرح بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر کرنا جائز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۳)

﴿۸﴾ نقصان دہ امور اور مضر اشیاء سے اُن کے وقوع سے پہلے بچنا لازم ہے' خوف دلانے والی اشیاء سے ہجوم سے پہلے اجتناب لازم ہے' یہ توکل کے خلاف نہیں' اسی طرح اگر مصیبت نازل ہو جائے (العیاذ باللہ) تو اس پر صبر کرنا لازم ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۲)

﴿۹﴾ جہاد فرض ہے۔ امن کی حالت میں جہاد کی تیاری اور جنگ کی حالت میں دشمن سے مقابلہ بقدر امکان فرض ہے۔ دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگ جانا حرام ہے اور اس سے زندگی نہیں بڑھ جاتی۔ حامی قوت اسلام، امیر لشکر سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندگی بھر جہاد کیا۔ قبول اسلام سے پہلے کافروں کی طرف سے لڑے۔ اُن کے جسم پر کوئی عضو خالی نہ تھا جس پر تلوار، تیر یا نیزہ کا زخم نہ تھا۔ بوقت وصال بستر پر پڑے شہادت کی تمنا فرما رہے تھے۔ اگر جنگ میں موت یقینی ہوتی تو وہ کبھی کے شہادت پا چکے ہوتے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۶۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳: ص ۲۳۰)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۹)

﴿۱۰﴾ انبیاء سابقین کی شریعتوں کا حکم اگر بغیر تردید کے بیان ہو تو وہ ہماری شریعت میں بھی واجب العمل ہے۔ طاعون اور جہاد سے فرار بنی اسرائیل پر حرام تھا۔ ہماری شریعت نے اس کی تردید نہ کی۔ بلکہ اسے باقی رکھا۔ اب یہ ہماری شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔ ☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱: ص ۲۲۸)

﴿۱۱﴾ حضور پر نور سرکار سرِّ ہر کار سرکار دو جہاں عالم ما یکون و ما کان شہِ لولاک تاجدارِ حرم مالکِ باغِ ارم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم، گزشتہ تمام واقعات، حالات اور کیفیات سے باخبر ہیں۔ اسی طرح قیام قیامت بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کے تمام آنے والے واقعات اور حالات سے باخبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو ابتدائے آفرینش سے لے کر آخری دن کے آخری واقعہ تک کا علم عطا فرما دیا ہے۔ یہ علم مصطفیٰ علم الٰہی کے مقابلہ میں سمندر کے مقابل قطرہ کی نسبت بھی نہیں رکھتا۔ علم الٰہی غیر متناہی ہے۔ اور علم مصطفیٰ متناہی ہے کہ اسے ما کان اور ما یکون کی دو حدوں نے احاطہ کیا ہوا ہے۔

آیت مبارکہ میں "اَلَمْ تَرَ" کی تفسیر میں گزشتہ کے حالات کا بیان ہے۔ قرآن مجید کی دیگر کثیر آیات میں آئندہ کے حالات سے باخبری کا بیان ہے۔ صحیح مرفوع احادیث کثیرہ میں اس کا ذکر ہے۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:

قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَاماً فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْأِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ (رواه البخاری عن عمر، ج ۱: ص ۴۵۳)

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ کھڑے ہوئے تو آپ نے ابتدائے آفرینش سے لے کر حالات بیان فرمائے۔ یہاں تک کہ جنتی اپنی جگہوں پر اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ (آخر تک کے حالات بیان فرمائے) جس نے یاد رکھا اسے یاد رہ گیا اور جو بھول گیا سو وہ بھول گیا۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۶: ص ۱۷۳)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۸)

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَم

صلی اللہ علی النبی الامی بعدد علمہ تعالی و الہ و صحبہ و عترتہ و علماء ملتہ و بارک وسلم

باب (۴۷)

جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَقَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت ۲۴۴)

اورلڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

"فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ" : سبیل راستہ کو کہتے ہیں۔ایسا راستہ جس میں چلنا آسان ہو۔

"سَبِيۡلِ اللّٰهِ" سے مراد عبادات اور احکام شرع ہیں۔ان پر عمل کرنے سے وصول الی اللہ ممکن ہے' لہٰذا ان کی حفاظت لازمی ہے۔یعنی عبادات اور احکام شرع کی حفاظت کے لیئے اگر جان لٹانا پڑے تو گریز نہ کرو۔

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ کی راہ میں قتال فرض ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۳۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۱۸۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صادی از علامہ احمد بن محمد صادی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۴)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

﴿۲﴾ چونکہ عبادات کثیر ہیں اور احکام شرع کا دائرہ بھی وسیع ہے' اس لیئے ان سب پر عمل کرنا اللہ کی راہ پر چلنا ہے' لہٰذا عبادات اور احکام شرع کی حفاظت کرنا فرض ہے اور یہ عمل حفاظت اللہ کی راہ میں قتال کا درجہ رکھتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)

﴿۳﴾ عبادات اور احکام شرع چونکہ کئی نوع پر ہیں۔فرض، واجب، سنت، مستحب ان سب کو اپنے درجہ میں رکھنا لازم ہے۔ فرض کو فرض، واجب کو واجب، سنت کو سنت اور مستحب کو مستحب جاننا اور اسی درجہ میں اس کی حفاظت لازم ہے۔مثلاً

نماز پنجگانہ کے لیئے آذان اور اقامت سنت ہے۔اگر کوئی اس سنت کی ادائیگی میں حائل ہوگا تو اس سے بقدر امکان قتال فرض ہے۔قربانی صاحب استطاعت پر واجب ہے اور عقیقہ مستحب ہے۔اگر کوئی فرد یا جماعت قربانی اور عقیقہ کی ادائیگی میں مانع ہو تو اس سے بقدر استطاعت جہاد فرض ہے۔قربانی میں اونٹ، گائے، بھیڑ بکری کے ذبح میں اختیار ہے۔اگر کوئی فرد یا جماعت قربانی کی کسی نوع کو ذبح کرنے میں مانع بنے تو بقدر استطاعت اس کے خلاف جہاد فرض ہے۔اور یہ سب اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)

﴿۴﴾ اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے جہاد اعلیٰ ترین جہاد ہے' شریعت کے تمام احکام مقدسہ کلمۃ اللہ ہیں' اس لیئے جہاد تقویت دین کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۶: ص ۱۷۷)

﴿۵﴾ اپنے مال، جان، عزت، آبرو، دین اور اہل وعیال کی حفاظت فرض ہے' ان کی حفاظت کرتے ہوئے اگر مارا جائے تو شہید ہے۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن سعید بن زید بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲: ص ۳۱۰)

جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اپنی جان کی حفاظت کرے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اپنے دین کے احکام کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۲۲۹)

﴿۶﴾ حصول غنیمت اور اظہار شجاعت کے لیئے جہاد حرام ہے' جہاد صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے مشروع ہے۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۱۴)

﴿۷﴾ موت کا وقت مقرر ہے' اس سے بھاگنا بے سود ہے' وہ اپنے وقت مقررہ پر آکر رہے گی' اس لیئے جہاد سے فرار بے سود اور حرام ہے۔اسی طرح ہر وہ کام جس میں موت سے فرار ہو حرام ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۴)

☆☆☆☆☆

باب (۴۸)

﴿قرضِ حسن﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مَنۡ ذَاالَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَةً ؕ وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُۜطُ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ☆

(سورہ بقرہ آیت ۲۴۵)

ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لیئے بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

حل لغات:

"**یُقۡرِضُ**" بقرض سے بنا ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے: کاٹنا۔ قینچی کو "مِقۡرَاض" اور انتہائے مدت کو "اِنۡقِرَاض" کہتے ہیں۔ چونکہ ادھار رقم مالک سے کچھ وقت کے لیئے الگ ہو جاتی ہے اور بسا اوقات قرض سے بہتر تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اس لیئے اسے قرض کہا جاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۰۰)
☆ (المصباح المنیر، ج ۲: ص ۱۷)

اصطلاح عرب میں ہر وہ کام جو بدلہ کی نیت سے کیا جائے قرض کہلاتا ہے۔

اصطلاح شرع میں ہر نیک کام خواہ عبادات ہوں یا معاملات یا صدقات و خیرات ہوں قرض ہے، کہ ان پر ثواب کا ملنا قطعی اور یقینی ہے اور رب ذوالجلال مالک ارض وسما، مالک روز جزاء نے اعمال صالحہ کا اچھا بدلہ اپنے ذمہ کرم پر کر رکھا ہے۔

آیت مبارکہ...... کَتَبَ رَبُّکُمۡ عَلٰی نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ (سورۃ الانعام آیت ۵۴)

تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے ......میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۲۳۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۴۵۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱: ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۶: ص ۱۷۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۱۸۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱: ص ۱۸۴)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۱۴)

"**قَرْضاً حَسَناً**": قرض حسن سے مراد ایسا قرض ہے جو حلال مال سے دیا جائے۔ یا ریا سے پاک ہو کر اخلاص نیت سے دیا جائے یا قرض دے کر احسان جتا کر اس کا ثواب ضائع نہ کیا جائے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

"**فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافاً كَثِيْرَةً**": ضِعْفٌ (بکسر ض) کسی شے کا مثل مل کر اسے دوگنا کرنا۔ ضَعْفٌ یا ضُعْفٌ (فتحہ اور ضمہ ض کے ساتھ) بمعنیٰ کمزوری۔ قوت کا خلاف۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۹۹)
☆ (المصباح المنیر ج ۲: ص ۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کے اجر کو نیک اعمال سے کئی گنا زیادہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک نیکی کئی لاکھ گنا ہے۔

"**وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ**":

قَبْضٌ کا معنی ہے: سمیٹنا، تنگ ہونا، تنگی کرنا، لینا۔ یَبْصُطُ کا معنی ہے 'قبض کا مقابل' یعنی پھیلا دینا، وسعت دینا، عطا فرمانا بَسْطٌ اور بَصْطٌ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ اس لیئے یہاں دو قراٗتیں ہیں: یَبْصُطُ، یَبْسُطُ۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی روزی تنگ کر دیتا ہے یا کسی کی روزی تنگ کر دیتا ہے یا کسی سے لیتا ہے اور کبھی روزی فراخ کر دیتا ہے یا کسی کی روزی فراخ کر دیتا ہے یا کسی کو فراخی عطا فرماتا ہے۔

وہ فقراٗ کے لیئے اغنیاء سے لیتا ہے اور فقراء کو دیتا ہے۔ اغنیاء کا صدقہ وخیرات کرنا درحقیقت اللہ کو قرض دینا ہے۔

شانِ نزول:

(۱) حضرت ابوالدحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ طیبہ میں دو باغ تھے۔ ایک عالیہ میں دوسرا سافلہ میں۔ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی یا حبیب اللہ! میرے پاس دو باغ ہیں اگر میں ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے اللہ تعالیٰ ایسا باغ جنت میں دے گا جس میں میری بیوی اور بچے بھی ساتھ ہوں؟ حضور نے فرمایا! ہاں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ضمانت دیجیئے۔ آپ نے ضمانت دی۔ انہوں نے بہترین باغ، جس کا نام حنینیہ تھا، اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ اس باغ میں اس کا خاندان رہتا تھا۔ اس باغ کے دروازے پر کھڑے ہو کر بیوی کو آواز دی کہ اے ام الدحداح! یہ باغ میں نے رب کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے' یہاں سے نکل چلو' اب یہ باغ ہمارا نہیں' سعادت مند بیوی نے کہا: "مبارک ہو تم نے بہترین گاہک کے ہاتھ بڑے نفع والا سودا کیا ہے۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس باغ میں چھ سو پھل دار درخت تھے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۲۹۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۷۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۵۱)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ......

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ ...... الآية (سورہ بقرہ آیت ۲۶۱)

اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں، ہر بال میں سودانے، اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

......نازل ہوئی جس میں خبر دی گئی مسلمانوں کو اپنے صدقات کا بدلہ سات سوگنا یا اس سے زیادہ ملے گا' اس پر حضور محبوب پاک ﷺ نے دعا فرمائی۔ ''اے میرے مولا! میری امت کو اور زیادہ دے''

اس پر یہ آیت نازل ہوئی: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً.

اس آیت میں بتایا گیا! نیکی کا اجر کئی گنا کر کے ملے گا۔

تب آپ نے دعا مانگی: ''اے میرے رب! میرا امت کو اور زیادہ دے''

اس پر یہ آیت اُتری: اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ...... الآية (سورہ زمر آیت ۱۰)

صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا' بے گنتی

نبی اکرم محبوب اعظم ﷺ کی دعا اور رضا سے امت کے نیک اعمال کا بدلہ بے گنتی دیا جائے گا۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج۱: ص۳۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد کی تیاری اور دین اسلام کی نُصرت میں خرچ کرنا اعلیٰ درجہ کے صدقات ہیں' یہ نفقات بعض اوقات مستحب ہوتے اور بعض اوقات فرض ہو جاتے ہیں۔ حسب حالات ان کے احکام بدل جاتے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱: ص۲۳۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۱: ص۴۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۳: ص۲۳۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج۱: ص۱۱۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج۶: ص۱۷۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج۱: ص۱۸۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ)' ج۱: ص۱۸۵)

﴿۲﴾ فقیر، مسکین، یتیم، بیوہ، بھوکے، پیاسے وغیرہ محتاجوں پر حسب ضرورت خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے' یہ نفقات اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں' اِن محتاجوں پر خرچ نہ کرنا اور بُخل سے کام لینا رب تعالیٰ کے ہاں سخت ناپسندیدہ ہے' محتاجوں کو دیئے جانے والے صدقات و خیرات محتاجوں کے ہاتھوں میں پہنچنے سے پہلے رب تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں جاتے ہیں اور وہ اپنے کرم سے انہیں قبول فرما کر ان کا بدلہ عطا فرماتا ہے' اللہ تعالیٰ بندوں سے بندوں کے واسطے لیتا ہے اور بندوں کو بندوں کے واسطے عطا کرتا ہے۔

حدیث قدسی شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ" فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَاابْنَ اٰدَمَ اِسْتَقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ

(رواہ مسلم عن ابی هريرة ' ج ۲: ص ۳۱۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز بندے سے فرمائے گا' اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی' بندہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔ (بیمار ہونے سے مبرا ہے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے نہ جانا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی' اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کے پاس مجھے پاتا' (پھر فرمائے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلاتا' حالانکہ تو رب العالمین ہے (کھانے سے مبرا ہے) رب فرمائے گا' فلاں میرے بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے اسے نہ کھلایا' اگر تو اسے کھلاتا تو اس کے پاس مجھے پاتا' (پھر ارشاد فرمائے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا' بندہ عرض کرے گا' اے پروردگار! میں تجھے کیسے پلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے' (پینے سے منزہ ہے) رب تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پلاتا تو مجھے وہاں پاتا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۲۴۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۱۸۵)

﴿۳﴾ قرض پر زیادتی طلب کرنا سود ہے جو حرام ہے۔ البتہ قرض ادا کرنے والا اگر اپنی طرف سے احسان کے طور پر کچھ زیادہ دے تو بہتر ہے' حضور محسن کائنات نبی اکرم ﷺ جب بھی قرض لیتے تو واپسی میں قرض سے کچھ زیادہ ادا فرماتے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۴۳۰)

﴿۴﴾ قرض کو مقررہ وقت کے اندر ادا کرنا لازم ہے۔ ادائیگی میں ٹال مٹول اور حیلے حوالے سے تاخیر کرنا گناہ ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۰)

﴿۵﴾ صدقہ کرنے سے قرض دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور قرض کی میعاد تک اگر مقروض قرض ادا نہ کر سکے تو مزید سہولت تک مہلت دینا کارِ ثواب ہے۔ مہلت دینے سے ہر روز قرض کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

مَامِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِماً قَرْضاً مَرَّتَيْنِ اِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً

☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود ص ۱۷۷)

جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے اس کا ثواب اتنا ہے جتنا ایک مرتبہ (اتنے مال کا) صدقہ کرنے کا ہوتا ہے'

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۰)

﴿۶﴾ ہر وہ شے جس کی مثل موجود ہے اس جنس سے قرض دینا جائز ہے۔ مثلاً غلہ کی تمام اجناس، روپیہ، پیسہ، پھل، کپڑا، مٹی، ریت، اینٹ، وغیرہ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۰۰)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۰)

﴿۷﴾ قرض خواہ، مقروض سے کوئی ہدیہ قبول نہ کرے۔ ہاں اگر قرض لینے سے پہلے ان میں ہدیہ کا تبادلہ ہوتا تھا تو اب قبول کرنا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضاً فَاَهْدِىْ لَهٗ اَوْ حَمِلَهٗ عَلَى الدَّابَةِ فَلَا يَرْكَبُهَا وَلَا يَقْبَلُهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرىٰ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ

☆ (رواہ ابن ماجہ عن یحییٰ بن ابی اسحاق عن انس ص ۱۷۷)

جب تم کسی کو قرضہ دو، اس کے لیئے ہدیہ دیا جائے یا اسے سواری پر سوار کیا جائے تو ہدیہ قبول نہ کرے اور نہ سواری پر سوار ہو۔ مگر جب قرض سے پہلے ان کے درمیان ہدیہ وغیرہ کے تبادلے ہوتے تھے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۲۴۲)

﴿۸﴾ اللہ کی راہ میں حلال کمائی سے خرچ کیا جائے حرام کمائی کا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ آیت میں ''قرض حسن'' اسی کو کہا گیا ہے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۸۰)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

﴿۹﴾ قرض دے کر مقروض پر احسان نہ رکھے اور نہ اسے ایذا دے کہ اس سے قرض دینے کا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔ اس قرض کو قرض حسن کہا گیا ہے۔ قرض دینے میں ریا سے بچے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۶: ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۵۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۱۸۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲: ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۱۴)

﴿۱۰﴾ محبوب رب العالمین حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رضا سے اللہ تعالیٰ کرم فرماتے ہوئے اپنے احکام میں تبدیلی فرماتا ہے تاکہ امت مرحومہ کو نفع زیادہ ملے۔ آپ کی دعا سے قرض کا اجر بے شمار گنا بڑھا دیا گیا۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج:۱، ص:۳۰۰)

﴿۱۱﴾ قرض اور صدقہ کا ثواب حُسن نیت اور اخلاص کی پختگی سے بڑھتا ہے، اخلاص میں جس قدر قوت ہوگی، صدقہ اور قرض کا ثواب اسی قدر بڑھ جائے گا۔ ہزاروں سے لاکھوں، لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے بے انتہا، بے حساب اجر حسنِ نیت اور اخلاص میں پختگی کی مقدار بڑھتا ہے۔ چونکہ امت میں بلکہ نسل انسانی میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اِخلاص بے مثال تھا۔ اس لیئے ان کے صدقات کا اجر بھی سب سے زیادہ ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور رحمت عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا:

لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُهُمْ اُحُدًا ذَهَباً مَّابَلَغَ مُدَّ اَحَدِكُمْ وَلَانَصِيفَهٗ

☆ (رواہ الامام احمد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام فی مسندہ، ج:۶، ص:۶)

(بعد میں آنے والے) اگر اُحد پہاڑ برابر سونا صدقہ کریں تو تمہارے مُد یا نصف مُد خرچ کرنے کے ثواب کے برابر نہیں ہوگا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج:۱، ص:۱۱۴)

﴿۱۲﴾ ہر تنگی کے بعد فراخی ہونا لازمی ہے اس کا عکس ممکن ہے لازمی نہیں۔ آیت مبارکہ میں کلمات کی ترتیب یہی واضح کرتی ہے۔ قبض کے بعد بسط کا ذکر ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے: اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ☆ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (سورہ الم نشرح آیات: ۵، ۶)

بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

بلکہ علماء کرام نے فرمایا کہ ایک تنگی کے بعد دہری سہولت میسر آتی ہے۔ تنگی اور دشواری پر صبر لازمی ہے۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج:۱، ص:۱۱۴)

☆☆☆☆☆

باب (۴۹):

انفاق فی سبیل اللہ اور عشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبۡتُمۡ وَ مِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَ لَا تَیَمَّمُوا الۡخَبِیۡثَ مِنۡہُ تُنۡفِقُوۡنَ وَ لَسۡتُمۡ بِاٰخِذِیۡہِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِیۡہِ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے، اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

حل لغات:

"اَنۡفِقُوۡا": اِنۡفاق سے مراد خرچ کرنا ہے یہ امر وجوب کے لیئے ہے اور ممکن ہے کہ یہ امر استحباب کے لیئے ہو یعنی زکوٰۃ، صدقات واجبہ، فطر اور نفلی صدقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیئے ادا کرتے رہو۔

"مِنۡ طَیِّبٰتِ": طیبات طَیِّبَۃٌ کی جمع ہے۔ طیبہ کے دو معنی ہیں، کھرا اور حلال، حواس اور نفس جس شے کو لذیذ جانیں وہ طیب ہے۔

اصطلاح شرع میں طیب کھانا وہ ہے جس کا لینا من حیث الجواز، من حیث القدر اور من حیث المکان جائز ہو ایسا کھانا طیب ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ......الآیۃ (سورۃ المومنون آیت : ۵۱)

پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ......الآیۃ (سورۃ الاعراف آیت : ۳۲)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیئے نکالی اور پاک رزق۔

وہ انسان جو جہالت، فسق اور بُرے اعمال کی نجاست سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسن اعمال سے مزین ہو، طیب کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اسی معنی میں ہے: اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ ...... الآیۃ (سورۃ النحل آیت: ۳۲)

وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں۔

خوشبو بے مثال، وباؤں سے پاکیزگی اور ایمان کو لذت وسرور حاصل ہونے کے باعث مدینہ منورہ کو ''طیّبہ'' کہا جاتا ہے، یہ مقام شفا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۰۸، ۳۰۹)

اس آیت میں ''طیّبات'' سے ستھری اور حلال اشیاء مراد ہیں۔ طیّبات جمع ارشاد فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنی ہر دل پسند شے میں صدقہ کرو۔ مال، مویشی، اسباب، لباس، خوراک وغیرہ ہر شے میں سے صدقات دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۶۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ص ۵۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱: ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳: ص ۳۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷: ص ۶۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۱)

''**مَاكَسَبْتُمْ**'': ہر وہ کام جو اپنے یا غیر کے نفع کے لیئے کیا جائے کَسَبٌ کہلاتا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۳۰)

کسب میں تجارتی مال، سونا، چاندی، جانور، صناعت وغیرہ شامل ہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! اپنی کمائی میں سے کھرے حلال اور دل پسند مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

اللہ تعالیٰ حلال مال اور حلال کمائی سے کیئے ہوئے صدقات وخیرات قبول فرماتا ہے۔ لہٰذا حرام کمائی اور اس سے خرچ اللہ کے ہاں سخت ناپسند ہیں۔ وہ انہیں قبول نہیں فرماتا۔

''**وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ**'': اس سے مراد ہر زمینی پیداوار ہے۔ یعنی غلہ، پھل، سبزیاں، معدنیات، دفینے وغیرہ سب زمین سے نکلتے ہیں ان سب میں سے اللہ تعالیٰ کا مقرر حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲: ص ۶۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳: ص ۳۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳: ص ۳۹)

''**وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ**'': تَيَمَّمُوْا۔ اَمٌّ سے بنا ہے جس کا معنی ہے: قصد کرنا، چاہنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۲۴)

عذر کی حالت میں پانی چھوڑ کر مٹی سے طہارت حاصل کرنے کے قصد کو تیمم کہا جاتا ہے۔

"**اَلْخَبِیْث**": طیب کا مقابل ہے، بمعنی ناپسندیدہ، ہر خسیس شے خبیث ہے، محسوس ہو یا معقول، اسی وجہ سے باطل عقائد، جھوٹی بات، حرام اشیاء اور فعل قبیح خبیث کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں ان سب معنوں میں خبیث استعمال ہوا ہے، ارشاد ربانی ہے: وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ......الآیۃ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے (سورہ اعراف آیت: ۱۵۷)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ...... الآیۃ (سورۃ الانبیاء آیت: ۷۴)

اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ الآیۃ (سورہ آل عمران آیت ۱۷۹)

اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۴۱)

مذکورہ بالا اور اُن جیسی متعدد آیات میں افعال قبیحہ، نفوس خبیثہ، کفر وغیرہ کو خبیث کہا گیا ہے۔

آیت مبارکہ میں طیب سے مراد اگر حلال ہو تو خبیث سے مراد حرام ہوگا اور طیب سے مراد کھرا ستھرا ہو تو خبیث سے مراد گندا اور ردی مال ہے۔ اور طیب سے خوش دلی سے دیا ہوا مال مراد ہو تو خبیث سے بد دلی سے دیا ہوا مال مراد ہوگا۔

آیت کا معنی ہے: حرام، گندی، ردّی مال کی خیرات کا ارادہ نہ کرو۔ اور بد دلی سے خیرات نہ دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳: ص ۳۹)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۱)

"**وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ**": غَمَضٌ کا معنی ہے اونگھ، سستی، غفلت، کاہلی اور چشم پوشی۔ نشیبی زمین کو "اَرْضٌ غَامِضٌ" اور چھپی کلام کو "کلامٌ غامضٌ" کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۳۶۵، ۳۶۶)

یہاں بمعنی درگزر اور چشم پوشی ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر تم کو ردی مال یا حرام مال قرض کے بدلہ میں دیا جائے تو تمہیں اس کا لینا گوارا نہیں اگر اسے لوگے تو بادل نخواستہ، ناگواری اور آنکھ بند کر کے لوگے۔

اے مسلمانو! جب تم ردی اور حرام مال لینا پسند نہیں کرتے تو خیرات وصدقات میں ردی مال نہ دو کہ اللہ تعالیٰ بھی یہ مال قبول نہیں فرماتا۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱: ص ۲۱۰)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳: ص ۳۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷: ص ۶۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۱)

شانِ نزول:

(۱) بعض انصاری حضرات نے ردی کھجوروں کے خوشے مسجد نبوی میں ٹانک دیئے تاکہ اہل صفہ کھالیں' ایک مرتبہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے اُن کو جھاڑ کر فرمایا کہ ان ردی کھجوروں کا صدقہ کرنے والا ناقص ثواب چاہتا ہے' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۶۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)' ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۳۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۷)

(۲) بعض لوگ اپنی کھجور کی پیداوار کے دو حصے کر دیتے، ردی کھجوریں ایک طرف اور عمدہ کھجوریں دوسری طرف' جب کوئی صدقہ وصول کرنے والا اُن کے پاس آتا تو ردّی کھجوروں میں سے دیتے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ اتری۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۴۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۳۹)

(۳) ایک بار نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وخیرات کا حکم دیا' بعض لوگ ردی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۴۱)

ممکن ہے تمام واقعات ہوئے ہوں اور آیت مقدسہ اِن کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔ یہ بعید نہیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جائز کسب سے روزی تلاش کرنا مباح ہے۔ کسی جائز کسب کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے' شدید حاجت کے وقت کسب کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۰۸)

﴿۲﴾ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیئے سوال کرنے سے کسب کرنا بہتر ہے' اگرچہ وہ نہایت ہی معمولی ہو' اسلام نے ہاتھ سے کمائی کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا نْ يَّأْ خُذَ اَحَدُ كُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ يَغْدُوْ اِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيْعَ فَيَأْ كُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ

☆ (رواہ البخاری و مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ/بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) ج ۲ ص ۲۰۵)

تم میں سے کوئی رسی لے کر جنگل چلا جائے۔ لکڑیاں کاٹ کر بیچے اور اس اُجرت سے خود کھائے اور صدقہ کرے یہ اُس کے لیئے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے اپنی ضرورت کے لیئے مانگتا پھرے۔ وہ اسے خیرات دیں یا نہ دیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۰۹)

﴿۳﴾ ستھرے، کھرے اور حلال مال سے صدقہ و خیرات کرے۔ ردی اور حرام مال سے کیا ہوا صدقہ و خیرات اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ نیز صدقات خوش دلی سے کیئے جائیں۔ ورنہ ان پر ثواب نہ ملے گا۔ آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۵۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۶۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۲۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱: ص ۳۲۰)

﴿۴﴾ ہر قسم کے مال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے، بشرطیکہ اس میں نمُوْ (بڑھوتری) ممکن ہو اور وہ نصاب کو پہنچ جائیں، مال منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔ خواہ سامان ہو یا جانور، غلہ ہو یا کوئی سا تجارتی سامان۔ ہر قسم کے مال مکسوبہ سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱: ص ۲۰۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۵۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۵۹)

﴿۵﴾ سامان تجارت میں ہر جنس کا نصاب الگ مقرر ہے۔ اسی طرح تجارت کی غرض سے رکھے ہوئے مویشی کا نصاب الگ ہے۔ بلکہ ہر نوع کے مویشی کا نصاب الگ ہے۔ سونا کا نصاب ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۵۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۶)

﴿۶﴾ اگر کسی کے پاس مختلف قسم کا سامان ہو۔ تو اس نصاب کے مطابق زکوٰۃ دی جائے جس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۷)

﴿۷﴾ زمین کی ہر قسم کی پیداوار، جس کے لیئے زمین محفوظ کر لی جاتی ہے، پر عشر واجب ہے۔ ہر قسم کا غلہ مثلاً گندم، جو، جوار، باجرہ، دھان وغیرہ اور ہر قسم کے میوے بادام، آم، اخروٹ، السی، کسم وغیرہ اور ہر قسم کی سبزی ترکاری خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، سردا، گرما، گنا، کپاس وغیرہ' ان سب پر عشر واجب ہے' یہ تمام اشیاء وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ کے عموم میں شامل ہیں۔ اسی طرح معدنیات اور دفینے بھی زمین سے نکلتے ہیں ان میں خمس واجب ہے۔

صحیح مرفوع حدیث میں ہے کہ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُونُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًا ۔ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي اَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

☆ (رواہ البخاری ۱:۲۰۱، الامام احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابوداؤد عن ابن عمر بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴: ح ۱۰۹۵۴)

جس پیداوار کو بارش، دریا یا چشمے کا پانی سیراب کرے اس میں دسواں حصہ صدقہ ہے۔ اور جسے کنوئیں وغیرہ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ صدقہ ہے۔

نیز حدیث صحیح مرفوع میں ہے کہ سید دو عالم نور مجسم حضور احمد مختار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال فِي كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ اَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ...... زمین کی ہر پیداوار میں عشر یا نصف عشر ہے۔

☆ (رواہ امام الائمہ کاشف الغمہ الامام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت عن ابان بن ابی عیاش عن انس بن مالک بحوالہ....)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۴)

معدنیات اور دفینہ کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ معدنیات اور دفینہ میں پانچواں حصہ صدقہ ہے۔

☆ (رواہ ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن رسول اللہ ﷺ..........)

☆ (جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۲)

☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر عن ثوبہ والطبرانی فی الاوسط عن جابر وابن مسعود بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴: ح ۱۰۹۶۴)

یہ صریح احادیث اپنے اطلاق اور عمومیت کے باعث زمین کی ہر پیداوار، غلہ، پھل، سبزی، چارہ، درخت، معدنیات اور دفینہ کو شامل ہے۔ ان سب میں صدقہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۵)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۵۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۲۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۶۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۶۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۰۹)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)

﴿۸﴾ زمین کی وہ پیداوار جس کو بارش، دریا اور چشمے وغیرہ سے سیراب کیا گیا ہو اس میں دسواں حصہ صدقہ ہے اور جس پیداوار کو کنوئیں، نل، دستی نلکے، ٹیوب ویل، نہر، پانی بھر کر مشکیزہ وغیرہ یا جانور پر لاد کر سیراب کیا جائے اس میں دسواں حصہ صدقہ ہے۔ یعنی جس فصل کو سیراب کرنے میں مشقت یا اُجرت ہو اُس میں نصف عشر واجب ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)

﴿۹﴾ زمین کی پیداوار میں نصاب نہیں۔ پیداوار قلیل ہو یا کثیر، اس میں عشر یا نصف عشر واجب ہے' آیت مبارکہ بالا اور احادیث طیبہ محولہ بالا کا اطلاق اسی کا متقاضی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۴۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۳۲۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۷: ص ۶۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۲۶)

﴿۱۰﴾ زمین کی وہ پیداوار، جس کے لیئے زمین محفوظ نہ کی گئی ہو اس پر عشر نہیں' مثلاً گھاس، لکڑی، ایندھن' ہاں ان اشیاء کے لیئے زمین محفوظ کی گئی تو اب اِن پر عشر واجب ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۱)

﴿۱۱﴾ عشر وصول کرنے والے کے لیئے لازم ہے کہ پیداوار میں سے اوسط قسم کی پیداوار سے عشر وصول کرے۔ اعلیٰ اور ادنیٰ قسم سے عشر وصول نہ کرے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱: ص ۴۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۳۲۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۷)

﴿۱۲﴾ عشر کا ادا کرنا کاشتکار کے ذمہ ہے' نہ کہ مالک کے ذمہ' نیز عشر تمام پیداوار سے ادا کیا جائے' عشر ادا کرنے سے پہلے کاشت کے اخراجات ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۰)

﴿۱۳﴾ جس طرح حرام مال کھانا حرام ہے۔اسی طرح حرام کمائی سے ثواب کی نیت سے صدقہ وخیرات کرنا حرام ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۶۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳: ص ۳۹)

﴿۱۴﴾ صدقات وخیرات اور اسی طرح تمام عبادات کی قبولیت کے لیئے ایمان شرط ہے۔کسی کافر کی کوئی عبادت، صدقہ و خیرات قبول نہیں کی جاتی۔رب کریم جل وعلا نے عبادات اور صدقات وخیرات کا حکم ایمان والوں کو دیا۔

آیت مبارکہ کا ابتدائی جز اس پر دلالت کرتا ہے۔

کفر سے احتراز کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ ......الآیۃ (سورۃ الحجرات آیت : ۲)

کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

باب (۵۰)

صدقات کی ادائیگی کا طریقہ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡھَا وَتُؤۡتُوۡھَا الۡفُقَرَآءَ فَھُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَیُکَفِّرُ عَنۡکُمۡ مِّنۡ سَیِّاٰتِکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ☆

اگر خیرات علانیہ دوتو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دوتو تمہارے لیئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورہ بقرہ آیت:۲۷۱)

حل لغات:

"تُبۡدُوۡا" : بَدَءٌ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں: ظاہر ہونا۔ یہاں اِبۡدَاءٌ میں وہ اظہار مراد ہے جو طلب شہرت اور ریاکاری سے پاک ہو۔

"الصَّدَقٰت" : صَدَق کے معنوں میں صحت اور کمال ملحوظ ہوتا ہے۔ اسی سے صادق، صدیق اور صدقہ بنا ہے۔ حصولِ ثواب اور قربِ خداوندی کی خاطر انسان اپنے مال سے جو حصہ نکالتا ہے۔ صدقہ کہلاتا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷: ص ۷۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱: ص ۲۱۲)

اس آیت میں صدقات سے نفلی خیرات یا واجب صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) یا دونوں مراد ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث کریمہ میں صدقہ کا اطلاق نفلی خیرات اور فرض زکوٰۃ وغیرہ پر ہوا ہے۔ فرض اور واجب صدقات کا بیان ارشادات ربانیہ میں موجود ہے۔ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا ...... الآیۃ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۶)

اے محبوب ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰکِیۡنِ ...... الآیۃ (سورۃ التوبہ آیت : ۵۹)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں۔

صحیح حدیث میں ہے: نَفَقَۃُ الرَّجُلِ عَلٰی اَھۡلِہٖ صَدَقَۃٌ آدمی جو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے صدقہ (خیرات) ہے۔

☆ (رواہ البخاری والترمذی عن ابن مسعود/ بحوالہ ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاہ ج ۲: ص ۳۳۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نیت خیر اور اخلاص کی بنا پر ہر قسم کے صدقات اور خیرات مقبول ہیں اور ان پر ثواب عطا ہوتا ہے' خیرات خواہ قلیل ہو یا کثیر، علانیہ دی جائے یا پوشیدہ' نمود و نمائش، ریا کی خاطر دی ہوئی خیرات و صدقات قبول نہیں ہوتے' اعمال کا ثواب تو نیتوں پر منحصر ہے۔ مالک کون و مکان نبی زمین و زمان رحمت عرش و آسمان حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَانَوٰی

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد والدارقطنی وابن حبان والبیہقی عن عمر بحوالہ......)

☆ (عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ' ج ۱: ص ۲۱)

﴿۲﴾ واجب اور فرض صدقات و زکوٰۃ کو علانیہ دینا اور نفلی صدقات کو چھپا کر دینا افضل ہے۔ اجماع امت اسی پر ہے۔ آیت مبارکہ نے یہ مسئلہ واضح کر دیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۳۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱: ص ۳۲۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۷۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۴)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۳)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۲)

﴿۳﴾ فرض اور واجب عبادات کو علانیہ اور نفل عبادات کو پوشیدہ ادا کرنا افضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرض نمازوں، نماز جمعہ، عیدین کو جماعت، آذان و اقامت کے ساتھ ادا کرنا لازمی ہے اور نفل نمازوں میں جماعت مکروہ ہے' بلکہ نفل نمازیں الگ الگ پڑھی جائیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۴)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۶۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۳۲)

﴿۴﴾ تمام فرض اور واجب صدقات فقراء کو فقر اور محتاجی کی بنا پر دیئے جاتے ہیں چونکہ مولفہ قلوب اور عاملین محتاج نہیں۔ اس لیئے واجب صدقات کا یہ مصرف نہیں۔ عاملین کو تحصیل زکوٰۃ کے باعث زکوٰۃ دی جاتی ہے نہ کہ فقر اور محتاجی کی بنا پر۔ نفلی صدقات و خیرات صرف تقرب الٰہی کے لیئے دیئے جاتے ہیں' ان کی بنیاد فقر نہیں۔ اس لیئے نفلی صدقات و خیرات سے اغنیاء اور فقراء سب نفع لے سکتے ہیں۔ قبرستان کی وقف، مسجد کے وقف اور وقف کا کنواں نفلی صدقات ہیں۔ اس لیئے غنی و فقیر سب استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ایصال ثواب، فاتحہ، قُل، چہلم، عرس، گیارہویں شریف اور میلاد

شریف کا تبرک اغنیاء بھی کھا سکتے ہیں۔ آیت مبارکہ "وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ" کی نص صریح کا یہی مفہوم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۳۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۲۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۴۴)

﴿۵﴾ صدقہ کا اطلاق نفل اور فرض نفقات پر ہوتا ہے۔ زکوٰۃ صرف فرض نفقہ پر بولی جاتی ہے۔ آیت میں اَلصَّدَقٰتِ سے یہی مراد ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۷۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۲)

﴿۶﴾ زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ علانیہ دے تاکہ زکوٰۃ نہ دینے کی تہمت سے بچ جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۰)

﴿۷﴾ اگر کوئی آدمی نیکی کرے یا نفلی صدقہ کرے تو افضل ہے کہ اسے پوشیدہ رکھے۔ ہاں جس پر نیکی ہوئی یا اسے صدقہ ملا وہ اس کا اظہار کرے اسی میں اس کا اعزاز ہے۔ اپنی نیکی چھپاؤ کسی کی نیکی ظاہر کرو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۳۴)

﴿۸﴾ نفلی صدقات کا اخفا رب تعالیٰ کو محبوب ہے۔

محبوب رب العالمین، شافع روز جزا، شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ روزِ محشر جس روز کوئی سایہ نہ ہوگا۔ سات قسم کے آدمی رب تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے۔

(ترجمہ): انصاف کرنے والا حاکم۔ وہ جوان، جس کی اٹھان اللہ کی عبادت میں ہوئی۔ وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد بھی واپس آنے تک مسجد میں لٹکا رہے۔ وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے باہم محبت کرتے ہیں۔ باہم اکٹھے ہوتے ہیں تب بھی بوجہ اللہ اور الگ ہوتے ہیں تب بھی بوجہ اللہ۔ وہ آدمی، جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور روتا ہے۔ وہ شخص جس کو کوئی بڑے حسب والی خوبصورت عورت اپنی طرف گناہ کے لیئے بلاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں کچھ دیتا ہے اور اتنا چھپا کر دیتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

☆ (رواہ الائمہ البخاری ومسلم واحمد والنسائی عن ابی ہریرۃ ومسلم عن ابی ہریرۃ وابی سعید معاً ع مالک والترمذی عن ابی ہریرۃ وابی سعید/ بحوالہ)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ ج ۲ ص ۵۰)

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ پوشیدہ صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

☆ (رواہ الطبرانی فی الصغیر عن عبد اللہ بن جعفر العسکری فی السرائر عن ابی سعید)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۴۴)

﴿۹﴾ صدقات صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں، اس لیئے گناہوں کی مغفرت کے لیئے صدقات کی کثرت مفید ہے۔ آیت مبارکہ میں صدقات کو کفارہ گناہ کا سبب فرمایا گیا ہے، جب کہ توبہ سے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۲)

﴿۱۰﴾ نیکی کا چھپا کر کرنے والا ضروری نہیں کہ مخلص ہو اور اعلانیہ کرنے والا ضروری نہیں کہ ریاکار ہو۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۹)

باب (۵۱)

صدقہ اور رضائے الٰہی

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَمَاتُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ وَمَاتُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ وَمَاتُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَاتُظْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۲)

انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں۔ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیئے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے۔

حل لغات:

"**لَیْسَ عَلَیْكَ ھُدٰھُمْ**": اس آیت میں ہدایت سے مراد توفیق خیر، خَلقِ ہدایت اور اسلام پر مجبور کرنا ہے' نہ کہ راہ حق دکھانا، دعوت حق دینا اور حق کا بیان کرنا۔

معنی یہ ہے کہ اے محبوب! آپ کے ذمہ خَلق ہدایت نہیں۔ آپ تو بشیر اور نذیر ہیں۔ آپ ان پر جبر نہیں فرماتے۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)

"**وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ**": انفاق سے مراد صدقہ وخیرات ہے۔ خَیْر مال کو کہتے ہیں' یا حلال مال۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جو تم صدقہ وخیرات کرتے ہو وہ درحقیقت تمہارے ہی لیئے ہوگا' اس لیئے فقیر پر نہ احسان دھرو، نہ اسے ایذا دو، نہ ریاکاری کر کے اس ضائع کرو۔ نہ خبیث مال دو کہ اس کا اجر تمہیں نہ ملے گا۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)

"**یُوَفَّ اِلَیْکُمْ**": وفا کا معنی ہے'پورا کرنا'باب تفعیل میں زیادتی کے معنے پیدا ہوئے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو صدقہ وخیرات تم کرتے ہو اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا'اس میں کمی ہرگز نہ ہوگی بلکہ ہم اپنے کرم سے اسے بے شمار بڑھا کر تمہیں دیں گے۔

شان نزول:

اس آیت کے سان نزول میں چند روایات بیان کی گئی ہیں۔ان میں تضاد نہیں۔ممکن ہے تمام واقعات کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) انصار مدینہ کے بعض قرابت دار یہودی تھے'اسلام لانے کے بعد انصار نے اپنے یہودی قرابت داروں کو صدقات دینے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ اور دادی حضرت اسماء کے پاس اپنی حاجت لے کر آئی چونکہ یہ دونوں مشرکہ تھیں اس لیئے آپ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بغیر تمہیں کچھ نہ دوں گی۔آپ بارگاہ نبوی میں دریافت کے لیئے حاضر ہوئیں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) مدینہ طیبہ کے مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے اپنے یہودی قرابت داروں پر صدقات کرنے بند کر دیئے تا کہ یہ کفار مسلمان ہو جائیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان'ج ا:ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ا:ص ۴۶۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۳:ص ۳۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج ۳:ص ۴۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'ج ا:ص ۳۲۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)'ج ا:ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل'مکہ مکرمہ'ج ا:ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)'ج ۲:ص ۷۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سونا چاندی اور نقدی کی زکوٰۃ نیز جانوروں کی زکوٰۃ کافر کو ہرگز نہیں دی جاسکتی۔اگر دی گئی تو ادا نہ ہوگی۔دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔البتہ نفلی صدقات بوقت حاجت ذمی کافر کو دیئے جاسکتے ہیں۔حربی کافر کو نفلی صدقات دینا بھی جائز نہیں۔ اس پر اجماع امت ہے۔

حدیث صحیح مرفوع مشہور میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ انہیں کچھ ہدایات فرمائیں ان میں سے ایک یہ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْ خَذُ مِنْ اَغْنِیَاءِ ھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآءِ ھِمْ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن عباس بحوالہ ...)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 'لبنان' ج ۶: ح ۱۵۷۷۳)

ان کے مالداروں سے زکوٰۃ لی جائے گی اور انہی کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی۔ زکوٰۃ کا وجوب اہل اسلام پر ہے اور وہی اس کے مصرف ہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۲۳۷، ۲۳۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱: ص ۲۶۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳: ص ۲۲۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲: ص ۷۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱: ص ۲۱۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل 'مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۲۹)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'ج ۱: ص ۳۲۳)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۳: ص ۴۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۷۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) 'ج ۱: ص ۲۱۳)

﴿۲﴾ مرتکب معاصی کو زکوٰۃ و صدقات دیئے جا سکتے ہیں' زکوٰۃ کے مصرف کے لیئے ایمان شرط ہے' تقویٰ شرط نہیں۔

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَۃَ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَ فِیْ یَدِزَ انِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّ ثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّ قَنَّ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا عَلٰی یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّ ثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّ قَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَ قَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّ ثُوْنَ عَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا زَانِیَۃٌ فَلَعَلَّھَا تَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ زِنَا ھَا وَلَعَلَّ الْغَنِیُّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ وَلَعَلَّ السَّارِقُ یَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ سَرِقَتِہٖ

☆ (رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ 'ج ۱: ص ۳۲۹)

☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) 'ج ۱: ص ۱۹۱)

ایک آدمی نے کہا کہ آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا، وہ صدقہ زانی عورت کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا اے اللہ! زانیہ کو صدقہ دینے پر تیری حمد ہے۔ (اس آدمی نے پھر کہا) میں آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا۔ صدقہ غنی کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ غنی کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے کہا۔ اے اللہ! غنی کو صدقہ دینے پر تیری حمد ہے۔ (پھر

اس نے کہا) آج رات میں ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا، صدقہ چور کے ہاتھ لگا۔ صبح لوگوں نے باتیں کیں کہ چور کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے زانیہ، غنی اور چور کو صدقہ دینے پر اللہ کی تعریف کی۔ اس آدمی کو بتایا گیا تیرا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے۔ زانیہ اس صدقہ دینے کے باعث زنا سے توبہ کر لے گی۔ غنی اللہ کے مال سے خرچ کرے گا۔ اور چور چوری سے محفوظ ہو جائے گا۔

جب ذمی کافر کو صدقہ دیا جا سکتا ہے تو مسلمان گناہگار کو صدقہ کیوں نہیں دیا جا سکتا؟

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ ص ۲۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳ ص ۳۲۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۳۲۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۲۱۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱ ص ۴۲۱)

﴿۳﴾ مقبول صدقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے کیا جائے' طلب رضائے خداوندی کے بغیر کیا ہوا صدقہ قبول نہیں ہوتا' بلکہ اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳ ص ۳۲۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۳۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲ ص ۷۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۲۹)

﴿۴﴾ جو صدقہ اللہ کی رضا کی خاطر کیا جائے اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے' وہ صدقہ خواہ قلیل ہو یا کثیر، قرابت داروں پر کیا جائے یا اجنبی پر، مومن پر کیا جائے یا کافر پر' حتیٰ کہ ہر ذی روح پر رحم کرنا، اسے خوراک غذا، دانہ پانی دینا صدقہ ہے' حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَاوَجْهَ اللّٰهِ اِلَّااُجِرْتُ عَلَیْهَاحَتّٰی مَا تَجْعَلَ فِیْ فَمِ اِمْرَاَ تِکَ

جو تو خرچ کرے اور اس میں اللہ کی رضا مقصود ہو اس پر تجھے اجر ملے گا حتیٰ کہ اس پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔

☆ (رواہ البخاری عن عامر بن سعد' ج ۱ ص ۱۳)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لیئے کنواں تیار کروا کر وقف کیا اور ایک روایت میں پھل دار باغ وقف کیا۔

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)' ج ۱ ص ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸)

اسی طرح اگر کوئی مومن حضور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ یا دیگر اولیاء کے ایصال ثواب کے لیئے کوئی صدقہ کرے تو وہ قبول ہوگا اور صدقہ کرنے والے کو اجر ملے گا۔

گیارہویں شریف کی حقیقت تو ایصال ثواب ہے۔ اور یہ جائز و مستحسن ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳ ص ۳۲۹)

﴿۵﴾ جو آدمی محض رضائے الٰہی کے حصول کے لیئے صدقہ کرے یا کوئی عبادت کرے اس میں اس کا مقصد جنت کا حصول یا دوزخ سے حفاظت بھی نہ ہو تو یہ اعلیٰ درجہ کا صدقہ اور عبادت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے صدقات اسی نوعیت کے ہوتے تھے۔ آیت مبارکہ نے اس کی تصریح فرمادی کہ......

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ

اے نبی کے محبوب غلامو! تم جو صدقہ کرتے ہو وہ صرف اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیئے کرتے ہو۔

یہ آیت صحابہ کرام کے ایمان اور تقویٰ کی اعلیٰ دلیل ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۳: ص ۳۳۹)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ ج ۱: ص ۱۲۹)

﴿۶﴾ صدقہ کرنے سے مال بڑھتا ہے اور بخل سے مال گھٹتا ہے' قرآن مجید اور احادیث میں صدقہ کی ترغیب اور فضائل پر کثیر نصوص موجود ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ...... اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ (سورۃ البقرہ آیت' ۲۷۶)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۲)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)

☆☆☆☆☆

باب (۵۲)

مسائل اور سوال

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِی الۡاَرۡضِ یَحۡسَبُہُمُ الۡجَاہِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُہُمۡ بِسِیۡمٰہُمۡ ۚ لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ☆ (سورہ بقرہ آیت' ۲۷۳)

ان فقیروں کے لیئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے' نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب، تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا' لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

حل لغات:

" **اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ** " : حَصر اور اِحۡصار کا معنی ہے: رکنا، مانع ظاہر مثلاً دشمن اور مانع باطن مثلاً مرَض کی صورت کو اِحصار کہا جاتا ہے۔ اور مانع باطن کو حصر کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۲۰)

بیماری، حاجت یا خوف کی وجہ سے مقصود سے رک جانا اِحصار ہے اور جو آدمی حج کے ارادے سے گھر سے نکلے لیکن کسی مانع حسّی یا مانع معنوی کے باعث حج سے رک جائے وہ مُحۡصَر کہلاتا ہے۔

اس آیت میں احصار سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طاعت میں ایسے مشغول ہیں کہ وہ کسب معاش نہیں کر سکتے۔ مثلاً جہاد، قرآن وسنت اور علوم دینیہ (ظاہری وباطنی) کی تحصیل میں مصروف ہیں،

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)

"یَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ" : نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب۔

اَلۡجَاهِلُ سے مراد بے خبر ہے نہ کہ بے علم۔

اَلتَّعَفُّفُ : عِفت سے بنا ہے' جس کے معنی ہیں رکنا، چھوڑنا، صبر کرنا، مرغوب ناجائز چیز سے بچنا عفت کہلاتا ہے۔ اسی لیئے وہ عورت جس کا دامن بے غیرتی اور بے حیائی سے پاک ہے عفیفہ کہلاتی ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۳۳۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی رضا میں مشغول رہنے کی وجہ سے کسب سے باز رہنے والوں کو ان کے سوال سے باز رہنے اور اپنے فقر کو چھپانے کی وجہ سے ناواقف آدمی انہیں غنی سمجھ بیٹھتا ہے' حالانکہ ان کے پاس دنیوی مال نہیں ہوتا۔ وہ صرف قانع ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۶)

"تَعۡرِفُهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ" : تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا۔

سِیۡما اور سِیۡمِیَآء کا معنی ہے علامت، آثار، نشان۔

اصطلاح میں کسی کی وہ خصوصی علامت، جس سے وہ شے پہچانی جائے۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور حاجت کی وجہ سے ضعف اور بوسیدگی ان کے چہروں سے نمایاں ہے' یا عبادت اور اخلاص کے باعث اُن کے چہروں کی ہیبت اور وقار کو ہر کوئی پہچان لیتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۸۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱: ص ۲۱۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱: ص ۲۱۴)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۶)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۷)

"لَا یَسۡئَلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا" : لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے۔

لَحۡفٌ کا معنی ہے ڈھانک لینا۔ ڈھانک لینے کی وجہ سے رضائی کو لحاف کہتے ہیں۔

اس سے مراد سوال میں اتنا اصرار کرنا کہ مخاطب دینے پر مجبور ہو جائے۔ گڑگڑا کر مانگنا ہے۔ یہ قناعت شعار لوگ لوگوں سے مطلقاً سوال ہی نہیں کرتے کہ سوال کے لیئے زاری کرنا پڑے۔ اس کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے سوال تو کرتے ہیں مگر اصرار و زاری نہیں کرتے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۲)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۴۶۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۹)

شانِ نزول:

ہجرت کے بعد فقراءِ مہاجرین کے پاس مدینہ منورہ میں رہنے کے لئے کوئی گھر نہ تھا' نہ دینوی ساز و سامان، نہ کاروبار، نہ رشتہ دار، نہ کنبہ وقبیلہ۔ یہ لوگ مسجد نبوی شریف میں ایک چبوترے پر رہتے تھے' جسے صُفّہ کہا جاتا ہے' اہل صفہ ہمیشہ مسجد میں حاضر رہتے' دن میں روزہ، تلاوت قرآن مجید اور رات کو شب بیداری میں مشغول رہتے' ہر جہاد میں لشکر اسلام میں شامل ہوتے تھے' حضور سید العالمین ﷺ کی خدمت اقدس میں رہ کر اسلام کے احکام اور اسرار الٰہیہ سیکھتے تھے' کھانے کو کچھ مل جاتا تو شکر کرتے ورنہ صبر وقناعت سے رہتے تھے۔ ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ چار، پانچ تک عموماً تعداد رہتی۔ ان میں ستر وہ تھے کہ جن کے پاس سترِ عورت کے لیئے بھی پورا لباس نہ تھا۔

ان فقراء کے بارے میں آیت مبارکہ بالا کا نزول ہوا' جس میں اغنیاء مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ ان فقراء پر اپنے صدقات خرچ کرو جو قناعت شعاری کی وجہ سے سوال تک نہیں کرتے' مگر دیکھنے والا پہلی نظر میں ان کی حالت کا اندازہ کر لیتا ہے۔

☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱: ص ۳۵۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ ھ)' ج ۱: ص ۳۲۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ ھ)' ج ۱: ص ۲۱۳)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)

مسائلِ شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے جو شخص دین کے حصول اور تبلیغ کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دے' اللہ کی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اصحاب صفہ نے اپنی زندگی عُسرت کے باوجود فی سبیل اللہ وقف کر دی۔ اللہ نے ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیئے مسلمانوں کو خصوصی حکم دیا۔ یہ ان کی رفعت شان کی وجہ سے ہے۔ جس طرح کوئی قطعہ اراضی وقف ہو کر مسجد بن جائے۔ اس قطعہ اراضی کی شان بڑھ جاتی ہے۔ کتے نے اپنے آپ کو اصحاب کہف کے ساتھ وقف کر دیا۔ رب تعالیٰ نے اس کا ذکر تعریف کے ساتھ قرآن مجید میں فرما دیا۔

یہ فائدہ '' اَلَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ '' سے حاصل ہوا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱: ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳: ص ۴۶)

﴿۲﴾ نفلی صدقات وخیرات کا مصرف عام فقراء ہیں۔ خواہ متقی ہوں یا گناہگار۔ مگر متقی فقیر پر خرچ کرنا بہتر ہے۔ اسی طرح غریب طالبانِ علوم دینیہ محتاج مدرسین اور علماء پر خیرات کرنا افضل ہے۔ ان کی خدمت سے دوہرا فائدہ ہے۔ محتاج کی امداد اور دین کی ترویج واشاعت۔ آیت مبارکہ سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ پیشہ ور بھکاریوں کے مقابل قناعت پسند فقیروں کو صدقہ دینا بہتر ہے' آیت مبارکہ میں یہ مسئلہ وضاحت سے بیان ہوا'

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۷۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)

﴿۴﴾ ہر وہ شخص جو محتاج ہو، اسے زکوٰۃ وصدقات دیئے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ وہ تندرست ہو، کما لیتا ہو مگر اس کی آمدنی اس کی ضروریات کو کفایت نہ کرتی ہو، اگرچہ اس کا لباس عمدہ ہو، نہ بیمار ہو، نہ معذور۔ اس کے باوجود وہ فقیر ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۶۴۲)

﴿۵﴾ جس شخص کے پاس اپنی حاجت اصلیہ (مکان، گھر میں برتنے کا ضروری سامان، سواری، لباس، خادم) سے ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت سے کم رقم ہو وہ فقیر ہے۔ اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے' زکوٰۃ کا نصاب حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے۔

وَلَيْسَ فِيمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ...... پانچ اوقیہ چاندی سے کم مال میں زکوٰۃ نہیں۔

☆ (رواہ الائمہ مالک والشافعی واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن ابی سعید بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲: ص ۲۳۱)

اوقیہ چالیس درہم چاندی کا ہے۔

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ ھ) مطبوعہ نشر السنہ ملتان' ج ۲: ص ۹۳)

دوسو درہم ساڑھے باون تولہ کے برابر ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۶۴۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۸)

﴿۶﴾ زکوٰۃ اور صدقات دینے والے پر لازم ہے کہ لوگوں کے احوال کی مراعات کو مدنظر رکھے۔ جسے زیادہ محتاج جانے یا جو قناعت شعار بڑھ کر سوال نہیں کرتا، یا جسے زکوٰۃ وصدقات دینے میں زیادہ ثواب ہے۔ اسے دینے میں ترجیح دے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱: ص ۲۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۴)

﴿۷﴾ مخلوق سے اپنی محتاجی اور فقر وفاقہ چھپانا اللہ کو پسند ہے' اصحاب صفہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اسی عمل پر تعریف فرمائی گئی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳: ص ۳۴۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲: ص ۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷: ص ۸۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ ھ)' ص ۱۷۳)

﴿۸﴾ علامات اور آثار پر احکام شرع جاری ہوتے ہیں۔ اگر کسی میں فقر کی علامت پائی جائے' اسے فقیر جان کر زکوٰۃ ادا کرے ادا ہو جائے گی۔ اگر کسی میں کفر کی علامت زُنار اور چوٹی ہو اسے کافر سمجھا جائے۔ اگر کسی میت کے ایمان اور کفر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اس کے جسم پر زُنار یا چوٹی ہو اسے غسل وکفن دیا جائے اور نہ اسے اسلامی قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اگر ایسی میت کے علامت ختنہ ہو تو اسے مسلمانوں کی طرح دفن کیا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی میت مسلمانوں کے محلہ، آبادی یا اسلامی ملک میں ہو تو اسے علامت ایمان شمار کیا جائے اسے اسلامی طریقہ کے مطابق تجہیز وتکفین کے بعد دفن کیا جائے اور دار الکفر میں میت کا پایا جانا علامت کفر ہے۔ یہی حال بچہ کا ہے۔ جس کے ماں باپ معلوم نہ ہو سکے۔ اسلامی آبادی میں پایا جانا علامت ایمان اور کافروں کی آبادی میں پایا جانا علامت کفر ہے۔

عزیز مصر کے پاس سیدنا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی براءت ایک بچہ نے بطور علامت بیان فرمائی۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ☆ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ☆ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ☆

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی اگر ان کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے' پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چرا دیکھا، بولا! بے شک یہ عورتوں کا چرتر ہے' بے شک تمہارا چرتر بڑا ہے۔ (سورہ یوسف آیات' ۲۶......۲۸)

حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی پر اُن کا کرتہ علامت بنا۔

سجدوں کا داغ اور چہروں کی نورانیت کو اللہ نے قلبی ایمان کی علامت ٹھہرایا۔ ارشاد ربانی ہوا:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے۔ سجدوں کے نشان سے (سورۃ الفتح آیت:۲۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱: ص۲۳۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۳: ص۳۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۱: ص۴۶۲، ۴۶۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱: ص۲۱۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج۱: ص۲۱۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج۷: ص۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳: ص۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج۲: ص۷۸)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج۱: ص۱۳۰)

﴿۹﴾ جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک ہے۔ اسے مزید کا سوال حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ سَالَ شَيْئًا وَعِنْدَهُ مَايُغْنِيهِ فَاِنَّمَايَسْتَكْثِرُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَمَايُغْنِيهِ ؟قَالَ قَدْرُ مَايُغْنِيهِ اَوْيُعَيِّشُهُ

☆ (رواه الائمہ احمد وابوداؤد ج ۱: ص ۲۳۷...... وابن حبان والحاکم فی المستدرک عن سہل بن الحنظلیہ)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۶: ح ۱۶۷۱۵)

جس نے اس حال میں سوال کیا کہ اس کے پاس کفایت کی شی ہو تو اس نے دوزخ کی آگ زیادہ کی، عرض کیا گیا، کفایت کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا، ایک دن اور ایک رات کی خوراک۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۷۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۴۶۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ کرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ کرمہ ج ۱: ص ۱۳۰)

﴿۱۰﴾ جو آدمی اپنی حاجت کا سوال لوگوں سے نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ سوال سے وقار مجروح ہوتا ہے اور استغنا سے غنا اور وقار بڑھتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ

☆ (رواه الامام احمد والنسائی والضیاء عن ابی سعید بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان ج ۶: ح ۱۶۷۲۷)

جس نے استغنا اختیار کیا۔ اللہ نے اسے غنی کر دیا اور جو سوال سے بچا، اللہ نے اسے بچا لیا اور جس نے کفایت شعاری کی اللہ اس کو کافی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱: ص ۲۳۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۳۴۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲: ص ۷۹)

﴿۱۱﴾ بغیر سوال کے جو عطیہ ملے اسے قبول کرے، رد نہ کرے، ہدیہ اور عطیہ کو قبول کرنا مسنون ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا اٰتَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَااِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَالَافَلَاتُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

☆ (رواه النسائی عن عمر ج ۱: ص ۳۶۵)

بغیر سوال اور اصرار کے اللہ تعالیٰ جو مال تجھے دے وہ لے لو۔ چاہو تو اسے اپنے پاس رکھو یا صدقہ کر دو۔ اور جو بغیر سوال کے نہ ملے اس میں اپنی جان نہ کھپاؤ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳: ص ۳۴۵)

﴾۱۲﴿ عبادات اور اخلاص کی علامت حسی نہیں بلکہ روحانی ہوتی ہے۔ اسی لیئے صالحین اور مخلصین کی ہیبت اور وقعت اُن کے چہروں سے عیاں ہوتی ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۸۶)

﴾۱۳﴿ ایسا سوال کرنا جس سے آدمیت کی تذلیل ہو، منع ہے۔ لیکن استعمال کی معمولی اشیاء کا سوال کرنا جائز ہے، جیسے آگ، پانی، نمک، سوئی دھاگا وغیرہ۔ ان معمولی اشیاء کو سوال پر دینا مومن کی شان ہے۔ انہیں روکنے والا اللہ کو ناپسند ہے۔ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ. اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے (سورۃ الماعون) ...... میں اسی کا بیان ہے۔

﴾۱۴﴿ مسجد میں اپنے لیئے سوال کرنا جائز نہیں، البتہ دینی ضرورت اور دیگر فقراء کے لیئے سوال کرنا جائز ہے، حضور سید عالم ﷺ نے غزوات کی تیاری کے لیئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے متعدد مرتبہ مالی امداد طلب فرمائی۔

☆☆☆☆☆

باب (۵۳) :

سود کی حرمت اور قرض کے احکام

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ☆ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ☆ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ☆ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ☆ وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ☆ (سورہ بقرہ آیات ۲۷۵ ... ۲۸۱)

وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن کھڑے نہ ہوں گے مگر وہ جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے کہا: بیع بھی تو سود کی مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اسے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا۔ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں

رہیں گے...... اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار...... بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (اجر) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ غم ...... اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو...... پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تمہیں نقصان ہو...... اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور اگر قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانو...... اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

حل لغات:

"اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ" **اَلَّذِیْنَ**: اگرچہ امرائے عرب کی طرف اشارہ ہے جو سودی کاروبار کرتے تھے مگر اس مقام پر تمام انسان مراد ہیں چونکہ سود لینا دینا ہر انسان کو منع ہے مومن ہو یا کافر اس لئے دارالاسلام میں سلطان اسلام کافروں کو بھی سودی کاروبار سے روک دے گا جیسے انہیں چوری زنا قتل وغارت سے روک دیتا ہے۔

یاد رہے کہ سود خوری ہر دین میں حرام رہی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۶۶)

"یَاْکُلُوْنَ": **اَکْلٌ** سے بنا ہے جس کا لفظی معنی کھانا ہے مگر اس سے مراد اخذ کرنا لینا ہر نوع کا فائدہ اٹھانا اور تصرف کرنا ہے چونکہ سود کا مقصد لوگوں کا مال ناحق ہضم کرنا ہے اس لئے اس کا ذکر کھانے سے کیا گیا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۴۸، ۳۵۴)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۴۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۴۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۹۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۱)

"اَلرِّبٰوا": لفظی معنی زیادتی اور بلندی ہے۔ اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆

(سورہ حم السجدۃ آیت ۳۹)

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی پھر ہم نے جب پانی اتارا تو تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مردے جلادے گا۔

حدیث شریف میں ربٰو انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

وَاَیْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ الحدیث

اللہ کی قسم جب ہم کوئی لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے زیادہ ابھر آتا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا۔

☆ (رواہ البخاری عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر ج ۱ ص ۵۰۶)

☆ (صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) کتاب الاشربۃ)

حدیث شریف میں ربا بمعنی بڑھنا، بلند ہونا اور ابھرنا ہے۔

جس طرح صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم اور حج لغوی معنوں میں نہیں بلکہ اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں اسی طرح ربٰو بھی اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اصطلاح شرع میں ناپنے، تولنے والی ہم جنس اشیاء بلاعوض زیادہ لینا ربٰو ہے۔ (ربٰو کی چند قسمیں ہیں ان کا بیان آئندہ صفحات میں ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ)

یاد رہے کہ مصحف شریف میں ربٰو کو واو سے لکھتے ہیں، جیسے صلوٰۃ اور زکوٰۃ، بعض جگہ الف سے بھی لکھا گیا ہے۔

قرآن مجید میں ہر حرام مال کو بھی ربا کہا گیا ہے۔ یہود کی مذمت میں ارشاد ربانی ہے:

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ☆

اور اس لیئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۱۶۱)

اس آیت میں بعض مفسرین نے ربٰو سے مطلق حرام مراد لیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۴۱، ۳۴۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۶۴، ۴۶۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۴۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۹۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۴۸)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۸۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۴)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۱۴)

"یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ": خبط کا معنی ہے ایسی سخت ضرب جس سے گفتار و رفتار میں بگاڑ پیدا ہو، یکسانیت نہ رہے، وہ آدمی جو چلنے بولنے میں بہکتا ہو اسے خبطی کہا جاتا ہے۔

شیطان سے مراد ابلیس یا عام جن ہے، ابلیس یا جن جب کسی کو چھو لیتے ہیں اس کے حواس میں فتور آ جاتا ہے، اعتدال ختم ہو جاتا ہے، بعض اوقات اسے کوئی مرض لاحق ہو جاتی ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سود خور جب اپنی قبر سے اٹھ کر میدان حشر کی طرف چلنے لگے گا تو اس طرح گرتا پڑتا جائے گا جیسے کسی پر شیطان یا جن سوار ہو کر اسے دیوانہ کر دے، اس کی رفتار سے اعتدال جاتا رہے، یہ لوگ اپنے پیٹ کے بوجھ یا جنون کے باعث آسانی سے چل نہ سکیں گے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۴۲)
☆ (المصباح المنیر، ج ۱، ص ۹۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۸۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۴۱۵)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۴۱۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۹۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۴۹)

"وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ": بیع سے مراد عام حلال تجارتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال و جائز فرمایا ہے اس کے ذریعے نفع لینا حلال اور جائز ہے۔

"یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا": **مَحق** کا معنی ہے کم ہونا، نقصان ہونا، کسی شی کا سرے سے ختم ہو جانا، آخر ماہ میں چاند جب گھٹ جاتا ہے تو اسے **مَحق** کہتے ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۴۶۴)
☆ (المصباح المنیر، ج ۲، ص ۱۰۴)

معنی آیت کا یہ ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں سودی مال کو گھٹاتا ہے، اسے برکت سے خالی کر دیتا ہے، جس حلال مال میں سود شامل ہو جائے اسے بھی نقصان سے دوچار کر دیتا ہے اور قیامت میں سود کو ہلاک کر دے گا۔ یہ مال سود خور کے کسی کام نہ آئے گا، بلکہ الٹا اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۰۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۶۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۲۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۰۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۵۱)

"**وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ**" : يُرْبِي رَبْوٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے بڑھانا' صدقہ فرض ہو یا نفلی' تمام خیرات صدقات میں شامل ہیں۔

معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے صدقات کو بڑھاتا ہے۔ صدقہ کے بعد جو مال بچ رہتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے' دیئے گئے صدقات وخیرات سے زیادہ دولت ملتی ہے اور آخرت میں ہر صدقہ کا اجر عطا فرمائے گا۔ سخاوت کرنے والا کبھی تنگ دست نہیں ہوتا۔

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۳۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۱۹)

"**فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ**" : اَذِنَ کا معنی سننا' جاننا ہے' آذان نماز کے اعلان کو کہتے ہیں پھر ہر علم کو اذن کہا گیا' معنی یہ ہے کہ منکرین کو بتادو اور وہ یقین کرلیں۔

اللہ اور رسول (جل وعلا ﷺ) سے لڑائی سے مراد دنیوی یا اخروی لڑائی ہے' یعنی دنیا میں قتل وغارت اور آخرت کے عذاب کا یقین کرلو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۶۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)

"**وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ**" :

عُسْرٌ کا معنی ہے تنگی' تنگ دستی' مفلسی' سخت مشکل۔ **یُسْرٌ** اس کا متضاد ہے بمعنی آسانی' سہولت' فراخی۔

قرآن مجید میں ہے۔ **اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** ☆ بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (سورۃ الانشراح آیت ۲)

ذُوْعُسْرَةٍ : ایسا آدمی جو تنگ دستی کے باعث اپنا قرض ادا نہ کرسکتا ہو۔

مَیْسَرَةٍ: فراخ دستی کی حالت' جب مقروض اپنا قرض ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہیں۔

فَنَظِرَةٌ : **نَظَرَ** کا معنی دیکھنا' غور کرنا اور **اِنْظَارٌ** کا معنی مہلت دینا' تاخیر کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ' ص ۳۳۴' ۴۹۷' ۴۹۸)
☆ (المصباح المنیر' ج ۲ ص ۲۸' ج ۲ ص ۱۲۷)

آیت کا معنی یہ ہے کہ مقروض اگر اپنی تنگ دستی اور افلاس کے باعث مدت مقررہ پر قرضہ ادا نہ کرسکے تو اسے فراخ دستی تک مہلت دو اور مطالبہ کو مؤخر کردو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳ ص ۳۷۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷ ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳ ص ۵۴)

شان نزول :

ان آیات کریمہ کے شان نزول کے بارے میں چند روایات ہیں۔

(۱) قبیلہ بنی ثقیف میں چار بھائی، مسعود، عبدیالیل، حبیب اور ربیعہ سودی کاروبار کرتے تھے، بنی مغیرہ کے چند افراد ان کے مقروض تھے، طائف کے فتح ہونے کے بعد یہ چاروں بھائی مشرف بہ اسلام ہوئے، اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنا سود بنی مغیرہ کے مقروض افراد سے طلب کیا اور طلب میں سختی کی، بنی مغیرہ نے ادا کرنے سے انکار کر دیا اور قسم کھا کر کہا کہ اسلام نے سود کو حرام کر دیا ہے ہم ادا نہ کریں گے، مقدمہ حضرت عتاب ابن اسید کی بارگاہ میں پہنچا انہوں نے حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ لکھ بھیجا اس پر یہ آیت کریمہ " وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا " نازل ہوئی، ان بھائیوں نے سود لینے سے توبہ کر لی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۴۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۶۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۰۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۳۶۷)

(۲) حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے ممانعت سود سے پہلے کچھ کھجوریں سود پر دی تھیں، مقروض کے باغ کے پھل پکے تو انہوں نے کچھ کھجوریں لے لیں کچھ باقی بچیں، مقروض نے قرضہ کی ادائیگی میں تاخیر مانگی اور ساتھ کہا اس کے بدلے اتنی کھجوریں زائد ادا کروں گا، جب حرمت سود کی آیت اتری تو ان حضرات نے سود معاف کر دیا، بلکہ اصلی زر کی وصولی کے مطالبہ سے بھی دستبرداری اختیار فرمالی۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۰۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۱۷)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۱، ص ۳۶۷)

(۳) چار ثقفی بھائیوں نے جن کے بارے میں اوپر مذکور ہوا، کہا ہم اللہ تعالی اور اس کے رسول سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتے، ہم سود لینے سے توبہ کرتے ہیں، مگر اپنا اصل مال فوراً وصول کریں گے، بنی مغیرہ کے مقروض بھائیوں سے اصل زر کا مطالبہ کیا، بنی مغیرہ کے مقروض بھائیوں نے کہا کہ فی الحال ہم تنگ دست ہیں ہمیں قرضہ کی ادائیگی کے لئے کچھ مہلت دو، مالی استطاعت ہوتے ہی ہم قرضہ ادا کر دیں گے، انہوں نے انکار کیا اور فوری ادائیگی کا مطالبہ کیا، اس پر حکم نازل ہوا کہ تنگ دست سے قرض کا مطالبہ اس کی فراخ دستی تک مؤخر کر دو۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۹۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سود حرام قطعی ہے' اس کی حرمت قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی نصوص' اجماع امت اور قیاس سے ثابت ہے' اس کو حلال جاننے والا کافر ہے' اسلام لا کر اس کے حلال ہونے کا قائل مرتد ہے' حرام سمجھ کر لینے والا فاسق اور مرتکب گناہ کبیرہ ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ج ۳' ص ۱۷۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۳)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۰)

﴿۲﴾ سود کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) زیادتی کا سود

(ب) ادھار کا سود

(ا) "زیادتی کا سود" یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو اور ناپ تول برابر ہو' پھر اگر ایک طرف کی جنس کو زیادہ لیا جائے' مثلاً گندم کے بدلے گندم خریدی گئی دونوں کا وزن دس کلوگرام ہو یہ سودا جائز ہے اور اگر ایک طرف گندم دس کلوگرام سے زیادہ ہو تو یہ سود ہے اور حرام ہے' اس کی حرمت پر کثیر احادیث طیبہ وارد ہیں جو درجہ شہرت کو پہنچتی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے:

اَلـذَّهَـبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمرُ بِالتَّمرِ وَالْمِلْحُ بِالْـمِـلْحِ مَثَلًا بِمَثَلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

سونا سونے کے عوض' چاندی چاندی کے عوض' گندم گندم کے عوض' جو جو کے عوض' کھجور کھجور کے عوض اور نمک نمک کے عوض برابر برابر دست بدست بیچو اور جب یہ اجناس مختلف ہوں تو جیسا چاہو بیچو جب کہ وہ دست بدست فروخت ہوں۔

☆ (رواہ الائمہ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ عن عبادہ بن الصامت'
بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی و شرکاہ' ج ۲' ص ۲۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ......

''جس نے زیادہ لیا یا زیادہ دیا اس نے سودی کاروبار کیا دینے والا اور لینے والا دونوں برابر ہیں''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ......

'' ایک دینار کو دو دینار کے عوض اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض نہ فروخت کرو ''۔

☆ (صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م۲۶۱ھ) ج۲ ص۲۴،۲۵،۲۶)

سود کے حرام ہونے کی احادیث......

☆ صحاح ستہ میں حضرت عمر سے'

☆ مستدرک میں حضرت علی سے'

☆ مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے'

☆ الدارقطنی میں حضرت انس سے'

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوبکر سے'

☆ مسند بزار میں حضرت بلال سے'

☆ بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم سے مروی ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج۲ ص۹۰)

اتحاد جنس اور قدر معلوم (ناپ اور تول) کی صورت میں برابر برابر' نقد بہ نقد تجارت جائز ہے اور زیادتی حرام اور سود کے حکم میں ہے۔

(ب) ''ادھار کا سود'' زمانہ جاہلیت میں لوگ اس شرط پر قرض دیا کرتے کہ مقروض سے قرض کے عوض ہر ماہ یا ہر سال ایک معین رقم لیا کریں گے' اصل رقم مقروض کے ذمہ باقی رہتی' مدت پوری ہونے کے بعد قرض خواہ مقروض سے اصل رقم کا مطالبہ کرتا' اگر مقروض اصل رقم نہ ادا کرسکتا تو قرض خواہ مدت بڑھا دیتا لیکن ساتھ ہی سود میں اضافہ کر دیتا تھا' زمانہ جاہلیت کے اس ادھار سود کو قرآن مجید نے حرام قرار دے دیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۱ ص۴۶۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۳ ص۳۵۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج۷ ص۹۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج۲ ص۸۹،۹۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص۱۷۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) ج۱ ص۲۱۵)

یاد رہے کہ موجودہ بینک کاری نظام میں اسی نوعیت کا سود رائج ہے یہ حرام ہے۔

﴿۳﴾ دو چیزوں کے ایک جیسی ہونے کی صورت میں ناپ یا تول میں برابری ہونا بدلہ میں ضروری ہے' جنس کے کھرے یا ردی ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' مقدار میں برابری اس لیے ہے کہ لوگوں کے مال ضائع نہ ہوں' لوگوں کے مال کی حفاظت کے لئے ناپ اور تول وضع ہوئے' ناپ اور تول میں عدل کا حکم خود قرآن مجید میں ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا☆

اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۵)

ماپ اور تول میں کمی کرنے والوں کی وعید میں ارشاد ربانی ہے:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ☆الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ☆وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ☆

کم تولنے والوں کی خرابی ہے☆ وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں' پورا لیں☆ اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

(سورۃ المطففین' ۱ ...... ۳)

مقدار کی برابری کے لیے حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ماپ اور تول کو اختیار فرمایا۔

مَاوُزِنَ مَثَلٌ بِمَثَلٍ اِذَا كَانَ نَوْعًا وَّاحِدًا وَكِيْلَ مَثَلٌ بِذٰلِكَ فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَابَأْسَ بِهٖ

جو شئ وزن سے تولی جائے تو اس کے برابر برابر بدلو جب کہ ایک نوع کی ہوں اور ماپ سے بدلی جائیں ان کا تبادلہ بھی اسی طرح کرو' جب جنس مختلف ہوں تو کمی بیشی میں حرج نہیں'

☆ (رواہ الدار قطنی عن عبادۃ وعن انس بن مالک)

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' ج ۳' ص ۱۸)

نیز صحیح حدیث میں ارشاد ہے:

مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ وَّاَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

☆ (رواہ الدار قطنی عن ابن عباس)

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' ج ۳' ص ۳' ۴)

جو ادھار خریدے اسے چاہئے کہ ماپ تول اور مدت معلوم سے ادھار کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۹۰)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۸)

﴿۴﴾ قیاس ادلہ شرعیہ میں سے ہے' اس کے چند شرائط ہیں' اگر شرائط موجود ہوں تو قیاس عند اللہ مقبول ہے ورنہ مردود' نص کے مقابلے میں قیاس کرنا مردود اور شیطان کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا' کفار نے سود کو بیع کی مانند قرار دیا کہ دونوں میں نفع مقصود ہے' وہ اس امر کو بھول گئے کہ بیع کی حلت اور سود کی حرمت منصوص ہے تو کس طرح سود کو بیع پر قیاس کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں' سوائے ابلیس کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا' ابلیس نے قیاس کیا کہ آدم علیہ السلام کا خمیر مٹی سے تیار ہوا اور میں آگ سے بنا ہوں' آگ مٹی سے بہتر ہے۔

قَالَ مَامَنَعَکَ اَلَّاتَسْجُدَ اِذْاَمَرْتُکَ ۔ قَالَ اَنَاخَیْرٌمِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَّخَلَقْتَه مِنْ طِیْنٍ ☆

فرمایا' کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا' بولا! میں اس سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

(سورہ اعراف آیت' ۱۲)

سجدہ کی نص کے مقابل شیطان کا قیاس مردود ٹھہرا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۰)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ن ۷' ص ۹۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۹)

﴿۵﴾ درزی کو کپڑا دیا کہ اگر آج سی دے تو دو سو روپیہ اجرت ہے اور اگر کل سی کر دے گا تو ایک سو روپیہ اجرت ہے' یہ شرط باطل ہے' چونکہ عمل ایک ہی ہے' اجرت کی زیادتی مدت کی وجہ سے ہے' یہ سود ہے' درزی کو دونوں صورتوں میں وہ اجرت ملے گی جو عام طور پر دی جاتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۷)

﴿۶﴾ آدمی پر ہزار روپیہ قرض موجل تھا' قرض خواہ پانچ سو روپیہ نقد پر مصالحت کر لے' یہ ناجائز ہے' مدت کے بدلہ میں قرض میں کمی بیشی سود ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۷)

﴿۷﴾ ایک ہی جنس کی ردی اور عمدہ اشیاء میں تبادلہ زیادتی کے ساتھ حرام ہے اور سود ہے' برابر برابر تبادلہ کرنا جائز ہے' اور کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنا ہو تو اس کے جواز کی صورت یہ ہے کہ ردی شئے کو فروخت کرے اس قیمت سے عمدہ جنس کم مقدار میں خریدے' حدیث شریف میں ایسی ہی مثال ملتی ہے' حضور ﷺ نے حضرت سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کا امیر بنا کر بھیجا' سواد نے وہاں کے عمدہ چھوہارے خدمت مبارک میں بھیجے' آپ نے دریافت فرمایا کہ خیبر میں سب چھوہارے ایسے ہی عمدہ ہوتے ہیں' حضرت سواد نے عرض کیا: جی نہیں' حضور ہم دو صاع ردی چھوہارے دے کر ایک صاع اور تین صاع دے کر دو صاع خرید لیتے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ لَاتَفْعَلْ وَلٰکِنْ بِعْ ھٰذَاوَاشْتَرِ بِثَمَنِه مِنْ ھٰذَا

☆ (رواہ الدار قطنی عن ابی ھریرۃ)

☆ (سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنہ ملتان' ج ۳' ص ۱۷)

ایسا نہ کرو' بلکہ انہیں فروخت کرو ان کی قیمت سے عمدہ خرید لو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۹۴)

﴿۸﴾ جس طرح سود لینا حرام ہے اسی طرح دینا بھی حرام ہے' بلکہ جو شخص اس کاروبار میں شریک ہو وہ بھی حرام کا مرتکب ہے' سودی دستاویز کا کاتب' گواہ اور معاون کے لیے وہی حکم ہے' فرق صرف اتنا ہے کہ سود خور گناہگار بھی ہے اور ظالم بھی' اس کی حرمت کا بیان قرآن مجید کی نص قطعی میں ہے۔ باقی لوگوں کے وعید احادیث طیبہ میں ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَه' وَشَاهِدَه' وَكَاتِبَه'

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن ابن مسعود)

☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴' ح ۹۷۶۵)

اللہ نے سود کھانے والے' کھلانے والے' سود کے گواہ اور کاتب پر لعنت فرمائی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۴۳)

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۴۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۵

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۴۸)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۳)

﴿۹﴾ قیامت کے روز سود خور مخبوط الحواس شخص کی طرح گرتا پڑتا اٹھے گا' اپنی اس علامت کے باعث پہچانا جائے گا اور رسوائی وذلت سے میدان حشر میں روسیاہ ہو کر ہانکا جائے گا' جیسے بعض نیکیوں کے صالحین کے چہروں پر نورانی نشانات ہوں گے' وضو کرنے والے اپنے اعضاء وضو کی چمک سے پہچانے جائیں گے' اسی لئے حضور شفیع المذنبین شافع یوم محشر کا لقب "**قائد الغر المحجلین**" ہے' (چمکنے والے اعضاء وضو والوں کے قائد ﷺ)

مذکورہ بالا آیت میں اس کا واضح بیان ہے۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۴۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۹۶)

﴿۱۰﴾ حلال میں برکت اور حرام میں بے برکتی ہے' سود کا مال اگرچہ کثیر ہو جائے مگر برکت سے محروم رہتا ہے' بھیڑ بکریوں کا ریوڑ ہوتا ہے اگرچہ اسے ہر روز ہزاروں کی تعداد میں ذبح کیا جاتا ہے بخلاف کتیا کے۔

یاد رہے کثرت اور برکت میں نمایاں فرق ہے' تھوڑی نعمت اگر مبارک ہو تو بہت فائدہ دیتی ہے' تھوڑی بارش اگر برکت والی ہو تو فائدہ مند ہے' شئی کی کثرت بعض اوقات عذاب کا باعث بن جاتی ہے اگر اس سے برکت اٹھ جائے' بیع' صدقہ وخیرات میں برکت ہے اور سود کو بے برکت رکھ کر اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیتا ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔ اَلرِّبَاوَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِیْرُ اِلٰی قَلٍّ

☆ (رواہ الامام احمد والطبرانی عن ابن مسعود)

☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان'' ج ۴' ح ۹۷۸۶)

سود اگر چہ کثیر ہو جائے مگر اس کا انجام کمی اور بے برکتی ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳' ص ۳۵۳)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۲۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۷' ص ۱۰۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۱)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۱۷)

﴿۱۱﴾ سود خور کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے' شرعاً اس کی گواہی قبول نہیں' اس کے مزاج میں قساوت اور بے رحمی آجاتی ہے' اللہ تعالٰی کے ہاں اس کا کوئی صدقہ' حج' جہاد اور صلہ قبول نہیں' انجام کار اسے مصیبت اٹھانا پڑے گی۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۷' ص ۱۰۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳' ص ۳۵۳)

﴿۱۲﴾ اللہ تعالٰی صدقات وخیرات کرنے سے مال میں برکت دے کر بڑھاتا ہے' یہی حال زکوۃ کا ہے۔

آیت مبارکہ میں '' یُرْبِی الصَّدَقٰتِ '' میں اسی کا بیان ہے' مال بڑھنے اور بابرکت ہو جانے کی تمثیل حضور سید وسرور ہر دو جہاں ﷺ نے بڑی عمدہ بیان فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے۔

(ترجمہ حدیث) اللہ تعالٰی مومنوں کے صدقہ کی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے' یہاں تک کہ جب بندہ مومن آخرت میں اٹھے گا تو ایک پیسہ یا لقمہ کے صدقہ پہاڑ برابر پائے گا۔

☆ (سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) عن ابی ہریرۃ' ص ۱۳۳۔ ونحوہ مسلم' والترمذی والنسائی وغیرھم)

اپنے حلال کی کمائی سے صدقہ کرنے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا' اگر چہ سارا مال صدقہ کر دے' رب تعالٰی اسے دنیا میں بھی بدلہ دیتا ہے اور آخرت کا ثواب تو اس کے لئے محفوظ ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۱۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۴)

﴿۱۳﴾ حرام مال مثلاً سود وغیرہ اگر حلال مال میں شامل ہو گیا اور مال خلط ملط ہو گیا' اب اگر پاک کرنے کا ارادہ ہو تو حرام مال کی مقدار نکال دے باقی مال پاک ہو گیا' یہ لازم نہیں کہ مال حرام معین ہی نکالے' حرام مال کی مقدار نکالنا کافی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۳۴۵)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

﴿۱۴﴾ حرام مال سے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ یہ مال مالک کو واپس کر دے، جس سے سود لیا یا رشوت لی' یا کسی کا مال غصب کیا یہ حرام کا مال مالک کو واپس کرے اور پھر رب تعالی سے معافی مانگے' صرف رب تعالی سے معافی مانگنا کافی نہیں کیونکہ حقوق العباد بندوں کے معاف کرنے یا ادا کرنے سے معاف ہوتے ہیں' تلاش بسیار کے بعد اگر مالک نہ مل سکے تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے' اس صدقہ کا ثواب مالک کو ملے گا' یہ بری الذمہ ہو جائے گا' اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک نے اپنے مال کا مطالبہ کیا تو اسے دینا لازم ہوگا' اب صدقہ اس کی طرف سے ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

﴿۱۵﴾ اگر مالی مظالم زیادہ ہوں بایں طور کہ زندگی بھر حرام اکٹھا کرتا رہا' اس کے پاس موجود مال مالی مظالم کو پورا نہیں کرتا' تو توبہ کی صورت یہ ہے کہ اپنا تمام مال صدقہ کر دے اپنے لئے صرف ستر عورت کا لباس اور ایک روز کی خوراک باقی رکھ لے' اس سے امید کی جاسکتی ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۷)

﴿۱۶﴾ سود کی حرمت سے پہلے جس نے سود لیا تھا وہ اس کے حق میں جائز ہے' لہٰذا جو حربی کافر سودی لین دین کے بعد مسلمان ہوا تو اس پر گذشتہ لیا ہوا سود واپس کرنا واجب نہیں' اگر کافر نے مہر کے عوض خنزیر' شراب یا مردار دیا پھر مسلمان ہو گیا تو اگر مہر ادا ہو چکا تو جائز ہے ورنہ اس کے عوض مال دے۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: **فَلَهٗ مَا سَلَفَ**......الآیۃ جس کے پاس رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا۔

تمام محرمات کا یہی حکم ہے' توبہ سے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں' ایسے آدمی کو توبہ سے پہلے گناہوں کے پیش نظر حقارت سے دیکھنا حرام ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۳)

﴿۱۷﴾ موجودہ بینک کاری نظام میں مقررہ شرح سے ماہوار' ششماہی یا سالانہ منافع سود ہے اگرچہ اسے کسی نام سے موسوم کیا جائے' البتہ مضاربت یا شراکت کی بنیاد پر نفع یا نقصان تقسیم ہو تو جائز ہے کہ یہ بیع ہے' بیع اور سود میں فرق یہ ہے کہ بیع میں نفع اور نقصان دونوں کا احتمال ہے۔ اس کا نفع ونقصان متعین نہیں' بخلاف سود کے کہ اس کے منافع کی شرح متعین ہوتی ہے' آیت کریمہ میں بیع اور سود کے فرق کو بیان کر دیا گیا ہے۔

﴿۱۸﴾ رائج الوقت سکہ اور کرنسی کو ایک دوسرے کے ساتھ' اسی طرح غیر ملکی کرنسی سے تبدیل کرنے میں کم یا زیادہ کر لینا جائز ہے' کیونکہ یہ دو مختلف جنس کا تبادلہ ہے' جب دو جنسیں مختلف ہوں تو ان کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے' مگر اس میں دونوں طرف فوری قبضہ شرط ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کا واضح ارشاد ہے۔ **فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ**

☆ (رواہ الدارقطنی عن عبادہ وانس بن مالک) (سنن دارقطنی از امام علی بن عمر دارقطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان' ج ۳' ص ۱۸)

جب جنس مختلف ہوں تو تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ' ۲' ص ۹۰)

﴿۱۹﴾ بیمہ یا انشورنس جوا اور سود ہے' خود زندگی کا ہو یا کسی اور شئ کا' کیونکہ رقم کے عوض متعینہ منافع واپس کیا جاتا ہے' متعینہ منافع سود ہے' یہ تجارت نہیں۔

﴿۲۰﴾ گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر گناہ پر اصرار کرے تو حاکم اسلام اسے تعزیراً قید کردے' اگر وہ توبہ کرے تو اسے آزاد کردے' سود خور اور ہر قرض کے تارک کا یہی حکم ہے' توبہ کے بعد اگر سود کو حلال جان کر اس کا دوبارہ کاروبار کرے تو وہ شخص مرتد ہے' ورنہ باغی ہے' اللہ و رسول (جل وعلا ﷺ) کے احکام پر عمل کرتے ہوئے سلطان اسلام اسے قتل کردے۔

اس بارے میں اللہ تعالی کا واضح حکم یہ ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ☆

پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

(سورہ بقرہ آیت ۲۷۹)

اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی دنیا میں تلوار اور آخرت میں دوزخ کی آگ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۶۴)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۷)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۱۹)

﴿۲۱﴾ جس طرح اسلام کے تمام احکام کا انکار کفر ہے اسی طرح ایک حکم کا انکار بھی کفر ہے' سود کی حرمت کے انکار کرنے والے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۷)

﴿۲۲﴾ کوئی جماعت اگر سنت کے ترک پر اتفاق کرلے تو حاکم اسلام کو اس پر قتال کا حکم ہے' مثلاً اگر پوری قوم آذان ترک کرنے پر اتفاق کرے یا اپنے مسلمان میتوں کو دفن نہ کرنے پر اتفاق کرے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۷)

﴿۲۳﴾ احکام شرع سے جہالت گناہ کو معاف نہیں کر دیتا بلکہ یہ خود ایک گناہ ہے اللہ تعالی نے اس کی مذمت فرمائی ہے۔ جن لوگوں نے سود کو تجارت کی مانند قرار دیا اللہ تعالی نے ان کی مذمت فرمائی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۶۹)

﴿۲۴﴾ گناہ سب ہی جرم ہیں، کسی گناہ کو ہلکا جاننا خود جرم ہے، مگر اللہ تعالی نے دو جرموں پر مجرموں کو اعلان جنگ دیا ہے۔ ایک سود خور، جس کا بیان آیت مذکورہ میں ہوا، دوسرا اولیاء اللہ سے عداوت رکھنے والا۔

حدیث قدسی میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ .... الحدیث

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی وہ میرے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

(رواہ البخاری عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۹۶۲)

حدیث شریف میں ہے کہ چند لوگوں پر حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی، ان میں چند ایک یہ ہیں:

"سود لینے والا، سود دینے والا، سود کی دستاویز لکھنے والا، سود کا گواہ، نیل سے بدن پر داغ لگوانے والا، زکوۃ نہ دینے والا، طلاق مغلظہ کرنے والا جبکہ زبان سے حلالہ بولے، مرتد، ماں باپ کا نافرمان، یتیم کا مال ظلماً کھانے والا، جاندار کا فوٹو بنانے والا، رشوت لینے والا، رشوت دینے والا، شراب پینے والا، پلانے والا، بیچنے والا، لانے والا، تیار کرنے والا، شراب کی قیمت کھانے والا، وغیرہ"۔

☆ (طبرانی عن ابن مسعود، احمد والترمذی والحاکم عن ابی هریرة، احمد ونسائی والترمذی وابن ماجہ وابوداؤد عن علی وابن مسعود واحمد عن ثوبان)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۲۰۸)

﴿۲۵﴾ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالی کے محبوب ومقرب رسول ہیں، ان کی اطاعت رب کی اطاعت ہے، ان سے صلح رب سے صلح ہے اور ان سے جنگ رب سے جنگ ہے، اسی طرح حضور اکرم نبی انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے صحابہ کرام اور اولیائے عظام سے معاملہ رب سے معاملہ ہے، رب تعالی نے سود خور کو اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے باغی کے خلاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے تلوار اٹھائی، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی اللہ تعالی کا باغی ہے، سلطان اسلام اور حاکم اس کے خلاف جہاد کرے گا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۰۷)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۲۱۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳، ص ۳۶۳)

﴿۲۶﴾ دارالحرب میں اگر کوئی مسلمان امن سے داخل ہوا اور وہاں حربی سے معاملہ لین دین کرے اگر چہ وہ سود کی شکل ہو مگر مسلمان کے لئے اس سود لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کوئی بدعہدی' دغا اور ظلم نہ ہو' حربی کا مال مباح ہے۔

بدعہدی' دغا اور ظلم سے بچتے ہوئے اس کی رضامندی سے جو مال لے وہ مسلمان کے مباح ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

لَارِبٰو مِنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

☆ (رواہ البیہقی عن مکحول)

☆ (نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت' ہند)

☆ (بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان)

☆ (شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی' ج ۲' ص ۵۹)

﴿۲۷﴾ حربی کے عقود فاسدہ اسلام لانے کے بعد فسخ نہ کئے جائیں گے' غلبہ اسلام کے بعد امام ان کو باقی رکھے گا۔

آیت مبارکہ مذکورہ **وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ** الآیة اور **فَلَهٗ مَا سَلَفَ** الآیة سے یہی استنباط ہوتا ہے' اسی طرح خلاف قاعدہ اسلامی اسلام لانے کے بعد ان کے نکاح باقی رکھے جائیں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۱)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۶)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۵)

﴿۲۸﴾ شرعی اصولوں کے مطابق خرید و فروخت جائز ہے' اس سے حاصل ہونے والا مال حلال ہے' بیع کے جواز پر نصوص قرآنی کے علاوہ کثیر احادیث طیبہ' حضور اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ' تعامل صحابہ کرام و ائمہ عظام' اجماع امت اور قیاس موجود ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں اس کی صراحت ہے۔ **اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ** ۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۱)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۳)

﴿۲۹﴾ بیع میں متعارف حد تک نفع لینا جائز ہے۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ☆

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو تو جب عرفات سے پلٹو تو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۸)

حج جیسی اہم عبادت میں بیع کی اجازت ہے تو دوسرے اور دنوں میں اس کا جواز بطریق اولیٰ ثابت ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۹)

﴿۳۰﴾ بیع میں غبن فاحش حرام ہے کہ اس میں خریدار کو نقصان پہنچانا ہے' کسی مسلمان کو مالی طور پر نقصان پہنچانا ناجائز ہے' مسلمان کی جان اور عزت کی طرح اس کا مال بھی محفوظ ہے۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاِنَّ دِمَائَكُم وَاَموَالَكُم وَاَعرَاضَكُم عَلَيكُم حَرَامٌ كَحُرمَةِيَومِكُم هٰذَافِي بَلَدِكُم هٰذَافِي شَهرِكُم هٰذَا .... الحديث

☆ (رواہ الائمۃ الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عمر بن الاحوص)

☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۲۳۰۳)

بے شک تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن' یہ شہر اور یہ مہینہ حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۴۲)

﴿۳۱﴾ بیع میں متعاقدین (فروخت کرنے والے اور خریدنے والے) کی رضامندی ضروری ہے' نیز اختیار بھی' اچھے برے' نفع نقصان کی تمیز بھی ضروری ہے' اسی پر اجماع امت ہے' بیع کرنے والے کو شرعی ولایت حاصل ہونا بھی لازم ہے خواہ مالک ہو یا وکیل' لہٰذا سمجھ والے نابالغ بچے کی بیع بشرط اجازت ولی جائز ہے اور ناسمجھ اور پاگل کی بیع جائز نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۹)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)

﴿۳۲﴾ بیع میں متعاقدین میں ایجاب و قبول ہونا شرط ہے' ایجاب و قبول ماضی کے صیغہ سے ہو' اگر عرف اس پر جاری ہو کہ ایجاب و قبول حال اور مستقبل کے صیغہ سے ہو تو بھی بیع منعقد ہو جائے گی۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۴)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۱)

﴿۳۳﴾ بیع میں ایجاب و قبول کبھی لفظاً نہیں ہوتا بلکہ خریدار مال پر اور فروخت کرنے والا قیمت پر قبضہ کر لیتا ہے' یہ بھی جائز ہے' اصطلاح میں اسے بیع تعاطی کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۴)

﴿۳۴﴾ بیع کے چار ارکان ہیں:

خریدار' فروخت کرنے والا' قیمت اور مال جو فروخت کیا جائے' مال کا نظر شرع میں مال ہونا' بعض اوقات کسی شئ کو لوگ اپنے طور پر مال کہہ لیتے ہیں اس کا اعتبار نہیں' مثلاً شراب' مردار' خون' خنزیر وغیرہ کہ نظر شرع میں یہ مال نہیں' لہٰذا ان کی بیع پر عقد واقع نہیں ہوتا۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۵۶-۳۵۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱' ص ۸۹)

﴿۳۵﴾ بیع میں اگر شرط لگائی جائے تو بعض اوقات وہ شرط جائز ہوتی ہے' مثلاً مبیع میں اگر عیب نکلا تو واپس کر دے گا' کچھ شرطیں باطل ہوتی ہیں' اختیار رد کی شرط با جماع علماء درست ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲'ص ۱۰۰)

﴿۳۶﴾ بعض اوقات کسی بیرونی عارضہ کے باعث بیع حرام ہو جاتی ہے' مثلاً شہر میں جہاں جمعہ فرض ہو' جمعہ کی آذان اول کے بعد بیع حرام ہے' اس حرمت کی وجہ جمعہ میں حاضری میں تاخیر کے باعث ہے' اسی طرح پھل پکنے سے پہلے درخت پر اس کی بیع حرام ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۴۸)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۹)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۲۸)

﴿۳۷﴾ حلت و حرمت میں اگر تعارض یا تردد واقع ہو تو احتیاطاً حرمت کو اختیار کیا جائے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۲)

﴿۳۸﴾ محرمات کے ذرائع بھی حرام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے۔ اگر چہ مرد عنین ہو اور جوان اجنبیہ عورت کے چہرے کو دیکھنا' کہ ان سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے' یہ حرام ہے' لہٰذا ان کا باعث بھی حرام ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۲۷)

﴿۳۹﴾ مبیع بائع کے پاس خریدار کے قبضہ سے پہلے ضائع ہو گیا اب بیع ساقط ہو جائے گی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۵)

﴿۴۰﴾ خریدار کے قبضہ سے پہلے اگر مبیع پر وہ کیفیت طاری ہو گئی جو عقد کے حرام ہونے کا موجب ہو تو عقد باطل ہو جاتا ہے' مثلاً کسی مسلمان نے شکار کا جانور خریدا پھر خریدار یا فروخت کرنے والے نے احرام باندھ لیا' اب بیع باطل ہو گئی' کیونکہ قبضہ سے پہلے عقد پر حرمت طاری ہو گئی' جس طرح اللہ تعالیٰ نے قبضہ سے پہلے سود کو حرام کر دیا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۶۵)

﴿۴۱﴾ اگر کسی کے پاس مال نہ ہو اور وہ کسی سے بیع کر دے' خریدار کو بیع کے بعد بازار سے لا کر دے ایسا کرنا جائز نہیں' حضور سید عالم ﷺ نے ایسی بیع سے منع فرما دیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ: بعض لوگ میرے پاس ایسا سامان خریدنے آتے ہیں جو میرے پاس اس وقت نہیں ہوتا میں فروخت کر دیتا ہوں پھر بازار جا کر خرید کر لا دیتا ہوں' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ لَاتَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ

☆ (المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۳۴)

☆ (رواہ الائمہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والنسائی وابن حبان عن یوسف بن مالک)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۸۵)

﴿۴۲﴾ اہل معاملہ کی دشواری کے لئے ثمن میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے موجود ہونے کی شرط نہیں لگائی بلکہ مشتری کے ذمہ ادائیگی کا وجوب کافی ہے' اگر قیمت فوری طور پرادا نہ کی جائے تو چار چیزوں کو بیان کرنا لازم ہے' مدت ادا کا تعین' جنس ثمن' مقدار ثمن' صفات ثمن' تا کہ آئندہ نزاع پیدا نہ ہو۔

آج کل چونکہ ہر ملک میں تقریباً ہر ملک کی ایک ہی کرنسی رائج ہے' اس لئے مقدار ثمن اور مدت ادا کافی ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۸۸)

﴿۴۳﴾ مقروض کو قرضہ کی فوری یا مدت معینہ پر ادا کرنا لازمی ہے' اگر مدیون ادائے قرض پر قادر ہو اور ادا نہ کرے' ظالم ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ **مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ .... الحدیث**

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) ج ۱' ص ۳۰۵)

☆ (رواہ الائمہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی ومالک واحمد)

☆ (بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی' ج ۴' ص ۸۳)

غنی کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۰۷)

﴿۴۴﴾ مدیون اگر اپنا قرض ادا نہ کرے تو قرض خواہ کو مطالبہ کا حق ہے' قرض خواہ اس کے مال پر اس کی رضا کے بغیر اپنے حق کی مقدار برابر قبضہ کی اجازت ہے۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ حضور سید المرسلین ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور اپنے خاوند کی شکایت کی کہ وہ میرا اور میری اولاد کا نفقہ ادا نہیں کرتا' آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔

خُذِيْ مِنْ مَّالِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ

☆ (رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ' بحوالہ ..)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۳)

(اے ہندہ) تو اپنے خاوند ابوسفیان کے مال سے معروف طریقہ سے اتنا لے لے جتنا تجھے اور تیری اولاد کو کفایت کرے' (اس میں تجھ پر کوئی حرج نہیں)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۴)

﴿۴۵﴾ مدیون اگر مال کی عدم موجودگی اور عدم دستیابی کے باعث تنگ دست ہو اور وہ اپنا قرضہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے فراخ دستی تک مہلت دینا واجب ہے' آیت مبارکہ بالا میں اس کا حکم صراحت سے موجود ہے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ اور اگر قرض دار تنگی والا ہو تو اسے مہلت دو آسانی تک

تنگ دست کو فراخ دستی تک سہولت دینے میں بڑا اجر ہے' حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو تنگ دست کو سہولت دے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں سہولت دے گا۔...... نیز ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَه بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَه صَدَقَةٌ قَبْلَ اَنْ يَّحِلَّ الدَّيْنُ فَاِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَاَنْظَرَه فله بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَاهُ صَدَقَةً

☆ (رواہ الائمہ احمد و مسلم والحاکم عن ابی ھریرۃ' بحوالہ.........)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۶' ح ۱۵۳۹۳)

جس نے تنگ دست کو قرضہ کی میعاد پوری ہونے سے پہلے مہلت دی تو اس کے لئے ہر روز قرضہ کے برابر صدقہ کرنے کا اجر ہے اور اگر قرضہ کی مہلت پوری ہونے پر مہلت دی تو اسے قرضہ سے دوگنا مالیت صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۱۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۰۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۳' ص ۵۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۰۸)

﴿۴۶﴾ مدیون اگر قرض ادا نہ کرے تو مطالبہ پر حاکم اسے قید کرے تاوقتیکہ وہ قرض ادا کرے' اگر تفتیش کے بعد قاضی کو معلوم ہو جائے کہ قرض ادا کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں تو اسے آزاد کردے' آزاد ہونے کے بعد قرض خواہ اس سے مطالبہ جاری رکھ سکتا ہے' جب امکان ہو اپنا قرض وصول کر سکتا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۳)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۳' ص ۵۳)

﴿۴۷﴾ مدیون کے قرضے اگر اس کے پاس موجود مالیت سے زیادہ ہوں تو اس کی ضروریات کی چیزوں کے علاوہ اس کا تمام سامان حاصل کرلے اور بقدر حصہ قرض خواہوں میں تقسیم کردے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے ہی موقعہ پر قرض خواہوں سے فرمایا: **خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ لَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ**

☆ (رواہ الائمہ احمد وعبد ابن حمید والترمذی فی کتاب الزکوۃ ومسلم فی کتاب المساقاۃ والنسائی وابن ماجہ فی کتاب الاحکام وابن حبان عن ابی سعید' بحوالہ.....
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۰۴۸۰)

جو موجود ہے وہی لے لو اس کے علاوہ تمہیں کچھ اختیار نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۲)

﴿۴۸﴾ تنگ دست مقروض کو فراخ دستی تک قرضہ کی ادائیگی کے لئے مہلت دینا واجب ہے لیکن اس کا قرض معاف کر دینا مستحب ہے' آیت مبارکہ مذکورہ میں " **وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ** " سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے' مگر یہ مستحب واجب سے افضل ہے۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)

﴿۴۹﴾ بعض اوقات مستحب واجب سے افضل ہوتا ہے' مثلاً ......

(ا) وقت داخل ہونے پر نماز کے لئے طہارت حاصل کر لینا واجب ہے مگر وقت کے داخل ہونے سے پہلے نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا مستحب ہے۔

(ب) مسلمان کو سلام کا جواب دینا واجب ہے اور اس کو سلام کی ابتدا کرنا مستحب ہے' تنگ دست کو فراخ دستی تک مہلت دینا واجب ہے مگر اس کا قرض معاف کر دینا مستحب ہے۔

یہ مستحبات واجبات سے افضل ہیں۔

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)

﴿۵۰﴾ بعض جسمانی بیماریاں شیطان کے چھو جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں جیسے مرگی' جنون' استحاضہ وغیرہ'

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری کا حال یوں بیان فرمایا:

وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ اِذْنَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ (سورہ ص آیت' ۴۱)

اور یاد کرو ہمارے بندے ایوب کو جب اس نے پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگا دی۔

استحاضہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد یہ ہے۔

اِنَّمَا هٰذِهٖ رَکْضَةٌ مِّنْ رَّکَضَاتِ الشَّیْطٰنِ .... الحدیث یہ شیطان کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے۔

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی والحاکم عن حمنۃ بنت جحش' بحوالہ ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۹' ۲۶۷۳۷)

اسی طرح جنون بھی شیطان کے چھونے سے ہوتا ہے' آیت مبارکہ مذکورہ میں شیطان کے چھو جانے سے مخبوط ہو جانا بیان کیا گیا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۸۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۳' ص ۳۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا' ص ۲۱۵)

﴿۵۱﴾ خبیث جن کا وجود برحق ہے' اس کا انکار کفر ہے' اسے محض قوت واہمہ تصور کرنا قرآن مجید کی تعلیمات سے انکار ہے' جن بھوت وغیرہ انسان کو بدحواس کر دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں چند چیزوں سے پرہیز کا حکم دیا گیا کہ وہ چیزیں شیطان کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔

(ا) چھوٹے بچوں کو سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت باہر نہ نکالو۔

(ب) زیادہ رات گئے خود بھی بلاوجہ گھر سے باہر نہ نکلو' یہ وقت شیاطین وجنات کے پھیلنے کا ہے۔

(ج) سفر کے دوران راستہ کے درمیان نہ چلو' نہ قیام کرو کہ وہ شیاطین کی گذرگاہ ہے۔

(د) مرگی اور طاعون جنات اور شیاطین کے اثر سے ہیں' اس لئے ان میں آذان دی جاتی ہے' کیونکہ آذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے۔

(ہ) ہر بچہ کو بوقت پیدائش شیطان اس کی کوکھ میں مارتا ہے جس سے وہ روتا ہے' سوائے حضرت عیسٰی اور حضرت مریم علیہما السلام کے۔

(و) سوراخ میں پیشاب نہ کرو' ممکن ہے اس میں سانپ بچھو وغیرہ حشرات الارض یا جن ہو۔

﴿۵۲﴾ مفسرین کرام' محدثین عظام اور ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں نزول کے اعتبار سے سب سے آخری آیت......

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ☆

اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف سے پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی۔

...... ہے' نزول کے وقت حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا......

"اسے سورۃ بقرۃ میں دوسو اسی (۲۸۰) آیتوں کے بعد رکھیئے"۔

اس آیت کے نازل ہونے کے چند روز حضور سید العالمین محبوب رب العالمین ﷺ کا اپنے رب کریم سے وصال ہوا۔

صلی اللہ تعالی علی نبیہ الکریم والہ واصحابہ وعلماء ملتہ اجمعین وبارک وسلم وکرم وشرف

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۵)

☆ (الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات' لاہور' ج ۱' ص ۶۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۰)

☆☆☆☆☆

باب (۵۴) :

قرض، شہادت، دستاویز، رہن

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ ؕ وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ ۚ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْہُ شَیْئًا ؕ فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ سَفِیْھًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْھِدُوْا شَھِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰھُمَا فَتُذَکِّرَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی ؕ وَلَا یَاْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَکْتُبُوْہُ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا اِلٰٓی اَجَلِہٖ ؕ ذٰلِکُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَقْوَمُ لِلشَّھَادَۃِ وَاَدْنٰٓی اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیْرُوْنَھَا بَیْنَکُمْ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَکْتُبُوْھَا ؕ وَاَشْھِدُوْٓا اِذَا تَبَایَعْتُمْ ۪ وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَھِیْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّہٗ فُسُوْقٌۢ بِکُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ☆ وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ ؕ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ ؕ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ☆

(سورہ بقرۃ ۲۸۲، ۲۸۳)

ترجمہ:

اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئیے اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے' پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے' پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں' ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے' اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو' یہ اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے' مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے......

......اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضہ میں دیا ہوا' اور اگر تم میں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

حل لغات:

"اِذَاتَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ": دَیْن کالغوی معنی قرض ہے 'تَدَایُن کا معنی ہے ایک دوسرے سے قرض لینا' قرض سے خرید وفروخت کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۱۷۵)

☆ (مصباح المنیر' ج ۱' ص ۹۹)

آیت کا معنی یہ ہے کہ جب تم کوئی ایسا معاہدہ یا عقد کرو جس میں ایک جنس میں ادھار کرو۔

دَیْن میں تنوین تنکیر' تکثیر اور تفصیل کا معنی دے رہی ہے' یعنی مطلقاً قرض' معمولی قرض یا بڑا قرض جس میں تنازع کا خدشہ ہو۔

یہ آیت اگرچہ بیع سَلَم کے بارے میں نازل ہوئی مگر اس میں ہر مالی عقد شامل ہے جس میں ایک طرف ادھار ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۲)

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۳' ص ۳۷۸)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۷)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۴)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۵)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۰)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۱۲۰)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۱۲۰)

یاد رہے کہ عقد میں دو عوضوں میں سے ایک عوض ادھار ہو تو اس ادھار کو دَین کہتے ہیں' اور اگر کوئی نقد جنس ادھار دیا جائے تو اسے قرض کہتے ہیں۔

☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۳' ص ۳۷۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)

"اَجَلٍ مُّسَمًّى": اجل کا معنی مدت' دیر لگانا' تاخیر کرنا' انتہائے عمر اور موت ہے۔

اس مقام پر مقرر مدت اور معلوم عرصہ مراد ہے' تمام عقود میں مدت کا مقرر ہونا لازم ہے' اگر مدت مجہول ہو تو عقود فاسد ہو جاتے ہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۷)

"فَاكْتُبُوْهُ": اس کتابت سے مراد قرض' اس کی نوع اور مدت ادائیگی لکھنا اور لکھوانا ہے' معاملات اور عقود کی تحریر اور دستاویز مناسب انداز میں خود لکھنا یا کسی اور سے لکھوانا سب اسی میں شامل ہے' تاکہ ادائیگی کے وقت قرض کی مقدار' نوع اور مدت میں تنازع نہ پڑے اور مال کی حفاظت رہے' حقوق ضائع نہ ہوں۔

بِالْعَدْلِ " :عَدْلٌ کا معنی ہے' انصاف' برابری' سیدھا ہونا' امور میں توسط' ظلم کا مقابل۔
معنی یہ ہے کہ انصاف' برابری یا وضاحت ۔ سے تحریر کرے اس میں جانبداری یا ابہام نہ رہنے دے' یہ معنی بھی درست ہے کہ کاتب انصاف کے ساتھ' صاف صاف دستاویز لکھنے والا ہو۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۳۲۵)
☆ (مصباح المنیر' ج ۲' ص ۲۱)

وَلْيُمْلِلِ " :املال مصدر کا معنی ہے کاتب پر مضمون پیش کرنا' املا کرانا۔
قرآن مجید میں **امـلاءٌ** مصدر بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے' نیز تاخیر کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔
اِمْلَال سے **مِـلَّـت** بمعنی دین اور **اِمْـلَاءٌ** سے **مَلَاءٌ** بمعنی جماعت بنا ہے۔ **اِمْـلَال** لغت بنی حجاز اور بنی اسد اور **اِمْلَاءٌ** لغت بنی تمیم اور قیس کے مطابق ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۷۴)
☆ (مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۱۱)
☆ (الجامع الاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۸)

آیت کا معنی یہ ہے کہ جس کے ذمہ دین ہو وہ کاتب کو لکھوائے' تحریر اس کی طرف سے ہو' یہ تحریر اقرار کے قائم مقام ہے' صاحب حق اس تحریر کو پیش کر کے اپنا حق وصول کرنے کا مجاز ہے' اقرار مدعیٰ علیہ کا معتبر ہے یہی وجہ ہے کہ مقروض اپنا مقروض ہونا لکھوائے۔

سَفِيْـهًا " :سَفَهٌ سے بنا ہے' جس کا معنی ہے بے عقلی' بے وقوف' احمق اور بے عقل کو سفیہ کہتے ہیں' مخبوط الحواس بھی اس میں شامل ہے۔

ضَعِيْـفًا " : **ضَعْفٌ** سے بنا ہے' جس کا معنی کمزوری ہے' عمر کے اعتبار سے جو کمزور ہو یعنی بچہ' بوڑھا جو مضمون املاء نہ کرا سکے

لَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ " : اس سے مراد وہ اشخاص ہیں جو کسی وجہ سے املاء نہ کرا سکیں' مثلاً زبان کی کمزوری' گونگا پن' زبان سے ناواقفی وغیرہ۔

فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّـهٗ بِالْعَدْلِ " : **وَلِی** متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے' بمعنی قریب' متولی' کارکن' وکیل' مترجم وغیرہ۔ عموم مشترک کے طور پر تمام معنی یہاں مراد ہیں۔

مجنوں، بے عقل، مخبوط الحواس اور بچہ کے معاملات میں اس کا قریبی تعلق دار لکھوائے گا یعنی باپ، بیٹا، قاضی یا سلطان۔ زبان سے ناواقف اور گونگے کے معاملات میں اس کا کارکن، مختار، وکیل، مترجم تحریر کروائے گا۔

بچہ اور دیوانہ کا ولی اپنی طرف سے املاء کرائے گا کہ میں اپنے فلاں عزیز کی طرف سے یہ عقد کر رہا ہوں اور اس کے حقوق ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔

گونگے اور زبان سے ناواقف کا ولی ان کی طرف سے لکھوائے گا کہ ان کا اقرار معتبر ہے۔

غرضیکہ املاء سے معذور مقروض کا ولی یا والی یا کارکن یا مترجم یا مختار جو تحریر بطور دستاویز لکھوائے وہ انصاف کے ساتھ لکھوائے، قرض خواہ کی رعایت کر کے زیادہ نہ لکھوائے اور نہ مقروض کی طرف داری کر کے کم لکھوائے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۸۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۳۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۸۸)

"وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ": شہید بمعنی شاہد، گواہ

یعنی اپنے معاملات اور عقود کے وقت دو گواہ تلاش کر لو، ایسے گواہ جن کی گواہی شرعاً قبول ہو، بہتر یہ ہے کہ جب معاملہ یا عقد کی تحریر ہو اس پر گواہوں کے دستخط لے لئے جائیں تاکہ تنازع کے وقت وہ گواہی دے سکیں اور کسی کا حق تلف نہ ہو

"مِنْ رِّجَالِكُمْ": رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ ہے، جس کا معنی ہے مرد، عورت کا مقابل۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۸۹)
☆ (المصباح المنیر، ج ۲، ص ۱۰۸)

اصطلاح میں اس سے مراد عاقل، بالغ مرد ہے۔

کُمْ ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے متقی مسلمان مرد مراد ہیں، یعنی جو دو گواہ معاملہ یا عقد پر مقرر کرو وہ عاقل، بالغ اور متقی مرد ہوں۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ج ۱۳۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱(
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۹۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۸۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۱)

"فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ" : اگر دو مرد بطور گواہ میسر نہ ہوں یا کسی مصلحت سے دو مردوں کا گواہ بنانا میسر نہ ہو تو ایک مرد اور دو عورتیں ہی گواہ بنالو۔

چونکہ عورتوں کا بالعموم بطور گواہ پیش کرنا مناسب نہیں، وہ اپنی فطرت کے باعث گواہی کے لئے موزوں نہیں اس لئے مردوں کے دو گواہ میسر نہ ہونے پر ہی انہیں گواہ بنایا جائے، مردوں کی موجودگی میں خواہی نخواہی عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۲۵، ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۲)

"مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ" :

رضا بمعنی راضی ہونا اور پسند کرنا ہے، پسندیدگی سے مراد دینی اور تقویٰ کی پسندیدگی ہے، نہ کہ دنیوی۔
یعنی ایسے گواہ انتخاب کرو جن کی عدالت، دیانت، صداقت اور راست بازی سے تم راضی ہو۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۹۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۹۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳، ص ۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۲۹)

"اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى" :

ضلالت کے متعدد معانی ہیں، گمراہ ہونا، دین حق سے ہٹ جانا، ہدایت نہ پانا، ضائع ہونا، بے کار رہنا، کامیاب نہ ہونا، تلف ہو جانا، مرنا، بھول جانا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۷، ۲۹۸)
☆ (المصباح المنیر، ج ۲، ص ۲۵)

اس آیت میں بھول جانا مراد ہے، کیونکہ اس کے مقابل لفظ "ذکر" ہے، جس کا معنی یاد کرنا، یاد دلانا ہے۔
یعنی ایک مرد کی بجائے دو عورتیں گواہ بنیں کہ ان میں اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے، اس آیت میں عورتوں کی فطرت کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ وہ اپنے مزاج کے باعث اکثر بھول جاتی ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۲۵، ۱۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۲)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۲)

"وَلَا یَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا" :

اَبٰی 'اِبَاءً' کا معنی ہے رک جانا' شدت سے رکا رہنا' انکار کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۔)

☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۳۱)

اَلشُّهَدَآءُ' جمع شہید بمعنی گواہ ہے۔

اس گواہ سے مراد وہ شخص ہے جسے عقد یا معاملہ کے موقعہ پر گواہ بننے کے لئے بلایا جائے یا رفع تنازع کے لئے گواہی کے لئے قاضی کے سامنے بلایا جائے' تحمل شہادت یا ادائے شہادت دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے' جس شخص کو گواہ بننے کے لئے بلایا جائے یا گواہی دینے کے لئے بلایا جائے وہ تحمل شہادت یا ادائے شہادت سے انکار نہ کرے اور حاضری سے باز نہ رہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۲)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۰)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۲)

"وَلَا تَسْئَمُوْا" : سَاَم سے بنا ہے' جس کا معنی ہے' ملال' دل تنگ ہونا' کوتاہی کرنا' اکتانا' سستی کرنا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۵۱)

☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۴۴)

آیت مذکورہ میں تمام معانی درست ہیں۔

یعنی دین خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ' اس کی تحریر میں کوتاہی نہ کرو' سستی کا مظاہرہ نہ کرو' لکھنے سے ملال نہ کرو۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۴۰)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۶)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۲)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

"تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ" : نفع کی نیت سے مال کی ہیر پھیر کو تجارت کہتے ہیں' اس میں جانبین کی طرف سے رضامندی ضروری ہے۔

حَاضِرَةً سے مراد ایسی تجارت جس میں مال اور قیمت نقد ہو، خریدار مال پر اور فروخت کرنے والا قیمت پر موقعہ پر ہی قبضہ کر لے۔

تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ سے بھی یہی مراد ہے کہ مال اور قیمت کو آپس میں گھما کر قبضہ کر لو۔

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۷ ص ۱۲۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۸۲)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ۴۸۵)

"وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيدٌ" : **لَا يُضَآرَّ** **ضَرَرٌ** سے بنا ہے جس کا معنی ہے نقصان' تکلیف۔

لَا يُضَآرَّ معروف اور مجہول دونوں قراءتوں سے پڑھا گیا ہے۔

آیت کا معنی یوں ہے:

لکھنے والا اور گواہ اہل معاملہ کو نقصان نہ پہنچائیں' یا اہل معاملہ لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہنچائیں۔

دونوں معنی درست اور مراد ہیں۔

لکھنے والا دستاویز لکھتے وقت خریدار یا فروخت کرنے والے میں کسی کا حق کم لکھے اور نہ زیادہ۔ تاکہ کسی کا حق تلف نہ ہو' اور اہل معاملہ' خریدار اور فروخت کرنے والا کاتب کو اس کا حق اجرت ادا کرے اور گواہ کو اس کی شرعی مجبوری کے باوجود گواہی پر مجبور نہ کرو' اور اگر گواہ کو سفر کر کے قاضی کے سامنے گواہی دینا پڑے تو اس کے سفر کے مصارف برداشت کرو' گواہ پر بوجھ نہ ڈالو۔

کاتب اور گواہ یا اہل معاملہ میں سے جو بھی اللہ کے قوانین کی پابندی نہ کرے گا اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور فاسق ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) ج ۳ ص ۳۹۵ ومابعد)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ ص ۲۵۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۷ ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۶۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۸۲)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱ ص ۴۸۴ ومابعد)

"فَرِهٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ" : **رَهْنٌ** کا لغوی معنی دوام اور ثبوت ہے' اصطلاحاً گروی شئ کو **رَهْنٌ** کہتے ہیں' کسی عقد میں بدلے کے طور پر روکی ہوئی شئ رَهْن ہے اس کی جمع رِهَانٌ ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۲۰۴)
☆ (المصباح المنیر' ج ۱ ص ۱۱۷)

مقبوضہ سے مراد قرض خواہ کا قبضہ ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عقد کرتے وقت اگر کاتب میسر نہ ہو تو مقروض دین کے بدلے کوئی شئ قرض خواہ کے قبضہ میں دے دے تا کہ اس کا حق تلف ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ گروی شئ پر قرض خواہ کا قبضہ ہوگا' حقیقت میں وہ شئ مقروض کی ملک میں رہے گی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۵۳۱ و مابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۲۶۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ج ۳' ص ۴۰۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۲۳۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'' ج ۷' ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)

"فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ":

عینِ واجب شئ کا دینا ادا کہلاتا ہے اور واجب شئ کی مثل دینا قضا کہلاتا ہے' اس آیت میں ادا بمعنی قضا ہے' کیونکہ قرض میں واجب کا مثل دیا جاتا ہے نہ کہ عین' چونکہ دین ذمہ پر واجب ہوتا ہے اس لئے اس کا مثل دینا بھی بمنزلہ عین ہی کا دینا ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)

اَلَّذِی سے مراد مقروض ہے۔

اُؤْتُمِنَ '**اِیْتِمَان** سے بنا ہے' جس کا مادہ **اَمَنَ** ہے اس کا معنی ہے کسی کو امین جاننا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) کراچی' ص ۲۶)
☆ (المصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۴)

معتمد شخص کو **مَامُوْنٌ** اور **مُؤْتَمَنٌ** بھی کہتے ہیں۔

اس آیت میں امانت سے مراد قرض ہے' قرض کو امانت سے تعبیر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی ادائیگی میں اہتمام کریں' جس طرح امانت کی ادائیگی میں۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ مقروض اس قرض کو وقت پر ضرور ادا کر دے تا کہ مقروض پر جس نے اسے امین اور معتمد علیہ جان کر بغیر تحریر کے قرض دیا تھا اس کا اعتبار باقی رہے' مقروض پر لازم ہے کہ اپنا قرض صحیح وقت پر ادا کرے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱ ص ۵۳۱ و مابعد)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

شان نزول :

(۱) حضور سید المرسلین خاتم النبیین تاجدارِ عرب وعجم ﷺ نے جب مدینہ طیبہ میں ورود مسعود فرمایا تو ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ طیبہ پھلوں میں بیع سلم کرتے ہیں کہ دو دو' تین تین سال پہلے غلہ کی خرید وفروخت کرتے ہیں حضور انور ﷺ نے اس بیع کو جائز رکھا مگر یہ پابندی عائد فرمادی کہ میعاد اور وزن وغیرہ پہلے طے کرلیں۔

☆ (رواہ البخاری ومسلم والنسائی والترمذی وابن ماجہ وغیرھم' بحوالہ ......)

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷)

(۲) مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت بیع سلم کے بارے میں نازل ہوئی

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷۰)

☆ (الجامع لاحکام القرآن مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)

(۳) حضرت ربیع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب آیت ......

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ

......نازل ہوئی تو بعض اہل معاملہ کاتبوں کے پاس آکر دستاویز لکھوانے کی فرمائش کرتے اگر وہ کاتب کہتا کہ مجھے اس وقت اور مصروفیت ہے کسی اور کاتب سے لکھوالو تو یہ اسے پکڑ لیتے اور کہتے کہ تجھے دستاویز لکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پھر کیوں انکار کرتا ہے' بغیر لکھوائے نہ چھوڑتے' اس سے کاتبوں کو بہت دشواری ہوگئی۔

اس پر آیت کریمہ کا جملہ **وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ** نازل ہوا۔

☆ (الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران' ج ۱' ص ۳۷۰)

مسائل شرعیہ:

(۱) دو افراد یا جماعتوں کے درمیان طلب نفع کے لئے باہمی رضامندی سے مال کالین دین تجارت کہلاتا ہے' مال موجود ہو یا اس کی ادائیگی کا ذمہ لیا گیا ہو' دونوں صورتوں میں جواز ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۸)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۶)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۲)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)

(۲) دو عوضوں میں سے اگر ایک نقد ہو اور دوسری ادھار بذمہ خریدار' تو اس ادھار کو اصطلاح شرع میں دَین کہتے ہیں اور اگر کوئی جنس یا نقد محض ادھار لی جائے تو اسے قرض کہتے ہیں' دین کی ادائیگی مقررمدت کو لازم ہے' مقرر مدت سے پہلے

اس کا مطالبہ جائز نہیں' قرض کی صورت میں قرض خواہ جب چاہے مطالبہ کرسکتا ہے' قرض درحقیقت عاریہ ہے' دین کے بارے میں **اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی** کا حکم واضح ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲ 'ص ۱۱۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱ 'ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' 'ج ۷ 'ص ۱۱۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ 'ج ۱ 'ص ۱۳۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور 'ص ۱۷۵)

﴿۳﴾ تبادلہ جنسین چند وجوہ پر ہے۔

(ا) دو جنسوں کا تبادلہ دست بدست نقد ہو' یہ بیع نقد یا بیع حاضرہ کہلاتی ہے'

(ب) قیمت ادھار ہو اور مال نقد وصول کرلیا جائے' قیمت بذمہ خریدار دَین ہوتی ہے۔

(ج) قیمت نقد ادا کردی جائے اور مال مدت مقرر کو وصول کیا جائے' یہ بیع سَلَم کہلاتی ہے۔

(د) کسی کاریگر سے کہہ دیا جائے کہ اس طرح کی شئ میرے لئے بنادو اس کی قیمت ٹھہرالی جائے یہ رسم استصناع کہلاتی ہے۔

(ہ) کسی شئ کی منفعت کو مقرر نرخ پر فروخت کردیا جائے' یہ اجارہ ہے۔

(و) مال موجود نہ ہو اور قیمت بھی ادھار ہو دونوں جنسوں کی عدم موجودگی میں تبادلہ کیا جائے' یہ ناجائز ہے' کیونکہ آیت میں **بِدَیْن** ہے **بِدَیْنَیْن** نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۲۴۱)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۴۶۹ '۴۸۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور 'ص ۱۷۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲ 'ص ۱۱۱)

﴿۴﴾ قیاس کا تقاضا ہے کہ بیع سَلَم ناجائز ہو کیوں کہ جس جنس کا سودا ہو رہا ہے وہ موجود نہیں' مگر کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت اس کے جواز پر ناطق ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳ 'ص ۳۷۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۳۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'ج ۱ 'ص ۳۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' 'ج ۷ 'ص ۱۱۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) 'ج ۱ 'ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) 'ج ۱ 'ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲ 'ص ۱۱۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور 'ص ۱۷۵)

﴿۵﴾ تجارت' اجارہ' کرایہ' وغیرہ معاملات میں مسلمانوں کے احکام کافروں پر بھی نافذ ہیں' یعنی جو معاملہ ان امور میں مسلمان آپس میں کریں' کافروں سے بھی وہی معاملہ کریں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۲)

﴿۶﴾ جن اشیاء کی مقدار اور جنس ماپ' تول' پیمائش اور عدد سے ہو سکتی ہے ان میں بیع سَلَم جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۴)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

﴿۷﴾ ایک جنس کے ادھار میں زیادتی حرام اور سود ہے' مثلاً گندم کے بدلے گندم' روپیہ کے بدلے روپیہ' ان میں زیادتی سود شمار ہوتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۷۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)

﴿۸﴾ اگر دو مختلف جنسوں کا لین دین ہو تو اس میں زیادتی حلال ہے اور میعاد معتبر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۵)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۶)

﴿۹﴾ بیع سَلَم کے جواز کی سات شرطیں ہیں' ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو بیع سَلَم جائز نہیں' شرطیں یہ ہیں'

(ا) مال کی جنس معلوم ہو'

(ب) مال کی نوع اور قسم معلوم ہو'

(ج) مال کی صفت معلوم ہو'

(د) مال کی مقدار معلوم ہو'

(ہ) قیمت مقرر ہو'

(و) مال کے ادا کرنے کی جگہ معلوم ہو'

(ز) مال ایسا ہو جو وقت عقد سے وقت ادا تک بازار میں دستیاب ہو۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی عن ابن عباس' بحوالہ ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)

☆ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۲۷۹)

جو آدمی بیع سَلَم کرے اسے چاہیے کہ ماپ' تول اور مدت معلوم سے سَلَم کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۱۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۶)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ۳۷۸' ۳۷۹' ۳۸۱ وما بعد)

﴿۱۰﴾ "**بیع سَلَم**" میں فروخت ہونے والی جنس کو "**مُسلَم فِیْه**" قیمت کو "**رَاسُ الْمَال**" خریدار کو "**رَبُّ السَّلَم**" اور فروخت کرنے والے کو "**مُسلَمُ اِلَیْه**" یا "**رَبُّ المال**" کہتے ہیں۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۵)

﴿۱۱﴾ ادھار کی بیع جیسے بیع سَلَم اور ادھار سے بیع جیسے دین ان صورتوں میں عقد کو لکھ لینا مستحب ہے دستاویز میں دین اور مدت واضح الفاظ میں ہونا ضروری ہے تاکہ تنازع پیدا نہ ہو اور مال محفوظ رہے۔

فَاكْتُبُوْهُ کا امر استحباب کے لئے ہے جیسا کہ درج ذیل ارشاد ربانی میں امر استحباب کے لئے ہے۔

فَاِذَاقُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاجاؤ
(سورۃ الجمعۃ آیت ۱۰)

نماز جمعہ کے بعد دنیوی کاروبار مباح ہے واجب نہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۸۳)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۴۸)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۸۲ و مابعد)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۵، ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ص ۵۵، ۵۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۷)

﴿۱۲﴾ دستاویز کا مضمون وہ لکھوائے جس کے ذمہ دین ہے یہ تحریر درحقیقت اس کی طرف سے اقرار ہے کہ میں نے فلاں کو فلاں شیٔ اتنی مقدار میں فلاں تاریخ کو ادا کرنا ہے مدیون مبہم عبارت نہ لکھے اور نہ لکھوائے رب تعالیٰ سے ڈر کر پورا حق لکھوائے آیت مبارکہ کا یہی منشا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۸۵)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۴۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۸۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۲۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۸)

﴿۱۳﴾ مُحَرِّر مدیون مُقِر کے اقرار کا مضمون لکھے نہ کہ اس کی عین عبارت' کیونکہ مُقِر کی عبارت اکثر بے ڈھنگی ہوتی ہے' مُحَرِّر دین کی جنس' وصف' قدر اور مدت کو واضح عبارت میں اس طرح لکھے کہ فریقین میں سے کسی کا حق ضائع نہ ہو' مشتری یا بائع کو نقصان پہنچانے کے لئے محض قانونی شکنجہ میں جکڑنے کی بے جا کوشش نہ کرے' یہی حکم ہر دین کا ہے' مثلاً مہر موجل' قرض' اجارہ' بیع سلم وغیرہ۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳' ۱۳۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۸)

﴿۱۴﴾ عقود اور معاملات کی تحریر کرنا یا تحریر کرانا واجب نہیں مستحب ہے۔ مگر جب تحریر کرے یا کرائے تو واجب ہے کہ تحریر صاف واضح اور انصاف کے ساتھ ہو' تاکہ آئندہ جھگڑا یا شک نہ پڑے' اس کی مثال یہ ہے کہ نفل عبادت ادا کرنا واجب نہیں مگر جب ادا کرے تو عبادت کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے' نفل عبادت کے واجبات بیان کرنا علماء پر واجب ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وصحبہ وبارک وسلم کے زمانہ مقدس میں معاملات اور عقود کی تحریر بالعموم نہ ہوتی تھی' صحابہ کرام' سلف صالحین' ائمہ مجتہدین اور علمائے کاملین کے سامنے لین دین بغیر تحریر ہوتا رہا' یہ حضرات اس سے واقف رہے مگر کسی نے انکار نہیں کیا' یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ معاملات اور عقود کی تحریر صرف مستحب ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۳' ۴۰۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)

﴿۱۵﴾ جس معاملہ اور عقد میں تنازع کا حدشہ ہو اس کا لکھ لینا ہی بہتر ہے' جس طرح زمین' مکان' دکان وغیرہ کی رجسٹری' یہ عقد خواہ نقد ہو یا دین۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)

﴿۱۶﴾ کاتب کے لئے لازم ہے کہ وہ تحریر اور اس سے متعلقہ امور سیکھ لے' تحریر کے مسائل سیکھنا فرض کفایہ ہے' یعنی اگر قوم کا ایک فرد بھی سیکھ لے فرض ادا ہو جائے گا' ورنہ تمام گنہگار ہوں گے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۷)

﴿۱۷﴾ کاتب متعاقدین کے سامنے بیٹھ کر تحریر کرے اور اس پر متعاقدین اور گواہوں کے دستخط کروالے تاکہ انکار کی گنجائش نہ رہے' آیت مذکورہ میں: **وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ......الآية** سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۲۔)

﴿۱۸﴾ کاتب کے لئے تحریر کی اجرت لینا جائز ہے' عالم کو مسئلہ بتانے کی اجرت لینا حرام ہے' کیونکہ لکھنا مستحب اور مسئلہ بتانا فرض ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۸۵)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۴۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۴)

﴿۱۹﴾ فرض عین اور حرام پر اجرت لینا حرام ہے' اور اگر اجرت لے گا تو اس کی ملک نہ ہو سکے گی' اس کا لوٹانا فرض ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۵)

﴿۲۰﴾ جہاں اجرت لینا حرام ہے وہاں اجرت دینا بھی حرام ہے' مثلاً داڑھی منڈانے کی اجرت لینا دینا حرام' حرام تماشا دکھانے کی اجرت لینا دینا حرام' شراب پلانے کی اجرت لینا دینا حرام ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۵)

﴿۲۱﴾ ایسے کاتب کا انتخاب کیا جائے جو دیانت دار' سمجھدار اور تحریر کے جملہ مسائل سے بخوبی واقف ہو۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)

﴿۲۲﴾ مدیون اگر دین کی تحریر لکھوانے سے معذور ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے تحریر کروادے' مثلاً مدیون بے وقوف' احمق یا بے عقل ہے' بچہ یا ضعیف ہے' گونگا یا زبان سے ناواقف ہے تو اس کا قریبی رشتہ دار دین کی تحریر کرادے' تحریر یوں کروائے کہ میں اپنے فلاں عزیز کی طرف سے یہ عقد کر رہا ہوں اور اس کے حقوق میرے ذمہ واجب الاداہیں' ولی' کارکن' مترجم کمی بیشی کے بغیر لکھوائے' آیت مبارکہ میں اس کی صراحت ہے' اسی طرح غیر حاضر' پردہ نشین عورت' قیدی اور بیمار کی طرف سے ان کا ولی اقرار کرسکتا ہے اور ان کی طرف سے دین کی تحریر کرسکتا ہے' یہ تحریر بمنزلہ اقرار کے ہے' **فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّه' بِالْعَدْلِ** سے یہی مستنبط ہوتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۰)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۸)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۷۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۸)

﴿۲۳﴾ مخبوط الحواس' احمق وغیرہ کے تصرفات ولی کی اجازت سے مشروط ہیں' اس کے بغیر ان کے تصرفات فاسد ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۲)

﴿۲۴﴾ مسلمان کا متولی' وکیل اور مترجم کافر بھی ہوسکتا ہے' وصی' ذمی اور فاسق نہیں ہوسکتا۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۳' ص ۵۷)

﴿۲۵﴾ معذور اور یتیم کے ذمہ حقوق کے بارے میں ولی کا اقرار مقبول ہے' خواہ تحریری ہو یا زبانی۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۱)

﴿۲۶﴾ زنا کے سوا باقی معاملات' عقود' حقوق مالیہ' حقوق بدنیہ اور حدود میں دو عاقل بالغ غیر فاسق مردوں کی گواہی کافی ہے۔

آیت مبارکہ مذکورہ میں......

"**وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ**"

میں یہی مسئلہ واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

ثبوت زنا کے لئے چار عاقل بالغ مردوں کی عینی گواہی لازمی ہے۔

اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے۔

لَوْلَا جَآءُ وْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ☆

(سورۃ النور' ۱۳)

اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۹)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۷' ص ۳۳۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۵۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۱۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)

﴿۲۷﴾ اپنے معاملات' حقوق مالیہ اور بدنیہ میں دو گواہ بنالینا مستحب ہے تاکہ تنازع کے وقت ان کی گواہی سے حقوق ضائع نہ ہوں' مدت ہو یا نہ ہو۔

رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ (اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو) (سورۃ البقرۃ آیت' ۲۸۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۶)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۸)

﴿۲۸﴾ گواہ کی دو حیثیتیں ہیں۔

(ا) کسی واقعہ کا گواہ بننا' جسے تحمل شہادت کہتے ہیں۔

(ب) کسی واقعہ کی گواہی دینا' جسے ادائے شہادت کہتے ہیں۔

تحمل شہادت کے لئے عاقل بالغ مرد ہونا کافی ہے' لیکن ادائے شہادت کے لئے غیر فاسق یا کم از کم مستور الحال ہونا لازمی ہے۔

ارشاد ربانی: مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ ...... الآية میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۸۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
(تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل

﴿۲۹﴾ شہادت کا معیار تین امور ہیں۔

(ا) عدالت

(ب) نفی تہمت

(ج) تیقظ (حفظ اور قلت غفلت)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۵۰۳)
☆ (الجامع لا حکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۹۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۸)

﴿۳۰﴾ متقی گواہ وہ مسلمان ہے جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو' صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو' کیونکہ صغیرہ پر اصرار کرنا گناہ کبیرہ بن جاتا ہے' مثلاً جھوٹ بولنا اور بار بار داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرنا صغیرہ سے کبیرہ بن جاتا ہے' مروت کے خلاف نہ کرتا ہو' مثلاً بازار میں چلتے پھرتے کھانا' رذیل امور سے اجتناب کرتا ہو' ایسے متقی آدمی کی گواہی دیگر شرائط سے مقبول ہے۔

☆ (الجامع لا حکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۹۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۵۰۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ا ص ۱۳۲)

﴿۳۱﴾ جھوٹی گواہی دینا سخت ترین گناہ کبیرہ ہے۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ

☆ (رواہ البخاری عن انس' بحوالہ
☆ بحوالہ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
☆ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ا ص ۸۸)

اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' کسی جان کو ناحق قتل کرنا' والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی سب سے بڑے گناہ ہیں۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ا ص ۳۳۷)

﴿۳۲﴾ تنازع کے وقت فیصلہ کا مدار گواہی پر ہے نہ کہ دستاویز پر' دستاویز تو گواہوں کو یاد دلانے کے لئے ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ا ص ۵۱۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ا ص ۲۲۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۷۹)

﴿۳۳﴾ مقبول گواہی کی دس شرطیں ہیں' سب پائی جائیں گی تو شہادت تسلیم کی جائے گی۔

(ا) آزاد ہونا۔

(ب) مسلمان ہونا۔

(ج) بالغ ہونا۔

(د) تقویٰ۔

(ہ) واقعہ سے واقفیت ہونا۔

(و) گواہ کا نفع نہ ہونا۔

(ز) اس سے دفع ضرر نہ ہونا۔

(ح) غلط گوئی اور بے مروتی میں شہرت نہ ہونا۔

(ط) مشہود لہ کا بیٹا یا غلام نہ ہونا۔

(ی) مشہود علیہ کا دشمن نہ ہونا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۹۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۲۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۳ ص ۵۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۳)

﴿۳۴﴾ خنثیٰ مشکل کی گواہی قبول نہیں، گواہ کا مرد ہونا لازم ہے، آیت مبارکہ میں "**مِنْ رِّجَالِکُمْ**" (مردوں سے ہو) واضح ہدایت موجود ہے۔

خنثیٰ مشکل اگر فوت ہو جائے تو اس کو مرد یا عورت غسل نہ دے بلکہ تیمّم کرایا جائے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۳۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۳۷)

﴿۳۵﴾ اولاد کی گواہی والدین کے حق میں مقبول نہیں، والدین کی گواہی اولاد کے حق میں مقبول نہیں، بیوی اور خاوند کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں مقبول نہیں، دشمن کی گواہی دشمن کے خلاف مقبول نہیں، اولاد کی گواہی والدین کے خلاف مقبول ہے، اجیر کی مستاجر کے حق میں مقبول نہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَاخَائِنَةٍ وَّلَامَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَامَجْلُوْدَةٍ وَلَاذِىْ غَمَرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَامَجَرَّبٍ عَلَيْهِ شَهَادَةُ زُوْرٍ وَلَاالتَّابِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَاالظَّنِيْنَ فِىْ وَلَآءٍ وَلَاقَرَابَةٍ

☆ (جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) ج ۲ ص ۶۵ عن عائشة)
☆ (سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) ص ۱۷۲ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

وفی روایة ولاذی غمر لاخنة

خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت کی گواہی قبول نہیں، جس مرد یا عورت کو حد میں کوڑے لگے ہوں ان کی گواہی مقبول نہیں، اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے کی گواہی دشمن بھائی کے خلاف قبول نہیں، جھوٹی

گواہی دینے میں شہرت والے کی گواہی مقبول نہیں' خاندان کے کسی ایسے فرد کی گواہی مقبول نہیں جو اس کا تابع ہو' اپنے نسب اور قرابت میں غلط بیانی کرنے والی کی گواہی مقبول نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ص ۵۰۳' ۵۰۹ و مابعد)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)

﴿۳۶﴾ ہر مسلمان جس کا صالح ہونا ظاہر ہو اور اس کا فسق ظاہر نہ ہو' یا مستور الحال ہو شہادت کے سلسلہ میں وہ عادل ہے' اگر مشہود علیہ اس کی عدالت پر اعتراض کرے تو قاضی اس کے حالات پوشیدہ طور پر دریافت کرے' ورنہ حاجت نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۹۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۳' ص ۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)

﴿۳۷﴾ مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی قبول نہیں' البتہ کافر کی کافر کے خلاف گواہی قبول ہے' اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب فرماتے ہوئے گواہوں کی صفت میں فرمایا: **مِنْ رِّجَالِكُمْ** ...... الآیۃ (یعنی وہ تم مسلمانوں میں سے ہوں) گواہ کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلّہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۵۸)

﴿۳۸﴾ ادائے شہادت کے پیش نظر ایسے گواہ تلاش کرنا بہتر ہے جن کی گواہی قاضی اسلام کے ہاں مقبول ہو' یعنی وہ متقی اور عادل ہوں' فاسق نہ ہوں' ارشاد ربانی ...... **مِمَّنْ تَرْضَوْنَ** ...... الآیۃ میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۲' ۱۲۳)

﴿۳۹﴾ نابالغ بچے' دیوانے' خنثیٰ مشکل' کافر' غلام اور فاسق کی گواہی مسلمان کے خلاف مقبول نہیں' اسی طرح شطرنج کھیلنے والے' جوئے باز' کبوتر باز' جھوٹی قسمیں کھانے میں شہرت والے' نماز پنجگانہ چھوڑنے والے' بدعتی' خوارج اور فسق عقائد والے کی گواہی مقبول نہیں' کیونکہ گواہی کی صفت میں: **مِنْ رِّجَالِكُمْ** الآیۃ اور **مِمَّنْ تَرْضَوْنَ** وارد ہے۔

فاسق کے بارے میں حکم ربانی یوں ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ☆

(سورۃ الحجرات آیت ۹)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

لہٰذا مذکورہ بالا افراد گواہوں کی صف سے خارج ہو گئے۔

اسی پر اجماع امت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۹۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۲۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۳)

﴿۴۰﴾ حدود اور قصاص میں محض مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورتوں کی گواہی اس ضمن میں معتبر نہیں، اجماع امت اسی پر واقع ہے۔

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۲۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۶)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۵۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)

﴿۴۱﴾ عورتوں کے مخصوص حالات، جن پر مرد اطلاع نہ پا سکیں وہاں ایک عورت کی گواہی مقبول ہے، مثلاً عورت باکرہ ہے یا ثیبہ، عورتوں کے اندرونی عیوب، طلاق کی عدت، بچہ کی پیدائش وغیرہ۔

حدیث شریف میں ہے:

لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ اِلَّاعَلٰی مَالَایَطَّلِعُ عَلَیْهِ اِلَّاهُنَّ مِنْ عَوْرَاتِ النِّسَآءِ وَمَایُشْبِهُ ذٰلِکَ، مِنْ حَمْلِهِنَّ وَحَیْضِهِنَّ

☆ (رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن ابن عمر، بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۷، ح ۱۷۷۸۰)

محض عورتوں کی شہادت جائز نہیں سوائے ان امور کے جن پر صرف عورتیں ہی اطلاع پا سکیں، مثلاً عورتوں کے عیوب، حمل، حیض وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۵۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۲۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۳۱)

﴿۴۲﴾ مالی حقوق کے علاوہ نکاح، طلاق، وصیت، حوالہ، وقف اور صلح وغیرہ میں اگر دو مرد گواہ نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۲۵، ۱۳۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۳۳۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۱)

﴿۴۳﴾ بلا وجہ عورتوں کو گواہ کے طور پر پیش کرنا مناسب نہیں۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۵۲)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۹)

﴿۴۴﴾ محض عورتوں کی گواہی عقود مالیہ اور بدنیہ میں معتبر نہیں خواہ زیادہ ہوں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۲۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۷۹)

﴿۴۵﴾ مدعی علیہ شہادت کو تسلیم کرلے اور قاضی کا فیصلہ نافذ ہونے دے، ممکن ہے گواہ جھوٹے ہوں مگر نص قرآنی کے مطابق گواہوں کی گواہی پر فیصلہ ہوگا، آیت مذکورہ میں رفع تنازع کے لئے گواہوں کی گواہی کو ٹھہرایا گیا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۲۶)

﴿۴۶﴾ مالی اور غیر مالی عقود اور معاملات میں مدعی کے ایک گواہ اور اس کی قسم کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جائے گا، مدعی دو گواہ پیش کرے یا مدعی علیہ سے قسم لی جائے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ اِلَّا فِی الْقَسَامَۃِ

☆ (رواہ البیہقی وابن عساکر عن ابن عمر، بحوالہ......)
☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۱۵۲۸۲)

گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے، مگر صدقہ کے مال میں۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو کچھ لوگ لوگوں کے خون اور مال کا دعویٰ کرنے لگیں، لیکن قسم مدعی علیہ پر ہے۔

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ، بحوالہ......)
☆ (بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۶، ح ۱۵۲۸۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۱۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۹۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ص ۱۲۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۳)

﴿۴۷﴾ گواہی میں لفظ ''شہادت دیتا ہوں'' ضروری ہے۔

گواہوں کے بارے میں رب کریم کا ارشاد ہے:

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ...... الآیۃ (آیت مذکورہ)

اور اپنے مردوں میں دو گواہ بنا لو کہ وہ گواہی دیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۰)

﴿۴۸﴾ معاملات قرض میں گواہ کا موقعہ معاملت میں موجود ہونا لازم ہے' آیت مبارکہ میں '' **شَهِيْدَيْنِ** '' کا کلمہ اس پر شاہد ہے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۵)

﴿۴۹﴾ ہر گواہی میں گواہ کا واقعہ دیکھنا شرط نہیں' بعض اوقات شہرت ہی گواہی کی بنیاد بنتی ہے' مثلاً عورت اور مرد بطور خاوند اور بیوی کے رہتے ہوں اور ان کی نکاح کے شہرت پائی جاتی ہو تو ان کے نکاح کی گواہی دینا جائز ہے' اسی طرح طلاق' نسب' اوقاف اور محبوبان الٰہی کے تبرکات کی شہرت کی بنا پر گواہی دینا جائز ہے' اس کے لئے کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۳۹۶)

﴿۵۰﴾ عورتوں کی روایت حدیث محدثین کرام شکر اللہ سعیھم کے نزدیک مقبول ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ راوی روایت سے کسی مسلمان پر کسی حکم کا لزوم نہیں ہو جاتا' مسلمانوں پر تو پہلے ہی سے احکام الٰہیہ کی پابندی لازم ہے' اس کو صرف احکام کی طلب ہوتی ہے اور علم کے راستہ کا طلب گار ہوتا ہے' اب اگر کسی یقینی طریقہ سے اس کو علم ہو گیا تو اس حکم کا یقین ہو بھی گیا' اس پر وہ عمل بھی بطریق یقین کرتا ہے' اور اگر کسی ظنی طریق سے اس کو حکم کا علم ہو تو اس کو یقینی علم حاصل نہیں ہوتا' ظنی ہوتا ہے' مگر وہ طلب ثواب کی امید یا عذاب کے خوف سے اس پر عمل کرتا ہے' بشرطیکہ کسی دوسرے قوی طریق روایت سے اول حکم کے خلاف کوئی دوسرا حکم اس کو نہ پہنچا اور یہ بات تقاضائے عمل کے موافق ہے' پھر نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے بھی احادیث آحاد کا موجب عمل ہونا ثابت ہے' اس لئے اخبار آحاد کے ظنی العلم ہونے کے باوجود عمل کرنا واجب ہے' یہی وجہ ہے کہ روایت احادیث میں وہ شرطیں ضروری نہیں جو شہادت کے لئے لازم ہیں' یعنی آزاد ہونا' مرد ہونا' تعداد وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۸٬۴۰۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۲۶)

﴿۵۱﴾ حاکم کو اگر واقعہ کا علم یقینی ہو تو اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کر سکتا ہے' شہادت تو علم حاصل کرنے کے لئے ہے' شہادت سے حاصل ہونے والا علم ظنی ہوتا ہے' گمان غالب کے مقابلہ میں اس کا علم یقینی ہوتا ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بحیثیت امیر المؤمنین خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے باغ فدک کے دعویٰ کے خلاف ایک حدیث کی رو سے فیصلہ کر دیا' یہ حدیث انہوں نے حضور سید عالم ﷺ سے خود سنی تھی۔

حدیث شریف یہ ہے: **لَانُوْرِثُ مَاتَرَکْنَافَهُوَصَدَقَةٌ**

☆ (صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)' ج ا'ص ۵۲۶' عن عائشہ)

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ وابوداؤد والنسائی عن عمر وعن عثمان وسعد وطلحہ والزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف)

☆ (رواہ احمد والبخاری ومسلم عن عائشہ)

☆ (وراہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ بحوالہ......)

☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت'لبنان' ج ۱۱' ح ۳۰۴۵۸)

ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے جو ہم ترکہ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲'ص ۱۴۰)

﴿۵۲﴾ حاکم اپنا حق خود وصول کر سکتا ہے اسے گواہوں کی حاجت نہیں' البتہ حاکم اگر اپنا مقدمہ کسی اور حاکم کے سامنے پیش کرے تو اسے گواہوں کی حاجت ہوگی۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا' بعد ازاں اعرابی نے گھوڑا دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے آپ سے کوئی سودا نہیں کیا' آپ نے فرمایا کہ تو نے گھوڑے کا سودا مجھ سے کیا ہے' اتفاق سے اس وقت کوئی گواہ موجود نہ تھا' حضور ﷺ نے بغیر گواہ کے اپنا حق وصول فرمایا' تنازع پر حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے گواہی دی' حالانکہ وہ عقد کے وقت موجود نہ تھے' حضور مختار عالم ﷺ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر کر دیا' یہ تو حضور اکرم ﷺ کا اختیار تھا۔

☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی والبخاری' ج ۲'ص ۷۰۵)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲'ص ۱۴۰)

﴿۵۳﴾ نابینا کی شہادت مقبول نہیں کہ وہ معاملہ یا عقد کا معائنہ نہیں کر سکتا' البتہ اس کی خبر اور روایت حدیث معتبر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۴۹۸' ۵۰۰)

﴿۵۴﴾ دیہاتی اور شہری کی گواہی برابر ہے یعنی جس طرح شہری کی گواہی مقبول ہے دیہاتی کی گواہی بھی مقبول ہے۔

حضور سید الانبیاء ﷺ کے روبرو ایک اعرابی نے رمضان المبارک کے چاند ہونے کی گواہی دی' حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ منادی کریں کہ وہ کل صبح رمضان المبارک کا روزہ رکھیں' رویت ہلال میں حضور ﷺ نے بدوی کی گواہی قبول فرمالی۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۵۵۰)

﴿۵۵﴾ گواہ کی عدالت غلبہ ظن سے ثابت ہو جاتی ہے' گواہ کی عدالت کے ثبوت کے لئے حقیقی علم لازم نہیں' اگر ایسا ہو تو امور دین و دنیا معطل ہو جائیں گے' حقوق' املاک' انساب' خون اور فروج کی حرمت ضائع ہو جائے گی' ان کا علم ظنی ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے' لہٰذا غلبہ ظن ہی موجب حکم ہے' یہی وجہ ہے کہ امام کا معصوم ہونا لازم نہیں' قیاس کی نفی کرنے والوں کا قول اسی وجہ سے باطل ہے' اگر قیاس اور کثرت رائے کی نفی کر دیں تو اکثر حقوق ضائع ہو جائیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۰۸)

﴿۵۶﴾ گواہ دینے میں ہر گواہ کے لئے ایک حکم ہے' جس کی تقسیم اس طرح ہے۔

(ا) حدود اور قصاص میں گواہ گواہی دینے نہ دینے کا اختیار ہے' بلکہ گواہی دینا افضل ہے کہ لوگوں کے گناہ پر پردہ ڈالنا بہتر ہے' بشرطیکہ اس سے کسی کا حق ضائع نہ ہو۔

(ب) حقوق کی گواہی مدعی کے طلب پر واجب ہے' اگر گواہی نہ ہو گی حق ضائع ہو جائے گا۔

" وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوْا ...... الآية " میں اسی کا بیان ہے۔

(ج) حقوق شرعی کی گواہی خود بخود دینا لازم ہے اس میں بلانے کی حاجت نہیں' جیسے رمضان' شوال وغیرہ کے چاند کی رؤیت' رضاعت کی شہادت' اس طرح کہ اگر ایسا نکاح ہونے والا ہو کہ جس میں طرفین میں رشتہ رضاعت ہو اور اس کا علم صرف اسی کو ہے ایسی صورت میں بلا طلب گواہی دینا لازم ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۱)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صادی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۴۰)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ا' ص ۳۳۶)

﴿۵۷﴾ مدعی پر لازم ہے کہ وہ گواہ کا احترام کرے' اس کا اعزاز بجالائے' بے جا سے تکلیف نہ دے' قاضی تک پہنچنے میں اگر اسے سواری پر سفر کرنا پڑے تو اس کا زادِ راہ مدعی کے ذمہ ہے" إِذَا مَا دُعُوْا ...... الآية " میں اس کا اشارہ ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

اَكْرِمُوا الشُّهُوْدَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَسْتَخْرِجُ بِهِمُ الْحُقُوْقَ وَيَدْفَعُ بِهِمُ الظُّلْمَ

☆ (اخرجہ البانیاسی فی جزءِ والخطیب البغدادی وابن عساکر عن ابن عباس بحوالہ......)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۷' ح ۱۷۷۳۳)

گواہوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حقوق دلواتا ہے اور ان کے ذریعے ظلم روکتا ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ا' ص ۲۲۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)

﴿۵۸﴾ دینی یا دنیوی مجبوری کی صورت میں گواہ گواہی دینے سے معذرت کرسکتا ہے' مثلاً اس قدر بیمار یا لاغر ہے کہ قاضی کے ہاں حاضر نہیں ہوسکتا۔

اگر کوئی گواہ اپنی معذوری کے باعث حاکم تک نہ جاسکتا ہو مگر اس کی گواہی لازمی ہو تو حاکم خود اس کے پاس آ کر گواہی لے۔

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۶)

﴿۵۹﴾ تجارت اگر دست بدست ہو خریدار اور فروخت کرنے والا عوضین پر موقعہ پر ہی قبضہ کرلیں تو اس عقد کی تحریر اور اس پر گواہ بنالینا ضروری نہیں البتہ اگر تحریر کرلی جائے تو افضل ہے۔ آیت مذکورہ بالا میں اس کی وضاحت ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۴)

﴿۶۰﴾ گواہ اور کاتب کے لئے لازم ہے کہ متعاقدین میں کسی کا نقصان نہ کریں' کہ کم وبیش لکھ دیں' یا زیادہ مانگیں' جانبداری سے کام لیتے ہوئے غلط گواہی دیں' اور متعاقدین کے لئے لازم ہے کہ گواہ اور کاتب کا نقصان نہ کریں' اس طرح کہ کاتب کو اس کی اجرت نہ دیں اور گواہ کو سفر کا خرچ نہ دیں' یا گواہی دینے میں اس کے کاروبار کا نقصان نہ کریں' گواہ' کاتب یا متعاقدین میں اگر کوئی دوسرے کو نقصان پہنچائے گا تو وہ فاسق ہوگا' آیت مقدسہ نے واضح طور پر بیان فرمادیا

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۷)

﴿۶۱﴾ سفر وحضر میں کاتب ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں رہن رکھنا جائز ہے' حضور سید عالم ﷺ نے کچھ غلہ کے عوض اپنی ذرہ ابوشحم یہودی کے ہاں گروی رکھی تھی۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)

﴿۶۲﴾ خریداری کے وقت قیمت ادھار ہونے کی صورت میں کوئی شئ گروی رکھنا جائز اور مستحب ہے' واجب نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ۲۲۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)

﴿۶۳﴾ اصطلاح شرع میں رہن ایسی شئ کو کہتے ہیں جس کو کوئی شخص اپنے حق کے عوض جائز طور پر روک لے' تاکہ وہ اپنا حق وصول کر سکے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۰۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۱' ص ۱۴۱)

﴿۶۴﴾ رہن پر جب تک قبضہ نہ ہو مکمل نہیں ہوتا۔

قرآن مجید میں "مَقْبُوضَةٌ" کی وضاحت سے یہ مسئلہ اخذ ہوا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۱۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۵)

﴿۶۵﴾ وہ مشترک شئ' جس کے ہر جزو میں شرکت ہو اور تقسیم اجزاء نہ کی گئی ہو وہ شئ منقسم ہو یا غیر منقسم' اس کا رہن جائز نہیں کیونکہ اس کے تمام اجزاء پر قبضہ مکمل نہیں ہوتا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۱۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۰)

﴿۶۶﴾ گروی کرنے والا جب تک گروی رکھنے والے کے ایک روپیہ کا بھی قرض دار رہے گا اپنی مرہونہ شئ واپس لینے کا حقدار نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۱)

﴿٦٧﴾ جب مرتہن مال مرہون پر قبضہ کر لے تو اس کا قبضہ تسلیم کیا جائے گا مگر مال مرہون گروی کرنے والے کی ملک رہے گا' مرتہن مال مرہون سے نفع نہیں لے سکتا' اگر جانور سواری کا ہو تو اس پر سواری نہیں کر سکتا' کپڑا ہو تو پہن نہیں سکتا' مکان میں رہ نہیں سکتا' زمین کی پیداوار نہیں لے سکتا' مرہون کی پیداوار اور منافع مرتہن کے پاس بطور رہن رہیں گے' ان کو اصل رہن کا حکم حاصل ہوگا' وہ پیداوار اور منافع راہن کی ملک میں ہوں گے' مرتہن ان سے نفع لے گا تو سود شمار ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۱)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱' ص ۶۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۳' ۱۴۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۱)

﴿٦٨﴾ مرتہن اگر مال مرہون سے نفع اٹھائے یا اس کی پیداوار یا منافع حاصل کرنا چاہے تو نفع اور پیداوار کی قیمت کو اصل رہن کی ضمان سے کم کرتا رہے' جب اس کا قرض پورا ہو جائے تو رہن کو چھوڑ دے' اسے بیع بالوفا کہتے ہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۴)

﴿٦٩﴾ مال مرہون میں راہن کا ہر تصرف ناجائز ہے' کیونکہ وہ مرتہن کے قبضہ میں ہے' لیکن اگر اس نے کوئی تصرف کر لیا تو بجائے خود ہو جائے گا' مگر اس کا نفاذ مرتہن کی اجازت یا مال مرہون کی واگذاشت پر موقوف رہے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۳)

﴿٧٠﴾ قابل قسمت چیزوں کا ہبہ بغیر قبضہ مکمل نہیں ہوتا اور جو شئ ناقابل تقسیم ہے جیسے جائیداد زمین' مکان وغیرہ' اس کا ہبہ بغیر قبضہ کے ہو جائے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۳)

﴿٧١﴾ آپس کی اصلاح اور رفع تنازع کے باعث مجہول تجارتیں حرام ہیں' کیونکہ ان سے عداوت اور تنازع واقع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جوا' شراب نوشی وغیرہ حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ☆

(سورۃ المائدہ آیت' ۹۱)

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں' اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے' تو کیا تم باز آئے۔

اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے روکنے میں جو بھلا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کھول کر بیان فرماتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ☆

(سورۃ النساء آیت' ۶۶)

اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے تو اس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۱۶)

﴿۷۲﴾ مقروض اگر کوئی ہدیہ کرے تو قرض خواہ نہ لے سواری پر سوار کرے نہ ہو اگر قرضہ سے پہلے ان کے تعلقات ہوں تو ہدیہ لینے میں ہرج نہیں۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۱۹)

﴿۷۳﴾ مرتہن جب راہن کی اجازت سے مرہون شی کو اجرت پر دے یا راہن مرتہن کی اجازت سے مرہون کو اجرت پر دے تو رہن ختم ہو جائے گا اور مال مرتہن کے قبضہ سے نکل جائے گا' قبضہ چونکہ رہن کی شرط ہے' جب قبضہ ختم ہوا رہن ختم ہوا' رہن کے بارے میں رب تعالی کا ارشاد " فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ " اس کی واضح دلیل ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۱'۵۳۲)

﴿۷۴﴾ مستعار شیٔ پر قبضہ نہیں ہوتا' عاریہ دینے والا جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۲)

﴿۷۵﴾ رہن کرتے وقت اگر راہن کہے کہ اتنی مدت مثلاً ایک ماہ تک رقم ادا نہ کروں تو اسے بیع سمجھا جائے' چونکہ رہن معلق بشرط نہیں ہوتا' یہ رہن بیع کے حکم میں ہے اور شرط باطل ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۳)

﴿۷۶﴾ دین کی مقدار کے بارے میں اگر اختلاف ہو تو اس کا قول معتبر ہے جس پر دین ہے' رب کریم نے تحریر کا اسے حکم دیا ہے جس پر قرض ہو لہذا اسی کا قول معتبر ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا (سورہ بقرۃ آیت ۲۸۲)

اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے' اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔

حدیث شریف میں ہے۔ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ
گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور مدعی علیہ کے ذمہ قسم ہے۔

☆ (رواہ الترمذی عن ابن عمر' بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاۂ ج ۱ ص ۲۲۰)

اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکے تو مدعی علیہ کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۴'۴۸۱)

﴿۷۷﴾ مہر موجل، عقد اجارہ، بدل صلح، عقد خلع، قتل عمد کی دیت، بدل کتابت وغیرہ، تمام دُیُون مثل دین بیع کے ہیں، یعنی ان پر بھی گواہ بنانا، لکھ لینا اور ان کے بدلے رہن رکھنا مستحب اور جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۴۷)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۸۳، ۴۸۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۷۵)

﴿۷۸﴾ مال مرہون مرتہن کے ہاتھ میں مضمون ہے امانت نہیں، یعنی اگر اس کے پاس مال مرہون ہلاک ہو گیا تو اس کی ضمان دی جائے گی، اگرچہ تلف اس کے تصرف سے نہ ہوا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۶، ۵۲۸ ومابعد)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۵)

﴿۷۹﴾ مرتہن اگر مال مرہون پر راہن کی اجازت سے خرچ کرے تو راہن پر قرض ہوگا اور اگر بغیر اجازت خرچ کرے تو ایک قسم کا احسان ہوگا، قرض نہ ہوگا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۸)

﴿۸۰﴾ قرض مال مرہون کی قیمت کا ہو یا برابر یا اس سے کم، تو مال مرہون کے تلف ہو جانے کی صورت میں قرض بھی ساقط ہو جائے گا اور جتنا مال مرہون قرض سے زائد ہو وہ امانت سمجھا جائے گا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۶)

﴿۸۱﴾ اگر راہن مر جائے تو گروی مال راہن کے قرض خواہوں کو نہیں دیا جائے گا، بلکہ بیچ کر مرتہن کا قرض ادا کیا جائے گا، کیونکہ مرہون کا قبضہ تو مرتہن کے پہلے ہی حاصل ہے صرف ملکیت باقی ہے، حق ملکیت میں وہی زیادہ حق دار ہے جو قابض ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۵)

﴿۸۲﴾ رہن اگر کسی عادل کے پاس رکھا جائے تو جائز ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۲۵)

﴿۸۳﴾ مقروض قرض کو وقت مقرر پر ضرور ادا کر دے کیونکہ قرض خواہ نے اسے امین جان کر بغیر تحریر کے اسے قرض دیا تھا، تا کہ اس کی امانت کا اعتبار باقی رہے، انسان پر فرض ہے کہ وہ امانت دار رہے اور ہر حال میں اس حیثیت کو برقرار رکھے۔ حدیث شریف میں ہے۔ لَادِیْنَ لِمَنْ لَّااَمَانَةَ لَهٗ جو امانت دار نہیں اس کا دین مکمل نہیں۔

☆ (رواہ الطبرانی وعبدالرزاق، بحوالہ......)
☆ (موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۲۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۴۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۸۶)

﴿۸۴﴾ امانت کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔

☆ کسی کے پاس کوئی شئی بطور حفاظت رکھی امانت ہے۔
☆ کوئی گری پڑی شئی مل گئی امانت ہے۔
☆ وفات پانے والے کا کل مال اور اس کی اولاد ہمارے پاس امانت ہے۔
☆ کسی کو اپنے عقد یا معاملہ پر گواہ بنالیا' گواہی امانت ہے۔
☆ کسی کو اپنا راز بتایا' امانت ہے بشرطیکہ وہ راز کسی ظلم کا نہ ہو۔
☆ کوئی یتیم ہماری پرورش میں آ گیا' امانت ہے۔
☆ بادشاہ اپنی رعایا کا امین ہے۔

غرضیکہ امانت کی بہت سی صورتیں ہیں' ان سب میں حکم یہی ہے کہ امانت کی حفاظت کرے اور حق دار کو حق پہنچادے'

آیت مقدسہ...... **فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ** (آیت مذکورہ)...... میں امانت کی تمام صورتیں شامل ہیں۔

﴿۸۵﴾ حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ میں آپ کا امین ہونا بدترین کفار کو بھی مسلّم تھا' وہ دشمنی کے باعث آپ کی امانت کے معترف تھے' آپ کو" **مُحَمَّدٌ الْاَمِيْنُ** " کہہ کر یاد کرتے' شب ہجرت کفار کی جو امانتیں آپ کے پاس تھی ان کی ادائیگی کے لئے حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مکہ معظمہ میں ٹھہرایا'

آج بھی گنبد خضرا میں مواجہ شریف کی جالی پر تحریر ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ

گویا امانت دار ہونا ایک سچے مسلمان کی علامت ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲' ص ۱۴۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)

﴿۸۶﴾ امانت ضائع ہونے میں امین پر تاوان نہیں' ہاں اگر امین اس میں تصرف کرے یا عمداً اہلاک کردے تو تاوان واجب ہے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'ج ۲' ص ۱۴۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۶)

﴿۸۷﴾ گواہ اور کاتب کو تکلیف دینا منع ہے اگر حق ضائع ہوتا ہو اور دوسری طرف گواہ اور کاتب کو تکلیف دینا لازم آتا ہو تو حق ضائع نہ کرے اور گواہ یا کاتب کو تکلیف دی جائے' گواہ اور کاتب سے معذرت کرلی جائے یا ان کا نقصان پورا کردیا جائے۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۷)

﴿۸۸﴾ تقوی اختیار کرنا علم نافع کے مزید ملنے کا سبب بنتا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ☆

(سورہ بقرۃ آیت ۲۸۲)

اور اللہ سے ڈرو اور تمہیں اللہ سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

آیت مبارکہ کے کلمات کی ترتیب بڑی حسین اور بلیغ ہے' پہلے تقوی کا حکم ہوا' پھر علم نافع کا اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کا ذکر ہے۔

سیدنا امام ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِىْ

فَاَرْشَدَنِىْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِىْ

وَ اَعْلَمَنِىْ بِاَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ

وَ نُوْرُ اللّٰهِ لَايَهْدِىْ لِعَاصِىْ

میں نے امام وکیع سے اپنی یادداشت کی کمزوری کا شکوہ کیا' آپ نے مجھے گناہ ترک کرنے (پرہیزگاری اختیار کرنے) کا حکم دیا' اور مجھے بتایا کہ علم اللہ کا نور ہے' اور اللہ کا نور گنا ہگار کو نہیں دیا جاتا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)

﴿۸۹﴾ آخرت کی اصلاح' اصلاح دنیا پر منحصر ہے اگر دنیوی معاملات احکام خداوندی کے مطابق سنور جائیں تو آخرت سنور جانے کی قوی امید ہے' آیت مبارکہ مذکورہ بالا میں دنیوی معاملات' لین دین کی اصلاح کے لئے کتنے حکم دیے گئے' گواہ بنالو' لکھ لو' رہن رکھ لو' امانت اور قرض ادا کرو' پھر فرمایا' اللہ یعنی اپنے رب سے ڈرتے رہو' احکام میں حسن ترتیب نے اس مسئلہ کو واضح کر دیا۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۳۲)

﴿۹۰﴾ مال فی نفسہ محمود ہے بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کیا ہوا اور جائز ذریعہ پر خرچ کیا گیا ہو' اس لئے مال کی حفاظت کا سب سے زیادہ اہتمام کیا گیا ہے' کتابت' گواہ اور رہن وغیرہ مال کی حفاظت کے ذرائع ہیں' اگر مال فی نفسہ محمود نہ ہوتا اس کی حفاظت کا اتنا اہتمام نہ ہوتا' اللہ تعالیٰ نے مال کو کلمہ '' خیر'' سے تعبیر فرمایا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَاحَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ☆

(سورہ بقرۃ آیت ۱۸۰)

تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پا جاؤ'

(سورۃ الجمعۃ آیت ۱۰)

اللہ کے فضل سے مراد حلال مال کی طلب ہے' جس کا اللہ نے حکم دیا ہے' یہ امر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مال فی نفسہ حلال ہے' اس کی حفاظت اہم فرض ہے' اس کی حفاظت اتنی اہم ہے کہ اس کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جانے والا شہید ہے۔

حضور سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ

☆ (رواہ الائمہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان عن سعید بن زید' بحوالہ......)
☆ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
☆ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۳۱۰)

جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے' جو آدمی پنی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے' جو آدمی اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔

﴿۹۱﴾ مذموم مال وہ ہے جو ناجائز ذرائع (مثلاً چوری' غصب' ملاوٹ' سود' جوا' رشوت' غبن فاحش' حرام تجارت' حرام پیشے وغیرہ) سے حاصل کیا جائے' اور جو مال نیکی کے رستہ پر خرچ نہ ہو وہ مال بھی مذموم ہے۔

رب قدیر کا ارشاد کریم ہے:

اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ☆ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ ☆ (سورۃ الھمزۃ آیت ۲'۳)

جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا...... کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔

مال کو بحیثیت مال کثرت سے طلب کرنا بھی مذموم ہے اس سے یاد الٰہی سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔

اس بارے میں رب کریم کا ارشاد مقدس ہے۔

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ☆

(سورۃ التکاثر آیت ۱)

تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے۔

﴿۹۲﴾ جب دین اور دنیا کے معاملات در پیش ہوں تو دین کے معاملے کو ترجیح دی جائے، تحریر معاملہ کے فوائد شمار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّاتَرْتَابُوْا...... الآیۃ (سورہ بقرۃ آیت ۲۸۲)

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھہرے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے۔

حسن ترتیب میں اللہ تعالیٰ کا ذکر مقدم ہے اور دنیوی معاملہ بعد میں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۲۵)

﴿۹۳﴾ حلال مال کی حفاظت فرض ہے، رزق حلال طلب کرنا اور اسے بربادی سے بچانا فرض ہے، رزق حلال تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ اور آخرت کا توشہ ہے، اس بارے میں قرآن مجید میں متعدد احکام ہیں۔

عبادات اور معاملات کے احکام قرآن مجید میں مختصر عبارات میں ہیں، مگر حفاظت مال کی مذکورہ بالا قرآن مجید کی طویل ترین آیت ہے، اس میں حفاظت مال کے احکام کو مکرر سہ کرر بیان کیا گیا ہے۔

لین دین کے معاملہ میں مال کی حفاظت کے لئے......

اولاً حکم ہوا: " فَاكْتُبُوْهُ " یعنی اسے تحریر کرلو تاکہ یاد رہے،

پھر ارشاد ہوا: " وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ " یعنی کوئی کاتب تمہارا معاملہ لکھ دے۔

پھر حکم ہوا۔ " وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ " لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے۔

پھر فرمایا: " فَلْيَكْتُبْ " تو اسے لکھ دینا چاہیے۔ ایک ہی حکم کو ایک ہی آیت میں چار بار دہرایا۔

پھر فرمایا: " وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ " جس پر حق آتا ہے (مقروض) وہ لکھواتا جائے۔

پھر فرمایا: " وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ " اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔

اس آیت میں اسم ذاتی کے ساتھ اس کا صفاتی نام بھی ذکر فرمایا۔

پھر فرمایا: " وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا " اور حق میں کچھ رکھ نہ چھوڑے۔

پھر فرمایا کہ مقروض کسی عذر کی وجہ سے تحریر نہ کروا سکے:

" فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ " تو اس کا ولی انصاف سے لکھوائے۔

پھر فرمایا کہ معاملہ کو پختہ کرنے اور اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے موقعہ کے گواہ بنالو۔

" وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ " اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے۔

پھر فرمایا کہ رفع تنازع کے لئے جب گواہوں کو بلایا جائے تو آنے سے گریز نہ کریں۔

"وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوْا"

پھر فرمایا کہ معاملہ لکھنے میں یہ خیال مانع نہ بنے کہ وہ معمولی ہے' بلکہ ہر معاملہ لکھ لو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا' کیونکہ بعض اوقات چھوٹا معاملہ ہی بڑے فساد کا موجب بنتا ہے۔

" وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ "

اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو۔

پھر فرمایا کہ گواہ بنا لینے میں بڑے فائدے ہیں۔

" ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا "

ایسا کرنا اللہ کو پسند ہے اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے پھر اس سے گواہی ٹھیک رہتی ہے' اس سے شبہ نہیں پڑتا۔

پھر فرمایا کہ اگر معاملہ لکھنے میں سہولت نہ ہو تو کوئی شئ قرض کے عوض گروی رکھ دو۔

" فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ " تو گروی ہو قبضہ میں دیا گیا۔

پھر فرمایا: معاملات لین دین میں انصاف اور اصول کو مد نظر رکھو' اللہ سے ڈرتے رہو' گواہی نہ چھپاؤ ایسا کرنے سے حق دار کا حق ضائع ہو جائے گا' اور گواہی چھپانے والا گناہگار ہوگا۔

مال کی حفاظت کی تاکید در تاکید اس کی فرضیت اور اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۵)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۱۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۵۸' ۳۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۳۷)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۱)

﴿۹۴﴾ اسلام مکمل دین ہے اس میں دین اور دنیا کے تمام معاملات کی واضح ہدایات موجود ہیں' مسلمان کو کسی اور دین یا ازم کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

﴿۹۵﴾ تمام عبادات اور معاملات کی اصل خوف الٰہی اور تقویٰ ہے' تقویٰ اور اخلاص سے تمام کام درست ہو جاتے ہیں' آیت کو حکم تقویٰ پر ختم فرمایا گیا۔

☆☆☆☆☆

باب (۵۵) :

﴿محاسبہ اور مواخذہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡہُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۴)

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا' اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حل لغات:

"لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ" : لِلّٰہِ میں لام تملیک کا ہے۔

سماوات اور ارض (آسمانوں اور زمین) کا ذکر اس لئے ہوا کہ وہ ہمارے مشاہدہ میں ہیں' رب تعالیٰ کی ملکیت صرف ان دو میں منحصر نہیں وہ تو زمین' آسمانوں اور ان میں جو کچھ ہے اور اس کے علاوہ بے شمار عالم جو ہمارے مشاہدہ میں نہیں' ان کا بھی مالک ہے وہی ان کا خالق اور رب ہے' اس کی صفت "رب العالمین" ہے۔

تمام جہانوں میں کوئی شئ رب تعالیٰ کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ تمام جہانوں میں اس کی رحمت کا جلوہ ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۴۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۳)

"**مَافِیٓ اَنۡفُسِکُمۡ**" : جو تمہارے دلوں میں ہے۔

مَا سے مراد بُری چیزیں ہیں اور **اَنۡفُس** سے مراد دل یا نفس امارہ ہے۔

دل میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ بُری شئ جو تمہارے دل میں اس طرح راسخ ہو جائے اور اس میں سما جائے کہ وہ گویا دل کی صفت بن جائے' یعنی دل کے پختہ برے ارادے اور عیوب نفس جو تم لوگوں پر ظاہر کرو۔

نفسانی اور قلبی بیماریاں بہت سی ہیں' مثلاً نفاق' ریا' بے جا تعصب' دنیا کی محبت' کتمان شہادت' غرور' غصہ' پندار' آرزو' حرص' ترک توکل' ترک صبر' حسد' کینہ وغیرہ' غرضیکہ ملکاتِ ردّیہ اور اخلاق ذمیمہ سب اس میں شامل ہیں۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴ ومابعد)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۲۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)

"**یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ**" : اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے افعال بدن اور قلبی بیماریوں کا حساب لے گا۔

محاسبہ سے مراد یہ ہے کہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ یہ بھی معنی بیان کیا گیا ہے کہ مومن کو گناہ صغیرہ بتائے جائیں گے جب بندہ مومن ان کا اقرار کرلے گا رب تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف فرمادے گا۔ اس صورت میں محاسبہ سے مراد صرف خبر دینا ہوگا۔

حساب لینے پر فرشتے مقرر ہیں' اللہ کے حکم سے حساب لیں گے' مگر حساب لینے کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے' یعنی محبوبان بارگاہ ایزدی اور مقبولان رب العزت کے افعال کو رب تعالیٰ اپنے افعال فرماتا ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۵)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم تمام مخلوق کا مالک ہے' تمام مخلوق اسی کی پیدا کی ہوئی ہے' سب کا رب وہی ہے' کائنات میں کوئی شئ ایسی نہیں جو اس کی مِلک میں نہ ہو' اشیاء خواہ مادی ہوں یا غیر مادی' ہمارے مشاہدہ میں آئیں یا نہ آئیں' ہمارے علم میں ہوں یا نہ ہوں' وہی مالک کائنات ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں بے شمار واضح نصوص اس پر دلالت کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی میں اسی کا بیان ہے۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ☆

(سورہ الاعراف آیت ۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے' جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور اس سورج اور چاند تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا' بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔

چونکہ کائنات میں سے زمین اور آسمان اور ان کی بعض اشیاء ہی ہمارے احاطہ احساس میں ہیں اس لئے استدلال صرف انہی کا بیان ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کریم جل مجدہ کی مخلوق کا شمار مخلوق کے علم میں نہیں آسکتا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَھُمْ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّالْکٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا ؕ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ ؕ وَمَا ھِیَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ☆

اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو اس لئے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے

اور دل کے روگی اور کافر کہیں اس اچنبے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تو نہیں مگر آدمی کے لئے نصیحت۔

(سورۃ المدثر آیت ۳۱)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۷)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۳۷)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ج ۷ ص ۱۳۳)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۶۴)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۳)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۲۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۵)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۷)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۵۰)

﴿۲﴾ اللہ رب العزت مالک حقیقی جل مجدہ الکریم نے اپنی مخلوق کو بعض اشیاء کا مالک بنا دیا ہے، مثلاً فلاں زمین زید کی مِلک ہے، فلاں مکان کا انور مالک ہے، فلاں مُلک کا بادشاہ نور الدین ہے، رب تعالیٰ نے اموال اور جانوں کو بندوں کی مِلک فرمایا۔

مومن کی شان میں وارد ہوا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ☆

(سورہ حجرات آیت ۱۵)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی سچے ہیں۔

مومن کو ارشاد ہوا:

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔

(سورہ توبہ آیت ۴۱)

یہودیوں کے عیوب کے معرض بیان میں ارشاد ربانی ہے۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَکْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ☆

(سورہ النساء آیت ۱۶۱)

اور اس لئے کہ وہ سود لیتے، حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان آیات میں اوران جیسی کثیر آیات اوراحادیث میں مال وجان کولوگوں کی مِلک قرار دیا گیا ہے' یہ ملک مجازی اور اللہ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالی کی مِلک کی حصر کی آیات اوران آیات میں کوئی تضاد نہیں' حقیقی اور مجازی' ذاتی اور عطائی کا فرق ملحوظ رکھنے سے مسئلہ آسانی سے سمجھ آجاتا ہے' اسی طرح اللہ تعالی معطی ہے اس نے اپنے محبوبوں کو علم' قدرت اوراختیار جیسی صفات عطا فرمائی ہیں' محبوبان رب العزت کی صفات عطائی ہیں' اگر ذاتی اور عطائی' حقیقی اور مجازی نسبت کالحاظ نہ رکھا جائے تو دنیا میں کوئی کسی شئ کا مالک نہ ہو' جو بداہۃً خلاف عقل ونقل ہے۔

﴿۳﴾ نسخ احکام میں ہوتا ہے' اخبار میں نہیں ہوتا' خبر سے اگر حکم شرعی مفہوم ہوتو اس کا نسخ جائز ہے۔
قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت مبارکہ محکم ہے کیونکہ اس میں خبر ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی بصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)

﴿۴﴾ حشر' حساب وکتاب برحق ہے' مالک ومولی جل وعزاسمہ اپنے بندوں سے حساب لے گا' نیکوں کو ان کے نیک اعمال کی بہتر جزا اور نافرمانوں کو اپنے کرتوتوں کی سزا ملے گی' حساب وکتاب کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے' اس کی قطعیت کا انکار کفر ہے' صدہا آیات مقدسہ میں اس کا بیان ہے' مذکورہ بالا آیت میں اسی کا بیان ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۵)

﴿۵﴾ قیامت کا محاسبہ دونوعیت کا ہوگا۔

(ا) محاسبہ یسیر

(ب) محاسبہ عسیر۔

(ا) محاسبہ یسیر یعنی آسان محاسبہ' اللہ تعالی اپنے نیک بندوں سے محاسبہ یسیر فرمائے گا' انہیں ان کے ناروا افعال کی خبر دے گا' بندہ مومن کانپتے ہوئے اقرار کرے گا اور اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا' اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تجھے رسوا نہ کیا' تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اب میں نے تیرے گناہ اپنے فضل سے معاف فرمادیئے ہیں' یہ حساب یسیر ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ☆ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ☆ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ☆

(سورۃ الانشقاق '۷......۹)

تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا......اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔

اس مفہوم کو حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْهِ كَنَفَهٗ وَسَتَرَهٗ مِنَ النَّاسِ وَیُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰى اِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِیْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ : فَاِنِّیْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَیْكَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْیَوْمَ ثُمَّ یُعْطٰی كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ بِیَمِیْنِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر' بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ" ج ۱' ص ۱۲۹)

اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو قریب کرے گا اس پر سایہ رحمت فرمائے گا اور اسے لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ کردے گا' اس کے گناہوں کا اعتراف کرائے گا' فرمائے گا' کیا تو فلاں فلاں گناہ کو جانتا ہے' (جو تو نے کئے) بندہ مومن عرض کرے گا' ہاں اے میرے رب' یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور محسوس کرے گا کہ وہ ہلاک ہوگیا ہے' رب تعالیٰ فرمائے گا' بے شک میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں وہ گناہ معاف فرماتا ہوں' پھر اسے نیکیوں کا دفتر اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا' کافر اور منافق کو برسر عام کہے گا یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی تکذیب کی تھی' خبردار: ظالموں پر اللہ کی پھٹکار۔

(ب) محاسبہ عسیر یعنی سخت حساب یہ ہے کہ بندہ نافرمان کو اس کے گناہوں' نافرمانیوں' کفر' فسق اور سرکشیوں کے بدلے سخت ترین عذاب دیا جائے گا' یہ محاسبہ کافروں' فاسقوں' ظالموں اور نافرمانوں سے لیا جائے گا' مذکورہ بالا حدیث شریف میں اس کا ذکر ہے۔

اس کی کیفیت کا بیان ارشاد ربانی میں موجود ہے:

وَكَانَ یَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ☆ وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ☆

(سورۃ الفرقان آیات '۲۶ '۲۷)

اور وہ دن کافروں پر سخت ہے' اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے: کسی طرح سے میں نے اس رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ☆عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ☆ (سورۃ المدثر آیات ۹، ۱۰)

تو وہ دن کڑا دن ہے کافروں پر آسان نہیں۔

محاسبہ عسیر اور مواخذہ ایک ہی کیفیت کے دو نام ہیں' بخلاف محاسبہ یسیر کہ اس میں مواخذہ لازم نہیں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۷۶)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۷' ص ۱۳۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۴)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اگر چاہے تو کبیرہ گناہ بھی بخش دے اور اگر چاہے تو صغیرہ گناہ پر مواخذہ فرمالے' اس پر کوئی شئے لازم نہیں' اس کا عدل یہ ہے کہ اعمال کی جزا بقدر اعمال دے گا' البتہ کافر اور مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا☆

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔ (سورۃ النسآء آیت ۴۶)

نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا☆

اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے دور کی گمراہی میں پڑا۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۱۶)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۷۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴' ۲۲۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت 'لبنان' ج ۷' ص ۱۳۵)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۴۰)

﴿۷﴾ قصد کے چند مراتب ہیں' ہر ایک کا حکم الگ ہے۔
ہاجس' خاطر' حدیث نفس' ھم (ارادہ) عزم۔
قصد کے آخری مرتبہ عزم پر مواخذہ ہے' گناہ کا عزم اگرچہ عمل میں نہ آیا تاہم اس پر بھی مواخذہ ہوگا' گناہ کے تصور پر مواخذہ نہیں' مواخذہ حقیقۃً عزم گناہ پر ہے' وسوسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا کہ ان پر بندہ کو اختیار نہیں۔
صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لِاُمَّتِیْ عَمَّاحَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسُھَامَالَمْ تَتَکَلَّمْ بِہٖ اَوْتَعْمَلْ بِہٖ

☆ (رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی عن ابی ھریرۃ والطبرانی عن عمران بن حصین بحوالہ......)
☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۱' ص ۱۱۵)

بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کے وسوسوں کو معاف فرمادے گا جب تک منہ سے اس کا اظہار نہ کریں یا اس پر عمل نہ کریں۔

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۴)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۵)

﴿۸﴾ خاطر نفس دو قسم پر ہیں' ایک وہ جو زائل ہو جائے اسے وسوسہ کہتے ہیں' دوسرے جس کے کرنے پر قصد پختہ ہو جائے یہ عزم ہے' مواخذہ عزم پر ہے۔
ارشاد ربانی ہے:

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ☆

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے' ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۵)

آیت مبارکہ نے واضح فرمادیا کہ مواخذہ عزم صمیم پر ہے' محض خاطر نفس پر نہیں۔

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان ج ۷' ص ۱۳۴)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۲)

﴿۹﴾ کفر کا عزم مسلمان کو مرتد بنا دیتا ہے' کیونکہ عزم کفر' کفر ہے۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۸)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۳۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)

﴿۱۰﴾ اخفاء شہادت گناہ ہے' اس پر مواخذہ ہوگا۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۳)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۰)

﴿۱۱﴾ کافروں سے دوستی اور اس کا عزم گناہ ہے' اس پر مواخذہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَایَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ...... الآیۃ (سورہ آل عمران آیت' ۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۰)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۳)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی بات جی میں ہو مگر اس کا اظہار زبان سے نہ ہو' اس پر حکم نافذ نہیں ہوتا' مثلاً دل میں طلاق کا ارادہ ہے' جب تک زبان سے تلفظ نہ کرے گا حکم طلاق نہ ہوگا' اسی طرح عتق' بیع' صدقہ' ہبہ وغیرہ۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۲)

﴿۱۳﴾ نیکی کے ارادہ پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی کے ارادہ پر برائی نہیں لکھی جاتی' جب تک برائی کر نہ لے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّۃِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ☆

(سورۃ الاحقاف آیت' ۱۶)

یہ ہیں وہ' جن کی نیکیاں ہم قبول فرمالیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے' جنت والوں میں' سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۳۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۳۹)

﴿۱۴﴾ روز حساب' ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے' ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہوں گے' وہ بھی بلا حساب جنت میں جائیں گے' اس کے بعد اللہ رب کریم تین لپ بھر کر جنت میں بلا حساب داخل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لپ کا اندازہ کسی کو نہیں' پہلی مرتبہ داخل ہونے والے وہ ہوں گے جو خود کامل تھے اور دوسروں کو مکمل فرماتے تھے' دوسرے لپ میں کامل داخل ہوں گے' تیسرے لپ میں اللہ کے محبوب ہوں گے' بلا حساب جنت میں داخل ہونے والے اہل تصوف ہوں گے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' ج ۲' ص ۱۵۳ و مابعد)

﴿۱۵﴾ قیامت کو محاسبہ کے دن کی مقدار ایام دنیا میں سے نصف یوم ہوگی۔

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۲)

☆☆☆☆☆

باب (۵۶) :

﴿تکلیف مالا یطاق' خطا اور نسیان﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر' اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی' اے رب ہمارے: ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں' اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ' جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا' اے رب ہمارے! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو' اور ہمیں معاف کر اور بخش دے' اور ہم پر مہر کر' تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

حل لغات :

"لَا يُكَلِّفُ" : تکلیف سے بنا ہے' اس کا مادہ **کُلْفَۃ** ہے' جس کا معنی ہے مشقت' تکلیف سے مراد بھاری احکام ہیں' اصطلاح شرع میں کسی کے ذمے کچھ احکام لازم کر دینے کو تکلیف کہتے ہیں' چھوٹے بچوں کو غیر مکلّف اسی لئے کہتے ہیں کہ ان کے ذمے کوئی شرعی حکم نہیں' شرعی تکلیف کے لئے عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۴۳۹)
☆ (مصباح المنیر' ج ۲' ص ۹۰)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۶۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۲۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۲۶)

اِلَّا وُسْعَهَا ": وُسع کے دو معنی ہیں، ممکن، آسان، یعنی جو کیا جا سکے اگر چہ مشقت سے ہو، دوسرا جو آسانی سے کیا جا سکے، آیت میں دوسرے معنی مراد ہیں۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۵۲۳)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۴۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۲۲۶)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱، ص ۲۲۶)

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو ان احکام کا مکلّف کرتا ہے جو وہ آسانی اور سہولت سے ادا کر سکے، وہ احکام فرض نہیں کرتا جو بندے کی وسعت سے زیادہ ہوں۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۵۳۷)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۲۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱، ص ۳۴۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۸)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۵۹)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ":

کسب کا معنی ہے ظاہری عمل کرنا، کمائی کرنا۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ **کَسَبَ** اور **اِکْتَسَبَ** میں کوئی فرق نہیں، بعض نے فرمایا کہ اکتساب اہتمام سے کام کرنا اور کسب عام ہے، خواہ اہتمام ہو یا بغیر اہتمام کے۔ چونکہ نفس گناہ بڑے اہتمام اور خوشی سے کرتا ہے اس لئے گناہ کی اکتساب کی طرف نسبت کی گئی ہے اور نیکی چونکہ بالعموم مجبوراً کرتا ہے اس لئے اسے کسب کہا گیا ہے۔

لَهَا میں لام نفع کے لئے اور **عَلَيْهَا** میں **عَلٰی** وبال اور بوجھ کے لئے ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۳۰)

آیت کا معنی یہ ہے کہ بندہ جو نیکی کا کام کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کے لئے ہے اور جو گناہ کماتا ہے اس کا بوجھ وہ اٹھائے گا، کوئی دوسرا اس کے گناہ کے عوض ماخوذ نہ ہوگا۔

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۸۹)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۵۳۹)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲، ص ۱۶۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۶۹)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۸)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱، ص ۲۲۶)

" اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ":

نسیان دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) بھولنا' اس کا مقابل ہے ذِکر یعنی یاد کرنا۔

(۲) چھوڑ نا' اس کا مقابل ہے فِعل یعنی کرنا۔

نسیان بمعنی چھوڑ نا' اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ‌ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ☆

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا بے شک منافق وہی پکے بے حکم ہیں۔
(سورۃ التوبۃ آیت' ۶۷)

نسیان بمعنی بھولنا دو طرح سے ہے۔

(۱) اپنی کوتاہی سے بھولنا' اسے بھلا دینا کہتے ہیں۔

(۲) اتفاقاً بھول جانا۔

اس آیت میں نسیان سے مراد ترک کرنا یا اپنی کوتاہی سے بھلا دینا ہے۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن' مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی' ص ۴۹۱)

☆ (المصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۲۳)

خَطَاۤءً کا معنی ہے غلطی' بھول چوک۔

اس کا استعمال کئی وجھوں پر ہے۔

(۱) انسان جسے اچھا جانے اس کے خلاف ارادہ سے کام کرنا' یہ خطاء تام ہے' اسی پر انسان سے مواخذہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید سے اس کی مثال یوں ہے:

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ‌ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ‌ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا☆

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے' ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی' بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔
(سورہ بنی اسرائیل آیت ' ۳۱)

انسان اپنی اولاد کی حفاظت کرنا اچھا جانتا ہے لیکن اس کے خلاف انسان اگر اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کردے تو یہ بڑی غلطی ہے۔ (عزل اور آبادی کو کم رکھنے والے منصوبہ ساز اس آیت سے درس عبرت لیں)

(۲) انسان جسے اچھا جانے اس کے فعل کا ارادہ کرے مگر غلطی سے خلاف ارادہ واقع ہو جائے' اس صورت میں انسان اپنے ارادہ میں درست ہوگا مگر فعل میں غلطی ہوگی۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ ۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۹۲)

یہی معنی اس حدیث شریف میں مراد ہے۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ الْخَطَأُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ

میری امت کی غلطی اور بھول معاف کر دی گئی ہے اور وہ فعل بھی معاف ہے جس پر اسے مجبور کیا گیا (سوائے قتل اور زنا کے)

☆ (رواہ الطبرانی عن ثوبان، بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)، ج ۲، ص ۳۸)

(۳) انسان غیر مستحسن فعل کا ارادہ کرے مگر اس کا فعل اس کے خلاف واقع ہو' یہ شخص اپنے ارادہ میں خطا کار ہوگا مگر اس کا عمل درست ہوگا' اس کا ارادہ مذموم اور فعل محمود ہوگا۔

☆ (المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، ص ۱۵۱)

فقہاء کی اصطلاح میں......

"نسیان" یہ ہے کہ کام ارادہ سے کیا جائے اور مانع کا خیال نہ رہے' جیسے روزہ یاد نہ رہا اور کچھ کھا پی لیا'
"خطأ" یہ ہے کہ مانع تو یاد رہا مگر فعل بلا ارادہ ہو گیا' مثلاً روزہ دار وضو کے دوران کلی کر رہا تھا کہ پانی حلق میں اتر گیا۔

یاد رہے کہ ارادہ گناہ میں ہماری جہالت اور نسیان شامل ہے'

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

لہٰذا اسی نسیان اور خطا میں ارادہ گناہ بھی شامل ہے اور مسلمان اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اگر ہم کوئی نیکی کرنا بھول جائیں یا غلطی سے گناہ کر بیٹھیں تو اے رب ہمارے، تو ہم پر مواخذہ نہ فرما۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۹۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج ۷، ص ۱۵۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۷۰)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ بندے کو وہ حکم نہیں دیتا جو بندے کے اختیار میں نہ ہو، رب تعالیٰ کے احکام بقدر طاقت ہیں، جہاں طاقت ختم ہوئی حکم اٹھالیا گیا، مامور بہ قدرت ممکنہ یا میسرہ سے مشروط ہے، اور ہر فرض بقدر طاقت، جہاد فرض ہے مگر اس پر جو اس کی قدرت رکھتا ہو، بچے، بوڑھے، ضعیف، بیمار، اپاہج اور معذور پر جہاد فرض نہیں، نماز میں قیام فرض ہے اور جو قیام کی طاقت نہیں رکھتا اس سے قیام ساقط ہے، نماز کے لئے طہارت شرط ہے جو آدمی طہارت کے لئے پانی استعمال کرنے پر قادر نہ ہو یا پانی دستیاب نہ ہو وہ بجائے پانی کے مٹی سے تیمم کرے، یہی حکم تمام اوامر و نواہی اور زواجر میں ہے۔

آیت مذکورہ بالا میں یہی مسئلہ ارشاد ہوا۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ☆

.... کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ سمجھ کر کرو اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب آخری نبی ہمارے آقا حضور سید المرسلین ﷺ کو آسان شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔
آپ کی شان میں خود ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ ☆

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں وہ رسول، جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔
(سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۸)

خود اس رحمۃ للعالمین نبی ﷺ نے امت کو سہولت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جتنی تمہاری طاقت ہے اتنا بجالاؤ۔

☆ (رواہ البخاری ج ۲ ص ۱۰۸۶۔ ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

دین اسلام اور شریعت مصطفوی علی صاحبھا افضل الصلوات واکمل التسلیمات تمام کی تمام سہولت پر مبنی ہے۔
خود شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

الدِّيْنُ يُسْرٌ (دین سراپا سہولت ہے)

☆ (رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ......)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبد الرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، ج ۲، ص ۲۶)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۶۴)

☆ (احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۳۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۴۲۹)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۴۲)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۳۶)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۷۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۵۹)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۱۸۹)

﴿۲﴾ کلام الٰہی میں خبر بمعنی انشا (امر) ہوتی ہے، اس کی تعمیل امر کی طرح لازم ہوتی ہے، بشرطیکہ اس کے بعد ممانعت وارد نہ ہو، خبر بمعنی امر کا وقوع کثیر ہے،
مثلاً ارشاد ربانی ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆
(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے،

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)، ج ۲، ص ۱۶۰)

﴿۳﴾ رذائل نفس کا مواخذہ اعمال بدنیہ کے مواخذہ سے سخت ہوگا۔ (العیاذ باللہ) اور طاقت سے زیادہ انسان مکلّف نہیں لہٰذا انسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی امکانی کوشش اور مجاہدہ کے ذریعہ امراض نفسانی دور کرے' اس کے لئے فقراء کے دامن سے وابستہ ہوجائے' صوفیہ کرام کے طریق پر چلنا ایسا ہی لازم ہے جیسا کلام اللہ کی تلاوت کرنا اور اس کے احکام سیکھنا۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲' ص ۱۶۱)

﴿۴﴾ افعال میں بندے کا کسب شامل ہے' البتہ اپنے افعال کا خالق نہیں' کسب کی وجہ سے بندہ سے مواخذہ ہوگا' اللہ تعالی نے کسب اعمال کو بندوں کی طرف مضاف کیا ہے۔

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۴۳۱)

﴿۵﴾ انسان سے اپنے اعمال کا محاسبہ اور مواخذہ ہوگا' دوسرے کے گناہ اس کے ذمہ نہ ڈالے جائیں گے' اسی طرح انسانی وسوسوں کا مواخذہ بھی نہ ہوگا' کیونکہ مواخذہ کا تعلق کسب سے ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ☆

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔ (سورہ انعام، آیت ۱۶۴)

ارشاد باری تعالی ہے:

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ☆

جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۵)

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ☆

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو' اے محبوب! تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

(سورہ فاطر آیت ۱۸)

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ☆

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

(سورہ زمر آیت ۷)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصل مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۳۷)

☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۷۸)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۲۶)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۹)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۳)

☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۱۸۹)

﴿۶﴾ ہر فرض کا بھولنے والا اس کی قضا کرے گا' نماز وقت پر ادا کرنا بھول گیا' جب یاد آئے اس کی قضا کرے' نماز میں کلام نہ کرنا فرض ہے اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی' اس کی قضا لازم ہے' نماز کے لئے طہارت فرض ہے' اگر کوئی بھول کر نماز بغیر طہارت ادا کرے اس کی قضا لازم ہے' کہ فرض کا بھول جانا اسے ساقط نہیں کرتا' اسی طرح اگر کوئی اپنا قرض ادا کرنا بھول گیا اس سے قرض معاف نہیں ہوتا۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۸)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۴۳۲)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) ج ۲ ص ۱۶۳)

﴿۷﴾ جانور ذبح کرتے وقت اگر کوئی مسلمان تسمیہ پڑھنا بھول گیا ذبیحہ حلال ہے' اور اگر قصداً تسمیہ ترک کیا تو ذبیحہ حرام ہے' بحیثیت مسلمان کوئی بھی بوقت ذبح تسمیہ ترک کرنے کا ارادہ نہیں کرتا' یہ بھول معاف ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ مِنَّا یَذْبَحُ وَیَنْسٰى اَنْ یُسَمِّیَ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْمُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (وَفِیْ رِوَایَةٍ) اِسْمُ اللّٰهِ عَلٰى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ

(رواہ الدار قطنی عن ابی ھریرۃ ج ۴ ص ۲۹۵)

ایک آدمی نے حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' یارسول اللہ: اگر کوئی آدمی ہم میں سے ذبح کرے اور تسمیہ بھول جائے (اس کا کیا حکم ہے) حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کا مبارک نام ہر مسلمان کے دل میں (یا زبان پر) ہر وقت رہتا ہے' (متروک التسمیہ ناسی کا ذبیحہ حلال ہے)

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۳۹)

﴿۸﴾ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو خطا سے قتل کردے مثلاً وہ شکار کررہا تھا کہ گولی کسی مسلمان کو جالگی اور وہ مرگیا' تو قاتل پر دیت اور کفارہ لازم ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۳۹)

﴿۹﴾ رمضان المبارک میں اگر کوئی روزہ دار دن کے وقت بھول کر کچھ کھاپی لے تو اس کا روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اس کی قضا بھی نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

مَنْ نَسِیَ وَھُوَصَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہ' فَاِنَّمَا اَطْعَمَہ' اللّٰہُ وَسَقَاہُ

☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ' بحوالہ.....)

☆ (الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' ج ۲' ص ۳۱۸)

جو روزہ کی حالت میں بھول کر کھاپی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۳۹)

﴿۱۰﴾ گناہ مانند زہر کے مہلک ہے' زہر کو قصداً کھانے والا بھی ہلاک ہوگا اور بھول کر کھانے والا بھی' اسی طرح گناہ پر مواخذہ ہوگا خواہ غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر' گناہ کے زہر کا تریاق توبہ اور استغفار ہے' توبہ سے گناہ مٹ جاتا ہے' اللہ کریم جل مجدہ وعز شانہ نے بندوں کو دعا کی تعلیم فرمائی۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں کثیر انداز میں دعائیہ کلمات وارد ہیں' مسلمان کے لئے لازم ہے کہ حسب حال ان کلمات طیبات سے اپنے گناہوں سے استغفار کرے۔

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ)' مطبوعہ دارالمصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی' ص ۱۷۸)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم وآلہ العظام وصحبہ الکرام
وبارک وسلم - فقیر قادری محمد جمیل الدین عفی عنہ
۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

استدعا

''احکام القرآن'' کی تدوین وترتیب میں ہر لحہ اس فقیر حقیر غفرلہٗ القدیر کو یہ احساس شدت سے دامن گیر رہا کہ اس کی علمی بے مائیگی' ناپختہ کاری' ناتجربہ کاری اور بے ہنری اتنے عظیم اور مبارک کام کی اہلیت اور استعداد نہیں رکھتی' بارہا سوچا کہ اس کام سے دست کش ہو جاؤں' مگر جید علمائے کرام' ممتاز مشائخ عظام اور محترم احباب نے ہر بار حوصلہ دیا اور ہمت بندھائی مولیٰ کریم جل وعلا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

''احکام القرآن'' کی پہلی جلد سورہ بقرہ کی چند منتخب آیات (جن کا تعلق براہِ راست عملی احکام سے ہے) سے مستنبط قریبًا بارہ سو احکام پر مشتمل آپ کے پیش نظر ہے' یہ احکام عملی زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق ہیں' عبادات' معاملات' اخلاق' کردار' سیاست' تجارت' اور عملی زندگی کے دیگر عنوانات اس میں شامل ہیں۔

علمائے کرام اور اہل دانش وبینش سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کتاب میں درج ہونے والے احکام کی اغلاط سے مطلع فرمائیں تا کہ ان کی اصلاح کی جا سکے۔

نیز تمام قارئین حضرات سے استدعا ہے کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کے بعد فقیر جامع الحروف کے مشائخ عظام' اساتذہ کرام کے لئے بالعموم اور......

☆ ولی نعمت' ذخری لیومی وغدی نبراس المحدثین حضرت علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد قدس اللہ اسرار نا بسرہ النوری محدث اعظم پاکستان' فیصل آباد'

☆ والد ماجد عمدۃ السالکین حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہٗ اور

☆ والدہ ماجدہ مدظلہا...... کے رفعت درجات کے لئے خصوصی طور پر دعا فرمائیں۔

یہ فقیر ان کی تربیت اور نظر عنایت سے ہر لحہ مستفیض ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ☆

خاک پائے صاحبدلاں

فقیر قادری عفی عنہ

ماخذ ومراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،

نوٹ، تفسیر کبیر کا مندرجہ بالا نسخہ ہمارے زیر استعمال ہے، اس جلد میں (مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان) سہواً لکھ دیا گیا۔

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، یوپی

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی وشرکاہ، مصر

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

☆ فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی از علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) مطبوعہ مطبع انوری آگرہ

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

☆ احکام القرآن از شیخ ظفر احمد عثمانی دیو بندی، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

☆ الاحکام فی اصول الاحکام از امام علی بن محمد آمدی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ تفسیر حسینی از مولانا سید حسین الواعظ الکاشفی الہروی، مطبوعہ مطبع کریمی، بمبئی

☆ فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی، مطبوعہ دار الاشاعت تفسیر حقانی، دہلی

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان

☆ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

☆ فتح الرحمٰن ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی

☆ تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قم ایران،

☆ خفاجی حاشیہ بیضاوی

کتب احادیث وشروح احادیث

☆ صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مبوعہ خان بک ڈپو لاہور،

☆ صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،

☆ سنن ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی،

☆ سنن ابو داؤد از امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،

☆ جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی و...... مطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ سنن نسائی از امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیم کتب خانہ کراچی،

☆ موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

☆ البحر الزخار المعروف بمسند البزار از امام احمد عمرو بن عبد الخالق بزار (م ۲۹۲ھ) مطبوعہ موسسۃ القرآن بیروت، لبنان

☆ مسند ابو یعلی موصلی از امام احمد بن علی المثنی التمیمی (م ۳۰۷ھ) مطبوعہ دار المامون تراث، لبنان

☆ شرح مشکل الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ المستدرک از امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) مطبوعہ دارالباز مکہ مکرمہ

☆ مشکوۃ المصابیح از امام ولی الدین محمد بن عبداللہ (م ۷۴۲ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت' ہند

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ فتح الباری از حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) مطبوعہ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور

☆ عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

☆ شرح معانی الاثار از امام ابوجعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۳۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان

☆ المصنف فی الاحادیث والاثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان

☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت' لبنان

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان از امام امیر علاؤالدین علی بن بلبان الفارسی
مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ

☆ نوٹ: جلد ہذا میں تمام حوالہ جات الجامع الصغیر مصنفہ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی کے ہیں' ہمارے زیر استعمال جامع صغیر کا نسخہ علامہ مناوی کی شرح............
الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر للمناوی از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ' مصر............
کے ساتھ ہے' بایں وجہ اس نام سے حوالہ دیا گیا ہے'

☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی' مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان

☆ ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث از شیخ عبدالغنی نابلسی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان
☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان
☆ مفتاح کنوز السنۃ از محمد فواد عبدالباقی' مطبوعہ دارالحدیث القاہرہ' (المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ)
☆ التمہید از حافظ ابوعمر ابن عبدالبر مالکی (م ۴۶۳ھ) مطبوعہ مکتبۃ القدوسیہ لاہور
☆ نووی شرح صحیح مسلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی'
☆ مسند ابن ابی شیبہ
☆ سنن بیہقی
☆ صحیح البہاری
☆ مشکوۃ المصابیح از ولی الدین محمد بن عبداللہ' مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
☆ المسند از ابوبکر عبداللہ بن زبیر مطبوعہ مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ'
☆ ارشاد الساری' از حسین بن محمد' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان'
☆ الادب المفرد' از محمد بن اسماعیل المعروف بہ امام بخاری' مطبوعہ مکتبہ اثریہ' شیخوپورہ'

کتب فقہ وفتاوی

☆ فتاوٰی قاضی خان از علامہ حسین بن منصور بن محمود اوز جندی (م ۲۹۵ھ) مطبوعہ حافظ کتب خانہ کوئٹہ
☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع از علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی (م ۵۸۷ھ)
مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان
☆ الھدایہ از علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی (م ۵۹۳ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
☆ البحر الرائق شرح کنز الدقائق از علامہ زین الدین بن نجیم حنفی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ ایچ' ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
☆ کنز الدقائق ....
☆ فتاوٰی حامدیہ از علامہ حامد بن علی قونوی رومی (م ۹۷۵ھ)
☆ الدر المختار فی الشرح التنویر الابصار از علامہ علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (م ۱۰۸۸ھ) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

☆ فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ) مطبوعہ لکھنو
☆ ردالمحتار از علامہ سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان
☆ جدالممتار علی ردالمحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا
☆ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) جلد اول
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور
☆ شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
☆ حاشیہ الطحطاوی علی الدرالمختار از علامہ سید احمد طحطاوی حنفی مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ
☆ غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان
☆ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد
☆ الحجۃ المؤتمنۃ از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ بریلی
☆ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) قلمی نسخہ
☆ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۰۴ھ) مطبوعہ مبارک پور
☆ شرح فقہ اکبر از علامہ ملا علی قاری مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
☆ الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ)
☆ منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا قادری بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور
☆ ما ثبت من السنۃ ما انعم علی الامۃ از شاہ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ ادارہ معینیہ رضویہ لاہور
☆ احسن الوعاء لآداب الدعا مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور
☆ صغیری شرح منیۃ المصلی ابراہیم بن محمد حلبی مطبوعہ مطبع ناصری لاہور (۱۲۸۲ھ)
☆ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بہ کبیری مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۳۱۰ھ)

کتب عقائد وکلام

☆ شرح عقائد نسفی معہ نبراس از علامہ عبد العزیز پرہاروی

☆ تمہید از علامہ ابو شکور سالمی، مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور

☆ تحفہ اثنا عشریہ از علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، مطبوعہ ترکی

کتب تاریخ، سیرت وفضائل

☆ الصواعق المحرقہ از علامہ احمد بن حجر مکی شافعی (م ۹۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ القاہرہ

☆ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، از علامہ قاضی عیاض مالکی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان،

☆ جذب القلوب الی دیار المحبوب از علامہ شاہ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ تعمیر چوک دالگراں لاہور۔

کتب لغت

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

☆ مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ صراح از ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی، مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)
مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ

کتب متفرقہ

☆ المعتقد المنتقد معہ المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد از امام احمد رضا خان قادری، مطبوعہ ترکی،

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد چہارم طبع اول، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور،

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احکام القرآن

جلد دوم

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔کراچی۔پاکستان

نام کتاب	احکام القرآن (جلد دوم)
مولف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد، مولانا ذوالنون عارف
	مولانا مزمل حسین
معاونت خصوصی	مولانا قاری محمد حبیب احمد
	ومولانا غازی محمد مسعود احمد
صفحات	۵۷۶
کمپیوٹر کوڈ	1Z350
قیمت	200/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدۡرِ التَّمَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوۡرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفۡتَاحِ دَارِ السَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیۡعِ جَمِیۡعِ الۡاَنَام

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَاسَنَدِیۡ

اَنۡتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعۡتَمَدِیۡ

فَبِدُنۡیَایَ وَبِاٰخِرَتِیۡ

یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ خُذۡبِیَدِیۡ

فہرست

احکام القرآن جلد دوم

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	سورہ آل عمران	
9	محکم اور متشابہ آیات	۱
23	نبوت کے چند دلائل	۲
26	جہاد اور اخلاص	۳
31	اسباب زینت اور ان کا استعمال	۴
38	امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اس کی مشکلات	۵
45	مقدمات اور حاکم	۶
50	کافروں سے موالات	۷
59	کمالات انبیائے کرام علیہم السلام	۸
66	نذر، اولاد کی تربیت اور دعا کی تاثیر	۹
71	قبولیت دعا کے اسباب	۱۰
76	محل اجابت اور لفظ سید	۱۱
80	علم غیب اور قرعہ اندازی	۱۲

باب (۵۷) :

محکم اور متشابہ آیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ڤ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ☆ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ☆

(سورہ آلِ عمران آیت' ۷'۸)

وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے' وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہتے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو' اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے' اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔ اے رب ہمارے! دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر' بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔

حل لغات:

"اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ": محکمات جمع ہے مُحْکَمَۃٌ کی' جس کا مادہ حَکَمٌ ہے' حَکَمٌ کا معنی ہے اصلاح کے لئے منع کرنا' روک لینا' افسر کو حاکم اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو ظلم سے روکتا ہے ' اِحْکَامٌ کا معنی پختہ کرنا اور مضبوط کرنا ہے' اسی سے مُحْکَمٌ بنا ہے' جو علم برائیوں سے روک دے اسے حِکْمَت کہتے ہیں۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) 'ص ۱۲۶'۱۲۷)
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱'ص ۴۲)

محکم وہ آیت ہے جس کے معنی ظاہر ہوں، احتمال اور شبہ سے محفوظ ہو نہ ظاہر کلام میں، نہ مفہوم کلام میں، نہ مقتضائے کلام میں اشتباہ ہو جیسے:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّاتَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الآية (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۳)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ☆ اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔(۲) (سورہ شوریٰ آیت ۱۱)

"**اُمُّ الْكِتٰبِ**": وجودِ شئی کی اصل، اس کی تربیت کرنے والی، اصلاح کرنے والی اور مبدأ شئی کو "اُمٌّ" کہتے ہیں، یعنی اصل، ماں، مرجع، ابتدا، سہارا، مختلف اشیاء کا مجموعہ۔(۳)

جن آیات مقدسہ سے احکام نکالے جاتے ہیں، جائز و ناجائز اور حلال و حرام میں ہر کوئی ان کی طرف رجوع کرتا ہے، متشابہ کو انہیں کی طرف پھیرا جاتا ہے۔(۴)

"**وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ**": مُتَشَابِهَات تشابہ سے بنا ہے جس کا مادہ شِبْه یا شَبَه ہے جس کا معنی ہے کیفیت میں کسی کا مثل ہونا کہ دونوں کے درمیان فرق نہ رہے۔ قرآن مجید میں یہ معنی استعمال ہوا ہے۔

اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا الآية بے شک گایوں میں ہمیں شبہ پڑ گیا۔ (سورہ بقرۃ آیت ۷۰)

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا الآية اور وہ صورت میں ملتا انہیں جلتا دیا گیا۔(۵) (سورہ بقرۃ آیت ۲۵)

---

(۲) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۳۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۴'ص ۱۱)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷'ص ۱۷۹)
☆ (انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۲۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۳۰)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱'ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۲'ص ۸۰'۸۲)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۱۷۶)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ص ۱۹۳)

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'ص ۲۲)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۱'ص ۱۳)

(۴) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۳)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷'ص ۱۸۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱'ص ۳۴۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۳'ص ۸۰)
☆ (انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۲۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۳۰)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱'ص ۲۳)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۱۳۹)

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'ص ۲۵۴)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۱'ص ۱۴۶)

اصطلاح میں ایسا لفظ جومختلف معانی کا احتمال رکھتا ہو۔

اس مقام پر اس سے مراد وہ آیات ہیں جن میں بہت سے معنوں کا احتمال ہو اور از خود کسی کو ترجیح نہ ہو سکے' یا جس کے لغوی معنی معلوم ہوں مگر وہ آیت سے مراد نہ ہوں' یا جن کے معانی اصلاً معلوم نہ ہوں' کوئی لغت شناس اور واقف زبان غور و تامل کے باوجود بھی اس کا معنی نہ سمجھ سکے۔(٦)

" زَیْغٌ " زیغ کا لغوی معنی ہے کسی ایک جانب جھک جانا' مائل ہو جانا' کجی۔

یہ معنی قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی ☆ (جلوہ ربانی دیکھنے میں محبوب کی) آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔(سورۃ النجم آیت ١٧)

نیز ارشاد ربانی ہے: فَلَمَّازَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ الآیۃ (سورۃ الصف آیت ٥)

پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔(٧)

اس مقام پر آیت میں زَیْغٌ سے مراد فتنہ' کفر' ضلالت' غلو اور حق سے پھر جانا ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ الآیۃ اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے' (سورہ بقرۃ آیت ١٩١)

کسی کو راہ حق سے بہکانا' مسلمانوں کے عقائد میں اختلاف ڈالنا' بلائیں برپا کرنا' ایک نیا دین قائم کر کے مسلمانوں میں کشت و خون کرنا سب زَیْغٌ میں شامل ہیں۔(٨)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہے' کفر و ضلالت ہے' راہ حق سے بہکانے' مسلمانوں کے اجتماعی عقیدہ میں رخنہ اندازی کرنے کے لئے طرح طرح کے وسوسے ڈالتے ہیں' ان کی یہ حرکات مذموم ہیں۔

(٦) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ٢' ص ٢)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ٧' ص ١٧٩)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ٧١٠ھ)' ج ١' ص ٢٣٠)
☆ (تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ٢' ص ١٧٧)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ٣' ص ٨٢'٨٠)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ١٩١)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ٤' ص ١٠)
(٧) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ٥٠٢ھ) 'ص ٢١٧)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ٧٧٠ھ)' ج ١' ص ١٢٦)
(٨) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ٤' ص ١٣)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ٢' ص ٣)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ١' ص ١٣٩)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ)' ج ١' ص ٢٣١)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ٧١٠ھ)' ج ١' ص ٢٣١)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ٣' ص ٨٢)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ١٩١)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ٧' ص ١٨٢)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ)' ج ١' ص ٣٤٥)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ص ١٣٠)

" **فَيَتَّبِعُونَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ** " : اِتِّبَاعٌ کامعنی ہے پیچھے پیچھے چلنا اور پیچھے پڑ جانا۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ قرآن مجید کی محکم آیات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ان کا طریق کار یہ ہے کہ آیت کے ظاہر معنی جو آیت کی مراد نہ ہو اور نہ منشاء الٰہی ہو' سے لوگوں کو بہکاتے ہیں' کبھی متعدد آیات پیش کر کے ان میں تعارض دکھاتے ہیں (حالانکہ ان میں کوئی تعارض اور تضاد نہیں) کبھی متشابہات کے ظاہری معنی سے اپنے باطل نظریات کو ثابت کرتے ہیں۔(۹)

" **اِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ** " : اِبْتِغَاءَ کا معنی ہے چاہنا' حد سے بڑھنا۔(۱۰)

اس آیت میں اس سے مراد تلاش کرنا ہے۔

اَلْفِتْنَةِ کا معنی ہے غلو' حد سے بڑھنا' آزمائش' امتحان' اصل سے ہٹا دینا' گمراہ کرنا' بلا' مصیبت۔(۱۱)

تَأْوِيلِهِ : اَوْلٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے رجوع کرنا' لوٹنا۔

تاویل کا اطلاق تفسیر پر بھی ہوتا ہے' اصطلاح میں کسی لفظ کو ظاہری معنی سے پھیرنا تاویل کہلاتا ہے' اس مقام پر تاویل سے باطل اور جھوٹی تعبیر مراد ہے جو عقائد اسلامیہ کے خلاف ہو' مفسدین اپنی مرضی کے مطابق الفاظ کو توڑ موڑ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں اور مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کے لئے متشابہات کے وہ معانی بیان کرتے ہیں جو ان کی مرضی کے ہوں۔(۱۲)

" **وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ** " : رَاسِخٌ رَسُوْخٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں' مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جانا' ثبوت' وہ درخت جس کی جڑیں زمین میں دور دور تک پھیلی ہوں اور جڑ کی رگوں نے زمین کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہو۔

---

(۹) ☆ (التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۱۹۱)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۷'ص ۱۸۶)
☆ (انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۰)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۳'ص ۸۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۳۱)
(۱۰) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'ص ۵۵)
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۱'ص ۳۰)
(۱۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'ص ۳۷۱'۳۷۲)
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۲'ص ۵۳)
(۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۳۰)
☆ (تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱'ص ۳۴۵)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۳'ص ۸۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۱۹۱)
☆ (انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۰)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۷'ص ۱۸۱)

راسخ وہ عالم باعمل اور محقق ہے جسے اشتباہ لاحق نہ ہو' راسخ العقیدہ مومن کی شان قرآن مجید میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا الآیة (سورہ حجرات آیت ۱۵)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا۔ (۱۳)

شان نزول:

اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں۔

(۱) یہود کا سردار ابو یاسر بن اخطب اپنے بھائی حی بن اخطب اور اپنے یہودی ساتھیوں کے ہمراہ حضور اکرم ﷺ کی مجلس پاک کے قریب سے گزرا' آپ سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کریمہ تلاوت فرما رہے تھے۔

الٓمّٓ ☆ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ☆

ابو یاسر اپنے بھائی اور کعب بن اشرف کو ساتھ لے کر حضور اقدس ﷺ کے پاس آیا اور بولا کہ ہم اس دین کی پیروی کریں جس کی عمر صرف اکہتر برس ہے' حضور انور ﷺ نے دریافت فرمایا' وہ کیسے؟ اس نے الٓمّٓ کے حروف سے حساب لگا کر بتایا کہ ابجد کے قاعدہ میں الف کا ایک عدد' لام کے تیس اور میم کے چالیس عدد ہیں اس کا مجموعہ اکہتر ہے' حضور اکرم ﷺ نے چند اور حروف مقطعات کی تلاوت فرمائی۔ الٓمّٓصٓ ☆ الٓمّٓرٰ ☆ یہودی بولا! اب تو معاملہ بڑھ گیا ہے ہم نہیں جانتے کہ کس کو مانیں' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱۴)

---

(۱۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۹۵)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱'ص ۱۰۹)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۴'ص ۱۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷'ص ۱۹۱)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۰)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۳۲)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱'ص ۲۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳'ص ۸۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱'ص ۳۴۶)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۵)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۱۴۰)

(۱۴) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۴'ص ۱۵)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷'ص ۱۸۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳'ص ۷۹)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲'ص ۱۷۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۱۹۰)

(۲) نجران کے عیسائیوں نے قرآن مجید کے دلائل قاہرہ سنے لیکن ایمان نہ لائے بلکہ الٹا حجت بازی کی، حضور نبی اکرم ﷺ سے کہنے لگے کہ تمہارے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو کَلِمَةُ اللهِ اور رُوحُ اللهِ کہا گیا ہے، اس سے تو ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں (العیاذ باللہ)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں انہیں ہدایت کی گئی کہ کَلِمَةُ اللهِ اور رُوحُ اللهِ کا وہ مفہوم مراد نہیں جو تم سمجھے ہو، بلکہ ان کلمات سے ان کی تعظیم کا اظہار مقصود ہے۔(۱۵)

(۳) ایک مرتبہ عیسائیوں نے کہا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ الآیۃ ہم نے انہیں پیدا کیا۔ (سورہ دہر آیت ۲۸)

اور نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ الآیۃ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا۔ (سورہ واقعہ آیت ۶۰)

ان جیسی آیات میں اللہ تعالیٰ کے لئے جمع کا صیغہ بولا گیا ہے اور جمع کا اطلاق (عربی زبان میں) کم از کم تین پر ہوتا ہے لہٰذا خدا تین ٹھہرے، یہی ہم کہتے ہیں کہ حضرت مریم، حضرت عیسیٰ اور خدا، تینوں مل کر اللہ بنتے ہیں (العیاذ باللہ)۔

اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ ان موقعوں پر جمع کا اطلاق واحد پر بطور تعظیم ہے۔(۱۶)

(۴) یہ آیت مبارکہ حروریہ اور سبائیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔(۱۷)

احکام شرعیہ:

﴿۱﴾ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعے حضور ختم الرسل سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا، اس کتاب میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، قرآن مجید کی ہر شئ حضور انور ﷺ کے مختلف اعضاء شریفہ پر نازل ہوئی، کلمات مبارکہ کان پر، معانی دماغ پر اور اسرار و رموز قلب اقدس پر نازل ہوئے، اسی لئے اس آیت میں فرمایا گیا۔ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ...... الآیۃ

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ☆ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ☆

(سورۃ الشعراء، آیت ۱۹۲ ۔ ۱۹۴)

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے، اسے روح الامین لے کر اترا، تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ۔

---

(۱۵) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۷، ص ۱۸۶)
(۱۶) ☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۱۷۸)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۹۱)
(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱، ص ۲۳۰)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۱۷۹)

لہٰذا تمام مخلوق قرآن مجید کی تفہیم میں حضور انور ﷺ کی محتاج ہے' محض لغت' عقل' دانش اور علم قرآن فہمی میں کافی نہیں' جو بھی حضور اکرم ﷺ سے بے نیاز ہو کر قرآن مجید سمجھنے کا دعویٰ کرے گا گمراہی میں پڑ جائے گا' یہود و نصاریٰ اور حروریہ وسبائیہ کا انجام پیش نظر رہے' کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے بغیر قرآن سمجھنے کا دعویٰ کیا۔ (۱۸)

﴿۲﴾ قرآن مجید کی آیات دو قسم پر ہیں۔ محکم اور متشابہ

''محکم'' وہ آیتیں ہیں جن کا معنیٰ ظاہر ہو اور وہی کلام سے مقصود و مراد ہوں' ان میں تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہ ہو' نسخ یا تبدیل کا احتمال نہ ہو۔

''متشابہ'' وہ آیتیں ہیں جن کی مراد عقل میں نہ آسکے۔ مذکورہ بالا آیت میں ان کا بیان ہے۔ (۱۹)

﴿۳﴾ شریعت مطہرہ کے تمام احکام کا مدار' معیار' ماخذ اور مرجع محکم آیات ہیں۔ رب تعالیٰ نے انہیں اُمُّ الْکِتاب یعنی قرآن مجید کی اصل فرمایا ہے۔ (۲۰)

﴿۴﴾ غور و تامل کے بعد اگر مقتضیٰ کلام سمجھ میں آجائے شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے بیان کی حاجت نہ ہو تو وہ آیات بھی محکم کے حکم میں داخل ہیں' جیسے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا الآیة (سورہ مائدہ آیت ۳۸)

اور جو مرد اور عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔

---

(۱۸) ☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۳)
(۱۹) ☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۱۷۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۳۰)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۴۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۲'۸۰)
(۲۰) ☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۲۹)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۹)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۱۸۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۴۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۷۷)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۰)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۱)

چور کے حق میں صریح ہے' جیب تراش کو بھی شامل ہے کہ جیب تراش محفوظ مال کو مالک سے اڑالیتا ہے' لیکن کفن چور اس میں شامل نہیں' کیونکہ کفن کسی کی ملک نہیں ہوتا' چوری کسی کی ملکیت کو اڑانے کا نام ہے۔

اسی طرح آیت......

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ الآیة

(سورہ مائدہ آیت ۶)

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

......میں وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ بھی محکم ہے' کیونکہ اس میں دھونے کی حد مقرر ہے' اس کا عطف وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ پر ہے' وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

اسی طرح آیت ......وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ الآیة (سورہ بقرۃ آیت ۲۲۸)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک۔

......میں ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ سے مراد تین حیض ہے اور اس معنی میں آیت محکم ہے' کیونکہ تین پر عمل حالت حیض میں ہی ممکن ہے۔(۲۱)

﴿۵﴾ متشابہ آیات چند قسم پر ہیں:

(ا) اس کا معنی مطلقاً مفہوم نہ ہو' نہ لغت سے نہ شارع کے بیان سے' جیسے الٓمٓ' الٓمٓرٰ' الٓمٓصٓ' یٰسٓ' وغیرہ' انہیں مقطعات کہتے ہیں۔

(ب) بحسب وضع لغت تو اس کا مفہوم ہو لیکن متکلم کی مراد واضح نہ ہو' جیسے وَجْهُ اللّٰهِ' یَدُ اللّٰهِ وغیرہ' کلمہ وَجْهٌ اور یَدٌ کا معنی تو معلوم ہے لیکن آیات میں ان کا ظاہر معنی مراد نہیں' اسی طرح نفسانی صفات ذات باری تعالیٰ عزوجل بھی متشابہ ہیں' جیسے حیا' مکر' استہزا' غضب وغیرہ۔

(ج) انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے عمومی صفات بھی متشابہات سے ہیں' جیسے ......

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ الآیة تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ (سورہ کہف آیت ۱۱۰)

اور وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ الآیة اور اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ (سورہ مومن آیت ۵۵۔ سورہ محمد آیت ۱۹)

اور وَ عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ☆ (سورہ طٰہٰ آیت ۱۲۱)

اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔

(۲۱) ☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۷۲)

چونکہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہیں' ان سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا مگر بعض آیات سے بظاہر انبیائے کرام کا گناہ گار ہونا مفہوم ہوتا ہے ان تمام آیات کی تاویل واجب ہے' جیسے :

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ الآية کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ (سورہ بقرة آیت ۳۵)

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ الآية (سورہ یوسف' آیت ۲۴)

اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ☆ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (سورہ والضحیٰ آیت ۷) (۲۲)

﴿۶﴾ متشابہات کی طرح حضور سید الانبیاء والمرسلین باعث تخلیق کائنات صاحب لولاک طالب ومطلوب سید عالم وعالمین محبوب رب العالمین ﷺ کے مراتب علیہ ومناصب جلیلہ کو حقیقی طور پر کوئی نہیں جانتا' ان کا رب ہی جانتا ہے' مخلوقات کا علم اس بارے میں انتہائی محدود ہے۔

خود سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے اپنے یار غار سفر وحضر کے رفیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔

يَا اَبَابَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِىْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّىْ. اے ابوبکر! مجھے میرے رب کے سوا حقیقت میں کسی نے نہ پہچانا۔ (المطالع المسرات) (۲۳)

﴿۷﴾ حضور سید عالم ﷺ کو تمام متشابہات کا علم دیا گیا' چونکہ قرآن مجید کے تمام علوم اور اسرار ورموز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئے اور متشابہات بھی قرآن مجید میں داخل ہیں' رب کریم جل وعلا اپنے محبوب سے یوں خطاب فرماتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَىْءٍ الآية اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (سورۃ النحل' آیت ۸۹)

نیز ارشاد فرماتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ ☆ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ☆ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ☆ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ☆ (سورۃ الرحمٰن' ۱...... ۴)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا' انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا' ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (۲۴)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے انبیائے کرام اور خواص اولیائے کاملین ان متشابہات کی تاویل جانتے ہیں' اسی طرح علم غیب بھی رکھتے ہیں' اگر رسول بھی متشابہات نہ جانے تو خطاب بے کار ہوگا۔

آیت مبارکہ "وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ" میں حصر اضافی ہے حقیقی نہیں'

اسی طرح آیت مبارکہ ...... قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ

تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔ (سورۃ النمل آیت ۶۵)

......میں حصر اضافی ہے حقیقی نہیں۔

---

(۲۲) ☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۷۷)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۷)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۲'۳۱)
☆ (مدارج النبوت باب ۶)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۲۹)
(۲۳) ☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۷)
(۲۴) ☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۳)
☆ (نور الانوار' (بحث متشابہ) ص ۹۷)

مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے یوں دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِي الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِیْلَ اے اللہ! اسے دین میں فقاہت عطا فرما اور اسے متشابہات کی تاویل کا علم عطا فرما۔(۲۵)

اگر تاویل متشابہات کا علم کسی کے لئے ممکن نہ ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں دعا فرماتے۔

خود سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: ''میں متشابہات کی تاویل جانتا ہوں''۔

متشابہات کا علم بعض اہل عرفان کو حاصل ہوتا ہے' قرآن مجید اس کی تائید فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ......الآیۃ

اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت'۲۵۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا الآیۃ

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ (سورۃ البقرۃ آیت'۳۱)

اللہ تعالیٰ کے تعلیم کرنے سے آدم علیہ السلام تمام اسماء کے عالم ہوئے' تمام اسماء میں متشابہات بھی ہیں۔

مشکوٰۃ نبوت سے نورچینی اور استفاضہ شرح صدر کے بعد ہی ممکن ہے' شرح صدر تو خواص اولیاء کو حاصل ہوتا ہے' ایسی نورچینی اور استفاضہ کبھی کبھی ہوتی ہے' اور اسی وقت ہوتی ہے جبکہ زبان اور لغت سے تعلیم و تعلم ممکن نہ ہو' کیونکہ ان حقائق کے لئے کوئی لفظ وضع نہیں ہوا' اسی لئے عوام کا ذخیرہ علمی ان حقائق سے خالی ہوتا ہے۔ (۲۶)

﴿۹﴾ قرآن مجید کی وہ تفسیر معتبر ہے جس پر جمہور علماء مفسرین کا اتفاق ہو' جمہور مفسرین کا خلاف کر کے تفسیر کرنا حرام ہے'

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَمْرَ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَةٍ اَبَدًا اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ یَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ (۲۷)

اللہ تعالیٰ میری امت کے کسی کام کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا' تم سواد اعظم کا اتباع کرو' اللہ کی تائید جماعت کے ساتھ ہوتی ہے' جو جماعت سے دور ہوا وہ دوزخ میں پڑا۔ (۲۸)

---

(۲۵) ☆ (رواہ ابن عباس عن ابن ابی شیبہ' بحوالہ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۱۳' ح۳۷۱۹۳)
(۲۶) ☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۱۷۷' ۱۸۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص۸۳' ۸۴)
(۲۷) ☆ (رواہ ابن جریر و الحاکم عن ابن عمر و الحاکم عن ابن عباس' بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۱' ح۱۰۳۰)
(۲۸) ☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص۸۴)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان بغیر تفسیر اور تشبیہ کے ضروری ہے' مثلاً آیت......

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى الآیۃ وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استوا فرمایا۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۵)

......میں عرش اور استوا کا معنیٰ معلوم ہے مگر کیفیت مجہول ہے' اس پر ایمان فرض ہے مگر اس بارے میں سوال کرنا بدعت اور گمراہی ہے۔(۲۹)

﴿۱۱﴾ قرآن مجید میں کسی آیت کی دو قرأتیں متشابہات سے نہیں بلکہ باعتبار احکام بمنزلہ دو آیات ہیں' دونوں کے احکام پر عمل واجب ہے۔(۳۰)

﴿۱۲﴾ متشابہات کا تعلق عمل سے نہیں ہوگا ورنہ تکلیف مالا یطاق لازم آئے گی جو جائز نہیں' بلکہ ان کے حق ہونے کا اعتقاد فرض ہے۔(۳۱)

﴿۱۳﴾ متشابہ آیات کا حکم یہ ہے کہ بقدر امکان انہیں محکم آیات کی طرف لوٹایا جائے گا' تاکہ اس کی مراد واضح ہو جائے اور احتمال جاتا رہے۔(۳۲)

﴿۱۴﴾ قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے کا درجہ عظیم ہے' بشرطیکہ تفسیر منشأ الٰہی کے مطابق کرے نہ کہ ہوائے نفسانی کے مطابق' قرآن مجید نے متشابہات کے درپے ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے دلوں میں کجی ہے' ظاہر ہے کہ محکمات کی تفسیر بمنشاء رحمٰن عظیم درجہ رکھتی ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

جس نے قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کی اسے چاہئیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔(۳۳)

---

(۲۹) ☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج۷'ص ۱۹۰)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۳'ص۸۸)
☆ (تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۱۷۷)

(۳۰) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۴'ص ۱۱)

(۳۱) ☆ (تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۱۷۷)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۳'ص۸۷)
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۱۹۳

(۳۲) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۳)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۱۹۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۴'ص ۱۰)
☆ (تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۱۷۷)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۳'ص ۸۲'۸۰)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہبن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)'ج۱'ص ۲۳۰)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج۷'ص ۱۷۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)'ج۱'ص ۲۳۰)

(۳۳) ☆ (اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی'ج۱'ص۲۵۷'ج۴'ص۵۲۶)
☆ (المغنی عن حمل الاسفارللعراقی'ج۱'۲۸)
☆ (بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف'ج۸'ص۴۱۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج۷'ص ۱۹۱)

﴿۱۵﴾ قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے کے لئے چار چیزیں لازم ہیں ان کے بغیر تفسیر منشاء رحمٰن جل وعلا کے مطابق نہ ہو سکے گی' ایسا مفسر راسخ ہوگا۔

(ا) خشیت: اللہ اور بندے کے درمیان معاملہ خشیت پر مبنی ہو۔

(ب) تواضع: اللہ اور بندے کے درمیان معاملہ تواضع پر مبنی ہو۔

(ج) زہد: مفسر اور دیگر بندوں کا معاملہ زہد پر مبنی ہو' شکم اور شرم گاہ کو حرام سے بچائے۔

(د) مجاہدہ: کمال مجاہدہ سے اس کا باطن پاک ہو چکا ہو۔(۳۴)

﴿۱۶﴾ جو لوگ متشابہات کے درپے رہتے ہیں اپنے مسلک کے مطابق ان کی ایسی تفسیر یا تاویل کرتے ہیں جن کا الفاظ بظاہر احتمال رکھتے ہیں مگر وہ منشا الٰہی کے خلاف ہو' یہ لوگ ان آیات کو محکمات واحادیث کی طرف نہیں لوٹاتے' یہ بدعتی ہیں' ان کے دلوں میں کجی ہے' یہ جادہ حق سے دور ہوتے ہیں ان سے دور رہنا لازم ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِذَارَأَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ کے درپے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کا نام بتادیا ہے' پس ایسے لوگوں سے دور رہو۔(۳۵)

اسی طرح ہر اہل بدعت سے اجتناب فرض ہے۔(۳۶)

﴿۱۷﴾ قرآن مجید میں متشابہ آیات کا فائدہ یہ ہے کہ......

(ا) جس طرح جاہل اور عامی قرآن مجید کی تفسیر نہ جاننے سے اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے اسی طرح علمائے راسخین متشابہات کو نہ جان کر اپنی عاجزی اور بندگی کا اظہار کرتے ہیں' ان کا قصورِ علم کا اقرار علامتِ بندگی ہے۔

---

(۳۴) ☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی. (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۱۴۰)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)'ج ۱'ص ۲۳۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'ج ۱'ص ۳۴۷)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج ۲'ص ۱۸۲)

(۳۵) ☆ (رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ عن عائشۃ 'بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ)مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۹۷۹)

(۳۶) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج ۷'ص ۳۴۶)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج ۲'ص ۱۷۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)'ج ۱'ص ۲۳۱)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)'ج ۱'ص ۲۳۱)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۳'ص ۸۴)

(ب) قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے علم لغت' نحو صرف' بلاغت' اصول تفسیر' حدیث' اصول حدیث اور اصول تفسیر وغیرہ متعدد علوم کی ضرورت ہوتی ہے' ایک مفسر قرآن مجید کی تفہیم کے لئے جب ان علوم کو حاصل کرنے میں مشقت اٹھاتا ہے تو اس پر بھی اجر پاتا ہے' قرآن فہمی میں جتنی زیادہ مشقت اٹھائے گا اتنا ہی مستحق ثواب ٹھہرے گا۔ (۳۷)

﴿۱۸﴾ متقدمین مفسرین نے متشابہات کی تفسیر اور تاویل سے اجتناب کیا اور ایسا کرنے کو معیوب گردانا' مگر متاخرین علما نے جب دیکھا کہ اہل زیغ اپنی خواہشات فاسدہ کی خاطر اس میں باطل تاویلیں کرتے ہیں تو انہوں نے منشاء الٰہی تک پہنچنے کے لئے اس کی تاویلیں کیں' مصلحت دین کی خاطر ان کا یہ کام باعث اجر ہے۔ (۳۸)

﴿۱۹﴾ متشابہ کی تاویل میں متقدمین اور متاخرین علما کا اختلاف لفظی ہے حقیقی اختلاف نہیں' متقدمین کا قول ہے کہ متشابہات کا حقیقی علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں' متاخرین کہتے ہیں ہماری تاویل ظنی ہے اور ظنی علم بعض خواص کو عطا ہونا جائز ہے۔ (۳۹)

﴿۲۰﴾ وہ عالم اہل زیغ سے ہے جس کی زبان پر قرآن ہو مگر دل میں دنیا ہو' یا اس کا رخ مدینہ طیبہ کی طرف نہ ہو۔ (۴۰)

﴿۲۱﴾ حق' واقع اور حال کی رعایت نہ کرنے والا فتنہ باز ہے' اس سے اجتناب لازم ہے' جس طرح بدعتی سے پرہیز ضروری ہے' رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا الآیۃ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ (۴۱)

﴿۲۲﴾ حقیقی علم وہی ہے جو مشکوٰۃ نبوت سے منور ہو اور اس سے عرفان الٰہی نصیب ہو' اس کے علاوہ صرف مشقت اور جہالت ہے' یہی علم حجاب کو دور کرتا ہے' رب تعالیٰ کے ارشاد: كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا...... الآیۃ میں اسی طرف اشارہ ہے' اسی کا حاصل کرنا مسلمان پر فرض ہے۔ (۴۲)

---

(۳۷) ☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص ۱۸۴)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۱۲۹)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۵)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص ۸۳)

(۳۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۲)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص ۸۷)

(۳۹) ☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۷)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ص ۸۵)

(۴۰) ☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص ۸۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۱۳۰)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج ۱ ۲۳۱)
☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۱)

(۴۱) ☆ (التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴' ص ۱۳)

(۴۲) ☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص ۸۳)

﴿۲۳﴾ قرآن مجید اور حدیث کے ظاہر غیر مرادی معنی سے تمسک کرنا یا ایسی تاویل کرنا جو منشا الٰہی کے خلاف ہو' اصول کفر سے ہے' اس سے اجتناب فرض ہے۔(۴۳)

﴿۲۴﴾ قرآن مجید کی بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ ہیں' لیکن جن آیات میں قرآن کی تمام آیات کے محکم ہونے کا بیان ہے' مثلاً الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ☆ (سورہ ھود آیت ۱)

الٓرٰ' یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت سے بھری ہیں' پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبردار کی طرف سے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ☆ الٓرٰ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ (سورہ یونس آیت ۱)

ان سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید فساد معنی' رکاکت لفظی' اور ضعف عبارت سے ایسا محفوظ ہے کہ اس پر عقل مند کی طرف سے نکتہ چینی ممکن نہیں' نہ اس کا مقابلہ ہو سکے' یہ کلام حق ہے' فصیح الالفاظ' صحیح المعانی اور ہر کلام سے افضل ہے' اس کا معنی اشتراک اور احتمال فاسد سے محفوظ ہے۔

اور جہاں یہ ارشاد ہوا کہ پورا قرآن مجید متشابہ ہے مثلاً: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ الآیۃ

اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دہرے بیان والی۔ (سورہ زمر آیت ۲۳)

اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کتاب حسن' صدق' فصاحت' صحت معنی اور جزالتِ لفظ کے اعتبار سے بعض بعض سے متشابہ ہے' اختلاف اور تضاد سے پاک ہے۔(۴۴)

﴿۲۵﴾ ایمان لانے کے لئے عقائد باطلہ سے پہلے توبہ کرنا فرض ہے' اسی طرح تزئینِ قلب سے پہلے تطہیر قلب واجب ہے' آیت مبارکہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا میں اسی طرف اشارہ ہے۔(۴۵)

﴿۲۶﴾ ہبہ ایسا عطیہ ہے جو عوض اور غرض سے پاک ہو' رب تعالیٰ ہر ایک کو اس کی استطاعت کے مطابق عطیہ فرماتا ہے' اس کا عطیہ ہبہ ہے' جو کسی عوض یا غرض کے بدلے نہیں اسی لئے اس کے اسماء حُسنیٰ میں سے ''وَهَّاب'' ہے۔(۴۶)

---

(۴۳) ☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۴۰)

(۴۴) ☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۰)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۳۹)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ۱۷۹)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۷۸)

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۲۹)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۸۲)

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۰)

(۴۵) ☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۲)

(۴۶) ☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۱۹۴)

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۲)

☆☆☆☆☆

باب (۵۸) :

﴿نبوت کے چند دلائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وَبِئۡسَ الۡمِھَادُ☆

فرمادو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا بچھونا۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۲)

شان نزول:

(۱) غزوہ بدر میں کافروں کو شکست دے کر جب حضور سید عالم ﷺ مدینہ طیبہ واپس پہنچے تو آپ نے مدینہ کے یہودیوں کو بنی قینقاع کے بازار میں اکٹھا کیا اور ان سے فرمایا! اللہ سے ڈرو ایسی مصیبت سے جیسی مصیبت قریش پر نازل ہوئی، ایمان لے آؤ، تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا نبی ہوں، تم اپنی کتابوں میں میرے اوصاف پاتے ہو، یہود نے کہا! قریش فن جنگ سے واقف نہ تھے، اگر ہم سے مقابلہ ہو تو تم جان لوگے کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جس میں خبر دی گئی کہ عنقریب وہ بھی مغلوب ہوں گے۔

رب تعالیٰ نے یہ وعدہ سچا کر دکھایا اور حضور سید عالم ﷺ کی یہ وعید پوری ہوئی، بنی قریظہ کے چھ سو نفر ایک دن مارے گئے، بنو نضیر جلاوطن ہوئے اور خیبر کے یہودوں پر جزیہ لگا دیا گیا، یہ ان کی دنیا میں مغلوبیت تھی اور ان شاء اللہ قیامت کو کفار کے زمرہ سے محشور ہوں گے۔ (۱)

(۱) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۴، ص۲۴)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۶)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۱۴۰)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۳۰)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۷، ص۲۰۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص۲۳۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص۳۵۰)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۳، ص۹۴)

(۲) غزوہ بدر میں کفار کی شکست فاش کے بعد یہودی آپس میں اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ سچے نبی ہیں یہ وہی ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر دی گئی ہے' ہمیں چاہیئے کہ ان کی پیروی کرلیں' بعض یہودیوں نے کہا' کہ ابھی جلدی نہ کرو' مسلمانوں کی یہ فتح اتفاقی ہے' اسے حقانیت کا معیار نہ جانو' کوئی اور جنگ دیکھ لو' اس کا کیا انجام ہو' غزوہ احد میں چند صحابہ کرام کی شہادت پر وہ بڑے خوش ہوئے' وہ یہاں تک دلیر ہو گئے جو معاہدہ حضورﷺ سے انہوں نے کیا تھا وہ بھی توڑ ڈالا' یہودیوں کا سردار کعب بن اشرف مکہ پہنچا اور کفار مکہ سے کہنے لگا کہ تم مسلمانوں پر باہر سے حملہ کردو ہم مدینہ کے اندر رہ کر ان پر حملہ کردیں گے' ان کو چکی کی طرح پیس کر رکھ دیں گے' کفار نے کہا کہ تم اور مسلمان دونوں اہل کتاب ہو' اگر تم ان سے مل گئے تو ہمارا انجام کیا ہوگا' کعب کہنے لگا ایسا ہرگز نہیں ہوگا' کفار مکہ نے کہا اگر تم ہمارے بتوں لات و منات پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ' ہمیں اعتبار آجائے گا' کعب نے ایسا ہی کیا اور کہا ہم تم آپس میں لڑیں یا نہ لڑیں' ابھی تو اسلام کی مصیبت (العیاذ باللہ) ہم سب پر ہے آؤ مل کر پہلے اسے مٹالیں' سچ ہے کہ اسلام کے مقابل تمام دین اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں پیش گوئی کی گئی کہ اگر تمام کافر مل کر مسلمانوں پر حملہ کریں تو وہ بھی مغلوب ہوں گے۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حضور پرنور سید عالم فخر آدم و بنی آدم صاحب قرآنﷺ کا سینہ علم و عرفان کا گنجینہ ہے' تمام علوم اولین و آخرین آپ کے سینہ مبارک میں ودیعت رکھے گئے ہیں' ان علوم میں سے آپ اتنا اظہار فرماتے ہیں جتنا آپ کا رب آپ کو فرماتا ہے' یہود کی مغلوبیت کا اعلان آپ نے اللہ کے حکم سے فرمایا: قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ الآیۃ اسی کا اعلان ہے۔

آپ نے جو فرمایا وہ بعینہ ہوا' حالات' اسباب اور واقعات خواہ کیسے ہی ہوں' وہ ہو کر رہتا ہے جو حضور سرکار ابد قرارﷺ نے فرمادیا' حضور نے یہودیوں کی مغلوبیت کا وعدہ جس وقت دیا اس وقت حالات اس کے خلاف تھے' مسلمان بے سروسامان اور بے نوا تھے' یہودی مالدار اور زوردار تھے' مگر حضور کا فرمان پورا ہوا' بنی قریظہ کے چھ سو یہودی ایک دن میں قتل ہوئے' بنو نظیر جلاوطن ہوئے' خیبر کے یہودیوں نے جزیہ قبول کرکے مغلوبیت اختیار کی۔

رومیوں اور فارسیوں کی جنگ میں رومی مغلوب ہوئے' مسلمانوں کو ان کی شکست سے دلی رنج ہوا' حضور سید عالمﷺ نے اللہ کا وعدہ سنایا۔

الٓمّٓ☆غُلِبَتِ الرُّوْمُ☆فِیْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ☆فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ الآیۃ

الٓمّٓ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے' چند برس میں۔

(سورۃ الروم آیت ۱ تا ۴)

(۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۳۳

حضورﷺ کے وعدہ کے مطابق چند برسوں بعد دوسری جنگ میں رومی غالب ہوئے‘ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح دیگر انبیائے کرام علیہم السلام بھی گذشتہ اور آئندہ کی خبر دیتے رہے اور اسی طرح واقعہ ہوتا جس طرح خبر دی گئی‘ حضرت عیسی روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاُنَبِّئُکُم بِمَاتَاْکُلُوْنَ وَمَاتَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ الآیۃ (سورہ آل عمران آیت‘ ۴۹)

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور اپنے گھروں میں جمع کرر کھتے ہو۔ (۳)

﴿۲﴾ اللہ تعالی اور اس کے رسول اعظم ﷺ کی نافرمانی سے جو عذاب آنے والا ہے اسے انسان کا مال‘ اولاد‘ عزت‘ وقار‘ اقتدار اور زور اسے روک نہیں سکتا‘ اس لئے لازم اور فرض ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے کاموں سے دور رہے‘ اس آیت میں اسلام کے دشمن یہودیوں کا انجام بتایا گیا ہے‘

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْالَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآاَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللہِ شَیْئًاوَاُولٰٓئِکَ ھُمْ وَقُوْدُالنَّارِ ☆

بیشک وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ سے انہیں نہ بچا سکیں گے‘ اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں۔ (۴)

(سورہ آل عمران آیت‘ ۱۰)

﴿۳﴾ نبوت کی صداقت کے دلائل میں سے غیب کی خبریں دینا ہے‘ اللہ تعالی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے وعدوں کو پورا فرماتا ہے‘ مدینہ طیبہ کے یہود کے بارے میں جو وعدہ حضور اکرم ﷺ نے دیا وہ حرف بحرف پورا ہوا‘ کچھ مارے گئے بعض جلاوطن ہوئے‘ بعض نے جزیہ دے کر مغلوبیت قبول کی‘ سچے نبی کا ہر وعدہ پورا ہوتا ہے‘ جبکہ حضور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو اپنی پیش گوئیوں کے بارے میں ہمیشہ ذلت اٹھانی پڑی۔ (۵)

☆☆☆☆☆

(۳) ☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۱۳۱)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج ۷‘ ص ۲۰۱)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج ۱‘ ص ۱۴۱)

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)‘ ج ۱‘ ص ۲۳۳)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۱۳۱)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج ۱‘ ص ۱۴۱)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)‘ ج ۱‘ ص ۲۳۳)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۳‘ ص ۹۴‘ ۹۵)

(۵) ☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۲)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۱۳۱)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۳‘ ص ۹۵)

☆☆☆☆☆

باب (۵۹) :

جہاد اور اخلاص

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ☆

بے شک تمہارے لئے نشانی تھی دو گروہوں میں' جو آپس میں بھڑ پڑے' ایک جتھہ اللہ کی راہ میں لڑتا اور دوسرا کافر کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دعونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے شک اس میں عقلمندوں کے لئے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے۔

(سورہ آل عمران آیت' ۱۳)

حل لغات:

اٰيَةٌ : کا معنی نشانی' علامت' برھان۔

آیت مبارکہ میں لَكُمۡ کا خطاب اگر کفار سے ہے تو اس کے معنی نشان عذاب' اور اگر مسلمانوں سے خطاب ہے تو اس سے مراد نشان رحمت یا نشان قدرت۔

غزوہ بدر اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔(۱)

"**فِئَتَيۡنِ**" : فِئَةٌ کا تثنیہ ہے' فِئَةٌ کا معنی ہے واپس ہونا' لوٹنا۔ اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے :

حَتّٰى تَفِيۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ الآية یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔

(سورۃ الحجرات آیت' ۹)

(۱) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴'ص ۲۴)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱ ص ۳۵۰)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷'ص ۲۰۳)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱ ص ۲۳۴)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ۱'ص ۱۴۱)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳'ص ۹۵)

مال غنیمت اور سایہ کو بھی فَیْءٌ کہا جاتا ہے' اصطلاح میں ہر جماعت اور گروہ کو فَیْءٌ کہتے ہیں کیونکہ جماعت کا ہر فرد دوسرے کی مدد کے لئے لوٹتا ہے' یہاں دو گروہوں سے مراد مسلمانوں اور کافروں کا گروہ ہے۔(۲)

" **يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ** ": رویت کا معنی آنکھ سے دیکھنا اور دل کی چشم بصیرت سے دیکھنا ہے مگر یہاں سر کی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے' اس لئے وضاحت کے طور پر رَأْيَ الْعَيْنِ فرمایا گیا۔

آیت کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) مسلمان تعداد میں بہت کم تھے یعنی تین سو تیرہ' مگر کفار نے اپنی آنکھوں سے انہیں دوگنا یا تین گنا دیکھا۔

(۲) شروع جنگ میں مسلمانوں نے کفار کو زیادہ محسوس کیا اور کافروں نے مسلمانوں کو تھوڑا جانا' جب جنگ چھڑ گئی تو مسلمانوں کو کافر تھوڑے دکھائی دیئے اور کفار کو مسلمان کئی گنا' تاکہ مسلمانوں کے قدم جمے رہیں اور کافروں پر رعب طاری رہے۔(۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد کی دو شرطیں ہیں۔

(ا) مجاہد مومن ہو' کیونکہ کفار کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

(ب) جہاد اخلاص پر مبنی ہو' کیونکہ بغیر اخلاص کے نیکی رائیگاں جاتی ہے۔

آیت مبارکہ میں تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ سے یہی مراد ہے۔(۴)

---

(۲) ☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴' ص۲۵)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص۲۰۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص۹۵)

(۳) ☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴' ص۲۵)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص۲۳۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج۱' ص۲۳۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج۱' ص۳۵۰)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص۹۵)

(۴) ☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۱۴۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص۹۵)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص۲۰۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴' ص۲۵)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۶)

﴿۲﴾ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی طرف رجوع لانے والا ہی مومن ہے' آیت مبارکہ میں فِئَةٌ کا کلمہ اسی پر دلالت کرتا ہے'

حدیث شریف میں خود حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد مبارک نہاد ہے۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ مُتَبِّعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ (۵)

تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہ ہو جائیں۔(٦)

﴿۳﴾ اصحاب غزوہ بدر تمام مخلص مومن ہیں اللہ تعالی نے ان کے قتال کو اپنی راہ میں جہاد فرمایا ہے' ان کے ایمان اور اخلاص میں شک کرنے والا ایمان سے خالی ہے۔(۷)

﴿۴﴾ غزوہ بدر اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' اس لئے کہ اللہ تعالی جل مجدہ الکریم کے محبوب کریم نبی رؤف رحیم ﷺ قریب سے قریب کی نسبت ہے' اسی طرح آپ کے ساتھ نسبت رکھنے والی ہر شے اللہ تعالی کی برھان ہے۔(۸)

﴿۵﴾ غزوہ بدر میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے اللہ تعالی جل شانہ نے مسلمانوں کو حضور سرور کائنات ﷺ کے ذریعہ بشارت دے دی تمہیں قریش کے تجارتی قافلہ یا میدان بدر آنے والے کافروں پر فتح دیں گے' حضور پر نور ﷺ کی بشارت پوری ہوئی' یہ اللہ تعالی کی نشانی ٹھہری۔

---

(۵) ☆ (رواہ الحاکم و ابونصر السنجری فی الابانۃ و الخطیب عن ابن عمرو' بحوالہ ......)

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ا' ح ۱۰۸۴)

(٦) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۳۳)

(۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۳۳)

☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۴۲).

(۸) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۲۴)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ا' ص ۳۵)

☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۱۴۲)

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۷' ص ۲۰۳)

☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳' ص ۹۵)

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷)

اسی طرح حضور نبی مکرم رسول محتشم ﷺ نے زمین بدر پر نشان لگا کر فرمایا۔

هٰذَا مَصرَعُ فُلَان هٰذَا مَصبَرعُ فُلَانٍ

اس جگہ فلاں کافر قتل ہو کر گرے گا اس جگہ فلاں قتل ہو کر جہنم رسید ہوگا۔(۹)

جیسا حضور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ویسا ہی ہوا' غزوہ بدر کے روز میں جس جس کافر کے جہنم رسید ہونے کی خبر دی تھی اور لاش کے گرنے کی جگہ متعین فرمائی' اس جگہ سے فلاں فلاں کافر سر مُو بھی دور نہ گرا۔ حضور کی زبان سے نکلنے والا ہر حرف پورا ہو۔(۱۰)

﴿۶﴾ کون' کب' کہاں مرے گا؟ اس کا حقیقی علم اللہ تعالی کے پاس ہے' اس کی اطلاع کوئی نہیں جانتا' ہاں اللہ تعالی نے اپنے رسول محبوب ﷺ کو اس کا علم عطا فرما دیا تھا' چنانچہ غزوہ بدر کے بارے میں آپ نے جو فرما دیا' وہ حرف بحرف پورا ہوا' حضور سرور کائنات کے لئے علم غیب عطائی ماننا لازم ہے۔(۱۱)

﴿۷﴾ حضور سید عالم ﷺ کی رضا جوئی کے لئے ہر کام اطاعت الٰہی ہے' اصحاب بدر نے حضور پرنور ﷺ کے ایماء اور رضا جوئی کے لئے غزوہ بدر میں قتال کیا' ان کا قتال اللہ کی راہ میں جہاد ٹھہرا' حضور کی اطاعت کو اللہ تعالی نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے' قرآن مجید میں متعدد مقامات پر یہ حکم موجود ہے۔

ارشاد ربانی پڑھیے: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ...... الآية (سورۃ النساء آیت' ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔(۱۲)

---

(۹) ☆ (رواه مسلم و ابو داؤد و النسائی و احمد ' المعجم المفهرس لالفاظ الاحادیث النبوی ' ج۳' ص ۳۰۲)

(۱۰) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص۷)

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر' ج۷' ص ۲۰۱)

(۱۱) ☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۱)

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص۷)

(۱۲) ☆ (تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه' ج۱' ص ۱۴۲)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۳' ص ۹۵)

☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر' ج۷' ص ۲۰۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۳' ص ۹۵)

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۶)

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص ۲۳۴)

﴿۸﴾ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ہر معاملہ میں اللہ تعالی کی تائید پر نظر رکھیں، مادی وسائل کے ہوتے ہوئے بعض اوقات کام مکمل نہیں ہوتا، اور بعض اوقات بے سروسامانی میں مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ آیت وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ میں یہی اصول بیان کیا گیا۔ (۱۳)

﴿۹﴾ مشکلات کا حل تائید ربانی سے ہوتا ہے، تعداد کی قلت رکاوٹ نہیں بنتی، اس لئے اپنی تعداد بڑھانے کے لئے کفار کو اپنے ساتھ نہ ملاؤ، مسلمانوں کا آپس میں اتحاد باعث برکت ہے، مسلمانوں کا کافروں سے اتحاد غیر فطرتی اور غیر شرعی ہے، جس میں سراسر نقصان مسلمانوں کا ہے، اس لئے مسلمان اپنی جماعت یا اپنی انجمن میں کافروں کو شامل نہ کریں، وہی تحریک کامیاب ہوگی جس میں مسلمانوں کی آپس میں شمولیت ہوگی۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ حواس خمسہ سے حاصل ہونے والا علم اور مشاہدہ بعض اوقات حقیقت پر مبنی نہیں ہوتا اس میں خطا کا پہلو موجود رہتا ہے، حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے عطا ہوتا ہے، اس لئے محض حواس پر اعتماد کافی نہیں، غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تھوڑی تھی مگر کفار کو دوگنی نظر آئی۔ (۱۵)

☆☆☆☆☆

---

(۱۳) ☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۴۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۰)

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۹۵)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۷، ص ۲۰۲)

(۱۴) ☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۷، ص ۲۰۷)

(۱۵) ☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۴۲)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۰)

☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۱)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۹۵)

☆☆☆☆☆

باب(٦٠) :

اسباب زینت اوران کا استعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ☆

لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان کی خواہشوں کی محبت' عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی' یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے' اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ۔

(سورہ آل عمران آیت'۱۴)

حل لغات:

"زُیِّنَ" : تزیین سے بنا ہے جس کا مادہ اشتقاق زَیْنٌ ہے' زَیْنٌ کا معنی ہے' کسی چیز کا آراستہ کرنا' خوبصورت بنانا' قابل ستائش اور محبوب خاطر کر دینا' آراستگی۔

زینت تین قسم پر ہے۔

(۱) "زینت نفسیہ": مثلاً علم' اعتقادات حسنہ' اس معنی میں ارشاد ربانی ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ الآیۃ

لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا' اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔ (سورۃ الحجرات' آیت ۷)

دلوں میں ایمان کی آراستگی زینت نفسیہ ہے۔

(۲) "زینت بدنیہ": مثلاً قوت' طویل قامت۔

(۳) "زینت خارجیہ": مال' جاہ وحشمت' اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ الآیۃ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں۔ (سورۃ القصص آیت'۷۹)

یہاں زینت سے مراد جاہ وحشمت کے دنیوی مال۔

قرآن مجید میں زینت کو جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے وہاں اس سے مراد ہے 'لوگوں کے دلوں میں ان اشیاء کی محبت پیدا کی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ زینت کا خالق ہے' وہی تمام جواہر' اعراض' انسان کے اعمال اور جذبات کا خالق ہے' زینت کی اشیاء کا موجد وہی ہے وہی اشیاء کو انتفاع کے لئے تیار فرماتا ہے' ان اشیاء کی طرف وہی میلان پیدا کرتا ہے۔

اسی معنی میں قرآن مجید کی متعدد آیات ہیں۔ مثلاً......

وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ الآية اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا۔ (سورۃ الحجرات آیت ۷)

ایمان کی آراستگی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے دلوں میں پیدا فرمادی۔

اور جہاں زینت کو شیطان کی طرف منسوب کیا وہاں اس سے مراد ہے' خواہشات کا بھڑکانا اور بری چیزوں کا بھلا کر دکھانا' اس معنی میں قرآن مجید کی متعدد آیات ہیں۔ مثلاً:

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ......الآیۃ (سورۃ الانفال آیت ۴۸)

اور جب کہ شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کردکھائے اور بولا آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو۔

کفار کی بری حرکتوں کو شیطان نے ان کے لئے آراستہ کرکے بھلی کردکھائیں'

اور جہاں زینت دینے کا فاعل مذکور نہ ہو وہاں دونوں احتمال ہوسکتے ہیں' مثلاً زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ الآیۃ

اگر زینت کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو تو آیت کا معنی یہ ہوگا 'لوگوں کے دلوں میں ان اشیاء کی محبت پیدا کردی گئی ہے' اور اگر اس کا فاعل شیطان ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا' شیطان نے لوگوں کے دلوں میں خواہشات نفسانیہ کو بھلا کر دکھایا ہے' یہاں دھوکا مراد ہے۔ (۱)

"حُبُّ الشَّهَوٰتِ": شھوات 'شَهْوَةٌ' کی جمع ہے جس کا معنی ہے کسی شیٔ کی طرف نفس کی انتہائی رغبت اور کمال میلان واشتیاق۔

شہوت کی دو قسمیں ہیں۔ سچی اور جھوٹی' سچی وہ ہے کہ جس کے بغیر بدن انسانی کا نقصان ہو' مثلاً کھانے کی بھوک۔ جھوٹی وہ ہے جو ایسی نہ ہو۔

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ص ۲۱۸' ۲۱۹)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' (۱۳۲۵ھ) ج ۱ ص ۱۲۶)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ ص ۱۴۲)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۱۸۹)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۷' ص ۲۰۹)

بعض اشیاء بدن کو مفید ہیں یہ شہوات نفسانیہ ہیں اور بعض روح کو مفید ہیں انہیں شہوات روحانیہ کہتے ہیں۔(۲)

یہاں مرغوب اشیاء مراد ہیں' کیونکہ مرغوب اشیاء ہی اسباب زینت اور جاذب محبت ہیں' یہ شہوات ممدوح بھی ہیں اور مذموم بھی' یہ اپنے تعلق اور نیت کی تبدیلی سے ممدوح اور مذموم بنتی ہیں۔

"**وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ**": ہر مضبوط شئ کو لغت میں قَنْطَرٌ کہتے ہیں' اسی وجہ سے مضبوط پُل' مضبوط عمارت اور مضبوط بات کو قَنْطَرٌ کہتے ہیں۔

قِنْطَارٌ ایک وزن ہے' جس کی مقدار مختلف بتائی گئی ہے' اس سے مراد ڈھیروں مال ہے۔(۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اسباب زینت دو قسم کے ہیں: داخلی اور خارجی

داخلی اسباب زینت دو نوع کے ہیں' غیر مادی جیسے علم' عقل اور مادی بدنی' جیسے جسمانی طاقت' حسن قامت' جمال صورت۔

اور خارجی اسباب زینت' جیسے لباس' سواری' مال' مرتبہ'

اگر اسباب زینت کو اپنا کر انسان اللہ تعالی کا شکر گزار رہے' اسی کی بندگی میں مصروف رہے اور انہیں دین کی سربلندی کے لئے بروئے کار لائے تو ان کا استعمال محمود اور ممدوح ہے اور اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے' اور اگر اسباب زینت سے انسان مغرور ہو جائے' شیطانی دھوکے میں آجائے اور یاد خداوندی سے غافل ہو جائے تو یہی اسباب مذموم اور وبال بن جاتے ہیں' حسن نیت سے یہی اسباب امور دین بن جاتے ہیں اور بری نیت سے شیطان کا جال بن جاتے ہیں۔(۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)'ص ۲۷۰)
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)'(۱۳۲۵ھ)'ج ا'ص ۱۵۸)
☆ (تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا'ص ۱۴۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)'ج ا'ص ۲۳۵)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی (م ۷۱۰ھ)'ج ا'ص ۲۳۵)
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۱۹۰)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۲۸)

(۳) ☆ مصباح اللغات ازابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاوی 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی 'ص ۷۱۰)

(۴) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)'ج ا'ص ۳۵۱)
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۱۸۹)
☆ (تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا'ص ۱۴۲)
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ'ازہر'ج ۷'ص ۲۰۹)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۲۸)
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۳'ص ۹۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)'ج ا'ص ۳۳۵)

﴿۲﴾ عورت سب سے بڑا فتنہ ہے۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ مَاتَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ
میں نے عورتوں سے بڑھ کر مردوں کے حق میں کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ (۵)

لیکن عورت سے تعلق کا مقصد حصول عفت اور امت مسلمہ کی تکثیر ہو تو یہی عورت مطلوب، مرغوب اور مندوب ہے

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ
دنیا تمام کی تمام برتنے کا سامان ہے اور دنیا میں بہترین متاع نیک عورت ہے۔ (۶)

﴿۳﴾ عورت کا پردہ کرنا فرض ہے، بے پردگی حرام ہے، خاوند کے لئے لازم ہے کہ اپنی بیوی کے لئے اسباب پردہ مہیا کرے اور بے پردگی سے اسے محفوظ رکھے، بلاوجہ اسے بالا خانہ میں نہ ٹھہرائے کیونکہ وہاں بے پردگی کا خدشہ زیادہ ہے، حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے عفت مآب عورت کی تعریف فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ مَّایُکْثِرُ الْمَرْءَ: اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: اِذَانَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَھَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْھَا حَفِظَتْهُ (۷)

میں تمہیں اس سے بہتر کی خبر دیتا ہوں جو انسان کے لئے زیادتی کا باعث ہو وہ نیک عورت ہے، جب وہ اسے دیکھے تو مرد کو مسرت دے، جب اسے حکم دے اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس سے دور ہو اس کی حفاظت کرے۔ (۸)

﴿۴﴾ کثرت اولاد کی محبت اگر وجہ تفاخر بنے تو مذموم ہے، اولاد بعض اوقات انسان کو بزدل، بخیل اور ڈرپوک بنا دیتی ہے، یہی اولاد اگر امت کی کثرت تعداد کا باعث ہو یا اپنے بعد استغفار کے لئے طلب کرے تو محمود و ممدوح ہے

حضور پر نور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ، فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاَنْبِیَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (۹)
ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی، بچے پیدا کرنے والی ہوں، کیونکہ میں قیامت کے روز تمہاری کثرت کے باعث انبیا پر فخر کروں گا۔ (۱۰)

---

(۵) ☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن اسامہ :بحوالہ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۱۶، ح ۴۴۵۰۳)
(۶) ☆ (رواہ الائمہ احمد ومسلم والنسائی عن ابن عمر، بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ص ۱۶، ح ۴۴۴۵)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)" ج ۱، ص ۳۵۱)
(۷) ☆ (رواہ ابوداؤد والحاکم والبیہقی عن ابن عباس، بحوالہ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۱۶، ح ۴۴۴۵)
(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۲۹)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۱)
(۹) ☆ (رواہ احمد وابن حبان وسمویہ والبیہقی وسعید بن منصور عن انس، بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ج ۱۶، ح ۴۴۵۹۹)
(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۳۰)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۹۹)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۱)

﴿۵﴾ سونا' چاندی' مال ودولت' سواری کے گھوڑے' چوپائے' کھیتی باڑی' باغات' مکانات اور مادی وسائل کی کثرت جو اللہ تعالی نے دے رکھی ہو اگر اللہ کی راہ میں صرف ہوتی رہے' ضروری دینی کاموں میں خرچ ہوتی رہے' ان میں فقراء اور مساکین کی حاجتیں پوری کرتا رہے اور اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے تو یہ مال محمود و مستحسن ہے' ورنہ وبال جان اور دنیا و آخرت میں ذلت کا باعث ہے' تمام اسباب زینت کا یہی حکم ہے'

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورۃ الاعراف آیت ۳۲)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق' تم فرماؤ کہ وہ تو ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی کی ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ مکان' لباس اور بقدر کفایت روزی تو ہر انسان کے لئے لازم ہیں' ان کے بغیر شخصی اور نوعی زندگی ممکن نہیں' زندگی کی بقا کے لئے یہ چیزیں ضروری ہیں' ان سے فرار زندگی سے فرار ہے جو جائز نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِيْمَا سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٍ يَّسْكُنُهٗ وَثَوْبٍ يُّوَارِىْ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفِ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ (۱۲)

ابن آدم کے لئے ان تین کے علاوہ اور کچھ ضروری نہیں' مکان جس میں وہ رہ سکے' کپڑا جس سے وہ ستر عورت کر سکے' روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔ (۱۳)

﴿۷﴾ دنیا اور اسباب دنیا سب فانی ہیں' ان میں دل کو نہ لگایا جائے' بقدر کفایت ان سے انتفاع جائز ہے' دنیوی مرغوب چھوڑ کر آخرت کی لذت آگیں اور لازوال نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش ہی سود مند ہے' دنیوی اسباب زینت کو اللہ تعالی نے جیتی دنیا کی پونجی کہا اور اُخروی نعمتوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اچھا ٹھکانہ ہیں۔

---

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۹۰)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۳۶'۲۳۵)
(۱۲) ☆ (رواہ الترمذی والحاکم عن عثمان 'بحوالہ............)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان ' ج ۳' ح ۷۱۰۷)
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۲۷

نیز ارشاد فرمایا: قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ

تم فرمادو کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتادوں۔(۱۴) (سورہ آل عمران آیت ۱۵)

﴿۸﴾ حرص وہوا کے بندوں کے لئے جس طرح دنیوی شہوات میں لذتیں ہیں، بندگان خدا کے لئے رب تعالی سے قریب کرنے والے امور بھی میں لذتیں ہیں، یہ قدسی حضرات عبادات میں بھی لذتیں پاتے ہیں، دنیوی لذتیں فانی ہیں اوراُخروی لذتیں لازوال ہیں، لہٰذا ایمان دار کے لئے لازم ہے کہ دنیوی فانی لذتوں کی بجائے اُخروی لذتوں کے حصول کے لئے احکام شرع پر عمل کی کوشش کرے۔

احکام شریعت میں جہاد مشکل ترین عمل ہے، لیکن مجاہد شہید جولذت شہادت سے حاصل کرتا ہے اس کا اندازہ صحیح مرفوع حدیث سے ہوتا ہے۔

مَـامِنْ نَـفْسٍ تَمُوْتُ لَهَاعِنْدَاللهِ خَيْرٌيَسُرُّهَااَنْ تَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَاوَاَنَّ لَهَاالدُّنْيَاوَمَافِيْهَااِلَّا الشَّهِيْدَ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَافَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى لِمَايَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ

مرنے والی کوئی جان ایسی نہیں جو دوبارہ دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرتی ہو، کیونکہ اسے اللہ کے ہاں اس دنیا و مافیھا سے بہتر ملتا ہے، سوائے شہید کے، کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس جاؤں اور شہادت کا مرتبہ دوبارہ حاصل کروں، جولذت اسے شہادت سے نصیب ہوئی وہ اُخروی نعمتوں سے زائد ہے۔(۱۵)

اسی طرح نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقہ وخیرات وغیرہ میں مومن کو کمال لذت نصیب ہوتی ہے اور یہ لذتیں لازوال ہیں، لہٰذا مومن کو لازم ہے کہ وہ احکام شرع پر عمل کرکے لازوال نعمتیں حاصل کرے۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۴، ص۳۲)
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۳۱)
☆ (تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی)
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۱، ص۱۴۳)
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص۳۵۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص۲۳۵)
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲، ص۱۹۲)
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر" ج۷، ص۲۰۷)
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۳، ص۹۸)

(۱۵) ☆ (رواه الائمه احمدوالبخاری ومسلم والترمذی عن انس، بحواله ......)
☆ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ)مطبوعه موسسة الرسالة بیروت لبنان، ج۴، ح۱۰۵۴۲)

(۱۶) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۷، ص۲۰۷)
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۳، ص۹۸)
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۳، ص۱۹۰)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۴، ص۲۸۰)
☆ (تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی)
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۱، ص۱۴۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص۲۳۵)

﴿۹﴾ نفسانی خواہشات کی اتباع سراپا ہلاکت ہے' اگر چہ وقتی طور پر ان میں لذت اور سہولت محسوس ہوتی ہے مگر انجام ہلاکت ہے' ہلاکت سے نجات کے لئے لازم ہے کہ شہوات نفسانیہ سے دور رہے' اوامر شرع پر عمل کرے اور نواہی سے حتی المقدور بچتا رہے' اوامر ونواہی کی وقتی مشکلات اسے ابدی مشکلات اور ہلاکتوں سے محفوظ کر دے گی' دنیوی لذتوں کا انجام حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے واضح فرمادیا ہے: حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوٰتِ
جنت کو مشکلات نے گھیر رکھا ہے اور دوزخ کے گرد شہوات ہیں۔ (۱۷)
جنت تک پہنچنے کے لئے اوامر ونواہی پر عمل کی مشکلات کو عبور کرنا لازم ہے اور دوزخ تک پہنچنا شہوات کی اتباع سے ہوگا' عبادات میں کوشش اور مواظبت اور اس کی مشکلات پر صبر جنت کا راستہ ہے اور محرمات کا ارتکاب دوزخ تک لے جاتا ہے۔ (۱۸)

﴿۱۰﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام محبت دنیا اور اتباع شہوات سے معصوم ہیں' اسی طرح وہ ہر صغیرہ اور کبیرہ سے اعلان نبوت سے پہلے اور بعد قطعاً معصوم ہیں اسی پر قرآن وحدیث ناطق ہے' اسی پر اجماع امت ہے۔
لذات دنیا کے بارے میں حضور سید المرسلین امام الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔
لَسْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَيْسَتْ مِنِّي میرا وجود دنیوی شہوات کا مظہر نہیں اور نہ ہی دنیوی شہوات میری ذات کا مظہر ہیں۔ (۱۹)
ایک اور حدیث میں یوں ارشاد فرمایا: لَسْتُ مِنْ دَدٍ وَّلَا دَدٌ مِّنِّي : وَلَسْتُ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْبَاطِلُ مِنِّي لہو ولعب کا میری ذات سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرے افعال وصفات میں کوئی لہو ولعب ہے' میری ذات باطل کا مظہر نہیں اور نہ میری ذات وصفات سے کسی باطل کا ظہور ممکن ہے۔ (۲۰)
حضور سید المعصومین قائد الانبیاء والمرسلین ﷺ نے جن دنیوی اشیاء سے محبت کی ہے رب کی رضا جوئی اور تعلیم امت کے لئے کی محبت کی ہے' اس میں آپ کی نفسانی خواہش کا دخل قطعاً نہ تھا' آپ کی سیرت کا ہر پہلو اس پر روشن دلیل ہے' ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو۔ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَآءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ تمہاری دنیا میں تین اشیاء میرے لئے محبوب بنادی گئی ہیں۔ عورتیں' خوشبو اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (۲۱)
اس حدیث میں حُبِّبَ اور دُنْيَاكُمْ کے کلمات قابل غور ہیں' اَحْبَبْتُ اور دُنْيَانَا نہ فرمایا' مذکورہ بالا حقیقت کا اظہار انہی کلمات سے ہوتا ہے۔ (۲۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱۷) ☆ (رواہ الائمہ البخاری فی صحیحہ 'کتاب الرقاق 'باب حجبت النار بالشھوات واحمد ومسلم فی صحیحہ کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھ او الترمذی' کتاب صفۃ الجنۃ عن انس وقال حسن غریب صحیح من ھذا الوجہ ومسلم عن ابی ھریرۃ واحمد فی الزھد عن ابن مسعود 'بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۳' ص ۵ ۰ ۸ ۶)
(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۲۸)
(۱۹) ☆ (رواہ الضیاء المقدسی عن انس 'بحوالہ ....)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۳' ح ۶۲۱۲۸)
(۲۰) ☆ (رواہ ابن عساکر عن انس 'بحوالہ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۱۵' ح ۴۹۶۶۴)
(۲۱) ☆ (رواہ الائمہ احمد والنسائی والحاکم والبیھقی عن انس 'بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۷' ح ۱۸۹۱۳)
(۲۲) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۴۲)

☆☆☆☆☆

باب(٦١):

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اوراس کی مشکلات

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقۡتُلُوۡنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیۡرِ حَقٍّ ۙ وَّیَقۡتُلُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ☆ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ☆

وہ جواللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کوناحق شہید کرتے اورانصاف کاحکم کرنے والوں کوقتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دودردناک عذاب کی، یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیاوآخرت میں اوران کاکوئی مددگارنہیں۔

(سورہ آل عمران آیت ۲۱، ۲۲)

شان نزول :

(١) بنی اسرائیل نے ایک صبح تینتالیس (۴۳) انبیائے کرام علیہم السلام کو(اورایک روایت کی رو سے ستر (۷۰) انبیائے کرام) کوناحق قتل کردیا، صرف باعث یہ تھا کہ یہ حضرات انہیں حق کی دعوت دیتے اور برائی سے بچنے کی ہدایت فرماتے تھے، بنی اسرائیل کے ایک سوبارہ (۱۱۲)، اورایک روایت کے مطابق ایک سوستر (۱۷۰) لوگوں نے انہیں اس ناحق قتل سے روکاانہیں بتایا کہ ان کایہ فعل اللہ تعالی کے ہاں سب سے برافعل ہے، بنی اسرائیل کے ان ظالموں کویہ ہدایت ناگوار لگی، چنانچہ روکنے والوں کوبھی شام سے پہلے انہوں نے شہید کردیا۔ اللہ تعالی نے ان کے اس فعل قبیح کی خبران آیات میں دی۔

حضورسیدالانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام کے زمانہ کے یہوداگرچہ بالفعل انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے قتل میں شریک نہیں تھے، مگرچونکہ یہ لوگ اپنے اسلاف کے اس فعل سے راضی تھے، اس لئے وہ بھی حکماًاس فعل میں شامل ہیں۔

(۲) مدینہ طیبہ اور مضافات کے یہودی اور دیگر کفار چونکہ مختلف سازشوں اور حملوں سے حضور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کرنے کی کوششوں میں مصروف رہے، لیکن اللہ تعالی جل وعلا نے حضور ﷺ کی حفاظت فرمائی، ان کے ان کرتوتوں کو اللہ تعالی نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔(۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرض ہے، اگرچہ قتل کا خوف ہو، انبیائے کرام اور حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی خاطر کتنی جانکاہ مصیبتوں کو برداشت کیا، غزوات میں حصہ لیا، مگر یہ امر حق ادا کر کے ہی رہے، قرآن مجید میں اس کی متعدد تائیدیں ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: وَاصْبِرْ نَفْسَکَ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ☆ (سورہ لقمان آیت ۱۷)

اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

نیز ارشاد ربانی ہے: فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ......الآیۃ (سورہ احقاف آیت ۳۵)

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

انبیائے بنی اسرائیل نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوئے درجہ شہادت حاصل کر لیا۔(۲)

﴿۲﴾ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے علمائے حق نائب رسول ہیں، یہود اور کفار نے جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کو قتل کیا اسے طرح علماء کو بھی قتل کیا، باعث قتل صرف دعوت حق تھی، آیت مذکورہ بالا میں اس امر کی تصریح ہے کہ وہ انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے تھے، ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے انبیائے کرام، ملائکہ اور علماء کو اپنی توحید کا گواہ ٹھہرایا۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۷)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۴۶)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۴۵)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۵۵)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۳۹)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۳۹)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۰۹)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۲۰۵)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۷، ص ۲۲۹)

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۷)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۶۶)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۴۸)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۷، ص ۲۳۰)

ارشادِ ربانی ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ☆

اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر' اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔ (سورہ آل عمران آیت' ۱۸)

نبی الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت کی دلیل علمائے بنی اسرائیل کو بتایا۔

ارشادِ ربانی ہے: اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ☆ (سورۃ الشعرا آیت' ۱۹۷)

اور کیا یہ ان کے لئے نشانی نہ تھی کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم۔

حدیث شریف میں حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد یوں ہے:

اَلْعُلَمَآءُ مَصَابِیْحُ الْاَرْضِ وَخُلَفَآءُ الْاَنْبِیَآءِ وَرَثَتِیْ وَوَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ (۳)

علماء زمین کے چراغ ہیں' انبیاء کے نائب ہیں' میرے اور انبیاء کے وارث ہیں'

بحیثیت نائب رسول کے علماء کی بڑی شان ہے' شرافت عظیمہ اور اجر جزیل کے مستحق ہیں' اسی لئے ان کی توہین انبیائے کرام کی توہین ہے جو کفر سے کم نہیں۔ (۴)

﴿۳﴾ تبلیغ حق سب سے بڑی نیکی ہے' حدیث شریف میں ہے:

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔ (۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور سید المرسلین ﷺ سے روایت فرماتے ہیں آپ نے فرمایا:

اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَرَجُلٌ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةِ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَقُتِلَ (۶)

شہداء میں سے سب سے افضل حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور وہ شخص ہے جس نے جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق ادا کیا اس پر وہ شہید کیا گیا۔ (۷)

---

(۳) ☆ (رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ' بحوالہ............)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت' لبنان' ج ۱۰. ح ۲۸۶۷۷)
(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷)
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۴۸)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۲۳۰)
(۵) ☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید والامام احمد وابن ماجہ والطبرانی والبیہقی عن ابی امامة والامام احمد والبیہقی عن طارق ابن شہاب مرسلاً بحوالہ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت' لبنان' ج ۳' ح ۵۵۱۱)
(۶) ☆ (رواہ الامام ابوحنیفہ' عن عکرمة عن ابن عباس)
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷)
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۲۳۰)

﴿۴﴾ تبلیغ حق کی پاداش میں علماء کو قتل کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب اور مستحق دوزخ ہے' روز قیامت اسے شدید ترین عذاب دیا جائے گا' اسی طرح تبلیغ حق' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں رکاوٹ بننے والا مرتکب گناہ کبیرہ ہے' انبیائے کرام علیہم السلام اور علمائے حق کے قتل کی سزا رب نے ایک ہی بیان فرمائی ہے' آیت بالا اس پر شاہد عادل ہے' حضور پر نور سید عالم ﷺ سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' یارسول اللہ! قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب کسے ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا:

رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْرَجُلًا اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ ثُمَّ قَرَاَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۸)

(قیامت کو وہ آدمی سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوگا) جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا ایسے شخص کو قتل کیا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا' پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی' (ترجمہ) اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں' انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔ (۹)

﴿۵﴾ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسا عظیم کام ہے کہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا' انبیائے کرام سابقین علیہم السلام کے عالم صحابہ نبوت و رسالت کی خلافت کے طور پر یہ فریضہ انجام دیتے رہے' اس لئے مومن کا سب سے عمدہ وصف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر' اسلام کی دعوت ہے' اور اسلامی احکام کی حفاظت میں اگر جہاد کی ضرورت ہو تو وہ بھی ادا کرے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چند شرائط سے مشروط ہے' جو یہ ہیں:

مسلمان ہونا' عاقل بالغ ہونا' تبلیغ احکام پر قادر ہونا۔

قدرت اصل ہے' اسی پر اجماع امت ہے' جس آدمی میں یہ شرائط نہ ہوں اس پر یہ فریضہ نہیں' احادیث طیبہ میں جہاں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہے وہ استطاعت سے مشروط ہے' یہی وجہ ہے کہ احکام شرع کی حفاظت میں اگر قوت بازو ہو تو اس سے کام لے' اگر یہ استطاعت نہ ہو تو زبان سے فریضہ تبلیغ انجام دے اور اگر اس کی بھی

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۷)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۷)

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۴' ص۴۶)

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص۲۲۹)

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج۱' ص۳۵۵)

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۲۰۵)

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص۲۳۹)

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۰۹)

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۴' ص۴۷)

استطاعت نہ ہوتو حکم شرع توڑنے والے کو دل میں ہی برا جانے' یہ بھی ایمان کی علامت ہے (اگرچہ ادنیٰ درجہ کی ہے) صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے:

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیئے کہ ہاتھ کی قوت سے اسے روک دے اور اگر ایسا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روک دے اور اگر ایسا بھی کرنے استطاعت نہ رکھتا ہو تو دل سے اسے برا جانے' یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ (۱۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی جان کو ذلت میں مبتلا کرے' عرض کیا گیا' یارسول اللہ جان کی ذلت کیا شے ہے' فرمایا: یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَآءِ لِمَالَا یُطِیْقُ (۱۲) ایسی مصیبت کا سامنا کرے جس کی اسے طاقت نہیں' (ایسا کرنا اپنی جان کو ذلت میں مبتلا کرنا ہے) (۱۳)

﴿۷﴾ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کے لئے عدل (تقویٰ) شرط نہیں' چونکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت کثیر ہے اور صاحب عدل (متقی) نہایت قلیل ہیں' اگر یہ شرط کردی جائے تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ معطل ہو کر رہ جائے گا' اس لئے ضرورت کے تحت غیر عادل (گناہگار) بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرسکتا ہے۔ (۱۴)

﴿۸﴾ بعض آیات اور احادیث میں ان لوگوں کی مذمت وارد ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں مگر خود نیکی پر عمل پیرا نہیں اور لوگوں کو برائی سے روکتے ہیں مگر خود نہیں رکتے' مثلاً......

اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ☆ (سورہ بقرہ آیت' ۴۴)

کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو' حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو' کیا تمہیں عقل نہیں۔

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ☆ کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔ (سورۃ الصف' آیت' ۳)

---

(۱۱) ☆ (رواہ الائمہ احمد و مسلم و ابن ماجہ و ابو داؤد و النسائی و الترمذی عن ابی سعید 'بحوالہ......
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۳' ح ۵۵۲۴)
(۱۲) ☆ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن النجار بلفظ لِمَالَا یَقُوْمُ لَہٗ 'بحوالہ ......
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۳' ح ۸۸۰۸' ۸۸۰۹)
(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۶)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۴۷)
(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۶)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۴۷)

حدیث معراج میں ہے:

اَتَیتُ لَیلَةَ اُسرِیَ بِی عَلٰی قَومٍ تُقرَضُ شِفَاهُهُم بِمَقَارِیضَ مِن نَارٍ کُلَّمَا قُرِضَت وَفَت فَقُلتُ یَاجِبرِیلُ! مَن هٰؤُلَآءِ قَالَ خُطَبَآءُ اُمَّتِکَ الَّذِینَ یَقُولُونَ مَالَا یَفعَلُونَ وَیَقرَءُونَ کِتَابَ اللّٰهِ وَلَایَعمَلُونَ بِهٖ

شب معراج میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹ رہی تھی' جب وہ ہونٹ کٹ جاتے پھر پورا ہو جاتے' میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا' یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں' مگر خود نہیں کرتے اور قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ (۱۵)

اس طرح کی آیات واحادیث میں ارتکاب نہی کی مذمت بیان کی گئی ہے اور یہی ان آیات واحادیث کا منشا ہے' ان کا مقصد غیر عادل کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے روکنا مقصود نہیں۔ (۱۶)

﴿۹﴾ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا ہر ایک کی ذمہ داری نہیں' بنیادی طور پر یہ حاکم وقت کی ذمہ داری ہے' وہ اپنی نیابت میں قوی اور امین عالم کو ہر شہر میں اس فریضہ کے انجام دینے کے لئے مقرر کرے' جو بغیر کسی کمی بیشی کے اقامت حدود کریں' مجرم قید کریں' بے گناہ کو رہا کریں' اپنی رائے سے تعزیر کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس مسئلہ میں وضاحت فرماتا ہے:

اَلَّذِینَ اِن مَّکَّنّٰهُم فِی الاَرضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوا بِالمَعرُوفِ وَنَهَوا عَنِ المُنکَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الاُمُورِ ☆ (سورۃ الحج آیت' ۴۱)

وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں' اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام ہے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ جس شہر میں چار قسم کے افراد ہوں وہ شہر مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(ا) عادل حاکم' جو ظلم نہ کرے' نہ کرنے دے۔

(ب) ہدایت یافتہ عالم' جس سے لوگ ہدایت حاصل کریں۔

(ج) مشائخ عظام' جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں' لوگوں کو قرآن مجید اور علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

(د) عفت مآب مستورات' جو اپنے حقوق ادا کریں اور جاہلیت کا انداز اختیار نہ کریں۔

لہٰذا شہروں میں امن قائم رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ان افراد کی موجودگی شہروں میں یقینی بنائیں۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ (رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف والبیهقی فی شعب الایمان عن انس' بحواله ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعه موسسة الرسالة بیروت' لبنان' ج ۱۲' ح ۳۱۸۵۶)
(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار لمعرفه بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۶)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۴۷)
(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۴۷)
(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۴۹)

﴿۱۱﴾ کسی فعل پر راضی ہونے والا اس میں شریک سمجھا جائے گا' خواہ برا ہو یا نیک' حضور سید المرسلین ﷺ کے زمانہ کے یہودیوں نے کسی نبی کو قتل نہیں کیا مگر اس کے باوجود رب نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆ (سورہ بقرۃ' آیت ۹۱)

تم فرمادو کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا۔

یہودان مدینہ اپنے اسلاف کے اس فعل سے راضی تھے لہٰذا وہ بھی اس جرم میں مجرم ٹھہرے' چوری کا مال رکھنے والا چوری میں اور قتل کے مشورہ میں شریک ہونے والا قتل میں شریک ہوتا ہے' اسی طرح نیکی کے فعل سے راضی ہونے والا' نیکی کا حکم کرنے والا' نیکی کے کام میں شریک ہوتا ہے۔(۱۹)

حدیث شریف میں ہے: اِنَّ الدَّالَ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ نیکی کا حکم کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ تمام گناہوں کی اصل نبی کا انکار ہے' اس آیت میں نبی کے انکار کے بعد دوسرے گناہوں کا ذکر ہوا' بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کا انکار تمام انبیائے کرام کا انکار ہے۔ (۲۱)

﴿۱۳﴾ مرتد اور کافر کی کوئی نیکی اسے آخرت میں کام نہ دے گی۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ کا ارشاد اس پر شاہد عادل ہے۔(۲۲)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ (رواہ الترمذی عن انس 'بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۶' ح ۱۶۵۳۰)
(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۷)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۷)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۳)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص ۲۳۹)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۳' ص ۱۰۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص ۲۳۹)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج۱' ص ۲۳۹)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲' ص ۲۰۴)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۱۴۵)
(۲۱) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۱۴۵)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص ۲۳۹)
(۲۲) ☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۱۴۶)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۷' ص ۲۳۰)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص ۱۰۹)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص ۲۳۹)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج۱' ص ۲۳۹)

☆☆☆☆☆

باب (۶۲):

مقدمات اور حاکم

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُدۡعَوۡنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ وَ ہُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۲۳)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا، کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے۔

شان نزول:

مفسرین علماء نے اس آیت کی تفسیر میں چند شان نزول کا ذکر کیے ہیں، سب ہی ممکن ہیں۔

(۱) ایک بار حضور پرنور ﷺ یہود کی درس گاہ بیت المدراس میں تشریف لے گئے، آپ نے یہود کو دعوت اسلام دی، ان میں سے نعیم بن عمرو اور حارث بن زید نے کہا، اے محمد! آپ کس دین پر ہیں؟ آپ نے فرمایا! دین ابراہیمی پر، وہ کہنے لگے کہ ابراہیم یہودی تھے، آپ نے یہودیت کیوں اختیار نہ کی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم اپنی کتاب تورات لاؤ، ابھی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا، وہ اس پر تیار نہ ہوئے اور انہوں نے انکار کر دیا، تورات میں چونکہ حضور سرور عالم ﷺ کی صفات عالیہ اور نبوت کے واضح دلائل موجود ہیں، انہیں ڈر تھا کہ تورات ہمارا پول کھول دے گی، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۸)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۴' ص ۵۰)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۲' ص ۱۱۰)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۲۳۲)
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۳۳)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۳۹)
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۳۹)

(۲) ایک مرتبہ خیبر کے ایک یہودی نے یہودن سے زنا کیا' چونکہ یہ دونوں مالدار تھے اور تورات میں وارد زنا کی سزا رجم (پتھر مار کر ہلاک کر دینا) سے بچنا چاہتے تھے' یہودان کے رجم کو ناپسند کر رہے تھے' اس لئے وہ مقدمہ کو حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مدینہ طیبہ لے کر حاضر ہوئے' ان کا خیال تھا کہ شاید حضور نبی اکرم ﷺ ان کی سزا رجم ختم کر کے اور کوئی معمولی سزا مقرر فرمائیں گے' مگر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کو سنگ سار کرنے کا حکم فرمایا' اس پر یہودی غضب ناک ہو گئے اور آپ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا' یہود میں سے نعمان بن اوفی اور بحری بن عمرو نے کہا' زنا کی سزا رجم نہیں' آپ نے ظلم کیا ہے' حضور نبی مکرم رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا! اس کا فیصلہ تورات پر رکھو' وہ کہنے لگے! ہاں یہ انصاف کی بات ہے' تورات منگائی گئی' آپ نے فرمایا! تم میں تورات کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے فدک کے ایک یہودی عالم عبداللہ بن صوریا کا نام لیا' اسے منگایا گیا' تورات کا وہ حصہ جس میں زنا کی سزا کا بیان تھا پڑھنے لگا' لیکن اس نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس آیت کو چھوڑ کر آگے پیچھے کی آیات پڑھنے لگا' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہود کے بڑے عالم تھے (ایک روایت کے مطابق وہ اب تک اسلام لا چکے تھے) آپ نے ابن صوریا کا ہاتھ اٹھا کر رجم کی آیت پڑھ دی' جسے ابن صوریا نے چھپا دیا تھا' اس پر یہودی ذلیل ہوئے' حضور انور ﷺ کے حکم سے دونوں زانیوں کو رجم کیا گیا' یہودی اس پر سخت برہم ہوئے' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۲)

(۳) ایک مرتبہ حضور ختم الرسل نبی الانبیاء حبیب خدا محبوب رب العلا ﷺ نے یہودیوں کو دعوت اسلام دی اور اپنی صداقت کی دلیل تورات کو قرار دیا کہ اس میں میری نبوت کی بشارت موجود ہے' تورات اور انجیل میں میری صفات کریمہ موجود ہیں' یہودیوں نے اس کا انکار کر دیا' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۵۱)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۴۶)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۳۳)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۲۳۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ' ج ۱' ص ۲۳۹)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی (م ۷۱۰ھ) ' ج ۱' ص ۲۳۹)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۱۰)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۰۶)

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۵۰)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۷' ص ۲۳۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ رفع تنازع کے لئے مقدمات کو حاکم کے پاس لے جانا واجب ہے' حاکم پر فرض ہے کہ مقدمات کا فیصلہ کتاب وسنت اور ادلّہ شرعیہ کے مطابق کرے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کے کثیر دلائل موجود ہیں' ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَادُعُوْ آاِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْ اسَمِعْنَاوَاَطَعْنَا ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ☆ (سورۃالنور آیت' ۵۱)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

حدیث شریف میں ہے: مَنْ دُعِيَ اِلٰى سُلْطَانٍ فَلَمْ يَجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لَّاحَقَّ لَهٗ (رواه الطبرانی عن سمرة)

دوسری حدیث میں یوں ارشاد ہوا: مَنْ دُعِيَ اِلٰى حُكْمٍ مِّنْ اَحْكَامٍ فَلَمْ يَجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ

جسے حاکم کی طرف بلایا جائے (تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کردے) مدعٰی علیہ حاضر نہ ہو تو وہ ظالم ہے اس کا حق محفوظ نہیں۔ (۴)

حضور سید المرسلین نبی الحرمین امام القبلتین نبی اکرم رسول معظم مطاع کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر فرمایا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے سے پہلے دریافت کیا!

كَيْفَ تَقْضِيْ؟ فَقَالَ! اَقْضِيْ بِمَافِيْ كِتَابِ اللّٰهِ 'قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ 'قَالَ! فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ' قَالَ اِنْ لَّمْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ 'قَالَ اَجْتَهِدُرَاْئِيْ 'قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (۵)

اے معاذ! تو لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کس طرح کرے گا' عرض کیا! میں کتاب اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کروں گا' فرمایا! اگر کتاب اللہ میں حکم واضح نہ ہو سکے؟ عرض کیا! پھر میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا' فرمایا! اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں حکم واضح نہ ہو؟ عرض کیا! میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا' حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ (۶)

---

(۴) ☆ (رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ والبیھقی عن الحسن مرسلاً بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۶' ح ۱۴۸۵۹' ۱۴۸۶۰)
(۵) ☆ (رواہ الترمذی عن معاذ' ج ۱' ص ۱۵۹)
(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۸)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۷)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۵۰)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۳)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۴۰)

﴿۲﴾ جب تک معلوم نہ ہو کہ حاکم اور مدعی علیہ کے درمیان ذاتی عداوت ہے اس وقت تک مدعی علیہ کا حاکم کے پاس حاضر ہونا لازم ہے، نہ حاضر ہونے پر حاکم اس پر زجر و توبیخ کر سکتا ہے۔ (۷)

﴿۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شریعتوں کے وہ احکام جو حضور نبی اکرم ﷺ نے منسوخ نہ فرمائے ہوں، ہمارے لئے واجب العمل ہیں، شادی شدہ مرد اگر زنا کرے تو اس کی سزا پہلی شریعتوں میں رجم تھی، ہماری شریعت میں بھی رجم ہے کیونکہ یہ سزا ہماری شریعت میں منسوخ نہیں۔ (۸)

﴿۴﴾ احکام شرع کو اپنی خواہش کے مطابق کرنے کی کوشش طریقہ یہود ہے جو مذموم ہے، مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو احکام شرع کے تابع کرے نہ کہ احکام شرع کو اپنی خواہش کے مطابق ڈھالے، آیت مذکورہ بالا میں یہ حقیقت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ (۹)

﴿۵﴾ کلام الٰہی کی اصل حقیقت جاننا بہت ہی دشوار ہے اور نہ ہر ایک کا حصہ ہے، عام لوگوں کی فہم ظاہری معنوں تک ہوتی ہے اور ظاہری معنی کتاب کا ایک حصہ ہیں، قرآن مجید اور اسی طرح دیگر آسمانی کتابوں کے بعض کو صرف کلمات ملے، بعض کو معانی اور بعض کو احکام و اسرار نصیب ہوئے، مگر یہ سب کتاب کا ایک حصہ ہیں، کل کتاب کا علم تو صاحب کتاب نبی معظم رسول اکرم ﷺ کو عطا ہوا۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلرَّحْمٰنُ ☆ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ☆ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ☆ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ☆ (سورۃ الرحمٰن آیت ۱...... ۴)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان (محمد ﷺ) کو پیدا کیا، ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھا دیا۔

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۴، ص۵۰)

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۴، ص۵۰)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۸)

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۲۶۷)

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۴، ص۵۰)

☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۱۴۶)

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۱۱۰)

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۷، ص۲۳۲)

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۱۳۳)

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج۱، ص۲۳۹)

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی، ج۱، ص۲۳۹)

نیز ارشاد ہوا:

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ☆فَاِذَاقَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ☆ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَابَیَانَهٗ ☆ (سورۃ القیامۃ آیت ۱۷ ...... ۱۹)

بے شک اس کو محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو، پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

لہٰذا امتی قرآن مجید کے تمام احکام و اسرار سے واقف نہیں ہو سکتا، البتہ اسے اس کا علم حاصل کرنے کی جدوجہد میں ثواب ملتا ہے۔(۱۰)

☆☆☆☆☆

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۸)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۲۰۶)
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ، ص ۱۳۳)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۰)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ج ۱، ص ۲۳۹)

☆☆☆☆☆

باب (٦٣) :

﴿کافروں سے موالات﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَلَیۡسَ مِنَ اللّٰہِ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡہُمۡ تُقٰۃً وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفۡسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ ☆

(سورہ آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا' اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم اس سے کچھ ڈرو' اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

حل لغات:

"اَوۡلِیَآءَ" :وَلِیٌّ کی جمع ہے' اس کا مادہ اشتقاق وَلَاءٌ 'وَلْیٌ 'وَلَایَۃٌ اور وِلَایَۃ ہے۔

وَلَاءٌ کا معنی ہے' دوستی' قریب ہونا' مددگار ہونا ہے۔

وَلَایَۃ کا معنی ہے وہ شہر جس پر ایک حاکم قابض ہو۔

وِلَایَۃٌ کا معنی ہے حکومت' امارت' سلطنت' رشتہ داری' کبھی یہ دونوں کلمات ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

وَلِیٌّ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے' محبت کرنے والا' دوست' مددگار' پڑوسی' حلیف' تابع' داماد' ہر وہ شخص جو کسی کام کا منتظم ہو۔

وَلِیٌّ اسم فاعل کے معنی میں محافظ و مددگار اور اسم مفعول کے معنی میں مطیع و فرماں بردار ہے۔

اسی سے موالات بنا ہے' جس کا معنی ہے دوستی کرنا' مدد کرنا۔(۱)

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۵۳۳ وما بعد)
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۲' ص ۱۵۷)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد یہ کہ......

(۱) مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی نہ کریں۔

(۲) مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے مدد نہ لیں۔

(۳) مسلمان کافروں کو اپنا متصرف و منتظم نہ بنائیں۔

"مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ" : مومنوں کے سوا۔

دُوْنَ کا معنی ہے' حقیر' کم درجہ' پیچھے رہ جانے والا' قریب کا متضاد' دور' غیر اور سوا' اجنبی' مقابل۔

ہر سوا دُوْنَ نہیں' ہر اجنبی غیر ہے اور ہر مقابل دُوْنَ ہے۔(۲)

آیت کا معنی ہے' مومنوں کے سوا' مومنوں کو چھوڑ کر' مومنوں کے مقابل کافروں کو اپنا مددگار اور دوست نہ بناؤ۔(۳)

"تُقٰةً" : اصل میں وُقَيَةً تھا' (واو مضمومہ' قاف مفتوحہ' یا متحرکہ) واو مضمومہ کو تا سے بدلا گیا' یا متحرکہ کو الف سے بدلا گیا کیونکہ اس کے ماقبل حرکت ہے' تُقٰةً ہوا' یہ باب افتعال کا مصدر غیر قیاسی ہے' اس کا معنی ہے' بچنا' ڈرنا۔(۴)

آیت کے تین معنی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) کفار کو مددگار نہ بناؤ' مگر جب کہ تمہیں ان سے خوف اور اندیشہ ہو' اس صورت میں بعض کفار کے مقابلہ میں بعض سے مدد لے لو۔

(۲) کفار کو دوست نہ بناؤ' مگر جب ان سے خطرہ ہو تو اس صورت میں ان سے دوستی کا اظہار کر سکتے ہو مگر شرط یہ ہے کہ تمہارے دل کا میلان ان کی طرف نہ ہو۔

(۳) کفار سے مذہبی دوستی نہ کرو' نہ ان کے مذہب سے الفت کا اظہار کرو' مگر جب تمہیں خطرہ ہو تو منہ سے کلمہ کفر کہہ سکتے ہو' اس صورت میں دو شرطیں ہیں۔

ایک یہ کہ تمہارا دل ایمان پر مطمئن ہو' دوسری شرط یہ ہے کہ بقدر ضرورت کلمہ کفر کہو' موقعہ ملتے ہی اس زمین سے نکل جاؤ۔(۵)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۱۷۵ و مابعد)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۱' ص ۹۹)
☆ مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی' ص ۲۵۷)

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۴۸)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۲)
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۳۰)
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۵)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۱)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۱۳)

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۲۱)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۱۵)

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۸)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۱۵)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۲۵۷)

شانِ نزول:

آیت کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں' ممکن ہے سب ہی واقعات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) عبداللہ بن ابی منافق اوراس کے ساتھی یہود اور مشرکین سے محبت رکھتے تھے' انہیں مسلمانوں کی خفیہ خبریں پہنچاتے تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف موقعہ ملنے پر کفاران کی مدد کرسکیں' یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

یاد رہے' کلمہ اسلام کا اظہار کرنے والے ہمیشہ دو گروہ رہے' ایک وہ جو سچے دل سے اسلام کا اظہار کرتا ہو' ان کی زبان اور دل ایک ہو' یہ حقیقی مسلمان ہیں' دوسرے وہ کہ محض زبان سے کلمہ اسلام کا اظہار واقرار کریں دل سے اسلام کی تصدیق نہ کریں' یہ منافق کہلاتے ہیں' عبداللہ بن ابی منافق اوراس کے ساتھی اسی گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔(۶)

(۲) حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب کے روز حضور سید عالم ﷺ سے عرض کیا! یارسول اللہ! پانچ سو یہودی میرے حلیف ہیں' اگر اجازت ہو تو آج ہم کفار کے مقابلہ میں ان سے مدد لیں' وہ ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے تیار ہیں' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' جس میں بتایا گیا کہ کفار کو مددگار بنانا جائز نہیں۔(۷)

(۳) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں' کفار مکہ کے ساتھ ان کے دیرینہ تعلقات تھے' اس آیت کے نزول نے انہیں کفار سے دیرینہ تعلقات قائم رکھنے سے روک دیا۔(۸)

(۴) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کی قید میں تھے مشرکین نے انہیں کہا کہ اگر وہ اسلام اور بانی اسلام حضور پرنور ﷺ کے خلاف وہ کچھ نہ کہیں گے جو ہم چاہتے ہیں تو انہیں قتل کر دیا جائے گا' اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کفار کی حسب منشا کچھ کلمات کہے' لیکن ان کا دل مطمئن تھا' خلاف اسلام کلمات کہہ کر انہوں نے جان بچالی' حضور سید عالم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی' اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۹)

---

(۶) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج۲'ص۲۱۳)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۲'ص۱۳۰)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'ج۸'ص۱۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)'ج۱'ص۲۴۱)
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج۱'ص۱۴۸)

(۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'ج۸'ص۱۱)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۲'ص۱۳۰)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)'ج۱'ص۱۴۱)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۴'ص۵۸)

(۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'ج۸'ص۱۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)'ج۱'ص۲۴۱)
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج۲'ص۲۱۳)

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۴'ص۵۸)

(۵) یہود کے چند افراد حجاج بن عمرو، ابن ابی الحقیق اور قیس بن زید وغیرہ انصار کے چند افراد کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، ان یہودیوں کا خیال تھا کہ اس طرح ان انصاری حضرات کو دین اسلام سے برگشتہ کر دیں گے، انصار کے دیگر چند افراد حضرت رفاعہ بن المقتدر، عبدالرحمٰن بن جبیر اور سعید بن خیثمہ نے اپنے انصاری بھائیوں کو یہودیوں کی دوستی سے منع کیا، مگر انہوں نے دوستی ترک نہ کی، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں کافروں کی دوستی سے منع کر دیا گیا۔ (۱۰)

مسائل شرعیہ:

(۱) کافروں سے موالات حرام ہے خواہ رشتہ داری کی بنا پر ہو یا دوستی کی بنا پر، دونوں طرح سے ناجائز ہے، کافروں سے نرمی کرنا اور انہیں دوست بنانا بھی حرام ہے، آیت مذکورہ کے علاوہ اس کی ممانعت میں کثیر آیات اور احادیث وارد ہیں۔ مثلاً

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ الآیة (سورہ آل عمران آیت ۱۱۸)

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ......الآیة (سورۃ المجادلہ آیت ۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ وہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ......الآیة (سورہ ہود آیت ۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ الآیة (سورۃ الممتحنہ آیت ۱)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے، حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ الآیة

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت ۵۱)

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۱۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۴۱)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۹)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ الآية (سورۃ التوبہ، آیت ۷۳)

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ الآية (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۳۱)

اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے، جیتی دنیا کی تازگی، تاکہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں۔

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۶۸)

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ الآية (سورۃ النسآء آیت ۱۴۰)

اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو، جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں، ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو۔

اور اس کے علاوہ کثیر آیات میں کفار سے موالات سے منع کر دیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ

جن میں کفار سے موالات، ملاطفت اور معاشرت سے منع کیا گیا ہے، کثیر ہیں، چند ایک یہ ہیں۔

اَنَا بَرِئٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيْمٍ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں رہتا ہو۔ (۱۱)

مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ جو کسی مشرک کے ساتھ اکٹھا رہے پس وہ مسلمان بھی اس جیسا ہے۔ (۱۲)

مَنْ اَقَامَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ جو مشرکین کے ساتھ مقیم ہو اس سے حفاظت کا ذمہ اٹھا لیا جائے گا۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ (رواہ ابوداؤد والترمذی والضیاعن جریر، بحوالہ .....)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، لبنان، ج ۴، ح ۱۱۰۳۱)
☆ (رواہ العسکر فی الامثال والبیہقی، بحوالہ ...)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، لبنان، ج ۱۶، ح ۴۲۲۹۶)
☆ (وروہ الطبرانی من مسند خالد بن الولید، بحوالہ .....)
(۱۲) ☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، لبنان، ج ۱۶، ح ۴۶۳۰۲)
☆ (رواہ ابوداؤد عن سمرہ، بحوالہ)
(۱۳) ☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۱۱۰۲۹)
☆ (رواہ الطبرانی والبیہقی عن جریر، بحوالہ)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، لبنان، ج ۴، ح ۱۱۰۲۸)
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۹)
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۶۷)
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۵۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۴۸)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۲۵۷)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۴۱)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)، ح ۱، ص ۲۴۱)
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۱۹)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۲۱۴)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ح ۸، ص ۱۲)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۳۵)

﴿۲﴾ کسی سے دوستی یا دشمنی کا مدار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا ہونا لازم ہے' یہ معیار ایمان کا عظیم الشان نشان ہے'
صحیح حدیث شریف میں ہے: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَان
جس نے اللہ کے لئے دوستی کی اور جس نے اللہ کے لئے دشمنی کی اور جس نے اللہ کے لئے دیا اور جس نے اللہ کے لئے منع کیا اس نے ایمان مکمل کرلیا۔ (۱۴)

بروز قیامت انسان کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھتا ہو' لہٰذا لازم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھے' کافروں سے عداوت رکھے اور ان سے دور رہے۔
صحیح حدیث شریف میں ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. انسان (بروز قیامت) اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہو۔ (۱۵)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی دوستی اس کے دشمنوں کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی' یہ دونوں دوستیاں متضاد ہیں' لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ اس کے دشمنوں (کافروں) سے عداوت رکھے' کافروں سے دوستی میں دو نقصان ہیں' ایک تو وہ خود بری شیٔ ہے دوسرے مسلمانوں کی دوستی سے محرومی کا باعث ہے' آیت کا جزو ''مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْن'' اسی حقیقت کا ترجمان ہے۔ (۱۶)

﴿۴﴾ کافروں کی طرف سے اگر مسلمانوں کو شدید نقصان کا اندیشہ ہو تو نقصان سے بچنے کے لئے کفار سے ظاہری دوستی جائز ہے' ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی دوستی سے محرومی نہ ہوگی' مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ کفر کو پسند نہ کرے' اس کا دل اسلام پر مطمئن ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆ (سورۃ النحل آیت ۱۰۶)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو' سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو' ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔

---

(۱۴) ☆ (رواہ ابو داؤد والضیاء عن ابی امامۃ' بحوالہ ....)
☆ الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)' ج ۲' ص ۲۷۲)
(۱۵) ☆ (رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی عن انس ورواہ البخاری ومسلم عن ابن مسعود' بحوالہ)
☆ الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)' ج ۲' ص ۳۲۶)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۴۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۲)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۱۴)
(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۴۸)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۵)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۱)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۳)
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۲۰)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۱۳)

حدیث شریف میں ہے:

وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اِنَّا لَنَكْشُرُ فِيْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ وَاِنَّ قُلُوْبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ (۱۷)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ ہم بعض اوقات (مدارت کی خاطر) بعض قوموں کے سامنے تبسم کرتے ہیں مگر ہمارے دل ان پر لعنت کر رہے ہوتے ہیں۔

ضرورت کے وقت ایسا کرنا جائز ہے۔ (۱۸)

﴿۵﴾ اگر مسلمان ایسی جگہ ہوں جہاں کافروں کا غلبہ ہو اور مسلمان کے لئے اپنا دین ظاہر کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی جگہ سے ہجرت کرنا فرض ہے، وہاں ٹھہرنا، قیام کرنا جائز نہیں، ایسی جگہ ہجرت کرے جہاں دین کا اظہار اور احکام شرع پر عمل کرنا ممکن ہو، البتہ بعض عذر صحیح کی بنا پر اگر ہجرت نہ کر سکے تو اس پر مواخذہ نہیں، مثلاً اس کے پاس چھوٹے بچے ہیں یا عورتیں ہیں یا یہ نابینا ہے یا قیدی ہے یا ہجرت کرے تو اسے یا اس کی اولاد یا اباواجداد کو قتل کر دیا جائے گا، ان حالات میں وہ ہجرت کرنے سے معذور ہے، البتہ ہمیشہ فرار اور نجات کی کوشش کرتا رہے۔

اگر تخویف منفعت کے ضائع کرنے یا قابل برداشت مشقت کی ہو یا ضرب قلیل کی، جو مہلک نہ ہو تو ان صورتوں میں ان کی موافقت واجب نہیں، موافقت کا حکم رخصت ہے، یعنی موافقت کرنے پر مواخذہ نہیں، البتہ موافقت نہ کرنا عزیمت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا☆اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا☆فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا☆

(سورۃالنساء آیت ۹۷......۹۹)

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں، تم کاہے میں تھے، کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے، کہتے ہیں، کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے، تو ایسوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور بہت بری جگہ پلٹنے کی، مگر وہ جو دبا لئے گئے تھے مرد اور عورتیں اور بچے، جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں، تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (۱۹)

---

(۱۷) ☆ (صحیح البخاری، ج۲، ص۹۰۵)

(۱۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج۱، ص۲۵۷)

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۸، ص۱۴)

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۲۱۴)

(۱۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۱۲۱)

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۲۱۵)

﴿۶﴾ دشمن اگر مسلمان ہے اس سے مال کے نقصان یا جان اور آبرو جانے کا خدشہ صحیح ہو تو اس جگہ سے ہجرت واجب ہے لیکن اس ہجرت پر ثواب نہیں، کیونکہ دشمن اگرچہ قوی ہے مگر دین کو خطرہ نہیں، اس ہجرت پر ثواب ہے جو دین کے تحفظ کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ الآیۃ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (۲۰) (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۵)

﴿۷﴾ کافروں، فاسقوں اور ظالموں کے ظلم وستم سے بچنے اور اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت کے لئے ان سے نرم کلامی، ان کے سامنے تبسم، انہیں کچھ عطا کرنا اور مدارت کے دیگر انواع بجالانا تقیہ کہلاتا ہے، اس پر موخذاہ نہیں البتہ تقیہ کرنا رخصت ہے، اسی طرح ان کے جبر پر کلمہ کفر کہنا رخصت ہے، عزیمت اپنے ایمان کا اظہار ہے، ترک تقیہ افضل ہے، اسی طرح ہر وہ کام جس میں اعزاز دین ہو اور وہ اس کی حفاظت میں قتل ہو جائے یہ افضل ہے، اسی لئے جہاد افضل ترین عبادت ہے کہ اس میں دین کا اعزاز ہے، شہید ہونے والا زندہ ہے اور اسے اپنے رب کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے، مسیلمہ کذاب نے دو صحابہ کرام کو جبراً گرفتار کرلیا، دھمکی دے کر ان میں سے ایک سے پوچھا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، پھر کہنے لگا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں، اس پر ان کو چھوڑ دیا۔

دوسرے صحابی سے بھی یہی سوال کئے، دوسرے سوال کے جواب میں انہوں فرمایا، میں بہرا ہوں، تین بار یہی سوال وجواب ہوئے، بالآخر انہیں شہید کردیا، اس واقعہ کی اطلاع جب حضور نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا، پہلے نے رخصت پر عمل کیا اس پر کوئی مواخذہ نہیں، دوسرا صدق ویقین پر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرچکا ہے اسے مبارک ہو۔ اسی طرح حضرت حبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے کفار کی قید میں عزیمت پر عمل کیا اور شہادت کا مرتبہ حاصل کیا، حضور سید عالم ﷺ نے اس کی تحسین فرمائی۔ (۲۱)

فائدہ جلیلہ:

حضور نبی رحمت ﷺ کے صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، بالخصوص مولائے کائنات شیر خدا سیدنا حضرت علی، امامین حسنین کریمین اور شہدائے کربلا معلیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حق اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر عزیمت کی وہ مثالیں قائم کی ہیں جو نشان عظمت ہیں، اعزاز دین کی خاطر ان کی شہادت اعلیٰ درجہ کی شہادت ہے۔

(۲۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۲)
(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۹)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۱۳)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۴۲)
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۱۲۱

﴿۸﴾ جہاں مسلمان مغلوب ہوں غالب کفار سے مدارت سے پیش آسکتے ہیں' تاکہ مسلمانوں کی عزت محفوظ رہے۔
حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِمُدَارَۃِ النَّاسِ کَمَا اَمَرَنِیْ بِاِقَامَۃِ الْفَرَائِضِ
اللہ تعالی نے مجھے لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم اس طرح دیا جس طرح فرائض ادا کرنے کا۔ (۲۲)
نیز ارشاد ربانی ہے: قُوْا بِاَمْوَالِکُمْ عَنْ اَعْرَاضِکُمْ وَلْیُصَانِعْ اَحَدُکُمْ بِلِسَانِہٖ عَنْ عِرْضِہٖ
اپنی عزتوں کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کر کے محفوظ کرو' تمہیں چاہیئے کہ اپنی زبان سے اپنی عزت کو محفوظ کرو۔ (۲۳)

﴿۹﴾ جہاں دین مخدوش ہو' منکر کا ارتکاب ہو اور عوام میں سوء ظن پیدا ہو وہاں کفار سے مدارت جائز نہیں۔ (۲۴)

﴿۱۰﴾ دعا دے کر' القاب سے' سلام میں پہل کر کے کفار کی تعظیم حرام ہے۔ (۲۵)

﴿۱۱﴾ مسلمانوں کے خفیہ راز کفار تک پہنچانا حرام ہے۔ (۲۶)

﴿۱۲﴾ کفار اور مشرکین کو خادم بنانا اور ذلیل کر کے اس سے استعانت جائز ہے۔ (۲۷)

﴿۱۳﴾ کافر کو مسلمان پر کوئی ولایت حاصل نہیں' اس لئے کافر کا مسلمان نابالغ بچہ' جو مسلمان ماں کی وجہ سے مسلمان ہے' باپ کے زیر تصرف نہیں۔ (۲۸)

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ (رواہ الفردوس عن عائشة' بحوالہ .....)
☆ (الجامع الصغیر ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)' ج'۱۱۴۱)
(۲۳) ☆ (رواہ ابن عدی و ابن عساکر عن عائشة' بحوالہ ....)
☆ (کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت' لبنان' ج۳' ح۷۱۷۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۲۲)
(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۲۲)
(۲۵) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۲۰)
(۲۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص۲۴۲)
(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۲۰)
(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۱۰)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۲۰)

☆☆☆☆☆

باب (۶۴):

کمالات انبیائے کرام علیہم السلام

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ☆ ذُرِّیَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ☆ (سورہ آل عمران آیات ۳۳،۳۴)

بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے، یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

"اصطفٰی": صَفْوٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے شئ کو اس کے نامناسب اجزء سے دور کرنا، خالص کرنا، چن لینا، چھانٹنا۔ "اصطفٰی" دو نوع پر ہے، ایک وہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے ان ناملائم اشیاء کو دور کر لیتا ہے جو دوسروں میں پائی جاتی ہیں، یہ اللہ کی ایجاد سے ہے، دوسرے یہ کہ بندہ خود اپنے کو ان ناملائم اشیاء سے دور کر لے، اس میں بندہ کا اختیار ہے۔(۱)

اصطلاح شرع میں "اصطفٰی" قرب خداوندی کا ایک خاص مقام ہے جو خُلَّت اور مَحَبَّت سے عام ہے۔

اس مقام میں اصطفٰی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو دیگر مخلوقات سے افضل بنایا ہے، انبیاء بے عیب پیدا کئے، انہیں اپنی صفات کا مظہر بنایا، بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی، کسی کو کلیم اللہ بنایا، کسی کو نجی اللہ، کسی کو صفی اللہ، کسی کو روح اللہ، کسی کو خلیل اللہ اور کسی کو حبیب اللہ بنایا۔

اس مقام پر چار انبیاء کے اصطفٰی کا ذکر ہے، حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور حضرت عیسٰی علیہم السلام، اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی عظمتیں عطا فرمائیں، مگر ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید المرسلین محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ ﷺ کا مرتبہ اصطفا سے بھی بلند تر ہے، آپ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور اس کی رحمت ہیں، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام رحمت کے لئے بنائے گئے مگر ہمارے نبی سراپا رحمت بن کر تشریف لائے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ☆ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ،ص ۲۸۳)
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱ ص ۱۲۵)

حضور امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ کی بعثت سے لے کر تا قیام قیامت مخلوق بڑے عذابوں سے امن میں آ گئی' یہ سب حضور کی رحمت کا صدقہ ہے' آپ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ میں سراپا رحمت اور ہدایت ہوں۔ (۲)

" آل " : کا معنی کنبہ' رشتہ دار' گھر والے' متبعین مذہب۔

آل اور اہل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی آل سے خود اس کی ذات مراد ہوتی ہے جس کی طرف یہ مضاف ہو۔

آل اِبْرٰهِيْمَ اور آلَ عِمْرٰنَ سے خود حضرت ابراہیم اور حضرت عمران مراد ہیں' ایک تفسیر کی رو سے حضرت ابراہیم اور حضرت عمران کے متبعین مراد ہیں۔ (۳)

" آلَ عِمْرٰنَ " : عمران نام کی دو شخصیات ہیں' ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد ہیں' ان کا نسب یوں ہے' ابو موسیٰ عمران بن یُصْهر بن قاہاث بن لاوی بن یعقوب' دوسرے حضرت مریم کے والد' حضرت عیسیٰ کے نانا ہیں' ان کا نسب یوں ہے۔

ابو مریم عمران بن ماتان بن عادر بن ابی ہود بن رب بن بابلی بن سالیاں بن یوحنا بن اوشا بن اوموزر بن یشک بن خارقا بن یاتام بن غرزیا بن یوزان بن ساقط بن ایشا بن راجقیم بن سلیمان۔ (۴)

آیت مبارکہ مذکورہ میں عمران سے مراد صحیح تر قول کے مطابق حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے والد ہیں' کیونکہ بعد کی آیات میں انہی کا ذکر ہے۔

---

(۲) ☆ (رواہ ابن سعد و الحکیم عن ابی صالح و رواہ الحاکم عن ابی هریرة' بحوالہ ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال از علامہ علی متقی 'مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت' لبنان' ج ۱ ا' ح ۳۱۹۹۵)
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دا ر الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۶۲)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۴۹)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر' ج ۸' ص ۲۳)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۳)
☆ تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی' ج ۲' ص ۲۲۲)
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۳۱' ۱۳۲)
(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۶۲)
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۰)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۳)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر' ج ۸' ص ۲۴)
☆ تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی' ج ۲' ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۲۱)
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۶۳)
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۱۹۸)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۵۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۳۱)
☆ تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی' ص ۲۲۳)

شان نزول:

(۱) یہود کا خیال تھا کہ ہم حضرت ابراہیم واسحٰق اور یعقوب علیھم السلام کی اولاد ہیں‘ ہم ہی ان کے دین پر ہیں‘ اس آیت میں انہیں کہا گیا ہے کہ وہ خدا کے پیارے نبی تھے اور تم مشرک ہو‘ تم ان کے دین پر کیسے ہو سکتے ہو۔ (۵)

(۲) نجران کے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے‘ ان کی تردید میں یہ آیت اتری‘ انہیں بتایا گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب یہ ہے‘ نسب انسانوں میں ہوتا ہے‘ خالق کا کوئی نسب نہیں۔ (٦)

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام غیر انبیاء تمام مخلوق سے افضل ہیں‘ اس میں جن‘ انسان اور فرشتے سبھی شامل ہیں‘ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیھم السلام کو تمام دیگر مخلوق سے برگزیدہ فرمایا ہے‘ انبیائے کرام کی ذوات قدسیہ مہبط وحی ہے‘ یہ اللہ کے احکام اوامر ونواہی کے مُبلّغ ہیں‘ خَلق اور خُلق کے اعتبار سے تمام مخلوق سے برتر واعلیٰ ہیں‘ اسرار الٰہیہ کے امین وخازن اور اسماوصفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں‘ ان کی افضلیت پر اجماع امت ہے‘ اس کا اقرار لازم ہے۔ (۷)

﴿۲﴾ رُسل بشر‘ رُسل ملائکہ سے افضل ہیں‘ اس پر حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کے سجدہ کا واقعہ شاہد ہے‘ رُسلِ ملائکہ عامہ بشر سے افضل ہیں اور عامہ بشر عامہ ملائکہ سے افضل ہیں۔ (۸)

﴿۳﴾ انبیائے کرام علیھم السلام کے نسب طاہر ہیں‘ یہ پاک پشتوں اور پاک رحموں سے منتقل ہوئے ہیں‘ یہی حال حضور خاتم النبیین ﷺ کا ہے‘ سیدنا عبداللہ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنھما سے لے کر حضرت سیدنا آدم اور سیدہ حوا علیھما السلام تک تمام آباواجداد اور امہات کریمہ طاہر پر تھے‘ آیت مذکورہ میں ذُرِّیَّةً . بَعْضُهَامِنْ . بَعْضٍ اس پر شاہد ہے۔ (۹)

---

(۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۸‘ ص ۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۲‘ص ۱۳۰)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج۱‘ص ۱۴۹)

(٦) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۸‘ص ۲۵)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۲‘ص ۱۳۰)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج۱‘ص ۱۴۹)

(۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ‘ص ۱۳۵)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۸‘ص ۲۲)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۲‘ص ۱۳۱)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج۲‘ص ۲۲۳)
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۱۹۷)

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۱۹۷)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج۲‘ص ۲۲۳)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۲‘ص ۱۳۱)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ‘ص ۱۳۵)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۸‘ص ۲۲)

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۱۹۸)

﴿۴﴾ انبیائے کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب اور محبت خداوندی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔(۱۰)

﴿۵﴾ آل فلاں اور اہل فلاں کا ایک ہی مصداق ہے' جو کسی کی آل کے لئے وصیت کرے وہ اس کی اہل کے لئے ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ حضور سید المرسلین ﷺ کا میلاد مبارک منانا قاطع شرک ہے' سنت الہیہ ہے اور باعث خیر دارین ہے' اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے نسب بیان کئے ہیں' انبیائے کرام علیہم السلام کے شجرہ ہائے نسب بیان فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان کا مخلوق ہونا بیان فرمایا ہے' اسی طرح محافل میلاد مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کا نسب' پیدائش' پرورش' رضاعت اور دیگر احوال بیان کئے جاتے ہیں' باوجود معجزات کے آپ کی پیدائش کے ذکر میں باب شرک کے احتمال کو بند کرنا ہے۔

ذُرِّيَّةً . بَعْضُهَامِنْ . بَعْضٍ الآیۃ (یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے) میں اس کا واضح اشارہ ہے۔

﴿۷﴾ بیٹی کی اولاد اپنے نانا کی آل میں شامل ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عمران کے نواسہ ہیں' لیکن قرآن مجید نے انہیں آل عمران فرمایا ہے' اسی طرح حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہما حضور سید عالم ﷺ کے نواسے ہیں مگر آپ کی آل میں شمار ہوتے ہیں' آیت مذکورہ بالا اس پر شاہد ہے۔

﴿۸﴾ انبیائے کرام علیہم السلام کے خصائص' کمالات اور معجزات کا بیان کرنا لازم اور سنت الہیہ ہے' ان کمالات کا ذکر نہ کرنا اور قصداً انہیں چھپانا طریقہ یہود ہے' اس کی مذمت قرآن مجید میں بارہا ہوئی ہے' آیت مذکورہ بالا میں رب کریم جل وعلا نے اپنے محبوب انبیاء علیہم السلام کی برگزیدگی بیان فرمائی ہے' اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو جو خصائص و معجزات اور کمالات عطا فرمائے ہیں وہ دو طرح کے ہیں' ایک قویٰ جسمانیہ اور دوسرے قویٰ روحانیہ۔

قویٰ جسمانیہ دو طرح کے ہیں' قویٰ مدرکہ اور قویٰ محرکہ۔ قویٰ مدرکہ بھی دو قسم پر ہیں' قویٰ ظاہرہ' قویٰ باطنہ۔

قویٰ ظاہرہ پانچ ہیں۔

(ا) **حواس باصرہ' (دیکھنے کی قوت)**

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قوت باصرہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُرِىٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ☆

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی' اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے۔

(سورۃ الانعام آیت' ۷۵)

حضور سید الانس والجان ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّىْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِىْ

نماز میں اپنی صفیں درست رکھیں کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۲۴)

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۰)

(۱۲) ☆ (رواہ البخاری عن انس' ج ۱' ص ۱۰۰. والنسائی واحمد)

عالم ماکان وما یکون حضور خاتم الانبیاء ﷺ اپنی قوت باصرہ کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰیٰ لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْھَا الحدیث

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا ہے اور بے شک میری امت کا ملک وہاں تک پہنچے گا جہاں تک زمین میرے لئے سمیٹی گئی۔ (۱۳)

(ب) قوت سامعہ۔ (سننے کی قوت)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے فضا میں زمین پر چیونٹی کی خفیف آواز سن لی۔

ارشاد ربانی ہے۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِھَا الآیۃ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا۔ (سورۃ النمل آیت ۱۹)

نبی الثقلین امام القبلتین حضور پر نور ﷺ کی قوت سامعہ کا نظارہ کیجئے' آپ ہی کا ارشاد مبارک ہے۔

اِنِّیْ اَرٰی مَالَاتَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَاتَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ اَنْ تَاَطَّ مَافِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا الحدیث

میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے' میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے' آسمان بلبلا رہا ہے اور اسے بلبلانا چاہئے کیونکہ وہاں کوئی چار انگل بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کسی فرشتہ نے اپنی پیشانی اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ رکھی ہو' (۱۴)

اسی طرح حضور سید عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے مدینہ میں بیٹھے ایک آواز سنی' آپ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا' بھلا بتاؤ یہ آواز کیسی ہے؟ سب خاموش رہے' آپ نے فرمایا کہ دوزخ کی وادی میں گرنے والے پتھر کی یہ آواز ہے۔

اہل ریاضی کا بیان ہے کہ فیثاغورث کی قوت سماعت اتنی تیز تھی کہ وہ آسمان کی حرکت کی خفیف آواز بھی سن لیتا تھا۔

(ج) قوت شامہ۔ (سونگھنے کی قوت)

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں بیٹھے اپنے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی آنے والی قمیص کی خوشبو مصر سے محسوس کر لی۔

رب کریم کا ارشاد ہے۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْھُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ☆

جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ نے کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ ہو گیا ہے۔ (سورہ یوسف آیت ۹۴)

(۱۳) ☆ (رواہ مسلم فی کتاب الفتن' ج۲' ص ۳۹۰ وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ واحمد عن ثوبان 'بحوالہ.....)
☆ (المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی' ج۳' ص ۱۰۷)
(۱۴) ☆ (رواہ الترمذی عن ابی ذر' ج۲' ص ۲۶)

(۶) **قوت ذائقہ** ۔ (چکھنے کی قوت)

خیبر سے واپسی پر ایک یہودی عورت نے حضور سید عالم ﷺ کی دعوت کی، گوشت میں زہر ملا دیا، تا کہ حضور ﷺ کا کام تمام ہو جائے (العیاذ باللہ) مگر حضور ﷺ نے چکھتے ہی خبر دی کہ:

فَقَالَ اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ فَاِنَّهَا اَخْبَرَتْنِیْ اَنَّهَا مَسْمُوْمَةٌ

آپ نے فرمایا! اپنے ہاتھ کھینچ لو، کیونکہ اس نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ زہر آلود ہے۔ (۱۵)

(۷) **قوت لامسہ** ۔ (چھونے کی قوت)

اس سلسلہ میں ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کا واقعہ سب سے بڑی شہادت کہ آپ نے نمرود کی آگ کو چھوا ہی تھا کہ وہ گلزار بن گئی،

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت ۶۹)

ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔

قویٰ باطنہ میں سے قوت حفظ کا اندازہ آیت مبارکہ سے ہوتا ہے کہ حضور انور ﷺ نے جو سنا وہ ہمیشہ یاد رہا۔

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰٓی ☆ اب تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔ (سورۃ الاعلیٰ آیت ۶)

قوت باطنہ میں قوت ذکاء کا اندازہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ حضور معلم کائنات ﷺ نے مجھے علم کے ہزار باب کا علم عطا فرمایا میں نے ہر ایک باب سے ہزار باب استنباط کئے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی قوت محرکہ کا بیان الفاظ سے ممکن نہیں اس کے لئے چند واقعات کی طرف اشارہ کافی ہے۔

سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کا آسمانوں کی طرف اٹھایا جانا قوت محرکہ کا ایک نمونہ ہے، سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحابی (جو نبی نہیں) کا آن واحد میں دور سے بھاری تخت لانا، اس قوت محرکہ کا مظہر ہے، نبی کے صحابی کا یہ حال ہے نبی کی اپنی قوت محرکہ کا کمال کون جانے؟ اور سب سے بڑھ کر نبی الانبیاء حبیب کبریا تاجدار عرب و عجم حضور اکرم ﷺ کی معراج مبارک اس باب میں بے مثال ہے۔

(۱۵) ☆ (رواہ القاضی عیاض عن ابی ہریرۃ وانس وجابر والحسن وابوسلمۃ بحوالہ ......)
☆ (الشفا بتعریف حقوق المصطفی 'از علامہ قاضی عیاض مالکی 'مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان' ج ۱ ص ۳۱۶، ۳۱۷)

رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ☆

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱)

یہاں تک تو گفتگو تھی قوائے جسمانیہ کی، کہ اس کا حال بیان سے وراء ہے، اب ذرا قوائے روحانیہ کی طرف توجہ فرمائیں، اس موقعہ پر یہ یاد کرادینا ضروری ہے کہ جسم اور جسمانیات تو محسوس ہوسکتے ہیں، روح اور روحانیات کا علم حواس میں نہیں آسکتا، جب انبیائے کرام علیہم السلام کے جسمانی قویٰ علم انسانی سے وراء ہیں ان کے قوائے روحانیہ عقلیہ تو عقل سے وراء الوراء ہیں، ان کے شرف وصفا، اور انوار وتجلیات کا اندازہ صرف اس بات سے ہوسکتا ہے کہ ان کی ذوات قدسیہ مہبط وحی الٰہی ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو انبیائے کرام علیہم السلام کا رب ہے،

پاک ہے وہ نبی، جو تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا نبی ہے۔

وصلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وبارک وسلم .(١٦)

☆☆☆☆☆

(١٦) تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ٢٠، ٢٣٢

☆☆☆☆☆

باب (۶۵) :

نذر، اولاد کی تربیت اور دعا کی تاثیر

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ☆ فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَ لَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی وَ اِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَ اِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ☆

جب عمران کی بی بی نے عرض کی' اے میرے رب! میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے' تو تُو مجھ سے قبول کر لے' بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا' پھر جب اسے جنا' بولی' اے میرے رب! یہ تو میں نے لڑکی جنی' اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی' اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں' اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔ (سورہ آل عمران آیات ۳۵'۳۶)

شان نزول :

حضرت عمران' حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے والد ہیں' عمران کی بیوی حضرت حنہ تھیں' حضرت حنہ کی دوسری بہن ایشاع ہیں جو حضرت زکریا ابن اذن علیہ السلام کے نکاح میں تھیں' حضرت حنہ کے ہاں اولاد نہ تھی' ایک روز وہ درخت کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ایک چڑیا پر نظر پڑی جو اپنے چھوٹے بچے کو چونچ سے دانہ کھلا رہی تھی' حضرت حنہ کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش ان کا بچہ ہوتا اور وہ اس سے دل بہلاتیں' اسی وقت نذر مان لی کہ اگر خدا نے اسے اولاد دی تو وہ اسے بیت المقدس میں خدمت کے لئے وقف کر دے گی' اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مریم کو عطا فرمایا' ان دنوں دستور تھا کہ رئیس اور شریف لوگ اپنی اولاد میں سے بعض کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کیا کرتے

تھے، وقف لڑکوں کا کیا جاتا تھا، مگر حضرت حنہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئیں، انہیں تاسف ہوا کہ وہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکی کو کیسے وقف کر سکیں گی، کیونکہ لڑکیوں اور عورتوں کے لئے بعض ایام میں مسجد میں حاضری جائز نہیں، اس تعجب اور تاسف کا اظہار اس آیت میں ہے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ حضرت مریم کی برتری، ان کی پرورش اور عصمت کا کمال بیان ہے۔(۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جو افعال اللہ تعالیٰ کی عبادت اور قربت کا ذریعہ ہوں مگر وہ انسان پر لازم نہ ہوں، ان میں کسی فعل کو اپنے اوپر قول سے لازم کر لینا نذر کہلاتا ہے، اس قسم کی نذر کا پورا کرنا واجب ہے، آیت مذکورہ بالا میں نذر پوری کرنے کی تفصیل ہے، مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا☆ (سورۃالدھر آیت ۷)

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

منت کے بارے میں حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهٖ (۲)

جس نے اللہ کی اطاعت کے کام کی منت مانی وہ اسے ضرور پورا کرے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی منت مانی وہ اسے ہرگز پورا نہ کرے۔(۳)

﴿۲﴾ اگر کوئی آدمی ایسے فعل کی منت مان لے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو، مثلاً وہ نماز نہ پڑھے گا، والدین سے حسن سلوک نہ کرے گا، کسی مسلمان سے قطع رحمی کرے گا، تو ایسی نذر کا پورا نہ کرنا واجب ہے، اگر اس پر وہ قسم کھا چکا ہے تو قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے، معصیت کی نذر اجماعاً ساقط ہے۔

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴'ص۶۲)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۲۶۰)
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)" ج۱'ص۳۵۹)
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص۱۳۵)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)'ج۱'ص۲۴۴)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۲'ص۱۳۳)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج۸'ص۲۶)
☆ (تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۱۵۰)

(۲) ☆ (رواہ الائمہ احمدوالبخاری و ابوداؤد وابن ماجہ والنسائی والترمذی عن سیدہ عائشۃ رضی اللہ عنھا'بحوالہ......)
☆ الجامع الصغیر ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)'ج۲'ص۳۱۸)

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱'ص۲۶۸)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)'ج۱'ص۲۴۴)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۱۱)

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۲۶۹)

﴿۳﴾ اگر کوئی انسان یہ نذر مانے کہ وہ اپنی اولاد کو (یا اس میں بعض کو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف کر دے گا اس سے کوئی اور کام نہ لے گا' یا نذر مانے کہ اپنے بیٹے کو قرآن مجید' فقہ' حدیث' تفسیر اور دیگر علوم دینیہ کے لئے وقف کر دے گا' یہ سب نذریں جائز ہیں اور ان کا پورا کرنا لازم ہے' حضرت عمران کی بیوی حنہ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مسجد کی خدمت کے لئے وقف کرنے کی نذر مانی تھی جو انہوں نے پوری کر دی۔(۵)

﴿۴﴾ مساجد اور خانقاہوں میں خدام رکھنا جائز ہیں' حضرت مریم رضی اللہ عنہا بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف ہوئیں' ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد ان کے مزار پرانوار پر خدمت پر مامور رہیں' بنی اسرائیل میں گرجا کی خدمت کے لئے لڑکوں کو وقف کیا جاتا تھا' ہماری شریعت نے اسے باقی رکھا ہے۔(۶)

﴿۵﴾ پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی شریعتیں جو نقل ہو کر ہمارے ہاں باقی رہیں انہیں منسوخ نہ کیا گیا' وہ اب بھی ہمارے لئے قابل عمل' واجب التعمیل ہیں۔(۷)

﴿۶﴾ نذر کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہے' جب تک کوئی نفل یا مباح عمل اپنے اوپر لازم نہ کرے وہ واجب نہیں ہوتا' البتہ لازم کر لینے سے واجب ہو جاتا ہے۔(۸)

﴿۷﴾ ماں کو بچے کی تادیب وتربیت' تعلیم وغیرہ میں ایک نوع کی ولایت حاصل ہے۔(۹)

﴿۸﴾ باپ کی عدم موجودگی میں ماں کو بچے کا نام رکھنے کا حق حاصل ہے' عمران کی وفات کے بعد جب حنہ نے مریم کو جنم دیا تو ماں نے نام رکھا۔(۱۰)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱)

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۶۹)

☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۰)

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۳۰)

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۲۶)

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۴۴)

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱)

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۷۱)

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۴' ص ۶۵)

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱)

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۷۱)

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱)

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۲۹)

﴿۹﴾ بچے کی ولادت کے ساتویں روز اس کا عقیقہ کرنا' اس کے سر کے بال منڈوانا اور اس کا نام رکھنا مستحب ہے' اگر پہلے روز ہی نام رکھ لیا جائے تو جائز ہے' حضرت مریم کا نام ولادت کے دن ہی رکھا گیا۔ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشاد ہے:

كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمّٰى (۱۱)

ہر بچہ اپنے عقیقہ تک گروی ہے' ولادت کے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور عقیقہ میں ذبح کیا جائے' اس کے سر کے بال منڈائے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔ (۱۲)

﴿۱۰﴾ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھے جائیں' عبداللہ' عبدالرحمٰن وغیرہ' اسی طرح بزرگان دین کی برکت حاصل کرنے کے لئے ان کے ناموں پر نام رکھے جائیں' برے نام ہرگز نہ رکھے جائیں کہ برے نام کا اثر شخصیت پر پڑتا ہے' اسلام لانے پر اگر کسی صحابی کا پرانا نام برا ہوتا تو حضور ﷺ اسے بدل دیتے' حضرت حنہ نے اپنی بیٹی کا نام مریم بمعنی عابدہ رکھا تا کہ وہ بڑی ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔

﴿۱۱﴾ نذر شرعی کے جواز کی تین شرطیں ہیں:

(ا) جس شئ کی نذر مانی جائے وہ عبادت ہو عادت نہ ہو' مثلاً کہے کہ میں اتنے نفل پڑھوں گا' یہ نذر شرعی ہے' اگر یہ کہے کہ میں اتنے سانس لوں گا یا رات کو سو جاؤں گا تو یہ نذر شرعی نہیں کیونکہ یہ افعال عادت ہیں۔

(ب) وہ عبادت کسی نہ کسی مقام پر واجب ہو' ہر جگہ نفل نہ ہو' مثلاً نوافل' تلاوت کی نذر' کیونکہ نماز اور تلاوت بھی واجب بھی ہوتی ہیں۔

(ج) نذر اللہ تعالیٰ کے نام کی ہو' غیر اللہ کی نذر' نذر شرعی نہیں' اس کا پورا کرنا واجب نہیں' نذر شرعی کا پورا کرنا واجب ہے۔ (۱۳)

﴿۱۲﴾ مسجد میں چراغ جلانے' فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے' دیگ پکانے' محرم شریف کی نیاز' میلاد شریف کرنے کی منت ماننے' تو یہ منت نذر شرعی نہیں' مگر چونکہ فی نفسہ یہ کام منع نہیں اس لئے ان کا کرنا اچھا ہے' واجب نہیں' مگر خیال رہے کہ ان کے ساتھ کوئی منکر شرعی شامل نہ ہو۔ (۱۵)

﴿۱۳﴾ اپنی اولاد کی تربیت کا انتظام نہایت بہتر انداز سے کرے' صالح لڑکی اور صالح لڑکے کا رشتہ تلاش کرو' زمانہ حمل میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو' عبادت اور دعاؤں میں مشغول رہو' بچے کی پرورش دینی ماحول میں کرو' گانوں اور فحش بکواسات سے بچے کو محفوظ رکھو۔

حضرت مریم کی ولادت' پرورش اور تربیت اس سلسلہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

---

(۱۱) ☆ (رواہ احمد و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجه و الحاکم عن سمرة' بحواله ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامه علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعه موسسة الرسالة بیروت' لبنان' ج ۱۶' ص ۴۵۲۸۱)
(۱۲) ☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۲' ص ۱۳۴)
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۵۹)
(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۸)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۴)
(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۶۹)

﴿۱۴﴾ دینی کاموں میں اور بالخصوص والدین کی اولاد کے حق میں قبولیت دعا ایک خاص درجہ کی حامل ہے' اس لئے والدین کے لئے لازم ہے کہ اپنی اولاد کے لئے ہمیشہ دین میں سرفرازی کی دعائیں کرتے رہیں' حضرت حنہ کی دعا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے حق میں حرف بہ حرف پوری ہوئی' مولا تعالی جل مجدہ الکریم نے انہیں اور ان کی اولاد کو شیطان کے مس کرنے سے بھی محفوظ فرمادیا۔ حدیث شریف میں ہے:

مَامِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطٰنُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًامِّنْ نَخْسَةِ الشَّيْطٰنِ اِلَّاابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ

جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے چھوتا ہے اس سے بچہ چلاتا ہے' مگر حضرت عیسی اور ان کی والدہ علیہما السلام۔ (۱۶)

محبوب رب العالمین شفیع المذنبین حضور نبی کریم رؤف ورحیم آقا ﷺ نے اپنی لخت جگر خاتون جنت اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی کہ انہیں شیطان سے چھونے سے رب کریم محفوظ فرمائے' سو یہ دعا پوری ہوئی'

طویل حدیث کا ایک جز یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِيْذُهَابِکَ وَذُرِّيَّتَهَامِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۱۷)

اے اللہ! میں فاطمہ اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ (۱۸)

﴿۱۵﴾ کسی نیک کام کرنے سے پہلے اس کی قبولیت کی دعا کی جاسکتی ہے' حنہ نے حضرت مریم کو بیت المقدس میں خدمت میں بھیجنے سے پہلے نذر کے وقت اس کی قبولیت کی دعا کی' اللہ تعالی جل جلالہ نے اسے قبول فرمالیا۔

☆ یہ فقیر پر تقصیر ''احکام القرآن'' مکمل کرنے سے پہلے ہی اس کی قبولیت کے لئے بارگاہ رب العزت میں نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرتا ہے۔

اللھم تقبل منابجاہ نبیک المصطفی ورسولک المجتبی صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

﴿۱۶﴾ اپنے نیکی کے عمل کو رب تعالی جل شانہ کی بارگاہ میں حقیر جان کر پیش کرے' اور یہ یقین رکھے کہ عظیم وکریم رب کی بارگاہ میں یہ عمل اگرچہ پیش کرنے کے لائق تو نہیں مگر وہ اپنے فضل وکرم سے ہم گناہگاروں کے ادنی کاموں کو قبول فرمالیتا ہے' یہ اس کا احسان عظیم ہے' آیت مبارکہ میں '' رَبَّنَاتَقَبَّلْ مِنَّا '' کی یہی تفسیر ہے۔ (۱۹)

(۱۶) ☆ (رواہ الائمہ احمدومسلم عن ابی ہریرۃ' بحوالہ......)
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۱۱' ح ۳۲۳۴۹)
(۱۷) ☆ (رواہ ابن حبان عن انس بن مالک' ج ۱۵' ح ۶۹۴۴)
(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۲۷)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۳۰)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۳۵)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۵۹)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۶)
(۱۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۵)
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۴)

☆☆☆☆☆

باب (٦٦) :

﴿قبولیت دعا کے اسباب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ☆ (سورہ آل عمران آیت ۳۸)

یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا! اے رب میرے، مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

حل لغات:

"**هُنَالِكَ**": هُنَا ظرف مکان قریب ہے، کبھی ظرف زماں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی اس جگہ یا اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام نے رب سے دعا کی۔(۱)

دعا کی جگہ بیت المقدس میں محراب کا وہ گوشہ ہے جہاں حضرت مریم رضی اللہ عنہا مقیم تھیں اور انہیں رب کی طرف سے بے موسم پھل آتے تھے، جس وقت حضرت زکریا علیہ السلام نے رب تعالی کی قدرت اور حضرت مریم رضی اللہ عنھا کی کرامت ملاحظہ فرمائی اسی وقت اسی مقام پر کھڑے محراب میں رب سے صالح بیٹے کی دعا کی۔(۲)

"**هَبۡ**": ہبہ سے امر کا صیغہ ہے، بمعنی عطا فرما۔

بطور احسان اپنی ملک شئ کا کسی دوسرے کو مالک بنا دینا ہبہ ہے، بطور عموم مجاز ہر عطیہ کو ہبہ کہہ دیتے ہیں، جس طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ ...... الآیة (سورۃالتوبۃ آیت ۱۱۱)

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) ص ۵۴٦)
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۲ ص ۱۴۱)
(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۴ ص ۷۲)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۵۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۴۲)
☆ (تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۴)

مسلمانوں کی جان اور مال (بلکہ ہرشئ کا) مالک اللہ تعالیٰ ہے' مسلمان حقیقی طور پر اپنی جان اور مال کا مالک نہیں' وہ کس طرح اپنی جان اور مال کا سودا اللہ سے کر سکتے ہیں؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو اپنی جانوں اور مالوں کا مالک بنا دیا ہے' اس مجازی ملک کے ساتھ سودا درست ہے' اور اس پر وہ اجر عطا فرماتا ہے' حضرت زکریا علیہ السلام نے جس بیٹے کی دعا مانگی وہ اس لئے تھی کہ وہ لڑکا خالص تیری عبادت کرے' میری نبوت اور علم کا وارث بنے' اسے دیکھ کر تیری یاد آجائے۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) قبولیت دعا میں مبارک جگہ اور مبارک وقت کو بڑا دخل ہے' حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی کرامت دیکھ کر ان کی محراب میں کھڑے ہو کر دعا کی' اپنے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ پن کے باوجود رب تعالیٰ نے قبول فرمائی بیت اللہ شریف اگرچہ پورا رب کی رحمت کا مظہر ہے مگر وہاں بھی چند جگہیں قبولیت دعا میں موثر ہیں' ملتزم' سنگ اسود' حطیم' میزاب رحمت' مقام ابراہیم' صفا' مروہ وغیرہ' اسی طرح مسجد نبوی شریف پوری بابرکت ہے مگر وہاں بھی چند جگہوں میں دعا جلد قبول ہوتی ہے' ریاض الجنت' منبر' مواجہ شریف وغیرہ' اسی لئے مسلمان زائر مواجہ شریف میں بارگاہ بے کس پناہ میں حضور رحمۃ للعالمین سید الکونین نبی الثقلین امام القبلتین شفیع المذنبین ﷺ میں سلام پیش کرنے کے بعد وہیں دعا مانگتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبول ہوتی ہے۔

آیت مبارکہ میں هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ اس کی عمدہ دلیل ہے۔ (۴)

(۲) اقارب میں بعض کی فضیلت کی برکت دوسروں پر بھی ہوتی ہے' حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی برکت ان کے اقارب پر بھی ہوئی' حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا انہیں کے پاس قبول ہوئی۔ آیت مبارکہ......

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ...... الآية یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے۔ (سورہ آل عمران آیت ۳۵)

......کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا۔ (۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱)
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۵۳۳)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۲' ص ۱۵۷)
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۴' ص ۷۲)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۳۱)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۲)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۴۴)
(۵) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۱)

﴿۳﴾ قبولیت دعا میں اگر تاخیر ہو تو بددل نہیں ہونا چاہئیے' نہ معلوم اس کی تاخیر میں کتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں' حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے کی دعا اور اس کی اجابت میں چالیس سال کا وقفہ ہے' صبر اور انتظار ہی عمدہ طرز عمل ہے۔(۶)

﴿۴﴾ انسان پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تضرع اور عاجزی سے دعا مانگتا رہے' اپنی اولاد' ازواج اور اقارب کی ہدایت' صلاح' عفاف' رعایت' حفاظت اور دین حق پر استقامت کی دعا مانگے کہ وہ اس کے دین اور دنیا میں معین و مددگار ہوں' تاکہ اول و آخر میں اس کی منفعت بڑھے' یہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے' سنت انبیائے کرام علیہم السلام ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعا فرمائی اس کا ایک حصہ یہ ہے۔

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ......الآیۃ اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔ (سورہ مریم آیت ۶)

انہیں کی دعا کا ایک اور انداز یہ ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً الآیۃ اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔ (سورہ آل عمران آیت ۳۸)

ایمان والوں کی شان میں رب نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ☆ (سورۃ الفرقان آیت ۷۴)

اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک' اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔(۷)

﴿۵﴾ نیک اولاد کی طلب سنت انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین اور سنت صدیقین اور اولیائے کاملین ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ کے کثیر دلائل اس پر ناطق ہیں' حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ابھی گذری۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی ازواج اور اولاد کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے یوں فرمایا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً الآیۃ (سورۃ الرعد آیت ۳۸)

اور بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور بچے کئے۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے رب تعالیٰ جل مجدہ سے صالح اولاد کی دعا کی۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ☆ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں' (سورۃ الشعراء آیت ۸۴)

سورۃ الفرقان (کی آیت ۷۴) میں ایمان والوں کی دعا ابھی گذری۔

صالح اولاد اور کثرت و برکت اولاد کے بارے میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے کثیر ارشادات موجود ہیں'

(۶) ☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۴۵)
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۱)
(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۷۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۶)

خودسید عالم ﷺ کی اولاد میں چار صاحبزادیاں (حضرت زینب' حضرت رقیہ' حضرت ام کلثوم' حضرت فاطمہ) اور چار صاحبزادے (حضرت قاسم' حضرت طیب' حضرت طاہر' حضرت ابراہیم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) شامل ہیں۔

امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک باب قائم کیا ہے۔

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ (۸)

ایک اور باب ہے:

"بَابُ الدُّعَآءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ"

اس میں حضور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک دعا اپنے محبوب خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَه وَوَلَدَه وَبَارِكْ فِيْمَا اَعْطَيْتَه

اے اللہ! انس کو مال اور اولاد کثیر عطا فرما اور اس میں برکت دے۔ (۹)

حضور ﷺ کی دعا اور برکت سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی کثیر اولاد ہوئی' اٹھتر (۷۸) لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اور ایک روایت کے مطابق آپ کی اولاد ایک سو ہوئی۔ (۱۰)

کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کثیر الاولاد تھے' حضرت سفیان ثوری سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ کے نو بیٹے تھے جو سب قرآن مجید پڑھے ہوئے تھے۔

فَرَاَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَالْقُرْاٰنَ میں نے ان کی نو اولاد دیکھی ہے جو سب قرآن مجید پڑھی تھی۔ (۱۱)

اے اللہ! جس مومن کو تو اولاد دے اسے قرآن مجید پڑھنے' سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم

صاحب القرآن علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی الانبیاء شافع یوم جزا ﷺ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی امت تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی امتوں سے زیادہ ہوگی۔

اس لئے آپ نے فرمایا: تَزَوَّجُوا الْوُدُوْدَالْوَلُوْدَفَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ (۱۲)

ان عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے خاوندوں سے محبت کریں' جن سے اولاد کثیر ہو' کیونکہ میں قیامت کو کثرت امت کے باعث دوسرے انبیاء سے سبقت لے جاؤں گا۔ (۱۳)

(۸) ☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور' ج ۲' ص ۷۸۹)

(۹) ☆ (رواہ البخاری عن انس' ج ۲' ص ۹۴۴)

(۱۰) ☆ (اکمال فی اسماء الرجال' ص ۱)

(۱۱) ☆ (صحیح بخاری از امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور' ج ۲' ص ۱۷۴)

(۱۲) ☆ (رواہ ابوداؤد والنسائی عن معقل بن یسار' بحوالہ............)

☆ (الجامع الصغیر از امام جلال الدین سیوطی' ج ۱' ص ۲۲۴)

(۱۳) ☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۷۲)

☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۴۴)

﴿۶﴾ شہود کرامت یقین کو بڑھاتا ہے اس سے کامل کا َ مال بھی ترقی کرتا ہے اس لئے صاحب کرامت کاملین کی معیت اختیار کرو' حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی کرامت دیکھ کر یقین میں کمال حاصل کرلیا کہ جو رب بے موسم بغیر کسی وسیلہ کے جنتی پھل دیتا ہے وہ بڑھاپے اور بانجھ پن میں اولاد دے سکتا ہے' اسی یقین کی بدولت اولاد کی دعا کی۔(۱۴)

﴿۷﴾ منقول دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں' حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا میں رب تعالی کی وہی صفت ذکر فرمائی جو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی' یعنی'' سَمِيْعٌ " (۱۵)

﴿۸﴾ نزول رحمت کے وقت اور نزول رحمت کی جگہ دعا قبولیت میں عجب تاثیر رکھتی ہے' حضرت زکریا اور حضرت مریم علیہ وعلیہا السلام کا واقعہ اس پر شاہد ہے' اس لئے دعا کرتے وقت نزول رحمت کے اوقات اور مقامات کی رعایت لازم ہے۔(۱۶)

(۱۴) ☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۱)

(۱۵) ☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۲)

(۱۶) ☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۲)

☆☆☆☆☆

باب (۶۷) :

محل اجابت اور لفظ سید

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۳۹)

تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا' بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحیٰی کا' جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

حل لغات:

"المحراب": نماز کا مکان' مسجد' مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کا مقام۔

اس مقام پر محراب سے مراد وہ جگہ ہے جہاں حضرت زکریا علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے وہ جگہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جائے قیام کے قریب تر تھی۔ (۱)

"سیدا": لغت میں اس کے معنی ہیں پیشوا اور سردار کے ہیں' علمائے تفسیر نے اس کے متعدد معانی بیان کیئے ہیں۔

رب' مالک' سردار' پیشوا' فاضل' فقیہ' کریم' حلیم' متحمل' زوج' رئیس قوم' وہ شخص جس نے دونوں جہاں دے کر خالق دو جہاں کو اختیار کر لیا ہو۔ (۲)

(۱) ☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۶۱)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۲)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۷)

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' ص ۲۴۷)
☆ لمصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)' ج ۱' ص ۱۴۱)
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۲)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۶۱)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۳۹' ۳۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۴۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۷)
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ۲۴۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۴' ص ۷۶)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۳۲)

"حَصُوْرًا" : حَصرٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے بندش، روک، شہوات اور لہو ولعب سے رکنا۔
حَصُوْرًا وہ شخص جو باوجود قدرت کے عورتوں کی مباشرت سے باز رہے۔(۳)

احکام شرعیہ:

﴿۱﴾ اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب مسجد بنانا، مزارات کے قریب نماز ادا کرنا، جبکہ مزار بغیر حائل کے قبلہ رخ نہ ہو، جائز ہے۔ اللہ تعالی نے ایمان والوں کا قول بغیر تردید کے نقل فرمایا ہے:

قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا☆ (سورہ کہف، آیت ۲۱)

وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

بیت اللہ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ ثواب عبادت کا مسجد نبوی شریف میں ہے، کیونکہ وہ حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے مزار شریف کے قریب ہے، اس مسجد اقدس کو قرب حضور حاصل ہے، اس لئے اس کا ثواب بھی زائد ہے۔(۴)

﴿۲﴾ اللہ کے سوا کسی کو سید کہنا جائز ہے، سید وہ ہے کہ جس کی اطاعت واجب ہو، دنیوی اعتبار سے ہو یا دینی اعتبار سے، حضرت یحیٰی علیہ السلام کی صفات میں اللہ تعالی نے "سید" ہونا بیان کیا ہے، حضرت سعد بن معاذ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے "سید" فرمایا آپ نے انصار سے فرمایا: قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اپنے پیشوا کے لئے قیام کرو۔(۵)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ یُصْلِحُ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۶)

میرا یہ بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالی اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرا دے۔

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص ۱۲۰)
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱ ص ۶۸)
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۷۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۴ ص ۷۷)
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۵۲)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۴۸)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۳۷)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۸ ص ۳۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۶۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۴۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۴۷)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی ج ۲ ص ۲۳۳)
(۴) ☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۴۶)
(۵) ☆ (رواہ ابوداؤد عن ابی سعید بحوالہ جامع صغیر ج ۲ ص ۱۴۶)
(۶) ☆ (رواہ الائمہ احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی و الترمذی عن ابی بکرۃ بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ص ۱۴۷)

حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہما کے فضائل میں وارد ہے۔

قَالُوْا فَمَنْ سَیِّدُنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟قَالَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ (۷)

قوم نے دریافت کیا! یارسول اللہ! ہمارا پیشوا کون ہے؟ فرمایا! بشر بن البراء بن معرور۔

ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہوا۔ بَلْ سَیِّدُکُمْ وَابْنُ سَیِّدِکُمْ وَابْنُ سَیِّدِکُمْ بِشْرُ بْنِ الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ (۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بلکہ تمہارا پیشوا' پیشوا کا بیٹا پیشوا کا پوتا بشر بن البراء بن معرور ہے۔

ایک اور روایت میں یوں ہے. بَلْ سَیِّدُکُمُ الْاَبْیَضُ بِشْرُ بْنُ الْبَرَآءِ تمہارا سردار سفید رنگ والا بشر بن البراء ہے۔(۹)

ایک اور روایت یوں میں ہے. وَلٰکِنْ سَیِّدُکُمُ الْجَعْدُ الْاَبْیَضُ عَمْرُوبْنُ الْجَمُوْحِ

لیکن تمہارا پیشوا گھنگریالے بالوں والا چمکدار سفید رنگ والا عمر بن الجموح ہے۔(۱۰)

آیت قرآنی اور احادیث طیبہ مذکورہ سے ثابت ہے کہ ہر مقتدا دینی کو سید بمعنی آقا کہہ سکتے ہیں' جیسے سیدنا ابوبکر صدیق' سیدنا عمر فاروق' سیدنا عثمان ذوالنورین' سیدنا علی المرتضیٰ' سیدنا امام ابوحنیفہ' سیدنا امام مالک' سیدنا امام شافعی' سیدنا امام احمد' سیدنا غوث اعظم' سیدنا مجدد الف ثانی' سیدنا معین الدین اجمیری' سیدنا شہاب الدین سہروردی' اور دیگر مقتدایان شریعت وطریقت کو سیدنا بمعنی ہمارے آقا و مولیٰ کہہ سکتے ہیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ حضور سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ چونکہ تمام سرداروں کے سردار' تمام آقاؤں کے آقا و مولیٰ اور سید السادات ہیں اس لئے آپ کے نام کے ساتھ' بالخصوص درود شریف میں لفظ ''سیدنا'' ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلٰنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَاوَمَوْلٰنَامُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلٰنَااِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَاوَمَوْلٰنَااِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ☆(۱۱)

(۷) ☆ (رواہ ابونعیم عن کعب بن مالک وابن حجر فی الاصابۃ' بحوالہ کنز العمال' ج۱۳' ح۳۶۸۵۸)
(۸) ☆ (رواہ ابن جریر عن ابی ہریرۃ' بحوالہ کنز العمال' ج۱۳' ح۳۶۸۵۹)
(۹) ☆ (رواہ ابونعیم عن جابر بن عبداللہ' بحوالہ کنز العمال' ج۱۴' ح۳۸۰۱۰)
(۱۰) ☆ (رواہ ابوبکر بن احمد الجصاص' بحوالہ احکام القرآن' ج۲' ص۱۱)
(۱۱) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۱۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴' ص۷۶)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۲۷۲)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۲۳۲ ومابعد)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)" ج۱' ص۳۶۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج۱' ص۲۴۷)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج۱' ص۲۴۷)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۴۹)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸' ص۳۹'۳۸)

ہمارے عرف میں لفظ ''سید'' امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد کے لئے مخصوص ہے' لہٰذا انہیں ہی سید کہا جائے گا' باقی مقتدا حضرات کے لئے دیگر کلمات رفیعہ استعمال ہو سکتے ہیں' اہل عرب میں امامین شہیدین رضی اللہ عنہما کی اولاد کے لئے لفظ ''الشریف'' خاص ہے۔

﴿۳﴾ منافق اور بدمذہب کو ''سید'' آقا و مولی نہ کہا جائے کیونکہ لفظ سید تعظیم کے لئے ہے اور منافق تعظیم کے لائق نہیں بلکہ اس کی اہانت واجب ہے' حضور سید العالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَاتَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدُنَا' فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُنْ سَیِّدُکُمْ فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ (۱۲)

منافق کو اپنا آقا نہ کہو' اگر یہ تمہارا پیشوا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کرلیا ہے۔(۱۳)

﴿۴﴾ احوال اور زمانہ کے اختلاف سے نکاح کرنا کبھی واجب بھی ہوتا ہے' کبھی سنت' کبھی مستحب' بہر حال اس کی مشروعیت مسلمہ ہے۔(۱۴)

﴿۵﴾ کثرت نکاح حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے حق میں رب تعالی کی حضوری میں مانع نہیں' بلکہ مطلقاً نکاح کرنا آپ کے حق میں دنیوی معاملہ نہیں بلکہ خالص دینی معاملہ ہے' اصول یہ ہے کہ جو دنیوی شئ بارگاہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی جناب میں باریاب ہو جائے وہ سراپا دین و رحمت ہے' حدیث شریف میں اس کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ نکاح جو ہمارے اعتبار سے دنیوی معاملہ ہے حضور کی نسبت سراپا دین و رحمت ہے۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ : اَلنِّسَآءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاۃِ (۱۵)

تمہاری دنیا کی اشیاء سے میرے لئے عورتوں سے نکاح اور خوشبو محبوب بنادیا گیا اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

ظاہر ہے کہ آپ کی محبوب اشیاء آپ اور رب کے درمیان حجاب نہیں بن سکتی ۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ (رواہ الائمہ احمد و ابو داؤد و النسائی عن بریدہ 'بحوالہ کنز العمال' ج ۱' ص ۸۲۰)

(۱۳) ☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۲)

(۱۴) ☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۷۲)

(۱۵) ☆ (رواہ الائمہ احمد و النسائی و الحاکم و البیھقی عن انس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۳۵۰)

(۱۶) ☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۶۲)

☆☆☆☆☆

باب (٦٨) :

﴿علم غیب اور قرعہ اندازی﴾

﴿بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم﴾

ذٰلِکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡهِ اِلَیۡکَ وَمَا کُنۡتَ لَدَیۡهِمۡ اِذۡ یُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَیُّهُمۡ یَکۡفُلُ مَرۡیَمَ وَمَا کُنۡتَ لَدَیۡهِمۡ اِذۡ یَخۡتَصِمُوۡنَ ☆

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (سورہ آل عمران آیت ۴۴)

حل لغات :

"**اَنۡۢبَآء**": جمع نَبَاءٌ کی ہے' النباءُ کا معنی ہے عظیم فائدے والی خبر' جس سے علم یا غلبہ ظن حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام علیہم السلام کی خبریں مثل متواتر علوم کے یقینی ہیں۔ (۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے محبوب! حضرت حنہ' حضرت زکریا' حضرت یحییٰ' حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واقعات جو گذر چکے ہیں اس وقت آپ وہاں موجود نہ تھے' نہ آپ نے کسی کتاب میں پڑھے' نہ آپ کا ماحول علمی ہے' نہ آپ نے اہل علم سے معلوم کئے ہیں اس کے باوجود آپ ان کو بیان فرما رہے ہیں یہ آپ کی طرف وحی کئے گئے ہیں اور وحی الٰہی نبوت کے دلائل میں سے ہے لہٰذا آپ سچے نبی ہیں اور آپ سچے واقعات بیان فرما رہے ہیں' گویا کہ آپ وہاں حاضر ہیں اور ان واقعات کے شاہد ہیں۔ (۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) ص ۴۸۱)

(۲) ☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۶۳)

☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۵۳)

☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۸ ص ۴۸)

☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۲ ص ۲۲۷)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۴ ص ۸۵)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۴۹)

☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۴۹)

"اذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ":

قرعہ اندازی کے لئے دریائے اردن میں قلمیں ڈال رہے تھے کہ مریم کی کفالت کون کرے گا؟ چونکہ مریم ان کے رئیس اور امام کی صاحبزادی تھی ہر ایک اس کی پرورش کو باعث سعادت جانتا تھا' اس اختلاف کا حل انہوں نے یہ تجویز کیا قرعہ اندازی کر لیں۔

قرعہ اندازی کا طریقہ یہ طے پایا کہ جن قلموں سے تورات شریف لکھی جاتی ہے ہر دعویدار اپنی اس متبرک قلم کو دریائے اردن کے بہتے پانی میں ڈال دے' جس کی قلم کو پانی نہ بہا سکے وہ حق دار ہے' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا' حضرت زکریا کی قلم کو پانی نہ بہا سکا بلکہ بہتے پانی پر وہ ٹھہری رہی' حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی کا نام ایشاع بنت فاقود تھا' یہ مریم کی والدہ حنہ بنت فاقود کی حقیقی ہمشیرہ تھیں' اس طرح حضرت زکریا کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تھیں' علیہم السلام۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے انبیائے کرام بالخصوص نبی الانبیاء خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کو بے شمار وہ علوم عطا فرمائے جو اور مخلوق سے پوشیدہ ہیں' علم غیب کا عطا کرنا ان کے لئے معجزہ ہے' معجزہ دلیل نبوت ہوتا ہے' اس طرح علم غیب کا عطیہ دلیل نبوت ہے' نبوت کی طرح دلیل نبوت کا انکار کفر ہے' حضرت آدم علیہ السلام کو ابتداہی سے تمام مخلوق کے نام بتادیئے تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان اشیاء کی خبریں دیتے تھے جو لوگ کھا کر آتے یا گھروں میں ذخیرہ کر لیتے تھے' اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور ﷺ کو اگلے پچھلے تمام علوم عطا فرمادیئے اور آپ کو عالم ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا' یہ عطیہ خداوندی ہے۔

آیت مذکورہ بالا میں اسی کا بیان ہے' اس کے علاوہ کثیر آیات مقدسہ اور احادیث طیبہ اس پر وارد ہیں' جمہور علمائے اسلام کا اس پر اجماع ہے۔

---

(۳) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۸۶)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۶۳)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۱۵۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۴۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۰۱ھ)' ج ۱' ص ۲۴۹)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۳۸)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۵۳)

عارف کامل عالم اجل امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنیا وَ ضَرَّتَھَا

وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دنیاو آخرت آپ کے بحر جود و سخا سے ہے' علم لوح اور علم قلم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہیں۔ (۴)

﴿۲﴾ ایک شئ کے جب کئی دعویدار ہوں اور ان کی حیثیت دعوی برابر ہو اس وقت کسی ایک کو ترجیح دینے کے عمل کا نام قرعہ ہے اسی طرح اگر دعویداروں کی تعداد سے اشیاء دعوی کی تعداد زیادہ ہو اور دعویداروں کی حیثیت برابر ہو ان میں بعض کو ترجیح دینے کا نام بھی قرعہ ہے۔

قرعہ اصول شرع میں سے ہے' مذکورہ بالا آیت میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی کفالت کے چند دعویدار تھے' بظاہر کسی کو ترجیح دینا ممکن نہ تھا' اس قرعہ سے اس مشکل کو حل کیا گیا' احادیث طیبہ میں بھی قرعہ اندازی کا ذکر ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَآئِهٖ فَاَیَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ (۵)

اذان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو ہر ایک اذان دینے کے لئے جھگڑے اور لوگ قرعہ سے اذان دینے والے کا تعین کریں' ایک موقعہ پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اذان دینے کے دعویداروں میں قرعہ سے فیصلہ کیا۔

شیخ المحدثین امام محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب کا عنوان یوں مقرر فرمایا ہے:

بَابُ الْاِسْتِهَامِ فِی الْاَذَانِ وَیُذْکَرُ اَنَّ قَوْمًا اِخْتَلَفُوْا فِی الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَیْنَهُمْ سَعْدٌ

اذان میں قرعہ اندازی کا بیان' بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ مسلمانوں نے اذان دینے میں اختلاف کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قرعہ سے فیصلہ فرمایا۔ (۶)

---

(۴) ☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱ ص ۳۶۳)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۴ ص ۵۸)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۸ ص ۴۹)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱ ص ۲۴۹)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ج ۱ ص ۲۴۹)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۲ ص ۲۳۷)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۵۳)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۱۵۹)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۲۳۷)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۳)
(۵) ☆ (رواہ البخاری ج ۱ ص ۳۵۳' ج ۱ ص ۴۰۳' ج ۱ ص ۳۶۹' ج ۲ ص ۷۸۴)
(۶) ☆ (صحیح بخاری کتاب الاذان ج ۱ ص ۸۶)

امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں قرعہ اندازی کے جواز میں ایک اور باب کا ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ

جب کثیر دعویدار یکساں طور پر دعوی کریں اور فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے تو اس وقت قرعہ سے فیصلہ کرلو۔(۷)

قرعہ اندازی کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ معاملہ کو اللہ تبارک وتعالی کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور اس فیصلہ پر اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے' تقسیم میں عدل ہوتا ہے' بلاوجہ کسی کو ترجیح دینے کا الزام نہیں لگتا' کوئی دوسرے پر فضیلت ثابت نہیں کرسکتا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔

مَاتَقَارَعَ قَوْمٌ فَفَوَّضُوْا اَمْرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا خَرَجَ سَهْمُ الْحَقِّ

جب کوئی جماعت قرعہ اندازی کرتی ہے تو اپنے امر کو اللہ تعالی کے سپرد کر دیتی ہے' اللہ تعالی سچا فیصلہ فرما دیتا ہے۔

قرعہ اندازی کا جواز کتاب وسنت سے ثابت ہے' جمہور علماء کا اس پر اجماع ہے۔(۸)

﴿۳﴾ پہلی شریعتوں کے جو احکام منقول ہو کر ہم تک پہنچے اور ہماری شریعت نے اس پر کوئی انکار' رد اور ممانعت نہیں فرمائی وہ احکام ہمارے لئے بھی واجب العمل ہیں' قرعہ اندازی کا ذکر حضرت یونس اور حضرت زکریا علیہما السلام کی شریعتوں سے منقول ہو کر ہم تک پہنچا' ہماری شریعت نے اسے باقی رکھا اس پر عمل جائز ہے۔(۹)

﴿۴﴾ متبرک شیٔ سے حصول برکت باعث سعادت ہے' بنی اسرائیل کے علماء اور روساء نے تورات مقدس لکھنے والی مبارک قلموں سے قرعہ اندازی کی۔(۱۰)

---

(۷) ☆ (صحیح بخاری' کتاب الشهادات' ج ا' ص ۳٦۹)

(۸) ☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۲' ص ۱۵۹)

☆ (احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت' لبنان' ج ا' ص ۲۷۳)

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۸۷)

☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۳)

☆ (تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ا' ص ۳٦۳)

☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۲' ص ۱۵۹)

☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ا' ص ۲۴۹)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ا' ص ۲۴۹)

☆ (تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۲۳۸)

☆ (تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی)

☆ (تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ا' ص ۱۵۳)

☆ (عمدة القاری شرح صحیح البخاری' ج ۵' ص ۱۲۴ . ج ۱۳' ص ۲۴۸)

(۹) ☆ (عمدة القاری شرح صحیح البخاری ازعینی' ج ۱۳' ص ۳٦۲)

☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۸٦)

(۱۰) ☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۲' ص ۱۵۹)

☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ا' ص ۲۴۹)

﴿۵﴾ والدہ، دادی اور نانی بچے کی پرورش کی زیادہ حق دار ہیں، اگر ان میں کوئی نہ رہے یا کسی وجہ سے بچے کی پرورش نہ کریں تو باقی لوگوں میں سے خالہ بچہ کی پرورش کی زیادہ حق دار ہے، جبکہ خاوند والی نہ ہو۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تھیں وہی مریم کی کفالت اور پرورش کی حق دار ٹھہریں۔

حدیث شریف میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ خالہ بمنزلہ والدہ کے ہے، آپ نے ایک بچے کی پرورش کے بارے میں فیصلہ کیا! اَمَّا الْخَالَۃُ اُمٌّ بچے کی پرورش کے حق میں خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ چھوٹے بچے کی ماں باپ کے مرنے یا طلاق دینے کی صورت میں اگر کسی اجنبی سے نکاح کرے تو اس کا پرورش کا حق ساقط ہو جائے گا۔

ایک عورت نے بچے کی پرورش کا دعویٰ کیا حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَنْتِ اَحَقُّ بِهَا مَالَمْ تَنْكِحِيْ جب تک کوئی اجنبی سے نکاح نہ کرے اس وقت تک تو ہی بچے کی پرورش کی حق دار ہے۔(۱۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ (رواہ ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ، ج ۱، ص ۳۱۸)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۴، ص ۸۸)

☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، ج ۱، ص ۳۶۳)

(۱۲) ☆ (رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمر، ج ۱، ص ۳۱۷)

☆ (احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۷۴)

☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۴، ص ۸۸)

☆☆☆☆☆

باب(۶۹) :

امانت داری اور ایفائے عہد

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَيۡهِ قَآئِمًا‌ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَيۡسَ عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ‌ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ☆ بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ☆

اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دے گا' اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے سر پر کھڑا رہے یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں ان پڑھوں کے معاملہ میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں' ہاں کیوں نہیں' جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیز گاری کی بے شک پرہیز گار اللہ کو خوش آتے ہیں۔ (سورہ آل عمران آیات ۷۵'۷۶)

حل لغات:

" اَنۡ تَاۡمَنۡهُ " :امانت سے بنا ہے۔
امین وہ ہے جو کسی کی امانت محفوظ رکھے اور مُؤتَمن وہ ہے جو کسی کے پاس امنت رکھے' اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تو اپنا مال اس کے پاس بطور امانت محفوظ رکھے۔

" قنطار " : غیر محدود ڈھیروں مال' جس سے زندگی گذارنا ممکن ہو' گویا وہ ڈھیروں مال بمنزلہ پل ہے جس سے زندگی عبور کرنا ممکن ہے' اس کی مقدار میں مختلف اقوال ہیں۔(۱)
'' قنطار'' سے مراد کثیر مال ہے' اور'' دینار'' سے مراد قلیل مال ہے۔

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)'ص ۴۰۷)
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)'ص ۷٦)

"مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا" : **دُمْتَ** 'دَامَ سے بنا ہے' جس کا معنی ہے ہمیشہ' جب تک' آیت کا معنی یہ ہے کہ جب تک مقروض مدیون سے سخت تقاضا نہ کرو' تقاضے پر جم نہ جاؤ' عدالت' حاکم سے چارہ جوئی نہ کرو وہ قرض ادا نہیں کرے گا۔ (۲)

شانِ نزول :

(۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہود کے بڑے عالم تھے اور امین بھی' ایک قریشی نے آپ کے پاس بارہ سو اوقیہ (اڑتالیس ہزار دینار) بطور امانت رکھا' کچھ مدت کے بعد قریشی نے اپنی امانت طلب کی تو عبداللہ بن سلام نے وہ امانت بلاحیل و حجت واپس لوٹا دی' اسی طرح ایک شخص نے دوسرے یہودی فنحاص بن عازوراء کے پاس صرف ایک دینار ودیعت رکھا' مانگنے پر فنحاص انکار کر گیا کہ میرے پاس تیری کوئی امانت نہیں' حضرت عبداللہ بن سلام کی تعریف اور فنحاص کی مذمت میں یہ آیت نازل ہوئی' بعض مفسرین نے فنحاص کی بجائے کعب بن الاشرف کا ذکر کیا ہے۔ (۳)

(۲) ایک صحابی کا اسلام لانے سے پہلے ایک یہودی سے لین دین تھا' اسلام لانے کے بعد صحابی نے یہودی سے اپنے قرض کا تقاضا کیا' یہودی کہنے لگا تم بے دین ہو چکے ہو (نعوذ باللہ) اس لئے تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا' اگر تم اپنا قرض لینا چاہتے ہو تو اسلام چھوڑ دو' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' یہود کے قول کا رد تھا' یہودیوں کا عقیدہ تھا اور اب ہے کہ دنیا کا مال سب ہمارا ہے' اہل اسلام نے ہمارا مال غصب کر رکھا ہے' لہٰذا ان سے مال لے لینا ہر طرح سے جائز ہے اپنا یہ زعم باطل وہ تورات کی طرف منسوب کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ پر افترا کرتے ہیں۔ (۴)

(۲) ☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۱۶۳)
☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۱۶)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱'ص ۳۷۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۲'ص ۲۰۲)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۲۷۳)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل معروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج ۸'ص ۱۰۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۶۴)
(۳) ☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)'ج ۱'ص ۲۶۴)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۱۶۳)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۲)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۴'ص ۱۱۵)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۲'ص ۲۰۲)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج ۸'ص ۱۰۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)'ج ۱'ص ۲۶۴)
(۴) ☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۲۷۲)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۲۷۵)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج ۸'ص ۱۰۹)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱'ص ۲۶۴)

احکام شرعیہ :

﴿۱﴾ امانت داری ایک ایسی دولت ہے کہ ہماری شریعت میں اس کا بڑا مقام ہے' امانت کی حفاظت کرنے والا بروز قیامت پل صراط سے آسانی سے گذر سکے گا' دنیا کے تمام مذاہب میں اس کی ستائش کی گئی ہے' خیانت کو تمام ارباب ادیان نے قبیح جانا ہے' امانت کی دولت اگر کسی غیر مسلم کے پاس ہو تو اس کی برکت سے دولت ایمان کا حصول آسان ہو جاتا ہے' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عمل اس بارے میں کافی شہادت ہے' اصول اسلام کتاب وسنت اور اجماع اس کے فرض ہونے پر ناطق ہیں' قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے' امانت علامت ایمان ہے اور خیانت علامت نفاق۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں! لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ اس کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں۔(۵)

خیانت کے بارے میں ارشاد نبوی یوں ہے:

اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ کَانَ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا: اِذَاحَدَّثَ کَذِبَ وَاِذَاوَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَاعَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَاخَاصَمَ فَجَرَ

چار خصلتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے' اگر ان چار میں کوئی ایک خصلت کسی میں پائی گئی تو اس میں نفاق کی وہ خصلت ہے یہاں تک کہ ان کو ترک کردے' جب بات کرے تو جھوٹ کہے' جب وعدہ کرے وعدہ خلافی کرے اور جب کوئی معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے اور جب جھگڑا کرے تو بیہودہ گوئی سے کام لے۔(۶)

ایک اور حدیث ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

ایک اور حدیث میں اتنا زائد ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھے' نماز پڑھے' حج اور عمرہ کرے' لہٰذا امانت داری فرض اور خیانت حرام ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمرو الطبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت و ابی امامۃ و ابن مسعود و ابن عدی عن انس)
☆ (بحوالہ کنز العمال' ج۳' ح۵۴۹۷' ۵۵۰۰' ۵۵۰۱' ۵۵۰۲' ۵۵۰۳)
(۶) ☆ (رواہ الائمہ واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن عمر' بحوالہ کنز العمال' ج۱' ح۸۴۸)
(۷) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۱۷)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۲۷۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۳' ص۱۱۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)' ج۱' ص۲۶۵)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸' ص۱۰۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' ج۱' ص۲۷۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۲۰۳)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۱۶۳)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۲۷۳)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج۱' ص۲۶۵)
☆ (انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص۱۴۲)

﴿۲﴾ دینی امور میں اہل کتاب کو امین نہ بناؤ' انہوں نے تورات میں تحریف کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف وہ باتیں منسوب کیں جو اس کا فرمان نہیں' جب وہ کتاب اللہ کے بارے میں غیر معتبر ہیں تو دیگر دینی معاملات میں ان پر اعتماد کیسے ہوسکتا ہے' آیت مبارکہ میں ان کا طرز عمل اور اس کی تردید موجود ہے۔

یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں ان پڑھوں کے معاملہ میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں' اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں۔

بدقسمتی سے خیانت اگرچہ مسلمانوں میں موجود ہے مگر اہل کتاب میں خیانت غالب ہے۔(۸)

یاد رہے کہ اہل کتاب نے خیانت کے بارے میں اپنا طرز عمل بدل لیا ہے' دکھاوے کے لئے چھوٹے معاملات میں امانت داری ظاہر کرتے ہیں اور بڑے بڑے معاملات میں ان کی خیانت کی ہولناکیاں ہر ذی شعور ملاحظہ کر رہا ہے' مسلمانوں کے قومی وملکی اور ملی مفادات کو کس طرح انہوں نے پامال کر رکھا ہے' اسلامی ممالک پر غاصبانہ تسلط اور مسلمانوں کو جبری غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے' کاش مسلمان قرآنی حقیقت کو سمجھ کر ان کے مکروفریب اور خیانت سے محفوظ رہ سکیں۔

﴿۳﴾ کتابی کی شہادت کتابی کے خلاف قبول ہے' اسی طرح کتابی کی شہادت مسلمان کے حق میں قبول ہے۔(۹)

﴿۴﴾ کفر کے ساتھ عدالت جمع نہیں ہوسکتی' یعنی کوئی کافر کفر کی حالت میں عادل نہیں ہوسکتا' اگرچہ امین ہو یا دیگر معاملات میں اس کا طرز عمل عمدہ ہو' اس لئے ان کی شہادت مسلمانوں کے خلاف قبول نہیں' کیوں کہ وہ ہمارے مالوں کو اپنے لئے بلاوجہ حلال جانتے ہیں۔(۱۰)

﴿۵﴾ ذمی کافر کا قلیل مال بھی بغیر حق کے لینا ہمارے لئے حلال نہیں' جب جزیہ دے کر انہوں نے ہماری اطاعت قبول کر لی ان کی جان مال کی حفاظت اب ہم پر لازم ہے' ان کی رضا کے بغیر ان کا مال لینا جائز نہیں۔(۱۱)

﴿۶﴾ ہر ایک سے امانت داری کا معاملہ کرنا لازمی ہے' اگر کوئی معاملہ میں خیانت کرتا ہے اس سے بھی خیانت کرنا جائز نہیں۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اَدِّالْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَاتَخُنْ مَنْ خَانَکَ

جو تجھے امانت دے اس کی امانت ادا کرو اور جو تجھ سے خیانت کرے اس سے خیانت کرنا جائز نہیں۔(۱۲)

(۸) ☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۲۷۵)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ج ۱' ص ۳۷۴)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۲)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) ج ۱' ص ۲۶۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۲)
(۹) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۶)
(۱۰) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۴' ص ۱۱۸)
(۱۱) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۴' ص ۱۱۸)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۷۳)
(۱۲) ☆ (رواہ البخاری فی التاریخ و ابوداؤد و الترمذی و الحاکم عن ابی ہریرۃ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۱)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۴' ص ۱۱۸)

﴿۷﴾ اللہ تعالیٰ جل شانہ ورسول اکرم ﷺ نے جن اشیاء کو حلال ٹھہرایا انہیں حلال جاننا ماننا اور جن اشیاء کو حرام ٹھہرایا انہیں حرام جاننا ماننا فرض ہے' حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا طریقہ کفار ہے' اس کی مذمت میں مذکورہ بالا آیت مصرّح ہے۔(۱۳)

﴿۸﴾ قرض خواہ کو مفلس مقروض سے مطالبہ دَین جاری رکھنا جائز ہے' وہ اپنے دَین کا تقاضا کرسکتا ہے' آیت مبارکہ میں مطالبہ کی اجازت دی گئی ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ وعدہ پورا کرنا فرض ہے' خواہ وعدہ اللہ ورسول سے ہو' (جل وعلا ﷺ) یا بندوں سے' وعدہ پورا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے متقی فرمایا ہے۔ وعدہ کی پاسداری کے بارے میں سرورِ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لَادِیْنَ لِمَنْ لَّاعَهْدَ لَهٗ (۱۵)

﴿۱۰﴾ حضور سید عالم ﷺ سلطان دوعالم اور شارع اسلام ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلطنت' قدرت اور اختیار عطا فرمایا ہے' یہود نے اہل ایمان کے مال غصب کرنے کو تورات کا حکم بتایا' ان کے اس افتراء کا بیان اس آیت مبارکہ میں ہے' آیت کے نزول کے بعد آپ نے کس عظمت کے ساتھ ارشاد فرمایا:

كَذَبَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ مَا مِنْ شَیْءٍ كَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِلَّا وَهُوَ تَحْتَ قَدَمِیْ هَاتَیْنِ اِلَّا الْاَمَانَةَ فَاِنَّهَا مُؤَدَّةٌ اِلَی الْبِرِّ وَالْفَاجِرِ

اللہ کے دشمنوں (یہود) نے جھوٹ کہا ہے' دور جاہلیت کے تمام معاملات میرے قدموں کے نیچے پامال ہیں ہاں امانت' کہ نیک وبدسب کو لوٹائی جائے گی۔ سلطان عالم کا یہ فرمان کس عظمت کا نشان ہے۔

---

(۱۳) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۱۸' ۱۱۹)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۷۴)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۶۳)
☆ (انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۰۹)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۳)

(۱۴) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۶)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۶۳)
☆ (انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۲)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۷۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۲)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۰۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۶۴)
☆ (مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)' ج ۱' ص ۲۶۴)
☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۱۷)

(۱۵) ☆ (رواہ ابن البخاری' بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق' ص ۴۹۸)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۶۵)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۰)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۳)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۶۳)

(۱۶) ☆ (رواہ ابن المنذر وابن ابی حاتم والسیوطی والطبرانی وابن کثیر' ج ۱' ص ۳۷۴)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ص ۲۰۳)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۰۸)

☆☆☆☆☆

باب(۷۰) :

﴿جھوٹی قسم اور اس کی وعید﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰہِ وَاَیۡمَانِهِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیۡهِمۡ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ☆

(سورہ آل عمران آیت ۷۷)

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شانِ نزول:

اس آیت کریمہ کے متعدد شانِ نزول مروی ہیں :

(۱) علمائے یہود ابورافع کنانہ بن ابی الحقیق، کعب بن الاشرف حیّ ابن اخطب وغیرہ نے تورات مقدس کی ان آیات کو بدل دیا جن میں حضور خاتم المرسلین ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات رفیعہ کا بیان تھا، نیز امانات کی آیات کو بدل دیا، اس کے بدلے اپنے رؤساء سے رشوت وصول کی، تبدیل شدہ آیات کے بارے میں قسم کھا گئے کہ یہ تورات کی آیات ہیں حالانکہ وہ محرف تھیں، ان کی تردید میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۱)

(۱) ☆ (الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۴، ص ۱۲۰)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۶۳)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص ۲۰۴)
☆ (انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۳)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۸، ص ۱۱۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)، ج ۱، ص ۲۶۵)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۲۷۴)

(۲) اشعث بن قیس کا بیان ہے کہ میرا ایک شخص سے زمین (یا کنواں) کے بارے میں تنازع تھا (ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص میرا چچازاد بھائی تھا) وہ مدعی تھا، جھگڑا حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا، مدعی سے آپ نے فرمایا! اپنے حق میں گواہ پیش کرو، اس نے عرض کیا میرے پاس گواہ نہیں، اشعث کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے قسم کھانے کو کہا، میں تیار ہو گیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، میں قسم کھانے سے باز رہا۔ (۲)

(۳) ایک شخص نے بازار میں اپنا سامان فروخت کے لئے رکھا، ایک گاہک نے کچھ قیمت بتائی وہ تاجر بولا، خدا کی قسم، تجھ سے پہلے گاہک نے اس کی قیمت اس سے زائد بتائی تھی، میں نے اسے نہ دی، حالانکہ یہ قسم جھوٹی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۳)

(۴) یہود کے علماء نے تورات کے احکام کو بدل کر اپنے ہاتھ سے لکھا اور پھر قسم کھانے لگے یہ اللہ کی طرف سے ہے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۴)

(۵) امرئ القیس بن عابس کندی اور ربیعہ بن عبدان حضرمی کے درمیان جھگڑا ہوا، مقدمہ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ نے حضرمی سے فرمایا اگر یہ شئ تمہاری ہے تو اپنی ملک پر گواہ پیش کرو، اس نے کہا میرے پاس گواہ نہیں آپ نے فرمایا تو امرئ القیس کی قسم پر فیصلہ ہوگا، حضرمی نے عرض کی پھر تو وہ قسم اٹھا کر میری زمین لے لے گا، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو کوئی اپنے بھائی کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے وہ حق تعالیٰ جل شانہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا، امرئ القیس نے عرض کی یا رسول اللہ! جو کوئی سچی قسم بھی نہ کھائے

(۲) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۷۸)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۷۵)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۳)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۱)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۳)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۴)
(۳) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۷۷)
☆ (تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۶۳)
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۴۳)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۷۶)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۳۶۵)
☆ (تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۳)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۱)
☆ (تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۷۴)
(۴) ☆ (احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷)
☆ (احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۷۷)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۲۶۵)
☆ (تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۱)

اور اپنا مال چھوڑ دے' آپ نے ارشاد فرمایا! اس کے لئے جنت ہے' عرض کیا' حضور! آپ گواہ رہیں میں نے یہ زمین چھوڑ دی' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۵)

(۶) یہ آیت مبارکہ اس تاجر کے بارے میں نازل ہوئی جو قسم اٹھا کر اپنے ردی مال کو مقبول بنانے کی کوشش کرتا ہے۔(۶)

علمائے تفسیر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے اس آیت مبارکہ کے نزول کے وقت یہ تمام امور پیش آئے ہوں' گویا ان تمام احکام کے بارے میں آیت نازل ہوئی۔(۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جھوٹی قسم کھانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے' بالخصوص جب کہ اس سے کسی مسلمان کا حق مارا جائے اگر چہ قلیل ہو' اب یہ جرم محض توبہ سے بھی معاف نہ ہو گا جب تک وہ معاف نہ کرے جس کا حق ضائع ہوا' آیت مبارکہ میں اس کی سخت وعید وارد ہوئی'

(۵) ☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۴)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۱)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۷۵)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۳۶۵)
(۶) ☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' ج ۱' ص ۳۷۶)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۱)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۴)
(۷) ☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۷۸)
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۰۴)
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۱۱)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)' ج ۱' ص ۳۶۵)
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۴)
☆ (احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان
☆ (احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان
☆ (تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر
☆ (الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان
☆ (انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)
☆ (تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)
☆ (الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم' ایران
☆ (التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور
☆ (تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی)
☆ (تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ
☆ (تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی
☆ (تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان
☆ (مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ)
☆ (لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)

حضور نبی اکرم رسول معظم شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ بِهَامَالُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ هُوَفِیْهَافَاجِرٌلَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَعَلَیْهِ غَضْبَانٌ(۸)

جس نے جھوٹی قسم کھائی جس سے کسی مسلمان کا مال مار دے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔(۹)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے محبوب رسول کریم ﷺ کی نسبت ان کلمات کو منسوب کرنا' جو انہوں نے ارشاد نہ فرمائے ہوں' اللہ اور اس کے رسول پر افترا ہے جو ظلم عظیم ہے' بغیر توبہ کے اگر وہ مفتری مر گیا تو دوزخ میں ٹھکانہ ہے' یہود کے افترا کی تردید میں متعدد آیات نازل ہوئیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد صحیح مرفوع متواتر احادیث میں وارد ہے:

مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًافَلْیَتَبَوَّأْمَقْعَدَه مِنَ النَّارِ

جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے (میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہ کہی) وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ (رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤدو النسائی والترمذی وابن ماجہ عن الاشعث بن قیس وابن مسعود 'بحوالہ جامع صغیر' ج۲'ص۲۹۳)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۱۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴'ص۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص۲۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۱'ص۳۷۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲'ص۲۰۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص۱۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص۱۴۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج۱'ص۱۶۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص۲۷۶

(۱۰) ☆ (رواہ الائمہ احمدوالبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن انس واحمد والبخاری وابوداؤدو النسائی وابن ماجہ عن الزبیر ومسلم عن ابی ہریرۃ والترمذی عن علی واحمدوابن ماجہ عن جابر وعن ابی سعید والترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود واحمد والحاکم عن خالدبن عرفطۃ وعن زیدبن ارقم واحمدعن سلمۃ بن الاکوع وعن عقبۃ بن عامروعن معاویۃ بن ابی سفیان والطبرانی فی الکبیرعن السائب بن یزیدوعن سلمان بن خالدالخزاعی وعن صہیب وعن طارق بن اشیم وعن طلحہ بن عبیداللہ وعن ابن عباس وعن ابن عمروعن عتبہ بن غزوان وعن العرس بن عمیرۃ وعن عماربن یاسر وعن عمران بن حصین وعن عمربن حریث وعن عمروبن عبسۃ وعن عمربن مرۃالجہنی وعن المغیرۃ بن شعبۃ وعن یعلی بن مرۃوعن ابی عبیدۃ بن الجراح وعن ابی موسی الاشعری والطبرانی فی الاوسط عن البراء وعن معاذبن جبل وعن نبیط بن شریط وعن ابی میمون والدارقطنی فی الافرادعن ابی رمسۃ وعن ابن الزبیروعن ابی رافع وعن ام ایمن والخطیب فی التاریخ عن سلمان الفارسی وعن ابی امامۃ وابن عساکرعن رافع بن خدیج وعن یزیدبن اسدوعن عائشۃ وابن صاعدفی طرقہ عن ابی بکر الصدیق وعن عمربن الخطاب وعن سعد بن ابی وقاص وعن حذیفۃ بن اسیدوعن حذیفۃ بن الیمان وابومسعودبن الفرات فی جزئہ عن عثمان بن عفان والبرازعن سعیدبن زیدوابن عدی عن اسامۃ بن زیدوعن بریدۃ وعن سفینۃ وعن ابی قتادۃ وابونعیم فی المعرفۃ عن جندع بن عمرووعن سعدبن المدحاس وعن عبداللہ بن زعب عن نافع عن عبداللہ بن ابی اوفی والحاکم فی المدخل عن عفان بن حبیب والعقیلی عن غزوان وعن ابی کبشۃ وابن الجوزی فی مقدمۃ الموضوعات عن ابی ذروعن ابی موسی الغافقی۔ بحوالہ جامع صغیر' ج۲'ص۳۱۵)

﴿۳﴾ وعدہ پورا کرنا فرض ہے‘ وعدہ خلافی حرام ہے‘اس کی شدید وعید قرآن مجید اوراحادیث نبویہ میں وارد ہے‘ آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا نہ کرنے والوں کوسخت عذاب کی وعید سنائی ہے‘ایفائے عہد میں اللہ تعالیٰ‘اس کے محبوب رسول ﷺ اور بندوں سے کئے ہوئے سبھی وعدے شامل ہیں۔(۱۱)

﴿۴﴾ حضور خاتم الانبیاء سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ کے ان اوصاف حمیدہ‘ کمالات رفیعہ‘ معجزات کریمہ اور اخلاق مرضیہ کا بیان کرنا فرض ہے جو قرآن مجید‘ کتب سماویہ اوراحادیث طیبہ میں وارد ہوئے‘ان کو چھپانا اور قصداً بیان نہ کرنا حرام ہے اور وطیرہ یہود ہے‘اس پر عذاب الٰہی کی وعید ہے‘ آیت مبارکہ کے شان نزول میں اس کا بیان ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ اپنی تجارت کوفروغ دینے‘ ناقص مال تجارت کوعمدہ ثابت کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا حرام ہے‘ قرآن مجید کی بالا آیت کے علاوہ احادیث مقدسہ میں بھی اس کی وعید وارد ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

ثَلَاثَةٌ لَایُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَایَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَایُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ: اَلْمُسْبِلُ اَزَارَهٗ وَالْمَنَّانُ الَّذِیْ لَایُعْطِیْ شَیْئًا اِلَّامَنَّهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ (۱۳)

تین آدمیوں سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہ فرمائے گا‘ان کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک فرمائے گا اوران کے لئے دردناک عذاب ہوگا‘ اپنے تہ بند کو(تکبر سے ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا‘احسان جتانے والا‘ جب بھی کسی کو کچھ دیتا ہے اس پر احسان جتاتا ہے‘ اپنے سامان تجارت کو جھوٹی قسم سے بیچنے والا۔(۱۴)

﴿۶﴾ اگر کوئی تاجر اپنے سامان تجارت کا بھاؤ بتائے اور قسم کھا کر یہ کہے کہ فلاں گاہک مجھے اتنی رقم ادا کرنا چاہتا تھا میں اتنے میں فروخت نہ کی‘ حالانکہ کسی گاہک نے وہ قیمت نہ بتائی‘ ایسا کہنا جھوٹ اور دغا ہے اور یہ حرام ہے‘

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ج۸‘ص۱۱۰‘۱۱۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ‘ص۱۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ج۱‘ص۲۶۵
(۱۲) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ‘ج۱‘ص۱۶۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ص‘۱۴۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ج۸‘ص۱۱۰۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ج۲‘ص۲۰۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ج۱‘ص۲۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی‘ج۲‘ص۲۷۴
(۱۳) ☆ (رواہ الائمہ احمد و مسلم و ابو داؤد و النسائی و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی ذر‘بحوالہ جامع صغیر‘ج۱‘ص۲۴۲)
(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)‘مطبوعہ مصر‘ج۱‘ص۳۷۵۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ج۱‘ص۲۶۵۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی‘ج۲‘ص۲۷۶)

آیت بالا کا شانِ نزول اس پر صادق ہے' نیز احادیث طیبہ میں اس کی وعید وارد ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:

ثَلَاثَةٌ لَایُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَایَنْظُرُ اِلَیْهِمْ :رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَتِهٖ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَائِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: اَلْیَوْمَ اَمْنَعُکَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ یَدَاکَ (۱۵)

تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا' جس نے اپنے سامان تجارت پر قسم اٹھائی کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت ملتی تھی حالانکہ اسے نہ ملتی تھی اس نے جھوٹی قسم کھائی' دوسرا وہ جس نے عصر کے بعد قسم کھائی جس سے کسی مسلمان کا حق مارا گیا' تیسرا' جس نے اپنے زائد پانی کو روک لیا ضرورت مند کو نہ دیا' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جیسا کہ تو نے اس شئ کو منع کیا تھا جو تیرے ہاتھوں نے نہ کمایا تھا۔(۱۶)

﴿۷﴾ قسم کی وضع کسی شئ کا استحقاق ثابت کرنے کے لئے نہیں بلکہ دفع خصومت کے لئے ہے۔ (۱۷)

﴿۸﴾ ملک کا تعین ظاہر حالات اور قرائن سے ہوتا ہے' حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے' ظاہر حالات' قرائن اور گواہوں کے بیان پر حکم ثابت کرنا جائز ہے۔(۱۸)

﴿۹﴾ مال صاحبِ قبضہ کا ہے جب تک کوئی آدمی طریق شرعی سے اپنا حق ثابت نہ کرلے' محض قسم کھانے سے حق ثابت نہیں ہوجاتا۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ حاکم اگر گواہوں کی گواہی پر فیصلہ کردے تو وہ حکم بظاہر نافذ ہے' لیکن اگر گواہوں نے جھوٹی گواہی دی اور حاکم نے انہیں پر فیصلہ کردیا تو مدعی علیہ کے لئے وہ شئ حلال نہیں ہوجاتی۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے:

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ فَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْیَاْخُذْهَا اَوْلِیَتْرُکْهَا (۲۰)

---

(۱۵) ☆ (رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۴۲)

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۲۷۷)

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷)

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷)

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۷۸)

(۲۰) ☆ (رواہ الائمہ مالک واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ عن ام سلمۃ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۷۶)

ظاہر میں میری صورت تمہاری طرح ہے تم میرے پاس اپنے مقدمات لے کر آتے ہو‘ ممکن ہے تم میں کوئی اپنی چرب زبانی سے اپنے جھوٹے دعویٰ کو ثابت کردے اور میں جو گواہی سنوں اس کے مطابق فیصلہ کردوں تو یہ فیصلہ اس کے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہے اسے لے یا چھوڑ دے۔(۲۱)

﴿۱۱﴾ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ گناہ گار بندوں سے کلام نہ فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا مگر اولیاء اللہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام فرمائے گا‘ اور ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا‘ اپنے خطاب دلنواز سے انہیں سرفراز فرمائے گا‘ بلکہ اولیاء اللہ سے اس دنیا میں بھی کلام فرماتا ہے‘ مگر اس کا کلام مخلوق کی کلام کی مانند نہیں ہوتا‘ یہ قدسہ صفات اس کا کلام بغیر سفیر کے سماعت فرماتے ہیں‘ یہی وجہ ہے کہ عبادات میں مشغول ہونے والے کو بعض اوقات ایک خاص لطف محسوس ہوتا ہے یہ کلام الٰہی کی تاثیر ہوتی ہے۔(۲۲)

﴿۱۲﴾ گناہ گاروں کی سزا کی وعید جو قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں وارد ہے‘ وہ تین شرطوں سے مشروط ہے۔

(ا) گناہ گار بغیر سچی توبہ کئے مر جائے‘ کیونکہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

پیارے آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ (۲۳)

توبہ کرنے والا گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں‘

بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے فضل و کرم سے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادے۔

ارشاد ربانی ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا☆

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا‘ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(۲۴)

(ب) اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے معاف فرمادے‘ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی شان یہ ہے کہ وہ جس گناہ گار کے گناہ معاف فرمانے کا ارادہ فرمائے اسے معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان‘ ج ۱‘ص ۲۷۸۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج ۴‘ص ۱۲۰)

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج ۸‘ص ۱۱۲)

(۲۳) ☆ (رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود و الحکیم عن ابی سعید‘ بحوالہ جامع صغیر‘ ج ۱‘ص ۲۳۹)

(۲۴) ☆ (سورۃ الفرقان‘ آیت ۷۰)

رشادربانی ہے:

اِنَّ اللہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ...... الآیة

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔(۲۵)

(ج) وہ گناہ گار اپنی بدبختی سے حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت سے محروم رہ جائے' حضور نبی اکرم ﷺ اپنے گناہ گار امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے' اللہ تعالیٰ نے آپ کی شفاعت قبول فرمانے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

حضور ﷺ کا مبارک ارشاد ہے:

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (۲۶)

میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

اسی پر اجماع امت ہے۔(۲۷)

اللھم اغفرلی وارحمنی وادخلنی الجنۃ مع البراربرکۃحبی لرسول اللہ الشفیع المختار صلی اللہ علیہ والہ وبارک وسلم الی یوم القرار. آمین.

☆☆☆☆☆

(۲۵) ☆ (سورۃالنساء آیت'۴۸)

(۲۶) ☆ (رواہ الائمہ احمدوابوداؤدوالنسائی وابن حبان والحاکم عن جابروالطبرانی فی الکبیرعن اب عباس)

☆ (والخطیب عن ابن عمروعن کعب بن عجزۃ'بحوالہ جامع صغیر'ج۲'ص۲۲)

(۲۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۸'ص۱۱۲)

☆☆☆☆☆

باب(۷۱) :

﴿محبوب اشیاء کا صدقہ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ☆

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک کہ راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو؛ اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۹۲)

حل لغات :

"اَلْبِرّ": لغوی معنی وسعت کے ہیں اس لئے خشکی کے وسیع و عریض ٹکڑے کو بَرّ کہتے ہیں۔

اس کا اطلاق انعام، جنت، بھلائی، احسان کی وسعت، سچائی، طاعت، نیکی کی راہ، کمال خیر اور ایسا کام جس کے کرنے سے اجر ملے پر ہوتا ہے۔

اگر بِرّ کی نسبت بندہ کی طرف ہو تو اس سے مراد ہے، طاعت، سچائی اور احسان کی وسعت، اس وقت اس کا مقابل فُجور اور عقُوق ہے۔ اگر بِرّ کی نسبت رب تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد ہے، رضا، قبولیت، رحمت اور جنت، اس وقت اس کا مقابل غضب اور عذاب ہے۔ قبر کی وسعت، ایمان پر خاتمہ، تقوی کی زندگی اور اعمال خیر کی توفیق بھی بِرّ میں شامل ہیں۔(۱)

"لَنْ تَنَالُوْا" : تَنَالُوْا، نَيْلٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، حاصل کرنا، پالینا، پہنچ جانا۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۱۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص ۲۸۰، ۲۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۴، ص۱۳۳)
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۱۴۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۸، ۱۴۳.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۲۷۱.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۲۷۱
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۲۹۱.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۲۲۲)

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۴، ص۱۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص۲۸۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۲۲۲)

صحابہ کرام اور اسلاف کے انفاق فی سبیل اللہ کے چند واقعات:

(۱) جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاری' جو مدینہ کے صاحب ثروت تھے' بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنی محبوب ترین شئ اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم فرمایا ہے' مدینہ شریف میں میرا باغ اور بئر حاء کنواں ہے' یہ مجھے محبوب ہے......

(یاد رہے کہ باغ اور کنواں مسجد نبوی شریف کے قریب واقع تھا' اس باغ میں حضور سرور دو عالم ﷺ اکثر تشریف لے جاتے اور اس کنوئیں کے ٹھنڈے میٹھے اور خوشبودار پانی سے کچھ نوش جان فرماتے' آج کل یہ باغ اور کنواں مسجد نبوی شریف کی جدید تعمیر میں شامل ہو گیا ہے' باب مجیدی کے اندر کنوئیں کی جگہ کا نشان بنا دیا گیا ہے' فرش پردائرہ میں بئر حاء بھی لکھا گیا مگر مآثر شریفہ کے مٹانے کے جذبہ سے اسے مٹا دیا گیا ہے۔ فقیر غفرلہ القادر اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ متعدد بار اس کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے' الحمدللہ علی احسانہ)

......میں اسے اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی کے لئے دیتا ہوں' امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب اور اجر میرے لئے جمع فرما دے گا' آپ جس طرح چاہیں اس میں تصرف فرمائیں' حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! واہ! واہ! یہ تو نفع بخش مال ہے' جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا' تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو' حضرت ابوطلحہ نے عرض کی' یارسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا' چنانچہ اپنا باغ اور کنواں اپنے قرابت داروں حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی ابن کعب میں تقسیم فرما دیا۔ (۳)

(۲) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اپنا محبوب گھوڑا' جس کا نام سَبَل تھا' لے کر حاضر بارگاہ محبوب رب العالمین ہوئے' عرض کیا' یارسول اللہ! یہ مجھے محبوب ہے' رب تعالیٰ نے محبوب شئ اس کی راہ میں دینے کا حکم دیا ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں' آپ نے وہ گھوڑا انہی کے بیٹے حضرت اسامہ کو سواری کے لئے دے دیا' حضرت زید نے عرض کیا! میں اسے خیرات کرنے کے ارادے سے لایا ہوں' حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ

(۳)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۸۰.
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ۴' ص ۱۳۲)
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۸۱.
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۵.
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۲۷۲.
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۲۲)
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۴۳.
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۹۴.
- ☆ رواہ الشیخان البخاری و مسلم وغیرہما)

نے تمہاری طرف سے قبول فرمالیا ہے۔(۴)

(۳) جلولاء کی فتح کے دن امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میرے لئے جلولاء کے قیدیوں میں سے کوئی باندی خرید لو۔(اس زمانہ میں باندیوں کو خریدا جاتا تھا)انہوں نے باندی خرید کر حاضر کی' آپ کو پسند آئی' آپ نے یہی آیت مبارکہ پڑھ کر فرمایا یہ باندی اللہ کی راہ میں آزاد ہے۔(۵)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد حضرت عبداللہ کے دل میں آیت "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ" کے بارے میں خیال گذرا اور سوچا کہ مجھے اللہ کی نعمتوں میں سب سے زیادہ محبوب شیٔ فلاں باندی ہے' یہ سوچ کر فرمایا کہ وہ اللہ کی راہ میں آزاد ہے' اگر بارگاہ الٰہی میں پیش کی ہوئی چیز کو واپس لینے کی ممانعت نہ ہوتی تو میں اس سے نکاح کر لیتا' آپ نے اس کا نکاح اپنے غلام حضرت قانع رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔(٦)

(۵) خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ وہ مصری کی بوریاں خرید کر خیرات کرتے تھے' کسی نے عرض کیا آپ اتنی رقم خیرات کر دیا کریں' فرمایا! مجھے مصری محبوب ہے اور میں اپنی محبوب شیٔ خیرات کر کے رب سے قبولیت کا طالب ہوں۔(۷)

(٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خیبر میں ایک زمین تھی وہ آپ کو نہایت پسند تھی' آپ نے حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کیا وہ زمین میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: زمین کو اپنے پاس روک لو اور اس کی پیداوار خیرات کر دو۔(۸)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۸۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱' ص ۲۸۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۵۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸' ص۱۴۳)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۲۹۴۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴' ص ۱۳۲۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۲' ۲۲۳۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۲۷۲)

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴' ص ۱۳۳۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۲۷۲۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۲۹۴)

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴' ص ۱۳۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۲۹۴)

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴' ص ۱۳۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۲۷۲۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۲' ص ۲۲۳)

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۱' ص ۳۸۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پسندیدہ شیٔ صدقہ وخیرات کرے تو قبول ہوگی، ناقص، ردی اور بے کار شیٔ کا صدقہ وخیرات وہ قبول نہیں کرتا، حرام شیٔ کا صدقہ کرنا حرام ہے۔ آیت مبارکہ میں اسی کا حکم ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ☆ (سورۃ البقرۃ ایت ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو اس میں سے، اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو، اور جان رکھو اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں اپنی محبوب شیٔ خیرات کرنا افضل اطاعت ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ صدقہ وخیرات صرف مال کا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے مال، کمال، اعمال اور احوال میں سے اللہ کی راہ میں صرف کرنے پر اجر ہے، آیت کے عموم سے یہ بات واضح ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ فرض اور واجب صدقات مثلاً زکوۃ، صدقہ فطر، عشر اور نذر وغیرہ کے علاوہ مال سے نفلی صدقات نکالنا بھی اللہ کو محبوب ہے، قرب خداوندی کے حاصل کرنے کے لئے صرف فرض صدقات کافی نہیں، آیت کے عموم نے یہ مسئلہ واضح کردیا ہے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ فرض اور واجب صدقات اگر مقدار معین سے کم دے گا فرض اور واجب ادا نہ ہوگا، البتہ نفلی صدقات میں مقدار معین نہیں، خوش دلی سے جتنا دے گا قبول ہوگا، یہاں مقدار نہیں دیکھی جاتی دل کا حال دیکھا جاتا ہے۔ (۱۲)

---

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۷۲.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۷۲.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۱۴۲)
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۲۹۳.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۸۰.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۴۶)

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۲۲۲.
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ص ۱۶۸.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۵)

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ص ۲، ص ۱۸.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۷۲)

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۲۹۲)

﴿۵﴾ اپنی محبوب اشیاء میں سے بعض کا صدقہ کرنا کافی ہے' تمام اشیاء کا صدقہ کرنا لازم نہیں' آیت مبارکہ میں لفظ مِمَّا تبعیض کے لئے ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ صدقات وخیرات کی ابتدا قریبی رشتہ داروں سے کرو' اگر قریبی رشتہ دار فقیر وغریب ہوں تو زکوۃ بھی ترجیحاً انہیں دی جائے کہ اس طرح کرنے میں دہرا ثواب ہے' صلہ رحمی اور صدقہ کی ادائیگی' حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت زید بن حارثہ کے صدقہ کے گھوڑے کو ان کے بیٹے حضرت اسامہ کو دے دیا۔ رضی اللہ عنہم (۱۴)

﴿۷﴾ مال کی علاوہ چرنے والے جانوروں' تجارت کے جانوروں اور کھیتی کی پیداوار میں زکوۃ اور عشر واجب ہے ان کے نصاب کا تعین احادیث مبارکہ سے ہوتا ہے' آیات میں اجمال ہے۔ (۱۵)

﴿۸﴾ اپنی محبوب شیٔ محبوب اور بارک دنوں میں ادا کرو' مثلاً عید قربان کو گوشت' شب برات اور عید فطر کو شیرینی وغیرہ' نیز محبوب شیٔ کو محبوب بندوں میں تقسیم کرو' حضور سید عالم ﷺ اپنی محبوبہ زوجہ ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے تھے۔ (۱۶)

﴿۹﴾ فرض اور واجب صدقات زکوۃ' فطرو غیرہ اعلانیہ اور نفلی صدقات وخیرات مخفی طور پر دینا افضل ہے' اگر اس کا خلاف کرے گا تو بھی جائز ہے' مگر بہتر وہی ہے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ صدقہ کرنے والا جب اپنی محبوب شیٔ اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے کسی مسلمان کو دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے' درحقیقت وہ شیٔ اولاً اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے پھر مسلمان کے ہاتھ میں پہنچتی ہے' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جب اپنا محبوب گھوڑا صدقہ کیا اور حضور سید عالم ﷺ نے اس کو ان کے بیٹے حضرت اسامہ کو دے دیا تو آپ نے اس حقیقت کو واضح فرمادیا! کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمالیا ہے' یعنی اللہ اپنے بندوں کے واسطے سے دیتا ہے اور بندوں کے واسطے سے لیتا ہے۔ (۱۸)

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۸۰۔
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۶۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۱۴۴)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۲۷۲۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۹۲)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۸۱۔
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۶۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۹۵۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۲۷۲)

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۹۲)

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۹۲)

(۱۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۲' ص ۲۲۳۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ح ۲' ص ۲۹۵)

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۳۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۸)
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۶۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۲۷۲)

﴿۱۱﴾ صدقات، خیرات، خواہ فرض ہوں یا نفل، ان کی قبولیت کے لئے بنیادی لازمی شرط ایمان ہے، مسلمان کے جمیع صدقات اور اطاعات قبول ہو سکتے ہیں، بخلاف کافر کے کہ اس کا دیا ہوا مال رب کے ہاں اجر نہیں پاتا۔(۱۹)

﴿۱۲﴾ فقیر صابر، غنی شاکر سے افضل ہے۔(۲۰)

﴿۱۳﴾ تمام معاملات میں سچائی کا اختیار کرنا فرض ہے کیونکہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں "اَلْبِرُّ" سے مراد سچائی ہے، سچائی قبول ہے جبکہ جھوٹ مردود ہے، جھوٹے کی دنیا و آخرت میں کوئی قدر و عزت نہیں۔

صحیح الاسناد مرفوع حدیث میں ارشاد ہے:

عَلَيْكُم بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلَ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ إِلَى النَّارِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلَ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ كَذَّابًا(۲۱)

تم سچائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے، آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچائی کی طرف مائل رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے، اور جھوٹ سے ہمیشہ بچو، کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی دوزخ تک پہنچا دیتی ہے، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی طرف کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔(۲۲)

﴿۱۴﴾ رب تعالی کا حقیقی قرب پانے کے لئے دنیا سے ہاتھ اٹھالو، کیونکہ دنیا بندہ کے نزدیک محبوب شئ ہے اور رب کا قرب اور اس کی قبولیت کے لئے محبوب شئ کا صدقہ کرنا لازم ہے، صحابہ کرام اور اسلاف علیہم الرضوان کا عمل اس بارے میں واضح ہے۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ تندرستی اور محتاجی کی حالت میں صدقہ کرنا افضل ہے، بہ نسبت بیماری کے کہ اس وقت تو سارا جاتے رہنے کا احتمال بھی ہوتا ہے۔(۲۴)

(۱۹) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ
(۲۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص۲۲۳)
(۲۱) ☆ (رواہ الائمہ احمدومسلم والترمذی والبخاری فی الادب عن ابن مسعود، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۱۰۵)
(۲۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ، اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۲۹۱)
(۲۳) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی، مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۲۷۲)
(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۴، ص۱۳۳.
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۱۸)

☆☆☆☆☆

باب (۷۲) :

بیت اللہ اور حرمین شریفین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ☆

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ' اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے' جو اس تک چل سکے' اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۹۷)

حل لغات :

"**اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ**": آیاتٌ جمع ہے آیَۃٌ کی' آیت کا معنی ہے ظاہر علامت' واضح نشان۔
قرآن مجید کے جملوں کو آیات اس لئے کہتے ہیں کہ ان سے توحید' رسالت' اسلام اور حقائق ظاہر ہوتے ہیں۔(۱)
اگرچہ عالم کا ذرہ ذرہ رب تعالیٰ کی نشانیوں سے معمور ہے' جہاں نظر اٹھاؤ رب کریم جل مجدہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں مگر بیت اللہ شریف کی نشانیاں بڑی واضح ہیں' ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

(ا) بیت اللہ تمام مسلمانوں کا ایسا محبوب ہے کہ ہر دل اس کی طرف جھکا رہتا ہے۔

(ب) بیت اللہ شریف کی زیارت رب کریم کی تجلیات کی زیارت ہے' یہی وجہ ہے کہ اس کی زیارت کرنے والی آنکھ نم آلود رہتی ہے' جتنی بار زیارت کرو آنسو جاری ہو جائیں گے۔

(ج) ہر رات روئے زمین کے اولیائے کاملین کی ارواح طیبہ وہاں حاضر ہوتی ہیں۔

(د) جو شخص یہاں حاضر ہوا اسے امن مل گیا' مجرم جتنی دیر یہاں رہا سزا سے محفوظ رہا' اور اگر ایمان ساتھ ہے تو عذاب سے امن میں آ گیا۔

(ہ) اگر کوئی جانور اپنے شکاری سے بچ کر یہاں داخل ہو گیا شکار ہونے سے بچ گیا' بلکہ درندہ اپنے شکار کا تعاقب کرنے والا اس کی حدود میں داخل نہیں ہوتا۔

(۱) ☆ (مفردات امام راغب' ص ۳۳)

(د) کوئی پرندہ بیت اللہ شریف کے اوپر سے نہیں گزرتا' پرندوں کی ٹولیاں جب یہاں سے پرواز کرتی گزرتی ہیں بیت اللہ کے اوپر سے آ کر جدا ہو جاتی ہیں۔

(ز) اگر کوئی پرندہ بیمار ہو تو حصول شفا کے لئے بیت اللہ شریف کی فضا سے گزرتا ہے تا کہ اسے شفا مل جائے۔

(ح) جس جابر ظالم نے بیت اللہ شریف کی توہین یا تخریب کا قصد کیا فوراً اپنے انجام کو پہنچا' اللہ تعالیٰ نے ابابیل سے ابرہہ کے ہاتھیوں کو تباہ کر دیا۔

(ط) اہل بصیرت کا مشاہدہ یہ ہے کہ دنیا میں درختوں کی شاخیں اس کی طرف جھکی رہتی ہیں۔(۲)

"**مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا**": اِسْتِطَاعَتْ طَوْعٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے خوشی و رضا' حد وسعت کو اصطلاح میں استطاعت کہتے ہیں' یعنی ایسا کام جو سہولت سے ہو سکے' اس کا مقابل عجز ہے۔ (۳)

آیت مبارکہ میں اس استطاعت سے مراد زادراہ اور سواری کا مہیا ہونا ہے' یعنی جو مسلمان زادراہ اور سواری پر قدرت رکھتا ہے اس پر حج بیت اللہ فرض ہے۔(۴)

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۳۰ ۲۰.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴'ص ۱۳۹.
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۷)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۲۷۶.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص۷.
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۱'ص ۳۷۴.
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص ۱۶۰)
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲'ص ۳۰۱.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۲.
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۱۶۹)

(۳) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۳۱۰.
☆ مصباح المنیر' ج۲'ص ۱۴)

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۴'ص ۱۴۷ ومابعد.
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۱'ص ۳۸۶)
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص ۱۶۲.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۲۷۸.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۲۷۸.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص۷.
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲'ص ۳۰۹)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ کعبہ مشرفہ مکہ معظمہ میں ایک بقعہ مبارکہ کا نام ہے' جسے بیت اللہ' بیت العتیق اور دیگر مبارک ناموں سے یاد کیا جاتا ہے' کعبہ معظمہ کے بقعہ مبارکہ پر پتھر کی ایک سادہ مگر پر ہیبت عمارت ہے یہ عمارت اس بقعہ مبارکہ کی علامت ہے' یہ بقعہ مبارکہ تحت الثریٰ سے ثریا تک کعبہ ہے' موجودہ عمارت کے پتھر ہٹا دینے یا بدل دینے سے اس کی حیثیت پر اثر نہیں پڑتا اور اگر موجود پتھروں کو اس بقعہ مبارکہ سے ہٹا کر دوسری جگہ کوئی عمدہ عمارت بنا دی جائے تو وہ کعبہ نہیں بن جاتا' لہٰذا اگر انسان فضا میں بلند ہو جائے یا سمندر کی تہ یا غار میں نیچے چلا جائے اور موجودہ عمارت کعبہ کی محاذات میں نہ ہو تو بھی اس بقعہ مبارکہ کی طرف منہ کرنے والا قبلہ رو ہے اس کی نماز جائز ہے۔

کعبہ ایک لطیفہ ربانی ہے جو تجلیات ربانیہ کی فرودگاہ ہے' ظاہر کعبہ اگرچہ مخلوق ہے اور اس کا تعلق عالم خلق سے ہے مگر حقیقت کعبہ ایک باطنی نسبت ہے جس کا ادراک حواس اور خیالات سے نہیں ہو سکتا' بلکہ محسوس ہونے کے باوجود غیر محسوس ہے' یہ شان ظاہر کعبہ کی ہے حقیقت کعبہ کا ادراک علم ظاہری سے نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے حقیقت کعبہ سے حقیقت قرآن بالا ہے اور حقیقت قرآن سے حقیقت نماز بالا ہے' اس مقام پر پہنچ کر سالک کی سیر بوساطہ رسول ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد تمام فنا و بقا ہے' ان تمام حقائق سے بالا حقیقت محمدیہ ہے جس کا حقیقی علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو حاصل نہیں۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ممکنات کو وجوب کا آئینہ بنایا اور عدم ذاتی کو وجوب اور وجود کا مظہر قرار دیا۔(۵)

﴿۲﴾ مقام ابراھیم ایک پتھر ہے مگر عجائبات سے پُر ہے' تعمیر کعبہ کے وقت سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام اس پر کھڑے ہوتے تھے تاکہ دیوار کی اونچائی پر پتھر چُن سکیں' یہ پتھر ضرورت کے مطابق بلند ہو جاتا اور شام کو نیچے ہو جاتا' حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں کے نشان اس میں پڑ جاتے' ہزاروں انقلابات کے باوجود یہ نشان اس مبارک پتھر پر موجود ہیں' بیت اللہ کے دروازے کے قریب موجود ہے' بیت اللہ کی زیارت کرنے والا اس کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے' حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک قدموں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے مخلوق کا مسجود الیہ بنا دیا ہے' طواف کرنے والوں کو حکم ہے کہ طواف کے بعد اس کے قریب ہو کر نوافل ادا کرو۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ...... الآیة (سورۃالبقرۃ آیت ۱۲۴)

اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔(٦)

(۵) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۲۱)

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۳۹۔

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۸۴۔

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۲۹)

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۷۔

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی' مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۲۷۲۔

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۰۱)

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۰۲۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۲۷۲)

﴿۳﴾ مکہ مکرمہ کے چاروں اطراف چند میل کا علاقہ حرم کہلاتا ہے' حدود حرم میں داخل ہونے والا امن میں آجاتا ہے' ایسا شخص جو زنا یا قتل یا ارتداد وغیرہ میں بطور حد اس کا قتل جائز ہوا گر حدود حرم میں داخل ہو جائے تو حدود حرم میں اس پر حد قائم نہ کی جائے گی' بلکہ حاکم کسی تدبیر سے اسے حدود حرم سے نکلنے پر مجبور کرے گا' مثلاً اسے کھانے پینے کو نہ دیا جائے' اسے آرام نہ کرنے دیا جائے' جب یہ شخص حدود حرم سے نکل جائے اس پر حد قائم کی جائے' اگر حدود حرم میں داخل ہونے پر قتل سے کم قصاص ہو تو حدود حرم میں قصاص جاری ہوگا' اسی طرف اگر حدود حرم میں داخل ہو کر ایسا جرم کرے کہ اس کا قتل جائز ہو تو اس پر حدود حرم میں حد جاری ہوگی' رب کریم جل مجدہ نے حدود حرم کو جائے امن قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا .... الآیۃ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ......الآیۃ (سورہ عنکبوت آیت ۶۷)

اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین پناہ بنائی اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔

حدود حرم میں جرم کرنے والے کی سزا رب تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی۔

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ الآیۃ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۱)

اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو۔ (۷)

﴿۴﴾ حدود حرم کے خودرو پودوں کا کاٹنا حرام ہے' اگائے ہوئے درخت کا کاٹنا جائز ہے' اسی طرح یہاں شکار کرنا حرام ہے' البتہ پالتو جانور ذبح کرنا جائز ہے' موذی جانور سانپ' بچھو' چوہا' کوا' چیل وغیرہ مارنا جائز ہے' پنجرے میں اگر کوئی جانور لے کر حدود حرم میں داخل ہو گیا تو اس کا آزاد کر دینا واجب ہے۔ (۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۴' ص ۱۴۱۔
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۹۶)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۸۴۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۰۲۔
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۴۷۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۴' ص ۲)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۲۷۶۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۰۲۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۸' ص ۱۶۱)

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۸۴۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۴' ص ۲)

﴿۵﴾ حرم مکی کی طرح مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کی درمیانی زمین حرم مدنی ہے' دونوں حرموں کو حرمین شریفین کہا جاتا ہے' حرم مکی کی طرح حرم مدنی بھی قابل عزت وتکریم ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنِّیْ حَرَّمْتُ بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ کَمَا حَرَّمَ اِبْرٰھِیْمُ مَکَّۃَ

مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی زمین کو میں نے حرم کیا جس طرح حضرت ابراھیم علیہ السلام نے مکہ معظّمہ کو حرم کیا۔(۹)

دونوں حرموں میں داخل ہونے والا اور ان میں مر کر دفن ہونے والا قیامت کے روز بے خوف اٹھے گا۔

حضور سید عالم شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ(۱۰)

جس نے میرے وصال کے بعد میری (قبر انور کی) زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں زیارت کی' اور جو دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہو جائے وہ قیامت کے روز امن والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔(۱۱)

﴿۶﴾ حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے' یہ فرض عین ہے' اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور فرض ہونے کے بعد ادا نہ کرنے والا فاسق ہے' قرآن مجید' احادیث طیبہ اور اجماع امت اس کی فرضیت پر ناطق ہیں' صاحب استطاعت مسلمان پر عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اس سے زائد جتنی مرتبہ ادا کرے گا نفلی حج کا ثواب پائے گا۔

چونکہ حج کی فرضیت کا سبب بیت اللہ ہے اور وہ متکرر نہیں ہوتا اس لئے ایک بار ہی فرض ہے' یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں حج کی اضافت اَلْبَیْت کی طرف ہے۔(۱۲)

---

(۹) ☆ (رواہ مسلم عن ابی سعید' جامع صغیر' ج ۱' ص ۱۸۱)

(۱۰) ☆ (رواہ الدارقطنی عن حاطب' ج ۲' ص ۲۷۸)

(۱۱) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی' مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۲۷۶.

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۷.

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۰۲.

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۰۲)

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۱۴۲.

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۳.

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۳۷۲)

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی' مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۲۷۲.

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۸۲.

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۸' ص ۱۶۲.

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۰۴)

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۶۹.

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۴۷.

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۸۱)

﴿۷﴾ وجوبِ حج کی چھ شرطیں ہیں اگر کسی میں یہ جمع ہوں گی تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا۔

(ا) مسلمان ہونا۔ (ب) بالغ ہونا۔ (ج) عاقل ہونا۔ (د) صحت مند ہونا۔

(ہ) بقدرِ کفایت زادِ راہ ہونا۔ (ز) راستہ کا امن ہونا۔

عورت کے لئے ایک شرط لازم ہے کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

لہٰذا غریب' مریض' راستہ کا خوف کرنے والا' شیخ فانی' اپاہج' نابینا' وہ عورت جس کے ساتھ محرم نہ ہو اور ہر وہ شخص جو بیت اللہ شریف تک نہ پہنچ سکتا ہو' ان پر حج فرض نہیں۔ (۱۳)

﴿۸﴾ آیتِ مبارکہ میں حج کی فرضیت صرف استطاعت کے ساتھ مشروط ہے باقی شرائط احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہیں' یہ احادیثِ مبارکہ اگرچہ احاد ہیں مگر قبولِ ائمہ کا درجہ پاچکی ہیں' لہٰذا ایسی احاد احادیث جو امت میں مقبول ہوں بمنزلہ اجماع کے ہیں' ان سے آیات کی تخصیص جائز ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ تندرست عاقل بالغ مسلمان کے پاس اگر مال زائد ہو کہ بیت اللہ تک آنے جانے کا زادِ راہ' سواری کا انتظام اور واپسی تک گھر والوں کے لئے نان ونفقہ حیثیت کے مطابق ہو تو اس پر حج فرض ہے' ورنہ فرض نہیں' غریب آدمی اگر حج کرے گا تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔ (۱۵)

﴿۱۰﴾ حج کی فرضیت فی الفور نہیں بلکہ علیٰ سبیل التراخی ہے' یعنی اگر کسی پر حج فرض ہو جائے اس پر فوری طور پر ادا کرنا لازم نہیں زندگی میں جب حج کرے گا ادا ہو جائے گا' تاخیر سے گناہ گار نہ ہوگا' البتہ جلدی ادا کرنا افضل ہے۔ (۱۶)

﴿۱۱﴾ مکہ شریف کے ہر مسلمان پر حج فرض ہے مکی کے لئے زادِ راہ اور سواری وغیرہ کی کوئی حاجت نہیں۔ (۱۷)

﴿۱۲﴾ حج پر قادر شخص اگر حج کئے بغیر مر جائے تو سخت مجرم ہے اس کا عمل کفار کے مشابہ ہے' اس پر سخت وعید وارد ہے۔ (۱۸)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص ۱۴۵.
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۲'ص ۳۰۴)
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۰۴.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص ۲۷۷.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۸'ص ۱۶۴.
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج۱'ص ۲۸۸)
(۱۴) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۲'ص ۳۰۳)
(۱۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه' ج۱'ص ۱۲۹.
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ص ۱۴۷)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۵'۲۲.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص ۱۴۷ ومابعد)
(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص ۱۴۴.
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج۱'ص ۲۸۸)
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۵'۲۴)
(۱۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۸'ص ۱۶۴.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۴'ص ۱۳.
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۰۶)

﴿۱۳﴾ نابالغ اگر حج کرے گا تو نفل ادا ہوگا' بعد بلوغت اگر اس پر حج فرض ہو تو پھر سے حج فرض ادا کرے۔ (۱۹)

﴿۱۴﴾ ہر عبادت کی طرح حج بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ادا کرے' نمود وریا کو دخل نہ دے' حاجی کے لئے لازمی ہے کہ حج مبرور کی کوشش کرے' حلال کمائی سے حج کرے' حج کے ارکان' شرائط' واجبات' سنن اور مستحبات صحیح طور پر ادا کرے۔ (۲۰)

﴿۱۵﴾ حج مبرور کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد حاجی کے دل میں نرمی پیدا ہو' اس کے گناہگاروں میں کمی اور نیکیوں میں اضافہ ہو' اس کی زندگی میں نیکی کا غلبہ ہو جائے۔ (۲۱)

﴿۱۶﴾ سفر حج میں عورت کے ساتھ اس کا محرم ہونا لازمی ہے' ورنہ ہر قدم پر گناہ گار ہو گی۔

یاد رہے کہ عورت کا گھر سے بغیر محرم نکلنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَاتُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَايَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ الآية (سورۃ الطلاق آیت' ۱)

(عدت میں) انہیں گھروں سے نہ نکالو' اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔

جب حج جیسی اہم عبادت کے لئے عورت کا بغیر محرم کے گھر سے نکلنا جائز نہیں تو عام حالات میں عورت کا گھر سے بلا وجہ شرعی نکلنا کتنا قبیح جرم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۷﴾ جس شخص پر حج فرض ہوا اور وہ کسی عذر کے باعث حج کے لئے بیت اللہ نہ جا سکے یا وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور حج کی وصیت کر گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے سے اس کا حج ادا ہو جائے گا' اور اگر مرنے والا وصیت نہ کر سکا لیکن اس کے اقرباء اس کی طرف سے حج کریں تو قبولیت اور اجر کی قوی امید ہے۔ (۲۳)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴'ص ۱۴۵'۱۴۶۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۲۷۷۔
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۳۰۳)
(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴'ص ۱۴۲۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸'ص ۱۶۶)
(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۴'ص ۱۴۲)
(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۲۵)
(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۲۸۹)

☆☆☆☆☆

باب (۷۳) :

﴿کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تمسک﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ...... الآیة

اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۰۳)

حل لغات:

" وَاعْتَصِمُوْا "'' اِعْتِصَامٌ '' کا معنی ہے مضبوطی سے پکڑ لینا' تھام لینا۔ (۱)

" حَبْل ": مضبوط رسی' ہر وہ شئی جس کے ذریعے مقصود تک پہنچنا ممکن ہو وسیلہ۔ (۲)

حَبْلِ اللّٰهِ سے مراد ہے' قرآن مجید' اطاعت الٰہی' اسلام' اخلاص' مسلمانوں کی جماعت' اہل بیت اطہار' ذات مصطفیٰ ﷺ آیت مبارکہ میں سب ہی مراد ہو سکتے ہیں' دراصل یہ ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیریں ہیں۔ (۳)

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ قرآن مجید اور سنت مصطفیٰ کریم ﷺ کو مضبوطی سے تھامنا' ان کے تمام احکام کا اقرار اور ان پر عمل کرنا تمام امت پر فرض ہے' بعض احکام کو ماننا اور بعض کا انکار شیوہ کفار ہے' اس سے اجتناب لازم ہے' اسی طرح تمام مسلمانوں کا مل کر احکام اسلام پر عمل فرض ہے۔ (۴)

(۱) ☆ (مفردات امام راغب اصفهانی'ص۳۳۷)
(۲) ☆ (مفردات امام راغب اصفهانی'ص۱۰۷)
(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۸.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص۱۵۸'۱۵۹.
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه' ج۱'ص۱۷۱)
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص۱۴۸.
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج۱'ص۲۹۱.
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر' ج۱'ص۳۸۸'۳۸۹.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۴'ص۱۸)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص۲۸۱.
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۲'ص۳۱۹.
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۸'۱'ص۱۷۳)
(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۸.
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج۱'ص۲۹۱.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص۱۵۸'۱۵۹)
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر' ج۱'ص۳۸۸.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص۲۸۱.
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۸'ص۱۷۳.
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص۱۴۸)
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه' ج۱'ص۱۷۱.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۴'ص۱۸.
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۲'ص۳۱۹)

﴿۲﴾ امت مسلمہ کا اتفاق واتحاد لازمی ہے‘اسی اتفاق واجتماع کے لئے پنجگانہ نماز کے لئے جماعت‘عیدین اور حج کے اجتماعات مشروع ہوئے۔(۵)

﴿۳﴾ اتفاق واتحاد وہی پسندیدہ ہے جس کی بنیاد اللہ تعالی جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی رضا مقصود ہو۔(۶)

﴿۴﴾ مسلمانوں کی اجتماعیت میں تفرقہ ڈالنا یا ایسا کام کرنا جس سے تفرقہ پڑے‘حرام ہے اس سے بچنا فرض ہے‘ تفرقہ میں ہلاکت اور جماعت میں نجات ہے۔ (۷)

﴿۵﴾ تفرقہ اور اختلاف میں واضح فرق ہے‘وہ اختلاف جو فتنہ‘تعصب‘فساد اور جماعت میں انتشار کا باعث ہو‘ تفرقہ کہلاتا ہے‘یہ حرام ہے‘اصول دین میں اتفاق اور فروع میں اختلاف جائز بلکہ محاسن شریعت سے ہے‘ تفرقہ کے ساتھ جماعت قائم نہیں رہ سکتی‘اختلاف کے ساتھ جماعت قائم رہتی ہے‘صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں اختلاف واقع ہوا ان میں تفرقہ نہ تھا۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہے۔(۸)

اختلاف امت کے باعث احادیث کی ایسی تنقیح ہوئی کہ ان کا حسن نکھرا اور منشائے نبوت واضح ہوا۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِذَاحَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَه اَجْرَانِ وَاِذَاحَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اخْطَاَفَلَهٗ اَجْرٌ

حاکم فیصلہ کرنے میں جب کوشش کر کے فیصلہ کرتا ہے تو اگر اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کے لئے دہرا اجر ہے اور جب کوشش کر کے فیصلہ کرے لیکن اس کے فیصلہ میں خطا ہو تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔(۹)

یعنی قاضی یا حاکم اخلاص سے فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ درست بھی ہو سکتا ہے اور اس میں خطا بھی ہو سکتی ہے یعنی ایک ہی مسئلہ میں دو آدمیوں کی رائے مختلف ہو سکتی ہے اس میں حرج نہیں‘نہ یہ مذموم ہے۔(۱۰)

---

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۲‘ص۲۸.

(۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور‘ج۱‘ص۲۸۱)

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۴‘ص۱۶۴.

(۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمود نسفی‘مطبوعہ لاھور‘ج۱‘ص۲۸۱)

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۴‘ص۱۵۹.

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)‘مطبوعہ مصر‘ج۱‘ص۳۸۹.

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت‘لبنان‘ج۱‘ص۲۹۲)

(۸) ☆ (رواہ نصر المقدسی فی الحجۃ والبیھقی فی الرسالۃ الاشعریۃ واوردہ الحلیمی)

☆ (والقاضی حسین وامام الحرمین وغیرھم‘بحوالہ جامع صغیر‘ج۱‘ص۲۰)

(۹) ☆ (رواہ البخاری عن عمروبن العاص‘ج۲‘ص۱۹۲ .رواالائمہ احمدو البخاری ومسلم وابوداؤدو النسائی وابن ماجہ عن عمروبن العاص)

☆ (ورواہ احمدو البخاری ومسلم وابوداؤدو النسائی والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ‘بحوالہ جامع صغیر‘ج۱‘ص۳۸)

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۲‘ص۲۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت‘لبنان‘ج۱‘ص۲۹۲.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۴‘ص۱۶۴)

(۶) مسلمانوں کے مسلمہ اجماعی عقائد میں اختلاف پیدا کرنا تفرقہ بازی ہے جو ناجائز اور حرام ہے' ضروریات دینِ اور اجماعی عقائد کا اختلاف کرنے والا دوزخ کا مستحق ہے' اللہ تعالی نے دین قیم کی اتباع کا وجوب اور پھوٹ ڈالنے کی وعید شدید فرمائی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَاوَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَاوَصَّيْنَابِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَاتَتَفَرَّقُوْافِيْهِ ...... الآية

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ دین ٹھیک رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ (سورۃ الشوریٰ آیت' ۱۳)

حضور سید الکونین نبی الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا ارشاد واجب الانقیاد ہے:

اِنَّ اُمَّتِيْ لَاتَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَارَاَيْتُمْ اِخْتِلَافًافَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِالْاَعْظَمِ

میری امت اجابت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی' پس جب تم کہیں اختلاف دیکھو تو عظمت والی جماعت کو لازم پکڑلو۔ (۱۱)

علمائے کرام شکر اللہ سعیہم فرماتے ہیں کہ سواد اعظم سے مراد اہل سنت و جماعت ہے' اہل سنت و جماعت کے علاوہ باقی فرقے باطل پر ہیں' اہل سنت و جماعت کی کثرت اور عظمت سب پر بھاری اور حاوی ہے۔

یاد رہے کہ مجتہدین کرام' صوفیہ عظام' قراء' محدثین اور علمائے اعلام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا اختلاف امت کے لئے باعث رحمت ہے' جس کی بشارت صحیح حدیث میں ہے۔ فقہ میں ائمہ مجتہدین مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد' طریقت میں اولیائے کاملین مثلاً سیدنا غوث اعظم جیلانی' سیدنا شیخ بہاؤالدین شاہ نقشبند' سیدنا خواجہ غریب نواز اجمیری اور سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی' اور ان کے متبعین گلشن اسلام کے حسین دلنواز خوشبودار پھول ہیں' یہ ایک ہی گلدستہ کے اجزائے ترکیبی ہیں' انہیں سے اسلام' قرآن و سنت اور دین قویم کی بہار ہے' جو ان سے جدا ہوا اس نے اللہ کی مضبوط رسی کو چھوڑ دیا۔ (۱۲)

(۷) ان مسائل کے بارے میں جن میں نصوص شرعیہ واضح طور پر موجود نہ ہوں ائمہ کرام کا اجتہاد کرنا جائز ہے' اجتہاد میں اگرچہ ائمہ کرام مختلف ہوں مگر سب حق پر ہوں گے' سب اجر پائیں گے' مسائل کا یہ اختلاف ممنوع نہیں بلکہ

---

(۱۱) ☆ (رواہ ابن ماجہ عن انس' ۲۹۲)

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۹۱.

☆ اتمام الھدایہ از شیخ المحدثین جلال الملة والدین السیوطی بحوالہ انجاح الحاجة از شیخ عبدالغنی دھلوی' ص ۲۹۲.

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۱۹)

گلشن اسلام میں رنگ رنگ کے حسین خوشبودار پھول ہیں جن سے اسلام قائم ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اجتہاد کیا اور ان میں اختلاف رائے ہوا مگر حضور نبی رحمت ﷺ نے اسے ناپسند نہ فرمایا، بلکہ اسے بحال رکھا۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ اَحَدًا مِّنْهُمْ (رواہ البخاری عن ابن عمر، ج ۱، ص ۱۲۹)

جب ہم غزوہ احزاب سے واپس ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا! تم سب بنی قریظہ میں پہنچ کر نماز عصر ادا کرنا، بعض صحابہ کو نماز عصر کا وقت راستہ میں ہی ہو گیا، تو بعض صحابہ نے فرمایا کہ ہم بنی قریظہ میں پہنچ کر ہی نماز عصر ادا کریں گے، بعض نے فرمایا کہ ہم راستہ میں نماز ادا کر لیں گے (بنی قریظہ میں پہنچنے تک تاخیر نہ کریں گے) یہ بات حضور ﷺ سے عرض کی گئی، تو آپ نے ہم میں سے کسی سے ناگواری کا اظہار نہ فرمایا۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام میں ہر ایک کا اجتہاد درست قرار دیا۔ (۱۳)

﴿۸﴾ قرآن مجید کی وہ تفسیر معتبر ہے جس پر ائمہ تفسیر علمائے کرام کا اجماع ہو چکا ہے، اسی طرح احادیث طیبہ کی وہی وضاحت معتبر ہے جسے اجماع امت سے قبولیت کی سند عطا ہو چکی ہے، ہر کس و ناکس کی رائے تفسیر اور حدیث کے بارے میں معتبر نہیں۔ (۱۴)

﴿۹﴾ دنیوی مال و متاع میں رغبت رکھنے والا اپنے بہت سے بھائیوں کو دشمن بنا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا طالب مخلوق خدا سے دوستی رکھتا ہے، مخلوق خدا کو دشمن بنا لینا جائز نہیں، اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیوی امور میں دلچسپی کم کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے محبت کرے تا کہ اتفاق میں رخنہ اندازی نہ ہو۔ (۱۵)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۱۔
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۸۱)
(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۳۱۹)
(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۱۷۴)

☆☆☆☆☆

باب (۷۴) :

﴿امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ☆

ورتم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۰۴)

حل لغات :

"**اُمَّۃٌ**" : اُمٌّ بمعنی قصد اور ارادہ ہے' قرآن مجید میں اُمَّۃٌ جماعت' پیشوا' دین وملت' زمانہ اور اللہ تعالی کے راستہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے' علمائے لغت نے اس کے چالیس تک معانی بیان کئے ہیں۔

اصطلاح میں امت سے مراد وہ جماعت ہے جو ایک مقصد کی حفاظت کرے' ایک رسول کی اتباع کرنے والوں کو امت کہتے ہیں' آیت میں یہی مراد ہے۔ فرد واحد' جو داعی الی الحق ہو' کو بھی امت کہہ لیتے ہیں۔ (۱)

"**یَدۡعُوۡنَ**" : دعا سے بنا ہے' جس کا معنی ہے بلانا' دعوت دینا' دعوت عام ہے زبان سے ہو یا عمل سے یا قلم سے یا طاقت سے' اس سے مراد ہر قسم کی تبلیغ ودعوت ہے۔

"**اَلۡخَیۡر**" : ہر قسم کی بھلائی' اعتقاد کی اصلاح' اعمال کی درستگی' اخلاق کا اعتدال' قرآن وسنت کا اتباع ہر قسم کے خیر کا جامع ہے۔ (۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۹۲.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱.
☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۲۳.
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۳)

(۲) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۷۱.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۳۲۹)

"اَلْمَعْرُوْف" : معروف سے مراد ہر وہ عقیدہ یا عمل جس کی خوبی اور بہتری شریعت میں معلوم ومشہور ہو، جس کا اچھا ہونا شریعت نے تسلیم کیا ہو اور عقل نے قبول کیا ہو، فرض، واجب، سنت اور مستحب سب معروف ہیں۔ اس کا مقابل اَلْمُنْکَر ہے، یعنی ہر وہ شئ جو شرعاً اور عقلاً ممنوع اور ناپسند ہو، اس میں محرمات ومکروہات شامل ہیں۔ (۳)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ امور خیر کی تبلیغ اور دعوت دینا اہم عبادت ہے، یہی حال برائی سے روکنے کا ہے، یہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کا فائدہ خود اسے بھی ملتا ہے اور جسے تبلیغ و دعوت دی گئی اسے بھی فائدہ ملتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے بہترین امتی ہیں، آیت مبارکہ بالا ان کی عظمت کو بیان کر رہی ہے کہ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں، علاوہ ازیں قرآن مجید میں متعدد مقامات پر تبلیغ کی اہمیت کو بیان فرمایا گیا ہے، احادیث طیبہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عظمت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم رسول معظم ﷺ سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

آمِرُوْهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ (۴)

لوگوں کو نیکی کا حکم کرنے والا، برائی سے روکنے والا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا۔ (۵)

﴿۲﴾ دعوت خیر اور تبلیغ دین فرض کفایہ ہے، یعنی کسی علاقہ، شہر آبادی میں سے اگر بعض مسلمان یہ فریضہ ادا کریں گے تمام کی طرف سے یہ فریضہ ادا ہو جائے گا، اور اگر علاقہ، شہر یا آبادی میں کوئی بھی دعوت و تبلیغ کا فرض ادا نہ کرے گا، سب گناہ گار ہوں گے، آیت مبا کہ بالا میں تبلیغ کے لئے ایک گروہ کا ہونا فرض بتایا گیا ہے۔ (۶)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۳۵.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج۱'ص۱۷۱.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص۲۸۵)
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص۲۱.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲'ص۳۲۹.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص۲۸۵.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۰۷)
(۴) ☆ (رواہ احمد و ابویعلی عن درۃ بنت ابی لہب 'تفسیر روح المعانی' ج۴'ص۲۲)
(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۹.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص۱۷۸.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص۲۲)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۴'ص۱۶۵)
(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۹.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۴'ص۱۶۵.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱'ص۲۹۲)
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج۱'ص۱۷۱.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص۱۴۹.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص۱۷۷.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص۲۸۵)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص۲۸۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص۲۱.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲'ص۳۲۹.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۰۲)

﴿۳﴾ نیکی کی دعوت کبھی فرض ہوتی ہے، کبھی واجب، کبھی سنت، فرض کی ادائیگی کے لئے تبلیغ فرض ہے، واجب کے لئے واجب، سنت کے لئے سنت اور مستحب کے لئے تبلیغ مستحب ہے، مگر برائی سے روکنا واجب ہے۔(۷)

﴿۴﴾ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے چند شرائط ہیں ان کی موجودگی میں یہ فرض ادا ہوگا، اگر یہ شرائط نہ ہوں تو یہ فرض نہ رہے گا:

(ا) علم شریعت یعنی فرائض وواجبات اور محرمات ومکروہات کا علم، اگر علم شریعت نہ ہوگا تو تبلیغ کس امر کی؟

(ب) تبلیغ کرنے اور احکام شرع پہنچانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(ج) مراتب احتساب، کیفیت احتساب، قیام احتساب پر تمکن وقدرت ہو، اہم اور غیر اہم کی تمیز رکھتا ہو۔

(د) اس کی تبلیغ موجب فتنہ وفساد نہ ہو۔

(ہ) انداز تبلیغ حسب ضرورت احسن ہو، مصلحت وقت کے تحت نرمی وسختی کرے، اس انداز تبلیغ پر علماء نے اجماع کیا ہے۔ (۸)

﴿۵﴾ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے تین مراتب، حدیث شریف نے بیان فرمائے ہیں:

(ا) اگر ہاتھ سے برائی روکنے کی استطاعت ہو تو بزور قوت برائی کو روک دے، بزور قوت برائی روکنے کا تعلق صاحبان اقتدار سے ہے۔

(ب) اگر بزور قوت برائی کو روکنے کی استطاعت نہیں تو زبان کی قوت سے برائی روک دے، علمائے کرام اور مبلغین زبان سے برائی روکیں۔

(ج) اگر ہاتھ اور زبان سے برائی کو روکنے کی استطاعت نہیں تو کم از کم اس برائی کو دل سے برا جانے۔ حدیث شریف میں اس آخری درجہ کو ایمان کا کمزور درجہ فرمایا گیا ہے۔(۹)

---

(۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۹.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۲.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۰۶)

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۰۸.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۱۷۸)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۴۹.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۸۵.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۳۲۹)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۰، ۳۱.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۹۳.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۰۸)

(۶) جو شخص معصیت پر جما رہے اور نصیحت کے باوجود نصیحت پذیر نہ ہو اس سے معاشرتی تعلق منقطع کر لینے چاہئیں' اس کے پاس بیٹھنا' اس کے ساتھ کھانا پینا حرام ہوگا' اس سے اجتناب لازم ہوگا' ورنہ اس کے پاس بیٹھنے والے پر بھی عذاب ہوگا' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی واضح ہدایت موجود ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَلَاتَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ...... الآیۃ

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (سورہ ہود آیت' ۱۱۳)

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ☆ (سورہ انعام آیت' ۶۸)

اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں نہ پڑیں' اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

ہر بے دین' گمراہ اور بدعمل ظالم ہے اس سے میل جول جائز نہیں۔ (۱۰)

(۷) غیر مکلّف نابالغ اور کم عقل کو بھی تبلیغ کی جائے اس سے ان کی تربیت ہو جائے گی اور عقل آنے اور مکلّف ہوتے ہی احکام شرع کا پابند ہو جائے گا' حدیث شریف میں ہے کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کی جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے سختی سے نماز کا حکم دیا جائے گا۔

ظاہر ہے کہ یہ عمر احکام شرع کے مکلّف ہونے کی نہیں اس کے باوجود تربیت کے لئے اسے احکام شرع کا پابند کیا جائے۔ (۱۱)

(۸) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کا ترک بدترین جرم ہے' ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی' حدیث شریف میں اس کی وعید وارد ہے۔ (۱۲)

(۹) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے والے علماء و امراء کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ہاں بڑا درجہ ہے۔

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۱)

(۱۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۳)

(۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۹۰)

حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ كَانَ خَلِيْفَةُ اللهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَخَلِيْفَةُ كِتَابِهٖ وَخَلِيْفَةُ رَسُوْلِهٖ (۱۳)

جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اللہ کی زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے اس کی کتاب کا خلیفہ ہے اس کے رسول کا خلیفہ ہے۔ (۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ (رواہ الدیلمی عن ثوبان 'بحوالہ کنز العمال' ج۳' ح۵۵۶۴)

(۱۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص ۲۲۔

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص ۱۷۹)

☆☆☆☆☆

باب (۷۵) :

کفار سے دلی دوستی

﴿ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۱۸)

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے، ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے، بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔

حل لغات :

"بِطَانَةً" : بَطَن سے بنا ہے جس کا معنی ہے پیٹ، اندرونی حصہ۔

بطانۃ سے مراد وہ خاص معتمد آدمی جس کی دوستی گہری ہو اور اس سے اندرونی راز کہے جاتے ہوں اور وہ انتہائی قریبی بن گیا ہو۔ (۱)

"مِنْ دُوْنِكُمْ" : دُون کا معنی ہے غیر، سوا، مقابل، ہر وہ شئ جو مرتبہ، منزلت اور قرابت میں حقیر ہو۔ (۲)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۵۱.
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۲۷.
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۶.
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۱۷۸)
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۲۹۲.
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۸، ص ۲۱۰.
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۱.
☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۳۴۵)

(۲) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۱۷۶.
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۹۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر ان کے مقابل کفار کو، جو عزت و منزلت میں تم سے کم تر ہیں، دلی راز دار نہ بناؤ۔ (۳)

"لَا یَاْلُوْنَکُمْ" : اَلَا یَاْلُوْ کا معنی ہے کمی کرنا، انتہا کو پہنچانا۔

"خَبَالًا" : فساد اور جنون کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جسم انسانی میں ایسا فساد جو اضطراب پیدا کرے۔ (۴)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! جن کافروں سے تم دوستی کرتے ہو ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ تمہارے در پردہ دشمن ہیں، ہر وقت تمہارے دین، عقائد اور تمہاری جمعیت کو فساد سے دوچار کرنے کی سازش کرتے رہتے ہیں اور تمہاری بربادی میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ (۵)

"مَاعَنِتُّمْ" : عَنَتٌ کا معنی ہے سخت مشقت اور محنت۔

مراد یہ ہے کہ کافروں کی تمنا تو یہ ہے کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ (۶)

"اَلْبَغْضَآءُ" : بُغْضٌ کا معنی ہے نفرت، یہ حب کا مقابل ہے، شدت نفرت کو بَغْضَآءُ کہتے ہیں۔ (۷)

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۱۸۰۔
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۲۱۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۹۲۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۳۴۵)

(۴) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۱۴۲۔
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۸۰)

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۱۸۰۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۲۹۶۔
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۹۸)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۷۵۔
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۲۱۱۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۳۷)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۹۲۔
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۹۲۔
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۱)

(۶) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۷۵۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۳۷۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۳۴۵)
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۱۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۹۲۔
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۹۲)

(۷) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۵۵۔
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۳۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کافر جن کو تم اپنا دوست راز دار سمجھتے ہو'ان کے دلوں میں تمہارے خلاف بغض وحسد اور شدید نفرت ہے' کبھی کبھی کافروں کے منہ سے ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جو ان کے دلی بغض کا غماز ہوتا ہے اسی سے اندازہ کرلو کہ ان کے دل میں تمہارے خلاف کتنا بغض وعناد ہے۔

مسائل شرعیہ :

(۱) یہود'نصاریٰ'منافق اور جمیع کفار سے دلی دوستی'مصاحبت'موالات اور ان سے تشبہ حرام ہے'اللہ تعالیٰ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے'مسلمانوں کو چھوڑ کر انہیں راز دار'مشیر'دخیل'وزیر اور اپنے امور کا ناظم مقرر کرنا حرام ہے' کفار کی طرح دیگر بد دین'اہل ہوا اور اہل بدعت سے دوستی اور مصاحبت بھی ناجائز ہے۔

احادیث طیبہ میں صریح نہی وارد ہے'ان کے ساتھ مل کر کھانا پینا'ان کی عیادت'ان کی نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ اے امیر المؤمنین! حیرہ کا ایک نصرانی عمدہ کاتب ہے اور اس کا حافظہ بڑا ہے' کیا اسے مسلمانوں کے لئے کاتب مقرر نہ کرلیا جائے' آپ نے منع فرمادیا۔

اسی طرح امیر المؤمنین حضرت عمر کا ایک یہودی غلام تھا'جس کا نام وسق رومی تھا'اس کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے دعوت اسلام دی اور فرمایا اگر تو مسلمان ہوجائے تو تمہیں میں اپنا کاتب (سیکرٹری) مقرر کرلوں' میں نے انکار کردیا' آپ نے اسے اپنا کاتب مقرر نہ کیا۔(۸)

(۲) ہر کافر کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ انہیں راز دار اور دوست بنا کر عزت نہ دیں۔(۹)

☆☆☆☆☆

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج ۲'ص ۳۶.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۲۹۶.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۱۸۰)
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۱۷۵.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۵۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج ۱'ص ۳۹۶.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج ۸'ص ۲۱۱)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۲۹۲.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۲۹۲..
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۴'ص ۳۷)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج ۲'ص ۳۷.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۱۷۹)

☆☆☆☆☆

باب(٧٦) :

سود کی حرمت

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ☆

اے ایمان والو! سود دونا دون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے' اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ (سورہ آل عمران آیت' ۱۳۰'۱۳۱)

حل لغات :

"اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً" : اَضْعاف جمع ہے اس کا واحد ہے ضِعْفٌ ہے' جس کا معنی ہے مثل' برابر' مُضَاعَفَةً' اَضْعَافٌ کی صفت ہے' دونوں مل کر ربٰو کا حال ہیں۔ (١)

آیت کا معنی یہ ہے کہ سود کسی طرح لینا حرام ہے خواہ دوگنا ہو یا سوایا یا ڈیوڑھا' ہر نسبت کا سود حرام ہے۔

شان نزول :

زمانہ جاہلیت میں کفار عرب کا دستور تھا کہ جب ان کے قرض کی مدت پوری ہوتی تو وہ مقروض سے تقاضا کرتے' اگر مقروض وقت مقررہ پر ادا کی استطاعت نہ رکھتا تو قرض خواہ سے کہتے کہ کچھ مدت بڑھا دو' قرض خواہ کہتا اگر تم قرض بڑھا دو تو میں مدت بڑھا دیتا ہوں' اسی طرح وہ دوگنا قرض تسلیم کر لیتا' بارہا ایسا ہوتا کہ مقروض بڑھی ہوئی دوسری مدت پر بھی قرض نہ دے سکتا' قرض خواہ سے جب مزید مہلت طلب کی جاتی تو وہ قرض کو مزید بڑھانے کی شرط عائد کرتا' قرض اصل سے کئی گنا ہو جاتا' اس طرح یہ ظالم قرض خواہ ایک ایک کے پچاس بلکہ سو سو وصول کر لیتا'

(١) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ٢٩٦۔
☆ مصباح المنیر' ج ٢' ص ٣)

اس ظلم عظیم کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مطلقاً ہر قسم کے سود کر حرام قرار دیا۔ (۲)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر قسم کا سود حرام ہے' خواہ مال کی زیادتی کا سود ہو یا مدت کی زیادتی کا' کسی نسبت کا ہو' سوایا ڈیوڑھا ہو' سادہ سود یا سود در سود' غرضیکہ ہر نوعیت کا' ہر نسبت کا' ہر قسم کا سود لینا دینا حرام ہے۔ (۳)

﴿۲﴾ سود لینا' دینا' سود لینے دینے میں ہر قسم کی معاونت حرام اور گناہ کبیرہ ہے' اس کا مرتکب فاسق و فاجر ہے' اس کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ (۴)

﴿۳﴾ مومن گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا' سود خور کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والا کہہ کر خطاب فرمایا' اسی طرح مسلمانوں کا آپس میں قتال حرام ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسوں کو مومن فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ...... الآية

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ (سورۃ الحجرات آیت ۹)

ارتکاب قتال کے باوجود رب تعالیٰ نے انہیں مومن فرمایا ہے۔ (۵)

﴿۴﴾ گناہ دین و آخرت میں نقصان کا باعث ہے' اللہ تعالیٰ نے سود خور کو دوزخ کی وعید دی ہے' اسی طرح ہر گناہ کے بدلے رب تعالیٰ اسے سزا دینا چاہے تو سزا دے گا' گناہ کرنے پر بے خوف نہیں ہونا چاہیئے۔ (۶)

---

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۴'ص ۵۵.
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج ا 'ص ١٧٨.
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر'ج ا'۴۰۴.
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م٦٨٥ھ) 'ص ١۵۴)
(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ٣٧.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۲۰۲.
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه'ج ا 'ص١٧٨)
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ص ١۵۴.
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر'ج ا'ص۴۰۴.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور'ج ا'ص ۲۹۹.
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور'ج ا'ص ۲۹۹)
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'ج۸'ص ۹'ص ۲.
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۱۱.
(۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۴'ص ۵۵)
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور'ج ا'ص ۳۰۰.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'ج ۹'ص ۲)
(۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۱۱)
(۶) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۱۲.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج ۴'ص ۲۰۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ١٢٢۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج ۲'ص ۲۶۲)

﴿۵﴾ ہر قسم کا گناہ، صغیرہ ہو یا کبیرہ، اس سے اجتناب لازم ہے، مگر چند گناہ ایسے ہیں کہ ان کے مرتکب کے بارے میں خدشہ ہے کہ مرنے سے پہلے اگر توبہ نہ کرے تو بوقت نزع ایمان کے جاتے رہنے کا خوف ہوتا ہے، مثلاً والدین کی نافرمانی، قطع رحمی کرنے والا، امانت میں خیانت کرنے والا، سود خور، غرضیکہ بندوں پر ظلم کرنے والے کے بے ایمان ہو کر مرنے کا خدشہ موجود ہے۔ (۷)

﴿۶﴾ تنگ دست مقروض کو فراخ دستی تک بغیر کسی معاوضہ کے مہلت دینا واجب ہے، اسی طرح فراخ دست مقروض اگر قرض کی ادائیگی میں بے جا تاخیر کرے تو اس پر شدت کرنا جائز ہے۔ (۸)

﴿۷﴾ مومنوں کے لئے جنت اور کافروں اور گناہ گاروں کے لئے دوزخ تیار ہو چکی ہے، دوزخ اور جنت اس وقت بھی موجود ہیں۔ اگر چہ ان میں داخلہ قیامت میں حساب کتاب کے بعد ہوگا۔ (۹)

﴿۸﴾ امام الائمہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسلمان کے لئے سب سے زیادہ خوف دلانے والی آیت، مذکورہ آیت ہے، مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ (۱۰)

☆☆☆☆☆

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۲۰۳۔
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۲۶۲)
(۸) ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۷۸)
(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۲۰۳۔
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۱۵۴)
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۹، ص ۴۔
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۲۶۲۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۱۲)
(۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۳۰۰۔
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۳۰۰۔
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۵۶)

☆☆☆☆☆

باب (۷۷) :

مشاورت

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۹)

تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

شان نزول :

غزوہ بدر میں شدت قتال سے چند صحابہ کرام میدان جنگ سے ہٹ آئے' اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا' اور ساتھ ہی اپنے محبوب نبی ﷺ کو تین حکم دیئے کہ اے محبوب! آپ بھی انہیں معاف فرما دیں' ان کی مغفرت کے لئے ہماری جلیل بارگاہ میں شفاعت فرمائیے' ان کے دل کو خوش کرنے کے لئے حسب سابق ان سے مشورہ فرمالیا کریں۔

حضور نبی رحمت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے وزیروں (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر) سے مشورہ کر لیا کروں۔(۱)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو یا کام کرنے کی نوعیت یا طریق کار میں تردد ہو تو تردد کو دور کرنے کے لئے اہل رائے سے مشورہ کر لینا حکم خداوندی اور سنت مصطفوی ہے' مشورہ کرنے والا کبھی نادم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جو حکیم مطلق ہے' اس نے تخلیق خلیفہ سے پہلے فرشتوں سے مشورہ فرمایا' اپنے حبیب و محبوب' طالب و مطلوب ﷺ کی عظمت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے ان سے کئی بار مشورہ فرمایا۔

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۲۴۹

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۴۱)

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۶۵

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ا' ص ۲۱۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۲۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ا' ص ۴۲۰)

حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن کاشانہ نبوت میں موجود رہے' باہر جلوہ افروز نہ ہوئے' عشاق پریشان ہوئے اور سمجھے کہ اب آپ باہر تشریف نہ لائیں گے اچانک آپ نے جلوہ افروزی فرمائی اور سجدے میں سر مبارک کو رکھ دیا اور اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ صحابہ کرام سمجھے کہ اب سر نہ اٹھائیں گے' جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا:

اِنَّ رَبِّی تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِسْتَشَارَنِی فِی اُمَّتِی مَاذَا اَفْعَلُ بِھِمْ فَقُلْتُ مَاشِئْتَ اِیْ رَبِّی ھُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَۃَ فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ فَقَالَ لَااُخْزِنُکَ فِی اُمَّتِکَ یَامُحَمَّدُ وَبَشَّرَنِی اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِی اَلْفَامَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْھِمْ حِسَابٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِہٖ اَوَمُعْطِی رَبِّی سُؤْلِی فَقَالَ مَااَرْسَلَنِی اِلَیْکَ اِلَّالِیُعْطِیَکَ وَلَقَدْ اَعْطَانِی رَبِّی عَزَّوَجَلَّ وَلَافَخْرَ وَغَفَرَلِی مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِی وَمَاتَاَخَّرَ وَاَنَااَمْشِی حَیًّاصَحِیْحًاوَاَعْطَانِی اَنْ لَّاتَجُوْعَ اُمَّتِی وَلَاتُغْلَبَ وَاَعْطَانِی الْکَوْثَرَفَھُوَنَھْرٌمِنَ الْجَنَّۃِلَیَسِیْلُ فِی حَوْضِی وَاَعْطَانِی الْعِزَّوَالنَّصْرَوَالرُّعْبَ یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْ اُمَّتِی شَھْرًاوَاَعْطَانِی اَنِّی اَوَّلُ الْاَنْبِیَآءِ اَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَطَیَّبَ لِی وَلِاُمَّتِی الْغَنِیْمَۃَوَاَحَلَّ لَنَاکَثِیْرًا مِمَّاشَدَّدَعَلٰی مَنْ قَبْلَنَاوَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْنَاحَرَجٌ

بے شک میرے رب تبارک وتعالی نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کروں' میں نے عرض کیا! اے میرے رب! جو تو چاہے ایسا فرما کیونکہ یہ تیری مخلوق ہے اور تیرے بندے ہیں' اس نے مجھ سے دوبارہ مشورہ طلب فرمایا' میں نے ایسا ہی عرض کیا' اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا' اے محمد! میں تیری امت کے بارے میں تجھے غمزدہ نہ کروں گا' اور اس نے مجھے بشارت دی کہ جنت میں سب سے پہلے میری امت سے ستر ہزار کو داخل کروں گا کہ ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے' ان پر کوئی حساب نہ ہوگا' پھر اللہ تعالی نے مجھے پیغام دیا کہ اے محبوب! دعا مانگیئے میں دعا قبول کروں گا' سوال کیجئے میں عطا کروں گا' میں نے پیغام لانے والے سے فرمایا کہ کیا میرا رب میرا سوال عطا فرمائے گا؟ اس نے عرض کی 'مجھے آپ کی طرف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ آپ کو عطا فرمائے گا' بے شک میرے رب نے میرا سوال مجھے عطا فرمادیا ہے اس پر کوئی فخر نہیں کرتا' اللہ تعالی نے میرے سبب سے میرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں' اب میں صحیح حالت میں چلتا پھرتا ہوں' رب تعالی نے مجھے یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ میری امت بھوکی نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی' اس نے مجھے کوثر عطا فرمادیا ہے' وہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے حوض میں بہتی ہے' اللہ تعالی نے مجھے عزت' فتح اور رعب عطا فرمایا ہے' جو میری امت کے سامنے ایک مہینے کی مسافت تک چلتا ہے' رب تعالی نے مجھے یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ انبیاء میں سب سے پہلے میں جنت میں داخل

ہوں گا' میرے اور میری امت کے لئے غنیمت کو پاک کر دیا ہے اور ہمارے لئے بہت سی ان چیزوں کو حلال فرما دیا گیا ہے جو پہلی امتوں پر ممنوع تھیں' ان کے بارے میں ہم پر کوئی تنگی نہیں۔ (۲)

مشورہ پر عمل کرنے والے کی خوبی حضور سید المرسلین ﷺ نے یوں بیان فرمائی!

مَانَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ (۳)

جس نے مشورہ کر لیا وہ ندامت نہ اٹھائے گا۔ (۴)

﴿۲﴾ چونکہ مشورہ کرنا قواعد شریعت اور عزائم احکام سے ہے اس لئے ان سے مشورہ کیا جائے جو اہل رائے ہوں اور اس فن سے خوب واقف ہوں' دینی امور میں علمائے کرام سے مشورہ کیا جائے' فوجوں اور جنگی چالوں کے بارے میں جنگی امور کے ماہرین سے مشورہ کیا جائے' ملکی و سیاسی حالات کی فلاح و بہبود کے لئے وزیروں' مشیروں' سیاست دانوں' معاشیات کے ماہرین سے مشورہ کیا جائے۔ (۵)

﴿۳﴾ جس سے مشورہ لیا جائے اس کا امین' دیانت دار اور ماہر ہونا لازم ہے۔

حضور سید الکونین محبوب رب العلا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمِنٌ (۶) جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہو۔ (۷)

---

(۲) ☆ (رواہ الائمہ عن حذیفہ بن الیمان 'ج۵'ص ۳۹۳)
(۳) ☆ (رواہ الطبرانی فی الاوسط 'بحوالہ جامع احکام القرآن از قرطبی'ج۴'ص ۲۵۰)
(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۱.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۲۹۷.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۴'ص ۲۴۹)
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۶۰.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۱۸۸.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی'ج۲'ص ۳۹۷)
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر'ج ۱'ص ۴۲۰.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۳۱۵.
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۳۱۵)
(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۲۹۸.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۴. ص ۲۵۰)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج ۱'ص ۴۱.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۳۱۵.
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۳۱۵.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص ۱۰۶)
(۶) ☆ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و الترمذی عن ام سلمۃ)
☆ (و ابن ماجہ عن ابن مسعود 'بحوالہ جامع صغیر'ج۲'ص ۳۲۶)
(۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر'ج ۱'ص ۴۲۰.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۴'ص ۲۵۱)

﴾۴﴿ جو حاکم اہل علم اور اہل دین سے مشورہ نہیں کرتا اس کا منصب حکومت سے ہٹا دینا واجب ہے' آقا و مولی حضور سید الانبیاء ﷺ باوجود مخلوق میں سب سے زیادہ عالم ہونے کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا کرتے تھے' رب قدیر نے مشورہ کی اہمیت اور ضرورت کو بارہا واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ☆ (سورة الشورى آیت ۳۸)

اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام آپس کے مشورہ سے ہے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔(۸)

﴾۵﴿ باہمی مشورہ میں اہل رائے کی رائے مختلف ہوسکتی ہے' ممکن ہے ان میں بعض کی رائے صائب ہو اور بعض کی رائے میں خطا ہو' جس کی رائے میں اختلاف ہو اس پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں بلکہ اپنی دیانت دارانہ رائے دینے کے باعث ایک اجر کا مستحق ہے' اگر مشورہ میں خطا کے باعث نقصان بھی ہو جائے تو اس خطا کا ذمہ دار نہیں کہ اس نے نقصان کا ارادہ نہ کیا تھا' اسی اصول سے دینی مسائل میں اجتہاد اور قیاس کی اہمیت واضح ہوگئی' اجتہاد اور ظن پر عمل کرنا جائز ہے' اللہ تعالی نے حضور اکرم ﷺ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ کرنے کا حکم دیا' ظاہر ہے اکثر موقعوں پر صحابہ کرام میں رائے اختلاف ہوا' مگر رب تعالی نے ان کے مشورہ کی خطا پر ان سے مواخذہ نہ فرمایا بلکہ ان کے لئے اجر کا وعدہ دیا۔(۹)

﴾۶﴿ مجلس مشاورت میں کسی ایسے مسلمان کو شامل کر لینا باعث برکت ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو' کیونکہ ان ناموں کی برکت سے مجلس مشاورت سراپا بابرکت ہو جاتی ہے۔

حضور پرنور صاحب البرکات مجمع الکرامات نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

مَامِنْ قَوْمٍ كَانَتْ لَهُمْ مَشْوَرَةٌ فَحَضَرَ مَعَهُمْ مَنِ اسْمُهُ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ ' فَاَدْخَلُوْهُ فِیْ مَشْوَرَةٍ اِلَّا خِيْرَ لَهُمْ

جب کوئی قوم مشورہ کرنا چاہے تو مشورہ میں کوئی ایسا شخص حاضر ہو جس کا نام احمد یا محمد ہو اور وہ جماعت اس کو اپنے مشورہ میں شامل کر لیں اس میں برکت ہوگی۔(۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص ۳۴۹)
(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۱.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۴'ص ۲۵۰.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص ۳۱۵)
(۱۰) ☆ (رواه القرطبی عن علی ابن ابی طالب .الجامع لاحکام القرآن' ج۴'ص ۲۵۱)

﴿۷﴾ مشورہ اس معاملہ جائز ہے جس بارے میں کوئی واضح حکم شرع موجود نہ ہو‘ جن امور کے بارے میں واضح احکام شرع موجود ہیں ان میں مشورہ نہیں کیا جائے گا بلکہ احکام منصوصہ پر عمل کیا جائے گا۔ مثلاً نمازوں کی تعداد‘ رمضان کے روزے‘ زکوٰۃ کے نصاب وغیرہ میں مشورہ کرنا جائز نہیں۔ (۱۱)

﴿۸﴾ اپنے علم‘ تجربہ اور باہمی مشورہ کے باوجود توکل صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ پر کرنا لازم ہے‘ کیونکہ بعض اوقات انسانی علم‘ تجربہ اور اجتماعی رائے غلط بھی ہو جاتی ہے۔ (۱۲)

﴿۹﴾ رزق اور عزت حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا توکل ہے‘ جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا‘ اس لئے اللہ کی نافرمانی کرنا حرام ہے‘ اس سے اجتناب لازم ہے۔ (۱۳)

﴿۱۰﴾ توکل ترک اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب عادیہ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کا نام توکل ہے‘ اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیوی امور میں مشورہ کرنے کا حکم دیا‘ مشورہ کرنا خود اسباب سے ہے‘ اگر ترک اسباب کا نام توکل ہوتا تو مشورہ کرنے کا حکم نہ دیا جاتا۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج ۲‘ ص ۴۱.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج ۸‘ ص ۶۷.
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور ج ۱‘ ص ۳۱۵)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی ‘مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۳۱۵.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج ۴‘ ص ۱۰۶.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۱۶۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۲‘ ص ۲۹۷)

(۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ‘مطبوعہ مصر‘ ج ۱ ‘ص ۴۲۰.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۱۶۰.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج ۴‘ ص ۱۰۶.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۲‘ ص ۲۹۷)

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۲‘ ص ۲۹۷)

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۳۱۶.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی ‘مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۳۱۶.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج ۴‘ ص ۱۰۷.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۲‘ ص ۲۹۸)

☆☆☆☆☆

باب (۷۸) :

﴿تبلیغ احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ وَاشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ☆

اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا' توانہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے' تو کتنی بری خریداری ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۸۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ علماء پر واجب ہے کہ وہ حق کو لوگوں سے بیان کریں اور غرض فاسد مثلاً ظالموں کی طرف داری' سہولت کی خاطر یا انہیں راضی رکھنے یا دنیوی حقیر منفعت حاصل کرنے یا بخل وغیرہ کی خاطر حق میں سے کچھ نہ چھپائیں' ایسا کرنا طریقہ کفار اور ناراضی رب قدیر ہے' نار دوزخ میں گرفتار ہونے کا باعث ہے' قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی وعید سنائی گئی ہے۔ حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ کَتَمَ عِلْمًا عَنْ اَھْلِہٖ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِجَامًا مِّنْ نَارٍ (۱)

جس نے علم کو اس کے اہل لوگوں سے چھپایا قیامت کے روز اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (۲)

(۱) ☆ (رواہ ابن عدی عن ابن مسعود' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۲۱۴)

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۴.

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۳۰۴.

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۴۳۶)

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۳۱.

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۳۳۴.

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۳۳۴.

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۱۲۶)

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۹۵.

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۱۴۹.

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۱۳.

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۴۴۸)

۲ جہلاء پر لازم ہے کہ علماء سے جو معلوم کریں اس پر عمل کریں۔ (۳)

۳ عمل کے بارے میں خبر واحد حجت ہے اگرچہ عقائد کے بارے میں خبر واحد حجت نہیں، جہلاء صرف علماء سے سن کر عمل کرتے ہیں، عمل کے لئے یہ خبر واحد کے حکم میں ہے۔ (۴)

۴ علماء پر علم سکھانا اور جہلاء پر علم سیکھنا فرض ہے، حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ ارشاد فرماتے ہیں، جہلاء پر سیکھنا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور اس سے پہلے علماء پر سکھانا فرض کیا۔ (۵)

۵ قرآن وحدیث میں جو کمالات، اوصاف اور معجزات حضور سید الانبیاء محبوب رب العلاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کے ہیں، ان سب کا بیان کرنا فرض ہے، انہیں چھپانا حرام اور طریقہ یہود ونصاریٰ ہے، ان کمالات، اور درجات کی غلط تاویل کرنا جس سے ان کا اصل منشا واضح نہ ہو بھی حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے علماء کو بیان حقائق کا جو حکم دیا وہ عام ہے اس میں علماء اسلام پر بھی وہی فریضہ عائد ہوتا ہے۔ (۶)

۶ قرآن مجید اور احادیث، فقہ وتفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ کی کتابوں کی خرید وفروخت جائز ہے، یہ آیات الٰہیہ کی خرید وفروخت نہیں بلکہ کاغذ، سیاہی، کتابت، طباعت، جلد بندی اور دیگر مصارف کی قیمت ہے، اسی طرح قرآن مجید، حدیث وتفسیر وغیرہ کی تدریس اور تعلیم پر اجرت لینے دینے کو متاخرین علماء نے ضرورت کے تحت جائز قرار دیا ہے، اسی طرح خطابت، امامت، اذان دینے اور مساجد ومدارس کے دیگر خدام کی اجرت لینا دینا متاخرین علماء نے جائز قرار دیا ہے۔

۸ دین دے کر دنیا کا مال لینا خواہ کتنا ہی کثیر ہو اللہ ورسول (جل وعلا وﷺ) کے ہاں قلیل وذلیل ہے، اس میں برکت نہیں ہوتی، اسی طرح کسی دنیوی مصلحت کی خاطر حق کو بیان نہ کرنا اور اس کے عوض کسی دنیادار سے معاوضہ وصول کرنا حرام اور طریقہ یہود ونصاریٰ ہے، رب تعالیٰ نے آیت مذکورہ بالا کے علاوہ کثیر آیات میں اس کی مذمت بیان فرمائی ہے۔ (۷)

☆☆☆☆☆

(۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۱۳)

(۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۲۴)

(۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۱۳.

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۴۴۹.

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۶۷)

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۹، ص ۱۳۱.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۰۴)

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۴.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۴، ص ۳۰۴)

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۳۶.

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۳۳۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۱۵۰)

(۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۱۳.

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۳۳۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۹، ص ۱۳۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۶۷)

☆☆☆☆☆

باب (۷۹) :

صبر واستقامت اور اتحاد ملی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔ (سورہ آل عمران آیت ۲۰۰)

حل لغات :

"اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا" : دونوں کلمات صَبْرٌ سے بنے ہیں' صبر کا لغوی معنی ہے'رک جانا' روک لینا' عقل اور شرع جس سے منع کردے اس سے رک جانا' مصائب پر بغیر بے تابی کے نفس کو جمائے رکھنا۔ (۱)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد یہ ہے کہ شدائد دنیا اور آفات آفاق میں اپنے دین پر جمے رہو۔

اور صَابِرُوْا سے مراد ہے کہ شدائد جنگ میں دشمن سے زیادہ جمے رہو۔ (۲)

"رَابِطُوْا" : رَبْطٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے' باندھنا' مضبوط کرنا' قوی کرنا۔

باب مفاعلہ سے اس کا معنی ہے اسلامی لشکر کا دشمن کی سرحد کے پاس ہمیشہ قیام کرنا' آیت مبارکہ میں یہی معنی مراد ہے۔ (۳)

---

(۱) ☆ (مفردات امام راغب اصفهانی' ص ۲۷۳.
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۵۹.
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۲۲۷.
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور' ج ۱' ص ۳۴۰)

(۲) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۱۲۹.
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعه مصر' ج ۱' ص ۴۴۴.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۴' ص ۱۷۵.
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۲۶۷)

(۳) ☆ (مفردات امام راغب اصفهانی' ص ۱۸۶.
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۰۴.
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۵)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۴' ص ۳۲۲.
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعه مصر' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۲۶۷)

مسائل شرعیہ:

(۱) مصیبت آنے پر اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرنے میں اور گناہوں سے بچنے پر جو مشقت برداشت کرنا پڑتی ہے اس پر صبر کرنا فرض ہے صبر کرنے والا بڑا اجر پاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی معیت خاصہ حاصل ہو جاتی ہے۔

صبر بہت سی قسموں کو شامل ہے ہر ایک پر دل کو بے تابی سے روکے رکھنا صبر اور باعث اجر ہے صبر کی چند قسمیں یہ ہیں:

(ا) معرفت توحید عدل نبوت اور معاد پر استدلال کرنا اور ان میں غور وفکر کرنے کی مشقت برداشت کرنا۔

(ب) اہل باطل کے شبہات کے جوابات تلاش کرنے پر جو مشقت پیش آئے اسے برداشت کرنا۔

(ج) فرائض و واجبات اور مندوبات کی ادائیگی پر مشقت پر صبر کرنا۔

(د) منہیات سے احتراز کرنے کی مشقت برداشت کرنا۔

(ہ) شدائد دنیا مرض فقر قحط خوف اور موت پر صبر کرنا۔

ان سب صورتوں میں رب تعالیٰ کی اطاعت پر جمار ہے رب تعالیٰ کی محبت و طاعت کسی وقت اور کسی حالت میں نہ چھوڑے نہ دکھ میں نہ سکھ میں نہ سختی میں نہ نرمی میں یہی حقیقی صبر ہے اور مطلوب شرع ہے۔ (۴)

(۲) جہاد و قتال کے موقعہ پر دشمن کے مقابل زیادہ شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خوب جمے رہو ظاہر ہے شدائد جنگ میں دشمن کو بھی تکلیف پہنچے گی اور تمہیں بھی ایذا پہنچے گی مگر تم شدائد جنگ کو خوب جم کر برداشت کرو کہ دشمن کے مقابلہ میں تمہیں دنیا و آخرت میں اجر کی امید ہے جب کہ دشمن آخرت سے ناامید ہے اس لئے شدائد جنگ خوب جم کر برداشت کرنے چاہئیں۔ (۵)

---

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۹ ص ۱۵۵۔
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۹۹۔
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۱۹۔
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۴۵)
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۴ ص ۳۲۲۔
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۴۴۴۔
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور ج ۱ ص ۳۴۰)
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۴ ص ۱۷۵۔
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۲ ص ۲۷۶)

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۴۵۔
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۴ ص ۳۲۲)
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۲ ص ۲۷۴۔
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۱۹۹۔
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ص ۱۱۹)

﴿۳﴾ رشتہ داروں، اعزاواقارب اورہمسائیوں کی ایذاؤں اور بداخلاقیوں کو برداشت کرنا بھی صبر اور باعث اجر ہے، ان کی ایذاؤں پر انتقام نہ لینا بھی مطلوب شرع اور حکم خداوندی ''وَصَابِرُوْا'' پر عمل ہے۔

نیز اس سلسلہ میں قرآن مجید میں متعدد آیات کریمہ میں احکام موجود ہیں:

ارشادربانی ہے!

خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْبِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ☆

اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیرلو۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹)

نیز ارشادربانی ہے:

وَاِذَامَرُّوْابِاللَّغْوِمَرُّوْاكِرَامًا☆ ...... الآية (سورۃالفرقان آیت ۷۲)

اور جب بیہودہ پر گذرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالے گذرجاتے ہیں۔ (۶)

﴿۴﴾ جہاداصغر میں کفار کے مقابلہ میں جس طرح شدائد برداشت کرنا صبر ہے اسی طرح جہاد اکبر میں نفسانی خواہشات کو دور کرنے اور ابدی نعمتوں کے حصول کے لئے مشقت اٹھانا باعث اجر ہے، صوفی کے لئے لازم ہے کہ وہ طلبِ مولیٰ میں شدائد کو بخوشی برداشت کرے۔ (۷)

﴿۵﴾ تنگ دستی میں شکوہ نہ کرنا اور صبر سے فراخ دستی کا انتظار کرنا باعث اجر ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنْتِظَارُالْفَرَجِ بِالصَّبْرِعِبَادَةٌ (۸)

صبر سے فراخ دستی تک کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ (۹)

﴿۶﴾ اسلامی ریاستوں کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لئے ہر طرح سے چوکس رہنا اہل استطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس کے پاس گھوڑا ہو، بلکہ جو سواری بھی میسر ہو اور سواری نہ ہونے کی صورت میں پیدل بھی سرحد کی حفاظت اور نگرانی کرنا اور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہروقت مستعدرہنا فرض ہے، حدیث شریف میں ایسے مجاہد کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

---

(۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ازهر، ج ۹، ص ۱۵۵)

(۷) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۲، ص ۲۶۷)

(۸) ☆ (رواه القضاعی عن ابن عمروعن ابن عباس ونحوه ابن ابی الدنیافی الفرج وابن عساکرعن علی وابن عدی)

☆ والخطیب عن انس، بحواله کنزالعمال، ج ۳، ح ۶۵۰۸، ۶۵۰۹، ۶۵۰)

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۴، ص ۳۲۳

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے:

مَنْ رَابَطَ لَیْلَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ کَاَلْفِ لَیْلَۃٍ صِیَامِھَا وَقِیَامِھَا(۱۰)

اعلاء کلمہ دین کی خاطر جہاد میں جس آدمی نے ایک رات سرحد کی نگرانی کی اس کو ایک ہزار رات قیام اور ایک ہزار روزوں کا اجر ملے گا۔(۱۱)

اپنے بدن' دل اور اپنی جان کو رب تعالی کے ذکر و فکر میں ہر وقت مشغول رکھنا رباط ہے اس کا اجر بھی مجاہد سے کم نہیں اسی طرح ایک نماز فرض ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز فرض کا انتظار کرنا بھی مجاہدہ ہے۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ نمازوں کو اپنے وقت پر پوری پابندی کے ساتھ ادا کریں تاکہ دو نمازوں کے درمیان فرصت کے وقت میں بھی نماز میں مشغولیت کا اجر پائیں' نیز مسجد کو اپنی حاضری سے آباد رکھیں' اس میں جہاد کا اجر ہے۔

احادیث طیبہ میں اس پر بڑے اجر کا وعدہ دیا گیا ہے۔

صحیح مرفوع حدیث میں ہے:

اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ(۱۲)

کیا میں تمہیں اس شیٔ کی خبر نہ دوں؟ جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور درجات کو بڑھا دیتی ہے' سردیوں میں پورا وضو کرنا' مسجد میں کثرت سے چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا' یہی جہاد ہے' یہی جہاد ہے' یہی جہاد ہے۔(۱۳)

(۱۰) (رواہ ابن ماجہ عن عثمان 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲'ص ۲۹۶)

(۱۱) احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۵
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۰۶.
الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۴'ص ۳۲۳)
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج ۱'ص ۴۴۴.
انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۱۶۹.
تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۴'ص ۱۷۶.
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۴۶۷)
تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۱۹۹.
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹'ص ۱۵۶.
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۳۴۰.
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۳۴۰)

(۱۲) (رواہ الائمہ مالک واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱'ص ۱۹۷)

(۱۳) احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۵.
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۰۶.
الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۴'ص ۳۲۳)
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج ۱'ص ۴۴۴
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۳۴۰.
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۳۴۰.
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۴۶۹)
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹'ص ۱۵۶
تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۱۹۹)

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین
وعلی الہ واصحابہ وعلیٰ علماء ملتہ اجمعین وبارک وسلم۔

سورۃ آل عمران کی چند آیات کریمہ کے احکام کی تسوید سے ۶ ربیع الاول شریف ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۰ مئی ۲۰۰۱ء بروز بدھ فراغت پائی۔

مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میں قبول فرمائے۔

نیز فقیر حقیر غفرلہ القدیر اور فقیر کے علمی معاونین اور اولاد کے لئے توشہ آخرت بنائے۔

یا اللہ! اسے امت مرحومہ کے لئے نافع اور مفید بنا۔ آمین۔

فقیر **محمد جلال الدین** قادری عفی عنہ
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں
ضلع گجرات

سورۃ النسآء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب (۷۹) :

سورۃ النساء

﴿صلہ رحمی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَ بَثَّ مِنۡھُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا☆

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے' اور اللہ سے ڈرو' جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو' بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(سورۃ النسآء آیت ۱)

حل لغات:

"**اَلۡاَرۡحَامَ**": جمع ہے اس کا واحد رَحۡمٌ ' رَحِمٌ ' رِحۡمٌ ہے' اس کا معنی ہے بچہ دانی' قرابت دار' رشتہ دار۔ (۱) اس سے تمام قریبی رشتہ دار مراد ہیں' خواہ محرم ہوں یا غیر محرم۔ (۲)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۱۹۱
☆ مصباح "منیر' ج ۱' ص ۱۰۸
(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۴' ص ۱۸۵
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ رب تعالیٰ کے نام پر سوال کرنا جائز ہے' جیسے کوئی کہے! رب تعالیٰ کے واسطے مجھے کچھ دیجئے' سوال خواہ زندہ سے ہو یا فوت شدہ سے' لہٰذا محبوبان رب العزت اور مقبولان بارگاہ ایزدی سے بعد وصال سوال کرنا جائز ہے۔

آیت مبارکہ کے عموم نے یہ فائدہ دیا ہے۔

حضور سید الانبیاء شفیع المذنبین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ سَالَکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ (۳)

جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے اسے دو۔ (۴)

﴿۲﴾ صلہ رحمی کرنا اور حق رحم کی تعظیم کرنا فرض ہے' قطع رحمی حرام ہے' قرآن مجید میں کثیر آیات میں اور احادیث طیبہ میں متعدد بار اس کی تاکید کی گئی ہے۔

صلہ رحمی اور حقوق رحم کی حفاظت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ، وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ الآیة (سورۃ النسآء آیت' ۳۶)

اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام سے۔

زمین میں فساد پھیلانے کے جرم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کو بیان کر کے اس کی حرمت کو واضح فرما دیا ہے۔

(۳) ☆ (رواہ الحکیم عن معاذ' بحوالہ کنز العمال' ج ٦' ح ۴۴۲۹۴ ١٦٢٩۴)
(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۶۔
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۴۸۔
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۰۔
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۱۔
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۱۔
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱٦۵۔
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۱۸۴۔
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۱۷۴)

ارشادربانی ہے!

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْافِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْااَرْحَامَكُمْ ☆اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ☆ (سورہ محمد'آیات ۲۲'۲۳)

تو کیاتمہارے یہ بچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو'یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا۔

صلہ رحمی کی حفاظت اور قطع رحمی کی مذمت کے بارے میں حدیث قدسی شریف میں ہے:

قَالَ اللهُ تَعَالٰى ! اَنَاالرَّحْمٰنُ اَنَاخَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَااِسْمًامِنْ اِسْمِىْ 'فَمَنْ وَصَلَهَاوَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَاقَطَعْتُهٗ وَمَنْ بَتَّهَابَتَّتُّهٗ (۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اپنے اسم سے اسے نام دیا ہے'(رحمٰن اور رحم کی مناسبت ظاہر ہے)تو جو صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملالوں گا اور جو قطع رحمی کرے گا میں اسے دور کر دوں گا' جو اسے کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ (۶)

﴿۳﴾ صلہ رحمی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کو دیئے جانے والے صدقات کا اجر دوہرا بنادیا ہے'صدقہ کا اجر اور صلہ رحمی کا اجر'اس لئے اپنے صدقات کے اولین مصارف اپنے مستحق رشتہ داروں کو بناؤ۔حدیث شریف میں ہے۔

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِىَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ اِثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ (۷)

محتاج کو صدقہ دینا ایک صدقہ (کا اجر) ہے'اور قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا دوہرا ثواب ہے'صدقہ کا اجر اور صلہ کا اجر۔(۸)

---

(۵) ☆ (رواہ الائمہ احمدو البخاری فی الادب و الترمذی و ابوداؤدو الحاکم عن عبدالرحمن بن عوف و الحاکم عن ابی ہریرۃ'بحوالہ کنز العمال'ج۳'ح۶۹۸۲)

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۲'ص۴۶۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۶۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۳۰۷۔

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۰۱۔

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۱۷۰۔

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۴۸۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج۹'ص۱۲۵۔

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'ج۱'ص۳۴۱۔

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج۴'ص۱۸۵۔

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۲'ص۴۷۱)

(۷) ☆ (رواہ الائمہ احمدو الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم عن سلمان بن عامر'بحوالہ جامع صغیر'ج۲'ص۸۱)

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۲'ص۴۷۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج۹'ص۱۲۶)

﴿۴﴾ ایسا قریبی رشتہ دار جو محتاج ہونے کے ساتھ اپنے رشتہ داروں سے عداوت رکھتا ہوا سے صدقہ دینا افضل ہے اس میں صدقہ کا اجراور صلہ رحمی کے علاوہ رشتہ داروں میں عداوت دور کرنے کا سامان بھی ہے عداوت کی خاطر اپنی انانیت کو ختم کرنے کی ترغیب بھی ہے۔

حسن مرفوع حدیث شریف میں ہے!

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْكَاشِحِ (۹)

عداوت رکھنے والے محتاج قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا بہترین صدقہ ہے۔(۱۰)

﴿۵﴾ صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے ان میں جو قطع رحمی کرنا چاہے اس سے بھی حسن سلوک کرے اگر قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ اس جیسا ہی سلوک کرے تو یہ بدلہ ہے صلہ رحمی نہیں۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاَحْسِنْ مَنْ اَسَآءَ اِلَیْکَ وَقُلِ الْحَقُّ وَلَوْعَلٰی نَفْسِکَ (۱۱)

جو تجھ سے قطع رحمی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تیرے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ بھلائی کرو سچی بات کہو اگر چہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۲)

﴿۶﴾ قریبی رشتہ دار کو دیا جانے والا ہبہ واپس نہیں لیا جا سکتا اسی طرح باپ نے جو ہبہ اپنے بیٹے کو دیا ہوا سے واپس نہیں لے سکتا تاوقتیکہ باپ محتاج نہ ہو جائے۔(۱۳)

﴿۷﴾ وراثت میں ذی الفروض اور عصبہ اپنا حصہ پانے کے بعد اگر مال تقسیم سے بچ جائے تو قریبی رشتہ دار بقدر معین اپنا حصہ پاتے ہیں اس سے رشتہ داری قائم رکھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔(۱۴)

(۹) ☆ (رواہ الائمہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب وعن الحکیم بن حزام والبخاری فی الادب وابو داؤد والترمذی عن ابی سعید والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ام کلثوم بنت عقبۃ بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ص ۸۲)

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۴۶۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۹ ص ۱۶۶)

(۱۱) ☆ (رواہ ابن البخار عن علی بحوالہ جامع صغیر ج ۲ ص ۷۲)

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۲ ص ۴۷۲)

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۴۷۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۷)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۰۷۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۷)

﴿۸﴾ قریبی رشتہ داروں میں ہر وہ فرد شامل ہے جس کا رشتہ والد اور والدہ کے ذریعہ ہو خواہ مرد ہو یا عورت، محرم ہو یا غیر محرم، یہ سب صلہ رحمی میں شامل ہیں۔ (۱۵)

﴿۹﴾ جس طرح اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے نام سے سوال کرنا جائز ہے، اسی طرح رشتہ داری کے حوالہ سے سوال کرنا بھی جائز ہے، حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے رشتہ داری کا حوالہ دے کر عرض کی:

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَاتَأْخُذْبِلِحْیَتِیْ وَلَابِرَاْسِیْ الآیۃ (سورہ طٰہٰ آیت ۹۴)

کہا اے میرے ماں جائے! نہ میری ڈاڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ لوگوں کے حالات کے مختلف ہونے کے اعتبار سے صلہ رحمی کا انداز بھی مختلف ہے، امیر لوگ اپنے غریب رشتہ داروں کو تحفے تحائف اور ہدیئے دے کر اور نرم کلامی سے ان کے ساتھ حسن سلوک کریں، غریب رشتہ دار امیر رشتہ داروں سے نرم کلامی اور خیر خواہی کر کے صلہ رحمی کریں۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ صلہ رحمی میں زندہ اور مردہ کا امتیاز نہیں، زندوں کی طرح مردہ رشتہ داروں سے بھی صلہ رحمی کا حکم ہے، مردہ رشتہ دار کے لئے دعائے مغفرت، اس کی طرف سے صدقہ وخیرات کر کے، اس کی وصیت کو جاری کر کے اور اس کی رضا کے کام کر کے صلہ رحمی کرے، مردہ کے اعزہ واقارب سے حسن سلوک کرے یہ بھی صلہ رحمی میں شامل ہے، اپنے باپ کے دوست اور ماں کی سہیلیوں کو ہدایا دے کر اور ان سے حسن سلوک کر کے مردہ والدین کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتا ہے۔ (۱۸)

☆☆☆☆☆

---

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۹، ص ۱۶۵۔

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۱۔

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۱۸۵)

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۱)

(۱۷) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۱)

(۱۸) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۱)

☆☆☆☆☆

باب (۸۰) :

یتیم کے مال کی حفاظت

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحِیم

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۔ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ ۔ اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا ☆ (سورۃ النساء ' ایت ۲)

اور یتیموں کو ان کے مال دو اور ستھرے کے بدلے گندا نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ' بے شک یہ بڑا گناہ ہے۔

حل لغات:

اَلْیَتٰمٰی ''یَتِیم کی جمع ہے' بعض اہل لغت فرماتے ہیں کہ یَتِیم کی جمع یُتمٰی ہے اور یُتمٰی کی جمع یَتَامٰی ہے' جیسے اَسِیْرٌ کی جمع اُسریٰ ہے اور اُسریٰ کی جمع اَسَاریٰ ہے۔

یَتِیْمٌ' یُتْمٌ سے بنا ہے' جس کا معنی ہے' اکیلا ہونا' منفرد ہونا' علیحدہ ہونا' سیپ کے موتی کو دُرِّ یَتِیم کہا جاتا ہے' میدان میں دوسرے پہاڑوں سے ہٹے ہوئے پہاڑ کو جَبَلٌ یَتِیمٌ کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں وہ نابالغ بچہ جس کا باپ فوت ہو جائے یتیم کہلاتا ہے' اور جانوروں میں جس بچہ کی ماں فوت ہو جائے یتیم ہے۔

بلوغت کے بعد یتیمی جاتی رہتی ہے' کیونکہ وہ بچہ اپنے معاون کا محتاج نہیں رہتا۔ (۱)

(۱) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۵۵۰۔
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۸۰۔
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۸)

"**اَلْخَبِیْث**": خبیث دو معنوں میں مستعمل ہے' حرام' ردی' اس کے مقابل طَیِّبٌ ہے جس کا معنی حلال اور عمدہ ہے۔ دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ (۲)

شانِ نزول :

قبیلہ بنی غطفان کا ایک مالدار شخص فوت ہو گیا' کثیر مال اور ایک یتیم بچہ چھوڑا' مالدار شخص کے بھائی نے مال سنبھالا اور یتیم کی پرورش کی' جب بچہ بالغ ہوا تو اس نے چچا سے اپنے مال کا مطالبہ کیا' چچا نے انکار کر دیا' دونوں (بچہ اور چچا) بارگاہ نبوت میں مقدمہ لے کر حاضر ہوئے' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

چچا نے جب یہ آیت سنی تو کہنے لگا' میں اللہ اور رسول کا فرماں بردار ہوں' بڑے گناہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ' یہ کہہ کر مرے ہوئے بھائی کا سارا مال اس کے بچہ کے حوالے کر دیا' بچے نے مال قبضہ میں لے کر سب مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا' حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا' اس کا اجر اور اس کے باپ پر بوجھ واجب ہو چکا ہے صحابہ کرام نے استفسار کیا تو آپ نے فرمایا' صدقہ سے اس بچہ کا اجر واجب ہے اور اس کے باپ نے یہ رقم حالت کفر میں کمائی تھی' اس کا بوجھ اس کے کندھے پر ہے۔ (۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۹.

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار لمعرفه بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۰۸.

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی وشرکاه' مصر' ج ۱' ص ۴۴۹.

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ۱' ص ۲۰۱.

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج ۹' ص ۱۷۰.

☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور' ج ۱' ص ۳۴۲)

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۸.

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو' پی' ص ۱۷۰.

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۴۷۲.

☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور' ج ۱' ص ۳۴۱.

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج ۹' ص ۱۲۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ یتیم جب بالغ ہوجائے اور سمجھ دار ہوجائے تو اس کا مال' اگر ولی کے پاس ہو' تو وہ مال اسے فوری طور پر ادا کردیا جائے' بلوغت اور سمجھ داری کے بعد اس کے تصرفات مالیہ درست ہیں' مال کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں۔(۴)

﴿۲﴾ بلوغت کی کم ازکم عمر لڑکا کی صورت میں بارہ سال اور لڑکی کی صورت میں نو سال ہے' اور زیادہ سے زیادہ دونوں کی عمر پندرہ برس ہے' اگر لڑکا بارہ برس کی عمر کا بلوغت کا دعوی کرے یا لڑکی نو برس کی بلوغت کا دعوی کرے تو ان کا دعوی درست اور قبول ہے' بلوغت کے بعد بچہ یتیم نہیں رہتا وہ بالغ مردوں اور عورتوں میں شمار ہوتا ہے' اس کے احکام بالغوں جیسے ہوجاتے ہیں۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد نے فرمایا:

لَایُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ (۵)

احتلام کے بعد لڑکا یتیم نہ رہے گا۔

نیز ارشاد ہے: لَایُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ وَلَایُتْمَ عَلٰی جَارِیَۃٍاِذَاھِیَ حَاضَتْ (۶)

احتلام کے بعد یتیمی ختم ہوجاتی ہے اور لڑکی کو جب حیض آجائے تو وہ بھی بالغ ہوجاتی ہے۔(۷)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۴۷۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۸۔
☆ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۴۹۔
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۰۱۔
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۱۷۰۔
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۴۲۔
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۴۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۴۷۳)

(۵) ☆ (رواہ ابوداؤدعن علی 'بحوالہ جامع صغیر'ج۲'ص۳۶۶)

(۶) ☆ (رواہ ابویعلی الموصلی 'بحوالہ کنوزالحقائق فی حدیث خیرالخلائق 'ص۱۵۰)

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۴۸۔
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۴۷۳)

﴿۳﴾ یتیم اگر بالغ ہونے کے بعد سمجھ دار نہ ہو تو پچیس برس تک انتظار کریں اس کے بعد یتیم کا مال اسے سپرد کردیں۔(۸)

﴿۴﴾ بلوغت اور رُشد (سمجھ داری) کے بعد یتیم کا مطالبہ کرنا لازم نہیں' بغیر طلب فوراً تمام مال (منقولہ وغیر منقولہ جائداد) اس کے سپرد کردیں۔(۹)

﴿۵﴾ یتیم کو یا جس کا مال تمہارے پاس ہے اسے ادا کرتے وقت کسی کو گواہ بنا لو تا کہ اختلاف کا احتمال نہ رہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ بلوغت کے بعد یتیم کا اقرار کرنا جائز ہے' کیونکہ اس پر گواہ قائم کرنا جائز ہے۔(۱۱)

﴿۷﴾ یتیم کی اصلاح کی خاطر اس کے مال کو اپنے مال سے ملا لینا جائز ہے' یعنی اپنے کھانے کے ساتھ اس کا کھانا ملا لو' کیونکہ یتیم کا مال علیحدہ رکھنے میں دشواری بھی ہے اور مال کے ضائع ہونے کا قوی خدشہ بھی ہے۔(۱۲)

﴿۸﴾ یتیم کا مال کھانا حرام اور باعث ہلاکت ہے' اسی طرح اس کے عمدہ مال کے بدلے اپنا ردی اور ناقص مال ادا کرنا بھی حرام ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے خبیث قرار دیا ہے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ یتیم کے مال کی حفاظت کرنا باعث اجر ہے' حفاظت کرنے سے ہی مال کی ادائیگی ممکن ہے۔(۱۴)

﴿۱۰﴾ جو حلال رزق اللہ تعالیٰ نے کسی کے مقدر میں رکھا ہے اس کو حاصل کرنے کے علاوہ حرام مال حاصل کرنا' حرام ہے۔(۱۵)

☆☆☆☆☆

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۸۔
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۹۔
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۱)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۰۔
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۱)

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۰)

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۰)

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۸)

(۱۳) ☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۴۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۴۷۴)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۷)

(۱۵) ☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۴۹)

باب (۸۱) :

﴿تعداد ازواج اور نکاح کے چند مسائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا☆ (سورۃالنسآء آیت'۳)

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں' دو دو اور تین تین اور چار چار' پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

حل لغات:

"خِفۡتُمۡ" :خَوۡفٌ سے بنا ہے' بمعنی ڈر' اندیشہ' گمان' ظن'

اگر تم ڈرو یا اندیشہ کرو' خطاب یتیم لڑکی کی پرورش کرنے والوں سے ہے۔(۱)

"اَلَّا تُقۡسِطُوۡا" :اِقۡسَاطٌ سے بنا ہے جس کا مجرد قِسۡطٌ ہے۔

اگر یہ مصدر باب ضرب سے ہو تو قَسۡطٌ کا معنی ظلم کرنا' حق سے ہٹ جانا' اور اگر یہ باب ضرب اور نصر سے مصدر قِسۡطٌ ہو تو معنی ہے انصاف کرنا' قِسۡطٌ کا معنی حصہ' مقدار' میزان' ترازو' روزی' قرض کا ایک مقرر کیا ہوا حصہ۔

اِقۡسَاطٌ میں ہمزہ سلب کا ہے' یعنی ظلم نہ کرنا' انصاف کرنا۔(۲)

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۰)

(۲) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۰۳.

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۷۳.

☆ مصباح اللغات' ص ۷۹۶.

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۲.

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ض ۱۷۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ یتیم لڑکیوں کی پرورش کرنے والے والیو: کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم ان کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے یا زیادہ بیبیوں کو نکاح میں رکھنے سے تم یتیم لڑکیوں سے انصاف نہ کرسکو گے اور ان کا مال اپنی عورتوں پر خرچ کر ڈالو گے۔

"مَاطَابَ لَكُمْ": طَابَ طَیِّبٌ سے بنا ہے' اس کے دو معنی ہیں۔

(۱) جو تمہیں خوش آئیں۔

(۲) جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہوں۔

یعنی جن عورتوں میں تمہاری رغبت ہے یا جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں' ان سے نکاح کرلو۔ (۳)

"مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ":

مَثْنٰی اصل میں اِثْنَیْنِ اِثْنَیْنِ تھا' یعنی دو دو۔

ثُلٰثَ دراصل ثَلٰثٌ ثَلٰثٌ تھا' یعنی تین تین۔

• رُبٰعَ دراصل اَرْبَعٌ اَرْبَعٌ تھا' یعنی چار چار۔

ان میں واو جمع کے لئے نہیں بلکہ اختیار دینے کے لئے ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے نکاح میں دو عورتیں لے آؤ یا چاہو تو تین عورتوں سے نکاح کرلو یا چاہو تو چار عورتوں سے نکاح کرلو' مگر یہ مشروط ہے۔ شرط کا بیان آگے ہے۔ (۴)

"اَلَّا تَعُوْلُوْا": عَوْلٌ سے بنا ہے' اس کا معنی ہے بھاری ہونا' بوجھ تلے دب جانا' مائل ہو جانا' علم میراث میں وارثوں کے حصوں کا مخرج سے بڑھ جانا عول کہلاتا ہے' اس مقام پر عَوْلٌ سے مراد حد سے بڑھ جانا ہے۔ (۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۴.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۵.
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۲۱۴.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج ۹' ص ۱۷۳.
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۴۷۶)

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۵۴.
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۳.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۵.
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲' ص ۴۷۹

(۵) ☆ (مفردات امام راغب اصفهانی' ص ۳۵۴.
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۴۲.
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۷.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ح۵' ص ۲۰.
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت' لبنان' ح ۱' ص ۳۱۳.
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یوپی' ص ۱۷۱)

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں چند اقوال منقول ہیں۔

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا' کہ بعض لوگ اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی کے مال و جمال کی وجہ سے اس سے نکاح کر لیتے مگر اس کا حق مہر پورا ادا نہ کرتے اور نہ ان کے حقوق زوجیت پورے طور پر ادا کرتے' اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی' جس میں انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر تم یتیم لڑکی کے حق پورے طور پر ادا نہیں کرتے تو دوسری عورتوں سے نکاح کر لیا کرو اور ان کے حقوق پورے طور سے ادا کیا کرو۔(۶)

(۲) بعض لوگ اپنی زیر پرورش یتیم بچی سے اس کی مالداری کی وجہ سے شادی کر لیتے کہ اس کا مال کہیں اور نہ جائے مگر اس کی بدصورتی کی بنا پر اس سے رغبت نہ رکھتے تھے' بلکہ یہ تمنا رکھتے تھے کہ کب یہ یتیمہ مرے اور اس کا مال ہمارے ہاتھ لگے' ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس ظلم سے روک دیا گیا۔(۷)

(۳) بعض لوگ یتیم بچوں کی پرورش سے کتراتے تھے مگر اپنی بیویوں پر ظلم کرتے اور کثرت ازواج میں مشغول رہتے تھے' آیت میں انہیں ظلم سے روک دیا گیا ہے کہ جس طرح تم یتیم بچوں پر ظلم سے ڈرتے ہو اسی طرح بیویوں پر ظلم سے بھی باز آجاؤ۔

(۴) زمانہ جاہلیت میں بعض مرد کثرت سے بیویاں رکھتے تھے' آٹھ آٹھ' دس دس پھر جب ان کے اخراجات پورے نہ کر سکتے تو یتیموں کے مال سے ان کے مصارف پورے کرتے' اس ضمن میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اتنی بیویوں سے نکاح کرو کہ جن کے مصارف پورے کر سکتے ہو۔(۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا' ص ۳۰۹.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵' ص ۱۱.
☆ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ا' ص ۴۴۹.
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی' ص ۱۷۱.
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا' ص ۳۴۳.
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا' ص ۳۴۲.
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج۹' ص ۱۷۱.
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۲' ص ۴۷۴.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۱۸۹)
(۷) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا' ص ۳۴۲)
(۸) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا' ص ۳۴۲)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ یتیم لڑکی سے اس لئے نکاح کرنا کہ مہر کم دینا پڑے گا یہ ممنوع ہے' اگر یتیم لڑکی کا پورا مہر دیا جائے تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ نکاح کرنے میں مرد اور عورت کی عمر کی شرعی طور پر کوئی حد مقرر نہیں' مرد اور عورت بالغ ہوں یا نابالغ' ان کا نکاح ہوسکتا ہے' عدم بلوغت کی صورت میں لڑکے یا لڑکی کا ولی ایجاب وقبول کرے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآءِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ الآیۃ

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا۔ (سورۃ الطلاق آیت' ۴)

ظاہر ہے نکاح صحیح کے بعد طلاق ہوجانے یا خاوند فوت ہوجانے کی صورت میں ہوتی ہے' جب نکاح صحیح ہوگا تب ہی عدت ہوگی' اس سے نابالغ عورت سے نکاح کا جواز ملتا ہے۔

آیت مذکورہ میں یتیم لڑکی کے نکاح کا جواز بیان ہو' حضور سید عالم ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح فرمایا اس وقت ام المؤمنین سیدہ عائشہ نابالغ تھیں' آپ کی عمر نو برس تھی' نکاح کے لئے مرد اور عورت کی عمر کی حد مقرر کرنا شرع مطہر پر زیادتی ہے' جو کسی طرح جائز نہیں۔ (۱۰)

﴿۳﴾ صغیرہ کا نکاح اگر باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور قریبی ولی نے کردیا ہو تو بلوغت کے وقت عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے اور باپ یا دادا نے صغیرہ کا نکاح کیا تو بلوغت کے وقت بھی عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں۔ (۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۰.
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۲.
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۱۹۰.
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۷۴)

(۱۰) ☆ (الاکمال فی اسماء الرجال' ص ۲۸.
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۴.
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۳)

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۰' ۵۱' ۵۴)

﴿۴﴾ باپ اور دادا کے نہ ہونے کی صورت میں صغیرہ کا نکاح ولی اقرب کرسکتا ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ نکاح میں ولی وہ ہے جو میراث پاتا ہے۔(۱۳)

﴿۶﴾ وہ عورت جو ایک مرتبہ نکاح کر کے خاوند کے پاس رہ چکی ہو اب اسے طلاق ہو چکی ہو یا اس کا خاوند فوت ہو چکا ہو اسے ثیب کہتے ہیں 'ثیب کا نکاح اس کی رضا کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا (۱۴)

ثیب عورت کو نکاح کرنے میں ولی سے زیادہ خود اختیار ہے' اگر باکرہ سے اس کا باپ نکاح کے لئے اذن طلب کرے تو اس کا خاموش رہنا ہی اجازت ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ جب ولی اقرب نہ ہو تو ماں اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرسکتی ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ ولی صغیرہ سے اپنا نکاح کرسکتا ہے جب کہ حرمت کی کوئی اور وجہ نہ ہو' اسی طرح کبیرہ کا ولی اس کی رضا سے اپنے ساتھ نکاح کرسکتا ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر ولی صغیرہ اور صغیر دونوں کا ولی ہو تو وہ اکیلا ہی وکیل بن کر دونوں نکاح کرسکتا ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ ولی اور وصی دو الگ حیثیتیں ہیں لہٰذا وصی صغیرہ کا نکاح نہیں کرسکتا۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ (۱۹) ولی کے بغیر (صغیرہ کا) نکاح صحیح نہیں۔(۲۰)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۱۰

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۲)

(۱۴) ☆ (رواہ الائمہ مسلم و ابوداؤد والنسائی عن ابن عباس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۴۵)

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ص' ج ۲' ص ۵۰)

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۲)

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۳)

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۳.

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۱۲)

(۱۹) ☆ (رواہ الائمہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی موسی ورواہ ابن ماجہ عن ابن عباس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۶۵)

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۳)

﴿۱۱﴾ مجنونہ یا باکرہ کا نکاح اگر وصی کرے یا یہ وصی کے اذن سے کریں مگر ولی کا اذن نہ ہو تو یہ نکاح باطل ہوگا۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ مِنْ غَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ وَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ (۲۱)

جس عورت نے بغیر اذن ولی کے نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اگر وہ مرد دخول کر بیٹھا ہو تو اس پر مہر لازم ہے اگر اس کی ولایت میں لوگ اختلاف کریں تو سلطان اسلام اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔ (۲۲)

﴿۱۲﴾ سلطان اسلام اور حاکم بطور ولی صغیرہ کا نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ حاکم بمنزلہ جماعت مسلمین ہوتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۳﴾ بھائی اور چچا صغیرہ کے ولی ہیں کیونکہ یہ عصبات ہیں یہ صغیرہ کا نکاح کر سکتے ہیں قرآن مجید میں انہیں ولی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے چچا زاد بھائیوں کے بارے میں دعا مانگی:

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ الآیۃ (سورہ مریم آیت ۵)

اور مجھے اپنے بعد قرابت والوں کا ڈر ہے۔ (۲۴)

﴿۱۴﴾ نکاح میں مہر واجب ہے اگرچہ نکاح کرتے وقت اس کا ذکر نہ ہو یا مطلق مہر کی نفی کر دی گئی ہو اس صورت میں مہر مثل واجب ہے عورت کے خاندان میں اس جیسی عورتوں کا جو مہر عموماً ہوتا ہے وہ مہر مثل ہے۔ (۲۵)

﴿۱۵﴾ آزاد مسلمان کے لئے اجازت ہے کہ وہ بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھ لے لیکن عدل شرط ہے اگر چار عورتوں کے درمیان عدل نہ کر سکے تو تین عورتیں اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے اگر تین میں بھی عدل نہ کر سکے تو دو عورتیں اپنے نکاح میں رکھے اور اگر دو میں بھی عدل نہیں کر سکتا تو ایک ہی عورت کو اپنے نکاح میں رکھے اسی پر اجماع امت ہے قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں اسی کا حکم ہے۔

(۲۱) ☆ (رواہ الائمہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم عن عائشۃ بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ص ۲۰۴)
(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۵۳)
(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۵۳)
(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۵۳)
(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۱۱)

حضرت حارث بن قیس الاسدی رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ان کے پاس آٹھ بیویاں تھیں حضور اکرم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا:

اَخْتِرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ (۲۶)

اپنی بیویوں سے چار رکھ لو باقی کو طلاق دے دو۔

اسی طرح حضرت غیلان بن امیہ ثقفی رضی اللہ عنہ ایمان لائے ان کے ہاں دس بیبیاں تھیں، حضور انور ﷺ نے ان سے فرمایا!

اَخْتِرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ (۲۷)

ان میں سے چار رکھ لو اور باقی کو چھوڑ دو۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ کثرت ازواج حضور رسول مختار ﷺ کے خصائص سے ہے، آپ مختار ہیں، جتنی عورتوں سے چاہیں بیک وقت نکاح فرمالیں، وصال مبارک کے وقت آپ کے کاشانہ مبارک میں نو امہات المؤمنین موجود تھیں۔ رضی اللہ عنھن۔ (۲۹)

﴿۱۷﴾ اگر کسی کو اپنی بیبیوں کی حق تلفی کا خوف نہ ہو اور وہ ان میں عدل کر سکتا ہو تو تعدد نکاح افضل ہے۔ (۳۰)

---

(۲۶) ☆ (رواه الائمه ابوداؤد والطحاوی والباوردی والبغوی وابن قانع والدارقطنی عن حارث بن قیس ورواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر بحواله کنز العمال، ج۱۶، ح۴۴۷۵۹، ۴۴۷۶۲)

(۲۷) ☆ (رواه الشافعی والترمذی وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن الزهری عن ابیه وصححه البیهقی وابن القطان بحواله کنز العمال، ج۱۶، ح۴۴۷۶۲)

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۲، ص ۵۴

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار لمعرفه بیروت، لبنان، ج۱، ص ۳۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۵، ص ۱۲.

☆ تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور، ج۱، ص ۳۴۳.

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۱، ص ۲۰۲.

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۴، ص ۱۹۱.

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۹، ص ۱۷۲.

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی و شرکاه، مصر، ج۱، ص ۴۵۰.

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۲، ص ۴۷۹)

(۲۹) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار لمعرفه بیروت، لبنان، ج۱، ص ۳۱۲.

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۵، ص ۱۷.

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی و شرکاه، مصر، ج۱، ص ۴۵۰.

☆ تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور، ج۱، ص ۳۴۳.

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۴، ص ۱۹۲)

(۳۰) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۲، ص ۴۸۱)

﴿۱۸﴾ جو نکاح کی قدرت رکھتا ہو اور مغلوب الشہوات ہو اس پر نکاح کرنا بالاجماع فرض ہے' اگر مغلوب الشہوات نہ ہو تو نکاح کرنا سنت ہے اور جو نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَائَۃَفَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ (۳۱)

اے گروہ جوانان! تم میں سے جسے طاقت ہو تو وہ نکاح کرے کیونکہ اس سے نظر نیچے رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے کیونکہ اس سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔(۳۲)

﴿۱۹﴾ اپنی عورتوں کے درمیان عدل یہ ہے کہ ان سب کا نان ونفقہ برابر ہو' کپڑے ایک جیسے لے کر دے' ایک ہی طرح کی رہائش مہیا کرے' باری باری ہر ایک کے پاس رات گذارے' یکساں حسن معاشرت سے پیش آئے' ان سب امور میں برابر عدل ہے' البتہ دلی محبت اگر ایک سے زائد ہو تو وہ غیر اختیاری فعل ہے اس پر مواخذہ نہیں۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْحَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا☆ (سورۃ النسآء آیت' ۱۲۹)

اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو' تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو آدھر میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(۳۳)

(۳۱) ☆ (رواہ الائمہ البخاری ومسلم 'بحوالہ مشکوۃ 'ص۲۶۷)

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۴۸۱)

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۳.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۰.

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۵.

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۱۷.

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۲)

﴿۲۰﴾ پیغام نکاح دینے سے پہلے مخطوبہ کے چہرے کو دیکھ لینا بالاجماع مسنون ہے' احادیث شریف میں اس کا حکم بطور ترغیب موجود ہے۔(۳۴)

﴿۲۱﴾ نکاح کر لینے کے بعد عورت سے مباشرت کے حقوق کا پورا کرنا لازم ہے' بعض حالات میں نفل سے زیادہ ثواب نکاح کے حقوق پورے کرنے میں ہے۔(۳۵)

☆☆☆☆☆

---

(۳۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۱۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۴۷۶)

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۰)

☆☆☆☆☆

باب (۸۲) :

﴿حق مہر﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ۚ فَاِنۡ طِبۡنَ لَكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓــًٔا مَّرِيۡٓــًٔا ☆ (سورۃ النسآء آیت' ج۴)

اور عورتوں کے مہر خوشی سے دو' پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا بچتا۔

حل لغات:

"**صَدُقٰتِهِنَّ**" :صَدُقَات جمع ہے اس کا واحد صَدُقَةٌ یا صِدَاقٌ ہے' صَدَقَہ وہ مال ہے جو قرب حاصل کرنے کے لئے دیا جائے' خیرات کو بھی صدقہ اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے قرب الٰہی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

حق مہر کو صَدُقَہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے بیبیوں کا قرب حاصل ہوتا ہے۔(۱)

"**نِحۡلَةً**": اس کے متعدد معانی بیان کئے گئے ہیں' عطیہ' ہبہ' خوش دلی سے دیا ہوا عطیہ' دین وملت' عطیہ جو عوض سے خالی ہو۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے خاوندو! مہر کو دینی وشرعی حکم سمجھ کر ادا کرو۔

یا مہر مرد کی طرف سے ایک قسم کا تحفہ ہے اس پر کسی قسم کے معاوضہ کی توقع نہ رکھو مثلاً جہیز وغیرہ۔

---

(۱) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۲۷۸.

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۶۱' ۱۶۲.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۳.

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۰.

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۱۹۸.

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۱۸.

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۳)

(۲) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۸۵.

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۶۸)

یا مہر خوش دلی سے ادا کرو' ٹال مٹول سے کام نہ لو۔

یا مہر عورت کو خوش دلی سے دو کہ یہ اس کا شرعی حق ہے اس سے وہ تمہارے لئے چند پابندیاں قبول کر لیتی ہے۔(۳)

"طِبْنَ لَكُمْ": طَيِّبٌ سے جمع مونث کا صیغہ ہے' یعنی خوش دلی سے تمہیں دیں۔

"هَنِيْـئًا مَّرِيْـئًا": دونوں صیغے صفت مشبہ کے ہیں۔

هَنُوٌّ کا معنی ہے بے تکلف حلق سے اتر جانا۔(۴)

مَـرُوٌّ کا معنی ہے جو چیز معدہ میں ثقل پیدا نہ کرے' آسانی سے ہضم ہو جائے' پاکیزہ' جس میں کوئی تکدر نہ ہو' کامل الہضم۔(۵)

آیت میں ان کلمات سے یہ مراد ہے۔

عورتوں کی طرف سے معاف کیا ہوا یا عطا کیا ہوا مہر استعمال کرو کہ وہ تمہارے لئے لذیذ بھی ہے اور حلال بھی' اس پر دنیا و آخرت میں تم پر کوئی مواخذہ نہیں' بلکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔(۶)

---

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۶۔

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۴۔

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ محتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۲۔

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۱۔

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۰۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۸۴)

(۴) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۵۴۶۔

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۴۱)

(۵) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۶۶۔

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۰۶)

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۔

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۱۹۹۔

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۲۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۳۸۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مہر مرد کے ذمہ واجب ہے' خلوت صحیحہ سے اس کا وجوب پختہ ہو جاتا ہے۔(۷)

﴿۲﴾ مہر ایک شرعی حکم ہے' عورت کو بغیر کسی معاوضہ کے دیا جاتا ہے' اس لئے خاوند اسے خوش دلی سے ادا کرے' اس کی ادائیگی میں بلاوجہ ٹال مٹول نہ کرے اور نہ اس کے عوض جہیز وغیرہ کا مطالبہ کرے' مہر بھی عورت کا اور جہیز بھی عورت کا ہے مرد کی حیلہ سازی بے جا ہے۔(۸)

﴿۳﴾ مہر بیوی کی ملکیت ہے وہی اس میں ہر طرح کا تصرف کرنے کی مجاز ہے' بیوی کے اولیاء یا خاوند کو اس کی رضا کے بغیر تصرف کا حق نہیں۔(۹)

﴿۴﴾ ہر وہ شی جس کی مالیت ہے' مہر بن سکتی ہے اور جو شئ مالیت نہیں رکھتی وہ مہر نہیں بن سکتی' مثلاً قرآن مجید کی تعلیم' اگر ایسی شے پر عقد نکاح ہوا تو مہر مثل لازم ہوگا' اور نکاح صحیح ہوگا۔

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۷.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵' ص ۲۴.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۸۴.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۱.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۷۹' ۱۸۲.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۱۹)

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۸.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۳۱۶.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵' ص ۲۴.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۱۹۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۲.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۱۹)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۸.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۳۱۶.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵' ص ۲۴.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۱.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۳.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۱۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۲.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۸۴.
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ۱۷۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۴)

مہر کی مالیت والی شئ کے ہونے کے بارے میں رب کریم ارشاد فرماتا ہے!

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ...... الآية

اوران کے سوا جو رہیں (محرمات کے علاوہ) وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔ قید لاتے نہ پانی گراتے۔ (سورۃ النساء، آیت ۲۴)

﴿۵﴾ کثیر مہر کی کوئی حد مقرر نہیں، حسب استطاعت جتنا مہر دینا قبول کرلے اتنا ہی مرد کے ذمہ لازم ہے، قلیل مہر کی حد دس درہم ہے اس سے کم مہر نہیں، اگر اس سے کم مہر مقرر کیا تو نکاح ہو جائے گا اور دس درہم مہر لازم ہوگا۔ حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

لَاتَنْكِحُوا النِّسَآءَ اِلَّا الْاَكْفَاءَ وَلَاتَزَوَّجَهُنَّ اِلَّا الْاَوْلِيَآءَ وَلَامَهْرَ دُوْنَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ (۱۰)

اپنی عورتوں سے نکاح کفو میں کرو، عورتوں کا نکاح ولی کریں اور دس درہم سے کم مہر نہیں۔

نیز ارشاد نبوی ہے۔

لَاصِدَاقَ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ (۱۱) دس درہم سے کم مہر نہیں۔

یادر ہے کہ دس درہم چاندی کا وزن قریبا بتیس گرام ہے، بتیس گرام چاندی یا اس کی موجود مالیت کم از کم حق مہر ہے۔ (۱۲)

فائدہ جلیلہ :

(ا) حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ازواج مطہرات سے جتنے نکاح فرمائے ان میں سے ہر ایک کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا، یعنی پانچ سو درہم۔ (صحیح مسلم)

(ب) ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار ہزار درہم تھا، شاہ حبشہ نے یہ مہر خود اپنی طرف سے ادا کیا۔ (۱۳)

(ج) ام المؤمنین سیدہ سودہ کا حق مہر چار سو درہم تھا۔ (۱۴)

---

(۱۰) ☆ (رواہ الدارقطنی، ج۳، ص ۲۵۲. والبیهقی عن جابر)

(۱۱) ☆ (رواہ الدارقطنی والبیهقی عن جابر، بحوالہ کنز العمال، ج۶، ص ۴۴۷۳۲)

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۲۳.

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۳)

(۱۳) ☆ (ابوداؤد والنسائی)

(۱۴) ☆ (مزیدتفصیل مدارج النبوت جلددوم میں ملاحظہ فرمائیں

﴿۶﴾ حضور سرور عالم ﷺ کے خصائص سے ہے کہ آپ اگر چاہیں تو بغیر مہر کے نکاح فرمائیں۔(۱۵)

﴿۷﴾ عورت کو اختیار ہے کہ اپنا حق مہر پورا یا اس کا کچھ حصہ شوہر کو معاف کر دے یا اگر قبضہ نہ کیا ہو تو پورا یا کچھ حصہ وصول نہ کرے اسے ہبہ کر دے' مرد کے لئے اس کا استعمال کرنا حلال وطیب ہے۔ یہ ہبہ یا معافی قبضہ سے پہلے ہو یا بعد میں' خلوت صحیحہ سے پہلے ہو یا بعد میں' مہر دین ہو یا عین' عورت کو اپنے مہر میں کامل تصرف کا حق حاصل ہے' عورت کے ورثاء اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتے' قرآن مجید نے واضح طور پر یہ مسئلہ ارشاد فرما دیا۔ عورت کو ہبہ یا معافی کے بعد رجوع کا حق نہیں۔(۱۶)

﴿۸﴾ اگر کسی نے کوئی شے ہبہ کی' موہوب لہ' نے قبضہ کرنے کے بعد اس میں تصرف کر لیا' اگر چہ قبول کرتے وقت زبان سے کچھ نہ کہا تھا' تو یہ ہبہ اور اس کا تصرف جائز ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ عورت مرد کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے نہ نفلی حج کرے۔ مرد کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے' اگر عورت ایسا کرے گی تو مرد کے حقوق کی ادائیگی میں قصوروار ٹھہرے گی۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۲۰۶)

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۸۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۱۷۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۲۴۔

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص۲۰۱۔

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۲۸۴۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۱۹۔

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۹' ص۱۸۲۔

☆ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۵۱۔

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یوپی' ص۱۷۱۔

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۰۳

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج۱' ص۳۴۴۔

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج۱' ص۳۴۴)

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۸

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۱۷)

﴿۱۰﴾ نکاح شغار میں مہر مثل واجب ہے' شغار یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کردے اور دوسرے کی بیٹی یا بہن کا نکاح خود کرے دونوں کا حق مہر مقرر نہ ہوا ہو' نکاح صحیح ہے' مگر حق مہر مثل واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ حق مہر مشتبہ مال سے نہ ہو' نہ دوسرے کے مال مغصوبہ سے' کیونکہ مہر ایک دینی ضابطہ ہے' اس لئے حلال مال سے ادا ہو۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ اگر کسی کے ذمہ مہر باقی ہو اور وہ حج پر جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ مہر ادا کر کے جائے یا معاف کرائے۔(۲۱)

﴿۱۳﴾ حج پر جانے والا مرد مہر ادا کرے' عورت اسے ہبہ کردے' اس مال سے حج کرنا زیادہ بہتر ہے کہ اس موہوبہ مہر کو رب تعالیٰ نے حلال اور طاہر فرمایا ہے' کیونکہ حج کے زاد راہ کے لئے حلال مال ہونا لازمی ہے۔ (۲۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۲۳.

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۴۸۳.

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاھور'ج۱'ص۳۴۴)

(۲۰) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۴۸۴.

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص۱۹۸.

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج۹'ص۱۸۰)

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۲۰)

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۲۰)

☆☆☆☆☆

باب (۸۳) :

﴿ناسمجھوں کے مال کی حفاظت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَاتُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَكُمُ الَّتِیۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ قِیٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِیۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا☆ (سورۃالنسآء آیت ۵)

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔

حل لغات:

"**لَاتُؤۡتُوا**": میں خطاب یتیم کے والیوں سے ہے یا خاوندوں سے۔

"**اَلسُّفَهَآءَ**": جمع ہے سَفِیۡهٌ کی سفاہت کا معنی ہے خفت عقل۔

آیت میں سفیہ سے مراد دیوانہ یتیم نابالغ اولاد اور عورت ہے۔(۱)

"**اَمۡوَالَكُمۡ**": جمع مال کی ہے جمع لانے میں مقصود ہر قسم کے مال بیان کرنا ہے منقولہ ہوں یا غیر منقولہ۔

اور کُمۡ کی اضافت قبضہ یا تملیک کے لئے ہے معنی یہ ہے کہ یتیموں کے مال جو تمہارے قبضہ میں ہیں بلوغت اور رُشد سے پہلے انہیں نہ دو یا تم اپنے مال نابالغ بچوں اور ناسمجھ بیبیوں کو نہ دو۔(۲)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۶۱۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۱۸۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۲۷، ۲۸)

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۱۰۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۱۸۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۲۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۰۳۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی ج ۲ ص ۳۸۶۔
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۳۴۴۔
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یو پی ص ۱۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۴ ص ۲۰۱)

" **قِیٰمًا** " بِقِیَامٌ کا معنی ہے زندگی، مایہ زندگی، گذر اوقات۔

آیت میں اس سے مراد ذریعہ قیام، ذریعہ بقا ہے، یہ مال تمہاری زندگی کی بقا کا ذریعہ ہیں۔ (۳)

شان نزول:

ایک شخص نے اپنا مال اپنی بیوی کو دے دیا، بیوی نے ناسمجھی کے باعث وہ مال برباد کر دیا اور فضول کاموں پر خرچ کر دیا، مرد محتاج ہو گیا، اللہ تعالی نے اس کی تادیب کے لئے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

(۱) مال، منقولہ ہو یا غیر منقولہ، اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے، اس کی قدر کرنا اور حفاظت کرنا مسلمان پر فرض ہے، مال کی حفاظت کے متعلق قرآن مجید میں بہت سے احکام ہیں، قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت میں مال کی حفاظت کے مختلف احکام ہیں، دین، قرض، دستاویز، شہادت، رہن وغیرہ مال کی حفاظت کے ذرائع ہیں، اللہ تعالی نے جس طرح بخل کی مذمت فرمائی ہے اسی طرح فضول خرچی کی مذمت فرمائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ☆ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ☆

اور فضول نہ اڑا، بے شک فضول اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

(سورہ بنی اسرائیل آیات ۲۶، ۲۷)

نیز ارشاد ربانی ہے!

وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ☆

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۹)

اللہ تعالی نے اپنے مقبول بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ☆ (سورۃ الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھے نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

---

(۳) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۴۱۷.

☆ مصباح المنیر، ج ۲، ص ۸۲.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۱.

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۴۸۵)

(۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۲۱)

مال کی حفاظت کرنا اس لئے بھی فرض ہے کہ بہت سی عبادات کا مدار اسی پر ہے' مثلاً زکوٰۃ' حج' صدقہ' جہاد' اہل وعیال کے نفقات' والدین کی خدمت' معاش اور دین کی اصلاح' مساجد و مدارس کی تعمیر و ترقی' تعلیم و تدریس کے مصارف' جس چیز پر فرض موقوف ہو وہ بھی فرض ہوتی ہے' جیسے نماز کے لئے وضو۔(۵)

﴿۲﴾ جو آدمی مال کا ناقدر اور فضول خرچ ہو اور مال کو بلاوجہ اڑادے جیسے نابالغ' مجنون' سبک سر' ناسمجھ بچہ' ناسمجھ بیوی' انہیں ان کا اپنا مال بھی دینا جائز نہیں' اسی طرح ڈوم میراثی' بھانڈ' کھیل تماشے والے اور ناجائز معاملات اور مصارف میں خرچ کرنے والے ہیں ان کو روپیہ پیسہ دینا جائز نہیں' جب نابالغ بچہ' یتیم اور ناسمجھ بیوی کو ان کا اپنا مال قبضہ میں دینا جائز نہیں تو فضولِ خرچ لوگوں کو تم اپنا مال کیوں کر دے سکتے ہو؟ رب تعالیٰ نے فضول اڑانے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے' لہٰذا ابرائی کی اعانت کرنے والا بھی اس گناہ میں شریک ہوگا۔(۶)

﴿۳﴾ بیوی کے حق مہر کے علاوہ اس کا نان ونفقہ اور رہائش مرد کے ذمہ واجب ہے' اسی طرح نابالغ اولاد کا خرچ بھی باپ کے ذمہ واجب ہے' خوراک' لباس' رہائش اسی طرح مہیا کرے جیسی اس کی اپنی ہے' بحیثیت خاوند' باپ' ولی یا وصی اپنے زیر کفالت افراد پر خرچ کرنے والا اجر پائے گا۔ آیت مذکورہ بالا کی صراحت کے علاوہ احادیث میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۰.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۱۹.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۹' ۳۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۴۴.
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۲۴۴.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۵۲.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۰۲.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۰۳.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۴۸۵.
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۲.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۹' ص ۱۸۵.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ج۲' ص ۲۲۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۶۰.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۱۹.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۸.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۲۱.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۵۲.
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۲.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۴۴.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۴۸۶.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۰۲.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۹' ص ۱۸۶)

ایک حدیث شریف میں ہے:

مَاانْفَقَ الرَّجُلُ فِیْ بَیْتِہٖ وَاَھْلِہٖ وَوَلَدِہٖ وَخَدَمِہٖ فَھُوَلَہٗ صَدَقَۃٌ (۷)

آدمی جو خرچ اپنے گھر والوں پر، اپنے اہل عیال پر، اپنی اولاد پر اور اپنے خدام پر کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔(۸)

﴿۴﴾ اپنا مال بچوں اور سبک سر عورتوں کے تسلط میں نہ دو، ورنہ وہ تمہارے خلاف کھڑے ہو جائیں گے اور تم ان کے ہاتھوں کو تکتے رہو گے، بلکہ اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھو، اس کو ترقی دو اور خود اور اپنے اہل وعیال کی پرورش اور تربیت میں صرف کرو، جنہیں اللہ تعالیٰ رزق میں فراخی دیتا ہے وہ بغاوت پر اتر آتے ہیں۔

قرآن مجید اس حقیقت کو بیان کرتا ہے:

وَلَوْبَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْافِی الْاَرْضِ .... الآیۃ (سورۃ الشوریٰ آیت ۲۷)

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلاتے۔ (۹)

﴿۵﴾ یتیم کی خوراک، لباس اور تعلیم و تربیت کے مصارف پورے کرنے کے لئے یتیم کے مال (اگر ہو تو) کو تجارت میں لگا کر نفع سے پورے کرو، اگر اصل مال سے پورے کئے جائیں تو مصارف اور زکوٰۃ (اگر نصاب کو پہنچے) مال کو ختم کر دیں گے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے:

اِتَّجِرُوْافِیْ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی لَاتَاکُلُھَاالزَّکَاۃُ (۱۰)

یتیموں کے مالوں سے تجارت کرو، ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ ہی اسے ختم کر دے۔ (۱۱)

---

(۷) ☆ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ، بحوالہ کنز العمال، ج ۶، ح ۱۶۳۹۳)

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۱۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۲۹، ۳۲۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۲۳۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۱۹)

(۹) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یوپی، ص ۱۷۲۔

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۵۔

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۵۔

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۴۸۵)

(۱۰) ☆ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۸)

(۱۱) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یوپی، ص ۱۷۲۔

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۵۔

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۳، ۲۰۴۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۹، ص ۱۸۶۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۲۱۔

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۰۳۔

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۴۸۶)

﴿۶﴾ نابالغ بچوں اور ناسمجھ بیویوں کو مال دینا حرام نہیں' اسی پر اجماع امت ہے' البتہ نہ دینا بہتر ہے تاکہ مال محفوظ ہاتھوں میں رہے' اسی طرح سبک عقل اور نابالغ یتیم کو ان کا مال دینا حرام نہیں' نہ دینے کا حکم استحبابی ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ ہر عورت جو سبک عقل اور ناسمجھ ہو اسے اس کا مال نہ دیا جائے' خواہ وہ بیوی ہو یا ماں یا بیٹی' اسی طرح نابالغ بچے' خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کو مال نہ دیا جائے' ورنہ وہ مال ضائع کر دیں گے۔(۱۳)

﴿۸﴾ نابالغ اور سبک عقل کو تھوڑا مال دے کر آزماتے رہنا چاہیئے کہ وہ کس طرح صرف کرتے ہیں' اگر ان کی عقل پوری ہو جائے تو انہیں ان کا مال دے دیا جائے۔(۱۴)

﴿۹﴾ نابالغ' یتیم اور ناسمجھ بیوی اپنے مال کی مالک ہے مگر قبضہ ان کے ولی یا وصی کا ہوگا' یہ اپنے مال میں تصرف کرنے کے مجاز نہیں' تاوقتیکہ بالغ اور سمجھ دار نہ ہو جائیں۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ سبک عقل اور ناسمجھ کا ہبہ کرنا جائز نہیں' البتہ اس کو ہبہ کیا جا سکتا ہے ان کا ولی ہبہ پر قبضہ کرے گا۔(۱۶)

﴿۱۱﴾ آزاد مسلمان ثقہ عادل کو وصی بنانا جائز ہے۔(۱۷)

﴿۱۲﴾ ذمی کافر کو اپنی مضاربت کا وکیل بنانا مکروہ ہے۔(۱۸)

﴿۱۳﴾ جو آدمی تجارت کے احکام سے ناواقف ہو اسے بازار میں تجارت کرنا جائز نہیں۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

مَنۡ لَّمۡ یَتَفَقَّهُ فَلَا یَتَّجِرُ فِی سُوۡقِنَا

جو آدمی احکام شرع نہیں جانتا وہ ہمارے بازار میں تجارت نہ کرے۔(۱۹)

﴿۱۴﴾ بالغ فضول خرچ پر اپنے مال میں تصرف کرنے پر کوئی پابندی نہیں' کیونکہ اس کا اپنے مال میں تصرف کرنا اس کا شخصی حق ہے اور شخصی حق پر پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔(۲۰)

---

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۳' ۱۸۴)

(۱۳) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵.

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۳)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۰.

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۲۱)

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۸.

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۸۶)

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۸)

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۸)

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۸)

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۸)

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۶.

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۲۲)

﴿۱۵﴾ یتیم بچوں کو جن کے تم ولی ہو' نابالغ بچوں اور ناسمجھ عورتوں کو جن کے اموال تمہارے قبضہ میں ہیں' ان سب کو تسکین دیتے رہو کہ جب تم بالغ اور سمجھ دار ہو جاؤ گے تمہارا مال تمہیں دے دیا جائے گا' ان سے نرمی سے گفتگو کی جائے ان کی تعلیم و ہنرمندی میں کوشش کی جائے' غرضیکہ ہر وہ کام کیا جائے جس کو شرع اور عقل اچھا جانے۔(۲۱)

﴿۱۶﴾ ناسمجھ چھوٹے بچوں سے تہذیب سکھانے والی بات کرو' تا کہ وہ مہذب گفتگو سیکھ جائیں' ان سے نرم لہجے میں بات کرو تا کہ وہ شیریں کلام بن جائیں' انہیں ''آپ''......اور......''جناب'' کہہ کر مخاطب ہو تا کہ وہ بھی ایسا ہی کریں' ابے' تبے اور برے کلمات نہ کہو کہ چھوٹا بچہ مانند صدائے بازگشت کے آواز دے گا' اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھی بات کہنے کا حکم دیا ہے۔(۲۲)

☆☆☆☆☆

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۹.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۳.
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۲.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۰۳.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۸۵.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۹' ص ۱۸۶.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۲.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۴)

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۳.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۲.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۹.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۸۵.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۹' ص ۱۸۶.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ا' ص ۳۴۵)

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۸۴) :

یتیم کی بلوغت اور اس کے مال کی سپردگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۶)

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں پھیر دو اور انہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر اور جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے، پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کرلو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو۔

حل لغات

"وَابْتَلُوْا": اِبْتِلَاءٌ سے امر کا صیغہ ہے اس کا مجرد مصدر بَلْوًا اور بَلَاءً ہے جس کا معنی ہے آزمانا، تجربہ کرنا اور امتحان لینا۔

مصیبت اور مشقت کو بلا اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے انسان کی آزمائش ہوتی ہے اللہ تعالی بندہ کی آزمائش عسرت میں بھی کرتا ہے اور عشرت میں بھی۔

اسی لئے بلاء مصیبت اور انعام دونوں کو شامل ہے انہی معنوں میں ارشاد ربانی ہے۔

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ☆ (سورۃ البقرۃ)

اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی (یا بڑا انعام) (۱)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۶۱
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۳۲

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے والیو! جو یتیم تمہارے زیر کفالت ہیں اور ان کا مال وراثت تمہارے قبضہ میں ہے' انہیں آزماتے رہو' اس طور سے کہ تم ان پر ہلکی پھلکی ذمہ داریاں ڈالو' انہیں لین دین میں آزماتے رہو' اور ان کا کچھ مال انہیں دے کر کہو کہ بازار سے کچھ خرید و فروخت کرو' نیز دینی امور میں بھی آزماتے رہو' ان کے نماز روزہ اور اخلاق پر نگرانی رکھو' غرضیکہ ان کی عقل' احوال اور اموال میں تصرف کو آزماتے رہو۔(۲)

"اَلْیَتَامٰی": آیت میں یتیم سے مراد وہ نابالغ ہے جو مالدار اور سمجھدار ہو' عاقل اور ممیز ہو' نا سمجھ آزمائش کے لائق نہیں۔(۳)

"بَلَغُوا النِّکَاحَ": اس سے مراد بالغ ہو جانا ہے' یعنی عمر کے اس حصہ میں داخل ہو جائیں کہ طبعی ضرورت محسوس کریں' یا انہیں نکاح کا اختیار حاصل ہو جائے' اور یہ اختیار بھی بلوغت سے مشروط ہے۔

اگرچہ شرعی طور پر نکاح نابالغی میں بھی ہو جاتا ہے' اور بعض اوقات معاشرتی طور پر اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے' مگر اس آیت میں مراد بلوغت ہے۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۱۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۸۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ۲۰۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۴

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ۲۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۰۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۴

انہی معنوں میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاِذَابَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوا الآية (سورۃالنور آیت ۵۹)

اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں

اس آیت میں بھی بلوغت مراد ہے۔(۴)

اٰنَسْتُم: اِیْنَاس مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے اس کا مادہ اَنَسٌ ہے، جس کا معنی ہے احساس کرنا، دیکھنا اور معلوم کرنا، کسی شی کو دور سے آنکھ پر ہاتھ رکھ کر دیکھنا۔ (۵)

رُشْدًا: ہدایت، سمجھ، گمراہی اور ضلالت کا متضاد

رُشْد کا اطلاق دنیوی اور اخروی امور میں ہدایت پانا ہے اور رَشَد خاص اخروی امور میں ہدایت پانا ہے۔

رَشِید دونوں کو شامل ہے، یعنی دنیوی اور اخروی امور میں ہدایت یافتہ۔(۶)

آیت مبارکہ میں رُشْـــدًا کی تنوین قلت کے معنی میں ہے، مراد یہ ہے کہ اگر تم اپنے زیر کفالت یتیم میں معمولی سمجھ بھی محسوس کرو لیکن دین اور معاملات میں درستگی معلوم کرو تو ان کا مال انہیں دے دو۔(۷)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۶۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج۱'ص ۳۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص ۵۶
☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج۱'ص ۳۴۵
☆ تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهٰ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج۱'ص ۳۴۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۴'ص ۲۰۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٰپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۲'ص ۴۸۶
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۲۴

(۵) ☆ مفردات امام راغب اصفهانی'ص ۲۸
☆ مصباح المنیر' ج۱'ص ۱۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۶
☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج۱'ص ۳۴۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهٰ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو'پی'ص ۱۷۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۴'ص ۲۰۹

(۶) ☆ مفردات امام راغب اصفهانی'ص ۱۹۶
☆ مصباح المنیر' ج۱'ص ۱۱۰

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۷
☆ تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهٰ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج۱'ص ۳۴۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر' ج۹'ص ۱۸۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٰپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۲'ص ۴۸۷
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۲۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۴'ص ۲۰۹

"اِسْرَافًا": اِسْرَاف کا معنی ہے فضول خرچی کرنا' حد سے بڑھ جانا' اخراجات کو جائز حد سے بڑھا کرنا جائز حد تک لے جانا' اور تبذیر کا معنی ہے ناجائز کاموں پر خرچ کرنا۔

اِسْرَاف کبھی مقدار میں ہوتا ہے' کبھی کیفیت میں' کیفیت کے اسراف کے بارے میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں!

جو شئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر خرچ کرے گا وہ اسراف ہے اگرچہ قلیل ہو۔(۸)

تیرے خرچ کی حد اللہ کی اطاعت ہے' اگر اس سے بڑھے گا خواہ قلیل مقدار میں یا کثیر مقدار میں' اسراف ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شمار ہوگا' افراط و تفریط نافرمانی ہے۔(۹)

"بِدَارًا": بَدْرٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے سبقت لے جانا' جلدی کرنا' بھر جانا' چودھویں رات کے چاند کو بدر اس لئے کہتے ہیں کہ غروب آفتاب سے پہلے ہی طلوع کر لیتا ہے' اس میں سبقت اور جلدی کے معنی ہیں' اس لئے اسے بھی بَدْرٌ کہتے ہیں کہ وہ نور سے بھرا ہوتا ہے' اسی سے بِدَارًا ہے بمعنی جلدی کرنا۔(۱۰)

"اَنْ یَّکْبَرُوْا": کَبِرَ اور کَبُرَ باب سَمِعَ اور نَصَرَ سے آئے تو اس کا معنی ہے عمر رسیدہ ہونا' کسی سے عمر میں بڑا ہونا' اگر کَبُرَ باب کَرُمَ سے آئے تو معنی ہے مرتبہ میں بڑا ہونا' اگر اس کا صلہ عَلٰی آئے تو معنی ہے' دشوار ہونا' بھاری ہونا' سخت ہونا۔

قرآن مجید میں تینوں معانی کا استعمال ہوا ہے' اس آیت میں اس سے مراد عمر میں بڑا ہونا ہے۔(۱۱)

---

(۸) ☆ مفردات امام راغب اصفهانی' ص ۲۳۰
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۳۲

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۳
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار لمعرفه بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰
☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ۱' ص ۳۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعه' یو' پی' ص ۱۷۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۴' ص ۲۰۷

(۱۰) ☆ مفردات امام راغب اصفهانی' ص ۳۸
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۲۱

(۱۱) ☆ مفردات امام راغب اصفهانی ص ۴۲۰ و مابعد
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۸۳

آیت کا معنی یہ ہے کہ یتیم کے مال میں نہ اسراف کرو نہ اسے جلدی جلدی اڑاؤ کہ کہیں یتیم بڑا ہو کر تم سے مال واپس لے لے اس میں یتیم کے مال کی حفاظت کی تاکید کی گئی ہے۔ (۱۲)

"**غَنِیًّا**": غنی سے مراد اس آیت میں جسے حاجت نہ ہو اصطلاح فقہ میں غنی سے مراد وہ ہے جو صاحب نصاب ہو اور اس پر زکوۃ فرض ہو یہاں یہ مراد نہیں۔

"**فَقِیْرًا**": فقیر سے مراد اس آیت میں حاجت مند ہے اصطلاح فقہ میں فقیر وہ ہے جو صاحب نصاب نہ ہو اور زکوۃ لے سکتا ہو اگر چہ اس کے پاس کچھ مال ہو یہاں یہ مراد نہیں۔ (۱۳)

"**فَلْیَسْتَعْفِفْ**": اِسْتِعْفَاف سے بنا ہے اس کا مادہ عَفٌّ ہے، جس کا معنی ہے رکنا، باز رہنا، پاکدامنی اسی سے عفیف بمعنی پاک دامن بنا ہے مراد یہ ہے کہ یتیم کا والی اگر محتاج نہ ہو تو یتیم کے مال کھانے پینے اور استعمال سے بچتا رہے اپنے آپ کو یتیم کے مال سے دور رکھے بلکہ اگر ممکن ہو تو یتیم کا مال بالکل الگ رکھے۔ (۱۴)

"**فَلْیَاْکُلْ**": اَکْلٌ سے بنا ہے، جس کا لغوی معنی کھانا ہے لیکن اس سے مراد کھانا، پینا، پہننا اور استعمال کرنا ہے۔ (۱۵)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۴۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۰۴

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۴۱
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ مصر ج ۱ ص ۴۵۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۴ ص ۲۰۸

(۱۴) ☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۳۴۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۰۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یو پی ص ۱۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۲ ص ۴۹۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۴ ص ۲۰۸

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۲ ص ۴۹۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۲۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۴ ص ۲۰۸

شان نزول

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' یہ مالدار تھے' ان کے ترکہ میں بہت سا مال آیا' ان کا یتیم بیٹا ثابت بن رفاعہ رضی اللہ عنہما وارث تھا' یتیم بچہ ثابت اور اس کے باپ کا متروکہ مال رفاعہ کے بھائی کے سپرد ہوا' رفاعہ کا بھائی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! مجھے ثابت یتیم اور اس کے مال کا متولی بنا دیا گیا ہے' میرے لئے اس بارے میں کیا حکم ہے؟ کہ میں اس کے مال سے کچھ کھا پی سکتا ہوں یا نہیں' نیز یہ مال میں اس یتیم کو کب اور کس طرح ادا کروں؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں تینوں سوالوں کے جواب مل گئے۔(۱۶)

مسائل شرعیہ

(۱) مالدار نابالغ عاقل ممیز کے عقل و دانش کی آزمائش کرتے رہنا چاہیئے تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس کی بلوغت کے وقت عقل درست ہے تو اسے اس کا مال بلا تاخیر ادا کر دیا جائے۔(۱۷)

---

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۳۴

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا 'ص ۳۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۲۴

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۶۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا 'ص ۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۵

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۰۴

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۲

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا 'ص ۳۴۵

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ا 'ص ۳۴۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۴۸۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۲۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۹'ص ۱۸۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۴'ص ۲۰۸

﴿۲﴾ نابالغ بچے کی آزمائش بار بار کی جائے نیز آزمائش بلوغت سے پہلے کی جائے' بلوغت اور عقل آنے پر تو اسے بلا تاخیر مال واپس کر دیا جائے گا' اس لئے آزمائش کا وقت بلوغت سے پہلے ہے۔ (۱۸)

﴿۳﴾ ہر نابالغ کی سمجھ داری کی آزمائش مختلف ہے' نابالغ لڑکے کا ولی اگر زمینداری اور کاشتکاری کرتا ہے تو نابالغ سے کھیتی باڑی کے معمولی کام کروا کر آزمائش کی جائے' اگر ولی تاجر ہے تو نابالغ کو کچھ رقم دے کر بازار سے سودا لینے بھیج کی آزمائش کی جائے' اسے اپنی دوکان میں سودا فروخت کرنے کی اجازت دے کر آزمائش کی جائے' اگر ولی امیر ہے تو نابالغ کو گھر کے نوکر چاکروں کا انتظام سپرد کر کے آزمائش کی جائے' اگر غریب ہے تو اس سے گھر کا کام کاج کروا کر آزمائش کی جائے' اگر یتیم لڑکی ہے تو اس سے خانہ داری' کھانے پکانے' سینے پرونے وغیرہ سے آزمائش کی جائے' غرضیکہ ہر نابالغ کی آزمائش اپنے معاشرتی حالات کے پیش نظر کی جائے۔ (۱۹)

﴿۴﴾ سمجھ دار نابالغ کی تجارت ولی کی اجازت کے ساتھ جائز ہے' کیونکہ نابالغ یتیم کی آزمائش ولی کی اجازت سے خرید و فروخت سے کی جاتی ہے' آیت بالا میں اسی کا اشارہ ہے۔ (۲۰)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۱
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۸۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۲

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۰۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۵

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۸۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۸۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۰۸

﴿۵﴾ لڑکے اور لڑکی کے نکاح کی عمر کی شرعاً کوئی حد مقرر نہیں' نابالغ بچے کا بھی نکاح ولی کی اجازت سے ہوسکتا ہے' اسی طرح عمر کی زیادہ سے زیادہ کی بھی کوئی حد مقرر نہیں' آیت بالا کی تفسیر میں اس کا اشارہ ہے۔ (۲۱)

﴿۶﴾ بلوغت کی پانچ علامات ہیں' ان میں سے تین لڑکے اور لڑکی میں مشترک ہیں' انزال' احتلام یا پندرہ سال کی عمر دو علامتیں لڑکیوں کے ساتھ خاص ہیں' حیض' حمل

بعض علماء کے نزدیک زیر ناف اور بغلوں میں بال آنا بھی بلوغت کی علامت ہے۔

بلوغت کی حد پندرہ سال حدیث شریف سے ثابت ہے' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجاہدین کے ساتھ غزوہ احد میں شامل ہونا چاہتے تھے' اس وقت ان کی عمر شریف چودہ برس تھی' حضور سید عالم ﷺ نے انہیں نابالغ قرار دیتے ہوئے غزوہ میں شمولیت کی اجازت نہ دی' اگلے سال جب غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا تو اس وقت ان کی عمر پندرہ برس ہو چکی تھی' سرکار دوعالم ﷺ نے انہیں غزوہ خندق میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس سلسلہ میں آپ کا ارشاد گرامی بھی ہے۔

اِذَاسْتَکْمَلَ الْمَوْلُوْدُ خَمْسَةَ عَشَرَ سَنَةً کُتِبَ مَالَه' وَعَلَیْهِ وَاُقِیْمَتْ عَلَیْهِ الْحُدُوْدُ (۲۲)

جب بچے کی عمر پندرہ برس پوری ہو جائے اس کی نیکی اور گناہ لکھا جاتا ہے اور اس پر حدود جاری ہوتی ہیں۔ (۲۳)

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۲۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۴۵
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۴۵
(۲۲) ☆ رواه السیوطی فی جمع الجوامع /بحواله موسوعه اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج ۱'ص ۲۴۳
(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۶۴
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج ۵'ص ۳۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه' ج ۱'ص ۲۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو'پی'ص ۱۷۲
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی وشرکاه' مصر' ج ۱'ص ۳۵۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج ۹'ص ۱۸۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۲'ص ۴۸۷
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۴۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۴'ص ۲۰۸
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۲۴

﴿۷﴾ یتیم جب بالغ ہو جائے اور اسے کچھ سمجھ آجائے تو اس کا وہ مال جو اس کے ولی کے پاس بطور حفاظت ہے اسے دے دیا جائے، بلوغت اور سمجھ کے بعد اس کے تمام مالی تصرفات درست ہوں گے، اپنے مال کا مختار ہے اس میں خرید و فروخت، ہبہ، وقف کر سکتا ہے، اور اگر بلوغت کے بعد اس میں سمجھ داری نہ ہو تو مزید انتظار کیا جائے جب اس کی عمر پچیس برس ہو جائے تو اب اسے اس کا مال دے دیا جائے۔(۲۴)

﴿۸﴾ بلوغت اور رُشد کے بعد اگر دوبارہ سفاہت طاری ہو جائے تو اس کے مالی تصرفات پر پابندی عائد نہیں کی جا سکتی، اسی طرح فاسق اور اسراف کرنے والے پر بھی پابندی عائد نہیں کی جا سکتی، مال کی بربادی سے اس کے حقوق آدمیت سلب کرنا سخت تر ہے۔(۲۵)

﴿۹﴾ مقروض کو اپنے مالی تصرفات سے منع نہیں کیا جا سکتا، البتہ اگر قرض خواہ مطالبہ کریں تو حاکم اسے قید کرے کہ وہ مجبور ہو کر اپنا مال خود اپنی مرضی سے بیچے، وہ رقم قرض خواہوں میں ان کے حصہ کے مطابق تقسیم کر دی جائے، مقروض کی مرضی کے بغیر اس کے مال کو فروخت نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ تجارت کے لئے بائع اور مشتری کی باہمی رضامندی لازمی ہے۔

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۶۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۹' ص ۱۸۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۰۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ص ۳۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۴۸۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۴۵

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۴۸۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۶۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۹' ص ۱۸۹' ۱۹۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۴۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ الآیۃ(سورۃالنساء آیت۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ' مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

اسی طرح مقروض کو مزدوری یا کمائی کرنے سے نہیں روکا جاسکتا' کہ یہ انسانیت کے بنیادی حقوق کی نفی ہے جو جائز نہیں۔(۲۶)

﴿۱۰﴾ یتیم کے مال کی طرح اس کے بدن اور اخلاق کی حفاظت بھی ضروری ہے' اسے ضرررساں اشیاء سے بچائے اور اس کی تعلیم وتربیت اور عمدہ اخلاق کا اہتمام کرے' یہ بھی ولی کے ذمہ فرض ہے۔(۲۷)

﴿۱۱﴾ وصی مانند باپ کے ہے' جس طرح باپ اپنے بیٹے کی تادیب کرسکتا ہے' اسی طرح یتیم کو تادیباً سزا دے سکتا ہے۔(۲۸)

﴿۱۲﴾ یتیم بچوں کو ضروری دینی علم کے ساتھ ہنروکسب بھی سکھائے اور انہیں خرچ کرنا بھی سکھائے کہ بالغ ہوکر وہ معاش میں کسی کے محتاج نہ ہوں' آیت مبارکہ میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔(۲۹)

﴿۱۳﴾ یتیم کا ولی اگر حاجت مند نہ ہو تو یتیم کا مال ہرگز خود استعمال نہ کرے' اس سے بچتے رہنا فرض ہے' اور اگر ولی حاجت مند ہے تو یتیم کے مال سے بقدر ضرورت کھاپی سکتا ہے' مگر اہل وعیال کو اس سے نہیں کھلاسکتا' حتی الامکان یتیم کے مال کے استعمال سے بچتا رہے' یتیم ولی کو اہل وعیال پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا' کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں۔(۳۰)

---

(۲۶) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۲'ص ۴۹۱'۴۹۲

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۴۵

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان'ج۱'ص ۳۲۶

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۴۰

☆ تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودنسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور'ج۱'ص ۳۴۵

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۶۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان'ج۱'ص ۲۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۴۱

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی وشرکاه'مصر'ج۱'ص ۴۵۳

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر'ج۹'ص ۱۹۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۴'ص ۲۰۸

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۲'ص ۴۹۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو'پی'ص ۱۷۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج۱'ص ۲۰۴

☆ تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودنسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور'ج۱'ص ۳۴۵

☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور'ج۱'ص ۳۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۲۶

﴿۱۴﴾ یتیم کا مال خود ان پر۔ بے دریغ خرچ کرنا بھی حرام ہے' یتیم کے مال سے اس کا ولیمہ کا کھانا بھی حرام ہے' کہ یتیم اپنا مال خرچ کرنے کا مجاز نہیں' اللہ تعالیٰ نے اسے اسراف فرمایا ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ بلوغت کے وقت یتیم کا مال جب اسے ادا کیا جائے تو اس پر گواہ بنالینا مستحب ہے' تاکہ بعد میں جھگڑا پیدا نہ ہو' اسی طرح اہم مالی معاملات میں گواہ بنالینا مستحب ہے۔ (۳۲)

﴿۱۶﴾ سرپرست اگر یتیم کے بالغ ہونے کے بعد اس کا مال ادا کرنے کا دعویٰ کرے اور یتیم اس کا انکار کرے تو سرپرست سے قسم قبول کی جاسکتی ہے' کہ وہ تاوان کا منکر ہے اور منکر قسم دے کر بری الذمہ ہوجاتا ہے۔ (۳۳)

﴿۱۷﴾ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ہٹ کر جو خرچ کیا وہ اسراف ہے' قلیل ہو یا کثیر' اور اسراف حرام ہے' مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی حلال کمائی ان کاموں پر خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ہوں۔ (۳۴)

﴿۱۸﴾ مالدار غیر محتاج سرپرست یتیم کا مال کھائے خواہ قلیل ہو یا کثیر' اسی طرح غریب سرپرست دستور کے خلاف یتیم کا مال خود کھائے' اوروں کو کھلائے یا یتیم پر بے دریغ خرچ کرے' اسراف وحرام ہے' اس سے بچنا فرض ہے۔ (۳۵)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۶۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱'ص ۳۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۴۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص ۲۰۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۲۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۹'ص ۱۹۰
(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۴۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱'ص ۳۲۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۴۹۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۹'ص ۱۹۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱'ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۱'ص ۲۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۲۰۴
(۳۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۴۹۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۲۷
(۳۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۴۹۲
(۳۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۴۹۲

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۸۵) :

عورتوں، ضعیفوں اور ناداروں پر

ہونے والے مظالم کا تدارک

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ☆

مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے، اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت، حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا۔ (سورۃ النسآء آیت ۷)

حل لغات

"**لِلرِّجَال**": رِجَال جمع ہے اس کا واحد رَجُلٌ ہے، اس کا معنی ہے مرد، مگر آیت میں اس سے مراد مذکر افراد ہیں خواہ اولاد ہوں یا قرابت دار، بالغ ہوں یا نابالغ، سب ہی اس میں شامل ہیں، سب کا جو جو حصہ شرع نے مقرر کیا ہے وہ انہیں ملے گا۔(۱)

"**نَصِيْبٌ**": کا معنی ہے حصہ، مگر اس سے مراد میراث کا وہ مقرر حصہ ہے جس کا وارث مستحق ہے۔(۲)

(۱) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۱۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۴۹۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۹، ص ۱۹۴
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۷

(۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۲۸
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۷
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۷

"**اَلْوَالِدٰنِ**" : والدین سے حقیقی ماں باپ مراد ہیں۔

"**اَلْاَقْرَبُوْنَ**" : اَقْرَبُ کی جمع ہے بمعنی نزدیک تر' اس قرب سے مراد رشتہ کا قرب ہے' زمانی یا مکانی قرب مراد نہیں۔

قریبی رشتہ داروں میں نسبی اور سببی سب افراد مراد ہیں' مثلاً عورت' مرد' دادا' دادی' نانا' نانی' بیٹے' بیٹیاں' پوتے' پوتیاں' نواسے' نواسیاں' چچا' پھوپھی' ماموں' خالہ' غرضیکہ تمام ذی الفروض' عصبات اور ذی الارحام اس میں شامل ہیں۔

آیت کا معنی یہ ہے میت جو ترکہ چھوڑے اس کی مذکر اولاد اور دیگر رشتہ داروں کو اس سے حصہ ملے گا' ترکہ پانے والے بالغ ہوں یا نابالغ۔ (۳)

"**لِلنِّسَآءِ**" : اس سے مراد مطلقاً عورتیں ہیں بالغ ہوں یا نابالغ۔

بیٹی' پوتی' نواسی' ماں' دادی' نانی' بہن' بھانجی اور بھتیجی سب اس میں شامل ہیں۔ (۴)

"**مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ**" : ترکہ قلیل ہو یا کثیر' سب تقسیم ہوگا' ایسا نہیں ہوگا کہ جو شئ مردوں کے لائق ہے وہ مرد لے لیں اور جو عورتوں کے لائق ہے وہ عورتیں لے لیں' بلکہ متروکہ ہر شئ حصہ داروں میں مقررہ حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی۔ (۵)

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۶
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۹۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۲۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۴

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۴

"نَصِيبًا مَّفْرُوضًا": فرض کا معنی ہے' کاٹنا' الگ کرنا' حد مقرر کرنا' علامت قائم کرنا۔

آیت میں اس سے مراد مقادیر معلومہ ہیں' یعنی ہر وارث کا حصہ شریعت میں مقرر ہے' اس میں کمی بیشی ممکن نہیں۔(٦)

شان نزول

زمانہ جاہلیت کے مظالم میں ایک ظلم یہ تھا کہ میت کا ترکہ صرف بالغ مرد پاتے' عورتیں اور نابالغ افراد محروم رہ جاتے' یہ ساری عمر ظالموں کا منہ تکتے رہتے' حضرت اوس بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا' (صحابی کے نام میں اور بھی روایات ہیں) انہوں نے کثیر ترکہ چھوڑا' ان کے وارثوں میں ان کی بیوی اُمِّ کُجّہ (یا ام کجہ) تین لڑکیاں اور دو چچازاد بھائی سوید اور عرفجہ تھے' ابھی تک وراثت کا شرعی قانون نازل نہ ہوا تھا' جاہلیت کی رسم کے مطابق سوید اور عرفجہ نے تمام ترکہ لے لیا' مرحوم کی بیوی اور تینوں لڑکیاں حصہ سے محروم رہ گئیں' ام کجہ حضور سرور عالم ﷺ کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئیں جب آپ مسجد فضیخ میں تشریف فرما تھے' عرض کرنے لگی! اوس بن ثابت کا وصال ہو چکا ہے' تین یتیم بچیاں اور مجھ بیوہ کو چھوڑ گئے ہیں' ان کے پاس بہت سا مال تھا' مگر وہ ان کے چچازاد بھائیوں سوید اور عرفجہ نے لے لیا ہے' اب میرے اور یتیم بچیوں کے لئے کچھ نہیں بچا' کیا کھائیں؟ کہاں جائیں؟ آپ نے سوید اور عرفجہ کو بلا بھیجا اور ان سے اس ظلم کی وجہ دریافت کی' انہوں نے عرض کی ہم نے اپنی قوم کے دستور کے مطابق مال لے لیا ہے' ہمارے ہاں عورتوں اور نابالغوں کو ترکہ نہیں دیا جاتا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' آیت مبارکہ میں اجمالاً بیان ہوا کہ عورتوں اور نابالغوں کا حصہ مقرر ہے' مگر اس کا بیان نہ ہوا' آپ نے سوید اور عرفجہ کو فرمایا کہ مال متروکہ کو ہاتھ نہ لگاؤ

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۴۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷

تا آنکہ میراث کی تفصیل نازل نہ ہو جائے' بعد ازاں میراث کی تفصیل نازل ہوئی' آپ نے اس کے مطابق بیوہ اور یتیم بچیوں کے حصے انہیں دلوائے' اس طرح آیت مبارکہ نے عورتوں' ضعیفوں اور نابالغوں پر ہونے والے ظلم کو روک دیا۔(۷)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ علم میراث اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے' عورتوں' ضعیفوں اور نابالغوں پر ہونے والے زمانہ جاہلیت کے ظلم کو اس نے مٹا دیا ہے' اس سیکھنا فرض کفایہ ہے' قرآن شریف میں اس فن کے مسائل تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ (۸)

علم الفرائض سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ' کیونکہ یہ نصف علم ہے' لوگ اسے بھول چکے ہیں اور میری امت سے جو شیٔ سب سے پہلے اٹھالی جائے گی وہ یہی علم ہے۔(۹)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۲
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۹۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۷

(۸) ☆ رواہ ابن ماجہ و الحاکم عن ابی ہریرۃ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۲۶

(۹) ☆ السراجی للشیخ سراج الدین محمد بن عبدالرشید سجاوندی' ص ۳

﴿۲﴾ مرد وارثوں کو اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ سے حصہ میراث ملتا ہے' مرد وارث بالغ ہوں یا نابالغ' سبھی حصہ دار ہیں' اسی طرح عورت وارثوں کو اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ سے حصہ میراث ملتا ہے' عورتیں بالغ ہوں یا نابالغ۔(۱۰)

﴿۳﴾ میراث کا حصہ رشتہ داری کی بنیاد پر ہے' قوت' شجاعت' علم' حسن' ضعف یا تذکیر و تانیث میراث کا سبب نہیں۔(۱۱)

﴿۴﴾ وراثت کے حصے شرع نے مقرر کئے ہیں' عقل سے حصے مقرر کرنا ممکن نہیں' جیسے نماز کی رکعتیں' زکوۃ کا نصاب اور شرح وغیرہ' قرآن شریف نے'' نَصِيبًا مَّفْرُوضًا '' کہہ کر اس کو بیان فرمایا ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ وراثت میں حصوں کا بیان کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے' اسی طرح حصہ داروں کا بیان بھی کتاب' سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔(۱۳)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۹۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۹' ص ۱۹۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۲

(۱۱) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۲
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۶

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۴۹۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ص ۱۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۰

﴿۶﴾ ترکہ کی ہر شئ تقسیم ہوگی' ترکہ خواہ قلیل ہو یا کثیر' ترکہ سے مخصوص اشیاء افراد کے لئے مخصوص کرنا جائز نہیں' مثلاً گھوڑا مرد کے لئے' چکی چرخہ عورت کے لئے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ اصحاب ذی الفروض اور عصبات کی طرح ذی الارحام بھی وراثت سے حصہ پاتے ہیں۔ (۱۵)

﴿۸﴾ ترکہ کی کوئی شئ اگر تقسیم کرنے سے ضائع ہو جانے یا نقصان کا خدشہ ہو تو اس کی قیمت لگا کر حصے کر لئے جائیں' وہ شئ تقسیم نہ کی جائے۔ (۱۶)

﴿۹﴾ قریب کے رشتہ دار کے ہوتے ہوئے دور کا رشتہ دار وراثت سے حصہ نہ پائے گا' "اَلْاَقْرَبُوْنَ" میں یہی بیان ہے' لہٰذا بیٹے کی موجودگی میں پوتا محروم رہے گا' باپ کی موجودگی میں دادا محروم رہے گا۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ وراثت کے عمومی احکام میں حضور نبی اکرم ﷺ داخل نہیں' میراث کے احکام آپ پر جاری نہیں ہوتے' اس لئے آپ کا تمام ترکہ وقف ہے جس کا کوئی وارث نہیں۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَانُوْرِثُ مَاتَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ (۱۸)

صاحب ام الکتاب شارع اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

ہمارا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا ہم (جماعت انبیا) جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۴۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۲۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص۲۱۱
(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۷۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۴۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲' ص۴۹۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۲۸
☆ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۵۴
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۳۴۷
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۹' ص۱۹۴
(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۲۸
☆ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۵۴
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۶۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۲۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲' ص۴۹۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۲۸
☆ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ص۴۵۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص۲۱۱
(۱۸) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ' ج۱' ص۵۲۶

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۸۶) :

﴿وراثت سے محروم وارثوں کی دلجوئی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَۃَ اُولُوا الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنُ فَارۡزُقُوۡہُمۡ مِّنۡہُ وَقُوۡلُوۡا لَہُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا☆

(سورۃ النساء آیت ۸)

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آ جائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو۔

حل لغات :

"**حَضَرَ**": حاضر ہونے سے مراد مجلس تقسیم میں حاضر ہونا ہے۔(۱)

"**اَلۡقِسۡمَۃَ**": تقسیم سے مراد منقول میراث کی تقسیم ہے۔(۲)

"**اُولُوا الۡقُرۡبٰی**": میت کے قرابت دار مراد ہیں جو وراثت سے محروم رہ گئے ہوں۔

"**اَلۡیَتَامٰی**": اس سے اجنبی یتیم یا رشتہ دار یتیم مراد ہیں، جو وراثت سے محروم رہ گئے ہوں۔

"**اَلۡمَسٰکِیۡنُ**": رشتہ دار بالغ غریب جو وراثت سے محجوب ہوں۔

وہ رشتہ دار، یتیم اور مسکین جو دور کے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے قریبی رشتہ دار کی موجودگی کی وجہ سے وراثت سے محجوب ہو گئے ہوں اگر وہ تقسیم وراثت کے وقت آ جائیں تو انہیں کچھ نہ کچھ دے دیا جائے۔(۳)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۸

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۴۸

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۸
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۵

"قَوْلًا مَّعْرُوْفًا": قول معروف سے مراد بھلائی کی بات ایسی گفتگو جس سے دل راضی ہو جائے صدقہ و خیرات دے کر غریب پر احسان نہ دھرنا بھی قول معروف میں داخل ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تقسیم ترکہ کے وقت منقولہ جائداد سے ان حاضر رشتہ داروں یتیموں اور مساکین کو کچھ نہ کچھ دے کر ان کے اطمینان قلب کا سامان کرو جو بوجہ رشتہ کی دوری کے وراثت سے محجوب ہو گئے ہوں یہ مستحب ہے دور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے وقت یہ معمول جاری تھا۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں اپنے والد سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی وراثت تقسیم کرتے وقت گھر میں موجود تمام افراد کو مال سے تھوڑا تھوڑا دیا اور یہی آیت تلاوت فرمائی حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اعتراض نہ فرمایا۔

جلیل القدر تابعی حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کر کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہی آیت پڑھی۔

حضرت محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ نے میراث تقسیم کی تو ایک بکری ذبح کر کے کھانا پکوایا یتیموں مسکینوں اور عزیزوں کو کھلایا اسی آیت پر عمل کرتے ہوئے فرمایا! اگر یہ آیت نہ ہوتی تو یہ خرچ میں اپنے مال سے کرتا اسی آیت کی وجہ سے میراث سے خرچ کیا۔ (۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۵۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۲۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۹ ص ۱۹۷
(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۷۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۱ ص ۳۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۵۰
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ مصر ج۱ ص ۴۵۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۴ ص ۲۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یو پی ص ۱۷۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۱ ص ۲۰۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج۱ ص ۳۴۸
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج۱ ص ۳۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۹ ص ۱۹۷

﴿۲﴾ نابالغ اور غیر موجود وارث کے حصے سے کچھ نہیں دے سکتے' ان کا حصہ نکال کر غرباء و مساکین اور رشتہ داروں میں کچھ تقسیم کرو۔(۶)

﴿۳﴾ خیرات متروکہ مال سے منقولہ اشیاء سے ہوگی' غیر منقولہ سے نہ ہوگی۔(۷)

﴿۴﴾ تقسیم میراث کے وقت مستحقین وراثت کے علاوہ اور لوگوں کا بھی حاضر ہونا بہتر ہے تاکہ وہ تقسیم وراثت پر گواہ بن جائیں' نیز تقسیم علانیہ ہو۔(۸)

﴿۵﴾ وراثت سے محجوب رشتہ داروں' یتیموں اور مساکین کو اس وقت دینا مستحب ہے جب کہ متروکہ مال کثیر ہو' اگر متروکہ مال قلیل ہو تو محجوب رشتہ داروں سے معذرت کے کلمات کہہ لینا کافی ہے۔(۹)

﴿۶﴾ ناداروں غریبوں کو صدقہ وخیرات دے کر ان پر احسان دھرنا گناہ ہے' اس سے صدقات کا اجر ضائع ہو جاتا ہے۔(۱۰)

﴿۷﴾ تقسیم وراثت کی طرح جس کام کی ابتدا صدقہ وخیرات سے ہوگی اس میں خیر و برکت ہوگی لہذا اچھے کاموں کی ابتدا میں صدقہ وخیرات کرنی مستحب ہے' مثلاً مکان' دکان کا افتتاح' سبق کا افتتاح وغیرہ۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۵۰

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'ج۲'ص۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۴۸

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۲'ص۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص۲۲۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۹'ص۱۹۲

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۳۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص۳۲۸

(۱۰) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۹'ص۱۹۷

(۱۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص۳۲۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۲۲۹

☆☆☆☆

باب نمبر(۸۷) :

﴿یتیم کی دستگیری﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلۡیَخۡشَ الَّذِیۡنَ لَوۡ تَرَکُوۡا مِنۡ خَلۡفِہِمۡ ذُرِّیَّۃً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَیۡہِمۡ فَلۡیَتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡیَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا☆ (سورۃالنسآء آیت'۹)

اورڈریں وہ لوگ کہ اگراپنے بعدناتواں اولاد چھوڑتے توان کاکیساانہیں خطرہ ہوتا'توچاہیے کہ اللہ سےڈریں اورسیدھی بات کریں۔

شان نزول :

بنی غطفان قبیلہ کامرثد بن زیداپنے بھائی کے یتیم بچوں اوراس کے مال کاولی بنا'مرثد یتیم کاسارامال ہضم کرگیا' اوریتیم کوبےیارومددگاچھوڑدیا'اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔(۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۵۳

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۰۵

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۴۸

☆ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۵۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص۲۱۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ قریب المرگ کو ایسا مشورہ دینا جس سے اس کے وارثوں کا نقصان ہو' حرام ہے' اگرچہ مشورہ بظاہر نیکی کے کام کا ہو جیسے وارثوں کو محروم کرنے کی نیت سے صدقہ و خیرات کا حکم۔ (۲)

﴿۲﴾ مستحق وارثوں کو محروم کرنے کے لئے قریب المرگ شخص کا صدقہ کرنا جائز نہیں' صدقہ وہ بہتر ہے جس سے کسی کا حق نہ مارا جائے' صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے' یہ قریب المرگ تھے' انہوں نے عرض کیا! یارسول اللہ! میں مالدار ہوں' میرا صرف ایک بیٹا ہے' کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں' انہوں نے عرض کیا' نصف مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں' آپ نے مزید فرمایا! کہ تہائی مال صدقہ کردو' اور تہائی مال کثیر ہے' نیز فرمایا!

اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ الحدیث (۳)

تو اپنے وارثوں کو دولت مند چھوڑے یہ اس حالت سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے اور وہ لوگوں پر بوجھ بن جائیں' (تو صدقہ کرکے ان کے لئے وراثت کا حصہ کم کردے یہ بہتر نہیں) (۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۵۲
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۸' ج ۴' ص ۲۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۳

(۳) ☆ رواہ الائمہ البخاری عن عامرعن ابیہ' ج ۱' ص ۱۷۳
☆ ورواہ الامام احمد' ومسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۴۵

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۳۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۵۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۸
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۴

﴿۳﴾ جس کا مال کثیر ہو اس کا مال میں وصیت کرنا اور جس کا مال قلیل ہو اس کا مال کے بارے میں وصیت نہ کرنا مستحب ہے' یہ اس لئے کہ ورثا اپنے حصوں سے محروم نہ رہیں۔(۵)

﴿۴﴾ قریب المرگ کے لئے اپنے مال سے تیسرے حصہ تک وصیت کرنا جائز ہے' اس سے زائد کی اگر وصیت کرے گا تو وارثوں کی اجازت کے بغیر وصیت نافذ نہ ہوگی۔(۶)

﴿۵﴾ حالات کے تقاضا کے موافق بعض اوقات اچھا کام بھی برا ہو جاتا ہے' اور عبادات ممنوع ہو جاتی ہیں' صدقہ وخیرات کار خیر ہیں مگر جب اس سے وارث نقصان اٹھائیں تو قریب المرگ کے لئے وارثوں کو نقصان دینے والے صدقہ وخیرات کی وصیت ناجائز ہے' جہاد میں شرکت افضل ترین عبادت ہے اگر والدین ضعیف اور محتاج ہوں اور جہاد عام نہ ہو تو اولاد کا والدین کو بے یار و مددگار چھوڑ کر جہاد کو جانا جائز نہیں' نماز شروع کرنے سے اسے پورا کرنا واجب ہے مگر نمازی جب دیکھے کہ نابینا کنویں میں گر رہا ہے تو اسے نماز توڑ کر اندھے کو بچانا فرض ہے' اس حالت میں نماز مکمل کرنا جائز نہیں۔(۷)

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۹

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ص ۲۱۴

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۳۵۶

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۱

﴿٦﴾

دوسروں کے ساتھ وہ سلوک کرو جو تم اپنے ساتھ پسند کرتے ہو' اسی طرح دوسروں کی اولاد کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنی اولاد کے ساتھ سلوک ہونا چاہتے ہو' آیت مبارکہ مذکورہ میں یہ حکم نہایت واضح طور پر بیان ہوا ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡهِ مَایُحِبُّ لِنَفۡسِهٖ(۸)

تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے دوسرے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یہ آیت مبارکہ معاشرتی زندگی کے لئے بہترین لائحہ عمل ہے' کاش مسلمان اس کو حقیقت جان کر اس پر عمل کریں۔(۹)

☆☆☆☆☆

(۸) ☆ رواہ البخاری عن انس' ج ا' ص ٦

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۹' ص ۱۹۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۳

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۸۸):

﴿وراثت' وارث اوران کے حصے﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ☆ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ☆

ترجمہ

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے' پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی' اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا' اور میت کے ماں باپ کو' ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کی اولاد ہو' پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی' پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا' بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے' تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا' یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے' بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے' اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو' پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر' اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کو چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو' پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں' جو وصیت تم کر جاؤ اور دَین (قرضہ) نکال کر' اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو سب تہائی میں شریک ہیں' میت کی وصیت اور دَین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو' یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ (سورۃ النسآء آیات ۱۱' ۱۲)

حل لغات :

"**یُوْصِیْکُمْ**": وصیت کا معنی ہے پہنچانا' ملانا۔

اصطلاح میں وصیت وہ حکم ہے جس کا تعلق موت کے بعد ہو' یہ حکم خواہ زندگی میں کرے یا مرتے وقت۔

اس سے مراد تاکیدی حکم ہے' یعنی پختہ حکم دینا' فرض کرنا' اللہ تعالی اور رسول کی طرف سے وصیت کا مفہوم ہے فرض ہونا' اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ☆ (سورہ انعام آیت' ۱۵۹)

یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کریم نے تمہیں حکم دیا ہے اسی کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کرو۔ (۱)

"**اَوْلَادِکُمْ**": وَلَدٌ کی جمع ہے' جس کا معنی ہے بچہ۔

اولاد کا حقیقی طور پر اطلاق بیٹے بیٹیوں پر ہوتا ہے' مجازی طور پر پوتے پوتیوں' نواسے' نواسیوں کو بھی اولاد کہتے ہیں' عموم مجاز کے طور پر ساری اولاد بلاواسطہ اور بالواسطہ اس میں شامل ہے' مگر اس جگہ آیت میں اس سے بلاواسطہ اولاد یعنی بیٹے بیٹیاں مراد ہیں' اسی پر اجماع امت ہے' البتہ حقیقی اولاد بلاواسطہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں پوتے پوتیاں ان کے قائم مقام ہیں۔ (۲)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۵۲۵
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۰۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۳
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۲۰۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۹
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۱۶

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۳۵
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۸۰' ۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۵۹

" **فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً** " : نسآء سے مراد لڑکیاں ہیں' بالغہ ہوں یا نابالغہ' کیونکہ وراثت میں وارثوں کی عمر کا اعتبار نہیں کیا جاتا' صرف ان کی تعداد ملحوظ ہوتی ہے۔

" **فَوْقَ اثْنَتَيْنِ** ": فوق سے مراد زیادتی عدد ہے' یعنی دو سے زیادہ' مفسرین نے فرمایا کہ فَوْقَ صلہ ہے عبارت میں اس کا معنی نہیں' اس کی مثال قران مجید میں موجود ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ ......الآية (سورۃ الانفال آیت' ۱۲)

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ لڑکیاں اگر ایک سے زائد ہوں تو ان کے لئے دو تہائی مال ہے۔(۳)

" **اِخْوَةٌ** " : آیت مبارکہ میں اِخْوَةٌ سے مراد بھائی اور بہنیں ہیں' خواہ یہ ماں باپ کی طرف سے سگے ہوں یا باپ کی طرف سے سگے ہوں یا ماں کی طرف سے سگے ہوں' علماء کا اسی پر اجماع ہے۔(۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۸۱
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۴۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۴'ص ۲۲۲
(۴) ☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه' ج ۱'ص ۲۰۶'۲۰۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو'پی'ص ۱۷۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۴'ص ۲۲۵
☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور' ج ۱'ص ۳۵۳
☆ تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودنسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور' ج ۱'ص ۳۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۳۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۲'ص ۵۰۴

"اَزْوَاجُکُمْ": ازواج سے مراد بیویاں ہیں' ایک بیوی ہو یا زیادہ' ان سے دخول ہوا ہو یا وہ غیر مدخولہ بیاہی ہوں' اولاد ان سے ہو یا کسی اور بیوی سے' اولاد کی عدم موجودگی میں خاوند کے لئے نصف ترکہ ہے' اور بیوی (یا زیادہ ہوں تو سب کے لئے) چوتھائی ترکہ ہے۔(۵)

"فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ": پھر اگر ان کی اولاد ہو۔

آیت میں وَلَـدٌ سے مراد اولاد ہے' بیٹا ہو یا بیٹی' ایک ہو یا زیادہ' اس بیوی سے ہو یا کسی اور بیوی سے' بیٹا نہ ہو تو پوتا بھی اس حکم میں شامل ہے۔(۶)

"کَلَالَۃٌ": کَلٌّ سے بنا ہے' کَلٌّ کئی معنوں میں مستعمل ہے۔

بوجھ' گھیر لینا' قوت زائل ہو جانا' چاقو چھری کا کند ہو جانا' دوری اور فاصلہ' تھک جانا۔

جمہور صحابہ کرام کے نزدیک کلالہ وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ ہو اور نہ ماں باپ ہوں۔

چونکہ یہ آیت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی (جیسا کہ شانِ نزول میں بیان ہوگا) ان کے والد شہید ہو چکے تھے اور اس وقت ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔

---

(۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۷' ۲۰۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۲۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۳۶

(۶) ☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۲۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۳۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۷۵

نیز یہ کہ رب تعالیٰ نے ماں باپ اور اولاد کا ذکر پہلے فرمادیا اس کے بعد کلالہ کا ذکر فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ وہ پہلوں کے علاوہ ہے یعنی جس کے نہ ماں باپ ہوں نہ اولاد ہو۔(۷)

"وَلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ": اس بہن بھائی سے ماں کی طرف سے شریک بہن بھائی مراد ہیں' اسی پر اجماع امت ہے' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک قرات شاذہ میں یوں ہے۔

وَلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ لِاُمٍّ

روایت شاذہ خبر واحد کے حکم میں ہوتی ہے' اگر یہ ثابت ہو جائے تو اس سے استدلال جائز ہے' اور واجب العمل ہے۔(۸)

"غَيْرَ مُضَآرٍّ": ضَرَرٌ بمعنی تکلیف سے باب مفاعلہ کا اسم فاعل ہے' یعنی مرنے والا ایسی وصیت نہ کرے جس سے وارثوں کو نقصان پہنچے' نقصان پہنچانے والی وصیتیں مختلف نوعیت کی ہیں۔(۹)

---

(۷) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص۴۳۷'۴۳۸

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص۹۰'۹۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۸۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۴۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ۵' ص ۷۶

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۵

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۲۲۱

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ص ۴' ص ۲۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۳۷

(۸) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۸

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۲۲۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۴' ص ۲۳۱

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۸۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۲۲۵

شان نزول

میراث کی آیات، کے چند شان نزول بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، عیادت کے لئے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، سیدنا جابر فرماتے ہیں کہ میں اس وقت شدت بیماری کی وجہ سے بے ہوش تھا، حضور سید عالم ﷺ نے وضو فرمایا اور غسالہ شریف کو مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آ گیا، میں نے اپنے سرہانے حضور انور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پایا مجھے آرام تو آنا ہی تھا میری قسمت نے بھی یاوری کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں، میرے بعد یہ کیسے تقسیم ہو، حضور ﷺ نے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۰)

(۲) اوس بن ثابت کی زوجہ ام کجہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی، اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ، تین لڑکیاں اور چچا کے دو بیٹے سوید اور عرفجہ وارث اور بہت سا مال ترکہ چھوڑا، زمانہ کے دستور کے مطابق سوید اور عرفجہ نے مال پر قبضہ کر لیا، بیوہ اور لڑکیاں بے سہارا رہ گئیں، ام کجہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض احوال کیا، آپ نے سوید اور عرفجہ سے فرمایا کہ ترکہ کو اپنے حال پر رہنے دو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں وارثوں کے حصوں کا بیان ہوا۔(۱۱)

(۱۰)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۷۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۵۸
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ، مصر، ج ۱، ص ۴۵۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۴۹۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۱۲

(۱۱)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۵۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۹

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ایک بیوہ' دولڑکیاں اور ایک بھائی وارث چھوڑے' دستورزمانہ کے مطابق حضرت سعد کے بھائی نے تمام ترکہ لے لیا' بیوہ اور لڑکیاں بے سہارا رہ گئیں' بیوہ حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنی دردبھری کہانی پیش کی' آپ نے فرمایا' گھبراؤ مت' اللہ تعالیٰ تماری امداد فرمائے گا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' حضور اکرم ﷺ نے حضرت سعد کے بھائی کو بلا بھیجا اور حکم دیا کہ سعد کی بیوہ کو ترکہ کا آٹھواں حصہ اور دو تہائی ترکہ بیٹوں کو دو اور جو بچے وہ تمہارا حصہ ہے۔(۱۲)

(۴) زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ میت کے ترکہ سے عورتوں اور بچوں کو حصہ نہ دیا جاتا تھا' صرف جواں مرد ہی ترکہ لے جاتے تھے' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ثابت نے وفات پائی' بیوہ اور پانچ بیٹیاں وارث چھوڑیں' مگر ترکہ دوسرے وارث لے گئے' حضرت عبدالرحمٰن کی بیوہ نے بارگاہ رسالت مآب میں اپنی شکایت پیش کی' اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں تمام وارثوں کے حصوں کو بیان کردیا گیا۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۷۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۳۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۸'ص۳۰۳

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۵۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۴۹۹

☆ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۵۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص۲۱۲

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۳۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۵۸

☆ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۸'ص۳۰۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص۲۲۷'۲۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۲۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۵۰۰

(۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا' نبی اکرم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے نہ والدین ہیں نہ اولاد' میری وراثت کس طرح تقسیم ہوگی' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' جس میں کلالہ کی میراث کا ذکر ہے۔

یاد رہے کہ یہ آیت کلالہ حضور انور ﷺ کی حیات ظاہری کے آخر میں نازل ہوئی' اس وقت موسم جاڑے کا تھا' سورہ نسآء کے آخر میں کلالہ کا حکم بیان ہوا ہے وہ آیت گرمیوں میں نازل ہوئی' اس لئے اسے آیت الصیف کہتے ہیں۔ (۱۴)

علماء فرماتے ہیں کہ یہ سب شان نزول ممکن ہیں ہوسکتا ہے کہ مختلف اوقات میں مذکورہ بالا واقعات رونما ہوئے ہوں' اس لئے تمام روایات مراد ہوسکتی ہیں۔ (۱۵)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ میت کے ترکہ کے وارث تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) ذوی الفروض: وہ وارث جن کے حصے اور میراث کی مقدار شریعت مقدسہ میں مقرر و معین ہے' مثلاً خاوند' عورت۔

(ب) عصبات نسبی: میت سے نسبی تعلق رکھنے والے وہ لوگ جن کے رشتہ میں عورت کا واسطہ اور ذریعہ نہ ہو اور شریعت میں ان کا حصہ مقرر نہ ہو بلکہ ذوی الفروض کے پورے حصے نکال لینے کے بعد جو کچھ ترکہ باقی رہے ان کو مل جائے اور اگر باقی نہ رہے تو وہ محروم رہ جائیں' مثلاً چچا کا بیٹا' کیونکہ یہ میت کے باپ کے بھائی کا بیٹا ہے عورت واسطہ سے نہیں' نواسہ اور بھانجا عصبہ نہیں' کیونکہ نواسہ میت کی بیٹی کا بیٹا ہے عورت کا واسطہ درمیان میں آ گیا اور بھانجا میت کی بہن کا بیٹا ہے اس میں بھی عورت کا واسطہ درمیان میں موجود ہے۔

(۱۴) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۴۹

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۸۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۳۳

(ج) ذوی الارحام: وہ وارث ہیں جن کا حصہ شریعت میں موجود نہ ہو اور عصبہ بھی نہ ہوں' بلکہ میت میں اور ان میں عورت کا واسطہ موجود ہو یا وہ خود عورت ہوں' مثلاً خالہ ذوی الارحام ہے' کیونکہ یہ ماں کی بہن ہے' اسی طرح پھوپھی بھی ذوی الارحام ہے کیونکہ خود عورت ہے اگرچہ اس میں اور میت میں عورت کا واسطہ نہیں' پوتی اگرچہ مرد نہیں مگر اس کا حصہ شریعت میں مقرر ہے' اسی طرح جو بہن ماں میں شریک ہے یہ خود بھی عورت ہے اور اس عورت کا واسطہ بھی موجود ہے مگر اس کا حصہ شریعت میں مقرر ہے اس لئے ذی الارحام نہیں۔ (۱۶)

﴿۲﴾ شریعت نے جو حصے مقرر کئے ہیں وہ چھ ہیں۔

نصف' ربع' ثمن' (آٹھواں) ایک تہائی' دو تہائی' چھٹا۔ (۱۷)

﴿۳﴾ وارث تین قسم کے ہیں۔

(ا) محض ذوی الفروض: مثلاً زوج' زوجہ' بیٹیاں' بہنیں' مائیں' دادیاں' ماں کی طرف سے اولاد۔

(ب) محض عصبات: بیٹے' بھائی' بھائی کے بیٹے' چچے' چچا کے بیٹے۔

(ج) ذوی الفروض اور عصبات: ذوی الفروض ہونے کے اعتبار سے اپنا مقرر حصہ لیں اور عصبہ ہونے کے اعتبار سے باقی ماندہ مال بھی لے لیں' مثلاً باپ' دادا۔ (۱۸)

﴿۴﴾ وارث سترہ ہیں' بارہ جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے' وہ یہ ہیں۔

مرد: باپ' دادا' اخیافی بھائی (ماں میں شریک) زوج۔

عورتیں: زوجہ' بیٹی' پوتی' ماں باپ میں شریک بہن' باپ میں شریک بہن' ماں میں شریک بہن' ماں' دادی۔

ان کے علاوہ بیٹا' پوتا' حقیقی بھائی' باپ میں شریک بھائی' چچا اور چچا کا بیٹا بھی وارث ہیں' یہ عصبات ہیں۔ (۱۹)

---

(۱۶) ☆ السراجی فی المیراث' ص ۳
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۰

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۶۰
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۳۹

(۱۸) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۰

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۶۱
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۳۹

﴿۵﴾ ذوی الفروض کے حصوں میں کمی بیشی مختلف صورتوں میں ہوتی ہے۔

(ا) **نصف:** حقیقی بیٹا' بیٹا نہ ہو تو پوتا' حقیقی بہن' باپ کی طرف سے بہن' خاوند' ان سب کو ترکہ کا نصف ملے گا بشرطیکہ کوئی ایسا وارث نہ ہو جو ان کے حصے کو کم کر دے۔

(ب) **چوتھائی:** خاوند کو بشرط حاجب اور بیوی یا بیویوں کو بشرط عدم حاجب۔

(ج) **آٹھواں:** بیوی یا بیویوں کو بشرط حاجب۔

(د) **دوتہائی:** دو یا دو سے زیادہ حقیقی بیٹیاں' بیٹیوں کے نہ ہونے کی صورت میں پوتیاں' حقیقی بہنیں' والد کی طرف سے بہنیں' جب کہ کوئی حاجب نہ ہو۔

(ہ) **ایک تہائی:** والدہ' جب اولاد اور پوتا نہ ہو اور دو یا دو سے زیادہ بہنیں نہ ہوں۔

(و) **چھٹا:** ماں' باپ' دادا اولاد کی موجودگی میں' دادی اور دادیاں جب اکٹھی ہوں' پوتی حقیقی بیٹی کی موجودگی میں' باپ کی طرف سے بہنیں' جب حقیقی بہنوں کے ساتھ مل جائیں' ماں کی طرف سے اولاد لڑکا ہو یا لڑکی۔(۲۰)

﴿۶﴾ بعض وارث ایسے ہیں جن کی وجہ سے بعض عزیزوں کی میراث بالکل رک جاتی ہے یا ان کی میراث کا حصہ کم ہو جاتا ہے' ایسے وارثوں کو حاجب کہتے ہیں' اگر میراث بالکل رک جائے تو اسے حجب حرمان کہتے ہیں اور اگر حصہ کم ہو جائے تو اسے حجب نقصان کہتے ہیں' مثلاً میت کی اولاد نہ ہو تو میت کی والدہ کو کل ترکہ میں سے ایک تہائی ملتا ہے اور اگر میت کی اولاد موجود ہو تو والدہ کو چھٹا حصہ ملے گا' اور میت کے بیٹے کی موجودگی میں میت کا بھائی بالکل محروم رہ جاتا ہے۔(۲۱)

﴿۷﴾ میت کا ہر قسم کا مال' جائداد' مکان' دکان' تجارت' نقدی' منقولہ وغیر منقولہ جائداد موت کے ساتھ ہی اس کی ملک سے نکل جاتا ہے اور وہ مال بقدر حصہ شرعی وارثوں کی ملک میں چلا جاتا ہے' اور جو مرض بظاہر موت کا سبب بنے وہ مرض الموت کہلاتی ہے' مرض الموت میں مبتلا آدمی کی اپنے مال میں ملکیت محدود ہو جاتی ہے' اپنے مال میں کل مال کی تہائی تک کی وصیت کرسکتا ہے' مرض الموت سے پہلے آدمی اپنے مال میں ہر قسم کے تصرف کا مالک ہے' مثلاً بیع' وقف' ہبہ' وصیت وغیرہ' اس کا ہر تصرف نافذ ہے' کیونکہ وہ مالک ہے۔(۲۲)

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۰
(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۶۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۳۵
(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۹۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۳۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸' ص ۲۲۴

﴿۸﴾ وراثت تقسیم کرنے سے پہلے چند امور واجب ہیں' ان کی ادائیگی کے بغیر اگر وراثت تقسیم ہوئی تو یہ تقسیم ناجائز ہے' اگر میت کا ترکہ ان چیزوں میں خرچ ہو کر ختم ہو جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا۔

یہ تین چیزیں ہیں۔

تجہیز و تکفین' قرض' وصیت۔ (۲۳)

﴿۹﴾ قرض کا ادا کرنا وصیت پورے کرنے سے مقدم ہے' اسی پر اجماع امت ہے' قرآن مجید نے وصیت کی اہمیت کے پیش نظر وصیت کا ذکر مقدم کیا ہے' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلدَّیْنُ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَلَیْسَ لِوَارِثٍ وَصِیَّةٌ (۲۴)

قرض ادا کرنا وصیت پوری کرنے سے مقدم ہے اور وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کا انتقال ہوا وارثوں میں چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑا اور وہ قرضہ چھوڑ کر فوت ہوئے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے باغ کی کھجوریں پک کر تیار ہوئیں تو چاہا کہ اپنے باپ کا قرضہ اتار دیں مگر وہ کھجوریں قرضہ سے کم تھیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک تدبیر اختیار کی کہ حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ادائیگی کے وقت تشریف فرما ہوں تا کہ آپ کی برکت سے جلد اور آسانی سے قرضہ ادا ہو جائے' انہوں نے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں آکر عرض کی۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّرَاکَ الْغُرَمَآءُ

یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے قرض خواہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوں۔

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۶۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۸۵' ۹۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۲۴۱

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۵۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۲۴' ۲۲۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۵۰' ۳۵۴

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۴۵

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۳۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸' ص ۲۱۶

(۲۴) ☆ رواہ البیہقی والدارقطنی عن علی' بحوالہ جامع صغیر' ج۲' ص ۲۸

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا! کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا دو اور قرض خواہوں کو کہو وہ اپنے قرض کی مقدار میں کھجوریں لے لیں، قرض خواہوں نے اپنا اپنا قرض وصول کر لیا اور کھجوریں بچ گئیں، یہ حضور سید البرکات ﷺ کا معجزہ تھا، مگر اس میں قرض ادا کرنے کی تعلیم ہے۔

ادائیگی قرض کی اہمیت کے پیش نظر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ اس میت کا جنازہ نہ پڑھاتے جس کے ذمہ قرض ہوتا۔(۲۵)

﴿۱۰﴾ میت کا ترکہ بعض امور کے باعث رشتہ داروں میں تقسیم نہیں ہوتا، یہ رشتہ دار وراثت سے محروم رہتے ہیں۔

(ا) **قتل**: اگر بالغ وارث نے اپنے مورث کو ظلماً مار ڈالا تو یہ قاتل وراثت سے محروم رہے گا، قتل عمداً ہو یا خطاء۔

(ب) **اختلاف دین**: اگر وارث کافر ہے اور مورث مسلمان، یا اس کا عکس ہو تو ان کے درمیان وراثت تقسیم نہ ہوگی، اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ ہو، البتہ مرتد کا وہ مال جو اس نے اسلام کی حالت میں کمایا اس میں مسلمان وارث بقدر شرعی اپنا حصہ لیں گے، عورت اگر دین سے پھر جائے اور کافروں سے مل جائے یا قتل کی جائے تو اس کا مال مسلمان وارثوں کو ملے گا، خواہ حالت اسلام میں اس کو مال حاصل ہوا یا مرتد ہونے کے بعد۔

(ج) **غلامی**: وارث اگر غلام ہوں تو ان کو وراثت کا حصہ نہ ملے گا۔

یاد رہے اب غلامی کا دور جاتا رہا اور یہ مسئلہ صرف علمی حد تک بیان ہوتا ہے۔

(د) **اندھی موت**: کسی حادثہ میں چند رشتہ دار اکٹھے فوت ہو گئے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں پہلے کون فوت ہوا ہے، تو اس صورت میں مرنے والے ایک دوسرے کے وارث نہ بن سکیں گے۔

---

(۲۵)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۹۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۷۴
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۰' ۳۵۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۲۴' ۲۲۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۱۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۸' ص ۲۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۳۴

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَایَرِثُ الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَاالْمُسْلِمُ الْکَافِرَ (۲۶)

کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے۔

نیز ارشاد نبوی ہے۔

لَایَتَوَارَثُ اَھْلُ مِلَّتَیْنِ شَیْءٌ (۲۷)

دو مختلف دین کے ماننے والے آپس میں وراثت نہیں پاتے۔ (۲۸)

حضور سید المرسلین خاتم النبیین اور دیگر انبیائے کرام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی' یہ قدسی صفات حضرات جو چھوڑ جاتے ہیں وہ مسلمانوں کے لئے بمنزلہ وقف ہے' یہ مسئلہ صحیح احادیث میں واضح طور پر بیان ہوا ہے' حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ ﴿۱۱﴾

اِنَّامَعْشَرُ الْاَنْبِیَآءِ لَانُوْرِثُ مَاتَرَکْنَافَھُوَصَدَقَةٌ (۲۹)

ہم گروہ انبیاء کا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ مسلمانوں میں صدقہ ہے۔

خلیفۃ المسلمین کے لئے جائز ہے کہ وہ جو شئ چاہے کسی کے لئے خاص کر دے' مثلاً خلیفہ اول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کے لئے تلوار' ذرع' اور دلدل خچر خاص کر دیا' اور حضرت زبیر العوام اور محمد بن مسلمہ کے لئے بعض متروکات کو خاص کر دیا۔ (۳۰)

(۲۶) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ وابوداؤد والنسائی والترمذی عن اسامہ' جامع صغیر' ج۲' ص ۳۳۶

(۲۷) ☆ رواہ احمد والترمذی' بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق' ۱۵۰

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۰۱' ۱۰۲' ۱۰۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۵۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۰۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۵۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸' ص ۲۰۹

(۲۹) ☆ رواہ البخاری واحمد وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی والنسائی عن عمر وعثمان وسعد وطلحۃ والزبیر وعبدالرحمن بن عوف ورواہ احمد والبخاری ومسلم عن عائشۃ ورواہ مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ' کنز العمال' ج۱۶' ح۳۰۴۵۸

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸' ص ۲۱۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۱۷' ۲۱۸

﴿۱۲﴾ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ نے وارث اور ان کے حصے مقرر کر دیئے ہیں اب کسی کو اختیار نہیں کہ ان حصوں میں کمی بیشی کر سکے یا وارثوں میں تبدیلی کر سکے، وارثوں اور ان کے حصوں میں عقل کو دخل نہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے "فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ" کہہ کر حتمی کر دیا ہے۔ (۳۱)

﴿۱۳﴾ خبر متواتر سے قرآن مجید کے اطلاق کی تخصیص جائز ہے، بلکہ خبر واحد سے بھی تخصیص جائز ہے، آیت مبارکہ......

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَاءَ ذٰلِكُمْ الآية (اور ان کے سوا جو ہیں وہ تمہیں حلال ہیں) (سورہ نساء آیت ۲۴)

......کو حدیث شریف......

لَاتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَاعَلٰى خَالَتِهَا (۳۲)

عورت کی موجودگی میں اس کی چچی اور خالہ سے نکاح جائز نہیں،

......نے خاص کر دیا ہے، یہ حدیث شریف خبر واحد ہے۔ (۳۳)

﴿۱۴﴾ خبر متواتر اور خبر غیر متواتر کی تقسیم صحابہ کرام سے بعد والوں کے لئے ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم کے لئے ہر خبر رسول قطعی و یقینی واجب الاتباع ہے۔ (۳۴)

﴿۱۵﴾ میراث کے اسباب موجبہ تین ہیں۔

نسب ثابت، نکاح منعقدہ، ولاء عتاقہ۔ (۳۵)

یاد رہے کہ غلامی کی حیثیت عملاً ختم ہونے کے ساتھ ہی ولاء عتاقہ از خود ہی ختم ہو گیا ہے۔

﴿۱۶﴾ جہاں مرد اور عورتیں ایک ہی جہت سے اکٹھی ہوں تو مرد کو عورت کے حصے سے دوگنا ملے گا۔ (۳۶)

---

(۳۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص ۵۹
(۳۲) ☆ رواہ النسائی بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۴۹۸
(۳۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۴، ص ۲۱۸
(۳۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۴، ص ۲۱۸
(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص ۲۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص ۳۵۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۸، ص ۳۰۳
(۳۶) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یوپی، ص ۱۷۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۸، ص ۲۰۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص ۳۵۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص ۳۵۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۴، ص ۲۱۷

﴿۱۷﴾ ذوی الفروض کے حصوں کا اجمالی بیان درج ذیل ہے۔

باپ کے تین حال ہیں:

(ا) صرف چھٹا حصہ ملتا ہے' جب کہ میت نے کوئی بیٹا یا بیٹے کی مذکر اولاد یا پوتے کی مذکر اولاد چھوڑی ہو۔

(ب) میت کی کوئی مذکر اولاد کسی درجہ میں نہ ہو' بلکہ بیٹی یا پوتی یا پڑپوتی چھوڑی تو باپ کو چھٹا حصہ بھی ملتا ہے اور تمام موجود ذوی الفروض کو ان کے حصے دینے کے بعد جو کچھ بچ رہے وہ باپ کو بطور عصبہ دیا جائے گا۔

(ج) اگر میت نے نہ بیٹی چھوڑی نہ بیٹا' نہ بیٹے' پوتے کی اولاد تو ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ باپ بطور عصبہ لے گا' اس صورت میں باپ محض عصبہ ہوگا۔

دادا: میت کے باپ کی موجودگی میں دادا بالکل محروم رہتا ہے' البتہ باپ موجود نہ ہونے کی صورت میں دادا کو وہی حصے ملیں گے جو باپ کو ملتے ہیں۔

اخیافی بھائی! وہ بھائی جو صرف ماں میں شریک ہیں باپ دونوں کا جدا ہے اخیافی کہلاتے ہیں' یہ بحیثیت ذوی الفروض کے حصہ لیتا ہے' بطور عصبہ اس کا کوئی حصہ نہیں' کیونکہ عصبہ وہ بنتا ہے جو باپ سے رشتہ رکھتا ہو۔

اخیافی بھائی کے تین حال ہیں۔

(ا) اگر صرف ایک بھائی ہو تو میت کے ترکہ سے چھٹا حصہ پائے گا۔

(ب) اخیافی بھائی اگر ایک سے زیادہ ہوں خواہ بھائی ہوں یا بہن بھائی ہوں تو یہ سب ترکہ کے ایک تہائی میں شریک ہوں گے' مرد و عورت کے حصوں کا تفاوت نہ ہوگا' ایک تہائی کو سب برابر حصوں میں تقسیم کرلیں گے۔

(ج) اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا پوتی یا پڑپوتی موجود ہو تو اخیافی بھائی محروم رہتا ہے' اسی طرح میت کا باپ یا دادا یا پڑدادا زندہ ہوں تو اخیافی بھائی محروم رہتا ہے۔

خاوند کی میراث کی دو حالتیں ہیں۔

یہ ہمیشہ میراث پاتا ہے' کبھی محروم نہیں ہوتا۔

(ا) میت نے کوئی اولاد نہ چھوڑی' مثلاً بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی' پڑپوتا' پڑپوتی' تو خاوند کو زوجہ کے ترکہ کا نصف حصہ ملتا ہے۔

(ب) اگر میت نے کوئی اولاد چھوڑی تو خاوند کو ترکہ کا چوتھائی حصہ ملتا ہے۔

ھدایت: زوجہ میت کی اولاد سے مراد یہ ہے کہ وہ اولاد اسی شوہر سے ہو یا کسی پہلے خاوند سے' بہر حال زوجہ میت کی اولاد خاوند کے حصے کو نصف سے چوتھائی کر دیتی ہے۔

زوجہ کی میراث کے دو حال ہیں۔

اور یہ ہر حال میں خاوند کی میراث سے حصہ پاتی ہے۔

(ا) اگر میت نے کوئی اولاد نہ چھوڑی مثلاً بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی وغیرہ تو زوجہ کو اپنے خاوند کی میراث سے چوتھائی حصہ ملے گا۔

(ب) اگر میت کی اولاد موجود ہو تو بیوی کو خاوند کے ترکہ سے آٹھواں حصہ ملے گا۔

ھدایت: خاوند کی اولاد خواہ اس بیوی سے ہو یا کسی اور بیوی یا بیویوں سے' بہر صورت وہ خاوند کی اولاد ہے۔

والدہ کی میراث کے تین حال ہیں۔

یاد رہے کہ والدہ کو چھٹے حصے سے کم نہیں ملتا اور نہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے محروم رہتی ہے۔

(ا) اگر میت کی اولاد موجود ہو مثلاً بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی وغیرہ تو میت کی والدہ کو کل ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا' اسی طرح اگر میت کے دو بھائی بہن موجود ہوں تو بھی والدہ کو چھٹا حصہ ملے گا' یہ بہن بھائی خواہ حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی' جب یہ ایک سے زیادہ ہوں' خواہ صرف بہنیں ہوں یا بھائی ہوں یا دونوں ملے ہوں۔

(ب) اگر مرد کا انتقال ہوا ہے اور اس کی زوجہ اور ماں باپ دونوں موجود ہیں یا عورت کا انتقال ہوا ہے اور اس کے شوہر اور ماں باپ دونوں موجود ہوں تو شوہر یا زوجہ کا حصہ شرعی نکال کر باقی ماندہ ترکہ سے ایک چوتھائی والدہ کا حصہ ہے۔

(ج) اگر میت کے مذکورہ بالا وارثوں میں سے کوئی نہ ہو تو میت کی والدہ کو کل مال کا تہائی حصہ ملے گا۔

بیٹی کے حصوں اور میراث کا بیان:

بیٹی کبھی محروم نہیں ہوتی اگر اس کا بھائی موجود ہو تو عصبہ بن جاتی ہے ورنہ ذوی الفروض رہتی ہے' بیٹی کی میراث کے تین حال ہیں۔

(ا) اگر صرف ایک بیٹی ہو اور کوئی بیٹا نہ ہو تو میت کے ترکہ سے اسے نصف حصہ ملتا ہے۔

(ب) اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں اور کوئی لڑکا موجود نہ ہو تو بیٹیوں کو ترکہ سے دو تہائی ملے گا اور سب بیٹیاں دو تہائی میں برابر کی شریک ہیں' حصہ برابر تقسیم کر لیں گی۔

(ج) اگر بیٹیوں کے ساتھ میت کا بیٹا بھی موجود ہو تو اس صورت میں بیٹی کا کوئی حصہ مقرر نہیں بلکہ جس قدر بیٹے کو حصہ ملے گا اس سے نصف ہر ایک بیٹی کو ملے گا' بیٹی ایک ہو یا زیادہ' اس صورت میں بیٹی یا بیٹیاں اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جائیں گی۔

پوتی کی میراث کا بیان :

علم میراث میں بیٹے کی بیٹی اور پوتے' پڑپوتے کی بیٹی کو بھی پوتی کہتے ہیں' اگر بیٹے کی بیٹی نہ ہو تو پوتے کی بیٹی کو حصہ ملتا ہے' اگر پوتے کی بیٹی نہ ہو تو پڑپوتے کی بیٹی کو حصہ ملتا ہے' پوتی کی میراث کی چند صورتیں ہیں۔

(ا) اگر میت کے بیٹا بیٹی نہ ہو اور صرف ایک پوتی ہوں تو اس کو ترکہ سے نصف حصہ ملے گا' جیسا کہ بیٹی کو ملتا تھا' اب وہی حصہ پوتی کو ملے گا۔

(ب) اگر میت کے بیٹا بیٹی نہ ہو اور پوتیاں دو یا دو سے زیادہ ہو تو ان کو کل مال سے دو تہائی ملے گا اور سب برابر حصہ دار ہوں گی۔

(ج) اگر میت کے بیٹا بیٹی نہ ہو ایک پوتی یا کئی پوتیاں ہوں اور ان کے ساتھ کوئی پوتا ہو تو جو کچھ ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد بچے گا اس کو پوتا پوتی باہم تقسیم کر لیں گے' مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ ملے گا۔

(د) اگر میت کے بیٹا بیٹی نہ ہو اور کوئی پوتا بھی نہ ہو ایک یا کئی پوتیاں ہوں اور پڑپوتا ہو تو ذوی الفروض کے حصوں کے بعد جو بچے گا اس کو پوتیاں اور پڑپوتے میں اکہرے اور دہرے حصے کے حساب سے تقسیم کریں گے۔

(ہ) اگر میت کے بیٹا' پوتا' پڑپوتا موجود نہ ہو صرف ایک بیٹی ہو تو پوتیوں کو چھٹا حصہ ملے گا خواہ ایک ہو یا زیادہ۔

(و) اگر میت کے بیٹا' پوتا' پڑپوتا موجود نہ ہو اور پوتی بھی موجود نہ ہو بلکہ صرف ایک بیٹی اور پڑپوتی ہو تو پڑپوتی کو چھٹا حصہ ملے گا' پڑپوتی ایک ہو یا زیادہ۔

(ز) اگر میت کے بیٹا' پوتا' پڑپوتا موجود نہ ہوں' دو بیٹیاں یا دو سے زیادہ ہوں تو پوتی بالکل محروم رہے گی۔

(ط) اسی طرح اگر میت کی پوتی موجود ہے تو پڑپوتیاں سب محروم رہیں گی۔

حقیقی ہمشیرہ کی میراث کا بیان :

حقیقی ہمشیرہ یعنی ماں باپ میں شریک بہن کی وراثت کے مختلف احوال ہیں۔

(ا) اگر میت کی اولاد نہ ہو' مثلاً بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی وغیرہ اور ایک حقیقی بہن ہو تو اس کو کل ترکہ کا نصف ملے گا۔

(ب) اگر میت کے کوئی بیٹی' پوتی نہ ہو اور دو یا زیادہ حقیقی بہنیں ہوں تو ان سب کو ترکہ میں دو تہائی ملے گا' دو تہائی میں سب برابر شریک ہیں۔

(ج) اگر میت کے بیٹی' پوتی' پڑپوتی ہو' ایک ہو یا زیادہ تو اس صورت میں ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ میت کی حقیقی بہن لے لے گی۔

(د) اگر میت کے حقیقی بھائی ایک یا زیادہ موجود ہوں تو بہن ان کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائے گی' ذوی الفروض کو میراث دینے کے بعد سب بہن بھائی اکہرے اور دہرے کے حساب سے تقسیم کرلیں گے۔

(ہ) اگر میت کے باپ' دادا' یا بیٹا' پوتا وغیرہ موجود ہوں تو حقیقی بہنیں محروم رہیں گی۔

علاتی بہن کی میراث کی مختلف صورتیں:

جو بہن بھائی صرف باپ میں شریک ہوں انہیں علاتی کہتے ہیں۔

حقیقی بہن نہ ہو تو علاتی بہن اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے اس کے وہی احوال ہوں گے جو حقیقی بہن کے بیان ہوئے لیکن حقیقی بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں بنتی' بلکہ اس کی موجودگی میں محروم رہے گی اور حقیقی بہن کے ساتھ اس کے حالات بدل جاتے ہیں۔

(ا) اگر میت کے کوئی بیٹی' پوتی پڑپوتی اور حقیقی بہن نہ ہو اور علاتی بہنیں دو یا زیادہ ہوں تو ان کو کل ترکہ سے دو تہائی ملے گا' سب برابر تقسیم کرلیں گی۔

(ب) اگر میت کے بیٹی' پوتی' پڑپوتی اور حقیقی بہن نہ ہو اور علاتی بہن صرف ایک ہو تو اس کو ترکہ سے نصف مال ملے گا۔

(ج) اگر میت کے بیٹی' پوتی' پڑپوتی موجود ہو' ایک ہو یا زیادہ' مگر حقیقی بہن نہ ہو تو ذوی الفروض کے حصے ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ علاتی بہن بطور عصبہ لے لے گی۔

(د) اگر میت کی بیٹی' پوتی' پڑپوتی موجود نہیں لیکن حقیقی بہن موجود ہے تو علاتی بہن کو صرف چھٹا حصہ ملے گا اگر دو یا زیادہ ہو تو چھٹے میں برابر کی شریک ہوں گی۔

(ہ) اگر میت کے علاتی بہنیں موجود ہیں اور علاتی بھائی بھی موجود ہو تو اپنے علاتی بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جائیں گی' اگر میت کا حقیقی بھائی ہو تو علاتی بہنیں محروم رہ جائیں گی۔

(و) میت کے حقیقی بھائی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بہنیں محروم رہ جاتی ہیں۔

اخیافی بہن یعنی صرف ماں میں شریک بہن کی میراث کا حال :

اخیافی بہن اس وقت وارث ہوگی جب میت کے کوئی بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی اور باپ' دادا' پڑدادا موجود نہ ہو' اخیافی بہن کے وارث بننے کے دو حال ہیں۔

(ا) اگر صرف ایک اخیافی بہن ہو' بھائی کوئی نہ ہو تو میت کے ترکہ کا چھٹا حصہ پائے گی۔

(ب) اگر اخیافی بہنیں ایک سے زائد ہوں یا ایک بہن کے ساتھ ایک یا زیادہ بھائی ہوں تو سب ترکہ کے تہائی میں برابر شریک ہیں' مرد' عورت' برابر حصہ لیں گے۔

دادی اور نانی کی میراث کا حال :

یاد رہے کہ عربی میں دادی اور نانی دونوں کو جدہ کہتے ہیں' دونوں کی میراث ایک طرح کی ہے' دادی سے مراد باپ کی ماں' دادا کی ماں' دادی کی ماں (یعنی باپ کی نانی) وغیرہ ہے' یہ سب ذوی الفروض میں داخل ہیں اس وجہ سے ایک شخص کی کئی دادیاں ہو سکتی ہیں' اسی طرح ماں کی ماں' ماں کی نانی اور نانی کی نانی بھی جدہ میں شامل ہے۔

یہ بھی یاد رہے' جس جدہ میں عورت کا واسطہ نہ ہو وہ جدہ صحیحہ ہے اور جس میں عورت کا واسطہ ہو وہ جدہ فاسدہ ہے' جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں داخل ہے' جب کہ جدہ صحیحہ ذوی الفروض میں سے ہے' جدہ اگر قریب درجہ کی موجود ہو تو دور درجہ کی جدہ محروم رہے گی۔

جدہ کی میراث کا حال چند وجہ سے ہے۔

(ا) میت کے ترکہ سے جدہ کو صرف چھٹا حصہ ملتا ہے' خواہ جدہ ایک ہو یا زیادہ بشرطیکہ سب ایک درجہ کی ہوں' چھٹا حصہ تمام میں برابر تقسیم ہوگا۔

(ب) میت کی نانی بھی اسی درجہ کی اگر موجود ہو جس درجہ کی دادی ہے تو نانی بھی دادی کے حصے میں برابر کی شریک ہے۔

(ج) میت کے ماں یا باپ موجود ہو تو جدہ محروم رہتی ہے۔(۳۷)

---

(۳۷) ☆ السراجی فی المیراث 'ص ۴...... ۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۲۰ ومابعد

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج ۱ 'ص ۳۵۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۸'ص ۲۰۵ ومابعد

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۵۰۰ ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۲۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہالمعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱ 'ص ۳۳۴ ومابعد

☆ احکام القرآن ازامام 'ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج ۲ 'ص ۸۲ ومابعد

☆ تفسیر ابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج ۱ 'ص ۴۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱ 'ص ۲۰۶ ومابعد

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج ۱ 'ص ۳۵۱ ومابعد

﴿۱۸﴾ اولاد کے ساتھ اگر کوئی اور ذوی الفروض میں سے موجود ہو تو ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے گا وہ اولاد میں دوہرے اور اکہرے حساب سے تقسیم ہوگا' یعنی بیٹے کا حصہ دہرا اور بیٹی کا حصہ اکہرا' اسی پر اجماع امت واقع ہے۔ (۳۸)

﴿۱۹﴾ وارثوں میں اولاد میت کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ (۳۹)

﴿۲۰﴾ اولاد میں بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی سب شامل ہیں' حتی کہ میت کا حمل اگر اس کی عورت کو ہے تو تقسیم وراثت موخر کردی جائے گی' یہاں تک کہ حمل کا تعین ہوجائے' اسی طرح بالغ اور نابالغ سب برابر اپنے حصہ میں شریک ہیں۔ (۴۰)

﴿۲۱﴾ مولود اگر زندہ پیدا ہوا یا پیدائش کے وقت رویا تو وہ وارث ہوگا اور اس کی وراثت تقسیم ہوگی۔ (۴۱)

﴿۲۲﴾ بیٹے کی موجودگی میں پوتا وراثت سے محروم رہے گا اسی پر اجماع امت ہے۔ (۴۲)

﴿۲۳﴾ میت نے اگر بیٹا نہ چھوڑا' پوتا اور حقیقی بیٹیاں چھوڑیں تو دو تہائی ترکہ بیٹیوں کو اور ایک تہائی پوتے کو دیا جائے گا۔ (۴۳)

﴿۲۴﴾ وراثت میں میت کا بھائی میت کے دادا سے قریب ہے۔ (۴۴)

﴿۲۵﴾ خنثٰی وارث ہوگا اس کی وراثت کا تعین مقام بول یا سبقت بول سے ہوگا۔ (۴۵)

---

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۶۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج ۲'ص ۸۰

(۳۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر'ج۸'ص ۲۰۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان'ج ۱'ص۳۳۸

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۳۳۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۴'ص۲۱۷
☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور'ج ۱'ص ۳۵۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۶۵

(۴۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۶۵

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۳۳۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۶۲

(۴۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۶۲

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بیروت'لبنان'ج ۱'ص۳۳۸

(۴۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج ۵'ص ۱۵

﴿۲۶﴾ اولاد کی عدم موجودگی میں باپ قریب ترین عصبہ ہے باپ کی موجودگی میں کوئی اور عصبہ وارث نہیں بنتا۔(۴۶)

﴿۲۷﴾ فرائض اور وصیت کے باب میں جمع سے مراد ایک سے زائد افراد ہوتے ہیں، یعنی دو پر بھی جمع کا اطلاق ہوتا ہے۔(۴۷)

﴿۲۸﴾ بھائی جب ماں کو تہائی سے چھٹے حصے تک محجوب کر دیتا ہے تو اس کا اپنا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔(۴۸)

﴿۲۹﴾ عورتوں کا حصہ بطور فرضیت دو تہائی سے زیادہ نہیں ہوتا۔(۴۹)

﴿۳۰﴾ جو بہن بھائی صرف ماں میں شریک ہوتے ہیں وہ وراثت میں برابر حصہ کے شریک ہوتے ہیں ان میں دوہرا اور اکہرا حصہ نہیں ہوتا' اسی پر اجماع امت ہے۔(۵۰)

﴿۳۱﴾ بہنیں بیٹیوں کے لئے عصبہ ہیں' اگر ایک بیٹی اور بہن وارث ہو یا دو بیٹیاں اور بہن وارث ہو تو نصف بیٹی کو اور باقی بہن کو' حالانکہ یہ دونوں اصحاب فروض سے ہیں' لیکن جب یہ دونوں جمع ہوں گی دونوں عصبہ بن جائیں گی۔(۵۱)

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸' ص ۱۹۸

(۴۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۸۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۴۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۰۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۲۲' ۲۲۶
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۳۵۲
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۳۵۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸' ص ۲۰۵

(۴۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸' ص ۲۱۵

(۴۹) ☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۵۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۰۲

(۵۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۷۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۳۳' ۲۳۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۸
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۳۵۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۳۱

(۵۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۵۰

﴿۳۲﴾ کسی مسلمان کو اگر دشمن قید کر لے تو جب تک اس کی حیات معلوم رہے گی وہ اپنے مرنے والے رشتہ داروں کا وارث ہوگا۔ (۵۲)

﴿۳۳﴾ مرض الموت میں مبتلا آدمی اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کے لئے ایسا اقرار قرضہ نہیں کر سکتا جسے باقی رشتہ دار پہلے نہ جانتے ہوں۔ (۵۳)

﴿۳۴﴾ مرض الموت میں مبتلا آدمی کا ایسا وصیت کرنا جس سے رشتہ داروں کو نقصان پہنچے حرام اور گناہ کبیرہ ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس سے سختی سے روکا ہے۔ (۵۴)

﴿۳۵﴾ وصیت میں رشتہ داروں کو نقصان پہنچانے کی کافی صورتیں ممکن ہیں' ان سب کا ایک ہی حکم ہے' کہ یہ حرام ہیں نقصان پہنچانے والی بعض صورتیں یہ ہیں۔

(ا) مرض الموت میں اجنبی کے لئے کل مال یا بعض مال کی وصیت یا اقرار کرنا۔

(ب) مرض الموت میں اجنبی کے لئے دَین کا اقرار کرنا' جو معروف نہ ہو۔

(ج) مرض الموت میں تیسرے حصے سے زیادہ کی وصیت کرنا۔

(د) مرض الموت میں اپنا سامان فروخت کرنا ورقم وصول کرنے کا اقرار کرنا۔ (۵۵)

﴿۳۶﴾ اگر کوئی وارث زندہ نہ ہو تو کل مال کی وصیت کرنا جائز ہے۔ (۵۶)

﴿۳۷﴾ وصیت کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ معصیت کی نہ ہو ورنہ اس پر عمل نہ ہوگا۔ (۵۷)

---

(۵۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۸۰

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۳۵۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا'ص ۳۵۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا'ص ۳۵۶

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۳۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۸۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا'ص ۳۵۲

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا'ص ۳۵۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص ۲۲۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۰۱

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ا'ص ۴۶۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص ۲۳۴

(۵۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۸'ص ۳۲۵

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ا'ص ۴۶۱

(۵۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۹۹

(۵۷) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ا'ص ۲۰۷

﴿۳۸﴾ میت اگر ترکہ چھوڑ جائے اور وارث اسے معاصی میں صرف کریں تو میت پر اس بارے میں کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔(۵۸)

﴿۳۹﴾ اگر کوئی وارث نہ ہو اور مرنے والے نے ترکہ کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو تو کل ترکہ بیت المال میں جمع کیا جائے گا' تمام مسلمانوں کے مفاد میں صرف ہوگا۔(۵۹)

﴿۴۰﴾ قیامت میں رشتہ دار ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے' رب کریم جل وعلا ان کی شفاعت سے دوسروں کو بخش دے گا' رشتہ دار جس طرح دنیا میں ایک دوسرے کے لئے نفع بخش ہیں قیامت میں ایک کو دوسرے سے نفع ملے گا' اسی طرح دعا' صدقہ اور شفاعت نافع ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَآءِ وَلَدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ (۶۰)

باپ کے مرنے کے بعد بیٹے کی دعا سے باپ کے درجات بڑھ جاتے ہیں۔

نیز حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

اِذَامَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْالَهٗ (۶۱)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے (نفع دینے والے) اعمال ختم ہو جاتے ہیں مگر تین (اعمال ایسے ہیں جو اسے نفع دیتے ہیں) صدقہ جاریہ' علم' جس سے لوگ نفع حاصل کریں' صالح اولاد' جو اس کے لئے دعا کرتی ہے (اور ان کی دعا باپ کے حق میں قبول ہو جاتی ہے)۔

(۵۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۱۹

(۵۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۲۹

(۶۰) ☆ رواہ القرطبی' ج۵' ص ۷۴

☆ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج۳' ص ۷۳

(۶۱) ☆ رواہ البخاری فی الادب ومسلم وابوبوداؤدو الترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ' جامع صغیر' ج۱' ص ۵۶

حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہاں اپنے ماں باپ، بیوی اور بچوں کے بارے میں پوچھے گا کہ وہ کہاں ہیں، تو اسے بتایا جائے گا کہ وہ اپنے ناقص اعمال کے باعث تیرے اس درجہ تک نہیں پہنچ سکے، وہ کہے گا۔

يَارَبِّ قَدْ عَمِلْتُ لِيْ وَلَهُمْ فَيُؤْمَرُ بِالْحَاقِهِمْ بِهٖ (۶۲)

یارب! میں اپنے اوران کے لئے نیکی کرتا رہا، اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کے والدین، زوجہ اوراولاد کواس کے ساتھ ملادو۔(۶۳)

☆☆☆☆☆

---

(۶۲) ☆ رواه الطبرانی وابن مردويه

(۶۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربيه بيروت 'لبنان' ج۲'ص ۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارلمعرفه بيروت'لبنان' ج ۱ 'ص ۳۴۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربيه بيروت'لبنان' ج۵'ص ۸۳

☆ انوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوی ازقاضی ابوالخيرعبداللّٰہ بن عمربيضاوی شيرازی شافعی 'مطبوعه 'يو'پی'ص ۱۷۴

☆ تفسيرجلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدين محلی مطبوعه مکتبه فيصليه مکه مکرمه

☆ تفسيرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فيصليه'مکه مکرمه' ج ۱ 'ص ۲۰۷

☆ تفسيرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور' ج ۱ 'ص ۳۵۴

☆ تفسير کبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر' ج۸'ص ۲۱۸

☆ تفسيرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امداديه ملتان ' ج۴'ص ۲۲۶'۲۲۸

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانيه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۳۵

☆☆☆☆☆

باب(۸۹) :

عصمت سے متعلق جرائم اوران کی سزا

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآءِ کُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا☆ وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا☆ (سورۃالنسآء آیات۱۵،۱۶)

اورتمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے چارمردوں کی گواہی لو،پھراگروہ گواہی دے دیں توان عورتوں کواپنے گھروں میں بندرکھو، یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یااللہ ان کی کچھ راہ نکالے،اورتم میں جومردعورت ایسا کام کرے ان کوایذادوپھراگروہ توبہ کرلیں اورنیک ہوجائیں توان کا پیچھا چھوڑ دو بیشک اللہ بڑاتوبہ قبول کرنے والامہربان ہے۔

حل لغات :

"یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ" : اَلْفَاحِشَةُ 'فُحْشٌ' سے بنا ہے،ہرقول یافعل جس کی قباحت حد سے بڑھ جائے فاحشہ کہلاتا ہے، گناہ اور بے حیائی جب اکٹھی ہوجائیں فاحشہ ہے،چونکہ فحش کاتعلق شرمگاہ سے ہوتا ہے،اسی واسطے فاحشہ قول یافعل کاذکرزبان پرلانا برامحسوس ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ '' اَلْـفَـاحِشَةَ '' معرف باللام سے مراد زنا' اِغلام اور مساحقت ہے اور '' فاحشہ '' نکرہ سے کھلی بے حیائی' عام گناہ مراد ہے' اور فاحشہ نکرہ موصوفہ سے مراد عورت کا خاوند کی نافرمانی اور اطاعت میں کوتاہی ہے' فاحشہ میں لواطت' عورتوں کا عورتوں سے فعل بدکرنا بھی شامل ہے۔

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جو مسلمان عورت زنا کا فعل بدکرے۔(۱)

'' **مِنْ نِّسَآءِ كُمْ** '': نِسَآءِ كُمْ سے مراد تمہاری بیویاں' جو تمہارے نکاح میں آ کر محصن بن چکی ہیں' اس سے باکرہ عورت مراد نہیں۔(۲)

'' **فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ** '': جن عورتوں پر تمہارا الزام یہ ہے کہ انہوں نے زنا کیا ہے (نعوذ باللہ) اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے چار گواہ لاؤ جو اس فعل قبیح کے عینی شاہد ہوں اور وہ چاروں مسلمان' مرد' عاقل' بالغ اور متقی ہوں' گواہوں کی یہ صفات کلمہ ''مِنْكُمْ'' سے مستنبط ہیں۔(۳)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۳۷۴
☆ مصباح المنیر' ج۲' ص ۵۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۸۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۵۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۳۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاریل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۴۰

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۸۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۳۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۳۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۸۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۰۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۵۵

"**فَامْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُيُوْتِ**" : اگر آیت میں خطاب مردوں کو ہے تو اس کا معنی ہے زانیہ عورت کو گھروں میں روک کر رکھو' تا کہ وہ کسی سے مل نہ سکے' اور اگر حاکم اور قاضی کو خطاب ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں حوالات اور قید خانہ میں بند رکھو تا کہ گواہوں کی تعدیل ہو جائے اور یہ زانیہ مزید گناہ سے باز رہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جرموں کی سزا دو طرح کی ہے: حد اور تعزیر

حد : وہ سزا ہے جس کی مقدار اور کیفیت شریعت مطہرہ میں مقرر ہے' اس میں کمی بیشی کا اختیار کسی کو حاصل نہیں' مثلاً زنا اور شراب نوشی کی سزا' قتل عمد کی سزا' قصاص وغیرہ۔

تعزیر: وہ سزا ہے جس کی مقدار اور کیفیت شریعت مطہرہ نے متعین نہ فرمائی بلکہ قاضی یا حاکم کی صواب دید پر چھوڑ دی' وہ حالات' واقعات اور کیفیات کے مطابق سزا تجویز کرتا ہے' مثلاً لواطت' مساحقت کی سزا' وغیرہ۔ (۵)

﴿۲﴾ اسلامی سزاؤں (حد اور تعزیر) کا مقصد انسان کی تذلیل نہیں' نہ اس پر ظلم مقصد ہے' بلکہ سزاؤں کا وجود گناہوں اور جرموں کی روک تھام اور گناہوں سے پاک ہونے کے لئے ہے' سزا کی موجودگی میں عاقل انسان کئی بار سوچے گا کہ اگر میں نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا تو اس کی پاداش میں مجھے سزا بھگتنا ہوگی' یہ سوچ کر وہ بالعموم گناہ سے باز رہتا ہے' یا سزا بھگت کر دوبارہ اس گناہ کے ارتکاب سے باز رہتا ہے' قرآن مجید نے سزا کے تصور کو بڑے بلیغ انداز میں بیان فرمایا ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت' ۱۷۹)

اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقل مندو! کہ کہیں تم بچو۔

احادیث طیبہ میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے کہ جرم کر کے گناہ میں ملوث انسان جب شرعی سزا پا لیتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۸۴

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۵۳۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۴'ص ۲۳۵

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاھور' ج ۱ 'ص ۳۵۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیرعبداللہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۶

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَیُّمَاعَبۡدٍ اَصَابَ شَیۡئًامِمَّانَھٰی اللّٰہُ عَنۡہُ ثُمَّ اُقِیۡمَ عَلَیۡہِ حَدُّہٗ کَفَّرَ عَنۡہُ ذٰلِکَ الذَّنۡبَ (۶)

جو بندہ خدا گناہ میں مبتلا ہو پھر اس پر سزا جاری ہو جائے وہ اس گناہ سے پاک ہو گیا۔(۷)

﴿۳﴾ جس طرح عورتوں کے مالی' معاشی اور معاشرتی حقوق کی حفاظت اور ادائیگی لازم ہے اسی طرح' بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت اور احتیاط کے ساتھ اس کی عصمت کی حفاظت لازم ہے' عورت میں عصمت ہے تو وہ ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کے اعلیٰ منصب پر فائز ہے اور اگر (نعوذ باللہ) عصمت نہ رہی تو وہ جانوروں سے بدتر ہے' عصمت کی حفاظت شرعی حکم ہے اور عصمت دری کرنے والا مرد یا عورت انسانیت کے اعلیٰ مقام سے گر جاتا ہے۔

شرعی حدود اور احکام کی نافرمانی کرنے والے کے لئے ارشاد ربانی ہے۔

اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ھُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت' ۱۷۹)

وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ' وہی غفلت میں پڑے ہیں۔

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا جنتی ہے' حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے اسے جنت کی ضمانت دی ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

مَنۡ یَّضۡمَنۡ لِیۡ مَابَیۡنَ لِحۡیَیۡہِ وَمَابَیۡنَ رِجۡلَیۡہِ اَضۡمَنۡ لَہُ الۡجَنَّۃَ (۸)

جو مجھے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

یعنی زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچنے والا جنتی ہے۔(۹)

---

(۵) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۱۰۹' ۳۳۳

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۶۲' ج ۲' ص ۲۷

(۶) ☆ رواہ الحاکم عن خزیمۃ بن ثابت 'بحوالہ کنز العمال' ج ۵' ح ۱۲۹۶۷

(۷) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۲۱۱

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۶۲' ج ۲' ص ۲۷

(۸) ☆ رواہ البخاری عن سھیل بن سعد 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۲۱

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۸۲

﴿۴﴾ جس طرح عورتوں پر اپنی عصمت کی حفاظت لازم ہے اسی طرح مردوں پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کی عصمت کی حفاظت کا اہتمام کریں' قرآن مجید میں ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا الآية (سورۃ التحریم آیت ۶)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

خود بھی نیک بنو' نیک رہو اور بیوی بچوں کو بھی نیک رہنے کی ہدایت کرو' یہ ہدایت کرنا تم پر لازم ہے۔

عورتوں کے معاملہ میں اسلام کا اہم ترین حکم حیا کی پاسداری ہے' اگر حیا نہ رہے تو ایمان رخصت ہو جاتا ہے' حیا اور ایمان لازم وملزوم ٹھہرائے گئے ہیں' جس فرد یا معاشرے میں فحاشی در آئے تو جان لینا چاہیئے کہ وہاں ایمان کمزور یا کالعدم ہے' احادیث طیبہ میں اس حقیقت کو کمال وضاحت سے بیان کیا گیا ہے' ایک صحیح مرفوع حدیث کے کلمات اس طرح ہیں۔

اَلْحَيَآءُ وَالْاِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ (۱۰)

حیا اور ایمان دونوں کو اکٹھا رکھا گیا ہے جب ایک رخصت ہو جائے دوسرا از خود رخصت ہو جاتا ہے۔

اس لئے ہر مرد وعورت پر لازم ہے کہ ایمان کی حفاظت کرے اور فحاشی کے امور اور شیطان کی اتباع سے کامل اجتناب کرے۔ (۱۱)

﴿۵﴾ زنا' لواطت' مساحقت' مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ہم جنس پرستی اور ان کے دواعی حرام ہیں' اسی طرح فحاشی' بدکاری اور اس کے لوازمات بھی حرام ہیں' ان میں سے بعض کی حرمت بعض سے اشد ہے' زنا وغیرہ کی حرمت اور مذمت پر کثیر آیات مقدسہ اور احادیث طیبہ دلالت کرتی ہیں۔ (۱۲)

---

(۱۰) ☆ رواہ ابونعیم فی الحلیة والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب الایمان 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۶۱

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۸۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۸۲ ومابعد

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۵

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۳۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۳۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۸' ص ۲۳۰

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ۱' ص ۳۷۵

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ۱' ص ۳۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۴۰

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۲

﴿۶﴾ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت کے زنا کی سزا رجم ہے یعنی اتنی سنگ ساری کہ وہ مر جائیں، غیر شادی شدہ مرد اور غیر شادی شدہ عورت کے زنا کی سزا سو کوڑے ہیں، یہ سزا بطور حد ہے اس میں کمی بیشی جائز نہیں، مذکورہ بالا آیت میں زانی کی جو سزا بیان ہوئی ہے وہ ابتدائی زمانہ اسلام میں تھی، بعد میں اسے بدل کر مذکورہ بالا سزا مقرر ہوئی۔

(ان شاء اللہ سورہ نور کے احکام میں اس کا بیان تفصیلی ہوگا)

رجم کی سزا حدیث متواتر سے اور کوڑوں کی سزا قرآن مجید کی آیت سے ثابت ہے، حضور نبی رحمت ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ اور اسلمیہ عورت کو زنا کے جرم میں رجم کروایا۔ (۱۳)

﴿۷﴾ زنا بدترین جرم ہے، زانی اور زانیہ کے علاوہ ان کے رشتہ داروں اور متعلقین کی رسوائی کا باعث ہے، اس لئے ثبوت زنا کے لئے چار مسلمان مرد عادل بالغ کی گواہی لازمی قرار دی گئی ہے ورنہ اس کا ثبوت نہ ہو سکے گا، گواہوں کی زیادہ تعداد اور دیگر پابندیاں اس لئے ہیں تاکہ مرد و عورت کی عصمت زیادہ سے زیادہ محفوظ رہ سکے اور جلدی سے کوئی کسی کی عصمت دری نہ کر سکے، زنا کے چار گواہوں کا نصاب تورات، انجیل اور قرآن مجید میں یہی بیان ہوا ہے، اس لئے ثبوت زنا کے لئے عورت، دیوانہ اور نابالغ کی گواہی کافی نہیں، نیز یہ کہ مرد عاقل بالغ فعل زنا کے عینی شاہد ہوں، فعل زنا کے علاوہ اگر صرف ابتدائی حرکات و سکنات کی گواہی دیں تو بھی ثبوت زنا نہ ہو سکے گا، اسی طرح گواہوں کا نصاب پورا نہ ہو تو گواہوں پر حد قذف جاری ہوگی۔ (۱۴)

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۵۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۸۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۸
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۸
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ج ۱، ص ۴۶۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۸، ص ۲۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۴۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۹

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۰۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۸۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۵۳۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۰۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۴۰

﴿۸﴾ ثبوت زنا کے لئے چار عادل گواہ عین فعل زنا کے مشاہدہ کی گواہی دیں زانی اور زانیہ کی شرمگاہوں کو اس طرح دیکھنا بیان کریں جس طرح سرمہ دانی میں سلائی' نیز فعل زنا کو ایک وقت اور ایک ہی مکان میں دیکھنے کی گواہی دیں' وقت زنا اور مکان زنا اگر متحد ہونا بیان نہ کریں تو بھی ثبوت زنا نہ ہو سکے گا' اس صورت میں گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی۔(۱۵)

﴿۹﴾ حدود میں عورت' نابالغ اور غلام کی گواہی قبول نہیں۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ عادل وہ ہے جو گناہ کبیرہ سے بچتا رہے' خلاف مروت اور خست والے کاموں سے احتراز کرے' صغیرہ پر اصرار نہ کرے' ورنہ عادل و متقی نہ رہے گا۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ زنا کی سزا مومن مرد اور عورت کے لئے ہے' کافر اگر زنا کا مرتکب ہو تو ان کے دین کے مطابق انہیں سزا دی جائے۔(۱۸)

﴿۱۲﴾ خاوند اگر اپنی بیوی کے زنا پر چار گواہ جمیع شرائط کے ساتھ پیش کر دے تو عورت کو رجم کیا جائے گا' لعان نہیں ہو سکتا۔(۱۹)

﴿۱۳﴾ زنا اور دیگر گناہوں کے ارتکاب سے مسلمان کافر نہیں بن جاتا' جب تک اس کے عقائد نہ بگڑیں اور ضروریات دین کا انکار نہ کرے' کافر نہیں۔(۲۰)

﴿۱۴﴾ لوطی کی سزا تعزیر ہے' سزا کی مقدار اور کیفیت حاکم کی رائے پر موقوف ہے' ہاں اگر بار بار یہ فعل بد کا ارتکاب کرے اور باز نہ آئے تو حاکم اسے قتل کرا سکتا ہے' لوطی خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ' سب کا یہی حکم ہے۔

---

(۱۵) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ۲۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۳۳

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۳۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۹

(۱۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۳۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۹

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۵۸

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۳۳

(۲۰) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۵

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد صحیح مرفوع حدیث سے وارد ہے۔

مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ (۲۱)

جسے تم لواطت کا عمل بار بار کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ زانی، لوطی اور دیگر جرائم کے مرتکب شرعی سزا پا کر اگر توبہ کرلیں اور آثار توبہ ان سے ظاہر ہوجائیں تو انہیں جرائم کے ارتکاب میں لعن طعن نہ کرو، کیونکہ وہ اب ان جرائم سے پاک ہوچکے ہیں، حضور رحمۃ للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (۲۳)

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (۲۴)

﴿۱۶﴾ مستحق تعزیر اگر سزا پانے سے پہلے سچی توبہ کرلے اور اس سے آثار اصلاح ظاہر ہوں تو اسے سزا نہ دی جائے بلکہ اسے معاف کردیا جائے، آیت مذکورہ میں توبہ، اصلاح اور اعراض کا حکم واضح موجود ہے۔

﴿۱۷﴾ حد حاکم یا قاضی جاری کرے گا، ہر فرد کو اس کے جاری کرنے کا اختیار نہیں، اگر ایسا ہو تو معاشرے سے امن اٹھ جائے اور ہر آدمی دوسرے کو اپنی مرضی سے سزا دے کر کہہ دے گا کہ میں نے حد جاری کی ہے۔

البتہ تعزیر کا اختیار حاکم، قاضی کے علاوہ خاوند، باپ، استاد اور حَکَم کو ہے، خاوند اپنی بیوی پر، باپ اپنی اولاد پر، استاد اپنے شاگردوں پر اور حَکَم (پنچ) اپنے دائرہ اختیار میں تعزیر جاری کرسکتا ہے۔

(۲۱) ☆ رواہ الائمہ احمد و الترمذی و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و الدارقطنی و الحاکم و البیہقی و الضیا عن ابن عباس، بحوالہ کنز العمال، ج۵، ح۱۳۱۱۸

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص۸۵

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ج۱، ص۴۶۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۵۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۲۴۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۴، ص۵۳۵

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۲۳۱

(۲۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود و رواہ الحکیم عن ابی سعید، بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص۲۲۹

(۲۴) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ج۱، ص۲۱۱

☆ المصباح المنیر، ج۱، ص۲۶۲، ج۲، ص۲۷

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو نافرمانی کی صورت میں بیوی کی تادیب اور تعزیر کی اجازت دی ہے۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۳۴)

اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔

باپ اپنی اولاد کو تعزیر و تادیب کر سکتا ہے، صحیح مرفوع حدیث میں وارد ہے۔

مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآء سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشَرِ سِنِیْنَ الحدیث (۲۵)

اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اور اگر دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو انہیں سزا دو۔ (۲۶)

﴿۱۸﴾ فاسقہ بیوی کو طلاق دینا واجب نہیں بلکہ اسے فسق اور بدکاری سے روکنا واجب ہے، آیت مبارکہ میں کلمہ "فَاَمْسِکُوْهُنَّ" اسی طرف دلالت کرتا ہے۔ (۲۷)

﴿۱۹﴾ زانی اور زانیہ کی سزا جلاوطنی حد نہیں، زانی کی جلاوطنی بطور تعزیر حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ (۲۸)

☆☆☆☆☆

---

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمد و ابوداؤد و الحاکم فی المستدرک عن ابن عمرو، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۲۶۳

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲، ص۱۰۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲، ص۳۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵، ص۸۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۴۰

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵، ص۸۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲، ص۵۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴، ص۲۳۵

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱، ص۳۵۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص۱۷۶

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲، ص۱۰۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱، ص۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵، ص۸۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۴۲

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۹۰) :

گناہ اور توبہ

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَھَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا☆ وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ج حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ ط اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا☆

(سورہ النساء آیات ۱۷، ۱۸)

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہی کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں ایسوں پر اللہ رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آ جائے تو کہے! اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حل لغات:

"اَلتَّوْبَۃُ" : توبہ کا معنی ہے رجوع کرنا، لوٹنا، قصد کرنا۔

توبہ اگر بندہ کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنی ہے گناہ یا گناہ کے ارادہ سے رجوع کرا، گناہ کو ترک کر دینا۔

اور اگر رب تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنی ہے ارادہ عذاب سے رجوع، دوبارہ بخشش پر مائل ہو جانا۔

بندہ جب توبہ کرتا ہے تو وہ گناہ سے نیکی کی طرف، غفلت سے بیداری کی طرف اور برائی سے بھلائی کی طرف رجوع کر

لیتا ہے' اور رب تعالیٰ عزشانہ جب توبہ قبول فرمالیتا ہے تو عذاب سے معافی کی طرف پکڑ سے چھوڑنے کی طرف اور عذاب سے ثواب کی طرف ارادہ فرماتا ہے۔(۱)

"**عَلَى اللّٰهِ**": اس آیت مبارکہ میں کلمہ "عَلٰی" لزوم کے لئے نہیں بلکہ التزام کے معنوں میں ہے' مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے قبول توبہ اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے' توبہ قبول کرنا اس پر لازم نہیں۔(۲)

"**اَلسُّوْءُ**": اس سے کفر اور ہر برائی مراد ہے' گناہ کبیرہ' گناہ صغیرہ' حقوق اللہ' حقوق الشریعۃ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہر کوتاہی اس میں شامل ہے' آیت سے مراد یہ ہے کہ جو کافر کفر سے توبہ کرے اور جو گناہ گار گناہ سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ محض اپنے فضل سے قبول کرلے گا۔(۳)

"**بِجَهَالَةٍ**": جہل تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) عدمِ علم

(۲) خلافِ حقیقت کسی شئ کا اعتقاد کرنا' حماقت

(۳) اس طرح کام کرنا جس طرح کرنا جائز نہ ہو' اعتقاد صحیح ہو یا فاسد

اس آیت میں جہالت سے مراد حماقت' نادانی' ناسمجھی اور بے وقوفی ہے' یہ معنی قرآن مجید میں متعدد مقامات میں وارد ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کے جواب میں فرمایا۔

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۶۷)

فرمایا! خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں (میں تمسخر کرکے حماقت کا مرتکب نہیں)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۷۶
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۴۰

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۹۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو'پی' ص ۱۷۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۳۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۹

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۹۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۳۸

حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں سے فرمایا:

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۸۹)

بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جب کوئی نادانی سے گناہ کر بیٹھے اور پھر جلدی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔(۴)

"مِنْ قَرِيبٍ": تھوڑی دیر میں۔

اس قریب میں مختلف اقوال ہیں، جو سبھی ممکن ہیں۔

(۱) علامات موت آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔

(۲) گناہوں میں گھر جانے سے قبل توبہ کر لیں۔

(۳) اس سے پہلے توبہ کر لیں جب کہ گناہ دل میں جم جائیں۔(۵)

---

(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۱۰۲

☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۵۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۱۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۶

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۳۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۵۳۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۹۲

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۵۳۸

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۴۳

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ توبہ ہر مومن پر فرض ہے' ہر لحظہ عمر کی تجدید ہوتی ہے' تجدید عمر کے ساتھ ساتھ تجدید توبہ لازم ہے' نہ معلوم کہ ہر لمحہ کتنے فرائض وواجبات کی ادائیگی عمداً یا خطأ نہ ہوسکی' اللہ' اس کے رسول' شریعت مطہرہ' اور بندوں کے کتنے حقوق ضائع ہوئے' اللہ تعالیٰ منعم حقیقی کی بے شمار نعمتوں اور احسانات کا شکریہ ادا نہ ہوسکا' عزت دینے والے رب کریم نے کتنی عزتوں سے سرفراز فرمایا جن کا شکر ادا نہ ہوسکا' اس لئے ہر لحظہ رب کریم کی بارگاہ عرش پناہ میں اپنے قصور پیش کر کے طلب مغفرت کرنا فرض ہے' رب کریم کا ارشاد ہے۔

وَتُوْبُوْآ اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆ (سورۃ النور آیت' ۳۱)

اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب' اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

توبہ کی اہمیت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور سید التوابین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

تُوْبُوْا اِلَى اللهِ تَعَالٰى فَاِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ (۶)

اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو' میں ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (۷)

﴿۲﴾ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان گذشتہ گناہوں پر نادم ہو' اب ان گناہوں کے ارتکاب سے باز رہے' آئندہ کے متعلق عزم کرے کہ وہ گناہ نہ کرے گا' اور رب کریم سے شرم وحیا کی وجہ سے ایسا کرے' اس میں ریا کو دخل نہ دے۔ (۸)

﴿۳﴾ توبہ کفر وشرک اور ہر گناہ سے ہوسکتی ہے' گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ' ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہو یا بندوں کے حقوق سے' غرضیکہ ہر گناہ اور ہر برائی سے توبہ ہوسکتی ہے' آیت مبارکہ مذکورہ میں ''اَلتَّـوْبَةُ'' اور ''اَلسُّوْءُ'' کا اطلاق یہی فائدہ دیتا ہے۔ (۹)

---

(۶) ☆ رواہ البخاری فی الادب عن ابن عمر' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۲۹

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۰

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۳۸

﴿۴﴾ ہر گناہ کی توبہ مختلف ہے' جیسا گناہ ہو ویسی توبہ چاہیئے' کفر سے توبہ یہ ہے کہ انسان ایمان لے آئے' حقوق العباد سے متعلق توبہ یہ ہے کہ جن حقوق کا ادا کرنا ممکن ہو وہ ادا کرے ورنہ صاحبِ حق سے معاف کرائے' حق شرع سے متعلق توبہ یہ ہے کہ قضا شدہ عبادات کو ادا کرے یا ان کا کفارہ ادا کرے' ظالم مظلوم کا حق ادا کرے اور اس سے معافی طلب کرے' جب تک صاحبِ حق کا حق ادا نہ کرے یا اس سے معافی طلب نہ کرے توبہ قبول نہیں۔

خفیہ گناہ کی توبہ خفیہ' اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ ہونی چاہیئے' یہ تمام احکام ''یَتُوْبُوْنَ'' کی تفسیر سے مستنبط ہیں۔(۱۰)

﴿۵﴾ توبہ میں تاخیر نہ چاہیئے' اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر فوری طور پر توبہ کرنی چاہیئے' البتہ اگر اغوائے شیطان اور ہوائے نفس سے ابھی توبہ کی توفیق نہ ملی ہو تو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کر لے' رب کریم توبہ قبول فرمالے گا' زندگی بھر توبہ کا وقت ہے' مگر جب زندگی کی امید ٹوٹ جائے' علامات موت ظاہر ہو جائیں' ملک الموت کو دیکھ لے تو اس وقت کفر سے توبہ قبول نہیں' علامات موت کے وقت حالت اضطراری ہوتی ہے اور توبہ کے لئے حالت اختیاری چاہیئے' حالت اضطراری میں کفر سے توبہ مقبول نہیں' یہی وجہ ہے کہ فرعون نے دریا میں غرق ہوتے وقت توبہ کی مگر مقبول نہ ہوئی کیونکہ وہ اضطراری حالت تھی' البتہ اضطراری حالت میں گناہوں سے توبہ کر لے تو وہ مشیت الٰہیہ پر موقوف ہے' چاہے تو قبول کر لے' حالتِ اضطراری میں کفر سے توبہ کے عدمِ قبول پر آیت مبارکہ بالاصراحت فرما رہی ہے۔

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۴۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو'پی' ص۱۷۱

علاوہ ازیں متعدد آیات میں اس کا بیان ہے'ایک جگہ ارشاد ہوا۔

فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّارَاَوْ ابَاْسَنَا الآیة (سورۃالمومنون آیت'۸۵)

تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔

اہل سنت کا اجماع اسی پر ہے۔(۱۱)

(۶) بار بار گناہ کرنے سے صغیرہ کبیرہ بن جاتا ہے' مگر کسی بھی گناہ گار کو رب کی رحمت سے نا امید نہیں ہونا چاہیے' آثار موت سے پہلے توبہ کر لینے سے قبول ہو جاتی ہے'اللہ کی رحمت سے نا امید ہونے والا کافر ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَلَاتَایْئَسُوْامِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ ط اِنَّہٗ لَایَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّاالْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ☆(سورہ یوسف آیت'۸۷)

اوراللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو'بے شک اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ (۱۲)

اللہ تعالی بندوں کی توبہ اس وقت تک قبول کر لیتا ہے جب کہ اس کی روح حلقوم تک نہ آ جائے۔(۱۳)

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۹۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص۲۳۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۱۰
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۵۹
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۵۹
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۶۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۲'ص۵۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۴۵
(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمدوالترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیھقی عن ابن عمر'بحوالہ جامع صغیر'ج۱'ص۱۳۰
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۹۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۱۷۶
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص۴۶۴
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۵۹
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۳۵۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۷

﴿۷﴾ توبہ کرنے سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے' اس لئے توبہ کے بعد کسی کو سابقہ گناہ کے حوالہ سے عار دلانا موجب غضبِ رب تعالیٰ ہے' حدیث شریف کے مطابق توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں' عار دلانے والے کے بارے میں خیر التابعین حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ قَدْتَابَ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِهٖ

جس نے اپنے بھائی کو اس گناہ کے حوالہ سے عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا ہے' اللہ تعالیٰ عار دلانے والے کو اس گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (۱۴)

﴿۸﴾ ایک گناہ پر اصرار کرنے سے صدہا گناہ بن جاتے ہیں اور ایک توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں' بلکہ سچی توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا☆

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الفرقان آیت ۷۰)

رب تعالیٰ کی رحمت جن کے ''حال'' کے شامل ہوئی ان کا ''قال'' سنیئے۔

يَا نَفْسُ لَاتَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ
لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يُقْسِمُهَا
تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

اے میری جان! بڑے گناہوں کی وجہ سے نا امید نہ ہو جا' کیونکہ بڑے گناہ جب بخش دیئے جاتے ہیں تو وہ روئی کے گالوں کے مانند بے وزن ہو جاتے ہیں۔

میرے رب کی رحمت جب تقسیم ہو گی تو گناہوں کے حساب سے (گناہ گاروں کے) حصہ میں آئے گی۔ (۱۵)

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۳
(۱۵) ☆ قصیدہ بردہ' مصنفہ شیخ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

﴿۹﴾ جو کام رب تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی ناراضی کا ہو وہ جہالت ہے' خواہ دانستہ ہو یا نادانستہ' کرنے والا پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ' اسی پر اجماع صحابہ ہے' بلکہ علمائے حق فرماتے ہیں جو علم راہِ حق نہ دکھائے وہ جہالت ہے' اسی طرح نفس حیوانی کے جوش کے وقت اللہ کے عذاب سے غافل ہو جانا جہالت ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ جن جرموں کی سزا حد ہے وہ محض توبہ سے معاف نہیں ہوتے' حاکم وقت ان پر حد جاری کرے گا۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ جس کی موت کفر پر ہو اس کی توبہ قبول نہیں' اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے' اسی طرح انہیں مرحوم اور رحمۃ اللہ علیہ لکھنا حرام ہے' ان کا مرثیہ لکھنا' ان کے لئے ایصال ثواب کرنا' ان کے لئے قرآن خوانی کرنا' ان کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنا' اس کی تعظیم کی خاطر اس کی قبر پر جانا حرام ہے' مومن میت کے لئے یہ سب جائز ہے' رب کریم نے کافر و منافق کی قبر پر اس کی تعظیم کی خاطر جانے سے منع فرمادیا ہے۔

وَلَاتُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَاتَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ☆

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا' اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا' بے شک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔(۱۸) (سورہ توبہ آیت ۸۴)

﴿۱۲﴾ ہر آدمی کے ایمان اور کفر کا اعتبار اس کے خاتمہ کی حالت پر ہے' اگر کوئی ساری عمر کافر رہا مگر مرنے سے پہلے توبہ کرلی اب یہ مومن ہے اور کوئی ساری عمر ایمان سے رہا مگر مرتے وقت کفر اختیار کر گیا اب وہ کافر ہے۔

---

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۹۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج ۱'ص ۴۶۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۴'ص ۲۳۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج ۱'ص ۳۵۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج ۱۰'ص ۴
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۱۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۵۳۸
(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۹۱
(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۲'ص ۵۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۹۲

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیمِ الحدیث (۱۹) اعمال کا دارومدار انجام پر ہے۔

اسی لئے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور محبوبان خدا نے تعلیم امت کے لئے ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعائیں کیں ہیں۔

حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے دعا مانگی۔

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۰۱)

مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں۔

اس مقام پر پہنچ کر فقیر غفرلہ القدیر اپنے خاتمہ بالخیر اور خاتمہ بالایمان کی عاجزانہ دعا مانگتا ہے اور اپنے قارئین وسامعین سے بھی استدعا کرتا ہے کہ وہ راقم الحروف کے خاتمہ بالخیر کی دعا مانگیں اور مرنے کے بعد رب کی رحمت اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے حصہ ملنے کی دعا فرمائیں۔

اللھم انی اسئلک العفو والعافیة والمعافاة الدائمة فی الدین والدنیا والاخرة والحقنی بالصلحین

بجاہ نبیک الکریم وشفیعنا العظیم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم.

آمین آمین آمین

تو بہ کے چند مستحبات ہیں اور چند مقامات پر توبہ جلد قبول ہوتی ہے' اسی طرح چند مبارک اوقات ہیں جن میں توبہ جلد قبول ہوتی ہے' ان کا ذکر مطولات میں موجود ہے' چند مستحب یہ ہیں۔ ﴿۱۳﴾

(ا) حضور سید عالم اور محبوبان حق کے وسیلہ سے دعا مانگے۔

(ب) توبہ کرتے وقت آنسو بہائے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی صورت بنائے۔

(ج) خوف خدا سے دل بھرا ہو۔

(د) رب تعالی کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

(۱۹) ☆ رواہ البخاری والترمذی واحمد' بحوالہ المعجم المفھرس 'ج ۲' ص ۱۰

حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنے صحابی عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ایک دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ (۲۰)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی' نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

یارسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں' تاکہ میری حاجت پوری ہو' اے اللہ! اپنے محبوب رسول کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔(۲۱)

توبہ قبول کرنا اللہ تعالی پر واجب نہیں بلکہ مخلوق کی کوئی شیٔ اللہ تعالی پر واجب نہیں' بڑے اور طاقت ور کا حق چھوٹے اور کمزور پر واجب ہوتا ہے' اللہ تعالی سب سے بڑا اور قوی ہے' لیکن اس نے اپنے کرم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرے گا' سو رب تعالی کا وعدہ سچا ہے' وہ ہو کر رہے گا' اس لئے ایمان اور یقین کامل یہ ہے کہ وہ بندوں کی توبہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے گا' کسی نے اس پر لازم نہیں کیا اور نہ کوئی لازم کرسکتا ہے بلکہ اس نے از خود اپنے ذمہ کرم لے لیا ہے' خود ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿۱۴﴾

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَیَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَالتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ☆

کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (سورہ توبہ' آیت ۱۰۴)

---

(۲۰) ☆ الترمذی' ج۲' ص۱۹۸
☆ ابن ماجہ' ج۱' ص۹۹
☆ الطبرانی فی الکبیر' ج۹' ص۳۱
☆ الطبرانی فی الصغیر' ج۱' ص۲۰۱
☆ حاکم فی المستدرک' ص۳۱۳
(۲۱) ☆ البیھقی فی الدلائل' ج۲' ص۱۶۶
☆ ابن عساکر فی تاریخ دمشق' ج۲' ص۹۲
☆ البخاری فی التاریخ الکبیر' ج۶' ص۲۰۹

نیز ارشاد فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ ☆ (سورہ شوریٰ آیت ۲۵)

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جانتا ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔

اس لئے توبہ کرنے والے پر لازم ہے کہ قبولیت توبہ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر گزار بندہ بنے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ علامات موت ظاہر ہونے پر ہر آدمی اپنا ٹھکانہ جنت یا دوزخ دیکھ لیتا ہے' اس لئے مومن اپنا ٹھکانہ جنت دیکھ کر مسرور ہوتا ہے' کافر' منافق اور گناہ گار اپنا ٹھکانہ دوزخ دیکھ کر رنجیدہ ہوتا ہے' کسی نے کیا خوب کہا۔

نشان مردِ مومن باتو گویم ! !

چو مرگ آید تبسم برلبِ اوست (۲۳)

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۳۸

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۹

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۴۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۳۸

(۲۳) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰

☆☆☆☆☆

باب (۹۱) :

﴿بیوہ کے حقوق اور نکاح ثانی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرۡھًا ؕ وَ لَا تَعۡضُلُوۡھُنَّ لِتَذۡھَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡھُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ۚ وَ عَاشِرُوۡھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ فَاِنۡ کَرِھۡتُمُوۡھُنَّ فَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَھُوۡا شَیۡئًا وَّ یَجۡعَلَ اللّٰہُ فِیۡہِ خَیۡرًا کَثِیۡرًا☆

(سورۃ النسآء، آیت ۱۹)

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی، اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور ان سے اچھا برتاؤ کرو، پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔

حل لغات:

"کَرۡھًا"۔ کَـرۡہٌ (کاف کے فتحہ) اور کُـرۡہٌ (کاف کے ضمہ کے ساتھ) دونوں قراتیں ہیں، دونوں صورتوں میں معنی ہے ناپسندیدگی۔

بعض اہل زبان ان میں فرق کرتے ہیں کُرۡہٌ (کاف کے ضمہ کے ساتھ) کا معنی ہے مجبور ہونا، یعنی وہ امر جس پر تم اپنے

آپ کو مجبور کرو' اسی سے اِکْـرَاہٌ بنا ہے' اور کَـرْہٌ (کاف کے فتحہ کے ساتھ) کا معنی ہے ناپسندیدگی' اسی سے کَـرَاھَۃٌ بنا ہے' یعنی وہ امر جس پر تم کسی کو مجبور کرو۔ (۱)

آیت کا معنی یہ ہے کہ......

اے ایمان والو! تم میت کی عورتوں کے جبراً وارث نہ بن جاؤ' مجبوراً ان کو میراث نہ بنالو' کہ وہ اس پر راضی نہ ہوں۔ (۲)

"وَلَاتَعْضُلُوْھُنَّ": عَضَلٌ سے بنا ہے' جس کا معنی ہے روکنا' منع کرنا' نکاح سے روکنا' تنگ کرنا۔ (۳)

آیت کا معنی یہ ہے کہ ان عورتوں کو تنگ نہ کرو' تمہیں حلال نہیں کہ ان عورتوں کو تنگ کرو۔

اے خاوندو! اپنی بیویوں کو طلاق و رجوع سے تنگ نہ کرو' یا اپنی بیویوں پر تنگی نہ کرو۔

اے وارثو! بیوہ عورتوں کو تنگ نہ کرو کہ نہ انہیں بساؤ نہ نکاح کرنے کی اجازت دو۔ (۴)

---

(۱) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۲۹.

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۸۷)

(۲) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۲.

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۱۰' ص ۱۱.

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۱.

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۰.

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۰.

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۰.

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۴۹)

(۳) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۳۳۸.

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۳۱)

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۵.

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۲.

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۱.

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۰.

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۰.

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۱.

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۰)

شان نزول:

اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند روایات منقول ہیں' اگرچہ بظاہر یہ روایات مختلف ہیں لیکن ممکن ہے کہ ان واقعات وحالات کے پیش نظر یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) زمانہ جاہلیت کا دستور تھا اور اسلام آنے کے ابتدائی دور تک یہی حالت رہی کہ جب کوئی شخص مرتا تو اس کے وارث مرد کے مال کے ساتھ اس کی بیوہ کے بھی مالک بن جاتے' میت کا بھائی یا بیوہ کا سوتیلا بیٹا اس بیوہ پر چادر ڈال دیتا اور کہتا کہ آج سے میں اس کا مالک ہوں' پھر اگر چاہتا تو اس سے نکاح کر لیتا اور مہر ادا نہ کرتا بلکہ کہتا کہ اس کا مہر میت نے ادا کر دیا ہے' اور اگر چاہتا تو اس کا نکاح کسی سے کرا دیتا اور مہر خود وصول کر لیتا' دونوں صورتوں میں بیوہ کی رضا کو ملحوظ نہ رکھا جاتا' اس رسم بد کو روکنے کے لئے آیت کا پہلا جز نازل ہوا۔ (۵)

(۲) ایک انصاری بی بی حضرت کبشہ بنت معن بن عاصم کا خاوند حضرت ابوقیس بن اسلت فوت ہوا' ابوقیس کا بیٹا' جس کی ماں انصاری بی بی کے علاوہ تھی اس کا نام حصن تھا' (بعض روایات میں اس کا نام قیس بن ابی قیس بتایا گیا ہے) اس بیٹے نے بیوہ پر قبضہ کر لیا' بیوی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر فریادی ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں بیوہ ہو چکی ہوں' میرا سوتیلا بیٹا میرا قابض ہے' نہ میرے خاوند کی میراث سے حصہ دیتا ہے نہ

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۹۴۔
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۰۹۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۶۱۔
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۶۔
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۰۔
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۶۵۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۱۰۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۴۱۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۴۰۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۴۹۔
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۶۰۔
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۶۰)

دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے' اب میں اپنی بقیہ زندگی کیسے گذاروں؟ اس پر آیت کا ابتدائی حصہ نازل ہوا۔(٦)

(٣) زمانہ جاہلیت کی رسم بد یہ تھی کہ بعض خاوند اپنی مالدار بیویوں کو ناپسند کرتے' نہ انہیں آباد کرتے نہ طلاق دیتے' وہ انتظار کرتے کہ بیوی ان کے گھر ان کے نکاح میں مرجائے اس طرح وہ اس کے وارث بن جاتے' اس ظلم کو روکنے کے لئے آیت کا دوسرا جز نازل ہوا کہ بیویوں پر ظلم کر کے ان کے وارث نہ بنو۔(٧)

(٤) زمانہ جاہلیت میں بعض خاوند اپنی بیویوں پر انتہائی ظلم کرتے' انہیں آباد نہ رکھنا چاہتے تھے لیکن انہیں آزاد بھی نہ کرتے' اس کے لئے وہ بیوی کو طلاق دیتے' جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوتی تو رجوع کر لیتے لیکن پھر طلاق دے دیتے' اس طرح ان کی طلاق کی کوئی حد نہ ہوتی' خاوند کو اس ظلم سے روکنے کے لئے آیت کی آخری جز نازل ہوئی۔(٨)

(٥) بعض اوقات بوڑھی یا بدصورت مگر مالدار بیوی کو خاوند ناپسند کرتا تھا مگر دولت کے لالچ میں اسے طلاق نہ دیتا بلکہ کسی اور عورت سے خفیہ یا علانیہ ناجائز تعلق رکھتا' اس طرح وہ اپنی بوڑھی یا بدصورت بیوی کی موت کا انتظار کرتا تا کہ اس کا مال وراثت میں ہڑپ کر لے' اللہ تعالی نے خاوندوں کو اس ظلم سے روکنے کے لئے

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج٢' ص ١٠٩.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج١' ص ٢١٠.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج١' ص ٤٦٥.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج١' ص ٣٦٠.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ٢٤٩.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج١' ص ٣٦١.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج٤' ص ٢٤١)

(٧) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج٢' ص ١٠٩.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج١' ص ٣٦١.
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ١٧٧.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج١' ص ٤٦٥.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج١٠' ص ١٠.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج٤' ص ٢٤١' ٢٤٢.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج١' ص ٣٦٠.
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج١' ص ٣٦٠)

(٨) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج٥' ص ٩٤.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج١٠' ص ١١.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج١' ص ٣٦٠.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٢' ص ٥٤١)

آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ (۹)

(۶) زمانہ جاہلیت میں اگر عورت بیوہ ہو جاتی تو میت کا کوئی قریبی رشتہ دار عورت پر چادر ڈال دیتا تو وہ مال کے ساتھ عورت پر قابض ہو جاتا' بیوہ کو اب کوئی اختیار نہ رہتا' البتہ چادر ڈالنے سے پہلے بیوہ اپنے میکے چلی جاتی تو وہ اپنے معاملہ میں خود مختار رہتی' بیوہ عورتوں کی خود مختاری سلب کرنے والے رشتہ داروں کو ظلم سے روکنے کے لئے آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۰)

(۷) قریش مکہ بعض اوقات اپنی بیوی کو اس شرط پر طلاق دیتے کہ وہ دوسرا نکاح ان کی مرضی سے کرے گی' اس پر وہ کوئی تحریر بھی کر لیتے' اگر دوسرا مرد انہیں کچھ دے کر نکاح پر راضی کر لیتا تو وہ اجازت دے دیتے ورنہ مطلقہ یونہی بے بسی میں وقت گزار دیتی' اس ظلم سے روکنے کے لئے آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۱)

غرضیکہ عورتوں کے معاشرتی حقوق کے استیصال کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے واضح احکام دیئے اور عورتوں کی شخصی آزادی' رضامندی اور عزت کا تحفظ کیا ہے' یہ مبارک احکام صرف اسلام کی تعلیمات ہیں' کسی دوسرے دین میں ان کا تصور نہیں' ان اسلامی احکام کے علاوہ دیگر تمام قوانین افراط و تفریط پر مشتمل ہیں۔

مسائل شرعیہ:

(۱) عورتوں کے شرعی حقوق جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے ان کے لئے قرار دیئے ہیں ان کا پورا کرنا مردوں پر لازم ہے' مرد خاوند ہو یا دیگر رشتہ دار' سب کے لئے عورتوں کے حقوق پورے کرنا حسب مراتب فرض ہے' ان میں اگر کمی یا سستی کریں گے اور ایسا کریں گے جس سے عورت کو ضرر پہنچے تو حرام ہے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔ (۱۲)

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۹۴۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۱۵۴)

(۱۰) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۲۷۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۱۵۴

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۴۲)

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۰۹۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۶۲۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۹۴۔
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۰۔
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۲۷۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۱۰۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۴۱' ۲۴۲۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۴۹۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۴۰۔
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۳۶۵۔
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۰۔
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۰)

﴿۲﴾ عاقل بالغ عورت اپنے نفس کی مختار ہے' وہ جہاں چاہے اپنے کفو میں نکاح کرے' کوئی ولی جبر کرکے اسے اپنی مطلوبہ جگہ پر شادی کرنے سے مجبور نہیں کرسکتا' اسی طرح عاقلہ بالغہ بیوہ بھی اپنے نفس کی مختار ہے چاہے تو دوسرا نکاح کرے چاہے تو نہ کرے' نکاح کرنے میں اس پر کوئی جبر نہیں' آیت مبارکہ نے واضح بیان فرمادیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَامِنْ وَّلِیِّهَا الحدیث (۱۳)

ثیبہ (وہ عورت جس کا نکاح ہوچکا ہو اور اب نکاح سے بوجہ طلاق یا موت خاوند آزاد ہو) اپنے آپ کی ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ (۱۴)

﴿۳﴾ بیوہ' میت کا ترکہ نہیں کہ وارث متروکہ مال کی طرح اس کے مالک بن جائیں' بلکہ بیوہ خود میت کے ترکہ کی وارث ہے۔ (۱۵)

﴿۴﴾ خاوند اگر بیوی کو ناپسند کرے یا بیوی کی طرف اس کی رغبت نہ رہے یا بیوی کی حاجت نہ رہے تو اسے طلاق دے کر آزاد کرسکتا ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ جہاں تک ممکن ہو خاوند بیوی سے نباہ کرے' طلاق نہ دے کہ اس کے لئے یہی بہتر اور باعث اجر ہے' بیوی کی ایذا کو برداشت کرنے میں اجر ہے' مباح اشیاء میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے' اسی طرح بعض عورتیں خاوندوں سے بلاوجہ صحیح طلاق لے کر دوسرے خاوندوں سے نکاح کرنے کی عادی ہوتی ہیں' کسی خاوند کے پاس چین نہیں پاتیں' ایسی عورتیں بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں' کراہت کے باوجود طلاق نہ دینا مندوب ہے۔

---

(۱۳) ☆ (رواہ الائمہ مالک واحمدومسلم وابوداؤدوالترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۱۳)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۰۹۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۶۱۔

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۲۰)

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۹۴' ۹۵۔

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰۔

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۰۔

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی' ص ۱۷۶۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۰۔

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۱' ۲۴۲۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۴۹)

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۹۴)

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللہِ الطَّلَاقُ (۱۷)

حلال اشیاء میں سے طلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ ہے۔

نیز ارشاد نبی رحمت ﷺ ہے:

تَزَوَّجُوْا وَلَا تُطَلِّقُوْا فَاِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَلَا الذَّوَّاقَاتِ (۱۸)

نکاح کرو لیکن (بلاوجہ صحیح) طلاق نہ دو اللہ تعالیٰ جلد نکاح کرنے والے اور جلد طلاق دینے والے مرد اور عورت کو پسند نہیں کرتا۔ (۱۹)

(۶) نکاح کرنے سے جو حقوق بیوی کے مرد کے ذمہ لازم ہو جاتے ہیں خاوند پر فرض ہے کہ ان کو پوری طرح ادا کرے، مثلاً پورا مہر خوش دلی سے ادا کرے، بیوی کا نان ونفقہ حسب حیثیت ادا کرے، اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں انصاف کرے، باری باری ہر ایک کے پاس رہے، حسن معاشرت فرض ہے، کمال محبت سے پیش آئے، بیوی سے اعراض کر کے کسی اور طرف متوجہ نہ ہو جائے، بلاوجہ بیوی سے سخت کلام نہ کرے، خاوند کے قول و فعل میں کوئی ایسی شے نہ پائی جائے جس سے بیوی کو ایذا پہنچے، اگر عورت کی طرف سے سوئے اخلاق کا مظاہرہ ہو اس صورت میں بھی عورت پر احسان مکارم اخلاق سے ہے، حسن معاشرت کا حکم قرآن مجید میں متعدد آیات میں بیان ہوا ہے۔

---

(۱۷) ☆ (رواه الائمه ابو داؤد وابن ماجه والحاكم عن ابن عمر، جامع صغير، ج ۱، ص ۶)

(۱۸) ☆ (رواه الطبرانی فی الكبير عن ابی موسى، بحواله جامع صغير، ج ۱، ص ۲۲۴)

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۱۰۔

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالكی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار لمعرفه بيروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۶۳)

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۲، ص ۵۴۲۔

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت، لبنان، ج ۵، ص ۹۸۔

☆ تفسير روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سيد محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج ۴، ص ۲۴۳)

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور نبی رحمت ﷺ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو نہایت روشن ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا:

اَکْمَلُ الْمُوْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآئِهِمْ (۲۰)

مومنوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہتر سلوک کرے۔(۲۱)

﴿۷﴾ مہر عورت کا حق ہے، وہی اس کی مالک ہے، کوئی دوسرا، خواہ خاوند ہو یا کوئی ولی، اس پر اپنا استحقاق جتا کر قبضہ نہیں کر سکتا۔(۲۲)

﴿۸﴾ عورت کے ساتھ حسن معاشرت اس لئے نہ کرنا کہ وہ مال دے کر طلاق حاصل کرے مرد کے لئے حرام ہے البتہ اگر عورت نافرمان ہے اور وہ طلاق چاہتی ہے تو مہر دے کر خلع کر لے اس صورت میں مہر واپس لینا مرد کے لئے حلال ہے، بہتر یہ ہے کہ پورا مہر نہ لے۔(۲۳)

---

(۲۰) ☆ (رواہ الترمذی و ابن حبان عن ابی ھریرۃ 'بحوالہ جامع صغیر' ج ا 'ص ۹۲)

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۱۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ا 'ص ۳۶۳.

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵'ص ۹۷.

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰ 'ص ۱۲.

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی 'ص ۱۷۷.

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۰.

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ا 'ص ۴۶۶.

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۰.

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۰.

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۴'ص ۲۴۳.

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۵۴۲.

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور 'ص ۲۵۰.

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۱۱۱)

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۱۰۹.

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ا 'ص ۳۶۱)

﴿۹﴾ بدشکل اور بدخلق بیوی سے کبھی اللہ تعالیٰ نیک اولاد عطا فرما دیتا ہے جو والدین کے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث بنتی ہے' اس لئے بدشکل اور بدخلق عورت سے نباہ کرنا اور اسے اپنے عقد میں رکھنا باعث اجر ہے۔(۲۴)

﴿۱۰﴾ مرد کے ذمہ بیوی کو اچھے اخلاق کی تربیت دینا لازم ہے' اس کے لئے وہ حسن تدبیر سے کام لے' ہر وقت سختی کام نہیں دیتی۔(۲۵)

﴿۱۱﴾ امیر آدمی کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے لئے خادمہ مہیا کرے' خصوصاً جب کہ وہ امیر گھرانے کی ہو۔(۲۶)

﴿۱۲﴾ بیوی سے تعلق رکھنے میں اپنی اور اس کی خیر و صلاح مطلوب ہو' محض نفسانی خواہشات پورا کرنا انسانیت کے درجہ سے گری بات ہے۔(۲۷)

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۶۱.
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۰۹.
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۵.
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۱.
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۱.
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۲.
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۰.
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۴۲)

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۵.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۶.
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱.
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۷.
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۰۹)

(۲۵) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۱۱)

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۹۵.
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۳)

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۳)

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۹۲):

﴿عورتوں پر ناحق تہمت لگانا اور حقِ مہر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا☆ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا☆

اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو' کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے' اور کیونکر واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں۔

(سورۃ النسآء' آیات' ۲۰'۲۱)

حل لغات:

"اِسْتِبْدَالَ": بَدَلَ سے بنا ہے' اس کا معنی ہے بدلہ میں لینا۔(۱)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اگر تم ارادہ کرو کہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کی جگہ کسی اور عورت سے نکاح کرو۔

"زَوْجٍ": زوج بمعنی جوڑا' خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کا جوڑا ہے اس لئے ہر ایک کو "زَوج" کہتے ہیں' وضاحت کے لئے بیوی کو "زَوجَة" اور خاوند کو "زَوجٌ" کہتے ہیں۔

"قِنْطَارًا": ڈھیروں مال' کثیر مال۔(۲)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۳۹
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۲۱
(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۷
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۷۶

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ نکاح کے وقت جو تم نے کثیر مال مہر میں دیا' عطیات دیئے یا اپنی بیوی کو کسی نام سے دیا تم اسے واپس نہیں لے سکتے۔(۳)

"بُهْتَانًا": بَهِتَ (از باب سَمِعَ وَكَرُمَ) سے بنا ہے' جس کا معنی ہے ہکا بکا رہ جانا' متحیر ہو کر خاموش ہونا۔

"بُهْتَانٌ": جھوٹ' ظلم' باطل۔(۴)

آیت سے مراد یہ کہ مہر اور دیگر عطیات تم اپنی بیوی سے واپس لینے کے لئے اس پر جھوٹ باندھو گے اس عصمت مآب پر تہمت لگاؤ گے تاکہ وہ تمہارا دیا ہوا مال تمہیں واپس دے کر اپنی خلاصی کرا لے' یہ جھوٹ اور ظلم ہے۔(۵)

"اَفْضٰى": فضا (کشادہ اور کھلی جگہ) سے بنا ہے' اس سے مراد تنہائی میں اس طرح ملنا کہ کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو' جماع اور خلوت صحیحہ سے کنایہ ہے' آیت سے مراد یہ ہے کہ خاوند اور بیوی شرعی اور طبعی تقاضا کے تحت ایک دوسرے سے تنہائی میں مل چکے ہیں' دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہا ہے۔(۶)

---

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۶۶
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۴۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۷
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۶
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۳

(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۶۳
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۳۳

(۵) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۱۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۴۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۵
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱

"مِيْثَاقًا غَلِيْظًا": پختہ وعدہ' گاڑھا عہد

پختہ وعدہ سے مراد یہ ہے کہ نکاح کرتے وقت تم نے نکاح کے حقوق پورا کرنے کا وعدہ کیا' ایجاب وقبول شرعی طور پر کرنے سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اجنبی عورتوں کو حلال کر دیا اب تم نے ان کے حقوق ادا کرنے کی پابندی قبول کرلی ہے۔(۷)

شان نزول :

زمانہ جاہلیت میں عرب والوں کا دستور تھا کہ جب کوئی اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اور سے شادی کرنا چاہتا تو اس بے قصور بیوی پر تہمت لگا کر اسے بدنام اور تنگ کرتا کہ یہ بے چاری اپنی خلاصی کے لئے خاوند کو اس کا مہر اور عطیات واپس کر کے طلاق حاصل کرلے' اس رقم سے وہ ظالم خاوند دوسری بیوی کا حق مہر ادا کر دیتا' ایسے ظالم خاوندوں کو اس ظلم سے روکنے کے لئے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۸)

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۰۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص ۳۶۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۵۴۶
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱'ص ۴۶۷
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خنہ اردوبازارلاھور' ج۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاھور' ج۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰'ص ۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۲۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۵۱

(۸) ☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱'ص ۴۶۶
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاھور' ج۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاھور' ج۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰'ص ۱۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۵۴۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص ۲۴۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۷

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اسے ایسا کرنے کی اجازت ہے' لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلی بیوی پر ناحق تہمت نہ لگائے اور اگر وہ فرمانبردار اور بے گناہ ہے تو محض مہر کی واپسی کے لئے اسے بدنام اور تنگ کرنا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔(۹)

﴿۲﴾ کسی بے گناہ عورت پر بدکاری اور زنا کی تہمت لگانا حرام ہے' تہمت لگانے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے' اگر پارسا پر تہمت لگانے والا چار عینی گواہ پیش نہ کر سکے تو اسے حد قذف اسی کوڑے لگائے جائیں بغیر توبہ کے ان کی گواہی آئندہ کے لئے قبول نہ ہوگی۔

ام المومنین سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما کی طہارت' عفت و عصمت نص قطعی سے ثابت ہے' ان کی طرف تہمت کی نسبت کرنے والا قطعیات کا منکر عذاب نار کا مستحق ہے۔

ارشاد ربانی ہے!

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ☆ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆(۱۰)

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی بھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۰۳

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۳۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۱۳

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۶۱

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲' ص ۵۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۱

(۱۰) ☆ (سورۃ النور آیات ۴'۵)

نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ☆(۱۱)

بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔(۱۲)

﴿۳﴾ بیوی کو اگر دخول یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی پورا حق مہر لازم ہو گیا اور اگر خلوت صحیحہ یا دخول سے پہلے طلاق دے دی تو نصف مہر لازم ہو گیا' اسی پر اجماع امت ہے۔(۱۳)

﴿۴﴾ خاوند اور بیوی کا خلوت صحیحہ میں اس طرح جمع ہونا کہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہوں اور مجامعت میں کوئی شرعی یا طبعی امر مانع نہ ہو' مجامعت ہو یا نہ ہو یہ خلوت صحیحہ ہے' ایسی خلوت صحیحہ سے کل مہر اور طلاق کی صورت میں عدت لازم ہو جاتی ہے' خلوت صحیحہ مجامعت کے قائم مقام ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح مرفوع حدیث ہے۔

مَنْ كَشَفَ خِمَارَ امْرَاَةٍ وَنَظَرَ اِلَيْهَا وَجَبَ الصَّدَاقُ (۱۴)

جس نے عورت کی چادر کھولی اور اس کی طرف دیکھا اس پر مہر واجب ہے۔

---

(۱۱) ☆ (سورۃ النور آیت ۲۳)

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۳

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۳۶۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۱۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۳

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱

(۱۴) ☆ رواہ البیہقی' ج ۷' ص ۲۵۶

☆ الدارقطنی' ج ۳' ص ۳۰۷

☆ القرطبی' ج ۵' ص ۱۰۲

☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج ۸' ح ۵۲۸

ایک اور روایت کے کلمات اس طرح ہیں۔

مَنْ کَشَفَ اِمْرَأَةً فَنَظَرَ اِلٰی عَوْرَتِهَا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ (۱۵)

جس نے اپنی بیوی کے کپڑے اتارے اور اس کی مستور جگہ کو دیکھا اس پر مہر واجب ہو گیا۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِذَا اَغْلَقَ بَابًا وَّاَرْخٰی سِتْرًا وَّرَاٰی عَوْرَةً وَجَبَ الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ (۱۶)

جس نے دروازہ بند کر لیا اور پردہ لٹکا لیا اور بیوی کی مستور شئ دیکھی اس پر مہر واجب ہے (طلاق کی صورت میں) عدت اور (خاوند کی موت کی صورت میں) میراث لازم ہے۔ (۱۷)

﴿۵﴾ مہر اور نکاح کے وقت مرد کی طرف سے دیئے گئے تحفے' ہدیے اور چڑھاوے عورت کی ملک ہیں' وہ ان میں ہر قسم کے تصرف کی مختار ہے' اگر مرد طلاق دے دے تو ان میں کسی شئ کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا' اسی طرح جو مہر اس نے ادا کر دیا یا ادا کرنے کا وعدہ کیا سب کا یہی حکم ہے' اگرچہ یہ مہر اور ہدیے مال کثیر ہوں۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ رواہ البیھقی 'ج۷'ص۲۵۶
☆ بحوالہ کنز العمال 'ج۱۶'ح۴۴۷۲۹
☆ اس کی مثل مسند فردوس دیلمی میں مروی ھے 'کنوز الحقائق 'ص ۴۸۱

(۱۶) ☆ قرطبی 'ج۵'ص۱۰۲

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۱۱
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص ۵۴۴
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰'ص ۱۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۱۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۰۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۴'ص ۲۴۳
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۱'ص ۵۴۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۱۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱'ص ۳۶۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰'ص ۱۳
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱'ص ۴۶۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۵۱

﴿۶﴾ اگر عورت کی طرف سے نافرمانی ہے اور وہ طلاق لینا چاہتی ہے تو دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ پورا مہر واپس نہ لے اس کا کچھ حصہ واپس لے اگر مہر سے زیادہ رقم واپس لے گا تو مرد گناہ گار ہوگا' مگر خلع بہرصورت جائز ہے' اور اگر نافرمانی مرد کی طرف سے ہے تو طلاق کی صورت میں مہر واپس لینا اسے جائز نہیں۔(۱۹)

﴿۷﴾ طلاق دینے کا اختیار مرد کو ہے عورت اپنے آپ کو طلاق نہیں دے سکتی' نافرمانی مرد کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے' آیت مبارکہ بالا میں بیویوں کے بدلنے کی نسبت مرد کی طرف کی گئی ہے۔

نیز اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے۔

اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۔ (سورۃ البقرۃ آیت'۲۳۷)

یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

جب تک عورت کو حق طلاق مرد کی طرف سے تفویض نہیں کیا جاتا عورت کو طلاق دینے کا حق نہیں۔(۲۰)

﴿۸﴾ نکاح کا کم از کم مہر دس درہم ہے' زیادہ کی کوئی حد نہیں' زیادہ مہر دینا جائز ہے' اس زمانہ میں طلاق دینے کا رجحان اکثر ہے' ذرا سی بات پر مرد طلاق دے کر دوسری بیوی سے نکاح کر لیتا ہے' اس سے عورت پریشان ہو کر رہ جاتی ہے' اندریں حالات طلاق کی شرح کو کم کرنے کی نیت سے مہر مقرر کرنا مناسب ہے' تا کہ مرد طلاق دینے میں جلدی نہ کرے۔(۲۱)

---

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۹۹'۱۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۳۶۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۵۱

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص۱۴

(۲۰) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص۵۴۲

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۶۱

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۶۱

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۱۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۳۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۹۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۱۱

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱'ص۴۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۵۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲'ص۵۴۳

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۶۱

﴿۹﴾ بہتان امہات الکبائر سے ہے، خواہ اپنی بیوی کے بارے میں ہو یا کسی کے بارے میں، مرد کے بارے میں ہو یا عورت کے بارے میں۔ (۲۲)

﴿۱۰﴾ مجامعت سے متعلق اس نوعیت کے کلمات استعمال کئے جائیں جو شرم و حیا پر مبنی ہوں، بے حیائی کے کلمات کا استعمال جائز نہیں، موجودہ معاشرہ کی حد پار کرتی ہوئی بے حیائی اور فحاشی کے محرکات میں سے بے حیائی کے کلمات کا عام استعمال ہے، جس طرح شرم و حیا ایمان کی علامت ہے اسی طرح مہذب کلمات بھی شرم و حیا کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ نکاح سے مرد کے لئے اجنبی عورت حلال ہو جاتی ہے، شریعت کی حدود میں رہ کر اس سے ہر تمتع جائز ہے، نکاح مرد و عورت کی عفت اور طہارت کا باعث ہے، دونوں کے لئے باعث تسکین و راحت ہے، معاشرہ میں الفت و محبت کا باعث ہے، اس لئے جانبین پر لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض ادا کریں، تا کہ عائلی زندگی خوشگوار رہے، اور دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہو۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

......فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَاِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرَاشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ ......الحدیث (۲۴)

---

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۱۵

(۲۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۴۴

(۲۴) ☆ رواہ ابن ماجہ، ص ۲۲۸

☆ و ابو داؤد و مسلم و احمد و الدارمی عن جابر بن عبداللہ

عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے اللہ کی امانت سے انہیں بیویاں بنایا ہے، اور اللہ کے نام کے ساتھ تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال بنالیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ ایسے آدمی کو اپنے بستر پر نہ لائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ (۲۵)

یاد رہے کہ امہات المؤمنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین کا مہر سوائے ام حبیبہ کے چار ہزار درہم اور ایک روایت کے مطابق پانچ سو درہم تھا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر شاہ حبشہ نجاشی نے چار ہزار درہم ادا کیا تھا، حضرت ام کلثوم بنت علی (حضرت فاطمہ کی صاحبزادی) کا عقد حضرت عمر سے ہوا تو ان کا مہر چالیس ہزار درہم مقرر رہوا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (۲۶)

☆☆☆☆☆

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۰۳

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۷

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۴

(۲۶) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۳

☆☆☆☆☆

باب نمبر(۹۳) :

﴿محرمات﴾

﴿بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم﴾

وَلَاتَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا☆ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا☆ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆

(سورۃ النساء، آیت: ۲۲-۲۴)

ترجمہ!

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا' وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ' حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو' پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا' بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے' اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری مِلک میں آ جائیں' یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر' اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو' اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس مین گناہ نہیں' بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

"لَا تَنْکِحُوا مَانَکَحَ اٰبَآءُکُمْ":

نکح (از باب ضَرَبَ) نَکَحَ کا معنی ہے ملنا' ضم ہونا' ملنا فعل سے ہو یا قول سے' دونوں صورتوں میں نکاح کا اطلاق ہوتا ہے' فعل سے ملنا' جیسے صحبت کرنا' اور قول سے ملنا' جیسے عقد نکاح۔

قرآن مجید میں نکاح صحبت (وطی) اور عقد نکاح دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

نکاح بمعنی صحبت اور وطی، جیسے

اَلزَّانِی لَایَنۡکِحُ اِلَّازَانِیَةً اَوۡمُشۡرِکَةً ......الآیة (سورة النور، آیت ۳)

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت سے یا شرک والی سے۔

اسی معنی میں ہے۔

حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَهٗ ......الآیة (سورة البقرة آیت، ۲۲۹)

جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

حدیث شریف میں نکاح بمعنی صحبت استعمال ہوا ہے۔

حضور سید الانبیاء ﷺ اپنی ولادت کا حال بیان فرماتے ہیں۔

وُلِدۡتُ مِنۡ نِکَاحٍ لَامِنۡ سَفَاحٍ (۱)

میری ولادت اصلاب مقدسہ اور ارحام طاہرہ کے جائز طریقہ سے ملنے سے ہوئی میرے آباؤ اجداد بدکار نہ تھے۔

آیت مبارکہ میں نکاح، عقد نکاح اور صحبت ومجامعت دونوں کو بطور عموم مجاز شامل ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ "لَاتَنۡکِحُوۡا" سے مراد عقد نکاح ہو اور "مَانَکَحَ" سے مراد مطلق نکاح ہو۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ جن عورتوں سے تمہارے آباؤ اجداد نے عقد نکاح کر لیا یا ان سے صحبت کر لی تم ان سے عقد نکاح نہ کرو۔(۲)

---

(۱) ☆ موسوعه اطراف الحدث النبوی الشریف، ج۱۰، ص۴۴۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۲، ص۱۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت، لبنان، ج۱، ص۳۶۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۰، ص۱۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود نسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور، ج۱، ص۳۶۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۳، ص۱۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۵، ص۲

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۴، ص۲۴۲

"**اٰبَـاءُ کُمْ**" : اَبٌ بمعنی باپ' اصول کے تمام مرد افراد کو شامل ہے' یعنی باپ' دادا' پردادا' نانا' پرنانا اور اس کے اوپر کے تمام افراد۔ (۳)

"**فَـاحِشَةً**" : کثیر معانی پر دلالت کرتا ہے' جو سب محظورات ہیں' زنا' بے حیائی' خاوند کے گھر سے بے اذن نکلنا' خاوند اور اس کے اہل پر زبان درازی کرنا۔

"**مَقْتًا**" : سخت ناراضی کا کام' عنداللہ اور عندالناس انتہائی قبیح کام۔

"**سَآءَ سَبِيلًا**" : بری راہ۔

مذکورہ تینوں کلمات آباؤ اجداد کی منکوحہ عورتوں سے نکاح کرنے کی قباحت پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ فعل عقلاً' شرعاً اور عرفاً ممنوع ہے۔ (۴)

"**حُـرِّمَـتْ**" : تحریم سے بنا ہے یعنی حرام کردی گئی ہیں' اس حرمت سے مراد یہ ہے کہ ان مذکورہ عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے' یہ عورتیں بذات خود حرام نہیں' یہ جملہ صورۃً خبریہ ہے مگر معنیً انشائیہ ہے' یعنی آج سے ان عورتوں سے نکاح کرنا حرام کردیا گیا ہے۔ (۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۲۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص۲۴۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۵۴۷
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۶۸

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۰۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۲۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۶۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۶۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۶۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص۲۴۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۵۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۵۳

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۳۷۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص۲۴۹

"اُمَّهَاتٌ": جمع اُمٌّ کی ہے' اُمّ کا معنی ہے اصل' اسی لئے مکہ معظمہ کو اُمُّ الْقُرىٰ اور قرآن مجید کو اُمُّ الْكِتَاب کہتے ہیں کہ یہ تمام شہروں اور کتابوں کی اصل ہے' ماں کو بھی اسی لئے اُمٌّ کہتے ہیں کہ وہ نسل کی اصل ہے' ہر وہ عورت جس کے لئے تجھ پر حق ولادت ہے وہ اُمٌّ ہے' یعنی ماں' دادی' پردادی' نانی' پرنانی وغیرہ' یعنی ماں اور باپ کی طرف سے تمام جدات' خواہ کتنا ہی اونچا رشتہ ہو' اس میں شامل ہیں۔(٦)

"بَنَاتٌ": بِنتٌ کی جمع ہے' بمعنی بیٹی' ہر وہ عورت جس پر تیرا حق ولادت ہے وہ بیٹی ہے' بطور عموم مجاز بیٹی' پوتی' نواسی وغیرہ نیچے کی تمام رشتہ دار عورتیں حرام ہیں۔(٧)

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ٢' ص ١٢٣
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ١' ص ٣٧١
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ٥' ص ١٠٨
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ١' ص ٢١٢
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ١' ص ٣٦٢
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ١' ص ٣٦٢
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ١٠' ص ٢٦
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ٤' ص ٢٤٩
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ٢' ص ٥٥٠
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ١' ص ٤٦٨
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ٢٥٤

(٧) ☆ احکام القرآن ازامام بوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ٢' ص ١٢٣
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ١' ص ٣٧٢
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ٥' ص ١٠٨
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ١' ص ٢١٢
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ١' ص ٣٦٢
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ١' ص ٣٦٢
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ١٠' ص ٢٨
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ١' ص ٤٦٨
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ٢' ص ٥٥٠
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ٢٥٤

"**اَخَوَات**": اُخت کی جمع ہے، بمعنی بہن،

ہر وہ عورت جو ماں باپ یا ماں یا باپ میں شریک ہو "اُخت" ہے، اس میں ماں باپ میں شریک یا باپ میں یا ماں میں شریک بہنیں شامل ہیں، اصطلاح میں انہیں حقیقی، علاتی اور اخیافی بہنیں کہتے ہیں۔ (۸)

"**عَمَّات**": عَمَّةٌ کی جمع ہے، باپ کی بہن، ہر وہ عورت جو باپ یا دادا میں کسی کے ساتھ شریک ہو وہ پھوپھی ہے، اس میں باپ کی حقیقی، علاتی اور اخیافی بہنیں شامل ہیں۔ (۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۰۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۵۵۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۵۲

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۵۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۲۸

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ج ۱، ص ۴۶۸

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن از علامہ، ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۰۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۵۵۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۵۲

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۲۸

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ج ۱، ص ۴۶۸

"**خَـالَاتٌ**" :خَـالَةٌ کی جمع ہے ماں کی حقیقی علاتی اور اخیافی بہنیں اسی طرح دادی اور نانی کی بہنیں سب "خَـالَاتٌ" میں شامل ہیں۔(۱۰)

"**بَـنَـاتُ الْاَخِ وَبَـنَـاتُ الْاُخْـتِ**" :بھائی اور بہن کی بیٹیاں بہن اور بھائی سے بطور عموم مجاز تمام حقیقی علاتی اور اخیافی بہن اور بھائی مراد ہیں اور "بَـنَـاتٌ" سے مراد فروع کی تمام لڑکیاں ہیں یعنی بھتیجیاں اور بھانجیاں اور ان کی اولاد کی تمام لڑکیاں پوتیاں نواسیاں نیچے تک سب سے نکاح کرنا حرام ہے۔(۱۱)

"**وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ**" :

رَضِعَ (از باب سَمِعَ) رَضَعَ (از باب ضَرَبَ) سے مصدر "رَضْـعًا رَضَعًا رَضَاعًا رَضَاعَةً رِضَاعَةً" کے وزن پر آتا ہے جس کا معنی ہے ماں کا بچہ کو دودھ پلانا

دودھ پینے والے بچے کو "رَضِيْعٌ" اور دودھ پلانی والی کو "مُرْضِعَةٌ" کہتے ہیں

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۲ ص ۵۵۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۱۰ ص ۲۸
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور ج ۱ ص ۳۶۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۳۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۱۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۲ ص ۵۵۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۴ ص ۲۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۵۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۱۰ ص ۲۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور ج ۱ ص ۳۶۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور ج ۱ ص ۳۶۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ مصر ج ۱ ص ۳۶۸

رَضَاعَت' کا شرعی مفہوم یہ ہے کہ کوئی عورت بچے کو دو سال کی عمر تک کسی وقت اپنے پستان سے دودھ پلائے اگرچہ قلیل مقدار ہو۔

دودھ پلانے والی عورت بچے کی رضاعی ماں کہلاتی ہے' اور عورت کا خاوند بچے کا باپ کہلاتا ہے' بچے کی رضاعی ماں اور رضاعی باپ کے تمام اصول اور فروع بچے کے حقیقی نسب کے رشتہ دار کی طرح بن جاتے ہیں' ان کا وہی حکم ہے جو حقیقی ماں اور حقیقی بہن کا ہے' یعنی ان سے نکاح کرنا رضاعی بیٹے کے لئے حرام ہے۔ (۱۲)

" وَاُمَّهٰتُ نِسَآءِكُمْ ": اور تمہاری عورتوں کی مائیں۔

بطور عموم مجاز اس میں تمام قریب اور دور کی دادیاں' نانیاں اور ماں کی رضاعی مائیں' دادیاں اور نانیاں شامل ہیں۔ (۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۵

" رَبَآءِکُم " : ربائب کا واحد رَبِیْبَہ ہے' بمعنی پروردہ' ربیبہ وہ سوتیلی بیٹی جو اپنی بیوی کے سابق خاوند سے ہو' یہ سوتیلی بیٹی بالعموم ماں کے ساتھ رہتی ہے' بیوی کی نسل کی تمام لڑکیاں خواہ قریب ہوں یا بعید سب شامل ہیں۔(۱۴)

" فِیْ حُجُوْرِکُمْ " : حُجُوْرٌ جمع ہے اس کا واحد حِجْرٌ اور حَجْرٌ (بالکسر والفتح) ہے اس کا معنی ہے گود۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ جو سوتیلی بیٹیاں تمہاری گود میں پرورش پاتی ہیں۔(۱۵)

یادر ہے کہ سوتیلی بیٹی کی سوتیلے باپ کی گود میں پرورش پانے کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں' یعنی سوتیلی بیٹیاں باپ کی گود میں اکثر اوقات پرورش پاتی ہیں' کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ سوتیلے باپ کی پرورش سے مستغنی ہوتی ہیں' یا دوری کی وجہ سے باپ ان کی پرورش نہیں کرتا' بہرحال ان سب کا حکم ایک ہی ہے۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۸۵

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۲۵' ۲۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۵۵

(۱۵) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۰۹

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۷۰

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۵

"**اَلّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ**" : جن عورتوں سے تم دخول کر چکے ہو، دخول سے مراد یہ ہے کہ پردہ میں لے کر داخل ہونا، صحبت کرنا،

یاد رہے کہ خلوت صحیحہ اور عورت کو شہوت سے چھونا، بوس و کنار کرنا، اس کی شرمگاہ کی طرف شہوت سے دیکھنا، خواہ نکاح کے بعد ہو یا (نعوذ باللہ) زنا سے ہو موجب حرمت اور صحبت کے قائم مقام ہے۔(۱۷)

آیت کا معنی یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم صحبت کر چکے ہو یا ان سے خلوت صحیحہ یا اس کے قائم مقام موجب حرمت امور واقع ہو چکے ہیں، ان کے پیٹ کی بیٹیاں جو تمہاری سوتیلی بیٹیاں ہیں، ان سے نکاح کرنا تمہارے لئے حرام ہے، اور اگر عورت سے تم نے صحبت نہ کی یا خلوت صحیحہ اور اس کے قائم مقام امور واقع نہ ہوئے کہ عورت کو تم نے طلاق دے دی یا مرگئی تو اس کی بیٹی سے جو تمہاری سوتیلی بیٹی ہے، نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

"**وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمْ**" : حَلَائِلُ جمع ہے اس کا واحد حَلِیْلَةٌ ہے، حلیلہ بیوی کو کہتے ہیں، اور حَلِیْلٌ شوہر کو، اس کا مادہ اشتقاق حِلٌّ یا حُلُوْلٌ یا حَلَالٌ ہے، حِلٌّ کا معنی ہے کھولنا، چونکہ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے آزار بند کھولتے ہیں اس لئے انہیں حَلِیْلَةٌ اور حَلِیْلٌ کہا جاتا ہے۔

حُلُوْلٌ کا معنی ہے سمانا، شوہر اور بیوی ایک بستر میں سماتے ہیں۔

حَلَالٌ کا معنی ہے مباح، شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتے ہیں اس لئے انہیں حَلِیْلٌ اور حَلِیْلَةٌ کہتے ہیں۔

حَلِیْلَةٌ سے مراد بیوی اور کنیز ہے۔(۱۸)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۱۱۳

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ص ۴۷۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۸

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۵۵۷

(۱۸) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۱۲۸

☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۷۳

"اَبْنَاءَ" : اِبْنٌ کی جمع ہے مراد اصلی بیٹا' متبنّٰی اس سے خارج ہے کہ وہ بیٹا نہیں' جن عورتوں سے تمہارے صلبی بیٹوں نے نکاح یا کنیز کی صورت میں بطور ملکیت صحبت کر لی ہو یا خلوت صحیحہ اور اس کے قائم مقام امور مثلاً بوس و کنار وغیرہ واقع ہو لئے یا (نعوذ باللہ) بیٹوں نے زنا کر لیا ہو وہ عورتیں تمہارے لئے حرام ہو گئیں۔

مِنْ اَصْلَابِكُمْ (تمہاری نسل سے ہوں) کی قید نے متبنّٰی (منہ بولے بیٹے) کی عورت کو خارج کر دیا' اگر وہ طلاق دے دے یا بیٹا فوت ہو جائے تو اس کی بیوی سے نکاح کرنے میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں۔ (۱۹)

"وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ" : اور دو بہنیں اکٹھی کرنا۔

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ دو حقیقی یا رضاعی بہنوں سے ایک وقت میں نکاح کرنا تمہارے لئے حرام ہے' اسی طرح دو حقیقی بہنیں' جو بطور ملکیت تمہاری کنیز ہوں دونوں ان سے صحبت کرنا تمہارے لئے حرام ہے۔ (۲۰)

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۱۶

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۴

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۴

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۹

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۱۳۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۶۰

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۷

"وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ": حَصَنٌ کا معنی ہے' مضبوط محفوظ جگہ' قلعہ' حفاظت۔

قرآن مجید میں یہ لفظ چار معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(۱) ''پاک دامنی''۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ......الآیة (سورۃالتحریم آیت' ۱۲)

اورعمران کی بیٹی مریم' جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی۔ اس آیت میں ''اِحْصَان'' بمعنی حفاظت ہے۔

(۲) ''آزاد عورت''۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ......الآیة (سورۃالنسآء آیت' ۲۵)

اورتم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جوتمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں۔

اس آیت میں ''اَلْمُحْصَنٰت'' سے مراد آزاد عورت ہے (کنیز کے مقابل)

(۳) ''مسلمان عورت''۔

ارشاد ربانی ہے۔

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ......الآیة (سورۃالنسآء آیت' ۲۵)

جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے۔

اس آیت میں '' اَلْمُحْصَنٰت'' سے مراد مسلمان آزاد عورت ہے۔

(۴) ''خاوند والی عورتیں''۔

اس معنی میں متعدد آیات ہیں' ان میں سے یہی آیت جس کو ہم پڑھ رہے ہیں' یعنی ''وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ'' (اور شوہردار عورتیں حرام ہیں) یعنی وہ عورتیں جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہوں ان سے نکاح کرنا حرام ہے' ہاں اگر

اس کا شوہر طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو عدت کے بعد دوسرا مرد اس سے نکاح کر سکتا ہے' بشرطیکہ اور کوئی وجہ حرمت نہ ہو۔ (۲۱)

"**اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ**": مگر وہ کافر عورتیں جن کے تم غزوات میں غنیمت کے ساتھ مالک بن گئے ہو' ملک رقبہ سے مراد کنیزیں ہیں' یہ کافر عورتیں' جو کنیز بن کر تمہارے پاس ہوں یہ تمہارے لئے حلال ہیں۔ (۲۲)

---

(۲۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۱۲۱
☆ مصباح المنیر' ج ا 'ص ۹۲
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۱۳۵'۱۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ا 'ص ۳۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۲۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۳۹'۴۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'۳'ص ۱۷

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ا 'ص ۳۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۲۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۴۰'۴۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۶۰
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ا 'ص ۴۷۳

"**ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ**": کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

اس سے مراد یہ ہے کہ نکاح کر کے اپنی بیویوں کا حق مہر ادا کرو اور پھر زندگی بھر ان کا نان ونفقہ اور بعد موت ان کی تجہیز و تکفین تمہارے ذمہ واجب ہے' اسی لئے "اَمْوَال" جمع فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ بیوی کی ہر قسم کی کفالت خاوند کے ذمہ ہے' صرف مہر ادا کرنا کافی نہیں۔ (۲۳)

"**مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ**": مُحْصِنِيْنَ' اِحْصَانٌ سے بنا ہے' جس کے معانی ابھی گذرے' اس مقام پر اس سے مراد ہے پرہیز' عفت' پاکدامنی۔

اور مُسَافِحِيْن' سَفْحٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے بہانا' اصطلاح میں سفاح سے مراد ہے زنا کرنا' مُسَافِحٌ چونکہ صرف شہوت رانی کر کے مادہ تولید کو پانی کی طرح بہا کر ضائع کر دیتا ہے اس کی نیت توالد نہیں ہوتی اس زانی کو "مسافح" کہتے ہیں۔ (۲۴)

کلمات سے مراد یہ ہے کہ نکاح کا مقصد خاوند اور بیوی میں عفت کی حفاظت ہے نہ کہ شہوت رانی اور مادہ تولید کا ضائع کرنا۔

"**فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ**": مَتْعٌ سے بنا ہے' جس کا معنی ہے نفع لینا' اِسْتِمْتَاعٌ کا معنی ہے' طلب نفع' اسی معنی میں قرآن مجید کی متعدد آیات ہیں' ارشاد ربانی ہے۔

رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ...... الآیۃ (سورۃ الانعام آیت' ۱۳۸)

اے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا۔

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۴۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۳۸۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۱۲۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ۱۷۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۴۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۲۰

(۲۴) ☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۳۴

نیز ارشاد ربانی ہے۔

فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ ......الآية

تو وہ اپنا حصہ برت گئے تو تم نے اپنا حصہ برتا' جیسا اگلے اپنا حصہ برت گئے۔ (سورۃ التوبہ آیت ۶۹)

آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ جن بیویوں سے نکاح صحیح کے بعد صحبت کر کے تم بہرہ اندوز ہونا چاہو تو ان کے مہر پورے طور پر ادا کرو۔(۲۵)

شان نزول:

(۱) زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اپنے باپ کی وفات کے بعد اپنی سوتیلی ماں سے اس کی رضا سے نکاح کر لیتے تھے' مدینہ منورہ میں اسود بن خلف نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا' صفوان بن امیہ بن خلف نے اپنے باپ کی بیوی فاختہ بنت اسود بن مطلب سے نکاح کر لیا' منظور بن ریان نے اپنے باپ کی منکوحہ ملیکہ بنت خارجہ سے نکاح کر لیا' اس پر آیت نازل ہوئی کہ اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو کہ یہ حرام ہے۔(۲۶)

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا 'ص ۳۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۵

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰ 'ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۶۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۳۵

(۲۶) ☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ا 'ص ۴۶۸

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۴'ص ۲۴۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۰۳

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۱۲

(۲) ابوقیس بن انصاری کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے قیس نے اپنے باپ کی منکوحہ کو پیغام نکاح دیا' سوتیلی ماں نے کہا! میں تجھے بیٹوں کی طرح عزیز جانتی ہوں' تم بہت نیک ہو' مجھے ماں کہتے ہو' اب میں تمہارے نکاح میں کیسے آسکتی ہوں؟ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں گی' چنانچہ وہ انصاریہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں' مسئلہ دریافت فرمایا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' جس میں باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا حرام ٹھہرایا گیا۔ (۲۷)

یاد رہے کہ باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنا زمانہ جاہلیت میں بھی برا سمجھا جاتا تھا' اسے گناہ شمار کیا جاتا تھا اس کے باوجود اسے ہلکا جان کر لوگ اس کا ارتکاب کر لیتے تھے' عربی میں اسے "نِکَاحُ مُقْتٌ" کہتے تھے اور جو اولاد اس طرح پیدا ہوتی "مُقْتِیُ" کہلاتی' چنانچہ اشعث بن قیس اور ابو معیط ابی ابن عمرو بن امیہ "مُقْتِیُ" تھے' یعنی بری اولاد' اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث۔ (۲۸)

(۳) غزوہ اوطاس میں کفار کے مرد پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے ان کی عورتیں گرفتار ہوئیں' مجاہدین صحابہ نے یہ خیال کیا کہ ان عورتوں کے خاوند زندہ ہیں اس لئے ان سے صحبت ناجائز ہے' یہ مسئلہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' جس میں مسلمانوں کو باندیوں سے صحبت کی اجازت دی گئی۔ (۲۹)

(۴) بعض عورتیں مسلمان ہو کر مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے آجاتیں لیکن ان کے خاوند ساتھ نہ ہوتے' بعض صحابہ ان سے نکاح کر لیتے' پھر ان کے شوہر بھی مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آجاتے' ان عورتوں کے بارے میں حکم دیا گیا کہ ایسی خاوند والی عورتوں سے نکاح جائز نہیں۔ (۳۰)

---

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۰۴

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴'ص ۲۴۵

(۲۸) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۲

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۶۰

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۵

(۳۰) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۱۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بعض عورتوں سے نکاح حرام ہے' یہ محرمات کہلاتی ہیں' ان میں سے بعض کے ساتھ ہمیشہ کے لئے نکاح کرنا حرام ہے اور بعض کے ساتھ کسی وقت حرام ہوتا ہے اور دوسرے وقت حلال ہوتا ہے' حرام ہونے کے کئی اسباب ہیں' مثلاً نسب' مصاہرت' جمع بین المحارم' حرمت بالشرک' حرمت بوجہ تعلق حق غیر' حرمت متعلق بہ عدد' رضاعت وغیرہ۔(۳۱)

﴿۲﴾ جو عورتیں نسب کی وجہ سے حرام ہیں وہ سات ہیں' قرآن مجید نے ان کی صراحت کردی ہے' ان کی حرمت قطعی ہے' اسی پر اجماع امت ہے' ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی' بھانجی' یہ عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں۔(۳۲)

(۳۱)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۶۸ ومابعد
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۰۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۷ ومابعد
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۸ ومابعد
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۵ ومابعد' ج ۵' ص ۲ ومابعد
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۳۶۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۲' ص ۳۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۴۶ ومابعد' ج ۲' ص ۱۷ ومابعد
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۱ ومابعد
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸ ومابعد
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۲ ومابعد

(۳۲)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱۳ ومابعد
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۶۸ ومابعد
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۰۳ ومابعد
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۷ ومابعد
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۵ ومابعد' ج ۵' ص ۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۳۶۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۳۶۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۷' ج ۳' ص ۱۷ ومابعد

﴿۳﴾ ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے بلاواسطہ ہو یا بالواسطہ اس لئے دادی، نانی، پردادی، پرنانی اوراوپر کی تمام عورتیں ماں میں داخل ہیں، اوران سے نکاح حرام ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔ (۳۳)

﴿۴﴾ جس طرح باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے، اسی طرح دادا، نانا، سب اصول کی منکوحہ عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ (۳۴)

﴿۵﴾ جس طرح باپ، دادا، نانا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے، اسی طرح وہ عورتیں بھی حرام ہیں جن سے باپ دادا، نانا نے صحبت کرلی ہو، صحبت خواہ حلال ہو جیسے منکوحہ یا باندی سے، یا حرام ہو، یا شہوت سے چھولیا یا بوس وکنار کیا یا شہوت سے شرمگاہ کو دیکھ لیا ہو، یہ سب عورتیں اولاد کے لئے حرام ہوگئیں، باپ کی موطوہ سے نکاح ہر حال میں حرام ہے، رضا سے ہو یا عدم رضا سے، مزنیہ کے بیٹے کے لئے زانی باپ کی منکوحہ اور موطوہ حرام

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۳۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۱۰۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ'یو'پی'ص۱۷۸
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج۱'ص۳۶۲
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج۱'ص۳۶۲
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱'ص۴۶۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص۲۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص۲۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۵۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۳'ص۵۵۰

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۳۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۱۰۴
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱'ص۴۶۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۱۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۴'ص۲۴۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۲'ص۵۴۷
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج۱'ص۳۶۲
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج۱'ص۳۶۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۵۲

ہے' اسی طرح مزنیہ کی بیٹی اپنے زانی باپ کے لئے حرام ہے' کیونکہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔(۳۵)

﴿۶﴾ باپ نے اگر نابالغہ یا مراہقہ (قریب البلوغ) سے نکاح کر کے بغیر صحبت طلاق دے دی' بیٹے کے لئے اس سے نکاح کرنا حرام ہے' اسی طرح اگر نابالغ کسی عورت سے صحبت کرے تو عورت کی ماں کی بیٹی اس پر حرام ہو جاتی ہے' کیونکہ رب تعالیٰ نے باپ کی مطلقاً منکوحہ کو حرام قرار دیا ہے۔(۳۶)

﴿۷﴾ صحبت موجب تحریم ہے حلال ہو یا حرام' یہ عورت صحبت کرنے والے کے اصول وفروع کے لئے حرام ہے۔(۳۷)

﴿۸﴾ نکاح اور شبہ نکاح کے بغیر اور بغیر ملک کے وطی زنا ہے' مجوسی اپنے باپ کی موطوہ سے نکاح کر لیتے ہیں' یہ نکاح فاسد ہے' اسی طرح اپنے باپ کی موطوہ سے نکاح فاسد ہے' اس میں شبہ نکاح ہے لہٰذا زنا شمار نہ ہوگا' گناہ ہونے میں کلام نہیں۔(۳۸)

﴿۹﴾ کسی اجنبی عورت کو شہوت سے چھو لینا' بوس و کنار کرنا' گلے لگانا' اور اس کی شرمگاہ داخل کو شہوت سے دیکھ لینا' نکاح اور صحبت کی طرح موجب تحریم ہے' اسی طرح اگر یہ فعل عورت کرے تو بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے' ایسی عورتوں کے اصول وفروع سے نکاح کرنا حرام ہو جاتا ہے' متعدد احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

---

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۱ ومابعد
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۰۷ ومابعد
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۲
(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱۴
(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۱۴
(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۰

حدیث شریف میں ہے۔

لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ اِمْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا (۳۹)

جو آدمی اپنی عورت کی شرمگاہ اور اس بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھے اللہ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا' یعنی شرمگاہ کی طرف دیکھنا موجب تحریم ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ اِمْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا (۴۰)

جو شخص اپنی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھے وہ ملعون ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ اِمْرَاَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ اُمُّهَا وَابْنَتُهَا.

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَمْ تَحِلَّ لَهٗ اُمُّهَا وَابْنَتُهَا (۴۱)

جس نے اپنی عورت کی شرمگاہ کو دیکھا اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہوگئی' یعنی شرمگاہ کی طرف بنظر شہوت دیکھنا موجب تحریم ہے۔

یاد رہے کہ شرمگاہ کے علاوہ بدن کے کسی اور عضو کی طرف دیکھنا موجب تحریم نہیں۔ (۴۲)

---

(۳۹) ☆ رواہ الدارقطنی' ج۳' ص ۲۶۹ ۳' بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج۷' ص ۴۷۴

☆ ورواہ ابوبکر الرازی الجصاص' ج۲' ص ۱۲۱

(۴۰) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع' ج۲' ص۳۸۸

(۴۱) ☆ رواہ ابوبکر الرازی الجصاص' ج۲' ص ۱۲۱

☆ بدائع الصنائع' ج۲' ص۳۸۸

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۲۱ ومابعد

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۷۰ ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۱۳

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۷۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص۱۸۷

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۴۱' ۲۵۹' ۲۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۲' ص ۵۵۰

﴿۱۰﴾ شہوت سے اس مقام پر مراد یہ ہے کہ عضو مخصوص میں انتشار پیدا ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار تھا تو زیادہ ہو جائے' بوڑھے اور عورت کے لئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہوتا تو زیادہ ہو جائے' محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں۔ (۴۳)

﴿۱۱﴾ حلت و حرمت' جواز و عدم جواز' فرض' واجب اور ممنوع یہ سب احکام شرع ہیں' شرع نے ان کی حیثیت متعین کی ہے' ان کا ثبوت شرعی نصوص سے ہوتا ہے' عقل اور عرف صرف تائید کرتی ہے' عقل اور عرف سے احکام ثابت نہیں ہو سکتے' قرآن مجید نے باپ دادا کی منکوحہ سے حرام ہونے کا حکم دیا' پھر فرمایا عقل اور عرف میں بھی یہ قبیح ہے۔ (۴۴)

﴿۱۲﴾ شرعی حکم آنے سے پہلے ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب پر شرعاً کوئی مواخذہ نہیں' مثلاً شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے جو حضرات شراب پیتے تھے گناہگار نہیں' اسی طرح باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہونے سے پہلے جن لوگوں نے باپ کی منکوحہ سے نکاح کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے عدم مواخذہ کی نص فرمادی۔

"اِلَّامَاقَدْ سَلَفَ" (مگر جو ہو گذرا)

زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہوتے رہے وہ اب معاف ہو چکے' اب کرو گے تو گناہ ہوگا۔ (۴۵)

---

(۴۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۵۰

(۴۴) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۴

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ۵۴۷

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۳

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۰۴

(۴۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۳

﴿۱۳﴾ محرمات کے باب میں حقیقی باپ دادا کی منکوحہ اور موطوہ سے نکاح کرنا حرام ہے' سوتیلے باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح کرنا حرام نہیں' آیت مبارکہ میں ''اٰبَآءُ کُمْ'' سے مراد حقیقی باپ دادا ہیں' سوتیلے باپ دادا اس میں شامل نہیں' کیونکہ وہ صرف عرفاً باپ دادا ہیں' حقیقۃً باپ دادا نہیں۔(۴۶)

﴿۱۴﴾ عورت سے نکاح حرام یا حلال ہونے میں جب اختلاف ہو تو حرمت کا پہلو غالب ہوتا ہے' یعنی اسے حرام قرار دینا واجب ہے۔(۴۷)

﴿۱۵﴾ بیٹی' پوتی' نواسی نیچے تک تمام فروع سے نکاح حرام ہے' اس لئے کہ ہر وہ عورت جس پر کسی کا حق ولادت ہو' بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ' وہ بیٹی شمار ہوگی' ان سب سے نکاح کرنا حرام ہے۔(۴۸)

---

(۴۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۴۵

(۴۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۳۷۸' ۳۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۱۱۵

(۴۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۳۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۱۰۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۰

﴿۱۶﴾ بہن حقیقی ہو (ماں باپ میں شریک) یا علاتی (باپ میں شریک) یا اخیافی (ماں میں شریک) ہر قسم کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔(۴۹)

﴿۱۷﴾ پھوپھی اور خالہ سے نکاح کرنا حرام ہے' باپ دادا کی حقیقی' علاتی اور اخیافی بہنیں پھوپھیاں ہیں' اسی طرح ماں' دادی' نانی کی حقیقی علاتی اور اخیافی بہنیں خالائیں ہیں' باپ اور ماں کی پھوپھیاں اور خالائیں' دادا' دادی' نانا' نانی کی پھوپھیاں' خالائیں اور اسی طرح تمام ذکور واناث اصول کی پھوپھیاں اور خالائیں اس مفہوم میں داخل ہیں' یہ سب حرام ہیں' اسی پر اجماع امت ہے۔

گویا اصل بعید کی تمام فروع قریبہ کو حکم حرمت شامل ہے' لیکن اصل بعید کی فرع بعید بالا جماع جائز ہے' جیسا کہ چچا' پھوپھی' خالہ' ماموں خود تو حرام ہیں مگر ان کی اولاد بیٹے بیٹیوں سے نکاح جائز ہے۔(۵۰)

---

(۴۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۰۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۲۸

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۶۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۵۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۳۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۰۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۵۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۲۸

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۶۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاریل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۵۴

﴿۱۸﴾ بھتیجی اور بھانجی سے نکاح کرنا حرام ہے' بھتیجی اور بھانجی سے مراد بھائی اور بہن کی تمام اولاد ہے' لڑکیوں کے علاوہ پوتیاں اور نواسیاں نیچے تک اس میں شامل ہیں' اس طرح حقیقی' علاتی اور اخیافی بہنوں بھائیوں کی تمام فروع لڑکیاں حرام ہیں۔ (۵۱)

﴿۱۹﴾ بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ عورت اس بچہ کی ماں ہو جائے گی' اور اس کا شوہر (جس کا دودھ ہے یعنی جس کی وطی سے اولاد ہوئی اور عورت کو دودھ اترا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا' وہ عورت رضاعی ماں اور شوہر رضاعی باپ کہلائے گا' اس عورت کی تمام اولادیں اس دودھ پینے والے کے بہن بھائی ہوں گے' خواہ اس شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے' اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی' دودھ پلانے والی عورت کے بھائی اس کے ماموں اور بہنیں خالہ ہو جائیں گی' اسی طرح رضاعی باپ کی اولاد اس کی رضاعی بہن ہوں گے' رضاعی باپ کے بھائی اس کے چچا اور بہنیں اس کی پھوپھیاں' رضاعی باپ کی اولاد اس عورت سے ہو یا دوسری عورت سے' رضاعی ماں اور رضاعی باپ کے ماں باپ اس کے نانا نانی' دادا دادی ہوں گے۔

نسب کی وجہ سے جس سے نکاح حرام ہے رضاعت کی وجہ سے بھی اس سے نکاح حرام ہے' اسی پر اجماع امت ہے۔

(۵۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۲

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۱۲

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۱۸

حدیث صحیح مرفوع میں ہے۔

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ (۵۲)

جو رشتہ نسب سے حرام ہے دودھ سے بھی حرام ہے۔

یہ حدیث مشہور بلکہ متواتر ہے' اس سے قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل ہوتی ہے۔ (۵۳)

﴿۲۰﴾ ایک خاوند کی دو بیویوں نے الگ الگ ایک ایک بچے کو دودھ پلایا' دونوں بچے آپس میں رضاعی بہن' بھائی ہو گئے' ان کا نکاح آپس میں حرام ہے' بچے ایک باپ کے ہوں یا الگ الگ باپ کے۔ (۵۴)

---

(۵۲) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن عائشۃ و رواہ الائمہ احمدو مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن ابن عباس بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۶۹

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۰

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۴' ص ۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۱

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۹

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۶

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸

﴿۲۱﴾ مدت رضاعت دو سال ہے یعنی بچے کو دو سال کی عمر تک دودھ پلایا جائے' لڑکے اور لڑکی کی مدت رضاعت یکساں ہے' اس سے زیادہ عمر تک دودھ پلانا حرام ہے' البتہ اڑھائی برس تک دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے' اس سے زیادہ عمر میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔(۵۵)

﴿۲۲﴾ حرمت رضاعت عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے' مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتی' دودھ پینے سے مراد صرف معروف طریقہ ہی نہیں بلکہ دودھ کا یا پیٹ میں جانا ہی کافی ہے' خواہ چوس کر ہو یا بغیر چوسے' اگر حلق یا ناک میں عورت کا دودھ ٹپکایا گیا تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی' اگر بچے نے چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا یا نہیں تو حرمت ثابت نہ ہوگی' دودھ ایک گھونٹ پیا یا زیادہ بہرحال حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔(۵۶)

---

(۵۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ا 'ص ۳۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۱۰۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ا 'ص ۴۷۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲'ص ۵۵۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴'ص ۲۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا 'ص ۳۶۳

(۵۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ا 'ص ۳۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۱۰۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۳۰
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ا 'ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴'ص ۲۵۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ا 'ص ۵۵۳

﴿۲۳﴾ اگر عورت کا دودھ بچے کے کان میں ٹپکایا گیا' یا حقنہ کے ذریعے اندر پہنچایا گیا' یا کان میں یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا' یا پیٹ یا دماغ کے زخم میں ڈالا گیا' ان صورتوں میں اگر چہ دودھ اندر چلا گیا پھر بھی رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔(۵۷)

﴿۲۴﴾ رضاعت کے رشتہ کی چند عورتوں سے نکاح حلال ہے۔

رضاعی بہن کی ماں' رضاعی بھائی کی ماں' رضاعی بیٹے کی بہن' رضاعی چچا کی ماں' رضاعی پھوپھی کی ماں' رضاعی ماموں کی ماں' رضاعی خالہ کی ماں۔(۵۸)

﴿۲۵﴾ رضاعت کا رشتہ نسب کے رشتہ سے تمام امور میں یکساں نہیں' بعض امور میں موافقت ہے اور بعض میں موافقت نہیں' مثلاً رضاعی ماں یا بہن سے نکاح حرام ہے انہیں دیکھنا جائز ہے' ان کے ساتھ خلوت میں ہونا اور ان کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے' مگر ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے' ایک کا نفقہ دوسرے پر لازم نہیں۔(۵۹)

﴿۲۶﴾ مصاہرت (سسرالی) رشتہ کی چند عورتوں سے نکاح حرام ہے' بیویوں کی مائیں' بیویوں کی قریب اور بعید کی دادیاں نانیاں اس میں داخل ہیں' اسی طرح بیویوں کی رضاعی مائیں اور رضاعی دادیاں نانیاں بھی نسبی کے ساتھ شامل ہیں۔(۶۰)

---

(۵۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۳ (۵۸)
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۳
(۵۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۳
(۵۹) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
(۶۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۵۵۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۲
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۴

﴿۲۷﴾ جن عورتوں سے ملکیت یا شبہ ملکیت کی وجہ سے صحبت کر لی ہو باجماع علماء ان کی مائیں بھی حرام ہیں، مزنیہ کی ماں بھی اس میں شامل ہے، اسی طرح اگر کسی عورت کو شہوت سے چھولیا ہو تو اس کی ماں بھی ماؤں کی طرح حرام ہو جاتی ہے۔(۶۱)

﴿۲۸﴾ اپنی بیوی کی لڑکی، جو پہلے خاوند کی ہو، سے نکاح کرنا اس وقت حرام ہے جب بیوی سے صحبت کی ہو، اگر صحبت نہ کی اور طلاق دے دی تو اس کی بیٹی سے نکاح حرام نہیں، اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا نہ ہونا یکساں ہے، یاد رہے کہ خلوت صحیحہ بھی صحبت کے قائم مقام ہے، اگرچہ صحبت نہ کی، بیوی کی قریب و بعید کی پوتیاں، نواسیاں پوری نسل بھی بیٹی کے مفہوم میں داخل ہیں، جس عورت سے ملکیت یا شبہ ملکیت سے صحبت ہو لی یا شہوت سے اسے چھولیا، سب اس میں شامل ہیں۔(۶۲)

---

(۶۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۷۶
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۵۵۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۵۵
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۳

(۶۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۲۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۷۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۰۶، ۱۱۳
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ، مصر، ج ۱، ص ۴۷۱
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۳
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴، ص ۲۵۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۷۸

﴿۲۹﴾ بیوی کی ماں سے نکاح مطلقاً حرام ہے' خواہ بیوی سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو' لیکن بیوی کی بیٹی سے نکاح اس وقت حرام ہے جب صحبت کرلی ہو یا صحبت کے قائم مقام امور واقع ہو لئے' صحبت نکاح مباح سے ہو یا سفاح (زنا) سے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَیُّمَارَجُلٍ نَکَحَ اِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَافَلَایَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اِبْنَتِهَافَاِنْ لَّمْ یَكُنْ دَخَلَ بِهَافَلْیَنْكِحُ اِبْنَتَهَاوَاَیُّمَارَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَااَوْلَمْ یَدْخُلْ فَلَایَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا (۶۳)

جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور عورت سے صحبت کرلی تو اس عورت کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں' اور جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور عورت سے صحبت کی یا نہ' تو اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں۔ (۶۴)

﴿۳۰﴾ بیوی سے دخول سے مراد وطی کرنا ہے' خلوت صحیحہ بھی دخول کے حکم میں ہے' خلوت صحیحہ یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کا تنہائی میں اکٹھا ہونا کہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں اور کوئی مانع شرعی مثلاً رمضان کا روزہ' احرام' اور مانع حسی مثلاً بیماری وغیرہ نہ ہو' اسی طرح عورت کو شہوت سے چھولینا یا بوس و کنار کرنا بھی قائم مقام صحبت کے ہے' اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ (۶۵)

﴿۳۱﴾ بیوی کا بچہ جو پہلے خاوند سے ہو' اس کی پرورش اپنے بچوں کی طرح کرنا چاہیئے' اسے اپنے بچوں کی مانند جانو' یہی اخلاق کریمانہ ہے' رب نے اس کا حکم دیا ہے۔ (۶۶)

---

(۶۳) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمرو' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۰۵

(۶۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۰۶' ۱۱۳

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۱

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸

(۶۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۱۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۸

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۴' ص ۲۵۸

(۶۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۵

﴿۳۲﴾ بیٹے پوتے، پڑپوتے تمام فروع کی بیویوں سے باپ دادا کے لئے نکاح کرنا حرام ہے، اسی طرح وہ عورتیں جن سے بیٹوں پوتوں نے ملکیت یا شبہ ملکیت کی وجہ سے صحبت کر لی یا (العیاذ باللہ) حرام کاری کر لی، ان سے نکاح کرنا باپ دادا کے لئے حرام ہے، اسی طرح رضاعی بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے، منہ بولے بیٹے کی بیوی اس حکم میں شامل نہیں کہ وہ حقیقۃً بیٹا نہیں، اس کی بیوی سے طلاق یا مرنے کے بعد نکاح کرنا حلال ہے۔(٦٧)

﴿۳۳﴾ ہر عورت جو بیٹے پوتے کے لئے حلال ہوئی باپ دادا پر حرام ہے۔(٦٨)

﴿۳۴﴾ دو بہنوں سے اکٹھا نکاح کرنا حرام ہے، اسی طرح بطور ملکیت دو بہنوں سے ایک ہی وقت میں صحبت کرنا حرام ہے، بہنیں خواہ حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی، اسی طرح رضاعی بھی خواہ حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی، سب کا وہی حکم ہے۔(٦٩)

---

(٦٧) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۳۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱' ص ۳۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۱۱۶
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۷۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۵۵۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۳۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۳۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۲۶

(٦٨) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱' ص ۳۷۹

(٦٩) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۳۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱' ص ۳۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۱۱۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۲۵۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۷۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۵۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۴' ص ۳۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۳۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۳۱۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۳۱۴

﴿۳۵﴾ ایک بہن کے مرنے یا طلاق کی صورت میں عدت گذارنے کے بعد دوسری بہن سے نکاح جائز ہے۔(۷۰)

﴿۳۶﴾ پھوپھی بھتیجی' خالہ بھانجی کوایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے' اسی طرح کوئی عورت اوراس کے ماں یا باپ کی پھوپھی یا دونوں میں کسی کی خالہ یا دادا نانا' دادی نانی کی پھوپھی کوایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے' ان عورتوں کی حرمت حدیث متواتر اوراجماع امت سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَاتُنْکَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰی عَمَّتِهَاوَلَاعَلٰی خَالَتِهَا (۷۱)

پھوپھی اور بھتیجی اورخالہ اور بھانجی کوایک نکاح میں جمع نہ کرو۔

ایک اورحدیث شریف میں ہے۔ لَایُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَاوَلَابَیْنَ خَالَتِهَا (۷۲)

عورت اوراس کی پھوپھی کوایک نکاح میں جمع نہ کرو' ایسا ہی عورت اوراس کی خالہ کوایک نکاح میں جمع نہ کرو۔

اسی نوعیت کی احادیث امام مسلم اورابوداؤد نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہیں۔(۷۳)

﴿۳۷﴾ نسب اوررضاعت میں دونوں سلسلوں میں عورت کے لئے شوہر کے اصول وفروع سے مطلقاً نکاح حرام ہے اورشوہر کے لئے عورت کے اصول سے مطلقاً نکاح حرام ہے اورعورت کے فروع سے اس وقت ناجائز ہے جب عورت سے قربت کرلی ہواورزوج اورزوجہ کے اقارب میں سے سوانسبی ستونوں کے اور کسی سے نکاح کرنا ناجائز نہیں' ہاں قطع رحم اوررشتہ رضاعت منقطع ہونے کے اندیشہ سے ایسی دوعورتوں کو جمع کرنا ناجائز ہے جن میں ایک دوسری کی اصل قریب کی فرع ہو۔(۷۴)

---

(۷۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۳۵

(۷۱) ☆ رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ' ورواہ النسائی عن جابر' ورواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ وعن ابی سعید' بحوالہ کنزالعمال' ج ۱۶' ح ۴۳۷۴۳

(۷۲) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ' بحوالہ کنزالعمال' ج ۱۶' ح ۴۳۷۴۳

(۷۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۹-۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۱۱۷

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۵۸

(۷۴) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲' ص ۵۶

﴿۳۸﴾ دو ایسی عورتوں کے ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کہ ان میں سے جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کے لئے حرام ہو مثلاً دو بہنوں کو کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں تو یہ بہن بھائی ہوں گے، پھوپھی بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کریں چچا بھتیجی کا رشتہ ہوا اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کریں تو پھوپھی بھتیجے کا رشتہ ہوا۔

اور دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کو ایک نکاح میں جمع کر لینے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے پہلے شوہر کی لڑکی، کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس کی سوتیلی ماں ہوگی، اور سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے، اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا، اسی طرح عورت اور اس کے پہلے خاوند کی ماں اور عورت اور اس کی بہو، کہ ان کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز ہے۔ (۷۵)

﴿۳۹﴾ بیوی کو طلاق دے دی، جب تک عورت عدت میں ہے اس کی بہن سے شادی نہیں کر سکتا، کیونکہ عدت میں مرد سے ایک گونہ تعلق باقی رہتا ہے۔ (۷۶)

﴿۴۰﴾ ایک عورت ایک وقت میں دو مردوں کے لئے حرام ہے، لہٰذا نکاح کی موجودگی میں عورت دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی، اسی پر اجماع امت ہے۔ (۷۷)

---

(۷۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۵۹
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۳
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۱۳
(۷۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۱۹
(۷۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۲۲
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۳۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۸۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو پی، ص ۱۷۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۳۹، ۴۰
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی و شرکاہ، مصر، ج ۱، ص ۴۷۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۲
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۶۵
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۱۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۱۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۵۹

﴿۴۱﴾ جہاد میں جو کافر عورتیں گرفتار ہو کر آئیں وہ مسلمانوں کی باندیاں ہیں اور مسلمانوں کی ملک میں ہیں' باندی سے استبراء رحم کے بعد صحبت کر سکتے ہیں' استبراء رحم سے مراد یہ ہے کہ اسے ایک حیض آ کر گذر جائے' یا حمل کی صورت میں حمل وضع ہو جائے' کافر عورت کا نکاح اختلاف دارین کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے۔(۷۸)

یاد رہے کہ اسلام نے غلاموں اور باندیوں کی آزادی کے لئے بہت سی ترغیبات دی ہیں' فی سبیل اللہ آزاد کرنا' قتل' قسم' ظہار وغیرہ کفارات میں آزاد کرنا وغیرہ' متعدد ترغیبات کے نتیجے میں اس وقت غلاموں اور باندیوں کا وجود گویا کالعدم ہے' اس لئے ان کے مسائل صرف علمی طور پر کتابوں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں عملاً ان کی ضرورت نہیں رہی۔

﴿۴۲﴾ مذکورہ بالا محرمات کے علاوہ اور بھی محرمات ہیں جن کا بیان قرآن مجید کے دیگر موقعوں اور احادیث متواترہ' مشہورہ اور مستفیضہ میں ہے۔

(ا) چار عورتوں کی موجودگی میں پانچویں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

(ب) مشرک عورت سے نکاح کرنا حرام ہے۔

(ج) جس عورت کو طلاق مغلظہ ہو جائے بغیر حلالہ کے پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے۔

(د) لعان سے جدا ہونے والی بیوی سے دوبارہ نکاح کرنا خاوند کے لئے حرام ہے۔

(ہ) آزاد عورت کی موجودگی میں باندی سے نکاح کرنا حرام ہے۔

(و) طلاق یا خاوند کی وفات کی عدت گذارنے والی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے۔

(ز) پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔(۷۹)

---

(۷۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۳۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱'ص ۳۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵'ص ۱۲۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۴۰'۴۱
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱'ص ۴۷۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۷۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۲

(۷۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵'ص ۱۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۴۲ ومابعد
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۳۶۴'۳۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۴

﴿۴۳﴾ مسلمان آزاد عاقل بالغ اور پاک دامن شریعت کی رو سے "مُحْصِنْ" ہے اس پر جھوٹی تہمت لگانے والے پر حد قذف جاری ہوگی کافر غلام مجنون نابالغ اور بدکار کے قاذف پر حد نہیں لیکن رجم سے متعلق محصن وہ ہے جو مسلمان آزاد عاقل بالغ اور نکاح صحیح کے بعد صحبت کر چکا ہو۔(۸۰)

﴿۴۴﴾ آزاد عورت ہجرت کر کے دارالاسلام میں آجائے اور اس کا شوہر مسلمان ہو خواہ دارالحرب میں ہو اس عورت کا نکاح جدید جائز نہیں کیونکہ دین دونوں کا ایک ہے اگرچہ حکماً وطنیت کا اختلاف ہے لیکن اگر کوئی عورت مسلمان ہو کر ہجرت کر آئے اور اس کا شوہر مسلمان نہ ہو اور دارالحرب میں موجود ہو تو ایسی عورت کا نکاح جدید جائز ہے۔(۸۱)

﴿۴۵﴾ جس عورت کا خاوند لاپتہ ہو جائے اس کا نکاح نہیں ٹوٹتا یہ عورت شوہر کے ہم عمر لوگوں کی عمر پوری ہونے تک شوہر کا انتظار کرے اس عرصہ میں اگر شوہر کے فوت ہو جانے کی خبر آجائے تو بعد عدت نکاح کر سکتی ہے کیونکہ خاوند والی عورت سے نکاح حرام ہے۔

حکام بعض اوقات ناجائز طور پر عورت کے نکاح فسخ کا حکم دے دیتے ہیں ایسی عورتوں سے نکاح جدید جائز نہیں۔(۸۲)

﴿۴۶﴾ نسب کی وجہ سے جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان کے متعلق دیگر احکام مرتب ہوتے ہیں مثلاً ان کے ساتھ سفر پر جانا جائز ہے اس سے خلوت میں ملنا جائز ہے ان کا ہبہ اور میراث ناقابل رجوع ہے ان کے مال میں اگر چوری کرے گا تو شبہ ملک کی وجہ سے ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اس کے حق میں گواہی قبول نہیں اس کی موطوہ سے نکاح حرام ہے۔(۸۳)

---

(۸۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۱۴۵ ۱۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۵۹
(۸۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۳ ص ۱۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۵ ص ۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۶۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۱۳۷
(۸۲) ☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ مصر ج۱ ص ۴۷۳
(۸۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۵ ص ۵

﴿۴۷﴾ اشیاء میں اصل حکم اباحت ہے' دیگر احکام شرع فرضیت' وجوب' کراہت اور حرمت کسی دلیل شرعی سے ثابت ہوں گے' دلیل کے بغیر کسی شیٔ کے بارے میں حکم کرنا شرع مبین پر افترا اور ظلم ہے' محرمات بیان فرما کر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ ان کے علاوہ اور عورتوں سے نکاح حلال ہے' اب کسی حلال عورت کے بارے میں یہ سوال نہیں کیا جاتا کہ اس کے ساتھ نکاح حلال ہونے کی دلیل کیا ہے؟ صرف اتنا کافی ہے کہ یہ حرام نہیں۔

دلیل حرمت نہ ہونا ہی حلال ہونے کی دلیل ہے' حرام اشیاء کے بیان کرنے کے بارے میں فرمایا کہ باقی اشیاء حلال ہیں' ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام' مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانوروں کا گوشت کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور' جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا' نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۸۴)

(سورۃ الانعام آیت ۱۴۵)

﴿۴۸﴾ حرمت مصاہرت کے علاوہ زنا سے نکاح کے دیگر احکام ثابت نہیں ہوتے' مثلاً بچہ کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا' مزنیہ پر عدت نہیں' زانی فراش نہیں' مزنیہ کے لئے مہر نہیں' زانی کی شرعی سزا اس پر جاری ہوگی۔ (۸۵)

﴿۵۰﴾ نکاح میں مہر ضروری ہے' اس کی ادائیگی مرد کے ذمہ واجب ہے' مہر عورت یا اس کے کسی جزو کی قیمت نہیں بلکہ اس سے نفع حاصل کرنے کا اجر ہے۔ (۸۶)

---

(۸۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۳' ص ۲۰۲

(۸۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۶

(۸۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱' ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۵

﴿۵۱﴾ جوشیٔ مال متقوم ہے وہ مہر بن سکتی ہے' اور جوشیٔ مال متقوم نہیں وہ مہر نہیں بن سکتی' اللہ تعالی نے مہر کو ''بِاَمْوَالِکُمْ'' سے بیان فرمایا ہے۔(۸۷)

﴿۵۲﴾ اگر عقد نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ کیا تو بھی مہر مثل واجب ہے' اس صورت میں مہر مثل واجب ہوگا' عورت کے خاندان میں اس جیسی عورتوں کا عام طور پر جو مہر ہوتا ہے وہ مہر مثل ہے' اور اگر عقد نکاح کے وقت مہر کی نفی کردی گئی پھر بھی مہر واجب ہے۔(۸۸)

﴿۵۳﴾ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم چاندی یا اس کی قیمت ہے' موجودہ پیمانے کے مطابق اس کا وزن ۳۲ گرام تقریباً ہے' زیادہ سے زیادہ مہر کی مقدار معین نہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاصَدَاقَ دُوْنَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ (۸۹)

دس درہم سے کم مہر نہیں۔(۹۰)

---

(۸۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۲۷

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۷۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۲ ومابعد

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۱

(۸۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۰ ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۱

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۱۵

(۸۹) ☆ رواہ الدارقطنی عن جابربن عبداللہ' ج ۳' ص ۲۴۵

(۹۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۰

﴿۵۴﴾ نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے وہی نکاح کا مالک ہے' اس لئے مرد پر مہر واجب ہے' بیوی کو اختیار ہے کہ مہر وصول کئے بغیر قربت کی اجازت نہ دے اور سفر پر جانے سے انکار کردے۔ (۹۱)

﴿۵۵﴾ مہر میں کمی بیشی طرفین کی رضامندی سے ہوسکتی ہے' یہ کمی بیشی اصل مہر میں شمار ہوگی' مہر بہر حال ادا کرنا واجب ہے اگر ادا نہ کیا تو مرد کے ذمہ دَین ہوگا' یہاں تک کہ اگر شوہر فوت ہوجائے تو تقسیم میراث سے پہلے مہر ادا کیا جائے گا' اگر دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دے دے تو نصف مہر ادا کرنا لازم ہے۔ (۹۲)

﴿۵۶﴾ جس طرح نکاح میں ممکنہ منافع پر عقد نکاح جائز ہے' اور مہر بطور اجر لازم ہے' اسی طرح عقد اجارہ میں ممکنہ منافع کو شریعت نے قائم مقام موجود کے قرار دے کر عقد اجارہ کو جائز قرار دیا ہے' مزدور کی اجرت' سواری یا بوجھ لادنے کے لئے جانور' گاڑی' زمین کو کھیتی کے لئے اور مکان کو کرایہ پر دینے کے لئے اجارہ جائز ہیں۔ (۹۳)

﴿۵۷﴾ بغیر مہر اور بغیر ولی کے نکاح کرنا سید الانبیاء مالک ہر دوسرا تاجدار عرب وعجم مختار الکل فی الکل بالکل علی الکل حضور نبی اکرم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کی گواہی دی ہے۔

---

(۹۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۶

(۹۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۵۵ وما بعد

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۹۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۵۵

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۵

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۳۵

(۹۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۲

ارشاد ربانی ہے۔

وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَالنَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ......الآية (سورۃ الاحزاب، آیت، ۵۰)

اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کو نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خالص تمہارے لئے ہے، امت کے لئے نہیں۔ (۹۴)

﴿۵۸﴾ حد اور مہر کا تعلق صحبت سے ہے، اگر صحبت سے حد واجب ہو گی تو مہر لازم نہ ہوگا، اور اگر صحبت سے مہر لازم ہوا تو حد واجب نہ ہوگی۔ (۹۵)

﴿۵۹﴾ متعہ حرام قطعی ہے، چونکہ متاعی مرد صرف شہوت رانی اور نطفہ ضائع کرتا ہے، اولاد کا حصول اور انتظام خانہ داری متاعی مرد کا مقصد نہیں ہوتا، اس کے پیش نظر معاشرہ کی اصلاح و بہبود نہیں ہوتی، اس لئے متاعی مرد مُسَافِح (زانی) ہے، اس کی حرمت پر قرآن مجید کی نصوص صریحہ اور احادیث طیبہ کثیرہ وارد ہیں، اجماع امت اس کی حرمت پر واقع ہے۔ مومنوں کی شان میں ارشاد ربانی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ☆ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ☆ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ☆ (سورۃ المؤمنون آیات ۵......۷)

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ متعہ حرام ہے کیونکہ جس عورت سے متعہ کیا جائے وہ شرعاً باندی تو نہیں اور بیوی بھی نہیں، اسی لئے اس پر طلاق، خلع، ظہار، ایلاء نہیں ہوتا، نہ وہ میراث کی مستحق ہے، جب وہ نہ شرعاً باندی ہے نہ بیوی تو اس کی طرف رخ کرنا حد سے بڑھنے والوں میں شمار ہونا ہے، اللہ تعالی نے بیوی اور باندی کے علاوہ صحبت کرنے کے تمام ذرائع بند فرمادیئے ہیں۔

(۹۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۸۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۷۴

(۹۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۱۵

حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ ! اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَہٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا (۹۶)

اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی، اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے حرام قرار دیا ہے، تو جس کے پاس ان میں سے کچھ ہو تو ان کا راستہ چھوڑ دے اور جو تم نے انہیں دیا اس سے کچھ نہ لو۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَۃِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ زَمَنَ خَیْبَرَ (۹۷)

حضور اکرم ﷺ نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے خیبر کے موقعہ پر منع فرمادیا تھا۔ (۹۸)

---

(۹۶) ☆ رواہ مسلم وابن ماجہ عن بسرہ ،بحوالہ کنز العمال ، ج ۱۶ ، ح ۴۴۷۵۳

(۹۷) ☆ رواہ الائمہ مالک والطبرانی والبیھقی والحمیدی وابن ابی شیبہ واحمد والعدنی والدارمی وابن وھب والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابویعلی وابن جریر وابن عساکر وابن الجارود وابوعوانہ والطحاوی وابن حبان وغیرھم عن علی کرم اللہ وجھہ الکریم ،کنز العمال ، ج ۱۶ ، ح ۴۴۷۲۷

(۹۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ،لبنان ، ج ۲ ، ص ۱۵۲ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت ،لبنان ، ج ۱ ، ص ۳۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ،لبنان ، ج ۵ ، ص ۱۲۹ ومابعد

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی ،مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ ، مصر ، ج ۱ ، ص ۴۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۱۰ ، ص ۴۸ ومابعد

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۵ ، ص ۷ ومابعد

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ ،مکہ مکرمہ ، ج ۱ ، ص ۲۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،مطبوعہ ،یو ،پی ، ص ۱۷۹

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ، ج ۳ ، ص ۲۲ ، ۲۶

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور ، ج ۱ ، ص ۳۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور ، ج ۱ ، ص ۳۶۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ، ص ۲۶۱

مدت معینہ یا مدت غیر معینہ کے لئے نکاح کرنا متعہ ہے اور یہ حرام ہے' اسی طرح نکاح مؤقت بھی حرام ہے' یعنی کچھ عرصہ کے لئے نکاح کرنا حرام ہے' نکاح ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے مشروع ہوا ہے' اسے طلاق' ظہار' خلع' ایلا سے ختم کیا جاسکتا ہے یا موت اس کے انقطاع کا باعث ہے۔(۹۹)

☆☆☆☆☆

(۹۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۱۲۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ا'ص ۲۱۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۷۹

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج ا'ص ۳۶۵

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج ا'ص ۳۶۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج ۱۰'ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۶۱

☆☆☆☆☆

باب (۹۴) :

﴿تجارت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَیۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ ۟ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ كَانَ بِكُمۡ رَحِیۡمًا ☆

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۲۹)

حل لغات:

"بِالۡبَاطِلِ": بَطَلَ (از باب نَصَرَ) بُطۡلًا، بُطُوۡلًا، بُطۡلَانًا کا معنی ہے فاسد ہونا، بے کار ہونا، ناپائیدار ہونا۔

اور بَطُلَ (از باب کَرُمَ) بَطَالَةً، بُطُوۡلًا کا معنی ہے دلیر ہونا، بہادر ہونا۔

بَاطِلٌ بالعموم دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) زائل ہونے والا، مٹنے والا، اس کا مقابل ہے حَقٌّ یعنی پائیدار، غیر زائل۔

اسی معنی میں یہ حدیث شریف ہے۔

اَلَا كُلُّ شَیۡءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ (۱)

جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شیٔ فانی ہے۔

(۱) ☆ رواہ البخاری واحمد وابن ابی شیبہ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ج۴ ص ۱۱۱

(۲) بے کار وعبث: یہ معنی قرآن مجید کی آیت میں موجود ہے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ☆ (سورہ آل عمران آیت' ۱۹۱)

اے رب ہمارے! تو نے یہ بے کار نہ بنایا' پاکی ہے تجھے' تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔(۲)

یہاں آیت میں باطل کے دونوں معنی ممکن ہیں' حرام وناجائز ذریعے سے حاصل ہونے والی آمدنی اگرچہ بظاہر کتنی ہو' بے برکت ہوتی ہے' جلد فنا ہوجاتی ہے' اس لئے وہ باطل ہے' یا حرام کی ہر کمائی عبث وبے کار ہے' اس کمائی سے کوئی اخروی فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا' اس لئے یہ بے کار ہے۔(۳)

"لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ": اَمْوَال جمع ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کا مال' جس میں ہر نوعیت کی مالیت شامل ہے کھانا' پینا' لباس' جائیداد' سواری' مکان اور دیگر تمام تصرفات باطلہ سے حاصل ہونے والی آمدنی وغیرہ شامل ہیں۔

کُم' ضمیر خطاب سے مراد یہ ہے کہ حرام مال اپنے استعمال میں نہ لاؤ' اسی مفہوم میں اپنی ملتِ اسلامیہ کے افراد کے جمیع اموال بھی تمہارے لئے حرام ہیں' سوائے ان اموال کے جو شریعت نے تمہارے لئے حلال رکھے ہیں' یا صاحبِ مال تمہارے لئے جائز قرار دے۔

---

(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۵۰

☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص۲۷

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص۴۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۵

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۷۰

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۴۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۸۰

آیت کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ تم اپنے حلال مال حرام کاموں میں خرچ نہ کرو۔(۴)

''تِجَارَةً'': مال کا مال سے تبادلہ' جس سے نفع مقصود ہو' خواہ زبانی الفاظ سے ہو یا صرف لین دین سے' تجارت کہلاتا ہے۔(۵)

''عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ'': وہ تجارت' جو خریدار اور بیچنے والے کی باہمی رضامندی سے ہو' جائز ہے' بائع اور مشتری کی رضامندی ان کے قول یا فعل سے ظاہر ہوگی۔(۶)

''لَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ'': اس آیت کے متعدد مفہوم مراد ہیں۔

(۱) اپنے آپ کو قتل نہ کرو' اس کی بہت سی صورتیں ہیں۔

(۲) آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو' اس کی متعدد وجوہ ہیں' یہ تمام وجوہ آیت کے منشا میں داخل ہیں۔(۷)

---

(۴) ☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۷۰
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر' ج ۱'ص ۶۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه' ج ۱'ص ۲۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۶۸

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۵۱
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۴۸
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۰۸

(۶) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۴۸
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۶۸

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۷۱ ومابعد
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۵۷
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۷۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمود نسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج ۱'ص ۳۷۰
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی وشرکاه' مصر' ج ۱'ص ۴۸۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر' ج ۱۰'ص ۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' پ۵'ص ۱۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو'پی'ص ۱۸۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه' ج ۱'ص ۲۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۶۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۵۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انسان کی انفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کا مال چند شرائط کے ساتھ لینا جائز ہے' حصول دولت کے چند ذرائع یہ ہیں' تجارت' اجرت' مہر' ہبہ' میراث' عاریت' ملازمت' خیرات' صدقات' دیات کا جرمانہ وغیرہ۔(۸)

﴿۲﴾ حصول زر کا سب سے اہم ذریعہ تجارت ہے' مال کا مال سے تبادلہ' جس میں مقصود نفع ہو' تجارت کہلاتا ہے' تجارت کی مختلف اقسام ہیں' تجارت کے جواز کی دو شرطیں اہم ہیں' یہ شرائط نہ ہوں تو یہ سودا حرام ہے۔

(ا) بیچنے والے اور خریدنے والے کی باہمی رضامندی۔

(ب) جو شئے خریدی بیچی جارہی ہے اس کی تجارت شرعاً جائز ہو۔(۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۰۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۸۰

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۷۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۷۰

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۸

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۷۰

﴿۳﴾ تجارت میں باہمی رضامندی یہ ہے کہ خریدار اور بیچنے والے پر کوئی جبر نہ ہو وہ اپنی مرضی سے اپنی ضرورت کے لئے خریدے یا فروخت کرے اگر تجارت میں رضامندی نہ ہو تو وہ سودا خریدنا اور اس سے نفع لینا حرام ہے، حکومت بعض اوقات لوگوں کا مال نیلام کرتی ہے، یہ بیع حرام ہے، البتہ مقروض دیوالیہ کا مال نیلام کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید میں باہمی رضامندی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَایَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسِہٖ (۱۰)

مسلمان کا مال دوسرے کے لئے اس کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔(۱۱)

﴿۴﴾ تجارت اعلیٰ اور بابرکت پیشہ ہے، اس سے حاصل ہونے والی کمائی حلال وطیب ہے، بلکہ کہا گیا ہے رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت سے حاصل ہوتے ہیں، اور ایک حصہ دوسرے پیشوں سے، احادیث صحیحہ میں مومن تاجر کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

حضور سید المرسلین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں.

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ (۱۲)

سچا، امانت دار مسلمان تاجر (بروز قیامت) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(۱۰) ☆ رواہ الامام احمد، بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۱۵۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۶

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۷۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۶۸

(۱۲) ☆ رواہ الترمذی والحاکم عن ابی سعید، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۳۰

لیکن تجارت کی برکات حاصل کرنے کی چند شرائط حدیث شریف میں بیان ہوئی ہیں' ان کی پاسداری لازمی ہے۔

(ا) کاروبار میں جھوٹی قسم نہ کھائے۔

(ب) وعدہ کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(ج) اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔

(د) نرخ کم کرنے کے لئے خواہ مخواہ کسی شئ میں عیب نہ نکالے' کہ اسے کم داموں وہ شئ مل جائے۔

(ہ) فروخت کرتے وقت مبالغہ سے اس کی تعریف نہ کرے تاکہ اس کے زیادہ دام وصول کر سکے۔

(و) اگر اس کے ذمہ قرض لازم ہو جائے تو ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام نہ لے۔

(ز) اگر اس کا قرض کسی کے ذمہ ہو تو اسے بے جا عار نہ دلائے۔ (۱۳)

﴿۵﴾ درود شریف پڑھنا اعلیٰ ترین عبادت اور باعث صد ہا برکات ہے' مگر اپنا مال بیچتے وقت خریدار کے سامنے درود شریف پڑھنا مکروہ ہے' درود شریف کی آڑ میں اپنے رذیل دنیوی مقاصد پورا کرنا درود شریف کی ناقدری ہے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ ہر مسلمان کی طرح تاجر کے لئے لازم ہے کہ تجارت اسے فرائض اور واجبات سے روک نہ دے' بلکہ نماز اور دیگر فرائض کو وقت پر ادا کرے' اس کے لئے نماز کے اوقات میں کاروبار بند کر دے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹ (حاشیہ)

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۱

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۱

﴿۷﴾ خریدار اور فروخت کرنے والا اگر باہمی رضامندی سے فروخت شدہ شئی اور قیمت پر قبضہ کرلیں تو ایجاب و قبول کے بعد مبیع اور ثمن میں تصرف کا کامل اختیار حاصل ہوجاتا ہے' اور بیع کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں رہتا۔(۱۶)

﴿۸﴾ خرید و فروخت میں قبول کرنے والے الفاظ ماضی کے ہوں' مثلاً میں نے یہ سودا قبول کیا۔(۱۷)

﴿۹﴾ کسی شئ کا نرخ معلوم ہونے کے بعد خریدار اگر قیمت ادا کر کے مبیع پر قبضہ کرلے اور کوئی لفظ استعمال نہ کرے تو یہ بیع تعاطی کہلاتی ہے اور یہ جائز ہے' اسی طرح اگر کسی کے پاس ہبہ والی شئ پہنچی اس نے بغیر الفاظ کے قبول کرلیا تو ہبہ جائز ہے اور وہ ہبہ مکمل ہوگیا۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ بیع فاسد میں اگر مبیع پر قبضہ کرلیا تو اس کا لوٹا دینا واجب ہے' اسی طرح اگر بیع فاسد میں مبیع سے نفع حاصل ہوا تو نفع کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ جس نے کھانے والی شئ خریدی' بعد میں معلوم ہوا کہ وہ قابل انتفاع نہیں اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ ہر وہ شئ جس کی کوئی قیمت نہیں' نہ اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے' اس کا فروخت کرکے قیمت حاصل کرنا حرام ہے' مثلاً بندر' خنزیر' مکھی' بھڑ وغیرہ۔(۲۱)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۵۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۷۱
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۷۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۶۸
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۷۳
(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۷۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۷۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۷۰
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۷۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۶۸
(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۷۲
(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۷۲
(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۵۲

﴿۱۳﴾ مال کے حصول کا ذریعہ اگر حلال ہو تو دوسروں کا مال حلال ہے، ورنہ حرام ہے۔(۲۲)

﴿۱۴﴾ جن اشیاء کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا اس کی بیع جائز نہیں، اگرچہ خریدار اور بیچنے والا راضی ہوں، اس سے حاصل ہونے والی قیمت اور منافع حرام ہے، مثلاً شراب، خنزیر، مردار، خون وغیرہ۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ تجارت میں اگر نفع غالب عرف سے زیادہ ہو تو شرعاً اگرچہ جائز ہے مگر عرفاً اور اخلاقاً منع ہے، عرف غالب سے زیادہ نفع سے خریدار کا نقصان ہے اور نقصان نظر شرع میں ناپسند ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ (۲۴)

کسی کو ضرر نہ دو کہ اس کا حق کم کر دو اور ضرر کا بدلہ ضرر سے نہ دو بلکہ ممکن ہو تو معاف کر دو۔(۲۵)

﴿۱۶﴾ خریدار اور بیچنے والے کی باہمی رضامندی سے بیع میں اقالہ جائز ہے، اقالہ سودا کو اسی قیمت پر واپس کر دینے کا نام ہے۔(۲۶)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۱۷۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۱۷۴

(۲۴) ☆ رواہ الائمہ احمدو ابن ماجہ عن ابن عباس'ورواہ ابن ماجہ عن عبادہ 'بحوالہ جامع صغیر'ج۲'ص ۳۶۳

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص ۴۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۱۵۲

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۱۵۳

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۱۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص ۴۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۱۵۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص ۶۹

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج۱'ص ۳۷۰

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج۱'ص ۳۷۰

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص ۴۷۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۶۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص ۲۱۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۰

﴿۱۷﴾ غیر مشروع اور بغیر استحقاق شرعی کمائی کا ہر ذریعہ باطل اور حرام ہے' مثلاً سود کی تمام اقسام' جوا اور اس کی تمام ممکنہ صورتیں' چوری' ڈکیتی' کم تولنا' ظلم' خیانت' غصب' رشوت' ملاوٹ' عقود فاسدہ' مالی جرمانے' جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم سے مال حاصل کرنا' حق کا انکار کر کے مال لینا' وغیرہ' ان سب سے بچنا فرض ہے قرآن مجید کی مذکورہ آیت کے علاوہ دیگر متعدد آیات اور احادیث صریحہ صحیحہ میں اس سے بچنے کی تاکیدیں اور نہ بچنے والوں کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں۔(۲۷)

﴿۱۹﴾ حرام پیشوں کی کمائی بھی حرام ہے' اس کا استعمال جائز نہیں' مثلاً گانے بجانے کی اجرت' جھوٹی گواہی کی اجرت' جھوٹی وکالت کی اجرت' نوحہ گری کی اجرت' تصویر سازی کی اجرت' ڈاڑھی منڈانے کی اجرت وغیرہ' ان سے بچنا فرض ہے۔(۲۸)

﴿۱۹﴾ تمام پیشے جن سے رزق حلال حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے جائز ہیں' مثلاً' زراعت' صنعت' سپاہ گری' معماری' نجاری' آہن گری' پارچہ سازی' جفت سازی' ملازمت وغیرہ۔(۲۹)

﴿۲۰﴾ رزق حلال کی تلاش میں تجارت' ملازمت' زراعت' صنعت اور دیگر اسباب رزق تلاش کرنا اور ان کو عمل میں لانا مانع قناعت نہیں' بلکہ حُسنِ نیت سے کارِ ثواب اور باعثِ اجر ہے۔(۳۰)

﴿۲۱﴾ حرام مال کا کھانا جس طرح حرام ہے' اسی طرح اس کے دیگر استعمالات مثلاً پینا' جائداد بنانا' جانور پر سواری کرنا' لباس بنانا اور دیگر تصرفات بھی حرام ہیں ان سے بچنا فرض ہے۔(۳۱)

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۵۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۲
(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۷۴
(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۶
(۳۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۶۹'۷۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰

﴿۲۲﴾ جس طرح حرام ذرائع سے رزق حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح اپنا حلال مال حرام ذرائع پر خرچ کرنا بھی حرام ہے مثلاً رقص وسرود' آتش بازی' شراب وکباب کی محافل اور تماشا وغیرہ پر خرچ کرنا' اسلام کی معیشت کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ آمدنی اور اخراجات پر شرع کی پابندیاں ہیں' آمدنی اور اخراجات کو مادر پدر آزادی حاصل نہیں۔ (۳۲)

﴿۲۳﴾ مسلمان کے مال کی طرح ذمی کافر کے مال کی حفاظت بھی مسلمانوں پر فرض ہے' مگر حربی کا مال اگر بغیر عذر' دھوکے کے ساتھ دستیاب ہوتو اس کا کھانا حلال ہے' مثلاً حربی کافر اگر سودا اپنے مرضی سے دے تو مسلمان اسے لے سکتا ہے۔ (۳۳)

﴿۲۴﴾ خودکشی حرام ہے' خواہ کسی ذریعے سے ہو' مثلاً تلوار' گولی' زہر' پھندے' آگ لگا کر' پانی میں ڈوب کر' بلندی سے اپنے آپ کو گرا کر' بجلی کے جھٹکے سے' وغیرہ۔ (۳۴)

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۵۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۷۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۷۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۸

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۷۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۷۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۷۰

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۷۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۴۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۵۶
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۴۸۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۷۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۷۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۳۷۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۸

﴿۲۶﴾ مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کو ناحق قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔(۳۵)

﴿۲۷﴾ مال کی ہوس میں اپنا تجارتی سامان دشمن ملک میں نہ لے جاؤ کہ وہاں خطرہ جان ہے' جان کو خطرہ موت سے دوچار کرنا حرام ہے۔(۳۶)

﴿۲۸﴾ ایسا کام کرنا جس سے اپنا قتل واجب ہو جائے حرام ہے' جیسا شادی شدہ کا زنا کا ارتکاب کرنا' کسی کو ناحق قتل کر دینا' ڈکیتی وغیرہ۔(۳۷)

﴿۲۹﴾ تجارت میں دھوکہ دہی حرام ہے اس سے اعتبار اٹھ جاتا ہے' تجارت تباہ ہو جائے گی' اور تجارت کی تباہی سے قومیں ہلاکت میں مبتلا ہو جاتی ہیں' نیز تمہارے دھوکے سے خریدار غریب تباہ ہو جائے گا' کسی غریب کی تباہی کا سامان کرنا خود حرام ہے۔(۳۸)

---

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۸۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۷۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو'پی' ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۸

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۵۲

(۳۷) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ' ج ۱۰' ص ۷۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۶۹

(۳۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۷۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۶

﴿۳۰﴾ حرام مال لے کر خود عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہو جاؤ' لہٰذا حرام خوری سے بچنا فرض ہے۔(۳۹)

﴿۳۱﴾ غیر ضروری کام میں ایسی مشقت جس سے ہلاکت کا قوی اندیشہ ہو' حرام ہے' ایسے کاموں سے اجتناب فرض ہے۔(۴۰)

﴿۳۱﴾ حرام کو حلال جان کر استعمال کرنا یا حلال کو حرام جاننا کفر اور دوامی عذاب کا استحقاق ہے' البتہ حرام کو حرام سمجھ کر استعمال فسق ہے' اس سے بھی اجتناب فرض ہے۔(۴۱)

☆☆☆☆☆

(۳۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۸

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۱۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۶۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۵۲

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۸۰

(۴۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۵۳

☆☆☆☆☆

باب نمبر (۹۵):

زوجین کی شرعی حیثیت اور حقوق و فرائض

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّ بِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَیۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ وَ الّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَہُنَّ فَعِظُوۡہُنَّ وَ اہۡجُرُوۡہُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَ اضۡرِبُوۡہُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَکُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَیۡہِنَّ سَبِیۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیۡرًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۳۴)

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے، تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوندوں کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں، جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا، اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بڑا بلند ہے۔

حل لغات:

"قَوّٰمُوۡنَ": قَوّٰمٌ کی جمع ہے، قیام سے مبالغہ کا صیغہ ہے، قیّم بمعنی محافظ، منتظم، متولی اور حاکم ہے، شیٔ کی حفاظت کرنے والا اور اس سے نامناسبات کو دور کرنے والا "قوّام" کہلاتا ہے۔ (۱)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۴۱۶
☆ مصباح المنیر، ج ۲، ص ۸۲

آیت سے مراد یہ ہے کہ مرد اپنی طبعی' وہبی اور کسبی اوصاف کی وجہ سے بیویوں کے امور کی حفاظت کرتے ہیں' منتظم اور متولی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔(۲)

"**فَالصّٰلِحٰتُ**" : صَلَاحٌ کا معنی ہے درست ہونا اور فساد کا زائل ہونا' قرآن مجید میں یہ لفظ فساد اور سیئہ کا مقابل ہوکر استعمال ہوا ہے۔

اصلاح کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) کسی شئ کی تخلیق ہی درست ہو۔

(۲) وجود فساد کے بعد فساد کا ازالہ ہو جانا۔

(۳) صلاح کا حکم کرنا۔

صالحیت وہ ہے جس میں درستی کی اہلیت موجود ہو اور صلاحیت سے مراد ہے نیک بننا۔(۳)

صالحات سے مراد وہ بیویاں ہیں جو نیک کار یا نیک بخت ہوں' جن کی فطرت میں نیکی ہو یا جو نیکی اختیار کرلیں۔(۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۱۸۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۶۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص۱۸۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۹۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۲۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۶
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴

(۳) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص۲۸۴
☆ مصباح المنیر' ج۱' ص۲۶

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۱۸۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص۱۸۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۸۸

"**قٰنِتٰتٌ**": قُنُوْتٌ سے بنا ہے' جس کا معنی ہے' دعا' نماز میں سکون سے کھڑا ہونا' عاجزی کے ساتھ ہمیشہ اطاعت و فرمانبرداری۔

اس آیت میں قانتات سے مراد شوہر کی ہمیشہ اطاعت کرنے والی بیبیاں ہیں۔(۵)

"**حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ**":

اس سے مراد وہ پاک باز بیبیاں ہیں جو اپنی عصمت' خاوند کے مال' اولاد' گھر اور عہد کی حفاظت کریں' یا خاوند کے چھپے اسرار کی حفاظت کریں۔(۶)

"**نُشُوْزَھُنَّ**": نُشُوْزٌ (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ) کا معنی ہے' بلند ہونا' ابھرنا' قول اور فعل میں مرد پر تفوق اور نافرمانی' نفرت کے باعث عورت کا اپنے خاوند سے اپنے کو بلند خیال کرنا' مرد پر فوقیت کا یہی خیال اس کی نافرمانی کا باعث ہے۔(۷)

شان نزول :

اس آیت کے چند شان نزول مروی ہیں ممکن ہے تمام واقعات رونما ہوئے ہوں۔

(۱) حضرت سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زبیر بن مالک بن امرئ القیس انصار کے فقہاء اور نقباء میں سے تھے' بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے' ایک مرتبہ ان کا اپنی بیوی حبیبہ بنت زید بن خارجہ بن زبیر سے کچھ جھگڑا ہوا'

---

(۵) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۴۱۳
☆ مصباح المنیر'ج۲'ص ۸۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۱۸۸
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۶۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص ۸۸

(۶) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج۱'ص ۳۷۴
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج۱'ص ۳۷۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۶۸

(۷) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۴۹۳
☆ مصباح المنیر'ج۲'ص ۱۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص ۴۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۱۷۰
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددن(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۶۸
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج۱'ص ۳۴۷
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج۱'ص ۳۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص ۸۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۲۴
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج۱'ص ۴۹۲

بیوی نے نافرمانی کی' انہوں نے ناراض ہوکر بیوی کے طمانچہ مارا' حبیبہ کے والد زید اپنی بیٹی کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور حسب معمول شکایت کی کہ میں نے اپنی محبوب بیٹی سعد کے نکاح میں دی ہے' انہوں نے اسے طمانچہ مارا ہے' قصاص دلوایا جائے' حضور نبی رحمت ﷺ نے قصاص کی اجازت دے دی کہ حبیبہ بھی اپنے خاوند کو طمانچہ کے بدلے طمانچہ مالیں' ابھی وہ اس ارادے سے چلی تھیں کہ حضور نے انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا کہ ابھی جبرئیل امین یہ آیت لے کر نازل ہوئے ہیں' آپ نے ارشاد فرمایا! ہم نے کچھ چاہا رب تعالیٰ نے کچھ اور چاہا' اللہ کا چاہا ہوا ہمارے لئے بہتر ہے' آپ نے بیوی کو خاوند سے طمانچہ کا قصاص لینے سے منع فرمادیا۔ (۸)

(۲) جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی اور ان کے خاوند حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے جھگڑے کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے علاوہ اور روایات بھی ہیں' ان میں کوئی تعارض نہیں' یہ واقعات ممکن ہے بیک وقت ہوئے ہوں اور یہ آیت کریمہ ان سب کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔ (۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۸۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۶۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۹۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۸۸

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص۱۸۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵' ص۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۷۱

(۹) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵' ص۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۶۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ خاوند کے ذمہ بیوی کے نان ونفقہ، مہر اور دیگر مالی ضروریات کا پورا کرنا اور بیوی کے عصمت کی حفاظت کرنا واجب ہے، عائلی زندگی میں خاوند کی ذمہ داریاں بیوی کی نسبت زیادہ ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے منتظم اور حاکم کا درجہ دیا ہے، خاوند پر لازم ہے کہ اپنے فرائض پوری طرح ادا کرتا رہے، اور بیوی پر خاوند کی اطاعت فرض ہے، خاوند کی فضیلت کا مفاد بیویوں کو ملتا ہے کہ خاوند کے ذمہ بے شمار فرائض اور عورتوں کے ذمہ چند فرائض ہیں۔ (۱۰)

﴿۲﴾ مردوں کی جنس سے بعض افراد جنس عورت سے افضل ہیں اور بعض عورتیں بعض مردوں سے افضل ہیں حضرت سیدہ آسیہ (فرعون کی بیوی)، حضرت مریم بنت عمران والدہ ماجدہ حضرت عیسٰی روح اللہ، ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ، ام المؤمنین حبیبہ حبیب رب العالمین، سیدہ عائشہ صدیقہ بن صدیق، خاتون جنت راحت جان نبی سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن عام مردوں سے بدرجہا افضل ہیں، قرآن وحدیث سے ان کی فضیلت ثابت ہے۔ (۱۱)

﴿۳﴾ عائلی زندگی میں خاوند کے فرائض میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کا مہر ادا کرے، بیوی کا نان ونفقہ خوش دلی سے ادا کرے، جو خود کھائے اسے بھی وہی کھلائے، جس حیثیت کا خود پہنے اسی حیثیت کا اسے پہنائے، گھریلو زندگی میں حسب حیثیت دیگر اخراجات کا کفیل بنے تاکہ اخراجات پورا کرنے کے لئے بیوی کو باہر نہ نکلنا پڑے کہ وہ کسی کی ملازمت کی محتاج بنے، بیوی کی عصمت کی حفاظت کرے، بیوی کو ایذا پہنچانے والے امور کو دور کرے، گھریلو زندگی میں حُسن معاشرت اور جمیل عشرت کا پیکر بنے، بے جا تحکمانہ انداز اختیار نہ کرے، تدبیر منزل اور تادیبِ اہل وعیال سے غافل نہ رہے، ظاہر ہے کہ اتنی بھاری ذمہ داریاں ادا کرنے والا ہی منتظم، سربراہ اور حاکم بن سکتا ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں ان امور کا بیان واضح طور پر موجود ہے۔

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۱۸۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۴۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵ 'ص ۱۶۹
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱ 'ص ۴۹۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۱۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰ 'ص ۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۵ 'ص ۲۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۳۷۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۳۷۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳ 'ص ۲۶
(۱۱) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۱۸

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَاخَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ (۱۲)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اہل وعیال کے حق میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل وعیال کے بارے میں بہترین سلوک کرتا ہوں۔(۱۳)

﴿۴﴾ مردوں کی جبلی اور کسبی برتری کے باعث اللہ تعالیٰ نے چند امتیازات عطا فرمائے ہیں جو عورتوں کو نہ ملے' مردوں کے چند امتیازات یہ ہیں۔

عقل' عزم' حزم' قوت' جہاد میں کمال' پورے روزے' پوری نمازیں' انہی کا حصہ' نبوت' خلافت' امامت کبریٰ' امامت صغریٰ' آذان' خطبہ' تکبیرات تشریق میں اختصاص' حدود وقصاص میں شہادت' میراث میں دہرا حصہ' عصبہ بننے کی صلاحیت' نکاح اور طلاق کا مالک' اولاد کی نسبت' نفقات' مہر اس کے ذمہ' تعدد نکاح کا اختیار اور ڈاڑھی اور عمامہ کی زینت وغیرہ اوصاف میں مرد عورت سے ممتاز ہے' انہی امتیازات کے باعث اسے عائلی زندگی میں منتظم قرار دیا گیا ہے' لہٰذا اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اختصاصات اور امتیازات کی حفاظت کے ساتھ اپنے اوپر عائد ہونے والے فرائض کما حقہ ادا کرے۔(۱۴)

---

(۱۲) ☆ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن عباس ورواہ الطبرانی عن معاویۃرضی اللہ عنہم 'بحوالہ جامع صغیر' ج۲' ص۱۷
(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۱۸۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۱۶۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص۴۹۱' ۴۹۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۷۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۲۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۷۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص۱۸۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۸
(۱۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص۱۸۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۳۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۲۳
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۱۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۷۲

﴿۵﴾ قانون فطرت کے خلاف جس فرد‘ خاندان‘ قوم اور ریاست نے سربراہی اور انتظامی امور کی نگرانی کا اختیار عورت کے سپرد کیا وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتی‘ بالآخر ہلاکت اور بربادی اس کا مقدر ہوتی ہے‘ اس لئے قانون فطرت کی خلاف ورزی سے بچ کر اپنی سلامتی کو یقینی بنانا لازم ہے‘ خاندان‘ گھرانہ‘ ریاست کی امامت اور قضا کی ذمہ داریاں عورت کے سپرد نہ کی جائیں۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً (۱۵)

وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنے امور کو عورت کی امارت میں دے دیا۔ (۱۶)

﴿۶﴾ بیوی کے ذمہ اپنے شوہر کے حوالہ سے فرائض میں سے چند ایک یہ ہیں‘ خاوند اور بیوی کے درمیان اسرار کی حفاظت کرے‘ جب تک شوہر کا حکم معصیت نہ ہو تو اس کی اطاعت کرنا‘ خاوند کے مال‘ مکان‘ اولاد کی حفاظت کرنا جب ہم بستری کے لئے طلب کرے تو انکار نہ کرے‘ خاوند کے مکان اور بستر پر اسے نہ آنے دے جسے مرد ناپسند کرے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنی عصمت کی خصوصی طور پر حفاظت کرے‘ خاوند سے خندہ روئی سے پیش آئے۔

حدیث شریف میں ہے۔

خَیْرُ النِّسَآءِ الَّتِیْ تُسِرُّهٗ اِذَانَظَرَ وَتُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَاتُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَلَامَالِهَا بِمَایَكْرَهُ (۱۷)

عورتوں میں سے بہترین وہ ہے کہ جب تو اسے دیکھے تو وہ تجھے خوش کردے‘ جب تو اسے حکم کرے تو اطاعت کرے اور اپنے مال اور جان میں مرد کی مخالفت نہ کرے‘ بلکہ اس کی مدد گار رہے۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری والترمذی والنسائی عن ابی بکرۃ‘ بحوالہ جامع صغیر‘ ج۲‘ ص ۲۱۵

(۱۶) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ‘مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ‘ مصر‘ ج۱‘ ص ۴۹۱

(۱۷) ☆ رواہ الائمہ احمد والنسائی والحاکم عن ابی ہریرۃ‘ بحوالہ جامع صغیر‘ ج۲‘ ص ۱۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۲‘ ص ۱۸۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت‘ لبنان‘ ج۱‘ ص ۴۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج۵‘ ص ۱۷۱

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص ۳۷۴

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص ۳۷۴

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ‘مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ‘ مصر‘ ج۱‘ ص ۴۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۱۰‘ ص ۸۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۵‘ ص ۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ ص ۲۷۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی‘ ج۳‘ ص ۶۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج۱‘ ص ۲۱۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ‘مطبوعہ ‘یوپی‘ ص ۱۸۲

﴿۷﴾ بیوی کی صالحیت مرد کی اطاعت کے ساتھ مشروط ہے' مرد کی نافرمانی کر کے بیوی صالح نہیں ہو سکتی' اگرچہ دیگر فرائض ادا کرے۔ (۱۹)

﴿۸﴾ معمولی مار پیٹ کی صورت میں بیوی اپنے خاوند سے بدلہ نہیں لے سکتی۔ (۲۰)

﴿۹﴾ بیوی اگر خاوند کی نافرمانی کرے تو مرد اسے احکام خداوندی اور ارشادات رسول اکرم ﷺ سنا کر حسنِ معاشرت' حسنِ صحبت اور مرد کی اطاعت کی طرف راغب کرے' اگر زبانی نصیحت کارگر نہ ہو تو اپنا بستر الگ کرے اگر عورت مرد سے محبت کرتی ہوگی تو جلد اپنی اصلاح کر کے رجوع کرے گی ورنہ اس کی نافرمانی واضح ہو جائے گی' اگر بستر کی علیحدگی سے وہ اصلاح پذیر نہ ہو تو درشت کلامی اور ضربِ خفیف کی اجازت ہے' جس سے بدن پر نشان نہ پڑے' اگر کوئی طریقہ کارآمد ثابت نہ ہو تو تادیب کے لئے مسواک' کپڑے وغیرہ سے ہلکی سزا دے سکتا ہے جس طرح استاد اپنے طلباء کو اور باپ اپنی اولاد کو تادیب کے لئے سزا دے سکتا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ بغیر نافرمانی کے بیوی کو سزا دینا جائز نہیں۔ (۲۲)

---

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۸۹

(۲۰) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۶۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۸۸

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۸۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۷۰

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۴۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۸۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو پی' ص ۱۸۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۷۲

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۸

﴿۱۱﴾ بیوی کی نافرمانی کی صورت میں اصلاح کے جو مراتب اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان میں ترتیب لازم ہے، یعنی اولاً زبانی سمجھانا، ثانیاً بستر الگ کرلینا، ثالثاً ضربِ خفیف۔

ترتیب کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ عورت اگر نافرمانی کرے اور مرد کو ایذا دے تو مرد کا ایذا برداشت کرلینا اسے سزا دینے سے افضل ہے، سزا دینا صرف مباح ہے لازمی نہیں۔ (۲۴)

﴿۱۳﴾ نافرمانی کی صورت میں بیوی کا نان ونفقہ ساقط ہوجاتا ہے، اس عرصہ کے نفقہ کا مطالبہ نہیں کرسکتی، البتہ دیگر عوارض کی بنا پر بیوی کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا، مثلاً بیوی کی بیماری، حیض، نفاس، روزہ، حج، مرد کا غائب رہنا، قید میں رہنا۔ (۲۵)

﴿۱۴﴾ چار صورتوں میں عورت کی نافرمانی پر مرد بیوی کو سزا دے سکتا ہے۔

(ا) مرد زینت کا مطالبہ کرے اور عورت ایسا نہ کرے۔

(ب) مرد اسے ہم بستری کے لئے طلب کرے وہ بلاوجہ انکار کرے۔

(ج) عورت نماز ترک کرے، غسل نہ کرے۔

(د) بلاوجہ ضرورت شرعی بیوی گھر سے باہر گھومتی پھرے۔ (۲۶)

﴿۱۵﴾ خاوند اگر نفقہ ادا کرنے سے قاصر ہے تو اس بنا پر نکاح فسخ نہیں کیا جاسکتا۔ (۲۷)

---

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۰، ص۹۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص۲۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۲۱۸

(۲۴) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۳۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۰، ص۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۴۲۰

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص۱۷۴

(۲۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص۲۵

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص۱۲۹

﴿۱۶﴾ بیوی اگر نافرمانی سے توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرکے خاوند کی اطاعت قبول کرلے تو مرد پر لازم ہے کہ اس کی توبہ قبول کرے اور آئندہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور گذشتہ نافرمانی کا تذکرہ نہ کرے۔(۲۸)

﴿۱۷﴾ نافرمان بیوی کو طلاق دینا لازم نہیں بلکہ حتی الامکان اس کی اصلاح میں کوشش کرے‘ اصلاح کی تدابیر میں اللہ تعالیٰ نے طلاق کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ صرف نصیحت کرنا‘ بائیکاٹ کرنا اور ناگزیر حالت میں ضرب خفیف کا حکم دیا ہے۔(۲۹)

﴿۱۸﴾ بیوی کا غیر محرم عورتوں سے پردہ کرنا فرض ہے‘ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی عصمت کی حفاظت کا حکم دیا ہے‘ غیر محرم مردوں کی مجالس میں جانا عورت کے لئے بغیر پردہ کے جائز نہیں‘ حکم خداوندی میں بے شمار حکمتیں پنہاں ہیں۔(۳۰)

☆☆☆☆☆

---

(۲۸) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی ‘مطبوعه ‘یو‘پی‘ص ۱۸۲

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی ‘مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی وشرکاه“ ج ۱‘ص ۴۹۲

☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور‘ج ۱‘ص ۴۷۶

☆ تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمودنسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور‘ج ۱‘ص ۴۷۶

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر‘ج ۱۰‘ص ۹۲

(۲۹) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر‘ج ۱۰‘ص ۹۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ‘ج۵‘ص ۲۵

(۳۰) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ‘پشاور‘ص ۲۷۲

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی‘ج۳‘ص ۶۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر‘ج ۱۰‘ص ۸۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ‘ج۵‘ص ۲۴

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی ‘مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه عیسٰی البابی وشرکاه‘ مصر‘ج ۱‘ص ۴۹۱

☆☆☆☆☆

باب (۹۶) :

﴿زوجین کا باہمی جھگڑا اور اس کے تدارک کی تدبیر﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَیۡنِہِمَا فَابۡعَثُوۡا حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہٖ وَحَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہَا ۚ اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیۡنَہُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا خَبِیۡرًا ☆

اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے' یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا' بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۳۵)

حل لغات :

"خِفۡتُمۡ" : خوف سے بنا ہے جو اپنے اصلی معنوں میں ہے' یعنی اگر تمہیں ڈر ہو' یہ بھی معنی بیان کیا گیا ہے کہ اگر تمہیں گمان غالب ہو' یا تمہیں علم ہو جائے۔(۱)

"شِقَاقَ" : عداوت' دشمنی کرنا اور مخالفت کرنا۔(۲)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص ۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۲۶

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص ۳۷۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۷۹

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۷۵

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص ۳۷۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۷۰

"**حَكَمًا**": فیصلہ کرنے والا' سمجھ دار منصف' پنچ۔(۳)

حَکَم' اور حَاکِم' میں فرق یہ ہے کہ حَاکِم' اپنے زیر اختیار علاقہ میں ہر قسم کا فیصلہ کرتا ہے اس کا تعین سلطنت اور حکومت کی طرف سے ہوتا ہے' حَکَم' صرف ایک خاص معاملہ میں فیصلہ کرتا ہے' جس فیصلہ کا اختیار دیا گیا ہو'اس کا تعین بالعموم دو متخاصم فریقین خود کرتے ہیں' یا حاکم کسی خاص معاملہ میں فیصلہ کا اختیار کسی کو دے دیتا ہے' یا اہل قرابت ان کا تعین کرتے ہیں۔(۴)

"**يُوَفِّقِ اللّٰهُ**": فعل طاعت کے وقت لطف الٰہی کا شامل حال ہو جانا توفیق کہلاتا ہے۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ خاوند اور بیوی کے حالات اگر ایسے ہو جائیں کہ ان کے باہمی جھگڑے اور نفرت کا حال دیکھ کر یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر' زوجین کا حال مشتبہ ہو جائے' خاوند بیوی سے نہ صلح کرے نہ اس کا قصور معاف کرے اور نہ فرقت کرے اور بیوی نافرمانی ترک نہ کرے نہ اپنے فرائض ادا کرے نہ فدیہ دے کر خلع کرائے اور دونوں قول اور فعل میں ایسے امور ادا کریں جو حلال نہ ہوں تو حسب حال حاکم' اہل قرابت یا اہل شہر کے لئے لازم ہے کہ رفع تنازع' اصلاح احوال اور دفع خصومت کے لئے کوشش کریں' زوجین میں خصومت ختم کرنے اور اصلاح کرانے میں بڑا اجر ہے۔(۶)

---

(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۲۷
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۴۹۳
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۷۱
(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۴
(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۲۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۶
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۲

﴿۲﴾ زوجین کے اختلاف کو ختم کرنے کے لئے دو پنچوں کا انتخاب کیا جائے' ایک پنچ مرد اور ایک پنچ عورت کی طرف سے ہو بہتر یہ ہے کہ دونوں پنچ زوجین کے قرابت داروں سے ہوں کیونکہ وہ وجہ مخاصمت سے بالعموم واقف ہوتے ہیں' زوجین انہیں مافی الضمیر بلا دریغ بیان کرسکتے ہیں اور وہ رفع تنازع میں بڑی ہمدردی کا اظہار کریں گے' اگر زوجین کے قرابت داروں میں کوئی پنچ دستیاب نہ ہو تو کوئی اجنبی بھی پنچ بنایا جاسکتا ہے' بشرطیکہ وہ پنچ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔(۷)

﴿۳﴾ پنچ کے لئے لازمی ہے کہ وہ سمجھ دار منصف ہو' عادل ہو' غیر جانب دار ہو' معاملات سلجھانے میں مہارت رکھتا ہو' فقہ پر اس کی نظر ہو' حسنِ نیت سے زوجین کا اختلاف ختم کرانے کی کوشش کرے۔(۸)

﴿۴﴾ خاوند کی طرف سے مقرر کردہ پنچ کا فرض یہ ہے کہ وہ خاوند سے مل کر اس کے خیالات اور حالات سے آگاہی حاصل کرے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ موجودہ جھگڑا کس طرح اور کس نوعیت سے ختم ہوسکتا ہے' اسی طرح بیوی کی طرف سے متعین پنچ بیوی سے مل کر اس کے خیالات اور حالات سے واقفیت حاصل کرے' پھر دونوں مل کر حالات کا تجزیہ کریں اور رفع تنازع کے لئے لائحہ عمل مرتب کریں' تحقیق حال کے بعد اگر خاوند کی زیادتی و ظلم معلوم ہو تو اسے حکم دیں کہ یا دستور کے مطابق اور حسنِ سلوک کے ساتھ بیوی کو اپنے پاس رکھے' اس کے حقوق ادا کرے اور

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۷۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۷۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۷۳

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۷۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۸۳
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۴۹۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۶

آئندہ کے لئے شکایت کا موقعہ پیدا نہ ہونے دے یا اگر نباہ دشوار ہو تو خوش اسلوبی سے عورت کو آزاد کر دے' اسی طرح اگر عورت کی نافرمانی اور سرکشی ثابت ہو جائے تو اس کو حکم دیں کہ شوہر کی اطاعت کرے اور اگر وہ اس کے ساتھ نباہ کے لئے تیار نہ ہو تو بدلِ خلع ادا کر کے خلع لے لے۔

پنچوں کا فرض سلجھاؤ کرانا' بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے اگر زوجین میں سے کوئی اپنی ضد پر قائم رہے تو پنچوں کا فرض ہے کہ معاملات اور حالات سے حاکم کو مطلع کر دیں' اس صورت میں پنچوں کا قول بطور شہادت قبول ہوگا' حاکم زوجین میں سے جو قصوروار ہو اسے دستور شرعی پر عمل کے لئے پابند کرے' خاوند کو حسن سلوک اور حسن معاشرت کا حکم دے' نباہ ممکن نہ ہونے کی صورت میں خاوند کو طلاق دینے کا حکم دے اور عورت کی نافرمانی کی صورت میں اسے خاوند کی اطاعت پر مجبور کرے اور اگر وہ اس پر تیار نہ ہو تو اسے خلع لینے کا اختیار دے۔(۹)

﴿۵﴾ پنچوں کا کام حالات کی بگاڑ کو درست کرانا اور زوجین کی کشیدگی دور کرانا ہے' تصفیہ اور معاملات طے کرانے میں اگر زوجین میں اتفاق ہو جائے اور وہ دونوں اپنے فرائض کا احساس کر کے ادا کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو بہتر ہے ورنہ جدائی ہو جائے تو بھی یک گونہ کشیدگی ختم ہو جاتی ہے' اس صورت میں پنچوں پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔(۱۰)

﴿۶﴾ پنچ مصلح ہے اس لئے اس کا فیصلہ من وجہ وکالت اور من وجہ شہادت اور من وجہ حکم حاکم ہے' اس کا فیصلہ حکم حاکم کی طرح مطلق نافذ نہیں' انہیں ولایت توفیق بین الزوجین حاصل ہے' ولایت تفریق بین الزوجین حاصل نہیں' لہٰذا جب تک خاوند نے طلاق اور بیوی نے صراحت کے ساتھ انہیں طلاق اور خلع کا اختیار نہیں دیا یہ طلاق نہیں دے سکتے' اگر طلاق دے دیں تو نافذ نہ ہوگی' اسی طرح خلع کا اگر فیصلہ از خود کر لیں تو بدلِ خلع بیوی کے ذمہ لازم نہیں۔(۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۹۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۲۵
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۴۹۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۲

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۷۷
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۷

﴿۷﴾ رفع تنازع کے باعث اگر بیوی اپنی مرضی سے خلع حاصل کرلے تو خاوند کے لئے بدلِ خلع لینے میں کوئی حرج نہیں، اگر بیوی کی رضا کے بغیر بدلِ خلع پر قبضہ کرلے تو اسے یہ جائز نہیں۔ (۱۲)

﴿۸﴾ تحکیم (پنچوں کو مقرر کرکے اصلاح کرانے) سے پہلے حاکم بھی زوجین کو طلاق یا خلع کا حکم نہیں دے سکتا، اگرچہ خاوند یا بیوی نے ظلم یا نافرمانی کا اقرار کرلیا ہو، حاکم کے لئے لازم ہے کہ فیصلہ سے پہلے پنچوں کے ذریعہ صلح کرا دے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ حاکم کے لئے لازم ہے کہ ظالم خاوند کو حاضر کرکے طلاق کا حکم دے یا خاوند کے غائب ہونے کی صورت میں خاوند کے کسی معتمد کو اس کا وکیل مقرر کرے، پھر طلاق دے، خاوند کی غیر موجودگی میں دی ہوئی طلاق جائز نہیں، کتاب وسنت اور اجماع کا یہی فیصلہ ہے۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ جس طرح نکاح اور مسلمانوں کے دیگر عقود صحیحہ سلطان کی غیر موجودگی میں بھی جائز ہیں، سلطان کی حاضری لازمی نہیں، اسی طرح خلع بھی سلطان کی عدم موجودگی میں جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۱۱﴾ جس طرح زوجین کے درمیان فساد اور جھگڑا مٹانے کے لئے پنچ اور سمجھ دار عادل منصف مقرر کرنا جائز ہے، اسی طرح مسلمانوں کے دو گروہوں میں اختلاف واقع ہونے کی صورت میں عادل سمجھ دار منصف مقرر کرنا جائز ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ......الآیة (سورۃ الحجرات آیت ۹)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ اور سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف کو دور کرنے کے لئے حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو فیصلہ کے لئے حکم مقرر کیا گیا۔

حکم مقرر کرنا حکم شرعی ہے، اسے شرک سے کوئی تعلق نہیں۔ (۱۶)

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۹۲

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۹۲

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۹۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۷۶

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۹۳

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۱۷۹

﴿۱۲﴾ اغراض ومقاصد' خواہ کتنے عمدہ ہوں بغیر توفیق الٰہی کی مساعدت کے پورے نہیں ہو سکتے' اس لئے نیک کام کرنے والوں کے لئے لازم ہے کہ خلوص نیت سے کریں' اور توفیق الٰہی کے حصول کی دعا مانگتے رہیں' خلوص نیت سے کام کرنے والوں کے کام کا نتیجہ اللہ تعالیٰ اچھا کر دیتا ہے۔(۱۷)

اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ وحسن النیۃ فی الاعمال والتوفیق منک فی کل حال یاذالجلال والکمال یارب العالمین' آمین

اللھم ارحمنا وارحم امۃ حبیبک الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم وبارک لنا وفینا معھم یاارحم الراحمین

وصلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

☆☆☆☆☆

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۹۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص۱۷۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۷۲

☆☆☆☆☆

باب:(۹۷) :

﴿حقوق اللہ اور حقوق العباد﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۳۶)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

حل لغات:

"وَاعْبُدُوا اللّٰهَ": حکم اور اختیار کے مالک حقیقی کے سامنے انتہائی عجز و نیاز ظاہر کرنا عبادت ہے' عابد اپنے کو معبود کا بندہ سمجھ کر اور معبود کو اپنا خالق مان کر عجز و نیاز ظاہر کرے' کیونکہ عبادت کا مستحق وہی ہے' جو انتہائی عظمت اور ربوبیت سے متصف ہو' مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرو اور جن امور سے اس نے منع فرمایا ہے ان سے رک جاؤ۔(۱)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۳۱۹
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۸۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۰' ص ۲۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی' ص ۱۸۳

بالوالدین ": والد اور والدہ مراد ہیں' چچا' دادا' نانا وغیرہ اس میں شامل نہیں' اس کی دو وجہ ہیں' ایک تو یہ کہ رشتہ دار ذی القربیٰ میں شامل ہیں دوسرے یہ کہ قرآن مجید کا اسلوب یہ ہے کہ جب صرف باپ کو بیان کرنا ہو تو لفظ " والد " استعمال ہوتا ہے اور اگر باپ' دادا' چچا بیان کرنا ہو تو لفظ "اَب" (جمع آباء) استعمال ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کیجئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے باپ سے عرض کیا۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ☆

بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم واسماعیل واسحاق کا' ایک خدا' اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

(سورۃ البقرہ)

حضرت یعقوب کے باپ حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل چچا اور حضرت ابراہیم دادا ہیں' چچا' دادا اور باپ کو بیان کرنے کے لئے لفظ "اَب" (جمع آباء) ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط ...... الآیۃ (سورۃ النسآء)

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو' مگر جو ہو گزرا۔

اس آیت میں "آباء" سے مراد باپ' دادا' چچا وغیرہ ہیں۔

حقیقی باپ اور بیٹے کے لئے والد اور ولد استعمال ہوتا ہے' ارشاد ربانی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ...... الآیۃ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے۔

(سورہ لقمٰن آیت ۳۳)

نیز ارشاد ربانی ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ...... الآیۃ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱۱)

اور یوں کہو! سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا۔

ان آیات میں اور ان دیگر جیسی آیات میں حقیقی باپ کے لئے لفظ "والد" اور حقیقی بیٹے کے لئے "وَلَد" استعمال ہوا۔(۲)

(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۵۳۲' ۷
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۵۶

"احسانا": اِحسان سے مراد بھلائی اور اچھا سلوک ہے' قولی ہو یا عملی' کسی پر انعام کرنا احسان کہلاتا ہے' بلکہ کہا گیا ہے کہ انعام اور عدل سے احسان عام ہے' عدل تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ جو فرائض ہیں ان کو پورے طور سے ادا کرنا اور اپنے حقوق سے زائد نہ لینا' اور احسان یہ ہے کہ اپنے اوپر جتنا واجب ہے اس سے زائد دے اور اپنے حق سے کم لے' عدل واجب ہے اور احسان مستحب ہے۔

والدین' دیگر رشتہ داروں اور تعلق داروں کے ساتھ احسان سے مراد یہ ہے کہ ان کے جتنے حق تجھ پر لازم ہیں ان سے زائد دینے کی کوشش کرو اور جو حقوق تمہارے ان کے ذمہ ہیں ان سے کم پر راضی رہو۔ (۳)

"وَبِذِی الْقُرْبٰی": قرابت داروں سے مراد بھائی' چچا' خالو اور ان کی اولاد سب رشتہ دار ہیں' تمام رشتہ داروں سے بھلائی کا حکم ہے۔

"وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی": قرابت رشتہ داری کو کہتے ہیں' قرابت مکانی' قرابت نسبی' قرابت دینی اس میں شامل ہے' یعنی قریب رہنے والے' رشتہ میں نزدیکی اور ایک دین والے سب مسلمان پڑوسی مراد ہیں۔ (۴)

"وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ":

جُنُب سے مراد پہلو اور جَنْب سے مراد کروٹ یا پہلو ہے۔

کروٹ یا پہلو کے ساتھی سے مراد سفر کا ساتھی' پیشہ کا ساتھی' تعلیم' مدرسہ' مسجد کا ساتھی یا ہم نشین' یا بیوی کہ وہ بستر کی ساتھی ہے' ہر وہ شخص جس کے ساتھ کچھ وقت گزرا وہ پہلو کا ساتھی ہے۔ (۵)

---

(۳) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۱۹

(۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۷۵

(۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ عبادت کے لائق صرف ایک ذات اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ ہے' اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں' تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی کی عبادت کا حکم دیا' تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں اسی کا حکم ہے' یہ حکم ایسا محکم ہے کہ کسی دین میں اس کا نسخ نہ ہوا' بالفرض محال اگر کسی آیت یا کتاب میں اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کا حکم نہ ہوتا تو عقل کی ہدایت ہی سے اس کے فرض ہونے کا علم ہو جاتا۔(۶)

﴿۲﴾ ہر وہ کام جو اللہ کے حکم کے مطابق کیا جائے یا اللہ تعالیٰ کے منع فرمانے سے ترک کر دیا جائے عبادت ہے' بندہ کے لئے فرض ہے کہ اپنے اختیار سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے اور منہیات سے رک جائے' اس میں افعال قلوب اور افعال جوارح شامل ہیں۔(۷)

﴿۳﴾ جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول کریم ﷺ فرما دیں کسی مومن کے لئے اس کا خلاف کرنا قطعاً ناجائز ہے' بلکہ اس فیصلہ کے خلاف دل میں ہلکی سی میل لانا بھی ایمان سے خارج کر دیتی ہے' اس لئے مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو خوش دلی سے قبول کرلے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۶)

اور نہ کسی مسلمان مرد' نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا' وہ بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔(۸)

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۵' ص ۱۵۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۲' ص ۱۹۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۵' ص ۲۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳' ص ۷۳
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور' ج۱' ص ۳۷۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور' ج۱' ص ۳۷۷
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی' پشاور' ص ۳۷۵
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه' مصر' ج۱' ص ۳۹۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعه' یو' پی' ص ۱۸۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج۱' ص ۲۱۹
(۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۱۰' ص ۹۴
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور' ج۱' ص ۳۷۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳' ص ۷۳
(۸) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳' ص ۷۳

﴿۴﴾ بندہ مومن پر اپنے رب کے چار حق ہیں' ان کو ادا کرتے رہنا مومن کے لئے لازم ہے۔

(ا) بندہ اور مومن ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے تمام وعدوں کو پورا کرتے رہنا۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے جو بندہ مومن کو عطا کیا ہے اس پر راضی رہنا۔

(ج) حدود الٰہی کی ہر وقت حفاظت کرنا۔

(د) جو شئ بندہ مومن سے واپس لے لی جائے اس پر صبر کرنا۔(۹)

﴿۵﴾ اللہ تعالیٰ جل شانہ وعز برہانہ وحدہ لاشریک لہ ہے' وہ اپنی ذات' صفات' افعال' اسماء میں یکتا ہے' کسی کو اس جیسا' یا اس کا ساجھی' یا اس کی صفات میں مماثل قرار دینا شرک ہے' شرک عظیم گناہ ہے' اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ شرک کے علاوہ جو گناہ وہ چاہے معاف کردے گا' شرک معاف نہ ہوگا' اس لئے شرک سے بچنا سب سے پہلا فرض ہے' اس آیت کی طرح کثیر آیات مقدسہ میں اس کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ......الآیۃ (سورۃ النسآء' آیات ۴۸' ۱۱۶)

بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے' جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ بندہ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال اور معاملات میں خلوص اور للّٰہیت کو اپنائے' ریا کے شائبہ سے پاک رکھے' کیونکہ ریا عبادات اور معاملات کے ثواب کو ضائع کردیتا ہے' ثواب کا دارومدار اخلاص نیت پر ہے' عبادات اور معاملات کو شرک وریا سے پاک رکھنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو بندوں کے ذمہ فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْالِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّلَایُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَداً ☆

تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سورۃ الکہف آیت ۱۱۱)

(۹) ☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۵

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۵۰

اللہ تعالیٰ نے دینِ خالص کو پسند فرمایا ہے' اسی کا ہمیں حکم دیا۔ ارشاد ربانی ہوا۔

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَآ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ☆ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ......الایة

بے شک ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر' ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے۔ (سورۃ الزمر آیات ۲'۳)

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امۡرِئٍ مَّا نَوٰی (۱۱)

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے' آدمی کے لئے وہی اجر ہے جو اس نے نیت کی۔ (۱۲)

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق میں سے والدین کے حقوق کو سب سے اہم قرار دیا ہے' شکر' احسان' اطاعت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ نے والدین کو اپنے ساتھ ذکر کیا ہے' ارشاد ربانی ہے۔

اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡکَ ......الآیة یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ (سورۃ لقمٰن آیت ۱۴)

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

رِضَا الرَّبِّ فِیۡ رِضَا الۡوَالِدَیۡنِ وَسَخَطُہٗ فِیۡ سَخَطِہِمَا (۱۳)

رب تعالیٰ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور ماں باپ کی ناراضی میں رب تعالیٰ کا غضب ہے۔ (۱۴)

(۱۱) ☆ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ واحمد' الدارقطنی وابن حبان والبیہقی عن عمر بن الخطاب وغیرہ بحوالہ عمدۃ القاری شرح البخاری' ج ۱' ص ۲۱

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۸۰' ۱۸۱

(۱۳) ☆ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو' جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۸

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۸۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۳۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۸۲

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۴۹۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۸۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۷۳

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۸

﴿۸﴾ گناہ کے علاوہ ہر حکم میں والدین کی فرمانبرداری فرض ہے' والدین کی تعظیم فرض ہے' اپنے قول وفعل سے ہر کوئی والدین کی تعظیم کرتا رہے' ان کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرے' ان سے بات کرتے وقت سختی سے بات نہ کرے' ان کے مقاصد پورے کرتا رہے' بقدر استطاعت ان پر خرچ کرتا رہے' کیونکہ والدین کی کفالت غنی پر واجب ہے' والدین کے علاوہ دیگر قریبی رشتہ داروں کی کفالت اس وقت واجب ہے جب وہ معذور ہوں' کلام میں' چلنے میں' مجلس میں ان کا ادب ملحوظ رکھے' شریعت کے موافق تمام امور میں ان کی رضا جوئی کی کوشش کرے' والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا جائز نہیں' والدین کے وصال کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے' ان کے وعدوں کو پورا کرے' والدین کے دوستوں کی عزت فزائی کرتا رہے۔(۱۵)

﴿۹﴾ والدین اگر کافر ہوں تو زندگی میں ان سے مروت سے پیش آئے' ان کے مرنے کے بعد ان کو غسل دے کر بغیر جنازہ کے دفن کر دے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ......الآیۃ (سورلقمٰن آیت ۱۵)

اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔(۱۶)

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۸۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۴۹۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۷ ومابعد
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵' ص ۲۸ ومابعد
(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۳

﴿۱۰﴾ محارب کافر والدین کو خود قتل نہ کرے البتہ اگر وہ اس پر حملہ کردیں تو خود انہیں قتل کرسکتا ہے کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ والدین کی اجازت کے بغیر تجارت کرسکتا ہے کہ اس میں جہاد کی طرح جان کا خطرہ نہیں اور نہ والدین کے نقصان کا خدشہ ہے۔(۱۸)

﴿۱۲﴾ جس طرح والدین کے حقوق اولاد کے ذمہ ہیں اسی طرح اولاد کے حقوق والدین کے ذمہ ہیں' ان میں چند ایک یہ ہیں' پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرے' اچھا نام رکھے' سر کے بال اتروائے اور ان کے وزن کی مقدار چاندی صدقہ کرے' چھ سال کی عمر میں ادب سکھائے' ساتویں برس اس کا بستر الگ کردے' نماز کی تلقین کرے' بالغ ہونے پر شادی کرے۔(۱۹)

﴿۱۳﴾ جس طرح والدین کے حقوق ہیں' اسی طرح استاد اور شیخ طریقت کے حقوق شاگرد اور مرید طالب پر ہیں' بلکہ استاد اور شیخ کے حقوق والدین سے زائد ہیں۔(۲۰)

﴿۱۴﴾ بھائی' بہن' چچا چچی' ماموں ممانی' خالو خالہ' دادا دادی' نانا نانی' ساس سسر' دیگر رشتہ دار اور ان کی اولاد سے حسن سلوک اور صلہ رحمی دینی حکم اور منشاء الٰہی ہے' صلہ رحمی کی تاکید متعدد آیات بینات اور احایث طیبہ سے ثابت ہے' رشتہ داروں میں جو مستحق زکوۃ ہیں ان کو زکوۃ دینے میں دہرا اجر ہے' زکوۃ کی ادائیگی اور صلہ رحمی' ان میں جو نادار' معذور اور مسکین ہیں بقدر استطاعت ان کی کفالت واجب ہے' اسی طرح یتیم' مسکین جو اجنبی ہوں ان کی مالی امداد بقدر امکان واجب ہے' حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَنَاوَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا (۲۱)

(ہاتھ کی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے۔

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۵

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۲

(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۲

(۲۱) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و ابوداؤد و الترمذی عن سہل بن سعد' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۱۸۶

یونہی بیوی کا نان ونفقہ حیثیت کے مطابق ادا کرنا واجب ہے' بیوی کی غیر محارم سے حفاظت کا انتظام مرد کے ذمہ ہے' اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان میں عدل فرض ہے' باری مقررہ پر ان کے ہاں رات بسر کرے' حسن صحبت اور حسن معاشرت سے بیوی کو غیروں سے مستغنی کر دے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ ہمسایہ اور اس کے حقوق کی نگہداشت رب تعالیٰ کو بہت محبوب ہے' اس کی پاسداری مسلمان پر لازم ہے۔

حضور رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ (۲۳)

جبریل مجھے ہمیشہ ہمسائے کے بارے میں وصیت فرماتے رہے میں نے گمان کیا کہ اسے ترکہ میں وارث بنا دیا جائے گا۔ (۲۴)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۷۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو پی' ص ۱۸۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۹
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۴۹۵

(۲۳) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمر ورواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ عن عائشۃ 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۲۴۶

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۱۸۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۸

﴿۱۶﴾ ہمسایہ تین طرح کا ہوتا ہے۔

(ا) مسلمان رشتہ دار: اس کے تین حق ہیں' مسلمان بھائی ہونے کا' رشتہ دار ہونے کا اور ہمسایہ ہونے کا۔

(ب) مسلمان اجنبی: اس کے دو حق ہیں' مسلمان بھائی ہونے کا' ہمسایہ ہونے کا۔

(ج) غیر مسلم: اس کا ایک حق ہمسایہ ہونے کا ہے۔

ہمسایہ کے متعدد حقوق ہیں' چند ایک یہ ہیں۔

ہمسائے سے سلام میں سبقت کرے' حسد بغض کو دل سے دور کرے' ہمسایہ کو وقتاً فوقتاً ہدیہ بھیجے' اس کو ضرورت ہو تو قرض یا عاریہ دے' بیمار ہو تو عیادت کرے' اس کی غمی وخوشی میں بقدر امکان شریک ہو' خوشی کے موقعہ پر مبارک دے' غمی میں تعزیت کرے' اس کی زیادتی پر اسے معاف کرے' اپنے مکان کی دیوار اتنی اونچی نہ کرے کہ اس کی ہوا اور روشنی بند ہو جائے' اگر فوت ہو جائے تو جنازہ میں شرکت کرے' اور اس کی اولاد پر احسان کرتا رہے۔ (۲۵)

﴿۱۷﴾ ہر آدمی جو کسی وقت تمہارا ہم نشین رہا' اس سے حسن سلوک کرنا احکام دینیہ سے ہے' مثلاً سفر کا ساتھی' تعلیم کا ساتھی' مدرسہ' مسجد کا ساتھی' کسی پیشہ میں ہم نشین' محلّہ دار' بچپن کا ساتھی' زندگی کا ساتھی یعنی رفیقہ حیات وغیرہ سے

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۹۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۸۴

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۴۹۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۸۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۵' ۹۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۷۵

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۵ و مابعد

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۸

احسان ومروت کرنا مندوب و مستحسن ہے اس سے معاشرہ میں خوش گوار اخوت کا مظاہرہ ہوگا' بغض' حسد' دشمنی اور کسی کو نقصان دینے والے جذبات کا خاتمہ ہوگا' اور "اسلام دین امن" کی عملی تصویر سامنے آئے گی۔(۲۶)

﴿۱۸﴾ وہ آدمی جو سفر میں ہو اور بے توشہ رہ جائے اس کے ساتھ احسان کیا جائے' اس کے ساتھ احسان یہ ہے کہ اسے منزل مقصود تک پہنچایا جائے' سواری' زادراہ کا انتظام کرنا حسن سلوک ہے' اگر راستہ بھول گیا ہے تو اسے راستہ دکھایا جائے' اگر کوئی مہمان آ جائے تو خندہ پیشانی سے اس کی حتی المقدور تواضع کی جائے' کیونکہ مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے' وہ جب کسی گھر میں اترتا ہے تو رب تعالیٰ کی رحمت لے کر آتا ہے' اور جب اس گھر سے چلتا ہے تو اس گھر کی بلائیں نکال دیتا ہے۔(۲۷)

﴿۱۹﴾ غلام' باندی' خادم اور مملوکہ جانوروں سے ان کے حسبِ حال حسنِ سلوک کرے' غلام' خادم کو خوراک لباس بقدر حاجت دے' ان سے طاقت سے زیادہ کام نہ لے' بھاری کام میں ان کی خود اعانت کرے' انہیں لعن طعن نہ کرے' جانوروں سے حسنِ سلوک یہ ہے کہ ان کی خوراک کا پورا دھیان رکھے' انہیں شکم سیر کھلائے' بلاوجہ نہ مارے' طاقت کے مطابق کام لے' منزل پر پہنچ کر سواری سے اتر جائے اور بوجھ اتار دے' یہ صفات رب کریم جل وعلا کو پسند ہیں۔ حلال جانور کی پرورش میں برکت ہے۔

---

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۳۷۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۴۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۱۸۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۷۸
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۷۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص۹۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱'ص۴۹۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۱۸۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۱۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۵'ص۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۷۵

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۱۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۱۸۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱'ص۳۷۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص۸۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۷۵

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْغَنَمُ بَرَکَۃٌ وَالْاِبِلُ عِزٌّ لِاَھْلِھَا وَالْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَالْمَمْلُوْکُ اَخُوْکَ فَاَحْسِنْ اِلَیْہِ فَاِنْ وَجَدْتَّہٗ مَغْلُوْبًا فَاَعِنْہُ (۲۸)

بھیڑ بکریاں پالنے میں برکت ہے' اونٹ اپنے مالک کے لئے باعث عزت ہے' گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی رکھ دی گئی ہے' غلام تیرا بھائی ہے' سو اس پر احسان کر' اگر اسے کسی کام سے مغلوب دیکھے تو اس کی مدد کر۔

بلکہ اسلام تو ہر ذی روح سے احسان کا حکم دیتا ہے' حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ حَرّیٍ اَجْرٌ (۲۹)

ہر ذی روح کی خدمت کرنے میں اجر ہے۔

اور اگر کسی غلام یا خادم سے غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دے' حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ایک دن میں غلام اگر ستر مرتبہ بھی خطا کرے تو اسے معاف کر دو۔ (۳۰)

☆☆☆☆☆

(۲۸) ☆ رواہ ابوبکر الجصاص عن عمرو بن شرحبیل 'ج ۲'ص ۱۹۹

(۲۹) ☆ رواہ الائمہ احمد و ابن ماجہ عن سراقہ بن مالک و رواہ احمد عن ابن عمرو' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲'ص ۱۳۱

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱'ص ۴۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵'ص ۱۸۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵'ص ۲۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۳۷۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱'ص ۴۹۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۱۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۷۸

☆☆☆☆☆

باب (۹۸):

بخل

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَلَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَيَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ☆ (سورۃالنسآء آیت ۳۷)

جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لئے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا اسے چھپائیں' اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شان نزول:

اس آیت کے شان نزول کے بارے میں متعدد روایات ہیں' ممکن ہے کہ یہ آیت سب کا حکم بیان کرتی ہو۔

(۱) یہود کے سردار کردم بن زید' حی بن اخطب' رفاعہ بن زید بن تابوت' اسامہ بن حبیب' نافع بن ابی نافع' بحری بن عمرو انصار کے پرانے دوست تھے' جب انصار نے اسلام قبول کرلیا تو یہودیوں کی یہ جماعت صحابہ کرام سے کہتی کہ دین کی راہ میں تمہارا بے دریغ خرچ کرنا بڑی مشکل کا پیش خیمہ ہے' اپنا سرمایہ سنبھال کر رکھو' نہ معلوم کل کیا پیش آئے' ان کی اس گفتگو کا مقصد مہاجرین کی خدمت سے روکنا تھا' زکوۃ' صدقات اور جہاد کے مصارف سے روکنا تھا' ان بہکانے والوں کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی' انہیں بخل کی ترغیب دینے سے روک دیا۔ (۱)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۹۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۱۹۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۸۳
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۱۲۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ الطالع ناھرہ ازھر' ج ۱۰' ص ۹۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ۱' ص ۳۷۹
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ص ۳۷۹

(۲) تورات'انجیل وغیرہ آسمانی کتابوں میں حضور خاتم الانبیاء سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ نبی مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار کی بعثت اور صفات حمیدہ کا ذکر ہے' یہودی علماء ازراہ حسد وعناد حضور کی وہ صفات خود بیان نہ کرتے تھے' بلکہ اپنے احبار کو چھپانے کا حکم دیتے' اس علمی بخل سے انہیں روک دیا گیا۔ (۲)

(۳) یہودیوں کی سرشت یہ ہے کہ وہ بخیل ہوتے ہیں' مال کو جمع رکھتے ہیں' جان تک گنوا دیتے ہیں اور بخل کی ترغیب دوسروں کو بھی دیتے ہیں' انہیں اس مذموم حرکت سے روک دیا گیا ہے۔ (۳)

(۴) اہل کتاب حقوق العباد ادا کرنے میں بخل سے کام لیتے' رشتہ داروں' ناداروں' یتیموں' ہمسایوں' ساتھیوں وغیرہ سے مالی تعاون نہ کرتے' ان کی کتابوں میں اسلام اور حضور خاتم المرسلین ﷺ کی بعثت اور صفات جمیلہ کا تذکرہ ہے' وہ چھپاتے' اس مذموم حرکت سے انہیں روک دیا گیا ہے۔ (۴)

(۵) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی بدولت اپنی دولت مندی کا اظہار نہیں کرتے' لوگوں کے سامنے گدایانہ حیثیت سے رہتے ہیں' ان کی بودوباش' خوراک' لباس اور طرز زندگی سے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت کا اظہار نہیں ہوتا' ان لوگوں کو اس فعل قبیح سے روکا گیا ہے۔ (۵)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۱۹۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۴۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵ 'ص ۱۹۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵ 'ص ۳۰
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ 'ص ۴۹۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی 'ج۳ 'ص ۷۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۱۲۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۳۷۹
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۳۷۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰ 'ص ۹۸

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۱۹۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۴۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵ 'ص ۱۹۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰ 'ص ۹۸

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵ 'ص ۳۰

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۴۳۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۳۷۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵ 'ص ۳۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دوسروں کے مالی حقوق جو کسی شخص کے ذمہ ہوں ان کا ادا کرنا واجب ہے' دوسروں کے مالی حقوق ادا نہ کرنا بخل ہے اور بخل انسان کی ہلاکت کا باعث ہے' رب تعالیٰ کریم و قدیر ہے' وہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ......الآیۃ (سورہ آل عمران آیت'۱۸۰)

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی' ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں' بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے' عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

حضور رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَیُّ دَآءٍ اَدْوَاءٌ مِنَ الْبُخْلِ (۶)

بخل سے بڑھ کر اور کون سے اخلاقی مرض ہے۔

بعض علماء نے بخل کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے۔(۷)

﴿۲﴾ جس طرح بخل کرنا حرام ہے' اسی طرح بخل کی ترغیب دینا بھی حرام ہے' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بخل کرنے والے اور بخل کی ترغیب دینے کی اکٹھی مذمت بیان فرمائی ہے' بخل یہود کی عادتِ بد ہے' اس سے احتراز لازم ہے۔(۸)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں انسان کو عطا کیں ان کا اعتراف کرنا اور ان کا چرچا کرنا واجب ہے' ان کا چھپانا اگر بوجہ انکار ہو تو کفر ہے' ورنہ حرام' اپنے لباس' بود و باش سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار لازم ہے' یہ اللہ کو محبوب ہے۔

---

(۶) ☆ رواہ الخطیب والطبرانی وغیرہم 'بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج۴'ص۱۳۰

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۱۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص۱۹۳

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱'ص۴۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص۹۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱'ص۳۷۹

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱'ص۳۷۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۱۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص۷۸

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص۱۹۳

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ومطلوب نبی اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا۔

وَاَمَّابِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ☆ (سورہ والضحیٰ آیت ۱۱)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

رب تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا چرچا بطور تحدیث نعمت ہونا چاہیے، فخریہ انداز میں بیان کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ تکبر ہے۔

حضور پرنور شافع یوم النشور فخر عالم وعالمیاں ﷺ نے تحدیث نعمت کے طور پر رب کی نعمتوں کا تذکرہ فرمایا۔

اَنَاسَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَافَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَافَخْرَ وَمَامِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّاتَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَااَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَافَخْرَ (۹)

روز قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اس پر فخر نہیں کرتا، لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اس پر میں فخر نہیں کرتا، اس روز حضرت آدم اور ان کے سوا جتنے انبیاء ہیں میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائے گا، میں یہ بطور فخر بیان نہیں کرتا (بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرتا ہوں) (۱۰)

بطور تکبر اپنی بڑائی بیان کرنا حرام ہے، رب کریم کو یہ پسند نہیں، ارشاد ربانی ہے۔ ﴿۴﴾

فَلَاتُزَکُّوْآ اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ......الایة (سورۃ النجم آیت ۳۲)

تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔

کسی کے سامنے اس کی خوبیاں بیان کرنا ناجائز ہے، اگر وہ اس پر راضی ہوتا ہے تو اپنی نیکیاں ضائع کرتا ہے، البتہ اس کی عدم موجودگی میں اس کی خوبیاں بیان کرنا محمود ہے، مگر اس قاعدہ سے حضور سید عالم ﷺ مستثنیٰ ہیں، خود سید عالم ﷺ نے اپنے کمالات صحابہ کرام کو بیان کرنے کا حکم دیا، اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور آقا ومولیٰ ﷺ کے سامنے آپ کے اوصاف حمیدہ اور کمالات جلیلہ کا چرچا کیا گیا۔ ﴿۵﴾

---

(۹) ☆ رواہ الائمہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید، جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۸۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۹۹۔

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۷۹

مسجد نبوی شریف کے صحن میں آقا و مولیٰ کے حضور' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

هَجَرْتَ مُحَمَّدًا بِرًّا تَقِيًّا ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَآءُ (۱۱)

اے مردود! تو نے میرے آقا حضرت محمد ﷺ کی ہجو کی ہے حالانکہ آپ نیک اور متقی ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں' ان کی عادت کریمہ وفا کرنا ہے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ عالم کے لئے فرض ہے کہ وہ اپنے رسول معظم نبی مکرم ﷺ کے کمالات' معجزات' اوصاف' خصائص کو جا بجا خوب محبت سے بیان کرے' آیات ربانیہ' احادیث طیبہ اور کتب سماویہ کی وہ آیات جس میں حضور ﷺ کے کمالات بیان ہوئے' بکثرت بیان کرتا رہے' درس و تدریس' تعلیم و تربیت' وعظ و تبلیغ میں یہ فریضہ احسن طریقہ سے ادا کرے' ہرگز ہرگز بیان کرنے میں بخل سے کام نہ لے' ورنہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ حشر ہوگا' اسی طرح عالم کے لئے فرض ہے کہ اہل اور طالب سے علم کو نہ چھپائے' ورنہ وہی علم اس کے لئے روز قیامت عذاب بن جائے گا' آقا و مولیٰ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ كَتَمَ عِلْماً عَنْ اَهْلِهٖ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِجَاماً مِنْ نَارٍ (۱۳)

جس نے علم کو اہل سے چھپایا وہ علم قیامت کے روز اس کے لئے لگام بنا دیا جائے گا۔ (۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۱) ☆ رواہ مسلم (ج ۲' ص ۳۰۱) عن عائشة

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۰۰

(۱۳) ☆ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۱۴

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۹۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۷۹

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۷۹

☆☆☆☆☆

باب (۹۹):

ریا، بخل

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۳۸)

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کو دکھاوے کو خرچتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور قیامت پر، اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے۔

حل لغات:

"رِئَاءَ" : لوگوں کو اپنا عمل قصداً دکھانا، تا کہ وہ اسے اچھا جانیں مگر حقیقت میں وہ اچھا کام اور نیک عمل اللہ کی رضا کے لئے نہ ہو بلکہ محض دکھاوے کے لئے ہو، نمود و نمائش کرنا، خلاف حقیقت دکھاوا۔ (۱)

"قَرِیْنٌ" : ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا، ساتھی، مصاحب۔ (۲)

شان نزول:

آیت مبارکہ کے نزول میں چند روایات ہیں، یہ روایات ممکن ہے اس آیت کے نزول کا باعث ہوں۔

(۱) منافقین اپنا نفاق چھپانے کے لئے گاہ بگاہ اسلام کی راہ میں خرچ کر لیتے تا کہ ان کا بھرم قائم رہے اور لوگ ہمیں اپنا

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۲۰۹
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۱۱۹
(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۴۰۱

ساتھی جانیں' ان کا یہ خرچ بظاہر نیکی کے کاموں میں ہوتا مگر نیت محمودنہ ہوتی 'اللہ تعالی نے ان کی مذمت میں یہ آیت نازل ہوئی۔(۳)

(۲) یہود اپنے بخل کو چھپانے کے لئے کبھی کبھار کچھ خرچ کر لیتے تا کہ انہیں بخل کی تہمت نہ لگے' ان کا خرچ بھی رضائے الٰہی کے لئے نہیں ہوتا' ان کی حقیقت کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔(۴)

(۳) کفار مکہ بدر میں تیار کرنے کے لئے غرباء مکہ پر خرچ کرتے تا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہو سکیں' کفار مکہ کا یہ خرچ کرنا انتہائی مذموم تھا' ان کی مذمت میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۰۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۹۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۳۰
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۳۷۹
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۳۷۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۹۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۳۲
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۳۷۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۳۰

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۱۹۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۳۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۳
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۳۷۹
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۳۷۹
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰'ص ۹۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۸۰

مسائل شرعیہ:۔

﴿۱﴾ نیک کام، خواہ قولی ہو یا فعلی، مالی ہو یا بدنی، جو ریاکاری کی خاطر کیا جائے وہ عبادت نہیں رہتا اور نہ اس پر آخرت میں ثواب ہوگا، ریاکار دنیا میں اپنے کام کا عوض چاہتا ہے جو اسے ذکر جمیل اور حسن ثنا کی صورت میں مل جاتا ہے، لیکن آخرت میں اس کا کوئی عوض نہیں، وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اجرت پر کام کیا، اسے اجرت مل گئی، اب مزید کسی انعام یا اجرت کا حق دار نہیں، اس لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال کو ریا سے پاک رکھے، اخلاص نیت سے ہی آخرت میں اجر کی امید ہے۔(٦)

﴿۲﴾ طلب شہرت کے لئے اپنا مال خرچ کرنا ایسا ہی مذموم ہے جیسا بخل کرنا، بلکہ ریا سے خرچ کرنے والا بخیل سے زیادہ برا ہے۔(٧)

﴿۳﴾ عبادات میں اجارہ باطل ہے یعنی اجرت ادا کر کے نماز پڑھوالی، روزہ رکھوالیا، حج کروالیا، یہ جائز نہیں، جس کام کی اجرت لے لی اس کا ثواب جاتا رہا۔(٨)

اس سے وہ حضرات عبرت حاصل کریں جو ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید پڑھنے کی اجرت ٹھہرا لیتے ہیں۔ علمائے متاخرین نے لوگوں کے تساہل کو دیکھتے ہوئے آذان، امامت، تدریس وغیرہ کی اجرت کی اجازت دی ہے۔

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج٢'ص ٢٠٠
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج٥'ص ٣٠
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج٥'ص ١٩٤
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ١'ص ٤٣٢

(٧) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان' ج ١'ص ٤٣٢
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ١٠'ص ١٠٠
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ١'ص ٣٧٩
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٣'ص ٨٠

(٨) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج٢'ص ١٠٠۔

﴿۴﴾ بخل، ریاکاری اور دوسری خباثتیں شیطان کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، اس لئے شیطان کی دوستی اور ساتھ رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تاکیداً منع فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ☆ (سورۃ الحج آیت ۴)

جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس (شیطان) کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کرے گا، اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا۔(۹)

﴿۵﴾ حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے کوئی نیکی کا کام کرنا ریا نہیں، اور نہ یہ مذموم ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، خود رب کریم جل وعلا ہمیں اپنے محبوب اکرم ﷺ کی رضا جوئی کی تعلیم دیتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ☆

تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کرلیں اور اللہ اور رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے، اگر ایمان رکھتے تھے۔ (سورۃ التوبہ آیت ۶۲)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی رضا کے طالب رہتے، ہر وہ کام کرتے جس سے آپ راضی ہو جائیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ لحنِ داؤدی سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے، ایک رات ان کی تلاوت حضور سید عالم ﷺ نے سماعت فرمائی، آپ کو مسرت ہوئی، صبح آپ نے ابوموسیٰ اشعری سے ذکر فرمایا، انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ میری تلاوت سے محظوظ ہو رہے ہیں تو میں بہتر انداز سے تلاوت کرتا۔

---

(۹) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۸۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۸۰

حضرت ابوموسیٰ اشعری کے کلمات یوں ہیں۔

اَمَّاوَاللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَوْعَلِمْتُ اَنَّکَ تَسْمَعُ لَحَبَّرْتُهٗ تَحْبِیْراً (۱۰)

یارسول اللہ! اللہ کی قسم، اگر مجھے علم ہوجاتا کہ آپ میری قرات سماعت فرمارہے ہیں تو میں اپنی آواز کو خوب مزین کرتا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی رضاجوئی کے لئے تلاوت کو بہتر انداز میں پڑھنے کو ریا نہیں جانتے۔

صحابی کا فعل بمنزلہ حدیث ہے۔

حدیث شریف کے ابتدائی حصہ کی تخریج دیگر جلیل القدر محدثین نے بھی فرمائی ہے۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

---

(۱۰) ☆ تفسیر روح البیان 'زیر آیت "اتیناداوودزبورا" ج ا 'ص ۵۱۷' مطبوعہ عثمانیہ استنبول (۱۳۰۶)

(۱۱) ☆ صحیح مسلم 'ج ا 'ص ۲۶۸

☆ بغوی 'ج ا 'ص ۶۲۴

☆ اتحاف السادة المتقین للزبیدی 'ج ۴ 'ص ۴۹۹

☆ کنز العمال 'ج ۱۱ 'ح ۳۳۴۷۰

☆ سنن الکبریٰ للبیہقی 'ج ۳ 'ص ۱۲ ......بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۰) :

نشہ اور جنابت کی حالت میں نماز، تیمم

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ☆

(سورۃ النسآء آیت، ۴۳)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور ناپاکی کی حالت میں بے نہائے، مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا، یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو، بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

حل لغات:

"سُکٰرٰی": جمع ہے اس کا واحد سُکْرَانٌ ہے، سُکْر عقل پر پردہ پڑ جانے کا نام ہے، مستی اور مدہوشی اگرچہ اکثر طور

پرشراب کے نشے سے ہوتی ہے اور یہی یہاں مراد ہے مگر عشق' غصہ' نیند' غشی اور غم کی وجہ سے بھی مدہوشی ہو جاتی ہے۔(۱)
آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مستی اور مدہوشی کی حالت میں نماز ہرگز نہ پڑھو' نہ معلوم کہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔

"**جُنُبًا**": مرد یا عورت کا مجامعت کی وجہ سے یا منی شہوت سے خارج ہونے کے باعث اس حالت میں ہونا کہ اس پر غسل فرض ہو' جنابت کہلاتا ہے' جنابت والا مرد یا عورت جنبی ہوتا ہے۔(۲)

"**عَابِرِیْ سَبِیْلٍ**": راہ طے کرنے والا' مسافر۔
تیمّم کے مسائل میں مسافر کا ذکر خصوصیت سے کرنے کی وجہ یہ کہ حالت سفر میں بالعموم پانی دستیاب نہیں ہوتا۔(۳)

"**اَلْغَائِط**": غَاطَ یَغُوْطُ سے مصدر غَوْطًا ہے' اس کا معنی ہے گڑھا کھودنا' غائط وہ وسیع اور گہری زمین جس میں بیٹھ کر انسان رفع حاجت کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کی نگاہ سے اوجھل رہے' معنی میں وسعت پیدا کر کے ہر اس مقام کو غائط کہتے ہیں جہاں بیٹھ کر انسان رفع حاجت کر سکے' مراد پاخانہ۔(۴)
آیت سے مراد یہ کہ تم میں سے جو رفع حاجت سے فارغ ہو اور رفع حدث کے لئے پانی نہ پائے تو وہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔(۵)

---

(۱) ☆ (مفردات' ص ۱۳۵.
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۳۶.
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۰۱.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۳۴.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱' ص ۱۰۹.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۳)
(۲) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۰۰.
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۵۵.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۰۴.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۸۹)
(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۰۵.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۰۶.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۲.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۳۹.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۱.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۹۲)
(۴) ☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۵
(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۴۳.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۲۰.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۸۱.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۹۱)

"**لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ**": لَمْسٌ کا لغوی معنی ہے چھونا' مگر اس مقام پر عورت کو چھونے سے مراد بالا جماع علماء تفسیر جماع کرنا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے جو عورت سے جماع کرے اور غسل کے لئے پانی نہ پائے یا کسی عذر کے باعث غسل نہ کرسکے تو رفع جنابت کے لئے تیمّم کرے۔(۶)

"**فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً**": جو تم میں سے پانی نہ پائے۔

پانی نہ پانے کی متعدد وجوہ ہیں' یہ آیت ان سب کو شامل ہے۔

وضو یا غسل کی حاجت ہو سرے سے پانی نہ پائے' یا پانی تو موجود ہے مگر بقدر کفایت نہیں' یا پانی صرف اپنی پیاس یا جانور کے لئے کافی ہے زائد نہیں اگر اسے وضو یا غسل میں استعمال کرتا ہے تو خود یا جانور پیاسا رہتا ہے' پانی کے استعمال پر قادر نہیں' بایں طور کہ بیمار ہے پانی استعمال کرے تو مرض بڑھ جاتا ہے یا کوئی پاس نہیں جو استعمال کرا سکے' پانی کے ذخیرہ تک رسائی ممکن نہیں کہ راستہ میں دشمن' درندہ وغیرہ ہے' یہ سب صورتیں پانی نہ پانے کی ہیں۔(۷)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۴۴۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵' ص ۲۲۳۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۱۲۔

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۱۔

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۵۔

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۴۱۔

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۸۴۔

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۸۴۔

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۹۹۔

☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی و شرکاہ' مصر' ج ۱' ص ۵۵۰۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۸۱)

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۰۵۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۴۵۔

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۵۔

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ

"فَتَيَمَّمُوْا": تیمّم ' یَمَّمَ سے بنا ہے' بعض اہل لغت اسے اَمَّمَ سے بناتے ہیں جس کا معنی ہے قصد کرنا' ارادہ کرنا۔

اصطلاح شرع میں حدث اصغر یا حدث اکبر دور کرنے کے لئے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا تیمّم کہلاتا ہے' تیمّم میں نیت شرط ہے۔(۸)

"صَعِيْدًا": زمین کا ظاہر' روئے زمین' زمین کے ظاہری اجزاء' ان پر غبار ہو یا نہ ہو' اس میں مٹی' ریت' پتھر وغیرہ سب شامل ہیں۔(۹)

"طَيِّبًا": پاکیزہ' طاہر۔

زمین کے جن اجزا پر تیمّم کرنا ہو ان کا پاک اور طاہر ہونا لازم ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۵۵۲.
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۶۱.
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۳۱.
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۰۹)

(۹) ☆ (مفردات' امام راغب اصفہانی' ص ۲۸۰.
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۶۳.
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۴۸.
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۳۶.
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۰۹.
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ج ۱' ص ۱۸۵.
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۱.
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۷.
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۷.
☆ تفسیر کبیر از امام' فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ۱۱۳.
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۴۳)

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۴۸.
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۱۲)

شانِ نزول:

(۱) سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں جب شراب کی قطعی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چند مقتدر صحابہ کرام کی کھانے کی دعوت کی' جس میں میں بھی شامل تھا' حسب دستور کھانے کے بعد شراب کا دور چلا' پینے کے بعد نشے کی حالت طاری ہوئی' مغرب کے وقت میں نے امامت کرائی' چونکہ میں بھی نشہ سے چور تھا' نماز میں سورۃ الکافرون پڑھی اور سورہ میں چاروں جگہ ''لا'' چھوڑ دیا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔(۱۱)

اس آیت کے نزول کے بعد شراب کا رواج بہت حد تک کم ہو گیا' پھر سورہ مائدہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں شراب قطعی طور پر حرام قرار دی گئی' اس طرح اسلام میں شراب قطعاً حرام ٹھہری۔

(۲) غزوہ مریسیع میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا' تلاش کرنے میں تاخیر ہو گئی' نماز کا وقت گذر رہا تھا' صحابہ کرام کے پاس وضو لئے پانی نہ تھا' سب پریشان تھے' اس پر آیت مبارکہ کا دوسرا حصہ نازل ہوا' جس میں تیمم کی اجازت دی گئی' حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر فرمایا:

اے آل ابوبکر! جب تم پر کوئی تکلیف آتی ہے تو مسلمانوں کو راحت ملتی ہے۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۲۲۰.
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۲۰۱.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۴۳۳.
☆ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج ۱'ص ۵۰۰.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج ۱۰'ص ۱۰۷.
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۴.
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۲۲۱.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۷۸.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۳۸.
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج ۱'ص ۳۸۲)

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۲۱۴.
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۴۱.
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج ۱'ص ۳۸۲.
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۱۱۳'۱۱۹.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۸۰.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۴۴۱)

(۳) آیت تیمّم کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک موقعہ پر زخمی ہو گئے اور انہیں غسل کی حاجت لاحق ہوئی' انہیں تیمّم کی اجازت دی گئی' پھر یہ اجازت عام کر دی گئی۔ (۱۳)

(۴) حضور سید عالم ﷺ نے اپنے خادم حضرت اسلع رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ فرمایا کہ میری سواری کے لئے اونٹ پر کجاوہ کس دو' حضرت اسلع نے عرض کیا' یارسول اللہ! میری حالت اس وقت جنابت کی ہے' شدید سردی کی وجہ سے غسل کرنا تکلیف دہ ہے' آپ کی سواری کے کجاوہ کو اس وجہ سے کسنے سے معذور ہوں' اس پر انہیں اجازت دی گئی کہ غسل کی بجائے تیمّم کر لو۔ (۱۴)

ملاحظہ کیجئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم حضور نبی اطہر ﷺ سے منسوب اشیاء کا احترام کس غایت درجہ فرماتے تھے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) عبادات بالخصوص نماز کو حضور قلب سے ادا کرنا لازم ہے' نماز میں ماسوا اللہ کی طرف التفات نماز کی برکتوں کو ہٹا دیتا ہے' نمازی کے لئے لازم ہے کہ وہ دوران نماز پوری کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے' اس لئے ہر اس امر سے دور رہے جو حضور قلب میں مانع ہو' یہی وجہ ہے کہ نشہ' نیند' غلبہ نیند' غلبہ پیشاب اور غلبہ بھوک کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں۔

خشوع و خضوع اور حضور قلب کی اہمیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ☆ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ☆ (سورہ مومنون' آیت ۱'۲)

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے' جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا حَضَرَ الْعِشَآءُ فَابْدُؤُا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوا الْمَغْرِبَ (۱۵)

جب رات کا کھانا آجائے (اور تمہیں بھوک کا غلبہ ہو) تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھا لو۔

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ص ۵' ص ۲۱۴.
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۴۱.
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۰۴)
(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۸۸)
(۱۵) ☆ (رواہ البخاری و مسلم' بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق' ص ۳۸۲)

﴿۲﴾ شراب قطعی حرام ہے' اس کا بنانا' فروخت کرنا' خریدنا' پینا' پلانا' اس کی قیمت سب حرام ہیں' سورۃ النسآء کی مذکورہ بالا آیت کا وہ حصہ منسوخ ہے جس میں نشہ کی حالت میں نماز کے قریب جانے سے منع کیا گیا' ابتداء اسلام میں ایک وقت وہ تھا جب نماز کے اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں شراب پینا جائز تھا' سورۃ مائدہ کی آیت نے شراب کو حرام قطعی قرار دے دیا۔(۱۶)

﴿۳﴾ انسان دو وجہ سے مدہوش ہوتا ہے' (ا) بطریق مباح' (ب) بطریق محذور۔

(ا) مباح طریق سے مدہوشی مثلاً بیماری' جنون' غشی' چوٹ' صدمہ وغیرہ سے بے ہوشی۔

اس نوعیت کی بے ہوشی کے دوران ہونے والے تمام تصرفات پر عمل نہ ہوگا' مثلاً بے ہوشی میں دی ہوئی طلاق نافذ نہ ہوگی' غلام آزاد کرے آزاد نہ ہوگا۔

(ب) محذور طریق سے مدہوشی مثلاً شراب یا دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال کے نتیجہ میں بے ہوشی۔

اس بے ہوشی میں انسان شرعاً مکلّف رہتا ہے' اس کے تصرفات سوائے رِدّت کے (مرتد ہو جانے) نافذ ہوتے ہیں' طلاق' غلام کی آزادی' بیع' شراء وغیرہ۔(۱۷)

﴿۴﴾ خطا سے اگر کلمہ کفر زبان پر جاری ہو تو اس پر حکم کفر نہیں' سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز میں غلطی سے لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ کی بجائے اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ (جس کی تم عبادت کرتے ہو میں بھی اس کی عبادت کرتا ہوں) پڑھ لیا تھا اس پر حکم کفر جاری نہ ہوا۔(۱۸)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۰۱.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۰۱.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۲.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۱۰.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۸۷)
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۰۲.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۰۳.
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۲.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۹.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۳۹)
(۱۸) ☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۸۹.

﴿۵﴾ نماز میں قرات فرض ہے، رب تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک تمہیں معلوم نہ ہو کہ کیا پڑھتے ہو نماز کے قریب نہ جاؤ۔(۱۹)

﴿۶﴾ نماز میں اگر حضور قلب نہ رہے تو شرعی طور پر وہ نماز ادا ہو جائے گی، اگر چہ ثواب میں کمی ہو گی اور حضور قلب کے اثرات مرتب نہ ہوں گے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

اِنِّیْ لَاُجَھِّزُ جَیْشِیْ وَاَنَافِی الصَّلٰوۃِ

نماز کے دوران میرا خیال کبھی لشکر کی ترتیب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس وقت حضور قلب میں خلل آتا مگر نماز مکمل ہو جاتی۔(۲۰)

﴿۷﴾ مرد اور عورت کی شرمگاہیں جب آپس میں مل جائیں تو مرد اور عورت دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے، انزال ہو یا نہ ہو، اسی پر اجماع امت ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِذَاجَلَسَ بَیْنَ شُعَبِھَاالْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْوَجَبَ الْغُسْلُ وفی روایۃ وَاِنْ لَّمْ یَنْزِلُ (۲۱)

جب مرد چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور مرد و عورت کی شرمگاہیں مل جائیں غسل فرض ہو جاتا ہے، اگر چہ انزال نہ ہو۔(۲۲)

﴿۸﴾ عورت کو مجبور کیا شرمگاہیں مل گئیں، یا سوتے میں شرمگاہیں مل گئیں اگر چہ شہوت نہ تھی، غسل فرض ہو گیا۔(۲۳)

﴿۹﴾ شہوت سے اگر منی کود کر نکلی غسل فرض ہے۔(۲۴)

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۰۵)

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۳۵)

(۲۱) ☆ (رواہ مسلم عن عائشۃ' ج ۱' ص ۱۵۰۶)

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۲۰۵۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۸۹)

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۲۲۷۔

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۳۶۔

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۳)

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۹۱)

﴿۱۰﴾ عورت کو بوسہ دیا، چھوا، یہ ناقض وضو نہیں اگر چہ شہوت سے ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبَّلَ بَعْضَ نِسَآئِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّا (۲۵)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض ازواج سے بوسہ فرمایا پھر آپ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے لیکن (بوسہ کے بعد) آپ نے وضو نہ کیا۔ (۲۶)

﴿۱۱﴾ عورت یا مرد کا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، شرمگاہ جسم کے دیگر اعضا کی طرح ایک عضو ہے۔ (۲۷)

﴿۱۲﴾ حالت جنابت میں انسان ناپاک ہوتا ہے، جنبی کے لئے نماز پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا، قرآن مجید چھونا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز نہیں، آیت مذکورہ بالا میں یہ مسئلہ صراحۃً بیان ہوا، حیض ونفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ (۲۸)

جنبی اور حائضہ قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے۔

مسجد نبوی شریف کی ابتدائی تعمیر کے دور میں بعض صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے، ایک موقعہ پر نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے ہٹالو، صحابہ کرام نے توقف فرمایا ان کا خیال تھا کہ شائد حضور انور ﷺ اپنا فیصلہ تبدیل فرمالیں، حضور ﷺ نے دوبارہ فرمایا کہ اپنے دروازے مسجد سے ہٹالو کیونکہ میں کسی جنبی یا حائضہ کا مسجد سے گذرنا حلال نہیں کرتا۔

حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں: فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ (۲۹)

(۲۵) ☆ (رواہ الدارقطنی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۲۴، ۲۲۸۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۸۳۔

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۴۳۔

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۳۴۵)

(۲۷) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۳۸۶)

(۲۸) ☆ (رواہ الائمہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر، جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۸)

(۲۹) ☆ (رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۳۴۔ ونحوہ ابن ماجہ عن ام سلمہ، ص ۴۷۔

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۰۳۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۳۷۔

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۲۲۷۔

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۲۸۳۔

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۴۰۔

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۹۴)

﴿۱۳﴾ غسل جنابت میں تمام بدن پر پانی بہانا فرض ہے' جسم کے بالوں کو جڑ سمیت تر کرنا فرض ہے' اسی طرح کلی کرنا اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ وضو غسل جنابت کا بدل نہیں۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ غسل اور وضو میں نیت کرنا ضروری نہیں' البتہ تیمّم میں نیت ضروری ہے۔ (۳۲)

﴿۱۶﴾ غسل اور وضو میں استعمال ہونے والے پانی کی مقدار معین نہیں' جسامت' بالوں کی قلت و کثرت اور موسم کے تغیرات سے مقدار میں کمی بیشی ممکن ہے۔ (۳۳)

﴿۱۷﴾ غسل سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔ (۳۴)

﴿۱۸﴾ وضو کو توڑنے والی چند اشیاء یہ ہیں!

٭ پیشاب و پاخانہ کے مقام سے نجاست کا نکلنا' ہوا کا خارج ہونا' جسم سے خون' پیپ وغیرہ نجس مادہ کا نکلنا' قے کرنا' نکسیر پھوٹنا' بیہوش ہو جانا' لیٹ کر یا تکیہ لگا کر سونا' رکوع و سجدہ والی نماز میں قہقہ لگانا' جنون' نشہ سے بیہوش ہو جانا۔ (۳۵)

﴿۱۹﴾ نماز میں بغیر سہارا کسی رکن میں سو جانا ناقض وضو نہیں' البتہ سونے کی وجہ سے گر گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

---

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۲.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۳۸.
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۲)

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۰۸)

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۳.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۴۷.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۰۹.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۷۴)

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۴)

(۳۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۰۲)

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۲۰.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۱.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۵.
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۹۶' ۱۰۵)

صحیح حدیث شریف میں ہے:

لَیْسَ عَلٰی مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوْءٌ حَتّٰی یَضْطَجِعَ فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ(۳۶)

جو نماز میں سجدہ (یا رکوع یا قیام) کی حالت میں سو گیا اس پر وضو کرنا فرض نہیں البتہ جب لیٹ گیا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے (نیند میں جوڑوں کے ڈھیل سے وضو جاتا رہتا ہے)(۳۷)

﴿۲۰﴾ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرلے پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔

(ا) ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔

(ب) چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں۔

(ج) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔

(د) دشمن کا خوف کہ پانی کے لئے نکلا تو وہ مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا یہ مقروض ہے اور وہ قرض میں قید کرا دے گا یا اس طرف سانپ یا کوئی درندہ ہے جو پھاڑ کھائے گا یا بدکار سے بے آبروئی کا صحیح گمان ہو۔

(ہ) پیاس کا خوف ہو یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل میں صرف کرے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور پیاسا رہ جائے گا۔

(و) جنگل میں پانی موجود ہے مگر رسی ڈول میسر نہیں۔

(ز) پانی کا گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے پانی دوگنی قیمت ہو یا معمول کی قیمت ہو مگر دام نہیں۔

(ح) پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل وغیرہ گاڑی چلی جائے گی۔

(ط) وضو یا غسل کرنے میں مصروف ہوا تو عیدین کی نماز جاتی رہے گی۔

(ی) غیر ولی کی نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

---

(۳۶) ☆ (رواہ الامام احمد عن ابن عباس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۲۳)

(۳۷) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۵.

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۰۵)

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۲۱

ان سب صورتوں میں وضو یا غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳۸)

﴿۲۱﴾ تیمّم کے جواز کا عذر جب تک رہے تیمّم جائز ہے' خواہ سفر یا حضر' خواہ طویل عرصہ گذر جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰی عَشْرِ سِنِیْنَ(۳۹) وفی روایة وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ(۴۰)

پاکیزہ مٹی سے تیمّم کرنا مسلمان کے لئے وضو ہے اگرچہ دس برس تک پانی پر قدرت نہ ہو۔(۴۱)

﴿۲۲﴾ تیمّم وضو کا خلف مطلق ہے' اس لئے ایک تیمّم سے جب تک حدث نہ ہو جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔(۴۲)

﴿۲۳﴾ تیمّم میں مٹی پانی کا خلف ہے' اس لئے تیمّم کرنے والا وضو کرنے والے کی امامت کرا سکتا ہے' اسی طرح موزوں یا عذر کی وجہ سے کسی عضو پر مسح کرنے والا عضو کو دھونے والے کی امامت کرا سکتا ہے۔(۴۳)

﴿۲۴﴾ تیمّم کر کے جتنی نمازیں پڑھیں ان کا اعادہ نہیں۔(۴۴)

﴿۲۵﴾ معذور کے لئے وقت سے پہلے بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔(۴۵)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۰۵.
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارلمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۴۴۰.
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۰۴.
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج ا'ص ۵۰۰.
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا'ص ۲۲۱.
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۵.
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰'ص ۱۱۲.
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ا'ص ۳۸۲.
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ا'ص ۳۸۲.
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۴۰.
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۸۹.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۸۱)
(۳۹) ☆ (رواہ ابوداؤد عن ابی ذر' ج ا'ص ۵۳)
(۴۰) ☆ (رواہ النسائی وابن حبان'بحوالہ جامع صغیر' ج۲'ص ۸۱)
(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۱۶)
(۴۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۳۵.
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۱۱۷.
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۸۵)
(۴۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۲۸۵)
(۴۴) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ا'ص ۳۸۴)
(۴۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۲۲۸)

﴿۲۶﴾ آخر وقت تک پانی ملنے کی امید ہو تو نماز موخر کرے اور وضو کر کے نماز ادا کرے۔(۴۶)

﴿۲۷﴾ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھی، پھر وقت باقی تھا کہ پانی مل گیا، تو نماز کا اعادہ نہیں۔(۴۷)

﴿۲۸﴾ اگر بعض اعضاء زخمی ہوں اور بعض نہ ہوں تو اگر عضو کا بڑا حصہ صحیح ہو اور چھوٹا زخمی، تو صحیح کو دھولے اور زخمی پر مسح کر لے، تیمّم نہ کرے، اگر بڑا حصہ زخمی ہو تو تیمّم کرے دھونے کی ضرورت نہیں۔(۴۸)

﴿۲۹﴾ زمین کے ظاہر اجزاء مٹی، ریت، پتھر وغیرہ پر تیمّم جائز ہے، اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔(۴۹)

﴿۳۰﴾ تیمّم کے لئے جنس زمین کے اجزا کا پاک ہونا شرط ہے، نجس زمین خشک ہوگئی تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس پر تیمّم کرنا جائز نہیں۔(۵۰)

﴿۳۱﴾ تیمّم میں دو ضرب ہیں، ایک ضرب سے چہرے کا اور دوسری ضرب سے ہاتھوں کا کہنیوں سمیت تیمّم کرے، وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو جتنی حدود میں دھوتے ہیں اتنے حصہ چہرہ اور ہاتھوں پر تیمّم کرنا فرض ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔

---

(۴۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۲۲۹)

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۱۱۶)

(۴۸) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۸۴۔

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۱۱۷)

(۴۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۳۶۔

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار لمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۴۸۔

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۸۶۔

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۸۶۔

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۱، ص ۱۱۲۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۸۴)

(۵۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۱۱۲)

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَضَرْبَۃٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ (۵۱)

تیمّم میں دو ضربیں ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری کہ ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (۵۲)

﴿۴۲﴾ تیمّم میں غبار کا بالوں کی جڑوں تک پہنچانا ضروری نہیں صرف ظاہر پر مسح کرنا کافی ہے۔ (۵۳)

﴿۴۳﴾ تیمّم اس امت کے ساتھ خاص ہے پہلی امتوں میں جائز نہ تھا' اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا شکر گذار رہے جن کی برکت سے یہ سہولت ملی۔

حضور اکرم نور مجسم رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات بابرکات مجسمہ رحمت و برکت ہے' آپ کے وجود مسعود کی برکت سے مسلمانوں پر بہت سی آسانیاں ہیں' اور پہلی امتوں پر جو مشکل احکام تھے وہ سب حضور انور ﷺ کے طفیل اس امت سے اٹھا لئے گئے ہیں۔ (۵۴)

﴿۴۴﴾ اگر پانی پر قدرت نہ ہو اور پاک مٹی بھی نہ ہو جس سے تیمّم کر سکے تو نماز کو موخر کر دے' پانی یا پاک مٹی ملنے پر وضو یا غسل یا تیمّم کر کے قضا نماز پڑھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ بغیر پاکیزگی کے نماز قبول نہیں فرماتا۔ (۵۵)

☆☆☆☆☆

---

(۵۱) ☆ (رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عمرو نحوہ الطبرانی عن ابی امامۃ و رواہ احمد عن عمار بن یاسر' بحوالہ کنز العمال' ج۹' ح ۲۶۶۹۲'۲۶۶۸۸)

(۵۲) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۷.

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۸۴.

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۳۹.

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۱۱۴.

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۱۴)

(۵۲) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۷)

(۵۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۳۱.

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۸۶)

(۵۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۱۱۰)

☆☆☆☆☆

باب نمبر(۱۰۱) :

خود ستائی، عصمتِ انبیاء، افضلیتِ سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَمۡ تَرَاِلَی الَّذِیۡنَ یُزَکُّوۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَلَایُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۴۹)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں، بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے، اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر۔

حل لغات:

"**یُزَکُّوۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ**": تزَکِیَہ کا معنی ہے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک قرار دینا، اپنی تعریف آپ کرنا۔

تزکیہ کی نسبت اگر بندہ کی طرف ہو تو اس کا معنی ہے گناہوں کی آلودگی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

قَدۡاَفۡلَحَ مَنۡ ذَکّٰھَا بے شک مراد کو پہنچا جس نے اسے ستھرا کیا۔ (سورۃ الشمس آیت ۹)

تزکیہ کی نسبت اگر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی طرف ہو تو اس کا معنی ہے کہ وہ بندے کو گناہوں سے پاک کرتا ہے کہ فاعل حقیقی وہی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے۔ (سورۃ النسآء آیت ۴۹)

تزکیہ کی نسبت حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ کی طرف بھی ہوتی ہے، اس وقت اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آپ کے وسیلہ اور واسطہ سے انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

خُذْمِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةًتُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَاوَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ☆

(سورۃالتوبہ آیت ۱۰۳)

اے محبوب! ان کے مال سے زکوۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا کرو اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو' بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے!

كَمَآاَرْسَلْنَافِيْكُمْ رَسُوْلًامِّنْكُمْ يَتْلُوْاعَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَاوَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورہ بقرۃ آیت ۱۵۱)

جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔

تزکیہ کی نسبت کبھی عبادت کی طرف بھی ہوتی ہے' کیونکہ عبادت تزکیہ کا باعث بنتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

قَالَ اِنَّمَآاَنَارَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًازَكِيًّا ☆

(سورہ مریم آیت ۱۹)

بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھ کو ایک ستھرا بیٹا دوں۔

انسان کا تزکیہ دو طرح سے ہے!

(ا) **محمود:** انسان اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ کرے۔ ارشادِ ربانی میں اسی کا بیان ہے!

قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا

نیز ارشادِ ربانی ہے!

قَدْاَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى مراد کو پہنچا جس نے اپنی جان کو ستھرا کیا۔

(ب) **مذموم** :انسان اپنی خوبیاں خود بیان کرے' اپنے کو بے عیب بتائے' یعنی خودستائی کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔(۱)

(۱) ☆ (مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۲۱۳'۲۱۴)

شان نزول:

آیت کے شان نزول میں چند روایات بیان کی گئی ہیں۔

(۱) بحری بن عمرو' نعمان بن اوفی' مرحب بن زید وغیرہ یہودی اپنے چھوٹے کو ساتھ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے' اور عرض کی کہ ان چھوٹے بچوں پر کوئی گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں' یہودی کہنے لگے ہم بھی ان کی طرح ہیں جو گناہ ہم دن میں کرتے ہیں رات کو معاف کر دیئے جاتے ہیں' اور جو گناہ رات کو کرتے ہیں وہ دن میں معاف کر دیئے جاتے ہیں' اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی خود ستائی کی مذمت بیان کی گئی۔(۲)

(۲) یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا! ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں' اور ایک اور موقعہ پر کہنے لگے' جنت میں وہ داخل ہوگا جو یہودی ہوگا یا نصرانی' اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے اس زعم باطل کے رد میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔(۳)

(۳) یہودیوں کی یہ عادت تھی کہ صبح کسی کے گھر جاتے اور اہل خانہ کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیتے' ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ وہ کچھ انعام کرے یا مقروض کا قرض معاف کر دے اللہ تعالیٰ نے کسی کی تعریف میں مبالغہ سے منع فرما دیا۔(۴)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۴۶۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۵۴۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۱۲۶۔
☆ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر' ج۱' ص ۵۱۱۔
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یوپی' ص ۱۸۷۔
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۹۲۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۱۳۱)

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۰۶۔
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۴۶' ۲۴۹۔
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۲۳۔
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۱۲۶۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۵۴۔
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۱۳۱۔
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یوپی' ص ۱۸۷۔
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۹۲۔
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۳۹۲)

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۰۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اپنی خوبیاں بیان کرنا کہ لوگوں میں اس کی نیکی، تقویٰ کی شہرت ہو ممنوع ہے، اسی طرح اپنے نام کے ساتھ شاندار القاب لکھنا، لگانا، منع ہے، یہ خودستائی ہے جو حرام ہے، آیت مذکورہ کے علاوہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی مذمت وارد ہے، ارشاد ربانی ہے۔

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ☆ (سورۃ النجم آیت ۳۲)

تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں۔(۵)

﴿۲﴾ بلاضرورت شرعی اپنی سچی تعریف کرنا اور اپنی خوبیاں گنوانا جب گناہ ہے تو اپنی جھوٹی تعریف کرنا اور اپنے وہ اوصاف ظاہر کرنا جس سے یہ موصوف نہیں جھوٹ بھی ہے اور شیخی بھی۔(۶)

﴿۳﴾ کسی دنیادار کی تعریف اس کے سامنے اس لئے کرنا کہ اس سے کچھ مالی فائدہ ہوگا ممنوع اور طریقہ یہود ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔(۷)

﴿۴﴾ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو بلاثبوت شرعی گناہوں سے پاک قرار دے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ کسی کو خواہ مخواہ گناہگار ٹھہرائے، مومن کے بارے میں حسنِ ظن چاہیئے۔(۸)

﴿۵﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں، ان حضرات قدسی صفات کی عصمت قطعی اور ایمانیات کا حصہ ہے، رب کریم نے ان کی عصمت قرآن مجید میں کثیر مقامات پر بیان فرمائی ہے۔(۹)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۲۴۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج ۱۰'ص ۱۲۶
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج ۱'ص ۳۹۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۸۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۵۴
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۱۳۱
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ' مصر'ج ۱'ص ۵۱۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۰۶

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۰۶

(۸) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۲۳
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۱۳۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج ۱۰'ص ۱۲۶

(۹) ☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۱۳۲

﴿۶﴾ کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنا اس کی نیکیوں کے برباد کرنے کے مترادف ہے' حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے سختی سے منع فرمادیا ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا رَأَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ (۱۰)

جب تم کسی بے جا تعریف کرنے والے کو دیکھو تو اس کے منہ میں مٹی بھر دو۔(۱۱)

مگر خوب یاد رہے محبوب رب العالمین' ممدوح اہل السموات والارضین' شفیع المذنبین' رحمۃ للعالمین' سید العالمین آقا و مولیٰ حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم اس ضابطہ سے مستثنیٰ ہیں' آپ کے حضور حاضر ہو کر آپ کی مدح و ثنا کرنا رب کریم جل وعلا کو محبوب ہے' خود آپ کی رضا جوئی کا باعث ہے' اور اپنی نیکیوں پر مہر حفاظت ثبت کرنا ہے' خیر القرون میں خیر الناس بعد الانبیاء صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کی بارگاہ عرش پناہ میں حاضری دیتے اور آپ کی مدحت سے اپنی زبانوں کو تر فرماتے' اس سلسلہ میں صدہا مثالیں موجود ہیں' سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی یہ نعت تو زبان زد عام ہے۔

وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ
وَاَکْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

یارسول اللہ! آپ سے حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ سے کامل تر آج تک کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ہر عیب سے بری پیدا کئے گئے ہیں۔ گویا آپ کی پیدائش آپ کی منشا کے مطابق ہوئی۔

حضرت عباس' حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہما اور جناب ابوطالب کے قصائد بھی شہرت پا چکے ہیں۔

﴿۷﴾ کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا جھوٹ پر مشتمل ہوتا ہے' اور جھوٹ حرام ہے' اس لئے حد سے بڑھ کر کسی کی تعریف نہ چاہئے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ رواه الائمه احمد والبخاری فی الادب ومسلم وابوداؤد والترمذی عن المقداد بن الاسود
☆ ورواه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی عن ابن عمر
☆ ورواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
☆ ورواه الحاکم فی الکنی عن انس 'بحواله جامع صغیر' ج ۱ ص ۴۳
(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۴۷
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۴۷

مگر خوب یاد رہے کہ سرورِ انبیاء، حبیبِ کبریاء، محبوبِ ربّ العلاء علیہ التحیۃ والثناء کے کمالات کی کوئی حد نہیں، آپ کے اوصاف مخلوق کے علم سے ماوراء ہیں، مخلوق میں کوئی بھی آپ کے تمام کمالات کا احاطہ نہیں کر سکتا، علم مخلوق کے اعتبار سے آپ کے اوصاف صفتِ ثناء ہی سے بری ہیں۔

عارف باللہ شیخ شرف الدین بوصیری علیہ رحمۃ الباری نے کیا خوب فیصلہ دیا۔

فَاِنَّ فَضلَ رَسُوْ لِ اللهِ لَیسَ لَهٗ   حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ (۱۳)

بلکہ اس بارے میں خود نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا ارشاد ناطق ہے۔

محرمِ رازِ نبوت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا!

یَااَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَةً غَیْرُ رَبِّیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَمْ یَعْلَمْنِیْ (۱۴)

اے ابوبکر! میرے کمالات کی حقیقت کو سوائے میرے رب کے اور کوئی نہیں جان سکا۔

اس لئے حضور انور ﷺ کی جتنی بھی تعریف کی جائے گی وہ آپ کی شان کے کماحقہ، لائق نہیں ہوگی، سو آپ کی ذات میں مبالغہ تو متصور ہی نہیں۔

وحی یا الہام سے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کسی کے تزکیہ و تطہیر کی خبر دے تو وہ اپنی یا دوسرے کی تطہیر و تزکیہ کا فیصلہ کر سکتا ہے، بشرطیکہ غرور اور پندار کے طور پر نہ ہو۔ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو اور بالخصوص محبوبِ اعظم ﷺ کو اپنے کمالات اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے تزکیہ کا علم عطا فرمادیا ہے، اس لئے آپ نے اپنے کمالات بطور تحدیثِ نعمت اور تبلیغ کے لئے بیان فرمائے ہیں، اور صحابہ کرام کا تزکیہ فرمایا، ایسا کرنا عین حکمتِ الٰہی ہے، حضور انور سرورِ عالم ﷺ نے اپنے جو کمالات بیان فرمائے ہیں وہ حد و حساب سے باہر ہیں، ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا!

وَاللهِ لَاتَجِدُوْنَ بَعْدِیْ اَعْدَلَ عَلَیْکُمْ مِنِّیْ (۱۵)

اللہ کی قسم! میرے بعد مجھ سے زیادہ کوئی عادل نہ ہوگا۔   ایک اور موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا!

وَاللهِ اِنِّیْ لَاَمِیْنٌ فِی الْاَرْضِ اَمِیْنٌ فِی السَّمَآءِ (۱۶)

اللہ کی قسم! بے شک میں زمین میں امین ہوں اور آسمانوں میں بھی امین ہوں۔

---

(۱۳) ☆ قصیدہ بردہ شریف از امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۴) ☆ مطالع المسرات 'مصنفہ امام محمد المہدی الفاسی 'ص ۱۲۹

(۱۵) ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن ابی ہریرۃ و رواہ احمد عن ابی سعید 'بحوالہ جامع صغیر 'ج ۲ 'ص ۳۴۸

(۱۶) ☆ رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن زید بن اسلم 'بحوالہ کنز العمال 'ج ۶ 'ح ۱۵۷۵۵

مزکی رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کا تزکیہ فرمایا، بعض کا تزکیہ نام لے کر فرمایا، شیخین کریمین کے بارے میں ارشاد فرمایا!

اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ (۱۷)

انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام اولین وآخرین کے سردار ابوبکر اور عمر ہیں۔

سیدین حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد فرمایا!

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (۱۸) حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

حضرات عشرہ مبشرہ بالجنۃ کا تزکیہ یوں فرمایا!

اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ (۱۹)

ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن الجراح جنتی ہیں۔

اولیائے کاملین کے سردار، حضور غوث الوریٰ سید ابومحمد عبدالقادر حسنی حسینی رضی اللہ عنہ نے اپنے مرتبہ و مقام کی اطلاع بذریعہ الہام دی، آپ نے برسرِ منبر علی رؤس الاشہاد ارشاد فرمایا!

قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ (۲۰) میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔(۲۱)

(۱۷) ☆ رواہ احمدو الترمذی و ابن ماجہ عن علی ورواہ ابن ماجہ عن ابی جحیفہ و ابویعلی و الضیاء فی المختار عن انس ورواہ الطبرانی فی الصغیر عن جابر و عن ابی سعید، جامع صغیر، ج ۱، ص ٦

(۱۸) ☆ رواہ الائمہ احمدو الترمذی عن ابی سعید ورواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو عن علی و عن جابر و عن ابی ہریرۃ ورواہ الطبرانی فی الاوسط عن اسامہ بن زید و عن البراء و ابن عدی عن ابن مسعود، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۵۹

(۱۹) ☆ رواہ الائمہ احمدو الضیاء عن سعد بن زید ورواہ الترمذی عن عبدالرحمٰن عوف، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۷

(۲۰) ☆ بہجۃ الاسرار و معدن الانوار تالیف امام نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف الخمی الشطنوفی، ص ۴

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۱۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۱۲۶

﴿۹﴾ جن احادیث میں نبی اطہر رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میرے بھائی یونس سے نہ بڑھاؤ' یا میرے بارے میں وہ نہ کہو جو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کہا' یہ احادیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمال تواضع پر مبنی ہیں' بلکہ آپ نے شرک کے وہم کو دور فرما دیا ہے' کیونکہ آپ کی صفات' کمالات' معجزات' کی مثل مخلوق میں نہیں' ڈر تھا کہ کہیں لوگ آپ کو خدا یا خدا کا مثل نہ کہہ بیٹھیں' حضور سید عالم ﷺ نے ازراہ شفقت علی الخلق اظہار تواضع فرمایا۔

ایک عارف باللہ نے اس کی کمال تعبیر فرمائی۔

حق یہ کہ عبدِ الٰہ اور عالمِ اِمکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں' وہ بھی نہیں (۲۲)

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۴۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۲) :

﴿امانات اور عدل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًا ۢ بَصِيۡرًا ☆ (سورۃالنسآء آیت ۵۸)

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کردو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو' بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے' بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

حل لغات:

"یَاۡمُرُکُمۡ" : امر کا معنی ہے تاکیدی حکم کرنا۔

بے شک اللہ تمہیں تاکیدی حکم فرماتا ہے کہ امانت کو اس کے اہل تک پہنچادو۔(۱)

"اَلۡاَمٰنٰت" : امانت کی جمع ہے' کسی کا حق جوادا کرنا لازم ہوامانت ہے' امانتیں کثیر نوعیت کی ہیں' ودیعت' عاریت' لقطہ' رہن' حقوق اللہ' حقوق العباد وغیرہ' اس لئے جمع کا کلمہ استعمال ہوا۔(۲)

(۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۸۷'۲۸۸

(۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۱۴۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص۶۳

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازي جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۲۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۴۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۲۵۷

شانِ نزول:

(۱) فتح مکہ کے روز حضور سید عالم ﷺ نے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد اللہ بن عبد العزیز بن عثمان بن عبد الدار بن اقصیٰ بن کلاب الحجمی العبدری سے بیت اللہ شریف کی کنجی طلب فرمائی' آپ نے بیت اللہ کا دروازہ کھولا' اندر داخل ہوئے' بیت اللہ کو بتوں کی نجاست سے پاک فرمایا' دو رکعت نماز نفل ادا فرمائی' جب آپ باہر تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' بیت اللہ شریف کے مہمانوں کے پانی پلانے کی خدمت ہمارے پاس ہے' کیا ہی بہتر ہو کہ آپ بیت اللہ کی کنجی بھی حوالے فرما دیں' تو یہ دونوں خدمتیں ہمارے خاندان میں جمع ہو جائیں' اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی' آپ نے فرمایا' اے عثمان! اللہ نے تمہیں اپنے گھر کا امین بنایا ہے' لہٰذا اس گھر کے ذریعے تم کو جو کچھ ملے اس کو دستور کے مطابق کھاؤ' حضرت عثمان فرماتے ہیں اس پر مجھے ہجرت سے پہلے کا واقعہ یاد آ گیا' اس واقعہ کی جو تفصیل سیرت کی کتابوں میں موجود ہے' اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ نے عثمان سے بیت اللہ کی کنجی طلب کی' انہوں نے انکار کر دیا' کیوں کہ وہ اس وقت تک حالت کفر میں تھے' حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' اے عثمان! ایک وقت آئے گا کہ یہ کنجی میرے قبضہ میں ہو گی' میں جسے چاہوں گا دوں گا' عثمان نے کہا' اس وقت تو قریش ذلیل و خوار ہوں گے' آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عزت والے ہوں گے' فتح مکہ معظمہ کے روز حضرت عثمان کو ہجرت سے پہلے کی گفتگو یاد آ گئی۔

یہ واقعہ تھوڑی سی کمی بیشی' تغیر و تبدل کے ساتھ مروی ہے۔ (۳)

---

(۳)
- ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۰۷
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۴۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۲۵۶
- ☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۵
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۳۸
- ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۳
- ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۵
- ☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۸
- ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۸۷
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۴۳

یادرہے کہ حضرت عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ' حضرت خالد بن ولید اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔(۴)

آیت مبارکہ کے شان نزول میں دیگر چند روایات بھی مروی ہیں۔

(۲) اہل کتاب کو خطاب ہوا کہ تمہاری کتابوں میں جو صفات عالیہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی موجود ہیں وہ تمہارے پاس امانت ہیں' ان کمالات کو لوگوں کو بیان کر کے امانت کی ادائیگی کا حق ادا کرو۔(۵)

(۳) اس آیت میں حکام کو خطاب ہوا ہے کہ عورتوں کی نافرمانی کے جو مقدمات تمہارے سامنے پیش ہوتے ہیں' ان میں بیویوں کو خاوندوں کی نافرمانی سے منع کرو' اور بیویوں کو خاوندوں کے گھروں میں پہنچاؤ۔(۶)

(۴) آیت مبارکہ میں تمام مسلمانوں اور حکام کو خطاب ہوا ہے کہ احکام و شرائع کی ادائیگی' نیز حفظ امانات میں تساہل سے کام نہ لو۔(۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ امانت کی حفاظت اور اس کے اہل تک پہنچانا اہم ترین فرائض سے ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس بارے میں تاکیدی حکم ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَاۤاِيْمَانَ لِمَنْ لَّاۤاَمَانَةَ لَهٗ وَلَادِيْنَ لِمَنْ لَّاعَهْدَ لَهٗ (۸)

اس کا ایمان مکمل نہیں جو امانت کی حفاظت نہیں کرتا اور اس کا دین مکمل نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔

(۴) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ 'ص ۵۱۵

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۳۹۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور (حاشیہ) ص ۲۸۸

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۷

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۶

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۶

(۸) ☆ رواہ احمد و ابن حبان عن انس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۵۳

ایک اور موقعہ پر ارشاد فرمایا۔

اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا اِلَّا الْاَمَانَۃَ وَالْاَمَانَۃُ فِی الصَّلَاۃِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الصَّوْمِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الْحَدِیْثِ وَاَشَدُّ ذٰلِکَ الْوَدَائِعُ (۹)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت تمام گناہوں کا کفارہ ہے سوائے امانت کے' نماز میں امانت ہے' روزہ میں امانت ہے' گفتگو میں امانت ہے' اور سب سے زیادہ تاکید حکم ودیعت کی ادائیگی میں ہے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ ہر وہ شئ جس کی حفاظت کرنا لازم ہے اور ہر وہ حق جس کی ادائیگی فرض ہے وہ امانت ہے' دینی فرائض اور دنیوی معاملات مثلاً نماز' روزہ' وضو' غسل' ودیعت' لقطہ' رہن' عاریہ' اجارہ' ماپ تول' غرضیکہ تمام احکام دین اور شرائع امانات ہیں' تمام امانات کا شمار کرنا دشوار ہے' علمائے کرام نے سہولت بیان کے لئے انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

اول: حقوق اللہ! قولی' فعلی' مالی تمام عبادات' اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل اور تمام منہیات سے احتراز کرنا۔

دوم: اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا جائز اور صحیح استعمال کرنا' مثلاً کان' زبان' آنکھ کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں مصروف رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے غضب والے امور سے بچا کر رکھنا۔

سوم: حقوق العباد! مثلاً ودیعت' عاریہ' اجارہ' رہن' لقطہ کی حفاظت کرنا۔

---

(۹) ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود' جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۴۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۶

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۱۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۳۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۸۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۵

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۵

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۴۱

عقائد کی درستی حسنِ ظن اور نیت کا اخلاص بھی امانات میں شامل ہیں۔(۱۱)

یاد رہے عرف عام میں جسے "امانت رکھنا" کہا جاتا ہے اصطلاح شرع میں اسے "ودیعت" کہتے ہیں۔

﴿۳﴾ امانت کا اس کے اہل تک پہنچانا فرض ہے اہل امانت خواہ نیک ہوں یا بد ہوں اسی پر اجماع امت ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ غنی یا تنگ دست کے لئے جائز نہیں کہ وہ امانت کو روک لے اس کا ادا کرنا سب پر یکساں فرض ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ ودیعت کا ادا کرنا اس وقت فرض ہوتا ہے جب مالک طلب کرے۔(۱۴)

﴿۶﴾ اجارہ اور عاریہ کا ادا کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب عمل مکمل ہو جائے یہ مالک کے طلب سے پہلے ادا کرنا لازم ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ رہن اس وقت ادا کرنا لازم ہوتا ہے جب دَین ادا ہو جائے۔(۱۶)

﴿۸﴾ راستہ میں جو گری پڑی شیَ اٹھالی جائے وہ اٹھانے والے کے پاس امانت ہے اصطلاح میں اسے لقطہ کہتے ہیں اس شیَ کو مالک تک پہنچانا لازم ہے اٹھانے والے پر لازم ہے کہ بازاروں میں شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین کو صدقہ کر دے اگر خود غریب ہے تو خود اپنے تصرف میں لاسکتا ہے تشہیر کا زمانہ ایک سال بیان کیا گیا ہے شیَ کی نوعیت پر یہ زمانہ کم یا بیش ہو سکتا ہے۔(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۳۸
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۱۵
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۵
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۴۴
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۶
(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰
(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰
(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰
(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰

﴿۹﴾ ادائے امانت کے لئے دونوں کا سامنے ہونا لازم نہیں، کسی خادم یا معتمد کے ہاتھ بھی امانت مالک تک پہنچا سکتا ہے۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ نفیس شیٔ کی امانت مثلاً جواہر، زیور، خطیر رقم وغیرہ کا مالک کے گھر تک پہنچانا کافی نہیں، بلکہ مالک کے قبضہ میں دینا ادائے امانت کی تکمیل ہے۔ (۱۵)

﴿۱۱﴾ عاریہ کا جانور مالک کے اصطبل تک پہنچانا کافی ہے اس سے ادائے امانت مکمل ہو جائے گی۔ (۱۶)

﴿۱۲﴾ مستعیر ودیعت کا مالک نہیں بن جاتا ہے، مستعار شیٔ اس کے پاس امانت ہے۔ (۱۷)

﴿۱۳﴾ جس نے کوئی شیٔ عاریہ لی یا اس کے پاس بطور ودیعت پہنچی وہ شیٔ اس کے پاس ضائع ہوگئی یا اس میں نقصان آ گیا، اگر ہلاک ہونے میں اس کا قصور نہیں تو اس شیٔ کی ضمان اس پر لازم نہیں، ہاں اگر اس نے زیادتی کی جس سے وہ شیٔ ہلاک ہوگئی یا اس میں نقصان آ گیا تو اب ضمان لازم ہے، حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

لَاضَمَانَ عَلٰی مُؤْتَمِنٍ (۱۸) امین پر ضمانت نہیں۔ (۱۹)

﴿۱۴﴾ بیت اللہ شریف زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً وتکریماً کے دروازہ، باب رحمت کی کنجی اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے دست مبارک سے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے خاندان کو عطا فرمائی ہے، اور عطا فرماتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اسے لے لو یہ قیامت تک اب تمہارے خاندان میں رہے گی، سوائے ظالم کے تم سے کوئی چھین نہ سکے گا"

حضرت عثمان کے بعد یہ چابی ان کے بھائی کے پاس رہی اب یہ قیامت تک خاندان شیبی میں رہے گی، کسی دوسرے کے پاس نہیں جا سکتی، نہ اسے کوئی چھین سکتا ہے، اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی طرف سے یہ سعادت خاندان شیبی کو حاصل ہوگئی ہے، اب جو کوئی بھی بیت اللہ میں داخل ہونے کی سعادت چاہے وہ شیبی خاندان کی اجازت سے یہ سعادت حاصل کرسکتا ہے۔ (۲۰)

---

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری
(۱۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص۲۸۸
(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص۲۸۸
(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص۲۸۸
(۱۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص۲۸۸
(۱۹) ☆ رواه البیهقی فی السنن عن ابن عمر 'جامع صغیر' ج۲' ص ۳۶۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص۲۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۵' ص۲۵۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۱۰' ص ۱۳۹
(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۲۸۹
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'بومبئی' ص ۱۸۸

تحدیث نعمت : ان کلمات مبارکہ کا جامع فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے فضل وانعام سے شیبی خاندان کے موجودہ متولی کی اجازت سے بیت اللہ کے اندر حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکا ہے نیز حضور نبی اکرم ﷺ کے مصلّٰی کی زیارت اور اس پر نوافل کی ادائیگی کا شرف حاصل کر چکا ہے۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم

﴿۱۵﴾ مسجد، مدرسہ، خانقاہ، مزار اور دین کی خدمت کی برکت سے اللہ تعالیٰ لوگوں سے جو کچھ دلوائے دستور کے مطابق اس کا استعمال جائز و حلال ہے، بیت اللہ کی چابی عطا کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان سے ایسا ہی فرمایا تھا۔ (۲۱)

﴿۱۶﴾ حاکم، حَکَم بلکہ جمیع مخلوق پر عدل کرنا فرض ہے، کسی پر ظلم کرنا اور حق والے کا حق ادا نہ کرنا حرام ہے، حاکم پر لازم ہے کہ مدعی سے دعویٰ پر گواہ طلب کرے، گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعیٰ علیہ سے قسم طلب کرے اور اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ (۲۲)

﴿۱۷﴾ مفتی، قاضی اور عالم پر فرض ہے کہ وہ صورت مسئولہ میں صحیح فتویٰ اور فیصلہ دے کیونکہ کسی شئ کا حلال یا حرام ہونا، فرض یا مستحب ہونا، اور اس کی صحت یا فساد کا بیان مفتی کے فتویٰ پر موقوف ہے۔ (۲۳)

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۱۴۳

(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۱۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص ۴۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۲۵۸

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج۱، ص ۵۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۰، ص ۱۴۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۲۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۸۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۶۴

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور، ج۱، ص ۳۹۶

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور، ج۱، ص ۳۹۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۱۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۸۷

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص ۴۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۲۵۸

﴿۱۸﴾ ہر شخص پر عدل کرنا فرض ہے، خواہ حاکم ہو یا محکوم، مرد ہو یا عورت، آقا ہو یا غلام، سب اپنی حیثیت کے مطابق جواب دہ ہیں، حاکم اپنی رعایا کے بارے میں، آدمی اپنے اہل وعیال کے بارے میں، عورت اپنے خاوند کے گھر کے بارے میں، غلام اپنے مالک کے مال کے بارے میں جوابدہ ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا واضح ارشاد اس بارے میں موجود ہے۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (۲۴)

تم میں سے ہر ایک نگران ہے، اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، حاکم اعلیٰ نگران ہے، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، آدمی اپنے اہل وعیال میں نگران ہے، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر نگران ہے، وہ اس بارے میں جوابدہ ہے، آدمی اپنے باپ کے مال کا جوابدہ ہے، سو تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک جوابدہ ہے۔ (۲۵)

﴿۱۹﴾ حکومت امانت ہے، اور حاکم امین ہے، حاکم مالک نہیں، اس لئے حاکم پر لازم ہے کہ وہ اہل کو ذمہ داری سپرد کرے، غیر اہل کو ذمہ داری سپرد کرنا ظلم ہے۔ (۲۶)

﴿۲۰﴾ حاکم پر لازم ہے کہ فیصلہ کرتے وقت جانبداری نہ کرے، انصاف سے فیصلہ کرے، فیصلہ کرتے وقت دوست دشمن، اپنے، پرائے، امیر، غریب، میں تمیز نہ کرے، جانبین سے یکساں سلوک کرے، کلام میں، نظر میں، بٹھانے میں، قسم لینے میں، گواہ طلب کرنے میں کسی ایک جانب امتیازی سلوک نہ کرے، انصاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں عادل کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں۔

---

(۲۴) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی عن ابن عمر، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۵۸

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۵۰

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۸۹

ایک صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَ كِلْتَايَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِىْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا (۲۷)

انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں قیامت کے روز نور کے منبروں پر اللہ کے دائیں طرف ہوں گے' اللہ تعالیٰ کی دونوں طرفیں دائیں ہیں' (وہ جہات سے پاک ہے' یہ کلمہ بطور تعظیم کے ہے) یہ لوگ اپنے فیصلوں میں' اپنے اہل میں اور ہر اس امر میں انصاف کرتے ہیں جن کے وہ والی ہیں۔ (۲۸)

﴿۲۱﴾ امت کے لئے ایک حاکم اعلیٰ کا ہونا ضروری ہے تا کہ وہ حکام مقرر کرے اور حصول انصاف جلد ممکن ہو۔ (۲۹)

☆☆☆☆☆

(۲۷) ☆ رواہ الائمہ احمدومسلم والنسائی عن ابن عمرو' جامع صغیر' ج ۱' ص ۱۴۵

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۴۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۳۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۱۰' ص ۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۸۹

(۲۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۱۰' ص ۱۴۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۳) :

﴿اللہ رسول اور اولی الامر کی اطاعت﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۵۹)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا، اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں، پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔

حل لغات:

"اَطِیْعُوْا": اِطَاعَتٌ سے بنا ہے جس کا مادہ طَوْعٌ ہے، اس کا معنی ہے خوش دلی، اس کا مقابل کُرْہٌ ہے، جس کا معنی ہے ناخوشی، مجبوری، ناگواری، یہ دونوں کلمات قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا لَّنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْکُمْ ۚ اِنَّکُمْ کُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت ۵۳)

تم فرمادو (اے منافقو!) کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے، تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا، بے شک تم بے حکم لوگ ہو۔

بخوشی کسی بڑے مرتبہ والے کا حکم ماننا اطاعت کہلاتا ہے، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تم خوش دلی سے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور صاحب حکم کا حکم مانو۔(۱)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۳۱۰
☆ مصباح المنیر، ج ۲، ص ۱۴

"**اُولِی الْاَمْرِ**": ذُو بمعنی والا صاحب کی خلاف قیاس جمع اُولِی ہے اور امر سے مراد حکم یا حکومت ہے حکم عام ہے اس سے مراد شرعی اور قانونی حکم ہے شرعی احکام والے ائمہ مجتہدین اور فقہاء ہیں اور قانونی حکم والے سلطان بادشاہ حاکم فوجی دستے کا سردار اور شہروں کے حاکم ہیں۔(۲)

"**فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ**": تَنَازُع نَزْع سے بنا ہے جس کا معنی ہے کھینچنا نکالنا علیحدہ کرنا۔

اصطلاح میں اختلاف رائے کو تَنَازُع کہا جاتا ہے آیت سے مراد یہ ہے کہ اگر تمہارے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف رائے ہو جائے مسئلہ دینی ہو یا دنیوی۔(۳)

"**فَرُدُّوْہُ**": رَد کا معنی لوٹانا رجوع لانا کسی شیٔ کا اپنی اصل ذات یا اصلی حالت کی طرف پھرنا۔(۴)

آیت سے مراد یہ ہے اگر تم میں اختلاف رائے ہو جائے اور تم حقیقت حال سے واقفیت چاہتے ہو تو دین اور دنیا کی اصل کتاب اللہ جل وعلا اور سنت رسول ﷺ ہے اس کی طرف رجوع کرو تمہارے مسائل کا حل وہاں موجود ہے۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۲۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۲۵۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یوپی ص ۱۸۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۹۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور ج ۱ ص ۳۹۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور ج ۱ ص ۳۹۷
(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۵ ص ۲۹۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۰ ص ۱۵۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۳ ص ۱۵۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور ج ۱ ص ۳۹۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور ج ۱ ص ۳۹۷
(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی ص ۱۹۲
☆ مصباح المنیر ج ۱ ص ۱۰۲

شان نزول:

(۱) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک لشکر اسلام کے سپہ سالار مقرر ہوئے' دیگر صحابہ کرام کے ساتھ اس میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' حضرت عمار بن یاسر آزاد شدہ غلام تھے' لشکر اسلام نے جس علاقہ میں پہنچ کر جہاد کرنا تھا وہاں کے لوگوں کو لشکر اسلام کی روانگی کی خبر ملی تو وہ اپنا علاقہ چھوڑ کر بھاگ گئے' سوائے ایک گھر کے علاقہ خالی ہو گیا' رات کی تاریکی میں اس شخص نے اپنا سامان جمع کیا اور چھپ کر لشکر اسلام میں آیا' اس کی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی' وہ آپ سے کہنے لگا کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں' میری قوم بھاگ گئی ہے' میں صرف یہاں رہ گیا ہوں' اگر میرا اسلام لانا مجھے مفید ہو اور میری جان محفوظ رہے تو میں یہاں ٹھہروں ورنہ میں بھی بھاگ جاؤں' آپ نے فرمایا تمہارا ایمان تمہیں نفع دے گا' تم اطمینان سے یہاں رہو' میں تمہیں امان دیتا ہوں' وہ شخص مطمئن ہو کر لوٹ گیا' جب صبح ہوئی اور لشکر اسلام نے اس بستی پر حملہ کیا' تو دیکھا کہ سوائے ایک گھر کے باقی تمام گھر خالی پڑے ہیں' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے اہل و عیال سمیت قید کر لیا' اور اس کے مال پر قبضہ کر لیا' جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو آپ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا' یہ شخص مسلمان ہو چکا ہے' میں اسے امان دے چکا ہوں' اسے آزاد کر دو' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! لشکر کا امیر میں ہوں' تمہیں کسی کو امان دینے کا کیا حق ہے'؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا! مجھے حق تھا' اس پر دونوں حضرات میں اختلاف ہو گیا' اسی حال میں یہ حضرات مدینہ طیبہ پہنچے اور مقدمہ بارگاہ رسالت میں پیش فرمادیا' حضور سید عالم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی امان جائز رکھی' اور قیدی مسلمان کو اپنے اہل و عیال سمیت آزاد کر دیا' اس کا مال واپس کر دیا' اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ وہ آئندہ بغیر اجازت امیر کسی کا امان نہ دیں' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ! کیا آپ عمار جیسے غلام کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ میرا مقابلہ کرے' حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا! جو عمار کو برا بھلا کہے اللہ اس کا برا کرے

جو عمار سے بغض رکھے خدا اس سے ناراض ہو جائے' جو عمار پر لعنت کرے خدا اسے اپنی رحمت سے دور کر دے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ یہ سن کر بارگاہ کریم سے واپس ہوئے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے دوڑے تاکہ ان کو راضی کریں' راستہ میں ان کا دامن تھام کر لپٹ گئے اور معذرت کر کے ان کو راضی کر لیا' اس موقعہ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۵)

(۲) اس آیت کے شان نزول میں ایک روایت یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ ایک لشکر کے سپہ سالار مقرر ہوئے (ایک اور روایت میں ان کا نام علقمہ بتایا گیا ہے) یہ کسی وجہ سے اپنے سپاہیوں سے ناراض ہو گئے' انہوں نے حکم دیا کی لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلائی جائے اور سپاہی اس آگ میں کود جائیں' سپاہیوں نے یہ فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا' مدینہ شریف واپسی پر یہ مقدمہ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا' آپ نے مجاہدین سے فرمایا! تم نے اچھا کیا' اگر تم آگ میں کود جاتے تو ہمیشہ آگ میں رہتے' نیز آپ نے فرمایا! اللہ تعالی کی نافرمانی کر کے مخلوق میں سے کسی کی فرماں برداری جائز نہیں۔(۶)

---

(۵) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۸۹

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۴۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۲۶

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۶

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۶

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ہر غیر منسوخ حکم ہر حال میں خوش دلی سے قیامت تک تسلیم کرنا اور اس پر عمل کرنا فرض قطعی ہے، حکم کی حکمت معلوم ہو یا نہ ہو، اس کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۷)

﴿۲﴾ قران مجید اپنے متن میں قطعی و یقینی ہے، اس کے کلمات طیبات تواتر سے ثابت ہیں، جس طرح نازل ہوا تھا اسی حالت میں آج بھی محفوظ ہے اور ان شاء اللہ قرب قیامت تک محفوظ رہے گا، اس میں کمی بیشی محال ہے اس کی حفاظت خود رب کریم نے اپنے ذمہ کرم پر کر لی ہے۔ رب کریم جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَايَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۚ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ☆ (سورہ حم السجدہ آیت ۴۲)

ہر باطل کو اس کی طرف راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا۔(۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۲۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۸۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ۱۴۴

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۰۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ح ۵' ص ۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۵۱

(۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۷

خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین سید الکونین نبی الثقلین حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی حیات ظاہری میں آپ کا ہر حکم اور فیصلہ تسلیم کرنا اور اس پر عمل کرنا فرض تھا' آپ کے وصال مبارک کے بعد آپ کی سنت کی اطاعت دشواری' آسانی' خوشی' ناخوشی ہر حالت میں قیامت تک مسلمانوں پر فرض ہے' حضور کی مخالفت کرنے والا یا اس میں شک کرنے والا ایمان سے خارج ہے' اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے محبوب کی اطاعت کی فرضیت آیت مذکورہ کے علاوہ متعدد مقامات پر ارشاد فرمائی' اور آپ کی مخالفت سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ......الآیة (سورۃ النسآء آیت ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

ارشاد رب کریم ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

رسول کی مخالفت کا انجام یوں بیان فرمایا۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ......الایۃ (سورۃ النور آیت ۶۳)

تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔(۹)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۵۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۲۶۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۶' ۳۹۷
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۵۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵' ص ۶۵

﴿۴﴾ حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت مستقلاً فرض ہے' قرآن کے ضمن میں نہیں' اسی اہتمام کے لئے آیت مبارکہ میں رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سے الگ بیان فرمایا' اس لئے جو احکام قرآن میں منصوص نہیں' سنت میں منصوص ہیں ان پر عمل فرض ہے' حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

یُوْشَکُ الرَّجُلُ مُتَّکِئاً عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یُحَدِّثُ بِحَدِیْثٍ مِنْ حَدِیْثِیْ فَیَقُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَمَاوَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ اِسْتَحْلَلْنَاہُ وَمَاوَجَدْنَافِیْہِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاہُ اَلَاوَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ (۱۰)

عنقریب ایک (متکبر) تکیہ لگائے بیٹھا میری حدیث بیان کرے گا وہ کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی کافی ہے' اس میں جو حلال ہم پاتے ہیں ہم وہ حلال سمجھتے ہیں اور اس میں جو حرام پاتے ہیں وہ حرام جانتے ہیں' خبردار! سن لو بے شک جو شئ رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی طرح ہے جو اللہ نے حرام کی۔

قرآن مجید کے غیر منصوص احکام کو سنت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے' اور وہ قرآن مجید کی طرح حجت اور واجب التعمیل ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَیَحْسَبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئًا اِلَّامَافِی الْقُرْآنِ' اَلَاوَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْاَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَھَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ' اِنَّھَاکَمِثْلِ الْقُرْآنِ اَوْاَکْثَرَ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یُحِلَّ لَکُمْ اَنْ تَدْخُلُوْابُیُوْتَ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّابِاِذْنٍ وَلَاضَرْبَ نِسَآءِ ھِمْ وَلَااَکْلَ ثِمَارِھِمْ اِذَااَعْطَوْکُمُ الَّذِیْ عَلَیْھِمْ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ رواہ ابوداؤد عن مقدام بن معدیکرب' ج ۲' ص ۲۸۴
☆ رواہ ابن ماجہ عن مقدام بن معدیکرب' ۳
☆ رواہ الترمذی عن مقدام بن معدیکرب' ج ۲' ص ۱۰۶
(۱۱) ☆ رواہ ابوداؤد عن العرباض' کنز العمال' ج ۱' ح ۸۸۱

تم میں کوئی تکیہ لگائے (تکبر سے) یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہی کچھ حرام کیا جو قرآن میں ہے' سن لو! اللہ کی قسم' میں نے حکم کیا' میں نے وعظ کیا' (بعض اشیاء سے) منع فرمایا' بے شک یہ قرآن کے احکام کے برابر یا زیادہ ہیں' بے شک اللہ نے تمہارے لئے سوائے اجازت کے اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونا منع فرمادیا ہے' ان کی عورتوں کو مارنے سے منع فرمادیا ہے۔ اوران کے پھلوں کو کھانے سے منع کر دیا ہے' جو ان پر حق ہیں وہ تمہیں دیں۔ (۱۲)

﴿۵﴾ نبی حاکم ہے' اس کا حکم اور فیصلہ تسلیم اور تعمیل کرنا فرض ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّـا اَنـزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا...... الآية

بے شک ہم نے تورات اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے' اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی۔ (۱۳) (سورۃ المائدہ آیت' ۴۴)

﴿۶﴾ جو مسائل قرآن مجید اور سنت رسول مقبول ﷺ میں صراحت سے نہیں ان میں علماء سے سوال لازم ہے' علمائے کرام غیر منصوص کے نظائر قرآن وسنت کے منصوص مسائل سے تلاش کریں گے' اگر غیر منصوص اور منصوص میں صورت' صفت اور علت میں مشابہت ہوگی تو غیر منصوص پر منصوص مسائل کا حکم کریں گے' اگر غیر منصوص پر حکم میں ائمہ کرام کا اتفاق ہو گیا تو وہ اجماع امت کہلائے گا ورنہ قیاس ہوگا' اجماع امت بھی قرآن وسنت کی طرح واجب العمل ہے' آیت مذکورہ بالا میں اس کی صراحت کر دی گئی ہے' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اجماع امت اور قیاس کے اثبات میں متعدد دلائل ہیں۔

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۱۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۲۶۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۶۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۸۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۱۵۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۲

ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ......الآیۃ

اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں۔(۱۴) (سورۃ النسآء آیت ۸۳)

﴿۷﴾ اہل حل وعقد علمائے کرام جو کتاب وسنت سے احکام استنباط کرنے پر قادر ہوں' کا اجماع حجت ہے' ان کے علاوہ کسی اور کا اجماع معتبر نہیں' نیز اجماع مومنین کا حجت ہے' مومنین کے علاوہ دیگر فرقوں کا اجماع معتبر نہیں' کیونکہ اس آیت کی ابتدا میں ایمان کا ذکر اس امر کو واضح کر رہا ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ اصول شریعت چار ہیں' تمام احکام شریعت ان سے مستنبط ہوتے ہیں۔

کتاب اللہ' سنت رسول اللہ ﷺ' اجماع امت' قیاس۔(۱۶)

﴿۹﴾ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ قیاس پر مقدم ہیں' اگر قیاس کتاب اللہ اور سنت کے خلاف ہو تو قیاس متروک ہوگا' قیاس خواہ جلی ہو یا خفی' بلکہ قیاس کا درجہ اجماع امت کے بعد ہے۔(۱۷)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۸۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۴۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۱۹۱

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۵۰' ۱۵۱

(۱۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۳' ۱۴۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور (حاشیہ) ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۳

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۷

﴿۱۰﴾ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے اگر کوئی حکم منصوص نہ ہو تو قیاس سے حکم ثابت ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اس کی شرائط پوری ہوں، خود نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے قیاس کی تعلیم دی، ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! میرا باپ حج کئے بغیر فوت ہو گیا ہے، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر لوں؟ آپ نے فرمایا! اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور وہ ادا کئے بغیر فوت ہو جائے اور تو اس کی طرف سے قرض ادا کر دے تو کیا قرض ادا ہو جائے گا، اس نے کہا! ہاں یارسول اللہ، تو آپ نے فرمایا! اسی طرح اگر تو اس کی طرف سے فرض حج ادا کرے گی تو وہ ادا ہو جائے گا، اس حدیث میں قرض کی ادائیگی پر حج کی ادائیگی کو قیاس کیا گیا ہے، اور یہی اصول قیاس ہے کہ مقیس علیہ منصوص ہو مقیس منصوص نہ ہو۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ نبی مکرم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات ظاہری میں دو صورتوں میں اجتہاد اور قیاس جائز تھا۔

اول: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود نہ ہوں۔

مشہور حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بناتے وقت ان سے دریافت فرمایا کہ تم کس طرح فیصلہ کرو گے، تو آپ نے عرض کیا، کتاب اللہ سے، آپ نے دریافت فرمایا، اگر کتاب اللہ میں مسئلہ کا حل واضح طور پر منصوص نہ ہو تو پھر کیسے فیصلہ کرو گے، انہوں نے عرض کیا، آپ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، آپ نے دریافت فرمایا اگر وہاں بھی نہ پاؤ تو پھر کیسے فیصلہ کرو گے، انہوں نے عرض کیا، اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا، مگر کوشش کروں گا کہ ہر ممکن فیصلہ صحیح ہو، اس پر آپ نے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا یَرْضٰی

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو ایسا فیصلہ کرنے کی توفیق دی جس پر وہ راضی ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی عدم موجودگی میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو قیاس سے فیصلہ کرنے کی اجازت دی۔

دوم: حضور نبی اکرم ﷺ اپنے سامنے کسی کو قیاس سے فیصلہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں، اس وقت تعمیل ارشاد لازمی ہے۔

(۱۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۱۵۱

حدیث شریف میں ہے کہ دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے' آپ نے اپنے صحابی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو فرمایا! اے عقبہ ان کے مقدمہ کا فیصلہ کرو' حضرت عقبہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ کی موجودگی میں میں کیوں کر فیصلہ کروں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِقْضِ بَيْنَهُمَا فَاِنْ اَصَبْتَ فَلَكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَاِنْ اَخْطَأْتَ فَلَكَ حَسَنَةٌ وَّاحِدَةٌ

ان کے درمیان فیصلہ کرو' اگر تیرا فیصلہ درست ہوا تو تجھے دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تجھ سے فیصلہ میں خطا ہو گئی تو پھر بھی تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

اس کے علاوہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں آپ کے حکم اور رضا کے بغیر کوئی فیصلہ کرنا جائز نہ تھا۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ ہر صاحب حکم اور ذی اختیار اولی الامر ہے' امام' امیر' سلطان' حاکم' صدر' بادشاہ' فوجی سپہ سالار' شہروں کے حکام' مجتہد' فقیہ' عالم' قاضی' مفتی وغیرہ حسب مراتب اولی الامر ہیں' سب کا حکم ماننا لازم ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ حاکم پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام پر فیصلہ کرے اور خلاف شریعت حکم نہ دے رعیت کے لئے لازم ہے کہ وہ اس کی بات سنیں اور اس کا حکم مانیں' اگر حاکم خلاف شریعت حکم کرے تو اس کی اطاعت نہ کی جائے۔

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۱۳

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۶۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱' ص ۵۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۴

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۶۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ 'بو'بی' ص ۱۸۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۵۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۹۰

حضور سید المرسلین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ (۲۱)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں کسی کی فرماں برداری جائز نہیں۔ (۲۲)

﴿۱۴﴾ سلطان' فقیہ' عالم کی تعظیم واجب ہے' ان کی تعظیم سے دین درست رہتا ہے' اور ان کے استخفاف سے دین برباد ہو جاتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۵﴾ عوام الناس کے لئے لازم ہے کہ دینی امور میں علماء کی اطاعت کریں اور علماء کے لئے لازم ہے کہ مسائل میں مجتہدین کی اقتدا کریں' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَااَرْسَلْنَامِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًانُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ فَسْئَلُوْآ اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ ☆

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد' جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (۲۴) (سورۃ النحل آیت' ۴۳' سورۃ الانبیاء آیت' ج ۷)

---

(۲۱) ☆ رواہ احمد و الحاکم عن عمران و الحکم بن عمرو الغفاری
☆ ورواہ نحوہ البخاری و مسلم و ابوداؤ دو النسائی عن علی 'جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۶۴

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۵۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاریل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۸۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۵' ص ۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۳۹۷

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۶۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۲۱۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۴۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۵۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۵' ص ۶۶

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۱۴۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ حنگی 'پشاور' ص ۴۹۱

﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی حلال کردہ اور حرام کردہ اشیاء متعین ہیں، کسی حاکم یا عالم کے لئے جائز نہیں کہ حلال شیٔ کو حرام یا حرام کو حلال قرار دے۔ (۲۵)

﴿۱۷﴾ مجتہد کا فتویٰ اگر کتاب اللہ اور سنت کے خلاف ہو تو اسے ترک کر دیا جائے، مگر مجتہدین کے فتویٰ کا کتاب وسنت کے خلاف ہونے کا ثبوت نہایت دشوار ہے، خلاف کا حکم کرنے والا رجال، متون، طرق، احتجاج وجوہ استنباط اور اس کے متعلقات، اصول مذہب وغیرہ پر احاطہ تامہ رکھتا ہو، اور نقد رجال مراتب حدیث، عللِ خفیہ وغوامض دقیقہ اور جمیع لغات عرب، فنون ادب، مواضع قصر دلائل حکم آیات واحادیث وغیرہا امور کثیرہ پر مہارت تامہ رکھتا ہو جسے یہ منازل حاصل ہوں وہ حکمِ خلاف کر سکتا ہے، ظاہر ہے یہ کام مجتہد کا ہے ہر عالم کے بس میں بھی نہیں۔ (۲۶)

﴿۱۸﴾ سلطان کی اطاعت، معاونت اور تعظیم، اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے مشروط ہے، سلطان کے ساتھ جہاد جائز ہے، ان کے ساتھ نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ جائز ہے، اگر سلطان بدعتی یا بدعقیدہ ہو تو ان کے ساتھ یہ امور جائز نہیں، ہاں اگر خوف فتنہ ہو تو نماز پڑھ لیں مگر اس کا اعادہ لازم ہے۔ (۲۷)

﴿۱۹﴾ خلافت راشدہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہی، اس کے بعد ملوکیت کا دور رہا، البتہ خلافت ناقصہ خلفائے عباسیہ تک جاری رہی۔ (۲۸)

﴿۲۰﴾ امامت کبریٰ قریش کے ساتھ خاص ہے، حضور اکرم ﷺ سے حدیث مروی ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ ......الحدیث (۲۹) امامت کبریٰ قریش سے خاص ہے۔

امامت کبریٰ اب مفقود ہے اب سلطنت اور امارت باقی ہے، سلطان اور امیر کی اطاعت بھی واجب ہے اس لئے نہیں کہ یہ خلیفہ ہیں، بلکہ مطلقاً امیر اور سلطان کی اطاعت واجب ہے۔ (۳۰)

---

(۲۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۶۵

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۱۵۳

☆ الفضل الموہبی فی معنی اذاصح الحدیث فھو مذھبی، مصنفہ امام احمد رضا محدث بریلوی

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص ۲۵۹

(۲۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۹۱

(۲۹) ☆ رواہ الحاکم والبیھقی عن علی رضی اللہ، جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۱۳

(۳۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۹۲

﴿۲۱﴾ امام، امیر، سلطان سے غلطی اور سہو کا احتمال ہے، وہ معصوم نہیں ہوتا، امام سے تنازع کے وقت کتاب وسنت کی طرف رجوع لازم ہے۔(۳۱)

﴿۲۲﴾ اگر حاکم کا حکم قاضی کے پاس اجرا کی غرض سے پہنچے تو اسے جاری کر دینا جائز ہے بشرطیکہ......

(ا) کتاب اللہ کے خلاف نہ ہو، مثلاً جن مقدمات میں دو مردوں کی گواہی مطلوب ہے حاکم نے ایک گواہی سے فیصلہ کر دیا ہو۔

(ب) حدیث مشہور کے خلاف نہ ہو، مثلاً حلالہ میں ہونے والا دوسرا نکاح قربت صنفی کے بغیر طلاق پر ختم ہو جائے تو عورت پہلے مرد کے لئے حلال نہیں۔

(ج) اجماع امت کے خلاف نہ ہو، مثلاً ذبح کے وقت قصداً بسم اللہ ترک کر دی گئی ہو، تو ذبیحہ حلال نہیں۔(۳۲)

﴿۲۳﴾ اگر قاضی کسی شخص کو رجم یا مار دینے یا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دے تو اگر قاضی عالم اور متقی ہو تو اس کا حکم واجب التعمیل ہے، کیونکہ بددیانتی اور غلطی کا احتمال نہیں اور قاضی جاہل متقی ہے تو اس سے فیصلہ کی دلیل طلب کی جائے اگر دلیل صحیح ہو تو حکم قبول ہوگا، اور قاضی فاسق عالم ہو تو چونکہ بددیانتی کا احتمال ہے اس لئے بغیر تحقیق دلیل سمجھے اس کا حکم قبول نہ ہوگا۔(۳۳)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی، جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۱۱

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۱۵۳

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۱۵۳

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۴) :

﴿سفارش کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۸۵)

جو اچھی سفارش کرے اس کے لیے اس میں سے حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حل لغات:

"**شَفَاعَةً**" : شَفۡعٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے جوڑا، اس کا مقابل وَتۡرٌ ہے، سفارش کو **شَفَاعَةٌ** اس لئے کہا جاتا ہے کہ جس کی شفاعت کی جائے وہ درحقیقت اکیلا نہیں رہتا، سفارش کرنے والے کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے، گویا وہ جوڑا ہے، اصطلاح میں شفاعت نام ہے کسی دوسرے کے لئے بھلائی چاہنا۔(۱)

مفسرین نے شفاعت کی تعریف کرتے ہوئے مختلف قسمیں بیان فرمائی ہیں، حاجت پوری کرنے کے لئے دوسرے کے سامنے کلمات خیر سے اعانت کرنا، کسی کی منفعت کے لئے طلب کرنا، مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنا یا اس میں اعانت کرنا، اصلاح بین الناس، جہاد میں کسی کا ساتھی بننا یا اس کی اعانت کرنا۔(۲)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفهانی، ص ۲۶۳
☆ مصباح المنیر، ج ۱، ص ۱۵۳

(۲) ☆ احکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱۳۲
☆ تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور، ج ۱، ص ۴۰۸

"حَسَنَةً"......اور......**"سَیِّئَةً"**:

قرآن مجید نے شفاعت کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) اچھی سفارش (۲) بری سفارش

اچھی سفارش یہ ہے کہ نیکی اور اطاعت کی سفارش کرنا' مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کرنا' جو دین میں جائز ہو۔

بری سفارش وہ ہے جو دین میں ناجائز ہو' گناہ کی سفارش کرنا' کسی مسلمان کا حق ضائع کرنے کی سفارش کرنا' مومن کے قتال میں شریک ہونا یا مشورہ میں شریک ہونا۔(۳)

"کفلٌ": یہ کلمہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے' اس مقام پر اس کا معنی ہے' حصہ' نصیبہ' ردی شیٔ۔(۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سفارش کی متعدد قسمیں ہیں' بعض ان میں سے جائز بلکہ مرغوب ہیں' اور بعض ناجائز اور مذموم ہیں' قرآن مجید نے اس تقسیم کو واضح فرما دیا ہے۔(۵)

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۲۹۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۴۶۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص۵۷
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۰۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص۱۸۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۳۴
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج۱'ص۵۳۱
(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص۴۷۶
☆ مصباح المنیر'ج۲'ص۹۰۰
(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص۴۶۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص۲۹۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۲۰۶
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج۱'ص۵۳۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص۲۳۴
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۰۸
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۰۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص۹۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص۱۸۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۱۹۴

﴿۲﴾ جائز سفارشوں میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(ا) کسی مسلمان کے لئے منفعت طلب کرنا۔

(ب) کسی مصیبت زدہ مسلمان کو مصیبت سے نجات دلانا۔

(ج) نیکی اور اطاعت کے کاموں میں سفارش کرنا۔

(د) مقروض کی قرض خواہ سے سفارش کرنا کہ وہ اس کا قرضہ معاف کردے' یا کم کردے یا مطالبہ میں تاخیر کردے۔

(ہ) قاتل کی مقتول کے اولیاء سے سفارش کرنا کہ اس کا گناہ معاف کردیں' یا قصاص کی بجائے دیت پر راضی ہو جائیں۔

(و) مقدمہ عدالت میں جانے سے پہلے چور کی مال کے مالک سے سفارش کرنا کہ اسے معاف کردے۔

(ز) لوگوں میں صلح کرانے کی کوشش کرنا۔

(ح) کسی کی حاجت پوری کرنے کے لئے دوسرے کو ترغیب دینا۔

(ط) جہاد میں مجاہد کی مال' جان اور کلمات تحسین سے اعانت کرنا۔

(ی) مسلمان بھائی کے حقوق کی رعایت کرنے کی کسی کو سفارش کرنا۔

(ک) مسلمان کے لئے دعائے خیر کرنا' بالخصوص اس کی عدم موجودگی میں۔

(ل) اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ فلاں کے جرم معاف کردے یا اس کے درجات بلند فرمادے۔

(م) درود شریف پڑھنا بھی سفارش ہے' کیونکہ درود شریف پڑھنے والا اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! میرے آقا و مولیٰ کے درجات بلند فرمادے' ان پر اپنی رحمتیں برکتیں نازل فرما۔(۶)

(۶)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۴۶۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۹۵
- ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۲۳۴
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۹۴
- ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا' ص ۴۰۸
- ☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا' ص ۴۰۸
- ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۹۷
- ☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ا' ص ۵۳۱
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۰۷
- ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۸۲

﴿۳﴾ سفارش کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ سفارش کرنے میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو' دنیوی مفاد اس کے پیش نظر نہ ہو۔(۷)

﴿۴﴾ جائز سفارش پر اللہ کریم کی طرف سے اجر جزیل اور ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے' نبی مکرم رسول معظم ﷺ کی رضا پاتا ہے' اگرچہ سفارش قبول نہ ہو' آیت مبارکہ مذکورہ میں اس کی وضاحت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی سائل بارگاہ عرش پناہ میں حاضر ہو کر کچھ طلب فرماتا' حضور رحمۃ للعالمین ﷺ اسے عطا کرنے پر مائل ہوتے' مگر آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے تعلیم کی خاطر فرماتے۔

اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا يَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَآءَ (۸)

(میرے حضور) سفارش کرو' اجر پاؤ گے' اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہے گا فیصلہ کرائے گا۔(۹)

---

(۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی'ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۱۸۰

(۸) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی عن ابی موسیٰ 'جامع صغیر' ج ۱'ص ۲۹

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵'ص ۲۹۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱'ص ۴۶۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰'ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۱۸۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی'ص ۱۹۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۳۴

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۰۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۰۸

﴿۵﴾ بعض سفارشیں ناجائز ہیں' یہ سفارشیں کرنا جرم ہے' یہ ناجائز سفارشیں کرنے والا بھی گناہ میں برابر کا حصہ دار ہے' چند ناجائز سفارشیں یہ ہیں۔

(ا) کسی مسلمان کو حق سے محروم کرنے کی سفارش کرنا۔

(ب) زانی کو سزا سے بچانے کی سفارش کرنا۔

(ج) چوری کا مقدمہ عدالت میں دائر ہونے کے بعد چور کی سفارش کرنا۔

(د) کسی مسلمان کے ناحق قتل میں مشورہ کرنا۔

(ہ) کسی مسلمان کو ضرر میں مبتلا کرنے کی سفارش کرنا۔

(و) ہر وہ کام جو دین میں ناجائز ہے اس کی سفارش کرنا۔

(ز) کسی کو گناہ پر آمادہ کرنا۔

(ح) چغلی اور غیبت کرنا۔(۱۰)

☆☆☆☆

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۹۵

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۰۸

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۰۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۰۷

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۹۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ بوبئی' ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۸۱

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۵) :

سلام اور اس کا جواب

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِذَا حُیِّیْتُم بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۸۶)

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔

حل لغات:

"حُیِّیْتُم بِتَحِیَّة": تحیۃ مصدر ہے حَیَّاکَ اللہ کا اس کا معنی ہے اللہ تمہاری عمر دراز کرے زمانہ جاہلیت میں یہ کلمہ ملاقات کے وقت کہا جاتا تھا' اسلام نے ملاقات کے وقت "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہنا مشروع کیا' تحیۃ کا معنی مُلک اور ہبہ بھی بتایا گیا ہے۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ملاقات کے وقت جب کوئی تمہیں سلام کہے تمہیں چاہیئے کہ اس سے بہتر الفاظ میں جواب دو' یا کم از کم وہی لفظ جواب میں کہہ دو۔(۲)

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۴۰
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۷۹

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۱۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۹۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۰۹
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۹۴
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۰۸
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۰۸
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۳۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۹۸

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ملاقات کے وقت ایک مسلمان دوسرے کو سلام کرے' دوسرا سلام کا جواب دے' سلام کرنا سنت اور جواب دینا فرض ہے۔(۳)

﴿۲﴾ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' سلام کرنے کا کلمہ متعین ہے'اس کے علاوہ دیگر کلمات سے سلام کرنے کی سنت پوری نہ ہوگی' مثلاً جیتے رہو' صبح بخیر' شام بخیر' عمر دراز' یاعلی مدد۔(۴)

﴿۳﴾ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ'' کامل سلام ہے'اس پر اضافہ مشروع نہیں۔(۵)

﴿۴﴾ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' کے جواب میں ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ'' یا ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ'' کہنا زیادہ بہتر ہے'اور باعث ثواب ہے' ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ'' کہنا فرض ہے' اور جواب کے لئے یہی کلمہ متعین ہے'اس طرح ایک آدمی کو بھی جمع کے صیغے سے جواب دے' ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ'' کیوں کہ مومن کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں' جواب میں ان کی نیت کرے۔(۶)

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۲۱۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۴۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۲۹۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۲۱۴
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۰۹
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج۱'ص۴۰۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص۱۸۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص۹۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۳۴

(۴) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص۱۰۳
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۳۴

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۲۱۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۳۰۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۲۱۲
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج۱'ص۵۳۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص۹۹
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۳۵

(۶) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۰۹
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۲۱۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص۱۰۲
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۳۴

﴿۵﴾ سلام کرنا اگرچہ سنت ہے اور جواب فرض ہے، مگر سلام میں پہل کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، سلام پہلے کرنے والے کے لئے نوے نیکیوں اور جواب دینے والے کو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، وقت سے پہلے وضو کر لینا سنت اور نماز کے وقت داخل ہونے پر وضو فرض ہو جاتا ہے، وقت سے پہلے فرض ادا کرنا سنت اور وقت پر فرض ادا کرنا فرض ہوتا ہے، بعض اوقات سنت پر عمل فرض پر عمل سے فضیلت میں زیادہ ہو جاتا ہے، اسی طرح سلام میں یہی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔(۷)

﴿۶﴾ سلام کرنا اور جواب دینا اتنی آواز سے ہو کہ مخاطب سن لے، اتنی پست آواز سے کہ مخاطب سن نہ سکے یا نہایت بلند آواز سے جس کی ضرورت نہ ہو، نہ سلام کی سنت ادا ہو گی نہ جواب ہو گا، اور جہر مفرط کو مکروہ ہے۔(۸)

﴿۷﴾ سلام کے جواب میں سر ہلانا یا جھکانا مکروہ ہے، ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام اور اس کا جواب کافی نہیں، بلکہ یہ طریقہ کفار ہے۔(۹)

﴿۸﴾ سلام کا جواب فوری طور پر دے، تاخیر کرے گا تو جواب نہ ہو گا۔(۱۰)

﴿۹﴾ خط میں بھی سلام کا جواب دینا واجب ہے، زبانی جواب کہہ لے اور اگر جواب لکھنا چاہتا ہے تو جواب سلام کہہ کر دے۔(۱۱)

﴿۱۰﴾ کلام کرنے سے پہلے سلام کرے۔(۱۲)

﴿۱۱﴾ مسلمان بھائی سے جب بھی سامنا ہو سلام کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو۔(۱۳)

---

(۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۲۱۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۰۲
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۳۵،۲۳۴
(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۰۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۲۱۳
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۰۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۰۰
(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۰۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۲۱۱
(۱۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۵۱۵
(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۲۱۵
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۰۹
(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۰۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۱۸۵
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۰۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۱۸۵

﴿۱۲﴾ اپنے گھر میں داخل ہونے والا اہل خانہ بیوی بچوں کو سلام کرے' اس سے سلام کرنے والے اور اہل خانہ کو برکت حاصل ہوگی۔ (۱۴)

﴿۱۳﴾ خالی مکان' دکان وغیرہ میں داخل ہونے والا یوں سلام کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" اپنے علاوہ مومن جنوں کو سلام کرنے کی نیت کرے' کیونکہ خالی مکان میں مومن جن بھی ہوتے ہیں۔

اہل محبت فرماتے ہیں خالی مکان میں داخل ہوتے وقت "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہے کیونکہ حضور پرنور نبی اکرم ﷺ کی روح طیبہ مومنین کے گھروں میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

مسجد میں داخل ہونے والا یوں سلام کرے' "بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ". (۱۵)

﴿۱۴﴾ جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا مسنون ہے' اسی طرح رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (۱۶)

﴿۱۵﴾ کسی کا سلام پہنچانا واجب ہے' کہ یہ بھی ایک معنی میں امانت ہے' اس لئے کسی کا سلام پہنچے تو یوں جواب دے' "وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ". (۱۷)

﴿۱۶﴾ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" (میم کی جزم کے ساتھ) سلام نہیں' اس لئے اس کا جواب دینا واجب نہیں۔ (۱۸)

﴿۱۷﴾ کافر' مرتد' حربی کو سلام کرنا حرام ہے' اگر کافر اور مسلمان اکٹھے ہوں تو سلام کرنے میں مسلمانوں کی نیت کرے۔ (۱۹)

---

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۱۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۵۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۹۳
(۱۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۰۲
(۱۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۸۵
(۱۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۱۸۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۰۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۰۱
(۱۸) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۰۱
(۱۹) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۱۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۰۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۹۳

﴿۱۸﴾ ذمی کافر اگر سلام کرے تو اسے جواب میں صرف اتنا کہے "وَعَلَیْکُمْ" اگر خوف فتنہ نہ ہو تو کچھ نہ کہے۔(۲۰)

﴿۱۹﴾ مقابر مسلمین میں جب داخل ہو تو یوں سلام کہے۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ"

اور اگر اتنا اور اضافہ کرے تو بہتر ہے' "اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاَنَا بِکُمْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَاحِقُوْنَ"

مزارات اولیاء اللہ پر حاضر ہو تو یوں سلام عرض کرے۔" سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا کَسَبْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ"

جب شہداء کے مزارات پر حاضر ہو تو یوں عرض کرے۔"سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَاصَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ"

اور جب حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کے روضہ انور پر حاضری نصیب ہو تو بہترین کلمات اور کمال ادب و تواضع سے صلوۃ وسلام کے جو بہترین صیغے اسے مستحضر ہوں ان سے سلام عرض کرے۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ"

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ"

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ" (۲۱)

﴿۲۰﴾ سلام کی تکمیل مصافحہ اور معانقہ سے ہوتی ہے' احادیث شریفہ سے مصافحہ اور معانقہ کا جواز اور فضیلت ثابت ہے' ایک حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاتَصَافَحَ الْمُسْلِمَانِ لَمْ تُفَرِّقْ اُکُفُّھُمَاحَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا (۲۲)

جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

بہتر یہ ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرے کہ اس میں مسلمان کا اکرام ہے۔(۲۳)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۲۱۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۱'ص۴۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۳۰۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۱۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۲۹۳

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۳۰۱
☆ جلاء الافہام ازابن قیم'ص۴۷

(۲۲) ☆ رواہ الطبرانی عن ابی اسامۃ'بحوالہ جامع صغیر'ج۱'ص۳۵

(۲۳) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۰'ص۲۱۲
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۳۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۱۸۷

﴿۲۱﴾ مصافحہ میں معظم شخص کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے' مثلاً شیخ طریقت' استاذ' والد وغیرہ۔(۲۴)

﴿۲۲﴾ سنت یہ ہے کہ سوار پیدل کو' چلنے والا بیٹھنے ہوئے کو' اکیلا یا تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو' چھوٹی عمر والا بڑی عمر والے کو اور گھوڑے پر سوار گدھے پر سوار کو سلام میں پہل کرے۔(۲۵)

﴿۲۳﴾ نابالغ بچوں کو سلام کرنا سنت ہے' قریب البلوغ اجنبی لڑکے کو اندیشہ فتنہ کے باعث سلام کرنا مکروہ ہے۔(۲۶)

﴿۲۴﴾ جوان عورتوں کو سلام کرنا اندیشہ فتنہ کے باعث مکروہ ہے' اگر وہ سلام کریں تو جواب دینا لازمی نہیں' البتہ بوڑھی عورت کو سلام کرنا جائز ہے' عورتیں عورتوں کو اسی طرح سلام کریں اور جواب دیں جس طرح مرد مردوں کو سلام کرتے ہیں۔(۲۷)

﴿۲۵﴾ سائل کے سلام کا جواب دینا لازم نہیں اس طرح مدعی اور مدعی علیہ کا جواب دینا قاضی پر لازم نہیں۔(۲۸)

---

(۲۴) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۴

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۲۹۹' ۳۰۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۰۲

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۰۹

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۲۹۳

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۸۵

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۰۲

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۹۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۸۵

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۰۱

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۰

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۰

﴿۲۶﴾ چند اشخاص کو سلام کرنا منع ہے۔

(ا) جو شخص پیشاب و پاخانہ یا بیوی سے صحبت کر رہا ہو۔ (ب) جو شخص ستر عورت کھول کر غسل کر رہا ہو۔

(ج) نماز میں مشغول شخص کو۔ (د) جو شخص کھانا کھا رہا ہو۔

(ہ) سویا ہوا ہو۔ (و) دینی سبق پڑھ رہا ہو۔

(ز) قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو۔

(ح) حدیث شریف نقل کرنے یا پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو۔

(ط) مذاکرہ علمی میں مشغول ہو۔ (ی) اذان و اقامت کہہ رہا ہو۔

(ک) خطبہ پڑھنے یا سننے میں مشغول ہو۔ (ل) شطرنج، نرد کھیلنے میں مشغول ہو۔

(م) گانے میں مشغول ہو۔ (ن) کبوتر بازی میں مشغول ہو۔

(س) فاسق، بدعتی ہو۔ (ع) تلبیہ کہنے، اونگھنے والا ہو۔(۲۹)

یاد رہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو سلامِ سنت یوں عرض کیا،

"اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ"(۳۰)

---

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص۳۰۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۰، ص۲۱۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص۱۰۱، ۱۰۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۴۱۰

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۴۱۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۲۹۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۱۸۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۲۳۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص۱۹۵

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، ج۲، ص۲۱۷

﴿۲۷﴾ اگر ایک آدمی جماعت کو سلام کرے اور جواب کوئی ایک فرد دے تو سب بری الذمہ ہوں گے کیونکہ جواب دینا فرض کفایہ ہے' البتہ اگر ایک کا نام لے کر سلام کیا تو اسی کو جواب دینا لازم ہے' کوئی اور جواب دے گا تو وہ شخص بری الذمہ نہ ہوگا' جس کا نام لیا گیا' اسی طرح اگر جماعت میں سے کسی ایک نے ابتداء سلام کہہ دیا تو باقی بری الذمہ ہوں گے' کیونکہ سلام کرنا سنت موکدہ علی الکفایہ ہے' البتہ جماعت میں سے اگر کسی نے بھی سلام نہ کیا تو سب ترک سنت کے مرتکب ہوئے۔(۳۱)

﴿۲۸﴾ سلام کا جواب نہ دینا سلام کرنے والے کی اہانت ہے' اسے ضرر پہنچانا ہے' جو حرام ہے' اس لئے سلام کا جواب لازمی طور پر دیا جائے۔(۳۲)

﴿۲۹﴾ کوئی درود شریف سلام کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے' درود ابراہیمی شریف نماز کے علاوہ دوسری جگہ ناقص ہے' کیونکہ اس میں سلام نہیں' نماز میں سلام اس سے پہلے تشہد میں پڑھا جاتا ہے' اس لئے نماز کے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنا ہو تو اس میں سلام شامل کرلیں' اللہ تعالی نے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود اور سلام دونوں کا حکم دیا ہے۔(۳۳)

﴿۳۰﴾ مسلمان نمازوں کے بعد بالعموم اور محافل وعظ اور نماز جمعہ کے بعد صلوۃ و سلام بارگاہ محبوب رب العالمین ﷺ میں پیش کرتے ہیں' یہ مستحسن' باعث اجر اور رضائے مصطفی کے حصول کا ذریعہ ہے' جذب القلوب اور درود و سلام سے متعلق کتب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علي رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۱۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص۲۹۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۱۰'ص۲۱۱'۲۱۴
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعي (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج۱'ص۴۰۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص۹۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص۲۹۳
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳'ص۱۸۴

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علي رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۱۸
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان' ج۱'ص۲۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۵'ص۲۹۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج۱۰'ص۲۱۴
☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعي (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازار لاهور' ج۱'ص۴۰۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص۹۹
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳'ص۱۸۴

(۳۳) ☆ سوره احزاب آیت نمبر ۵۶ .... جذب القلوب مصنفه شیخ عبدالحق دهلوی.

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۶) :

قتلِ خطاً کی سزا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ یَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ وَّدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰۤی اَہۡلِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّصَّدَّقُوۡا ؕ فَاِنۡ کَانَ مِنۡ قَوۡمٍ عَدُوٍّ لَّکُمۡ وَہُوَ مُؤۡمِنٌ فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ ؕ وَاِنۡ کَانَ مِنۡ قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ فَدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ وَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ شَہۡرَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ ۫ تَوۡبَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ☆

اور مسلمان کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر، اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے، اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا، اور اگر وہ اس قوم میں ہو جو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہو تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا، تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، یہ اللہ کے ہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۹۲)

حل لغات :

''وَمَاكَانَ لِمُؤْمِنٍ'' :

وَمَاكَانَ ، نفی دوام کے لئے ہے'یعنی مومن کے لئے یہ کبھی جائز نہ تھا' نہ ہے اور نہ آئندہ ہوگا کہ کسی مومن کو ناحق قتل کرے۔(۱)

''خَطَأً'':خطاً کا معنی بھول'چوک'غلطی'غیر قصد'اپنی جہت'سمت سے ہٹ جانا' خطا کی کئی نوعیتیں ہیں۔

اول : انسان جس شئ کو اچھا نہ سمجھے پھر اسی کا ارادہ کرے اور وہی کام کرے۔

یہ خطاً تام ہے' یہی گناہ کبیرہ ہے' انسان اسی فعل میں ماخوذ ہوتا ہے' اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

وَلَاتَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ، اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْراً ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو' مفلسی کے ڈر سے'ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی' بے شک ان کا قتل بڑی خطاً ہے۔

دوم : جس شئ کو انسان اچھا جانے اور اس کا ارادہ بھی کرے مگر اس کا فعل اپنے ارادہ کے خلاف واقع ہو' یہ خطاً صرف فعل میں ہے ارادہ درست ہے' اس فعل پر مواخذہ نہیں' اسی معنی میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَااسْتُكْرِهُوْاعَلَيْهِ (۲)

میری امت سے بھول چوک کا گناہ معاف کردیا گیا ہے' اور اس فعل کا گناہ بھی معاف کردیا گیا ہے جس کے کرنے پر اسے مجبور کردیا گیا۔

اسی معنی میں دوسری حدیث شریف یوں ہے۔

اِذَاحَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَفَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَااجْتَهَدَ فَاَخْطَاءَ فَلَهُ اَجْرٌ (۳)

جب حاکم فیصلہ میں پوری کوشش کرے اور اس کا فیصلہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق ہو تو اسے دہرا اجر ہے اور اگر کوشش کے باوجود فیصلہ میں خطاً کرے پھر بھی اسے ایک نیکی کا بدلہ ملے گا۔

اسی معنی میں آیت مذکورہ ہے۔

(۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج ۱۰'ص ۲۲۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج ۳'ص ۱۹۵
(۲) ☆ رواہ الطبرانی عن ثوبان 'جامع صغیر'ج ۲'ص ۳۸
(۳) ☆ رواہ البخاری'ج ۲'ص ۱۰۹۲ عن عمرو بن العاص
☆ والنسائی'ج ۲'ص ۳۰۲
☆ وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

سوم : انسان ایسے کام کا ارادہ کرے جس کا کرنا اچھا نہیں مگر وہ اس کے خلاف کر بیٹھے' یہ آدمی اپنے ارادہ کے اعتبار سے خطا کار ہے مگر فعل میں درست کار ہے' اپنے ارادہ میں مذموم لیکن فعل میں غیر محمود ہے۔ (۴)

''تَحۡرِیۡر'' : مملوک غلام کا آزاد کرنا۔

''رَقَبَۃ'' : لغوی معنی گردن ہے' لیکن اس سے مراد مملوک غلام ہے' گردن' سر اور چہرہ وغیرہ انسان کے اجزاء ہیں' بعض اوقات جزو سے کل مراد ہوتا ہے' وہی صورت یہاں ہے۔ (۵)

''دِیَۃٌ'' : مقتول کے قتل کے بدلے میں اس کے وارثوں کو جو مال دیا جاتا ہے اسے ''دیت'' کہا جاتا ہے' فارسی میں اسے ''خون بہا'' کہتے ہیں۔ (۶)

''مُسَلَّمَۃٌ'' : تسلیم شدہ۔

''اَھۡلِہٖ'' : اہل کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ بیوی' قرابت دار' گھر والے' تابع' پیروکار' قابلیت والا۔

اس آیت میں اس سے مراد مقتول کے قرابت دار ہیں' جس میں اصحاب فروض اور عصبہ شامل ہیں۔ (۷)

آیت سے مراد یہ ہے کہ خون بہا کی رقم مقتول کے قرابت داروں کی ملک میں دے دو' وہ اسے مقتول کے ورثہ کی طرح وراثت کے اصول کے مطابق تقسیم کرلیں۔

''اِلَّآ اَنۡ یَّصَّدَّقُوۡا'' : یہاں صدقہ بمعنی معاف کردینے کے ہے' اس لئے کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **کُلُّ مَعۡرُوۡفٍ صَدَقَۃٌ** (۸) ہر نیکی صدقہ ہے۔

---

(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۱۵۱

(۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۱۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۵

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵' ص ۳۱۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۱۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۷

(۷) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۳

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۱۰

(۸) ☆ رواہ عبدبن حمیدو الحاکم عن جابر

☆ ورواہ البیہقی عن ابن عباس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۵۷

آیت سے مراد یہ ہے کہ قتل خطا میں دیت (خون بہا) کی رقم اگر مقتول کے ورثاء معاف کر دیں تو انہیں اس کا اختیار ہے' کیونکہ یہ ان کا حق ہے البتہ کفارہ معاف کرنے کا انہیں اختیار نہیں' کہ یہ اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق بندہ معاف نہیں کر سکتا۔ (۹)

"مِیثَاقٌ": پختہ وعدہ میثاق کہلاتا ہے' آیت میں میثاق سے مراد معاہدہ ہے' معاہدہ عارضی ہو یا دائمی۔

مراد یہ ہے کہ مقتول کافر ایسی قوم سے ہو جس کا مسلمانوں سے معاہدہ ہے' اس کی مختلف صورتیں ممکن ہیں' مثلاً کافر قوم مسلمانوں کے ملک میں ذمی بن کر رہتے ہوں' خطاً سے مسلمان نے کسی ذمی کافر کو قتل کر دیا ہو' یا ایسی کافر قوم کا کوئی فرد امان لے کر مسلمانوں کے ملک آ گیا' جس کا مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ ہو' مسلمانوں نے خطاً سے اس کو قتل کر دیا۔ (۱۰)

شان نزول:

اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند روایات مروی ہیں' ممکن ہے سب کے حق میں نازل ہوئی ہو۔

(۱) حضرت عیاش بن ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ (ایک روایت کے مطابق بن ابی ربیعہ) ابوجہل کا ماں جایا بھائی تھا' ہجرت مدینہ طیبہ سے پہلے مکہ معظّمہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا' لیکن اس کو اندیشہ ہوا کہ گھر والوں سے میرا مسلمان ہونا مخفی نہ رہے گا' اس لئے بھاگ کر مدینہ طیبہ چلا گیا وہاں پہنچ کر ایک گڑھی میں قلعہ بند ہو گیا' عیاش رضی اللہ عنہ کے جانے سے ماں بڑی بے تاب ہوئی' اس نے اپنے دونوں بیٹوں ابوجہل اور حارث (جو ہشام سے تھے) سے کہا' اللہ کی قسم! جب تک تم عیاش کو نہ لاؤ گے میں کسی چھت کے سایہ میں نہ جاؤں گی' نہ کھانا کھاؤں گی' نہ پانی پیوں گی' ماں کی قسم سن کر دونوں عیاش رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور حارث بن زید بن ابی انیسہ بھی ان کے ساتھ ہو لیا' یہ تینوں حضرت عیاش رضی اللہ عنہ کے

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۲۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۲۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۱۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۲۷
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۳۲' ۲۳۸' ۲۴۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۷۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۱۳

پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ گڑھی میں قلعہ بند ہیں' اس سے کہا' تم نیچے آ جاؤ' تمہارے بعد تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم نہ پہنچو گے وہ چھت کے سایہ میں نہ جائے گی' اور نہ کچھ کھائے پیئے گی' اور ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم کو کسی بات پر مجبور نہیں کریں گے' نہ تمہارے مذہب سے تم کو روکیں گے' جب تینوں نے ماں کی بے تابی کا تذکرہ کیا اور اللہ کی قسمیں کھائیں تو حضرت عیاش رضی اللہ عنہ گڑھی سے اتر آئے' یہ لوگ جب مدینہ طیبہ کی حدود سے نکل آئے تو حضرت عیاش رضی اللہ عنہ کو نواڑ سے باندھ دیا اور ہر ایک نے سو' سو کوڑے اس کے مارے' اور لے جا کر ماں کے پاس پہنچا دیا' ماں نے دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم! میں تیری بندش اس وقت تک نہ کھولوں گی جب تک اس چیز کا انکار نہ کرے گا جس پر ایمان لایا' پھر اسے یوں ہی باندھا ہوا دھوپ میں ڈال دیا اور جب تک اللہ کی مشیت تھی وہ پڑا رہا' آخر کار جب جان سے تنگ آ گئے تو جو بات یہ لوگ چاہتے تھے حضرت عیاش رضی اللہ عنہ نے بظاہر پوری کر دی' اس پر انہوں نے آپ کو کھول دیا' اتنے میں حارث بن زید آ گیا وہ بولا' عیاش! کیا یہی وہ بات تھی' خدا کی قسم! جس بات کو تو نے اختیار کیا تھا اگر وہ ہدایت تھی جو تو نے اختیار کی تھی تو تو نے ہدایت چھوڑی اور اگر وہ گمراہی تھی تو اب تک گمراہی پر تھا' حضرت عیاش کو اس کی بات پر غصہ آ گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم! اگر تنہائی میں تو میرے ہاتھ لگ گیا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

کچھ مدت بعد عیاش پھر مسلمان ہو گیا اور مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ طیبہ ہجرت کر گیا' حضرت عیاس رضی اللہ عنہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت حارث بن زید رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے' اور ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہو گئے' حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے پہنچنے کے وقت حضرت عیاش رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہ تھے' اور نہ ہی انہیں حضرت حارث کے مسلمان ہونے کی اطلاع ملی' ایک روز حضرت عیاش رضی اللہ عنہ قبا کے باہر جا رہے تھے کہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے' وہاں حضرت عیاش نے حضرت حارث رضی اللہ عنہا کو قتل کر دیا' لوگوں نے کہا ارے! تو نے یہ کیا کیا؟ وہ تو مسلمان ہو گیا تھا' یہ سنتے ہی حضرت عیاش رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' اور عرض کی' یا رسول اللہ! (ﷺ) میرا اور حارث کا یہ واقعہ ہوا تھا' اور آپ واقف ہیں کہ مجھے اس کے مسلمان ہونے کا علم نہ تھا' اس لاعلمی میں میں نے اسے قتل کر دیا ہے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۱)

(۱۱) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ 'ص ۵۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵ 'ص ۳۱۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰ 'ص ۲۲۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۹۶
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۱۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵ 'ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳ 'ص ۱۹۴' ۱۹۵

(۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (اور ایک روایت میں حضرت اسامہ کا نام ہے) ایک لشکر میں شامل تھے' دوران سفر آپ رفع حاجت کے لئے ایک طرف گئے' تو ایک شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے' آپ نے اسے قتل کرنا چاہا اس نے کلمہ شریف پڑھا' آپ سمجھے کہ یہ بکریاں بچانے کے لئے کلمہ پڑھ رہا ہے' اسے قتل کر دیا' بکریوں پر قبضہ کر لیا' اس کے بعد واقعہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا آپ نے ناراضی کا اظہار فرمایا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۲)

(۳) غزوہ احد شریف میں حضرت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کے ہمراہ شریک غزوہ تھے' غازیان غزوہ نے حضرت الیمان رضی اللہ عنہ کو مشرک جان کر گھیر لیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے رہے کہ ''یہ تو میرے والد ہیں'' مگر کسی نے نہ سنا اور انہیں قتل کر دیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہیں بخشے' تم نے ایک بندہ مومن کو قتل کر دیا ہے' پھر واقعہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا' حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کو بہت افسوس ہوا' اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۳)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ بلا جواز شرعی ایک مسلمان کا قتل کرنا گناہ کبیرہ' حرام ہے' انسانی جان کی حرمت و تکریم زمانہ تکلیف سے ثابت ہے' دینی ممنوعات میں خونریزی سرفہرست ہے' قرآن و حدیث میں قتلِ مومن کی حرمت پر کثیر نصوص موجود ہیں' قرآن مجید میں قتلِ مومن کو تمام انسانیت کے قتل کے برابر جرم قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ، کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ، وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ، ......الآیۃ (سورۃ المائدہ آیت ۳۲)

سبب سے' ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا' اور جس نے ایک جان کو جِلایا اس نے سب لوگوں کو جِلایا۔

(۱۲) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ا ص ۵۳۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ا ص ۴۷۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ح۵' ص ۱۱۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۲۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ح ا ص ۴۷۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ح ۱۰' ص ۲۲۷

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَاللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. (۱۴)

مومن کا قتل اللہ کے ہاں دنیا جاتے رہنے سے بڑا گناہ ہے۔ (۱۵)

جواز اور عدم جواز کے اعتبار سے قتل کی چار قسمیں ہیں' ہر ایک کا حکم الگ ہے۔ ﴿۲﴾

اول ! جن صورتوں میں قتل کرنا واجب ہے' ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(ا) حربی محارب کا قتل کرنا واجب ہے' جب کہ وہ ابھی مسلمانوں کی قید میں نہ آیا ہو' یا امان میں نہ آیا ہو' یا معاہدہ نہ کرلے۔

حربی محارب میں صرف مردوں کو قتل کرنا واجب ہے' عورتیں' بچے' بوڑھے مستثنیٰ ہیں۔

(ب) سلطنت اسلامیہ کا باغی اگر قتال کا ارادہ کرے تو اس کا قتل واجب ہے۔

(ج) جس نے کسی ایسے انسان کو قصداً قتل کیا جس کا خون شریعت میں محفوظ تھا' ایسے کو قتل کے بدلے قتل کرنا واجب ہے۔

(د) حد شرعی کی بنا پر جس کا قتل واجب ہوا۔

(ح) جادوگر اور زانی محصن کو رجم کرکے قتل کیا جانا واجب ہے۔

---

(۱۴) ☆ رواہ النسائی والضیاء المقدسی عن بریدۃ' بحوالہ جامع صغیر' ج۲' ص ۱۴۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۴۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۱۱

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج۱' ص ۵۳۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص ۲۲۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۹۶

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۴۱۳

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص ۴۱۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۱۹۵

دوم! جن صورتوں میں قتل کرنا مباح ہے' لازم نہیں اور قتل کرنا گناہ نہیں۔

(ا) مقتول کے اولیاء قاتل کو قتل کرنے اور معاف کر دینے میں اختیار رکھتے ہیں' اگر وہ مقتول کو قتل کرا دیں تو ایسا کرنا مباح ہے' لیکن یہ قتل حاکم وقت کے حکم سے ہوگا۔

(ب) محارب حربی قید ہو جائے تو اس کا قتل کرنا مباح ہے' اگر اسے قتل کر دیا گیا تو گناہ نہیں۔

(ج) مسلمان دارالحرب میں بغیر امان کے داخل ہوا' کافر اسے قتل کرنے اور قید کرنے میں مختار ہیں' اگر وہ قتل ہو گیا تو گناہ نہیں۔

سوم! جن صورتوں میں انسان کا قتل کرنا ممنوع ہے۔

(ا) دارالاسلام میں مسلمان کو ناحق قصداً قتل کرنا ممنوع اور حرام ہے' قاتل پر قصاص لازم ہے۔

(ب) دارالاسلام میں مسلمان کا خطاً سے قتل کرنا ممنوع ہے' مگر خطاً کی وجہ سے قصاص ساقط ہے' اس میں دیت ہے۔

(ج) باپ اگر بیٹے کو قتل کر دے تو اگر چہ یہ ممنوع و حرام ہے مگر اس میں قصاص نہیں۔

(د) حربی مستامن یا معاہد کو شبہ میں قتل کرنا ممنوع ہے اس میں صرف دیت ہے' قصاص نہیں۔

(ح) دارالحرب میں ہجرت سے پہلے مسلمان کا قتل ہو جانا' مسلمان اسیر کا دارالحرب میں قتل ہو جانا' آقا کا غلام کو قتل کر دینا' یہ سب قتل ممنوع و محظور ہیں' ان میں دیت اور قصاص نہیں' صرف تعزیر ہے۔

چھارم! ایسا قتل جو نہ واجب ہو' نہ مباح اور نہ محظور ہو' مثلاً مجنون کسی کو قتل کر دے۔(۱۶)

حکم کے اعتبار سے قتل کی پانچ قسمیں ہیں' یہ وہ انواع قتل ہیں جو بغیر حق ہوں' جس سے احکام متعلق ہوں۔ عمد' شبہ عمد' خطاً' قائم مقام خطاً' قتل بہ سبب۔ (۳)

قتل عمد! عمد وہ ہے جو قصداً ایسے ہتھیار سے ہو جو جان زائل کرنے کے لئے وضع ہو' جیسے تلوار' بندوق' یا جو شئ اجزائے جسم جدا کر ڈالنے میں ہتھیار کے قائم مقام ہو' جیسے دھاردار لکڑی' پتھر' نرکل کی کھپاچ یا آگ میں ڈال کر قتل کر دیا جائے' یا پانی میں غرق کر کے ہلاک کر دیا جائے۔

(۱۶) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۴۴

ایسے قتل کا حکم کا یہ ہے کہ اس میں گناہ اور قصاص ہے' البتہ مقتول کے اولیاء قصاص معاف کر دینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس میں کفارہ نہیں' قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جاتا ہے' باہمی رضامندی سے مال واجب ہو جاتا ہے۔

قتل شبہ عمد! شبہ عمد وہ قتل ہے جو عمداً ہو مگر ایسے آلہ سے مارے جو نہ ہتھیار ہے اور نہ قائم مقام ہتھیار ہے اور اس کی وضع قتل کے لئے نہیں' جیسے لکڑی' عصا' پتھر یا لوگوں کی باہمی سنگ باری سے کوئی مرا۔ ایسے قتل کا حکم یہ ہے کہ اس میں گناہ اور کفارہ ہے' قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جاتا ہے' شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے۔

قتل خطأ! قتل خطأ دو طرح سے ہے۔

ایک وہ جو قصد میں خطأ ہو' مثلاً ایک شکل کو شکار گمان کر کے تیر مارا مگر وہ انسان تھا' یا کافر حربی گمان کر کے مارا مگر وہ مسلمان نکلا۔

دوسرا وہ جو فعل میں خطأ ہو اور وہ یہ ہے کہ نشانہ یا شکار کو تیر مارا وہ کسی آدمی کے لگ گیا۔

اس قتل کا حکم یہ ہے کہ اس میں کفارہ اور عاقلہ پر دیت خفیفہ ہے' قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔

قتل قائم مقام خطأ! وہ ایسا ہے کہ جیسے ایک شخص سوتا ہوا حالت خواب میں کروٹ لے کر کسی دوسرے شخص پر گر پڑا جس سے وہ مر گیا' یا کوئی شخص بلندی سے ایک آدمی پر گرا جس سے وہ آدمی مر گیا' یا اس کے ہاتھ سے لکڑی یا پتھر وغیرہ چھوٹ گیا اور کسی پر پڑ گئی' جس سے وہ آدمی مر گیا یا کسی سواری پر تھا سواری نے کسی آدمی کو کچل کر مار دیا۔

اس کا حکم وہی ہے جو خطأ کا ہے' یعنی قصاص ساقط ہے' دیت اور کفارہ واجب ہے' قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہے۔

قتل بہ سبب! اس کی متعدد صورتیں ہیں' مثلاً راستہ میں کنواں کھودا' کوئی آدمی اس میں گر کر مر گیا' یا کسی کی مِلک میں پتھر ڈال دیا' پتھر کی ٹھوکر سے کوئی مر گیا' یا کوئی اپنے چوپائے کو ہانکے لے جا رہا تھا یا اس کی ڈوری کھینچے لئے جا رہا تھا اس جانور نے کسی کو کچل کر مار ڈالا۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں دیت اور کفارہ ہے' البتہ تلف کرنے والا میراث سے محروم نہ ہوگا۔ (۱۷)

﴿۴﴾ قتل خطأ کی بہت سی صورتیں ہیں' ان میں قدرِ مشترک عدم قصد ہے' جس قتل میں ارادہ قتل نہ ہو سب کا حکم یکساں ہے۔ (۱۸)

﴿۵﴾ قتل خطأ میں کفارہ کے طور پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے' اور قاتل کے عاقلہ پر بطور دیت سو اونٹ مقتول کے وارثوں کو ادا کرنا فرض ہے' عاقلہ پر دیت سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے' اگرچہ عاقلہ پر دیت کا ثبوت احادیث احاد سے ثابت ہے مگر قوت اجماع سے ان میں قرآن مجید جیسی قوت آ گئی ہے' اس لئے اس کا انکار اجماع کا انکار ہے۔ (۱۹)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۲۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۹۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۱۹۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۲۲۱

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص۳۱۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۳۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۱۹۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص۱۹۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۱۳

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۲۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱' ص۴۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص۳۱۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص۵۳۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۲۳۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۱۵
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۱۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۲۰۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۳۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص۱۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۲۹۵'۲۹۱

﴿۶﴾ قتل خطأ میں بطور کفارہ جو غلام آزاد ہوگا اس کا مومن ہونا شرط ہے' کافر کفایت نہیں کرتا' اسی طرح مدبر' مکاتب' لولا' لنگڑا' اندھا' ہاتھ پاؤں کٹا اور مجنون کافی نہیں' غلام اور باندی کا ایک ہی حکم ہے۔(۲۰)

﴿۷﴾ کفارہ میں آزاد کرنے کے لئے اگر مسلمان غلام یا باندی دستیاب نہ ہو یا خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو اس کے بدلے دو ماہ کے متواتر روزے رکھے۔(۲۱)

﴿۸﴾ قتل خطأ میں دو ماہ کے روزوں میں تواتر شرط ہے' اگر ایک روزہ بھی بلا عذر شرعی رہ گیا یا نیت کرنا بھول گیا یا کسی دوسرے روزے کی نیت کر لی تو اجماع امت کا فیصلہ ہے کہ از سر نو روزے رکھے' کیونکہ متواتر روزے رکھنے فرض ہیں' لیکن حیض کی وجہ سے اگر عورت روزے ناغہ کرے تو باتفاق علماء اس کو از سر نو روزے رکھنے کی ضرورت نہیں' اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تو جمہور کے نزدیک از سر نو روزے رکھے' کفارہ کے روزوں کے درمیان رمضان یا ایام تشریق نہ ہوں۔(۲۲)

﴿۹﴾ قتل خطأ میں قاتل اگر روزے رکھے بغیر مر جائے تو وارث روزوں کے بدلے ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلا دے۔(۲۳)

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۳۱۴
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان'ج۱'ص ۴۷۴
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه 'مصر'ج۱'ص ۵۳۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص ۱۱۳
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص ۲۰۰
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۹۶'۲۹۵
(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۳۲۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه'یو'پی'ص ۱۹۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه ج۱'ص ۲۳۹
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه دارالاحیاء الکتب العربیه 'مصر'ج۱'ص ۵۳۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر'ج۱۰'ص ۲۳۱
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص ۲۱۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص ۱۱۳
(۲۲) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص ۱۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۲۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعه دارالکتب، العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص ۳۲۷
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص ۲۱۵'۲۱۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج۱'ص ۲۳۸
☆ تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردوبازارلاهور'ج۱'ص ۴۱۵
(۲۳) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص ۱۱۴

﴿۱۰﴾ قتل خطاً میں قاتل روزوں کے بدلے خود مساکین کو کھانا کھلا دے تو یہ کافی نہیں، اسے بہرحال روزے رکھنا فرض ہے۔(۲۴)

﴿۱۱﴾ قتل خطاً میں سو اونٹ کی جو دیت عاقلہ پر ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

بیس بنو مخاض، بیس بنت مخاض، بیس بنات لبون، بیس حِقّے، بیس جذعے۔(۲۵)

یاد رہے بنو مخاض وہ اونٹ ہے جس کی عمر ایک سال پوری ہو چکی اور دوسرا سال شروع ہو چکا، اگر اس عمر کا اونٹ نر ہو تو بنو مخاض اور اگر مادہ ہو تو بنت مخاض کہلاتا ہے، بنات لبون (مادہ) دو سال کی اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو، حِقّہ (نر اور مادہ) جو تین سال کا مکمل ہو کر چوتھے سال میں لگ گیا ہو، جِذعہ (نر اور مادہ) وہ اونٹ جو چوتھا سال مکمل کر کے پانچویں سال میں لگ گیا ہو۔

﴿۱۲﴾ قتل خطاً میں دیت کی ادائیگی کے لئے اگر اونٹ دستیاب نہ ہو تو سونے یا چاندی سے دیت ادا کی جائے گی، سونا ایک ہزار دینار یا چاندی دس ہزار درہم دیت ہے۔

موجودہ پیمانہ کے وزن حساب سے چار اعشاریہ تین سات چار (4.374) کلوگرام سونا یا تیس اعشاریہ چھ ایک آٹھ (30.618) کلوگرام چاندی یا اس کی موجودہ قیمت دیت ہے۔(۲۶)

---

(۲۴) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۳۸
(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۳۱۷
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۷۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۳ ص ۲۰۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۹۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۴۱۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۰ ص ۲۳۱
(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۳۱۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۰ ص ۲۳۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۳ ص ۲۰۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۲۹۱

﴿۱۳﴾ مقتول کے وارث اگر دیت معاف کردیں تو ان کو اس کا اختیار ہے' کیونکہ دیت مقتول کے وارثوں کا حق ہے' البتہ کفارہ معاف نہیں کرسکتے' کیونکہ کفارہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے' کفارہ مجرم کے مال سے ادا ہوگا' اس کا بار عاقلہ پر نہیں۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ قتل عمد میں اگر کچھ مال پر صلح ہوجائے یا بعض وارثوں کے معاف کردینے سے قصاص ساقط ہوجائے اور مال دینا لازم ہو یا کسی وجہ سے قتل عمد میں قصاص کی جگہ مال دینا پڑے تو یہ ادائیگی قاتل کے مال سے ہوگی' عاقلہ پر دیت واجب نہیں' اسی طرح قاتل کے اقرار سے اگر دیت کا وجوب ہوتا ہو تو عاقلہ پر اس کی ادائیگی واجب نہیں۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ مومن اگر دارالحرب میں قتل ہوا یا کافروں کے ساتھ جنگ میں مسلمان خطأً سے قتل ہوا تو اس میں دیت نہیں صرف کفارہ ہے۔(۲۹)

﴿۱۶﴾ مقتول مومن اگر ایسی قوم کا ہو جس سے معاہدہ ہوا ہے اور قتل مومن خطأً سے ہو تو اس میں دیت اور کفارہ ہے۔(۳۰)

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۲۲۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۲۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۳۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص۱۹۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۰' ص۲۳۴
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۱۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۹۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۱۰
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج۱' ص۵۳۴
(۲۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۰۳
(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۲۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۱۱
(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۲۵

﴿۱۷﴾ ذمی یا معاہد قوم کا کافر خطاً سے قتل ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہے' اسی پر اجماع امت ہے' کافر خواہ یہودی' نصرانی' مجوسی ہو' معاہد اور ذمی کافر کی دیت مسلمان مقتول کی دیت کے برابر ہے' حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالُوْا دِیَةُ الْمُعَاهِدِ دِیَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ (۳۱)

بیشک نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ معاہد کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کی طرح ہے۔(۳۲)

﴿۱۸﴾ قتل خطاً اور زخمی کرنے کی صورت میں عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے' اسی پر اجماع امت ہے' البتہ قصاص میں عورت مرد کے بدلے قتل ہوگی۔(۳۳)

﴿۱۹﴾ دیت مقتول کے وارثوں کو دی جائے گی' مقتول کے دوسرے ترکہ کی طرح وارث اسے بھی بحصہ شرعی تقسیم کر لیں گے' جس طرح ترکہ میں سب سے پہلے تجہیز و تکفین کے مصارف دیے جاتے ہیں پھر اگر قرض ہو تو ادا کیا جاتا ہے' پھر اگر وصیت ہو تو ایک تہائی میں جاری ہوتی ہے' پھر وراثت بحصہ شرعی تقسیم ہوتی ہے' اسی طرح دیت کی رقم کا بھی حال ہے۔(۳۴)

(۳۱) ☆ رواہ ابو بکر الرازی الجصاص عن ابی حنیفة' ج۲' ص ۲۳۹

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۳۲' ۲۳۸' ۲۳۹' ۲۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۱' ص ۴۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۲۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۲۳۶

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۴۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۱۳

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۳۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۲۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۲۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۰۸

(۳۴) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۱۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۰' ص ۲۳۳

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۴۱۳

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص ۴۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۱۰

﴿۲۰﴾ قتل کے علاوہ اعضاء انسانی کے تلف کرنے یا انہیں ناکارہ بنانے میں بھی دیت ہے' حضور سید عالم ﷺ نے اس بارے میں ایک مکتوب مبارک میں ان کا تعین فرما دیا ہے' یہ مکتوب مبارک اہل یمن کے عمائد شرحبیل بن عبد کلال' نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کے نام لکھا اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہم کے ذریعے روانہ فرمایا تھا' اس میں آپ نے لکھا تھا۔

(ترجمہ) جو شخص کسی مومن کو مار ڈالے' اس کو پکڑ کر قصاص کے لئے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے' اگر مقتول کے وارث راضی ہوں تو دیت واجب ہے' مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے' قتل کی دیت سو اونٹ ہے' اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار' ناک پوری کاٹ لی جائے تو پوری دیت سو اونٹ ہیں' دانتوں کے توڑنے میں دیت ہے' لبوں کے کاٹنے میں دیت ہے' دونوں خصیوں کو بے کار کر دینے میں دیت ہے' ذکر کاٹ دینے یا بیکار کر دینے میں دیت ہے' پشت توڑ دینے میں دیت ہے' دونوں آنکھیں پھوڑ دینے میں دیت ہے' دونوں ہاتھ کاٹ دینے یا بے کار کر دینے میں سو اونٹ ہیں' اور ایک ہاتھ میں پچاس' دونوں پاؤں توڑنے یا کان کاٹ دینے میں پوری دیت ہے' ایک ٹانگ میں آدھی دیت ہے' اور جو چوٹ دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اس میں کل دیت کا تہائی حصہ ہے' اور جو ضرب جوف کے اندر پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور ہڈی کو جگہ سے ہٹا دینے والی ضرب میں پندرہ اونٹ ہیں' اور ہاتھ پاؤں کی کوئی ہڈی ٹوٹ گئی یا کٹ گئی تو دس اونٹ ہیں' اور دانت ٹوٹ گیا تو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ (۳۵)

یاد رہے یہ حدیث اگرچہ خبر واحد ہے اور محدثین نے اس کی سند میں کلام بھی کیا ہے مگر علماء امت نے اسے قبول کیا ہے' تلقی امت کے باعث درجہ شہرت بلکہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہے۔ (۳۶)

﴿۲۱﴾ کسی نے حاملہ کے چوٹ لگائی' جنین مر گیا' اس میں قتل خطاً کی دیت ہے' اور اگر جنین زندہ پیدا ہوا پھر مرا تو اس میں کفارہ اور دیت ہے۔ (۳۷)

(۳۵) ☆ رواہ النسائی' ج۲' ص ۲۵۱

☆ والدارمی ومالک عن حزم

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۰۷

(۳۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج۵' ص ۳۲۱' ۳۲۳

﴿۲۲﴾ قتل خطاً میں دیت عاقلہ پر ہے' عاقلہ سے مراد قاتل کے عصبات ہیں' یعنی باپ کی طرف سے رشتہ دار' اس میں خود آباء اور ابناء داخل ہیں' کیونکہ دیت برداشت کرنے میں عصبات میراث کی طرح ہیں' جس طرح میراث میں عصبات اقرب فالاقرب اعتبار کیا جاتا ہے اسی طرح دیت کو برداشت کرنے میں بھی ان کا اعتبار ہے' جو لوگ کسی کمپنی وغیرہ کی ملازمت کرتے ہیں دوران ملازمت ان سے جو قتل خطاً ہو جائے وہ کمپنی بمنزلہ عاقلہ کے ہوگی۔

عاقلہ میں عورتیں اور بچے شامل نہیں ہوتے' قاتل خود عاقلہ میں شمار ہوگا اس سے بھی حصہ لیا جائے گا' عاقلہ سے دیت کی رقم تین سال میں تین قسطوں میں وصول کی جائے گی' ہر فرد سے تین یا چار درہم سے زیادہ نہ لئے جائیں' تین سال کا عرصہ فیصلہ کے روز سے شمار ہوگا۔

اگر کسی شخص کے عاقلہ نہ ہوں تو دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (۳۸)

﴿۲۳﴾ قتل کے کفارات حل اور حرم میں یکساں ہیں' اسی طرح قتل کے کفارات میں حرمت والے اور عدم حرمت والے مہینے یکساں ہیں۔ (۳۹)

﴿۲۴﴾ اسلام قبول کر لینے سے انسان کی عصمت قدیمہ محفوظ ہو جاتی ہے' اگر وہ دار الحرب سے دار الاسلام میں ہجرت نہ کرے تو قتل کی صورت میں صرف کفارہ لازم ہوگا' دار الحرب میں اس کے مال اور جان کی عصمت کی ضمانت اسلام نہیں دیتا' اس لئے قتل کی صورت میں اس کی دیت نہیں' اگر خود ہجرت کر آئے اور اس کے اہل وعیال دار الحرب میں رہیں تو ان کی کوئی حرمت نہیں۔ (۴۰)

﴿۲۵﴾ اگر کوئی دار الحرب میں مسلمان ہوا' ابھی ہجرت نہ کی کہ قتل ہو گیا اور اس کے رشتہ دار کافر ہیں اس کے قتل پر دیت نہیں' لیکن بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنا واجب ہے۔ (۴۱)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۲۵ و مابعد
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۲۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۰' ص ۲۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۹۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۰۱' ۲۰۲
(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۳۶
(۴۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۷۷
(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۴۰

﴿۲۶﴾ اگر دارالاسلام میں مومن خطاً سے قتل ہوا اس کے رشتہ دار کافر ہیں اس کے قتل پر کفارہ اور دیت ہے' دیت بیت المال کو دی جائے گی۔(۴۲)

﴿۲۷﴾ اگر دارالاسلام میں ایمان لایا پھر دارالحرب میں چلا گیا' اس کے خطاً سے قتل ہونے پر دیت ساقط نہ ہوگی۔(۴۳)

﴿۲۸﴾ دارالاسلام والے اگر امان لے کر دارالحرب میں چلے گئے تو ان کے قاتل پر دیت ہے۔(۴۴)

﴿۲۹﴾ حربی مسلمان ہوا اسے مستامن مسلمان نے ہجرت سے پہلے خطاً سے قتل کر دیا تو اس پر صرف کفارہ ہے۔(۴۵)

﴿۳۰﴾ دو مستامن دارالحرب میں داخل ہوئے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو قتل عمد میں دیت اور کفارہ ہے اور خطاً میں صرف کفارہ ہے۔(۴۶)

﴿۳۱﴾ قاتل کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے' ورنہ کفارہ نہیں۔(۴۷)

﴿۳۲﴾ کسی نے دوسرے کے ''اہل'' کے لئے وصیت کی تو اس ''اہل'' میں گھر کے تمام افراد شامل ہیں صرف زوجہ ہی مراد نہیں' کیونکہ لفظ ''اہل'' زوجہ کے علاوہ دیگر معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔(۴۸)

﴿۳۳﴾ اگر کسی نے اپنے مقروض سے کہا! میں نے تیرا قرضہ صدقہ کر دیا تو مقروض اس قرضہ سے بری ہو گیا' کیونکہ صدقہ ہبہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے' اس میں مقروض کا قبول کرنا شرط نہیں' اسی طرح اگر مقروض سے کہا! میں نے تجھے قرض کا مالک بنا دیا' تو وہ قرض سے بری ہو گیا۔(۴۹)

☆☆☆☆☆

---

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۴۰

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۴۰

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۴۰

(۴۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۴۱

(۴۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۴۱

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳ 'ص ۲۰۰

(۴۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۲۸

(۴۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۲۸

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۷) :

قتل عمد

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ☆

(سورۃ النسآء آیت ۹۳)

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے' کہ مدتوں اس میں رہے' اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کر رکھا ہے بڑا عذاب۔

حل لغات :

"مُتَعَمِّدًا" : عمد سے بنا ہے جس کا معنی ہے قصد اور ارادہ' جان بوجھ کر۔

قتل عمد' جس کی سزا اس آیت میں بیان ہوئی ہے وہ تین شرطوں سے مشروط ہے' ان میں اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو مذکورہ سزا کا مستوجب نہ ہوگا۔

(۱) قاتل مقتول کے قتل کا ارادہ کرے' اگر قتل کا ارادہ نہ ہو تو قتل خطاً ہے۔

(۲) قاتل کو مقتول کے ایمان کی خبر ہو کہ یہ مومن ہے۔

(۳) قتل ظلماً ہو' قاتل جانتا ہو کہ یہ شخص قتل کا مستحق نہیں' صرف نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے قتل کرے۔(۱)

(۱)
- تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۸
- تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۵
- تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۵
- تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۱۵
- التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۰
- تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۱۱

"**خُلُداً**": خلود کا معنی ہے طویل مدت تک ٹھہرنا۔

اگر اس سے ہمیشگی مراد لینا ہو تو اس کے ساتھ لفظ "اَبَداً" کا اضافہ کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں مومن گناہگار کے دوزخ میں طویل مدت تک رہنے کو "خُلُوْد" سے بیان کیا گیا ہے' لیکن کافر کے لئے "خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَداً" استعمال ہوا ہے۔ (۲)

شان نزول :

مقیس بن ضبانہ کندی اور اس کا بھائی ہشام بن ضبانہ مسلمان ہو گئے' ایک روز مقیس کو محلّہ بنی نجار میں اپنے بھائی کی نعش ملی' وہ خدمت گرامی میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا' حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے اس کے ساتھ ایک شخص فہری کو بھیجا اور بنی نجار کو کہلا بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ اگر تمہیں ہشام کے قاتل کا پتہ ہے تو اسے مقیس کے حوالے کر دو' تا کہ اس سے قصاص لے لیا جائے' اور اگر تمہیں قاتل کا علم نہ ہو تو تم سب مل کر ہشام کی دیت سو اونٹ مقیس کو دے دو' جب بنی نجار کو یہ پیغام پہنچا تو انہوں نے صدق دل سے کہا! رسول اللہ ﷺ کا حکم سر آنکھوں پر' ہم کو ہشام کا قاتل تو معلوم نہیں' البتہ دیت ادا کرتے ہیں' چنانچہ انہوں نے مقیس کو سو اونٹ دے دیئے' مقیس اور فہری شخص واپس لوٹے' راستہ میں شیطان نے مقیس کو بہکایا اس نے خیال کیا کہ اگر میں دیت لے کر بیٹھ رہوں تو یہ بڑی ذلت کی بات ہو گی' بہتر یہ ہے کہ اس فہری کو قتل کر کے اپنی تسکین خاطر کر لوں' اس طرح قتل کا بدلہ قتل بھی ہو جائے گا اور دیت مزید مل جائے گی' چنانچہ اس نے فہری کو غافل پا کر زور سے اس کے سر پر پتھر مارا' جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ مر گیا' پھر اونٹ پر سوار ہو کر مرتد ہو کر مکہ معظّمہ بھاگ گیا' اور خوشی سے چند اشعار پڑھ رہا تھا' جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے فہری کو قتل بھی کر دیا اور اپنے بھائی کی دیت بھی بنی نجار کے سرداروں سے لے لی ہے' مجھے اپنا بدلہ خوب مل گیا' اور اب میں اپنے بتوں کی طرف رجوع کرنے میں اول ہوں۔

---

(۲) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی'ص ۱۹۷
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۱۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ راغب اصفہانی قدس سرہ العزیز' ص ۱۵۴

حضور نبی اکرم ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ کو بہت صدمہ ہوا' آپ نے فرمایا مقیس کو میں امن نہیں دیتا نہ حرم میں نہ حل میں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی' جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ معظمہ فتح فرمایا تو کفار مکہ کے لئے عام معافی کا اعلان فرمایا مگر چند اشخاص کو معافی سے مستثنیٰ فرمایا' ان میں مقیس بھی تھا' چنانچہ فتح مکہ کے روز غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا تھا' اسے اسی حالت میں قتل کر دیا گیا۔ مقیس پہلا مردود ہے جو اسلام سے مرتد ہوا۔ (۳)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دانستہ مومن کو ظلماً قتل کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے' اگر مومن کے قتل کو حلال جانے تو کافر ہو جائے گا' ورنہ فاسق ہے' مومن کو ظلماً قتل کرنے کی شدید وعید ہے' قرآن مجید کی متعدد آیات اور کثیر احادیث طیبہ صحیحہ اس کو بیان فرماتی ہیں' مومن صالح کی شان میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا!

وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَايَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ☆

(سورۃ الفرقان آیت ۶۸)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی' ناحق نہیں مارتے' اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے سزا پائے گا۔

حرام کاموں کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا!

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَاتَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۚ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ ۚ وَلَاتَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ☆

تم فرماؤ' آؤ' میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو' اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث' ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی' اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو' یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۵۱)

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۵' ص ۳۳۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یوپی' ص ۱۹۷
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۱۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ' مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۱۵

ایک مومن کا قتل اتنا بڑا گناہ ہے کہ اگر تمام دنیا اس کے قتل میں شریک ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سب کو سزا دے گا'

حدیث شریف میں ہے!

لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى قَتْلِ مُسْلِمٍ لَكَبَّهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ فِى النَّارِ (۴)

اگر تمام آسمان والے اور زمین والے ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ میں اوندھا کرے گا۔(۵)

﴿۲﴾ قتل عمد میں ذریعہ قتل کا اعتبار نہیں' کسی ذریعہ سے قتل کرے قتل عمد ہوگا' مثلاً تلوار' گولی' زہر' آگ' پتھر وغیرہ' ہتھیار اور غیر ہتھیار کا فرق صرف قصاص میں واضح ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی سزا میں تمام قتل یکساں ہیں۔(۶)

﴿۳﴾ قتل عمد میں مومن مرد عورت' عاقل غیر عاقل' بالغ نابالغ کا حکم یکساں ہے' قرآن مجید نے مومن کو مطلق بیان فرمایا ہے۔(۷)

﴿۴﴾ مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا مقتول کے ورثاء کے حوالے کیا جائے گا' یعنی قاتل کو حاکم گرفتار کر کے مقتول کے ورثاء کے فیصلہ کے مطابق اس سے سلوک کرے' اگر ورثاء قصاص طلب کریں تو قصاص میں قتل ہوگا' اگر دیت پر صلح کریں یا معاف کر دیں تو انہیں اختیار ہے۔(۸)

﴿۵﴾ ایک مومن کے قتل میں اگر ایک سے زیادہ شخص شامل ہوں تو سب مذکورہ سزاؤں کے مستوجب ہیں۔(۹)

---

(۴) ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابی بکر ونحوہ رواہ اللبیھقی عن ابی ھریرۃ' بحوالہ کنز العمال' ج۱۵' ح۳۹۹۵۳'۳۹۹۵۴

(۵) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص۵۳۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۶

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۱۵

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۵

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۵

(۸) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص۵۳۸

(۹) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص۵۳۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۱۶

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۱۵

﴿۶﴾ قتل عمد میں کفارہ نہیں، صرف قصاص یا دیت ہے، اللہ تعالیٰ نے قتل خطاً میں کفارہ واجب فرمایا ہے قتل عمد میں اس کا ذکر نہیں، قتل عمد اور قتل خطاً کی سزا منصوص ہے، منصوصات میں بعض کو بعض پر قیاس کرنا جائز نہیں۔(۱۰)

﴿۷﴾ قتل عمد میں دیت خود قاتل پر ہے، عاقلہ پر نہیں، قتل عمد کی دیت مغلظہ ہے، یعنی سو اونٹ (ز مادہ) جن میں سے چالیس وہ ہوں جو حاملہ ہوں۔(۱۱)

﴿۸﴾ قاتل ظالم قتل کے گناہ سے توبہ کرے اور قصاص یا دیت ادا کرے یا مقتول کے وارث اسے معاف کر دیں تو ان شاء اللہ اخروی سزا سے بچ جائے گا اس کی توبہ قبول ہوگی۔(۱۲)

﴿۹﴾ ظالم پر عمومی طور پر لعنت کرنا جائز ہے، مثلاً یہ کہنا کہ ظالموں پر، جھوٹوں پر لعنت، مگر نام لے کر لعنت کرنا صرف کفار کے ساتھ خاص ہے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ کذب باری تعالیٰ محال قطعی ہے، وہ مجرموں کو سزا دے گا اگر چاہے تو انہیں اپنے فضل سے معاف فرمادے۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۲۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۳۱
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج۱، ص ۵۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۲۹۹

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۲۹، ۳۳۱

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۳۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۰، ص ۲۴۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۱۱۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ بوبئی، ص ۱۹۷
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص ۴۱۵

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۲۱۸

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۰، ص ۲۳۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۱۱۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۸):

اسلام کی ظاہری علامات

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَاضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَاتَقُوۡلُوۡالِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِناً ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَاللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیۡرَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ کُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡراً ☆ (سورۃالنسآء آیت ۹۴)

اے ایمان والو! جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں، تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے ہاں بہتیری غنیمتیں ہیں، پہلے تم بھی ایسے ہی تھے، پھر اللہ نے تم پر احسان کیا، تو تم پر تحقیق لازم ہے، بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات :

"ضَرَبۡتُم" : ضرب، متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

حرکت دینا، رگ کا پھڑکنا، بچھو کا ڈنگ مارنا، زمانہ کا گذرنا، مدت مقرر کرنا، مثال بیان کرنا، سکہ پر ٹھپہ لگانا، ضرب دینا، بیت المال سے حصہ مقرر کرنا، روک دینا، مہر لگا دینا، سفر کرنا۔

آیت مذکورہ بالا میں اس سے مراد سفر کرنا ہے۔(۱)

"**سَبِيْلِ اللّٰهِ**": ہر وہ راستہ جو اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی رضا جوئی کے لئے طے کیا جائے' جیسے مسجد کا راستہ' دینی مدرسہ کا راستہ' حج اور عمرہ کا راستہ' جہاد کرنا' آیت میں اس سے مراد جہاد کا سفر ہے۔(۲)

"**اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ**": سلام سے مراد شرعی سلام کرنا یا اطاعت کرنا ہے' یعنی جو تمہیں شرعی طور پر "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کہے یا تمہیں اپنی اطاعت پیش کرے۔(۳)

"**لَسْتَ مُؤْمِنًا**": "مُؤْمِن" (بکسر میم) یعنی ایمان دار' مسلمان اور (بفتح میم) "مُؤْمَن" یعنی امان یافتہ' دونوں قراءتیں مشہور ہیں۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! جب تم جہاد کے لئے سفر کرو' دوران سفر اگر تمہیں کوئی ایسا آدمی ملے جس پر علامت کفر نہ ہو اور وہ تمہیں ملاقات کا اسلامی سلام "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کہے تو تم اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں' یا تمہیں اطاعت پیش کرے تو اسے یہ نہ کہو کہ تمہیں امان نہیں۔(۴)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ امام راغب اصفہانی قدس سرہ العزیز' ص ۲۹۴' ۲۹۵

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۴

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۴۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱' ص ۴۱۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۴۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۹۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ص ۲۲۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۳۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷

"عَرَضٌ" : عَرَضٌ (بفتح را) کا معنی ہے متاعِ دنیا اور (بسکون را) "عَرْضٌ" کا معنی ہے ماسوا درہم و دینار یعنی سامان جسے رقم دے کر خریدا جائے۔(۵)

فانی دنیا کی ناپائیدار اشیاء کو اسی لئے "عارضی اشیاء" کہتے ہیں۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ اے مومنو! اگر تم ناپائیدار دنیا کی فانی دولت چاہتے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں باقی رہنے والی نعمتیں تمہارا انتظار کر رہی ہیں، تمہارے لئے وہ کافی ہیں، اور اگر تمہیں دنیوی غنیمت ہی مطلوب ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کثیر دنیوی غنیمتیں عطا فرما دے گا، چنانچہ عہد فاروقی میں بے شمار غنیمتیں عطا ہوئیں، اس وقت دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں مسلمانوں کے زیرنگوں ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔

"فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ" : مَنَّ (از باب نَصَرَ) مَنًّا اور مِنَّةً کا معنی ہے!

بھلائی کرنا، احسان جتانا، بلا معاوضہ عطیہ، عالی شان عطیہ

ہر انعام اور عطیہ کو نعمت کہتے ہیں، مگر ہر نعمت "مَنٌّ" نہیں، بلکہ عظیم الشان نعمت "مَنٌّ" ہے۔

مَنّ یعنی عظیم احسان دو طرح سے ہے۔

اول ! بالفعل اور واقعۃً احسان ہو، حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے اور وہی اس پر قادر ہے، چنانچہ ارشاد فرماتا ہے!

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۱۹۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۳۹

نیز ارشاد ربانی ہے۔

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۔ قُلْ لَّاتَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ۔ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ☆ (سورۃ الحجرات آیت ۱۷)

اے محبوب! وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے' تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو' بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی' اگر تم سچے ہو۔

اسی طرح آیت مذکورہ بالا میں جس مَنَّ اللّٰہُ (اللہ کے احسان) کا ذکر ہے اس سے مراد ان کے اسلام لاتے وقت ان کی کلمہ خوانی کا اعتبار فرمالینا اور دل کی گہرائی تلاش نہ کرنا ہے' ان کے ایمان کی شہرت اور ان کے فضائل کا بیان نبی رحمت ﷺ کی طرف سے ہے' گویا محسن اعظم رسول مکرم ﷺ کا وجود' بعثت' صحابہ کرام کو دولتِ ایمان سے مالا مال کر دینا احسانِ عظیم اور عطیہ الٰہی ہے' حقیقت میں یہ سب اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا احسان ہے' اس کا ذکر محمود و مستحسن ہے۔

دوم! صرف زبانی احسان جتانا ہو' حقیقت میں احسان نہ ہو۔

یہ احسان جتانا اور اس کا ذکر کرنا قبیح اور نیکی کو رائیگاں کرنے کے مترادف ہے' ہاں اگر کفران نعمت کے موقعہ پر اس کا اظہار ہو تو جائز ہے' محاورۃً کہا جاتا ہے کہ احسان جتانا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب نعمت کی ناشکری کی جائے تو اس وقت احسان ظاہر کرنا مستحسن ہے' انہی معنوں میں منافقین کی خصلت کا بیان ہوا کہ وہ اپنے اسلام لانے کو حضور اکرم ﷺ پر احسان بتاتے ہیں۔(۶)

شان نزول:

آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند واقعات مروی ہیں۔

(۱) بنی مرۃ بن عوف علاقہ فدک میں آباد تھے' ان میں سے صرف ایک شخص مرداس بن نہیک غطفانی فرازی اسلام لائے' علاقہ فدک پر جہاد کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے غازیوں کی جو جماعت روانہ فرمائی اس پر غالب بن بضالہ کو سردار مقرر فرمایا' جب یہ لشکر فدک کے قریب پہنچا تو سب بھاگ گئے' صرف مرداس باقی وہاں رہ گئے' وہ مطمئن تھے کہ میں

(۶) ☆ ملاحظہ ہو' سورۃ الحجرات آیت' ۱۷
☆ مفردات امام راغب اصفہانی قدس سرہ العزیز' ص ۴۷۴

مسلمان ہو چکا ہوں اس لئے امن میں رہوں گا' لشکر اسلام کو ان کے ایمان کی خبر نہ تھی' جب لشکر قریب آیا تو مرداس کو شبہ گذرا کہ شاید یہ لشکر اسلام کا نہ ہو کسی اور قوم کا ہو اس خدشہ کے پیش نظر مرداس اپنی بکریاں اور اونٹ لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے' جب لشکر وہاں پہنچا تو لشکر سے نعرہ تکبیر بلند ہوا تو مرداس کو بہت خوشی ہوئی' یہ اپنی بکریوں اور اونٹوں کو لے کر پہاڑ سے اترے' اترتے وقت پڑھ رہے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور مسلمانوں سے کہا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" میں مومن ہوں' حضرت اسامہ بن زید نے سمجھا کہ یہ شخص اپنی جان اور اپنے جانوروں کو بچانے کی خاطر کلمہ شریف پڑھ رہا ہے' انہوں نے مرداس کو قتل کر دیا اور ان کے جانوروں پر قبضہ کر لیا' مدینہ منورہ میں پہنچ کر حضرت اسامہ نے سارا ماجرا بارگاہ رسالت میں پیش کیا' حضور نبی اکرم ﷺ کو سن کر بہت صدمہ ہوا' آپ بار بار فرما رہے تھے کہ تم نے مال کے لالچ میں اسے قتل کیا' نیز آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کے دل کو چیر کر دیکھ لیا تھا؟ حضرت اسامہ کو بہت رنج ہوا' آخر حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں' بہت دیر بعد آپ نے اسامہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی' اور فرمایا کہ بکریاں اور جانور مرداس کے بال بچوں کو واپس کر دو' اور ایک غلام آزاد کر دو۔ (۷)

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس واقعہ میں جس اسامہ بن زید کا ذکر ہے وہ مشہور اسامہ بن زید حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے آزاد کردہ غلام نہیں' بلکہ اور صحابی ہیں۔ (۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۴۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۴۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۳۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۳۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو 'پی' ص ۱۹۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۱۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۲۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۱

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۲

(۲) محلم بن جثامہ اور عامر بن اضبط میں زمانہ جاہلیت میں عداوت تھی محلم مسلمان ہوکر مدینہ طیبہ آ گئے‘ عامر مسلمان ہوکر اپنی قوم میں رہے‘ ایک موقعہ پر محلم اور عامر کی ملاقات ہوگئی‘ دونوں کو ایک دوسرے کے اسلام لانے کی خبر نہ تھی‘ عامر نے اپنا اسلام ظاہر کرنے کے لئے محلم کو ” اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ “ کہا‘ محلم نے دیرینہ عداوت کی بنا پر سلام کی پروانہ کرتے ہوئے عامر کو قتل کر دیا‘ حضور سید عالم ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ سخت ناراض ہوئے‘ محلم نے دعائے مغفرت کی درخواست کی جو قبول نہ ہوئی‘ چند ہی روز گذرے کہ محلم فوت ہوگیا‘ لوگوں نے اسے دفن کیا مگر زمین نے اسے باہر پھینک دیا‘ دوبارہ دفن کیا گیا مگر پھر ایسا ہی ہوا‘ تیسری مرتبہ دفن کے باوجود زمین نے قبول نہ کیا‘ اس کی نعش کو باہر پھینک دیا‘ حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

”زمین تو مشرک اور کافر کو بھی اپنے میں لے لیتی ہے‘ مگر زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے‘ رب تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو دکھادے کہ مومن کا ناحق قتل کتنا خطرناک ہے‘ اس لئے یہ واقعہ ظاہر ہوا“

لوگوں نے محلم کی نعش کو پہاڑ کے دامن میں رکھ دیا اور اس پر پتھر ڈال دیئے‘ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۹)

(۳) حضرت اسامہ بن زید کی طرح کا واقعہ حضرت مقداد بن اسود کے ساتھ ہوا‘ ان کی توبہ قبول ہوئی۔(۱۰)

(۴) حضرت ابوالدرداء نے ایک نومسلم کو قتل کر دیا انہیں اس کے اسلام کی خبر نہ تھی‘ یہ سمجھے کہ اپنا مال بچانے کے لئے کلمہ طیبہ پڑھ رہا ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱'ص ۴۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۳۳۶
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱'ص ۵۳۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۲۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۱۱۸

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱'ص ۴۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۳۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۹۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۱۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۲۲۱

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ح۵'ص ۳۳۷

(۵) اسی طرح کا ایک واقعہ ابوقتادہ کو پیش آیا جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی۔(۱۲)

ان روایات میں کوئی تضاد نہیں، ممکن ہے کہ یہ واقعات یکے بعد دیگرے قریب زمانہ میں ہوئے ہوں، تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ہو۔(۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اسلام قبول کر لینے سے انسان کی جان، مال، آبرو اور اہل محفوظ ہو جاتے ہیں، اس لئے کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال، آبرو اور اہل سے تعرض کرنا جائز نہیں۔

حدیث متواتر میں ہے۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَاقَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّابِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ (۱۴)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جب یہ کہہ لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے مگر جو ان کا حق ہے اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ کرم پر ہے۔(۱۵)

﴿۲﴾ احکام اسلامی کا تعلق ظاہر حالت سے ہے، باطنی حالات سے نہیں، اس لئے کہ ہماری رسائی ظاہری حالت تک ہے، اگر کسی انسان کو دیکھے کہ اس میں اسلام کی نشانی ظاہر ہے تو اسے مسلمان سمجھے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرے۔(۱۶)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۵، ص۳۳۷

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۵، ص۳۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۱، ص۳

(۱۴) ☆ رواه الائمه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ابی هریرة، بحواله جامع صغیر، ج۱، ص۱۱۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۱، ص۴۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۵، ص۳۳۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعه یو،پی، ص۱۹۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۲، ص۲۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۵، ص۳۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۳۰۱

﴿۳﴾ کلمہ اسلام پڑھنے کے باوجود اگر کسی میں علامت کفر ہو تو اسے مومن نہیں سمجھا جائے گا' مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ تمام علامات کفر سے بچے' البتہ ایک ہی علامت کفر سے انسان کافر بن جاتا ہے۔(۱۷)

﴿۴﴾ مسلمان اگر کافر ہے اور وہ معاہد' ذمی یا مستامن نہ ہو تو اس کا قتل کرنا جائز ہے' اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو ناحق قتل کرنا حرام ہے' قاتل سے قصاص لیا جائے گا' اگر خطأً سے قتل کرے تو دیت اور کفارہ لازم ہے۔(۱۸)

﴿۵﴾ اگر کسی کا کافر ہونا یقینی نہ ہو تو اسے کافر نہ کہو' اور نہ مومن بلکہ اس کے بارے میں توقف کرو' تفتیش حالات کے بعد اس کے اسلام یا کفر کا فیصلہ کرو۔(۱۹)

﴿۶﴾ مجاہدین کو کسی شہر یا علاقہ میں اسلام کی نشانی مثلاً آذان' مسجد وغیرہ نظر آئے تو اس بستی میں قتال جائز نہیں۔(۲۰)

﴿۷﴾ کافر اگر مسلمان ہونا چاہے تو اسے اپنے سابقہ باطل دین سے برات ظاہر کرنا ہوگی' اس کے بعد کلمہ توحید کا اقرار کرے' سابقہ باطل دین سے برات ظاہر کئے بغیر کسی کافر کا اسلام قبول نہیں۔(۲۱)

﴿۸﴾ " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ " شعائر اسلام سے ہے' اگر کوئی اجنبی " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ " کہے اور اس میں علامات کفر میں سے کوئی علامت نہ ہو تو اسے مسلمان سمجھا جائے' اور اس سے مسلمانوں جیسا سلوک کیا جائے۔(۲۲)

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۳۹

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۳۸

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴۸

(۲۰) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۴۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۲۲۴

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴۷'۲۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۳۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۴۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۱۱۹

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۴۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۳۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۴۱۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵'ص ۱۱۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۲۲۱

﴿۹﴾ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے' زبان سے اقرار اس کی علامت ہے' اگر کسی مسلمان کو کلمہ کفر کہنے پر حقیقی طور پر مجبور کیا گیا اس نے حالتِ جبر میں کلمہ کفر کہہ دیا' مگر دل میں ایمان کی تصدیق موجود رہی وہ شخص مسلمان ہے' جبر کرنے والے نے جتنے کلمات کہنے کا کہا اگر اس سے زیادہ کہے گا تو اب مواخذہ ہوگا۔ (۲۳)

﴿۱۰﴾ مجتہد کے لئے لازم ہے کہ فیصلہ سے پہلے خوب غور وخوض کرے' بغیر غور وخوض کے کیا ہوا فیصلہ درست نہ ہوگا' آیت مبارکہ نے اسی کی ہدایت فرمائی ہے۔ (۲۴)

﴿۱۱﴾ اجتہاد کے باوجود اگر مجتہد سے خطا ہوگئی تو وہ خطا معاف ہے' بلکہ اسے اجتہاد کرنے کے باعث اجر ملے گا' اور اگر مجتہد نے اجتہاد سے صحیح مسئلہ استنباط کیا تو اسے دہرا اجر ملے گا۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

---

(۲۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۲۴

(۲۴) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۹۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۲۴

(۲۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۹۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۰۹) :

مسافر کی نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ☆

اور جب تم زمین میں سفر کرو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۰۱)

حل لغات :

"**وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ**" : "ضَرَبَ" متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس آیت میں اس سے مراد سفر کرنا ہے۔ (۱)

"**فِی الْاَرْضِ**" : سفر بالعموم زمین میں ہوتا ہے کبھی پانی پر بھی ہوتا ہے اور اب جدید دور میں فضا میں بھی سفر ممکن ہے "فِی الْاَرْضِ" کی قید اتفاقی ہے مگر فائدہ سے خالی نہیں ان شاء اللہ احکام کے بیان میں اس کا فائدہ ظاہر ہوگا۔ (۲)

"**جُنَاحٌ**" : گناہ اور حرج کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ابتدائے اسلام میں فرضیت نماز کے بعد لوگ پوری نماز پڑھتے تھے ہجرت کے بعد بھی کچھ عرصہ مدینہ طیبہ میں ایسا ہی رہا لوگ پوری نماز پڑھنے کے عادی ہو چکے تھے اور اس سے مانوس تھے قصر کے حکم سے ان کے دلوں میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اس سے نماز میں کمی آجائے گی اس خدشہ کو دفع کرنے کے لئے گناہ کی نفی کی گئی تا کہ قصر سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھیں اس کی مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۴۸۹

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۱۲۱

ارشادِ ربانی ہے!

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں، تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ پر بھی بت تھے، سعی کرتے وقت لوگ ان کے پاس بھی جاتے تھے، اسلام آنے کے ساتھ بت تو جاتے رہے لیکن لوگ قدیم دستور کے مطابق صفا اور مروہ کی سعی کو ناجائز سمجھنے لگے، قرآن مجید نے بتایا کہ حج اور عمرہ میں طواف کے بعد صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے، سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۳)

"اَنْ تَقْصُرُوْا": قَصَرَ (از باب نَصَرَ) قَصْرٌ کا معنی ہے کم کرنا، روکنا، چھوٹا ہونا۔

قَصَرَ الصَّلٰوۃ یا قَصَرَ مِنَ الصَّلٰوۃِ کا معنی ہے نماز کو کم کرنا، چھوٹا کرنا، نماز کی رکعات کم کرنا، یا نماز کے ارکان کم کرنا یا نماز کی بعض صفات کم کرنا، احادیث صحیحہ نے اس کا تعین کر دیا ہے کہ اس سے مراد نماز کی رکعات کم کرنا ہے، بعض حالات میں نماز کے ارکان کو کم کر دیا جاتا ہے، مثلاً حالتِ جنگ میں سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، رکوع، سجدہ کم کر کے اشارہ سے نماز پڑھی جاتی ہے، لیکن اس کا محل اور ہے وہ اپنے مقام پر بیان ہوگا۔ (۴)

---

(۳) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۱۴۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو،پی، ص ۱۹۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۴۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۱۲۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۰۸

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۵۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۳۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۳۴۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو،پی، ص ۱۹۹، ۲۰۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۱

"اِنْ خِفْتُمْ" : خوف سے بنا ہے، یعنی اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کہیں کافر تمہیں ایذا نہ دیں۔

خوف کی قید اتفاقی ہے، احترازی نہیں، یہ بیان واقعہ کے لئے ہے۔

قدیم زمانہ میں سفر بالعموم پرخطر ہوتے تھے، اس حوالہ سے یہ قید بیان ہوئی، ورنہ محض سفر نماز قصر کرنے کا باعث ہے، سفر میں خوف ہو یا امن، اس سے قصر کے حکم میں فرق نہیں پڑتا۔

قرآن مجید میں قید اتفاقی کثیر آیات میں موجود ہے، مثلاً ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ....الآیة (سورۃ النور آیت ۳۲)

اور نہ مجبور کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر، جب کہ وہ بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو۔

"اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا" (اگر وہ بچنا چاہیں) کی قید اتفاقی ہے، آیت کا یہ مفہوم نہیں کہ اگر وہ بدکاری پر آمادہ ہو تو انہیں اس کی اجازت دے دو۔(۵)

شان نزول:

بنو نجار کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا، یا رسول اللہ! ہم تجارت کی غرض سے سفر کرتے ہیں، دوران سفر ہم نماز کس طرح پڑھیں، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۴۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۳۵۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۲۱۱۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۲۳۹
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ مصر، ج ۱، ص ۵۴۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۰۵، ۳۰۷

(۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۲۲۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسافر پرواجب ہے کہ دورانِ سفر فرض نماز قصر سے پڑھے' مسافر کے لئے قصر کرنا عزیمت ہے' رخصت نہیں' اگر مسافر نماز پوری پڑھے گا گناہ گار ہوگا' پوری پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ لازم ہے' جمہور علماء کا اسی پر اتفاق ہے۔

حدیث شریف نے قصر کی عزیمت واضح فرمادی ہے' حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ (۷)

قصر کرنا صدقہ ہے' جو اللہ نے تم پر صدقہ کیا ہے تو اس کے صدقہ کو قبول کرلو۔

اس حدیث شریف میں قصر کو صدقہ فرمایا گیا ہے' اور جہاں کسی کو مالک کرنے کا احتمال ہی نہ ہو وہاں تَصَدُّق کا معنی ہوتا ہے' محض ساقط کردینا' تو قصر جب تصدق ہوا اور قصر سے کسی کی تملیک نہیں ہوتی تو لامحالہ دو رکعت ساقط کردینا ہی مراد ہے' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم ساقط ہو گیا اس کو کرنا ناجائز ہے' لہٰذا پوری نماز پڑھنا (دورانِ سفر) ناجائز ہے' جس شخص کی اطاعت واجب نہیں جیسے ولیِ قصاص' اگر وہ تصدق کردے یعنی قصاص معاف کردے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے' چہ جائیکہ تصدق کرنے والی ذات وہ ہو جس کی طاعت واجب ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ' سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم نے اپنی ابتدائے خلافت میں دورانِ سفر فرض نماز ہمیشہ قصر پڑھی۔(۸)

---

(۷) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم' ج ۱' ص ۲۴۱

☆ وابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۷۱

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ۱۰۰۰ ج ۵' ص ۳۵۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۲

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۴۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۱۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۴۰

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۲۲۱

﴿۲﴾ نماز قصر یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت فرض پڑھے جائیں' یعنی ظہر' عصر اور عشاء کے دو دو رکعت فرض پڑھے جائیں' مغرب کے تین اور فجر کے دو رکعت فرض پڑھے جائیں' یہ قصر فرض کی رکعات میں ہے' وتر' سنت اور نوافل میں قصر نہیں' البتہ سنت موکدہ سفر کی حالت میں غیر موکدہ ہو جاتی ہیں' اگر وقت اور حالت اجازت دے تو سنتیں پوری پڑھے اور اگر وقت اور حالت اجازت نہ دے تو نہ پڑھنے میں گناہ نہیں' جمہور علماء کا اسی پر اتفاق ہے۔(۹)

﴿۳﴾ قصر جس سفر میں واجب ہے وہ تین دن کی متوسط پیدل چال اور اونٹ کی چال کی مسافت ہے' تین دن کی مسافت سے مراد یہ ہے کہ شروع صبح صادق سے لے کر دوپہر ڈھلے تک چلے' پھر دوسرے اور تیسرے روز بھی اتنا چلے' یہ مسافت خشک ہموار زمین کی مسافت ہے' پہاڑی راستہ بھی اسی حساب سے جو مناسب رفتار سے ہو' اور دریا یا سمندر میں کشتی کی اس وقت کی چال جب ہوا متوسط ہو نہ رکی ہو نہ تیز ہو' ہموار خشک کی یہ مسافت تقریباً اٹھاون میل انگریزی (95 کلومیٹر) ہے۔

سفر کی مسافت کا بیان قرآن مجید میں واضح نہیں' حدیث نے اس اجمال کو بیان فرمایا ہے' حدیث شریف میں شرعی مسافر کا حکم بیان ہوا ہے' اس سلسلہ میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں!

لَاتُسَافِرُ الْمَرأَۃُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّامَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ (۱۰) تین دن کی مسافت عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۵۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۵۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۱۹۹
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۴۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۱
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۳۹' ۲۴۰
☆ الفضل الکبیر شرح جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۷

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر' ج ۱' ص ۱۴۷
☆ ورواہ مسلم و احمد و ابوداؤد عن ابن عمر' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۵۷

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے!

اَنَّہٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْھِنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمَ وَ لَیْلَۃً اِذَاتَطَھَّرَ وَلَبِسَ خُفَّیْہِ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْھِمَاوَقَالَ اَبُوالْاَشْعَثُ! یَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْھِنَّ وَالْمُقِیْمُ یَوْمَ وَّ لَیْلَۃً (۱۱)

نبی اکرم ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے جب کہ انہیں طہارت کے ساتھ پہنا گیا ہو ابوالاشعث فرماتے ہیں کہ مسافر تین دن اور تین رات تک اور مقیم ایک دن رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

احادیث طیبہ نے شرعی سفر کی مسافت تین دن کی مسافت بیان فرمائی ہے۔(۱۲)

قصر ہر سفر میں ہے خواہ طاعت کا ہو یا گناہ کا' جہاد' حج' عمرہ' صلہ رحمی' تجارت' حصول علم' سیر و سیاحت' شکار' مشاہدہ و زیارات' بغاوت' ڈاکہ وغیرہ سب کے لئے قصر لازم ہے' قرآن مجید نے سفر کو مطلق رکھا ہے' اسے طاعت کے ساتھ خاص کرنا قرآن مجید کے مطلق کو مقید کرنا ہے جو جائز نہیں۔(۱۳) ﴿۴﴾

---

(۱۱) ☆ رواہ الدارقطنی عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ 'ج ا 'ص ۱۹۴

☆ ورواہ ایضاً ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی معجمہ والبیہقی فی سننہ 'التعلیق المغنی' ج ا 'ص ۱۹۴

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱ 'ص ۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۰۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۴۲۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵' ص ۱۳۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۵۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ا 'ص ۴۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۵۶

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ا 'ص ۵۴۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ا 'ص ۲۴۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ا 'ص ۴۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵' ص ۱۳۱

﴿۵﴾ مسافر کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ روز یا اس سے زیادہ قیام کی نیت سے داخل ہو تو پوری نماز پڑھے' اگر پندرہ روز سے کم کا ارادہ ہو تو قصر پڑھے۔

حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جم غفیر کے ساتھ چار ذی الحجہ بروز اتوار صبح کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے' آٹھ ذی الحجہ بروز جمعرات یوم ترویہ منیٰ کو روانہ ہوئے' نو ذی الحجہ کو علی الصبح عرفات میں وقوف فرمایا' رات وادی محصب میں بسر فرمائی' چودہ ذی الحجہ چہار شنبہ مکہ معظمہ سے روانگی فرمائی' اس طرح دس راتیں حالت سفر میں مکہ مکرمہ' منیٰ' عرفات میں بسر فرمائیں اور ان دنوں آپ نے نماز قصر ادا فرمائی' مکہ مکرمہ کے باشندوں کو آپ فرماتے ہم تو مسافر ہیں (اس لئے نماز قصر کرتے ہیں) تم اپنی نماز کو مکمل کرلو۔ (۱۴)

﴿۶﴾ اگر کسی شہر میں داخل ہوا اور پندرہ روز اقامت کی نیت نہ کی' اس کا یہی ارادہ ہے کہ آج کل یا جب کام ہو جائے گا نکل جاؤں گا' اسی حالت میں اگرچہ وہ وہاں برسوں رہا مگر نماز قصر پڑھے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ جو ملاح اور بحری جہاز کا عملہ بیوی بچوں اور مال ومتاع سمیت جہاز میں سفر کرتا رہے یا مزدور ہمیشہ سفر میں رہے وہ بھی قصر پڑھے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ خانہ بدوش صحراؤں میں نیت اقامت سے رہتے ہیں' وہ مقیم ہیں۔ (۱۷)

﴿۹﴾ اگر مسافر نے تنہا نماز پڑھی اور چار رکعت فرض پڑھے' درمیانی تشہد بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی' اور اگر درمیانی تشہد بیٹھا تو آخر میں سجدہ سہو کرلے اس کی آخری رکعات نفل شمار ہوں گی۔ (۱۸)

---

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۶
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۵۶

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۵۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۶

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۵۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۷

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۵۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۱' ص۱۸

﴿۱۰﴾ اگر مسافر کسی مقیم امام کی نماز کے کسی حصے میں اقتدا کرے تو مسافر مقتدی پوری نماز پڑھے۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ مسافر اگر امام ہو اور مقیم مقتدی ہوں تو امام دو رکعت پڑھے اور مقیم پوری کریں۔

فتح مکہ کے موقع پر آپ مکہ مکرمہ میں آٹھ روز رہے' آپ نے وہاں ایسا ہی کیا۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ اقامت کی حالت میں نماز فوت ہوگئی' سفر میں اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو پوری پڑھے کہ وہ پوری قضا ہوئی تھی' اور اگر سفر میں کوئی نماز فوت ہوئی اسے حالت اقامت میں ادا کرنا چاہتا ہے تو قصر کرے کہ اسی حالت میں قضا ہوئی تھی۔(۲۱)

﴿۱۳﴾ تین دن کی مسافت اگر ایک دن یا اس سے بھی کم وقت میں طے کرلے پھر بھی قصر کرے۔(۲۲)

﴿۱۴﴾ ایک دن کی مسافت اگر تین دن یا زیادہ وقت میں طے کرے تو اس پر قصر نہیں۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ مسافر جب شہر کی آبادی سے نکل جائے تو قصر کرے' اسی پر جمہور علماء کا اتفاق ہے' اور جب کسی آبادی میں اقامت کی نیت سے داخل ہو یا اپنے وطن کو لوٹ آئے تو پوری پڑھے۔(۲۴)

﴿۱۶﴾ اگر کوئی آدمی جہاز پر بیٹھ کر آسمان کی طرف طویل فاصلہ طے کرے لیکن وہ اپنے شہر کے محاذات میں رہے تو اس پر پوری نماز ادا کرنا واجب ہے' کیونکہ یہ سفر ''زمین میں'' نہیں۔(۲۵)

﴿۱۷﴾ نماز میں قرات کی زیادتی سے بالاجماع ثواب زیادہ ہوتا ہے' مگر سنت سے زیادہ قرات امام کے لئے اس وقت مکروہ ہے جب مقتدی پسند نہ کریں' تنہا نماز پڑھنے میں زیادتی قرات افضل ہے' اور اگر قوم راغب ہو تو امام کے لئے بھی زیادتی قرات زیادتی ثواب کا باعث ہے۔(۲۶)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۷

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۸

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۸

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۰۷

(۲۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۰۷

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۳۴۵

(۲۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۲۱

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۳۴۵

☆☆☆☆☆

باب(۱۱۰) :

﴿نماز خوف باجماعت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ مَّعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَهُمۡ فَاِذَا سَجَدُوۡا فَلۡيَكُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِكُمۡ وَلۡتَاۡتِ طَآئِفَةٌ اُخۡرٰى لَمۡ يُصَلُّوۡا فَلۡيُصَلُّوۡا مَعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡا حِذۡرَهُمۡ وَاَسۡلِحَتَهُمۡ وَدَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ تَغۡفُلُوۡنَ عَنۡ اَسۡلِحَتِكُمۡ وَاَمۡتِعَتِكُمۡ فَيَمِيۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ مَّيۡلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَنۡ تَضَعُوۡۤا اَسۡلِحَتَكُمۡ وَخُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ☆

(سورۃالنسآء آیت۱۰۲)

اور اے محبوب ! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو، تو چاہیئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لئے رہیں، پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی، اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیئے کہ اپنی پناہ اور ہتھیار لئے رہیں، کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لئے رہو، بے شک اللہ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حل لغات :

" وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ " : اس آیت میں خطاب حضور نبی اکرم ﷺ سے ہے اور " **هُمْ** "ضمیر کا مرجع صحابہ کرام ہیں' آیت کا معنی یہ ہے کہ اے محبوب! جب آپ غازی صحابہ کرام کے ساتھ غزوہ میں تشریف فرما ہوں' حالتِ جنگ میں نماز کا وقت آجائے' دشمن کا خطرہ ہو اور قوی اندیشہ ہو کہ آپ نماز میں حسب معمول مشغول ہوں تو اس سے فائدہ اٹھا کر کافر حملہ کر دیں گے۔

علماء فرماتے ہیں کہ یہ حکم قیامت تک باقی ہے' صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات ظاہری کے ساتھ خاص نہیں' غازی لشکر میں علماء اور صلحاء کی موجودگی حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی کے قائم مقام ہے' جمہور صحابہ اور عام علمائے مجتہدین کرام کا یہی مذہب ہے۔(۱)

" فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ " : طآئفہ سے مراد غازی صحابہ کی ایک جماعت ہے اور **مَعَكَ** سے مراد نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہونا ہے۔

مراد یہ ہے کہ اے محبوب! آپ غازی صحابہ کرام کی دو جماعتیں کر دیں ایک جماعت تو آپ کے ساتھ نماز میں آپ کی مقتدی بن جائے اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل کھڑی رہے' دشمن خواہ کسی جہت ہو' قبلہ کی جانب ہو یا دائیں' بائیں ہو یا پیچھے کی طرف ہو۔(۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۶۴
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱'ص ۵۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۶۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۴۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۱۹۹
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۴۲۴
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱'ص ۴۲۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۵'ص ۱۳۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۱۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۲۵۱

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۶۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۳۵۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۵'ص ۱۳۵

"**وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ**" : اَسْلِحَہ جمع ہے سِلَاح کی' ہر وہ شئ جس سے مقابلہ کیا جائے اور اپنا دفاع کیا جائے اسلحہ ہے' جارحانہ اور مدافعانہ ہتھیار۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو مقتدی نماز باجماعت میں مشغول ہوں وہ بھی ہلکے ہتھیار اپنے ساتھ لئے رہیں' مثلاً تلوار' بندوق وغیرہ بھاری ہتھیاروں کا نماز میں ساتھ رکھنا ممکن و مراد نہیں۔ (۴)

"**فَاِذَا سَجَدُوْا**": اس سجدہ سے مراد پہلی رکعت کا دوسرا سجدہ ہے' یہ اس صورت میں ہے کہ جب نماز خوف قصر پڑھی جارہی ہو اور اگر نماز خوف قصر نہ ہو تو اس سے مراد دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ ہے' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے عمل سے یہی ثابت ہے۔ (۵)

"**وَرَآئِكُمْ**" :وَرَآءَ کا لغوی معنی ہے پیچھے۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ نماز سے علیحدہ ہو کر دشمن کے مقابل ہو جانا' دشمن خواہ کسی سمت ہو' آگے ہو یا پیچھے' دائیں ہو یا بائیں۔ (۶)

"**وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى**":

غازیوں کی وہ جماعت جو ابھی تک دشمن کے مقابل ہتھیار بند کھڑی تھی' دشمن کے مقابلہ سے ہٹ کر امام کے پیچھے آجائے۔ (۷)

---

(۳) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی قدس سرہ العزیز' ص ۲۳۸
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۳۷

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۴
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۷۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۵' ص ۱۳۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۲

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۹

(۶) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۵
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۹

(۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۱

"حِذۡرَهُمۡ": دفاع کا ہر سامان اور انداز۔

امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے اور دشمن کے مقابل آنے والی جماعت اپنے بچاؤ اور دفاع کا پورا لحاظ رکھیں، دشمن کو حملہ کا موقع نہ دیں، ڈھال وغیرہ اپنے ساتھ رکھیں۔ (۸)

"لَوۡتَغۡفُلُوۡنَ": لَوۡ حرف شرط بمعنی اَنۡ کے ہے مگر یہ مضارع کو نصب نہیں دیتا، معنی میں تمنا کا مفہوم ہوتا ہے 'تَغۡفُلُوۡنَ' میں خطاب صحابہ کرام سے ہے، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کافر تمنا کرتے ہیں کہ اے میرے محبوب کے صحابہ! تم نماز میں مشغول ہو کر اپنے ہتھیاروں اور سامان دفاع سے غافل ہو جاؤ، تاکہ وہ تم پر یک بارگی حملہ کر دیں، تمہیں اپنے بچاؤ کے لئے حکم دیا جاتا ہے کہ نمازِ خوف کی حالت میں ہتھیار بند رہو۔ (۹)

یاد رہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سیرت کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ جہاد میں دشمن کے مقابلے کے وقت بھی بحالت نماز دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے، خطرات کے موقعوں پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی نمازوں کے خشوع و خضوع کا جب یہ حال تھا تو امن کی حالت میں ان کی نمازیں کیسی ہوتی ہوں گی۔

لیکن ان حضرات قدسی صفات کی سیرت کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ عین حالت نماز میں اپنے محبوب نبی ﷺ کی ہر جنبش ملاحظہ فرماتے تھے۔ (۱۰)

اللہ تعالیٰ جل مجدہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے صدقے ہمیں نمازوں میں خشوع و خضوع اور محبت رسول معظم ﷺ عطا فرمائے، آمین۔

قدوۃ الاولیاء الکاملین عارف باللہ سیدی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

فتویٰ ہمی دہم کہ نمازے قضا کند

---

(۸) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۱۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۱۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۵۲

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۱۲

(۱۰) ☆ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: صحیح بخاری، جلد اول، ص ۹۳، ۹۴، ۱۰۲، ۱۰۶، ۱۶۵، ۳۷۰..... جلد دوم، ص ۷۱۰

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں چند واقعات مروی ہیں۔

(۱) حضور نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ غزوہ ذات الرقاع میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف فرما تھے' میدانِ کارزار میں نمازِ ظہر کا وقت ہوگیا' حضور انور ﷺ نے دشمن کے خوف کے باوجود غازی صحابہ کرام کے ہمراہ نماز باجماعت ادا کی' مشرکین افسوس کرنے لگے کہ ہم نے ایک حملہ کا موقعہ ضائع کر دیا ہے' بحالت سجدہ ہم یک بارگی حملہ کر کے ان غازیوں کو تہ تیغ کر دیتے' اس پر دشمن کے بوڑھے بولے' گھبراؤ نہیں ابھی تھوڑی دیر بعد ان غازیانِ پاکباز کی نمازِ عصر کا وقت ہوا چاہتا ہے جو ان کی جان' مال اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے' تیار رہو جب یہ سجدہ میں جائیں تم مل کر حملہ کر دینا' اس پر نمازِ عصر سے پہلے جبرئیل امین علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے جس میں نمازِ خوف باجماعت ادا کرنے کا طریقہ سکھایا گیا' یہ ایسا مبارک طریقہ ہے کہ مسلمان نماز باجماعت بھی ادا کر لیتے ہیں اور دشمن کے حملہ سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔(۱۱)

(۲) مشرکین سے مقابلہ کے لئے حضور سید عالم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ مقام عُسفان پر تشریف فرما تھے' لشکر کفار کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے' جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' نمازِ ظہر حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ باجماعت ادا کی' خالد بن ولید نے نمازِ ظہر میں صحابہ کرام کا انہماک اور استغراق دیکھ کر افسوس کیا اور نمازِ عصر میں مسلمانوں کو قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا' اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی حفاظت کے لئے نمازِ عصر سے پہلے نمازِ خوف باجماعت ادا کرنے کا طریقہ نازل فرمایا۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۶۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۴۹۵
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص۵۴۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۴۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۳۱۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۵۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۲۶۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۶۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۴۹'۲۵۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص۵۴۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج۱' ص۴۲۳
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۷۲

(۴) حضور نبی اکرم ﷺ نے بنی محارب اور بنی انمار کے مشرکین کے خلاف جہاد فرمایا' اللہ تعالیٰ نے فتح دی' کفار شکست خوردہ بھاگ گئے' حضور انور ﷺ رفع حاجت کے لئے اسلامی لشکر سے دور ایک گھاٹی میں تشریف لے گئے' آپ ابھی فارغ ہی ہوئے تھے کہ تیز بارش شروع ہوگئی' آپ ببول کے ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے' آپ تنہا تھے' اکیلے تھے اور لشکر سے کافی دور' ایک کافر غورث بن حارث محاربی نے ایک پہاڑ کی چوٹی سے دیکھ لیا' اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ خدا مجھے غارت کرے اگر میں اس وقت مسلمانوں کے نبی محمد (ﷺ) کو قتل نہ کر دوں' تلوار لے کر اترا' جب حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس پہنچا تو آپ نے اسے دیکھ لیا' یہ تلوار سونتے ہوئے تھا' کہنے لگا!

''اے محمد! (ﷺ) اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا''

آپ نے نہایت پر اعتماد لہجے میں فرمایا۔ ''اللہ''

پھر آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! مجھے غورث کے شر سے محفوظ فرما' ابھی آپ کی دعا پوری نہ ہوئی تھی کہ غورث کے دونوں شانوں کے درمیان شدید درد اور پاؤں میں لغزش پیدا ہوئی' وہ اوندھے منہ گرا' تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی' اب وہی تلوار نبی اکرم ﷺ کے دست مقدس میں تھی' آپ نے اس کے سر پر کھڑے ہو کر فرمایا اب بتا تجھے مجھ سے کون بچائے گا' حسرت ویاس کے عالم میں بولا! ''کوئی نہیں'' آپ نے فرمایا کیا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں کلمہ تو نہیں پڑھتا' مگر آپ سے عہد کرتا ہوں کہ عمر بھر نہ تو آپ سے جنگ کروں گا اور نہ آپ کے خلاف کسی کی مدد کروں گا' آپ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی تلوار اس کے حوالے کر دی' وہ بولا' اے محمد! (ﷺ) آپ مجھ سے اچھے ہیں' آپ نے فرمایا'' ہاں مجھے اچھائی کے لئے بھیجا گیا ہے'' جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو اس کے ساتھیوں نے اسے طعنہ دیا اور کہا! تو نے ایسا موقعہ ضائع کر دیا ہے' وہ بولا! مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے مجھے گرا دیا اور پھر اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا' اسی وقت ان میں سے بہت لوگ مسلمان ہو گئے' اس موقعہ پر آیت مبارکہ کا آخری حصہ نازل ہوا' جس میں فرمایا گیا کہ بارش یا مرض کی وجہ سے اگر تم اپنے ہتھیار کھول دو تو کوئی حرج نہیں۔ (۱۳)

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۷۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۲

(۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں میں زخمی ہوگیا' میرے لئے ہتھیار اٹھا کر نماز ادا کرنا مشکل ہوگیا' اس آیت کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں نازل فرمایا۔ (۱۴)

حضور سید عالم ﷺ نے نماز خوف متعدد مواقع پر ادا فرمائی' بعض نے ان مواقع کی تعداد چوبیس بیان فرمائی ہے۔ (۱۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ فرض نماز مسلمان سے کسی حالت میں بھی معاف نہیں (ماسوائے حائضہ اور نفاس والی کے)' مرض' سفر' جہاد' قتال وغیرہ کوئی عذر نماز کو معاف نہیں کرتا' اصل فرض تو ایک طرف' پنجگانہ نماز کی جماعت نہایت اہم واجب ہے' سوائے چند عذروں کے ترک جماعت بھی جائز نہیں' یہاں تک کہ جہاد میں بھی جماعت کا اہتمام لازمی ہے۔ (۱۶)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵' ص ۳۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۹۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۵۷

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۹۱

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۵۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵' ص ۳۶۸

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۱۱' ص ۲۴

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ۱' ص ۴۲۳

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور' ج ۱' ص ۴۲۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۳۵

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۲

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو'پی' ص ۱۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۰۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۵۲

﴿۲﴾ جب دشمن کا قریب ہونا یقینی طور پر معلوم ہوجائے اور نماز کا وقت آجائے اور فوری اندیشہ ہو کہ اگر تمام نمازی ایک ساتھ باجماعت نماز ادا کریں تو دشمن یک بارگی حملہ کردے گا تو اس حالت میں نماز خوف باجماعت پڑھنا جائز ہے۔(۱۷)

﴿۳﴾ نماز خوف باجماعت قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مشروع ہے' جمہور علمائے کرام کا اسی پر اتفاق ہے' اگرچہ جس آیت سے نماز خوف باجماعت مشروع ہوئی اس میں خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے' مگر یہ حضور کے ساتھ خاص نہیں' قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ خطاب حضور انور ﷺ سے ہے مگر مراد تمام امت ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ. اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ. وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۱۰۳)

اے محبوب! ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو' جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو' اوران کے حق میں دعائے خیر کردو' بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

زکوٰۃ وصول کرنے کے حکم میں خطاب اگرچہ خاص نبی اکرم ﷺ کو ہے مگر سلاطین امت زکوٰۃ وصول کرتے ہیں وہ حضور کی نیابت میں ایسا کرتے ہیں۔(۱۸)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۵۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۱'ص ۴۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۶۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۲۵۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۰۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۳۵
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص ۲۷۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ'یو'پی'ص ۱۹۹

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۶۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیۃ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص ۲۴۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ'یو'پی'ص ۱۹۹
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج۱'ص ۵۴۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'ج۱۱'ص ۲۴
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج۱'ص ۴۲۴
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج۱'ص ۴۲۴
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج۵'ص ۱۳۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۲۵۱

﴿۴﴾ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سلاطین اسلام امراً اور علماء کی موجودگی حضور نبی اکرم ﷺ کی نیابت ہے اس لئے ان کی اطاعت اور تعظیم حضور نبی اکرم ﷺ کی اطاعت و تعظیم ہے ان شاءاللہ علماء قیام قیامت تک حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کا حق ادا کرتے رہیں گے مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے علاوہ احادیث طیبہ بھی اس کی تائید فرماتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ ' وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ (۱۹)

جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی گویا اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی گویا اس نے میری نافرمانی کی۔ (۲۰)

﴿۵﴾ جہاد اور سفر کے علاوہ اگر حالت اقامت میں بھی دشمن کے حملہ کا قوی اندیشہ ہو تو حضر میں بھی نماز خوف جماعت سے پڑھ سکتے ہیں۔ (۲۱)

﴿۶﴾ نماز خوف با جماعت پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فوج کا سپہ سالار لشکر کے دو حصے کرے اگر کوئی گروہ اس پر راضی ہو کہ ہم بعد میں پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھے پھر جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے اور دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ جو پہلے امام کے ساتھ پہلی

(۱۹) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ بحوالہ کنز العمال ' ج۶ ' ح۱۴۸۰۸

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۲۶۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو' پی' ص ۱۹۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳ 'ص ۲۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۱

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳ 'ص ۲۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۱

رکعت پڑھ کر گئے تھے اب وہ ایک اور رکعت بغیر قرات پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں' یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرلے' اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے فبہا' ورنہ اب پوری کرے' خواہ وہیں یا یہاں آکر' یہ لوگ قرات کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیرلیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز خوف کا یہی طریقہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا ہے۔(۲۲)

﴿۷﴾ نماز خوف باجماعت میں دوسری رکعت کا بیان قرآن مجید میں نہیں' بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے' احادیث صحیحہ مثبت احکام ہیں۔(۲۳)

﴿۸﴾ نماز خوف اقامت کی حالت میں اگر جماعت سے ادا کرنا ہوتو پہلا گروہ امام کے ساتھ دو رکعت ادا کرے' اسی طرح دوسرا گروہ بھی دو رکعت ادا کرے' پہلی جماعت لاحق ہے وہ اپنی بقیہ نماز بغیر قرات پڑھے اور دوسری جماعت مسبوق ہے وہ اپنی بقیہ نماز قرات سے پڑھے۔(۲۴)

﴿۹﴾ مغرب کی نماز خوف میں امام پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک رکعت' پہلا گروہ اپنی بقیہ ایک رکعت بلاقرات اور دوسرا گروہ اپنی بقیہ دو رکعت قرات سے پڑھے۔(۲۵)

﴿۱۰﴾ نماز خوف میں دشمن کے مقابل جانے والے گروہ کا سینہ اگرچہ قبلہ سے ہٹ جاتا ہے مگر اس سے نماز میں خلل نہیں آتا۔(۲۶)

---

(۲۲) ☆ سنن ابوداؤد' ج ۱' ص ۱۸۴
☆ سنن الدارقطنی 'الجز الثانی 'ص ۶۲
☆ شرح معانی الاثار' ج ۱' ص ۲۱۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۹۲
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۵۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵' ص ۳۶۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۱۹۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۰
(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۳۶۵
(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۵۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۵' ص ۱۳۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۵
(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۶۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱' ص ۴۹۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵' ص ۳۶۹
(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۵۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵' ص ۳۶۸

اسی طرح نماز میں اگر حدث ہو جائے تو نمازی نماز کو چھوڑ کر وضو کے لئے اگر گیا تو ظاہر ہے کہ اس کا سینہ بھی قبلہ سے پھر جاتا ہے' پھر چلنا بھی پڑتا ہے' وہ نمازی اپنی نماز اسی جگہ سے شروع کر دے تو چند شرائط کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے' اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی' کیونکہ وہ نماز کی اصلاح کے لئے عمل کر رہا ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔

مَنْ اَصَابَهٗ قَیْءٌ اَوْرُعَافٌ اَوْقَلَسٌ اَوْمَذْیٌ فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِیَبْنِ عَلٰی صَلَاتِهٖ مَالَمْ یَتَكَلَّمْ (۲۷)

تم میں سے جسے قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا بد ہضمی کی وجہ سے پیٹ کا کھانا یا پانی منہ تک آئے یا اس کی مذی خارج ہو جائے تو اسے نماز سے لوٹ جانا چاہیئے وضو کر کے نماز کو اسی جگہ سے شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی' یہ بنا کرنا اس وقت جائز ہے جب درمیان میں کلام نہ کرے۔

یہ نماز سے ہٹنا' چلنا' وضو کرنا نماز کی اصلاح کے لئے ہے' اس لئے مفسد نماز نہیں' امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایام مرض میں جب امامت کرا رہے تھے اور افاقہ کی وجہ سے حضور نماز کے لئے مسجد شریف میں تشریف لائے تو صدیق اکبر تعظیم نبی کی خاطر مصلّٰی امامت سے پیچھے ہٹ آئے' اس سے نماز میں فساد نہ آیا' بلکہ یہ کامل ترین نماز تھی۔

﴿۱۱﴾ اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا اشارہ سے نماز پڑھیں جس طرف بھی منہ کر سکیں اسی طرف نماز پڑھیں' یا پیدل ہے تو قدموں پر کھڑے ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے' نماز کی حالت میں اگر قتال کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲۸)

---

(۲۷) ☆ رواہ ابن ماجه عن عائشه 'کنز العمال' ج۹' ح۲۶۳۵۶

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۳۷۰

☆ تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور' ج۱'ص ۴۲۵

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی از علامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه' ج۱'ص ۲۴۲

﴿۱۲﴾ نماز کے وقت اگر دشمن کا خوف شدید ہو تو نماز موخر کردے، بعد امن قضا پڑھ لے، نماز معاف نہیں، حضور سید عالم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقعہ پر کفار کے شدید حملہ کے خوف سے نماز عصر وقت پر ادا نہ فرمائی، غروب آفتاب کے بعد عصر کو باجماعت قضا فرمایا۔ (۲۹)

﴿۱۳﴾ لشکر نے کسی شئ کو دشمن جان کر نماز خوف پڑھ لی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شئ دشمن نہ تھی، اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ نماز خوف میں ہلکا اسلحہ جو نمازی کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے، اپنے ساتھ رکھنا مستحب ہے، واجب نہیں، البتہ اپنے بچاؤ کا سامان کر رکھنا لازم ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ نمازی اگر ایسی جگہ ہو جہاں بارش یا پانی کی وجہ سے کیچڑ ہو، خشک زمین تک پہنچنا مشکل ہو تو نماز خوف اشارہ سے پڑھے، اسی طرح اگر بارش یا مرض یا زخم کے باعث اسلحہ ساتھ نہ رکھ سکے تو گناہ نہیں۔ (۳۲)

---

(۲۹) ☆ صحیح بخاری، ج ۱ ص ۸۲، ج ۲، ص ۵۹۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۷۰

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاهور، ج ۱ ص ۴۲۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۳، ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۲۴۲

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۴۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۷۱

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۶۴

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاهور، ج ۱، ص ۴۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۳، ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۱۲

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۶۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاهور، ج ۱، ص ۴۲۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۱۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۳، ص ۲۵۶

﴿۱۶﴾ جان کی حفاظت کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں، حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ قادر کریم جل وعلا پر بھروسہ کرے، نماز کی حالت میں بھی خوف کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہتھیار بند رہنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح تمام نقصان دہ اشیاء سے احتراز لازم ہے۔ (۳۳)

﴿۱۷﴾ حفاظت جان کا مآل کار اعلاء کلمۃ اللہ اور محبوب کبریا آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کی عظمت کی حفاظت ہے، اس کائنات میں مقصود بالذات صرف اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور اس کے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہیں، باقی ہر شئ انہی کے طفیل ہے، امام المتقین امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار ثور میں اپنی جان اور امام المجاہدین امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے مقام صہباء میں نماز عصر اپنے آقا و مولیٰ جان عالم باعث تخلیق کائنات سید الکونین محبوب رب المشرقین ﷺ پر نثار فرما کر مومنین کے لئے راہ ہدایت متعین فرما دی۔

عارف باللہ محبّ رسول اللہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر، سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں، جاں اس پہ دے چکے
اور حفظ جان تو جانِ فروضِ غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جاں، انہیں پھیر دی نماز
پر، وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔ (۳۴)

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص۳۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۲۵۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص۲۷

(۳۴) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص۲۰۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص۲۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۲۵۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۱) :

معذور کی نماز، نماز کے بعد ذکر، نماز کے اوقات

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَاِذَا قَضَیۡتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ ۚ فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ☆

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو، بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۰۳)

حل لغات :

"**قَضَیۡتُمۡ**" : قضٰی سے بنا ہے، قضٰی متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

وصیت کرنا، خبر دینا، فارغ ہونا، کرنا، موت آجانا، واجب ہونا، فرض کیا جانا، تمام کرنا، فیصلہ کرنا، پیدا کرنا۔ (۱)

آیت مبارکہ میں قضی بمعنی تمام کرنا اور ادا کرنا ہے، یعنی جب تم نماز ادا کر چکو، یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب تم نماز ادا کرنے کا پختہ ارادہ کرلو۔ (۲)

(۱) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للفقیہ المفسر الجامع الحسین بن محمد الدامغانی (ولادت ۴۰۰ھ) ص ۳۸۳ ۔

☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۴۰۶

☆ مصباح المنیر، ج ۲، ص ۷۶

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۵، ص ۳۷۴

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۱۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۵۷

''فَاذْكُرُوا اللّٰهَ'': قرآن مجید میں ذِكْرٌ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

عمل صالح، زبان سے ذکر کرنا، دل میں ذکر کرنا، قصہ یاد کرنا، یاد رکھنا، شرف و بزرگی، خبر، وحی، قرآن مجید، تورات، لوح محفوظ، بیان کرنا، تفکر، نماز پنجگانہ، نماز، توحید، رسول۔ (۳)

آیت مبارکہ میں ذکر کے دو احتمال ہیں۔

اول: ذکر بالقلب اور ذکر باللسان۔

اے نمازیو! جب تم نماز ادا کر چکو تو تسبیح و تہلیل، تحمید و تکبیر اور ذکر اذکار میں رطب اللسان ہو جاؤ اور یاد رکھو دل میں ہر لحہ اس کی یاد کو بسالو۔

دوم: ذکر بمعنی نماز۔

یعنی اے نمازیو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو اور تم کسی بیماری یا عذر کے باعث قیام وغیرہ نہ کر سکو تو بیٹھ کر یا لیٹ کر حسب حال نماز ادا کر لو، بیماری یا عذر کے باعث نماز کی ادائیگی سے غافل نہ رہنا۔ (۴)

''فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ'': طمانیت دلی سکون کو کہتے ہیں، دلی سکون کا باعث خوف دشمن کا جاتا رہنا اور بیماری سے صحت یاب ہو جانا ہے۔

''فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ'': نماز قائم کرنے سے مراد نماز کے شرائط اور ارکان کو ملحوظ رکھتے ہوئے قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے۔

---

(۳) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم 'للفقیه المفسر الجامع الحسین بن محمد الدامغانی (و لادت ۴۰۰ھ) ص ۱۸۰

☆ مفردات امام راغب اصفهانی 'ص ۱۷۹' ۱۸۰

☆ مصباح المنیر' ج ۱'ص ۱۰۱

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۲۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۵'ص ۳۷۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه' ج ۱'ص ۲۴۳

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳'ص ۲۵۷

آیت سے مراد یہ ہے کہ اے نمازیو! جب تم کو دشمن کا خوف جاتا رہے' یا بیماری یا عذر جاتا رہے تو خوف اور بیماری کی حالت کی نماز کی بجائے پوری شرائط اور ارکان کے ساتھ نماز ادا کرو' صحت اور امن کی حالت میں خوف اور بیماری کی نماز کافی نہیں۔(۵)

"کِتَاباً": کِتَاب بمعنی مکتوب ہے' بہت اہم فریضہ کو کتاب یا مکتوب کہا جاتا ہے۔

"مَوْقُوْتاً": وقت مقررہ پر فرض کی گئی نمازیں مراد ہیں۔

یعنی نماز پنجگانہ تمام مومنین پر مقررہ وقت پر ادا کرنا فرض کی گئی ہیں' وقت سے پہلے ادا نہیں ہو سکتیں اور نماز ادا کئے بغیر اگر وقت گذر جائے تو اس کی ادائیگی لازمی رہتی ہے' معاف نہیں ہوتی۔(۶)

---

(۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۷۳
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۵

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۷۵
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۹۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۵۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ذکرالٰہی اعلیٰ ترین عبادت ہے' ہرفرض کا کوئی نہ کوئی وقت مقرر ہے مثلاً فرض نماز اپنے اوقات پنجگانہ میں' روزہ رمضان شریف میں' زکوٰۃ سال گذرنے کے بعد' حج ایام حج میں' مگر ذکر کا کوئی وقت مقرر نہیں' جب تک عقل مغلوب نہ ہو ترک ذکر میں کوئی عذر قبول نہیں' اس لئے مومن پر لازم ہے کہ وہ ہر لمحہ ذکرالٰہی میں مشغول رہے' کھڑے' بیٹھے' لیٹے' دن میں' رات میں' سفر میں' حضر میں' غنا میں' فقر میں' صحت میں' بیماری میں' خشکی میں' تری میں' چھپ کر' علانیہ' غرضیکہ کوئی حال اور کوئی وقت ذکر سے خالی نہ رہے۔

صحیح حدیث شریف میں وارد ہے۔

كَانَ يَذْكُرُ اللهَ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (۷)

محبوب رب العالمین ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔ (۸)

﴿۲﴾ ذکر دو طرح کا ہے' ذکر قلبی' ذکر لسانی۔

ذکر قلبی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عز شانہ واتم برہانہ کی عظمتِ اعلیٰ' رحمتِ واسعہ' قدرتِ کاملہ شاملہ' حکمتِ عظمیٰ' صنعتِ جمیلہ' اس کے کمال' جمال' جلال' اور اس کے احسان' انعام' افضال' اکرام کو ہر لحظہ' ہر لمحہ' ہر آن' ہر حال میں دل کو مشغول رکھے' یہ فکر اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔

---

(۷) ☆ رواہ الائمہ مسلم و ابوداؤد والترمذی و ابن ماجہ عن عائشۃ' جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۹۶

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۷۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۳

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۶

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۳

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۴۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۸

ذکرلسانی یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہواللہ تعالیٰ کی تہلیل، تسبیح، تحمید وتکبیر سے زبان کوتر رکھے اس کی نعمتوں کا چرچا کرتا رہے، تمام مسنون اذکار کو یہ ذکر شامل ہے ذکرلسانی ہر لحہ ممکن تونہیں البتہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اٹھتے، بیٹھتے، لیٹے خوف میں، امن میں، صحت میں، بیماری میں یادکرتا رہے فرض، واجب اور مسنون اذکار جواوقات متعینہ کے ساتھ مخصوص ہیں ان کے علاوہ دیگر اذکار میں مشغولیت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔(۹)

﴿۳﴾ حالتِ جنگ میں دشمن کے خطرہ کی حالت میں نماز خوف ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دشمن کو مغلوب کردے ذکرواذکار اور دعا مصیبت کو ٹالنے میں تیر بہدف نسخہ ہے یہ نسخہ مومن کو اپنانا لازم ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ نماز کے کلمہ طیبہ، درودوسلام اور دیگر اذکار مستحب ہیں ذکر جہری ہو یا سرّی ہر طرح جائز ومستحب ہے نماز کے بعد ذکر جہری حضور سید عالم ﷺ کے زمان برکت نشان میں موجود رہا ہے نماز کے بعد اس قدر بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا کہ محلّہ گونج جاتا تھا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں۔

كُنَّا نَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالتَّكْبِيْرِ (۱۱)

حضور رسول اکرم ﷺ کی نماز مکمل ہونے کا علم ہمیں آپ کی بلند آواز سے تکبیر کہنے سے ہو جاتا تھا۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۶۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۴۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۳۷۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۶۵
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ مصر، ج ۱، ص ۵۴۹
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۴۲۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۳۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یو پی، ص ۲۰۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۱۳

(۱۱) ☆ رواہ البخاری ومسلم، ج ۱، ص ۲۱۷

اور ایک حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ (۱۲)

جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم حضور ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں فرض سے فارغ ہو کر واپس لوٹتے تھے تو بلند آواز سے ذکر فرماتے تھے۔ (۱۳)

﴿۵﴾ مریض یا معذور اگر تندرست آدمی کی سی نماز نہ پڑھ سکے تو قیام کی بجائے بیٹھ کر نماز پڑھ لے' اگر بیٹھنا بھی دشوار ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ لے' اگر رکوع اور سجدہ بروجہ مسنون پر قادر نہ ہو تو رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے' رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکے' غرضیکہ جہاں تک ممکن ہو نماز کی ادائیگی کرے' نماز معاف نہیں' جب تک عقل باقی ہے نماز فرض ہے۔

حضور نبی انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

صَلِّ قَائِماً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ (۱۴)

کھڑے ہو کر نماز پڑھ' اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ' اگر بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھ۔ (۱۵)

﴿۶﴾ بیماری کے باعث اگر لیٹ کر نماز پڑھے تو چت لیٹنے کی نسبت پہلو پر لیٹنا بہتر ہے' اگر چت لیٹے تو اس کے پاؤں قبلہ رخ رہیں اور سر قدرے اونچا رکھے تا کہ نماز قبلہ رخ ادا کر سکے' اگر پہلو پر لیٹے تو دائیں یا بائیں پہلو پر لیٹے جیسا ممکن ہو اور رخ قبلہ کی طرف رہے۔ (۱۶)

(۱۲) ☆ رواہ مسلم عن ابن عباس' ج ا' ص ۲۱۷

(۱۳) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۲۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۳

(۱۴) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن عمران بن حصین' جامع صغیر' ج ۲' ص ۴۳

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۷۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۷

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا' ص ۴۱۲

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا' ص ۴۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۳

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۳

﴿۷﴾ فرض نماز کے اوقات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے متعین ہیں' ان اوقات میں ہی نماز ادا کرنا فرض ہے' وقت آنے سے پہلے نماز ادا نہ ہوگی' نماز کا وقت مقررہ گذر جانے سے نماز قضا ہو جائے گی' جس کی ادائیگی فرض رہے گی' لہٰذا سفر' مرض یا کسی عذر سے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں' دو یا زیادہ نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے ادا کرنا رب قدیر جل وعلا' سنت رسول کریم ﷺ اور جمہور علمائے امت کے اجماع کے خلاف ہے۔ (۱۷)

﴿۸﴾ ہر مسلمان مرد عورت عاقل بالغ پر نماز فرض ہے' وقت نماز کی ادائیگی کا محل ہے' لہٰذا وقت گذر جانے کے باوجود نماز کا وجوب باقی رہتا ہے۔ (۱۸)

﴿۹﴾ ایک دن اور رات میں مسلمان مرد و عورت پر پانچ نمازیں فرض ہیں' فجر' ظہر' عصر' مغرب اور عشاء' تین نمازیں واجب ہیں' وتر' نماز عید فطر' نماز عید الاضحیٰ' چار نمازیں نفل ہیں' تہجد' اشراق' چاشت' اوابین۔

ان نمازوں کے اوقات شرعاً مقرر ہیں بعض نمازیں اور ہیں جن کے اوقات شرعاً مقرر نہیں' مثلاً فرض نمازوں میں قضا' واجب میں نذر مانی ہوئی اور نوافل میں تحیۃ الوضوء' تحیۃ المسجد' نماز تسبیح وغیرہ۔ (۱۹)

﴿۱۰﴾ نماز پنجگانہ کے اوقات قرآن مجید میں مجملاً بیان ہوئے ہیں' احادیث متواترہ قولی اور فعلی کے علاوہ اجماع امت بھی اسی پر ہے' عقل کا بھی یہی تقاضا ہے' لہٰذا کسی ایک نماز کا انکار کفر ہے' ہر نماز کی ادائیگی فرض ہے' کسی ایک نماز کا تارک فاسق ہے' نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان پانچ آیات مقدسہ میں ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ☆

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن' بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۷۲
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۲۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۳۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۷

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۹

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ۔ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ☆

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں‘ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں‘ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (سورہ ہود آیت ۱۱۴)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ☆ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ☆ (سورۃالروم آیات ۱۷‘۱۸)

تو اللہ کی پاکی بولا جب شام کرو اور جب صبح ہو‘ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۔ وَمِنْ اٰنَآءِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ☆ (سورہ طٰه آیت ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے‘ اور رات کی گھڑیوں میں اور اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر‘ اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ (۲۰)

﴿۱۱﴾ نماز کے اوقات تین قسم کے ہیں‘ وقت جواز‘ وقت مستحب‘ وقت مکروہ۔

نماز فجر! نماز فجر کا وقتِ جواز فجر صادق کے طلوع سے لے کر طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے‘ نماز فجر کو سفیدی میں پڑھنا مستحب ہے‘ نماز فجر میں مکروہ وقت کوئی نہیں۔

نماز ظہر! نماز ظہر کے وقت کی ابتدا زوال آفتاب سے ہے‘ اور اس کی انتہا ہر شئ کے سایہ اصلی کے علاوہ ہر شئ کے دو مثل ہو جانے تک ہے‘ موسم گرما میں ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا مستحب ہے‘ ظہر کے وقت میں مکروہ وقت نہیں۔

نماز عصر! نماز عصر کا ابتدائی وقت نماز ظہر کے وقت کے اختتام سے ہے اور اس کی انتہا غروب آفتاب سے پہلے تک ہے‘ اس کا درمیانی وقت مستحب ہے‘ نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک موخر کرنا مکروہ ہے۔

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۱ ص ۲۹

نماز مغرب! نماز مغرب کی ابتداء غروب آفتاب سے ہے اور اس کی انتہاء سفید شفق غروب ہونے تک ہے' سورج غروب ہوتے ہی مغرب ادا کر لینا مستحب ہے' گہرے اندھیرے تک موخر کرنا مکروہ ہے۔

نماز عشاء! نماز عشاء کی ابتدا سفید شفق کے غروب سے ہے اور اس کی انتہا طلوع فجر صادق تک ہے' رات کے تہائی حصہ تک نماز عشاء موخر کرنا مستحب ہے۔ (۲۱)

﴿۱۲﴾ نماز کے اوقات پہچاننا فرض ہے' اس کے لئے علم توقیت حاصل کرنا ہوگا' علمائے علم التوقیت نے نماز کے اوقات کا تعین گھڑی کے حساب سے بتا دیا ہے' عوام کی سہولت کے لئے ہمارے ان شہروں کا وقت بیان کیا جاتا ہے۔

نماز فجر کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے' اکیس مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے' پھر بڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ بائیس جون کو ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہو جاتا ہے' پھر گھٹنا شروع ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ بائیس ستمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ بائیس دسمبر کو ایک گھنٹہ چوبیس منٹ ہوتا ہے' پھر کم ہوتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اکیس مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے۔

نماز عصر کا وقت ہمارے شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ منٹ ہوتا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے۔

چوبیس اکتوبر سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ چھتیس منٹ'

یکم نومبر سے اٹھارہ فروری تک پونے چار ماہ تقریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ' سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔

انیس فروری سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ چھتیس منٹ'

مارچ کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ سینتیس منٹ'

مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اڑتیس منٹ'

مارچ کے تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ چالیس منٹ'

اکیس مارچ سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ اکتالیس منٹ'

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۲۱۸ و مابعد

اپریل کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ تینتالیس منٹ'

اپریل کے دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ'

اپریل کے تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اڑتالیس منٹ'

اکیس اپریل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ پچاس منٹ'

مئی کے اول ہفتہ میں ایک گھنٹہ ترپن منٹ'

مئی کے دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ پچپن منٹ'

مئی کے تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اٹھاون منٹ'

بائیس مئی سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ'

جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے تین منٹ'

جون کے دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے چار منٹ'

جون کے تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے پانچ منٹ'

بائیس جون سے آخر ماہ تک دو گھنٹے چھ منٹ'

جولائی کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے پانچ منٹ'

جولائی کے دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے چار منٹ'

جولائی کے تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے دو منٹ'

تیئیس جولائی کو دو گھنٹے ایک منٹ'

چوبیس جولائی سے آخر ماہ تک دو گھنٹے'

اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اٹھاون منٹ'

اگست کے دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ پچپن منٹ'

اگست کے تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اکاون منٹ'

تیئیس اگست کو ایک گھنٹہ پچاس منٹ'

چوبیس اگست سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ اڑتالیس منٹ'

ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ چھیالیس منٹ'

ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ چوالیس منٹ'

ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ بیالیس منٹ'

تیئس چوبیس ستمبر میں ایک گھنٹہ اکتالیس منٹ'

ستمبر کے آخری ہفتہ میں ایک گھنٹہ چالیس منٹ'

اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ انتالیس منٹ'

اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ اڑتیس منٹ'

اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ سینتیس منٹ غروب آفتاب سے پہلے وقت عصر شروع ہو جاتا ہے

نماز مغرب کا وقت ہمارے شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے۔

یاد رہے نماز فجر اور نماز مغرب کا وقت ہر روز برابر ہوتا ہے۔(۲۲)

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ افاضات امام احمد رضا محدث بریلوی
☆ بہار شریعت 'باب اوقات نماز

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۲) :

﴿مشورہ اصلاح بین الناس﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَاخَیۡرَ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰھُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۭ بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا☆

ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرانے کا' اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔ (سورۃ النسآء آیت ۱۱۴)

حل لغات :

"نجوٰی" : نجی بمعنی علیحدگی ہے' مجازاً سرگوشی کو نجویٰ کہتے ہیں' اس سے مُناجاۃ بنا ہے' یعنی علیحدگی میں رب سے مانگی ہوئی دعا' لفظ نَجاۃٌ میں بھی یہی مفہوم ہے' یعنی ہلاکت سے دوری۔(۱)

آیت میں اس سے مراد خفیہ تدبیر ہے' جو دو آدمی آپس میں رازدارانہ طور پر کرتے ہیں' پھر اس میں وسعت پیدا کر کے ہر اس تدبیر کو کہتے ہیں جو خفیہ طور پر کی جائے' خواہ دو کے درمیان ہو یا پوری جماعت کے درمیان ہو۔

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۸۳
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۱۸

آیت کامفہوم یہ ہے کہ دوفرد یا قوم جو خفیہ تدبیریں کرتے ہیں اکثر ان میں سے ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں بھلائی نہیں ہوتی ، مگر چند خفیہ تدبیریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۔(۲)

"صَدَقَةٍ" : آیت میں ہر نوع کا صدقہ مراد ہے خواہ صدقہ واجبہ ہو جیسے زکوٰۃ فطرانہ قربانی نذر وغیرہ یا صدقہ نفلی ہو جیسے صدقہ وخیرات ۔(۳)

"مَعْرُوفٍ": ہر وہ کام جس کی بھلائی شرع اور عقل سے معلوم ہو۔

معروف کا مفہوم بہت وسیع ہے اس میں تمام طاعات الٰہیہ اور مشروعات داخل ہیں تمام عبادات معاملات مناکحات مخاصمات حکومت وسیاست کی اصلاح مظلوم کی دادرسی نادار کی اعانت مقروض سے قرضہ کی خلاصی یا ادائیگی قرضہ میں تاخیر بھولے کو راستہ دکھانا اور ہر اصلاحی پہلو اس میں شامل ہے ۔(۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۳۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۱۱ ص ۴۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۱۴۴

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۴۵

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور ج ۱ ص ۴۳۰

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور ج ۱ ص ۴۳۰

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۳ ص ۱۷۱

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۳۸۳

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۳ ص ۱۷۱

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۵ ص ۳۸۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یوپی ص ۱۰۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ج ۱۱ ص ۴۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۱۴۴

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور ج ۱ ص ۴۳۰

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور ج ۱ ص ۴۳۰

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ۳ ص ۱۷۲

"**اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ**": لوگوں یا مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا۔

یہ کلمہ بھی اپنے اندر بڑی وسعت رکھتا ہے' دو بھائیوں' باپ بیٹے' محلّہ داروں' قوم کے افراد' قبائل' قوموں کے خون' مال اور عزت وآبرو کے اختلافات کو دور کر کے ان میں صلح کرانا اور انہیں محبت والفت سے ملانا سب اصلاح بین الناس ہے۔(۵)

شانِ نزول :

بنی اُبَیْرَق ابوطعمہ بن عروہ نے رفاعہ بن زید کے ہاں چوری کی' رفاعہ کی ذرع چرا کر ایک یہودی کے ہاں چھپادی' چوری کا سراغ ملنے پر حضور سید عالم ﷺ نے یہودی کو بری کر دیا اور ابوطعمہ کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' ابوطعمہ مدینہ طیبہ سے بھاگ نکلا' اس کے قبیلہ نے شرمندگی سے بچنے کے لئے آپس میں خفیہ طور پر تدبیر کی' اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کی اطلاع حضور نبی اکرم ﷺ کو دی' اور فرمایا کہ ان تدبیروں میں کوئی بھلائی نہیں کہ وہ مجرم کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔(۶)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ مشورہ تین قسم کا ہوتا ہے' جائز مشورہ' ثواب والا مشورہ' حرام مشورہ۔

جائز مشورہ! دنیوی کاروبار اور معاملات کے لئے مشورہ کرنا جائز ہے' بشرطیکہ کسی حکم شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو' تجارت کو فروغ دینے' نفع حاصل کرنے کے اسباب وذرائع تلاش کرنا' اپنی صنعت' حرفت' زراعت' ملازمت وغیرہ کی بہتری کے لئے کوشش کرنا اور آپس میں انفرادی یا جماعتی طور پر مجلس مشاورت قائم کرنا جائز ہے۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۸۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص ۴۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۴۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۷۲
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۰
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۰

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۸۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۷۲
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۴۴

ثواب کا مشورہ! خدمتِ دین، خدمت مسلمین اور مسلمانوں کی دینی، دنیوی اور اخروی اصلاح کے لئے مجلس مشاورت قائم کرنا اجر وثواب ہے۔

حرام مشورہ! اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اور ان کو نقصان دینے والے مشورے حرام ہیں اور ایسی مجالس قائم کرنا حرام ہیں، اسی طرح مجرم کو چھڑانے، بے قصور کو پھنسانے اور حاکم سے غلط فیصلہ کرانے کے مشورے گناہ ہیں، خانگی امور کی انفرادی مجالس، قومی مجالس، ملکی مجالس اور بین الاقوامی اگر اسلام اور مسلمانوں کے بہترین مفاد میں ہوں تو باعث اجر ہیں، اگر ان میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یا ان کے مفاد میں کوئی مشورہ نہ ہو، صرف دنیوی مفاد پر مشورہ ہو تو وہ جائز ہیں، البتہ ان میں اجر نہیں، اور اگر خدانخواستہ کسی مجلس میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورہ ہو تو وہ مجلس قائم کرنا حرام ہے، اس میں شرکت بھی حرام ہے، ایسی مجالس کا مقاطعہ فرض ہے۔(۷)

﴿۲﴾ اگر کسی مجلس میں چند آدمی موجود ہوں تو ایک یا زیادہ آدمیوں سے الگ ہو کر آپس میں مشورہ کرنا جائز نہیں، اس سے علیحدہ رہنے والوں کے دلوں کو رنج اور صدمہ ہوگا، اور مسلمانوں کو صدمہ پہنچانا اور ضرر دینا حرام ہے، البتہ اگر وہ اجازت دیں تو پھر جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةٌ فَلَايَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ (۸)

جب تین آدمی ایک جگہ ہوں تو دو تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں خفیہ بات نہ کریں۔(۹)

---

(۷) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۴۵

(۸) ☆ رواہ الائمہ مالک والبخاری ومسلم عن ابن عمر، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۵۵

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۴۹۹

﴿۳﴾ زکوٰۃ، فطرانہ، قربانی اور نذر معینہ اور دیگر صدقات وخیرات کی ادائیگی شریعت میں محمود ومطلوب ہے، اسی طرح ان کی ادائیگی کا مشورہ دینا، صدقات وخیرات کی ترغیب دینا بھی باعث اجر ہے، مسلمان ایک دوسرے کو مالی صدقات کا مشورہ دیتے رہیں ثواب پائیں گے۔(۱۰)

﴿۴﴾ لین دین کے معاملات، مناکحات، حکومت وسیاست اور دنیوی امور میں اگر اسلام اور مسلمانوں کی فلاح وبہبود اور اصلاح کی خاطر حصہ دار بنے گا تو ثواب کا مستحق ہوگا، اسی طرح مظلوم کی امداد، دادرسی، مقروض کو قرض سے نجات دلانا یا قرض خواہ کو تاخیر سے وصول کرنے پر آمادہ کرنا، نقصان سے بچانا بھی باعث اجر وثواب ہے، ہر کام، اگرچہ دنیوی ہو، کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی رضا جوئی کے لئے کرنے میں بھی اجر ہے، کیونکہ یہ شرعاً ''معروف'' اور بھلائی کے کام ہیں۔(۱۱)

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۸۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص ۴۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۸۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۲۷۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور، ج۱، ص ۴۳۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور، ج۱، ص ۴۳۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۱، ص ۴۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۱۴۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج۱، ص ۵۵۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۴۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۰۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۳۸۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۱، ص ۴۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۱۴۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۲۷۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور، ج۱، ص ۴۳۰
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور، ج۱، ص ۴۳۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۰۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ص ۲۴۵

﴿۵﴾ دو افراد یا دو قبائل یا دو قوموں یا دو ملکوں، جن میں کوئی دنیوی اختلاف و رنجش ہو، سے اختلاف دور کرنا اور ان میں باہمی الفت و محبت پیدا کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں نہایت محمود و مقبول ہے، یہ اختلاف خواہ کسی دنیوی نوعیت کا ہو مثلاً آپس میں قتل و خونریزی کا معاملہ ہو یا لین دین کے باعث اختلاف ہو یا آبرو ریزی کا معاملہ ہو، غرضیکہ ہر دنیوی اختلاف کو دور کرنا باعث اجر ہے، ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے خفیہ تدابیر کرنا اور مجلس مشاورت قائم کرنا ثواب اور عبادت ہے، اصلاح بین الناس بہترین عبادت ہے، اس کے کثیر فضائل احادیث طیبہ میں وارد ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلَااُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ ؟ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ ، فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ (۱۲)

کیا میں تمہیں ایسی شئ نہ بتاؤں جو روزہ، نماز اور صدقہ سے بہتر ہے، (فرمایا) وہ آپس میں صلاح کرانا ہے آپس کا فساد لوگوں کی تباہی کا باعث ہے، یہ حجامت ہے جس سے دین ختم ہو جاتا ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ دو شخصوں یا قبیلوں کے اختلاف کو دور کرنے کے لئے خلاف واقعہ بات کرنا جائز ہے، خلاف واقعہ بات اگرچہ معروف نہیں مگر مقبول اور جائز ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَیْسَ الْکَذَّابُ بِالَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا وَّیَقُوْلُ خَیْرًا (۱۴)

وہ آدمی جھوٹا نہیں جو لوگوں میں اصلاح کی خاطر جھوٹ کہتا ہے۔

---

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمد و الترمذی و ابوداؤد عن ابی الدرداء 'کنز العمال' ج۳' ح ۵۴۸۰

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸۵

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج۱' ص ۵۵۴

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۴۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص ۴۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۳۰۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۴۵

(۱۴) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ام کلثوم بنت عقبہ و رواہ الطبرانی عن شداد بن اوس 'جامع صغیر' ج۲' ص ۲۲۷

ایک اور حدیث شریف میں تین موقعوں پر خلاف واقعہ بات کہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

جنگ کے موقعہ پر'لوگوں میں اصلاح کی خاطر'خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے سے راضی رکھنے کے لئے بات چیت۔(۱۵)

﴿۷﴾ شر عظیم اور فساد کبیر کی اصلاح کی تدبیر کرنا نماز'روزہ سے افضل ہے'اس کے لئے ترکِ جماعت جائز ہے'ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ بنی سلمٰی میں صلح کے لئے تشریف لے گئے'وہیں تاخیر ہوگئی'مسجد نبوی شریف میں جماعت ہوگئی'آپ جماعت میں شامل نہ ہو سکے'اس پر آپ نے فرمایا۔

''کیا میں تمہیں وہ شئے نہ بتادوں جو نماز'روزہ سے افضل ہے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا'جی ہاں یارسول اللہ!

آپ نے فرمایا!

''دو ناراض شخصوں یا قبیلوں میں صلاح کرا دینا ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ اگر مسلمان حکومت یا قبیلہ یا فرد کا فائدہ ہو تو کافر حکومت سے صلح کرانا جائز ہے'اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ☆ (سورۃ الانفال آیت'۶۱)

اور اگر وہ(کافر) صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہی ہے سنتا جانتا۔

صلح حدیبیہ میں حضور سید عالم ﷺ نے کفار مکہ سے صلح فرمائی تھی'جسے رب قدیر جل وعلا نے ''فتح مبین''فرمایا تھا'یہ اصلاح بین الناس کا نتیجہ تھا۔(۱۷)

﴿۹﴾ ہر ایک سے نیکی کرو'وہ اہل ہو یا نہ ہو'نیکی کرنے والا تو اہل ہے۔(۱۸)

---

(۱۵) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج ۱'ص ۵۵۴
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'ج ۱'ص ۴۳۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۴۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص ۲۷۲

(۱۶) ☆ رواہ الترمذی وابو داؤد
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۴۵

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص ۳۸۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص ۲۷۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۲۸۱

﴿۱۰﴾ صاحب وجاہت مسلمان اپنی وجاہت سے کام لے کر دوسرے مسلمانوں کے فائدہ والے کام کرے، اس کی وجاہت معروف کاموں میں کام آنی چاہیے۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ جسے نیکی کی توفیق مل رہی ہو تو نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرے، حتی الامکان فوری طور پر نیکی کا کام کرے، نہ معلوم وقت گذرنے کے بعد اسے توفیق حاصل رہے یا نہ رہے، حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِّنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَنْهُ (۲۰)

جس کے لئے نیکی کا دروازہ کھولا گیا تو اسے بخوشی جلدی کرنا چاہیئے نہ معلوم وہ کب بند ہو جائے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ ثَمَرَةٌ وَّثَمَرَةُ الْمَعْرُوْفِ السَّرَاحُ (۲۱)

ہر شئ کا پھل ہوتا ہے اور نیکی کا پھل جلدی کرنے میں ہے۔(۲۲)

﴿۱۲﴾ نیکی کی تکمیل تین چیزوں سے ہے۔

تَعْجِيْل! کہ جلدی کرے۔

تَصْغِيْر! کہ نیکی کر کے اپنے آپ کو بڑا نہ جانے۔

سَتْر! کہ نیکی کر کے اس کا اعلان نہ کرے بلکہ اسے مخفی رکھے۔

اور نیکی کی قبولیت کے لئے لازمی ہے کہ نیکی کر کے احسان نہ جتائے ورنہ اکارت جائے گی۔(۲۳)

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۸۱

(۲۰) ☆ رواہ ابن المبارک عن حکیم بن عمیر' (مرسلا)' ورواہ ابن شاہین عن عبداللّٰہ بن ابان بن عثمان بن خلیفہ بن اوس عن ابیہ عن جدہ عن خذیفہ'

☆ بحوالہ کنز العمال' ج۱۵' ح ۴۳۱۳۴

(۲۱) ☆ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج۶' ص ۶۴۴

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۸۴

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۳۸۴

﴿۱۳﴾ اعمال خیر' دوسروں کو نفع پہنچانے اور دوسروں سے ضرر دور کرنے کا مقصود و مطلوب تکمیل قوۃ نظریہ اور دل میں اخلاص کی رعایت ہے' اگر اخلاص پیدا نہ ہو سکا تو افعال خیر ثمر آور نہیں ہوں گے' رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ☆

(سورۃ البینۃ آیت' ۵)

اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔ (۲۴)

﴿۱۴﴾ مومنوں کے آپس کے مشورے' صدقات و خیرات اور اصلاح بین الناس بلکہ تمام افعال حسنہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی رضا کے لئے ہونے چاہئیں' اسی پر دنیا و آخرت کی بھلائی اور ثواب مرتب ہوتا ہے' اگر ریا ہو گی تو اعمال خیر اکارت جائیں گے' ان پر اُخروی اجر مرتب نہ ہو گا۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

---

(۲۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۴۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۵

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۴۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۸۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۴۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ بومبئی' ص ۱۰۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۷۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۳) :

﴿رسول اللہ ﷺ اور مومنین کے طریقوں کی مخالفت کا انجام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

حل لغات :

"یُشَاقِق" : شِقٌّ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، جانب مخالف، کنارہ، گمراہی، عداوت، اختلاف۔ جانب مخالف کو شِقَاق اس لئے کہتے ہیں کہ مخالف، فریق دوم سے علیحدہ کنارہ پر ہوتا ہے۔ آیت میں اس سے مراد مخالفت کرنا ہے۔(۱)

قرآن مجید میں یُشَاقِق کے دونوں قاف بعض مقامات پر ادغام ہوئے ہیں اور بعض مقامات پر بغیر ادغام کے ہیں، وہاں یہ اصول کارفرما ہے کہ یُشَاقِق کے بعد لفظ ''اللہ'' ہو تو ادغام ہو جاتا ہے، کیونکہ لفظ جلالت کا الف لام لازم ہے جو کبھی نہیں گرتا، اور اگر یُشَاقِق کے بعد لفظ ''الرسول'' آئے تو قاف میں ادغام ہو جاتا ہے، کیونکہ ''الرسول'' کا الف لام لازم نہیں، لزوم لام ثقل کا باعث ہے اس لئے ثقل دور کرنے کے لئے دو قافوں کا ادغام ہوا اور جہاں لام لازم نہیں اس لئے وہاں ادغام ضروری نہیں۔(۲)

(۱) ☆ قاموس القرآن، ص۲٦۷
☆ مفردات امام راغب اصفهانی، ص۲٦۴
☆ مصباح المنیر، ج۱، ص۱۵۴
(۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۵، ص۱۲٦

عقائد'احکام شرعیہ اور امور تکلیفیہ میں حضور رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کرنے کی وعید سنائی جارہی ہے۔(۳)

"اَلرَّسُوْل": الرسول (خاص رسول) سے مراد خاتم الانبیاء والمرسلین خلیفۃ اللہ حضور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔(۴)

حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے بے شمار صفاتی نام ہیں جن کا ذکر قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں ہے'یہ صفاتی نام حضور اکرم ﷺ کی مختلف حیثیات کو واضح کرتے ہیں' قرآن مجید کی کمال بلاغت یہ ہے کہ جس مقام پر حضور اکرم ﷺ کی جس صفت کا ذکر مطلوب ہوتا ہے اسی کی مناسبت سے حضور کا صفاتی نام ذکر کیا جاتا ہے' بندوں پر رحمت کے اظہار کے موقعہ پر "رحمۃ للعالمین" فرمایا' ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند کرنے کے لئے فرمایا "خاتم النبیین" لباس مبارک میں چادر کے ذکر پر فرمایا "المزمل' المدثر' اسرار الٰہیہ اور رموز خفیہ کے اظہار کرنے کی صفت کے لئے فرمایا "النبی" شب معراج قرب خاص کو "عبدہٗ" سے بیان فرمایا' اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نیابت اور احکام پہنچانے کے لئے فرمایا "الرسول" یعنی الرسول وہ ذات ہے جس کا حکم' حکم الٰہی ہے' جس کا کلام' کلام الٰہی ہے 'الرسول کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہے اور اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

"وَيَتَّبِعْ": تَبِعَ سے بنا ہے جو کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے' صحبت' اقتداء کرنا' اختیار کرنا' عمل' نماز' استقامت' طاعت۔(۵) کسی کے فعل کی طرح بغیر دلیل طلب کئے کرنے کو اِتِّبَاعٌ کہتے ہیں۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۳۰۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۴۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۲۷۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۴۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۲
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸۵
(۵) ☆ قاموس القرآن ' ص ۶۵'۶۶
☆ مفردات امام راغب اصفہانی ' ص ۷۲
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۲۷

آیت کامفہوم یہ ہے کہ جوشخص جمہور مسلمانوں کی راہ کے علاوہ کسی اور راہ پر چلے اور مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی مخالفت کرے وہ سخت وعید کامستوجب ہے' ایسے کو اللہ تعالیٰ دنیامیں بے سایہ کردیتا ہے' اور آخرت میں دوزخ اس کاٹھکانہ ہے۔(۶)

''نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی'': نُوَلِّہٖ تولیت سے بنا ہے' جس کامعنی ہے والی بنادینا' یعنی اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا' اس کے اعمال کاخود ذمہ دار بنادینا' اس کی دستگیری نہ کرنا۔

مَاتَوَلّٰی سے مراد یہ ہے جو اس نے عقائد اور اعمال اختیار کئے۔

جمہور مسلمانوں کی راہ سے ہٹ کر جس نے جو عقیدہ اور عمل اپنایا ہم نے اس سے اپنی حمایت اٹھالی اور اسے بے سایہ کردیا۔(۷)

شانِ نزول:

ابوطعمہ کی چوری کی بنا پر جب حضور رسول اکرم ﷺ نے اسے شرعی سزا سنائی تو وہ حکم سے سرتابی کر کے مرتد ہو کر مکہ معظّمہ بھاگ گیا' اس کے متعلق آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۸)

---

(۶) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ۲۰۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۴۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵' ص ۱۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۷۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۷۴

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵' ص ۳۸۵

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۳۰

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۳۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱ 'ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵' ص ۱۴۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۲۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ عقائد'احکام شرعیہ اور امور تکلیفیہ میں ہر مسلمان پر'ہر وقت'حضور نبی اکرم رسول اعظم ﷺ کی اطاعت فرض ہے' اطاعت رسول دنیا میں' قبر میں اور حشر تک جاری رہے گی' آپ کی مخالفت کفر ہے' اللہ تعالیٰ جل وعلا نے دنیا و آخرت میں اس کی سزا مقرر فرمائی ہے' دنیا میں اسے بے سایہ کر دیا جائے گا' اس کی دستگیری کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور آخرت میں دوزخ میں جلے گا۔ قرآن مجید میں کثیر مواقع پر اس امر کو بیان فرمایا گیا ہے' ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ☆

(سورۃ المجادلہ آیت'۵)

بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی' اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ مشورہ کے وقت حضور رسول اکرم ﷺ سے اختلاف رائے جائز ہے' فیصلہ کے بعد مخالفت کفر ہے' تخلیق حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے رب تعالیٰ نے فرشتوں سے مشورہ فرمایا' فرشتوں نے اس کے خلاف اپنی رائے دی' اس سے وہ گناہ گار نہ ہوئے' بعض غزوات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور نبی اکرم ﷺ کے رائے سے اختلاف کیا مگر اس سے وہ گناہ گار نہ ہوئے' اسی طرح جو شخص اپنے کو گناہ گار جانتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کرتا ہے وہ گناہ گار ہے مگر کافر نہیں' البتہ آپ کے کسی بھی فعل یا قول کو برا سمجھنا یا کہنا کفر ہے۔ (۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۲۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۵'ص ۳۸۵
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱'ص ۵۵۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۴۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۴۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'بو'پی' ص ۳۰۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۲۷۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۲۱۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵'ص ۱۴۲

(۱۰) ☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱'ص ۵۵۵

﴿۳﴾ جمیع انبیائے کرام، رسل عظام اور ملائکہ مقربین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین معصوم ہیں، گناہوں سے پاک ہیں، گناہ نہیں کر سکتے، اس لئے ان کی اطاعت ہر حال میں فرض ہے، اگر ان سے گناہ کا صدور ممکن ہو تو گناہ میں ان کی اطاعت لازم آئے گی، اور گناہ میں کسی کی اطاعت کرنا حرام ہے، لاجرم لازم ہے کہ انبیائے کرام اور رسل عظام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین معصوم ہیں، اور سید الرسل امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء سید المعصومین ہیں، انبیائے کرام کے معصوم ہونے کا عقیدہ اجماعی اور قطعی ہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ مسائل شرعیہ دلائل شرعیہ وعقلیہ سے معلوم کرنے چاہئیں نہ کہ محض اپنی رائے سے، اپنے رائے کی اتباع کرنے والا شیطان کی راہ چلتا ہے، آیت مبارکہ میں "مِنْ بَعْدِمَاتَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی" اسی حقیقت کو واضح فرماتا ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے سخت تر ہے کہ اس پر ہدایت کی راہ کھل چکی ہے اور پھر وہ گمراہ ہے، بخلاف جاہل کے، کہ اس پر ہدایت روشن نہیں ہوئی۔(۱۳)

﴿۶﴾ دلیل قطعی یقینی سے ثابت شدہ امر میں رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کفر ہے، اگر کسی کو حضور رسول اکرم ﷺ کا فرمان نہ پہنچے یا اطلاع ہو مگر ذریعہ اطلاع اور سلسلہ روایت یقینی نہ ہو، یا انتہائی ذہنی کاوش کے باوجود مراد حدیث سمجھنے میں مجتہد سے غلطی ہو جائے تو ایسا شخص مخالفت رسول ﷺ کی وعید میں داخل نہیں، رب تعالیٰ نے "ہدایت روشن ہو جانے کے بعد" شرط فرمائی ہے۔(۱۴)

﴿۷﴾ اتباع سبیل المومنین فرض ہے، ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنا عقیدہ وہ رکھے جو صحابہ کرام، ائمہ عظام اور جمہور مسلمین کا عقیدہ ہے اور اپنے عمل میں اسلاف کرام اور اصول وفروع میں، جمیع مومنین کی اتباع کرے، اسی کا نام اجماع امت ہے، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے کچھ طریقے مقرر فرما دیئے ہیں، جن پر عمل کرنے سے کتاب اللہ کی تصدیق، اللہ کی اطاعت کی تکمیل اور اللہ کے دین کی قوت ہوتی ہے، کسی کو ان کے بگاڑنے یا بدلنے کی اجازت

---

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۴۴

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۴۴

(۱۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۴۴

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۲۷۳

نہیں اور نہ ان چیزوں پر غور کرنے کی اجازت ہے جو آپ کے طریقوں کے مخالف ہیں' جو ان راستوں پر چلے گا ہدایت یاب ہوگا' اور جو ان پر چل کر طلب گار نصرت ہوگا اس کو نصرت عطا کی جائے گی اور جو ان کے خلاف کرے گا وہ مومنوں کے راستہ کے علاوہ دوسرے راستہ پر چلے گا اور جس چیز کو وہ اختیار کرے گا اللہ وہی اس کو دے گا اور جہنم میں داخل کرے گا اور جہنم برا ٹھکانہ ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ اجماع امت دلیل قطعی اور حجت قطعیہ شرعیہ ہے' اس کی مخالفت اسی طرح کا کفر ہے جس طرح حضور رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کفر ہے' ان ہر دو کفر پر اللہ تعالیٰ نے سخت وعید سنائی ہے' دنیا میں بے سایہ کر دینا اور آخرت میں آتش دوزخ میں جلنا ہے۔(۱۶)

﴿۹﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اجماع صحابہ سے ثابت ہے' اجماع صحابہ' اجماع امت سے قوی تر دلیل شرعی ہے' اس لئے آپ کی خلافت راشدہ کا انکار کفر ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ تقلید ائمہ مجتہدین واجب ہے' سلف صالحین سے لے کر آج تک امت ائمہ مجتہدین کی تقلید پر جمع ہو چکی ہے اور ائمہ مجتہدین' امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کو احکام و شرائع میں اپنا امام تسلیم کر چکی ہے' اس لئے آج ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرے ورنہ وہ گمراہ ہے' امت کے تمام اولیاء کاملین' محدثین عظام' مفسرین کرام نے تقلید کو اختیار فرمایا ہے۔(۱۸)

---

(۱۵) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی'ص ۳۰۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۴۶
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۱۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۲۷۳'۲۷۴
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۳۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۴۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۲۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۵'ص ۳۸۶
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۳۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۱۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۲۷۴

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۲۷۴
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۲۸۱

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۲'ص ۲۷۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۴۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۱۱

﴿۱۱﴾ کسی امام کے قول وفعل کو اپنے اوپر لازم شرعی جاننا' یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت شرعیہ ہے' تقلید کہلاتا ہے' احکام شرعیہ کے دلائل جاننا امام کا کام ہے' مقلد' امام کو اہل تحقیق جان کر اس کا قول بلا دلیل تسلیم کر لیتا ہے' مجتہد کے لئے لازم ہے کہ وہ کمال تقویٰ اختیار کرے' اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرے اور نہ صاحب بدعت ہو' سنت رسول اللہ ﷺ کی کمال اتباع کرے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے یا مومنین کے طریقہ کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اسی راہ پر چلا دیتا ہے جس پر وہ چل پڑا ہے' اللہ تعالیٰ اپنی حمایت ونصرت اس سے اٹھا کر اسے بے سایہ فرما دیتا ہے' دنیا اس پر فراخ کر دی جاتی ہے' وہ اپنی فانی دنیوی کامیابی پر فرحاں ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ایسوں کے لئے فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ☆ (سورہ مریم آیت ۷۵)

تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے' یا تو عذاب یا قیامت' تو اب خوب جان لیں گے کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور۔

ایسے گمراہ کی ڈھیل کو استدراج کہتے ہیں' مسلمان کے لئے لازم ہے کافر اور گمراہ کے استدراج پر فریفتہ نہ ہو' اپنے آپ کو اس سے دور رکھے اور مومنوں کی راہ کو ہمیشہ اختیار کئے رہے۔ (۲۰)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۷

(۲۰) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۵۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۶

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۴) :

﴿شیطان کی فریب کاریاں﴾

﴿آسائش وزیبائش اور عضا میں تبدیلی﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا☆ (سورۃالنسآء آیت ۱۱۹)

قسم ہے میں ضرور بہکادوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا۔

حل لغات :

"**وَلَاُضِلَّنَّهُمْ**": اِضلال سے بنا ہے، جس کا معنی ہے گمراہ کردینا، اس کا مجرد ضَلَّ قرآن مجید میں متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

اغوا کرنا، پھسلانا، نقصان، بدبختی، باطل کر دینا، خطا، نسیان، گمراہ کرنا۔(۱)

(۱) ☆ قاموس القرآن، ص ۲۹۲، ۲۹۳

امام راغب اصفہانی نے "ضَلَالٌ" کی خوب بحث فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

ضَلَالٌ (گمراہی) کی دو قسمیں ہیں۔

اول! علوم نظریہ میں گمراہی مثلاً اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت میں گمراہ ہونا' نبوت و رسالت اور دیگر عقائد اسلامیہ میں گمراہی' اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا☆(سورۃالنسآء آیت'۱۳۶)

اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو' تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

دوم! علوم عملیہ میں گمراہی' احکام شرعیہ' عبادات وغیرہ میں گمراہی۔

اسی طرح اِضْلَالٌ (گمراہ کرنا' گم کردینا) بھی دو طرح سے ہے۔

اول یہ کہ اس کا سبب کسی شیٔ کو گم کر دینا' مثلاً کسی سے اس کا جانور گم ہو گیا' تو گویا اس نے جانور گم کر دیا۔

دوم یہ کہ گم کر دینا سبب گمراہی ہو' وہ اس طرح ہے کہ انسان کے لئے باطل کو مزین کر دیا جائے تا کہ وہ گمراہ ہو جائے' اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْکَ ۔ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَیْءٍ ۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ۔ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا☆

(سورۃالنسآء آیت'۱۱۳)

اور اے محبوب! اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے' اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اسی مفہوم کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد واضح فرما رہا ہے۔

وَلَاتَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ...... الآیة (سورہ ص آیت'۲۶)

اور (لوگوں کی) خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔(۲)

(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۲۹۸

ہماری زیر بحث آیت میں بھی یہی مراد ہے کہ شیطان انسان کو بہکا دے‘ دلوں میں وسوسہ ڈال دے‘ باطل اشیاء کو مزین کر کے انسان کو اس کی رغبت دے‘ اور اچھی چیزوں کو ہیبت ناک کر کے دکھائے‘ شیطان کا گمراہ کرنا عام ہے‘ ہر آدمی کی قدر رغبت اور قرائن حال کے مطابق اس کی گمراہی ہے‘ کفر و شرک‘ فسق و فجور‘ طول امل‘ غفلت‘ دنیا میں رغبت سب کو شامل ہے۔ (۳)

"**وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ**": یہ کلمہ اُمْنِیَّۃٌ سے بنا ہے‘ جس کا معنی ہے خواہش و رغبت‘ اس کی جمع اَمَانِی ہے۔

شیطان نے قسم کھائی کہ میں اللہ کے بندوں کو جھوٹی خواہشات اور فضول رغبتوں میں مبتلا کر دوں گا‘ ان کے دلوں میں برے خیالات پیدا کر دوں گا‘ دنیا میں عیش و عشرت میں مشغول رکھ کر حشر‘ نشر‘ حساب کتاب کا منکر بنا دوں گا‘ اور جو حشر و نشر کا انکار نہ کر سکیں گے انہیں لمبی امیدوں میں جکڑ دوں گا‘ وہ خیال کریں گے کہ ابھی کافی عمر باقی ہے‘ بڑھاپے میں نیکی کر کے جنتی بن جاؤں گا‘ ابھی مزے سے جیو‘ ابھی عیش کر لو بڑھاپے میں توبہ کر لینا‘ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں۔ (۴)

"**فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ**": بَتَک کا معنی ہے‘ کاٹنا‘ چیرنا۔

باب تفعیل میں اس کے معنی میں کثرت اور تکرار پیدا ہوگا‘ یعنی بار بار چیرنا‘ بکثرت چیرنا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جانور کے کان کاٹ دینا‘ اور اسے بحیرہ بنا دینا۔

زمانہ جاہلیت میں کفار کا طریقہ تھا کہ جو اونٹنی پانچویں حمل میں نر جنتی اسے کان کاٹ کر آزاد چھوڑ دیتے۔

اس پر سواری نہ کرتے‘ اس پر کوئی پابندی نہ ہوتی جہاں چاہتی چرتی‘ مر جاتی تو صرف مرد اس کا گوشت کھا لیتے‘ اپنے زعم میں وہ اسے بَحیرہ کہتے‘ یعنی کان کٹی ہوئی‘ کان کاٹ کر حلال جانور کو حرام قرار دینا شیطان کے اغوا سے ہے۔ (۵)

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج۵‘ ص۳۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۱۱‘ ص۴۷

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص۴۳۱

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج۵‘ ص۳۸۹

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج۲‘ ص۲۸۲

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص۴۳۱

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص۴۳۱

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج۲‘ ص۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج۵‘ ص۳۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۱۱‘ ص۴۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج۵‘ ص۱۴۹

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص۴۳۱

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ ج۱‘ ص۴۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی‘ مطبوعہ یوپی‘ ص۳۰۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ‘ ج۱‘ ص۲۴۶

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی‘ مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ مصر‘ ج۱‘ ص۵۵۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان‘ ج۱‘ ص۴۹۴

"وَلَاٰمُرَنَّھُمۡ" : شیطان کا امر کئی طرح کا ہے' برا مشورہ دینا' دل میں برا ارادہ پیدا کرنا' شیطانی صفت انسانوں کے ذریعہ حکم دینا۔(۶)

"فَلَیُغَیِّرُنَّ" : تـغـیـیـر کا معنی ہے وصف یا حالت بدل دینا' کبھی ذات کی تبدیلی کو بھی تغییر کہتے ہیں شیٔ کو اپنی اصلی حالت سے بدل دینا تغییر ہے۔(۷)

اللہ تعالیٰ مخلوق کو بدل دینے کا مفہوم بڑا وسیع ہے "تغییر خلق اللہ" کی تفسیر چند وجہ سے کی گئی ہے۔

اول! دین اسلام کے عقائد حقہ کو بدل ڈالنا۔(۸)

دوم! کتب سماویہ سابقہ میں حضور خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی صفات عالیہ اور اوصاف حمیدہ کو بدل ڈالنا۔(۹)

سوم! اعضائے انسانی اور قویٰ بدنیہ کو ان کاموں میں صرف کرنا جو نفس میں کسی طرح کمال پیدا کرنے والے نہ ہوں۔(۱۰)

چھارم! فطرت خداوندی کو بدل ڈالنا' مثلاً صحیح الاعضاء جانور کے کان چیر دینا' یا کاٹ دینا' نر سانڈ کی ایک آنکھ پھوڑ دینا' انسان یا جانور کو خصی کرنا' چہرہ یا دیگر اعضا کو گود کر نیل یا سرمہ بھر دینا' رگڑ کر دانت پتلے کرنا' ان میں وقفہ کرنا' مشین کے ذریعے عورت کا دوسری عورت کے بال لے کر اپنے بال لمبا کرنا' عورتوں کا سر کے بال کٹوانا' مردوں کا داڑھی منڈانا' سیاہ خضاب سے بالوں کو رنگنا وغیرہ۔(۱۱)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۱
(۷) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۳۶۸
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۵۲
(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۹۴
(۹) ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۶
(۱۰) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲' ص ۲۷۹
(۱۱) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵' ص ۱۵
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۱
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۱
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۵۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۷
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۴۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۹۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۷۸' ۲۷۹

پنجم! انسان یا جانور کے ناک، کان، آنکھ کاٹ کر مُثلہ کرنا۔(۱۲)

ششم! حرام فعل کا ارتکاب کرنا، سورج، چاند، بتوں کی پوجا کرنا، لواطت، سَحق (عورت کا عورت سے بدفعلی کرنا)۔(۱۳)

حقیقت میں یہ عقائد و اعمال میں فساد تغییر خلق اللہ ہے اور یہ سب حرام ہے۔(۱۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شیطان لعین انسان کا سب سے بڑا اور کھلا دشمن ہے، وہ ہروقت اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو گمراہ کرنے کے در پے رہتا ہے، اور انسان کو گمراہ کرنے کے بے شمار طریقے اپناتا ہے، اس کا ہر حربہ مسلمان کے لئے خسارہ کا باعث بن سکتا ہے، اس لئے مومن پر لازم ہے کہ وہ ہر لحہ شیطانی چالوں کو غور سے سمجھے اور ان سے باز رہے، شیطانی طریقوں، حملوں اور وسوسوں سے باز رہنا ہر مسلمان پر فرض ہے، آیت مذکورہ بالا کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات میں اس کی فریب کاری واضح کی گئی ہے۔(۱۵)

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۲۷۸، ۲۷۹

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۲۷۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص۱۴۹

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۴۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص۳۰۲

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۲۸۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص۵۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص۳۹۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۲۸۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۱، ص۵۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص۳۸۹

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج۱، ص۵۵۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص۴۸

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۴۳۱

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص۴۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص۳۰۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۲۴۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۲۷۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص۱۴۹

﴿۲﴾ شیطان کی طرف گمراہ کرنے کی نسبت مجازی ہے' گمراہ کرنے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہٗ ہے' شیطان تو گمراہی کا سبب ہے' اسی طرح ہدایت دینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہے مگر رُسُل عظام علیہم الصلوۃ والسلام اور محبوبان حق تعالیٰ کو مجازی طور پر ہادی کہہ سکتے ہیں' کہ وہ ہدایت کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ☆ (سورۃ الشوریٰ آیت'۵۲)

اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔(۱۶)

﴿۳﴾ ہدایت کی راہ صرف ایک ہے' یہ وہ راہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ حضرات انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین چلے' اسی کا نام صراط مستقیم ہے' اس کے علاوہ جتنی راہیں' طریقے' عقائد اور اعمال ہیں وہ سب گمراہی کی راہیں ہیں' گمراہی کی راہوں کا شمار مشکل ہے' راہ حق سے عدول خواہ عمداً ہو یا سہواً' عدول قلیل ہو یا کثیر' عدول عقائد میں ہو یا اعمال میں' غرضیکہ گمراہی کی کثیر راہیں ہیں' اور سب شیطانی راہیں ہیں' ان سے اجتناب اور راہ حق اختیار کرنا فرض ہے۔(۱۷)

﴿۴﴾ جانور کو بلا وجہ ایذا دینا' اس کے اعضاء کاٹنا یا چیرنا شیطانی کام ہیں' ان سے اجتناب فرض ہے۔(۱۸)

---

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۷۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۴۹

(۱۷) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص۲۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۱' ص۴۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۴۹

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص۴۳۱

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص۴۳۱

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۲۸۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص۵۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۸۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ج۲' ۳۰۲

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص۴۳۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۱۱' ص۴۸

﴿۵﴾ حلال جانور اور شئ کو حرام ٹھہرانا اور اسی طرح حرام شئ کو حلال ٹھہرانا شیطانی کام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ سے سرکشی ہے ایسا کرنا حرام ہے' ایسا ہی بلا دلیل واضح اور بغیر حجت شرعیہ قول وفعل حرام ہے' کفار نے حلال جانوروں کو مختلف ناموں سے حرام کر دیا تھا' مثلاً بحیرہ' وصیلہ' حام وغیرہ' اس نوعیت کے افعال سے اجتناب فرض ہے۔(۱۹)

﴿۶﴾ حضور پرنور شافع یوم النشور رسید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے کمالات' معجزات' اوصاف' حسنات' برکات وغیرہ جن کا ذکر تورات' انجیل' زبور' قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں شرح وبسط سے واضح ہے ان کا چھپانا' بدلنا اور بیان نہ کرنا یہود ونصاریٰ' مشرکین کا طریقہ اور اغوائے شیطانی ہے' اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی مبارک کتابوں میں اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے خطابات میں ان کا بے شمار و بے حساب ذکر فرمایا ہے' مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ بھی محبت واحترام' وقار واعزاز سے ان کمالات کو بکثرت بیان کرتا رہے' اگر اس میں کمی کرے گا یا بخل سے کام لے گا تو خلق اللہ کی تغییر ہوگی جو حرام ہے۔(۲۰)

﴿۷﴾ فطرت خداوندی کو تبدیل کرنا حرام اور شیطانی کام ہے' مثلاً صحیح الاعضاء جانور کے کان یا ناک کاٹ دینا' یا چیرنا' آنکھ نکال دینا' انسان کے ہاتھ' باز و' چہرے کو گود کر سرمہ یا نیل بھرنا' رگڑ کر دانت پتلے کرنا' ان میں فاصلہ پیدا کرنا' کسی دوسری عورت کے بال لے کر عورت کا اپنے بالوں کو لمبا کرنا' عورت کا سر کے بال کٹوانا' مرد کا داڑھی منڈانا یا کٹوانا'

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۸۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۴۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو' پی' ص ۳۰۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۱

(۲۰) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۶

سفید بالوں کو سیاہ رنگ کا خضاب لگانا' یا ایسی کنگھی کرنا جس سے بال سیاہ ہو جائیں' بھوؤں اور ابرو کو نوچ کر باریک کرنا' خصی ہو کر ہیجڑا یا مخنث بن جانا سب حرام کام ہیں' رسول اکرم ﷺ نے ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔ (۲۱)

﴿۸﴾ حالتِ صغر میں جانور کا خصی کرنا جائز ہے' اس سے وہ فربہ ہو جائے گا' اور اس کے گوشت کی اصلاح ہو جائے گی' اسی وجہ سے خصی جانور کی قربانی جائز ہے' اس کے علاوہ قربانی کے لئے سالم الاعضاء جانور ضروری ہے۔ (۲۲)

﴿۹﴾ اونٹ' گھوڑے' بکری وغیرہ کو گرم لوہے سے داغ دینا جائز ہے' اسی طرح بکری وغیرہ کے گردن میں قلادہ ڈالنا جائز ہے۔ (۲۳)

﴿۱۰﴾ مرد کا سر کے بال کٹوانا' حجامت کرنا' موئے زیر ناف مونڈنا یا کریم پوڈر وغیرہ سے صاف کرنا اور بغل کے بال اکھاڑنا یا مونڈنا جائز ہے۔ (۲۴)

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۹۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۵۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۵' ص ۱۵۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۴۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۲۷۸
☆ الحلال والحرام فی الاسلام للشیخ الدکتور یوسف القرضاوی 'مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت 'ص ۸۵ ومابعد

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۹۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۳۰۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۵' ص ۱۵۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۷۸

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۹۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۵' ص ۳۹۲

﴿۱۱﴾ عورتوں کومردانہ وضع کے کپڑے، جوتے پہننا اور مردانہ وضع اختیار کرنا حرام ہے، اسی طرح مردوں کو زنانہ وضع اختیار کرنا حرام ہے، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَابِھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ (۲۵)

اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو لباس اور زینت میں مردوں کی مشابہت کرتی ہیں، اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو لباس اور زینت میں عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔(۲۶)

﴿۱۲﴾ عورتوں کو اپنے سر کے بالوں کو دھاگے وغیرہ سے باندھنا جائز ہے، اسی طرح انہیں مہندی لگانا جائز بلکہ مستحب ہے۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ جسم اور لباس کو بدحال رکھنا مرد و عورت دونوں کے لئے مکروہ ہے، اللہ تعالیٰ نے جو انعام کیا ہے اس کا اظہار لباس سے کرنا مستحب ہے۔(۲۸)

﴿۱۴﴾ زائد دانت کو اکھاڑنا یا ٹیھڑے دانت کو درست کرنا جائز ہے، ہاتھ یا پاؤں میں اگر ایک انگلی زائد ہو تو اسے کاٹنا جائز نہیں۔(۲۹)

﴿۱۵﴾ کسی شرعی اور فطری ضرورت کے بغیر کوئی خودساختہ تبدیلی جسم میں جائز نہیں، اللہ کی خلقت میں تبدیلی اور باعث لعنت ہے، اس لئے محض زینت اور فیشن کی غرض سے چہرے وغیرہ کا کوئی اپریشن جائز نہیں، اسی اصول کے تحت ناک، پستان کا اپریشن محض زینت کے لئے جائز نہیں، اسی طرح چہرے کی پلاسٹک سرجری بھی ناجائز ہے۔(۳۰)

---

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عباس ،بحوالہ جامع صغیر، ج۲،ص ۲۰۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۲،ص ۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۵،ص ۳۹۲

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۵،ص ۳۹۳

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت ،لبنان، ج۱،ص ۵۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۵،ص ۳۸۹

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۵،ص ۳۹۳

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۵،ص ۳۹۳

☆ جدید فقہی مسائل ،ج۱،ص ۱۷۹

☆ الحلال والحرام فی الاسلام للشیخ الدکتور یوسف القرضاوی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ،ص ۸۵ ومابعد

﴿۱۶﴾ اللہ کی خلقت میں مختلف تبدیلیوں کے جواز اور عدم جواز کا معیار زبان مصطفیٰ ﷺ ہے' آپ نے سر کی حجامت کو جائز اور داڑھی منڈانا ناجائز فرمایا' سر پر بال رکھنا جائز اور چوٹی رکھنا ناجائز فرمایا' اب اس کی پابندی کرنا لازمی ہے۔(۳۱)

﴿۱۷﴾ بری رسموں پر دولت خرچ کرنا' فضول خرچیوں کو عزت کا ذریعہ جاننا شیطان کا دھوکا ہے' اس سے احتراز لازم ہے۔(۳۲)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۳۹۳

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۸۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۵) :

﴿خانگی معاملات میں زوجین کے درمیان مصالحت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِھَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَآ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَھُمَا صُلْحًا ۔ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ۔ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۔ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۱۲۸)

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں' اور صلح خوب ہے' اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات :

"بَعْلِھَا": بَعْلٌ کا لغوی معنی ہے' سردار' مالک۔

شوہر کو بَعْلٌ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بیوی کا سردار اور سرتاج ہوتا ہے' قرآن مجید میں خاوند کو سردار کہا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَہٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَا الْبَابِ ۔ الآیۃ (سورہ یوسف آیت ۲۵)

اور (حضرت یوسف اور زلیخا) دونوں دروازے کی طرف بڑھے اور (زلیخا) عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس ملا۔

قرآن مجید نے حضرت زلیخا کے خاوند کو سَیِّد بمعنی سردار فرمایا ہے۔(۱)

"نُشُوْزاً" : نَشْــز" کا معنی ہے اونچی زمین' ٹیلہ' چونکہ اونچی جگہ پر آدمی پہنچ کر نیچے والوں سے کٹ جاتا ہے' اس لئے سرکشی' نافرمانی' بے رغبتی اور علیحدگی کو نُشُوْزٌ کہتے ہیں' قرآن مجید میں یہ کلمہ چار معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

خاوند کے حق میں عورت کی نافرمانی' مرد کا اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو پسند کرنا' بلندی' حیات۔(۲)

اس آیت میں نُشُوْزاً سے مراد یہ ہے' خاوند کا اپنی بیوی کی بجائے اور عورت میں رغبت رکھنا۔

مرد کی نافرمانی کی دو صورتیں ہیں۔

اول! اپنی بیوی سے رغبت ترک کر دے اور بے رغبتی اختیار کرے' ترک صحبت کرے۔

دوم! بیوی پر جفا کرے' بلاوجہ سب وشتم اور بدکلامی کرے۔(۳)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۲۵۶
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۱۴۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۹

(۲) ☆ قاموس القرآن' ص ۴۵۷
☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۹۳
☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۱۲۳

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۶
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۶

"اِعْرَاضاً": اعراض کا مطلب ہے: بول چال' نشست و برخاست کم کر دینا' محبت سے پیش نہ آنا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے اگر بیوی محسوس کرے کہ اس کا خاوند اس سے بے رغبتی اختیار کر چکا ہے' یا اس پر سختی کرتا ہے' اس کا نان و نفقہ ادا نہیں کرتا یا اس میں کمی کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی محبت میں کمی آ چکی ہے وہ اس کے ساتھ نشست و برخاست نہیں کرتا' کسی اور عورت میں دلچسپی رکھتا ہے کہ اس سے نکاح کرے۔(۴)

"اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا": اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی شکایت دور کریں' اپنے حقوق کے مطالبہ میں کمی کریں یا مطالبہ ترک کر دیں' اور صلح کر لیں تو اس میں جانبین پر کوئی حرج نہیں' اس عمل کا مقصد یہ ہے دلوں کو سکون آ جائے اور اختلافات دور ہو جائیں۔(۵)

"بَیْنَهُمَا": دونوں میاں بیوی اپنے اختلافات خود ختم کر کے اگر آپس میں صلح کر لیں اس طرح کہ کسی تیسرے کو خبر نہ ہو تو یہ بہت خوب ہے 'بَیْنَهُمَا' کا کلمہ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔(۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۳
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۲۰۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۵
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۶۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۵

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۵' ۲۹۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۶
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۸

(۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۲

"وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ": اُحْضِرَتْ اِحْضَارٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے' حاضر وموجود کر دینا' آیت میں اس سے مراد ہے' ہر وقت دل کے ساتھ رہنا۔

اَنْفُس' جمع ہے نَفْسٌ کی' مرد اور عورت کے دل مراد ہیں۔

اَلشُّحّ' اس بخل اور کنجوسی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ حرص شامل ہو۔

بعض اوقات اس بخل کو بھی "اَلشُّحّ" کہتے ہیں جو نیکی کو روک دے' اس آیت میں ایک فطری قانون بتایا گیا ہے کہ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت' چھوٹا ہو یا بڑا' جوان ہو یا بوڑھا اپنے حقوق چھوڑنے میں بخیل ہے' زیادہ حقوق لینے میں حریص ہے' بعض اوقات اس کا بخل اسے نیکی سے بھی روک دیتا ہے۔(۷)

شانِ نزول:

اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند واقعات مروی ہیں۔

(۱) عُمرہ (جن کا لقب خولہ ہے) بنت محمد بن سلمہ' حضرت سعد (جن کا لقب رافع ہے) بن ربیع (جن کو خدیج بھی کہتے ہیں) کے نکاح میں تھیں' ان کا نکاح جوانی کے زمانہ میں ہوا تھا' جب عمرہ (خولہ) بوڑھی ہوگئیں تو حضرت سعد ان سے بے رغبت ہوگئے اور چاہا کہ انہیں طلاق دے کر کسی جوان عورت سے نکاح کر لوں' حضرت خولہ نے اپنی شکایت بارگاہ رسالت میں پیش کی' جس پر آیت نازل ہوئی' حضرت خولہ اس پر راضی ہوگئیں کہ حضرت سعد انہیں اپنے پاس رکھیں اور جوان عورت سے شادی کر لیں' میں اپنے حقوق زوجیت کم کرتی ہوں' اس پر صلح ہوگئی۔(۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۵۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۲

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۳' ۴۰۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۸

(۲) حضرت ابن ابی السائب رضی اللہ عنہ کی بیوی بوڑھی اور بہت اولا د والی ہوگئی‘انہوں نے چاہا کہ بوڑھی بیوی کو طلاق دے کر کسی اور عورت سے نکاح کرلوں‘ان بی بی صاحبہ نے کہا کہ طلاق نہ دو‘ مجھے اپنے بچوں کے پاس رہنے دو‘میں تم سے زیادہ خرچ اور حقوق زوجیت نہیں چاہتی‘تم خوشی سے دوسرا نکاح کرلو‘مجھے اتنا خرچ دے دیا کرو جو میرے بچوں سمیت میرے لئے کافی ہو۔(۹)

(۳) ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ضعیف ہوگئیں‘حضور سید عالم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ انہیں طلاق دے کرفارغ کردیا جائے‘انہوں نے عرض کیا‘یارسول اللہ! مجھے اپنے پاس رہنے کا اعزاز باقی رہنے دیں‘میری خواہش ہے کہ قیامت کو آپ کے ازواج میں میرا شمار ہو‘میں اپنی باری سیدہ عائشہ کو ہبہ کرتی ہوں (رضی اللہ عنہا)‘اس پر حضور پرنور ﷺ نے طلاق کا ارادہ بدل دیا اور حضرت سودہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو ہبہ کردی۔(۱۰)

(۴) اسی نوعیت کا واقعہ ایک صحابی کے بارے میں مروی ہے‘جن سے ان کی بوڑھی بیوی نے اپنے حقوق سے دستبرداری کر کے انہیں کے پاس رہنا پسند کیا۔

ممکن ہے کہ یہ واقعات یکے بعد دیگرے ایک ہی وقت میں رونما ہوئے ہوں‘جن کے بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۱۱)

---

(۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۵‘ص ۱۶۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت‘لبنان‘ج ۱‘ص ۵۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۵‘ص ۴۰۳

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی ‘مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ ‘مصر‘ج ۱‘ص ۱۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر‘ج ۱۱‘ص ۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۵‘ص ۱۶۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ج ۱‘ص ۴۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۳۱۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی‘ج ۳‘ص ۲۹۴

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج ۲‘ص ۲۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت‘لبنان‘ج ۱‘ص ۵۰۳

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ج ۱‘ص ۴۳۶

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی ‘مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ ‘مصر‘ج ۱‘ص ۵۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۳۱۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی‘ج ۳‘ص ۲۹۸

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تدبیر منزل، حسن معاشرت اور دفع اختلافات کے لئے اللہ تعالیٰ نے زوجین میں سے ہر ایک کے لئے کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں، اور ہر ایک پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں، شوہر اور بیوی اپنے حقوق کے مطالبہ میں حق بجانب ہیں اور اپنے فرائض ادا کرنے کے پابند ہیں، یہ فرائض ان فرائض کے علاوہ ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے، یہ فرائض اور حقوق حقوق العباد کہلاتے ہیں، شوہر اور بیوی میں سے جو بھی اپنے فرائض پورے نہ کرے گا وہ نافرمان ہے۔ (۱۲)

﴿۲﴾ عورت کے جو حقوق شوہر پر لازم ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں، مہر کی ادائیگی، حسب حیثیت نان ونفقہ ادا کرنا، اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان میں باری مقرر کر کے رات ان کے ہاں بسر کرنا، اگر ایک بیوی ہو تو اس کے پاس رہنا یا اسے اپنے پاس رکھنا، بیوی یا بیویوں کو حسب حیثیت رہائش مہیا کرنا، لباس اور حسب ضرورت دوا مہیا کرنا، بیوی سے بے رغبتی اختیار نہ کرنا، نشست و برخاست اور گفتگو میں مہر و محبت سے پیش آنا، گالی گلوچ اور بدزبانی سے باز رہنا، بلاوجہ مارنے سے باز رہنا، بیوی کے فوت ہو جانے پر اس کی تجہیز و تکفین کے مصارف پورے کرنا، طلاق کی صورت میں مدت عدت کا خرچہ ادا کرنا، وغیرہ۔ (۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۴۰۳
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج ۱، ص ۵۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۲۹۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۱۶۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۵، ص ۴۰۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج ۱، ص ۵۲۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵، ص ۱۶۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۲۹۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۱۸
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۴۹
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۳۳۷

﴿۳﴾ ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں ان میں باری مقرر کر کے رات باری والی کے ہاں بسر کرنا واجب ہے' بوڑھی یا جوان میں امتیاز جائز نہیں' بوڑھی عورت اپنی باری کا مطالبہ کر سکتی ہے' البتہ صحبت میں مساوات لازمی نہیں۔ (۱۴)

﴿۴﴾ مرد کے لئے جائز ہے کہ بوڑھی عورت کی موجودگی میں جوان عورت سے شادی کر لے' مگر حقوق بوڑھی اور جوان دونوں کے برابر ہیں' طعام' لباس اور باری میں مساوات واجب ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ جن حقوق کی عورت مالک ہے خاوند سے اختلاف کی صورت میں مصالحت کی خاطر ان سے دستبرداری کر سکتی ہے' مثلاً مہر کا مطالبہ ترک کر دے یا کم مہر کا مطالبہ کرے' نفقہ میں کمی پر راضی ہو سکتی ہے' اپنی باری دوسری بیوی کو ہبہ کر سکتی ہے' ایسی صورت میں زوجین میں کسی پر کوئی گناہ نہیں اور مالی مطالبہ میں کمی کی صورت میں خاوند کو جو مالی منفعت حاصل ہو گی وہ اس کے لئے جائز ہے' زوجین کے لئے صلح کی ہر قسم جائز ہے۔ (۱۶)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۶۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۵

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۰۴
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۶۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۴۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص ۲۰۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۸
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۶۳۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۷

﴿۶﴾ بیوی اپنے ماضی کے مالی مطالبات سے دستبرداری کرے تو وہ معاف ہو جاتے ہیں البتہ آئندہ کے مالی مطالبات سے دستبرداری کے باوجود آئندہ کا حق ساقط نہیں ہوتا' مثلاً آئندہ کا نفقہ معاف کر دینے کے باوجود نفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہے' کیونکہ آئندہ کے مالی مطالبات کا تعلق ہر روز سے علیحدہ ہے' اگر مطالبہ نہ کرے تو یہ اس کا حق ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ طلاق کی صورت میں عدت کا نفقہ معاف کر دینے پر صلح جائز ہے۔(۱۸)

﴿۸﴾ شوہر اور بیوی میں اختلاف کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ دونوں مل کر ایک دوسرے کی شکایات دور کر لیں' اگر کسی کو اپنے حق سے مطالبہ کی نوبت آئے تو ایسا کر لیں' ان کے اختلاف کی کسی تیسرے کو خبر نہ ہو' البتہ شدید اختلاف کی صورت میں حَکَم یا ثالث مقرر کیا جا سکتا ہے۔(۱۹)

﴿۹﴾ خاوند کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ بیوی کے درشت رویہ' بڑھاپے' بدصورتی' نافرمانی وغیرہ کے باوجود اسے اپنے پاس رکھے اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرے' کراہت کے باوجود اگر خاوند طلاق نہ دے تو وہ مُحْسِن ہے۔(۲۰)

﴿۱۰﴾ بیوی اپنی باری کا حق فروخت کر کے خاوند سے صلح کر لے اور اس کے پاس رہنا قبول کر لے تو یہ اس کا احسان ہے' بیوی پر اپنی باری کا حق فروخت کرنے پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔(۲۱)

﴿۱۱﴾ زوجین اور فریقین میں ہر قسم کی صلح کرنے میں کوئی حرج نہیں' بلکہ اس میں خیر کثیر اور منفعت عظیم ہے' علاوہ ازیں دلوں کا حقیقی سکون بھی صلح میں مضمر ہے' ایک معاشرہ میں اتفاق و اتحاد' الفت و محبت کی حقیقی بنیاد سکون ہے' جو صلح سے حاصل ہو سکتی ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے طلاق کو ناپسند فرمایا ہے کہ اس سے دو خاندانوں میں نفرت بڑھتی ہے۔

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۳

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۵۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۷

(۲۰) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۶۷

(۲۱) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۵

حضور رحمت للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں!

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللهِ الطَّلَاقُ (۲۲) حلال اشیاء میں اللہ تعالیٰ کو طلاق سب سے ناپسند ہے۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ فریقین نے اپنے اختلاف کو دور کر کے صلح کی اگر ایسی شرط عائد کریں جس سے کوئی حلال حرام ہوتا ہو یا حرام حلال ہوتا ہو تو یہ صلح جائز نہیں' کیونکہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے' بندوں کو یہ اختیار حاصل نہیں' لہٰذا رشوت' زنا' شراب اور جوا وغیرہ پر مصالحت حرام ہے۔ (۲۴)

﴿۱۳﴾ خاوند اگر اپنی بیویوں کے درمیان یہ طے کر لے کہ بوڑھی بیوی اپنے تجربہ کی بنیاد پر گھر کا نظام چلائے' اخراجات' خوراک' لباس وغیرہ کے مصارف اس کی رائے پر ہوں اور جوان بیوی ان سے بے پرواہ ہو کر خاوند کا حق صحبت ادا کرے تو یہ صلح جائز ہے۔ (۲۵)

﴿۱۴﴾ اگر بیوی سے اس شرط پر صلح ہو جائے کہ میں اس کی سوکن سے صحبت نہیں کروں گا تو یہ شرط باطل ہے' اور اگر بیوی اس شرط پر صلح کر لے کہ میں اپنی باری سوکن کو دیتی ہوں تو بالاجماع یہ صلح جائز ہے' مصالحت سے پہلے باری میں کسی ایک کو ترجیح دینا حرام تھا' صلح سے حلال ہو گیا۔ (۲۶)

﴿۱۵﴾ اختلاف' فساد اور نافرمانی دور کر کے صلح کر لینا بہر حال بہتر ہے' لہٰذا اقسام صلح تین ہیں' تینوں جائز ہیں۔

اول! اقرار کے ساتھ' کوئی غیر لازم شئ کو اپنے اوپر لازم کر لینا تاکہ صلح ہو جائے۔

دوم! سکوت کے ساتھ' کسی پر ناجائز الزام عائد ہو تو صلح کی خاطر یہ سکوت اختیار کر لے۔

سوم! انکار حق کے ساتھ' اپنے حق سے دستبرداری کر لے تاکہ صلح ہو جائے۔ (۲۷)

---

(۲۲) ☆ رواہ الائمہ ابو داؤد وابن ماجه والحاكم عن ابن عمر' بحواله جامع صغير' ج ا' ص ٦

(۲۳) ☆ تفسير كبير از امام فخر الدين محمد بن ضياء الدين عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج ١١' ص ٦٧

☆ تفسير مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ٣' ص ٢٩٥

☆ الجامع لاحكام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالكی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت' لبنان' ج ٥' ص ٤٠٦

(۲۴) ☆ تفسير مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ٣' ص ٢٩٦

☆ تفسير روح المعانی از علامه ابو الفضل سيد محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان' ج ٥' ص ١٦١

☆ التفسيرات الاحمديه از علامه احمد جيون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی' پشاور' ص ٣١٨' ٣١٩

(۲۵) ☆ التفسيرات الاحمديه از علامه احمد جيون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی' پشاور' ص ٣١٨

(۲۶) ☆ تفسير مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ٣' ص ٢٩٧

(۲۷) ☆ احكام القرآن از امام ابو بكر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت' لبنان' ج ٢' ص ٢٨٣

☆ تفسير مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ٣' ص ٢٩٦

☆ التفسيرات الاحمديه از علامه احمد جيون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی' پشاور' ص ٣١٨

☆ تفسير كبير از امام فخر الدين محمد بن ضياء الدين عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر' ج ١١' ص ٦٦

﴿۱۶﴾ انکار اور سکوت کے بعد کچھ لینے دینے پر صلح کرنا جائز ہے' کیونکہ مدعی تو اپنے گمان میں اپنا حق وصول کرے گا اور مدعیٰ علیہ جھگڑا ختم کرنے کے لئے اپنی طرف سے دینے پر رضامند ہو گیا' یہ جائز ہے۔ (۲۸)

﴿۱۷﴾ جان بچانے کے لئے مال دینا اور ظلم دور کرنے کے لئے رشوت دینا مباح ہے' لینے والے کے لئے بہرصورت حرام ہے۔ (۲۹)

﴿۱۸﴾ اگر مدعی اپنا حق ثابت کرنے سے عاجز ہے اور مدعیٰ علیہ واقف ہے کہ مدعی کا موقف درست ہے اور اس کے باوجود وہ اقرار نہ کرے بلکہ دعویٰ کا کچھ حصہ لینے پر مصالحت ہو جائے تو دعویٰ کا بقیہ حصہ عنداللہ مدعیٰ علیہ کے لئے حلال نہ ہو گا' کیونکہ کسی کے حق کو دانستہ ہضم کرنا جائز نہیں' البتہ اگر دعویٰ کی صحت سے واقف نہ ہو اور کچھ لینے دینے پر مصالحت کرے تو جائز ہے۔ (۳۰)

﴿۱۹﴾۔ اقرارِ دعویٰ کے بعد اگر مصالحت ہو جائے تو اگر مالی دعویٰ ہو اور اس کے عوض کچھ مال دینے کی شرط پر مصالحت ہو جائے تو اس مصالحت کو بیع قرار دیا جائے گا' لہٰذا اس میں شفعہ کا قانون جاری ہو گا' خیار عیب' خیار شرط اور خیار رؤیت بھی ثابت ہو گا' بدلِ مال اگر مجہول ہو تو عقد صلح فاسد ہو گا' لیکن اگر وہ مال مجہول ہو جس کا دعویٰ تھا تو عقد صلح فاسد نہ ہو گا' کیونکہ اس کو تو ساقط ہونا ہی ہے' وصول ہونا نہیں اور ساقط ہونے والے حق کی جہالت مضر نہیں' نہ باعث نزاع بن سکتی ہے' یہ ضروری ہے کہ مدعیٰ علیہ کو مالِ بدل ادا کرنے پر قدرت ہو۔ (۳۱)

﴿۲۰﴾ اگر مال کا دعویٰ ہو اور مصالحت کے لئے اس کے عوض مدعی کا کچھ کام کرنا طے ہو جائے تو اسے اجارہ مانا جائے گا' لہٰذا جس طرح اجارہ میں کام کے وقت کی تعیین ضروری ہے اسی طرح اس میں بھی وقت کی تعیین ضروری ہے' اور اگر مدت مصالحت کے اندر مدعی یا مدعیٰ علیہ میں سے کوئی مر جائے تو عقد مصالحت باطل ہو جائے گا۔ (۳۲)

﴿۲۱﴾ سکوت اور انکار کی صورت میں مصالحت کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مدعیٰ علیہ قسم کھانے سے بچ جائے گا' مصالحت نہ ہوتی تو مدعیٰ علیہ پر قسم عائد ہوتی' اور مدعی کو اپنے حق کا معاوضہ مل جائے گا' لہٰذا مدعی نے اگر کسی گھر کے متعلق دعویٰ کیا اور کچھ دے کر مدعیٰ علیہ نے مصالحت کر لی تو اس مکان میں شفعہ واجب نہیں ہو گا' لیکن اگر دعویٰ کے عوض مدعیٰ علیہ نے مکان دے دیا تو مکان میں شفعہ واجب ہو گا۔ (۳۳)

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۶
(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۷
(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۷
(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۷
(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۷
(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۹۷

﴿۲۲﴾ اگر کسی نے مکان کا دعویٰ کیا اور مکان کا ایک ٹکڑا مدعیٰ علیہ نے دے کر صلح کر لی تو یہ صلح صحیح نہیں' کیونکہ جتنا حصہ مدعی نے حاصل کیا وہ اس کے دعویٰ کا ایک جزو ہے' اس لئے باقی میں اس کا دعویٰ قائم رہے گا' البتہ اگر مدعیٰ علیہ نے بدل صلح میں کچھ رقم بڑھادی یا یہ صراحت ہوگئی کہ مدعی باقی دعویٰ سے دست بردار ہو جائے گا تو صلح صحیح ہے' اور باقی حصہ میں مدعی کا دعویٰ قائم نہ رہے گا۔ (۳۴)

﴿۲۳﴾ قتل عمد اور قتل خطاً میں مالی مصالحت جائز ہے' کیونکہ یہ بھی انسانی حقوق میں سے ایک حق ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ الآية (سورۃالبقرۃ آیت'۱۷۸)

تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا۔ (۳۵)

﴿۲۴﴾ مرد اگر کسی عورت پر نکاح کا دعویٰ کرے اور عورت کچھ مال دے کر اسے دعویٰ سے دست بردار کر دے تو یہ مصالحت جائز ہے' یہ مصالحت بمنزلہ خلع کے ہے۔ (۳۶)

﴿۲۵﴾ اگر کسی پر قرض کا دعویٰ ہو' مدعیٰ علیہ کچھ مال دے کر مصالحت کرلے تو یہ صحیح ہے' گویا یہ صورت اس طرح ہوگئی کہ مدعی نے اپنا کچھ قرض وصول کرلیا اور باقی معاف کر دیا۔ (۳۷)

﴿۲۶﴾ نفسِ انسانی کے ساتھ ہر وقت بخل موجود رہتا ہے' کبھی غائب نہیں ہوتا' انسانی طبیعت کے خمیر میں بخل داخل ہے' مرد و عورت دونوں کی طبیعت پر بخل کا غلبہ رہتا ہے' عورت کو گوارا نہیں کہ مرد اس سے منہ پھیر لے' اس کے حق ادا کرنے میں کوتاہی اسے برداشت نہیں' اسی طرح مرد کو گوارا نہیں کہ بیوی کو ہر حالت میں اپنے پاس رکھے اور اس کے حقوق اور مطالبات پورا کرتا رہے' ہر فرد اپنے حقوق سے زیادہ لینے پر حریص ہے' اپنے حقوق میں کمی کرنے کا روادار نہیں' الا ماشاء اللہ' اسی وجہ سے بخل کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم رسول اکرم ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے۔

---

(۳۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۹۷

(۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۹۷'۲۹۸

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۹۸

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۲۹۸

حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاَیُّ دَاءٍ اَدْوَاءُ مِنَ الْبُخْلِ (۳۸)

اور بخل سے بڑھ کر اور کون سی مرض ہے؟

البتہ بخل مذموم یہ ہے کہ انسان حقوق شرعیہ کی ادائیگی میں کمی یا خلاف مروّت کام کرے' اگر اپنے معتقدات' ارادہ' ہمت اور مال میں حسب منشاء الٰہی ضبط سے کام لے تو یہ امر محمود ہے۔(۳۹)

﴿۲۷﴾ اختلاف اور فساد کی بجائے صلح کی خوبی سے ہر ذی شعور واقف ہے' مگر صلح کے لئے اکثر اوقات اپنے حقوق سے دست برداری کرنا پڑتی ہے' یہ دست برداری نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن ومحمود ہے' اللہ تعالیٰ نے دنیا وعقبیٰ میں اس کی بہترین جزا مقرر فرمائی ہے' لہٰذا ہر انسان کو بالخصوص خاوند اور بیوی کو خاندانی ماحول کی بہتری اور دلی سکون کے حصول کے لئے اگر اپنے بعض حقوق سے دست برداری اختیار کرنا پڑے تو حتی الامکان ایسا ضرور کرے' اس میں دنیا اور دین دونوں کی بھلائی ہے' اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے ارشاد "وَالصُّلْحُ خَیْرٌ" کا یہی مفہوم ہے۔(۴۰)

☆☆☆☆☆

(۳۸) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم عن جابر والحاکم عن ابی ہریرۃ 'جامع صغیر' ج۲' ص۳۴۸

(۳۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۴۰۶

(۴۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۴۰۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۲۹۶

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج۱' ص۴۳۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۳۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو' پی' ص۲۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۳۱۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۲۱

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۶):

بیویوں سے یکساں سلوک کرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ☆

(سورۃ النسآء آیت ۱۲۹)

اور تم سے ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو آدھر میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"**اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ**": قرآن مجید میں عَدْلٌ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

فدیہ، انصاف، قیمت، توحید کی شہادت، شرک۔ (۱)

اس آیت میں عدل سے مراد کامل انصاف کرنا ہے، بیویوں کے درمیان کامل انصاف یہ ہے کہ ان میں مصارف، ذمہ داری، التفات نظر، معاملات، گفتگو، دل لگی، طبیعت کا جھکاؤ اور صنفی قربت وغیرہ عائلی معاملات میں پوری طرح

(۱) ☆ قاموس القرآن، ص ۳۱۷
☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۳۲۵
☆ مصباح المنیر، ج ۲، ص ۲۱

مساوات رکھی جائے‘ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ چند بیویوں کے درمیان کامل انصاف کرنے کی استطاعت کسی میں نہیں‘ اگر کوئی چاہے بھی تو ایسا ممکن نہیں‘ اس لئے کہ قلبی میلان کسی ایک طرف زیادہ ہوتا ہے اور میلان قلب پر کسی کو اختیار نہیں۔(۲)

”وَلَوْ حَرَصْتُمْ“: کسی شئ کی زیادتی کی خواہش کو حرص کہتے ہیں‘ حرص محمود بھی ہے اور مذموم بھی‘ کسی کی بھلائی کی شدت سے آرزو کرنا محمود ہے‘ یہ صفت حضور رحمۃ للعالمین ﷺ میں بروجہ کمال موجود ہے‘ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب کریم ﷺ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ☆

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول‘ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے‘ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے‘ مسلمانوں پر کمال مہربان۔ (سورۃ التوبۃ آیت‘ ۱۲۸)

دنیوی مال و دولت اور جھوٹی عزت و وقار کی حرص مذموم ہے۔

اس آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ اگر تم چاہو کہ اپنی بیویوں کے درمیان ہر طرح کی برابری کرو تو ایسا نہ کر سکو گے‘ (اس کا علاج آئندہ بیان ہو رہا ہے)۔(۳)

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج ۲‘ص ۲۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت‘لبنان‘ج ۱‘ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج ۵‘ص ۴۰۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی‘مطبوعہ‘یو‘پی‘ص ۲۰۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘مکہ مکرمہ‘ج ۱‘ص ۲۵۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ج ۱‘ص ۴۳۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ج ۱‘ص ۴۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ج ۱۱‘ص ۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ج ۵‘ص ۱۶۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘پشاور‘ص ۳۱۹

(۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘پشاور‘ص ۳۱۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ج ۳‘ص ۳۰۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج ۲‘ص ۲۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج ۵‘ص ۴۰۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور‘ج ۱‘ص ۴۳۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ج ۵‘ص ۵۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی‘مطبوعہ‘یو‘پی‘ص ۲۰۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘مکہ مکرمہ‘ج ۱‘ص ۲۵۰

"**فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ**" : مَیلٌ کا معنی ہے وسط کو چھوڑ کر کسی ایک جانب جھک جانا' طریق مستقیم سے ہٹ جانا'

مَیْـلٌ ظلم کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے' دولت کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ ایک سے دوسرے کی طرف جاتی ہے۔(۴)

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ پورے طور پر کسی ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کا حق ضائع ہو اور اس سے ناانصافی ہو' میلان قلبی پر مواخذہ نہیں لیکن میلان عملی حرام ہے' اس پر مواخذہ ہوگا۔(۵)

"**کَالْمُعَلَّقَةِ**": عَلَّقَ سے بنا ہے تعلیق کا معنی ہے لٹک جانا' پھنس جانا۔

مُعَلَّقَه سے مراد وہ بیوی ہے جو نہ رانڈ ہو کہ کہیں نکاح کر سکے' نہ سہاگن ہو کہ اپنے خاوند کے ساتھ شاد آباد ہو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے مساوی سلوک کروایسا نہ ہو کہ ایک کو اس حالت میں چھوڑ دو کہ اس طرف تمہاری التفات نہ رہے' اس کی کیفیت یہ نہ ہو جائے کہ وہ نہ رانڈ رہے نہ سہاگن' اس بے چارگی کی کیفیت تمہارے ظلم کی وجہ سے پیدا ہوئی۔(۶)

---

(۴) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۴۷۸
☆ مصباح المنیر' ج۲'ص ۱۱۵

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۵۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۴۰۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۵۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۲۰۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۶۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۶۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۴۳۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱'ص ۴۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۱۹

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۲۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۴۰۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۲۰۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۶۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۳۰۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۲۰

شان نزول:

کاشانہ نبوت میں ایک وقت میں نو امہات المؤمنین جمع تھیں، سرکار دو عالم ﷺ ان میں بے مثال انصاف فرماتے تھے، آپ کے حسن مساوات سے کسی زوجہ مطہرہ کو کوئی شکوہ نہ تھا، آپ کے عدل وانصاف کا یہ عالم تھا کہ سفر میں اگر کسی بیوی صاحبہ کو ہمراہ لے جانا ہوتا تو آپ قرعہ ڈالتے، جس کا قرعہ نکلتا وہ زوجہ مطہرہ ساتھ جاتی، قرعہ کا اہتمام اس لئے فرماتے تاکہ کسی کو کوئی شک نہ رہے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عالمہ فہیمہ، ذکیہ فقیہہ، قرآن وحدیث کو سمجھنے والی ایسی بی بی تھیں کہ اولاد آدم میں ایسی کوئی عورت نہ ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی، ان خوبیوں کی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ ان سے کمال محبت فرماتے، یہ کمال محبت غیر اختیاری تھی، مگر اس کے باوجود بارگاہ رب العالمین میں عرض کرتے!

"الٰہی! جو بات میرے بس میں تھی وہ میں نے پوری کردی اور اپنی ازواجات کے درمیان برابری رکھی ہے مگر جو چیز میرے بس میں نہیں تیرے قبضہ میں ہے یعنی میلان قلبی اور غیر اختیاری محبت، اس میں تو مجھ پر ناراض نہ ہونا"۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے عمل شریف کی تائید میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تاکہ مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم بن جائے۔(۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان کے نکاح میں بیک وقت اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان میں نفقہ، سکونت، باری یعنی شب باشی اور حسن معاشرت میں برابری کا برتاؤ کرنا شرعاً واجب ہے، تاکہ کسی کا حق تلف نہ ہو، بیویوں میں حسد اور رقابت پیدا نہ ہو، اور زوجین میں مکمل اعتماد ہو، مثالی معاشرہ کے قیام کے لئے ان حقوق کی ادائیگی مرد کے ذمہ واجب ہے، ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والے سے مواخذہ ہوگا، قرآن مجید اور سنت رسول کریم ﷺ اسی کا حکم دیتے ہیں۔

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۴۰۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۵۰۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۱۶۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۰۰

حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا (وفی روایة يَمِيلُ مَعَ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى)جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَآئِلٌ (وفی روایة وَاَحَدُ شِقِّهِ سَاقِطٌ). (۸)

جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف مڑ جائے اور دوسری سے منہ پھیر لے قیامت کو وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس ایک پہلو ساقط ہوگا۔(۹)

﴿۲﴾ بیوی کے حقوق اگر خاوند پورے نہ کرے تو قاضی خاوند کو حقوق کی ادائیگی پر مجبور کر سکتا ہے' حق تلفی کی صورت میں قاضی خاوند کے خلاف ڈگری جاری کر سکتا ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ بیویوں کے شرعی حقوق برابر طور پر ادا کرنے کے باوجود اگر خاوند ایک بیوی سے طبعی طور پر زیادہ محبت کرتا ہو تو اس پر مواخذہ نہیں' مواخذہ میلانِ عملی میں ہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ ہر وہ معاملہ جس میں بندہ کا اختیار نہیں اس پر شرعاً مواخذہ نہیں' مثلاً قلبی طور پر کسی ایک طرف جھکاؤ' بشرطیکہ کسی دوسرے کا کوئی حق ضائع نہ ہو۔(۱۲)

---

(۸) ☆ رواه الائمه احمدو ابو داؤد و النسائی و ابن ماجه عن ابی هریرة 'بحواله کنز العمال 'ج۱٦ 'ح۴۴۸۱۹

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۲۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان'ج۱'ص۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص۴۰۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعه 'یو'پی'ص۲۰۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج۱'ص۲۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'ج۱۱'ص۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۵'ص۱۶۳

☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور'ج۱'ص۴۳۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود نسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور'ج۱'ص۴۳۷

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص۳۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص۳۱۹

(۱۰) ☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور'ج۱'ص۴۳۷

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص۳۰۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۲۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان'ج۱'ص۵۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۵'ص۴۰۷

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص۳۱۹

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۲۸۴

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص۳۱۹

﴿۵﴾ بیویوں کے درمیان صنفی قربت (صحبت) واجب نہیں' اس لئے کہ یہ بغیر نشاطِ طبعی کے نہیں ہوتا اور طبعی جوش بندہ کے بس میں نہیں' البتہ شب باشی میں عدل واجب ہے۔ (۱۷)

﴿۶﴾ نئی اور پرانی بیویوں میں شب باشی کی باری میں مساوات واجب ہے۔ (۱۸)

﴿۷﴾ حالت سفر میں بیویوں کے درمیان مساوات واجب نہیں' صرف مستحب ہے' لہٰذا اگر کوئی شخص سفر کو جائے تو کسی بیوی کو باری کا حق نہیں' جس کو چاہے ساتھ لے جائے' لیکن مستحب یہ ہے کہ قرعہ اندازی کرلے جس کا قرعہ نکل آئے اسے ساتھ لے جائے' اگر کسی کو سفر میں ساتھ نہ لے جائے تو کوئی مواخذہ نہیں۔ (۱۹)

﴿۸﴾ کسی بی بی نے اگر اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کردی تو اس کی باری ساقط ہوجائے گی' البتہ اسے آئندہ اپنی باری لوٹانے کا اختیار ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ مرض کی وجہ سے بیوی کی رضامندی کے بغیر اس کی باری ترک کردینا جائز نہیں' رضامند ہوجائے تو جائز ہے' مرض وصال میں حضور سید عالم ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرات میں شب باشی فرماتے' یہاں تک کہ باقی ازواج نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ فرمادی' تب حضور حجرہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں قیام پذیر رہے' اسی میں آپ کا وصال ہوا اور وہی حجرہ قیامت تک حضور نبی اکرم ﷺ کے مزار مبارک کے لئے منتخب ہوا۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ انسان کو ایسے احکام کا مکلّف بنانا جائز نہیں جو اس کے اختیار میں نہ ہوں' اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل عمیم سے بندے سے تکلیف مالایطاق رفع فرمادی ہے۔ (۲۲)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۵
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۱

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۱

(۱۹) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۲

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۲

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۲

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۴

﴿۱۱﴾ رسول اکرم نور مجسم سید عالم ﷺ پر ازواج مطہرات میں عدل کرنا واجب نہ تھا' آپ نے اسے اپنے اختیار سے اپنایا' یہ آپ کا کمال کرم اور اختصاص تھا اور امت کے لئے عمدہ نمونہ تھا' اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ سے ارشاد فرماتا ہے۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ۔ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکَ ۔ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَایَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَآ اٰتَیْتَهُنَّ کُلُّهُنَّ ۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَافِیْ قُلُوْبِکُمْ ۔ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْماً حَلِیْماً☆

(سورۃ الاحزاب آیت' ۵۱)

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو' اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں' یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی ہیں اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے۔

﴿۱۲﴾ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی اکرم ﷺ سے قلبی میلان رحمانی تھا' نفسانی نہ تھا' کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی محبت و نفرت اور دیگر جذبات بتمامہا رحمانی تھے' اس لئے حضور نبی اکرم ﷺ ہر حال میں مطاع ہیں' اگر آپ کے جذبات نفسانی ہوتے تو ان میں آپ کی اطاعت کسی طرح متصور ہوتی۔

﴿۱۳﴾ بشرط عدل ایک مسلمان کے لئے ایک سے زائد بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے' اگر تعداد ازواج جائز نہ ہو تو عدل کا مفہوم کیسے واضح ہوگا۔(۲۳)

﴿۱۴﴾ اگر بیویوں میں بعض صاحب اولاد ہوں تو اولاد کی پرورش کے لئے بقدر کفایت نفقہ میں اسے زیادہ دیا جا سکتا ہے' یہ عدل کے خلاف نہیں۔

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۱۹

☆☆☆☆☆

باب(۱۱۷) :

﴿شہادت اور اس کے احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا☆ (سورۃالنسآء آیت ۱۳۵)

اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ' اللہ کے لئے گواہی دیتے' چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا' جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو' بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے' تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات:

"كُوۡنُوۡا": كَوۡنٌ سے امر کا صیغہ ہے كَوۡنٌ کا معنی ہے' ہونا' رہنا' موجود ہونا' ثابت ہونا' كُوۡنُوۡا کا معنی ہے ہو جاؤ' رہو' ثابت رہو۔(۱)

"قَوّٰمِيۡنَ": مبالغہ کا صیغہ ہے' قیام سے بنا ہے' معنی ہے خوب قائم رکھو' خوب قائم ہو جاؤ۔

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۴۴'۴۴۵

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۹۴

"بِالْقِسْطِ": قِسط (قاف کے کسرہ اور سین کے جزم کے ساتھ) کا معنی ہے انصاف عدل اور قَسْط (قاف کے فتحہ کے ساتھ) کا معنی ہے ظلم۔(۲)

آیت کا معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! تمام امور میں ہر وقت اور ہر جگہ انصاف پر قائم رہو کوئی لمحہ اور کوئی امر ایسا نہ ہو کہ تم انصاف کا دامن چھوڑ دو۔(۳)

"شُهَدَآءَ لِلّٰهِ": شُهَدَآءَ . شَاهِدٌ کی جمع ہے بمعنی گواہ۔

لِلّٰہِ کا معنی یہ ہے کہ تمہاری گواہی کی غرض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور حصول ثواب ہو اس کے علاوہ کوئی غرض نہ ہو مثلاً اپنے نفع اپنی برداری اپنی قوم یا اپنی جماعت کی رعایت مدنظر نہ ہو۔

گواہی کی متعدد قسمیں ہیں۔

حقوق شرعیہ کی گواہی جیسے رمضان اور عید کے چاند کی گواہی نسب یا رضاعت کی گواہی۔

حقوق العباد کی گواہی جیسے قرض دین میراث حقوق مالیہ وغیرہ۔

حدود اسلامیہ کی گواہی جیسے زنا چوری شراب نوشی وغیرہ کی گواہی۔

---

(۲) ☆ قاموس القرآن ص ۳۷۸

☆ مفردات امام راغب اصفهانی ص ۴۰۳

☆ مصباح المنیر ج ۲ ص ۷۳

☆ تاج العروس ج ۵ ص ۲۰۵ ۲۰۶

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۸۶

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ج ۵ ص ۴۱۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ج ۱ ص ۲۵۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعه یو پی ص ۲۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج ۱۱ ص ۷۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۵ ص ۱۶۷

☆ تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور ج ۱ ص ۴۳۹

☆ تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمد بن محمود نسفی مطبوعه نعمانی کتب خانه اردو بازار لاهور ج ۱ ص ۴۳۹

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی ج ۳ ص ۳۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور ص ۳۲۱

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه مصر ج ۱ ص ۵۱۵

آیت میں گواہی سے مراد حقوق شرعیہ اور حقوق العباد کی گواہی ہے' یہ گواہی فرض ہے' حدود اسلامیہ کی گواہی دینے یا نہ دینے میں اختیار ہے۔(۴)

''وَلَوْعَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِالْوَالِدَيْنِ اَوِالْاَقْرَبِيْنَ'':

عربی زبان میں شَهِدَ کا صلہ عَلٰی آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے' خلاف گواہی دینا اور اگر صلہ لام ہو تو معنی ہوتا ہے' اس کے حق میں گواہی دینا۔

گواہی میں صداقت شعاری کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہمیشہ ہر حال میں سچی گواہی دو' اگر چہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہو' گواہی دینے کا معیار سچ بولنا ہے' کسی کا نفع یا نقصان مدنظر نہ ہو۔(۵)

''اَلْهَوٰى'': متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اترنا' اوپر سے نیچے گرنا' شہوت' سینہ اور گلے کے درمیان پھنسنا' لے جانا' بلند ہونا' چڑھنا' خواہش' عشق' خالی جگہ' زمین و آسمان کے درمیان۔(۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۵۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۵'ص ۴۱۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج ۱'ص ۴۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج ۵'ص ۱۶۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی'ج ۳'ص ۳۰۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۳۲۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۲'ص ۲۸۵

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۲'ص ۲۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۵۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۵'ص ۴۱۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۳۲۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور'ج ۱'ص ۴۳۹
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ'مصر'ج ۱'ص ۵۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج ۵'ص ۱۶۷

(۶) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی'ص ۵۴۸
☆ مصباح المنیر'ج ۲'ص ۱۴۲
☆ قاموس القرآن'ص ۴۷۹
☆ تاج العروس'ج ۱۰'ص ۴۱۴'۴۱۵

شہوت کی طرف نفس کے میلان کو ''ھَوَا'' اس لئے کہتے ہیں کہ خواہشات نفسانیہ انسان کو اپنے اعلیٰ مقام سے گرا دیتی ہیں، دنیا میں یہ ذلیل اور آخرت میں ''ھـــاویـــہ'' دوزخ میں گر جاتا ہے،......اور اس لئے بھی نفس امارہ انسان کو خواہشات کے سراب میں ایسے لئے اڑتا پھرتا ہے جیسے جنگل میں تیز ہوائیں خشک پتہ کو، نفسانی خواہشات چونکہ لامتناہی ہیں اس لئے قرآن مجید میں اکثر مقامات پر جمع کے صیغے سے بیان کیا گیا ہے۔ جیسے!

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَ هُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ☆

اور (اے سننے والے! کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آ چکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۰)

علاوہ ازیں اَهْوَآء جمع کے صیغے کی صورت میں متعدد مقامات پر وارد ہے۔ مثلاً......

- ☆ سورۃ المائدۃ آیت ۷۷ — ☆ سورۃ الجاثیہ آیت ۱۸
- ☆ سورۃ الانعام آیات ۵۶، ۱۵۰ — ☆ سورۃ المائدہ آیت ۴۸
- ☆ سورۃ الشوریٰ آیت ۱۵ — ☆ سورۃ الرعد آیت ۴۰
- ☆ سورۃ المومنون آیت ۷۱ — ☆ سورۃ القصص آیت ۵۰
- ☆ سورۃ الروم آیت ۲۹ — ☆ سورہ محمد آیات ۱۴، ۱۶
- ☆ سورۃ القمر آیت ۳

اور جہاں یہ مفرد استعمال ہوا ہے وہاں جنس خواہش مراد ہے جو تمام انواع کی خواہشات کو شامل ہے۔(۷)

''اَنْ تَعْدِلُوْا'': یہ کلمہ عَدْل بمعنی انصاف یا عُدُول بمعنی ظلم سے بنا ہے، اگر عَدْل سے بنا ہو تو معنی ہوگا انصاف نہ کر سکو، اس صورت میں ''لا'' مقدر ہوگا، اور عدل سے مشتق ہو تو معنی ہوگا حق سے عدول نہ کرو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ خواہشات نفسانیہ کی پیروی نہ کرو تا کہ تم حق سے نہ ہٹ جاؤ اور انصاف نہ کر سکو، خواہشات نفسانیہ کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان حق سے دور ہو جاتا ہے۔(۸)

---

(۷) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۵۴۸

(۸) ☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۴۱۳

"وَاِنْ تَلْوٗا": لَوی سے بنا ہے 'لَوی کا معنی ہے' ہٹانا' موخر کرنا' رسی کو بل دینا' جھک جانا' ایک طرف مائل ہو جانا۔

مجازی طور پر کج بیانی' عمداً جھوٹ بولنا' تحریف کرنا' تبدیل کرنا کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اسی سے لِوَاءُ الْحَمْدِ بنا ہے' حمد کا پھریرا' محشر میں نبی رحمت شفیع المذنبین ﷺ کے موقف کا علامتی نشان جہاں اولین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے اور آپ اپنے رب کریم جل وعلا کی حمد جلیل و عظیم میں مشغول ہوں گے۔(۹)

آیت کا مفہوم بڑا وسیع ہے' مراد یہ ہے کہ اے گواہو!

اگر تم گواہی میں ہیر پھیر کرو گے

اگر تم گواہی میں پیچ دار کلمات استعمال کر کے حق کو چھپاؤ گے

اگر تم بروقت گواہی دے کر حق کو ثابت نہ کرو گے

اگر تم گواہی میں جھوٹ بولو گے

اگر تم گواہی میں حق امر میں تحریف یا تبدیلی کرو گے......وغیرہ

اور اے حاکمو!

اگر تم انصاف نہ کرو گے اور ظلم کی طرف تمہارا میلان ہوگا

اگر تم انصاف میں تاخیر کرو گے

اگر تم غلط تاویل کر کے حق دار کا حق ضائع کرو گے

اگر تم غلط تاویل کر کے مجرم کو بری کرو گے......وغیرہ

غرضیکہ یہ کلمہ ہر اس صورت کو شامل ہے جو حصول انصاف میں مانع ہو۔(۱۰)

---

(۹) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۴۵۷'۴۵۸
☆ مصباح المنیر' ج ۲'ص ۱۰۲
☆ تاج العروس' ج ۱۰'ص ۳۳۲......۳۳۴

(۱۰) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه دار الاحیاء الکتب العربیه 'مصر' ج ۱ 'ص ۵۶۵
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۲۸۶
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۵'ص ۴۱۴
☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه' ج ۱ 'ص ۲۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۲۲
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳'ص ۳۰۷

''**اَوْتُعْرِضُوْا**'': اِعراض کا معنی منہ پھیر لینا ہے' اس سے مراد حق گواہی یا حق فیصلہ کرنے سے روگردانی کرنا ہے۔ ایسا کرنا عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا ہے' اور یاد رکھو تم دنیا میں کچھ وقت اس سزا سے بچ سکتے ہو مگر اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے اور وہ سزا دینے پر قادر ہے' لہٰذا ایسے برے کاموں سے باز آجاؤ۔ (۱۱)

شان نزول:

اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند واقعات مروی ہیں۔

(۱) حضور پرنور سید عالم ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ایسا مقدمہ پیش ہوا' جس میں ایک امیر اور ایک غریب بطور متخاصمین حاضر ہوئے' فطری طور پر غریب پر عام حضرات کو رحم آیا' اور وہ سمجھے کہ غریب سچا ہوگا اور یہی مظلوم ہوگا' امیر آدمی ظالم ہوگا' بالعموم لوگوں کے جذبات اسی نوعیت کے ہوتے ہیں کہ غریب آدمی کسی امیر پر ظلم نہیں کرسکتا' غریب آدمی نبی کریم ﷺ کے پہلو میں موجود تھا' اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی' جس میں ہدایت فرمائی گئی کہ گواہی اور فیصلہ میں غریب اور امیر کا لحاظ نہ کیا جائے بلکہ گواہی اور فیصلہ کا مدار حق پر ہے۔ (۱۲)

(۲) ایک انصاری کے والد مفلس تھے' ان پر کسی کا قرضہ تھا' افلاس کی وجہ سے انصاری کا بیٹا اپنے باپ کے خلاف گواہی کے لئے تیار نہ تھا' انہیں یقین تھا کہ اگر باپ کے خلاف گواہی دوں گا تو وہ اپنے قرضہ کے باعث گرفتار ہو جائیں گے' اس صورت حال کی اصلاح کے لئے آیت نازل ہوئی' جس میں تاکید کی گئی کہ کسی کے افلاس کے باعث اس کے خلاف گواہی سے باز نہ آؤ اور نہ اس وجہ سے گواہی سے باز رہو کہ اس کا نقصان تمہارے قریبی رشتہ داروں کو ہوگا' اس انصاری صحابی کا نام حضرت مقیس بتایا گیا ہے۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ص ۳۰۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۳

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۴۳۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۵

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱

(۳) طعمہ (یا ابوطعمہ) بن ابیرق یہودی کی چوری کو چھپانے کے لئے اس کی قوم نے حیلہ سازی کی تا کہ قوم یہود پر چوری کا الزام نہ آئے' آیت مبارکہ میں ہدایت فرمائی گئی کہ اے لوگو! عصبیت قومی تمہیں حق بات بیان کرنے سے نہ روکے' رشتہ داری یا قومی عصبیت کی وجہ سے حق کو ترک نہ کرو۔ (۱۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان پر فرض ہے کہ ہر بات' ہر عمل' ہر معاملہ اور زندگی کے تمام شعبوں میں انصاف سے کام لے' انصاف سے عدول کرنا حرام ہے۔ (۱۵)

﴿۲﴾ امور دینیہ میں ہیشگی اختیار کرنا ہی درحقیقت نیکی ہے' ان امور میں جب تک دوام اور استمرار نہ ہو گا ان کا کوئی اعتبار نہیں' اسی طرح ہمیشہ انصاف پر قائم رہنا' انصاف کی گواہی دیتے رہنا' انصاف کے ساتھ قائم رہنا اور انصاف کا حکم کرنا فرض ہے' ایک آدھ بار انصاف کر لینا کافی نہیں۔ (۱۶)

---

(۱۴) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۹

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ج ۱ ۳۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۱

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۶۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۷۳

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱

﴿۳﴾ حقوق شرعیہ اور حقوق العباد کی حفاظت کی خاطر گواہی دینا فرض ہے' اگر گواہی نہ دے گا تو حقوق شرعیہ قائم نہ ہوں گے اور بندوں کے حقوق مالیہ ضائع ہو جائیں یہ کسی صورت میں جائز نہیں' البتہ حدود کی گواہی دینے میں اسے اختیار ہے' گواہی دے یا ستر پوشی سے کام لے' مستحب یہ ہے کہ جرم کو چھپائے اور اللہ سے توبہ کرے۔(۱۷)

﴿۴﴾ شہادت میں عدل فرض ہے' جھوٹی گواہی دینا حرام اور گناہ کبیرہ ہے' قرآن مجید اور احادیث صحیحہ مقدسہ میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے' حضور سید عالم رسول معظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں!

یٰاَیُّھَاالنَّاسُ ! عَدَلَتِ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ اِشْرَاکًابِاللہِ' ثُمَّ قَرَأَ ! فَاجْتَنِبُوْاالرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْاقَوْلَ الزُّوْرِ (۱۸)

اے لوگو! جھوٹی گواہی گناہ میں شرک کے برابر ہے' پھر آپ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی!

(ترجمہ) بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی گواہی سے بچتے رہو۔(۱۹)

﴿۵﴾ جھوٹی گواہی کی بنیاد پر قاضی یا حاکم نے اگر فیصلہ کر دیا تو بظاہر وہ فیصلہ نافذ ہو جائے گا' مگر اس سے مالی نقصان ہوگا اس کا تاوان گواہ پر ہوگا۔(۲۰)

﴿۶﴾ کسی کے لئے حقوق کا اقرار کرنا اپنے خلاف گواہی دینا ہے' اور اقرار بمنزلہ شہادت ہے' اقرار کرنے والے کا اقرار مُقِرلہٗ کے لئے صحیح ہے۔(۲۱)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۵۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۶۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۰۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱

(۱۸) ☆ رواہ الائمہ احمد و الترمذی عن ایمن بن خُریم
☆ ورواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ عن خُریم بن فاتک' بحوالہ کنز العمال' ج۷' ح ۱۷۷۴۱

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۳

(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۲

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۵۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۶۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۹

﴿۷﴾ جس پر کسی کا کوئی حق لازم ہو مطالبہ پر اس کا اقرار کرنا لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۸﴾ اپنے گناہوں کا اقرار اور نیکیوں میں قصور کا اعتراف درحقیقت اپنے خلاف گواہی دینا ہے' یہ عین عدل ہے' اور بندے پر واجب ہے' انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کے دیگر محبوب بندوں نے ہمیشہ اپنے عجز کا اعتراف کیا ہے' حضور سید المعصومین امام الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین دن میں سو یا اس سے زیادہ بار استغفار فرمایا کرتے تھے' نیز آپ کا ارشاد مبارک ہے۔

وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (۲۳)

اور میں ایک دن میں اپنے رب سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ (۲۴)

نوید پر مسرت! خوب یاد رہے کہ اپنے گناہوں کا اعتراف رب قدیر جل وعلا کے ہاں قبولیت دعا کا پیش خیمہ ہے' اس کی رحمت واسعہ سے امید قوی بلکہ یقین کامل ہے کہ وہ گناہوں کے اعتراف کرنے والے کو محض اپنے فضل عمیم سے معاف فرمادے گا۔ ان شاء اللہ۔

﴿۹﴾ ہر شخص پر عدل کرنا فرض ہے' ہر شخص کے عدل کی نوعیت مختلف ہے' اگر یہ گواہ ہے تو گواہی میں سچی بات کہے' گواہی کو چھپانا یا اس میں تحریف وتبدیلی حرام ہے' اگر اس کے ذمہ کسی کا حق ہے تو حق کا اعتراف کرے' حق کو جلدی یا مطالبہ پر ادا کرے' یہی اس کا عدل ہے' اگر حاکم یا قاضی ہے تو مظلوم کا حق ظالم سے لے کر ادا کرے' ظالم کو ظلم سے روکے' انصاف میں تاخیر نہ کرے' اگر وکیل ہے تو مجرم کا ساتھ نہ دے' مجرم کو سزا سے بچانے کے لئے تاویلیں نہ کرے' قانون کی غلط تشریح کر کے مجرم کو سزا سے بچانا ظلم ہے' اسی طرح عالم کا غلط تاویلیں کر کے غلط کو صحیح ثابت کرنا بھی ظلم ہے' اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ہر وقت انصاف پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے' حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ مقروض وسعت کے باوجود اگر قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو یہ بھی ظلم ہے۔

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۸۴

(۲۳) ☆ رواہ الائمہ احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی عن الاغر المزنی 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱ 'ص ۱۸۰

(۲۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۰۶

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۸۴

صحیح حدیث شریف میں ہے!

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعَقُوْبَتَهُ (۲۵)

تونگر کا قرضہ کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے کی عزت محفوظ نہیں اور اس کی سزا جائز ہے۔

یعنی تاخیر کی بنا پر اگر قرض خواہ اس کی بے عزتی کردے تو اس کا بدلہ نہیں اور حاکم یا قاضی اگر ادائیگی قرض میں تاخیر کے باعث قید کردے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔(۲۶)

﴿۱۰﴾ والدین اور قرابت داروں سے حسن سلوک کا معاملہ ذاتی حیثیت سے فرض ہے' دینی اور قومی معاملات میں اگر ان کے خلاف گواہی دینا پڑے یا ان کے خلاف فیصلہ کرنا پڑے تو پھر قرابت داری کا لحاظ نہ کیا جائے' ورنہ انسان خود ظالم اور ظالم کا معاون و مددگار ٹھہرے گا۔(۲۷)

﴿۱۱﴾ اولاد اگر والدین کے خلاف سچی گواہی دے تو یہ عین عدل ہے' اس سے اولاد والدین کی نافرمان شمار نہ ہوگی' بلکہ اولاد کی نیکی ان کے خلاف سچی گواہی دینے میں ہے' اس سے والدین باطل سے ہٹ جائیں گے۔

---

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمد وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن الشرید بن سوید' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۲۳۷

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۶۵

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۷۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۶۷

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ☆ (سورۃ التحریم آیت ۶)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ ماں باپ کے حق میں اولاد کی گواہی قبول نہیں' شاگرد کی گواہی استاد کے حق میں قبول نہیں' خاوند اور بیوی کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں قبول نہیں' گھریلو خادم اور جو آدمی عیال میں داخل ہو اس کی گواہی گھر والوں کے حق میں قبول نہیں' سائل کی گواہی معطی کے حق میں قبول نہیں' اجیر' شریک کار کی گواہی شریک کار کے حق میں قبول نہیں' خائن اور دشمنی رکھنے والے کی گواہی قبول نہیں' البتہ اگر دشمنی رکھنے والا عادل ہو تو اس کی گواہی قبول ہے' غرضیکہ ہر جس کی شہادت سے نفع حاصل ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔ (۲۹)

﴿۱۳﴾ کسی کا افلاس اس کے خلاف گواہی یا فیصلہ کرنے میں مانع نہیں ہونا چاہیئے' مشہود علیہ (جس کے خلاف گواہی دی گئی) کے فقر' افلاس' رشتہ کے باعث اس کے خلاف گواہی ترک کرنا ظلم ہے' اگرچہ گواہ کو علم ہو کہ اس کی گواہی کے باعث حاکم اسے قید کر دے گا' اسی طرح بغض' دنیوی غرض اور خاندانی وقومی عصبیت انصاف اور گواہی میں مانع نہیں ہونا چاہیئے' گواہی اور فیصلہ کا معیار ''حق'' ہے اور کوئی چیز نہیں۔ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۵۰۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۹
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص ۴۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۶۷

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۵۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ص ۲۸۶
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج۱' ص ۵۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۵۰۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۳

﴿۱۴﴾ قاضی اور حاکم پر فرض ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ساتھ (دوران سماعت دعوی) مساویانہ سلوک کرے، بیٹھنے میں متوجہ ہونے میں، لب ولہجہ میں، آواز میں، نظر میں، اشارہ میں، خلوت میں، غرضیکہ کسی حیثیت سے ایک سے امتیازی سلوک نہ کرے، فریقین میں سے کسی کی دعوت قبول نہ کرے اور نہ کسی کا ہدیہ قبول کرے۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنُ اُبْتُلِیَ بِالْقَضَآءِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَلْیَعْدِلْ بَیْنَهُمْ فِیْ لَحْظِهٖ وَاِشَارَتِهٖ وَمَقْعَدِهٖ وَمَجْلَسِهٖ (۳۱)

جسے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا فریضہ دیا جائے اسے چاہیئے کہ وہ ان میں دیکھنے، اشارہ کرنے، بیٹھنے اور خلوت وغیرہ میں مساویانہ سلوک کرے۔ (۳۲)

﴿۱۵﴾ اللہ تعالٰی نے حکام سے تین عہد لئے ہیں، حکام کے لئے ان کی پاسداری فرض ہے۔

اول! فیصلہ کرنے میں اپنی ذاتی خواہش کی اتباع نہ کریں، حق امر پر فیصلہ کریں۔

دوم! فیصلہ کرنے میں لوگوں کا خوف دل میں نہ لائیں، حق فیصلہ بے دریغ کریں۔

سوم! انصاف کو فروخت نہ کریں۔ (۳۳)

﴿۱۶﴾ اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے گواہی دیں اور فیصلہ کریں، گواہی اور فیصلہ میں کوئی اور غرض نہیں ہونی چاہیئے، نفسانی خواہش جماعتی اور قومی عصبیت یا دھڑا بندی یا پارٹی مفاد پیش نظر نہیں ہونا چاہیئے، اسی طرح ریا، اپنا مفاد بھی مدنظر نہ ہونا لازم ہے۔

(۳۱) ☆ رواہ الدارقطنی والطبرانی والبیہقی عن ام سلمہ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۷۰)

(۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۲، ص ۲۸۵

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۴۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۰۵

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۰۶

اللہ تعالیٰ کا حق سب سے زیادہ اور سب پر مقدم ہے۔(۳۴)

﴿۱۷﴾ حقوق العباد میں عدل، رحم سے افضل ہے، عدل سے حقوق العباد کی حفاظت ہوگی، البتہ صاحب حق اپنا حق معاف کر کے یا کم کر کے یا موخر کر کے رحم کرنا چاہے تو اس کے لئے یہی افضل ہے۔(۳۵)

﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی وحدانیت، الوہیت، اس کی ذات، صفات، کمالات، افعال، اس کی کتابوں، رسولوں کی صداقت، اس کے احکام کی حقانیت کی گواہی ایمانیات کا اہم رکن ہے، ضروریات دین کا اقرار، تصدیق اور گواہی دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔(۳۶)

﴿۱۹﴾ جس کی گواہی کی بنیاد پر حقوق شرعیہ اور حقوق العباد ثابت ہوتے ہوں وہ گواہی دینا فرض ہے، اس میں کوتاہی جائز نہیں، اگرچہ جان، مال، آبرو کے تلف یا ہلاک ہونے کا حقیقی خدشہ ہو۔(۳۷)

☆☆☆☆☆

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۲۸۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ص ۲۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳ 'ص ۳۰۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱ 'ص ۴۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۵ 'ص ۱۶۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۵۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی 'ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۲۰۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۱۱ 'ص ۴۷
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ 'ص ۵۶۵
(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۲۸۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۰۶
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱ 'ص ۴۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۵ 'ص ۱۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۱
(۳۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳ 'ص ۳۰۷
(۳۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳ 'ص ۳۰۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۱۸):

﴿کافر مومن کا ولی نہیں ہوسکتا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا☆ (سورۃالنسآء آیت ۱۴۱)

اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

حل لغات:

"**سَبِيْلًا**": سبیل لغت میں ایسے راستہ کو کہتے ہیں جس پر چلنا آسان ہو فراخ راستہ قرآن مجید یہ کلمہ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پہنچانا نکلنے کی راہ دین ہدایت حجت دلیل غلبہ راہ حق عدوان زیادتی ملت گناہ سبب جہاد۔(۱)

آیت مبارکہ میں سبیل سے مراد حجت غلبہ کا راستہ ہے حجت شرعیہ عقلیہ اور دوامی غلبہ دنیا اور آخرت میں ہمیشہ مسلمانوں کا حصہ ہے۔(۲)

(۱) ☆ قاموس القرآن ص۲۲۸
☆ مفردات امام راغب اصفہانی ص۲۲۳
☆ مصباح المنیر ج۱ ص۱۲۸
☆ تاج العروس ج۷ ث۳۶۶ ۳۶۷
(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص۲۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۱ ص۵۱۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یوپی ص۲۰۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۱ ص۸۳
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور ج۱ ص۴۴۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور ج۱ ص۴۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۵ ص۱۷۵
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ مصر ج۱ ص۵۱۷

"**عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ**": مومنین میں تمام مومن مرد اور عورتیں شامل ہیں، جس طرح کافرین میں تمام کافر مرد اور عورتیں شامل ہیں، بطور تغلیب مومنین اور کافرین قرآن مجید کا اسلوب اعجاز ہے، نماز ہر مسلمان مرد اور عورت (عاقل بالغ) پر فرض ہے، مگر عورتوں پر مرد کو غلبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۱۰۳)

بے شک نماز مسلمانوں (مرد اور عورتوں) پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ عز شانہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے غلاموں مومنوں کو دنیا اور آخرت میں کافروں پر دوامی غلبہ حجت کاملہ اور دلائل قاہرہ سے سرفراز فرمایا ہے، قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی صراحت موجود ہے، ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا!

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ☆ (سورۃ المنافقون آیت ۸)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

دنیا میں سرفرازی اور آخرت میں ان کی عظیم کامیابی اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ہے لہٰذا احکام شرعیہ میں کافروں کے خلاف مسلمانوں کو غلبہ دینا، اور سرفراز رکھنا فرض ہے، جہاں کفر اور اسلام کا مقابلہ ہوگا، اسلام غالب رکھنا مقاصد شرع سے ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۹۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵' ص ۱۷۵

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۱۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ یو'پی' ص ۲۰۷
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۶۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۸۳
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۲۴۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۲۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۲

﴿۲﴾ کافروں کے خلاف مسلمانوں کا غلبہ نبی اکرم رسول مکرم ﷺ کی کامل اتباع اور مکمل غلامی سے مشروط ہے، رب قدیر جل وعلا ارشاد فرماتا ہے!

وَلَاتَهِنُوْا وَلَاتَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۳۹)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

اگر مسلمان کافروں کو رازدار بنالیں، باطل کے ساتھ مصالحت کرلیں، منکرات میں منہمک ہوجائیں اور توبہ سے غفلت شعاری اختیار کریں گے تو مسلمانوں کی شوکت وعزت اور غلبہ وسلطنت جاتی رہے گی، اس میں مسلمانوں کے شامت اعمال کا دخل ہے، اسلام کا قصور نہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآاَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ☆ (سورۃ الشوریٰ آیت ۳۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے۔

لہٰذا سچے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رازدار نہ بنائیں، ان کی دوستی سے ہاتھ کھینچ لیں، باطل سے دور اور نفور رہیں، منکراتِ شرعیہ سے مکمل اجتناب رکھیں، اور اپنے گناہوں پر نظر رکھتے ہوئے توبہ کو شعار بنائیں، اس سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سربلندی اور عزت وشوکت سے سرفراز فرمائے گا۔ (۵)

﴿۳﴾ حکومت میں کلیدی عہدوں پر کافروں کو فائز کرنا جائز نہیں، کلیدی مناصب حکومت کی رازداری کے امین ہوتے ہیں، کافر مسلمانوں کا امین نہیں بن سکتا۔ (۶)

﴿۴﴾ کافر کو مسلمان کا فوجی افسر بنانا جائز نہیں، کیونکہ جب کافر مسلمان کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا جو اس سے کم تر درجہ ہے تو پھر اسے فوجی افسر بنانا کیسے جائز ہوسکتا ہے، کافر کو فوجی افسر بنانے میں اسے مسلمانوں پر پورا پورا تفوق حاصل ہو جاتا ہے، جو مقاصد شرع کے خلاف ہے، کسی مسلمان پر کافر کو تفوق دینا جائز نہیں۔

تاریخ کے تواتر سے یہ تجربہ ثابت ہے کہ جب کسی کافر کو مسلمانوں کا فوجی افسر بنایا گیا تو عام مسلمانوں کے علاوہ سادات، علماء، فقہاء، شرفاء اور قضاۃ وغیرہ سے ذلت آمیز سلوک کرتے ہیں۔ (۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۵۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۵، ص ۴۲۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۵۳
(۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۲۳
(۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۲۳

﴿۵﴾ کافر مسلمانوں کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا‘ گواہی اگر دے گا تو قبول نہ ہوگی‘ کیونکہ یہ بھی مسلمانوں پر ولایت کی ایک صورت ہے۔(۸)

﴿۶﴾ کافر مسلمان کے نکاح کا ولی نہیں بن سکتا‘ اسی طرح مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کافر کے نکاح کا ولی بنے۔(۹)

﴿۷﴾ کافر مسلمان کے ترکہ کا وارث نہیں ہوسکتا‘ اسی طرح مسلمان کو کافر کے ترکہ سے حصہ نہ ملے گا۔(۱۰)

﴿۸﴾ اگر کوئی شخص مرتد ہوجائے(نعوذ باللہ) تو اس کی بیوی اور اس کے درمیان تفریق ہوجائے گی‘ نکاح سے ایک وجہ کا تفوق مرد کو حاصل ہوجاتا ہے‘ وہ بیوی کے امور کا متصرف ہوتا ہے‘ ارتداد کی صورت میں یہ تفوق ختم ہوجائے گا۔(۱۱)

﴿۹﴾ ذمی یا حربی کافر کی بیوی اگر مسلمان ہوجائے تو کافر پر ایمان پیش کیا جائے‘ اگر وہ بھی مسلمان ہوجائے تو ان کا نکاح بحال رہے گا‘ ورنہ ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی‘ کیونکہ اب کافر مرد کو اپنی مسلمان بیوی پر تفوق حاصل نہیں رہا۔(۱۲)

﴿۱۰﴾ مسلمانوں کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ کافروں کو اپنا والی اور راز دار بنائیں‘ قرآن مجید میں کثیر مقامات پر مسلمانوں کو اس سے روک دیا گیا ہے‘ مثلاً ارشاد ہوتا ہے۔

لَایَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۚ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَهٗ ۚ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ☆ (سورہ آل عمران آیت‘۲۸)

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا‘ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا‘ مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو‘ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

---

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۲

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۴۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۵۳

(۱۰) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۴۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۲

(۱۱) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۲۰۷
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۹۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵ 'ص ۱۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۹۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۵ 'ص ۱۷۵

قحط سے ہلاک نہ کرے اوران پرسوائے ان کے اور کسی دشمن کومسلط نہ کرے جوان کی جمعیت کو ہلاک کردے اور بے شک میرے رب نے فرمایا' اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرلیتا ہوں تو اسے کوئی رد نہیں کرسکتا' اور میں نے تجھے عطا فرمادیا کہ اسے عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا' اوران پر میں کوئی دشمن مسلط نہ کروں گا' سوائے ان کے اپنے' جوان کی جمعیت کو ہلاک کردے' اگرچہ مشرق ومغرب والے ان کے خلاف اکٹھے ہوجائیں' یہاں تک کہ وہ آپس میں بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور بعض بعض کو گرفتار کریں گے' لہٰذا مسلمانوں پرلازم ہے کہ اپنے مقبوضہ علاقے دشمن سے آزاد کرائیں تا کہ رب قدیروجلیل جل جلالہ کا اسلام کی سربلندی کا وعدہ پوراہو۔(۱۶)

﴿۱۳﴾ دلائل نقلیہ اورعقلیہ ہمیشہ اسلام کی سربلندی پرقائم ہیں' اسلام اورکفر کی آمیزش میں اسلام کے دلائل ہمیشہ غالب رہیں گے' یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے' مسلمانوں پرلازم ہے کہ اسلام کی حقانیت کے دلائل سیکھیں اورانہیں ازبر کرلیں' عام مسلمانوں پراسلام کی حقانیت پرایمان رکھنا فرض قطعی اورعلماء کے ذمے ہے کہ وہ اسلام کی حقانیت کے تفصیلی دلائل سیکھیں' اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت' ۱۴۹)

تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے' تو وہ چاہتا تو سب کو ہدایت فرماتا۔(۱۷)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۵۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۴۲۰
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ا'ص ۵۶۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۲۲
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ا'ص ۵۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۵'ص ۴۲۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۸۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۷۵
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ا'ص ۲۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۲۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۳۱۲

﴿۱۴﴾ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دورِ خلافت میں اسلام عرب وعجم میں سر بلند رہا، مسلمانوں کو وہ فتوحات نصیب ہوئیں جن کی مثال تاریخ عالم پیش نہیں کر سکتی، اسلام اور مسلمانوں کا کفر پر غلبہ اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم راسخ الاعتقاد، صالح الاعمال، اللہ اور رسول کے فرمانبردار مومن کامل تھے، جو شخص صحابہ کرام کے ایمان کی تصدیق نہیں کرتا وہ درحقیقت اللہ کے وعدہ کا منکر ہے، ایسے شخص سے دور رہنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔(۱۸)

☆☆☆☆☆

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۱۲

☆☆☆☆☆

باب(۱۱۹) :

کفار سے دوستی

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ☆ اۨلَّذِيۡنَ يَتَّخِذُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ اَيَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَهُمُ الۡعِزَّةَ فَاِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ☆ وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكۡفَرُ بِهَا وَيُسۡتَهۡزَاُ بِهَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا فِىۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡكٰفِرِيۡنَ فِىۡ جَهَنَّمَ جَمِيۡعًا ☆ (سورۃالنسآء آیات ۱۳۸......۱۴۰)

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے اور بے شک تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

حل لغات :

''بَشَر'': بَشَارَۃ سے امر کا صیغہ ہے' بشارت ہر وہ خبر ہے جس کا اثر (بُشرہ) چہرہ پر ہو' عموماً اس کا اطلاق اچھی خبر پر ہوتا ہے' لیکن بعض اوقات بری خبر' جس سے چہرہ متغیر ہو جائے' کو بھی بشارت کہتے ہیں۔(۱)

بَشْرَۃ اس کھال کو کہتے ہیں جس پر اون' بال' پر وغیرہ نہ ہوں' اسی لئے اس کا اطلاق انسان پر ہوتا ہے' پرندوں' درندوں' جانوروں کے جسم پر بال' اون اور پر ہوتے ہیں اس لئے انہیں بشر نہیں کہتے' بدن انسان بظاہر سب ایک جیسے ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا!

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ......الآیۃ (سورۃ الکھف آیت' ۱۱۰)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

ہاں انسانوں میں اگر تفاوت ہے تو محض معارف جلیلہ اور اعمال جمیلہ کی بنا پر ہے' اس لئے آیت مذکورہ کا اگلا حصہ ہے۔

يُوْحٰٓى اِلَيَّ......الآیۃ

میری طرف وحی کی جاتی ہے (اسی وجہ سے میں تم سے ممتاز ہوں)

ظاہری جلد کی مماثلت سے ہر انسان کو بشر کہتے ہیں' بلکہ فرشتہ اگر انسانی شکل میں ظاہر ہو تو اسے بھی بشر کہتے ہیں' حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضرت جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں ظاہر ہوئے تو اس کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا۔

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ☆ (سورہ مریم آیت' ۱۷)

تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔(۲)

اسی لئے علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ انسان پر لفظ ''بَشَر'' کا اطلاق مجازی ہے' حقیقی نہیں۔(۳)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۷
☆ مصباح المنیر' ج ۱' ص ۲۶
(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۴۷
☆ تاج العروس' ج ۳' ص ۴۴
(۳) ☆ تاج العروس' ج ۳' ص ۴۴

آیت مبارکہ میں بشارت سے مراد دردناک عذاب کی خبر دینا ہے' بطور تحکم کافروں اور منافقوں کو عذاب کی خبر سنانے کو بشارت کہنا قرآن مجید کا اسلوب ہے۔(۴)

"اَلْمُنٰفِقِیْنَ": ہر وہ کام جو اپنے اسلام کو ظاہر کرے مگر بباطن وہ کفر پر ہو منافق کہلاتا ہے' منافق کافر سے بدتر ہے کہ اس کی خفیہ تدبیریں اور سازشیں اسلام اور مسلمانوں کو کافروں سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں' ملک میں اندرونی بگاڑ اور فساد کا باعث اکثر منافق ہوتا ہے۔(۵)

"اَلْکٰفِرِیْنَ": سے ہر قسم کا کافر مراد ہے' ہنود' یہود' نصاریٰ' مشرکین۔(۶)

"اَوْلِیَآءَ": ولی کی جمع ہے' یہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

محبت کرنے والا' دوست' مددگار' پڑوسی' حلیف' تابع' منتظم' محافظ۔(۷)

آیت میں اس سے مراد مددگار' دوست' قریب ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ منافقوں کا حال یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست' مددگار اور قریبی بناتے ہیں' مسلمان کی یہ شان نہیں۔(۸)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص ۴۱۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۷

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۴۴۱

☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۴۴۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۸۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۷۱۔

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۱۰

(۵) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۱۰

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۱۰

(۷) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۵۳۳' ۵۳۴

☆ مصباح المنیر' ج۲' ص ۱۵۷

(۸) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۴۴۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص ۱۷۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۱۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۸۸

"**اَلْعِزَّةُ**": کسی کی ایسی حالت جو اس پر کسی اور کو غالب آنے میں مانع ہو' عزت کہلاتی ہے' عزیز وہ ہے جو غالب ہو مغلوب نہ ہو' لغت میں عزت کا اطلاق قوت' شدت' غلبہ' رفعت' امتناع پر ہوتا ہے' نایاب اور کمیاب شئ کو عزیز اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا حصول دشوار ہوتا ہے' آبرو کو عزت اسی لئے کہتے ہیں کہ اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل اور سخت محنت سے ممکن ہوتا ہے' عزیز اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے کہ حقیقی عزت کا مالک وہی ہے وہ ایسا غالب ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا'

"هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ" اسی کی شان ہے۔(۹)

بطور استفہام یا تعجب فرمایا جا رہا ہے کہ منافقین کافروں کو دوست اور مددگار بنا کر آبرو اور شوکت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ یہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔(۱۰)

"**اٰیٰتِ اللّٰہِ**": اللہ کی آیتوں سے مراد قرآن مجید کی آیتیں' رسول اللہ ﷺ کی ذات جلیلہ' صفات جمیلہ اور معجزات باہرہ ہیں' ان کا انکار یا ٹھٹھا کرنا کافروں اور منافقوں کا وطیرہ ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی 'ص ۳۲۲

☆ تاج العروس 'ج۴'ص ۵۴ومابعد

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۲۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۵'ص۴۱۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۱'ص۸۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۵'ص ۱۷۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص ۳۱۰

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۲۰۷

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۲۵۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص۲۸۸

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'ج ۱'ص ۴۴۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۳'ص ۳۱۰

"فَلَاتَقْعُدُوامَعَھُمْ" : تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

بیٹھنے سے مراد صرف بیٹھنا نہیں' بلکہ ان کے ساتھ رہنا' موجود ہونا اوران کے فعل قبیح پر راضی ہونا مراد ہے' پس اگر کفرو فسق کی مجلس میں بیٹھے یا کھڑا رہے' یا موجود رہے' اوران کے کفروفسق سے راضی ہوتو وہ ان جیسا ہے' اوراگر وہاں موجود رہے لیکن اس کی موجودگی ان کی تردید کی غرض سے ہوتو اس کا حکم الگ ہے۔(۱۲)

"اِنَّکُمْ اِذًامِّثْلُھُمْ" : ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو۔

جس طرح کفر کرنا' کفر کرانا' کفر پر راضی ہونا' کفر کی حمایت کرنا سب کفر ہیں' اسی طرح گناہ کرنا' گناہ کرانا' گناہ پر راضی ہونا' گناہ کی حمایت کرنا سب گناہ ہیں' آیت سے یہی مراد ہے۔(۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کفار کے ساتھ دلی محبت' رازداری اورانہیں مددگار جاننا منافقین کا شیوہ ہے' منافقین کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ناپسند ہے' لہٰذا مومن کو چاہیئے کہ کافروں سے دلی محبت' قلبی لگاؤ نہ رکھے' انہیں دینی امور میں رازدار نہ بنائے' ان سے مدد نہ چاہے کہ ایسا کرنا حرام ہے' مسلمانوں کے مددگار تو اللہ تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ اور مومنین ہیں۔

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۸۱

☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۶۶

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۲

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۴۴۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۱۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۸

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۱۱

☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور' ج ۱' ص ۴۴۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص ۲۰۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۸۱

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۲

صحیح حدیث شریف میں ہے کہ ایک کافر حضور اقدس ﷺ کی خدمت انور میں حاضر ہوا' کہنے لگا! کافروں کے مقابلہ میں' میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اِرْجِعْ فَاِنَّا لَانَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِکٍ (۱۴)

(وفی روایۃ) اِنَّا لَانَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِکِیْنَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ (۱۵)

تو چلا جا' ہم کافروں اور مشرکوں کے خلاف مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔(۱۶)

﴿۲﴾ دنیوی معاملات اور لین دین ضرورت کے وقت کافر سے کرنا اگر چہ جائز ہے مگر مکروہ اور خلاف اولیٰ ہے' بچنا بہتر اور اولیٰ ہے' یہ اس وقت ہے جب کہ وہ کفر کی باتوں میں مشغول نہ ہو ورنہ اس حالت میں اس کے ساتھ معاملہ کرنا حرام ہے۔(۱۷)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ کی ذات وصفات' افعال' آیات' قرآن مجید کے احکام' رسولوں' فرشتوں' امام الرسل سید الکونین حضور پر نور شافع یوم النشور کی ذات جامع صفات' معجزات' اوصاف وکمالات کا استہزا کرنے والا' استہزا پر راضی ہونے والا کافر اور قطعی جہنمی ہے' اسی طرح کفار کی خرافات سن کر راضی یا خاموش رہنا ان کی ہاں میں ہاں ملانا کفر ہے ماسوائے دنیوی معاملات کے مسلمان کے لئے ان کے ساتھ میل جول رکھنا حرام ہے۔(۱۸)

---

(۱۴) ☆ رواہ الائمہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ عن عائشۃ

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری فی التاریخ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۱۷۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۳۱۶

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۶۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۱۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۷۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاهور' ج ۱' ص ۴۴۲

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاهور' ج ۱' ص ۴۴۲

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۱۱

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۹

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاهور' ج ۱' ص ۴۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۷۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۲۰۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۲

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر' ج ۱۱' ص ۸۱

﴿۴﴾ کفر اور کافروں‘ بے دینی اور بے دینوں‘ فسق اور فاسقوں سے نفرت لازم ہے‘ اسلام اور مسلمانوں‘ تقویٰ اور متقین‘ صالحین سے محبت فرض ہے۔ (۱۹)

﴿۵﴾ کفر کرنا‘ کفر کرانا‘ کفر پر راضی رہنا سب کفر ہے‘ کفار کی مجالس میں بلاضرورت شرعی جانا حرام ہے‘ اگر انہیں سچا جان کر شامل ہو تو کفر ہے‘ اگرچہ خود کفر نہ کرے‘ بدمذہبوں کی مجالس‘ ماتمی جلوس‘ نوحہ وتبرّا کی مجالس میں شریک ہونا حرام ہے‘ اگرچہ خود یہ حرکتیں نہ کرے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا!

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَآئِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ (۲۰)

جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسی مجلس میں نہ جائے جس کے دسترخوان پر شراب کا دور ہو (اگرچہ یہ خود شراب نہ پیئے)۔ (۲۱)

﴿۶﴾ کفار کی تردید کے لئے ان کی مجالس میں جانا اور ان کی کتابیں پڑھنا جائز بلکہ عبادت ہے‘ کہ کفر کی تردید اسلام کی تقویت کا باعث ہے‘ ہاں عام آدمی کو کافروں‘ فاسقوں کی کتابیں پڑھنا جائز نہیں۔ (۲۲)

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۲‘ ص ۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۵‘ص ۴۱۸
(۲۰) ☆ رواہ الترمذی والحاکم عن جابر‘ بحوالہ جامع صغیر‘ ج۲‘ ص ۳۱۴
(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۲‘ ص ۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۵‘ص ۴۱۸
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی ‘مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ ‘مصر‘ ج ۱‘ ص ۵۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج۵‘ ص ۱۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج ۱۱‘ ص ۸۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور‘ ج ۱‘ ص ۴۴۲
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور‘ ج ۱‘ ص ۴۴۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج ۱‘ ص ۲۵۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ‘مطبوعہ ‘یو‘پی‘ ص ۲۰۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج۳‘ ص ۳۱۱
(۲۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج ۱۱‘ ص ۸۱

﴿۷﴾ دنیا میں جس سے محبت ہوگی آخرت میں اسی کے ساتھ حشر ہوگا' آقا و مولیٰ حضور محبوب رب العالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں!

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (۲۳)

قیامت میں آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت تھی۔

اس لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا میں رسول کریم ﷺ کی دائمی اطاعت اور ادب شرعی کو ملحوظ رکھے تا کہ آخرت میں آپ کا دیدار دل نواز اور قرب شہودی نصیب ہو۔ (۲۴)

﴿۸﴾ اگر کسی مجلس میں بیٹھا ہو تو اس کی حاضری میں خلاف شرع کام شروع ہو جائے تو اس مجلس سے الگ ہو جائے' بشرطیکہ کوئی حق شرع ترک نہ ہو' مثلاً نماز جنازہ میں حاضر تھا تو نوحہ کی وجہ سے نماز جنازہ ترک نہ کرے کہ نماز جنازہ ادا کرنا حق میت ہے' اسی طرح لہو ولعب اور گانے بجانے سے بچنے کے لئے جماعت کا ترک جائز نہیں' کہ نماز با جماعت حق شرع ہے' البتہ حتی الامکان برائی سے بچے۔ (۲۵)

﴿۹﴾ کافروں سے عزت اور غلبہ حاصل کرنے کی کوشش حرام ہے' کیونکہ ان کی معیت میں جب غلبہ اور عزت حاصل ہوگی تو غلبہ اور عزت کافروں کی طرف منسوب ہوگی' مسلمان خسارہ میں رہ جائیں گے' آخرت کا عذاب اور رسوائی اس کے علاوہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے!

مَنِ اعْتَزَّ بِالْعَبِيْدِ اَذَلَّهُ اللّٰهُ (۲۶)

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس نے بندوں کے ذریعے عزت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل کر دیا۔ (۲۷)

---

(۲۳) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن انس ورواہ البخاری ومسلم عن ابن مسعود' جامع صغیر' ج۲' ص۳۲۱

(۲۴) ☆ الفضل الکبیر مختصر شرح الجامع الصغیر از عبدالرؤف مناوی' ج۲' ص۳۲۶

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۲۸۹

(۲۶) ☆ رواہ الحکیم عن عمر' بحوالہ جامع صغیر' ج۲' ص۲۸۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۵' ص۳۱۶

☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج۱' ص۵۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص۸۰

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۴۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۵' ص۱۷۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ' یو' پی' ص۲۰۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۵۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۳۱۰

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبودیت کاملہ اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں اسی کی حاکمیت مطلقہ نافذ کرنے اور مومنین کی راہ چلنے میں عزت ہے، اس لئے ہر مومن طالب عزت پر فرض ہے کہ وہ دین اسلام کی تمام جزئیات کو تسلیم کرے اور اس کے تمام احکام پر عمل پیرا رہے، ورنہ طلب عزت بے سود ہے۔ (۲۸)

﴿۱۱﴾ حقیقی عزت، کامل عزت، دائمی عزت اللہ تعالیٰ سبحانہ وتقدس شانہ کے لئے ہے، وہی عزیز حقیقی ہے، حقیقی عزت کا اطلاق صرف اسی پر ہوتا ہے۔

اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعاً ......الآية (سورہ فاطر آیت، ۱۰)

جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اپنے محبوب اکرم رسول معظم ﷺ دیگر انبیائے کرام کو عزت کاملہ عطا فرمائی ہے اور ان کے صدقے میں مومنین کو عزت سے عطیہ ملا ہے، عزت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے لئے لکھ دی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ المنافقون آیت، ۸)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

جسے عزت مطلوب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مقدس میں حاضر ہو، حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو اور مومن صالحین کی معیت سے عزت حاصل کرے، مومنین سے عزت طلب کرنا مذموم نہیں، بلکہ محمود و مطلوب ہے۔ (۲۹)

﴿۱۲﴾ ہر شئ جو اللہ، رسول اللہ ﷺ اور مومنین کی طرف منسوب ہو جائے وہ عزیز ہو جاتی ہے، اسے معزز جاننا مومن پر فرض ہے۔ (۳۰)

(۲۸) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج ۱، ص ۵۶۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو،پی، ص ۷۰۲

(۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۸۸
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج ۱، ص ۵۶۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو،پی، ص ۷۰۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۸۰

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۸۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو،پی، ص ۷۰۲

﴿۱۳﴾ ہر کافر (یہود، ہنود، نصاریٰ، مشرکین، مرتد، دہریہ) اللہ رب العزت کے ہاں ذلیل ہے، دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی اور عذاب دائمی ان کا مقدر ہے، قرآن مجید کی کثیر آیات مقدسہ اس پر روشن دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

وَاِنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ......الآیۃ (سورۃ التوبہ آیت ۲)

اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے!

وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ☆......الآیۃ (سورۃ المومن آیت ۸۵)

اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے۔

حدیث شریف میں کافروں سے عزت آمیز سلوک کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَاتَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ ، سَیِّدٌ ، فَاِنَّهٗ اِنْ یَّكُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ (۳۱)

منافق کو (عزت سے) آقا نہ کہو، کیونکہ اگر تم نے اسے صاحب عزت جانا تو تم نے اب رب کریم کو ناراض کر لیا۔

اس لئے کسی کافر کو عزت آمیز کلمات سے یاد کرنا جائز نہیں۔ (۳۲)

﴿۱۴﴾ بطور ابتلا اور استدراج بعض اوقات کافر دنیا میں غالب نظر آتے ہیں، خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ کافروں کا غلبہ اور عزت عارضی اور زائل ہونے والی ہے، یہ عارضی عزت و غلبہ ان کے ساتھ دھوکا ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہوا!

كُلُّ عِزٍّ لَیْسَ بِاللّٰهِ فَهُوَ ذِلٌّ (۳۳)

وہ عزت جو اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بغیر حاصل ہو وہ حقیقت میں ذلت ہے۔

اس لئے مومن پر فرض ہے کہ کافروں کی عارضی اور زائل ہونے والی عزت و غلبہ سے مرعوب نہ ہو، ہمیشہ دین اور دین داروں کے ساتھ وابستہ رہے۔ (۳۴)

---

(۳۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن بریدۃ، ج ۲، ص ۳۳۲
(۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۸۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ بوہی، ص ۲۰۷
(۳۳) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۳۳۲
(۳۴) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۸۹
☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۳۳۲، ۳۳۳

﴿۱۵﴾ اللہ تعالیٰ جب کسی فعل کے سبب کسی قوم یا فرد کی مذمت فرماتا ہے تو وہ فعل مذموم ہوتا ہے' جب تک کسی خارجی دلیل سے وہ محمود ثابت نہ ہو' منافقین کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرتے ہیں' اس طرح یہ فعل مذموم ہے' اس سے اجتناب فرض ہے۔ (۳۵)

﴿۱۶﴾ منافق دو قسم کے ہیں' منافق اعتقادی اور منافق عملی۔

منافق اعتقادی وہ ہے جو بظاہر اسلام کا اقرار کرے اور مسلمانوں جیسے کام کرے مگر قلبی طور پر وہ کافر ہو' اسلام کی حقانیت کو دل سے قبول نہ کرے' یہ منافق کافر سے بدتر ہے' دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا' منافق عملی وہ ہے جو حقیقی مسلمان ہو' اسلام کو دلی طور پر تسلیم کر چکا ہو مگر اس کے بعض اعمال منافقوں جیسے ہوں' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ ! اِذَاحَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَاوَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَااؤْتُمِنَ خَانَ (۳۶)

منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب بات کرے جھوٹ بولے' اور جب وہ وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

منافق عملی' مومن ہے اگرچہ اس کے بعض افعال شریعت کی نظر میں معیوب ہیں' لہٰذا منافق عملی سے مومنوں جیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ (۳۷)

﴿۱۷﴾ کافر کے کفر پر راضی رہنا کفر ہے' اگرچہ قلیل وقت کے لئے ہو' اس لئے اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو اسے فوری طور پر اسلام کی تلقین کر دی جائے' اس میں تاخیر حرام ہے' کافر کو کسی کے پاس بھیجنا کہ وہ اسے مسلمان بنائے حرام ہے' کیونکہ وہاں پہنچنے تک کے عرصہ میں وہ اس کے کافر رہنے پر راضی ہے' اس وقت سب سے اہم فرض اسے مسلمان بنانا ہے' اگر کوئی شخص خود وضو کرنے یا کافر کو وضو کرنے کا کہے یہ بھی جائز نہیں' قبول اسلام کے بعد اسے وضو یا غسل کی تاکید کرے۔ (۳۸)

☆☆☆☆☆

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸۹

(۳۶) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ 'جامع صغیر' ج ۱' ص ۴

(۳۷) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۵' ص ۴۱۶

(۳۸) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۵' ص ۱۷۴

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۰):

قانون ازالہ حیثیتِ عرفی

خفیہ سازشیوں کی اطلاع دینا اورضیافت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ☆

(سورۃالنسآء آیت'۱۴۸)

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے'اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

"لَا يُحِبُّ": حُبّ سے بنا ہے' بمعنی پسند کرنا' اللہ کی بندوں سے محبت کا معنی یہ ہے کہ وہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ آیت میں نفی محبت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا' اس پر ناراض ہے۔(۱)

"اَلْجَهْرَ": قوت سماعت اور قوت بصارت کے حواس میں کسی شئ کا افراط کے ساتھ ظاہر ہونا جہر ہے' یعنی ظہور' اعلان' بلند آواز' جہر خفا کا مقابل ہے' آیت میں اس سے مراد مطلق اعلان کرنا ہے' خواہ بلند آواز سے ہو یا پست آواز سے' تحریر سے ہو یا تقریر سے' اشارے کنائے سے ہو یا الفاظ سے۔(۲)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص۹۰
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۵۵

(۲) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص۱۰۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص۹۰
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۴۴
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج۱' ص۴۴۴

"بِالسُّوْٓءِ": ہر برائی، جس کا اعلان انسان کو غمگین کر دے، اپنی یا دوسرے کی چھپی ہوئی برائیاں مراد ہیں، یہ کلمہ وسیع مفہوم رکھتا ہے اس میں غیبت، چغلی، ٹھٹھا، گالیاں بکنا، جھوٹ بولنا، الزام تراشی وغیرہ شامل ہیں۔ (۳)

"اِلَّا مَنْ ظُلِمَ": اہل لغت اور کثیر علماء کی تصریح کے مطابق کسی شئ کو اس کی مخصوص جگہ کے علاوہ دوسری جگہ رکھنا ظلم ہے، غیر موقعہ پر رکھنا نقصان کے ساتھ ہو یا زیادتی کے ساتھ، وقت سے پہلے ہو یا بعد، یہ سب ظلم ہے، بے موقعہ بارش، غیر مناسب زمین میں کنواں کھودنا، بے وقت جانور کا دودھ دوہنا سب ظلم شمار ہوتے ہیں، کہ یہ سب اپنے وقت اور جگہ پر واقع نہیں ہوئے۔

حق اگر اپنے مقام پر اور وقت سے متجاوز ہو جائے تو بھی ظلم کہلاتا ہے، اسی لئے اس کا اطلاق گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ دونوں پر ہوتا ہے، ابلیس لعین امر قطعی کا انکار کر کے ظالم کہلایا اور سیدنا حضرت آدم علیہ السلام صرف غیر ارادی لغزش کی بنا پر اپنے کو ظالم قرار دیتے ہیں، مگر دونوں کے ظلم میں بعد المشرقین ہے۔

بعض حکماء کے نزدیک ظلم تین نوع کا ہے۔

اول! اللہ اور بندے کے درمیان حقوق میں تجاوز اور نقصان، اس نوع میں شرک اور نفاق سب سے بڑا ظلم ہے۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ☆ (سورہ لقمٰن آیت ۱۳)

بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

دوم! آدمی اور دوسرے بندوں کے درمیان حقوق میں تجاوز اور نقصان۔

(۳) ☆ قاموس القرآن، ص ۲۵۲

☆ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۲۵۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۵۴

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۴۴

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۴۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۹۰

اس نوع میں رب کریم جل وعلا کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆

(سورۃ الشوریٰ آیت ۴۲)

مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

سوم! انسان اپنی جان پر ظلم کرے اور جان کے حقوق میں تجاوز یا نقصان کرے، اس بارے میں رب قدیر جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۔۔۔۔۔۔الآیۃ

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۱)

اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

حقیقت میں انسان کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، رب غفور کے حقوق میں کمی کرکے اپنے ثواب میں خسارہ پیدا کرتا ہے، بندوں سے متعلق حقوق میں تجاوز اور نقصان کرکے اپنے اجر میں کمی اور عذاب الٰہی کو دعوت دیتا ہے، اور اپنے حقوق میں کمی وبیشی کا نقصان تو کسی سے مخفی نہیں، بہرصورت، ہر حال میں ظلم کرکے بندہ اپنا نقصان کرتا ہے، اس حقیقت کو رب قدیر جل شانہ نے کثیر آیات میں بیان فرمایا ہے، مثلاً ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ☆

(سورہ آل عمران آیت ۱۱۷)

اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے۔

غرض کہ ہر اعتقادی یا عملی حق میں تجاوز یا نقصان ظلم ہے، اس کا تعلق رب کریم سے ہو یا بندوں سے، جان سے ہو یا مال سے، عزت وآبرو سے ہو یا حسب ونسب سے، کسی کا حق مارنا، دبانا، یا دوسرے کی مِلک میں بغیر اجازت، ناحق تصرف کرنا............ ''ظلم'' ہے۔ (۴)

(۴) ۱۔ مفردات امام راغب اصفہانی، ص ۳۱۵، ۳۱۲
۲۔ تاج العروس، ج ۸، ص ۳۸۳
۳۔ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۹۱
۴۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۹۰

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہر نوع کی برائی کے اعلان اور اظہار کو پسند نہیں کرتا' ہر برائی کا اعلان واظہار اس کے ہاں ناپسندیدہ ہے' اس پر وہ اظہار ناراضی فرماتا ہے' ہاں مظلوم اگر ظالم کے ظلم کا اظہار کرے تو اسے حق پہنچتا ہے یہ معاف ہے۔(۵)

شان نزول :

اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں دو روایات مروی ہیں' ممکن ہے دونوں واقعات پر آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) ایک بار ایک شخص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ناحق زبان درازی کر رہا تھا' آپ اس کی زبان درازی پر خاموش رہے' آخر جب وہ چپ نہ ہوا تو آپ نے اسے جواب دیا' حضور نبی اکرم ﷺ یہ ماجرا ملاحظہ فرما رہے تھے' آپ وہاں سے اٹھ آئے' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ کے اٹھ آنے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب وہ دشنام طرازی اور زبان درازی کر رہا تھا اور آپ خاموش تھے اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ آپ کی طرف سے اسے جواب دے رہا تھا جب آپ نے خود اسے جواب دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا' اس لئے میں وہاں سے اٹھ آیا' اگر آپ جواب نہ دیتے تو وہ فرشتہ برابر اسے جواب دیتا رہتا' اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی' جس میں بتایا گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عمل جائز تھا مگر خاموشی افضل تھی' بدلہ لینا جائز مگر عفو بہتر ہے۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱' ص ۵۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۱
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۷۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۰
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۲۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۱۷

(۶) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۱
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۴

(۲) ایک شخص کسی کے ہاں مہمان گیا' گھر والے نے اس کی تواضع اور خاطر مدارت نہ کی' مہمان نے اس شخص کی شکایت لوگوں سے کی اور اس کی بے مروتی اور کج خلقی کو بیان کیا' اس کے متعلق آیت مبارکہ نازل ہوئی' جس میں مہمان کی حمایت کی گئی کہ اس کی شکایت بجا تھی۔(۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ گناہ بہرحال برا ہے' رب تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے' گناہ بڑا ہو یا چھوٹا' خفیہ ہو یا علانیہ' مگر اعلانیہ گناہ بہت برا ہے' اس میں گناہ اور اعلان گناہ پر عذاب ہوگا' اعلانِ گناہ خود گناہ ہے' اور عذاب خداوندی کو دعوت دینا ہے۔(۸)

﴿۲﴾ اعلانیہ گناہ کی توبہ علانیہ اور خفیہ گناہ کی توبہ خفیہ ہونی ضروری ہے' خفیہ گناہ کی اعلانیہ توبہ بھی گناہ ہے' رب کریم جل شانہ کی صفت ستاری ہمارے خفیہ گناہوں کی پردہ داری فرماتی ہے' علانیہ توبہ سے گناہ کی تشہیر ہوگی اور گناہ کی تشہیر جائز نہیں۔(۹)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲
☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱' ص ۵۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۶' ص ۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی' ص ۲۰۸
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۱۷
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۱

(۸) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۹۴

(۹) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۱۷
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۵

﴿۳﴾ جس شخص کا حال اصلاح پر ہو یا مستورالحال ہو اس کے احوال مکتومہ کی کسی کو خبر نہ ہو اس کے بارے میں بری بات کرنا بری بات کی تشہیر کرنا' اس کی بابت ہتک آمیز بات کرنا حرام اور اللہ کو سخت ناپسند ہے' مسلمان کا مال' جان جس طرح محفوظ ہے کسی کو حق نہیں کہ دوسرے مسلمان کی جان و مال کے آزار کا باعث بنے' اسی طرح اس کی عزت بھی محفوظ ہے' دوسرے کو بلاوجہ ہتک عزت کا اختیار نہیں۔ (۱۰)

﴿۴﴾ مظلوم کے لئے جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کو بیان کرے' بیانِ ظلم عوام سے ہو یا حاکم سے' بہرصورت جائز ہے' مگر شرط یہ ہے کہ سچ بولے' جھوٹ نہ بولے' جھوٹا الزام نہ لگائے' اتنی زیادتی بیان کرے جتنا ظلم ہوا' بیانِ ظلم بدلہ ہے اور برابر بدلہ لینا جائز ہے' البتہ ظلم پر صبر اولیٰ ہے۔ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۲۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶ 'ص ۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱ 'ص ۹۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۴۴

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۴۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ۲۰۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ 'ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳ 'ص ۳۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶ 'ص ۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۲۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۵۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶ 'ص ۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶ 'ص ۱

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ 'ص ۵۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱ 'ص ۹۰

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۴۴

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱ 'ص ۴۴۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ۲۰۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۵۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳ 'ص ۳۱۷

﴿۵﴾ کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، خفیہ عیب ظاہر کرنا، جھوٹا الزام لگانا، جھوٹ بولنا اور ہر وہ کلمہ کہنا جس سے دوسرے مسلمان بھائی کی بلاوجہ دل آزاری ہو، حرام اور اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

مہذب معاشرے اور پرامن ماحول کی تشکیل وتعمیر کے لئے لازمی ہے کہ انسان اپنے متعلقین، ملازمین، خدام اور زیرِ تربیت افراد سے مہذب انداز میں گفتگو کرے، اس کی گفتگو میں گالی، غیبت، چغلی اور بہتان نہ ہو، اپنے متعلقین سے محبت اور الفت سے پیش آئے تاکہ دوسرے اس سے اچھی عادات سیکھ سکیں، اس طرح ایک پرامن، مہذب اور مثالی اسلامی معاشرہ وجود میں آجائے گا۔ (۱۲)

﴿۶﴾ جس طرح شخصی ظالم کے ظلم کی شکایت عوام اور حاکم سے کرنا جائز ہے اسی طرح اسلام اور اسلامی سلطنت کے غداروں کی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور خفیہ منصوبوں کی شکایت حکومت سے کرنا جائز ہے، اسلام اور اسلامی سلطنت کو نقصان پہنچانے والے عناصر کی مخبری غیبت نہیں بلکہ اسلام اور اسلامی سلطنت کا دفاع ہے، جب شخصی ظالم کی شکایت جائز ہے تو قومی ظالموں کی شکایت بطریق اولیٰ جائز ہے، اسی طرح چوروں، ڈاکوؤں، لٹیروں وغیرہ کی مخبری جائز ہے۔ (۱۳)

﴿۷﴾ بے دینوں، بدمذہبوں اور اسلام دشمن عناصر کی بے دینی، بدمذہبی اور اسلام دشمن سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ رکھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے تاکہ لوگوں کا دین محفوظ رہے، لوگ اپنے دولت ایمان کی حفاظت کرسکیں۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم آقا ومولیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اُذْكُرُوا الْفَاسِقَ بِمَافِيْهِ كَيْ يَحْذَرَهُ النَّاسُ (وفی روایة الْفَاجِرُ) (۱۴)

فاسق وفاجر کے عیب لوگوں سے بیان کروتا کہ لوگ ان سے پرہیز کریں۔

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۲۹۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۹۱

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۴۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۵۵

(۱۳) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۴۴

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۹۰

☆ کشف الخفاء للعجلونی، ج ۱، ص ۱۱۴، ج ۲، ص ۴۹۲

☆ الکاشف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف لابن حجر، ص ۱۵۷، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱، ص ۴۳۰

﴿۸﴾ اگر کوئی مسلمان کسی ظالم' فاسق وفاجر سے رشتہ یا معاملہ کرنا چاہے اور وہ اس سے بے خبر ہو تو اسے خبر کر دینا جائز ہے' کہ یہ غیبت نہیں بلکہ لوگوں کو ظلم سے بچانا ہے' یونہی اگر کوئی شخص یا جماعت کسی کے خلاف سازش کر رہی ہو تو اس کو سازش سے آگاہ کر دینا جائز ہے کہ یہ دفع ظلم ہے' غیبت نہیں۔ (۱۵)

﴿۹﴾ کسی شخص پر اگر ذاتی طور پر ظلم ہوا ہو تو اسے معاف کر دینے کا اختیار ہے بلکہ معاف کر دینا ہی بہتر ہے' مگر قومی' ملکی' اسلامی اور مذہبی ظالم کو ہرگز معاف نہ کیا جائے' معاف کر دینے سے ملکی وقومی نظم وانتظام میں خلل آئے گا اور ملکی نقصان کی تلافی ممکن نہ رہے گی' یاد رہے اخلاق اور شئ ہے اور ملکی وقومی انتظام اور شئ ہے' ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا جائز نہیں۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ ظالم اگر کافر ہو یا علانیہ ظلم کرے تو اسے بددعا دینا جائز ہے' کیونکہ ظالم کی جان' مال' عزت محترم نہیں رہتی' البتہ ظالم کے سوءِ خاتمہ کی بددعا جائز نہیں' کیا معلوم اللہ اسے ہدایت دے دے' حضور رحمۃ للعالمین نے باوصف رحمت عامہ کے کافروں کے لئے بددعا فرمائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ (۱۷)

اے اللہ! مضر قبیلہ پر اپنی گرفت مضبوط فرما اور ان پر اس طرح کا قحط نازل فرما جس طرح (مصر میں) حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا تھا۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ علم' دولت' عزت' اقتدار اور وقار کے اعتبار سے ظالم خواہ کتنے مرتبے والا ہو وہ ظالم ہے' اس کے عیب بیان کرنا اور اس کی شکایت کرنا جائز ہے' اس کے مرتبے کا لحاظ نہ کیا جائے۔ (۱۹)

---

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۰
(۱۶) ☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۴۴
(۱۷) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ' ج ۱' ص ۱۱۰
☆ ورواہ مسلم وابو داؤد والنسائی والدارمی
(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۹۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۷۰
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۵۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۰
(۱۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۹۰

﴿۱۲﴾ ظالم کے خلاف استغاثہ کرنا، فتویٰ طلب کرنا، ظالم کے ظلم کا اعلان کرنا، اس کے ظلم کی تشہیر کرنا خواہ زبانی ہو یا تحریری، ہر طرح سے جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں مبالغہ اور بہتان نہ ہو۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ راویان حدیث کے واقعی عیوب بیان کرنا اور ان پر جرح کرنا جائز ہے، یہ غیبت اور چغلی نہیں، بلکہ امت کو ان کی وضع کردہ حدیثوں سے بچانا مقصود ہے، نیز اس سے مختلف احادیث میں بعض کر ترجیح دینا ممکن ہو جاتا ہے، اس سے مرادِ رسول ﷺ تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ منافق منافقت سے، فاسق فسق سے اور گناہ گار گناہ سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے تو اس کے سابقہ گناہوں کا ذکر کرنا جائز نہیں، کیونکہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ فراخ دست مقروض قرض کی ادائیگی میں اگر تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے، اس کی شکایت حاکم سے کی جا سکتی ہے اور حاکم اسے سزا دے سکتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۶﴾ آپس میں گالیاں دینے والوں میں جو پہل کرتا ہے وہ ظالم ہے اور الزام اس پر ہے، دوسرا بدلہ لینے والا ہے بشرطیکہ گالی دینے میں تجاوز نہ کرے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِئ مِنْهُمَا حَتّٰى یَتَعَدَّ الْمَظْلُوْمُ (۲۴)

دو گالیاں دینے والوں میں سے جو پہل کرے الزام اس پر ہے جب تک مظلوم حد مساوات سے آگے نہ بڑھے۔ (۲۵)

﴿۱۷﴾ حالت اکراہ میں اگر کسی کو برا کلمہ کہنے پر مجبور کیا جائے تو وہ معذور ہے، اس حالت میں کلمۂ سوء کہنے پر مواخذہ نہیں۔ (۲۶)

---

(۲۰) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۵۵

(۲۱) ☆ مقدمہ للشیخ عبدالحق محدث دہلوی

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۹۰

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۲

(۲۴) ☆ رواہ الائمہ احمد و مسلم و ابو داؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۲۶

(۲۵) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج ۱، ص ۵۷۰

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج ۱، ص ۴۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۲۱۷

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۱

﴿۱۸﴾ مہمان کی مہمان نوازی مستحب اور مکارم اخلاق سے ہے' مہمان نوازی ہر دور میں اور ہر مذہب میں پسندیدہ رہی ہے' اور اب بھی یہی حکم ہے' اسلام نے اس کے کثیر فضائل بیان فرمائے ہیں' ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

اَلضَّیفُ یَاْتِی بِرِزْقِهٖ وَیَرْتَحِلُ بِذُنُوبِ الْقَوْمِ وَیُمَحِّصُ عَنْهُمْ ذُنُوبَهُمْ (۲۷)

مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے اور میزبان قوم کے گناہ ساتھ لے جاتا ہے اور ان کے گناہ کو مٹا کر جاتا ہے۔

البتہ اگر مہمان ایسی حالت میں ہو جہاں وہ اپنی غذا اور رہائش کا انتظام نہ کر سکتا ہو تو اس مجبور مہمان کی مہمان نوازی واجب ہے۔ (۲۸)

﴿۱۹﴾ عزیز' دوست' واقف کی تین دن مہمانی مستحب ہے' اس کے بعد مہمان کو چلا جانا چاہیئے' اجنبی اپنے یا کسی کے کام کے لئے ہمارے پاس آئے تو مہمانی اس کا حق نہیں' البتہ اس کی مہمانی مکارم اخلاق سے ہے۔ (۲۹)

☆☆☆☆☆

---

(۲۷) ☆ رواه ابو الشیخ عن ابی الدرداء 'بحواله جامع صغیر' ج۲' ص۸۷

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان (حاشیه)' ج۲' ص ۲۹۱

☆ اشعة اللمعات شرح مشکوٰة' ج۳' ص ۵۱۱

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۱):

کفار سے معاملہ اور تجارت

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ☆ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ☆ (سورۃ النسآء آیات ۱۶۰٬ ۱۶۱)

تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام فرمادیں اور اس لئے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا' اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حل لغات:

"فَبِظُلْمٍ": بڑے ظلم کے سبب

یہودیوں کے بڑے ظلم جن کے سبب ان پر بعض حلال اشیاء حرام ہوئیں قرآن مجید نے انہیں تفصیل سے بیان کیا ہے' وعدہ شکنی' آیات خداوندی کا انکار' انبیائے کرام علیہم السلام کا ناحق قتل' سیدہ صدیقہ حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ وعلیہا السلام پر بہتان عظیم' حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے قتل کا دعویٰ بڑے فخر سے' وغیرہ ان ظلموں میں سے ہیں۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ا 'ص ۵۸۴

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ا 'ص ۴۴۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۲۷

"حَرَّمْنَا": ہم نے ان پر حرام قرار دیں۔

یہودیوں کے ظلم کے سبب جو حلال اشیاء ان پر حرام ہوئیں ان کا ذکر قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے' ارشاد ربانی ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۚ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ☆(سورۃ الانعام آیت'۱۴۶)

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی' مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو' ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔

حَرَّمْنَا کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کی سرکشی کے باعث جنت کی نعمتیں ان پر حرام قرار دی ہیں' وہ جنت میں جائیں گے نہ وہاں کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

بعض مفسرین نے یہود کی ایک سرشت بد کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ باوجود دنیا میں بے شمار حلال اشیاء اور حلال ذرائع آمدن کے یہود ہمیشہ حرام کھاتے ہیں' حرام کماتے ہیں' رزق حلال انہیں راس ہی نہیں آتا' دغا' فریب' سود' لوٹ گھسوٹ ان کی گویا فطرت میں داخل ہے' ارباب بصیرت اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور قرآنی حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔(۲)

"وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ": اور اللہ کی راہ سے روکنے کے سبب۔

اللہ کی راہ سے مراد دین حق' اسلام اور رسول خاتمی مرتبتﷺ کی اتباع ہے' رسول اللہﷺ کی راہ ہی راہ حق ہے' اسی راہ سے اللہ تعالیٰ تک وصول ممکن ہے' اس کے سوا کوئی اور راہ نہیں جو اللہ تعالیٰ تک پہنچا دے۔(۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۱'ص۱۰۵
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۵۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج۶'ص۱۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۳۲۷

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص۱۲
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور'ج۱'ص۴۴۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۳۲۷

"اَمْوَالَ النَّاسِ " :لوگوں کے مال۔

اموال کولوگوں کی طرف مضاف کرتے ہیں اس طرف اشارہ ہے کہ حرام ذرائع سے حاصل کئے ہوئے مال ہمیشہ اصل مالک کے ہی رہتے ہیں حرام کمانے والا ان کا مالک نہیں بن سکتا'اَمْوَالَ النَّاسِ میں اضافت تملیکی ہے۔(۴)

"بِالْبَاطِلِ " :ناحق'حرام ذریعہ سے۔

باطل سے مراد'اس آیت میں'تمام حرام ذرائع ہیں'سود'رشوت'چوری'ڈاکہ'دھوکہ دہی'ملاوٹ'رقص وسرود کی آمدن'مغنیہ کی آمدن'حرام تجارت وغیرہ۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ وعدہ شکنی'آیات الٰہیہ کا انکار'کسی کوناحق قتل کرنا'عفت مآب بیبیوں پرتہمت لگانا'انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین سب حرام ہیں'اللہ تعالیٰ نے گذشتہ قوموں پرعذاب کے جن اسباب کا ذکر فرمایا ہے وہ سب حرام ہیں'ان سے اجتناب فرض ہے'قرآن مجید کے قصص ہماری عبرت کے لئے ہیں'ارشادربانی ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۔......الآیة (سورہ یوسف آیت'۱۱۱)

بے شک ان کی خبروں سے عقل مندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔(۶)

﴿۲﴾ ظلم کے سبب جو چیزیں یہودیوں پرحرام قراردی گئی تھیں وہ مسلمانوں پرحلال ہیں'مثلاً اونٹ کا گوشت'اونٹ کا دودھ'حلال جانور کا گوشت'چربی۔(۷)

(۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۳۲۷

(۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی'مطبوعہ'یو'پی'ص ۲۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'ج ۱۱'ص ۱۰۵

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج ۱'ص ۴۴۹

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج ۱'ص ۴۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج ۲'ص ۱۴

(۶) ☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ'مصر'ج ۱'ص ۵۸۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۳۲۷

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاھور'ج ۱'ص ۴۴۹

(۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۳۲۴

﴿۳﴾ سود اور زنا مطلقاً حرام قطعی ہیں، کسی بھی تاویل سے انہیں حلال قرار نہیں دیا جا سکتا، یہ دونوں پہلی امتوں پر بھی حرام رہے، حتی کہ یہود و نصاریٰ کے دین میں بھی حرام رہے، سود کا لینا، دینا، کاروبار کرنا، سود کی گواہی، سودی دستاویز لکھنا، اسی طرح زنا اور اس کے دواعی اور محرکات، معاونات اور ترغیبات سب حرام ہیں، ان کا حلال جاننے والا کافر اور حرام جان کر ارتکاب کرنے والا فاسق ہے۔(۸)

﴿۴﴾ شراب اور خنزیر مسلمانوں کے لئے حرام ہیں، ان کا استعمال اور فروخت کرنا، ان کی کمائی کھانا حرام ہے، کافر اگر ان کو استعمال کریں تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اس معاملہ میں ان سے تعرض نہ کیا جائے گا، لیکن مسلمان ان کے استعمال سے قطعی اجتناب کریں۔(۹)

﴿۵﴾ جو اشیاء کفار کے دین میں حرام ہیں وہ ان کے نہ کرنے کے پابند ہیں، یعنی اگر وہ ان کا ارتکاب کریں گے تو سزا پائیں گے، جب ان کا مقدمہ قاضی اسلام کے سامنے پیش ہوگا تو ان کے دین کے مطابق وہ فیصلہ سنائے گا۔(۱۰)

﴿۶﴾ سود اور ناجائز و حرام ذرائع سے حاصل کیا ہوا مال کمانے اور حاصل کرنے والے کی مِلک نہیں بنتا بلکہ وہ مال اصل مالکوں کا ہی رہتا ہے، رب تعالیٰ نے مالوں کو ''لوگوں کے مال'' فرمایا، لہٰذا ان حرام کمائیوں کو اصل مالکوں تک پہنچانا فرض ہے، ان مالوں میں وراثت جاری نہ ہوگی، وارثوں پر بھی فرض ہے کہ اگر انہیں اصل مالکوں کی خبر ہو تو انہیں واپس کریں ورنہ ان کی طرف سے صدقہ کریں۔(۱۱)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۹۲
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج۱، ص ۵۸۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۵۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۲۴
(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۲۵
(۱۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۲۵
(۱۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۳۲۷

﴿۷﴾ حاکم اور قاضی کو رشوت دینا حرام ہے' انہیں لینا حرام ہے' وہ رشوت کے بغیر صحیح فیصلہ کرنے کا شرعی اور قانونی طور پر پابند ہے' اسی طرح ضامن' سفارشی اور گواہ کو رشوت دینا لینا بھی حرام ہے' حدیث شریف میں ہے۔

ثَلَاثَةٌ لَاتَكُوْنُ اِلَّالِلّٰهِ ! اَلْقَرْضُ وَالضَّمَانُ وَالْجَاهُ (۱۲)

تین چیزیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کی جائیں' قرض' ضمانت' سفارش۔

﴿۸﴾ حرام مال اور سود کے باوجود کفار سے معاملہ کرنا' خرید و فروخت کرنا جائز ہے' خرید و فروخت سے ان سے حاصل ہونے والا مال مسلمانوں کے لئے حلال ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۔ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۔ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ...... الآية

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۵)

حضور سید عالم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے ایک یہودی کے ہاں اپنی ذرع گروی رکھی اور اس کے بدلے غلہ حاصل کیا۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار نبوت سے پہلے شام کی طرف تجارت کی غرض سے سفر فرمایا' تجارت میں آپ نے خوب نفع حاصل کیا' یہ تجارت کفار سے تھی' اعلان نبوت کے بعد اس تجارت کو ناپسند نہ فرمایا' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے اس پر انکار نہ کیا' اس کا جواز برقرار رکھا' یہ تمام امور کفار سے تجارت کے جواز پر دلالت کرتے ہیں' شرع نے اس معاملہ میں ہم پر آسانی رکھی ہے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ کفار سے سود لینا دینا دار الاسلام میں جائز نہیں' البتہ دار الحرب میں کفار سے سود لینا جائز ہے' مسلمان کو چاہیئے کہ اسے سود جان کر نہ لے بلکہ یہ سمجھے کہ کافر کا مال مل رہا ہے' اس میں شرط یہ ہے کہ کفار سے بدعہدی اور خیانت نہ کرے۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ دار الحرب میں زنا پر حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ وہاں شرعی احکام کے نفاذ کا محل نہیں۔ (۱۵)

---

(۱۲) تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ا' ص ۲۵۸

(۱۳) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۱۵

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۱۳

(۱۴) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۱۱

(۱۵) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ا' ص ۵۱۲

﴿۱۱﴾ شارع کا کسی فعل سے روک دینا موجب تحریم ہے' اگر چہ حکم میں لفظ ''حرام'' نہ ہو۔(۱۶)

﴿۱۲﴾ شارع اگر کسی واقعہ یا فعل کی خبر دے کر اس پر اظہار ناراضی کرے تو وہ فعل ممنوع اور حرام ہوتا ہے' اس آیت میں یہود کے مظالم کی خبر دے کر اس پر عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے' یہود کے یہ افعال مسلمانوں کے لئے حرام ہیں۔(۱۷)

﴿۱۳﴾ جو کافر دارالاسلام میں ہوں اگر وہ محرمات کا ارتکاب کریں گے تو ان پر شریعت کی حد جاری ہوگی' کیونکہ کفار معاملات اور محرمات کے ارتکاب میں ہمارے احکام کے مکلّف ہیں' ان پر زنا' چوری' ڈاکہ' قذف وغیرہ پر حد جاری ہوگی۔

یاد رہے کہ مسلمان پر جب حد جاری ہو جاتی ہے تو وہ اس گناہ سے بری ہو جاتا ہے' آخرت میں اس سے اس بارے میں مواخذہ نہیں ہوگا' اگر وہ از خود بخوشی حد قبول کر لے تو اسے آخرت میں اجر ملے گا' بخلاف کافر کے' کہ اسے آخرت میں اجر نہ ملے گا' کیونکہ آخرت کا اجر ایمان کے ساتھ مشروط ہے۔(۱۸)

﴿۱۴﴾ ظالم کو ظلم کی وجہ سے چند حلال اشیاء کے استعمال سے روک دینا جائز ہے' مثلاً اس کی آزادی کو محدود کر دیا جائے گا' یہود کے گناہوں کے سبب ان پر بعض حلال اشیاء حرام قرار دی گئیں' معالج مریض کو چند جائز چیزوں کے استعمال سے روک دیتا ہے۔(۱۹)

---

(۱۶) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص ۲۱۱
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱'ص ۴۴۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶'ص ۱۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۳۲۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱'ص ۵۱۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۲۹۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۱'ص ۵۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۲۴

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۲۹۲

﴿۱۵﴾ یہود کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ لوگوں کو دین حق سے روکتے ہیں' اسی طرح وہ ہمیشہ حرام کھانے کے عادی ہیں' آج کی نام نہاد مہذب دنیا میں یہودیوں کا کاروبار تمام تر سودی ہے' غریب اقوام کو سود کے جال میں ایسا پھنساتے ہیں کہ کبھی خلاصی ممکن نہیں' اسی طرح علمی روشنی اور تحقیق کے نام مستشرقین نے اپنی نام نہاد تحقیقات میں اسلام' قرآن اور صاحب قرآن حضور نبی رحمت ﷺ کے بارے میں ایسے غلیظ الزامات کو تحقیق کے روپ میں پیش کیا ہے جسے صرف ارباب بصیرت ہی بھانپ سکتے ہیں اس لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حتی الامکان تمام کفار سے' بالخصوص یہود کے معاشی نظام اور علمی تحقیق سے مجتنب رہیں۔ (۲۰)

☆☆☆☆☆

(۲۰) تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ 'مصر' ج ۱ ص ۵۸۴

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۳ ص ۳۲۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۲):

﴿میراث کے بعض مسائل﴾

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

یَسۡتَفۡتُوۡنَکَ ؕ قُلِ اللّٰہُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِی الۡکَلٰلَۃِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا ہَلَکَ لَیۡسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗۤ اُخۡتٌ فَلَہَا نِصۡفُ مَا تَرَکَ ۚ وَہُوَ یَرِثُہَاۤ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہَا وَلَدٌ ؕ فَاِنۡ کَانَتَا اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ ؕ وَاِنۡ کَانُوۡۤا اِخۡوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ☆ (سورۃالنسآء آیت ۱۷۶)

اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں' تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے' اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو' پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی' اور اگر بہن بھائی ہوں' مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر' اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔

حل لغات :

"**یُفْتِیْکُمْ**" : فتویٰ دیتا ہے' اس کا مصدر فُتْیَا' فَتْوٰی ہے' جس کا معنی ہے' مشکل احکام کا جواب دینا' حکم بیان کرنا' کھول کر بیان کرنا۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ میراث کے مسائل مشکل ہیں' عقل انسانی ان کے حل میں عاجز ہے اس لئے اللہ تعالیٰ وحی ربانی کے ذریعے اسے بیان فرماتا ہے اور اس کا رسول ﷺ اس اجمال کی تفصیل فرما دیتا ہے۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ توقیفی ہیں' یعنی ہم وہی اسماء بیان کریں گے جو شرع میں وارد ہوئے ہیں' اگرچہ اللہ تعالیٰ فتویٰ دیتا ہے مگر اس کے منقول اسماء میں "مفتی" شامل نہیں' اس لئے اللہ تعالیٰ کو مفتی کہنا جائز نہیں۔

"**اَلْکَلٰلَۃ**" : کلالہ وہ مرد یا عورت ہے کہ مرتے وقت اس کی نہ اولاد ہو نہ والدین' اسی طرح وراثت پاتے وقت جو اس حالت میں ہو کہ اس کی نہ اولاد ہو نہ ماں باپ' وارث اور مورث دونوں کلالہ ہو سکتے ہیں۔(۲)

اس کلمہ کی لغوی تحقیق سورۃ النسآء کی آیت نمبر ۱۲ کے احکام کے ضمن میں بیان ہو چکی ہے۔

"**لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ**" : آیت میں ولد سے مراد مطلقاً اولاد ہے جو بیٹوں' بیٹیوں' پوتوں' پر پوتوں وغیرہ کو شامل ہے۔

اسی طرح " اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ " میں ولد سے مراد مطلقاً اولاد ہے۔(۳)

---

(۱) ☆ مفردات امام راغب اصفہانی' ص ۳۷۳

☆ مصباح المنیر' ج ۲' ص ۵۳

☆ تاج العروس' ج ۱۰' ص ۳۷۵

(۲) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۲۱

☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷

☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' مطبوعہ یو پی' ص ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۴۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۳۲۱

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۵۲۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۳۲۱

"**وَلَـهٗ اُخْتٌ**" : آیت مذکورہ میں بہن سے مراد باجماع علماء حقیقی بہنیں ہیں' اور اگر حقیقی بہن نہ ہوتو پھر باپ میں شریک بہن اس کے قائم مقام ہے۔(۴)

صرف ماں میں شریک بہن کے مسائل سورۃ النسآء کی آیت نمبر ۱۲ میں بیان ہو چکے ہیں۔

"**اِخْـوَةً**" : اس آیت میں اِخْـوَةٌ سے مراد وہ بھائی اور بہنیں ہیں جو ماں باپ میں شریک ہوں یا صرف باپ میں شریک ہوں' اسی پر علماء کا اجماع ہے۔(۵)

صرف ماں میں شریک بہن بھائیوں کی وراثت کے احکام سورۃ النسآء کی آیت نمبر ۱۲ میں بیان ہو چکے ہیں۔

"**فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ**" : پھر اگر دو بہنیں ہوں۔

میراث کے مسائل میں دو اور دو سے زائد افراد کا حکم یکساں ہوتا ہے۔(۶)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص۲۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص۲۶۲
☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۵۷
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۵۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۲۱۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۶'ص۴۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۳۲۶
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۱'ص۱۲۱

(۵) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمربیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یو'پی'ص۲۱۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'ج۱۱'ص۱۲۱
☆ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہبن احمدبن محمودنسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۲۵۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۶'ص۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۳۲۷

(۶) ☆ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازارلاہور'ج۱'ص۴۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۳۲۷
☆ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ 'مصر'ج۱'ص۵۹۴

شان نزول :

آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند واقعات مروی ہیں، ممکن ہے تمام واقعات کے جواب میں آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ شدید بیمار ہو گیا، حضور رحمت عالم جان عالم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں میری تیمارداری کے لئے تشریف لائے، پیدل آئے تھے، میں بیہوش تھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کے غسالہ کا مجھ پر چھینٹا مارا، مجھے ہوش آ گیا، میں نے سرکار ابد قرار ﷺ کو اپنے سرہانے پایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں کلالہ ہوں، میرا مال کیسے تقسیم ہو گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ایک روایت میں یوں مروی ہے کہ میں بہنوں کے تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بہت خوب ہے، مگر اور بھلائی کرو، میں نے عرض کیا، نصف مال، فرمایا بہت خوب ہے، پھر حضور نے خاموشی اختیار فرمائی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو یا سات بہنیں تھیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اے جابر! تم اس مرض میں نہیں مرو گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں وصال فرمانے والے صحابہ میں سے سب سے آخری صحابی ہیں۔ (۷)

(۲) حجۃ الوداع سے واپسی پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا میری بہنوں کی وراثت سے مجھے کتنا حصہ ملے گا، اس کے متعلق آیت نازل ہوئی۔

یاد رہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا وصال اپنی بہنوں سے پہلے ہوا اسی وجہ سے آیت میں بھائی کی وراثت کے مسائل بیان ہوئے۔ (۸)

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلالہ کی میراث کے متعلق سوال کیا، اس پر آیت نازل ہوئی۔ (۹)

---

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۱۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۶ ص ۲۸
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ مصر ج ۱ ص ۵۹۲
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۴۵۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یو پی ص ۲۱۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۶ ص ۴۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی مطبوعہ یو پی ج ۱ ص ۲۶۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۳ ص ۳۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۳۲۵

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۱ ص ۵۲۰
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور ج ۱ ص ۳۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۳۲۵

(۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۶ ص ۴۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۳ ص ۳۴۱

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ وراثت کے احکام نہایت اہم اور مشکل ہیں، عقل سے انہیں معلوم کرنا ممکن نہیں، وحی الٰہی اور سنت نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل السلام اور پھر اجماع امت ہی ان کے بیان کا ذریعہ ہیں، وراثت کے مسائل کی اہمیت کو حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ (۱۰)

وراثت کا علم حاصل کرو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ یہ نصف علم ہے، یہ جلد بھلا دیا جائے گا میری امت میں سے جو چیز سب سے پہلے اٹھائی جائے گی وہ علم وراثت ہے۔

لہٰذا اس علم کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، مسلمانوں کی ایک جماعت کو اس کا سیکھنا فرض ہے، نیز مسلمانوں پر فرض ہے کہ وراثت کے مسائل قرآن وسنت سے معلوم کریں، وارثوں اور ان کے حصوں کے تعین میں عقل سے کام نہ لیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کمال فقاہت کے باوجود وراثت کے مسائل حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے تھے۔(۱۱)

(۱۰) ☆ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۲۶

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۵۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۲۸

☆ تفسیر ابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج ۱، ص ۵۹۲

☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۴۵۷

☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور، ج ۱، ص ۴۵۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۶، ص ۴۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، مطبوعہ یو، پی، ص ۲۱۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۲۵

﴿۲﴾ اگر کوئی آدمی مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو نہ لڑکا نہ لڑکی' ماں باپ بھی نہ ہوں' ایک بہن ہو تو بہن کو بھائی کے ترکہ سے بطور فرض نصف حصہ ملے گا' اور اگر کوئی اور وارث نہ ہو تو بقیہ نصف بھی بطور عصبہ بننے کے بہن کو مل جائے گا۔ (۱۲)

﴿۳﴾ اگر بہن مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو نہ بیٹا نہ بیٹی' تو بھائی کو کل ترکہ دیا جائے گا' بشرطیکہ بہن کا' ماں باپ' دادا دادی نہ ہو۔ (۱۳)

﴿۴﴾ اگر دو یا دو سے زیادہ بہنیں ہوں اور بھائی کوئی نہ ہو تو بھائی کے کل ترکہ کا دو تہائی ان کا ہوگا' دو سے زیادہ بہنوں کو حصہ دو کے برابر ہے' اسی پر علماء کا اجماع ہے۔ (۱۴)

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۰
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۹۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۲۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۴۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۲۔

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۹
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۹۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۲۱
☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۶

(۱۴) ☆ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمدبن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردوبازار لاہور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۹۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۷

﴿۵﴾ اگر بہن بھائیوں کی جماعت ہو یعنی کچھ بھائی اور کچھ بہنیں تو وہ عصبہ کے طور پر وراثت پائیں گے' ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔(۱۵)

﴿۶﴾ اگر ایک بھائی اور ایک بہن وارث ہو تو دونوں کا حصہ جماعت کے حصہ کے برابر ہوگا' اسی پر اجماع ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ ایک بہن کو کل ترکہ کا آدھا اور ایک سے زائد بہنوں کے لئے کل ترکہ کا دو تہائی اس وقت ہوگا جب میت کی اولاد نہ ہو' یعنی لڑکا یا لڑکی نہ ہو' اولاد سے مراد میت کی نسل در نسل کوئی نرینہ اولاد ہے' یعنی پوتا' پڑپوتا' اسی پر اجماع امت ہے۔(۱۷)

﴿۸﴾ اگر نرینہ اولاد ہو مثلاً ایک یا چند پوتے یا ایک پڑپوتا یا چند پڑپوتے' خواہ پوتی یا سگڑ وتی ہو یا نہ ہو' بہر حال بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہ ملے گا۔(۱۸)

﴿۹﴾ اگر ایک یا چند لڑکیاں ہوں' پوتیاں یا پڑپوتیاں' تو اس وقت بہن بھائی بطور عصبہ حصہ پائیں گے' یعنی ذوی الفروض کو حصے دینے کے بعد جو بچے گا وہ ان کا حصہ ہوگا۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ نرینہ اولاد کی نسل عورتوں کے مقررہ حصے دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ بھائیوں اور بہنوں کا ہوگا' اسی طرح ایک یا چند بہنیں ایک بیٹی یا چند بیٹیوں کی موجودگی میں صاحب فرض نہیں' بلکہ عصبہ ہوں گی۔(۲۰)

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۷
☆ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۴۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج ۱۱' ص ۱۲۱
☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ' مصر' ج ۱' ص ۵۹۴
(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۲
(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۳
(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۳
(۱۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۲۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۳
(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۳
☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاھور' ج ۱' ص ۴۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۷

﴿۱۱﴾ اگر حقیقی بہن بھائی نہ ہوں تو علاتی بہن بھائی (باپ ایک، ماں جداجدا) کا حکم حقیقی بہن بھائیوں کا ہوتا ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ ایک حقیقی بھائی کی موجودگی میں علاتی بہن بھائی وارث نہیں ہوتے۔(۲۲)

﴿۱۳﴾ ایک حقیقی بہن ہو تو علاتی بہن کو خواہ ایک ہو یا چند، کل ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا تاکہ دو تہائی کی تکمیل ہو جائے۔(۲۳)

﴿۱۴﴾ ایک بیٹی ہو اور اس کے ساتھ ایک پوتی یا چند پوتیاں ہوں تو بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا۔(۲۴)

﴿۱۵﴾ دو حقیقی بہنیں ہوں تو علاتی بہنوں کو کچھ نہیں ملتا، کیونکہ حقیقی بہنوں کو اس وقت دو تہائی مل جاتا ہے، جو بہنوں کا پورا فرض ہے، البتہ اگر علاتی بہنوں کے ساتھ ان کا کوئی بھائی بھی ہو تو بھائی کی وجہ سے وہ عصبہ بن جاتی ہیں اور بقیہ ایک تہائی بہن بھائیوں میں دوہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔(۲۵)

﴿۱۶﴾ اگر حقیقی بھائی موجود نہ ہو اور علاتی بھائی ہوں تو علاتی بھائی کا حکم حقیقی بھائی کی طرح ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔(۲۶)

﴿۱۷﴾ باپ کی موجودگی میں بہن کا کوئی حصہ نہیں، اسی پر اجماع امت ہے۔(۲۷)

﴿۱۸﴾ وراثت میں باپ بھائی سے اولیٰ ہے۔(۲۸)

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۴۲

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۴۳

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۴۴

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۴۴

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۴۴

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۴۴

(۲۷) ☆ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ، مصر، ج۱، ص ۵۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص ۱۲۱

(۲۸) ☆ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ج۱، ص ۴۵۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱، ص ۴۵

﴿۱۹﴾ حقیقی بہنوں کی وراثت کے پانچ احوال ہیں۔

اول! ایک کونصف ملے گا۔

دوم! دو یا دو سے زائد کو دو تہائی حصہ ملے گا۔

سوم! اگران کے ساتھ حقیقی بھائی بھی ہوتو دو بہنوں کو ایک بھائی کے برابر حصہ ملے گا۔

چھارم! بیٹیوں اور پوتیوں کے ہوتے ہوئے بہنوں کو بقایا سارا مال ملے گا' یعنی یا نصف یا ایک تہائی ملے گا۔

پنجم! بیٹے' پوتے نیچے تک کے ہوتے ہوئے نیز باپ دادا کے ہوتے ہوئے بہنیں میراث سے محروم رہتی ہیں۔(۲۹)

﴿۲۰﴾ باپ کی طرف سے بہنوں کے سات احوال ہیں۔

اول! ایک کونصف ملے گا۔

دوم! دو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی حصہ ملے گا' بشرطیکہ کوئی ایسی بہن نہ ہو جو ماں باپ کی طرف سے ہو۔

سوم! اگرایک بہن ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوتو صرف باپ کی طرف سے بہنوں کو چھٹا حصہ ملے گا' تاکہ بہنوں کا مجموعی حصہ دو تہائی ہو جائے۔

چھارم! اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے دو بہنیں موجود ہوں تو صرف باپ کی طرف سے بہنوں کو کچھ نہ ملے گا۔

پنجم! ہاں اگران کے ساتھ کوئی بھائی ہوتو اس کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جائیں گی' اور بھائی بہنوں میں دوہرے اوراکہرے کے حساب سے حصہ تقسیم ہوگا۔

ششم! بیٹے' پوتے نیچے تک کے ہوتے ہوئے نیز باپ دادا کے ہوتے ہوئے میراث سے محروم ہو جائیں گے۔

هفتم! حقیقی بھائی کی موجودگی میں بھی میراث سے محروم ہو جائیں گے۔(۳۰)

﴿۲۱﴾ میراث میں وارثوں کی تعداد کا اعتبار ہے' ان کو چھوٹے یا بڑے ہونے سے حصوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔(۳۱)

---

(۲۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۸

(۳۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۸

(۳۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'مطبوعہ 'یوپی' ص ۲۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۲۸

﴿۲۲﴾ مال کے طمع میں کسی کی موت کا انتظار کرنا عبث ہے، بلکہ اپنی آخرت کا خیال رہے، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے عبرت پکڑیں۔ (۳۲)

﴿۲۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تبرکات باعث شفا اور برکت ہیں، اگر میسر آجائیں تو ان کی تعظیم درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے، ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِکَ ۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ☆ (سورۃ الحج آیت ۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

﴿۲۴﴾ سورۃ النسآء کی یہ آیت مبارکہ وراثت کے احکام میں سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت ہے، اسے "آیت الصیف" (گرمی کے موسم میں نازل ہونے والی) بھی کہتے ہیں، مالی معاملات میں سود کی آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی اور قرآن مجید میں سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۱ ہے۔ (۳۳)

سورۃ النسآء کی منتخب آیات کے احکام کی جمع و ترتیب اور تسوید و تبییض سے ۸ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ / ۲۱ فروری ۲۰۰۲ء سے فراغت پائی۔

الحمدللہ رب العالمین حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولٰنا محمد المصطفی و احمد المجتبی

وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم.

☆☆☆☆☆

(۳۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۲۸

(۳۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۴۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۱۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج ۳۲۸

☆☆☆☆☆

ماخذ و مراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن :

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف با بن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ از ہر،

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ)

☆ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ لاہور

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور

☆ تفسیر حسینی از مولانا سید حسین الواعظ الکاشفی الہروی، مطبوعہ مطبع کریمی، بمبئی

☆ فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی، مطبوعہ دار الاشاعت تفسیر حقانی، دہلی

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان

☆ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

☆ فتح الرحمٰن ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی

☆ تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قم ایران،

☆ خفاجی حاشیہ بیضاوی

کتب احادیث وشروح احادیث

☆ صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور،

☆ صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،

☆ سنن ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی،

☆ سنن ابو داؤد از امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،

☆ جامع ترمذی از امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ سنن نسائی از امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،

☆ موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

☆ البحر الزخار المعروف بمسند البزار از امام احمد عمرو بن عبد الخالق بزار (م ۲۹۲ھ) مطبوعہ موسسۃ القرآن بیروت، لبنان

☆ مسند ابو یعلی موصلی از امام احمد بن علی المثنی التمیمی (م ۳۰۷ھ) مطبوعہ دار المامون تراث، لبنان

☆ شرح مشکل الآثار از امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان

☆ المستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ

☆ مشکوۃ المصابیح از امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۲ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت، ہند

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان
☆ فتح الباری از حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور
☆ عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
☆ شرح معانی الاثار از امام ابوجعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
☆ صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۳۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت لبنان
☆ المصنف فی الاحادیث والاثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان
☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت لبنان
☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان از امام امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان
☆ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۲۵۲ھ) مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ
☆ الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ مصر
☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالروف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ
☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی
☆ جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
☆ ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث از شیخ عبدالغنی نابلسی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان
☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان
☆ مفتاح کنوز السنۃ از محمد فواد عبدالباقی مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ (المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرّمۃ)
☆ التمہید از حافظ ابوعمر ابن عبدالبر مالکی (م ۴۶۳ھ) مطبوعہ مکتبۃ القدوسیہ لاہور
☆ نووی شرح صحیح مسلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
☆ مسند ابن ابی شیبہ از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الوطن بیروت ۱۴۱۸ھ
☆ سنن بیہقی
☆ صحیح البہاری
☆ ارشاد الساری از حسین بن محمد مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان

☆ الادب المفرد، از محمد بن اسماعیل المعروف بہ امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۱ھ
☆ مسند امام اعظم، از امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ) مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز، کراچی
☆ موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی
☆ موطا امام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی
☆ المسند از امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت
☆ المصنف فی الاحادیث والاثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان
☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان
☆ سنن دارمی از امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ
☆ سنن کبریٰ از امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
☆ دلائل النبوۃ از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دار النفائس بیروت
☆ الخصائص الکبریٰ از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ
☆ شرح الشمائل از علامہ عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی
☆ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ
☆ شرح مسلم از علامہ یحییٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ
☆ جمع الوسائل از علامہ علی بن سلطان محمد القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

کتب عقائد وکلام

☆ شرح عقائد نسفی معہ نبراس از علامہ عبدالعزیز پرہاروی
☆ تمہید از علامہ ابوشکور سالمی، مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور
☆ تحفہ اثنا عشریہ از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مطبوعہ ترکی
☆ شرح فقہ اکبر از علامہ علی بن سلطان محمد القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۱۱ھ

کتب تاریخ' سیرت وفضائل

☆ الصواعق المحرقہ از علامہ احمد بن حجر مکی شافعی (م ۹۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ القاہرہ

☆ الشفا بتعریف حقوق المصطفی' از علامہ قاضی عیاض مالکی' مطبوعہ دار الفکر بیروت' لبنان'

☆ جذب القلوب الی دیار المحبوب از علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ تعمیر چوک دالگراں لاہور۔

☆ الطبقات الکبری از امام محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) مطبوعہ بیروت ۱۳۸۸ھ

☆ وفیات الاعیان از علامہ شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر خلکان (م ۶۸۱ھ) مطبوعہ ایران

☆ مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

کتب لغت

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

☆ مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی' مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)
مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر' (۱۳۲۵ھ)

☆ القاموس المحیط از علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر

کتب متفرقہ

☆ المعتقد المنتقد معہ المستند المعتمد بنا نجاۃ الابد از امام احمد رضا خان قادری' مطبوعہ ترکی'

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد چہارم طبع اول' مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور'

☆ احیاء علوم الدین از امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) مطبوعہ دار الخیر بیروت ۱۴۱۳ھ

☆ روض الریاحین از علامہ عبداللہ بن اسد یافعی (م ۷۶۸ھ) مطبوعہ مطبع مصطفیٰ البابی واولادہ مصر ۱۳۷۴ھ

☆ شرح الصدور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ

☆ اتحاف سادۃ المتقین از علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ

☆ جواہر البحار از علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی (م ۱۳۵۰ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ

☆ فتاویٰ عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ) مطبوعہ لکھنو

☆ جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا

☆ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) جلد اول مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

☆ شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار از علامہ سید احمد طحطاوی حنفی، مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ

☆ غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد

☆ الحجۃ المؤتمنۃ از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ بریلی

☆ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) قلمی نسخہ

☆ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۰۴ھ) مطبوعہ مبارک پور

☆ شرح فقہ اکبر از علامہ ملا علی قاری، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ)

☆ منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا قادری بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور

☆ ماثبت من السنۃ ما انعم علی الامۃ از شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ ادارہ معینیہ رضویہ لاہور

☆ احسن الوعاء لآداب الدعا، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور

☆ صغیری شرح منیۃ المصلی، ابراہیم بن محمد حلبی، مطبوعہ مطبع ناصری لاہور (۱۲۸۲ھ)

☆ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، المعروف بہ کبیری مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۳۱۰ھ)

ضیاء القرآن پبلیکیشنز

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ـ کراچی ـ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

جلد سوم

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

نام کتاب	احکام القرآن (جلد سوم)
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ	مفتی محمد محمود احمد
پروف ریڈنگ	مولانا مزمل حسین نقشبندی و مولانا ذوالنون عارف
معاونت	مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا غازی محمد مسعود احمد
باہتمام	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی
	درسعادت محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات
صفحات	640
اشاعت	جولائی 2003ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z350A
قیمت	-/300 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-221011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَاسَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ

فہرست

احکام القرآن جلد سوم

باب (۱۲۳) :

سورۃ المائدۃ

﴿ایفائے عہد' حلال اور حرام جانور﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۚ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ☆

اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی' مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو' لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو' بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۱)

حل لغات :

"اَوۡفُوۡا": وفاء سے امر کا صیغہ ہے 'وَفٰی' 'اَوۡفٰی' اور وَفّٰی باب سے اس کا معنیٰ ہے 'پورا کرنا' حفاظت کرنا' وعدہ پورا کرنا۔ ایفائے عہد کا معنیٰ یہ ہے کہ جو وعدہ کسی نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے یا اس پر لازم ہو گیا اس کی محافظت کرنا اور اسے پورا کرنا' عہد کے تقاضوں کو پورا کرنا۔(۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۵۲۸

☆ المصباح، منیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۵۴

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم' للفقیہ الحسین بن محمد الدامغانی' مطبوعہ دار العلم بیروت' ص ۴۹۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱۰' ص ۳۹۴

''**بِالْعُقُوْدِ**'': عَقْدٌ کی جمع ہے' عقد کا لغوی معنی ہے' مضبوط باندھنا' کسی شئ کو دوسری شئ سے ملانا' دو چیزوں کو اس طرح مضبوط جوڑنا کہ الگ نہ ہوسکیں' گرہ' عہد و پیان۔ (۲)

اصطلاح شرع میں اس سے مراد تمام وہ عہد و پیان ہیں جو بندے اور رب کے درمیان ہوئے' بندے اور رسول کے درمیان ہوئے' گویا اس ایک کلمہ میں تمام احکام دینیہ اور تکالیف شرع شامل ہیں' بندوں کے آپس میں ہوئے' بندہ نے خود اپنے اوپر یا دین نے اس پر لازم کئے' اس میں ناجائز و حرام معاہدے شامل نہیں۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! (اس خطاب میں اہل کتاب بھی شامل ہیں) دین اسلام کے تمام احکام ان کے تقاضوں کے مطابق پورے کرو' یہ تم پر فرض ہے۔

''**بَهِيْمَةٌ**'': ماسوا درندوں اور پرندوں کے خشکی اور تری کا ہر چوپایہ' بے زبان' نطق' تمیز' فہم اور عقل سے خالی' اس کی جمع بَهَائِم ہے۔ (۴)

''**الْاَنْعَامِ**'': نَعَمٌ کی جمع ہے' جس کا معنی ہے' اونٹ۔

ہر اچھی شئ نِعْمَةٌ کہلاتی ہے' چونکہ عربوں کے نزدیک اونٹ نہایت عمدہ دولت ہے اس لئے اسے اَنْعَامٌ کہتے ہیں۔ (۵)

اصطلاح میں اونٹ' گائے اور بکری کو اَنْعَامٌ کہتے ہیں' اسی میں بھیڑ شامل ہے' اہل لغت کا اجماع اسی پر ہے۔ (۶)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م سنہ ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۳۴۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م سنہ ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م سنہ ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۳۶

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م سنہ ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۹۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م سنہ ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۲۷

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م سنہ ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۶۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م سنہ ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م سنہ ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۸' ص ۳۰۶

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م سنہ ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۹۹

(۶) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م سنہ ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۲۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م سنہ ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۹' ص ۷۹

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے لئے چارپائے جانور اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ (نر اور مادہ) حلال کئے گئے ہیں کہ تم انہیں ذبح کر کے کھا سکتے ہو' اسی طرح حلال جانور ذبح کرنے کے بعد اگر اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اسے بھی ذبح کر کے کھا سکتے ہو' وحشی جانوروں میں نیل گائے اور ہرن بھی حلال ہیں۔(۷)

"اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ": مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔

اس سے مراد یہ ہے چارپائے سب حلال ہیں' مگر جن کی حرمت بعد میں بیان ہوگی وہ حرام ہوں گے' جیسے خنزیر' کتا' مردار' حالتِ احرام میں یا حرم میں شکار کیا ہوا جانور۔

حرمت کا حکم قرآن و سنت دونوں کے احکام کو شامل ہے' حدیث میں جن اشیاء کی حرمت بیان ہوئی وہ اسی طرح حرام ہیں جس طرح قرآن کے بیان کردہ حرام ہیں۔(۸)

"غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ": صَید سے مراد شکار کرنا یا شکار ہے۔

حُرُمٌ جمع ہے حَرَامٌ کی' بمعنی مُحْرِمٌ' محرم کا معنی حرم شریف میں داخل ہونے والا' یا حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ جانور تمہارے لئے حلال ہیں' انہیں ذبح کر کے کھاؤ یا شکار کر کے کھاؤ مگر حالت احرام میں یا حدود حرم میں ان کا شکار جائز نہیں' یہ بھی معنی ہے کہ شکاری جانور نیل گائے اور ہرن کا شکار تمہارے لئے حلال ہے' مگر حدود حرم میں ان کا شکار جائز نہیں۔(۹)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۲۹۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۳۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص۳۴۷

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۳۵

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۳۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج۱' ص۹۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص۱۲۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۳۴۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تمام جائز عہد و پیمان اور وعدے پورے کرنا ضروری ہیں' خواہ صریحی طور پر ہوں یا ضمنی طور پر' تحریری ہوں یا زبانی یا عملی' ایفائے عہد میں سب ہی شامل ہیں' قرآن و حدیث میں ایفائے عہد کی بڑی تاکید وارد ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت' ۳۴)

اور عہد پورا کرو' بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ اسلام میں ایفائے عہد کا مفہوم بڑا وسیع ہے' اور جو امور اس مفہوم میں شامل ہیں ان سب کی حفاظت اور تقاضائے عہد کا پورا کرنا لازمی ہے' تمام تکالیف شرعیہ' احکام دینیہ' تمام اوامر و نواہی' اخلاق کے تمام تقاضے اور منکرات شرعیہ سے کلّی اجتناب سب اسلام کے عہد ہیں' تمام عبادات' معاملات اور ملت اسلامیہ کی تمام طاعات اسلام میں داخل ہوتے ہی مسلمان پر لازم ہو جاتی ہیں' حقوق اللہ' حقوق العباد اور حقوق النفس کی ادائیگی مسلمان ہونے کا تقاضا ہیں' طاعات' حج' روزہ' اعتکاف وغیرہ کی نذر پوری کرنا اور معاملات مالیہ' خرید و فروخت' اجارہ' کرایہ' مہر' مزارعت' مصالحت' تملیک' تخییر' غلام کی آزادی وغیرہ کے وعدوں کو پورا کرنا سب اسلامی وعدے ہیں' جن کا پورا کرنا لازم ہے' غرضیکہ جوش

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۹۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۵۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۱

اسلام سے خارج نہیں اس کا وعدہ پورا کرنا ایفائے عہد ہے۔(۱۱)

﴿۳﴾ ہر جائز وعدہ پورا کرنا لازمی ہے' خواہ کسی سے کیا ہو یا از خود اس نے لازم کر لیا ہو' اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے جو روزِ الست انسان پر لازم ہوئے یا دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہوئے اس پر اللہ کے لازم ہونے والے حقوق' اسی طرح نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے حقوق اور وعدے' آپ ﷺ پر ایمان' تصدیق' وفا' تعظیم' احترام اور آپ ﷺ کی عدم مخالفت' مومن بھائی بندوں کا احترام' تعظیم' عدم غیبت' عدم ایذا' ان کی چغلی نہ کرنا' ان پر بہتان نہ باندھنا' ان کی ہر ممکن خیر خواہی کرنا' اپنے مشائخ عظام اور اساتذہ کرام سے کئے ہوئے وعدے' عزیز و قریب' اجنبی سے کئے ہوئے وعدے حتیٰ کہ کفار سے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا سب لازم ہیں' حتیٰ کہ زمانہ جاہلیت میں کسی کی مدد یا دفع شر کا معاہدہ ہوا تو اس کا پورا کرنا بھی لازمی ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ وہ وعدے جو اسلام کی رو سے جائز نہیں ان کا پورا کرنا جائز نہیں' بلکہ ان کا پورا نہ کرنا واجب ہے' مثلاً کسی سے وعدہ کیا کہ میں فلاں کو قتل کر دوں گا' یا فلاں کو ایذا دوں گا' فلاں سے مقاطعہ کر لوں گا' ان وعدوں کا عکس کرنا واجب ہے۔

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۹۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ض ۵۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۴۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۲۱۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'' ج۱۱' ص ۱۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۱' ص ۳۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۲۹

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۹۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۹۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۴۶

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِاَةُ شَرْطٍ (۱۳)

ہر وہ شرط (اور وعدہ) جو کتاب اللہ (اور اللہ تعالیٰ کی حکمت) میں نہیں وہ باطل ہے' اگرچہ سو مرتبہ شرط (اور وعدہ) کرے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ بیع میں جب طرفین سے ایجاب وقبول کی تکمیل ہو جائے تو بائع یا مشتری میں سے کسی کو بغیر خیار شرط' خیار رؤیت اور خیار عیب کے بیع کو فسخ کرنے کا حق نہیں رہتا' کیونکہ یہ نقض عہد ہے' اور نقض عہد جائز نہیں۔ (۱۵)

﴿۶﴾ شرعی طور پر نذر کی تین قسمیں ہیں' ہر ایک کا حکم الگ ہے۔

اول: قربت غیر واجبہ کو واجب کر لینے کی نذر' مثلاً کوئی غیر رمضان کے روزہ کی نذر کرے' نوافل کی نذر کرے' اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔

قرآن مجید کے حکم " اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ " کا تعلق اسی نذر سے ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک روز اعتکاف کی نذر کی تھی' اسلام لانے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں انہوں نے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اُوْفِ بِنَذْرِكَ (۱۶) اپنی نذر پور کرلو۔

دوم: مباح غیر قربت کی نیت' یہ واجب نہیں ہوتا نہ اس کا کرنا لازم ہوگا' اگر اس سے یمین کا ارادہ کرے تو حنث پر کفارہ ادا کرے' مثلاً یہ کہے کہ میں زید سے کلام نہ کروں گا' زید کے گھر میں داخل نہ ہوں گا' کسی سے کلام کرنا یا کسی کے گھر میں داخل ہونا مباح ہے' قربت نہیں اور جو شئ اصل میں قربت نہیں نذر سے قربت نہیں بنتی۔

---

(۱۳) ☆ رواہ البزار و الطبرانی عن ابن عباس 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۵۵

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۹۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۲' ۳۳

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۲۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۷

(۱۶) ☆ رواہ ابن حبان و البخاری و مسلم و الترمذی عن ابن عمر 'بحوالہ

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 'لبنان' ج ۱۶' ح ۴۶۴۹۴

سوم: معصیت کی نذر، مثلاً میں فلاں کو قتل کروں گا، یا شراب پیوں گا، فلاں کا مال غصب کروں گا، یہ امور حرام ہیں، نذر کے باوجود بھی حرام رہیں گے، جس طرح نذر سے پہلے حرام تھے، ان سے اگر یمین (قسم) کا ارادہ کرے توحنث پر کفارہ لازم ہوگا۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاوَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَّةِ اللهِ وَ كَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ (۱۷)

اللہ کی معصیت کے امور میں نذر پورا کرنا ضروری نہیں، اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ قسم امور قربت، مباح اور معصیت پر واقع ہوگی، لیکن محلوف علیہ (جس پر قسم کھائی گئی) واجب نہ ہوگا، لیکن حنث سے کفارہ لازم آئے گا، معصیت کی قسم توڑنا لازم ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ شرطوں میں سب سے زیادہ ضروری نکاح کی شرائط کا پورا کرنا ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ نواہی اور شر کے تمام امور سے اجتناب واجب ہے، لیکن امور خیر کا ادا کرنا کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی جائز، اسی طرح ایفائے عہد بھی کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی جائز۔(۲۱)

﴿۱۰﴾ امور دین چار ہیں، ان کی حفاظت لازمی ہے۔

عقد صحیح ہو، قصد میں صدق ہو، وعدہ پورا کرے، حدود الٰہیہ سے اجتناب کرے۔(۲۲)

﴿۱۱﴾ چند جانور حرام ہیں ان میں سے بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے، اور بعض کا ذکر حدیث شریف میں ہے، وہ حرام جانور جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ یہ ہیں، مردار، بہتا ہوا خون، سور، وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو، جو گلا گھونٹے سے مرے، بے دھار کی چیز سے مارا ہوا، جو گر کر مرا، جسے کسی جانور نے سینگ مار کر مار دیا، جسے کوئی درندہ کھا گیا، جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا۔

(۱۷) ☆ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن عائشة، بحوالہ ......
☆ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، لبنان، ج۱۶، ح۴۶۴۸۹
(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۲۹۶
(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۲۹۶، ۲۹۷
(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۵۲۷
(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۵۲۷
(۲۲) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۲۶۴

وہ جانور جن کی حرمت نبی اکرم ﷺ نے فرمائی ان میں سے چند ایک یہ ہیں' بلا' کتا' گدھا' سور کی چربی' ہڈی' کھال' بال وغیرہ جن جانوروں کو حضور نبی اکرم ﷺ نے حرام قرار دیا وہ بھی اسی طرح حرام ہیں جس طرح قرآن مجید کے بیان کئے ہوئے حرام جانور' یہ سب "اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ" میں داخل ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو حرام کرنے کا اختیار عطا فرمایا ہے' مومن آپ ﷺ کے حرام کئے ہوئے کو حرام جانتے ہیں' بخلاف کفار کے' کفار کے طرز عمل کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (سورۃ التوبۃ آیت ۲۹)

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ حِلّت و حرمت میں اصل اباحت ہے' یعنی تمام اشیاء اللہ تعالیٰ نے حلال پیدا فرمائی ہیں ماسوا ان کے جن کو حرام قرار دیا' حرام اشیاء بیان کر کے باقی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ حلال ہیں' اسی طرح جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے وہ بیان فرما کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا' باقی حلال ہیں' لہٰذا حرام ہونے کی دلیل کا مطالبہ جائز ہے' کسی شیٔ کے حلال ہونے کی دلیل طلب کرنا جہالت ہے' حلال اور جائز ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ وہ حرام یا ناجائز نہیں۔ (۲۴)

﴿۱۳﴾ دریائی جانوروں میں سوائے مچھلی کے سب حرام ہیں' خشکی کے بے خون جانور سوائے ٹڈی کے سب حرام ہیں' خون والے پرندے جو پنجے سے شکار کرتے ہیں حرام ہیں باقی حلال ہیں' خون والے چرندے جو کیل والے ہیں ماسوا اونٹ کے وہ حرام ہیں باقی حلال ہیں' کیڑے مکوڑے حشرات الارض سب حرام ہیں' مثلاً چوہا' گوہ وغیرہ۔

﴿۱۴﴾ نباتات اور جمادات میں نشہ آور اور ضرر رساں اشیاء حرام ہیں' باقی سب حلال ہیں' مثلاً بھنگ' چرس وغیرہ نشہ کی وجہ سے حرام ہیں اور زہر' سنکھیا وغیرہ ضرر کی وجہ سے حرام ہیں' یہ اشیاء اگر قلیل مقدار میں استعمال کی جائیں جس سے نشہ یا ضرر نہ ہو تو حلال ہیں' مذکورہ جانوروں اور نباتات و جمادات کی حلت کا بیان قرآن مجید میں نہیں' ان کی حلت و حرمت کا بیان

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۴

(۲۴) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۴

حدیث شریف میں ہے' لہٰذا حدیث شریف کی حجیت مسلماتِ اسلامیہ سے ہے' اس کے سوا دین مکمل نہیں۔ تفصیل کے لئے کتب احادیث ملاحظہ ہو۔ (۲۵)

﴿۱۵﴾ حلال اشیاء کو حلال جاننا اور حرام اشیاء کو حرام جاننا فرض ہے' حلال اشیاء استعمال کرنا جائز ہے' اور حرام اشیاء سے اجتناب فرض ہے۔ (۲۶)

﴿۱۶﴾ حلال جانوروں کو احرام کی حالت میں اور حدود حرم میں شکار کرنا حرام ہے' احرام خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا' شکار حالتِ حِلّ میں حلال ہے اور غیر شکار کی حالتِ حِلّ اور احرام میں ذبح کرنا حلال ہے' محرم کو دریائی جانور شکار کرنے کی اجازت ہے۔ (۲۷)

﴿۱۷﴾ حدود حرم میں شکار کرنا حرام ہے' اگر کر لیا تو اس کی قیمت خیرات کرنا ضروری ہے' محرم کا شکار کیا ہوا جانور کسی کے لئے حلال نہیں' نہ محرم کو نہ کسی دوسرے کو۔ (۲۸)

﴿۱۸﴾ ذبیحہ کے پیٹ کے بچے کو بغیر مستقل ذبح کئے کھانا جائز نہیں' اس کے بال نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں' کیونکہ پیٹ میں

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن' ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۳۱

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۴۷

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۵۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۵۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۲۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۲' ص ۳۴۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۰

(۲۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۲

مستقل زندگی رکھتا ہے' ماں کے مرنے کے بعد بچہ کی زندگی کا امکان ہے' اور بچہ خون رکھنے والا جانور ہے' ذبح کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ گوشت سے خون علیحدہ کر دیا جائے' یہ بات تنہا ماں کے ذبح سے حاصل نہیں ہوتی' لہٰذا اگر زندہ نکلے تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے اور اگر مردہ نکلے تو اسے لوتھڑا جان کر پھینک دیا جائے۔(۲۹)

﴿۱۹﴾ حلال جانور کی حِلّت ذبح کے بعد ہے' ذبح سے پہلے اگر اس کا کوئی عضو الگ کر لیا جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں۔(۳۰)

﴿۲۰﴾ ذبح کے بعد حلال جانوروں کے چمڑے' ہڈیاں' بال' سینگ وغیرہ سب پاک اور حلال ہیں ان کا استعمال کرنا جائز ہے۔(۳۱)

﴿۲۱﴾ سورہ مائدہ مدنی ہے' اسی پر علماء کا اجماع ہے' اس سورت میں وضو کا طریقہ بتایا گیا' حالانکہ نماز قبل ہجرت شب معراج مکہ معظّمہ میں فرض ہوئی تھی' نماز کے لئے وضو فرض ہے' وضو کا جو طریقہ قرآن مجید نے بتایا حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو کا یہی طریقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ معظّمہ میں ہی تعلیم فرما دیا تھا' نزول سورہ مائدہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کی تائید فرما دی' اسی طرح حرام جانوروں' نکاح اور غذا کا بیان حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نزول سورہ مائدہ سے پہلے ہی تعلیم فرما دیا تھا' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس پر عمل پیرا تھے' نزول سورہ مائدہ نے حکمِ حضور کی تائید فرما دی' مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ محبوب اکرم نبی مکرم رسول محتشم ﷺ کی حیثیت تشریعِ احکام کو صدق دل سے تسلیم کرے۔(۳۲)

☆☆☆☆☆

(۲۹) ☆ احکام القرآن' ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۳۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۵۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۴۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۴۸
(۳۰) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۶۴
(۳۱) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۰
(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۰
☆ تفسیر کبیر از امام فحر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۲۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۵۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۰۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۴۸

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۴) :

شعائر اللہ کی تعظیم' احرام اور شکار

عداوت اور انصاف' امداد باہمی

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْيَ وَ لَا الْقَلَآئِدَ وَ لَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۲)

اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان' اور نہ ادب والے مہینے' اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں' اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں' اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں' اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے' اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو' اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے' اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو' اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہو' بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حل لغات :

''لَاتُحِلُّوْا'': حلال جاننے سے مراد اس مقام پر بے عزتی کرنا'لوٹ مار کرنا اور تعارض کرنا ہے'یعنی تم شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو'اور نہ ان کی بے حرمتی کو حلال جانو'ان کی حرمت دین کا رکن ہے۔(۱)

''شَعَآئِرَ اللّٰہِ'': شعائر جمع ہے اس کا واحد شَعِیْرَۃٌ ہے'شعیرہ کا معنی ہے'علامت'پہچان'جو چیز کسی کا شعور دلا دے۔

شعائر اللہ سے مراد ہر وہ شئ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام یا اپنی قدرت یا اپنی رحمت کی علامت قرار دیا ہو'ہر وہ شئ جسے دینی عظمت حاصل ہو کہ اس کی تعظیم مسلمان ہونے کی علامت ہو'دینِ اسلام'احکامِ اسلام'ارکانِ اسلام' بیت اللہ'مواقف حج'مرامیِ جمارہ'صفا'مروہ'طواف'سعی'نحر'قربانی کا جانور'حلق'احرام'عیدین'جمعہ'قرآن'رمضان' مساجد'مزارات اولیاء اللہ وغیرہ سب شعائر اللہ میں شامل ہیں۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۲'ص ۳۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص۳۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص ۲۶۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج۶'ص ۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۳۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۳۵۱

(۲) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم' للفقیہ الحسین بن محمدالدامغانی 'مطبوعہ دارالعلم بیروت'ص ۲۶۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی'ص ۲۶۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر'ج۱'ص ۱۵۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر'ج۳'ص ۳۰۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۲'ص ۲۹۹
☆ احکام القران ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۲'ص ۵۲۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص۳۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج۶'ص ۵۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور'ج۱'ص ۴۱۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'ج۱'ص ۴۱۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۳۵۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج۱۱'ص ۲۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج۲'ص ۴

"وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ" : حرمت والے مہینوں سے مراد رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں، ان مبارک مہینوں میں قتال حرام تھا، زمانہ جاہلیت کا حکم ابتدائے اسلام میں بھی جاری رہا، اب ہر ماہ میں جہاد کی اجازت ہے، یہ مبارک مہینے شعائر اللہ میں داخل ہیں، ان کی عظمت کی خاطر ان کا ذکر علیحدہ کیا گیا ہے۔ (۳)

"وَلَا الْهَدْيَ" : هَدْيَة کی جمع ہے بمعنی تحفہ۔

اصطلاح شرع میں اس سے مراد وہ اونٹ، گائے یا بکری ہے جو حرم پاک تک لے جائی جائے تاکہ بطور قربانی اسے وہاں ذبح کیا جائے۔

یہ بھی شعائر اللہ میں شامل ہے، عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے اس کا ذکر علیحدہ بھی کیا گیا ہے۔ (۴)

"وَلَا الْقَلَآئِدَ" : "قِلَادَةٌ" کا معنی ہے ہار، ہر شئ جو گلے میں آویزاں کی جائے اصطلاح شرع میں ہدی کے گلے میں بطور علامت جو چمڑے یا درخت کی چھال کا ٹکڑا آویزاں کیا جاتا ہے، تاکہ اسے دیکھ کر جانور کی بے حرمتی نہ کی جائے، بعض اوقات قِلَادة سے مراد وہ جانور ہے جس کے گلے میں ہار آویزاں ہو، یہ ہار یا ہار والا جانور بھی شعائر اللہ میں ہے، اظہار عظمت کی خاطر اسے علیحدہ ذکر کیا گیا ہے، زمانہ جاہلیت میں بیت اللہ کا قصد کرنے والے اپنے گلے میں چمڑے یا

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۵۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۴

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۳۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۳۵۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۲۹

چھال کاٹکڑا آویزاں کرلیتے تاکہ رہزنوں سے بچ جائیں۔(۵)

"وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ" : آمِّيْنَ اسم فاعل کا صیغہ ہے 'اَمَّ يَؤُمُّ' سے 'مصدری معنی قصد اور ارادہ کرنا ہے' قصد مستقیم اور مقصود کی طرف توجہ کرنا' آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ کا معنی ہے عزت والے گھر (بیت اللہ' کعبہ) کا قصد کرنے والے' حاجی اور عمرہ کے ارادہ سے بیت اللہ کی طرف سفر کرنے والے' یاد رہے کہ یہ بھی شعائر اللہ میں شامل ہیں' عزت کے لائق ہیں' ان کی بے حرمتی درحقیقت دین اسلام کی بے حرمتی ہے۔(۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ کے نشانات' دین کی علامتیں' ادب والے مہینے' حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں' وہ

---

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۱۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۵۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۰۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۵

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۱۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۸' ص ۱۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۱

جانور جن کے گلوں میں قربانی کی علامتیں آویزاں ہیں اور اللہ کے گھر تک قصد کر کے آنے والوں کی بے حرمتی نہ کرو یہ سب احترام وعزت کے قابل ہیں ان کی عزت درحقیقت اللہ کریم کی عزت کرنا ہے اور ان کی بے حرمتی اللہ تعالیٰ کی بے حرمتی کرنا ہے یہ تمام دین اسلام کی علامتیں ہیں۔

"**یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرِضۡوَانًا**": اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے ہیں۔

اس آیت میں رب کے فضل سے مراد تجارتی نفع اور دوسری حلال آمدنیاں اور رضوان سے مراد اخروی ثواب ہیں یعنی جو افراد بیت اللہ کے حج یا عمرہ کا قصد کر کے آتے ہیں وہ حج یا عمرہ کے قصد کے علاوہ تجارت بھی کرتے ہیں اور اخروی ثواب کے طالب بھی ہیں۔(۷)

"**وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ**": حَلَّ یَحِلُّ حَلًّا (از باب ضرب) کا معنی ہے حلال ہونا دین کی ادائیگی کا وقت آپہنچنا قسم پوری ہونا زمین حرم سے نکل جانا احرام سے فارغ ہونا اس مقام پر آخری معنی مراد ہے یعنی جب تم حج یا عمرہ کے احرام سے فارغ ہو جاؤ۔(۸)

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۳۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۶ ص ۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱ ص ۱۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر ج۲ ص ۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۶ ص ۵۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۳ ص ۳۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۳۳۱

(۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۱۲۸
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر ج۱ ص ۷۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للفقیہ الحسین بن محمدالدامغانی مطبوعہ دارالعلم بیروت ص ۱۴۳
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج۷ ص ۲۸۵
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۲ ص ۳۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲ ص ۵۳۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۶ ص ۴۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر ج۶ ص ۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱ ص ۱۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۶ ص ۵۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۳۳۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۳ ص ۳۵۴

"فَاصْطَادُوْا": صَیْدٌ کا معنی ہے شکار‘ شکار کرنا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم احرام سے فارغ ہو جاؤ‘ یا حدودِ حرم سے نکل کر حِل میں داخل ہو جاؤ تو تمہارے لئے شکار کرنا جائز ہے۔

یاد رہے حدودِ حرم سے نکلنے والے یا احرام کی پابندیوں سے فارغ ہونے کے بعد جس شکار کی اباحت بیان کی جارہی ہے وہ خشکی کا شکار ہے‘ دریائی شکار کرنا تو محرم کے لئے بھی جائز ہے‘ حدودِ حرم میں شکار کرنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حرام ہے۔(۹)

"لَایَجْرِمَنَّکُمْ": جَرَمَ (از باب ضرب) جَرْمًا کا معنیٰ ہے‘ پھل یا درخت کاٹنا‘ گناہ کرنا‘ کسی بات پر ابھارنا۔(۱۰)

"شَنَاٰنُ": بغض‘ عداوت‘ دشمنی۔(۱۱)

آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ کافر قوم نے تم کو عمرہ سے روکا تھا‘ (حدیبیہ کے سال) اس پر تم کو غصہ تھا‘ یہ غصہ تمہیں ان پر زیادتی پر نہ ابھارے۔(چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایسا ہی کیا‘ فتح مکہ کے روز انہیں معاف کر دیا)۔(۱۲)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۲‘ص ۳۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت‘لبنان‘ ج۲ ص ۵۳۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۶‘ص ۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۶‘ص ۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘‘ج ۱۱‘ص ۱۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی‘ ج۳‘ص ۳۵۴

(۱۰) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم‘ للفقیہ الحسین بن محمد الدامغانی ‘مطبوعہ دار العلم بیروت‘ص ۱۰۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ‘ج۸‘ص ۳۳۴

(۱۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی‘ص ۲۶۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر‘ ج ۱‘ص ۸۱

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۲‘ص ۳۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ص ۶‘ص ۴۴‘۴۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘‘ج ۱۱‘ص ۱۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)‘مطبوعہ مصر ‘ج۲‘ص ۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج ۱‘ص ۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی‘ ج۳‘ص ۳۵۴

شانِ نزول:

(۱) شُریح بن ہند بن ضیعہ کافر، جس کا لقب حطم یا حطیم تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، یہ کافر اپنی شقاوت میں ضرب المثل تھا، اپنے ساتھیوں کو مدینہ منورہ سے باہر چھوڑ آیا، نبی محترم رسول مکرم ﷺ نے اس کے آنے سے پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خبر دی کہ آج ربیعہ قبیلہ کا ایک آدمی آئے گا، جو شیطان کی زبان بولے گا، شریح حاضر ہو کر عرض کرنے لگا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ لوگوں کو کس چیز کی دعوت دیتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کلمہء توحید نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے کی دعوت دیتا ہوں، وہ بولا، بہت اچھی دعوت ہے، پھر کہنے لگا، میرے کچھ خاص دوست ہیں جو اپنی قوم کے سردار ہیں، میں ان کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا، میں ان سے مشورہ کرلوں، ممکن ہے میں اور وہ سب اسلام قبول کرلیں، یہ کہہ کر چلنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ شخص کافر آیا تھا اور عہد شکن ہو کر جا رہا ہے، یہ ایمان لانے والا نہیں، مدینہ طیبہ کے اطراف میں لوگوں کے جانور چر رہے تھے ان سب کو ہانک کرلے گیا، مدینہ والوں کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس کے پیچھے دوڑے مگر وہ جانوروں سمیت دور جا چکا تھا، پکڑا نہ جا سکا، مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوا۔

اگلے سال یہی شریح دوسرے کافر ابن بکر بن وائل کے ساتھ دوسرے حاجیوں کے ہمراہ حج کا احرام باندھ کر ہدی کے جانور لے کر مدینہ طیبہ کے قریب سے گذرا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے جانور پہچان لئے، حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت چاہی کہ شریح یہاں سے چوری کے جانور اور بہت سامال تجارت لے کر گذر رہا ہے، اجازت ہو تو اسے پکڑ کر گذشتہ سال کا بدلہ لے لیں، اور اس کا سامان چھین لیں، نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے منع فرما دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس وقت حج کے احرام میں ہے، ہدی کے جانور اس کے ساتھ ہیں، اس وقت اسے پکڑنا احرام اور ہدی کی بے ادبی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کے اس حکم کی تائید میں رب کریم جل وعلا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (۱۳)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۵۳۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶ 'ص ۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲ 'ص ۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱ 'ص ۴۵۹
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۲۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶ 'ص ۵۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳ 'ص ۳۵۰

(۲) صلح حدیبیہ کے اگلے سال قضائے عمرہ کے سفر میں (اور ایک روایت کی رو سے فتح مکہ کے سفر میں) جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مکہ معظّمہ جارہے تھے' راستہ میں انہیں کچھ مشرک ملے جو عمرہ کے احرام سے مکہ معظّمہ جارہے تھے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور انور ﷺ سے اجازت طلب کی یہ بھی مشرکین مکہ کی طرح ہیں جب ہمیں مشرکین پر حملہ کی اجازت مل چکی ہے تو آپ ﷺ اجازت دیں کہ ہم ان پر حملہ کردیں' حضور نبی رحمت ﷺ نے منع فرمادیا کہ یہ لوگ احرام کی حالت میں ہیں اور احرام کا احترام لازم ہے' تب حضور اکرم ﷺ کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی' جس میں مسلمانوں کو ہدی اور حاجیوں کے احرام کے احترام کا حکم دیا گیا۔ (۱۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہروہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام یا اپنی قدرت ورحمت کی علامت قرار دیا ہے اور ہر وہ شیٔ جسے دینی عظمت حاصل ہو' وہ شعائر اللہ (اللہ تعالیٰ کی علامات) ہیں' اللہ تعالیٰ کی علامات کی تعظیم فرض اور ایمان کی علامت ہے' ان کی بے حرمتی یا توہین کفر کی پہچان' اللہ تعالیٰ نے شعائر اللہ کی بے حرمتی سے منع فرمادیا ہے' ایک اور مقام پر شعائر اللہ کی تعظیم کو ایمان وتقویٰ کی علامت قرار دیا ہے' ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ☆ (سورۃ الحج آیت' ۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ (۱۵)

---

(۱۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۴
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۰۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۳۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۱' ص ۱۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۴۵۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۴۵۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۰

﴿۲﴾ شعائر اللہ کثیر در کثیر ہیں‘ چند انواع پر مشتمل ہیں۔

مقامات مقدسہ‘ اوقات مبارکہ‘ افراد مخصوصہ‘ ارکان اسلام‘ مناسک حج‘ دینی علامات‘ بعض جانور‘ بعض اشیاء‘ بعض افعال خیر‘ ان کا اجمالی ذکر یوں ہے۔

مقامات مقدسہ: بیت اللہ‘ مطاف‘ ملتزم‘ حجر اسود‘ حطیم‘ صفا‘ مروہ‘ منیٰ‘ مزدلفہ‘ عرفات وغیرہ‘ مساجد‘ مزارات اولیاء اللہ وغیرہ۔

اوقات مبارکہ: جمعہ‘ عید فطر‘ عید قربان‘ یوم عرفہ‘ لیلۃ القدر‘ شب برات‘ شب میلاد‘ شب معراج وغیرہ۔

افراد مخصوصہ: اولیاء اللہ‘ حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا۔

ارکان اسلام: نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ‘ حج وغیرہ۔

مناسک حج: احرام‘ طواف‘ سعی‘ وقوف عرفات‘ وقوف مزدلفہ‘ قربانی‘ ذبح‘ نحر‘ حلق یا قصر وغیرہ۔

دینی علامات: داڑھی‘ حجامت‘ عمامہ‘ قلادہ وغیرہ۔

بعض جانور: ہدی‘ قربانی‘ کفارہ کا دم وغیرہ۔

بعض اشیاء: قرآن مجید‘ کتب احادیث‘ کتب فقہ‘ کتب اسلامیہ وغیرہ۔

بعض افعال خیر: حج کا احرام باندھنا‘ قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا‘ رمی جمار کرنا‘ مساجد و مقابر کی تعمیر کرنا۔

جمیع معالم دینیہ اور شعائر اللہ کی تعظیم ایمان کی علامت اور بے حرمتی کفر کی پہچان ہے‘ جس طرح کسی حکومت کی سرکاری اشیاء اور بکار سرکار میں مشغول افراد کی تعظیم حکومت کی تعظیم اور ان کی توہین حکومت کی توہین‘ ایسے ہی شعائر اللہ کا معاملہ ہے۔(۱۶)

﴿۳﴾ جہاد ہر وقت جائز ہے‘ حرمت والے مہینوں (رجب‘ ذی قعدہ‘ ذی الحجہ اور محرم) میں جہاد کی حرمت منسوخ ہے‘ البتہ اب بھی ان کا احترام باقی ہے‘ ان مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کثرت سے کرے‘ اور گناہوں سے پرہیز میں زیادہ

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج۲‘ ص ۲۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج۶‘ ص ۳۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج۶‘ ص ۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج۳‘ ص ۳۵۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘‘ ج۱۱‘ ص ۱۲۸

احتیاط کرے کیونکہ یہ مہینے شعائر اللہ میں سے ہیں۔(۱۷)

﴿۴﴾ ہدی وہ جانور ہے جسے حج کے ارادے سے بیت اللہ کو جانے والا حج کے شکرانہ کے طور پر حدود حرم میں ذبح کرے گا' یہ جانور بھی شعائر اللہ میں ہونے کی وجہ سے قابل احترام ہے' اس سے انتفاع جائز نہیں' لہٰذا اس پر سواری کرنا' اس کا دودھ استعمال کرنا' اس کی اون اتار کر خود استعمال کرنا جائز نہیں' دودھ اور اون کا صدقہ کرنا واجب ہے' ہدی کے جانور کو بھوکا پیاسا رکھنا اس کی بے حرمتی ہے' جو جائز نہیں۔(۱۸)

﴿۵﴾ ہدی کے صرف تین جانور ہیں' اس کے علاوہ کسی اور کی قربانی جائز نہیں' اونٹ (نر اور مادہ)' گائے (نر اور مادہ)' بکری (نر اور مادہ)' بھینس گائے کے حکم میں اور بھیڑ' دنبہ بکری کے حکم میں داخل ہے۔(۱۹)

﴿۶﴾ ہدی کا حدود حرم میں ذبح کرنا لازمی ہے۔(۲۰)

﴿۷﴾ ہدی کا جانور بیع اور ہبہ نہیں ہو سکتا۔(۲۱)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجما) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۵۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۲۹

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۲۹

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۴۱

﴿۸﴾ حج تمتع اور حج قران کی ہدی کا گوشت خود کھا سکتا ہے' غریب وامیر سب کھا سکتے ہیں' لیکن ہدی اگر نذر کی ہو' یا دم احصار ہو' یا کسی جانور کے شکار کی جزا ہو تو اس سے ہدی بھیجنے والے کے لئے گوشت کھانا جائز نہیں' اس سے صرف غریب ہی کھا سکتے ہیں۔ (۲۲)

﴿۹﴾ ہدی اور قربانی کے ذبح کی اجرت خود ادا کرے' جانور کی کوئی حصہ اجرت میں نہیں دے سکتا۔ (۲۳)

﴿۱۰﴾ ہدی کے اونٹ اور گائے کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے' اور بکری کے گلے میں ہار ڈالنا سنت نہیں' تمتع' قران' نفل اور نذر کی قربانی میں ہار ڈالنا سنت ہے' دم احصار اور جرمانہ کے دم میں ہار نہ ڈالیں' ہار چمڑے یا درخت کی چھال کا ہو' یہ ہار ڈالنا قربت ہے اگر زبان سے کچھ نہ کہے۔ (۲۴)

﴿۱۱﴾ ہدی کے اونٹ کی کوہان کو اس طرح اشعار کرنا کہ جانور کو ایذا ہو' مکروہ ہے' کوہان کو زخمی کر کے خون نکالنا اشعار کہلاتا ہے۔ (۲۵)

﴿۱۱﴾ چونکہ شعائر اللہ کی مختلف انواع ہیں' اس لئے ان کی تعظیم کا انداز بھی مختلف ہے' کعبہ کی تعظیم یہ ہے کہ اس کا طواف کیا جائے' اسے نماز کا قبلہ بنایا جائے' اس کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب و پاخانہ نہ کرے' اس کی طرف منہ کر کے نہ تھوکے اور نہ ناک صاف کرے' اس کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔

صفا و مروہ کی تعظیم ان کے درمیان سعی ہے' سعی واجب ہے' ہدی کی تعظیم یہ ہے کہ اس پر سوار نہ ہو' نہ اس پر بوجھ لادے۔

حرم کی تعظیم یہ ہے کہ وہاں شکار کرنا اور درخت کاٹنا منع ہے' بغیر احرام کے آفاقی کا وہاں داخل ہونا منع ہے۔ (۲۶)

﴿۱۲﴾ کسی کافر کے لئے حرمین شریفین اور بیت المقدس میں داخل ہونا جائز نہیں' اس لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ کافروں کو وہاں داخل ہونے سے بزورِ قوت روکیں' اسی طرح کافر کو حج کرنے سے روک دیا جائے گا۔ (۲۷)

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۳' ص ۳۰۱

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۵۲

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۹۹' ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۵۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۵

﴿۱۳﴾ کوئی آدمی کسی کو قتل کر کے حرم میں داخل ہو جائے تو وہاں اسے قتل نہ کیا جائے گا کہ یہ حرم کی تعظیم کے خلاف ہے' البتہ وہاں کھانے پینے کی تنگی کی جائے تا کہ وہاں سے مجبور ہو کر نکل جائے' حدود حرم سے باہر اس پر حد جاری ہو گی۔ (۲۸)

﴿۱۴﴾ سفر حج میں تجارت کرنا' تجارتی نفع لینا اور دوسری جائز آمدنیاں حاصل کرنا جائز ہے' البتہ سفر حج کو سفر تجارت نہ بنانا افضل ہے۔ (۲۹)

﴿۱۵﴾ حج یا عمرہ کا احرام کھل جانے کے بعد آدمی کے لئے حرم سے باہر شکار کرنا صرف جائز ہے' فرض' واجب یا مستحب نہیں' احرام کی وجہ سے شکار کرنے پر پابندی تھی احرام کھل جانے سے وہ پابندی زائل ہو گئی' اب اس کے لئے شکار کرنا مباح ہے' یعنی اگر چاہے تو شکار کر سکتا ہے' یہ امر اباحت قطعی کو ثابت کرتا ہے' اور ہر قطعی چیز کا انکار کرنا کفر ہے' خواہ فرض ہو یا واجب یا مستحب۔ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۹۹

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۱

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان ج ۲' ص ۵۳۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۴۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۲۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۱۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۱۰

﴿۱۶﴾ حرم کا شکار محرم اور غیر محرم دونوں کو حرام ہے کہ یہ حرم کی تعظیم کے خلاف ہے۔(۳۱)

﴿۱۷﴾ کسی قوم یا فرد سے دشمنی انصاف کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی' لہٰذا ظالم سے بدلہ لیتے وقت بقدر ظلم بدلہ لیا جائے اور شرعی حدود کا خیال رکھا جائے' حد سے زیادہ نہ بڑھے' اگر حد سے زیادہ بڑھے گا یا شرعی حدود کا خیال نہ رکھے گا تو بدلہ لینے والا ظالم ٹھہرے گا' مثلاً قتل کی سزا شرعی طور پر قتل ہے' ہاتھ پاؤں' ناک کان کاٹنا جرم ہے' اگر کوئی چور مال چرائے تو شرعی طور پر اس کا ہاتھ کاٹا جائے اس کا مال چوری نہ کیا جائے کہ یہ شرعی حدود کی خلاف ورزی ہے' اسلامی معاشرے کی بنیاد بے مثال انصاف پر ہے' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَدِّالْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَاتَخُنْ مَنْ خَانَکَ (۳۲)

جو تیرے پاس امانت رکھے اس کی امانت واپس کرو اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔(۳۳)

---

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۰

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۳۵۲

(۳۲) ☆ رواه البخاری فی التاریخ و ابوداؤد و الترمذی و الحاکم عن ابی هریرة

☆ ورواه الدارقطنی و الضیاء المقدسی عن انس

☆ ورواه الطبرانی عن ابی امامة

☆ ورواه ابوداؤد عن رجل من الصحابة

☆ ورواه الدارقطنی عن ابی بن کعب 'بحواله جامع صغیر' ج۱'ص ۲۱

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۶'ص ۴۵'۴۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر' ج۲'ص ۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۱۱'ص ۱۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص ۴۶۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور' ج۱'ص ۴۶۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۶'ص ۵۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۳۵۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه' ج۱'ص ۲۶۵

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۳۱

﴿۱۸﴾ جس نیکی پر تمہیں قدرت ہو اس میں ایک دوسرے کی مدد کرنا شرعی اور اخلاقی تقاضا ہے' بلا امتیاز ہر کسی کے ساتھ نیکی کرو' ہر نوع کی نیکی کرو' خواہ زبانی ہو یا مالی یا جسمانی' کسی برے کام میں دوسرے کی مدد نہ کرو' برائی کے کاموں میں مدد کرنے والا جرم میں شریک ہوتا ہے اور نیکی کے کام میں مدد کرنے والا نیکی کے اجر میں شریک ہوتا ہے' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ (۳۴)

نیکی کی راہ بتانے والے کو وہی اجر ملے گا جو نیکی کرنے والے کو ملے گا۔ (۳۵)

﴿۱۹﴾ سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے' اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ حتی المقدور حضور نبی اکرم محبوب اعظم ﷺ کی سنتوں کی اتباع کرے' اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالے گا۔ (۳۶)

﴿۲۰﴾ حقیقی مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے' مگر اس کی عطا سے بندے بھی ایک دوسرے کے مددگار بن سکتے ہیں' اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی نیکی کے کاموں میں مدد کا حکم فرمایا ہے' اگر اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہو تو ایک دوسرے کی مدد کا کیا مفہوم؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا نام انصار ہے' یعنی دوسروں کی مدد کرنے والے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں سے مدد مانگنا شرعی طور پر جائز ہے۔ (۳۷)

☆☆☆☆☆

(۳۴) ☆ رواہ البزار عن ابن مسعود والطبرانی عن سہل بن سعد وعن ابن مسعود' بحوالہ جامع صغیر' ج۲' ص۲۵

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۴۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۳۱

(۳۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۶۵

(۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۰۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۵) :

﴿حرام اشیاءٔ ذبح اور شکار﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۔ وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۔ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۔ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے، آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات :

"حُرِّمَتْ": حرام کیا گیا، یہ خبر بمعنی انشاء ہے، یعنی یہ گیارہ اشیاء (جن کا ذکر اس آیت میں ہے) تمہارے لئے حرام ہیں۔(۱)

"اَلْمَیْتَۃُ": مردار، ہر وہ جانور جس کے کھانے کے مباح ہونے کے لئے ذبح کرنا فرض ہو مگر وہ بغیر ذبح (اختیاری یا غیر اختیاری) ویسے ہی مر گیا ہو، خواہ اپنی موت آپ مرا ہو یا بغیر شرعی ذبح کئے ہوئے مرا ہو، یہ مردار حرام ہے۔(۲)

"وَالدَّمُ": خون، اس خون سے مراد بہتا ہوا خون ہے، قرآن مجید نے اس کی تفسیر خود فرمائی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا — مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۴۵)

بہتے ہوئے خون کی حرمت اور نجاست پر نص قطعی کے علاوہ اجماع امت قائم ہے۔(۳)

"لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ": سور کا گوشت۔

زمانہ جاہلیت میں چونکہ اس بد جانور کا صرف گوشت ہی کھایا جاتا تھا اس لئے یہاں صرف گوشت کا ذکر کر دیا گیا، ورنہ اس کے تمام اجزاء گوشت، چربی، ہڈی، کھال، بال، دانت وغیرہ حرام مطلق ہیں۔

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۳۳۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۳۰۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۴۶۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۴۶۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۵۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص۵۷

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۳۰۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۲۶۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۴۱۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۴۱۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۵۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص۵۷

نیز لغت عرب میں کلمہ "لَحْمٌ" تمام اجزائے بدن کو شامل ہے۔(۴)

" وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ": وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو خواہ کسی ولی کا یا بت' شیطان' طاغوت یا کسی اور مخلوق کا' بہرحال وہ جانور حرام ہے' اس کی حرمت قطعی ہے' بوقت ذبح غیر خدا کا نام لینا حرام ہے۔(۵)

" وَالْمُنْخَنِقَةُ ": خَنَقَ (از باب نَصَرَ) سے بنا ہے' مصدری معنی ہے گلا گھونٹنا' خَنَّاق وہ بیماری ہے جس میں گلا بند ہو کر دم گھٹ جاتا ہے' اَلْمُنْخَنِقَة' وہ جانور ہے جس کی موت گلا گھٹ جانے سے واقع ہو' خواہ آدمی اس کا گلا گھونٹ دے' یا از خود کسی رسی وغیرہ سے گلا گھٹ جائے' یہ مردار بھی حرام ہے۔(۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۰۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۵

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۰۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۳
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۵۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۵

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۰۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۳۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۴۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۳

''اَلْمَوْقُوْذَةُ'': وَقَذَ يَقِذُ وَقْذًا کا معنی ہے ضرب شدید لگانا' بے دھار شئ سے مہلک ضرب لگانا۔

وَقِيْذٌ' اور مَوْقُوْذُہ وہ جانور ہے جسے ضرب شدید سے ہلاک کر دیا گیا ہو' یہ جانور بھی حرام ہے' زمانہ جاہلیت میں جانور کو عصا کی ضرب شدید سے ہلاک کر کے کھا لیتے تھے' اسلام نے اس سے منع کر دیا ہے۔(۷)

''اَلْمُتَرَدِّيَةُ'': وہ جانور جو بلندی سے گر کر مر جائے' کنویں میں گر کر مر جائے یا پہاڑ وغیرہ کی بلندی سے نیچے گر کر مر جائے' یہ بھی حرام ہے' زمانہ جاہلیت میں اسے کھا لیتے' اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔(۸)

''اَلنَّطِيْحَةُ'': وہ جانور جسے کوئی سینگ والا جانور سینگ مار کر ہلاک کر دے' اسلام نے اسے بھی حرام قرار دیا ہے' جبکہ جاہلیت میں اسے لوگ کھا لیتے تھے۔(۹)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۵۳۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۴۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'' ج۱۱'ص ۱۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۶۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۲۶۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۵

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۵۳۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۱۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ص ۲۶۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۶۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۵۷

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۵۳۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'' ج۱۱'ص ۱۳۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۳۵۸

"**مَآ اَکَلَ السَّبُعُ**" : سَبُعُ درندہ' خواہ جانور ہو یا پرندہ' درندہ جانور نے حلال جانور کو چیر پھاڑ دیا' اس کا کچھ حصہ کھالیا' کچھ حصہ گوشت بچ رہا' یہ بچا ہوا گوشت حرام ہے' زمانہ جاہلیت میں اسے کھالیتے تھے۔(۱۰)

"**اِلَّا مَاذَکَّیْتُمْ**": ذکاۃ کا معنی ہے' پورا ہونا' تمام ہونا۔

اصطلاح شرع میں بالقصد اللہ کا نام لے کر حلق اور سینہ بالائی کے درمیان رگوں کو کاٹ کر ابطال حیات کا نام تذکیہ ہے۔(۱۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس حلال جانور کو درندہ نے چیر پھاڑ دیا' اگر اس میں زندگی کے آثار باقی ہوں تو ذبح کر لینے سے جانور کا گوشت کھانا حلال ہے' بعض اوقات اس کے مفہوم میں وسعت پیدا کر لیتے ہیں' اس وقت مفہوم یہ ہوگا کہ گلا گھونٹا ہوا' ضرب شدید سے متاثر' بلندی سے گرا ہوا' کسی جانور کے سینگ زدہ اور درندہ کے زخمی کئے ہوئے حلال جانور میں اگر زندگی باقی ہو تو اسے ذبح کر لینے سے وہ حلال ہو جاتا ہے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۵۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۷

(۱۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۱۸۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج۱۰' ص ۱۳۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۳۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۳۵۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۶

"وَمَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ": بیت اللہ کے آس پاس مشرکین نے پتھر گاڑ رکھے تھے' ان کے پاس جانور ذبح کر کے خون ان پر مل دیتے' اس سے مقصود ان پتھروں کی پوجا ہوتی تھی' ان پتھروں کو "نُصُب" کہتے ہیں۔ (۱۳)

صنم تراشیدہ اور منقش بت اور وثن اور نُصُب غیر تراشیدہ کو کہتے ہیں۔ (۱۴)

نُصُبُ اگر جمع ہو تو اس کا واحد نَصَاب 'نَصَبُ ' نُصُبَةٌ ہے اور اگر واحد ہو تو اس کی جمع اَنْصَابُ ہے۔ (۱۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے جو جانور ان ناتراشیدہ بتوں کے پاس بطور تقرب ذبح ہو وہ حرام ہے' ذبح کے اس عمل کو بھینٹ اور ان گاڑے ہوئے پتھروں کو تھان یا استھان کہتے ہیں۔

"وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ": اَزْلَام جمع ہے اس کا واحد زَلَمٌ ہے' بے پر کے تیر کو زَلَم کہتے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں مشرکین عرب کے پاس تین یا زیادہ بے پر کے تیر ہوتے تھے' یہ تیر کعبہ کے متولی کے پاس رہتے تھے' جب کوئی آدمی کسی بڑے کام مثلاً سفر' جنگ' تجارت' نکاح وغیرہ کا ارادہ کرتا تو وہ کعبہ کے متولی کے پاس اپنی حاجت لے کر آتا اور اسے نقدی یا جنس کی صورت میں نذرانہ دیتے' متولی کعبہ تیروں کے ذریعہ معلوم کرتا کہ اسے یہ کرنا چاہیئے یا نہ کرنا چاہیئے' بعض اوقات قسمت معلوم کرنے کے لئے یہ تیر ہر شخص اپنے پاس رکھتا' جس سے بوقت ضرورت اپنی قسمت کا فیصلہ کرا لیتا' جوئے کے تیر اور شطرنج کو بھی اَزْلَام کہتے ہیں۔ (۱۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تم تیروں کے ذریعے جاننا چاہتے ہو کہ تمہاری قسمت کیا ہے' تمہارے حصے اور منافع کیا ہیں'

---

(۱۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۹۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۲۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۴۸۶

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۱۰' ۳۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۵

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۳

(۱۶) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۱۲۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۸' ص ۳۲۱' ۳۲۷

آئندہ کے حالات معلوم کرنا تیروں کے ذریعے حرام ہے اور اس طرح کے نذرانے بھی حرام ہیں۔(۱۷)

"اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ":

آج کے روز کفارِ عرب کی آس ٹوٹ گئی کہ اسلام ختم ہو جائے گا' اسلام کی روز بروز کی ترقی اور اسلامی فتوحات کی وسعت کے باوجود کفارِ عرب امید لگائے بیٹھے تھے کہ (نعوذ باللہ) اسلام کا غلبہ ختم ہو جائے گا اور مسلمان پھر سے ہمارے باطل دین میں آ جائیں گے' مگر فتح مکہ ہو چکا' حجۃ الوداع میں کفار کو حج سے روک دیا گیا' اب انہیں یقین ہو گیا کہ اسلام باقی رہے گا' یہ ہے کفارِ عرب کی دینِ اسلام سے مایوسی اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی دینِ حق پر استقامت کی واضح دلیل۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ": اَلْیَوْمَ کے دو معنی ہیں' (۱) آج کا دن (۲) یہ وقت' یہ زمانہ۔(۱۸)

آیت مبارکہ میں اَلْیَوْمَ سے مراد حضور سید الکائنات اکمل الرسل خاتم الانبیاء علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کا زمانہ اقدس ہے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ' بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج۸' ص ۲۲۷

(۱۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۵۵۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۶۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج۹' ص ۱۱۵

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۳۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۶۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۵

"دِیْنَکُمْ": تمہارے دین سے مراد وہ تمام شرائع ہیں جو حضور نبی رحمت ﷺ کے واسطے سے ہم تک پہنچے' دین میں تمام شرائع' احکام' فرائض وواجبات' سنن ومستحبات' حلال وحرام' مکروہات' مفسدات' مشروعات' منصوصات اور غیر منصوصات میں اجتہاد کے قوانین شامل ہیں' تمام کے مجموعہ کا نام دین اسلام ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ زمانہ ظہورِ مصطفوی میں دین مکمل ہو چکا ہے' اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں جو دین کو مکمل کرے' اس لئے حضور نبی اکرم رسول معظم خاتم النبیین ہیں' ﷺ۔ (۲۰)

تکمیل دین سے مراد یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے محبوب ومحبّ کریم رسول اکرم نبی اکمل ﷺ کو مقام قرب اعلیٰ سے ممتاز فرمایا ہے' اور محبوبیت کبریٰ کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔ (۲۱)

"وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ": اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی' جو نعمت مخلوق ہوئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ذریعے تمہیں عطا فرمادی اور روز بروز تمہیں نئی نعمتوں سے نوازے گا۔

اِکْمالِ دین اور اِتْمامِ نعمت میں ایک لطیف فرق ہے کہ شئ کامل ہو جائے تو اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی' اس لئے دین میں کمی بیشی ممکن نہیں' لیکن شئ تمام ہونے کے باوجود اس میں زیادتی ممکن ہے' یعنی اپنی نعمتیں تمہیں عطا کردی ہیں لیکن گاہے گاہے تمہیں مزید نعمتوں سے سرفراز کرتے رہیں گے۔

الحمد للہ رب العالمین دین کے کامل ہونے اور نعمت کی بڑھوتری کا وعدہ پورا ہوا۔

وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا. لامبدل لکلمته وهو السمیع العلیم (۲۲)

"فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ": جو بھوک پیاس کی شدت سے ناچار ہو جائے۔

خَمَصَ (از باب نَصَرَ)' خَمِصَ (از باب سَمِعَ)' خَمُصَ (از باب کَرُمَ) خَمْصاً' خُمُوْصاً اور مَخْمَصَةً کا معنی ہے دبلے پیٹ والا کردینا' ایسی بھوک (اور پیاس) جو پیٹ کو خالی کردے اور پیٹ کو دبلا کردے۔ (۲۳)

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد المالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۶۱' ۳۶۳

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۶۲

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۵

(۲۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۱۵۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۸۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۴' ص ۳۹۰

آیت کا معنی یہ ہے کہ جو آدمی بھوک پیاس کی شدت سے بے تاب ہو جائے اور اس کا پیٹ غذا سے بالکل خالی ہو جائے۔(۲۴)

"غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ": مُتَجَانِف تَتَجَانَفُ سے بنا ہے، مجرد جَنَفَ ہے، اس کا معنی ہے مائل ہونا، جھکاؤ۔

بعض علماء لغت نے اس میں قصد اور ظاہر کی قید کا اضافہ کیا ہے، یعنی ارادہ سے ظاہراً گناہ کی طرف مائل ہونا۔(۲۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو آدمی بھوک پیاس کی شدت سے بے تاب ہو جائے اسے بھوک پیاس مٹانے کے لئے حلال شئ دستیاب نہ ہو وہ حرام شئ چند لقمے لے لے، لذت اندوزی کا قصد نہ کرے اور نہ ہی حد سے بڑھے کہ پیٹ بھر لے صرف اتنا کھا لے جس سے جان بچ جائے، (ایسا کرنا اس کے لئے مباح ہے)۔(۲۶)

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۳۶۴

(۲۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۱۰۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۵۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۶۱

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۴۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۲۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۵

شانِ نزول :

حجۃ الوداع یوم جمعہ عرفہ کا مبارک دن تھا‘ حضور نبی اکرم ﷺ بعد عصر مقام عرفات میں اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے‘ اس وقت یہ آیت اتری‘ وحی کے بوجھ سے اونٹنی بیٹھ گئی۔

قرآن مجید کے احکام کی اترنے والی یہ سب سے آخری آیت ہے‘ اس کے بعد حضور جانِ عالم ﷺ اکیاسی روز حیات ظاہری کے ساتھ رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا تمہارے قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس کی تم تلاوت کرتے ہو‘ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس روز کو عید مناتے‘ آپ نے اس سے پوچھا وہ کون سی آیت ہے‘ اس نے یہ آیت بتائی‘ آپ نے فرمایا مجھے خبر ہے کہ یہ آیت کہاں اور کب اتری‘ حج کا دن اور جمعہ کا روز‘ اس روز ہماری دو عیدیں جمع تھیں۔

سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس روز یہ آیت نازل ہوئی اس روز پانچ عیدیں جمع تھیں‘ دو مسلمانوں کی یوم عرفہ‘ یوم جمعہ‘ مجوسیوں کی عید‘ یہودیوں کی عید‘ نصاریٰ کی عید‘ اتنی عیدیں ایک روز میں نہ پہلے جمع ہوئیں اور نہ آئندہ ہوں گی۔ (۲۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ گیارہ اشیاء حرام قطعی ہیں‘ ان میں نو جانور ہیں‘ مردار‘ خنزیر‘ غیر خدا کے نام پر ذبح ہوا جانور‘ گلا گھٹنے سے مرا ہوا‘ بے دھار کی چیز سے مارا ہوا‘ بلندی سے گر کر مرا ہوا‘ جسے کسی نے سینگ مار کر ہلاک کر دیا ہو‘ درندہ کا مارا ہوا جانور‘ جو کسی تھان کی بھینٹ چڑھا ہوا۔

---

(۲۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۴۶۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱‘ ص ۱۳۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۶‘ ص ۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)‘ مطبوعہ مصر‘ ج ۲‘ ص ۱۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی‘ ج ۳‘ ص ۳۶۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘ پشاور‘ ص ۳۳۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۶‘ ص ۶۱

اوردواشیاء: بہتاہواخون اورفال اورفال کی آمدنی۔

ان اشیاء کی حرمت قطعی ہے ان میں سے کسی ایک کوحلال جاننے والا کافراورحرام جان کراستعمال کرنے والا فاسق ہے۔(۲۸)

﴿۲﴾ مردار کا کھانا حرام ہے مگراس کے بعض اجزا سے نفع لینا جائز ہے جیسے کھال رنگنے کے بعد جوتا بنالینا سینگ اور ناخن کی کنگھی بنالینا۔(۲۹)

﴿۳﴾ مردار جانور کی رگوں میں خون رک جاتا ہے جو گوشت میں تعفن اور فساد پیدا کردیتا ہے اس کے کھانے سے دینی نقصان کے علاوہ دنیوی طور پر نقصان عظیم اور ضرر کبیر پیدا ہوتا ہے دینی اور دنیوی مفاد کی حفاظت کی خاطر مردار کے کھانے سے رک جانا فرض ہے۔(۳۰)

﴿۴﴾ حرام اشیاء کے استعمال سے بچنے والے کے لئے رب کریم جل وعلا کی طرف سے بڑے دینی ودنیوی انعامات کے وعدے ہیں مسلمان کے لئے لازم ہے کہ دنیافانی کی فانی لذتوں کو چھوڑ کرابدی انعامات اور رب کریم کی رضا جوئی میں کوشاں رہے آیات مقدسہ اوراحادیث نبویہ ان انعامات کے تذکروں سے بھرے ہیں ایک حدیث شریف میں

---

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج۶ ص۴۹ومابعد
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج۲ ص۳۰۳ومابعد
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان ج۲ ص۵۳۸ومابعد
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعه مصر ج۲ ص۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور ج۱ ص۴۶۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی مطبوعه لاهور ج۱ ص۴۶۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۶ ص۵۷ومابعد
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ج۱ ص۲۶۵ومابعد
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاری شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ص۲۱۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی ج۳ ص۳۵۶ومابعد
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر ج۱۱ ص۱۳۳ومابعد
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور ص۳۳۲ومابعد

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج۲ ص۲۶۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۶ ص۵۷

(۳۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعه مصر ج۲ ص۶
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر ج۱۱ ص۱۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور ج۱ ص۴۶۱

ہے' حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ نے ان کی قوم کی طرف تبلیغ دین کی خاطر روانہ کیا تاکہ انہیں احکام شریعت کی تعلیم دیں' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں قوم کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ان کے پاس خون کا ایک پیالہ لایا گیا' قوم اس پیالہ کے گرد جمع ہوگئی اور خون کو نوش کرنے لگی' قوم نے مجھے بھی شامل ہونے کی دعوت دی' میں نے انہیں کہا' تم برباد ہو جاؤ' میں اس نبی کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں جس نے خون کو حرام قرار دیا ہے' قوم میری طرف متوجہ ہوئی' انہوں نے پوچھا تو نے یہ کیا کہا ہے' میں نے یہ آیت مبارکہ پڑھی (ترجمہ) تم پر حرام ہے مردار' بہتا ہوا خون' میں انہیں اس کی دعوت دیتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے' میں نے انہیں کہا کہ مجھے پانی تو پلا دو' مجھے سخت پیاس لگی ہے' انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز تمہیں پانی نہیں پلائیں گے' یہاں تک کہ تو اسی حالت میں مر جائے' ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے میری چادر کے ذریعے میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور سخت دھوپ میں ڈال دیا' اللہ کی رحمت سے مجھے اسی حالت میں نیند آ گئی' میں نے دیکھا کہ ایک آنے والے کے ہاتھ میں شیشہ کا پیالہ ہے' ایسا خوبصورت پیالہ کسی نے نہ دیکھا ہوگا' اس پیالہ میں ایسا شربت تھا جو کسی نے اس سے لذیذ نہ پیا ہوگا' آنے والے نے مجھے اس خوبصورت پیالہ سے لذیذ شربت پلایا' جب میں بیدار ہوا تو اللہ کی قسم! اس کے بعد مجھے پیاس محسوس نہ ہوئی' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے اپنے کلمات یوں ہیں۔ **فَلَاوَاللّٰہِ مَاعَطَشْتُ وَلَاعَرِیْتُ بَعْدَ تِیْکَ الشَّرْبَۃِ** (۳۱) حرام شیٔ سے اجتناب کی یہ جزا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دنیا میں ملی' آخرت کا بدلہ اس کے علاوہ ہے۔

﴿۵﴾ بہتا ہوا خون نجس بھی ہے اور حرام بھی' اس کا پینا اور کسی دوسرے کے ذریعے سے استعمال کرنا' اس کی خرید و فروخت کرنا حرام ہے' یہ حال حلال جانور کے خون کا ہے' چہ جائیکہ انسان کے خون کا' یہ اشد حرام ہے' انسانی خون کے حرام ہونے کی ایک وجہ شرعی بھی ہے' انسان کا کوئی عضو دوسرے کسی کام میں نہیں لایا جا سکتا' یہ انسانی حرمت و عظمت کا تقاضا ہے' انسانی کھال کے جوتے بنانا حرام ہے' گوشت' ہڈی' ناخن' بال کسی مصرف میں نہیں آ سکتے' حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو دوسری عورت کے بال اپنے بالوں میں استعمال کرتی ہیں' انسانی خون اور دیگر اعضاء کی حرمت کی ایک وجہ اور بھی ہے' انسان کا بدن بتمامہا اس کے پاس امانت ہے' اس کی ملک میں نہیں' بطور امین وہ اپنے اعضاء کے کسی دوسرے استعمال' ہبہ' فروخت' اجارہ وغیرہ کا حق دار نہیں۔ (۳۲)

---

(۳۱) ؎ رواہ ابن ابی حاتم والحاکم عنہ بحوالہ
؎ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۷
(۳۲) ؎ الحلال والحرام فی الاسلام از شیخ یوسف القرضاوی' ص ۴۷
؎ جدید فقہی مسائل از مولوی خالد سیف اللہ رحمانی' ص ۲۰۳' ۱۷۷

﴿۶﴾ قدرتی طور پر جما ہوا خون مثلاً تلی' جگر' مشک اور وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں یا گوشت میں رہ جائے حلال اور طیب ہے' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اُحِلَّتْ لَنَامَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَاَمَّاالْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّاالدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ (۳۳)

ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے ہیں' دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہے۔ (۳۴)

﴿۷﴾ زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ کر اگر جدا کر لیا گیا تو وہ عضو مردار کے حکم میں ہے' یہ حرام ہے' حدیث شریف میں ہے۔

مَاقُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَمَيْتَةٌ (۳۵)

زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار (کے حکم میں) ہے۔ (۳۶)

﴿۸﴾ ہر غذا کے جوہر کھانے والے کے جسم کا حصہ بنتے ہیں' چونکہ خنزیر میں شہوت کی عظیم حرص اور شدید رغبت ہوتی ہے' یہ شہوت حیوانی ہر کھانے والے کے جسم کا حصہ بنتی ہے' اس لئے خنزیر کا گوشت اور چربی کھانا حرام کیا گیا' خنزیر کے باقی اجزاء ہڈی' بال' کھال وغیرہ کا استعمال بھی حرام قطعی ہے کہ یہ نجس العین ہے' حرام اشیاء کی گنتی میں خنزیر کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ کہ یہ نجاست ہے۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۴۵)

سور ہر نوع کا حرام ہے' پالتو ہو یا جنگلی' اس کی حرمت پر نص قطعی کے علاوہ اجماع امت قائم ہے۔ (۳۷)

---

(۳۳) ☆ رواہ ابن ماجه والحاکم والبیهقی عن ابن عمر 'بحواله جامع صغیر' ج ا 'ص ۱۹

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعه مصر' ج ۲ 'ص ۷

(۳۵) ☆ رواہ الائمه احمدو ابوداؤدو الترمذی والحاکم عن ابی واقد

☆ ورواہ بن ماجه والحاکم عن ابن عمر

☆ ورواہ الحاکم عن ابی سعید

☆ ورواہ الطبرانی عن تمیم 'بحواله جامع صغیر' ج ۲ 'ص ۴۴۹

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۳۱۰

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعه مصر' ج ۲ 'ص ۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ۱۶۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ۱۶۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج ۶ 'ص ۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ا 'ص ۲۶۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳ 'ص ۳۵۶

﴿۹﴾ خنزیر کا گوشت کھانے والے مسلمان پر توبہ پیش کی جائے' اگر توبہ کرلے فبہا ورنہ اسے قتل کردیا جائے' کیونکہ ہمارے زمانہ میں خنزیر کا گوشت کھانا علامت کفر ہے' جیسا زنار پہننا علامت کفر ہے' اور مسلمان جب کفر اختیار کرے تو وہ مرتد ہوجاتا ہے' مرتد کی سزا قتل ہے۔ (۳۸)

﴿۱۰﴾ حلال جانور صرف اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرنا فرض ہے' اگر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی اور کا نام لے دیا تو وہ ذبیحہ حرام ہوجائے گا اور ذبح کرنے والا مرتد ہوجائے گا۔ (۳۹)

﴿۱۱﴾ ذبح کے وقت اللہ کا نام قصداً ترک کرنے سے ذبیحہ حرام ہوگا' البتہ اگر نام لینا بھول گیا تو ذبیحہ حلال ہوگا' کہ مسلمان کی نیت میں اللہ کا نام ہی ہوتا ہے۔ (۴۰)

﴿۱۲﴾ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ملا کر بغیر عطف کے کسی دوسرے کا نام ذکر کرنا مکروہ ہے' مگر حرام نہیں' جیسے بوقت ذبح کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ...... یا...... بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ (متصلا) ہاں اگر عطف کے ساتھ ملا کر کہے تو ذبیحہ حرام ہوگا' مثلاً کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (۴۱)

﴿۱۳﴾ جانور کو لٹاتے وقت اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے سے پہلے یا بعد غیر اللہ کا ذکر کردیا تو کوئی حرج نہیں' حضور سید عالم ﷺ قربانی ذبح کے بعد دعائیہ کلمات کہتے۔

---

(۳۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۷
(۳۹) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۰۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۵۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۵
(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۰۴' ۳۰۱
(۴۱) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۶

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ ھٰذَامِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ)   اے اللہ! اس کو میری امت کی طرف سے قبول فرما۔(۴۲)

قربانی' عقیقہ' ختنہ کا جانور اللہ کے نام پر ذبح ہوتا ہے' اگر ذبح سے پہلے کسی کے نام سے منسوب ہوتا ہے' مثلاً میری قربانی' فلاں بچہ کا عقیقہ یا ختنہ' اسی طرح جو جانور اولیاء اللہ کے نام منسوب ہوتا ہے' وہ اللہ کے نام پر ذبح ہوتا ہے' لہٰذا وہ حلال اور جائز ہے۔(۴۳)

﴿۱۴﴾ مردار' بہتے ہوئے خون' خنزیر اور غیر خدا کے نام پر ذبح ہونے والے جانور کی حرمت ایسی قطعی اور دائمی ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی شریعت مطہرہ تک ہر نبی کی شریعت میں حرام رہی' اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ ان حرام اشیاء سے کلی طور پر اجتناب کرے۔(۴۴)

﴿۱۵﴾ ذبح شرعی میں جانور کی چار رگیں کاٹی جاتی ہیں۔

حلقوم : سانس کی نالی   مَرِیُٔ : غذا کی نالی   دو(۲) وداج: خون کی دو نالیاں۔

ان چار میں سے کوئی سی تین رگیں اگر کٹ گئیں تو ذبح صحیح ہے' کوئی تین ہوں تعین نہیں' کیونکہ کثیر مسائل میں اکثر کل کے حکم میں ہوتا ہے' وہ یہاں بھی ہے' مثلاً قربانی کے جانور میں دم' سینگ' کان کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو تو قربانی جائز نہیں۔(۴۵)

﴿۱۶﴾ ذبح کی جگہ حلق اور بالائی سینہ کے درمیان ہے اس مقام پر جہاں بھی چار رگیں کٹ جائیں گی ذبح صحیح ہوگا' ذبح خواہ مافوق العقدہ ہو یا تحت العقدہ' بہر صورت ذبیحہ حلال ہے۔

البتہ ذبح مافوق العقدہ کو مکروہ شمار کیا گیا ہے' اس لئے اس سے احتراز چاہئیے۔(۴۶)

(۴۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن عائشة' ج۲'ص ۳۰

(۴۳) ☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص۳۵۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۶۶

(۴۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص۷

(۴۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۶'۳۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۵۴

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص۳۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیونؔ جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۳۳

(۴۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۰۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۵۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۵۴

﴿۱۷﴾ جس آلہ کی دھار سے سیّال خون کا بہانا اور رگوں کا کاٹنا ممکن ہو ذبح کے لئے کافی ہے' مثلاً چھری' شیشہ' دھار دار پتھر' دھار دار لکڑی' ناخن' دانت اور سینگ بھی آلہ ذبح بن سکتے ہیں' بشرطیکہ جسم سے الگ کر لئے گئے ہوں اور دھار دار ہوں' جب تک یہ جسم کے ساتھ ہوں گے ان سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا اور جانور ذبح کرنے کے لئے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوں گی' کیا ہم کھپاچ (دھار دار لکڑی) سے ذبح کر سکتے ہیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

مَاانُهِرَالدَّمُ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْالَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفُرُ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِمَّاالسِّنُّ فَعَظْمٌ وَاِمَّاالظُّفُرُ فَمُدِى الْحَبْشَةِ (۴۷)

جو آلہ اپنی دھار سے کاٹ کر خون بہادے اور ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو تو ایسا ذبیحہ کھا سکتے ہو' مگر آلہ ذبح دانت اور ناخن نہ ہونا چاہئیے' میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں' دانت تو ہڈی ہیں' اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

اگر دانت اور ناخن جسم کے ساتھ ہوں تو ان سے ذبح جائز نہیں' کیونکہ اس وقت ذبیحہ کا قتل آلہ ذبح کے بوجھ کے سبب سے ہوگا اور ایسا ذبیحہ منخنقہ (گلا دبایا ہوا) ہوگا۔ (۴۸)

﴿۱۸﴾ ذبح میں قصد اور انسانی فعل شرط ہے' اس لئے ذبح شرعی کے باعث جس میں انسانی فعل اور نیت ہوتی ہے اور اسی سبب سے جانور کی حیات زائل ہوتی ہے' جانور حلال ہوتا ہے' اور اگر جانور کی حیات کسی ایسے سبب سے زائل ہو جس میں قصد اور انسانی فعل نہ ہو حلال نہیں۔

---

(۴۷) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابو داؤد عن رافع بن خدیج بحوالہ ......
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان' ج ۶' ح ۱۵۶۰۲

(۴۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۰۰' ۳۰۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۵۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۱۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۲

دور حاضر میں بعض مقامات پر مشین کے ذریعے جانور ذبح کرتے ہیں' مذکورہ اصول سے اس کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے' اگر اس ذبح میں انسانی عمل اور نیت شامل ہے اور اسے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہے تو اسے جائز کہہ سکتے ہیں' مگر شرعی ذبح نہ ہونے کے باعث مکروہ رہے گا۔(۴۹)

﴿۱۹﴾ مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کے حلال ہیں' کیونکہ ان کا ذبح کرنا فرض نہیں' البتہ وہ مچھلی جو پانی میں از خود مرگئی وہ حرام ہے۔(۵۰)

﴿۲۰﴾ شکار کے جسم میں اگر ایسا آلہ لگ جائے جو اس کے کسی حصہ کو چیر کر زخمی کردے اور خون بہہ جائے یا شکار کے لئے سکھایا ہوا کتا یا شکاری پرندہ اس پر چھوڑ دے جو اسے زخمی کردے اس پر حملہ کرکے مار نہ دے اور آلہ یا سکھایا ہوا شکاری کتا یا شکاری پرندہ چھوڑتے وقت ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہہ لے تو شکار کا کھانا حلال ہے' حدیث شریف میں ہے۔

وَاِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ الصَّیْدَ فَخَرَقَ فَکُلْہُ وَاِنْ اَصَابَہٗ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاکُلْہُ فَاِنَّہٗ وَقِیْذٌ (۵۱)

جب تو شکار کو بے پر کا تیر مارے اور وہ تیر اسے چیر دے تو شکار کھاسکتے ہو اور صرف پھاڑ دے تو نہ کھاؤ کیونکہ وہ ضرب شدید سے مرا ہے۔

نیز ارشاد نبوی ہے۔

وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ غَیْرِ الْمُعَلَّمِ فَاَدْرَکْتَ ذَکَاتَہٗ فَکُلْ (۵۲)

اور جو تو اپنی قوس (اور تیر) کے ساتھ شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام لے تو اس شکار کو کھاسکتے ہو اور جو تو نے شکار کے لئے سکھائے کتے سے شکار کیا اور اسے چھوڑنے سے پہلے اس پر اللہ کا نام لے لیا تو اسے بھی کھاسکتے ہو اور جو شکار تو نے غیر معلم کتے سے کیا اگر شکار کو زندہ پاکر ذبح کرلو تو اسے بھی کھاسکتے ہو۔

---

(۴۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۰۵
☆ الحلال والحرام فی الاسلام ازشیخ یوسف القرضاوی' ص۲۲

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۰۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۲۱

(۵۱) ☆ رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن عدی بن حاتم بحوالہ ......
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۹' ح۲۵۸۰۳

(۵۲) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجہ عب ابی ثعلبہ بحوالہ...
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۹' ح۲۵۸۰۲

اس لئے بندوق' پتھر' بے پر کے تیر سے شکار حلال نہیں البتہ شکار اگر زندہ ہاتھ آئے اور اسے ذبح کر لے تو جائز ہے' اس پر اجماع امت ہے۔ (۵۳)

﴿۲۱﴾ شکاری کتا اگر اپنے وزن سے یا حملہ کر کے شکار کو ہلاک کر دے زخم نہ کرے تو وہ جانور حلال نہیں' یہ جانور وزن سے مرا ہے شکار سے نہیں۔ (۵۴)

﴿۲۲﴾ تیر یا شکاری کتے کا کیا ہوا شکار اگر زندہ ہاتھ آئے تو اسے ذبح کرنا فرض ہے ورنہ حلال نہیں۔ (۵۵)

﴿۲۳﴾ تیر لگنے کے علاوہ جانور کی موت کا کوئی اور سبب پیدا ہو جائے تو شکار نہ کھایا جائے کہ وہ حلال نہیں' مثلاً تیر لگا جانور پانی میں گرا' شکاری کتے کے ساتھ غیر شکاری کتا شامل ہو گیا دونوں نے مل کر شکار کیا' تیر لگنے سے جانور درخت یا پہاڑ پر گرا پھر وہاں سے زمین پر گر کر مر گیا' ان صورتوں میں جانور حلال نہیں۔ (۵۶)

﴿۲۴﴾ جانور کے ازالہ حیات میں سبب اباحت اور سبب حظر جمع ہو جائیں (سبب جواز اور سبب عدم جواز جمع ہو جائیں) تو سبب حظر (عدم جواز) کو ترجیح دی جائے گی مثلاً شکار یا ذبح میں مسلمان کے ساتھ مجوسی شامل ہو جائے تو ذبیحہ یا شکار نہ کھایا جائے۔ (۵۷)

﴿۲۵﴾ جانور اگر انسان کے قابو میں نہ ہو اور اسے طریق شرعی ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو تیز دھار آلہ سے اس کے جسم میں جہاں ممکن ہو زخم کر دینے اور خون بہا دینے سے جانور ذبح ہو جائے گا' اسے ذبح غیر اختیاری کہتے ہیں' مثلاً جانور کوئیں میں گر گیا تو تیز دھار آلہ سے اس کے جسم میں زخم کرنے اور خون بہانے سے جانور ذبح ہو جائے گا' بسم اللہ اکبر تو ذبح اختیاری اور ذبح غیر اختیاری دونوں میں پڑھا جائے گا۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

لَوْطَعِنْتَ فِیْ فَخِذِھَا لَاَجْزَأَعَنْکَ (۵۸) اگر تو اس کے ران میں تیر مار کر زخمی کر دے تو تجھے کفایت کرے گا۔ (۵۹)

---

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص'۳۰۴'۳۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص۵۳۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۴۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص۳۳۲

(۵۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص'۳۰۹

(۵۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص'۳۰۹

(۵۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۳۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص۴۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص۳۱۰

(۵۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۳۰۵

(۵۸) ☆ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن والداہی العشراء' بحوالہ

(۵۹) ☆ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت'لبنان' ج۶' ح۱۵۵۹۹

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۳۰۷'۳۰۹

﴿۲۶﴾ پالتو جانور اگر وحشی بن جائے اور معمول کے مطابق اس کا ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو اسے شکار کر سکتے ہیں' یہی اس کا ذبح ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمارا اونٹ وحشی ہو گیا ہم نے تیر مار کر اس کا شکار کر لیا' اس بارے میں کیا ارشاد ہے' آپ ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَاغَلَبَکُمْ مِنْهَاشَیْءٌ فَافْعَلُوْابِهٖ هٰکَذَا (۶۰)

اونٹوں میں کچھ اونٹ بدک کر وحشی بن جاتے ہیں جب ایسا ہو تو انہیں تیر مار کر شکار کر لو۔

نیز ارشاد مصطفوی میں یہی اصول بیان ہوا ہے۔

اِذَااسْتَوْحَشَتِ الْاِنْسِیَّةُ وَتَمَنَّعَتْ فَاِنَّهٗ یُحِلُّهَامَایُحِلُّ الْوَحْشِیَّةُ (۶۱)

جب پالتو جانور وحشی بن جائے تو اس کے ساتھ وہی کرنا جائز ہے جو وحشی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (۶۲)

﴿۲۷﴾ حلال جانور جس میں ابھی حیات باقی ہو' کو ذبح کرنا جائز ہے' اس کا کھانا حلال ہے' مثلاً جانور کو درندہ نے پھاڑا یا مریضہ ہے جب تک اس میں حیات ہے خواہ قلیل ہو یا قصیر' ذبح کرنا جائز ہے' (اسی میں موقوذۃ متردیہ اور نطیحہ شامل ہے)۔ (۶۳)

﴿۲۸﴾ مریض جانور کے ذبح کے وقت اگر ہاتھ' پاؤں' ناک' کان' دم وغیرہ حرکت کریں یا خون بہے اگرچہ قلیل ہو تو وہ زندہ ہے' اس کا گوشت حلال ہے۔ (۶۴)

---

(۶۰) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه عن رافع بن خدیج بحواله ......
☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۶' ح ۱۵۶۰۱

(۶۱) ☆ رواہ البیهقی عن جابر بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۶' ح ۱۵۶۰۰

(۶۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۰۷' ص ۳۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۵

(۶۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۰' ۵۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۰۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۱

(۶۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۰۵' ۳۰۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۳

﴿۲۹﴾ جانور کے ذبح سے اگر اس کے پیٹ کا بچہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا جائز نہیں‘ کہ ایک جانور کا ذبح دو کا ذبح نہیں بن سکتا‘ البتہ اگر زندہ نکلے تو اسے ذبح کر لینے سے اس کا گوشت حلال ہے۔(٦٥)

﴿۳۰﴾ شکاری کتا اگر اپنے شکار کا کچھ حصہ کھالے تو وہ شکار حلال نہیں‘ اور اگر شکاری پرندہ پنے شکار کا کچھ حصہ کھالے تو بقیہ گوشت حلال ہے۔(٦٦)

﴿۳۱﴾ ذبح یا شکار کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے ورنہ ذبح اور شکار جائز نہیں۔(٦٧)

﴿۳۲﴾ ذبح بغیر نیت کے جائز نہیں‘ اس لئے مجنون اور ناسمجھ بچے کا ذبیحہ جائز نہیں۔(٦٨)

﴿۳۳﴾ بالغ‘ غیر بالغ‘ مرد‘ عورت‘ مسلمان اور کتابی کا ذبیحہ جائز ہے‘ مستحب یہ ہے کہ ذبح وہ کرے جس کا ہر حال شرع کے موافق ہو۔(٦٩)

﴿۳۴﴾ ذبح کے (چند مستحبات ہیں‘ ان کا لحاظ رکھا جائے۔

(ا) ذبح میں نرمی کرے۔

(ب) جانور کو آرام سے لٹائے۔

(ج) ذبح کی جگہ جانور کو کھینچ کر نہ لائے۔

(د) چھری تیز کرے۔

(ہ) جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔

(و) ایک کے سامنے دوسرا جانور ذبح نہ کرے۔

(ز) تیزی سے ذبح کرے۔

(ح) ذبح میں اباحت اور قربت کی نیت کرے۔

(ط) ذبح کے وقت جانور کو قبلہ رخ لٹائے۔

(ی) ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال نہ اتارے۔

(ک) اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرے اس کا شکر ادا کرے کہ اس نے ہمارے لئے جانور مسخر کر دیئے اور ہمارے لئے مباح کر دیئے ہیں۔

---

(٦٥) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج٦ ص ٥١

(٦٦) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ) مطبوعہ مصر ج٢ ص ١١٠١

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج٦ ص ٥٧

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ٣٣٣

(٦٧) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج٢ ص ٣١٠

(٦٨) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج٢ ص ٥٤٣

(٦٩) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج٦ ص ٥٥

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَاقَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَاذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شِفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ(۷۰)

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شیٔ پر احسان کرنا فرض کیا ہے' جب تم قصاص لو تو نرمی سے قصاص لو' جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چھری کو تیز کرلو اور جانور کو تکلیف نہ دو۔ (۷۱)

﴿۳۵﴾ بت یا تھان کی بھینٹ چڑھا ہوا جانور حرام ہے' اگر چہ اللہ کے نام پر ذبح ہو' بھینٹ سے مقصود جانور کا خون بت یا تھان پر ملنا ہوتا ہے' گوشت مقصود نہیں ہوتا' جس طرح مسلمان قربانی کرتے ہیں اور اس سے مقصود اللہ کی راہ میں خون بہانا ہوتا ہے' بھینٹ میں ذبح کرنے والے کی نیت کا اعتبار ہے' ذبح کرانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں' اسی طرح بوقت ذبح نیت کا اعتبار ہے' ذبح سے پہلے یا بعد نیت کا اعتبار نہیں۔ (۷۲)

﴿۳۶﴾ صرف بت' پتھر' تھان کے پاس ذبح کرنا ناجائز نہیں جب تک بھینٹ کی نیت نہ ہوگی جانور حرام نہ ہوگا۔ (۷۳)

﴿۳۷﴾ بھینٹ کی حرمت صرف جانور کے ذبح کرنے سے ہے' لہٰذا جانور ذبح کرنے کے علاوہ کوئی اور شیٔ بھینٹ چڑھائی تو حرام نہ ہوگی' مثلاً مٹھائی' دودھ' پیسہ وغیرہ۔

---

(۷۰) ☆ رواہ الائمہ احمدو مسلم و ابوداؤدو الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن شدادبن اوس بحوالہ ......

☆ کنزالعمال فی سنن الاقوال و الافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۶' ح ۱۵۶۰۹

(۷۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۶' ۵۷

(۷۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج۱۱' ص ۱۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۴

(۷۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۵۷

ان اشیاء کا کھانا حلال ہے' بحیرہ' سائبہ' وصیلہ' اگرچہ بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے مگر اللہ نے ان کا ذبح اور ان کا گوشت حلال فرمایا ہے' ارشاد ربانی ہے۔

مَاجَعَلَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِيۡرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ ......الآية (سورۃ المائدہ آیت' ۱۰۳)

اللہ نے مقرر نہیں کیا کان چرا ہوا' نہ بجار' اور نہ وصیلہ اور نہ حامی۔(۷۴)

﴿۳۸﴾ مسلمان سے گوشت خرید کر بھینٹ چڑھایا یہ حرام نہیں' کیونکہ یہ گوشت بھینٹ کی نیت سے ذبح نہ ہوا تھا۔(۷۵)

﴿۳۹﴾ اولیاء اللہ کے ایصال ثواب کے لئے اللہ کے نام پر ذبح ہونے والے جانور کو حرام کہنا اللہ تعالیٰ پر افترا ہے' یہ افترا حرام ہے' اس سے احتراز لازم ہے' یہ جانور اللہ کے نام پر ذبح ہوئے' لہٰذا حلال ہیں۔(۷۶)

﴿۴۰﴾ فال کھولنا' فال کھلوانا حرام ہے' یہی نجومیوں' جوتشیوں سے غیب کی باتیں پوچھنا حرام ہے' اس پر پیسہ لینا حرام ہے۔(۷۷)

﴿۴۱﴾ ہر معاملہ جس سے آئندہ کی بات معلوم کرنے کی کوشش کی جائے' خواہ کبوتر سے ہو یا نرد سے یا شطرنج سے یا تیروں سے' کہانت اور اس کی تمام اقسام حرام ہیں۔(۷۸)

﴿۴۲﴾ پرندوں کے ناموں سے' ان کی آوازوں سے' ان کے گذرنے سے فال حاصل کرنا اور شگون لینا' ہار جیت' کرنے یا نہ کرنے کا حکم معلوم کرنے کے لئے کنکریاں مارنا حرام ہے۔(۷۹)

---

(۷۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۴

(۷۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۴

(۷۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۶

(۷۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۴

(۷۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۵۹

(۷۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۳' ص ۳۱۱

﴿۴۳﴾ نجومی کا یہ کہنا کہ فلاں ستارہ یہ حکم دیتا ہے' حرام ہے۔(۸۰)

﴿۴۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ستاروں میں ایسے اسباب پیدا کئے ہیں جن سے کئی احکام معلوم ہوتے ہیں' موثرِ حقیقی اللہ کو جان کران سے حکم معلوم کرنا جائز ہے۔(۸۱)

﴿۴۵﴾ قرآن مجید سے فال نکالنا جائز نہیں۔(۸۲)

﴿۴۶﴾ اچھی فال لینا جائز ہے' البتہ بری فال لینا مکروہ ہے۔(۸۳)

﴿۴۷﴾ قرعہ اندازی اور استخارہ جائز ہے۔(۸۴)

﴿۴۸﴾ کسی مسلمان سے یا مسلمانوں سے کافروں کا مایوس ہوجانا کہ وہ انہیں بہکا سکیں' اللہ تعالیٰ کی نعمت اور رحمت ہے' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایمان کے اس اعلیٰ درجہ پر فائز تھے کہ کافران کو بہکانے سے مایوس ہوچکے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کے راسخ العقیدہ ہونے کی شہادت دی ہے' ان میں سے کسی کو دین سے برگشتہ کہنا کلام الٰہی کا انکار ہے' کلام الٰہی کا انکار کفر ہے' لہٰذا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قطعی جنتی ہونے کا اقرار فرض ہے۔(۸۵)

﴿۴۹﴾ اسلام وہی دین ہے جو صحابہ کرام نے اختیار کیا' اسے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے' لہٰذا صحابہ کرام کے خلاف کسی عقیدہ اور عمل کو دین سے کوئی واسطہ نہیں' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معیار ایمان ہیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ ......الآیة (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳)

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں۔

(۸۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۵۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۴

(۸۱) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۴

(۸۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۵۹
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۷

(۸۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۵۹
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۷

(۸۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۵۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۲

(۸۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۳۸

دین حق کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

مَاأَنَاعَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ (٨٦)

دینِ حق وہ ہے جو میرا اور میرے صحابہ کا دین ہے۔(٨٧)

﴿٥٠﴾ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے' اس میں کمی بیشی قطعاً محال ہے' اس لئے نئے نبی کی ضرورت نہیں' حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں' آپ ﷺ کا خاتم الانبیاء والمرسلین ہونا قطعیات اور ضروریات دین سے ہے' اس کا انکار کفر قطعی ہے۔(٨٨)

﴿٥١﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے طالب ومطلوب رسول مکرم نو مجسم ﷺ کو محبوبیت کبریٰ اور قرب عظمیٰ کے اس مرتبہ پر فائز فرمایا جو تمام اولین وآخرین کے لئے قابل رشک ہے' یہاں تک آپ کے مرتبہ محبوبیت پر فائز ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کی محبوب امت کے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں' ان کا تعلق خواہ اللہ کے حقوق سے ہو یا بندوں کے حقوق سے ہو' حتیٰ کہ آپس کی خون ریزیاں اور مظالم بھی معاف کر دیئے ہیں۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث شریف میں ہے' کہ حجۃ الوداع میں یوم عرفہ کو بعد عصر رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے گناہ بخشنے کی دعا کی جو قبول کر لی گئی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے سوائے باہمی مظالم کے ان کے گناہ معاف کر دیئے ہیں' مظلوم کا بدلہ ظالم سے ضرور لوں گا' محبوب کریم ﷺ نے عرض کیا' میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کی مظلومیت کا بدلہ جنت میں کوئی حصہ اس کو دے دے اور ظالم کو معاف کر دے' اس شام کو یہ التجا قبول نہ ہوئی' صبح کو وقوف مزدلفہ میں آپ نے پھر گذشتہ دعا کا اعادہ کیا' اس وقت دعا قبول کر لی گئی' حضور نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے' آپ ایسے وقت

(٨٦) ☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمر' ج ٢' ص ١٠٢

(٨٧) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ١١' ص ١٣٨

(٨٨) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ)' مطبوعہ مصر' ج ٢' ص ١٢

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ٦' ص ٦٠

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ٦' ص ٦٢

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ١' ص ٢٦٧

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ لاہور' ج ١' ص ٤٦٤

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ١١' ص ١٣٨

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ٣٣٥

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ٣' ص ٣٦٣

میں مسکراتے نہیں، آج مسکرانے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا۔

اِنَّ عَدُوَّاللہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ قَدِاسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَلِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَدْعُوْالْوَیْلَ وَالثُّبُوْرَفَاَضْحَکَنِیْ مَارَاَیْتُ مِنْ جِزْعِہٖ (۸۹)

اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمالی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو سر پر خاک ڈالنے اور واویلا مچانے لگا، مجھے اس کا یہ اضطراب دیکھ کر ہنسی آ گئی۔

تکمیل دین حضور سید المرسلین ﷺ کو مقامات رفیعہ کے عطا کرنے سے ہوئی ہے، اس لئے مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے نبی اکرم ﷺ کے فضائل و کمالات کو بصدق دل قبول کرے اور اس کا اظہار اور چرچا اپنے قول و فعل سے کرے تا کہ اس کا ایمان مکمل ہو جائے۔ (۹۰)

﴿۵۶﴾ حصول نعمت پر خوشی کا اظہار کرنا اللہ جل جلالہ، اس کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو محبوب ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع یوم عرفہ کو اترنے والی آیت تکمیل دین اور یوم جمعہ کے اجتماع پر خوشی منائی اور اسے دہری خوشی اور دو عیدیں قرار دیا، یوم عاشورہ کو یہودان مدینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے متبعین کی فرعونیوں سے نجات پر خوشی مناتے تھے، حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فَقَالَ مَاھٰذَا قَالُوْ ھٰذَایَوْمٌ صَالِحٌ ھٰذَایَوْمٌ نَجَّی اللہُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ عَدُوِّھِمْ فَصَامَہٗ مُوْسٰی قَالَ فَاَنَااَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ (۹۱)

(یوم عاشورہ کے بارے میں) آپ نے یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے، انہوں نے کہا یہ صالح دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی، تو موسیٰ علیہ السلام نے (اس دن) روزہ رکھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے میں موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہوں۔

کائنات کی سب سے بڑی نعمت حضور رحمۃ للعالمین سید الکونین ﷺ کا وجود مسعود ہے، صبح میلاد مسلمانان عالم اس نعمت کبریٰ کی خوشی کا اظہار کرتے ہیں، ان محافل مبارکہ کا انعقاد اور اس میں شرکت مسلمانوں کی سعادت عظمیٰ ہے، لہٰذا صبح

(۸۹) ☆ رواہ ابوداؤد عن عباس بن مرداس، ص ۲۲۲

(۹۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۳۶۲

(۹۱) ☆ رواہ البخاری عن معاویۃ بن ابی سفیان، ج ۱، ص ۲۶۸

میلاد؛ محافل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنا اور ان میں شرکت کرنا مستحبات اور مستحسنات میں سے ہے۔(۹۲)

﴿۵۳﴾ دین کے اصول وقواعد، عقائد وقوانین میں کمی نہیں ہو سکتی، وہ مکمل ہو چکے ہیں، البتہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ نت نئے مسائل ہوتے رہتے ہیں، نئی نئی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں، اور یہ سلسلہ قیام قیامت تک جاری رہے گا، اس لئے منصوصات، اصول وقواعد کی روشنی میں استنباط اور اجتہاد ہوتا رہے گا اور استنباط اور اجتہاد کرنے والے علماء فقہاء اور مجتہدین یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے، یہ بھی دین کی ضرورت ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے لازم ہے مجتہدین کے اجتہاد کی پیروی کریں۔(۹۳)

﴿۵۴﴾ اللہ تعالیٰ کو دین اسلام پسند ہے اسی دین سے وہ راضی ہے، لہٰذا اسی دین کو اختیار کرنا فرض ہے، دین اسلام کے علاوہ اگر کوئی اور دین کو اپنائے اور عمل کرے اللہ تعالیٰ اس کے نئے دین اور اعمال کو رد فرما دیتا ہے، لہٰذا نیک اعمال کرنے والے کے لئے فرض ہے کہ وہ دین اسلام کو اختیار کرے۔(۹۴)

﴿۵۵﴾ بھوک پیاس کی شدت سے اگر بے تاب ہو جائے اور کوئی حلال شئی دستیاب نہ ہو جس کے باعث بھوک کی شدت دور کر سکے تو اس اضطراری حالت میں مردار اور حرام اشیاء، صرف اتنی مقدار میں کھا سکتا ہے جس سے جان بچ جائے، حرام شئی کھانے میں لذت اندوزی کا قصد نہ کرے اور نہ سیر ہو کر کھائے، شدت بھوک میں تمام محرمات کا کھالینا صرف مباح ہے، یہ شئی حلال نہ ہوگی، بلکہ حرام کھانے کا گناہ اس پر نہ ہوگا۔

---

(۹۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۲۶۳

(۹۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۵

(۹۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۲۶۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱، ص ۱۴۰

یادرہے کہ جس مجبوری اور اضطراری کی حالت میں حرام اشیاء کے کھانے کی اجازت دی گئی ہے وہ صرف بھوک کی شدت اور بے تابی ہے اور حرام اشیاء صرف کھانے کی اجازت دی گئی ہے کسی اور وجہ سے اس کا استعمال مباح نہیں کیا گیا' یہ بات یقینی ہے کہ شدت بھوک کی وجہ سے خالی پیٹ میں اگر کوئی شیٔ ڈالی گئی تو بھوک مٹ سکتی ہے' کسی اور استعمال سے کسی مجبوری کا مٹ جانا یقینی نہیں' لہٰذا حرام اشیاء کا بطور دوا استعمال جائز نہیں' قرآن مجید نے مجبوری کو شدت بھوک سے مقید کردیا ہے اگر بیماری کی مجبوری میں حرام اشیاء کا استعمال جائز ہوتا تو اسے صرف بھوک سے مقید نہ کیا جاتا' بلکہ مطلقاً رکھا جاتا۔

نیز نبی رحمتﷺ نے واضح فرمادیا ہے کہ حرام دوا میں شفا نہیں' بلکہ حرام شیٔ خود بیماری کا باعث ہے' ارشاد نبوی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَتَدَاوُوْا وَلَاتَتَدَاوُوْا بِحَرَامٍ (۹۵)

اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا بنائی ہے اور ہر بیماری کی دوا بنائی ہے' پس بیماری کا علاج کرو لیکن حرام اشیاء سے علاج نہ کرو۔

حضرت طارق بن سوید (سوید بن طارق) رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں حضور رحمت عالمﷺ سے دریافت کیا' آپﷺ نے منع فرمادیا' انہوں نے پھر اجازت طلب کی' آپﷺ نے دوبارہ منع فرمادیا' تیسری مرتبہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ دوا ہے' حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا۔

لَا وَلٰکِنَّھَا دَاءٌ (وفی روایۃ الترمذی) اِنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّھَا دَاءٌ (۹۶)

شراب دوا نہیں بلکہ یہ بیماری (پیدا کرتی) ہے۔(۹۷)

---

(۹۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی الدرداء' ج۲' ص ۱۸۵

(۹۶) ☆ رواہ ابو داؤد عن طارق بن سوید' ج۲' ص ۱۸۵

☆ رواہ الترمذی' ج۲' ص ۳۴

(۹۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۴۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۶۴۔

یاد رہے ہمارے اکثر معاصرین مفتیان کرام نے عموم بلویٰ اور دفع حرج کے پیش نظر ضرورت صحیحہ کی صورت میں ان دواؤں کے استعمال کی اجازت دی ہے جن میں الکحل کی آمیزش ہوتی ہے' البتہ یہ اجازت صرف انہیں صورتوں کے ساتھ خاص ہے جن میں ابتلاء عام اور حرج متحقق ہے۔ (۹۸)

☆☆☆☆☆

(۹۸) صحیفہ فقہ اسلامی 'مرتبہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی 'ومفتی محمد معراج القادری مصباحی ' مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور '(مارچ ۲۰۰۰ء)ص '۳۰

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۶) :

حلال اشیاءِ شکار

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ ۔ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ۔ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ ۔ فَکُلُوْا مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۴)

اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے انہیں شکار پر دوڑاتے، جو علم تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔

حل لغات :

"اَلطَّیِّبٰتُ" : طَیِّبَات، طَیِّبَۃ کی جمع ہے۔

لغت میں ہر اس شئ کو "طیب" کہتے ہیں جس سے طبع سلیم اور مزاج صحیح لذت اندوز ہو، اہل مروت اور اخلاق جمیلہ والوں کی طبیعت اور ذوق کو مرغوب ہو، اصطلاح شرع میں وہ شئ "طیب" ہے جسے جائز طریقہ سے جائز مقدار میں اور جائز جگہ سے حاصل کیا گیا ہو، ایسی لذیذ شئ دنیا و آخرت میں ہر ضرر سے پاک ہوتی ہے، ہر لذیذ اور حلال شئ "طیب"

ہے اس کی ضد "خبیث" ہے۔

طیّب کی معرفت ایک اور طریقہ سے بھی ہے، ہر وہ شئ جسے کتاب اللہ، سنت، اجماع اور قیاس کی طرف سے سند جواز حاصل ہو۔(۱)

"مَاعَلَّمْتُمْ": جانور کو تعلیم دینے سے مراد کسی خاص فن کے لئے سدھانا، آیت میں اس تعلیم سے مراد یہ ہے کہ شکاری جانور کو شکار کرنے کا فن سدھانا، اس تعلیم میں تربیت کا عنصر غالب ہوتا ہے۔(۲)

"اَلْجَوَارِحِ": اس کا واحد جَارِحَةٌ ہے، جو جَرْحٌ سے بنا ہے۔ جَرْحٌ کے دو معنی ہیں، کمانا، زخم کرنا۔

آیت مبارکہ میں جارحہ سے مراد شکاری جانور ہیں، خواہ چوپائے ہوں جیسے کتا، چیتا، بھیڑیا وغیرہ، خواہ پرندے ہوں جیسے باز، شکرا، شاہین وغیرہ، پنجے یا ڈاڑھ سے شکار کرنے والا جارحہ ہے کیونکہ وہ اپنے شکار کو زخمی کر دیتا ہے۔(۳)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۱۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۴۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۶۶

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۳۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۱۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۴۶، ۵۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۵۱۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۴۲

"مُكَلِّبِيْنَ" : کَلْب کتّے کو کہتے ہیں، عربی زبان میں ہر شکاری جانور "کَلْبٌ" ہے، اسی سے "تَکْلِیْبٌ" بنا ہے، جس کا معنی ہے کتے کو شکار سکھانا یا شکار کے لئے چھوڑنا، تکلیب میں تعلیم کے ساتھ تربیت کا مفہوم بھی شامل ہے۔(۴)

"فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ" : مِمَّا میں مِنْ تبعیضیہ ہے، چونکہ شکار اور ذبیحہ کے تمام اجزا نہیں کھائے جاتے، مثلاً خون، پتہ، فرج، ذکر، خصیہ وغیرہ اس لئے ارشاد ہوا کہ شکار یا ذبیحہ کے بعض حصے کھا سکتے ہو۔

اَمْسَکْنَ، اِمْسَاک سے بنا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ شکاری جانور شکار کر کے اس کو اپنے مالک کے لئے روک رکھے اس میں سے خود نہ کھائے، اگر ایسا ہو تو معلوم ہو جائے گا کہ شکاری جانور نے شکار مالک کے لئے کیا ہے اور اگر شکار کا کچھ گوشت کھا لے تو بقیہ گوشت حلال نہیں۔(۵)

"وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ" :

شکاری کتا شکار پر چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لے لو، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ شکاری کتا چھوڑتے وقت کہنا ایسا ہے جیسا ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جاتا ہے، اسی طرح تیر سے شکار کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لینا ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لینے کے قائم مقام ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ شکار کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لو۔(۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۵۴۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۶۸،۶۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۲۶۶
(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۶۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۳۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۸
(۶) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۳۷۰

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند روایات مروی ہیں۔

(۱) ایک بار روح الامین سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کاشانہ نبوت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی (یاد رہے کہ کاشانہ نبوت میں جبرئیل امین علیہ السلام سمیت کوئی مقدس فرشتہ بھی بغیر اذن کے اندر حاضر نہ ہوتا تھا) حضور نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی، مگر وہ اندر نہ آئے، حضور ﷺ چادر لے کر باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اجازت کے باوجود تم اندر کیوں نہیں آئے، عرض کیا، حضور ﷺ کے گھر میں ایک کتا ہے اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو، حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے تمام کتے مار دیئے جائیں، چنانچہ اس حکم پر عمل شروع ہو گیا، حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے عوالی مدینہ کی ایک بڑھیا کے کتے پر رحم آ گیا، میں نے اسے نہ مارا اور بارگاہ حضور ﷺ میں آ کر ماجرا عرض کیا، حضور نے اسے بھی مار دینے کا حکم فرمایا، میں نے مار دیا، پھر عوالی مدینہ کے لوگوں نے آ کر عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کوئی کتا رکھنا جائز بھی ہے؟ یا سب مار دیئے جائیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، جس میں فرمایا گیا کہ شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے، اس کے بعد حضور ﷺ نے ضرورت کی بناپر شکار کے لئے، گھر، باغ اور مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت دے دی۔ (۷)

(۲) حضرت عدی بن حاتم، حضرت زید بن مہلہل رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم ایسے علاقہ میں رہتے ہیں کہ سوائے شکار کے ہمیں گوشت دستیاب نہیں ہوتا، سرکار فرمائیں کہ ہمارے لئے کون کون جانور حلال ہے اور کس کس جانور کا مارا ہوا شکار حلال ہے، اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (یاد رہے کہ زید بن مہلہل کو زید الخیل کہتے تھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدل کر زید الخیر نام رکھ دیا) (۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۵۴۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۹۲
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۶۸
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۱۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۶

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۶۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۳۶

(۳) حضرت عاصم بن عدی، حضرت سعد بن خثیم، حضرت عویمر بن ساعدہ رضی اللہ عنہم نے حضور نبی انور رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمارے لئے کون کون سے جانور حلال ہیں، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۹)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جمیع اشیاء میں اصل حکم اباحت کا ہے، صرف وہی اشیاء حرام ہیں جنہیں شریعت نے حرام فرما دیا، باقی سب حلال ہیں، قرآن مجید نے چند حرام اشیاء کے نام گنوائے اور فرمایا طیبات سب حلال ہیں، طیب وہ شئی ہے جسے قرآن مجید، سنت، اجماع اور قیاس سے سند جواز وحلت حاصل ہو، طبع سلیم اور ذوق صحیح اس سے لذت اندوز ہو۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۱۴۵)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانوروں کا گوشت کہ نجاست ہے، یا بے حکمی کا جانور، جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو، تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن مجید نے حرام جانوروں میں سور کا گوشت حرام قرار دیا، باقی حرام جانوروں کی تفصیل بلکہ سور کے گوشت کے علاوہ باقی اعضاء کی حرمت حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی۔

جن اشیاء کو اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرام نہ کیا وہ حلال اور طیّب ہیں، ان کا کھانا اور دیگر استعمالات مثلاً پینا، پہننا وغیرہ جائز ہیں، ان میں سے کسی کو حرام کہنا اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) پر افتراء

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۳۶۵

ہےاور حرام کام ہے۔(۱۰)

﴿۲﴾ شکاری جانور اور تیر کا شکار کیا ہوا جانور حلال ہے اگر چہ وہ اس کے منہ میں مرجائے اور ہم اسے ذبح نہ کرسکیں، اللہ تعالیٰ نے اسے حلال فرمایا ہے۔(۱۱)

﴿۳﴾ شکار کے حلال ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، اگر تمام شرطیں پائی گئیں تو شکار حلال ہے ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو شکار حرام ہے۔

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۵۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۶۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۴۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۱۳ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۵۴۸ ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۶۲ ومابعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۶ ومابعد

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۴۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۳۸ ومابعد

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲، ص ۲۲ ومابعد

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۲۲

(ا) شکاری جانور نے شکار کیا ہو' یا تیر سے شکار کیا ہو' شکاری جانور خواہ چوپایہ ہو یا پرندہ' غیر شکاری جانور کا کیا ہوا شکار حرام ہے' جیسے بلی کہ مرغی و کبوتر یا چڑیا کو دبوچ لے' یہ حرام ہے۔

(ب) شکاری جانور شکار کے لئے سکھایا ہوا ہو' بغیر سدھائے ہوئے شکاری جانور کا شکار حرام ہے۔

(ج) شکاری جانور مسلمان کا ہو' مجوسی وغیرہ کا نہ ہو' مجوسی کے سکھائے ہوئے جانور کا شکار حلال نہیں۔

(د) شکاری جانور نے شکار کو پنجہ یا چونچ سے زخمی کر دیا ہو اور خون بہ گیا ہو' اگر بغیر زخمی کئے شکاری جانور نے شکار کو دبوچ لیا یا گلا دبا دیا اور شکار مر گیا تو شکار حلال نہیں' شکار کا زخمی ہو کر خون بہ جانا بمنزلہ ذبح کے ہے۔

(ہ) بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ کہہ کر شکاری جانور یا تیر چھوڑا گیا ہو' اگر قصداً اللہ کا نام نہ لیا تو شکار حرام ہے' ہاں جلدی میں اگر بھول گیا تو شکار حلال ہے۔

(و) شکار اگر زخمی حالت میں مل جائے اور وہ زندہ ہو تو بطریق شرعی اسے ذبح کرنا شرط ہے' اگر زندہ کو ذبح نہ کیا تو شکار حلال نہیں۔

(ز) شکاری کتے کے ساتھ غیر شکاری کتا شامل ہو گیا ہو یا ایسا کتا شامل ہو گیا جسے چھوڑتے وقت بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ نہ پڑھی گئی یا کسی مجوسی کا کتا شامل ہو گیا تو ان صورتوں میں شکار حلال نہیں۔

(ح) شکار پانی میں نہ گرا ہو' کیونکہ اس صورت میں معلوم نہیں کہ شکار زخمی ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوا یا پانی میں گرنے سے ہلاک ہوا۔(۱۲)

﴿۴﴾ جنگلی حلال جانور کسی کی ملک نہیں' جو شکار کرے گا اسی کا ہے' جیسے جنگل کی گھاس وغیرہ کسی کی ملک نہیں' جنگلی حلال

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۱۳ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف ، بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۸ ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۶۶ ومابعد

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۴۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۶۶ ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۸ ومابعد

جانوروں کے شکار کی اجازت ہی اس امر کی دلیل ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ شکاری جانور کا شکار کے لئے چھوڑنا ضروری ہے' اگر خود شکار پر پڑے تو شکار حرام ہے۔(۱۴)

﴿۶﴾ جس شکاری جانور کا کیا ہوا شکار حلال ہے اس کا سدھایا ہوا ہونا شرط ہے' بے سدھائے کا شکار کرنا حلال نہیں' سدھائے ہوئے جانور کی علامت یہ ہے کہ اسے شکار پر چھوڑا جائے تو وہ سیدھا شکار پر پڑے اور واپس بلانے پر شکار چھوڑ کر واپس آجائے اور شکار کر کے جانور کو خود نہ کھائے بلکہ مالک کے پاس لے آئے یا شکار گاہ میں مالک کے آنے کا انتظار کرے' اس طرح اگر تین بار ایسا کرے تو وہ سدھایا ہوا ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ ہر شکاری جانور کو شکار کے لئے سدھانا جائز ہے' خواہ چوپایہ ہو مثلاً کتا' چیتا' خواہ پرندہ ہو' باز' شکرا وغیرہ' خنزیر سے شکار کرنا حرام ہے۔(۱۶)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۶۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۶۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۶۵

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۶۸' ۷۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۱۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۶۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۶۸' ۳۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۱۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۶۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۸
☆ تفسیر جلالین' ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۱۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۱۶' ۳۱۷

﴿۸﴾ شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے، اسی طرح گھر، باغ اور مویشیوں کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا جائز ہے، ایسے کتے کی خرید وفروخت جائز ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر شکاری کتے نے شکار کا کوئی عضو توڑ دیا جس سے شکار مر گیا تو شکار حلال نہیں۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر مجوسی یا مرتد نے کتے کو سدھایا تو اس کا شکار حلال نہیں، کتے کی تعلیم میں شرط یہ ہے کہ اسے کسی مسلمان نے سدھایا ہو، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تم نے اسے سدھایا ہو''۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ اگر تیر پر بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھ کر ایک جانور پر پھینکا مگر شکار دوسرا جانور ہو گیا تو یہ شکار حلال ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اس وقت کہے جب قدرت ہو، مثلاً ذبح کے وقت، یا تیر چلاتے وقت یا شکاری جانور چھوڑتے وقت، اگر ایک جانور کو ذبح کے لئے پچھاڑا اور بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھی، مگر اس بِسۡمِ اللّٰہِ سے دوسرا جانور ذبح کر دیا تو وہ جائز نہیں، کیونکہ ذبح کے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنا شرط ہے، مذکورہ صورت میں بِسۡمِ اللّٰہِ اور ذبح میں وقفہ ہو گیا۔(۲۱)

﴿۱۳﴾ ذبح کے وقت ایک چھری پر بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھی مگر ذبح دوسری چھری سے کیا تو جانور حلال ہے جب کہ درمیان میں وقفہ نہ ہو۔(۲۲)

﴿۱۴﴾ جانور کو ذبح کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھنا اصل ہے، لیکن اگر مجبوراً ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آلہ ذبح (تیر یا شکاری جانور) چھوڑتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنا کافی ہے، اس لئے اگر شکار پر شکاری جانور یا تیر چھوڑتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پڑھ لی ہو مگر شکار زندہ ہاتھ لگ گیا تو ذبح کے وقت دوبارہ ''بِسۡمِ اللّٰہِ'' پڑھنا واجب ہے، اگر ایسا نہ

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۳۱۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۷۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۳۳۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۳۱۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۶۶

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۳۳۷

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۷۰

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۷۰

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۷۰

کیاتو جانور حلال نہیں۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ شکار زندہ ہاتھ آیا اور ذبح کا وقت نہ ملا کہ شکار مر گیا تو جانور حلال ہے بشرطیکہ ذبح کرنے میں کوتاہی نہ کی۔(۲۴)

﴿۱۶﴾ جنگلی جانور اگر پالتو ہو گیا مثلاً ہرن تو اب اس کا ذبح کرنا ضروری ہے' اس کا شکار جائز نہیں' شکار سے یہ حلال نہیں ہوگا' اور پالتو جانور بدک کر جنگل میں چلا گیا' قابو میں نہیں آتا تو اس کا شکار کرنا جائز ہے' شکار سے حلال ہو جائے گا۔(۲۵)

﴿۱۷﴾ شکار کے تیر مارنے سے اگر جانور کا کوئی عضو کٹ کر جدا ہو گیا تو شکار حلال ہے اور کٹا ہوا عضو نہیں کھایا جائے گا۔(۲۶)

﴿۱۸﴾ شکاری جانور مثلاً کتا اگر شکار کا کچھ حصہ کھالے اور جانور مر جائے تو جانور حرام ہے اس کا کھانا جائز نہیں' البتہ شکاری پرندہ شکار کا کچھ حصہ کھالے اور شکار مر جائے تو جانور حلال ہے' اس کا کھانا جائز ہے۔(۲۷)

﴿۱۹﴾ شکاری جانور اگر شکار کا خون پی لے' اس کا گوشت نہ کھائے تو شکار حلال ہے۔(۲۸)

﴿۲۰﴾ حلال جانور جب تک ذبح یا شکار نہ ہو اس کا گوشت کھانا حرام ہے' ذبح اور شکار کے بعد بھی جانور کے چند اجزا نہیں کھائے جا سکتے' مثلاً خون' پتہ' فرج' ذکر' خصیہ وغیرہ۔(۲۹)

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۱۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۳۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۲۸

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۷۰

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۷۲

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۷۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۴۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۶۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۶

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۷۰

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۱۷

﴿۲۱﴾ جب کسی شئ میں خبر اباحت اور خبر حظر جمع ہو جائیں تو خبر حظر کو ترجیح دی جائے گی' مثلاً گوشت کے بارے میں ایک خبر ملی کہ یہ حلال ہے دوسری خبر ملی کہ یہ حرام ہے تو اسے حرام سمجھا جائے گا۔(۳۰)

﴿۲۲﴾ شکاری جانور کے علاوہ تیر سے شکار کرنا جائز ہے' اگرچہ تیر سے شکار کے جواز کا ذکر قرآن مجید میں نہیں' حدیث شریف نے جواز بتایا ہے' حدیث شریف میں ہے۔

مَااَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَااَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقُتِلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَاتَاْكُلْهُ (۳۱)

جس شکار کو تیر کی دھار قتل کر دے اسے کھالو اور جسے بے پر کے تیر نے قتل کر دیا ہو (زخمی کئے بغیر ہلاک کر دیا) وہ بے دھار کی چیز سے مارا ہوا ہے اسے نہ کھاؤ۔(۳۲)

﴿۲۳﴾ باولے کتے کو ہلاک کرنا واجب ہے' اور غیر نافع کتوں کو ہلاک کر دینا مندوب ہے۔(۳۳)

﴿۲۴﴾ بغیر شرعی ضرورت کے گھر میں جاندار کی تصویر کو عزت سے رکھنا جائز نہیں' اسی طرح شوقیہ طور پر کتوں کا پالنا اور گھر میں رکھنا جائز نہیں' کیونکہ جس گھر میں جاندار کی تصویر اور کتا بلاضرورت ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًافِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَاجُنُبٌ (۳۴)

رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں جاندار کی تصویر یا کتا یا جنبی آدمی ہو۔(۳۵)

﴿۲۵﴾ غذا' دوا' دفع ایذا اور تجارت کی غرض سے کسی جانور کا شکار کرنا جائز ہے' بغرض تفریح (جیسا کہ آج کل رائج ہے) شکار کھیلنا مطلقاً حرام ہے کہ یہ عبث محض ہے' آیت مبارکہ کا شان نزول ہی اس کے لئے کافی دلیل ہے' محض تفریح طبع کے لئے

---

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۱۶

(۳۱) ☆ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم بحوالہ ......

☆ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۹' ح ۲۵۸۱۹

(۳۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۴۳

(۳۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۸

(۳۴) ☆ رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم عن علی' بحوالہ ......

☆ کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج۱۵' ح ۴۱۵۶۴

(۳۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۶

شکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں' نمازوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور جو شئ نماز جیسے فرائض سے روک دے یا غافل کر دے وہ حرام ہے۔ (۳۶)

﴿۲۶﴾ علم اللہ تعالیٰ علیم وقدیر کا عظیم عطیہ ہے' تعلیم کی برکت سے شکاری جانور کا شکار حلال ہوتا ہے' یہ جانور کا حال ہے' انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات پیدا فرمایا ہے' یہ کسی کامل کی صحبت' تعلیم اور تربیت کی برکت سے کیمیا بن سکتا ہے' اس لئے صاحب علم کی عزت کرنا فرض ہے' اور بقدر حاجت اس سے علم حاصل کرنا فرض ہے۔ (۳۷)

﴿۲۷﴾ ہر علم اور فن کو اس علم اور فن کے ماہر سے سیکھنا چاہئیے' کسی اناڑی سے علم یا فن سیکھنے کی کوشش محض وقت کا ضیاع ہے' شکاری جانور کو شکار کی تعلیم وتربیت ہر انسان کے بس میں نہیں' اس لئے کسی ماہر کی خدمات حاصل کرنا لازمی ہے۔ (۳۸)

﴿۲۸﴾ حقیقی طور پر تمام علوم عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے' علوم تصوری وتصدیقی' بدیہی ونظری وہی القا کرتا ہے' غور وفکر حصول علم کا حقیقی سبب نہیں عادی سبب ہے' غور وفکر اور مقدمات صغریٰ وکبریٰ کی ترتیب صحیح کے بعد بھی القاء خداوندی کے بغیر نتیجہ نہیں نکلتا' بلکہ ترتیب مقدمات کے بعد نتیجہ کا فیضان اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے' اس لئے آیت میں اور اس کے علاوہ دیگر کثیر آیات میں تعلیم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے۔

کتوں کی تعلیم وتادیب کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہیں سکھایا اور نہ حدیث شریف میں ان کی تعلیم وتادیب کا طریقہ ہے' علوم شرعیہ میں بھی اس کا شمار نہیں' مگر اس کے باوجود کوئی علم خواہ شرعی ہو یا دنیوی' بغیر عطاء الٰہی کے حاصل نہیں ہو سکتا' بدیہی علم یا نظری' تجربہ ومشاہدہ سے حاصل ہو یا حدس وتمثیل سے' یا استقراء وبرہان سے ہو' کوئی علم' کسی

---

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۶۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۱۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۳۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۶۲'۶۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۶۵

(۳۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۷۴

(۳۸) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۶۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۳۷

طریقہ سے حاصل ہو اس کا حصول بغیر الہام والقاء اور فیضان کے ناممکن ہے' ذرائع علم تمام اسباب عادیہ ہیں' حقیقی موجب علم عطائے خداوندی سے ہے۔

اس لئے تمام علوم کے حاصل کرتے وقت عطائے الٰہی ملحوظ خاطر رہے' اسی تصور سے ہر علم کا حصول آسان اور کار ثواب ہے۔ (۳۹)

﴿۲۹﴾ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لینی چاہیئے' اگر شروع میں یاد نہ رہے تو درمیان میں' جب یاد آئے' پڑھ لے' آیت مبارکہ میں اسی طرف ہدایت ہے' حدیث شریف میں ہے۔

يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ (۴۰)

اے لڑکے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (۴۱)

﴿۳۰﴾ روز محشر اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا حساب نہایت قلیل مدت میں لے لے گا' نصف یوم یا اس سے کم وقت میں تمام مخلوق کا حساب مکمل ہو جائے گا' روز قیامت کا بقیہ وقت اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے محبوب اعظم نور مجسم شفیع المذنبین شافع روز جزا ﷺ کی شان ارفع و اعلیٰ' عظمت و رفعت اور قرب خاص کے اظہار میں گذرے گا' مخلوقات' اولین و آخرین اپنے حساب کے شروع ہونے کے لئے شافع یوم النشور صاحب مقام محمود ﷺ کی تلاش میں سرگرداں رہے گی' بالآخر محبوب کریم کی شفاعت کبریٰ کے طفیل ان کا حساب شروع ہوگا' اور مخلوق کا کثیر حصہ آپ کی شفاعت کے باعث بلا حساب جنت میں داخل ہوگا' کثیر کو شفاعت کے سبب گناہوں میں تخفیف ہوگی' بہتوں کے درجات میں بلندی ہوگی' تمام اولین و آخرین آپ کی عظمت و رفعت کے معترف ہوں گے' اس لئے مسلمان پر لازم ہے کہ دنیا میں آپ کی عظمت کاملہ کا صدق دل سے معترف رہے اور حتی الامکان ہر انداز سے آپ کی عظمت کا اظہار کرتا رہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

☆☆☆☆☆

(۳۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۶۸

(۴۰) ☆ رواہ الائمہ البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن عمر بن ابی سلمہ 'بحوالہ ......

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۱۵' ح ۴۰۷۳۸

(۴۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۷):

حلال اور حرام اشیاء' کتابیہ سے نکاح' ارتداد

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلۡیَوۡمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمۡ ۪ وَطَعَامُکُمۡ حِلٌّ لَّہُمۡ ۫ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اِذَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ وَلَا مُتَّخِذِیۡۤ اَخۡدَانٍ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ☆

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں' ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی' جب تم انہیں ان کے مہر دو' قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۵)

حل لغات:

"الطیبٰت": طیّب کی جمع ہے' ہر وہ شئ جسے شریعت اسلامیہ نے حرام نہ ٹھہرایا وہ طیب ہے' حلال اور پاکیزہ اشیاء۔(۱)

(۱) احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی' جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۲۲

"طَعَامُ": ہر وہ شئ جو کھائی جائے طعام ہے' خوراک' پانی بھی طَعَام میں شامل ہے' حدیث شریف میں زمزم کے بارے میں ارشاد ہوا۔

اَنَّھَا مُبَارَکَةٌ وَھِیَ طَعَامُ طَعْمٍ وَشِفَاءُ سُقْمٍ (۲)

زمزم برکت والا ہے' اور پینے والے کے لئے خوراک اور بیمار کے لئے شفا ہے۔ (۳)

اس آیت میں طَعَام سے مراد جمہور مفسرین کے نزدیک اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔ (۴)

"حِلٌّ لَّکُمْ": تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں' اور تمام خبیث اشیاء تم پر حرام ہیں' جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا معنی یہ بھی ہے کہ اہل کتاب کے ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہیں تم انہیں کھا سکتے ہو۔

یاد رہے اہل کتاب سے مراد وہ ہے جو کسی سچے نبی کے دین پر ایمان رکھتا ہو اور کسی آسمانی کتاب کا اقرار کرتا ہو قیام حلت کی شرط کے ساتھ اس میں صرف یہودی اور نصرانی شامل ہیں' خواہ حربی ہوں یا ذمی' عجمی ہوں یا عربی' تغلبی ہوں

---

(۲) ☆ رواہ الطیالسی عن ابی ذر (ونحوہ رواہ مسلم واحمد) بحوالہ ......

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ازعلامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان' ج ۱۲' ح ۳۴۷۶۹

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۳۰۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۸' ص ۳۷۸

(۴) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم' للفقیہ الحسین بن محمد الدامغانی' مطبوعہ دار العلم بیروت' ص ۲۹۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۷۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۸۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹

یا بکری، سب اہل کتاب ہیں، مجوسی، ستارہ پرست، آتش پرست اور دیگر مشرکین اہل کتاب نہیں۔(۵)

نزول قرآن مجید کے بعد اہل کتاب اگرچہ ہماری شریعت، ہماری کتاب اور ہمارے نبی پر ایمان نہ لانے کے باعث کافر ٹھہرے ہیں، مگر اپنے آسمانی دین پر قائم رہنے کے باعث انہیں یک گونہ رعایت حاصل ہے کہ ان کا ذبیحہ حلال ہے، اور بوقت ضرورت شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی عورتوں سے نکاح حلال ٹھہرا ہے، کیونکہ وہ ذبیحہ کو اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں، بوقت ذبح غیر اللہ کا نام نہیں لیتے۔(۶)

"وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ": مسلمانوں کا ذبیحہ اہل کتاب کے لئے حلال ہے، اس میں مسلمانوں پر نرمی کر دی گئی کہ تم اپنا کھانا اہل کتاب کے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو یا انہیں ہبہ کر سکتے ہو۔(۷)

"وَالْمُحْصَنٰتُ": اِحْصَانٌ سے بنا ہے، جس کا لغوی معنی ہے، مضبوط بنانا، شادی شدہ ہونا۔

اصطلاح شرع میں تین قسم کی عورتوں کو محصنٰت کہا جاتا ہے۔

(۱) خاوند والی عورت۔

(۲) پارسا عورت، جس نے اپنی پاکدامنی کو محفوظ رکھا ہو۔

(۳) مومنہ پارسا عورت۔

رَجم کے احکام میں محصنہ سے مراد عاقلہ بالغہ شادی شدہ عورت مراد ہے، جس سے حلال طریقہ سے صحبت کر لی گئی ہو۔

---

(۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۳۸۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۶۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۴۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۹

(۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۹

(۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۴۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۴۶۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۱، ص ۱۴۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۶۵

اس آیت میں محصنہ سے مراد پارسا عورت ہے' معنی یہ ہے کہ مومنہ پارسا عورت سے نکاح کرنا تمہارے لئے جائز ہے اور پارسا اہل کتاب عورت سے نکاح کرنا بھی تمہارے لئے حلال ہے۔(۸)

"اُجُوْرَهُنَّ": اُجُور کا واحد اُجْرَةٌ ہے' یہاں اجرت سے مراد حق مہر ہے۔

نکاح میں خاوند اور بیوی دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے پابند ہو جاتے ہیں' طرفین میں دو طرفہ حقوق کی ادائیگی لازمی ہو جاتی ہے' مگر نکاح سے بیوی خاوند کے تابع فرماں بن جاتی ہے' مرد کی حاکمیت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس پر مزید پابندی بطور حق مہر لازمی قرار دی ہے' حق مہر عورت کے ذمہ نہیں کہ اس کی ذمہ داری مرد سے کم ہے۔(۹)

"مُحْصِنِيْنَ": اِحْصَانٌ سے مراد یہاں مرد کی پاکدامنی ہے۔

"غَيْرَ مُسَافِحِيْنِ": سَفَحَ سَفْحاً سَفُوْحاً (از باب فَتَحَ) آنسو یا خون گرانا' بہانا' یہ فعل کبھی لازم بھی استعمال ہوتا ہے' بمعنی گرنا' بہنا' باب مُفَاعَلَةٌ سے اس کا معنی ہے زنا کرنا' بدکاری کرنا۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۲۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص۵۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۷۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۲۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱'ص ۱۴۶'۱۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۴۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۳۸۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۶'ص ۶۵

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۲'ص ۲۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۲۶۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۶۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی - پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۳۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۴۱

(۱۰) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر' ج۱'ص ۱۳۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۱۶۴

چونکہ نکاح شرعی سے مقصود افزائش نسل ہوتا ہے اور زنا صرف شہوت رانی ہے' جس سے مادہ منویہ بے کار بہادیا جاتا ہے' اس لئے زنا کو سفاح سے تعبیر کیا گیا' یہ حرام ہے اور اس سے رکنا فرض ہے۔(۱۱)

"وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ": اَخْدَان' کا واحد خِدْنٌ ہے' خِدْن کا معنی ہے شہوت کا ساتھی' دوست' خفیہ یار' مذکر اور مونث کے لئے ایک ہی لفظ ہے۔(۱۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب عورتوں سے نکاح کرو تو عورتوں کو حق مہر ادا کر کے انہیں اپنے حبالہ عقد میں لاؤ' عورتوں سے تمہارا تعلق شرعی طور پر یہی ہے اس کے علاوہ اگر تم ان کو کچھ دے کر یا بغیر دیئے شہوت رانی کرو گے' خواہ علانیہ یا پوشیدہ طور پر' بہر حال یہ زنا ہوگا' تم زانی نہ بنو اور نہ عورتوں سے خفیہ طور پر دوستی کرو' یہ بدکاری ہے جو مسلمان کی شان کے لائق نہیں۔(۱۳)

"وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ": ہر وہ شئ جو حضور نبی الانبیاء امام الرسل محبوب رب کریم ﷺ لائے اس کا صدق دل سے اقرار کرنا ایمان ہے' اس میں شریعت کے تمام اوامر ونواہی شامل ہیں۔(۱۴)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص۱۴۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲' ص۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۴۱

(۱۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص۱۴۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج۱' ص۸۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج۹' ص۱۹۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۵۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص۲۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۱' ص۱۴۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص۶۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۶۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۲۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص۲۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۳۸۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۲۴۱

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۷۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۱۸

"حَبِطَ": از باب سَمِعَ حَبْطاً وَحُبُوْطاً کا معنی ہے، بے کار ہو جانا' خراب ہو جانا' برباد اور فاسد ہو جانا' ہمیشہ کے لئے کم ہو جانا۔

درحقیقت "حبـــوط" ایک بیماری ہے کہ اونٹ وغیرہ جانور چراگاہ سے خوب گاس کھالیتا ہے جس سے اس کا پیٹ پھول کر پھٹ جاتا ہے' بظاہر خوب تازگی ہے' مگر انجام بربادی ہے' یہی حال منافق اور کافر کے اعمال کا ہے' منافق اپنے اعمال حسنہ کی کثرت پر پھولا نہیں سماتا مگر یہ ورم اس کی بربادی کا باعث بنتا ہے۔(۱۵)

اعمال حسنہ کی بربادی چند نوعیت کی ہے۔

اول: اعمال دنیوی کی کثرت' یہ اعمال قیامت میں فائدہ نہ دیں گے۔

اس بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَاعَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا☆ (سورۃ الفرقان آیت'۲۳)

اور جو کچھ انہوں نے کام کئے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے ذرے کر دیا۔

دنیوی اعمال باوجود کثرت کے دنیادار کو قیامت میں نفع نہ دے سکیں گے۔

دوم: اعمال تو اخروی ہوں مگر کرنے والے کی نیت میں اخلاص نہ ہو' تو یہ اعمال اخروی بھی عامل کو آخرت میں فائدہ نہ دیں گے۔

روایت میں ہے کہ قیامت کو ایک آدمی کو حساب کے لئے حاضر کیا جائے گا' اسے پوچھا جائے گا کہ دنیا میں تو کیا کرتا رہا' وہ کہے گا' یا اللہ! میں قرآن مجید پڑھتا رہا' اسے کہا جائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ تجھے اچھا قاری کہیں' چنانچہ دنیا میں ایسا ہوا لوگوں نے تجھے قاری کہا' (تیرے عمل کی جزا تجھے دنیا میں مل گئی' اب آخرت میں تیرا کوئی حصہ نہیں) اب اسے دوزخ کی سزا دی جائے گی۔

سوم: اعمال اخروی ہوں' کرنے والے کی نیت میں اخلاص بھی ہو' مگر اس کے نامہ اعمال میں برے اعمال بھی ہوں گے' یہ نیک اعمال برے اعمال کی سزا میں تخفیف کا باعث ہوں گے' بظاہر یہ نیک اعمال برباد ہوں گے مگر یہ بے کار ضائع نہ ہوں گے' ان کے کرنے سے عذاب میں تخفیف ہوگی' یہ بھی ایک نوع کا فائدہ ہے۔(۱۶)

(۱۵) ☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۵۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر' ج۵' ص ۱۱۶

(۱۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی' ج۱ ۱۰۶

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کفر کرنے سے ثواب بھی جاتا رہتا ہے اور اصل عمل بھی برباد ہو جاتا ہے۔(۱۷)

شانِ نزول :

جب آیت مبارکہ "وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ......الآیۃ" نازل ہوئی تو اہل کتاب کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کو ہمارا دین پسند نہیں تو مومنوں کے لئے ہماری عورتوں سے نکاح حلال نہ ہوتا اور نہ ہی ہمارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہوتا' اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر واضح فرمادیا کہ اے اہل کتاب! تم اور مشرک آخرت میں یکساں ہو' تمہاری عورتوں سے مسلمانوں کا نکاح اور تمہارے ذبیحہ کا حلال ہونا صرف دنیوی نفع ہے' آخرت میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔(۱۸)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اسلام میں طیب اور پاکیزہ چیزیں حلال ہیں' اور خبیث اور ضرر رساں اشیاء حرام ہیں' اس لئے حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام جانو' حلال اشیاء طریق معروف سے استعمال کرو اور حرام اشیاء سے اجتناب کرو' حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرانے والا کافر مستحق عذاب نار ہے' حرام کو حرام جان کر استعمال کرنے والا فاسق و فاجر گناہ گار ہے' مگر اس کے لئے دائمی عذاب نہیں۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۶۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۶۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۳۸۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۶۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص۲۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۴۲

(۱۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج۱۱' ص۱۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۴۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۴۱

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۵۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۷۶

﴿۲﴾ اسلام نے حرام اشیاء کا بیان واضح فرما دیا ہے' باقی کے بارے میں فرمایا کہ وہ حلال ہیں' یعنی دلیل حرمت واضح ہے' حلال ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ حرام نہیں اس کے حرام ہونے کی دلیل شریعت میں موجود نہیں' دلیل حرمت نہ ہونا ہی دلیل حِلّت ہے' لہٰذا کسی حلال شئ کے لئے دلیلِ حِلّت طلب کرنا عبث اور مقاصد شرع کے خلاف ہے' خوراک' غذا' دوا' لباس' سواری' رہائش اور استعمال کی دیگر تمام اشیاء حلال ہیں' جن کی حرمت کی نص قرآن مجید اور حدیث شریف میں نہیں' زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ نئی نئی اشیاء ایجاد ہو رہی ہیں ان کی حلت و حرمت کا فیصلہ منصوص اشیاء کی حلت و حرمت پر قیاس کرنے سے معلوم ہو جائے گا' مقاصد شرع کا عالم ان منصوصات پر قیاس کر کے حلال و حرام ہونے کا فیصلہ کرے گا' اس کا فیصلہ واجب القبول ہوگا۔(۲۰)

﴿۳﴾ قرآن مجید اور حدیث شریف کی نص نے جس شئ کو حلال کہا وہ طیب ہے اور جس کو حرام قرار دیا وہ خبیث ہے' اور جس جانور کو قتل کرنے کا حکم دیا اور خبیث و فاسق کہا وہ خبیث و حرام ہے۔(۲۱)

﴿۴﴾ جو چوپایہ یا پرندہ مردار خور ہے وہ حرام ہے۔(۲۲)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۳۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۷۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۲۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۶۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حنانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۳۹

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۷۴

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۷۵

﴿۵﴾ جس جانور کے پھاڑنے والے دانت ہوں اور وہ ان سے شکار کرتا ہو جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، کتا، بلی، گیدڑ، لومڑی، بجّو وغیرہ وہ حرام ہے۔(۲۳)

﴿۶﴾ ہر وہ پرندہ جس کے ناخن والے پنجے ہوں جس سے وہ شکار کرتا ہو جیسے باز، شکرا، چیل وغیرہ حرام ہے۔(۲۴)

﴿۷﴾ بعض جانوروں کی حرمت صرف حدیث سے ثابت ہے، قرآن مجید نے ان کے متعلق کچھ نہ فرمایا، وہ بھی حرام ہیں اسی پر اجماع امت قائم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ (وفى رواية) فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ (۲۵)

شارع اسلام حضور نبی کریم ﷺ نے ہر کیل والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کے کھانے سے روک دیا ہے، ان کا کھانا حرام ہے۔(۲۶)

﴿۸﴾ ہر وہ جانور جو جنگلی ہو اور بالطبع محفوظ ہو، لوگوں سے علیحدہ رہتا ہو، خواہ حلال ہو یا حرام، شکار کہلاتا ہے۔(۲۷)

﴿۹﴾ کسی شئ یا جانور کی حلت وحرمت میں اگر تعارض نظر آئے تو از روئے قواعد شرعیہ اور احتیاط، حرمت کو ترجیح دی جاتی ہے اور اس شئ یا جانور کو حرام قرار دیا جاتا ہے۔(۲۸)

﴿۱۰﴾ زمین کے کیڑے مکوڑے حرام ہیں، کیونکہ طبع سلیم ان کے کھانے سے نفرت کرتی ہے، جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، نیولا، بچھو، مچھر، پسو، کھٹمل، مکھی، کلی، مینڈک وغیرہ۔(۲۹)

---

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۳۷۵

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۳۷۵

(۲۵) ☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج۲، ص۱۴۷

☆ ورواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ ودارمی واحمد، بحوالہ…

☆ ورواہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی الشریف، ج۳، ص۵۸،

☆ جامع صغیر، ج۲، ص۳۳۸

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۳۷۵

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۳۷۶

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۳۷۶

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۳۷۱

﴿۱۱﴾ گھریلو گدھا اور خچر حرام ہیں، جنگلی گدھا، جسے گورخر کہتے ہیں حلال ہیں، گھوڑا آلہ جہاد ہے، اس کے کھانے سے آلہ جہاد میں قلت واقع ہوتی ہے، اس لئے اس کا گوشت نہ کھایا جائے، یہ مکروہ تحریمی ہے۔(۳۰)

﴿۱۲﴾ گِدھ حرام ہے، کوا جو ہمارے ہاں معروف اور کثیر ہے، حرام ہے، کیونکہ یہ مردار کھاتا ہے، صرف دانہ کھانے والا کوا جو نجاست کے پاس نہیں جاتا، چھوٹا سا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اس کے چونچ اور پنجے سرخ ہوتے ہیں، یہ حلال ہے، پہاڑی کوا، کہ یک رنگ سیاہ اور بڑا ہوتا ہے، مکروہ ہے۔(۳۱)

﴿۱۳﴾ گندگی خور چوپائے یا پرندے کے گوشت اور دودھ میں بدبو پیدا ہو جائے تو اس کا کھانا مکروہ تحریمی ہے، اس کو اتنی مدت تک بند رکھا جائے کہ نجاست کی بو جاتی رہے اس کے بعد ذبح کیا جائے۔(۳۲)

﴿۱۴﴾ دریائی جانوروں میں سوائے مچھلی کے اور کوئی جانور حلال نہیں، مثلاً کیکڑا، مینڈک، دریائی کتا وغیرہ حرام ہیں، مینڈک اور وہ تمام دریائی جانور جن سے طبع لطیف اور مزاج سلیم گھن کھاتا ہے، سب حرام ہیں، آیت مبارکہ "وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ...... الآیة" اس پر دلالت کرتی ہے، حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طبیب کو دوا میں مینڈک شامل کرنے سے منع فرمادیا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ طَبِيْباً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا(۳۳)

ایک طبیب نے حضور اطیب الطیبین واطہر الطاہرین شارع اسلام علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اسے دوا میں شامل کرلے، آپ نے اسے مارنے سے منع فرمایا۔ (یاد رہے کہ یہ مارنا دوا میں شامل کرنے کی غرض سے تھا)(۳۴)

﴿۱۵﴾ پانی کے اوپر تیرنے والی مردہ مچھلی مکروہ ہے۔

﴿۱۶﴾ خرگوش حلال ہے، اسی پر علمائے امت کا اجماع ہے، حدیث شریف میں ہے مکہ معظّمہ کے قریب مرالظہر ان میں صحابہ

---

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۷۸، ۳۷۹

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۸۰

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۸۰

(۳۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن عبدالرحمٰن بن عثمٰن، ج۲، ص۱۸۵

(۳۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۳۸۰

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خرگوش کا شکار کیا' حضرت ابوطلحہ نے اسے ذبح کیا۔

فَبَعَثَ بِوَرِکِھَا وَفَخِذِھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَتَیْتُ بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَبِلَہٗ (۳۵)

ایک سرین اور ران حضور آقائے نعمت ﷺ کی خدمت میں پیش کی آپ نے قبول فرمالی۔(۳۶)

﴿۱۷﴾ مرغی کا گوشت حلال ہے' حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے تناول فرمایا' اسی طرح سُرخاب حلال ہے' حضور رسول اللہ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔(۳۷)

﴿۱۸﴾ علمائے امت کا اجماعی فیصلہ یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال ہے' کیونکہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے اور وہ ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام نہیں لیتے' ہاں اگر کوئی کتابی قصداً اللہ کا نام ذبیحہ پر ترک کردے یا اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور نام پر ذبح کرے اور یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوجائے یا ان کی عمومی حالت یہی ہو کہ وہ مسیح ابن مریم یا عزیر وغیرہ کے نام پر ذبح کرنے کا دستور ہو خواہ ہم کو یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ غیر اللہ کے نام پر انہوں نے ذبح کیا تو ذبیحہ حلال نہیں' عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کھانے کی ممانعت کی بنا بھی یہی ہے کہ وہ بوقت ذبح اللہ کا نام نہیں لیتے' عجمی عیسائیوں کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے اور حقیقت یہ ہے اس زمانہ کے عیسائی ذبح نہیں کرتے بلکہ چوٹ مار کر قتل کرتے ہیں اس لئے ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔(۳۸)

﴿۱۹﴾ اہل کتاب سے مراد وہ ہیں جو کسی نبی کے دین پر ایمان رکھتے ہوں کسی آسمانی کتاب کا اقرار کرتے ہوں' اس میں یہودی اور نصرانی شامل ہیں' بشرطیکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے قائل ہوں۔

---

(۳۵) ☆ رواہ مسلم عن انس بن مالک' ج۲'ص ۱۵۲

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۳۸۳

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۳۸۳

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲'ص ۳۲۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲'ص ۵۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶'ص ۷۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۱۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'' ج ۱۱'ص ۱۴۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۳۸۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۲'ص ۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور'ص ۳۳۹'۳۴۰

موجودہ زمانہ کے اکثر یہودی اور نصرانی دہریہ اور بے دین ہیں، یہ کسی آسمانی دین پر اعتقاد نہیں رکھتے، اس لئے یہ اہل کتاب نہیں، اسی طرح ستارہ پرست، آتش پرست، مجوسی، بت پرست، ہنود اور سکھ اہل کتاب نہیں، یہ قطعاً کافر ہیں۔ (۳۹)

﴿۲۰﴾ اہل کتاب کے حرام کھانے ہمارے لئے حلال نہیں، جیسے خنزیر، شراب وغیرہ۔ (۴۰)

﴿۲۱﴾ کتابی کا وہ کھانا جس میں ذبح نہ ہو بلا خلاف ہمارے لئے جائز ہے۔ (۴۱)

﴿۲۲﴾ کتابی کا وہ کھانا جس میں ذبح کے علاوہ کوئی عمل ہو اس کا کھانا مکروہ ہے۔ (۴۲)

﴿۲۳﴾ مجوسی، بت پرست، آتش پرست، ہندو، سکھ وغیرہ کا ذبیحہ حرام ہے۔ (۴۳)

﴿۲۴﴾ کفار کے برتنوں میں کھانا، پینا اور کھانا پکانا جائز ہے، جبکہ وہ سونے چاندی کے نہ ہوں اور انہیں ابال کر دھولیا جائے۔ (۴۴)

---

(۳۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۸۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج۱، ص ۴۶۷
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۶۶

(۴۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۵۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۷۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۵
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۴۶۹

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۷۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص ۱۴۶

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۷۷

(۴۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۵۵۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۷۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱، ص ۱۴۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۸۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۶۵

(۴۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۱، ص ۷۸

﴿۲۵﴾ کفار کی ہنڈیا میں کھانا تیار کرنا جائز نہیں کیونکہ کھانے میں نجاست شامل ہو جائے گی اور کھانا ناپاک ہو جائے گا۔(۴۵)

﴿۲۶﴾ پکانے کے برتنوں کے علاوہ کفار کے دیگر برتن استعمال کرنا جائز مگر مکروہ ہے حدیث شریف میں ہے۔

اَمَّامَاذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُوْنَ فِىْ اٰنِيَتِهِمْ فَلَاتَاْكُلُوْافِيْهَافَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَاتَاْكُلُوْافِيْهَافَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْافَاغْسِلُوْهَاثُمَّ كُلُوْافِيْهَا......الحديث (۴۶)

جو تو نے ذکر کیا کہ ہم کتابی قوم کی زمین میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور برتن نہ پاؤ تو انہیں دھولو پھر ان میں کھاؤ۔

اہل کتاب کے علاوہ دیگر کفار کے برتنوں میں کھانا حرام ہے ہاں اگر کوئی اور برتن دستیاب نہ ہوں تو ان کے استعمال سے پہلے دھونا فرض ہے خوب یاد رہے موجودہ زمانہ میں اکثر یہود و نصرانی دہریہ ہو گئے ہیں یہ اہل کتاب سے نہیں۔(۴۷)

﴿۲۷﴾ ذبح کی طرح اہل کتاب کا شکار بھی حلال ہے بت پرست مجوسی مرتد وغیرہ کا ذبیحہ حلال نہیں۔(۴۸)

﴿۲۸﴾ مسلمان یا کتابی مرد عورت اور سمجھدار بچہ کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کریں بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ کو نہ سمجھنے والا اور نہ جاننے والے کا ذبیحہ حلال نہیں۔(۴۹)

﴿۲۹﴾ مسلمان اپنا ذبیحہ اور کھانا اہل کتاب کو کھلا سکتے ہیں ان کے ہاتھوں فروخت کر کے قیمت لے سکتے ہیں یہ مسلمانوں کے لئے حلال ہے۔(۵۰)

﴿۳۰﴾ اگر کوئی مسلمان یہودی یا عیسائی ہو جائے تو وہ مرتد ہے کتابی نہیں کیونکہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔(۵۱)

(۴۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۶ ص۷۸

(۴۶) ☆ رواہ مسلم عن ابی ثعلبۃ الخشنی ج۲ ص۱۴۶

(۴۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲ ص۵۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۶ ص۷۹

(۴۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص۳۳۹

(۴۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص۳۳۹، ۳۴۰

(۵۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۱۱ ص۱۴۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج۱ ص۴۶۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ص۲۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص۳۴۰

(۵۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۳ ص۳۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور ص۴۱۷

﴿۳۱﴾ کتابیہ سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے' خواہ عفیفہ ہو یا فاسقہ' بشرطیکہ......

(ا) مسلمان اپنا ایمان بچا سکے' خود یہودی یا نصرانی نہ بن جائے۔

(ب) اولاد کو کفر سے بچا سکے۔

(ج) کتابیہ سے دلی محبت پیدا نہ ہو۔

(د) کتابیہ کو اپنا' اپنی قوم' اپنے ملک کا راز دار نہ بنائے۔

یاد رہے یہ حکم کتابی عورت کا ہے' موجودہ زمانہ میں اکثر یہودی اور نصرانی محض نام کے یہودی یا نصرانی ہیں' حقیقت میں یہ منکر خدا' منکر دین ہیں' ان سے نکاح قطعاً جائز نہیں۔(۵۲)

﴿۳۲﴾ مسلمان عورت کا نکاح کسی حال میں کسی کتابی یا کافر سے جائز نہیں' یہ حرام قطعی ہے۔(۵۳)

﴿۳۳﴾ کتابی عورت سے نکاح اگر چہ جائز ہے مگر باجماع علماء سخت مکروہ ہے' اس میں ایک کافرہ کے ساتھ ہر وقت کا رہن سہن اور محبت و دوستی کرنا لازمی ہوتا ہے پھر اولاد ہوگی تو اخلاق کفر اختیار کرے گی' ہر بچہ اپنی ماں سے مانوس ہوتا ہے اور اُس کا طور طریقہ سیکھتا ہے' حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَآءِ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ .... وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ......الحديث (۵۴)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومن عورتوں کے علاوہ دیگر تمام دینوں کی عورتوں سے نکاح حرام قرار دیا ہے۔

---

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۲۲۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۷۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (ار دو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۲۶۷' ۲۶۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۲۰

(۵۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۸۵

(۵۴) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس' ج۲' ص ۱۵۳

☆ رواہ احمد عن ابن عباس' ج۱' ص ۳۱۸' ج۴' ص ۱۲۹

حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ مسلمان مرد کا یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے' تو آپ نے فرمایا۔

تَزَوَّجْنَاهُنَّ زَمَنَ الْفَتْحِ وَنَحْنُ لَانَكَادُ نَجِدُ الْمُسْلِمَاتِ كَثِيراً فَلَمَّا رَجَعْنَا طَلَّقْنَاهُنَّ (۵۵)

فتح مکہ کے زمانہ میں ہم نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا تھا' کیونکہ ہمیں مسلمان عورتیں کثیر تعداد میں مہیا نہ تھیں' جب ہم فتح مکہ سے واپس ہوئے تو ہم نے انہیں طلاق دے دی۔

جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ مسلمان کتابیہ سے نکاح کرلے؟ تو آپ نے فرمایا۔

مَالَهُ وَلِاَهْلِ الْكِتَابِ وَقَدْ اَكْثَرَ اللّٰهُ الْمُسْلِمَاتِ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلاً فَلْيَعْمَدْ اِلَيْهَا حِصَاناً غَيْرَ مُسَافِحَةٍ (۵۶)

مسلمان مرد کو کتابیوں سے کیا غرض؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کی کثیر تعداد مہیا فرمادی ہے' (ان مسلمان عورتوں سے نکاح کرو) اور اگر کتابیہ سے نکاح ضروری ہو تو جائز طریقہ سے نکاح کر کے عفت محفوظ کرلو زنانہ کرنا۔

ذخیرہ احادیث کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابیہ سے نکاح سخت مجبوری کے عالم میں جائز رکھا گیا' سفر میں' جہاد میں جب مسلمان عورتیں دستیاب نہ ہوں یا کم تعداد میں دستیاب ہوں' اس وقت حفاظت عفت کی خاطر کتابیہ سے نکاح جائز قرار دیا گیا' عام حالات میں اور بالخصوص کثیر مسلمان عورتوں کی موجودگی میں اگر کتابیہ سے نکاح کیا جائے تو مسلمان عورتوں کے حقوق کی تلفی ہوگی۔

اسلام نے خاوند اور بیوی کے حقوق متعین کردیئے ہیں' ان میں ایک حق کے متعلق واضح قرآنی ارشاد موجود ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ...... الآية

مرد افسر ہیں عورتوں پر' اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے۔

(سورۃ النسآء آیت ۳۴)

موجودہ دور میں مغرب میں عورتوں کی مردوں پر حکمرانی ہے' معاشرتی طور پر عورتوں کو ترجیح دی جاتی ہے' مرد محض تابع مہمل بن کر رہ گیا ہے' اس لئے وہاں کتابیہ سے نکاح کرنے میں مرد کی حیثیت شرعی معطل ہو کر رہ گئی ہے' اس لئے علماء

(۵۵) ☆ رواہ عبدالرزاق و ابن المنذر' بحوالہ
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱' ص ۱۱

(۵۶) ☆ رواہ ابن جریر عن الحسن' بحوالہ
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱' ص ۱۱

نے کتابیہ سے نکاح کر بالعموم جائز نہیں رکھا۔(۵۷)

﴿۳۴﴾ عفیفہ کو پارسا مرد سے نکاح کرنا مستحب ہے اگرچہ بدکار سے بھی نکاح جائز ہے۔(۵۸)

﴿۳۵﴾ مستحب یہ ہے کہ مسلمان کا کھانا صرف متقی مسلمان کھائے اگرچہ گناہ گار کو کھلانا بھی جائز ہے۔(۵۹)

﴿۳۶﴾ مہر نکاح میں لازم ہے، مگر اس کا ذکر کرنا بوقت عقد لازم نہیں، عقد نکاح میں اگر مہر کا ذکر نہ کیا تو مہر مثل لازم ہے۔(۶۰)

﴿۳۷﴾ مسلمان مرد کے لئے افضل یہ ہے کہ پارسا عورت سے نکاح کرے، کیونکہ اولاد ماں کے اخلاق اپناتی ہے اگرچہ شرعاً فاسقہ سے بھی نکاح کرنا جائز ہے۔(۶۱)

﴿۳۸﴾ جو شخص اس نیت سے نکاح کرے کہ مہر ادا نہ کرے گا تو نکاح اگرچہ شرعاً جائز ہے مگر وہ شخص زانی کے حکم میں ہے، آخرت میں اسے زانی کی سزا ملے گی۔(۶۲)

﴿۳۹﴾ متعہ حرام ہے، اسی پر علمائے امت کا اجماع ہے، کیونکہ متعہ میں صرف شہوت رانی مقصود ہوتی ہے، نہ اولاد حاصل اور نہ ہی عورت کو نکاح کی قید میں رکھنا مقصود ہوتا ہے، متعہ والی کو طلاق نہیں ہوسکتی، نہ خلع، نہ ظہار، نہ میراث، لہٰذا متعہ والی بیوی نہیں، متعہ زنا کے حکم میں ہے۔(۶۳)

---

(۵۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ ص ۳۲۶، ۳۲۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲ ص ۵۵۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱ ص ۴۶۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱ ص ۱۴۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳ ص ۳۸۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۶ ص ۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۱۹
(۵۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۲۱
(۵۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۲۰
(۶۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۰
(۶۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱ ص ۴۶۷، ۴۶۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱ ص ۴۶۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳ ص ۳۸۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۶ ص ۲۵
(۶۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱ ص ۱۴۸
(۶۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۶ ص ۲۶

﴿۴۰﴾ مرتد ہو جانے سے دنیا میں اسلام کے فوائد سے محروم ہو جائے گا اور آخرت میں ثواب اور حسن مآب سے محروم ہو جائے گا۔(۶۴)

﴿۴۱﴾ مرتد کا نکاح باطل ہو جاتا ہے' اسی طرح اس کا ذبیحہ حرام ہے۔(۶۵)

﴿۴۲﴾ مرتد پر اسلام پیش کیا جائے اور حتی الامکان اس کے شبہات دور کئے جائیں اگر وہ مہلت طلب کرے تو تین دن کی مہلت دی جائے اس عرصہ میں اسے قید میں رکھا جائے' اگر وہ تائب ہو جائے تو خوب ہے ورنہ حاکم اسلام اس کے قتل کا حکم دے' اس سے کوئی مال یا جزیہ قبول نہ ہوگا' مرتد کا انجام صرف اسلام یا قتل ہے۔(۶۶)

﴿۴۳﴾ ارتداد سے اعمال کا ثواب برباد ہو جاتا ہے' مگر اس کا دوزخ میں رہنا اس وقت حتمی ہوگا جب اس کا خاتمہ کفر پر ہو۔(۶۷)

﴿۴۴﴾ زمانہ ارتداد کی نمازیں' روزے قضا کرنے کی حاجت نہیں' البتہ حج قضا کیا جائے گا۔(۶۸)

﴿۴۵﴾ مرتد اگر حالت ارتداد میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے یا دارالحرب میں چلا جائے تو اس کے معاملات باطل ہیں۔(۶۹)

﴿۴۶﴾ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ جانتا ہے کہ میں نے یہ کام کیا یا نہیں کیا' حالانکہ وہ جھوٹا ہے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا' اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی' ہاں اگر دوبارہ اسلام لے آئے تو اسے اعمال کا ثواب دوبارہ مل جائے گا۔(۷۰)

☆☆☆☆☆

---

(۶۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۲
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹

(۶۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۸۳

(۶۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۲

(۶۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۴۸

(۶۸) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹

(۶۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۲

(۷۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۱

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۸) :

﴿وضو، غسل اور تیمّم﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ وَ اَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَ امۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ اِلَی الۡکَعۡبَیۡنِ ؕ وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤی اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِکُمۡ وَ اَیۡدِیۡکُمۡ مِّنۡهُ ؕ مَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیَجۡعَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّ لٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَهِّرَکُمۡ وَ لِیُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۶ پارہ ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

حل لغات :

"اِذَاقُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ " : قیام سے مراد ارادہِ قیام ہے‘ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں‘ ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہ ہے۔ فَاِذَاقَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ☆ (سورۃالنحل آیت‘۹۸)

توجب تم قرآن پڑھوتو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

یعنی قرآن مجید کی تلاوت کا ارادہ کروتو "اَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ" پڑھ لیا کرو۔

آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ حدث کی حالت میں جب نماز کا ارادہ کرو (تو وضو کرلو)

ایک مشہور حدیث شریف میں فرمایا گیا جب تم نیند سے بیدار ہوکر نماز پڑھنے کا ارادہ کروتو وضو کرلو‘ اس حدیث شریف میں حدث کا ایک سبب بتایا گیا ہے۔(۱)

"اَلصَّلٰوۃ " نماز‘ مطلق نماز سے مراد نماز کی تمام انواع ہیں‘ فرض‘ واجب‘ سنت‘ نفل‘ ادا‘ قضا‘ غرض کہ ہر نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔(۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی‘ص۲۱۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ‘مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر‘ج۱ص۸۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر‘ج۹‘ص۳۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ج۲‘ص۳۳۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت‘لبنان‘ج۲‘ص۵۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۶‘ص۸۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)‘مطبوعہ مصر‘ج۲‘ص۲۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ‘ص۲۱۶

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘مکہ مکرمہ‘ج۱‘ص۲۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور‘ج۱‘ص۴۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی ‘مطبوعہ لاہور‘ج۱‘ص۴۶۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودالوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ج۶‘ص۱۸‘۱۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر‘ ج۱۱‘ص۱۵۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی‘ج۳‘ص۳۸۹

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ج۲‘ص۳۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ج۶‘ص۸۲

"فَاغْسِلُوْا": غَسَلَ (از باب ضَرَبَ) غَسْلٌ کا معنی ہے دھونا' پانی بہانا' غُسْلٌ (ضمہ غین کے ساتھ) کا معنی ہے نہانا' پورے بدن پر پانی بہانا' نہانے کے لئے اِغْتِسَالٌ استعمال ہوتا ہے۔

غَسْلٌ' عضو پر اتنا پانی ڈالنا کہ بہہ کر کم از کم دو قطرے ٹپک جائیں' اگر اس سے کم پانی ڈالا کہ قطرہ بھی عضو سے جدا نہ ہوا تو اس کیفیت کو "مسح" کہتے ہیں۔

غَسْلٌ (دھونا) دو طرح سے ہے۔

اول: اگر موضع غَسْل میں نجاست مرئی نہ ہو تو صرف پانی بہا دینا کافی ہے۔

دوم: اگر موضع غَسْل میں نجاست مرئی ہو تو پانی یا کوئی اس کے قائم مقام کسی شئ سے ازالہ نجاست لازمی ہے' ورنہ دھونا نہ ہوگا۔ (۳)

"وُجُوْهَكُمْ": وَجْهٌ واحد ہے' اس کی جمع وُجُوْهٌ ہے' وَجْهٌ چہرے کو کہتے ہیں' اس کا اشتقاق مَوَاجَهَةٌ سے ہے' مَوَاجَهَةٌ سامنے کی شئ' چونکہ چہرہ انسان کے سامنے آتا ہے اس لئے اسے وَجْهٌ کہتے ہیں۔

چہرے کی حد سر کے بالوں کے اگنے کی عمومی ابتداء سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ فرائض وضو میں سے چہرے کا دھونا ایک فرض ہے' چہرے کو دھولو۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۸۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳' ص ۳۹۱

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۳۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۸۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعه مصر' ج۲' ص ۲۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۶' ص ۷۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر' ج ۱۱' ص ۱۵۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ۱' ص ۴۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور' ص ۳۴۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳' ص ۳۹۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷

"وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ": اَیۡدِی جمع ہے اس کا واحد یَدٌ ہے' انگلیوں سے لے کر کندھے تک عضو کو عربی میں یَدٌ کہتے ہیں' بمعنی ہاتھ۔ اِلٰی اس آیت میں غایت اسقاط ہے' حد سے مابعد کو ساقط کر دینا غایت اسقاط ہے۔

مَرَافِقٌ 'مِرۡفَقٌ' کی جمع ہے 'مِرۡفَقٌ' اسم آلہ ہے 'رِفۡقٌ' سے بمعنی نرمی' سہولت' آرام 'مَرَافِقِ' آرام دہ اشیاء' ہاتھ میں کہنی چونکہ انسان کو آرام دیتی ہے' اس لئے کہنیوں کو مَرَافِقِ کہتے ہیں۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ وضو میں دوسرا فرض ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ہے' اگر اِلَی الۡمَرَافِقِ نہ ہوتا تو کندھے تک دھونا فرض ہوتا' یہاں اِلٰی بمعنی مَعَ (ساتھ) کے ہے' قرآن مجید میں حرف اِلٰی بمعنی مَعَ متعدد مقامات پر استعمال ہوا ہے' ارشاد ربانی ہے۔ وَلَاتَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَھُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ، اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا☆ (سورۃ النسآء آیت ۲)

اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے۔ نیز ارشاد ہوا۔

وَیٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّیَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ وَلَاتَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ☆

(سورہ ہود آیت ۵۲)

اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

جس طرح ان آیات میں اِلٰی بمعنی مَعَ (ساتھ) ہے' اسی طرح مذکورہ بالا آیت میں اِلٰی بمعنی مَعَ ہے (ساتھ)۔(۵)

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۸۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۹۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۴

"**وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ**": مَسَحَ (از باب فَتَحَ) مَسۡحاً کا معنیٰ ہے 'ملنا' چھونا' ہاتھ پھیرنا شئ پر ہاتھ پھیرنا اور اس سے اثر زائل کرنا' کبھی صرف ہاتھ پھیرنے اور کبھی صرف زائل کرنے کو مسح کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں پانی سے تر ہاتھ کا اعضا پر پھیرنا' اس طرح پانی کا قطرہ اعضاء سے نہ بہے' یہی معنی اس مقام پر مراد ہے۔

اور کبھی مسح بمعنی دھونا بھی کلام عرب میں استعمال ہوتا ہے' اسی معنوں میں حدیث شریف وارد ہے۔

كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاءُ بِمُدٍّ وَكَانَ يَمۡسَحُ بِالۡمَآءِ يَدَيۡهِ وَرِجۡلَيۡهِ

حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مُدّ پانی سے وضو فرما لیتے اور پانی کے ساتھ ہاتھوں اور پاؤں کا مسح فرماتے۔

علمائے لغت نے صراحت اور وضاحت فرمائی ہے کہ کلمہ مَسَحَ' مسح کرنے اور دھونے میں مشترک ہے' جن قُرّاء نے آیت مبارکہ کا اگلا کلمہ وَاَرۡجُلِکُمۡ کو مجرور پڑھا ہے' اس صورت میں آیت کا معنیٰ بھی صاف ہے کہ سر کا مسح کرو اور پاؤں دھولو' کیونکہ مَسَحَ مشترک ہے مسح کرنے اور دھونے میں۔(۶)

رُؤُس جمع ہے رَأۡسٌ کی' رَأۡسٌ کا معنیٰ ہے سر

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وضو میں تیسرا فرض سروں کا مسح کرنا ہے۔

علمائے لغت اور جمہور مفسرین عظام کا اجماع اس پر ہے کہ اس آیت میں حرف با اِلۡصاق کے لئے استعمال ہوا ہے اور بائے اِلۡصاق اکثر وسائط' آلات اور ذرائع پر داخل ہوتی ہے' مفعول بہ پر نہیں' اصول میں طے ہو چکا ہے کہ وسائط' آلات اور ذرائع کا استیعاب مقصود نہیں ہوتا' جیسے کہا جاتا ہے' مَرَرۡتُ بِالسُّوۡقِ (میں بازار میں سے گذرا) اس سے مراد پورا بازار نہیں' بلکہ بعض بازار مراد ہے' اسی اصول اور قاعدہ کے تحت آیت مبارکہ میں بِرُءُوۡسِکُمۡ میں با بمعنی بعض کے ہے' آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ اپنے سروں میں سے بعض حصوں کا مسح کرو' گویا مسح کے باب میں آیت مجمل ہے' حدیث مشہورہ نے اس اجمال کی تفصیل فرمادی ہے' یعنی چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔(۷)

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۶۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۲۲' ۲۲۳

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۶۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۹۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۷۲

"**وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ**": اَرْجُل جمع ہے اس کا واحد رِجلٌ ہے، جس کا معنی ہے پاؤں، ابتدائے ران سے قدم تک عضو کو رِجلٌ کہا جاتا ہے، اردو میں اس کا مترادف ٹانگ ہے۔

کَعْبَیْن، تثنیہ کا صیغہ ہے اس کا واحد کَعْبٌ ہے، کَعْبٌ ابھری ہوئی شئ کو کہتے ہیں، جوان عورتوں کو ابھرے ہوئے پستان کی وجہ سے کَاعِبَةٌ کہتے ہیں، اسی معنیٰ میں ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا☆حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا☆وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا☆وَّكَاْسًا دِهَاقًا☆ (سورۃ النباء آیت ۳۱ تا ۳۴)

بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے، باغ ہیں اور انگور، اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی، اور چھلکتا جام۔

بیت اللہ شریف کو کعبہ اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ اونچی عمارت ہے اور سطح سمندر سے بلندی پر واقع ہے، پاؤں میں ابھری ہوئی ہڈی کو کَعْبٌ کہتے ہیں، اس کے دو اطلاق ہیں، ایک پاؤں اور پنڈلی کے جوڑ پر، پنڈلی کے انتہاء پر دونوں جانب دو ہڈیاں ہیں جنہیں اردو میں ٹخنہ کہتے ہیں، دوسری وہ ابھری ہڈی جو پاؤں کے اوپر کی جانب تسمہ باندھنے کی جگہ ہے۔

فرائض وضو میں کَعْبَیْن سے مراد باجماع علماء مفسرین دو ٹخنے ہیں، اور حج اور عمرہ کے احرام کی پابندیوں کے ضمن میں جس ہڈی کو کھلے رکھنے کا حکم ہے اس سے مراد تسمہ باندھنے کی جگہ والی ہڈی ہے، چونکہ قرآن مجید کی اس آیت میں کَعْبَیْن تثنیہ کا صیغہ ہے جو دو پر دلالت کرتا ہے، اور ہر پاؤں میں ٹخنے دو ہوتے ہیں لامحالہ اس سے مراد دو ٹخنے ہیں۔

ابھی گذشتہ سطور میں حرف اِلٰی کی بحث گذر چکی ہے کہ یہ بمعنی مَعَ (ساتھ) کے ہے یعنی وضو میں چوتھا فرض دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا ہے۔

حجۃ الاسلام امام ابوبکر بن احمد علی الرازی الجصاص (م ۳۷۰ھ) نے ایک عجیب اور نادر مگر بے مثال استدلال سے ثابت کیا ہے کہ لغت عرب میں کَعْبٌ سے مراد ٹخنہ ہے، سیرت مصطفیٰ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفر طائف کا حال بیان کرتے ہوئے حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہیں کہ تبلیغ اسلام کی خاطر طائف میں کفار نے آپ پر پتھر برسائے، آپ طائف کے بازار ذوالمجاز سے گذر رہے تھے کہ ابولہب نے آپ پر پیچھے سے پتھر پھینکے جس سے آپ کے قدموں پر خون جم گیا، حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔ وَقَدْ اَدْمٰى عُرْقُوْبَيْهِ وَكَعْبَيْهِ ... الحدیث (۸)

(پتھر ماں سے زخمی کر کے) حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی ایڑی کے اوپر والا پٹھا (کونچ) اور ٹخنے لہولہان کر دیئے۔

---

(۱) الجصاص بسنده ج ۲ ص ۴۴

ظاہر اور واضح ہے کہ پیٹھ پر پتھر کے زخم سے خون ایڑی اور ٹخنوں پر گرتا ہے نہ پاؤں کے اگلے حصے پر' لہٰذا آیت مبارکہ میں کَعْبَیْنِ سے مراد ٹخنے ہیں' یہ اجماع امت ہے۔(۹)

فائدہ: یادر ہے کہ اکثر قُرّ اء نے وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ کو فَاغْسِلُوْا کے مفعول بہ کے طور پر وَاَيْدِيَكُمْ کے معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا ہے' اور بعض قُرّ اء نے اسے مجرور پڑھا ہے' یعنی وَاَرْجُلِكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ' اس صورت میں بھی یہ فَاغْسِلُوْا کا مفعول بہ ہے مگر اپنے قریبی کلمہ بِرُؤُوْسِكُمْ کی جر کی بنا پر اسے مجرور پڑھا ہے' قریب کلمہ کے مجرور ہونے کی وجہ سے بعض اوقات منصوب کو مجرور پڑھا جاتا ہے اور یہ کلام عرب میں واقع ہے' اس سے اس کی فصاحت میں کوئی فرق نہیں پڑتا' اسے " جرِّ جوار " کہتے ہیں' یعنی قریب کلمہ کی وجہ سے مجرور ہونا' قرآن مجید جیسی فصیح کتاب میں اس کی مثال موجود ہے' ارشاد ربانی ہے اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ☆(سورہ ہود آیت ۲۶) بے شک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

آیت مبارکہ میں اَلِيْمٍ 'عَذَابَ کی صفت ہے جسے منصوب ہونا چاہئے مگر يَوْمٍ کے قُرب کی وجہ سے اسے بھی مجرور پڑھا گیا ہے' اس میں کوئی خفا نہیں اور نہ مغالطہ۔

---

(۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۳۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۸۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۴۵۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۹۱' ۹۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۶' ص ۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۹۴

☆ انوار التنزیل راسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۳

یہی حال ہماری زیرِ بحث آیت میں وَاَرْجُلِکُمْ کے مجرور ہونے کی وجہ ہے' بہرحال دونوں قراتوں کی صورت میں پاؤں کا دھونا اجماعی مسئلہ ہے۔(۱۰)

"جُنُباً": جَنَابَت سے بنا ہے' جَنَابَت اس کیفیت کا نام ہے جس سے انسان پر غسل فرض ہو جاتا ہے' مرد عورت کی شرمگاہ ملنے سے (انزال ہو یا نہ ہو) اور خواب میں شہوت سے منی کا ٹپک کر خارج ہونا' جُنبی وہ انسان ہے جس پر غسل فرض ہو' یہ لفظ مذکر مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔(۱۱)

"فَاطَّهَّرُوْا": طہارت سے بنا ہے' باب تَفَعُّلْ سے امر کا صیغہ ہے' بعض مفسرین نے باب اِفَّعَلَ سے امر کا صیغہ ہونا بیان فرمایا ہے' بہرصورت طہارت میں مبالغہ مراد ہے' بمعنیٰ خوب پاک ہو لو یعنی کامل غسل کرلو۔(۱۲)

"وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى": مریض کی جمع مرضٰی ہے' یعنی اگر تم اس طرح کے بیمار ہو کہ وضو یا غسل کرنے میں پانی تمہیں نقصان دے بایں طور پر کہ مرض بڑھ جانے یا دیر سے تندرست ہونے کا قوی گمان ہو۔

"اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ": غَآئِط کا معنٰی ہے پست زمین اور گڑھا' اس سے مراد پاخانہ پھرنے کی جگہ ہے' انسانی فطرت ہے کہ وہ بول و براز کے لئے ایسی جگہ تلاش کرتا ہے جہاں پردہ کا انتظام ہو سکے' پست زمین' گہری وادی' گڑھا وغیرہ میں لوگ رفع حاجت کرتے تھے' دور جدید میں لوگوں نے اس کے لئے بیت الخلا بنالئے ہیں' غرض پردہ داری ہے۔(۱۳)

---

(۱۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ۱' ص ۴۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۶' ص ۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۴۶
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۳۹۴

(۱۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی' ص ۱۰۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعه مصر' ج ۱' ص ۵۵
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر' ج ۱' ص ۱۸۹

(۱۲) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه' ج ۱' ص ۲۷۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۶' ص ۸۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۶' ص ۸۱

"اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ": لَمَسَ 'جس سے لٰمَسْتُم بنا ہے' کا معنیٰ ہے چھونا' ہاتھ لگانا' مگر قرآن مجید نے یہ کلمہ عورت سے صحبت کرنے کے معنوں میں استعمال کیا ہے' منشاء الٰہی یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے مخصوص افعال کو واضح کلمات میں بیان کرنا حیا کے منافی ہے۔(۱۴)

"فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً": پانی نہ پانے سے مراد یہ ہے کہ بقدر کفایت وضو یا غسل کے لئے پانی دستیاب نہ ہو' یا پانی تو موجود ہے مگر صرف اپنی یا اپنے جانور کی پیاس کے لئے کافی ہے زائد نہیں' یا پانی موجود ہے مگر استعمال پر قادر نہیں' ایسی تمام صورتوں میں کہا گیا ہے کہ وضو یا غسل کی حاجت والے نے پانی نہ پایا۔(۱۵)

"فَتَيَمَّمُوْا": يَمَّمَ اور تَيَمَّمَ کا معنیٰ ہے' اس نے قصد کیا' ارادہ کیا' اسی سے تَيَمُّم بنا ہے۔

لغوی معنی ہے قصد کرنا' ارادہ کرنا' اصطلاح شرع میں حدثِ اصغر یا حدثِ اکبر کو زائل کرنے کے لئے جنس زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں اور منہ کا مسح کرنا تیمم کہلاتا ہے' اس فعل کے لئے یہ کلمہ بطور علم استعمال ہونے لگا ہے' اور اس میں لغوی معنیٰ قصد اور ارادہ ہمیشہ ملحوظ رہتا ہے۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۱۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۴

(۱۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۵۵۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۶۱

☆ تاج العروس از علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۹' ص ۱۱۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۷۹

"صَعِيداً": روئے زمین' زمین کا ظاہر حصہ' جس میں ریت' پتھر وغیرہ شامل ہیں۔

علمائے لغت کا اس پر اتفاق ہے کہ صَعِيد سے مراد زمین کا ظاہر حصہ ہے' اس پر مٹی کا غبار ہو یا نہ ہو' جیسے سنگلاخ پتھر۔(۱۷)

"طَيِّباً": طیب بمعنیٰ طاہر ہے یعنی پاک شئ۔

اس سے مراد پاکیزہ مٹی ہے' یعنی تیمّم کے لئے پاکیزہ جنس زمین ہونا شرط ہے' مٹی ریت' پتھر وغیرہ سب سے تیمّم جائز ہے' ناپاک جنس زمین سے تیمّم جائز نہیں۔(۱۸)

فائدہ عائدہ: سورۃ النسآء (آیت نمبر ۴۳) میں تیمّم کا ذکر گذر چکا ہے' اس سورہ میں وضو' غسل اور تیمّم کے مسائل یکجا بیان ہوئے ہیں' تیمّم کے انہی مسائل کا اعادہ ہوا ہے جو سورۃ النسآء میں بیان ہوئے ہیں' اس لئے حل لغات اور مسائل شرعیہ کی مزید تفصیل کے لئے سورۃ النسآء کی مذکورہ آیت سے متعلق احکام دوبارہ پڑھ لیں تاکہ مضامین تازہ ہو جائیں۔

شانِ نزول:

غزوہ مُریسیع (شعبان المعظم ۵ھ) سے واپسی کے موقعہ پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما کا ہار گم ہو گیا' حضور اکرم ﷺ کو مجاہدین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ رکنا پڑا' مجاہدین ہار کی تلاش میں مشغول ہو گئے' حضور انور ﷺ نے استراحت فرمائی' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور شفقتِ پدری کے طور پر ام المومنین

---

(۱۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۸۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۱۶۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۹۸
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۸۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۱۲

(۱۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۳۰۸' ۳۰۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۵
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۸۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۱۲

پر عتاب فرمانے لگے' حضور اقدس ﷺ بیدار ہوئے اس وقت صبح ہو چکی تھی' وضو کے لئے پانی تلاش کیا گیا مگر پانی نہ ملا' اس مشکل وقت میں یہ آیت تیمّم نازل ہوئی۔

حضرت اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ نے کہا' اے آل ابوبکر! تمہاری وجہ سے اللہ تعالی نے لوگوں کو برکت عطا فرمائی ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی نورِ نظر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا'' بلاشبہ تو برکت والی ہے''۔(۱۹)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ نماز کے لئے طہارت کا سببِ وجوب حدث ہے' حدث اصغر (بے وضو ہونے کی حالت) اور حدثِ اکبر (غسل فرض ہونے کی حالت) سے طہارت نماز کے لئے شرط ہے' بغیر طہارت کے نماز ادا کرنا قطعاً ناجائز ہے۔(۲۰)

﴿۲﴾ جس مسلمان پر نماز فرض نہیں اس پر طہارت شرط نہیں' مثلاً حیض ونفاس والی عورت' کہ ان ایام مخصوصہ میں عورت پر نماز فرض نہیں لہٰذا ان ایام میں ان پر طہارت شرط نہیں' اسی طرح وہ آدمی جس پر پانچ وقت سے زائد بے ہوشی طاری ہو جائے اور مجنون آدمی' ان پر بے ہوشی اور جنون کے دنوں کی نماز فرض نہیں' اس لئے ان پر ان دنوں کی طہارت شرط نہیں۔(۲۱)

﴿۳﴾ حدث اصغر اور حدث اکبر سے طہارت ہر قسم کی نماز کے لئے شرط ہے' خواہ فرض ہو' یا واجب' سنت ہو یا نفل' ادا ہو یا قضا' حضر کی ہو یا سفر کی' حالت صحت کی نماز ہو یا بیماری کی حالت کی' غرضیکہ ہر نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۵۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۸۹

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۲۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج ۱۱' ص ۱۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوریؒ (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۲۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۸۵

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَایَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اَحَدِکُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاءَ (۲۲)

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی بے طہارت نماز قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ وضو کرے۔ (۲۳)

﴿۴﴾ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر لینا مستحب ہے، اگرچہ باوضو ہو، ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا نورٌ علی نور ہے، حضور نبی اکرم ﷺ خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی معمول تھا۔ (۲۴)

﴿۵﴾ ایک وضو سے کئی وقت کی نمازیں پڑھ سکتا ہے، فتح مکہ معظمہ (اور ایک روایت کے مطابق غزوہ خندق) کے روز حضور شارع اسلام علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نئی صورت دیکھ کر استفسار کیا، تو آپ نے فرمایا۔ اِنِّیْ عَمَدًا فَعَلْتُہٗ یَاعُمَرُ، (۲۵) اے عمر! میں نے (تعلیم امت کے لئے) قصداً ایسا کیا ہے۔ (۲۶)

---

(۲۲) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۸

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۸۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۸۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۲۹

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمد وابوداؤد والترمذی بحوالہ ......

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۳۸۹

﴿۶﴾ وضو ٹوٹنے پر فوراً دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے' ہمیشہ باوضو رہنا مقربان رب العزت جل وعلا کا اسوہ ہے' حضور سید الطاہرین امام المطہرین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْوُضُوءُ شَطْرُ الْاِیْمَان (وفی روایۃ الطھور)

وضو (طہارت) ایمان کا حصہ ہے۔(۲۷)

نیز ارشاد نبوی ہے۔ لَنْ یُّحَافِظَ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ (۲۸)

دوسری روایت میں یہ کلمات ہیں.

لَایُحَافِظُ عَلَی الطُّھُوْرِ اِلَّا مُؤْمِنٌ. ہمیشہ باوضو رہنا کامل مومن کی شان ہے۔(۲۹)

﴿۷﴾ جو فرائض کسی وقت مخصوص کے ساتھ خاص نہیں ان کے امر (حکم) اور مامور بہ (فرض) میں تراخی جائز ہے' اگرچہ تعمیل امر میں تعجیل مستحسن ہے' جن نمازوں کے اوقات وسیع ہیں نماز کا وقت ہوتے ہی وضو کر لینا فرض نہیں' البتہ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اب فوراً ادا نہ کرنے سے فرض قضا ہو جائے گا تو اب فوری ادا کرنا فرض ہے اور اس نماز کے لئے فوری طور پر طہارت حاصل کر لینا (بشرطیکہ پہلے سے طہارت نہ ہو) فرض ہے۔(۳۰)

﴿۸﴾ بہت سی اشیاء فرض کی ادائیگی میں شرط ہوتی ہیں لیکن وہ خود بعینہٖ فرض نہیں ہوتیں' کیونکہ اس میں انسان کا اتنا اختیار نہیں ہوتا' جیسے وقت' کہ نماز کی صحتِ ادا میں شرط ہے لیکن اس پر نمازی کا کوئی اختیار نہیں' اسی طرح بلوغت اور عقل' کہ صحتِ تکلیف میں شرط ہیں' لیکن مکلف کا ان افعال میں کوئی اختیار نہیں۔(۳۱)

﴿۹﴾ انسان جب نیکی کا ارادہ کر لے تو چاہیئے کہ اس کے کرنے میں تاخیر نہ کرے' نہ معلوم شیطان یا نفس اسے نیکی سے روک دے' اسی طرح نماز کے ارادہ کر لینے پر وضو اور ادائیگی نماز میں تاخیر نہ کرے' نہ معلوم اسے اگلے لمحہ اس کی توفیق ملتی ہے یا نہیں۔(۳۲)

---

(۲۷) ☆ رواہ الحافظ عبداللّٰہ بن محمد بن ابی شیبۃ الکوفی العبسی (م ۲۳۵ھ) فی المصنف فی الاحادیث والاثار' مطبوعہ دارالفکر بیروت' ج ۱' ص ۱۶

(۲۸) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن عبداللّٰہ بن عمر' ج ۱' ص ۱۶

(۲۹) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ عن ثوبان' ج ۱' ص ۱۶

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۵۶

(۳۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۳۵

(۳۲) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ء)' ص ۲۱۶

﴿۱۰﴾ قرآن مجید کی آیت مبارکہ بالا سے ثابت ہے کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

منہ دھونا' کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا' سر کے چوتھے حصہ کا مسح کرنا' ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔(۳۳)

﴿۱۱﴾ کسی عضو کے دھونے سے مراد یہ ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو بوند پانی بہہ جائے' صرف بھیگ جانے یا تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک بوند پانی بہہ جانے سے دھلے گا نہیں' اس طرح وضو اور غسل ادا نہ ہوگا' اسی طرح بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص احتیاط نہ کی جائے ان پر پانی نہ بہے گا' اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے ورنہ نمازیں اور دیگر عبادات جن میں وضو اور غسل فرض ہے اکارت جائیں گی۔

کسی موضع حدث پر غیر مستعمل پانی کی تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

خوب یاد رہے دھونے میں دو بوند اس وقت کافی ہیں جب موضع حدث میں نجاست حقیقی نہ ہو' اور اگر موضع حدث پر نجاست حقیقی ہوگی تو نجاست کا ازالہ دھونا ہے' اثر نجاست زائل کرنا اگر دشوار ہو تو وہ معاف ہے۔(۳۴)

---

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۲۹ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۵۵۹ ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۸۱ ومابعد

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۲۱ ومابعد

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۶۹ ومابعد

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۲۱۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۵۲ ومابعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۹ ومابعد

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۶۹ ومابعد

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۸۹ ومابعد

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۶۹ ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۴ ومابعد

☆ نہج البلاغہ بحوالہ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۶۱

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۳۲' ج۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۸۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص ۲۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۹۱' ۴۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۱

﴿۱۲﴾ ہر موضع حدث کو دھونے کے لئے غیر مستعمل پانی استعمال کرے' اگر مستعمل پانی سے موضع حدث کو دھوئے گا فرض ادا نہ ہوگا۔ (۳۵)

﴿۱۳﴾ وضو اور غسل میں جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان کا کم از کم ایک بار دھونا فرض ہے اور تین مرتبہ دھونا مستحب ہے۔
ایک بار دھونے سے مراد یہ ہے کہ موضع حدث کے ہر حصہ پر کم از کم دو بوند بہہ جائے' اگر موضع حدث کو دھوتے وقت بعض حصہ ایک مرتبہ دھلا اور دوسرا حصہ دوسری مرتبہ تو یہ ایک ہی بار دھلنا ہوا' مکمل موضع حدث کے ہر حصہ کے دھلنے میں اگرچہ کئی بار پانی استعمال کرنا پڑے وہ ایک ہی بار شمار ہوگا۔ (۳۶)

﴿۱۴﴾ وضو اور غسل میں موضع حدث دھلنے میں ہر عضو پر صرف دو بوند بہہ جانے سے فرض ادا ہو جائے گا' موضع حدث کو ملنا شرط نہیں' ملنا صرف مستحب ہے۔ (۳۷)

﴿۱۵﴾ وضو میں چہرہ دھونے سے مراد یہ ہے کہ شروع پیشانی سے (جہاں سے بال جمنے کی عموماً انتہا ہوتی ہے) ٹھوڑی کے نیچے تک طول میں اور ایک کان سے دوسرے کان تک عرض میں چہرے کی حد ہے' اس حد میں ظاہر جلد کے ہر حصہ پر کم از کم ایک بار پانی بہانا فرض ہے' جس کے سر کے اگلے حصے کے بال گر گئے ہوں یا جمتے نہیں اس پر وہیں تک چہرہ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال اگتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے ہوں تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔ (۳۸)

---

(۳۵)۔ ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۷۳

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۵۱'۳۵۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۵۷

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۳۲'۳۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۷

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۳۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۸۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۵۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۷۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹

﴿۱۶﴾ ڈاڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں کہ جلد نظر آئے تو جلد کا دھونا فرض ہے اور ڈاڑھی کے بال گھنے ہوں کہ جلد نظر نہ آئے تو بالوں کو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گھیرے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے' جڑوں کا تر کرنا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے رہیں ان کا دھونا فرض نہیں' البتہ گھنے بالوں کو جڑوں سمیت دھولے تو مستحب ہے' اسی طرح چہرے کے حلقے سے زائد بالوں کا دھونا بھی سنت ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّہٗ تَوَضَّاءَ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ اَخَذَغُرْفَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَتَمَضْمَضَ بِھَاوَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَغُرْفَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَجَعَلَ بِھَاھٰکَذَااَضَافَھَااِلٰی یَدِہِ الْاُخْرٰی فَغَسَلَ بِھِمَاوَجْھَہٗ ثُمَّ اَخَذَغُرْفَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ بِھَایَدَہُ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَغَسَلَ بِھَایَدَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ اَخَذَغُرْفَۃً مِّنْ مَّآءٍ فَرَشَّ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُمْنٰی حَتّٰی غَسَلَھَاثُمَّ اَخَذَغُرْفَۃً اُخْرٰی فَغَسَلَ بِھَارِجْلَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَتَوَضَّاءُ (۳۹)

آقا و مولیٰ رسول کریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات نے وضو فرمایا' تو پہلے اپنا چہرہ انور دھویا (اس طرح کہ) آپ نے ایک چلو پانی لیا اس سے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈال کر ناک کو صاف کیا' پھر آپ نے چلو پانی لیا پھر ایسا کیا (راوی کہتا ہے کہ) آپ نے دونوں ہاتھوں کو جوڑا اور ان سے چہرہ مبارک دھویا (حالانکہ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی) پھر آپ نے چلو بھر پانی لیا اس سے دایاں ہاتھ (کہنیوں سمیت) دھویا پھر چلو بھر پانی لیا اس سے بایاں ہاتھ (کہنیوں سمیت) دھویا' پھر آپ نے سر مبارک کا مسح فرمایا' پھر آپ نے چلو بھر پانی لیا دائیں پاؤں پر ڈالا اور اسے دھویا' پھر اور چلو بھر پانی لیا اس سے بایاں پاؤں دھویا (راوی کہتا ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اس طرح فرمالیا کرتے۔

یاد رہے اس حدیث میں بقدر فرض اعضاء دھونے کا ذکر ہے۔

اور اگر مرد نے داڑھی منڈا دی (نعوذ باللہ من ذلک) یا بال اگے ہی نہیں تو جلد کا دھونا قطعاً فرض ہے' اسی طرح اگر سر پر

---

(۳۹) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس' ج ۱' ص ۲۶

☆ و رواہ النسائی و ابو بکر ابن شیبہ و ایضا رواہ ابن ماجہ و ابو داؤد مختصراً

بال ہوں تو بالوں پر مسح سر کا مسح ہے اور بال نہ ہوں تو سر کی جلد کا مسح کرنا فرض ہے، جمہور علمائے اسلام کا اسی پر اجماع ہے۔(۴۰)

﴿۱۷﴾ اہل اسلام کا اجماع ہے کہ وضو اور غسل میں پانی کی کوئی مقدار خاص لازم نہیں، ائمہ دین اور علمائے معتمدین نے اجماع امت نقل فرمایا ہے، بعض احادیث میں جو مقدار مروی ہے وہ ادنیٰ درجہ سنت کی ادائیگی کے لئے مقدار بیان ہوئی ہے، ظاہر ہے کہ ہر شخص کے اعضا وضو اور غسل کی کیفیت مختلف ہوتی ہے، بالوں کی کمی بیشی، مرد و عورت کے حالات کا اختلاف، موسم کی رطوبت و یبوست وغیرہ تمام اشیاء وضو اور غسل میں پانی کی خاص مقدار متعین کرنے میں مانع ہیں، پانی کی فراوانی اور کم یابی ابھی اس سلسلہ میں بڑا سبب ہے۔(۴۱)

﴿۱۸﴾ مونچھوں، بھوؤں داڑھی کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں، بالوں کا دھونا فرض کے لئے کافی ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔(۴۲)

﴿۱۹﴾ رخسار اور کان کے درمیان جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے۔(۴۳)

﴿۲۰﴾ وضو اور غسل میں آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا فرض نہیں، بلکہ ایسے کرنے سے ضرر کا اندیشہ ہے۔(۴۴)

---

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۵۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص ۷۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۳۹۱

(۴۱) ☆ شرح صحیح مسلم للنووی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۱، ص ۱۴۸

☆ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ازعلامہ بدر الدین محمود عینی، مطبوعہ رشیدیہ کراچی، ج۳، ص ۹۶

(۴۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۴۶۹

(۴۳) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۵۸

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۳۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۸۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص ۱۵۷

﴿۲۱﴾ وضو کا دوسرا فرض ہاتھوں کا انگلیوں کے سروں سے لے کر کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے، ہر قسم کے زیور چھلے انگوٹھیاں چوڑیاں، کنگن، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ بے ہلائے ان کے نیچے پانی نہ بہے تو ان کا ہلا کر نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْماً بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمَرَافِقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاءُ نَا يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ اَحَدٌ لِلصَّلٰوةِ (۴۵)

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کا پانی طلب فرمایا، اس سے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا، پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلیوں کو تین بار دھویا، پھر کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈال کر ناک کو صاف کیا، پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح دھویا، پھر سر کا مسح کیا، پھر دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا جس طرح میں نے وضو کیا، پھر رسول ﷺ نے فرمایا، جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت (تحیۃ الوضو) نماز ادا کی، ان میں دلی خطرات کو در نہ آنے دیا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ (صغیرہ) معاف فرما دے گا۔

اس حدیث کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں یہ کامل ترین وضو ہے، جس سے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاءَ اَدَارَ الْمَآءَ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ (۴۶)

رسول اللہ ﷺ جب بھی وضو فرماتے تو (ہاتھوں کو دھوتے وقت) اپنی دونوں کہنیوں پر پانی بہاتے۔

---

(۴۵) ☆ رواہ الدارقطنی عن حمران مولیٰ عثمان، ج ۱ ص ۸۳ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

(۴۶) ☆ رواہ الدارقطنی عن جابر بن عبداللہ، ج ۱ ص ۸۳

وضو میں کہنیوں کے دھونے پر اجماع امت قائم ہے۔(۴۷)

﴿۲۲﴾ ہاتھ اور پاؤں کے ناخنوں میں جو میل بالعموم جمع ہو جاتی ہے اسی طرح جس شئ کی آدمی کو عموماً ضرورت پڑتی ہے اور اس سے نگہداشت اور احتیاط میں حرج ہو' ناخنوں کے اوپر یا کسی دھونے والی جگہ پر اس کے لگے رہنے سے' اگر چہ جرم دار ہو' اگر چہ اس کے نیچے پانی نہ بہے' اگر چہ سخت چیز ہو' وضو میں مانع نہیں' ان کے باوجود وضو ہو جائے گا' جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لئے آٹا' رنگریز کے لئے رنگ کا جرم' عورتوں کے لئے مہندی کا جرم' لکھنے والوں کے لئے روشنائی کا جرم' مزدور کے لئے گارا مٹی' سیمنٹ' چونا' رنگ' عام لوگوں کے لئے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم' اسی طرح بدن کا میل وغیرہ۔(۴۸)

﴿۲۳﴾ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔(۴۹)

(۴۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۴۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۵۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۸۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۲۹۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۶'ص ۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۴۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱'ص ۱۵۹
(۴۸) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۶'ص ۷۱
(۴۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۴۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۵۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۷۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۷۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۲۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۴۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۲۹۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۲۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱'ص ۱۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۶'ص ۷۲

﴿۲۴﴾ سر پر بال نہ ہوں تو سر کے جلد کی چوتھائی حصہ پر مسح فرض ہے اور اگر بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے' اسی کو سر کا مسح کہتے ہیں' سر کے بال جو کانوں سے نیچے لٹک رہے ہوں ان پر مسح سر کا مسح نہیں۔(۵۰)

﴿۲۵﴾ سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے کرے اور پیشانی کی جانب سے شروع کرے۔(۵۱)

﴿۲۶﴾ کسی عضو کے مسح کے لئے ہاتھ کا تر ہونا چاہئے خواہ ہاتھ میں تری اعضاء کے دھونے کے بعد رہ گئی یا نئے پانی سے ہاتھ تر کیا ہو' کسی عضو کے مسح کرنے کے بعد جو تری ہاتھ میں رہ گئی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لئے کافی نہیں' مسح کے لئے جدید پانی سے ہاتھ تر ہونا لازمی ہے۔(۵۲)

﴿۲۷﴾ عمامہ' ٹوپی' اوڑھنی پر مسح کرنا جائز نہیں' ان پر مسح' سر کے مسح کی بجائے کافی نہیں۔(۵۳)

﴿۲۸﴾ ایک انگلی سے سر کا مسح کرے تو جائز نہیں۔(۵۴)

﴿۲۹﴾ سر اگر دھولے تو مسح کو کفایت کرے گا' یعنی فرضیت ادا ہو جائے گی۔(۵۵)

﴿۳۰﴾ پاؤں کی انگلیوں سے لے کر دونوں ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا وضو میں فرض ہے۔

قرآن مجید کی نص کے علاوہ یہ فرض شارع اسلام حضور رسول اکرم ﷺ کے قول اور فعل سے خبر متواتر کے طور پر ثابت ہے' خلفائے راشدین' صحابہ کرام ائمہ دین' مجتہدین اور علمائے اسلام کا اجماع اسی پر ہے' پاؤں دھونے کی فرضیت پر احادیث صحیحہ میں بے شمار نصوص صریحہ موجود ہیں۔

---

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۵۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۷۲

(۵۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶' ص ۸۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲' ص ۵۷۴

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲' ص ۵۷۳

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۵۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۶۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۷۳

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۷۳

(۵۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲' ص ۵۷۳

جونمازی وضو کرتے وقت پاؤں کے دھونے میں احتیاط نہ کرتے اور ان کی ایڑیاں کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ جاتا انہیں حضور نبی رحمت ﷺ نے اس سے شدت سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (وفی روایة وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ)(۵۶)

(وضو میں دھلنے سے رہ جانے والی) ایڑیاں اور تلوے دوزخ میں جلیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے۔

رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاءَ فَغَسَلَ قَدَمَيهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ طُهُوْرَ نَبِيِّكُمْ ﷺ(۵۷)

میں نے امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو وضو کرتے دیکھا' آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں قدم ٹخنوں سمیت دھوئے اور پھر فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ وضو کر کے تمہیں اپنے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے وضو کا طریقہ بتا دوں۔(۵۸)

---

(۵۶) ☆ رواہ الائمہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجه عن ابن عمرو

☆ وایضارواہ الائمہ احمدو البخاری و مسلم و الترمذی و ابن ماجه عن ابی هریرة

☆ وایضارواہ احمدو الحاکم عن عبداللہبن الحرث 'بحوالہ جامع صغیر' ج۲ 'ص ۳۵۰

☆ وایضارواہ الدارمی عن ابن عمرو ابی هریرة 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱ 'ص ۱۹۲

(۵۷) ☆ رواہ ابن ابی شیبه عن ابی حیه' ج ۱ 'ص ۳۱

☆ ورواہ ابوحنیفةمفصلاعن خالدبن علقمة عن عبدخیرعن علی ابن ابی طالب 'جامع المسانید' ج ۱ 'ص ۳۳۳

(۵۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۳۴۵ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان' ج۲ 'ص ۵۷۸ ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۶ 'ص ۹۱ ومابعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ۱ 'ص ۴۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور' ج ۱ 'ص ۴۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۴۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۳ 'ص ۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۶ 'ص ۷۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) 'مطبوعه مصر' ج ۲ 'ص ۲۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه' ج ۱ 'ص ۲۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۱ 'ص ۱۶۱

☆ نهج البلاغه بحواله تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۱ 'ص ۱۶۱

﴿۳۱﴾ جن اعضا کا دھونا وضو اور غسل میں فرض ہے ان پر بقدر کفایت پانی بہہ جانا شرط ہے' یہ ضروری نہیں کہ پانی قصداً بہائے' اگر بلاقصد واختیار ان اعضا پر پانی بہہ گیا وضو اور غسل ادا ہو گیا' مثلاً بارش برسی اور اعضائے وضو اور غسل کے ہر حصہ پر دو دو بوندیں بہہ گئیں وہ اعضاء دھل گئے اور سر کا کم از کم چوتھائی نم ہو گیا' یا کسی تالاب' نہر یا دریا میں گر پڑا اور اعضاء پر پانی بہہ گیا۔(۵۹)

﴿۳۲﴾ وضو اور غسل میں کوئی امر واجب اصطلاحی نہیں' تمام امور فرض یا سنت و مستحب ہیں۔(۶۰)

﴿۳۳﴾ وضو (اور اسی طرح غسل کرنا) حکم الٰہی ہے' حکم الٰہی کی تعمیل اور حصولِ ثواب کی نیت سے وضو کرنا سنت ہے' اگر وضو میں نیت نہ کرے گا تو شرعاً وضو ہو جائے گا مگر ثواب سے محروم رہے گا' حکم الٰہی کی تعمیل اور حصول ثواب کی نیت کر لینا سنت ہے' وضو میں نیت کو شرط کرنے سے نص قرآنی پر زیادتی ہے جو جائز نہیں' حدیث شریف میں وضو کا جو طریقہ بیان ہوا اس میں صرف اعضا دھونے اور سر کے مسح کا ذکر ہے نیت کا ذکر نہیں' شرعی اندازے کے مطابق پانی کے استعمال کا نام وضو ہے' حدیث شریف میں ہے۔ لَایَتِمُّ صَلَاۃُ اِمْرِیءٍ حَتّٰی یَضَعَ الطُّھُوْرَ مَوَاقِعَهٗ (۶۱) کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ پانی سے اعضائے وضو دھو لے۔

---

(۵۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۵۶

(۶۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۲ ومابعد

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۷۵ ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۹۸ ومابعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۶۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۰۶' ۴۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۶۹ ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۴ ومابعد

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۹ ومابعد

(۶۱) ☆ رواہ ابوبکر الجصاص بسندہ 'احکام القرآن' ج ۲' ص ۳۳۳

ایک اور حدیث میں یہی مفہوم ان کلمات سے بیان ہوا۔ لَاتَتِمُّ صَلَاۃُ اَحَدٍ حَتّٰی یَسْبَغ الْوُضُوْءَ کَمَااَمَرَہُ اللّٰہُ (۶۲)
کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ کامل وضو اس طرح کرلے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد واضح قانون مقرر فرماتا ہے۔

وَاَنْزَلْنَامِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا☆ اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔ (سورۃ الفرقان آیت ۴۸)

امت کا اجماع اس پر ہے کہ آسمان سے نازل ہونے والا پانی پاک کرنے والا ہے، وجو مُطَہِّر سے طہارت حاصل ہوگی، یعنی پاک کرنے والے پانی کے استعمال سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے، اس میں نیت کو شرط کرنے سے قرآن مجید کی نص مطلق پر زیادتی لازم آئے گی جو جائز نہیں نتیجۃً وضو اور غسل میں نیت واجب نہیں صرف سنت ہے۔ (۶۳)

﴿۳۴﴾ ہر طہارت جو پانی سے حاصل ہوسکتی ہے اس میں نیت شرط نہیں، اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے، پاک پانی کے استعمال سے طہارت ہوجائے گی جیسے کپڑے، برتن اور دیگر اشیاء پاک پانی سے پاک ہوجاتے ہیں، اسی طرح ناپاک جسم پاک پانی کے استعمال سے پاک ہوجائے گا۔ (۶۴)

﴿۳۵﴾ وہ فرض جو مقصود بالذات ہیں ان کی ادائیگی نیت پر موقوف ہے، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ......اور جو فرض کسی دوسرے فرض کے شرط کے طور پر ہوتے ہیں مثلاً وضو، ان میں میں نیت کی حاجت نہیں، بغیر نیت کے بھی ادا ہوجاتے ہیں، البتہ نیت کرلینے سے ثواب حاصل ہوجاتا ہے۔ (۶۵)

---

(۶۲) ☆ رواہ الحاکم فی المستدرک، ج ۱، ص ۲۴۲ بحوالہ ....
☆ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۷، ص ۶۷
(۶۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۵۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۶۹
☆ تفسیر مظہری: ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۷۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۱۵۲
(۶۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۸۵
(۶۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۴

﴿۳۶﴾ وضو اور غسل بلکہ ہر کام کی ابتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لینا سنت ہے، اگر وضو سے پہلے استنجا کرے تو قبل استنجا کے بھی بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھ لے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے، نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکر الٰہی منع ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْدَأُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْطَعُ وفی روایة فَهُوَ اَقْطَعُ (٦٦)

جس برکت والے کام کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھی جائے وہ بے برکت ہو جاتا ہے۔(٦٧)

﴿۳۷﴾ جب سو کر اٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے پھر ہاتھ دھوئے، یہ سنت ہے، یہ اس وقت ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہ کرے، اگر بول و براز کی نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے تو اس کا دھونا فرض ہے۔

مشہور صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَااسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَایُدْخِلُ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَاثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَایَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ(٦٨)

جب تم نیند سے بیدار ہو تو (وضو کے لئے) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے تین بار دھو لو، نہ معلوم وہ رات کو کہاں پھرا۔(٦٩)

﴿۳۸﴾ ڈھیلے، پتھر سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے، صرف پتھر ڈھیلے یا پانی سے استنجا کرلے تو بھی کافی ہے۔(٧٠)

---

(٦٦) ☆ رواه البیهقی وعبدالقادر الرهاوی فی الاربعین عن ابی هریرة بحواله ......
☆ جامع صغیر، ج ٢، ص ١٥٣
☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ٤٥٣

(٦٧) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ)، مطبوعه مصر، ج ٢، ٢٣
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ١١، ص ١٥٧
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ٣، ص ٢٠٣
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ٢، ص ٣٥٧

(٦٨) ☆ رواه الائمه مالک والشافعی واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجه عن ابی هریرة بحواله......
☆ جامع صغیر، ج ١، ص ٢٩

(٦٩) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ٢، ص ٣٥٨
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت، لبنان، ج ٢، ص ٥٨١
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ١١، ص ١٦٧

(٧٠) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ٢، ص ٣٥٩

﴿۳۹﴾ وضو میں کلی کرنا اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی پہنچانا سنت ہے' نیز تین مرتبہ کلی کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھائے' یہ سنت ہے' غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔ (تفصیل مزید آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں)(۷۱)

﴿۴۰﴾ وضو میں مسواک کرنا سنت ہے' افضل یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے مسواک کرے اگرچہ باوضو ہو۔(۷۲)

﴿۴۱﴾ وضو میں منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے' بشرطیکہ اِحرام کی حالت میں نہ ہو' خلال کے لئے دائیں ہاتھ کو گلے کی طرف سے داڑھی میں داخل کرے' خلال کرنا سنت ہے۔(۷۳)

﴿۴۲﴾ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا سنت ہے۔(۷۴)

﴿۴۳﴾ اعضاء وضو کا ایک بار دھونا فرض اور تین تین بار دھونا سنت ہے' تین بار دھونے کا مفہوم یہ ہے کہ اعضائے وضو کے ہر حصہ' ہر بال سے دو' دو قطرے تین بار بہہ جائیں' اگر اعضائے وضو میں بعض اجزاء ایک بار دھل گئے' دوسرے مرتبہ دوسری بعض اجزا دھل گئے اسی طرح تیسری بار دھلنے سے بقیہ اجزائے وضو دھلے تو حقیقت میں یہ ایک بار دھلنا شمار ہوگا' اس سے سنت ادا نہ ہوگی' تین بار دھونے کی تعداد کا تعین شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول وفعل سے ثابت ہوتی ہے اس میں عقل کا دخل نہیں' جس طرح نماز کی رکعات اور زکوٰۃ کا نصاب اور اس کی شرح' ارکان حج اور دیگر عبادات کی تفاصیل شارع کے بیان پر موقوف ہے' ان میں عقل کا دخل نہیں۔

حضور سید عالم ﷺ سے بکثرت قولی اور فعلی احادیث وارد ہیں' جن میں اعضائے وضو کو تین بار دھونے کا حکم ہے' ایک حدیث شریف میں ہے۔ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَوَضَّاءَ ثَلَاثاً ثَلَاثاً وَقَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَوَضَّاءُ (۷۵)

امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس طرح وضو کیا کہ تمام اعضائے وضو کو تین تین بار دھویا پھر فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی وضو کرتے دیکھا۔(۷۶)

---

(۷۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۳۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۴۰۶

(۷۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۸۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج۱۱' ص۱۵۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۴۰۹

(۷۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۳۹

(۷۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۴۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۳۹۴

(۷۵) ☆ رواہ الامام اعظم ابوحنیفہ بسندہ عن حمران مولی عثمان 'جامع المسانید' ج۱' ص۳۳۰'
☆ سنن الدارمی' ج۱' ص۱۸۸

(۷۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۴۲' ۳۵۱' ۳۵۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج۱۱' ص۱۵۷

﴿۴۴﴾ وضو میں دونوں کانوں کا مسح کرنا سنت ہے' اس کا طریقہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی سے کانوں کے اندرونی حصہ اور انگوٹھے سے بیرونی حصہ کا مسح کرے' صحیح احادیث میں کانوں کے مسح کا حکم موجود ہے۔(۷۷)

﴿۴۵﴾ وضو کو ترتیب وار کرنا سنت ہے' یعنی پہلے منہ دھوئے' پھر ہاتھ دھوئے' پھر سر کا مسح کرے' اور آخر میں پاؤں دھوئے' اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت ترک کی تو وضو ہو جائے گا مگر اتفاقاً ایک آدھ بار ایسا کر لینا بھی برا ہے اور ترک سنت موکدہ کی عادت سے گناہ گار ہوگا۔(۷۸)

﴿۴۶﴾ اعضائے وضو کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو خشک نہ ہو کہ دوسرا عضو دھو لیا جائے' یعنی پے در پے اعضاء وضو کو دھونا سنت ہے۔(۷۹)

﴿۴۷﴾ صحیح یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا مستحب ہے۔ ایک حدیث میں ہے۔

مَنْ مَّسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهٖ وُقِيَ مِنَ الْغِلِّ (۸۰)

جس نے سر کے مسح کے ساتھ گردن کا مسح کیا کینہ اور خیانت سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

---

(۷۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۵۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۵۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۹۰

(۷۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۶۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۹۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۱۵۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱'ص ۴۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۷۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۴۰۰

(۷۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۵۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱'ص ۴۷۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱'ص ۱۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۴۰۰

(۸۰) ☆ رواہ ابو عبد القاسم عن القاسم بن عبدالرحمن عن موسی بن طلحہ رضی اللہ عنہم بحوالہ
☆ شرح النقایہ' ج ۱'ص ۲۵

ایک اور حدیث میں ہے۔ اِنَّهٗ ﷺ تَوَضَّاءَ وَاَوْمَابِيَدَيْهِ مِنْ مُّقَدَّمِ رَأْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمَا اِلٰى اَسْفَلِ عُنُقِهٖ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ (٨١)
حضور پرنور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضو فرمایا اور سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کو سر کے آگے سے پیچھے گردن تک لے گئے۔

﴿۴۸﴾ وضو اور ہر عظمت والے کام کو دائیں طرف اور دائیں ہاتھ سے شروع کرنا مستحب ہے' حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ شَاْنِ كُلِّهٖ مَااسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ (٨٢)
حضور نبی اکرم ﷺ ہمیشہ ہر ذی شان کام' جہاں تک ممکن ہوتا' دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے' اپنی طہارت (وضو غسل) میں' پیدل چلنے میں' قدم بڑھانے میں اور نعلین زیب قدم کرنے میں۔ (٨٣)

﴿۴۹﴾ نماز کے لئے وضو اور غسل کی طہارت کی شرط کا منشا یہ ہے کہ اعضائے ظاہرہ کو پاک وصاف کر کے رب قادر کریم جل وعلا کی بارگاہ بے نیاز میں حاضری کے لئے تیار کیا جائے' اس لئے نمازی کے لئے افضل یہ ہے عمدہ لباس' پاکیزہ لباس' حلال رزق سے حاصل کیا ہوا لباس' ٹوپی اور عمامہ اور پاکیزہ بدن کے ساتھ رب قادر قدیر جل شانہ کی بارگاہ عرش پناہ میں حاضر ہو' ممکن ہو عبا اور قبا بھی زیب تن کرے' نامکمل لباس' میلا کچیلا لباس' ناپاک لباس' رزق حرام سے حاصل کیا ہوا لباس نہ ہو' صاف اور پاک بدن کے ساتھ نماز ادا کرے ممکن ہے اس سے قلب ونظر بھی پاک ہو جائے۔

حسین وجمیل نبی سید الطاہرین رسول معظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ (٨٤)

وفي رواية وَيُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ وَيُبْغِضُ الْبُؤُسَ وَالتَّبَاءُ سَ (٨٥)

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے' (ایک اور روایت میں اتنا زائد ہے) اور وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر ظاہر ہو' اور وہ بری شکل بنا لینے کو ناپسند کرتا ہے۔ (٨٦)

---

(٨١) ☆ رواه الفردوس الديلمي فى مسنده بحواله شرح النقايه' ج ا 'ص ٢٥
(٨٢) ☆ رواه البخارى فى كتاب الوضوو الصلوة واطعمة و اللباس ورواه النسائى فى الغسل وزينة ورواه احمدعن عائشة 'ج٦'ص ٩٤
(٨٣) ☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ١١ 'ص ١٥٩
(٨٤) ☆ رواه مسلم و الترمذى عن ابن مسعود
☆ رواه الطبرانى عن ابى امامه
☆ رواه الحاكم عن ابن عمر
☆ رواه ابن عساكرعن جابروعن ابن عمر
(٨٥) ☆ رواه البيهقى فى شعب الايمان عن ابى سعيدبحواله جامع صغير' ج ا 'ص ١١٦
(٨٦) ☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارک ازعلامه ابو البركات عبدالله نسفى 'مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ٤٧٠

﴿۵۰﴾ اربابِ سِیَر کا اجماع ہے کہ نمازِ پنجگانہ قبل ہجرت، مکہ معظّمہ شبِ معراج کو فرض ہوئی، جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز کی فرضیت کا اعلان فرمایا اور خود نماز ادا کر کے عملاً فرضیت کا ثبوت دیا تو ساتھ ہی نماز کے لئے طہارت کاملہ، وضو اور غسل کا حکم دیا، حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کوئی نماز بے طہارت نہیں پڑی، اصحابِ تفسیر کا اس پر اجماع ہے کہ وضو کی فرضیت کی آیت سورہ مائدہ میں بعد ہجرت، مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی، یہ صورت حال اعلان فرما رہی ہے کہ قرآن مجید نبی شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کی تائید فرما دیتا ہے، مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ بھی ارشادات مصطفیٰ ﷺ کو عقل کے ترازو پر نہ تولے بلکہ صدق دل سے بلا چون و چرا تسلیم کر کے عمل کرے۔(۸۷)

﴿۵۱﴾ نماز کے لئے وضو فرض ہے اور وضو کی فرضیت سنت مصطفیٰ ﷺ سے اولاً ثابت ہوئی، قرآن مجید میں وضو کی فرضیت کی آیت بعد میں نازل ہوئی، اس سے ثابت ہوا کہ بعض اوقات فرض کا ثبوت حدیث نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم سے ہوتا ہے، حدیث شریف کی اہمیت کا احساس کر کے ارشادات مصطفیٰ ﷺ کو واجب التعمیل جاننا مومن کے لئے لازم ہے۔(۸۸)

﴿۵۲﴾ وضو کی فرضیت مکہ معظّمہ میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی، مگر کسی صحابی نے اس فرضیت کی روایت نہ فرمائی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جس حدیث کے بیان کی حاجت نہ ہوتی اسے بیان نہ فرماتے، چونکہ تمام صحابہ نماز کے وقت باوضو ہوتے اس لئے اس عمومی کیفیت کے بیان کی حاجت محسوس نہ کی گئی، لہٰذا عمومی معاملات میں ہر موقعہ پر حدیث یا روایت کا مطالبہ کرنا بے علمی اور فن روایت حدیث سے ناواقفیت ہے، ہر چھوٹے بڑے مسئلہ یا معاملہ میں روایت کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔(۸۹)

﴿۵۳﴾ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے، مگر پاؤں کے موزوں پر مسح کر لینا جائز ہے، موزوں پر مسح کا اگرچہ قرآن مجید میں ذکر نہیں مگر متواتر احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے، اس کے جواز پر اجماع صحابہ قائم ہے، حافظ عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العبسی (م ۲۳۵ھ) نے اپنی ''مصنف'' میں ستر صحابہ کرام سے موزوں پر مسح کے جواز کی روایات بیان کی ہیں۔

---

(۸۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۵۵۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۳، ص ۳۹۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۷۵

(۸۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۵۵۸

(۸۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۵۵۸

موزوں پر مسح کرنا رخصت ہے' افضل پاؤں دھونا ہے' مگر اس رخصت کا انکار شدید فسق ہے۔(۹۰)

﴿۵۴﴾ مقیم آدمی موزوں پر ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے' اور مسافر تین دن اور تین راتیں مسح کرسکتا ہے' مدت مسح حدث کے بعد شروع ہوگی' موزوں پر مسح کی مدت کا تعین حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان پر موقوف ہے' حدیث شریف میں ہے۔

جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثَلاثَةَ اَیَّامٍ لِلْمُسَافِرِ یَوْمًا لِلْمُقِیْمِ وَلَوْمَضَی السَّآئِلُ فِیْ مَسْأَلَةٍ لَجَعَلَهَا خَمْسًا(۹۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی تین دن (اور تین رات) کی اجازت دی اور مقیم کے لئے ایک دن (اور ایک رات) کی اجازت دی' (راوی کہتا ہے) اگر سائل مزید مہلت طلب کرتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچ روز کی اجازت دے دیتے۔(۹۲)

﴿۵۵﴾ موزوں پر مسح کی اجازت اس وقت ہے جب انہیں طہارت پر پہنے' البتہ اگر صرف پاؤں دھولے اور موزے پہن لے پھر بقیہ وضو کرلے تو بھی جائز ہے۔(۹۳)

﴿۵۶﴾ موزے اگر معمولی پھٹ گئے ہوں کہ ایک انگلی کے برابر پاؤں کی جگہ ننگی ہوگئی ہو تو معاف ہے' اس سے زیادہ پھٹ جائیں تو ان پر مسح جائز نہیں' اتار کر پاؤں دھوئے۔(۹۴)

---

(۹۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۹۳' ۱۰۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۷۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۴۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۳۹۸' ۴۰۰
☆ مصنف ابن ابی شیبہ' ج ۱' ص ۲۰۳ ومابعد

(۹۱) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف' ج ۱' ص ۲۰۴

(۹۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۷۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۷۳

(۹۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۵۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۷۳

(۹۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۱۰۲

﴿۵۷﴾ جس نے مدت مسح کے اندر موزے اتار دیئے تو اب پاؤں دھونا لازم ہے ورنہ وضو نہ ہوگا' مدت مسح نئے سرے سے شروع ہوگی۔(۹۵)

﴿۵۸﴾ اونی' سوتی یا کسی اور دھاگے کی جراب پر مسح جائز نہیں' ہاں اگر جراب چمڑے کی ہو' یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی دبیز چیز سے بنا ہو تو اس پر مسح جائز ہے۔(۹۶)

﴿۵۹﴾ کوئی عضو اگر زخمی ہو جائے یا کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس زخمی عضو یا ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پٹی باندھی یا لکڑی وغیرہ سخت شئ کا کوئی ٹکڑا باندھا تو اس لکڑی یا پٹی پر وضو اور غسل میں مسح جائز ہے بشرطیکہ انہیں اتارنا نقصان دہ ہو' ان پر مسح کا وقت متعین نہیں' جب تندرست ہو کر پٹی کھل جائے یا لکڑی اتر جائے اس وقت تک ان پر مسح جائز ہے۔(۹۷)

﴿۶۰﴾ حضور نبی اکرم ﷺ کے افعال اور اقوال قرآن مجید کے مجمل کو بیان کرتے ہیں' قرآن مجید نے نماز پڑھنے کا حکم دیا مگر نماز کی کیفیت' تعداد رکعات اور دیگر ارکان نماز مجمل تھے' حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھ کر اور اپنے ارشادات سے نماز کا مکمل طریقہ واضح فرمادیا' اس سلسلہ میں آپ کا ارشاد مسئلہ کی مزید وضاحت فرماتا ہے۔

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ (۹۸) اور اس طرح نماز پڑھا کرو جس طرح مجھے نماز پڑھتا دیکھتے ہو۔

یہی حال زکوٰۃ' روزہ' حج وغیرہ عبادات کا ہے' قرآن مجید کے مجمل کو حضور کے افعال واقوال نے بیان فرمادیا ہے' حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال موردِ بیانِ اجمال میں وجوب ثابت کرتے ہیں۔

اسی طرح موزوں کے مسح کے جواز کو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے' موزوں پر مسح اگرچہ جائز اور رخصت ہے مگر اس کے جواز کا اعتقاد واجب ہے' یہاں تک کہ علماء نے فرمایا موزوں پر مسح کے جواز کا اعتقاد علامت سنیت ہے' امام ہمام امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نَحْنُ نُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ وَنُحِبُّ الْخَتَنَيْنِ وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (۹۹)

ہم جناب ابوبکر اور جناب عمر کی افضلیت کے قائل ہیں اور جناب عثمان اور جناب علی سے محبت کرتے ہیں (رضی اللہ عنہم اجمعین) اور موزوں پر مسح کے جواز کے قائل ہیں۔(۱۰۰)

(۹۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۱۰۳

(۹۶) ☆ احکام القران از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۵۰

☆ الجامع لاحکام القران ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۱۰۲

(۹۷) ☆ احکام القران از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۴۹

(۹۸) ☆ رواہ البخاری عن مالک' ج۱' ص۱۸۸' وایضاً فی الادب وفی احاد' ورواہ الدارمی فی صلاۃ' ورواہ احمد' ج۵' ص۵۲

(۹۹) ☆ العینی حاشیہ صحیح بخاری' ج۱' ص۳۲

(۱۰۰) ☆ احکام القران از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص۳۴۲

﴿۶۱﴾ جن امور سے وضوٹوٹ جاتا ہے وہ یہ ہیں۔

(ا) پاخانہ' پیشاب' وَدِی' مَذِی' مَنِی' کیڑا' پتھری مرد یا عورت کی پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے نکلیں وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(ب) مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا۔

(ج) خون! پیپ یا زرد پانی جسم کے کسی حصے سے نکل کر بہہ جائے اور اس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا' اور اگر صرف چمکا' یا ابھرا یا بہا نہیں' جیسے سوئی وغیرہ کی نوک یا چاقو وغیرہ کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے' یا دانت میں خلال کیا' یا مسواک کی' یا انگلی سے دانت مانجھے' یا دانت سے کوئی شئ کاٹی اور اس پر خون کا اثر پایا' یا ناک میں انگلی ڈالی اور اس پر خون کی سرخی تھی' مگر یہ سب خون بہنے کے قابل نہ تھے' تو اس سے وضو نہ گیا۔

(د) جسم سے خون یا پیپ نکل کر بہہ گیا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں گیا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہو تو وضو نہ گیا' مثلاً آنکھ کے اندر دانہ تھا' ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہ آیا' یا کان کے اندر کا دانہ تھا ٹوٹ کر سوراخ سے باہر نہ نکلا' ان صورتوں میں وضو باقی رہا۔

(ہ) غذا یا دوا یا پانی یا صفرا کی منہ بھر قے کی' وضو جاتا رہا' منہ بھر کر قے آنے کا مفہوم یہ ہے کہ بے تکلف اسے روک نہ سکے۔

(و) نیند وضو توڑ دیتی ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب جمے نہ ہوں۔

(ز) ایسی ہیئت پر سونا کہ غافل ہو کر سونے کو مانع ہو تو وضو نہ گیا۔

(ح) کھڑے کھڑے سو گیا' یا رکوع میں سو گیا' یا مردوں کے مسنون سجدہ کی حالت میں سو گیا' تو ان صورتوں میں وضو نہ گیا۔

(ط) دونوں سرین زمین پر یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہیں یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں کو محیط ہیں' یا دونوں زانوں سیدھا بیٹھا ہے یا چار زانو پالتی مارے بیٹھا ہے یا زین یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا ہموار چل رہا ہے ان صورتوں میں اگر

سو گیا وضو نہ گیا۔

(ی) اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(ک) جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی، وضو نہ ٹوٹا۔

(ل) بیہوشی، جنون، غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(م) رکوع، سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگانا وضو توڑ دیتا ہے۔

(ن) مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ سے ملائے یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورتیں آپس میں ملائیں بشرطیکہ کوئی شئی حائل نہ ہو، ناقض وضو ہے، اگرچہ انزال نہ ہو، اگر انزال ہوا تو غسل فرض ہے۔

فائدہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سونا ناقض وضو نہیں کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں ان کے دل جاگتے ہیں، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

............وَالنَّبِیُّ ﷺ نَاعِمَۃٌ عَیْنَاہُ وَلَایَنَامُ قَلْبُہٗ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَآءَ تَنَامُ اَعْیُنُھُمْ وَلَاتَنَامُ قُلُوْبُھُمْ(۱۰۱)

حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل جاگ رہا تھا، اور یہی حال باقی انبیائے کرام علیہم السلام کا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل بیدار رہتے ہیں۔(۱۰۲)

﴿۶۲﴾ جس شخص کا ایک یا دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ایک یا دونوں پاؤں کٹے ہوں تو کٹے ہوئے اعضا کا دھونا اس کے لئے فرض نہیں، کٹے ہوئے ہاتھوں والا کسی سے وضو کرالے اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں جو اسے وضو کرا سکے یا تیمم کرا دے تو اس سے وضو ساقط ہے کہ وہ معذور ہے۔(۱۰۳)

---

(۱۰۱) ☆ رواہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱ ص ۵۰۴

(۱۰۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۳۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۵۵۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۵۵

(۱۰۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۶۴

﴿۶۳﴾ جنابت کی حالت میں غسل فرض ہے، جب بھی حالت جنابت ہو حتی الامکان فوری غسل کر لینا فرض ہے، فرض نماز کے وقت آنے پر جنبی اگر غسل میں تاخیر کرے گا تو نماز نہ پڑھنے اور غسل نہ کرنے کا گناہ اس پر لازم ہے، جنابت کی نحوست کے بارے میں نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتاً فِیْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ (۱۰۴)
جس گھر میں جاندار کی تصویر یا کتا یا جنبی ہو تو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (۱۰۵)

﴿۶۴﴾ جنابت ایسی کیفیت کا نام ہے جس سے ہر قسم کی نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ (۱۰۶)

﴿۶۵﴾ چند چیزیں غسل کو فرض کرتی ہیں۔

(ا) شہوت کے ساتھ منی کا ٹپک کر نکلنا۔

(ب) مرد یا عورت کے مقام پاخانہ یا پیشاب میں حشفہ (آلہ کی سپاری) داخل کرنا۔

اس صورت میں مرد اور عورت (یا اغلام کی صورت میں دونوں مردوں) پر غسل فرض ہوتا ہے، اگر چہ انزال نہ ہو۔

(ج) حیض۔ (د) نفاس۔ حیض اور نفاس دونوں وطی کو بھی منع کرتے ہیں۔ (۱۰۷)

﴿۶۶﴾ حیض و نفاس کی حالت میں غسل کرنا نہیں پاک نہیں کرتا، جب تک حیض و نفاس باقی رہے گا عورت پاک نہ ہوگی اگر چہ غسل کر لے۔ (۱۰۸)

---

(۱۰۴) ☆ رواہ ابوداؤد فی کتاب الطھارۃ واللباس والنسائی فی الطھارۃ وخبل والدارمی فی استئان واحمد فی مسندہ، ج ۱، ص ۸۰، ۸۲، ۱۰۷، ۱۲۹، ۱۵۰ بحوالہ ......
☆ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی الشریف، ج ۱، ص ۳۸۲

(۱۰۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۸۱

(۱۰۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۶۰

(۱۰۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵، ۳۷۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۴۸

(۱۰۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۴۸

﴿۶۷﴾ حیض ونفاس کے علاوہ جنابت وطی کو منع نہیں کرتا، لیکن سنت یہ ہے کہ غسل کے بعد وطی کرے۔(۱۰۹)

﴿۶۸﴾ غسل جنابت کو پاک کر دیتا ہے۔(۱۱۰)

﴿۶۹﴾ غسل میں تین فرض ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی رہ گئی غسل ادا نہ ہوگا۔

(ا) کلی کرنا، منہ کے ہر حصے، گوشت، ہونٹ، دانت، حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔

(ب) ناک میں پانی چڑھانا، دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا، کہ پانی سونگھ کر اوپر چڑھائے کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے۔

(ج) تمام ظاہر بدن کا دھلنا، سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں، تلوؤں تک جسم کے ہر حصے، ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا۔

احتیاط: غسل میں لازم ہے کہ جسم کے ہر حصے پر پانی بہہ جائے، ایسا نہ ہو کہ سر یا چہرے پر پانی ڈال کر باقی جسم کو مل کر تر کر لیا جائے، اس سے جسم کے بعض حصے دھلے اور بعض پر مسح ہوا، اس طرح کرنے سے غسل ادا نہ ہوگا۔

آیت مبارکہ بالا میں خوب طہارت کرنے کا حکم ہے، خوب طہارت مندرجہ بالا طریقہ سے ہی ممکن ہے، احادیث طیبہ میں حضور سید المتطہرین ﷺ کے غسل کی کیفیت یہی مروی ہے، ایک حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَعَلَ الْمَضْمَضَۃَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ لِلْجُنُبِ ثَلَاثًا فَرِیْضَۃً(۱۱۱)

نبی اکرم نور انور ﷺ نے جنبی کے غسل کے تین فرض مقرر فرمائے ہیں، کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، (تمام بدن پر پانی بہانا)۔(۱۱۲)

---

(۱۰۹) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۳

(۱۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۸۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۳

(۱۱۱) ☆ رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرۃ، جلد اول، جز اول، ص ۱۱۵

(۱۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۳۶۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۴۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۴۰۹

﴿۷۰﴾ غسل جنابت میں داڑھی کے ہر بال کی جڑ سمیت تمام بالوں کا دھونا فرض ہے' داڑھی کے بال اگرچہ گھنے ہوں سر کے بال اگر گندھے ہوں تو چوٹی کھولنا فرض نہیں' البتہ ان کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔(۱۱۳)

﴿۷۱﴾ غسل جنابت کرتے وقت وضو کرنا فرض نہیں البتہ مستحب ہے' اگر بغیر وضو غسل کرے گا تو غسل کے ساتھ وضو بھی ہو جائے گا۔(۱۱۴)

﴿۷۲﴾ غسل میں آنکھ کا اندرونی حصہ دھونا فرض نہیں' بلکہ بعض اوقات ضرر کا اندیشہ ہے۔(۱۱۵)

﴿۷۳﴾ غسل میں نیت کرنا سنت ہے' بدن کی طہارت اور تعمیل امرِ رب العزت جل وعلا کی نیت کرے' یونہی اعضائے غسل دھونے میں ترتیب اور پے در پے دھونا سنت ہے۔(۱۱۶)

﴿۷۴﴾ غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے' پھر استنجا کرے اور اگر بدن پر نجاست لگی ہو تو اسے دور کرے' پھر مسنون وضو کرے' اگر ایسی جگہ بیٹھ کر غسل کرتا ہے کہ غسل کا پانی پاؤں میں جمع ہو جاتا ہے تو وضو میں پاؤں نہ دھوئے' غسل کے بعد پاؤں دھوئے' کثیر احادیث طیبہ میں حضور سید عالم ﷺ کے غسل کرنے کا طریقہ مروی ہے' ایک صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ دَلَکَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ غَسَلَ رِجْلَیْهِ (۱۱۷)

حضور نبی رحمت رسول عربی ﷺ نے جنابت کا غسل فرمایا' پہلے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ سے دھویا' پھر ہاتھ دیوار کی مٹی سے ملا' پھر ہاتھوں کو دھویا' پھر نماز کا سا وضو کیا' پھر جب جمیع بدن کے غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔(۱۱۸)

(۱۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج ۱۱' ص ۱۶۵'۱۶۶
(۱۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج ۱۱' ص ۱۶۵
(۱۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۸۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج ۱۱' ص ۱۵۷
(۱۱۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج ۱۱' ص ۱۶۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۱
(۱۱۷) ☆ رواہ الامام الحافظ الکبیر ابوبکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی (م ۲۱۹ھ) عن ام المومنین السیدہ میمونہ' ج ۱' ص ۱۵۱ (مطبوعہ مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ)
☆ واخرجہ البخاری من طریق الحمیدی' ج ۱' ص ۲۵۸ واخرجہ مسلم
(۱۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۲

﴿۷۵﴾ شہوت یا بغیر شہوت سے عورت کو ہاتھ لگانے، بوسہ لینے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ (۱۱۹)

﴿۷۶﴾ مرد یا عورت کا اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں ہوتا کیونکہ شرمگاہ بھی بدن کے اعضاء میں سے ہے، اور ان بدن کے کسی حصہ کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ (۱۲۰)

﴿۷۷﴾ اعضائے وضو دھوتے وقت اور وضو کے بعد دعائیں پڑھنا مستحب ہے، وضو کے بعد پڑھنے کی ایک دعا یہ ہے، اسے پڑھ لینا باعث اجر ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ☆ (۱۲۰)

﴿۷۸﴾ جس کا وضو نہ ہو، یا جس پر غسل فرض ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وہ شخص وضو اور غسل کی بجائے تیمّم کرلے، اللہ رب العزت رحیم و کریم مولیٰ جل وعلا کی طرف سے یہ سہولت بطور رحمت ہے۔ (۱۲۱)

﴿۷۹﴾ تیمّم کے جواز کے لئے پانی پر عدم قدرت کی چند صورتیں ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی صورت پائی گئی تو تیمّم کر لینا جائز ہے۔

(ا) بیماری۔ (ب) پانی سے دوری۔

(ج) شدید سردی کہ وضو یا غسل سے مر جانے یا مزید بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔

(د) دشمن کا خوف۔ (ہ) پانی کی موجودگی کے باعث پانی حاصل کرنے سے عاجز ہونا۔

(و) پانی اتنا کم ہے کہ وضو یا غسل میں استعمال کرے تو پیاس کا خوف ہو۔

(ز) پانی کا گراں ہونا۔ (ح) پانی تلاش کرنے میں قافلہ، ریل، بس وغیرہ سے نہ مل سکے گا۔

(ط) عیدین کی نماز جاتی رہنے کا خوف ہو۔

---

(۱۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص۱۶۸

(۱۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱، ص۱۶۵

(۱۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۳۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۵۸۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱ ص۱۶۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۲۱۲

(ی) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو۔ (۱۲۲)

﴿۸۰﴾ جو بیماری تیمم کو جائز کرتی ہے اس سے مراد وہ مرض ہے کہ پانی کے استعمال سے دیر سے صحت ہونے یا اس کے زیادہ ہونے کا صحیح اندیشہ ہو' خواہ یوں کہ اس کا اپنا تجربہ ہو یا کسی مسلمان لائق غیر فاسق لائق حکیم' معالج یا ڈاکٹر نے اسے کہہ دیا ہو کہ بیماری کی حالت میں پانی کا استعمال اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ (۱۲۳)

﴿۸۱﴾ وضو یا غسل کی حاجت والا ایسی جگہ ہو جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو' اگر گمان ہے کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کرنا لازمی ہے' بلا تلاش تیمّم جائز نہیں۔ (۱۲۴)

﴿۸۲﴾ جو شخص آبادی میں نہ ہو اور نہ آبادی کے قریب' اس کے ہمراہ پانی ہے لیکن اسے یاد نہ رہا' اس نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اس کی نماز ہو گئی' اس کا اعادہ نہیں نہ وقت میں نہ وقت کے بعد۔ (۱۲۵)

﴿۸۳﴾ مسافر جنگل میں ہے' پانی تلاش کیا' نہ ملا' تیمّم سے نماز پڑھ لی' بعد میں معلوم ہوا وہاں ایک کنواں ہے جو ڈھکا ہوا ہے' اس پر نماز کا اعادہ نہیں۔ (۱۲۶)

﴿۸۴﴾ مسافر کے پاس پانی نہیں اور اسے پانی ملنے کی امید بھی نہیں' نہ کسی نے خبر دی' نہ اس نے کسی سے پانی طلب کیا' نہ تلاش کیا' تیمّم کر کے نماز پڑھ لی' نماز ہو گئی۔ (۱۲۷)

---

(۱۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۸ و ما بعد
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۵۸۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷ و ما بعد
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۲ و ما بعد
(۱۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷
(۱۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۲
(۱۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷
(۱۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۶
(۱۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۷

﴿۸۵﴾ اگر کسی نے پانی کی خبر دی یا اسے ملنے کی امید ہے تو اگر پانی اور اس کے درمیان ایک میل یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو اس پر تلاش کرنا ضروری نہیں' کیونکہ اس صورت میں اس کے ساتھی' یا قافلہ والے چلے جائیں گے اسے مشقت اور ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے' اگر فاصلہ میل سے کم ہو تو پانی تلاش کرے اگر نہ ملے تو تیمّم کر لے۔(۱۲۸)

﴿۸۶﴾ اگر پانی تلاش کرنے میں اپنی جان یا مال کی چوری یا درندے کا خوف ہو تو تیمّم کر کے نماز ادا کرے۔(۱۲۹)

﴿۸۷﴾ جس کے پاس پانی ہے اور اس کے استعمال پر قادر ہے' مسافر ہو یا مقیم' اور نماز کا وقت تنگ ہے اسے خوف ہو کہ وضو یا غسل کرے تو وقت جاتا رہے گا' نماز قضا ہو جائے گی' اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ وضو یا غسل (جو حاجت ہو) کرے اور نماز کو قضا پڑھے۔(۱۳۰)

﴿۸۸﴾ اگر پانی پاس ہے مگر اتنا کم ہے کہ وضو یا غسل (جس کی حاجت ہو) کرے تو اسے اپنی یا اپنے جانور کی پیاس کا خوف ہے اس صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھے۔(۱۳۱)

﴿۸۹﴾ پانی اتنی مقدار میں دستیاب ہے کہ وضو یا غسل (جس کی حاجت ہو) میں بعض اعضا دھل سکیں گے' اس صورت میں تیمّم کرے اور نماز پڑھے' بعض اعضا کا دھونا اور بعض کے لئے تیمّم کرنا جائز نہیں' یعنی بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا تیمّم جمع نہ کرے۔(۱۳۲)

﴿۹۰﴾ پانی اگر مثل قیمت پر دستیاب ہے (بازار کا بھاؤ مثل قیمت ہے) اور اس کے پاس قیمت ہے تو خرید کر وضو کرے اور اگر مثل قیمت سے گراں دستیاب ہے یا دستیاب تو مثل قیمت پر ہے مگر اس کے پاس قیمت نہیں' ان صورتوں میں تیمّم کرے۔(۱۳۳)

---

(۱۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۷

(۱۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷

(۱۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۹۹

(۱۳۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷

(۱۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷

(۱۳۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۷

﴿۹۱﴾ غسل میں وضو کی طرح اعضا کا ملنا شرط نہیں صرف تمام اعضائے غسل پر پانی بہہ گیا غسل ادا ہو گیا' البتہ مل لینا سنت ہے۔(۱۳۴)

﴿۹۲﴾ تیمّم' غسل اور وضو (جس کی حاجت ہو) کا بدل ہے' وضو یا غسل سے جن امور کا کرنا جائز ہو جاتا ہے تیمّم سے ماسوا چند امور کے وہی امور جائز ہو جاتے ہیں۔(۱۳۵)

﴿۹۳﴾ وقت سے پہلے تیمّم کر لینا جائز ہے۔(۱۳۶)

﴿۹۴﴾ ایک تیمّم سے جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے' جب تک تیمّم نہ ٹوٹے یا پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو۔(۱۳۷)

﴿۹۵﴾ تیمّم کرنے والا اگر نماز کے اندر پانی پائے اور اس کے استعمال پر قادر ہو تو نماز توڑ کر وضو کر کے ازسرِنو نماز ادا کرے۔(۱۳۸)

﴿۹۶﴾ پانی کے نہ ملنے والے کے لئے بہتر یہ ہے کہ نماز کے وقت کے آخری حصہ تک انتظار کرے' اگر پانی مل جائے تو وضو یا غسل (جو حاجت ہو) کر کے نماز پڑھے ورنہ تیمّم کرے۔(۱۳۹)

﴿۹۷﴾ پانی میں اگر کوئی پاک شَیٔ مل کر اس کا نام بدل دے تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں' ایسی صورت میں تیمّم کرے۔(۱۴۰)

﴿۹۸﴾ تیمّم میں طہارت کی نیت کر لینا شرط ہے' اگر بغیر نیت تیمّم کیا' تیمّم ادا نہ ہوا۔(۱۴۱)

﴿۹۹﴾ غسل کی حاجت ہے مگر پانی صرف اتنا ہے کہ وضو کر سکے' غسل کے لئے پانی نہ بچے گا' ایسی صورت میں وضو اور غسل کے لئے ایک ہی تیمّم کرے' بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا تیمّم کرنا ایک ہی امر کے لئے جائز نہیں۔(۱۴۲)

---

(۱۳۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۲۔

(۱۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۲

(۱۳۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۳

(۱۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۸۲

(۱۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۸۴

(۱۳۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۴

(۱۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۹۰

(۱۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۸۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۱

(۱۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۴۰

﴿۱۰۰﴾ وضو یا غسل کی حاجت کے وقت اگر گدھے کا جوٹھا پانی دستیاب ہو تو وضو یا غسل اور تیمّم دونوں کرے، تیمّم اور وضو یا غسل میں سے جسے چاہے مقدم کرے، کیونکہ گدھے کے جوٹھے کی طہارت مشکوک ہے۔ (۱۴۳)

﴿۱۰۱﴾ تیمّم کے تین فرض ہیں۔

(ا) طہارت کی نیت۔

(ب) پورے چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔

(ج) دونوں ہاتھوں کہنیوں سمیت پر ہاتھ پھیرنا۔

﴿۱۰۲﴾ وضو اور غسل کا تیمّم ایک ہی طرح کا ہے۔ (۱۴۴)

﴿۱۰۳﴾ تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر، جو زمین کی قسم سے ہو، مار کر لوٹا لیں اور اگر زیادہ گرد لگ جائے تو ہاتھوں کے انگوٹھے ملا کر جھاڑ لیں، اس سے سارے چہرے کا مسح کریں، پھر دوسری مرتبہ یونہی کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک مسح کریں۔

اگر ہاتھ میں انگوٹھی، گھڑی، چوڑیاں وغیرہ ہوں تو ہاتھوں کا مسح کرتے وقت ان کے نیچے تک مسح کرے، اسی طرح وضو میں جتنا حصہ چہرے کا دھونا فرض ہے اتنے حصہ کے ہر جز تک ہاتھ پھیرے، اگر بال برابر جگہ مسح ہونے سے رہ گئی تو تیمّم نہ ہوا۔ (۱۴۵)

﴿۱۰۴﴾ سلام کا جواب دینے، یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے، یا سونے، یا بے وضو کو مسجد میں داخل ہونے، یا زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لئے تیمّم جائز ہے، اگرچہ پانی پر قدرت ہو، البتہ قرآن مجید چھونے، یا سجدہ تلاوت، یا سجدہ شکر کے لئے تیمّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو، ایسے تیمّم سے فرض نماز ادا نہیں کر سکتا۔

---

(۱۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۷۵

(۱۴۴) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۶' ص ۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۱۰۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۳

(۱۴۵) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۸۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۷۱

☆ مصنف ابن ابی شیبہ' ج ۱' ص ۱۸۳

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس کے غلام عُمَیر اور ام المومنین حضرت میمونہ کے غلام عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم ابوجُہَیم بن الحارث بن الصمہ الانصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ابوجہیم فرماتے ہیں کہ حضور نبی اطہر ﷺ بیر جمل کی طرف سے آرہے تھے آپ کو ایک آدمی ملا، آپ نے اسے سلام کیا اس نے آپ کے سلام کا جواب نہ دیا، راوی کہتا ہے۔ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ (۱۴۶)

یہاں تک کہ وہ دیوار کے قریب آیا اس نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کے تیمّم کے لئے مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

﴿۱۰۵﴾ تیمّم اس چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو شئے جنس زمین سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں، جنس زمین پر اگر چہ غبار نہ ہو پھر بھی تیمّم جائز ہے۔

یاد رہے کہ جو شئے آگ سے جل کر راکھ نہیں ہو جاتی، نہ پگھلتی ہے، نہ نرم ہوتی ہے وہ جنس زمین سے ہے، مثلاً ریت، پتھر، سرمہ، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ۔ (۱۴۷)

فائدہ جلیلہ: امام ابوحنیفہ ثانی مجتہد مقید سید العلماء الراسخین شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری نے متقدمین اور متاخرین علمائے اسلام کی تصریحات سے ان اشیاء کی فہرست جمع کی ہے جن سے تیمّم کرنا جائز ہے اور جن اشیاء سے تیمّم کرنا جائز نہیں، اور پھر ان منصوصاتِ علماء پر امام احمد رضا محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) نے کثیر اشیاء کی فہرست زائد شامل کی ہے، یہ اضافات امام احمد رضا کے ''افادات عالیہ'' سے ہیں، امام موصوف نے تین سو گیارہ اشیاء کی فہرست جمع کی ہے، ان میں سے ایک سو اکیاسی سے تیمّم جائز ہے، جائز اشیاء کی فہرست میں چوہتر (۷۴) منصوصات علماء ہیں اور ایک سو سات (۱۰۷) اضافات امام احمد رضا ہیں، اسی طرح ایک سو تیس اشیاء کی فہرست وہ ہے جن پر تیمّم جائز نہیں، ان میں اٹھاون (۵۸) منصوصات ہیں اور بہتر (۷۲) اضافات امام احمد رضا ہیں۔ (۱۴۸)

---

(۱۴۶) ☆ رواہ البخاری عن الاعرج، ج ۱، ص ۴۸

(۱۴۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۸۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۸۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'' ج ۱۱، ص ۱۷۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۲۱۲

(۱۴۸) ☆ عدیم النظیر تحقیق کی تفصیل جمیل کے لئے ملاحظہ ہو......

☆ حسن التعمم لبیان حد التیمم، مشمولہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ، ج ۱، ۷۰۱

﴿۱۰۶﴾ تیمّم کے لئے جنس زمین کا پاک ہونا شرط ہے' ناپاک جنس زمین پر تیمّم نہ ہوگا' رب تعالیٰ نے آیت مبارکہ میں اس کی صراحت فرمادی ہے۔ (۱۴۹)

﴿۱۰۷﴾ تیمّم حدث اصغر اور حدث اکبر کی نجاست کا زائل کرنے والا ہے' صرف نجاست کو ڈھانپنے والا نہیں' آیت تیمّم کے آخر میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا۔ وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ اللہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔

کامل پاکیزگی نجاست کے زائل ہونے سے حاصل ہوتی ہے' نجاست کو ڈھانپ دینا کامل طہارت نہیں۔

﴿۱۰۸﴾ وضو اور تیمّم صرف چند اعضا کو پاک نہیں کرتے بلکہ اس سے تمام جسم پاک ہوجاتا ہے' بلکہ تعمیلِ امرِ غفور جل جلالہ کی نیت سے ظاہر کے ساتھ باطن بھی پاک ہوجاتا ہے' احادیث کثیرہ صحیحہ اس پر دلالت کرتی ہیں' قرآن مجید کی اس آیت کے آخری حصہ نے اس کی تصدیق فرمادی ہے۔

﴿۱۰۹﴾ اعضائے وضو دھونے سے جسم کا ظاہر اور باطن نہ صرف پاک ہوجاتا ہے بلکہ ان میں ایسا نور پیدا ہوجاتا ہے جو بروز قیامت خوب روشن ہوگا اور اسے ہر کوئی چمکتا دیکھ سکے گا' سید الانوار شافع یوم النشور امام القبلتین سیدنا و مولانا ہادینا و مرشدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اسی سلسلہ میں ایک ارشاد اور ایک بشارت سناتے ہیں۔

(ا) وضو کرنے والو! اپنے اعضائے وضو کو خوب کامل طور پر دھولیا کرو بلکہ فرض مقدار سے کچھ زائد دھولیا کرو تاکہ روز محشر تمہارے وضو کا نور اور بڑھ جائے۔

(ب) وضو کرنے والو! خوب جان رکھو کہ وضو سے چمکتے اعضا والوں کا بروز محشر میں قائد ہوں گا' اور میرا نام ''قائد الغر المحجلین'' ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور سید الانوار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ (۱۵۰)

بے شک میری امت (اجابت) قیامت کے روز جب بلائی جائے گی تو وضو کی وجہ سے ان کے چہرے' دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں سفید چمکتے ہوں گے' پس تم میں سے جو چاہے کہ اس کی چمک زیادہ ہو اسے عمدہ طور پر وضو کرلینا چاہیئے۔

---

(۱۴۹) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۳۸۹
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۵۸۴
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۷۲
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۱۲

(۱۵۰) رواہ البخاری عن نعیم المجمر' ج ۱' ص ۲۵

﴿۱۱۰﴾ سفر یا بیماری کے عالم میں جب کہ پانی پر قادر نہ ہو مرد کو اپنی بیوی سے مباشرت کر لینا منع نہیں جائز ہے' اسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیمّم مقرر فرما دیا ہے۔

﴿۱۱۱﴾ گفتگو میں' تحریر و تقریر میں تہذیب اور شرم و حیا کے تقاضوں کو پورا کرے' عورتوں کے مخصوص حالات کو اشاروں' کنایوں میں بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور اسے اس کے حبیب کریم ﷺ کو پسند ہے۔

آیت مبارکہ میں اور اس کے علاوہ جہاں بھی عورتوں کے مخصوص حالات' واقعات اور افعال کا ذکر آیا ہے بڑی متانت اور تہذیب بھرے انداز میں ہوا ہے' خاوند اور بیوی کے پوشیدہ افعال کو "لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ" (عورتوں کو چھونا) سے بیان فرما دیا ہے۔

﴿۱۱۲﴾ شریعت اسلامیہ کا اصولی فیصلہ یہ ہے کہ نقصان دہ اشیاء کا حکم شرع نے نہیں دیا' اس پر قرآن مجید کی متعدد آیات دلالت کرتی ہیں' مثلاً ارشاد ربانی ہے۔

وَمَاجَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۔۔۔۔۔۔الآية (سورة الحج آیت ۷۸)

اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی

نیز ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہ ہے۔

يُرِيْدُاللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۔۔۔۔۔۔الآية (سورة البقرة آیت' ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

احادیث طیبہ میں کثیر احادیث اس اصول کو واضح فرماتی ہیں' حضور رحمت عالم ﷺ ارشا فرماتے ہیں۔

لَاضَرَرَوَلَاضِرَارَ (۱۵۱)

کوئی آدمی اپنے بھائی کو تکلیف نہ دے کہ اس کے حق سے کچھ کم کرے اور نقصان کرنے والے کو نقصان سے بدلہ نہ دو' بلکہ اسے معاف کردو۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دفع ضرر مستحسن ہے۔

(۱۵۱) ☆ رواہ الائمہ احمد و ابن ماجہ عن ابن عباس و رواہ ابن ماجہ عن عبادہ' بحوالہ ۔۔۔۔۔۔
☆ جامع صغیر' ج ۲' ص ۲۱۳

ان قوانین اور اصولوں کی روشنی میں یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ مسلمان جس امر کے مستحسن ہونے پر متفق ہو جائیں وہ بہتر ہے' بلکہ صحیح حدیث شریف اس کی تائید کرتی ہے۔

مَارَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَناً (۱۵۲)

جس شئ کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

اصول شرع میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ صریحہ سے واضح ہو چکا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے' لہٰذا مباح اشیاء میں سے صالح مسلمان جسے اچھا جانے وہ اچھا اور مستحب بن جاتا ہے۔

صالح مسلمانوں کا اتفاق رد کرنے والی شئ نہیں بلکہ ان کی اتباع میں رب کی رضا ہے' مسلمانوں کی راہ سے ہٹ کر چلنے والا رب کو ناپسند ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۔ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا☆

(سورۃ النسآء آیت ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

اے رب ذوالجلال والاکرام! اپنے محبوب پاک ﷺ کے توسل سے آسان راہ پر چلا' مسلمانوں کے اجتماعی امور کی اتباع نصیب فرما اور اپنے صالح بندوں کی مخالفت سے بچا۔

آمین آمین آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم برحمتک یاارحم الراحمین

☆☆☆☆☆

---

(۱۵۲) ☆ رواہ احمد' بحوالہ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ص ۱۶۹

☆☆☆☆☆

باب (۱۲۹):

غیظ وغضب مٹانا‘ عدل وانصاف قائم کرنا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ☆

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ‘ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے‘ اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو‘ انصاف کرو‘ وہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو‘ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۸)

حل لغات:

”کُوۡنُوۡا“: کَانَ یَکُوۡنُ کَوۡناً وَکِیَاناً وَکَیۡنُوۡنَۃً سے امر کا صیغہ ہے ‘کَوۡنٌ کا معنی ہے‘ واقع ہونا‘ پایا جانا‘ ہونا‘ ہو رہنا‘ حاصل ہونا‘ نو پیدا ہونا‘ کَانَ افعال ناقصہ سے ہے اور کبھی تامہ بھی استعمال ہوتا ہے‘ اس کی وضع ماضی کے لئے ہے مگر مستقبل اور حال میں استعمال ہوتا ہے‘ اور کبھی دوام اور استمرار کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے‘ کَانَ اگر صفات الٰہیہ میں استعمال ہو تو اس میں ازلیت کا مفہوم پایا جاتا ہے‘ جیسے ارشاد ربانی ہے۔

وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡماً اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۰‘ سورۃ الفتح آیت ۲۶)

صفات الٰہیہ کے بارے ہی میں ارشاد ہے۔

وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡراً ☆ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۲۷‘ سورۃ الفتح آیت ۲۱)

علم باری تعالی اور قدرتِ قادر کریم جل مجدہ صفات ازلیہ ہیں، اور یہ صفات اس ذات کریم سے کبھی جدا نہیں ہوسکتیں، ان کا ذات باری سے جدہونا محال ذاتی ہے۔

اور کان کبھی حدوث کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس وقت موصوف سے صفت کا جدا ہونا ممکن بلکہ واقع ہوتا ہے، اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے، ارشاد رب کریم جل وعلا ہے۔

وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ☆ ۔ اور آدمی بڑا ناشکرا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶۷)

انسان سے ناشکری کی صفت جدا ہونا ممکن ہے، بعض انسان رب کریم جل مجدہ کے شکر گذار بندے ہیں، کان کے دیگر استعمالات میں ایک یہ بھی ہے کہ جنس پر داخل ہوتا ہے، اگر کسی جنس کی صفت کان سے بیان کی جائے تو اس وقت مراد یہ ہوتا ہے کہ وہ صفت اس جنس کے لئے مانند لازم کے ہے، اس صفت کا جنس سے جدا ہونا کم ہی ہوتا ہے، انہی معنوں میں رب کریم کا ارشاد ہے۔

قُلْ لَّوْاَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ☆

تم فرماؤ! اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں، اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۰)

بخل انسان کی صفت لازمی امر کی مانند ہے مگر بعض انسان انتہائی سخی واقع ہوئے ہیں، خود سید البشر امام المرسلین رحمۃ للعالمین کا وجود وکرم بے نظیر و بے مثال ہے، آپ کے پاس جو کچھ آتا آپ فوری تقسیم فرما دیتے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَجْوَدُ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَاَجْوَدُ مَا كَانَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَ اِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (۱)

حضور نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں سے زیادہ سخی اور رمضان مبارک میں زیادہ سخاوت فرماتے اور جب جبرئیل امین علیہ السلام سے ملاقات ہوتو تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

اور ایک حدیث پڑھ لیجئے ایمان تازہ ہو جائے گا۔ مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَیْءٍ فَقَالَ لَا (۲)

رسول اللہ ﷺ سے کبھی کوئی چیز مانگی گئی ہو تو آپ ''نہ'' نہ فرماتے۔

(۱) رواہ القاضی ابو الفضل عیاض الیحصبی (م ۵۴۴ھ) بسندہ عن انس ج ۱ ص ۱۱۱، ۱۲۲

(۲) رواہ القاضی عیاض بسندہ عن جابر بن عبداللہ ج ۱ ص ۱۱۱

عاشقِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء امام احمد رضا قدس سرہ نے اس حدیث کا کیا خوب ترجمہ فرمایا ہے۔

واہ! کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا

''نہیں'' سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جود و عطا اور کرم و سخا مصطفیٰ کریم ﷺ کی صفات لازمہ میں سے ہیں اسی لئے حدیث شریف میں انہیں ''کَانَ'' کے کلمہ سے بیان فرمایا گیا۔(۳)

''قَوّٰامِینَ'': جمع کا صیغہ ہے اس کا واحد قَوّامٌ ہے یہ کلمہ قِیَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت قائم رہنے والے یا بہت قائم رکھنے والے۔

کسی شَیٔ کی (اپنے لوازمات کے ساتھ) رعایت اور حفاظت کرنا' اصلاح کرنا' لازم رہنا قیام ہے' یہ سب معانی یہاں مراد لینا ممکن ہے۔(۴)

''لِلّٰہِ'': میں لام اختصاص کے لئے ہے۔

''شُھَدَآءَ'': جمع شَاھِدٌ یا شَھِیْدٌ کی ہے بمعنی گواہ۔

''بِالْقِسْطِ'': یہ کلمہ اضداد سے' انصاف اور ظلم دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَھَنَّمَ حَطَبًا☆ اور رہے' وہ جہنم کے ایندھن ہوئے۔ (سورۃ الجن آیت ۱۵)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۴۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۹۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی' ص ۱۱۶۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۹' ص ۳۳۵

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۱۶

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم' للفقیہ الحسین بن محمد الدامغانی' مطبوعہ دار العلم بیروت' ص ۳۶۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۸۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۹' ص ۳۷

انصاف کے معنی میں ارشاد ربانی یوں ہے۔

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۴۲)

اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔(۵)

اس آیت میں قِسْطٌ سے مراد انصاف اور عدل ہے۔(۶)

آیت مبارکہ کے ابتدائی حصہ کا معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر پوری پابندی اور محافظت کے ساتھ انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے بنے رہو۔(۷)

"**وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ**": جَرَمَ سے بنا ہے جَرْم کی اصل وضع کاٹنے، پورا کرنے اور درخت سے کھجور کا توڑنا ہے بطور استعارہ

---

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی ص ۴۰۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۴۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للفقیہ الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ دار العلم بیروت ج ۱ ص ۳۷۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۵ ص ۳۰۵

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۱ ص ۱۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور ج ۱ ص ۴۷۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۶ ص ۸۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۳۹۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۵۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۶ ص ۱۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۳۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۱ ص ۱۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور ج ۱ ص ۴۷۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ج ۸ ص ۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۱ ص ۲۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ۱ ص ۴۷۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۶ ص ۸۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ص ۲۱۵

ہر برے فعل کرنے اور برائی پر ابھارنے کو جَرَمَ کہا جاتا ہے' یہی معنی آیت میں مراد ہے' یعنی تمہیں ہرگز برائی پر نہ ابھارے۔(۸)

"شَنَاٰنٌ اور شَنْاٰنٌ":(نون کے فتحہ اور سکون کے ساتھ' دونوں) کا معنی ہے عداوت' نفرت' دشمنی' بُغض۔(۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بارے میں عدل سے باز نہ رکھے۔

"اِعْدِلُوْا": عَدْلٌ سے امر کا صیغہ ہے' عَدْلٌ کا معنی ہے' مساوات' برابری' ترازو کے دونوں پلڑوں کا برابر ہونا' امور میں میانہ روی' یہ کلمہ ظلم کے مقابل استعمال ہوتا ہے۔

عَدْلٌ اور عِدْلٌ (عین کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ) پڑھا گیا' اگرچہ دونوں کا معنی مساوات کیا گیا ہے مگر ایک خفیف اور لطیف فرق ہے۔

عَــــدْلٌ ان امور میں مساوات جو صرف بصیرت اور شرع سے معلوم ہو سکتے ہیں' مثلاً احرام کے جنایات (قصور) میں ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَ بَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت' ۹۵)

---

(۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۹۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۴۹
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم' للفقیہ الحسین بن محمد الدامغانی 'مطبوعہ دار العلم بیروت' ص ۱۰۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۸' ص ۲۲۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۰۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۸۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۳
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۱۵

(۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۶۸
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۱۶۷
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی' ص ۶۵۸

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے، تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے، کہ اپنے کام کا وبال چکھے، اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

حالت احرام میں شکار کرنے کے گناہ کا بدلہ شکار کے جانور کی مانند مویشی کی قیمت کا مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھنا، یہ وہ مساوات ہے جو صرف شرع اور بصیرت سے معلوم ہو سکتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

اَوْعَدْلُ ذٰلِکَ صِیَاماً

عِدل وہ مساوات ہے جو حواس سے محسوس کی جا سکتی ہے مثلاً ماپ میں، تول، گنتی میں برابری۔ (۱۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے غضب اور عداوت میں اے ایمان والو! کہیں کج روی اور ظلم کا راستہ اختیار نہ کر لینا، بلکہ محبت اور نفرت ہر حالت میں عدل سے کام لینا، یہ عدل کا تقاضا ہے۔ (۱۱)

شانِ نزول :

آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند روایات منقول ہیں، ممکن ہے کہ سب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) عمرو بن امیہ یہودی نے عامرین کو قتل کر دیا، عامرین کی طلب دیت کے لئے حضور آقا و مولیٰ ﷺ یہودیوں کے پاس آئے،

---

(۱۰) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۸، ص ۹

(۱۱) ☆ تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۳، ص ۴۱۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازهر" ج ۱۱، ص ۱۸۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۷۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۸۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاهور، ج ۱، ص ۴۷۳

پہلے تو یہودیوں نے دیت ادا کرنے کا وعدہ کیا مگر در پردہ سازش کر کے آپ پر حملہ کر دیا کہ آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سازش سے مطلع فرما دیا' آپ وہاں سے واپس آ گئے' لیکن یہودیوں کی اس قبیح حرکت پر غضب تھا' اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ غضب کی حالت میں بھی آپ عدل سے کام لیں اور آتش انتقام کو ٹھنڈا ہونے دیں۔(۱۲)

(۲) عمرہ کے ارادے سے آئے ہوئے صحابہ کرام سمیت حضور اکرم ﷺ کو کفار مکہ نے مسجد حرام میں آنے سے روک دیا' اگرچہ حدیبیہ کے مقام پر صلح ہوگئی' مگر بیت اللہ کی زیارت سے روک دینے کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو شدید غم تھا' اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرما کر ہدایت فرمادی کہ کہیں غضب اور غم کی شدت میں عدل کا دامن نہ چھوڑ دینا' ہمیشہ عدل وانصاف کو عادت بنالو یہاں تک کہ وہ عادت سے بڑھ کر فطرت بن جائے۔(۱۳)

فائدہ عائدہ: سورۃ النسآء آیت نمبر ۱۳۵ میں اس آیت کے مسائل گذر چکے ہیں' کلمات کی تفسیر اور مزید مسائل کے لئے باب نمبر ۱۷۱ کی طرف رجوع فرمائیں۔

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ عدل اخلاق حمیدہ میں سے عمدہ ترین عادت ہے' اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے محبوب کریم ﷺ کو نہایت پسند ہے' بلکہ عدل وہ عادت ہے جسے ہر زمانہ اور ہر ملت میں اچھا جانا گیا' کسی نبی کی شریعت میں اسے منسوخ نہ کیا گیا' ہر قسم کے کافر بھی

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۹۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۳۹۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۸۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۳

اپنے زعم میں عدل کو اچھا جانتے ہیں' اس لئے مسلمان کو حکم ہے کہ وہ ہر معاملہ میں عدل سے کام لے۔ (۱۴)

﴿۲﴾ غیظ وغضب اور غم وغصہ عقل کا دشمن ہے' جہاں غیظ وغضب اور غم وغصہ کا غلبہ ہوا وہاں سے عقل رخصت ہو جاتی ہے اور عدل کا تعلق عقل سے ہے اس لئے عدل کے حصول کے لئے لازمی ہے کہ انسان اپنے نفسانی اور حیوانی صفات غیظ و غضب اور غم وغصہ کو عقل کے تابع رکھے ورنہ انسانی صفات معدوم ہو جائیں گی۔ (۱۵)

﴿۳﴾ عدل کا تعلق صرف حقوق وفرائض سے ہی نہیں بلکہ دین ودنیا کے تمام امور عدل سے وابستہ ہیں' دین ودنیا اور زمین و آسمان اور ان میں جو کچھ ہے سب کا حدِ اعتدال پر رہنا عدل سے مشروط ہے' عدل نہ ہو تو کائنات ارضی وسماوی کا نظام درہم برہم ہو جائے' حدیث شریف میں ہے کہ حضرت آقا ومولیٰ سرور کون ومکان سید الکونین نبی الثقلین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کی طرف روانہ کیا کہ انہیں ان کے اعمالِ بد کی سزا دیں' یہودانِ خیبر نے اپنی سزا میں تخفیف کے لئے بہت سا مال وزر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بطور رشوت دینا چاہا' آپ نے فرمایا' یہ رشوت ہے اور کوئی ترغیب وتحریص اور تہدید وترہیب مجھے عدل سے نہیں روک سکتی' اس پر یہودان خیبر کے دانشوروں نے کہا! بِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (۱۶)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۹۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۵۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۱۰۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۳۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۸۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۷۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۷۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۷۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۸۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۲۱۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۱۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۱۸۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۸۳

(۱۶) ☆ (زمین و آسمان کا نظام والٰہی عدل سے قائم ہے)

اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ عدل کے قیام میں اپنا حصہ ادا کرے' خواہ امیر ہو یا غریب' حاکم ہو یا محکوم' مدعی ہو یا مدعیٰ علیہ' قاضی ہو یا وکیل' شاہد ہو یا معاون' سبھی پر عدل قائم کرنا فرض ہے۔(۱۷)

﴿۴﴾ عدل جیسی عظیم دولت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب بندے کے دل میں حقوق و فرائض کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کا جذبہ پیدا ہو جائے' گویا للہیت اصل اور بنیاد ہے اور عدل اس سے مربوط فرع ہے' اس لئے اعمال اور عدل کی پختہ بنیاد کے لئے للہیت اور اخلاص اختیار کرنا لازمی ہے' ورنہ اعمال اکارت جائیں گے۔(۱۸)

﴿۵﴾ اللہ تعالی کی رضاجوئی اور اخلاص ہر کام میں لازمی ہے' خواہ عبادات ہوں یا معاملات' عبادات رضاجوئی سے درجہ قبولیت پاتی ہیں اور معاملات دنیویہ اخلاص اور للہیت سے درجہ عبادت حاصل کر لیتے ہیں' نیت میں اخلاص اتنا لازمی ہے کہ اللہ رب العزت جل مجدہ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو ایسی دعا تعلیم فرمائی جس میں زندگی کے ہر معاملہ میں اخلاص نیت اور للہیت شامل ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ☆ (سورۃ الانعام آیت' ۱۶۲)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہانوں کا۔

گویا مومن اخلاص کو عادت سے بڑھ کر فطرت بنا لے تاکہ ایمان کامل اور اعمال قبولیت کا درجہ پالیں۔(۱۹)

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۰
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۹۷
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۳۲۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۵

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۹۶
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۰۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۳۷۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۸۰

﴿۶﴾ حق وعدل کے ساتھ گواہ بننے اور گواہ بنے رہنے کا حکم ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے' گویا ہر مسلمان باقی حیثیات کے ساتھ ساتھ گواہ بھی ہے' لہٰذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے اندر حق وانصاف کی وہ صفات پیدا کرے جس سے اس کی گواہی قبول ہو' ہر مسلمان پر بالعموم پانچ طرح کی گواہی دینا لازم ہے۔

(ا) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات وحدہ لاشریک لہ اور اس کی صفات ازلیہ کی گواہی دینا۔

(ب) انبیائے کرام اور بالخصوص نبی الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی رسالت عامہ کاملہ تامہ شاملہ اور آپ کے اوصاف حمیدہ کمالات بے مثالیہ' معجزات کثیرہ کی گواہی دینا' یہ دونوں گواہیاں کلمہ شہادت سے ادا ہوتی ہیں۔

اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ عدد حسنہ و کمالہ و جودہ ونوالہ وعلی الورثۃ حالہ

(ج) اپنے نفس کے خلاف! عبادات ومعاملات میں مامورات میں کمی رہ جانے اور منہیات کے ارتکاب پر اقرار صالح کرنا' رب کریم غفور رحیم جل وعلا نے اس کی تعلیم یوں فرمائی۔

رَبَّنَاظَلَمْنَآاَنْفُسَنَا ۚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَاوَتَرْحَمْنَالَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ☆ (سورہ اعراف آیت ۲۳)

اے رب ہمارے! ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

(د) حقوق شریعت کی گواہی۔

(ہ) حق دار کے حق میں گواہی۔

یہ دونوں گواہیاں حاکم اور قاضی کے پاس ادا ہوں گی' جس طرح قاضی اور حاکم سچی گواہی سچے اور امانت دار گواہ سے قبول کرتا ہے اسی طرح لازم ہے پہلی تین قسم کی گواہیاں بھی سچے گواہ کے طور پر ادا کرنے کے لئے تیار رہے۔ (۲۰)

(۲۰) احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۹۷
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۸۰
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱' ص ۸۳

﴿۷﴾ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں عبادات کے علاوہ معاملات اور اخلاق بڑی اہمیت کے حامل ہیں' جب تک یہ تمام امور اپنے اعتدال سے ادا نہ ہوں گے کامل ایمان نصیب نہ ہوگا' عبادات کی طرح معاملات کی درستی فرض ہے اور معاملات میں حق دار کا حق ادا کرنا اور حق کی ادائیگی میں حتی المقدور تعاون کرنا اور اپنے او پر دوسرے کے حق کا اقرار وتسلیم کرنا فرض ہے' اس سلسلہ میں اپنے پرائے' دوست دشمن' مومن کافر قریب بعید کی تمیز جائز نہیں۔ (۲۱)

﴿۸﴾ جس طرح حق دار کے حق میں حق وانصاف سے گواہی دینا فرض ہے اسی طرح حاکم اور قاضی پر فرض ہے کہ وہ حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرے' فیصلہ کرنے میں دوست دشمن' قریب بعید' اپنے پرائے' مومن کافر میں تمیز نہ کرے حضور آقا ومولیٰ ﷺ اور خلفائے راشدین کا عمل اس سلسلہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے کہ انہوں نے حق دار یہودیوں اور کافروں کے حق میں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف فیصلہ دے کر عدل وانصاف کا وہ نمونہ پیش فرمایا جو تمام جہاں کے لئے راہنما اصول بن گیا' اسی طرح ہمارے حکام اور قضاۃ پر حق کے ساتھ فیصلہ کرنا اور وکلاء اور مشیروں پر حق کے ساتھ فیصلہ کرانے میں تعاون فرض ہے۔ (۲۲)

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۱۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱'ص ۱۸۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۲۷۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۸۳

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۳۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۱۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱'ص ۱۸۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۷۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶'ص ۸۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۲۷۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۷۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۴۱۵

﴿۹﴾ بغض وعناد کسی کے لئے بھی جائز نہیں' نہ اللہ تعالیٰ کے لئے' نہ رسول اللہ ﷺ کے لئے' نہ مومنین کے لئے' بغض وعناد کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس کے خلاف بغض ہو اس کی خوبیاں اور اوصاف بھی بدنما نظر آتی ہیں اور انسان حقیقت سے انکار کر بیٹھتا ہے' لہٰذا یہ ناجائز وحرام ہے اس سے بچنا لازم ہے۔(۲۳)

﴿۱۰﴾ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ ان کافروں سے قتال کرو جو تم سے قتال پر آمادہ ہیں' اور جو کافر امن سے رہتے ہیں ان سے قتال (لڑائی کرنا) جائز نہیں۔(۲۴)

﴿۱۱﴾ کافروں سے قتال میں ان کا مُثلہ نہ کرو' یعنی قتل کرنے کے بعد ان کے اعضاء نہ کاٹو' اعضا کاٹنا (مُثلہ) حرام ہے۔(۲۵)

﴿۱۲﴾ کافروں سے قتال کرتے وقت ان کی عورتوں اور بچوں اور ضعیفوں کو قتل کرنا جائز نہیں کہ وہ قتال میں شامل نہیں' ہاں ان میں سے جو قتال میں معاون اور مشیر ہیں ان کا قتل کرنا جائز ہے۔(۲۶)

﴿۱۳﴾ کسی مومن یا کافر سے کیا ہوا وعدہ بلاوجہ توڑنا جائز نہیں' وعدہ کی پابندی اس وقت تک لازم ہے جب تک فریق مقابل وعدہ کی پابندی کرتا ہے' کیونکہ یہ عدل کا تقاضا ہے۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ ہر مسلمان کے ذمے دو قسم کے حقوق ہوتے ہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد۔

یہ ضروری نہیں کہ حقوق اللہ کو ادا کرنے والا حقوق العباد بھی پورے طور پر ادا کرتا ہو' یا حقوق العباد ادا کرنے والا ممکن ہے

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۵۸۵'۵۸۶

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۹۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۴۱۵

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۹۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص۲۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۴۱۵

(۲۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۹۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص۲۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۴۱۵

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۱۱۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)' ص۲۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص۴۱۵

حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب ہو دنیوی معاملات میں عدل و جور کا تعلق چونکہ زیادہ تر حقوق العباد سے ہے اس لئے انسانی حقوق کی نگہداشت کو تقویٰ میں سب سے زیادہ اور بڑا دخل ہے' مسلمان کو متقی بننے کے لئے لازمی ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور نگہداشت میں حتی الامکان کوشش کرے۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ عدل تقویٰ کی ظاہری علامات سے ہے جو مسلمان واقع کے مطابق گواہی دیتا ہے یا حق وانصاف سے فیصلہ کرتا ہے اس میں تقویٰ کی علامت پائی جاتی ہے' حقیقی اور کامل متقی بننے کے لئے اوامر کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کے ساتھ ساتھ عدل کو بھی اختیار کرنا لازمی ہے۔ (۲۹)

﴿۱۶﴾ مامورات اور منہیات کے عمل اور ترک کرنے میں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ حقیقی تقویٰ اور روح دین یہی ہے یہاں تک کہ اگر مسلمان کو حکومت کا سربراہ بنایا جائے تو وہ احکام الٰہی کی تعمیل کا جذبہ رکھتے ہوئے حکومت کے امور انجام دے۔

رب کریم نے ایسے مومن حاکموں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ☆ (سورۃ الحج آیت' ۴۱)

وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام۔ (۳۰)

(۲۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۱' ص ۱۸۱
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۱
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۶
(۲۹) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۲
(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۰۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۳
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۶
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۲

﴿۱۷﴾ عدل کی دو قسمیں ہیں، دونوں پسندیدہ ہیں۔

(ا) حواس اور عقل اس کا ادراک کر سکے، مثلاً جس نے احسان کیا اس پر احسان کرنا، جس نے تکلیف سے نکالا اسے بوقت تکلیف، تکلیف سے رہائی دلانا۔

(ب) جسے شرع نے عدل قرار دیا اگر چہ عقل اور حواس اس کا ادراک نہ کرسکیں، مثلاً جنایات (شرعی امور میں قصور) کا مالی بدلہ، فرضی روزہ توڑنے کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا، مسکینوں کو کھانا کھلانا، قتل عمد میں قاتل سے قصاص لینا، جو شخص مرتد ہو جائے (نعوذ باللہ) اس کا مال چھین لینا۔

مگر عدل سے ''احسان'' کا درجہ بلند ہے، جس نے زیادتی کی اس پر زیادتی نہ کرنا، بلکہ اسے معاف کر دینا احسان ہے اور اعلیٰ درجہ کا اخلاق ہے، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ☆ اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۹۳) (۳۱)

﴿۱۸﴾ عبادات اور معاملات کی درستی پر ثواب کا دارومدار ایمان پر ہے، ایمان اصل ہے اور عبادات و معاملات فرع ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام عبادات اور معاملات کا مکلّف صرف ایمان والوں کو بنایا ہے، کافروں کو ایمان کی دعوت دی ہے، آیت مبارکہ کی ابتداء میں ''اے ایمان والو!'' اس کی عمدہ دلیل ہے۔

﴿۱۹﴾ قریب وبعید، حاضر و غائب کو خطاب کرنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو خطاب فرمایا اس میں وہ تمام لوگ بھی شامل ہیں جو ابھی پیدا نہ ہوئے یا ابھی ایمان دار نہیں، بعد میں پیدا ہوں گے یا ایمان لائیں گے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ تعمیر فرما کر جبل کعبہ پر جلوہ افروز ہو کر اللہ کے حکم سے خطاب فرمایا، آؤ لوگو! اس گھر کا طواف کرو اور حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرو، یہ خطاب ان تمام ارواح نے سنا جن کے نصیب میں حج وعمرہ کی سعادت ہے، نمازی تشہد میں اپنے نبی کریم ﷺ سے عرض کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ گویا زندہ مردہ، قریب وبعید، حاضر و غائب کو خطاب کرنا جائز ہے، اسی لئے اہل ایمان ان کلمات سے بھی درود وسلام پڑھتے ہیں۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

☆☆☆☆☆

(۳۱) '' المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۵

☆☆☆☆☆☆☆

باب (۱۳۰):

خاندان میں سردار مقرر کرنا

ایک آدمی کی خبر پر اعتماد کرنا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡہُمُ اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا ؕ وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیۡتُمُ الزَّکٰوۃَ وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡہُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ فَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ مِنۡکُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ☆ (سورۃ المائدۃ آیت ۱۲)

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان پر بارہ سردار قائم کئے' اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں' ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو' بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا' جن کے نیچے نہریں رواں' پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔

حل لغات:

"**اَخَذَ اللّٰہُ**": اللہ نے لیا، بنی اسرائیل سے عہد و پیمان حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا، مگر عہد و پیمان لینے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمائی، بتانا یہ مقصود ہے کہ نبی کا فعل محل نیابت میں گویا اللہ کا فعل ہے۔(۱)

"**مِیْثَاقَ**": وَثَقَ سے بنا ہے، پختہ وعدہ، جس کی مخالفت پر کچھ سزا مقرر ہو، بنی اسرائیل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پختہ وعدہ لیا تھا کہ کنعانی جبّارین سے جہاد کے وقت بزدلی نہ دکھائیں گے، مگر انہوں نے وعدہ پورا نہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال ایک میدان میں سرگرداں رکھا۔(۲)

"**بَعَثْنَا**": بعثت سے اس مقام پر مطلقاً مقرر کرنا اور بھیجنا مراد ہے، اصطلاحی طور پر بعثت سے مراد نبی کو اعلان نبوت کی اجازت دینا ہے، جو یہاں مراد نہیں۔(۳)

"**نَقِیْباً**" نَقَبٌ اور نُقُبٌ سے اسم فاعل یا اسم مفعول کا صیغہ ہے، دونوں صورتیں ممکن ہیں۔

نَقَب کا لغوی معنی بڑا سوراخ ہے، دیوار میں ہو یا کسی اور جگہ، پہاڑ کے درمیان بڑے راستہ کو نقب کہتے ہیں کہ وہ گذرگاہ ہے، وسیع اور بڑا سوراخ۔

تفتیش، تجسُّس اور تلاش کے معنوں میں اس کا استعمال عام ہے، اسی کلمہ سے منقبت بنا ہے، یعنی کسی کے وہ صفات جو چھان بین کے بعد بیان کئے جائیں، اسی وجہ سے حضور قدسی صفات نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے صفات بصورت نظم یا نثر کو منقبت نہیں کہتے کہ آپ کے صفات کا بتمامہا اور کما حقہ احاطہ اور ادراک کسی کے لئے ممکن نہیں، آپ کے صفات چھان بین سے ماوراء ہیں، ان صفات کو نعت کہتے ہیں۔

نقیب کے متعدد معانی بیان کئے گئے ہیں، سردار، ضامن، کفیل، امین، مبلغ، شاہد، یہ تمام معانی نقیب کی مختلف حیثیات پر دلالت کرتے ہیں۔

---

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱، ص ۱۸۴

(۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۵

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۵
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۷۲

نقیب میں قوم کی سرداری' قوم کے امور کی ضمانت' قوم کے مصالح کا کفیل اور امین اور قوم کی طرف مبلغ اور قوم کے حالات کا شاہد (گواہ) ہوتا ہے' لہٰذا یہ تمام معانی مختلف حیثیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ (۴)

"اِنِّیْ مَعَکُمْ ": اللہ تعالیٰ کی ہمراہی جسم اور مکان سے قطعاً پاک ہے' اس کی معیت بے کیف ہے' کوئی اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا' البتہ اس کی معیت کی علامت یہ ہے کہ مومن میں اوامر اور نواہی کے فعل اور ترک کی پابندی ہو جاتی ہے' مومن کا سینہ کھل اور کھِل جاتا ہے' دل میں اطمینان' سکون اور وقار پیدا ہو جاتا ہے' علمائے ربانیین کے اللہ تعالیٰ کی معیت کو رحمت وکرم' نصرت واستقامت سے تعبیر کیا ہے۔ (۵)

---

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۵۰۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۳۱
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم' للفقیہ الحسین بن محمدالدامغانی 'مطبوعہ دارالعلم بیروت' ص ۴۶۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۴۹۲
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۹۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۵
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۳۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۸۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۱۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۸۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۱۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۳۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۱۹

"لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ": اگر تم نے نماز قائم رکھی' بنی اسرائیل کو نماز کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا' اگر چہ ان کی نماز ہماری نماز سے تعداد اور کیفیت میں مختلف تھی' ان پر صرف دو نمازیں فرض تھیں ان میں رکوع رکن نہ تھا' بہر صورت نماز کے قیام کا انہیں حکم دیا گیا۔(٦)

"وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوةَ": اے بنی اسرائیل تم زکوٰۃ دیتے رہنا' بنی اسرائیل پر مال کا چوتھائی حصہ بطور زکوٰۃ دینا فرض تھا۔(٧)

"وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ": اور میرے تمام رسولوں پر ایمان لانا' بنی اسرائیل پر فرض تھا' کہ وہ گذشتہ انبیاء کی طرح بعد میں آنے والے نبی اور نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین پر ایمان لائیں' کسی ایک رسول کا انکار' خواہ گذرا ہوا ہو یا آنے والا' کفر تھا' یہی حال ہر مومن کا ہے کہ وہ تمام انبیاء از آدم تا سید وُلدِ آدم نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے ہی مومن بنتا ہے۔(٨)

"وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ": تعزیر سے امر کا صیغہ ہے' تعزیر کا اصل عَزَرَ ہے' عزر کا معنی ہے' قوت' منع' رد کرنا۔

تعزیر کا معنی ہے' تعظیم' توقیر' نصرت۔

حد شرعی سے کم سزا کو تعزیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے گناہ رک جاتے ہیں نیکی کی قوت ملتی ہے۔

علمائے اعلام نے تصریح کی ہے تعزیر سے مراد اس آیت میں امداد مع تعظیم وتوقیر ہے' یعنی اے بنی اسرائیل! تم پر فرض

---

(٦) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ لاہور' ج ١' ص ٤٧
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ١' ص ٤٧
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ٦' ص ٨٨

(٧) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ لاہور' ج ١' ص ٤٧
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ٦' ص ٨٨

(٨) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ)' مطبوعہ مصر' ج ٢' ص ٣٤
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ لاہور' ج ١' ص ٤٧
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ١' ص ٤٧
☆ تفسیر مظہری' از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ٣' ص ٢١٩

ہے کہ میرے تمام رسولوں کی تعظیم آمیز امداد کرو۔(۹)

"قَرضاً حَسَناً": غریبوں' محتاجوں کو اپنے حلال مال سے رغبت اور حصول ثواب کی خاطر جو کچھ دیا جائے رب کریم اسے اپنے ذمہ کرم پر قرض قرار دیتا ہے' اس میں شرط یہ ہے کہ اس میں ریا اور نمود کو دخل نہ ہو اور نہ احسان جتا کر اسے باطل کر دیا جائے' یہ نفلی صدقات قرض حسن کہلاتے ہیں۔(۱۰)

"لَاُكَفِّرَنَّ عَنكُم سَيِّاٰتِكُم": کفارہ کا معنیٰ ہے مٹا دینا' اتار دینا۔

سَیِّاٰت جمع ہے اس کا واحد سَیِّئَۃٌ ہے' شرعی حقوق اور چھوٹے گناہ سَیِّاٰت کہلاتے ہیں' مفہوم یہ ہے کہ اے بنی اسرائیل! اگر تم نماز قائم رکھو گے' زکوٰۃ دیتے رہو گے' میرے تمام رسولوں پر ایمان رکھو گے' اور تعظیم وتوقیر سے ان کی امداد کرتے رہو گے اور غریبوں' محتاجوں کو صدقات وخیرات دیتے رہو گے تو تمہارے نیک اعمال کے باعث ہم تمہارے چھوٹے گناہ اور شرعی حقوق معاف کر دیں گے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۳۳۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۳' ص ۳۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۸۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۱۹

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۲۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۸

(۱۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۱۲۰

اصل واقعہ :

فرعون اور فرعونیوں کے دریائے نیل میں غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل مصر میں آباد ہو گئے‘ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ تم سب سرزمین شام کی بستی اریحاء کی جانب چلو‘ اریحاء کنعان کے جبّارین کا دارالسلطنت تھا‘ ایک ہزار بستیاں ان کے زیرنگین تھیں‘ ہر بستی سرسبزو شاداب اور باغات سے آباد تھی‘ اریحاء بیت المقدس سے تیس چالیس میل کے فاصلہ پر تھی‘ آج کل اس کا نام ”ریحان“ ہے‘ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ یہ بستی تمہاری قیام گاہ ہو گی‘ تم وہاں جا کر ان سے جہاد کرو‘ ہم مجاہدین کی مدد کریں گے‘ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے‘ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہر قبیلہ پر ایک نگران اور کفیل مقرر فرمایا‘ یہ لوگ اپنے اپنے قبیلہ سے وعدہ جہاد پورا کرائیں ان بارہ نگرانوں کو نقیب کہا گیا ہے‘ ان نقیبوں کا دہرا کردار تھا‘ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حکم ان تک پہنچانا اور قوم کے احوال‘ امور اور عرضداشتوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچانا‘ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر اریحاء کی جانب جہاد کے ارادے سے چلے‘ اریحاء کے قریب پہنچ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ نقیبوں سے فرمایا کہ تم کنعانیوں کی فوجی قوت کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع کرو‘ قوم کو کچھ نہ بتانا‘ یہ بارہ نقیب اریحاء پہنچے‘ تو دیکھا کہ کنعانی جبارین نہایت طاقت ور‘ شہ زور‘ مالدار اور قدآور ہیں‘ ان کی یہ قوت وشوکت دیکھ کر یہ نقیب مرعوب ہو گئے اور سوائے حضرت یوشع بن نون اور حضرت کالب بن یوقنا (جو ان نقیبوں میں شامل تھے) نے کنعانیوں کی قوت وطاقت اور دولت مندی کا تذکرہ قوم سے کر دیا‘ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیا‘ اب بنی اسرائیل جبارین کنعانیوں سے جہاد کے لئے تیار نہ رہی‘ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا۔ ”تو جا اور تیرا رب‘ ان سے جہاد کرو‘ ہم یہاں بیٹھے تماشا دیکھیں گے“

بہرحال قوم بڑی مشکل سے تیار ہوئی‘ واقعہ کا بقیہ حصہ قرآن مجید کی دوسری آیات میں موجود ہے۔ (۱۲)

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان‘ ج ٦‘ ص ١١٢

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ) ‘مطبوعہ مصر‘ ج ٢‘ ص ٣٣

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر“ ج ١١‘ ص ١٨٤

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ٧٢٥ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ١‘ ص ٤٧٥

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی ‘مطبوعہ لاہور‘ ج ١‘ ص ٤٧٥

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ ‘مکہ مکرمہ‘ ج ١‘ ص ٢٧٣

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ٦٨٥ھ) ‘ص ٢١٩

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ٦‘ ص ٨٥‘ ٨١

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دینی اور جائز دنیوی امور پر کسی سے وعدہ لینا یا کسی سے وعدہ کرنا جائز ہے' وعدہ کر لینے سے اس کا پورا کرنا لازم ہے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں بعثت کے مقاصد میں میں امر نہایت رکھتا ہے کہ وہ بندوں سے اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے اور ان پر عمل کرانے کا وعدہ لیں اور اللہ تعالیٰ نے جو وعدے اپنے بندوں سے کر رکھے ہیں ان کی تبلیغ کریں۔

وعدہ کی پابندی اور پاسداری کی اہمیت کو قرآن مجید اور احادیث طیبہ صحیحہ صریحہ نے خوب واضح فرمادیا ہے' ارشاد ربانی کا طنطنہ ملاحظہ ہو۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا☆ (سورۃ بنی اسرائیل آیت' ۳۴)

اور عہد پورا کرو' بے شک عہد سے سوال ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور نائب ہیں' ان حضرات کے کاموں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کام قرار دیا ہے' بنی اسرائیل سے وعدہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا' صدہا مثالیں اس نوعیت کی موجود ہیں' صلح حدیبیہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دست مصطفیٰ کریم ﷺ پر بیعت کی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے اللہ کے دست مبارک (جو اس کی شان کے لائق ہے) پر بیعت کی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ ...... الآیۃ (سورۃ الفتح آیت' ۱۰)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

غزوہ بدر میں سید المجاہدین فی رب العالمین حضور آقا و مولیٰ سرکار مدینہ ﷺ نے کافروں کی جانب مشت خاک پھینکی' حضور نبی اکرم خلیفہ اعظم ﷺ کے اس فعل کو رب نے اپنا فعل قرار دیا' ارشاد ہوا۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ الآیۃ (سورۃ الانفال آیت' ۱۷)

اور اے محبوب! وہ خاک جو تو نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ نبی الانبیاء اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان و عظمت کو دل میں جگہ دے اور ان حضرات کی توہین سے قطعاً باز آئے' ان حضرات قدسی کے افعال کو رب کی طرف سے جانے۔ (۱۳)

(۱۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۱۸۴

﴿۳﴾ سلطان اور حاکم کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی قوم کے احوال' امور' صلاح وفلاح اور استقامت پر گہری نظر رکھے ان امور کی پوری واقفیت رکھے' دینی اور دنیوی امور کی انجام دہی کے لئے اپنے نائب مقرر کرے' سلطان کے نائب کے ذمہ دو کام ہوں گے۔

اول: ہر سردار اپنی قوم کے احوال کا نگران ہوگا' حاکم اور سلطان کے احکام ان تک پہنچا کر عمل کی نگرانی کرے گا' بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے روکے گا۔

دوم: قوم کے احوال' صلاح وفساد کی خبر سلطان تک پہنچائے گا' ہر فرد قوم کی عرضداشت حاکم تک پہنچائے گا' کیونکہ ہر فرد سلطان یا حاکم تک رسائی نہیں پا سکتا اور بعض حاکم اور سلطان سے براہِ راست کچھ عرض کرنے سے حجاب محسوس کرتا ہے۔

یہ نائب قوم کے سردار' نمبردار' امین' کفیل' عریف اور مبلغ ہوتے ہیں' آیت مبارکہ میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان سرداروں کے انتخاب کا ذکر ہے' حضور سید عالم ﷺ ہجرت مدینہ طیبہ سے پہلے اہل مدینہ کے لئے بیعت عقبہ ثالثہ کے موقع پر بارہ نقیب مقرر فرمائے' نو قبیلہ خَزْرَج کے لئے اور تین اَوس کے لئے۔

خزرج کے یہ سردار مقرر فرمائے۔

☆ حضرت ابو امامہ اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ' آپ بنی نجار کے نقیب تھے۔

☆ حضرت رافع بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ' آپ بنی زُریق کے نقیب تھے۔

☆ حضرت سعد بن ربیع عمرو رضی اللہ عنہ

☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ' یہ دونوں حضرات حارث بن خزرج کے نقیب تھے۔

☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

☆ حضرت منذر بن عمرو بن خُنَیس رضی اللہ عنہ' یہ دونوں حضرات بنی سلمہ کے نقیب تھے۔

☆ حضرت رفاعہ بن عبدالمُنذِر رضی اللہ عنہ

☆ حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ ان دو حضرات کو بنی عمرو بن عوف پر نقابت عطا ہوئی۔

اس کے علاوہ حضرت البراء بن معرور' حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہم کو اَوس کی

نقابت سونپی گئی۔(۱۴)

﴿۴﴾ نقیب' سردار' امین' کفیل' عریف اور نمبردار پر لازم ہے کہ جو کام حاکم یا سلطان نے سپرد کیا اسے دیانت داری سے پورا کرے' اللہ تعالیٰ جل وعلا' رسول اللہ ﷺ اور کتاب وسنت کے احکام کی پیروی کرے' قوم کے راز غیر مجاز شخص یا دشمن تک پہنچا کر غداری نہ کرے' ورنہ دنیا وآخرت میں سخت سزا وعذاب کا مستوجب ہوگا۔

یادرہے ہمارے ہاں رائج خاندانی نظام میں خاندان کے سربراہ' نمبردار اور ذمہ دار حضرات کی اصل یہ آیت کریمہ ہے' قومی امور میں وہ اپنے خاندان' قبیلہ کے امور کی ذمہ داری ان حضرات کے ذمہ ہوتی ہے' پنچائتی نظام میں یہی حضرات فیصلہ کرتے ہیں اور قوم اس فیصلہ کی پابند ہوتی ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ جہاد عظیم عبادت ہے' قومی حیات کا دارومدار جہاد پر ہے' جو قوم جہاد اختیار کرتی ہے وہ اقوام عالم میں عزت ووقار پاتی ہے اور جہاد سے منہ موڑنے والی کا ذلت ورسوائی مقدر بن جاتا ہے' ہمارے دین کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام کی قوموں پر جہاد فرض رہا ہے۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۹۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۱۹

☆ بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ ازعلامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی' اردو ترجمہ 'سیرۃ سید الانبیاء ازمفتی محمد علیم الدین مجددی' مطبوعہ مظہر علم لاہور' ص ۱۳۹

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۳۹۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۸۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج۱۱' ص ۱۸۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۴۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۴۷۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۸۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۱۹

آج مسلمان اگر عزت اور وقار چاہتا ہے اور امن کا خواہش مند ہے تو اسے ہمہ وقت جہاد کے لئے تیار رہنا ہوگا' یہ مسلمہ اصول ہے کہ امن کے لئے ہر وقت جنگ کے لئے تیار رہو۔(۱۶)

﴿۶﴾ نماز اور زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے ہیں' ہمارے دین کے علاوہ سابقین انبیائے کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں یہ موجود تھیں' اگرچہ نماز کی کیفیت' تعداد اور زکوٰۃ کی شرح اور نصاب مختلف تھے مگر ان کا وجود ہر دین میں رہا' اس لئے مسلمان کو ان سے غافل رہنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔(۱۷)

﴿۷﴾ جملہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا فرض اور ان کا ادب و احترام دین کا رکن اعظم ہے' کسی ایک نبی کا انکار یا بے ادبی کفر اور تمام انبیائے کرام کے انکار اور کفر کے برابر ہے' توہینِ انبیاء کے کفر ہونے پر ہر زمانہ میں اجماع رہا۔(۱۸)

﴿۸﴾ نبی کی تعظیم مطلقاً رکھی گئی ہے' اس ضمن میں صرف اتنی پابندی ہے کہ انہیں خدا نہ مانا جائے نہ خدا کا شریک ٹھہرایا جائے' انہیں سجدہ کرنا حرام ہے' اس کے علاوہ ہر امر نبی کی تعظیم میں جائز اور روا ہے' عارف باللہ امام شرف الدین بوصیری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

(۱) دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِىْ نَبِيِّهِمْ
وَ احْكُمْ بِمَاشِئْتَ مَدْحاً فِيْهِ وَاحْتَكِمْ

(۱۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۵

(۱۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۹

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۶۴

(۲۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج ۱۱' ص ۱۸۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۱۹
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۷۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۱۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۸

(۲) فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عَظَمٍ

(۳) فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

(۱) جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی (عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت اِدّعا کیا (خدا کا بیٹا کہا) اس کو چھوڑ دے' باقی جو تیرا جی چاہے بحالت مدح حضور کی فضیلتوں کو بیان کر اور اچھی طرح بیان کر۔

(۲) حضور نبی انور نور مجسم صاحب لولاک ﷺ کی ذات قدسی کی صفات کی جانب جس کمال کو تو چاہتا ہے اور آپ کے رتبہ عالیہ کے متعلق جس شرف کو چاہے منسوب کر (تیرا ایسا کرنا ہر طرح سے جائز ہے)۔

(۳) کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بزرگی کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے جس کو بولنے والا بیان کر سکے۔

﴿۹﴾ امور دینیہ اور امور دنیویہ میں جہاں ضرورت ہو ایک آدمی کی خبر پر اعتبار کرنا جائز ہے' اس ایک آدمی کی خبر پر احکام حلال وحرام' جائز و ناجائز مرتب ہوتے ہیں' نقیب ایک فرد کی خبر سے قوم سلطان اور حاکم کے احکام پر عمل کرتی ہے اور نقیب ہی کے بتانے سے قوم کے احوال اصلاح وفساد کی خبر پر سلطان اعتبار کرتا ہے' اور پھر اس کے متعلق نظام میں تبدیلی لاتا ہے' گویا خبر واحد دین اور دنیا کے معاملات میں احکام کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے' بلاوجہ خبر واحد کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ بنی اسرائیل کے نقیبوں کی خبر پر اعتبار کرنے کو اسلام نے برقرار رکھا' حضور سید عالم ﷺ نے متعدد مقامات پر صرف ایک آدمی کی خبر پر عمل کیا۔

غزوہ طائف کے بعد غزوہ حنین کا مال غنیمت اور قیدی تقسیم ہو چکے تھے کہ ہوازن کے لوگ حاضر ہوئے اور آپ سے اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کی درخواست کی' آپ نے فرمایا' تم لوگ دیر سے آئے ہو' میں مال اور قیدی تقسیم کر چکا ہوں' اب وہ لوگوں کی ملک ہے' وہی اس کو واپس کرنے کے مختار ہیں' البتہ میں تمہیں ایک ترکیب بتاتا ہوں اس پر عمل کرو' نماز ظہر کے بعد جماعت صحابہ میں کھڑے ہو کر مجھے شفیع بناؤ اور اپنی درخواست میرے وسیلہ سے قوم سے کرو' چنانچہ اہل ہوازن نے ایسا ہی کیا' حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا' میں بنی مطلب کا حصہ واپس کرتا ہوں' دیگر صحابہ نے جب دیکھا کہ حضور اپنے خاندان کا حصہ واپس کر رہے ہیں انہوں نے بھی اپنے اپنے حصہ سے دست برداری کی'

حضور انور ﷺ نے فرمایا' اس طرح معلوم نہیں ہو رہا کہ واپس کرنے پر کون کون راضی ہے۔

فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَاعُرَفَاءُ کُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَهُمْ عُرَفَاءُ هُمْ ثُمَّ رَجَعُوْااِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ وَاَذِنُوْافَهٰذَاالَّذِیْ بَلَغَنَاعَنْ سَبْیِ هَوَازِنَ (۱۹)

تم سب لوگ واپس چلے جاؤ اپنے امر (اجازت) سے اپنے سرداروں کو مطلع کر کے میری جانب روانہ کرو' لوگ واپس چلے آئے' ان کے سرداروں نے لوگوں سے اجازت کی بات کی' پھر یہ سردار حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے خبر دی کہ یارسول اللہ! سب لوگ قیدی واپس کرنے پر رضامند ہیں' لوگوں نے اذن دے کر ہمیں آپ کی طرف روانہ کیا ہے' یہ ہوازن کے قیدیوں کی رہائی کی خبر ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک سردار کی اطلاع پر قیدی آزاد کر دیئے جنہوں نے قوم کی اجازت کی خبر دی تھی۔

نقیب' عریف' سردار اور نمبردار ایک فرد ہوتا ہے اس کی اطلاع پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (۲۰)

﴿۱۰﴾ تمام انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہیں' لیکن ان کے مقرر کردہ سردار' نقیب معصوم نہیں ہوتے البتہ محفوظ ہوتے' اللہ تعالیٰ انہیں گناہ سے حفاظت میں رکھتا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۱﴾ نقیب' جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے رکا رہتا ہے اس کی اطاعت واجب ہے' اسی اصول کے مطابق شیخ طریقت' جو سنت رسول اللہ ﷺ پر کمال احتیاط سے پابندی کرتا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر کمربستہ رہتا ہے' جب وہ کسی مرید سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حقوق' فرائض اور احکام پر عمل کرنے کا عہد لیتا ہے تو اس عہد کا پورا کرنا مرید پر لازم ہے' شیخ طریقت سے کیا ہوا وعدہ توڑنا جرم ہے' اگر توڑے ہوئے وعدہ کا تعلق توحید باری یا عظمت نبی ﷺ سے متعلق ہو تو یہ جرم کفر ہے' ورنہ حرام ہے' نقیب مقرر کرنے کے متعلق حکم ربانی اور سنت مصطفیٰ ﷺ سے علماء نے اخذ بیعت پر استدلال کیا ہے۔ (۲۲)

---

(۱۹) ☆ رواه البخاری عن عروه بن مروان واعسور بن مخرمه' ج ا' ص ۳۴۵

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۹۸

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۲

(۲۱) ☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ا' ص ۲۷۳

(۲۲) ☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ا' ص ۲۷۳

﴿۱۲﴾ جو شیخ طریقت اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے محبوب کریم ﷺ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کرتا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب ہے، مخلوق پر اس سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا لازم نہیں، بلکہ اس سے بیعت کرنے والوں کو اس سے بیعت توڑ کر کسی اہل اللہ سے بیعت کرنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس سلسلہ میں واضح ہدایت فرمائی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۔ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۔ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ ۔ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ۔ لَا انْفِصَامَ لَھَا ۔ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۶)

کچھ زبردستی نہیں دین میں، بے شک خوب جدا ہوگئی نیک راہ گمراہی سے، تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی، جسے کبھی کھلنا نہیں، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر اور امداد نماز وروزہ، زکوٰۃ وحج وغیرہ عبادات سے مقدم ہے، اسی طرح ہر وہ شئ جسے نبی کی ذات سے نسبت ہو جائے وہ بھی معظم ہو جاتی ہے، صفا، مروہ، زمزم، منیٰ، عرفات، مزدلفہ، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ وغیرہ اسی لئے معظم ہیں کہ انہیں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے نسبت ہے۔ (۲۴)

﴿۱۴﴾ جس طرح نماز کی درستی اور قبولیت کے لئے از اول تا آخر باوضو رہنا فرض ہے، اس طرح اعمال کی درستی اور قبولیت کے لئے از اول تا دم آخر مومن رہنا فرض ہے، اگر کسی لمحہ کے لئے ایمان جاتا رہا تمام اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ (۲۵)

﴿۱۵﴾ انبیائے سابقین کی شریعت کے جو احکام ہم تک بغیر تردید اور نکیر کے پہنچے وہ ہمارے لئے مشروع ہیں، جہاد، نماز، زکوٰۃ دین موسوی میں فرض تھا، اس کی اطلاع ہم تک بغیر تردید ونکیر کے پہنچی، یہ ہمارے لئے بھی مشروع ہیں۔ (۲۶)

﴿۱۶﴾ ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی برکت سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، مگر حقوق العباد معاف کرائے یا ادا کئے

---

(۲۳) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۷۳

(۲۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۱۸۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۲

(۲۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۱۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۷۲

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۸۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۸۸

بغیر معاف نہیں ہوتے' اس لئے حقوق العباد کونہایت اہمیت سے ادا کرتے رہنا فرض ہے۔(۲۷)

﴿۱۷﴾ صاحب استطاعت مسلمان پرلازم ہے کہ فرض زکوٰۃ وصدقات کے علاوہ نفلی طور پر بھی خیرات وصدقات کرتا رہے نفلی خیرات وصدقات سے رب کریم کے ذمہ کرم پر قرض حسن بن جاتا ہے' اوران شاء اللہ رب کریم قیامت کواس کی بہتر جزادے گا۔(۲۸)

﴿۱۸﴾ ہدایت حق علم نافع اور عمل صالح پر مشتمل ہے' طالب ہدایت حق کے لئے لازم ہے کہ وہ علم نافع حاصل کرے جس سے اس کی دنیاواخرت سنور جائے اور عمل صالح میں کوتاہی نہ کرے۔(۲۹)

﴿۱۹﴾ سلطان اسلام کوچاہیئے کہ دشمن کی جنگی تیاریوں' سازشوں اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی کاروائیوں پر نظر رکھے اس کے لئے معتمد اور ہشیار آدمی کا انتخاب کرے جو دشمن کے علاقہ میں جا کر خفیہ طور پر ان مذکورہ امور کی اطلاع حاصل کر کے سلطان اسلام تک پہنچائے تاکہ سلطانِ اسلام بروقت ان کا تدارک کر کے متوقع نقصان سے محفوظ رہ سکے جاسوس مقرر کرنا امن وحفاظتِ وطن کے لئے ضروری ہے' خود سرور کائنات ﷺ نے غزوہ بدر سے پہلے ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی خبر کے لئے بَسْبَسَۃ کواس کام پر مامور فرمایا تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ نقیبوں کو دشمن کے حالات کی خبر لینے کے لئے روانہ کیا تھا۔

آج بھی دنیا میں ہر ملک دشمن کے علاقہ میں جاسوس مقرر کرتا ہے' اس کی اصل یہی آیت ہے۔(۳۰)

﴿۲۰﴾ قرآن مجید پڑھنا' پڑھانا' اس پر عمل کرنا اور اس کی حفاظت کرنے والا جنتیوں کا سردار ہوگا' حضور سید وسرور' آقا ومولیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں. حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ (۳۱) حاملین قرآن مجید جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ مسلمان طالبِ جنت اور طالب قیادتِ اہل جنت کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کی خدمت پر کمر بستہ رہے۔(۳۲)

☆☆☆☆☆

(۲۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۸

(۲۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۱۸۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۷۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۸۸

(۲۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۳

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۲

(۳۱) ☆ رواہ الحکیم الترمذی عن ابی امامہ والطبرانی عن الحسین بن علی' بحوالہ کنز العمال' ج ۱' ح ۲۲۸۸
☆ رواہ الدارمی واصفہانی وغیرہم' بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف' ج ۴' ص ۵۵۴

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۱۲

باب (۱۳۱):

راہزنی اور دہشت گردی کی سزا

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ☆ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے دور کر دیئے جائیں‘ یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب‘ مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ‘ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ المآئدۃ آیات ۳۳‘ ۳۴)

حل لغات:

"یُحَارِبُوْنَ": حَرَب" سے بنا ہے جس کا معنی چھین لینا' سلب کر لینا' تمام مال لے لینا' جنگ' مخالفت کو بھی مُحَارَبَہ کہتے ہیں۔(۱)

آیت میں اس سے مراد ہے' رہزنی' مال لوٹنا' عزتیں لوٹنا' قتل کرنا' دہشت پھیلانا' ڈرانا دھمکانا۔(۲)

"یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ": اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ سے جنگ اور مخالفت کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں اور رسول اللہ ﷺ کی امت سے جنگ کرتے ہیں ان کی راہ مارتے ہیں' ان کو قتل کرتے ہیں' ان کا مال لوٹتے ہیں' گویا اللہ تعالیٰ کے بندوں سے جنگ کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنا ہے۔(۳)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی' ص ۱۱۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۲۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۳۰۵

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی حصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۵۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۸۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۴۸

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۰

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۵۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۱۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۱۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۸۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۴۸

''وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا'': اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔

الارض سے مراد اسلام کی سرزمین‘ مسلمانوں کا ملک ہے۔

اور فساد کی کوشش کرنے سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کا راستہ روکتے ہیں‘ ڈکیتی کی کوشش کرتے ہیں‘ اس سے مسلمان اور ذمی مسافروں کا مال لوٹنا‘ ان کو قتل کرنا‘ انہیں ڈرانا دھمکانا اور دہشت پھیلانا مراد ہے۔(۴)

''اَنْ يُّقَتَّلُوْا'': قتل سے باب تفعیل کا صیغہ ہے‘ اس مقام پر باب تفعیل کا مفاد یہ ہے کہ رہزنوں کی پوری جماعت کو قتل کر دیا جائے اگر چہ ان میں بعض نے کسی مسافر کو قتل کیا ہو‘ یہ قتل ''حدِّ شرعی'' ہے‘ قصاص نہیں۔

''اَوْ'': بمعنیٰ ''یا'' اور بمعنیٰ ''بلکہ'' استعمال ہوتا ہے۔

اگر ایک جرم کی چند سزاؤں کا ذکر ہو تو بمعنیٰ ''یا'' ہوتا ہے‘ یعنی ان میں اختیار ہوتا ہے جو سزا بھی دی جائے جرم ساقط ہو جائے گا‘ اور اگر مختلف جرموں کی مختلف سزاؤں کا ذکر ہو تو اس وقت مراد یہ ہوتا ہے کہ فلاں جرم کی یہ سزا ہے‘ فلاں جرم کی وہ سزا ہے‘ اس وقت سزاؤں کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

قرآن مجید میں دونوں استعمال موجود ہیں‘ قسم توڑنے کا کفارہ رب کریم جل وعلا نے یہ بیان فرمایا۔

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ

تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا‘ یا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا‘ ایک جرم‘ قسم توڑنے کی مختلف سزاؤں کو کلمہ ''او'' سے بیان کیا گیا ہے‘ ان میں سے جو سزا بھی اختیار کی جائے گی جرم کا بدلہ ہو جائے گا۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۸۹)

اور مختلف جرموں کی مختلف سزاؤں کو مذکورہ آیت میں بیان کیا گیا ہے‘ جلیل القدر مفسرین کرام نے تصریح فرمائی ہے

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج ۲‘ ص ۴۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ ص ۳۵۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۲۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۴۹۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۳‘ ص ۴۵۱

کہ اس آیت میں "اَوْ" بمعنی "بلکہ" ہے'ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا کسی کے اختیار میں نہیں۔(۵)

"**اَوْ یُصَلَّبُوْا**" : اگر کوئی ڈاکو مال بھی لوٹے اور قتل بھی کرے تو اسے سولی پر لٹکایا جائے'یہ حد شرعی ہے'اس میں تخفیف یا معافی ممکن نہیں۔

"**اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ**": جو ڈاکو مسافروں کا مال لوٹے'انہیں قتل نہ کرے ان کی سزا یہ ہے کہ ان کا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دیئے جائیں'یہ حد شرعی ہے۔

"**اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ**": جو ڈاکو مسافروں کا راستہ روکیں انہیں دہشت زدہ کریں'قتل نہ کریں'نہ مال لوٹیں'ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قید تنہائی کی سزا دی جائے'زمین سے نکالنے سے مراد قید ہے'یہ قید ان کی سچی توبہ ظاہر ہونے تک ہے اگر وہ توبہ نہ کریں تو عمر بھر قید رکھے جائیں'یہ قید حد شرعی ہے۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۲'ص ۴۰۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۲'ص ۵۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۶'ص ۱۵۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ج ۲'ص ۳۵۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۲۸۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج ۶'ص ۱۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۴۹۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی'مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۴۹۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)'ص ۲۲۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج ۲'ص ۵۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج ۳'ص ۴۵۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر"ج ۱۱'ص ۲۱۵

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۱'ص ۴۰۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج ۲'ص ۶۰۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج ۶'ص ۱۵۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج ۲'ص ۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور'ج ۱'ص ۴۹۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج ۳'ص ۴۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۳۵۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۲۸۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر"ج ۱۱'ص ۲۱۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج ۶'ص ۱۱۹

"اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ۔":

مگر جو رہزن گرفتار ہونے سے پہلے سچی توبہ کرلیں اور حاکم کے سامنے پیش ہو جائیں' ہتھیار ڈال دیں' گذشتہ گناہوں پر ندامت کریں اور آئندہ باز رہنے کا عہد کریں تو وہ اخروی سزا اور حد شرعی سے بچ جائیں گے' باقی رہا بندوں کے حقوق' تو وہ ادا کریں گے' مثلاً قصاص' لوٹا ہوا مال واپس کرنا وغیرہ۔(۷)

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند روایات منقول ہیں۔

(۱) سید عالم ہادیِ عالم نبی مکرم ﷺ نے اہل کتاب سے معاہدہ کیا کہ تم ہماری مخالفت نہ کرو' ہم تمہاری مخالفت نہیں کریں گے' اہل کتاب نے اپنے اس عہد کا پاس نہ کیا' عہد توڑ دیا' مسلمانوں کو قتل بھی کیا اور رہزنی بھی کی' اس بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' جس میں نبی مکرم رحمت عالم ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ آپ ان مذکورہ سزاؤں میں سے جو چاہیں سزا دیں۔(۸)

(۲) ابو برزہ ہلال بن عویمر کی قوم نے حضور رسول معظم ﷺ سے عہد کیا کہ آپ ہماری طرف سے امن میں ہیں اور آپ کی طرف ہمیں امن ہوگا' آپ ﷺ نے معاہدہ پورا کیا مگر ابو برزہ ہلال بن عویمر کی قوم نے معاہدہ توڑ دیا' ہوا یوں کہ بنی کنانہ

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۰۷' ۴۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۵۵' ص ۱۵۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۲۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۵۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۸۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۰

کے چندلوگ اسلام کی ہدایت لینے حضور نبی پاک علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہونے کے ارادے سے چلے' ہلال کی قوم نے انہیں بے گناہ قتل کر دیا اور ان کے مال لوٹ لئے' اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مذکورہ سزاؤں سے کوئی سزا دینے کا اختیار دیا گیا۔(۹)

(۳) قبیلہ بنی عرینہ (اور ایک روایت میں قبیلہ عسکل) کے چند آدمی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے' بظاہر اسلام قبول کر کے مدینہ طیبہ میں رہنے لگے' چند دنوں بعد بیمار ہو گئے ان کے پیٹ پھول گئے' وہ کہنے لگے کہ مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمیں راس نہیں آئی ہے' آپ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تم مدینہ طیبہ سے باہر جہاں ہمارے صدقہ کے اونٹ ہیں وہاں چلے جاؤ' اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیؤ شفا پاؤ گے' انہوں نے ایسا ہی کیا' چند روز بعد صحت یاب ہو گئے' مگر ان کی نیت میں فتور آ گیا' اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹ لوٹ کر بھاگ نکلے' حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر ہوئی آپ ﷺ نے اپنے غلام حضرت یسار رضی اللہ عنہ کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا' مگر ان بدبختوں نے حضرت یسار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور انہیں شہید کر دیا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا' وہ جلد ہی گرفتار ہو کر پیش کئے گئے' آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھروا کر مدینہ شریف کے قریب مقام حرہ میں پھینکوا دیا' وہ کئی روز تک تڑپ تڑپ کر وہاں ہی مر گئے' اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی' جس میں فرمایا گیا کہ رہزنوں کو آئندہ صرف مذکورہ سزائیں دی جائیں اس کے علاوہ دیگر سزائیں منسوخ ہیں۔ یہ واقعہ ۶ ہجری کا ہے۔(۱۰)

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۵۹۴
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۴۰۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۳۵۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۸۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۵۰' ۴۵۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۴۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۴۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۳۵۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۸۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۸۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۴۴۹

(۴) بنی اسرائیل کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں انہیں بتایا گیا کہ اگر تم کسی کو قتل کرو گے تمہیں قتل کر دیا جائے گا اور اگر قتل کے ساتھ تم نے کسی کا مال بھی لوٹا تو تمہیں سولی پر چڑھایا جائے گا' اگر تم نے رہزنی کرتے ہوئے کسی کا مال لوٹا تو بطور حد تمہارا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا' اگر محض تم نے دہشت گردی کی لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا تو تمہیں قید کر دیا جائے گا۔(۱۱)

(۵) آیت نمبر ۳۴ "اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ" کافروں کے بارے میں نازل ہوئی کہ اگر تم نے توبہ کر لی تو ہم تمہارے گذشتہ گناہ معاف کر دیں گے۔(۱۲)

مسائل شرعیہ:

(۱) مسلمان اہل شریعت اور سالکین طریقہ نبویہ اللہ تعالی جل مجدہ اور اس کے محبوب رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے پیارے ہیں' انہیں راحت پہنچانا اللہ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کو راحت پہنچانا ہے' انہیں ایذا دینا اللہ تعالی اور اس کے رسول انور ﷺ کو ایذا دینا ہے' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِرْحَمْ مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکَ مَنْ فِی السَّمَآءِ (۱۳)

زمین والوں پر رحم کر' آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ حدیث قدسی میں ہے۔

مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ ......الحدیث (۱۴)

اللہ تعالی جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی اس نے میرے ساتھ جنگ کا اعلان کیا۔ بلکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت '۵۷)

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو' ان پر اللہ کی لعنت ہے کہ دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

---

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۴

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۵۷

(۱۳) ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن جریر و ایضا الطبرانی و الحاکم عن ابن مسعود' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۶۲

(۱۴) ☆ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء و الحکیم و ابن مردویہ و ابو نعیم فی الاسماء و ابن عساکر عن انس بحوالہ کنز العمال' ج ۱' ح ۱۱۶۰

مومنوں کو ایذا دینا درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو ایذا دینا ہے اور انہیں راحت پہنچانا گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی کو ایذا رسانی سے محفوظ رکھے اور حتی الامکان اس کی راحت رسانی میں کوشاں رہے، یہ حکم کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہے۔ (۱۵)

﴿۲﴾ مسلمانوں کو ایذا دینے سے رسول اللہ ﷺ کا بے تاب ہونا اور مسلمان کو راحت دینے سے رسول اللہ ﷺ کا راضی ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ہمارے اعمال کی حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر ہے کیونکہ خبر کے بغیر غمی یا خوشی کا پایا جانا ممکن نہیں۔

اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اپنے محبوب رسول اور محبوب آقا کو راضی رکھنے کے لئے نیک اعمال میں کوشاں رہے اور اعمال بد سے اجتناب کرے۔ (۱۶)

﴿۳﴾ کسی کا محفوظ مال خفیہ طور سے لینا سرقہ (چوری) ہے، محفوظ مال اچانک اچک لینا نُہبہ (اُچک لینا) ہے، قدرت وشوکت کے ساتھ کسی گروہ کا شہروں میں گھس کر قتل وغارت کرنا، مال چرانا، مکابرہ کہلاتا ہے اور قدرت وشوکت کے ساتھ کسی گروہ کا مسافروں کا راستہ روک لینا، انہیں ڈرانا دھمکانا، قتل وغارت کرنا، لوٹ مار کرنا، قطع طریق (ڈاکہ ڈالنا) ہے۔ (۱۷)

﴿۴﴾ ڈاکہ اور مکابرہ ملکی امن وامان تباہ کر دیتا ہے، کسی کی جان محفوظ نہیں رہتی، دہشت کے خوف سے لین دین، آمد ورفت معطل ہو جاتا ہے، تجارت کسب کا بڑا ذریعہ ہے، ڈاکو مسلمانوں کی جان وآبرو کا دشمن ہے، نیز مسلمانوں کا ذریعہ معاش تجارت روکنے کا باعث ہے، یہ اشد جرم ہے اللہ تعالیٰ نے ڈاکوؤں پر سخت حد مقرر کی ہے یہ حد ڈاکہ زنی، رہزنی کا ارادہ

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۵۹۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۲۸۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۱۱۹

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۱، ص ۲۱۴

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۰۶

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۴۹۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۴۵۱

رکھنے والوں کو روکنے اور تجارت کا دروازہ کھولنے کا ذریعہ ہے' شدید مرض کا علاج طاقت وردوا سے ممکن ہے' اس لئے یہ حدود عین انصاف اور امن وامان قائم رکھنے کا واحد علاج ہیں۔ (۱۸)

﴿۵﴾ کسی انسان یا جانور کے ہاتھ پاؤں' ناک کان' آنکھ وغیرہ کاٹنا مُثلہ کہلاتا ہے' آیت مبارکہ میں مُثلہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (۱۹)

﴿۶﴾ قرآن مجید سے حدیث کا نسخ ہوسکتا ہے' عرینہ والوں کی سزا (جس کا ذکر شان نزول میں گذر چکا ہے) قرآن مجید نے منسوخ کردی' اب مثلہ کرنا حرام ہے' اسی طرح متواتر یا مشہور صحیح حدیث سے قرآن کا حکم منسوخ ہوسکتا ہے' سجدہ تعظیمی قرآن مجید سے ثابت ہے اس کی حرمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ (۲۰)

﴿۷﴾ رہزن' ڈاکو چار نوعیت کے ہیں' ہر ایک کی حد علیحدہ ہے۔

(ا) جو ڈاکو اور دہشت گرد صرف مسلمانوں یا ذمیوں میں سے کسی کو قتل کرے اس کی سزا قتل ہے' یہ قتل بطور حد ہے' جو کسی کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوسکتی۔

---

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۵۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۸

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۰۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۹۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۴۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۸۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۵۰

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۴۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۸۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۴

(ب) جو ڈاکو کسی کو قتل کرے اور مال بھی لوٹے اس کی سزا سولی دینا ہے' ڈاکو کو سولی عام گذرگاہ پر دی جائے تاکہ لوگ عبرت پکڑیں۔

(ج) جو ڈاکو صرف مال لوٹتا ہے قتل نہیں کرتا' اس کی سزا یہ ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے۔

(د) جو ڈاکو صرف مسافروں کا راستہ روکتا ہے ان میں خوف و ہراس پھیلاتا ہے' ایسے دہشت گرد ڈاکو کی سزا یہ ہے کہ اسے قید کر دیا جائے' جب تک اس سے سچی توبہ ظاہر نہ ہو قید میں رکھا جائے' اگرچہ عمر بھر ہو۔(۲۱)

﴿۸﴾ سزا کے اعتبار سے قتل دو نوعیت کا ہے۔

(ا) حد شرعی: یہ قتل شرع شریف کا حق ہے دنیا میں کسی کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا' مقتول کے وارث اگر معاف کرنا چاہیں تو انہیں بھی اس کا اختیار نہیں' مثلاً رہزن کا قتل۔

(ب) قصاص: قتل عمد یا خطا میں قتل کیا جانا' یہ مقتول کے ورثاء کا حق ہے اگر وہ چاہیں قصاص میں قاتل کو قتل کروائیں اگر چاہیں تو قصاص کے عوض مالی بدلہ لے لیں یا معاف کر دیں۔

یاد رہے کہ رہزن' ڈاکو' دہشت گرد (قاطع طریق) کا قتل حد شرعی ہے جو کسی کے معاف کرنے سے بھی معاف نہیں ہوتا۔(۲۲)

﴿۹﴾ اگر ڈاکو نے قتل نہ کیا ہو اور نہ مال لوٹا ہو بلکہ صرف زخمی کر دیا ہو تو جو زخم قابل قصاص ہوگا اس کا قصاص لیا جائے گا اور جو قابل تاوان زخم ہوگا اس کا مالی معاوضہ لیا جائے گا' معاوضہ لینے یا نہ لینے کا اختیار مجروح (زخمی) کو ہے' وہ چاہے تو

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۰۸' ۴۰۹

☆ احکام القرآن 'ز علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۸۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۲۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۵۳

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۱۰

معاف کردے مگر ڈرانے دھمکانے کی حد قید ہے اسے قید کیا جائے گا۔ (۲۳)

﴿۱۰﴾ اگر ڈاکو نے مال لے کر زخمی بھی کر دیا تو مال لینے کے عوض اس کا ہاتھ پاؤں کاٹ دیا جائے گا اور زخمی کرنے کی سزا کوئی نہیں ہوگی' کیونکہ عصمتِ نفس بندہ کا حق ہے اور عصمتِ مال اللہ کا حق ہے' جب حد شرعی جاری ہوگئی کیونکہ مجرم نے حق خداوندی میں دخل اندازی کی تو اب عصمت نفس ساقط ہوگئی۔ (۲۴)

﴿۱۱﴾ لوٹا ہوا مال اگر ڈاکوؤں کے پاس ہو تو مال واپس کیا جائے گا۔ (۲۵)

﴿۱۲﴾ اگر ڈاکوؤں کے گروہ میں کوئی عورت بھی ہو تو جس نے قتل کیا ہو اور مال لیا ہو تو عورت کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اور لوٹے ہوئے مال کا تاوان بھی وصول کیا جائے گا' البتہ عورت کو مقتول کے اولیاء معاف کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ (۲۶)

﴿۱۳﴾ اگر ڈاکوؤں میں کوئی نابالغ بچہ شامل ہو تو ڈاکوؤں پر سے حد شرعی ساقط ہو جائے گی صرف قصاص کا حق باقی رہ جائے گا۔ (۲۷)

﴿۱۴﴾ اگر قافلہ والوں میں سے بعض نے بعض کو لوٹ لیا تو حد واجب نہ ہوگی' کیونکہ پورا قافلہ ایک پناہ گاہ کی حیثیت رکھتا ہے' جیسے ایک مکان میں دو آدمی رہتے ہوں اور ایک دوسرے کا سامان چرا لے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی' البتہ قصاص اور مالی معاوضہ واجب ہوگا۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ امن وامان کی نازک ہوتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر علماء نے فرمایا ہے کہ اگر ڈاکو ہتھیار بند ہو کر شہر میں رہزنی کریں یا مال لوٹنے کا ارادہ کریں تو رہزن اور ڈاکو قرار پائیں گے' ان پر حد شرعی نافذ ہوگی' رہزنی دن میں ہو یا رات میں' بہرصورت حد شرعی جاری ہوگی۔ (۲۹)

﴿۱۶﴾ ڈاکو اگر صرف مال لوٹیں تو باجماع امت ان کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں کاٹے جائیں گے۔ (۳۰)

---

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۲

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۲

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۲

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۲

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۲

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۷

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵۱

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۴۵۲

﴿۱۷﴾ ڈاکوؤں میں سے اگر قتل یا مال لوٹنے کا ارتکاب ایک نے کیا باقی مددگار ہوں مرتکب جرم نہ ہوں تو بھی حد شرعی سب پر جاری ہوگی۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ مجرم کے احوال جرم کے موافق تقسیم سزا قواعد شرع کے موافق ہے' ایسے امور میں حاکم کو اختیار تمیز دینا قواعد شرع کے موافق نہیں کیونکہ اس جرم میں خِفّت اور ثِقل ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے' اب اگر حاکم کو اختیار تمیز دیا جائے گا تو شدید ترین جرم پر خفیف ترین سزا اور خفیف ترین جرم پر شدید ترین سزا کا جواز پیدا ہو جائے گا' جو قواعد شرع کے مطابق نہیں۔(۳۲)

﴿۱۹﴾ ڈاکو اور محارب جب راستہ روک دیں' مسافروں کا امن و سہولت سے گذرنا ممکن نہ رہے تو حاکم وقت پر ان سے قتال واجب ہے اور مسلمانوں پر ان کے قتال میں تعاون کرنا فرض ہے' تاکہ عام مسلمانوں سے ایذا دور ہو' اگر وہ بھاگ جائیں تو ان کا تعاقب ضروری نہیں' البتہ اگر انہوں نے کسی کو قتل کیا ہو یا مال لوٹا ہو تو ان کا تعاقب واجب ہے ان کو گرفتار کر کے ان پر حد شرعی جاری کی جائے گی۔(۳۳)

﴿۲۰﴾ ڈاکو اگر کسی کو قتل کر دے تو اس کا ولی حاکم وقت ہے' مقتول کا وارث اسے معاف نہیں کر سکتا' اور نہ حاکمِ وقت اسے معاف کر سکتا ہے' کیونکہ یہ حد شرعی ہے۔(۳۴)

﴿۲۰﴾ ڈاکو اگر کسی کو قتل کر دے تو اس کا ولی حاکم وقت ہے' مقتول کا وارث اسے معاف نہیں کر سکتا' کیونکہ یہ حد شرعی ہے اور نہ حاکم وقت اسے معاف کر سکتا ہے۔(۳۵)

﴿۲۱﴾ ڈاکو اگر ڈاکہ سے پہلے اسلحہ کے روز سے عصمت دری کرے تو اس کا جرم نہایت فحش اور شدید ہے' لہٰذا اس کی سزا بھی شدید ہے۔(۳۶)

(۳۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۶۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۵۳

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۵۵

(۳۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۴۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۵۵

(۳۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۴۰۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۵۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۵۶

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۴۰۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۵۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۵۶

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۵۲

﴿۲۲﴾ جو شخص مسلمان ہونے کا ارادہ کرے ابھی مسلمان نہ ہوا وہ مستامن کے حکم میں ہے۔ (۳۷)

﴿۲۳﴾ ڈاکہ مارنا اور ڈاکہ مارنے کی کوشش کرنا دونوں کا ایک ہی حکم ہے دونوں پر حد جاری ہوگی۔ (۳۸)

﴿۲۴﴾ ڈاکو کو حد میں قتل کیا جائے گا اگر چہ اس نے تیز دھار آلہ سے قتل نہ کیا ہو۔ (۳۹)

﴿۲۵﴾ جو ڈاکو پکڑے جانے سے پہلے سچی توبہ کر لیں، ڈکیتی چھوڑ دیں اور خود کو حاکم کے سامنے پیش کر دیں گذشتہ پر ندامت کریں، آئندہ باز رہنے کا عہد کریں تو حد شرعی اور اخروی سزا سے بچ جائیں گے، البتہ ان پر قصاص جاری ہوگا اور لوٹا ہوا مال اگر موجود ہو تو واپس کرنا ہوگا، توبہ سے حقوق العباد معاف نہیں ہوتے، اسی پر اجماع امت قائم ہے۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حارثہ بن بدر نے ڈاکہ زنی میں اودھم مچا رکھی تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے سچی توبہ کی توفیق دی، کسی واسطہ کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہو کر تائب ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معاف فرما دیا۔ (۴۰)

﴿۲۶﴾ جن مجرم رہزن کافروں نے قابو میں آنے سے پہلے شرک سے توبہ کر لی اور مسلمان ہو گئے، ان پر توبہ کے بعد حد جاری نہ ہوگی، اور بحالت کفر انہوں نے جو کچھ کیا، قتل کیا، مال لوٹا، کسی فعل پر ان سے مواخذہ نہ ہوگا، کہ اسلام پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

---

(۳۷) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۰

(۳۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۲

(۳۹) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۶'ص ۱۱۹

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۰۶'۴۰۷'۴۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان'ج۲'ص ۶۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ص ۱۵۵'۱۵۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۶'ص ۱۲۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر"ج۱۱'ص۲۱۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج۱'ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر'ج۲'ص ۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور'ج۱'ص ۴۹۱

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص ۴۵۸

حدیث شریف میں ہے۔ اَلْاِسْلَامُ مَایَجُبُّ مَاکَانَ قَبْلَهُ (۴۱)

اسلام ماقبل کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔(۴۲)

﴿۲۷﴾ اگر حربی کافر گرفت میں آنے کے بعد بھی شرک سے توبہ کر لے تو اس سے مواخذہ نہ ہوگا' اسی پر اجماع امت ہے۔(۴۳)

﴿۲۸﴾ مرتد کا قتل واجب ہے اس کے قتل کی وجہ صرف ارتداد ہے' مرتد اگرچہ قتل نہ کرے' نہ مال لوٹے بہر حال قتل ہوگا۔(۴۴)

﴿۲۹﴾ چونکہ نبی اکرم رسول معظم ﷺ کا مرتبہ وعزت اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ ہے اس لئے آپ ﷺ سے مسلمان کا جنگ کرنا ارتداد ہے۔(۴۵)

﴿۳۰﴾ ملک میں فساد پھیلانا سخت جرم ہے اور امن قائم رکھنا بڑی نیکی ہے' فساد انگیزی اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ ہے' جب تک حاکم اسلامی احکام پر عمل پیرا ہے اس کے خلاف بغاوت کی سزا قتل ہے۔(۴۶)

﴿۳۱﴾ حکومت کا باغی اگر گھر بیٹھا رہے' فساد نہ پھیلائے اگرچہ اہل بغاوت کا معتقد ہو اسے قتل نہ کیا جائے گا' کیونکہ اس سے امن عامہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں۔(۴۷)

﴿۳۲﴾ جس مسلمان کو حداً قتل کیا گیا ہو اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے' نہ اسے غسل دیا جائے گا' اس کی لاش ایک گڑھے میں دفن کردی جائے۔

---

(۴۱) ☆ رواه ابن سعدعن الزبیرعن جبیربن مطعم 'بحواله جامع صغیر' ج ا'ص ۲۱۱

(۴۲) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٔپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج ۳'ص ۴۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج ۶'ص ۱۵۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۰۷

(۴۳) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٔپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج ۳'ص ۴۵۷

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۵۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۱۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج ۶'ص ۱۵۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر' ج ۱۱'ص ۲۱۵

(۴۵) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۱'ص ۱۱۹

(۴۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۱۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۱۵۷

(۴۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۱۰

﴿۳۳﴾ رسول اللہ ﷺ زندگی اورامن کے محافظ ہیں'ان کے جانشین خلفاء اور بادشاہ آپ کے نائب ہیں'رسول اللہ ﷺ کے نائبوں سے جنگ اللہ اوراس کے رسول کریم ﷺ سے جنگ ہے۔(۴۸)

﴿۳۴﴾ ہر گناہ کرنے ولا درحقیقت اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا ہے'لہٰذا کسی شہر والے سود لینے سے باز نہ آئیں یا جمعہ اور جماعت کے قائم کرنے سے انکار کردیں تو حاکم ان سے قتال کرے' کیونکہ یہ بمنزلہ محارب ہیں۔(۴۹)

﴿۳۵﴾ محض کفر کی وجہ سے کسی کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے جائیں۔(۵۰)

﴿۳۶﴾ مرتد کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے جائیں نہ اسے سولی دی جائے' بلکہ اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ مسلمان ہوجائے تو اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔(۵۱)

﴿۳۷﴾ توبہ سے ڈاکو کی حد معاف ہوجاتی ہے'چوری کی سزا معاف نہیں ہوتی' کیونکہ ڈاکہ کی سزا حداورحق اللہ ہے'اور چوری بندے کا حق ہے'بندے کے معاف کرنے سے ہی معاف ہوتی ہے۔(۵۲)

﴿۳۷﴾ نصوص میں حکم عموم کلمات کا ہوتا ہے'مخصوص سبب کا اعتبار نہیں ہوتا جب تک یہ معلوم نہ ہوکہ یہ حکم مخصوص سبب کا ہے۔(۵۳)

☆☆☆☆☆

(۴۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص ۴۴۹

(۴۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۲'ص ۵۹۶

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۰۷

(۵۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر"ج۱۱'ص ۲۱۵

(۵۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۵۳

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۰۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر"ج۱۱'ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۶'ص ۱۲۱

☆☆☆☆☆

باب (۱۳۲):

چوری کی شرائط اور اس کی سزا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقۡطَعُوۡٓا اَيۡدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ☆ فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوۡبُ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیات ۳۸'۳۹)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو' ان کے کئے کا بدلہ' اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے' تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا' بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"اَلسَّارِقُ": سَرِقَةٌ کا اسم فاعل ہے جو مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مونث کے لئے کلمہ "اَلسَّارِقَةُ" ہے۔

سرقہ کا معنی ہے' کسی کا محفوظ مال محفوظ جگہ سے خفیہ طور پر لے لینا' شریعت نے مخصوص مقدار کی شرط کا لحاظ رکھا ہے'(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۳۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۱۳۲
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۶' ۳۷۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۲۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۱' ص ۲۲۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۳۳
☆ تفسیر مظہری' از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ص ۳۵۳

"اَیۡدِیَھُمَا": اَیۡدِی جمع ہے اس کا واحد یَدٌ ہے اس آیت میں یَدٌ سے مراد دایاں ہاتھ ہے اس کی تائید قرآن مجید کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات "اَیۡمَانَھُمَا" کرتی ہے یعنی ہر چور خواہ مرد ہو یا عورت کا دایاں ہاتھ کاٹ دو اسی پر اجماع امت ہے۔(۲)

"جَزَآءً بِمَاکَسَبَا": چور کا ہاتھ کاٹنا اس کے تمام کئے کی سزا ہے یعنی چور نے چوری کے بعد مال مسروقہ (چوری کیا ہوا مال) اگر ضائع کر دیا یا اس کے قبضہ سے مال مسروقہ ضائع ہو گیا بہر صورت اس کی سزا اس کا ہاتھ کاٹنا ہے بِمَا میں مَا عمومیت کے لئے ہے یعنی چوری اور اس کے مال مسروقہ سے متعلق اس کے تمام اعمال کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اس کے علاوہ مالی تاوان کی سزا نہیں دی جاسکتی۔(۳)

"نَکَالًا": نُکُوۡل اور تَنۡکِیۡل کا معنی ہے روک دینا باندھ دینا جانور کو لگام دینا عبرت ناک سزا دینا عقوبت۔

چونکہ اسلامی سزائیں جرائم کو روک دیتی ہیں اس لئے اللہ تعالی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کو "عبرت ناک سزا" قرار دیا ہے تاکہ چور کا حشر دیکھ کر کوئی اور چوری سے رک جائے۔(۴)

شان نزول:

آیت کے شان نزول کے بارے میں بعض مفسرین نے طعمہ بن ابیرق کا نام بیان کیا ہے جس کا حال سورۃ النسآء میں گذر چکا ہے۔(۵)

---

(۲) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) ص ۲۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور ج ۱ ص ۴۹۱
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی ج ۳ ص ۲۶۳
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور ص ۳۵۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج ۲ ص ۴۱۴ ، ۴۲۱
(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان ج ۲ ص ۶۱۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۱ ص ۲۲۸
(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی ص ۵۰۶
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری (م۷۷۰ھ) مطبوعه مصر ج ۲ ص ۱۳۳
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر ج ۸ ص ۱۴۵
(۵) ☆ ملاحظه هو احکام القرآن ازمحمد جلال الدین قادری باب ۱۱۲ جلد دوم
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور ج ۱ ص ۴۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور ص ۳۵۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کا مال محفوظ مقام سے خفیہ طور پر لینا سرقہ (چوری) ہے' چوری کی سزا چور کا دایاں ہاتھ کاٹ دینا ہے' اور یہ سزا فرض ہے' نص قطعی سے ثابت ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ قرآن مجید کی آیت متعلقہ سرقہ مجمل ہے' اس میں مال مسروقہ کی مقدار کا تعین نہیں' چوری کے مقام کا بیان نہیں' چوری کی کیفیت کا ذکر نہیں' چور کے کاٹے جانے والے ہاتھ کا تعین نہیں' یہ بھی واضح نہیں کہ اگر دوبارہ چوری کرے تو کیا سزا ہے' اور اس کے علاوہ دیگر تفاصیل کا ذکر نہیں' ان سب اجمالات کو احادیث شریفہ نے بیان فرمایا ہے' گویا احادیث طیبہ کے بغیر قرآن مجید کا سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں' قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے کسی ماہر علوم احادیث کی طرف رجوع لانا لازمی ہے۔ (۷)

﴿۳﴾ جس چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس کے لئے چند شرائط ہیں' اگر یہ شرائط پائی گئیں تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا ورنہ نہیں' وہ شرائط یہ ہیں۔

(ا) چوری کی گئی شئ کا مالیت والا ہونا' جو شئ مالیت والی نہیں اس میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' مثلاً مسلمان کے پاس سور' شراب وغیرہ۔

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۱۵ ومابعد
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۶۰۴ ومابعد
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶'ص ۱۶۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲'ص ۵۵
☆ تفسیر کبیر' ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱'ص ۲۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱'ص ۴۹۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱'ص ۴۹۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۲۸۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۲۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶'ص ۱۳۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۴۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۲

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۱۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱'ص ۲۲۴

(ب) وہ شئ کسی کی مِلک میں ہو لہٰذا وہ مال جو کسی کی مِلک نہ ہو اس کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' مثلاً کفن' کہ یہ نہ میت کی مِلک ہے نہ وارثوں کی مِلک ہے۔

(ج) اس مال میں چور کی ملکیت شامل نہ ہو' اگر چور کی ملکیت یا اس کا شبہ ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(د) مال کا معصوم ہونا' یعنی مال شرع کی رو سے محفوظ ہو' حربی کافر کا مال معصوم نہیں' لہٰذا اس کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا' بلکہ یہ مال غنیمت ہے۔

(ھ) مال کا محفوظ جگہ پر ہونا' اگر کسی کا مال کھلی جگہ یا راستہ پر پڑا ہوا اور مالک یا اس کا محافظ وہاں موجود نہ ہو' اس مال کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(و) چور کا عاقل بالغ ہونا' اگر نابالغ یا مجنون نے چوری کی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ وہ مکلّف نہیں۔

(ز) مال مسروقہ کا نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ ہونا' چوری میں نصاب دس درہم چاندی ہے' رائج الوقت وزن تقریباً بتیس گرام (۳۲) ہے' اتنی چاندی یا اس کی قیمت کے برابر مال کا کم از کم ہونا نصاب سرقہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ لَایُقْطَعُ السَّارِقُ فِیْ اَقَلِّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاھِمَ (۸)

دس درہم سے کم چوری میں چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے۔

بعض روایات میں ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں' ڈھال کی قیمت عہد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل السلام میں دس درہم تھی' حدیث شریف میں ہے۔ کَانَ ثَمَنُ الْمَجَنِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَشَرَۃَ دَرَاھِمَ (۹)

عہد نبوی میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔ (۱۰)

(۸) ☆ رواہ الدارقطنی عن عبداللہ بن مسعود' ج۲' ص ۱۹۲

(۹) ☆ رواہ الدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ' ج۲' ص ۱۹۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۱۵ ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۱' ص ۲۲۵' ۲۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۱۳۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۳۶۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۲۵

﴿۴﴾ کسی شئ کے لئے کوئی ذریعہ حفاظت ہو تو ہر طرح کے مال کے لئے وہ ذریعہ حفاظت تسلیم کیا جائے گا' مثلاً گھوڑوں کے اصطبل یا بکریوں کے ریوڑ سے موتی' نقدی وغیرہ چرائے تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔(۱۱)

﴿۵﴾ حفاظت کبھی مقام کی وجہ سے ہوتی ہے مثلاً خزانہ' عمارت وغیرہ' کبھی نگرانی کی وجہ سے ہوتی ہے' مثلاً کوئی شخص اپنا سامان راستہ یا مسجد میں رکھ کر بیٹھ جائے تو حفاظت شمار ہوگی' لٰہذا ایسے شخص کی نگرانی میں رکھی ہوئی شئ اگر چوری ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے' ان کے سرہانے سے کسی نے چادر چرالی' اس پر چور کا ہاتھ کاٹا گیا۔(۱۲)

﴿۶﴾ چوری میں مال کا خفیہ لینا شرط ہے' اگر دن میں چوری ہو تو شروع سے آخر تک پوشیدہ ہونا ضروری ہے اور اگر رات میں ہو تو صرف ابتدا میں پوشیدہ ہونا کافی ہے' کیونکہ رات میں نقب زنی اگر چھپ کر کی پھر مالک مال سامنے آ گیا تو یہ سرقہ ہے'(۱۳)

﴿۷﴾ لٹیرے اور اُچکے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا بلکہ اسے تعزیر کی جاتی ہے' کیونکہ یہ خفیہ طور سے مال نہیں لیتے۔(۱۴)

﴿۸﴾ خائن اور منکر امانت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ حفاظت کاملہ کے اندر سے مال نہیں لیا' بلکہ مالک نے اپنی مرضی سے اسے مال دیا تھا' اب مال خائن اور منکر امانت کی ملک میں چلا گیا' چور کی حفاظت میں مالک کا اپنا مال خود دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ لَیْسَ عَلٰی مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ وَّلَا خَائِنٍ قَطْعٌ (۱۵)

اُچکے' فریبی اور خائن کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔(۱۶)

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۱۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۶۴

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ مالک و احمد و الحاکم و ابوداؤد و ابن ماجہ' بحوالہ

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۶۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۶۵

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۶۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۷۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۶۶

(۱۵) ☆ رواہ ابن حبان عن جابر' ج۱۰' ص ۳۱۱' مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۶۶

﴿۹﴾ کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ کفن پر وارثوں کی ملکیت مشتبہ ہے' بلکہ ان کی ملک نہیں اور میت کسی شئ کا مالک نہیں' دفن کے بعد جب میت کا تمام مال دوسروں کا ہو جاتا ہے اور اس کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے' کفن کا کس طرح مالک ہوگا۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ قبر میں اگر مدفون خزانہ ہو تو چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ قبر حفاظت کی جگہ نہیں۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ بیت المال کے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' بیت المال کا مال عوام کا ہے' اور چور عوام میں داخل ہے' فی الجملہ چور بیت المال کی ملکیت میں شامل ہے' اس صورت حال میں ملکیت مشتبہ ہوگئی' لہٰذا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔(۱۹)

﴿۱۲﴾ مسجد کا اگر کوئی محافظ نہ ہو تو وہاں سے چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا' ہاں اگر مسجد کا سامان مقفل کمرہ سے چرایا گیا تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔(۲۰)

﴿۱۳﴾ ایک شریک اگر شرکت کا مال دوسرے شریک کے تحفظ سے چرالے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔(۲۱)

﴿۱۴﴾ اگر ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر کچھ رقم قرض ہو اور دائن (قرض خواہ) مقروض سے اپنے قرض کے برابر رقم چرالے تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ اس نے صرف اپنا حق وصول کیا ہے' بلکہ اگر رقم قرض سے زائد چرالے تو بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ چوری کی ملکیت اس چرائی ہوئی رقم کے ساتھ مخلوط ہوگئی ہے۔(۲۲)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۱۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۱۶۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۵۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۴۶۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۲۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۱۹'۴۲۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۴۶۸

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۲۰

(۲۱) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۴۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۵۳

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۱۶۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳'ص ۴۶۹

﴿۱۵﴾ ماں' باپ اور ساری اوپر کی اصل (دادا' پردادا) اپنی اولاد کا مال چرالیں تو ان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' اسی طرح اولاد اور نسل اپنے ماں' باپ اور بالائی اصل کا مال چرالیں تو بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے۔ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ (۲۳)

تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کی مِلک ہے۔ (۲۳)

﴿۱۶﴾ ذی محارم کے ہاں چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' ذی محارم وہ ہیں کہ اگر ان میں ایک کو مرد اور دوسرے کو عورت تصور کیا جائے تو ان کا آپس میں نکاح حرام ہو' مثلاً پھوپھی' خالہ' بہن وغیرہ' مال کی حفاظت اس صورت میں ناقص ہوتی ہے' ہر محرم کو دوسرے محرم کے گھر جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ (۲۴)

﴿۱۷﴾ دوست کے گھر سے مال چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا' کیونکہ چوری کے وقت وہ دشمن بن جائے گا۔ (۲۵)

﴿۱۸﴾ مہمان نے مہمانی کے دوران کوئی شئ میزبان کے گھر سے چرائی تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ اسے گھر میں آنے کی اجازت مل چکی تھی۔ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ رواہ ابن ماجه عن جابر و الطبرانی عن سمرہ و ابن مسعود' بحواله جامع صغیر' ج ۱' ص ۱۸۶

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۰۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ۱' ص ۴۹۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۴۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی' پشاور' ص ۳۵۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۷۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۴۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۱' ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۰۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی' پشاور' ص ۳۵۳

(۲۵) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۴۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی' پشاور' ص ۳۵۴

(۲۶) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۴۷۰

﴿۱۹﴾ دکان جس میں عام طور پر دن میں داخل ہونے کی اجازت ہوتی ہے تو دن کے وقت دکان سے چوری کرنے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ داخلہ کی اجازت عام ہے۔(۲۷)

﴿۲۰﴾ اگر بقدر نصابِ سرقہ مال چرایا' پھر چوری کے بعد مالک سے خرید لیا' یا مالک نے ہبہ کر دیا' یا بطور میراث چور کی مِلک میں آ گیا' یہ سب کچھ قاضی کے پاس مقدمہ جانے سے پہلے ہو گیا' یا مقدمہ کی پیشی کے بعد اور فیصلہ سے پہلے ہو گیا' یا فیصلہ کے بعد ہوا تو بہر حال چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' فیصلہ نافذ ہو جانے سے پہلے چور کا مالک بن جانا شبہ پیدا کرتا ہے اور شبہ کی صورت میں حد ساقط ہو جاتی ہے۔(۲۸)

﴿۲۱﴾ چوری میں ہاتھ کٹنے کے لئے نصاب سرقہ بالاجماع ضروری ہے' لہٰذا چوروں کے ایک گروہ نے مال چرایا تو تقسیم کے بعد ہر ایک کے حصہ میں بقدر نصاب سرقہ مال نہ آیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔(۲۹)

﴿۲۲﴾ جس علاقہ میں جو چیز بے قیمت' بے قدر اور عام طور پر مباح ہو' اس کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' جیسے لکڑی' خشک گھاس' بانس' مچھلی' پرندے' جنگلی شکار کے جانور' چونہ' گچ وغیرہ' کھانے کی جو چیزیں جلد سڑ جاتی ہیں ان کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' جیسے سالن' دودھ' دہی' گوشت' تازہ پھل' تر کھجوریں وغیرہ۔(۳۰)

﴿۲۳﴾ پھل اگر درخت پر سے کھائے تو اس پر تاوان نہیں' اگر خشک کرنے کے مقام سے پھل کھائے تو ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے'(۳۱)

﴿۲۴﴾ گیہوں اور دوسرے خشک غلہ کی چوری موجب قطع ہے اسی پر اجماع ہے' اسی طرح شکر کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا'(۳۲)

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۱
(۲۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۱۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۲
(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۲
(۳۰) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۵
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۲۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۰۸
(۳۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۶۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۴۹۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۷
(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۹

﴿۲۵﴾ قحط سالی کے زمانہ میں غلہ کی چوری پر ہاتھ قطع نہیں کیا جائے گا' کیونکہ ایسی چوری پیٹ بھرنے کے لئے کی جاتی ہے' اور پیٹ بھرنے کے لئے غلہ لے لینا جائز ہے' اسی طرح اضطراری بھوک کی وجہ سے چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔(۳۳)

﴿۲۶﴾ پہلی چوری پر چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر دوبارہ چوری کرے یا دایاں ہاتھ کسی وجہ سے پہلے ہی کٹا ہو تو اس حالت میں چوری کا حکم یہ ہے کہ چور کا بایاں پاؤں کاٹا جائے' اسی پر اجماع علماء ہے۔

اگر چور کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں پہلے ہی کٹا ہوا ہو تو تیسری بار چوری پر اسے قید کر دیا جائے گا۔(۳۴)

﴿۲۷﴾ چور کا ہاتھ کاٹ کر اسے داغ دینا چاہئیے تا کہ خون نکل کر ہلاک نہ ہو جائے۔(۳۵)

﴿۲۸﴾ شراب' آلات لہو ولعب کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔(۳۶)

﴿۲۹﴾ دار حرب دار اباحت ہے' وہاں کی کوئی شئ کسی کی ملک نہیں۔(۳۷)

﴿۳۰﴾ حاکم چوری کے بارے میں سوال کرے' کیسے کی' کب کی' کہاں سے کی' کتنی کی وغیرہ' اس کے بعد سزا دے۔(۳۸)

﴿۳۱﴾ چوری کرتے وقت مال اللہ کی مِلک میں چلا جاتا ہے' یہی وجہ ہے کہ چوری حق العبد بھی اور حق اللہ بھی ہے' مقدمہ پیش ہو جانے کے بعد چور کا ہاتھ کاٹنا لازمی ہے' مالک معاف نہیں کر سکتا۔(۳۹)

﴿۳۲﴾ ہر مال کی حفاظت کا انداز مختلف ہوتا ہے' ایک جیسا ہونا ممکن نہیں' جانور اور زیور وغیرہ کی حفاظت علیحدہ علیحدہ ہے۔(۴۰)

﴿۳۳﴾ جانور اگر حفاظت کی جگہ کے علاوہ دوسری جگہ بندھا ہوا اور چوری ہو جائے تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔(۴۱)

---

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۹

(۳۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۶۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۵۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۷۹

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۷۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۸۴

(۳۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۲۵

(۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۲۵

(۳۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۵۴

(۳۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۵۴

(۴۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۲۲

(۴۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۱۹

﴿۳۴﴾ ایک احاطہ میں جتنے گھر ہوں وہ سب محفوظ ہیں' لہٰذا اگر کوئی دوسرے کے مکان سے چوری کرے گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (۴۲)

﴿۳۵﴾ اگر کوئی چیز لی مگر پوشیدہ طور پر نہیں' یا جو کچھ لیا وہ مال نہیں' یا وہ مال ہے مگر جہاں سے لی وہاں جانا منع نہیں' مثلاً محرم رشتہ دار کے گھر سے' بیوی یا خاوند کے گھر سے' یا میزبان کے گھر سے' یا باہر جیب کاٹ کر مال لیا' یا وہ چیز مال بھی ہے اور زیر حفاظت بھی ہے مگر کسی کی ملکیت میں نہیں مثلاً مال وقف ہے' یا دس درہم سے کم ہے' ان صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' لیکن جو کچھ لیا ہے اگر وہ بعینہٖ موجود ہے تو واپس کرنا واجب ہے اگر ضائع ہو گیا تو اس کی قیمت ادا کرنا ہو گی۔ (۴۳)

﴿۳۶﴾ چور کا ہاتھ کاٹنا اور اسی طرح دیگر سزائیں دینا حاکم کے اختیار میں ہے' ہر آدمی یہ سزائیں نہیں دے سکتا' اگر ایسا ہو تو فساد عام پھیل جائے۔ (۴۴)

﴿۳۷﴾ اجماع امت اس پر ہے کہ حدود کو شبہات کی وجہ سے ساقط کر دو' مثلاً چوری میں ملکیت مشتبہ ہو جائے' حدیث شریف اس امر کی تائید کرتی ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِدْرَءُ و الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَااسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجاً فَخَلُّوْاسَبِیْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ لَاَنْ یَّخْطِیُٔ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنَ اَنْ یَّخْطِیَٔ فِی الْعُقُوْبَةِ (۴۵)

مسلمانوں سے حدود ساقط کرو' مسلمانوں کے لئے اگر خلاصی کا راستہ نکل سکتا ہو تو اس کو رہا کرو' کیونکہ غلطی سے معاف کر دینا سزا میں خطا کرنے سے حاکم کے لئے بہتر ہے۔ (۴۶)

﴿۳۸﴾ چوری کا سامان اگر حفاظت کے مکان سے نہ نکالیں تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ (۴۷)

﴿۳۹﴾ چوری کی حد قائم ہونے کے بعد اگر مسروقہ مال موجود ہو تو واپس کیا جائے گا اور اگر ہلاک ہو گیا یا ہلاک کر دیا تو تاوان نہیں۔ (۴۸)

---

(۴۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۷۰

(۴۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۵۳' ۳۵۴

(۴۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۷۱' ۱۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۱' ص ۲۲۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۱۳۴

(۴۵) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ والترمذی والحاکم والبیھقی فی السنن عن عائشہ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۲۱

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ص ۴۲۵' ۴۲۶

(۴۷) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۳۱

(۴۸) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۳۱

﴿۴۰﴾ مصحف شریف کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔(۴۹)

فائدہ: زمانہ جاہلیت میں چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹا جاتا تھا' چند ایسے واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔

(ا) دَوَیک مولٰی بن عمرو بن خزاعہ نے خانہ کعبہ کا خزانہ چوری کیا' ایک روایت یہ ہے کہ خزانہ کسی نے چرا کر دویک کے پاس رکھ دیا' اس پر دویک کا ہاتھ کاٹا گیا۔(۵۰)

(ب) ولید بن مغیرہ نے ایک چور کو ہاتھ کاٹنے کی سزا دی۔(۵۱)

خیّار بن علوی بن نوفل بن عبد مناف اور مرہ بنت سفیان بن عبد الاسد بنی مخزوم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی۔(۵۲)

خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہاتھ کاٹنے کے اکادکا واقعات ہوئے' سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چوری کے جرم میں ایک یمنی کے ہاتھ کٹوائے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابن ہمرہ اخی عبد الرحمٰن ابن ہمرہ پر چوری کے ہاتھ کٹوائے۔(۵۳)

فائدہ جلیلہ: زمانہ جاہلیت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا کو اسلام نے برقرار رکھا' مگر اس کی چند شرائط کے ساتھ اصلاح فرمادی' اس کا فائدہ یہ ہوا کہ زمانہ نبوی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ میں صرف ہاتھ کاٹنے کے صرف دو واقعات ہوئے' امیر المومنین سیدنا ابوبکر اور امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں صرف ایک ایک شخص کے ہاتھ کاٹے گئے۔

یہ اسلامی سزاؤں کے نفاذ کا اثر تھا کہ چوری کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہوئے' آج بھی اگر یہ سزا پوری شرائط کے ساتھ نافذ کردی جائے تو چوری کے واقعات میں معتد بہ کمی ہوسکتی ہے' رب کریم ہمیں صحیح اور پورے اسلام پر عمل کی توفیق دے۔

☆☆☆☆☆

(۴۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۶۱۴

(۵۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۵۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۶۰

(۵۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۱۶۰

(۵۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۱۵' ۴۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱' ص ۱۲۲

(۵۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۶۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۲

باب (۱۴۳):

﴿رشوت حرام ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡکَذِبِ اَکّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡکَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡہُمۡ ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡہُمۡ فَلَنۡ یَّضُرُّوۡکَ شَیۡئًا ؕ وَاِنۡ حَکَمۡتَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ☆ (سورۃالمآئدۃ آیت'۴۲)

بڑے جھوٹ سننے والے'بڑے حرام خور'تو اگر وہ تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان سے منہ پھیر و گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے'اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو'بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔

حل لغات:

"سَمّٰعُوۡنَ": سَمِعَ باب سے مبالغہ کا صیغہ ہے'یعنی بہت جھوٹ سننے والے۔

"اَکّٰلُوۡنَ": اَکَلَ باب سے مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت کھانے والے۔

"اَلسُّحۡتُ": سین کے ضمہ اور حاء کے سکون کے ساتھ'نیز سین کے ضمہ اور حاء کے ضمہ کے ساتھ' بمعنی حرام مال کمانا'ہلاک کرنا'جڑ سے اکھاڑنا'ہر حرام جس کا کمانا حرام اور کھانا بھی حرام ہے'رشوت۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی'ص ۲۲۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر'ج ۱'ص ۱۲۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر'ج ۱'ص ۵۵۱

شان نزول:

کعب بن اشرف وغیرہ یہودی حکام کے بارے میں نازل ہوئی' یہ لوگ رشوت لے کر مقدمات کا فیصلہ کرتے تھے' رشوت دینے والے کی جھوٹی بات بڑے غور سے سن لیتے اور فریق ثانی کی طرف توجہ نہ کرتے تھے۔(۲)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر حرام مال کمانا حرام ہے' حرام کمائی کا مال کھانا حرام ہے' حرام کمائی کا ہر استعمال حرام ہے' انسان پر لازم ہے کہ حرام مال اس کو واپس کرے جس سے لیا ہے' ورنہ یہ حرام دوسری حلال کمائی کر برباد کر دے گا' اس سے برکت اٹھ جائے گی' حرام کمائی والے کی تمام طاعات برباد ہو جاتی ہیں' انسان کی مروت جاتی رہتی ہے' حرام مال کی خاصیت یہ ہے کہ وہ حلال آمدن کو بھی برباد اور ہلاک کر دیتا ہے۔(۳)

﴿۲﴾ ہر منصف' قاضی' حاکم اور سلطان کے منصب کا تقاضا یہ ہے کہ وہ فریقین میں حق کے ساتھ فیصلہ کرے' مدعی اور مدعیٰ علیہ سے فیصلہ کرنے میں کچھ وصول نہ کرے' اگر مدعی سے کچھ لے کر مدعی علیہ کے خلاف ناحق فیصلہ کرے یا مدعیٰ علیہ سے کچھ لے کر اس کی سزا میں تخفیف کرے تو ایسا کرنا رشوت ہے اور رشوت حرام ہے' باطل کو حق بنانے اور حق کو باطل قرار دینے

(۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ا' ص ۴۹۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۴۹۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعه مصر' ج ۲' ص ۶۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ا' ص ۴۹۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور' ج ا' ص ۴۹۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۶' ص ۱۴۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۱' ص ۲۳۴

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۳' ص ۴۹۷

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ا' ص ۴۸۲

کے لئے حاکم کو جو رشوت دی جاتی ہے اس کا دینا اور اس کا لینا دونوں حرام ہیں۔(۴)

﴿۳﴾ باطل کو حق بنانے یا حق کو باطل بنانے کے لئے مدعی یا مدعی علیہ کی طرف حاکم تک رسائی کرنے والا اور اسے رشوت دلوانے والا بھی لینے اور دینے والے کی طرح حرام کا مرتکب ہے' حدیث شریف میں ہے۔

لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیُ وَالْمُرْتَشِیُ وَالرَّائِشَ الَّذِیْ یَمْشِیْ بَیْنَھُمَا(۵)

رشوت دینے والے' رشوت لینے والے اور دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔(۶)

﴿۴﴾ حاکم' منصف یا قاضی کے پاس کسی کو قرب و عزت حاصل ہو اور کسی دوسرے شخص کی کوئی ضرورت حاکم سے وابستہ ہو مگر یہ مصاحب بغیر ہدیہ لئے صاحب غرض کا کام نہ کرے تو یہ بھی رشوت ہے' ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے بھائی کی مدد بغیر معاوضہ کے کرے۔(۷)

﴿۵﴾ رشوت دے کر مقام قضا حاصل کرنا' یا رشوت کی جگہ تعیناتی حاصل کرنا حرام ہے' اس صورت میں قاضی یا منصف' قاضی یا منصف نہیں بن سکتا' شرعی طور پر اس کی کوئی حیثیت نہیں' اسے فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوسکتا' اس لئے اس کے فیصلے کالعدم ہیں۔(۸)

﴿۶﴾ قاضی' منصف جو فیصلہ رشوت لے کر کرے گا اس مقدمہ میں اس کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا' خواہ فیصلہ اپنی جگہ پر حق ہو'

---

(۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۴۹۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۲۸۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص۱۴۰

(۵) ☆ رواہ احمد عن ثوبان' بحوالہ جامع صغیر ج۲' ص۲۰۸

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۳۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص۱۴۱

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج۱' ص۴۹۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۱۸۳

(۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۳' ص۴۹۸

کیونکہ کچھ لئے بغیر اجرائے حق قاضی پر لازم ہے مال کالین و دین دونوں ناجائز ہیں۔(۹)

﴿۷﴾ جائز منفعت حاصل کرنے یا نقصان دور کرنے کے لئے کسی کو رشوت دی کہ حاکم وقت سے سفارش کرکے وہ معاملات ٹھیک کرادے تو یہ مال دینے والے کے لئے جائز اور لینے والے کے لئے حرام ہے۔(۱۰)

﴿۸﴾ ایک شخص نے دوسرے کو ڈرایا' اس نے ڈر کے مارے ڈرانے والے کو کچھ مال دے دیا' یہ مال لینے والے کے لئے حلال نہیں' لیکن دینے والے پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنی جان اور مال بچاتا ہے۔(۱۱)

﴿۹﴾ دِین' مال' جان اور آبرو بچانے کے لئے ظالم کو کچھ دے کر اپنی جان' مال' آبرو اور دِین کی حفاظت کرنا جائز ہے' ظالم کے لئے بہر صورت کچھ لینا حرام ہے۔(۱۲)

﴿۱۰﴾ ہجو گو سے اپنی عزت بچانے کے لئے اسے کچھ دے کر اس کا منہ بند کرنا جائز ہے' ہجو گو کے لئے کچھ لینا ظلم اور حرام ہے'(۱۳)

﴿۱۱﴾ اگر کسی نے کسی کا حق دلانے کے لئے یا اس سے ظلم دور کرنے کے لئے حاکم سے سفارش کی اور حاکم کو کچھ دیا' حاکم نے قبول کرلیا تو یہ حرام ہے' اور حاکم کا ناجائز فیصلہ کرنے کے لئے رشوت لینا کفر ہے' اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۴۴)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔(۱۴)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی شخص کسی کو اس غرض سے کچھ دے کہ حاکم سے سفارش کراکے اس کا کام کروادے' اس صورت میں اگر وہ کام

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹۸

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۳' ۴۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹۹

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۸۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹۷

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۱۸۴

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۴۹۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹۸

ناجائز ہے تو اس کی سفارش کے لئے مال دینا بھی حرام ہے اور لینا بھی حرام ہے' اور اگر وہ کام جائز ہے اور مال اس لئے دیا کہ حاکم سے سفارش کرا کے کام کروادے اور حاکم کے سامنے مال لینے والے نے اس کی مدد کی تو دینے والے کے لئے تو ہر طرح جائز ہے لیکن لینے والے کے لئے ناجائز اور حرام ہے۔ (۱۵)

﴿۱۳﴾ قاضی اور حاکم کے لئے اس شخص سے ہدیہ قبول کرنا جائز ہے جس سے وہ منصب قضا اور حاکم بننے سے پہلے بھی ہدیہ قبول کیا کرتا تھا' یعنی ان کے تعلقات خاندانی یا ذاتی ہوں' منصب کی بنا پر تعلق نہ ہوں' اور اگر منصب کی بنا پر ہدیہ دے گا کہ کل کبھی کام لے لوں گا تو یہ ہدیہ دینا اور لینا حرام اور رشوت ہے' حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ كُلُّهَا (۱۶)

حاکموں کو ہدیئے دینا تمام حرام ہیں۔ (۱۷)

﴿۱۴﴾ مال کو دین کے لئے ڈھال بناؤ' دین کو مال کے لئے ڈھال نہ بناؤ' یعنی دین کی حفاظت کے لئے مال خرچ کرو' ایسا نہ ہو کہ مال کی حفاظت کرتے ہوئے دین برباد کردو۔ (۱۸)

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۴۹۹

(۱۶) ☆ رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن خذیفة' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۳۴۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۳۴

☆☆☆☆☆

باب (۱۳۴):

﴿قتل اور زخموں میں بدلہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَالۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ☆

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان' اور آنکھ کے بدلے آنکھ' اور ناک کے بدلے ناک' اور کان کے بدلے کان' اور دانت کے بدلے دانت' اور زخموں میں بدلہ ہے' پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا' اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (سورۃ المآئدۃ آیت ۴۵)

حل لغات :

"**وَكَتَبۡنَا**": اور ہم نے فرض کیا' کَتَبَ کِتَاباً کا معنیٰ لکھنا اور فرض کرنا ہے۔

"**عَلَيۡهِمۡ**": ھُمۡ کا مرجع یہود ہیں۔

"**فِيۡهَا**": ھا ضمیر کا مرجع تورات ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تورات میں ہم نے یہود کے لئے فرض کر دیا کہ جان کے بدلے جان قتل کی جائے' آنکھ ضائع کرنے کے بدلے آنکھ ضائع کی جائے .... الیٰ اٰخرہٖ

"وَالْجُرُوْحَ": جُرح کی جمع ہے بمعنی زخم۔

"قِصَاصٌ": قدموں کے نشانات پر چلنا' برابری۔

قاتل کو قتل کرنا' زخمی کرنے والے کو زخمی کرنا بشرط برابری قصاص ہے۔(۱)

شان نزول:

خیبر کے یہودیوں۔کے زنا کے مقدمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے رجم کا فیصلہ فرمایا' یہ فیصلہ تورات کے فیصلہ کے مطابق تھا' اس پر مدینہ کے یہودی قبیلہ بنی قریظہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا ہم میں اور ہمارے بھائی قبیلہ بنی نُضَیر میں ایک قتل کا فیصلہ فرمادیں' ان دنوں حالت یہ تھی کہ بنی نضیر اپنے کو اعلیٰ اور بنی قریظہ کو ادنیٰ تصور کرتے تھے' اگر بنی نضیر کا کوئی آدمی قتل ہو جاتا تو بنی قریظہ کے دو آدمی قتل کئے جاتے' یا دوگنا دیت دی جاتی' بنی نضیر نے حضور ﷺ کو حکم ماننے سے انکار دیا' اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی' جس میں بتایا گیا کہ تمام بنی نوع آدم برابر ہیں' ہر ایک کی جان ایک جیسی ہے' قاتل کے بدلے مقتول کو ہی قتل کیا جائے گا اور اگر جسم کا کوئی حصہ زخمی کر دیا تو اتنا حصہ ہی بدلہ میں زخمی کیا جائے گا۔(۲)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اگر اللہ تعالیٰ اور اس۔کے رسول مکرم ﷺ ہمارے سامنے ہم سے پہلوں کے احکام بیان کریں اور پھر ان کے ترک کا حکم نہ دیں' نہ ان احکام کی مذمت کریں تو وہ احکام ہم پر بھی لازم ہوتے ہیں' یعنی جب یہ بتایا جائے کہ تم سے پہلی امتوں کی شریعت ایسی تھی اور پھر اس کے ترک کا حکم نہ دیا جائے تو وہ حکم ہمارے لئے بھی واجب العمل ہوتا ہے' تورات شریف میں بتایا گیا کہ ہم نے یہود پر لازم کیا تھا کہ جان کے بدلے جان کو قتل کیا جائے گا اور زخم کے بدلے زخم لگایا جائے

(۱) ☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۷۵

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲'ص ۶۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶'ص ۱۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲'ص ۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۴۹۹

گا..................الٰی آخرہٖ۔ اور پھر اس کی تردید نہ کی گئی تو ہم پر بھی یہ حکم لازم ہو گیا۔(۳)

﴿۲﴾ جان کا قصاص اس وقت لیا جائے گا جب کہ......

(ا) انسانی جان قتل کرے۔

(ب) ناحق قتل کرے۔

(ج) ظلماً قتل کرے۔

(د) عمداً قتل کرے۔

حملہ آور یا چور کو مار دینے میں قصاص نہیں کہ یہ قتل ظلماً نہیں بلکہ دفع ظلم کے لئے ہے' خطایا شبہ سے قتل کرنے میں قصاص نہیں کہ یہ عمداً نہیں۔(۴)

﴿۳﴾ جان کے بدلے جان قتل کی جائے گی' عورت کے بدلے مرد' نابالغ کے بدلے بالغ اور ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا' ایک جان کے بدلے ایک ہی جان قتل کی جائے گی' تمام جانیں یکساں ہیں۔(۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۴۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۶۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۹۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۶
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۲' ص ۲۸۵

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۱۹۵' ۲۰۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۲' ص ۶۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۶' ص ۱۴۷

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۴۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۱' ص ۱۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۹۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳' ص ۵۰۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۴۹۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۲۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۸۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۶۲

﴿۴﴾ قتل نفس سے کم ضرب میں شبہ عمد نہیں ہوتا' ضرب یا قصداً ہوگی یا ضرب خطا' قتلِ نفس سے کم میں شِبہ عمد کا حکم عمد کا ہے۔(٦)

﴿۵﴾ اطراف بدن میں قصاص مسلم اور ذمی کے درمیان جاری ہوگا' کیونکہ مسلم اور ذمی کے اطراف کا مالی معاوضہ برابر ہے۔(۷)

﴿٦﴾ آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کی روشنی جاتی رہی لیکن آنکھ باقی ہے تو اس کے قصاص کی صورت یہ ہے کہ مارنے والے کے چہرے پر تر روئی رکھ کر گرم شیشہ اس کی آنکھ کے سامنے رکھا جائے اس طرح کہ اس کی روشنی جاتی رہے گی اور آنکھ باقی رہے گی' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے یہی منقول ہے۔(۸)

﴿۷﴾ آنکھ اگر پھوڑ دی جائے تو پھر قصاص نہ لیا جائے کیونکہ اس صورت میں مماثلت قائم رکھنا ناممکن ہے' مجرم کو قید میں رکھا جائے اگر مجروح مر گیا تو قتل کا قصاص لیا جائے گا ورنہ تاوان دینا ہوگا' جس کا فیصلہ پنچایت کرے گی۔(۹)

﴿۸﴾ ناک کے متعلق یہی قاعدہ ہے کہ اگر اس کا نرم حصہ کاٹا ہے تو قصاص ہے اور اگر اس کی ہڈی جڑ سے توڑ دی ہے تو قصاص نہ لیا جائے کیونکہ مماثلت ممکن نہیں' البتہ اس میں پوری دیت ہے۔(۱۰)

﴿۹﴾ اگر ناک پر ایسی ضرب لگی جس سے سونگھنے کی قوت جاتی رہی تو اس میں پنچایت کا فیصلہ قبول ہوگا۔(۱۱)

---

(٦) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۵۰٦

(۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۵۰۷

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۴۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ٦۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۱۹۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۷' ۳۵۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ص ۳' ص ۵۰۴' ۵۰۵

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۸

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۵۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۵۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج٦' ص ۱۹۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج٦' ص ۱۹٦

﴿۱۰﴾ آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کی بصارت کا بعض حصہ ضائع ہو گیا' اس میں دیت نہیں' اس میں پنچایت کا فیصلہ ہوگا۔(۱۲)

﴿۱۱﴾ کان کے بدلے میں کان کاٹا جائے گا' خواہ بعض کٹا ہو یا پورا کٹا ہو' کیونکہ اس میں مماثلت ممکن ہے۔(۱۳)

﴿۱۲﴾ دانت کے بدلے میں دانت اکھاڑا جائے گا' اور اگر بعض حصہ دانت کا ٹوٹا تو بعض حصہ توڑنا ممکن ہے' مثلاً ریتی وغیرہ سے اتنا رگڑ دیا جائے۔(۱۴)

﴿۱۳﴾ دانت کے علاوہ اور کسی ہڈی میں قصاص نہیں' کیونکہ مماثلت اور محافظت ممکن نہیں' البتہ تاوان ہوگا۔(۱۵)

﴿۱۴﴾ ہونٹ اگر جڑ سے کاٹے گئے تو ان میں قصاص ہے اگر بعض ہونٹ کاٹے گئے ہوں تو ان میں قصاص نہیں' تاوان ہے۔(۱۶)

﴿۱۵﴾ لنجے ہاتھ کے عوض تندرست ہاتھ' اور دائیں ہاتھ کے عوض بایاں' بایاں کے عوض دایاں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' اسی پر اجماع ہے۔(۱۷)

﴿۱۶﴾ اگر مضروب کی آنکھ اپنی جگہ تھی مگر نابینا تھی' یا ہاتھ لنجا تھا' یا زبان گونگی تھی یا ذَکر سِن ہو چکا تھا' یا انگلی زائد تھی' ان اعضاء کو ضارب نے کاٹ دیا تھا تو جمہور کے نزدیک کسی عادل پنچ سے تاوان کے فیصلہ کروایا جائے گا۔(۱۸)

﴿۱۷﴾ اگر مقطوع کا ہاتھ صحیح اور قاطع کا ہاتھ شل ہو' یا ہاتھ میں انگلیاں کم ہوں تو مقطوع کو اختیار ہے کہ قاطع کے شل ہاتھ کو کاٹے یا پورا پورا مالی تاوان لے۔(۱۹)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج٦'ص١٩٥

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج٢'ص٤٤٠

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور'ص٣٥٨

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور'ص٣٥٨

☆ تفسیر مظہری' ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٣'ص٥٠٦

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج٢'ص٤٤٠

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ٧٧٤ھ)' مطبوعہ مصر' ج٢'ص٦٣

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور'ص٣٥٨

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٣'ص٥٠٥

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج٦'ص٢٠١

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور'ص٣٥٨

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٣'ص٥٠٥

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج٦'ص١٩٣

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٣'ص٥٠٦

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج٣'ص٥٠٦

﴿۱۸﴾ ہاتھ اگر جڑ سے کاٹ لیا جائے تو اس میں قصاص ہے' ہاتھ کے چھوٹا بڑا ہونے کا اعتبار نہیں۔(۲۰)

﴿۱۹﴾ پاؤں اگر جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں قصاص ہے۔(۲۱)

﴿۲۰﴾ کلائی اگر نصف سے کاٹ دی گئی یا پنڈلی یا ران درمیان سے کاٹ دی گئی تو اس میں قصاص نہیں' تاوان ہوگا۔(۲۲)

﴿۲۱﴾ اگر عضو سلامت رہے مگر ضرب سے منفعت جاتی رہے تو اس میں دیت ہے۔(۲۳)

﴿۲۲﴾ پیٹ کے زخم میں تندرست ہونے کا انتظار کیا جائے اگر زخمی مر جائے تو قصاص لیا جائے گا' اگر تندرست ہو گیا تو قصاص نہیں کیونکہ اس زخم سے بچنا بہت کم ممکن ہے' اس میں دیت ہے۔(۲۴)

﴿۲۳﴾ قصاص وہاں مشروع ہے جہاں مماثلت ممکن ہے ورنہ تاوان ہے۔(۲۵)

﴿۲۴﴾ ہاتھ اور آنکھ میں دائیں کے بدلے بائیں ہاتھ اور آنکھ میں بدلہ نہ لیا جائے گا۔(۲۶)

﴿۲۵﴾ دانت میں بھی اسی دانت کا بدلہ لیا جائے گا جو زخمی ہوا یا نکلا۔(۲۷)

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۴۰
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۵۰۴

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۵۰۵

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۵۰۵
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۴۰

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۳۱

(۲۴) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۵۰۵

(۲۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۵۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص ۵۰۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۴۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۶'ص ۱۹۳

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۴۱
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۶'ص ۱۹۳

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۴۱

﴿۲۶﴾ سر کی ہڈی میں قصاص نہیں، دیت ہے۔(۲۸)

﴿۲۷﴾ قصاص میں قتل کرتے وقت مُثلہ نہ کیا جائے۔(۲۹)

﴿۲۸﴾ اگر صحیح آدمی نے بھینگے آدمی کی آنکھ ضائع کر دی تو اس میں نصف دیت ہے۔(۳۰)

﴿۲۹﴾ اگر دانت کو ضرب لگائی کہ وہ بے کار ہو کر سیاہ ہو گیا تو اس میں کامل دیت ہے۔(۳۱)

﴿۳۰﴾ دانتوں میں کوئی فرق نہیں، دیت میں سب برابر ہیں۔(۳۲)

﴿۳۱﴾ اکھڑے ہوئے دانت کو دوبارہ اپنی جگہ نہ لگایا جائے کہ وہ مردہ ہو چکا ہے۔(۳۳)

﴿۳۲﴾ زخم کے مجرم سے اگر قصاص لیا اور مجرم مر گیا تو بدلہ لینے والے کے مال سے دیت دی جائے گی۔(۳۴)

﴿۳۳﴾ منفعت کے علاوہ جس چیز میں جمال ہے اس کے ضائع کرنے میں پنچایت کا فیصلہ نافذ ہوگا۔(۳۵)

﴿۳۴﴾ اگر مقتول کے ولی یا مجروح معاف کر دے تو قصاص معاف ہے۔(۳۶)

﴿۳۵﴾ زخم کا بدلہ اس وقت لیا جائے جب مجروح کا زخم مندمل ہو جائے۔(۳۷)

☆☆☆☆☆

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۴۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۲۰۲

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۶۲۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۶۲۹

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۶۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۱۹۸

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۱۹۷

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۲۰۰

(۳۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۶۳

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص ۲۰۷

(۳۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۵۹

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص ۵۰۵

☆☆☆☆☆

باب(۱۳۵):

ازان

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذَانَادَیۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوۡھَاھُزُوًاوَّلَعِبًا ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَّایَعۡقِلُوۡنَ ☆

اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں' یہ اسی لئے وہ نرے بے عقل لوگ ہیں۔

(سورۃ المآئدۃ آیت' ۵۸)

حل لغات:

"نَادَیۡتُمۡ": ندا سے باب مفاعلہ کا صیغہ ہے' ندا کا معنی پکارنا ہے' آیت میں اس سے مراد اذان دینا ہے' یعنی نماز کی طرف بلانا۔

"ھُـــزُوًا": (زا پر ضمہ کے ساتھ اور سکون کے ساتھ) معنی ہے ٹھٹھا کرنا' مذاق اڑانا' شئ کی اصل حقیقت اور اہمیت جانتے ہوئے انجانے میں مذاق کرنا' اس مقام پر مصدر بمعنی اسم مفعول استعمال ہوا ہے' یعنی ایسی شئ جس کا مذاق اڑایا جائے۔(۱)

"لَعِبَ": بمعنی کھیل' مصدر بمعنی اسم مفعول ہے۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار نماز اور اذان جیسی عظیم الشان عبادت سے مذاق کرتے ہیں اور مسلمان جب نماز پڑھتے ہیں اور اذان دیتے ہیں تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں ان کی اذان اور نماز کو ہنسی کھیل جانتے ہیں۔

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۵۴۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۴۰

شان نزول :

آیت کے شان نزول میں چند روایات منقول ہیں۔

(۱) کفار مدینہ' یہود' نصاریٰ سب مل کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اذان کے بارے میں مذاق کرنے لگے کہ اگر آپ نبی ہیں تو ایسی اذان پہلے کسی نبی نے نہ دی تم نے یہ کیا بدعت نکال لی ہے' اونٹ کی طرح بڑبڑاتے ہو' اس پر دو آیتیں نازل ہوئیں' ایک یہ اور دوسری۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَااِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ☆(حم السجدة آیت' ۳۳)

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ (۲)

(۲) مدینہ طیبہ میں ایک نصرانی اذان کا مذاق کرتا' جب موذن کہتا۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ تو کہتا! جھوٹا جل جائے' ایک رات اتفاق سے اس کا خادم آگ کا انگارا گھر میں لایا' اسی ایک انگارا سے وہ نصرانی' اس کی بیوی اور گھر کا سارا سامان جل گیا' اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۳۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۰۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۹۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۲۵

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۷۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۵۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۰۷

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ نماز کے لئے اذان مشروع ہے' جس کا مقصد لوگوں کو نماز کی طرف دعوت دینا ہے' اذان کا ثبوت احادیث طیبہ کے علاوہ قرآن مجید کی نص میں موجود ہے' مذکورہ بالا آیت میں ہر فرض نماز کے لئے اذان کا حکم ہے' اس کے علاوہ آیت مبارکہ۔۔۔۔۔۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ......الآیۃ (سورۃ الجمعۃ آیت ۹)

اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن' تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔۔۔۔۔۔

میں خاص جمعہ کی نماز کے لئے اذان کا ذکر ہے' اسی طرح اذان نماز کی طرح شعائر اللہ میں داخل ہے۔ (۴)

﴿۲﴾ اذان ہر فرض نماز کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے' (یعنی نماز پنجگانہ اور جمعہ کے لئے) فرض جماعت سے پڑھے جائیں یا اکیلے البتہ منفرد مقیم کے لئے اس کے محلّہ کی اذان کافی ہے' اسے نئے سرے سے اذان کہنے کی ضرورت نہیں۔ (۵)

﴿۳﴾ مسافر نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے' مسافر کے لئے بغیر اذان اور اقامت نماز پڑھنا مکروہ ہے' البتہ مسافر صرف اقامت کہہ لے تو بھی جائز ہے' حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ صَلّٰى فِیْ اَرْضٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ صَلّٰى خَلْفَهٗ صَفٌّ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَا تُرٰى طَرْفَاهُ (۶)

جس نے سفر کی حالت میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھی اس کے پیچھے فرشتوں کی صف نے نماز پڑھی جس کی دونوں حدیں معلوم نہیں۔ (۷)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۴۶' ۴۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۳۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۲' ص ۳۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۶' ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۰۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۱

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۱

(۶) ☆ رواہ ابوبکر الجصاص الرازی' ج ۲' ص ۴۴۷

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۴۷

﴿۱۴﴾ اذان کے پندرہ کلمات ہیں ان میں کمی بیشی جائز نہیں اذان کے کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔

حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ۔ (۸)

﴿۱۵﴾ اقامت کے کلمات وہی ہیں جو اذان کے ہیں صرف حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ کے بعد دو مرتبہ اضافہ کرے 'قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔

حدیث شریف میں ہے۔

فَقَامَ عَلَی الْمَسْجِدِ فَاَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَۃً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَھَا اِلَّا اَنَّہٗ یَقُوْلُ اَقَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ (۹)

پھر فرشتہ مسجد میں کھڑا ہوا اس نے اذان پڑھی پھر تھوڑی دیر بیٹھا پھر کھڑا ہوا اور اذان کی مانند پھر کہا اس میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ زیادہ کیا۔

﴿۱۶﴾ اذان مسجد کے باہر یا مئذنہ پر بلند آواز سے کہی جائے تا کہ دور والے بھی اذان سن لیں البتہ اذان کے کلمات میں لحن ناجائز ہے اسی طرح کلمات کو قواعد موسیقی پر پڑھنا ناجائز ہے اقامت اتنی آواز سے کہے کہ حاضرین سن لیں۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ موطاامام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی (۱۳۰۷ھ) ص ۲۳

☆ سنن ابو داؤد از امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۱ ص ۷۸، ۷۹

☆ سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۵۱

☆ جامع ترمذی از امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دھلی و مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۱ ص ۴۷

☆ سنن الدارمی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۱ ص ۲۸۶، ۲۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۶ ص ۲۲۵، ۲۳۲

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی یعلی ج ۱ ص ۸۱

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۲۲۹

﴿۷﴾ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دومرتبہ یہ کلمات زائد کہے
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔
یہ کلمات تثویب کہلاتے ہیں۔(۱۱)

﴿۸﴾ اذان میں قیام' استقبال قبلہ اور طہارت مستحب ہے۔(۱۲)

﴿۹﴾ اذان نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جائے' نماز کے وقت سے پہلے اگر اذان کہی تو وقت پر اس کا اعادہ چاہئیے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ ایک آدمی نے اذان کہی دوسرا آدمی اس کی اجازت سے اقامت کہہ سکتا ہے' اور اگر یہ یقین ہو کہ اذان کہنے والا دوسرے کے اقامت کہنے پر ناراض نہیں تو اجازت کی بھی حاجت نہیں۔(۱۴)

﴿۱۱﴾ اذان کو نہایت خاموشی' پوری توجہ' نہایت خشوع وخضوع اور کمال تعظیم سے سنے' کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کا مبارک ذکر اور دعوت خیر ہے۔(۱۵)

﴿۱۲﴾ اذان سننے والے کو چاہئیے کہ جو کلمات موذن کہے سننے والا بھی آہستہ سے انہیں کہتا رہے' یہ اذان کا جواب ہے' حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاسَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ (۱۶)

جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو موذن کہتا ہے۔(۱۷)

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۲۹
(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۲۹
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۶۱
(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۲۹
(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۶۱
(۱۶) ☆ رواہ مسلم عن ابی سعیدالخدری' ج۱'ص ۱۶۶
(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۳۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۶۱

﴿۱۳﴾ نماز کی فرضیت شب معراج مکہ معظمہ میں ہوئی، مگر اذان مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی، مکہ معظمہ میں نماز کے لئے صرف اتنا کہا جاتا تھا، اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ

مدینہ منورہ میں نماز کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع کرنے کے لئے متعدد تجاویز سامنے آئیں، مگر کوئی بھی شرف قبولیت نہ پا سکی، اذان کی تعلیم حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ انصاری رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خواب میں ہوئی، ایک فرشتہ نے اذان کے کلمات کہے، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور بلال کو کلمات تلقین کرو، وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے بلند آواز ہیں، جب حضرت عبداللہ نے اذان کہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہی کلمات خواب میں مجھے تعلیم کئے گئے ہیں، حضور سیاح لامکاں شہسوار براق ثم دنٰی فتدلّٰی کے مالک محبوب اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ شب معراج انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت سے پہلے ایک فرشتہ نے اسی طرح اذان اور اقامت کہی تھی۔ (۱۸)

﴿۱۴﴾ سنت احکام کی دلالت میں مستقل ہے، یعنی سنت سے احکام ثابت ہوتے ہیں، اذان کی مشروعیت کی ابتدا سنت سے ہوئی، پھر قرآن مجید نے اس کی تائید فرما دی۔ (۱۹)

﴿۱۵﴾ لوگوں کی دینی امور سے بے رغبتی کے باعث متاخرین علماء نے قرآن مجید کی تعلیم، امامت وغیرہ کی طرح موذن کے لئے اجرت کا لینا جائز قرار دیا ہے تا کہ دین کے یہ امور معطل ہو کر نہ رہ جائیں۔ (۲۰)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۴۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۲۲۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۶۳۵

☆ سنن ابن ماجہ ازامام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۵۱

☆ سنن دارمی ازامام ابوعبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العربی، ۱۴۰۷ھ، ج ۱، ص ۲۸۶، ۲۸۷

☆ جامع ترمذی ازامام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دھلی و مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۱، ص ۴۷

☆ سنن ابوداؤد ازامام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۱، ص ۷۸، ۷۹

☆ موطا امام مالک ازامام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی، ص ۲۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۱۷۲

(۱۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶، ص ۱۷۲

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۲۳۱

﴿۱۶﴾ دنیوی امور میں انہماک اور دینی امور سے بے رغبتی کے پیش نظر متاخرین علماء نے تثویب کو مستحسن قرار دیا ہے' تثویب یہ ہے کہ اذان کے بعد اور جماعت کے درمیان جو وقت ہے اس میں اذان کے بعد جماعت کے قریب چند کلمات ایسے کہے جائیں جس سے معلوم ہو سکے کہ جماعت تیار ہے تاکہ جماعت میں شامل ہونے والے دنیوی امور کو ترک کر کے نماز کی تیاری کر سکیں' اس کی اصل سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان فجر میں......

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

......کا اضافہ کرنا ہے' جسے حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسند فرمایا۔

تثویب کے لئے کلمات متعین نہیں' کوئی سے کلمات ہوں جس سے معلوم ہو سکے کہ جماعت تیار ہے' مثلاً "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ"۔ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" وغیرہ۔(۲۱)

﴿۱۷﴾ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے' حضور سید کون ومکان' شافع یوم جزاء خطیب الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذَاسَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَاعَشْرًا ثُمَّ سَلُوااللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ (۲۲)

موذن جو کلمات کہے تم بھی ویسے ہی کہو پھر (اذان کے بعد) مجھ پر درود شریف پڑھو' پس جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا' پھر میرے لئے وسیلہ مانگو۔

موذن اور سامعین درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَامُحَمَّدَ ,الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًامَّحْمُوْدًا ,الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَافِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

﴿۱۸﴾ اذان دین کے شعائر میں سے ہے' حضور نبی انور ﷺ جب کسی قوم پر حملہ کا ارادہ فرماتے تو صبح تک انتظار فرماتے' اگر اس قبیلہ سے اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ فرماتے' گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اذان علامت ایمان ہے' قرآن

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۲۲۶

(۲۲) ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص' ج۱' ص۱۶۶

مجید نے بتایا کہ کافر کا تمسخر اڑاتے‘ سو اذان کا استہزا کرنے والا کافر ہے۔ (۲۳)

﴿۱۹﴾ کافروں میں کچھ دینی سمجھ نہیں‘ دنیا کے معاملات میں خواہ کتنے ہی طاق ہوں۔ (۲۴)

﴿۲۰﴾ صحیح غور وفکر کرنا اور نا معلوم چیزوں پر غور کرنا حصولِ علم کی علتِ موجبہ نہیں‘ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے علم عطا فرماتا ہے‘ اس کے چاہے بغیر علم کا حاصل ہونا ناممکن ہے‘ اس لئے اسی سے حصولِ علم کی دعا کرنی چاہئے۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

---

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲‘ ص ۳۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج ۱‘ ص ۲۹۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۶‘ ص ۱۷۲

(۲۴) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۲۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۶‘ ص ۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۵۰۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۱‘ ص ۵۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘ پشاور‘ ص ۳۶۱

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۳‘ ص ۵۲۸

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘ مکہ مکرمہ‘ ج ۱‘ ص ۲۹۱

☆☆☆☆☆

باب(۱۳۶):

قسم کی اقسام اور ان کے احکام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۸۹)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

حل لغات:

"**لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ**": مواخذہ سے بنا ہے بمعنیٰ پکڑنا۔

"**بِاللَّغْوِ فِىٓ اَيْمَانِكُمْ**": اَيْمَانٌ جمع ہے اس کا واحد يَمِيْنٌ ہے بمعنی قسم، یمین بمعنی برکت بھی ہے، چونکہ قسم سے حقوق محفوظ ہو جاتے ہیں، کام کا کرنا واجب ہو جاتا ہے اس لئے اسے يَمِيْنٌ کہا جاتا ہے۔

لغو قسم وہ ہے کہ ماضی کے کسی واقعہ پر قسم کھائے کہ ایسا ہوا حالانکہ ایسا نہ ہوا تھا یا اس کے برعکس قسم کھائے کہ ایسا نہیں ہوا حالانکہ ایسا ہوا ہو، قسم کھانے میں اپنے زعم میں سچا ہو، ایسی قسم پر اللہ تعالیٰ پکڑ نہیں فرماتا، یعنی نہ اس میں گناہ ہے نہ کفارہ۔

"**عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ**": عقد کا معنی ہے مضبوط باندھنا، گرہ لگانا، یعنی جن قسموں میں ارادہ اور نیت شامل ہو اور مستقبل کے بارے میں ہو، اس میں اللہ تعالیٰ مواخذہ فرماتا ہے، یعنی قسم توڑنے میں کفارہ ہے۔

"**كَفَّارَتُهٗ**": تکفیر سے بنا ہے، کفر کا معنیٰ ڈھانپنا، چھپانا ہے، کفارہ گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے، یعنی جس جرم کا کفارہ ادا کیا گیا گویا اس پر پردہ پڑ گیا۔(۱)

آیت سے مراد یہ ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر توڑی گئی تو اس کے گناہ کے اتارنے کے لئے جو عمل کرو گے اس سے قسم توڑنے کا گناہ معاف ہو جائے گا۔

"**اِطْعَامُ**": کھانا دینا، خوراک دینا، کھانا کھلانا۔

دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا، اس کھانے سے جو تم اپنے اہل خانہ کو کھلاتے ہو۔

"**كِسْوَتُهُمْ**": لباس۔(۲)

دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا لباس، جس سے جسم ڈھانپا جا سکے۔

"**تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ**": تحریر بمعنیٰ آزاد کرنا، رَقَبَةٍ گردن، مراد انسان کی گردن میں پڑا ہوا غلامی کا پٹہ اتار دینا، غلام آزاد کرنا۔

---

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۳۵
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۹
تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۵۲۷
(۲) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۳۲
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۸

شانِ نزول :

آیت کے شانِ نزول میں دو بلکہ تین روایات مروی ہیں' ممکن ہے تینوں واقعات یکے بعد دیگرے اکٹھے واقع ہوئے ہوں۔

(۱) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے طیبات از قسم مطاعم' ملابس اور مناکح اپنے اوپر حرام کرنے کی قسم کھائی' اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ☆

اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں' اور حد سے نہ بڑھو' بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ (سورۃ المائدۃ آیت ۸۷)

اس پر انہوں نے کہا! ہم اپنی قسموں کا کیا بنائیں' ہم تو قسمیں کھا چکے ہیں' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب تم اپنی قسمیں توڑنا چاہو تو توڑ کر کفارہ ادا کر دو' اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرمائے گا۔ (۳)

(۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ (اور ایک دوسری روایت میں حضرت ابوبکر) رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان تھے' رات کھانے کے وقت یہ گھر میں نہ تھے' بیوی صاحبہ نے ان کے انتظار میں مہمان کو کھانا نہ دیا' جب یہ گھر آئے تو انہیں پتہ چلا کہ میرے انتظار میں اب تک مہمان کو کھانا نہیں کھلایا گیا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں کھانا نہ کھاؤں گا' اس پر بیوی صاحبہ نے بھی قسم کھالی کہ تمہارے بغیر کھانا نہ کھاؤں گی' ادھر مہمان نے بھی قسم کھالی کہ تمہارے بغیر میں بھی کھانا نہ کھاؤں گا' حضرت عبداللہ بن رواحہ (یا حضرت ابوبکر) رضی اللہ عنہ کو قسم توڑنا پڑی' انہوں نے کھانا کھایا' اب بیوی صاحبہ اور مہمان نے بھی کھانا کھالیا' صبح کو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر انہوں نے سارا ماجرا کہہ سنایا' حضور سید عالم ﷺ نے خوشی کا اظہار فرمایا' اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۲

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۱۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شرعی احکام کے لحاظ سے قسم کی تین قسمیں ہیں، ہر ایک کی تعریف اور احکام جدا ہیں، تین قسمیں یہ ہیں۔

(ا) لغو (ب) غموس (ج) منعقدہ

فائدہ: قسم کی قسموں اور ان کے بعض احکام کا ذکر سورہ بقرہ (آیت نمبر ۲۲۵، باب نمبر ۳۴) میں گذر چکا ہے۔

﴿۲﴾ **لغو** وہ قسم ہے جسے اپنے گمان میں سچا جان کر ماضی کے کسی واقع پر قسم کھائے حالانکہ فی الواقع وہ جھوٹی ہو، مثلاً قسم کھائی کہ زید آ گیا ہے، حالانکہ وہ نہیں آیا، مگر اس کے گمان میں ہے کہ وہ آ گیا ہے، یہ قسم اگرچہ خلاف واقع ہے مگر یہ واقع نہیں ہوتی، اس پر دنیوی یا اخروی مواخذہ نہیں۔ (۵)

﴿۳﴾ **غموس:** وہ قسم ہے ماضی کے کسی واقعہ کے خلاف جان بوجھ کر قسم کھائے، مثلاً اس کے علم میں ہے کہ زید نہیں آیا، مگر قسم کھائے کہ زید آ گیا ہے۔

قسم غموس واقع نہیں ہوتی، اس میں کفارہ بھی نہیں، البتہ جھوٹ بولنے کے باعث آخرت میں مواخذہ ہوگا۔ (۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۴۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۲۶۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۷، ص ۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۳۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۳۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۶۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۴، ص ۲۴

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۴۵۳، ۴۵۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۶۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۲۶۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۷، ص ۱۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۵۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۶۲

﴿۴﴾ **منعقدہ :** مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرے کہ ایسا کروں گا یا نہ کروں گا' پھر اس کا اظہار زبان سے کرے یہ قسم منعقد ہو جاتی ہے' اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔(۷)

﴿۵﴾ جس چیز پر قسم کھائی' اگر وہ طاعت اور نیکی کا کام ہے تو اس قسم کا پورا کرنا واجب ہے' اگر گناہ پر قسم کھائی تو قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا واجب ہے' اور اگر امر مستحب کو ترک کرنے پر قسم کھائی تو قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا اولیٰ ہے۔(۸)

﴿۶﴾ انعقادِ قسم کے لئے حرف قسم ہونا ضروری ہے' خواہ تلفظ کیا گیا ہو یا محذوف ہو' پھر حرفِ قسم کا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کسی نام کے ساتھ یا کسی ایسے لفظ کے ساتھ آنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات قدسی صفات پر دلالت کر رہا ہو' جیسے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں' قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی......۔(۹)

﴿۷﴾ اگر اللہ تعالیٰ کے ایسے وصفی نام لے کر قسم کھائی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں تو قسم واقع ہو جاتی ہے اور اگر ایسے وصفی صیغوں کا ذکر کیا جائے جن کا استعمال دوسروں کے لئے بھی ہوتا ہو' مثلاً علیم' حلیم' قادر وکیل' رحیم' تو انعقادِ قسم نیت یا عرف یا قرینہ حال پر موقوف ہے۔ (۱۰)

﴿۸﴾ قرآن مجید یا مصحف شریف کی قسم واقع ہو جاتی ہے' ایسی قسم توڑنے پر کفارہ واجب ہے۔(۱۱)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۴۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۶۶
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۲
(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۴۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ'
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۳۸
(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۶۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۴
(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۴۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۶۹
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۵
(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۷۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۵

﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے بغیر قسم واقع نہیں ہوتی' مثلاً تیرے باپ کی قسم' تیرے سر کی قسم' میرے بچے کی قسم وغیرہ۔

حضور سرور دو عالم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔

اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ مَنْ کَانَ حَالِفاً فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ (۱۲)

خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباو اجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے' تو جس نے قسم کھانا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (۱۳)

﴿۱۰﴾ اگر اس طرح کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو میں نبی پاک ﷺ سے یا کعبہ سے بیزار ہوں' یا کافر ہوں یا یہودی یا عیسائی ہوں (کسی غیر مسلم کا نام لیا) تو لامحالہ اس کو قسم مانا جائے گا' کیونکہ جب وقوع شرط کو کفر کی نشانی اس نے خود قرار دے دیا تو لامحالہ وقوع شرط سے باز رہنا واجب ہے' لہٰذا اس کو قسم مانا جائے گا' جیسے بعض دوسری صورتوں میں حرف قسم یا شرط ذکر نہ کرنے کے باوجود قسم قرار دیا جاتا ہے' مثلاً کسی حلال شئ کو اپنے لئے حرام بنالیا تو یہ قسم ہو جائے گی۔ (۱۴)

﴿۱۱﴾ جس نے قسم کھائی کہ یہ کھانا میرے لئے حرام ہے تو یہ قسم ہے' اس قسم کو توڑ کر کفارہ دے' اگرچہ اشیاء کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار حقیقی اللہ تعالیٰ کو ہے' لیکن بندہ اپنے اوپر بعض اوقات بعض اشیاء حرام قرار دے لیتا ہے' یہ قسم ہے۔

حضور رحمت عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ام المؤمنین حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا اور شہد کو اپنے لئے حرام قرار دے لیا' اس پر حکم ربانی نازل ہوا۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ۚ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورہ تحریم آیت' ۱)

اے غیب بتانے والے (نبی)! تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی' اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اپنے ارادے سے حلال شئ کو حرام قرار دے لینا قسم ہے' یہ اسوہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ (۱۵)

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر' ج ۲' ص ۹۳۸

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۷۱

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱' ص ۲۷۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۱۴۵

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے حلف کھا کر کہا کہ میں یہودی ہوں یا اسلام سے خارج ہوں تو چونکہ حلف کھا کر اس نے کفر کو پسند کیا اس لئے کافر ہو جائے گا (دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے بحکم شریعت ظاہر کلمات پر ہے) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اگر کسی نے کہا کہ میں اسلام سے الگ ہوں پس اگر وہ جھوٹا ہے (واقع میں مومن ہوتے ہوئے اس نے اپنے کو خارج از اسلام کہا) تو اپنے قول کے مطابق ہو جائے گا اور سچا ہے تو اسلام کی طرف خالص طور پر نہیں لوٹے گا۔(۱۶)

﴿۱۳﴾ اگر اللہ تعالیٰ کے نام یا اس کی کسی صفت کے ساتھ بصیغہ ماضی قسم کھائی' مثلاً! میں نے اللہ کی قسم کھائی' یا میں نے اللہ کے نام پر حلف اٹھایا......وغیرہ' تو باتفاق علماء قسم واقع ہو جائے گی اور اگر حال کے صیغہ کے ساتھ قسم کھائی مثلاً! میں اللہ کے نام پر قسم کھاتا ہوں کہ یہ کام نہ کروں گا یا یہ کام کروں گا تو بھی قسم منعقد ہو جائے گی۔(۱۷)

﴿۱۴﴾ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کا نام یا وصف ذکر کئے بغیر قسم کھائی تو قسم منعقد ہو جائے گی' مثلاً! میں نے قسم کھائی' یا میں قسم کھاتا ہوں۔(۱۸)

﴿۱۵﴾ کسی دوسرے کو قسم دینے سے قسم منعقد نہ ہوگی' مثلاً! تجھے اللہ کی قسم' یہ نہ قسم ہے اور نہ اس کا کفارہ۔(۱۹)

﴿۱۶﴾ قسم کے متصل اگر استثناء ذکر کرے تو قسم منعقد نہ ہوگی' اگر استثنا منفصل ذکر کرے تو اس کا اعتبار نہیں' قسم منعقد ہو جائے گی' مثلاً قسم ہے میں ان شاء اللہ یہ کام کروں گا' اس سے قسم منعقد نہ ہوگی۔(۲۰)

﴿۱۷﴾ قسم منعقدہ کا پورا کرنا واجب ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ......الآية اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو۔ (سورۃ المائدہ آیت' ۱)

---

(۱۶) ☆ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۲۶
(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۲۷
(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۲۷
(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲۷۲
(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲۷۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۴۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۱۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۲۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۳۸

اگر کسی وجہ سے قسم منعقدہ توڑنا پڑے یا ٹوٹ جائے تو حکم خداوندی کی خلاف ورزی پر مواخذہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چند صورتیں مقرر فرمائی ہیں' ان کی ادائیگی کا نام کفارہ یمین ہے' ان کے ادا سے قسم توڑنے کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۸﴾ قسم توڑنے کا کفارہ چار چیزیں ہیں۔

(ا) دس مسکینوں کو کھانا دینا۔

(ب) دس مسکینوں کو کپڑے دینا۔

(ج) غلام آزاد کرنا۔

(د) تین روزے رکھنا۔ (۲۲)

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۶۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۲۸۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷'ص ۱۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۳۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی 'ج۴'ص ۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج۱'ص ۵۲۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۵۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۶۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶'ص ۲۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۸۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج۱۲ 'ص ۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج۱'ص ۵۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج۱'ص ۵۲۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۳۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۳۰۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی 'ج۴'ص ۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۱۲

﴿۱۹﴾ دس مسکینوں کو کھانا دینے' انہیں کپڑے دینے اور غلام آزاد کرنے میں قسم توڑنے والے کو اختیار ہے جو صورت چاہے اختیار کرے' کفارہ ادا ہو جائے گا۔(۲۳)

﴿۲۰﴾ دس مسکینوں کو اگر صبح وشام دو وقت پیٹ بھر کر کھلایا' انہیں مالک نہیں بنایا' یعنی کھانا اس طرح نہ دیا کہ چاہے وہ گھر کو لے جائے اور چاہے وہ خود وہیں کھائے تو جائز ہے' کھانا کا مالک بنا دینا شرط نہیں' صرف اباحت کافی ہے' کھانے میں یہ شرط نہیں کہ تھوڑا کھایا یا بہت' یعنی مقدار طعام دینا شرط نہیں' پیٹ بھر کر کھلا دینا کافی ہے۔(۲۴)

﴿۲۱﴾ کھانے والے مسکینوں میں اس بچہ کی گنتی نہ ہو گی جس کا حال ہی میں دودھ چھڑایا گیا ہو' کیونکہ وہ پورے طور پر نہیں کھا سکتا' دس مسکینوں میں بچے' بوڑھے' مرد اور عورتیں شامل ہو سکتی ہیں۔(۲۵)

﴿۲۲﴾ دس مسکینوں کی بجائے ایک ہی مسکین کو صبح دس روز تک کھانا کھلانے سے قسم کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔(۲۶)

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۴۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۱۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۳۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۵۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۷۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۵۷

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۵۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۵۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۴

﴿۲۳﴾ مسکینوں کو درمیانہ درجہ کی خوراک کھلائی جائے' نہ اعلیٰ درجہ کی خوراک ضروری ہے اور نہ ادنیٰ درجہ کی خوراک کافی ہے' وہ خوراک کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اپنے اہل خانہ کو کھلاتا ہے۔(۲۷)

﴿۲۴﴾ اگر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے تو ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک بنا دے اس سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے' ہمارے ہاں مروجہ اعشاری وزن میں نصف صاع دو کلوگرام اور اعشاریہ ایک سات چھ کلوگرام ہے (یعنی ۲.۱۷۶ کلوگرام)۔(۲۸)

﴿۲۵﴾ قسم کے کفارہ کا کھانا ذمی کافر کو دینا جائز ہے' کیونکہ نص قرآنی میں کلمہ مسکین مطلق ہے' اور دوسری آیت میں ہے۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْآ اِلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ☆

(سورة الممتحنة آیت ۸)

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۵۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۹۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۲۹

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۵۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۵۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۸۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۲
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۷۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۱۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۳۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۶۳

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالے کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو' بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔(۲۹)

﴿۲۶﴾ کفارہ میں اگر دس مسکینوں کو کپڑا دے تو کم از کم اتنا ہو کہ اکثر بدن کو چھپایا جا سکے اور کپڑا وہ ہو جسے متوسط لوگ پہنتے ہیں' گھٹیا کپڑا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں کافی نہیں۔(۳۰)

﴿۲۷﴾ مسکین عورت کو کپڑا دیا تو سر ڈھانپنے کے لئے دوپٹہ دینا لازمی ہے' کیونکہ عورت کا سر ڈھانپنا فرض ہے۔(۳۱)

﴿۲۸﴾ کھانا اور کپڑے کی بجائے ان کی قیمت دے سکتا ہے۔(۳۲)

﴿۲۹﴾ غلام آزاد کرنا چاہے تو کفارہ میں آزاد کر سکتا ہے اگر چہ کافر ہو' بشرطیکہ سالم الاعضاء ہو' اس میں کوئی ایسا عیب نہ ہو جس سے منفعت ضائع ہو' مثلاً اندھا' مجنون' ہاتھ کٹا' پاؤں کٹا نہ ہو۔(۳۳)

---

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص ۲۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور'ج۱'ص ۵۲۳

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۴'ص ۳۲

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان'ج۲'ص ۶۵۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۶۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص ۲۷۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج۱'ص ۳۰۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج۲'ص ۹۰

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۴'ص ۳۲

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۶۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷'ص ۱۲

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۴'ص ۳۲

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص ۲۸۰

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۶'ص ۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور'ج۱'ص ۵۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور'ج۱'ص ۵۲۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج۲'ص ۹۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷'ص ۱۳

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۴'ص ۳۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۶۵'۳۶۶

﴿۳۰﴾ قسم کا کفارہ دینے والے میں اگر کھانا کھلانے، کپڑا دینے یا غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو، تو متواتر تین روزے رکھے، مذکورہ تینوں چیزوں میں سے کوئی شئ میسر نہ ہو یعنی کوئی شئ ایسی نہ ملے کہ قرض ادا کرنے اور گھر والوں کے کھانے پینے کے مصارف ادا کرنے کے بعد دس مسکینوں کو کھانا یا لباس دے سکے یا غلام آزاد کر سکے تو ایسا شخص عاجز سمجھا جائے گا، ایسا شخص روزوں سے کفارہ ادا کرے۔(۳۴)

﴿۳۱﴾ کفارہ قسم میں تین روزے متواتر رکھے، یعنی درمیان میں ناغہ نہ کرے، کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں مُتَابِعَاتٍ کا کلمہ بھی مروی ہے۔(۳۵)

﴿۳۲﴾ تیسرا روزہ مکمل ہونے سے پہلے اگر مالدار ہو گیا، مثلاً اسے میراث مل گئی تو روزوں سے کفارہ باطل ہو گیا، اب کھانے سے کفارہ دے۔(۳۶)

---

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۶۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۷۵'۲۸۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج۱'ص ۳۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۵۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴'ص ۳۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۶۳'۳۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۹۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲'ص ۷۴

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۶۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۲۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۵۲۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۵۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲'ص ۷۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷'ص ۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴'ص ۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۶۲

(۳۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷'ص ۱۴

﴿۳۳﴾ قسم کا کفارہ کھانے اور لباس میں سے اس شیٔ سے دے جس کی مسکینوں کو زیادہ حاجت ہو۔(۳۷)

﴿۳۴﴾ قسم کا کفارہ قسم کھانے سے واجب نہیں' بلکہ قسم توڑنے کے بعد واجب ہوتا ہے' قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا وجوب سبب سے پہلے ادا ہوتا ہے جو کسی طرح جائز نہیں' نماز' روزہ اور دیگر تمام عبادات وجوب سبب سے پہلے ادا نہیں ہوتیں۔(۳۸)

﴿۳۵﴾ قسم میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا جس کے لئے قسم کھائی گئی۔(۳۹)

﴿۳۶﴾ جس نے قسم توڑدی تو اس کی مالی حیثیت کا اعتبار کفارہ ادا کرتے وقت کیا جائے گا' قسم توڑتے وقت کی مالی حیثیت کا اعتبار نہیں۔(۴۰)

﴿۳۷﴾ قسم اٹھانے والا اگر قسم توڑنے کے بعد مر گیا تو اس کے ترکہ کے تیسرے حصے سے کفارہ ادا کریں گے۔(۴۱)

---

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص۶۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۲۷۵

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۵۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص۶۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۲۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲'ص۷۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷'ص۱۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ 'ج۱'ص۳۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور'ج۱'ص۵۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'ج۱'ص۵۲۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص۲۳۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر'ج۲'ص۹۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی'ج۳'ص۵۳ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۳۶۷

(۳۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۲۸۲

(۴۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص۳۶۵

(۴۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص۲۸۱

﴿۳۸﴾ قسم توڑنے سے پہلے بطور تبرع (نیکی نفلی کام) اگر مساکین کو کھانا کھلایا تو اس سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔(۴۲)

﴿۳۹﴾ قسم کا کفارہ اس امت سے خاص ہے، پہلی امتوں سے لغو قسم پر بھی مواخذہ ہوتا تھا، یہ سب حضور نبی رحمت ﷺ کی برکت ہے، اس لئے مسلمان کو آپ ﷺ کا احسان مند رہنا چاہیئے۔(۴۳)

﴿۴۰﴾ اگر کسی ایسی شئ سے مشروط کر کے نذر مانی جس کے ہو جانے کی دلی خواہش ہو تو باجماع علماء غیر مشروط نذر کی طرح اس کا پورا کرنا واجب ہے، مثلاً یوں کہے اگر بیمار اچھا ہو گیا تو ایک روزہ رکھوں گا، ظاہر ہے بیمار کے اچھا ہو جانے (شفا پانے) کی تمنا موجود ہے، اس لئے اگر مریض شفا پا گیا تو ایک روزہ رکھنا واجب ہے۔(۴۴)

﴿۴۱﴾ اگر ایسی شرط سے مشروط کیا جس کے نہ ہونے کی خواہش ہو، مثلاً یوں کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو مجھ پر حج لازم ہے تو اسے اختیار ہے کہ نذر پوری کرے یا کفارہ دے۔(۴۵)

﴿۴۲﴾ اگر ایسی نذر مانی جس کا پورا کرنا ممکن نہیں، خواہ اس وجہ سے کہ پورا کرنے کی طاقت نہیں، جیسے پیادہ حج کرنے کی نذر، یا ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر، یا اس وجہ سے کہ نذر پورا کرنے سے گناہ لازم آتا ہے مثلاً رشتہ داروں سے حسن سلوک نہ کرنے کی نذر، رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے کی نذر، تو قسم کی طرح کفارہ دے۔(۴۶)

☆☆☆☆☆

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۴۵۶

(۴۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۶۳

(۴۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۴۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۳۹

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۳۹

(۴۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۶۴۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۴۰

☆☆☆☆☆

باب(۱۲۷):

﴿شراب‘ جُوا‘ دیگر حرام اشیاء﴾

﴿بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم﴾

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیات ۹۰‘۹۱)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں‘ شیطانی کام‘ تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ‘ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے‘ تو کیا تم باز آئے؟۔

حل لغات:

"اَلْخَمْرُ": لغوی معنیٰ ڈھانپنا ہے‘ اسی لئے سر ڈھانپنے والے دوپٹے کو خمار کہتے ہیں‘ اصطلاح شرع میں انگور کی شراب کو خمر کہتے ہیں‘ کیونکہ شراب عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے‘ پینے والا حواس کھو دیتا ہے۔

"اَلْمَیْسِرُ": یُسْرٌ سے بنا ہے‘ جس کا معنیٰ ہے آسانی‘ چونکہ جوا میں مال آسانی سے ہاتھ آتا ہے اور آسانی سے ہاتھوں سے جاتا ہے‘ اس لئے جُوا کو "اَلْمَیْسِر": کہتے ہیں۔

"اَلْاَنْصَاب": نَصَبٌ کی جمع ہے‘ بمعنی گاڑا ہوا‘ یعنی وہ پتھر جو عبادت کے لئے گاڑا جاتا ہے "اَلْاَنْصَابُ" کہلاتا ہے اور جو

پتھر تراشیدہ ہو اور عبادت کے لئے گاڑا جائے اسے اَصْنَامٌ کہتے ہیں۔

''اَلْاَزْلَامُ'': فال نکالنے کے تیر اس کا واحد زَلَمٌ ہے۔

''رِجْــــسٌ'': گندے کام، جن سے نفرت آئے، شراب اور جوا دو گندے کام ہیں، اور بت پرستی اور تیروں سے فال نکالنا گندے کاموں کا ذکر ہے اس لئے انہیں رِجْسٌ کہا گیا ہے، یعنی ناپاک اور نفرت والے کام۔(۱)

فائدہ عائدہ: کلمات کے معانی اور ان سے متعلق بعض احکام سورہ بقرہ (آیت نمبر ۲۱۹، باب ۳۱) اور سورہ مائدہ (آیت نمبر ۳، باب نمبر ۱۲۵) میں گذر چکے ہیں، تفصیل کے لئے وہاں رجوع فرمائیں۔

شانِ نزول:

شراب کی حرمت بتدریج نازل ہوئی، چونکہ شراب اور جوا زمانہ جاہلیت میں عربوں کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا، یک دم ان کو چھڑانا انتہائی مشکل تھا، اس لئے بتدریج اسے حرام کیا گیا، اس کی حرمت میں متعدد واقعات باعث بنے، مگر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی حرمت کے بارے میں ہمیشہ دعا مانگتے رہے، اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ حرمتِ شراب کے احکام کے نزول میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمنا کا بڑا دخل ہے۔

شراب کی حرمت کے بارے میں چند روایات بیان کرتے ہیں۔

(۱) جب آیت کریمہ......

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ☆

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق، بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو۔

(سورہ النحل آیت ۶۷)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ ''اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمیں واضح فیصلہ عطا فرما کیونکہ شراب سے مال اور عقل ضائع ہو جاتا ہے''۔

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۰۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۵۹

اس کے بعد دوسری آیت نازل ہوئی جس میں شراب کو گناہ کہا گیا' اگر چہ اس سے روکا نہیں گیا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ، قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ، وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا، الآية

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں' تم فرماؤ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی نفع بھی' اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۹)

اس آیت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اللہ تعالیٰ سے وہی دعا مانگی۔ ''اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمیں واضح فیصلہ عطا فرما' کیونکہ شراب سے مال اور عقل دونوں ضائع ہوتے ہیں۔

کچھ دیر بعد تیسری آیت اتری' جس میں حالت نماز میں شراب پینے کو حرام قرار دیا گیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ......الآية (سورۃ النسآء آیت ۴۳)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔

نماز کے علاوہ شراب پینا حرام نہ تھا' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھر وہی دعا مانگی۔

''اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَّنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَاِنَّهَا تَذْهَبُ الْعَقْلَ وَالْمَالَ

اے اللہ! شراب کے بارے میں واضح حکم عطا فرما' کیونکہ یہ عقل اور مال کو برباد کر دیتی ہے۔

اس پر مذکورہ آیت نازل ہوئی جس میں شراب کی واضح اور قطعی طور پر حرمت بیان فرما دی گئی' جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ''یا اللہ! ہم باز آئے۔ یا اللہ! ہم باز آئے۔ (۲)

(۲) ایک انصاری حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر صحابہ کرام کی دعوت تھی' اس میں مہاجرین بھی مدعو تھے' حسب معمول کھانے کے بعد شراب کا دور چلا' تمام مہمان نشہ میں چور ہو گئے' اسی بے خودی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انصار سے مہاجرین افضل ہیں' اس پر ایک انصاری نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر اونٹ کی ہڈی ماری' جس سے خون بہہ نکلا' نشہ اترنے پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں زخمی ناک لے کر حاضر ہوئے'

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۲۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۳

آپ ﷺ کو اس واقعہ سے سخت صدمہ پہنچا' اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۳)

(۳) آیت مبارکہ ......یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ☆

(سورۃ المآئدۃ آیت'۸۷)

اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو' بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

اور آیت مبارکہ '......وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت'۸۸)

اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ' اور ڈرو اللہ سے جس سے تمہیں ایمان ہے۔

......جب نازل ہوئیں جن میں پسندیدہ کھانے جائز قرار دیئے گئے' اب اس آیت میں بتایا گیا کہ شراب اگرچہ تمہیں پسند ہو مگر وہ ناپاک ہے' اس کے قریب نہ جاؤ' اس وضاحت کے لئے آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انگور کا پانی جب پک کر گاڑھا ہو جائے اور جھاگ دینے لگے تو اسے خمر (شراب) کہتے ہیں' خمر کے علاوہ اور بھی نشہ آور مشروبات ہیں' عرفاً انہیں بھی شراب کہتے ہیں' مثلاً کھجور کی شراب' منقیٰ یا کشش کی شراب' گندم کی شراب' جَو کی شراب وغیرہ۔ خمر (انگور کی شراب) قطعی حرام لعینہٖ اور نجس ہے' اس کی حرمت نشہ پر موقوف نہیں' اور نہ اس کے حرام ہونے کی علت ہے' نص قرآنی نے صراحت سے اسے حرام اور نجس فرمایا ہے' اس کی حرمت کا منکر قطعی کافر ہے' اس کے علاوہ دیگر شرابیں بھی حرام ہیں' لیکن ان کی حرمت اجتہادی ہے' اس لئے ان کی حرمت کا منکر کافر نہیں' کیونکہ ظنی حرمت کا منکر کافر نہیں' فاسق و فاجر ہوتا ہے' قرآن مجید کے علاوہ کثیر احادیث میں اس کی حرمت وارد ہے۔

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۴۳

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۳

ایک صحیح مرفوع حدیث میں ہے۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا الْقَلِيْلُ مِنْهَا وَالْكَثِيْرُ وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

شراب (خمر) حرام لعینہ ہے' قلیل ہو یا کثیر' اور ہر نشہ دینے والی شراب حرام ہے۔ (۵)

﴿۲﴾ شراب پیشاب کی طرح نجاست غلیظہ ہے' کیونکہ یہ دلیل قطعی سے ثابت ہے۔ (۶)

﴿۳﴾ شراب مسلمان کے حق میں مال متقوم نہیں' مسلمان کے لئے اس کی کوئی قیمت نہیں اگر کسی شخص نے مسلمان کی شراب ضائع کر دی یا غصب کر لی تو اس پر ضمان نہیں' اس کی خرید و فروخت جائز نہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہانت کے لئے اسے رِجس (ناپاک) قرار دیا ہے' اس کی قیمت لگانا گویا اسے اہانت سے نکالنا اور عزت دینا ہے۔ (۷)

﴿۴﴾ شراب سے نفع اٹھانا حرام ہے' کیونکہ یہ نجس ہے اور نجس سے نفع لینا حرام ہے' نیز اللہ تعالیٰ نے اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے اور نفع حاصل کرنا اجتناب کی ضد ہے۔ (۸)

---

(۵) ☆ رواه ابوحنیفه 'جامع المسانید' ج۲' ص ۱۸۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۱
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت' لبنان' ج۲' ص ۲۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲۸۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعه مصر' ج۲' ص ۹۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۱۲' ص ۷۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج۱' ص ۳۰۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ج۹ ۲۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۷۰
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۴' ص ۴۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۷' ص ۱۵

(۶) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۶۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲۸۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی' ج۴' ص ۴۳

(۷) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۷۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲۸۹

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۷۰

﴿۵﴾ شراب شرک کی طرح حرام اور قابل نفرت ہے، شرک کی طرح شراب پینے والے کی مغفرت بغیر توبہ کے ممکن نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثْنٍ وَشَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى (۹)

شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے، لات وعزّٰی (بتوں کے نام ہیں) کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ شراب کو حرام نہ جاننے والا کافر ہے، کیونکہ وہ دلیل قطعی کا منکر ہے، (پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب شخص کے لئے اس کا بقدر ضرورت پینا حلال ہے)۔ (۱۱)

﴿۷﴾ شراب اور بہتے ہوئے خون کی بیع، اس کا پینا اور اس کا استعمال کرنا حرام قطعی ہے، ان کی حرمت پر اجماع امت ہے۔ (۱۲)

﴿۸﴾ شراب بننے کے بعد اسے مزید پکانے سے اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ بدستور حرام رہتی ہے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ شراب پینے والے پر حد جاری ہوگی، خواہ اسے نشہ نہ ہو، شراب کی حد اسی کوڑے ہیں۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ شراب کو سرکہ میں تبدیل کر لینا جائز ہے، اور شراب بنب سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو اس کا استعمال جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۱۱﴾ علمائے کرام شکر اللہ سعیہم نے شراب کی حرمت کے کثیر دلائل بیان کئے ہیں، قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت کی رو سے اس کی حرمت کے دلائل یہ ہیں۔

(ا) شراب اور جوئے کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

---

(۹) ☆ رواہ الحرث عن ابن عمرو، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۶۴

(۱۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص ۲۳۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۶۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۲۸۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۴۳

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۲۸۹

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۷۰

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۷۰

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۲۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۷۰

(ب) شراب کا ذکر بتوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

(ج) شراب کو رِجس (ناپاک) قرار دیا گیا ہے۔

(د) شراب کو شیطان کا عمل قرار دیا گیا ہے۔

(ہ) اس سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(و) اس سے دوری کو کامیابی قرار دیا گیا ہے۔

(ز) اسے عداوت اور بغض کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

(ح) اسے خدا کی یاد سے روکنے والا بتایا گیا ہے۔

(ط) یہ نماز سے روکتی ہے۔

(ی) اس سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۱۷)

﴿۱۲﴾ نَرد، شطرنج، پانسہ، بچوں کے اخروٹ کھیلنا اور ہر دو طرفہ مالی ہار جیت کی شرط والا کھیل جؤا ہے، اور جؤا اپنی تمام اقسام سمیت حرام ہے۔(۱۸)

﴿۱۳﴾. جوئے کی کوئی شکل ہو بالاجماع حرام ہے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۷۰

☆ تفسيرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۳'ص ۴۲

☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر"ج۱۲'ص ۷۹'۸۱

(۱۸) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان'ج۲'ص ۴۶۵

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكرمحمدبن عبداللّٰهالمعروف بابن العربی مالكی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان'ج۲'ص ۶۵۶

☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر"ج۱۲'ص ۷۹

☆ تفسيرالقرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثيرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر'ج۲'ص ۹۱

☆ تفسيرجلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطی و علامه جلال الدين محلی مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه

☆ تفسيرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالكی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه'مكه مكرمه'ج۱'ص ۳۰۳

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۷۱

(۱۹) ☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۷۱

☆ تفسيرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالكی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه'مكه مكرمه'ص ۱'ص ۳۰۳

﴿۱۴﴾ جوئے کے علاوہ دیگر امور جنہیں قرآنی نص نے حرام قرار دیا' مثلاً پانسے کے کھیل' تیروں سے فال نکالنا' بت پرستی' بت فروشی' بت بنانا وغیرہ سب حرام ہیں' ان سے اجتناب لازم ہے۔(۲۰)

﴿۱۵﴾ بتوں کی پوجا کرنے والے' تیروں سے فال نکالنے والے' شراب اور جُوئے کا شغل رکھنے والے کے درمیان کوئی فرق نہیں۔(۲۱)

﴿۱۶﴾ ہر کھیل جس میں قلیل کثیر کی طرف دعوت دے' آپس میں عداوت اور بغض پیدا کرے' اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے' وہ شراب کی طرح حرام ہے۔(۲۲)

﴿۱۷﴾ ہر ناجائز تملیک کا عقد باطل ہے' مثلاً ہبہ' صدقہ' بیع وغیرہ' ناجائز عقد کو فسخ کر کے رقم اصل مالک تک پہنچانا فرض ہے۔(۲۳)

﴿۱۸﴾ ہر پینے والی شئ جب نشہ دے' حرام ہے۔(۲۴)

﴿۱۹﴾ نبیذ حرام نہیں' اس کا استعمال جائز ہے۔(۲۵)

﴿۲۰﴾ شراب کے پینے پلانے' خریدنے فروخت کرنے' بنانے بنوانے' غرض کہ ہر طرح سے حصہ لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے' حدیث شریف میں ہے۔

لُعِنَتِ الْخَمْرُ وَعَاصِرُهَاوَمُعْتَصِرُهَاوَسَاقِيهَاوَشَارِبُهَاوَبَائِعُهَاوَمُشْتَرِيهَا(۲۶)

شراب پینے والے' بنانے والے' بنوانے والے' پلانے والے' پینے والے' فروخت کرنے والے' خریدنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

---

(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۳

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۱

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۲۹۱

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۴
☆ جامع المسانیدازامام ابوالمویدمحمدبن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ)مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان ' ج۲' ص ۱۸۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۴

(۲۶) ☆ رواہ الامام اعظم ابوحنیفہ عن ابن عمر 'بحوالہ
☆ جامع المسانیدازامام ابوالمویدمحمدبن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ)مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان '' ج۲' ص ۱۸۷

﴿۲۱﴾ شراب کی حرمت قطعی کا حکم غزوہ احد کے تین سال بعد نازل ہوا' غزوہ احد شوال ۳ھ کو ہوا' شارع اسلام حضور رسول معظم نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں شراب کی حرمت کی منادی کرادی' منادی کی آواز پر شراب کے مٹکے گلیوں میں انڈیل دیئے گئے' اور اس کے بعد فوری اور قطعی طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے شراب سے اجتناب فرمالیا۔

مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام سن کر فوراً عمل کرے' حیل وحجت سے کام نہ لے۔ (۲۷)

☆☆☆☆☆

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۶۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۲۸۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۳۸) :

حدودِ حرم اور حالتِ احرام میں شکار کرنا حرام ہے

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ هَدۡيًاۢ بٰلِغَ الۡـكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰ لِكَ صِيَامًا لِّيَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ☆

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں، یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے، اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ (سورۃ المآئدۃ آیت ۹۵)

حلِ لغات :

"لاتقتلوا" : اس آیت میں قتل سے مراد مطلقاً مار ڈالنا ہے، ہر وہ فعل جس سے کسی شکار کی روح زائل ہو جائے، قتل ہے، خواہ تیر سے مارے، یا بندوق سے یا لاٹھی سے یا پتھر سے یا کتا وغیرہ شکاری جانور سے، احرام باندھے ہوئے آدمی اگر کسی

شکار کو ذبح کرے تو وہ بھی مردار کے حکم میں ہے۔(۱)

"**حُرُمٌ**": حُرُمٌ جمع ہے اس کا واحد حَرَامٌ ہے یعنی وہ آدمی جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو' اگرچہ فی الحال وہ حدود حرم میں داخل نہ ہوا' اسی طرح حدودِ حرم میں داخل ہونے والا' خواہ احرام میں ہو یا نہ ہو۔(۲)

"**اَلصَّیْدُ**": ہر وہ جانور جو اصل خلقت کے لحاظ سے جنگلی ہو اور محفوظ القتل ہو' شکاری جانور' شکاری جانور حلال بھی ہیں اور حرام بھی ہیں۔(۳)

"**مُتَعَمِّداً**": جان بوجھ کر۔

جس شخص کو اپنا احرام بھی یاد ہو' زمین حرم ہونا بھی یاد ہو' اس حالت میں شکار کرنا حرام ہے۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۲۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۶۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۰۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۸۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۶

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۲۶۶
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۸۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۰۲' ۳۰۵

(۳) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۴۷

حدیث شریف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل نے خطاء کی حالت میں شکار پر بھی کفارہ لازم کیا ہے۔(۴)

"فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَاقَتَلَ مِنَ النَّعَمِ": تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔

مثلیت سے مراد اس آیت میں مثل معنوی ہے' یعنی شکار کئے ہوئے جانور کی قیمت' کتاب وسنت اور اجماع میں مثل سے مراد صورت اور معنیٰ یا معنیٰ سے مقید مثل مراد ہے' صرف صورت بلا معنی مراد نہیں' اور جہاں مثل صوری ممکن نہ ہو وہاں مثل معنوی یعنی قیمت مراد ہے' اسی پر اجماع ہے۔(۵)

"مِنَ النَّعَمِ": وحشی اور پالتو جانور' دونوں پر بولا جاتا ہے۔(۶)

"يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَاعَدْلٍ مِّنْكُمْ": تم مسلمانوں میں دو وہ متقی شکار کی قیمت کا فیصلہ کریں جنہیں جانوروں کی قیمت مقرر کرنے کا تجربہ ہو' اس قیمت کا جانور خرید کر حدود حرم میں قربانی کے لئے بھیجے یا اس قیمت کا کھانا غریبوں میں تقسیم

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۲۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۶۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ص ۳۰۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۲۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۰۸

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۷۱' ۴۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۱۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۹۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ج ۲۴۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ص ۵۲۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۲۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۵۳

(۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری' (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۴
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۳۰۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۲۵

کرے یا ہر نصف صاع کے بدلے روزے رکھے۔(۷)

"اَوْ": بمعنیٰ یا۔

اس آیت میں کفارہ کی قسموں میں کلمہ "اَوْ" تخییر کے لئے ہے یعنی شکار کرنے والے مجرم کو اختیار ہے ان میں سے جو بھی کفارہ ادا کرے گا کفارہ ادا ہو جائے گا۔(۸)

"هَدْيًا": وہ جانور جو قربانی کے لئے حرم شریف میں بھیجا جائے' اونٹ یا گائے یا بکری ہدی ہو سکتے ہیں۔(۹)

"بٰلِغَ الْكَعْبَةِ": کعبہ مقدسہ سے مراد اس آیت میں حدود حرم ہیں' کفارہ کا جانور حرم میں ذبح کیا جائے گا' غیر حرم میں ذبح کرنے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔(۱۰)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۱۳
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۴' ص ۵۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۱۲' ص ۹۲' ۹۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۷' ص ۲۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج۱' ص ۳۰۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۷

(۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۱۲' ص ۹۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۴' ص ۶۰

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۷۴' ۴۷۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۷۴
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۱۴
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعه مصر' ج۲' ص ۱۰۰
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور' ص ۳۷۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج۱' ص ۵۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۱۲' ص ۹۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ص ۲۸

''**اَوْعَدْلُ ذٰلِكَ صِيَاماً**'': عدل کے معنیٰ برابر' علماء نے لکھا ہے کہ اگر عِدْلٌ (بکسر عین) ہو تو اس کا معنیٰ ہے اسی جنس سے برابر شئ' اور اگر عَدْلٌ (بفتحہ عین) ہو تو اس کا معنیٰ ہے اس شئ کی جنس کے علاوہ کسی اور جنس سے برابری کرنا۔

مُحرم کے شکار کرنے کے جرم میں کفارہ جب روزوں کی صورت میں ادا کیا جائے گا تو برابری غیر جنس سے ہوگی اس لئے عَدل (بفتحہ عین) کہا گیا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ شکار کی قیمت مساکین میں تقسیم کی جائے گی اور ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جو دیئے جائیں گے اور اگر کوئی یہ چاہے کہ کھانا تقسیم کرنے کے عوض ہر نصف صاع گندم کے ایک روزہ رکھے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔(۱۱)

''**لِيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ**'': وبال بمعنی بوجھ ہے' سخت بارش کو وَابِلٌ اور ثقیل غذا کو وَبِيْلٌ کہتے ہیں' قرآن مجید کی آیت میں یہی معنی ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا......الآية تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔ (سورۃ المزمل آیت' ۱۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ شکار کرنے کے عوض (جسے ہم نے مُحرم کے لئے ناجائز ٹھہرایا ہے) اس پر کفارہ رکھا ہے تا کہ اسے اپنے کیئے کی سزا ملے۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۳۱۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۵۲۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷'ص ۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۴۲

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'' ج۱۲'ص ۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۵۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱'ص ۵۲۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷'ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۳'ص ۱۳

"وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ": مُحرم اپنے شکار کی جزا دینے کے بعد اگر پھر وہی جرم کرے تو اسے وہی کفارہ دینا واجب ہے' جتنی بار جرم کرے گا اتنی ہی بار اس پر کفارہ لازم ہے۔(۱۳)

شانِ نزول :

ایک عمرہ کے موقعہ پر حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے بحالت احرام حمارِ وحشی (نیل گائے) شکار کر لی' بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اپنے قصور کا اعتراف کر لیا' اس پر آیت کا نزول ہوا' حضرت ابوالیسر کا نام عمرو بن مالک انصاری بتایا گیا ہے اور ایک روایت میں ان کا نام کعب بن عمرو منقول ہے' رضی اللہ عنہ۔(۱۴)

مسائل شرعیه :

﴿۱﴾ حج (اِفراد یا تمتع یا قِران) یا عمرہ کا احرام باندھنے والا مُحرِم کہلاتا ہے' مُحرِم کہیں بھی شکار نہیں کر سکتا' نہ حدودِ حرم میں اور نہ حِل میں' اسی طرح حدودِ حرم میں کوئی بھی شکار نہیں کر سکتا خواہ احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو' مُحرِم ہو یا حلال' محرم مرد ہو یا عورت' سب کا ایک ہی حکم ہے۔(۱۵)

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص۲۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۶'ص۳۰۸
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر' ج۲'ص ۱۰۰'۱۰۱

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج۲'ص ۶۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۶'ص ۳۰۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص۵۲۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور' ج۱'ص۵۲۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۶'ص۲۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان' ج۲'ص۴۶۷
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان' ج۲'ص۶۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان' ج۶'ص ۳۰۲'۳۰۵
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر' ج۲'ص۹۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج۱۲'ص۸۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه' ج۱'ص۳۰۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور' ج۱'ص۵۲۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور' ج۱'ص۵۲۶
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی' ج۳'ص۴۷.
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص۳۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج۷'ص۲۳

﴿۲﴾ محرم کو شکار کی ممانعت سے مراد یہ ہے شکاری جانور کو جان سے مار نہیں سکتا' یعنی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس سے شکاری جانور کی جان نکل جائے' مثلاً ذبح کرنا' نحر کرنا' گلا گھونٹ کر مار دینا' پتھر مار کر سر پھوڑ دینا' لاٹھی مار کر مار دینا' تیر سے یا بندوق سے مار دینا' نیزا یا تلوار سے مار دینا' کتا یا شکاری جانور چھوڑ کر مار دینا' یہ سب صورتیں شکار میں شامل ہیں اور حرام ہیں۔(۱۶)

﴿۳﴾ محرم کا شکار کیا ہوا جانور مانند مردار حرام ہے' اگر چہ شکار کو بطریقِ شرعی ذبح کرے' یہ شکار مقتول ہے مذبوح نہیں' اسے نہ کوئی محرم کھا سکتا ہے نہ کوئی اور۔(۱۷)

﴿۴﴾ محرم نے شکار کیا اور شکار سے کچھ حصہ کھا لیا' تو جتنا حصہ کھانا اس کی ضمان دے۔(۱۸)

﴿۵﴾ جنایات احرام میں عمداً اور خطاً معذور اور غیر معذور کا کوئی فرق نہیں' دونوں پر فدیہ واجب ہے' احرام کی حالت میں اگر کسی نے جان بوجھ کر قصداً جانور قتل کیا ہو یا اپنے احرام کو بھول کر قتل کیا ہو یا غلطی سے مارا ہو یا حرمت نہ معلوم ہونے کی وجہ سے شکار کیا یا کسی کے اکراہ سے شکار کیا ہو تو پاداش (کفارہ) کا وجوب بہر صورت ہے' قصداً قتل کرنے والے پر کفارہ کا وجوب قرآن مجید سے ثابت ہے اور غلطی سے کرنے والے پر وجوب حدیث سے ثابت ہے' اسی پر اجماع امت ہے' حدیث شریف میں ہے۔

اِنماالتَّکۡفِیۡرُ فِی الۡعَمَدِ وَاِنَّمَاغَلَّظُوۡافِی الۡخَطَاءِ لَاَنۡ لَایَعُوۡدُوۡا(۱۹)

---

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۸۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۲۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۶۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۵۰

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۰۲

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۵۷۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۲۸

(۱۹) ☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس' جلد اول' حصہ دوم' ص ۲۴۵

کفارہ تو عمد میں ہے خطاء میں تغلیظاً کفارہ رکھا گیا تا کہ لوگ اس کا اعادہ نہ کریں۔

اس کی نظیر شرع میں موجود ہے' اگر کسی محرم نے جان بوجھ کر یا بھول کر یا غلطی سے سر کو منڈ ایا تو بہر صورت اس پر کفارہ ہے' اسی طرح اگر کسی مسلمان کا مال جان بوجھ کر ہلاک کیا یا غلطی سے' بہر صورت ضمان ہے۔ (۲۰)

﴿۶﴾ اگر چند مُحرمین نے مل کر ایک شکار کیا تو ہر محرم پر پورا پورا کفارہ ہے۔ (۲۱)

﴿۷﴾ محرم اگر حِل سے شکار پکڑے اور حرم میں جا کر ذبح کرے تو اس پر ضمان ہے۔ (۲۲)

﴿۸﴾ حرم میں اگر چند آدمیوں نے مل کر اس حال میں شکار کیا کہ وہ سب حلال (غیر محرم) ہیں تو سب پر ایک کفارہ ہے جو ان پر تقسیم ہوگا۔ (۲۳)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۶۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۶'ص ۳۰۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج ۲'ص ۹۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۵۲۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج ۱'ص ۵۲۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷'ص ۲۳

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۲'ص ۸۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی'پشاور'ص ۳۷۶

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۳'ص ۵۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ' ج ۱'ص ۳۰۵

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' ج ۲'ص ۵۷۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۶۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۶'ص ۳۱۳

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۲'ص ۹۰

☆ جامع المسانیدازامام ابوالمویدمحمدبن محمودالخوارزمی (م ۶۶۵ھ)مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت'لبنان' ج ۱'ص ۵۴۲

(۲۲) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۲'ص ۹۱

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۶'ص ۳۱۴

﴿۹﴾ شکاری کے کفارات کی طرح شکاری کی مدد کرنا' اشارہ کرنا اور شکار کی طرف دلالت کرنا محظورات احرام اور ممنوعات حرم سے ہیں' اس پر بھی وہی سزائیں ہیں جو مرتکب شکار پر سزائیں ہیں' شکار کا جانور جنگلی ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے دور رہتا ہے اس لئے بالعموم قتل سے محفوظ رہتا ہے' لیکن اشارہ کرنے والے کے اشارہ سے اس کا امن سے رہنا ختم ہو جاتا ہے' اس لئے اشارہ کا حکم قتل کا ہے' حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احرام باندھا ہوا تھا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ محرم نہ تھے' اثناء سفر میں لوگوں نے گورخر دیکھا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور ذبح کر کے اس کا گوشت لائے (اس حدیث کے آخر میں ہے) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔

أَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا' قَالُوْا: لَا' قَالَ: فَكُلُوْا مَا بَقِيَ لَحْمِهَا. (۲۴)

کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ کو حملہ کرنے کے لئے کہا تھا یا گورخر کی طرف اشارہ کیا تھا' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا' جی نہیں' آپ ﷺ نے فرمایا' تو جو گوشت باقی رہ گیا ہے اس کو بھی کھا سکتے ہو۔

اس حدیث میں شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ نہ کرنے کی شرط لگائی' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مُحرم کے لئے شکار کی طرف اشارہ کرنا جائز نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ اگر غیر محرم نے شکار کیا مگر محرم نے اس کو شکار کرنے کو کہا تھا یا اشارہ کیا تھا یا اپنی کسی حرکت سے رہنمائی کی تھی تو محرم کے لئے اس کا کھانا حرام ہے' لیکن غیر محرم کے لئے اس کا کھانا جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے۔ (۲۶)

﴿۱۱﴾ پرندے کے انڈوں کا حکم بھی شکار کا ہے۔ (۲۷)

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن ابی قتادہ' ج ا' ص ۲۴۶

☆ ورواہ مسلم' ج ا' ص ۲۸۱

(۲۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۹۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۵۰

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۵۱

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۵۰

﴿۱۲﴾ اگر کوئی شخص شکار کرنا چاہتا ہے اور کوئی محرم اس کو زبان سے یا ہاتھ کے اشارہ سے بتادے اور وہ قتل کر دے تو کفارہ بتانے والے محرم پر ہوگا' حضور سید عالم ﷺ نے اشارہ کو قتل کے مساوی قرار دیا ہے' (حدیث حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ابھی گذر چکی ہے جس میں یہ حکم واضح ہے)۔(۲۸)

﴿۱۳﴾ ہر شکار جس میں جزا واجب ہو اس شکار کا گوشت حرام ہے۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ ہر شکار جسے محرم نے ذبح کیا اسے حلال آدمی کھا سکتا ہے۔(۳۰)

﴿۱۵﴾ محرم کو سمندری شکار کی اجازت ہے۔(۳۱)

﴿۱۶﴾ محرم کا خشکی کا شکار کرنا گناہ کبیرہ ہے' کفارہ کے علاوہ توبہ بھی کرے تا کہ اس کا گناہ معاف ہو۔(۳۲)

﴿۱۷﴾ ہر وحشی جانور شکار ہے خواہ حلال ہو جیسے ہرن' نیل گائے وغیرہ یا حرام ہو' جیسے بھیڑیا' چیتا وغیرہ' خواہ پرندہ ہو جیسے کبوتر' فاختہ وغیرہ یا چرند ہو۔(۳۳)

﴿۱۸﴾ خشکی کے چند شکاری جانور مستثنیٰ ہیں ان کا قتل کرنا جائز ہے' یہ استثناء احادیث شریفہ سے ثابت ہے' شارع اسلام حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

خَمْسٌ فَوَاسِقُ تُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ :اَلْحَیَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَیَّا(۳۴)

---

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۵۲

(۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۶۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۶۸

(۳۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۶۲

(۳۲) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۶

(۳۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۶۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۵۲۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۲' ص ۸۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۲۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۲

(۳۴) ☆ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۷

پانچ جانور فاسق ہیں حرم اور حل میں ان کا قتل کرنا جائز ہے' سانپ' وہ کوا جس میں سفیدی اور سیاہی ہو' چوہا' کاٹ کھانے والا کتا' چیل' بعض احادیث میں دیگر چند جانوروں کا ذکر ہے' مثلاً بچھو' بھیڑیا' چیتا وغیرہ۔

یہ احادیث اگرچہ خبرِ واحد ہیں مگر علمائے امت نے انہیں صحیح مانا اور قبول کیا ہے' تو اس سے ان کا مرتبہ حدیث مشہور کی طرح ہو گیا ہے اور حدیث مشہور سے قرآن مجید کی تخصیص جائز ہے' مزید برآں ان احادیث پر اجماع صحابہ ثابت ہے گویا قرآن مجید کا کلمہ "صَیدٌ مخصوص منہ البعض ہے اور احادیث نے بعض افراد شکار مخصوص کر دیئے ہیں۔(۳۵)

﴿۱۹﴾ صحرائی جانور کچھ ماکول ہوتے ہیں (جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) تو یہ سب صَید ہیں' ان کو بحالت احرام شکار کرنا حرام ہے' اور کچھ غیر ماکول (جن کا گوشت بوجہ حرمت نہیں کھایا جاتا) غیر ماکول میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کو ابتدائی طور پر دکھ پہنچاتے ہیں اور کچھ ایسے نہیں ہوتے' ابتدائی طور پر دکھ پہنچانے والے' غیر ماکول جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے' جواز صید کی علتِ مرجّحہ ابتدائی اذیت رسانی ہے۔(۳۶)

﴿۲۰﴾ ایذا کی مختلف صورتیں ہیں۔

(ا) بدن میں زہر پہنچانا' جیسے بچھو کرتا ہے' اس علت میں بچھو کے تحت تمام زہریلے جانور جو ڈنگ مارے ہیں شامل ہیں اور ڈستے ہیں۔

(ب) کترنا' سوراخ کرنا' جیسے چوہا کرتا ہے' اس علت کی وجہ سے نیولا آ گیا۔

(ج) جھپٹنا' جیسے کوا کرتا ہے' اس علت کی وجہ سے شکرا' باز' چیل کوے کے ذیل میں آ گئے۔

(د) حملہ کر کے کاٹنا' اس علت سے کاٹنے والے کتے کے تحت ہر درندہ آ گیا۔

---

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۶۷' ۴۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۸۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۴۹

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۴۹

حرم میں ان سب کا شکار جائز ہے۔(۳۷)

﴿۲۱﴾ شکار کی جزا اس وقت ہے جب جانور کو قتل کرے گا' اگر صرف پکڑے' اس کے پر اکھیڑ دے تو اس میں کفارہ نہیں۔(۳۸)

﴿۲۲﴾ جو درندے حملہ نہیں کرتے' مثلاً بجو' لومڑی' بلی وغیرہ' محرم ان کو قتل نہ کرے' محرم اگر انہیں قتل کرے گا فدیہ لازم آئے گا۔(۳۹)

﴿۲۳﴾ اگر کسی نے کہا! ''اللہ کے لئے مجھ پر بکری ذبح کرنا ہے'' اس پر بکری ذبح کرنا لازم ہے' اور اگر کہا! ''اللہ کے لئے مجھ پر بکری قتل کرنا ہے' تو کچھ بھی نہیں' اگر کسی نے کہا مجھ پر اپنے بیٹے کا ذبح کرنا لازم ہے تو بکری ذبح کرے اور اگر کہا! ''اللہ کے لئے مجھ پر بیٹے کا قتل واجب ہے' تو کچھ بھی نہیں' کیونکہ ذبح سے شرع میں اباحت اور قربت مقصود ہے' قتل اس کے خلاف ہے۔(۴۰)

﴿۲۴﴾ جس محرم نے شکار کیا اس پر شکار کئے ہوئے جانور کی قیمت واجب ہے' اس کی قیمت کا فیصلہ جائے شکار یا اس کی قریبی بستی کے حساب سے دو متقی مسلمان کریں گے' جنہیں جانوروں کی قیمت لگانے میں مہارت ہو' اگر ایک آدمی بھی شکار کی قیمت لگالے تو جائز ہے' بہتر دو آدمیوں کا فیصلہ ہے۔(۴۱)

---

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۵۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۶۶

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۰۹

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۸

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۶۵

(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۷۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۱۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ص ۳۰۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۲۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۵۲۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۵۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'' ج۱۲' ص ۹۲' ۹۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۷' ص ۲۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۵۷

﴿۲۵﴾ کفارہ میں جانور کی قیمت کا سلف کا فیصلہ خلف کے لئے معتبر نہیں بلکہ ہر دور میں دو عادل مسلمان مستقل فیصلہ کا اختیار رکھتے ہیں اور چونکہ زمان و مکان کے اختلاف سے قیمت کا اختلاف ہوتا رہتا ہے اس لئے ہر زمانہ اور ہر مقام میں دو صاحب رائے مسلمانوں کے فیصلہ کی پابندی لازم ہے۔(۴۲)

﴿۲۶﴾ محرم شکار کرنے والے کو اختیار ہے کہ شکار کی قیمت کا جانور خرید کر حدود حرم میں ذبح کرے یا قیمت کا کھانا خرید کر مساکین میں تقسیم کر دے یا ہر مسکین کے حصے کے برابر روزے رکھ لے ان تین امور میں اسے اختیار ہے۔(۴۳)

﴿۲۷﴾ شکار کرنے والا محرم اگر جرم کے کفارہ میں قربانی دے تو پالتو چوپایوں میں سے جس کی قیمت شکار کے برابر ہو یا شکار سے زائد ہو اس کی قربانی کرے۔(۴۴)

---

(۴۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص۳۱۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۰۰
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۳۰۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ص۵۸، ۵۹

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۴۷۴، ۴۷۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۶۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص۳۱۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۰۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ج۱۲، ص۹۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۵۲۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۵۲۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۳۰۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۲۴۰
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۶۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۳۷۶

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۴۷۱، ۴۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص۳۱۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۹۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۵۲۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۵۲۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۳۷۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۲۴۰
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ص۵۳
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۳۰۵

﴿۲۸﴾ قربانی کے تین جانور ہیں' بکری' گائے' اونٹ۔

بھیڑ' مینڈھا' دنبہ بکری کی نوع میں شامل ہے' بھینس (مذکر ومونث) گائے کی نوع میں شامل ہے۔(۴۵)

﴿۲۸﴾ کفارہ کی قربانی ایسے جانور کی ہونی چاہیئے جس کی قربانی شرعاً جائز ہو یعنی بے عیب' سالم الاعضاء اور عمر مقررہ کے مطابق ہو۔(۴۶)

﴿۲۹﴾ شکار کے عوض قربانی' احصار کے عوض قربانی' حج قرآن کی قربانی (ہدی) وہ کافی ہے جس کی قربانی جائز ہو۔

نوٹ: احصار کے احکام سورہ بقرہ (آیت نمبر ۱۹۶' باب ۲۸) میں گذر چکے ہیں۔(۴۷)

﴿۳۰﴾ ہر ہدی' جس کے وجوب کا تعلق احرام سے ہے وہ ہونی چاہیئے جس کی قربانی جائز ہے۔(۴۸)

﴿۳۱﴾ کفارہ کی ہدی (قربانی) کا حدود حرم سے باہر سے خریدنا شرط نہیں' بلکہ حدود حرم کے اندر سے خریدے یا باہر سے جائز ہے' البتہ قربانی حدود حرم میں ہوگی' اس پر اجماع ہے۔(۴۹)

﴿۳۲﴾ ہدی حدود حرم میں ذبح ہوگی' عین کعبہ میں ذبح جائز نہیں' کیونکہ کعبہ معظّمہ مسجد الحرام شریف میں ہے اور مسجد میں قربانی یا ذبح کرنا جائز نہیں۔(۵۰)

---

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۵۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۷۴' ۴۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۲۴۰

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۶۲

(۴۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۶

(۴۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۱۰

(۴۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۷۴' ۴۷۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) ' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۹۴

(۵۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۹۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۶

﴿۳۳﴾ احترام کے لحاظ سے تمام حرم مانند کعبہ کے محترم ہے۔(۵۱)

﴿۳۴﴾ شکار کے عوض روزہ اور مساکین کو کھانا کھلانے میں اسے اختیار ہے جہاں چاہے ادا کرے، حرم میں ہونا لازمی نہیں۔(۵۲)

﴿۳۵﴾ شکار کی قیمت سے جو کھانا خریدے وہ مساکین میں تقسیم کرے، ہر مسکین کو ایک صاع جو یا کھجور یا نصف صاع گندم دے۔ رائج الوقت اعشاری نظام کے مطابق نصف صاع (۲.۱۷۶) کلوگرام ہے۔(۵۳)

﴿۳۶﴾ یہ امر اجماعی ہے کہ کھانا قیمت کے مطابق دیا جائے گا، اگر شکار کی مثل کوئی چوپایہ نہ ہو تو شکار کی قیمت لگا کر اس قیمت کا کھانا دیا جائے گا اور اگر شکار مثلی ہو تو شکار کی مثل جس چوپائے کو قرار دیا گیا ہے اس چوپائے کی قیمت لگا کر اس کا کھانا خرید کر دیا جائے گا، مثلی اور غیر مثلی میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ نظیر صوری واجب نہیں بلکہ شکار کی قیمت واجب ہے (شکار کی مثل معنوی واجب ہے) شکار کی مثل کسی چوپائے کی قربانی کا مطلب یہ ہے جس چوپایہ کی قیمت شکار کی قیمت کے برابر ہے اس کی قربانی دی جائے اور اگر قربانی کی قیمت زائد ہو تو چونکہ قربانی کے ٹکڑے نہیں کیے جاسکتے اس لئے ضرورۃً پوری قربانی دینا ہوگی، لیکن اگر قربانی کرنا نہ چاہے اور کھانا دینا چاہے تو کوئی ضرورت نہیں کہ پوری قربانی کی قیمت کا کھانا کھلائے، نہ اس کا التزام اس نے خود کیا، بلکہ قربانی کی قیمت میں سے اتنے حصے کا کھانا دیا جائے گا جتنا حصہ شکار کی قیمت کے برابر ہو، ضمان و تاوان اس چیز کا دینا ہوگا جس کو تلف کیا ہے، تلافی کے لئے دوسری چیز کی قیمت

---

(۵۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۷۴

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۷۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۷۴

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۷۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۲۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۱

لگا کر تلف شدہ کے تاوان میں دینے میں کوئی معنیٰ نہیں۔(۵۴)

﴿۳۷﴾ اگر شکار کی قیمت میں ایک مسکین کے لائق پورا کھانا نہ مل سکے یا اتنا کھانا ملے جو ایک مسکین یا چند مساکین کو بمقدار مقررہ دینے کے بعد کچھ بچ رہے مگر بچا ہوا کھانا ایک مسکین کے لائق پورے طور پر باقی نہ رہا تو جتنا باقی رہا اتنا ہی کسی ایک مسکین کو دے دیا جائے اپنی طرف سے بڑھا کر پوری مقدار کرنا واجب نہیں' اور اگر بچا ہوا کھانا دینے کی بجائے روزہ رکھے تو ایک روزہ رکھے' روزہ کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے' یہ مسئلہ اجماعی ہے۔(۵۵)

﴿۳۸﴾ کفارہ کی قربانی کے جانور کا گوشت حدود حرم کے فقراء اور حرم کے باہر کے فقراء کھا سکتے ہیں۔(۵۶)

﴿۳۹﴾ اگر کوئی درندہ شکار کرے تو اس کی قیمت بکری کی قیمت سے نہیں بڑھنی چاہیئے۔(۵۷)

﴿۴۰﴾ محرم جتنی بار شکار کرے گا اتنی ہی بار اسے کفارہ دینا ہوگا' یہ شکار خواہ یک بارگی کرے یا یکے بعد دیگرے' ہر شکار کے عوض کفارہ لازم ہے۔(۵۸)

---

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۷۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۶۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۷' ص ۲۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر" ج۱۲' ص ۹۲'۹۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج۱' ص ۵۲۷
(۵۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۶۲
(۵۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۶۰
(۵۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر" ج۱۲' ص ۸۷
(۵۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۰۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰۰'۱۰۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر" ج۱۲' ص ۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴' ص ۶۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۱

﴿۴۱﴾ محرم کو کفارہ کے روزے رکھنے میں زمان اور مکان کی پابندی نہیں' جہاں چاہے اور جب چاہے روزے رکھ لے۔(۵۹)

﴿۴۲﴾ کفارہ کی ہدی کا جانور اگر ایک مسکین کو صدقہ کر دے تو بھی جائز نہیں' کیونکہ اب یہ ہدی صدقہ ہے' کفارہ نہیں۔(۶۰)

﴿۴۳﴾ حرم دو ہیں' حرم مکی اور حرم مدنی

احرام اور شکار کی ممانعت کے مسائل کا تعلق حرم مکی سے ہے۔

اہل محبت حرم مدنی کو حرم مکی سے افضل جانتے ہیں' اور حرم مدنی میں پڑھی ہوئی نماز حرم مکی سے افضل ہے۔(۶۱)

﴿۴۴﴾ حرم مکی کی حدود یہ ہیں' مکہ معظمہ سے جانب مشرق چھ میل' جانب مغرب بارہ میل' جانب جنوب اٹھارہ میل اور جانب شمال چوبیس میل۔

☆☆☆☆☆

---

(۵۹) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۶

(۶۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۳۱۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۷

(۶۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۲' ص ۳۰۷

☆☆☆☆☆

باب(۱۳۹):

﴿احرام کی حالت میں بحری شکار کرنا جائز ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ☆ (سورۃالمآئدۃ آیت'۹۶)

حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

حل لغات:

"صَیۡدُ الۡبَحۡرِ": صَیۡدُ' شکاری جانور' اَلۡبَحۡرُ' سمندر' دریا' نہر' بڑا تالاب' صَید البحر وہ جانور ہے جس کی پیدائش اور پرورش پانی میں ہو' خشکی پر زندہ نہ رہ سکے' پانی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے' جیسے جال لگا کر تم پکڑتے ہو۔(۱)

(۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۷۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۱۸

"وَطَعَامُهٗ": اس سے مراد کھانے کی وہ تمام اشیاء جنہیں دریا یا سمندر کنارے پر پھینک دے یا پانی خشک ہو جائے اور یہ چیزیں نظر آنے لگیں۔(۲)

"مَتَاعاً لَّكُمْ": متاع بمعنی سامان' برتنے کی اشیاء' وہ اشیاء جن سے زندگی میں نفع لیا جائے۔

"سَيَّارَةً": سیر سے مبالغہ کا صیغہ ہے' راہ گیر' مسافر' ایک ہو یا چند۔

"صَيْدُ الْبَرِّ": برّی شکار وہ ہے جو ہوا میں سانس لیتا ہو' خواہ بعض اوقات پانی میں رہے' جیسے مرغابی' بطخ برّی شکار خشکی پر پیدا ہوتے ہیں' پانی تو محض ان کی چراگاہ ہے۔(۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ پانی کا شکار کرنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حدودِ حرم اور حلّ میں ہر جگہ حلال ہے' پانی کا شکار خود کر سکتا ہے' دوسرے کے لئے کر سکتا ہے' ہر طرح سے حلال ہے۔(۴)

---

(۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۱ 'ص ۴۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶ 'ص ۳۱۸

(۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ص ۵۲۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۷ 'ص ۳۰

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۴۷۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۶۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶ 'ص ۳۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲ 'ص ۱۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲ 'ص ۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ص ۵۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱ 'ص ۵۲۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴ 'ص ۶۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱ 'ص ۳۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۷ 'ص ۳۰

﴿۲﴾ دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے' مچھلی کی تمام اقسام حلال ہیں' حضور سید الکونین آقا و مولیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اُحِلَّتْ لَنَامَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَامَّاالْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّاالدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ (۵)

ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے ہیں' دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہے (یہ دونوں بغیر ذبح کے حلال ہیں) اور دو خون جگر اور تلی ہے۔(۶)

﴿۳﴾ مچھلی خشک کر کے زادِ راہ بنانا جائز ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام نے مچھلی کا زادِ راہ بنایا تھا۔(۷)

﴿۴﴾ احرام کی حالت میں سمندر کی ہر شئ سے انتفاع جائز ہے' خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول' البتہ کھانے کے لئے صرف مچھلی ہے' مثلاً صدف' موتی' بعض جانوروں کی ہڈیاں اور دانت وغیرہ۔(۸)

﴿۵﴾ طافی مچھلی کا کھانا جائز نہیں' طافی وہ ہے جو پانی میں طبعی موت مر جائے اور پانی پر الٹا تیرنا شروع کر دے' اور جس مچھلی کو سمندر یا دریا کی لہر کنارے پر گرا دے اور وہ مر جائے اس کا کھانا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَاالْقَى الْبَحْرُ اَوْجَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْآ 'وَمَامَاتَ فِيْهَاوَطَفَافَلَا تَاكُلُوْهُ (۹)

---

(۵) ☆ رواہ ابن ماجه والبيهقى فى السنن والحاكم عن ابن عمر' بحواله جامع صغير' ج ا 'ص ۱۹

(۶) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۴۷۹

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بيروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۲۸۴

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالكى قرطبى (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان' ج ۶ 'ص ۳۱۸

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ۵۲۸

☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسير مدارک ازعلامه ابو البركات عبدالله نسفى 'مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ۵۲۸

☆ انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابو الخير عبدالله بن عمر بيضاوى شيرازى شافعى (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۱

(۷) ☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمد جيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى 'پشاور' ص ۳۷۷

(۸) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن على رازى جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان' ج ۲ 'ص ۴۷۹

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ۵۲۸

☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسير مدارک ازعلامه ابو البركات عبدالله نسفى 'مطبوعه لاهور' ج ا 'ص ۵۲۸

☆ تفسير كبير ازامام فخر الدين محمدبن ضياء الدين عمر رازى (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۲ 'ص ۹۷

(۹) ☆ رواہ ابوداؤد وابن ماجه عن جابر' بحواله كنز العمال 'ج ۱۵ 'ح ۴۰۹۶۹

جسے سمندر پھینک دے یا اس سے خشک ہو جائے اس (مچھلی) کو کھاؤ اور جو سمندر میں مر جائے اور پانی پر تیرنے لگے اسے نہ کھاؤ۔(۱۰)

﴿۶﴾ مچھلی کے علاوہ پانی کے تمام جانور حرام ہیں' ان کا کھانا جائز نہیں' کھانے کے علاوہ دیگر انتفاع جائز ہے' مثلاً مینڈک' سرطان (کیکڑا)' پانی کا کتا' پانی کا انسان' پانی کا خنزیر وغیرہ' حدیث شریف میں ہے کہ ایک طبیب نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک دوا کا ذکر کیا جس میں مینڈک بطور جزو کے استعمال ہوتا ہے' حضور سید عالم ﷺ نے مینڈک کے استعمال سے منع فرما دیا۔(۱۱)

﴿۷﴾ جو جانور کبھی پانی میں رہتا ہو کبھی خشکی پر' وہ خشکی کا جانور اعتبار ہوگا' اس کے شکار میں محرم پر کفارہ ہے۔(۱۲)

نوٹ: آیت مبارکہ میں "اَلْبَحْرَ" کی قید اتفاقی ہے' کیونکہ حجاز مقدس' مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں کوئی دریا یا نہر نہیں' چند سال پہلے تک وہاں کوئی حوض بھی نہ تھا' حجاز مقدس کے باشندے یا وہاں جانے والے صرف سمندر سے ہی شکار کر سکتے تھے' اب حاجیوں کی کثرت کے باعث وہاں پانی کے ذخیرے بنا لئے گئے ہیں۔(۱۳)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۳۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۳۱۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص۹۸

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۷۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۵۲۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص۲۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص۹۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص۳۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص۳۱۸' ۳۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص۵۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص۱۰۱

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۲' ص۹۸

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص۳۷۷

﴿۸﴾ احرام کی حالت میں اور حدودِ حرم میں خشکی کے شکاری جانور کا شکار کرنا حرام ہے، اسی ایک سورہ مائدہ میں اس کی ممانعت تین بار آئی ہے، احرام کی حالت میں اور حدود حرم میں جن چند موذی جانوروں کے مارنے کا حکم ہے ان کے علاوہ کسی اور جانور کا شکار حرام ہے، اگر کوئی محرم یا حدود حرم میں شکار کرے گا اس پر کفارہ لازم ہے، کفارہ کا بیان گذشتہ آیت میں گذر چکا ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ محرم آدمی کو شکار ذبح کرنا جائز نہیں۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ خشکی کا شکاری جانور اگر مانوس ہو جائے اور پالتو کی مانند ہو جائے تو بھی اس کا شکار کرنا حرام ہے، مثلاً ہرن، اگرچہ مانوس ہو جائے پھر بھی اس کا شکار محرم کے لئے جائز نہیں۔(۱۶)

﴿۱۱﴾ خشکی کا پالتو جانور اگر متوحش ہو کر بھاگ جائے تو اس کا شکار جائز ہے، مثلاً اونٹ بکری وغیرہ۔(۱۷)

﴿۱۲﴾ احرام باندھتے وقت اگر اس کے پاس شکاری جانور ہے تو اسے آزاد کر دے، اور اگر اس کے گھر میں شکاری جانور بندھا ہو تو اس کا آزاد کرنا لازم نہیں۔(۱۸)

﴿۱۳﴾ حلال (غیر محرم) آدمی نے حِل سے شکار پکڑا اسے حرم میں لے آیا، اب اس میں کوئی تصرف نہیں کرسکتا، مثلاً ذبح کرنا، اس کا کھانا حلال نہیں۔(۱۹)

---

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۳۷۷، ۳۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۵۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۰۲

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۲۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶، ص۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج۱، ص۵۲۸

(۱۵) ☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۶۴

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۳۰

(۱۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۳۰

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۲۳

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۶۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۲۳

﴿۱۴﴾ محرم نے غیر محرم (حلال آدمی) کو شکار کی دلالت کی' غیر محرم نے شکار کرلیا اب محرم پر اس کا کفارہ ہے۔(۲۰)

﴿۱۵﴾ محرم نے دوسرے محرم کو شکار کی دلالت کی' اس نے شکار کرلیا' دونوں پر ایک ایک کفارہ ہے۔(۲۱)

﴿۱۶﴾ غیر محرم کا شکار محرم کے لئے حلال ہے جب کہ محرم نے شکار کی دلالت نہ کی ہو۔(۲۲)

﴿۱۷﴾ بحری پرندوں کا شکار محرم کے لئے جائز نہیں' کیونکہ ان جانوروں کی پیدائش اور پرورش خشکی پر ہوتی ہے' سمندر تو صرف ان کی چراگاہ ہے۔(۲۳)

﴿۱۸﴾ احرام والے کے لئے حلال (غیر محرم) کا شکار حلال ہے' اگرچہ اس کے لئے کیا ہو' بشرطیکہ محرم نے اسے دلالت نہ کی ہو' نہ اشارہ کیا ہو' نہ اعانت کی ہو۔(۲۴)

﴿۱۹﴾ احرام باندھنے کے لئے وہ شکار کھانا جائز ہے جو احرام باندھنے سے پہلے کرچکا ہو۔(۲۵)

﴿۲۰﴾ حرم مدینہ منورہ میں شکار کرنا جائز ہے۔(۲۶)

☆☆☆☆☆

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۲۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰۳
(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۲۴
(۲۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۶۶
(۲۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۲۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۸
(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۸۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۶۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۳۰۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص ۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۸
(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۸۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۸
(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۶۸۹

☆☆☆☆☆

باب (۱۴۰):

مدارِ امن وفلاح' کعبہ' حرمت والے مہینے

ہدی اور قلادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَالۡهَدۡیَ وَالۡقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۹۷)

اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا اور حرمت والے مہینہ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو یہ اس لئے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات:

"اَلۡكَعۡبَةَ": کَعَبَ، کَعۡباً کا معنیٰ ابھرنا' بلند ہونا' اسی لئے پاؤں کے ٹخنوں کو کَعۡبٌ کہتے ہیں' بالغ لڑکی کے پستان ابھر آتے ہیں اس لئے اسے کَاعِبٌ کہتے ہیں۔

کعبہ کے تین معانی بیان کئے گئے ہیں' ہر مربع گھر' اونچا مکان' اکیلا مکان' کعبہ معظّمہ چونکہ بلند و بالا اور مربع عمارت

ہے اس لئے اسے کعبہ کہتے ہیں، اور جب کعبہ کی بنیاد رکھی گئی یہ اپنے محل وقوع میں منفرد مکان تھا۔

کعبہ معظّمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً مکہ معظّمہ میں واقع ہے، کہا جاتا ہے کہ کعبہ معظّمہ زمین کا عین وسط ہے۔(۱)

"**اَلْبَیْتَ الْحَرَام**": دیواروں اور چھت کے مجموعہ کا نام بیت ہے، اگرچہ اس میں کوئی نہ رہتا ہو، خانہ کعبہ کی صورت بھی گھر کی سی ہے۔ حرام سے مراد ہے عظمت۔ اس گھر کی عظمت آسمان وزمین کی پیدائش کے روز سے ہی ہے۔(۲)

"**قِیَامًا لِّلنَّاسِ**": قیام اس مقام پر تین معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ صلاح (درستی) باعثِ امن، باعثِ معاش۔

معنیٰ آیت کا یہ ہے:

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ (حرمت والے مہینوں، ہدی اور قلادہ) کو لوگوں کے دینی ودنیوی امور کی درستی کا باعث بنایا ہے، یہی اشیاء لوگوں کے امن اور معاش کا ذریعہ ہیں۔(۳)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۳۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۵۶، ۴۵۷
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۳۲۴، ۳۲۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۶۹۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۳۰۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۴۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۷، ص ۳۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۵۲۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۱۰۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۶۸

(۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۶۹۳

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۱۸
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۲
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۴۸۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۶۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۶، ص ۳۲۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۹۹، ص ۱۰۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۳۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۵۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۳، ص ۶۹

نوٹ: حج کے مسائل سورہ آل عمران (آیت ۹۷، باب ۷۲)، حرمت والے مہینوں کے مسائل سورۃ البقرہ (آیت ۱۹۲، باب ۲۴) اور ہدی اور قلائد کے مسائل سورہ مائدہ (آیت ۲، باب ۱۲۴) میں گزر چکے ہیں، تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے چار چیزوں کو مسلمانوں کے دینی اور دنیوی معاملات کی درستی، ان کے لئے باعث امن وامان اور ان کی معاش کا مدار و قیام کا باعث بنایا ہے۔

(ا) خانہ کعبہ (ب) حرمت والے مہینے (ج) ہدی (د) قلائد

ان کی تعظیم و تکریم و حرمت و عزت کا پاس کرنا لازمی ہے۔(۴)

﴿۲﴾ کعبہ مکرمہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر فرمایا (بیت اللہ) اس کے دینی و دنیوی فوائد و منافع بے شمار ہیں، چند فوائد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(ا) دنیوی فوائد:

☆ حرم میں لوٹ مار، قتل و غارت روز آفرینش سے ہی حرام رہی، فتح مکہ کے روز حضور سید الکونین رحمت عالم ﷺ نے خطبہ مبارکہ میں اس کا اظہار فرمایا، فرمایا! صرف آج کے روز اللہ تعالیٰ نے حرم میں قتال حلال فرمایا ہے، نہ پہلے جائز تھا اور نہ قیامت تک کسی کے لئے جائز ہے۔

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۲۸۱۔
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۶۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۳۲۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲، ص ۹۹، ۱۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۵۲۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۳۰۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۴۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۷۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۵۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص ۳۵

☆ دنیا بھر سے جب لاکھوں حاجی (اور دوران سال عمرہ والے) مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں تو یہ شہر دنیا کا سب سے بڑا تجارتی مرکز بن جاتا ہے' حاجیوں کو بھی اس سے فائدہ ملتا ہے اور اہل مکہ کو سال بھر کی معاش کا انتظام ہو جاتا ہے' حج کے دوران بالخصوص اور بقیہ عرصہ بالعموم دنیا کی ہر شئ یہاں سستے داموں دستیاب ہوتی ہے' گویا مکہ مکرمہ مسلمانوں کی معاش کا محور و مرکز ٹھہرایا گیا ہے' ارباب بصیرت نے یہ بات بڑے وثوق سے کہی ہے کہ اگر لوگ کسی سال حج و عمرہ اور خانہ کعبہ کی زیارت کو ترک کر دیں تو فوراً ہلاک ہو جائیں اور انہیں ذرا بھی مہلت نہ ملے۔

☆ حرم وہ امن والا علاقہ ہے جہاں اگر باپ یا بیٹے کا قاتل بھی سامنے آ جائے تو مقتول کے وارث اس سے تعرض نہیں کرتے' جو یہاں آ گیا امن پا گیا۔

☆ حرم ہی وہ علاقہ جہاں شکار کرنا حرام ہے' گویا شکاری جانور بھی یہاں محفوظ ہیں۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے دنیا کا ہر پھل یہاں دستیاب ہے' اگرچہ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں گھاس تک نہیں اگتی' دیگر فصلوں کا کیا حال ہوگا' یہاں کی سرزمین سخت پتھریلی ہے' مٹی کا نام و نشان نہیں' پہاڑ بھی ایسے کہ ان پر کوئی درخت نہیں اگتا' اس کے باوجود' سال بھر دنیا بھر کا ہر پھل اور میوہ یہاں تازہ دستیاب ہے۔

☆ مخلصین مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کو اللہ تعالیٰ نے اہل اللہ قرار دیا۔

(ب) دینی فوائد:

حرم پاک کو دینی فوائد کی وہ کثرت حاصل ہے' جس کی نظیر نہیں ملتی۔

☆ دنیا کے ہر کونہ کے ذی استطاعت مسلمان ذوق و شوق سے حج اور عمرہ کے لئے حرم شریف کا سفر اختیار کرتے ہیں' صعوبات سفر کو برداشت کرتے ہیں' چوروں' ڈاکوؤں' حیلہ سازوں کی رکاوٹوں کو صبر سے برداشت کرتے ہیں' اہل و عیال' مال و اموال' اعزہ و اقارب سے جدائی برداشت کرتے ہیں' حج اور عمرہ کی تیاری میں حتی الامکان نفقہ حلال کا اہتمام کرتے ہیں' تجدید توبہ کے ساتھ سابقہ گناہوں کی مغفرت اور آئندہ اعمال حسنہ کی توفیق طلب کرتے ہیں' احرام کی پابندیوں کو نبھاتے ہیں' کثرت ذکر' تلبیہ' اخلاص نیت' رجوع الی اللہ' خشوع و خضوع سے دعاؤں کی کثرت' طواف بیت اللہ' کیسے کیسے عجیب منظر دیکھنے میں آتے ہیں' بیت اللہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر اس یقین سے دعاؤں کی کثرت کہ یا اللہ! تیرے سوا کوئی پناہ نہیں' منیٰ' عرفات' مزدلفہ کا قیام یقیناً قیامت کا منظر پیش کرتا ہے' قربانی' رمی

جمرات' غرض رفع درجات اور کثرت کرامات اس سے بڑھ کر کوئی اور مقام نہیں' بیت اللہ آ کر جس نے جو مانگا پالیا' دین ہو یا دنیا۔

اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایمان کے بعد دین و دنیا کے تمام معاملات کا تعلق سب سے زیادہ حج کے ساتھ ہے۔

گویا بیت اللہ کے ساتھ مسلمان کا امن و امان' معاش' معاد اور دینی امور کا گہرا تعلق ہے' اس کے تمام دینی و دنیوی امور حرم شریف سے متعلق ہیں' وہی اس کا مدار' محور و مرکز ہے' مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنا تعلق بیت اللہ سے گہرا رکھے تاکہ اس کی دنیا و دین سنور جائیں۔(۵)

﴿۳﴾ آیت میں بیت اللہ سے مراد حدود حرم ہے' بیت اللہ کے دینی و دنیوی فوائد تمام حرم شریف سے وابستہ ہیں۔(٦)

﴿۴﴾ کعبہ مکرمہ اور مسجد حرام کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے۔

يُنَزِّلُ اللهُ تَعَالٰى فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةً رَحْمَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَحْمَةً مِّنْهَا عَلَى الطَّائِفِيْنَ سِتُّوْنَ' وَاَرْبَعُوْنَ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ وَعِشْرُوْنَ عَلَى النَّاظِرِيْنَ (۷)

اللہ تعالیٰ ہر روز بیت اللہ شریف پر ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے' ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہیں' چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے اور بیس صرف بیت اللہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے ہیں۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۳۸۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۲۵ و مابعد

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۲' ص ۹۹' ۱۰۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۸

(٦) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۲۹

(۷) ☆ رواہ البیہقی عن ابن عباس' بحوالہ کنز العمال' ج ۵' ح ۱۲۰۲۱

حج اور عمرہ کی خاطر بیت اللہ شریف جانے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا زیادہ وقت بیت اللہ میں گذاریں' طواف میں مشغول رہیں کہ یہ وہ عبادت ہے جو اور کہیں نصیب نہیں' تھک جائے تو نماز میں مشغول ہو جائے کہ یہاں ایک رکعت کا ثواب دوسری جگہ کی ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے' جب اس سے بھی تھک جائے تو بیت اللہ کی زیارت کرتا رہے' یہ زیارت یہاں کے علاوہ اور کہیں نصیب نہیں' بیت اللہ کی حاضری کو غنیمت جانے۔ (۸)

﴿۵﴾ حج دین کے ارکان میں سے ہے' حج کی استطاعت کے باوجود جو حج نہ کرے اس کا دین مکمل نہیں' اس کے بارے میں سخت وعیدیں ہیں' اس لئے جس مسلمان پر حج فرض ہو جائے وہ اس فریضہ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے۔ (۹)

﴿۶﴾ حج کے دوران تجارت کرنا جائز ہے' لیکن حاجی کو چاہیئے کہ وہ اپنا قیمتی وقت یادِ الٰہی میں گذارے' یہ لمحات زندگی میں بار بار نصیب نہیں ہوتے۔ (۱۰)

﴿۷﴾ حرمت والے مہینے چار ہیں' ذی القعدہ' ذی الحجہ' محرم' رجب۔

ان میں قتال حرام تھا' اب ان مہینوں میں قتال کی حرمت منسوخ ہو چکی ہے' دیگر حرمت باقی ہے' بیت اللہ شریف کی طرح یہ بھی لوگوں کے دینی و دنیوی امور کا مدار و محور ہیں۔ (۱۱)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ نے بزرگی والے مہینہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے لوگوں کے لئے باعث قیام ٹھہرایا' دوسرے مہینوں کو چھوڑ کر ذوالحجہ کو حج کے لئے خاص کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مہینہ کو دیگر مہینوں پر خاص شرف حاصل ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (۱۲)

﴿۹﴾ قربانی کے وہ جانور جو کہ مکہ مکرمہ لے جا کر ذبح کئے جاتے ہیں' خصوصاً وہ جانور جن کے گلے میں بطور نشانی پٹے ڈالے جاتے ہیں تا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ کعبہ کو جانے والے قربانی کے جانور ہیں اور کوئی ان سے تعرض نہ

(۸) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۷

(۹) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۶

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۳۵

(۱۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۰

(۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۷۹

کرے' ان جانوروں اور قربانیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے قیام کا سبب بنایا ہے' کیونکہ یہ باعثِ ثواب ہیں' اور حج کی رونق انہی سے ہوتی ہے۔ (۱۳)

نوٹ: آج کل دنیا کے ہر خطے سے حاجی جہاز کے ذریعے پہنچتے ہیں' اس لئے حاجی کا اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جانا ممکن نہیں' قربانی کا جانور وہیں سے خرید کر ذبح کیا جاتا ہے۔

﴿۱۰﴾ ہدی' قلائد' حرمت والے مہینے اور بیت اللہ شریف لوگوں کے دینی و دنیوی امور کا مدار ومحور اور باعث قیام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے وہ مختار ہے' جسے جو چاہے بنادے' باعثِ قیام ان چار اشیاء کا ذکر آیت میں ہے' حصر نہیں' اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کسی اور شئ یا بندہ خاص کو باعثِ قیامِ عالم بنادے تو بعید نہیں' بعض اولیاء اللہ کو قیوم اسی اصول کے تحت کہتے ہیں۔

﴿۱۱﴾ ہدی کی چند قسمیں ہیں۔

(ا) ہدی تطوع: نفلی قربانی کا جانور جو کعبہ کے پاس لے جا کر ذبح کیا جاتا ہے۔

(ب) ہدی متمتع: حج اور عمرہ ایک سفر میں کرنے پر بطور شکرانہ قربانی کرنا واجب ہے۔

(ج) ہدی قرآن: حج اور عمرہ ایک احرام میں کرنے پر بطور شکرانہ قربانی کرنا واجب ہے۔

(د) ہدی احصار: احرام کے بعد حج یا عمرہ میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کے باعث قربانی کرنا واجب ہے۔

(ہ) ہدی جنایات: دوران حج وعمرہ اور احرام کی حالت میں کسی جرم کے ارتکاب یا کسی حکم کی خلاف ورزی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (۱۴)

﴿۱۲﴾ قلادہ ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کے گلے میں کوئی چمڑا' لوہے' درخت کی چھال وغیرہ باندھ دیا جائے کہ دور سے نظر آئے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۹

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۹

(۱۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۷۹

﴿۱۳﴾ قلادہ صرف گائے اور اونٹ کے گلے میں ڈالنے کا حکم ہے' بکری کے گلے میں ڈالنے کا حکم نہیں۔(۱۶)

﴿۱۴﴾ ہدی کے تین جانور ہیں' گائے' اونٹ' بکری۔

بھینس گائے کی نوع میں اور بھیڑ' مینڈھا وغیرہ بکری کی نوع میں شامل ہیں۔(۱۷)

﴿۱۵﴾ بُدنہ صرف گائے اور اونٹ کو کہتے ہیں۔(۱۸)

﴿۱۶﴾ ہدی کا جانور بیت اللہ کو لے جانا اور اس کے گلے میں قلادہ باندھنا قربت اور باعثِ ثواب ہے۔(۱۹)

﴿۱۷﴾ تلبیہ کہنے یا جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنے سے حاجی احرام والا ہو جاتا ہے۔(۲۰)

﴿۱۸﴾ اگر ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دے اور گھر ہی ٹھہرا رہے اور اسے لے کر چلے نہیں تو وہ احرام والا نہیں ہوتا۔(۲۱)

﴿۱۹﴾ اگر ہدی پر کوئی خوبصورت کپڑا ڈال دے یا اس کے پہلو کو خون آلود کر دے یا بکرے کے گلے میں قلادہ ڈال دے تو محرم نہ ہوگا' جب تک کہ باقاعدہ احرام کی نیت نہ کرے اور تلبیہ نہ کہے' کیونکہ ان کاموں کی شرع نے اجازت نہیں دی۔(۲۲)

﴿۲۰﴾ قلادہ زمانہ جاہلیت کی رسم ہے مگر اسلام نے اسی باقی رکھا' لہٰذا مشروع ہے۔(۲۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۹

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۹

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج ۲'ص ۴۸۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۹

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان'ج ۲'ص ۴۸۲

(۲۰) ☆ العفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۹

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۹

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۷۹

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان'ج ۲'ص ۶۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۷'ص ۳۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ'ج ۱'ص ۳۰۷

☆☆☆☆☆

باب(۱۴۱):

کثرتِ سوال

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡیَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡهَا حِیۡنَ یُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَكُمۡ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ☆ قَدۡ سَاَلَهَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا بِهَا كٰفِرِیۡنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیات' ۱۰۱'۱۰۲)

اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں' اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی' اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے' تم سے اگلی ایک قوم نے انہیں پوچھا پھر ان سے منکر ہو بیٹھے۔

حل لغات :

''اَشۡیَآءَ'' : جمع ہے اس کا واحد شَیۡءٌ ہے' اس سے مراد اس آیت میں احکام شرعیہ اور امور دنیا ہیں۔(۱)

''اِنۡ تُبۡدَ'' : بَدَاَ سے بنا ہے' بمعنیٰ ظاہر ہونا' اِنۡ تُبۡدَ کا معنیٰ ہے اگر وہ ظاہر کر دی جائیں۔(۲)

(۱) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج۴' ص ۷۲
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه' ج ۱' ص ۳۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۳۷۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج۷' ص ۳۷
(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی' ص ۴۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری (م ۷۷۰ھ) مطبوعه مصر' ج ۱' ص ۲۱'۲۲
☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر' ج ۱' ص ۴۲

''تَسُؤْكُمْ'': سَوْءٌ برائی' برا لگنا' مشقت میں ڈال دینا' ہر وہ شئ جو انسان کو امور دینیہ' اخرویہ اور احوال نفسیہ' بدنیہ میں سے ضائع ہو جانے سے غمزدہ کر دے' مال ہو یا عزت' یا دوستوں کا نہ رہنا وغیرہ۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! جو شئ لازمی نہ ہو اس بارے میں خواہ مخواہ سوال نہ کرو' اگر ایسے سوال کرو گے تو اس کا جواب تمہیں دیا جائے گا' یہ جواب تمہارے لئے ناگوار ہوگا' تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔

''حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ'': جب قرآن اتر رہا ہے' قرآن مجید کا نزول حضور خاتم المرسلین ﷺ کی حیات ظاہری میں مکمل ہو چکا ہے' نزول قرآن کا عرصہ حضور نبی اکرم رسول ﷺ کی مکی اور مدنی حیات ظاہرہ طیبہ سے ہے' یعنی احکام شرعیہ کی تکمیل حضور رسول اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں ہو چکی ہے' اس کے بعد وحی کا نزول قیامت تک بند کر دیا گیا ہے۔ (۴)

''عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا'': عَفْوٌ کا معنیٰ مٹنا' ترک کرنا' چھوڑ دینا' بڑھنا۔

گناہوں کی معافی کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی سزا کو بخش دیا ہے۔

عفو ترک کرنے اور بڑھانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے' حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

اُحْفُوا الشَّارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰى (۵)

مونچھیں پست کرو (یہاں تک کہ لب ظاہر ہو جائیں) اور داڑھی کو چھوڑ دو (تا کہ وہ بڑھ جائے)۔ (۶)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۵۲' ۲۵۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۴۳۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۷۷

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۶۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۷۲

(۵) ☆ رواہ الائمہ مسلم و الترمذی و النسائی عن ابن عمر' رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ 'بحوالہ جامع صغیر' ج ۱' ص ۱۹

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۳۴۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۳۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۲۴۷

آیت کا معنی یہ ہے کہ تم نے اس سے پہلے جتنے بے فائدہ سوالات کئے یا تم سے پہلی قوموں نے فضول سوالات کئے اللہ تعالیٰ نے ان کا گناہ معاف کر دیا ہے۔

یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اشیاء حلال کر دی ہیں اور بعض اشیاء حرام کر دی ہیں اور بعض اشیاء کا ذکر ترک کر دیا ہے' جن اشیاء کا ذکر ترک کر دیا ہے وہ تمہارے لئے حلال ہیں۔ (۷)

شان نزول :

اس آیت کے شان نزول میں چند روایات بیان کی گئی ہیں' ممکن ہے وہ سب واقعات یکے بعد دیگرے جلد رونما ہوئے ہوں۔

(۱) بعض لوگ حضور نبی کریم ﷺ سے غیر ضروری سوال کرتے' کوئی کہتا! میری اونٹنی گم ہوگئی ہے آپ بتائیں کہ وہ کہاں ہے' کوئی کہتا کہ میرا باپ کون ہے' کوئی کہتا میرا انجام کیسا ہوگا' کوئی کہتا کہ بتائیں کہ میرا فوت شدہ والد کہاں ہے (جنت میں یا دوزخ میں)' اس پر آپ غضب ناک ہوئے' نماز ظہر کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ دیا' حالات کچھ ایسے تھے کہ مسجد میں موجود ہر شخص سر جھکائے بیٹھا تھا' سروں کو چادروں سے چھپا رکھا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! پوچھو جو تم نے پوچھنا ہے' میں اس مقام پر کھڑے تمہیں سب کچھ بتا دوں گا' حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میرا باپ کون ہے' فرمایا' حذافہ' ایک اور شخص نے پوچھا میرا حشر کیا ہوگا' فرمایا' آگ' ایک آدمی نے اپنے باپ کے متعلق دریافت کیا' آپ ﷺ نے فرمایا! وہ آگ میں ہے' اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے' ہم اللہ کے معبود ہونے' دین کے اسلام ہونے' قرآن کے کتاب ہونے اور آپ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بار بار عرض کرنے پر آپ ﷺ کا غضب فرو ہوا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے کیسی نالائقی کی ہے' زمانہ جاہلیت

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۳۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۱۰۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۷۳

میں عورتیں کیا کچھ نہ کرتی تھیں' اگر حضور نبی کریم ﷺ تیرے باپ کے علاوہ کسی اور کا نام لے دیتے تو کیسی بدنامی ہوتی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ ﷺ کسی حبشی غلام کا نام لے دیتے تو میں اسی کا بیٹا ہونے پر راضی رہتا' اس طرح فضول سوالات پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۸)

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جب حج کی فرضیت کی آیت نازل ہوئی' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا' لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے' حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ (اور ایک روایت میں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' کیا ہر سال فرض ہے' حضور نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' انہوں نے پھر سوال کیا' کیا ہر سال فرض ہے' آپ پھر خاموش رہے' سائل نے تیسری بار سوال دہرایا' آپ ﷺ نے فرمایا! زندگی میں ایک بار حج فرض ہے' اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے' اور تم مشقت میں پڑ جاؤ' اور ہر سال نہ کر سکو۔

اس طرح کے سوال کرنے پر جس سے امت مشقت میں پڑ جائے' مسلمانوں کو روکا گیا' اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۹۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۳۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۱۰۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۷۴' ۷۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۸۰

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۹۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۳۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۱۰۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۸۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۴' ص ۷۴' ۷۵

(۳) بعض لوگوں نے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام وغیرہ کے بارے میں سوال کیا، اس بے جا سوال پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۱۰)

(۴) حضور سید عالم ﷺ سے سوال ہوا کہ اگر نبی ہیں تو کوہِ صفا کو سونا بنادیں، اس بے ہودہ سوال پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۱۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دین اور دنیا کے جو مسائل اور امور معلوم نہ ہوں جاننے والوں سے پوچھ لینا ضروری ہے، نہ پوچھنا اور جہالت میں رہنا محرومی ہے، علم میں اضافہ کی خاطر سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ مفید ہے، ارشاد ربانی ہے۔

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ۴۳)

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو، اگر تمہیں علم نہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

شِفَاءُ الْعَيِّ السَّوَالُ (۱۲) عاجز کی شفاء پوچھ لینے میں ہے۔(۱۳)

﴿۲﴾ جو شخص نہ متعلم ہو، نہ علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھے، اسے سوال کرنا منع ہے، استاد کو چاہیئے کہ متعلم کے سامنے مسائل اور ان کے مقدمات کو نہایت شرح وبسط سے بیان کرے، تا کہ متعلم میں قوت علم مضبوط اور منشرح ہو۔(۱۴)

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۱

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۳۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۶۹۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۴۱
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص۳۰۸

(۱۲) ☆ الدرالمنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ للامام السیوطی، ص۱۰۱
☆ کشف الخفاللعجلونی، ج۲، ص۱۴، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۵، ص۲۹۴

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۱

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص۳۳۳

﴿۳﴾ ایسے سوالات کرنا منع ہے۔

(ا) جن کے جواب سے مشقت پیدا ہو جیسا کہ حج کی فرضیت کے بعد سوال ہوا کہ کیا ہر سال فرض ہے' اگر جواب میں ہاں فرما دیا جاتا تو امت مشقت میں پڑ جاتی۔

(ب) جن کے جواب سے فضیحت ہو اور پریشانی لاحق ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے معاملہ پیش آیا۔

(ج) جس جواب کی حاجت نہ ہو یا جس میں کوئی دینی یا دنیوی نہ بھلائی ہو۔

(د) اپنے انجام کے بارے میں سوال کرنا بے فائدہ ہے' اس کی بجائے اپنے انجام کو بہتر بنانے کی فکر کرنی چاہئیے۔

(ہ) بیان کرنے والے نے جن امور کو قصداً چھپایا ہو ان کا کھولنا اور ان سے سوال کرنا جائز نہیں۔ (۱۵)

﴿۴﴾ امر کا صیغہ بغیر قید کے نہ تکرار کا موجب ہے نہ تکرار کا احتمال رکھتا ہے' امر پر ایک مرتبہ عمل کر لیا جائے تو وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ نئی صورت حال کے بارے میں سوال کرنا جائز ہے' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب بھی تازہ واقعہ ہوتا یا نئی

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۶۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۳۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۱۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۳۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۸۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۵۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور' ج ۱' ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۷' ص ۳۹

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۷۳

صورت حال سامنے آتی حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کرلیا کرتے تھے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور بعد کے ائمہ وعلماء تازہ حوادث ومسائل کے بارہ میں مذاکرہ کیا کرتے تھے۔(۱۷)

﴿۶﴾ نزول قرآن مجید کے وقت جس حکم یا امر کے بارے میں ابہام رہ گیا ہو' اس بارے میں سوال کرنا جائز تھا' صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بعض موقعوں پر سوال کئے' بعض اوقات توضیح چاہی' یہ سب کچھ قرآن مجید میں موجود ہے' قرآن مجید نے مطلقہ کی عدت بیان کی' بیوہ کی عدت بیان کی' حاملہ کی عدت بیان کی' مگر ابھی تک یہ واضح نہ تھا کہ حیض والی اور بغیر حیض والی کی عدت میں فرق کیسے ہوگا' اور ان کی عدت کا شمار کیسے ہوگا' صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کی وضاحت چاہی تو آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ ، وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ، وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ، وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ☆ (سورۃ الطلاق آیت'۴)

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا' اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں' اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمائے گا۔(۱۸)

﴿۷﴾ حضور خاتم المرسلین ﷺ کے وصال پر وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے' اب سوال کرنے سے کوئی نئی شئے نہ حرام ہوگی نہ حلال ہوگی' اس لئے اب اس نوعیت کا سوال کرنا عبث ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ بیان' جدید حکم کے نزول پر موقوف نہیں بلکہ عقل' غور اور تلاش لغت سے بھی بیان ہو جاتا ہے' مگر نسخ بغیر جدید حکم کے

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲'ص ۴۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۶۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۶'ص ۳۳۴

(۱۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خزن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور' ج ۱'ص ۵۳۱

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج ۴'ص ۳۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج ۲'ص ۶۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)'مطبوعہ مصر' ج ۲'ص ۱۰۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۱'ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی' ج ۴'ص ۷۲

نہیں ہوتا' اس سے واضح ہوا کہ مجمل' مشکل اور خفی کے متعلق سوال کرنے میں حرج نہیں' نہ اس کی ممانعت آیت سے مستفاد ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عاجز کی شفا پوچھ لینے میں ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ شریعت نے حلال اور حرام اشیاء واضح بیان کردی ہیں' کچھ اشیاء وہ ہیں کہ ان کی حرمت یا حِلّت اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کی' ایسی اشیاء معاف ہیں' اور وہ مباح ہیں' حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اشیاء حلال کی ہیں اور کچھ حرام کی ہیں' جو حلال کی ہیں انہیں حلال جانو اور جو حرام کی ہیں ان سے اجتناب کرو۔

وَتَرَکَ بَیْنَ ذٰلِکَ اَشْیَاءَ لَمْ یُحَلِّلْهَا وَلَمْ یُحَرِّمْهَا فَذٰلِکَ عَفْوٌ مِّنَ اللّٰہِ (۲۱)

بعض اشیاء کا ذکر ترک کردیا نہ انہیں حلال کیا نہ حرام ٹھہرایا' پس وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف ہیں (تمہارے لئے مباح ہیں)

پس حلال اشیاء وہ ہیں جو شریعت میں منع نہ ہوں' قرآن وحدیث میں جن کی حرمت منصوص نہیں وہ حلال ہے۔ (۲۲)

﴿۱۰﴾ کسی نے مطلق شئ کا حکم دیا' خواہ مخواہ سوال کرکے اسے مقید نہ کیا جائے' مثلاً کسی نے کہا' کل آنا' اب "کل" کے متعلق سوال کرنا کہ پہلے پہر' پچھلے پہر یا دوپہر کو آؤں' سوال کرکے مطلق کو مقید کرنے میں مشقت ہے' اس سے بچنا چاہئے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ مسلمانوں کے معاملات میں خواہ مخواہ شک کرنا جرم ہے' حتی المقدور ان کے معاملات کو صحت وسلامتی پر محمول کرو' شریعت کا اصول یہ ہے کہ تمام اشیاء میں اباحت اصلی ہے' جو شئ حرام ہوگی اس کی حرمت کے لئے نص قطعی کا موجود ہونا لازمی ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو پاک پیدا فرمایا سوائے ان کے جن کی نجاست منصوص ہے' اس لئے کسی مسلمان کی طرف کوئی شئ سامنے آجائے تو یہ سوال نہ کرو کہ کہاں سے خریدی' کن پیسوں سے خریدی' خواہ مخواہ مشکوک نظروں سے نہ دیکھو۔ (۲۴)

---

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۷۳

(۲۱) ☆ رواہ الامام الرازی عن عبید بن عمیر' ج ۱۲' ص ۱۰۶

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۳۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر" ج ۱۲' ص ۱۰۶

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۷۳

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور' ص ۳۸۱

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۳۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۴۲):

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَیۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ۚ لَا یَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَیۡتُمۡ ؕ اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۱۰۵)

اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو، تم سب کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے۔

حل لغات:

"عَلَیۡكُمۡ": اسم فعل ہے، بمعنیٰ اَلۡزِمُوۡا، مضبوطی سے دین پر قائم رہو، اپنی فکر رکھو۔(۱)

"اَنۡفُسَكُمۡ": نَفۡسٌ کی جمع ہے، نفس کے متعدد معانی ہیں، دل، جان، ذات، عین، یہاں بمعنیٰ ذات کے استعمال ہوا ہے۔(۲)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۲، ص ۴۸۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۳۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص ۴۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱، ص ۲۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازہر" ج۱۲، ص ۱۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۵۴۳
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص ۵۳۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۴۲

(۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازہر" ج۱۲، ص۷، ص ۱۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص ۴۶

آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تمہیں اپنی فکر رہنی چاہیئے' اپنی ذات کو مقدم رکھو' اپنے دین پر قائم رہو۔

"اِذَا اهْتَدَيْتُمْ": ہدایت سے بنا ہے' جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ کی گمراہی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔

انسان کی ہدایت اس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کے عقائد' اعمال' عبادات' معاملات سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق ہوں۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کے احکام میں تبلیغ شامل ہے۔ (۳)

اے ایمان والو! جب تمہارے عقائد درست رہے' عبادات' معاملات بھی درست رہے اور بقدر طاقت تم فریضہ تبلیغ انجام دیتے رہے تو کفار تمہارا دنیوی نقصان نہ کرسکیں گے اور نہ ہی دینی نقصان' کل بروز حشر تم سے ان کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔

شان نزول :

آیت کے شان نزول میں چند اسباب ذکر کیے گئے ہیں' ممکن ہے کہ یہ تمام اسباب کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔

(۱) اسلامی اصولوں کے مطابق اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے جزیہ قبول کیا گیا' اور اہل کتاب کو اجازت دی گئی کہ جزیہ دے کر اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کر لو' اس کے بدلہ میں تم اپنے دین پر رہو' جبکہ مشرکین سے جزیہ قبول نہ کیا جاتا تھا' ان کے بارے میں اصول یہ تھا کہ یا تو وہ اسلام قبول کر لیں ورنہ وہ قتل ہوں گے' اس اسلامی اصول پر منافقین نے اعتراض کیا' اس اعتراض سے مسلمانوں کو صدمہ پہنچا' اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۴)

(۲) خاندان اور قبیلہ کے چند حضرات ایمان قبول کر لیتے' اسلام کی چاشنی سے وہ محظوظ ہوتے اور ساتھ ہی انہیں اس بات پر صدمہ ہوتا کہ ان کے عزیز اور قریبی اسلام کی دولت سے ابھی تک محروم ہیں' اس صدمہ کو دور کرنے کے لئے آیت

---

(۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۱۱۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۷۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۴۵

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۶' ص ۳۴۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۲' ص ۱۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۷۸

مبارکہ نازل ہوئی۔(۵)

(۳) بعض قیدی مشرکین کی قید میں مرتد ہوگئے' مسلمانوں کو اس بات کا بڑا صدمہ ہوا' اس صدمہ کو دور کرنے کے لئے آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۶)

مسائل دینیه :

﴿۱﴾ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے بچانا) کی فرضیت کو قرآن مجید نے کثیر مواقع پر بیان کیا ہے' حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں' علمائے کرام نے اس کی فرضیت پر اتفاق کیا ہے' حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو وصیت فرمائی اس کا ایک حصہ یوں ہے۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۔ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ☆

(سورہ لقمٰن آیت' ۱۷)

اے میرے بیٹے! نماز برپا رکھو اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر' بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

مومنین مخلصین کی علامات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت' ۱۱۲)

توبہ والے' عبادت والے' سراہنے والے' روزے والے' رکوع والے' سجدہ والے' بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔

---

(۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۲' ص ۱۱۲

☆ لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ۱' ص ۵۲۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۴' ص ۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان' ج ۷' ص ۴۶

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۴۴

مومن کے لئے خود نیک ہونا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی نیک بنانا ضروری ہے' یہ کام امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے ہوگا۔

جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوئی ان کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۔ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت' ۷۹)

جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ برائی سے روکنا اور اچھائی کا حکم دینا فرض ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فرضیت' اہمیت اور اس کے مختلف مدارج کے بیان میں صحیح حدیث شریف وارد ہے۔

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (۷)

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اسے چاہئیے کہ ہاتھ (کی قوت) سے اسے روک دے' اگر ایسا نہیں کرسکتا تو زبان سے اسے روکے' پس اگر وہ یہ نہیں کرسکتا تو دل سے اسے برا جانے' یہ کمزور ایمان ہے۔ (۸)

﴿۲﴾ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی عاقبت کی فکر رکھے' دنیا میں رہ کر آخرت کا توشہ تیار کرے' دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو نہ بھول جائے' مسلمان صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ اس وقت ہوگا جب اس کے عقائد' عبادات' معاملات لوگوں کو شریعت کی تبلیغ بقدر امکان اور ضرورت کے وقت جہاد وغیرہ سب فرائض وواجبات سب ٹھیک ہوجائیں' اس

---

(۷) ☆ رواہ الائمہ احمد و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی سعید' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۲۹۶

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۴۸۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷۰۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)' ص ۲۴۳

وقت اگر بدعقیدہ اور بدعمل اس کی ہدایت سے ہدایت یافتہ نہ ہوں تو اسے کوئی دینی یا دنیوی نقصان نہیں ہوگا۔(۹)

﴿۳﴾ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس وقت تک فرض ہے جب تک امید ہو کہ حق قبول کرلیا جائے گا یا ظالم اپنے ظلم سے رک جائے گا' اگرچہ ناگواری کے ساتھ کیوں نہ ہو۔(۱۰)

﴿۴﴾ باوجود قدرت اور امکان کے جو شخص ظالم کو ظلم سے نہ روکے وہ شخص بھی عذاب عام میں مبتلا ہوگا' اگرچہ خود نیک ہو' حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے خود سنا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور باوجود قدرت کے اسے نہ روکیں تو ان پر عذاب عام آجائے گا۔(۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۸۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۴۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۳۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۳۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص ۱۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۴۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۷۹

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۴۴٬۳۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۳

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۸۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۷۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۶' ص ۳۴۲٬۳۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۰۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص ۱۱۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۲۱۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۷' ص ۴۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۴۵

﴿۵﴾ تبلیغ اور تبلیغ کی راہ میں مصائب برداشت کرنے پر بڑے اجر کا وعدہ ہے' حدیث شریف میں ہے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' لوگوں تک احکام شرعیہ پہنچاتے رہو' جب یہ حال ہو جائے کہ لوگ بخل کی پیروی کرنے لگیں' ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے' دنیا کی فکر میں پڑ کر آخرت کو بالکل بھول جائیں تو تم اپنی فکر کرو' لوگوں کی فکر کو چھوڑ دو' ایک ایسا زمانہ آ رہا ہے جب کہ ایمان پر قائم رہنا ہاتھ میں آگ لینے سے بھی زیادہ دشوار ہو جائے گا' جو اس زمانہ میں صبر کرے گا اسے پچاس مومنوں کا ثواب ملے گا' کسی نے پوچھا' اس زمانہ کے پچاس یا آج کے پچاس' فرمایا! آج کے پچاس۔ (۱۲)

﴿۶﴾ جب لوگ بہت سرکش ہو جائیں کہ مبلغ کی تبلیغ کا اثر لینے کی بجائے اس کی زندگی اجیرن کر دیں' لوگ ناصحین کے فرمان پر کان نہ دھریں' تبلیغ پر انہیں ایذا دیں تو اس وقت تبلیغ فرض نہ رہے گی' اس مجبوری میں خاموش رہے اور اپنی عزت و جان کی حفاظت کرے۔ (۱۳)

﴿۷﴾ جو شخص عملی یا قولی تبلیغ پر قادر ہو اور پھر وہ نہ کرے اور لوگ اس کی سستی کی وجہ سے بد دین یا بد عمل بن جائیں تو اس کوتاہی کرنے والے کو کوتاہی کرنے کا ضرور عذاب ہوگا' مثلاً ماں باپ' اساتذہ اپنی اولاد یا شاگرد کو برائی سے نہ روکیں' حاکم اپنی رعایا کو بدکاریوں' بداعمالیوں سے باز نہ رکھے' اس سستی کی سزا سب کو ملے گی' جس میں جیسی طاقت ہو ویسی تبلیغ فرض ہے۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۰۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج ۱' ص ۵۳۳
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ' ج ۱' ص ۲۱۰
(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۷' ص ۴۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۲' ص ۱۱۳
(۱۴) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج ۳' ص ۷۹

﴿۸﴾ مسلمان اپنی نیکی کا ثواب دوسروں کو بخش سکتا ہے' اور وہ ضرور اسے پہنچتا ہے' بخشنے والا محروم نہ رہے گا۔(۱۵)

﴿۹﴾ جب ہاتھ اور زبان سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر مشکل ہو جائے تو برائی کو دل سے برا جاننا ہی کافی ہے' کیونکہ حالات کے جبر کے تحت ایمان کو مخفی رکھنا جائز ہو جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ ۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ ۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰـكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆ (سورۃ النحل آیت' ۱۰۶)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو' سوا اس کے جو مجبور کیا جاوے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو' ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو' ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ دین کے تمام احکام پر عمل سے ہی ایمان کامل نصیب ہوتا ہے' کسی حکم کی کوتاہی عذاب کا باعث ہو سکتی ہے' حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہوا اور کہنے لگا! میں ہر نیکی کرتا ہوں سوائے دو کے' امر بالمعروف و نہی عن المنکر' فرمایا' تو نے اسلام کے حصوں سے دو حصے مٹا دیئے ہیں' اللہ چاہے تو تجھے بخش دے چاہے تو عذاب دے۔(۱۷)

☆☆☆☆☆

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۴۲

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص۴۸۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۴۸۹

☆☆☆☆☆

باب (۱۴۳):

دعویٰ ‘مدعیٰ‘ مدعیٰ علیہ ‘گواہی ‘قید‘ متعلقات مقدمہ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ☆ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ☆ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ☆

(سورۃالمآئدۃ آیات ۱۰۶‘۱۰۷‘۱۰۸)

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں سے کسی کو موت آئے‘ وصیت کرتے وقت‘ تم میں سے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو‘ جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے‘ ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں‘ اگر

تمہیں کچھ شک پڑے' ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے' اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے' ایسا کریں تو ہم ضرور گناہگاروں میں ہیں' پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہنچایا جو میت کے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے' ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں' یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہیئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد' اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو' اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

حل لغات :

"شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ" : شَہِدَ سے بنا ہے' یہ کلمہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے' حاضر ہونا' فیصلہ کرنا' اقرار کرنا' حکم کرنا' قسم کھانا' گواہ بنانا' وصیت کرنا' اس آیت میں شَهَادَةُ سے مراد قسم کھانا' گواہ بنانا اور وصیت کرنا ہے۔(۱)

"بَيۡنِكُمۡ" : سے مراد آپس کے تنازع ہیں۔

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۴۸۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۷۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۶' ص ۳۴۷' ۳۴۸

☆ انوارالتنزیل راسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ' ص ۲۴۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۷' ص ۴۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۳' ص ۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۸۳

"**اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ**": جب تم میں سے کسی ایک کے موت کے آثار نمودار ہو جائیں۔(۲)

"**ذَوَا عَدْلٍ**": دو متقی مسلمان تمہارے گواہ بنیں۔

"**مِنْکُمْ**": مدعی کے عزیز و قرابت دار ہوں، یعنی مسلمان ہوں اور رشتہ دار ہوں۔(۳)

"**مِنْ غَیْرِکُمْ**": دو اجنبی مسلمان، جو وصیت کرنے والے کے قریبی رشتہ دار نہ ہوں، بلکہ اجنبی ہوں۔(۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص۳۴۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۲۴۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۱، ص۳۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲، ص۱۱۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۳، ص۸۱

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص۳۴۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۲۴۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۲، ص۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۴۸

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲، ص۴۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۶، ص۳۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۱۱۔

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص۲۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۱، ص۵۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ج۱۲، ص۱۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۳۸۶

"تَحۡبِسُوۡنَهُمَا": حَبَسَ سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے ٹھہرانا، روکنا، بند کرنا۔

میت کے وارث اور حکام سے خطاب ہے، اگر تمہیں وصیت کے بارے میں شک ہو تو دونوں وصیوں (جو وصیت کے گواہ ہیں) کو ٹھہرالو اور نماز عصر کے بعد وہ وصیت کی کیفیت کو قسمیہ بیان کریں تاکہ تمہارا شک دور ہو جائے۔(۵)

"مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ": اس نماز سے مراد نماز عصر ہے، چونکہ عصر کے بعد آسمان سے رات کے فرشتے اترتے ہیں اور ابھی دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں، ان دونوں کی موجودگی سے اس وقت میں مزید برکت پیدا ہو جاتی ہے۔(۶)

"لَا نَشۡتَرِیۡ بِهٖ ثَمَنًا": ثمن بمعنیٰ قیمت ہے، مراد اس سے دنیوی فانی مال، رشوت وغیرہ ہے۔

یعنی ہم قسم کے بدلے دنیوی مال نہیں لیں گے۔(۷)

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۳۵۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۵۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۵۳۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۴۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص ۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۸۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۲، ص ۱۱۷

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۷۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۳۵۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۴۳
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱، ص ۳۱۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۲، ص ۱۱۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص ۴۸
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۸۴

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۷۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۶، ص ۳۵۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص ۲۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۵۳۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج ۱، ص ۵۳۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص ۴۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۸۲

"شَهَادَةَ اللّٰهِ": وہ گواہی جس کے ادا کرنے کا ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے' شہادت کی عظمت بیان کرنے کے لئے اسے لفظ "اللہ" کی طرف مضاف کیا گیا۔ (۸)

"اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ": آثم 'اِثْمٌ سے بنا ہے' بمعنی گناہ' آثم گناہ گار۔

مفہوم یہ ہے کہ روپیہ کے لالچ یا قرابت داری کا لحاظ کر کے اگر ہم قسم یا گواہی غلط دیں گے تو ہم مجرم ہوں گے۔ (۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مرتے وقت وصیت کرنا چاہے تو اپنے عزیزوں' قرابت داروں میں سے دو متقی گواہ مقرر کر لو جن کے سامنے وصیت کرے اور اگر وہ سفر میں ہو جہاں اپنے عزیز قریبی رشتہ دار نہ ہوں اور اسے موت کا حادثہ پیش آجائے تو وہاں کے دو متقی مسلمان گواہ بنالے' مرنے کے بعد یہ گواہ جب وارثوں کے پاس پہنچیں تو وارثوں کو وصیت سے آگاہ کر دیں' اگر مرنے والے کے وارثوں کو وصیت کے متعلق شک ہو تو حاکم کو چاہیے کہ ان گواہوں کو کہے نماز عصر کے بعد مسلمانوں کے روبرو گواہی دیں اور گواہی دینے سے پہلے یہ قسم کھائیں۔ "اللہ کی قسم' ہم سچی گواہی دیں گے' کسی مال کے بدلے جھوٹی گواہی نہ دیں گے' اگرچہ ہمارا کوئی قریبی رشتہ دار ہم کو دنیوی لالچ دے' اللہ کی طرف سے جس گواہی کی ذمہ داری ہم پر ہے ہم وہ صحیح ادا کریں گے' اسے نہ چھپائیں گے' اگر ہم گواہی کو چھپائیں تو ہم مجرم ہوں گے"۔

"فَاِنْ عُثِرَ": عَثَرَ (از باب ضَرَبَ' نَصَرَ' عَلِمَ' كَرُمَ) عَثْراً و عُثُوراً کا معنیٰ ہے' گرنا' اطلاع پانا' بغیر کوشش کے خفیہ شئ معلوم کر لینا۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج ۷'ص ۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور 'ج ۱'ص ۵۳۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور 'ج ۱'ص ۵۳۶

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور 'ج ۱'ص ۵۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور 'ص ۳۸۴

(۱۰) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی 'ص ۳۲۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ مصر 'ج ۲'ص ۲۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر 'ج ۳'ص ۳۸۱

"**اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا**": وہ دونوں (گواہ جھوٹ بول کر اور خیانت کر کے) اپنے اوپر گناہ لازم کر گئے۔(۱۱)

"**فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا**": ان دو کی جگہ دو اور کھڑے ہوں۔

وصیت کے دو گواہوں کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے یا خیانت کی ہے تو ان دو کی جگہ وارثوں میں سے دو کھڑے ہو کر گواہی دیں۔(۱۲)

"**مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ**": استحق علیهم سے مراد جن وارثوں کو جھوٹی گواہی سے نقصان پہنچا ہے اور ان کا حق ضائع ہوا ہے۔

اولیان تثنیہ ہے اولیٰ کا بمعنی قریب تر' زیادہ حق دار۔

آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ میت کے وارثوں کا جھوٹی گواہی کی وجہ سے نقصان ہوا اب میت کے قریب تر دو آدمی گواہی دیں۔(۱۳)

"**اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَا**": گواہی کو اس طرح ادا کریں جیسا کہ اس کا حق ہے۔(۱۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر دو وصیوں کا جھوٹ ثابت ہو جائے اور پتہ چل جائے کہ دونوں نے قسمیہ بیان اور گواہی میں خیانت کی ہے تو ان کی جگہ میت کے قریبی وارثوں سے دو شخص کھڑے ہو کر قسمیہ بیان دیں کہ دونوں وصی جھوٹے ہیں ان کا جھوٹ علامات سے ثابت ہو چکا ہے اور ہمارا بیان ان کے مقابلے میں زیادہ سچا ہے' ہم نے بیان میں زیادتی

---

(۱۱) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور' ج ۱' ص ۵۳۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ' ج ۷، ص ۵۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۴' ص ۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۵۸

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان' ج ۶' ص ۳۵۸

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۴' ص ۸۳

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷۳۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر" ج ۱۲' ص ۱۱۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۴' ص ۸۴

(۱۴) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۴

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی' ج ۴' ص ۸۵

نہیں کی' اگر ہم نے زیادتی کی تو ہم ظالم ہوں گے' یہ اصول اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ گواہ درست گواہی دے انہیں خطرہ رہے کہ اگر ہم نے غلط بیانی کی تو ہمارا قسمیہ بیان رد ہو جائے گا اور قسم دوسری قسم سے ٹوٹ جائے گی۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ کا حکم سنو اور اس پر عمل کرو' خلاف ورزی سے تم فاسق ہو جاؤ گے اور فاسق کو جنت کی راہ نہیں ملتی۔

شان نزول:

ان آیات کے شان نزول میں ایک واقعہ مختلف انداز میں بیان ہوا ہے' جمہور مفسرین اور اجلہ محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔

حضرت تمیم بن اوس داری اور عدی بن بدّاء دونوں تجارت کی غرض سے شام کو جایا کرتے تھے (یہ دونوں عیسائی تھے' بعد میں حضرت تمیم مشرف بہ اسلام ہو گئے اور صحابہ کرام کی جماعت میں شامل ہو گئے) ان کے ساتھ ایک مرتبہ حضرت بدیل بن ابی مریم تجارت کے لئے گئے' حضرت بدیل' حضرت عمرو بن عاص کے غلام تھے' (رضی اللہ عنہم) جب یہ تینوں ملک شام پہنچے تو حضرت بدیل بیمار ہو گئے' ان پر موت کے آثار نمودار ہوئے' انہوں نے اپنے سامان کی ایک فہرست لکھ کر کپڑوں کی تہہ میں رکھ دی جس کی ان دونوں ساتھیوں کو خبر نہ تھی' حضرت بدیل نے دونوں ساتھیوں سے کہا' اب میری موت کا وقت قریب ہے تم دونوں میرا سامان میرے قریبی رشتہ داروں تک پہنچا دینا' یہ کہہ کر حضرت بدیل وصال فرما گئے' دونوں ساتھیوں نے ان کا سامان تلاش کیا' اس میں ایک نہایت قیمتی پیالہ ملا' یہ پیالہ چاندی کا تھا اور اس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا' اس نقشین پیالہ کا وزن تین سو مثقال تھا (ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے) حضرت بدیل یہ پیالہ بادشاہ شام کے ہاتھ فروخت کرنے جا رہے تھے' ان دونوں ساتھیوں نے مل کر یہ پیالہ چھپا لیا اور مکہ مکرمہ آ کر ایک ہزار درہم کو فروخت کر دیا' رقم دونوں نے برابر برابر بانٹ لی' سامان حضرت بدیل کے گھر والوں کو دے دیا' جب گھر والوں نے سامان کھولا تو اس میں سامان کی ایک فہرست ملی اس میں پیالہ کا نام بھی لکھا تھا مگر سامان میں نہ تھا' حضرت بدیل کے وارث ان دونوں کے پاس آئے اور پوچھا' کیا بدیل نے کچھ سامان فروخت کر دیا تھا' ان دونوں نے کہا نہیں' اس پر انہوں نے دونوں کو کہا کہ سامان میں سامان کی فہرست ملی ہے اس میں پیالہ کا نام لکھا ہے مگر پیالہ موجود نہیں' ان دونوں نے بے خبری ظاہر کی' اور کہا کہ جو کچھ ہم کو بدیل نے دیا ہم نے آپ تک پہنچا دیا ہے' آخر کار یہ

مقدمہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا' ان دونوں نے وہاں جھوٹی قسم کھائی اس طرح وہ مقدمہ سے بَری ہو گئے۔

کچھ عرصہ کے بعد وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص کے پاس پایا گیا' حضرت بدیل کے وارثوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ پیالہ کہاں سے لیا؟ اس نے کہا میں نے یہ پیالہ تمیم داری اور عدی سے خریدا ہے' اب یہ مقدمہ پھر بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا' حضور انور ﷺ نے حضرت بدیل کے گھر والوں سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ یہ پیالہ بدیل کا ہے اور یہ دونوں جھوٹے ہیں' ان لوگوں نے قسم کھائی اور پیالہ حاصل کر لیا۔

اس موقعہ پر یہ آیات نازل ہوئیں' پہلے مقدمہ پر پہلی آیت اور دوسرے مقدمہ پر دوسری آیت نازل ہوئی' ان میں حضور اکرم ﷺ کے دونوں فیصلوں کی تائید کی گئی۔

ترمذی شریف وغیرہ میں آخری واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ جب حضرت تمیم داری مسلمان ہو گئے' تو ان کے دل نے انہیں اس خیانت پر ملامت کی' انہوں نے یہ واقعہ خود حضرت بدیل کے گھر والوں کو بیان کیا اور انہیں اپنے حصے کے پانچ سو درہم ادا کر دیئے۔(۱۵)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ وصیت کرنا بہت اہم شئی ہے' قرآن مجید نے اس کی اہمیت کو واضح فرمادیا ہے۔(۱۶)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲' ص ۴۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۷۱۳ تا ۷۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۶' ص ۳۴۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)' مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۱۲ تا ۱۱۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خزن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۱' ص ۵۳۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۱' ص ۳۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲' ص ۱۱۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۸۳

(۱۶) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۴۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷' ص ۴۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۳' ص ۸۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ص ۳۸۳

﴿۲﴾ وصیت کے دو گواہ ہوں جو وصیت کرنے والے کے قریبی رشتہ دار ہوں‘ دونوں گواہ عادل متقی ہوں‘ البتہ جہاں اپنے رشتہ دار موجود نہ ہوں تو اجنبی مسلمانوں کو گواہ بنا سکتے ہیں۔ (۱۷)

﴿۳﴾ مرض موت میں بیع‘ اقرارِ دین‘ ہبہ‘ صدقہ کی وصیت کرنا جائز ہے۔ (۱۸)

﴿۴﴾ کسی معاملہ میں کافر مسلمان کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا‘ کیونکہ جب فاسق کی گواہی معتبر نہیں کافر کی گواہی کیونکر قبول ہوگی‘ اس پر اجماع ہے۔ (۱۹)

﴿۵﴾ کافر کی گواہی کافر کے حق میں قبول ہے۔ (۲۰)

﴿۶﴾ گواہ حاکم کا پابند ہے‘ اس لئے حاکم کے سامنے پیش ہو کر گواہی دے‘ آیت میں کلمہ ''یَقُوْمٰنِ (گواہ حاکم کے سامنے کھڑے ہوں)'' سے یہ مسئلہ مستنبط ہے۔

﴿۷﴾ گواہ گواہی سے پہلے قسمیہ بیان کریں کہ اللہ کی قسم‘ ہم کسی طرح جھوٹی گواہی نہیں دے رہے‘ یہ مسئلہ آیت کے کلمہ ''فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ (ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں)'' مستنبط ہے۔

﴿۸﴾ گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے‘ اور اگر مدعی گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے‘ مقدمات کا فیصلہ کرنے کا یہ اصول حدیث شریف نے بیان فرمایا ہے۔ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعیٰ عَلَیْهِ (۲۱)
گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے (اگر گواہ پیش نہ ہو سکیں تو) مدعیٰ علیہ کے ذمہ قسم اٹھانا ہے۔ (۲۲)

---

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۴‘ ص ۸۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘ پشاور‘ ص ۳۸۳
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۴۹۱

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۴۹۱

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۴۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)‘ مطبوعہ مصر‘ ج ۲‘ ص ۱۱۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)‘ ص ۲۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۵۳۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان‘ ج ۷‘ ص ۵۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی‘ ج ۴‘ ص ۸۶

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۴۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور‘ ج ۱‘ ص ۵۳۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت‘ لبنان‘ ج ۲‘ ص ۳۵۰‘ ۳۵۱

(۲۱) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمرو‘ بحوالہ جامع صغیر‘ ج ۱‘ ص ۲۲۰

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی‘ پشاور‘ ص ۳۸۵

﴿۹﴾ نمازِ عصر اور اس کے بعد وقت بڑی عظمت والا ہے' اس میں دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں' اس طرح مقبولانِ بارگاہِ قدس کی موجودگی وقت اور جگہ کو معظم اور مقبول بنا دیتی ہے' ان کی موجودگی سے استفادہ کرنا حکمتِ الٰہی کے مطابق ہے۔(۲۳)

﴿۱۰﴾ اگر گواہوں سے گواہی کسی خاص عظمت والی جگہ یا معظم وقت میں لی جائے تو اس میں حرج نہیں' مثلاً مکہ معظمہ میں' رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان' مدینہ منورہ میں' مسجدِ نبوی شریف کے منبر کے پاس یا کسی مسجد یا مزار کے پاس' معظم مقامات پر قسم لینا واجب نہیں' لیکن ترہیب کے لئے بہتر ہے۔(۲۴)

﴿۱۱﴾ دنیوی مال و متاع میں غرق ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت اور آخرت کی تیاری نہ کرنا بہت ہی برا ہے۔(۲۵)

﴿۱۲﴾ جس پر کوئی حق واجب ہوا سے قید کرنا جائز ہے' الزام اور تہمت میں بھی قید کرنا جائز ہے' آیت مبارکہ کے کلمہ "تَحۡبِسُوۡنَهُمَا" سے قید کا جواز ملتا ہے' حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلاً فِیۡ تُهۡمَةٍ سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ ثُمَّ خَلّٰی عَنۡهُ (۲۶)

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو الزام میں ایک گھڑی قید رکھا پھر چھوڑ دیا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ لَیُّ الۡوَاجِدُ یُحِلُّ عِرۡضَهٗ وَعُقُوۡبَتَهٗ (۲۷)

فراخ دست کا اپنے ذمہ حق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا اس کی عزت کو محفوظ نہیں رہنے دیتا (حق کی خاطر اس کی بے عزتی جائز ہے) اور حق کی ادائیگی تک اس کو سزا دینا جائز ہے۔

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۹۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۳۵۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج۷'ص ۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'ص ۳۸۳
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج۴'ص ۸۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۲'ص ۴۹۱'۴۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۳۵۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر" ج۱۲'ص ۱۱۸

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۶'ص ۳۵۲

(۲۶) ☆ رواہ ابوداؤد (ج۲'ص ۱۵۵) والترمذی ('ج۱'ص ۲۰۵) عن بھزبن حکیم عن ابیہ عن جدہ والنسائی (باب السارق)

(۲۷) ☆ رواہ الائمہ احمدوابوداؤد (ج۲'ص ۱۵۵) والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن الشریدبن سوید' بحوالہ جامع صغیر' ج۲'ص ۲۳۷

محدثین اور شارحین نے فرمایا ہے کہ حاکم اسے حق کی ادائیگی پر مجبور کرے اور ٹال مٹول کی صورت میں اسے قید کر سکتا ہے اسے سزا دے سکتا ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ قید دو نوعیت کی ہے۔ جرم کی سزا کی قید، تفتیش کی قید

(ا) ہر جرم کی سزا الگ الگ ہے، جرم کی نوعیت کے مطابق مختصر یا طویل قید ہو سکتی ہے۔

(ب) تفتیش کی قید اس وقت تک رہے گی جب تک الزام کی حقیقت نہ کھل جائے۔ (۲۹)

﴿۱۴﴾ گواہوں سے قسم صرف شک اور اختلاف کے موقع پر لی جائے۔ (۳۰)

﴿۱۵﴾ اگر گواہوں کا جھوٹ علامات سے ثابت ہو جائے تو ان کی گواہی رد ہو سکتی ہے، حضرت بدیل کے واقعہ میں وصیت کے گواہوں کا جھوٹ ثابت ہو گیا، اس لئے ان کی گواہی رد ہو گئی، اس کے مقابل ان کے وارثوں کا قسمیہ بیان قبول ہو گیا۔ (۳۱)

﴿۱۶﴾ طے شدہ مقدمہ کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہے، اور سابقہ فیصلہ تڑوایا جا سکتا ہے، یہ آیت مبارکہ مقدمہ کے خلاف اپیل کی اصل ہے، حضرت بدیل کے وارثوں نے طے شدہ مقدمہ کے خلاف اپیل کی۔

﴿۱۷﴾ اپیل کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دوسرے حاکم کے سامنے کی جائے، فیصلہ کرنے والے حاکم کے سامنے نئے دلائل کے ساتھ اپیل کی جا سکتی ہے، اور حاکم اپنا طے شدہ فیصلہ نئے دلائل کے بعد بدل سکتا ہے، حضرت بدیل کا مقدمہ دونوں مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش ہوا، نئی علامات اور دلائل سے آپ ﷺ نے اپنا کیا ہوا فیصلہ بدل دیا۔

﴿۱۸﴾ انکار اور شئ ہے اور نفی کرنا دوسری شئ ہے، منکر کے ذمہ گواہی پیش کرنا نہیں، انکار کرنے والے کے ذمہ گواہی پیش کرنا لازم ہے، حضرت بدیل کے وارثوں کے بیان کو رب تعالیٰ نے اس لئے شہادت فرمایا۔

یہود و نصاریٰ نے کہا تھا کہ ہمارے سوا کوئی جنتی نہیں، یہ نفی کا دعویٰ تھا، رب تعالیٰ نے انہیں اپنے دعویٰ پر دلیل لانے کا حکم دیا، ارشاد ربانی ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۔ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۱)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۷۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۳۵۳

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۳۵۳

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۶، ص ۳۵۳

(۳۱) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م۶۸۵ھ)، ص ۲۴۴

اوراہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گامگروہ جو یہودی یانصرانی ہو،یہ ان کی خیال بندیاں ہیں، تم فرماؤ!لاؤ اپنی دلیل،اگر سچے ہو۔

﴿۱۹﴾ گواہوں کے بیان پر جرح کرنا،ان کا سچ جھوٹ معلوم کرنا،علامات سے گواہوں کی گواہی رد کرنا،علامات کی بناپر قسم کھانا،یہ سب مسائل اس آیت کریمہ سے ثابت ہیں۔

﴿۲۰﴾ رب کریم قادر کریم جل جلالہ کے ہاں اس کے محبوب ہمارے آقا حضور نبی اکرم ﷺ کا بڑا مرتبہ ہے، قرآن مجید کی بعض آیات آپ کے فیصلہ کی تائید میں نازل ہوئیں۔

حضرت بدیل کے مقدمہ میں دونوں مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فیصلہ فرمایا قرآن مجید نے دونوں مرتبہ آپ ﷺ کی تائید فرمائی۔ ہمیں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت کا اعتراف قول وفعل سے کرنا چاہیئے۔(۳۲)

☆☆☆☆☆

(۳۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۵۳۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۸۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۷۱۳

☆☆☆☆☆

پہلی آیت میں "اَلذِّکْرٰی" سے مراد یاد آنا ہے اور دوسری آیت میں اس سے مراد نصیحت کرنا ہے۔(۳)

"اَلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ": ظالم قوم سے مراد اللہ تعالیٰ جل وعلا کے نافرمان بندے ہیں' اس میں کافر' مشرک' بدعقیدہ' بدعمل فاسق وفاجر سب شامل ہیں۔(۳)

"مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ": اس سے مراد یہ ہے کہ ظالموں کے گناہ سے متقی لوگوں کو کوئی حصہ نہ ملے گا' بلکہ ان کا گناہ انہی کے ذمہ رہے گا۔

شانِ نزول:

(۱) قریش مکہ مشرکین اپنی مجالس میں قرآن مجید کی آیات' رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی تکذیب کرتے ان میں نکتہ چینی کرتے عیب جوئی کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے' مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ جب وہ اپنی مجلسوں میں تکذیب واستہزاء میں مشغول ہوں تو تم وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ' اور ان سے علیحدہ رہو یہاں تک کہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔(۵)

(۲) پہلی آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ ہم کفار کی مجالست سے کس طرح بچ سکتے ہیں جب ہم مسجد حرام میں طواف ونماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں (یاد رہے ابتدائے اسلام مشرکین مکہ بھی مسجدِ حرام آتے جاتے تھے) اس پر دوسری آیت نازل ہوئی' جس میں انہیں ان کے ساتھ بیٹھنے کی رخصت نازل ہوئی بشرطیکہ وہ بقدر استطاعت انہیں نصیحت کرتے رہیں اور ان کے اعمال بد سے ناگواری کا اظہار کریں۔(۶)

(۳) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم' للفقیه الحسین بن محمد الدامغانی 'مطبوعه دار العلم بیروت'ص ۱۸۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی'ج ا'ص ۱۷۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر'ج ا'ص ۱۰۱
☆ تاج العروس ازعلامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر'ج ۳'ص ۲۳۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر"ج ۱۳'ص ۲۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعه لاهور'ج ۲'ص ۲۵
(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان'ج ۳'ص ۲
(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان'ج ۲'ص ۷۳۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر"ج ۱۳'ص ۲۵
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج ۴'ص ۱۶۳
(۶) ☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج ۲'ص ۲۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۵۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج ۷'ص ۱۸۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعه لاهور'ج ۲'ص ۲۵
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور'ص ۳۸۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی'ج ۴'ص ۱۶۳

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی آیات‘ قرآن مجید‘ رسول اللہ ﷺ انبیائے سابقین علیہم السلام‘ جبرئیل‘ فرشتوں‘ کتب سماویہ وغیرہ کا استہزاء‘ تردید‘ تکذیب کفر اور ہلاکت کا باعث ہے‘ اس سے بچنا مسلمان پر فرض ہے۔(۷)

﴿۲﴾ ظالموں‘ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں‘ کافروں‘ مشرکین‘ بدعتیوں‘ بدعقیدہ اور بداعمال لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا جائز نہیں جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں استہزاء کررہے ہوں یا گناہ میں مشغول ہوں یا کفر وشرک کا اظہار کررہے ہوں۔(۸)

﴿۳﴾ برے لوگوں کو برا جان کر اور انہیں نصیحت کے بعد ان کے پاس بیٹھنا گناہ نہیں۔(۹)

﴿۴﴾ دنیوی معاملات میں کافروں کے ساتھ مجالست منع نہیں۔(۱۰)

﴿۵﴾ کافروں‘ فاسقوں اور بدعتیوں کی مجالس میں حتی المقدور حسب استطاعت نصیحت کرتا رہے اس کے باوجود اگر وہ راہِ راست پر نہ آئیں تو ان کا گناہ ان کے ذمہ ہے‘ مسلمانوں کو ان کے عذاب سے کچھ نہ ملے گا۔(۱۱)

﴿۶﴾ بھول کر اگر کوئی نافرمانوں کی مجلس میں بیٹھے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں‘ یاد آنے پر فوراً الگ ہوجائے۔(۱۲)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۷‘ص ۱۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ‘مکہ مکرمہ‘ ج۲‘ص ۲۳

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۳‘ص ۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت‘لبنان‘ ج۲‘ص ۴۳۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۷‘ص ۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ‘پشاور‘ ج۳۸۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)‘مطبوعہ مصر‘ ج۲‘ص ۱۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور‘ ج۲‘ص ۲۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی‘ ج۴‘ص ۱۲۲

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاھور‘ ج۲‘ص ۲۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی ‘مطبوعہ لاھور‘ ج۲‘ص ۲۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ ج۷‘ص ۱۸۵

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۷‘ص ۱۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت‘لبنان‘ ج۷‘ص ۱۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی‘ ج۴‘ص ۱۲۳

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ‘لبنان‘ ج۳‘ص ۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر‘‘ ج۱۳‘ص ۲۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)‘مطبوعہ مصر‘ ج۲‘ص ۱۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ‘ ج۷‘ص ۱۸۴

﴿۷﴾ تقیہ حرام ہے، ائمہ کرام اس سے بری ہیں۔ (۱۳)

﴿۸﴾ دشمن کے ملک میں جانا، غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں ان کی عبادت کے وقت جانا منع ہے۔

یاد رہے کہ دشمن کے ملک میں موجودہ زمانہ میں پاسپورٹ اور ویزا کے ساتھ منع نہیں، بہرحال اس صورت میں بھی خطرناک ضرور ہے، بالخصوص حالت جنگ میں اور زیادہ خطرہ ہے، احتراز لازم ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ کافروں، فاسقوں، بدعتیوں کی عزت کرنا جائز نہیں، اگر انہیں زبان سے برائی سے نہ روک سکے تو کم از کم انہیں دل سے برا جانے، حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ (۱۵)

جس نے بدعتی کی عزت کی گویا اس نے اسلام کے مٹانے میں کوشش کی۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ اگر مسلمانوں کو ایسی مجلس میں آنے کی دعوت دی جائے جہاں کھیل تماشہ، راگ رنگ وغیرہ ہو اگر مجلس میں جانے سے پہلے اس کا علم ہو تو وہاں نہ جائے اور اگر پہلے پتہ نہ تھا اور مجلس میں آ گیا تو اگر منع کرنے پر قادر ہے تو منع کرے اور اگر منع کرنے پر قادر نہیں پھر اگر وہ لوگوں کا پیشوا و مقتدا ہے تو ضرور وہاں سے چلا آئے اور کھانا نہ کھائے تاکہ دوسرے لوگ بھی اس کی اقتداء میں اسے جائز نہ سمجھ لیں، اور اگر پیشوا نہیں تو پھر دسترخوان یعنی مجلس کے کنارے پر ہے تب بھی نہ بیٹھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ☆

یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور اگر مجلس کے درمیان میں ہے اور اٹھ کر جانا مشکل ہے تو اگر کھانا کھالے تو حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کھائے۔ (۱۷)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۳

(۱۵) ☆ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۲۰، رواہ الحاکم عن عائشۃ

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۳

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۸۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۷۳۹

☆☆☆☆☆

باب(۱۴۵):

﴿کمینوں اور بے وقوفوں سے الجھنا جائز نہیں﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَلَاتَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت‘۱۰۸)

اورانہیں گالی نہ دوجن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے‘یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کر دیئے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتادے گا جو کرتے تھے۔

حل لغات:

”وَلَاتَسُبُّوا“: سَبٌّ سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہے گالی دینا‘ برائی بیان کرنا‘ حق سے باطل کی طرف تجاوز کرنا۔(۱)

”عَدۡوًا“: عَدَا يَعۡدُوۡا عَدۡواً ‘ حد سے بڑھنا‘ زیادتی۔

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی‘ص ۲۲۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ‘مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری (م ۷۷۰ھ)مطبوعه مصر‘ج ا ‘ص ۳۶

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر‘ج ا ‘ص ۲۹۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) ‘ص ۲۶۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ‘ج ۷‘ص ۲۵۱

"بِغَیْرِ عِلْمٍ": جہالت سے۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے اے مسلمانو! مشرکین کے ان معبودوں کو برا نہ کہو جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں' اگر تم ان کے معبودانِ باطلہ کو بُرا کہو گے تو وہ جوش غضب وانتقام میں جہالت اور زیادتی کی وجہ سے تمہارے رب حقیقی کی شان میں بے ادبی کریں گے اور اس ذات قدسی صفات کے بارے میں وہ کچھ کہیں گے جس سے وہ منزّہ ہے۔

شان نزول :

اس آیت کے شان نزول میں چند روایات منقول ہیں۔

(۱) جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی......

اِنَّکُمْ وَمَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَاوٰرِدُوْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت ۹۸)

بے شک تم (اے مشرکو) اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔

......تو مشرک تلملائے' بولے' اے محمد! (ﷺ) ہمارے بتوں کی ہجو سے باز آ جاؤ' ورنہ ہم بھی تمہارے رب کی بُرائی بیان کریں گے' اس پر رب کریم نے مسلمانوں کو بتوں کی ہجو سے منع فرمادیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۳)

(۲) مسلمان مشرکین اور ان کے بتوں کو بُرا کہتے' جس کے جواب میں وہ بھی مسلمانوں' نبی کریم ﷺ بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے مسلمانوں میں ان کو روکنے کی طاقت نہ تھی' اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۴)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۷' ص ۶۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۶۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷' ص ۲۵۲

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۲' ص ۳۸

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۲' ص ۴۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۴' ص ۱۹۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۷' ص ۲۵۲

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور' ج۲' ص ۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۲' ص ۲۵۲

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۲' ص ۳۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج۱۳' ص ۱۳۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ) 'ص ۲۶۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) 'مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۶۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج۲' ص ۷۴۳

(۴) جب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب آیا تو قریش کے سرداروں نے کہا کہ چلو اس شخص سے چل کر کہو کہ اپنے بھتیجے کو ہم سے روک لے' کیونکہ ہم کو شرم آتی ہے کہ اس شخص کے مرنے کے بعد جب اس کے بھتیجے کو قتل کر دیں گے تو لوگ کہیں گے کہ چچا اس کی حفاظت کرتا تھا' چچا مر گیا تو لوگوں نے اس کو مار ڈالا' چنانچہ ابوسفیان' ابوجہل' نضر بن حارث' امیہ بن خلف' ابی بن خلف' عقبہ بن معیط' عمرو بن العاص' اسود بن ابوالبختری جمع ہو کر ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے برادرزادہ محمد (ﷺ) کو وصیت فرمائیں کہ وہ ہمارے معبودوں سے لاتعلق ہو جائیں ہم ان سے بے تعلق ہو جائیں گے' ایسا نہ ہو کہ ہم اسے تمہارے بعد قتل کر دیں اور لوگ طعنہ دیں کہ ابوطالب کے مرتے ہی قریش نے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا ہے' چنانچہ ابوطالب نے حضور اکرم ﷺ کو بلایا اور یہ کہا' آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ میری ایک بات مان لیں تو میں ان کی ہر بات مان لوں گا' ابوجہل بولا! ہم آپ کی دس باتیں ماننے کے لئے تیار ہیں' آپ نے فرمایا' کلمہ طیبہ پڑھ لو' جھگڑا ہی ختم ہو جائے' وہ لوگ اس پر راضی نہ ہوئے' قریش کے سرداروں نے کہا کہ اگر آپ ہمارے معبودوں کو بُرا کہیں گے تو ہم بھی آپ کے رب کو بُرا کہیں گے' اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۵)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جب اور جہاں کافر طاقت میں ہوں اور اندیشہ ہو کہ وہ اسلام' قرآن' نبی کریم ﷺ یا اللہ تعالیٰ عزوجل کی شان میں گستاخی کریں گے تو مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ان کی صلیب' بت' دیوتا' ان کی عبادت گاہ کو بُرا کہیں اور نہ ایسی بات کریں جس سے وہ برانگیختہ ہوں' کیونکہ یہ درحقیقت مصیبت کو دعوت دینا ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ جو اطاعت مصیبت غالبہ تک پہنچانے والی ہو اس کا ترک کرنا واجب ہے کیونکہ شر تک پہنچانے والی ہر شئ شر ہوتی ہے'

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۷'ص ۶۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)'مطبوعه مصر'ج۲'ص ۱۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی (م۷۲۵ھ)مطبوعه لاهور'ج۲'ص ۴۵
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه'ج۲'ص ۳۸
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی'ج۴'ص ۱۹۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان 'ج۷'ص ۲۵۱
(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان'ج۷'ص ۶۱

بتوں کو برا کہنا اگرچہ اطاعت ہے مگر اس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول ﷺ کی بے ادبی کریں گے اور یہ بات بہت ہی بری ہے۔(۷)

﴿۳﴾ دشمنِ دین اگر جاہل ہو تو اس سے مناظرہ نہ کرو، مبادا وہ کمینوں والی حرکت نہ کر بیٹھے۔(۸)

﴿۴﴾ اگر حق کا ادا کرنا واجب ہو تو اسے ہر حال میں ادا کرے اور اگر صرف جائز ہو تو اسے دشمن کے خوف کے باعث ترک کیا جا سکتا ہے۔(۹)

﴿۵﴾ شدت غضب اور ضد سے بچنا لازم ہے، بعض اوقات شدت غضب کفر تک پہنچا دیتی ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ اس انداز سے تبلیغ کرنا کہ لوگ بجائے حق قبول کرنے کے متنفر ہوں، جائز نہیں۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۶۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ص۲۶۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۴۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۱۹۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۲۵۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۲، ص۳۸

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۷۴۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص۱۳۹

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۷۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۷، ص۶۱

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۲۵۱

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷، ص۲۵۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۴۶):

ذبیحہ اور مردار

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ☆ وَمَا لَكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ☆ وَذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَيُجۡزَوۡنَ بِمَا كَانُوۡا يَقۡتَرِفُوۡنَ ☆ وَلَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَاِنَّهٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓـئِهِمۡ لِيُجَادِلُوۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّكُمۡ لَمُشۡرِكُوۡنَ ☆ (سورۃالانعام آیات،۱۱۸ تا ۱۲۱)

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو، اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے، بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے، اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ، وہ جو

گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور بے شک وہ حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔

حل لغات :

"ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ": جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا۔

ذکر سے مراد زبان سے تلفظ کرنا ہے، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ شرعی طریقہ پر جانور کو ذبح کیا گیا ہو۔(۱)

"اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ": اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان لاتے ہو۔

اللہ کی آیات پر ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب اس کے احکام پر عمل اور نواہی سے اجتناب غیر مشروط بلا چوں و چرا ہو، اللہ تعالیٰ کے مقابل کسی اور نظریہ یا خیال کو تسلیم نہ کیا جائے، غیر خدا کی مکمل نفی کرنا لازم ہے، ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جس شئی کو اللہ نے حرام قرار دیا اسے حرام جانے اور جس کو حلال ٹھہرایا اسے حلال جانے۔(۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۷۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۹۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۵۰

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۰۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۴۲

"**قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ**": حرام کردہ اشیاء تم پرکھول کرواضح کردی گئی ہیں، بعض اشیاء کی حرمت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمائی اور بعض کی تفصیل حدیث شریف میں کردی گئی، حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرام کردہ اشیاء بھی حرام ہیں۔(۳)

"**اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ**": حرام کردہ اشیاء سے استثنیٰ ہے، یعنی اگر ایسی حالت میں ہو کہ بھوک سے ہلاکت کے قریب پہنچا ہو اور کھانے کے لئے حلال شئ دستیاب نہ ہو اس حالت میں بھوکے کے لئے حرام اشیاء کی حرمت ساقط ہوجاتی ہے، یہ اضطراری حالت ہے، بھوکے کو حرام شئ بقدر ضرورت کھا کر جان بچانا فرض ہے۔(۴)

"**ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ**": ظاہر گناہ اور خفیہ گناہ میں گناہ کے تمام افراد شامل ہیں، مفسرین نے ان کی تفصیل بیان کی ہے، بہرحال اس سے مراد ہر قسم کا گناہ ہے جس کا تعلق بدن یا دل سے ہے، ان تمام کا ترک کرنا فرض ہے۔(۵)

---

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۵۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۴۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۳۹۰

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۴۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۴۲
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۴۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۴،ص ۲۰۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'، ج۱۳،ص ۱۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۱۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۳۸۹

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۷۴
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۱۶۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۵۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامه -افظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ص ۴۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۴،ص ۷۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'، ج۱۳،ص ۷۰

"**لَیُوحُونَ**": وَحیٌ سے بنا ہے، وحی کا معنیٰ ہے اشارہ کرنا، دل میں ڈالنا، چپکے سے گفتگو کرنا، دوسروں سے پوشیدہ بات کرنا۔(٦)

آیت سے مراد یہ ہے کہ شیطان اپنے دوستوں اور پیروی کرنے والوں کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتے ہیں، خفیہ طور پر اسلام اور شریعت کے خلاف ان کے دلوں میں شبہات ڈالتے ہیں۔(٧)

"**لِیُجَادِلُوکُم**": مجادلہ کا معنیٰ ہے جھگڑا کرنا، مقابل کو نیچا دکھانے کے حربے۔(٨)

شانِ نزول :

ان آیاتِ کریمہ کے متعدد شانِ نزول مروی ہیں۔

(١) مشرکین مکہ اعتراض کرتے تھے کہ جس جانور کو تم اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتے ہو اسے حلال جانتے ہو اور جس جانور کو اللہ تعالیٰ مارتا ہے اسے حرام کہتے ہو، یہ کہاں کا انصاف ہے، اس کے جواب میں آیت "فَکُلُوا مِمَّاذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ" نازل ہوئی۔(٩)

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ٥٠٢ھ) مطبوعہ کراچی، ص ٥١٥
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج٢، ص ١٤٦
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص ٢٥٢
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٣، ص ١٧٠
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ٥٢
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ٥٢
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص ٢٥١
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ٥٠٢ھ) مطبوعہ کراچی، ص ٨٩
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج١، ص ٤٧
قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للحامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ١٠٣
احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣، ص ٦
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص ٧٤٦
الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٧، ص ٧٢
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج٢، ص ١٧١
التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ٣٩٠
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٣، ص ١٢٤، ١٢٥
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ٥٠
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ٥٠
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٣، ص ٢٠٥

(۲) بعض مسلمان گوشت وغیرہ اچھی غذاؤں سے پرہیز کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ اعلیٰ غذائیں تقویٰ اور نفس کشی کے خلاف ہیں، تقویٰ یہ ہے کہ عمدہ غذا سے پرہیز کیا جائے، ان کی ہدایت کے لئے آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۱۰)

(۳) زمانہء جاہلیت میں عام لوگ علانیہ زنا کرتے تھے بلکہ اس پر فخر کرتے تھے، بڑے لوگ علانیہ زنا کو برا جانتے لیکن خفیہ زنا کو جائز جانتے تھے، اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے گناہ کو حرام قرار دیا اور آیت کریمہ "وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ" نازل ہوئی۔(۱۱)

(۴) زمانہء جاہلیت میں مرد دن کو برہنہ ہو کر طواف کرتے اور عورتیں رات کو برہنہ ہو کر طواف کرتیں، اللہ تعالیٰ نے اس گناہ سے بچنے کے لئے آیت مبارکہ نازل فرمائی۔(۱۲)

(۵) زمانہء جاہلیت میں مشرکین مکہ مردار کھاتے تھے، اسلام نے مردار کھانے سے منع کر دیا، فارس والوں نے مکہ کے مشرکین کو لکھا کہ مسلمان عجیب لوگ ہیں جس جانور کو اللہ تعالیٰ مارتا ہے اسے یہ لوگ نہیں کھاتے اور جسے یہ لوگ خود مارتے ہیں (ذبح کرتے ہیں) یا شکار کرتے ہیں اسے کھاتے ہیں، تم ان لوگوں سے ذرا پوچھو تو سہی کہ ایسا کیوں کرتے ہیں، مشرکین نے یہ وسوسہ مسلمانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہا، رب تعالیٰ نے آیت اتاری کہ ذبیحہ کھاؤ اور مردار نہ کھاؤ۔(۱۳)

---

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۴

(۱۱) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۱۲۶

(۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۵۰

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۴

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ذبیحہ کا گوشت حلال ہے اس کا کھانا مباح اور جائز ہے۔(۱۴)

﴿۲﴾ مردار حرام ہے اس کا کھانا حرام ہے۔(۱۵)

﴿۳﴾ حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنا ضروری ہے، بوقت ذبح اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا کہ خاموش رہا، یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لے لیا، یا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام ملا دیا، ذبیحہ حرام ہے، مانند

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۷۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۶۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص۱۶۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۴۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۸۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۲۰۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص۱۶۵، ۱۶۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۸۹، ۳۹۰

مردار کے اس کا کھانا حرام ہے۔(۱۶)

﴿۴﴾ مسلمان یا کتابی کا ذبیحہ حلال ہے اس کے علاوہ کسی اور کا ذبیحہ حلال نہیں۔(۱۷)

﴿۵﴾ ذبیحہ کا گوشت مباح ہے، کھانے پر کوئی اجر نہیں، نہ کھانے پر کوئی مواخذہ نہیں، لیکن گوشت کی اباحت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس نیت سے کھائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے طاقت دے گا اور طاعات میں مددگار ثابت ہوگا تو اس کھانے میں اجر ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ ماکولات (کھانے والی اشیاء) میں اصل اباحت ہے ان کا کھانا جائز ہے، جب تک کوئی خاص دلیل کسی شئ کو حرام یا مکروہ نہ کرے وہ شئ حرام یا مکروہ نہیں ہوتی، حرام اشیاء کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان فرمادیا ہے۔(۱۹)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۷۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۱۶۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۳۹۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۵۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۵۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۴۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۶۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۰۵

(۱۷) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۶۹

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۳،ص۱۶۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۵۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۴۷
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۳،ص ۱۶۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸،ص ۱۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۴۲

﴿۷﴾ ذبیحہ کے چند اجزا نہیں کھائے جاتے مثلاً خون، پتہ، فرج، ذکر وغیرہ۔(۲۰)

﴿۸﴾ کھانے پینے، کام شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لو، برکت ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا تو کام بے برکت ہوگا۔(۲۱)

﴿۹﴾ اگر کوئی مسلمان حلال جانور غصب کر کے ذبح کرے یا غصب کی چھری سے حلال جانور ذبح کرے تو ذبیحہ حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے اگر چہ غصب کا گناہ اس کے ذمہ لازم ہے۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ بوقت ذبح اگر اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول گیا تو جانور حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے، ہاں اگر جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام بوقت ذبح چھوڑ دیا تو ذبیحہ حرام اور مردار ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! اس کا کیا حکم ہے کہ ایک شخص جانور ذبح کرے اور بوقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے، آپ ﷺ نے فرمایا۔

اِسْمُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وفی رواية اِسْمُ اللّٰهِ عَلٰى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ (۲۳)

(اس کا گوشت کھاؤ) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام ہر مسلمان کی زبان پر ہوتا ہے۔(۲۴)

---

(۲۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۴

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص ۷۲

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۵

(۲۳) ☆ رواہ الدارقطنی عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص ۲۹۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۷۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص ۷۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۱۶۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۴۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۹۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۲۰۵

﴿۱۱﴾ اگر کوئی شخص بھوک سے مجبور ہو جائے اور ہلاکت کے قریب پہنچ جائے، حلال شئ اسے کھانے کو دستیاب نہ ہو اسے مردار یا حرام شئ کھانا حلال ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ شخص جسے حرام کھانے پر مجبور کیا جائے اس کے لئے بھی مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے، اگر یہ حرام، مردار کھا کر جان نہ بچائیں تو گناہ گار ہوں گے۔(۲۵)

﴿۱۲﴾ بھوک سے مجبور آدمی کو صرف اتنی مقدار میں مردار کھانا جائز ہے جس سے اس کی جان بچ جائے، زیادہ کھانے کی اجازت نہیں۔(۲۶)

﴿۱۳﴾ جسے کلمہ کفر بکنے پر مجبور کیا گیا کہ اسے جان کا خطرہ ہو، تو اسے کلمہ کفر کہنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کا دل اسلام کی حقانیت سے پُر ہو، ہاں اگر وہ صبر کرے اور کلمہ کفر نہ بکے اور اس کی جان چلی جائے تو شہادت کا درجہ پائے گا۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ حلال اشیاء میں اگر اسراف کرے تو اسراف کی وجہ سے اس کا استعمال حرام ہوگا۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ حق ثابت کرنے کے لئے مجادلہ کرنا جائز ہے، اور باطل کی تقویت کے لئے مجادلہ کرنا حرام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَاتُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ......الآیۃ (سورۃالعنکبوت آیت ۴۶)

اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ سے۔(۲۹)

---

(۲۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۵۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۸۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۱۶۶

(۲۶) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۴۲

(۲۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۹۰

(۲۸) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۴۲

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۷۵۱

﴿۱۶﴾ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا اسے حرام جانے اور جسے حلال ٹھہرایا اسے حلال جانے، حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے میں کافروں کے خیالات کی پیروی نہ کرے، اگر کافر یا مشرک کی اطاعت یا پیروی اعتقاد میں کرے گا تو کافر ہو جائے گا اور اگر عمل میں پیروی کرے تو فاسق ہے، گناہ میں گرفتار ہوگا۔(۳۰)

☆☆☆☆☆

---

(۳۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۷۵۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۳، ص ۱۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۵۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۰۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۴۷):

﴿عُشر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت، ۱۴۱)

اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھئے ہوئے اور کچھ بے چھئے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی میں الگ، کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے اور بے جانہ خرچو، بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

حل لغات:

"**اَنْشَاَ**": نَشْوٌ سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہے، بغیر سابقہ مثال کے کوئی شئی پیدا کرنا، پیدائش۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۷۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۹۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۸۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۵۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۳، ص ۲۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۶۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۶۱

"جَنّٰت": جمع جَنَّۃ کی ہے، جنت ایسے باغ کو کہتے ہیں جس کی زمین کو سبزہ نے چھپا رکھا ہو، گھنا باغ، یوم حساب مومنین کو جو انعام کی جگہیں عطا ہوں گی، بمعنیٰ بہشت۔ (۲)

"مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ": یہ کلمہ عَرۡشٌ سے بنا ہے، جس کے معنیٰ بلندی کے ہیں، تخت، چھت، ایسا تخت جس پر چھت ہو، چھپر۔

معروشات سے مراد باریک تیلیوں کی ٹھٹی، جس پر بیل چڑھادی جاتی ہے، انگور وغیرہ کی بیل، جسے چھپر وغیرہ پر چڑھادیا جاتا ہے۔

غیر معروشات سے مراد زمین پر پھیلی ہوئی بیل بوٹیاں مثلاً، تربوز، خربوزہ، کبھی اس کا عکس مراد لیا جاتا ہے، معروشات سے مراد تنے والے درخت، مثلاً کھجور، انار، آم وغیرہ۔

بعض اوقات غیر معروشات سے مراد وہ خودرو باغات جو جنگلوں اور صحراؤں میں ہوتے ہیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۵۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۲۳

(۳) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۲۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۴، ص ۳۲۱، ۳۲۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۹۰

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۳۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۲۳

"مُخْتَلِفاً": کیفیت، رنگت، خوشبو، مزے میں اختلاف۔(۴)

"اُکُلُہٗ": جمع ہے اس کا واحد اُکُلَۃٌ ہے بمعنی پھل۔(۵)

"ثَمَرِہٖ": ہر پھل اور دانہ۔(۶)

"وَاٰتُوْا": اور ضرور ادا کرو، ادا کرنا واجب ہے، امر کا یہ صیغہ وجوب کے لئے ہے۔(۷)

"حَقَّہٗ": اس حق سے مراد زمین کی پیداوار کا عشر اور نصف عشر ہے۔(۸)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۵۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۹۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۹۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۹۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۳۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۲۴

(۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص۲۱۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۲۴

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۹۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۵۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۹۸

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۹۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۳۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۹۸

"یَوْمَ حَصَادِہٖ": حَصَاد اور حِصَاد (حا کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ) دونوں کا معنیٰ ہے، قطع کرنا، کاٹنا، درانتی سے کاٹنا۔(۹)

فصل کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ کھیتی جب تیار ہوجائے، پھل پک جائیں، سبزیاں تیار ہوجائیں، فصل کی برداشت کا وقت آجائے۔(۱۰)

"وَلَاتُسْرِفُوْا": اِسراف کا معنیٰ ہے حد سے زیادہ خرچ کرنا۔

مراد یہ ہے کہ صدقہ کرو لیکن اپنے لئے اور اہل وعیال کے لئے کچھ رکھ لو۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ روک کر حد سے تجاوز نہ کرو۔(۱۱)

---

(۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۱۲۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۲۸
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۲۵۶
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۳۶

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج ۲، ص ۷۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج ۷، ص ۹۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج ۱۳، ص ۲۱۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج ۲، ص ۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۶۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۶۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۸، ص ۳۸

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج ۲، ص ۷۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج ۱۳، ص ۲۱۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۶۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج ۲، ص ۵۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ح ۸، ص ۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۲۲۵

شان نزول :

(۱) جب آیت مبارکہ (ترجمہ) ''اوراس کا حق دو جس دن کٹے'' نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے اپنے پانچ سو کھجوروں کے پھل ایک ہی دن میں صدقہ کر دیئے، اپنے لئے اور اہل وعیال کے لئے ایک دانہ بھی نہ بچایا، اس پر آیت کا آخری حصہ نازل ہوا۔ (۱۲)

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے باغ کے کھجوروں کا تمام پھل صدقہ کر دیا، اپنے لئے کچھ نہ چھوڑا، اس پر آیت کا آخری حصہ نازل ہوا۔ (۱۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز اسمہ وحدہ لاشریک لہ اس کائنات کا خالق ہے، زمین وآسمان اور ان میں جو کچھ ہے اسی نے پیدا کیا، انسان، فرشتے، جن، زمین کی نباتات، سب اسی کی مخلوق ہے، وہ بڑی قدرت والا ہے، اس کی قدرت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا، ایک ہی زمین سے طرح طرح کے پودے پیدا کئے، کچھ تنے والے اور کچھ بغیر تنے کے، ایک جیسے درختوں، پودوں پر مختلف قسم کے پھل اور پھول پیدا کرتا ہے، ایک ہی شکل کے پھلوں کا ذائقہ مختلف پیدا کرتا ہے، طرح طرح کے میوے، دانے، خوشبودار پھل انسان کے لئے پیدا کرتا ہے، انسان پر لازم ہے کہ ہر وقت اس کے انعام کو یاد کر کے اس کا ممنون احسان رہے، اس کے حکموں کی نافرمانی نہ کرے اور اس کے دیئے ہوئے مال سے اس کی راہ میں خرچ کرتا رہے۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۱

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۱۰

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۸۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۲۱۱

﴿۲﴾ جس طرح مال روپیہ پیسہ، زیور، سامان تجارت اور تجارت کی غرض سے رکھے ہوئے جانوروں میں زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح زمین کی ہر پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے، زمین کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں۔(۱۵)

﴿۳﴾ زمین کی ہر پیداوار پر عشر واجب ہے کم ہو یا زیادہ، دانہ، پھل، سبزی وغیرہ سب پر عشر واجب ہے، سوائے ایندھن، گھاس سرکنڈا کے، اس میں یہ شرط نہیں کہ وہ پیداوار سال بھر رہے، حدیث شریف میں ہے۔

فِیْمَاسَقَتِ السَّمَآءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُیُوْنُ اَوْکَانَ عَثَرِیًّاالْعُشْرُ وَفِیْمَاسُقِیَ بِالسَّوَانِیْ اَوِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ(۱۶)

جس زمین کو آسمان یا چشموں یا ندی نالوں نے سیراب کیا یا عثری ہو یعنی نہر کے پانی سے سیراب کرتے ہوں اس میں عشر ہے اور جس زمین کے سیراب کرنے کے لئے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہیں اس میں نصف عشر ہے، یعنی بیسواں حصہ پیداوار۔

خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فِیْمَااَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِنْ قَلِیْلٍ اَوْکَثِیْرٍ الْعُشْرُ(۱۷)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۹، ۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۹۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۳۹۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸،ص۳۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۱۸۲
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص۲۲۵

(۱۶) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری(ج۱،ص۲۰۱)و ابوداؤدو الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابن عمر بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ۱۲۱

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القران ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۱۰۱

زمین جو کچھ اگائے کم ہو یا زیادہ اس میں عشر ہے۔(۱۸)

﴿۳﴾ جس زمین کو قدرتی وسائل آبپاشی سیراب کریں مثلاً بارش، دریا، چشمے، ندی نالے وغیرہ، اس زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے اور جس زمین کو ایسے ذریعوں سے سیراب کریں جن میں مشقت ہو یا قیمت ادا کرنی پڑے مثلاً کنواں، ٹیوب ویل، نہریں کہ ان میں مشقت یا آبیانہ کی صورت میں قیمت سے پانی حاصل ہوتا ہے، ایسی زمینوں کی پیداوار میں بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔(۱۹)

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۳۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۰۰، ۱۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۳،ص ۲۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۸۱

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۲

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۲۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۵۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸،ص ۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۸۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۳،ص ۲۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۲۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸،ص ۳۸

﴿۴﴾ پکنے سے پہلے فصل، پھل وغیرہ کھانا جائز ہے، اس کا عشر ادا کرنا لازم نہیں۔ (۲۰)

﴿۵﴾ عشر یا نصف عشر میں سال گذرنا شرط نہیں، سال میں جتنی مرتبہ زمین پیداوار دے ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔ (۲۱)

﴿۶﴾ ہر دانہ اور پھل حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے، مگر نشہ آور اور ضرر رساں شئ کھانا جائز نہیں۔ (۲۲)

﴿۷﴾ رہائشی مکان کے کسی حصہ میں باغ ہو تو اس میں عشر نہیں۔ (۲۳)

﴿۸﴾ رہائشی مکان کو اگر باغ بنادیا جائے تو اس کی پیداوار میں عشر ہے۔ (۲۴)

﴿۹﴾ شہد میں عشر ہے، خواہ عشری زمین سے حاصل ہو یا پہاڑ سے حاصل ہو یا پہاڑ یا جنگل سے حاصل ہو۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ برعظیم پاک و ہند کی زمین عشری شمار کی گئی ہے۔

﴿۱۱﴾ کسی زمین میں عشر اور خراج جمع نہیں ہو سکتے، عشر کا سبب اسلام اور خراج کا سبب کفر ہے۔ (۲۶)

﴿۱۲﴾ کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر واجب ہے، کاشت کاری کے مصارف بعد میں ادا ہوں گے۔ (۲۷)

---

(۲۰) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص ۳۸

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص ۲۲۵

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۳، ص ۲۱۲

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۳

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۷۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۳، ص ۲۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۶۲

(۲۳) ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

(۲۴) ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۳۹۸

(۲۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۳۹۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۷۵۷

﴿۱۳﴾ خبر واحد کو اگر علماء امت قبول کرلیں اور اس پر عمل کرلیں تو وہ قائم مقام خبر متواتر کے ہے، عشر کی مقدار خبر واحد سے معلوم ہوئی مگر علمائے امت کے قبول کرنے سے یہ خبر متواتر کے قائم مقام ہے اس کا انکار فسق اور گمراہی ہے۔(۲۸)

﴿۱۴﴾ جب کسی امر کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے دو حکم مروی ہوں، ایک پر عمل متفق علیہ ہو اور دوسرے میں اختلاف ہو، تو متفق علیہ حکم قابل ترجیح ہے۔(۲۹)

﴿۱۵﴾ ہر شئ میں اصل اباحت ہے وجوب یا حرمت احکام ہیں، ان کے لئے خاص دلیل کی ضرورت ہے۔(۳۰)

﴿۱۶﴾ جو کچھ انسان اپنی اغراض نفسانیہ کے لئے خرچ کرتا ہے اس میں رضائے الٰہی مقصود نہ ہو وہ اسراف ہے، خواہ تل بھر ہو، اور جو کچھ رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرتا ہے وہ اسراف نہیں خواہ ہزاروں خزانے کیوں نہ ہوں۔(۳۱)

☆☆☆☆☆

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴

(۳۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۲۱۲

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۲۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳

☆☆☆☆☆

باب (۱۴۸):

حلال اور حرام جانور

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

وَمِنَ الاَنعَامِ حَمُولَۃً وَّفَرشاً ۔ کُلُوا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّیطٰنِ ۔ اِنَّہٗ لَکُم عَدُوٌّ مُّبِینٌ ☆ ثَمٰنِیَۃَ اَزوَاجٍ ۔ مِنَ الضَّاْنِ اثنَینِ وَمِنَ المَعزِ اثنَینِ ۔ قُل ءٰٓالذَّکَرَینِ حَرَّمَ اَمِ الاُنثَیَینِ اَمَّا اشتَمَلَت عَلَیہِ اَرحَامُ الاُنثَیَینِ ۔ نَبِّئُونِی بِعِلمٍ اِن کُنتُم صٰدِقِینَ ☆ وَمِنَ الاِبِلِ اثنَینِ وَمِنَ البَقَرِ اثنَینِ ۔ قُل ءٰٓالذَّکَرَینِ حَرَّمَ اَمِ الاُنثَیَینِ اَمَّا اشتَمَلَت عَلَیہِ اَرحَامُ الاُنثَیَینِ ۔ اَم کُنتُم شُھَدَآءَ اِذ وَصّٰکُمُ اللّٰہُ بِھٰذَا ۔ فَمَن اَظلَمُ مِمَّنِ افتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیرِ عِلمٍ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھدِی القَومَ الظّٰلِمِینَ ☆ قُل لَّآ اَجِدُ فِی مَآ اُوحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطعَمُہٗٓ اِلَّآ اَن یَّکُونَ مَیتَۃً اَو دَمًا مَّسفُوحًا اَو لَحمَ خِنزِیرٍ فَاِنَّہٗ رِجسٌ اَو فِسقًا اُھِلَّ لِغَیرِ اللّٰہِ بِہٖ ۔ فَمَنِ اضطُرَّ غَیرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ☆

(سورۃ الانعام آیات ۱۴۲ تا ۱۴۵)

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے، کھاؤ اس

میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے، آٹھ نر و مادہ، ایک جوڑ بھیڑ کا اور ایک جوڑ بکری کا، تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں، کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو، اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑ گائے کا، تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں، کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا، تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے، بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا، تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانوروں کا گوشت، کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو نا چار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"اَلْاَنْعَام": جمع ہے اس کا واحد کوئی نہیں، اونٹ، گائے، بکری حلال جانوروں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، کبھی صرف اونٹ کو بھی انعام کہہ لیتے ہیں، بمعنیٰ مویشی، قرآن مجید میں ہے۔

اُحِلَّتۡ لَكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ ......الآیة (سورۃالمائدہ آیت، ۱)

تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔

انہی معنوں میں ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

......فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا يَاۡكُلُ النَّاسُ وَالۡاَنۡعَامُ ......الآیة (سورۂ یونس آیت، ۲۴)

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں۔

ان آیات میں اَنۡعام اونٹ، گائے اور بکری چوپایوں کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔(۱)

"حَمُوۡلَةً وَّفَرۡشًا": حمولۃ کا مادہ اشتقاق حَمۡلٌ بمعنیٰ بوجھ ہے اور فَرۡشاً بمعنیٰ بچھونا، زمین یا زمین پر بچھانے والی اشیاء ہے۔

مفسرین عظام نے اس کے متعدد اطلاقات بتائے ہیں۔

حمولۃ کا اطلاق بڑے اونٹ، سواری کا اونٹ، سواری کے ہر جانور، پر ہوتا ہے، اور فرشاً کا اطلاق چھوٹے اونٹ، بکری اور وہ جانور جن کی اون یا بالوں سے بستر بناتے ہیں جن پر بیٹھنا ممکن ہو۔(۲)

---

۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۴۹۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۲۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۹،ص ۷۹

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۲۹۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۱۱

۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۱۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۸۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۵۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۴،ص ۲۲۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸،ص ۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۰۰

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمہارے لئے حلال چوپائے پیدا فرمائے ان میں اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، کے نرومادہ شامل ہیں، حلال جانوروں کو کھاؤ، شیطان کی اتباع میں زمانہ جاہلیت کے کافروں نے ان میں بعض جانور بغیر کسی دلیل کے ازخود حرام کر لئے تھے، اے مسلمانو! تم شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

''اَزْوَاجٍ'': زوج کی جمع ہے، فرد کے ساتھ اس کی جنس سے ایک اور شامل ہو جائے کہ اس سے جدا نہ ہو سکے، تو زوج کہلاتا ہے، ہر جاندار کا مذکر اور مونث ایک دوسرے کے لئے زوج ہے بمعنیٰ جوڑا۔

آیت میں اس سے مراد مذکورہ جانوروں کے مذکر اور مونث ہیں۔ (۳)

''اَلضَّاْن'': جمع ہے اس کا واحد ضَائِنٌ ہے بمعنیٰ مینڈھا، بکری کی جنس سے اون والا جانور۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳، ص۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۷، ص۱۱۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۲، ص۱۸۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۶۳

مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۶۳

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۳، ص۲۱۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۴۰۰

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص۲۲۷

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۷، ص۱۱۳

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص۲۲۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص۴۱

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۳، ص۲۱۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۶۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۶۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۲، ص۱۸۲

"اَلْمَعْزِ": اسم جنس ہے بمعنیٰ بکریاں، اس کا واحد نہیں۔(۵)

"اَلذَّكَرَيْنِ": دو مذکر، یعنی بھیڑ اور بکری کی دونوں جنسوں سے دو مذکر۔

"اُنْثَيَيْنِ": دو مونث، بھیڑ اور بکری کی جنسوں سے دو مونث۔

ارشاد ربانی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزّ اسمہ نے حلال چوپایوں سے آٹھ جوڑے پیدا فرمائے، بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے میں سے ہر ایک کا نر اور مادہ یہ آٹھ جوڑ ہوئے، کافروں نے حلال جانور میں بعض مذکر اور بعض مونث حرام ٹھہرا رکھے تھے، ان سے سوال ہو رہا ہے کہ ان آٹھ جوڑوں میں جو جانور تم نے حرام ٹھہرا رکھے ہیں ان کی وجہ حرمت کیا ہے؟ محض نر ہو یا محض مادہ ہونا، اگر نر کہو تو تمام نر حرام ہو جائیں گے اور مادہ کہو تو تمام مادہ حرام ہو جائیں گے، یا ان میں ہر مادہ کے پیٹ کا بچہ حرام کہو تو تمام بچے حرام ہو گئے، اس کے تم بھی قائل نہیں، ظاہر ہے تم اللہ تعالیٰ کی طرف افترا کرتے ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام نہیں کیا۔

"نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ": کسی یقینی علم سے ان جانوروں کی حرمت کی خبر دو، جس سے ثابت ہو کہ تمہارا حرمت کا دعویٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بغیر کسی یقینی دلیل کے کوئی شئ حرام نہیں ہو جاتی۔(۶)

"اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ": شُھَدَآء جمع ہے شہید کی، شہید کا ایک معنیٰ حاضر و موجود ہونا ہے۔

"وَصّٰكُمْ": وصیت متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اس مقام پر اس کا معنیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کے احکام جو بندوں پر فرض ہوئے، تاکیدی حکم۔(۷)

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۱۲۱۷

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۰۹

(۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۲

(۷) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۵۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۱۳۷۴

آیت کا مفہوم یہ ہے، اے کافرو! تم بتاؤ اشیاء کی حرمت تو وحی سے معلوم ہو سکتی ہے اور تم نبی کریم ﷺ کی وحی کے منکر ہو، اب صرف یہی صورت باقی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام قرار دیا تم اس وقت اس کے پاس حاضر و موجود تھے، ظاہر ہے یہ امر محال ہے، تو مان لو کہ تمہارا دعویٰ بغیر دلیل کے ہے اور تم اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہو۔(۸)

" مَآ اُوۡحِیَ اِلَیَّ ": جو میری طرف وحی کی گئی، وحی کی آٹھ قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم یہ ہے، فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نبی کے پاس اللہ تعالیٰ کا امر، یا نہی یا خبر لے کر آنا۔

اس وحی سے عام وحی مراد ہے، قرآن مجید کے علاوہ حدیث بھی وحی ہے۔(۹)

نوٹ: اس سورت کی آیت نمبر ۱۴۵ کے کلمات کی تفسیر اور احکام سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۷۳، اور سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳ میں بیان ہو چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

شان نزول:

(۱) اسلامی احکام حلت و حرمت کے نازل ہونے کے بعد کفار مکہ کا سردار ابوالاحوص مالک بن عوف جشمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمد! (ﷺ) ہم کو اطلاع ملی ہے کہ تم ہمارے باپ دادا کے بعض اعمال افعال کو حرام قرار دیتے ہو، حضور انور ﷺ نے فرمایا، تم نے بعض قسم کے چوپائے بے دلیل حرام بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آٹھوں طرح کے جانور کھانے اور فائدہ حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے ہیں، یہ حرمت کس طرف سے آئی، نر کی طرف سے یا مادہ کی طرف سے، مالک بن عوف متحیر ہو کر لا جواب ہو گیا، نہ یہ کہتے بنی کہ نر کی طرف سے حرمت آئی، ورنہ سب نروں کو حرام کہنا پڑتا، نہ یہ کہہ سکا کہ حرمت مادہ کی طرف سے آئی،

(۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۴۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۷۶۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۲۹

ورنہ ہر مادہ کی حرمت کا قائل ہونا پڑتا، اور اگر پیٹ کے اندر پیدا ہونے کی وجہ سے حرمت کا قائل ہونا تو سب نر مادہ کو حرام کہنا پڑتا، پانچویں ساتویں حمل کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں، نہ اس کی کوئی وجہ کہ عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام قرار دیا جائے، مالک بول نہ سکا، آپ نے فرمایا مالک بولتے کیوں نہیں، بات کا جواب دو، مالک کہنے لگا آپ بولتے جایئے میں سُن رہا ہوں، اس پر آیت نازل ہوئی۔(۱۰)

(۲) جب آٹھ جوڑوں کی حلت کا حکم نازل ہوا تو لوگوں نے دریافت کیا کہ حرام کیا کیا ہے، اس پر آیت نازل ہوئی۔

قُلْ لَا اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّماً اِلَّاۤ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً ......الآیة (۱۱)

مسائل شرعیہ :

☆۱☆ حلال اشیاء کو حلال جاننا فرض اور بقدر ضرورت وحاجت انہیں استعمال کرنا جائز ہے، حرام اشیاء کو حرام جاننا فرض اوران سے اجتناب کرنا فرض ہے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۱۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۴۲
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۰۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۲۸
(۱۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۲۹
(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۱۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳، ص ۲۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۳۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۲۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۰۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۰۲

﴿۲﴾ اشیاء کی حلت وحرمت کا فیصلہ وحی سے ہوتا ہے، وحی جلی ہو یا خفی، وحی متلو ہو یا غیر متلو، دونوں کا فیصلہ نافذ اورواجب العمل ہے، اپنے گمان سے کسی شئ حلال کو حرام جاننا یا حرام کو حلال ٹھہرالینا قطعاً ناجائز اوراغوائے شیطانی ہے، شیطان کے اغوا سے بچنا اوروحی کا اتباع کرنا فرض ہے، قرآن مجید میں چند اشیاء کی حرمت کا بیان ہوا، باقی حرام اشیاء کی حرمت شارعِ اسلام نبی اکرم رسول معظمﷺ کی بیان کردہ ہے، حضور اکرمﷺ کی بیان کردہ حرمت ایسی ہی ہے جیسی اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی بیان کردہ حرمت ہے، حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلاھَلْ عَسٰی رَجُلٌ یَبْلُغُهُ الْحَدِیْثُ عَنِّیْ وَھُوَ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ فَیَقُوْلُ بَیْنَنَاوَبَیْنَکُمْ کِتَابُ اللهِ فَمَاوَجَدْنَافِیْهِ حَلَالاً اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَاوَجَدْنَافِیْهِ حَرَاماً حَرَّمْنَاهُ اِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ کَمَاحَرَّمَ اللهُ (۱۳)

رسول اللہﷺ نے فرمایا، سن لو! عنقریب ایک آدمی مزین تخت پر بیٹھا ہوگا، اسے میری حدیث پہنچے گی وہ کہے گا ہمارے اور تمہارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے، اس میں جو حلال ہے اسے ہم حلال جانتے ہیں اس میں جو حرام ہے اسے ہم حرام جانتے ہیں، بے شک جو شئ رسول اللہﷺ نے حرام کی وہ ویسی ہی حرام ہے جیسی اللہ نے حرام کی۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

فَقَالَ اَیَحْسِبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِأً عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ قَدْیَظُنُّ اَنَّ اللهَ لَمْ یُحَرِّمْ اِلَّامَافِیْ ھٰذَاالْقُرْاٰنِ اَلاوَاِنِّیْ وَاللهِ قَدْوَعَظْتُ وَاَمَرْتُ وَنَھَیْتُ عَنْ اَشْیَآءَ اِنَّھَالَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْاَکْثَرَ ...الحدیث (۱۴)

حضور انورﷺ نے فرمایا کا تم میں سے کوئی مزین تخت پر تکیہ لگائے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جن اشیاء کو حرام کیا وہ اس قرآن میں ہے، اللہ کی قسم! بے شک میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، کئی چیزوں کا حکم کرتا ہوں اور کئی اشیاء سے روکتا ہوں، بے شک یہ تعداد اور حکم میں قرآن کی مانند ہیں یا اس سے

(۱۳) ☆ رواہ الترمذی عن مقدام بن معدیکرب، ج۲، ص۹۱

(۱۴) ☆ رواہ ابو داؤد عن العرباض ابن ساریۃ، ج۲، ص۷۶

زیادہ ہیں۔(۱۵)

﴿۳﴾ کیلے والا جانور کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے، جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، ہاتھی، بھیڑیا، بلی، بجّو، کتا وغیرہ، ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں، اونٹ اگرچہ کیلے والا ہے مگر اس سے شکار نہیں کرتا اس لئے حلال ہے، حدیث شریف میں ہے۔ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ (۱۶)

شارعِ اسلام حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر کیلے والے شکاری جانور کے کھانے سے منع فرمادیا۔(۱۷)

﴿۴﴾ پنجہ والا پرندہ، جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے، جیسے باز، شکرا، گدھ۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰی عَنْ اَكْلِ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ مَخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ (۱۸)

حضور رسول اکرم ﷺ نے ہر کیلے والے شکاری جانور کے کھانے سے منع فرمایا اور ہر پنجہ والے پرندے جو پنجہ سے شکار کرتا ہے، کے کھانے سے منع فرمایا۔(۱۹)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۲۶
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۱۱۵ ومابعد
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص۶۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص۲۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۴،ص۲۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۰۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۳،ص۲۱۷،۲۱۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۳
(۱۶) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ثعلبہ، بحوالہ جامع صغیر، ج۲،ص۳۳۸
(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۱۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۰۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۴،ص۲۳۲
(۱۸) ☆ رواہ الائمہ احمد ومسلم وابو داؤد والنسائی عن ابن عباس، بحوالہ جامع صغیر، ج۲،ص۳۳۸
(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۱۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۰۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص۶۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۴،ص۲۳۲

﴿۵﴾ تمام حشرات الارض حرام ہیں، یہ خبیث ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے خبائث کو حرام کیا، ارشاد ربانی ہے۔

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ......الآیة (سورۃالاعراف آیت،۱۵۷)

اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

نیز طبائع سلیمہ ان کے کھانے سے نفرت کرتی ہے، نیز یہ کہ انسان کو ایذا دیتے ہیں، چند حشرات یہ ہیں، چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، بچھو، مچھر، پسو، کھٹمل مکھی، کلّی، مینڈک، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد۔ (۲۰)

﴿۶﴾ گھریلو گدھا اور خچر حرام ہے، جنگلی گدھا جسے گورخر کہتے ہیں حلال ہے، نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھا اور عورتوں سے متعہ حرام قرار دیا، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ (۲۱)

نبی اکرم ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا۔ (۲۲)

﴿۷﴾ جس شئ یا جانور میں وجہ حلت و حرمت جمع ہوجائیں اس میں وجہ حرمت ترجیح پاجائے گی اور وہ شئ یا جانور حرام ہوگا، مثلاً خچر کہ اس کے باپ اور ماں میں سے ایک گدھا ہے، گدھا حرام ہے لہٰذا خچر بھی حرام ہے۔ (۲۳)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۹
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۲۱
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۴،ص ۲۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۶۵

(۲۱) ☆ رواه البخاری ومسلم عن البراء وعن جابروعن علی وعن ابن عمروعن ابن عباس ،بحواله جامع صغیر، ج۲،ص ۳۳۸

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۷
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۲۳
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۴،ص ۲۳۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری، (م ۱۱۳۵ه)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۴۰۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ه)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۸،ص ۴۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۴،ص ۶۵

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۲۳

﴿۸﴾ کوا حرام ہے کہ یہ مردار کھاتا ہے، البتہ وہ کوا جو صرف دانہ کھاتا ہے حلال ہے۔(۲۴)

﴿۹﴾ حرام اشیاء بطور دوا استعمال کرنا جائز نہیں، حضور اکرم رحمت عالم ﷺ نے ایک حکیم کو دوا میں مینڈک کے استعمال سے منع فرما دیا۔(۲۵)

﴿۱۰﴾ حلال جانور اگر مر جائے یا اسے غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہے۔(۲۶)

﴿۱۱﴾ خنزیر نجس العین ہے گوشت اور اس کے جسم کے تمام اجزاء چمڑا، بال، ہڈی، چربی وغیرہ حرام ہیں، ان کا استعمال کسی صورت میں جائز نہیں، قرآن مجید اور احادیث طیبہ کثیرہ میں اس کی حرمت منصوص ہے۔(۲۷)

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۰

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۷۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۰

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۷۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۲۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۰

﴿۱۲﴾ حلال جانور کو اگر کسی کے نام کر دیا جائے یا کسی مقصد کے لئے متعین کر دیا جائے مثلاً انور کا اونٹ، قربانی کی گائے، عقیقہ کا بکرا، اور اسے اللہ کے نام ذبح کیا جائے تو اس کا گوشت حلال وطاہر ہے، اسی طرح اگر کسی ولی کے ایصال ثواب کے لئے جانور نامزد کر دیا جائے مگر اسے اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے تو حلال ہے، حلال جانور اس وقت حرام ہوگا جب بوقت ذبح غیر خدا کا نا لیا گیا، خواہ کسی بت کا نام ہو یا کسی ولی کا (نعوذ باللہ)۔ مسلمان جب بھی کوئی جانور ذبح کرتا ہے اللہ کے نام پر کرتا ہے، کسی اور کا نام نہیں لیتا۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ مردار جانور کا چمڑا دباغت کے بعد پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح مردار کے سینگ، کھر، بال، اون وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔ (۲۹)

﴿۱۴﴾ جانوروں کی اون اور بالوں سے نفع حاصل کرنا اور ان کا استعمال جائز ہے، خواہ ان کی زندگی میں حاصل کرلی گئی ہو یا ذبح کے بعد یا مرنے کے بعد، ہر طرح جائز ہے۔ (۳۰)

﴿۱۵﴾ بہتا ہوا خون حرام ہے، خواہ زندہ جانور کے زخم سے بہے یا بوقت ذبح بہے، البتہ ذبح کے بعد جو خون گوشت یا رگوں میں جم جاتا ہے وہ حلال اور طاہر ہے۔ (۳۱)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۷۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۲۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۰
(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۶۵
(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸، ص ۴۱
(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۷۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۶۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸، ص ۴۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ، ص ۲۷۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۰

﴿۱۶﴾ حلال جانور کے ذبح کے بعد چند اجزا کا کھانا مکروہ ہے، جیسے خون، پتہ، شرمگاہ (نر اور مونث کی) غدہ، خصیتین، مثانہ، حرام مغز، خون جگر، تلی کا خون، خون قلب، پتہ کا زرد پانی وغیرہ۔ (۳۲)

﴿۱۷﴾ مچھر، مکھی، پسو کا خون نجس نہیں کیونکہ وہ بہنے والا نہیں۔ (۳۳)

﴿۱۸﴾ حلال جانور جس کی اکثر غذا نجاست ہو، جلّالہ کہلاتا ہے، جلالہ کا گوشت مکروہ ہے، ہاں اگر اسے چند باندھ کر چارا کھلایا جائے اور اس کے گوشت سے بُو جاتی رہے تو اس کا گوشت حلال ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا (۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔ (۳۵)

﴿۱۹﴾ اونٹ، گائے، بھینس، بکری، مینڈھا، خرگوش، پرندوں میں چڑیا، کبوتر، طوطا، وغیرہ اور پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے، ان کا گوشت کھانا جائز ہے، خواہ نر ہو یا مادہ۔ (۳۶)

﴿۲۰﴾ اشیاء میں اصل اباحت اور حلت ہے، حرمت کے لئے نص کا ہونا لازمی ہے، بغیر نص کے کوئی شیٔ حرام نہیں، کسی کا حلال شیٔ یا جانور کو بغیر دلیل حرام کہنا اسے حرام نہیں بنا دیتا۔ (۳۷)

---

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۷۶۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۳۹
☆ العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ مصنفہ امام احمدرضاقادری حنفی، ج۸، ص ۳۲۴ و مابعد

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۲۲

(۳۴) ☆ رواہ الائمہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۳۳۹

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص۱۲۲

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص۱۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۸۱

(۳۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۴۳

﴿۲۱﴾ احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے مناظرہ کرنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اے کافر! اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو کوئی دلیل لاؤ۔(۳۸)

﴿۲۲﴾ جانور کی حلت و حرمت کا جو بیان احادیث طیبہ میں آیا ہے وہ اکثر خبر واحد ہیں، خبر واحد کو اگر علمائے امت قبول کرلیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تو ان احادیث کی صحت اجماع مسلمہ ہوگئی اور اجماعی تسلیم کی وجہ سے ان کو قطعیت کا درجہ حاصل ہوگیا، پس ان احادیث سے حکم کتاب اللہ پر اضافہ ممکن ہے۔(۳۹)

﴿۲۳﴾ کسی چیز کے ذکر سے اس کے ماسوا کی نفی نہیں ہوتی۔(۴۰)

﴿۲۴﴾ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، اس کی عداوت ظاہر ہے وہ ہر وقت انسان کو گمراہ کرنے پر تلا ہے، انسانوں کے باپ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے اس کی عداوت قرآن مجید میں واضح ہے، اس لئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ شیطان کی اتباع سے بچے۔(۴۱)

﴿۲۵﴾ محرمات تین قسم ہیں۔ (۱)مطعومات (۲)منکوحات (۳)ملبوسات

مطعومات (کھانے پینے کی اشیاء) اور منکوحات (جن عورتوں سے نکاح جائز ہے) کا بیان قرآن مجید اور سنت میں ہے، ملبوسات کے چند ارشادات قرآن مجید میں ہیں ان کا تفصیل بیان احادیث طیبہ میں ہے۔(۴۲)

☆☆☆☆☆

---

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۱۴

(۳۹) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۰۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۲

(۴۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۰۱

(۴۱) ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۲

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۷۶۵

☆☆☆☆☆

باب(۱۴۹):

دس حرام امور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمۡ عَلَیۡکُمۡ اَلَّا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ۚ
وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُکُمۡ وَ اِیَّاہُمۡ ۚ وَ لَا تَقۡرَبُوا
الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ
ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ☆ وَ لَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ
اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّہٗ ۚ وَ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ الۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ ۚ لَا نُکَلِّفُ
نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ۚ وَ اِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَ لَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ۚ وَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ اَوۡفُوۡا ؕ
ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ☆ (سورۃ الانعام آیات، ۱۵۱، ۱۵۲)

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی، اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو، یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ کہیں تمہیں عقل

ہو،اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے،اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو،ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر،اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگر چہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو،یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو۔

حل لغات :

''تَعَالَوْا'' : عَلَا یَعْلُوْ عُلُوًا سے باب تفاعل کا امر کا صیغہ ہے،جس کا لغوی معنیٰ یہ ہے،بلندی سے کسی نچلے مقام والے کو اوپر بلانا،مرادی معنیٰ ہے آ ؤ،آجاؤ،اوپر اٹھو۔(۱)

''اَتْلُ'' : تَلٰی یَتْلُوْ تِلَاوَۃً سے امر کا صیغہ ہے جس کا معنیٰ ہے،کسی آسمانی کتاب کا پڑھنا،پڑھ سنانا،یاد رہے ہر پڑھنا تلاوت نہیں بلکہ صرف آسمانی کتاب کا پڑھنا تلاوت ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص۳۴۶

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۳۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۱۰،ص۲۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۷،ص۱۳۰،۱۳۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۶۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۶۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'،ج۱۳،ص۲۲۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۴،ص۲۳۶

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۱۴۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص۸۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص۷۵

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج۱،ص۳۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۱۰،ص۵۲

"اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا": اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

شَرِكَ (از باب سَمِعَ) شَرْكًا وَشِرْكًا وَشِرْكَةً کا معنیٰ ہے شریک ہونا، دو چیزوں کو آپس میں ملانا، اسی معنیٰ میں حدیث شریف میں دعا وارد ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَاءِ الصَّالِحِيْنَ

اے اللہ! ہمیں صالحین کی دعاؤں میں شامل فرما۔

ملانا اور شامل کرنے کے معنوں میں حدیث قدسی شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِنِّيْ شَرَّفْتُكَ وَفَضَّلْتُكَ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ وَاَشْرَكْتُكَ فِيْ اَمْرِيْ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرمایا: بے شک میں نے تجھے اپنی تمام مخلوقات پر عزت اور فضیلت دی ہے اور اپنے کام میں تجھے شامل کرلیا ہے۔

یعنی تیری اطاعت میری اطاعت ہے، تیری نافرمانی میری نافرمانی ہے، تیرا حکم میرا فرمان ہے اور تیرا منع فرمانا میرا ممنوع ہے۔(۳)

"اَشْرَكَ": (مزید فیہ) کا معنیٰ ہے شریک ٹھہرانا، کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرانا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کے برابر ٹھہرانا۔(۴)

"وَبِالْوَالِدَيْنِ": والدین حقیقی باپ اور ماں کے علاوہ دادا، دادی، نانا، نانی کو شرعی طور پر شامل ہے۔(۵)

---

(۳) ☆ مذکورہ دونوں احادیث کو علامہ راغب اصفہانی نے روایت کیاہے۔

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۵۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۴۹

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۳۲

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۱۴۸

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۸۸

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۵۵

''اِحْسَاناً'': اِحسان کا معنیٰ ہے، نیکی کرنا، نیک سلوک کرنا۔

احسان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کسی پر انعام کرنا۔ (۲) علم حَسن سیکھے یا عمل حَسن کرے۔

والدین کے حق میں احسان سے مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن عمل سے پیش آئے۔

علمائے لغت نے احسان اور عدل کا فرق بتایا ہے کہ عدل یہ ہے کہ اپنے حق کے برابر کسی سے کچھ لے اور اپنے اوپر حق کی مقدار ادا کرے۔ احسان یہ ہے کہ اپنے حق سے کم لے اور اپنے اوپر حق سے زیادہ ادا کرے۔(۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔

''اِمْلَاق'': کا معنیٰ ہے، مفلسی، ناداری، غریبی محتاجی۔

فضول خرچی سے جب دولت ہاتھ سے جاتی رہتی ہے، ہاتھ خالی ہو جاتا ہے اس حالت کو اِملاق کہتے ہیں۔(۷)

''نَرْزُقُکُمْ'': رِزق سے بنا ہے، رزق متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً طعام، غذا، عطا، نفقہ، حصہ، بارش، عطیہ، تنخواہ۔ ہر وہ شئ جس سے نفع لیا جائے، ہر وہ شئ جس سے جسم قائم رہے، نشو ونما پائے، جسم کی ہر ضرورت پوری کرے، دنیوی یا دینی عطاء جاری، مال، جاہ اور علم کا عطیہ خداوندی، طعام، لباس اور استعمال کی ہر شئ۔ غرضیکہ رزق کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔(۸)

---

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۶۷
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۵۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۱۷۶

(۷) ☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۱۱
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۲۸
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۷۳

(۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۹۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی مطبوعہ بیروت، ص ۲۰۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۰۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۳۵۵

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی ہر ضرورت پورا کرنا ہمارے (اللہ تعالیٰ) ذمہ ءِ کرم پر ہے، اس لئے اولاد کو اس لئے قتل نہ کرو کہ وہ تمہارے رزق میں حصہ دار بنے گی، اور تمہارا رزق تقسیم ہو کر کم ہو جائے گا اور تم مفلس ہو جاؤ گے۔

"**اِلَّا بِالْحَقِّ**": انسان کا قتل گناہ کبیرہ ہے اس کا قتل حرام ہے، مگر چند وجوہ کی بنا پر انسان کا قتل جائز ہو جاتا ہے، ان وجوہ کو "حق" کہا گیا ہے، مثلاً مرتد، شادی شدہ زانی، کسی کو ناحق قتل کرنے والا وغیرہ۔ (۹)

"**اَلْفَوَاحِشَ**": فَاحِشَةٌ کی جمع ہے، بمعنیٰ زنا، لواطت، نافرمانی، قبیح گناہ، ہر قبیح خصلت، اقوال وافعال میں سے جس کی برائی بڑھ جائے، ہر وہ کام جس سے اللہ نے منع فرمادیا، ہر وہ امر جو حق کے موافق نہ ہو۔ (۱۰)

"**اَشُدَّ**": جوانی، سن بلوغت کو پہنچنا فہم وفراست کے ساتھ۔ (۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۱۳۳

(۱۰) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۲، ۳۷۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۵۴

☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۰۵

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۳۵۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۴، ص ۳۳۱

(۱۱) ☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۲۵۶

☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۲۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۱۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص ۲۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹

شان نزول :

(۱) زمانہ جاہلیت میں عربوں کی حالت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے اپنے بچوں کو مار ڈالتے تھے، اس ظلم عظیم پر ان سنگ دلوں کے دلوں میں ذرا رحم نہ آتا تھا۔

ایک اور عادتِ بَد ان میں یہ تھی کہ صرف لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تا کہ ان کا کوئی داماد نہ بن سکے۔

اسلام نے ہر ذی روح کو تکلیف دینا حرام قرار دیا، اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، یاد رکھو ہر جان جو پیدا ہوگی اس کا رزق رزّاقِ حقیقی کے ذمہ کرم پر ہے، جس طرح وہ تمہیں رزق دیتا ہے اسی طرح تمہاری اولاد کو بھی رزق دے گا۔ (۱۲)

(۲) مشرکینِ عرب نے بعض حلال اشیاء خود اپنے غلط گمان کی بنا پر حرام کر رکھی تھیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے گمان کی تردید فرمادی اور فرمادیا کہ کوئی حلال شیٔ کسی کے از خود حرام کہنے سے حرام نہیں ہو جاتی، اس پر لوگوں نے حضور نبی اطہر ﷺ سے دریافت کیا کہ ہمارے لئے کیا حرام ہے، اس پر سورۃ الانعام کی دو آیات (۱۵۱، ۱۵۲) نازل ہوئیں، ان میں دس اشیاء کو حرام قرار دیا گیا۔

یہ دس امور وہ ہیں جو تمام دینوں میں ہمیشہ حرام رہے۔ (۱۳)

مسائل شرعیہ :

(۱) اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دس امور حرام فرمائے ہیں، ان امور کی حرمت ایسی واضح ہے کہ ہر صاحب عقل انہیں قبیح جانتا ہے، یہ امور ہر زمانہ میں اور ہر دین میں حرام رہے ہیں، ان سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے، وہ امور یہ ہیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا۔

(ب) والدین کو ایذا دینا۔

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۶

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۵

(ج) مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو ناحق قتل کرنا۔

(د) اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی اشیاء کا کرنا، گناہ کا ارتکاب کرنا خواہ علانیہ ہو یا خفیہ۔

(ہ) ناحق کسی کو قتل کرنا۔

(و) یتیم کا مال کھانا۔

(ز) کم ناپنا۔

(ح) کم تولنا۔

(ط) انصاف کی بات نہ کہنا۔

(ی) اللہ کے وعدوں کو پورا نہ کرنا۔(۱۴)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں، واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے اس کا عدم محال ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، (ازلی وابدی کا یہی معنیٰ ہے) وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، اس کی ذات کا ادراک اور احاطہ محال ہے، البتہ اس کے افعال کے ذریعہ سے اجمالاً اس کی صفات، پھر ان صفات کے ذریعہ سے معرفتِ ذات حاصل ہوتی ہے، اس کی ذات کی طرح اس کی صفات بھی قدیم ازلی وابدی ہیں، ماں باپ،

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۲۴ومابعد

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۱۷۷ومابعد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۳۰ومابعد

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۱۸۸ومابعد

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳،ص ۲۳۱ومابعد

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۷۴ومابعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۸ومابعد

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۱۸ومابعد

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۳۱ومابعد

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۵۵ومابعد

اولاد اور بیوی سے پاک ہے، ہر عیب ونقص وعجز سے پاک ہے، حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم اور ارادہ اس کی صفات ذاتیہ ہیں، اس کی کوئی صفت عطائی نہیں کہ اسے کسی نے دی ہو، اس کی جمیع صفات کا احاطہ ممکن نہیں، اس کی ذات وصفات کے علاوہ ہر شئی اس کی مخلوق ہے، مخلوق میں سے کسی کو واجب الوجود اور مستحق عبادت جاننا شرک ہے، مخلوقات میں اس جیسا کوئی نہیں اور نہ وہ کسی جیسا، شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے، اس سے اجتناب فرض اعظم ہے، شرک کی مذمت میں کثیر آیات مقدسہ اور احادیث طیبہ وارد ہیں، یہ نصوص قطعیہ ہیں ان میں شک کرنے والا ایمان سے خارج ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْقَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَیَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰہِ ط اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ☆

اور یاد کرو جب لقمٰن نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت کرتا تھا، اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورہ لقمٰن آیت، ۱۳)

نیز فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُمَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًاعَظِیْمًا☆ (سورۃالنسآء آیت، ۴۸)

بے شک اللہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔(۱۵)

---

(۱۵)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۳۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص ۲۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۲۳۶
☆ نبراس شرح شرح عقائدنسفی، ازعلامہ عبدالعزیزپرہاروی، مطبوعہ ملک دین محمدانیڈسنز لاہور، ص ۲۶۴، ۲۶۵

(۳) اللہ تعالیٰ جل وعلا کریم بڑا ہے، اپنی مخلوق پر فضل فرماتا ہے، اپنے فضل وکرم سے جسے چاہے، جتنا چاہے، جب چاہے، جو چاہے عطا فرماتا ہے، اپنے مقبول بندوں اور بعض متبرک اشیاء کو اپنی صفات مقدسہ کا پرتو عطا فرماتا ہے اور جو وہ مخلوق کو عطا فرماتا ہے مخلوق کے لئے وہ عطائی ہے، ذاتی نہیں، بعض ہے کل نہیں، فانی وحادث ہے باقی نہیں، اس لئے بندگانِ خدا جو رب تعالیٰ کی بعض صفات کا مظہر ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں، انہیں خدائی صفات کا مظہر جاننا ایمان ہے، توحید ہے، شرک نہیں، قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ میں اس کی کثیر مثالیں ہیں، مثلاً۔

☆ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے قبضہء قدرت میں ہے، جسے جب چاہتا ہے زندگی یا موت دیتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے موت دینے کے لئے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مقرر فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ☆ (سورۃ السجدہ آیت ۱۱)

تم فرماؤ تمہیں موت دیتا ہے موت کا فرشتہ، جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔

بلکہ حضرت ملک الموت علیہ السلام کے ہمراہ فرشتوں کی کثیر تعداد بھی روح قبض کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَکَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ☆ (سورہ محمد آیت ۲۷)

تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے۔

حضرت ملک الموت اور ان کے معاون فرشتے جاندار کو موت دیتے ہیں، حالانکہ موت وحیات رب کریم کے قبضہ قدرت میں ہے، اس کے باوجود فرشتے اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں۔

☆ علم اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے وہی عالم الغیب والشہادۃ ہے، وہی علیم ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مقرب بندوں کو علم عطا فرمایا ہے، رب کریم جل وعلا نے اپنے محبوب کریم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

...... وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ؕ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ☆

(سورۃ النساء ایت ۱۱۳)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ و مقام کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ☆ (سورۃ الکھف آیت ۶۵)

(حضرت موسیٰ اور حضرت موسیٰ کے خادم علیہما السلام نے) تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا، جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب کے حکم سے فرشتوں نے علیم بیٹے کی بشارت دی، اس بارے میں رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ☆ (سورۃ الحجر آیت، ۵۳)

انہوں نے کہا (اے ابراہیم!) ڈریئے نہیں ہم آپ کو علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔

حضرت اسمٰعیل کا "علیم" ہونا، حضرت خضر کو "علم لدنی" عطا ہونا اور اپنے محبوب کریم ﷺ کو اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کرنا شرک نہیں بلکہ عین توحید و ایمان ہے، اس لئے کہ رب کا علم ذاتی، لامتناہی ہے اور ان حضرات کا علم عطائی اور معدود ہے، اس میں شرک کا ذرہ برابر شائبہ نہیں۔

طوالت کے خوف سے ہم نے صرف چند مثالیں پیش کی ہیں، ویسے قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس نوع کی کثیر نصوص قطعیہ ہیں، وللہ الحجۃ البالغة

احادیث صحیحہ مرفوعہ کے ذخیرہ سے صرف ایک (بلکہ اس کا ایک حصہ) حدیث پیش خدمت ہے، یہ حدیث، حدیث قدسی ہے۔

وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرُهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا...... الحدیث (۱۶)

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرا بندہ نوافل کے ذریعہ ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور میں اس کی آنکھ بن

(۱۶) ☆ رواہ البخاری عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۹۶۳

جاتا ہو جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

بندہ رب کریم جل وعلا کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اس کے باوجود بندہ ہے اللہ نہیں، رب تعالیٰ کی عطاؤں کا انکار مومن کا کام نہیں۔

اے میرے رب! ہمیں اپنے صالح بندوں کے زمرہ میں شامل فرما۔

﴿۴﴾ محبوب رب العالمین، رحمۃ للعالمین، امام المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلامہ کی اتباع اور اطاعت امت پر فرض ہے۔ اطاعت گذار بندہ رب تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے، احکام ونواہی کی دعوت پر لبیک کہنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی آدمی بلند مقام پر کھڑے ہو کر نچلے کو اوپر بلائے اور وہ اس کے بلانے پر اوپر چڑھتا جائے، یہ حکم "تَعَالَوْا" سے اخذ ہوا۔(۱۷)

﴿۵﴾ حضور خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے وصال کے بعد امت کے علماء پر واجب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تبلیغ کریں، امت کو نواہی سے روکیں، یہ امر "اَتْلُ" سے ثابت ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ کسی شئ کی حرمت صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے، گمان یا تخمینہ سے کوئی شئ حرام نہیں ہو سکتی، یہ فائدہ "مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ" سے حاصل ہوا۔(۱۹)

﴿۷﴾ شرک صرف افعال سے ہی نہیں بلکہ اقوال اور اعتقادات میں شریک ٹھہرانا بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے، مسلمان کو ہر قسم کے شرک سے بچنا لازم ہے، یہ فائدہ "لَا تُشْرِكُوْا" مطلق فرمانے سے حاصل ہوا۔(۲۰)

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۳۱
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۵

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۳۱

(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۷

(۲۰) ☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۶۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۴
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۵

﴿۸﴾ والدین کی اطاعت اوران کے ساتھ نیکی ،ان کی حفاظت،ان سے بہترین سلوک کرنا،ان کی ضروریات پوری کرنا،ان پررعب نہ جمانااہم ترین فرائض میں سے ہے،ان کوایذاپہنچاناحرام ہے،اولاد کے لئے اتناہی کافی نہیں کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ براسلوک نہ کریں، بلکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک لازمی ہے،غریب والدین پر اگرقرضہ ہوتواولادپرفرض ہے کہ والدین کاقرضہ اتاریں،مالداروالدین کوگاہے گاہےعطیات پیش کرتارہے،یہ اس لئےنہیں کہ وہ اس کےمحتاج ہیں بلکہ اپنےثواب دارین کے لئے کرتارہے۔ارشادربانی ہے۔

وَقَضٰـی رَبُّکَ اَلَّاتَعْبُدُوْٓا اِلَّآاِیَّـاہُ وَبِـالْوَالِدَیْنِ اِحْسَـانـاً ، اِمَّـایَبْلُـغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُـمَآاَوْکِلٰھُمَا فَلَاتَقُلْ لَّھُمَآاُفٍّ وَّلَاتَنْھَرْھُمَاوَقُلْ لَّھُمَاقَوْلاً کَرِیْماً☆وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَاکَمَارَبَّیٰنِیْ صَغِیْراً☆ (سورہ بنی اسرآئیل آیات،۲۳،۲۴)

اورتمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سواکسی کو نہ پوجو،اورماں باپ کے ساتھ اچھاسلوک کرو،اگرتیرے سامنے ان میں سے ایک یادونوں بڑھاپے کوپہنچ جائیں توان سے ’’ہوں‘‘ نہ کہنا، اورانہیں نہ جھڑکنااوران سے تعظیم کی بات کہنا،اوران کے لئے عاجزی کابازو بچھانرم دلی سے، اورعرض کر،اے میرے رب!توان دونوں پررحم کر،جیساکہ ان دونوں نے مجھےچھٹپن میں پالا۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکیداکیداحادیث طیبہ کثیرہ میں واردہے،ایک حدیث شریف میں ہے۔

اَطِعْ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَکَ اَنْ تَخْرُجَ لَھُمَا مِنْ دُنْیَاکَ فَافْعَلْ (۲۱)

والدین کاحکم مان اگروہ دونوں تجھے زمین سے نکل جانے کاحکم دیں توایساکرگذر۔

گناہ کے کاموں کےعلاوہ ہرامرمیں والدین کی اطاعت فرض ہےاورنافرمانی حرام ہے۔(۲۲)

---

(۲۱) ☆ رواہ ابن الکثیر،ج۲،ص۱۸۸

☆ ورواہ ابن ابی البرقی التمھید،بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف،ج۱،ص۵۶۳

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۷،ص۱۳۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۱۸۸

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲،ص۵۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'،ج۱۳،ص۲۳۱

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۴،ص۲۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ص۲۷۴

﴿۹﴾ ماں باپ کے علاوہ دادا، دادی، نانا، نانی والدین کے حکم میں شامل ہیں، یعنی ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض اور حسن سلوک نہ کرنا حرام ہے۔(۲۳)

﴿۱۰﴾ مفلسی یا کسی اور سبب سے اولاد کو قتل کرنا حرام ہے، اولاد میں بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی سب شامل ہیں، بلوغت سے پہلے یا بعد بلوغت ہو، حتی کہ پیٹ کے بچے کا ساقط کرنا بھی گناہ میں ایک جان کے قتل کے برابر ہے، رزق کی تنگی کے باعث اولاد کا قتل اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ ہماری روزی میں حصہ دار نہ بن جائے، حالانکہ رزق کا مہیا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّاعَلَى اللهِ رِزْقُهَا......الآية (سورہ ہود آیت ۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَعْظَمُ الذَّنْبِ عِنْدَاللهِ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِداً وَهُوَخَلَقَكَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يُّطْعَمَ مَعَكَ ثُمَّ اَنْ تَزْنِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ(۲۴)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا، پھر اولاد کا قتل کرنا اس خوف سے کہ وہ تیرے ساتھ (حصہ دار ہوکر) کھائے گا، پھر اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔

انتباہ: شرح پیدائش کو کم کرنے کے لئے آج کے دور میں مختلف ذرائع کئے جاتے ہیں، اس کا جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ آبادی کے بڑھ جانے سے معیشت تنگ ہو جائے گی، حالانکہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ نے

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۸
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۵
(۲۴) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی عن ابن مسعود، بحوالہ کنز العمال، ج۱۶، ح ۴۳۸۲۹

اسے گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔(۲۵)

﴿۱۱﴾ بیوی کی اجازت کے بغیر عزل جائز نہیں، اور یہ عمل بے کار اور بے سود ہے، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذَااَرَادَاللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْهُ شَیْءٌ (۲۶)

اللہ تعالیٰ جب کسی شئ کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کوئی شئ اسے روک نہیں سکتی۔(۲۷)

﴿۱۲﴾ والدین کے ذمہ اولاد کی تربیت ہے، رزق کے معاملہ میں ممکنہ اسباب مہیا کر کے اللہ تعالیٰ پر توکل لازم ہے۔(۲۸)

﴿۱۳﴾ قتل، زنا، لواطت، چوری، غصب، ریا، تکبر، حسد اور غیبت وغیرہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنا فرض ہے، گناہ علانیہ ہو یا خفیہ، بہر حال گناہ ہے، انسان اگر ظاہر میں گناہ سے بچے اور خفیہ گناہ کرے تو عبودیت کا حق ادا نہیں کرتا۔(۲۹)

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۳۷

(۲۶) ☆ رواہ مسلم عن ابی سعید، بحوالہ کنزالعمال، ج۱، ص۲۱۵

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۲

(۲۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۳۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۸

﴿۱۴﴾ انسانی جان کا قتل حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس کے قتل کا جواز دلیل خاص سے ثابت ہوگا، مومن، ذمی، مستأمن، معاہد کا قتل حرام ہے۔(۳۰)

﴿۱۵﴾ چند وجوہ کے ثابت ہونے پر انسانی جان کا قتل کرنا جائز ہے۔

شادی شدہ زانی، قاتل، مرتد، باغی ڈاکو، معاہدہ شکن کافر، خوارج، جو کسی کے قتل کا ارادہ کرے، وغیرہ۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَایَحِلُّ دَمُ اِمْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّابِاِحْدٰی ثَلَاثٍ : رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَاِحْصَانٍ اَوِارْتَدَّ بَعْدَاِسْلَامٍ اَوْ قَتَلَ نَفْساً بِغَیْرِحَقٍّ فَیُقْتَلُ بِہٖ (۳۱)

کسی مسلمان جان کا قتل کرنا جائز نہیں سوائے تین اسباب کے، شادی شدہ ہوکر زنا کرنا، اسلام لاکر دین سے پھر جانا، ناحق کسی جان کا قتل کرنا۔

حدیث میں تین کا حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔(۳۲)

---

(۳۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۳۸

(۳۱) ☆ رواہ الائمہ احمدوالترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن عثمان
☆ ورواہ احمدوالنسائی عن عائشۃ ،بحوالہ کنزالعمال ، ج۱ ، ح۳۹۹

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عُمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ، ص۲۷۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۳۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۲

﴿۱۶﴾ یتیم کے مال میں ایسا تصرف جس میں یتیم کا فائدہ نہ ہو، ناجائز ہے، اور ایسا تصرف جس میں یتیم کا فائدہ ہو جائز ہے۔(۳۳)

﴿۱۷﴾ یتیم کے ولی کے لئے یتیم کا مال مضاربت کے طور پر دینا جائز ہے، بلکہ یتیم کے ولی کے لئے اس کے مال سے بطور مضاربت تجارت کرنا جائز ہے۔(۳۴)

﴿۱۸﴾ یتیم کے خادم کو اس کے مال سے اجرت دینا جائز ہے۔(۳۵)

﴿۱۹﴾ اگر یتیم کی بہتری ہو تو اس کا ولی اس کا مال خود خرید سکتا ہے۔(۳۶)

﴿۲۰﴾ یتیم اگر بالغ ہو جائے مگر صاحب عقل نہ ہو تو اس کا مال ولی کی حفاظت میں رہے گا، اور جب جوانی اور قوت کو پہنچ جائے تو اس کا مال اسے دے دیا جائے خواہ وہ صاحبِ فراست نہ ہو۔(۳۷)

---

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۳۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہنسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۶۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۸۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۳، ص ۲۳۴

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللّٰہالمعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۱۷۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۳، ص ۲۳۴

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۲۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۳، ص ۲۳۴

﴿۲۱﴾ جوانی اور قوت کی عمر پچیس برس ہے۔(۳۸)

﴿۲۲﴾ ناپ اور تول میں تمام حقوق پورے طور پر ادا کرنا فرض ہے، اس معاملہ میں پوری احتیاط کرنا لازم ہے، ناپ تول میں کمی کرنا، جس سے دوسرے کا حق ضائع ہو، حرام ہے، پہلی قومیں ناپ تول میں کمی کے باعث ہلاک ہوئیں، قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں متعدد مرتبہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ☆ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ☆ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ☆

(سورۃ المطففین آیات ۱.....۳)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں، پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَاظَهَرَ الۡغُلُوۡلُ فِیۡ قَوۡمٍ قَطُّ اِلَّا اَلۡقٰى فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ وَلَافَشٰى الزِّنَا فِیۡ قَوۡمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيۡهِمُ الۡمَوۡتُ وَلَانَقَصَ قَوۡمٌ الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنۡهُمُ الرِّزۡقُ وَلَاحَكَمَ قَوۡمٌ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ اِلَّافَشٰى فِيۡهِمُ الدَّمُ وَلَاخَتَرَ قَوۡمٌ بِالۡعَهۡدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيۡهِمُ الۡعَدُوُّ (۳۹)

جب کسی قوم میں خیانت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے، جب کسی قوم میں زنا بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ ان میں موت عام کر دیتا ہے، جب کسی قوم میں ناپ اور تول میں کمی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان سے رزق اٹھالیتا ہے اور جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرے تو ان میں مذمت عام کر دیتا ہے اور جب کوئی قوم عہد کو توڑ دے تو ان پر ان کا دشمن مسلط کر دیتا ہے۔(۴۰)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۵

(۳۹) ☆ رواہ الامام مالک فی الموطاعن عبداللہ بن عباس، ص۴۷۶

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۸۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۷۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۲۳۹

﴿۲۳﴾ ناپ تول میں پوری کوشش کے باوجود اگر غیر محسوس کمی بیشی ہو جائے تو معاف ہے، کیونکہ انسان کو اس کی طاقت کے مطابق تکلیف دی گئی ہے۔(۴۱)

﴿۲۴﴾ صاحبِ حق کو حق سے زیادہ دینا اور خود حق سے کم لینا مستحسن ہے، دینے میں زیادتی خود اپنے اختیار سے کرے، اسی طرح حق سے کم لینا اپنے حق سے دستبرداری ہے، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

زِنْ وَارْجِعْ (۴۲) تول کر دے اور تول میں زیادہ دے، (یہ بہت عمدہ ہے)(۴۳)

﴿۲۵﴾ اگر قرض دار قرض خواہ کو کوئی چیز ہدیہ میں دے یا اس کو سواری کے لئے بلا کرایہ کوئی جانور دے یا اپنے مکان میں بلا کرایہ رکھ لے تو ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴۴)

﴿۲۶﴾ ہر شئی جس کا تعلق قول یا فعل سے ہو، میں عدل وانصاف کرنا اور رکھنا فرض ہے، اس میں قریب وبعید یا رشتہ دار اور اجنبی میں تفریق کرنا حرام ہے، گواہی، خبر دینا، لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا، پنچایت میں جانبداری سے روک دیا گیا ہے، اسی طرح اپنے مؤقف کے دلائل میں حشو وزوائد سے اجتناب لازمی ہے۔(۴۵)

---

(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۹۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۵

(۴۲) ☆ رواہ الائمہ احمدوابوداؤدوالترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم وابن حبان عن سویدبن قیس ،بحوالہ......
☆ جامع صغیر، ج۲، ص۴۵

(۴۳) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۴

(۴۴) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۴۰

(۴۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۳، ص۲۳۵
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۵۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۷۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہنسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۶۹

﴿۲۷﴾ جھوٹی گواہی دینا گناہ کبیرہ ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

......فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ☆ (سورۃ الحج آیت، ۳۰)

تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

حدیث شریف میں ہے۔

صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِماً فَقَالَ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ......الحدیث (۴۶)

حضور اکرم نبی معظم ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ (۴۷)

﴿۲۸﴾ جس قاضی نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنتی ہے، اور جس نے حق کو پہچانا مگر ناحق فیصلہ کیا، یا جس نے جہالت کے باوجود فیصلہ کیا دونوں جہنمی ہیں۔ (۴۸)

﴿۲۹﴾ اللہ تعالیٰ کے تمام اوامر اور نواہی اللہ کے عہد ہیں، اور عہد کا پورا کرنا فرض ہے، اسی طرح نذر اور قسم کا پورا کرنا بھی لازمی ہے، بندوں کے ایک دوسرے کے وعدے پورا کرنا لازمی ہیں۔ (۴۹)

☆☆☆☆☆

---

(۴۶) ☆ رواہ ابو داؤد وابن ماجه واحمد والترمذی عن ایمن بن خُرَیْم، بحواله مشکوة، ص ۳۲۸

(۴۷) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۲۴۱

(۴۸) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۲۴۱

(۴۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر'، ج ۱۳، ص ۲۳۵

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۲۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۹۰

☆☆☆☆☆

باب (۱۵۰):

﴿نمازِ عید، قربانی اور اخلاص﴾

﴿بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم﴾

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆

لَاشَرِیْکَ لَهٗ ۔ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ☆

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہانوں کا، اس کا کوئی شریک نہیں، یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ (سورۃ الانعام آیات ۱۶۲، ۱۶۳)

حل لغات :

"صَلَاتِیْ" : الصلوٰۃ سے مراد مطلقاً ہر نماز ہے، فرض، واجب، سنت اور نفل کو شامل ہے، اس سے مراد نماز عید بھی ہے، کیونکہ اس کے ساتھ قربانی کا ذکر ہے، اور قربانی تو عید کے ساتھ خاص ہے۔(۱)

"نُسُکِیْ" : نُسُکٌ جمع ہے اس کا واحد نَسِیْکَۃٌ ہے نَسِیْکَۃٌ سے مراد قربانی ہے، اس کا اطلاق حج اور عمرہ میں

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۷۔

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۷، ص۱۵۲

عبادات' ارکان حج' دین اور ایسا ذبح جس سے تقرب الی اللہ مقصود ہو' پر ہوتا ہے۔ (۲)

"مَحْیَایَ": حَیَاۃٌ سے مصدر میمی ہے' اس سے مراد زندگی ہے۔

"مَمَاتِیْ": مَوْۃٌ سے مصدر میمی ہے اس سے مراد موت ہے۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ نماز عید واجب ہے اس کے وجوب کی وہی شرائط ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز عید پر مواظبت فرمائی' آپ کی مواظبت دلیل وجوب ہے' نیز ارشاد ربانی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ☆ (سورۃ الکوثر آیت ۲)

تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (۳)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۴۹۱'۴۹۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر" ج۲' ص ۱۲۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج۷' ص ۱۸۷'۱۸۶

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۳' ص ۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۷' ص ۱۵۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 'ج۸' ص ۷۱'۷۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر' ج۲' ص ۱۹۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر" ج۱۴' ص ۱۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'ص ۲۷۶

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۲' ص ۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج۲' ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۲' ص ۷۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی' ج۴' ص ۲۱۰

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۳' ص ۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۷' ص ۱۵۲

﴿۲﴾ فرض، واجب، سنت اور نفل نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے بعد تسبیح وتہلیل سنت ہے، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (۴)

حضور پرنور رسول مبینﷺ جب نماز شروع فرماتے تو آپﷺ پڑھا کرتے تھے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پاکیزگی ہے تیرے لئے اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ، تیرا نام برکت والا ہے، اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۵)

﴿۳﴾ مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر ہر سال قربانی کرنا واجب ہے، اور یہ قربانی جانور کے ذبح کے ساتھ ادا ہوگی، جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرنے سے ادا نہ ہوگی، یہ قربانی مال کا صدقہ ہے، بخلاف حج کی قربانی کے کہ وہ حج کا شکرانہ ہے اور اس کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے، حضور نبی اکرمﷺ ہر سال دو جانوروں کی قربانی فرماتے تھے، ایک اپنی طرف سے اور ایک امت کے نادار مسلمانوں کی طرف سے، نیز اس کا ذکر سورۃ الکوثر میں گذر چکا ہے۔ (٦)

---

(۴) ☆ رواه الائمه ابوداؤد (ج ۱ ص ۱۲۰) والترمذی (ج ۱ ص ۵۵) وابن ماجه والحاكم عن عائشة

☆ ورواه ايضاً الائمه ابوداؤد والترمذی وابن ماجه والحاكم عن ابی سعيد ورواه الطبرانی عن ابن مسعود وعن واثلة، جامع صغير ج۲ ص ۱۷۱

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳ ص ۲۷

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعه دار المعرفه بیروت، لبنان، ج۲ ص ۷۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۷ ص ۱۵۴

(٦) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳ ص ۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۷ ص ۱۵۲

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعه مصر، ج۲ ص ۱۹۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۴ ص ۱۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۶

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعه لاهور، ج۲ ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی، مطبوعه لاهور، ج۲ ص ۷۵

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸ ص ۷۰

﴿۴﴾ جانی' مالی تمام عبادات کا کمال اور قبولیت اخلاص کے ساتھ مشروط ہے' اخلاص اور للّٰہیت کے بغیر عبادات جسم بغیر روح کے ہیں۔

مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے عبادات' معاملات' اصل ووصف' ظاہر و باطن' اعتقاد و عمل' ابتداء وانتہاء' توقف وتصرف' تقدم وتخلف میں اخلاص وللّٰہیت سے کام لے۔(۷)

﴿۵﴾ خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضور سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اول مسلمان اور اول خلق ہیں' آپ ﷺ تمام انبیائے کرام کے بعد تشریف لائے' آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا' اول وآخر' ظاہر و باطن ہر لحاظ سے آپ کی حیثیت بے مثال ہے' آپ جیسا نہ کوئی ہوا' نہ ہوسکتا ہے' آپ کی مثل محال بذات ہے' صحیح حدیث شریف میں ہے۔

كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ (۸)

تخلیق میں سب انسانوں سے پہلے میں ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔(۹)

الحمدللہ رب العالمین !

سورۃ الانعام کے احکام شرعیہ کی ترتیب' تالیف اور تسوید ۷ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ/۱۴ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز پیر مکمل کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم والحمدللہ رب العالمین.

☆☆☆☆☆

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷۷۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۱۹۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۴' ص ۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور' ج ۲' ص ۷۵
(۸) ☆ رواہ ابن سعد عن قتادہ' بحوالہ جامع صغیر' ج ۲' ص ۱۲۲
(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۵۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۵۱) :

سورۃ الاعراف

کتاب وسنت کی اتباع فرض ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِتَّبِعُوۡا مَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۳)

اے لوگو! اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ، بہت ہی کم سمجھتے ہو۔

حل لغات :

"اِتَّبِعُوۡا": اِتِّبَاعٌ سے امر کا صیغہ ہے، تَبِعَ مجرد ہے، جس کا معنٰی ہے، پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، فرماں بردار ہونا، پیروی کرنا، نشان قدم پر چلنا۔(۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۷۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر" ج ۱، ص ۳۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۸۵

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۲۸۵

"مَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ": جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے نازل ہوا'مَآ اُنۡزِلَ قرآن اور سنت کو شامل ہے۔(۲)

آیت کا معنیٰ یہ ہے جو احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس پہنچے ہیں ان کی پیروی کرنا تمہارے لئے فرض ہے'یہ آیت قرآن اور سنت کے احکام کو شامل ہے۔

"مِنۡ دُوۡنِہٖۤ": دُوۡن متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے'ماسوا'غیر'مقابل'کمتر'گھٹیا'وغیرہ۔(۳)

دُوۡنِ اللہِ سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا'اس کا مقابل'بت اور شیطان ہیں۔(۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ قرآن مجید اور سنت مصطفیٰ کریم ﷺ کی اتباع فرض ہے'سنت مصطفیٰ کریم ﷺ کو چھوڑ کر قرآن مجید کے احکام پر عمل محال ہے'سنت نے قرآن مجید کے احکام کی توضیح فرمائی ہے'قرآن کے معانی اور کلمات دونوں حضور نبی اکرم ﷺ

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان'ج۷'ص ۱۲۱۔
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی'مطبوعہ مصر'ج۲'ص ۲۰۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر"ج۱۴'ص۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی'مطبوعہ لاہور'ج۲'ص۷۶
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی'مطبوعہ لاہور'ج۲'ص۷۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۴'ص ۲۶۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'ج۸'ص۷۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی'ص۲۷۷

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی'ص۱۷۶
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر"ج۱'ص۱۹۹
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی'ص۲۰۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر'ج۹'ص ۲۰۳

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی'مطبوعہ لاہور'ج۲'ص۷۶
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی'مطبوعہ لاہور'ج۲'ص۷۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی'ج۴'ص ۲۶۵

پرنازل ہوئے' سنت کے احکام حضور پرنور ﷺ پرنازل ہوئے کلمات حضور کے ہیں' اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم خود سنت کے اتباع کا حکم فرماتا ہے' ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآاٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ وَاتَّقُوااللّٰہَ ۗ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ☆

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو' اور اللہ سے ڈرو' بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔(۵) (سورۃ الحشر آیت ۷)

﴿۲﴾ وحی الٰہی کی دو قسمیں ہیں۔ وحی جلی' وحی خفی۔

وحی جلی قرآن مجید ہے اور وحی خفی حدیث شریف ہے' وحی جلی کو وحی متلوّ بھی کہتے ہیں کہ اس کی تلاوت نماز میں مشروع ہے اور حدیث شریف کو وحی غیر متلوّ بھی کہتے ہیں کہ اس کی تلاوت نماز میں مشروع نہیں' حدیث بھی وحی ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ☆ اِنْ ھُوَاِلَّاوَحْیٌ یُّوْحٰی ☆ (سورۃ النجم آیات ۳'۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔(۶)

﴿۳﴾ سند کے اعتبار سے سنت کئی اقسام پر ہے' مثلاً متواتر' مشہور' خبر واحد' قوی الاسناد سنت سے قرآن کا نسخ ثابت ہے' کبھی قرآن کے عموم کی تخصیص بھی سنت سے ہوجاتی ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان' ج۷'ص ۱۶۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر' ج۲'ص ۲۰۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۸،ص۷۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر" ج۱۴'ص۱۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی 'ص۲۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج۲'ص۷۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۲'ص۷۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۴'ص۲۶۵

(۶) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی' ج۴'ص۲۶۵

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۳'ص۲۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان' ج۲'ص۷۷۶

﴿۴﴾ قرآن مجید کے عموم کو قیاس سے خاص نہیں کیا جا سکتا۔(۸)

﴿۵﴾ نص کی موجودگی میں قیاس مردود ہے۔(۹)

﴿۶﴾ خبر واحد کے ساتھ قرآن مجید پر اعتراض کرنا جائز نہیں' بلکہ جو خبر واحد قرآن مجید کے خلاف ہو وہ مقبول نہیں۔(۱۰)

﴿۷﴾ اسلام' قرآن اور سنت کی اتباع سے مراد یہ ہے کہ اس کے بتائے ہوئے حلال کو حلال جانو' حرام کو حرام جانو' اس کے حکم کی پوری طرح تعمیل کرو' نہی سے اجتناب کرو' اس کے بتائے ہوئے مباح کو مباح جانو' اس کے وعدوں پر یقین رکھو' اس کی وعیدوں سے ڈرتے رہو' اس کے حکم کے مطابق حکم کرو' اس کے علم کی اشاعت کرو' اس کے اسرار تلاش کرتے رہو۔(۱۱)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقے کو چھوڑ کر کوئی آدمی ولی نہیں ہو سکتا' ولایت کے لئے شرط کتاب و سنت کی کامل اتباع ہے' بغیر اس کے ولایت رحمانی نصیب نہیں ہو سکتی' البتہ شیطانی ولایت حاصل ہو جاتی ہے' اتباع ولایت رحمانی کی ہے' ولایت شیطانی سے دور رہنا فرض ہے۔(۱۲)

☆☆☆☆☆

---

(۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۴' ص ۱۸

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۶۱۔

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۴' ص ۱۸

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج ۲' ص ۲۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان' ج ۲' ص ۷۷۶

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج ۱۴' ص ۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۲' ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ' ج ۸' ص ۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۲' ص ۷۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۲' ص ۷۶

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۲' ص ۶۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۶۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۵۲) :

لباس کی حیثیت

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۲۶)

اے آدم کی اولاد! بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا' یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

حل لغات :

"اَنۡزَلۡنَا" : اِنۡزَال سے بنا ہے' جس کا معنیٰ ہے اتارنا' اوپر سے نیچے لانا' لباس اتارنے سے مراد یہ ہے ہم نے آسمان سے پانی اتارا جس سے پودے اُگے' جانوروں نے پرورش پائی' کپاس اور اون سے تمہارا لباس بنا' یعنی اسباب سماوی اور نظام علوی کے زیر اثر ہم نے لباس پیدا کیا۔ (۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان' ج۳' ص ۳۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج۷' ص ۱۸۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر" ج۱۴' ص ۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج۲' ص ۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج۲' ص ۸۵
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج۲' ص ۶۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' ص ۲۸۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج۸' ص ۱۰۳

"سَوْاٰتِکُمْ" : سَوْاٰت جمع ہے اس کا واحد سَوْءَۃٌ ہے' مرد اور عورت کی شرمگاہ' قابل ستر اعضاء کہ جن کا کھلا رہنا برا محسوس ہوتا ہے' بے حیائی' بری خصلت۔

آیت مذکورہ میں اس سے مراد شرمگاہیں ہیں۔ (۲)

"رِیْشًا" : رِیْشٌ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے' جانور کا پر' عمدہ لباس' جمال' مال۔

آیت میں اس سے مراد عمدہ لباس ہے۔ (۳)

شانِ نزول :

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کعبہ معظّمہ کا طواف برہنہ ہو کر کرتے تھے' مرد دن میں اور عورتیں رات کو طواف کرتی تھیں' ان کا خیال تھا کہ جن کپڑوں میں ہم گناہ کرتے ہیں وہ اس لائق نہیں کہ انہیں پہن کر طواف کریں' اس پر یہ آیت نازل ہوئی' اس میں انہیں بتایا گیا کہ برہنہ ہونا نہایت شرم کی بات ہے' لباس اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کہ تم اس سے ستر پوشی کرو' نیز اس سے گرمی' سردی سے بچاؤ کے علاوہ زینت حاصل کرو۔ (۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۵۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر' ج ۱، ص ۱۴۳
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی' ص ۱۰۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۷۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۸۴

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی' ص ۲۰۷
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر' ج ۱' ص ۱۲۰
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی' ص ۲۹۵
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر' ج ۴' ص ۳۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۷' ص ۱۸۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' ص ۲۸۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ' ج ۲' ص ۶۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۸۴

(۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر' ج ۱۴' ص ۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور' ج ۲' ص ۸۵۔
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۸' ص ۱۰۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی' ج ۴' ص ۲۸۴

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ انسان کے وہ اعضاء جن کا چھپانا فرض ہے، ''عورت کہلاتے ہیں، مرد کی ''عورت'' ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، اس میں ناف شامل نہیں، البتہ گھٹنے داخل ہیں، اور عورت کی ''عورت'' تمام بدن ہے ماسوا چہرہ اور ہتھیلیوں کے، اسی پر اجماع امت ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَابَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ (۵)

ناف اور گھٹنے کے درمیان اعضاء ''عورت'' ہیں۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

اَلْمَرْءَ ةُ عَوْرَةٌ فَاِذَاخَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَاالشَّيْطَانُ (۶)

عورت کا تمام بدن واجب الستر ہے، جب یہ گھر سے نکلتی ہے شیطان اس کا پیچھا کرتا ہے۔(۷)

﴿۲﴾ ستر عورت فرض ہے، کشف عورت حرام ہے، شیطان کی طرف سے پہلی مصیبت جو انسان پر آئی وہ بے پردہ ہونے کی شکل میں آئی، حضرت سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام کو برہنہ کیا، اب اولاد آدم کو برہنہ کر رہا ہے، شیطانی اغواء سے بچنا فرض ہے۔(۸)

---

(۵) ☆ رواہ الحاکم عن عبداللہ بن جعفر، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۲۴۳

(۶) ☆ رواہ الترمذی عن ابن مسعود، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۳۲۶

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۸۲، ۱۸۳

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۸۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۶۸

﴿۳﴾ مرد کے لئے مرد کی عورت دیکھنا حرام ہے، اسی طرح عورت کے لئے دوسری عورت کی ''عورت'' دیکھنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ نَظَرَ اِلٰی سَوْءَ ۃِ اَخِیْہِ (۹)

اس پر اللہ کی لعنت جو اپنے بھائی کی ''عورت'' کو دیکھے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ خالی مکان میں، جہاں اور کوئی انسان نہ ہو، ستر عورت فرض ہے۔ (۱۱)

﴿۵﴾ لباس اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف سے بندوں پر احسان عظیم ہے کہ وہ اس سے ستر عورت کرتے ہیں، گرمی سردی سے بچتے ہیں، اور اس سے زینت حاصل کرتے ہیں، بندوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کر کے اس کا شکر ادا کریں اور برائیوں سے بچیں۔ (۱۲)

﴿۶﴾ عمدہ لباس پہننا تقویٰ کے خلاف نہیں، لباس کو اللہ تعالیٰ نے زینت بھی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے احسان گنواتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَھَا لَکُمْ فِیْھَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْھَا تَاْکُلُوْنَ ☆ وَلَکُمْ فِیْھَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ☆

(سورۃ النحل آیات، ۵، ۶)

---

(۹) ☆ رواہ الربیع بن حبیب فی مسندہ، ج ۲، ص ۵۶، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۹، ص ۴۲۹،
☆ ورواہ ابوبکر الرازی الجصاص

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۳۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۳۰

(۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۰۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۵۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۸۵
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۰۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۸۵

اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس ہے اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو۔ (۱۳)

﴿۷﴾ عمدہ لباس کو فخر اور تکبر کا ذریعہ نہ بناؤ، بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت شمار کرو۔ (۱۴)

﴿۸﴾ مومن کے لئے لازم ہے کہ اپنے ظاہر کو حسنِ اعمالِ صالحہ سے اور باطن کو اخلاص سے مزین کرے، ایسا نہ ہو کہ ظاہر تو حسن ہو اور باطن اخلاص سے خالی ہو، حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ اِنَّمَایَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (۱۵)

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ (۱۶)

﴿۹﴾ احرام میں عورت چہرہ اور ہتھیلیاں کھول کر رکھے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ جونسی اولاد پر وقف کی جائے تو اولاد میں بیٹے بیٹیاں اور ان کی اولاد پوتے پوتیاں، نواسے اور نواسیاں شامل ہوتی ہیں۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ لباس پہن کر یہ دعا مانگی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَرِیْ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ فِیْ حَیَاتِیْ

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے میرے ستر کے لئے مجھے لباس پہنایا، اور میری زندگی کو جمال بخشا۔ (۱۹)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۰۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۵۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۱۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۵
(۱۴) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۸
(۱۵) ☆ ورواہ مسلم وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص ۱۲۴
(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۹
(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۱۸۳
(۱۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۰۳
(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۰۷

باب(۱۵۳):

﴿نماز میں قیام، نماز میں قبلہ رو ہونا﴾

﴿نماز ہر مسجد میں ادا کرنا، نماز میں نیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قُلۡ اَمَرَ رَبِّىۡ بِالۡقِسۡطِ ۚ وَاَقِيۡمُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ☆ فَرِيۡقًا هَدٰى وَفَرِيۡقًا حَقَّ عَلَيۡهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیات، ۲۹، ۳۰)

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر، جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے، ایک فرقے کو راہ دکھائی اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی، انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

حل لغات :

"بِالْقِسْطِ": قِسطٌ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، یعنی ظلم اور انصاف۔(۱)

اس آیت میں قِسْــطٌ سے مراد انصاف، ہر وہ شئ جو عقلاء کے نزدیک مستحسن ہو، توحید، امر متوسط اور معرفت ذات باری تعالیٰ، صفات، افعال، احکام ہے۔(۲)

"اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ": وُجُوْهٌ جمع ہے وَجْهٌ کی بمعنیٰ چہرہ، اس سے ذات مراد ہے۔

اس سے مراد ہے، نماز میں قیام کرو، قبلہ رو ہو کر نماز ادا کرو، ہر مسجد میں نماز پڑھ لو۔

"عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ": مَسْجِد سے مراد جائے سجدہ، وقتِ سجدہ، یا مکان سجدہ (معروف مسجد) ہے۔(۳)

(۱) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۷
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۹۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۲۰۵

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۱۸۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۴
☆ تفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۴، ص ۲۸۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر'، ج ۱۴، ص ۵۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۸۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۸۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۸۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۷۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۰۶

(۳) ☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۷۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۸۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۸۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۸۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر'، ج ۱۴، ص ۵۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد حیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۴
☆ تفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۴، ص ۲۸۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۷۰

"وَادْعُوْا": دُعَاءٌ سے بنا ہے جس کے متعدد معنیٰ ہیں، پکارنا، دعا کرنا، مانگنا، عبادت کرنا وغیرہ۔

اس کے معنوں کی پوری تفصیل اور محل استعمال سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۶ کے حل لغات کے وقت بیان کر دیئے گئے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں، اس موقعہ پر اس کا معنیٰ عبادت کا متعین ہے، یعنی اللہ کی بندگی کرو۔(۴)

"مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ": عبادت میں صرف اللہ کی رضا اور بندگی کی نیت کرتے ہوئے (اس میں مشغول رہو)۔(۵)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر شخص پر انصاف کرنا فرض ہے، ہر شخص کے انصاف کی حیثیت اور دائرہ کار مختلف ہے، عام مسلمان، امیر، قاضی، خاندان کا سربراہ، حَکَم اور حاکم وغیرہ کے انصاف کی نوعیت جدا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے احسانات کو یاد رکھنا اور عبادت اور شکر کے ساتھ ان کے احسانات کو یاد رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، والدین، اولاد، اساتذہ، قرابت دار، ہمسایہ کے حقوق ادا کرنا، دِلوانا بھی عدل وانصاف ہے، عبادات اور معاملات کو اسی طرح ادا کرنا جس طرح یہ فرض ہوئیں عدل ہے، غرضیکہ عدل اور

(۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص۱۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۸۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۸۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص۲۸۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۴، ص۵۸
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۲۰۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۷۰

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۱۴

انصاف کامفہوم وسیع ہےاور ہر حال میں انصاف کرنا فرض ہے۔(۶)

﴿۲﴾ نماز میں قبلہ رو ہونا فرض ہے، جہاں بھی ہونماز قبلہ رخ ادا کرو۔(۷)

﴿۳﴾ نماز میں قیام فرض ہے۔(۸)

﴿۴﴾ تمام نمازیں ایک ہی مسجد میں ادا کرنا ضروری نہیں، جس مسجد کے قریب نماز کا وقت ہو جائے اسی مسجد میں نماز ادا کرلو، اپنے محلّہ کی مسجد میں ادا کرنے کی خاطر نماز موخر نہ کرو۔(۹)

---

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۱۸۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۲۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۱۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص۲۸۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴،ص۵۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۸۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہنسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۸۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۸،ص۱۰۶

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۷۰

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۱۸۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۱۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص۲۸۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴،ص۵۸

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۱۴

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ص۷،۱۸۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴،ص۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۸۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہنسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۸۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۸،ص۱۰۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۱۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص۲۸۷

﴿۵﴾ فرض نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے، مسجد اور جماعت کی تاکید میں متعدد احادیث صحیحہ وارد ہیں، حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَارِغاً صَحِیْحاً فَلَمْ یَجِبْ فَلَاصَلَاةَ لَهٗ(۱۰)

جس نے اذان سنی اور وہ فراغت وصحت کے باوجود مسجد میں نماز کے لئے نہ آیا، اس کی نماز (کامل طور پر) ادا نہ ہوئی۔

ایک اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْهَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطِبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَیُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحْرِقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ ......الحدیث (۱۱)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں اکٹھی کرے پھر نماز کے لئے اذان دینے کا حکم دوں اور کسی کو مقرر کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ان کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے کہ ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (۱۲)

﴿۶﴾ فرض نماز کا مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا فرض کفایہ ہے، اگر چند ایک نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لی تو باقیوں کے ذمہ سے جماعت میں حاضری کا فرض ساقط ہو گیا، اگر مسجد میں جماعت نہ ہوئی تو تمام اہل محلّہ گناہ گار ہیں، جیسا کہ میت کو غسل دینا، نماز جنازہ ادا کرنا، میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے کہ اگر بعض مسلمان یہ فرض ادا کریں تو باقیوں کے ذمہ سے یہ فرض ساقط ہو گیا۔ (۱۳)

﴿۷﴾ اگر کوئی دوسری مسجد کا امام ہو یا ایسا شخص ہو کہ اس کی غیر حاضری سے دوسری مسجد کے جماعت کے نظام میں خلل پڑ جائے تو ایسے شخص کے لئے مسجد سے اذان کے بعد بھی چلا جانا درست ہے۔ (۱۴)

---

(۱۰) رواہ الحاکم والبیهقی عن ابی موسیٰ ،بحوالہ کنز العمال ،ج۷،ص ۲۰۳۵۹

(۱۱) رواہ الائمہ مالک والبخاری والنسائی عن ابی هریرة ،بحوالہ کنز العمال ،۷،ح۲۰۳۵۷

(۱۲) احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۳۱

(۱۳) احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۳۱

(۱۴) تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۴،ص۲۸۷

﴿۸﴾ مسجد میں نماز ادا کرنا بیرون مسجد کی نماز سے پچیس درجہ زائد ہے،(ایک روایت میں ہے ستائیس درجہ زائد ہے)، مسجد میں جماعت کی پہلی صف کے نمازیوں پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔(۱۵)

﴿۹﴾ نماز میں نیت کرنا شرط ہے،بغیر نیت کے نماز نہ ہوگی،حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ......الحدیث (۱۶)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اصول یہ ہے کہ عبادت مقصودہ میں نیت شرط ہے،اس کے بغیر عبادت ادا نہ ہوگی،اور عبادت غیر مقصودہ (مثلاً وضو) میں نیت شرط نہیں،بغیر نیت کے وہ ادا ہو جائے گی اگرچہ ثواب سے خالی رہے گی۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ ہر اطاعت اور عبادت کو شرک،ریا اور شہرت طلبی سے پاک رکھو،تا کہ وہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی بارگاہ میں قبول ہو۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ عقائد میں ظن اور گمان کا اعتبار نہیں جب تک یقین کامل نہ ہو ایمان بے کار ہے۔(۱۹)

﴿۱۲﴾ میت کو عمدہ کپڑوں میں کفن دو،محشر میں وہ ان کپڑوں کے ساتھ اٹھایا جائے جن میں دفن ہوا۔(۲۰)

﴿۱۳﴾ جن اعمال پر کسی کی موت ہوگی قیامت کو انہی اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا،چونکہ موت کا وقت کسی کے علم میں نہیں لہٰذا ہر وقت اعمال صالحہ ادا کرو،تا کہ خاتمہ حسن ہو اور خیر کے ساتھ ہو۔(۲۱)

﴿۱۴﴾ حشر میں تمام انسان جسم اور روح کے ساتھ جمع ہوں گے،اسی کا اعتقاد لازم ہے۔(۲۲)

﴿۱۵﴾ خطا میں کفر کرنے والا جان بوجھ کر کفر کرنے والے کے مساوی ہے،دونوں کو یکساں عذاب ہوگا۔(۲۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۳۱

(۱۶) ☆ رواہ الائمہ مالک واحمدو البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عمر،بحوالہ کنزالعمال ، ج۳، ح۷۲۶۳

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۱۴

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۸۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۱۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۳۱

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴،ص ۶۰

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۸۷

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۸۸

(۲۲) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۷۰

(۲۳) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۱۵

باب (۱۵۴):

﴿نماز میں ستر عورت، کھانے پینے کے بعض احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت، ۳۱)

اے آدم کی اولاد! اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیؤ اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

حل لغات:

"زِیْنَتَکُمْ": زِیْنَت کا معنیٰ ہے، وہ شیٔ جو دنیا و آخرت میں انسان کو عیب نہ لگائے، آراستگی، آرائش کا سامان، زیور، محل زینت، اعلیٰ لباس، ستر ڈھانپنے والا لباس۔

آیت مذکورہ میں اس سے مراد ستر ڈھانپنے والا لباس ہے، علمائے تفسیر کا اسی پر اجماع ہے۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۱۸
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۵۳۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۲۶
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۲۲۲
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۹، ص ۲۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۷، ص ۱۹۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۲۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۸۸
☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۷۰
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۲۸۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۱۵

"مَسْجِدٍ": جائے سجدہ، عبادت کے لئے مخصوص مکان، بدن انسانی کے وہ اعضاء جن سے سجدہ کیا جاتا ہے، دونوں ہاتھ، ناک، پیشانی، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں۔(۲)

آیت مبارکہ میں مسجد سے مراد سجدہ ہے اور سجدہ نماز کا رکن عظیم ہے، جزو سے کبھی کل مراد ہوتا ہے، یعنی نماز۔(۳)

"وَلَاتُسْرِفُوْا": اِسْرَاف سے نہی کا صیغہ ہے، اسراف کا معنی ہے، فضول خرچی، حد سے بڑھنا، اللہ تعالیٰ کی طاعت کے بغیر جو کچھ خرچ کیا جائے اگر چہ قلیل ہو، حلال کو حرام ٹھہرانا، حرام کو حلال ٹھہرانا۔(۴)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں کفار برہنہ ہو کر طواف بیت اللہ کرتے تھے، مرد دن میں اور عورتیں رات میں، وہ اس زعم میں مبتلا تھے کہ جن کپڑوں کو پہن کر گناہ کرتے ہیں ان میں طواف کرنا جائز نہیں، اس رسم قبیح کو تبدیل کرنے کے لئے آیت کریمہ کا نزول ہوا، کفار اس رسم میں اتنے پختہ تھے کہ اگر کوئی کپڑوں سمیت طواف کرتا تو دوسرے

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۲۲۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۲۹
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۲۳
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۴۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۷۱

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۳۱
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۷۰

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۲۳۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۲۳۶
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۲۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۳۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۲، ص ۷۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۷، ص ۱۹۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۸۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۸۸

اسے مارتے اور زبردستی اسے برہنہ کر دیتے۔(۵)

مسائل شرعیہ :

(۱) پوشیدہ اعضاء کو چھپانے کے لئے لباس کی تخلیق اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت ہے اور یہی تقویٰ ہے، بے پردگی اور پوشیدہ اعضاء کی برہنگی عظیم الشر فتنہ اور شیطانی اغوا ہے، اس سے بچنا فرض ہے۔(٦)

(۲) ایسا لباس جو ستر ڈھانپ سکے نماز میں فرض ہے، نماز مرد پڑھے یا عورت، نماز دن کی ہو یا رات کی، کیونکہ ستر اندھیرے سے نہیں ہوتا بلکہ لباس سے ہوتا ہے، اسی پر اجماع ہے، اگر کسی نے باوجود قدرت کے ستر عورت نہ کیا تو اس کی نماز فاسد ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے لئے ستر عورت کا حکم دیا ہے، حدیث شریف میں ہے۔

لَایَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ (۷)۔ بالغ عورت کی نماز بغیر چادر اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔(۸)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۷۷٦
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۱۸۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۸
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۰۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۸۹

(٦) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۰

(۷) ☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج۱، ص ۱۰۱
☆ ورواہ الترمذی عن عائشۃ، ج۱، ص ۷۵

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۷۷۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۱۹۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۰۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص ٦۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۷۰

﴿۳﴾ مرد کے اعضاء پوشیدگی ناف سے گھٹنے تک ہے، ران ستر میں شامل ہے، اس کا ننگا رکھنا حرام ہے، عورت کا تمام جسم ماسوا چہرہ اور ہتھیلیوں کے قابل پوشیدگی ہے، کوئی عضو ننگا رکھنا حرام ہے، حدیث شریف میں ہے۔

غَطِّ فَخِذَکَ فَاِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ (۹)

ران ڈھانپ کر رکھو کیونکہ ران قابل پوشیدگی ہے۔

یاد رہے جو اعضاء نماز میں پوشیدنی ہیں نماز کے بغیر ہر حالت میں وہ پوشیدنی ہیں ان کا ننگا رکھنا حرام ہے۔

﴿۴﴾ جس آدمی کے پاس اتنا لباس نہ ہو کہ وہ اپنا ستر ڈھانپ سکے وہ آدمی بیٹھ کر نماز ادا کرے، شرمگاہ پر ہاتھ رکھے اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے تاکہ اس کا ستر زیادہ نہ کھلے۔ (۱۰)

﴿۵﴾ عورت کی آواز بھی قابل پردہ ہے، غیر محرم سے اسے بچانا فرض ہے، اس لئے نماز میں مرد اپنے امام کو سبحان اللہ کہہ کر غلطی پر اطلاع دے مگر عورت تالی بجا کر اطلاع دے، آواز نہ دے کیونکہ وہ بھی پوشیدنی ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ سنت یہ ہے کہ آدمی نماز کے لئے مسجد میں عمدہ لباس پہن کر جائے، خصوصاً جمعہ اور عیدین کے لئے، عمدہ لباس، بالوں میں کنگھی کئے، خوشبو لگا کر۔ (۱۲)

﴿۷﴾ طواف میں ستر ڈھانپنا واجب ہے۔ (۱۳)

---

(۹) ☆ رواہ الحاکم عن محمدبن عبداللہ بن جحش، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۱۱۸

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۴

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۵

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴، ص۶۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۱۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۸۸

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۷۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۶

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۸۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۱۵

﴿۸﴾ سنت یہ ہے کہ آدمی پورا لباس پہنے رکھے، کرتہ، پاجامہ یا تہبند، عمامہ، اور عورت چادر، دوپٹہ وغیرہ ضرور استعمال کرے، لباس میں کمی یا بے احتیاطی بداخلاقی کا مظہر ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ سفید لباس سب سے افضل ہے، رنگدار لباس جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلْبِسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَ اَطْیَبُ وَ کَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ (۱۵)

سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ ہیں، میت کو کفن سفید کپڑوں کا دو۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ اَن پڑھ جو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اور گونگا جو حروف ادا نہ کرسکتا ہو، کی نماز جائز ہے اگرچہ زبان سے قرأت نہ کریں۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ کھانے، پینے اور پہننے کی تمام اشیاء حلال ہیں، ماسوا ان اشیاء کے جن کی حرمت کا صریح حکم منصوص ہے، کیونکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ (۱۸)

﴿۱۲﴾ اتنا کھانا پینا جس سے بھوک مٹ جائے اور جسم عبادت کے لئے مستعد ہو جائے مباح اور حلال ہے۔ (۱۹)

﴿۱۳﴾ کھانا پینا ترک کردینا کہ جسم میں عبادت کرنے کی توانائی نہ رہے، ناجائز ہے۔ (۲۰)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴، ص۲۰

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۷۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۸۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۱۲

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم عن سمرہ، بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص۱۰۴

(۱۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۱۰

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۲

(۱۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۸۹

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۱۹۱

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۱۹۱

﴿۱۴﴾ حلال اشیاء کا کھانا پینا مباح ہے، کبھی واجب ہوتا ہے، کبھی مستحب ہو جاتا ہے۔(۲۱)

﴿۱۵﴾ کھانے کی مقدار ہر آدمی کے لئے ہر موسم میں مختلف ہے، کوئی ایک مقدار متعین کرنا ممکن نہیں۔(۲۲)

﴿۱۶﴾ کھانے، پینے اور پہننے میں اسراف ناجائز ہے، اسراف کی متعدد صورتیں ہیں۔

(ا) حرام اشیاء کا استعمال کرنا۔

(ب) حلال اشیاء کو حرام جاننا۔

(ج) ضرورت سے زیادہ کھانا۔

(د) مضر اور نقصان دہ اشیاء کھانا۔

(ہ) ہر وقت کھانے پینے کی فکر میں لگے رہنا۔

(و) گناہ کرنے کی نیت سے کھانا۔

(ز) ہر وقت اعلیٰ کھانے اور اعلیٰ لباس کا عادی بن جانا کہ سادہ نہ کھا سکے اور نہ پہن سکے۔(۲۳)

﴿۱۷﴾ کھانے پینے کے چند آداب یہ ہیں۔

(ا) کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا۔

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴،ص ۶۱

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۹۱

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۷۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۱۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴،ص ۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۸۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۸۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸،ص ۱۱۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۵،۴۱۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۷۰

(ب) چھوٹا لقمہ لو اور خوب چبا کر کھاؤ۔

(ج) دائیں ہاتھ سے کھاؤ، دائیں ہاتھ سے پیؤ۔

(د) تھوڑا کھاؤ اور بھوک ہوتے ہوئے کھانا ترک کر دو۔

(ہ) کھانے کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے اور آخر میں اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے۔

(و) کھانا سونگھنا منع ہے۔

(ز) گرم کھانے میں برکت نہیں۔ (۲۴)

﴿۱۸﴾ صحت کے اصول قرآن مجید اور حدیث شریف میں بیان ہوئے ہیں، ان اصولوں کی پابندی سے انسان صحت یاب رہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

(ترجمہ) معدہ بیماری کا گھر ہے، پرہیز ہر علاج کا اصل ہے، ہر بدن کو وہی چیز دو جس کا تم نے اسے عادی بنا رکھا ہے۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

---

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۹۴

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۱۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۶

باب(۱۵۵):

﴿زینت، غذا اور لباس﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ هِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا خَالِصَةً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۳۲)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق، تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے، ہم یوں ہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے۔

حل لغات:

"زِیۡنَةَ اللّٰهِ": اللہ کی زینت سے مراد ہے ہر قسم کا لباس، عمدہ لباس اگر مہیا ہو سکے، زیور، سامان زینت، سواری، جمیع انواع زینت۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۷۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۱۹۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۴، ص ۶۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۸۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۱۱

"لِعِبَادِہٖ": اپنے بندوں کے نفع کے لئے، لام انتفاع کا ہے، یعنی جو چیزیں ہم نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں ان میں ہمارے بندوں کا فائدہ ہے۔(۲)

"وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ": ہر وہ شئ جس کا حاصل کرنا اور کھانا خوشگوار ہو، ہر لذیذ کھانا۔(۳)

"خَالِصَةً": اس کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) مخصوص (۲) پاک

اللہ کی نعمتیں قیامت کے روز صرف مومنین کے لئے مخصوص ہوں گی، کفار کو کوئی نعمت نہ دی جائے گی۔

قیامت کے روز جو نعمتیں مومنوں کو ملیں گی وہ ہر قسم کی کدورت، آلائش، خوفِ انقطاع اور غم سے پاک ہوں گی۔(۴)

شانِ نزول:

(۱) ایامِ حج میں کفارِ مکہ گوشت، چربی اور دودھ کا استعمال ترک کر دیتے اور وہ مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی ان اشیاء کو چھوڑ دو، مسلمانوں کو بتایا گیا ان حلال اشیاء کا ترک کر دینا تقویٰ نہیں بلکہ تقویٰ گناہ چھوڑنے میں ہے۔(۵)

---

(۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۷۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۱۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۹

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۷۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۱۹۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص۶۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۸۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۹

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۹

(۴) کفار نے حلال جانوروں کو سائبہ، وصیلہ، حام، بحیرہ وغیرہ کہہ کر حرام کہہ کر حرام کر رکھا تھا، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ان کے اس زعم باطل کا رد فرمایا اور فرمایا کہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے اس نے تو ان کو حرام نہیں کیا، تم کس طرح ان کو حرام کہہ سکتے ہو؟۔(٦)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جمیع انواعِ زینت مباح ہیں، ان کے استعمال کی اجازت ہے، صرف وہ شئ حرام ہوگی جو کسی خاص حکم سے حرام کی گئی ہوگی۔(۷)

﴿۲﴾ عمدہ اور مرغن غذائیں مباح ہیں، ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر حسنِ نیت سے کھائے گا کہ عبادت کروں گا تو کارِثواب ہے، اگر تکبر یا ریا کی خاطر کھائے تو نا جائز ہے، البتہ تکلف بے جا ہے۔(۸)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء مطعومات، مشروبات، ملبوسات وغیرہ استعمال کرنا اور ان سے نفع لینا جائز ہے، یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔(۹)

﴿۴﴾ سونے چاندی کا زیور اور ریشم کے کپڑے مرد کے لئے حرام ہیں عورت کے لئے یہ اشیاء بھی حلال ہیں۔(۱۰)

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص٦۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۸۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۷۱

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۱۹۸

(۹) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۲۹۷

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص٦۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۹

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۷۱

﴿۵﴾ اللہ تعالیٰ منعم حقیقی کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کہنا کفر اور قبیح جرم ہے، نص قطعیہ کے مقابل اپنا زعم پیش کرنا حرام اور اشد حرام ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ عمدہ، نفیس اور قیمتی لباس پہننا تقویٰ کے خلاف نہیں، تقویٰ صرف گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔

حضرت سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ریشم اور اون کی بنی ہوئی پچاس دینار کی ایک قیمتی چادر خریدتے، سردیوں میں اسے استعمال کرتے، گرمیوں میں اسے صدقہ کر دیتے یا فروخت کر کے رقم صدقہ کر دیتے۔

مشہور صحابی حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ ایک ہزار درہم کا لباس خریدتے اس سے وہ نماز ادا کرتے۔

سیدنا امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت قیمتی لباس پہن کر نماز تہجد ادا کرتے۔(۱۲)

﴿۷﴾ جمعہ، عیدین، دوستوں اور لوگوں سے ملاقات کے وقت عمدہ اور نفیس لباس اور اسبابِ زینت استعمال کرنا مستحب ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم حضور سرکار دوعالم ﷺ کی انتظار میں دَرِ اقدس پر حاضر تھے، آپ ﷺ نے نکلنے سے پہلے بھرے ہوئے پانی میں اپنی صورت مبارک دیکھی، داڑھی مبارک کے بال سنوارے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما نے تعجب سے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی اپنے احباب سے ملنے کے لئے گھر سے نکلے تو خوب تیار ہو کر نکلے۔

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۱۹۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص۲۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۸۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۷۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۱۱

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۱۹۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۱۱

فَاِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔(۱۳)

﴿۸﴾ سفر میں بھی اپنا لباس درست رکھے اور سامان زینت ساتھ رکھے، حضور سید عالم ﷺ جب سفر فرماتے تو کنگھی، آئینہ، تیل، مسواک اور سرمہ ساتھ رکھتے تھے۔(۱۴)

﴿۹﴾ ہر وہ شئی جس کی نفس خواہش کرے ضروری نہیں وہ بری ہو اور ہر وہ لباس جسے لوگوں کی خاطر عمدہ پہنے مذموم نہیں، مذموم وہ شئی ہے جو خلافِ شرع ہو یا ریا کی خاطر ہو، فطرتی طور پر انسان یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے سامنے خوبصورت نظر آئے، یہ اس کی نفسانی خواہش ہے، وہ کنگھی کرتا ہے، آئینہ دیکھتا ہے، عمامہ، ٹوپی درست کرتا ہے، لباس کا اندرونی حصہ کمتر اور بیرونی حصہ بیش قیمت پہنتا ہے، یہ مذموم نہیں، نہ اس پر ملامت ہے۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ ایسا ادنیٰ لباس جس سے پہننے والے کو لوگ حقیر جانیں اور اس کی ہیئت سے اللہ تعالیٰ کی شکایت ظاہر ہو، جائز نہیں۔(۱۶)

﴿۱۱﴾ جس شئی کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار نہ دیا تو وہ شئی اصل تخلیق کے لحاظ سے حلال ہے، اصل اشیاء میں اباحت اور حلت ہے، لہٰذا حلال ہونے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، حرام کہنے والے کے ذمہ دلیل پیش کرنا ہے۔(۱۷)

﴿۱۲﴾ اشیاء میں نفع اور ضرر کا امکان موجود ہے، کسی شئی میں اگر صرف نفع ہو، ضرر نہ ہو، یا ضرر ہو مگر نفع زائد ہو تو اس شئی کا استعمال جائز اور حلال ہے، اور اگر کسی شئی میں محض ضرر ہو، یا ضرر نفع سے زائد ہو تو اس کا استعمال کرنا حلال نہیں۔(۱۸)

﴿۱۳﴾ حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے حضور شارع اسلام نبی اکرم رسول معظم ﷺ سے چند امور کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے ان کے جوابات ارشاد فرمائے، اس طویل حدیث میں بہت سے امور کی حلت

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۹۷

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۹۸

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۹۶

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۱۹۷

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۹۸

(۱۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'، ج۱۴، ص۶۴

وحرمت واضح ہو جاتی ہے، اس حدیث کا ترجمہ بطور مکالمہ پیش خدمت ہے۔

عثمان: حضور مجھ پر نفس کا غلبہ ہو گیا ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں مردانہ صفات سے محروم ہو جاؤں۔

حضور: نہیں، یہ جائز نہیں، میری امت کا اختصار روزہ ہے۔

عثمان: حضور! میرا جی چاہتا ہے کہ میں رہبانیت اختیار کرلوں۔

حضور: میری امت کی رہبانیت مسجد میں نماز کی انتظار میں بیٹھنا ہے۔

عثمان: حضور! میرا جی چاہتا ہے کہ میں سیاحت کروں۔

حضور: میری امت کی سیاحت غزوہ، حج اور عمرہ ہے۔

عثمان: حضور! میں چاہتا ہوں کہ اپنی تمام مملوکہ اشیاء سے دستبردار ہو جاؤں۔

حضور: اپنی اور اپنے اہل وعیال پر صرف کرو، یتیم و مسکین پر خرچ کرو، ایسا کرنا مال سے دستبرداری سے افضل ہے۔

عثمان: حضور! میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیوی حولہ کو طلاق دے دوں۔

حضور: مسلمان جب اپنی بیوی سے مجامعت کرتا ہے تو اگر اولاد نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں خدمت گار بچہ عطا فرماتا ہے، اور اگر اولاد ہو تو یہ خود فوت ہو جائے تو اس کی اولاد اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اور اگر اولاد بچپن میں فوت ہو جائے تو وہ روز قیامت اس کی شفاعت کرے گی۔

عثمان: میں چاہتا ہوں کہ میں گوشت نہ کھاؤں۔

حضور: میں خود گوشت تناول کرتا ہوں، اور اگر میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز گوشت طلب کروں تو وہ ایسا کر دے گا۔

عثمان: حضور! میں چاہتا ہوں کہ خوشبو استعمال نہ کروں۔

حضور: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے کبھی کبھار خوشبو استعمال کرنے کا کہا ہے، اور میں جمعہ کے دن اسے ترک نہیں کرتا۔

حضور: میری سنت سے اعراض نہ کرو، جس نے میری سنت سے اعراض کیا اور توبہ سے پہلے مر گیا تو فرشتے اسے حوض کوثر سے دور کر دیں گے۔ (۱۹)

☆☆☆☆

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۱۳

باب(۱۵۶):

چند حرام امور

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت،۳۳)

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں، جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

حل لغات:

"اَلْفَوَاحِشَ": فَاحِشَة کی جمع ہے، فاحشہ کا معنیٰ ہے، قباحت میں حد سے بڑھے ہوئے اعمال اور اقوال، ایسے گناہ جن کا تعلق شرمگاہ سے ہو، تمام گناہ بالخصوص گناہ کبیرہ، زنا، قتل، کسی کا مال لوٹ لینا وغیرہ۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۳۷۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۵۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعۂ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۹۰۵

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۳۵۱

☆ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

"مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ": جو گناہ علانیہ کئے جاتے ہیں اور جو گناہ چھپ کر کئے جاتے ہیں، یہ گناہ کی تقسیم ہے، اس سے مراد ہے ہر نوعیت کے گناہ، خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ (۲)

"وَالْاِثْمَ": ناجائز فعل، گناہ، خطا، جرم۔

(بقیہ، ۱) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۴، ص ۳۳۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۲۰۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص ۶۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۷۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۸۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۲۰۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص ۶۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۷۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۹۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۹۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۹

اس سے مراد جمیع معاصی ہیں، علانیہ ہوں یا خفیہ، کبیرہ ہوں یا صغیرہ۔(۳)

"وَالْبَغْیَ": ظلم، معصیت، حسد، تکبر، زنا، فساد، نافرمانی، میانہ روی سے بڑھنے کی طلب، کسی کے بارے میں ناحق باتیں کرنا، لوگوں پر ناجائز تسلط، عادل بادشاہ کے خلاف بغاوت، جان، مال اور عزت پر دست درازی۔(۴)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،مطبوعہ کراچی،ص ۱۰
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۲۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۱۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۸، ص ۱۷۹
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۲۰۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازھر، ج ۱۴، ص ۶۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۸۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۸، ص ۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۹۰
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۹۹

(۴) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۷۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)،مطبوعہ کراچی،ص ۵۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۰
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۲۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۸
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۲۰۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازھر، ج ۱۴، ص ۶۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۹۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۸۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۹۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۹۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۸، ص ۱۱۲

شانِ نزول :

مشرکینِ عرب کے برعکس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم لباس پہن کر طواف کرتے تھے، مشرکین نے انہیں طعنہ دیا، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی، انہیں بتایا گیا گناہ تو وہ ہے جو تم کرتے ہو، نیز گناہ کے کاموں کی کچھ تفصیل کردی۔(۵)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے جو امور حرام کئے ہیں ان سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے، گناہ کبھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوسکتا، گناہ کا ارتکاب کرنے والا کبھی سزا سے بچ نہیں سکتا، جزا سزا میں پورا پورا انصاف ہوگا، ویسے تو ہر گناہ برا ہے مگر جن گناہوں کی قباحت حد سے بڑھ جائے اور جن کا تعلق شرمگاہ سے ہے بہت ہی برے ہیں، معاشرہ میں ان سے فساد پھیلتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو حرام کردیا ہے۔(۶)

﴿۲﴾ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا فرض ہے، ان میں کوتاہی، غفلت باعثِ عقوبت ہے مگر حقوق اللہ میں کمی اور غفلت توبہ سے معاف ہوسکتی ہے، رب تعالیٰ جل وعلا کرم فرمائے تو معاف فرمادے، مگر حقوق العباد میں کمی کبھی

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۲۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۸۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸،ص ۱۱۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۲۰۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴،ص ۶۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۸۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۸۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۲۸۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ۷۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۹۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودالوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸،ص ۱۱۲

معاف نہیں ہوتی، اس کی معافی کی صورت یا اس کی ادائیگی ہے یا صاحب حق کی طرف سے معافی ہے، شہادت سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے مگر قرض معاف نہیں ہوتا، حد یہ ہے کہ نبی اکرم رسول معظم ﷺ کا فیصلہ بھی اسے سند جواز عطا نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا میرے حضور جو مقدمہ پیش ہو، ظاہر حالات اور گواہوں کی شہادت کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، میرے سامنے صحیح گواہی دو، اگر کوئی جھوٹی گواہی دے گا تو ظاہر پر نظر کرتے ہوئے میں فیصلہ کردوں گا مگر حقیقت میں وہ شئی مدعی کے لئے جائز نہ ہوگی، اس لئے ہر مسلمان پر اہم ترین فرض یہ ہے کہ کسی حالت میں بھی دوسروں کے حق پوری طرح ادا کرے، کسی نوعیت سے دوسروں کے حق غصب نہ کرے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلشَّهَادَةُ تُكَفِّرُ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّاالدَّيْنَ(۷)

شہادت ہر گناہ معاف کر دیتی ہے مگر قرض معاف نہیں ہوتا۔

﴿۳﴾ گناہ ہر حال میں گناہ ہے، چھپ کر کیا جائے یا علانیہ، دونوں قسم کے گناہ سے اجتناب لازم ہے، البتہ علانیہ گناہ میں قباحت زیادہ ہے کہ جن کے سامنے گناہ ہوا وہ اس پر گواہ ہیں۔(۸)

﴿۴﴾ سزا، وعید، عذاب اور عقاب کے اعتبار سے اگر چہ گناہ بڑے ہیں، انہیں کبیرہ کہتے ہیں اور بعض چھوٹے ہیں

---

(۷) ☆ رواه احمد، بحواله کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۴۳۶

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۲۰۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۲۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'، ج۱۴، ص ۲۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص ۷۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۹۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص ۲۹۹

انہیں صغیرہ کہتے ہیں، مگر کسی گناہ کو ہلکا جان کر اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے، ممکن ہے کہ یہی صغیرہ، کبیرہ کا باعث بن جائے اور نیک اعمال کے اکارت ہونے کا باعث بن جائے، آگ کی چنگاری کو ہلکا نہ جانو، مبادا گھر کو جلا کر راکھ نہ کر دے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِیَّاکُمْ وَمُحَقَّرَاتُ الذُّنُوْبِ......الحدیث(۹)

خبردار کسی گناہ کو ہلکا جان کر اس کا ارتکاب نہ کرو۔(۱۰)

﴿۵﴾ جن اعضاء کا ڈھانپنا فرض ہے انہیں کھلا چھوڑنا حرام ہے، گھر میں ہو یا باہر، بازار میں ہو یا مسجد میں، کھیل کے میدان میں ہو یا درسگاہ میں، بغیر ستر ڈھانپے مسجد میں جانا اور بیت اللہ کا طواف کرنا سخت گناہ ہے، یہ زمانہ جاہلیت کی رسمِ بد ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ رواہ احمد و الطبرانی و البیھقی و الضیاء عن سھل بن سعد، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۰۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۷، ص ۲۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۴، ص ۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۹۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۹۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۱۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۷، ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۴، ص ۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۱۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۸۹

﴿٦﴾ عادل حاکمِ اسلام کے خلاف بغاوت کرنا سخت ترین جرم ہے،اس کی سزا قتل ہے،کسی کے مال،جان اور آبرو پر دست درازی کرنا،لوگوں پر ناحق قبضہ جمانا،کسی پر ناحق تہمت لگانا،الزام تراشی کرنا،ملک وقوم میں فساد کا باعث بننا،یہ سب جرم ہیں ان کا ارتکاب کرنے والا دنیا وآخرت میں سزا کا مستوجب ہے۔(۱۲)

﴿٧﴾ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ اپنی ذات میں ،صفات میں،افعال میں،احکام میں بے مثال ہے،اس کا کوئی شریک نہیں،اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کفر ہے،یہ ایسا جرم ہے جو نا قابل معافی ہے،اس کی سزا ابدالاباد تک دوزخ ہے،اسلام کی سب سے پہلی بنیاد توحید ہے،مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں مخلوقات میں سے کوئی اللہ تعالیٰ جیسا نہیں اور نہ مخلوقات میں کوئی ایسا ہے جو اس جیسا ہو،لہٰذا شرک سے بچنا سب سے اہم فرض ہے۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳،ص۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۳،ص۲۰۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'،ج۱۴،ص۲۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۸۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص۹۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص۹۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲،ص۷۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۸،ص۱۱۲
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۴،ص۲۹۹
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۷،ص۲۰۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر'،ج۱۴،ص۲۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص۹۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۸،ص۱۱۲

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ عزاسمہ کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اس کی شانِ رفیع کے منافی ہو، حرام ہے، اللہ تعالیٰ ہر عیب، نقص، عجز سے پاک ہے، عیب یا نقص یا عجز کو اس کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ بے دلیل بات کا اتباع حرام ہے، اسی طرح دین میں بغیر یقین کوئی بات کہنا حرام ہے۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ کسی حلال کو حرام کہنا اور حرام کو حلال کہنا کفر ہے، کسی شئ کو حرام قرار دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے اس نے اپنے محبوب خلیفہ رسول اعظم ﷺ کو اختیار دے رکھا ہے کہ وہ کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال قرار دیں۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

---

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۹۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۱۲

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۹۹

(۱۶) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۹۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۱۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۵۷):

﴿دعاء اور ذکر، بلند آواز سے یا پست آواز سے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت، ۵۵)

اپنے رب سے دعا کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

حل لغات:

"اُدْعُوْا": قرآن مجید میں دعا متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔عبادت، ندا، استغاثہ، استفہام، سوال وغیرہ۔(۱)

دعا کے معنیٰ کی مزید تحقیق اور محل استعمال سورہ بقرہ (آیت، ۱۸۶) کے احکام کے ضمن میں گذر چکی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اس آیت میں دعا بمعنیٰ مانگنا، دعا کرنا ہے، پکارنا اور عبادت کرنا بھی ممکن ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۱۷۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۶۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۹۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایبوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۸۳

(۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۴، ص ۱۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۳۱۶

''تَضَرُّعاً'': ضَرَعَ (از باب نَصَرَ، سَمِعَ، کَرُمَ، فَتَحَ) ضَرُعاً کا معنیٰ ہے، کمزور ہونا، فروتنی کرنا۔

تَضَرُّعاً کا معنیٰ ہے عاجزی سے دعا کرنا، رب تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی عاجزی اور انکساری ظاہر کرنا، اعلان کرنا بھی اس کا معنیٰ بیان کیا گیا ہے۔ (۳)

''خُفْيَةً'': پوشیدہ، چھپ کر، آہستہ اور بمعنیٰ ظاہر کرنا۔ (۴)

''مُعْتَدِيْنَ'': حد سے بڑھنے والے، حد سے بڑھنا کئی طرح سے ہے، چیخ کر دعا کرنا، ناممکن شئ کا سوال کرنا، اپنی حیثیت سے بڑھ کر سوال کرنا، دعا میں بہت قیدیں لگانا۔

مسلمانوں کے لئے ناجائز دعا کرنا، آل واصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم پر لعنت کرنا، اللہ کی نافرمانی کرنا، اللہ کو ایسے ناموں سے یاد کرنا جو شریعت میں وارد نہیں۔ (۵)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۴
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۴۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۵، ص ۴۳۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص ۱۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۰۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۳۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۳۱۶

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۵۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۸۶
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۳۳۸
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ج۱۶۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص ۱۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص ۱۳۰
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۳۱۶

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۲۲۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص ۱۳۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۳۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۰۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۳۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا کرنا اسی کا حکم ہے، دعا کرنے والا اللہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔(٦)

﴿۲﴾ دعا عبادت کا مغز ہے، بلکہ دعا عبادت ہے، دعا کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنی حاجت کو سامنے رکھے اور پھر اپنی عاجزی کا مشاہدہ کرے کہ میری حاجت میری دسترس سے باہر ہے، پھر اپنے مولا کریم جل وعلا کے کمالِ علم، اور کمالِ رحمت پر نظر کرے اور یقین رکھے کہ میری حاجت وہی پوری کرے گا، مقامِ عجز وانکسار کا مشاہدہ دعا کا باعث ہے اور یہی عبادت ہے، اس لئے دعا ہمیشہ عاجزی اور حضورِ قلب سے کرے کیونکہ رب کی رحمت عجز وانکساری کی طرف جلد متوجہ ہوتی ہے، حدیث قدسی شریف میں ہے۔

اَنَاعِنْدَالْمُنْکَسِرَةِ قُلُوْبِهِمْ مِنْ اَجَلِیْ (٧)

جو دل میرے خوف سے ڈر کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے ہیں میں ان کے قریب ہوں۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ(٨)

اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعاء قبول نہیں فرماتا۔(٩)

---

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج٧، ص ٢٢٣

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج٢، ص ٢٢١

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج١٤، ص١٢٧

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ٢٨٥

(٧) ☆ رواہ الزبیدی فی اتحاف السادۃ المتقین، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج٢، ص ٥٢٢

(٨) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج٢، ص ١٨٦

(٩) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج١٤، ص ١٣٠

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ١٠٣

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ١٠٣

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج٨، ص ١٣٩

﴿۳﴾ دعا میں تکرارِ حاجت افضل ہے، بار بار دعا مانگو، دعا مانگنے سے ملول نہ ہو، دنیا والوں سے بار بار مانگنا انہیں ناگوار ہے اور رب سے بار بار مانگنا اسے محبوب ہے، جو آدمی دعا میں سستی کرتا ہے یا اس سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر اپنا غضب نازل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ عزوجل نے بار بار مانگنے کی تاکید فرمائی ہے، حدیث شریف میں ہے۔

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاءَ : قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (۱۰)

دعا عبادت ہی ہے، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی تلاوت فرمائی، (ترجمہ آیت) تیرے رب نے فرمایا مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو مجھ سے مانگنے سے تکبر کرتے ہیں عنقریب میں انہیں دوزخ میں داخل کروں گا ذلیل کر کے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ دعاء اور ذکر الٰہی میں جہر اور سرّ (بلند آواز سے اور آہستہ آواز سے) دونوں طریقے جائز ہیں، دونوں طریقے اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ہیں، کبھی ان کا خفیہ کرنا افضل ہے اور کبھی علانیہ کرنا افضل، دعاء اور ذکر کے جہر اور سرّ کرنے کا ایک قاعدہ ہے، فرض عبادات خصوصاً نماز، جمعہ، عیدین، حج، حج کا تلبیہ اور اسی طرح آذان، تکبیرات تشریق، امام کی غلطی پر مقتدی کا سبحان اللہ کہنا بلند آواز سے لازمی ہے، نفلی عبادات، تہجد، صدقہ و خیرات اور نیکی کے وہ کام جن میں ریا کا شائبہ ہو، آہستہ اور خفیہ کرنا بہتر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ رات کو حضور آقا و مولیٰ ﷺ اپنے غلاموں کے حال کا مشاہدہ کرنے در اقدس سے برآمد ہوئے، آپ کا گذر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ہوا، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ نماز میں قرأت نہایت خفی انداز سے کر رہے ہیں، آپ آگے گذرے تو دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز

---

(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن النعمان بن بشیر، ج۲، ص۱۷۳

(۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص۱۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۳۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۱۱

ادا کررہے ہیں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ نماز میں قرأت بلند آواز سے کررہے ہیں۔

فَلَمَّا اِجْتَمَعَا عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَااَبَابَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ : قَالَ : قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعاً صَوْتَكَ قَالَ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُالشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَااَبَابَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْأً وَقَالَ لِعُمَرَ اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْأً(۱۲)

جب یہ دونوں حضور ﷺ کی بارگاہ میں اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں تیرے پاس سے گذرا اور تو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اسے سنا رہا تھا جس کی میں مناجات کررہا تھا، راوی کہتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے عمر (رضی اللہ عنہ)! میں تیرے پاس سے گذرا تو بلند آواز سے نماز پڑھ رہا تھا، راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں غافلوں کو بیدار کررہا تھا شیطان کو دور کررہا تھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرکے پڑھو اور اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تو اپنی آواز کو قدرے پست کرکے پڑھو۔

اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ذکر بالجہر اور ذکر بالسرّ دونوں کو جائز رکھا۔(۱۳)

﴿۵﴾ تکبیرات تشریق ۹ ذی الحجہ کی نماز فجر سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہیں، یہ ہر فرض نماز جو جماعت کے ساتھ ادا ہو، کے بعد بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے، اس ذکر کا بلند آواز سے کرنا واجب ہے، جمہور امت کا اسی پر اجماع ہے۔

---

(۱۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی قتادة، ج ۱، ص ۱۹۵

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۴، ص ۱۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۰۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۳۱۷

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ اَنَّـہٗ کَانَ یُکَبِّرُ بَعْدَصَلَاۃِ الْفَجْرِ یَوْمِ عَرَفَۃَ اِلٰی صَلَاۃِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ (۱۴)

حضرت سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر پڑھتے۔

﴿۶﴾ نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد ''آمین'' آہستہ کہو، کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا خفیہ کرنا افضل ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ دعاء اور ذکر کو ریا سے پاک رکھو، کیونکہ دعاء اور ذکر خواہ سِرّی ہو یا جہری، اگر ریا سے پاک ہو تو عبادت ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا سنت ہے، حدیث شریف میں ہے۔

دَعَاالنَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَأَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ (۱۷)

نبی کریم ﷺ نے دعا میں ہاتھ بلند کئے، پھر میں نے حضور ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔(۱۸)

﴿۹﴾ دعا کے بعد ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو کہ یہ سنت ہے، حدیث شریف میں ہے۔

کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِذَارَفَعَ یَدَیْہِ لَمْ یُحَطُّھُمَاحَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَاوَجْھَہٗ (۱۹)

رسول اللہ ﷺ جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے انہیں نیچے کرنے سے پہلے چہرہ شریف پر پھیر لیتے۔(۲۰)

---

(۱۴) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ عن علی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۲، ص۷۲،

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۷۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۲۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص۱۳۱

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۳۱۶

(۱۷) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج۱، ص۱۴۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۳

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عمر، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۱۸۰

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۴

﴿۱۰﴾ جہاں اعلان مضر ہو وہاں ذکر بالجہر منع ہے، جیسے دشمن اچانک حملہ کرتا ہو، تو نعرہ ٔ تکبیر بلند کرنا منع ہے، ایک غزوہ کے موقعہ پر وادی میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بلند آواز سے تکبیر کہہ رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ! اِرْبَعُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَماً وَّلَاغَائِباً اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعاً قَرِيْباً وَّهُوَمَعَكُمْ (۲۱)

اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم کسی بہرہ اور غائب کو نہیں پکار رہے تم اسے پکار رہے ہو جو سننے والا قریب ہے وہ تمہارے ساتھ ہے۔(۲۲)

﴿۱۱﴾ دعاء خشوع خضوع سے کرو، عاجزی وانکساری کا اظہار کرو، رب کریم جل وعلا کو بہترین صفات سے یاد کرو، مقفع مسجع کلمات کا استعمال اور تکلف، جس سے حضورِ دل میں خلل آتا ہو، منع ہے۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ دعاء میں حد سے بڑھنا منع ہے، حد سے بڑھنے کی کئی صورتیں ہیں۔

(ا) چلاّ کر دعا کرنا۔

(ب) ناممکن شئ کا سوال کرنا، یہ کفر ہے، مثلاً اے اللہ! ابلیس کو یا ابوجہل کو بخش دے یا مجھے نبی بنادے۔ (العیاذباللہ)

(ج) اپنی حیثیت سے بڑھ کر سوال کرنا۔

(د) دعا میں بہت قیدیں لگانا، مثلاً یااللہ! مجھے جنت کے دائیں گوشہ میں سفید وسیع محل عطا فرما جس کے صحن میں پانچ سو سیبوں کے درخت ہوں۔

(ح) مسلمانوں کے لئے ناجائز دعا کرنا۔

(و) آل واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وبارک وسلم پر لعنت کرنا۔(العیاذباللہ)

---

(۲۱) ☆ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن ابی موسیٰ، بحوالہ کنز العمال، ج۲، ح۳۲۴۳

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص۲۲۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۳۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۰۳

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص۲۲۶

(ز) ایسے امر کی دعا کرنا جس میں اللہ کی نافرمانی ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے اس امر کی خبر دی کہ کچھ لوگ دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

سَیَکُوْنُ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ (۲۴)

عنقریب ایک جماعت ہوگی جو دعا میں حد سے بڑھ جائے گی۔(۲۵)

﴿۱۳﴾ علمائے کرام اور مشائخ عظام تین طرح سے دعا اور ذکر کرتے ہیں، اربابِ طریقت کے یہ تینوں طریقے جائز مفید اور کارآمد ہیں، بہترین معالج کی طرح مبتدی کو وہ طریقہ تلقین کرتے ہیں جو اس کے حسبِ حال ہو۔

(ا) ذکر جہری، بلند آواز سے ذکر و دعا کرنا، بلند آواز سے ذکر اور دعا سے شیطان بھاگتا ہے، غفلت دور ہوتی ہے، نسیان زائل ہوتا ہے، دل میں گرمی پیدا ہوتی ہے، ریاضت سے آتشِ محبت کو بڑھاتے ہیں، اس طریقہ میں شرط یہ ہے کہ ریا سے پاک ہو۔

(ب) زبان سے اس طرح کلمات ادا کرنا کہ خود ان کے کان سن سکیں، اس طرح وہ ذکر سے اپنی زبان تر رکھتے ہیں۔

(ج) بغیر زبان کی حرکت کے قلبی، روحی اور نفسی ذکر کرنا، ایسے طریقہ پر مہارت رکھنے والے ہر حال میں ذاکر رہتے ہیں۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ دعاء اور ذکر اکیلے کرنا بھی جائز ہے اور مل کر جماعت کی شکل میں دعاء و ذکر کرنا بھی جائز بلکہ بہتر ہے، ممکن ہے

---

(۲۴) ☆ رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ابی شیبہ عن سعد، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۵۹

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۲۲۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۸۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۴، ص۱۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۳۱۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۲۱

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۳۱۸

کہ جماعت میں اللہ کے مقبول بندے کے طفیل دوسروں کی دعاء اور ذکر قبول ہو جائے، حدیث شریف میں ہے۔

هُمُ الْجُلَسَاءُ لَايَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (۲۷)

یہ ایک جماعت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔

اگر ایک آدمی دعاء کرے اور باقی آمین کہیں وہ دعا سب کی طرف سے ہوگی سب دعا کرنے والوں میں شامل ہوں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی، رب تعالیٰ نے دونوں کو دعا کرنے والا فرمایا، دونوں کی دعا قبول ہوئی، ارشاد ربانی ہے۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا...... الآیۃ (سورہ یونس آیت، ۸۹)

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ دعاء کے چند آداب ہیں ان کی رعایت سے جلدِ قبولیت کی امید ہے۔

(ا) کامل طہارت کے ساتھ دعاء کرے۔ (ب) قبلہ رو ہو کر دعاء کرے۔

(ج) حضوری قلب کے ساتھ دعاء کرے۔ (د) دعاء کے اول و آخر درود شریف پڑھے۔

(ہ) ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ (و) مسلمانوں کے ساتھ مل کر دعا مانگے۔

(ز) اجابت کی ساعات میں دعاء کرے۔ (ح) جمعہ کے روز دعاء کرے۔

(ط) آذان کے بعد دعاء کرے۔ (ی) بارش اترتے وقت دعاء کرے۔

(ک) روزہ افطار کے وقت دعاء کرے۔ (ل) ختم قرآن کے بعد دعاء مانگے۔

(م) تہائی رات کے بعد دعاء مانگے۔ (۲۹)

☆☆☆☆☆

(۲۷) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۹۴۸

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۳۱۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۴

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۲۲۵

☆☆☆☆☆

باب(۱۵۸) :

لواطت، غیر فطری فعل

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلُوۡطًا اِذۡقَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَاسَبَقَكُمۡ بِهَامِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ☆ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ☆ (سورۃالاعراف آیت،۸۰،۸۱)

اورلوط کوبھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیاوہ بے حیائی کرتے ہوجوتم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گذر گئے۔

حل لغات :

"اَلۡفَاحِشَةَ": ایسابرافعل، جوقباحت میں حد سے گذرجائے، آیت میں اس سے مرادمردوں سے غیر فطری فعل ہے۔(۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۲۴۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۱۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸،ص ۱۶۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر' ج۱۴ ،ص ۱۶۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ،ص ۴۱۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۳۴۵

"**مَاسَبَقَكُمْ بِهَا**": جہاں میں کوئی ایسا نہیں جو تم سے پہلے یہ برائی کرتا ہو، اس برائی کے تم موجد ہو، شیطان نے تمہیں اس کی ترغیب دی۔

چونکہ اس فعلِ قبیح کے موجد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے افراد تھے، اس لئے انہیں لوطی کہا جاتا ہے اور اس فعل کو لَوَاطَتْ کہا جاتا ہے۔(۲)

"**لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ**": مردوں کے پاس آتے ہو، عربی محاورہ میں اس سے مراد مردوں سے جماع کرنا ہے۔(۳)

"**مِنْ دُوْنِ النِّسَآءِ**": دُوْنَ بمعنیٰ غیر ہے یعنی عورتیں چھوڑ کر تم مردوں کے ساتھ غیر فطری فعل کرتے ہو۔

تاریخی پس منظر:

سیدنا حضرت لوط علیہ السلام، سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بھتیجے تھے، والد کا نام ہاران بن تارخ ہے، سدوم شہر کی طرف آپ نبی بنائے گئے، آپ کی قوم کفر وشرک کے علاوہ اخلاقی برائیوں میں مبتلا تھی اور سب سے بڑھ کر اِغلام (لواطت) ان کا محبوب مشغلہ تھا، اس پر انہیں بڑا فخر تھا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۲۴۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۶۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۱۶۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۳۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۸۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۱۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۲۴۳

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۲۴۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۳۴۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص ۱۷۰

اس برائی سے روکا، وہ باز نہ آئے، قوم پر پتھروں کی بارش کی گئی جس سے وہ تباہ ہو گئے، تباہ ہونے والوں میں وہ بھی تھے جو اگرچہ مذکور جرم کے عادی نہ تھے مگر اس پر وہ معترض بھی نہ تھے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ لواطت حرام قطعی ہے، اس کی حرمت شرعاً، عقلاً اور طبعاً ثابت ہے، لواطت مرد سے ہو یا اجنبی عورت سے، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (۵)

﴿۲﴾ لواطت کی سزا تعزیر ہے، حد نہیں، یعنی اس کی سزا کی مقدار اور کیفیت حاکمِ وقت کی صوابدید پر ہے، تعزیر کے طور پر اسے کسی بلند مقام سے نیچے گرا کر ہلاک کر دینا، یا آگ یا پانی میں ڈال کر ہلاک کر دینا ہے۔

---

(۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۱۶۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص ۱۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۱۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۴

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص ۳۴۵

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۲۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۱۶۸

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص ۳۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۱۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۸، ص ۱۶۹، ۱۷۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۹

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص ۹۵

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ (٦)

جسے لواطت کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔(٧)

﴿٣﴾ اپنی بیوی سے لواطت بھی حرام ہے، مگر اس کی سزا وہ نہیں جو اور سے لواطت کی ہے۔(٨)

﴿٤﴾ لواطت کرنے والا خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ (محصن ہو یا غیر محصن) سب کی سزا یکساں ہے۔(٩)

﴿٥﴾ جانور کے ساتھ فعل بد کرنے والے پر تعزیر ہے، حاکمِ وقت اسے حسبِ حال سزا دے، لواطت والے جانور سے انتفاع جائز نہیں، اسے ذبح کر کے دفن کر دیا جائے، اور اگر جانور کا مالک کوئی اور ہو تو لواطت کرنے والے سے اس کی قیمت بھی وصول کر کے مالک کو دی جائے۔(١٠)

﴿٦﴾ گناہ پر راضی رہنے والا بھی مجرم ہے گناہ گار کی طرح اسے بھی عذابِ الٰہی پہنچے گا، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے وہ لوگ جو لواطت نہیں کرتے تھے مگر اس فعل پر وہ راضی تھے انہیں بھی عذاب دیا گیا۔(١١)

﴿٧﴾ بیویوں سے قربت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت رکھی ہے کہ اولاد کی پیدائش ہو اور نسلِ انسانی کو بقا ملے، لہٰذا بیوی

---

(٦) ☆ رواه الائمه احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجه و الدارقطنی و الحاکم و البیهقی و الضیاء عن ابن عباس و قال الحاکم و الذهبی ،صحیح الاسناد،بحواله......

☆ کنز العمال ،ج٥،ح١٣١١٨

(٧) ☆ الجامع لاحکم القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج٧،ص٢٤٣

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان،ج٢،ص٤٨٦

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج١٤،ص١٦٩

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م١١٣٥ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص٤١٩

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م١٢٢٣ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج٢،ص٨٤

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج٨،ص١٧٣

(٨) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م١٢٢٥ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج٤،ص٣٤٦

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج٨،ص١٧٣

(٩) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان،ج٢،ص٧٨٦

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م١٢٢٣ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج٢،ص٨٤

(١٠) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان،ج٢،ص٧٨٧

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج٢،ص٢٤٥

(١١) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان،ج٢،ص٧٨٧

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج٧،ص٢٤٣

سے قربت کے وقت یہی نیت ہو، صرف شہوت رانی کی غرض نہ ہو۔ (۱۲)

﴿۸﴾ تقاضا ادب وحیاء یہ ہے کہ شرمگاہوں سے متعلق امور کو کنایات میں بیان کیا جائے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ نے یہی طریقہ اپنایا ہے، یاد رکھئے جب ان امور کا تذکرہ حیاء سے کیا جائے تو ان امور کو کس درجہ پردہ میں ادا کیا جائے گا؟۔ (۱۳)

﴿۹﴾ مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ غیر فطری فعل، ہم جنس پرستی حرام ہے، مردوں کی طرح عورتوں میں ہم جنس پرستی کا قبیح فعل حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے شروع کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیا۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ لواطت سے کوئی شرعی حکم ثابت نہیں، مثلاً لواطت والی عورت کا......

(ا) مہر لازم نہیں ہوتا۔

(ب) عدت ثابت نہیں ہوتی۔

(ج) طلاق مغلظہ والی پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوتی۔

(د) اس سے رجعت ثابت نہیں ہوتی۔

(ہ) حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

(و) لواطت سے قذف کرنے والے پر حد نہیں لگتی۔

(ز) لواطت صرف دو عادل گواہوں سے ثابت ہو جاتی ہے، بخلاف زنا کے، کہ اس میں چار گواہ مطلوب ہیں۔ (۱۵)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۷۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۴، ص ۳۴۵

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۴، ص ۲۴۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۱۹

(۱۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۷۳

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۸، ص ۱۷۴

باب(۱۵۹):

﴿معاملات مالیہ میں دیانتداری﴾

﴿بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆ (سورۃالاعراف آیت،۸۵)

اور مَدْیَن کی طرف ان کی برادری سے شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا، کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی تو ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ۔

حل لغات:

"اَخَاھُمْ": اَخٌ دراصل اَخَوٌ ہے، اَخٌ کا معنی ہے، بھائی، ساتھی، دوست، ہر دو فرد جو ماں باپ کی طرف سے یا ماں باپ میں سے ایک کی طرف سے آپس میں شریک ہوں، اسی طرح جن دو افراد نے ایک ماں کا دودھ

پیا ہو آپس میں بھائی ہیں، اسی طرح ہر دو فرد جو قبیلہ، دین، صنعت، معاملہ، محبت وغیرہ مناسبات میں ایک دوسرے کے شریک ہوں آپس میں بھائی ہیں۔(۱)

حضرت شعیب علیہ السلام کو قوم کا اخ اس مناسبت سے کہا گیا ہے کہ وہ اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ ان کے نسبی بھائی نہیں، نبی اپنی قوم کا بھائی نہیں ہوتا بلکہ بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے اور اس کی بیوی ایمان والوں کی ماں کہلاتی ہے، قرآن مجید میں ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ......الآیة (سورۃ الاحزاب آیت،۶)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

"وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ": بَخس کا معنیٰ ہے، کمی کرنا، نقصان کرنا، ظلم کرنا، ظلم کر کے کسی شئ میں کمی کرنا، عیب لگانا، اس طرح عیب لگانا کہ اس کی قیمت کم ہو جائے یا اپنی ہیئت اصلی سے گر جائے۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ لین دین، خرید و فروخت کے باہمی معاملات میں ایسا عمل جس سے دوسرے کو نقصان ہو اور اسے اپنا پورا حق نہ ملے حرام ہے، لوگوں کے مالی حقوق کا نقصان نہ کرو، اس کی متعدد صورتیں ہیں، اور ہر صورت حرام ہے۔

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۲
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲
قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۴
المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۶۳
تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۰

(۲) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۸
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۰
المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۴
قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۴
تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۰۵

تاریخی پس منظر:

حضرت شعیب علیہ السلام جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے ان میں کفر وشرک اور دیگر اخلاقی عیوب کے ساتھ یہ مرض عام تھا کہ وہ دوسروں کا حق مارنا محبوب مشغلہ سمجھتے تھے، معاملات میں دوسرے کو مالی نقصان پہنچاتے، ناپ تول میں کمی کرتے، کھوٹے سکے لوگوں کو دیتے، لوگوں سے سکے لے کر گنتی میں کمی کر جاتے، لوگوں سے صحیح سکے لے کر بد دیانتی کرتے اور انہیں اپنے پاس سے کھوٹے سکے دکھا کر کہتے کہ یہ تم نے کھوٹے سکے دیئے ہیں، مالی معاملات میں ہر بد دیانتی کے مرتکب تھے، حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں دعوت دی کہ وہ ایک معبود کی عبادت کریں، میری نبوت کا اقرار کریں، اور ناپ تول میں کمی نہ کریں اور لین دین کے معاملات میں دوسرے کو اس کا پورا حق دیں، کسی کا مال ناحق نہ کھائیں۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

(۱) اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم وحدہ لاشریک لہٗ ہے، اس جیسا کوئی نہیں، نہ وہ کسی جیسا ہے، وہ اپنی ذات، صفات، افعال، احکام، اسماء میں بے مثل ہے، اس کی توحید کا عقیدہ ایمان کی اصل ہے، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسی کا حکم دیا ہے، اسی کی تبلیغ کی ہے، اس کے بغیر ایمان نہیں، ہر شخص پر توحید پر ایمان لانا اور ایمان رکھنا فرض ہے، کوئی شخص اس سے مستثنیٰ نہیں، کافر اور مشرک پر بھی فرض عائد ہوتا ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۷۰
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۸۵

(۴) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۸۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۲۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۳۴۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۷۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص۱۷۳

﴿۲﴾ بندوں میں آپس کے معاملات مالیہ میں پوراحق دینا فرض ہے، تجارت، زراعت، صنعت، حرفت، ملازمت وغیرہ میں دیانت داری فرض ہے، یعنی دوسروں کو پوراحق دینا، کسی کا مالی نقصان نہ کرنا فرض ہے، یہ ایسا فرض ہے کہ کافروں اور غیر مسلموں پر بھی عائد ہوتا ہے۔(۵)

﴿۳﴾ لین دین میں ناپ، تول، پیمائش کا صحیح کرنا فرض ہے، اس میں کمی کرنا حرام ہے، اس طرح کمی سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے، فرض ہے کہ جس کو کم دیا ہے اس سے اس کا پوراحق دیا جائے، چھوٹی بڑی ہر شئ میں دیتے وقت کمی کرنا حرام ہے، اسے بچنا فرض ہے۔(۶)

﴿۴﴾ تجارت میں مال کے عیب کو چھپانا اور خریدار پر ظاہر نہ کرنا حرام ہے، فروخت ہونے والی شئ میں اگر عیب ہے تو خریدار کو اس پر مطلع کرو، اگر اسے اس حالت میں پسند ہے وہ خرید لے، اسی طرح فروخت ہونے والی شئ کو اپنی حالت سے بڑھ کر پیش کرنا بھی حرام ہے، فروخت ہونے والی شئ کو اپنی حالت میں پیش کرو، اسی طرح

---

(۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۱۱۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۷۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۲۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۳۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴، ص۱۷۳

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۷۸۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۲۴۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴، ص۱۷۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۱۱۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۱۱۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۸، ص۱۷۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۱۴۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۸۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۸۹

کسی شیٔ کی نقل کواصل بنا کر دینا حرام ہے۔(۷)

﴿۵﴾ ذخیرہ اندوزی حرام ہے،ضرورت کے وقت اشیاء کا ذخیرہ کر لینا اوراسے مہنگے داموں فروخت کرنا حرام ہے، حدیث شریف میں ہے. لَایَحْتَکِرُ اِلَّا خَاطِیٌ (۸) ذخیرہ اندوزی کرنے والا گناہگار ہے۔

ایک اورحدیث میں ذخیرہ اندوز پرلعنت کی گئی ہے۔(۹)

﴿۶﴾ سچائی اوردیانت داری سے تجارت کرنا جائز ہےاس سے حاصل ہونے والا منافع حلال ہے،تمام حلال اشیاء کی تجارت حلال ہے۔(۱۰)

﴿۷﴾ ہروہ ذریعہ،جس سے اللہ تعالیٰ اور بندہ راضی ہو،دوسرے کا مال حاصل کرنا جائز ہے،اور ہروہ ذریعۂِ حصولِ مال جس سے اللہ تعالیٰ یا صاحبِ حق ناراض ہو،حرام ہے۔(۱۱)

﴿۸﴾ مقاصدِ شرع کے خلاف کام کرنا زمین میں فساد کرنا ہے اورزمین توانبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد پُرامن ہوچکی ہے،لہٰذا مقاصدِ شرع اورمقاصدِ بعثتِ انبیائے کرام کے خلاف کوئی کام کرنا حرام ہے۔(۱۲)

☆☆☆☆

(۷) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۸،ص۱۷۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص۳۴۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۱۱۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۲۲۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴،ص۱۷۳
(۸) ☆ رواہ الائمہ احمدومسلم وابوداؤدوالنسائی وابن ماجہ عن معمربن عبداللہ،بحوالہ جامع صغیر، ج۲،ص۳۶۷
(۹) ☆ ملاحظہ ہو،(۱) ابن ماجہ ،باب تجارات (۲) الدارمی ،باب البیوع
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص۳۴۸
(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۸۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۲۴۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۲۲۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۴،ص۱۷۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۱۱۸
(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۷۸۸
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص۲۴۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۱۱۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۸۶

باب(۱۶۰):

دینی اور دنیوی امور کے لئے ......

تاریخ اور وقت کا تعین کرنا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰی ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَۃً وَّاَتۡمَمۡنٰہَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِیۡقَاتُ رَبِّہٖۤ اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً ۚ وَقَالَ مُوۡسٰی لِاَخِیۡہِ ہٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِیۡ فِیۡ قَوۡمِیۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِیۡلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت، ۱۴۲)

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا، اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون سے کہا، میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔

حل لغات:

"وواعدنا": اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے وعدہ کیا، مُفَاعَلَۃ وزن پر مُوَاعَدَۃٌ کا معنی ہے دو آدمیوں کا آپس میں وعدہ کرنا، اس وعدہ میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا اگر تم تیس روزے رکھو تو میں تمہیں تورات عطا کروں گا اور موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں تیس روزے رکھوں گا۔

''فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً'':

مِيقَات کا معنیٰ ہے، وقت، وعدہ جس کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو، کبھی اس مقام کے لئے استعارہ کیا جاتا ہے جس میں اجتماع کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو، موضعِ احرام۔(۱)

آیت میں اس سے مراد مقرر کردہ وقت ہے جس میں رب تعالیٰ سے کلام کرنے اور تورات عطا کرنے کا وقت مقرر ہے۔(۲)

کتاب عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیس روزے رکھنے کا وعدہ کیا تھا، تیس روزے مکمل کر کے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہِ رب میں حاضر ہوئے تو آپ نے مسواک کر لی تا کہ روزہ رکھنے کی بو زائل ہو سکے، رب تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ (علیہ السلام)! روزہ رکھنے کی بو ہمارے ہاں مشک سے زیادہ محبوب ہے آپ دس روزے مزید رکھو تا کہ وہ بو پیدا ہو سکے، اس مقام پر اس کی تفصیل ہے، سورہ بقرہ (آیت ۵۱) میں اجمال ہے۔

ذوالقعدہ کے تیس اور ذی الحجہ کے دس روزے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رکھے، ان روزوں میں آپ نے افطار نہیں فرمایا، یہ روزے وصال کے تھے۔(۳)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۳۸۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص ۵۲۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۱۵۴
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۵۹۴

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج ۲، ص ۷۹۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۲۲۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۹، ص ۴۳
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج ۲، ص ۹۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۳۷۷

(۳) ☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج ۲، ص ۹۵
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج ۲، ص ۷۹۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج ۷، ص ۲۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج ۱۴، ص ۲۲۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۹، ص ۴۳
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۴، ص ۳۷۷
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۲۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۱۳۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۹۶

تاریخی پس منظر:

مصر میں حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے قوم کو بشارت دی کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن فرعون کو ہلاک کردے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک کتاب عطا فرمائے گا جس میں کرنے اور نہ کرنے کے کاموں کی وضاحت ہوگی، فرعون کے غرق ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتاب کی درخواست کی، رب تعالیٰ نے حکم دیا، تیس روزے رکھو، اور پھر میری بارگاہ میں آؤ، حضرت کلیم اللہ نے تیس روزے رکھے، بارگاہِ قدس میں حاضری کی تیاری کے لئے عمدہ لباس زیب تن فرمایا اور روزہ رکھنے سے منہ کی بو کو زائل کرنے کے لئے مسواک کرلی، رب تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ (علیہ السلام)! روزہ دار کے منہ کی بو مجھے مشک سے زیادہ محبوب ہے، تیرے منہ کی بو زائل ہوچکی ہے اس لئے آپ مزید دس روزے رکھو، آپ نے حکم کی تعمیل کی، دس ذی الحجہ کو رب تعالیٰ نے تورات عطا فرمائی، آپ نے اپنی عدم موجودگی میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب فرمایا اور انہیں تاکید کی کہ میرے بعد قوم کی اصلاح کی طرف خاص توجہ رکھو، تاکہ فسادی فساد نہ پھیلا سکیں۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ امورِ دینیہ اور جائز امورِ دنیویہ کے انجام دینے کے لئے تاریخ اور وقت مقرر کرنا جائز ہے، مثلاً ۱۰ صفر کو بعد نماز عصر فلاں مقام پر درس قرآن مجید ہوگا، میں ۲۹ شعبان المعظم کو عمرہ پر روانہ ہوں گا، میرے لڑکے کا عقیقہ بروز پیر ہوگا، ۱۲ محرم الحرام کو میرے والد محترم مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے میرے گھر محفل ہوگی، وغیرہ، آیت

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۴۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۹۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۳۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۳۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۴۳

مبارکہ نے ان سب کے جواز کی سند عطا کی ہے۔(۵)

﴿۲﴾ تاریخ اور وقت کا تعین ایک نوعیت کا وعدہ ہے، حتی الامکان وعدہ کی طرح مقررہ تاریخ اور وقت پر مجوزہ کام انجام دے دینا چاہئے، وعدہ کی پاسداری ایمان کی علامت ہے۔(٦)

﴿۳﴾ امور جن کا وقت شرع نے مقرر کر رکھا ہے اور وہ امور جن کا وقت ہم اپنی سہولت کے لئے مقرر کرتے ہیں، ان تمام امور کی انجام دہی میں ترتیب اور تدریج مطلوبِ شرع اور سنت الٰہیہ ہے، سرعت اور جلدی مناسب نہیں، اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لئے فرمایا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ☆ (سورہ ق آیت، ۳۸)

اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے بندوں کی ہدایت کے لئے زمین و آسمان بتدریج بنایا حالانکہ وہ اس پر قادر ہے کہ ایک لمحہ میں کُن کہہ کر سب کچھ پیدا فرمادے۔(۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۷۹۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۴، ص ۲۲۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۴۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۴۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۹۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۹۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۳۷۷

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۷۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۷۹۱

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۷۹۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۷۵

﴿۴﴾ اگر کسی امر کی انجام دہی کے لئے مدت کا تعین کیا جائے لیکن وہ کام اس مدت متعینہ میں مکمل نہ ہو سکے تو مدت میں معذرت کے ساتھ اضافہ کرنا جائز ہے، اضافہ کی مدت وقت، حال اور عمل کے پیش نظر کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کے عطا کرنے میں دس دن کی مہلت بڑھا دی۔ (۸)

﴿۵﴾ اسلامی احکام میں تاریخ کا اعتبار رات سے شروع ہوتا ہے، رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا وعدہ فرمایا حالانکہ اس مدت میں دن بھی شامل تھے، مگر رات کا ذکر خصوصی طور پر فرمایا، اسی طرح روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی فرضیت کا تعین قمری مہینوں سے ہوتا ہے۔ (۹)

﴿۶﴾ بندۂ مومن کی عمر جب چالیس برس کو پہنچ جائے تو اسے پوری طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جانا چاہئے، دنیوی تعلقات بتدریج کم کر دے۔ (۱۰)

﴿۷﴾ رب کریم عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا وہ ان کے اکرام کی خاطر تھا، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام رب تعالیٰ کے ہاں معزز، مکرم ہیں، مومن پر فرض ہے کہ وہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والسلام کی تعظیم کرے، کسی ایک نبی کی توہین سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والسلام کی توہین اور کفر ہے۔ (۱۱)

﴿۸﴾ روزۂ وصال بارگاہِ قدس کے قرب کا عمدہ ذریعہ ہے، بڑی بابرکت عبادت ہے، روزہ رکھنے سے روزہ دار کے منہ میں بظاہر ایک ناگوار بو پیدا ہو جاتی ہے مگر روزہ کی برکت سے یہ بو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو بہت محبوب ہے۔

---

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۷۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۷۶

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۷۹۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۷۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۴۳
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۹۵

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۷۶

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۷۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۴۳

حدیث شریف میں ہے۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ (۱۲)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ روزہ میں سحری کھانا سنت اور افطار فرض ہے، بغیر سحری اور افطاری کے مسلسل روزے رکھنا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت ہے، غیر انبیاء کے لئے جائز نہیں۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ حکومت، ریاست، سیاست اور عبادات مالیہ میں نائب بنانا جائز ہے، نائب کا وہی اختیار اور حقوق ہیں جو اصل کے ہیں۔ (۱۵)

﴿۱۱﴾ ظالموں کا مشورہ قبول نہ کرنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ ظلم کا مشورہ دیں گے۔ (۱۶)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ رواہ النسائی عن علی بن ابی طالب، ج ۱، ص ۳۰۸

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۲۷۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۴، ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۴۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۳۷۷

(۱۴) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۹۵

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۲۷۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۳۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۴۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۹۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۲۷۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۳۷۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۹۵

☆☆☆☆☆

باب(۱۶۱):

اخلاق حسنہ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ☆ وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹، ۲۰۰)

اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ، بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

حل لغات:

"خُذۡ": اَخَذَ (از باب نَصَرَ) اَخۡذٌ سے امر کا صیغہ ہے، اَخۡذٌ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

لینا پکڑنا، کسی گناہ میں سزا دینا، کسی کو کام سے روک دینا، نقل کرنا سیکھنا، اثر کرنا، کسی کے طریقہ پر چلنا، قبول کرنا۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۰
☆ المنجد از لوئس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ج ۲۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۵۵۰

آیت مبارکہ میں اس سے مراد ہے، قبول کرلو، اسی پر راضی ہو جاؤ۔(۲)

"اَلْعَفْوَ": عَفْوٌ کا معنیٰ ہے، معاف کر دینا، سزا نہ دینا، زیادہ کرنا، بڑھ جانا، مٹا دینا، بالوں کا چھوڑ دینا تا کہ وہ لمبے ہو جائیں، خرچ سے زیادہ مال جس کا دینا دشوار نہ ہو۔(۳)

آیت میں اس سے مراد ہے، درگذر، تسہیل وتیسیر، عذر قبول کر لینا لوگوں کے سلوک برداشت کرنا، تفتیش ترک کر دینا۔(۴)

"بِالْعُرْفِ": بمعنیٰ معروف استعمال ہے، اس سے مراد مکارمِ اخلاق اور محاسنِ اعمال ہے، وہ محاسن جن پر تمام شرائع کا اتفاق ہو اور لوگوں کی نظر میں ناپسند نہ ہوں۔(۵)

"نَزْغٌ": کا معنیٰ ہے، انگلی چبھونا، نیزہ مارنا، تھوڑی سی حرکت دینا، عیب لگانا، غیبت کرنا، طعن وتشنیع، شیطانی وسوسے جس سے انسان گناہ میں آلودہ ہو جائے، وسوسے سے اغوا کرنا، گناہ پر برانگیختہ کرنا۔(۶)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۴
(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۳۳۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۲
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۳۲۸
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۸۲۰
(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۴۴۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۴۶
(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۶
(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۴۸۸
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۲۱
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۲۶۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۶، ص۳۳

شانِ نزول:

جب پہلی آیت خُذِ الْعَفْوَ نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا، غصہ کی حالت میں حکم الٰہی کیا ہے؟ تب دوسری آیت نازل ہوئی، اور حکم ہوا کہ اس سے صلہ رحمی کرو جو قطع رحمی کرتا ہے جو تجھ کو محروم رکھتا ہے اسے عطا کرو، جو تجھ پر زیادتی کرے اسے معاف کردو۔ (۷)

شانِ بلاغت:

اگرچہ قرآن مجید کی تمام آیات اخلاق عالیہ کی تعلیم دیتی ہیں، مگر آیت " خُذِ الْعَفْوَ الخ " اخلاق کی جامع ترین آیت ہے۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اسلام نے اگرچہ حقوق یا ان کا بدل لینے کی اجازت دی ہے، حقوق کا تعلق خواہ مال سے ہو یا بدن سے، عزت سے ہو یا اعضاء کی اذیت سے، بہر صورت برابر بدلہ لینا جائز ہے، مگر اپنے حقوق کو معاف کردینا اخلاق کی اعلیٰ اقدار میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کو یہ خوبی بہت پسند ہے، بارہا اس نے معاف کردینے پر بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

اَلْعَفْو اس سے اسماء حسنیٰ میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور رسولوں کے رسول حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کو اپنے دشمنوں کو معاف کردینے کا حکم دیا، بلکہ اپنے محبوب اعظم ﷺ کی معاف کردینے کی صفت کی

---

(۷) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۶

(۸) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۴

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۶

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۴۷

تعریف فرمائی، ارشادربانی ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ☆

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے، تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو، اور جو کسی بات کا پکا ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو، بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (سورہ آل عمران آیت، ۱۵۹)

ایک طویل حدیث شریف کا یہ جملہ لائق توجہ ہے۔

وَيَقْبَلُ عُذْرَ الْمُعْتَذِرِيْنَ (۹)

آپ عذر کرنے والوں کا عذر قبول فرمالیا کرتے تھے۔

اس لئے مومن کے لئے فضیلت کا باعث یہ ہے کہ وہ نرم خو ہو، عذر کرنے والے کا عذر قبول کرے، اور دوسروں کی سختیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے، حدیث شریف میں ہے۔

اَثْقَلُ شَيْءٍ فِي الْمِيْزَانِ اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ (وفی روایۃ) فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ (۱۰)

قیامت میں میزان عدل میں ''حسن خلق'' سب سے بھاری عمل ہوگا۔ (۱۱)

---

(۹) ☆ رواہ القاضی عیاض فی الشفاء عن جریر بن عبداللہ، ج ۱، ص ۱۲۱

(۱۰) ☆ رواہ ابن حباب والبیھقی عن ابی الدرداء، بحوالہ کنز العمال، ج ۳، ح ۵۱۷۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۴۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۳۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۷۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۰۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازنؒ شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۹۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۴۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۴۲

﴿۲﴾ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے دوست زیادہ ہوں اور دشمن مطیع ہوں اسے چاہئے کہ حسن اخلاق اور محاسن اعمال اختیار کرے، حسن اخلاق کے ہتھیار سے دشمن زیر ہو جائیں گے، بدوی صحابی ابو جُرَیّ جابر بن سلیم الھجیمی رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں مکہ معظّمہ حاضر ہوئے، سواری کا جانور مسجد حرام کے باہر باندھا، آکر سلام پیش کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، حضور نے جواب عطا فرمایا، صحابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم بدوی لوگوں کے مزاج میں سختی ہوتی ہے، براہ کرم ہمارے درشت لہجہ معاف کیجئے، نیز ارشاد فرمایئے وہ کون سا عمل ہے جو ہم اختیار کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نفع دے، آپ ﷺ نے فرمایا۔

اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْأً وَلَوْاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِیْ وَاَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ وَوَجْھُکَ اِلَیْہِ مُنْبَسِطٌ وَاِیَّاکَ وَاِسْبَالَ الْاَزَارِ فَاِنَّ اِسْبَالَ الْاَزَارِ مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَلَایُحِبُّھَااللّٰہُ وَاِنْ اِمْرَءٌ شَتَمَکَ وَعَیَّرَکَ بِاَمْرٍ لَیْسَ ھُوَ فِیْکَ وَلَاتُعَیِّرْہُ بِاَمْرٍ ھُوَفِیْہِ وَدَعْہُ یَکُوْنُ وَبَالُہٗ عَلَیْہِ وَاَجْرُہٗ لَکَ وَلَاتَسُبَّنَّ اَحَداً (۱۲)

اللہ سے ڈرتے رہو، کسی نیکی کو حقیر نہ جانو اگر چہ پیاسے کے برتن میں اپنے ڈول سے کچھ پانی ڈالنا ہو، اپنے بھائی سے خندہ روئی سے مل، تہ بند کو لٹکا کر نہ باندھ، کیونکہ تہ بند کو لٹکا کر باندھنا تکبر کی علامت ہے، اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں فرماتا، اگر کوئی تجھے گالی دے اور اس شیٔ سے عار دلائے جو تجھ میں نہیں تو تو اسے اس امر سے عار نہ دلا جو اس میں ہے، اسے چھوڑ دو، اس کا وبال اس کے سر ہے گا اور اجر تیرے لئے ہوگا، کسی کو گالی نہ دو۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اللہ کی قسم! میں نے اس کے بعد کسی کو گالی نہ دی، نہ بکری کو، نہ اونٹ کو۔ (۱۳)

---

(۱۲) روا ہ الطیالسی و ابن حبان عن جابر بن سلیم الھجیمی ،بحوالہ جامع صغیر ،ج ۱ ،ص ۱۰

(۱۳) احکام القران از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳،ص ۳۸

احکام القران از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲،ص ۸۲۳

الجامع لاحکام القران از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷،ص ۳۴۵

﴿۳﴾ بقدر استطاعت ہر مسلمان پر ''امر بالمعروف'' فرض ہے، علم، استطاعت، ماحول اور اقتدار کے موافق ہر ایک کو نیکی کا حکم دیا جائے، ''امر بالمعروف'' میں شریعت کے تمام احکام شامل ہیں، حلال وحرام اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی، صلہ رحمی، اعضاء انسانی کو گناہوں سے محفوظ رکھنا اور دارِ آخرت کے لئے توشہ کی تیاری وغیرہ تمام مراحل امر بالمعروف میں شامل ہیں۔ (۱۴)

﴿۴﴾ صلہ رحمی اسلام کا اہم حکم ہے، اس کی پاسداری اور حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے بارہا فرمایا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اس کی مکمل وضاحت اور تاکید فرماتا ہے، صلہ رحمی یہ نہیں کہ جو رشتہ دار تیرے ساتھ حسن سلوک رکھے تو اس کے ساتھ حسنِ سلوک رکھ، بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ جو رشتہ دار تجھ سے قطع تعلق کرتا ہے تو حتی المقدور کوشش کر کے اس کے ساتھ رابطہ میں رہ، اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک کر۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَیۡسَ الۡوَاصِلُ بِالۡمَکَافِیۡ وَلٰکِنَّ الۡوَاصِلَ الَّذِیۡ اِذَا انۡقَطَعَتۡ رَحِمُہٗ وَصَلَھَا (۱۵)

برابری کا سلوک کرنے والا صلہ رحمی نہیں کرتا، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جس کا رشتہ ٹوٹ جائے وہ جوڑے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ کسی مسلمان پر صدقہ کرنا کارِ ثواب ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ کرنا دہرے اجر کا باعث ہے، صدقہ کرنا اور صلہ رحمی، لیکن عداوت اور کینہ رکھنے والے رشتہ دار پر صدقہ کرنا سب سے بہترین صدقہ ہے، صدقہ، صلہ رحمی اور

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۴۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص۹۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۴۷

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری و ابوداؤد والترمذی عن ابن عمرو، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۲۲۸

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۲۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۴۴۷

کینہ اور عداوت رکھنے والے پر رحم، آقا و مولا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰی ذِی الرَّحْمِ الْکَاشِحِ (۱۷)

سب سے بہترین صدقہ کینہ ور رشتہ دار پر صدقہ کرنا ہے۔ (۱۸)

﴿۶﴾ والدین کے احکام کی تعمیل معروف کاموں میں فرض ہے، اگر وہ خلافِ شرع حکم دیں تو فرمانبرداری جائز نہیں، البتہ ان کی تعظیم، حسنِ سلوک اور صلہ رحمی ہر حال میں ضروری ہے، اگرچہ والدین فاسق و فاجر ہوں بلکہ کافر والدین کے ساتھ صلہ رحمی بھی ضروری ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھی، وہ مکہ مکرمہ میں میرے پاس آئیں میں نے حضور سید عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

صِلِیْ اُمَّکِ (۱۹)

اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر۔ (۲۰)

﴿۸﴾ دین میں جو امر ثابت ہے صرف اسی معاملہ میں کسی کی اطاعت جائز ہے، کسی ناجائز معاملہ میں کسی بڑے یا چھوٹے کا حکم ماننا جائز نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ ایک انصاری صحابی کو حضور سید عالم ﷺ نے ایک سریہ کا امیر مقرر کیا، لشکر روانہ ہوا، ایک مقام پر وہ امیر اپنے ساتھیوں سے ناراض ہو کر غضب ناک ہو گیا، امیر نے لشکر سے فرمایا، کیا تم کو حضور نبی اکرم ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟ انہوں نے کہا، ہاں، فرمایا، ایندھن اکٹھا کرو، آگ جلاؤ، پھر اس میں کود جاؤ، انہوں نے آگ جلائی، اب اس میں کودنے کے لئے تیار ہوئے، مگر ہر کوئی دوسرے کو روکے رہا، یہاں تک کہ آگ بجھ گئی، اب امیر کا غصہ فرو ہو چکا تھا، اس واقعہ کی اطلاع

(۱۷) ☆ رواہ الائمہ احمد و الطبرانی عن ابی ایوب و عن حکیم بن حزام

☆ و رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد و الترمذی عن ابی سعید

☆ و رواہ الطبرانی و الحاکم عن ام کلثوم بنت عقبۃ بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۸۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۲۵

(۱۹) ☆ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن اسماء، ج ۶، ص ۳۴۴

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۲۵

حضور نبی اکرم ﷺ کو ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا۔

لَوْ دَخَلُوْهَا مَاخَرَجُوْا مِنْهَا اَبَداً اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ (۲۱)

اگر وہ آگ میں کود جاتے تو ہمیشہ تک آگ میں جلتے، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔ (۲۲)

﴿۸﴾ بندوں سے متعلق جو حقوق ہیں وہ دو طرح کے ہیں۔

ایک وہ جن میں معافی اور درگذر جائز بلکہ مستحب اور مطلوب شرع ہے، جیسے حقوق مالیہ، یعنی دوسرے کے ذمے مال واجب ہو تو اس میں تسہیل، تاخیر یا معافی جائز ہے، اسی ضمن میں ذاتی اور شخصی حقوق ہیں۔

دوسرے وہ جن میں ڈھیل یا معافی جائز نہیں، جیسے حقوقِ شرع، ان میں ڈھیل سے دین متغیر اور حق باطل ہو جائے گا، مثلاً کوئی شریعت کی حدود کو توڑ رہا ہو تو اسے روکنا لازمی ہے۔ (۲۳)

﴿۹﴾ شریعت مقدسہ کے تمام امر، امر بالمعروف ہیں، کسی ایک باب میں ان کا احاطہ مشکل ہے، البتہ ایک حدیث شریف وارد ہے کہ حضور انور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا ہے۔

(ا) پوشیدگی اور علانیہ ہر حال میں اخلاص اختیار کروں۔

(ب) حالت غضب اور رضا میں انصاف سے کام لوں۔

(ج) امیری اور مفلسی میں میانہ روی اختیار کروں۔

(د) جو مجھ پر زیادتی کرے اسے معاف کردوں۔

(ہ) جو مجھ سے رشتہ توڑے میں اس سے رشتہ جوڑوں۔

(و) جو مجھے محروم رکھے میں اسے عطا کروں۔

(ز) میری گفتگو ذکر الٰہی ہو۔

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن علی بن ابی طالب، ج۲، ص۱۰۵۸

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۲۵

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۵،۹۶

(ح) جب میں خاموش رہوں تو اللہ کے فکر میں رہوں۔

(ط) جب میں دیکھوں تو عبرت حاصل کروں۔(۲۴)

﴿۱۰﴾ اہل علم کی یہ شان نہیں کہ وہ جاہلوں سے بحث ومباحثہ کرے، جاہلوں سے اعراض کیجئے اس سے اہل علم کی عزت میں اضافہ ہوگا۔(۲۵)

﴿۱۱﴾ نفس اور شیطان جب بھی انسان کے دل میں وسوسہ ڈالے یا گناہ پر آمادہ کرے انسان کا بچاؤ اللہ تعالیٰ عزوجل سے استغاذہ کرنے میں ہے، فوراً لاحول شریف یا تعوذ پڑھے، ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ شرِ شیطان اور شرِ نفس سے محفوظ فرمادے گا، اور اس کی بصیرت میں اضافہ کردے گا۔(۲۶)

﴿۱۲﴾ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں، وسوسوں، لغزشوں، شرِ شیطان اور شرِ نفس سے بعون اللہ تعالیٰ معصوم ہیں، ان پر شیطان کسی طرح قابو نہیں پاسکتا، قرآن مجید اور احادیث صحیحہ صریحہ میں متعدد مقامات پر اس کا

---

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۲۳

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۴۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۴۴۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۱۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۰۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۰

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۹۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۱

بیان ہے، ایک ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلاً ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت،۶۵)

بے شک جو میرے بندے ہیں (اے شیطان!) ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید المعصومین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے، عرض کیا گیا کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا۔

نَعَمْ! وَلٰـکِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ حَتّٰی اَسْلَمَ (۲۸)

ہاں، لیکن اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کے خلاف میری اعانت فرمائی ہے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے (اب وہ مجھے بدراہ نہیں چلاتا) (۲۹)

☆☆☆☆☆

(۲۸) ☆ رواہ الامام احمد عن عائشۃ صدیقہ، ج۶، ص ۱۱۵

(۲۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵ .ص ۹۵ ومابعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۴۸

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۲):

﴿مقتدی کو قرات کرنا جائز نہیں﴾

﴿تلاوت قرآن مجید کے آداب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ☆

(سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

حل لغات:

"**قُرِئَ**": قَرَأَ سے ماضی مجہول ہے، یہ قِرَاۃٌ سے بنا ہے، قِرَاۃٌ کا معنیٰ ہے پڑھنا، حروف اور کلمات میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانا، قِرَاۃ قرآن مجید کے ساتھ خاص ہے، کسی اور چیز کے پڑھنے کو قِرَاءَت نہیں کہتے۔ (۱)

"**فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ**": سَمِعَ سے باب اِفْتِعَالٌ کے وزن پر امر کا صیغہ ہے، سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعٌ سَمَاعَۃٌ کا معنیٰ ہے سننا، حروف کی کثرت معنیٰ کی کثرت اور زیادتی پر دلالت کرتی ہے، اِسْتِمَاعٌ کا معنیٰ ہے غور سے سننا۔ (۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۷۳

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۰

(۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۷۲

"وَانْصِتُوْا": نَصَتَ (از باب ضَرَبَ) نَصْتاً اور اَنْصَتَ (از باب اِفْعَال) کا معنیٰ ہے، بات سننے کے لئے خاموش ہو جانا، کلام سے رک جانا اور قرات سننے کے لئے سکوت کرنا اور قرأت کی رعایت کرنا۔(۳)

شانِ نزول:

حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قرأت کی، حضور نبی انور ﷺ کی قرأت میں خلط پیدا ہوا، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی جس سے مقتدی کو قرأت سے روک دیا گیا، خاموش رہ کر سننے کا حکم دیا گیا۔

اس کے علاوہ شانِ نزول میں دیگر چند روایات مروی ہیں مگر وہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔(۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قرآن مجید جب بھی پڑھا جائے خواہ نماز میں ہو یا نماز کے علاوہ، اس کا سننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔(۵)

---

(۳) ☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۳۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۰

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۰

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۳۵۴

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۲۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص ۴۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۰۸

﴿۲﴾ نماز فرض ہو یا واجب یا سنت، امام کی قرأت کے وقت خاموش رہنا فرض ہے، امام قرات خواہ جہر سے کرے یا خفی کرے، کیونکہ دونوں صورتوں میں امام قرأت کر رہا ہے، بہرصورت امام کی اقتدا میں قرأت سننا اور خاموش رہنا فرض ہے، مثلاً فجر کے فرض، ظہر کے فرض، رمضان المبارک میں وتر کی جماعت، نماز تراویح، نماز عیدین، نماز استسقاء وغیرہ، امام کی اقتدا میں مقتدی پر فرض ہے کہ قرأت نہ کرے بلکہ خاموش رہے، قرآن مجید کی آیت کا صریح مفہوم یہی ہے، علاوہ ازیں احادیث صحیحہ مرفوعہ کثیرہ، اجلہ صحابہ کرام، تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل اسی پر ہے، چند احادیث شریفہ یہ ہیں۔

اِذَاقَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا (۶) جب امام قرأت کرے تو (اے مقتدیو!) تم خاموش رہ کر سنو۔

مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرْاَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرْاَةٌ (۷)

جو امام کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہے تو امام کی قرأت اس مقتدی کے لئے کفایت کرتی ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ایک مقتدی صحابی رضی اللہ عنہ نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی، اختتام نماز پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

قَدْعَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْهَا (۸)

مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے بعض نے (قرأت کر کے) مجھے پریشان کیا ہے، (امام کی اقتدا میں قرأت نہ کیا کرو)

حضور پرنور نبی اکرم ﷺ نے مقتدی کو قرأت سے منع فرما دیا، حدیث شریف میں ہے۔

---

(۶) ☆ رواہ مسلم عن ابی موسیٰ، ج ۱، ص ۱۷۴

☆ وزواہ ابن ماجہ عن قتادہ و عن ابی موسی، ص ۶۱

(۷) ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر، ص ۶۱

☆ ورواہ احمد فی مسندہ عن جابر

☆ ورواہ ابن ابی شیبۃ عن عبداللہ بن شداد، ج ۱، ص ۴۱۲

(۸) ☆ رواہ مسلم عن عمران بن حصین، ج ۱، ص ۱۷۲

☆ ورواہ ابن ابی شیبۃ عن عمران، ج ۱، ص ۴۱۲

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِرْاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ (۹)

رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے مقتدی کو قرات سے روک دیا۔ (۱۰)

﴿۳﴾ قرأت یہ کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے، ظاہر ہے قرأت میں ہونٹوں کی حرکت ہوگی، ہونٹوں کی حرکت کے بغیر قرأت نہیں ہو سکتی، آہستہ پڑھنے میں اتنا ضرور ہے کہ اگر کوئی مانع مثل شور یا ثقل سماعت، نہ ہو تو خود سن سکے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کی نماز فاسد ہے۔ (۱۲)

﴿۵﴾ امام کی اتباع ضروری ہے، حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ (۱۳)

امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ امام کی سہو سے مقتدی پر سہو لازم ہے، اگرچہ مقتدی کو سہو نہ ہو، اور مقتدی کی سہو سے امام پر سجدۂ سہو لازم نہیں اور نہ مقتدی پر، اسی طرح اگر امام ظہر کی نماز میں (مثلاً) تیسری رکعت میں بغیر تشہد کے کھڑا ہو

---

(۹) ☆ رواہ عبدالرزاق عن زیدبن اسلم

☆ ونحوہ البیهقی عن ابن عمر، بحوالہ کنز العمال، ج۸، ح۲۲۹۶۹، ۲۲۹۷۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۲۸۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۱۷۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۱۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹، ص۱۵۰، ۱۵۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۴، ص۴۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۲۶

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۰

(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹، ص۱۵۲

(۱۳) ☆ رواہ مسلم، ج۱، ص۱۷۷

جائے تو مقتدی پر اتباع لازم ہے، سجدہ سہو سے نماز ہوجائے گی، اور اگر مقتدی تیسری رکعت میں بغیر تشہد کے کھڑا ہوجائے تو امام پر سجدہ سہو نہیں۔ (۱۴)

﴿۶﴾ چونکہ مقتدی پر قرأت فرض نہیں، نہ فاتحہ، نہ کوئی اور آیت کی قرأت، اسی لئے اگر مقتدی امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے تو اس کی رکعت پوری شمار ہوگی۔ (۱۵)

﴿۷﴾ قرأت کی طرح خطبہ جمعہ، خطبہ عیدین سننا بھی لازم ہے، کیونکہ ان میں قرآن مجید کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ نماز میں کلام کرنا تھوڑا ہو یا زیادہ، قصداً ہو یا سہواً، جبراً ہو یا حرمتِ کلام سے ناواقفیت سے، بہر حال نماز کو توڑ دیتا ہے۔ (۱۷)

﴿۹﴾ اگر کوئی فقہ کی تحریر لکھ رہا ہو اور اس کے برابر کوئی شخص قرآن مجید ایسی آواز سے پڑھ رہا ہو کہ لکھنے والے کو کان لگا کر سننا ممکن نہ ہو تو گناہ پڑھنے والے پر ہوگا۔ (۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر رات کے وقت چھت پر کوئی بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہو جب کہ لوگ سو رہے ہوں تو پڑھنے والا گناہ گار ہوگا۔ (۱۹)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۰، ۴۱

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۱

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۳۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص ۳۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۸۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۲

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۴۵۴

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۴۵۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۴۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۳

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۴۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۳

تنبیہ: آج کل شبینہ کے نام پر راتوں کو قرآن مجید لاؤڈ سپیکر لگا کر پڑھا جاتا ہے، جس سے قرآن مجید کی آواز پوری آبادی تک پھیل جاتی ہے، لوگ سو رہے ہوتے ہیں، اس طرح قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں۔

(۱۱) اگر پڑھنے والا یا امام فرض نماز میں قرأت کے اندر جنت اور دوزخ کا تذکرہ پڑھے تو قرأت کے دوران جنت میں داخل ہونے یا دوزخ سے پناہ کی دعا نہ مانگے۔ (۲۰)

(۱۲) منفرد فرض نماز میں قرأت چھوڑ کر دعا یا تعوذ میں مشغول نہ ہو، البتہ نفل نماز میں تلاوت کے وقت جنت یا دوزخ کا تذکرہ ہو تو دعا یا تعوذ مانگنا جائز ہے۔ (۲۱)

(۱۳) امام الائمہ کاشف الغمہ، سراج الامہ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا جلیل القدر تابعی ہیں امام المحدثین ہیں، فقہ کے ساتھ نقد حدیث اور روایت حدیث میں آپ کا علمی مرتبہ بے مثال ہے، آپ کے تلامذہ فقہاء اور محدثین کے امام ہیں، اس لئے آپ کی تقلید باعثِ رحمت اور باعثِ سہولت ہے۔ (۲۲)

(۱۴) قرآن مجید کلام الٰہی ہے جو روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے نبی آخرالزمان خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر نازل ہوئی، اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر رکھی ہے، مسلمانوں پر فرض کہ اس کے احکام پر عمل اور نواہی سے اجتناب کے ساتھ ساتھ اس کی تعظیم کریں، اس کی توہین یا گستاخی کفر ہے، اس کے اوراق، جلد، غلاف وغیرہ کی تعظیم فرض ہے۔ (۲۳)

(۱۵) قرآن مجید پڑھنے والے کے لئے چند آداب مقرر ہیں، ان میں چند ایک یہ ہیں۔

(ا) پاک جسم اور باوضو ہو کر قرآن مجید پڑھے، البتہ اگر زبانی پڑھنا ہو تو اس کے لئے وضو شرط نہیں۔

(ب) تلاوت کے وقت لباس پاکیزہ اور عمدہ ہو۔

---

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۴۵۵

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۴۵۷

(۲۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۵۲

(۲۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۵۳

(ج) تلاوت کے وقت سر ننگا نہ ہو، بلکہ عمامہ یا ٹوپی سر پر ہو۔

(د) قبلہ رو ہو کر تلاوت کرنا زیادہ افضل ہے۔

(ہ) لیٹ کر قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، اس حالت میں پاؤں سمیٹ کر رکھے، قرآن مجید کی طرح تمام اذکار و اوراد لیٹ کر پڑھ سکتا ہے۔

(و) چلتے میں، یا سواری پر یا کام کرتے وقت اگر دل تلاوت کی طرف متوجہ ہو تو تلاوت قرآن مجید جائز ہے، بشرطیکہ راستہ صاف ہو۔

(ز) ننگے بدن تلاوت جائز نہیں، اسی طرح جو آدمی ننگا ہو اس کے پاس تلاوت جائز نہیں۔

(ح) قرآن مجید کی تلاوت اور قرأت بکثرت کرنا مستحب ہے لہٰذا جن لوگوں کو خوب غور و خوض کرنے سے نئی نئی باریکیاں اور علوم سوجھ پڑتے ہیں ان کو چاہیئے کہ اس قدر تلاوت کرنے پر اکتفاء کریں جس سے پڑھے جانے والے حصے کو پوری طرح سمجھ سکنا ممکن ہو اور ایسے ہی جو لوگ اشاعتِ علمِ دین، فیصلہ مقدمات، یا اور اسی قسم کے ضروری دینی کاموں میں مصروف ہوں یا عام دنیاوی کاموں میں مشغول رہتے ہوں ان کے واسطے اسی قدر تلاوت کر لینا کافی ہے جو ان کے فرائض منصبی اور حوائج ضروریہ میں خلل انداز نہ ہو اور ان لوگوں کے علاوہ جنہیں فرصت رہتی ہے وہ جس قدر ممکن ہو اتنی تلاوت کریں۔

(ط) عورت جن دنوں میں عدم طہارت کے باعث نماز نہیں پڑھ سکتی ان دنوں میں قرآن پڑھنا اس کے لئے حرام ہے۔

(ی) تعظیمِ قرآن اور منہ کی پاکیزگی کے خیال سے مسواک کرنا مسنون ہے۔

(ک) قرأت پاک اور صاف جگہ کرے، اس کے لئے سب سے افضل مسجد ہے۔

(ل) ہر سورت کی ابتداء میں بِسْمِ اللہِ شریف پڑھنا مسنون ہے۔

(م) قرأت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللہِ پڑھنا مسنون ہے۔

(ن) قرأت قرآن مجید میں تمام اذکار کی طرح رب تعالیٰ کی رضا کی نیت کرے مگر جب نذر مانے تو نذر کی نیت سے قرأت نہ کرے۔

(ی) تلاوت میں ترتیل مسنون ہے، ترتیل یہ ہے کہ تمام حروف ایک دوسرے سے ممتاز کر کے پڑھے۔

(ع) جس کے لئے ممکن ہو وہ تلاوت کے وقت قرآن مجید کے معانی سمجھے اور ان کے مطالب پر غور کرتا جائے، اس طرح دلوں میں نور اور سرور پیدا ہوتا ہے۔

(ف) ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ص) قرآن پڑھتے رونا مستحب ہے، ورنہ رونی شکل بنا لے۔

(ق) قرأت میں خوش الحانی اور لب ولہجہ کی درستی مسنون ہے مگر گانے کی طرز پر تلاوت ممنوع ہے۔

(ر) قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے اور آہستہ آواز سے، دونوں طرح جائز ہے، حالات اور ماحول کا اعتبار کیا جائے۔

(ش) قرآن مجید کو دیکھ کر زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔

(ت) تلاوت کے درمیان کوئی شخص بات کرنا چاہے یا یہ کسی سے کچھ کہنا چاہے تو قرآن مجید بند کر لے، مختصر بات کر کے دوبارہ بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھ کر تلاوت کرے۔

(ث) عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں قرآن کا (محض) ترجمہ پڑھنا ناجائز ہے۔

(خ) ختم قرآن مجید کے دن روزہ مستحب ہے اور ختم قرآن مجید کے بعد دعا مقبول ہے۔

(ذ) ایک ختم سے فارغ ہوتے ہی دوسرا ختم شروع کر دینا مسنون ہے۔

(ض) قرآن مجید کو روزی کا ذریعہ بنانا مکروہ ہے۔

(ظ) ایصالِ ثواب کے لئے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔

(غ) قبرستان میں یا کسی مزار شریف کے پاس قرآن مجید پڑھنا باعث اجر ہے۔(۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۴

☆ الاتقان فی علوم القرآن، تالیف امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی (اردو) مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور، ص ۲۷۹ و مابعد

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۳):

﴿ذکرواذکار، جہری اور سرّی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِیۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ
بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ☆ (سورۃالاعراف آیت،۲۰۵)

اوراپنے رب کواپنے دل میں یادکروزاری اورڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اورشام اورغافلوں میں نہ ہونا۔

حل لغات:

"وَاذۡكُرۡ": یادکر،تذکرہ کر۔

اس ذِکر سے مراد ہرنوع کاذکر ہے، تسبیح تہلیل، دعا، قرأت قرآن مجید، نماز کی قرأت۔(۱)

"رَبَّكَ": پالنےوالا، اللہ تعالیٰ کاصفاتی نام۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسم رب کاذکر شوق، رغبت اورامید دلانے کے لئے استعمال ہواہے۔(۲)

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۰۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۱۷۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص۱۱۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۹،ص۱۵۴
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(ار دو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۴،ص۴۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص۳۵۵
(۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۱۷۳

"فِی نَفْسِكَ": اپنے جی میں، دل میں۔

ذکر اس طرح کرے کہ کلمات کے معانی پر غور کرے اور صفات کا عرفان حاصل کرے۔(۳)

"دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ": دُوْنَ بمعنیٰ کم، اور جَهْر سے مراد چیخ و پکار۔

مراد یہ کہ اس طرح پڑھے نہ بہت بلند ہو کہ خود تکلیف اٹھائے اور دوسروں کو تکلیف دے، اور نہ اتنی آہستہ کہ خود نہ سن سکے، متوسط آواز سے، اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرے کہ اس کی صفات کمال و عزت، عظمت اور جلال و جمال مستحضر ہوں۔(۴)

"بِالْغُدُوِّ": طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کا وقت، صبح، دن کا ابتدائی پہر۔(۵)

"اَلْاٰصَال": جمع ہے اَصِیْل کی، اس سے مراد عصر سے مغرب تک کا وقت ہے، دن کا آخری حصہ۔(۶)

صبح اور شام سے مراد یہ دونوں وقت ہیں، محاورہ کے طور پر اس کا مفہوم ہوگا، ہر وقت۔(۷)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۲۹

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۴

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۳۵۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ص ۴۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۶۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۲۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۳

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۱۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۱۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۷

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص ۱۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۳۵۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۲۶۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر بہترین عبادت ہے، بارہا قرآن مجید نے اس کی تاکید فرمائی ہے، احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ اسی پر دلالت کرتی ہیں، انبیاء و مرسلین اور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی سیرتیں اور اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول اس کے عمدہ دلائل ہیں، ذکر کرنے والے کا سب سے اعلیٰ انعام رب العزت جل شانہ کا جلیس و ہم نشین ہونا ہے، حدیث قدسی شریف میں ہے۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَامَعَ عَبْدِیْ مَاذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاهُ (۸)

اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں میں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں۔

مومن پر لازم ہے کہ اس کا کوئی سانس ذکر الٰہی سے خالی نہ ہو اور اس کا کوئی فعل حکم الٰہی کے خلاف نہ ہو۔(۹)

﴿۲﴾ ذکر دو نوعیت کا ہے۔

اول: ذکر جلی یعنی ایسی آواز سے ذکر کرنا کہ خود بھی سنے اور دوسرے بھی اس کا ذکر سنیں، جیسے قرآن مجید کی نماز فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ وعیدین میں قرأت، اذان، تکبیرات انتقالیہ، تکبیرات تشریق، تلبیہ وغیرہ۔

دوم: ذکر خفی یعنی ایسی آواز سے قرأت کرنا کہ صرف خود سنے اور اس کے پاس والا خفیف آواز سنے، جیسے نماز ظہر اور عصر میں قرات، نمازوں میں قرأت کے علاوہ دیگر اذکار اور دعائیں۔

ذکر دونوں طرح سے جائز ہے، ذکر کرنے والے کے حالات، کیفیات، موقع اور وقت کے اعتبار سے بعض

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۱۱۲۲

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۷۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۰۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۵

اوقات ذکر خفی افضل ہوتا ہے اور بعض اوقات ذکر جلی افضل ہوتا ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ مفہوم کے اعتبار سے ذکر میں وسعت ہے، اللہ تعالیٰ کی عظمت، جلال، اس کی قدرت کے دلائل اور اس کی آیات میں غور وفکر...... ذکر بلکہ افضل ذکر ہے، اس سے دعا مانگنا، اس کی ثنا بیان کرنا، قرآن مجید کی قرأت کرنا، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا، انبیاء و مرسلین، صدیقین، صالحین، شہداء اور اولیاء اللہ کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، مومن پر لازم ہے کہ ذکر کی ان انواع میں سے کسی نہ کسی نوع میں ہر وقت مشغول رہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ قرأت کی کم از کم حد یہ ہے کہ اگر کوئی مانع مثل شور یا ثقل سماعت نہ ہو، تو اپنے کان سن لیں، حروف کی ادائیگی بظاہر زبان کی حرکت سے ہوگی، اگر زبان یا ہونٹ حرکت نہ کرے تو قرات نہ ہوگی، اور نہ الفاظ کی ادائیگی، وہ احکام جن کا تعلق حروف اور الفاظ کی ادائیگی سے ہے وہ ثابت نہ ہوں گے، مثلاً نکاح، طلاق، ذبح، نماز کی قرات۔(۱۲)

﴿۵﴾ ذکر جہری چلاّ کر نہ کرے، اس سے اسے خود تکلیف ہوگی اور دوسروں کو بھی تکلیف ہوگی، متوسط آواز سے ذکر کرے، اسی طرح جہری نماز میں متوسط آواز سے قرأت کرے زیادہ چیخ کر نہ کرے۔(۱۳)

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۴

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۵۵

(۱۲) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۰۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۰۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص۴۵۸

﴿۶﴾ جو شخص نماز میں مشغول ہے اس کے پاس بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا یا بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے۔(۱۴)

﴿۷﴾ قرآن مجید کو باآواز بلند اور پست آواز سے، دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جہری یا سری قرأت قرآن کی افضلیت کا مدار حالات اور ماحول سے ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ قرآن مجید کی تلاوت کی مجلس میں ہر ایک آہستہ آواز سے پڑھے اگر بلند آواز سے پڑھے گا تو چونکہ ہر ایک خود تلاوت کر رہا ہے اس لئے بلند آواز سے پڑھنے والا خود گناہ گار ہوگا، اسی طرح مجلس تلاوت قرآن مجید میں کلام کرنا حرام ہے۔(۱۶)

﴿۹﴾ قرآن مجید کو حسنِ صوت یعنی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیے، غم انگیز، خوف آفرین، شوق افزا لہجہ ہو، مگر راگ اور گانے کی طرز پر قرآن مجید پڑھنا منع ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ رات میں نماز پڑھنے والے منفرد کو اختیار ہے کہ قرأت جہری کرے یا سری، نماز فرض ہو یا نفل۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ دعا بلند آواز اور پست آواز سے دونوں طرح جائز ہے، لیکن دعاء میں اخفا افضل ہے۔(۱۹)

﴿۱۲﴾ ذکر، دعا اور قرأت ہر وقت جائز ہے، البتہ فجر کے وقت اور بعد عصر مستحب ہے۔(۲۰)

---

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۲۶۰

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۴۵۸

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۱۵

(۱۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۴۵۸

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۴۵۸

(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۸۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۴۶۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۴۴

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷،ص ۳۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر، ج۱۵،ص ۱۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۹،ص ۱۵۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۱۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴،ص ۴۱۲

﴿۱۳﴾ طلوع فجر سے چاشت تک اور عصر کی نماز سے نماز مغرب تک نفل نماز مکروہ ہے، اسی طرح زوال کے وقت بھی نماز مکروہ ہے۔(۲۱)

﴿۱۴﴾ ذکر میں غفلت جائز نہیں، اسی طرح غافلین کی مجلس میں بیٹھنا منع ہے، اس سے دل میں غفلت پیدا ہوتی ہے، اسی طرح وہ قلب جو ذکر سے خالی ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔(۲۲)

﴿۱۵﴾ اللہ کریم جل مجدہ سے دعا اس حالت میں کرے کہ اس کا خوف اور اس سے قبولیت کی امید دونوں بیک وقت موجود رہیں، حدیث شریف میں ہے۔

لَوْوُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرِجَاءُ ہٗ لَاعْتَدَلَا (۲۳)

مومن کے خوف اور امید کو اگر وزن کیا جائے تو دونوں برابر ہوں گے۔(۲۴)

﴿۱۶﴾ زندگی میں خوف الٰہی غالب رہنا چاہئے، البتہ موت کے آثار ظاہر ہونے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت پر امید غالب ہو جائے، حدیث قدسی شریف میں ہے۔

یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَاعِنْدَظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (۲۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندے کے گمان کے مطابق اس سے برتاؤ کرتا ہوں۔(۲۶)

---

(۲۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۱۵
(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۱۲۹
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص۱۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۵۴
(۲۳) ☆ رواہ الامام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی فی کتابہ الدّر المنثور لاحادیث المشتھرہ، بحوالہ......
☆ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۶، ص۷۸۸
(۲۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص۱۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳
(۲۵) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۱۱۰۱
(۲۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۳

﴿۱۷﴾ آیت یا حدیث اگر چہ ایک واقعہ سے متعلق ہوں اگر ان کے کلمات عام ہوں تو اس کا حکم عام ہوگا۔(۲۷)

﴿۱۸﴾ ذکر خفی میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے اور وہ قبولیت کے قریب ہے۔(۲۸)

اے اللہ! ہم تجھ سے قلب خاشع، زبان ذاکر اور دعا کی مقبولیت کا سوال کرتے ہیں، عطا فرما۔

بحرمة سيد الابرار عليه تحية الغفار وسلام الستار وعلى اله واصحابه وعلماء ملته الى يوم القرار

☆☆☆☆☆

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۲۹

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۴

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۴):

سجدۂ تلاوت

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوۡنَهٗ وَلَهٗ يَسۡجُدُوۡنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت،۲۰۶)

بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

حل لغات:

"**عِنۡدَ رَبِّكَ**": عِنۡدَ بمعنیٰ پاس، نزدیک، عزت، شرف۔

تیرے رب کے پاس، یاہاں سے مراد یہ ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ جل وعلا کے ہاں بڑی عزت وشرف ہے۔

یادرہے کہ اللہ تعالیٰ مکان، مکانیات، جہت اور جہت کے لوازم سے پاک ہے، وہ موجود ہے مگر جسم اور جسمانیات سے پاک ہے۔(۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۳۵۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص۱۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۷۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴، ص۲۶۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۵۵

"**لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ**": وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے، مقربانِ بارگاہِ رب العزت کو جو عزت وشرف ملا ہے وہ اس کی اطاعت اور عبادت سے ملا ہے، بھلا وہ اس کی عبادت سے کس طرح منہ موڑ سکتے ہیں۔

"**يُسَبِّحُوْنَهٗ**": وہ اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ان کا وظیفہ "سُبْحَانَ اللهِ" ہے، تسبیح سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف اور اقرار کرنا، ہر عیب، نقص، عجز اور ہر اس شئ سے، جو اس کی پاک شان کے لائق نہیں، پاکیزگی بیان کرنا، اسی کا نام تنزیہ ہے۔ (۲)

"**وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ**": اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں، سجدہ سے مراد عبادت اور عاجزی ہے، اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ عزاسمہ کے بعض بندے اس کے ہاں مقرب اور عظمت وشرف والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے مقام قرب عطا فرمایا ہے، ان میں ملائکہ مقربین، انبیاء ومرسلین، صدیقین اور صالحین ہیں، آیت مبارکہ بالا کے علاوہ قرآن مجید میں متعدد آیات اور احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ میں اس کا بیان واضح موجود ہے، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے بارے میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيْهًا (سورۃ الاحزاب آیت، ۶۹)

اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۵۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۵۵
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۴، ص ۲۱۲

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۵۱

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت،۴۵)

رودار ہوگا دنیا و آخرت میں اور قرب والا۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ مَنْ لَّوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ (۴)

بے شک اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی عزت و کرامت کی وجہ سے اس قسم کو پورا کر دیتا ہے۔(وہی کچھ ہوجاتا ہے جو وہ کہہ چکے ہوتے ہیں)

مومن پر فرض ہے کہ ان مقربانِ بارگاہِ رب العزت کی تعظیم وتوقیر بجالائے اور ان کا ادب واحترام کرے۔(۵)

﴿۲﴾ مقربان بارگاہ رب العزت کی پیروی مومن پر فرض ہے،یہ حضرات اللہ تعالیٰ جل وعلا کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اس کی اطاعت ان کا وظیفہ ہے،مومن پر لازم ہے کہ وہ عبادت اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہے۔(۶)

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن انس ،ج ا ،ص ۳۷۲

☆ ورواہ البخاری فی کتاب الجهادو التفسیرو الادب و الایمان

☆ ورواہ الائمه احمدو البخاری ومسلم وابوداؤدو النسائی وابن ماجه عن انس بن مالک بحواله......

☆ جامع صغیر،ج ا ،ص ۱۷۱

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۷،ص ۳۵۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ازهر'،ج۱۵،ص ۱۱۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۹،ص ۱۵۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٰپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۴،ص ۲۶۲

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان،ج ۲،ص ۸۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۷،ص ۳۵۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر،ج ۲،ص ۲۸۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ازهر'،ج۱۵،ص ۱۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج ۲،ص ۱۷۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۹،ص ۱۵۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٰپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۴،ص ۲۶۲

﴿۳﴾ سجدہ اور عبادت بندے کو بڑا بنا دیتی ہے، رب تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے، دنیا و آخرت میں اس کی عزت بڑھ جاتی ہے، لہٰذا طالبِ عزت کے لئے لازم ہے کہ کثرتِ سجود اور عبادت الٰہی میں مشغول رہے، حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَاتَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ خَطِيْئَةً (۷)

کثرت سجدہ تم پر لازم ہے، کیونکہ جو بھی تو سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تیرے درجے بڑھاتا ہے اور تیرے گناہ معاف فرماتا ہے۔ (۸)

﴿۴﴾ جب بھی آیتِ سجدہ پڑھے یا سنے اس وقت سجدہ ءِ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں ضروری ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے اور سننے والا عام ہے وہ قصداً سنے یا بلا قصد۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطٰنُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَاوَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ (۹)

جب ابن آدم آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے میری بربادی! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا، اس کے لئے جنت ہے، اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سجدہ ءِ تلاوت پڑھتے اور سنتے وقت ہمیشہ سجدہ کیا۔

---

(۷) ☆ رواہ الائمہ احمد و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ثوبان و ابی الدرداء ،بحوالہ جامع صغیر ،ج ۲،ص ۱۰۳

(۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور ،ج ۲،ص ۱۷۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ،ج ۴،ص ۲۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ،ج ۱۵،ص ۱۱۱

(۹) ☆ رواہ الائمہ احمد و مسلم و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ،بحوالہ جامع صغیر ،ج ۱،ص ۵۲

حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَءُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ ......الحدیث (١٠)

نبی اکرم ﷺ جب بھی آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔(١١)

﴿۵﴾ قرآن مجید میں چودہ سجدہ تلاوت ہیں، تفصیل یہ ہے۔

پہلا: اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ☆

(سورۃالاعراف آیت،٢٠٦)

دوسرا: وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ☆

(سورۃالرعدآیت،١٥)

تیسرا: وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ☆

(سورۃالنحل آیت،٤٩)

چوتھا: قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ☆ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ☆ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیات١٠٧......١٠٩)

پانچواں: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۙ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآئِيْلَ ۙ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ☆

(سورہ مریم آیت ٥٨)

---

(١٠) ☆ رواه البخاری عن ابن عمر، ج ١، ص ١٤٦

(١١) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص ٨٣٠

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد المالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٧، ص ٣٥٧

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ٣٠٨

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج٢، ص ١٧٤

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج٩، ص ١٥٥

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٤، ص ٤٦٣

چھٹا: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ☆

(سورۃالحج آیت ۱۸)

ساتواں: وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا☆

(سورۃالفرقان آیت،۶۰)

آٹھواں: اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ☆اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ☆

(سورۃالنمل آیات،۲۵،۲۶)

نوواں: اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ☆

(سورہ الٓم السجدہ آیت،۱۵)

دسواں: فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ☆ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ☆

(سورہ ص آیات ،۲۴،۲۵)

گیارھواں: وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ☆ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ☆

(سورہ حٰمٓ السجدہ آیات ،۳۷،۳۸)

بارھواں: فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا☆

(سورہ النجم آیت،۶۲)

تیرھواں: فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ☆وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ☆(سورہ انشقاق آیات،۲۰،۲۱)

چودھواں: كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ☆

(سورہ اقرأ آیت،۱۹) (۱۲)

﴿۶﴾ سجدہ تلاوت کے ادا کی وہی شرائط ہیں جو نماز کی ہیں ماسوا تکبیر تحریمہ اور سلام کے، طہارت، نیت، استقبال قبلہ، وقت سجدہ تلاوت کے لئے شرط ہیں۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۵۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۵۸

﴿۷﴾ جس وقت میں نماز مکروہ ہے اس وقت سجدہ ءِ تلاوت مکروہ ہے، نماز فجر کے بعد چاشت تک، زوال، نماز عصر کے بعد سے مغرب تک۔(۱۴)

﴿۸﴾ اگر نماز کی قرات کے درمیان سجدہ ءِ تلاوت کی آیت تلاوت کرے تو فوراً نماز میں سجدہ کر لے، پھر قیام میں اور قرات کر کے رکوع کرے، اور اگر آیت سجدہ ءِ تلاوت پڑھ کر فوراً رکوع میں چلا گیا تو بھی سجدہ ءِ تلاوت ادا ہو گیا۔(۱۵)

﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ مکان، جہت، جسم اور ان کے لوازمات سے پاک ہے، کیونکہ یہ حوادث کی صفات ہیں اور وہ واجب الوجود ہے، اِمکان اور حدوث سے اس کا کوئی واسطہ نہیں، اس لئے ذات باری تعالیٰ عزوجل کے لئے مکان ثابت کرنا مثلاً یہ کہنا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہے، کفر ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ نے بعض بندوں کو عزت و وجاہت اور شرف و کرامت عطا فرمائی ہے، ان مقربان بارگاہ رب العزت کی تعظیم مومن پر فرض ہے، ان کی توہین کفر ہے، اللہ تعالیٰ کے مقربان میں انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، صدیقین، صحابہ، اولیائے کاملین شامل ہیں۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات بابرکات قدسی صفات ہر عیب، نقص اور عجز سے پاک ہے، جو شئے اس کی اعلیٰ ذات کے لائق نہیں اسے اس سے دور ماننا اور اقرار کرنا فرض ہے، سبحان اللہ کا وظیفہ اس کی پاکیزگی بیان کرنے کے

(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۵۸

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۵۹

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۵۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۵، ص ۱۱۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۵۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۴۶۲

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۵۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج ۱۵، ص ۱۱۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۵۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۴۶۲

لئے پڑھا جاتا ہے۔(۱۸)

الحمدللہ رب العالمین حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

۱۳رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ/ ۱۹نومبر ۲۰۰۲ء بروز منگل سورۃ الاعراف کے احکام شرعیہ سے متعلق آیات کریمہ کے احکام کی تالیف وترتیب سے فارغ ہوا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق رفیق، اس کے حبیب ومحبوب رسول کریم ﷺ کے طفیل، والدین، اساتذہ اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے ممکن ہوا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور فقیر حقیر پر تقصیر غفرلہ القدیر کی لغزشوں کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔

☆☆☆☆☆

(۱۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۵۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۱۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۴، ص ۲۱۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۵):

سورۃ الانفال

﴿مال غنیمت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ☆ (سورۃ الانفال آیت، ۱)

اے محبوب! تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حل لغات:

"اَلۡاَنۡفَال": جمع ہے اس کا واحد نَفَلٌ ہے۔

لغت میں نَـفَـل زیادتی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، ہبہ اور بخشش کو بھی نفل کہتے ہیں، اولاد میں بیٹا اصل ہے اور پوتا اس کی فرع اور اولاد میں زائد ہے اس لئے پوتا کو بھی نَافِلَۃً کہتے ہیں، قرآن مجید میں ہے۔

وَ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ نَافِلَۃً ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت، ۷۲)

اور ہم نے اسے (ابراہیم کو) اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص

کا سزاوار کیا۔

فرض اور واجب سے زائد نماز یا عبادت کو اسی لیے نفل کہتے ہیں، شریعت میں نفل سے مراد مال غنیمت ہے، کیونکہ یہ مقصود جہاد سے زائد عطیہ ربانی ہے، بعض اوقات غنیمت اور نَـفَـل میں خفیف سا فرق کیا جاتا ہے، یعنی جو مال مشقت یا بغیر مشقت سے استحقاق یا بغیر استحقاق فتح سے پہلے یا بعد حاصل ہو وہ غنیمت ہے، لیکن غنیمت میں سے تقسیم غنیمت سے پہلے کسی کو زائد حصہ عطا کرنا نفل کہلاتا ہے۔(۱)

"وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡـنِكُمۡ": ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ سے مراد آپس میں صلح رکھو، یعنی صلہ رحمی، مودت اور محبت کے طور پر آپس کے معاملات درست رکھو۔(۲)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۵۰۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۳۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۱۳۰۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۸،ص ۱۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۳۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۱۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۱۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۱۷۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۰۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۲۸۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۹،ص ۱۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر' ج۵،ص ۱۱۴

(۲) ☆ المفردات فی غریب القران ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۱۸

☆ تفسیرالقران المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۱،ص ۲۸۵

"قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ": غنیمت کا مالک اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے، اس نے اپنے فضل سے اس کی تقسیم کا اختیار اپنے محبوب رسول اعظم ﷺ کو عطا فرمایا ہے، مختار و ماذون رسول ﷺ اس مال سے جسے چاہیں، جتنا چاہیں، جب چاہیں، جو چاہیں عطا فرمائیں، مخلوق میں سے کسی کو اس بارے میں رائے یا اعتراض کا حق نہیں۔ (۳)

شانِ نزول :

اس آیت مبارکہ کے نزول میں متعدد واقعات مروی ہیں، ممکن ہے تمام واقعات کے پیش آنے پر آیت نازل ہوئی ہو۔ (۴)

(۱) غزوۂ بدر کے موقعہ پر حاصل ہونے والے مال غنیمت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ اس کی تقسیم کیسے ہو، چونکہ اسلام میں یہ پہلی غنیمت تھی، اس کے احکام موجود نہ تھے کہ اس میں سے کس کس کو کتنا حصہ ملے گا، مہاجرین کو، یا انصار کو، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ مال غنیمت کی تقسیم کا اختیار صرف رسول اللہ ﷺ کو ہے، کسی دوسرے کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔ (۵)

(۲) غزوہ بدر کے مجاہدین کی تعداد تین سو تیرہ تھی، جس میں سے تین مہاجر اور پانچ انصاری وہاں موجود نہ تھے، یہ حضرات حضور سید عالم ﷺ کے حکم کی تعمیل میں بدر سے باہر مختلف فرائض انجام دے رہے تھے، حضرت عثمان

---

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۸۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۰۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۱۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۲۹

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۱۶

(۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۲۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۶۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۱۰

ذی النورین، حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم مہاجر تھے! اور حضرت ابولبابہ مروان بن منذر، حضرت عاصم، حضرت حارث بن حاطب، حضرت حارث بن صمہ اور حضرت خواث بن جبیر رضی اللہ عنہم انصاری تھے، مال غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ان غیر موجودین کو بھی حصہ دیا، بعض حاضرین نے سوچا کہ یہ حضرات غزوہ کے قتال میں شریک نہیں ہوئے انہیں حصہ کیوں دیا گیا، اس موقعہ پر آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اختیار کو بیان فرمادیا گیا۔(۶)

(۳) غزوہ بدر کے موقعہ پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تین حصوں میں بٹ گئے، ان میں سے نوجوان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قتال میں مشغول ہوئے، بڑے بوڑھے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جھنڈے تھامے رکھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں مصروف رہے، تاکہ آپ ﷺ کو کوئی گزند نہ پہنچے، بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار کا چھوڑا ہوا مال جمع کیا، فتح کے بعد مال غنیمت کی تقسیم پر اختلاف رائے ہوگیا، قتال کرنے والوں نے کہا ہم نے قتال جیسا مشکل کام کیا، ہماری وجہ سے فتح ہوئی، لہٰذا مال غنیمت ہمیں ملنا چاہئے، جمع کرنے والوں نے اپنا استحقاق بتایا، بوڑھے جھنڈا اٹھانے والوں اور حضور ﷺ کے حصار پر مامور حضرات نے فرمایا کہ ہم نے اہم ترین فریضہ ادا کیا ہے، اگر قتال کرنے والوں کو خدانخواستہ پیچھے ہٹنا پڑتا تو ہم ہی پناہ گاہ تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی حفاظت سب سے اہم فریضہ ہے، اس لئے ہم بھی حقدار ہیں، اس اختلاف رائے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بیان کرنے کے لئے آیت نازل ہوئی کہ مال غنیمت تقسیم کرنے کا اختیار صرف رسول مختار ﷺ کو ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں مال کو برابر تقسیم فرمادیا۔(۷)

---

(۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۱۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۲۱

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۴۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۳۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۳۶۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۸۳
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۷۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۱۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۱۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۰

(۴) حضرت سعد بن ابی وقاص (اور ایک روایت کے مطابق سعد بن معاذ) رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ غزوۂ بدر میں میرے بھائی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، میں نے سعید بن العاص کو قتل کر دیا اور اس کی تلوار لے لی، وہ تلوار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ مجھے ہبہ فرما دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے، اسے مالِ غنیمت میں شامل کر دو، میں نے یہ تلوار مالِ غنیمت میں شامل کر دی، لیکن اپنے بھائی کی شہادت اور پھر خود حاصل کی ہوئی تلوار سے محروم رہنے سے اتنا غمناک ہوا کہ اس کی کیفیت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، اس پر تھوڑی ہی دیر گذری کہ سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے طلب فرمایا، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اب مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا اختیار مجھے عطا فرما دیا ہے، اب جاؤ اور وہ تلوار لے لو، میں نے وہ تلوار لے لی۔ (۸)

(۵) حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں ایک تلوار پڑی ہوئی ملی، دونوں نے تقاضا کیا کہ تلوار اسے ملے، حضور ﷺ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا، آپ نے فرمایا یہ تلوار تم دونوں میں سے کسی کی نہیں، اس پر سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ (۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷، ص ۳۶۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۲۸۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۰۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۷۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۱۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹، ص ۱۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۲۹
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۹
(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۳۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۲۰

(۶) پہلی قوموں پر مال غنیمت سے استفادہ کرنا جائز نہ تھا،غزوہ بدر میں مسلمانوں کو پہلی مرتبہ مال غنیمت ملا،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور آقا ومولیٰ نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ حلال ہے یا حرام؟اس پر سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔(۱۰)

اس کے علاوہ بھی شان نزول میں چند واقعات مروی ہیں۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مال غنیمت مسلمانوں کے لئے حلال ہے،یہ پہلی امتوں پر حرام تھا،اس عطیہ الٰہی کی جلت قرآن مجیداور احادیث صحیحہ اوراجماع امت سے ثابت ہے،ارشادربانی ہے۔

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃالانفال آیت،۶۹)

تو کھاؤ جوغنیمت تمہیں ملی،حلال پاکیزہ اوراللہ سے ڈرتے رہو،بے شک اللہ بخشنے والامہربان ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِخَمْسٍ بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً وَذُخِرَتْ شَفَاعَتِيْ لِاُمَّتِيْ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا اَمَامِيْ وَشَهْرًا خَلْفِيْ وَجُعِلَتِ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ (۱۱)

مجھے دیگرانبیاء پر پانچ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے،میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیاہوں اورمیری شفاعت میری امت کے لئے محفوظ کرلی گئی ہےاوررُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہےایک مہینہ کی مسافت آگےاورایک مہینہ کی مسافت پیچھے،اورتمام زمین میرے لئے سجدہ گاہ اورپاک بنادی گئی ہے،اورمیرے لئے غنیمتوں کوحلال کردیا گیاجومجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال

(۱۰) تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج۱۵،ص۱۱۵

التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۴۲۹

(۱۱) رواہ الطبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید،بحوالہ جامع صغیر،ج۲،ص۱۲۶

نہ تھی۔(۱۲)

﴿۲﴾ حربی کافر کا جو مال مسلمانوں کے ہاتھوں میں آئے اس کی مختلف قسمیں ہیں۔

اول: غنیمت: کفار سے جنگ کے بعد ان کا جو مال مسلمانوں کے ہاتھ لگے، نقدی، سونا، چاندی، جنس غلہ، اسلحہ، لباس وغیرہ۔

دوم: فَے: حربی کفار کا مال اگر قتال کے بغیر ہاتھ لگے بایں طور کہ مسلمانوں نے کفار پر حملہ کیا وہ بغیر مقابلہ شکست تسلیم کر گئے۔

سوم: سَلَب: وہ اشیاء اور نقدی وغیرہ جو مقتول حربی کافر کے پاس سے ملے، جیسے اس کا لباس، اسلحہ، ہتھیار، سواری، سواری کا ساز وسامان وغیرہ۔

چھارم: قَبض: بمعنیٰ مقبوض، تقسیم سے پہلے غنیمت کا جمع شدہ مال۔

پنجم: نَفَل: وہ مال جو امیر لشکر میدان جنگ میں خاص بہادری کے لئے اس کے حصہ سے زائد مقرر کردے۔

یہ تمام مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۳۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۲۸۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹،ص ۱۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۷۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه حلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاویٔ ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص ۱۱۶

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۳۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۶۱
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'منبوعه مصر، ج۲،ص ۲۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹،ص ۱۶۰
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۴۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۷۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۷۵

﴿۳﴾ مال غنیمت کی تقسیم کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب وحبیب رسول ﷺ کو عطا فرمادیا ہے، کیونکہ آپ ﷺ امیر لشکر ہیں، آپ ﷺ کے وصال کے بعد اسلامی لشکر کو یہ اختیار ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ مالِ غنیمت تقسیم کرے۔(۱۴)

﴿۴﴾ امیر لشکر کے لئے لازم ہے کہ لشکریوں سے وہ وعدہ کرے جو وہ پورا کرسکتا ہے، اور اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرے، وعدہ کے پورا نہ کرنے والے پر کوئی اعتماد نہیں کرتا۔(۱۵)

﴿۵﴾ مال غنیمت کے مقررہ حصہ سے زائد کی شرط لگانا جنگ پر آمادہ کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے اور جنگ جیتنے کے دوسرے حربوں کی طرح یہ حربہ بھی جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اعظم ﷺ سے ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ......الآیة (سورۃ الانفال آیت،۶۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے غزوہ حنین میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے وعدہ فرمایا۔

مَنْ قَتَلَ کَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ (۱۶)

جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس کا مال اس کے لئے (حلال) ہے۔

آج کے دور میں جب کہ لشکر با قاعدہ تنخواہ دار ہے، زمانہ امن اور حالت جنگ میں اسے مقرر مشاہرہ ملتا رہتا ہے لیکن کفار کے ساتھ جنگ میں انہیں مختلف مراعات، انعامات اور تمغہ جات کی ترغیب دے کر عمدہ کارکردگی

---

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه ،ج۲ ،ص ۲۸۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۰۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر'، ج ۱۵ ،ص ۱۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور ،ص ۴۲۹
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۲۰

(۱۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور ،ص ۴۲۸
☆ احکام القران از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۵

(۱۶) ☆ رواه البخاری و مسلم بحواله کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ،ص ۴۸۰

دکھانے کا موقعہ دیا جاتا ہے، یہ جائز ہے۔(۱۷)

﴿۶﴾ مال غنیمت کے پانچ حصے کئے جائیں گے، چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے اور ایک حصہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے مختص ہوگا اور پھر پانچویں حصہ کے پانچ حصے ہوں گے، ایک حصہ نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ کے لئے، ایک حصہ حضور ﷺ کے قرابت داروں، ایک حصہ یتیموں، ایک حصہ مسکینوں اور ایک حصہ مسافروں کے لئے ہوگا۔

(مزید تفصیل سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۴۱ کے احکام میں بیان ہوگی۔ان شاء اللہ)(۱۸)

﴿۷﴾ مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے یا خمس میں سے کسی مجاہد کو انعام دینا جائز ہے، یہ نفل کہلاتا ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے کسی کو اس میں سے اپنے طور پر لینا جائز نہیں، لیا ہوا مال چوری شمار ہوگا، اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ بہادروں کو فتح کمزوروں، ضعیفوں اور بیمار مجاہدین کی دعا کی برکت سے حاصل ہوتی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے بعد مال غنیمت کو برابر تقسیم کرنے کا حکم دیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ اس سوار کو جو قوم کی حفاظت کرتا ہے اتنا ہی حصہ دے رہے ہیں جتنا ایک کمزور آدمی کو (جو اپنی حفاظت نہیں کرسکتا دوسروں کو کیا بچائے گا) فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، (کیا تم اتنا بھی

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۳۶۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۲۰
(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۳۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص ۳۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰
(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی. (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۱۶
(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰

نہیں جانتے کہ) تمہیں فتح کمزوروں کی (برکات اور دعاؤں کی) وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ قتال میں مومن کی نیت اعلاء کلمۃ اللہ ہونی چاہئے، اپنی بہادری کے جوہر دکھانے یا مال غنیمت کی نیت سے قتال جائز نہیں، ویسے یہ اشیاء اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتا ہے۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے مال غنیمت سمیت تمام کائنات کا حضور نبی اکرم ﷺ کو مالک ومختار بنا دیا ہے، تقسیم کا اختیار آپ ﷺ کے دست مقدس میں دے دیا گیا ہے، اب دنیا میں کسی کو، جو کچھ، جتنا کچھ اور جب ملتا ہے، آپ ﷺ ہی کے توسط سے ملتا ہے، اس لئے مومن کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ممنونِ احسان رہنا چاہئے، آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ ...... الحدیث (۲۳)

اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (۲۴)

حضور رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تقسیم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمام نعمتیں میرے خزانے میں رکھ دی ہیں۔

حضور قاسم نعمت جان رحمت ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی (اور ہے اور رہے گی) جو کچھ کسی کو عطا فرما دیا اس سے واپس نہیں لیتے۔ (۲۵)

---

(۲۱) ☆ اس حدیث کو محمد بن یوسف صالحی نے سبیل الرشاد میں بیان کیا ہے۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۳۹

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن عقبہ، ج۲، ص ۵۸۵

(۲۴) ☆ رواہ البخاری تعلیقاً، ج۱، ص ۴۳۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۳۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۱۲

﴿۱۲﴾ رسول اکرم نبی معظم ﷺ جس سے جو وعدہ فرماتے ہیں وہ پورا فرماتے ہیں، آپ سے خلفِ وعدہ کا صدور جائز نہیں، اس لئے مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ کے وعدوں پر کامل یقین رکھے، اس میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں۔(۲۶)

﴿۱۳﴾ صلہ رحمی، مؤدت اور محبت کے طور پر آپس کے معاملات کی اصلاح کرنا ہر مومن پر فرض ہے، مخالفت، مخاصمت اور منازعت سے اجتناب لازم ہے۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے کلام، تحریر، تقریر، گفتگو، جلوت، خلوت میں جب بھی اپنے پیارے رسول آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرے تعظیم و توقیر کے ساتھ کرے، اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے محبوب و مکرم نبی ﷺ کا ذکر فرماتا ہے اس میں عظمت شان کے جلوے نمایاں ہوتے ہیں۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول اکرم ﷺ کا اکٹھا ذکر کرنا جائز اور سنت الٰہیہ ہے، مثلاً یوں کہنا جائز ہے، اللہ رسول نے غنی کر دیا، نعمتیں اللہ رسول کی طرف سے ہیں۔(۲۹)

﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کی غیر مشروط اطاعت ہر مسلمان پر ہر وقت فرض ہے، اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کے کسی حکم یا فیصلہ کے خلاف زبان سے کچھ کہنا یا دل میں ملال لانا کفر ہے، شرطِ ایمان یہ ہے کہ آپ ﷺ کے تمام فیصلوں اور حکموں کو صدقِ دل سے تسلیم کرے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ☆

(سورۃ النساء آیت، ۶۵)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے

(۲۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۵

(۲۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۸۵

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۶۴

(۲۹) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۶۴

میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔(۳۰)

﴿۱۷﴾ اہل علم وفقاہت سے مسئلہ پوچھنا یا فتویٰ لینا جائز اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہے، جاہل اور ناواقف سے مسئلہ پوچھنا یا جاہل کو مسئلہ بتانا جائز نہیں۔(۳۱)

☆☆☆☆☆

---

(۳۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۱۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۱۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۸

(۳۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۱۰

☆☆☆☆☆

باب(١٦٦):

﴿جہادِ اسلامی میں تائیدِ ربانی﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَاءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ☆ (سورۃالانفال آیت،١١)

جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کرے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے۔

حل لغات:

"یُغَشِّیْکُمْ": غَشِیَ سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے ڈھانپنا، پردہ ڈالنا، گھیر لینا۔(١)

"النُّعَاسَ": اونگھ، حواس کی سُستی، خفیف نیند، امن کی وہ حالت جس میں خوف نہ ہو۔(٢)

(١) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م٥٠٢ھ)'مطبوعہ کراچی،ص٣٦١
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج٢،ص٢٦
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص٤٢٧

(٢) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م٥٠٢ھ)'مطبوعہ کراچی،ص٤٩٩
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج٢،ص١٧٢
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص١٢٩٥
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م١٢٠٥ھ)مطبوعہ مصر،ج٤،ص٣٥٨

آیت مبارکہ کامفہوم یہ ہے کہ اے صحابہ کرام! خوف کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے تم پراحسان فرمایا کہ تم پراونگھ طاری کردی تاکہ تم سے خوف زائل ہوجائے، دشمن کی کثیر مسلح افواج کے مقابلہ میں تمہاری قلیل بظاہر بے سامان جماعت کے باعث جوخوف تم پرطاری تھا اس کواونگھ نے زائل کردیا۔

"لِيُطَهِّرَكُمْ": تاکہ تم کوخوب ستھرا کردے۔

غزوۂ بدر میں جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت اتری وہاں پانی نہ تھا، وہ ریت کا میدان تھا، پیاس تھی، رات کوبعض صحابہ کرام احتلام سے دوچار ہوگئے اوران پرغسل فرض ہوگیا، پانی نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی کے آثار تھے، اللہ تعالیٰ عزوجل نے بارش نازل فرمائی، ریت جم گئی، اس پرچلنا آسان ہوگیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پانی کوحوض کی صورت میں جمع کرلیا، غسل کیا، وضوکیا، پیاس بجھائی، یہ رب کریم کی طرف سے ایک اورنعمت تھی۔

"رِجْزَ الشَّيْطٰنِ": رِجزٌ اوررُجزٌ کا معنیٰ ہے گندگی، عذاب، بت، بت کی عبادت، گناہ، لغوی طورپراس کا معنیٰ ہے، اضطراب۔(۳)

"الشَّيْطٰن": سے مراداس آیت میں ہے شہوت۔(۴)

آیت کامفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ نے بارش اتارکرتمہیں پانی مہیا فرمایااورتمہاری جنابت کی گندگی کودورکردیا، تمہارے بدن پاک ہوگئے، تمہاری پیاس بجھ گئی۔(۵)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۰۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۳۳۵

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۶

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۸

(۵) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۷۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ علمیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۲۰

"**وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ**": ربط کا معنیٰ ہے مضبوط باندھنا، کسی جگہ حفاظت کے لئے باندھنا۔(۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوت بخشی اور صبر عطا کیا۔(۷)

"**وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ**": ثابت قدمی کے دو مفہوم ہیں۔

(۱) قدموں کا قائم ہو جانا۔ (۲) بصیرت حاصل ہونا:(۸)

شانِ نزول:

غزوۂ بدر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسی جگہ پڑاؤ کرنا ڈالنا پڑا جو ریتلا میدان تھا اور پاؤں ریت میں دھنستے تھے، پانی بھی نہ تھا، رات کو سوئے تو بعض کو احتلام ہو گیا، پانی پر مشرکین مکہ نے پہلے سے قبضہ جما رکھا تھا، اس صورت حال کے پیش نظر شیطان ان کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالنے لگا کہ تم دشمن پر کس طرح فتح حاصل کر سکتے ہو جب کہ پانی پر بھی اس نے قبضہ کر لیا ہے، تم حالت جنابت میں نماز پڑھ رہے ہو حالانکہ

---

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۵

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۰۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۵

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۱۴۳

(۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۲۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۵۳

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۱۸۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۷۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۱۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۵۳

تمہارا گمان یہ ہے کہ تم اولیاء اللہ ہو اور تمہارے درمیان رسول اللہ ہیں، اس پر مسلمانوں کے دلوں میں اندیشہ پیدا ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے رات کو بارش برسائی، بارش اتنی ہوئی کہ وادی میں پانی بہنے لگا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وادی کے کنارے حوض کی شکل میں پانی جمع کرلیا، پیاس بجھائی، جانوروں کو پلایا، غسل کیا اور پاک صاف ہوگئے، بارش سے ریت جم گئی، اس پر چلنا سہل ہوگیا، سب شیطانی وسوسے زائل ہوگئے، دوسری طرف بارش سے کیچڑ ہوگیا اس میں مشرکین کے لئے چلنا دشوار ہوگیا۔(۹)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ آسمان سے اترنے والی بارش کا پانی طاہر اور مُطَہِّر ہوتا ہے، فضا کی گرد، دھواں اور ذرات اس کی طہارت پر اثر انداز نہیں ہوتے، زمین پر آنے کے بعد جب تک اس میں کوئی نجاست شامل نہ ہو جائے وہ پاک رہتا ہے، طاہر اور مُطَہِّر کا مطلب یہ ہے کہ خود پاک ہے، جس شئ کو لگ جائے اسے اپنی حالت پر رہنے دیتا ہے، اور اس سے نجاست حکمی اور نجاست حقیقی دور کی جاسکتی ہے، یہ نجس اشیاء کو پاک کر دیتا ہے۔

آیت مبارکہ بالا میں یہی مفہوم واضح ہے، نیز ارشاد ربانی ہے۔

وَهُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ☆

---

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۹۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۷۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۸۲۔

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۷۲

اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔(۱۰)

(سورۃ الفرقان آیت ۴۸)

﴿۲﴾ بارش اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، اور رحمت لاتی ہے، اس لئے بارش برسنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے، بندوں کے گناہوں کے سبب اللہ تعالیٰ بعض اوقات بارش روک لیتا ہے اس حالت میں بندوں پر توبہ کرنا فرض ہے، بہتر یہ ہے کہ وہ نماز استسقاء پڑھیں۔(۱۱)

﴿۳﴾ احتلام سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ منی ناپاک ہے، جس کپڑے یا عضو پر لگ جائے وہ ناپاک ہو جاتا ہے، اسے پاک کرنا فرض ہے۔(۱۳)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۳۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۷۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۱۸، ۱۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۱۸۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۱۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۵۳

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۳۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۲۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۱

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۳۳

(۱۳) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۳۳

﴿۵﴾ احتلام شیطانی وسوسوں سے ہوتا ہے، اس لئے اگر سونے والا اپنے سینے پر انگلی سے "عمر" لکھ لے تو احتلام سے محفوظ رہے گا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس راہ پر حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ گذر جائیں شیطان اس راہ سے بھاگ جاتا ہے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ قتال میں نیند اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نماز میں نیند شیطان کی طرف سے ہے، اس لئے نماز میں نیند کو دور رکھے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ صدق، صبر، ارتباط قلب اور اثبات اقدام کے باعث صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سوائے تمام انبیاء و مرسلین سے تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ (۱۶)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زینت ظاہر اور زینت باطن، نیز شجاعت ظاہر اور شجاعت باطن سے نوازا ہے، ان کی زینت و شجاعت کوئی اور نہیں۔ (۱۷)

﴿۹﴾ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام غزوات اور سرایا میں فتح یاب ہوئے، معرکوں میں ان کو شہادت بھی نصیب ہوئی، زخمی بھی ہوئے مگر انجام کار ہر بار فتح یاب ہوئے، ان کو اللہ تعالیٰ نے ثابت قدمی عطا فرمائی، ان کی طرف

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۳۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۸۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۲۰

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۸۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۱۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۲۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۵۲

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۲۱

(۱۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۹۲

شکست کی نسبت جائز نہیں۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تمام میں سے افضل ہیں، ان کی افضیلت مسلمانوں کے ہاں مسلّم ہے، فرشتوں میں ان کی افضیلت مشہور ہے، بدری صحابہ سمیت کسی صحابی کے بارے میں بدکلامی حرام اور ان کی توہین کفر ہے۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ انسانوں کو شرف ان کی ذات سے نہیں، بلکہ ان کے افعال کے باعث ملتا ہے، چونکہ تمام غزوات اور جہادوں میں غزوۂ بدر افضل ہے اس لئے اس میں شریک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب سے افضل ہیں۔
عام مسلمان بھی افضل کام کر کے دوسرے ہم عصروں سے افضل ہو سکتا ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ غزوہ بدر کے ستر مشرکین مقتولین کو حضور ﷺ کے حکم سے بدر کے ویران کنوئیں ''قلیب بدر'' میں گاڑ دیا گیا، تین دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اس گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے مقتولین سے خطاب فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ عز شانہ نے جو وعدہ مجھ سے فرمایا تھا وہ پورا فرما دیا، کیا جو تم سے وعدہ ہوا وہ پورا ہوا۔
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ تو مردہ ہیں کیا یہ سنتے ہیں؟

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۷۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۱۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۵۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۲۱

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۷۶

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۷۶

آپ ﷺ نے فرمایا۔

مَااَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَااَقُوْلُ مِنْهُمْ (۲۱)

جو میں کہہ رہا ہوں تم ان مردوں سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

محدثین نے اس حدیث سے سماع موتی پر استدلال کیا ہے، مردہ خواہ قریب ہو یا بعید، قبر میں ہو یا باہر، وہ کلام کرنے والے کی کلام سنتا ہے، سلام سنتا ہے، اس لئے مسلمان کو حکم ہے کہ جب وہ قبرستان میں جائے تو قبر والوں کو یوں سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَقَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّااِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَكُمْ لَاحِقُوْنَ (۲۲)

اے مومن گھر والو! تم پر سلامتی ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ (۲۳)

☆☆☆☆☆

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن ابن شہاب، ج ۲، ص ۵۷۴

(۲۲) ☆ رواہ الامام احمد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۷۵

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۷۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۷):

﴿میدان جنگ سے بھاگنا حرام ہے﴾

﴿جنگی چالوں کا جواز﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤـاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡهُمُ الۡاَدۡبَارَ ☆
وَمَنۡ یُّوَلِّهِمۡ یَوۡمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ☆ (سورۃ الانفال آیات ۱۵، ۱۶)

اے ایمان والو! جب کافروں کے لام سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو، اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں ملنے کو، تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا بری ہے جگہ پلٹنے کی۔

حل لغات:

"لَقِیۡتُمۡ": ملاقات سے بنا ہے بمعنیٰ ملنا، اس سے مراد ہے آمنا سامنا کرنا، دُوبدُو ہونا، گتھم گتھا ہونا، مُڈبھیڑ۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۵۸

"زَحفاً": لغوی معنیٰ ہے بچے کا سرین یا گھٹنوں کو آہستہ آہستہ گھسیٹنا۔

اس سے مراد ہے، بڑا لشکر جو اپنی کثرت کے باعث باوجود سرعت کے آہستہ آہستہ چلتا نظر آئے، لشکر جرار جو دشمن کی جانب آہستہ آہستہ بڑھے۔(۲)

"فَلَاتُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ": اَدْبَار جمع ہے دُبُر کی، مراد پیٹھ ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے مومنو! جب تمہارا سامنا لشکر جرار کفار سے ہو جائے تو شکست کھا کر انہیں پیٹھ دے کر نہ بھاگو۔(۳)

"یَوْمَئِذٍ": آج، اس سے مراد جنگ کا دن ہے خواہ کوئی ہو۔(۴)

"اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ": مُتَحَرِّفاً، تَحَرُّف سے بنا ہے، اس کا مادہ اشتقاق حَرَف ہے، متحرف سے مراد یہ ہے جہت استوا سے ہٹ جانا، جنگ میں ایک جانب سے دوسری جانب دشمن کو دھوکا دینے کے لئے ہٹ جانا۔(۵)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۱۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۲۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۰۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۲۴

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۳۸۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۸۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۲۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۳۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۸۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۲۳

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۴۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۴

"اَوْ مُتَحَیِّزًا" : تَحَیُّز سے بنا ہے، اس کا مادہ اشتقاق حَیز ہے، اس سے مراد ہے، جماعت مسلمین کی طرف پناہ لینا تا کہ وہ اس کی مدد کریں۔ (۶)

"فِئَۃ": غالب جماعت جس کی طرف رجوع کیا جا سکے، جنگ میں لشکریوں کی پناہ گاہ، جماعت، مددگار۔ (۷)

آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ جنگ میں مسلمان لشکری کو بھاگنا منع ہے، البتہ دو صورتوں میں اجازت ہے، یہ دونوں صورتیں بظاہر بھاگنے کی ہیں مگر حقیقت میں یہ بھاگنا نہیں، جنگ کی چالیں ہیں۔

(۱) ایک سمت سے ہٹ جانا تا کہ دوسری سمت سے حملہ کر دیں۔

(۲) ایک یا چند لشکری کثیر تعداد میں دشمن سے ہٹ جائیں تا کہ اپنی بڑی فوج کے ساتھ مل کر ان پر حملہ کر سکیں۔ (۸)

---

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۹۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' مطبوعہ کراچی، ص ۱۳۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۷۷

(۷) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)' مطبوعہ کراچی، ص ۳۸۹
☆ الفروق اللغویۃ، ازابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۱۲

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۸۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۳۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۸۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۶۱

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ مسلمان مجاہدین کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مقابل لشکر سے بھاگیں بشرطیکہ دشمن کی فوج دوگنی سے زائد نہ ہو، اگر دشمن کی فوج دوگنا سے زائد ہو تو مجاہدین کے لئے اس سے فرار میں جواز ہے، اللہ تعالیٰ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلْـئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ☆ (سورۃالانفال آیت،٦٦)

اب اللہ نے تم سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو، تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دوسو پر غالب آئیں گے، اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔(۹)

﴿۲﴾ دوچند سے زیادہ لشکر کے مقابل ٹھہرنا مجاہدین کے لئے عزیمت ہے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو مسلمانوں کو غالب کردے، غزوہ موتہ میں تین ہزار مجاہدین کا مقابلہ دولاکھ کفار کی فوج سے ہوا، ان میں ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ مستعربہ تھے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرمایا، اندلس کی فتح میں موسیٰ بن نصیر کا غلام طارق بن زیاد مسلمانوں کی ایک ہزار سات سو فوج کے ساتھ اندلس کے بادشاہ لڈریک کی ستر ہزار فوج سے لڑا اور فتح پائی۔(۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۴۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۸۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۵۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص۱۸۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹،ص ۱۸۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۲۴

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القران ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۸۱

﴿۳﴾ جنگ سے فرار گناہ کبیرہ ہے، ظاہر نص قرآن اور کثیر امت کا اسی پر اجماع ہے، احادیث صحیحہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں ایک حدیث شریف میں ہے۔

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ : اَلشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰو وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ (۱۱)

سات ہلاک کردینے والی اشیاء سے بچو: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ایسی جان کا قتل کرنا جسے اللہ نے حرم کیا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگ جانا، مومن پاک دامن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔ (۱۲)

﴿۴﴾ جنگ سے فرار پر وعید قیامت تک باقی ہے، اب یہ حکم محکم ہے منسوخ نہیں۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ رواہ الائمہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی عن ابی ھریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۳

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۴۳

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۸۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر'، ج ۱۵، ص ۱۳۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۱۸۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۱۸۴

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۹۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۸۲

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۴۳، ۸۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۷، ص ۳۸۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۹۴

﴿۵﴾ کفار سے مقابلہ کے وقت مجاہدین کو پسپائی اور فرار کی دو صورتیں جائز ہیں۔

اول: پسپائی اس لئے اختیار کرے تاکہ پلٹ کر بھرپور انداز میں حملہ کرے، پسپائی سے دشمن یہ سمجھے کہ مجاہد شکست کھا کر یا بددل ہو کر بھاگ گیا ہے، مگر مجاہد دوسری سمت اور محاذ سے حملہ کرکے کامیابی حاصل کرے۔

دوم: مجاہد (ایک یا چند) اگر یہ سمجھے کہ دشمن کی کثیر فوج کا یہ اکیلا اس حال میں مقابلہ نہیں کر سکتا، ہٹ کر اپنی بڑی فوج سے جا ملے تاکہ ان کے ساتھ مل کر بھرپور حملہ کرے۔

پسپائی اور فرار کی یہ دونوں صورتیں جنگ جیتنے کا حربہ اور ہنر ہیں، حقیقت میں یہ فرار نہیں، تاریخ اسلام میں اس کی مثالیں ملتی ہیں، خود نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ (۱۴)

جنگ چال سے جیتی جاتی ہے۔ (۱۵)

﴿۶﴾ جنگ سے فرار کرنے والے کی شہادت قبول نہیں، البتہ اگر توبہ کر لے تو توبہ قبول ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔ (۱۶)

---

(۱۴) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن جابر

☆ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ، ورواہ احمد عن انس، ورواہ ابوداؤد عن کعب بن مالک

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابن عباس وعن عائشۃ، ورواہ البزاز عن الحسین،

☆ ورواہ الطبرانی عن الحسین وعن زید بن ثابت وعن عبداللہ بن سلام وعن عوف بن مالک وعن نعیم بن مسعود وعن النواس بن سمعان

☆ ورواہ ابن عساکر عن خالد بن ولید، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۲۵۹

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۳۸۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۱، ۴۳۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص۱۳۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۹۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۸۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۲۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۵۹

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۳۸۲

﴿۷﴾ جنگ میں جیتنے کے لئے چال چلنا جائز ہے، مگر غدر حرام ہے، غدر اور جنگی چال میں فرق ہے۔

غدر: دشمن کو زبانی بتائے یا پیغام بھیجے کہ آج ہم لڑائی نہ کریں گے اور پھر اسے بتائے بغیر لڑائی شروع کر دے، یہ حرام ہے۔

خدع: (جنگی چال) زبانی کچھ نہ کہے بلکہ ایسی حرکتیں کرے کہ وہ سمجھے کہ آج جنگ نہ ہوگی اسے غافل کر کے اس پر حملہ کر دے، یہ جائز ہے۔(۱۷)

﴿۸﴾ موت کا وقت مقرر ہے یہ ٹل نہیں سکتا اور نہ وقت مقررہ سے پہلے موت آسکتی ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ فرار موت سے نہیں بچاتا اور قتال موت کو قبل از وقت نہیں لاتا۔(۱۸)

﴿۹﴾ اکیلے آدمی کے لئے بعض اوقات جنگ سے فرار واجب ہوتا ہے جبکہ جنگی چالیں اور دشمن کے حالات کی صرف سے خبر ہو اور وہ خبر مسلمانوں تک پہنچانا لازمی ہو۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ حکم عمومِ الفاظ پر ہوتا ہے نہ کہ سببِ خاص پر، سببِ خاص مدارِ حکم نہیں، البتہ حکم اس کے پس منظر میں واضح ہوتا ہے۔(۲۰)

﴿۱۱﴾ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ تمام مسلمانوں کے ماویٰ وملجا اور جائے پناہ ہیں، آپ ﷺ سے پناہ لینے والے کو یقیناً پناہ ملتی ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ سے پناہ لیں، خود سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَنَافِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ (۲۱)

میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

---

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۲۴

(۱۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۲۴

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۱۳۸

(۲۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۲۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۳۹

(۲۱) ☆ رواه احمدعن ابن عمر، ج۲، ص۵۸، ۷۰

☆ رواه ابو داؤدعن عبدالله بن عمر، ج۱، ص ۳۶۲

ایک اور حدیث میں کلماتِ حدیث یوں ہیں ۔ اَنَافِئَةُ کُلُّ مُسْلِمٍ (۲۲) میں تمام مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین، علمائے دین اور کافۃ المسلمین حضور نبی اکرم ﷺ سے پناہ طلب کرتے اور پناہ پاتے ہیں، امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔ یَاسَیِّدَالسَّادَاتِ ! جِئْتُکَ قَاصِداً

اَرْجُوْ رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے پیشواؤں کے پیشوا! میں دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی رضا کا طلب گار ہوں اور اپنے آپ کو آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ مسلمان ایک دوسرے کے مددگار اوران کی پناہ گاہ ہیں، جس مسلمان کو رب کریم جل وعلا کا جتنا قرب نصیب ہوگا اس کی پناہ گاہ اتنی ہی عظیم ہوگی، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مجاہد سے فرمایا جو میدانِ جنگ سے واپس آیا تھا۔ (ترجمہ) میں تیری جماعت ہوں، میں تیری پناہ ہوں۔

اس لئے مقربانِ بارگاہِ رب العزت سے پناہ طلب کرنا جائز ہے، جمہور امت کا اسی پر عمل ہے۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۲) ☆ رواہ احمدعن ابن عمر، ج۲، ص۹۹

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۹۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۸۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۵۹

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۸):

﴿ابتلائے عام کے اسباب﴾

﴿اوران سے بچاؤ کی تدابیر﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆ (سورۃ الانفال آیت،۲۵)

اوراس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حل لغات:

"وَاتَّقُوْا": اِتِّقَا سے امر کا صیغہ ہے، جس کا معنیٰ ہے، بچنا، پرہیز کرنا، ڈرنا، اسی سے متقی بنا ہے۔

مراد یہ ہے کہ فتنہ کے موجبات سے دور رہو تا کہ تم فتنہ میں گرفتار نہ ہو جاؤ، یعنی جو چیزیں عذابِ الٰہی کا باعث بن سکتی ہیں ان سے بچتے رہو۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۸۹

"فِتْنَۃٌ": لغوی معنیٰ ہے سونے کو آگ میں ڈالنا تا کہ اس کے کھرے اور کھوٹے ہونے کی پہچان ہو سکے، آزمائش، گمراہی، کفر، رسوائی، رنج، دیوانگی، عبرت، عذاب، مرض، مال واولاد، امت میں اختلاف ڈالنا، جنگ وجدال، آفتِ ناگہانی، کشت وخون، اور گناہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، فتنہ ان افعال سے ہے جن کا صدور اللہ تعالیٰ عزوجل اور بندوں کی طرف سے ہوتا ہے، مثلاً افعالِ ناپسندیدہ، اگر ان افعال کریہیہ کا ظہور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتو وہ حکمتِ الٰہی پر محمول ہوں گے اور اگر بغیر امرِ الٰہی بندوں کی طرف سے ظاہر ہوں تو وہ ظلم ہے اور قابل مذمت، اگر امرِ الٰہی کے تحت بندوں سے ظاہر ہوں تو امتثالِ امرِ الٰہی ہے، قصاص میں اعضاء کاٹنا، قتل کرنا وغیرہ۔(۲)

"اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا": اس ظلم سے مراد ہے:

آپس کا جنگ وجدال، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مداہنت، امت میں اختلاف پیدا کرنا، بدعتوں کو ظاہر کرنا، جہاد میں سستی کرنا، ظلم کر کے خوش ہونا، علانیہ گناہ کر کے فخر کا اظہار کرنا، گناہ ہوتے دیکھ کر اس پر راضی ہونا، باوجود قدرت کے گناہ کرنے والے کو گناہ سے نہ روکنا، بغاوت، ملک میں تخریب کاری کرنا، جائز ملکی قوانین کو توڑنا وغیرہ، غرضیکہ دین کے مفادات کے خلاف ہر کام ظلم ہے اس کا مرتکب ظالم ہے۔(۳)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۰۲
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۵۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۴۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۲۹۷
☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۴۴

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۴۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۸۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۴۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۹۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۳۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۷
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۴

"**خَاصَّةً**": عامہ کی ضد ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ یہ ناگہانی آفت اور عذاب صرف ظالموں پر ہی نہیں آئے گا بلکہ اس کی لپیٹ میں قصوروار اور بے قصور سب گرفتار ہوں گے۔

شان نزول :

(۱) حضرت علی، حضرت عمار، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کے متعلق نازل ہوئی، اس میں ان لڑائیوں کی خبر دی گئی جو بعد میں ان کے درمیان ہوئیں۔

حضرت زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی آپس میں محبت مثالی تھی، دونوں میں بھائیوں کا سا معاملہ تھا، ایک مرتبہ سید عالم ﷺ نے فرمایا! "اس وقت کیا حال ہوگا جب اے زبیر تم علی سے لڑو گے" چنانچہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں یہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ (۴)

(۲) حضور نبی انور رسول اعظم ﷺ نے آنے والے فتنوں کی خبر دی، ان خبروں میں یہ خبر بھی تھی کہ ایک وقت آئے گا بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۹۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص ۱۴۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۸۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۳۳
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۷۶

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۹۹

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اس آزمائش، ناگہانی آفت، آپس کی جنگ وجدال، کشت وخون اور گناہ سے ہر انسان کو ڈرنا لازمی ہے جس کا وبال صرف گناہگاروں پر ہی نہ پڑے گا بلکہ اس کی لپیٹ میں گناہ گار اور بے گناہ سب آجاتے ہیں، طویل حدیث کا آخری حصہ یہ ہے کہ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کرتی ہیں۔

اَنُهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ،قَالَ نَعَمْ ،اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ (۲)

کیا ہم ہلاک کردیئے جائیں گے دراں حالیکہ ہم میں صالح لوگ موجود ہوں، فرمایا! ہاں، جب برائی کی کثرت ہوجائے۔

ان فتنوں کی فہرست طویل ہے، چند ایک یہ ہیں۔

(ا) امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں مداہنت۔

(ب) امت میں اختلاف پیدا کرنا۔

(ج) بدعتوں کو رائج کرنا۔

(د) جہاد میں سستی کرنا۔

(ہ) ظلم کرکے خوشی محسوس کرنا۔

(و) علانیہ گناہ کرکے فخر کا اظہار کرنا۔

(ز) گناہ ہوتے دیکھ کر اس پر راضی رہنا۔

(ح) گناہ ہوتے دیکھ کر قدرت کے باوجود اس سے منع نہ کرنا۔

(ط) ملک میں تخریب کاری کرنا۔

(ی) ملک میں بغاوت پھیلانا، وغیرہ۔

ان گناہوں کے وبال میں قصوروار اور بے قصور سب ہی گرفتار ہوجاتے ہیں، یہ قانون قدرت ہے جو اٹل ہے،

(۲) رواہ ابن ماجہ ،ص ۲۹۲

آیت مبارکہ میں اس طرف واضح وعید موجود ہے، احادیث طیبہ صحیحہ صریحہ نے اس قانون کی تصدیق کرتے ہوئے چند گناہ مزید گنوائے ہیں جن کی پاداش میں گناہ میں ملوث اور پاس والے سب ہی انجام سے دوچار ہوتے ہیں، حدیث شریف میں ہے۔

یَامَعْشَرَالْمُهَاجِرِيْنَ ! خِصَالٌ خَمْسٌ اِذَاابْتَلِيْتُمْ بِهِنَّ وَاَعُوْذُبِاللهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ : لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْابِهَااِلَّافَشَافِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَّضَتْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُواالْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّااُخِذُوْابِالسِّنِيْنَ وَ شِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِالسُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْازَكَاةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّامُنِعُواالْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَوْلَاالْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا، وَلَمْ يَنْقُضُوْاعَهْدَاللهِ وَعَهْدَرَسُوْلِهٖ اِلَّاسَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عُدُوَّهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْابَعْضَ مَاكَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَمَالَمْ يَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَتَخَيَّرُوْافِيْمَااَنْزَلَ اللهُ اِلَّاجَعَلَ اللهُ بَاْسَهُمْ فِيْهِمْ (۷)

اے مہاجرین! پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو جاؤ اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے کہ تم میں وہ پائی جائیں (تو تم پر عام عذاب آجائے گا)۔

(ا) جب کسی قوم میں بدکاری رواج پا جاتی ہے تو ان میں طاعون اور وہ بیماریاں اور درد پھیل جاتے ہیں جو تمہارے پہلوں میں نہ تھے۔

(ب) جب کوئی قوم ناپ اور تول میں کمی کرتی ہے تو اسے قحط اور شدید مشقت اور بادشاہ کے ظلم میں اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔

(ج) جب کوئی قوم زکوۃ روک لیتی ہے تو اس سے آسمان سے آنے والی بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو قطعاً بارش نہ ہو۔

(د) جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) کا عہد توڑ دیتی ہے تو ان پر ان کا دشمن، جو بیگانوں

---

(۷) ☆ رواه ابن ماجه عن ابن عمر، ص ۳۰۰

☆ وكذاالحاكم فى المستدرك وقال فى الزوائد، هذاحديث صالح للعمل به

سے ہوتا ہے، مسلّط کردیا جاتا ہے جوان کے ہاتھوں کی دولت چھین لیتا ہے۔

(س) جس قوم کے حاکم اور پیشوا کتاب اللہ اور اس میں اتارے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان میں خانہ جنگی پیدا کردیتا ہے۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ (جل وعلا) اور اس کے رسول (ﷺ) کے تمام احکام پر عمل نہ کرنے سے پوری قوم پر عذاب وآزمائش نازل ہوسکتی ہے، ابتلائے عام سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچنا فرض ہے۔(۸)

﴿۲﴾ حکمرانوں اور علماء پر بقدر استطاعت فرض ہے کہ وہ لوگوں کو برائی سے روکیں اور نیکی کا حکم کرتے رہیں، یہ نہ سمجھیں کہ ہم خود نیکی کرتے ہیں اور برائی سے بچتے ہیں ہمیں دوسروں سے کیا غرض؟ ایسا سمجھنا اور کرنا غلطی اور فریضہ تبلیغ سے غفلت ہے، ان برائی کرنے والوں کا وبال ان پر آسکتا ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

حضور سیدِ عالم نبی رحمت ﷺ نے اسے ایک عام فہم مثال سے بیان فرمایا ہے، کشتی میں سوار اگر ایک شخص بھی کشتی کے تختے کو توڑے اور باقی سوار اسے منع نہ کریں تو نتیجۂ سب غرق ہوں گے اور اگر اسے تختہ توڑنے سے روک

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۴۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۴۶،۸۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۹۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۲۹۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر'، ج۱۵،ص ۱۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۸۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۸۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۳۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹،ص ۱۹۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۱۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۲۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۴۷

دیں تو سب بحفاظت کنارے لگ جائیں گے۔(۹)

﴿۳﴾ جو شخص فتنے اٹھاتا ہے اور بدعات کو رائج کرتا ہے اس کے لئے سخت عذاب ہے، حدیث شریف میں ہے۔

اَلْفِتنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَیْقَظَھَا(۱۰)

فتنہ سویا پڑا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے اللہ کی اس پر لعنت ہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ تمام اعمال کا حساب یوم محشر ہوگا اور پھر اس پر جزا سزا دی جائے گی، مگر بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کا وبال اور عذاب دنیا میں بھی بھگتنا پڑتا ہے، مثلاً

(ا) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا کبھی چین نہیں پاتا۔

(ب) زنا کی کثرت سے ناگہانی بلائیں ٹوٹ کر آتی ہیں۔

(ج) زکوۃ نہ ادا کرنے سے بارانِ رحمت کا سلسلہ رک جاتا ہے، وغیرہ۔

اسی طرح اعمال صالحہ کا اجر اس دنیا میں بھی مل جاتا ہے، ان اعمال صالحہ میں سے بہترین عمل مقربانِ بارگاہ رب العزت (جل وعلا) کی صحبت اکسیر ہے، حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ ھُمُ الْجُلَسَآءُ لَایَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ (۱۲)

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! یہ (لوگ اگرچہ نیک نہیں اور نہ نیکی کر رہے ہیں) نیک لوگوں کے ہم نشین ہیں، نیک لوگوں کے ہم نشین بد بخت نہیں رہ سکتے۔

---

(۹) ☆ رواہ البخاری

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۹۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۷۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۲

(۱۰) ☆ رواہ الرافعی عن انس ،بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۱۳۲

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۳۳

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۹۴۸

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الدعوات

اس لئے مومن (بالخصوص راہ سلوک کے مبتدی) کے لئے لازم ہے کہ نیکوں کی صحبت کو لازم پکڑے، اور بروں کی صحبت سے کلی اجتناب کرے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند (۱۳)

﴿۵﴾ جو قوم جہاد ترک کردے تو پوری قوم عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو جائے گی، کفر کا غلبہ ہوگا، مسلمان مغلوب ہو جائیں گے، مسلمان عورتیں اور بچے گرفتار ہو کر رسوا ہو جائیں گے، اس لئے بوقتِ ضرورت جہاد میں عملی طور پر شریک رہو اور بقدرِ استطاعت ہروقت جہاد کے لئے تیار رہو، حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِيَ الدَّجَّالَ لَايُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَاعَدْلُ عَادِلٍ (۱۴)

میری بعثت سے لے کر میری امت کے آخری مجاہد کے دجال کو قتل کرنے تک جہاد جاری ہے، کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل اسے ختم نہیں کرسکتا۔ (۱۵)

﴿۶﴾ ترہیب اور تبلیغ کے باوجود اگر برے لوگ برائی ترک نہ کریں تو اپنی سلامتی کے لئے وہاں سے ہجرت کر جاؤ، مبادا نیک لوگ عذاب میں گرفتار ہوں۔ (۱۶)

﴿۷﴾ قرآن مجید کی بعض آیات میں بیان ہوا کہ گناہ کا وبال گناہ گار پر ہے، دوسروں پر اس کا اثر نہیں ہوتا، مثلاً
وَلَاتَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ...... الاٰية (۱۷)
اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

---

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص ۳۳۳

(۱۴) ☆ رواہ الدیلمی عن انس، بحوالہ کنز العمال، ج۴، ح ۱۰۶۶۶

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۷۶، ۷۷

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۹۲

(۱۷) ☆ (سورۃ الانعام ایت ۱۶۴، سورہ بنی اسرائیل ایت ۱۵، سورہ فاطر ایت ۱۸، سورہ زمر ایت ۷)

كُلُّ نَفْسٍ ، بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ☆ (سورۃالمدثر آیت،۳۸)

ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْخَلَتْ ۚ لَهَامَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَاكَسَبْتُمْ ۚ وَلَاتُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْايَعْمَلُوْنَ ☆

وہ ایک گروہ ہے کہ گذر گیا ان کے لئے ان کی کمائی اور تمہارے لئے تمہارے کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔ (سورۃالبقرۃ آیت،۱۴۱)

یہ وہ گناہ ہیں جو شخصی ہیں، ان کا وبال، عذاب اور ابتلا صرف گناہ گاروں پر ہوتا ہے، مگر کچھ گناہ ایسے ہیں جن کے وبال میں پورا معاشرہ گرفتار ہوتا ہے، ایسے گناہوں سے خود باز رہنا اور دوسروں کو باز رکھنا ہر مسلمان پر بقدر استطاعت فرض ہے (ان گناہوں کی مختصر فہرست ابھی گذری ہے)۔(۱۸)

﴿۸﴾ جب کسی قوم پر عذاب، وبال یا ابتلاء آتا ہے تو عذاب ظالموں کے لئے ان کے ظلم کی جزا ہوتا ہے اور بے قصوروں کے لئے طہارت ہوتا ہے، دونوں کی ظاہر صورت اگرچہ یکساں ہوتی ہے مگر حقیقت میں دونوں کا حکم جدا ہے۔(۱۹)

﴿۹﴾ عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے ہدایت پر استقامت اختیار کرو اور امن وعافیت کے لئے ہر وقت دعا مانگو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَوَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ .(۲۰)

☆☆☆☆☆

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۹۱،۳۹۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۴۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۲۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۴۷

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۹۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۰۰

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۲۲

(۲۰) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵،ص ۱۵۰

☆☆☆☆☆

باب (۱۶۹):

﴿امانتوں میں خیانت حرام ہے﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ الانفال آیت،۲۷)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں، دانستہ خیانت۔

حل لغات:

"لَاتَخُوْنُوْا": خونٌ سے نہی کا صیغہ ہے جس کا معنیٰ ہے کمی، اس کا مقابل ہے، وفی، جس کا معنیٰ ہے، پورا کرنا۔ خیانت، عہد اور امانت میں کمی کرنا ہے، خفیہ طور پر نقض عہد کر کے حق کی مخالفت کرنا بھی خیانت ہے، قرآن مجید میں یہ کلمہ کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، مثلاً گناہ، امانت میں خیانت کرنا، نقض عہد، دینی امور میں خلاف شرع کام کرنا، وغیرہ۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۶۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۹۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للحامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۶۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۵۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۹، ص ۱۹۴

"**اَمٰنٰتِکُم**": امانات جمع ہے اِمَانَۃ کی، کسی کی جوشئے تمہارے پاس حفاظت کے لئے ہے وہ امانت ہے، کیونکہ اس کی ادائیگی کے نہ ہونے سے امن ہوگیا ہے، اللہ تعالیٰ جل وعلا کے وہ اعمال اور فرائض جولوگوں کے سامنے ہیں یا پوشیدہ رکھے گئے ہیں اور جن کا امین اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بنادیا ہے وہ انسانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں، اس مفہوم میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکام اور شریعت مقدسہ کے تمام اوامر شامل ہیں، ان میں کمی یا خلل ڈالنا خیانت ہے اور تمام عبادات، معاملات اور احکام شرعیہ کو بروجہ کمال وتمام ادا کرنا امانت داری ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے تمام احکام، راز، سنتیں مسلمانوں کے پاس امانتیں ہیں ان کی حفاظت اور ادائیگی امانت داری ہے۔

مسلمانوں کے مال، عزت، آبرو اور راز دوسرے مسلمانوں کے پاس امانت ہیں ان کی حفاظت اور بروجہ کمال وتمام ادائیگی امانت داری ہے۔(۲)

شانِ نزول:

(۱) غزوۂ احزاب میں مدینہ طیبہ کے یہود نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ساتھ نہ دیا، بلکہ سازشیں کرتے رہے، غزوہ کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے اکیس دن تک یہود کے قبیلہ بنی قریظہ کا محاصرہ کئے رکھا، بنی قریظہ نے درخواست دی

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷،ص ۳۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵ ،ص ۱۵۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۸۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۳۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۹،ص ۱۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۹۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۲۳۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ، ص ۲۱۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۰۱

کہ جن شرائط پر آپ بنی نُضَیر سے صلح کی ہے انہیں شرائط پر ہم سے بھی صلح کر لیجئے، جس طرح بنی نضیر کو اذرعات اور اریحا علاقہِ شام میں جا کر رہنے کی اجازت دی گئی، ہمیں بھی ان کے پاس جا کر آباد ہونے کی اجازت دی جائے، حضور پرنور رسول انور ﷺ نے ان کی یہ بات رد فرما دی اور فرمایا! سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کی ثالثی پر اگر راضی ہو تو اپنے پہاڑی قلعوں سے باہر آ جاؤ اور سعد کے فیصلے پر رضامند ہو جاؤ، بنی قریظہ نے عرض کی ہمارے پاس حضرت ابولبابہ ہارون بن عبدالمنذر رانصاری رضی اللہ عنہ (جو بنی عوف سے تھے) کو مشورہ کے لئے بھیج دیجئے، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے بیوی بچے اور سارا مال یہودیوں کی بستی میں تھا، حضور ﷺ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیج دیا، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو بنی قریظہ کے یہودیوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی کے متعلق ان کی رائے دریافت کی، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عواقب کا ادراک نہ کرتے ہوئے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا، مراد یہ تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ تمہارے سب کے قتل کا ہوگا۔

واقعات کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کے پاس حضرت جبرئیل امین علیہ السلام چتکبرے گھوڑے پر سوار ہو کر حاضر ہوئے، امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ملاحظہ فرمایا کہ حضور آقا مولیٰ ﷺ جبرئیل کے چہرے سے غبار دور فرما رہے ہیں تو انہوں نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ کیا یہ دحیہ کلبی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، یہ جبرئیل ہیں، جس گھوڑے پر جبرئیل سوار ہو کر آئے تھے اسی پر ننگی پیٹھ آپ سوار ہو کر بنی قریظہ کے قلعہ تک پہنچے، بنی قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حَکَم ماننے کے لئے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ طلب فرمایا، حضرت ابولبابہ ہارون بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ اشارہ کرنے کے بعد اسی جگہ سے میں ابھی ہٹا نہ تھا کہ فوراً مجھے یقین ہو گیا یہ تو میں نے اللہ و رسول کا راز فاش کر کے نادانستہ بڑی غلطی کی ہے، یہ یقین آتے ہی پشیمان ہوا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور اتنا رویا کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی، لوگ میری واپسی کے منتظر تھے مگر میں راستہ بدل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں پہنچا اور مغلوب الحال ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر نہ ہوا بلکہ مسجد میں پہنچ کر پچھلے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا اور پکا ارادہ کر لیا یہاں سے نہ ٹوں گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں یا اللہ میری توبہ قبول فرما لے۔

اس واقعہ کی اطلاع حضور رحمت عالم ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

لَوْ جَآءَ نِیْ لَاَسْتَغْفَرْتُ لَهٗ

اگر وہ میرے پاس آجاتا تو میں اس کے لئے استغفار کرتا، لیکن جب اس نے خود وہ کام کیا جو اس نے چاہا تو اب جب تک اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا میں اس کو نہیں کھولوں گا۔

چنانچہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سات روز تک اسی حالت میں بغیر کچھ کھائے پڑے رہے، ان کی بیوی یا لڑکی نماز اور طہارت کے لئے کھول دیتیں اور فراغت کے بعد دوبارہ باندھ دیتیں، ساتویں روز بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہونے کی آیت نازل ہوئی اس وقت حضور نبی کریم ﷺ ام المؤمنین حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھے، سحری کا وقت تھا، حضور نبی کریم ﷺ مسکرانے لگے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہنساتا رہے، اس وقت ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا، ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوگئی ہے، حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ خوشخبری باہر موجود لوگوں کو نہ دوں، فرمایا، کیوں نہیں، یادر ہے اس وقت پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، اسی لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ پر آکر کہا، ابولبابہ (رضی اللہ عنہ)! تم کو بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی ہے، یہ سن کر لوگ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو کھولنے کے لئے دوڑے، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے کوئی نہ کھولے، خدا کی قسم، جب تک رسول اللہ ﷺ خود اپنے دستِ مقدس سے نہیں کھولتے میں کسی کو نہ کھولنے دوں گا، چنانچہ فجر کی نماز کو جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے آزاد کر دیا۔

وہ ستون جس کے ساتھ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بندھے رہے اور ان کی توبہ قبول ہوئی مسجد نبوی شریف میں آج بھی موجود ہے، اس کا نام ''اسطوانہ ابولبابہ'' یا ''اسطوانہ توبہ'' ہے، اس کے پاس لوگ نماز ادا کر کے توبہ کرتے ہیں رب کریم جل وعلا ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

رہا ہونے کے بعد حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری توبہ کی تکمیل اس وقت ہوگی جب میں اپنے خاندانی مکان اور مال ومتاع کو چھوڑ دوں، کیونکہ اسی مکان کی وجہ سے مجھ سے یہ گناہ صادر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا! اگر تم نے خیرات ہی کرنی ہے تو ایک تہائی مال خیرات کردو، تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ (۳)

اس واقعہ سے متعلق یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(۲) حضور سید عالم ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر بعض سادہ لوح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کوئی جنگی تدبیر سنتے تو محض اپنی سادہ لوحی کی بنا پر اس کا تذکرہ یہودیوں سے یا منافقوں سے کر دیتے، اس سے یہ راز فاش ہو جاتا، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۴)

(۳) ابوسفیان بڑا لشکر لے کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے خفیہ طور پر نکلا، حضور نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے بھی خفیہ طور پر تیاری کر لی، کسی نے ابوسفیان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیاری کی خبر دی، اس پر آیت نازل ہوئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے راز فاش نہ کرو۔ (۵)

---

(۳) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی 'ز قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۰۰

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۷۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۹، ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج ۲، ص ۱۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۱۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۳۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'، ج ۱۵، ص ۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۹، ص ۱۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۱۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۳

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۸۲

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر'، ج ۱۵، ص ۱۵۱

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۱۹۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۹، ص ۱۹۱

(۴) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ والوں کو خط لکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے ارادہ سے مطلع کیا، یہ خط ایک عورت اپنی چوٹی میں چھپا کر لے جارہی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور ایک صحابی رضی اللہ عنہما سے فرمایا تم دونوں جاؤ، فلاں وادی میں ایک عورت کے پاس خط ہے اس سے لے آؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ خط لے آئے، حضرت حاطب نے اپنی سادہ لوحی کی بنا پر لکھے جانے والے خط پر معذرت کی جو قبول ہوگئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(٦)

(۵) حضور سید عالم نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقسیم فرمایا کرتے، بعض لوگوں نے آپ ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کیا، اس پر آیت نازل ہوئی کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے حکم سے غنائم تقسیم کرتے ہیں ان کی تقسیم اور عطا پر اعتراض نہ کرو۔(۷)

(٦) اس آیت میں مومنین مخلصین کو حکم دیا گیا کہ منافقین کی طرح نہ کرو کہ ایمان ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں کفر چھپاتے ہیں، یہ خیانت ہے اور خیانت جرم ہے۔(۸)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ امانت کی حفاظت فرض ہے اور جس کسی کی امانت ہو صاحبِ امانت تک بلا کم و کاست اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ امانت میں کمی کرنا، نقص پیدا کرنا، ادائیگی میں تاخیر کرنا اور اسی طرح کے حیلے بہانے خیانت ہے اور خیانت

(٦) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۰۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۵۱

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۹۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۹۵

(۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۵، ص ۱۵۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۹۵

جرم ہے، خیانت سے بچنا فرض ہے۔(۹)

﴿۲﴾ امانات کثیر انواع کی ہیں، ان سب کی حفاظت اور صاحبِ امانت تک پہنچانا فرض ہے، چند ایک امانات یہ ہیں۔

(ا) بندوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کے تمام فرائض واحکام بندوں کے پاس امانت ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ کے تمام اسرار ورموز جن پر بندوں کو اطلاع دی گئی ہے بندوں کے پاس امانت ہیں، حاملینِ اسرار اہلِ استعداد کو ادا کریں۔

(ج) اللہ کے خلیفہ اعظم رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتیں بروجہ کمال واتمام امتیوں کے ذمہ ادا کرنا امانت ہیں۔

(د) حبیب رب العلا محبوب کبریا رسول مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اسرار ورموز، جن پر مقرب بندوں کو اطلاع بخشی گئی ان اسرار کی نااہلوں سے حفاظت اور استطاعت والوں تک پہنچانا امانت ہے۔

(ہ) رسول اللہ ﷺ کی خفیہ تدابیر جنگی حربے مومنوں کے پاس امانت ہیں۔

(و) غنیمتوں کی تقسیم اور دیگر عطیات پر رسول اللہ ﷺ کا مکمل اختیار ہے مومنوں کا اس پر اعتراض امانت میں خیانت ہے۔

(ز) مومنوں کے مال، جان، عزت، آبرو اور راز دوسرے مسلمانوں کے پاس امانت ہیں، ان کی حفاظت نہ کرنا اور بے جا تعرض کرنا خیانت ہے۔

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۷، ص۳۹۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۱۵، ص۱۵۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۸۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۹۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۳۵
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۰۱

(ع) معاملات مالیہ بالخصوص اجارہ، عاریہ، ودیعت، مضاربت، شرکت، وکالت، زراعت، ملازمت وغیرہ کو معاہدہ کے مطابق ادا کرنا اور ان کی تکمیل امانت ہے، ان میں کمی کرنا خیانت ہے۔

(ط) جملہ فرائض اور حدود شرعیہ مسلمانوں کے پاس امانت ہیں، ان میں کمی کرنا خیانت ہے۔

(ی) اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی دی ہوئی طاقت کو اس کی نافرمانی کے کاموں میں صرف کرنا خیانت ہے۔

غرضیکہ اسلام کے تمام احکام عبادات و معاملات مسلمانوں کے پاس امانت ہیں، ان کی ادائیگی امانات کی ادائیگی ہے، ان میں کمی، نقص، بروقت ادائیگی میں غفلت خیانت ہے، اس سے بچنا فرض ہے۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر امانات کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے بارہا اس کی تاکید فرمائی ہے، اور امانت میں خیانت کو منافق کی نشانی بتایا، ایک حدیث شریف میں ہے۔

اَدِّالْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَاتَخُنْ مَنْ خَانَکَ (۱۰)

صاحب امانت کی امانت ادا کرو، اور جو تیری امانت میں خیانت کرے تو اس کی امانت میں خیانت نہ کر۔ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ رواہ الائمہ البخاری فی التاریخ وابوداؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ.
☆ ورواہ الدارقطنی والضیاء عن انس، ورواہ الطبرانی عن ابی امامۃ
☆ ورواہ ابوداؤد عن رجل من الصحابۃ، ورواہ الدارقطنی عن ابی بن کعب، بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص۲۱

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص۳۹۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'، ج۵، ص۱۵۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۸۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۰۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۹۵

﴿۳﴾ مسلمان سے اگر کوئی جرم ہو جائے تو توبہ کے لئے رب تعالیٰ کے محبوب اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں طلبِ سفارش کرے ان شاء اللہ رب تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا توبہ قبول ہوگی، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اس پر شاہد عادل ہے، بلکہ خود رب العزۃ جل مجدہ الکریم نے معافی کا یہ طریقہ ارشاد فرمایا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا☆ (سورۃ النساء آیت ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (۱۲)

﴿۴﴾ خطا کار پر پردہ پوشی سنت الٰہیہ ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا نام لئے بغیر مسئلہ بتا دیا ان کی خطا کا ذکر نہ کیا، مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کی خطاؤں پر پردہ ڈالیں، رب تعالیٰ ان کی خطاؤں پر پردہ ڈال دے گا، حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ سَتَرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمِ فِی الدُّنْیَا فَلَمْ یَفْضَحْہُ سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (۱۳)

جس نے کسی مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ (۱۴)

﴿۵﴾ احکام میں نصوص کے عموم کلمات پر ہوتا ہے نہ کہ سببِ خصوص کا، سببِ نزول کا خاص ہونا عمومِ حکم سے مانع نہیں۔

(۱۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۹۵

(۱۳) رواہ الامام احمد عن رجل، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۹۹

(۱۴) تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۲

آیتِ مبارکہ ھذا کا نزول اگرچہ خاص ہے مگر اس کا حکم عام ہے، امانت کا حکم اور خیانت سے نہی ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔(۱۵)

فائدہ : امانت اور ودیعت کے تفصیلی احکام سورۃ النساء (آیت ۵۸) کے احکام میں بیان ہو چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَابِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۹۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۳

☆☆☆☆☆

باب:(۱۷۰):

تقویٰ کے مراتب اور اس کے ثمرات

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ . وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ☆ (سورۃ الانفال آیت، ۲۹)

اے ایمان والو! اگر اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو، اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حل لغات:

"اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ": اِنْ تعلیق کے لئے ہے۔

تقویٰ کا معنیٰ ہے ڈرنا اور بچنا۔

تقویٰ کے متعدد مراتب ہیں، چونکہ یہاں تقویٰ مطلق استعمال ہوا ہے اور مطلق اعلیٰ فرد پر بولا جاتا ہے، اس لئے اس تقویٰ سے مراد اعلیٰ قسم کا تقویٰ ہے، تقویٰ کے اعلیٰ فرد کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا نہایت دشوار ہے، قریب ترین الفاظ میں اس کا مفہوم یہ ہے۔

اوامر کی اتباع اور نواہی سے مکمل اجتناب، شبہات کو ترک کردینا تاکہ محرمات کا ارتکاب نہ ہو، نیت خالصہ سے دل کو مزین کرنا، ظاہر اعضاء کو اعمال صالحہ سے مزین کرنا، شرک جلی وخفی کے شائبہ سے بچا رہنا، اعمال میں

غیر اللہ کی مراعات نہ کرنا، مال، اولاد اور دنیا کی طرف رغبت ترک کرنا، وغیرہ امور۔(۱)

"یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا": وہ تمہیں فرقان دے گا۔

فُرْقَان، فَرْقٌ سے بنا ہے، ہر وہ چیز جس سے حق اور باطل کے درمیان امتیاز ہو سکے، فرقان ہے۔(۲)

آیت میں بہت سے امور مراد لینا ممکن ہے، ہدایت، نور، نصرت، بصیرت، فراست، نجات، فلاح دارین، کافر اور مومن کے درمیان دنیا و آخرت میں حاصل ہونے والے تمام فرق اور امتیاز، وغیرہ۔(۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۳۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر'ج۱۵، ص۱۵۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۳، ص۳۲۷

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۹۲۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۳۷۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۵۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۷، ص۴۳

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۷۱

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۷، ص۳۹۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۹۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۳۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۰۱، ۳۰۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۸۳

"وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ": کفارۂ گناہ کا مفہوم ہے، گناہ اتار دینا۔

سیآت جمع ہے سَيِّئَةٌ کی، اس کا معنیٰ ہے صغیرہ گناہ۔

تمہارے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے اور گناہ کا عذاب اتار دیتا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم حقیقی متقی بن جاؤ اور تقویٰ کے اعلیٰ مراتب حاصل کرلو تو اللہ تعالیٰ تم پر تین انعام احسان فرمائے گا۔

اول: تمہیں "فرقان" عطا فرمائے گا جس سے تمہارے اور کافروں کے درمیان دنیا و آخرت میں ہر امتیاز قائم ہو جائے گا۔

دوم: تمہارے صغیرہ گناہ تم سے دور کر دے گا ان پر پردہ ڈال دے گا۔

سوم: تمہارے کبیرہ گناہ بخش دے گا۔

اور سب سے آخر میں تم پر وہ کرم فرمائے گا جس کا تمہیں اب اندازہ نہیں، کیونکہ وہ بڑے فضل والا ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے، اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ہر وقت لرزاں رہے، گناہوں سے بچتا رہے اور اس کے حکموں پر حسبِ استطاعت و استعداد عمل پیرا رہے، نجات کی یہی راہ ہے، دنیا و آخرت میں اسی سے سرخروئی ہے۔ (۵)

﴿۲﴾ تقویٰ کے متعدد مراتب ہیں، ہر مرتبہ پر فائز مسلمان کے لئے اس کے حسبِ حال انعامات ہیں، سب سے

---

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۹۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۳

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۰۲

پہلا اور ابتدائی درجہ شرک وکفر سے بچنا ہے، سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ بندۂ مومن شرکِ جلی وشرکِ خفی کے شائبہ سے بچتا رہے، اعمال میں غیر اللہ کی مراعات ہرگز نہ کرے، کیونکہ یہ بھی شرک خفی ہے، تمام اوامر کی اتباع اور نواہی سے اجتناب بلا چوں چراں کرے، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ قادر وکریم کی حکمتوں پر یقین کامل رکھے، اخلاص کامل سے دل کو مزین رکھے، مال، اولاد اور دنیوی عوائق کی محبت اور رغبت کو ترک کردے۔

مراتب تقویٰ کا بیان کلام الٰہی میں یوں بیان ہوا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ......الآية (سورۃالتغابن آیت،١٦)

تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو۔

تقویٰ کا یہ ابتدائی درجہ ہے اور تقویٰ کا اعلیٰ درجہ یہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆ (سورۃ آل عمران آیت،١٠٢)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر اور تم مسلمان۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ تقویٰ کے بلند مراتب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔(٦)

﴿٣﴾ جس مومن نے تقویٰ اختیار کر لیا اللہ تعالیٰ کے وعدہ حقہ کے مطابق اس کو تین انعام عطا ہوں گے، وعدہ ربانی حاصل کرنے کے لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے۔

(ا) فرقان

(ب) تکفیرِ سیئات

---

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج٧،ص٣٩٦

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج٢،ص٣٠٢

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج٢،ص١٩١

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج٣،ص٣٣٧

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج١٥،ص١٥٣

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج٢،ص١٢٣

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی محددی(م ١٢٢٥ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج٥،ص٨٣

(ج) گناہوں کی معافی (۷)

﴿۴﴾ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے حصول پر مومن کو کافر سے ہر نوع اور ہر درجہ کا امتیاز حاصل ہو جاتا ہے، دنیا و آخرت میں اس کی عظمت ہر ایک پر واضح ہو جاتی ہے، اسے ایسی بصیرت حاصل ہو جاتی ہے کہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے میں شبہ نہیں رہتا، اس کی ہدایت اور نور اسے دونوں جہانوں کے خطرناک مراحل سے بچالیتا ہے، ثابت قدمی، نصرت، فتح اور غلبہ اس کا مقدر بن جاتا ہے، اسے دنیا، برزخ، محشر، جنت میں عزت نصیب ہوتی ہے، فرشتے اس کی تعظیم بجالاتے اور اس کا استقبال کرتے ہیں، اسے کوئی ایسی مشکل نہیں آتی جس سے نکلنے کا وہ راستہ نہ پاتا ہو، اس کی نظر کا فیصلہ غلط نہیں ہوتا ہے، اسے رزق حلال بے حساب دیا جاتا ہے، مومن کی اس حاصل ہونے والی کیفیت کو ''فرقان'' کہتے ہیں، قرآن مجید، احادیث طیبہ اور سلف صالحین کے ارشادات اور ان کا اسوہ اس پر عادل گواہ ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا☆وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔۔۔۔۔۔الآیۃ (سورۃ الطلاق آیات ۲، ۳)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۳۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۹۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۸۳

حدیث شریف میں ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ (۸)

مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

حصولِ ''فرقان'' کے لئے مومن کو تقویٰ اختیار کرنا لازمی ہے۔(۹)

﴿۵﴾ جو مومن کبیرہ گناہوں سے بچار ہے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے صغیرہ گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے اور کبیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے، بلکہ وہ اپنے خاص کرم و فضل سے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ☆ (سورۃالفرقان آیت،۷۰)

---

(۸) ☆ رواه البخاری فی التاریخ والترمذی عن ابی سعیدو الحکیم وسمویه

☆ ورواه الطبرانی وابن عدی عن ابی امامه

☆ ورواه ابن جریرعن ابن عمر، بحواله جامع صغیر.، ج ا، ص ۱۲

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷، ص ۳۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۰۱، ۳۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۹، ص ۱۹۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۳۷

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۱۹۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۲۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۸۳

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ معرفتِ الٰہی اللہ تعالیٰ جل وعلا کا نور ہے، نور سے دل روشن ہو جاتا ہے، اخلاقِ ذمیمہ اور افعالِ نامرضیہ ظلمات ہیں، عرفان اور فرقان سے اخلاقِ ذمیمہ اور افعالِ نامرضیہ کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں، فرقان اور عرفان سے بندۂ مومن کو خداداد عزت ملتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃالمنافقون آیت،۸)

اور عزت تو اللہ اور رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وہی ارشاد فرماتا ہے۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ☆

انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ (سورۃ الانبیاء آیت،۱۰۳)

عزت کے طالب مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے تا کہ اسے عرفان اور فرقان حاصل ہو، اسی سے اسے دنیا و آخرت میں عزت ملے گی۔(۱۱)

---

(۱۰) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۵۳

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۹۲

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۵

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۱

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۱

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۸۳

(۱۱) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۵۴

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۴۹

﴿۷﴾ روشن ضمیر صاحبِ بصیرت بندۂ مومن سے کوئی شئ پوشیدہ نہیں، اس لئے اسے دھوکا دینا یا اس کے سامنے غلط بیانی خود اپنا نقصان کرنا ہے، کیونکہ بندۂ مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نور کے مقابل کوئی شئ حجاب نہیں بن سکتی، اس لئے مقرب بندگانِ خدا کے حضور صاف دل اور صاف زبان سے جانا چاہئے، ورنہ ندامت اٹھانا پڑے گی۔(۱۲)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف سے بندے کے گناہوں کی مغفرت اور نیکیوں پر اجرت محض اس کا احسان ہے، اللہ تعالیٰ پر کسی کو بخشنا یا کسی کو اجرت دینا لازم نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی شئ واجب نہیں، جو وہ انعام، احسان کرتا ہے محض اس کا فضل ہے، قیامت میں بندہ کی مغفرت اور جنت میں داخلہ بھی محض اس کے کرم سے ہوگا۔(۱۳)

﴿۹﴾ تقویٰ کا مرکز و محور قلب ہے، قلب کی صفائی سے سارا جسم صاف اور پاک ہوجاتا ہے اور اس کی خباثت سے پورا جسم خبیث ہوجاتا ہے، اس لئے دل کی پاکیزگی اور طہارت اہم فرائض میں سے ہے، حدیث شریف میں ہے۔

......اَلاوَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃٌ اِذَاصَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَافَسَدَتْ فَسَدَالْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلاوَھِیَ الْقَلْبُ (۱۴)

خبردار! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب یہ درست ہوجائے تو تمام جسم درست ہوجاتا ہے اور جب وہ فاسد ہوجائے تمام جسم فاسد ہوجاتا ہے، یاد رکھو وہ قلب ہے۔(۱۵)

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۸۳

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۹۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۹۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۱۹۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۸۴

(۱۴) ☆ رواہ الائمہ البخاری فی کتاب الایمان، ج۱، ص۳

☆ ورواہ الامام مسلم فی مساقاۃ و ابن ماجہ فی فتن و الدارمی فی بیوع و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و احمد عن النعمان بن بشیر۔

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۴۹

﴿۱۰﴾ دل کی پاکیزگی، طہارت، نفاست اور حلاوت کے لئے لازم ہے کہ دل کو معلومات مہیا کرنے کے ذرائع پر شریعت کی نگرانی مضبوط کی جائے، دل کو معلومات مہیا کرنے والے ذرائع یہ ہیں۔

(ا) آنکھ　(ب) کان　(ج) زبان　(د) ہاتھ　(ہ) پاؤں

(ا) آنکھ پر تقویٰ کا حجاب ڈالیں، حرام امور کو دل کی طرف جانے سے روکیں، ان اشیاء اور امور کو نہ دیکھیں جن کے دیکھنے سے گناہ لازم آتا ہے۔

(ب) آوازوں کو دل کی طرف پہنچانے کا ذریعہ کان ہے اور یہ مسلمہ ہے کہ آوازوں میں حقائق اور صداقت کی نسبت باطل زیادہ ہوتا ہے، اس لئے باطل اور کاذب آوازوں سے کان کو محفوظ رکھو۔

(ج) زبان میں متعدد آفات ہیں، سب کا علاج ''صدق'' ہے۔

(د) ہاتھ سے بہت سے گناہ ہوتے ہیں، مثلاً غصب، چوری، بدکاری، انسانوں اور جانوروں کو ایذا وغیرہ۔

(ہ) پاؤں جائز اور ناجائز امور کی طرف جانے کا ذریعہ ہیں۔

بندۂ مومن پر لازم ہے کہ ان تمام ذرائع علم پر شریعت کا پہرہ بٹھادے، جس امر کی شریعت اجازت دے وہ کرے اور جس سے منع کرے اس سے رک جائے، یہی حاصل تقویٰ ہے۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۶) ☆ احکام القران از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۹۱

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۱):

مقامِ رسالت کی عظمت اور اس کا تحفظ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ؕ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللہُ ؕ وَاللہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ ☆ (سورۃ الانفال آیت،۳۰)

اور اے محبوب! یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کر لیں یا شہید کر دیں یا نکال دیں اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

حل لغات:

''یَمْکُرُ'': مَکْرٌ سے بنا ہے، مَکْرٌ کا معنیٰ ہے، دھوکا دینا، داؤ، فریب، سازش، حیلہ، خفیہ تدبیر، کسی کو ہلاک کرنے یا اس کا معاملہ فاسد کرنے کے لئے تدبیر کرنا، کسی کو اپنے مقصد سے پھیر دینا۔

اس کی دو نوعیتیں ہیں۔

(۱) مذموم (۲) محمود

قرآن مجید میں ان دونوں کی مثالیں موجود ہیں، کفار کا نبی اکرم ﷺ، اسلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف سازشیں کرنا مذموم مکر ہے، اللہ تعالیٰ کا کفار کے ارادے کو پلٹ دینا اور انہیں اپنے مقاصد میں ناکام کرنا محمود مکر ہے، جسے خفیہ تدبیر سے تعبیر کر سکتے ہیں، دونوں مکروں کی یکجا مثال یہ ہے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ☆ (سورۃالنمل آیت،۵۰)

اورانہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی اور وہ غافل رہے۔(۱)

"**لِیُثْبِتُوْكَ**": اِثْبَات" سے بنا ہے جس کا مجرد ثَبَتَ ہے، اثبات کا معنیٰ ہے پابند کرنا، قید کرنا، روک دینا، قید کر کے باندھ دینا، اعضا بیکار کر کے کسی کام کے قابل نہ رہنے دینا۔(۲)

شانِ نزول :

کفار مکہ کی ایذاء رسانیوں کی جب حد بڑھ گئی تو حضور آقا ومولیٰ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو اجازت دی کہ وہ ہجرت کر جائیں، اجازت پا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خفیہ طور پر ہجرت اختیار کی اور مدینہ منورہ پہنچ کر امن سے رب کی یاد میں مشغول ہو گئے، یہ صورت کفار مکہ کو گوارا نہ تھی، صورت حال کی سنجیدگی اور اس پر قابو پانے کے لئے انہوں نے ایک اہم اور خفیہ مجلس مشاورت دارالندوہ میں قائم کی، جس میں بزعم خویش ان کے سردار، زعماء اور صاحب بصیرت جمع ہوئے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

---

(۱) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۲۲۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۴۳۹
☆ الفروق اللغویة ،ازابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۹۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۴۷۱
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۱۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۵۴۸

(۲) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۹۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۷۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۰۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۹۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۳۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۷، ص ۳۹۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۸۸

عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوجہل، ابوسفیان، طعیمہ بن عدی، النضر بن الحارث، ابوالبختری بن ہشام، زمعہ بن الاسود، حکیم بن خرام، نبیہ بن الحجاج، منبہ بن الحجاج، امیہ بن خلف، ابی بن خلف، جبیر بن مطعم وغیرہم۔

مجلس مشاورت ابھی شروع ہونے والی تھی کہ دروازہ پر ایک بڈھا آن کھڑا ہوا، دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا، قریش مکہ حیران تھے کہ ہماری خفیہ مجلس میں ایک اجنبی کی آمد ایک آفت ہے، وہ بولے تو کون ہے اور تجھے کیا کام ہے، بڈھا بولا میں ''نجد'' سے آیا ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ضروری مشورہ کے لئے جمع ہوئے ہو، میری شرکت ضروری اور تمہارے لئے مفید ہے، تم دل کھول کر بات کرو میں اپنی رائے دوں گا، یہ شیطان لعین تھا، اب مجلس مشاورت شروع ہوئی، سب سے پہلے ابوالبختری بن ہشام بولا، ہم مسلمانوں پر سختیاں کر کے دیکھ چکے ہیں، کوئی فائدہ نہ ہوا، اب ہمیں مسلمانوں کے نبی محمد (مصطفیٰ کریم ﷺ) کا انتظام کرنا چاہیئے، میری رائے یہ ہے کہ'' انہیں ایک گھر میں قید کر دیا جائے تا کہ وہ وہاں ہی ہلاک ہو جائیں'' اس پر شیخ نجدی بولا: یہ رائے درست نہیں، کیونکہ ان کی جماعت ان کو وہاں سے نکال لے گی اور مکہ میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی جس سے محمد (مصطفیٰ کریم ﷺ) کو فائدہ پہنچے گا، چنانچہ یہ رائے ردّ ہوگئی۔

اس کے بعد ہشام بن عمرو اٹھا اور بولا: انہیں ایک اونٹ پر سوار کر کے مکہ سے اتنی دور نکال دو کہ وہ پھر مکہ کا رخ نہ کرے، اس سے ہم کو اس آفت سے نجات مل جائے گی، شیخ نجدی بولا: یہ رائے بھی درست نہیں، کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کیسے فصیح اللسان، سیف زبان اور صاحبِ تاثیر ہیں، وہ اپنی باتوں سے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں، جو ان کی بات سن لیتا ہے وہ ان کا ہو جاتا ہے، اگر تم نے ان کو مکہ سے نکال دیا تو وہ کسی اور جگہ جا کر وہاں لوگوں کو مسلمان بنالیں گے اور پھر وہ سب مل کر تم پر حملہ آور ہو جائیں گے اور تمہیں مکہ سے نکال دیں گے، چنانچہ یہ رائے بھی ردّ ہوگئی۔

مجلس مشاورت سے ابوجہل بولا: میری رائے یہ ہے کہ قریش کے ہر خاندان سے ایک بہادر تلوار لے کر جمع ہوں اور سارے مل کر محمد (مصطفیٰ کریم ﷺ) پر حملہ کر کے انہیں (نعوذ باللہ) قتل کر دیں، یہ پتہ نہ چلے گا کہ ان کا قاتل کون ہے؟

آخر کار بنی ہاشم تمام قبائل سے لڑ نہ سکیں گے، معاملہ خون بہا تک پہنچے گا، اس پر بنی ہاشم کو مجبوراً راضی ہونا پڑے گا، ہم سب مل کر خون بہا ادا کردیں گے، شیخ نجدی بولا: یہ رائے اچھی معلوم ہوتی ہے، اور رائے دینے والا عقل مند معلوم ہوتا ہے، چنانچہ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی، کفار مکہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے گھروں کو لوٹ گئے اور تیاری شروع کردی، دوسری جانب اللہ نے جبرئیل امین علیہ السلام کو بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب کو اس مجلس مشاورت کی کاروائی سے آگاہ فرما کر اسے ہجرت کا پیغام دے آؤ۔

ایک رات کفار مکہ اپنی تیار کردہ سازش کے مطابق ننگی تلواروں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان شریف کا محاصرہ کے لئے جمع ہوگئے، حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے مکان سے کفار کا محاصرہ توڑ کر برآمد ہوئے، آپ ﷺ سورہ یٰسین شریف کی آیات تلاوت فرمائیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ☆ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ☆ (سورۃ یٰس آیات ۸،۹)

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کردیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے ہیں اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار، اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا۔

حضور انور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم میرے بستر پر آج کی رات سو جاؤ، کفار تمہارا بال بھی بیکا نہ کرسکیں گے، ان قاتل جلادوں کی امانتیں میرے پاس ہیں ادا کر کے میرے پاس مدینہ منورہ چلے آنا، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کے بستر پر لیٹ گئے، حضور انور ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غارِ ثور میں جلوہ گر ہوئے، کفار صبح کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حیران رہ گئے، ادھر غار کے دہانے پر مکڑی نے جالا تن دیا اور ایک کبوتری نے اس میں انڈے دے دیئے، کفار حضور انور ﷺ کی تلاش میں غارِ ثور تک آئے مگر جالا اور انڈے دیکھ کر واپس ہوگئے، سرکار ابد قرار اس غار میں تین روز تک قیام پذیر رہے اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

کفار کی سازش کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو اس آیت مبارکہ کے ذریعہ دی۔(۳)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ نبی الانبیاء محبوب رب العلاء حبیب رب الاعلیٰ جل وعلا، دیگر انبیائے کرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، اسلام، قرآن مجید، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیائے کاملین واصفیاء واخیار علیہم رحمۃ العزیز الغفار اور نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہونے والی ہر شئ کے خلاف سازش کرنا، ضرر ونقصان پہنچانے کے منصوبے بنانا، ترویج واشاعتِ اسلام کے خلاف مشاورت کرنا کفار اور منافقین کا وطیرہ وشیوہ ہے، اگر چہ یہ امر طے ہے کہ اس نوعیت کے تمام منصوبے بالآخر ناکام رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اسلام، بانیءِ اسلام اور قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ کرم پر رکھی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے ارشاد فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ☆ (سورۃ المآئدہ آیت، ۶۷)

اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے، بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

قرآن مجید کے بارے میں رب کریم عز شانہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ☆ (سورۃ الحجر آیت، ۹)

بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۷، ص ۳۹۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۰۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۳۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۹، ص ۱۹۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۸۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۵، ص ۱۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۱۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۱۹۱

بایں ہمہ ان سازشی محفلوں، ضرر رساں منصوبوں اور خفیہ تدبیر کرنے والوں کی اعانت، حمایت، نصرت اور ان کا کسی نوع کا ساتھ دینا ان سے راضی ہونا کفار و منافقین کا وطیرہ ہے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان مجالس اور منصوبوں سے قطعاً لاتعلق اور دور رہیں، یہ مجالس شیطان کی آماجگاہ ہیں۔ (۴)

﴿۲﴾ سیدِ عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم رسولِ اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرنے والوں اور دشمنانِ شانِ رسالت کا مقابلہ کرنا اور حضور نبی انور ﷺ پر جاں نثاری سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دشمنوں کا علمی، عملی، زبانی، تقریری، تحریری ہر انداز سے مقابلہ کریں، حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بارگاہ اقدس میں قصیدہ پیش کیا جس میں عرض کیا۔

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وَقَآءٗ (۵)

بے شک میرا باپ، میری ماں اور میری آبرو آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت پر نثار و فدا ہے۔ (۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۹۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۰۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۱۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۳۳۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۸۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۱

(۵) ☆ رواہ البخاری، ج۲، ص۵۹۴ مسلم، ج۲، ص۳۱۷ مسند امام احمد، ج۱، ص۱۹۸

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۵۱

﴿۳﴾ مومن کے ایمان کی تکمیل اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ باعث تخلیقِ کائنات سرورِ انبیاء و مرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کی ذات کو مرکزِ ایمان، باعثِ ایمان اور محافظِ ایمان نہ جانے، حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ(۷)

تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل الایمان نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد، اس کے باپ اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہوجاؤں۔

لہٰذا مومن کے لئے فرض ہے تمام رشتوں، واسطوں، تعلقوں، اور اشیاء سے حضور انور ﷺ کو ترجیح دے۔(۸)

﴿۴﴾ امانت والے کی امانت بحفاظت ادا کرنا فرض ہے، اس میں کمی بیشی کرنا جائز نہیں، امانت والا خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو، امانت کو غنیمت نہ جانیں، حضور سید عالم ﷺ کا اسوہ ہماری بہترین راہنمائی کرتا ہے کہ شبِ ہجرت آپ ﷺ نے دشمنانِ دین وایمان اور دشمنانِ جان کی امانتیں واپس کرنے کا اہتمام کیا۔(۹)

﴿۵﴾ کسی آفت سے نجات پر رب کریم جل وعلا کا شکرادا کرو، شبِ ہجرت اللہ تعالیٰ نے حضور جانِ عالم ﷺ کو دشمنوں کے نرغے سے نکال لیا، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا فرمایا۔(۱۰)

﴿۶﴾ کسی فعل میں اگر متعدد افراد شریک ہوں تو اگر چہ ان میں سے بعض افراد فعل کا ارتکاب کریں، دوسرے اس میں رائے سے شریک ہوں یا اسے جائز جانیں مگر سزا اور جزا کے اعتبار سے سب ہی شریک شمار ہوں گے، حضور سید عالم ﷺ کے قتل کے منصوبہ میں (نعوذ باللہ) اگر چہ قریش کے چند جوانوں کا انتخاب کیا گیا مگر اس

(۷) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن انس ،جامع صغیر ،ج ۲،ص ۳۶۶

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ،ج ۲،ص ۱۵۱

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ،ج ۲،ص ۱۹۲

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ،ج ۲،ص ۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۹،ص ۱۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ ،ج ۳،ص ۳۳۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ،ج ۵،ص ۸۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ ،ج ۲،ص ۱۲۳

سازش سے تمام قریش مکہ راضی تھے اس لئے تمام کی طرف یہ فعل شنیع منسوب ہوا، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں ایک بد بخت نے کاٹیں مگر اس فعل سے وہ تمام کفار راضی تھے اس لئے رب تعالیٰ نے اس فعل شنیع کی نسبت تمام کی طرف فرمائی، ارشاد ہوا۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ☆

(انہوں نے) پس ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے، اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو۔ (سورۃ الاعراف آیت، ۷۷) (۱۱)

﴿۷﴾ شیطان لعین کی نگاہ اور دسترس عام انسانی نگاہ اور دسترس سے بہت درجے زائد ہے، قرآن مجید میں ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۔ اِنَّهٗ يَرٰكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۔ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت، ۲۷)

اے آدم کی اولاد! خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں، بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے، بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ (۱۲)

بے شک شیطان انسان کی خون کی رگوں میں دوڑتا ہے۔

---

(۱۱) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۴

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و ابو داؤد عن انس

☆ و رواہ ایضاً البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن صفیہ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۳۹

شیطان کا وجود موذی، مہلک اور خطرناک روحانی امراض کا باعث ہے، ان روحانی امراض سے بچاؤ اور حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کو پیدا فرمایا ہے، لہٰذا شیطان کے خطرناک حملوں سے بچاؤ اور دفاع کے لئے اولیاء اللہ کے دامانِ رحمت میں پناہ لو، ان شاءاللہ تعالیٰ ہر روحانی مرض سے محفوظ رکھے گا، حدیث شریف میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْکَ يَاعُمَرُ (۱۲)

اے عمر! بے شک شیطان تجھ سے بھاگتا ہے۔

مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی ولی اللہ کے دامن میں پناہ لے۔

﴿۸﴾ قرآن مجید اور اسی طرح احادیث طیبہ کے عربی کلمات کا کسی دوسری زبان مثلاً اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے لازمی ہے کہ کلماتِ ترجمہ کا انتخاب حسبِ حال کرے، ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا معظمانِ دین کی توہین کا پہلو ترجمہ سے نکلے، مثلاً آیت مبارکہ بالا میں کلمہ "مَكْرٌ" کا ہر جگہ ایک جیسا ترجمہ کرنا توہین خداوندی ہے، کافروں کا مکر نبی اکرم ﷺ کے خلاف سازش ہے اور "اللہ تعالیٰ کا مکر" کفار کے مکر کا رد اور خفیہ تدبیر ہے۔ (۱۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمد و الترمذی و ابن حبان عن بریدہ، جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۳۹

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان. ج ۷، ص ۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۱، ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ. ج ۳، ص ۳۹۹

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۲):

﴿کافر جب ایمان لے آئے تو اس کے﴾
﴿حالتِ کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ یَّنۡتَہُوۡا یُغۡفَرۡ لَہُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ ۚ وَ اِنۡ یَّعُوۡدُوۡا فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِیۡنَ ☆ (سورۃ الانفال آیت، ۳۸)

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہیں تو جو ہو گذرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گذر چکا۔

حل لغات :

"اِنۡ یَّنۡتَہُوۡا": اِنۡتِہَاءٌ ،اِنۡتِہٰی کا معنیٰ ہے،نہایت تک پہنچنا،ممنوع شئ سے رکنا،باز رہنا۔(۱)

آیت میں اس سے مراد ہے ،کفر و شرک سے باز رہنا،حضور پُر نور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اور مسلمانوں کی

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۱۳۲۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۵۰۷

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۲،ص ۱۳۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱۰،ص ۳۸۰

عداوت سے باز رہنا، رک جانا، مسلمانوں سے قتال سے باز رہنا، گمراہی میں خرچ کرنے سے باز رہنا۔(۲)

"**مَاقَدْسَلَفَ**": جوگذر چکا، اس سے زمانہ کفر کے تمام گناہ مراد ہیں۔

اسلام قبول کر لینے سے زمانہ کفر کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(۳)

"**وَاِنْ یَّعُوْدُوْا**": اور اگر پھر وہی کریں، یہ مفہوم دو صورتوں کو شامل ہے۔

(۱) اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کریں۔ (۲) کفر پر قائم رہیں۔

سزا دونوں کی ایک ہے۔

"**قَدْمَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ**": سنت سے مراد ہے، طریقہ، عادت، دستور، کفر پر قائم رہنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا دستور ان پر بھی نافذ ہوگا، اسلام کو غلبہ اور کفر کو ذلت و رسوائی ماضی میں جاری رہنے والا دستور اب ان کفار پر بھی نافذ ہوگا۔(۴)

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیة بیروت'لبنان، ج۷،ص ۴۰۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۲۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۹،ص ۲۰۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۴۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۳۰۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۷
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ج ۴۳۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۹۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۲۲
(۳) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۹۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۲۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۷
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۷،ص ۴۰۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۹،ص ۲۰۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۹۵
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۴

شان نزول :

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ حالتِ کفر میں ایک مرتبہ کشتی پر سفر کر رہے تھے، اچانک کشتی ڈوبنے کے قریب تھی، انہوں نے منت مانی کہ اگر کشتی صحیح سلامت کنارے لگ گئی تو میں اسلام قبول کرلوں گا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشتی صحیح سلامت مسافروں کو لے کر کنارے لگ گئی، حضرت عکرمہ قبولِ اسلام کے لئے حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے تیار ہوئے، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی قبولِ اسلام کے لئے تیار تھے وہ بھی ہمراہ ہوگئے، یہ دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، اور اسلام لانے کا ارادہ ظاہر کیا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے گذشتہ گناہوں کے پیشِ نظر عرض کیا میرے بہت سے گناہ ہیں، ان کا کیا بنے گا، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ اسلام لانے سے حالتِ کفر کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، یہ اسلام کی برکات میں سے ہے۔ (۵)

علمائے مفسرین نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر کے ضمن میں دو واقعات ذکر کئے ہیں، ان کا تعلق شانِ نزول سے نہیں بلکہ آیت کے مضمون سے ہے اس لئے ان کا ذکر آیت کا مفہوم اور احکام سمجھنے میں معاون ہوگا۔

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن شُماسہ المہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے وقتِ وصال میں ان کے پاس حاضر ہوا، آپ کافی دیر دیوار کی طرف منہ کر کے روتے رہے، ان کے بیٹے نے ان کی ڈھارس بندھائی اور عرض کیا، ابا جی! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں امر کی بشارت نہیں دی؟ رسول اللہ ﷺ نے فلاں امر کی بھی بشارت دی ہے (آپ کو موت کے بعد کے حالات کا غم نہیں ہونا چاہیئے) اس پر انہوں نے اپنا چہرہ ہماری طرف کیا اور فرمایا! ہم کلمہ شہادت ......

اشهدان لآاله الّاالله وانّ محمّدارسول الله

کو سب سے افضل شئ سمجھتے ہیں، زندگی میں میری تین حالتیں رہیں، آپ کو معلوم ہے کہ اسلام لانے سے پہلے مجھے رسول اللہ ﷺ سے سخت بغض تھا اور اس حالت میں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا کام تمام کردوں، اگر

(۵) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۲۲

میں اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ (دوسری حالت یہ ہے) جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کرسکوں، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا، اے عمرو! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں اسلام لانے میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں، فرمایا، اپنی شرط بیان کرو، میں نے عرض کیا، میری شرط یہ ہے کہ میرے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا!

اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ (٢)

اے عمرو! تجھے معلوم ہونا چاہئیے کہ اسلام لانے سے زندگی کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، راہِ خدا میں ہجرت کرنے سے زندگی کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور حج مبرور کرلینے سے زندگی کے پہلے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا) اس حال میں مجھے رسول اللہ ﷺ کائنات میں سب سے زیادہ محبوب ہوگئے، اور آپ ﷺ کا جلال ورعب میری آنکھ میں سب سے زیادہ ہوگیا، اسی وجہ سے میں آپ ﷺ کے چہرہ انور کی طرف آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا، اس حال میں اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک دریافت کرتا تو میں آپ ﷺ کے جلال سے مرعوب ہونے کی بنا پر نہ بیان کرسکتا، اگر میں اس حال میں مرجاتا تو یقیناً جنتی ہوتا (میری تیسری حالت یہ رہی) میں دنیوی معاملات میں مشغول ہوگیا، میں نہیں جانتا کہ اس وقت میرا کیا حال ہوا ہے، (میرے بیٹے!) میرے وصال پر رونے والیوں کو جمع نہ کرنا، اور نہ میری میت کے ساتھ آگ لے جانا، جب مجھے دفن کرچکو تو میری قبر کو کوہان کی مانند کردینا، پھر میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں جانور ذبح کرکے اس کا گوشت بنا کر تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ میں تم سے اُنس حاصل کرسکوں، اور مجھے معلوم ہوجائے کہ

(٢) ☆ رواہ مسلم عن ابن شماسہ المھری، ج ا، ص ٧٦

میرے رب کے فرشتے میرے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ (۷)

(۲) ائمہ محدثین مثل امام بخاری وامام مسلم رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

گذشتہ زمانہ میں ایک شخص نے ننانوے اشخاص ظلماً قتل کیے، پھر اسے گناہوں پر ندامت ہوئی اس نے توبہ کا ارادہ کیا، اس نے اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم دریافت کیا، لوگوں نے ایک راہب کا پتہ دیا وہ اس کے پاس آیا اور اسے گذشتہ گناہوں کی تفصیل بتا کر دریافت کیا، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس راہب نے کہا، ''نہیں''، اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا، اس طرح وہ سو آدمیوں کا قاتل بن گیا، پھر اسے اپنے کئے پر ندامت ہوئی، توبہ کرنے کے لئے اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے ایک عالم کا پتہ دیا، وہ شخص اس عالم ربانی کے پاس حاضر ہوا اور اپنا مسئلہ پیش کیا، عالم ربانی نے جواب دیا، جب کوئی گناہ گار اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، تو فلاں علاقہ میں چلا جا، وہاں (کچھ) لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت میں مشغول ہیں تو بھی ان میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، (ان کی برکت سے تیری توبہ قبول ہو جائے گی)، توبہ کے ارادہ سے وہ شخص گھر سے اس علاقہ کی طرف چل پڑا، جب وہ آدھا راستہ طے کر چکا تو اسے موت نے آلیا، عذاب اور رحمت کے فرشتے اس کی روح قبض کرنے آ گئے، رحمت کے فرشتوں نے کہا، یہ بندہ سچے دل سے توبہ کرنے نکلا ہے (اس لئے ہم اس کی روح قبض کریں گے) عذاب کے فرشتوں نے کہا، اس نے آج تک کوئی نیک کام نہیں کیا، (یہ رحمت کا کس طرح مستحق ہو سکتا ہے) ایک فرشتہ بصورت انسان وہاں حاضر ہوا، اس نے فیصلہ دیا کہ دونوں طرف کا فاصلہ پیمائش کر

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۹۷

لیا جائے، جو فاصلہ کم ہو اس طرف کے فرشتے اس کی روح قبض کرلیں، پیمائش کرنے پر اس کی منزل کی طرف کا راستہ کم نکلا، اس طرح رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کی، اس طرح اس کی توبہ کے آثار ظاہر ہوئے۔(۸)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر کافر پر اسلام اور ایمان لانا فرض ہے، جب تک وہ حالتِ کفر میں رہے اسلام کے دیگر ارکان مثل نماز روزہ وغیرہ کی ادائیگی اس پر فرض نہیں کیونکہ ان ارکان کی ادائیگی کی بنیادی شرط ایمان ہے، للہذا جب کوئی کافر ایمان قبول کرے تو زمانہ کفر کی عبادات کی قضاء اس پر لازم نہیں۔(۹)

﴿۲﴾ دولتِ ایمان قبول کرنے کی برکت یہ ہے کہ حالتِ کفر کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرما دیتا ہے، قرآن مجید کی نص قطعی کے علاوہ احادیث طیبہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں، ایک حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَہٗ (وفی روایۃ یَجُبُّ) (۱۰)

بے شک اسلام لانا حالتِ کفر کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔(۱۱)

---

(۸) ☆ بخاری : کتاب الانبیاء. مسلم: کتاب التوبہ، ج۲، ص ۳۵۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۸۵۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص ۴۰۲

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر، ج۱۵، ص ۱۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۹۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۶

(۱۰) ☆ رواہ مسلم عن ابن شماسہ المھری، ج۱، ص ۷۶

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۸۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۷، ص ۴۰۲
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۹۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر، ج۱۵، ص ۱۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۶

﴿۳﴾ بحالتِ جہاد اگر کافر کے ہاتھ سے کوئی مسلمان شہید ہوگیا پھر وہ کافر مسلمان ہوگیا تو اس سے اس مسلمان کا قصاص یا دیت نہ لی جائے گی۔(۱۲)

﴿۴﴾ زمانہ کفر میں کافر نے شراب نوشی کی یا سود لیا، اسلام لانے کے بعد شراب نوشی یا سودخوری کا مواخذہ نہ ہوگا، ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْخَذُ الْکَافِرُ بِشَیْءٍ صَنَعَهٗ فِیْ کُفْرِهٖ اِذَااَسْلَمَ (۱۳)

کافر سے حالتِ کفر کے کسی گناہ کا مواخذہ نہ ہوگا جب وہ ایمان لے آئے۔

﴿۵﴾ اگر جہاد میں کافر حربی مسلمان غازی کا مال لوٹ کر لے گیا یا غازی نے اس کا مال لے کر غنیمت بنالیا اور پھر وہ مسلمان ہوگیا تو دوطرفہ مال کی واپسی واجب نہیں ہے۔(۱۴)

﴿۶﴾ کافر نے زمانہ کفر میں چوری، ڈکیتی وغیرہ جرم کیے پھر مسلمان ہوگیا تو اس پر چوری، ڈکیتی وغیرہ جرم کی حد جاری نہ ہوگی۔(۱۵)

﴿۷﴾ کافر ذمی نے چندسال کا جزیہ ادا نہ کیا پھر مسلمان ہوگیا تو اب گذشتہ واجب الاداء جزیہ معاف ہوجائے گا۔(۱۶)

﴿۸﴾ زمانہ کفر میں کافر کے ذمہ حقوق اللہ اسلام لانے سے معاف ہوجاتے ہیں، البتہ حقوق العباد اس کے ذمہ باقی رہتے ہیں ان کا ادا کرنا لازمی ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر کافر نے کسی کا قرض دینا ہے یا اس کے پاس چوری، ڈکیتی، غصب یا امانت کا مال ہے اب وہ مسلمان ہوگیا تو اسے یہ مال واپس کرنا ہوں گے۔(۱۸)

---

(۱۲) التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۳۴

(۱۳) رواہ السیوطی فی الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، ج۴، ص ۶۴

(۱۴) تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۷

(۱۵) تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۷

(۱۶) التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۳۴

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۱

(۱۷) تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۹۹

تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۱

(۱۸) تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۱

﴿۱۰﴾ مرتد کی توبہ قبول ہے۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ زمانہ ارتداد کی جنایات متعلقہ حقوق اللہ اسلام لانے کے بعد معاف ہیں، اور متعلقہ حقوق العباد پر حد جاری ہوگی۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ نابالغ حقوق اللہ کا مکلّف نہیں، اس کے ذمہ حقوق اللہ ادا کرنا فرض نہیں، البتہ وہ حقوق العباد ادا کرنے کا مکلّف ہے اس کا ولی اس کے یہ حقوق اس کے مال سے ادا کرے گا۔(۲۱)

﴿۱۳﴾ احکام شرعیہ کا تعلق ظاہر سے ہے، باطن کے امور اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں، حدیث شریف میں ہے۔

نَحْنُ نَحْكُمُ بِالظَّاهِرِ (۲۲)

ہم صرف ظاہر پر حکم کرتے ہیں۔(۲۳)

﴿۱۴﴾ کافر حربی کے زمانہ کفر کی جنایات معاف ہیں البتہ دار الحرب میں اس کی جنایات پر حد جاری ہوگی۔(۲۴)

﴿۱۵﴾ صرف توحید کا اقرار ایمان نہیں جب تک حضور خاتم الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت عامہ کاملہ شاملہ پر صدقِ دل سے ایمان نہ لائے ایمان مکمل نہیں ہوتا۔(۲۵)

﴿۱۶﴾ ایمان بندے کا نام شقاوت کے دفتر سے نکال کر سعادت کے دفتر میں منتقل کر دیتا ہے، اس لئے عاقل کے

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۴۰۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاهور، ج۲، ص۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۵۲

(۲۲) ☆ الفوائد المجموعہ للشوکانی، ص۲۰۰۔ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۱۰، ص۷۱

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۴۰۲

(۲۵) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۱

لئے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول معظم ﷺ کا ذکر اذکار میں معانی کو دل میں حاضر کر کے کرے تا کہ کلمات کا اثر اس کے گوشت پوست میں سرایت کر جائے اور مومن اللہ تعالیٰ کے اسرار وتجلیات کا مشاہدہ کرے۔(۲۶)

﴿۱۷﴾ کفار کو کفر کے عذاب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ظاہر کر کے دعوت اسلام دے، تبلیغ اسلام میں تیسیر کا پہلو نمایاں رہے تا کہ کافر اسلام کے لطف وکرم سے بہرہ ور ہو جائے، ہر مبلغ پر یہ لازم ہے، ہر وقت اللہ تعالیٰ جل وعلا کے عذاب سے ڈرانا مصلحت کے خلاف ہے۔(۲۷)

☆☆☆☆☆

---

(۲۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۶

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص ۲۰۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص ۲۰۶

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۳) :

جہاد کی غرض وغایت، اعلائے کلمۃ الحق

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَاتَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَايَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ☆ (سورۃالانفال ،آیت،۳۹)

اوران سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے، پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

حل لغات :

"**فِتۡنَةٌ**" : فتنہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، آزمائش، گمراہی، کفر، رسوائی، رنج، دیوانگی، عبرت، عذاب، مرض، مال واولاد، اختلاف آراء، جنگ وجدال کا واقع ہونا۔(۱)

آیت مبارکہ میں فتنہ سے مراد فساد یا کفر وشرک ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۹۰۲
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۳۷۱
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۵۳
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص۳۴۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۹،ص۳۹۷

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۴۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۵۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۱۹۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۱۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۹،ص۲۰۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۹۸

"اَلدِّیْنُ": دِین کے متعدد معانی ہیں، حساب، قدرت، حکم، مذہب، ملّت، حالت، عادت، سیرت، تدبیر، نافرمانی، گناہ، مجبوری، پرہیزگاری، فرمانبرداری، بدلہ، قہر وغلبہ، ذِلت۔(۳)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد ہے، حکومت، اقتدار، غلبہ، تسلُّط۔(۴)

"اِنْتَھَوْا": کفر سے باز رہیں بایں طور پر کہ اسلام قبول کرلیں یا کفر پر رہتے ہوئے جنگ سے باز رہیں اور جزیہ دے کر ذمی بن جائیں، گویا کفر کا غلبہ ٹوٹ جائے اور اسلام غالب آجائے۔(۵)

شانِ نزول:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکی زندگی میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے متبعین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر کفارِ مکہ کے مظالم کی انتہاء نہ رہی، اسی صورتِ حال کے پیش نظر حضور نبی انور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی، کفارِ مکہ نے وہاں اُن کا تعاقب کیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا جرم صرف "قبولِ اسلام" تھا، اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت اور رسول اکرم ﷺ کی سچی غلامی ان کا "عظیم جرم" تھا۔ ترغیب، ترہیب سے انہیں اسلام سے بازگشتہ کرنے کی تدابیر کی گئیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ آزمائش ابھی کم نہ ہوئی تھی کہ مدینہ منورہ کے کچھ خوش نصیب حضرات نے حج کے موقعہ پر اسلام قبول کرلیا اور بیعت عقبہ اُولیٰ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور زیادہ مصائب کے پہاڑ توڑے گئے، اس دورِ ابتلاء میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں

---

(۳) المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۲۰۷

المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۱۷۵

قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۱۷۸

تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۹، ص۲۰۸

(۴) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۴۵

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۹۸

تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۱

(۵) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۹، ص۲۰۷

کو اسلام کے غلبہ تک جہاد کی اجازت دے دی، اس آیت میں غلبۂ اسلام تک جہاد کی اجازت ہے۔(٦)

مسائل شرعیہ :

﴿١﴾ جہاد دینِ اسلام کا اہم ترین فرض ہے، حسب مقدور اور استطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے، قرآن مجید اور دین اسلام کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہے، دینِ حق کی تبلیغ کا راستہ صاف کرتا ہے اور قرآن مجید جہاد کی شرائط اور ضرورت کا تعین کرتا ہے، قرآن اور جہاد دونوں ایک دوسرے کے محافظ ہیں، جہاد قربِ قیامت تک باقی رہے گا، کسی حاکم ظالم یا عادل کو اس کی منسوخی کا اختیار نہیں، قرآن مجید کی بکثرت آیات کا یہی مفہوم ہے، حدیث شریف میں ہے۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِیَ الدَّجَّالَ لَایُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَّعَدْلُ عَادِلٍ (٧)

جہاد اس وقت سے جاری ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اور یہ اس وقت تک جاری رہے گا جب میرا آخری امتی دجال کو قتل کرے گا، کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل اسے منسوخ نہیں کرسکتا۔(٨)

﴿٢﴾ جہاد کی غرض وغایت غلبۂ اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ ہے، ملک گیری، شجاعت، حمیت اور ریا کی غرض سے جہاد کرنا مقاصدِ اسلام کے خلاف ہے اور یہ مذموم حرکت ہے۔(٩)

﴿٣﴾ اگر کافر مسلمانوں کا اقتدار تسلیم کرلیں بایں طور کہ خود مسلمان ہوجائیں یا جزیہ دے کر ذمی بن جائیں یا جنگ سے باز رہیں تو ان سے قتال جائز نہیں۔

---

(٦) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ج٢،ص٣٠٩
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ،ج١٥،ص١٦٣
(٧) ☆ رواہ الدیلمی عن انس ،بحوالہ کنز العمال ،ج٤،ح١٠٦٦٦
(٨) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ،ج٢،ص١٥٤
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م١٢٧٠ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج٩،ص٢٠
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ،ج٣،ص٣٤٢
(٩) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ،ج٢،ص١٥٤
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ،ج٢،ص٣٠٩

ارشاد ربانی ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے، اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔

(سورۃ التوبۃ آیت ۲۹)

حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ (۱۰)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کی جانیں اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہو گئے، مگر ان کا حق ان کے ذمے ہے، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ کافروں کی ہر نوع سے جہاد جائز ہے ماسوا ان کے جن سے کتاب و سنت روک دے۔ (۱۲)

---

(۱۰) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وھو متواتر

☆ بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۰

(۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۹۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۴۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۶

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۵۰

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۴۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۶

﴿۵﴾ حاکم اسلام کے خلاف باغی گروہ سے قتال کرنا جائز ہے۔(۱۳)

﴿۶﴾ ذمی کے مال، جان، عزت کی حفاظت مسلمانوں پر فرض ہے، ان سے بدعہدی کرنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا یا ان پر کسی نوعیت کا ظلم روا رکھنا جائز نہیں، حضور رحمۃ للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۱۴)

خوب سن لو! جو کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کرے گا یا اس کے حق میں کمی کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بار ڈالے گا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کچھ لے گا تو قیامت میں مَیں اس کی طرف سے جھگڑا کرنے والا ہوں گا۔(۱۵)

﴿۷﴾ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ حتی الامکان احیاء دین اور اعلاء کلمۃ اللہ میں کوشاں رہے، دعوت حق دے، اپنی تبلیغ سے لوگوں کو کفر کی تاریکی سے نورِ ایمان تک لے آئے، اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف سے اس پر اجر عظیم کا وعدہ ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ دین اور دنیوی معاملات میں اہلِ خیر سے استمداد کرو، اہلِ شر سے استمداد نہ کرو، بھلا جو خود خیر پر نہیں، تمہاری کیا خیر خواہی کرسکتا ہے۔(۱۷)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۵۰

(۱۴) ☆ رواہ ابوداؤد عن صفوان بن سلیم عن عدة من اَبْنَاءِ اصحاب رسول اللہ ﷺ، ج۲، ص۷۷

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۹۹

(۱۶) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۴۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۹۹

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۴۶

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۴):

مالِ غنیمت کی تقسیم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰكِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ☆ (سورۃ الانفال آیت، ۴۱)

اور جان لو جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

حل لغات:

"**انما**": در حقیقت یہ کلمہ اَن اور ما الگ الگ ہے، اَن کلمہ تحقیق اور مَا موصولہ ہے اور اگر اَنَّمَا اکٹھا لکھا جائے تو ما کا عمل ساقط ہو جاتا ہے، مگر قرآن مجید میں اس مقام پر اسے اکٹھا ہی لکھا جاتا ہے کیونکہ حضرت امیر المؤمنین

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مصحف شریف میں ایسا ہی لکھا گیا ہے اب اسی کی اتباع لازم ہے، مَا سے مراد ہے، ہر منقولی شئی، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔(۱)

"غَنِمْتُم" : غَنِمَ غَنْمًا سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے، کامیابی، بغیر مشقت حاصل ہونا، اسی سے غنیمت بنا ہے، غنیمت وہ مال ہے جو کفار سے لڑائی میں حاصل ہو۔(۲)

"مِنْ شَیْءٍ" : ہر چھوٹی بڑی شئی، یہ کلمہ اپنے عموم پر ہے، کفار کا جو مال لڑائی میں حاصل ہو، خواہ قلیل ہو یا کثیر، غنیمت میں شامل ہے، حتی کہ سوئی دھاگا۔(۳)

"لِلّٰهِ": لام تملیک کا نہیں اور نہ نفع کے لئے ہے، کیونکہ تمام جہاں اللہ تعالیٰ کی مِلک ہیں، مالِ غنیمت کے ایک حصہ کا کیا ذکر؟ اور اللہ تعالیٰ نفع حاصل کرنے سے پاک ہے، وہ خود نافع ہے جہانوں کو نفع دیتا ہے، خود نفع نہیں اٹھاتا، جبکہ لِلرَّسُوْلِ میں لام تملیک کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر برکت کے حصول اور اظہارِ عظمتِ رسول ﷺ کے لئے ہے، مالِ غنیمت سے اللہ تعالیٰ کا الگ

---

(۱) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۴۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۰۰

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص۳۶۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۵۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۸۹۱

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۱۹۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۹، ص۷

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۶۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۴۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱

حصہ مقرر نہیں۔(۴)

" **وَلِذِی الْقُرْبٰی** ": قریبی رشتہ داروں سے مراد حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے مسلمان قریبی رشتہ دار، جو نسب اور مؤدت میں شریک ہیں، یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب، حضور ﷺ کے رشتہ دار غریب ہوں یا امیر، پانچواں حصہ میں برابر شریک ہیں۔

وَلِذِی الْقُرْبٰی میں لام اختصاص کے لئے ہے، ملکیت اور استحقاق کے لئے نہیں۔(۵)

---

(۴) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴،ص ۶۵

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۵۵

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۲۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۹۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۴۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص ۲

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۶۴

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۶۱،۸۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴،ص ۶۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۲۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵،ص ۱۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۳۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۹۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۲۹

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۱۰۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۴۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص ۲

" وَالْیَتٰمٰی ": یتیم کی جمع ہے، یتیم وہ نابالغ مسلمان جس کا باپ فوت ہو چکا ہو اور وہ محتاج ہو۔
یتیم غیر قرابت رسول اگر محتاج ہوں تو ان کا خمس میں حصہ ہے۔(٦)

" اَلْمَسَاکِیْنِ ": مسکین وہ مسلمان جس کے پاس کچھ نہ ہو اور فقیر وہ کہ جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو، بعض اوقات اس کے برعکس تعریف کی جاتی ہے اور بعض اوقات مسکین اور فقیر ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔(٧)

" وَابْنِ السَّبِیْلِ ": مسافر اگر سفر کے دوران محتاج ہو جائے اگر چہ اس کے گھر مال موجود ہو وہ بھی مالِ غنیمت میں حق دار ہے۔(٨)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مالِ غنیمت جو مسلمانوں کو حاصل ہو اس کے پانچویں حصہ کے پانچ مصرف ہیں، ہر ایک کو پچیسواں حصہ سے ملے گا۔

(١) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ۔

(٢) رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار، بنی ہاشم اور بنی مطلب کا حصہ۔

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج٣، ص٦٥
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ج٢، ص٨٥٦
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج٢، ص١٩٧
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج٣، ص٣٤٧
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج١٠، ص٢
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج٢، ص١٢٧
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی۔ج٥، ص١٠٢
(٧) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج٢، ص١٩٧
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج٣، ص٣٤٧
(٨) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج٣، ص٦٦،٦٠
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج٢، ص٨٥٦
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج٢، ص١٢٧
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج٢، ص١٩٧

(۳) یتیم محتاجوں کا حصہ۔

(۴) مسکینوں کا حصہ۔

(۵) مسافر محتاجوں کا حصہ۔

یہ تقسیم حضور رسول اکرم ﷺ کی حیات ظاہری تک تھی، اب تقسیم مختلف ہے۔

"وَمَآ اَنْزَلْنَا": یوم بدر جو غیبی امداد، فرشتے اتارے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو معجزات عطا کئے، بدر کی ساری فتوحات حضور نبی اکرم ﷺ کی اس برکت کے سبب ہوئی جو ہم نے انہیں عطا کی۔

"عَلٰی عَبْدِنَا": اپنے بندہ خاص پر، حضور سید المرسلین ﷺ کو "عَبْدِنَا" فرمایا، آپ ﷺ کی انتہائی عزت افزائی اور قرب خاص کا اظہار ہے۔(۹)

"یَوْمَ الْفُرْقَانِ": مومن اور کافر کی چھانٹ کا دن، یوم بدر مسلمان اور کافر میں ایسا حدِ فاصل قائم ہوا جو قربِ قیامت تک باقی رہے گا۔(۱۰)

---

(۹) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ص۳۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۳۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۳۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۴۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵

(۱۰) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۹۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۳۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۳۸

شانِ نزول :

آیت کے شانِ نزول میں دو روایات منقول ہیں، دونوں میں قریبی تعلق ہے۔

(۱) غزوہ بدر سے پہلے مالِ غنیمت حلال نہ تھا اسے جمع کر دیا جاتا آسمان سے ایک آگ آتی اور اسے جلا ڈالتی تھی، غزوہ بدر وہ پہلا موقعہ ہے جس میں مالِ غنیمت حلال کیا گیا، اس آیت میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا طریقہ واضح کیا گیا ہے۔(۱۱)

(۲) غزوہ بنی قینقاع کی غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، کیونکہ اس سے پہلے مالِ غنیمت سے خمس (پانچواں حصہ) نہ نکالا گیا۔

یہ غزوہ، غزوۂ بدر کے ایک ماہ تین روز بعد واقع ہوا، یعنی ہجرت کے بیس ماہ بعد رونما ہوا۔(۱۲)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ مشرکین اور کفار کے جو مال مسلمانوں کے لئے حلال ہیں وہ دو ہیں۔ مالِ غنیمت اور مالِ فَے۔

حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ کی بعثت سے قبل یہ مال مسلمانوں کے لئے حلال نہ تھے، یہ حضور کی برکت ہے کہ اب مسلمان ان سے استفادہ کر سکتے ہیں، ان کی حِلّت قرآن مجید نے واضح طور پر بیان فرمائی ہے۔

---

(۱۱) ☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۶۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۶۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۶

(۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۱۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۶۶
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۱۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۶

ارشادِ ربانی ہے۔

فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلاً طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورۃ الانفال آیت ۶۹)

تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۳)

﴿۲﴾ غنیمت وہ منقولی مال ہے جو کفار سے مسلمان قہر وغلبہ سے حاصل کریں، لہٰذا کفار کی مفتوحہ زمین، باغ اور قیدی (مرد، عورت) مالِ غنیمت نہیں، ان کی تقسیم کا اختیار متعین نہیں بلکہ حاکمِ اسلام کی تجویز پر موقوف ہے، جبکہ مالِ غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین ہے۔ (۱۴)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۵۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۵۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۹۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۹۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص ۱۶۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۷
☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۱۳
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۵۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۱۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۱۹۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص ۱۶۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱
☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۰۰

﴿۳﴾ فَے وہ مال ہے جو کفار سے بغیر لڑے حاصل ہو، جیسے کفار مسلمانوں کو مال دے کر صلح کر لیں وہ مال فے ہے، اسی طرح بغیر لڑے کفار بھاگ جائیں اور مال چھوڑ جائیں، یونہی کفار تاجروں سے حاصل ہونے والا ٹیکس، جزیہ، فدیہ اور لاوارث کافر کا ترکہ وغیرہ، مالِ فَے تمام مسلمانوں کے مصالح پر صرف ہوگا۔(۱۵)

﴿۴﴾ مالِ غنیمت کے حصول کے لئے حاکمِ اسلام کی حمایت، نصرت اور مسلمانوں کی جماعت شرط ہے، قرآن مجید نے جمع کا صیغہ " غَنِمْتُمْ " استعمال کر کے اس طرف اشارہ فرمایا ہے، حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کی سنت اس کی واضح دلیل ہے، لہٰذا اگر دو چار آدمی حاکمِ اسلام کی اجازت و حمایت کے بغیر دارالحرب میں سے کفار سے کچھ چھین کر لے آئیں تو وہ غنیمت نہیں، اس سے خمس نکالنا فرض نہیں، اور اگر اکیلا آدمی حاکمِ اسلام کی اجازت سے دارالحرب میں داخل ہو تو اسے جو کچھ کفار سے حاصل ہوگا وہ مال غنیمت ہے اس میں خمس ہے، حاکمِ اسلام کی اجازت وحمایت بمنزلہ جماعت کی مدد کے ہے، اگر دارالحرب میں داخل ہونے والے جماعت ہوں تو ان کے حاصل ہونے والے مال میں خمس ہے، کیونکہ جماعت بمنزلہ امام کی اجازت ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ سیدالکونین نبی الحرمین امام القبلتین حضور پُرنور سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہری میں مالِ غنیمت کی تقسیم اس طرح تھی۔

ایک حصہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا، چار حصے مجاہدین اسلام کے، اللہ ورسول کے پانچویں حصے کے پھر پانچ حصے ہوتے تھے۔

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۱۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۱۹۸
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص ۷۰
(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۵۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۴۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص ۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۰۰

ایک حصہ خاص رسول اللہ ﷺ کا، جوازواج مطہرات امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیھن کے مصارف اور جہاد کے آلات کی تیاری پرصرف ہوتا تھا۔

دوسرا حصہ حضور خاتم المرسلین ﷺ کے قرابت داروں کا ہوتا تھا، جو آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ عباس اور آلِ حارث بن عبدالمطلب پرصرف ہوتا تھا۔

تیسرا حصہ محتاجوں یتیموں پر، چوتھا حصہ مسکینوں اور پانچواں حصہ محتاج مسافروں پرصرف ہوتا تھا۔

حضور سید الثقلین ﷺ کے وصال پُر ملال کے بعد آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اجماعی فیصلہ سے ساقط ہو گیا، کیونکہ حضور ﷺ کا حصہ بطور رسول کے تھا اور حضور کے وصال کے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور اسی نسبت سے قرابت دارانِ رسول کا حصہ بھی ساقط ہو گیا، اب مال غنیمت کے خمس کی تقسیم تین حصوں میں ہوگی، ایک حصہ محتاج یتیموں کا، دوسرا حصہ مسکینوں کا اور تیسرا حصہ محتاج مسافروں کا۔ ان تین میں حضور انور ﷺ کے قرابت دار مقدم ہوں گے۔

چونکہ زمانہ نبوی میں مجاہدین باقاعدہ تنخواہ دار نہ تھے اس لئے مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوتے تھے۔ (۱۷)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۰، ۶۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۶، ۴۳۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۸

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۶۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۷

﴿۶﴾ تمام مالِ غنیمت تقسیم ہوگا، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، متعینہ حصوں کی مقدار سب مستحقین میں تقسیم ہوگا۔(۱۸)

﴿۷﴾ ملکیت کے اعتبار سے خمس اللہ تعالیٰ کا ہے بلکہ تمام کائنات اس کی مِلک ہے، استحقاقِ تصرف کے اعتبار سے خمس رسول اللہ ﷺ کا ہے کہ آپ ﷺ جتنا چاہیں اپنے لئے رکھیں اور اقارب، یتامیٰ، مساکین اور مسافر بھی اس کا مصرف ہیں۔(۱۹)

﴿۸﴾ مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے باجماع علماء اسی لشکر کو دے دیئے جائیں گے جس نے دشمن سے مال غنیمت حاصل کیا، کسی ایک فرد کو محروم رکھنے اور نہ دینے کا اختیار حاکمِ اسلام کو نہیں۔(۲۰)

﴿۹﴾ کسی کو اس کے حصے سے زیادہ دینے کا حق باتفاق علماء امیر کو ہے بشرطیکہ دورانِ قتال یا قتال سے پہلے امیر نے اس کا اظہار کر دیا ہو، کیونکہ درحقیقت ترغیب جہاد کی ایک صورت ہے اور امیر ترغیب جہاد پر مامور ہے، اللہ تعالیٰ نے امام المسلمین حضور سید عالم ﷺ سے ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ (سورۃ الانفال آیت، ۶۵)

اے غیب کی خبریں دینے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

---

(۱۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۱۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۱۹۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۰، ص ۱۶۴
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۶۵
(۱۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۰۶
(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۱۳

لہٰذا اگر امیر اعلان کر دے کہ جو شخص کسی مشرک کو قتل کر دے گا اس کو یہ انعام دیا جائے گا یا جو شخص اس قلعہ میں داخل ہوگا اس کو اتنا انعام دیا جائے گا یا فوجی دستہ سے کہہ دے کہ خمس نکالنے کے بعد جو مال بچے گا اس کا نصف یا چوتھائی بطور انعام دیا جائے گا تو سب صورتیں جائز ہیں، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بعض فوجی دستوں کو رسول اللہ ﷺ بھیجا کرتے تھے اور عام لشکریوں کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ ان کو بطور انعام کچھ مزید عنایت فرمایا کرتے تھے۔ (۲۱)

﴿۹﴾ جنگ کے خاتمہ پر اگر امیرِ لشکر کو کسی مجاہد کی کوشش دوسرے مجاہدین کی کوششوں سے زیادہ معلوم ہو تو جائز ہے کہ امیرِ لشکر اس کو اس کے تقسیمی حصہ سے الگ کچھ مزید بھی دے دے، خواہ دورانِ جنگ یا جنگ سے پہلے کوئی انعامی اعلان نہ کیا ہو، یہ انعام خمس میں سے دیا جائے گا لشکر والوں کا حصہ کاٹ کر نہیں دیا جائے گا، ان کے حق کو کم نہیں کیا جا سکتا، حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے پا پیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اونٹ چرا کر لے جانے والوں کا بے مثال تعاقب کیا اور ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا، حضور سید عالم ﷺ نے ان کے حصہ سے زیادہ خمس میں سے انعام دیا، حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ سَلْمَةُ ابْنُ الْاَكْوَعِ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ رَاجِلاً فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَهْمَ الرَّاجِلِ لِمَا اسْتَحَقَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَسَهْمَ الْفَارِسِ مِنْ خُمْسِ خُمُسِهٖ ﷺ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ سَلْمَةُ اُعْطِيَ سَهْمُ الْفَارِسِ مِنْ سِهَامِ الْمُسْلِمِيْنَ (۲۲)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اس غزوہ میں پیادہ تھے، رسول اکرم ﷺ نے مال غنیمت سے ان کے پیادہ ہونے کا ایک حصہ عطا فرمایا، اور عام مسلمین کا حصہ کم کئے بغیر انہیں خمس کے پانچویں حصے سے سوار کا حصہ (بطور انعام) عطا فرمایا۔

---

(۲۱) ☆ مسلم، ج۲، ص۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۱۹۷

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۲۰

(۲۲) ☆ رواه ابن حبان فی صحیحه، ج۱۲، ص۱۴۱

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، تالیف الامیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی (متوفی ۷۳۹ھ) مطبوعه موسسة الرساله بیروت، ۱۴۱۸ھ

موجودہ دور میں مجاہدینِ اسلام کی غیر معمولی اعلیٰ کارکردگی پر اعلیٰ اعزازات سے نوازے جانے کا جواز مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔(۲۳)

﴿۱۰﴾ مال غنیمت سے جو چار حصے ہیں ان کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو حصے دیئے جائیں گے، سواری کا جانور اگر چہ آلات جہاد میں سے ہے اور آلات حرب کے ہونے یا نہ ہونے یا کثیر و قلیل ہونے پر مجاہد کے حصے پر اثر نہیں پڑتا مگر سوار کا دوہرا حصہ خلافِ قیاس حدیث شریف سے ثابت ہے، حضور سید عالم ﷺ نے سوار کو دوہرا حصہ دیا اور دوہرا حصہ دینے کا حکم فرمایا، حدیث شریف میں ہے۔

فَاَعْطَی الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَاَعْطَی الرَّاجِلَ سَهْماً (۲۴)

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

البتہ اگر امیر سوار کو خمس میں سے زیادہ دے تو جائز ہے اس کی تائید حدیث شریف سے ہوتی ہے۔(۲۵)

﴿۱۱﴾ اگر کسی مجاہد کے پاس ایک سے زیادہ سواری ہو تو اسے صرف ایک سواری کا دہرا حصہ ملے گا، باقی سواریاں بمنزلہ آلاتِ جہاد ہیں، آلات جہاد پر غنیمت کا حصہ نہیں ہوتا، اسی طرح عربی گھوڑے اور ترکی گھوڑے کا یکساں حصہ ہے ان میں تفریق نہیں۔(۲۶)

---

(۲۳) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمـ ی ۔ بددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۱۲۲

(۲۴) ☆ رواه ابو داؤد عن مجمع بن جاريه الانصاری، ج۲،ص ۱۹

(۲۵) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۳،ص ۵۸

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالكی' مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان، ج۲،ص ۸۲۲

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان، ج۸،ص ۱۵

☆ الدرالمنثور فی التفسير الماثور، مصنفه علامه جلال الدين عبدالرحمن السيوطی، مطبوعه دارالفكر بيروت، ج۴،ص ۹۲

☆ لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۱۹۷

☆ تفسير روح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه 'كوئٹه، ج۳،ص ۳۴۸

☆ تفسير روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج۱۰،ص ۵

☆ تفسير مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۱۲۴

(۲۶) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۳،ص ۵۹، ۶۰

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكی قرطبی' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان، ج۸،ص ۱۶

﴿۱۲﴾ غازیوں کے ساتھ ان کے خدام مثلاً گھوڑوں کے سائس وغیرہ جو براہ راست جہاد میں شرکت نہیں کرتے، کا غنیمت میں کوئی حصہ نہیں، البتہ کچھ عطیہ دینا جائز ہے۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ خمس کی تقسیم میں حاکمِ اسلام کو اختیار ہے یتیم، مسکین اور مسافروں میں سے کسی ایک قسم کو دے دے یا سب کو، اور ایک گروہ میں سے صرف ایک فرد کو دے دے یا کثیر کو، کیونکہ ان میں تقسیم وجوبی نہیں، اختیاری ہے۔(۲۸)

﴿۱۴﴾ میراث میں دہرا رشتہ رکھنے والے کو دہرا حصہ ملتا ہے مثلاً شوہر اگر متوفیہ کے چچا کا بیٹا بھی ہو تو وہ شوہر ہونے کا فرض بھی پائے گا اور چچازاد ہونے کی وجہ سے عصبہ بھی ہوگا اور عصبہ کا حصہ بھی پائے گا۔(۲۹)

﴿۱۵﴾ یہ کہنا اور اس کا اعلان کرنا کہ جس شخص کے ہاتھ جو چیز لگے وہ اس کی ہے، یہ ناجائز ہے، اس سے خمس کا قانون ٹوٹ جائے گا، جس کی صراحت اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب میں فرما دی ہے، پھر احادیث صحیحہ میں پیادوں اور سواروں کے حصوں کی جو مقدار بیان ہوئی ہے اس کا بھی ابطال ہو جائے گا، علاوہ ازیں جن مجاہدین کے ہاتھ میدانِ جنگ میں کوئی مالِ غنیمت نہ آیا وہ مالِ غنیمت سے اپنا حصہ پانے سے محروم ہو جائیں گے۔(۳۰)

﴿۱۶﴾ دارالاسلام میں غنیمت پہنچنے سے پہلے اگر لڑائی ختم ہونے کے بعد مجاہدین کو کمک پہنچ جائے اور امدادی فوج دارالحرب میں مجاہدین سے جا ملے لیکن جنگ میں شریک نہ ہو تو ان کو بھی حصہ دیا جائے گا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے، حضور نے ہم کو بھی حصہ دیا اور ہماری کشتی والوں کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کو حصہ نہ دیا جو فتح خیبر کے وقت موجود نہ تھا۔(۳۱)

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۶۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۲۹

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۰۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۱

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۰۵

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۲۰

(۳۱) ☆ صحیح البخاری، ج۲، ص۶۰۸ ☆ سنن ابوداؤد، ج۲، ص۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۲۹
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۳، ص۵۱

﴿۱۷﴾ غیر منقولہ جائیداد زمین، باغ، مکان وغیرہ پر اگر مسلمان بزور شمشیر قابض ہو جائیں تو زمین وغیرہ جن کے ہاتھوں میں ہے انہی کے قبضہ میں ادائے خراج کی شرط پر چھوڑ دینا اجماعی مسئلہ ہے۔(۳۲)

﴿۱۸﴾ مجاہدین کو انعام ان چار سہام میں سے دیا جائے گا جو خمس نکالنے کے بعد باقی رہتے ہیں اور دار الاسلام میں جمع سے پہلے دیا جائے گا لیکن دار الاسلام میں جمع ہونے کے بعد پھر ان چار سہام میں سے انعام نہیں دیا جائے گا بلکہ خمس میں سے دیا جائے گا۔(۳۳)

﴿۱۹﴾ بنی ہاشم پر زکوٰۃ لینا حرام ہے۔(۳۴)

﴿۲۰﴾ خبر متواتر قوت میں اس درجہ پر ہے کہ قرآن مجید کا حکم اس سے منسوخ ہو سکتا ہے، خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے قرابت داروں کا حصہ غنیمت سے ساقط کر دیا، حالانکہ وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔(۳۵)

☆☆☆☆☆

---

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۳۴

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۲۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۵۱

(۳۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۸

(۳۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۷

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۵):

چند آدابِ جہاد

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمۡ فِئَۃً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ☆ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡھَبَ رِیۡحُکُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ☆ (سورۃ الانفال آیات ۴۵، ۴۶)

اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو، اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حل لغات:

"لَقِیْتُمْ" : لَقِیَ یَلْقٰی لِقَاءً سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہے، ملنا، ملاقات کرنا، آمنے سامنے ہونا، فوجوں کا لڑائی کے وقت آمنے سامنے آنا، ٹکراؤ، قتال۔(۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۵۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۰۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۳۰
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۲۹
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۱۸

آیت میں اس سے مراد ہے، جنگ میں دشمن سے آمنا سامنا ہو جائے۔(۲)

"**فِئَةً**": گروہ، جماعت، لشکر کو کہتے ہیں۔

چونکہ اس کے لغوی معنیٰ میں اِنْقِطاع کا مفہوم ہے، اس لئے فِئَةً وہ جماعت یا گروہ، جو مسلمانوں سے الگ ہے یا الگ ہو گیا، مراد کافروں کا گروہ، باغی لشکر، خوارج، مسلمانوں سے کٹی ہوئی جماعت۔(۳)

"**فَاثْبُتُوْا**": ثابت قدم رہو، دشمن کے مقابل جمے رہو، راہِ فرار اختیار نہ کرو۔(۴)

"**وَاذْكُرُوا اللّٰهَ**": نفس انسانی کی وہ کیفیت جس سے قلب پروار د ہونے والی معرفت کو محفوظ کر سکے، کسی شئ یا بات کو دل میں حاضر کرنا ذکر ہے، اسی لئے ذکر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بھولی ہوئی شئ کو یاد کرنا۔ (۲) ہمیشہ یاد رکھنا (اس میں نسیان کا دخل نہیں ہوتا)۔

ہر قول کو ذکر کہا جاتا ہے، اسی اعتبار سے ذکر کی چند قسمیں ہیں۔

زبان سے ذکر، دل سے ذکر، زبان اور دل دونوں سے اکٹھا ذکر۔

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو بھی ذکر کہا گیا ہے۔

---

(۲) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۵۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مخددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۴۱

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۱۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۵۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۴۱

(۴) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۵۱

ارشاد ربانی ہے۔

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ☆رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ......الآیۃ (سورۃالطلاق آیات،۱۰،۱۱)

بیشک اللہ نے تمہارے لئے عزت اتاری ہے وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے۔

اللہ کے ذکر سے مراد ہے، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور بزرگی بیان کرنا، اللہ تعالیٰ کا نام لینا، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، نماز قائم کرنا، اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا۔(۵)

"فَتَفْشَلُوْا": فَشِلَ فَشْلاً (از باب سَمِعَ) کا معنیٰ ہے، شدت اور لڑائی کے وقت بزدلی دکھانا۔(۶)

مفہوم یہ ہے کہ لڑائی کے دوران اگر تم آپس میں ایک دوسرے کے خلاف رہے یا امیر لشکر کے حکم سے سرتابی کی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ تم میں بزدلی پیدا ہو جائے گی۔

"وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ": رِیحٌ بمعنی ہوا ہے، قوت، شدت، شوکت، دولت، سلطنت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔(۷)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد ہے، ہوا، شوکت اور قوت۔

یعنی اگر تم آپس میں متحد الخیال نہ ہوئے تو ہوا تمہارے مخالف ہو جائے گی، جس سے تمہاری فتح مشکوک ہو

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۴۱۳
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۱۸۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۱۷۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج ۱،ص ۱۰۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۳۳۶

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۳۸۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج ۲،ص ۵۹
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۹۲۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج ۸،ص ۵۹

(۷) ☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۲۱۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج ۲،ص ۱۴۹

جائے گی، یا تمہاری شوکت و سلطنت دشمن کے دل سے جاتی رہے گی اور تمہارا رعب ودبدبہ جاتا رہے گا۔(۸)

مسائل شرعیہ :

(۱) جہاد افضل ترین عبادت ہے، چند مسلمان یا چند جماعتیں اگر یہ فریضہ انجام دے لیں تو باقی مسلمانوں سے اس کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے اور اگر کفار ہجوم کثیر سے حملہ آور ہوں تو ہر بالغ عاقل تندرست مسلمان پر فرض ہے کہ جہاد میں شریک ہوں، قرآن مجید، سیرت طیبہ، احادیث صحیحہ کثیرہ، اسوۂ خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین اور علمائے ربانیین کے متواتر عمل سے اس کی فرضیت واہمیت واضح ہے، جہاد میں ثابت قدمی اعلائے کلمۃ اللہ کا باعث ہے، مجاہدین پر فرض ہے کہ جہاد میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔(۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۰۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۰۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۵۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص ۱۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۲۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۴۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۱۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۹

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۲۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۱۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ص ۱۲۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۰۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۰۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵،ص ۱۷۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۵۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص ۱۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۴۱

﴿۲﴾ مسلمانوں کا جہاد صرف کافروں، مشرکوں، خارجیوں اور باغیوں کے ساتھ جائز ہے، مسلمانوں کی آپس کی لڑائیاں جائز نہیں، جہاد کی شرائط میں مقابل فوج کا کفر و شرک، خروج اور بغاوت شرط ہے، اس کے بغیر قتال جہاد نہیں، فساد ہے جو باعثِ عذاب ہے، لہٰذا مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا جائز نہیں۔ (۱۰)

﴿۳﴾ مسلمانوں پر ہر وقت جہاد کی تیاری رکھنا فرض ہے مگر دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ چاہئے نہ معلوم انجام کیا ہو، لیکن جب مقابلہ کی نوبت آجائے تو ثابت قدمی کے ساتھ ذکرِ الٰہی اور صبر و استقلال فرض ہے، حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَاتَتَمَنَّوْالِقَاءَ الْعَدُوِّ، اِذَالَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا (۱۱)

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو، لیکن جب مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو۔ (۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۶۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۰۰

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۴۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۱۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۰۰

(۱۱) ☆ رواه البخاری ومسلم عن ابی هریرة، بحواله جامع صغیر، ج۲، ص۳۵۵

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۶۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللّٰه المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۱۶

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دارالفکر بیروت، ج۴، ص۷۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۵۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۲۸

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۰۱

﴿۴﴾ دشمن اور مقابل کو کبھی بھی کمزور اور ہلکانہ جانو، اس لئے مقابلہ کی پوری تیاری رکھو، اسی طرح مناظرہ میں مقابل مناظر کو کبھی کم علم نہ جانو بلکہ اپنی طرف سے پوری تیاری کر کے میدان میں اترو، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ ......الآية (سورۃ الانفال آیت، ۶۰)

اوران کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں۔(۱۳)

﴿۵﴾ جنگ میں ہٹ کر یا سمت بدل کر یا بڑی جماعت کے ساتھ مل کر پلٹ کر حملہ کرنا جائز ہے، یہ عمل ثابت قدمی کے خلاف نہیں، سورہ انفال آیت، ۱۶ میں اس مسئلہ کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔(۱۴)

﴿۶﴾ دشمن اگر دو چند ہو تو ثابت قدم رہنا فرض ہے اگر دو چند سے زیادہ ہو تو ثابت قدم رہ کر مقابلہ کرنا عزیمت ہے اور ہٹ جانا، پلٹ کر واپس آجانا منع نہیں، رخصت ہے، اسی طرح فتح مندی کا یقین غالب ہو تو ثابت قدمی عزیمت ہے اور خدانخواستہ اگر شکست کا ڈر ہو تو پلٹ آنا رخصت ہے مقابلہ کرنا عزیمت ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ جنگ شروع کرنے سے پہلے موسم، ماحول اور حالات کا جائزہ لینا ضروری ہے، بعض اوقات محض ہوا یا قطعہ زمین کا عمدہ انتخاب فتح کا سبب بن جاتا ہے، غزوۂ احزاب میں تیز ہوا نے کافروں کے قدم اکھاڑ دیئے، غزوۂ بدر میں ریتلی زمین پر قیام اور پھر اس پر بارش سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ثابت قدمی کا ظاہری سبب بن گیا، حضور سید عالم ﷺ اکثر دن ڈھلے قتال شروع فرماتے، تاکہ دھوپ کی شدت مزاحمت نہ رہے۔(۱۶)

---

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۱۳

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۶۲

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۲۲

﴿۸﴾ کسی غزوہ میں نبی الانبیاء محبوب رب الاعلیٰ ﷺ نے فرار نہ فرمایا اور نہ کبھی شکست سے دوچار ہوئے، آپ کی ذات قدسی صفات کی طرف شکست کی نسبت کرنا یا اس کا عقیدہ رکھنا ہرگز جائز نہیں اور نہ ہی مومن کی شان کے لائق ہے، بڑے شدید معرکوں میں حضور رحمتِ عالم ﷺ نے نہ صرف ثابت قدمی دکھائی بلکہ آپ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ملجا و ماویٰ رہے، آپ کا رجز یہ کلام احادیث کریمہ اور سیرت طیبہ میں جلی طور پر محفوظ ہے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ (۱۷)

﴿۹﴾ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے بعد درجہ شجاعت میں سب سے اعلیٰ درجہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے، آپ بہادر ترین، سب سے زیادہ عزیمت والے، اپنے فیصلے خود کرنے والے، نورِ بصیرت و فراست سے مزیّن ترین، سب سے زیادہ صائب رائے، ایمان میں سب سے زیادہ ثابت قدم، صاف دل، سلیم الفطرت اور سب سے زیادہ انشراحِ صدر والے خلفیہ ہیں، ان صفات میں آپ کا کوئی ثانی نہیں، کثیر مقامات پر آپ کی ان صفات کا ظہور ہوا، صرف چند مقامات کا ذکر بھی کافی ہے۔

اول: حضور جانِ جہاں روحِ کائنات باعثِ ایجادِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم نبی مکرم ﷺ کا وصالِ پُر ملال کائنات کا سب سے زیادہ اندوہناک واقعہ ہے، اس اعظم ترین مصیبت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قلبی کیفیت کا ادراک ممکن نہیں، شیرِ خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس غم میں گوشۂ عزلت اختیار کرلیا، کوہِ وقار، پیکرِ عزیمت سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ مبہوت ہوکر رہ گئے، بلند ہمت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے نبی کے وصال کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوئے، وہ کہہ رہے تھے کہ وہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرح چند روز کے لئے اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے ہیں وہ جلد واپس آجائیں گے، جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت کو زبان پر لائے گا عمر اس سے نپٹ لے گا، دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اسی سے ملتی جلتی کیفیت تھی، حضور ﷺ کے وصال کے بعد یہ صورتِ حال خود ایک سانحۂ عظیم تھا، اس غم و یاس کی کیفیت میں نائبِ رسول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہایت تحمل و صبر اور وقار و تمکنت

(۱۷) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۱۱

کا مظاہرہ فرمایا، تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو مسجد نبوی شریف میں جمع ہونے کی دعوت دی اور منبر مصطفیٰ پر جلوہ گر ہو کر خطبہ استقامت ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو اس صورتِ حال کا عمدہ حل تھی۔

وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۔ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۔ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْاً ۔ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ☆ (سورہ آل عمران آیت، ۱۴۴)

اور محمد تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔

خطبہ ءِ صدیق اکبر کے بعد صورتِ حال اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصالِ پُر ملال سے پیش آنے والے حالات پر صبر و تمکنت کا غلبہ ہوا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نیابت رسول کا مقام سب پر عیاں ہو گیا۔

دوم: حضور سیدِ عالم محبوبِ رب العالمین ﷺ کے وصال کے بعد ایک اور عظیم اختلاف رونما ہوا، وہ یہ تھا کہ آپ کا مزار پُر انوار کہاں بنایا جائے؟ بعض صحابہ کرام کی رائے تھی کہ آپ کو قبلہ اول بیت المقدس میں دیگر انبیائے کرام کے ہمسایہ میں قبرانور کے سپرد کیا جائے؟ بعض کی رائے یہ تھی کہ بیت اللہ کعبہ معظمہ کے پاس، جو آپ کا مولد بھی ہے، آپ کا مزار بنایا جائے؟ بعض صحابہ کرام کا اصرار تھا کہ مدینہ منورہ میں آپ کی تدفین عمل میں لائی جائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کسی ایک رائے پر متفق نہ ہو رہے تھے، اس صورت حال میں پیکرِ صداقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! میں نے نبی اکرم رسول معظم ﷺ سے خود سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا!

''نبی کا جہاں وصال ہو وہی جگہ ان کے مزار کی ہوتی ہے''۔

فرمانِ مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سن کر تمام صحابہ کرام کا اس پر اتفاق ہو گیا کہ حجرہ صدیقہ بنت صدیق ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی آپ کے مزار کی جگہ ہوگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، یہ بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شجاعت و فراست کا مظہر تھا۔

سوم: وصالِ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد آپ کی لختِ جگر خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر کے دربارِ خلافت میں دعویٰ گذارا کہ انہیں اپنے باپ کی وراثت سے حصہ دیا جائے، یہ مطالبہ بظاہر درست، حق بجانب اور شدید تھا، ایسا نہ ہونے سے ایک عظیم فتنہ برپا ہوسکتا تھا، خلیفہء برحق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صورتِ حال کو حضور نبی اکرم ﷺ ہی کے ارشادِ واجب الانقیاد سے حل فرمایا، آپ نے فرمایا کہ مالکِ کونین نبی ثقلین حضور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اَنَا(مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ) لَانُوْرِثُ مَاتَرَکْنَا(فَهُوَ)صَدَقَةٌ (۱۸)

ہم گروہ انبیاء کسی کو اپنے ترکہ کا وارث نہیں بناتے، جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ مسلمانوں کے لئے صدقہ ہے۔ اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کے ترکہ کا مسئلہ حل ہوگیا۔

چھارم: حضور پرُنور تاجدارِ عرب وعجم ﷺ کے وصال کے بعد بعض قبائل عرب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا، بعض صحابہ کرام نے نازک صورتِ حال کے پیش نظر امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ ان سے مصالحت کرلی جائے، پیکرِ عزیمت وشجاعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارکانِ اسلام کی حفاظت کے عزم کو دہراتے ہوئے فرمایا!

وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ (۱۹)

اللہ کی قسم! میں ان سے ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ (کی فرضیت) میں فرق کریں گے۔

---

(۱۸) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۱، ص ۴۳۵ کتاب الجہاد وفضائل الصحابہ والمغازی ونفقات وفرائض واعتصام وجہاد
☆ ورواہ ابو داؤد فی الامارہ
☆ ورواہ الترمذی فی السیر
☆ ورواہ النسائی ومالک فی الموطاء
☆ ورواہ احمد

(۱۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۱۸۸ (کتاب الزکوٰۃ والمرتدین والاعتصام
☆ رواہ مسلم فی کتاب الایمان
☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الزکوٰۃ
☆ ورواہ النسائی فی کتاب الزکوٰۃ والجہاد والتحریم واحمد، ج ۱، ص ۱۱، ۱۹، ۴۸، ج ۲، ص ۲۲

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس پرعزم اور مظہر شجاعت ایمان افروز بیان نے مرتدین کے حوصلے پست کردیئے اور اسلام کا ایک اصول واضح ہوگیا کہ ارکانِ دین میں سے کسی ایک کا انکار تمام دین کے انکار کے برابر ہے، دونوں کا حکم ایک ہے۔

پنجم: حضور سید الکونین رحمت عالم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر جہاد کے لئے روانہ فرمایا، ابھی یہ لشکر نواحِ مدینہ طیبہ ہی میں تھا کہ حضور ﷺ کے وصال کی خبر انہیں پہنچ گئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا گیا کہ نوزائیدہ سلطنت اسلامی خطرات میں گھری ہے، خود مدینہ طیبہ اور اس کے نواح کا ماحول بھی اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ جلیل القدر کثیر صحابہ کرام کا لشکر اس حال میں روانہ کیا جائے، بہتر یہ ہے کہ اسے کچھ دن کے لئے روک لیا جائے، پیکرِ عزم و استقلال مجسمہ ءِ شجاعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، جس لشکر کو میرے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم ﷺ نے روانگی کا حکم دیا ہے ابوبکر اسے روکنے کی جرات نہیں کرتا، یہ لشکر ضرور روانہ ہوگا، چنانچہ لشکر روانہ ہوا اور فتح یاب واپس آیا، آپ کی اس شجاعت اور بصیرت و فراست کے باعث متزلزلین و مرتدین کے دلوں میں اسلام کی دھاک بیٹھ گئی۔

ششم: حضور نبی اکرم ﷺ کے وصالِ پُرملال کے بعد سب سے اہم اور نازل مسئلہ آپ کی نیابت و خلافت کا رونما ہوا، انصارِ مدینہ اپنی جانثاری اور وفاداری کے پیش نظر انصاری خلیفہ کا مطالبہ کررہے تھے، مہاجرین حضور کی قرابت کی بنا پر دعویدار ہوئے بعض کی رائے تھی کہ ایک خلیفہ انصار کا ہو اور ایک خلیفہ مہاجرین میں سے ہو، اگر ایسا ہوجاتا تو شوکتِ اسلام اول روز سے ہی بٹ جاتی اور انتشار کی وہ خلیج پڑ جاتی جو ہمیشہ بڑھتی رہتی اور غلبہءِ اسلام کا خدائی فرمان کبھی پورا نہ ہوسکتا، ایسے نازک حالات میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بصیرت، فراست اور شجاعت نے اپنا سکہ منوایا، آپ نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں حضور نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الاذعان سنا کر سب کو متحد کردیا، آپ نے فرمایا کہ ہمارے محبوب آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشاد ہے۔

اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ ......الحدیث (۲۰) خلافت، علم اور دین کی امامت قریش کا حصہ ہے۔

(۲۰) ☆ رواہ الحاکم والبیہقی عن علی، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۱۳

آپ نے مزید دلائل کے ضمن میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کا نام ''صادق'' رکھا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا وَّیَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ☆ (سورۃ الحشر آیت، ۸)

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے، وہی سچے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے انصار کا نام ''فلاح پانے والے'' رکھا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَالَّذِیۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالۡاِیۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ یُحِبُّوۡنَ مَنۡ هَاجَرَ اِلَیۡهِمۡ وَلَا یَجِدُوۡنَ فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَیُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ وَلَوۡ کَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ☆ (سورۃ الحشر آیت، ۹)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان گھر میں بنالیا، دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے، اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا وہی کامیاب ہیں۔

آخر میں فرمایا کہ تمام لوگوں کو (جن میں کامیاب بھی ہیں) صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ☆ (سورۃ التوبہ آیت، ۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انصار اور دیگر تمام مسلمانوں کو قریش کی قیادت تسلیم کرلینی چاہیے، فرمان رسول اور قرآن مجید کی آیات سے استدلال اور صدیق اکبر کی فراست و بصیرت اور شجاعت نے امت مسلمہ کو ایک خلیفہ پر جمع کر دیا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امت پر دیگر احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے۔ (۲۱)

(۲۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۶۷ و مابعد

﴿۱۰﴾ دشمن سے مقابلہ کے وقت پوری تیاری اور مادی اسباب مہیا ہونے کے باوجود یا مادی اسباب کی کمی یا عدم دستیابی کی صورت میں بھی اپنی عافیت وسلامتی اور فتح ونصرت اور غلبۂ اسلام کی دعا کرتے رہیں، انبیاء ومرسلین، شہداء وصالحین اور مجاہدین ملت کا یہی اسوہ رہا ہے، رب تعالیٰ نے بھی اسی دعا کی تعلیم فرمائی ہے۔

......قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت، ۲۵۰)

عرض کی، اے رب ہمارے! ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ بندۂ مومن کے لئے کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذکر پاک سے غافل رہے، یہاں تک کہ عین لڑائی میں بھی ذکرِ الٰہی سے غفلت کی قطعاً گنجائش نہیں، دفعِ مضار اور جلبِ منافع میں ذکرِ الٰہی کو عظیم تاثیر حاصل ہے، بلکہ مقابلۂ دشمن کے وقت نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے۔

(جس کی تفصیل سورۃ النساء آیت، ۱۰۲، کے احکام میں بیان ہو چکی ہے)۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ مجالس ذکر اس دنیا میں اللہ کی جنتیں ہیں جو ان میں آیا نعمت سے بہرہ ور ہوگا، اس لئے مجالسِ ذکر اور حلقۂ ذکر میں شامل ہونا مستحب ہے۔ (۲۴)

---

(۲۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۴۱

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹، ص ۲۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۳۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۷۵

(۲۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۲

﴿۱۳﴾ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور رحمۃ للعالمین ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس مجلس میں شامل ہونا منع ہے، اللہ و رسول (جل وعلا و ﷺ) کی ناراضی کا باعث ہے۔ (۲۵)

﴿۱۴﴾ طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک اور اسی طرح زوال اور غروبِ آفتاب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت سے ذکر میں مشغول ہونا افضل ہے۔ (۲۶)

﴿۱۵﴾ بندۂ مومن سے اللہ کریم جل وعلا کی مہربانیاں کسی حال، کسی وقت بھی منقطع نہیں ہوتیں، اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ شدائد میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی پوری توجہ رکھے، اس کی یاد سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی غافل نہ رہے، اس کی عنایات پر پورا بھروسہ رکھے اور اخلاصِ خاطر کے ساتھ اس کی یاد میں مشغول رہے۔ (۲۷)

﴿۱۶﴾ جہاد، مصائب اور شدائد میں ذکر الٰہی کے چند اصناف ہیں، حسبِ حال ان پر عمل پیرا رہے۔

(ا) دل کے خوف زدہ ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان سے کرے کیونکہ ذکر الٰہی سے دل مطمئن اور مضبوط ہو جاتا ہے، وعدۂ ربانی ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ☆ (سورۃ الرعد آیت ۲۸)

وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو، اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(ب) دل کو مضبوط رکھو اور زبان سے اللہ کا ذکر کرو، بعض اوقات دل مضبوط ہوتا ہے مگر زبان پر اضطراب ہوتا ہے، زبان کے ذکر سے زبان کا اضطراب جاتا رہے گا۔

(ج) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ہر وقت یاد رکھو، جہاد میں بندۂ مومن نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کی،

(۲۵) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۵۲

(۲۶) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۵۳

(۲۷) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۴۱

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۰

اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا، اس وعدہ کو یاد کرکے دل کو مطمئن رکھو۔(۲۸)

﴿۱۷﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی اطاعت ہر امر میں فرض ہے، عبادات، معاملات، سیاست، ملازمت، زراعت، صنعت وحرفت، جہاد، صلح غرضیکہ زندگانی کا کوئی پہلو اللہ ورسول کی اطاعت سے خالی رکھنا منع ہے، اسی وجہ سے جنگ کے دوران بھی لغویت ناجائز ہے البتہ رجزیہ اشعار جائز ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی برکت سے وہ فتوحات حاصل کیں جو پہلوں اور پچھلوں سے ممکن نہیں، ملکوں کے علاوہ دلوں کو فتح و مسخر کیا، مدت قلیل اور تعداد قصیر کے باوجود یہ فتوحات حیرت انگیز ہیں، روم، فارس، ترک، سسلی، بربر، حبشہ، سوڈان، اور مشرق ومغرب میں اسلامی سلطنت قائم کرکے دین اسلام کو غالب کیا۔(۲۹)

﴿۱۸﴾ حالت امن اور حالت جہاد میں مسلمانوں کا آپس میں اختلاف انتشار کا باعث بنتا ہے اس سے مسلمانوں کی شوکت وسلطنت زائل ہوجاتی ہے اور انتشار ناجائز ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ امن و جہاد

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۶۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۱۶

میں ایسے امور سے اجتناب کریں جس سے آپس میں انتشار پیدا ہو۔ (۳۰)

﴿۱۹﴾ ذکرِ الٰہی تکبیر، تہلیل، تسبیح اور دعاء کو شامل ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا بھی ذکر ہے، ذکرِ خفی اور ذکرِ جلی، ذکرِ قلبی اور ذکرِ لسانی تمام اقسامِ ذکر کی ہیں، سب ہی مطلوب و مقبول ہیں، لہٰذا جہاد میں نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت ،نعرۂ حیدری یا نعرۂ غوثیہ بلند کرنا جائز ہے، حضور سید عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے غزوات اور جنگوں میں مختلف نعرے بلند ہوتے تھے اور وہی مسلمانوں کے شعار تھے۔ (۳۱)

---

(۳۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۷۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۲۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۱۶

(۳۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۲۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۱۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۱۶

﴿۲۰﴾ جہاد اور ہر کام میں نیت میں اخلاص رکھنا فرض ہے کہ اصل عبادت یہی ہے۔ (۳۲)

﴿۲۱﴾ ظاہری آلاتِ جہاد سے زیادہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ قابل اعتبار ہتھیار ہے، فتح ظاہری اسباب پر موقوف نہیں بلکہ تائید ربانی پر موقوف ہے، طاقت طاعت میں ہے، اللہ تعالیٰ کا احسان ہدایت میں ہے، حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ (۳۳)

ضعیف لوگوں کی برکت سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہیں نصرت دی جاتی ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد، اللہ ورسول کی طاعت اور اللہ کے بندوں کی دعاؤں کے طالب رہو تاکہ ہر میدان میں کامیابی نصیب ہو۔ (۳۴)

﴿۲۲﴾ مصائب وآلام، شدائد وجہاد میں صبر فرض ہے، صبر پر اجر جزیل کا وعدہ ربانی حق ہے، نصرتِ الٰہی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (۳۵)

﴿۲۳﴾ اللہ تعالیٰ کی معیت بندہ مومن کی ساتھ رحمت، اعانت ونصرت کی معیت ہے، اللہ تعالیٰ معیت جسمانی، مکانی، زمانی سے پاک ہے۔ (۳۶)

﴿۲۴﴾ جہاد اللہ ورسول کی اطاعت میں اعلائے کلمۃ الحق کی نیت سے ہو، اپنی شجاعت کے اظہار یا ملک گیری کی ہوس یا مال غنیمت کے جمع کرنے کے ارادہ سے نہ ہو، اگر اعلائے کلمۃ اللہ کی نیت کے بغیر قتال ہوگا تو جہاد کے ثواب اور اس کے احکام سے محروم رہے گا۔ (۳۷)

☆☆☆☆☆

---

(۳۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۳

(۳۳) ☆ رواہ الامام احمد عن ابی الدرداء، ج ۵، ص ۱۹۸

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۷۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۴۱

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۲۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۴

(۳۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۵۴

(۳۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۰

باب(۱۷۶):

کفار سے بین الاقوامی امن کے معاہدے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَّذِيۡنَ عَاهَدْتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمۡ لَا يَتَّقُوۡنَ ☆ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ☆ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ☆ (سورۃ الانفال آیات، ۵۶، ۵۷، ۵۸)

وہ جن سے تم نے وعدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں، تو اگر تم انہیں کہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ، اس امید پر کہ شاید انہیں عبرت ہو، اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر، بے شک دغا والے اللہ کو پسند نہیں۔

حل لغات:

"تثقفنھم" : ثقف (از باب سمع) سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے، نظر سے کسی کو پالینا، اہل زبان نے اس

میں وسعت پیدا کی اور کہا کہ نظر وغیرہ سے کسی کو پالینا، کامیاب ہونا، فتح مند ہونا، پالینا، جنگ میں کسی کو پالینا، پکڑ لینا۔(۱)

آیت سے مراد یہ ہے کہ عہد ومعاہدہ توڑنے والوں کو اگر تم جنگ میں پالو اور ان پر تمہارا بس چلے تو انہیں سخت ترین سزا دو اور انہیں نشانِ عبرت بنا دو۔(۲)

"**فَشَرِّدْ**": تَشْرِيْدٌ سے امر کا صیغہ ہے جس کا معنیٰ ہے، تفریق مع اضطراب، متفرق و پریشان کر کے بھگا دینا، بکھیر دینا، باعثِ عبرت بنا دینا، دھتکارنا، ڈرانا، جمعیت کو متفرق کرنا۔(۳)

مراد یہ ہے کہ بار بار معاہدہ توڑنے والے اگر تمہارے قابو میں آجائیں تو انہیں سخت ترین سزا دو، انہیں قتل کر

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد بمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۷۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۴۲
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۱۶۰
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۹۲
☆ تاج العروس ازعلامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۶، ص ۱۵

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۷۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۰۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۳۶۲
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۳۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج ۲، ص ۱۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۰، ص ۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۳۹
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۱۵۲

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۳۲۸
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعه کراچی، ص ۲۶۸
☆ تاج العروس ازعلامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۹۰

کے پس ماندوں کے لئے باعثِ عبرت بنادو۔(۴)

''تَخَافَنَّ'': خوف بمعنیٰ ڈر، اندیشہ سے بناہے، لیکن خوف بمعنیٰ علم اور یقین بھی استعمال ہوتا ہے، یہی معنیٰ اس آیت میں مراد ہیں، یعنی علامات سے اگر یہ علم ہوجائے کہ کافر قوم اپنے کئے ہوئے معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گی۔(۵)

''خِیَانَةً'': امانت میں خرد بُرد کرنا جس طرح خیانت ہے اسی طرح معاہدہ کی خلاف ورزی بھی خِیَانَة ہوتی ہے، یعنی بدعہدی۔(٦)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص٦٧

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸٧۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۰

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۸۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳٦۲

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳٦۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۹

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳٦۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۳

"**فَانۢبِذْ اِلَيْهِمْ**": نَبذ کا معنیٰ ہے پھینکنا، ڈال دینا۔

اس مقام پر اس سے مراد ہے عہد توڑ دینا، معاہدہ ٹوٹنے کی خبر دوسرے فریق کو دینا۔(۷)

"**عَلٰی سَوَآءٍ**": سواء کا معنیٰ ہے برابری، ظاہر، وسط۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ معاہدہ کرنے والی قوم کی علامات اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ معاہدہ پورا نہیں کرے گی تو تم بھی معاہدہ توڑ دینے کی خبر دے کر دونوں برابر ہو جاؤ اور معاہدہ سے آزاد ہو کر دونوں برابر ہو جاؤ، تا کہ بعد میں تم پر بدعہدی کا الزام نہ آئے۔(۸)

شانِ نزول :

(۱) ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچ کر حضور سید عالم ﷺ نے مدینہ کے یہودی قبیلہ بنی قریظہ سے ایک معاہدہ کیا، اس

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۹

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۶۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۳
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۸۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۳۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ۳۶۳

معاہدہ میں طے یہ پایا کہ یہودی اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں مگر مسلمان اور یہودی دونوں آپس میں صلح سے رہیں گے، ہر فریق کا نفع ونقصان دوسرے فریق کا نفع ونقصان مانا جائے گا، یہودی نہ مسلمانوں پر حملہ کریں گے اور نہ حملہ کرنے والوں سے تعاون کریں گے، لیکن یہودیوں نے یہ معاہدہ توڑ دیا اور در پردہ غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کی مدد کی، غزوۂ بدر کی فتح کے بعد جب ان سے باز پُرس ہوئی تو وہ کہنے لگے، ہم سے غلطی ہوگئی ہے ہم دوبارہ معاہدہ کرتے ہیں لیکن بعد میں پھر معاہدہ شکنی کی، یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف نے مکہ جا کر مکہ والوں کو مدینہ منورہ پر حملہ کے لئے اکسایا اس طرح غزوۂ احزاب میں (جسے غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے) مشرکین مکہ کی امداد کی، اس طرح یہودیوں نے بارہا مسلمانوں سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا، اس پر اللہ تعالیٰ جل وعلا نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا کہ اب اگر تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو جائے اور تم ان پر فتح یاب ہو جاؤ تو انہیں ایسی عبرت ناک سزا دو کہ دوسرے کافر اس کو سن کر تمہارے مقابلہ کی جرأت نہ کرسکیں، چنانچہ بعد میں حضور سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی قریظہ کا محاصرہ کر کے انہیں عبرت ناک انجام سے دوچار کیا، مردوں کو قتل کیا، ان کے کھیت، باغ جلا دیئے، البتہ بچوں اور عورتوں کو چھوڑ دیا، یہ آیات کریمہ اس پس منظر میں نازل ہوئیں۔(۹)

(۲) ان آیات کا تعلق یہودی قبیلہ بنی قینقاع کی معاہدہ شکنی سے ہے، واقعہ یوں ہے کہ ایک عربی برقع پوش عورت بنی قینقاع کے بازار میں آئی اور زیور خریدنے کسی سُنار کے پاس بیٹھ گئی، لوگوں نے اس کا نقاب اتارنا چاہا

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۵۲
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۸۱
☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید، بیروت، ص ۲۲۲

لیکن اس نے انکار کر دیا، سُنار نے اس کے کپڑے کسی کانٹے میں الجھا دیئے، عورت جو ناداںستگی میں اٹھی تو ننگی ہوئی، عورت چیخ پڑی اس کی چیخ و پکار سن کر ایک مسلمان نے سُنار پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کر دیا، سنار یہودی تھا، یہودیوں نے حملہ کر کے اس مسلمان کو شہید کر دیا اور مسلمانوں سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا، مقتول مسلمان کے رشتہ داروں نے مسلمانوں سے فریاد کی، مسلمان غضب ناک ہو گئے، اس طرح مسلمانوں اور بنی قینقاع کے یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا، اس پر آیت "اِمَّا تَخَافَنَّ" نازل ہوئی، حضور سید عالم ﷺ نے بنی قینقاع کا محاصرہ کر لیا، بالآخر انہوں نے چند شرائط پر صلح کر لی۔

(۱) یہودیوں کے تمام مال پر رسول اللہ ﷺ کا قبضہ ہوگا۔

(۲) یہودی عورتوں اور بچوں کے لے کر جلاوطن ہو جائیں گے۔

چنانچہ وہ تین روز کے اندر اندر جلاوطن ہو گئے، یہ سب سے پہلا مال غنیمت تھا جس سے خمس لیا گیا۔(۱۰)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اگر مسلمانوں کی مصلحت ہو تو کفار سے امن کا معاہدہ کرنا جائز ہے، حضور سید عالم ﷺ نے کفار مکہ سے ۶ھ میں حدیبیہ کے مقام پر امن کا معاہدہ کیا، ہجرت کے بعد یہودیوں سے معاہدہ کیا، ان معاہدوں کے بعد اسلام اور مسلمانوں کو عظیم فائدے ہوئے، صلح حدیبیہ کو رب قدیر عزاسمہٗ نے "فتح مبین" فرمایا۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۵۳

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۳۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۸۱

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشید، بیروت، ص ۲۲۳

﴿۲﴾ کفار سے امن کا معاہدہ ہو چکنے کے بعد اگر معلوم ہو کہ معاہدہ توڑ دینا مسلمانوں کے لئے مفید ہے، اس کے باقی رکھنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے تو انہیں اطلاع دے کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے، اگرچہ ان کی طرف خیانت کا خوف نہ ہو، کیونکہ اب مصلحت بدل چکی ہے، اور مصلحت کے بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ وعدہ پورا کرنا اور معاہدہ کی پاسداری فرض ہے اور مسلمان کی شان ہے، اگرچہ معاہدہ کافر سے ہوا ہو، وعدہ خلافی اور معاہدہ شکنی ان سے بھی جرم ہے، معاہد کافر سرکش قوم پر بھی اچانک حملہ کرنا جائز نہیں، معاہدہ توڑ دینے کی اطلاع دے کر ان پر حملہ کرنا جائز ہے، جب بندوں اور کافروں سے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا فرض ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلاء، اس کے رسول ﷺ اور اولیاء و صالحین، اساتذہ اور مرشدین سے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا بطریق اولیٰ فرض اور اہم ہیں، قرآن مجید اور حدیث شریف میں وعدہ خلافی کرنے والوں کی شدید وعید موجود ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت، ۳۴)

اور عہد پورا کرو، بے شک عہد سے سوال ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يُّعْرَفُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وفی روایة عِنْدَاِسْتِهٖ) (۱۳)

ہر وعدہ خلافی کرنے والے کی سُرین کے پاس قیامت کے روز ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا (اس سے اس کی عظیم فضیحت ہوگی)۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ تین امور میں مسلمان اور کافر سے برابر سلوک کرنا چاہئے۔

اول: وعدہ پورا کرنا۔

---

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۰

(۱۳) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم عن انس

☆ و رواہ احمد و مسلم عن ابن مسعود

☆ و رواہ مسلم عن ابن عمرو عن ابی سعید، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۱۲

دوم: صلہ رحمی کرنا۔

سوم: امانت داری میں۔(۱۴)

﴿۴﴾ جس طرح مال کی امانت میں کمی بیشی والا خیانت کا مرتکب ہے اسی طرح وعدہ پورا نہ کرنے والے کو رب تعالیٰ نے خائن قرار دیا ہے، آیت مبارکہ میں اس کا اشارہ واضح ہے، لہٰذا خیانت کی سزا سے بچنے کے لئے وعدہ کا پورا کرنا فرض ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ جو کافر معاہدہ کرے اور ان سے بدعہدی کا خطرہ ہو، قرائن اور حالات اس خطرہ کی تائید کرتے ہوں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ معاہدہ توڑ دینے کی اطلاع دے کر ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں، اطلاع دیئے بغیر ان کے خلاف حملہ کرنے سے مسلمانوں پر عہد شکنی کی تہمت لگ سکتی ہے، اس تہمت سے بچنا لازمی ہے۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ رواه البيهقي عن ميمون بن مهران ،بحواله درمنثور، ج۴، ص ۸۲
☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان، ج۸، ص ۳۳
☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۴
☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء اللهٔپانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلى، ج۵، ص ۱۵۴
☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى 'پشاور، ص ۴۴۱
☆ تفسيرروح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقى البروسى (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه 'كوئٹه، ج۳، ص ۳۶۲
(۱۵) ☆ تفسيرروح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقى البروسى (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه 'كوئٹه، ج۳، ص ۳۶۳
(۱۶) ☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص 'مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۷
☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكرمحمدبن عبداللهالمعروف بابن العربى مالكى' مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان، ج۲، ص ۸۷۱
☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان، ج۸، ص ۳۲
☆ تفسيرالقرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثيرشافعى 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۳۰
☆ تفسيرجلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى و علامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه
☆ تفسيرصاوى ازعلامه احمدبن محمدصاوى مالكى (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه'مكه مكرمه، ج۲، ص ۱۳۱
☆ انوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخيرعبداللهٔبن عمر بيضاوى شيرازى شافعى ،ص ۳۲۱
☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى 'پشاور، ص ۴۴۰
☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۸۳
☆ تفسيرروح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقى البروسى (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه 'كوئٹه، ج۳، ص ۳۶۳
☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان ، ج۱۰، ص ۲۲
☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۴
☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارک ازعلامه ابوالبركات عبداللهٔنسفى 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۴
☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء اللهٔپانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلى، ج۵، ص ۱۵۴
☆ الدرالمنثورفى التفسيرالماثور مصنفه علامه جلال الدين عبدالرحمن السيوطى ،مطبوعه دارالفكربيروت، ج۴، ص ۸۲

﴿۶﴾ اگر کافر معاہد از خود معاہدہ توڑ دیں تو ان کو مسلمانوں کی طرف سے معاہدہ توڑ دینے کی اطلاع دینا ضروری نہیں بلکہ بغیر اطلاع ان پر حملہ کرنا جائز ہے، ۶ھ میں کفار مکہ سے صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا، اس میں ایک شق یہ تھی کہ مسلمان اور کافر دس سال تک نہ ایک دوسرے پر حملہ کریں اور نہ ایک دوسرے کے حلیف پر حملہ کریں گے، مگر چند ہی دنوں بعد کفار مکہ نے مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ پر مکہ مکرمہ میں حملہ کر دیا اس طرح کفار مکہ نے از خود معاہدہ توڑ دیا، حضور سید عالم ﷺ نے بغیر اطلاع دیئے ۷ھ میں کفار مکہ مکرمہ پر حملہ کر دیا، اس طرح مکہ مکرمہ فتح ہو گیا، کافر معاہدہ توڑ دے تو اس کا حکم حربی کا ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ معاہدہ توڑ دینے والے کافروں کو جنگ میں ایسی سزا دینا جائز ہے جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو، سزا ہمیشہ جرم کے مطابق ہونی چاہئے اگر سخت جرم کی سزا ہلکی ہوگی تو جرائم کا قلع قمع نہ ہوگا، مجرموں کی حوصلہ شکنی لازمی ہے، اسی طرح اسلامی حدود قائم کرنا عین رحمت وحکمت ہے، قیامِ حدود سے بے گناہوں کی عزت و عصمت محفوظ ہو جاتی ہے، حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے یہودی قبیلہ بنی قریظہ کو بار بار معاہدہ توڑنے کی عبرت ناک سزا دی، مردوں کو قتل کروا دیا، ان کے کھیت اور باغ جلا دیئے اور بچوں اور عورتوں کو چھوڑ دیا، امیر المؤمنین خلیفہ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے ساتھ عبرت ناک سلوک کیا، انہیں آگ میں جلایا، پہاڑ سے گرایا، انہیں کنویں میں گرایا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلاء اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے باغیوں اور غداروں کی یہ سزائیں عین انصاف اور حکمت و مصلحت کے مطابق ہیں۔

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۳

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کی کئی شانیں بیان فرمائی ہیں، ان میں مومنوں پر رحمت وشفقت اور کافروں پر شدت وغلظت نمایاں ہیں، ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت،۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

اپنے محبوب کو دوسرا حکم یہ دیا۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الۡکُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَیۡھِمۡ ؕ وَمَاۡوٰھُمۡ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ☆

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (سورۃ التوبہ آیت،۷۳)

اور آیت زیب عنوان میں تو فرمایا کہ انہیں عبرت ناک انداز میں قتل کرو۔ (۱۸)

﴿۸﴾ کفار سے جنگ میں ہر وہ حربہ جائز ہے جوان کی ہمت توڑ دے، البتہ بچوں، عورتوں اور ضعیفوں کا قتل کرنا جائز نہیں۔ (۱۹)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۶۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۳۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۳۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۵۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۰۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲،ص ۲۰۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۶۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص ۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۵،ص ۱۸۳
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۸۱
(۱۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۵۳

﴿۹﴾ جو کافر بار بار معاہدہ توڑ دے اس پر اعتماد کرنا مصلحت کے خلاف ہے، اس کو مزید مہلت دینا جائز نہیں۔(۲۰)

﴿۱۰﴾ جو ذمی مسلمانوں کے ملک میں رہتے ہیں جب ان پہ حاکم اسلام کا پورا تسلط رہتا ہے تو وہ خراج یا جزیہ دیتے ہیں لیکن جب حکام کے ساتھ ان کا معمولی سا اختلاف ہو جاتا ہے تو وہ دشمن سے مل جاتے ہیں مسلمانوں کے خلاف خفیہ اور اعلانیہ کارروائی کرتے ہیں، مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں ان کے مال لوٹ لیتے ہیں، بستیوں کو اجاڑ دیتے ہیں، مویشیوں کو ہانک کر لے جاتے ہیں اور جب موقعہ ملے تو دار الحرب بھاگ جاتے ہیں ایسے لوگ بلا شبہ قطعاً حربی ہیں اور "فِی کُلِّ مَرَّةٍ" کی نص کے پیش نظر ان کا قتل کرنا واجب ہے۔(۲۱)

﴿۱۱﴾ دشمن کے حالات سے باخبر رہنا لازمی ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دے، ان سے غفلت شعاری اپنی ہلاکت ہے، بلکہ اسلامی رعایا کے حالات سے باخبر رہنا بھی ضروری ہے کہ ان میں خدانخواستہ بغاوت کے آثار تو نہیں، اسلام نے عبادات کے ساتھ ساتھ حکومت کے فرائض بھی واضح کر دیے ہیں، آیت

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۳۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۲۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۵، ص ۱۸۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۴

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص ۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۳۹

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۵۳

مبارکہ میں "یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِیۡ كُلِّ مَرَّةٍ" میں یہ ہدایت موجود ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کفار کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے مخلص صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مختلف اطراف میں روانہ فرمایا کرتے تھے، آج کے بین الاقوامی حالات کا تقاضا یہی ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ہونے والے تمام منصوبوں پر مسلمانوں کی نظر ہو، تاکہ وہ اپنا دفاع پوری تیاری سے کرسکیں۔ (۲۲)

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۴

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۵۳

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۷):

قیامِ امن کے لئے جہاد کی تیاری لازمی ہے

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمُ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ☆

اوران کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ اِن سے اُن کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ اور جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں، جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہو گے۔ (سورۃ الانفال آیت ۶۰)

حل لغات:

''اَعِدُّوْا'': اِعْدَادٌ سے بنا ہے جس کا مجرد عَدَّ ہے، اِعْدَادٌ کا معنیٰ ہے، تیار کرنا، تیاری کرنا، تیار رکھنا، کوئی چیز ضرورت کے وقت کے لئے سنبھال رکھنا، یعنی تیاری کر رکھو، ضرورت سے پہلے ضرورت کی شئ مہیا کرلو۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۸۰
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱

"**لَهُمْ**": کی ضمیر سے مراد تمام کافر ہیں۔

"**مَااسْتَطَعْتُمْ**": استطاعت، حتی المقدور، جتنا ہو سکے۔

"**قُوَّةٍ**": بمعنیٰ طاقت، اس سے مراد جمیع اسبابِ طاقت ہیں، اسبابِ طاقت اپنے مفہوم کے اعتبار سے ان تمام اشیاء اور امور کو شامل ہے جس سے جنگ میں مدد لی جائے، جارحانہ قوت اور مدافعانہ قوت، حسب موقعہ ہتھیار بنانا، جمع رکھنا، ان کا استعمال سیکھنا، جنگی گھوڑے، تیراندازی، گولی چلانا، توپ، ٹینک، ایٹم بم، ہوائی جہاز، میزائل، بحری بیڑا، غرضیکہ تمام ممکنہ آلاتِ حرب، جو قیامت تک ہوں گے اسبابِ قوت ہیں۔(۲)

"**وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ**": جس سے کوئی چیز باندھی جائے، رِباط کہلاتی ہے، قلعہ، چھاؤنی، وہ جگہ جہاں لشکر حفاظتِ سرحد یا دشمن کی روک کے لئے پڑاؤ ڈالے۔(۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۶۸
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۵، ۳۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۱۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۰۵، ۲۰۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۵۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۰۵
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۳۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۴۴۱

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص۱۸۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج۱، ص۱۰۴
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص۳۲۸
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۵، ص۱۴۱

"**اَلْخَیْل**": کا معنیٰ گھوڑے ہیں، گذشتہ زمانہ میں جنگ کا انحصار گھوڑے پر تھا اور آج کے تیز رفتار زمانہ میں بھی جنگ میں گھوڑے کار آمد و مفید ہیں، اس لئے ان کا ذکر بطور خاص کیا گیا ہے، اس سے مراد بھی آلاتِ حرب ہیں۔(۴)

آیت سے مراد یہ ہے کہ اے مومنو! تم ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہو اور جہاد کے آلات جمع رکھو، ہر دور کی ضرورت کے مطابق جارحانہ اور مدافعانہ ہتھیار مہیا کرلو، تیر و سناں، توپ و تفنگ، بم، میزائل، جنگی جہاز، بحری بیڑا، غرضیکہ جو تم سے ممکن ہو اس میں کمی نہ کرو۔

"**تُرْهِبُوْنَ بِهٖ**": رَهَبَ سے بنا ہے، معنیٰ ہے ڈراؤ، ہیبت دلاؤ۔

بہ سے مراد یہ تیاری ہے۔

"**عَدُوَّاللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ**": اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈراؤ۔ اللہ کے بندوں کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ قیامت تک تمام کافر اس میں شامل ہیں۔(۵)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۸۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۲۰۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۵۵، ۱۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ص۱۳۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۲۱

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۸۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۳۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۷

آلاتِ جہاد تیار رکھنے اور جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہاری طاقت کو دیکھ کر، سن کر تمہارا دشمن مرعوب رہے اور وہ تم پر حملہ کا حوصلہ نہ رکھے، بعض تمہارے کھلے دشمن ہیں اور بعض در پردہ دشمنی کرتے ہیں، ان سب کا حوصلہ پست رہے گا، اس طرح تم امن میں رہو گے، تمہاری عافیت اسی میں ہے۔

"**وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ**": اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے، سَبِیْلِ اللهِ (اللہ کی راہ) سے مراد تمام صدقات و خیرات ہیں جن میں جہاد کی تیاری بھی ہے، جہاد کی تیاری، مجاہدین کے لئے آلاتِ جہاد اور ان کی خوراک لباس وغیرہ مہیا کرنا سب اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے، ہر کارِ خیر "سَبِیْلِ اللهِ" ہے۔(٦)

"**یُوَفَّ اِلَیْكُمْ**": تمہیں پورا دیا جائے گا۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دنیا و آخرت میں پورا پورا دیتا ہے۔

شانِ نزول:

غزوۂ بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مدینہ منورہ سے قتال کے ارادہ سے نہ نکلے تھے اس لئے وہ اکثر نہتے تھے، ان کے پاس آلاتِ حرب نہ تھے، بدر میں پہنچ کر انہیں اچانک قریش مکہ سے لڑنا پڑا، اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر تیاری جہاد کے فتح عطا فرمائی، اب مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ فتح اگرچہ اللہ تعالیٰ کی مدد پر منحصر ہے وہ چاہے تو بغیر آلاتِ جہاد کے فتح دے مگر اس وسائل کی دنیا میں تمام امور اسباب سے مربوط کر دیئے گئے ہیں اس لئے آئندہ جنگ کے لئے ابھی سے جنگ کی تیاری کر لو تاکہ وقت پر پریشانی نہ اٹھانا پڑے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا حکم ہے اسی طرح جہاد کی تیاری بھی اسی کا حکم ہے، جہاد کی تیاری رکھنے سے کثیر فوائد

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۵۷

حاصل ہوں گے، تمہارا دشمن مرعوب رہے گا، تم امن میں رہو گے اور بعض مسلمانوں کے خفیہ دشمن اسلام کی شوکت دیکھ کر صاحبِ ایمان بن جاتے ہیں۔(۷)

مسائل شرعیہ :

(۱) جہاد اسلام کے اہم فرائض میں سے ہے اور حسبِ ضرورت اس کی فرضیت قیامت تک باقی ہے، اسے کوئی فرد یا ادارہ یا حاکم منسوخ نہیں کرسکتا، اس کی فرضیت پر قرآن مجید کی کثیر آیات اور صحیح احادیث واضح دلیل ہیں، ایک حدیث شریف میں ہے۔

اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ (۸)

وفی روایة اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ زائد(۹)

(آلہ جہاد) گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک ثواب اور غنیمت رکھ دی گئی ہے۔(۱۰)

---

(۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۴

(۸) ☆ رواہ الائمہ مالک و احمد و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن ابن عمر

☆ ورواہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن عروۃ بن الجعد

☆ ورواہ البخاری عن انس

☆ ورواہ مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ احمد عن ابی ذروعن ابی سعید

☆ ورواہ الطبرانی عن سوادۃ بن الربیع و عن النعمان بن بشیر و عن ابی کبشۃ

(۹) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی عن عروۃ البارقی

☆ ورواہ احمد و مسلم و النسائی عن جریر، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۲۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۵۱

﴿۲﴾ جس طرح جہاد کرنا امت مرحومہ پر فرض ہے اسی طرح جہاد کی تیاری کرنا، تیاری رکھنا، آلاتِ جہاد مہیا رکھنا، جہاد کی تربیت حاصل کرنا اور دشمن کی جنگی چالوں پر نظر رکھنا فرض ہے، کیونکہ فرض کی ادائیگی میں جو امور معاون ہوں وہ امور بھی فرض ہوتے ہیں، جیسا کہ نماز کے لئے وضو، جہاد کی تیاری فرض کفایہ ہے، یعنی صاحبِ استطاعت اتنے مسلمان جہاد کی تیاری رکھیں جو بوقت جہاد کفایت کریں اور آسانی سے دشمن کا مقابلہ کر سکیں تو باقی مسلمانوں سے یہ فرض ساقط ہے، جنگ کی پوری تیاری مہیا رکھنے سے امن قائم رہے گا، دشمن حملہ کا ارادہ نہ کر سکے گا، دشمن مرعوب رہے گا، جزیہ دینے پر رضا مند ہو جائے گا، بعض اوقات ایمان کا داعی بن سکے گا، آلاتِ جہاد دارالاسلام کی زینت ہیں، جہاد کی تیاری سے غافل رہنا اور بوقت قتال تیاری کرنا بے سود ہے۔

آلاتِ حرب کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جس گھر میں ہوں وہاں شیطان جن داخل نہیں ہوتا۔

قرآن مجید کی آیت مقدسہ نے اس تیاری کی فرضیت کا واضح اعلان فرمادیا، مرفوع صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ (۱۱)

دشمن کے لئے اپنی طاقت مہیا کر رکھو جتنی ہو سکے، جان لو قوت تیر اندازی ہے، جان لو قوت تیر اندازی ہے، جان لو قوت تیر نشانہ پر مارنے میں ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يُعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ (۱۲)

عنقریب تمہارے لئے ملک مفتوح ہوں گے اور اللہ کی مدد تمہارے لئے کافی ہے، تم میں کوئی (فتح

(۱۱) ☆ رواہ مسلم، ج۲، ص۱۴۳

☆ و رواہ احمد عن عقبہ بن عامر، ج۴، ص۱۵۷،

(۱۲) ☆ رواہ مسلم، ج۲، ص۱۴۳

☆ و رواہ احمد عن عقبہ بن عامر، ج۴، ص۱۵۷

کے بعد بھی) اپنے تیروں سے غافل نہ رہے۔ (۱۳)

﴿۳﴾ جہاد میں نشانہ پر تیر یا گولی مارنا نہایت اہم ہے، فتح میں یہ امر کافی حد تک معاون ہے، اسی حقیقت کو حدیث مسلم (عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ) نے واضح فرما دیا، غزوۂ بدر میں حضرت سعد بن ابی وقاص مالک رضی اللہ عنہ کے تیر پے در پے نشانے پر لگ رہے، حضور سید عالم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

اِرْمِ ، فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ (۱۴)

اے سعد! تیر اندازی کرتے رہو، میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

ایک روایت میں ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس روز ہزار تیر برسائے۔

اس لئے نشانہ بازی کی تربیت حاصل کرنا خاص طور پر ضروری ہے، زمانہ جدید میں تو اس کی ضرورت اور بڑھ گئی ہے، بندوق، توپ کا فائر، میزائل، بم کا نشانہ، ہوائی جہاز کی بمبارمنٹ اسی نشانہ بازی کا مظہر ہے۔ (۱۵)

﴿۴﴾ دارالاسلام کی سرحدوں کی حفاظت اور مجاہدین کی تربیت گاہ کے لئے چھاؤنی بنانا جہاد کی تیاری میں داخل ہے،

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۲۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۳۶،۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۲۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۵

(۱۴) ☆ رواہ مسلم عن علی، ج۲، ص۲۸۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۷۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۴

اس لئے سرحدوں کے قریب چھاؤنیاں بنانا ضروری ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ باپ کے ذمے اولاد کو تیراندازی سکھانا واجب علی الکفایہ ہے۔(۱۷)

﴿۶﴾ ہر وہ کھیل جس کا دنیا وآخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو عبث اور باطل ہے، تیراندازی، شہسواری اور جہاد کے ہنر کی تربیت عبث نہیں بلکہ ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ لَهْوٌ وَلَعِبٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَرْبَعَةً مَلَاعَبَةَ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ وَتَادِيْبَ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ وَمَشْيَ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرْضَيْنِ وَتَعْلِيْمَ الرَّجُلِ السَّبَاحَةِ (۱۸)

جو چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں وہ کھیل وکود ہے مگر چار چیزیں، اپنی بیوی سے تفریح طبع، اپنے گھوڑے کی تربیت، نشانہ تک جانا اور تیرنا۔(۱۹)

﴿۷﴾ جہاد کی تیاری اور تربیت میں جدید زمانے کے ہر ہتھیار کا استعمال جائز ہے، قرآن وحدیث میں اگرچہ آلاتِ جہاد میں سے، تیر، تلوار، نیزہ، بندوق، کمان، گھوڑا وغیرہ کا ذکر ہے، مگر قرآن مجید کے حکم " مَا اسْتَطَعْتُمْ " (جو تم کرسکو) میں رائفل، توپ، بم، میزائل، بم گرانے والا ہوائی جہاز، بحری جنگی، بیڑا وغیرہ اور قیامت تک ایجاد ہونے والے آلاتِ حرب شامل ہیں۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۰۵

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۶۸

(۱۸) ☆ رواه النسائی عن جابربن عبدالله عن جابربن عمیر، بحواله جامع صغیر، ج۲،ص۱۵۵

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۶۸

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۰۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص۲۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۵۵

قرآن وحدیث جن چیزوں سے نہ روکے بلکہ ان کے نصوص خاموش ہوں وہ اشیاء مباح ہیں، جیسے قرآن مجید کی طباعت، کتب احادیث، فقہ، تفسیر کی تالیف وترتیب وطباعت، مساجد کے محراب ومنبر بنانا، مدارس دینیہ کی عمارات اور درس وتدریس کا موجودہ نظام سب جائز ہیں، کیونکہ قرآن وحدیث نے ان سے منع نہیں فرمایا۔(۲۰)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور ان کا دوست اللہ تعالیٰ کا دوست ہے، مومن پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی اور محبوب ومقبول بندوں سے دوستی رکھے۔(۲۱)

﴿۹﴾ جہاد کی تیاری، آلاتِ حرب وضرب کی خریداری اور تیاری اور مجاہدین کے مصارف پر خرچ ہونے والا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے اور اس پر دنیا وآخرت میں ثواب وبدلہ کا وعدہ الٰہیہ ہے، اس لئے ان امور پر حسبِ توفیق خرچ کرنا لازم ہے اور ان میں بخل کرنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ دشمنِ اسلام کے سامنے مجاہد کا بہادری کا مظاہرہ کرنا، ایسے کلمات کہنا جس سے دشمن مرعوب ہو جائے جائز ہے، اسد اللہ الغالب حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کا یہ رجز تاریخ اسلام کا حصہ ہے۔

اَنَاالَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ(۲۳)

میں وہ ہوں کہ میری والدہ نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔

---

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۵

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۳۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۸۷۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۷

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۷

(۲۳) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۹

اسی طرح آلاتِ حرب کی نمائش جائز ہے کہ اس سے اپنوں کا حوصلہ بڑھتا ہے اور غیروں کا پست ہوتا ہے، جہاد کی تیاری کا مقصود ہی تو یہ ہے۔(۲۴)

﴿۱۱﴾ نیکی کے تمام کاموں میں مال خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ سات سو گنا بلکہ بے شمار گنا کر کے عطا فرماتا ہے، اس لئے جہاد اور دیگر امورِ خیر میں خرچ سے دریغ نہ چاہئے۔(۲۵)

☆☆☆☆☆

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۷

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۲۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۷۸):

اسلام اور امن کے بین الاقوامی معاہدے

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ☆

(سورۃ الانفال آیت، ۶۱)

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو، بے شک وہی ہے سنتا جانتا۔

حل لغات:

"جَنَحُوْا" : جَنْحٌ سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے مائل ہونا، جھکنا، جَنَاحٌ پرندے کے پر کو کہتے ہیں کہ وہ اس سے اڑتے ہوئے جدھر چاہتا ہے جھکتا ہے، جُنَاحٌ گناہ، حرج کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جادۂ مستقیم سے ہٹا ہوا ہے۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵۵
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۰۹
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۳۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۲۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۸۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۲۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۵۹

"**لِلسَّلْمِ**": سَلْمٌ، سِلْمٌ اور سَلَمٌ تین وجہ سے پڑھا گیا ہے، اس کا معنیٰ ہے، صلح، سلامتی، امن۔ یاد رہے کہ یہ لفظ مونث سماعی ہے اس لئے اس کی ضمیر لَهَا مونث ہے۔ (۲)

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے شانِ نزول کے بارے میں دو روایات منقول ہیں۔

(۱) یہودی قبیلہ بنی قریظہ کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی بار معاہدۂ امن کیا اور ہر بار توڑ دیا۔ (۳)

(۲) اس آیت کا نزول قیامت تک کے تمام کافروں سے متعلق ہے کہ اگر وہ دب کر مسلمانوں سے معاہدہ کریں تو مسلمان ان کے معاہدہ کو قبول کرلیں۔ (۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۳۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۸
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۴۵
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج ۲، ص ۲۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۲۷
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۸۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۶۹

(۳) ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۲۷

(۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اگر کفار مسلمانوں کی اجتماعیت ،شان وشوکت ،جنگی طاقت اور تیاری دیکھ کر مرعوب ہو جائیں اور وہ صلح کی طرف مائل ہوں اور مسلمانوں سے صلح کرنی چاہیں تو مسلمانوں کو اجازت ہے کہ ان سے صلح کر لیں ،جب کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ ہو ،کفار خواہ عرب کے مشرک ہوں یا اہل کتاب یا عجم کے کفار ،ہر ایک سے صلح کرنا جائز ہے۔

نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے مدینہ منورہ اور اس کے گردونواح کے یہودو مشرکین سے صلح کی ،ان قبائل میں بنو نضیر ،بنو قینقاع ،بنو قریظہ ،اکیدر دُومہ ،اہل نجران اور ضمری وغیرہ ہیں ،خیبر کے یہودیوں سے صلح کی ،مشرکین مکہ سے حدیبیہ میں صلح کی ،خلفائے راشدین اور اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اپنے دور میں کفار سے صلح کی ،یہ تمام شواہد دلیل جواز ہیں ۔(۵)

---

(۵)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان ،ج۳،ص ۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان ،ج۲،ص ۸۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان ،ج۸،ص ۴۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر ،ج۲،ص ۳۲۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ ،ج۲،ص ۱۳۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ،ج۲،ص ۲۰۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور ،ج۲،ص ۲۰۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ ،ج۳،ص ۳۶۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص ۲۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی ،ج۵،ص ۱۲۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ،ج۱۵،ص ۱۸۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ،ص ۴۲۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت ،ج۴،ص ۹۸

﴿۲﴾ بہتر یہ ہے کہ سلطانِ اسلام کفار سے امن کا معاہدہ دس برس کا کرے اگر مناسب ہوتو اس کی تجدید ہوسکتی ہے، حضور سید عالم ﷺ نے مشرکین مکہ سے دس سال کا معاہدہ کیا تھا یہ معاہدہ خود مشرکین نے توڑ دیا تھا۔(۶)

﴿۳﴾ بہتر یہ ہے کہ صلح کی درخواست کافر کریں، مسلمان اسے قبول کرلیں، بلاوجہ مسلمان صلح کی درخواست نہ کریں کہ اس میں مسلمانوں کی سبکی کا پہلو ہے۔(۷)

﴿۴﴾ صلح کی درخواست کرنے میں مسلمانوں کا نفع ہو یا دفع ضرر ہوتو مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ وہ ازخود صلح کی درخواست کریں۔(۸)

﴿۵﴾ مسلمانوں کی کمزوری کی حالت میں اگر مسلمان مال دے کر صلح کرلیں تو جائز ہے، غزوۂ احزاب میں حضور سید عالم ﷺ نے عیینہ بن حصن وغیرہ سے مال پر صلح کی کہ وہ ہماری مخالفت نہ کریں گے اس کے بدلے میں ان کو مدینہ طیبہ کے پھلوں کا نصف حصہ دیا جائے گا۔(۹)

﴿۶﴾ کفار سے صلح کرنا واجب نہیں صرف مباح اور جائز ہے، وہ بھی جب کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ ہو، سلطانِ اسلام پر ہمیشہ کافروں سے جنگ کرنا یا ہمیشہ صلح کرنا واجب نہیں، حسبِ حال وہ جنگ کرے یا صلح کرے، یہ اس کی رائے پر موقوف ہے۔(۱۰)

---

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۷
(۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۸۷
(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۰
(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۰
(۱۰) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۳

﴿۷﴾ مرتد اسلام کا باغی ہے اور باغی کی سزا قتل ہے، یہ اسلامی اور بین الاقوامی اصولوں کے مطابق عین عدل ہے، اس لئے مرتدین سے نہ صلح جائز ہے نہ ان سے جزیہ قبول کیا جائے گا بلکہ ان کے متعلق دو چیزیں ہیں، اسلام قبول کرلیں یا قتل کئے جائیں، قرآن مجید نے ان کے متعلق فیصلہ سنادیا ہے۔

قُلْ لِلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْيُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ☆

ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہوجائیں، پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (سورۃ الفتح آیت ۱۶)

حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے منکرین اور مسیلمہ کذاب منکر ختم نبوت اور اس کے معتقدین سے صلح کی گفتگو نہ کی، بلکہ ان سے بے تأمل جہاد کیا، حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خوارج سے صلح نہ کی بلکہ ان سے جہاد فرمایا، روافض کو زندہ جلوادیا۔

حدیث شریف میں ہے۔

اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ (۱۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضور زندیق پیش کئے گئے آپ نے انہیں جلوادیا۔ (۱۲)

﴿۸﴾ مشرکین عرب سے جزیہ نہیں لیا جاتا، ان کے لئے اسلام یا قتل ہے، مگر معاہدۂ امن وصلح ان سے بھی جائز ہے،

---

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن عکرمۃ، ج۲، ص۱۰۲۳

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۸۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۳

حضور سید عالم ﷺ نے مشرکین مکہ سے حدیبیہ میں امن کا معاہدہ کیا تھا۔(۱۳)

﴿۹﴾ زمانۂ صلح میں کفار پر اعتماد نہ چاہیے بلکہ بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہو اور ان سے ہوشیار رہنا چاہیے، اگر وہ امن کا معاہدہ توڑ دیں تو مسلمان بھی معاہدہ کے پابند نہیں، مشرکین مکہ نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑ دیا حضور سید عالم ﷺ نے مکہ پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔(۱۴)

﴿۱۰﴾ جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کافر اسے دھوکا نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ متقی مسلمان کی حفاظت خود فرماتا ہے۔(۱۵)

☆☆☆☆☆

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۷۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۲

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۴۰

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۶۹

☆☆☆☆☆

باب(۱۷۹):

مسلمان فوج اور کافر فوج کا تناسب

اور فرار کا حکم

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَ یُّھَاالنَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ ؕ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ یَغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ وَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاَنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَھُوۡنَ ☆ اَلۡئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنۡکُمۡ وَعَلِمَ اَنَّ فِیۡکُمۡ ضَعۡفًا ؕ فَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ وَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ اَلۡفٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَیۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ☆ (سورۃالانفال آیات،۶۵،۶۶)

اے غیب کی خبر بتانے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے دوسو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ،اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دوسو پر غالب آئیں گے،اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے،اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

حل لغات:

"**حَرِّضْ**": تَحْرِيْض سے امر کا صیغہ ہے، تحریض کا معنیٰ ہے، کسی امر پر اکسانا، برانگیختہ کرنا، ترغیب دینا۔

اس کلمہ کا مجرد حَرَض (از باب ضَرَبَ، نَصَرَ، کَرُمَ) ہے، جس کا معنیٰ ہے، بُری بیماری میں مبتلا ہو کر لاغر و ناتواں ہونا، بیماری کا بدن کو اتنا دبلا کر دینا کہ اس کو لب گور کر دے، چنانچہ مرض مریض کو عاجز کر کے ہلاکت کے کنارے تک پہنچا دیتا ہے، پس اس عاجز و مجبور کرنے کے مفہوم کو پیش نظر رکھ کر اس شدید ترین ترغیب کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے جو آدمی کو مجبور کر دے اور حکم نہ ماننے کا کوئی راستہ نہ چھوڑے۔(۱)

"**اَلْقِتَال**": جہاد میں لڑائی کرنا، کفار سے جہاد کرنا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دو، اور جہاد پر دنیا و آخرت میں مرتب ہونے والے فوائد بیان کر کے انہیں جہاد کے لئے آمادہ کرو۔

چنانچہ حضور سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قیامت تک کے مسلمانوں کو جہاد کی عملی اور قولی طور پر ترغیب دی، جہاد میں ہمیشہ سب سے آگے رہے اور مجاہدین و شہداء کے فضائل بیان فرمائے۔(۲)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۲۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ص ۶۴
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۱۸
(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۷۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۷۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۴۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۲۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۹۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ص ۱۳۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۲۱

"لَا یَفْقَھُوْنَ": فِقْہٌ سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے سمجھنا، کسی شئ کا جاننا اور سمجھنا، احکام شرعیہ کے علم کو فقہ کہتے ہیں، ادلّہ تفصیلیہ کے ساتھ حذاقت، زیرکی، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے کلام کو سمجھنا۔ (۳)

آیت سے مراد یہ ہے کہ جہاد کی حقیقت کو کافر نہیں جانتے وہ صرف قتال کرنا جانتے ہیں، جو اکثر باعثِ فساد ہے روحِ جہاد سے وہ ناواقف ہیں، روحِ جہاد سے صرف مسلمان آشنا ہیں۔ (۴)

"خَفَّفَ": تخفیف کا معنیٰ ہے کمی، آسانی، پہلے سخت حکم میں آسانی پیدا کرنا، ہلکا کرنا۔ (۵)

"ضَعْفٌ": اور ضُعْفٌ بمعنیٰ کمزوری، دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔

حال، بدن اور جان کی کمزوری، قوت کا متضاد۔ (۶)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۳۹
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۳۸۴
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۶۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۴۰۲
☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۱۰۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۷۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۱۰، ص ۳۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۶۱

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۳۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۱۵۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۸۶

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۷۱
☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۱۳۲

آیت میں اس سے مراد بن کی کمزوری ہے۔(۷)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جہاد کا پہلا حکم تمہارے لئے دشوار تھا ایک کے مقابلہ میں دس کافروں سے جہاد میں مشقت تھی، اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے کہ اب تم میں کمزور جسم والے بھی ہیں کثرت عبادت وریاضت سے ان کے جسموں میں پہلی سی قوت نہیں رہی، کچھ بوڑھے اور بیمار بھی ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل ورحمت سے اس حکم میں کمی کردی اب دو کافروں کے مقابلہ میں ایک مسلمان جہاد کرے، اس نسبت سے اگر کافر زیادہ ہوں تو تمہیں جہاد میں شریک ہونا لازمی نہیں۔(۸)

---

(۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۳۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۴۴

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۶۱

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۲۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۳۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۳۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۴۳

شانِ نزول:

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو حکم تھا کہ اپنے سے دس گنا زیادہ کافروں سے جہاد کرو، دس گنا کافروں کا مقابلہ کرنا فرض تھا، اس سے فرار حرام تھا، چنانچہ غزوۂ بدر میں تین سو تیرہ مجاہد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک ہزار مشرکین مکہ کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی، مہاجرین نے اب دعا کی یا اللہ! ہم بے وطن مسافر ہیں، بے نوا ہیں، ضعیف ہیں، ہمارے دشمن گھر والے، کاروبار والے ہیں، انصارِ مدینہ نے دعا کی یا اللہ! ہم معزز مہمانوں (مہاجرین) کی مہمان نوازی میں مصروف ہیں، دس گنا فوج سے جہاد کی ذمہ داری ہم پر دشوار ہے، یا اللہ اپنے رحم و کرم سے ہماری ذمہ داری میں کمی فرمادے، چنانچہ دوسرا حکم نازل ہوا کہ اب تم پر دو گنا کافر فوج سے مقابلہ کرنا فرض ہے، اتنی فوج کے مقابلہ سے فرار جائز نہیں، اب یہ حکم قیامت تک باقی ہے۔ (۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد اہم ترین فریضہ ہے، اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بطورِ خاص مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کا حکم فرمایا ہے، اسی سے اس کی اہمیت واضح ہے، حضور سید عالم ﷺ نے عملی طور پر جہاد میں شرکت فرمائی، کم از کم انیس غزوات میں آپ ﷺ نے عملی طور پر شرکت فرمائی۔ (۱۰)

اس کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو کثیر مرتبہ جہاد پر روانہ فرمایا، جہاد کی اہمیت اپنے ارشادات سے واضح فرمائی، غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ سے مقابلہ کے وقت جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی، جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۶۱

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشید، بیروت، ص ۲۲۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۰۲

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن زید بن ارقم، ج۲، ص ۶۴۲

قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (۱۱)

اس جنت کی طرف پیش قدمی کرو جس کی لمبائی آسمانوں اور زمین کی مانند ہے۔

خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مالِ غنیمت میں آئی ہوئی کنیز اپنی خانگی ضرورت کے لئے طلب کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، مجاہدین کے اہل وعیال کی ضرورت مقدم ہے، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مجاہدین کے اہل وعیال کی خودنگرانی فرماتے تھے۔

اس لئے سلطانِ اسلام کا فرض ہے کہ وہ مجاہدین کی فوج تیار رکھے، ہرطرح سے ان کی ہمت افزائی اوردل جوئی کرے، ان کی اوران کے اہل وعیال کی کفالت کرے، بال بچوں کی تعلیم، تربیت، علاج وغیرہ کی کفالت کرنے، بڑھاپے یامعذوری کی صورت میں ان کی پنشن مقرر کرے، اعلیٰ کارکردگی پرانہیں مزید اعزازات سے نوازے، شاہراہوں، تعلیمی اداروں، علاج گاہوں اور دیگر سرکاری عمارات کوشہداء کے نام سے موسوم کرے۔(۱۲)

(۱۱) ☆ رواہ ابن کثیر فی تفسیرہ، ج۲، ص ۳۲۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۴۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۳

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص ۱۰۲

﴿۲﴾ اکثر اوقات جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے، مجاہدین کی معتد بہا فوج، جو کفار کا مقابلہ کر سکے، فریضۂ جہاد ادا کرتی ہے باقی امت سے جہاد ساقط رہتا ہے، لیکن دشمن کی کثیر فوج کے خطرناک حملہ کی صورت میں بعض اوقات جہاد فرض عین ہو جاتا ہے، ہر صاحبِ استطاعت بالغ مرد پر جہاد میں عملی شرکت فرض ہو جاتی ہے، مالی و جانی طور پر حصہ لینا فرض ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے جہاد میں مالی اور جانی طور پر شریک ہونے والوں کے فضائل بیان فرمائے ہیں، فرض کفایہ کی صورت میں سلطانِ اسلام جہاد کی ترغیب دیتا ہے اور فرض عین کی صورت میں جہاد کا حکم دیتا ہے، فوج میں جبری بھرتی کا قانون اسی اصول سے اخذ کیا گیا ہے۔ (۱۳)

﴿۳﴾ جہاد قیامت تک باقی ہے، کوئی فرد، ادارہ، حاکم یا سلطان اسے منسوخ نہیں کر سکتا، جہاد سے روکنا یا اس کی منسوخی کا اعلان کرنا اللہ و رسول (جل وعلا ﷺ) کے حکم کی صریح نافرمانی اور شیطانی کام ہے۔ (۱۴)

﴿۴﴾ جہاد کے لئے ایمان شرطِ اول ہے، اس لئے اگر کافر مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوں تو ان کا عمل جہاد نہیں اگر وہ اس حالت میں مر جائیں تو وہ شہید نہیں۔ (۱۵)

﴿۵﴾ جنگ و قتال اکثر باعثِ فساد و بربادی ہوتا ہے، مگر روحِ جہاد سے وہ جنگ حکمِ الٰہی اور سنتِ مصطفوی بن جاتی ہے، مسلمانوں کی جنگ جس روح سے جہاد بن جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا، ثواب کی طلب، اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری، اعلائے کلمۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کی نصرت و معیت پر ایمان اور سنت مصطفیٰ ﷺ اور سنت خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ادائیگی ہے، کافر کی جنگ اس روح سے خالی ہوتی ہے اس لئے وہ نرا فساد اور باعث بربادی ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس فرق کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۷۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۷۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۱

(۱۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۶۱

ارشادِ ربانی ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا☆ (سورۃالنسآء آیت ۷۶)

ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں سے لڑو، بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

اس لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے، ملک گیری کی ہوس، اظہارِ ناموری و بہادری اور طلبِ مالِ غنیمت کے لئے جہاد نہ کرے۔

جنگِ کافر فتنہ و غارت گری ست

جنگِ مومن سنت پیغمبری ست (۱۶)

﴿۶﴾ بالغ مکلّف مسلمانوں کے لئے فرض ہے کہ وہ اپنے سے دوگنا کفار کا مقابلہ ہمت وحوصلہ سے کریں، دوگنا کفار کے مقابلہ سے بھاگنا حرام ہے، اگر کفار کی تعداد مسلمانوں سے دوگنا سے زیادہ ہو یا سامانِ حرب میں برابری نہ ہو تو مسلمانوں کا مقابلہ سے ہٹ جانا جائز ہے البتہ اگر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے مقابلہ کریں تو باعث اجر و عزیمت ہے، جنگ موتہ میں مسلمان تین ہزار تھے اور ان کے مقابل کافر دو لاکھ تھے، مگر کافروں کو شکست ہوئی، جنگ یرموک اور قادسیہ میں مسلمان چالیس پچاس ہزار تھے اور کافر سات لاکھ، مگر فتح مسلمانوں کو ہوئی۔

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۸۷۷

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۳۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص۳۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۲۷۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۰۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۴۳

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۱۲۱

ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو اپنے سے دس گنا کفار سے مقابلہ کا حکم تھا جو اب منسوخ ہو چکا ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ احکام شرعیہ میں نسخ جائز بلکہ واقع اور عین حکمت ہے، احکام جہاد میں نسخ واقع ہو چکا ہے، اب قیامت تک کے لئے حکم یہ ہے کہ مسلمان اپنے سے دو گنا کفار کا مقابلہ صبر و ہمت سے کریں۔

(نسخ کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ آیت ۱۰۶ میں گذر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں)۔(۱۸)

﴿۸﴾ صبر بقدرِ امکان فرض ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے، اس لئے مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق صبر کرے اور مشکلات کو صبر سے برداشت کرے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ، ص ۳۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۶۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰، ص ۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۳

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۰۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰، ص ۳۲،۳۱

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰، ص ۳۲

﴿۹﴾ ہر ہتھیار جو مسلمان بنا سکتا ہے کافر بھی بنا سکتا ہے مگر مسلمان کے پاس دو ہتھیار وہ ہیں جو کافر نہیں بنا سکتا، وہ ہیں، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور ذکر کثیر۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔ (سورۃ الانفال آیت ۴۵)

اس لئے مومن کے لئے لازمی ہے کہ جہاد میں ثابت قدم رہے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا کثیر ذکر کرے۔(۲۰)

﴿۱۰﴾ جہاد میں فتح و نصرت، لشکر کی کثرت اور سامانِ حرب کی فراہمی پر موقوف نہیں بلکہ اس کا مدار تائیدِ ربانی اور قوتِ ایمانی پر ہے، اس لئے مومن مجاہد پر فرض ہے کہ وہ ہر لحہ تائیدِ ربانی پر نظر رکھے اور اپنے ایمان کو مضبوط رکھے۔(۲۱)

﴿۱۱﴾ دوگنا فوج کے مقابلہ میں استقامت عام مومن کے لئے فرض ہے لیکن یہ حکم حضور پرنور ﷺ کے لئے نہیں، آپ ﷺ کی واحد ذات بابرکات ہزاروں کافروں کے مقابل پر غالب ہے، تائیدِ ربانی پر جو اعتماد آپ ﷺ کو حاصل تھا اور ہے وہ کسی اور کے لئے ممکن نہیں، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ (۲۲)

اے اللہ! میں تیری عظمت و رحمت پر اعتماد کرتے ہوئے حملہ آور ہوتا ہوں۔(۲۳)

☆☆☆☆☆

(۲۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۳

(۲۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۲۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۹۲

(۲۲) ☆ رواہ ابوالفضل السید محمود آلوسی عن النصر آبادی، ج ۱۰، ص ۳۲

(۲۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، ج ۳، ص ۳۷۲

☆☆☆☆☆

باب (۱۸۰):

کافر جنگی قیدیوں کے احکام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى حَتّٰى يُثۡخِنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ تُرِيۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ☆ لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ☆ فَكُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ☆ (سورۃ الانفال آیات، ۶۷، ۶۸، ۶۹)

کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے، تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے، اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا، اس میں تم پر بڑا عذاب آتا، تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ، اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"**ماکان لنبیّ**" کسی نبی کے یہ لائق نہیں۔

نبیٍّ کی تنوین میں دو احتمال ہیں، تنوین تنکیر اور تنوین تعظیم۔

تنوین تنکیر کی صورت میں معنیٰ ہوگا، کسی نبی کے لائق نہیں، اور تنوین تعظیم کی صورت میں معنیٰ ہوگا، نبی معظم رسول مکرم تاجدار کونین کی شان کے لائق نہیں۔(۱)

مفسرین کرام (شکر اللہ سعیہم) فرماتے ہیں کہ لفظ نَبِیّ مضاف الیہ ہے اس کا مضاف " اَصْحَابِ " محذوف ہے۔

اس صورت میں آیت کا مفہوم یہ ہوگا، کسی نبی (یا نبی معظم) صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کے اصحاب کے یہ امر لائق نہیں......(۲)

" **اَسرٰی** ": اَسِیرٌ کی جمع ہے بمعنیٰ قیدی، اس سے مراد جنگی قیدی ہیں۔

اس کی جمع الجمع اُسَارٰی یا اَسَارٰی ہے۔

ان آیات میں جنگی قیدیوں کے احکام بیان ہوئے ہیں۔(۳)

" **حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ** ": ثَخُنَ، ثَخَانَةٌ، ثَخُوْنَةٌ (از باب کَرُمَ) کا معنیٰ ہے، موٹا ہونا، سخت ہونا، غلیظ ہونا، کثیف ہونا۔

باب اِفْعَال سے اس کا معنیٰ مجازی ہے، مبالغہ کرنا، خونریزی میں حد سے بڑھنا۔(۴)

---

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۰۰، ۲۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۶۴

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۳

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۴۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۰۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۳

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۵۶

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۷۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ج ۱ ۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۱۵۵

آیت سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان کے یہ لائق نہیں کہ وہ بغیر جنگ کافروں کوقیدی بنالیں، اس سے نبی کی عزیمت، ہمت اور شجاعت ظاہر نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نبی کی عزیمت وشجاعت واضح کردے اس کے لئے ضروری ہے کہ نبی اور اس کے امتی کافروں سے خوب قتال کریں، پھر کچھ کافروں کوقید کرلیں، اس سے کفر اور کافروں کا زور ٹوٹ جائے گا، ان کے دلوں میں اسلام کی ہیبت بیٹھ جائے گی، اسلام کا غلبہ اور عزت واضح ہو جائے گی، کافروں کوقید کرنے سے پہلے کافروں سے قتال ضروری ہے۔

(شانِ نزول کے بیان میں یہ بات مزید کھل جائے گی)۔(۵)

"تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا": تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو۔

"عَرَضٌ": عارضی شئ، فنا ہونے والی چیز، قریب الفنا۔

چونکہ دنیوی مال ومتاع جلد فنا ہونے والی شئ ہے اس لئے سامان دنیا کو عَرَضَ الدُّنْيَا کہا گیا ہے۔

اس آیت میں خطاب عام مومنوں سے ہے۔(۶)

---

(۵)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲،ص۸۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸،ص۴۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص۱۳۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص۳۳۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵،ص۱۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۰۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص۴۴۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۶۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص۳۷۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۰،ص۳۳

(۶)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸،ص۴۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵،ص۱۹۹،۲۰۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۰۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص۳۷۲
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۱۶۴
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص۴۴۵

"وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ": اور اللہ آخرت کو پسند فرماتا ہے، کبھی ارادہ بمعنیٰ رِضا استعمال ہوتا ہے، یہی معنیٰ یہاں مراد ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا یہ ہے کہ تمہیں جہاد اور شہادت کا ثواب ملے تمہارے جہاد کرنے سے کفر و کافروں کی ذلت ہوگی اور اسلام اور مسلمانوں کی عزت ظاہر ہوگی، چنانچہ ایسا ہو کر رہا۔(۷)

"لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ": اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا۔

قرآن مجید میں لفظ "کتــاب" متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے، فرض، حکم، فیصلہ تحریر، حساب، لوح محفوظ، عدت، رزق اور عمر، قرآن مجید، تورات، انجیل۔(۸)

اس مقام پر کتاب بمعنیٰ فیصلہ ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے اس سابق فیصلہ میں متعدد اقوال ہیں اور وہ سب ہی مراد ہو سکتے ہیں۔

(ا) بدر کے غازیوں کو عذاب نہ دے گا، ان کی مغفرت یقینی اور حتمی ہے۔

(ب) جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب رسول کریم ﷺ ان میں تشریف فرما ہے ان کو عذابِ عام میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔

(ج) اجتہادی غلطی پر عذاب نہیں ہوتا بلکہ اس پر بھی اجر ہے۔

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۸۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۰۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۶۴

(۸) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۰۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۲۳

(د) صریح ممانعت فرمائے بغیر کسی خطا پر عذاب نہ دے گا۔(۹)

"**لَمَسَّكُمْ فِيمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ**": تو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لیا اس میں تم پر سخت عذاب آتا۔

یہ خطاب عام مسلمانوں سے ہے، یعنی تم نے بغیر وحی کے انتظار کے اتنا بڑا فیصلہ کرلیا، اتنا بڑا فیصلہ بغیر واضح ہدایت آنے کے تم نے اگرچہ کرلیا تمہیں ہماری ہدایت کی انتظار کرنا چاہئے تھی، اس کے باوجود اللہ کا عذاب نہیں آئے گا کہ اس نے عذاب نہ دینے کا فیصلہ پہلے سے لکھ دیا ہے۔(۱۰)

"**فَكُلُوا**": تو کھاؤ، اس کھانے سے کھانا، پینا، پہننا اور ہر طرح سے استعمال کرنا مراد ہے، یعنی زرفدیہ کے تم مالک بن چکے ہو تو اس میں ہر طرح سے تصرف کرسکتے ہو۔(۱۱)

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۲، ۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۴۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۰۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۵

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۰۸ ومابعد

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۴۸، ۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۴

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۰۸ ومابعد

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۶

''**غَنِمْتُمْ**'': جوغنیمت تمہیں ملی، اس سے مراد زرِفدیہ ہے۔(۱۲)

''**طَیِّباً**'': زرِفدیہ تمہارے لئے حلال اور پاکیزہ ہے، اس میں حرمت کا شائبہ تک نہیں۔(۱۳)

شانِ نزول :

(۱) غزوۂ بدر کے موقعہ پر مومنین کی خواہش تھی کہ ابوسفیان کا تجارتی قافلہ روک لیں اور اس سے مال پکڑ لیں، اسی لئے وہ مدینہ منورہ سے لڑائی کے ارادہ سے نہ نکلے، ان کے پاس سامانِ حرب بھی نہ ہونے کے برابر تھا، مگر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا ارادہ یہ تھا کہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ ہو، کفر اور کافر ذلیل ہوں، وہ مارے جائیں، باقی ماندہ قید ہو جائیں، اسلام اور مسلمانوں کی عظمت ظاہر ہو، اللہ تعالیٰ نے اس جہاد کی حکمت بیان فرمائی کہ کافروں کو بغیر قتال کئے قید کر لینا نبی اور اصحابِ نبی کی شان کے لائق نہیں، نبی اور اصحابِ نبی کی عظمت اس میں ہے کہ وہ کافروں کو سخت جنگ میں قتل کریں اور قیدی بنائیں، اس موقعہ پر آیت ''مَا کَانَ لِنَبِیٍّ ......الآیۃ'' نازل ہوئی۔

(۲) غزوۂ بدر میں ستر کفار قتل ہوئے، ان میں قریش کے بڑے بڑے سردار بھی تھے اور ستر کافر قیدی ہوئے، قیدیوں میں بھی قریش کے سردار تھے، ان میں حضرت عباس، عقیل بن ابی طالب، ہشام، عبدالرحمٰن بن ابوبکر شامل تھے، جنگ کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشورہ طلب فرمایا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کے ہم قوم اور بھائی بند ہیں، ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ اسلام قبول کر لیں، مسلمانوں کو اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے، ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے، زرِفدیہ آئندہ جہادوں میں کام آئے گا۔

---

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۶

(۱۳) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۱۴۶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ قیدی کفار اور کفر کی جڑ ہیں، انہوں نے آپ کو ہر طرح سے اذیت دی ہے، ان کو قتل کر دیا جائے، ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے عزیز رشتہ دار کو قتل کرے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ان قیدیوں کو ایک ایسے جنگل میں دھکیل کر جمع کر دیا جائے جس میں خشک لکڑیوں کا انبار ہو، پھر ان لکڑیوں کو آگ لگا دی جائے، یہ قیدی اس میں جل کر خاک ہو جائیں اور اپنے انجام کو پہنچ جائیں۔

حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا! کچھ لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ عزّ شانہٗ اتنے نرم کر دیتا ہے کہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل اتنے سخت فرما دیتا ہے کہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں، ابوبکر! تمہاری مثال (صحابہ میں) ایسی جیسی ملائکہ میں میکائیل، جو بارش لاتے ہیں اور انبیاء میں جیسے حضرت ابراہیم، جنہوں نے کہا تھا!

فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ ابراھیم آیت ۳۶)

تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

عمر! تمہاری مثال (صحابہ میں) ایسی ہے جیسے ملائکہ میں جبرئیل، جو سختی، مصیبت اور عذاب اللہ کے دشمنوں پر لاتا ہے اور انبیاء میں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، جنہوں نے کہا تھا!

رَبِّ لَاتَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ☆ (سورہ نوح آیت، ۲۶)

اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

یا جیسے انبیاء میں حضرت موسیٰ، جنہوں نے کہا تھا!

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ☆

اے رب ہمارے! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ (سورہ یونس آیت، ۸۸)

رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے مخاطب ہو کر فرمایا!

اگر تم دونوں متفق رائے ہوتے تو میں تمہاری رائے کے خلاف نہ کرتا، تم لوگ نادار ہو، اس لئے ان میں سے کوئی بغیر فدیہ ادا کئے نہیں چھوٹ سکتا، یا اس کی گردن ماری جائے گی، اور اگر فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دو گے تو اگلے غزوہ میں تمہارے اتنے شہید ہوں گے۔

چنانچہ ان قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

یاد رہے کہ غزوۂ بدر سے اگلے غزوۂ احد میں ستر صحابہ کرام شہید ہوئے، رضی اللہ عنہم، اس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان پورا ہو گیا۔ (۱۴)

(۳) غزوۂ بدر کے قیدیوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے (یہ اس وقت ایمان نہ لائے تھے) ایک انصاری نے آپ کو گرفتار کر لیا تھا اور انصاریوں نے انہیں قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تھا، رسول اللہ ﷺ کو جو یہ اطلاع ملی تو آپ ﷺ کو رات بھر نیند نہ آئی اور آپ ﷺ نے فرمایا! مجھے اپنے چچا عباس کے خیال سے آج رات نیند نہیں آئی، انصار کا خیال ہے کہ عباس کو قتل کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! تو کیا میں انصار کے

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۱، ۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۱۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۳۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۰۹

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۱۶۲، ۱۶۸، ۱۷۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۳۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۴۴

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۰۶

پاس جاؤں، فرمایا! ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصار کے پاس گئے اور ان سے کہا! عباس کو چھوڑ دو، انصار نے کہا! واللہ! ہم عباس کو نہیں چھوڑیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! رسول اللہ ﷺ اسی کو پسند کرتے ہیں، انصار نے کہا! اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ رضا ہے تو ان کو لے لو، حضرت عمر نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہما) کو لے لیا، جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ قبضہ میں آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا!

یَاعَبَّاسُ! اَسْلِمْ ، فَوَاللّٰہِ لَاَنْ تُسْلِمَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَسْلَمَ الْخَطَّابِ وَمَاذَاکَ اِلَّالَمَّارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعْجِبُہٗ اِسْلَامُکَ (۱۵)

اے عباس! مسلمان ہو جاؤ، آپ کا اسلام لانا مجھے (میرے باپ) خطّاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب ہے اور اس بات کی وجہ صرف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ کا اسلام لانا پسند ہے۔

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (۱۶)

(۴) وحی کے انتظار کئے بغیر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جنگی قیدیوں سے زرِفدیہ لے کر چھوڑ دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی طرف سے مومنین پر عتاب ہوا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زرِفدیہ کے استعمال کرنے میں ہاتھ کھینچ لیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے کمالِ رحمت سے حکم نازل فرمایا کہ زرِفدیہ غنیمت ہے اور غنیمت کی طرح حلال ہے، سو اِسے بے دریغ استعمال کرو، سورہ انفال کی آیت ۶۹، اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ (۱۷)

---

(۱۵) ☆ رواہ الحاکم وابن مردویہ عن ابن عمر ،بحوالہ درمنثور، ج۴،ص۱۰۷

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۲۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۰۷

(۱۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ، ص ۳۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۱۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰، ص ۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۷۰

پاس جاؤں، فرمایا! ہاں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصار کے پاس گئے اور ان سے کہا! عباس کو چھوڑ دو، انصار نے کہا! واللہ! ہم عباس کو نہیں چھوڑیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! رسول اللہ ﷺ اسی کو پسند کرتے ہیں، انصار نے کہا! اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ رضا ہے تو ان کو لے لو، حضرت عمر نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہما) کو لے لیا، جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ قبضہ میں آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا!

یَاعَبَّاسُ! اَسْلِمْ ، فَوَاللّٰہِ لَاَنْ تُسْلِمَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَسْلَمَ الْخَطَّابِ وَمَاذَاکَ اِلَّالَمَّارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُعْجِبُہٗ اِسْلَامُکَ (۱۵)

اے عباس! مسلمان ہو جاؤ، آپ کا اسلام لانا مجھے (میرے باپ) خطّاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب ہے اور اس بات کی وجہ صرف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ کا اسلام لانا پسند ہے۔

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔(۱۶)

(۴) وحی کے انتظار کئے بغیر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جنگی قیدیوں سے زرِفدیہ لے کر چھوڑ دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی طرف سے مومنین پر عتاب ہوا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زرِفدیہ کے استعمال کرنے میں ہاتھ کھینچ لیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے کمالِ رحمت سے حکم نازل فرمایا کہ زرِفدیہ غنیمت ہے اور غنیمت کی طرح حلال ہے، سوا اسے بے دریغ استعمال کرو، سورہ انفال کی آیت ۶۹، اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔(۱۷)

---

(۱۵) ☆ رواه الحاکم وابن مردویه عن ابن عمر، بحواله درمنثور، ج۴، ص۱۰۷

(۱۶) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۶۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۰۷

(۱۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۳۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۴۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۷۰

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جہاد میں قتال کے بعد دشمن کے لشکریوں کو، جو قابو میں آجائیں، قید کر لینا جائز ہے اور انہیں قیدی بنا کر رکھنا جائز ہے تا آنکہ حاکمِ اسلام ان کے مستقبل کا فیصلہ کرے، حضور سید عالم ﷺ، خلفائے راشدین اور سلاطین اسلام نے دشمنوں کو قید کیا اور قیدی بنا کر رکھا۔ (۱۸)

﴿۲﴾ دشمن کے لشکریوں کو قید کرنے سے پہلے ان سے قتال کرنا واجب ہے تاکہ اسلام کی دھاک کفار کے دلوں میں بیٹھ جائے اور اسلام کی سر بلندی ظاہر ہو جائے۔ (۱۹)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲، ص ۲۰۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۴

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۸۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۲، ۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲، ص ۲۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲، ص ۲۰۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۵، ص ۱۶۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۵

﴿۳﴾ جہاد کی غرض وغایت اعلائے کلمۃ اللہ، اسلام کی سربلندی، تبلیغ اسلام کے خلاف معاندانہ کوششوں کا اندفاع، شعارِ اسلام کی ترویج میں رکاوٹوں کا دور کرنا، دارالاسلام کی حفاظت اور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کی عظمت و رفعت کی حمایت وحفاظت ہے، ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کفر اور کافروں کا زور توڑنے کے لئے کفار، مشرکین، باغیوں اور مفسدین کا قتال اوران کا مال لوٹنا جائز ہے، انسانی جان اگرچہ عزیز ہے مگر اسلام اور مسلمانوں کی عظمت ان سے عزیز تر ہے، کفار کی جان ومال اس وقت محفوظ ہے جب وہ اسلام کے خلاف محاربہ میں شریک نہ ہوں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف محاربہ میں شرکت سے ان کی جان اور مال کی حفاظت اور عصمت اٹھ جاتی ہے، لہٰذا ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کیا جاسکتا ہے، لہٰذا مجاہدین کے لئے لازم ہے کہ جہاد کے عظیم مقاصد کی خاطر جہاد میں شریک ہوں، اس کے علاوہ دیگر مقاصد مثلاً ملک گیری، اظہار شجاعت، ناموری، مال غنیمت وغیرہ کے حصول کے لئے قتال محض فساد ہے۔(۲۰)

﴿۴﴾ جہاد میں تمام کافروں کا قتل کرنا ضروری نہیں، صرف اتنے کفار کا قتل ضروری ہے جس سے کفر اور کفار کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمانوں کا غلبہ اور رعب چھا جائے۔(۲۱)

﴿۵﴾ کفار ومشرکین کا قتل کرنا اوران کا مال لوٹنا حالتِ جنگ میں جائز ہے، جنگ کے بعد ان کا قتل کرنا واجب نہیں۔(۲۲)

﴿۶﴾ نبی کریم رسول عظیم ﷺ پر واجب نہ تھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کافروں کو قتل کرتے، آپ کے ذمہ جہاد اور مجاہدین کا انتظام وانصرام تھا، داخلی اور بین الاقوامی امور کی ذمہ داری آپ ﷺ کے ذمہ تھی، یہی وجہ ہے کہ حاکمِ اسلام پر بذاتِ خود قتال میں شرکت کرنا واجب نہیں، ملکی انتظام، امن وامان کی حفاظت، مجاہدین کی سرپرستی اوران کی

---

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۰۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۸۴
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۴
(۲۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۹۹
(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۱۹۹

ضروریات پوری کرنا، بین الاقوامی امور کا انجام دینا وغیرہ حاکم اسلام کے فرائض ہیں، ان امور سے اگر فرصت میسر ہو تو جہاد میں عملی شرکت مجاہدین کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی۔ (۲۳)

﴿۷﴾ جن امور میں کوئی نص (قرآن وحدیث اور اجماع امت سے) موجود نہ ہو، ان میں اجتہاد کرنا جائز ہے، مجتہد کے لئے فرض ہے کہ وہ پوری دیانت داری، محنت اور للّٰہیت وخلوص سے اجتہاد کرے، ذاتی خواہشات اور دنیوی مفادات پیش نظر نہ رکھے، لہٰذا مجتہد اپنے اجتہاد میں درست فیصلہ پر پہنچ جائے تو اسے دوہرا ثواب ہے، حق پر پہنچنے اور اجتہاد کا، اور اگر مجتہد کسی وجہ سے درست فیصلہ نہ کر سکے تو وہ خطا کے باوجود ایک اجر کا مستحق ہے، اجتہاد اور قیاس کے جواز پر قرآن وسنت کے دلائل کے علاوہ امت کا اجماع بھی کافی دلیل ہے، جنگی قیدیوں سے زرِ فدیہ لینے کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اجتہاد اس کی عمدہ نظیر ہے۔ (۲۴)

﴿۸﴾ جب اجتہاد سے کوئی بات طے کرلی جائے پھر اس کے خلاف نص نازل ہو جائے تو اجتہاد پر عمل ساقط نہیں ہوتا، اجتہاد پر ہی عمل ہوگا۔ (۲۵)

﴿۹﴾ اگر کوئی مجتہد کسی معاملہ میں اجتہاد کرے اور پھر ایسی نص ظاہر ہو جائے جو اجتہاد سے پہلے نازل ہو چکی تھی لیکن مجتہد کے علم میں نہ تھی بلکہ اجتہاد کے بعد مجتہد کے علم میں آئی تو اجتہاد ترک کر کے نص پر عمل کرنا واجب ہے۔ (۲۶)

﴿۱۰﴾ انبیائے کرام اور نبی الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہیں، ان سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا، نہ اظہارِ نبوت سے پہلے اور نہ اظہارِ نبوت کے بعد، رسول اللہ ﷺ کے تمام اقوال وافعال خطا سے محفوظ ہیں، چونکہ نبی کے تمام اقوال وافعال واجب التعمیل ہیں، اگر وہ خطا پر مبنی ہوں تو ان کی تعمیل ممکن نہ رہے گی۔

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۱۹۹

(۲۴) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۶۹

(۲۵) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۲

(۲۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۲

رب تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ☆ اِنْ ھُوَاِلَّاوَحْیٌ یُّوْحٰی ☆ (سورۃالنجم آیات،۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

عظمت، جلالت اور قربِ الٰہی کے اعتبار سے انسان مختلف مدارج پر ہیں، ان میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ ترین درجہ پر فائز ہیں، اس لئے ادنیٰ درجہ کے حامل کا کوئی جائز فعل ممکن ہے اعلیٰ درجہ کے مالک کی شانِ رفیع کے لائق نہ ہو، یہ مسلمہ ضابطہ ہے۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ (۲۷)

ابرار (نیکوں) کی نیکیاں مقربین بارگاہِ قدس کی شانِ رفیع کے اعتبار سے خطائیں ہوتی ہیں۔

اس لئے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر عتاب باری نہیں ہوتا البتہ ان کے بعض افعال مبارکہ دوسروں کے اعتبار سے خلافِ اولیٰ نظر آتے ہیں، لہٰذا انبیائے کرام اور سید الانبیاء خطیب الانبیاء محبوب رب العالمین ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ ترین نازیبا کلمات کا استعمال یا خیال کفر وضلالت ہے، اس سے احتراز مسلمان پر فرض ہے۔ (۲۸)

﴿۱۱﴾ حضور پر نور شافع یوم النشور سید الکونین نبی الثقلین محبوب رب العالمین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذاتِ بابرکات قدسی صفات جامع جمیع کمالات ہے، آپ ﷺ کے جمیع کمالات کا بیان واحاطہ مخلوقات

---

(۲۷) ☆ اسرار المرفوعہ لعلی القاری، ص ۱۸۶
☆ الفوائد المجموعہ للشوکانی، ص ۲۵۰
☆ احادیث القصاص، ص ۵۸
☆ کشف الخطا للعجلونی، ج ۱، ص ۴۲۸
☆ السلسۃ الضعیفہ للألبانی، ص ۱۰۰ ......
☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۴، ص ۵۴۳

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۴۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۸۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۱۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۱۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۳

رب تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَايَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ☆ اِنْ هُوَاِلَّاوَحْیٌ يُّوْحٰى ☆ (سورۃالنجم آیات ۳،۴)

اوروہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جوانہیں کی جاتی ہے۔

عظمت، جلالت اور قربِ الٰہی کے اعتبار سے انسان مختلف مدارج پر ہیں، ان میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ ترین درجہ پر فائز ہیں، اس لئے ادنیٰ درجہ کے حامل کا کوئی جائز فعل ممکن ہے اعلیٰ درجہ کے مالک کی شانِ رفیع کے لائق نہ ہو، یہ مسلمہ ضابطہ ہے۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ (۲۷)

ابرار (نیکوں) کی نیکیاں مقربین بارگاہِ قدس کی شانِ رفیع کے اعتبار سے خطائیں ہوتی ہیں۔

اس لئے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر عتاب باری نہیں ہوتا البتہ ان کے بعض افعال مبارکہ دوسروں کے اعتبار سے خلافِ اولیٰ نظر آتے ہیں، لہٰذا انبیائے کرام اور سید الانبیاء خطیب الانبیاء محبوب رب العالمین ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ ترین نازیبا کلمات کا استعمال یا خیال کفر وضلالت ہے، اس سے احتراز مسلمان پر فرض ہے۔ (۲۸)

حضور پرنور شافع یوم النشور سید الکونین نبی الثقلین محبوب رب العالمین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذاتِ بابرکات قدسی صفات جامع جمیع کمالات ہے، آپ ﷺ کے جمیع کمالات کا بیان واحاطہ مخلوقات

(۲۷) ☆ اسرار المرفوعه لعلی القاری، ص ۱۸۶
☆ الفوائد المجموعه للشوکانی، ص ۲۵۰
☆ احادیث القصاص، ص ۵۸
☆ کشف الخطاللعجلونی، ج ۱، ص ۴۲۸
☆ السلسلة الضعيفه للالبانی، ص ۱۰۰.....
☆ بحواله موسوعه اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۴، ص ۵۴۳

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۷۲
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۸۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره ازهر، ج ۱۵، ص ۱۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد حازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۱۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۰، ص ۳۳

میں سے کسی کے لئے ممکن نہیں، اولین وآخرین، انبیاء ومرسلین، اولیائے کاملین، علمائے راسخین اور مقربین بارگاہ رب العالمین...... سب آپ ﷺ کی مدح میں رطب اللسان ہیں، خود ان کے مالک ومولیٰ رب الاعلیٰ جل وعلاء نے جابجا ان کے کمالات اور صفات کا ذکر فرمایا ہے اور وہ آپ کی ذات عالی صفات پر درود وسلام فرما رہا ہے اور اس نے اپنے ملائکہ مقربین کو یہی حکم دے رکھا ہے، مسجودِ ملائکہ ابوالبشر سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کے کمالات کو جمیع انبیائے کرام کے اجتماع میں شب معراج یوں بیان فرمایا، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ تمام انسانوں (اور مخلوق) سے افضل ہیں، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ان چھ اشیاء سے نوازا ہے جو اور کسی کے حصہ میں نہ آئیں۔

(ا) آپ ﷺ کے شیطان کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا مطیع وفرمانبردار بنادیا ہے اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لاچکا ہے۔

(ب) آپ ﷺ کا دشمن مقہور ومغلوب ہے۔

(ج) آپ ﷺ کو ایسی زوجہ عطا فرمائی جو تمام عورتوں سے افضل ہے، یعنی ام المؤمنین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا۔

(د) تمام اگلے انبیاء کو آپ ﷺ کے استقبال کے لئے جمع فرمایا ہے۔

(ہ) آپ ﷺ کی امت کے تمام اسرار پر آپ ﷺ کو مطلع فرمادیا گیا ہے۔

(ز) آپ ﷺ کی امت کو آپ کی برکت سے چھ اشیاء سے ممتاز فرمادیا گیا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے رحیم وکریم نبی ﷺ کی مدح وثناء میں ہر لحہ رطب اللسان رہے، اس سلسلہ میں غفلت محرومی کا باعث ہے۔(۲۹)

﴿۱۲﴾ جنگی قیدیوں کو قتل کر دینے اور ان سے فدیہ نہ لینے کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا، اب ان کے بارے میں حاکم اسلام کو اختیار ہے کہ وہ ان کو قتل کرسکتا ہے، اسے اختیار ہے کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دے یا احسان کرتے ہوئے ان سے فدیہ لئے بغیر چھوڑ دے، یا انہیں غلام بنالے۔(۳۰)

---

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۷۴

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۴۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲،ص ۸۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۲۵

﴿۱۳﴾ جنگی قیدیوں کو غلام بنائے رکھنا باتفاق علماء جائز ہے، اس میں کافروں کے شرکاء دفعیہ اور جہاد کی مصلحت کی تکمیل ہوتی ہے، کوئی مسلمان ازخود جنگی قیدی کو قتل کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، یہ فیصلہ سلطانِ اسلام کے ہاتھ ہے، ہاں اگر کوئی مسلمان ازخود کسی قیدی کو قتل کردے تو اس پر تاوان نہیں۔ (۳۱)

﴿۱۴﴾ جنگی قیدیوں کو بلا معاوضہ یا تاوان لے کر دارالحرب بھیج دینا، یا مسلمان قیدیوں سے تبادلہ کر لینا، یا ذمی بنا کر دارالاسلام میں آزادی کے ساتھ رکھنا جائز ہے، آیت مذکورۃ الصدر کے علاوہ ارشاد ربانی مزید یہ بھی اسی حکم کا مظہر ہے۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ......الآیۃ (سورہ محمد آیت، ۴)

تو جب کافروں سے سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کرلو تو مضبوط باندھو (قید کرلو) پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے۔ (۳۲)

﴿۱۵﴾ جہاد تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر واجب تھا لیکن مالِ غنیمت ان کے لئے اور ان کی امتوں کے لئے حلال نہ تھا، مالِ غنیمت کو ایک جگہ کرتے تھے، آسمان سے آگ آتی اور اسے جلا دیتی، اسلام میں سب سے پہلی غنیمت غزوۂ بدر اولیٰ میں حاصل ہوئی، حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام نے کفار پر فتح پائی اور مالِ غنیمت لے کر لوٹے، حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ غنیمت مجاہدین میں تقسیم فرمادی، اس کے بعد غزوۂ بدر میں حاصل ہونے والی غنیمت مجاہدین میں تقسیم فرمادی اور جنگی قیدیوں سے فدیہ لے

---

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۶۵

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۶۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۲۹

کررہا کردیا، اس وقت مالِ غنیمت کے حلال ہونے اور قیدیوں کو رہا کرنے کا حکمِ الٰہی نازل نہ ہوا تھا، بعد میں مالِ غنیمت کی حِلّت اور قیدیوں کے احکام اسی طرح نازل ہوئے جس طرح حضور سید عالم ﷺ نے کیا تھا، وحی الٰہی آپ ﷺ کے فیصلہ کی تائید میں نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے آپ ﷺ کی رائے کی موافقت فرما کر آپ ﷺ کی عظمت واضح فرمادی ہے، لہٰذا مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت و عظمت کا صدق دل سے اعتراف کرے اور آپ ﷺ کے احکام پر بغیر چوں و چرا کے عمل کرے۔(۴۳)

﴿۱۶﴾ جنگی قیدیوں کی رہائی سے حاصل ہونے والا تاوان مالِ غنیمت کی طرح ہے، مسلمان مجاہدین اسے بے دریغ بغیر شبہ حرمت کے ہر طرح سے استعمال کر سکتے ہیں، اس کا کھانا، پینا، پہننا اور دیگر تمام استعمالات حلال ہیں۔(۴۴)

﴿۱۷﴾ مالِ غنیمت اور زرِ فدیہ کے مسلمان مالک ہیں، یہ ان کے لئے صرف مباح نہیں، لہٰذا اسے ہر طرح سے

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۳

☆ تفسیر مظہری (حاشیہ) ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۲

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۰۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳ص۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۴

استعمال کر سکتے ہیں، ہبہ، اجارہ، وقف، بیع وغیرہ کے تمام تصرفات جائز ہیں، اگر یہ مال ان کے لئے صرف مباح ہوتا تو سوائے اپنے استعمال کے دوسرے تمام تصرفات ان کے لئے حلال نہ ہوتے، جیسا کہ کسی نے اپنا کھانا کسی کے لئے مباح کیا تو وہ شخص صرف کھا سکتا ہے، دوسرے کو نہیں دے سکتا۔ (۳۵)

﴿۱۸﴾ کافروں کا جو مال بغیر قتال حاصل ہو وہ ''فَے'' کہلاتا ہے، مالِ فَے بھی مسلمانوں کے لئے غنیمت کی طرح حلال ہے، فدک اور اہل نجران کا علاقہ مسلمانوں کو بطور فَے حاصل ہوا، حضور سید عالم ﷺ نے اس کی حیثیت برقرار رکھی، خود قرآن مجید نے فَے کی حلت بیان فرما دی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ......الآية

(سورۃ الحشر آیت، ۷)

جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہروں سے وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ (۳۶)

﴿۱۹﴾ قتال کے بعد مال غنیمت کا حلال ہونا یہ واضح کرتا ہے کہ مسلمانوں کو محنت ومشقت سے روزی حاصل کرنا چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ سے پاکیزہ مال کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

كَسْبُ الْمَرْءِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ (۳۷)

آدمی کے ہاتھ کی کمائی اور جائز تجارت (پاکیزہ ترین مال ہیں)۔ (۳۸)

﴿۲۰﴾ حلال اور جائز ذریعہ سے کمایا ہوا مال حلال اور جائز ہوتا ہے، جیسے دست کاری، صنعت وحرفت، زراعت، تجارت، ملازمت، اجارہ، ہبہ، جہاد وغیرہ سے حاصل ہونے والا مال، اور حرام ذریعہ سے کمایا ہوا مال حرام ہوتا ہے، اس کا استعمال بھی حرام ہوتا ہے، جیسے رشوت، سود، جوا، غصب، چوری، ڈاکہ وغیرہ۔ (۳۹)

---

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۷

(۳۷) ☆ رواه العصمى عن على، بحواله كنز العمال، ج ۴، ح ۹۸۵۹

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۸۲

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۸۲

﴿۲۱﴾ ممنوع شئ جب تک واضح طور پر بیان نہ کردی جائے اس کے ارتکاب پر عذاب نہیں ہوتا، زرِفدیہ کے بارے میں یہی اصول جاری ہوا۔(۴۰)

﴿۲۲﴾ مال واسباب، زرودولت، اسباب دنیا کے حصول اورصرف کرنے میں اگراللہ تعالیٰ جل وعلا کی رضا اوراس کے احکام کی بجا آوری کی نیت ہوتو وہ ''دنیوی دولت'' نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو اوراگر یہی سامان ذاتی آسائش، اغراض دنیوی اورنفسانی خواہشات کی تکمیل میں جمع اورخرچ ہوتو وہ ''دنیوی دولت'' ہے، اس سے رب تعالیٰ راضی نہیں، بلکہ عبادات کی نیت میں اخلاص وللّٰہیت نہ ہوتو وہ بھی ''دنیا'' ہے، اوررب تعالیٰ کے ہاں مردود، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زرِفدیہ لینے کا مشورہ اس غرض سے تھا کہ یہ مال آئندہ جہادوں میں کام آسکے گا، رب تعالیٰ نے اسے جائز اورحلال فرمایا، اس لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ کاروبارِحیات کے انجام دینے میں اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا کا طالب رہے، نفسانی خواہشات اورذکرالٰہی سے غفلت سے احتراز کرتا رہے، یہی دنیا اس کے حق میں دین بن جائے گی۔

چیست دنیا؟ از خدا غافل بُدن
نے قماش ونقرہ وفرزند وزن (۴۱)

☆☆☆☆☆

(۴۰) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۶

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۰۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۰۹
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۶۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۵

باب (۱۸۱):

ہجرت، مواخات اور وراثت کے چند احکام

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ ۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ☆ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ☆ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ ۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ☆ (سورۃ الانفال آیات، ۷۲تا۷۵)

بے شک جو ایمان لائے اور اللہ کے لئے گھربار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے، اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ

ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی، تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں، اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے، اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے، اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں، ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا، اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی، اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں، بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات:

"اٰمَنُوْا": وہ لوگ جو ایمان لائے اور ایمان میں راسخ رہے، توحید، رسالت، فرشتوں، تمام آسمانی کتابوں، یوم آخرت، حساب کتاب، جنت دوزخ، جمیع تکالیف شرعیہ کا اقرار اور تمام ضروریات دین کا اقرار اور تسلیم کرنا تکمیلِ ایمان کے لئے لازمی ہے، ان میں سے کسی شیٔ کا انکار اسی طرح کا کفر ہے جس طرح تمام ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے۔(۱)

---

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۸۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۰۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۷

"وَهَاجَرُوْا": اور جنہوں نے ہجرت کی، اپنے وطن، اہل وعیال، قبیلہ، مال، پڑوسی وغیرہ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی رضا جوئی، دینِ اسلام اور کلمہءِ اسلام کی سر بلندی وتقویت کی خاطر چھوڑنا ہجرتِ شرعیہ ہے، اس کے علاوہ کسی اور مقصد اور غرض سے وطن سے دور ہونا ہجرت نہیں۔(۲)

"وَجَاهَدُوْا": جُہد سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہے سخت محنت، مشقت، جہاد کرنا۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رضا جوئی، دینِ اسلام کی سر بلندی، شعارِ اسلام کی حفاظت وبقا کی خاطر اپنی جان کو مشقت میں ڈالنا، دشمنِ اسلام کی بیخ کنی اور کفر کی ذلت کی خاطر جنگ کرنا جہاد ہے، اسی طرح ان عمدہ مقاصد کے حصول کے لئے مال خرچ کرنا بھی جہاد ہے۔

"فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ": کی قید ہجرت، جہاد وغیرہ سب میں ملحوظ ہے۔(۳)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا صفات، ایمان، ہجرت اور جہاد سے موصوف حضرات سے مراد مہاجرین اولین ہیں، ان کا رب کے ہاں اعلیٰ مقام ومرتبہ ہے۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۰۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷، ۳۷۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۷

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۲۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ص۱۰، ص۳۷

"وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا":

اٰوَوْا، اَوٰی (از باب ضَرَبَ) اَوِیًّا، اَوَاءً سے ماضی جمع مذکر کا صیغہ ہے، اَوٰی کے مصدری معنی ہیں، ملنا، ٹھکانا دینا، پناہ لینا۔

نَصَرُوْا، نُصْرَةً سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے مدد دینا، کامیاب کرنا، دشمن سے نجات دلانا، کسی کے برخلاف مدد دینا۔ (۴)

آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ حضرات جنھوں نے مہاجرین کو اپنے ہاں جگہ دی اور ان کے دشمنوں (کفارِ مکہ) کے خلاف ان کی امداد کی، مدینہ کے یہ حضرات انصار کہلائے۔ (۵)

"اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ": اَوْلِيَآءُ، وَلِیٌّ کی جمع ہے اور یہ وَلَايَةٌ سے بنا ہے، وَلَايَةٌ (بفتحہ واؤ) کا معنیٰ مالک بننا، امارت، امور کی انجام دہی، وِلَايَةٌ (بکسرہ واؤ) کا معنیٰ ہے دوستی، قرب، بعض اوقات دونوں کا ایک ہی معنیٰ مراد ہوتا ہے، آیت سے مراد یہ ہے کہ مہاجر اور انصار ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

"مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ": وَلَايَةٌ اور وِلَايَةٌ کے معنیٰ کے اختلاف کے پیشِ نظر آیت دو معنوں پر محمول ہے۔

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۳۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۲۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۸
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱۰، ص ۲۵

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۸۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۱۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۳۷۷
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۴۷
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۱۷۴

(۱) وہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکتے۔

(۲) وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں۔

دونوں معنیٰ کے اعتبار سے اس کے احکام مختلف ہیں۔(۶)

"**وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ**": ہجرت نہ کرنے والے مومن اگر تم سے دینی معاملہ میں دشمن کے خلاف تم سے مدد طلب کریں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم ہے۔

یاد رہے کہ ان کی مدد دینی معاملات میں کرنا لازم ہے، دنیوی معاملات میں ان کی امداد لازم نہیں۔(۷)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۲۹

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۴۷

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دارالفکربیروت، ج۴، ص۱۱۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۲

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه دارالفکربیروت، ج۴، ص۱۱۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۵

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۷۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۱۱

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۷۶

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۴۸

"وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ":

اُولُوْا جمع ہے اس کا واحد ذُوْ ہے، جس کا معنیٰ ہے، والا، صاحب۔

اَرْحَام جمع ہے اس کا واحد رَحِمٌ، رَحْمٌ اور رِحْمٌ ہے، جس کا معنیٰ ہے، بچہ دانی، قرابت، رشتہ داری۔

ذُوْرَحِم کا معنیٰ ہے، رشتہ دار۔(۸)

علم وراثت کی اصطلاح میں اولوالارحام وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ کتاب اللہ میں متعین نہیں، وہ میت کا قریبی رشتہ دار ہو لیکن عصبہ نہ ہو، مثلاً بیٹی کی اولاد، بہن کی اولاد، بھائی کی اولاد، چچی، پھوپھی، باپ کا ماں شریک بھائی (چچا)، ماموں، نانا، نانی، خالہ، ممانی وغیرہ۔(۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ کتاب (قرآن مجید یا لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے کہ اولوالارحام بھی وارث بن سکتے ہیں۔(۱۰)

شانِ نزول:

حضور پُرنور سید العالمین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی، صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی کثیر تعداد ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہنچی، ادھر مدینہ شریف کے مومنین نے ان مہمانوں کی ایسی شاندار مہمانی کی کہ چشم فلک نے اس کی نظیر نہ دیکھی، مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے والے مہاجر اور مدینہ منورہ میں میزبانوں کو انصار کہا

(۸) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۹۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۰۸
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۹۸
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۴۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۸، ص ۳۰۶

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۵۹

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۶۰
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۱۸

جاتا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہاجرین اور انصار میں عقد مواخات قائم فرمادیا اور حکم فرمایا کہ فلاں مہاجر فلاں انصاری کا بھائی ہے اور فلاں مہاجر فلاں انصاری کا، اس مواخات کا نتیجہ یہ ہوا کہ انصار اور مہاجرین آپس میں ایسے بھائی بنے کہ ایک دوسرے کی وراثت کے حق دار ٹھہرے، یاد رہے کہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بعد میں مدینہ طیبہ کی طرف بھی ہجرت کی، یہ حضرات ''ذوہجرتین'' کہلاتے ہیں، بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، یہ ہجرت ہجرتِ ثانیہ کہلاتی ہے اور پہلی ہجرت ہجرتِ اولیٰ کہلاتی ہے، ان مہاجرین کے مراتب میں اگرچہ فضیلت کے اعتبار سے درجہ بندی ہے، مگر یہ تمام متقی مومن ہیں اور اسی طرح ایثار کرنے والے انصار بھی کامل الایمان امت کے بہترین افراد میں سے ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ کی نصرت وحمایت اور اسلام کی مرکزیت اور قوت کے پیش نظر مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرض تھی، فتح مکہ کے بعد یہ فرضیت منسوخ ہوگئی، ان حالات میں مذکورہ بالا آیات نازل ہوئیں۔ (۱۱)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ انسان پر سب سے پہلا فرض ایمان لانا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وعز برہانہٗ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ، تمام عیوب، نقائص اور عجز سے مبرا تمام کمالات کا جامع، اپنی صفات، اسماء، افعال میں بے مثل وبے مثال جاننا، صدق دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا، تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی رسالت ونبوت اور حضور نبی الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت اور بے مثل شان وعظمت جاننا، ماننا اور صدقِ دل سے اقرار کرنا، ملائکہ، کتبِ سمایہ، قیامت، حشر ونشر، جنت، دوزخ اور ہر اس شئ کو ماننا جو حضور پُرنور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے، اور تمام ضروریاتِ دین کو ان کی حیثیت سے جاننا، ماننا اور صدقِ دل سے اقرار کرنا ایمان کہلاتا ہے، جمیع ایمانیات میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔

(۱۱) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۱
تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۳۷
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۰۷

انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد تمام مخلوقات میں صحابہ کرام، مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کامل الایمان متقی اور عادل ہیں، کوئی ولی، غوث، قطب، ابدال، اوتاد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی بارہا گواہی دی، رب تعالیٰ ان سے راضی اور یہ رب کریم جل وعلا سے راضی ہیں، مومن کے لئے لازم ہے کہ ان کے ایمان کی طرح ایمان لائے اور ان کی عظمت کو اپنے ایمان کا حصہ جانے، ورنہ یہ ایمان سے خالی اور دور رہ جائے گا۔ (اعاذنا اللہ منہ) (۱۲)

﴿۲﴾ امام الانبیاء سید المرسلین حضور پرنور تاجدار کونین ﷺ نے جب مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) کو ہجرت فرمائی، اس وقت مومنین پر فرض تھا کہ وہ بھی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائیں تاکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نصرت واعانت اور اسلام اور مسلمانوں کی مرکزیت وحمایت ہو، مکہ معظّمہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہجرت کر کے اس فرض کو ادا کیا، یہاں تک کہ جب ۸ ہجری کو مکہ معظّمہ فتح ہوگیا اور وہ دار الحرب سے دار الاسلام بن گیا اور ہجرت کی فرضیت ساقط ہوگئی، کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی کثرت نے اسلام کی شوکت ظاہر فرمادی اور مکہ معظّمہ دار الاسلام بن گیا تھا، اس ہجرت کی فرضیت قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات سے ثابت

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۸۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۵۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۲۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۷۴

ہوئی لیکن فرضیت کا سقوط حدیث نبوی سے ہوا۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَاھِجْرَۃَ بَعْدَالْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَنِیَّۃٌ (۱۳)

حضور پرنور نبی انور واطہر ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا، فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت (فرض) نہیں رہی، لیکن جہاد باقی ہے اور حسن نیت سے ہجرت اور جہاد کا ثواب مل جاتا ہے۔

افقہ الصحابیات ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔

اِنْقَطَعَتِ الْھِجْرَۃُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ﷺ مَکَّۃَ (۱۴)

مکہ معظمہ کی فتح جب اللہ تعالٰی نے اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمائی اس روز سے مکہ سے ہجرت کی فرضیت منقطع ہو چکی ہے۔

البتہ دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت بقدر استطاعت اب بھی فرض ہے۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ص ۴۳۳
☆ ورواہ البخاری فی کتاب الصیلو کتاب مناقب الانصار و کتاب المغازی
☆ ورواہ مسلم فی کتاب الامارہ ☆ ورواہ الترمذی فی کتاب السیر
☆ ورواہ النسائی فی کتاب البیعۃ ☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الکفارات
☆ ورواہ الدارمی فی کتاب السیر ☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج ۱، ص ۲۲۶، ۲۲۶، ۲۶۶، وغیرہ۔

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن عطاء، ج ۱، ص ۴۳۳
☆ ورواہ النسائی فی کتاب البیعۃ ☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج ۴، ص ۴۲۳

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۷۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۸۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۰۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۲۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۷، ۳۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۷
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۱۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۷۵

﴿۳﴾ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے ایمان کو کامل سے کامل تر بنائے، حقیقت ایمان سے آگاہ ہو اور اس کے حصول میں جہدِ کامل کرتا رہے تا آنکہ وہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب ومکرم رسول ﷺ کا محبوب بن جائے اور یہ حقیقت اس وقت حاصل ہوگی کہ اللہ ورسول اس کی نگاہ میں تمام مخلوق سے محبوب تر ہو جائیں، حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (۱۶)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔

حضور علیہ افضل الصلوٰۃ وازکی السلام کے احترام، اجلال اور اکرام کی خاطر آپ ﷺ کی محبت اختیاری تمام تر مخلوق پر ترجیح پا جائے، آپ ﷺ کی رضا تمام مخلوق کی چاہت سے فائق ہو جائے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے حارثہ! تم نے صبح کسی حال میں کی؟ حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، سچے مومن کی طرح، آپ ﷺ نے فرمایا، ہر سچ کی حقیقت ہوتی ہے تیرے سچے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، مَیں نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلی ہے، میرے نزدیک پتھر اور سونا برابر ہیں اور مَیں اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہوں، اس پر حضور نبی انور رسول اطہر مطہر ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَرَفْتَ ،فَالْزِمْ (۱۷)

---

(۱۶) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱، ص ۷
☆ ورواہ مسلم واحمد والنسائی وابن ماجہ عن انس، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۶

(۱۷) ☆ رواہ الزبیدی فی اتحاف السادۃ المتقین، ج ۲، ص ۲۳۸
☆ رواہ السیوطی فی الدر المنثور، ج ۳، ص ۱۶۲ ☆ ابن ابی شیبہ فی الایمان، ص ۱۱۴، ۱۱۵
☆ امالی الشجری، ج ۱، ص ۳۲ ☆ ابن کثیر فی تفسیرہ، ۳، ص ۵۵۳
☆ العراقی فی المغنی عن الاسفار، ج ۴، ص ۲۱۵ ☆ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۲۴۲
☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۵، ص ۴۴۴

اے حارثہ! تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا ہے، اس پر ثابت قدم رہنا۔

حقیقتِ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ دل میں ایمان راسخ ہو، اعمال میں رسوخ ہو، شریعت مطہرہ کے تمام احکام کو بجالائے اور تمام منہیات سے اجتناب کرتا رہے۔

اے اللہ! ہمیں حقیقتِ ایمان سے آشنا فرمادے اور اسی پر خاتمہ فرما۔ (۱۸)

﴿۴﴾ دینِ اسلام کی حفاظت، مسلمانوں کی شوکت، کفر اور کافروں کی ذلت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد فرض ہے، بوقت حاجت جہاد قیامت تک فرض ہے، تمام انبیائے کرام، امام الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلاطین اسلام نے اس کو جاری رکھا، قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور آثارِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی فرضیت پر واضح دلائل ہیں، حدیث شریف میں ہے۔

اَلْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِیَ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ (۱۹)

جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے میرے آخری امتی کے دجال کو قتل کرنے تک جہاد (تا قیامِ قیامت) جاری رہے گا، کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل اسے منسوخ نہیں کرسکتا۔ (۲۰)

﴿۵﴾ ہجرت، جہاد اور دیگر تمام افعال میں جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی نیت نہ ہوگی قبول نہ ہوں گے، نہ آخرت میں ان پر اجر مرتب ہوگا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں کثیر مقامات پر "فِیْ سَبِیْلِ

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۸۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۵۸

(۱۹) ☆ رواہ الدیلمی عن انس، بحوالہ کنز العمال، ج ۴، ح ۱۰۶۶۶

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۸۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۷۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۷
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۱۷

اللہِ" یالِلّٰہِ کے کلمات سے افعالِ بندگان کو مشروط کیا ہے، لِلّٰہیّت اور اخلاصِ نیت کی اہمیت میں کثیر احادیث، آثار اور اقوالِ اَسلاف وارد ہیں، صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِیءٍ مَّانَوٰی فَمَنْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِلٰی اِمْرَاَةٍ یَنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ (۲۱)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، آدمی کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، تو جس نے دنیا پانے کے لئے ہجرت کی یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی لئے ہے جو اس نے نیت کی۔

اس لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ ہجرت، جہاد اور دیگر اعمال صالحہ میں اللہ و رسول (جل وعلا ﷺ) کی رضا جوئی کی نیت رکھے، طلبِ حق میں کوشاں رہے، اخلاقِ ذمیمہ سے اخلاقِ حسنہ اور طلبِ باطل سے طلبِ حق کی طرف ہجرت کرے۔ (۲۲)

﴿۶﴾ جہاد جس طرح جان سے ہوتا ہے اسی طرح جہاد اور آلاتِ جہاد کی فراہمی میں مجاہدین کی ضروریات کی کفالت میں مال خرچ کرنا بھی جہاد ہے، بعض صاحبِ استطاعت کے مال اور جان دونوں سے جہاد کرنا ممکن ہوتا ہے، ایسے حضرات اعلیٰ درجہ کے مجاہد ہوتے ہیں، اسی طرح اپنے علم اور زبان سے بھی جہاد کرنے والے مجاہدین کا درجہ پاتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ کفار نے حضور انور واطہر ﷺ کی شانِ رفیع میں ہجو کے کلمات کہے، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی اجازت سے ان کا جواب دیا، حضور انور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے خیر فرمائی، اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی تائید فرما۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نعت کے چند اشعار یہ ہیں۔

هَجَرْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ

وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَآءُ

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ج ۱، ص ۲

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۷، ۳۷۹

هَجَرْتَ مُحَمَّداً بَرًّا تَقِيًّا

رَسُوْلُ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَآءُ (۲۳)

او بد بخت! تو نے میرے آقا حضرت محمد ﷺ کی ہجو کی ہے، سو میں آپ ﷺ کی طرف سے تجھے جواب دیتا ہوں، اور یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین جزاء ہے۔

تو نے میرے مولیٰ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بدگوئی کی ہے حالانکہ آپ ﷺ نہایت نیک اور ستھرے نسب و حسب والے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی عادت کریمہ تو وفاداری کی ہے۔

عملی طور پر اسلام کی خدمت اور غیر مسلموں کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا بھی جہاد ہے، حدیث شریف میں ہے۔

مِدَادُ الْعُلَمَآءِ اَفْضَلُ مِنْ دَمِ الشُّهَدَآءِ (وفی روایة دمآءِ الشُّهدآء) (۲۴)

علماء کی دواتوں کی روشنائی شہداء کے خون سے افضل ہے۔

اس لئے ہر مسلمان پر اپنی حیثیت کے مطابق جہاد فرض ہے، طاقت ور کے لئے جان سے، مالدار کے لئے مال سے اور علماء کے لئے اپنی علمی استعداد سے جہاد فرض ہے، گویا جہاد بالسیف، جہاد بالمال اور جہاد بالقلم تینوں جہاد ہیں۔ (۲۵)

﴿۷﴾ انصار مدینہ طیبہ نے مہاجرین کی خدمت اس انداز سے کی کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، اپنے مال میں، اپنے مکانات میں، تجارت میں انہیں برابر کا شریک کرلیا، اپنی ضروریات پر مہاجرین کی ضرورتوں کو ترجیح دی، رب کریم نے ان کے اس فعل کی تعریف فرمائی۔

(۲۳) ☆ رواہ مسلم عن عائشة، ج۲، ص ۳۰۱

(۲۴) ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ج۲، ص ۲۸۰ ☆ الدر المنثور فی الاحادیث المشتہرہ للسیوطی، ص ۱۴۱

☆ تذکرہ الموضعات للفتنی، ص ۲۳ ☆ الفوائد المجموعہ للشوکانی، ص ۲۸۷

☆ الاسرار المرفوعہ لعلی القاری، ص ۲۱۲

☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۹، ح ۳۸۲

(۲۵) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۱۷

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ☆ (سورۃالحشر آیت،۹)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا تھا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے، اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگر انہیں شدید محتاجی ہو، اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنادیا، اگر چہ اس سے پہلے وہ ایک دوسرے کے اجنبی تھے، انصار نے اس بھائی چارے کا حق ادا کر دیا، یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کی وراثت کے حق دار بن گئے، انصار کے اس ایثار نے ثابت کر دیا کہ ضرورت مند مسلمان بھائی کی حتی الامکان حاجت روائی فرض ہے، اگر چہ وہ اس کا رشتہ دار بھی نہ ہو، کیونکہ اسلام اور ایمان نے اپنے تمام ماننے والوں کو بھائی بھائی بنادیا ہے، اس میں زبان، رنگ، نسل، وطن وغیرہ کا اختلاف حائل نہیں ہوسکتا، تمام مسلمان مثل جسمِ واحد کے ہیں، ایک عضو کی تکلیف سے سارا جسم متأثر ہوتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان کی تکلیف کو باقی مسلمانوں کو محسوس کرنا اور اس کا حتی الامکان مداوا کرنا فرض ہے، حضور سید الکونین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی (۲۶)

آپس کی محبت، رحمت اور شفقت کے اعتبار سے تمام مومن ایک جسم کے ہیں، جب ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تمام جسم کو ساری رات جاگنے اور بخار میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (۲۷)

(۲۶) ☆ رواہ احمد و مسلم عن النعمان بن بشیر، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۳۶۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۸۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص ۳۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۴۴۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۳۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۴

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ممکنہ مدد کرنا برحق ہے، بزرگوں کی خدمت سچے ایمان کی علامت ہے، اسی طرح مومنوں سے طلبِ مدد جائز ہے، سنّتِ انبیاء وصالحین ہے، حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے ارشاد فرمایا!

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

بولا، کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔

قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ......الآیۃ (سورہ آل عمران آیت، ۵۲)

حواریوں نے جواب دیا، ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

مہاجرین نے انصار سے مدد چاہی اور انصار نے مہاجرین کی مدد اور خدمت کی، دینی اور دنیوی امور میں مسلمان ایک دوسرے سے استمداد کرتے ہیں اور انہیں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم ہے، طالبِ مدد مومن کی مدد نہ کرنا، خسران اور رفعِ امان کا باعث ہے۔

قرآن مجید اور احادیث طیبہ کثیرہ میں یہ اصول بارہا بیان ہو چکا ہے، ایک حدیث شریف میں ہے۔

اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا، قِیْلَ : کَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا؟ قَالَ : تَحْجُزُہٗ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ (۲۸)

اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، عرض کیا گیا: ظالم کی کس طرح مدد کریں، فرمایا: اسے ظلم سے روکے یہی اس کی مدد ہے۔ (۲۹)

---

(۲۸) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و الترمذی عن انس، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۸۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۷۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۳۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۰۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۷

﴿۹﴾ مہاجرین اور انصارِ مدینہ طیبہ ایک دوسرے کے وارث قرار پائے تھے، ان میں باہمی وراثت کی بنیاد اسلام اور ہجرت تھی، قرابت وجہ وراثت نہ تھی، مسلم غیر مہاجر مسلم مہاجر کا وارث نہ ہوتا تھا، خواہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، فتح مکہ شریف کے بعد جب ہجرت کی فرضیت منسوخ ہوگئی اس کے بعد وجہ وراثت اسلام اور قرابت قرار پائی، آیت "اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ" نے اس آخری حکم کو ثابت فرمادیا۔(۳۰)

﴿۱۰﴾ قرابت داروں میں باہم وراثت میں چار امور مانع ہیں۔

اول: دین کا مختلف ہونا۔

مومن، مومن کا وارث ہوگا، مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں بن سکتا۔

دوم: وارث کا موروث کو قتل کرنا۔

قاتل اپنے قریبی رشتہ دار مقتول کا وارث نہیں ہوسکتا۔

---

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۵۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۴

☆ لباب التاؤیل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۵

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ۱۳۶

☆ تفسیرروح المعانی لزعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۷۶

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۱۵

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ومعرفۃ اصولہ واختلاف الناس فیہ مصنفہ امام ابومحمدمکی بن ابی طالب القیسی (م۴۳۷) مطبوعہ دارالمنارہ، جدہ، (۱۴۰۶ھ) ص۲۰۴

سوم: اختلافِ دارین۔

وارث اور موروث میں اگر ایک دارالاسلام میں اور دوسرا دارالحرب میں ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے، اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں۔

چھارم: غلام ہونا۔

غلام اپنے مالک کی وراثت کا حق دار نہیں۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَایَرِثُ الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَاالْمُسْلِمُ الْکَافِرَ (۳۱)

کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔ (۳۲)

﴿۱۱﴾ وراثت کا مدار قرابت داری ہے، البتہ سسرالی رشتہ داروں میں سے صرف خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، رضاعت (بچے کو کسی دایہ سے دودھ پلانا) مدار وراثت نہیں، رضاعی رشتہ دار آپس میں وارث نہیں ہوتے۔ (۳۳)

---

(۳۱) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن اسامہ، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۳٦۷

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص٥۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۴۸

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۵

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین • حمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۸

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۴۸

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۵

﴿۱۲﴾ مُوالات (باہم دوستی کا معاہدہ کرلینا) وراثت کا باعث ہوسکتا ہے، اگر کوئی امر وراثت سے مانع نہ ہو اور کوئی نسبی یا سببی وارث نہ ہو تو عقد مُوالات اب بھی موجب وراثت ہے۔ (۳۴)

﴿۱۳﴾ مسلمان کافر کو دلی دوست نہیں بنا سکتا، خواہ اس کے قبیلہ، خاندان اور مُلک کا ہو، کافروں سے دوستی اور ان کی مدد کرنا حرام ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث صحیحہ کثیرہ نے اس مسئلہ کی وضاحت فرمادی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆ (سورۃ المائدہ آیت، ۵۷)

اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر، ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (۳۵)

﴿۱۴﴾ جو مسلمان کسی کافر سے دلی دوستی رکھتا ہو یا انہیں کی مشابہت کرلیتا ہے وہ انہیں میں سے ہوگا، آیت مبارکہ (سورۃ الانفال آیت، ۷۵) میں صلح حدیبیہ کے بعد ہجرت ثانیہ کرنے والوں کو ہجرت اولیٰ میں شمار فرمایا۔

---

(۳۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۵

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۸۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱، ص۵۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۱۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۴۸

نیز ارشاد ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ☆ (سورۃ المآئدہ آیت، ۵۱)

اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (۳۶)

جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت بنالے (فاسقوں کی سیرت واخلاق اپنالے) وہ انہیں میں سے ہے۔

اس لئے مومن کے لئے لازم ہے کہ مومنین سے دوستی رکھے اور صالحوں کی سی سیرت واخلاق اپنالے، کیا خوب کہا کسی نے......

اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ

لَعَلَّ اللّٰهَ يُرْزِقُنِىْ صَلَاحاً (۳۷)

﴿۱۵﴾ مسلمان کمزور قیدیوں کو رہائی دلانا اور ان کی مدد کرنا مسلمانوں پر فرض ہے، اس میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی جائز نہیں، اپنی اجتماعی قوت، طاقت اور خزانہ کا آخری روپیہ خرچ کرنا بھی لازم ہے، بشرطِ امکان یہ امر ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (۳۸)

---

(۳۶) ☆ رواہ ابن رسلان وابو داؤد عن ابن عمر

☆ ورواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفہ، بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۸۹

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۸۹

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۸۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۵۷

﴿۱۶﴾ دارالحرب کے مسلمان یا کفار کی قید میں گرفتار مسلمان اگر مسلمانوں کو اپنی امداد کے لئے پکاریں کہ افرادی یا مالی قوت سے ان کی مدد کی جائے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان قیدی یا دارالحرب کے مسلمانوں کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کی جائے، البتہ اگر ان کے دشمنوں اور مسلمانوں کے درمیان معاہدۂ امن ہو تو ان کے خلاف لڑنا یا مسلمانوں کی امداد کرنا وعدہ خلافی ہوگی جو جائز نہیں، اس صورت میں اگر صلح ممکن ہو تو صلح کرادی جائے ورنہ غیر جانبداری اختیار کی جائے، صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ مکہ کے مشرکین کی قید سے بھاگ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پناہ لینے آئے مگر عہد وفا کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے مکہ معظمہ واپس بھیج دیا۔(۳۹)

﴿۱۷﴾ کسی سے کیا ہوا وعدہ یا معاہدہ پورا کرنا فرض ہے، خلافِ وعدہ یا عہد شکنی حرام ہے، خواہ مسلمان سے ہو یا کافر سے، رب قدیر جل وعلا نے قرآن مجید میں اور حضور سید الکونین نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایفائے عہد اور معاہدہ کی پاسداری کی سخت تاکید فرمائی، طالبِ امداد کمزور مسلمان کی مدد کرنا بقدر استطاعت فرض ہے، لیکن

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۲
☆ انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۳۲۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۸
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۱۳

اگر وہ اس دشمن کے خلاف مدد طلب کرے جس سے مسلمانوں نے معاہدہ امن کر رکھا ہو تو طالبِ امداد کمزور مسلمان کی مدد کرنا جائز نہیں۔(۴۰)

﴿۱۸﴾ حضور پرنور رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین ﷺ کو ان کے کریم رب نے بے شمار اختیارات عطا فرمائے ہیں، باذنہ تعالیٰ آپ ﷺ نے کثیر مواقع پر ان اختیارات کو استعمال فرمایا ہے، عنداللہ اور عندالناس وہ تمام اختیارات نافذ ہیں، مہاجرین اور انصار میں سے ہر ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا اگرچہ ان کے درمیان کوئی نسبی یا سببی رشتہ نہ تھا مگر آپ ﷺ کے بنانے سے وہ ایسے بھائی بنے کہ ایک دوسرے کی وراثت کے حق دار ٹھہرے، اس لئے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی جان، مال، عزت، اولاد اور اپنی ہر شئ کو حضور ﷺ کی مِلک میں جانے اور آپ ﷺ کے ہر حکم کو ان میں نافذ کرے، جو مسلمان اپنے کو حضور مالک کونین ﷺ کی مِلک میں نہ جانے حلاوتِ ایمان سے خالی ہے۔(۴۱)

﴿۱۹﴾ کسی کافر کو مسلمان پر حق وَلایت حاصل نہیں، مسلمان کا ولی صرف مسلمان ہو سکتا ہے، کافر، کافر کا ولی اور منافق، منافق کا ولی ہوگا۔

---

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۱۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۸
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۷۶
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص۱۱۴

(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۸۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۰۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷، ۳۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۷
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص۱۱۴

ارشاد ربانی ہے۔

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ......الآیۃ (سورۃالتوبہ آیت،٦٧)

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔(۴۲)

﴿۲۰﴾ مسلمان اگر کافروں سے دوستی ترک نہ کرے گا تو دنیا میں فتنہ وفساد برپا ہو جائے گا، اسلام مغلوب اور کفر غالب ہو جائے گا (اعاذنا اللہ منہ) اس لئے اسلام کی عظمت اور جلالت کو قائم رکھنے کے لئے کافروں سے دلی دوستی حرام ہے، اس سے اجتناب لازم ہے، ان سے دنیوی معاملات کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر نہیں۔(۴۳)

﴿۲۱﴾ تمام ملتوں کے کافر ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں۔(۴۴)

﴿۲۲﴾ تمام کافر اپنی نابالغ اور مجنون اولاد کے نکاح اور اموال میں ولی ہیں، ان کا یہ تصرف نافذ ہوگا۔(۴۵)

﴿۲۳﴾ مسلمانوں کے نکاح میں وَلایت اسے حاصل ہے جو میراث میں ولی ہے، یعنی جو میراث میں جتنا قریب ہے نکاح میں بھی اقرب (زیادہ قریب) ہے، باپ کی عدم موجودگی میں ماں اپنے نابالغ اولاد کے نکاح کی ولی ہے۔(۴۶)

---

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۸۸۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۵۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵،ص۲۱۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۴۴۷
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص۱۷۵
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص۱۱۳

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۶۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۸۸۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵،ص۲۱۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۷۸

(۴۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۷۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۸۸۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر ج۱۵،ص۲۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۴۴۳

(۴۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۷۶

(۴۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۷۵

﴿۲۴﴾ کافر عورت کا مسلمان بھائی اس کا ولی نکاح نہیں بن سکتا، اسی طرح مسلمان عورت کا کافر بھائی اس کا ولی نکاح نہیں بن سکتا، مسلمان مسلمان کا ولی ہوگا، کافر کافر کا ولی ہوگا۔ (۴۷)

﴿۲۵﴾ مقتول کے تمام وارث دیت میں برابر کے شریک ہیں، مرد اور عورت کا حصہ برابر ہوگا۔ (۴۸)

﴿۲۶﴾ عصبات کی عدم موجودگی میں اولوالارحام وارث ہیں، آیت مبارکہ (سورۃ الانفال آیت، ۷۵) سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے، احادیث طیبہ میں اولوالارحام کو وراثت کا حق دار بتایا گیا ہے، حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ تَرَکَ کَلًّافَاِلَیَّ وَرُبَمَاقَالَ اِلَی اللهِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَاوَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَہٗ اَعْقُلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَہٗ یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ (۴۹)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! جس نے قرض چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ اور میرے ذمہ کرم پر ہے، اور جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے، میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں، اس کی دیت عاقلہ میرے ذمہ ہے اور میں اس کا وارث ہوں، اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں وہ اس کی دیت عاقلہ اور وراثت کا ذمہ دار ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اَللهُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلٰی مَنْ لَّامَوْلٰی لَہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَہٗ (۵۰)

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی (اور) وارث نہیں۔

---

(۴۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۸

(۴۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۵

(۴۹) ☆ رواہ ابوداؤدعن المقدام ، ج۲، ص۴۵
☆ ورواہ الترمذی فی الفرائض وابن ماجہ فی الدیات والفرائض والدارمی فی الفرائض واحمدو الدارقطنی

(۵۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن ابی امامہ بن سہل بن حنیف ، ج۴، ص۸۵

ماموں، خالہ، نواسے، نواسیاں، بھلنجا، بھتیجا، بھتیجی، چچی، پھوپھی وغیرہ ذوالارحام اس وقت وراثت سے حصہ پاتے ہیں جب ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی فرد نہ ہو، سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا۔(۵۱)

﴿۲۷﴾ عصبہ کی موجودگی میں ذوالارحام وارث نہیں بن سکتا۔(۵۲)

﴿۲۸﴾ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے کافر نہیں، مکہ معظمہ سے فرض ہجرت نہ کرنے والے حضرات کو رب تعالیٰ نے مومن کہا ہے۔(۵۳)

﴿۲۹﴾ غیر مہاجر مومن مہاجر مومن کا وارث بن سکتا ہے۔(۵۴)

﴿۳۰﴾ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مومن کامل، متقی اور عادل ہیں، انصار اور مہاجرین سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل ہیں، ہجرت اولیٰ، ہجرت ثانیہ اور دو ہجرت کرنے والے (حبشہ اور مدینہ کی طرف) سب صحابہ ہیں، حضور انور نبی اکرم ﷺ کی آل، اولاد، ازواج مطہرات سب صحابہ میں شامل ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں سچا مومن، متقی فرمایا، رب تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ بلکہ صحابہ کرام معیارِ ایمان ہیں۔

(۵۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۷۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۷
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۱۵
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ومعرفۃ اصولہ واختلاف الناس فیہ مصنفہ امام ابومحمدمکی بن ابی طالب القیسی (م۴۳۷) مطبوعہ دارالمنارہ، جدہ، (۱۴۰۶ھ) ص۳۰۴
(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۶
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۱۸
(۵۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۸
(۵۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۸

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ ......الآیۃ (سورۃالبقرہ آیت،۱۳)

ایمان لاؤ جیسے اورلوگ ایمان لائے۔ کا ارشادِ ربانی انہی کے بارے میں ہے۔

اس لئے مومن کے لئے فرض ہے کہ تمام صحابہ کرام، اہل بیت، ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم وعلیہن اجمعین کے کامل الایمان، متقی اور عادل ہونے پر ایمان رکھے۔(۵۴)

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ اجمعین.

سورۃ الانفال میں سے فقہی احکام سے متعلق آیات کریمہ کے چند احکام کی تسوید وترتیب سے ۸محرم الحرام ۱۴۲۴ھ/۱۲، اپریل ۲۰۰۳ء بروز بدھ فراغت حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم (جل وعلا و ﷺ) کے وسیلہ جلیلہ سے اسے قبولیت عطا فرمائے، فقیر حقیر اصلح اللہ حالہ واحوال اھلہ کے لئے ذریعۂ کفارۂ سیئات بنائے، ناظرین قارئین سامعین اور معاونین کے لئے باعث برکت فرمائے۔

آمین یارب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ ومحبوبہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

---

(۵۴) احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۸۸۹

الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۵۸

ضیاء القرآن پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

جلد چہارم

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

نام کتاب	احکام القرآن (جلد چہارم)
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد، مولانا ذوالنون عارف مولانا مزمل حسین
معاونت خصوصی	مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا غازی محمد مسعود احمد
صفحات	۵۳۶
کمپیوٹر کوڈ	1Z350B
قیمت	-/275 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِ جَمِيْعِ الْاَنَام

يَا اِمَامَ الرُّسْلِ وَيَا سَنَدِىْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰهِ وَمُعْتَمَدِىْ

فَبِدُنْيَاىَ وَبِاٰخِرَتِىْ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِىْ

فہرست

نظر ......در...... سفر

﴿ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ حَمۡدَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ قَائِدِالۡغُرِّ الۡمُحَجَّلِیۡنَ رَحۡمَةٍ لِّلۡعَالَمِیۡنَ شَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ شَفِیۡعِنَااِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ سَیِّدِنَاوَمَوۡلٰـنَاوَمَاۡوٰنَاوَمَلۡجَانَاسَیِّدِنَامُحَمَّدِ الۡمُصۡطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّاهِرِیۡنَ وَ اَصۡحَابِهِ الۡمُکَرَّمِیۡنَ وَعَلٰی مِلَّتِهِ الۡکَامِلِیۡنَ وَعَلٰی مَنۡ وَّالَاهُ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ.

حمد بے حد مر خدائے پاک را آں کہ ایمان داد مشتِ خاک را (عطار)

....

حمد بے حد مر رسولِ پاک را آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را (اقتباس)

''احکام القرآن'' کی ترتیب، تالیف، تسوید و تبییض کا سفر انتہائی بے سروسامانی اور علمی بے مائیگی کے باوجود ۲۳/محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/ ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کو شروع کیا اور آج ۳ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۳ء کو اس کی چوتھی جلد بحمدہ تعالیٰ و بکرمہ مکمل ہو چکی ہے اور اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آج کی گفتگو اگرچہ بظاہر بے محل ہے، کیونکہ منزل پر پہنچ کر ہی سفر کا جائزہ لیا جاتا ہے، مگر بعض مخلص احباب کے مشورہ اور ایماء پر گزشتہ سفر کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ممکن بلکہ امید ہے کہ قارئین بھی اسے بے جا تصور نہ فرمائیں گے۔

اجمالی صورت حال یہ ہے کہ......

☆ جلد اول کے احکام کی ترتیب و تالیف ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/ ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کو شروع ہوئی۔ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ (شب معراج) / ۱۵، اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مکمل ہوئی۔ یہ جلد سورہ بقرہ کے احکام پر مشتمل ہے۔ ۵۶۸ صفحات پر یہ جلد انہی ایام میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

☆ جلد دوم کے احکام کی ترتیب و تالیف کا کام ۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ/ ۱۶، اکتوبر ۲۰۰۰ء شروع ہوا اور بحمدہ

تعالیٰ وعونہ ۸ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ/۲۱ فروری ۲۰۰۲ء کو مکمل ہوا۔اس جلد میں سورہ آل عمران اور سورۃ النسآء کے احکام شامل ہیں۔۶۷۶ صفحات کی یہ جلد انہی ایام میں طبع ہو کر قارئین کرام تک پہنچ چکی ہے۔

☆ احکام القرآن کی تیسری جلد میں احکام کی ترتیب وتالیف کا کام ۹ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ/۲۲ فروری ۲۰۰۲ء کو شروع ہوا اور ۸ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ/۱۲، اپریل ۲۰۰۳ء کو مکمل ہوا۔اس جلد میں سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ الاعراف اور سورۃ الانفال کے احکام شامل ہیں۔۶۴۰ صفحات کی یہ جلد بھی انہی ایام میں طبع ہو کر آپ تک پہنچ چکی ہے۔

☆ اور اب.........جلد چہارم، اس میں احکام کی ترتیب وتالیف کا کام ۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ/۱۳، اپریل ۲۰۰۳ء کو شروع ہوا اور بحمدہٖ تعالیٰ وعونہ ۳ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۰ء کو مکمل ہوا۔اس جلد میں سورۃ التوبہ، سورہ یونس اور سورہ ہود کے احکام شامل ہیں۔ 536 صفحات کی یہ جلد طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس اجمال کا مزید خلاصہ کیجئے اور یوں سمجھئے کہ......

☆ جلد اول اڑھائی برس میں مکمل ہوئی۔

☆ جلد دوم ایک برس پانچ ماہ میں مکمل ہوئی۔

☆ جلد سوم ایک برس اور ایک ماہ میں مکمل ہوئی۔

☆ اور جلد چہارم دس ماہ میں مکمل ہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَالصَّلٰوۃُ الْاَکْمَلُ وَالسَّلَامُ الْاَجْمَلُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ هَادِی السُّبُلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ وَکَرَّمَ وَشَرَّفَ

☆ جلد پنجم کے احکام کی ترتیب وتالیف کا کام ۴ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء سے جاری ہے۔اس جلد میں اب تک سوری یوسف، سورۃ الرعد اور سورہ ابراہیم کے احکام کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا کی توفیق شامل حال رہی۔

اگر رسول معظم نبی اکرم ﷺ کی اعانت شامل حال رہی۔

اگر ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین اور اساتذہ کرام کی توجہات کریمانہ شاملِ حال رہیں۔

اور اگر احباب اور معاونین کا تعاون شاملِ حال رہا۔

اور اگر ضعیف قویٰ اور امراضِ مزمنہ نے وقفہ دیا تو ان شاء اللہ العزیز الغالب احکام القرآن کے بقیہ احکام وقت پر ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

اب تک احکام القرآن کی چار ابتدائی جلدوں (بلکہ پانچویں زیر تکمیل) کا آپ نے سرسری جائزہ لیا۔ اور اگر آپ ان کے مندرجات پر اطلاع کا شوق رکھتے ہوں تو لیجئے ہر جلد، ہر سورۃ کا اجمالی جائزہ حاضر ہے۔

﴿ ۱ ﴾

☆ جلد اول میں سورۃ البقرۃ کے احکام شامل ہیں۔ اس کا تجزیہ یوں ہے۔

(۱) **سورۃ البقرۃ**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	56
تعداد احکام مستخرجہ شرعیہ	1184
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	359
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	335
احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد۔	6879

﴿ ۲ ﴾

☆ جلد دوم میں سورۃ آل عمران اور سورۃ النسآء کے احکام کا استخراج ہوا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا تجزیہ یوں ہے۔

(۲) **سورۃ آلِ عمران:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	29
تعداد احکام مستخرجہ شرعیہ۔	229
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	70
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	84

احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد۔	2437

(ب) **سورۃ النسآء:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	53
تعداد احکام مستخرجہ۔	774
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	142
تعداد احادیث مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	146
احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد۔	5276

اس طرح احکام القرآن جلد دوم کے احکام وغیرہ کا مجموعی خلاصہ یوں ہے۔

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	82
تعداد احکام مستخرجہ۔	1003
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	212
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	230
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	7713

﴿۳﴾

☆ جلد سوم میں سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ الاعراف اور سورۃ الانفال کے احکام شامل ہیں۔ان میں سے ہر ایک کا تجزیہ یوں ہے۔

(ا) **سورۃ المائدہ:**

تعداد منتخب آیات مبارکہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	27
تعداد احکام مستخرجہ۔	657
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	58

تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	100
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام مذکورہ کو زینت دی گئی۔	3333

(ب) **سورۃ الانعام:**

تعداد منتخب آیات مقدسہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	16
تعداد احکام مستخرجہ۔	107
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	23
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	18
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	822

(ج) **سورۃ الاعراف:**

تعداد منتخب آیات مبارکہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	17
تعداد احکام مستخرجہ۔	75
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	24
تعداد احایث مبارکہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	48
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	1077

(د) **سورۃ الانفال:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	27
تعداد احکام مستخرجہ۔	226
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	50
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	62
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام مزین ہوئے۔	2086

جلد سوم کے احکام وغیرہ کی تعداد کا شمار یوں ہے۔

تعداد منتخب آیات مقدسہ، جن سے احکام متخرج ہوئے۔	87
تعداد احکام مستخرجہ۔	1065
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	155
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	228
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	7318

﴿۴﴾

☆ جلد چہارم میں سورۃ التوبہ، سورہ یونس اور سورہ ہود شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ تجزیہ پیش خدمت ہے۔

(ا) **سورۃ التوبہ:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	36
تعداد احکام مستخرجہ۔	459
تعداد آیات بینات مؤیدہ احکام مذکورہ۔	135
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	119
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	3191

(ب) **سورۃ یونس:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	4
تعداد احکام مستخرجہ۔	34
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	22
تعداد احادیث مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	17
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	241

(ج) **سورۂ ہود:**

تعداد منتخب آیات، جن سے احکام مستخرج ہوئے۔	12
تعداد احکام مستخرجہ۔	78
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	15
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مذکورہ۔	28
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	732

اس طرح جلد چہارم کے اعداد و شمار کا خلاصہ یوں ہے۔

تعداد منتخب آیات مبارکہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	52
تعداد احکام مستخرجہ۔	571
تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	172
تعداد احادیث مبارکہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	164
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	4164

آپ کی دلچسپی کے پیش نظر احکام القرآن کی پہلی چاروں جلدوں کے احکام کے اعداد و شمار یک جا پیش خدمت ہیں۔

تعداد منتخب آیات کریمہ، جن سے احکام کا استخراج ہوا۔	301
تعداد احکام مستخرجہ۔	3763
تعداد آیات مبارکہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	898
تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ مذکورہ۔	957
تعداد حوالہ جات، جن سے احکام کو زینت دی گئی۔	26074

نوٹ: مذکورہ بالا تمام اعداد و شمار ایک سرسری جائزہ میں آئے۔ ان میں کمی بیشی کا امکان مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

والصَّوابُ مِنْ عِنْدِاللّٰہ تعالٰی والتَّقْصِیْرُ مِنْ عَبْدِہِ الضَّعِیْفِ النَّاسِیْ والْغُفْرانُ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ الْعزیزِ الْغفّار

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہءِ حیات ہے۔ مصلحت،ضرورت، اباحت،مضرّت کے کسی پہلے کے احکام سے خالی نہیں۔ ہر زمانہ، ہر علاقہ، ہر نسل، ہر ملک کے لوگوں کے تمام مسائل کا حل اس کتابِ مبین میں ہے۔ مگر قرآن مجید کی ترتیبِ تلاوت وہی ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے۔ اس میں احادیث اور فقہ کے ابواب کی ترتیب نہیں۔ فقیر حقیر غفرلہ القدیر چونکہ قرآن مجید کی ترتیبِ تلاوت کے لحاظ سے احکام کی تخریج، تالیف وترتیب کا پابند ہے، اس لئے ''احکام القرآن'' میں فقہی ابواب یا ''کتب احادیث'' کی پابندی دشوار ہے۔ آیات مقدسات میں جو جو احکام جہاں جہاں ہیں، فقیر غفرلہ القدیر انہیں اسی ترتیب سے بیان کررہا ہے اور آئندہ بھی ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

کتاب ''احکام القرآن'' اول تا چہارمیں بے شمار احکام بیان ہوئے۔ ان میں......

(ا) عبادات: نماز اور اس کے دیگر متعلقات، وضو، غسل، تیمّم، اذان، قبلہ، بدن اور کپڑوں کی صفات، سر کا مسح، نماز کے آداب، قرأت خلف الامام، سجدہ تلاوت، نماز کے بعد ذکر، معذور کی نماز، مسافر کی نماز، حالتِ خوف کی نماز، دعا، قبولیتِ دعا کے موجبات، محل اجابت، تعمیر مساجد کا مفہوم واہمیت اور اس میں غیر مسلموں کا کردار، منافق کی نماز جنازہ، نماز جنازہ، مسجد تقوی اور مسجد ضرار کا فرق وغیرہ۔

(ب) روزہ، رمضان المبارک، رؤیت ہلال، روزہ توڑنے کے کفارات، اعتکاف۔

(ج) زکوۃ، فرضیت، نصاب زکوۃ، مصارف زکوۃ، انفاق فی سبیل اللہ، دینی اور دنیوی امور میں تقویم قمری کا اعتبار۔

(د) حج کی فرضیت، مناسک حج، عمرہ، حرمین شریفین کے احکام، شعائر اللہ، صفا، مروہ، مقام ابراہیم۔

(ہ) مناکحات، نکاح، نکاحِ ثانی، طلاق اور اس کی اقسام، رجوع، عدت، بیوہ کی عدت، رضاعت، محرمات، ثبوت نسب، مشرکہ سے نکاح، کتابیہ سے نکاح، زوجین کے حقوق، زوجین میں مصالحت کرانا، بیویوں سے یکساں حسن سلوک، حق مہر، حیض ونفاس، استنجاء، مباشرت کے انداز، ایلا، ظہار، تعدادِ ازدواج۔

(و) بیعات: نقد اور ادھار بیع، بیع کی تحریر، تحریر کی تائید، کسب حلال، قرضِ حسنہ، حرمتِ سود، حرمتِ جُوأ، رشوت۔

(ز) عام جرائم، قتل، قتل خطأ، قتل عمد، قصاص، لواطت، شراب نوشی، چوری، ڈاکہ، دہشت گردی، قسم اور اس کا کفارہ، حدود حرمین شریفین میں قتال، ازالہ حیثیت عرفی، حلال اشیاء کو حرام جاننا، حرام اشیاء کو حلال جاننا،

اسبابِ زینت کا استعمال، جھوٹی قسم اور اس کا کفارہ۔

(ح) عصمت سے متعلق جرائم، عصمت دری، بے حرمتی۔

(ط) جہاد: فرضیت، کن حالات میں فرضِ عین ہو جاتا ہے، جہاد کی اہمیت، جہاد سے فرار کا وبال، مالِ غنیمت کی تقسیم، کفار سے بین الاقوامی معاہدے، کافر جنگی قیدیوں سے سلوک، امن کے بین الاقوامی معاہدے اور اسلام، مشرکین کا پناہ طلب کرنا، مستأمن، ویزا، جزیہ، جزیہ غیر مسلموں پر اسلام کا احسان ہے، کافروں اور منافقوں سے سلوک۔

(ی) مقدمات: مدعی، مدعیٰ علیہ، شہادت، محاسبہ اور مواخذہ، عورتوں، ضعیفوں پر ہونے والے مظالم کا تدارک۔

(ک) احکام: ناسخ ومنسوخ، اباحتِ اصلیہ، حلال جانور، محکم ومتشابہ، نذر، مدارِ امن، وبائی امراض کی حقیقت، اسلام کی ظاہری علامات، مشاورت، مجالس بد سے اجتناب، ذبیحہ اور مردار کا فرق، عُشر، لباس اور زینت، ذبح، شکار، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تمسک، صلہ رحمی، یتیم کے مال کی حفاظت، نشہ، سلام اور اس کا جواب، کفر وارتداد سے توبہ، کافروں سے دلی دوستی کی حرمت، دینی امور کی حفاظت دنیا ومافیہا کی مصلحتوں سے مقدم ہے، احکامِ شریعت کے ساتھ استہزاء کفر ہے، علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، وغیرہ۔

(ل) وراثت: وارث، ذوی الفروض، عصبات، ذوی الارحام، وارثوں کے حصے، وراثت سے محروم لوگوں کی دلجوئی۔

(م) اخلاقیات: تکلیف مالا یطاق، شیطان کی فریب کاریوں سے اجتناب، عدل وانصاف قائم کرنا، حیاتِ شہداء، صدقات، کافروں سے ترکِ موالات، ایفائے عہد، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، قرعہ اندازی، اخلاقِ حسنہ، امانت داری، محبوب اشیاء کا صدقہ کرنا، امدادِ باہمی، تبلیغِ احکام، صبر واستقامت، اتحادِ ملی، یتیموں کی دستگیری، گناہ اور توبہ، بخل، ریا، خودستائی، سفارش کرنا، کتاب وسنت کی اتباع، حرص وہوا، نفاق عملی، وغیرہ۔

ان میں سے بعض احکام دو یا زیادہ بار بیان ہوئے، اس بار بار بیان میں بے شمار فوائد ہیں۔ بعض احکام ایک آیت کے ضمن میں بیان ہوئے تو دوسرے دوسری آیت کے ضمن میں، اس طرح یہ تکرار ''قیدِ مکرر'' کے طور پر ہے۔

ان شاء اللہ بقیہ آیات میں بھی یہی اسلوب کارفرما رہے گا۔ گذشتہ سطور میں آپ نے گذشتہ سفر کی داستان ملاحظہ فرمائی۔ اب تک جو کچھ درست، صحیح وصواب بیان ہو چکا ہے وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عنایت ورحمت سے

ہے۔میرے معزز علمائے اعلام،مکرم احباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے،ورنہ من آنم کہ من دانم۔

احکام القرآن کی تکمیل کی دعا کرنے والوں میں حرمین شریفین میں موجود زائر علمائے کرام،ملک اور بیرون ملک موجود و مقیم احباب کرام کی کثیر تعداد ہے۔یہ فقیر حقیر غفرلہ القدیر ان تمام کا ممنون ہے۔

جلد اول کی اشاعت کے وقت چند معاونین کا ذکر ڈرتے ڈرتے کیا تھا کہ کہیں ان کے جذباتِ صادقہ پر گراں نہ گذرے۔اگر ایسا ہوا ہو تو فقیر ان سے معافی کا طلب گار ہے اور اب مزید جسارت کر کے مزید چند معاونین کرام کے صرف اسمائے گرامی کا ذکر کر رہا ہے تا کہ یہ فقیر اپنے دل کا غبار ہلکا کر سکے اور تاریخ محفوظ ہو جائے۔ممکن ہے ان حضرات کا گراں قدر تعاون تقلید کے قابل بن جائے۔وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

☆ محترم جناب حاجی چوہدری محمد شفیع،ڈیرہ عالم پور گوندلاں،کھاریاں
☆ محترم جناب محمد علی شائل،راولپنڈی،حال وارد امریکہ
☆ محترم جناب راجہ فضل الرحمٰن،بھروٹ کھاریاں،حال وارد اٹلی
☆ محترم جناب چوہدری ندیم اختر رضا،کھاریاں،حال وارد اٹلی
☆ محترم جناب عامر شاکر،کھاریاں،حال وارد ناروے
☆ محترم جناب زاہد شاکر،کھاریاں کینٹ
☆ محترم جناب حاجی جلال الدین،جنڈانوالہ،کھاریاں

آخر میں میں اپنے مخلص معالج جناب ڈاکٹر مُبین احمد ملک،ماہر امراضِ قلب بالخصوص اور بالعموم امراضِ جسمانی کی بےلوث،ہمدردانہ علاج کی شبانہ روز کوششوں کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں،جن کی دعاؤں اور دواؤں سے اکثر مستفیض ہوتا رہتا ہوں۔مالک حقیقی اور شافیِ مطلق نے شاید انہیں میرے کثیر جسمانی عوارضات کی خدمات پر مامور فرما رکھا ہے اور یہ فقیر غفرلہ ان کی دعاؤں اور دواؤں کی برکت سے خدمت دین کرنے کے قابل ہے۔

اے اللہ! میرے تمام مذکور اور غیر مذکور معاونین کو دارین میں سعادت اور حرمین شریفین کی بار ہا بار برکت زیارت سے مشرف فرما۔آمین یا رب العالمین۔

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

سورۃالتوبۃ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

سورۃالتوبہ کے احکام بیان کرنے سے پہلے مناسب یہ ہے کہ اس سورت سے متعلق بعض فوائد کا ذکر کر دیا جائے۔

(ا) سورت کے اسماء:

اس سورت کے متعدد اسماء ہیں، یہ اسماء مبارکہ اس سورت کے بعض معانی اور مضامین پر دلالت کرتے ہیں، اختصار کے ساتھ یہ اسماء اور ان کی وجہ بیان کی جاتی ہے۔

﴿۱﴾ التوبہ: اس سورت میں چند مخلص حضرات کی مقبول توبہ کا ذکر ہے، اس لئے اس حوالہ سے اس کا نام التَوبة ہے۔

﴿۲﴾ اَلْبَرَاْة: مشرکین عرب کے ساتھ مسلمانوں کے جتنے معاہدے تھے ان کی منسوخی کا اعلان کیا گیا اس لئے اس کا نام براَت ہے۔

یہ دونوں نام زیادہ مشہور ہیں۔

﴿۳﴾ مُشَقْشَقَه: یہ سورت نفاق سے بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔

﴿۴﴾ مَبعْثِرَة: یہ سورت منافقوں کے اندرونی حالات اور رازوں سے پردہ کشائی کرتی ہے۔

﴿۵﴾ مُثِیرَہ: یہ سورت نفاق کی حالت اکھاڑ کر سامنے لاتی ہے ان کے نفاق کو کرید کر ظاہر کرتی ہے۔

﴿۶﴾ مُنَکِلَه: عذاب دینے والی۔

﴿۷﴾ مُدَمْدَمَة: تباہی لانے والی۔

﴿۸﴾ عذاب: اس میں صورتوں کے عذاب، رسوائی اور تنگی کی خبر دی گئی ہے، اس لئے یہ نام ہوئے۔

﴿۹﴾ الفاضحه: یہ سورۃ منافقوں کو رسوا کرنے والی ہے۔

﴿۱۰﴾ مُخزِیَه: عذاب دینے اور رسوا کرنے والی، اس میں منافقین کی رسوائی کا ذکر ہے۔

﴿۱۱﴾ حافرہ:

﴿۱۲﴾ مُشَرَّدَہ:

﴿۱۳﴾ بَعُوث:

﴿۱۴﴾ نفیر:

﴿۱۵﴾ مُنقِرَہ: منافقین کے نفاق کو ظاہر کرنے کے باعث اس سورت کے یہ نام ہیں۔(۱)

(ب) بسم اللہ شریف نہ لکھنے کی حکمت:

قرآن مجید میں ہر سورت کے ابتداء میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا گیا ہے مگر سورہ توبہ کے ابتدا میں بسم اللہ شریف نہیں لکھا جاتا، اس کی متعدد حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔

﴿۱﴾ امیر المؤمنین جامع القرآن حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ سورہ توبہ کے ابتدا میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کیوں نہ لکھی؟ آپ نے فرمایا، سورہ انفال ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اور سورہ توبہ آخری دور میں، حضور سرور کونین شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے سورہ توبہ کے ابتداء میں بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم نہ دیا، چونکہ دونوں صورتوں کا مضمون ایک دوسرے کے مشابہ ہے اس لئے ہم نے مصحف شریف میں دونوں سورتوں کو

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۲. ص ۸۹۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۸. ص ۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۵ ا. ص ۵ ۲۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج ۵. ص ۹-۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج ۱۰. ص ۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور. ج ۲. ص ۲۱۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور. ج ۲. ص ۲۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص ۵ ۲۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج ۲. ص ۱۳۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت. ج ۴. ص ۱۲۰

اکٹھا ہی لکھا، مگر درمیان میں بسم اللہ شریف نہ لکھی تا کہ حضور سید عالم ﷺ کی اقتدا ہو سکے۔(۲)

﴿۲﴾ حاملِ وحی روح الامین سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام نے اس سورت کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ عز شانہ کے حکم سے بسم اللہ شریف نہ پڑھی، سیدنا و مولانا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو لکھنے کا حکم نہ دیا، اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جمع قرآن مجید کے وقت اس سورت کے ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ لکھی۔ قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے نزول کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام صحابہ کرام سے فرما دیتے کہ فلاں آیت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد یا پہلے لکھو، مگر سورہ توبہ کے ابتدا میں بسم اللہ لکھنے کا حکم نہ دیا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی پر عمل کیا اور آج تک مصحف شریف کی کتابت اسی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے قائم فرمائی۔(۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۱۵، ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۸۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۳، ص ۲۱۰

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۶۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۱۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۶

(۴) عرب کا دستور تھا کہ جب کسی معاہدے کے چھوڑنے کی دستاویز لکھتے تو اس پر بسم اللہ شریف نہ لکھتے تھے، چونکہ اس سورت میں مشرکینِ عرب سے معاہدے توڑنے کا حکم ہے اس لئے دستورِ عرب کے موافق اس کے ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ لکھی گئی۔ (۴)

(ج) سورہ توبہ کی تلاوت کے وقت بسم شریف پڑھنے کا حکم:

قرآن مجید کی تلاوت کے درمیان اگر یہ سورت پڑھی جائے تو اس کی ابتداء میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے اور اگر اسی سورت سے تلاوت کی ابتداء ہو تو بسم اللہ پڑھنا جائز ہے، منع نہیں۔

(د) وقت نزول:

مکہ مکرمہ ۸ ھ ہجری کو فتح ہوا، ۹ ھ ہجری کو سورہ توبہ نازل ہوئی، اسی سال امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت اور امارت میں حج کے موقعہ پر اس سورت کی ابتدائی چالیس آیات کی تلاوت سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمائی، چونکہ ان آیات میں مشرکین سے معاہدے منسوخ ہونے کا اعلان ہے اور دستورِ عرب یہ تھا کہ معاہدہ کی منسوخی کا اعلان قوم کا سردار خود کرتا یا اس کا کوئی قریبی نسبی رشتہ دار، اس لئے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادر نسبتی ہونے کے اعتبار سے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔ (۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۸۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۶

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۶۵ ومابعد

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۵

(ہ) حج کے موقعہ پر سورہ توبہ کی تلاوت میں حکمت:

میدانِ عرفات میدانِ حشر کے مشابہ ہے کہ محشر میں جلالِ خداوندی اور جمالِ خداوندی کا کامل ظہور ہوگا، آقا و مولیٰ حضور سرورِ عالم ﷺ کے ارشادات کے مطابق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امت میں رحمتِ خداوندی کے مظہرِ اتم ہیں، آقا و مولیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ الحدیث (۶)

میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابوبکر صدیق ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم شیرِ خدا ہیں، ان کے آقا نے انہیں ''اسد اللہ'' کے خطاب دل نواز سے نوازا ہے، یہ مظہرِ جلال ہیں، اس لئے حضور شافعِ محشر شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ نے باذنہ تعالیٰ وتقدس میدانِ عرفات میں جلال و جمال خداوندی کے مظہروں (سیدنا صدیق اکبر و سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما) دونوں کو امیر و مامور مقرر فرمایا، اس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت علیٰ منہاج النبوت کے اولین تقرر کی طرف اشارہ تھا۔ (۷)

(و) قرآن مجید کی ترتیب اور مصحف شریف کی حفاظت:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، روح الامین سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاملِ وحی کے ذریعے حضور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ پر نازل ہوئی، یہ کتاب حسبِ ضرورت آیات، آیات اور سورتوں کی صورت میں تئیس برس میں نازل ہوئی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امرِ الٰہی سے صحابہ کرام کاتبینِ وحی سے فرمادیتے کہ اس آیت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد رکھو، فلاں سورت کو فلاں سورت سے پہلے یا بعد رکھو، اس طرح موجودہ قرآن مجید کی ترتیب لوحِ محفوظ کی ترتیب کے عین موافق ہے، قرآن مجید جتنا نازل ہوا وہ محفوظ ہے، اس میں آیات یا حروف یا حرکات کی کمی بیشی بھی ممکن نہیں، بلکہ کلمات کی کتابت بھی توفیقی ہے، اس میں کمی بیشی کا اعتقاد کفر ہے۔ (۸)

---

(۶) ☆ رواہ الائمہ احمد والترمذی فی کتاب المناقب والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی عن انس بحوالہ کنز العمال، ج ۱۱، ح ۳۳۱۱۹

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۶۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۵

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۸۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۱۶

باب (۱۸۲) :

امن کے بین الاقوامی معاہدے اور اسلام

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ☆ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ☆

(سورۃ التوبہ، آیات ۱، ۲)

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے، تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو، اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

حل لغات:

"بَرَآءَةٌ": بَرِئَ (از باب سَمِعَ) سے مصدر بَرَآءَةٌ ہے، جس کا معنیٰ ہے، ناپسندیدہ شئ سے دور ہونا، نجات، خلاصی پانا، بیزاری، علیحدگی، حفاظت کا ختم ہونا، قطع موالات، ارتفاع عصمت، زوال امان۔ (۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۵

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۶۳

☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۴

"مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِہٖ": اعلان بیزاری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مجتبیٰ ﷺ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان اس کے رسول مختار مدنی تاجدار ﷺ نے کیا۔(۲)

"اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ": اعلان بیزاری، اللہ رسول (جل وعلا ﷺ) کی طرف سے، ان مشرکوں کو جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا (اور وہ معاہدہ پر قائم نہ رہے)۔

قسم کے ساتھ جس عقد کو پختہ کیا گیا ہو وہ "عہد اور معاہدہ" کہلاتا ہے۔

مشرکینِ عرب سے حضور سید عالم ﷺ نے باہمی صلح کا معاہدہ کیا تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف نہ لڑیں گے اور نہ لڑنے والوں کی مدد کریں گے، ان معاہدوں سے چونکہ صحابہ کرام راضی تھے، اس لئے گویا یہ معاہدے اے صحابہ! تم نے کئے تھے، اللہ تعالیٰ نے معاہدے کرنے کی نسبت صحابہ کرام کی طرف کی ہے۔(۳)

"فَسِيْحُوْا": سِيَاحَةٌ مصدر سے امر کا صیغہ ہے (از باب نَصَرَ) بمعنیٰ پانی کا زمین میں پھیل جانا، آزادی سے ہر چلنے پھرنے کو "سِیَاحَت" کہتے ہیں۔(۴)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص ۶۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۸۲

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص ۶۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۱۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۱۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۸۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵

(۴) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۹۰۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص ۲۴۶

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج۱، ص ۱۴۴

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۲، ص ۱۶۸

آیت سے مراد یہ ہے کہ اے مشرکو! (معین وقت تک) تم زمین میں جہاں چاہو چلو پھرو، آؤ، جاؤ، جنگ، قتل، لوٹ، مار اور قید وغیرہ کے خوف سے آزاد ہو کر چل پھر لو (اور پھر اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ)۔ (۵)

"اَربَعَةَ اَشْهُرٍ": چار ماہ۔

یعنی معاہدوں کی منسوخی میں تمہیں چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے، چار ماہ کی طویل مدت اللہ و رسول کی طرف سے تبلیغ اور رحم خسروانہ ہے تاکہ تم اپنے انجام کے متعلق خوب غور کر لو۔

مشہور قول کے مطابق یہ چار ماہ کی مدت دس ذی قعدہ ۹ھ (یوم عرفہ) سے دس ربیع الاول ۱۰ھ تک ہے، چونکہ عرب مہینوں میں کمی بیشی کر لیتے تھے، اس لئے اس برس حج ذی قعدہ میں ادا ہوا۔ (۶)

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۸۹۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۵
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، ص ۳۰۷

شانِ نزول:

ان آیات کے شانِ نزول میں چند اسباب مروی ہیں۔

(۱) مدینہ منورہ کے گردونواح کے کفار قبائل سے حضور سید عالم ﷺ نے معاہدے کرر کھے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں گے، ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے اور نہ حملہ آوروں کی مدد کریں گے، ۹ھ میں غزوۂ تبوک کے موقعہ پر مدینہ کے منافقین نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیوی بچوں کو ستایا، مجاہدین کے گھروں کو لوٹنا چاہا، غازیانِ تبوک کے متعلق گمراہ کن خبریں پھیلائیں، اپنے اس قبیح عمل سے انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ اے مسلمانو! تم بھی انہیں معاہدہ کی منسوخی کا اعلان کردو۔(۷)

(۲) عرب کے اکثر مشرک قبائل کے ساتھ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے باہمی امن کے معاہدے کرر کھے تھے، صلح حدیبیہ ۶ھ کو مشرکینِ مکہ سے دس سال جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا، اس معاہدہ میں یہ شرط بھی شامل تھی مسلمانوں اور مشرکینِ مکہ کے حلیفوں پر بھی حملہ نہ کیا جائے گا مگر مشرکینِ مکہ نے یہ معاہدہ توڑ دیا، حضور سید عالم ﷺ نے اس کا بدلہ فتح مکہ کی صورت میں لیا، معاہدہ حدیبیہ توڑنے کے بعد مشرکین مکہ نے چاہا کہ اس معاہدہ کی تجدید کرلی جائے، حضور نبی انور ﷺ نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خبر دی کہ اے ابوسفیان (جو اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے) معاہدہ کی تجدید کے لئے مدینہ منورہ آرہے ہیں مگر وہ ناکام لوٹیں گے۔

بنو ضمرہ اور بنو کنانہ کے سوا باقی کفار قبائل نے امن کے باہمی معاہدے یکے بعد دیگرے توڑ دیئے، اللہ تعالیٰ

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۰

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۱۹

نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ معاہدہ توڑنے والے مشرکین میں اعلان کر دیں کہ چار ماہ تک تمہیں مہلت دی جاتی ہے، اس عرصہ میں اسلام قبول کرلو ورنہ اپنے دردناک انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔(۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اگر مسلمان قوت میں نہ ہوں تو سلطانِ اسلام کو کفار سے باہمی امن کا معاہدہ کرنے کا اختیار ہے، بلکہ ہر وہ امر، جس میں مسلمانوں کا فائدہ اور اسلام کی عزت وحفاظت ہو سلطانِ اسلام کو وہ کام کرنے کی اجازت ہے، حضور سید عالم امام الانبیاء مالکِ ہر دوسرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے کفار مکہ سے حدیبیہ کا صلح وامن کا دس سال کا معاہدہ کیا، مدینہ شریف کے یہود اور مدینہ شریف کے اردگرد کے کافر قبائل سے معاہدے کئے کہ ہر دو فریق باہمی امن سے رہیں گے، ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے اور حملہ آوروں کی مدد نہ کریں گے۔(۹)

﴿۲﴾ کافروں کی طرف سے اگر نقضِ عہد کا اندیشہ نہ ہو اور مسلمانوں کی عزت خطرے میں نہ ہو تو کافر اور مشرک سے کئے عہد بھی پورے کئے جائیں۔(۱۰)

﴿۳﴾ قوم وملک کا معتمد سلطان یا قائد یا سلطان کا مجاز نائب اگر کسی سے معاہدہ کرے تو وہ قوم اور ملک کی طرف سے شمار ہوتا ہے، اور قوم پر اس کی پاسداری لازم ہوتی ہے، حضور سید عالم ﷺ امت کے حاکم، آمر اور متولیِ امور ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئے ہوئے معاہدوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین راضی رہے، اللہ تعالیٰ نے ان معاہدوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف نسبت کیا، امت پر ان معاہدوں کی حفاظت لازم ہے۔(۱۱)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۶۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۵

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲

﴿۴﴾ کفار سے کئے ہوئے معاہدے توڑنے کے جواز کی متعدد صورتیں ہیں۔

(ا) کفار کی طرف سے خیانت اور بدعہدی ظاہر ہو جائے یا ان سے ضرر کا قوی اندیشہ ہو۔

(ب) معاہدہ خاص وقت تک کے لئے ہو اور وہ مدت ختم ہو جائے، اختتامِ مدت پر معاہدہ کی تنسیخ یا تجدید مسلمانوں کے مفاد کے پیشِ نظر ممکن ہے۔

(ج) معاہدہ میں شرط ہو کہ جب ہم چاہیں گے اس معاہدہ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

فائدہ: سورہ توبہ کی آیت ۴ کے احکام کے ضمن میں اس کی تفصیل بیان کی جائے گی۔(۱۲)

﴿۵﴾ کفار سے کئے ہوئے معاہدے توڑنے سے پہلے انہیں مہلت دی جائے تا کہ وہ کردار اور اعمال پر نظر ثانی کر سکیں، اسلام کی طرف سے یہ رحم خسروانہ ہے، ممکن ہے کہ وہ ان اعمال سے باز آ جائیں جن میں مسلمانوں کا ضرر ہو یا اسلام قبول کر لیں یا کم از کم مسلمانوں کے مطیع بن جائیں، حضور سید عالم ﷺ نے کفار عرب کو تنسیخِ معاہدات کے لئے چار ماہ کی طویل مدت مرحمت فرمائی۔(۱۳)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۶۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۶۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۱۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۸۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۶۴

(۶) تنسیخِ معاہدہ کے لئے اگر مدت مقرر کردی گئی ہوتو اس کی پاسداری ضروری ہے، قبل از وقت ان کے خلاف کارروائی جائز نہیں، البتہ اگروہ ازخود معاہدہ کی خلاف ورزی کریں تو بغیر اطلاع یا مہلت ان کے خلاف کارروائی جائز ہے۔(۱۴)

(۷) کسی مسلمان کو اگر گناہوں کے باوجود مواخذہ سے ڈھیل اور مہلت ملی ہوتو اسے مغرور نہ ہونا چاہئے، رب کریم جل وعلا ڈھیل دیتا ہے مگر جب گرفت فرماتا ہے تو اس کی گرفت سے بچنا ممکن نہیں، اسی کا ارشاد ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ☆

(سورۃالبروج آیت،۱۲)

بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

جس طرح مشرکینِ عرب کو چار ماہ کی مہلت دی گئی تاکہ وہ سنور جائیں اسی طرح گناہ گار کے لئے مہلت سنورنے، نیک راہ چلنے اور توبہ کے لئے ہوتی ہے۔(۱۵)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۷۷،۷۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۹۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص ۲۱۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۳۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص ۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۵
☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۱۸۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۳۲
☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ،ص۳۰۷

(۱۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص ۴۴،۴۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص ۲۱۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۱۸۵

﴿۸﴾ حربی کافر سے دوستی حرام ہے اس سے قطع موالات ہونا لازمی ہے۔(۱۶)

﴿۹﴾ حضور سید عالم ﷺ کی طرف کسی ایسی شئ کی نسبت کرنا جائز نہیں جو آپ کی شانِ رفیع کے لائق نہیں، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی کمتر شئ یا کلمہ آپ کی طرف منسوب کرے، مشرکینِ عرب سے معاہدہ حضور اکرم ﷺ نے کیا لیکن کافروں نے اس معاہدہ کو توڑ دیا، اللہ تعالیٰ نے ٹوٹا ہوا معاہدہ حضور علیہ السلام کی طرف نہ کیا بلکہ اس کی نسبت مسلمانوں کی طرف کردی، ''عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ'' میں اسی طرف اشارہ ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ جس شئ سے محبوبِ ربّ العالمین نبی المرسلین ﷺ ناراض ہو جائیں اس سے اللہ تعالیٰ عزّ شانہ بھی ناراض ہو جاتا ہے، مشرکین کی بدعہدی سے رسول پاک صاحبِ لولاک ﷺ ناراض ہوئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اپنی ناراضی و بیزاری کا اعلان فرمادیا، مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے آقا و مولیٰ حامیٔ روزِ جزاء شفیع الوریٰ محمد مصطفی ﷺ کو کسی حال میں بھی ناراض نہ کرے، آپ ﷺ کے احکام کی تعمیل کرے ورنہ اللہ تعالیٰ اس بندۂ مومن سے ناراض ہو جائے گا، حضور نبی پاک ﷺ کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور آپ ﷺ کی ناراضی میں اس کی ناراضی ہے۔(۱۸)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۷٦

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۱۷

(۱۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۵، ص۲۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۲

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۲

﴿۱۱﴾ اثنائے گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرنا برکت وسعادت کا باعث ہے، مشرکینِ عرب سے برأت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوئی مگر اللہ تعالیٰ کا نام بطور برکت ہے، قرآن مجید، احادیث طیبہ اور سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اس کے جا بجا نمونے موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ☆ (۱۹)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھنا تو متصور ہے مگر اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا کیسے ممکن ہے، یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر بطور برکت اور عظمتِ رسول کے لئے ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے سوال پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر عرض کرتے:

اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ (۲۰)

اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۲﴾ کوئی کافر مشرک، ملحد، زندیق بیت اللہ شریف کا حج نہیں کرسکتا بلکہ اسے حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) کی حدود

---

(۱۹) ☆ (سورۃ الحجرات آیت، ۱)

(۲۰) ☆ رواہ البخاری فی کتاب الایمان و کتاب العلم و کتاب الصلوٰۃ و کتاب الاذان و کتاب الاستسقاء و کتاب التھجد و کتاب الجنائز و کتاب الفتن و کتاب الاحاد و کتاب التوحید و کتاب المغازی

☆ ورواہ مسلم فی کتاب الایمان و کتاب الصلوٰۃ و کتاب التوبہ و کتاب القسامہ و کتاب الزھد

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب السنۃ و کتاب الحدود و کتاب الفتن و کتاب الوتر و کتاب الطب و کتاب الملاحم

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الفتن و کتاب القیامۃ و کتاب الادب و کتاب التفسیر

☆ ورواہ النسائی فی کتاب الایمان و کتاب الافتتاح و کتاب الجنائز و کتاب السھو

☆ ورواہ ابن ماجہ فی المقدمۃ و کتاب الزھد و کتاب الفتن

☆ ورواہ مالک فی المؤطا فی کتاب السفر و کتاب الاستسقاء و کتاب صفۃ النبی

☆ ورواہ احمد فی مسندہ

☆ بحوالہ المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج۴، ص۳۳۸

(۲۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۳

میں داخل نہیں ہوسکتا، حرمین شریفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حدود کافر کے ناپاک جسم کے لائق نہیں، اسی طرح بیت اللہ شریف کا برہنہ ہوکر طواف کرنا حرام ہے، بلکہ ایک دوسرے کے سامنے ستر عورت کھولنا حرام ہے، ۹ھ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امارت میں ہونے والے حج کے عظیم مجمع میں، حضور شارع اسلام نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے اعلان فرمایا:

(ا) اگلے سال کوئی مشرک حج نہ کرے (کافروں کے لئے بیت اللہ شریف کا حج ہمیشہ کے لئے منع کردیا گیا ہے۔)

(ب) آئندہ کوئی برہنہ ہوکر طواف نہ کرے۔

(ج) جنت میں سوائے مومن کے کوئی نہ جائے گا۔

(د) چار ماہ کے بعد ہمارا کفار سے کوئی معاہدہ نہ رہے گا۔ (۲۲)

﴿۱۳﴾ تلاوت قرآن مجید کی ابتداء میں "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا واجب ہے، خواہ کسی سورت کی ابتداء ہو یا درمیان میں۔ (۲۳)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۷۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۸،۲۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۴

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۱۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۵

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲

﴿۱۴﴾ قرآن مجید کی کتابت کے دوران کسی سورت کے ابتداء میں تعوذ لکھنا جائز نہیں، اسی طرح شاگرد کے لئے اپنے استاد کے سامنے تعوذ پڑھنا جائز نہیں۔(۲۴)

﴿۱۵﴾ سورہ فاتحہ کی ابتداء میں اور سوائے سورہ توبہ کے، ہر سورت کی ابتداء میں لکھنی اور پڑھنی لازمی ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔(۲۵)

﴿۱۶﴾ مردوں کو بالخصوص سورہ برأت اور عورتوں کو سورۃ النور سکھانا شریعت میں تاکیدی حکم ہے، تاکہ مردوں کو جہاد اور عورتوں کو پردہ اور حیاء کے مسائل معلوم ہوسکیں۔(۲۶)

﴿۱۷﴾ جہاں نص موجود نہ ہو وہاں قیاس کرنا جائز ہے، سورہ انفال اور سورہ توبہ کی کتابت کے دوران کا عمل اسی امر پر دلالت کرتا ہے۔(۲۷)

﴿۱۸﴾ حضور جانِ کائنات، باعثِ تخلیقِ کونین سید المرسلین ﷺ کے وصال پرملال کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول منتخب ہوئے، تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسی پر اجماع ہوا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سمیت تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی خلافت بلافصل کو قبول کیا اور آپ کی اقتداء میں جہاد وغیرہ امور سلطنت میں حصہ لیا، مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت علی منہاج النبوّت پر صدقِ دل سے ایمان رکھے، ورنہ قرآن سے ایمان اٹھ جائے گا، کیونکہ قرآن مجید کتابی شکل میں

---

(۲۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۳

(۲۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۴۲

(۲۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲، ص ۴۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۸۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۶۳

آپ کی خلافت میں آپ ہی حکم سے جمع ہوا، امت پر صدیق اکبر کا یہ احسانِ عظیم ہے۔(۲۸)

﴿۱۹﴾ گناہوں سے محفوظ بچوں کی بعض صفات قابلِ تقلید ہوتی ہیں، مثلاً

(ا) اپنے رزق کے لئے کوئی اہتمام نہیں کرتے، رب تعالیٰ انہیں وقت پر غذا مہیا فرما دیتا ہے۔

(ب) جب انہیں کوئی مرض لاحق ہو جائے تو وہ اپنے خالق کا شکوہ نہیں کرتے۔

(ج) کھانا مل کر کھاتے ہیں۔

(د) جھگڑنے کے جلدی بعد آپس میں صلح کر لیتے ہیں، ایک دوسرے سے کدورت نہیں رکھتے۔

(ہ) جب کبھی کسی شئی سے ڈرتے ہیں فوراً روتے اور آنسو بہاتے ہیں۔

یہ مبارک صفات اگر کسی مومن میں پائی جائیں تو وہ درجہء ابدال پر فائز ہوتا ہے، بندۂ مومن کو ان صفات پر عمل کر کے قربِ خداوندی کے حصول میں کوشاں رہنا چاہئے۔

یاد رہے کہ ابدال اولیاء اللہ کے درجات میں سے ایک اعلیٰ درجہ ہے۔(۲۹)

☆☆☆☆☆

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص ۲۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۴۴،۴۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ص ۳۲۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۱۸۵

(۲۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۸۲،۳۸۳

☆☆☆☆☆

باب(۱۸۳):

﴿جہاد کے بعض احکام اور دیگر مسائل﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ☆ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا وَّلَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ☆ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورۃالتوبہ آیات،۳،۴،۵)

اور منادی پکار دیتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے، سب لوگوں میں، بڑے حج کے دن، کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول، تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے، اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی، مگر وہ مشرک، جن سے تمہارا معاہدہ تھا، پھر انہوں نے

تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو، بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے، پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"اَذَانٌ": بمعنیٰ اعلان کر دینا، اطلاع دینا ہے، نماز کی اطلاع کو اذان کہتے ہیں، جس کے مخصوص کلمات ہیں، آیت میں لغوی معنیٰ مراد ہیں، اصطلاحی معنیٰ مراد نہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے حج اکبر کے روز اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمام کافروں سے بیزار ہیں۔(۱)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۳
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۴۶

"بَرِیْءٌ": بَرَاءَۃٌ سے صفت مشبہ ہے، بمعنیٰ بیزار، لاتعلق۔

اس کلمہ کی لغوی اور مرادی تحقیق سورہ توبہ (آیت، ۱) میں گذر چکی ہے۔

"مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ": مشرک اگرچہ شرک کرنے والے کافر کو کہتے ہیں مگر آیت مبارکہ میں اس سے مراد ہر حربی کافر ہے، خواہ اہل کتاب ہو یا مطلقًا کافر، ہنود، یہود، مجوس، نصاریٰ وغیرہ ہر حربی کافر سے دوستی حرام ہے۔ (۲)

"يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ": حج اکبر کے روز۔

حج اکبر سے مراد، نو ذی الحجہ میں وقوف عرفات کا دن ہے، کیونکہ یہ حج کا رکن اعظم ہے، چونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں، عمرہ کے مناسک حج کے مناسک سے کم ہوتے ہیں، اس لئے ہر حج کو حج اکبر کہتے ہیں۔

یوم نحر یا ایام حج کو بھی حج اکبر کہا گیا ہے۔

۹ھ میں منیٰ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سورہ توبہ کی آیات تلاوت فرمائیں، اور ۱۰ھ میں حضور سید عالم ﷺ نے عرفہ کے علاوہ یوم نحر کو بھی خطبہ ارشاد فرمایا، ان ایام کو بھی حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حج میں یوم عرفہ اگر جمعۃ المبارک کو آجائے تو اسے بھی حج اکبر کہا جاتا ہے۔ (۳)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۸

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ، ج۵، ص۲

"**خَيْرٌ لَّكُمْ**": اے کافرو! اگر تم کفر ترک کر کے اسلام قبول کرلو تو اس میں سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تمہارے اسلام کی حاجت نہیں۔ (۴)

"**وَلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا**": اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی۔

کافر اگر مسلمانوں کے خلاف لڑے، یا لڑنے کی تیاری رکھے یا کسی لڑنے والے کی کسی طرح مدد کرے تو وہ حربی ہے، غیر حربی کافر سے معاملات جائز ہیں، حربی سے جائز نہیں۔ (۵)

"**اِنْسَلَخَ**": سَلَخَ کے مصدری معنیٰ ہیں، کسی شَیٔ کا اپنے غلاف سے برآمد ہونا، بکری وغیرہ جانور کی کھال اتارنا تاکہ گوشت ظاہر ہوجائے۔ (٦)

"**اَلْاَشْهُرُ الْحُرُمُ**": حرمت والے مہینے۔

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸٦

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۵

(٦) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۸۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۳۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۱۳۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳٦۱

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۳۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱، ص ۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۸

ابتدائے اسلام بلکہ زمانۂ جاہلیت میں رجب المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام میں جنگ کرنا ناجائز سمجھا جاتا تھا انہیں حرمت والے مہینے کہا جاتا ہے۔

ان میں جنگ کی حرمت منسوخ ہے۔ (۷)

اس آیت میں حرمت والے مہینوں سے مراد وہ چار مہینے ہیں جن میں مشرکین سے کئے ہوئے معاہدوں کے ختم ہونے کی مدت کا اعلان ۹ھ میں ہو چکا ہے۔ (۸)

"حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ": جہاں بھی تم ان حربی کافروں کو پاؤ، اس میں حرم کا استثنٰی ہے۔ (۹)

"خُذُوْهُمْ": انہیں گرفتار کرلو اور قید میں ڈال دو۔

"وَاحْصُرُوْهُمْ": ان کا محاصرہ کرلو، حربی کافر اگر قلعہ بند ہو جائیں یا کسی شہر میں بند ہو جائیں تو اس قلعہ یا شہر کا محاصرہ کرلو، اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ انہیں حدود حرم میں داخل ہونے سے روک دو۔ (۱۰)

---

(۷) ☆ (ملاحظہ ہو، احکام القرآن، جلد اول، سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۴)

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۔

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۹

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۱، ص۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۳۔۱۸۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۹

''**وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ**'': مَرْصَدٌ گھات کو کہتے ہیں، یعنی کافروں کو گرفتار کرنے کے لئے ہر گھات میں ان کی تاک میں رہو۔(۱۱)

''**فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ**'': تو ان کی راہ چھوڑ دو۔

کافر اگر کفر سے توبہ کرے اور ارکانِ اسلام کی ادائیگی کا اقرار کر کے انہیں ادا کرے تو اس پر سے ہر عائد پابندی دور کر دو، اسے آزاد کر دو۔(۱۲)

شانِ نزول:

عرب کے مشرک قبائل کے ساتھ حضور سید عالم ﷺ نے امن کے معاہدے کر رکھے تھے، ان میں سے اکثر نے اپنے عہد کو توڑا، جنہوں نے عہد توڑا انہیں چار ماہ کی مہلت دی گئی کہ اس عرصہ میں اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اسلام قبول کر لیں یا پھر تلوار کے لئے تیار ہو جائیں، ان چار ماہ میں ان سے تعرض نہ کیا جائے گا، چار ماہ گذر جانے کے بعد وہ اپنے انجام کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

بعض قبائل وہ تھے جنہوں نے معاہدے کی پوری پاسداری کی، تمام شرائط کو پورا کیا، ان میں بنی کنانہ قابل ذکر ہے، ان سے معاہدے کی مدت نو ماہ باقی تھی، ان کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا کہ جنہوں نے معاہدہ نہیں توڑا

---

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۵، ص ۱۸۸

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص ۸۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص ۹۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص ۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص ۳۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۔ص ۳۲۷

اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد نہیں کی ان کے معاہدے کی مدت پوری کی جائے۔ (۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کے وقت اور طریقِ ادائیگی جس طرح جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح جہاد کی فرضیت کا وقت اور اس کی ادائیگی کا علم حاصل کرنا ہر صاحبِ استعداد مسلمان پر فرض ہے۔ (۱۴)

﴿۲﴾ کفار سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کا محبوب رسول ﷺ، بلکہ جمیع انبیاء و اولیاء اور مقربین بارگاہ بیزار ہیں، کفار و مشرکین کا ان کے ساتھ محبت کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر کافر و مشرک سے موالات ترک کردے ان کے ساتھ دوستی حرام ہے، البتہ معاملات کی اجازت ہے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۲، ص۸۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۸، ص۷۱
(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۱
(۱۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳، ص۸۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۲، ص۸۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۸، ص۲۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص۱۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۸۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۴۶
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۳۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۸۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۴۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ص۴۴۸

اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد نہیں کی ان کے معاہدے کی مدت پوری کی جائے۔ (۱۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی کے وقت اور طریقِ ادائیگی جس طرح جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح جہاد کی فرضیت کا وقت اور اس کی ادائیگی کا علم حاصل کرنا ہر صاحبِ استعداد مسلمان پر فرض ہے۔ (۱۴)

﴿۲﴾ کفار سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کا محبوب رسول ﷺ، بلکہ جمیع انبیاء و اولیاء اور مقربین بارگاہ بیزار ہیں، کفار و مشرکین کا ان کے ساتھ محبت کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر کافر و مشرک سے موالات ترک کردے ان کے ساتھ دوستی حرام ہے، البتہ معاملات کی اجازت ہے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص۲۲۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۸۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۴۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۸۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۷۱

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص۲۲۱

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵،ص۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۱۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۸۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۲۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۳۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۸۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۴۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۳۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۱۸۲

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص۱۴۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ص۴۴۸

﴿۳﴾ حج عمر میں ایک بار فرض ہے، حج کے ایام مخصوص ہیں، ان کے علاوہ دیگر ایام میں حج ادا نہیں ہوتا۔(۱۶)

﴿۴﴾ وقوف عرفات اگر جمعہ کے روز ہوتو اس کے حج کا ثواب دیگر حجوں سے زیادہ ہے، اسے حج اکبر بھی کہتے ہیں، روایت ہے۔

اَنَّ الْوَقْفَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ حَجَّةً

جمعہ کے روز وقوف عرفات ستر حجوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ایسے حج میں شرکت کی کوشش باعث سعادت ہے۔(۱۷)

﴿۵﴾ عمرہ کرنا واجب نہیں اجر جزیل اور سعادت دارین کا موجب ہے، عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں، ایام حج (یوم ترویہ، یوم عرفہ، یوم نحر و ری) میں عمرہ کرنا جائز نہیں، ایام حج کے علاوہ دیگر ایام میں جب چاہے، جتنی مرتبہ چاہے، دن ہو یا رات، عمرہ کرنا جائز ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ اہم اعلان کو مجمع عام میں بآواز بلند کرنا چاہئے، اعلان جتنا اہم ہو اسی مناسبت سے اس کی تشہیر لازمی ہے، کفار

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۸۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۸۲

ومشرکین سے بیزاری اوران سے متعلق دیگر احکام کا اعلان حضور سید عالم ﷺ نے ۹ھ کو حج کے موقعہ پر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کروایا۔(۱۹)

﴿۷﴾ حرم مکہ معظّمہ اور حرم مدینہ منورہ میں کافر، مشرک کا داخل ہونا ممنوع وحرام ہے، ان مقدس مقامات کی حفاظت ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔(۲۰)

﴿۸﴾ رجب المرجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم میں قتال کی حرمت منسوخ ہوچکی ہے، ان مہینوں میں اوران کے علاوہ جب بھی جہاد کی ضرورت ہو جہاد کرنا جائز ہے۔

قرآن مجید کی وہ آیات جن میں مسلمانوں کو کفار کی تکالیف پر اعراض، صبر اور معافی وغیرہ کا حکم دیا گیا وہ آیات منسوخ ہیں مثلاً

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۹)

تو چھوڑ دو اور درگذر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اب ان منسوخ آیات پر عمل جائز نہیں بلکہ عمل ناسخ آیات پر ہوگا۔(۲۱)

---

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۱

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۴۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۸

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، ص ۳۰۹

﴿۹﴾ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کافروں اور مشرکوں یا جنگ پر آمادہ یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے والی قوموں کو مدد دینے والوں سے سوائے حرم کے ہر جگہ قتال کرنا جائز ہے، حرم شریف کی حرمت کی بنا پر وہاں ان سے جنگ جائز نہیں، البتہ اگر کافر حرم کے اندر یا ماہ ہائے حرام میں اپنی طرف سے جنگ چھیڑ دیں (حدود حرم اور ماہ ہائے حرام کا احترام نہ کریں) تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو جوابی جنگ کرنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَالْمَسْجِدِالْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۚ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت، ۱۹۱)

اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو، کافروں کی یہی سزا ہے۔

فتح مکہ شریف کے موقعہ پر سید العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَهِىَ حَرَامٌ . بِحَرَامِ اللهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِىْ وَلَاتَحِلُّ لِاَحَدٍ . بَعْدِىْ وَلَمْ تَحِلَّ لِىْ قَطُّ اِلَّاسَاعَةً . مِنَ الدَّهْرِ لَاتُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَايُخْتَلٰى خَلَاهَاوَلَاتَحِلُّ لُقَطَتُهَااِلَّالِمُنْشَدٍ الحديث (۲۲)

زمین و آسمان کی پیدائش کے روز سے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کو حرمت والا بنایا ہے یہ اللہ کے حرام کئے سے قیامت تک حرمت والا ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ ہوا اور نہ میرے بعد حلال ہوگا اور میرے لئے صرف ایک گھڑی بھر حلال ہوا، اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے گا، نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے گا، اس کی تر گھاس نہ کاٹی جائے گی، اس کی گری پڑی شئ صرف تلاش کرنے والے کے لئے حلال ہے۔ (۲۳)

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عباس بن عبدالمطلب ومجاھد وابی ھریرۃ، ج ۲، ص ۶۱۷

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۴۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۱۸۳، ۱۸۷، ۱۸۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۰ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۸۵

﴿۱۰﴾ لشکر اسلام کا جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو اسے تین شرطیں پیش کی جائیں ان میں جو شرط قبول کرلے اس کے مطابق اس سے سلوک کیا جائے۔

اول: اسے اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ قبول کرلے تو وہ بھائی ہیں، ان کے حقوق دیگر مسلمانوں کے حقوق کی مانند ہیں۔

دوم: اگر اسلام قبول نہ کریں تو انہیں دعوت دی جائے کہ وہ مسلمانوں کے مطیع اور فرمانبردار ہوکر رہیں اور اپنی حفاظت کے عوض جزیہ ادا کریں، اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو وہ حاکمِ اسلام کی رعایا ہیں، دیگر رعایا کی طرح ان کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے۔

سوم: مذکورہ بالا دونوں صورتیں اگر قبول نہ کریں تو قتال کے لئے تیار ہو جائیں، مسلمان ان کے خلاف جنگ کریں۔ (۲۴)

﴿۱۱﴾ کفار سے قتال میں ہر جنگی ہتھیار استعمال کرنا جائز ہے، خواہ قدیم ہو یا جدید، مثلاً تلوار، نیزہ، تیر، بندوق، میزائل، بم وغیرہ، البتہ کسی کو باندھ کر نیزہ مارنا، یا میت کا مُثلہ کرنا حرام ہے۔ (میت کے اعضاء کان، ناک، آنکھ وغیرہ کاٹنا مُثلہ ہے)۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَاقَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَاذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ الحدیث (۲۵)

اللہ تعالیٰ نے ہر شئ میں بھلائی کرنا فرض کر دیا ہے، جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھے انداز میں قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز میں ذبح کرو۔ (۲۶)

﴿۱۲﴾ جنگ میں عورتوں، بچوں، راہبوں اور ادنٰی خدام قتل کرنا جائز نہیں۔ (۲۷)

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۸۱

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمدو مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن شدادبن اوس

☆ بحوالہ کنزالعمال، ج۶، ح۱۵۶۰۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۷۲،۷۳

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۱۸۸

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۸۱

﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے باغی حربی کفار سے جنگ میں ان کو زندہ گرفتار کر کے قیدی بنانا جائز ہے، اس سے کفار کا زور ٹوٹ جائے گا اور دوسرے مقابلہ کی ہمت نہ کریں گے، ممکن ہے وہ قید میں رہ کر اسلام کی حقانیت کا مشاہدہ کرلیں اور مسلمان ہو جائیں، ایسی صورت میں ان کا آزاد کر دینا جائز ہے، آیت مبارکہ میں اس کی وضاحت وصراحت ہے، غزوات میں نبی اکرم ﷺ اور دیگر جہادوں میں خلفاء راشدین اور خلفاءِ اسلام نے دشمن کے افراد کو جنگی قیدی بنایا، اس سے دشمن کا زور ٹوٹ گیا اور بعض خوش بختوں نے دولتِ اسلام قبول کر لی۔(۲۸)

﴿۱۴﴾ حربی کفار کو جنگ میں قلعوں، شہروں، مورچوں اور ان کے محفوظ مقامات کا محاصرہ کرنا، ان کا سامانِ رسد روک دینا اور ان کی نقل وحرکت محدود کر دینا جائز ہے، محاصرہ سے تنگ آکر وہ صلح پر آمادہ ہو جائیں گے اور اسلام کے خلاف سازشوں اور دشمنی سے دستبردار ہو جائیں گے، محاصرہ میں اگرچہ وہ بھی ہوں گے جن کا قتال جائز نہیں مثلاً عورتیں، بچے، ضعیف، راہب وغیرہ، چونکہ ان کی تعداد قلیل ہوتی ہے اکثریت تو محاربین کی ہوتی ہے انہیں کا اعتبار ہے، آیت مبارکہ میں "وَاحْصُرُوْهُمْ" کا واضح ارشاد موجود ہے، غزوات میں نبی اکرم رسول

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۸۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۴۸

معظم ﷺ نے دشمنوں کے قلعوں، شہروں کا محاصرہ کیا، بالآخروہ مطیع ہوئے۔(۲۹)

﴿۱۵﴾ حربی کفار قیدیوں کے بارے میں حاکمِ اسلام کو اختیار ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے جو عمل نافع ہو، وہ کرے، ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا......الآیة (سورۃ محمد آیت، ۴)

توجب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ انہیں خوب قتل کرلو تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے۔(۳۰)

---

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان۔ج۸، ص ۴۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ج۲، ص ۳۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ج۱۵، ص ۲۲۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج۱۰، ص ۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۴۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ج۵، ص ۱۸۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان۔ج۸، ص ۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ج۱۵، ص ۲۲۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ج۵، ص ۱۸۵

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، ص ۳۰۹

﴿۱۶﴾ حالتِ اکراہ میں کافر نے اسلام قبول کرلیا تو اسے تسلیم کرلیا جائے۔(۳۱)

﴿۱۷﴾ حربی کفار کی نقل وحرکت پر گہری نظر رکھنا، انہیں دارالحرب تک محدود رکھنا، دارالاسلام اور حدودِ حرم کی حفاظت رکھنا کہ وہ وہاں داخل نہ ہوسکیں، جائز ہے، اسلامی ممالک میں کفار پر پاسپورٹ اور ویزا کی موجودہ پابندی کا جواز اس آیت سے مستنبط ہوسکتا ہے، حربی اگر دارالاسلام میں اجازت اور اذن لے کر داخل ہو تو محدود مدت تک اجازت دینا جائز ہے۔(۳۲)

﴿۱۸﴾ کافر کی کفر سے سچی توبہ اور اسلام اور اسلامیات کی طرف کامل رجوع زمانۂ کفر کے تمام گناہ کو معاف کردیتی ہے، توبہ کے بعد زمانۂ کفر کے گناہوں پر مواخذہ نہ ہوگا، آیت مبارکہ نے واضح فرمادیا کہ حربی اگر سچی توبہ کرے اور ارکانِ اسلام کی ادائیگی کرے یا ادائیگی پر آمادہ ہوجائے تو اسے قید وقتل سے آزاد کردو، حدیث شریف میں ہے۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ (۳۳)

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔(۳۴)

---

(۳۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج۳، ص۳۸۸

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲، ص۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۸، ص۳

(۳۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود والحکیم والترمذی عن ابن سعید، جامع صغیر ج۱، ص۲۲۹

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳، ص۱۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۲، ص۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱، ص۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ج۲، ص۳۳۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۵، ص۲۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ) ج۵، ص۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۲، ص۲۱۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج۲، ص۲۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج۳، ص۳۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۰، ص۵۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۲، ص۱۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۲۵

﴿۱۹﴾ ضروریاتِ دین کی تصدیق ایمان ہے، اعمال ایمان کا جزو نہیں، البتہ اعمالِ حسنہ ایمان کے حسن اور تکمیل میں معاون ہیں، حربی کافر اگر کفر سے توبہ کر لے اور ابھی نماز ادا نہ کر سکے تو اس کا قتل کرنا حرام ہے۔ (۳۵)

﴿۲۰﴾ فرائضِ اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے، اسی طرح قرآن مجید کی کسی آیت یا حرف کا انکار کیا وہ بھی اسی طرح کافر ہے جس طرح تمام قرآن مجید کا انکار کرنے والا، امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنے والوں سے جہاد فرمایا جس میں جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم شامل تھے یا ان کی رضا شامل تھی۔ (۳۶)

﴿۲۱﴾ نماز کی پابندی کرانا، زکوٰۃ کو وصول کر کے مستحقین میں تقسیم کرنا حاکمِ اسلام کے فرائض منصبی میں شامل ہے، البتہ اگر کوئی شخص اپنے طور پر مال، دولت، مویشی، سامانِ تجارت، زیور وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے۔ (۳۷)

﴿۲۲﴾ اعتراف واقرار فرضیتِ نماز، روزہ اور دیگر ارکانِ اسلام کے باوجود جو شخص نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا تارک ہے وہ کافر نہیں، البتہ فاسق مردود الشہادت ہے۔ (۳۸)

---

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۴۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۲، ۷۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۶
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۳

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۲

﴿۲۳﴾ نماز اور زکوٰۃ کے تارک مسلمان کو سلطانِ اسلام قید کر سکتا ہے، انہیں جسمانی سزا ضرب وغیرہ دی جا سکتی ہے، جب یہ توبہ کر کے نماز ادا کریں تو انہیں چھوڑ دیا جائے۔ (۳۹)

﴿۲۴﴾ جس مسلمان نے کسی واجب کو چھوڑ دیا وہ فاسق ہے اور جس نے کسی نفل یا مستحب کو ترک کیا وہ فاسق نہیں، البتہ اگر کسی نے نفل کی فضیلت کا انکار کرتے ہوئے اسے چھوڑا تو وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے "مَاجَآءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ" کا انکار کر دیا۔ (۴۰)

﴿۲۵﴾ مسلمان کی جان، اس کا مال، اس کی عزت و آبرو کو نقصان یا ایذا دینا حرام ہے، حجرِ اسود کو بوسہ دینا اگرچہ فضیلت و سعادت ہے مگر کسی مسلمان کو ایذا دے کر اس کا بوسہ ناجائز ہے، حجۃ الوداع کے عظیم الشان موقعہ پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الحديث (۴۱)

بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں حرام ہیں، آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت کی طرح۔ (۴۲)

﴿۲۶﴾ بیت اللہ شریف کا برہنہ طواف کرنا حرام ہے بلکہ بغیر ضرورت سترِ عورت حرام ہے۔ (۴۳)

---

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۷
☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۰

(۴۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۴۷
☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

(۴۱) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمدو الدارمی عن ابی بکرۃ
☆ بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث، ج۲، ص ۱۴۸

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۹۶

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۸۹۶

﴿۲۷﴾ حدودِ حرم میں کافر داخل نہیں ہوسکتا۔ (۴۴)

﴿۲۸﴾ کثیر مجمع میں خطیب کی آواز اور اس کے احکام کو سامعین تک پہنچانا جائز ہے، اس کے لئے مکبّر کا تعین جائز ہے، ۹ھ کو حج کے موقعہ پر حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے خطبہ دیا اور حضور کے احکام پہنچائے، مجمع کی کثرت کے باعث سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے احکام کو بلند آواز سے سامعین تک پہنچایا، وعظ و نصیحت کے کثیر مجمع میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال اسی بنا پر جائز ہے۔ (۴۵)

﴿۲۹﴾ بین الاقوامی معاہدے حاکمِ اسلام خود ادا کرے یا اس کا مجاز نائب، اسی طرح معاہدات کی منسوخی کا اعلان بھی حاکمِ اسلام یا اس کا مجاز نائب کرے، مشرکینِ عرب سے کئے ہوئے معاہدات کی منسوخی کا اعلان حضور سید عالم ﷺ کے قریبی رشتہ دار (چچازاد بھائی) حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ (۴۶)

﴿۳۰﴾ کسی شہر کے مسلمان اگر نماز ترک کردیں تو سلطانِ اسلام ان سے قتال کرے یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ (۴۷)

﴿۳۱﴾ اسلام قبول کرنے میں مومن کا اپنا فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب مصطفیٰ کریم ﷺ کا اس میں فائدہ نہیں، مومن محتاج ہے اور اللہ رسول (جل وعلا ﷺ) محتاج الیہ ہیں، اس لئے مومن کو اپنے ایمان کے عوض اللہ رسول (جل وعلا ﷺ) کا ممنون رہنا چاہئے۔ (۴۸)

﴿۳۲﴾ حقوق عہد کی پاسداری تقویٰ کی علامت ہے، رب تعالیٰ نے معاہدوں کی حفاظت کرنے والوں کو متقی فرمایا ہے، مومن پر لازم ہے کہ وہ ہر ایک عہد کی پاسداری کرے تاکہ تقویٰ کا پاکیزہ لقب اسے عطا ہو جائے۔ (۴۹)

اے اللہ! ہمیں تمام عہدوں کی پاسداری کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین

☆☆☆☆☆

---

(۴۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۹۶

(۴۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۹۷

(۴۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۸۹۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۸۲

(۴۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۴۹

(۴۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۵، ص۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۱

(۴۹) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۱

باب (۱۸۴):

مشرکین کا پناہ طلب کرنا، مستأمن اور ویزا

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبۡلِغۡهُ مَاۡمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،٦)

اور اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچادو، یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

حل لغات:

"اِسۡتَجَارَكَ": جوَرٌ سے بنا ہے، اس کا معنٰی ہے پڑوسی بننا، پناہ۔

باب استفعال سے اس کا معنٰی ہے، کسی سے فریاد رسی کرنا، پناہ لینا، پناہ چاہنا، امن طلب کرنا۔(۱)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے محبوب کریم! اگر کوئی وہ مشرک جس کا قتل کرنا جائز ہو چکا، آپ سے امن طلب کرے اور آپ کی پناہ لینا چاہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۲۱۹

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۱۰۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی'مطبوعہ مصر،ج ۱،ص ۵۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۱۳

"فَاجِرْہُ": جُوْرٌ سے امر کا صیغہ ہے مراد یہ ہے کہ آپ اسے (امان طلب کرنے والے مشرک کو) پناہ دے دیں اسے اپنی امان میں لے لیں۔ (۲)

"حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ": سَمْعٌ کا معنٰی ہے، سننا، دل کے کان سے سننا، سن کر سمجھنا۔ (۳)

مراد یہ ہے کہ آپ کافروں کو اپنے ہاں پناہ دیں تا کہ وہ اللہ کا کلام قرآن سنیں، اس کے اوامر و نواہی جانیں، توحید، دلائل نبوت اور تکالیف شرعیہ کو سمجھ لیں، ان تمام امور کو دل کے کانوں سے سنیں اور بصیرت کی آنکھ سے دیکھ لیں تا کہ ایمان لے آئیں۔ (۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۲. ص ۹۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۸. ص ۵۔

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج ۳. ص ۳۸۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج ۱۰. ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج ۲. ص ۲۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج ۲. ص ۲۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج ۲. ص ۳۳۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۱۵. ص ۲۲۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ. ج ۲. ص ۱۳۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص ۲۲۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج ۵. ص ۱۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ). ج ۵. ص ۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور. ص ۴۵۰

(۳) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت. ص ۲۴۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی 'مطبوعہ مصر. ج ۱. ص ۱۳۹

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی. ص ۲۴۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر. ج ۵. ص ۳۸۱

"مَأْمَنَہٗ" : مَأْمَنْ امن کی جگہ۔

اس مشرک کو، جس نے آپ ﷺ سے پناہ اور مہلت طلب کی تھی کہ کلام اللہ سن لے، سمجھ لے اگر وہ ایمان نہ لائے اور وہ اپنے شبہات دور نہ کر سکے تو اسے اپنے وطن پہنچا دو، اور پھر اگر وہ لڑے تو ان سے لڑو، امن کی حالت میں ان سے لڑنا منع ہے۔ (۵)

حکایت: مولائے مشکل کشا سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب ۹ھ حج کے موقعہ پر سورت توبہ کی تلاوت فرما رہے تھے، جب آیت نمبر ۵ پر پہنچے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ جن حربی کافروں کی مدت معاہدہ ختم ہو جائے اور ان کا قتل مباح ہو جائے ان میں اگر کوئی دینِ اسلام، قرآن مجید اور اس کے احکام سننے کا طالب ہو اور وہ حضور شارع مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر محدود وقت کے لئے امن کا خواستگار ہو تو کیا اسے بھی قتل کر دیا جائے گا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسے ارشاد فرمایا، ذرا رک جاؤ، تیرے

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

(۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

سوال کا جواب اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے خود ارشاد فرمادیا ہے، چنانچہ آپ نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی۔(٦)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اگر کوئی کافر (خواہ وہ حربی ہو) دارالاسلام میں آکر حاکمِ وقت سے امن طلب کرے کہ میں اسلام کے احکام و نواہی سیکھنا اور سمجھنا چاہتا ہوں تو حاکمِ اسلام کا اسے امان دینا جائز ہے، جب تک وہ اجازت کے مطابق دارالاسلام میں رہے گا اس کی جان، مال کی حفاظت مسلمانوں پر فرض ہے، شریعت کی اصطلاح میں اسے "مُستَأمَن" کہا جاتا ہے۔(٧)

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷٦

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۰

(٧) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۷۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرجافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۱۸۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۰

﴿۲﴾ اگر کوئی کافر تعلیم اسلام اور تفہیم قرآن مجید کے علاوہ کسی اور غرض سے دارالاسلام آ کر امان طلب کرے اور اس میں مسلمانوں کا نفع ہو، یا مسلمانوں کا نقصان دور ہو، تو حاکمِ اسلام اسے بھی امان دے سکتا ہے، مثلاً سفارت، پیغام رسانی، تجارت، طلبِ صلح، عقدِ معاہدہ یا تجدید معاہدہ، ادائے جزیہ یا اپنے شبہات دور کرنے کے لئے طالبِ تحقیق ہو تو حاکمِ وقت کا اسے اجازت دینا جائز ہے، یہی حکم ہر مسترشدِ حق کا ہے، مدعی نبوت مسیلمہ کذّاب (علیہ اللعنۃ) حضور سید عالم ﷺ کے پاس طلبِ امان کے بعد آیا، آپ ﷺ نے اسے امان دی، اگرچہ اس کی ہرزہ سرائی موجبِ قتل تھی لیکن حضور ﷺ نے اسے امان دے کر واپس بھیج دیا، صرف اتنا فرمایا۔

لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَاتُقْتَلُ لَضَرَبْتُ عُنُقَکَ

اگر سفارت کاروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔

عصر جدید میں اسے ''ویزا'' کہتے ہیں، جس کا اجراء جائز ہے۔(۸)

﴿۳﴾ کافر کو دارالاسلام میں آنے اور امن و امان کی حفاظت کی ضمانت حاکمِ اسلام یا اس کا مجاز نائب دے، کسی اور کی ضمانت معتبر نہیں۔

لہٰذا پاسپورٹ (جوازِ سفر) اور ویزا (قیام کی اجازت) حاکمِ وقت یا اس کے مجاز کی طرف سے ہونا لازمی ہے۔(۹)

﴿۴﴾ کافر کو امان دینے کی کوئی مدت متعین نہیں جب تک وہ اسلام کی حقانیت کو سمجھنا چاہے یا اس کی صحیح غرض پوری

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۷
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۰۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۱

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۷۶
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۲

ہوتی ہواتنی مدت تک اس کوامان دینا جائز ہے، مدت کا تعین غرض کی تکمیل کے پیشِ نظر حاکمِ وقت یا اس کا مجاز خود مقرر کرے۔(۱۰)

﴿۵﴾ مدت امان پوری ہونے کے بعد مستامن کواپنے ملک سے نکال دیا جائے ،مدت پوری ہونے کے بعد اسے وہاں رہنا جائز نہیں، بغیر سبب یا عذرِ جائز کے مستامن کو مزید مہلت اور امان نہ دیا جائے۔(۱۱)

﴿۶﴾ دارالاسلام میں مقیم کافر اگر سلطانِ اسلام کا مطیع ہوکر رہے تو وہ ذمی کہلاتا ہے، ذمی اپنی حفاظت کے عوض حکومت کو جزیہ ادا کرتا ہے، ذمی دارالاسلام میں ہمیشہ مقیم رہ سکتا ہے، بخلاف مستامن کے، کہ وہ محدود وقت تک قیام کرسکتا ہے، البتہ اگر وہ دارالاسلام میں ہمیشہ کے لئے ذمی بن کر رہنا چاہے تو جزیہ ادا کر کے رہ سکتا ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ مسلمان اگر دارالحرب میں وہاں کے مجاز حاکم سے امان لے کر گیا تو مدت اجازت تک اس کا وہاں رہنا جائز

---

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۷

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۳۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ص۳۴۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۰

ہے، وہاں کا حاکم مسلمان کی جان، مال، آبرو کا محافظ ہوگا، عہد جدید میں مسلمانوں کا کافروں کے ملک میں ویزا لے کر جانا جائز ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بغیر اجازت حاکم مجاز اگر داخل ہوگیا تو وہ خود اور اس کا مال (اگر اس کے پاس ہو) مسلمانوں کے لئے غنیمت ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ حربی کافر اگر دارالحرب میں مسلمان ہوگیا مگر وہاں اسے شرائع اسلام مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ سکھانے والا کوئی نہیں، دارالاسلام آنے کے بعد اس پر دارالحرب کے زمانہ کی نماز، روزہ کا قضاء کرنا واجب نہیں، اگر وہ نومسلم اس زمانہ میں بغیر قضاء فرائض فوت ہوگیا تو اس پر ان شاء اللہ مواخذہ نہیں ہوگا، اور اگر دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو اس نے شرائع اسلام نہ سیکھے تو اس کا یہ عذر قبول نہیں۔ (۱۵)

﴿۱۰﴾ کافر یا بے علم اگر ہم سے توحید، نبوت و رسالت کے دلائل طلب کرے اور وہ حق کی تلاش میں ہمارے پاس آئے تو اسے تسلی بخش جواب دینا لازم ہے، اس عرصہ میں اس سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا کہ وہ طالبِ حق ہے، اسی طرح امورِ دین سے جو بھی سیکھنے کا طالب ہو اس کو سکھانا ہم پر فرض ہے۔ (۱۶)

﴿۱۱﴾ دینی امور میں نظر کرنا اور شرائع اسلامیہ سیکھنا اعلیٰ مقامات اور اعلیٰ درجات سے ہے، جس کافر کا خون بہانا مباح ہے اگر وہ طلبِ حق کے لئے مسلمانوں کے پاس آئے تو اس کی حفاظت کرنا اور اسے مطلوبہ امور کی تعلیم دینا فرض ہے، پھر مومن طالب حق کیا کہنا، لہٰذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جن امور سے ان کا واسطہ پڑتا ہے

---

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۱

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۲۹

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۹

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

انہیں سیکھنے میں تاخیر نہ کرے، مثلاً تاجر کے لئے تجارت کے مسائل، ملازم کے لئے اجارہ کے مسائل، صنعت کار کے لئے صنعت کے مسائل وغیرہ۔(۱۷)

﴿۱۲﴾ مقبولان بارگاہ رب العزت جل وعلا کی پناہ میں آنا اور ان سے طلبِ حق کرنا یقیناً اعلیٰ درجہ کا کام ہے، بندگانِ خدا نے طلبِ حق اور مقربان بارگاہ قدس میں پناہ لینے کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کئے، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ اور سیدنا خضر علیہما السلام کا واقعہ تو قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے، یہ بھی طلبِ امان اور طلبِ حق ہے۔(۱۸)

﴿۱۳﴾ عقائد میں تقلید جائز نہیں، بلکہ تحقیق اور خوب سوچ سمجھ کر ایمان اختیار کرے، البتہ احکام شرعیہ میں کسی ایک مجتہد کی تقلید ضروری ہے، اس کے بغیر عمل مشکل ہے۔(۱۹)

﴿۱۴﴾ جس طرح قرآن مجید کی تعلیم و تفہیم اور شرائع اسلامیہ سیکھنا موجبِ ہدایت اور باعثِ امان ہے، اسی طرح حضور سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین باعثِ تخلیقِ کائنات صاحبِ لولاک سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل التحیۃ واکمل الثناء کے کمالات، صفات قدسی سمات، معجزات اور شان رفیع کا بیان سننا، سنانا، پڑھنا، پڑھانا بھی موجباتِ سعادت میں سے ہے، بلکہ یہی اعلیٰ درجہ کی سعادت وہدایت ہے، صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مشرکین مکہ میں سے چند افراد عُروہ بن مسعود، مکرز بن حفص اور سہیل بن

---

(۱۷) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۰

(۱۹) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۸۹

عمرو وغیرہ حضور سید عالم ﷺ کے پاس بطور سفارت کار حدیبیہ کے مقام پر حاضر آئے، حضور پرنور رحمت عالم ﷺ نے انہیں امان دی، انہوں نے اس دوران صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ کمال محبت وعقیدت سے اپنے آقا ومولیٰ کریم ﷺ کی خدمت انجام دیتے ہیں، انہی کا بیان ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ ہو، انہوں نے واپس مکہ جا کر مشرکین ساتھیوں سے کہا۔

اَیْ قَوْمِ وَاللّٰہِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْکِ وَوَفَدْتُ عَلٰی قَیْصَرَ وَکِسْرٰی وَالنَّجَاشِیَ وَاللّٰہِ اِنْ رَأَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہٗ اَصْحَابُہٗ مَایُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰہِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَۃً اِلَّاوَقَعَتْ کَفَّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَدَلَکَ بِھَاوَجْھَہٗ وَجِلْدَہٗ وَاِذَااَمَرَھُمْ اِبْتَدَرُوْااَمْرَہٗ وَاِذَاتَوَضَّأَ کَادُوْایَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہٖ وَاِذَاتَکَلَّمَ خَفَضُوْااَصْوَاتَھُمْ عِنْدَہٗ وَمَایُحِدُّوْنَ اِلَیْہِ النَّظْرَتَعْظِیْمًا لَّہٗ ......الحدیث الی آخرہٖ (۲۰)

اے میری قوم! اللہ کی قسم، میں بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں، میں قیصر (شاہ روم) کسریٰ (شاہ ایران) اور نجاشی (شاہ حبشہ) کے درباروں میں بھی جا چکا ہوں، اللہ کی قسم، میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد (ﷺ) کے غلام اپنے آقا کی تعظیم کرتے ہیں، اللہ کی قسم، جب وہ تھوکتا ہے تو اس کا تھوک اس کے کسی غلام کے ہاتھ میں پڑتا ہے، (وہ بڑھ کر تھوک کو لے لیتا ہے) اس تھوک کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے (تاکہ وہ اس سے زینت وبرکت حاصل کرے) اور جب وہ کسی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو جلدی تعمیل کرتے ہیں، اور جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے غسالہ لینے کے لئے وہ ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتا ہے تو اس کے پاس اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں، اور تعظیم کی خاطر وہ اس کو نظر بھر کر نہیں دیکھتے۔

(صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

(۲۰) ☆ رواہ البخاری عن عروہ بن مسعود عن المسرور بن مخرمہ ومروان بصدق کل واحدمنھماحدیث صاحبہ، ج ۱، ص ۳۷۹

☆ ورواہ احمدفی مسندہ، ج ۴، ۲۲۹

تعظیم وتکریم کا یہی دل نواز منظران میں سے بعض کے لئے موجبِ سعادت بنا اور وہ درجہ ءصحابیت پر فائز ہوئے۔

مومن پر فرض ہے کہ وہ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان سیکھے اور سکھائے، پڑھے پڑھائے، فضائل کی محافل میں شرکت کرے، یہی اس کے لئے باعثِ نجات اور ذریعہ کفارہ سیأت بن جائے گا۔(۲۱)

﴿۱۵﴾ فائدہ مندشیٔ سے اگر فائدہ نہ لیا جائے تو وہ شیٔ کالعدم ہے، کفار نے علم ہونے کے باوجود اس سے فائدہ نہ لیا، رب تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا کہ گویا انہیں علم نہیں، مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے علم سے فائدہ حاصل کرے، خود اس پر عمل کرے دوسروں کو سکھائے۔(۲۲)

﴿۱۶﴾ گناہوں سے توبہ کرنے میں تاخیر مزید گناہ ہے، توبہ میں جلدی کرنی چاہئے، نوجوان کی توبہ بوڑھے کی توبہ سے ہزار گنا افضل ہے۔(۲۳)

﴿۱۷﴾ قرآن مجید کلام اللہ ہے، اس کا پڑھنا، سننا، سیکھنا، سکھانا، اس میں غور وتدبر کرنا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے کلام میں مشغول ہونا ہے، بندۂ مومن کو چاہئے کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات صرف کرے۔(۲۴)

☆☆☆☆☆

(۲۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۷۷

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حبّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۲

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۸۹

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۸، ص ۷۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۳۸۹

☆☆☆☆☆

باب(۱۸۵):

﴿کفر سے توبہ، اخوتِ اسلامی، نقضِ عہد، ارتداد﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ☆ وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیات، ۱۱، ۱۲)

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ، اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو، بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں، اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔

حل لغات:

"تَابُوْا": وہ توبہ کرلیں، کافر کی توبہ سے مراد یہ ہے کہ وہ کفر سے بیزاری ظاہر کرے، اس کے علاوہ جن جرائم کا وہ

مرتکب ہے ان کو ترک کردے اور اسلامی عقائد اور شرائع اسلامیہ قبول کر لے تو یہ اس کی توبہ ہے۔(۱)

"اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ": کافر کفر سے توبہ کے بعد ارکانِ اسلام کی فرضیت کا اقرار کر کے ان کو بقدرِ استعداد ادا کرے، نماز کو اپنی شرائط کے ساتھ ادا کرے اور اگر وہ صاحبِ نصاب ہے تو سال گذرنے پر بقدرِ نصاب، شرحِ زکوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے۔

نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا مفہوم یہ ہے کہ وہ تمام ارکانِ اسلام بقدرِ استعداد و شرائط ادا کرے۔(۲)

"فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ": تو وہ دینی بھائی ہیں۔

اِخْوَانٌ اور اِخْوَةٌ دونوں اَخٌ کی جمع ہیں جس کا معنیٰ ہے، بھائی۔

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۸۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۹۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطیؒ و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۴۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص۳۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۱۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۱۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۴

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۲،ص ۸۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص۳۳۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۹۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص۵۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ص ۱۴۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۱۹

فِی الدِّیْنِ کی وضاحت سے بتایا کہ یہ حضرات تمہارے دینی بھائی ہیں نسبی بھائی نہیں، جہاں تک دینِ اسلام کی رسائی ہے اور جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں وہ آپس میں دینی بھائی چارے کی مبارک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، رنگ، نسل، زبان، وطن اور کوئی حیثیت ان کی اخوت میں حائل نہیں ہوسکتی۔

اگر کوئی کافر (خواہ کسی مذہب کا ہو) جب سچی توبہ کرلیتا ہے اور اسلام کے حلقہ میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ بھی مسلمانوں کا دینی بھائی ہے۔(۳)

"نَکَثُوْا": نَکَثَ (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ) نَکْثًا کا معنٰی ہے، رسی کھولنا، بٹے ہوئے دھاگے کو ادھیڑنا، اس سے مراد ہے، عہد یا بیع کو توڑنا۔(۴)

"اَیْمَانَھُمْ": اَیْمَانٌ جمع ہے یَمِیْنٌ کی، جس کا معنٰی ہے، قسم، عہد، دایاں ہاتھ، دائیں جانب، قوت، ملک، دین، جنت، حجت، برکت۔(۵) اس مقام پر بمعنٰی عہد ہے۔

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۸

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۱۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۳۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۶۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۸۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۳۳

(۵) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۵۰۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۵۵۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۶۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۹، ص ۳۷۱

اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی دو فریق (یا اشخاص) آپس میں معاہدہ کرتے تو دونوں اپنا دایاں ہاتھ ملاتے، یہ معاہدہ پختہ کرنے کی علامت ہوتی۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کافر اور مشرک اگر کفر و شرک سے توبہ کرنے کے بعد اپنا معاہدہ توڑ دیں اور دوبارہ کفر اختیار کر لیں (العیاذ باللہ) یہ کفر ارتداد کہلاتا ہے۔

"طَعَنُوْا": طَعَنَ (از باب فَتَحَ و نَصَرَ) کا معنٰی ہے، نیزہ مارنا، نیزہ یا سینگ وغیرہ چبھونا، کسی میں عیب نکالنا، طعنہ مارنا۔(٦) دین میں طعنہ زنی سے مراد ہے کہ دین کی طرف وہ شئ منسوب کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں، دینی امور میں خواہ مخواہ اعتراض و شبہات کرنا یا دینی امور اور اس کی جزئیات کو حقیر اور ہلکا جاننا۔(٧)

"اَئِمَّةَ الْكُفْرِ": ائمہ جمع ہے اس کا واحد ہے امام بمعنٰی پیشوا، سرغنہ، دین سے پھرنے والے کافروں کے سرغنوں کو قتل کرو، اس سے مراد یہ ہے کہ ہر دین سے پھرنے والے کو قتل کرو بالخصوص سرغنوں کو پہلے قتل کرو تا کہ ان کا زور ٹوٹ جائے۔(٨)

---

(٦) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ٤٦٥

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ٥٠٢ھ) مطبوعہ کراچی، ص ٣٠٤

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ٢، ص ١٠

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ) مطبوعہ مصر، ج ٩، ص ٣٦٩

(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ٢، ص ٩٠٥

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ١، ص ٨١

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ١٥، ص ٢٣٣

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ١٤٠٣ھ)، ج ٥، ص ١٤

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ١٠، ص ٥٨

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ٣، ص ٣٩٣

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ٥، ص ١٩٣

(٨) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ٣، ص ٣٩٢

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ١٠، ص ٥٩

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج ٢، ص ٢

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ٥، ص ١٩٣

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ١٤٠٣ھ)، ج ٥، ص

شانِ نزول:

(۱) یہ آیات مدینہ طیبہ کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئیں، جنہوں نے معاہدہ کر کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی مدد کی۔ (۹)

(۲) روم اور فارس وغیرہ کے لوگوں کے بارے میں بطور پیش گوئی نازل ہوئی۔ (۱۰)

مسائل دینیہ:

﴿۱﴾ اہل قبلہ کا خون، مال، آبرو ایک دوسرے پر حرام ہیں، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کی جان، مال، عزت کی حفاظت بقدر استطاعت فرض ہے، قرآن مجید میں جا بجا اس کی تاکید کی گئی ہے، حجۃ الوداع کے مبارک موقعہ پر سید عالم ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی ہے اور اسے حرم شریف اور ماہ محترم ذوالحجہ کی طرح محترم فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ اہل قبلہ سے مراد وہ مسلمان ہے جو ضروریات دین میں کسی کا منکر نہیں صرف قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے مراد نہیں، کیونکہ ان میں بہت سے وہ ہیں جو ضروریات دین کے منکر ہیں۔ (۱۱)

﴿۲﴾ اگر کوئی کافر یا مشرک اپنے کفر وشرک سے تائب ہو کر مسلمان بن جائے، ارکانِ اسلام کی فرضیت کا اقرار کرے اور حتی المقدور انہیں ادا کرے تو وہ مسلمانوں کا بھائی ہے، اسلام لانے کے بعد اس کی جان، مال، عزت مسلمانوں کے نزدیک قابل احترام ہے، مسلمان ہونے کے اعتبار سے قدیم الاسلام اور نو مسلم برابر

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱

(۱۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۹

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۸۲، ۸۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۷

ہیں، البتہ تقویٰ کی بنا پر ایک دوسرے پر فوقیت ممکن ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ کفر وشرک سے توبہ کے لئے لازمی ہے کہ اسلام کے سوا ہر دین ومذہب سے بیزاری کا اعلان کرے بالخصوص کفر کی اس نوعیت سے، جس پر وہ پہلے تھا، مثلاً نصرانی اگر مسلمان ہونا چاہے تو نصرانیت سے مکمل بیزاری کا اعلان کرے، قادیانی مرزائیت سے توبہ کرکے مسلمان ہوسکتا ہے۔

اسی طرح گناہگار مسلمان اگر گناہوں سے توبہ کرے تو کئے ہوئے گناہوں سے مکمل بیزاری کا اظہار کرے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پرعزم ارادہ کرے۔ (۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۸۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص ۲۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۳۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۱۹۳

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۷

﴿۴﴾ دنیا کے تمام مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں، اخوت دینی کا یہ ہمہ گیر رشتہ رنگ، نسل، زبان، وطن وغیرہ سے ماوراء ہے، عربی، عجمی، کالا، گورا، غریب، امیر، چھوٹا، بڑا اسلامی برادری میں برابر ہیں، کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر، کسی امیر کو غریب پر کوئی فوقیت نہیں، البتہ جو تقویٰ میں زیادہ ہیں وہ دوسرے سے افضل ہیں، آیت مبارکہ میں اس کی وضاحت ہے، نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الآیۃ مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (سورۃ الحجرات آیت، ۱۰)

نیز وضاحت ہوئی اور ارشاد ہوا:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ☆ (سورۃ الحجرات آیت، ۱۳)

بیشک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کے دکھ درد، رنج والم اور پریشانی میں بقدر طاقت حصہ دار بننا لازم ہے، اخوت کا یہی تقاضا ہے، اس سے غافل مسلمان اپنے فرض سے غافل ہے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ کافر اگر مسلمانوں سے کئے ہوئے معاہدے نہ توڑے اور معاہدے کی تمام شرائط کی حفاظت کرے تو مسلمانوں پر بھی اس معاہدے کی پاسداری لازم ہے، بدعہدی اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ (۱۵)

﴿۶﴾ ذمی کافر نے اگر کسی مسلمان کو قتل کر دیا یا مسلمان عورت سے بدکاری کی تو ان حرکتوں سے اس کا ذمہ ساقط نہ ہوگا

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹، ص ۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص ۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۵، ص ۲۲۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۳، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۵۹

(۱۵) ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۲۵۱

گا، اسے اپنے کئے کی سزا ملے گی۔(۱۶)

﴿۷﴾ ذمی اگر معاہدہ توڑ کر دارالحرب میں چلا جائے تو اسے دیگر اہل حرب کی طرح اسلام پیش کیا جائے، اگر قبول کرلے فبہا ورنہ اس سے جزیہ کا معاملہ کیا جائے، اگر وہ مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں تو وہ ذمی ہیں ورنہ شرائط کے مطابق ان سے جہاد جائز ہے۔(۱۷)

﴿۸﴾ جو شخص ہمارے سامنے اپنے ایمان کا اظہار کرے، ضروریاتِ دین اور ارکانِ اسلام کا اقرار کرے تو ہم اسے اپنا دینی بھائی تصور کریں گے، ہم ظاہر امور پر عمل کریں گے، اگر چہ اس کا اعتقاد اس کے ظاہر کے خلاف ہو، ہاں اگر اس کے عمل سے اس کے خلاف ظاہر ہو تو اس کے اسلام کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔(۱۸)

﴿۹﴾ دو قوموں (یا اشخاص) کے درمیان صلح کا معاہدہ ایک عقد کی طرح ہے جس طرح بیع، نکاح، اجارہ وغیرہ عقد ہیں، جب تک عقد باقی ہے اس کے احکام باقی رہتے ہیں، عقد ٹوٹنے سے اس کے احکام بھی ختم ہو جاتے ہیں، کافر نے اگر مسلمانوں سے کوئی عقد کیا یا ذمی ہونا قبول کیا تو مسلمانوں پر اس کی حفاظت فرض ہے، اگر اس نے عقد توڑ دیا تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے ذمہ سے بری ہو گیا، اب اس کی جان، مال، عزت محفوظ نہیں۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ ذمی اگر مسلمانوں کے خلاف لڑے یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے والوں کی مدد کرے، یا دینِ اسلام کی طرف وہ شئ منسوب کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں تو اس کا ذمہ ءِ عہد ٹوٹ گیا، اب وہ خود اور اس کا مال غنیمت بن گیا ہے۔(۲۰)

---

(۱۶) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۲

(۱۷) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۳

(۱۸) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۵

(۱۹) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۶

(۲۰) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۹۰۱

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۸، ص ۱۳

﴿۱۱﴾ ذمی پر لازم ہے کہ وہ ہمارے دینِ اسلام کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں، یہ امر اس کے معاہدہ میں شامل ہے اگرچہ اس کی صراحت نہ کی گئی ہو، ذمی کا دینِ اسلام میں طعن کرنا اس کو ذمہ سے خارج کر دیتا ہے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ اہلِ کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اگر وہ سلام کریں تو جواب میں صرف اتنا کہو: وَعَلَيْكُمْ(۲۲)

﴿۱۳﴾ دینِ اسلام میں طعن کرنے والا قطعاً کافر ہے۔(۲۳)

﴿۱۴﴾ ذمی کے ذمہ حفاظت کو توڑنے والی متعدد اشیاء ہیں، ان میں اگر کوئی ایک امر بھی پایا گیا تو اس کا ذمہ ختم ہو گیا۔

(ا) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر اس طرح کریں جو ان کی شان کے لائق نہیں۔

(ب) کسی مسلمان کو دینِ اسلام سے برگشتہ کریں۔

(ج) رہزنی کریں۔

(د) حربیوں کی مدد کریں۔

(ہ) قرآن مجید میں طعن کریں۔

(و) کسی نبی کی ادنیٰ سی بھی گستاخی کریں۔(۲۴)

﴿۱۵﴾ ذمی کافر اگر مسلمانوں کے خلاف اپنا کیا ہوا صلح کا معاہدہ توڑ دیں اور دینِ اسلام میں عیب جوئی کریں تو اب وہ ذمی نہ رہے بلکہ اب حربی ہیں، مسلمانوں کے لئے ان کے خلاف جہاد کرنا مباح ہے۔

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸۵

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۸۶

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ، ج۲، ص۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۸

ذمی کے معاہدہ ٹوٹنے کے احکام سورہ انفال (آیت ۵۶، ۵۷، ۵۸) میں گزر چکے ہیں۔(۲۵)

﴿۱۶﴾ جو اصول اور فروع صحت واستقامت سے دلیل قطعی سے ثابت ہوں وہ دین کی ضروریات میں شامل ہیں، ان کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جوان کے لائق نہیں یا انہیں حقیر یا ہلکا جاننا اور حقارت واستخفاف سے پیش آنا دین میں طعن ہے، اور یہ کفر ہے، اس سے احتراز فرض ہے۔(۲۶)

﴿۱۷﴾ کافر اگر کفر وشرک سے توبہ کرکے ایمان لے آئیں دینی فرائض وارکان کو ادا کریں تو وہ مسلمانوں کے بھائی ہیں، پھر اگر وہ دوبارہ دین سے روگردانی کریں تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے باغی ہیں، وہ مرتد کہلائیں گے، مرتد کافر سے بدتر ہے، مرتد اگر ارتداد سے توبہ نہ کرے تو اسے تین روز تک قید رکھا جائے اس کے

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص۸۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲، ص۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۳۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۳

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۲

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۵۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۲۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱

شبہات دور کئے جائیں، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے، ہر مرتد کی یہی سزا ہے۔(۲۷)

﴿۱۸﴾ حضور پر نور، امام الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین فخرِ موجودات، باعث تخلیق کائنات سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کی شانِ رفیع کے خلاف بدزبانی، گستاخی، توہین آمیز کلمات کا اظہار، ایسے الفاظ کا استعمال جو آپ کی عظمتِ عظمیٰ کے لائق نہ ہوں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ، نبی الانبیاء، سید الانبیاء اور اسلام کے آئین، اصولوں اور مسلمہ قواعد کے خلاف کھلی بغاوت، اور نا قابلِ معافی جرم عظیم ہے، دنیا کے ہر ملک، آئین، سلطنت، حکومت کا باغی قتل سے کم تر سزا کا حق دار نہیں، حاکم بڑے سے بڑے مجرم کو معاف کر سکتا ہے مگر باغی کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہی حال گستاخ رسول ﷺ کا ہے، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور تصریحات ائمہ مجتہدین کے مطابق اس کا مرتکب، مرتد سزائے قتل کا حق دار ہے۔

امت مسلمہ اس مسئلہ پر بلا کسی اختلاف و تاویل کے متفق ہے، عہدِ خلافتِ راشدہ میں گستاخانِ رسول کے سر قلم کئے گئے اور امت مسلمہ کے دورِ اقتدار و تسلط کے تمام ادوار میں اسی پر عمل ہوتا رہا اور گستاخ رسول کو کبھی کسی رعایت یا نرمی کا مستحق نہیں گردانا گیا، برابر ہے کہ گستاخی کرنے والا یا توہین آمیز کلمات کہنے والا اس کو حلال جانے یا اس کی حرمت کا قائل ہو، گستاخی کی نیت سے کرے یا اس کی نیت نہ ہو، کیونکہ کفر بکنے میں جہالت یا زبان کی لغزش کا عذر قبول نہیں، گستاخی کرنے والے نے وہ کلمات سنجیدہ گفتگو میں استعمال کئے ہوں یا دل لگی کے طور پر، نیز صریح کلمات میں کسی تاویل کو قبول نہ کیا جائے، دیگر مرتدین اور حضور خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب مرتد میں فرق یہ ہے کہ عام مرتدین توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو جائیں گے اور قتل کی سزا سے بچ جائیں گے، کیونکہ انہوں نے صرف حق اللہ کو ادا نہ کیا تھا جو توبہ سے اللہ تعالیٰ

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۵، ص۲۳۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲، ص۳۳۹

معاف فرمادیتاہے، بخلاف گستاخِ رسول (ﷺ کے) کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حق غصب کیا، اگر وہ توبہ کرکے ازسرِنو مسلمان ہوجائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کا حق معاف ہوجائے گا مگر توبہ سے حقوق العباد معاف نہ ہوں گے، اس لئے رسول اللہ ﷺ کے حق غصب کرنے کی بناپر قصاص میں قتل ہوگا، جیسا مسلمان قاتل قصاص میں قتل ہوتا ہے، البتہ فرق یہ ہے کہ اگر بغیر توبہ کئے مرگیا یا قتل ہوگیا تو اس کی میت کافر کی میت کی طرح مردار ہے، اسے مردار کی طرح گڑھے میں دبا دیا جائے اور اگر توبہ کرکے قتل ہوا تو اس کی میت مسلمان میت ہے، مسلمان میت کی طرح اس کے تمام حقوق ادا کئے جائیں، مثلاً غسل، کفن، نماز جنازہ، دفن، دعائے مغفرت وغیرہ۔

یاد رہے کہ دین کی اصل عظمتِ مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانا ہے، جو عظمت مصطفیٰ کا قائل نہیں اس کا دین نہیں۔ ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باُو نرسیدی تمام بولہبی ست

توہین مصطفیٰ کریم ﷺ کے کلمات کا احاطہ مشکل ہے، صرف چند کلمات توہین بطور مثال یہ ہیں، حضور پرنور ﷺ کے چاند سے چمکتے اور سورج سے زیادہ روشن چہرے کے بارے میں یہ کہنا کفر ہے کہ آپ سیاہ رنگ کے تھے، یا آپ ابوطالب کے یتیم تھے، یا ان کا زہد وفقر اضطراری تھا اختیاری نہ تھا، اگر آپ کسی شئ پر قادر ہوتے تو عمدہ کھانے کھاتے، یا جس کا نام محمد ہے وہ کسی شئ کا مالک ومختار نہیں، یا آپ بکریوں کے چرواہے تھے یا عورتوں کی طرف شہوانی میلان رکھتے تھے، آپ کے بال، لباس، نعلین وغیرہ کو بطور تصغیر بطریق اہانت کہے، یا آپ کی چاہت پر اپنی چاہت کو ترجیح دے، وغیرہ (اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ سی گستاخی سے بھی محفوظ رکھے)۔ (۲۸)

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۸۶،۸۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص ۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۹۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۵، ص ۱۵۲

﴿۱۹﴾ کافر کی قسم شرعی قسم نہیں، کیونکہ کافر ایفائے عہد نہیں کرتے ،لہٰذا اگر کسی کافر نے قسم کھائی اور قسم توڑ دی پھر مسلمان ہوا تو اس پر کفارہ نہیں۔(۲۹)

﴿۲۰﴾ شیٔ کی نفی سے مراد بعض اوقات اس کے کمال کی نفی ہوتی ہے ،قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں، مثلاً

لَاصَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّافِی الْمَسْجِدِ(۳۰)

مسجد کے ہمسائے کی کامل نماز نہیں ہوتی مگر مسجد میں۔

لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُذْکَرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ(۳۱)

اس کا وضو کامل نہیں جس نے اس پر اللہ کا ذکر نہ کیا۔(۳۲)

﴿۲۱﴾ نیکی کا راستہ بتانے والے، پیشوا کو اس نیکی پر عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملتا ہے، اسی طرح برائی کا راستہ بنانے والے، پیشوا کو اس برائی کرنے والوں کے عذاب کے برابر عذاب ملتا ہے، اس لئے مومن کو نیکی کا پیشوا بننا چاہئے نہ کہ برائی کا۔(۳۳)

﴿۲۲﴾ ہر فعل میں غرضِ شرعی کو ملحوظ رکھا جائے، اسی طرح جہاد کی غرض وغایت غلبۂ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ اور بدعہد کفار کا زور توڑنا، ہونا چاہئے، ملک گیری، اذیت رسانی، مالِ غنیمت کا حصول، ناموری کا اظہار، ذاتی

---

(۲۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۹

(۳۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن جابر و عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۳

(۳۱) ☆ رواہ الائمہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی ہریرۃ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۳

(۳۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۵، ص ۲۳۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۵۹

(۳۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸۲

انتقام وغیرہ جہاد کی روح کے خلاف ہیں۔(۳۴)

﴿۲۳﴾ قرآن مجید کی آیات کی تفصیل، اوراسی طرح احادیث طیبہ کا ذخیرہ علمائے مجتہدین کے لئے ہیں کہ وہی ان سے استفادہ کر سکتے ہیں، عوام کے لئے علماء ومجتہدین کے اقوال پر عمل کرنا کافی ہے، جیسا کہ طب، حکمت اور ڈاکٹری کی کتابیں طبیبوں، حکیموں اور ڈاکٹروں کے لئے ہیں عوام ان کتابوں سے اپنا علاج نہیں کر سکتے۔(۳۵)

☆☆☆☆☆

(۳۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۲۰

(۳۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۵۸

☆☆☆☆☆

باب(۱۸۶):

﴿ترغیب جہاد﴾

﴿غیر مسلموں سے ترک موالات﴾

﴿حجیت اجماع امت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،۱۶)

کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

حل لغات:

"اَنْ تُتْرَكُوْا": تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

مراد یہ ہے ''جہاد کا حکم نہ دے کر تمہیں مہمل چھوڑ دیا جائے گا'' کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو؟ ایسا نہیں ہوگا۔(۱)

''وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ'': اس آیت میں ''علم'' سے مراد بتانا، کسی کو پہچان کرانا ہے، گویا علم مشاہدہ مراد ہے، قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ معنٰی یہ ہے کہ اورابھی اللہ تعالٰی نے پہچان نہ کرائی ان کی جو ... (۲)

''وَلِیْجَۃً'': وَلَجَ یَلِجُ وُلُوْجًا کا معنٰی ہے داخل ہونا، کسی تنگ جگہ میں داخل ہونا۔

وَلِیْجَہ کا معنٰی ہے راز دار، بھیدی، اپنی قوم (یا اہل) کے سوا کسی اور کو اپنا معتمد علیہ بنانا، صاحبِ سِرّ، اندرونی راز دار، جس پر اپنے ضمیر کے خفیہ راز ظاہر کرو گے۔(۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۱۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۹۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۶۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
(۲) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۴۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۹۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۶۳
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص۱۳۹
(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۳۹۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۵۳۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۱۵۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۲،ص۱۱۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص۸۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۱۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۸۸
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۴۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۹۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۶۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۱۹۲
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص۱۳۹

آیت سے مراد یہ ہے کہ جہاد کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ صادق کو کاذب سے اور مومن کو منافق سے الگ کردے گا، مومن وہ ہے جو خوش دلی سے، اللہ کا حکم مانتے ہوئے جہاد میں شریک ہوگا، اللہ تعالیٰ جل وعلا اس کے محبوب رسول ﷺ اور مومنوں کے سوا کسی کو اپنا معتمد علیہ، راز دار نہیں بنائے گا، ان کے سوا اوروں سے دوستی، مُوانست اور مُوالات نہیں رکھے گا اور ان تک اپنے راز نہیں پہنچائے گا، یہ تمام مذکورہ امور سچے مومن کی شان کے لائق نہیں۔

شانِ نزول:

(۱) دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد بعض مومنوں نے جہاد کی مشقت کو ناگوار سمجھا، انہیں بتایا گیا امتحان ہی سے کھرے کھوٹے میں تمیز ہوگی۔(۴)

(۲) یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آیت منافقین کو تنبیہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے، کہ تم نے مؤمنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ہم راز بنا رکھا ہے یہ تمہارے لئے مفید نہیں تم اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے، اللہ تعالیٰ تمہارے کرتوتوں کو جانتا ہے۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد فرض ہے، قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس کی بار ہا تاکید فرمائی گئی ہے، دیگر فوائد کے علاوہ جہاد کا ایک فائدہ یہ بھی ہے اس سے سچے مومن اور منافق کی پہچان ہوجاتی ہے۔(۶)

(۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۰،ص ۶۳
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵،ص ۱۹۲

(۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۰،ص ۱۹۶
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵،ص ۱۹۲

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۳،ص ۸۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج ۵،ص ۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۲،ص ۳۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۶،ص ۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۲،ص ۲۲۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئته، ج ۳،ص ۳۹۶
تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۰،ص ۶۳

﴿۲﴾ جس طرح حضور سید عالم مطاع العالمین ﷺ کی اتباع اور اطاعت لازم ہے، اسی طرح مومن پر جمہور مومنین کے راستہ کی اتباع لازم ہے، جمہور امت کی مخالفت منع ہے۔(۷)

﴿۳﴾ اجماعِ امت دلیل شرعی ہے، اس کی اتباع لازم ہے، اس کی مخالفت بے دینی اور گمراہی ہے، کتاب وسنت نے اجماعِ امت کے دلیل شرعی ہونے کی متعدد مقامات پر صراحت فرمائی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢبَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَسَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۔ وَسَآءَتْ مَصِيْراً ☆

(سورۃالنساء آیت،۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔(۸)

﴿۴﴾ مومنوں کو مومنوں کے سوا اوروں میں مل جل کر رہنا، امور دین میں ان کے سے طریقے اپنانا، ان کی دوستی اور ان کو اپنا راز دار و معتمد علیہ بنانا منع ہے، غیر مسلموں سے ترک موالات، ترک مخالطت اور ترک موانست کی قرآن وحدیث میں بارہا تاکید ہوئی ہے، اسی سلسلہ کا ایک ارشاد ربانی یہ ہے۔

يٰـاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَايَاْلُوْنَكُمْ خَبَالاً ۔ وَدُّوْامَاعَنِتُّمْ ۔ قَدْبَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۔ وَمَاتُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۔ قَدْبَيَّنَّالَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ☆

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے، ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے، بیر ان کے باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں بڑا ہے، ہم

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ (سورۃ آل عمران آیت، ۱۱۸) (۹)

﴿۵﴾ مسلمانوں کے خفیہ راز غیر مسلموں کو پہنچانا اور اس کی اجرت لینا حرام ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اسلامی سلطنت کے اہم مناصب، اعلیٰ عہدوں اور راز دارانہ امور میں شامل کرنا جائز نہیں، اس سے مسلمانوں کی داخلہ اور خارجہ پالیسیوں کے ناکام ہونے کا اندیشہ ہے۔ (۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه 'مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۲۳

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دارالفکر بیروت، ج۴، ص۱۳۹

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۹۶

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۹، ص۸۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۴۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص۱۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۹۶

﴿۷﴾ امتحان اور مشکل امور سے پہلوتہی اور ناگواری سچے مومن کی شان کے خلاف ہے، بڑے امتحان میں کامیابی بڑے درجہ کی ضمانت ہے، امتحان اور آزمائش سے صادق اور کاذب، مومن اور منافق میں امتیاز ہو جاتا ہے، اس لئے مومن کو جہاد اور اسلامی تکالیف شاقہ سے پہلوتہی کرنا جائز نہیں، دنیا دار العمل ہے اس میں عمل سے جی چرانا اور آرام طلبی محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ (۱۲)

﴿۸﴾ کائنات کا کوئی ذرہ اور ارادہ علمِ الٰہی سے مخفی نہیں ہے، وہ ہر شئ سے باخبر ہے، جو کچھ ہو چکا، ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے سب اس کے علم میں ہے، جو اس کے علم میں نہیں اس کا وقوع محال ہے اور جس کا عدمِ وقوع محال ہے اس کے علم میں ہے، اس کی ذات کی طرح اس کی صفت علم بھی واجب اور قدیم ہے، وہ بندے کی نیت اور ارادے کو بھی جانتا ہے، اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ عبادات، معاملات اور جہاد میں اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کا خواہاں رہے، اپنے باطن کو ظاہر کے مطابق رکھے تاکہ اس کی اور اس کے محبوب کی رضا کا حاصل رہے، اعمال میں اخلاص، جہاد میں اطاعت الٰہی کی نیت ہو، غنیمت، ناموری، ملک گیری سے جہاد، جہاد نہیں فساد بنتا ہے، نفاق، ریا، کفار سے ریشہ دوانی، طریقِ دین کی مخالفت سے دور رہے، مال و جان کو امرِ الٰہی سے اسی کی راہ میں صرف کرے تاکہ مقصودِ حقیقی حاصل ہو۔ (۱۳)

اے رب کریم! اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کے طفیل ہمارے اعمال میں اخلاص وللّٰہیت کی توفیق انیق ارزاں فرما۔

☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص۸۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۳۴۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۳۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۱۶، ص۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص۲۲۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی۔ ج۵، ص۱۹۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۳، ص۴۹۱

باب (۱۸۷) :

﴿تعمیرِ مساجد کا مفہوم واہمیت﴾

﴿اور اس میں مشرکین کا کردار﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ☆ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ☆ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ☆

(سورة التوبة آیات ۱۷، ۱۸، ۱۹)

مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں، خود اپنے کفر کی گواہی دے کر، اِن کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے، اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے، اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم

کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں، تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرائی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

حل لغات:

"مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ": مَاكَانَ میں استحقاق، اہلیت اور جواز کی نفی ہے، اور مشرک سے مراد ہر کافر ہے خواہ کسی ملّت کا ہو، یہودی، نصاریٰ، ہنود، بت پرست، مدعیِ اسلام جو درحقیقت کافر ہو۔
یعنی کسی کافر کو حق نہیں پہنچتا اور کسی کافر کے لئے جائز نہیں۔ (۱)

"اَنْ يَّعْمُرُوْا": عِمَارَۃٌ مصدر سے بنا ہے، جس کا معنٰی ہے تعمیر کرنا، آباد کرنا۔ (۲)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۸۴۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص۳۴۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ص۲، ص۳۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۴۳۰

مسجد کی صوری اور معنوی آبادی کی تمام صورتوں کو ''مسجد کی آبادی'' کہا جاتا ہے۔(۳)

''مَسٰجِدَ اللّٰه'' : مَسَاجِد جمع ہے، اس کا واحد مَسْجِد ہے، تمام مسجدیں اگر چہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی ہیں مگر لفظ ''اللہ'' کی اضافت ان کی بزرگی اور شرافت کے اظہار کے لئے ہے۔

''مساجد اللہ'' سے مراد اس مقام پر بیت اللہ شریف ہے، جس میں کعبہ معظّمہ واقع ہے، اس ایک مسجد کو جمع سے تعبیر کرنے میں متعدد حکمتیں ہیں۔

مثلاً یہ اتنی عظیم المرتبت ہے کہ اس کی آبادی گویا تمام مساجد کی آبادی ہے۔

دنیا میں یہ واحد ایسی مسجد ہے کہ ہر سمت: شمال، جنوب، مشرق، مغرب کو منہ کر کے اس میں نماز ادا کرنا ممکن ہے، گویا اس کا ہر گوشہ اطراف عالم کی مساجد میں سے ایک مسجد ہے۔(۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷ ومابعد

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷ ومابعد

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۴۰

(۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۵

"شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ": خود اپنے کفر کی گواہی دے کر۔

یعنی ان میں کفر کی علامات ہیں اگر چہ وہ اس کا زبانی اقرار نہیں کرتے۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ کافر جب تک کفر پر قائم رہے بیت اللہ شریف اور دیگر مسجدوں کو تعمیر کرنے اور آباد کرنے کا اہل نہیں، کافر کو مسجد کی ملکیت، تعمیر، تولیت اور تصرف کا اختیار نہیں۔(۵)

"وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ": اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، یعنی دینی اُمور میں ان کی خشیت صرف اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے، باقی رہی جبلّی خشیّت، فطری خوف، مثلاً موذی جانور، درندوں وغیرہ کا خوف، تو منافی ایمان نہیں۔(٦)

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ج۸،ص ۸۹
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهره ازهر، ج١٦،ص۷
☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۵،ص۱۹۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۴۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۹

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان۔ج۸،ص ۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۹۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۵،ص۱۹۸

"سِقَایَۃَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الۡمَسۡجِدِالۡحَرَامِ":

سِقَایَۃٌ اور عِمَارَۃٌ مصدر ہیں ان کا لغوی معنٰی ہے پانی پلانا اور تعمیر کرنا۔

سقایہ سے مراد ہے وہ برتن، جس میں پینے کا پانی بھرا جاتا ہے، سبیل، مٹکی۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ حاجیوں کو پلانے والے، بیت اللہ شریف کو آباد کرنے والے ان کے برابر نہیں جو اللہ وحدہ پر ایمان لائے، فرائض اسلام ادا کئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے، یہ دونوں گروہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔

شانِ نزول:

(۱) غزوۂ بدر میں جو کافر قیدی ہوئے ان میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ ابھی تک ایمان نہیں لائے تھے، غازیانِ بدر بالخصوص حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے انہیں ملامت کی، کہ تم نے سرکار آقا و مولیٰ ﷺ کی قرابت کا پاس بھی نہ کیا، قطع رحمی کرتے ہوئے آپ کے خلاف قتال کیا، مشرکین کی معاونت کی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے ہماری برائیاں تو گنی ہیں، ہماری خوبیوں پر نظر ہونی چاہیے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! تمہاری خوبیاں کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہم حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، غلام آزاد کرتے ہیں، اس پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں، جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس خیال کی تردید کی گئی کہ کفر ہوتے ہوئے کوئی نیکی، نیکی ہوتی ہے؟ کفر تمام نیکیوں کو باطل کر دیتا ہے۔(۷)

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۶، ۲۰۱
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۵، ص۱۴۰

(۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز چند صحابہ مسجد نبوی شریف میں منبر مبارک کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے، بعض نے فرمایا، حاجیوں کو پانی پلانا بڑی نیکی ہے، بعض نے فرمایا، مسجد حرام شریف کی خدمت بڑی نیکی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ سب سے بڑی نیکی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، منبر رسول ﷺ کے پاس شور نہ کرو، آج میں حضور آقا و مولیٰ سرکار ابد قرار ﷺ سے دریافت کرلوں گا، دریافت کرنے پر حضور سید عالم ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لانے والا، نماز قائم کرنے والا، زکوٰۃ ادا کرنے والا، جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کی نیکی حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی خدمت سے بڑی ہے۔ (۸)

مسائل شرعیہ :

(۱) کفر (العیاذ باللہ) عبادات اور نیکیوں کے اُخروی اجر و ثواب کو باطل کر دیتا ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات، احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہ مسئلہ واضح ہے، نیکیاں کفار کو فائدہ نہ دیں گی اور نہ ان پر آخرت میں ثواب مرتب ہوگا نہ ان کے عذاب میں نیکیوں کے باعث تخفیف ہوگی، البتہ بعض کافر بعض سے سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے، والدین کی خدمت، بھوکوں کو کھانا کھلانا، مہمان نوازی، رفاہِ عامہ کے کام، سبیل، مسجد کی تعمیر، غلام آزاد کرنا بلکہ بیت اللہ شریف کی خدمت کفر کی موجودگی میں بے کار ہیں، نیکی پر اجر کی بنیاد اور اولین شرط ایمان ہے، مومن کو اپنے ایمان کی حفاظت لازم ہے۔ (۹)

(۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۶۷
(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۹۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۱۹۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۴
☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۹۲
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ، ج ۵، ص ۱۹
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۲۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۲۵

﴿۲﴾ علامات کفر میں سے اگر ایک علامت کفر کسی میں پائی جائے تو وہ کافر ہے، اگر چہ وہ اپنے کفر کا اقرار نہ کرے بلکہ کفری علامت کی موجودگی میں اس کا کفر سے انکار بھی فائدہ مند نہیں، اس کی علامت ہی اس کے کفر کی گواہی ہے، مشرکین مکہ زمانہ جاہلیت میں طواف بیت اللہ کے دوران بتوں کو سجدہ کرتے، تلبیہ میں پڑھتے۔

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ اِلَّاشَرِیکَ ھُوَ لَکَ تَملِکُہٗ وَمَامَلَکَ (۱۰)

﴿۳﴾ جو شخص مسجدوں کو آباد کرتا ہے، نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، جب تک اس میں کوئی علامت کفر ظاہر نہ ہو، اس کے بارے میں حسن ظن رکھنا اور اس کے ایمان کی گواہی دینا جائز ہے، اگر چہ یہ امر حتمی وقطعی نہیں۔(۱۱)

﴿۴﴾ کوئی کافر، مشرک، مرتد مسلمانوں کی مسجد کا مالک، قابض، متصرف، متولی نہیں ہوسکتا، مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی صورت میں اس کے قبضہ وتصرف تولیت سے مسجد کو آزاد کرائیں، اسی طرح اگر کوئی کافر کسی عبادت گاہ کو مسجد کے نام وہیئت پر بنانے کا ارادہ کرے تو اسے روک دیا جائے، کفر اور مسجد کی تعمیر وآبادی دو متضاد

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۸

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص۱۴۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۳۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۱۹

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص۹۰۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۴۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۲۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص۱۹

اشیاء ہیں، یہ دونوں جمع نہیں ہوسکتیں، قرآن مجید نے نہایت صراحت سے یہ مسئلہ بیان فرمادیا ہے۔(۱۲)

نوٹ: راقم السطور فقیر قادری غفرلہ کے مقالہ ''کافر مسجد کا متولی نہیں ہوسکتا'' میں مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) کافر کو مسجد کی تعمیر سے روک دینے میں یہ امور شامل ہیں۔

(ا) جدید مسجد بنانا۔

(ب) قدیم مسجد کے منہدم حصہ کو از سر نو بنانا۔

(ج) مسجد کی مرمت۔

(د) مسجد کی تعمیر میں مالی معاونت وغیرہ۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۹۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اللدلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۵، ص۱۴۰

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

﴿۶﴾ اگر کوئی کافر مسجد بنانے کی وصیت کر جائے تو اس کی وصیت قبول نہ ہوگی، اسی طرح کسی کافر کا مال مسجد کی تعمیر، مرمت، تزئین وغیرہ میں استعمال کرنا جائز نہیں، اسی پر اجماع امت ہے۔(۱۴)

﴿۷﴾ کافر مسجد میں داخل ہونے کے اہل نہیں، کیونکہ مسجد شعائر اسلام سے ہے، شعائر اسلام میں کفر کی مداخلت جائز نہیں، پس اگر کافر مسجد میں بغیر اذن کے داخل ہو تو وہ تعزیر کا مستوجب ہے، البتہ اگر اذن لے کر داخل ہوا تو اس پر تعزیر نہیں ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ کافر حج نہیں کر سکتا، کیونکہ حج میں بیت اللہ کا طواف شامل ہے اور کافر کا مسجد میں داخلہ جائز نہیں۔(۱۶)

﴿۹﴾ افضلیت کے اعتبار سے سب سے افضل مسجد، مسجد حرام (بیت اللہ شریف)، پھر مسجد نبوی شریف، پھر مسجد اقصیٰ شریف، پھر ہر شہر کی قدیم مسجد، پھر جامع مسجد، پھر شارع عام پر واقع مسجد، پھر مسجد بیت، اسی ترتیب سے ان میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ عورتیں صرف مسجد بیت (گھر میں کسی کونہ کو نماز کے لئے مخصوص کر لینا) میں اعتکاف کر سکتی ہیں، جب کہ اس کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں مردوں کا اعتکاف کرنا جائز ہے۔(۱۸)

﴿۱۱﴾ جس نماز میں جماعت مشروع ہے اس کا مسجد میں ادا کرنا گھر میں ادا کرنے سے افضل ہے، گھر میں نماز با جماعت پڑھنے سے مسجد میں جماعت سے ادا کرنا افضل ہے۔(۱۹)

---

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۱۹۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۹۸

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۹۸

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۸۹

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۹۷
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۴۰

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۹۷

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص۳۹۸

﴿۱۲﴾ فرض پنجگانہ، جمعہ، عیدین کی نماز جماعت سے پڑھنا واجب ہے، بلا عذر اس کا تارک فاسق ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ مومن صاحبِ نصاب، عاقل بالغ پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور اس کے لئے مسجد کی تعمیر و مرمت کرنا مستحب اور کارِ ثواب ہے۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ مسجد کی تعمیر و ترقی، تزئین اور اس کی ضروریات پوری کرنے میں صرف مالِ حلال صَرف کرے، حرام کا مال مسجد کے تقدس کے خلاف ہے، یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں اپنے مکان کے سامنے اپنے صَرف سے ایک مسجد تعمیر کی تھی جو بیت اللہ اور مسجد اقصیٰ کے بعد دنیا میں سب سے پہلی مسجد تھی۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ مستحب یہ ہے کہ فرشِ زمین، بوریا، گھاس وغیرہ پر سجدہ کرے، نرم فرش، چٹائی، قالین اور دری وغیرہ پر نماز ادا کرنے میں حرج نہیں جب کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر جم جائے، دبانے پر مزید نہ دبے۔ (۲۳)

﴿۱۶﴾ اطمینانِ نفس سکونِ قلب مسجد کی آبادی، مسجد میں زیادہ دیر ٹھہرنے، عبادات، تلاوت، اذکار و اوراد میں مشغول رہنے سے نصیب ہوتا ہے، حدیث شریف میں اس کی تائید موجود ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَالسَّمَکِ فِی الْمَآءِ (۲۴)

---

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۸

(۲۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۸

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۴۱

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۳۹۸

(۲۴) ☆ کشف الخفا للعجلونی، ج۲، ص ۲۰۶

بحوالہ الموسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۸، ص ۶۴۸

مومن مسجد میں ایسا ہے جیسے پانی میں مچھلی۔

اس لئے بندۂ مومن کو اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گذارنا چاہئے۔(۲۵)

﴿۱۷﴾ مسجد میں ذکرواذ کار میں تلاوت قرآن مجید، اورادواشغال ماثورہ، درس وتدریس قرآن وحدیث وفقہ اور دیگر علوم اسلامیہ ہیں، جو بندۂ مومن قرأت وتدریس میں زندگی صَرف اور وقف کر دیتا ہے، وہ شریعت اور طریقت میں امام بن جاتا ہے، فضائل علمیہ وعملیہ کا جامع اور دنیوی امور سے بے نیاز ہو جاتا ہے، اگر کوئی بندۂ مومن یہ مرتبہ حاصل کر لے یا حاصل کرنے میں مشغول ہو جائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے دینی ودنیوی حاجات کا ضامن ہو جاتا ہے۔(۲۶)

﴿۱۸﴾ مومن کے لئے لازم ہے کہ ایمان اور اعمال حسنہ کے باوجود رب تعالیٰ کے فضل وکرم کا امیدوار رہے، اپنے اعمال اور حسنات پر فخر نہ کرے۔(۲۷)

﴿۱۹﴾ دینی امور میں بندۂ مومن صرف اپنے رب تعالیٰ سے ڈرتا ہے، نہ معلوم، وہ قبول ہوں یا رد کر دیئے جائیں، نیز وہ دینی امور کی ادائیگی میں مخلوق کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتا، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اسے دینی

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۶

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۴

(۲۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۹۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۲۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۲۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۲۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۱

امور کی انجام دہی سے روک نہیں سکتی، دنیوی مصائب وآلام اورعواقب سے خوف اس کے ایمان کے منافی نہیں۔(۲۸)

﴿۲۰﴾ سیدالانبیاء امام المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین محبوب رب العالمین حضور پرنور سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پرایمان لانا تکمیل ایمان کا باعث بلکہ حقیقی ایمان کی علامت ہے، آپ پرایمان لائے بغیرکوئی شخص اللہ تعالیٰ پرایمان نہیں لاسکتا، ایمان باللہ اورایمان بالرسول لازم وملزوم ہیں، یہ ایک دوسرے سے جدانہیں ہوسکتے، اس لئے بندۂ موحد بننے کی بجائے بندۂ مومن بنیں تاکہ ایمان مکمل ہو، عبادات کی شرط پوری ہواوران پراجرمرتب ہو۔ بندۂ مومن کے کلمہ، شہادت، اذان، اقامت، نماز، خطبہ وغیرہ میں دونوں پرایمان کاذکرموجود ہے۔(۲۹)

---

(۲۸)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۹۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲۔
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهٰ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۴۵۴
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۹۸
- ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٰ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۱۹۸
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهٰ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۹
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
- ☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۴۱
- ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص ۱۹
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص ۲۶

(۲۹)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸،ص ۹۰
- ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶،ص ۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهٰ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۲۲
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۳۹۸
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص ۲۶
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهٰ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۲۹
- ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللهٰ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص ۳۹۸
- ☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص ۴۵۵

﴿۲۱﴾ مسجد کی تعمیر و آبادی میں بہت سے امور شامل ہیں، ان سب کی ادائیگی، انتظام و انصرام، تولیت و تصرف صرف مومن ہی کا حق ہے، کافر اس حق سے محروم ہے، تعمیر کی دو انواع ہو سکتی ہیں۔

(ا) تعمیر صوری

(ب) تعمیر معنوی

تعمیر صوری میں متعدد امور شامل ہیں۔

(ا) ضرورت پر کسی جگہ نئی مسجد بنانا۔

(ب) مسجد قدیم کی توسیع۔

(ج) مسجد قدیم کی مرمّت۔

(د) مسجد قدیم کے منہدم یا قابل منہدم حصہ کی دوبارہ تعمیر کرنا۔ وغیرہ۔

مسجد کی تعمیر صوری بڑے اجر کا باعث اور علامتِ ایمان ہے، قرآن مجید نے اس کو واضح کر دیا ہے، احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ اسی پر دال ہیں، عہد صحابہ سے لے کر آج تک مسجد بنانا اور آباد کرنا مسلمانوں کا طریقہ متوارثہ رہا ہے، دنیا کی بے شمار، لاتعداد مساجد اس حقیقت کو واضح کر رہی ہیں، ایک حدیث میں ہے۔

سَبْعٌ یَّجْرِیْ لِلْعَبْدِ اَجْرُھُنَّ وَھُوَفِیْ قَبْرِہٖ بَعْدَمَوْتِہٖ : مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اَوْاَجْرٰی نَھْرًا، اَوْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْغَرَسَ نَخْلاً، اَوْبَنٰی مَسْجِدًا، اَوْوَرَّثَ مُصْحَفًا، اَوْتَرَکَ وَلَدًایَسْتَغْفِرُ لَہٗ بَعْدَمَوْتِہٖ (۳۰)

سات آدمیوں (کے اعمال) کا اجر ان کی موت کے بعد، قبر میں بھی جاری رہتا ہے، جس نے کسی کو پڑھایا، یا نہر جاری کی، یا کنواں کھدوایا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا قرآن مجید ترکہ میں چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد بھی اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے۔

(ہ) صوری تعمیر کے خوبصورت، حسین اور نادر روزگار نمونے دنیا بھر میں موجود ہیں، موجودہ مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف تو عدیم النظیر مثالیں ہیں۔

(۳۰) ☆ رواہ البزار و سمویہ عن انس
☆ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۵۰

معنوی تعمیر میں متعدد امور شامل ہیں۔

(و) مسجد کو صاف ستھرا رکھنا، اس کے ماحول کو خوشگوار بنانا، مسجد میں خوشبو وغیرہ کا اہتمام کرنا۔

(ز) عمدہ فرش بچھا کر زینت دینا۔

حضور سید عالم ﷺ کے زمانہء اقدس میں مسجد کا فرش مٹی کا تھا، پھر کنکریاں بچھادی گئیں، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مسجد نبوی میں چٹائی بچھائی، اس لئے آج مساجد میں صفیں، دریاں اور خوبصورت قالین بچھائے جاتے ہیں، یہ چیزیں دورِ صحابہ میں نہ تھیں۔

(ح) مسجد کی در و دیوار، چھتوں، میناروں میں سفیدی، رنگ و روغن کرانا تا کہ اس کے حسن میں اضافہ ہو۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک نے دمشق کی جامع مسجد میں، شام کے خراج سے تین گنا رقم تعمیر پر خرچ کی۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے مسجد اقصیٰ کو خوبصورت بنایا، اس کے گنبد پر کبریت احمر نصب فرمایا۔

(یاد رہے کہ کبریت احمر، سرخ گندھک اس دور میں سب سے عزیز و گراں شئ تھی)

وہ کبریت احمر میلوں تک روشنی دیتا تھا، بارہ مربع میل میں رات کے وقت عورتیں اس کی روشنی میں سوت کات لیتی تھیں، بخت نصر نے جب اسے ویران کیا تو اس کے سونے چاندی کی قندیلوں اور جواہرات کو ایک لاکھ ستر بیلوں پر لاد کر بابل میں لے آیا۔

(ط) مسجد میں روشنی کا عمدہ انتظام، تا کہ عبادت و ریاضت، ذکر و اذکار، تلاوت اور درس و تدریس میں مشغول حضرات کی دل جمعی کا سامان ہو، آنے جانے اور پڑھنے پڑھانے میں دقت نہ ہو۔

مسجد نبوی شریف میں سب سے پہلے حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے سفر تجارت سے واپسی پر بدیس سے قندیلیں اور ان کا متعلقہ سامان لے کر حاضر کیا، مسجد شریف کا نورانی ماحول ملاحظہ فرما کر حضور سرور عالم ﷺ نے اظہارِ مسرت فرمایا اور اپنے غلام تمیم الداری کو دعا دی۔

نَوَّرْتَ مَسْجِدَنَا، نَوَّرَ اللّٰہُ عَلَیْکَ

تو نے ہماری مسجد کو منور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ تجھے (اور تیری قبر کو) نور سے معمور کر دے۔

اس سے پہلے اولوالعزم رسول سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے مسجد اقصیٰ ایک ہزار سات سو سونے کی قندیلوں کو چاندی کی زنجیروں سے لٹکایا۔

بدعات حسنہ اگر مقصود شرع کے موافق ہوں تو سنت کے درجہ میں ہوتی ہیں، مسجد میں قندیلیں روشن کرنا، اور آج بجلی کے دور میں ٹیوب لائٹ، قمقمے اور دیگر روشنی کے ذرائع اختیار کرنے کا یہی حکم ہے۔

عبادت گذاروں، تلاوت کرنے والوں، درس وتدریس میں مصروف عابدوں زاہدوں اور رب کے فرمانبردار بندوں کے لئے شدید موسمی اثرات سے حفاظت کی خاطر بجلی کے پنکھوں، ایرکولر، ایرکنڈیشن، ہیٹر وغیرہ اسی اصول کے مطابق جائز اور باعث اجر ہیں۔

دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اور مبارک مساجد، مسجد حرام شریف اور مسجد نبوی شریف میں یہ تمام سہولیات دستیاب ہیں، بلکہ اس کی دیگر اور ضروریات مثلاً بیماری کی صورت میں فوری امداد کی ادویات اور راہنمائی کے دفاتر بھی موجود ہیں، ان سب کا مقصد عابدوں کو سہولت مہیا کرنا ہے۔

اسی طرح اولیاء اللہ، علماء راسخین اور صلحاء امت کے مزارات پر عمارت بنانا اور زائرین کو سہولیات مہیا کرنا جائز ہے، ان کے مزارات پر روشنی، پانی، بجلی، رہائش، خوراک وغیرہ کی سہولیات کا انتظام کرنا جائز ہے، اس سے مقربانِ بارگاہِ رب العزت کی تعظیم وعظمت ظاہر ہوتی ہے اور یہ مقصودِ شرع ہے۔

(ی) مسجد میں کثرت سے آنا جانا، وہاں کا قیام، عبادت، اعتکاف، درس وتدریس علوم شرعیہ، ذکر واذکار کے حلقے، وعظ ونصیحت کی مجالس منعقد کرنا اور قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر، اسلامی تاریخ، سیرت النبی، سیرت صحابہ اور دیگر علوم اسلامیہ کی کتابیں مہیا کرنا بھی مسجد کی تعمیر میں شامل ہیں، مسجد نبوی شریف میں واقع اسلامی کتابوں کا نادر ذخیرہ اور دار المطالعہ اس کی عمدہ مثال ہے۔

(ک) مسجد کی ان چیزوں سے حفاظت کرنا، جو بنائے مسجد کے مقاصد کے خلاف ہو، مثلاً مسجد میں دنیوی باتیں، خرید وفروخت کرنا، گم شدہ اشیاء کا اعلان کرنا، بدبودار شئ استعمال کر کے مسجد میں آنا، کہ اس سے نمازی

پریشان ہوں گے، کافروں اور بدمذہبوں کو مسجد میں آنے سے روکنا تاکہ نمازیوں کی عبادت اور عقائد منتشر ہوں، ان سب امور سے مسجد کی حفاظت مقاصد شرع اور مقاصد بنائے مسجد ہے، مذکورہ بالا تمام امور تعمیر مسجد میں شامل ہیں، ان کا حق صرف مسلمانوں کو حاصل ہے، کسی کافر کو ان میں مداخلت یا تصرف کا حق شریعت میں نہیں۔(۳۱)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۹۷ و مابعد
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۱۹۷

☆☆☆☆☆

باب(۱۸۸):

﴿کافروں سے دلی دوستی حرام ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،۲۳)

اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

حل لغات:

"اَوْلِيَآءَ": جمع ہے اس کا واحد وَلِیّ ہے، وَلِیّ کثیر معنوں میں استعمال ہے، مثلاً مُحِبّ، صدیق، مددگار، سلطان، متصرف، مالک، رازدار، غلام، آقا، قریب، ہمسایہ، حلیف، متولی، وِلایت والا، رب، ناصر، انعام کرنے والا، جس پر انعام کیا جائے، تابع، سُسر وغیرہ۔(۱)

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۱۰، ص۳۹۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج۲، ص۱۵۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی، ص۵۳۳
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت، ص۴۹۶

آیت مبارکہ میں اس سے مراد دلی دوست، راز دار ہیں۔(۲)

''**اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ**'': اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں، اس سے مراد یہ ہے کہ کفر پر اصرار کریں اور ایمان لانے پر، کفر پر قائم رہنے کو ترجیح دیں۔(۳)

''**الظّٰلِمُوْنَ**'': ظلم کا معنیٰ ہے، کسی شئ کو اس کی اصل جگہ پر نہ رکھنا۔(۴)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مومنین سے محبت کرنے اور راز دار بنانے کا حکم فرمایا ہے، جو کوئی مومنین کے علاوہ کافروں کو دوست رکھے اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم اس کے اصل مقام پر نہ رکھا، وہ ظالم ہے۔

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں متعدد روایات مروی ہیں، صحیح تر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کے ذریعے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ تمہاری دوستی اور قرابت صرف مسلمانوں سے ہو، ان کے علاوہ کافروں کو اپنا دوست اور قریبی نہ بناؤ، وہ کبھی بھی تمہارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔(۵)

---

(۲) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۲۴
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۲۰۴
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۰، ص ۷۰

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۳۴۲
☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۲۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۰، ص ۷۰

(۴) ☆ احکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۰۷
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۰، ص ۷۰

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۶، ص ۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۲۴
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۴۰۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کافروں سے دلی دوستی (مُوالات) مذہبی معاملات میں ان کی امداد کرنا، ان سے مدد لینا، ان کو اپنا رازدار بنانا اور اپنے امور ان کے سپرد کرنا حرام ہے، ان سے بیزاری ظاہر کرنا، ان کی عزت وتکریم نہ کرنا واجب ہے، کافر اگرچہ نسبی قرابت دار مثلاً باپ، دادا، اولاد، بھائی، چچا، ماموں، سُسر کیوں نہ ہو، حربی کافر سے معاشرتی مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) لازمی ہے، کافروں سے دوستی رکھنا اور ان کی تعظیم وتکریم منافقین کا وطیرہ ہے، مسلمان کو اس سے اجتناب لازم ہے۔(۶)

﴿۲﴾ وہ کافر جو لاعلمی کی وجہ سے کفر پر قائم ہے اس کے ایمان لانے کی توقع ہو تو اس سے حسنِ سلوک جائز ہے، مقاطعہ صرف اس کافر سے ہے جو اپنے کفر پر اصرار کرتا ہے، معروف طریقہ سے ان کی صحبت جائز ہے، تاکہ وہ اسلامی اخلاق سے متاثر ہو کر ایمان دار بن جائیں۔(۷)

﴿۳﴾ ماں باپ اگر کافر ہوں (نعوذ باللہ) تو دلی دوستی اور احترام اگرچہ منع ہے مگر ان کی خدمت، ان کے ساتھ احسان

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۳۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۹۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۰۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۰

(۷) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۰

کا برتاؤ اور حقوق پدری (والدین ہونے کے اعتبار سے ان کے حقوق) ادا کرنا جائز بلکہ واجب ہے، قرآن مجید اور حدیث صحیح میں یہ حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۚ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ☆ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ☆

(سورۃ لقمٰن آیات، ۱۴، ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا، آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان، اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا، پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما خدمت اقدس حضور انور ﷺ میں حاضر آئیں اور عرض کی:

قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا سْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي، قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ (۸)

میری والدہ میرے پاس آئیں حالانکہ وہ مشرکہ تھی میں نے حضور اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا اور میں نے مزید عرض کی کہ وہ اسلام کی طرف مائل نہیں، میں نے پوچھا کہ میں

(۸) رواہ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر، ج ۱، ص ۳۵۷
ورواہ ایضاً فی کتاب الجزیۃ و کتاب الادب
ورواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ و احمد فی مسندہ، ج ۲، ص ۳۴۴، ۳۴۷، ۳۵۵

اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں، آپ نے فرمایا: اپنی ماں سے صلہ رحمی کر (اس کے ماں ہونے کے اعتبار سے جو حقوق تجھ پر لازم ہیں ان کو ادا کر)۔ (۹)

﴿۴﴾ اگر کافر کے اسلام لانے کی امید ہو تو اس سے حسنِ سلوک جائز ہے، معاشرتی مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) ان کافروں سے ہے جو اپنے کفر پر اصرار کریں۔ (۱۰)

﴿۵﴾ اگر کوئی مسلمان کسی کافر کی ذات سے راضی ہے اس کے کفر پر راضی نہیں تو اگر چہ ایسا کرنا کفر نہیں، لیکن معصیت اور گناہ ضرور ہے، اور اگر کوئی کفر سے راضی ہو تو یہ کفر ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے حقوق اور بندوں کے حقوق میں ادائیگی میں اگر مقابلہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی مقدم ہے، مثلاً مالک، ماں باپ، استاد وغیرہ کوئی کام کہیں اور دوسری طرف نماز کا وقت جاتا رہنے کا خدشہ ہو تو نماز پہلے ادا کرے اور دیگر کام بعد میں کرے۔ (۱۲)

﴿۷﴾ جو قرابت مسلمان کے کام آئے گی وہ قرابت دینی ہے، دنیوی قرابت اسی وقت تک قابل احترام ہے جب وہ قرابت دینی سے متصادم نہ ہو، نسبی، سببی یا دنیوی قرابت دینی قرابت سے متصادم ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ (۱۳)

☆☆☆☆☆

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص۸۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲، ص۹۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص۹۴

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص۳۴۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص۷۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص۷۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص۹۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص۸۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲، ص۹۰۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۲، ص۹۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴

باب(۱۸۹):

دینی امور کی حفاظت

دنیا و مافیہا کی مصلحتوں سے مقدم ہے

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآءُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت، ۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا، جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حل لغات:

"اٰبَآءُکُم": اَبٌ کی جمع ہے بمعنی باپ، اس کلمہ میں باپ، دادا، نانا اور اوپر کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔

"اَبنَـآءُکُم": اِبنٌ کی جمع ہے بمعنی بیٹا، پوتا، اس کلمہ میں پوری اولاد شامل ہے۔نواسہ، نواسی اور نیچے کے تمام رشتہ دار۔

"اِخوَانُکُم": اِخوَانٌ جمع ہے اَخٌ کی، بمعنی بھائی، حقیقی، علاتی، اخیافی، رضاعی اور تمام نسبی و سببی بھائی اس میں شامل ہیں۔

"اَزوَاجُکُم": زَوجٌ اور زَوجَۃٌ کی جمع ہے، بمعنی بیویاں۔

"عَشِیرَتُکُم": یہ کلمہ عِشرَۃٌ سے بنا ہے اس کا معنی ہے، صحبت، مخالطت، مل جل کر رہنا، کنبہ والوں سے عموماً مل جل کر رہنا ہوتا ہے، اس مناسبت سے قبیلہ، کنبہ کو عِشرَۃٌ کہتے ہیں، اسی سے مُعَاشِرَۃٌ بنا ہے، اس سے مراد کنبہ کے تمام افراد ہیں، جس سے انسان مل کر رہتا ہے اور ان سے اپنی کثرت بناتا ہے۔(۱)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا کلمات میں انسان کے تمام نسبی، سببی، سسرالی اور رضاعی رشتہ دار شامل ہیں۔(۲)

"اِقتَرَفتُمُوهَا": اِقتِرَافٌ کا معنی ہے، کسب کرنا، حاصل کرنا، درخت سے چھال اور زخم سے چمڑا اتارنا اِقتِرَافٌ ہے، کمانا اس سے استعارہ ہے، یعنی خون پسینے کی کمائی۔(۳)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۰۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۴۰۲

(۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۷
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۸۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۳۳۰

''کَسَادَهَا'': (از باب نَصَرَ وَ کَرُمَ) کَسَادٌ کا معنیٰ ہے، گاہکوں کی کمی کی وجہ سے رائج نہ ہونا، بازار کا مندا ہونا۔ (۴)

تجارت، کاروبار، بازار گاہکوں کی کثرت سے بڑھتا ہے اور اگر گاہک اور ان کی طلب کم ہو جائے یا نہ رہے تو بازار و تجارت میں مندے کا رجحان ہوتا ہے، ہر تاجر مندے کے رجحان سے خائف اور طلب اور گاہکوں کی کثرت کا متمنی رہتا ہے۔

''اَحَبَّ اِلَیْکُمْ'': زیادہ پسند ہے۔

آیت مبارکہ میں انسان کی محبوب و مطلوب تمام افراد اور اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، تمام رشتہ دار، تعلق دار، کمائی کا مال، تجارت، رہائشی اور آسائشی مکانات، مطلوب و مرغوب غذائیں، عمدہ لباس اور دلکشی کے تمام اسباب اور متوقع ذرائع اگر آدمی کو اللہ تعالیٰ جل وعلا، اس کے محبوب رسول ﷺ کی اطاعت اور فریضہ جہاد سے روک دیں تو اس وقت عذاب الٰہی، دنیا و آخرت کی ذلت اور رسوائی مسلط کر دی جاتی ہے۔ (۵)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۹۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۸۵

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج ۵، ص ۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۴

شانِ نزول:

سورہ برأت کی گذشتہ آیات جب نازل ہوئیں جن میں حکم دیا گیا کہ مشرکین سے اپنے تعلقات منقطع کرلو، تو بعض حضرات نے حاضر ہوکر بارگاہ نبوت میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ امر انتہائی دشوار ہے، کافر ماں باپ، اولاد، بھائیوں اور بیویوں سے مقاطعہ سے معاشرتی زندگی مفلوج ہوکر رہ جائے گی، اس سے ہمارے کاروبار ڈھپ ہوکر رہ جائیں گے اور کفار سے جہاد کرنے میں تو ہمارے بین الاقوامی معاملات معطل ہو جائیں گے، یہ سب امور انتہائی دشوار ہیں اور قریباً ناممکن، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اپنے دینی معاملات کی ادائیگی میں کسی مصلحت، ضرورت، حاجت کو آڑے نہ آنے دو اور اگر کوئی دنیوی مصلحت تمہارے دینی معاملات میں ترجیح پاگئی تو اللہ تعالیٰ کے عذاب، دنیوی اور اُخروی ذلت کے لئے تیار ہو جاؤ۔(٦)

مسائل شرعیه:

﴿١﴾ ماں باپ کی تعظیم، عزت، خدمت اور ان کی ضروریات پورا کرنا اولاد پر فرض ہے، ماں باپ خواہ مومن ہوں یا کافر، البتہ کافر ماں باپ کی کفر کے معاملات میں اطاعت کرنا جائز نہیں۔(٧)

﴿٢﴾ اولاد، بیوی، بہن بھائی اور دیگر قرابت داروں کے حقوق شرعیہ ادا کرنا مسلمان کا دینی فریضہ ہے، البتہ اگر یہ

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج ٢، ص ٩٠٨
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج٨، ص ٩٤
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ٢، ص ٣٤١
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ٢، ص ٢٢٤
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج ١٦، ص ١٩
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کونه، ج ٣، ص ٤٠٣
(٧) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م٧٥٤ھ) مطبوعه بیروت (طبعه ثالثه ١٤٠٣ھ)، ج٥، ص ٢٢

(نعوذباللہ) غیر مسلم ہوں تو اس سے دلی دوستی حرام ہے، صلہ رحمی بہرحال لازم ہے۔(۸)

﴿۳﴾ مال کمانا، تجارت کرنا، مکان بنانا، اور شادی کرنا اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل میں حائل نہ ہوں تو جائز ہیں بلکہ حسنِ نیت سے کارِ ثواب ہیں، اسی طرح دنیوی اشیاء کو پسند کرنا اور انہیں محبوب رکھنا جائز نہیں، البتہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی محبت ان سب سے زائد ہونا فرض ہے۔(۹)

﴿۴﴾ خالق باری تعالیٰ جل جلالہ اور مخلوق کے حقوق میں اگر تقابل ہو جائے تو حقوق باری تعالیٰ کی ادائیگی مقدم ہے، اسی طرح دین کی مصلحت کے مقابل دنیا کے تمام مصالح آ جائیں تو ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ دین کا حکم بجا لائے اگرچہ اس سے تمام دنیا سے دست کش ہونا پڑے دین کی سلامتی اور حفاظت فرض ہے، اس کے مقابل آنے والے دنیوی امور اور تعلقات کا ترک کرنا واجب ہے، اولاد، والدین، بھائی، قبیلہ، کنبہ، معاشرہ، مال، تجارت، مکانات، وطن اور دیگر دنیوی علائق کی محبت اور اطاعت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت کو فوقیت دینا فرض ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱

(۹) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۰۵

﴿۵﴾ رسول اللہ ﷺ سے محبت اس درجہ کی ہونا لازم ہے جس درجہ کی اللہ تعالیٰ جل وعلا سے محبت ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ جل وعلا کی اطاعت ہے، حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (۱۱)

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی اولاد، ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

حضور محبوب رب العالمین ﷺ کے احترام، اجلال، اکرام کی خاطر آپ سے ایسی محبت ہونا فرض ہے جس سے آپ کی رضاجوئی تمام مخلوق کی رضاجوئی پر مقدم ہوجائے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ سے اختیاری محبت فرض ہے، صرف عقلی محبت کافی نہیں، یعنی ان مقدس ذاتوں سے ایسی محبت اختیار کرے کہ دُنیا ومافیہا کی تمام محبوب اشیاء سے زیادہ ان سے محبت ہوجائے۔ (۱۳)

﴿۷﴾ دنیوی اشیاء اور امور سے جبلّی محبت مدار تکلیف نہیں، چونکہ یہ بندے کے اختیار میں نہیں اس لئے اس پر کوئی مواخذہ نہیں، مواخذہ یا اجر محبت اختیاری پر ہے۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن انس
☆ بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۳۶۶

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱

(۱۳) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۰۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۰۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۰۵

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جوان سے محبت کرے اس سے محبت کرے اور جوان کا دشمن ہو اس سے دشمنی کرے، دشمنی کے اظہار کے لئے نفرت وعداوت کا ہر طریقہ استعمال کرے اور نوبت آنے پر ان سے جہاد کرے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد افضل ترین فریضہ ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے کثیر آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سید عالم ﷺ نے بہ نفس نفیس جہادوں میں شرکت فرمائی، خلفائے راشدین نے جہاد کئے، جہاد ترک کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ذلت و عذاب مسلط فرما دیتا ہے، کافر غالب اور مسلمان مغلوب ہو جائیں گے، دولت وطاقت کی فراوانی اور افرادی قوت کی کثرت کے باوجود مسلمانوں کی شوکت جاتی رہے گی، دشمن ان کی سرزمین میں آ کر ان کو قتل وغارت اور ذلیل کریں گے، ان کے مال واسباب لوٹ کر لے جائیں گے، مسلمان اس وقت تک ذلیل وخوار رہیں گے جب تک دوبارہ جہاد کی تیاری نہیں کر لیتے، اس آیت مبارکہ میں دنیا و آخرت کی ذلت کی وعیدِ شدید موجود ہے، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاتَبَایَعْتُمْ بِالْعِیْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَکْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَّایَنْزِعُهُ حَتّٰی تَرْجِعُوْااِلٰی دِیْنِکُمْ (۱۶)

جب تم ''بیع عینہ'' کرو گے اور بیلوں کے دم پکڑ لو اور کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ اور جہاد کو ترک کر دو تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا، ذلت تمہارا پیچھا نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ کر نہ آؤ۔

(بیع عینہ یا بیع معائنہ یہ ہے کہ آدمی کوئی سامان، موجود معلوم قیمت سے مدت معلوم کے لئے خریدے اور اسی سامان کو خریدار سے کم قیمت پر خریدے جس پر وہ فروخت ہوا)

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۱

(۱۶) ☆ رواہ ابو داؤد، ج ۲، ص ۱۳۴

☆ احمد فی مسندہ، ج ۲، ص ۴۲

حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم خرید وفروخت اور کھیتی باڑی جیسے آسان کاموں میں مشغول ہوگئے اور جہاد ایسا مشقت آمیز فریضہ ترک کردیا تو اپنی ذلت کو خود اختیار کرو گے۔

العیاذباللہ! حالیہ ایام میں اس ذلت کا مشاہدہ ہورہا ہے، افغانستان اور عراق اسلام کی سرزمین ہے، مسلمانوں کی آبادی ہے، دشمنانِ اسلام نے اسلام کی اس سرزمین پر ایسے ہولناک اور وحشت ناک حملے کرکے بے شمار مسلمانوں کو شہید کردیا، ان کے املاک لوٹ لئے، عورتوں کی عصمت دری کی، بچے یتیم چھوڑ دیئے، بے اندازہ مالی اور جانی نقصان کے علاوہ ذلت ورسوائی کی انتہا ہوگئی، قوم مسلم کی اجتماعی بے حسی، غفلت کوشی، سُستی وکاہلی، جہاد سے اعراض اور اسلامی احکام کو پس پشت ڈال دینے کی پاداش مل رہی ہے اور یہ لامتناہی سلسلہ شروع ہوا ہے، مولا کریم مسلمانوں پر رحم فرمائے تاکہ ذلت ورسوائی سے نجات پالیں۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا نکاح متقی مسلمانوں سے کرو، اگرچہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہوں، دین کی حفاظت لازم ہے، بے دینوں یا غیر مسلموں سے ان کے نکاح اس لئے کرنا کہ دنیا اور دنیا کی دولت ہاتھ آئے گی، حرام ہے۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ دنیا ومافیہا کی محبوب ومرغوب اشیاء سے اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب ومحبوب رسول سے زیادہ محبت کا ثبوت کتاب وسنت میں وضاحت وصراحت سے موجود ہے، مگر یہ کیفیت قلبِ مومن میں مشائخ عظام کی صحبت

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۳۳۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۵، ص۲۰۵

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۹۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۲

سے ہی میسر ہو سکتی ہے، حکمت، طب، ڈاکٹری وغیرہ کے اصولی مضامین تو کتابوں سے یاد ہو سکتے ہیں مگر ماہر حکیم وطبیب اور ڈاکٹر کی زیرنگرانی تجربہ سے ان میں استحکام اور استعداد پیدا ہوتی ہے، یہی حال مشائخ عظام کی صحبت اور مجلس میں حاضری کا ہے، مشائخ کرام کی صحبت کے بغیر اس کیفیت کا وجود انتہائی دشوار ہے، راستہ دکھانے والوں کی نسبت رہزن اور راہ مار کثیر ہیں، نیز ان میں تمیز مشکل امر ہے، اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ نہایت احتیاط اور زیرکی سے شیخ کامل کو تلاش کرے اور پھر اس کی صحبت کو لازم پکڑے، کاملین اگرچہ موجود ہیں مگر نہایت کمیاب ہیں، اکسیر اگرچہ نایاب یا کمیاب ہے مگر مل جائے تو کھوٹے تانبے کو سونا بنا دیتا ہے۔

؎ کیمیا پیدا کن از مُشتِ گِلے
بوسہ زن بر آستانے کاملے

؎ پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر (۱۹)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۰۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۴

☆☆☆☆☆

باب(۱۹۰):

کافر حدودِ حرم میں داخل نہیں ہوسکتا

﴿بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۲۸)

اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں، تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں، اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا، اپنے فضل سے، اگر چاہے، بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

"**اَلْمُشْرِكُوْنَ**": مشرک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ جل وعلا وحدہ لاشریک لہ کے علاوہ کسی کو عبادت کا مستحق جانے یا اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی اور میں مانے، آیت میں مشرک سے مراد ہر غیر مسلم ہے، خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک، یہودی، نصاریٰ، مجوس، ہندو، بت پرست، سکھ، ملحد، زندیق، مرتد، بددین، لادین، دہریہ وغیرہ، اس حکم میں

ہر غیر مسلم داخل ہے۔(۱)

"**نَجَسٌ**": (از باب سَمِعَ وَ کَرُمَ) کا معنیٰ ہے، نجاست، گندگی، اس میں پانچ لغات ہیں۔

نَجَسٌ (نون کا فتحہ اور جیم کے فتحہ کے ساتھ)

نَجُسٌ (نون کے فتحہ اور جیم کے ضمہ کے ساتھ)

نَجِسٌ (نون کے فتحہ اور جیم کے کسرہ کے ساتھ)

نَجْسٌ (نون کے فتحہ اور جیم کے سکون کے ساتھ)

نِجْسٌ (نون کے کسرہ اور جیم کے سکون کے ساتھ)

تمام کا معنیٰ نجاست ہے۔(۲)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد "ذُوْ نَـجَسٌ" یعنی نجاست والے، ناپاک ہیں، مبالغہ کے لئے ان کی نجاست کا کہا گیا ہے، یعنی نجاست اور خبث ان کے عقیدے میں ہے۔(۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان، ج۸، ص۱۰۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۲۸

(۲) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۴،ص۳۵۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی،ص۴۸۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر، ج۲،ص۱۱۸

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت(طبعه ثالثه ۱۴۰۳ھ)، ج۵،ص۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص۲۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص۱۴۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰،ص۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص۴۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج۳،ص۴۱۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۲۳۳

"فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ": مسجد حرام کے قریب نہ جانے پائیں، یعنی حج اور عمرہ نہ کر سکیں گے، کیونکہ حج اور عمرہ کے اعظم ارکان مسجد حرام میں ادا ہوتے ہیں۔

"بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا": اس سال کے بعد، اس کلمہ نے مذکورہ مفہوم کو متعین کر دیا ہے، ۹ھ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں کیے گئے حج کے موقعہ پر حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے حضور سید عالم ﷺ کے حکم پر اعلان کیا تھا: اس سال کے بعد کوئی کافر حج نہیں کر سکے گا۔

نیز مسجد حرام سے مراد پورا "حرم" ہے۔ (۴)

"عَيْلَةً": بمعنی فقر، افلاس اور محتاجی ہے۔ (۵)

"فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ": تو عنقریب اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا، اسبابِ غنا تحت قدرت الٰہیہ ہیں، جس کسی کو، جب چاہے، جتنا چاہے، جس طرح چاہے دولت مند کر دے، وہ کسی شئ کا محتاج نہیں، ہر ایک ذات اور شئ اسی کی محتاج ہے، رزق کا ایک دروازہ بند کر کے دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے، یہ سب اس کا کرم اور فضل ہے، اس پر کسی کا زور نہیں۔ (۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص۸۸، ۸۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج۵، ص۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص۳۵۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص۴۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر. ج۸، ص۳۹

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹، ص۱۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص۳۴۷

شانِ نزول:

سورہ برأت کے نزول کے بعد کافروں کو حج اور عمرہ سے روک دیا گیا، یہ کافر جب حج یا عمرہ کو آتے تو اپنے ساتھ تجارت کا سامان لاتے، جس کو مسلمان خرید کر اپنی ضرورتیں پوری کرتے، اہل حجاز کی گذر بسر بیرونی تجارت پر تھی، جب کافر حجاز میں آنا بند ہو گئے تو مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں کے دل میں خدشہ گذرا کہ اب ان کے نہ آنے سے ہمارے رزق کے دروازے بند ہو جائیں گے اور ہم بھوکے مرجائیں گے، رزاقِ مطلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے یہ آیت مبارکہ اتاری اور انہیں ہدایت فرمائی کہ رزق اور اسبابِ رزق سب اس کے اپنے قبضہءِ قدرت میں ہے، تم اس کے حکم پر عمل کرو، پھر دیکھو کس طرح رزق چل کر تمہارے پاس آتا ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، اس سال (۹ھ) کے بعد کوئی کافر حج یا عمرہ کے لئے نہ آیا اس کے بجائے اللہ تعالیٰ نے دیگر قبائل کو اسلام کی دولت سے مالا مال کردیا وہ حج اور عمرہ کے لئے آتے، اپنے ساتھ تجارت اور خوردونوش کا سامان لاتے، خود کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے، اللہ تعالیٰ نے حجاز مقدس پر کثیر بارش نازل فرمائی، زراعت سے خوراک کی کمی پوری ہوگئی، متعدد قبائل نے جزیہ دینا قبول کرلیا، اس طرح مسلمانوں کی تمام کمیاں پوری ہوگئیں، جہاں کہیں بھی، جب کبھی اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم پر صدقِ دل سے عمل کرتا ہے

بقیہ حاشیہ ۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۳۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۶۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۶

اللہ تعالیٰ جل وعلا اسے دنیا وآخرت میں سرفراز فرمادیتا ہے۔(۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ کفروشرک ،الحادوارتداداورلامذہبیت ،نجاست ،خباثت اورظلمت ہے،جبکہ ایمان طہارت ،نفاست اورنور ہے،اسی وجہ سے ہر کافر کے باطن میں نجاست،خباثت اورظلمت ہےاورمومن کے قلب وقالب میں طہارت، نفاست اورنور ہے،کافرومشرک کواللہ تعالیٰ نے نجس،خبیث اورظلمت والافرمایاہےاورمومن کوطاہر،طیب اور نوروالافرمایاہے،مذکورہ بالاآیت مبارکہ کےعلاوہ رب کریم جل وعلا نے کافر کے بارے میں فرمایا۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ......الآية (سورۃالنورآیت،۲۶)

گندیاں گندوں کے لئے اورگندے گندیوں کے لئے۔

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳،ص۸۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۲،ص۹۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸،ص۱۰۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)،ج۵،ص۲۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۳۴۶

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ازھر،ج۱۶،ص۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۳۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲،ص۱۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۲،ص۲۲۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۴۱۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۰،ص۷۷

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص۳۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۵۶

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکربیروت،ج۴،ص۱۶۴ ومابعد

☆ لباب النقول فی اسباب النزول ،مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ دارالرشید،بیروت ،ص۲۳۲،۲۳۳

کفر کی اندھیریوں کو رب تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ☆ (سورہ ابراھیم آیت،۱)

الٓرٰ۔ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے،اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو طہارت،نفاست اور نور فرمایا ہے،نیز ارشاد ربانی ہے۔

یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَبِاَیۡمَانِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ☆ (سورۃالتحریم آیت،۸)

جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ کے ایمان والوں کو،ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے،عرض کریں گے،اے ہمارے رب!ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے،بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

صحیح حدیث شریف میں فرمایا گیا۔

اِنَّ الۡمُؤۡمِنَ لَا یُنۡجَسُ (۸)

مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

اس حدیث شریف کا بھی یہی مفہوم ہے کہ مومن کے جسم پر اگر عارضی طور پر نجاست ہوتو بھی وہ اپنے ایمان کے باعث پاک دل ہوتا ہے۔

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ،ج ۱،ص ۴۲ وفی کتاب الجنائز
☆ ورواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ابی ھریرۃ
☆ ورواہ احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن حذیفه
☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود
☆ ورواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ
☆ بحواله جامع صغیر،ج ۱،ص ۱۴۴

چونکہ نجاست وطہارت، خباثت ونفاست، اورظلمت ونورآپس میں متضاد ہیں، یہ کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے نہ اکٹھے رہ سکتے ہیں، ایک کے آنے سے دوسرا بھاگ جاتا ہے، للہٰذا مومن پرفرض ہے کہ کفر، شرک اورالحاد سے دوراورنفوررہے، کافروں کے ساتھ دلی دوستی حرام ہے۔(۹)

﴿۲﴾ اسلام کے مقابل ہرقسم کے کفرکاایک ہی حکم ہے کہ تمام کافرقلبی طورپرناپاک ہیں، خواہ یہودی ہوں یانصاریٰ، ہندوہوں یامجوسی، بت پرست ہوں یاسکھ، سب کے عقیدے میں نجاست ہے، یہ نجاست ایسی غلیظ ہے کہ دنیا بھرکے تمام پانی بھی اسے پاک نہیں کرسکتے، یہ صرف ایمان سے پاک ہوسکتے ہیں۔(۱۰)

﴿۳﴾ نجاست اورخباثت کافرکے دل میں ہے اگراس کے جسم پرنجاست نہ ہوتواس کاجسم ناپاک نہیں، للہٰذااگراس کے جسم پرمسلمان کاہاتھ یاکپڑاالگ جائے تووہ ناپاک نہ ہوگا۔(۱۱)

﴿۴﴾ اگرکافرکے جسم پرنجاست ظاہرہ نہ لگی ہواوروہ ایمان لے آئے تواس پرغسل کرنافرض نہیں، صرف مستحب ہے، زمانہءِ کفرکی نجاستیں ایمان سے مٹ جاتی ہیں۔(۱۲)

---

(۹) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵

(۱۰) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت(طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۸

(۱۱) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۵

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۳

﴿۵﴾ ذمی کافر مسلمانوں کی اجازت سے مسجد میں داخل ہوسکتا ہے، اگر بغیر اجازت مسجد میں داخل ہوا تو تعزیر کا مستوجب ہوگا، چونکہ اس کے جسم پر نجاستِ ظاہرہ نہیں اس لئے ضرورت کے وقت اسے مسجد میں داخلہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ ہر قسم کے کافر کو مسجد حرام اور دیگر مساجد کا متولی، متصرف یا منصرم بننے کا اختیار نہیں۔ مصالحِ مسجد میں اس کا تصرف جائز نہیں۔ مسجدوں سے ان کو دور رکھا جائے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ حدودِ حرم شریف میں کسی کافر کا داخلہ ممنوع اور ناجائز ہے۔

حرم مکی شریف کی حدود یہ ہیں۔ جہت مدینہ طیبہ سے تین میل۔ جہت عراق سے سات میل

جہت جعرانہ سے نو میل۔ جہت طائف سے نو میل۔ جہت جدہ سے دس میل

حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں شامل ہے اور بعض حصہ شامل نہیں۔ (۱۵)

﴿۸﴾ دنیا کے کسی کافر و مشرک کو حج بیت اللہ اور عمرہ کی اجازت نہیں، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، وقوف منٰی اور مناسک سے اسے روک دیا جائے گا، اگرچہ یہ ارکان مسجد میں ادا نہیں ہوتے۔ (۱۶)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۶

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۷

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۸

﴿۹﴾ کافر دارالاسلام میں حاکمِ اسلام کی اجازت سے داخل ہوسکتا ہے، مدت اجازت تک وہ مستأمن ہے، اس کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے، عہد جدید میں اسے ''ویزا'' کی سہولت کہہ سکتے ہیں۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ کسی کافر کو نیکی کے کام کا اجر نہیں دیا جائے گا، اخروی اجر کے لئے ایمان شرط ہے، جو کافر میں معدوم و مفقود ہے۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ نجاست معنوی (کفر) نجاست حقیقی سے زیادہ غلیظ ہے، کافر کے جسم پر اگرچہ نجاست حقیقی نہ ہو پھر بھی اس سے اجتناب لازم ہے، بغیر ضرورت شرعیہ کفار کے برتن اور لباس سے اجتناب لازم ہے۔ (۱۹)

(بقیہ ۱۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۰۴

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۴

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۸۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۲

﴿۱۲﴾ مساجد کو تمام قسم کی نجاستوں (معنوی اور حقیقی) سے پاک رکھنا فرض ہے، اسی لئے جنبی، حائضہ، نفاس والی مسلمان مرد و عورت کو بھی مسجد میں داخل ہونا منع ہے، بچے اور دیوانے جو نجاست سے نہیں بچتے، انہیں بھی مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا جائے، حلال اور پاک بدبودار شئ کھا کر یا استعمال کر کے مسجد میں جانا جائز نہیں، اس کی بُو سے نمازی، عابد اور فرشتے ایذا پاتے ہیں، مثلاً کچا لہسن، پیاز، مولی، حقہ، سگریٹ یا بدبودار شئ مثلاً گندھک وغیرہ استعمال کر کے مسجد میں جانا جب تک ان کی بو باقی ہو، جائز نہیں، اسی طرح کافر کا مسجد میں بغیر عذر شرعی کے جانا جائز نہیں۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ کفار عبادات کے مکلّف نہیں، البتہ ملکی امن و امان کے امور میں وہ مخاطب اور مکلّف ہیں، ان کی پاسداری ان پر بھی لازم ہے، مثلاً چوری، ڈاکہ، قتل، زنا وغیرہ کے اسلامی احکام ان پر بھی نافذ ہیں، ان امور میں کوتاہی پر وہ سزا کے مستوجب ہیں۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ وہ چیز جس کو سلیم الطبع آدمی گندگی سمجھے وہ نجس حقیقی ہے، اور جو چیز شرع کے نزدیک گندی ہو وہ نجاست حکمی ہے، مثلاً جنابت کی حالت میں سارا جسم ناپاک ہونا، بے وضو ہونا، حیض و نفاس والی ہونا۔
مومن کو ہر دو نجاستوں سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ ضروریات دین کا زبان سے اقرار اور دل میں ان کی تصدیق ایمان ہے، ان دونوں میں سے اگر ایک بھی نہ

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۸۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۰۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۶
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۰
(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۶
(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۱۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۳۲

ہوتو وہ ظاہر مذہب میں مومن نہیں۔(۲۳)

﴿۱۶﴾ ہر فرد کا رزق مقدر ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی، مگر اسبابِ رزق سے قلب کا تعلق جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں، مثلاً حصولِ رزق کے لئے تجارت کرنا، زراعت کرنا، صنعت وحرفت میں مشغول ہونا، البتہ صرف اسباب پر نظر رکھنا اور مسبب الاسباب سے غفلت جائز نہیں، جو شخص اسبابِ رزق تلاش کرتا اور انہیں اپنے استعمال میں لاتا ہے اس کا عمل سنت مصطفیٰ کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عمل کے موافق ہے، جو شخص صبح شام اللہ تعالیٰ کی طاعت وذکر میں مشغول رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پاکیزہ رزق دیتا ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَوْاَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَايَرْزُقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْخِمَاصاً وَتَرُوْحَ بِطَانَةً (۲۴)

اگر تم اللہ پر پورا پورا توکل کرو تو تمہیں اس طرح رزق دے گا جیسے پرندے رزق کھاتے ہیں، صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر اپنے ٹھکانے آتے ہیں۔

مدینہ طیبہ میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کام کاج کر کے روزی کماتے اور بعض صفہ پر رہتے اور ذکر وفکر میں مشغول رہتے، یہ حضرات اسلام کے مہمان تھے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آنے والے ہدایا سے انہیں کھلاتے۔

اس طرح مشقت سے روزی کمانا بھی سنت ہے، اور ذکر وفکر میں مشغول رہ کر ہدایا اور عطیات پر گذر بسر کرنا بھی سنت ہے۔(۲۵)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۰۴

(۲۴) ☆ رواہ الائمہ احمدوالترمذی وابن ماجہ والحاکم عن عمر، جامع صغیر، ج۲،ص ۲۱۸

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۰۷

﴿۱۷﴾ شوکتِ اسلام اور ذلتِ کفار کے پیش نظر کسی کافر کو حرم شریف میں داخل ہونے کی اجازت نہیں، خواہ ذمی ہو یا مستأمن یا حربی، اگر حاکمِ اسلام حرم میں ہو اور کافروں کی طرف سے کوئی غیر مسلم قاصد آئے تو اسے حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں، حاکمِ اسلام اپنا نائب بھیج کر اس سے پیغام وصول کرے۔(۲۶)

﴿۱۸﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ دینی اور دنیوی امور کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف متوجہ ہو، مشیتِ خداوندی کو اپنی امیدگاہ جانے، اسی طرح اسبابِ رزق مہیا کرنے کے باوجود رزق کا حصول اللہ تعالیٰ کی جانب سے امیدوار رہے، اسبابِ رزق مہیا ہونے پر اگرچہ رزق مل جانا متوقع ہوتا ہے مگر اس پر یقین نہیں ہونا چاہئے، یقین کا مدار رب کریم جل وعلا کے فضل پر ہونا لازم ہے، وہ جب چاہے، جتنا چاہے، جو چاہے، جس کو چاہے، جس طرح چاہے، رزق دیتا ہے، عطا اور منع اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے، وہ خود ارشاد فرماتا ہے۔

اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّکَ ۔ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ۔ وَرَحۡمَتُ رَبِّکَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ☆

(سورۃ الزخرف آیت ۳۲)

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے اور تمہارے رب کی رحمت ان کی جمع جتھا سے بہتر۔(۲۷)

---

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۱۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۳۳

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۱۷

﴿۱۹﴾ رزقِ حلال کے حصول کے متعدد اسباب وذرائع ہیں، بندۂ مومن ان میں جو ذریعہ بھی اختیار کرے جائز ہے. یہ یقین رکھے کہ رزق ان ذرائع میں نہیں بلکہ وہ قبضہءِ قدرتِ الٰہیہ میں ہے، ہاں عادی طور پر اس نے ہمارا رزق ان اسباب وذرائع سے مربوط کردیا ہے۔

(ا) افضل ترین ذریعہ معاش جہاد ہے، جہاد سے اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کو شرف حاصل ہوتا ہے، یہ وہ عمل ہے جس کا بدل ممکن نہیں، مومن اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دینی اور اُخروی سرفرازی کے علاوہ دنیوی دولت بھی عطا فرمادیتا ہے، انبیائے کرام اور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اسے اختیار فرمایا، امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں۔

جُعِلَ رِزْقِی تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِی وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصِّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ(۲۸)

میرا رزق نیزہ اندازی (جہاد) میں رکھ دیا گیا ہے، اور جو کوئی میرے حکم کی مخالفت کرے گا اس پر ذلت اور رسوائی مسلط کردی جائے گی۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں مجاہدینِ اسلام کو اللہ تعالیٰ جل وعلا دنیوی ضرورتوں سے بے نیاز کردیتا ہے۔

(ب) ہاتھ کی کمائی: بندۂ مومن اپنی روزی جسمانی مشقت سے حاصل کرتا ہے، یہ روزی بھی پاکیزہ ہوتی ہے، اپنے ہاتھ سے کمانا افضل عمل ہے، اس میں انسان کی سبکی نہیں بلکہ عزت ہے، انبیائے کرام علیہم السلام نے ہاتھ سے محنت کرکے اس عمل کو عزت بخشی۔

(بقیہ۲۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ)، ج۵، ص۲۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۷

(۲۸) ☆ رواہ البخاری، ج۱، ص۴۰۸

☆ واحمد فی مسندہ، ج۳، ص۵ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوٗدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ يَدَيْهِ (۲۹)

اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاکیزہ آدمی نے کبھی نہ کھایا، حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

بلکہ قرآن مجید نے اس کی صراحت فرمادی، ارشاد ربانی ہے۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ☆

اورہم نے اسے (داؤد) تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے تو کیا شکر کرو گے؟

(سورۃ الانبیاء آیت ۸۰)

(ج) تجارت:

تجارت ایک عمدہ ذریعہ معاش ہے، دیانت دار، امین اور سچے تاجر کے فضائل حدیث شریف میں بیان ہوئے، حضور سید المرسلین ﷺ نے تجارت فرمائی، اجلہ صحابہ کرام بالخصوص مہاجر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا ذریعہ معاش تجارت تھا، رب کریم جل جلالہ نے ان تاجروں کی توصیف فرمائی۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ☆ لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاللهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ☆ (سورۃ النور آیات ۳۷، ۳۸)

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت، اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور

(۲۹) ☆ رواه الائمه البخاری، ج ۱، ص ۲۷۸
☆ وابن ماجه فی کتاب التجارات
☆ ورواه الترمذی والنسائی فی کتاب البیوع، ورواه احمد فی مسنده، ج ۶، ص ۲۱ عن مقدام

زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں، تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی۔

(د) زراعت و باغبانی:

کھیتی باڑی کے ذریعے غلہ، اناج، پھل اور سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے بندۂ مومن حاصل کرتا ہے۔

(ہ) تعلیم و تعلم، درس و تدریس اور دینی خدمات:

دینی احکام کی تفہیم کی خاطر مختلف علوم حاصل کرنا اور ان سے شغل رکھنا تاکہ منشاءِ الٰہی سمجھے اور سمجھائے، ایسے مشغول حضرات کی کفالت کرنا تاکہ وہ دل جمعی سے خدماتِ دینیہ بجالاتے رہیں، حصولِ رزق کا یہ بھی ایک پاکیزہ ذریعہ ہے۔

(و) قرض لینا:

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بندۂ مومن اگر قرض لیتا ہے تو وہ مال بھی اس کے لئے حلال ہے، بشرطیکہ قرض ادا کرنے کی پختہ نیت ہو، اگر ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس قرض کی ادائیگی کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے، حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ هَا يُرِيْدُ اِتْلَا فَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ (۳۰)

جو لوگوں کے مال اس نیت سے لیتا ہے کہ انہیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ادا کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے اور جو لوگوں کے مال اس نیت سے لیتا ہے کہ وہ انہیں ضائع کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈال دیتا ہے۔

---

(۳۰) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

☆ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۷۴

(ز) آدمی کے رزق کے ذرائع اگرچہ اسباب سے مربوط ہیں، مگر بعض اوقات اسباب کے بغیر بھی، اللہ تعالیٰ بندے کو رزق عطا فرماتا ہے کہ خود بندۂ مومن بھی حیران رہ جاتا ہے، کامل الایمان متقی کے بارے میں رب تعالیٰ نے بشارت دی۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا☆ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا☆ (۳۱)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تلاش میں مصروف بندۂ مومن کی کفالت وہ خود فرماتا ہے، اس راہ میں ایمان، تقویٰ اور توکل لازم ہے، اس ذریعہ سے حاصل ہونے والی روزی بھی پاک وحلال ہے۔ (۳۲)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ (سورۃ الطلاق آیات ۲، ۳)

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۰۸، ۱۰۹

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۱):

﴿جزیہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۲۹)

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے، اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذلیل ہو کر۔

حل لغات:

''**قَاتِلُوْا**'': قتال اور جہاد کرو، اس قتال اور جہاد میں مدافعانہ اور جارحانہ ہر قسم کا جہاد شامل ہے۔(۱)

''**لَايُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ**'': جو اللہ پر اور قیامت پر اس طرح ایمان نہیں لائے جس طرح

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۸

مومن ایمان لائے ہیں اور جیسا ایمان لانے کا حق ہے، سو وہ دعویٰ ایمان کے باوجود مومن نہیں۔(۲)

"وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ": اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا اسے وہ حرام نہیں جانتے بلکہ اپنی سفلی خواہشات کے پیشِ نظر حرام کو حلال ٹھہراتے ہیں اور حلال کو حرام کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں خنزیر، سود اور شراب کو حرام کیا ہے اور اس کے محبوب ومختار رسول ﷺ نے احادیث میں بعض اور اشیاء مثلاً شیر، ریچھ، کتا، بلی وغیرہ کو حرام بتایا ہے، انہیں بھی وہ حرام نہیں جانتے۔ غرضیکہ حلال اور حرام کے شرعی اصولوں اور تقاضوں کو تسلیم نہیں کرتے، ایسے نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ وہ اسلام، قرآن، رسول اور شریعت اسلامیہ کا باغی ہے۔(۳)

"وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ": دَانَ (از باب ضَرَبَ) دِیْناً کا معنیٰ ہے، اطاعت کرنا، دینِ اسلام قبول کرنا۔

"دِیْن" متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً حساب، ملکیت، قدرت، حکم، مذہب، ملت، حالت، عادت،

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۵۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۳۵
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی (م ۵۹۷ھ) مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۰

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۳۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۸

سیرت، تدبیر، نافرمانی، گناہ، مجبوری، پرہیزگاری، فرمانبرداری، بدلہ، قہر، غلبہ، ذلت، توحید وغیرہ۔ (۴)

''حَقّ'' اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے اسماء میں بھی '' حَقّ '' ہے، حق بمعنی سچا بھی ہے۔

دینِ حق سے مراد اللہ تعالیٰ کا دین، نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین اور سچا دین ہے، یہ دین تمام دینوں کا ناسخ ہے۔

آیت مبارکہ کا معنٰی یہ ہے کہ اہل کتاب دینِ حق کو قبول نہیں کرتے، بلکہ جسے وہ دین کا نام دیتے ہیں وہ افترأات کا مجموعہ ہے، اپنی خواہشات کو وہ دین قرار دیتے ہیں۔

نبی الانبیاء امام الرسل خاتم النبیین ﷺ کا لایا ہوا دین ہی دینِ حق ہے، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ باطل و مردود ہے۔ (۵)

''حَتّٰی یُعْطُوْا'': اِعْطَاءٌ کا مفہوم ہے قبول کرلینا، اپنے ذمہ لازم کرلینا۔

یعنی اہل کتاب اگر اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کرتے ہوئے جزیہ دینا اپنے ذمہ لازم کرلیں تو ان سے جہاد نہ ہوگا۔ (۶)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۰۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۷۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۱۲۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۹۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۲۰۷

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸

(۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸

"اَلْجِزْيَةَ": جَزٰی (از باب ضَرَبَ) جِزْیٌ کا معنٰی ہے، بدلہ، ادائے قرض۔

"جِزْيَةٌ" وہ رقم ہے جو غیر مسلم اسلامی ریاست میں اس کا مطیع ہو کر رہے اور اسلامی ریاست اس کی جان، مال کی حفاظت کرے اس کے بدلہ میں بطور عقوبت اور کفر پر قائم رہنے کی پاداش میں ذلت سے ادا کرے، یہ شخصی ٹیکس ہے۔(۷)

"عَنْ يَّدٍ": لغوی معنٰی ہیں، ہاتھ۔

کلامِ عرب میں یہ کلمہ متعدد معنوں میں مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

نعمت، احسان، جاہ، مرتبہ، قدرت، طاقت، ندامت، ذلت، جماعت، ظلم سے روک، راستہ، فریادرسی، مہارت، تصرف، مطیع و فرمانبردار ہونا، بازو، پَر، مدت، زمانہ، قبضہ، حفاظت، دست بدست، وغیرہ۔(۸)

آیت مبارکہ میں محاورۃً کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، جن میں قدر مشترک ذلت، رسوائی، انعام واحسان وغیرہ ہے۔(۹)

---

(۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۷۳
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۹۴، ۱۰۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۲۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۰

(۸) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۴۵۳
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۵۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۲۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۴۱۷ و مابعد

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۹۲۲

"وَھُمْ صَاغِرُوْنَ": صَغُرَ (از باب کَرُمَ) صِغَراً، صُغْراً، صَغَاراً، صَغَارَۃً، صُغْرَاناً کا معنی ہے، ذلیل وخوار ہونا۔

صَاغِرٌ اسمِ فاعل ہے جس کا معنٰی ہے، ذلیل، حقیر، ذلت اور رسوائی قبول کرنے والا، اپنی ذلت پر رضامند اور اقرار کرنے والا۔ (۱۰)

آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے، اہل کتاب کافر ہیں، اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام، کتبِ سماویہ، یومِ آخرت پر ان کا ایمان مومنوں جیسا نہیں، گویا ان کا ایمان نہیں، دینِ حق کو قبول نہیں کرتے، اللہ ورسول (جل وعلا ﷺ) کی حرام کردہ

(بقیہ ۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت (طبعہ ثالثہ ۱۴۰۳ھ) ج ۵، ص ۲۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۱۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۔

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۶، ص ۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۔

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۳۔

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۰۰

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ مصنفہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷ھ) مطبوعہ دار المنارہ، جدہ، طبع اول، ص ۳۱۲

(۱۰) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۹۰

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۶۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۹۲

اشیاء کو حرام نہیں جانتے، اے ایمان والو! اللہ و رسول (جل وعلا و ﷺ) کے ان باغیوں سے جہاد کرو اگر یہ دینِ حق قبول کر لیں تو ان کے مال، ان کی جانیں، ان کی عزتیں تمہاری طرح قابلِ احترام ہیں، یہ تمہارے بھائی ہیں، اور اگر یہ اپنے کفر پر قائم رہتے ہوئے اسلامی ریاست کی اطاعت پر راضی ہو جائیں تو ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض ان سے کچھ مال لے لیا کرو، یہ تمہارے لئے حلال ہے، اس سے وہ مسلمانوں کے ذمہء حفاظت میں ہو جائیں گے، جو حقیر مال وہ دیں گے وہ جزیہ ہے، جزیہ ان کے اعترافِ اطاعت کی علامت ہے۔(۱۱)

شانِ نزول:

قبائلِ عرب کے اسلام لانے اور بعض کے اطاعت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ تَبَارَکَ وَتَقَدَّسَ کے حکم کے مطابق حضور سید عالم ﷺ نے رومیوں سے جہاد کا ارادہ فرمایا، سخت گرمی، شدید قحط اور سامانِ حرب کی قلت

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۱۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۹

کے باوجود آپ غزوۂ تبوک کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، اس پر آیت مقدسہ نازل ہوئی کہ جہاد اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی فرماں روائی مکمل نہیں ہو جاتی۔ (۱۲)

مسائل شرعیہ:

(۱) حضور سید عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ کالایا ہوا دین، دینِ اسلام ہی سچا دین ہے، اس سے پہلے جتنے دین آئے اب وہ منسوخ ہیں، یہی دین اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ومحبوب ہے، ارشاد ربانی نے اس کی توثیق فرمادی ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ ......الآیۃ (سورۃ آل عمران آیت،۱۹)

بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

دینِ اسلام کے علاوہ اور دین اب باطل ہیں، یہودیت، نصرانیت، مجوسیت، ہندومت، بدھ مت، جین مت، دہریت، لادینیت، بت پرستی وغیرہ مردود ہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔ (سورہ آل عمران آیت،۸۵)

اللہ تعالیٰ کے مبغوض وناپسندیدہ ادیان کو اب قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بغاوت ہے، لہٰذا بندۂ خدا پر فرض ہے کہ وہ دینِ اسلام کو قبول کرے اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت سے کُلّی طور پر کنارہ کش رہے، اہل کتاب

---

(۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۲۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۱۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۳۵

یہود ونصاریٰ کے کفریات میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر شمار فرمایا کہ وہ دینِ حق، دینِ مصطفیٰ ﷺ کو قبول نہیں کرتے لہٰذا وہ کافر ہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ دینِ اسلام دینِ مصطفیٰ اور شریعتِ اسلامیہ جس طرح تمام دینوں اور شریعتوں کا ناسخ ہے، اسی طرح یہی دینِ حق اور شریعتِ حقہ تمام دینوں اور شریعتوں سے بلند، سرفراز اور اعلیٰ اقتدار کا حامل وحق دار ہے، اسلام سب سے غالب دین ہے اور اسی کا غلبہ اور اقتدار قائم کرنا اور قائم رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے، حضور سید عالم ﷺ کو تمام جہانوں اور تمام جہان والوں کے لئے مقتدرِ اعلیٰ بنا کر مبعوث فرمایا گیا، ارشاد ربانی ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ☆ الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......الآیة

(سورۃ الفرقان آیت ۱، ۲)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر، جو سارے جہانوں کو ڈر سنانے والا ہو، وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص ۹۰، ۹۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۱۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۵
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۲۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج [illegible]، ص [illegible]
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص [illegible]

اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمام مخلوق، زمین وآسمان، جن وانس وملائکہ کا خالق، رب اور مالک ہے، مخلوق کا کوئی ذرہ اس کی مِلک، مُلک اور قدرت سے خارج نہیں، اسی طرح اس کا محبوب بندہ سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اس کی عطا سے تمام مخلوق پر حاکم اعلیٰ ہے اورانہی کے حوالہ سے اسلام کو تمام دینوں پر اقتدار اعلیٰ اور غلبہ حاصل ہے، سیدِ عالم مولائے کائنات مختارِ کل فی الکل آقا ومولیٰ ﷺ کا اعلان واجب الایمان ہے۔

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی (۱۴)

اسلام سب سے اعلیٰ وغالب ہے، اس پر کوئی اعلیٰ نہیں۔

مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جیسے ممکن ہو اسلامی اقتدار کو دنیا پر قائم رکھیں اور دوسرے دینوں والوں کو اپنا مطیع وفرماں بردار بنا کر رکھیں، بقدرِ استطاعت ہر مسلمان اس فریضہ کو انجام دے اور اسلام کی حقانیت اور غلبہ میں مقدور بھر کوشش کرے۔ (۱۵)

﴿۳﴾ تورات، انجیل، زبور اور دیگر آسمانی صحیفوں میں حضور خاتم الانبیاء نبی آخرالزمان باعثِ کون ومکان آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی رسالتِ تامہ نبوتِ کاملہ اور بعثتِ عامہ شاملہ جمیع مخلوقات کا ذکر موجود تھا، تمام

---

(۱۴) ☆ رواہ الرویانی والدارقطنی فی السنن والبیھقی فی السنن والضیاء المقدسی عن عائذبن عمرو

☆ بحوالہ جامع صغیر مصنفہ امام حافظ جلال الدین سیوطی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۱۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۰۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۲

انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی نبوت، رسالت، بعثت کو رحمت خداوندی بتایا اور عمر بھر آپ کی آمد کی انتظار فرماتے رہے، اپنی اپنی امت کو آپ پر ایمان لانے کی تاکید فرماتے رہے، یہ امران کے ایمان کا جزو رہا، رب کریم عزشانہ نے تمام انبیاء کرام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تعظیم وتوقیر، اکرام واعزاز کرنے کا پختہ وعدہ لیا، میثاقِ انبیائے کرام علیہم السلام کا بیان قرآن مجید میں یوں ہے۔

وَاِذْاَخَذَاللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ۔ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۔ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ☆ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ☆

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا، کیوں! تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی، ہم نے اقرار کیا، فرمایا، تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں، تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (سورہ آل عمران آیات، ۸۲،۸۱)

حضور شافع یوم النشور، قاسم رحمتِ ربِ العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور ذکر جمیل تورات، انجیل وغیرہ میں تفصیل سے موجود تھا، ربِ جلیل جل وعلا کا ارشاد فیض بنیاد ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ ۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ (سورۃ الاعراف آیت، ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی، جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں، وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری

چیزیں ان کے لئے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے، جو ان پر تھے، اتارے گا، تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

بلکہ تمام اہلِ کتاب یہودی اور نصاریٰ حضورﷺ کی بعثت سے پہلے آپ کو جانتے مانتے تھے، آپ کے وسیلہ سے دشمن پر فتح یابی کی دعا کرتے اور فتح پاتے تھے اور اپنی کتابوں کی تعلیمات کی بدولت آپ سے پوری طرح واقف اور منتظر تھے، حضورﷺ کا چرچا تواتر کے ساتھ کرتے اور سنتے تھے، اس امر کی صرف ایک قرانی گواہی ملاحظہ ہو۔

وَ كَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ...... الآية (سورۃالبقرۃ آیت ۸۹)

اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

بلکہ اس سے فاش تر گواہی ملاحظہ ہو۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ...... الآية (سورۃالبقرہ آیت ۱۴۶)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔

محققین بیان کرتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کی طرح مجوس و ہنود کی مذہبی کتابوں میں بھی حضور سید عالمﷺ کے اخبار، اوصاف، کمالات اور رسالت و نبوت کا ذکر موجود تھا۔

غرضیکہ باوجود ظلمت و جہالت، جور و استبداد، قساوت و ضلالت کے حضور پرنور باعثِ جود وسرور رحمۃ للعالمین کا چرچا، غلغلہ جہاں بھر میں موجود تھا، آپ کی رسالت و نبوت سے اللہ اکبر و اعلیٰ جل جلالہ نے تمام دینوں کو منسوخ فرمادیا اور تمام کو حکم فرمایا کہ اس آنے والے عظیم القدر نبی پر ایمان لاؤ، اب نجات صرف اور صرف آپ ہی کی اتباع میں منحصر ہے، اس کے علاوہ سراسر ضلالت ہے، حضور پرنور سید الکونینﷺ کی آمد سراپا رب کریم کا معجزہ تھی، آپ کو بے شمار معجزات و کمالات عطا ہوئے جو ہر عقل و شعور والے کے لئے باعث ہدایت تھے، آپ پر ایمان لاکر بے شمار حضرات محبوبانِ خدا بنے اور رب کریم کے انعام و اکرام اور توقیر و اعزاز کے

سزاوار ہوئے اور بہت سے بدبختوں پر بدبختی سوار رہی اور وہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول بلکہ تمام رسولوں کے باغی بنے، کافروں کی بغاوت، عناد اور حسد کے ثبوت کے لئے مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔

دنیا کے ہر دستور میں باغی کی سزا قتل ہے، اس سے کسی کو انکار نہیں اور نہ کوئی باغی کے قتل پر نرمی کرتا ہے، لہٰذا ....اللہ تعالیٰ رب ذوالجلال والاکرام تبارک وتقدس وعظم شانہ کے باغیوں کی سزا قتل ہے، رب عظیم و قدیر نے اپنی جماعت ''حزب اللہ'' والوں کو حکم دیا میرے باغیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دو، ان کی علامت یہ ہے کہ اب دنیا میں جو بھی میرے آخری نبی ﷺ پر ایمان نہیں لایا وہ میرا باغی ہے، خواہ وہ اپنے آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی کہلائے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، خواہ کوئی اور دین کا پیروکار ہونے کا دعویدار ہو، یہ سب میرے باغی ہیں، ان سب سے قیامت تک جنگ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں یا کافر رہ کر مومنوں کے مطیع وفرمانبردار بن کر رہیں، اللہ تعالیٰ کے باغیوں کے قتل وقتال پر مذکورہ آیت نص صریح ہے، اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں اور مقدور بھر ہر صاحب استطاعت پر ان سے قتال فرض ہے۔(۱٦)

(۱٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲،ص ۹۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸،ص ۱۱۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۴۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۲۹
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۱۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱٦،ص ۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۲۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۴۴
☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۱٦۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۳۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۰

﴿۴﴾ ضرورت اور شرائط کی موجودگی میں جہاد قیامت تک باقی ہے، اسلام کا یہ اٹل فیصلہ ہے، حضور سید عالم ﷺ، خلفائے راشدین اور سلاطینِ اسلام نے جہاد کیا، اب کوئی نیا نبی نہ آئے گا اور نہ نئی شریعت ہوگی، جو جہاد کے فریضہ کو منسوخ کر سکے، اس کی منسوخی کا دعویٰ کرنے والا دینِ اسلام سے خارج ہے، للہذا ہر مومن بقدرِ ہمت واستطاعت جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہے، اسی سے اسلام کی شوکت وعظمت ہے، جو قوم، جماعت یا گروہ جہاد سے اعراض کرتا ہے اس کی شوکت وعظمت زائل ہو جاتی ہے۔ (۱۷)

﴿۵﴾ کافر اگرچہ متعدد انواع پر ہیں، مثلاً یہودی، نصاریٰ، مجوسی، بت پرست، ستارہ پرست، آتش پرست، ہندو، بدھ مت والا، لادین، دہریہ وغیرہ مگر لفظ کفر تمام کو شامل ہے، اس لئے ان کے اسلام یا مغلوبیت قبول کرنے تک سب سے جہاد جاری رہے گا، حضور سید عالم رحمت للعالمین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں، (یہ حدیث درجہ تواتر تک پہنچی ہے)۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا قَالُوْھَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ ھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰهِ (۱۸)

مجھے حکم دیا گیا کہ میں کافروں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۰۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱

(۱۸) ☆ رواہ الائمہ البخاری (کتاب الایمان والصلاۃ والزکوۃ والاعتصام)

☆ رواہ مسلم (کتاب الایمان)

☆ وابوداؤد (کتاب الجہاد)

☆ والترمذی (کتاب التفسیر)

☆ والنسائی (کتاب الزکوۃ)

☆ وابن ماجہ (کتاب الفتن)

☆ والدارمی (کتاب السیر)

☆ واحمد، ج۴، ص۸ عن ابی ہریرۃ' بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۰

☆ المعجم المفھرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱، ص ۹۹

کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جب (شہادتین کی) گواہی دے لیں گے تو وہ اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچالیں گے (ان پر جہاد نہ ہوگا) مگر وہ حقوق ان پر واجب ہوں گے جن کا یہ کلمہ متقاضی ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔ (۱۹)

﴿۶﴾ جہاد کی غرض وغایت اور مقصود اعلائے کلمۃ الحق، غلبہءِ اسلام اور کافروں کی مغلوبیت ہے، ملک گیری، غنیمت کی ہوس یا محض اظہارِ شجاعت نہیں، اس لئے مومن مجاہد کے لئے لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کی رضاجوئی، امتثالِ امر اور غلبہءِ اسلام کی نیت سے جہاد کرے ورنہ نہ ثواب کا مستحق ہوگا اور نہ وہ رضائے الٰہی حاصل کر سکے گا۔ (۲۰)

﴿۷﴾ غیر مسلم (سوائے مرتد اور مشرکین عرب کے) اگر اسلام قبول نہ کرے اور اپنے مذہب پر قائم رہ کر اسلامی سلطنت کا مطیع ہو کر رہنا گوارا کرے تو اس پر جزیہ لازم ہے، غیر مسلم کی دلی ہمدردیاں ہمیشہ کافروں کے ساتھ رہتی ہیں اس لئے جہاد میں ان کو شریک نہیں کیا جاتا مگر اسلامی ریاست اس کی جان اور املاک کی حفاظت کرتی ہے، اس کے بدلہ میں وہ جزیہ کی معمولی رقم ادا کرتا ہے۔ (۲۱)

---

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۰۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۸
(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۷
(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۱۴
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۰
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۳۱

﴿۸﴾ ہر نوع کے کافر سے جزیہ لیا جائے گا (سوائے مشرکین عرب اور مرتد کے، کہ ان کے لئے دو صورتیں ہیں، اسلام یا تلوار)، مثلاً یہودی، نصاریٰ، مجوسی، بت پرست، ہندو، سکھ وغیرہ، کتاب وسنت کے علاوہ علمائے اَعلام کا اسی پر اجماع ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ یَکُنْ اَخَذَ الْجِزْیَۃَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰی شَھِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَخَذَ ھَامِنْ مَّجُوْسِ ھَجَرَ (۲۲)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر (ایک مقام کا نام ہے) کے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا، (اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے بھی جزیہ قبول کرتے تھے)۔(۲۳)

بقیہ (۲۱) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۸
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۳۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۶۲
☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)، ص ۱۹
☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمٰن طاہر سورتی مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۴۵ ومابعد

(۲۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن عمرو بن دینار، ج۲، ص ۷۵
☆ ورواہ ابن ابی شیبہ، ج۷، ص ۵۸۳

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۰۹

﴿۹﴾ اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، دیگر کفار مشرکین اور مجوسی عورتوں سے نکاح کرنا اوران کا ذبیحہ کھانا حرام ہے اگرچہ جزیہ ادا کریں۔(۲۴)

﴿۱۰﴾ جو فرد یا قوم کسی دوسری قوم سے دوستی رکھے اوران کا شعار اپنائے وہ اسی میں شمار ہوگی، لہٰذا کافر سے دوستی اور ان کا شعار اپنانا حرام ہے، ارشاد ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘ. بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ. وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ☆ (سورۃ المائدہ آیت ۵۱)

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے، بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔(۲۵)

﴿۱۱﴾ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرام کردہ اشیاء اسی طرح حرام ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ جل وعلا کی حرام

(بقیہ ۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۳

(۲۴) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۷۰

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۳

کردہ اشیاء ہیں، جن اشیاء کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہے اس کی حرمت کا انکار کفر ہے، خواہ دلیل نص قرآنی ہو یا حدیث شریف، ان میں تفریق جائز نہیں، آیت مبارکہ مذکورہ نے اس کی صراحت فرمادی ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ اوراس کے محبوب رسول ﷺ کی حرام کردہ اشیاء میں تفریق کرنے والے کے لئے حضور سید عالم ﷺ کا تہدیدی ارشاد ملاحظہ ہو۔

اَلا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ، اَلایُوْشِکُ رَجُلٌ شَعْبَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ : عَلَیْکُمْ بِهٰذَاالْقُرْآنِ فَمَاوَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَاوَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، اَلا لَایَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِیُّ وَلَاکُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَالُقْطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّااَنْ یَسْتَغْنِیَ عَنْهَاصَاحِبُهَا......الحدیث(۲۶)

سُن رکھو! مجھے کتاب (قرآن مجید) دی گئی ہے اوراس کی مثل (حدیث وسنت) اس کے ساتھ بھی دی گئی ہے، یادرکھو! عنقریب ایک بڑے پیٹ والا تکیہ لگائے یہ کہے گا: اس قرآن کو لازم پکڑو، جو اس میں حلال پاؤ اسے ہی حلال جانو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے ہی حرام جانو، خبردار، سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حلال نہیں، اور درندوں میں سے ہر کچلی والا حلال نہیں اور کسی معاہد (معاہدے والے) کی گری پڑی شئی حلال نہیں مگر یہ کہ اسے اس کی حاجت نہ ہو (حالانکہ ان کی حرمت قرآن نے نہیں بتائی)۔(۲۷)

(۲۶) ☆ رواہ الائمہ ابوداؤد، ج۲، ص۲۸۴ (کتاب السنة والامارة)
☆ والترمذی (فی کتاب العلم)
☆ وابن ماجه (فی مقدمته)
☆ والدارمی (فی مقدمته)
☆ واحمد، ج۳، ص۲۶۷، ج۴، ۱۲۱، ۱۲۲، ج۶، ص۸

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۲، ص۲۰۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹہ، ج۳، ص۱۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۱-
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۳۰
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۲۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص۵۰۴

﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہٗ کی بے عیب، بے مثل ذات، اس کی صفات ثابتہ، اسماء حسنیٰ اور افعال مقدسہ میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے، مومن پر فرض ہے کہ وہ اس کی ذات، صفات، افعال، اسماء پر اس طرح ایمان لائے جیسا اس کا حکم ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم فرمایا ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ اللہ تعالیٰ عزبرہانہٗ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے، کسی ایک رسول یا ان کی صفات کمالیہ میں سے کسی صفت ثابتہ کا انکار کفر ہے، اسی طرح ان کے کسی امر، نہی، تحریم و تحلیل کا انکار کفر ہے، بندۂ مومن کی صفات کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟...... الآية

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو، یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۸۵) (۲۹)

﴿۱۴﴾ ہر ذمی کافر سے جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ صرف ان سے جزیہ لیا جائے گا جو قتال کے اہل ہیں، یعنی عاقل، بالغ، آزاد مرد سے جزیہ لیا جائے گا۔ اور جو قتال کے اہل نہیں ان سے جزیہ نہیں لیا جائے گا، عورت، غلام، نابالغ، اندھا، اپاہج، شیخ فانی، فقیر نادار جو کمائی کے قابل نہ ہو اور تارک الدنیا راہب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۲. ص ۹۱۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۲. ص ۹۱۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۴۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۲. ص ۹۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت. ج ۵. ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۱۶. ص ۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۱۲، ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۱

﴿۱۵﴾ جزیہ مسلمانوں سے نہ لیا جائے گا، لہٰذا اگر کوئی ذمی اسلام قبول کرے تو اس سے جزیہ ساقط ہو جائے گا، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

لَیْسَ عَلٰی مُسْلِمٍ جِزْیَۃٌ (۳۱)

مسلمان پر جزیہ عائد نہیں ہوتا۔

خلیفہ راشد امیر المؤمنین سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملین (گورنروں) کو تحریری ہدایت فرمائی کہ:

اَنْ یَّضَعُوا الْجِزْیَۃَ عَمَّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَھْلِ الْجِزْیَۃِ حِیْنَ یُسْلِمُوْنَ (۳۲)

اہل جزیہ میں سے جب کوئی اسلام قبول کرلے تو اس سے جزیہ ساقط کر دیا جائے۔ (۳۳)

﴿۱۶﴾ اہل جزیہ پر سوائے جزیہ کے اور کوئی شرعی محصول نافذ نہ کیا جائے گا، مثلاً عشر، زکوٰۃ، فطرانہ وغیرہ۔ (۳۴)

(بقیہ ۳۰) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور. ج۲. ص ۲۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت. ج۳. ص ۴۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج۵. ص ۲۴۴ ومابعد

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور. ص ۴۵۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲. ص ۱۴۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص ۳۳۲

(۳۱) ☆ رواہ الائمہ ابو داؤد، ج۲، ص۷۷

☆ والترمذی (فی کتاب الزکوٰۃ)

☆ واحمد، ج۱، ص۲۸۵، ۳۲۲ عن ابن عباس

(۳۲) ☆ رواہ الامام مالک فی الموطا، ص۱۲۲

☆ ورواہ نحوہ البخاری (فی الجزیۃ والرقاق والمغازی)

☆ ومسلم (فی البر والزھد)

☆ وابو داؤد (فی الامارۃ) والترمذی (فی التفسیر) وابن ماجہ (فی الفتن)

☆ والدارمی (فی السیر)

☆ واحمد، ج۱، ص۱۴، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۴، ۲۲۷، ۳۶۲، ۴۰۳، ۴۶۸، ۴۷۹، ج۴، ۱۳۷، ۳۲۷، ج۵، ص ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۴

☆ بحوالہ المعجم المفہرس، ج۱، ص۳۴۷

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج۵. ص ۲۴۸

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳. ص ۱۰۰

(۳۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸. ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰. ص ۹۔

﴿۱۷﴾ اہل جزیہ اگر جزیہ ادا کرنے سے معذور ہو جائیں تو ان پر زیادتی جائز نہیں اور دولت مند ذمیوں کو غریب ذمیوں کی طرف سے جزیہ کی ادائیگی کا حکم نہ دیا جائے گا، صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْاَخَذَمِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسِهِ فَانَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(۳۵)

خبردار! جس نے کسی ذمی معاہد پر ظلم کیا، یا اس کے حقوق میں کمی کی یا اسے اپنی طاقت سے زیادہ کسی شئ کا مکلّف کیا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی شئ لی تو میں (شفیع مجرماں) قیامت کے روز اس کا دادخواہ ہوں گا۔(۳۶)

﴿۱۸﴾ جزیہ ذمی افراد پر ہے، ذمی خاندان پر نہیں، افراد کی مالی حیثیت کے اعتبار سے اس کا تعین کیا جاتا ہے، مالدار افراد پر اڑتالیس درہم سالانہ، متوسط الحال پر چوبیس درہم سالانہ اور کمائی کے قابل غریب پر بارہ درہم سالانہ مقرر کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَضَعَ عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي الْجِزْيَةِ عَلٰى رَؤُوْسِ الرِّجَالِ : عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةَ وَاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ،وَعَلَى الْوَسْطِ اَرْبَعَةَ وَعِشْرِيْنَ ،وَعَلَى الْفَقِيْرِ اِثْنَى عَشَرَدِرْهَمًا(۳۷)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جزیہ مردوں کی نفری پر مقرر کیا، مالدار پر اڑتالیس درہم سالانہ، درمیانے درجہ والے پر چوبیس درہم اور فقیر پر بارہ درہم سالانہ۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جزیہ کی یہی شرح رائج رہی اور کسی صحابی نے اس سے اختلاف نہ کیا۔

---

(۳۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن صفوان بن سلیم ،ج ۴،ص ۷۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۳،ص ۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۹،ص ۱۱۵

(۳۷) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ ،ج ۷،ص ۵۸۳

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحیٰی بن آدم القرشی،ص ۱۰۲

☆ کتاب الاموال ،تالیف ابوعبیدالقاسم بن سلام ،ص ۵۹

زرگر، بزاز (کپڑے کا کاروبار کرنے والا)، صنعت کار، تاجر، معالج، طبیب، ڈاکٹر وغیرہ پیشہ کے لوگ مالدار شمار ہوتے ہیں، دست کار، درزی، رنگ ریز، جانور ذبح کرنے والا، موچی، جولاہا وغیرہ وغیرہ غریب شمار ہوتے ہیں، ان کے درمیان متوسط شمار ہوتے ہیں۔(۳۸)

﴿۱۹﴾ جزیہ کی ایک قسم یہ ہے کہ جب حاکمِ اسلام کفار کا کوئی علاقہ فتح کرلے اور وہاں کے لوگ مطیع ہوکر رہنا قبول کرلیں تو جس مقدار پر صلح کا معاہدہ ہوجائے وہی مقدار جزیہ ہے، اس کی تعیین کا اختیار حاکمِ اسلام اور ذمیوں کے معاہدہ پر ہے، اس میں کمی بیشی جائز نہیں، حضور سید عالم ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار لباس سالانہ پر صلح کا معاہدہ کیا، حدیث شریف میں ہے۔

صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ نَجْرَانَ عَلٰی اَلْفَیْ حُلَّةٍ : اَلنِّصْفُ فِیْ صَفَرٍ وَالنِّصْفُ فِیْ رَجَبٍ(۳۹)

حضور سید عالم ﷺ نے نجران والوں سے دو ہزار لباس پر صلح کی، ان میں نصف صفر میں اور نصف رجب میں واجب الادا تھے۔(۴۰)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۴ ومابعد
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۳۱
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۷۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۴۳

(۳۹) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج۲، ص ۷۴، ۷۵

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲۳۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۳۸

﴿۲۰﴾ جزیہ کی ادائیگی شروع سال سے ہی واجب الادا ہو جاتی ہے۔(۴۱)

﴿۲۱﴾ اہل جزیہ (ذمی) جب جزیہ ادا کر دیں تو ان کے شراب اور خنزیر کو ان کے لئے چھوڑ دیا جائے، البتہ مسلمانوں کے بازاروں اور آبادیوں میں اس کو علانیہ نہ لا سکیں گے، اس کی انہیں اجازت نہیں۔(۴۲)

﴿۲۲﴾ حضور باعث کون ومکاں، سید انس وجاں، شافع مجرماں، جامع جمیع کمالات علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی شانِ ارفع واعلیٰ میں نازیبا کلمات کہنے والا، مومن ہو یا کافر، بہر حال مرتد واجب القتل ہے، اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، اس پر امت کا اجماع منعقد ہے۔(۴۳)

﴿۲۳﴾ ذمی اگر جزیہ دینے سے انکار کر دے تو حاکم اسے گرفتار کر سکتا ہے اور اسے جزیہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔(۴۴)

(بقیہ ۴۰) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۵۹

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۴۹

(۴۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۱۳

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۵۴

(۴۴) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۵۲

﴿۴۴﴾ ذمی سے صرف اس صورت میں معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے جب وہ دارالحرب میں چلا جائے، یا اس کے پاس کوئی فوجی طاقت ہو جس کی وجہ سے وہ دارالاسلام کے کسی حصہ پر قابض ہو گیا ہو، ان دونوں صورتوں میں وہ حربی ہو جائے گا۔(۴۵)

﴿۴۵﴾ اسلام جزیہ کو ساقط کر دیتا ہے، بخلاف حدود کے، کہ یہ اسلام لانے سے ساقط نہیں ہوتے، حالت کفر میں اگر کسی نے جرم کیا، جس پر شرعی سزا مقرر ہے، اسلام لانے کے بعد بھی وہ نافذ ہو گی، اس کو ساقط کرنے میں حقوق العباد ضائع ہوتے ہیں اور حقوق العباد کسی صورت ضائع نہیں ہو سکتے۔(۴۶)

﴿۴۶﴾ حدود میں تداخل جائز ہے، یعنی اگر کسی نے متعدد مرتبہ زنا کیا یا متعدد مرتبہ چوری کی یا متعدد افراد کو قتل کیا تو اس کی ایک ایک ہی سزا ہے۔(۴۷)

﴿۴۷﴾ دارالحرب کے جو شہر بطور صلح فتح ہوئے یا جنگ کے بعد فتح ہوئے مگر مال غنیمت کی طرح، مجاہدین پر تقسیم نہ ہوئے بلکہ وہاں کے لوگوں کو برقرار رکھا گیا یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسائے گئے اور اس کے عوض ان سے کچھ مقدار سالانہ وصول کی جائے، وہ شہر اور اس کی زمینیں خراجی کہلاتی ہیں، ان سے حاصل ہونے والی آمدنی خراج کہلاتی ہے، جزیہ کی طرح خراج بھی بیت المال کے ذرائع آمدنی میں سے ہے، حدیث شریف میں ہے۔

قَدْرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِلَیْهِمْ اَرْضَهُمْ وَتَرَکَهَا لَهُمْ وَصَالَحَهُمْ علی الْخَرَاجِ(۴۸)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی زمین انہی کے سپرد کر دی، (مجاہدین پر تقسیم نہ کی) اور خراج کی ادائیگی پر ان سے صلح کر لی۔

---

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۵۲

(۴۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۰

(۴۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۰

(۴۸) ☆ رواہ یحیی بن آدم القرشی عن ابن ابی یعلی، ص ۲۱

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک کافر زمین دار نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا، اگر تم اپنے علاقے میں اپنی زمین پر ہی اقامت رکھو گے تو ہم تم سے جزیہ معاف کردیں گے لیکن تمہاری زمین سے خراج لیتے رہیں گے اور اگر تم اپنی زمین چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ گے تو ہم اس زمین کے زیادہ حق دار ہوں گے۔ (۴۹)

﴿۲۸﴾ خراجی زمین خریدنا مسلمان کے لئے جائز ہے اور خراج صِغار (ذلت کا باعث) نہیں، اس لئے خراجی زمین کا خراج ادا کرنا مسلمان کے ذمہ لازم رہے گا۔ (۵۰)

﴿۲۹﴾ اسلام لانے سے جزیہ معاف ہوجاتا ہے مگر خراج ساقط نہیں ہوتا۔ (۵۱)

﴿۳۰﴾ کافر بوڑھے اور بچے پر جزیہ نہیں، البتہ اگر یہ زمین کے مالک ہوں تو ان پر خراج واجب ہے۔ (۵۲)

﴿۳۱﴾ جزیہ کی رقم کافروں سے ایک صلح نامہ اور معاہدہ کی رو سے لی جاتی ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے اس کا استعمال جائز و حلال ہے، بیت المال کے دیگر ذرائع آمدنی کی طرح یہ رقم بھی مسلمانوں کے مفادات پر صرف ہوگی، حضور سید عالم ﷺ، خلفائے راشدین اور سلاطینِ اسلام نے جزیہ وصول کیا اور اسے مسلمانوں پر صرف فرمایا، اسی پر امت کا اجماع ہے۔ (۵۳)

---

(۴۹) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۷۱

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)، ص ۲۱

(۵۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۲

(۵۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۹۴، ۱۰۰، ۱۰۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۳۲

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۳

(۵۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۲۵

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)، ص ۲۱

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۷۰

﴿۳۲﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ واعظم شانہٗ نے مسلمانوں کو ایمان کی بدولت عزت اور کافروں کو کفر کی وجہ سے ذلت دی ہے، عزت دینی و اُخروی مسلمانوں کے لئے اور ذلت دارین کافروں کا مقدر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆(سورۃ المنافقون آیت،۸)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے، مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

آیت زیر عنوان میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ذمیوں سے جزیہ اس طرح وصول کیا جائے جس میں مسلمانوں کا اعزاز اور کافروں کی رسوائی نمایاں ہو، اس کا طریقہ یہ ہے کہ......

(ا) جزیہ دینے والا ذمی کھڑا ہو اور مسلمان حاکم یا قاضی بیٹھ کر وصول کرے۔

(ب) جزیہ دینے والا چل کر آئے اور اپنے ہاتھ سے دے۔

(ج) خود آ کر دے، کسی کے ہاتھ روانہ نہ کرے۔

(د) گردن جھکا کر دے۔

(ہ) نقد دیں، ادھار نہ کریں۔

(و) مسلمانوں کی قوت اور غلبہ کا اقرار کرتے ہوئے دیں۔

(ز) وعدہ کے مطابق دیں، پس و پیش نہ کریں۔

(ح) ہاتھ بڑھا کر اس طرح دیں کہ جزیہ کی رقم ان کی ہتھیلی پر ہو اور مسلمان اپنے ہاتھ سے اٹھا لے۔

(ط) جزیہ دیتے وقت اظہار ذلت کریں۔

(ی) جزیہ دیتے وقت مسلمانوں کا احسان تسلیم کریں، جس طرح مجرم حاکم کو جرمانہ ادا کرتا ہے کہ اس میں حاکم کا احسان ہے کہ وہ جرمانہ وصول کر کے جرم معاف کر رہا ہے۔

جزیہ کی فرضیت اور اس کی مذکورہ طریقہ سے ادائیگی پر امت کا اجماع ہے۔(۵۴)

---

(۵۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۹۸ و مابعد

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۲

﴿۳۳﴾ کافر اگر جزیہ دینا قبول نہ کرے اور اسلام بھی قبول نہ کرے یا ذلت سے دینا قبول نہ کرے تو اس کا قتل جائز ہے، آیت زیب عنوان نے اس کی صراحت فرمادی ہے۔ (۵۵)

﴿۳۴﴾ کافر اگر جزیہ دینا قبول کرلیں تو ان کے خلاف جہاد جائز نہیں، اگرچہ ادا کرنے میں پس و پیش کریں۔ (۵۶)

﴿۳۵﴾ اہل ذمہ کا اعزاز کرنا جائز نہیں، (حربی کا اعزاز بطریق اولیٰ منع ہے) اس لئے......

(أ) ان کو پہلے سلام کرنا منع ہے۔

(ب) ان سے مصافحہ نہ کرے۔

(ج) ان سے دوستی رکھنا حرام ہے۔

(بقیہ ۵۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۲۸

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۳۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۴۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۳۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۱۲، ۴۱۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص ۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۵۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۳۷

☆ الدرالمنثور فی التفسیر المالور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۱۶۷

(۵۵) ☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۵۷

(۵۶) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۱۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۰،ص ۷۸

(د) ملکی انتظام میں انہیں کلیدی اسامیوں اور عزت والی ملازمتیں نہ دی جائیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَبْدُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰی اَضْیَقِهٖ(۵۷)

یہود و نصاریٰ (اور ہر کافر) کو سلام میں پہل نہ کرو، جب ان میں سے کسی ایک کو راستہ میں ملو تو ان کے لئے راستہ تنگ کردو۔(۵۷)

﴿۳۶﴾ دارالاسلام میں ذمیوں کی بودوباش اور طرز رہائش مسلمانوں سے الگ ہونی چاہئے، اہل اسلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے انہیں روک دیا جائے اس لئے ذمی......

(ا) اپنے لباس، سواری اور اپنی زین میں مسلمانوں سے الگ نظر آئے۔

(ب) ہتھیار اور اسلحہ اپنے پاس نہ رکھے۔

(ج) زنار اس طرح پہنے کہ صاف نظر آئے۔

(د) راستہ میں ذمی عورتوں کو مسلمان عورتوں سے ممتاز نظر آنا چاہئے تاکہ اشتباہ نہ ہو۔

(ہ) ذمیوں کے گھروں پر واضح علامات ہوں تاکہ سائل اسے مسلمانوں کا گھر سمجھ کر ان کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے۔(۵۸)

☆☆☆☆☆

---

(۵۷) ☆ رواہ مسلم (کتاب سلام) ☆ وابوداؤد (ادب)
☆ والترمذی (استیذان) ☆ وابن ماجه (ادب)
☆ واحمد، ج۳، ص ۲۶۲، ۳۶۶، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۵۹، ۵۳۵، ج۴، ۲۲۲، ج۶، ص ۲۹۸

(۵۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۹
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۷۹

(۵۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۱۳
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۸

ضمیمہ باب (۱۹۱):

جزیہ غیر مسلموں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جتنے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں ہدایت کے لئے بھیجے وہ سب برحق ہیں، وہ سب سچا دین لے کر آئے، ان کی کتابیں اور شریعتیں سب برحق تھیں، ان پر ایمان لانے والے اور ان شریعتوں پر عمل کرنے والے سب حق پر تھے، مگر ان انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دین اور شریعتیں محدود وقت اور محدود مخلوق کی طرف تھیں، اللہ تعالیٰ تقدس وتبارک کے جب آخری رسول حضور خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ ﷺ کا دین اور آپ ﷺ کی شریعت تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوقات کے لئے واجب العمل بن کر آئی، رب کریم عزاسمہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ☆

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے، جو تمام انسانوں کو گھیرنے والی ہے، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

(سورۃ السباء آیت ۲۸)

وہی ارشاد فرماتا ہے اور اس کا ارشاد برحق ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ☆

(سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

اسی کا ارشاد واجب الاعتقاد ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا☆ (سورۃ الفرقان آیت ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن، اپنے بندہ پر، جو سارے جہانوں کو ڈر سنانے والا ہو۔

قادرِ مطلق احکم الحاکمین رب العالمین جل وعلا نے اپنے محبوب اور آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت، اختیار اور اقتدار کے دائرہ کی وسعت صریح کلمات میں بیان فرمادی اور اب اس عظیم الشان نبی کی زبان حق ترجمان کا اعلان سنیئے اور اس پر ایمان رکھیئے۔

فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ : اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ (۱)

(دیگر) انبیاء پر مجھے چھ وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔

(ا) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔

(ب) اور رعب کے ساتھ میری نصرت فرمائی گئی ہے۔

(ج) اور میرے لئے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(د) اور میری برکت سے تمام زمین کو سجدہ کے لائق اور پاک بنا دیا گیا ہے۔

(ہ) اور مجھے تمام مخلوقات کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(و) اور مجھ پر نبیوں کی بعثت ختم کر دی گئی ہے۔

....

حضور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رسالت و نبوت تمام مخلوق پر حاوی ہے، آپ ﷺ کی شریعت کے قوانین و فرامین تمام پر نافذ ہیں، مخلوق کا کوئی فرد، کوئی ذرہ آپ ﷺ کے دین اور شریعت سے سرتابی و نافرمانی کر کے ہدایت نہیں پا سکتا، آپ ﷺ کی کتاب، دین اور شریعت تمام سابقہ کتابوں، دینوں اور شریعتوں کی ناسخ ہے۔

(۱) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۲۲۳، ومحمد البیھقی عن ابی امامہ

آپ ﷺ کی بعثت کے بعد ہدایت اور حق صرف آپ ﷺ کی کامل اتباع میں ہے، اگر کوئی فرد یا جماعت اب سابقہ کتابوں، دینوں یا شریعتوں پر عمل کرے تو اس کا عمل مردود و باطل ہے، جو شخص، فرد یا جماعت دینِ مصطفوی سے انحراف کرتی ہے وہ گمراہ، رب قدیر کے غضب کی مستوجب، دنیا و آخرت کی ذلّت اور نارِ دوزخ کی مستحق ہے، یہ ایک اٹل حقیقت ہے، اس سے انکار کفر ہے۔

رب اعلیٰ جل وعلا نے ارشاد فرما دیا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت، ۳۳)

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے، پڑے برا مانیں مشرک۔

اسی مفہوم کی دیگر آیات سورہ فتح آیت، ۲۸، اور سورہ صف آیت، ۹، ہیں، جن میں یہی اعلان تاکید کے ساتھ دہرایا گیا ہے، اب دینِ مصطفوی ہی اسلام ہے اور یہی مقبولِ رب عظیم جل وعلا ہے، اس نے اپنی رضا کا اعلان فرما دیا ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ☆

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

(سورہ آل عمران آیت، ۸۵)

....

دین اسلام دینِ فطرت ہے، جو بھی، جہاں بھی، جب کبھی بھی، فطرت کا کوئی تقاضا ہوتا ہے اسلام نے اسے پورا کیا ہے، کرتا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، یہ آفاقی دین ہے، ہمہ گیر دین ہے، جہان والوں کے ہر مسئلہ و تقاضا کا حل اس میں موجود ہے، عبادات، معاملات، مناکحات، مذہبی، سماجی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، اقتصادی، امن و صلح، جہاد و قتال، مصالحت، بین الاقوامی معاہدات، تعلیقات، غرض ہر شعبۂ حیات کی کامل راہنمائی کی اصولی اور عملی تعلیمات اس میں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو دین کا کامل

نمونہ بنایا ہے، دینِ حقّہ کی تمام تعلیمات، اصول، فرامین، قوانین آپ کی حیات مبارکہ میں موجود ہیں، زمانہ کی موجودہ علمی، سائنسی، ٹیکنالوجی، طبی اور جراحی وغیرہ کی ترقی ظاہر ہے ماضی میں نہ تھی اور اس کا تصور تھا، اور یہ ترقی پذیر ہے، قرینِ قیاس یہی ہے کہ آئندہ کی ترقی اس سے بہت آگے ہوگی، مگر دینِ اسلام کے اصول وفرامین سب زمانوں کے لئے قابلِ عمل اور باعثِ ہدایت ہیں، رب جلیل جل وعلا ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت، ۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

....

دینِ اسلام کی نمایاں حیثیت اس کا ''دینِ رحمت'' ہونا ہے، اسلام سراپا رحمت ہے، اس کا رب ''رحمٰن ورحیم'' ہے، اس کا نبی ''رحمۃ للعالمین'' ہے، اس کی کتاب ''سراپا ہدایت ورحمت'' ہے، اس کے اصول وقوانین، شریعت وفرامین رحمت پر مبنی ہیں، اس کی رحمت کی ہمہ گیری حدوحساب سے باہر ہے، تمام جہانوں اور ہر جہان والوں کے لئے اس کی رحمت نصِ قطعی سے ثابت ہے، تاریخ عالم کے واقعات اس کی رحمت کے شاہدِ عادل ہیں، ہر غیر متعصب غیر مسلم اس کی رحمت کو تسلیم کرتا ہے، اس کی رحمت انسانوں، حیوانوں کے ہر طبقہ کے لئے عام ہے، دینِ مصطفٰی کے نبی کی تشریف آوری سے پہلے یہ جہاں ظلم وستم سے بھرا تھا، ضعیفوں، عورتوں، بچوں، غلاموں، جانوروں بلکہ حیوانوں نے اسلام آنے پر سکھ کا سانس لیا، مذہب، سماج، معاشرہ، سیاست، اقتدار، حکومت، غرض ہر جگہ سے ظلم وتشدد دور ہوا، دنیا میں آسانی، سہولت، رحمت، شفقت کا غلبہ اسلام کا مرہونِ منت ہے، تفصیل میں جائے بغیر ہم عرض کریں کہ احکم الحاکمین رب العالمین اپنے بندوں پر قطعاً ظلم نہیں کرتا اور نہ ظلم روا رکھتا ہے، خود اس کا اعلان واجب الایمان ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا . وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ☆ (۲)

جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

---

(۲) ☆ (سورہ حم السجدہ آیت، ۴۶)

نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب کا پیغام حق ورحمت پہنچایا، آپ ﷺ کی شدید مخالفتیں ہوئیں، آپ ﷺ کو، آپ ﷺ کے گھر والوں اور آپ ﷺ کے ماننے والوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے، آپ ﷺ پر اتنا تشدد کیا گیا جس سے آپ ﷺ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر چہ مجھ پر شدید ترین ابتلا غزوہ احد میں پیش آیا (جس میں میرے دندان مبارک شہید ہوئے، چہرے پر زخم آیا) مگر اس سے زیادہ تشدد مجھ پر اس روز ہوا جب میں طائف والوں کے پاس تبلیغ کو گیا، وہاں کے کافر سرداروں نے اوباشوں، غنڈوں اور تلنگوں کو مجھ پر سنگ باری کے لئے ابھارا، جبرئیل امین قضاء وقدر اور مدبراتِ امر کے ساتھ حاضر ہوا، اس نے عرض کیا، آپ ﷺ کا ادنیٰ اشارہ ہو تو ہم مکہ معظّمہ کے پہاڑ ان پر الٹ دیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

اَرْجُوْاَنْ یُّخْرِجَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَصْلَابِھِمْ مَنْ یَّعْبُدُاللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَہٗ لَایُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا (۳)

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے وہ پیدا کرے گا جو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کریں گے۔

باعثِ وجودِ کائنات، رب تعالیٰ کے حبیب لبیب اور محبوب کریم ﷺ نے زمانہ بھر کو رحمت وشفقت کا درس دیا، مگر منکرین نے اس کا جواب تشدد سے دیا، ایک اور موقعہ پر گلاب کو شرما دینے والے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو خون آلود کر دیا گیا، اس موقعہ پر آپ ﷺ نے جو کلمات فرمائے وہ پھولوں سے حسین ومعطر ہیں، تاریخ عالم نے ان کلمات کو اپنے اوراق میں محفوظ کر رکھا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ (۴)

---

(۳) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۴۵۸

☆ ورواہ مسلم، ج ۱، ص ۱۰۹، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(۴) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۴۹۵ وفی کتاب المرتدین

☆ ورواہ مسلم، ج ۱، ص ۱۰۸،

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الفتن

☆ ورواہ احمد، ج ۱، ص ۳۸۰، ۴۲۷، ۴۳۲، ۴۵۳، ۴۵۶، ۴۰۲، عن عبداللہ

اے اللہ! اے میرے رب! (مجھ پر تشدد کرنے والی) اس میری قوم کو معاف فرمادے کہ یہ میرے عظیم منصب سے ناواقف ہے۔

محبت اور رحمت کے نبی کریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کو دشمنوں نے بے پناہ ایذائیں دیں، آپ پر قاتلانہ حملے ہوئے، آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، آپ کے فدائیوں اور جانثاروں کو بہر طریقہ ایذا سے دوچار کیا گیا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ نے قیامِ امن وسلامتی اور رحمت کا عملی نمونہ بنتے ہوئے اپنا گھر، وطن ترک فرمایا، مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا وتعظیما کی طرف ہجرت فرمائی، دشمنوں نے آپ کو وہاں بھی چین نہ لینے دیا، بار بار آپ پر حملہ آور ہوئے، قبائل عرب کو آپ کے خلاف جنگ میں شامل کیا، آج کے حالات کے مطابق اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ دشمنوں نے آپ کے خلاف عالمی قوتوں کو برسرِ پیکار کیا، بالآخر ایک وقت آیا کہ آپ نے اذنِ الٰہی سے مکہ معظمہ کے کفار پر حملہ کیا، دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے۔............ ہاں اتنا تو ہوتا رہا ہے کہ ملک فتح ہوئے فاتح نے قبضہ کرلیا، مگر تاریخ عالم کا یہ ایک منفرد واقعہ ہے، فاتح نبی نے مفتوحہ علاقہ پر قبضہ نہ کیا، دشمن کو جنگی قیدی نہ بنادیا، ان کی املاک پر قبضہ نہ کیا، قاتلانہ حملہ آوروں اور بار بار آپ کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکانے والوں کو معافی دی، عزت دی، ان کے گھر والوں کو امن گاہ ٹھہرایا، تمام دشمن آپ کے سامنے ترساں ولرزاں سر جھکائے موجود تھے اور آپ نے انہیں جو ارشاد فرمایا وہ تاریخِ عالم کا منفرد اعلان ہے۔

لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اَنْتُمْ طُلَقَآءُ (۵) جاؤ، آج تم پر کوئی ملامت نہیں، تم سب آزاد ہو۔

ظلم وستم، تعصب وتشدد اور عالمی دہشت گردی کے مقابلہ میں نبیء رحمت ﷺ کے ارشاد کی مثل چشمِ افلاک نے نہ دیکھا اور نہ سنا، عاشقِ صادق کی زبان حقیقت ترجمان میں باآواز بلند کہیئے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

....

(۵) ☆ المغنی عن حل الاسفار للعراقی، ج۳، ص۱۷۹
☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۷، ۲۸
☆ مدارج النبوت، ازشیخ عبدالحق محدث دہلوی، (مترجم اردو) مفتی غلام معین الدین نعیمی، مطبوعہ کراچی، ج۲، ص۴۷۷

امن وسلامتی کی بحالی اور استحکام کے لئے بدامنی، تعدی اور ظلم وستم کو ختم کرنا لازمی ہے، ظلم وستم بھی قائم رہے اور امن وسلامتی کا حصول بھی مقصود ہو، یہ ناممکن ہے۔

صحت وتندرستی کے لئے مرض کا علاج ضروری ہے، صحت وتندرستی کی بحالی کے لئے بعض اوقات کڑوی اور ناگوار دوا بھی استعمال کرنا پڑتی ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ متعفن اعضاء کو کاٹنا پڑتا ہے تاکہ تعفن مزید اعضاء میں سرایت نہ کر جائے، عمل جراحت اور خطرناک اپریشن (جس میں جان جانے کا خدشہ بھی ہوتا ہے) صحت وتندرستی کے لئے قبول کئے جاتے ہیں۔

ہر حاکم بیرونی اور اندرونی خطرات سے نپٹنے کے لئے فوج کشی کرتا ہے، بعض اوقات یہ خطرات محض خدشات نہیں ہوتے اور فوج کشی میں جان وَمال کا عظیم نقصان بھی ہوتا ہے، فسادی عناصر، باغی افراد اور ملکی سرحدوں کے لئے بننے والے خطرات کو مٹانے کے لئے خون ریزی کرنا پڑتی ہے اور اسے ہر معاشرہ، ملک اور قوم میں جائز بلکہ ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

ملکی اور قومی مالی ضروریات کی کفالت کے لئے عوامی عطیات لئے جاتے ہیں، بعض اوقات لازمی ٹیکس نافذ کئے جاتے ہیں، جس سے متاثرہ افراد سے بالجبر رقم وصول کی جاتی ہے، یہ جبری کٹوتیاں اور لازمی ٹیکس اگر ملک وقوم کی ضروریات پر پوری دیانتداری سے صرف ہوں تو انہیں جور وجبر کا نام نہیں دیا جاتا بلکہ ہر باشعور شہری اسے بروقت، از خود ادا کرنا ملک وقوم سے وفاداری کی علامت گردانتا ہے۔

بزور قوت ظلم وستم ختم کرنا، جراحی اور اپریشن، دشمنوں کے خلاف فوج کشی، خون ریزی اور لازمی مالی وصولیاں کسی بھی معاشرے، مذہب، قوم، ملت اور ملک میں تشدد شمار نہیں ہوتیں، بلکہ یہ تمام امور نہ صرف قرینِ قیاس ہیں بلکہ عین انصاف ہیں، اسی طرح جہاد ایک دینی فریضہ ہے، جس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ اور زورِ کفر اور فتنہ وفساد کا قلع قمع ہے، جہاد میں اگرچہ خونریزی، مال واملاک کا نقصان متوقع بلکہ واقع ہے تاہم مذکورہ بالا عظیم ترین مقاصد کے پیش نظر اللہ تعالی جل وعلا نے اس کا حکم دیا ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اور پاکانِ امت نے عملی

طور پر جہاد میں حصہ لے کر اس کی حقیقت اور عظمت کو واضح کیا ہے، جہاد فساد نہیں بلکہ دافعِ فساد ہے، جہاد ظلم نہیں بلکہ ظلم کو مٹانے کے لئے ہے، یہ خونریزی نہیں بلکہ خون ریزی کو روکنے کے لئے ہے، مجرم کو سزا اور قاتل کا قصاص میں قتل، جرم اور قتل کی روک تھام کے لئے ہے، حکیم وخبیر قادر مطلق جل وعلا کا ارشاد اس حقیقت کو واضح فرمارہا ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَاعُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ☆

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو، پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳)

اسی مضمون کی دوسری آیت سورۃ الانفال (آیت ۳۹) میں ہے۔

....

یہ زمین اللہ کی، یہ زماں اللہ کا، یہ مکاں اللہ کا، یہ آسمان اللہ کا ہے، کائنات کی ہر شئ اللہ کی ہے، مُلک اسی کا ہے، حکومت اسی کی ہے، اقتدارِ اعلیٰ اور اختیارِ کلی اسی کا ہے، اس نے اپنی سلطنت کا وارث انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بنایا، سب سے اعلیٰ اور آخری اقتدار واختیار اپنے محبوب ومطلوب تاجدارِ عرب وعجم سرورِ کون ومکان سیدِ انس وجاں شافعِ مجرماں نذیر وبشیرِ جہاں سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کو عطا فرمایا اور پھر آپ کی وساطت سے اپنی نیابت وخلافت مومنین کو عطا فرمائی وہ مومنین پر بحیثیت حاکم راضی ہے۔

یہ مومنین اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے رسول کریم ﷺ کے فرمانبردار، مطیع، اطاعت گذار، اور وفا شعار ہیں، ان کا ایماں اطاعت، وفاداری اور خدمت گذاری ہی ان کی حکومت وسلطنت کا وجہ جواز ہے، زمین کی آبادی اور قیام امن وسلامتی کی ذمہ داری انہی کی ہے۔

دنیا کا ہر کافر، خواہ وہ کسی قوم وملک سے ہو، اللہ تعالیٰ کا نافرماں، سرکش، باغی اور فسادی ہے، اگر چہ بزعم خویش وہ زمین کی آبادی اور فلاح وبہبود کا دعویٰ کرے، اس کا یہ دعویٰ باطل اور مردود ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات اور حضور آقا ومولیٰ ﷺ کی احادیث صحیحہ اس کی دلیل قطعی ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ کافروں سے دوستی نہ رکھو، انہیں

اپنا راز دار نہ بناؤ............لہٰذا کسی نوع کے کافر کو حق نہیں پہنچتا کہ نافرمانی پر قائم رہ کر اپنے رب کی زمین پر رہ سکے۔

حضرت ابوالبشر سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے اس زمین پر جن آباد تھے، ان کی سرکشی اور فساد سے زمین آلودہ ہو چکی تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنے مطیع بندوں، فرشتوں کو حکم دیا کہ جنوں کے فساد سے زمین کو پاک کر دو، چنانچہ انہوں نے بزورِ قوت زمین کی ہموار اور قابلِ رہائش سطح سے مار بھگایا اور ان کو غاروں، وادیوں، نالوں، پہاڑوں اور تاریک مقامات تک محدود کر دیا، زمین ان کے شر، فساد، سرکشی اور عناد سے پاک ہو گئی اور قیامت تک پاک رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کی سرکشی، نافرمانی، فساد اور عناد کے باعث اپنے مخلص بندوں، مومنوں کو حکم دے رکھا کہ میری پاک زمین کو ان کے شر و فساد سے پاک کر دو، یہی روحِ جہاد ہے۔

....

کوئی حاکم اپنی حکومت و سلطنت میں اپنے باغی اور سرکش کو بغاوت اور سرکشی کے لئے کھلا نہیں چھوڑتا، باغی کے لئے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) حاکم کی اطاعت پر آمادہ ہو جائے۔

(۲) بصورت دیگر اپنے بھیانک انجام کے لئے تیار ہو جائے۔

ہاں ایک صورت اور ہے اور وہ یہ ہے کہ بھاگ کر اپنی بغاوت سمیت اس کے ملک و سلطنت سے باہر نکل جائے۔

کافر اپنے رب قادر و قدیر جل جلالہ کا باغی ہے، رب کی سلطنت میں اس کے لئے صرف دو صورتیں ممکن ہیں۔

(۱) کفر ترک کر کے اسلام قبول کر لے، سلامتی پائے گا۔

(۲) بصورت انکار اپنے بھیانک انجام اور دین و دنیا کی رسوائی کے لئے تیار ہو جائے۔

تیسری صورت اس کے لئے ممکن ہی نہیں، ذرا رب کریم کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَاتَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ☆ (سورۃالرحمٰن آیت،۳۳)

اے جن وانس کے گروہ! اگر تم سے ہوسکے کہ آسمانوں اورزمین کے کناروں سے نکل جاؤ، تو نکل جاؤ، جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔

ہاں اس نے اپنے فضل واحسان سے بچاؤ کے لئے ایک اورآسان صورت بتائی ہے کہ اے میرے باغیو! اگر میری اطاعت تمہیں ناگوار ہواوراپنی جان ومال بھی عزیز ہواوراسے محفوظ رکھنا چاہتے ہوتو میرے مومن بندوں اور میرے مطیع حکمرانوں کی اطاعت کرلو، دنیا میں تمہاری جان محفوظ رہے گی، تمہارے مال تمہارے ہی رہیں، میرے مطیع حاکموں کواطاعت کی علامت کے طور پر نہایت قلیل رقم دے دیا کرواوربس، وہ تمہاری جان ومال کی حفاظت کریں گے اورتم پرکوئی اور مالی یادفاعی ذمہ داری عائدنہ ہوگی، ہاں یادرکھو جواپنے دین پرقائم رہتے ہوئے اورمیرے مطیع حاکموں کو جوحقیر رقم اداکروگے میں نے اس کا نام جزیہ رکھا ہے، یہ میرا احسان ہے تم احسان کوجانو اورمانو۔

....

ہر حکومت اپنے مالی وسائل اپنے عوام سے پوری کرتی ہے، حکومت کے کارندوں، مجاہدوں، محافظوں، ناظموں اوردیگر ملازمین کی کفالت، رفاہ عامہ، تعلیم، صحت اورعوامی فلاح وبہبودوغیرہ مصارف عوامی عطیات اورٹیکسوں سے پورے ہوتے ہیں، اسلامی حکومت کے مالی مصارف بیت المال، تجارت کے سامان، زیوراورمویشیوں کی زکوۃ، خراج، مالیہ، فطرانہ وغیرہ سے پوری ہوتی ہے، علاوہ ازیں ہنگامی حالات میں نافذشدہ ٹیکس بھی اسی زمرے میں آتے ہیں، یہ تمام محاصل مسلمان رعایا سے وصول ہوتے ہیں، اسلامی ریاست میں رہنے والے ذمی اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں، ان سے صرف جزیہ وصول کیا جاتا ہے، جزیہ کی رقم بہرصورت مسلم آبادی کے محصولات کے مقابلہ میں نہایت حقیر ہوتی ہے۔

....

مساوات (برابری) دنیا کا بہترین معاشرتی اصول اوردین اسلام کا اہم حکم ہے، لیکن اس کا تعلق صرف عدل وانصاف کے ساتھ ہے، یعنی حاکم، قاضی، حَکَم، پنچ، جرگہ اورسوسائٹی کا فرض ہے کہ انصاف ہرایک کے ساتھ ایک جیسا

ہو، اس میں امارت، غربت، خاندان، قبیلہ، عہدہ، منصب اور عزت وجاہ حائل نہ ہو، بلکہ مومن اور کافر کے درمیان بھی ایک جیسا انصاف ہو، حق اگر کافر، غریب، نادار، محکوم، غلام کا ہو تو اسے ملنا چاہیئے، اسلام کی تعلیم یہی ہے، خود سید عالم ﷺ نے عمل کرتے ہوئے مسلمان کے مقابل یہودی کے حق میں فیصلہ دیا، وہ نام نہاد مسلمان اس پر ناراض ہو گیا لیکن آپ ﷺ نے اس کی طرف داری نہ فرمائی، اس پر آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا☆

(سورۃ النسآء آیت، ٦٠)

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے۔

اسلام کے بہترین دورِ خلافت اور شوکت وعظمت کے زمانہ میں امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اور امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما کے خلاف دو یہودیوں نے الگ الگ مقدمہ دائر کیا، قاضی نے دونوں خلفاء کو عدالت میں جواب دہی کے لئے طلب کیا، اس نوعیت کے ان گنت واقعات ہیں جس میں مسلمان قاضیوں نے بلا رُو رعایت حق دار کے حق میں فیصلہ دیا اگرچہ وہ نادار، فاسق یا کافر ہی کیوں نہیں تھا۔

حق وانصاف کی علمبردار قومیں آج بھی اس غیر جانبداری اور حق وعدل کا جواب پیش نہیں کر سکتیں۔

حق وعدالت کے سوا معاشرت، معیشت، دولت، عزت کے دیگر معاملات میں مساوات نہ ممکن ہے اور نہ مقصد شرع، بلکہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کا بھی اسی پر عمل ہے۔

اسلام کی نظر میں اندھیرا اور روشنی، دھوپ اور سایہ، بینائی اور نابینائی، جہالت اور علم، کفر اور ایمان، فسق اور اطاعت برابر نہیں، اسلام میں عزت، فضیلت، شرف وکرامت اور اعلیٰ مقام صرف ایمان اور اطاعتِ خدا ورسول میں منحصر ہے، الفر... فسق، فجور، سرکشی، بغاوت اور اللہ ورسول سے دوری ذلت ورسوائی، حقارت ونفرت، سفلہ پن اور غضب و

رَزالت کا باعث ہے، کافر اللہ ورسول (جل وعلا ﷺ) کے ہاں ذلیل اور دنیا وآخرت میں رسوا ہے، مومن اور کافر ایک درجہ کے نہیں، بلکہ ایمان والوں میں بھی درجات ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت وعزت حاصل ہے اور کافر کفر کی شدت کے پیش نظر ذلیل سے ذلیل تر ہیں۔

اسلام میں عزت وذلت کا معیار انصاف پر مبنی ہے، کسی پر بے جا سختی نہیں۔

کرۂ ارض پر بسنے والی تہذیب وتمدن کی دعویدار قومیں بلاوجہ بعض دوسروں کو حقیر اور نچلے درجے کی شمار کرتی ہیں، ان میں آپس میں مساوات مفقود ہے، صاحبِ بصیرت ہر روز اور ہر آن اس کا مشاہدہ کرتا ہے، اقوام عالم کا قیام امن سلامتی اور دیگر معاملات طے کرنے کا ادارہ ''اقوام متحدہ'' (U.N.O) خود عدم مساوات، حق تلفی اور کمزور قوموں کی تذلیل کا باعث ہے، اگر تمام اقوام عالم برابر ہیں تو جن ملکوں کو حق استقرار (ویٹو) حاصل ہے، اس کا کیا جواز ہے؟ اور پھر طاقت ور ملکوں اور قوموں نے دنیا کے نقشہ پر جو چودھراہٹ قائم کر رکھی ہے اس کی کون سی دلیل آسمانوں سے نازل ہوئی یا دیگر اقوام نے اس چودھراہٹ کو کب بطیب خاطر قبول کیا؟ کیا یہ بے انصافی، ظلم اور دھونس دھاندلی بلا جواز وبلا دلیل موجود نہیں؟ اس کے خلاف کمزور آواز اٹھانے کی سکت نہیں رکھتے۔

اب آیئے! عزت اور ذلت، مساوات اور دھاندلی، محبت اور نفرت کے ''اسلامی تصور'' کا جائزہ لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَایَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ☆

دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔ (سورۃ الحشر آیت ۲۰)

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۔ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۵۰)

تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور انکھیارے، تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

دل کے اندھے کافر اور دل کی آنکھ والے مومن برابر نہیں۔

اسی کا ارشاد فیض بنیاد ہے۔

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِىْٓءُ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ☆

(سورۃ المومن آیت ۵۸)

اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار، کتنا کم دھیان کرتے ہو۔

اسی کا فیصلہ ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۔ لَا يَسْتَوٗنَ ☆ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا ۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ☆ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ۔ الآیة

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے، یہ برابر نہیں، جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں اور ان کے کاموں کے صلہ میں مہمان داری رہے اور وہ جو بے حکم ہیں ان کا ٹھکانا آگ ہے۔

(سورۃ السجدہ آیات ۱۸، ۱۹)

مومن کافر، صالح فاسق، حلال حرام اور طیب خبیث برابر نہیں، ان کو ایک سطح پر لانے والا خود دین سے خارج ہے، رب تعالیٰ کا ارشاد سنیئے۔

قُلْ لَا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ☆

(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۰)

تم فرمادو کہ گندا اور ستھرا برابر نہیں اگر چہ تجھے گندے کی کثرت بھائے، تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس جیسی کثیر آیات میں واضح طور پر فرمایا گیا کہ مومن اور کافر برابر نہیں، انہیں ایک سطح پر رکھنا یا سمجھنا نصوص قطعیہ کا انکار ہے۔

رب تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مومن کو اعلیٰ بنایا، دنیا و آخرت میں عزت اسی کا حصہ ہے، اور دارین کی

رسوائی کافر کا مقدر ہے، عذاب اس پر مزید ہے۔

رب کریم جل وعلا کا اعلانِ حق سن لیجیے۔

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ☆ (سورہ آل عمران آیت، ۱۳۹ .سورہ محمد آیت، ۳۵)

تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

کافروں کی دنیا وآخرت میں رسوائی کا ذکر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆ (سورۃالبقرۃ آیت، ۱۱۴)

ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

کافروں کی اسی رسوائی کا ذکر سورہ مائدہ آیت، ۱۴، سورہ مائدہ آیت ،۳۳، سورہ بقرہ آیت، ۸۵، وغیرہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید کے ان نا قابل تردید دلائل کی روشنی میں یہ حقیقت عیاں اور بے غبار ہے کہ کافر جب تک کفر پر قائم اور مُصِر ہے، ذلیل ہے، رسوا ہے، بے عزت ہے، جھوٹا ہے، بے وقار ہے، اگرچہ اس کے پاس بے شمار دولت ہو، حکومت ہو، قوت ہو، علم ہو، اس کی یہ سب فخر کی اشیاء عارضی اور چندروزہ ہیں اللہ ورسول (جل وعلا و ﷺ) اور مومنوں کے ہاں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

قرآن مجید میں جزیہ کے حکم کی آیت کا آخری کلمہ یہی تو ہے۔

حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ ☆

☆ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔ (ابوالاعلیٰ مودودی)

☆ یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ (مولوی محمد جوناگڑھی)

☆ کہ وہ ماتحت ہو کر اور رعیت ہو کر جزیہ دینا منظور کریں۔ (شیخ اشرف علی تھانوی)

☆ یہاں تک کہ دیویں جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں۔ (شاہ رفیع الدین دہلوی)

☆ جب تک وہ دیں جزیہ سب ایک ہاتھ سے اور وہ بے قدر ہوں۔

(شاہ عبدالقادر دہلوی/تصحیح سید عبدالغفور لدھیانوی)

☆ جب تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے ماتحت ہو کر جزیہ نہ دیویں۔ (ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی)

☆ یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر۔ (شیخ محمود الحسن)

☆ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔ (ڈاکٹر محمد عثمان)

☆ یہاں تک کہ وہ (حکم اسلام کے سامنے) تابع و مغلوب ہو کر اپنے ہاتھ سے خراج ادا کریں۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

☆ یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں۔

(پیر محمد کرم شاہ الازہری)

☆ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اس حال میں کہ وہ ذلیل ہوں۔

(سید احمد سعید کاظمی)

☆ تا آنکہ بدہند جزیہ از دست خود خوار شدہ۔ (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

☆ تا وقتیکہ بدہند جزیہ یعنی آنچہ از خراج بہ نسبت ہر کس از ایشاں مقرر شود بدہند از دست خود و حال آنکہ ایشاں خوار شدگان باشند۔ (سید حسین الواعظ الکاشفی)

☆ جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (امام احمد رضا محدث بریلوی)

....

جزیہ کے بارے میں اسلامی تاریخ کے چند حوالہ جات اختصار سے پیش کئے جاتے ہیں، اس سے اس کی مذہبی، شرعی، سیاسی، معاشرتی اور نفسیاتی حیثیت کا تعین ہو سکے گا، ان شاء اللہ العزیز الغالب و القادر جل و علا۔

﴿۱﴾ سب سے پہلا جزیہ حضور سید عالم ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر سے وصول کیا۔ (۶)

(۶) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۹
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۳۸

﴿۲﴾ یمن کے اہل نجران سے حضور سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو ہزار کپڑوں کے جوڑے بطور جزیہ وصول کئے اور انہیں امان دی۔(۷)

﴿۳﴾ اکیدر بن عبدالملک شاہ دومۃ الجندل کی طرف آقا و مولیٰ حضور تاجدار عرب و عجم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اکیدر نے جزیہ دے کر صلح کا معاہدہ کیا۔(۸)

﴿۴﴾ ہجر (ایک مقام کا نام ہے) کے مجوسیوں نے حضور انور نبی اکرم ﷺ کو جزیہ ادا کر کے صلح کا معاہدہ کیا اور اسلامی ریاست کا ماتحت شہری ہو کر رہنا قبول کیا۔(۹)

﴿۵﴾ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے سواد (عراق) کے مجوسی باشندوں سے جزیہ لے کر صلح کی، مجوسیوں نے اسلامی ریاست کے ماتحت ہو کر شرعی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا قبول کیا۔(۱۰)

﴿۶﴾ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو اہل بربر (شمالی افریقہ) نے جزیہ دے کر اسلامی ریاست کا مطیع ہو کر رہنا قبول کیا۔(۱۱)

---

(۷) ☆ ابو داؤد، بیهقی، بحواله....
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۳۴۱
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۱۶۹

(۸) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۳۴۱

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۳۱

(۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۹۲

(۱۱) ☆ موطا امام مالک (کتاب الخراج)، مطبوعه مطبع مجتبائی دهلی، ص ۱۲۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۰
☆ (ترجمه) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبیده القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاهر سورتی، مطبوعه اداره تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعه ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۴
☆ اردو دائره معارف اسلامیه، ج۷، ص ۲۴۶

﴿۷﴾ خلفیہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فارس کے مجوسیوں سے جزیہ لے کر انہیں امان دی، اندرونی اور بیرونی حملہ آوروں سے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ (۱۲)

﴿۸﴾ حضور سید عالم ﷺ نے یمن کے گورنر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وہاں کے غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے کا حکم ان کلمات میں دیا۔

(ترجمہ) ''یہود و نصاریٰ کو اپنا دین چھوڑنے کی آزمائش میں نہ ڈالا جائے اور ان پر جزیہ عائد کیا جائے......'' (۱۳)

﴿۹﴾ حضور پر نور ﷺ نے منذر بن ساوی حاکم بحرین کو گرامی نامہ لکھا:

(ترجمہ) تم سلامت رہو، میں اس اللہ کی حمد تم تک پہنچاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بعد ازاں، معلوم ہو کہ جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلم ہے جسے اللہ کا ذمہ اور رسول کی ضمانت حاصل ہے، مجوسیوں میں سے جو اس طریقہ کو اختیار کرے تو وہ مامون (امن والا) اور بے خوف ہو گیا اور جو اسے منظور نہ کرے تو اس پر جزیہ عائد ہوگا۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ حضور رسول اللہ ﷺ کا ایک اور گرامی نامہ ہے جو اسیذ یبین عباد اللہ کے نام عمان اور اسد عمان میں سے ہیں، کے نام ہے۔

(ترجمہ) ''اللہ کے نبی محمد ﷺ اور اس کے رسول کی جانب سے، اسیذ یبین عباد اللہ کے نام عمان واسد عمان، میں سے جو بحرین میں مقیم ہیں، یہ لوگ اگر ایمان لے آئیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں

---

(۱۲) ☆ موطا امام مالک (کتاب الخراج)، مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی، (۱۳۹۷ھ)، ص ۱۲۱

(۱۳) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۲۹

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحیی بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولی)، ص ۷۵

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۲۴

(۱۴) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۲۸

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور نبی ﷺ کا حق دے دیں اور مسلمانوں کے طور طریقے اختیار کرلیں تو یہ لوگ اپنے آپ کو مامون و بے خوف کرلیں گے، اسلام لاتے وقت جو املاک ان کی ہوں گی وہ انہی کی رہیں گی، البتہ صرف آتش کدہ کی املاک اس سے مستثنیٰ ہو کر اللہ و رسول (جل وعلا ﷺ) کی ہو جائیں گی، ...." (۱۵)

﴿۱۱﴾ اہل یمن کو آپ نے گرامی نامہ لکھا:

(ترجمہ) "جو یہودی یا عیسائی اسلام قبول کرلے وہ جماعت مومنین میں شامل ہو جائے گا، اس کو وہ حقوق ملیں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں، اسی طرح اس پر وہ ذمہ داریاں عائد ہیں، اور جو اپنی یہودیت یا نصرانیت پر باقی رہنا چاہے اسے اس کے دین سے چھڑانے کے لئے کسی قسم کے فتنہ یا آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جائے گا بلکہ اس پر جزیہ عائد ہوگا۔ (۱۶)

﴿۱۲﴾ اسی حکم پر مشتمل آپ نے ایک مکتوب حارث بن عبد کلال، شریح بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو لکھا تھا۔ (۱۷)

﴿۱۳﴾ شاہ روم کے نام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مکتوب لکھا۔

(ترجمہ) "محمد رسول اللہ کی طرف سے بادشاہ روم کے نام۔

میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تم اسلام قبول کرلیتے ہو تو جو مراعات مسلمانوں کو حاصل ہوں گی وہی تمہیں حاصل ہوں گی اور جو واجبات ان پر عائد ہوتے وہی تم پر عائد ہوں گے، لیکن اگر تم دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہونا چاہتے تو پھر جزیہ ادا کرو، اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

---

(۱۵) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۲۹

(۱۶) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۰

(۱۷) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۰

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆

(ترجمہ) اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ و رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار نہیں دیتے اور نہ دین حق کی اطاعت قبول کرتے ہیں ان سے جنگ جاری رکھو تا آنکہ وہ ماتحتی قبول کرتے ہوئے خود آکر جزیہ دیں۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۳۰)

بصورت دیگر تم فلاحین (کاشتکار، مراد عام شہری) اور اسلام کے درمیان حائل نہ رہو، وہ چاہیں تو دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائیں یا پھر جزیہ دیں۔ (۱۸)

(۱۴) شہنشاہِ دو عالم ﷺ جب کسی لشکر یا فوجی دستہ پر کسی کو امیر مقرر فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ تَقْوَى الله (اللہ سے ڈرنے) کی ہدایت فرماتے، نیز اس کی معیت میں رہنے والے مسلمانوں کے ساتھ بہتر سلوک کا حکم دیتے، پھر فرماتے:

(ترجمہ) اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جو اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ جاری رکھو، خیانت نہ کرنا، بے وفائی اور بدعہدی نہ کرنا، مقتولین کے اعضا کاٹ کر انہیں بدنما (مُثلہ) نہ کرنا، کسی بچہ کو قتل نہ کرنا، جب تمہارا اپنے مشرک دشمنوں سے مقابلہ ہو تو انہیں تین باتوں میں سے کسی ایک کے قبول کر لینے کی دعوت دینا، ان میں سے جو ایک بات بھی قبول کر لیں تو اس پر رضامند ہو جانا اور ان پر دست درازی سے رک جانا۔

پہلے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا، اگر وہ تمہاری دعوت قبول کر لیں تو ان سے تعرض نہ کرنا پھر انہیں اپنے علاقے سے نکل کر مہاجرین کے مرکز (مدینہ طیبہ) میں منتقل ہونے کی دعوت دینا اور انہیں بتا دینا کہ اگر وہ ہجرت کر لیں گے تو انہیں مہاجرین کی سی مراعات حاصل ہوں گی، اور ان پر مہاجرین کی سی ذمہ داریاں عائد ہوں گی، اگر وہ ہجرت نہ کرنا چاہیں تو انہیں بتا دینا کہ ان کی

(۱۸) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۱،۳۰

حیثیت اسلام قبول کرنے والے اعراب (عرب کے دیہاتی قبائل) کی سی ہوگی، جن پر مسلمانوں کی طرح اسلامی احکام نافذ ہوں گے، لیکن مالِ غنیمت اور فے میں سے انہیں اس وقت تک کچھ نہ ملے گا جب تک وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ نہ لیں، اگر وہ یہ پیش کش قبول کرنے سے انکار کردیں تو ان سے جزیہ دیتے رہنے کا مطالبہ کرنا، اگر وہ اس پر رضامندی کا اظہار کریں تو تم اسے قبول کر لینا اوران سے تعرض نہ کرنا، لیکن اگر وہ اس شرط کو تسلیم کرنے سے انکار کردیں تو پھر اللہ سے مدد طلب کرنا اوران سے جنگ کردینا۔ (١٩)

﴿١٥﴾ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایران کے قلعوں میں سے ایک کا محاصرہ کرلیا تو انہوں نے کہا:

(ترجمہ) میں ان لوگوں سے لڑائی شروع نہیں کروں گا جب تک کہ ان کے ساتھ وہی طریقہ اختیار نہ کرلوں جو حضور سرور کائنات ﷺ اختیار فرماتے...... پھر وہ ان لوگوں کے پاس پہنچے اوران سے کہا:

(ترجمہ) میں تمہیں میں سے ایک فرد ہوں، جس نے اسلام قبول کرلیا ہے، تم دیکھتے ہو کہ عرب میرا کس درجہ احترام کرتے ہیں، یقین کرو کہ اگر تم اسلام قبول کرلو گے تو تم مسلمانوں کے برابر ہو جاؤ گے، جو مراعات انہیں حاصل ہیں وہی تمہیں حاصل ہوں گی اور جو فرائض ان پر عائد ہیں وہی تم پر عائد ہوں گے، اگر تمہیں یہ دعوت منظور نہیں تو پھر تمہیں جزیہ ادا کرنا ہوگا، اگر تمہیں یہ شرط بھی قبول نہ ہو تو پھر ہم تم سے جنگ کریں گے۔

یہ شرط آپ تین بار پیش کرتے، ایک سند میں ''تمہیں جزیہ ادا کرنا ہوگا'' کے بعد فارسی جملہ ''خاک برسر'' کا اضافہ ہے، جس کے معنی ہیں تمہارے سر پر مٹی۔ (٢٠)

---

(١٩) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ٢٢٤ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء، ص ٣٥،٣٤

(٢٠) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ٢٢٤ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء، ص ٣٦

﴿۱۶﴾ غزوہ تبوک سے واپسی پر جب حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ، خیبر، یمن اور بحرین کے تمام اہل ذمہ پر جزیہ عائد کیا۔(۲۱)

﴿۱۷﴾ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پابندی کی، ان کے عہدِ خلافت میں جزیرہ عرب سے باہر سب سے پہلا مفتوح شہر بُصریٰ تھا، آپ نے اس کے باشندوں کو جزیہ یا اسلام دونوں کا اختیار دیا، وہ جزیہ دینے پر راضی ہو گئے۔(۲۲)

﴿۱۸﴾ حوران اور مآب کے لوگوں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے اہل بُصریٰ کی شرائط پر صلح کر لی۔(۲۳)

﴿۱۹﴾ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل دمشق پر جزیہ مقرر کیا۔(۲۴)

﴿۲۰﴾ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام سے جزیہ پر صلح کر لی۔(۲۵)

﴿۲۱﴾ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتوحات کا دائرہ سرعت سے وسیع ہوتا گیا اور مختلف شہروں اور علاقوں، شام، عراق، مصر اور ایران کے غیر مسلموں نے جزیہ پر صلح کر لی۔(۲۶)

﴿۲۲﴾ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے دورِ خلافت میں ذمیوں سے نہایت نرمی سے جزیہ وصول کر لیا کرتے تھے۔(۲۷)

---

(۲۱) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۴

(۲۲) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۲۳) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۹

(۲۴) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۹

(۲۵) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۲۶) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۹

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۵

(۲۷) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۴

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

﴿۲۳﴾ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کرلیا کرتے تھے، اگرچہ ان کے مذہب میں بہن بھائی آپس میں نکاح کرلیتے تھے مگر آپ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ان کے مذہبی معاملات میں تعرض نہ کیا اور ایسے نکاح بحال رکھے۔ (۲۸)

﴿۲۴﴾ عباسی دور خلافت میں مالیات، جزیہ، خراج، فے، غنیمت وغیرہ کے نظام کی تنظیم ہوئی، اس دور میں چار عظیم الشان کتابیں اسی نظام کے لئے تصنیف کی گئیں۔

(ا) کتاب الخراج: امام ابو یوسف (م ۱۸۲ھ) تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

(ب) کتاب الخراج: امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ)

(ج) کتاب الاموال: امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)

(د) الاحکام السلطانیہ: امام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی

اس کے علاوہ فقہ اسلامی کی تدوین بھی مکمل ہوگئی، کتب فقہ میں جزیہ، خراج، جہاد اور غیر مسلم حکومتوں سے مسلم حکومت کے تعلقات کے احکام واضح درج ہوگئے۔ (۲۹)

﴿۲۵﴾ عثمانی خلافت میں (دسویں صدی ہجری/سولھویں صدی عیسوی) کے دوران جزیہ وصول کیا جاتا رہا۔ (۳۰)

﴿۲۶﴾ برعظیم پاک وہند کی اسلامی ریاستوں میں جزیہ کا ذکر خال خال ملتا ہے، جب محمد بن قاسم نے مہران سے اس طرف کے ایک دریا کو عبور کیا تو ''سربیدس'' کے بت پرست اس کے پاس آئے اور اپنے لوگوں کی طرف سے معاہدۂ صلح طے کیا جس میں جزیہ دینا منظور کیا۔ (۳۱)

---

(۲۸) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی،
مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۳۶
☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

(۲۹) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

(۳۰) ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۶

(۳۱) ☆ فتوح البلدان بلاذری/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۸

﴿۲۷﴾ المامون کے عہد میں جب عمران بن موسیٰ سندھ کا والی (گورنر) بنا تو وہاں کے غیر مسلم جاٹوں سے جزیہ وصول کیا۔(۳۲)

﴿۲۸﴾ عمران بن موسیٰ نے برہمن آباد کے غیر مسلموں پر جزیہ عائد کیا۔(۳۳)

﴿۲۹﴾ دہلی کی اسلامی سلطنت میں جزیہ کا شاذ و نادر ہی تذکرہ ملتا ہے، جزیہ اور خراج کے الفاظ کتب تاریخ میں ملتے ہیں۔(۳۴)

﴿۳۰﴾ فیروز شاہ تغلق نے علماء سے فتویٰ حاصل کر کے ہندوؤں پر جزیہ مقرر کیا، اپنے عہد حکومت میں اس نے حکم دیا کہ بیت المال کی آمدنی کے ذرائع صرف وہی ہوں جو شرع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہیں اور دینی کتابیں اس پر شاہد ہیں۔

(ا) خراج، عشر و زکوٰۃ

(ب) جزیہ ہنود

(ج) ترکات، اور

(د) مال غنیمت و معادن کا خمس۔(۳۵)

﴿۳۱﴾ شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ نے متحدہ ہندوستان میں شریعت اسلامی کی ترویج کی کوششیں شروع کیں تو ۱۰۹۰ھ میں ہندوؤں پر جزیہ عائد کرنے کا حکم دیا۔(۳۶)

مستند تاریخی حوالہ جات نے یہ حقیقت واضح کر دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے لے کر آج تک ذمیوں پر جزیہ عائد ہوتا رہا، ذمیوں نے جزیہ کے بدلے جان و مال کی حفاظت پر اسلامی ریاست سے مصالحت کی۔

....

(۳۲) فتوح البلادن: بلاذری/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۸

(۳۳) چچ نامہ/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۷

(۳۴) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۷

(۳۵) فتوحات فیروز شاہی/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۷

(۳۶) مآثر عالمگیری/بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص۲۴۸

اسلامی تعلیمات سے ناواقف دانشوروں اور متعصب مُستشرقین نے جزیہ کے بارے میں غلط پروپیگنڈا کیا اور یہ روش آج تک جاری ہے کہ ''جزیہ اسلام کا ظالمانہ نظام ہے، غیر مسلموں پر بے جا بوجھ ہے، جبر ہے...... وغیرہ'' اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے اسلام کی تعلیمات اور تاریخ اسلام کے چند واقعات بیان کردینا ہی کافی ہیں، یہ ایک شفاف آئینہ ہے، اس میں اصل صورت اجاگر ہوگی۔

﴿۱﴾ شارعِ اسلام رسول اکرم ﷺ نے غیر مسلموں سے انصاف، نرمی اور معاہدہ کی پابندی کی سخت تاکید فرمائی، ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) خبردار، سن لو! جس نے کسی ذمی معاہد پر ظلم کیا، یا اس کے حقوق میں کمی کی، یا اسے اپنی طاقت سے زیادہ کسی شئ کا مکلّف کیا، یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی شئ لی تو میں (رحمۃ للعالمین) روز قیامت اس کا دادخواہ ہوں گا۔ (۳۷)

﴿۲﴾ اگر کوئی ذمی مسلمان ہوجائے تو اس سے جزیہ ساقط ہوجائے گا، جزیہ صرف کفر کی حالت میں نافذ ہوتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین نبی رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) (ذمی اگر مسلمان ہوجائے تو اسلام لانے کے بعد) مسلمان پر جزیہ نہیں۔ (۳۸)

﴿۳﴾ اہل کتاب اگر جزیہ دیں تو ان کی عورتوں سے نکاح کرنا مسلمان کے لئے جائز ہے۔ (۳۹)

گویا جزیہ کی معمولی رقم دے کر اہل کتاب ذمی، مسلمانوں کی معاشرتی زندگی میں داخل ہوجائیں گے، اسلام کی طرف سے ان کے لئے یہ کمال نرمی ہے۔

﴿۴﴾ ذمی عورتوں، ضعیفوں، معذوروں، تارک الدنیا راہبوں، ناداروں پر جزیہ عائد نہیں ہوتا۔ (۴۰)

---

(۳۷) ☆ ابو داؤد، ج۲، ص۷۷

(۳۸) ☆ ابو داؤد، ج۲، ص۷۷ ☆ الترمذی (فی کتاب الزکوۃ) ☆ امام احمد فی مسندہ، ج۱، ص۲۸۵

(۳۹) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۱۷۰

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۱۲

﴿۵﴾ ذمیوں سے سوائے جزیہ کے اورکوئی شرعی محصول عائدنہیں،مثلاً زکوٰۃ،عشر،صدقہ فطر،پھلوں کی زکوٰۃ، جانوروں کی زکوٰۃ وغیرہ۔

امام دارالھجرۃ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اہل ذمہ اور مجوسی اہل ذمہ پران کے گھوڑوں،انگوروں،پھلوں،کھیتوں،مویشیوں،پرزکوٰۃ نہیں، ان اشیاء پرصرف مسلمانوں سے زکوٰۃ لی جائے گی،تاکہ ان کا مال پاک ہواور وہ زکوٰۃ مسلمان فقراء پرتقسیم ہوگی،اہل کتاب پرجزیہ ان کوچھوٹا رکھنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔(۴۱)

﴿۶﴾ جزیہ کی مقدار اتنی کم ہے کہ اس سے کم مقدار کا کوئی شرعی یا ملکی محصول شاید ہی دنیا میں رائج ہو۔

(الف) امیر پراڑتالیس درہم سالانہ،چار درہم ماہوار۔

(ب) درمیانہ درجہ کے ذمیوں پر چوبیس درہم سالانہ،دو درہم ماہوار۔

(ج) کمائی کے قابل غریب ذمی پر بارہ درہم سالانہ،ایک درہم ماہوار۔(۴۲)

یاد رہے کہ درہم چاندی کا ایک سکہ تھا،جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ تھا۔(ساڑھے چار ماشہ=4.374 گرام)

﴿۷﴾ امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کے عہدخلافت میں جب اسلامی فوجیں حمص(شام)سے ہٹ آئیں تو وہاں کے گورنراورسپہ سالارحضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے وہاں کے یہودی اورعیسائی ذمیوں کو بلاکرکئی لاکھ کی رقم جزیہ یہ کہہ کرواپس کردی کہ چونکہ اب ہم تمہاری حفاظت نہیں کرسکتے اس لئے یہ جزیہ کی رقم بھی نہیں رکھ سکتے۔(۴۳)

---

(۴۱) الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۸،ص ۱۱۲
موطاامام مالک ،ازامام مالک ،مطبوعہ مطبع مجتبائی دھلی،ص ۱۲۲

(۴۲) مصنف ابن ابی شیبہ،ج۷،ص ۵۸۳
کتاب الخراج،تالیف امام یحیی بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ)مطبوعہ المکتبہ العلمیہ ،لاہور،(طبعہ اولی)،ص ۲۱
(ترجمہ)کتاب الاموال،تالیف امام ابوعبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)،مترجم عبدالرحمن طاھرسورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی ،اسلام آباد،مطبوعہ ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء،ص ۵۹

(۴۳) فتوح الشام ازدی،بحوالہ
حضرت عمررضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط،مرتبہ حورشیداحمدفاروقی،استادادبیات عربی،دھلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃالمصنفین دھلی،طبع اول(۱۹۵۹ء)،ص ۹
اردو دائرہ معارف اسلامیہ،ج۷،ص ۲۴۲

﴿۸﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے ایک گورنر سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے جزیہ کی تاخیر کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم اہل ذمہ کی سہولت کے لئے ان کی فصلیں تیار ہونے تک انہیں مہلت دے دیا کرتے ہیں'' آپ اس پر اتنے خوش ہوئے کہ فرمایا! ''جب تک میں زندہ ہوں تجھے معزول نہ کروں گا''۔(۴۴)

﴿۹﴾ اہل ذمہ کی شخصی آزادی کی بحالی کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک مراسلہ میں تاکید کی:

(ترجمہ) جن لوگوں سے تم صلح کر و یا جو جزیہ دے کر تمہاری پناہ میں آجائیں ان کی بستیوں سے دور پڑاؤ ڈالو اور کسی کو ان بستیوں میں نہ جانے دو، سوائے اس شخص کے جس کی راست بازی پر تم کو پورا بھروسا ہو، تمہارا کوئی سپاہی یا فوجی افسر بستی والوں کی کسی چیز پر ناجائز قبضہ نہ کرے کیونکہ تم نے ان کی حفاظت، ان کی جان و مال اور آبرو کے احترام کا ذمہ لیا ہے اور یہ ایک آزمائش ہے جس طرح اپنے مواخذات سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری ان (ذمیوں اور اہل ذمہ) کے لئے ایک آزمائش ہے جب تک وہ اس ذمہ داری کو خوبی سے انجام دیتے رہیں تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جن لوگوں نے تم سے صلح کی ہو ان پر ظلم و ستم کر کے دشمن پر فتح پانے کی خواہش نہ کرو''۔(۴۵)

﴿۱۰﴾ اہل ذمہ کے مذہبی شعار اگرچہ کفر ہیں مگر اسلام ان کی ادائیگی میں کس قدر روادار ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نامہ پڑھئے۔

(ترجمہ) ''رہبان کی عید (ایسٹر) کے ایام میں صلیبیں نکالنے کا معاملہ، تو یہ لوگ بلا جھنڈوں کے اگر شہر سے باہر صلیبیں نکالیں، جیسا کہ انہوں نے اجازت مانگی ہے، تو ان سے تعرض نہ کرو، البتہ شہر کے

---

(۴۴) ☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۶۵

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۵

(۴۵) ☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دھلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۱۴۵

اندر مسلمانوں کے محلوں یا مسجدوں کے پاس صلیبیں نہ نکالی جائیں‘‘۔(۴۶)

﴿۱۱﴾ بیت المقدس کی فتح کے موقعہ پر غیر مسلموں سے جو معاہدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا، اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے جن مراعات اور شرائط کا ذکر ہے وہ پڑھئے۔

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ، عمر، امیر المؤمنین نے امان دی اہل ایلیا (بیت المقدس) کی جان، مال، عبادت گاہوں، صلیبوں کے شہر کے بیماروں، تندرستوں، اور ہر مذہب وملت کے لوگوں کو، ...... ان کے کنیسوں میں سکونت اختیار نہیں کی جائے گی، نہ ان کو ڈھایا جائے گا، نہ ان کی متعلقہ اراضی یا (سونے چاندی کی) صلیبوں یا ان کی مال دولت کا کوئی حصہ کم کیا جائے گا، ان کو اپنا مذہب بدلنے پر مجبور نہ کیا جائے گا اور نہ کسی کو کوئی نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ ان کے ساتھ ایلیا میں کوئی یہودی رہے گا۔

اہل ایلیا پر لازم ہے کہ اتنا جزیہ دیں جتنا شام کے دوسرے شہر ادا کرتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ ایلیا سے رومیوں اور ڈاکوؤں کو نکال دیں، جو رومی نکلیں گے ان کی جان اور مال رومی حکومت کی عمل داری میں پہنچنے تک محفوظ رہے گی اور جو رومی ٹھہرنا چاہیں ان کو امان ہے بشرطیکہ وہ اہل ایلیا کے برابر جزیہ دینے کو تیار ہوں (ایلیا کے اصلی باشندوں میں سے) جو اپنا مال ومتاع لے کر رومیوں کے ساتھ جانا چاہیں وہ اور ان کے کنیسے اور صلیبیں اس وقت تک محفوظ رہیں گی جب تک وہ رومی حکومت کی عمل داری میں نہ پہنچ جائیں، ایلیا میں فلاں کے قتل سے پہلے جو زمین دار آگئے تھے ان میں جو چاہیں جزیہ دے کر ایلیا ٹھہر سکتے ہیں اور جو چاہیں اپنے گاؤں دیہاتوں کو لوٹ جائیں ان کاشت کاروں سے اگلی فصل کٹنے تک لگان نہیں لیا جائے گا‘‘۔(۴۷)

---

(۴۶) ☆ کتاب الخراج امام قاضی ابو یوسف /بحوالہ

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی۔ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص۔ ۸۰

(۴۷) ☆ طبری، ج ۴، ص ۱۵۹ /بحوالہ

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی۔ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۶۲، ۶۷

کسی مفتوحہ علاقہ کے باشندوں کو اتنی مراعات، کسی فاتح نے شاید ہی دی ہوں، یہ اسلام کی رواداری انصاف اور احسان ہے جو وہ غیر مسلموں سے روا رکھتا ہے۔

﴿۱۲﴾ ذمیوں کے حقوق کی پاسداری تاریخ اسلام کا ایک شاندار اور قابل فخر باب ہے، اس باب میں بے شمار واقعات موجود ہیں، یہ کثیر در کثیر واقعات غیر متعصب مستشرقین کے سامنے ہیں، ہم اس مقام پر صرف ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہیں۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ذمی (جو غیر مسلم جزیہ دے کر اسلامی ریاست کا مطیع ہو کر رہتا ہے) کی جان مسلمان کی جان کے برابر قابل احترام ہے، رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد ہے۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًامِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

وفی روایة: مَنْ قَتَلَ نَفْسًامُعَاهِدَةً لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَاتُوْجَدُمِنْ مُسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا(۴۸)

جس نے کسی ذمی معاہد کو (ناحق) قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پائی جاتی ہے۔

کوفہ میں ایک ذمی قتل ہوا، مسلمان قاتل ایک ممتاز شاہسوار تھا، جس نے قیمتی خدمات انجام دی تھیں، کوفہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے صورت حال لکھ کر قاتل کے بارے میں حکم دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت امیر المؤمنین قرآنی اصول "اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ" کے مطابق جواب دیا۔

---

(۴۸) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج۲، ص ۱۰۲۱، وفی کتاب الجزیة و کتاب الاحکام

☆ و رواہ ابوداؤد فی کتاب الترجل

☆ والترمذی فی کتاب الطلاق والدیات

☆ والنسائی فی کتاب الزینة

☆ وابن ماجه فی کتاب الصدور والدیات

☆ واحمد، ج۱، ص ۲۷۲، ج۲، ص ۱۷۱، ۱۸۶، ۱۹۲، ج۴، ص ۲۱

''(مسلمان) قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دو، اگر وہ چاہیں اس کو قتل کر دیں اور چاہیں تو معاف کر دیں''

قاتل کو مقتول کے وارث حُنین کے حوالہ کر دیا گیا، حُنین قتل کرنے سے گھبرایا، کہیں رائے عامہ اس کے خلاف نہ ہو جائے اور اس کو نقصان پہنچے، مسلمان اس کو کہتے قاتل کو قتل کیوں نہیں کرتے، وہ ٹال دیتا، بالآخر مسلمان کے اصرار پر اس نے قاتل کو مار ڈالا، ورنہ غالباً وہ اس کو معاف کر دیتا یا خون بہا لے لیتا۔(۴۹)

اسلامی ریاست مسلمانوں کے مال کی زکوٰۃ، صدقہ ءِ فطر، زمین کی پیداوار کا عشر، بھیڑ بکری، گائے بھینس، اونٹ، گھوڑے وغیرہ کی زکوٰۃ وغیرہ شرعی محصولات انتہائی احتیاط اور شرعی احکام کے مطابق وصول کرتی ہے، اور شرعی احکام کے مطابق جائز مصارف پر خرچ کرتی ہے، اللہ ورسول نے یہ مصارف واضح بیان فرما دیئے ہیں، ان مصارف کے علاوہ کسی اور جگہ خرچ کرنا خیانت تصور ہوتا ہے، محصول اور مصرف سب عبادت اور اطاعت خدا ورسول ہے، اسی طرح جزیہ اسلام کا ایک شرعی حکم ہے، اس کے حاصل کرنے کا طریقہ شریعت نے متعین کر دیا ہے اور اس کا مصرف بھی بتا دیا ہے، بلکہ علماء نے تصریح فرمائی کہ احکام خداوندی میں سے یہ سب سے آخری حکم ہے جو نازل ہوا۔(۵۰)

یہ کوئی جگا ٹیکس یا ظالمانہ محصول نہیں جسے ریاست یا حاکم کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے، بلکہ قرآن مجید کا صریح حکم ہے، اس کا حصول صرف اللہ ورسول کی اطاعت اور باعثِ اجر ہے، اور قدرت کے باوجود اس کے حصول میں تساہل یا صرف نظر کرنے میں بے احتیاطی حکم خداوندی کی نافرمانی ہے، اسلامی ریاستوں اور حاکم اسلام کے لئے فرض ہے کہ بقدر استطاعت اس شرعی حکم کو پورا کریں، حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین اور دیگر سلاطینِ اسلام کے

---

(۴۹) جامع المسانید، امام ابو حنیفہ، از خوارزمی / بحوالہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دھلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۲۸۰

(۵۰) (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی۔ مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۲۷

عہد میں اسی پر عمل ہوتا رہا۔(۵۱)

....

جزیے کی حکمت کے بارے میں اہل علم نے بہت سے نکات بیان کئے ہیں، مثلاً چونکہ ذمی لوگ ایک طرف کفر پر مصر ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی جان و مال کی حفاظت چاہتے ہیں، لیکن مسلمانوں کے ساتھ مل کر دارالاسلام کے دفاع میں اور دارالحرب کے خلاف جہاد میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے ان کے سامنے ایک آسان متبادل صورت رکھی گئی ہے اور وہ یہ کہ شہری حقوق کے بدلے وہ مالی ذمہ داری قبول کریں، چنانچہ ایک شہری کے طور پر جزیے کی مناسب مقدار انہیں ادا کرنا پڑتی ہے، اس میں ایک نفسیاتی نکتہ بھی ہے، چونکہ دارالاسلام کے باشندے اسی کی حفاظت ودفاع کے لئے اپنی رغبت سے جان و مال کی قربانی دیتے ہیں اور ایک غیر مسلم سے یہ توقع نہیں ہوتی کہ دارالاسلام سے اسے قلبی وابستگی ہو اور ظاہر ہے کہ قدرۃً اس کا اندرونی میلان دارالحرب ہی کی طرف ہوتا ہے، اس لئے اس سے سچی قربانی اور کامل امداد کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔(۵۲)

....

جزیہ چونکہ شرعی محصول ہے، اس لئے اسے قواعد شرعیہ کے مطابق ہی وصول کیا جاتا ہے، جب کبھی اس اصول سے انحراف کیا گیا خلفاء، سلاطینِ اسلام اور حکام نے اس کی اصلاح کی، آل مروان، عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف نے اس قاعدہ شرعیہ کی مخالفت کرتے ہوئے ان پر بھی جزیہ عائد رکھا جو ذمی مسلمان ہو چکے تھے، حالانکہ شرعی طور

---

(۵۱) ☆ کتاب الخراج: از امام ابویوسف

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولی)، ص ۲۱

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ص ۷

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۷

(۵۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۰

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۱، ۲۴۲

پر ان پر جزیہ کا جواز نہ رہا تھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو آپ نے ان مسلمانوں سے جزیہ معاف کر دیا۔(۵۳)

برعظیم کے تغلق خاندان کے حکمران فیروز شاہ تغلق نے اپنے عہد حکومت میں یہ حکم دیا تھا کہ بیت المال کی آمدنی کے ذرائع صرف وہی ہوں جو شرع محمد مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہیں اور دینی کتابیں ان پر شاہد ہیں۔

(۱) خراج، عشر و زکوٰۃ

(۲) جزیہ ہنود

(۳) ترکات

(۴) مال غنیمت اور معادن کا خمس

فیروز شاہ نے جزیہ عائد کرنے کے لئے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔(۵۴)

....

دورِ غلامی بالخصوص انیسویں، بیسویں صدی عیسوی میں نام نہاد مسلمان دانشوروں نے جزیہ کے بارے میں بڑی معذرتیں پیش کیں، غیر مسلموں کا اسے ظالمانہ نظام قرار دینا تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ ان کی تعصب کی آنکھ یہی کچھ دیکھتی ہے مگر حیرت ان نام نہاد مسلمان دانشوروں پر ہے جو اس فرض دینی پر معذرت پیش کرنے میں غیر مسلموں سے پیچھے نہیں رہے، دینِ اسلام اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے کسی حکم پر معذرت پیش کی جائے، یہ حقیقی دین ہے، ناقابل تنسیخ دین ہے، اس کے احکام اٹل ہیں، انصاف پر مبنی ہیں۔

(۵۳) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۲

تاریخ الخلفاء، ص ۱۶۵

اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۷، ص ۲۴۲

(۵۴) فتوحات فیروز شاہی مطبوعہ علی گڑھ، ص ۲ /بحوالہ

اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص ۲۴۲

جولوگ دین فطرت کو اختیار نہیں کرتے وہ اللہ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کے باغی ہیں، خدا کا باغی زیادہ سے زیادہ اتنی آزادی کا مستحق ہے کہ خود جو غلطی کر رہا ہے، کرتا پھرے، مگر وہ خدا کی زمین پر کسی جگہ اقتدار حاصل نہیں کر سکتا، جہاں وہ انسانوں کی اجتماعی زندگی کو اپنے نظام کے مطابق چلائیں گے وہاں فساد ہوگا، اہل ایمان کا فرض ہے کہ ان خدا کے باغیوں کو اس اقتدار سے بے دخل کر دیں اور اسلامی حکومت کا مطیع بنا دیں۔

اسلام کا ان خدا کے باغیوں پر احسانِ عظیم ہے کہ واجب القتل افراد کو مناسب رقم جزیہ کے بدلے نہ صرف زندگی عطا فرماتا ہے بلکہ ان کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے، انہیں اندرونی و بیرونی حملوں سے محفوظ رکھتا ہے، مسلمانوں کا دفاع ان کے ذمے نہیں، جزیہ اس آزادی کی قیمت ہے جو انہیں اسلامی اقتدار کے ماتحت اپنی گمراہیوں پر قائم رہتے ہوئے دی جاتی ہے اور اس قیمت کو اس صالح نظام حکومت اور مسلمانوں کے مفادات عامہ پر صرف کیا جاتا ہے۔

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ

''غیر مسلموں پر جزیہ عینِ انصاف بلکہ احسان ہے''

....

یہ امر انتہائی تأسف کا باعث ہے کہ جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے ہم اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں، ہماری فکری، دینی، دنیوی، معاشرتی، سیاسی، انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اسلام کی روح مدہم ہوتی جا رہی ہے، اسلامی اقتدار کو ہم نے بدل دیا، نتیجۃً اقتدار ہم سے چھن گیا، آج دنیا کے نقشے پر ساٹھ کے قریب مسلمان ملک ہیں، کہنے کو ان میں مسلمان حکمران ہیں مگر اقتدار ان کے پاس نہیں، اختیار کسی اور کے ہاتھ ہے، یہ محض کٹھ پتلی بن چکے ہیں، اقتدار اگر ان کے ہاتھ ہوتا تو یہ ساری دنیا کے حکمران ہوتے، دنیا والے انہیں خراج دیتے، جزیہ دیتے، ان کی غلامی کرتے، ان کے اختیار کو تسلیم کرتے، مگر افسوس! ایسا نہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور کی چند صدیوں میں اسلامی اقتدار حقیقی طور پر قائم رہا، غیر مسلم، مسلمان حکمرانوں کو جزیہ دیتے رہے، مگر بعد میں حالات میں انقلاب آ گیا۔

۱۰۹۴ھ میں مفسر قرآن عارف باللہ علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا مشاہدہ یہ تھا کہ اب غیر مسلم حربی بن چکے ہیں ذمی نہ رہے۔

۱۱۳۰ھ میں علامہ احمد المعروف بہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ نے مشاہدہ کیا ہندوستان کے غیر مسلم ذمی نہیں بلکہ حربی ہو چکے ہیں۔

۱۲۴۸ھ میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ یہود و نصاریٰ نے غلبہ حاصل کر لیا ہے۔

۱۲۷۰ھ میں علامہ محمود آلوسی بغدادی نے انتہائی تاسف کا اظہار کیا ہے کہ مسلمان اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ وہ حربیوں کے ہاتھوں کا بوسہ تک دیتے ہیں۔(۵۵)

آخر میں چند حروف ان حضرات کے لئے جو جہاد، قتال، جزیہ وغیرہ اسلامی احکام کو تشدد، دہشت گردی اور اسلام کا تعصب، نام دیتے ہیں، حالانکہ یہی احکام اسلام کا عادلانہ نظام واضح کرتے ہیں، ان حضرات کے لئے ''تصویر کا دوسرا رخ'' پیش نظر ہے، اس آئینہ میں اپنے کردار کا جائزہ لیں، ممکن ہے حقیقت تک رسائی ہو جائے۔

''میر مغنی کے لئے داؤد کا مزبور

انہوں نے نیکی کے بدلے مجھ سے بدی کی ہے

اور میری محبت کے بدلے عداوت

تو کسی شریر آدمی کو اُس پر مقرر کر دے

اور کوئی مُخالف اس کے دہنے ہاتھ کھڑا رہے

(۵۵) ۱؎ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۱۳

۲؎ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۸

۳؎ ردالمحتار حاشیہ درمختار، ج ۴، ص ۲۰۸

۴؎ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۷۹، ۸۰

جب اس کی عدالت ہو تو وہ مجرم ٹھہرے

اور اس کی دعا بھی گناہ گنی جائے

اس کی عمر کوتاہ ہو جائے

اور اس کا منصب کوئی دوسرا لے لے

اس کے بچے یتیم ہو جائیں

اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے

اس کے بچے آوارہ ہو کر بھیک مانگیں

ان کو اپنے ویران مقاموں سے دور جا کر ٹکڑے مانگنا پڑیں

قرض خواہ اس کا سب کچھ چھین لیں

اور پردیسی اس کی کمائی کاٹ لیں

کوئی نہ ہو جو اس پر شفقت کرے

نہ اس کے یتیم بچوں پر ترس کھائے

اس کی نسل کٹ جائے

اور دوسری پشت میں اس کا نام مٹا دیا جائے

اس کے باپ دادا کی بدی خداوند کے حضور یاد رہے

اور اس کی ماں کا گناہ مٹایا نہ جائے

وہ برابر خداوند کے سامنے رہیں

تا کہ وہ زمین پر سے ان کا ذکر مٹا دے''۔(۵۶)

(۵۶) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت، ۵ تا ۱۵، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ۱۹۷۱ء، ص ۵۹۴

نیز ملاحظہ ہو:

''خداوند تیرے دہنے ہاتھ پر

اپنے قہر کے دن بادشاہوں کو چھید ڈالے گا

وہ قوموں میں عدالت کرے گا

وہ لاشوں کے ڈھیر لگا دے گا

اور بہت سے ملکوں میں سروں کو کچلے گا''۔(۵۷)

حضرت داؤد علیہ السلام کا ارشاد:

''میں خداوند کے نام سے ان کو کاٹ ڈالوں گا

انہوں نے مجھے گھیر لیا، بیشک گھیر لیا

میں خدا کے نام سے ان کو کاٹ ڈالوں گا

انہوں نے شہد کی مکھیوں کی طرح مجھے گھیر لیا، وہ کانٹوں کی آگ کی طرح بجھ گئے

میں خداوند کے نام سے ان کو کاٹ ڈالوں گا''۔(۵۸)

میر مغنی کے لئے داؤد کا مزبور:

''مجھے گھیرنے والوں کے منہ کی شرارت

انہی کے سر پر پڑے

ان پر انگارے گریں

---

(۵۷) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت نمبر ۶،۵، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ص ۵۹۵

(۵۸) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت ۱۱، ۱۲، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ص ۵۹۸

وہ آگ میں ڈالے جائیں

اور ایسے گڑھوں میں کہ پھر نہ اٹھیں''۔(۵۹)

زبور کی ایک اور عبارت پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

''جب تو کسی شہر کا محاصرہ کرے تو ان پر امان پیش کرے اگر وہ لوگ امان قبول کریں، تو سب لوگ محفوظ رہیں گے، لیکن اگر وہ لوگ انکار اور دشمنی کا اظہار کریں تو ان کا سخت محاصرہ کر اور فتح حاصل ہونے کے بعد ہر شخص (مرد) کو قتل کر دے''۔(۶۰)

جہاد، قتال اور جزیہ کے نام پر پریشان حضرات مذکورہ عبارات کے بعد اسلامی جہاد، قتال اور جزیہ کے بارے میں کچھ کہنا پسند کریں گے۔

وما علینا الا البلاغ

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اے اللہ العالمین! اے رب العالمین!

ہم تیرے گناہ گار بندے ہیں، تیری نافرمانیوں میں صبح وشام غرق ہیں، تیرے اور تیرے حبیب لبیب (ﷺ) کے آسان احکام کو بھول چکے ہیں، ترک کر چکے ہیں، اس لئے دنیا میں عملی طور پر بے وقار ہیں، اقتدار کے باوجود بے اقتدار و بے اختیار ہیں، رسوا ہیں، مگر......

اے اللہ! اے مہربان! اے رحیم رب!

تیرے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا ہیں، اپنی رحمت کا واسطہ، اپنے حبیب ومحبوب کا وسیلہ، ہم پر رحم فرما، فضل فرما، کرم فرما، ہمیں اپنا بنا، اپنے احکام پر کاربند فرما، اپنے حبیب کریم کا سچا، سچا، پکا غلام، وفادار، جاں نثار،

---

(۵۹) ☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت نمبر ۹، ۱۰، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، منگلور، ص ۶۱۱

(۶۰) ☆ کتاب استثنا، باب ۲۰، آیت نمبر ۱۰ تا ۱۶، مطبوعہ منگلور، ص ۱۸۵

جاں سپار بنا، اپنی اور اپنے پیارے حبیبﷺ کی سچی محبت، اطاعت اور وفا شعاری نصیب فرما، ہمارا وقار، اقتدار، اختیار ہمیں عطا فرما، ہماری عظمتِ رفتہ بحال فرما، ہم رحم کے قابل ہیں، رحم فرما۔

اے اللہ!

اے رب!

اے کریم!

اے رؤف ورحیم!

ہم پر کرم فرما، رحم فرما، اپنا فضل شامل حال فرما، ہماری کوتاہیوں، گناہوں، لغزشوں اور بداعمالیوں سے درگزر فرما اور ہمیں سچا مسلمان بنا، آمین

بحرمة سيدالمرسلين امام الانبياء والمحبوبين سيدناومولانامحمدواله وصحبه و بارك وسلم

ربنااتنافي الدنياحسنة وفي الاخرة حسنة وقناعذاب النار، وصلى الله تعالى على حبيبه سيدناومولانامحمدواله وصحبه وبارك وسلم

☆☆☆☆☆

باب(۱۹۴):

زکوٰۃ کی فرضیت اور نصاب

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّھۡبَانِ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّھَبَ وَالۡفِضَّۃَ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَھَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡھُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت،۳۴)

اے ایمان والو! بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

حل لغات:

"اَلۡاَحۡبَارُ": حِبۡرٌ (حا کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) کی جمع ہے۔

حِبۡــرٌ کا معنٰی ہے، روشنائی، خوبصورتی، نقش ونگار، نیک عالم، دینی پیشوا، پوپ، پادری، یہودیوں کے نزدیک کاہنوں کا سردار، جیّد عالم بشرطیکہ اہل کتاب سے ہو، ذمی ہو یا مسلمان۔

چونکہ اس عالم کے علوم کا اثر لوگوں پر ہوتا ہے اور وہ اپنے خوشنما افعال کی وجہ سے لوگوں کا مقتدا بن جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اس کا استعمال یہود اور نصاریٰ کے علماء پر ہوتا ہے۔(۱)

"اَلرُّھْبَانُ": رَاھِبٌ کی جمع ہے اور کبھی رُھْبَانٌ کو مفرد بھی کہا گیا ہے۔

رَاھِبٌ نصاریٰ میں سے زاہد، لوگوں سے کنارہ کش ہو کر گرجا میں عزلت نشین، جوگی۔

یاد رہے کہ رَاھِبٌ میں حضور خاتم المرسلین ﷺ کی مخالفت کا مفہوم بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے مسلمان زاہد (درویش، پیر، پارسا) پر اس کا اطلاق درست نہیں۔

چونکہ یہودیوں میں کوئی فرد زاہد، تارک الدنیا نہیں ہوتا، اس لئے نصاریٰ کے تارک الدنیا گوشہ نشین کو رَاھِبٌ کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۲۲۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۱۱۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)' مطبوعه کراچی، ص ۱۰۶
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۵۸
☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۱۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۲
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج ۳، ص ۴۱۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج ۳، ص ۴۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۳۴
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۲۶۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ص ۲۸۴
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ)' مطبوعه کراچی، ص ۲۰۴
☆ الفروق اللغویة، از ابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص ۲۷۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۱۷
☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۲۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج ۳، ص ۴۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۳۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۲۳۴
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۲۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹

"**لَيَاْكُلُوْنَ**": وہ ضرور کھاتے ہیں، وہ حرام مال اپنے مفاد میں خرچ کرتے ہیں، چونکہ مال کا سب سے بڑا فائدہ غذا ہے، اگرچہ اس کے دیگر استعمال بھی ہیں، مثلاً پینا، لباس، مکان، سواری، علاج، آرائشی ساز و سامان۔ اس لئے اس سے مراد تمام وجوہِ منافع و استعمال ہیں۔ (۳)

"**بِالْبَاطِلِ**": حرام، ناجائز اور ممنوع ذرائع سے وہ لوگوں کا مال کھاتے ہیں، ان کے حرام ذرائع آمدنی کے بارے میں علمائے تفسیر نے چند وجوہ ذکر کی ہیں۔

(ا) رشوت لے کر ناحق کو حق کر دیتے تھے، مجرم کی سزا میں تخفیف کر دیتے یا معاف کر دیتے، جیسے امیروں کے لئے آیت رجم میں تحریف کر دی۔

(ب) یہود و نصاریٰ کے پادری اور جوگی لوگوں کو اپنی اطاعت پر مجبور کرتے اور کہتے کہ حق ہماری اطاعت میں ہے، جب یہ بات منوا چکے تو لوگوں سے خوامخواہ پیسے بٹورتے۔

(ج) گرجا اور عبادت گاہ کی تعمیر کے نام پر لوگوں سے چندے، نذرانے، عطیات وصول کرتے اور اس کا کثیر حصہ اپنی عیاشیوں پر صرف کرتے۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۲۷

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۴۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۸۶

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴

(د) عوام الناس کی منشا، مرضی اور سہولت کے مطابق کچھ اپنی طرف سے لکھ کر لوگوں میں پیش کرتے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے، اس طرح لوگوں سے کثیر نذرانے وصول کرتے۔

(ہ) تورات اور انجیل میں نبی آخرالزمان ﷺ کی صفات ہوتیں، ان آیات کو بدل دیتے تاکہ لوگ ان کے آنے پر ان پر ایمان نہ لے آئیں۔

(و) تورات وانجیل کی جن آیات میں صفاتِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہوتا ان کی غلط تاویل کرتے تحریف وغلط تاویل کا تیشہ خوب چلاتے۔

ان تمام امور سے حاصل ہونے والی حرام کمائی سے ان کا مقصود جاہ وعزت اور کثیر دولت جمع کرنا تھا، حرص وجاہ نے انہیں یہ حرام کام کرنے پر مجبور کردیا تھا۔(۴)

"وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ":

صَدٌّ کا معنٰی ہے روکنا اور سَبِيْلِ اللّٰهِ سے مراد دینِ اسلام، حضور مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت ہے۔

یہود ونصاریٰ کے علماء اور زُہّاد لوگوں کو دینِ اسلام اور حضور اکرم نبی انور ﷺ کی اطاعت سے روکتے، تاکہ لوگ

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۲،ص ۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۳۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۲۳۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۱۴۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۳۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰،ص ۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱،ص ۴۲

ان کے فرماں بردار نہ بن جائیں، اس سے انہیں سیادت وقیادت خطرے میں نظر آتی تھی، اس مذموم مقصد کے لئے وہ کئی ناپاک حرکتیں کرتے تھے، دینِ حق کو تبدیل کرتے، آیات شانِ مصطفیٰ ﷺ کو بدل ڈالتے تھے، اور بعض اوقات ان کی غلط تاویل کرتے تھے۔(۵)

یَکْنِزُوْنَ: کَنْزٌ کا لغوی معنٰی ہے، جمع کرنا، ملانا، زمین میں دفن کرنا۔(۶)

اصطلاحِ شرع میں کنز وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ اور حقوق واجبہ ادا نہ کئے گئے ہوں، یہ مال اگر چہ دفن نہ ہو پھر بھی کنز کہلاتا ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۴۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۶۱

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۱۲۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ص ۴، ص ۷۵

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۵۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۴۴

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۶۱

شانِ نزول:

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہود و نصاریٰ کے علماء، پوپ، پادریوں اور جوگیوں کی حرصِ مال اور طلبِ جاہ کی مذمت کی گئی تو مسلمانوں پر آیت کے ظاہر کلمات گراں گذرے کہ اس میں مطلقاً مال جمع کرنے کی مذمت کی گئی ہے جو مشکل امر ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ مشکل میں حل کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ بارگاہ عرش پناہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہوئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی مشکل پیش کی، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: (اس آیت میں زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور) زکوٰۃ اس لئے فرض کی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد باقی مال پاک ہوجائے۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ زکوٰۃ فرضِ قطعی ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ کی نصوص قطعیہ، کثیرہ، صریح الدلالۃ سے اس کی فرضیت ثابت ہے، اجماع امت بھی اس کی فرضیت پر قائم ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ زکوٰۃ کے کثیر مسائل قرآن مجید نے تفصیل سے بیان نہیں فرمائے، ان کا تفصیلی بیان احادیث صحیحہ میں ہے جو

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۰۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج د،ص ۲۶۴

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸،ص ۱۲۱

(۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۵۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۱۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج د،ص ۲۱۱

درجہ استفاضہ میں ہیں، نیز اجماع امت بھی انہی پر قائم ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چند شرائط کا ہونا لازمی ہے، ان میں سے کوئی شرط بھی اگر نہ پائی گئی تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔

(ا) مسلمان ہونا، لہٰذا کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

تمام فرائض کی طرح زکوٰۃ کا مکلف بھی مسلمان ہے، کافر ایمان لانے کے بعد فرائض اسلام کا مکلّف ہے۔

(ب) بالغ ہونا۔

(ج) عاقل ہونا۔ اسلام کے تمام احکام عاقل بالغ پر عائد ہوتے ہیں۔

(د) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(ہ) مال بقدرِ نصاب اس کی مِلک میں ہونا۔

(و) مال کا پورے طور پر مالک ہونا۔

(ز) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا، خواہ دَین بندہ کا ہو، جیسے قرض، زرِ ثمن، تاوان، یا اللہ عزوجل کا دَین ہو، جیسے زکوٰۃ، خراج۔

(ح) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا۔

(ط) مال نامی، یعنی بڑھنے والا مال۔

(ی) نصاب پر سال گذرنا۔

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲ ص۹۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۶

زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط کے بیان میں چند احادیث صحیحہ:

﴿۱﴾

لَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَقٍ مِنَ التَّمرِ صَدَقَةٌ ، وَلَیْسَ فِیْمَادُوْنَ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ ، وَ لَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ(۱۱)

پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

﴿۲﴾

لَازَکَاةَ فِیْ مَالِ اِمْرِئٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ(۱۲)

آدمی کے مال میں سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

﴿۳﴾

اِذَاکَانَتْ لَکَ مِأَتَادِرْهَمٍ وحَالَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ فَفِیْهَاخَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَیْس عَلَیْکَ شَیْءٌ یَعْنِیْ فِی الذَّهَبِ حَتّٰی یَکُوْنَ لَکَ عِشْرُوْنَ دِیْنَارًاوَاِذَاکَانَتْ لَکَ عِشْرُوْنَ دِیْنَارًاوحَالَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ فَفِیْهَانِصْفُ دِیْنَارٍافمازَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ،قَالَ: لَاأَدْرِیْ أَعَلِیٌّ یَقُوْلُ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ اَوْرَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَلَیْس فِیْ مَالٍ زَکٰوةٌ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ(۱۳)

جب تیرے پاس (اے مخاطب) دوسو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گذر جائے تو اس میں پانچ درہم زکوٰۃ فرض ہے اور سونے پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک بیس دینار نہ ہوں اور جب بیس

---

(۱۱) ☆ رواہ الائمہ مالک و الشافعی و احمدو البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی سعید/بحوالہ
☆ جامع صغیر ،مصنفہ امام جلال الدین سیوطی ،مطبوعہ مصر ،ج ۲،ص ۲۳۱

(۱۲) ☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر مرفوعاو موقوفا،ج ۲،ص ۹۰

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن علی مرفوعا،ج ۱،ص ۲۲۸

دینار ہوں تو ان پر سال گذر جائے تو اس میں نصف دینار زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اسی حساب سے (اس پر زکوٰۃ فرض ہے) راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ''اسی حساب سے زکوٰۃ فرض ہے'' کا جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے یا حضور نبی پاک ﷺ کا ہے۔ (۱۴)

﴿۴﴾ سونا اور چاندی ثمنیّت (قیمت بننے) کے لئے متعین ہیں، معیار نصاب یہی دو چیزیں ہیں، باقی اجناس کا نصاب ان کی قیمت کے مطابق متعین ہوگا، دوسرے مال معیار نصاب نہیں۔ (۱۵)

﴿۵﴾ مومن کے مال میں صرف زکوٰۃ فرض ہے، بعض اوقات ایسے حالات رونما ہو جاتے ہیں جس سے زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات بھی واجب ہو جاتے ہیں، اس وقت ان کی ادائیگی لازمی ہو جاتی ہے، مثلاً بھوک کی وجہ سے قریب المرگ شخص نے کھانا مانگا اور وہاں کوئی اور دینے والا نہیں اس کے پاس کھانا موجود ہے۔

اسی طرح برہنہ لباس طلب کرتا ہے، اس کے پاس لباس خریدنے کے لئے قیمت نہیں، نہ اسے کوئی اور لباس دینے والا ہے۔

میت بے کفن ہے، کوئی اور ایسا نہیں جو اسے کفن دے اور اس کے پاس کفن دینے کی استطاعت ہے۔

یہ حقوق عارضہ مثل حقوق اصلہ کے ادا کرنا لازم ہیں۔ (۱۶)

﴿۶﴾ جمیع مال خرچ کرنا واجب نہیں، اگر جمیع مال خرچ کرنا فرض ہو تو پھر زکوٰۃ کی فرضیت معطل ہو جائے گی، جو کسی صورت جائز نہیں۔ (۱۷)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۲۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۲۱۱

(۱۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۴

﴿۷﴾ مال سے زکوٰۃ اور حقوق واجبہ ادا کرنے کے بعد مال جمع کرنا جائز اور حلال ہے، وعید اس مال جمع کرنے کی ہے جس سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، اسی پر اجماع امت ہے۔ (۱۸)

﴿۸﴾ جائز ذرائع سے حاصل کی گئی دولت، نقد، زمین، مکان، سامان تجارت، مویشی اور سامان ضرورت کی شرع مطہر نے کوئی حد مقرر نہیں کی، اس لئے بڑی دولت یا زمین یا مکان والے سے دولت، زمین یا مکان وغیرہ چھین کر دوسروں کو دینا جائز نہیں، ایسا کرنا غصب ہوگا، حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات دولت مند تھے، ان کی دولت مندی کی شہرت تھی۔

حضور سید عالم ﷺ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کی دولت پر اعتراض نہیں کیا، حضور مختار کل ﷺ نے باوجود قدرت، اختیار اور اثر کے کسی کی دولت چھین کر دوسرے کو نہ دی، دولت مند صحابہ میں حضرت عثمان غنی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔

اگر مال کی ملکیت ناجائز ہوتی تو وراثت کے تمام مسائل اور تیسرے حصہ میں وصیت کا قانون بے کار ہو جاتے، جہاد فی سبیل اللہ میں مال سے حصہ لینے کا حکم خداوندی معطل ہو جاتا ....اور اس طرح کے مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کثیر مسائل شرعیہ معطل اور بے کار ہو جاتے، جب کہ یہ تمام مسائل قرآن مجید اور احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ میں موجود ہیں، لہٰذا مال کی ملکیت بغیر کسی حد کے جائز ہے۔ (۱۹)

---

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۶۴
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۸

﴿۹﴾ سونے کا نصاب بیس دینار ہے، اور چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے، رائج الوقت وزن کے حساب سے ساڑھے باون تولے یا چھ سو گیارہ گرام (610.9057) چاندی اور ساڑھے سات تولے یا ستاسی گرام (87.3422) سونا یا اس سے زائد سونا یا چاندی یا رائج الوقت کسی بھی ملک کی کرنسی ہو، سونا یا چاندی یا اس کی قیمت کی رقم اگر سال بھر قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، سونے اور چاندی کا یہ نصاب احادیث صحیحہ کثیرہ میں بیان ہوا ہے، اسی پر اجماعِ امت ہے۔ (۲۰)

﴿۱۰﴾ سونے یا چاندی کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات، برتن اور سامان آرائش میں بھی زکوٰۃ ہے، کیونکہ یہ اشیاء بھی مثل سونے چاندی کے بین الاقوامی طور پر ثمنیّت (قیمت) رکھتی ہیں، زیورات مرد کی ملک ہو یا عورت کی ملک، پہنے ہوئے ہوں یا رکھے ہوں، ان سب کا حکم یکساں ہے۔ (۲۱)

﴿۱۱﴾ زکوٰۃ تین قسم کے مال پر فرض ہے، جب کہ یہ نصاب کو پہنچ جائیں۔

(ا) ثمن (سونا، چاندی)

(بقیہ ۱۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۵۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۷۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۴

(۲۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۴

☆ جامع المسانید، ج ۱، ص ۴۵۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۶۳

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۲۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۴۶

(ب) مال تجارت

(ج) سائمہ (چرائی پر جانور) (۲۲)

﴿۱۲﴾ مال تجارت خواہ کسی جنس سے ہو (غلہ، کپڑا، برتن، اشیاء خورد ونوش، ادویات، کتابیں، کاغذ وغیرہ) اگر ان کی قیمت سونا یا چاندی میں سے کسی ایک نصاب کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، چونکہ ان اشیاء کی بین الاقوامی کوئی قیمت متعین نہیں، یہ اشیاء بعض اوقات بے وقعت ہو جاتی ہیں، اس لئے ان کا اپنا کوئی نصاب نہیں۔ (۲۳)

﴿۱۳﴾ سونا، چاندی، سامان تجارت اور نقد رقم موجود ہے، مگر ان میں اکیلا کوئی بھی نصاب کو نہیں پہنچتا، مگر ان کی مجموعی قیمت کسی ایک نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو اسی نصاب کے لحاظ سے سب کی زکوٰۃ دی جائے۔

سونے اور چاندی کو ساتھ ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ تعیینِ نصاب کے لئے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے اور ملانے کے بعد ایک نصاب بنا کر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (۲۴)

﴿۱۴﴾ زکوٰۃ ادا کرنے میں فقیر کو مال زکوٰۃ کا مالک بنانا شرط ہے۔ (۲۵)

﴿۱۵﴾ زکوٰۃ ادا کرنے میں افضل یہ ہے کہ اپنے غریب بھائی کو دے، اگر بھائی غریب نہ ہو تو غریب چچا کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب ماموں کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب رشتہ دار کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب ہمسایہ کو

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۸

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۰

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۴۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۱۱

(۲۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۹

دے، اگر ہمسایہ غریب نہ ہوتو اپنی آبادی، محلّہ کے کسی غریب کو دے، اگر اپنے محلّہ میں کوئی غریب نہ ہوتو اپنے شہر کے کسی غریب کو دے، اگر شہر میں کوئی غریب نہ ہوتو دوسرے شہر کے غریب کو دے، یہ ترتیب افضلیت کے لئے ہے، اگر اس کا خلاف کرے گا پھر بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ (۲۶)

﴿۱۶﴾ یہود ونصاریٰ عقائد حقہ سے انحراف کے علاوہ اخلاق واطوار کے اعتبار سے بھی نفرت ومذمت کے لائق ہیں، دولت کی حرص، اقتدار کی ہوس اور طلبِ جاہ کی خاطر ہر مذموم حرکت کر لیتے ہیں، ان کے پاس کوئی ضابطۂ اخلاق نہیں، ان کا ضابطۂ اخلاق اپنے اپنے شیطانی ونفسانی خواہشات پورا کرنے میں ظلم، جبر، تکبر، ریا، غرور وغیرہ کو روا رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ جل وعلا نے قرآن مجید میں کثیر مقامات پر ان کی حرکاتِ مذمومہ کا ذکر فرمایا ہے، اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ یہود ونصاریٰ، ہنود ومشرکین، بے دین اور ملحدین کی مذموم حرکات سے نفرت کرے، ان سے احتراز کرے، ان کو برا جانے، ان سے دوستی نہ رکھے، آیت مذکورہ عنوان میں یہود ونصاریٰ کی برائیاں بیان ہوئیں مگر خطاب دل نواز مومنوں سے ہے، ظاہر ہے اس کا مفادیہ ہے کہ مسلمان ان برائیوں سے اپنے دامن کو پاک رکھیں اور ان کی تعظیم نہ کریں۔ (۲۷)

﴿۱۷﴾ دین دے کر دنیا حاصل کرنا خسارے کا سودا ہے، لہٰذا مومن کو کسی حال میں بھی یہ سودا کرنا جائز نہیں۔ (۲۸)

﴿۱۸﴾ جائز کام کے لئے رشوت لینا حرام ہے، ناجائز کام کے لئے بطریقِ اولیٰ حرام ہے۔

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۲۹۱

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۰

(۲۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۰

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ الَّذِیْ یَمْشِیْ بَیْنَهُمَا (۲۹)

اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور رشوت کا معاملہ طے کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (۳۰)

﴿۱۹﴾ مسجد، مدرسہ، مقبرہ، مزار، پُل، راستہ، سڑک وغیرہ دینی یا رفاعی کاموں کا نام لے کر عطیات اکٹھے کر کے خود ہضم کر جانا سخت حرام اور یہود و نصاریٰ کا مذموم طریقہ ہے، بندۂ مومن کو اس سے احتراز لازم ہے۔ (۳۱)

﴿۲۰﴾ حدیث کو وضع کر کے حضور سرور عالم ﷺ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے، اسی طرح حضور صادق و مصدوق سید عالم ﷺ کی صحیح احادیث کی آپ کی منشاء کے خلاف غلط تاویل کر کے امت مرحومہ کو گمراہ کرنا بھی حرام ہے، اسی

---

(۲۹) ☆ رواہ احمدعن ثوبان/بحوالہ

☆ جامع صغیر مصنفہ امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۰۸

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۱

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازہر، ج۱۶، ص۴۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۴۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۱

طرح اللہ تعالیٰ جل وعلا، رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین، صدیقین، صلحاء اولیاء اور دیگر معظمانِ دینی کی طرف غلط قول منسوب کرنا یا ان کے صحیح کلام کی غلط تاویل و توجیہ کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنا حرام اور یہود ونصاریٰ کا طریقہ مذمومہ ہے، بندۂ مومن کو ان تمام کاموں سے احتراز لازم ہے۔ (۳۲)

﴿۲۱﴾ سید الانبیاء امام المرسلین رحمۃ للعالمین حضور پرنور نبی مکرم رسول محتشم، دیگر انبیائے کرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور دیگر معظمان دینی و مقربان خداوندی کی شان ارفع کو کم کرنا، کم بیان کرنا، کم تحریر کرنا حرام حرام اور اشد حرام ہے، یہ طریقہ یہود ونصاریٰ کا ہے، بندۂ مومن کو اس راہ گرد سے بھی دور ونفور رہنا لازم ہے۔ (۳۳)

﴿۲۳﴾ عوام کی نفسانی وشیطانی خواہشات کے مطابق غلط فتویٰ دینا، لکھنا، تائید کرنا، تاکہ ان سے دنیا کا فانی مال

---

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۴۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۱۱

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۴۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۸۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۶۲

وصول کریں، حرام ہے، ایسے فتویٰ لینے والے اور فتویٰ دینے والے آگ کا ایندھن ہیں، یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ رہا ہے، مسلمان کو اس سے پوری طرح دور رہنا فرض ہے۔ (۳۴)

﴿۲۳﴾ جس طرح حرص اور بخل حرام ہے، اسی طرح فضول خرچی حرام ہے، حلال مال کو حرام کاموں میں خرچ کرنا بھی حرام ہے۔ (۳۵)

☆☆☆☆☆

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۲۱
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۳
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۳۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۱۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۲۶

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۳۴

☆☆☆☆☆

باب(۱۹۳):

﴿احکامِ شرع میں قمری تقویم کا اعتبار ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ ‌ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِيۡهِنَّ اَنۡفُسَكُمۡ‌ ؕ وَقَاتِلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ كَآفَّةً‌ ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۳٦)

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، اللہ کی کتاب میں، جب سے اُس نے آسمان اور زمین بنائے، اِن میں سے چار حرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے، تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا کہ وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

حل لغات:

"عِدَّةَ": بمعنٰی تعداد، گنتی ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۸۱

"اَلشُّھُوْر": شَھْرٌ کی جمع ہے بمعنی ، ماہ، مہینہ۔

آیت مبارکہ کا معنی ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان (اور چاند ستارے سورج) پیدا فرمائے اسی وقت سے سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، اس مخصوص تعداد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم وقدرت سے لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں برس کے مہینوں کی تعداد نہ کم ہوسکتی ہے نہ زیادہ۔(۲)

"حُرُمٌ": حَرَامٌ کی جمع ہے، عزت وتعظیم والے۔

حرمت والے چار ماہ: رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام، کی حرمت کی دو وجہیں تھیں۔

(۱) شروع ہی سے ان مہینوں میں قتل وقتال، لوٹ مار اور غارت گری کو حرام سمجھا جاتا تھا، ابتدائے اسلام کے چند سالوں تک یہی حکم باقی رہا۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۱۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۱۷

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۳۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۲
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۲۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۲۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

(۲) لوگوں کے دلوں میں ان مہینوں کی عزت دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ تھی، اگر کسی کے باپ یا بیٹے یا بھائی کا قاتل ان مہینوں میں سامنے آجاتا تو اسے کچھ نہ کہا جاتا تھا۔

ان مہینوں میں معصیّت اشدعذاب وعقاب اور اطاعت اکثر ثواب کا باعث تھی اور ہے۔ (۳)

" ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ":

اَلدِّیْنُ بمعنٰی حساب اور ملت ہے۔

اور اَلْقَیِّمُ بمعنٰی مستقیم اور غیر متبدل وغیر متغیر ہے۔

آیت کے اس جُز کا معنٰی یہ ہے۔

(ا) سال کے بارہ ماہ کا حساب مستقیم ہے، اس میں کوئی کمی، کجی یا رکاوٹ نہیں۔

(ب) یہ دین، جس کا حساب بارہ ماہ سے ہے ایسا ہے جو نہ تبدیل ہوتا ہے نہ متغیر ہوتا ہے، جب سے آسمان وزمین اور کائنات کی تخلیق ہوئی ہے۔ اس میں تغیر وتبدل نہیں ہوا۔ (۴)

" فَلَاتَظْلِمُوا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ":

فِیْھِنَّ ضمیر کا مرجع چار ماہ حرمت والے یا بارہ ماہ ہیں۔

ظلم سے مراد گناہ ومعصیت اور تجاوز ہے۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لسان، ج۳، ص ۱۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لسان، ج۲، ص ۹۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳، ص ۴۲۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۱۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص ۲۲۸

(۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۳۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج۳، ص ۴۳۳

معنیٰ یہ ہے کہ……

(ا) اِن حرمت والے چار ماہ میں گناہ اور معصیت کے کام نہ کرو کہ ان کا گناہ، عقاب وعذاب بھی اشد ہے۔

(ب) ان حرمت والے چار مہینوں کو مقدم ومؤخر نہ کرو، یہ ازل سے متعین ہیں، ان میں تغیر وتبدل، تقدم وتأخر، ظلم وبے دینی اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑنا ہے، اس سے بچو۔

(ج) ان بارہ ماہ میں گناہ نہ کرو، چونکہ زندگی سالوں سے عبارت ہے اور سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں، گویا ساری عمر گناہ سے بچو۔

(د) اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ ماہ مقرر کردیئے، ان کی تعداد میں اس کے ہاں کمی بیشی نہیں ہوتی، اس لئے تم ایک سال، بارہ ماہ کی بجائے تیرہ یا چودہ ماہ کا نہ بناؤ، یہ اللہ کی مخلوق میں تبدیلی ہے۔(۵)

کَآفَّةً": بمعنیٰ جَمِیۡعًا، جَمَاعَةً اور مَعًا ہے، یعنی تمام لوگ، اکٹھے، سب لوگ۔

اس کا ایک معنیٰ کفایت کرنے والا، بچانے والا بھی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ ……الآیة (سورہ سبا آیت ۲۸)

(۱) اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں کو گھیرنے والی ہے۔

(۲) اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں (کی تمام دینی و دنیوی ضروریات) کو کفایت کرنے والی ہے۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۲۲

(۳) اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام لوگوں کو تمام گناہوں سے بچانے والی ہے۔

آیت زیب عنوان میں ''کَآفَّةً'' سے مراد عموم وشمول ہے، یعنی تمام کافروں کو گھیر کر، تمام کافروں کو اکٹھے، تمام کافروں کو ہر وقت۔(٦)

شانِ نزول:

اللہ تعالیٰ نے جب سے چاند، سورج، بُرج، آسمان اور زمین بنائے ہیں، اسی وقت سے یہ حساب چلا آتا ہے کہ طلوعِ ہلال سے مہینہ شروع ہوتا ہے اور اگلے طلوعِ ہلال تک وہی مہینہ رہتا ہے، اس حساب سے سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے، ان میں چار ماہ وہ ہوتے ہیں جن میں جنگ وجدل حرام تھی، چونکہ قمری سال شمسی سال سے تقریباً دس روز کم ہوتا ہے اس لئے حج کبھی گرمیوں میں آتا، کبھی سردیوں میں، کبھی بہار میں، کبھی خزاں میں آتا، یہ امر زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے لئے گراں تھا، اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں، جس میں کسی کے لئے ردوبدل کی گنجائش نہ تھی، ان میں دوطرح کی تبدیلیاں کرلیں۔

(۱) حج کے موقعہ پر موسم سازگار ہوتا تو تجارتی قافلے مکہ معظّمہ آتے، اس سے انہیں کثیر تجارتی نفع ہوتا اور اگر موسم ناسازگار ہوتا تو انہیں خاطر خواہ نفع نہ ہوتا، اس کے لئے انہوں نے اپنی دنیوی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ کے متعینہ حساب میں ردوبدل کرلیا اور حج کو ایک ہی موسم میں ادا کرتے، اس سے اگرچہ دنیوی غرض پوری ہوگئی مگر دینی طور پر یہ نقصان ہوا کہ ۹، ۱۰ ذوالحجہ کو حج چونتیس برس آتا، تینتیس برس حج اپنے مقررہ وقت پر نہ آتا، دنیوی مفاد کے لئے اتنا عظیم نقصان انہوں نے برداشت کرلیا، گویا دین کو پسِ پشت ڈال دیا اور دنیا کو مقدم رکھا۔

---

(٦) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۰۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۴۳۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۳۳۵

(۲) حرمت والے چار ماہ (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم) میں جنگ وجدال اور غارت گری چونکہ حرام تھی، جب کہ ان کی بسر اوقات اکثر لڑائی اور غارت گری پر تھی، پورے تین ماہ متواتر (ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) میں ان پر تنگی آ جاتی، یہ لوگ اپنے مقتداؤں سے درخواست کرتے کہ ان حُرمت کے مہینوں میں بعض کو ہمارے لئے حلال کر دیں، چنانچہ وہ کچھ نذرانے کر ان کو حرمت والے مہینے حلال قرار دے دیتے، اور پھر حرامت والے مہینوں کی گنتی پوری کرنے کے لئے کچھ ماہ اور بڑھا دیتے، اس طرح ان کا سال تیرہ یا چودہ ماہ کا بن جاتا، یہ بھی خلاف فطرت تھا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال کرنا تھا، یہ بھی کفر تھا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اُن کے اس مذموم کردار کا رد فرمایا اور فرمایا کہ سال بارہ ماہ کا ہے اور ان میں چار ماہ حرمت والے ہیں، اے مومنو! تم ان مشرکوں سے لڑو جو اللہ کی تخلیق میں ردوبدل کر کے مشرک ہو چکے ہیں اور تم سے آمادہ جنگ رہتے ہیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

(۱) سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی تخلیق ہے، کسی کو اس میں کمی بیشی یا ردوبدل کا اختیار نہیں،

---

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۰۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۵۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

جو ان میں کمی بیشی یا ردوبدل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تخلیق میں تبدیلی کا مجرم اور مشرک ٹھہرے گا۔(۸)

﴿۲﴾ ہر ماہ کی ابتداء رؤیت ہلال سے ہوتی ہے، چاند خود دیکھا جائے یا اس کی رؤیت شرعی قواعد اور اصولوں کے مطابق جب بھی ہو جائے مہینہ شروع ہو جاتا ہے، اور اسی کے ساتھ ہی گذشتہ مہینہ ختم ہو جاتا ہے، اسے قمری مہینہ کہتے ہیں، بارہ قمری مہینوں کا ایک قمری سال ہوتا ہے، یہی تقویم ابتدائے آفرینش سے ہے، اور یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و پسندیدہ ہے، اسی پر عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(۹)

﴿۳﴾ قمری مہینہ کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے، نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ ہوتا ہے، ایک سال میں

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان. ج۲. ص۹۳۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت. ج۵، ص۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶، ص۵۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲. ص۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲. ص۲۳۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج۲. ص۲۳۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۲۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص۸۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور. ص۴۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۵، ص۲۲۸

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص۱۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان. ج۲. ص۹۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲. ص۲۳۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳. ص۴۲۰

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲. ص۱۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور. ص۴۶۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت. ج۳. ص۴۳۲

کوئی مہینہ انتیس دن کا ہو تو اگلے سال وہی مہینہ تیس دن کا ہو سکتا ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ قمری سال کے بارہ مہینوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) مُحَرَّمُ الْحَرَام

(۲) صَفَرُالْمُظَفَّر

(۳) رَبِیْعُ الْاَوَّلُ شریف

(۴) رَبِیْعُ الثَّانِیْ شریف

(۵) جُمَادَی الْاُوْلٰی

(۶) جُمَادَی الْاُخْرٰی(یاجُمَادَی الثَّانِیَۃ)

(۷) رَجَبُ الْمُرَجَّبُ

(۸) شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ

(۹) رَمَضَانُ الْمُبَارَکُ

(۱۰) شَوَّالُ الْمُکَرَّمُ

(۱۱) ذُوالْقَعْدَہ شریف

(۱۲) ذُوالْحِجَّہ شریف

مسلمان ان ناموں کو صحیح تلفظ سے یاد رکھیں، اپنی کلام یا گفتگو یا تحریر میں انہیں ہی استعمال کریں۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۶

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۱۲

(۱۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۰

﴿۵﴾ قمری سال تین سو چون دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے، جب کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے۔

شمسی سال کے بعض ماہ تیس دن اور بعض اکتیس دن کے ہوتے ہیں، جب کہ ایک ماہ (فروری) اٹھائیس روز کا ہوتا ہے اور ہر چوتھے سال (فروری کا مہینہ) اٹھائیس کے بجائے انتیس کا ہوتا ہے۔

رومیوں کا سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے مگر مہینے اٹھائیس، تیس اور اکتیس دن کے ہوتے ہیں۔

فارسیوں کا سال بھی بارہ ماہ کا ہوتا ہے مگر ہر مہینہ تیس دن اور ایک مہینہ پینتیس دن کا ہوتا ہے۔

قبطیوں کا سال بھی بارہ ماہ کا ہوتا ہے، ہر مہینہ تیس دن کا مگر آخری مہینہ پینتیس دن کا ہوتا ہے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے معاملات اور عبادات قمری تقویم سے متعین کریں مثلاً زکوٰۃ، حج، رمضان کے روزے، عیدین، یکم محرم شریف، عاشورہ شریف، میلاد النبی ﷺ، دَین، عدت، بیع، تجارات، اجارہ، کفالت، حوالہ وغیرہ۔

ان سب معاملات اور عبادات میں قمری تاریخ اور مہینہ کا اعتبار لازم ہے، رومی، قبطی، ہندی، عجمی، شمسی تقویم کا اعتبار نہیں، مثلاً زکوٰۃ کے لئے سال کی شرط قمری اعتبار سے ہوگی، اسی طرح عورت کی عدت میں تین ماہ یا چار ماہ دس دن قمری مہینوں سے ہوگی۔

سہولت کے لئے قمری تقویم کے ساتھ شمسی یا دوسری تقویم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، مثلاً یوں کہہ لیں:

۵/ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۶/ جون ۲۰۰۳ء

بروز جمعۃ المبارک کو میں اپنا قرضہ ادا کروں گا، ان شاء اللہ العزیز

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ 'ازہر، ج۱۶، ص ۵۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۳۷

ایسا کرنے سے فطرت کا تقاضا پورا ہوگا اور اسلامی اقدار کے غلبہ کا انتظام ہو سکے گا، یہی حکم ربانی کا منشاء ہے۔

زمانہ قدیم سے اہل عرب کے ہاں قمری مہینوں کے نام رائج تھے، اگر چہ باقاعدہ قمری تقویم (موجودہ صورت میں) معرض وجود میں نہ تھی، سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور سیدنا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے یہی متوارث رہا ہے، زیب عنوان آیت کریمہ اس امر کی قوی دلیل ہے، علاوہ ازیں دیگر آیات کریمہ میں اسی امر کو بیان کیا گیا ہے۔

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْراً وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ☆ (سورہ یونس آیت، ۵)

وہی ہے جس نے سورج کو جگمگا تا بنایا اور چاند کو چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو، اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق، نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے۔

حکیم وقدیر رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ☆ (سورہ یٰسین آیت، ۳۹)

اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈالی۔

وہی ارشاد فرماتا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۚ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۚ ......الآیة (سورۃ البقرۃ آیت، ۱۸۹)

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں، تم فرمادو، وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے۔

یہ تمام آیات کریمہ قمری نظام تقویم کی قدامت، قدرتی، فطرتی اور خدائی منشاء کے مطابق نظام تقویم پر دلالت کررہی ہیں۔ (۱۳)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۵۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۳

فائدہ:

یونس حاکمی مصری نے علم زیج کے حوالے سے سے واضح کیا ہے کہ یکم محرم الحرام ۱ھ کو جمعرات کا روز تھا۔(۱۴)

﴿۷﴾ باری تعالیٰ عزاسمہٗ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو ارادہ فرماتا ہے، حکم دیتا ہے، اس پر کوئی جبر نہیں، وہ کسی قانون اور ضابطے کا پابند نہیں بلکہ تمام قوانین، اصول اور ضابطے اس کے پابند ہیں، اس کے عمل کی کوئی ''علت'' نہیں، بلکہ یہ سب کچھ اس کی ''حکمت'' سے ہوتا ہے، حکمت کبھی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی مخفی ہوتی ہے، مسلمانوں کی عبادات روزے اور حج ایک ہی موسم میں نہیں آتے اور ایک ہی موسم میں آنا منشاء خداوندی کے مطابق نہیں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں بے شمار حکمتیں ہیں، جن کا حقیقی علم اسی کو ہے، ایک حکمت اس نے بندوں پر ظاہر فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بندے اپنی مرضی اور سہولت کے تابع نہ ہوں، وہ بندۂ خواہشات بن کر نہ رہ جائیں، بلکہ ہر حال، ہر وقت اور ہر موسم میں اس کے حکم کی فرماں برداری پر آمادہ رہیں، زمانے کی تمام گردشوں، حالات اور کیفیات میں اس کی اطاعت وفرماں برداری پر پورے اتریں، حکم الٰہی ماننا ان کی فطرت بن جائے، اگر سردیوں یا بہار میں روزے آئیں تو بھی رکھیں اور اگر سخت چلچلاتی دھوپ میں ماہ رمضان آجائے تو بطیب خاطر روزے رکھیں، سازگار حالات اور موافق موسم میں اگر حج آجائے تو بھی کریں اور ضمنی طور پر تجارتی فوائد

(بقیہ۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۹۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۳۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۱۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۲۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۳۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۲۰

(۱۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۹۰

حاصل کریں اور اگر سخت موسم میں حج آئے تو بھی برضا ورغبت فریضہ حج ادا کریں اور متوقع تجارتی نقصانات برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ..........''یہی حکم خداوندی ہے''۔

چونکہ دین اسلام نظامِ عدل پر مبنی ہے، اس لئے روزوں اور حج کے لئے ایک ہی موسم تجویز کر دیا جائے تو دنیا میں اکثر علاقوں کے مسلمانوں کے ساتھ انصافی ہوگی، فرض کیجئے اگر نومبر، دسمبر یا فروری مارچ میں روزے فرض ہوں تو ان دنوں میں دنیا کے بعض خطوں میں سخت سردی ہوگی اور بعض میں سخت گرمی، چونکہ کرہ ارض پر شمالی، وسطی اور جنوبی خطوں میں ایک وقت میں موسم یکساں نہیں رہتا، اس لئے ایسا کرنا بعض علاقوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

یہود ونصاریٰ نے ایسا ہی کیا اور اللہ کے حکم کے خلاف اپنے روزے موسم بہار میں رکھ لئے اور بزعم خویش اس گناہ کے ازالہ کے لئے دس روزے بڑھا لئے، رب تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی کہ یہ لوگ عبادت میں بندۂ خدا نہیں بنے بلکہ بندۂ نفس بن چکے ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن ہر قسم کے حالات اور کیفیات میں حکم خداوندی کی اطاعت کا خوگر بن جائے، یہی اس کی معراج ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ امیر حج کی طرف سے حج کی جو تاریخ مقرر ہو اس میں فریضہ حج ادا کرنا صحیح ہے، اگرچہ فی الواقع ۹، ۱۰ ذوالحجہ نہ ہو، ۹ھ کو حضور سید عالم کی طرف سے ﷺ سب سے پہلے اسلامی حج کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کیا گیا، آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ ۹، ۱۰ ذی الحجہ کو جو حج ادا فرمایا وہ دراصل ۹، ۱۰ ذی الحجہ کی

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۲۸

تاریخ نہ تھی، بلکہ عرب کے مروجہ دستور کبیسہ رُو سے وہ ذوالقعدہ کا مہینہ تھا، اس کے باوجود حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کا حج مقرر اور جائز رکھا۔(١٦)

فائدہ جلیلہ:

۱۰ھ کو حضور سید عالم نبی مکرم رسول معظم ﷺ نے جو حج ادا کیا اس سال ۹، ۱۰ ذوالحجہ کو ہی حج ادا ہوا، ایسا اسلام میں یہ پہلی مرتبہ ہوا اور اب تک ذوالحجہ میں حج ادا ہوتا ہے، میدانِ منٰی میں ۱۰ ذوالحجہ کو جو خطبہ حضور سید الانام شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اس میں فرمایا۔

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِاسۡتَدَارَ کَھَیۡئَتِہٖ یَوۡمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ......الحدیث (١٧)

اس برس حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی اس تاریخ آ گیا ہے جیسا اس روز تھا جب اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا فرمائے۔

مشہور منجم محمد بن موسیٰ نے آٹھ سال محنت شاقہ کی، انہوں نے ابتدائے آفرینش سے لے کر حجۃ الوداع تک کا حساب لگایا اور ثابت کیا کہ کبیسہ سے متاثر ہونے کے بعد حج کا اصل وقت وہی تھا جس میں حضور خاتم المرسلین ﷺ نے حج فرمایا اور حضور نبی الامی ﷺ کا فرمان درست ہے۔

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ (١٨)

﴿۹﴾ سال میں چار ماہ حرمت والے ہیں۔

---

(١٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳، ص۹۰

(١٧) ☆ رواہ البخاری فی کتاب التفسیر و کتاب بدء الخلق و کتاب المغازی و کتاب الاضاحی و کتاب التوحید

☆ ورواہ مسلم فی کتاب القسامۃ

☆ وابوداؤد فی کتاب المناسک

☆ ورواہ احمد عن ابی ھریرۃ/بحوالہ

☆ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث، ج۲، ص۹۵۱

(١٨) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۹۰

رجب المرجب، ذوالقعدہ شریف، ذوالحجہ شریف، محرم الحرام۔

اسلام آنے سے پہلے ان مہینوں میں احترام کی وجہ سے قتل وقتال حرام تھا، اسلام آنے کے بعد دیر تک اسی پر عمل ہوتا رہا، لیکن اب قتال کی حرمت منسوخ ہے، مگران کا احترام وہی ہے جو پہلے تھا، جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنی مخلوقات میں بعض اجناس وانواع میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، بعض کا رتبہ بڑھایا ہے، دوسروں کی نسبت بعض کی تاثیر زائد کردی ہے، ان افضل، بہتر اور زائد تاثیر والوں میں اشخاص، اوقات، جگہیں، اشیاء وغیرہ ہیں، اس فضیلت، کرامت، برکت اور تاثیر کا خالق اللہ باری عزاسمہٗ ہے وہ وہی ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کی عطا، تخلیق اور تاثیر پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں، چنانچہ ان میں ....

☆ اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں میں سے صرف چار کو حرمت والے قرار دیا ہے، یہ چار دوسرے آٹھ سے برکت، حرمت، عزت، کرامت اور تاثیر میں زائد ہیں۔

☆ رمضان المبارک کا مہینہ دوسرے مہینوں سے برکت میں زائد ہے۔

☆ لیلۃ القدر دیگر راتوں سے ثواب، برکت اور عزت میں ہزار راتوں سے افضل ہے۔

☆ یوم جمعہ دیگر ایام سے افضل ہے۔

☆ یوم جمعہ کی ایک مخصوص ساعت باقی اوقات سے اجابتِ دعا، برکت اور ثواب میں بڑھ کر ہے۔

☆ یوم عرفہ بخشش، مغفرت، رحمت، برکت اور ثواب میں باقی ایام سے بہت زائد ہے۔

☆ عشرہ ذوالحجہ قربِ خداوندی کے اعتبار سے باقی ایام سے زائد ہے۔

☆ ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ شبِ ولادت باعثِ ایجادِ عالم رحمۃ عالمیاں ﷺ، باقی تمام دنوں اور راتوں سے بے انتہاء زائد ہے۔

(۱۹) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۳۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۳

☆ بلدِ حرام شریف دیگر تمام شہروں سے لاکھوں درجہ ثواب، اجابتِ دعا، مغفرت، برکت، سعادت میں افضل ہے۔

☆ مزارِ پُر انوار دربارِ دُربار گہر بار حضور سید الابرار شافعِ مجرماں ﷺ کی خاک پاک برکت، کرامت، شرافت، عزت، سعادت اور مغفرت کے اعتبار سے دنیا و مافیہا سے ہزاروں درجے زائد ہے، ائمہ کرام اور جلیل القدر علماء عظام نے تصریح فرمائی کہ جسدِ اطہر نبی انور ﷺ کے ساتھ مس ہونے والی خاک پاک کعبہ معظمہ اور عرش الٰہی سے بھی افضل ہے۔

☆ حجرِ اسود دنیا کے بقیہ عظمت والے پتھروں سے بھی برتر ہے، اس کا استلام کرنے والے حاجیوں، طواف کرنے والوں، عمرہ کرنے والوں کے ایمان کی گواہی بروزِ حشر رب غفار جل وعلا کے حضور ادا کرے گا اور ان کی شفاعت کا طلب گار ہوگا۔

☆ قرآن مجید کے مقدس اوراق عزت، شرافت، عظمت میں دیگر اوراق سے لاتعداد درجوں زائد ہیں۔

☆ ملائکہ میں سے رُسلِ ملائکہ افضل ہیں۔

☆ رُسلِ ملائکہ سے رُسلِ بشر افضل ہیں۔

☆ رُسلِ بشر سے اولوا العزم رسول افضل ہیں۔

☆ اولوا العزم رسولوں سے امام الرسل ہادی السُبل خاتم الانبیاء حبیب کبریا محبوب رب العلا تاجدار عرب و عجم فخر آدم و بنی آدم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات صلاۃ وسلاما علیک یارسول اللہ بے انتہاء مرتبہ، عزت، شرف، عظمت، کرامت، سعادت، برکت، حُرمت، قربِ رب العزت جل وعلا میں افضل، اعلیٰ، برتر، انور، اکرم، اعظم اور اقدس ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی شئ کو عظمت دیتا ہے تو اس میں ہونے والے عمل کا اجر کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اسی شئ میں ہونے والے گناہ کا عقاب بھی بڑھا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات سے ارشاد فرمایا۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا☆وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا☆ (سورۃالاحزاب آیات،۳۰،۳۱)

اے نبی کی بیبیو! جوتم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرات کرے تو اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا اور یہ اللہ کو آسان ہے، اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی، اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِالْاَبْرَارِ اِمَامِ الْاَخْيَارِ وَعَلٰى آلِهِ الْاَنْوَارِ وَصَحْبِهِ الْاَبْرَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ

...........شامل ہیں، اس لئے ان مبارک اشخاص، ذوات قدسی صفات، اوقات مبارکہ، مقامات مقدسہ، اشیاء معظّمہ کا حتی الامکان قُرب، ہم نشینی مجلس اور زیارت کرکے سعادت، برکت، شرافت، عزت، کرامت اور مغفرت حاصل کرنے کی کوشش کرنا منشاء الٰہی، رضائے مصطفوی اور مقاصد شرع کے عین مطابق ہے، مولیٰ تعالیٰ تقدس وتبارک نصیب کرے۔(۲۰)

﴿۱۱﴾ ذوات مبارکہ، اوقات مبارکہ، مقامات مقدسہ اور اشیاء منورہ کی قربت وقوعِ طاعت کی تاثیر سے طہارتِ نفس میں زائد ہے، اس لیئے ان مبارک، مقدس، مطہّر، منوّر ذوات، اوقات، مقامات اور اشیاء کی تاثیر میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب بندۂ مؤمن ان میں حصول برکت وثواب میں کوشاں ہوتا ہے اور گناہوں سے بچنے کی

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲،ص ۴۳۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۱،ص ۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۲۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۳

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۲۲۲

حتی الامکان کوشش کرتا ہے تو اس کی یہ مشق اسے دیگر اوقات میں گناہوں سے بچانے میں مدد و معاون ہوگی اور وہ طاعاتِ خداوندی میں زیادہ رغبت، انہماک سے مشغول رہے گا، گویا یہ مختصر مشق اس کی بقیہ زندگی کے سنوارنے میں مفید ہوگی، اس لئے بندۂ مومن کو لازم ہے کہ اس مبارک مشق کو حضورِ قلب سے ادا کرے۔ (۲۱)

﴿۱۲﴾ ایک ظلم بروز قیامت کئی ظلموں کی صورت میں نامہ اعمال میں موجود ہوگا، حدیث شریف نے اس کو واضح فرما دیا ہے۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (۲۲)

قیامت کے روز ایک ظلم کئی ظلموں کی صورت میں نمودار ہوگا۔

اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ......

(ا) حرمت والے مہینوں کی حرمت و عزت کے پیش نظر صغیرہ، کبیرہ، ہر نوع کے گناہوں سے محفوظ رہے تا کہ اس مشق سے بقیہ ایام گناہوں سے محفوظ رہے۔

(ب) بارہ مہینے یعنی تمام عمر ہر قسم کے گناہوں سے بچے، کیونکہ گناہ کا ارتکاب کسی دن، مہینے، سال جائز نہیں۔

(ج) احکامِ دین کی خلاف ورزی ظلم ہے، احکامِ دین کو اسی طرح ادا کریں جس طرح منشاءِ دین ہے، اس میں اپنی خواہش، مرضی سے کمی بیشی نہ کریں۔

(د) احکامِ شرع جن اوقات کے ساتھ مخصوص ہیں، انہیں اوقات میں ادا کرنا طاعتِ خداوندی ہے، اوقاتِ مخصوصہ میں ردوبدل کا اختیار کسی بندے کو حاصل نہیں، اس لئے ان اوقات اور عبادات کی

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۳۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول مصنفہ امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الرشید بیروت، ج ۲، ص ۲۳۷

(۲۲) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۳۳۱

☆ والترمذی فی کتاب البر عن عبداللہ بن عمر

پابندی کریں۔(۲۳)

﴿۱۳﴾ تمام حربی کافروں سے جہاد قیامت تک جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ نے انہیں گھیر کر، تمام حربیوں سے جہاد کا حکم دیا ہے، یہ اسی لئے کہ وہ ہر لمحہ، ہر حال میں اور ہر طرح مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار رہتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے دفاع اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ان سے جہاد کرنا جائز ہے۔(۲۴)

فائدۂ جلیلہ:

تقویم قمری کا موجودہ نظام:

تقویم قمری کے مہینے محرم الحرام تا ذوالحجہ شریف تو ابتدائے تخلیق عالم سے ہی متعارف رہے ہیں لوگ انہیں اپنی

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۳۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۹
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۲۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۴
☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید، بیروت، ج ۲، ص ۲۴۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۴۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۲۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۹۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۲۹
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۱
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۸۷

گفتگو، تحریر وتقریر میں بیان کرتے تھے، مگر سال کا تعین کسی خاص واقعہ کی نسبت ہوتا، مثلاً ......

"عام الفيل"، یعنی جس سال ابرہہ نے ہاتھیوں سمیت بیت اللہ شریف پر حملہ کا ارادہ کیا۔

"عام الحزن" جس سال سرکار دو عالم ﷺ کو یکے بعد دیگرے دو صدمات سے دوچار ہونا پڑا، ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال اور آپ ﷺ کے ہمدرد چچا جناب ابو طالب کا انتقال۔

"عام الحديبيه" حدیبیہ کے مقام پر عمرہ کی نیت سے آئے، حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ، کفار مکہ کا جس سال معاہدہ ہوا۔

لیکن اس مین بھی وقت اور سال کا تعین دشوار تھا، ایک مرتبہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مراسلہ اپنے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا، اس میں شعبان المعظم کی تاریخ لکھی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون سے سال کا شعبان المعظم؟ اس خاص واقعہ کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوئی کہ سال کا تعین کس طرح کیا جائے، ملک الاھواز جو قید ہو کر آیا تھا اور مدینہ منورہ میں آکر مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے رومیوں، قبطیوں وغیرہ کی تقویم کا حال عرض کیا، مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور نور مجسم نبی معظم ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر سال کا تعین کیا جائے، اس طرح سن ہجری کا اجراء ہوا جو درحقیقت قمری تقویم ہے، یہی تقویم مسلمانوں میں رائج ہے۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

(۲۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۰ ص ۹۰

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۴):

﴿فرضیتِ جہاد اور اس کے آداب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۴۱)

کوچ کرو ہلکی جان سے، چاہے بھاری دل سے، اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔

حل لغات:

"**انفِرُوا**": صیغہ امر ہے۔ نَفَرَ یَنفِرُ نَفرًا نُفُورًا بمعنی عوام کا دشمن کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہونا، نکل پڑنا جہاد کے لئے، دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہونا مراد ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا استُنفِرتُم فَانفِرُوا (۱) جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکلو۔ (۲)

---

(۱) رواہ ابن ماجہ

(۲) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۵۹

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۳۷

المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۰۲

المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۱

المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۲۹

قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۱۳

تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۵۸۷

"**خِفَافاً وَّثِقَالاً**" : خِفَافاً جمع خَفِيفٌ کی ہے، اس سے مراد جان سے ہلکے پھلکے ہو کر نکلو جس سے یہ سفر آسان طے ہو۔

ثِقَالاً جمع ہے ثَقِيلٌ کی، اس سے مراد یہ ہے کہ اے جماعت صحابہ! اس طرح سفر کے لئے نکلو کہ تمہیں یہ سفر آسان معلوم ہو اور دشمن پر یہ بھاری ہو، یہ معنی آیت کے منشا کے بہت قریب ہے۔

خفافاو ثقالاً کی تفسیر میں مفسرین کرام نے اور معانی بھی بتائے ہیں، جوان اور بوڑھے، غنی اور فقیر، کاروبار میں مشغول اور فارغ، خوش دلی سے یا بادل نخواستہ، سوار ہو کر یا پیدل، دستکار ہو یا غیر دستکار، عیال دار ہو یا بے عیال، ساز و سامان ساتھ ہو یا بے ساماں، بہادر ہو یا بزدل، مقدمۃ الجیش ہو یا لشکر میں۔

اے صحابہ! خواہ تم کسی حالت و کیفیت میں ہو، رسول اللہ ﷺ کے بلانے پر غزوہ تبوک کے لئے سفر اختیار کرو۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ تمام معانی کا احتمال رکھتی ہے۔ (۳)

"**فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**": اللہ کی راہ سے مراد مصطفی کریم ﷺ کی ذات ہے۔ ہر وہ عمل جو اللہ تعالیٰ جل وعلا کے تقرب کے حصول کی نیت سے کیا جائے خواہ فرض ہو یا واجب یا نفل یا دیگر نوع طاعت۔

---

(۳) احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ج۳ ص۱۱۷

احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان ج۲ ص۹۵۲

الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ج۹ ص۱۵۰

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ج۱۶ ص۶۹

تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ج۲ ص۱۵۰

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ص۲۴۵

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور ج۲ ص۲۴۴

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی مطبوعه لاهور ج۲ ص۲۴۴

تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت ج۵ ص۴۴

تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه ج۳ ص۴۳

تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۰ ص۱۰۴

تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی ج۵ ص۲۹۰

الدر المنثور فی تفسیر الماثور مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعه دار الفکر بیروت ج۴ ص۲۰۹

اگر فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کے ساتھ کوئی قید نہ ہو تو مطلق "فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ" سے مراد جہاد ہوتا ہے۔ یہی معنی آیت میں متعین ہے۔ (۴)

شانِ نزول:

۹ ھ ہجری کو حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکہ، غزوہ حُنین، غزوہ طائف اور عمرہ جعرانہ سے فارغ ہو کر ذی قعدہ کو مدینہ منورہ واپس ہوئے کچھ وقت قیام فرمایا تو خبر ملی کہ رومی لشکر بڑی تعداد میں شام کی سرحد تبوک اور اس کے آس پاس جمع ہے اور مسلمانوں پر بڑی شدت سے حملہ کرنے والا ہے۔ حضور سید الکونین رسول اکرم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ ان کی پیش قدمی سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر ان پر جہاد کر دیا جائے۔

یاد رہے تبوک ایک چشمہ تھا جو مدینہ منورہ سے بارہ منزل شام کے نزدیک واقع ہے۔

اپنے اس ارادے سے صحابہ کرام کو مطلع فرمادیا کہ ہم تبوک پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ رومی فوج کو اس کے علاقہ میں ہی دردناک انجام سے دوچار کر دیا جائے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی جہاد کی علانیہ تیاری شروع فرمادی۔ اس سے پہلے اکثر جہاد کے مقام کو ظاہر نہیں کیا جاتا تھا۔ غزوۂ تبوک کے لئے اعلان میں خاص حکمت تھی۔ تبوک چونکہ مدینہ منورہ سے دور، قریب پانچ سو میل پر تھا، موسم سخت گرم تھا۔ اہل مدینہ کے باغ میں کھجوریں تیار ہو چکی تھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ارادہ تھا کہ درختوں کے سایہ میں گرمیاں گزاریں گے اور پھل کھالیں گے۔

نبی پاک ﷺ نے واضح مقام کا اعلان فرمادیا تاکہ مسلمان پوری تیاری کرلیں۔ یہ جہاد منافقوں پر بالعموم اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بالخصوص گراں معلوم ہوتا تھا۔

ان حالات میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جہاد میں شامل ہونے کا حکم تھا۔ (۵)

---

(۴) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۳۸

(۵) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۵۴

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۵۹

تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۴۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جہاد فرض قطعی اور اسلام کا اہم رکن ہے۔ قطعی الدلالہ واضح الثبوت نصوص کثیرہ اس کی فرضیت پر دلالت کرتے ہیں۔ چند آیات پیش کرتے ہیں جن میں جہاد کی فرضیت کا واضح بیان ہے۔

(ا) آیت زیب عنوان میں جہاد کا حکم بڑی تاکید سے دیا گیا ہے۔

(ب) یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْامَالَکُمْ اِذَاقِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْافِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ۔ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَامِنَ الْاٰخِرَۃِ ۔ فَمَامَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَافِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّاقَلِیْلٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۳۸)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جاوے خدا کی راہ میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہو۔ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی اور جیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا۔

(ج) اِلَّاتَنْفِرُوْایُعَذِّبْکُمْ عَذَابًااَلِیْمًاوَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًاغَیْرَکُمْ وَلَاتَضُرُّوْہُ شَیْئًا ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت ۳۹)

اگر نہ کوچ کرو گے تو تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(د) وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ۔ فَاِنِ انْتَھَوْافَلَاعُدْوَانَ اِلَّاعَلَی الظّٰلِمِیْنَ☆

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳)

(ہ) وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ ۔ فَاِنِ انْتَھَوْافَاِنَّ اللّٰہَ بِمَایَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ☆

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ الانفال آیت ۳۹)

(ز) قَاتِلُوْھُمْ یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ بِاَیْدِیْکُمْ وَیُخْزِھِمْ وَیَنْصُرْکُمْ عَلَیْھِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَقَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ☆

تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۱۴)

(ز) قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ☆

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے، اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے، جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (سورۃ ... آیت ۲۹)

(ح) فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۔ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ☆

تو تم سستی نہ کرو اور آپ صلح کی طرف (کافروں کو) نہ بلاؤ۔ اور تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا۔ (سورۃ محمد آیت ۳۵)

(ط) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ☆

پھر اگر وہ (کافر) منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں سے کسی کو دوست نہ ٹھہراؤ نہ مددگار۔ (سورۃ النساء آیت ۸۹)

(ی) فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْھُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ وَخُذُوْھُمْ وَاحْصُرُوْھُمْ وَاقْعُدُوْا لَھُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ ۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ☆ (سورۃ التوبہ آیت ۵)

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو۔ جہاں پاؤ، اور انہیں پکڑو اور قید کرلو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(ک) وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ☆

اورمشرکوں سے ہروقت لڑوجیساوہ تم سے ہروقت لڑتے ہیں اور جان لوکہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔ (سورۃالتوبۃ آیت ۳۱)

(ل) یٰۤاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ☆ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆ (سورۃالصف آیات،۱۰،۱۱)

اے ایمان والو! کیا میں بتادوں وہ تجارت، جوتمہیں دردناک عذاب سے بچالے، ایمان رکھواللہ اوراس کے رسول پراوراللہ کی راہ میں اپنے مال وجان سے جہادکرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگرتم جانو۔

اس آیت مبارکہ میں فرائض جہادکاذکرفرمایا۔ نیز فرمایا کہ نجات دینی واُخروی جہادمیں ہے۔

(م) رحمۃ للعالمین نبی کریم ﷺ کوخود جہادکاحکم دیا گیااورساتھ ہی حکم دیا گیا کہ اپنے ماننے والوں کو جہادپرآمادہ کرو۔ارشادربانی ہے۔

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَاتُکَلَّفُ اِلَّانَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًاوَّاَشَدُّتَنْکِیْلًا ☆ (سورۃالنسآء آیت ۸۵)

تواے محبوب! اللہ کی راہ میں لڑو، تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگراپنے دَم کی اورمسلمانوں کوآمادہ کرو۔قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے اوراللہ کی آنچ سب سے سخت تر ہے اوراس کا عذاب سب سے کرّا۔

(ن) جہادکسی مسلمان سے ساقط نہیں ہرمسلمان پرفرضیتِ جہادکی کیفیت مختلف ہے۔اجمال ارشادربانی میں ملاحظہ ہو:

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَھُمْ وَقَعَدَالَّذِیْنَ کَذَبُوااللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۚ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْامِنْھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَاعَلَی الْمَرْضٰی وَلَاعَلَی الَّذِیْنَ لَایَجِدُوْنَ مَایُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَانَصَحُوْالِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ مَاعَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ ۚ وَاللّٰہُ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات،۹۰،۹۱)

اور بہانے بنانے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ جلد ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر، اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو، جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کچھ راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو مسلمان کسی شرعی عذر کے باعث جہاد میں عملی یا مالی یا لسانی طور پر شامل نہ ہو سکے اس پر لازم ہے کہ پیچھے رہ کر اللہ و رسول کی خیر خواہی میں مشغول رہے، مجاہدین کے بیوی بچوں کی دیکھ بھال اور حتی الامکان حفاظت پر مامور رہے۔ یہ بھی ایک طرح سے اس کا جہاد ہے۔

آیات قرآنی اور ارشادات ربانی کے واضح نصوص کثیرہ کے علاوہ چند احادیث طیبہ ذکر کی جاتی ہیں جن میں فرضیت جہاد کا واضح بیان ہے۔

(۱) امام اجل ابوبکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن الخصاصیۃ رضی اللہ عنہ خدمتِ اقدس سرکارِ انور ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کس چیز پر مجھ سے اسلام کی بیعت لیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنا دست مقدس بڑھایا اور فرمایا: میں اس امر پر آپ سے بیعت لوں گا کہ آپ شہادت دیں کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ تو پانچ فرض نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے، فرض زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں صرف دو چیزوں کی طاقت رکھتا ہوں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں عرض ہے کہ میرے پاس صرف اہل خانہ کی گذر اوقات کے لئے ہے۔ رہا جہاد، سو میں بزدل ہوں، مجھے خوف ہے کہ میں ڈر کر بھاگ جاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ غضب ناک ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مقدس کھینچ لیا اور فرمایا:

يَابَشِيْرُ! لَاجِهَادَوَلَاصَدَقَةَ فَبِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ

اے بشیر! اگر جہاد اور صدقہ (زکوٰۃ) نہ ہو تو جنت میں کیسے داخل ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ اپنا دست مقدس بڑھایئے، آپ نے ایسا کیا تو میں نے ان تمام امور پر (جہاد اور زکوٰۃ سمیت) آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔(۶)

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ(۷)

مشرکوں سے مال، جان اور زبان سے جہاد کرو۔(۸)

﴿۲﴾ حالات، اسباب اور واقعات کے اعتبار سے فرضیت جہاد دو نوع پر ہے۔

فرض کفایہ۔ فرض عین

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۵

(۷) ☆ الجصاص، ج۳، ص ۱۱۵

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص ۹۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۱۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۴۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۴۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۳۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۰۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۹۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۳

(ا) **فرض کفایہ**: اگر حربی دارالاسلام کی کسی ایک سرحد یا سرحدوں یا شہر یا شہروں پر حملہ کر دے یا ذمی معاہدہ توڑ کر حربی بن جائے اور دارالاسلام کے کسی حصہ پر قبضہ کر لے یا کوئی باغی دارالاسلام کے کسی شہر پر قابض ہو جائے تو وہاں کے رہنے والوں پر فرض ہے کہ ان کا مقابلہ کر کے دشمن کو واپسی پر مجبور کر دے وہ علاقہ، شہر، سرحد کو ان سے آزاد کرالے۔ اگر اس سرحد، شہر یا علاقہ والے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوں تو صرف ان پر جہاد فرض ہے باقی مسلمانوں پر فرض نہیں، گویا بعض مسلمانوں کے فریضہء جہاد ادا کرنے سے باقی کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

(ب) **فرض عین**: دارالاسلام کی سرحد، شہر یا علاقہ کے رہنے والے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور عاجز ہوں تو قریب رہنے والے مسلمانوں پر ان کی امداد فرض ہے۔

اگر دشمن دارالاسلام کی سرحدوں کے قریب آجائے اور ابھی داخل نہ ہوا ہو پھر بھی دارالاسلام کے تمام مسلمانوں پر جہاد کے لئے نکلنا فرض ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آجائے، سرحدیں محفوظ ہو جائیں۔ دشمن رسوا ہو جائے اور اس کی کمر ٹوٹ جائے۔ ایسی صورت حال میں جہاد فرض عین ہے۔ (۹)

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۶۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۳۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ص ۱۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۴

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۴۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۲۳

﴿۳﴾ جہادفرائض اسلام میں سے ہے اور باقی فرائض کی طرح قیامت تک باقی، نافذ، واجب الایمان، واجب العمل، محکم اور غیر منسوخ ہے، کوئی فرد، جماعت، حاکم، ہیئت مقتدرہ اسے منسوخ قرار نہیں دے سکتی۔اس کی فرضیت کا انکار کفر اور اس کا ترک اشد حرام گناہ کبیرہ ہے۔ جہاد کی بقا اور نفاذ سے اسلام کی شوکت، غلبہ، سطوت، دارالاسلام اور مسلمانوں کا امن وامان وابستہ ہے۔ دین حقہ کی سربلندی اسی کی بدولت قائم ہے اور ان شاءاللہ قائم رہے گی۔ مسلمانوں کا جو گروہ جہاد سے اعراض کرتا ہے عزت سے محروم ہوجاتا ہے۔

قرآن مجید کی کثیرہ واضح البیان آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ کثیرہ اس کی فرضیت کا اعلان فرما رہی ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے فتح مکہ معظمہ کے روز اعلان فرمایا:

لاهِجْرةَ بعْدَالْفتحِ، وَلٰكِنْ جِهادٌ وَّنِيَّةٌ وإذَااسْتُنفِرْتُم فانفِرُوْا(۱۰)

فتح مکہ معظمہ کے بعد مکہ معظمہ سے ہجرت کی فرضیت ختم ہوچکی ہے (کیونکہ مکہ معظمہ اب دارالاسلام بن چکا ہے، اور دارالاسلام سے ہجرت کا کیا مقصد؟) البتہ جہاد اور نیت اخلاص (قیامت تک) باقی ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔

فائدہ جلیلہ:

سورہ توبہ، جس کا اکثر حصہ جہاد کے احکام ومسائل پر مشتمل ہے، میں سب سے پہلی آیت وہ اتری جو زیب عنوان ہے، اس میں جہاد کی فرضیت کا اعلان ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) رواہ مسلم (کتاب الامارہ، باب المبایعة) عن عائشة
ورواہ احمد والنسائی عن صفوان بن امیه
ورواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابن عباس بحواله
بحواله کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ج ۱۶، ح ۴۶۲۵۰
(۱۱) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۶۹
الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۱۰۸
احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۱۳
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۵۴
تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۴۰
لباب التاویل فی معنی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۴۵

﴿۴﴾ اگر حاکمِ اسلام یا اس کا مقرر کردہ نائب مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے اور اسے حفاظت میں عجز نہ ہو تو باقی مسلمانوں سے جہاد ساقط ہے۔ البتہ دشمن کا حملہ اگر اس شدت کا ہو کہ لشکر عاجز آجائے تو باقی مسلمانوں پر اس کی امداد بقدر امکان واستطاعت فرض ہے۔ یہاں تک کہ کفار مغلوب ہو کر جزیہ ادا کرنے پر راضی ہو جائیں یا دار الحرب میں واپس شکست خوردہ بھاگ جائیں۔ (۱۲)

﴿۵﴾ غزوہ تبوک میں حضور پر نور تاجدار کونین حامی وناصر ثقلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی دعوت میں ہر مستطیع صحابی کے لئے جہاد میں نکلنا فرض تھا۔ ان میں کسی کے لئے تخلّف (پیچھے رہ جانا) جائز نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت، ۱۲۰)

مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔ یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں، جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں، ان سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکوں کا ''نیگ'' ضائع نہیں کرتا۔

حضور انور ﷺ کے دیگر غزوات کا یہ عالم نہ تھا اور قیامت تک جہاد کی وہ اشد فرضیت کسی اور مقام پر متحقق نہ ہو سکی اور ان شاء اللہ متحقق نہ ہو سکے گی، کیونکہ اب کسی نئے نبی کی بعثت محال ہے۔ (۱۳)

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۳، ۱۱۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۱۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴

﴿٦﴾ حاکمِ اسلام پر فرض ہے کہ ہر سال (یا کم وبیش وقت میں، جیسا کہ حالات کا تقاضا ہو) ایک لشکر دشمن کی سمت اپنی سرحد پر روانہ کرے اور وہ خود یا اس کا معتمد نائب ان کے ساتھ نکلے۔ وہ دشمن کو دعوتِ اسلام دے اور ان کے عوام کی تکلیف کو دور کرے۔ دینِ اسلام کو ان پر غالب کریں یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں یا جزیہ دینے پر رضامند ہو جائیں یا وہ اپنے دارالحرب میں امن سے رہنے کا معاہدہ کر لیں۔

فائدہ جلیلہ:

دورِ جدید میں اسلامی لشکر کا جنگی مشقیں کرنا اسی کی جدید صورت ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہیں، اسلامی لشکر کی تیاریوں کا حال معلوم کر کے دشمن خوفزدہ اور مغلوب رہتا ہے۔ ''امن کے لئے جنگ کی تیاری رکھو'' کا اصول مسلّمہ ہے۔ (۱۴)

﴿٨﴾ جہاد میں شہادت پانے والے شہداء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے۔ وہ اللہ کے ہاں زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نوازشات پر وہ فرحت محسوس کرتے ہیں۔ انہیں ''مردہ'' کہنا یا سمجھنا کفر اور آیات ربانی کا انکار ہے۔ ربِ جلیل جل شانہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ ☆ (۱۵)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

نیز شہداء کرام کے بارے میں ان کا رب کریم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ☆ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۔ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ☆ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۔ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ☆ (۱۶)

(۱۴) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۵۲

(۱۵) سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۴

(۱۶) (سورہ آل عمران آیات ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں کہ اپنے پچھلوں کی، جو ابھی ان سے نہ ملے۔ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ غم۔ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی، اور یہ کہ اللہ اجر ضائع نہیں کرتا مسلمانوں کا اجر۔

حیات، رزق پانا، اللہ کی عطاؤں پر فرحت پانا، پچھلوں کی خوشیاں محسوس کرنا، اندیشہ اور خوف سے آزاد ہونا اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل سے بشارت حاصل کرنا۔ یہ زندوں کی علامات ہیں، انہیں مردہ کیسے کہا اور سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے ان کے اجسام کو محفوظ رکھتا ہے۔ عام طور پر مرنے کے کچھ دیر بعد انسانی جسم متعفن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہداء کرام کے بدنوں کو موجب تعفن عفونت کو دور کر دیتا ہے۔ یہی کیفیت اولیاء، صلحاء، اتقیاء اور انبیائے کرام کو حاصل ہے۔ انبیائے کرام کے بارے میں حضور امام الاتقیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تعالٰی حَرَّمَ علی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ (۱۷)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی......

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت ۴۱)

کوچ کرو ہلکی جان سے، چاہے بھاری دل سے، اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔

تو اپنے بچوں سے فرمایا: میرا سامانِ جہاد تیار کرو، بچوں نے اپنے بوڑھے باپ سے عرض کیا، ہم جہاد کے

۱۷۔ رواہ الائمہ احمد و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم عن اوس بن اوس /بحوالہ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، ج ۱۱، ح ۳۲۲۴۴

لئے کافی ہیں، باپ کے اصرار پر ان کا سامان تیار کیا گیا، جہاد میں شریک ہونے کے لئے کشتی پر سوار ہوئے، کشتی میں ہی وصال فرمایا، ان کے دفن کے لئے کوئی جزیرہ راستے میں نہ ملا، سات روز کے بعد ساحل پر پہنچ کر دفن ہوئے، لیکن اس عرصہ میں ان کا جسم عفونت زدہ ہونے سے محفوظ رہا۔

شہداء کو یہ انعامات دنیا میں ملتے ہیں، عقبیٰ یقیناً اس سے بہتر ہوگی۔ لہٰذا جب موقعہ ملے تو بندۂ مومن جہاد میں شریک ہو، زندہ رہا تو غازی اور غنیمت پائے گا، شہادت پا گیا تو مراد کو پہنچا۔ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (۱۸)

﴿۸﴾ "جہاد" ...

- ☆ فساد
- ☆ ملک گیری کی ہوس
- ☆ مالِ غنیمت کے حصول کی تمنا
- ☆ جرأت و بسالت کا اظہار
- ☆ اظہار تفاخر
- ☆ حصول تمغہ جات و اعزازات
- ☆ غازی یا شہید کہلانے کی خواہش
- ☆ خونریزی و تشدد
- ☆ مخلوقِ خدا کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا عزم

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳، ص ۱۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ج۳، ص ۳۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ج۵، ص ۴۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی مطبوعہ دار الفکر بیروت ج۴، ص ۲۰۹

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت طبع ثالثہ ج۱۶، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج۳، ص ۴۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۸، ص ۱۵۰

☆ یا تاریخ عالم میں عمدہ اور بڑے کارناموں کی فہرست میں اضافہ اوران میں اپنا نام درج کرنے کے عزم بالجزم کا نام نہیں۔ اگر کوئی ایسا کہتا یا سمجھتا ہے یا لکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ورسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا سخت مخالف، حقائق سے دور اور سخت غلط فہمی، یا حسد وعناد کا شکار اور فساد پھیلانے والا ہے۔

ہاں ہاں ''جہاد'' نام ہے:

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے محبوب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا

☆ دفع فساد کا

☆ اعلائے کلمۃ اللہ کا

☆ شوکتِ اسلام قائم کرنے کا

☆ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کی زمین پر اسی کا نظام نافذ کرنے کا

☆ خلیفۃ اللہ حضور رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور رضا میں مال، جان، عزت، آبرو، وطن، خاندان اور تمام دنیوی تعلقات قربان کردینے کا

☆ اللہ ورسول کے نافرمان مجرموں اور باغیوں کو اس کی مقرر کردہ سزا دینے کا

☆ مخلوقِ خدا کو مادر پدر آزادی، جبر وتسلط، ظلم وتشدد اور غلط کاریوں سے روکنے کا

☆ غلبۂ اسلام کے قائم کرنے اور رکھنے کا

☆ قرآن وسنت، اجتہاد، فقہ اور شرائع اسلام کی حفاظت کا

☆ زیردستوں اور مظلوموں کی دادرسی، فریادرسی اور عملی ہمدردی کا

☆ بین الاقوامی طور پر قیام امن وصلح کا

☆ اقوام عالم کو ان کے جائز حقوق دلانے کا

☆ اطاعت امیر کے اسلامی حکم پر عملی اقدام کا

☆ بین الاقوامی معاہدات کی پاسداری کا

☆ مُثلہ کی ممانعت کا

☆ عورتوں، بچوں، معذوروں، مذہبی پیشواؤں کو دورانِ جنگ قتل نہ کرنے کا

☆ میعادِ معاہدہ سے قبل جنگ کی ممانعت کا

☆ اظہارِ اسلام پر قتال سے دست برداری کا

☆ لوٹ مار کی ممانعت کا

☆ بدنظمی اور انتشار کی ممانعت کا

☆ غیر جانبداروں سے عدم تعرض کا

☆ پناہ چاہنے والے غیر مسلموں کو پناہ دینے کا

☆ غیر اہل قتال کے قتال کی ممانعت کا

☆ سفیروں کے قتل کی ممانعت کا

☆ مالِ غنیمت سے قبلِ تقسیم خفیہ طور پر کچھ نہ لینے کا۔ وغیرہ۔

''جہاد'' کے مذکورہ فلسفہ پر قرآن وحدیث، سنت رسول اللہ ﷺ، اخیارِ امت، ابرارِ قوم اور بین الاقوامی طور پر مُسلّم مُسلِم قائدین کا طرزِ عمل شاہد عادل ہے، یہ بے غبار حقیقت سورج و چاند سے زیادہ روشن ہے، سلیم الفطرت حضرات اس سے بخوبی واقف ہیں۔ البتہ حسد، عناد، جہل، تعصب اور تشدد کے پرچارکوں کو یہ حقائق نظر نہیں آتے، یا وہ ان حقائق کو قصداً مسخ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ روشن دن میں اگر چمگادڑ کو سورج نظر نہ آئے تو اس میں قصور سورج کا نہیں اس کی فطرت کی کجی ہی اس کے لئے مانع ہے۔

قرآن وسنت اور تاریخ عالم کے ناقابل تردید چند شواہد اپنی چشم بصیرت سے دیکھ لیجئے، ان شاء اللہ سلیم الفطرت کے لئے کافی ہوں گے۔ دلائل کے پہاڑ اور انبار بھی بدباطن کے لئے ناکافی ہوتے ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے۔

(ا) وقٰتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ ۔ الایہ (سورۃ الانفال، آیت ۳۹)

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔

(ب) لَایَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَلَمۡ یُخۡرِجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡھُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡھِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ☆ اِنَّمَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَاَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَظٰھَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡھُمۡ ۚ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ☆

(سورۃالممتحنۃ آیات ۸،۹)

اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر ان کی مدد کی کہ ان سے دوستی کرو، جو ان سے دوستی کرے وہی ستم گار ہیں۔

مسلمانوں سے دین میں لڑنے والوں، لڑنے والوں کی مدد کرنے والوں، مسلمانوں کو گھروں سے نکالنے والوں، نکالنے والوں کی مدد کرنے والوں سے دوستی منع ہے، ان سے جہاد جائز بلکہ فرض ہے، اس کے علاوہ دیگر امن پسند کافروں سے احسان اور انصاف کا برتاؤ اور دنیوی معاملات، معاہدات کی پاسداری جائز ہے۔

پناہ کے طالب کافروں کا حکم اللہ رب العزت جل شانہ نے یہ بیان فرمایا ہے۔

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اسۡتَجَارَکَ فَاَجِرۡہُ حَتّٰی یَسۡمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبۡلِغۡہُ مَاۡمَنَہٗ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیت ۶)

اور اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے، پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو، یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

موالات (دلی دوستی) کی دو قسمیں ہیں۔

اول: حقیقیہ

دوم: صوریہ

موالات حقیقیہ پند نوع پر ہے۔

(ا) رُکن، ......دل کا ادنیٰ میلان

(ب) وِدَاد، ......محبت

(ج) اِتحاد، ......دوسرے سے مل جانا

(د) اِنْقِیاد، ......اپنی خواہش سے بے خوف طمع دوسرے کی اتباع

(ہ) تَبتُّل، ......پوری طرح دوسرے کا تابع فرمان ہو جانا۔

دوم: موالات صوریہ، اس کی چند نوع ہیں۔

(ا) برتاؤ: اس کی صورت یوں ہے کہ دل کافر کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے کہ جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو۔

یہ بحالت ضرورت و مجبوری صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے۔

(ب) مدارات: محبت نما برتاؤ۔

(ج) بِرّ: احسان۔

(د) اِقْساط: عدل و انصاف کا برتاؤ۔

(ہ) معاشرت: معاملات دنیویہ میں میل جول۔

(و) مداھنت: کافروں فاسقوں سے میل جول میں دینی امور میں سُستی اختیار کرنا۔

(ز) مجرد مُعاملت: معاملات دنیویہ مثلاً لین دین، خرید و فروخت، اجارہ، کرایہ، استصناع (کچھ رقم دیکر کوئی چیز بنوانا) وغیرہ۔

مُعاملت سوائے مرتد کے ہر کافر و مشرک سے جائز ہے۔ اور مُوالات ہر کافر و مشرک سے حرام ہے۔

بقدر ضرورت و مجبوری ان سے مدارات، برّ، اقساط اور معاشرت جائز ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی جنگ (جہاد) اور کافروں کی جنگ کے موازنہ میں چند مثالیں پیش کر دی جائیں تاکہ اسلام کے خلاف ''تشدد اور دہشت گردی'' کے الزامات کی حقیقت کھل جائے۔ مگر پہلے ایک امر

کی وضاحت ضروری ہے کہ کوئی گروہ، جو اسلام کا نام استعمال کرتا ہو مگر اسلامی تعلیمات کا پابند نہ ہو اس کے عمل کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد نہ ہوگی، اسلامی تعلیمات سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ اسلام ان کے مَن ثانے کردار کا جواب دہ ہے۔ ان کے کرتوتوں سے اسلام کا دامن پاک ہے۔ صاحبِ سیف رسول حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے دعوتِ اسلام کے تیرہ سال مکہ معظمہ میں گذارے، دشمنوں کی ایذاؤں کے باوجود آپ ﷺ نے حکم ربانی کے تحت ہمیشہ درگذر سے کام لیا۔ ہجرت مدینہ طیبہ کے دوسرے سال غزوۂ بدر کا معرکہ ہوا اور پھر غزوۂ احد، غزوۂ احزاب، غزوۂ موتہ، فتح مکہ، غزوۂ خیبر، غزوۂ طائف وحنین وتبوک وغیرہ معرکے پیش آئے۔

متعدد فوجی دستے آپ ﷺ نے اطراف میں روانہ فرمائے۔ جنہیں سیرت کی اصطلاع میں "سَرِیَّہ" کہتے ہیں۔ اربابِ سِیَر اور محدثین نے بتایا ہے کہ حضور ﷺ کی جہادکی حیاتِ مبارکہ ۲ھ تا ۱۰ھ یعنی صرف آٹھ برس ہے، جس میں سولہ یا اٹھارہ غزوات ہیں اور باقی چونسٹھ کے قریب دوسرے سفر ہیں جو مختلف اغراض ومقاصد کے لئے اختیار کئے۔(۱۹)

ان غزوات میں مسلمانوں اور کافروں کا جو نقصان ہوا، وہ حسب ذیل ہے۔

شہادت پانے والے مسلمان =	۲۵۹
زخمی مسلمان =	۱۲۷
اسیر مسلمان =	۱
مجموعہ =	۵۸۷
مقتول کافر =	۷۵۹
اسیر کافر =	۶۵۶۴
مجموعہ =	۷۳۲۳ (۲۰)

---

(۱۹) بخاری شریف، ج۲، ص۲۴۲

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۱۸، ص۷۹

(۲۰) رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور، ج۲، ص۲۱۹

غزوہ حنین کے (۶۴۳۷) قیدی ازراہ لطف واحسان بغیر کسی شرط کے آزاد فرما دیئے، جن کی تقریب یوں ہوئی کہ ان قیدیوں میں حضور سرور عالم ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگ شامل تھے، اس رشتہ داری کے حوالہ سے انہوں نے رہائی کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسا کرنا جب ہم نماز ظہر با جماعت ادا کر چکیں تو تم میں کوئی ہم سے ان کلمات سے استغاثہ کرے:

فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِيْنُ رَسُوْلَ اللهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِسَآئِنَا وَاَبْنَائِنَا (۲۱)

نماز کے بعد کھڑے ہو کر کہنا: یارسول اللہ! ہم اپنی عورتوں اور بیٹوں کے بارے میں مسلمانوں سے رہائی کے لئے آپ سے مدد چاہتے ہیں۔

چنانچہ حضور پرنور ﷺ نے ان کے چھ ہزار سے زائد قیدی ازراہ لطف وکرم بغیر فدیہ کے آزاد کر دیئے۔ (۲۲)

اب ذرا دور جدید کے تہذیب وتمدن کے مدعیان کا حال پڑھیے، کہنے کو تو وہ، کُتے، بلّی کی جان بچانے میں کوشش کرتے ہیں لیکن ان کی درندگی کا یہ حال ہے کہ......

۱۴/ اگست ۱۹۱۴ء سے شروع ہونے والی جنگ عظیم اول ۳/ مارچ ۱۹۱۷ء کو جب ختم ہوئی تو چھوٹی قوموں کو آزادی دلانے کے بہانے لاکھوں نفوس اور کھربوں روپیہ خاک وخون میں ملا دیا گیا۔

روزنامہ ''ہمدم'' بمبئی کی اشاعت مجریہ ۱۷/ اپریل ۱۹۱۹ء کے مطابق افراد کے نقصان کی تفصیل یوں ہے۔

مقتولین روس = ۱۷ لاکھ

مقتولین جرمنی = ۱۶ لاکھ

مقتولین فرانس = ۱۲ لاکھ ستر ہزار

مقتولین اٹلی = ۴ لاکھ ساٹھ ہزار

مقتولین آسٹریا = ۸ لاکھ

---

(۲۱) رواہ النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ج ۲، ص ۱۳۶

(۲۲) رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان، سلمان منصورپوری، مطبوعہ شیخ غلام ایندسنز، لاہور، ج ۲، ص ۲۲۰

مقتولین برطانیہ = ۷لاکھ

مقتولین ترکی = دولاکھ بچاس ہزار

مقتولین بلجئیم = ایک لاکھ دو ہزار

مقتولین بلغاریہ = ایک لاکھ

مقتولین رومانیہ = ایک لاکھ

مقتولین سریانٹی لنگر = ایک لاکھ

مقتولین امریکہ = پچاس ہزار

برطانیہ اور فرانس کی نوآبادیوں کی تعداد اور زخمیوں، اسیروں اور گم شدگان کی تعداد اس میں شامل نہیں۔ (۲۳)

جنگ عظیم دوم (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) صرف جانی نقصان ملاحظہ ہو۔ املاک، جانور، تجارت، معیشت وغیرہ کا نقصان اندازہ میں نہیں آسکتا۔

مقتولین برطانیہ، امریکہ وغیرہ اتحادی افواج =	ایک کروڑ چھ لاکھ پچاس ہزار
مقتولین فریقین کا مجموعی اندازہ =	ایک کروڑ پچاس لاکھ
مقتولین روس =	پچھتر لاکھ
مقتولین جاپان =	پندرہ لاکھ پچاس ہزار
مقتولین جرمنی =	اٹھائیس لاکھ پانچ ہزار (۲۴)

اب ذرا حالیہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی وغیرہ تین درجن کے قریب اتحادیوں نے (جن میں دنیا کی ایٹمی ریاستیں بھی شامل ہیں) نہتے، بے گناہ مسلمان افغانیوں پر ہر قسم کے جدید ترین مہلک اسلحہ کی بوچھاڑ اس طرح کی کہ آسمان سے بارش نازل ہورہی ہے۔ اسلامی ملک افغانستان کا کوئی چپہ بمباری سے محفوظ نہ رہا۔ شہری آبادی، ہسپتالوں، تعلیمی مراکز، مدارس اسلامیہ، مساجد اور اکثر اولیاء، صلحاء کے مزارات کو ملیامیٹ کر دیا۔

(۲۳) رحمۃللعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور، ج ۲، ص ۲۲۰، ۲۲۱

(۲۴) انسائیکلو پیڈیا آف برطانیہ / بحوالہ ضیاء النبی، ج ۷، ص ۵۷۷

ہاں تو سوال کیجئے ان مظلوموں کا گناہ کیا ہے؟ کیا یہ کسی سلطنت، حکومت کے خلاف حملہ آور ہوئے ہیں؟ کیا انہوں نے بین الاقوامی معاہدات کی خلاف ورزی کی ہے؟ اِن جیسے سب سوالوں کا ایک ہی جواب ہے کہ ''یہ راسخ العقیدہ اور راسخ العمل مسلمان ہیں۔ مسلمان ہونا ہی ان کا نا قابل معافی گناہ ہے''۔ استغفر اللہ.

اسلامی ملک افغانستان کی تباہی ہلاکو اور چنگیز کی بربریت سے کسی طرح کم نہیں۔ اب تو نیا محاورہ بن چکا ہے کہ تمہیں ''تورا بورا'' بنادیں گے۔

یادرہے ''تورا بورا'' افغانستان کا وہ شہر ہے جس کے کھنڈرات ہی اس کی عظمت کی نشاندہی کررہے ہیں۔ ''تورا بورا'' اب کھنڈرات کے مترادف بن گیا ہے۔

مذکورہ بالا اجمالی خاکہ ''جہاد اور کافروں کی جنگ'' کے موازنہ کا نقشہ پیش کرتا ہے، جس سے ظاہر وعیاں ہے کہ:

(ا) جہاد دفع فساد ہے خونریزی نہیں۔ ایک ہزار کے قریب جانوں کے نقصان سے اسلام نے انقلاب برپا کردیا اور تمام دنیا میں اپنے اثرات مترتب کئے۔

(ب) کافروں کی جنگ فساد، شر، بربادی، خونریزی اور تباہی ہے۔ اس میں لاکھوں کیا، کروڑوں قیمتی جانوں کے ضیاع کی پرواہ نہیں کی جاتی ہے۔ اس لئے مسلمان پر جہاد فرض ہے اور جنگ وجدال سے بچنے کا حکم ہے۔ (۲۵)

﴿۹﴾ جہاد اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے مخلوق کے لئے رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ دفعِ فساد ہے اگر دنیا سے جہاد اٹھالیا جائے تو ہر طرف فساد ہی فساد رہ جائے۔ اس مشکل حقیقت تک رسائی کے لئے ارشادات ربانی ہماری راہنمائی فرماتے ہیں۔

(ا) اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

(۲۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۰
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۱۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۵۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۲، ص۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۳۷

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ☆ (سورۃ الحج آیت، ۴۰)

وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں، جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ بیشک ضرور اللہ قوت والا غالب ہے۔

آیت مبارکہ نے بتایا کہ کافروں کی طرف مسلمانوں کو ایذا ''اسلام لانے'' کی دی جاتی ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ جہاد کے ذریعے ان کا فساد دور نہ فرمائے تو تمام عبادت گاہیں مٹادی جائیں۔

(ب) وَاُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ☆ (سورۃ الحج آیت، ۳۹)

پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا، اور بے شک اللہ ان کی مدد پر ضرور قادر ہے۔

جہاد کی اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کے دوسرے برس نازل ہوئی اس سے پہلے مسلمانوں کو ایذائیں دی گئیں، انہیں اپنے گھروں سے، وطن سے نکالا گیا۔ گویا جہاد کفار کے اعمال کا بدلہ ہے۔

(ج) جہاد کی اجازت جس پس منظر میں دی گئی اس کا حال پڑھیے۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ☆

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔ (سورۃ البقرہ آیت، ۱۹۰)

یعنی اذنِ جہاد اس لئے دیا گیا کہ اللہ و رسول (جل وعلا و ﷺ) اور مسلمانوں کے دشمن، مومنوں سے لڑتے ہیں۔ مکافاتِ عمل کے طور پر مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا۔ گویا لڑائی کی پہل کافروں کی طرف سے ہوئی، مسلمان دفاع پر مجبور و مامور ہوئے۔ نیز مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ حد سے تجاوز نہ کرنا، ورنہ تم بھی مجرم بن جاؤ گے۔

(۹) ظلم، قتال اور جنگ کا بدلہ لینے میں برابر کا بدلہ لینا لازمی ہے اور جس پر زیادتی ہو وہ اپنی زیادتی کی مقدار بدلہ لے سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۴)

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے ہو، اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

مومن پر فرض ہے کہ جہاد ایسی رحمت الٰہی کے حصول میں حتی المقدور کوشش کرے اور اسے رحمت و برکت ہی رکھے۔ اسلامی ہدایات کی خلاف ورزی کر کے جہاد کو اپنے اور مخلوق خدا کے لئے وبالِ جان نہ بنا دے۔ (۲۶)

(۱۰) جہاد اسلام کے فرائض میں سے اہم فرض ہے۔ ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کے بعد سب سے زیادہ تاکیدی فرض جہاد ہے۔ قیامِ جہاد کے لئے بعض حالات میں نماز کی جماعت ساقط ہو جاتی ہے اور بعض حالات میں نماز قضا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ غزوہ احزاب میں سید عالم سید المرسلین ﷺ نے ہجوم اعداء کے باعث عصر کی نماز قضاء کی۔

جہاد سے اظہارِ اسلام اور ادائے فرائض ممکن ہے۔

ترکِ جہاد میں (العیاذ باللہ) غیر مسلموں کا غلبہ، دین کی رسوائی متوقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے جہاد کو فساد، عناد، غارت گری اور دہشت گردی ایسے غیر مہذب کلمات سے بیان کرنا کفر اور توہینِ فرضِ اسلام ہے۔ (۲۷)

(۱۱) قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرائض کے ضمن میں اکثر وہ فرائض بیان ہوتے ہیں جو انسان کو عام طور پر لاحق ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ، مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ صرف بیان کردہ امور ہی

---

(۲۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ص ۴۳۷

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۵

☆ رواہ البخاری عن علی، ج۲، ص ۹۹۰، ج۱، ص ۸۴

فرائض ہیں، بلکہ بعض وہ فرائض ہیں جو کبھی کبھار پیش آتے ہیں ان کو عام طور پر بیان نہیں کیا جاتا، حالانکہ وہ بھی فرائض ہیں۔ مثلاً امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اقامتِ حدود، علوم دینیہ کا سیکھنا ہر شخص پر بقدر ضرورت، مُردوں کو غسل دینا، کفن دینا، دفن کرنا فرائض ہیں۔ گویا عدم بیان، بیانِ عدم نہیں نیز عدم بیان سے نفی لازم نہیں آتی۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ جہاد کو ترک کرنے والی قوم پر اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی مسلط کر دیتا ہے۔ وہ مسلمان جماعت ہمیشہ غیروں کے تابع ہو کر رہتی ہے۔ البتہ جب جہاد قائم کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاضَنَّ النَّاسُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ وَتَبَایَعُوْا بِالْعِیْنَۃِ وَتَبِعُوْا اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَتَرَکُوا الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ذُلًّا لَایَرْفَعُہُ عَنْھُمْ حَتّٰی یُرَاجِعُوْا دِیْنَھُمْ.(۲۹)

جب لوگ درہم و دینار (روپے پیسے) کے بارے میں بخل سے کام لیں اور نیکی کے کاموں میں خرچ نہ کریں اور خریدیں ادھار اور بیچیں نقد (تاکہ نفع حاصل کریں) اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو جائیں اور اللہ کی راہ میں جہاد ترک کر دیں اللہ تعالیٰ ان پر رسوائی مسلط کر دیتا ہے۔ وہ رسوائی ان سے نہیں دور کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے دین حق کی طرف رجوع نہ کر لیں۔ (۳۰)

﴿۱۳﴾ جہاد ایک منظم عبادت ہے۔ شریعت مقدسہ نے اس کے نظم و ترتیب اور آداب بیان فرما دیئے ہیں۔ ان آداب اور امور کی خلاف ورزی سے جہاد، جہاد نہ رہے گا۔ بلکہ ظالمانہ اور بے ہنگم جنگ میں تبدیل ہو جائے گا۔ چند آداب یہ ہیں۔

(ا) ابتداء سے انتہاء تک اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و برکت سے فتح حاصل کی جائے۔ اپنا زور، ہتھیار، اسلحہ اور دیگر اسباب کے استعمال کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید کے لئے متوجہ رہے، فتح اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۱۶

(۲۹) ☆ رواہ الائمہ ابن حبان و الطبرانی و البیھقی عن ابن عمر بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج۱، ص۲۹

(۳۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۱۶

وَمَاالنَّصْرُ اِلَّامِنْ عِنْدِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ☆ (سورۃ الانفال آیت ۱۲۶)

اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔

حضور سید المجاہدین فی سبیل اللہ رحمۃ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ...... الحدیث (۳۱)

جہاد میں اللہ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت کے تابع ہو کر نکلو۔

(ب) جہاد اس وقت فرض ہوگا جب معقول مقدار میں سامانِ حرب موجود ہو اور لڑائی پر قدرت رکھتا ہو، نیز گمان غالب ہو کہ اس سے شوکتِ اسلام بڑھے گی اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ خود کو ہلاکت میں ڈالے۔

(ج) کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو ان کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال، درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب جائز ہے، یعنی جب معلوم ہو کہ اگر ایسا نہ کیا تو فتح میں سخت مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا گمان غالب ہو تو اموال وغیرہ تلف نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔

(د) جہاد کے لئے جب کوئی دستہ، گروہ، لشکر یا جماعت روانہ ہو تو حاکمِ اسلام یا اس کا نائب اس لشکر پر ایک امیر مقرر کرے جس کی اطاعت لازم ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى سَرِيَّةٍ اَوْجَيْشٍ اَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللهِ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ وَبِمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا. (۳۲)

رسول اللہ ﷺ جب کسی جماعت یا لشکر پر کسی کو امیر مقرر کرتے تو اسے خود اپنے بارے میں اور مسلمان ہمراہیوں کے بارے میں نیکی کا حکم فرماتے۔

(ہ) ضرورت کے مطابق، دشمن کے مقابلہ کے وقت ہر قسم کے قدیم اور جدید ہتھیار اور اسلحہ استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ انسانی جان اگرچہ قابل تعظیم ہے مگر جو جان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باغی ہے وہ قابل تعظیم نہیں۔ حرمت اور عزت اللہ و رسول کے تعلق سے ہوتی ہے۔ لاتعلقی سے نہیں۔

---

(۳۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن انس (کتاب الجہاد)، ج ۱، ص ۳۵۹

(۳۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن بریدہ، ج ۱، ص ۳۵۸

حضور سید عالم ﷺ نے ''رمی'' کے بارے میں خاص تاکیدی حکم دیا۔ رمی کے معنی ومفہوم میں ہر ہتھیار اور اسلحہ کا نشانہ متحکم کرتا ہے۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے:

عَلَيْكُمْ بِالرَّمْيِ فَإِنَّهُ مِنْ خَيْرِ لَهْوِكُمْ (۳۳)

وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ خَيْرِ لَعِبِكُمْ (۳۴)

نشانہ بازی سیکھو کہ تمہارے لئے اچھا کھیل ہے۔

اس لئے ہر قدیم اور جدید ترین اسلحہ تیار کرنا اور دشمن کو شکست سے دوچار کرنا مقاصدِ شرع میں شامل ہے۔

(و) لڑائی میں عورت، بچہ، پاگل، بہت بوڑھے، اندھے، لُولے لنگڑے، معذور، اپاہج، راہب، پجاری جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں، کو قتل کرنا جائز نہیں۔ جب کہ یہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد نہ کرتے ہوں، ہاں اگر ان میں کوئی خود لڑتا ہو، یا اپنے مال سے، یا مشورے سے مدد پہنچاتا ہو تو اسے قتل کر دیا جائے۔

حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَأَةً...... الحديث (۳۵)

بوڑھے، بچے، چھوٹے اور عورت کو (جہاد میں) قتل نہ کرو۔

(ز) حضور سید عالم ﷺ کی اتباع میں خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ فرمایا تو انہیں دس نصیحتیں فرمائیں۔

☆ کسی عورت کو قتل نہ کرنا۔

☆ کسی بچے یا بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

☆ پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا۔

---

(۳۳) ☆ رواہ البزار عن سعد

(۳۴) ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سعد/بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۰۴

(۳۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۵۹

☆ کھجور کے درختوں کو نہ کاٹنا اور نہ انہیں نذرِ آتش کرنا۔

☆ کسی آبادی کو تباہ و برباد نہ کرنا۔

☆ کھانے کے مقصد کے بغیر کسی گائے یا بکری کو ذبح نہ کرنا۔

☆ بزدلی نہ دکھانا اور خیانت نہ کرنا۔(۳۶)

﴿۱۴﴾ جہاد کئی قسم پر ہے۔

(ا) **جہاد بالسیف**: یعنی ہتھیار اور اسلحہ سے میدانِ کارزار میں شامل ہونا۔

(ب) **جہاد بالمال**: اپنے مال سے جہاد کی تیاری اور مجاہدین کی ضروریات پوری کرنا۔

(ج) **جہاد بالقلم**: صاحبِ علم حضرات کا لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینا، جہاد کے فضائل، مسائل اور اجر بیان کرنا تاکہ لوگ جہاد کے لئے تیار ہوسکیں، لہٰذا جو شخص جس امر کی طاقت رکھتا ہو اسی قسم کا جہاد اس پر فرض ہے۔(۳۷)

(۳۶) ☆ خاتم النبیین ﷺ از الامام محمد ابو زہرہ، مطبوعہ دار الفکر العربی، قاہرہ، ج ۲، ص ۷۵۲/بحوالہ...

☆ ضیاء النبی از پیر محمد کرم شاہ الازہری، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ج۷، ص ۵۷۴

(۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۵۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۶۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۵۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الحوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۰۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۹۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۴۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۴۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۰۸

﴿۱۵﴾ جس کے پاس مال ہو اور وہ خود مریض، معذور یا ضعیف ہو یا قتال کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اس پر جہاد بالمال فرض ہے کہ مال دے تاکہ دوسرے اس کے مال سے جہاد کی تیاری کر سکیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں اپنے گھر کا تمام اثاثہ، سوئی سلائی سمیت غزوہ کی تیاری کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال غزوہ میں پیش کر دیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کے لئے سواریاں پیش کیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دو سو اوقیہ سونا پیش کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اتنا مال دیا کہ تہائی لشکر اس سے تیار ہوا۔ (۳۸)

﴿۱۶﴾ جس کے جسم میں قوت اور طاقت ہو اور اس کے لئے جہاد بالسیف ممکن ہو تو اس پر جہاد بالسیف فرض ہے اگرچہ اس کے پاس مال نہ ہو۔ (۳۹)

﴿۱۷﴾ جس کے پاس مال ہو اور جسم قوی ہو تو اس پر دونوں طرح (جہاد بالمال اور جہاد بالسیف) فرض ہے۔ (۴۰)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۲۹۲

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۱۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۹۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۳۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۰۴

(۴۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۷۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۳۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۰۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۲۹۲

﴿۱۸﴾ جو شخص عاجز اور نادار ہو اس پر جہاد فرض نہیں۔ ان پر خیر خواہی کا جہاد فرض ہے۔ مسلمانوں کی فتح کی دعا مانگنا، صاحبِ رائے کا مشورہ دینا، غازیوں کے گھروں کی دیکھ بھال کرنا وغیرہ امور خیر خواہی کا جہاد ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

ضعیفوں پر کچھ ہرج نہیں اور نہ بیماروں پر، اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو، جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کچھ راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۹۱)(۴۱)

فائدہ جلیلہ:

اسلام کے علاوہ پہلی قوموں یہود و نصاریٰ پر بھی جہاد فرض رہا ہے۔ وہ قومیں قتال میں مصروف رہیں۔ دلچسپی اور افادہ کی خاطر بائیبل مقدس سے چند حوالہ جات پیش نظر رہیں۔

(۱) یہودیوں کو حکم دیا جا رہا ہے۔

"جب خداوند تیرا خدا تجھ کو اس ملک میں جس پر قبضہ کرنے کے لئے تو جا رہا ہے، پہنچا دے اور تیرے آگے ان بہت سی قوموں یعنی حبشیوں اور جرجاسیوں اور اموریوں اور کنعانیوں اور فرزیوں اور حویّوں اور یبوسیوں کو جو ساتوں قومیں تجھ سے بڑی اور زور آور ہیں نکال دے، اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مارلے تو تو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا تو ان سے کوئی عہد نہ باندھنا۔ اور نہ ان پر رحم کرنا۔ تو ان سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا۔ نہ ان کے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں دینا"۔ (۴۲)

---

(۴۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳، ص۱۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۲، ص۲۴۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۴۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۵، ص۲۹۱

(۴۲) ☆ کتاب استثناء باب نمبر ۷، آیت نمبر ۱ تا ۴ کتاب مقدس مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، بنگلور۔ سال طباعت (۱۹۷۱ء) ص۱۷۳

(ب) ''اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے''۔(۴۳)

(ج) حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں۔(افتراء)

''کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ جدائی کرانے۔کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی آپس میں مخالفت رکھیں گے دو سے تین اور تین سے دو''۔(۴۴)

(د) حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں۔(افتراء)

''یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں، صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں، کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں''۔(۴۵)

(ہ) یہود سے خطاب ہے۔

''جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا۔اور اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لئے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باج گذار بن کر تیری خدمت کریں۔اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا۔اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے کاٹ دینا۔لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپایوں اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لئے رکھ لینا۔اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھ کو دی ہو، کھانا۔ان سب شہروں کا یہی حال کرنا جو تجھ سے بہت دور ہیں اور ان قوموں کے شہر نہیں۔پَر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر کسی ذی نفس کو بچا نہ رکھنا''۔(۴۶)

(۴۳) کتاب لوقا، باب نمبر ۲۲، آیت نمبر ۳۶، نیاعہدنامہ، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، بنگلور ص ۷۷

(۴۴) کتاب لوقا، باب نمبر ۱۲، آیت نمبر ۵۱ تا ۵۳، نیاعہدنامہ، مطبوعہ بائبل سوسائٹی ہند، بنگلور ص ۶۷

(۴۵) کتاب متی باب نمبر ۱۰، آیت نمبر ۳۴ تا ۳۵ انجیل مقدس (نیاعہدنامہ) مطبوعہ بنگلور، ص ۱۳

(۴۶) کتاب استثنا باب نمبر ۲۰، آیت نمبر ۱۰ تا ۱۷ کتاب مقدس، مطبوعہ بنگلور، ص ۱۸۵، ۱۸۶

باب(۱۹۵) :

﴿مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡھَا وَالۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوۡبُھُمۡ وَفِی الرِّقَابِ وَالۡغٰرِمِیۡنَ وَفِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ؕ فَرِیۡضَةً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ☆ (سورۃالتوبہ آیت،۶۰)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

"اَلصَّدَقٰتُ": صَدَقَةٌ کی جمع ہے۔ اگر چہ صدقہ کا مفہوم عام ہے ہر صَرَف پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مگر قرآن مجید میں اس سے زکوٰۃ مراد ہے۔

چونکہ زکوٰۃ مختلف انواع پر فرض ہے مثلاً سونا، چاندی، نقدی، کھیتی باڑی کی پیداوار، چرائی کے جانور، سامانِ

تجارت وغیرہ۔اس لئے اس مقام پر صدقہ کی جمع صدقات آئی ہے۔(۱)

"لِلْفُقَرَآءِ": فقیر" کی جمع ہے۔فقیر اس محتاج کو کہتے ہیں جس کے پاس نصاب سے کم کچھ نہ کچھ ہو، یا نصاب کے مقدار مال تو ہے مگر اس کی حاجت یا قرض میں مستغرق ہو۔

مسکین وہ محتاج ہے جو نادار ہو۔اس کے پاس کچھ نہ ہو' مسکین کا حال فقیر سے بدتر ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ میں لام اختصاص کا ہے۔یعنی زکوٰۃ فقیروں محتاجوں ناداروں وغیرہ کے لئے خاص ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۶۸۔

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۱۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۶۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ص ۳۳۸

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۶۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۵۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۰۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۵۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۲۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۵۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۶۶

"وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا": جسے حاکمِ اسلام زکوٰۃ اور عشر وغیرہ وصول کرکے لانے کے لئے مقرر کرے، عامل کہلاتا ہے، عامل زکوٰۃ کا مُحَصِّل، تقسیم کرنے والا، کاتب، عاشر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب زکوٰۃ کا مصرف ہیں۔(۳)

"وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ": مُؤَلَّفَه، تَالِیْفٌ سے بنا ہے اس کا مادہ اُلْفَت ہے۔ بمعنیٰ میلان، محبت۔

مُؤَلَّفَة قُلُوْبُهُمْ وہ ہیں جن کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔ انہیں اسلام کی محبت دی جائے۔ یہ لوگ تین قسم کے تھے۔

(۱) وہ کفار، جو اسلام کی طرف میلان رکھتے تھے انہیں مال دے کر اسلام کی طرف مائل رکھا جاتا۔

(۲) وہ نومسلم، جن کے دلوں میں ابھی اسلام پختہ نہیں ہوا تھا۔ اِن ضعیف الاسلام لوگوں کو زکوٰۃ سے کچھ دیا جاتا تاکہ وہ پختہ ایمان والے ہوجائیں۔ مرتد نہ ہوجائیں جیسے: عُیَیْنَه بن حصن، الاقرع بن حابس، العباس بن مرداس السلمی۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۷۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۳

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۲

(۳) بعض سردار کافروں کو کچھ دیا جاتا تھا کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں۔(۴)

''وفی الرِّقَابِ'': رِقَابٌ جمع ہے رَقَبَۃٌ کی۔ بمعنی گردن۔ اس سے مراد ہے مکاتب غلام آزاد کرنا۔

مکاتب وہ غلام ہے جسے مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو اپنی قیمت ادا کر کے آزاد ہو سکتا ہے۔

مکاتب کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے تا کہ وہ اپنا بدلِ کتابت ادا کر کے آزادی حاصل کر لے۔(۵)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۶، ۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۴

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۴

"وَالْغٰرِمِیْنَ": یہ کلمہ غَرْمٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے، ناگوار چیز کا لازم ہو جانا۔ اب یہ قرض کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ غارِم وہ ہے جس کے ذمہ قرض لازم ہو اور وہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔

یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔

(۱) اپنی ضروریات کے لئے قرض لیا۔ اب وہ ادا کرنے پر قادر نہیں۔

(۲) کسی مقروض کا کفیل یا ضامن بنا اور اسے قرضہ ادا کرنا پڑ گیا۔ یہ اگر چہ غنی ہو مگر زکوٰۃ لے سکتا ہے تاکہ قرض اتار سکے۔ (٦)

"وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ": اور اللہ کی راہ میں۔

اس سے مراد غازی ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا۔ چونکہ وہ کسبِ معاش سے معذور ہے اس لئے وہ زکوٰۃ کا مصرف ہے۔ ہر وہ جو اللہ کی راہ میں کوشاں ہو مثلاً: طالب علم، جو علمِ دین کی تحصیل میں مشغول ہو اور کسب معاش سے معذور ہو، اسی طرح حج کو جانے والا اگر راستہ میں زادِ راہ ختم ہو جائے یا اس کی رقم ضائع ہو

---

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲٦

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ٦۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳٦۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج١٦، ص ۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۵

جائے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔(۷)

"وَابْنِ السَّبِيْلِ": اور مسافر۔

اس سے مراد وہ مسافر ہے جس کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہو۔ یہ بھی زکوٰۃ کا مصرف ہے۔(۸)

شانِ نزول:

(۱) منافقین نے طعن دیا کہ رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ کو اپنے لئے اور اپنے اقارب کے لئے جمع کرتے ہیں۔ جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں منع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف بیان فرما دیئے تاکہ

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۶۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۳

☆ تفسیرزادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۲۱

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۲۱

منافقین کے لئے جائے طعن نہ رہے۔(۹)

(۲) آیت مبارکہ میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کئے گئے تا کہ غلط طور پر جولوگ زکوٰۃ کی طمع لگائے ہوئے ہیں ان کی طمع ختم ہو جائے اور ظاہر کر دیا جائے کہ وہ صدقات کے مستحق نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جس طرح زکوٰۃ تقسیم کی وہ صحیح ہے۔ گویا یہ آیت رسول اللہ کی تقسیم کی تصویب اور تحقیق کے لئے نازل ہوئی۔(۱۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تمام مخلوق کی تمام ضروریات پوری کرنا اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۔ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ☆ (سورہ ہود آیت ۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہء کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا۔ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو وافر دولت دی۔ ان کے ذمہ فرض کیا کہ اپنی دولت کا حصہ میری راہ میں دو۔ اس طرف غریبوں محتاجوں کو حکم دیا کہ تم میرا حصہ دولت مندوں سے وصول کرو۔ گویا وصول کرنے میں تم میرے نائب ہو گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیتا ہے تو بندوں کے ذریعے دیتا ہے اور بندوں سے لیتا ہے تو بندوں کے ذریعے لیتا ہے۔ گویا زکوٰۃ شکرِ نعمتِ الٰہی ہے اور بندوں کی پرورش کا خدائی نظام ہے۔

---

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۰۵،۱۰۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷

(۱۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۰۸

اس لئے اس نظام کو قائم رکھنے کی کوشش لازمی ہے۔(١١)

﴿٢﴾ زکوٰۃ جن کو ادا کرنا جائز ہے وہ زکوٰۃ کے مصارف کہلاتے ہیں۔زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔
فقیر، مسکین، عامل زکوٰۃ، مکاتب آزاد کرنا، مقروض، مجاہد، مسافر جس کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہو۔

زکوٰۃ کا آٹھواں مصرف ''مولفہ قلوب'' اب اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ساقط ہو چکا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس خلیفۃ المسلمین کے پاس آئے اور درخواست کی فلاں قطعہ زمین ان کے نام الاٹ کر دی جائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زمین کی الاٹمنٹ کا نامہ انہیں لکھ دیا۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے وہ تحریر پھاڑ دی۔اس پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے موافقت فرمائی۔اس طرح مولفہ قلوب کا حصہ عملاً ساقط ہو گیا۔

مولفہ قلوب کا حصہ دین کے اعزاز کے لئے دیا جاتا تھا۔اس وقت اسلام قوی نہ تھا۔اب اسلام قوی ہو چکا ہے۔
اب مولفہ قلوب کو نہ دینے میں اسلام کا اعزاز ہے۔گویا علت کے ختم ہونے سے حکم ختم ہو گیا۔(١٢)

---

(١١) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج٢،ص٩٥٧
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج٣،ص١٦٨
(١٢) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج٣،ص١٢٤
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج٢،ص٩٦٦
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٨،ص١٨١
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج٢،ص٣٦٥
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ٧٥٤ھ)مطبوعہ بیروت، ج٥،ص٥٨
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص٣٣٨
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج٣،ص٤٥٤
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج١٠،ص١٢٢
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت، ج٣،ص٤٥٧
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج٢،ص٢٥٤
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج٥،ص٣١٤
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ،ص٤٢٦
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج٤،ص٢٢٤

﴿۳﴾ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحیح الاسلام صحابی ہیں، حضور سید عالم ﷺ نے انہیں کاتب وحی مقرر فرمایا۔ ان کی ہمشیرہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں شامل ہیں۔ اس لئے آپ پر طعن جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۴﴾ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے۔ یا نصاب کی قدر ہو مگر اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت گار، علمی مشاغل رکھنے والے کے لئے دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں، یا اگر مدیون (مقروض) ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے ایسا شخص فقیر ہے اور زکوٰۃ لینے کا حق دار ہے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ غنی وہ ہے جس کے پاس حاجت اصلیہ پورا کرنے کے بعد بقدر نصاب مال موجود ہو۔ اس کے لئے زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ اگر کسی نے غنی کو زکوٰۃ دی تو اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ گویا نصاب کا مالک ہونا ہی غنی ہونا ہے۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۸۱
(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۰۷
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۰۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۰ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۶
(۱۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۳۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۱
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۱۷۱

﴿۶﴾ عالمِ دین کے پاس اگر ضرورت کی کتابیں ہوں اگرچہ بقدر نصاب ہوں اگر اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تو وہ فقیر ہے اسی طرح حرفت والے کے پاس آلاتِ حرفت ہوں، کاشت کار کے پاس کاشت کاری کے اوزار ہوں، حکیم، جراح یا ڈاکٹر کے پاس اس کے فن کے ضروری آلات ہوں اگر ان کے پاس اور مال نہ ہو تو یہ فقیر ہیں۔ یہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔(۱۶)

﴿۷﴾ کھیتی باڑی کے جانور اور اسی طرح دیگر مشینی آلات، ٹریکٹر، ٹرالی، تھریشر وغیرہ، بار برداری کے جانور اور دیگر آلات مثلاً ٹرک، ٹریلا وغیرہ اور گھریلو پالتو جانوروں میں زکوٰۃ نہیں کہ یہ حاجات اصلیہ میں شامل ہیں۔(۱۷)

﴿۸﴾ اگر مال بقدرِ نصاب موجود ہے مگر فراہمی ضروریات اس سے وابستہ ہیں تو اس نصاب کا وجود بھی کالعدم ہے۔ جیسے کسی کے پاس پانی ہو مگر پینے کو کفایت کرتا ہو تو اس کے لئے تیمم جائز ہے کہ پانی نہ ہونے کے حکم میں ہے۔ لہٰذا جو قرض دار نصاب کا مالک ہو لیکن اس کا نصاب قرض سے زائد نہ ہو، یا مجاہد ہو اور مالکِ نصاب نہ ہو، یا مسافر ہو اور اس کے گھوڑے کی قیمت بقدرِ نصاب ہو، یا کوئی عالم ہو اور مطالعہءِ مسائل یا درس وتدریس، تحقیق وتحریر، تصنیف وتالیف کی ضرورت کے لئے اس کے پاس کتابیں ہوں یا کسی کے پاس رہنے کا مکان ہو تو ان سب کو زکوٰۃ دینا جائز ہے کہ یہ فقیر کے حکم میں ہیں۔(۱۸)

﴿۹﴾ اگر کوئی شخص کمائی کر کے ضروریات پوری کر سکتا ہے مگر مقروض یا حاجت مند ہے تو اسے زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ محتاج طاقتور، قوی الاعضاء کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، مگر اس کے لئے سوال کرنا مکروہ ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو، یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہو وہ مسکین ہے۔ مسکین کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔ فقیر کے لئے سوال کرنا ناجائز ہے۔ جس کے پاس ایک دن کی خوراک

(۱۶) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۰
تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۵۹

(۱۷) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۳۵

(۱۸) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۴۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۵۹
تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۳۵

(۱۹) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۳۱

اور ستر عورت ہوا سے سوال کرنا ناجائز ہے۔(۲۰)

﴿۱۱﴾ حکم کا مدار اگر صفت پر ہو تو صفت حکم کی علت ہوتی ہے۔ جہاں وہ صفت پائی گئی وہاں حکم ہوگا اور جہاں وہ صفت نہ پائی گئی وہ حکم وہاں نہ ہوگا۔ زکوٰۃ کے مصارف سوائے عاملین کے باقی سب میں فقر ومحتاجی علت جواز ہے۔ فقیر، مسکین، مسافر، مجاہد، مکاتب، مقروض، سب میں محتاجی کی صفت ہے۔ لہٰذا جو بیوہ، یتیم، دائم المرض وغیرہ نصاب کی مقدار مال کے مالک نہ ہوں وہ زکوٰۃ لینے کے حق دار ہیں۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ حاکمِ اسلام زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے جسے مقرر کرے وہ عامل کہلاتا ہے۔ عامل مصرف زکوٰۃ ہے۔ یہ بوجہ محتاجی کے زکوٰۃ کا مستحق نہیں بلکہ کام کی اجرت کے طور پر زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ لہٰذا غنی عامل بھی زکوٰۃ کا مستحق ہے۔(۲۲)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۰۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰۹

(۲۱) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۷۔

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۶۱

﴿۱۳﴾ عامل کے زمرے میں مُحَصِّل (وصول کرنے والا)، تقسیم کرنے والا، کاتب، عاشر، مددگار سب شامل ہیں۔ سب زکوٰۃ کے مصرف ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۴﴾ عامل مدت عمل میں اوسط درجہ اجرت میں صرف اتنی زکوٰۃ لینے کا حق دار ہے جو اس کو کفایت کر سکے۔ اگر مدتِ عمل میں اتنی زکوٰۃ جمع ہوئی کہ عامل کی کفالت میں چلی جائے گی تو صرف نصف رقم اسے دی جائے گی۔ (۲۴)

﴿۱۵﴾ حاکم اسلام پر ایسا عامل مقرر کرنا واجب ہے جو فضول خرچ اور بددیانت نہ ہو۔ (۲۵)

﴿۱۶﴾ عامل نے اگر زکوٰۃ وصول کر لی لیکن اس کے پاس سے ضائع ہوگئی اور ضائع ہونے میں اس کی کوتاہی شامل نہ ہو تو مدتِ عمل کا اجر باطل ہوگیا۔ بیت المال سے اس کا نفقہ ادا نہ کیا جائے گا۔ (۲۶)

(بقیہ ۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۷۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۶۶

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۲

(۲۳) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۱۳

(۲۵) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

(۲۶) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

﴿۱۷﴾ غنی کو اگر عامل مقرر کیا گیا تو اسے مدت عمل کی اجرت زکوٰۃ سے دینا جائز ہے اگر چہ وہ غنی ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والے اور تقسیم کرنے والے فقراء کے وکیل (ایجنٹ) ہیں وہ انہی کے کام میں مشغول رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کا حق محنت ادا کرنا فقراء پر واجب ہے گویا یہ حکماً اور ضمناً فقراء میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسے بیوی نے اپنا وقت خاوند کی خدمت کے لئے وقف کیا اور قاضی نے اپنا وقت عامہ مسلمین کے لئے وقف کیا اس لئے وہ بیوی خاوند سے نفقہ اور قاضی بیت المال سے مشاہرہ کا حق دار ہے۔ اسی طرح نماز ہر مسلمان پر یکساں فرض ہے کوئی مسلمان نماز کی ادائیگی پر دوسرے سے اجرت وصول نہیں کرسکتا۔ مگر امام نے امامت کے لئے اتنا وقت نمازیوں کے لئے وقف کیا اس لئے وہ امامت کا مشاہرہ وقت وقف کرنے کے اعتبار سے وصول کرسکتا ہے۔ (۲۷)

﴿۱۸﴾ اگر کوئی خود آ کر اپنی زکوٰۃ حاکم وقت کو ادا کرے تو عامل اس سے حق دار نہیں۔ (۲۸)

﴿۱۹﴾ ہاشمی کو اس کے شرف کی وجہ سے عامل زکوٰۃ مقرر نہ کیا جائے کیونکہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور مال کا میل ہاشمی کی شان کے خلاف ہے۔ عامل اگر چہ کام کی اجرت پاتا ہے تاہم زکوٰۃ سے اس کو اجرت لینا بھی مناسب نہیں۔ (۲۹)

---

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۷۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۶۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

(۲۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۳۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۱۹۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۲۶۷

﴿۲۰﴾ غلام، کافر، یہودی، عیسائی وغیرہ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ انہیں زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ (۳۰)

﴿۲۱﴾ زکوٰۃ کی تحصیل کے علاوہ ہاشمی اُجرت پر کام کرسکتا ہے۔ (۳۱)

﴿۲۲﴾ زکوٰۃ، فطرانہ اور صدقات واجبہ ہاشمی کو نہیں دیئے جاسکتے۔ اس کے علاوہ صدقات نافلہ، نیاز، ختم شریف کا تبرک وغیرہ ہاشمی کو دیا جاسکتا ہے۔ (۳۲)

﴿۲۳﴾ آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل اور آل حارث بن عبدالمطلب کے لئے زکوٰۃ اور صدقات واجبہ لینا حرام اور صدقات نافلہ لینا حلال ہے۔ (۳۳)

---

(۳۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۱۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۰۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۵۵

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۶۱، ۹۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۱۷۸

(۳۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۵۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۴۱

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۵۴

﴿۳۴﴾ ہاشمی دولت مند ہاشمی فقیر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔(۳۴)

﴿۳۵﴾ مکاتب کو زکوٰۃ دینا جائز ہے کہ وہ بدل کتابت ادا کر کے آزادی حاصل کرلے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْغَارِمًا فِيْ عُسْرَتِهٖ اَوْمُكَاتَبًا فِيْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ(۳۵)

جس نے اللہ کی راہ میں مجاہد کی مدد کی یا مقروض کی محتاجی میں اس کی مدد کی یا مکاتب کو آزاد کرانے میں اس کی مدد کی، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ رحمت میں لے گا جس روز کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔(۳۶)

﴿۲۶﴾ جو قیدی جرمانہ کی وجہ سے قید ہوا اور وہ خود ادا کرنے کے قابل نہ ہو، زکوٰۃ سے اس کا جرمانہ ادا کیا جا سکتا ہے۔(۳۷)

---

(۳۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۱۹۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۰۱

(۳۵) ☆ رواہ احمد و الحاکم عن سہل بن حنیف و الجصاص بسندہ/ بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۲۸۲

(۳۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص ۱۲۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۵۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۶۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۴

(۳۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۰

﴿۲۷﴾ غارِم سے مراد مدیون (مقروض) ہے۔ یہ وہ شخص ہے کہ اس پر اتنا دَین (قرضہ) ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ اگر چہ اس کا اَوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو۔ مدیون زکوٰۃ لے سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ہاشمی نہ ہو۔ (۳۸)

﴿۲۸﴾ فقیر کی نسبت مقروض کو زکوٰۃ ادا کرنا اولیٰ ہے۔ (۳۹)

﴿۲۹﴾ مقروض قوی قادر علی الکسب اور غیر قادر دونوں زکوٰۃ کے مصارف میں سے ہیں۔ (۴۰)

﴿۳۰﴾ فی سبیل اللہ، یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، اس کی چند صورتیں ہیں۔ مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے۔ سواری اور زادِ راہ اس کے پاس نہیں تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا میں دینا ہے اگر چہ وہ کمانے پر قادر ہو۔ یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر اس کو حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا طالب علم کہ علمِ دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہِ

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۶۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۶۰

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۵۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۱۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۶۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۲۲۵

(۳۹) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۲۳

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۱۷۳

خدا میں دینا ہے بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے فارغ کر رکھا ہو۔ اگر چہ کسب پر قادر ہو۔ یونہی ہر نیک بات میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطور تملیک ہو۔ بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی۔ (۴۱)

﴿۳۱﴾ ابن السبیل، یعنی مسافر جس کے پاس زاد راہ نہ رہا، زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ اگر چہ اس کے گھر مال موجود ہو۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اپنے مال سے منقطع ہو وہ مسافر کے حکم میں ہے اگر چہ شہر میں ہو۔ جس کے قبضہ میں اتنا مال نہ ہو جو زکوٰۃ کے استحقاق سے محروم کر دے خواہ ملکیت میں کتنا ہی مال ہو بغیر قبضہ کے ملکیت استحقاق زکوٰۃ سے مانع نہیں لہٰذا جو مال دار اپنے وطن میں ہو مگر اپنے مال پر اس کا قبضہ نہ ہو یا دوسروں پر اس کا مال قرض ہو اور قبضہ میں نہ ہو تو ایسا شخص باوجود مال کا مالک ہونے کے نادار اور مفلس ہے۔ (۴۲)

---

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۲، ص ۹۲۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص ۱۸۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت. ج۵، ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶، ص ۱۱۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت. ج۳، ص ۴۵۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲، ص ۱۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲، ص ۲۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳، ص ۴۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۲۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۵، ص ۳۲۱

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳، ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۲، ص ۹۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص ۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲، ص ۲۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳، ص ۴۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶، ص ۱۱۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۵، ص ۳۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۷

﴿۳۲﴾ مسافر کے لئے حاجت سے زیادہ لینا جائز نہیں۔(۴۳)

﴿۳۳﴾ مسافر کے لئے قرضہ لینا زکوٰۃ لینے سے بہتر ہے۔(۴۴)

﴿۳۴﴾ اگر کسی مسافر کے پاس وطن میں بہت مال ہو مگر سفر میں ساتھ اتنا مال نہ ہو کہ منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہو اور نہ اتنا مال ہو کہ زکوٰۃ لینے سے مانع ہو تو اس کو بالاتفاق زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔(۴۵)

﴿۳۵﴾ تاجر کا دَین اگر لوگوں پر ہو اور وہ لینے پر قادر نہ ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مانند مسافر کے ہے۔(۴۶)

﴿۳۶﴾ اگر کسی نے دَین مؤجل لوگوں سے وصول کرنا ہو اور یہ خود نفقہ کا محتاج ہو تو قرضہ کی مدت آنے تک بقدر کفایت زکوٰۃ لے سکتا ہے اور اگر دَین غیر مؤجل ہو اور مقروض مفلس ہو تو قرض خواہ بقدر کفایت زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بمنزلہ مسافر کے ہے اور اگر مدیون مالدار ہو اور قرض کا اقرار کرتا ہو تو قرض خواہ کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور اگر مدیون قرض کا انکار کرتا ہو مگر قرض خواہ کے پاس عادل گواہ ہیں تو پھر بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ اور اگر گواہ عادل نہیں تو قاضی تک مقدمہ لے جانے تک زکوٰۃ نہیں لے سکتا اور اگر قاضی تک مقدمہ لے گیا اور مقروض نے انکار کی حلف دے دی تو اب وہ بقدر کفایت زکوٰۃ لے سکتا ہے۔(۴۷)

﴿۳۷﴾ زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ وہ ان ساتوں قسموں کو زکوٰۃ دے یا ان میں سے کسی ایک کو دے۔ خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو دے یا ایک ہی کو دے۔ تمام قسموں کو زکوٰۃ دینا لازم نہیں۔ اسی پر اجماع امت ہے۔(۴۸)

---

(۴۳) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۴

(۴۴) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۷۰
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۴

(۴۵) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۲۱

(۴۶) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۴

(۴۷) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۲۴

(۴۸) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۰۵
مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۰
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۴

﴿۴۸﴾ مال زکوٰۃ اگر بقدر نصاب نہ ہوتو ایک شخص کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدر نصاب دینا مکروہ ہے۔مگر دے دے تو ادا ہو جائے گی۔ایک شخص کو بقدر نصاب دینا اس وقت مکروہ ہے کہ وہ فقیر مدیون نہ ہو اور مدیون ہو تو اتنا دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے تو مکروہ نہیں۔یونہی اگر فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگر چہ مال زکوٰۃ نصاب یا زیادہ دے مگر اہل وعیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔(۴۹)

﴿۴۹﴾ سونا، چاندی، غلہ، جانوروں کی زکوٰۃ میں مقدار معین اسی جنس سے نکالنا لازمی نہیں بلکہ اس کی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ مُخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرُونَ دِرْهَمًا أَوْشَاتَيْنِ ......الحدیث(۵۰)

اور جس کی زکوٰۃ بنت مخاض ہو اور وہ (بنت مخاض) اس کے پاس نہ ہو (بنت مخاض اونٹ کا بچہ مادہ جو ایک

(بقیہ۴۸) ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۵۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳،ص ۴۵۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۳۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۱۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۶۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۵۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۲۲۱

(۴۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۳۶

☆ الجامع لأحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۱۷۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۴۱

(۵۰) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج۱،ص ۱۹۵

سال کا ہو چکا ہو دوسرے برس میں ہو) لیکن اس کے پاس بنت لبون ہو (بنت لبون اونٹ کا مادہ بچہ جو دو سال کا ہو چکا ہو تیسرے برس میں ہو) تو زکوٰۃ لینے والا بنت لبون لے کر بیس درہم واپس کرے۔ یا دو بکریاں لے لے۔

سونا چاندی، غلہ، جانوروں کی زکوٰۃ نقد روپیہ سے یا اس کا عکس بھی جائز ہے۔ (۵۱)

﴿۴۰﴾ فقراء میں سے بعض کو زکوٰۃ دینا افضل ہے اس ترجیح کی متعدد وجوہات ہیں۔ مثلاً

(ا) سوال نہ کرنا: وہ مسکین جو کسی سے سوال نہیں کرتا مگر ہے وہ واقعتاً مسکین محتاج، سوال کرنے والے مسکین سے ترجیح رکھتا ہے۔

(ب) مسافر فقیر، مقیم فقیر سے زیادہ حاجت منداور قابل ترجیح ہے۔

(ج) مجاہد، حاجی، مکاتب، طالب علم دوسروں سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

(د) اسباب ترجیح میں سے رشتہ داری اور قرابت بھی ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(ترجمہ) افضل صدقہ وہ ہے کہ جس کو دینے کے بعد غنا قائم رہے اور دینا اپنے عیال سے شروع کرو۔ (۵۲)

(ہ) اسباب ترجیح میں سے ہمسائیگی ہے۔ ہمسایہ کا فقیر دور کے فقیر سے زکوٰۃ پانے میں احق ہے۔

(ز) سوال بھی اسباب ترجیح سے ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (سورۃ الضحیٰ آیت، ۱۰)

حدیث شریف میں ہے کہ سائل کو رد نہ کرو اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

(ح) اسی طرح یتیم ہونا اور اسیر ہونا بھی اسباب ترجیح میں سے ہے۔ (۵۳)

(۵۱) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۵۸

(۵۲) رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ ورواہ مسلم عن حکیم بن حزام

(۵۳) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۲۸،۳۲۳

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۹۰

﴿۴۱﴾ رشتہ ولادت اور تعلق زوجیت رکھنے والے ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ مثلاً باپ اپنے بیٹے، بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح بیٹا اپنے باپ، دادا، نانا، نانی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ عرفاً اور شرعاً ان کے منافع مشترک ہوتے ہیں۔ البتہ دیگر رشتہ داروں کو، اگر وہ زکوٰۃ کے مستحق ہو، زکوٰۃ دینا اجنبی کو زکوٰۃ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً بھائی، بہن، چچا، چچی، پھوپھا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ (۵۴)

﴿۴۲﴾ اگر بعض قرابت دار زیر کفالت ہوں، ان کے خرچ کی کفالت صاحبِ مال کرتا ہو اور قاضی نے ان کا خرچ ان کے ذمے نہ کیا ہو تو بہ نیت زکوٰۃ ان کو کچھ دینے اور زکوٰۃ کے مال سے ان کی پرورش کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر قاضی نے ان کا خرچ اس پر مقرر کر دیا ہو اور یہ ان کی پرورش کرتا ہو تو ان کی بہ نیت زکوٰۃ کچھ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (۵۵)

﴿۴۳﴾ ادائیگیِ زکوٰۃ میں کسی محتاج کو مالک بنا دینا شرط ہے۔ ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا، میت کو کفن دینا، قرآن مجید خرید کر وقف کرنا، میت کا قرض ادا کرنا، بیوی، اولاد، مملوک، غنی، بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۵۶)

---

(۵۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۵۵
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۵۹
(۵۵) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۲۴
(۵۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۱۰، ص ۴۵۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۸۵

﴿۴۴﴾ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر کو منتقل کرنا جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔ کراہت اس وقت ہے جب اس شہر میں زکوٰۃ کے زیادہ مستحق موجود ہوں اور اگر دوسرے شہر میں زیادہ حق دار ہوں تو کراہت بھی نہیں۔ (۵۷)

﴿۴۵﴾ فقیر، مسکین اور عاملین، زکوٰۃ کی رقم کے مالک ہونے کے بعد اسے اپنی مرضی سے صرف کر سکتے ہیں۔ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ مگر مکاتب، مقروض، غازی اور مسافر صرف اسی جگہ صَرف کر سکتا ہے جس کے لئے زکوٰۃ حاصل کی۔ (۵۸)

﴿۴۶﴾ عامل اور مسافر کے علاوہ دیگر مصارف میں فقیر ہونا لازمی ہے۔ (۵۹)

﴿۴۷﴾ غنی اور فقیر میں کوئی واسطہ نہیں۔ یعنی جو غنی ہے وہ فقیر نہیں اور جو فقیر ہے وہ غنی نہیں۔ ایسا کوئی نہیں جو نہ غنی ہو اور نہ فقیر ہو۔ (۶۰)

﴿۴۸﴾ فقیر، مسکین، مقروض، مجاہد، مسافر کا دعویٰ احتیاج اس پر غور کرنے کے بعد قبول کرلیا جائے گا۔ بشرطیکہ ان کا ظاہر حال ان کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہو۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اگر ان کا حال ان کے بیان کے خلاف ثابت ہوا تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۶۱)

---

(۵۷) ٭ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۳۶

٭ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۵

٭ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۷۵

٭ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۵

٭ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۵۹

٭ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۳، ص ۴۵۳

(۵۸) ٭ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۱۰، ص ۴۵۳

٭ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۴

(۵۹) ٭ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۲۳

(۶۰) ٭ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۸

(۶۱) ٭ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۳۸

٭ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۰

٭ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۸۸،۱۷۹

٭ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۵۹

﴿۴۹﴾ بیت المال کی آمدنی کے متعدد ذرائع ہیں اوران کے مصارف بھی مقرر ہیں۔

اول: زکوۃ وصدقات واجبہ:

ان کے مصارف یہ ہیں: فقیر، مسکین، عامل، مکاتب کی آزادی، مقروض کا قرضہ ادا کرنے میں، مجاہدین کی ضروریات، مسافر کا زادراہ۔

دوم: مال غنیمت:

ان کا مصرف یہ ہیں: یتیم، مسکین، مسافر۔

سوم: جزیہ اورخراج۔

دارالاسلام اورمسلمانوں کی فلاح وبہبود، سرحدوں کی حفاظت، جہادکی تیاری، ذرائع آبپاشی، والی، امام، قاضی، مؤذن، قاری، مفتی، معلم محتسب کا مشاہرہ، مجاہدین کے لئے اسلحہ، راستوں کو پرامن بنانے میں، پلوں کی مرمت، اوران کو بنانے میں۔

چھارم: بلاوارث کا ترکہ۔

فقیر، مریض کا نفقہ، دوا، علاج، عاجز کا نفقہ وغیرہ۔ (۶۲)

☆☆☆☆☆

(۶۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۵۵

☆☆☆☆☆

باب(۱۹۶):

﴿احکامِ شریعت کے ساتھ استہزاء کفر ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ☆ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ☆

(سورة التوبة آيات، ٦٥، ٦٦)

اور اے محبوب! اگر تم اُن سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ: کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کر دیں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔

حلِ لغات:

نَخُوْضُ: خوض سے بنا ہے۔ لغوی معنی ہے پانی یا کیچڑ میں داخل ہونا۔ گھسنا، جس میں تلویث (لتھڑنا) اور ایذا (گندگی) ہو۔

اس سے مراد یہ ہے کہ راستہ چلتے (پیدل یا سوار) ایسی باتیں کرنا جس میں حق و باطل میں تمیز نہ ہو، ہنسی کھیل کے

طور پر باتیں کرنا جس سے مقصود سفر طے کرنا ہو، سنجیدگی مراد نہ ہو۔(۱)

" تَسْتَهْزِءُ وْنَ ": اِسْتِهْزَاءٌ سے بنا ہے، اس کا مجرد هَزَأَ، هَزِئَ، يَهْزَأُ، هُزُوًا، هُزُوًا، هَزْوًا ہے۔ جس کا معنی ہے: کسی سے مسخری کرنا۔

اِسْتِهْزَأَ کا معنی ہے: ٹھٹھا کرنا جس میں کسی کی تحقیر مقصود ہو اور تحقیر کا اعتقاد ہو۔(۲)

" لَاتَعْتَذِرُوْا ": بہانے نہ بناؤ۔

اِعْتِذَارٌ، عُذْرٌ یا عُذُرٌ سے بنا ہے، جس کا لغوی معنی ہے مٹانا، یا کاٹنا۔

گناہوں کا اثر مٹانا یا ختنہ کی کھال کاٹنا۔

اِعْتِذَارٌ سے مراد ہے وہ کام کرنا جس سے گناہ کا اثر یا الزام مٹ جائے۔

اس کی تین صورتیں ہیں:

اول: مثلاً یہ کہے کہ یہ جرم میں نے نہیں کیا۔

دوم: مثلاً یہ کہے کہ یہ غلط میں نے اس وجہ سے کیا۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۳۵۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی،ص ۱۲۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر،ج ۱،ص ۸۹

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج۵،ص ۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج ۱۶،ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج ۲،ص ۲۵۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه،ج۳،ص ۴۵۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج ۱۰،ص ۱۳۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۱۴۲۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی،ص ۵۴۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر،ج ۲،ص ۱۴۰

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج ۱،ص ۱۳۸

☆ الفروق اللغوية ،ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه،کوئٹه،ص ۳۸،۲۸۴

اس سے اس کی مراد گناہ کا الزام مٹانا ہے۔

سوم: مثلاً میں نے یہ گناہ کیا ہے اب دوسرا نہیں کروں گا۔

یہ توبہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اعتذار سے مراد یہاں بہانہ سازی ہے۔ اور اپنے گناہ (استہزاء) کا بہانہ پیش کرنا ہے۔ (۳)

آیت سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ، قرآن کی آیات اور رسول اللہ ﷺ سے تم نے (اے منافقو!) جو استہزاء کیا ہے اب اس کا عذر پیش کرتے ہو۔ بہانہ سازی سے اپنا گناہ مٹانا چاہتے ہو۔ اب ایسا نہ کرو۔ اس لئے کہ تم نے یہ استہزاء تحقیر کی خاطر کیا ہے۔ ان بارگاہوں کی تحقیر نا قابل معافی جرم ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۳۸۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۲۲
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۷۸۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۷
☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۶۳

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۱۹۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۶۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۶
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۵۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۶
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص ۲۲۹

شانِ نزول:

اس آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں متعدد روایات مروی ہیں۔

(۱) غزوہ تبوک سے واپسی کے سفر میں کسی راستہ سے گذر رہے تھے کہ منافقوں میں سے چند ایک نے باہم مشورہ کر کے طے کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ گھاٹی پر سے گذریں تو انہیں (نعوذ باللہ) قتل کر دیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے گھاٹی پر چلنے کا ارادہ کیا تو منافق بھی آپ کے ساتھ ہو لئے تا کہ آپ کو گھاٹی میں قتل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس مکاری کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ چنانچہ جب آپ گھاٹی پر چڑھنے لگے تو آپ کی طرف سے ایک منادی نے ندا دی کہ رسول اللہ ﷺ گھاٹی کے راستہ میں جا رہے ہیں خبردار! کوئی بھی گھاٹی کے راستہ سے نہ جائے۔ سب وادی کے اندر سے جائیں۔ تم لوگوں کے لئے وادی کے اندر سے جانا آسان بھی ہے۔ حسب الحکم سب لوگوں نے وادی کے اندر سے راہ لی۔ مگر جن منافقوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا وہ اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور اپنے منصوبے کی تکمیل کے لئے تیار ہو گئے اور چہروں پر کپڑا باندھ لیا اور گھاٹی پر جا چھپے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب گھاٹی پر اس شان سے چلنا شروع کیا کہ حسب الحکم آگے آگے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اونٹنی کی مہار پکڑے جا رہے تھے اور پیچھے پیچھے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اونٹنی ہنکار رہے تھے۔ اچانک چھپے ہوئے منافقوں کی کچھ آہٹ محسوس ہوئی۔ ساتھیوں نے نیزے تان لئے اور اونٹنی کو تیز چلایا۔ اونٹنی اتنی تیزی سے چلی کہ کچھ سامان بھی گر پڑا۔ رات اندھیری تھی۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھاٹی میں پہنچ گئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ گھاٹی کے اندر مشعل کی طرح میری پانچوں انگلیاں روشن ہو گئیں۔ جن کی روشنی میں ہم نے گرا پڑا سامان جمع کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ آنے والے لوگوں کو واپس لوٹا دیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ٹیڑھی موٹھ کی برچھی دار لاٹھی تھی۔ آپ اس لاٹھی سے آنے والے لوگوں کی سواریوں کے رخ لوٹانے لگے اور فرمایا۔ اے اللہ کے دشمنو! اُدھر ہی

جاؤ، اُدھر ہی رہو۔ ان لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے ارادے کی خبر مل گئی ہے اس لئے ذرا تیزی کے ساتھ گھاٹی سے اُتر کر دوسرے لوگوں میں جا ملے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! اونٹنی کو مارو اور عمار! تم پیدل چلو۔ سب لوگ تیزی سے چلے یہاں تک کہ یہ دونوں بزرگ گھاٹی کے اوپر پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ گھاٹی سے باہر نکل گئے اور لوگوں کا انتظار کرنے لگے۔

پھر حضرت حذیفہ سے فرمایا: ''جن لوگوں کو تم نے لوٹایا تھا کیا ان میں سے کسی کو پہچانا بھی؟''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''حضور رات کا اندھیرا تھا اور ان کے چہروں پر کپڑے بندھے ہوئے تھے۔ میں نے نہیں پہچانا۔ ہاں ان کی اونٹنیوں کو پہنچان لیا''

فرمایا: تم سمجھے بھی، ان کا ارادہ کیا تھا؟''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''خدا کی قسم حضور! مجھے تو کچھ علم نہیں''۔

فرمایا: ''انہوں نے داؤ کیا تھا کہ میرے ساتھ ساتھ چلیں اور جب میں گھاٹی پر چڑھوں تو پتھر مار مار کر مجھے گھاٹی سے نیچے پھینک دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے نام اور باپوں کے نام بتا دیئے ہیں۔ ان شاء اللہ تم کو ان کی اطلاع دوں گا''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جب لوگ آ جائیں تو آپ حکم دیں کہ ان بے ایمانوں کی گردنیں ماردی جائیں''۔

فرمایا۔ ''نہیں''، لوگ باتیں بنائیں گے اور کہیں گے کہ محمد (ﷺ) نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہمارے لئے اللہ کافی ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں کو ان منافقوں کے نام بتا دیئے تھے۔ مگر فرمایا کہ ان کو پوشیدہ رکھنا۔

غرض، صبح ہوئی تو حضرت اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! رات آپ وادی کے اندر کی راہ

سے کیوں چلے۔ یہ راستہ تو گھاٹی کے راستہ سے آسان تھا۔ فرمایا:

ابو یحیٰ (حضرت اُسید کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ منافقوں کا میرے متعلق کیا ارادہ تھا اور انہوں نے کیا طے کیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ میرے پیچھے پیچھے آئیں گے اور رات کی تاریکی میں میری اونٹنی کا سینہ بند اور تسمے کاٹ کر اونٹنی کو آزاد چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قریب تھا کہ اونٹنی سے مجھے نیچے پھینک دیں۔"

حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔"یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! سب لوگ جمع ہیں اور اُتر چکے ہیں۔ آپ ہر خاندان کو حکم دیں کہ اس خاندان کے جس شخص نے یہ ارادہ کیا ہو خاندان والے ہی اس کو قتل کر دیں اور اگر آپ کی رائے میں مناسب ہو تو مجھے ان کے نام بتا دیجئے۔ قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس جگہ سے ہٹوں گا بھی نہیں کہ ان کے سر آپ کی خدمت میں لا کر حاضر کر دوں گا"۔

فرمایا۔"مجھے یہ بات پسند نہیں کہ لوگ باتیں بنائیں اور کہیں: جب محمد (ﷺ) کی لڑائی مشرکوں سے ختم ہوگئی تو وہ اپنے ساتھیوں پر ہاتھ صاف کرنے لگا" حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ تو آپ کے ساتھی نہیں ہیں۔

فرمایا: کیا وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت کا اظہار نہیں کرتے۔ حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ جی، کرتے تو ہیں فرمایا: اس وجہ سے میں ان کو قتل کرنے سے باز رہا۔

مذکورہ بالا واقعہ کی تفصیل امام احمد نے حضرت ابو طفیل کی روایت سے،

بیہقی نے حضرت حذیفہ کی روایت سے،

ابن سعد نے حضرت جُبَیر بن مطعم کی روایت سے،

ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ضحاک کے حوالہ سے،

بیہقی نے عروہ کے حوالہ سے، نیز ابن اسحٰق کی روایت سے،

محمد بن عمر نے اپنے مشائخ کی سند سے بیان کیا ہے۔(۵)

(۵) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۵۶، ۲۵۷

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۳۴۶

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص۱۵۶

(۲) غزوہ تبوک کی واپسی اور رات کو گھاٹی کے واقعہ کے بعد، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن سعد بن ابی السرج، ابو حاضر اعرابی، عامر ابو عامر، حلاس بن سوید بن صامت، مجمع بن حارثہ، ملیح تیمی، حصیر بن نمیر، طعمہ بن ابیرق، عبداللہ بن عیینہ اور مرّہ بن ربیع کو بلا لاؤ۔

حلاس ہی وہ شخص تھا جس نے کہا تھا کہ جب تک آج رات گھاٹی سے محمد کو ہم پھینک نہ دیں گے باز نہ رہیں گے۔ اگر محمد اور اس کے ساتھی ہم سے بہتر ہیں تو ہم پھر بکریاں ہیں اور وہ چرواہے۔ ہم بے عقل ہوں گے اور وہ عقل والے۔

ملیح تیمی وہ شخص تھا جس نے کعبہ کی خوشبو چرائی تھی اور مرتد ہو کر بھاگ گیا تھا۔ مگر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کہاں جائے۔ ملک میں مارا مارا پھرتا تھا۔

حصیر بن نمیر نے زکوٰۃ چرائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا تھا ''کم بخت تو نے یہ حرکت کیوں کی''۔ کہنے لگا۔ ''مجھے اس حرکت پر اس خیال نے آمادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات پر مطلع نہیں کرے گا۔ لیکن اب جب اللہ نے آپ کو آگاہ کر دیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اب میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس وقت سے پہلے میں آپ پر ایمان نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی اور اس سے درگذر فرمایا اور معاف کر دیا۔

عبداللہ بن عیینہ وہی شخص تھا جس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا۔ آج رات جاگ لو، ہمیشہ کے لئے نجات پالو گے۔ خدا کی قسم اس شخص (مراد رسول اللہ ﷺ) کو قتل کے سوا تمہارا کوئی کام نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلوا کر فرمایا۔ ''کم بخت اگر میں مارا جاتا تو تجھے کیا فائدہ پہنچتا''۔ دشمن خدا کہنے لگا۔ ''اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عنایت کی ہے ہم برابر خیریت کے ساتھ ہیں۔ ہم تو بس اللہ اور آپ کی ذات کے سبب سے خیریت اور آسائش میں ہیں'' رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔

مرّہ بن ربیع وہ شخص تھا جس نے عبداللہ بن ابی السرج کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کر دو۔ اس ایک اکیلے شخص کے قتل کے بعد تو ہمارے لئے چین ہی چین ہے۔ عام لوگ اس کے قتل سے

مطمئن ہوں گے"۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلوا کر فرمایا: ارے! تو نے ایسی باتیں کیوں کیں۔ اس نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! میں نے تو ان میں سے کوئی بات نہیں کہی۔ اگر کہی ہوتی تو آپ کو معلوم ہی ہوتی۔

غرض ان بارہ منافقوں کو رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنا چاہی تھی اور رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ سب کو ان کی کہی ہوئی باتیں، ان کی گفتگو اور ان کے ظاہر و باطن کی حالت بتائی۔ آپ ﷺ کو ان چیزوں کا علم وحی سے ہوا تھا۔ یہ بارہ آدمی نفاق اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کے ارادہ ہی کی حالت میں مر گئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان بارہ منافقوں کے لئے بد دعا کی کہ یا الٰہی ان کو دُبیل میں مبتلا کر۔ یعنی آگ کی چنگاری جو ان کے دلوں کی رگ پر لگے اور وہ ہلاک ہو جائیں۔ (۶)

(۳) غزوۂ تبوک کے موقعہ پر چند منافقوں نے کہا تھا: یہ (اشارہ رسول اللہ ﷺ کی طرف تھا) چاہتا ہے کہ شام کے محلات اور قلعوں کو فتح کر لے۔ افسوس، افسوس۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی، منافقوں نے اپنی کہی ہوئی باتوں کا انکار کر دیا اور کہا کہ ہم تو سفر طے کرنے کے لئے ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔ (۷)

---

(۶) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۴۹

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۱۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۶۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۵۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۲۵۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۶۹

☆ لباب النقول فی اسباب النزول مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الرشد، بیروت، ص ۲۳۹

(۴) غزوہ تبوک کے سفر میں ایک منافق نے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بارے میں کہا۔ یہ پیٹ کے پجاری ہیں، زبان کے جھوٹے ہیں اور جنگ کے وقت بزدل ہیں، ایک صحابی نے اس سے کہا، تو نے جھوٹ کہا، وہ ایسے نہیں۔ میں حضور اکرم ﷺ کو اس کی خبر دوں گا۔ جب آپ ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے کجاوہ کے ساتھ لپٹا جا رہا تھا۔ پتھروں سے اس کے پاؤں زخمی ہو رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے صرف ہنسی اور کھیل کے طور پر ایسا کہا ہے۔ ہم اس پر معذرت خواہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اب معذرت کا وقت گذر چکا ہے۔ (۸)

(۵) غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم کی مدد کرے گا کہ ملک شام کے محلات پر وہ قبضہ کرے گا۔ منافقین نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا استہزاء کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۹)

(۶) جد بن قیس، ودیعہ بن خذام اور جُہیر بن حُمیر غزوہ تبوک سے واپسی پر حضور نبی اکرم ﷺ کا مذاق کر رہے تھے۔ جُہیر نے صرف استہزاء کا کلمہ سنا اور اس پر ہنس دیا۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ جُہیر نے توبہ کی۔ (۱۰)

(۷) ایک منافق بولا کہ یہ (حضور انور ﷺ کی طرف اشارہ تھا) خبر دیتا ہے کہ گم شدہ اونٹ فلاں وادی میں ہے وہ غیب کیا جانے'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱۱)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۷۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۵۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۵۰

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۲۳

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۳۶۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۳۵۱

(۱۱) ☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۳۶۵

اس طرح کے ڈیڑھ درجن کے قریب واقعات اس آیت کے شانِ نزول میں بیان کئے گئے ہیں۔ان سب میں وجہ اشتراک حضور نبی اکرم ﷺ کی شان ارفع واعلیٰ میں تحقیر، استہزاء، تمسخراور توہین کا پہلو نمایاں ہے۔آیت مبارکہ میں اس کی تردید کی گئی ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی دوسرے کو حقیر جاننا،اس کے عیوب کو ہنسی کے طور پر ذکر کرنا،خواہ زبان سے ہو یا فعل سے،یا اشارہ سے،یہ استہزاء ہے۔شریعت کے کسی حکم کے ساتھ استہزاء کفر ہے۔(۱۲)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ کے اسماء حُسنیٰ میں سے کسی اسم کا تمسخر اڑایا،اس کے حکموں میں سے کسی حکم کا تمسخر اڑایا،یا کہا کہ کاش کوئی نبی نہ آتا تاکہ احکام شریعت نہ ہوتے،ایسا استخفاف (خفیف جاننا) کے قصد سے ہو یا عداوت کے قصد سے،یا بلند جگہ پر مانند مفتی یا قاضی کے بیٹھے اور اس کے گرد لوگ جمع ہوں وہ اس سے مسائل دریافت کریں اور اس پر ہنسی کریں اور اسے تکیہ سے ماریں،یا کلمہ کفر کو ہلکا جان کر کہنا،اگرچہ اس کا اعتقاد نہ کرے،ان سب صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔(۱۳)

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۴۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۹۷۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۱۹۷
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ حلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶،ص ۱۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۶۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۶۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۰

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۲،ص ۱۴۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶،ص ۱۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۰

﴿۳﴾ کلمہ شہادتین پڑھنا لیکن اس میں ادنیٰ سا شک کرنا کفر ہے۔(۱۴)

﴿۴﴾ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا فرض ہے اگر کسی نبی کی نبوت میں ادنیٰ سا شک کرے یا حضور خاتم المرسلین ﷺ کی ختم نبوت میں کسی بھی تاویل سے شک کرے یہ کفر ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ رسول اللہ ﷺ کی ذات قدسی صفات میں طعن کرنا یا آپ ﷺ کو ایذا دینا کفر ہے۔(۱۶)

﴿۶﴾ باطل کلام سے رکنا فرض ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ کلمہ کفر کے اظہار میں سنجیدہ ہو کر یا ہنسی مذاق میں گفتگو کرنا یا تحریر کرنا ہر طرح سے کفر ہے، اسی پر اجماع ہے، بنی اسرائیل نے اپنے قاتل کا پتہ معلوم کرنے کے لئے جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تو آپ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا، قوم نے اسے مذاق سمجھا، آپ نے فرمایا:

قَالَ اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۶۷)

فرمایا، خدا کی پناہ، کہ میں جاہلوں سے ہوں۔

یعنی حکم الٰہی کو مذاق ٹھہرانا جاہلوں اور کافروں کا کام ہے۔(۱۸)

---

(۱۴) ۔ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۶۰

(۱۵) ۔ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۰

(۱۶) ۔ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

۔ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۵۶

۔ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۶۰

۔ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱

(۱۷) ۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۲۴

(۱۸) ۔ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۲

۔ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۷۷

۔ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۱۹۷

۔ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۶۵

۔ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۱

﴿۸﴾ ہنسی مذاق، کھیل کود میں اگر کسی مرد اور عورت کا نکاح کیا تو نکاح ہو گیا۔ اسی طرح ہنسی مذاق میں اپنی بیوی کو طلاق دی طلاق واقع ہو جائے گی۔ اپنی مطلقہ بیوی سے (جسے طلاق رجعی دی ہو) طلاق سے رجوع ہنسی مذاق میں کرے، رجوع ثابت ہو جائے گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَـلاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرُّجْعَةُ(۱۹)

تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی اور ہنسی مذاق دونوں کا حکم سنجیدگی ہے: نکاح، طلاق، رجعت۔(۲۰)

﴿۹﴾ سفید ریش مسلمان، عالمِ دین اور انصاف کرنے والے حاکم کی عزت و توقیر مسلمانوں پر واجب ہے، ان کی تحقیر حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

ثَـلا ثَةٌ لَايَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّامُنَافِقٌ : ذُوالشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ، وَذُوالْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ(۲۱)

تین آدمیوں کے حق کو صرف منافق ہی کم سمجھتا ہے۔ سفید ریش مسلمان، علمِ دین والا، انصاف کرنے والا حاکم۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ اہل بیت رسول، اولادِ رسول، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعظیم رسول اکرم ﷺ کی تعظیم ہے، اس لئے ان کی تعظیم واجب ہے۔(۲۳)

﴿۱۱﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا لطف وکرم بلا سبب بھی متوقع بلکہ واقع ہے۔ البتہ اظہارِ غضب بغیر جرم کے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجرموں کو سزا دیتا ہے۔ اس لئے اس کا کوئی حکم توڑ کر نافرمانی اور جرم اس سے اجتناب فرض ہے۔(۲۴)

---

(۱۹) ☆ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والدارقطنی عن ابی ہریرہ، بحوالہ
☆ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۳۵

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۷۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۱۹

(۲۱) ☆ رواہ الطبرانی عن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۴۲

(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۰

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۰

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳، ص ۳۶۰

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۷):

کافروں اور منافقوں سے سلوک

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت، ۷۳)

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر، اور ان پر سختی کرو، اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

حل لغات:

"اَلنَّبِیُّ": عربی لفظ ہے اس کے دو مادہ اشتقاق بتائے گئے۔

(۱) اَلنَّبَاءُ بمعنی بڑی خبر، ایسی خبر جس میں عظیم فائدہ ہو، اس سے علم یا غلبہ ظن حاصل ہو، سچی ہو کہ جھوٹ سے پاک ہو، قرآن مجید میں یہ کلمہ اس معنی میں متعدد مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ارشاد خداوندی ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ☆ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ☆ (سورۃ النباء آیات، ۱، ۲)

یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں، بڑی خبر کی۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡہِ اِلَیۡکَ ......الآیۃ (سورہ آل عمران آیت، ۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

ان آیات میں اَلنَّبَآء اوراس کی جمع اَنباء کا معنیٰ عظیم خبر ہے۔

اس اشتقاق کے اعتبار سے اَلنَّبِیُّ کا معنیٰ ہے: بڑی خبریں دینے والا، جس میں تفخیم یا ... ہو۔یعنی غیب کی خبریں دینے والا۔(۱)

(۲) اَلنبوُ ، اَلنُّبُوَّةُ ، اَلنَّبَاوَةُ . ان کا معنیٰ ہے،ارتفاع، بلندی، بلندزمین۔

اس اشتقاق کے اعتبار سے اَلنَّبِیُّ کا معنی ہے۔تمام مخلوقات سے اعلیٰ واشرف۔ایسا ارفع واعلیٰ کہ تمام جہاں اسی سے ہدایت پاتا ہے۔اس کی بلندشان ہی سراپاہدایت ہے۔(۲)

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو پیارے القابات سے خطاب فرمایا ہے۔اس مقام پر خطاب ہوا۔

اے غیب کی خبریں دینے والے! اے رفیع الشان ذات!(۳)

"جَاهِدْ": جِهَادٌ سے امر کا صیغہ ہے۔لغوی معنٰی ہے کوشش کرنا،سخت محنت کرنا۔

اصطلاحی معنی ہے۔باطل والوں کے خلاف طاقت صرف کرنا اورانہیں ہدایت کی دعوت دینا۔اس میں قتال کا

---

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱،ص ۱۲۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقری الفیومی'مطبوعه مصر، ج ۲،ص ۱۱۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی،ص ۴۸۱

☆ الفروق اللغویة ،ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئته،ص ۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج ۳،ص ۳۶۵

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۱۲۴۴

(۲) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱،ص ۱۲۱، ج ۱۰،ص ۳۵۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعه کراچی،ص ۴۸۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقری الفیومی'مطبوعه مصر، ج ۲،ص ۱۱۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج ۳،ص ۳۶۵

(۳) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج ۳،ص ۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۴،ص ۲۰۴

☆ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ، ج ۱،ص ۳۱

ہونا یا نہ ہونا دونوں احتمال موجود ہیں۔(۴)

"وَاغْلُظْ": غِلْظَةٌ سے امر کا صیغہ ہے۔اس کا معنی ہے: شدت، سختی، رَأْفَةٌ کا نقیض ہے۔

یعنی منافقین پر سختی کرو۔ان سے ترش روئی سے پیش آؤ۔ان کے ساتھ معاملات میں دل کی سختی بروئے کار لاؤ۔نرمی نہ کرو۔(۵)

"مُنَافِقٌ": منافق وہ ہے جو اسلام ظاہر کرے اور شریعت پر عمل کرے مگر باطن میں کفر چھپائے۔شک یا عناد کی بنا پر اس کے باطن میں کفر ہو۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے نبیوں کو جب بھی خطاب فرمایا تو ان کے اسم ذاتی سے خطاب فرمایا۔مثلاً

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ......الآیة (سورۃالبقرہ آیت،۳۵)

اور ہم نے فرمایا،اے آدم! تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو۔

---

(۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۶۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۰ ،ص ۱۳۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۰۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۴۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶ ،ص ۱۳۵
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۳۶۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۰ ،ص ۱۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۶۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۰۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶ ،ص ۱۳۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۰ ،ص ۱۳۷

قَالَ یٰـنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ......الآیۃ (سورہ ہود آیت،۴۶)

فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

یٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ ہٰذَا......الآیۃ (سورہ ہود آیت ۷۶)

اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑ۔

یٰمُوۡسٰی لَاتَخَفۡ اِنِّیۡ لَایَخَافُ لَدَیَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ☆ (سورۃالنمل آیت،۱۰)

(اور ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! ڈر نہیں۔ بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔

اِذۡقَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ......الآیۃ (سورہ آل عمران آیت،۵۵)

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا! اے عیسیٰ! میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

مگر جب بھی محبوب کریم رسول عظیم سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو خطاب فرمایا تو ذاتی نام سے نہیں بلکہ پیارے القاب سے خطاب فرمایا۔ مثلاً

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًاوَّمُبَشِّرًاوَّنَذِیۡرًا☆وَّدَاعِیًااِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَسِرَاجًامُّنِیۡرًا☆

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (سورۃ الاحزاب آیات،۴۵،۴۶)

یاد رہے کہ یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ کا پیارا دل نواز خطاب قرآن مجید میں متعدد مرتبہ آیا ہے۔ مثلاً

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ☆ (سورۃالانفال آیت نمبر ۶۴)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ ......الآیۃ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۶۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

یٰۤاَیُّہَاالنَّبِیُّ قُلۡ لِّمَنۡ فِیۡۤ اَیۡدِیۡکُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰۤی ،اِنۡ یَّعۡلَمِ اللّٰہُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ خَیۡرًا یُّؤۡتِکُمۡ خَیۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنۡکُمۡ وَیَغۡفِرۡلَکُمۡ ۔ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆ (سورۃالانفال آیت نمبر ۷۰)

اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْؕ-وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ-وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ☆

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۷۳)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْؕ-وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ-وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ☆

اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۹)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا☆

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ کا یونہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر۱)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ ......الآیۃ (سورۃ الممتحنۃ آیت نمبر ۱۲)

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۸)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا☆ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

يٰـاَيُّهَاالنَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَالَکَ اَزْوَاجَکَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ ......الآية (سورة الاحزاب آيت، ۵۰)

اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیویاں جن کو مہر دو۔

يٰـاَيُّهَاالنَّبِيُّ اِذَاطَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُواالْعِدَّةَ ......الآية (سورة الطلاق آیت نمبر ۱)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔

يٰـاَيُّهَاالنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۱)

يٰـاَيُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآاُنْزِلَ اِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ ......الآية (سورة المائده آيت نمبر ۶۷)

اے رسول پہنچا دو جو کچھ اتارا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

يٰـاَيُّهَاالْمُزَّمِّلُ ☆ (سورة المزمل آيت نمبر ۱)

اے جھرمٹ مارنے والے

يٰـاَيُّهَاالْمُدَّثِّرُ ☆ (سورة المدثر آيت نمبر ۱)

اے بالاپوش اوڑھنے والے۔

رب کریم جل وعلا کا اپنے محبوب کریم ﷺ کو القاب اور صفات سے خطاب فرمانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کے نزدیک اس کا مقام کتنا بلند ہے۔اس کی شانِ ارفع واعلیٰ ظاہر کرنے کے لئے خطابات کا یہ انداز اپنایا گیا۔لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ جب بھی اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کو خطاب کرے عمدہ اور محبوب القاب سے خطاب کرے۔عامی آدمیوں کی طرح آپ کو خطاب نہ کرے۔مثلاً یوں خطاب کرے۔

یارسول اللہ۔یا حبیب اللہ۔یا نبی اللہ۔یا نور اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عام آدمی کے سے خطاب کی طرح سے منع فرمادیا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

لَاتَجْعَلُوْادُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ......الآية(سورة النور آيت نمبر ٦٣)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اسی لئے ائمہ مجتہدین اور علماء ربانیین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی مقام پر حضور انور ﷺ کو نام لے کر پکارا گیا ہو تو تم اس خطاب کو القاب سے بدل لو۔ مثلاً حضور آقا و مولیٰ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو دعا تلقین فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍنَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ فَتَقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ(۷)

مذکورہ دعا میں "یامحمد" کی بجائے "یَارَسُوْلَ اللهِ" کہے۔(۸)

﴿۲﴾ معظمانِ بارگاہِ الٰہی، خیر کی تعلیم دینے والے، اہل فضل اور اہل ارشاد، اساتذہ اور والدین کو نام سے خطاب کرنا بے ادبی اور ان کی توہین ہے۔ ان کو ہمیشہ عزت والے ایسے القاب سے خطاب کرنا لازم ہے جو ان کی تعظیم پر دلالت کریں۔(۹)

﴿۳﴾ حربی کفار کے ساتھ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ حضور سید عالم ﷺ نے کفار کے خلاف جہاد کیا۔ آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور ان کے بعد تابعین عظام سے لے کر آج تک امت کے مقتدیٰ حضرات نے جہاد میں حصہ لیا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جہاد قیامت تک جاری ہے اسے کوئی منسوخ نہیں کرسکتا۔ آیت مذکورہ بالا میں خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ہے مگر اس میں امت بھی شامل ہے۔(۱۰)

---

(۷) ☆ رواہ احمد عن عثمان بن حنیف، ج۴، ص۱۳۸

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۲۰۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج۱، ص۳۱

(۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۹۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۲۰۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۱

﴿۴﴾ ذمی، مستامن اور معاہد کے خلاف اس وقت تک جہاد جائز نہیں جب تک وہ مسلمانوں کے ذمہ میں ہوں یا مدت معاہدہ ابھی باقی ہو۔ (۱۱)

﴿۵﴾ منافقین کے ساتھ تلوار سے جہاد جائز نہیں بلکہ ان کے شبہات دور کر کے انہیں سچا مسلمان بنایا جائے۔ اسی طرح کفار کے خلاف اسلام کی حقانیت کے دلائل قائم کرنا ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ زبانی اور تحریری جہاد ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ (۱۲)

﴿۶﴾ کافروں اور منافقوں سے محبت کا سلوک کبھی جائز نہیں بلکہ ان کے ساتھ ترش روئی اور دل کی سختی کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔ اسلام کی یہی تربیت ہے۔ یہی تہذیب اسلامی ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے ساتھ

(بقیہ ۱۰) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۵۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۶۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۳۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۶۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۳۹

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۲۰۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۲، ص ۹۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۸، ص ۲۰۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۶۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۳۹

ہمیشہ نرمی اور محبت سے برتاؤ کیا جائے۔ اسی طرح ہر فاسد عقیدہ والے کے ساتھ ترش روئی سے پیش آؤ۔ (۱۳)

﴿۷﴾ گناہگار فاسق منافق نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ منافقوں والا سلوک جائز نہیں۔ (۱۴)

﴿۸﴾ دل کے حالات اللہ تعالیٰ اور اس کے بتانے سے اس کا رسول جانتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے منافقین کی تمیز کر دی تھی۔ آج جب کہ وحی ختم ہو چکی ہے اس لئے دل کے نفاق پر اطلاع آسان نہیں۔ جب تک کوئی خاص علامت ظاہر نہ ہو ہم کسی کو منافق نہیں کہہ سکتے۔ اگر کوئی شخص باطن میں کفر چھپا رکھتا ہے مگر اس کا ظاہر مسلمانوں جیسا ہے تو ہم اسے مسلمان ہی جانیں گے اور اس کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک روا رکھیں گے۔ اس کے کفر کے باعث اس کے خلاف تلوار چلانا روا نہیں۔ (۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۹۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۲۰۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۷۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۱

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۶۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۶۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص۹۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۶۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۷۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۷

فائدہ جلیلہ:

آیت مبارکہ زیب عنوان نے (کفار کے ساتھ) عفو، صفح اور درگذر کی تمام آیات منسوخ کردی ہیں۔ یہ آیت ان سب کی ناسخ ہے۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۲۲۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۸

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۱

☆☆☆☆☆

باب(۱۹۸):

﴿زندیق کی توبہ قبول ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ الۡكُفۡرِ وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا بِمَا لَمۡ يَنَالُوۡا ۚ وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ فَاِنۡ يَّتُوۡبُوۡا يَكُ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۚ وَاِنۡ يَّتَوَلَّوۡا يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ☆

(سورۃالتوبہ آیت ۷۴)

اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آ کر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی ان کا حمایتی ہوگا اور نہ مددگار۔

حل لغات:

"**یَحْلِفُوْنَ**": وہ قسم کھاتے ہیں، صیغہ جمع کا ہے جب کہ قسم کھانے والا ایک ہی تھا۔ (شان نزول سے معلوم ہوگا) اسی طرح قَالُوْا جمع کا صیغہ ہے حالانکہ کہنے والا ایک تھا۔ چونکہ کہنے والے اور قسم کھانے والے کی قسم اور بات سے دوسرے منافق رضا مند تھے۔ اس لئے فعل کی نسبت دوسروں کی طرف بھی کردی گئی۔ (۱)

"**هَمُّوْا**": هَمَّ (از باب نصَرَ) هَمًّا کا معنی ہے۔ ارادہ کرنا، چاہنا، پکا ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ (۲)

"**لَمْ يَنَالُوْا**": نَيْلٌ مطلوب پانا، حاصل کرنا۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ منافقین نے جو حاصل کرنا چاہا وہ نہ پا سکے۔ اپنے مطلوب کو پانے میں ناکام رہے۔

"**وَمَا نَقَمُوْا**": نَقَمَ و نَقِمَ (از باب ضَرَبَ وَسَمِعَ) نَقْمًا کا معنی ہے مکروہ جاننا، ملامت کرنا، عیب لگانا، سخت ناپسند کرنا۔ (۴)

"**اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ**":

منافقین کو یہی بات بُری لگی ہے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا ﷺ) نے غنی کر دیا ہے۔ اس سے پہلے وہ تنگ دست تھے۔

---

(۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۶۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۳۸

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۴۳۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۴

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۳۷

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۹

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۱۵

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۳۴

"**مِنْ فَضْلِه**": رسول اللہ ﷺ نے اپنے فضل سے مومنوں یا منافقوں کو غنی کر دیا ہے۔ آیت مبارکہ میں فَضْلِه کی ضمیر کا مرجع رَسُوْلُهٗ ہے، کیونکہ یہی قریب ہے۔ (۵)

شانِ نزول:

آیت مبارکہ دو حصوں: حلف، مقصد کے بارے میں چند روایات مروی ہیں، ممکن ہے تمام واقعات کے بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی ہو۔

(۱) غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضور نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ دو ماہ تبوک میں قیام پذیر رہے۔ اس عرصہ میں آپ خطبہ میں منافقین کا حال بیان فرماتے اور فرماتے کہ منافق رِجْسٌ (ناپاک) ہیں۔ جُلاس (بروزن غُراب) بن سوید بن صامت نے کہا: جو کچھ محمد (ﷺ) لایا ہے اور کہتا ہے اگر وہ سچ ہے تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر دریافت فرمایا۔ جُلاس انکار کر بیٹھا اور قسم کھا گیا کہ میں نے یہ نہیں کہا۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۶)

---

(۵) تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۷۳
تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۷۳
احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۹
(۶) تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۳۷۱
تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲، ص ۱۵۸
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۱
تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر [illegible] ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعه بیروت، ج۳، ص ۴۷۰
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۲۶۱
تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۸
تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۷۲
الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی، مطبوعه دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۴۰
تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص ۱۳۱

(۲) جُلاس بن سوید بن صامت اور ودیعہ بن ثابت نے حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین کی شانِ اقدس میں گستاخانہ کلمات کہے۔ اگر محمد ہمارے سرداروں اور بہترین لوگوں سے سچا ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں۔ حضرت عامر بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، محمد صادق ومصدوق ہیں اور تم واقعی گدھوں سے بدتر ہو، حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی۔ آپ نے جُلاس کو بلایا۔ اس نے واقعہ کا انکار کر دیا اور منبر کے پاس آ کر قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے بھی منبر کے پاس آ کر قسم کھائی کہ اس نے ایسا کہا ہے اور پھر بارگاہ رب العزت میں دعا کی یا اللہ! سچے نبی کی برکت سے سچ واضح فرما، اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جُلاس نے عامر کو قتل کر دینے کا ارادہ کیا تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو نہ بتائے۔ اس پر آیت کا دوسرا حصہ: وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا...... الآیۃ نازل ہوئی۔ (۷)

(۳) ایک موقعہ پر سید عالم ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک آدمی آنے والا ہے جو شیطان کی نظر دیکھتا ہے۔ جلد ہی ایک آدمی آیا جس کی آنکھیں نیلی تھیں، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم مجھے کیوں بُرا بھلا کہتے ہو، وہ آدمی چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ساتھیوں کو لے آیا سب نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسا نہیں کیا اور نہ آپ کو بُرا بھلا کہا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۸)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۶۷

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۲۶۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۴۱

﴿۴﴾ قبیلہ غِفار اور قبیلہ جہینہ کے دو شخصوں کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ جس میں غِفاری غالب آ گیا۔ غفاری قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سُلول (سرادِ منافقین) بولا، اپنے بھائی جہینی کی مدد کرو، ہماری حالت تو اس کہاوت کی مانند ہوگئی ہے۔ (ترجمہ) اپنے کتے کو پالو تا کہ وہ تمہیں کاٹ کھائے۔ اس سے مراد (العیاذ باللہ) حضور رحمۃ للعالمین اور ان کے مہاجر ساتھی تھے۔ (صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین)

عبداللہ بن ابی نے کہا:

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۔۔۔۔۔۔الآیۃ (سورۃ المنافقون آیت ۸)

ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے۔

جب سید عالم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے عبداللہ بن ابی سے دریافت کیا۔ وہ انکار کر بیٹھا کہ میں نے یہ کلمہ نہیں کہا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۹)

(۵) عبداللہ بن ابی بن سلول نے جو کلمہ خبیثہ صحابہ کرام کے بارے میں کہا تھا (اوپر کی روایت میں گذر چکا ہے) بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ کلمہ منافقین کی ایک جماعت نے کہا تھا۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۰)

(۶) غزوہ تبوک سے واپسی کے موقعہ پر منافقین نے ایک گھاٹی میں حضور سید عالم ﷺ کو (العیاذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ (یہ واقعہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے) مگر وہ اپنے منصوبہ میں ناکام رہے۔ صبح کو حضور سید عالم

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۳۶

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۳۸

☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۴۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۹

نبی غیب داں ﷺ نے ان کے نام مع ان کے باپوں کے اور تعداد بتائی۔ یہ تعداد بارہ تھی۔

عبداللہ بن ابی سعد۔ سعد بن ابی سرح۔ ابو حاصر اعرابی۔ عامر۔ ابو عامر۔ جلاس بن سوید۔ مجمع بن حارثہ۔ ملیح التیمی۔ حصین بن عمیر۔ طعمہ بن ابیرق۔ عبداللہ بن عیینہ۔ مرہ بن ربیع۔

حضور سید عالم ﷺ نے ان کے لئے بددعا فرمائی۔ الٰہی! ان کو دُبل میں مبتلا کر۔ یعنی آگ کی ایک چنگاری جو ان کے دلوں کی رگ پر لگے اور وہ ہلاک ہو جائیں۔

یہ بارہ (یا دوسری روایت کے مطابق پندرہ) اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ اس پر آیت کا دوسرا حصہ نازل ہوا۔ (۱۱)

(۷) اسود منافق نے ایک موقعہ پر حضور نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۱۲)

(۸) منافقوں نے کہا تھا (غزوہ بنی مُصطلق یا غزوہ تبوک سے واپسی پر) مدینہ پہنچ کر ہم عبداللہ بن ابی کے سر پر سرداری کا تاج رکھ دیں گے۔ لیکن ان کی یہ مراد پوری نہ ہوئی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۳۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۲۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۱۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۳
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳ے
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص۲۴۳

(۱۲) ☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص۲۴۲

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۰۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳ے
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۲
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۷۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۳۹
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴، ص۲۴۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۲۶۳، ج۵، ص۲۶۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر کلمہ، جس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی نعمت کا انکار ہو، یا ہر اس امر کا انکار ہو جو مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ہم مرتبہ ہو، یا وہ شے جو تصدیق اور معرفت کے متناقض ہو۔ یہ سب کفر ہے۔ حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ آپ کی ذات تصدیق الٰہی اور معرفت الٰہی کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔ اس لئے آپ کا انکار، آپ کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا انکار، آپ سے متعلق اور منسوب شے کی عظمت کا انکار کفر ہے۔ اسلام، قرآن، سنت اور حضور رحمۃ للعالمین ﷺ پر طعن کرنا، ان کو عیب لگانا اور ان کو سب وشتم (گالی گلوچ) کرنا کفر ہے۔ جُلاس بن سوید کا قول: ''جو کچھ محمد لایا اگر وہ حق ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں'' اس میں اگر مگر کی صورت میں حضور کے دین میں شک کا اظہار ہے۔

اسی طرح جُلاس بن سوید اور ودیعہ بن ثابت کا قول: اگر محمد ہمارے سرداروں اور بہترین لوگوں سے سچا ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں'' میں حضور سید عالم روحِ عالم جانِ عالم ﷺ سے عرب کے سرداروں کو افضل قرار دیا گیا ہے، یہ کلمہ قطعاً کفر ہے۔ کیونکہ حضور پر نور ﷺ سب مخلوقات جن وانس، ملائکہ، زمین و آسمان کی تمام مخلوق سے اعلیٰ، افضل واشرف ہیں۔ اس کا انکار کفر ہے۔

نیلی آنکھ والے منافق نے حضور انور نبی اکرم ﷺ کی شان مبارک میں نازیبا کلمات کہے جو یقیناً کفر ہیں۔

عبداللہ بن ابی بن سلول اور دیگر منافقین کا یہ کہنا کہ مدینہ پہنچ کر ہم عزت والے ذلت والوں (صحابہ کرام بالخصوص مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین کے بعد مخلوق میں سب سے افضل جماعت صحابہ کرام (مہاجرین اور انصار) کی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ انہیں ذلیل تر کہنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کی توہین ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔

منافقین کا یہ ارادہ کہ ہم سرداری کا تاج عبداللہ بن ابی کے سر پر رکھیں گے یہ کفر ہے۔ حضور امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ ہی سب کے آقا و مولیٰ، سرور و سردار، سیادت و شرافت کے مالک ہیں۔ اس کے خلاف منصوبہ بنانا کفر ہے۔

مسلمان کے لئے فرض ہے کہ اس نوعیت کے کلمات استعمال کرنے سے قطعاً گریز کرے اوران کلمات کے قائل کے ساتھ قطع تعلق کر لے۔ کیونکہ ان کلمات سے راضی ہونا بھی کفر ہے۔ (۱۴)

﴿۲﴾ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

قسم کے مفصل احکام سورۃ النسآء آیت نمبر ۲۳ اور سورہ مائدہ آیت نمبر ۸۹ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۳﴾ کلمہ کفر کہنا اور اس پر راضی رہنا دونوں کفر ہیں۔ جُلاس نے کلمہ کفر کہا اس کے دوسرے ساتھی اس پر راضی رہے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ سب نے کلمہ کفر کہا۔ (۱۵)

﴿۴﴾ منافق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کافر ہیں۔ منافق کا چونکہ ظاہر اسلام ہے اس لئے مومن منافق سے مومنوں جیسا سلوک کریں گے۔ البتہ منافق کا کفر اور نفاق ظاہر ہو جائے تو مومنوں کے نزدیک بھی وہ کافر

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لنان. ج۳، ص ۱۴۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان. ج۲. ص ۹۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۰۶
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲، ص ۳۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۶، ص ۱۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۲. ص ۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور. ج۲. ص ۱۲۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲. ص ۱۵۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص ۳۴۱
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت. ج۳، ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۳۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۶۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج۵، ص ۳۶۲
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۴۲

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ. ج۳، ص ۴۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۳۸

ہوگا۔ مومن اس سے کافروں جیسا سلوک کریں گے۔(۱۶)

﴿۵﴾ جو شخص کفر کو چھپاتا ہے اور بندوں کے سامنے اسلام ظاہر کرتا ہے، زندیق ہے۔

زندیق اگر سچے دل سے کفر سے توبہ کرلے تو شرعاً اس کی توبہ قبول ہے۔ حضرت جُلاس بن سوید رضی اللہ عنہ نے نفاق اور باطنی کفر سے توبہ کرلی۔ نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ اس طرح بعد میں وہ مخلص صحابہ کرام میں شمار ہوئے۔(۱۷)

﴿۶﴾ ایمان اور اسلام ایک ہی شے ہے، جو مسلمان ہے وہی مومن ہے اور جو مومن ہے وہی مسلمان ہے۔ رب تعالیٰ نے منافقین (جن کا ظاہر مومنوں جیسا تھا) کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ...... الآیۃ (۱۸)

﴿۷﴾ یہ کہنا کہ ''اللہ اور اس کے رسول نے غنی کردیا'' یا ''اللہ اور اس کے رسول نے یہ نعمت دی'' یا ''اللہ اور اس کے رسول نے ایمان کی دولت دی'' جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ (بلکہ ساری مخلوق) کو حضور نبی اکرم ﷺ کی برکت سے غنی کردیا۔ آیت مبارکہ زیب عنوان کا یہی مفہوم ہے۔ خود سرکار دو عالم ﷺ نے انصار پر اس نعمت کا اظہار یوں فرمایا:

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۰۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۳۲

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۰۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۱۴

(۱۸) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۱۲

اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضَآلًّا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَ کُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَکُمُ اللّٰہُ بِیْ وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ بِیْ

کیا میں نے تمہیں راستہ سے بہکا ہوا نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تمہیں ہدایت دی اور تم متفرق تھے اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تم میں الفت ڈال دی، کیا میں نے تمہیں تنگ دست نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تمہیں غنی کر دیا۔ (۱۹)

﴿۸﴾ قرآن مجید میں جہاں کہیں وارد ہوا ہے کہ ''ان کے لئے یا تمہارے لئے کوئی حمایتی اور مددگار نہیں'' اس سے مراد کافر، مشرک اور منافق ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی سفارش نہ کر سکے گا اور قیامت میں ان کے شریک ان کی مدد نہ کر سکیں گے۔ مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول، رسول اکرم ﷺ، صحابہ کرام، صدیقین اور اولیائے کاملین قبر، حشر میں حمایتی اور مددگار ہوں گے۔ اس لئے اولیاء اللہ کو اللہ کا دوست جان کر مدد کے لئے پکارنا جائز ہے۔ اولیاء اللہ باذنہ تعالیٰ اپنے محبین کے مددگار ہیں۔ (۲۰)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۷۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۳

(۲۰) ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۲۴۵

☆☆☆☆☆

باب (۱۹۹):

نذرِ شرعی، نفاقِ عملی، حرص وہوا کا انجام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ☆ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ☆ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات،۷۵،۷۶،۷۷)

اوران میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ضرور ہم بھلے آدمی ہوجائیں گے، تو جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے، تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے جھوٹا وعدہ کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

حل لغات:

"ومنھم": اوران میں سے کچھ ہیں، یعنی منافقین کے بعض گروہ وہ ہیں (جن کا حال ان آیات میں بیان ہوا ہے)

چونکہ منافقین مختلف کردار کے لوگ تھے، ان میں بعض وعدہ خلافی کرنے والے تھے۔(۱)

"**مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ**": جنہوں نے اللہ سے معاہدہ کیا تھا۔ پختہ عہد کو معاہدہ کہتے ہیں۔ معاہدہ ہمیشہ دو افراد یا دو جماعتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ منافقین نے اللہ سے وعدہ کیا تھا۔ منافقین کا یہ معاہدہ درحقیقت حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے ہوا تھا۔ گویا آپ ﷺ سے کیا ہوا معاہدہ اللہ سے معاہدہ ہے۔ یا یوں کہہ لو کہ جو اللہ سے معاہدہ کرنا چاہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ کرلے۔

یاد رہے ان کا یہ معاہدہ زبانی تھا۔ یعنی زبان سے انہوں نے معاہدہ کیا تھا۔ معاہدہ ہمیشہ تلفظ کرنے یا تحریر سے ہوتا ہے۔(۲)

"**مِنْ فَضْلِهٖ**": اپنے فضل سے ہمیں دے اس میں اللہ کا ہر قسم کا عطیہ شامل ہے: فصل سے، جانوروں، جانوروں کے بچوں سے، تجارت سے۔

اللہ تعالیٰ کا عطیہ اس کا فضل ہے بندہ کی کمائی، محنت، مشقت اس میں مؤثر نہیں البتہ یہ چیزیں اسباب ہیں۔

"**لَنَصَّدَّقَنَّ**": اصل میں یہ کلمہ لَنَتَصَدَّقَنَّ تھا۔ تا اور صاد قریب المخرج اور ایک ہی جگہ میں جمع ہوئے ہیں، تا کو صاد سے بدل کر صاد میں ادغام کردیا۔

اس کا معنیٰ ہے کہ ہم ضرور صدقہ کریں گے، اس صدقہ سے مراد صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ دونوں ہیں،

---

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۳۸

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۱۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۴۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۰

جن کے صدقہ کرنے کا معاہدہ (نذر) کیا گیا۔(۳)

"**بَخِلُوْا بِہٖ**": اللہ کے دیئے مال میں بخل کرنے لگے۔ واجب مالی امور کی ادائیگی نہ کرنا بخل ہے جیسے زکوٰۃ، فطرانہ، نذر شرعی نفقات واجبہ وغیرہ۔

مستحب مالی امور کی ادائیگی نہ کرنا "شُحّ" کہلاتا ہے۔(۴)

"**فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ**": اَعْقَبَ، عَقُبٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے پیچھے کرنا۔ پیچھے لانا۔ آیت میں مراد یہ ہے کہ ان منافقوں کی بداعمالیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق کو ڈال دیا۔ اور یہ نفاق اللہ کے عذاب یا اللہ کے ملنے کے دن (قیامت) تک ان کے دلوں میں جم گیا ہے۔(۵)

"**بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ**": منافقوں کے دل میں نفاق جم جانے کا سبب ہوا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی انہوں نے خلاف ورزی کی۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۱۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۶۷

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۶۷

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲، ص۹۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص۲۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۴۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۴۵

(۲) وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے تھے۔

یہ دونوں جرم اتنے قبیح ہیں کہ ان کے مجرموں کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی وہ کفر و نفاق پر ہی مرتے ہیں۔(العیاذ باللہ) (۶)

شانِ نزول:

ان آیات مبارکہ کے شانِ نزول میں چند روایات منقول ہیں۔

(۱) سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ مدینہ منورہ کا ایک شخص ثعلبہ بن حاطب انصار سے تھا۔ یہ شخص بہت عابد و زاہد تھا، زیادہ وقت مسجد نبوی شریف میں گذارتا، اسی وجہ سے اس کا لقب "**حمامة المسجد**" پڑ گیا۔ یعنی مسجد کا کبوتر، کثیر سجدوں کے وجہ سے اس کی پیشانی پر اونٹ کے گھٹنے کی طرح کا ایک نشان بن گیا تھا۔ کچھ وقت بعد اس نے نماز فجر کے فوراً بعد بغیر دعا مانگے مسجد سے نکلنا شروع کر دیا۔ حضور پر نور ﷺ نے اس سے وجہ پوچھی اور فرمایا: مسجد سے جلد بھاگ جانا منافقین کا طریقہ ہے۔ ثعلبہ کہنے لگا میں بہت مفلس ہوں، ہماری غریبی کا یہ حال ہے کہ ہم میاں بیوی کے درمیان صرف ایک کپڑا ہے پہلے میں اس کو پہن کر نماز ادا کر لیتا ہوں پھر یہی کپڑا میری بیوی پہن کر نماز پڑھتی ہے۔ حضور! دعا فرمائیں کہ میں امیر بن جاؤں، حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

"جس تھوڑے مال کا شکر ادا ہو وہ اس زیادہ مال سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ ہو سکے"۔

کچھ وقت بعد اس نے یہی درخواست پیش کی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"تو مجھے دیکھ! اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ میرے ساتھ سونے کے بن کر چلیں، جہاں میں جاؤں، مگر دیکھ، میں کس طرح زندگی بسر کر رہا ہوں"۔

---

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باس العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۶۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۴

اس نے تیسری مرتبہ یہی درخواست پیش کی اور کہنے لگا:

''اس ذات کی قسم، جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اگر آپ ﷺ کی دعا سے مجھے کثیر مال مل گیا تو میں اس میں سے ہر حق دار کو حق ادا کروں گا''۔

حضور نبی انور رسول اکرم ﷺ نے ثعلبہ کے لئے دعاء فرمائی کہ ''یا اللہ! ثعلبہ کو بہت مال دے''۔

ثعلبہ کو ایک بکری ملی، کیڑے مکوڑوں کی طرح اس کے اتنے بچے ہوئے کہ مدینہ منورہ کی گلیاں اس سے تنگ ہو گئیں۔ اس لئے اس نے اپنے مویشی مدینہ شریف سے باہر ایک وادی میں رکھنے شروع کئے۔ اور خود وہاں رہنا شروع کر دیا۔ صرف ظہر اور عصر کی نماز کی جماعت کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتا۔ پھر مویشیوں کی کثرت سے وادی تنگ ہو گئی اور وہ دور کسی اور وادی میں چلا گیا۔ اب صرف جمعہ کی نماز کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتا۔ مال بڑھتا رہا اس وجہ سے جمعہ کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ ادھر آنے والوں سے راستہ میں مل لیتا اور حالات معلوم کر لیتا۔ اسی دوران زکوٰۃ کی وصولی کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو روانہ فرمایا۔ دونوں حضرات کو زکوٰۃ کے احکام تحریر کروا دیئے۔ مگر آپ بار بار فرماتے: ثعلبہ پر افسوس، یہ دونوں صحابی زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے ثعلبہ کے پاس پہنچے اور جانوروں کی زکوۃ کا حکم سنایا۔ ثعلبہ نے فرمانِ رسالت مآب ﷺ پڑھا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ کہنے لگا: یہ جزیہ ہے یا جزیہ کی طرح کا ٹیکس ہے، اس وقت تم جاؤ، واپسی پر آنا۔ یہ حضرات دوسروں سے زکوٰۃ وصول کر کے پھر ثعلبہ کے پاس آئے۔ ثعلبہ پھر بولا یہ جزیہ ہے۔ (غیر مسلموں پر لگایا ہوا ٹیکس)۔ تم جاؤ میں سوچ لوں۔ یہ حضرات حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان محصلین زکوٰۃ کو دیکھتے ہی فرمایا۔ ثعلبہ پر افسوس۔ ان حضرات نے ثعلبہ سے ہونے والا واقعہ پیش کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

آیت نازل ہونے پر بعض لوگوں نے ثعلبہ نے کہہ دیا کہ تیری خیر نہیں۔ تیرے بارے میں قرآن مجید کی آیات نازل ہو چکی ہیں۔ اس پر منافقت کے طور پر زکوٰۃ لے کر صرف بدنامی سے بچنے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی

بارگاہ میں حاضر ہوا۔حضورﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیری زکوٰۃ لینے سے منع فرمادیا ہے۔ (کیونکہ تو منافق ہو چکا ہے اورمنافق کی زکوٰۃ قبول نہیں) ریاکاری کی خاطر ثعلبہ نے اپنے سرپر خاک ڈال لی اوررونے لگا۔لیکن محروم واپس لوٹا۔حضورانور نبی اکرمﷺ کاوصال ہوگیا۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں پھر زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔مگر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کرزکوٰۃ قبول نہ فرمائی کہ جس کی زکوٰۃ رسول اللہﷺ نے قبول نہ فرمائی ابوبکر کیسے اس سے قبول کرسکتا ہے۔امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں پھر زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایااورزکوٰۃ ردکردی۔ان کے وصال کے بعدامیرالمومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں زکوٰۃ حاضر کی۔مگرآپ رضی اللہ عنہ نے فرمادیا جس کی زکوٰۃ آقاومولا نبی اکرمﷺ نے ردفرمادی۔امیرالمومنین صدیق اکبراورامیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے قبول نہ فرمائی عثمان کیوں کرقبول کرسکتا ہے۔چنانچہ وہ محروم واپس چلا گیااورآپ رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں مرگیا۔(۷)

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۹۸۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۰۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۵۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۴۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۷۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۷۴
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۳۸
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۷۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۶۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۴۳
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکربیروت، ج۴،ص ۲۴۶
☆ لباب النقول فی اسباب النزول ،مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ دارالرشید،بیروت ،ص ۲۴۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۳۶۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۶۳

الارشاد:

ثعلبہ بن حاطب منافق کے ہم نام ایک مخلص صحابی ہیں، یہ بدری حضرت سیدنا ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید انصاری ہیں رضی اللہ عنہ۔ اور یہ شخص جس کے بارے میں یہ آیت اتری ثعلبہ بن حاطب (یا ابی حاطب) ہے۔ اگرچہ یہ بھی اسی قوم سے تھا۔ مگر وہ بدری صحابی ہیں۔ خود زمانہ اقدس حضور پرنور ﷺ میں جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور یہ منافق زمانہءِ خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ میں مرا۔

اللہ تعالیٰ اہل بدر رضی اللہ عنہم کی نسبت فرما چکا:

اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا ہوں۔ (۸)

(۲) ثعلبہ یا حاطب بن ابی بلتعہ کا مال ملک شام میں پڑا تھا۔ جو اسے مل نہ رہا تھا۔ اس نے نذر مانی کہ اگر میرا مال شام سے آ گیا تو میں اس سے صدقہ کروں گا۔ جب اس کا مال ملک شام سے آ گیا تو اس نے صدقہ نہ کیا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (۹)

(۳) ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن قُشَیر بنی عمرو بن عوف قبیلہ سے تھے۔ ایک روز اس قوم کے سردار اکٹھے بیٹھے تھے یہ دونوں ان کے سامنے سے گذرے اور ان کے سامنے قسم کھائی اگر اللہ نے انہیں مال دیا تو یہ خیرات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مال دیا مگر یہ بخیل ہو گئے اور صدقہ و خیرات سے ہاتھ روک لیا۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸، ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۰، ص ۱۴۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۴۴

(۱۰) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۷۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۴۴

(۴) ثعلبہ نے قسم کھائی اگر اللہ نے اسے مال دیا تو وہ ہر حق دار کا حق ادا کرے گا۔اس کا چچازاد بھائی فوت ہوا،اس کی کثیر وراثت کا مالک بن گیا۔مگر اب بخیل بن گیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۱)

(۵) نبتل بن حارث،جد بن قیس،ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن قشیر نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے انہیں مال دار کر دیا تو وہ صدقہ و خیرات کریں گے۔مال دار ہو جانے کے بعد وہ بخیل ہو گئے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۲)

ممکن ہے کہ مذکورہ واقعات قریب قریب واقع ہوئے ہوں اور سب کے جواب میں آیت کریمہ نازل ہوئی ہو۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نذر شرعی کا اسی طرح پورا کرنا واجب ہے جس طرح مانی تھی۔نذر شرعی کا ترک معصیت ہے۔نذر شرعی پوری کرنے کی تاکید قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں بارہا آئی۔ارشاد ربانی ہے۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِاللّٰهِ اِذَاعٰهَدْتُّمْ ...الآية (سورۃالنحل آیت،۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو۔

اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندوں کی تعریف میں فرماتا ہے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِوَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا۝ (سورۃالدھر آیت،۷)

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حضور سید عالم رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ نَذَرَنَذْرًاوسَمَّاهُ فعليه الْوفآءُ ومَنْ نَذَرنَذْرًاولَمْ يُسَمَّهُ فَعلَيْه كَفَّارَةُ يمِيْنٍ(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۴۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴،ص۲۴۹

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص۲۱۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۴۷۲

(۱۳) ☆ رواہ ابوبکر الجصاص بسندہ، ج۳،ص۱۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳،ص۴۷۱

☆ ونحوہ فی نصب الرایۃ، ج۲،ص۳۰۰

جس نے نذر مانی اور اسے بیان کیا اس پر اس کا پورا کرنا واجب ہے اور جس نے نذر مانی اور اس کو بیان نہ کیا تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہے۔(۱۴)

﴿۲﴾ جس نے ایسے امر کی نذر مانی جس میں قُربت (ایسا نیک کام جس میں اللہ تعالیٰ کا قُرب مقصود) ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ایک ہزار روپیہ دے تو اس میں سے پانچ سو اللہ کی راہ میں صدقہ کروں گا، تو ایسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے، یعنی جب اللہ تعالیٰ اسے ہزار روپیہ عطا فرمائے اس میں سے پانچ سو روپیہ صدقہ کرنا واجب ہے۔

اور اگر ایسے امر کی نذر مانی جس میں قُربت نہ ہو یا گناہ کے کام کی نذر مانی مثلاً میں نے منت مانی کہ اس گھر میں داخل ہوں گا یا اللہ کے لئے مجھ پر واجب ہے کہ میں فلاں کو قتل کردوں تو ایسی نذر توڑ کر قسم کا کفارہ دے۔(۱۵)

﴿۳﴾ قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت اوسط درجہ کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا لباس دے یا غلام آزاد کرے یا تین روزے رکھے۔ ان میں اسے اختیار ہے جو صورت ممکن ہو وہ اختیار کرے۔

نوٹ: قسم کے کفارہ کی تفصیل سورہ مائدہ، آیت نمبر ۸۹ کے احکام میں گذر چکی ہے۔(۱۶)

﴿۴﴾ اگر نذر (منت) کو کسی ایسی شرط سے متعلق کرے جس کا موجود ہونا چاہتا ہو، مثلاً یہ کہے اگر فلاں آ گیا یا میں سفر سے واپس آ گیا یا اللہ نے مجھے مرض سے شفا دے دی یا میرا قرض اتر گیا تو مجھ پر اللہ کے لئے روزے رکھنا ہے یا صدقہ کرنا ہے تو ان صورتوں میں نذر پوری کرنا لازم ہے اس صورت میں یہ قسم نہ ہوگی۔

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۱۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۱

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۳

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۱

اور اگر نذر کو ایسی شرط سے متعلق کردے جس کا موجود ہونا نہیں چاہتا، مثلاً یوں کہے اگر میں نے فلاں سے کلام کیا یا گھر میں داخل ہوا تو مجھ پر ایک سال کے روزے رکھنے لازم ہوں گے، تو اس صورت میں یہ قسم کے حکم میں ہے توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ دینا ہوگا۔ (۱۷)

﴿۵﴾ جس شے کی نذر مانی اگر اس کی اصل کی جنس واجب یا فرض ہو تو وہ نذر لازم ہے اس کا پورا کرنا بعینہ واجب ہے مثلاً روزے یا نماز یا صدقہ یا اعتکاف وغیرہ کی نذر مانی۔ چونکہ ان امور کی اصل جنس واجب ہے اس لئے ان کی نذر لازم ہے اور اگر ایسی شے کی نذر مانی جس کی اصل واجب یا فرض نہیں تو یہ نذر لازم نہیں اس کا بعینہ پورا کرنا لازم نہیں۔ مثلاً مریض کی تیمارداری، جنازہ کے ساتھ چلنے، مسجد میں داخل ہونے، پل بنانے، سرائے بنانے، سبیل بنانے، قرآن مجید کی قرأت وغیرہ کی منت مانے تو ان کا بعینہ پورا کرنا لازم نہیں کیونکہ ان کی اصل واجب نہیں۔

(اسی قبیل سے ہے مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے، یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا توشہ یا شاہ عبدالحق رضی اللہ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال الدین بخاری کا کونڈا یا امام جعفر رضی اللہ عنہ کا کونڈا یا محرم کی نیاز یا شربت، یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں۔ مگر یہ کام منع نہیں ہیں۔ کرلے تو بہتر ہے۔ البتہ اس کا خیال رہے کہ ان کے کرنے میں کوئی بات خلاف شرع اس کے ساتھ نہ ملائے۔ مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جس میں کنبہ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے۔ یا چادر چڑھانے میں بعض لوگ تاشے باجے اور ڈھول کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یا مسجد میں چراغ جلانے کے لئے بعض لوگ آٹے کا چراغ

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۸۹

جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال کا ضائع کرنا ہے اور نا جائز ہے۔ مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں۔ مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلاوا دینا، اشتہار شائع کرنا، اعلان کرنا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا، یہ سب باتیں جائز ہیں، البتہ غلط اور جھوٹی روایات کا پڑھنا منع ہے۔ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گناہ گار ہوں گے۔)(۱۸)

﴿۶﴾ کسی ایسے کام کی منت مانی ہو جو گناہ ہو تو منت پوری نہ کریں بلکہ ایسی منت ماننے سے پرہیز کریں، مثلاً علَم اور تعزیہ بنانے، محرم میں بچوں کو فقیر بنانے، مرثیہ کی مجلس کرانے، تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات کی منت سخت جہالت ہے، ایسی منت مانی ہو تو پوری نہ کرے۔

﴿۷﴾ نذر کو شرط کے ساتھ معلق کرنا جائز ہے۔ آیت مبارکہ میں اسی کا بیان ہے کہنے والے نے یہی کہا تھا اگر اللہ نے مجھے اپنے فضل سے مال دیا تو میں اس میں سے صدقہ کروں گا، اللہ تعالیٰ نے کثیر مال دیا تو ان پر صدقہ کرنا اور حق داروں کو حق دینا لازم تھا۔ جو انہوں نے پورا نہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی۔
اسی اصول پر کہا گیا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر میں فلاں شے کا مالک ہوا تو وہ صدقہ ہے یا مجھ پر اس کا صدقہ کرنا لازم ہے۔ شے کے مالک ہوتے ہی صدقہ کرنا لازم ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ اگر اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو فلاں کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے۔ عورت کو فلاں کے گھر میں داخل ہوتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ (۲۰)

﴿۹﴾ منت کو ملک کی طرف سے مضاف کرنے سے منت واقع ہو جاتی ہے اگر چہ ملک فی الحال موجود نہ ہو۔ جب

(۱۸) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱
(۱۹) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۸۸
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۱۱
(۲۰) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۸۹

مِلک ثابت ہوگی منت واقع ہوجائے گی۔ مثلاً اجنبی عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے۔ نکاح کرتے ہی اسے طلاق واقع ہوجائے گی۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ نذر غیر معلق کسی زمانہ، جگہ، روپیہ اور فقیر کے ساتھ خاص نہیں۔ مثلاً منت مانی کہ مجھ پر لازم ہے کہ آج اس فقیر کو یہ روپیہ صدقہ کروں گا، تو کل دوسرا روپیہ کسی اور فقیر کو دے دیا نذر پوری ہوگئی۔ یونہی اگر مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے فقراء پر خیرات کرنے کی منت مانی تو وہیں کے فقراء کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں کے فقراء کو خیرات کردینے سے منت پوری ہوجائے گی۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی بنیاد چونکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے اس لئے ان مسجدوں کو دوسری مسجدوں پر فضیلت ہے۔ اس لئے اگر ان مسجدوں میں سے کسی ایک میں نماز پڑھنے کی منت مانی تو وہیں نماز پڑھنے سے منت پوری ہوگی۔ بخلاف دوسری مسجدوں کے کہ اگر کسی ایک مسجد میں نماز پڑھنے کی منت مانی تو دوسری مسجد میں نماز پڑھنے سے منت پوری ہوجائے گی، خاص اس مسجد میں نماز پڑھنا لازم نہیں۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ نذر، منت لازم ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ نذر ماننے والا نذر کے کلمات کو زبان سے ادا کرے کہ ان کا تلفظ کم از کم خود سُن سکے۔ اگر نذر کے کلمات کو زبان سے ادا نہ کرے بلکہ دل ہی میں سوچے تو نذر لازم نہ ہوگی۔ اسی طرح قرأت، وعدہ، نکاح، طلاق، رجعت، عتاق وغیرہ تلفظ سے ثابت ہوں گے۔ صرف دل میں سوچ لینے سے ان پر حکم ثابت نہ ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۹۸۹
(۲۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱
(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۱

اِنَّ اللہ تجاوز لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسُھَا مَالَمْ تتکلَّمْ بہٖ اَوْ تَعْمَلْ بِہٖ (۲۴)

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل کے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک وسوسوں کو زبان سے بیان نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں (ان پر گرفت نہیں) (۲۵)

﴿۱۳﴾ بغیر ضرورت شرعی وعدہ کی مخالفت کرنا اور وعدہ توڑ دینا حرام ہے، ایسا کرنے سے دل میں نفاق پیدا ہوگا اور ظاہر میں اس کا یہ عمل منافقین کے مشابہ ہوگا۔ اس لئے حتی الامکان وعدہ پورا کرے اور نفاق عملی سے احتراز کرے۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ واجب نفقات اور صدقات کو روک لینا بخل ہے اور بخل حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی ہے۔

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری فی کتاب العتق و الطلاق و الایمان
☆ ورواہ مسلم فی کتاب الایمان
☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الطلاق
☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الطلاق، ج ۱، ص ۱۴۲
☆ ورواہ النسائی فی کتاب الطلاق
☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الطلاق
☆ ورواہ احمد، ج ۳، ص ۲۶۸، ۴۲۵، ۴۷۴، ۴۸۱، ۴۹۱ عن ابی ہریرۃ
☆ ورواہ الطبرانی عن عمران بن حصین / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۵
☆ وبحوالہ معجم لالفاظ الحدیث، ج ۱، ص ۴۰۱

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۴۰
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۷۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۴

(۲۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۱۷

ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۸۰)

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ صدقہ، خیرات، نماز، تمام اعمال خیر اور عبادات کی قبولیت کی شرط ایمان ہے۔ اعمال خیر کا کرنے والا اگر ایمان دار نہیں اس سے وہ اعمال قبول نہ ہوں گے۔ ثعلبہ سے زکوٰۃ حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ اور خلفاء ثلاثہ راشدین سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم نے قبول نہ فرمائی کہ وہ زکوٰۃ کی توہین کر کے کافر ہوگیا تھا۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی توہین کفر ہے۔ ثعلبہ نے دینی فریضہ زکوٰۃ کو جزیہ یا جزیہ کی مثل کہا تھا جو زکوٰۃ کی توہین ہے۔

یادرہے جزیہ غیر مسلموں پر نافذ ہوتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ (۲۹)

(۲۷ ☆۱ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۳
☆۲ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۴۰
☆۳ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۴
☆۴ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۳۶۷

(۲۸ ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۹
تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۷۴
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۳۹
تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴۴

(۲۹ ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰، ص ۱۴۴

﴿۱۷﴾ ہروہ کام جواللہ تعالیٰ نے بندوں پر لازم نہ کیا اگر کوئی بندہ اس کار خیر کو اپنے اوپر لازم کرلے، خواہ وہ کام قولی ہو یا فعلی، اب اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ کارِ خیر اپنے اوپر لازم کرکے پورا نہ کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے مذمت بیان فرمائی۔ ارشاد ربانی ہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ☆

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا، تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی۔ ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے پیدا کی پھر اسے نہ نباہا۔ جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں۔ (سورۃ الحدید آیت ۲۷) (۳۰)

﴿۱۸﴾ صدقات چند قسم ہیں۔

واجبہ اور غیر واجبہ

صدقات واجبہ دو قسم ہیں۔

اول: جن صدقات کو شرع نے لازم کیا ہو، مثلاً زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، بیوی، بچوں اور نادار والدین کا نفقہ وغیرہ۔

دوم: جن صدقات کو انسان خود اپنے اوپر لازم کرلے مثلاً نذر وغیرہ۔

ان دونوں قسم کے صدقات کا ادا کرنا فرض ہے۔

(۳۰) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۴۴۱

صدقات غیر واجبہ مثلاً تعمیر مسجد، مدرسہ، راستہ، پُل، غرباء و مساکین کی امداد، مقروض کو قرضہ سے نجات، وغیرہ اگر چہ کسی مسلمان پر یہ لازم تو نہیں مگر ان کے کرنے والا اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور بندوں کے نزدیک محبوب اور کثیر اجر کا مستحق ہے۔ (۳۱)

﴿۱۹﴾ نفاق قلب میں ہو تو کفر بلکہ کفر سے بدتر ہے اور اگر نفاق عمل میں ہو تو کفر نہیں البتہ معصیت ہے۔ عملی نفاق سے بھی اجتناب لازمی ہے۔ (۳۲)

﴿۲۰﴾ نفاق قلبی کا علم، اللہ تعالیٰ کے بتانے سے نبی اکرم ﷺ کو تھا۔ آپ ﷺ اگر چہ رحمۃ للعالمین ہیں اور لوگوں کے عیب ظاہر نہیں فرماتے تھے، تاہم بعض اوقات ضرورت کی بنا پر آپ ﷺ نے منافقین کا حال بیان فرمایا۔ ان کے نام اور ان کے باپوں کے نام تک بتائے۔

حضور سید عالم ﷺ کے وصال کے بعد اب شرعی احکام میں کوئی آدمی، مومن ہوگا یا کافر۔ دلی کفر یا نفاق کا لحاظ نہ کیا جائے گا اور منافقین جو مسلمانوں کے ساتھ مخلوط ہیں ان سے مومنوں جیسا سلوک ہوگا۔ (۳۳)

﴿۲۱﴾ کسی شخص کے ایمان یا کفر کا اعتبار اس کے خاتمہ پر ہے اور ایام کا اعتبار عواقب (انجام) پر ہے۔ اگر کوئی شخص زندگی بھر مومن رہا مگر اس کی موت کفر پر ہوئی وہ کافر ہے اور اگر کوئی شخص زندگی بھر کافر رہا مرنے سے پہلے اس نے کفر سے توبہ کر لی اب وہ مومن ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۴۰

(۳۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۲۶۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۳، ص ۴۷۰

(۳۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۱۴

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ (۳۴)

بندہ دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ اس کا انجام جنتیوں میں ہے اور کوئی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ انجام کار دوزخی ہے۔ اعمال کا اعتبار انجام پر ہے۔

ثعلبہ کا حال اور اس کی عاقبت نصیحت پذیری کے لئے کافی ہے۔ بندۂ مومن کا فرض ہے کہ وہ زندگی بھر نیک رہے نیکی کرتا رہے۔ نیکوں کے ساتھ رہے۔ اسی طرح اپنے بہتر انجام اور حسن خاتمہ کے لئے کوشاں رہے۔

اے اللہ! اے رب کریم، غفور و رحیم! ہمیں سوء خاتمہ سے محفوظ رکھ اور خیر و عافیت، ایمان و عرفان وایقان کے ساتھ حسن خاتمہ نصیب فرما، صالحین کے زمرے میں داخل فرما اور انہی کے ساتھ حشر فرما۔ آمین (۳۵)

﴿۲۲﴾ بعض گناہ وہ ہیں جن کے مرتکب کی مشابہت منافقین سے ہے۔ تمام گناہوں سے بالعموم اور ان گناہوں سے بالخصوص اپنے دامن کو محفوظ رکھنا فرض ہے۔ جن گناہوں کو منافقین کے عمل سے تشبیہ دی گئی ہے وہ کئی ہیں۔ مثلاً ایسی بات بیان کرے جس کا کذب اسے معلوم ہو، ایسا عہد کرے جس کے پورا کرنے کا عزم اور اعتقاد نہ ہو، خیانت کی خاطر امانت کا انتظار کرے۔ وغیرہ۔ (۳۶)

﴿۲۳﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ جب بھی کوئی تمنا کرے یا رب کریم سے کوئی سوال کرے تو دین و آخرت کی بہتری کی تمنا کرے یہ تمنا اور دعا محبوب و محمود ہے۔ محض دنیا کی تمنا نہ کرے۔ کیا معلوم، اس کا انجام کیسا ہو۔ (۳۷)

(۳۴ ☆ رواہ البخاری عن سہل بن سعد، ج۲، ص۹۷۸
☆ ونحوہ فی الترمذی، ج۲، ص۳۶
☆ ورواہ نحوہ احمد، ج۵، ص۲۲۵
(۳۵ ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۰
(۳۶ ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۸۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۴۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۴۵
(۳۷ ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۱۱

☆☆☆☆☆

باب(۲۰۰):

منافق کی نماز جنازہ

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَلَاتُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِہٖ ۔ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِہٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ☆ (سورۃالتوبہ آیت ۸۴)

اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

حل لغات:

"وَلَاتُصَلِّ": صَلٰوۃٌ مصدر سے نہی کا صیغہ ہے۔ صَلٰوۃ کا معنی دعا، استغفار، اس سے مراد نماز جنازہ ہے۔ کافر میت پر نماز جنازہ پڑھنے سے روکا گیا ہے۔(۱)

"مِنۡهُمۡ": ھُمۡ ضمیر کا مرجع منافقین ہیں۔ چونکہ ان آیات میں منافقین کے کرتوت بیان ہوئے ہیں۔

"اَبَدًا": بمعنی ہمیشہ۔ اگر اس کا تعلق مَاتَ سے ہو تو اس کا معنی ہوگا: کافر ہمیشہ کے لئے مر چکے ہیں۔ قبر میں یا حشر میں ان کا زندہ ہونا عذاب پانے کے لئے ہوگا گویا وہ زندگی بھی ان کے لئے وبال ہوگی۔

اور اگر اس کا تعلق " وَلَاتُصَلِّ " سے ہو تو اس سے مراد یہ ہے ہمیشہ کے لئے منافقین کا نماز جنازہ نہ پڑھا

(۱) تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۸۰

جائے۔(۲)

"**وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ**": قیام سے مراد کھڑا ہونا یا کسی کام میں مشغول ہونا ہے۔آیت کا معنی یہ ہے کہ کسی منافق کی قبر پر دفن کے وقت یا بعد دفن زیارت کے لئے کھڑا ہونا منع ہے۔یا کسی منافق کو قبر میں دفن کرنے کا انتظام نہ کرو۔بلکہ اسے گڑھے میں دبا کر اس پر مٹی ڈال دو۔(۳)

"**وَهُمْ فٰسِقُوْنَ**": اور وہ حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔کفر کے بعد فسق سے ان کی مذمت کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ بعض کافر مروت والے ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کو ایذا نہیں دیتے مگر یہ منافق مسلمانوں کی ایذا رسانی پر آمادہ رہتے ہیں۔دھوکا، فریب، جھوٹ وغیرہ ان کی صفت ہے۔(۴)

شانِ نزول:

یہ آیت عبداللہ بن اُبَی بن سلول رئیس المنافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔محدثین اور مفسرین نے قدرے اختلاف کے ساتھ اس بارے میں متعدد روایات بیان فرمائی ہیں۔سب کا عمدہ خلاصہ یہ ہے۔

---

(۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۷۶

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۷۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۳

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۳۷۷

(۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۲۱۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۲۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶، ص۱۵۳

عبداللہ بن ابی ابن سلول پر جب موت کے آثار نمودار ہوئے تو اس نے حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کو بلوا بھیجا، اور عرض کی حضور! مجھے اپنی وہ قمیص عطا فرمائیں جو آپ کے جسدِ اطہر کے ساتھ ملی ہے۔ تاکہ میں اس کا کفن بنالوں اور آپ میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ حضور انور ﷺ کے جسدِ اطہر پر اس وقت دو قمیصیں تھیں۔ آپ کا شانۂ اقدس پر تشریف لائے اور آپ نے اوپر والی قمیص اس کے لئے بھیج دی۔ اس نے واپس کر دی اور عرض کی کہ اپنے جسدِ اطہر سے ملی ہوئی قمیص عطا فرمائیں۔ کچھ وقت بعد جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا حاضر ہوا۔ ان کا نام بھی عبداللہ تھا۔ یہ مخلص صحابی تھے۔ انہوں نے حضور سے قمیص مانگی آپ دینا چاہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ جس کے لئے اپنی مبارک قمیص عطا فرما رہے ہیں وہ ایسا، ایسا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے عمر! میری قمیص اسے فائدہ نہ دے گی کہ وہ منافق تھا مگر مجھے امید ہے کہ اس کی برکت سے ان شاء اللہ ایک ہزار منافقین مخلص مومن بن جائیں گے''۔

عبداللہ منافق کی میت تیار ہو جانے پر اس کی نماز جنازہ پڑھانے تشریف لے گئے۔ جب آپ مصلّی پر تشریف فرما ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ منافق ہے بلکہ منافقوں کا سردار ہے حضور اس کی نماز جنازہ کیوں پڑھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''ابھی تک اللہ تعالیٰ نے مجھے منافقین کی نماز جنازہ یا دعائے مغفرت سے منع نہیں فرمایا۔ یہ فرمایا ہے کہ اگر ستّر بار بھی آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے ہم نہ بخشیں گے۔ اگر میں جانتا کہ ستر بار سے زیادہ دعا کرنے سے اس کی بخشش ہو جائے گی تو زیادہ دعا کرتا''۔

بہر حال حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ گھر واپس تشریف لائے۔ جب اسے دفن کرنے لگے تو آپ دوبارہ تشریف لے گئے اس وقت وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی میت نکلوائی اور اپنی نیچے والی قمیص پہنا دی اور لعابِ دہن مبارک اس کے منہ میں ڈالا۔ پھر اسے دفن کر دیا گیا۔ باقی منافقین جو اس کے پیرو تھے، یہ سب واقعات دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ رئیس المنافقین بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے تبرک

طلب کرتا ہے۔ دیگر منافقین نے بھی دیکھا کہ حضور انور ﷺ کو ستانے والا موذی دشمن بھی حضور سے جو گذارشات کر رہا ہے آپ اسے قبول فرما رہے ہیں۔ یہ سوچ کر قبیلہ بنی خزرج کے ایک ہزار منافقین نے نفاق سے سچی توبہ کر لی۔

اس کے بعد آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور انور ﷺ اور آپ کے تمام متبعین کو قیامت تک منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے پڑھانے سے منع فرما دیا۔ نیز ان کی قبر پر کھڑے ہونے، ان کے لئے دعائے مغفرت سے بھی منع فرما دیا گیا۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ یعنی اگر چند مسلمان ادا کرلیں تو باقی مسلمانوں کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی اور اگر کوئی مسلمان بھی ادا نہ کرے تو تمام مسلمان گناہ گار ہوں گے۔

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۳، ص ۱۴۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۱۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۵۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۶۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۸۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ص ۲۲۹

نماز جنازہ کی فرضیت کا ثبوت احادیث صحیحہ کثیرہ، حضور نبی انور ﷺ کی مواظبت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عملِ متواتر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے تمام مسلمانوں کے اجماع سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اگرچہ چند آیات کریمہ میں نماز جنازہ کا اشارہ ملتا ہے مگر وہ اس بارے میں صریح الدلالۃ نہیں۔

حضور انور شفیع اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْف : يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَالَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَادَعَاهُ ، وَيُشَمِّتُهٗ اِذَاعَطَسَ ، وَيَعُوْدُهٗ اِذَامَرِضَ ، وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهٗ اِذَامَاتَ ، وَيُحِبُّ لَهٗ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (٦)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہیں۔

جب اسے ملے تو سلام کرے۔

جب وہ بلائے تو حاضر ہو۔

جب وہ چھینک مارے تو چھینک کا جواب دے۔

جب وہ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے۔

جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (٧)

﴿٢﴾ نماز جنازہ کے جواز کے لئے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ...... الحدیث (٨)

---

(٦) ☆ رواہ الترمذی فی کتاب الادب
☆ ورواہ ابن ماجه ،ص ١٠٥
☆ ورواہ احمد ،ج ١ ،ص ٨٩ ،ج ٣،ص ٦٨ ،عن علی
(٧) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ٣،ص ١٤٤
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور ،ص ٢٧٤
(٨) ☆ رواہ ابونعیم فی الحلیه والطبرانی عن ابن عمر ،بحواله کنز العمال ،ج ١٥ ،ح ٤٢٢٦٤

ہر مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھو۔

لہٰذا کافر، منافق کی نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

آیت مبارکہ زیب عنوان نے اس کی صراحت فرمادی۔ نماز جنازہ میت کی مغفرت کے لئے پڑھا جاتا ہے اور کافر میت مغفرت کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اگر چہ اس کا ولی مسلمان ہو۔(۹)

﴿۳﴾ جس طرح کافر میت کی نماز جنازہ جائز نہیں اسی طرح اس کے لئے دعائے مغفرت بھی ناجائز و حرام ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ کسی مسلمان میت کی نماز جنازہ ترک نہ کی جائے مرنے والا خواہ صالح ہو یا گناہ کبیرہ کا مرتکب۔ فاسق و فاجر ہو یا عادل۔ ہر صحیح العقیدہ مومن کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَصَلُّوْا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ (۱۱)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۴۷۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص ۱۵۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۵۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۹۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸

(۱۱) ☆ رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ /بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۷۳

ہر عادل اور فاجر (فاسق) کی اقتدا میں نماز پڑھ لو اور ہر عادل اور فاسق کی نماز جنازہ پڑھ لو اور ہر عادل اور فاسق حاکم کے ساتھ جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ (۱۲)

﴿۵﴾ اسلام کا باغی، ڈاکو اور بدعقیدہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ نماز جنازہ میں چار تکبیریں قائم مقام چار رکعت کے ہیں۔ تکبیریں اس سے نہ زائد ہیں نہ کم۔ جن احادیث میں تکبیروں کی کمی بیشی مروی ہے وہ منسوخ یا مؤول ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کا آخری عمل نماز جنازہ میں چار تکبیر تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَبَّرَ اَرْبَعًا (۱۴)

نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی دعوت پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس امر پر اجماع فرمایا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ (۱۵)

﴿۷﴾ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثناء، دوسری تکبیر کے بعد حضور شافع یوم النشور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام اور تیسری تکبیر کے بعد میت اور تمام مومنین کے لئے دعا ہے۔ اس نماز میں قرأت نہیں۔ (۱۶)

﴿۸﴾ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام میت کے سینے کے مقابل میں کھڑا ہو۔ کیونکہ سینہ موضع قلب ہے اور اس

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۲
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۱
(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عطاء، ص ۱۰۹
(۱۵) ☆ شرح معانی الاثار للطحاوی، مطبوعہ ایچ. ایم. سعید کمپنی، کراچی، ج ۱، ص ۳۳۳،
(۱۶) ☆ ابو داؤد، ج ۲، ص ۱۰۰
☆ ابن ماجہ، ص ۱۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۲۲۲

میں نورِ ایمان ہے۔ موضع قلب کے مقابل کھڑا ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ ایمان کی برکت سے اس کی شفاعت ہوگی۔ (۱۷)

﴿۹﴾ نمازِ جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد میت کے لئے دعا مانگنا جائز بلکہ مسنون ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاصَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْالَهُ الدُّعَاءَ (۱۸)

جب تم میت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو پھر اس کے لئے اخلاص سے دعاء کرو۔

ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس نماز میں شامل نہ ہو سکے۔ جب وہ آئے تو دوسری مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھنا چاہا۔ اس پر سید عالم رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلصَّلَاۃُ عَلَی الْجَنَازَۃِ لَاتُعَادُ وَلٰکِنْ اُدْعُ لِلْمَیِّتِ وَاسْتَغْفِرْلَهُ

نمازِ جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی۔ البتہ تم میت کے لئے دعا مانگو اور اس کے لئے بخشش چاہو۔ (۱۹)

ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ایک نمازِ جنازہ نہ پڑھ سکے۔ جب یہ حاضر ہوئے تو انہوں نے میت کے لئے صرف دعا کی۔ (۲۰)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ سے رہ گئے۔ جب یہ حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اگر میرے آنے سے پہلے تم نمازِ جنازہ پڑھ چکے ہو تو دعا میں مجھے شریک کرلو۔ (۲۱)

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۷۸

(۱۸) ☆ رواہ ابوداؤد، ج۲، ص ۱۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ، ص ۱۰۹

☆ ورواہ ابن حبان، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ج۷، ص ۳۴۶ (حدیث نمبر ۳۰۷۶، ۳۰۷۷)

(۱۹) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع. تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت جلد اول صفحہ ۳۱۱

(۲۰) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، جلد اول، ص ۳۱۱

(۲۱) ☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع. تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، جلد اول، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۲۲

﴿۱۰﴾ کافر کی میت پر یا قبر پر کھڑا ہونا، اس کی تعظیم کرنا یا قبر کی زیارت کرنا یا زیارت کے لئے جانا منع ہے۔ مسلمان کو اس سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مسلمان کی میت یا دفن کرتے وقت قبر پر کھڑا ہونا جائز بلکہ سنت ہے۔ اسی طرح مسلمان کی قبر کی زیارت کے لئے جانا جائز ہے۔ مسلمان میت کو دفن کرنے کا انتظام کرنا اور اس میں شامل ہونا جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ جب تک مسلمان میت کو دفن کیا جائے قبر کے پاس کھڑا رہے کہ یہی سنت ہے۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کی مغفرت کی دعا کرنا سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے منکر نکیر کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ (۲۴)

---

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۲، ص۳۷۸
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص۱۶۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۳، ص۴۸۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۰، ص۱۵۵
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۳۷۷

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳، ص۱۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیة بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶، ص۱۵۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۶۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۶۷
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص۱۶۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۳، ص۴۸۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵، ص۳۷۷

(۲۴) ☆ رواه ابوداؤد عن عثمان بن عفان، ج۲، ص۱۰۳

نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے، اور آپ فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا مانگو اور اس کی ثابت قدمی کا رب سے سوال کرو کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے۔

دفن کے بعد قبر پر ذکر الٰہی سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

صحیح حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: خَرَجْنَامَعَ رَسُوْلِ اللهِ یَوْمًااِلٰی سَعْدِبْنِ مَعَاذٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ، قَالَ: فَلَمَّاصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَسُوِّیَ عَلَیْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَبَّحْنَاطَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَفَکَبَّرْنَا، فَقِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ کَبَّرْتَ، قَالَ: لَقَدْتَضَایَقَ عَلٰی هٰذَاالْعَبْدِالصَّالِحِ قَبْرُہٗ حَتّٰی فَرَّجَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ(۲۵)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ وہاں گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کو قبر میں اتارا گیا اور ان کی قبر کی مٹی برابر کر دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے سُبْحَانَ اللهِ کہا اور ہم نے بہت دیر تک سُبْحَانَ اللهِ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے اَللهُ اَکْبَرُ کہا اور ہم نے بھی اَللهُ اَکْبَرُ کہا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے سُبْحَانَ اللهِ اور اَللهُ اَکْبَرُ کس لئے کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی۔ (ہماری تسبیح وتکبیر کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے اس پر کشادگی کر دی''۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کی تنگی تسبیح وتکبیر سے کشادگی میں بدل گئی۔ اذان میں تکبیر، شہادتین، ذکر الٰہی ہوتا ہے یقیناً اس کی برکت سے قبر کی تنگی کشادگی میں بدل سکتی ہے اور منکر نکیر کے سوالوں کا جواب اذان میں ہے۔ اذان میت کو جواب یاد کرا دیتی ہے۔ اسی لئے قبر پر اذان دینا مستحسن ہے۔ فرض، واجب نہیں۔

---

(۲۵) رواہ احمد عن جابر بن عبداللہ، ج ۳، ص ۳۶۰

اس لئے کبھی کبھی قبر پر اذان دے لینا میت کے لئے فائدہ مند ہے۔(۲۶)

﴿۱۳﴾ اجنبی میت کے ایمان کے بارے میں دریافت کر لینا جائز ہے۔ایسا نہ ہو کہ کہیں کافر میت کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے مدینہ طیبہ کے منافقوں کے نام مع ولدیت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتادیئے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی میت آتی تو آپ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع کرتے۔ اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنازہ کی تیاری کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی جنازہ میں شمولیت اختیار فرماتے ورنہ نماز جنازہ میں شرکت نہ فرماتے تھے۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ کافر مرنے کے بعد بھی اہانت کے لائق ہے۔اسی لئے کافر میت کو بطریق مسنون غسل نہ دیا جائے۔ بلکہ نجاست دور کرنے کی طرز پر اس پر پانی بہادیا جائے۔اور قبر مسنون کی بجائے اسے گڑھے میں دبایا جائے۔ اسے کفن مسنون نہ دیا جائے بلکہ اس کی شرمگاہ پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ مومن زندہ بھی لائق تعظیم وتکریم ہے اور مرنے کے بعد بھی،مومن کی قبر کی زیارت میں اس کی تعظیم ہے۔کافر زندہ مردہ تعظیم کے لائق نہیں۔اسی وجہ سے کافر کی قبر کی زیارت جائز نہیں۔

حضور سید الطاہرین امام المطہرین سید الکونین نبی الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا موحدہ مومنہ ہیں۔آپ کے نورِ نظر لختِ جگر امام

---

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۲۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۵۵

☆ تفسیر زادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۴۸۱

(۲۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۴۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۳

(۲۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۵۳

المرسلین ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی قبرانور کی زیارت کی اجازت باذن رب قدیر وکریم جل وعلا سے طلب فرمائی۔ رب کریم نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمادی۔ آپ ﷺ نے باذنِ الٰہی اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی زیارت فرمائی۔ یہ امر اس بات کی قوی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما مومن ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ نے اپنے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لا کر صحابیت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِسْتَأْذَنْتُهُ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِی ...... الحدیث (۲۹)

میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت رب سے طلب کی تو رب نے اجازت عطا فرمادی۔

بندۂ مومن کے لئے لازم اور اشد لازم ہے کہ اپنے آقا و مولیٰ سید عالم نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان میں ذرہ برابر شک نہ کرے اور ان کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال نہ کرے۔ ایسا کرنے سے نبی کریم ﷺ کو ایذا ہوگی اور آپ ﷺ کو رسانی سے رب کریم کو ایذا پہنچانا ہے۔ رب کریم جل وعلا اس سے محفوظ فرمائے آمین۔ (۳۰)

﴿۱۶﴾ آثارِ انبیاء و مرسلین و صالحین، مقاماتِ مقدسہ اور اشیائے متبرکہ سے تبرک حاصل کرنا شریعت مطہرہ میں محبوب و مطلوب ہے۔ تبرک سے کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حضور انور نبی اکرم ﷺ کی قمیص مبارک اور لعابِ دہن سے عبداللہ بن ابی منافق کی قوم کے ایک ہزار منافقین کو اخلاص اور ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ ماءِ زمزم شریف سے لاتعداد کو روحانی شفاء ملی۔ قرآن مجید کی کتابت اور اس کے نقوش روحانی و جسمانی امراض کی شفا کا باعث ہیں۔ ایک موقعہ پر حضور سید عالم ﷺ کی اجازت سے حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال اتارے اور انہیں آپ ﷺ کے حکم سے حاضرین میں بطور تبرک تقسیم کیا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ

---

(۲۹) رواہ مسلم فی کتاب الجنائز ورواہ ابو داؤد فی کتاب الجنائز
ورواہ النسائی فی کتاب الجنائز ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الجنائز ورواہ احمد فی مسندہ

(۳۰) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۰، ص ۱۵۵

والسلام کے پیراہن مبارک کو دھو کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مریضوں کو شفایابی کے لئے عطا فرماتے تھے۔سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال مبارک ان کے کفن میں بلکہ منہ میں رکھے جائیں کہ اس سے حساب کتاب اور منکر نکیر کے سوالات و جوابات میں آسانی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان میت کے کفن میں الفی پر کلمہ طیبہ لکھ دیا جاتا ہے کہ اس کی برکت سے میت کے برزخ کے منازل و مراحل آسان ہو جائیں۔ یہ جائز و مستحسن ہے۔(۳۱)

﴿۱۷﴾ سیدنا و مولانا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کی امت میں مُلْھَم اور مُحدَّث ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اپنی منشا ان کے دل میں القا فرماتا ہے اور جو یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے موافق وحی نازل فرما دیتا ہے۔ان کی خواہش حکم الٰہی بن کر نازل ہوتا ہے۔

منافقین کی نماز جنازہ کا عدم جواز،عورتوں کا حجاب،قیدیوں سے فدیہ لینا،شراب کی حرمت،تحویل قبلہ وغیرہ متعدد احکام ان کی رضا و منشا کے مطابق نازل ہوئے۔

امت مرحومہ پر ان کا احسان عظیم ہے۔مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ ان کی تعظیم بجالائیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں جو مقام قرب حاصل ہے اس کے مطابق ان کی عزت کریں۔(۳۲)

---

(۳۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۲۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۲۱۰

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۳،ص۹۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۴۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸،ص۲۲۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲،ص۱۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص۳۷۷

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸،ص۲۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطابع قاہرہ ازہر،ج۱۶،ص۱۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۲۱۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۴۸۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۵،ص۳۷۷

﴿۱۸﴾ جھوٹ، نفاق، دھوکا، فریب اور مکر ایسے قبیح جرم ہیں کہ سابقہ تمام ادیان میں بھی یہ حرام رہے۔ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ ان قبیح جرائم سے اپنے دامن کو پاک رکھے۔ (۳۳)

☆☆☆☆☆

(۳۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۶۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۲۲

☆☆☆☆☆

باب(۲۰۱):

﴿معذور لوگ جہاد میں شرکت سے مستثنیٰ ہیں﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَیۡسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الۡمَرۡضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ مَا یُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ؕ مَا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆ وَّلَا عَلَی الَّذِیۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡکَ لِتَحۡمِلَہُمۡ قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُکُمۡ عَلَیۡہِ ۪ تَوَلَّوۡا وَّاَعۡیُنُہُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوۡا مَا یُنۡفِقُوۡنَ☆ (سورۃالتوبہ آیات ۹۱، ۹۲)

ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور ان پر جنہیں خرچ کا مقدور نہ ہو جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ۔ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔ اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا۔

حل لغات:

"اَلضُّعَفَآء": ضَعِیْفٌ کی جمع ہے۔ضعیف وہ شخص ہے کہ کمزوری خِلقی (پیدائشی) طور پر اس کو لازم ہو۔ وہ جہاد میں جانے سے معذور ہے۔ مثلاً اندھا، پرانی مرض والا، بوڑھا، بچہ، عورت وغیرہ۔(۱)

"اَلْمَرْضٰی": مَرِیْضٌ کی جمع ہے، مریض وہ ہے جس کے بدن میں بیماری طاری ہو، خواہ وہ زائل ہونے والی ہو یا زائل نہ ہونے والی ہو۔ کسی نوعیت کا ایسا مرض جو بوجہ مرض جہاد میں نہ جا سکتا ہو۔(۲)

"وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ": اور وہ جو جہاد میں جانے کے لئے زادِراہ کا مقدور نہیں رکھتے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی نقص نہیں۔ نہ ضعف نہ بیماری، بلکہ خارجی سبب (فقر) کے باعث جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے۔(۳)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۶۰

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ص۱۸۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ص۳۸۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۶۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۷۳

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۸۱

" **حَرَجٌ** ": تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے: شک، تنگی اور گناہ۔

اس آیت میں حرج سے مراد گناہ ہے۔(۴)

" **نَصَحُوْا** ": عمل کو خالص کرنا۔اسی سے ہے توبۃالنصوح ۔یعنی سچی اور خالص توبہ۔اخلاص،صدق،مشورہ، عمل۔

ایسے قول یا فعل میں کوشش کرنا جس میں اس کی اپنی بہتری ہو۔(۵)

" **اَلْمُحْسِنِیْنَ** ": مُحْسِنٌ کی جمع ہے بمعنی احسان کرنے والے۔

احکام شرع دو نوع کے ہیں. حَسَنٌ اور قَبِیْحٌ

حَسَنٌ وہ شے ہے جس کے کرنے سے شرع نے نہ روکا ہو اور اس کا کرنا جائز اور ثواب کا موجب ہو۔

اور قَبِیْحٌ وہ فعل ہے جس کے کرنے پر عذاب،عقاب یا عتاب لازم ہو۔(٦)

---

(۴) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۱۱۳

☆ الفروق اللغویۃ ،از ابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ص ۱ ۴ ۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی،ص ۱۱۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱،ص ۶۳

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الحوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳،ص ۴۹۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۱۶۳

☆ انوارالتنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۴۴۳

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ص ۳۸۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۷۳

(۵) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲،ص ۱۲۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی،ص ۴۹۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸،ص ۲۲۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵،ص ۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۷۳

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲،ص ۹۹۵

محسنین وہ ہیں جو ایسا کام کرتے ہیں جو شریعت میں جائز اور مباح ہو اور افعال قبیحہ سے اپنے دامن کو محفوظ رکھتے ہیں۔

"**سَبِیْلٍ**": بمعنی راہ، اس سے مراد عقوبت کی راہ ہے۔

محسنین وہ ہیں کہ ان پر کسی طرح سے عقوبت راہ نہیں پاتی، یعنی محسنین گناہگار نہیں۔(۷)

"**اِذَامَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ**": اے محبوب! جب وہ آپ کے حضور حاضر ہوں اس غرض سے کہ آپ ان سواری کے محتاجوں کو سواری عطا فرمائیں تا کہ یہ اس پر سوار ہو کر جہاد میں شریک ہو سکیں۔

اگر چہ آیت مبارکہ میں سواری کا ذکر ہے مگر اس سے مراد ہر نوع کا زادِ راہ ہے جس کی جہاد میں ضرورت ہو۔(۸)

"**اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ**": اَعْیُنٌ جمع ہے عَیْنٌ کی بمعنی آنکھ۔ تَفِیْضُ، فَیْضٌ سے بنا ہے، بمعنی بہنا، کثرت سے ہونا، وادی کے کنارے سے بہنا، جاری ہونا، برتن کا بھر جانا یہاں تک کہ وہ کناروں سے اچھل جائے، مقرب بندۂ خدا کا سینہ جب اسرار الٰہی سے بھر جائے اور پھر اسرار و رموز اس کے سینے سے چھلک کر مسترشدین کے دلوں پر پڑیں۔ اسی کا نام فیض اور فیضان ہے۔(۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۲۲۷
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۸۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۸۴

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص۹۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص۲۲۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص۱۵۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص۴۸۵

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۹۵۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص۳۶۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۳۸۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۱۵
☆ الفروق اللغویۃ ،ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۳۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۵،ص۷۱

آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں مگر مبالغہ کے لئے کہا گیا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔اس سے شدید غم کا اظہار مقصود ہے۔(۱۰)

شان نزول:

ان آیات مبارکہ کے شان نزول میں متعدد واقعات مروی ہیں۔ممکن ہے کہ ان سب واقعات کے پیش نظر یہ آیات نازل ہوئی ہوں۔

(۱) جب سورۃ برأت میں جہاد کی ترغیب کی آیات نازل ہوئیں اور ساتھ ہی ان پر عتاب کی آیات نازل ہوئیں جو بغیر عذر شرعی جہاد سے پہلوتہی کرتے رہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی ان آیات کو لکھ رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حاضر ہوئے وہ عرض گذار ہوئے۔یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں معذور ہوں میرے متعلق کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۱)

(۲) یہ آیت حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد میں شرکت سے حقیقی طور پر معذور تھے۔ (۱۲)

(۳) یہ آیت حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جو جہاد میں شمولیت سے حقیقی طور پر معذور

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی؛ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۹۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۲۳۰

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰،ص ۱۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۸۵

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۲۶۱

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۹۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۲۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۳۸۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۶۳

تھے۔(۱۳)

(۴) سات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ان سات حضرات کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ایک روایت کے مطابق یہ قبیلہ بنی مُقَرِّن کے سات حقیقی بھائی ہیں۔یہ سب صحابی ہیں۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی پوری جماعت میں یہ اعزاز صرف انہیں حاصل ہے کہ سات بھائی صحابی ہوں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت نعمان، حضرت مَعْقل، حضرت عَقِیل، حضرت سُوَید، حضرت سناں، حضرت عبداللہ اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہم۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ سات حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سات مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆ حضرت سالم بن عُمَیر رضی اللہ عنہ، بنی عمرو بن عوف سے۔

☆ حضرت عَلِبَّہ بن زید رضی اللہ عنہ، بنی حارثہ کا بھائی۔

☆ حضرت ابو یعلی عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ۔ بنی مازن بن نجار سے۔

☆ حضرت عَمرو بن الحُمّام رضی اللہ عنہ، بنی سلمہ سے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی، یا عبداللہ بن عمرو مزنی، رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ھَرمی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، بنی واقف کا بھائی۔

☆ حضرت عرباض بن ساریہ فزاری رضی اللہ عنہ

ایک تیسری روایت کے مطابق ان سات حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆ حضرت معقل بن یسار

☆ حضرت صخر بن خنساء

(۱۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص۲۲۸

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۸۲

☆ حضرت عبداللہ بن کعب انصاری

☆ حضرت سالم بن عمیر

☆ حضرت ثعلبہ بن غنمہ

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل

☆ اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہم۔

یہ سات صحابہ (باختلاف روایات) غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضور انور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمیں جہاد میں شرکت کا بہت شوق ہے مگر ہمارے پاس زادراہ نہیں، نہ سواری کا جانور، ہمیں کم ازکم پرانے جوتے اور پیوند لگے موزے مل جائیں تاکہ ہم پہن کر پیدل سفر کر کے غزوہ میں شامل ہو جائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرے پاس وہ کچھ نہیں جو تمہیں دے دوں، شدت غم سے یہ حضرات روتے ہوئے واپس ہوئے۔ سیرت میں ان کا لقب ''بــکّـاؤُون،، (رونے والے) ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱۴)

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۹۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۸۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۸۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۴۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۶۱

☆ لباب النقول فی اسباب النزول ،مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ دار الرشید،بیروت ،ص۲۵۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۵۹

(۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری اوران کے ساتھی (رضی اللہ عنہم) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سفر جہاد کے لئے سواریاں طلب کیں۔ اتفاق سے، اس وقت حضور پرنور ﷺ کسی پر ناراض تھے۔ طبیعت مبارکہ پر کبھی کبیدگی کے آثار تھے۔ اس حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''خدا کی قسم، میں تم کو سواری نہ دوں گا''۔ یہ حضرات روتے ہوئے لوٹے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے انہیں واپس بلوایا اور بہترین اونٹ عطا فرمائے۔ اس پر انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ابھی آپ ﷺ نے عطا نہ فرمانے کے لئے قسم یاد فرمائی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان شاء اللہ! ہم اگر کسی اچھے کام نہ کرنے کی قسم یاد فرمایا کریں گے تو قسم توڑ کر وہ کام کریں گے اور کفارہ ادا کر دیا کریں گے۔''

ان کے جانے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس اونٹ آئے یا آپ ﷺ نے قرض لے کر انہیں مہیا فرمائے۔ (۱۵)

(۶) قبیلہ جہینہ، مزنیہ اور بنو عذرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (۱۶)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۸۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ [illegible]

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۸۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۴۸۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۶۱

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشد، بیروت، ص۲۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ص۳۸۶

(۱۶) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۴۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص۴۷۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۰، ص۱۵۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۷۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آفت زدہ، بچے، بڑھاپے سے کمزور، اندھے لنگڑے، بچے، عورتوں اور جہاد کا زادِ راہ نہ پانے والے پر جہاد میں جانا فرض نہیں۔ یہ افراد معذور ہیں۔ اگر یہ جہاد کے لئے نہ نکلیں تو ان پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں۔ بشرطیکہ یہ لوگ حق کو پہچانیں، اولیائے حق سے محبت کریں، حق کے دشمنوں سے بغض رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں مشغول رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حقوق ادا کرتے رہیں۔ مسلمانوں اور مسلمان حاکموں کی نافرمانی سے بچتے رہیں۔

قرآن مجید کی آیات نے صراحت اور قطعیت کے ساتھ اس پر دلالت فرمادی ہے۔ احادیث طیبہ صحیحہ صریحہ میں اس کا بیان موجود ہے۔ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ (وفی روایۃ قالھا ثلثًا) قُلْنَا لِمَنْ قال: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ (۱۷)

دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔ حضور آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلمہ تین مرتبہ دہرایا (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: کس کے لئے خیر خواہی ہو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے حاکموں اور عام مسلمانوں کے لئے (خیر خواہی دین ہے)۔ (۱۸)

---

(۱۷) ☆ رواہ مسلم عن تمیم الداری، ج ۱، ص ۵۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۲، ص ۹۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۸۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۴۸۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۶۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۶۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۷۲

﴿۲﴾ جن افراد پر جہاد کے لئے نکلنا فرض نہیں اور وہ معذور ہوں یہ اگر جہاد کے لئے نکلیں اور جہاد میں شامل ہوں تو ان کے لئے عزیمت ہے۔ ان کے لئے دہرا ثواب ہے۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی ہیں۔ معذور ہیں۔ غزوۂ احد میں شامل ہوئے۔ جھنڈا تھامے رکھا۔ دشمن نے وار کر کے ان کا دایاں بازو شہید کر دیا۔ جھنڈا انہوں نے بائیں بازو میں پکڑ لیا۔ دشمن نے اسے بھی تلوار کے وار سے علیحدہ کر دیا۔ پھر جھنڈا ٹوٹے ہوئے بازوؤں اور سینہ سے تھام لیا۔ اسی حالت مین وہ شہید ہوئے۔

حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ نقیب الانصار لنگڑے صحابی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت دے دی۔ لیکن اس کے باوجود جہاد میں یہ کہہ کر شامل ہوئے کہ میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں جاؤں گا۔

اسی طرح ایک معذور اور لاغر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جو دو آدمیوں کے سہارے چل رہا تھا۔ جہاد میں وہ پہلی صف میں کھڑا ہوا۔

اس طرح کے کثیر واقعات اس امر کی دلیل ہیں کہ معذور جسے جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت ہے اگر جہاد میں شامل ہوں تو جائز اور عزیمت ہے۔ (۱۹)

﴿۳﴾ ہر وہ جو کسی تکلیف شرعی سے عاجز ہو اس سے تکلیف شرعی ساقط ہے۔ معذور سے کبھی تکلیف شرعی کا بدل ساقط

بقیہ (۱۸) مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲، ص ۲۷۲

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج ۳، ص ۴۸۵

تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۰، ص ۱۵۹

التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۳

تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۵، ص ۳۸۳

الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔ ج ۴، ص ۲۶۱

(۱۹) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۸، ص ۲۲۲

تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت۔ ج ۵، ص ۸۵

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۱۶، ص ۱۲۰

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۲، ص ۲۰۱

فعل ہوتا ہے اور کبھی بدلِ ساقط محض عزم ہوتا ہے۔ مثلاً نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ سے عاجز کے لئے اس کا بدلِ ساقط اشارہ فعل ہے۔ اور جہاد میں جانے سے معذور کے لئے بدل ساقط محض یہ عزم ہے کہ اگر طاقت میسر ہو تو جہاد میں شرکت کروں گا۔

عجز جہتِ قوت سے ہو یا جہتِ مال سے۔ دونوں طرح برابر ہیں۔ عاجز و معذور سے تکلیف شرعی کے سقوط کے بارے میں رب کریم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ۔ ......الآیۃ (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۶)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ اِلَّا مَآ اٰتٰـھَا ۔ ......الآیۃ (سورۃ الطلاق آیت، ۷)

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔

معذور اور عاجز سے اللہ تعالیٰ نے تکلیف شرعی اٹھادی ہے۔ وہی فرماتا ہے۔

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ ۔ ......الآیۃ

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک۔ (سورۃ الفتح آیت، ۱۷۔ سورۃ النور آیت، ۶۱)

معذور سے تکلیف شرعی کا بدلِ ساقط عزم بالجزم بھی ہوسکتا ہے۔ حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

لَقَدْ تَرَکْتُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَاسِرْتُمْ مَسِیْرًا وَّلَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ وَّلَا قَطَعْتُمْ مِّنْ وَّادٍ اِلَّا وَھُمْ مَّعَکُمْ فِیْہِ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَکُوْنُوْنَ مَعَنَا وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ ، قَالَ: حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ (۲۰)

(۲۰) ☆ رواہ ابوداؤد عن انس، ج ۱، ص ۳۴۷

☆ ونحوہ رواہ مسلم عن جابر، ج ۲، ص ۱۴۱

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الجہاد

تم نے مدینہ طیبہ میں چند جماعتیں ایسی چھوڑیں ہیں کہ جہاں تم نے کوئی سفر کیا اور جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور وادی طے کی وہ تمہارے ساتھ رہے (باوجود اس کے کہ وہ مدینہ میں مقیم رہے) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ ہمارے ساتھ کیسے رہے جبکہ وہ فی الواقع مدینہ میں مقیم رہے۔ فرمایا (ان کا عزم تمہارے ساتھ جانے کا تھا) مگر عذر نے انہیں روکے رکھا (اس لئے ان کا ثواب تمہارے لئے برابر ہے)۔

اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ حتی الامکان کارِ خیر کرتا رہے اور اگر کسی عذر کے باعث معذور ہو جائے تو خالص نیت سے اس کارِ خیر کو کرنے کا عزم رکھے۔ (۲۱)

﴿۴﴾ اعمال کا دارومدار چونکہ نیتوں پر ہے اس لئے اگر معذور جہاد سے اس نیت سے پیچھے رہ جائے کہ مسلمانوں میں اور ان کے گھروں میں فساد پھیلاؤں گا۔ غلط افواہوں سے مسلمان عورتوں اور بچوں کو پریشان کروں گا۔ تو اس کا پیچھے رہنا باعثِ فساد، باعثِ عقاب وعذاب اور مذموم ہے۔ (۲۲)

﴿۵﴾ اگر کسی نے دوسرے سے کپڑا عاریۃً لیا کہ اس سے نماز ادا کرے یا جانور عاریۃً لیا کہ سفر حج کے لئے سواری بنائے۔ لیکن کپڑا یا جانور بغیر کسی زیادتی کے ہلاک ہوگیا۔ تو اُس لینے والے پر ضمان نہیں کہ اس میں وہ معذور ہے اور معذور پر کوئی حرج نہیں۔ (۲۳)

﴿۶﴾ اگر کوئی آدمی ایسے کام کے نہ کرنے کی قسم کھالے جس کا کرنا بہتر ہو تو اس کے لئے لازم ہے کہ قسم توڑ کر وہ کام کرے اور قسم توڑنے کا کفارہ دے۔ حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۲۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۸۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۶۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۸۲

(۲۲) ☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۸۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۵

وَاِنِّی واللہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَاٰتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ (۲۴)

اللہ کی قسم! ان شاء اللہ اگر میں کسی امر پر قسم کھاؤں گا تو اس کا غیر اگر بہتر ہوا تو قسم توڑ کر اس کا کفارہ دوں گا اور بہتر کام کرلوں گا۔ (۲۵)

﴿۷﴾ قرآن مجید، حدیث شریف، آثار صحابہ، سلف صالحین، ائمہ مجتہدین اور شرع مطہر نے جس امر سے نہ روکا ہو اور اس کے کرنے سے اصول شرعیہ اور قواعد فقہیہ کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو اس کا کرنا جائز ہے ایسے کام کو ''حسن'' کہتے ہیں۔ محسنین پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں۔ رب قدیر جل وعلا کا یہی فیصلہ ہے۔ (۲۶)

﴿۸﴾ وصف مناسب کی بنا پر اگر کسی ذات پر حکم کیا جائے تو وہ وصف حکم کی علت ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ وصف جہاں جہاں پایا گیا حکم پایا جائے گا۔ مثلاً آیت زیب عنوان میں جہاد میں شمولیت سے مستثنیٰ لوگوں کی علت ''عذر'' بتائی گئی ہے۔ عذر، بڑھاپا ہو یا مرض یا ناداری، یہ عذر جس شخص میں پایا گیا وہ جہاد میں شمولیت سے مستثنیٰ ہوگا۔ (۲۷)

﴿۹﴾ دینی اور دنیوی حاجات اور حل مشکلات میں سرور کائنات حضور آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری، طلبِ شفاعت اور طلب حاجات یقیناً درجہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ رب کریم جل وعلا نے خود اپنے بندوں کو اس بارگاہ کی حاضری کا حکم دیا ہے۔ آیت زیب عنوان میں بھی ''اتوک'' کیسا واضح حکم ہے۔ علاوہ ازیں ارشاد ربانی اپنے بندوں کو یوں ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ☆ (سورۃ النسآء آیت ۶۴)

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن ابی بردۃ عن ابیہ، ج۲، ص ۹۸۰

☆ ورواہ مسلم عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ، ج۲، ص ۴۷

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۹۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۲۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۹۹۵

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۸۵

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ طلبِ مغفرت، طلبِ شفاعت، طلبِ حاجات دینی و دنیوی میں حضور سید عالم ﷺ میں حاضری دے۔ یہ حاضری اگر ممکن ہو تو جسمانی ہو، اور اگر جسمانی حاضری فی الحال دشوار ہو تو قلبی طور پر حاضر ہو جائے یہ قائم مقام جسمانی حاضری کے ہے۔ اس بارگاہ میں اپنی تمام حاجات کی مرادات کی صورت میں پائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے نیازمند امتیوں نے اپنی حاجات اسی بارگاہ سے پائیں۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

؎ یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ (۲۸)

۱۰ ''آنسو'' اگرچہ کلمات اور حروف کی زبان نہیں رکھتے تاہم یہ دلالت میں غیر اہم نہیں۔ یہ قرائن و احوال میں سے ہیں۔ ان کی دلالت کے چند درجات ہیں۔

(۲۸) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۲، ص ۲۸۵

اول: یقینی: بعض اوقات ان سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے مثلاً اگر کسی مکان سے رونے دھونے کی آواز آ رہی ہو، گریہ ونوحہ ہو، کپڑے پھاڑنے کی صورت نمایاں ہو، ہر آنکھ سے آنسو جاری ہوں، یہ آنسو اس بات کا علم ضروری ہیں کہ وہاں کوئی عزیز فوت ہو چکا ہے۔

دوم: مشتبہ: حکام، امراء کے دروازوں پر یتیموں کی آہ وزاری اور آنسو بہانا بالعموم حالات کی غلط ترجمانی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی اس کی مثال موجود ہے۔

حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے باپ کے پاس آنسو بہاتے آئے اور غلط بیانی کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بھائی یوسف (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے اور یہ اس کی خون آلود قمیص ہے۔ حالانکہ یہ سب غلط تھا۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۶)

اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

ان کے آنسو مکر وفریب کے تھے۔

مزید ارشاد ہوا۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ......الآیة (سورہ یوسف آیت ۱۸)

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔

جس طرح برادرانِ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنسو مکر وفریب کے تھے اسی طرح امراء وحکام کے دروازوں پر سائلوں کے اکثر آنسو مکر وفریب کے ہوتے ہیں۔

البتہ ظاہر حال کا اعتبار کرتے ہوئے عام طور پر اس کی شہادت دی جاسکتی ہے۔ (۲۹)

﴿۱۱﴾ غریب، امیر، بیمار، تندرست، معذور، قوی، مسافر، مقیم ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب مقدس، اس کے رسول معظم، امت کے حکام وامراء اور جمیع مومنین ومومنات کی خیر خواہی میں ہر لمحہ کوشاں رہے۔

(۲۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۹۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۳۰

(ا) اللہ تعالیٰ جل وعلا کی خیر خواہی یہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات،صفات،اسماء،افعال میں اسے وحدہ لاشریک لہ جانے،عبادت اسی کے لئے خاص کرے۔تمام نقائص،عیوب اور عجز سے اسے پاک جانے،اوراس کی صفات،اسماءاورافعال پراسی طرح ایمان لائے جس طرح اس کا حق ہے۔رب کے تمام حقوق بندوں کے حقوق سے فائق جانے اور دنیا کے بدلے آخرت کوترجیح دے۔

(ب) رسول کی خیر خواہی یہ ہے:اس کی نبوت اورختم رسالت پرصدق دل سے ایمان لائے۔اس کے ہرحکم اورنہی میں اس کی اطاعت کولازم جانے۔اس میں اپنی طبیعت کودخل نہ دے۔رسول کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔اس کی توقیر،تعظیم،محبت کوفرض جانے،رسول کے اہل بیت،ازواج،صحابہ اوراس سے منسوب ہرشے سے محبت وتوقیر کرے۔نبی کی سنتوں پرعمل کرے اور جوسنتیں مٹ چکی ہوں ان کوزندہ کرے۔سنتوں کی اشاعت کرے۔لوگوں کوان پرعمل کی دعوت دے اورآپ ﷺ کے اخلاق کریمہ کواپنائے۔

(ج) کتاب اللہ کی خیر خواہی یہ ہے:قرآن مجید کوکلام اللہ جان کرپڑھے،اس کی تلاوت کومعمول بنائے،اس کے معانی،اسرارورموز پرغوروفکر کرے،اس کے احکام پرعمل اورنواہی سے اجتناب کرے،قرآن مجید کی تعظیم کرے۔اس کاادب بجالائے۔

(د) مسلمانوں کے حکام اوراُمراء کی خیر خواہی یہ ہے:ان سے عداوت نہ رکھے،ان کے خلاف بغاوت نہ کرے، ہوسکےتوان کوحق کی تبلیغ کرے،مسلمانوں کے جوحقوق اداکرنے میں وہ سستی کریں ان کی ادائیگی پران کو متوجہ کرے۔ان کی اطاعت کرے اوران کےحقوق بجالائے۔

(ہ) عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے:ان سے عداوت نہ رکھے،ان کونیکی کی تلقین کرے۔صالح مسلمانوں سے محبت کرے۔تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے اورتمام مسلمانوں سے ارادۂ خیر رکھے۔

اے اللہ!اے رب العالمین!ہم سب کوتمام حقوق اداکرنے کی توفیق دے اورحقوق کی ادائیگی میں جوکوتاہی سرزدہوجائے اسے معاف فرمادے۔آمین۔(۳۰)

(۳۰) الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۸،ص۲۲
تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص۳۸۲

﴿۱۲﴾ جو معذور مسلمان جہاد میں شریک نہ ہو سکیں ان کے لئے لازم ہے کہ خود افواہیں نہ پھیلائیں اور افواہوں کے پھیلنے سے روکیں۔ مجاہدین تک اچھی خبریں پہنچائیں اور مجاہدین کی اچھی خبریں ان کے گھروں تک پہنچائیں، مجاہدین کے گھروں کی حفاظت کریں۔(۳۱)

☆☆☆☆☆

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳،ص۱۴۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۳۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۲۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۶،ص ۱۶۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۳،ص ۴۸۴

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲،ص ۱۶۳

☆☆☆☆☆

باب (۲۰۲):

﴿زکوٰۃ، نمازِ جنازہ، ایصالِ ثواب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَ تُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا وَ صَلِّ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ☆ اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَ یَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ☆

(سورۃالتوبۃ آیات،۱۰۳،۱۰۴)

اے محبوب! ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

"خُذۡ": اخذ مصدر سے امر کا صیغہ ہے، اس کا مخاطب محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

"مِنْ اَمْوَالِهِمْ": اَمْوَالٌ جمع ہے مَالٌ کی۔ ہر وہ شے جس سے تَمَوُّل حاصل ہو اور انسان اسے اپنی ملک میں لے، مال کہلاتا ہے، مثلاً سونا، چاندی، روپیہ پیسہ، نقدی، غلہ، پھل، مویشی وغیرہ۔

اموال جمع فرمانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ ہر نوعِ مال سے زکوٰۃ لی جائے گی۔

مِن تبعیض کے لئے ہے یعنی اے محبوب! ان کے ہر قسم کے مال سے (جب زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں) کچھ حصہ زکوٰۃ کا وصول کرلو۔(۱)

"تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا": دونوں افعال میں خطاب نبیِ رحمت شفیعِ عالم حضور اکرم ﷺ سے ہے۔

تُطَهِّرُهُمْ، طہارت سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اس مقام پر طہارت سے مراد گناہوں کے میل سے پاک کرنا ہے۔ معنی یہ ہے کہ اے محبوب! میرے بندوں سے صدقات اور زکوٰۃ تحصیل فرما کر ان سے گناہوں کی نجاست کا ازالہ فرمادیں۔

"تُزَكِّيهِمْ بِهَا": تزکیہ سے بنا ہے جس کا معنی ہے خوب پاک کرنا۔ زَکٰی کا معنی بڑھنا بھی ہے۔ اس صورت میں معنی ہوگا اے محبوب! ان سے صدقات وصول فرما کر ان کے مال و جان میں برکت و ترقی دیں اور ان کے درجات کو خوب بڑھادیں۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۸، ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۴۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۵

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۴۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص۱۰۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ 'ازہر، ج۱۶، ص۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۴۹۶

"وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ": صلٰوۃ کے متعدد معانی ہیں: دُعائے مغفرت، مغفرت، نماز، نماز جنازہ، تعظیم، برکت، رحمت وغیرہ۔(۳)

آیت مبارکہ میں صَلٰوۃ سے مراد دعائے خیر اور استغفار ہے۔یعنی اے محبوب! آپ ان کے لئے دعائے خیر اور استغفار فرمائیں۔(۴)

"سَكَنٌ لَّهُمۡ": سکون، طمانیت، اہل، مال وغیرہ سے سکون حاصل کرنا، قرار دل، چین، اطمینان۔ یعنی اے محبوب! آپ کی دعا سے ان امتیوں کے دل کا قرار ہے۔(۵)

شانِ نزول:

(۱) حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر اور ان کے ساتھی (تین، پانچ، آٹھ، دس باختلاف روایات) رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہوئے اس پر انہیں ندامت ہوئی۔انہوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے ستون کے

---

(۳) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت، ص ۲۸۴
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۸۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ٬مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی٬ مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۲۷
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱۰، ص ۲۱۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص ٬مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت البنان، ج ۳، ص ۱۵۶
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی٬ مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۰۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۶، ص ۱۸۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۱۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه ٬کوئٹه، ج ۳، ص ۴۹۶
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ٬پشاور، ص ۴۷۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۴۰۳

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۳۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ٬مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی٬ مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۳۶
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت، ص ۲۴۲

ساتھ باندھ لیا۔ ان کے گھر کا کوئی فرد نماز یا استنجا کے لئے انہیں کھول دیتا۔ جب ان کی توبہ قبول ہوئی اور حضور آقا و مولیﷺ نے انہیں اپنے دست مقدس سے کھول دیا تو یہ حضرات اپنے گھر کا تمام مال لے کر بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوئے۔ یارسول اللہ! اس مال نے ہمیں غزوہ میں حاضر ہونے سے روکا اب یہ مال ہم اللہ کی راہ میں صدقہ کرتے ہیں اور آپﷺ سے عرض کرتے ہیں کہ یہ مال قبول فرما کر ہماری طرف سے صدقہ کر دیجئے۔ اس پر آپﷺ نے فرمایا: اس بارے میں مجھے رب تعالیٰ کا کوئی حکم نہیں ملا۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ اے محبوب! ان کا صدقہ قبول فرمالیجئے، فقراء میں تقسیم کر دیجئے اور ان کے لئے دعائے خیر و برکت فرمایئے۔ کیونکہ آپﷺ کی دعا سے ان کے دلوں کا قرار ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کی لغزش کے باعث سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار نے ان سے زکوٰۃ تحصیل نہ فرمائی۔ اس آیت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی زکوٰۃ تحصیل کرنے اور ان کے لئے دعائے خیر و برکت فرمانے کا فرمان ہے۔(۶)

فائدہ: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف کے جس ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ لیا تھا وہ مبارک ستون آج بھی ''ستون توبہ'' اور ''ستون ابولبابہ'' کے نام سے موجود و متعارف ہے۔ مدینہ طیبہ حاضر ہونے

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۲، ص ۱۰۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۷۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۴۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۴۹۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۲۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۴۰۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۹۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۲۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ص ۴۷۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشید، بیروت، ص ۲۵۲

والے خوش بخت اس ستون کے قریب نماز یا نفل ادا کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔

(۲) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی توبہ قبول ہونے پر اپنا مال حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں مجھے حکم نہیں دیا گیا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔(۷)

مسائل شرعیہ:

۱۔ احکام دین (فرض، واجب، سنت، حرام، مکروہ وغیرہ) تمام مسلمانوں پر برابر نافذ ہیں۔ البتہ کوئی شخص دلیل خاص سے خارج ہوسکتا ہے۔ کیونکہ بندوں کے بارے میں ہر حکم اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے ہی نافذ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جل وعلاء اور اس کے رسول ﷺ کا ہر حکم ہر بندۂ مومن پر نافذ ہے۔ اگر کوئی بندہ کسی حکم سے خارج ہے تو کسی خاص دلیل سے خارج ہے۔(۸)

۲۔ قرآن مجید میں خطاب کے چار انداز ہیں۔ اس لئے ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

اول: جمیع امت کو خطاب: مثلاً

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ المآئدۃ آیت ۶ پارہ ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں

(۷) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۰

(۸) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۴۸

میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے، ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے، اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت، ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

ایسے احکام تمام امت پر بقدرِ امکان فرض ہوتے ہیں۔

دوم: خاص نبی اکرم ﷺ سے خطاب: مثلاً

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ☆

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو، یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔ قریب کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۹)

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ☆

(سورۃ الاحزاب آیت، ۵۰)

اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں۔

ایسے احکام میں لفظاً یا معنًی امت کا کوئی فرد شامل و داخل نہیں۔

سوم: قول کے اعتبار سے خطاب نبی کریم سے، لیکن معنًی اور فعلاً تمام امت اس میں شریک ہے۔ مثلاً

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ☆

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

سورج ڈھلے سے ظہر، مغرب اور عشاء اور فجر کے وقت نمازِ فجر نبی اکرم ﷺ کو ادا کرنے کا حکم ہے مگر تمام امت اس حکم میں شامل ہے۔

فَاِذَاقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ☆ (سورۃالنحل آیت ۹۸)

توجب تم قرآن پڑھوتو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

خطاب بظاہر اگرچہ نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر اس حکم میں تمام امت شامل ہے۔ ہر قرآن مجید پڑھنے والا ابتدا میں تعوّذ پڑھے۔

چھارم: لفظاً خطاب اگرچہ نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر اس سے مراد امت ہے اس میں نبی اکرم ﷺ شامل نہیں۔ اس قسم کے احکام میں نبی اکرم ﷺ کا شامل ہونا محال ہے۔ مثلاً

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآاِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ...... الآية

(اور اے سننے والے) اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا تو ان سے پوچھ دیکھو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں۔ (سورہ یونس آیت ۹۴)

نبی کو وحی میں کبھی شک نہیں ہوتا۔ اس آیت میں بظاہر خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے مگر مراد امت کے افراد ہیں نبی اکرم ﷺ شک کرنے والوں میں شامل نہیں۔

وَلَقَدْاُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ☆ (سورۃالزمر آیت ٦٥)

اور اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔

کلماتِ خطاب بظاہر اگرچہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ہیں مگر مراد امت کے افراد ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے شرک کا صادر ہونا محالات سے ہے۔

آیت زیب عنوان میں خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ سے ہے کہ ان سے زکوٰۃ تحصیل کرو مگر آپ ﷺ کے توسط

سے امت کے حکام اور دیگر افراد شامل ہیں کہ وہ بھی زکوٰۃ کی تحصیل پر مامور ہیں۔

کفار سے خطاب کے احکام اور ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ قرآن مجید میں خطاب کے صیغوں سے منشاء الٰہی سمجھنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ائمہ مفسرین کی پیروی کرے۔ خواہ مخواہ الٹا سیدھا ترجمہ کر کے گمراہی سے بچے۔(۹)

﴿۳﴾ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ نے احکام ونواہی اور شرائع اسلامیہ کو نہایت اجمال سے بیان فرمایا ہے، ان کی تفصیل کا فریضہ اپنے محبوب ومکرم نبی اکرم رسول اعظم ﷺ کو تفویض فرما دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی تفصیل کے بغیر کسی حکم الٰہی پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ قرآن مجید نے نماز کو فرض بتایا، مگر اس کی ادائیگی کا طریقہ، شرائط، ارکان، آداب، اوقات، اس کے فرائض، نواہی، ناقضات وغیرہ کی تفصیل شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائے۔ اسی طرح زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور صرف مصارف زکوٰۃ کا اجمالی ذکر بھی قرآن مجید میں ہے مگر اس کے فرض ہونے کے شرائط، زکوٰۃ کا نصاب، کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے، کب فرض ہے، اس کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟ یہ سب امور حضور انور نبی اکرم ﷺ کی احادیث طیبہ میں بیان ہوئے۔ ان تفصیلات کے جانے بغیر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا۔ یہی حال روزہ، حج اور دیگر فرائض وشرائع کا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی بیان کردہ احکام کی تفصیلات امت کے لئے حجت ہیں۔ ان کی حجیت کا بیان خود رب قدیر جل جلالہ نے جلیل الشان انداز میں یوں فرمایا:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ الآیۃ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(سورۃ الحشر آیت ۷)

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۸، ص ۲۴
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۴۷

واضح فرمان شہنشاہی کے بعد کسی اور دلیل کی حاجت تو نہیں تاہم ایک حدیث شریف تلاوت فرمائیں۔

قَالَ (حَبِيبُ الْمَالِكِيُّ) قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ : يَااَبَانُجَيْدٍاِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنَ بِاَحَادِيْثٍ مَانَجِدُلَهَااَصْلًافِي الْقُرْاٰنِ، فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ اَوَجَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًادِرْهَمٌ وَمِنْ كَذَاوَكَذَاشَاةً شَاةٌ وَ مِنْ كَذَاوَكَذَابَعِيْرًا كَذَاوَكَذَااَوَجَدْتُّمْ هٰذَافِي الْقُرْاٰنِ، قَالَ: لَا،قَالَ: عَمَّنْ اَخَذْتُمْ هٰذَا؟اَخَذْتُمُوْهُ عَنَّاوَاَخَذْنَامِنْ نَّبِيِّ اللهِ ﷺ وَذَكَرَاَشْيَآءَ نَحْوِ هٰذَا(۱۰)

حضرت حبیب مالکی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے عرض کی، اے ابونجید! (یہ حضرت عمران کی کنیت ہے) تم ہمیں وہ حدیثیں بیان کرتے ہو جن کی اصل ہم قرآن میں نہیں پاتے، اس پر حضرت عمران غضب ناک ہوئے اور اس آدمی سے فرمایا: کیا تم چالیس درہموں میں ایک درہم زکوٰۃ قرآن میں پاتے ہو؟ کیا تم اتنی اتنی بکریوں میں اتنی بکریاں زکوٰۃ کی قرآن میں پاتے ہو؟ کیا تم اتنے اتنے اونٹوں میں اتنی اتنی زکوٰۃ کا ذکر قرآن میں پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا، نہیں، آپ نے اس سے فرمایا: تم یہ مسئلہ کہاں سے لیتے ہو؟ تم ہم سے مسئلہ لیتے ہو اور ہم نبی اکرم ﷺ سے لیتے ہیں، حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی اور کئی اشیاء ذکر کیں (جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں مگر وہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان سے ثابت ہیں)

لہٰذ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کے احکام، اوامر، نواہی اور دیگر مضامین کو حضور نبی اکرم محبوب اعظم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرے، اور حضور پرنور ﷺ کے ارشادات اور منشاء رسول سمجھنے کے لئے ائمہ مجتہدین کے اقوال کو پیش نظر رکھے۔ ان کی روشنی کے بغیر منشاء رسول نہیں سمجھا جا سکتا اور احادیث طیبہ کی روشنی کے بغیر منشاء قرآن سمجھنا ناممکن ہے۔ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ رواه ابوداؤد عن حبيب المالكى، ج ۱، ص ۲۲۴، ۲۲۵

(۱۱) ☆ احكام القرآن از امام ابوبكر احمد بن على رازى جصاص' مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۴۹

☆ احكام القرآن از علامه ابوبكر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى' مطبوعه دار المعرفه بيروت' لبنان، ج ۲، ص ۱۰۰۹

☆ الجامع لاحكام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالكى قرطبى' مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت' لبنان، ج ۸، ص ۲۴۱

☆ تفسير كبير از امام فخر الدين محمد بن ضياء الدين عمر رازى (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۱، ص ۱۷۸

﴿۴﴾ فرائض اسلامیہ تین قسم کے ہیں۔

اول: تمام عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہوں، جیسے حج بیت اللہ۔

دوم: ہر سال فرض ہوں، جیسے زکوٰۃ، رمضان کے روزے۔

سوم: ہر روز فرض ہوں، جیسے نماز پنجگانہ۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ ہر فرض کو اپنے وقت پر ادا کرے۔ اگر تاخیر کرے گا گنا ہگار ہوگا۔ (۱۲)

﴿۵﴾ تین قسم کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔

اول: ثمن حقیقی، سونا، چاندی، ان سے بنے ہوئے زیور، برتن وغیرہ سکہ رائج الوقت مثلاً روپیہ پیسہ وغیرہ (خواہ کسی ملک کی نقدی ہو) اگرچہ ثمن حقیقی نہیں۔ مگر ثمن اصطلاحی ضرور ہیں۔ لہٰذا ثمن حقیقی کی طرح ان میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

دوم: مال تجارت، کوئی شے جو تجارت کے لئے ہو اگر بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ مثلاً غلہ، جنس، کپڑا، ادویات، مختلف دھات سے بنی ہوئی اشیاء، لکڑی اور اس سے بنا ہوا سامان، جانور، سواری کے ہوں یا گوشت کے لئے، غرضیکہ ہر شے جو بازار میں خریدی بیچی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سوم: سائمہ، یعنی چرائی پر چھوڑے جانور، جو سال کا اکثر حصہ چَر کر گذر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔ ان جانوروں کو اگر گھر میں لا کر گھاس وغیرہ چارا کھلاتے ہو یا مقصود بوجھ لادنا، بار برداری یا ہل چلانا وغیرہ کسی کام میں لانا ہو یا سواری لینا ہے یا ان کا گوشت کھانا ہے تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں، اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے تو یہ بھی سائمہ نہیں، بلکہ اس کی قیمت لگا کر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ قرآن مجید نے حکم دیا کہ مسلمانوں کے ''مالوں،، سے زکوٰۃ وصول کرو، تو زکوٰۃ صرف ایک مال نہیں بلکہ مختلف مالوں میں ہے۔

احادیث طیبہ میں ان مالوں اور ان کے نصاب کا بیان تفصیل سے موجود ہے۔

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۰۹

(ان شاءاللہ آئندہ سطور میں ان کا بیان اپنے موقعہ پر ہوگا)۔(۱۳)

﴿۶﴾ زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے چند شرائط ہیں اگر یہ شرائط کسی میں جمع ہوگئیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، ورنہ نہیں۔

(ا) مسلمان ہونا، زکوٰۃ چونکہ عبادت ہے اور عبادات مسلمان پر فرض ہوتی ہیں، لہٰذا کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

(ب) عاقل ہونا۔

(ج) بالغ ہونا، تکالیف شرعیہ عاقل بالغ پر متوجہ ہوتی ہیں، لہٰذا مجنون اور بچے پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

(د) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کے مالک کا ہے۔ یہ کسی شے کا مالک نہیں۔

(ح) مال بقدرِ نصاب اس کی مِلک میں ہو۔ اگر نصاب سے کم مال ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

(نصاب کا بیان آئندہ سطور میں آئے گا۔ ان شاءاللہ)

(ط) مال بقدرِ نصاب کا پورے طور پر مالک ہو، یعنی اس پر قابض بھی ہو، اگر بقدر نصاب مال پر قبضہ نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

(ی) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا۔ مثلاً کوئی شخص بقدرِ نصاب مال کا مالک ہے مگر اس پر دَین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ فرض نہیں، اسی طرح اگر خود مَدْیُون نہیں مگر کسی مَدْیُون کا کفیل ہے اور کفالت کے روپے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا، اس پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔

(ک) نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو، جن اشیاء کی طرف زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت رہتی ہے وہ حاجت اصلیہ ہیں، مثلاً رہنے کا مکان، سردی گرمی میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور،

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۹۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۵

آلاتِ حرب، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں، کھانے کے لئے غلہ اور دوسری اشیاء۔

(ل) مال بڑھنے والا ہو، یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھ جائے، مثلاً سونا چاندی، تجارت کا سامان وغیرہ۔ (۱۴)

﴿۷﴾ مختلف مالوں کا نصاب مختلف ہے۔

(أ) سونے کا نصاب بیس دینار ہے۔ رائج الوقت وزن ساڑھے سات تولہ ہے (=87.2722 گرام)

(ب) چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے۔ رائج الوقت وزن ساڑھے باون تولہ چاندی ہے۔ (=610.9057 گرام)

(ج) روپیہ پیسہ نقدی، نوٹ (خواہ کسی ملک کی کرنسی ہو) جب یہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

(د) مال تجارت: خواہ کسی نوعیت کا ہو جب اس کی مالیت، زکوٰۃ ادا کرنے کے روز، بازار کے بھاؤ سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(ح) چرائی پر چھوڑے ہوئے جانوروں میں سے۔

پانچ اونٹوں میں سے ایک بکری

چالیس بکریوں میں سے ایک بکری

تیس گایوں میں سے ایک بچھڑا، جو دوسرے سال میں ہو

چرائی کے گھوڑوں میں سے ہر ایک کے بدلے ایک دینار سونا یا اس کی قیمت

کام کرنے والے اونٹوں اور گائیوں میں زکوٰۃ نہیں

بھینس گائے کے حکم میں ہے۔

(ط) زمین کی پیداوار، کم ہو یا زیادہ، میں سے بیسواں حصہ کل پیداوار کا، جب کہ فصل کو کنوئیں، ٹیوب ویل سے پانی دیا گیا ہو اور دسواں حصہ، اس صورت میں جب کہ اسے بارش یا دریا کا پانی دیا گیا ہو۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۴۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۰۹

(ی) عشری زمین میں اگر شہد پیدا ہو تو اس کا دسواں حصہ بطور عشر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کا نصاب نہیں۔

(ک) کان سے معدنیات مثلاً لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل، سونا، چاندی وغیرہ نکلے اس میں پانچواں حصہ لیا جائے گا اور باقی پانے والے کا ہے، خواہ پانے والا آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا ذمی، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، وہ زمین جس سے معدنیات نکلیں عشری ہو یا خراجی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ زمین کسی کی مملوک نہ ہو۔ مثلاً جنگل، پہاڑ، اور اگر زمین کسی کی ملک میں ہو تو کل معدنیات کا مالک زمین کا مالک ہے۔ اس سے خمس نہ لیا جائے گا۔

(ل) پھلوں کا عشر اس وقت لیا جائے جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے۔

نصاب کے بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

☆ لَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ ذُوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ (۱۵)

پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

☆ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ (۱۶)

رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جو جنس ہم تجارت کے لئے تیار کرتے (اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے) تو اس سے زکوٰۃ ادا کرو۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ ! اَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدِّىَ زَكَاتَهُ فَزُكِّىَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (۱۷)

---

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ مالک والشافعی واحمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی سعید بحوالہ
☆ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۳۱

(۱۶) ☆ رواہ ابوداؤد عن سمرہ بن جندب، ج ۱، ص ۲۲۵

(۱۷) ☆ رواہ ابوداؤد عن ام سلمہ، ج ۱، ص ۲۲۵

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سونے کے زیور پہن رکھے تھے۔ میں نے عرض کیا:
یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا یہ کنز ہے (وہ خزانہ جس کے جمع کرنے پر قرآن مجید کی وعید شدید ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں اور ان کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تو یہ کنز نہیں۔

☆ فِيمَاسَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَمَاتُسْقِى بِالسَّوَانِيِّ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ(۱۸)
جس فصل کو دریا یا چشمے سے پانی دیا جائے اس میں عشر واجب ہے اور جسے ڈول سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے لازمی ہے کہ نصاب پورا ہونے کے بعد ایک سال کامل (قمری سال) گذر جائے۔ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔
مَنِ اسْتَفَادَمَالًافَلَازَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (۲۰)
جسے مال ملے اس پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہیں۔(۲۱)

﴿۹﴾ زکوٰۃ کے باب میں سال گذرنے کی خبر اگر چہ خبر واحد ہے، مگر فقہائے امت نے اسے قبول کیا ہے۔ اب یہ درجہ متواتر میں ہے کہ اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے۔ ہر وہ خبر واحد، جسے فقہائے امت قبول کرلیں درجہ تواتر حاصل کرلیتی ہے۔ اس لئے محض خبر واحد ہونے کے اعتبار سے اسے نظر انداز کرنا درست نہیں۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ دوسو درہم چاندی کی قیمت سے اگر مال بڑھ جائے تو جب تک اضافہ چالیس درہم نہ ہو اس اضافہ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔(۲۳)

---

(۱۸) ☆ رواه ابوداؤد عن سالم بن عبدالله عن ابيه، ج ۱، ص ۲۲۲
(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۹
(۲۰) ☆ رواه الترمذی عن ابن عمر، ج ۱، ص ۱۰۸
☆ ورواه الدارقطنی، ج ۲، ص ۹۰
(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۴۹
(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۵۰
(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۵۰

﴿۱۱﴾ زکوٰۃ ہاشمی، غنی اور ذمی کو دینا حرام ہے۔ اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ زکوٰۃ وصول کرنے والا ادا کرنے والے کو خیر و برکت کی دعا دے۔ حضور سید عالم ﷺ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو دعائے خیر و برکت دیتے تھے۔ یہ دعا ان کے سکونِ قلب اور قرارِ دل کا باعث ہوتی تھی۔ قرآن مجید نے اس کی تصدیق فرمادی ہے۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ حضور سیدِ عالم جانِ عالم ﷺ کے وصال پُر ملال کے بعد آپ کے خلفاء اور نائبین مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے نائبین کی دعا حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرتے رہیں۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ امت کے اعمال واحوال دن رات حضور رحمتِ عالم ﷺ کے حضور پیش ہوتے رہتے ہیں۔ نیک اعمال پر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور بُرے اعمال پر ہمارے لئے اِستغفار کرتے ہیں۔

حَيَاتِیْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِیْ خَيْرٌ لَّكُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُكُمْ فِی الصَّبَاحِ وَفِی الْمَسَآءِ فَاِنْ وَجَدْتُّ خَيْرًا حَمِدْتُ اللهَ وَاِنْ وَّجَدْتُّ سوءً اِسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ

حضور پاک صاحبِ لولاک کی دعا مومنوں کو ہر وقت حاصل ہے۔

وَلَاعِبْرَةَ بِمَنْ ضَلَّ وَزَاغَ عَنِ الْحَقِّ وَخَالَفَ فِیْ ذٰلِكَ (۲۷)

﴿۱۵﴾ زکوٰۃ کا وصول کرنا امیر المومنین خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت تک حاکمِ

---

(۲۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۶

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۵۶، ۱۵۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص ۱۰۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۴۸۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۱۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۲۰۵

(۲۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۶۷

(۲۷) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۶۷

وقت کے سپرد تھا۔ آپ نے جب ملاحظہ کیا، حکام زکوٰۃ وصول کرنے اور صرف کرنے میں بے احتیاطیاں کر رہے ہیں تو آپ نے قرار دیا کہ ہر شخص اپنی زکوٰۃ خود مستحقین میں تقسیم کرسکتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اس سے اتفاق کیا، سو اب ہر شخص اپنی زکوٰۃ مستحقین میں صرف کرسکتا ہے۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ حاکمِ وقت یا اس کا زکوٰۃ وصول کرنے والا نائب صرف اموالِ ظاہرہ (مثلاً مال تجارت، چرائی کے جانور) کی زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے۔ اموالِ باطنہ (مثلاً سونا، چاندی، زیورات) پر اطلاع پانے کا مجاز نہیں۔ ان اموالِ مخفیہ کی زکوٰۃ مالک خود اپنے طور پر ادا کرے گا۔ اسلام کسی کے مخفی حالات پر کسی کو اطلاع پانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ کوئی شخص کسی کی چار دیواری اور دروازے میں بغیر اجازت داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

يٰٓـاَيُّـهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۔ ذٰلِكُمْ خَيْـرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ☆ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ☆

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ، اور اگر تم سے کہا جائے، واپس ہو جاؤ، تو واپس ہو، یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (سورۃ النور آیات ۲۷، ۲۸)

جب بغیر اجازت رہائش گاہ میں داخلہ منع ہے تو گھر کی اشیاء پر کوئی کیوں کر اطلاع پاسکتا ہے۔ اسلام سے زیادہ کسی اور مذہب نے شخصی آزادی کی حفاظت نہیں فرمائی۔ (۲۹)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۷۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۵

﴿۱۷﴾ زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فرضی ہوں یا نفلی، جب بھی کسی کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے دیئے جائیں تو اللہ تعالیٰ یوں قبول فرماتا ہے کہ لینے والوں کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے وہ اشیاء اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت میں، اپنی شان کے لائق، قبول فرماتا ہے۔ پھر وہ اشیاء لینے والے کے ہاتھ میں جاتی ہیں۔ اس طرح دینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کو دیتا ہے اور لینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ سے لیتا ہے۔ اگر چہ ظاہری طور پر دینے والے نے لینے والے کے ہاتھ میں دیا۔ گویا یہ کہنا جائز ہے کہ جب لیتا ہے (حالانکہ وہ بے نیاز وغنی ہے) تو بندوں کے ذریعے سے لیتا ہے اور جب دیتا ہے تو بندوں کے ذریعے سے دیتا ہے۔ بندۂ مومن کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بندوں کو دینا اور ان سے لینا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کی زیب عنوان آیت دلالت فرما رہی ہے۔ احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ بھی اس پر دلالت فرماتی ہیں۔ حضور محبوب رب کریم جل وعلا کا ارشاد پاک ہے:

مَاتَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طِيبٍ وَّلَايَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْا فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْفَصِيْلَهٗ (۳۰)

تم میں سے جو کوئی صدقہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ صرف پاک اشیاء ہی قبول فرماتا ہے۔ اس صدقہ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے دائیں ہاتھ میں (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) لے لیتا ہے اگر چہ وہ کھجور کا ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو، وہ صدقہ دستِ قدرت میں پرورش پا کر بڑھتا ہے جیسے تم میں کوئی گھوڑے یا اونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

اسی طرح کی ایک حدیث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں بیان کی ہے۔ (ج ۲، ص ۴۱۸۔ ج ۲، ص ۴۳۱)

علامہ ابن کثیر نے بھی اسی کی مثل ایک اور حدیث بیان کی ہے۔ (ج ۲، ص ۳۸۶)

---

(۳۰) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۱۳۳

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۲۶

☆ ورواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۴۹

ایک حدیث شریف میں اس کی مزید صراحت ہے۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ تَقَعُ بِيَدِاللهِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِيْ يَدِالسَّآئِلِ

سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے صدقہ دست قدرت میں جاتا ہے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ ''صلوٰۃ وسلام'' انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے، نبی کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں، البتہ نبی کے تابع ہوکر دوسروں کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى عُلَمَآءِ اُمَّتِهٖ

حضرت سیدنا علی علیہ السلام یا خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کہنا جائز نہیں، بلکہ اگر ان حضرات پر سلام پڑھنا ہو تو یوں کہے۔ حضرت سیدنا علی علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ علیٰ ابیہ وعلیہا السلام۔(۳۲)

﴿۱۹﴾ حضور پرنور صاحبِ لولاک صاحبِ قاب قوسین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین راحۃ العاشقین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' کے ربانی حکم کا مقصد اور غرض وغایت یہ ہے کہ

اے رب کریم! دنیا میں اپنے محبوب اور میرے آقا کے ذکر کو بلند کرکے، آپ ﷺ کی دعوت کو عام کرکے اور قیامت

---

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۱۰۱۱

☆ اتحاف السادۃ المتقین .للزبیدی، ج۴،ص ۱۲۰

☆ المغنی عن حمل الاسفار،للعراقی، ج۱،ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۲۷۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۱،ص۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۳۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۷۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۸۷

(۳۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص۱۸۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۰۴،۴۰۵

تک آپ ﷺ کی شریعت کو باقی رکھ کر آپ ﷺ کو عظمت عطا فرما۔

اور آخرت میں......

آپ ﷺ کی شفاعتِ عظمٰی کو قبول فرما کر، آپ ﷺ کے اجر کو بے شمار گنا بڑھا کر اور آپ ﷺ کے مرتبہ کو تمام مخلوق سے بلند فرما کر آپ ﷺ کو ممتاز فرما۔

آپ ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' کا مقصد یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، بلاتمثیل یوں سمجھو کہ جس طرح فقراء، امراء کے ہاں حقیر ہدیہ لے جاتے ہیں اس سے وہ ان کے ہاں قرب چاہتے ہیں، فقراء کے ہدیوں کا نفع انہیں لوٹا دیا جاتا ہے بلکہ کچھ زائد دیا جاتا ہے۔ صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور حضور پاک ﷺ کی اعلیٰ وارفع جناب میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

یہ مسئلہ خوب یاد رہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے ''صلوٰۃ وسلام'' کے بعد کسی اور کے صلوٰۃ وسلام کے محتاج نہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے اور اس میں اسی کا اپنا نفع ہے کہ حضور جانِ عالم ﷺ کی جناب میں نہایت کثرت سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتا رہے۔

اَلصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یارَسُوْلَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلَیْکَ یانَبِیَّ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یاحَبِیْبَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یانُوْرَاللہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

اِلٰی ابدالْاٰبدِیْن علیْہ وعلیْھِمْ وعلٰی جمیْع اُمَّتہٖ اجمعیْن

یااَرْحم الرَّاحمیْن ویاربَّ الْعالمیْن والْحمْدُللہ ربّ الْعالمِیْن (۴۳)

۴۳؎ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۲۱۴

(۲۰) آیت زیب عنوان میں "وَصَلِّ عَلَیْهِمْ" کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ "اے محبوب! اپنے امتیوں میں وفات پانے والوں پر نماز جنازہ پڑھئے"۔

اس اعتبار سے مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ ہجرت کے بعد پہلے سال فرض ہوئی۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (۳۴)

(۲۱) میت کا غسل، اس کا کفن دینا، اس کی نماز جنازہ اور اس کا دفن کرنا سب امور فرض کفایہ ہیں۔ چند مسلمانوں نے اگر یہ فرائض ادا کر دیئے تو باقیوں کے ذمہ سے ساقط ہو گئے۔ اگر کسی نے ادا نہ کئے تو باقی تمام مسلمان گناہ گار ہوئے۔ (۳۵)

(۲۲) مسلمان میت جسے غسل دیا جائے گا اس کا بدن تام ہو یا بدن کا اکثر حصہ ہو، اگر سر کے ساتھ نصف حصہ بدن ہو تو بھی اسے غسل دیں گے۔ کافر میت یا سر کے بغیر نصف حصہ بدن کو غسل نہ دیا جائے۔ ناف سے گھٹنے تک شرمگاہ ہے غسل دینے والا اتنے حصہ بدن کو نہیں دیکھ سکتا، باقی حصہ بدن کو دیکھ سکتا ہے، للہذا شرمگاہ پر غسل کے وقت کپڑا اڈالے رکھے۔ (۳۶)

(۲۳) عورت اگر ایسی جگہ فوت ہو جائے کہ اسے غسل دینے والی عورت موجود نہ ہو تو اس کا محرم اس کا مسح کرا دے۔ یہی غسل کے قائم مقام ہے۔ (۳۷)

(۲۴) اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی فوت ہو جائے تو اسے مرد یا عورت غسل دے لیں۔ (۳۸)

(۲۵) مستحب یہ ہے کہ میت کو اس کا قریبی رشتہ دار غسل دے۔ اگر قریبی رشتہ دار غسل دینا نہ جانتا ہوں تو متقی اور امانت دار غسل دے۔ (۳۹)

---

(۳۴) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۹۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۶

(۳۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۶

(۳۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۳۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۳۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

(۳۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۴۹۷

﴿۲۶﴾ غسل دیتے وقت میت کو تختہ پر لٹائے اور ایسی جگہ غسل دے جو آدمیوں سے خالی ہو۔ وہاں صرف غسل دینے والا اور اس کا مددگار رہو۔ (۴۰)

﴿۲۷﴾ اگر مسلمان اور کافروں کی میتیں مخلوط ہوگئیں تو جس پر علامت اسلام ہے اسے غسل دے کر نماز جنازہ پڑھا جائے اور جس پر علامت کفر ہے اس کا غسل اور جنازہ ترک کردیا جائے۔ اور اگر مسلمان میتیں زیادہ ہوں تو تمام کو غسل اور کفن دیا جائے اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے مگر نماز اور دعا کے وقت نیت میں مسلمان میتیں ہوں نہ کہ کافر۔ اور انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور اگر کافر میتیں مسلمان میتوں سے زیادہ ہوں تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے البتہ انہیں غسل اور کفن دیا جائے اور کافروں کے قبرستان میں دفن کی جائیں۔ (۴۱)

﴿۲۸﴾ جو بچہ زندہ پیدا ہوا اور وہ ایک مرتبہ بھی رویا یا زندہ کی علامت اس میں ہو پھر وہ مر جائے، اس کا نام رکھا جائے، اسے غسل دیا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں قبر بنا کر دفن کیا جائے (اگرچہ پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان نہ دی جاسکی) اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو اسے غسل دیا جائے ایک کپڑا میں لپیٹ کر بغیر نماز جنازہ مسلمانوں کے قبرستان میں ایک کونہ میں دفن کردیا جائے۔ (۴۲)

﴿۲۹﴾ اگر مسلمان کا کوئی قریبی کافر رشتہ دار فوت ہوجائے تو اسے اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کسی سے نجاست دور کی جاتی ہے۔ اسے ایک کپڑا میں لپیٹ کر گڑھے میں دفن کردیا جائے۔ یا دیگر کافروں کو اس کی میت دے دی جائے۔ (۴۳)

﴿۳۰﴾ شہید کو غسل نہ دیا جائے بلکہ اسے خون آلود کپڑوں سمیت جنازہ پڑھ کر دفن کردیا جائے۔ اور اگر معرکہ میں بغیر قتل کے مر جائے اسے غسل دیا جائے۔ (۴۴)

---

(۴۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

﴿۳۱﴾ اگر کوئی مسلمان رجم کی سزا میں قتل کیا جائے یا قصاص یا تعزیر میں قتل کیا جائے، یا کسی درندے نے اسے پھاڑ دیا یا اس پر دیوار گر جائے اور وہ مر جائے یا وہ غرق ہو جائے تو ان کو غسل دیا جائے گا۔(۴۵)

﴿۳۲﴾ اگر کسی نے خودکشی کر لی تو اسے غسل دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔(۴۶)

﴿۳۳﴾ میت کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور اس کا وقت وہ ہے جب میت حاضر ہو جائے۔ طلوعِ فجر، زوال اور غروب آفتاب کا وقت اگرچہ باقی نمازوں کے لئے مکروہ ہے مگر جنازہ ان اوقات میں پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، البتہ جنازہ پہلے تیار ہو جائے اور ان مکروہ اوقات تک انتظار مکروہ ہے۔(۴۷)

﴿۳۴﴾ امام جنازہ کے سینے کے مقابل کھڑا ہو کہ یہ محلِ علم اور محل نور الایمان ہے۔(۴۸)

﴿۳۵﴾ نماز جنازہ میں چار تکبریں فرض ہیں۔ یہ چار تکبیریں چار رکعت کے قائم مقام ہیں اور ثناء، درود شریف اور میت اور مسلمانوں کے لئے دعاء سنت ہے۔(۴۹)

﴿۳۶﴾ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے۔ اگر نماز جنازہ والی ثناء یاد نہ ہو تو عام نمازوں والی ثناء پڑھ لے۔ اس کے بعد دوسری تکبیر بغیر ہاتھ بلند کئے اور اس کے بعد نبی پاک صاحب شفاعت رسول ﷺ پر درود شریف پڑھے۔ اگر نماز جنازہ والا درود شریف یاد نہ ہو تو عام نماز والا درود شریف پڑھ لے۔ بعد از اں تیسری تکبیر کہے اور اس کے بعد میت اور مومنوں کے لئے دعا مانگے۔ اگر مسنون دعا یاد نہ ہو تو کوئی سی دعا پڑھ لے۔ اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے اور دونوں طرف سلام پھیر دے۔ اس طرح نماز جنازہ مکمل ہو جائے گی۔ نماز جنازہ میں رکوع، سجدہ، قعدہ، جلسہ وغیرہ نہیں۔(۵۰)

---

(۴۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۷

(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۸

(۵۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۸

﴿۳۷﴾ بچے اور مجنون کے لئے دعائے مغفرت نہ کرے کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔اس لئے ان پر دعاء پڑھی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے لئے باعث مغفرت بنادے۔(۵۱)

﴿۳۸﴾ مستحب یہ ہے کہ نماز جنازہ کی صفیں طاق ہوں، تین، پانچ، سات، نو،......(۵۲)

﴿۳۹﴾ دعااور استغفار سے میت کو نفع پہنچتا ہے اور تمام عبادات بدنی ہوں یا مالی مثلاً صدقہ، خیرات وغیرہ یا بدنی اور مالی مرکب ہو مثلاً حج، یا قرأت قرآن مجید، درود شریف اور کلماتِ خیر اور ہر کارِ خیر کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔اس سے اسے نفع ملتا ہے۔اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔علماء کا اجماع ہے کہ میت کے ذمے اگر کسی کا حق العباد یا دَین ہو تو کوئی دوسرا وہ حق یا دَین ادا کردے تو میت بری الذمہ ہو جاتی ہے۔(۵۳)

﴿۴۰﴾ جمہور علمائے امت کا یہ فیصلہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کا ثواب دوسرے کو ایصال کرسکتا ہے۔خواہ نماز ہو یا صدقہ یا قرأت قرآن مجید وغیرہ۔حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ کے عمل مبارک سے اس کی مکمل تائید ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ یوم نحر حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر خطبہ دیا۔جب آپ ﷺ منبر سے اترے۔

فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ.(۵۴)

حضور سید عالم ﷺ کے حضور دُنبہ پیش کیا گیا۔آپ ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کرسکے۔

اسی طرح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ مرحومہ کے نام کنواں کھدوایا اور اس کا ثواب انہیں ہدیہ کیا۔(۵۵)

☆☆☆☆☆

---

(۵۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۸

(۵۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۹

(۵۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۴۹۹

(۵۴) ☆ رواہ الترمذی عن جابر، ج۱، ص۲۱۹

(۵۵) ☆ صحیح بخاری شریف، ج۱، ص۳۸۶،۳۸۷،۳۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۰

باب (۲۰۴):

﴿مسجدِ ضرار، مسجدِ تقویٰ﴾

﴿بدن اور کپڑوں کی طہارت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًا ۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ☆ لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیات،۱۰۷، ۱۰۸)

اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں۔ اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل

ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو، اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

حل لغات :

ضِرَارًا : بمعنی نقصان، تکلیف۔(۱)

ضَرَر اور ضِرَار کے معنی میں ایک فرق بیان کیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ وَمَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ(۲)

کوئی آدمی اپنے دینی بھائی کو اس طرح تکلیف نہ دے کہ اس کے حق میں کوئی نقصان واقع ہو۔ اور تکلیف دینے والے کو اس طرح بدلہ دیا جائے کہ اسے بھی نقصان پہنچے بلکہ معاف کر دینا بہتر ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ "ضرر" وہ ہے جس میں تیرے ہمسایہ بھائی کو نقصان پہنچے اور تجھے اس میں منفعت ہو اور "ضرار" وہ تکلیف ہے جس میں تیرے لئے کوئی نفع نہ ہو مگر تیرے ہمسائے بھائی کے لئے نقصان ہو۔

گویا مسجد ضرار وہ مسجد ہے جس سے دوسرے مسلمانوں کا نقصان ہو۔ حالانکہ مسجدیں نقصان کے لئے نہیں بلکہ نفع و برکت کے لئے ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے مسجد ضرار کی مذمت میں منافقین کے چار مقاصد، خبیثہ ذکر فرمائے۔

(۱) یہ مسجد مسلمانوں کو نقصان دینے والی ہے۔

---

(۱) تاج العروس از علامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۵ ۱۲۰ھ)مطبوعہ مصر. ج۳،ص ۳۴۸

(۲) رواہ الدارقطنی عن ابی سعیدالخدری. بحوالہ

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۸،ص ۲۵۴

رواہ احمدو ابن ماجہ عن ابن عباس و رواہ ابن ماجہ عن عبادہ

(۲) اس مسجد میں کفر کی باتیں ہوتی ہیں اور کفر کو تقویت دینے کے منصوبے اور سازشیں تیار کی جاتی ہیں۔

(۳) اس مسجد کا مقصد مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو متفرق کرنا اور انہیں فرقہ فرقہ کرنا ہے۔

(۴) مسجد بننے سے پہلے ابو عامر الراہب الفاسق الکاذب، جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ظاہر دشمن اور محارب تھا اس کا ٹھکانہ، کمین گاہ اور انتظار گاہ بنانا تھا۔

یہ عمارت بظاہر مسجد کی صورت تھی مگر در حقیقت یہ مسجد نہ تھی۔(۳)

"وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى": مسجد ضرار بنانے والے بڑی تاکید سے قسمیں کھاتے تھے کہ یہ مسجد ہم نے مسلمانوں کے مفاد، بوڑھوں، بیماروں، ناتوانوں کی سہولت اور موسم کی شدت سردی، گرمی، اندھیرے بارش وغیرہ سے نمازیوں کو بچانے کے لئے بنائی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ جو نیتوں کا حال جانتا ہے، وہ فرماتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (سورۃالتوبۃ آیت ۱۰۷)

اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق سراسر جھوٹے ہیں۔

مسجد بنانے کے جو مقاصد یہ بتاتے ہیں وہ قطعاً ان کے پیش نظر نہیں بلکہ ان کے پیش نظر مسلمانوں کا نقصان ہے۔

"لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا": قیام سے مراد نماز کے لئے کھڑا ہونا ہے، یعنی اے محبوب! مسجد ضرار میں کبھی بھی نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کیجئے۔(۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۵۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۱،ص ۱۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۵۰۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۲۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۶،ص ۱۹۵
(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۱۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۵۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۱۰

"**لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى**": اساس کا معنی ہے بنیاد رکھنا۔ یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس مسجد کے بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ورضا ہے۔

جمہور علماء مفسرین کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا شریف ہے۔ اس سے مراد مسجد نبوی شریف بھی لی گئی ہے۔ بہر حال دونوں مسجدوں کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ (۵)

"**فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا**": اس مسجد کے نمازی خوب ستھرا رہنے کو پسند کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں ان کی جس طہارت کی تعریف کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ پاخانہ کے بعد پتھر یا ڈھیلے استعمال کرتے ہیں اور پھر پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ (۶)

شانِ نزول:

(۱) حضور انور نبی اکرم ﷺ کی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت سے پہلے مدینہ طیبہ میں خزرج قبیلہ کا ایک شخص رہتا تھا۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۶

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۶

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۳، ص۵۰۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۳۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۴۰۸

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۸۹

اس کا نام ابو عامر تھا۔ زمانہ جاہلیت میں وہ نصرانی بن چکا تھا۔ تورات اور انجیل کا عالم تھا۔ اس لئے ابو عامر الراہب کہلاتا تھا۔

اپنے قبیلہ میں اس کی بڑی عزت تھی۔ جب حضور رسول اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ کو سرفراز فرمایا تو اہل مدینہ آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہوئے۔ اسلام کی سربلندی واضح ہونے لگی۔ ابو عامر الراہب اس سے حسد کرنے لگا۔ ایک روز وہ حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ کس دین پر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دینِ حنیف، ملتِ ابراہیمی۔ وہ بولا: اس ملت پر تو میں ہوں، آپ ﷺ نے اپنی طرف سے یہ دین گھڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارا اسلام ہی ملتِ ابراہیم ہے۔ پھر دعا کی کہ مولیٰ! ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ سفر کی حالت میں تنہائی میں مرے۔ حضور انور ﷺ نے آمین کہی۔

غزوۂ احد کے روز اس نے کھل کر عداوت کی۔ آپ ﷺ سے کہنے لگا: جو قوم آپ سے لڑے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا۔ یہ کہہ کر مکہ معظمہ کے کفار کے ساتھ جا ملا۔ غزوہ حنین میں جب اہل حوازن فرار ہوئے تو یہ بد بخت بھاگ کر شام کو چلا گیا اور منافقینِ مدینہ کو خط لکھا کہ تم میرے لئے ایک مسجد بناؤ۔ جو بظاہر مسجد اور حقیقت میں میری قیام گاہ ہو۔ اور حضور سیدِ عالم ﷺ کے خلاف سازش گاہ ہو۔ اس مسجد نما مکان میں حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اسلحہ اور جنگی سامان جمع کر دیں۔ میں قیصر روم کا ایک لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کر دوں گا۔ اس وقت تم میری مدد کرنا۔ ہم حضور ﷺ کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ چنانچہ ان منافقین نے مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنائی۔ مسجد بنانے والے منافقین بارہ تھے۔

(۱) خذام بن خالد۔

یہ بنی عبید بن زید اور بنی عمرو بن عوف قبیلہ سے تھا۔ اس نے اپنے گھر کے صحن کا ایک حصہ مسجد کی تعمیر کے لئے دیا۔

(۲) مُعَتِّبْ بن قُشَیْر

(۳) ابوحبیبہ بن ازعر

(۴) عباد بن حُنیف

(۵) سہل بن حُنیف۔ یہ دونوں حقیقی بھائی بنی عمرو بن عوف میں سے تھے۔

(۶) نبتل بن الحارث

(۷) بخزج

(۸) بجاد بن عثمان

(۹) ودیعہ بن ثابت

(۱۰) جاریہ بن عامر

(۱۱) مجمع بن جاریہ

(۱۲) ثعلبہ بن حاطب۔ یہ منافقین اوس اور خزرج سے تھے۔

غزوۂ تبوک میں جب نبی اکرم رسول معظم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے یہ منافقین حاضر خدمت ہوئے اور بولے : یا رسول اللہ! ہم نے بوڑھوں، کمزوروں اور دور والوں کے لئے مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنائی ہے، تا کہ جو نمازی گرمی، بارش، اندھیرے، سردی وغیرہ کے سبب مسجد قبا میں نہ پہنچ سکیں وہ یہاں نماز ادا کر لیں۔ آپ اس مسجد میں ایک نماز پڑھ لیں اور دعائے خیر فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو مجھے تبوک کے سفر کی تیاری میں مشغولیت ہے، واپسی پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نماز پڑھ لیں گے۔ یہ فرما کر حضور تبوک کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ غزوۂ تبوک سے واپسی پر جب حضور انور ﷺ ابھی مدینہ طیبہ سے قریب ذِی اَوان میں تھے تو یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت وحشی (قاتل حضرت حمزہ)، مالک بن دُخشم، معن بن عدی اور عامر بن سکن رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ تم لوگ فوراً اس مسجد کو آگ لگا دو اور اسے منہدم کر دو اور اس جگہ کوڑا پھینکنے، مردار ڈالنے کی جگہ بنا دو۔ یہ حضرت آناً فاناً وہاں پہنچے اور اس مسجد کو آگ لگا کر خاک کا ڈھیر بنا دیا۔ (۷)

۷- ٭ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۳ص ۱۵۵

٭ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۲

٭ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۵۳-۲۵۴

٭ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹۳

(۲) قبیلہ عمرو بن عوف نے مسجد قبا تعمیر کی۔ تعمیر کے بعد حضور سید والا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس میں نماز ادا کر کے اسے با برکت بنا دیں۔ چنانچہ مسجد قبا میں حضور انور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ اس پر بنی عمرو بن عوف کے چچا زاد بھائی بنو غنم بن عوف نے حسد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی مسجد بناتے ہیں چنانچہ انہوں نے بھی مسجد بنائی لیکن اس میں ابو عامر راہب نے نماز پڑھی جب وہ شام سے لوٹا۔ ابو عامر حضور سرور عالم ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ مسجد بنا کر انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ہم نے معذوروں، کمزوروں کے لئے مسجد بنائی ہے، جو لوگ بارش، سردی، اندھیرے میں مسجد قبا میں جا کر نماز ادا نہیں کر سکتے ان کی سہولت کے لئے ہم نے مسجد تیار کی ہے مگر درحقیقت یہ ابو عامر راہب کا اڈا تھا۔

غزوۂ تبوک سے واپسی پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ آپ ﷺ نے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو روانہ فرما کر مسجد کو منہدم کروا دیا اور اسے آگ لگا دی۔ اسے کوڑا کرکٹ کی جگہ بنا دیا۔(۸)

(بقیہ۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر. ج۲،ص۳۸۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲،ص۱۶۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ج۲،ص۳۰۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور. ج۲،ص۲۹۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور. ج۲،ص۲۹۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه. ج۳،ص۵۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان. ج۱۱،ص۱۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص۹۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت. ج۴،ص۲۸۴

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفه امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعه دار الرشید، بیروت. ص۲۵۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۴۰۹

(۸) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ج۲،ص۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص۹۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت. ج۳،ص۴۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور. ص۴۷۷

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۵،ص۴۰۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسجد کی تعمیر، مرمت، دیکھ بھال، انتظام وغیرہ تمام امور مسلمانوں کے ذمے ہیں۔ کوئی کافر نہ مسجد کی تعمیر کرسکتا ہے اور نہ اس کا انتظام انجام دے سکتا ہے۔ اگر کوئی کافر ایسا کرے تو اسے بزور قوت روک دیا جائے یہاں تک کہ اگر کافر مسجد بنانے کی وصیت کر جائے تو اس کی وصیت نافذ نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۔ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۔ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ☆ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ☆

مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (سورۃ التوبۃ آیات ۱۷، ۱۸) (۹)

﴿۲﴾ کافر اگر مسجد کی تعمیر کر دے تو اتنے سے کام سے مسلمان نہ بن جائے گا، جب تک صدقِ دل سے شہادتین کا اقرار نہ کرے، کیونکہ مسلمان بننے کے لئے شہادتین کی دل سے تصدیق اور زبان سے اس کا اقرار لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ کسی مسلمان نے اگر گرجا، مندر وغیرہ کی تعظیم کی تو وہ کافر ہوگیا۔ کیونکہ کفر محض نیت سے ہوتا ہے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ مسجد کی تعمیر، مرمت، انتظام اور اس کی آبادی کے جملہ امور ادا کرنا بڑے اجر کا کام ہے۔

---

(۹) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۵

(۱۰) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۵

(۱۱) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۵

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ(۱۲)

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایسا ہی ایک خو بصورت محل بنادے گا۔

اگر چند مسلمان مل کر مسجد تعمیر کریں گے تو سب کو یکساں ثواب ملے گا۔ اور سب کے لئے جنت میں اعلیٰ محل ہو گا۔ کیونکہ رب تعالیٰ کی رحمت محدود نہیں، بے پایاں ہے اور وہ ذات کریم ہے، بخل اس کی شان کے لائق نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ جہاں ضرورت ہو بقدرِ استطاعت مسجد کی تعمیر کریں، تعمیر میں حصہ لیں اور یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔ (۱۳)

﴿۵﴾ ہر مسجد کا احترام اور تعظیم فرض ہے۔ مسجد میں نماز پڑھنا، نمازیوں کے لئے نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا، مسجد میں تلاوت قرآن مجید، ذکر واذکار، وعظ ونصیحت کا اہتمام، بچوں، بڑوں کے لئے قرآن مجید اور دیگر اسلامی تعلیم کا اہتمام، مسجد کی صفائی، مرمت، ضروری اشیا مہیا کرنا، صحیح العقیدہ، صحیح القراءۃ اور باکردار امام کا تقرر اس کے مشاہرہ کا اہتمام وغیرہ یہ سب کام مسجد کی تعظیم میں داخل ہیں۔ مسجد کو بدبودار اشیاء سے پاک کرنا، مسجد میں فساد کو روکنا، جس شخص کا مسجد میں داخلہ شرعاً ممنوع ہے، اسے روکنا وغیرہ یہ بھی مسجد کی تعظیم میں شامل ہے۔ بقدرِ استطاعت ہر مسلمان پر مسجد کی تعظیم فرض ہے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ جو شخص مسجد کی حرمت کا اعتقاد نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ منافقین نے مسجد قبا کی توہین کی، وہ کہتے تھے کہ ہم عمرو بن عوف کی بیوی کے گدھا باندھنے کی جگہ نماز نہیں پڑھیں گے۔ یہ کلمہ کفر ہے اور رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمدو البخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ بحوالہ
☆ جامع صغیر، از امام جلال الدین سیوطی ج۲، ص۲۸۸
(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۰۵
(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۳۰۵

اسے "کُفرًا" فرمایا ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ جس شخص نے ریا، نمود و نمائش کی خاطر یا حرام کمائی سے مسجد تعمیر کی، یا سرائے، خانقاہ، مدرسہ، پُل، تالاب وغیرہ بنایا۔ اسے آخرت میں کوئی ثواب وغیرہ نہیں ملے گا۔ ان اشیاء کی تعمیر کے لئے رب تعالیٰ نے تقویٰ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا جذبہ و اعتقاد لازم ٹھہرایا ہے۔

آیت مبارکہ زیب عنوان میں " لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى " کا واضح اصول موجود ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ ہر مسجد جو مسلمانوں کے ضرر یا ریا، یا غیر طیّب مال سے بنائی گئی ہو اس کا حکم مسجد ضرار کا ہے۔ اس میں نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر قدرت ہو تو اس کا گرا دینا ضروری ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ موجود مسجد کے قریب دوسری مسجد بنانا جائز نہیں۔ اس سے پہلی مسجد کے نمازی متفرق ہو جائیں گے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا کسی طرح جائز نہیں۔ اس نئی مسجد کو منہدم کر دیا جائے تا کہ مسلمان نمازی متفرق نہ ہوں۔ البتہ اگر محلّہ کی آبادی بڑھ گئی اور پہلی مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہ رہی تو دوسری مسجد بنانا جائز ہے۔ اسی طرح

---

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۵۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۸۱

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۹۷

ایک آبادی یا شہر میں دو تین جامع مسجد بنانا بہتر نہیں۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلامی لشکر نے جب کثیر علاقے فتح کئے، اور غیر مسلم علاقے اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ ایک شہر میں دوسری مسجد اس طرح نہ بنائی جائے کہ پہلی مسجد کے نمازی متفرق ہو جائیں۔(۱۸)

انتباہ:

آج کل مسلمانوں پر تعجب ہوتا ہے کہ نام و نمود اور شہرت کی غرض سے ہر طرف مسجدیں تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اکثر مقامات پر تو ان کی ضرورت ہی نہیں کہ وہاں پہلے سے مسجد موجود ہے۔ انہیں اپنا اقتدار و اعزاز مطلوب ہے، اسلامی اصول پیش نظر نہیں۔ کاش کہ یہ حضرات اسلامی اصولوں کو ترجیح دیں۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ کنیسہ، بیعہ، گرجا، مندر وغیرہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں پاک جگہ پر اگر آدمی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے جب کہ وہاں جانداروں کی تصاویر اور بت نہ ہوں۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا کَانَ یُصَلِّیْ فِی الْبِیْعَةِ اِذَالَمْ یَکُنْ فِیْهَاتَمَاثِیْلُ(۲۰)

جلیل القدر مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گرجا میں نماز پڑھ لیا کرتے جب وہاں بت اور جانداروں کی تصاویر نہ ہوتیں۔(۲۱)

﴿۱۱﴾ غیر مسلموں کی عبادت گاہ گرجا، مندر، کلیسا وغیرہ کی جگہ مسجد بنانا جائز ہے۔

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۸، ص ۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۸

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۷۸

(۲۰) ☆ رواہ البخاری فی ترجمۃ الباب ج ۱، ص ۶۲

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۹، ص ۲۵۵

حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَیْثُ کَانَ طَوَاغِیْتُھُمْ(۲۲)

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ بتوں کے مقام پر طائف میں مسجد بنالو۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ مسجد ضرار کی طرح کی مسجد، گرجا، مندر، کلیسا میں مسلمان تعمیر میں حصہ نہیں لے سکتا، حصہ لے گا تو گناہ گار ہوگا۔ دامے درمے، قدمے، سخنے کسی حیثیت سے مسلمان ان کی مدد نہیں کر سکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ تم نے مسجد ضرار کی تعمیر میں کیا حصہ لیا۔ اس نے کہا، صرف ایک ستون مہیا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کو وہ تیری گردن کا طوق بنے گا۔(۲۴)

فائدہ جلیلہ:

چار مسجدوں کی بنیاد اور تعمیر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے فرمائی۔

☆ **بیت اللہ شریف**: حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام نے بیت اللہ شریف کو تعمیر فرمایا۔

☆ **بیت المقدس شریف**: حضرت سیدنا داؤد اور حضرت سیدنا سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام نے تعمیر فرمایا۔

☆ **مسجد نبوی شریف اور**

☆ **مسجد قبا شریف** حضور سید عالم نبی الثقلین امام القبلتین ﷺ نے تعمیر فرمائیں۔(۲۵)

---

(۲۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن عثمان بن ابی العاص، ج ۱، ص ۷۱

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب المساجد

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۲۵۵

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۲۵۴

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱، ص ۲۴۲

فائدہ عظیمہ:

مسجد قبا کا اولین معمار حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تعمیر مسجد کے وقت نبی عمرو بن عوف معاونت فرماتے تھے۔(۲۶)

فائدہ عظمیٰ:

مسجد قبا ہی وہ پہلی مسجد ہے جس میں حضور آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ کھلے بندوں بغیر کسی خوف وخطر کے، ہجرت کے بعد، نماز با جماعت ادا فرمائی۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ بعض مساجد میں نماز ادا کرنا مزید ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

چنانچہ مسجد قبا شریف میں دو رکعت نفل کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِ قُبَآءَ کَعُمْرَۃٍ(۲۸)

مسجد قبا میں نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی فِی مَسْجِدِ قُبَآءَ رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَهٗ عُمْرَۃٌ(۲۹)

جس نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا پھر دو رکعت نماز مسجد قبا میں ادا کی اس کے لئے عمرہ کا ثواب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ صالحین اور اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب مسجدیں بنادی جاتی ہیں تاکہ ان میں نماز کا اجر زیادہ ہو۔ اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانے کی ترغیب قرآن مجید میں ہے:

---

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۴

(۲۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۴

(۲۸) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ عن اُسید بن ظہیر الانصاری، ج۲، ص۲۶۷

☆ و رواہ الترمذی والحاکم وابن ماجہ

(۲۹) ☆ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف، بحوالہ کنز العمال، ج۱۲، ح۳۴۹۶۹

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا (سورۃ الکھف آیت، ۲۱)

وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ ایک مسجد میں دو جماعتوں کی اجازت نہیں کہ اس سے نمازیوں میں تفرقہ پڑ جائے گا۔ البتہ اتفاق سے اگر کسی کی عذر سے جماعت رہ گئی اور وہ جماعت اولیٰ کے ساتھ شامل نہ ہوسکا تو وہ دوسری جماعت کروا سکتا ہے یا دوسری جماعت میں شامل ہوسکتا ہے۔ اس سے تفریق بین المسلمین کا اندیشہ نہیں۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ اصول یہ ہے کہ غصب کی ہوئی زمین میں نماز **منھی لغیر ھا** (کسی بیرونی سبب سے منع) ہے۔ یعنی ممانعت کی وجہ غصب شدہ زمین ہے نہ کہ نماز، لیکن چونکہ نماز جائے نماز کے ساتھ اس طرح متصل نہیں جس طرح وقت کے ساتھ متصل ہے، یا جس طرح روزہ وقت کے ساتھ متصل ہے اسی لئے اوقاتِ مکروہہ کی طرح غصب شدہ زمین میں نماز پڑھنا نہ مکروہ ہے نہ فاسد۔ جیسا کہ یوم نحر (قربانی کے دن) روزہ فاسد ہوتا ہے۔ (۳۲)

﴿۱۶﴾ نماز کا امام صحیح العقیدہ، صحیح القراۃ، نماز کے ضروری مسائل سے بخوبی واقف ہو۔ فاسق وفاجر، بدعقیدہ نہ ہو۔ ورنہ مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی۔

بنی عمرو بن عوف نے جب مسجد قبا کی تعمیر نو کی تو انہوں نے امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی کہ مُجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کو امام بنالیں۔ انہوں نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ یہ مسجد ضرار کا امام نہیں رہا؟ مجمع نے عرض کی حضور! میرا عذر سن لیجئے۔ اللہ کی قسم میں وہاں نماز پڑھاتا رہا لیکن مجھے علم نہ تھا کہ یہ بڈھے سازشی کیا چاہتے ہیں۔ وہ قرآن پڑھنا نہیں جانتے تھے اور میں جوان قرآن پڑھتا تھا۔ مجھے اپنے

(۳۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۵۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱،ص ۲۰

(۳۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۵۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱،ص ۱۹

(۳۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۲۷۸

گناہ کا علم نہ تھا۔ نہ معلوم تھا کہ ان ضرار والوں کے دلوں میں کیا کفر نہاں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یقین ہو گیا کہ یہ صحیح العقیدہ ہے، اس میں نفاق نہیں تو آپ نے اس کا عذر قبول کر لیا۔ تب جا کر وہ مسجد قبا کا امام بنا۔ (۳۳)

﴿۱۷﴾ جس جگہ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا غضب نازل ہوا ہو وہاں جانا اور وہاں ٹھہرنا منع اور برکت سے، خالی ہے۔ مسجد ضرار کی جگہ اگرچہ مدینہ منورہ کی پاک سرزمین میں واقع ہے مگر جب مسجد ضرار کے بارے میں قرآن مجید کی وعید نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد کو جلوا اور گرا دیا تو اس جگہ کو کوڑا کرکٹ پھینکنے اور مردار ڈالنے کی جگہ بنا دی۔ حضور سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ خود کبھی مسجد ضرار کے راستے سے نہ گزرے۔

کچھ عرصہ بعد آپ نے وہ قطع زمین حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کو دینا چاہی انہوں نے قبول نہ کی۔ بعد ازاں حضور نے وہ جگہ حضرت ثابت بن ارقم کو دے دی کہ وہ اس میں اپنا مکان بنا لیں۔ لیکن اس گھر میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا بلکہ اس مکان میں کسی مرغی نے اور نہ کسی کبوتر نے انڈا دیا۔

اس زمین میں کنواں کھدوایا گیا لیکن اس سے دھواں نکلا۔ (۳۴)

﴿۱۸﴾ ہر فعل کے حسن یا قبیح ہونے کا فیصلہ نیت پر موقوف ہے۔ بظاہر نیک عمل بری نیت سے برا بن جاتا ہے اور مباح فعل اچھی نیت سے کارِ ثواب بن جاتا ہے۔ منافقین نے مسجد بنائی، مسجد کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب افعال

---

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۹۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۱
(۳۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۱۹۳
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۰۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص۵۰۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۵۱

میں سے ہے مگر ان کی نیت اس سے مسجد کے مقاصد حاصل کرنا نہ تھے بلکہ ان کے پیشِ نظر مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، کفر کی تبلیغ اور تقویت، مسلمانوں میں تفرقہ بازی اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا اڈا بنانا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس کے گرانے، جلانے کا حکم دیا کہ ان کا یہ عمل بری نیت سے برا تھا۔ اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں اچھی نیت قائم رکھے۔ بری نیت، ریا، نمود، شہرت وغیرہ کو دخل نہ دے۔(۳۵)

﴿۱۹﴾ جسم اور لباس کی پاکیزگی آدمی کی مروت اور شرعی حکم ہے۔ اس لئے بندۂ مومن ہر وقت اپنا بدن اور لباس پاک اور صاف رکھے۔

امام الطیبین سید الطاہرین حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کو رب کریم جل وعلا کا ارشاد ہے۔

وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ (سورۃ المدثر آیت، ۴)

اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

اور ارشاد فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ (سورۃ التوبۃ آیت، ۱۰۸)

اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

بدن اور کپڑوں کو نجاست سے پاک کرنا فرض ہے۔ اگر نجاست بقدر درہم ہو تو دھوئے بغیر نماز جائز نہیں۔ یاد رہے مساحت کے اعتبار سے درہم کی مقدار یہ ہے کہ انسان اپنی ہتھیلی پھیلائے اور اس پر پانی کھڑا کرے۔ جتنی جگہ پانی کھڑا ہو جائے وہ درہم کی مساحت ہے اور وزن کے اعتبار سے درہم کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔(۳۶)

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۵۷
(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۲۶۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۲۸۹

﴿۲۰﴾ جنابت کی حالت میں سونے سے پہلے غسل کر لینا افضل ہے اور اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کرے۔ ہاں اگر بغیر غسل اور وضو کے سو گیا تو گناہگار نہ ہوا۔(۳۷)

﴿۲۱﴾ جو آدمی ختنہ شدہ نہ ہو اس پر فرض ہے کہ غسل کے وقت اقلف تک پانی پہنچائے کہ اس میں ہرج نہیں۔ ورنہ غسل ادا نہ ہوگا۔(۳۸)

﴿۲۲﴾ رفعِ حاجت کے بعد بہتر یہ ہے کہ پہلے ڈھیلوں یا پتھروں سے استنجا کرے اور پھر پانی کے ساتھ طہارت کرے۔ صرف پانی سے استنجا افضل ہے یہ اس وقت ہے کہ جب نجاست مخرج سے بقدر درہم تجاوز نہ کرے اور اگر نجاست مخرج سے بقدرِ درہم تجاوز کر جائے تو پانی سے طہارت فرض ہے۔(۳۹)

﴿۲۳﴾ استنجا کے لئے ڈھیلوں یا پتھروں کا عدد معین نہیں۔ اگر تین سے طہارت حاصل نہ ہو تو زیادہ استعمال کرنا جائز بلکہ واجب ہے۔(۴۰)

﴿۲۴﴾ پتھروں، ڈھیلوں اور پانی کے بغیر کسی اور شے سے استنجا نہ کرے۔ مثلاً ہڈی، گوبر، لید، گھاس، کاغذ وغیرہ کہ ان سے استنجا کرنے سے مفلسی پیدا ہوتی ہے۔(۴۱)

﴿۲۵﴾ ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ گرمیوں میں مرد پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کرے۔ دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف استعمال کرے اور تیسرا ڈھیلا پہلے ڈھیلے کی طرح آگے سے

(۳۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج ۴۷۸
(۳۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۹
(۳۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۱۹۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۲۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۱۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۷۹
(۴۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۸
(۴۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳، ص ۵۰۸

پیچھے کی طرف استعمال کرے۔سردیوں میں اس کے برعکس کرے۔یعنی پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف استعمال کرے۔اسی طرح دوسراڈھیلا اور تیسراڈھیلا گرمیوں کے برعکس استعمال کرے۔

عورت ہمیشہ سردی اور گرمی میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کرے۔دوسراڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسراڈھیلا پہلے کی طرح آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کرے۔(۴۲)

فائدہ:

پانی سے استنجاسب سے پہلے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کیا۔(۴۳)

﴿۲۶﴾ مستحاضہ عورت کو پیشاب و پاخانہ کے بغیر ہر وضو کے لئے پانی سے استنجا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴۴)

﴿۲۷﴾ ہوا چلنے یا سوکر اٹھتے وقت وضو کے لئے استنجا کرنا بدعت ہے،اس سے احتراز لازم ہے۔یہ فضول ہے۔(۴۵)

﴿۲۸﴾ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔(۴۶)

فائدہ: تقویم قمری کی ابتداء ہجرتِ مدینہ منورہ ہے۔مدینہ منورہ پہنچ کر حضور سیدِ عالم ﷺ نے قبا میں مسجد کی بنیاد رکھی۔اسلام کی یہ پہلی مسجد ہے۔اسی سے سن ہجری کی ابتداء ہوئی۔قرآن مجید نے ''مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ'' فرمایا ہے۔(۴۷)

﴿۲۹﴾ طہارت کے مکمل ہونے سے عبادت سہل ہو جاتی ہے اور طہارت کا کامل اور تمام ہونا عبادت میں مددگار ہوتا ہے۔لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ بدن،لباس اور قلب کی طہارت کا پورا اہتمام کرے۔(۴۸)

☆☆☆☆☆

---

(۴۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۷۹

(۴۳) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۶) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۳،ص۵۰۸

(۴۷) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۱،ص۲۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۵،ص۴۱۱

(۴۸) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۳۹۰

باب (۲۰۶):

﴿سچوں کی معیت اختیار کرو﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ آیت،۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

حل لغات:

"اتَّقُوا اللّٰہ": اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین جل مجدہ الکریم سے ڈرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہر ایسے قول، فعل، عمل، نیت سے بچتے رہو جس میں ربِ عظیم جل جلالہ اور اس کے محبوب رسول کریم ﷺ کی ناراضی ہو۔ ظاہر ہے اللہ ورسول (جل جلالہ ﷺ) کی ناراضی انہی کاموں میں ہے جن سے انہوں نے روک رکھا ہے۔ ان کے منع کیے ہوئے کاموں میں ان کی ناراضی ہے۔ اس آیت میں ان کی ناراضی کے کاموں سے روکا گیا ہے۔ بندۂ مومن جب اللہ ورسول (جل وعلا و ﷺ) کی ناراضی کے کاموں سے اپنے کو بچا کر رکھے گا اور یہ عمل اس کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہوگی تو وہ متقی کامل ہے، ولیٔ کامل ہے، صادق ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے "صِدِّیق" بن جائے گا۔(۱)

"وَكُوْنُوْا": کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا سے امر کا صیغہ ہے. کَانَ افعال ناقصہ سے ہے، جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس مقام پر بمعنی ہونا، موجود ہونا، بن جانا وغیرہ ہے۔ کَانَ کے ساتھ جس جنس کو متصف کیا جاتا ہے وہ وصف اس کو لازم ہوتا ہے، اس سے جدا نہیں ہوتا۔ اس آیت مبارکہ میں متقی مومنوں کو صدق کے ساتھ متصف کیا گیا ہے، گویا صِدق متقی مومنوں کی صفت لازمہ ہے۔ اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ تمہارا لازمی

(۱) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵

وصف ہو،اسی طرح صدق والوں کی معیت ایسی لازم کرلو کہ تم خود صادقین بن جاؤ۔(۲)

"مَعَ": معیت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس معیت سے مراد روحانی طور پر معیت ہے۔البتہ بعض اوقات جسمانی اور مکانی معیت بھی میسر ہو جاتی ہے۔

جلیل القدر مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس مقام پر مَعَ بمعنی مِنْ اور فِیْ کے ہے۔یعنی تم سچوں کی جماعت سے ہو جاؤ یا سچوں میں شمار ہونے لگو۔(۳)

"اَلصّٰدِقِیْنَ": صادق وہ ہے جس کا ظاہر اور باطن یکساں ہو۔ایسی صفات والے کے عقیدہ سے نِفاق، فعل اور عمل سے شریعت کی مخالفت دور ہو جاتی ہے۔

یہی صفت اگر کمال کو پہنچ جائے تو بندۂ مومن "صِدِّیق" کہلاتا ہے۔

آیت میں الصادقین سے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور دیگر مہاجر اور انصار صحابہ مراد ہیں۔رضوان اللہ تعالیٰ علیہم۔(۴)

---

(۲) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۱۱۲۹
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۴۱۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۴۴۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۹۴

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۳۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۹۳
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۵۱۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۵۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۴۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۵۱
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۱۱۱

(۴) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۱۱۱
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴،ص ۳۱۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸،ص ۲۸۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۲۴۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۵۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۴۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے خالق، مالک اور ربِ حقیقی کے ہر فرمان کو صدقِ دل سے بجالائے اور ایسے اُمور کی انجام دہی سے کامل احتراز کرے جس سے اس مالک و مولیٰ جل وعلا کی ناراضی کا شائبہ ہو۔ اسی کے ساتھ اپنے حامی، شفیع، ناصر اور رحمۃ للعالمین رسول معظم نبی اکرم ﷺ کی سہل وآسان شریعت کی کامل غیر مشروط اتباع کرے۔ شریعتِ مطہرہ کا کوئی حکم نہ توڑے۔ اللہ و رسول جل وعلا ﷺ کی قائم کی ہوئی حدوں کے قریب تک نہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان حدوں کو توڑ کر اپنے مالک و رب اور اپنے آقا و مولیٰ رسول کو ناراض کرلے۔ اگر ایسا ہوا تو دین و دنیا دونوں کا خسارہ یقینی ہے۔ اس نقصان و خسران سے بچنا تقویٰ ہے اور اس تقویٰ کا حصول ہر بندۂ مومن پر لازم ہے۔ (۵)

﴿۲﴾ تقویٰ کے مختلف مدارج و مراحل ہیں۔ ادنیٰ درجہ شرک سے بچنا ہے اور اعلیٰ ماسوا اللہ سے قطع تعلق کر کے صرف وحدہ لاشریک ذات سے اپنا تعلق وابستہ کرلینا ہے۔ بندۂ مومن میں جتنی استعداد ہے اسی نوعیت کا تقویٰ اختیار

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۹۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۱

☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۵۱۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۷۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۴۲

کرے، اسی میں اس کی نجات ہے۔(٦)

﴿۳﴾ ہر بندۂ مومن پر فرض ہے کہ سچوں کی معیت اختیار کرے۔ سچوں کی معیت بعض اوقات جسمانی ومکانی معیت سے میسر آسکتی ہے لیکن ہروقت ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں ان کی معیت حاصل کرنے کا طریقہ وذریعہ یہ ہے کہ وہ راہ اختیار کرے جو سچوں کی راہ ہے۔ سچوں کا طریقہ اپنائے۔ سچوں سے محبت کرے، سچوں کی راہ کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اپنے ظاہروباطن کو یکساں رکھے۔ اس کے عقیدہ سے نفاق کی بونہ آئے، اس کے عمل، اس کی نیت اس کے قول سے ثابت ہو کہ یہ خود سچوں کی جماعت کا فرد ہے۔ حضور نبی اکرم سید الرسل ﷺ، سید الصادقین حضرت سیدنا ابوبکر صدیقِ اکبر، امام الصادقین سیدنا عمر فاروقِ اعظم اور دیگر تمام مہاجروانصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہلِ بیتِ اطہار، امت کے اخیار وابرار سب کی اتباع ومحبت اپنے اوپر لازم رکھے۔ بندہ مومن کا کوئی لمحہ، کوئی سانس، کوئی حالت، کوئی کیفیت سچائی اور سچوں سے جدا نہ ہو۔ وہ سچوں کی معیت اس طرح اختیار کرے اور اس سے اس مرتبہ تک پہنچ جائے کہ اس کی معیت سچائی اور سچوں کی حقانیت کا معیار بن جائے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ اور اسلاف واخیارِ امت کا اسی پر اجماع ہے۔

ہر کہ درکانِ نمک رفت، نمک شد۔(٧)

---

(٦) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۴۵

(٧) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۷۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

﴿۴﴾ انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد امت کے اولیاء اللہ کے بے شمار مراتب ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ کوئی ولی' خواہ کسی درجہ تک فائز ہو جائے مگر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔ مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بعض وہ ہیں جو درجہ صِدِّیقِیَّتْ پر فائز ہیں۔ صِدِّیق کا مرتبہ نبی کے بعد سب سے بلند ہے۔ بلکہ بعض انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو صِدِّیق کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ☆ (سورہ مریم. آیت،۵۶)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو۔ بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا۔

صدیق کو اللہ تعالیٰ جل وعلا وہ قُرب عطا فرماتا ہے کہ صدیق جو کہہ دے وہ واقع میں ہو کر رہتا ہے، اگر چہ صدیق کے کہنے سے پہلے وہ امر ایسا نہ ہو۔

سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام بھی صِدِّیق ہیں۔ ان سے ایک خواب کی تعبیر دریافت کی گئی مگر کیسے پیارے انداز میں ان سے خطاب ہوا:

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا......الآية (سورہ یوسف آیت ۴۶)

اے یوسف، اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجئے۔

آپ نے دو قیدیوں کی خوابوں کی تعبیر دی۔ ایک قیدی کو تعبیر ناگوار لگی وہ ٹال مٹول کرنے لگا کہ حضور! میں نے فی الواقع خواب نہیں دیکھی۔ یونہی واقع بنا کر آپ سے اس کی تعبیر پوچھ لی۔ گویا میرے بارے میں آپ

(بقیہ۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۵۱۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۳۱۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۴۲

اپنے کلمات واپس لے لیجئے۔آپ نے فرمایا:

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِىْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ☆ (سورہ یوسف آیت، ۴۱)

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

صدیق کا کہا ہوا ٹلتا نہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو اسی طرح کر دیتا ہے۔

خاتم المرسلین حضور سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سب سے پہلے صدیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد دیگر چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صدیق ہیں۔

''صدیق'' کا انکار منصبِ رسالت کی عظمت کا انکار ہے۔کیونکہ صدیق شاہکار نبوت ہوتا ہے۔(۸)

﴿۵﴾ سچائی میں بے شمار دینی ودنیوی فوائد ہیں اور جھوٹ سراسر ہلاکت کا باعث اور شرمساری کا موجب ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات کے علاوہ احادیث صحیحہ مرفوعہ کثیرہ اس حوالہ سے موجود ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدِقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا.(۹)

---

(۸) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان أندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۔ ۱۰۲۰

☆ تفسیر مظهری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۵، ص ۲۴۲

(۹) ☆ رواہ الائمہ مسلم، ج۲، ص ۳۲۵

☆ ورواہ الترمذی، ج۲، ص۲۷

☆ ورواہ ابن ابی شیبہ، ج۲، ص ۱۲۲

☆ ورواہ احمد، ج۲، ص ۱۱

سچائی کو ہمیشہ لازم اختیار کرو۔ کیونکہ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ خبردار! جھوٹ سے دور رہو۔ کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کا راستہ دکھاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ ہر حال میں سچ بولے، سچ اختیار کرے۔ سچوں کے ساتھ رہے۔ جھوٹ سے پرہیز کرے۔ جھوٹوں سے قطع تعلق کرے تاکہ دین و دنیا میں سرفراز رہے۔

جسے اللہ تعالیٰ فہم صحیح اور عقل سلیم عطا کرے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اقوال میں صدق کو، اعمال میں اخلاص کو اور احوال میں صفا کو لازم پکڑے اور جو ایسا کرے گا ان شاء اللہ ابرار سے ملے گا اور ربِ غفار کی رضا پائے گا۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اصلاح بین الناس کی خاطر تین مقامات پر جھوٹ بولنے پر گرفت اور مواخذۂ الٰہی نہیں ہوگا۔

اول : شوہر اور بیوی کے درمیان اختلاف کو دور کرنے والا جب زوجین سے بات کرے تو بعض حالات میں جھوٹی بات کہہ کر دونوں کو راضی کر لیتا ہے۔ ایسا جھوٹ اصلاح کے لئے ہے۔ یونہی خود خاوند بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹی بات کہہ دے۔

دوم : دو بھائیوں، ہمسایوں یا دو مسلمانوں کے درمیانی اختلاف کو ختم کرنے والا اگر دونوں کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دے جو فی الواقع نہ ہو مگر اس سے اصلاح ممکن ہو تو ایسا جھوٹ جائز ہے۔

سوم : جنگ کی حالت میں جھوٹی بات کہہ دینا جنگ کے طریقوں میں سے ہے، اس پر بھی مواخذہ نہ ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَایُحِلُّ الْکِذْبَ اِلَّافِی ثَلٰثٍ : یُحَدِّثُ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ لِیُرْضِیَهَاوَالْکِذْبَ فِی الْحَرْبِ

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۱

وَالْكِذْبَ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ. (۱۱)

سوائے تین صورتوں کے جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی سے جھوٹ بولے کہ وہ راضی ہو جائے۔ جنگ میں جھوٹ بولنا۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹی بات کہنا۔ (۱۲)

﴿۸﴾ جھوٹ بولنا کسی حالت میں جائز نہیں نہ سنجیدہ گفتگو میں، نہ مذاق میں۔ جو بات کرے سچی کرے اور پورے کرنے کے ارادے سے کرے۔ حتیٰ کہ بچوں کے ساتھ بھی جھوٹا وعدہ نہ کرے، ان سے وہی بات کرے جو پوری کر سکے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الْكِذْبَ لَايُصْلِحُ مِنْهُ جِدٌّ وَّلَاهَزْلٌ (۱۳)

جھوٹ بولنا نہ سنجیدہ حالت میں جائز ہے نہ مذاق کے طور پر۔ (۱۴)

﴿۹﴾ ہمارے ہاں تجارت میں 'بالعموم غلط بیانی سے کام لے کر نفع کمایا جاتا ہے۔ جھوٹی قسم کھانا معمول ہے۔ سودا میں ملاوٹ، قیمت میں غبن، بیچی جانے والی شے کی بے جا تعریف اور خریدی جانے والی شے میں خواہ مخواہ نقص،

---

(۱۱) ☆ رواہ الترمذی عن اسماء بنت یزید. ج ۲، ص ۲۴

☆ مسند امام احمد، ج ۶، ص ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۵۴

☆ ونحو مسلم عن ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی محیط، ج ۲، ص ۳۲۵

(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۴۱۸

(۱۳) ☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۴۱۰

☆ ورواہ الدارمی فی الرقاق

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۸، ص ۲۸۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۵

☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۳۱۶

اور پھر بعض اوقات سودی کاروبار.............. یہ سب چیزیں اپنائی تو نفع کی خاطر جاتی ہیں مگر الٹا اسے ان سے نقصان ہوتا ہے اور آخرت کا خسارہ تو کسی کو یاد ہی نہیں (الا ماشاءاللہ)۔

اسی لئے حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّامَنِ اتَّقَى اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ.(۱۵)

تجارت کرنے والے (اکثر) قیامت کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے مگر وہ جو خدا سے ڈرتا رہا، نیکی اختیار کی اور سچ بولتا رہا۔

اس لئے ہر بندۂ مومن پر بالعموم اور تاجر حضرات پر بالخصوص سچ بولنا اور سچی بات کہنا فرض ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ تجارت ایک بہترین پیشہ ہے۔اس کی کمائی میں برکت ہوتی ہے۔اس کی کمائی حلال ہے۔ بزرگانِ دین نے بھی اسے اپنایا، مگر اس کی کمائی حلال ہونے میں چند شرائط ہیں۔ حدیث شریف نے انہیں بیان فرمایا ہے۔ ان کی پاس داری سے رزق حلال اور بابرکت ہوجائے گا۔

سید التجار امام الابرار شافع یوم قرار علیہ اطیب الصلوٰۃ واطہر السلام الی ابد الابدین نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ اَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ : اَلَّذِيْنَ اِذَاحَدَّثُوْالَمْ يَكْذِبُوْا، وَاِذَااؤْتُمِنُوْالَمْ يَخُوْنُوْا، وَاِذَاوَعَدُوْالَمْ يُخْلِفُوْا،وَاِذَااشْتَرَوْالَمْ يَذُمُّوْاوَاِذَابَاعُوْالَمْ يُطْرُوْا،وَاِذَاكَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطِلُوْا،وَاِذَاكَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوْا.(۱۷)

تاجروں کی کمائی سب سے پاکیزہ کمائی ہے، وہ تاجر کہ جب بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں اور جب تجارت کا قرضہ ادا کرنے کا وعدہ کریں تو وعدہ خلافی نہ کریں۔اور جب کسی سے کوئی شے خریدیں تو خواہ مخواہ اس کی برائی بیان نہ کریں اور جب

---

(۱۵) ☆ رواہ سنن الترمذی عن اسمٰعیل بن عبیدبن رفاعہ عن ابیہ عن جدہ

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۳،ص ۵۳۰

(۱۷) ☆ رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ جامع صغیر ج ا،ص ۱۵۰

وہ اپنی شے فروخت کرنا چاہیں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں۔ اور جب ان پر ادھار ہو تو اس کی ادائیگی میں تاخیر نہ کریں اور جب کسی کے ذمہ ان کا لینا ہو تو اس پر تنگی نہ کریں۔

تجارت کے ان پیارے اسلامی اصولوں کی برکت اٹھانے کی کوشش کریں۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ جھوٹ باعث شرمساری ہے، جھوٹے کی شہادت قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (جل وعلا و ﷺ) کا یہی فیصلہ ہے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ جھوٹا آدمی فاسق ہے، جھوٹ گناہ کبیرہ ہے، اس لئے جھوٹا آدمی نماز کی امامت کے اہل نہیں۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ سچ دائمی فرض ہے، جو آدمی فرض دائمی ادا نہیں کرتا اس سے فرض مؤقت (ایسا فرض جو کسی وقت کے ساتھ خاص ہو) قبول نہیں کیا جاتا۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ صادقین کا موجود ہونا ہر زمانہ میں لازمی ہے، قرآن مجید کے تمام احکام اور تکالیفِ شرعیہ قیامت تک باقی ہیں، ان تکالیفِ شرعیہ میں صادقین کی معیت کا حکم بھی ہے۔ لہٰذا صادقین کا وجود قیامت تک باقی ہے۔ اگر کسی زمانہ میں صادقین کا وجود اٹھ جائے تو قرآن مجید کے حکم پر عمل نہ ہو سکے گا۔

اس لئے بندۂ مومن کو طالبِ صادق بن کر صادقین کی تلاش کرنا چاہئے اور پھر ان کی معیت کو لازم جانے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ امت کا باطل پر اجماع محال ہے۔ جس معاملہ میں امت جمع ہوگی وہی حق ہوگا۔ لہٰذا اجماعِ امت حق اور امت کے لئے حجت ہے۔ (۲۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

(۱۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۸۹

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۰

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱

(۲۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۳

باب (۲۰۵):

﴿علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۲)

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

حل لغات:

"لِيَنْفِرُوْا": نفر (از باب ضَرَبَ) نِفَارًا، نُفُوْرًا، نَفِيْرًا کا معنی ہے متفرق ہونا، جلدی کرنا۔(۱)

یعنی تمام مسلمانوں کے لئے جہاد یا طلبِ علم کے لئے جلدی سے نکلنا اور اطرافِ عالم میں متفرق ہو جانا جائز نہیں۔

اس طرح فَلَوْ لَا نَفَرَ کا معنی یہی ہے چند افراد کا نکلنا تو ممکن ہے وہ کیوں نہیں جہاد یا طلب علم کے لئے نکلتے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۰۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۲۹

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۱

جلیل القدر مفسرین نے فَلَوْ لَا نَفَرَ سے مرادطلبِ دین کے لئے نکلنا متعین کیا ہے۔(۲)

''فِرْقَةٌ'':لوگوں کی جماعت۔(۳)

''طَآئِفَةٌ'': کسی چیز کا ٹکڑا۔ایک رائے ومذہب کے لوگ، جماعت۔

کبھی ایک فرد پر بھی بولا جاتا ہے۔آیت میں یہی مراد ہے۔(۴)

''لِیَتَفَقَّهُوْا'': فِقْهٌ سے بنا ہے۔جس کا معنی ہے سمجھ،علم حاضر سے علم غائب حاصل کرنا،نفس کے ضرررساں اور فائدہ بخش امور کا جاننا،خواہ فکر وعقیدہ کے لحاظ سے ہو یا قول وعمل کے اعتبار سے،اصول کا علم ہو یا فروعِ دین کا۔اصطلاحِ جدید میں فروعِ دین کے علم کو خصوصیت کے ساتھ جاننا فقہ کہلاتا ہے۔(۵)

''یَحْذَرُوْنَ'': حَذِرَ(ازباب سَمِعَ)حَذْرًا کا معنی ہے ڈرانا،خوف دلانا،چوکنا کرنا۔(۶)

---

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱،ص ۴۹

☆ تفسیر زادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص۵۱۷

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۹۲۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص۳۷۷

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۷۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۳۱۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۱۴

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۹۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱،ص۴۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳،ص ۵۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۸۲

(۵) ☆ الفروق اللغویۃ ،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ص ۱۰۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۳۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۹۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۴۴۶

(۶) ☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۱۲۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۲۳۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی،ص ۱۱۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱،ص ۶۲

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے یک بارگی جہاد یا طلب دین کے لئے نکلنا ممکن نہیں اس میں مختلف نوعیت کی تکلیفیں ہیں اس کا آسان حل یہ ہے کہ بڑی جماعت میں سے چند اشخاص جہاد یا طلب دین کے لئے گھروں سے نکل آئیں اور جب وہ دین میں خوب سمجھ حاصل کرلیں تو واپس آکر اپنی قوم کو ہلاکت والی چیزوں سے روکیں۔ انہیں سیکھا ہوا دین اور اس کے احکام بتائیں تاکہ وہ اس پر عمل کر کے آخرت کے عذاب اور رسوائی سے بچ جائیں۔

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں۔ ممکن ہے کہ ان سب کے پیش نظر یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

(۱) قبیلہ مضر وغیرہ کے لوگ آس پاس سے آکر مدینہ طیبہ آباد ہو گئے تاکہ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دین سیکھیں۔ عملی طور پر اس کے دو نقصان ہوئے۔ ایک یہ کہ ان کے اپنے علاقے ویران ہو گئے اور دوسرے یہ کہ مدینہ منورہ میں ان کے خلاف معمول آنے سے تنگی ہوگئی۔ معاش میں تنگی کے آثار نمایاں ہو گئے اس لئے حکم نازل ہوا کہ تمام کے تمام مسلمان علم دین سیکھنے نہ نکل کھڑے ہوں، بعض مسلمان علم دین حاصل کرنے کا فریضہ انجام دیں پھر یہ واپس آکر دوسرے مسلمانوں کو احکام دین سکھائیں تاکہ کسی طرح کی دشواری پیدا نہ ہو۔ (۷)

(۲) غزوہ تبوک میں جو لوگ غزوہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے ان کے بارے میں شدید احکام نازل ہوئے اس کے بعد جو لشکر اسلام بھی جہاد کیلئے نکلا تمام لوگ اس میں شامل ہو جاتے مدینہ منورہ کی حالت یہ ہو جاتی کہ حضور پرنور جانِ عالم ﷺ بعض اوقات اکیلے رہ جاتے۔ اس زمانہ میں جو آیات نازل ہوئیں اور جو احکام نبی

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۳۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۹۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج ۳، ص ۵۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۵، ص ۲۶۵

پاک صاحبِ لولاک ﷺ نے دیئے ان کو حاصل کرنے میں صحابہ کرام کو دِقت ہوئی اس صورت حال کے پیش نظر حکم ہوا کہ جہاد کے لئے جب بھی نکلنا پڑے چند صحابہ کرام حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ٹھہر جایا کریں تا کہ وہ احکام حاصل کر کے جہاد پر جانے والے جب واپس آئیں تو ان تک پہنچا دیں۔(۸)

(۳) بعض صحابہ کرام مدینہ منورہ سے نکل کر دیہات میں آ کر آباد ہو گئے۔ اس سے انہیں معاشی سہولت میسر آئی۔ نیز دیہات میں انہیں تبلیغ کا موقع ملا مگر جب مدینہ منورہ واپس آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کی غیر حاضری میں قرآن مجید کی بعض آیات نازل ہوئی ہیں اور نبی پاک سرور کون ومکان نے چند احکام صحابہ کو عطا فرمائے ہیں۔ ان سے وہ ناواقف رہ گئے ہیں، اب انہیں حکم دیا گیا کہ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے چند افراد کو وقف کر دیا جائے تا کہ وہ دین سیکھ کر دوسروں کو سکھا دیں، اس سے کوئی دشواری نہ آئے گی اور معاشی ہرج بھی نہ ہوگا۔(۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۶۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۲،ص ۱۰۳۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲.ص ۲۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶،ص ۲۲۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۱،ص ۴۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۱۷۵

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۵۱۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۴۸۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۴۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۹۳

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۰۱

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۳،ص ۵۱۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۱،ص ۴۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۵،ص ۴۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۱۱۳

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص ۳۲۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جہاد اور علم دین حاصل کرنا فرض ہے مگر فرض کفایہ ہے۔ یعنی آبادی یا شہر سے چند افراد بقدر کفایت جہاد میں شامل ہو جائیں یا چند افراد علم دین کی تحصیل میں مصروف ہو جائیں تو باقیوں کے ذمہ سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔(۱۰)

﴿۲﴾ علم دین کے حاصل کرنے کی فرضیت دو نوعیت کی ہے۔

اول : ہر مسلمان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں جن امور سے واسطہ پڑتا ہے ان امور کا شرعی حکم معلوم کرنا اس پر فرض ہے مثلاً نماز کے فرائض، واجبات، اوقات کا علم، وضو، غسل، بدن اور لباس کی طہارت، روزہ کے فرائض، نواقض، مفسدات، اگر مالدار ہے تو بقدرِ نصاب کا علم، زکوٰۃ کے مصارف، وقتِ فرضِ زکوٰۃ، غنی پر حج کے احکام سیکھنا، تجارت، ملازمت، صنعت و حرفت، وکالت، شراکت، مضاربت، اجارہ وغیرہ میں جن امور سے وابستہ ہو اس کے مسائل کا علم حاصل کرنا اس پر فرض ہے۔

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۲۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۲۹۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۹۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۳، ص ۵۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۴۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۴۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۷۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۲۲۴

حدیث شریف......

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ(۱۱)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

......کا مفہوم یہی ہے۔

دوم: شریعت مطہرہ کے تمام علوم تفسیر، حدیث اور ان کے خادم علوم کی تحصیل بالعموم اور فقہ کی تحصیل بالخصوص فرض کفایہ ہے، فقہ کی تمام جزئیات، عبادات، معاملات، مناکحات، حقوق، حدود، قضا، میراث وغیرہ کے تفصیلی احکام معہ ادلہ شرعیہ کے حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ شریعت مطہرہ کے تمام مسائل جن کا انسانی زندگی میں واسطہ پڑ سکتا ہے ان کے احکام سے واقفیت حاصل کی جائے یہاں تک کہ وہ فتویٰ دینے کے مقام پر پہنچ جائے۔ اگر تمام مسلمان اس میں مشغول ہو جائیں تو ان کی معاش میں نقص یا تعطل آ جائے گا بغیر تعین، بعض مسلمان حاصل کر لیں جسے رب کریم جل وعلا نے آسان کر دیا ہے اور اپنی رحمت وحکمت سے اپنی قدرت سے اس کے لئے جسے چن لیا، اس پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ (۱۲)

(۱۱) ☆ رواه ابن عدی فی الکامل

☆ ورواه البیهقی فی شعب الایمان عن انس

☆ ورواه الطبرانی فی الصغیر

☆ ورواه الخطیب فی التاریخ عن الحسین بن علی

☆ ورواه الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

☆ ورواه تمام عن ابن عمر

☆ ورواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

☆ ورواه الخطیب عن علی

☆ ورواه الطبرانی فی الاوسط

☆ ورواه البیهقی عن ابی سعید. بحواله جامع صغیر، ج۲، ص۸۹

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۲۱

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۲، ص۱۰۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۸، ص۲۹۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۲

﴿۳﴾ اگر کسی شہر میں ایک شخص بھی درجہ افتاء پر فائز موجود نہ ہو اور سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہیں ایک بھی درجہ افتاء کی تکمیل کے لئے تیار نہ ہوگا تو سب کے سب گنہگار ہوں گے اور اگر ایک شخص بھی اس درجہ پر فائز ہو جائے گا تو یہ فرض کفایہ سب سے ساقط ہو جائے گا لیکن باقی سب پر فرض ہوگا کہ اس کے شرعی فیصلے قبول کریں۔ پیش آمدہ مسائل میں اس کی طرف رجوع کریں۔ (۱۳)

﴿۴﴾ دین میں تفقہ حاصل کرنا جہاد اکبر ہے۔ تلوار کے جہاد اور نفلی عبادات سے افضل ہے۔ علم دین کی طلب اور تحصیل ایسی فضیلت اور مرتبہ شریفہ ہے کہ اور کوئی عمل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ دلائل کے ساتھ اسلامی احکام پیش کیے جائیں۔

حضور سید الکونین نبی الثقلین آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًی لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانِ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (۱۴)

جو شخص ایسی راہ چلا جس میں وہ علم دین حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کی طرف راہ پر چلا

(بقیہ ۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۴۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص۵۳۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۴۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص۲۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۰۱

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۴۴۸

(۱۴) ☆ رواہ الترمذی عن ابی الدرداء، ج۲، ص۱۰۹

دیتا ہے اور طالب علم کی رضا جوئی کے لئے فرشتے اس کی راہ میں پر بچھا دیتے ہیں اور عالمِ دین کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر شے مغفرت طلب کرتی ہے، یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی۔ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو باقی ستاروں پر۔ علماء، انبیاء کے وارث ہیں انبیاء درہم اور دینار ورثہ نہیں چھوڑتے ان کا ورثہ علم ہے۔ تو جس نے وہ حاصل کیا اس نے وافر حصہ پالیا۔ (۱۵)

﴿۵﴾ طالبِ علم پر فرض ہے کہ اس لئے علمِ دین حاصل کرے خود راہ مستقیم پر چل سکے اور دوسروں کو صراط مستقیم دکھائے۔ دعوتِ حق اور دینِ قویم کی طرف ارشاد اس کے پیشِ نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور دارِ آخرت میں کامیابی مطمع نظر ہو اپنے وجود اور باقی جاہل لوگوں سے جہالت دور کرنا اس کا مقصد ہو خود راہ راست معلوم کرے اور معلوم ہونے پر دوسروں کو دکھائے علم حاصل کر کے دوسروں پر بڑائی یا فخر اس کے اس نیک عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ (۱۶)

﴿۶﴾ طالبِ علم پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق پر شکر کرتا رہے کہ اس نے نعمت عقل، صحتِ بدن اور سلامتیِ حواس کے ساتھ علمِ دین کی تحصیل میں مشغول کر دیا ہے۔ ارشاد خداوندی اس کی ہدایت کے لئے ہر لمحہ اس کے پیشِ نظر رہے۔

وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ☆

(سورۃ النحل آیت، ۷۸)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۲۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۹۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۱۴

(۱۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۶، ص ۲۲۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۱، ص ۴۸

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۴، ص ۱۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے اور تمہیں کان، اور آنکھ اور دل دیئے کہ تم احسان مانو۔(۱۷)

﴿۷﴾ طالب علم کے ذمے استاد کا انتخاب بھی ہے۔ایسا استاد انتخاب کرے جو بہترین عالم ہو، متقی ہو، عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہو، اپنے طلبہ پر شفیق و مہربان ہو۔کیونکہ صالحین اساتذہ کی صحبت اور کاملین کی دعاؤں میں عجیب تاثیر ہے۔یہ اور کہیں دستیاب نہیں۔امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے استاد حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب بڑے تأمّلِ تام کے بعد کیا اور پھر ان کی معیت میں بیس برس گزار دیئے۔طلبہ کے لئے اس میں کمال راہنمائی ہے۔(۱۸)

﴿۸﴾ عالم اور فقیہ کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیوی مال و متاع سے بے رغبت ہو۔اس کی رغبت کا مرکز اُخروی زندگی ہو۔دین میں بصیرت حاصل کرتا رہے اپنے رب کی عبادت پر قائم و دائم رہے۔مسلمانوں کی علمی ضرورتیں پوری کرنے میں کوشاں رہے۔لوگوں کے مال سے بے رغبت رہے۔تمام مسلمانوں کا خیر خواہ رہے ایسا عالم اور فقیہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔مسلمانوں پر اس کی قدر و عزت لازم ہے۔(۱۹)

﴿۹﴾ طالب علم کو اگر طلبِ علم کے لئے دور و نزدیک کے سفر کرنا پڑیں تو سفر کی تکالیف کو حکمِ الٰہی جان کر قبول کرے۔(۲۰)

﴿۱۰﴾ بستی یا شہر کا ایک فرد علم دین حاصل کر کے جب واپس اپنی بستی یا شہر میں آئے تو باقی مسلمانوں پر شرعی احکام میں اس کی پیروی فرض ہے۔قرآن مجید کی آیت زیب عنوان نے یہی ہدایت دی ہے اگر ایک بستی میں صرف

---

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۵

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۳، ص ۵۳۶

(۱۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۹

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۳۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۶، ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۴۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۳۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۸۲

تین افراد ہوں ان میں ایک کے ذمے علم دین حاصل کرنے کے لئے سفر لازم ہے اور جب وہ اپنی بستی میں واپس آئے گا تو باقی دو پر اس کی دینی امور میں اتباع لازم ہے۔ اسی سے یہ اصول وضع ہوا کہ دینیات میں ایک آدمی کی خبر معتبر ہے۔ تقلید کا مسئلہ اسی سے حل ہوا کہ جو نہ جانتا ہو جاننے والے سے پوچھے اپنی ذاتی رائے کو دخل نہ دے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَسْئَلُوْآ اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ☆ (سورۃ النحل آیت، ۴۳)

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

مجتہد سے یا مجتہد کی کتاب سے علم حاصل کرنے سے یہ غرض پوری ہو جاتی ہے۔ (۲۱)

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید نا و مولانا محمد و الہ و صحبہ وبارک وسلم .

سورہ التوبہ کی احکام سے متعلق آیات کریمہ سے اخذِ احکام کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ مولیٰ کریم اسے قبول فرمائے اور بقیہ آیات احکامیہ سے اخذِ احکام کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

فقیر قادری عفی عنہ

۲۷ رجب ۱۴۲۴ھ / ۲۵ ستمبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸،ص ۲۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۲۹۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵،ص ۴۴۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۴۹

☆☆☆☆☆

باب (۲۰۷):

اہلِ جنت کے معمول

سورۃ یونس

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ☆ (سورہ یونس آیت، ۱۰)

ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہاں کا۔

حل لغات:

"دَعْوٰهُمْ": دَعْوٰی مصدر ہے دَعَا یَدْعُوْ کا۔ یہ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

بمعنی دعا کرنا، سوال کرنا، ندا کرنا، تمنا کرنا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جنتی......

(ا) جب بھی دعا کریں گے تو اس کی ابتداء سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ سے ہوگی۔

(ب) جب بھی کوئی شے مانگیں گے یا کسی شے کا سوال کریں گے تو سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ سے مانگیں گے۔

(ج) جب بھی کسی کو پکاریں گے تو سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کے کلمہ سے پکاریں گے۔

(د) جب بھی کوئی تمنا کریں گے تو تمنا اور خواہش کی ابتداء سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سے کریں گے۔(۱)

"**سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ**": اے اللہ! تو ہر عیب، نقص، عجز، جہل سے پاک ہے۔ تیری عظمت، ہیبت، عزت، قدرت، کرامت بے نظیر و بے مثال ہے۔ جوں جوں علم و معرفت میں اضافہ ہوتا ہے تیری تسبیح کا جلال دل میں اور بڑھتا ہے، اس اضافہ کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ کلمہ اہلِ جنت کا وظیفہ ہے۔

"**وَتَحِیَّتُھُمۡ**": اَلتَّحِیَّۃُ، حَیَاۃٌ سے بنا ہے۔ حیات کا معنی زندگی ہے، تحیہ کا معنی ہے۔ درازیٔ عمر کی دعا دینا، ملاقات کے وقت خوشی کا کلمہ کہنا، سلام کرنا، مطلقاً دعا دینا۔(۲)

(ا) جنتی جب ایک دوسرے سے ملیں گے تو خندہ پیشانی سے ملیں گے، ان کے دل میں دوسرے کے خلاف حسد، بغض، کینہ، عداوت نہ ہوگی، وہ دوسرے کو خوش دلی سے دعا دیں گے۔

(ب) جنتیوں کے پاس جب بھی ان کے خدام حاضر ہوں گے تو انہیں سلام اور دعا دیں گے۔

(ج) جنتیوں کو رب کریم کا سلام پہنچے گا۔

سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ۔ (سورۃ یٰس آیت، ۵۸)

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۸، ص ۳۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازھر، ج۱۷، ص ۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۲۷

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص ۳۰۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۸۳

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۹۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص ۱۴۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۷۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص ۱۰۲

یعنی جنتیوں کو دعا اور سلامتی تین طرف سے پہنچے گی۔

ایک دوسرے کی طرف سے۔فرشتوں کی طرف سے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔(۳)

"وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ":

جنتی ہر کام کے آخر میں رب کریم جل وعلا کے بے پایاں انعامات کا شکر ادا کرے گا۔اور اس کا خاتمہ یہ ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہاں کا۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ جنتی جب بھی جنت میں کوئی دعا مانگیں گے، کسی کو نداء دیں گے، کوئی تمنا کریں گے یا کوئی سوال کریں گے تو اس کی ابتداء میں کہیں گے۔**سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ**۔اے اللہ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔تو ہر عیب، نقص، عجز، جہل، اور کذب سے پاک ہے۔تیرا وعدہ سچا ہے۔تو نے جو وعدے فرمائے وہ سب پورے ہوئے۔ہم سے جو تو نے وعدے فرمائے ہم نے پالئے۔ہم تجھے ہر عیب ونقص سے پاک جانتے ہیں، پاک مانتے ہیں اور فرشتوں کے ہم زبان ہو کر تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ.

فرشتوں اور جنتیوں کا یہ پیارا معمول اس لائق ہے کہ بندۂ مومن اس دنیا میں بھی رب تعالیٰ کی پاکی بولتا رہے۔

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ج۹،ص ۳۱۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ج۱۷،ص ۴۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۱۲۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت۔ج۴،ص ۱۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴،ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج۱۱،ص ۵

اس کی زبان، دماغ اور دل پر اس کی تسبیح جاری رہے۔ منتہائے بشریت یہی ہے۔ (۴)

﴿۲﴾ جنتی جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو انہیں خندہ روئی سے سلام کہتے ہیں۔ جنتیوں کو جب خدام فرشتے ملتے ہیں تو فرشتے بھی انہیں سلام کہتے ہیں۔ رب تعالیٰ بھی جنتیوں کو سلام ارشاد فرماتا ہے۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

(سورۃ یٰس آیت، ۵۸)

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

لہٰذا بندۂ مومن جب بھی اس دنیا میں کسی سے ملاقات کرے یا ملاقات سے فارغ ہو تو وہ ایک دوسرے کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہے۔

جواب میں کہے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

یہ ملاقات کا یا ملاقات سے فراغت کا بہترین کلمہ ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی کلمہ موجود نہیں۔

دنیا کی مختلف تہذیبوں میں بہت سے ادھورے اور بے معنی کلماتِ ملاقات ہیں، انہیں اپنا نا عظیم نقصان کا باعث ہے۔ مثلاً آ و جی۔ جی آیاں نوں، خوش آمدید، صبح بخیر، شام بخیر، گڈ مارننگ، گڈ ایوننگ، خدا حافظ، خوش رہو، جیتے رہو۔ عمر دراز ہو، خوشیاں دیکھو، وغیرہ۔ یہ کلمات ادھورے مفہوم والے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا بدل

(۴)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۸، ص ۳۱۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۵
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۸۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۲۷
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص ۷۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۲۸۲

نہیں، ہو بھی کیسے سکتے ہیں کہ یہ کلمہ جنتی ہے۔ مذکورہ کلمات کہنے میں جنتیوں کا محبوب معمول ادا ہوتا ہے۔ نیز: رب کریم کے ارشادِ عالی پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا☆

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (سورۃ النسآء آیت ۸۶)

سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا جنتیوں کا معمول ہے۔ بندۂ مومن اسے اپنا کر جنتیوں والا کام کر سکتا ہے۔(۵)

﴿۳﴾ جنت دارِ تکلیف نہیں، وہاں نہ شرعی تکلیف ہوگی اور نہ عبادت، وہاں لذت و ابتہاج ہے۔ ان کے ہر سانس میں، ہر حرکت میں لذت کا پہلو ہے۔ تسبیح و تہلیل، سلام و دعا، ذکر و اذکار، تلاوت، ملاقاتِ مقربان، حمد و نعت، صلوۃ و سلام عبادت کے طور پر نہ ہوں گے بلکہ لذت کے لئے ہوں گے۔ تسبیح و تہلیل میں ان کو وہ لذت آئے گی جو ہر لذت پر غالب ہوگی۔ سانس لینے کی طرح خدا کی طرف سے سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے کا اہلِ جنت کو الہام ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

فَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ ...... الحدیث(۶)

جنتیوں کو تسبیح و تحمید اس طرح دل میں ڈال دیا جائے گا جیسا کہ سانس لینا۔

---

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۸، ص۳۱۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۱، ص۷۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کونته، ج۴، ص۱۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۷، ص۴۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص۱۲۷
☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعه بیروت، ج۴، ص۱۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۵

(۶) ☆ رواه احمدعن جابر، ج۳، ص۳۴۹

لہٰذا بندۂ مومن کیلئے لازم ہے کہ جنتیوں جیسی صفات پیدا کرتے ہوئے ہر لمحہ اپنی زبان کو تسبیح وتحمید سے معمور رکھے۔(۷)

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں فقرامہاجرین داخل ہوں گے۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ جن سے اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا انتظام ہوتا تھا اورانہی کے ذریعے سے ناگوار امور کی حفاظت کی جاتی تھی، لیکن اتنی اہم شخصیت کے حامل ہونے کے باوجود ان میں سے جب کوئی وصال کرتا تو دل کی خواہش دل میں ہی لے کر دنیا سے رخصت ہوتا، پورا کرنے کی توفیق میسر نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ملاءِ اعلیٰ سے اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہے گا حکم دے گا کہ فقراء مہاجرین کے پاس جاؤ اوران کو میرا سلام پہنچادو۔ فرشتے عرض کریں گے کہ اے ہمارے مالک! ہم تیرے آسمان کے باشندے ہیں۔ مخلوق میں سے تیرے برگزیدہ بندے ہیں، کیا تو ہم کو حکم دے رہا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اوران کو سلام کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ میرے ایسے بندے ہیں کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے۔ انہی کو سرحدوں کی حفاظت پر بھیجا جاتا تھا اورانہی کے ذریعے ناگوار امور سے حفاظت کی جاتی تھی اور جب ان میں سے کوئی دنیا سے جاتا تو اپنا ارمان دل میں لے کر جاتا۔ حسب الحکم فرشتے ان کے پاس جنت کے ہر دروازے سے آئیں گے اور کہیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔ (سورۃ الرعد آیت،۲۴)

سلامتی ہو تم پر، تمہارے صبر کا بدلہ، تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

فقراء اور مہاجرین کا یہ انعام ان کے صبر کا اجر ہے، جو رب نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ دنیا میں اگرچہ

(۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۲۷

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص۴۸۳

انہوں نے مشقتیں اٹھائیں، ان کے ارمان پورے نہ ہوئے، مگر رب نے انہیں جنت میں وہ کچھ دیا جوان کے وہم وگمان سے زیادہ تھا۔ لہٰذا بندۂ مومن اگر فقر وافلاس میں اپنی زندگی رب کے فرمان کے مطابق گذارے تو اسے بھی یقیناً انہی کی برکت سے بے شمار دولتیں میسر آئیں گی۔ (۸)

﴿۵﴾ تسبیح، تحمید، تہلیل بھی دعا ہے۔ بلکہ دعا سے افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ شَغَلَهُ قِرَاءَ ةَ الْقُرْاٰنِ عَنْ مَسْأَلَتِيْ وَذِكْرِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ ثَوَابِ السَّآئِلِيْنَ (۹)

قرآن مجید کی قرأت اور میرے ذکر میں جو مشغول رہا اسے میں مانگنے والوں سے بہتر ثواب عطا کروں گا۔

ظاہر ہے قرآن مجید میں رب کریم کی تسبیح وتحمید، تہلیل وتمجید بھی ہے۔ حضرت سیدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ میں اپنی رہائی کے لئے جو عرض کیا وہ یہ تھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو، بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔

اس کلام میں اگر چہ دعائیہ کلمہ کوئی نہیں مگر ہے یہ دعا۔ جو کوئی مسلمان اس کو پڑھتا ہے اس کی مراد برآتی ہے۔

حضور سید الانام علیہ التحیۃ والسلام جن کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ بھی ہیں۔

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (۱۰)

---

(۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۴۸۴

(۹) ☆ رواہ الدارمی عن ابی سعید الخدری، ج۲، ص ۵۳۳

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب ثواب القرآن

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۲، ص ۱۱۰۴ (کتاب التوحید وکتاب الدعوات)

☆ ورواہ مسلم فی کتاب الذکر

☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الدعوات والوتر والطب

☆ ورواہ ابن ماجه فی کتاب الجنائز والاقامة

☆ ورواہ احمد، ج۱، ص ۹۲ وغیرہ.

علمائے سلف اس دعا کو پڑھتے تھے اور اس کا نام دعائے الکرب رکھتے تھے۔

بندۂ مومن اگر اپنے اوقات کو تسبیح وتہلیل، تحمید وتمجید میں صرف کرے تو اسے اپنی حاجت کا سوال کرنے کی نوبت نہ آ گی، اس کی حاجت از خود قبول ہو جائے گی۔(۱۱)

﴿۶﴾ جنتی جب کوئی شے طلب کریں گے تو ابتداء میں عرض کریں گے. سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ

اور تکمیلِ نعمت پر عرض کریں گے. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یہ دونوں کلمات ایسے محبوب ہیں کہ بندۂ مومن ان کی اقتداء کر کے جنتیوں جیسے کام کرسکتا ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ جنتی کی ہر خواہش پوری ہو جائے گی۔ دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس کی ہر خواہش پوری ہو۔

جنتیوں کے بارے میں رب کریم ارشاد فرماتا ہے۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓـؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ☆ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ☆ (سورہ حم السجدہ آیات، ۳۱،۳۲)

ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۳۱۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۷۵

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۸، ص ۳۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۳

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۸۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۳۸۳

☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج ۴، ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۷۵

چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو، مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

بندۂ مومن اگر چاہتا ہے کہ اس کی خواہشات پوری ہوں تو اپنی خواہشات کو رب کی مرضی کے تابع کر دے اور اسی کا فرماں بردار بن کر رہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت کا سا انعام دے گا۔ (۱۳)

﴿۸﴾ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں وہ علم عطا ہوگا جو اسے پہلے حاصل نہ ہوگا۔ اہلِ جنت، جنت میں علم و معرفت کے اعتبار سے بھی متفاوت ہوں گے۔ عوام مومنین جنت میں علم کے اس درجہ میں ہوں گے جس درجہ میں علماء دنیا میں ہیں۔ علماء علم میں انبیاء کے درجہ میں ہوں گے اور انبیاء حضور سید الانبیاء کے درجہ علم میں ہوں گے۔ اور نبی الانبیاء سید المرسلین کا درجہ علم جنت میں وہ ہوگا کہ نہ کسی مقرب فرشتہ کا ہوگا اور نہ نبی مرسل کا۔ اور ممکن ہے یہی مقام محمود ہو۔ جنت میں تفاوتِ درجات کے باوجود علم میں ترقی ہوتی رہے گی۔ یعنی ان کا علم بڑھتا رہے گا۔ کیونکہ "سیر فی اللہ" غیر متناہی ہے، اس لئے جنتی تسبیح و تہلیل، تحمید و تمجید میں مشغول رہیں گے۔

حدیث شریف میں ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (۱۴)

جنتی ہر لحہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔

جنتی علوم، علوم نافعہ اسی کو حاصل ہوتے ہیں جو ایمان، عبادات، اخلاق و کردار میں جنتیوں جیسا بن جائے، یہ صافی علوم صافی لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

بندۂ مومن اگر علوم نافعہ کے حصول کی تمنا کرتا ہے تو وہ دماغ، دل، ضمیر اور جسم کو پاک رکھے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ جنتی جنت میں صرف محمود اشیاء کو طلب کریں گے۔ غیر محمود، شہوات حیوانی اور محارم کا تقاضا نہ کریں گے۔

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۷۵

(۱۴) ☆ رواہ البخاری فی کتاب بدء الخلق، والترمذی فی کتاب الجنۃ واحمد

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۰۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۳

اس لئے بندۂ مومن کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ دنیا میں محمود اشیا کا مطالبہ کرے۔ ایسی شہوات چاہے جس کی شریعت میں اجازت ہے۔ ورنہ بندۂ مومن کا تعلق جنتیوں سے نہ ہو سکے گا۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ چونکہ بندہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں گھرا ہوا ہے۔ ہر آن اس پر ان گنت نعمتیں وارد ہوتی ہیں۔ اس کا کوئی لحظہ انعاماتِ الٰہی سے خالی ہونا متصور نہیں۔ اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ انعامات کے شکریہ میں ہر لحظہ اس کی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے۔ انعاماتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں اور بندۂ مومن جو شکر کرے گا وہ متناہی ہو گا۔ اس کمی پر بھی وہ اسی کی طرف صرفِ ہمت کرے اور طلب گارِ معافی ہو۔ سالکین کا یہی طریقہ ہے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ سنت یہ ہے کہ کھانے پینے وغیرہ کی ابتداء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے کرے۔

اور فراغت کے بعد کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بلکہ مستحب یہ ہے کہ آخر میں صورت صافات کی آخری آیات پڑھے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ☆ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ☆ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆

(سورۃ الصّٰفّٰت، آیات، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲) (۱۸)

پاکی ہے تمہارے رب کو، عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہو پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔

☆☆☆☆☆

---

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۸۰

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۴، ص ۲۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۸۰

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۱۴

☆☆☆☆☆

باب (۲۰) :

خشکی اور تری کی سواریوں کا جواز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَالَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْابِهَاجَآءَ تْهَارِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَ هُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُاللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۔ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَامِنْ هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ☆

وہی ہے کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ اچھی ہوا سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف سے لہروں نے اسے آلیا اور سمجھ لئے کے ہم گھر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہو کر، کہ اگر تو اس سے ہمیں بچائے گا تو ہم ضرور شکر گزار رہوں گے۔ (سورہ یونس آیت ۲۲)

حل لغات :

"یُسَیِّرُکُمْ": تَسِیْرٌ سے بنا ہے، اس کا واحد سَیْرٌ ہے، بمعنی چلنا۔ تَسِیْرٌ کا معنی ہے چلانا، بکثرت چلانا، دن اور رات کو چلانا۔

چلانا سے مراد یہ ہے کہ تمہیں سفر پر آمادہ کرتا ہے۔ چلنے کے اسباب مہیا کرتا ہے، چلنے کا حکم دے کر چلنا آسان فرما دیتا ہے، قطع مسافات پر قدرت دیتا ہے۔ چلانے کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے، بندہ اس کے حکم اور اس کی دی ہوئی طاقت سے چلتا ہے، اس کے حکم اور قدرت کے بغیر بندہ کا از خود چلنا محال ہے۔(۱)

"اَلْبَـــرِّ": زمین کا وسیع قطعہ، مراد روئے زمیں ہے جس میں پہاڑ، وادیاں، نشیب و فراز، ہموار، صحرا، بیاباں، کوہستان وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔

"اَلْبَحْرِ": پانی کا وسیع قطعہ، مراد سمندر، دریا (جھیلیں، تالاب، نہریں، وغیرہ) پانی کے قطعات ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں کہ اس کے بندوں کو دور و نزدیک کی مسافت طے کرنے کے اسباب مہیا فرمائے ہیں۔ زمین پر پیدل چلنا، جانوروں کی سواریاں اور دورِ حاضر میں مشینی سواریاں موٹر، کار، بس، موٹر سائیکل، سائیکل وغیرہ مہیا فرمائے ہیں۔ اور پانی کی مسافت طے کرنے کے لئے چھوٹی بڑی کشتیاں، بادبانی جہاز اور

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۷
☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۰۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۴۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۷، ص ۶۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۷
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۰۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۰۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۴۹۲

دورِ حاضر کے مشینی جہاز اور کشتیاں مہیا فرمائی ہیں۔ یہ سب اس کے انعامات ہیں۔(۲)

''اَلْفُلْك'': یہ کلمہ مفرد اور جمع پر بولا جاتا ہے۔ کشتی یا کشتیاں۔ آیت میں خطاب مشرکین سے ہے اور ان کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جب سیر و تفریح کے لئے کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور ان کی منزل و مراد کے موافق ہوا چلتی ہے تو اس سے انہیں فرحت محسوس ہوتی ہے اور از راہِ تکبر و تعنُّت اسے اپنی کامرانی تصور کرتے ہیں۔ اس وقت انہیں کشتی کو حقیقی طور پر چلانے والا بھول جاتا ہے، مگر جب ہوا کشتی کی منزل کے خلاف چلتی ہے اور طوفانی ہواؤں کے تھپیڑے اور پانی کی طغیانی موجیں کشتی کو گھیر لیتی ہیں تو اس وقت وہ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اب موت قریب ہے، اس طوفان اور طغیان سے انہیں کوئی ہمارا جھوٹا چھوٹا بڑا معبود نہیں بچا سکتا۔ اگر کوئی بچا سکتا ہے تو صرف خالقِ حقیقی، معبودِ حقیقی ہی بچا سکتا ہے۔ اس حالت میں وہ دل و جان سے رب کریم جل وعلا کو پکارتے ہیں کہ اے رب! ہمیں اس مصیبت سے اگر نجات دے گا تو ہم تیرے حقیقی عابد بن جائیں گے، مگر رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے علم ہے کہ ان کا حال یہ ہے کہ جب انہیں اس ہلاکت سے نجات ملی پھر وہ شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ بغاوت جو ان کے دلوں میں سرایت کر چکی ہے پھر عود کر آتی ہے۔

''اَلْمَوْجُ'': دریا یا سمندر میں پانی شدتِ حرکت سے بلند ہو جاتا ہے، یہ موج کہلاتا ہے۔ یہ موج کشتی کے لئے باعثِ ہلاکت ہوتی ہے۔

''وَظَنُّوْا'': ہواؤں اور موجوں میں پھنسے ہوئے یہ مشرک گمان غالب کرتے ہیں کہ وہ ہر طرف سے گھِر چکے ہیں،

---

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۲، ص۳۰۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۷۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۱۸۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵، ص۴۹۳

بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں رہا۔ مستقبل میں ہلاک ہو جانے کے قرائن موجود ہیں۔ یاد رہے کہ قرائن سے غالب گمان ہی ہوسکتا ہے، یقین پیدا نہیں ہوتا۔ اسبابِ ہلاکت میں مبتلا ہو جانا گمانِ غالب کا موجب ہے، یقین کا درجہ اس سے بلند ہے۔ (۳)

"دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ": مشرک اس ابتلاء میں اللہ کو پکارتے ہیں، نرے اسی کے بندے ہو کر۔ اس وقت وہ سمجھ چکے ہوتے ہیں کہ اس ہلاکت میں صرف وہی بچا سکتا ہے۔ ان کے بت ان کے کام نہیں آسکتے۔ اس حالت میں وہ رب سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس نے ہمیں اس ہلاکت سے بچالیا تو ہم تیرے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے۔ تیری ہی عبادت کریں گے۔ اپنے جھوٹے خداؤں کو چھوڑ دیں گے۔

اس وقت وہ مشرک بظاہر مومن موحّد بنتے نظر آتے ہیں مگر ان کا ایمان اور توحید کا اقرار اس وقت کام نہیں آتا کہ یہ ایمان مبنی علی الاخلاص نہیں بلکہ اضطراری ایمان ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

(۱) خشکی اور تری میں قطع مسافت کرنا اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ خشکی میں پیدل چلنا، جانوروں، مثلاً اونٹ، گھوڑے، خچر، گدھے، بیل پر سواری کرنا اور اسی طرح مشین سے چلنے والی سواریاں مثلاً کار، موٹر، بس، بائیسکل، موٹر سائیکل، ریل وغیرہ کی سواری کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

اسی طرح سمندر یا دریا وغیرہ میں کشتی، بادبانی جہاز اور مشین کے ذریعے چلنے والی کشتیوں، جہازوں وغیرہ میں سفر کرنا، اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۳۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۰۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۱۸۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۵، ص ۴۹۴

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۷۰

ایسے ہی دورِ جدید کی ترقی کے باعث ہوائی جہاز کا سفر بھی انعامِ الٰہی ہے۔ ان تمام سواریوں پر سفر کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور آثارِ صحابہ کرام سے اس کا جواز (یا جواز کے دلائل) موجود ہیں۔

زیب عنوان آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے پانی کی سواریوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ احادیث شریفہ میں ہے۔

(ا) ہجرتِ مدینہ طیبہ سے پہلے کفارِ مکہ کے ظلم سے تنگ آئے صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو حضور نبی اکرم ﷺ نے مُلک حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی۔ حجازِ مقدس (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ) برِ اعظم ایشیا میں واقع ہے اور حبشہ کا مُلک برِ اعظم افریقہ میں ہے۔ درمیان میں بحرۂ قلزم پڑتا ہے، جس کا طے کرنا صرف کشتیوں سے ہی ممکن تھا۔ چنانچہ مہاجرین حبشہ نے کشتیوں کے ذریعے سفر کیا۔ (۵)

(ب) مردوں کے علاوہ عورتیں بھی کشتی میں سفر کر سکتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَرَامٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَوْمًا فِیْ بَیْتِھَا فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُضْحِکُکَ، قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِّنْ یَّرْکَبُوْنَ الْبَحْرَ کَالْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّۃِ، فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنْھُمْ، ثُمَّ نَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَیَقُوْلُ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَتَزَوَّجَ بِھَا عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِھَا اِلَی الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِبَتْ دَابَّۃٌ لِتَرْکَبُھَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُھَا. (۶)

(بقیہ ۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۴، ص ۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۵۰

(۵) ☆ بخاری، کتاب اللباس، کتاب مناقب الاخبار، کتاب فضائل اصحاب النبی

☆ مسند احمد، ج ۶، ص ۱۹۸، ج ۱، ص ۲۹۰، ۲۹۰، ج ۳، ۳۹۵، ۴۱۲

☆ مسلم، کتاب فضائل الصحابہ

☆ ابن ماجہ، کتاب الفتن

(۶) ☆ رواہ البخاری، ج ۱، ص ۴۰۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں قیلولہ فرمایا (دوپہر کو سوئے) تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے اس وقت آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ کس بات سے مسکرا رہے ہیں، آپ نے فرمایا! مجھے اپنی امت سے ایک جماعت کا سمندر پر ایسا سوار ہونا (سفر کرنا) جیسے بادشاہ اپنے تخت پر سوار ہوتے ہیں، اس امر نے مجھے خوش کر دیا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے لئے دعا کیجئے کہ میں بھی سمندر میں سواری کرنے والوں میں ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو بھی ان میں سے ہے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پھر سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے تو آپ ﷺ نے مذکورہ بات دو یا تین بار فرمائی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے لئے دعا کیجئے کہ میں بھی ان سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو سمندر میں سوار ہونے والے پہلوں میں ہے۔ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نکاح فرما لیا۔ وہ غزوہ میں جب چلے تو اپنی زوجہ کو بھی ہمراہ لے لیا۔ جب وہ غزوہ سے لوٹیں سواری کا جانور ان کے قریب کیا گیا کہ سوار ہوں تو وہ گر پڑیں اور ان کی گردن ٹوٹ گئی (جس سے ان کا وصال ہو گیا)۔

(ج) سمندر، دریا میں سفر کرنے اور اس کے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا جواز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهٗ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ (۷)

(۷) ☆ رواہ ابو داؤد فی کتاب الطهارة، ج ۱، ص ۱۳، عن ابی هریرة
☆ ورواہ الترمذی فی کتاب الطهارة
☆ ورواہ النسائی فی کتاب الطهارة ومیاء
☆ ورواہ ابن ماجه فی کتاب الطهارة
☆ ورواہ الدارمی فی الوضوء والصید
☆ ورواہ مالک فی کتاب الطهارة بحواله المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱، ص ۱۴۵

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ جب ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں تو اپنے ساتھ قلیل مقدار میں پانی لے جاسکتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو خود پیاسے رہ جائیں گے، کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا شکار (مچھلی) حلال ہے۔

(۵) قطعات زمین کے گرد سمندر ہیں، کشتی کے بغیر ایک قطعہ اراضی سے دوسرے قطعہ اراضی تک پہنچنا ممکن نہیں۔ اسی لئے پانی پر سفر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا اور پھر اس کی تعلیم دی۔ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کا ذکر ہے۔

(۰) کشتی کو چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کا سبب بنایا۔ اسی طرح ہوا میں اڑنے والے پرندوں کی اڑان کا باعث ہوا کو بنایا۔ اسی طرح ہوا اور فضا کے اصولوں پر ہوائی جہاز تیار ہوئے جو طویل سفر قلیل عرصہ میں طے کر لیتے ہیں۔ ان سب کی سواری کرنا جائز ہے۔ (۸)

(۲) کشتیوں کو چلانے والا در حقیقت اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ ہوائیں کشتیوں کو چلانے کا سبب عادی تو ہیں، سببِ حقیقی نہیں۔ بلکہ ہواؤں کو بھی وہی وحدہٗ لاشریک لہٗ چلاتا ہے۔ ہوائیں کیا بلکہ دنیا کی ہر شے اس کے حکم سے چلتی اور رکتی ہے۔ وہ چاہے تو بغیر ہواؤں کے بھی کشتی کو چلائے اور چاہے تو موافق ہوا کے باوجود کشتی ڈوب جائے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ اسباب عادیہ کی بجائے اسبابِ حقیقیہ کو مؤثر حقیقی جانے اور اسی پر ایمان رکھے۔ اسبابِ عادیہ سے دنیا کا نظام چلتا ہے۔ چلانے والا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ (۹)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۷، ۱۰۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۲۵

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۷، ص۳۴۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۱

﴿۳﴾ خشکی، تری اور فضائی ہر قسم کی سواریاوں پر ہر قسم کا جائز سفر کرنا جائز ہے۔ مثلاً جہاد، حج، عمرہ، طلب علم، اعزاء و اقارب کی ملاقات، اولیاء اللہ کی زیارت، تجارت، سیاحت، وغیرہ۔ (۱۰)

﴿۴﴾ مردوں اور عورتوں کے لئے کشتی، بادبانی جہاز، ہوائی جہاز کی سواری جائز ہے۔ اسی طرح دوسری سواریاں جن سے اتر کر رفعِ حاجت ممکن ہو اور پردے کا انتظام ہو عورتوں کے لئے بھی مردوں کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے۔ البتہ چھوٹی کشتی جس میں عورتوں کے پردے اور باپردہ رفع حاجت کا انتظام نہ ہو۔ ان میں عورتوں کو سفر کرنا مکروہ ہے۔ (۱۱)

﴿۵﴾ آثارِ موت ظاہر ہونے پر کافر کا ایمان لانا قابل اعتبار نہیں۔ یہ ایمان اضطراری کہلاتا ہے۔ ایمان وہ قبول ہے جو آثارِ موت کے ظاہر ہونے سے پہلے قبول کیا جائے، اسے ایمان اختیاری کہتے ہیں۔ البتہ آثارِ موت ظاہر ہونے پر گناہوں سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں مشرکین کا ایمان اضطراری قبول نہ ہوا۔ مشرکین کو ابتلاء میں اپنی ہلاکت کا حقیقی علم یا گمانِ غالب ہو گیا مگر ایمان میں اخلاص نہ تھا، اس لئے رب تعالیٰ جل وعلا کا علم حقیقی یا اس وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا گمانِ غالب ایمان نہیں بنتا۔ ایمان کے لئے اخلاص شرط ہے۔ (۱۲)

﴿۶﴾ کشتی کو وہ چلائے جو اسے چلانا جانتا ہو، ورنہ اس میں ہلاکت کا خطرہ ہے۔ اسی طرح ہر سواری گھوڑا، اونٹ، خچر، گدھا وغیرہ یا مشین سے چلنے والی سواریاں مثلاً موٹر، بس، ریل وغیرہ وہ چلائے جو اسے چلانا جانتا ہو، غیر ماہر کو چلانا جائز نہیں۔ (۱۳)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۷، ۱۰۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۳

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۲

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص۷۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۳۲

(۱۳) احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۴۹

﴿۷﴾ کائنات کی ہر شے کا خالق رب تعالیٰ جل شانہ ہے۔کوئی شے اس کی تخلیق سے باہر نہیں۔زمین و آسمان اور جوان کے درمیان ہے سب کو رب تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔فرشتے،جن،انسان اوران کی حرکات وسکنات،رب تعالیٰ کی تخلیق ہے۔پانی کے جانور اوران کی حرکات وسکنات،فضا میں اڑنے والے پرندے اوران کی حرکات وسکنات سب کا خالق ایک ہی ذات،خالقِ حقیقی ہے۔

وہی خالقِ حقیقی ارشاد فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَاتَعْمَلُوْنَ☆ (سورۃ الصّٰفٰت،آیت،۹۶)

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔

البتہ بندہ اپنے افعال کا کاسِب (کرنے والا) ہے۔اسی کسب پر اس کی جزا سزا مرتب ہوتی ہے اور وہ اسی وجہ سے من وجہ اپنے افعال کا مختار ہے۔اپنے اعمال میں یہ مجبورِ محض یا مختارِ کل نہیں۔اگر مجبورِ محض ہوتا تو اسے اپنے اعمال کی جزا وسزا کا تصور محال ہے اور اگر مختارِ کل ہوتو پھر رب کی قدرت کہاں ثابت ہوگی۔

قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ رب تعالیٰ خالقِ حقیقی ہے۔تمام اشیاء کا خالق ہے،مگر بندہ اپنے افعال کا کاسِب ہے۔چند مثالیں پڑھیے۔

(ا) هُوَالَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ......الآیۃ (سورہ یونس آیت،۲۲)

وہی ہے کہ جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔

خشکی اور تری میں چلانے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے سیر کرانے کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔

قُلْ سِیْرُوْافِی الْاَرْضِ......الآیۃ (۱۴)

تم فرماؤ کہ زمین میں سیر کرو۔

آیت میں سیر کرنے کی نسبت بندے کی طرف ہے۔

(ب) ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مکہ معظمہ سے خود برآمد کیا۔

(۱۴) ☆ (سورۃ الانعام آیت،۱۱،سورہ نمل آیت،۶۹،سورہ عنکبوت آیت،۲۰،سورہ روم آیت،۴۲)

ارشاد ہوا۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ......الآية (سورہ انفال آیت ۵)

جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا۔

اسی مکہ معظّمہ سے نکالنے کی نسبت بندوں کی طرف کی گئی ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ......الآية

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔ جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر لے جانا ہوا صرف دو جان سے، جب وہ دونوں غار میں تھے۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۴۰)

(ج) خالقِ حقیقی ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ اسی نے ارشاد فرمایا۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (سورۃ النجم آیت ۴۳)

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رُلایا۔

مگر دوسرے مقام پر رونے اور ہنسنے کا اختیار بندوں کو دیا۔ ارشاد ہوا۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ☆ (سورۃ التوبہ آیت ۸۲)

تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

(د) خلق اور کسب ایک ہی آیت میں جمع ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ......الآية

تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔ (سورۃ الانفال آیت ۱۷)

بدر کے موقعہ پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے کفار مکہ کو قتل کیا۔ لیکن اس قتل کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمائی۔ اسی موقعہ پر مشتِ خاک حضور انور ﷺ نے کفار کی طرف پھینکی مگر اس پھینکنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف فرمائی۔

(٥) موت وحیات اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے قبضہ ٔقدرت میں ہے۔موت بھی وہی دیتا ہے۔زندہ بھی وہی کرتا ہے۔ بلکہ موت وحیات کواسی نے تخلیق کیا۔

ارشادفرماتا ہے۔

هُوَيُحۡيٖ وَيُمِيۡتُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ☆ (سورہ یونس آیت،٥٦)

اوروہ جلاتااور مارتاہےاوراسی کی طرف پھیروگے۔

نیز ارشادفرماتا ہے۔

اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ ......الآیۃ (سورۃالملک آیت،٢)

وہ جس نے موت اورزندگی پیدا کی۔

لیکن موت وحیات تقسیم کرنے پرمدبرات مقررکررکھے ہیں۔ارشادہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ......الآیۃ (سورۃالنسآء آیت،٩٧)

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپرظلم کرتے ہیں۔

الغرض قرآن مجید میں صدہا آیات ہیں جن میں خلق اورکسب کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔اس لئے اگرکوئی بندۂ مومن کسب کے اعتبار سے یہ کہے فلاں نعمت مجھے فلاں بزرگ نے دی تو یہ جائز ہےاورایسا کہنا صحیح ہے۔مثلاً ہدایت،ایمان،دولت،عزت،اولادوغیرہ،ہاں اگران کے بارے میں خلق کاعقیدہ رکھےتویقیناً کفر ہے۔(١٥)

(٨) مشرک کاشرک کرنااللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کاشریک ثابت نہیں کرسکتا،بلکہ وہ تومحض افتراءاورجھوٹ ہے۔ اس کا وبال مشرک پر ہے۔ بالفرض محال اگرساری مخلوق مشرک بن جائے تو بھی وہ ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ ہےاوروحدہٗ لاشریک لہٗ رہے گی۔اسی طرح موحّد کاتوحید بیان کرنااللہ تعالیٰ کی وحدانیت کوثابت نہیں کرتا بلکہ اس کی وحدانیت توازلی وابدی ہے۔کسی کے واحد کہنے سے وہ واحد نہیں بلکہ وہ بذات خودواحد ہے،

(١٥) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج١،ص٢٨

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج٢،ص١٨٣

اس کا واحد ہونا واجب ہے۔ ''میں نے اللہ کی توحید بیان کی'' کا معنی یہ ہے کہ اس کی وحدت میرے دل میں جم چکی ہے۔ اور توحید میرے رگ وریشہ میں شامل ہو چکی ہے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں کہ وہ واحد نہ تھا میں نے اسے واحد بنا دیا، یا اس کی وحدانیت ثابت کی۔ ایسا کہنا کفر ہے۔ لہٰذا بندۂ مومن کو لازم ہے کہ کہے میں اللہ تعالیٰ کو اس طرح ایک مانتا ہوں جس طرح مجھے میرے نبی نے ایک ماننے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے طور پر بیان کی ہوئی توحید مقبول نہیں اور نہ بندہ اس سے مومن بنتا ہے۔ (۱۶)

﴿۹﴾ بحری سفر میں بھی نماز میں قصر ہے۔ اس کی مسافت کا اعتبار یوں کیا جائے گا، کشتی کی تین دن کی چال، جب کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو اور نہ تیز ہو۔ تین دن میں صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک تین دن کی مسافت یا اس سے زیادہ ہو تو نماز میں قصر ہے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ کو پکارنے میں مومن اور مشرک میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔

(ا) مومن ہر وقت، آرام میں، راحت، مصیبت میں، شدت میں، فرحت میں، انعام میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔ وہی اس کا حقیقی کارساز ہے جبکہ مشرک اللہ تعالیٰ کو صرف ابتلاء میں پکارتا ہے۔ ابتلاء سے پہلے یا اس کے بعد وہ اپنے معبودانِ باطلہ کو پکارتا ہے اور انہیں ہی اپنا کارساز جانتا ہے۔

(ب) مومن اگر کسی مقرب بارگاہ الٰہی کو پکارتا ہے تو اسے رب کا مقرب اور ماذون بندہ جان کر پکارتا ہے۔ اس کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ اس کو پکارنے کا رب نے اذن دے رکھا ہے اور اس کی پکار اور دعا رب اپنے قریب ہونے کے باعث سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جبکہ مشرک اپنے بتوں کو رب کا مقابل جان کر پکارتا ہے، اس کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ وہ زبردستی رب سے بات منوالیں گے۔ حالانکہ رب پر دباؤ، دھونس، دھاندلی کا عقیدہ کفر ہے۔ اس لئے قرآن وحدیث میں جہاں رب تعالیٰ کے علاوہ پکارنے والوں کی مذمت فرمائی ہے وہاں اپنے بندوں کو ابتلا ئمیں مقربانِ خدا کو پکارنے کا حکم دیا ہے ابتلاء میں رب کے مقرب بندوں کو پکارنا شریعت مطہرہ کے عین مطابق اور جائز ہے۔

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۱۸۴

(۱۷) ☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۳۵۱

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَانفَرَتْ دَابَّةُ اَحَدِكُمْ اَوْبَعِيْرَةٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ لَايُرٰى بِهَا اَحَدًا فَلْيَقُلْ: اَعِيْنُوْنِیْ عِبَادَ اللهِ، فَاِنَّهٗ سَيُعَانُ (۱۸)

جب تم میں سے کسی کا چوپایہ یا اونٹ وسیع بیابان میں گم ہو جائے اور کسی کو دکھائی نہ دے تو وہ کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بیشک اس کی مدد کی جائے گی (اور وہ جانور اسے مل جائے گا)۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا اَوْ اَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِاَرْضٍ لَّيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَاعِبَادَ اللهِ! اَغِيْثُوْنِیْ يَاعِبَادَ اللهِ! اَغِيْثُوْنِیْ فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَايُرَاهُمْ (۱۹)

جب تم میں سے کوئی اپنی شے گم کر دے یا مدد چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہ ہو۔ تو وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو! کیونکہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو دکھائی نہیں دیتے۔

اور ایک حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ اَحَدِكُمْ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ: يَاعِبَادَ اللهِ اِحْبِسُوْا عَلَیَّ دَابَّتِیْ فَاِنَّ لِلّٰهِ فِی الْاَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهٗ عَلَيْكُمْ. (۲۰)

جب تم میں سے کسی کا جانور بیابان میں گم ہو جائے تو وہ یوں ندا دے، اے اللہ کے بندو! میرا جانور میرے لئے روک دو۔ کیونکہ زمین میں کچھ ایسے بندے ہوتے ہیں جو اس کا جانور اس کے لئے روک لیں گے۔

اس لئے مشکلات میں اولیاء اللہ کو اللہ کا مقرب و ماذون جان کر پکارنا جائز ہے۔

☆☆☆☆☆

(۱۸) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابان صالح (مرفوعا)، ج۷، ص ۱۳۲

(۱۹) ☆ رواہ الطبرانی عن عتبہ بن غزوان بحوالہ کنز العمال، ج۲، ح۱۷۴۹۸.

(۲۰) ☆ رواہ عبدالرزاق فی الجامع و ابن السنی و الطبرانی عن ابن مسعود بحوالہ کنز العمال، ج۲، ح۱۷۴۹۶

باب (۲۰۸):

گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کرنا

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَاَخِیۡہِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّ اجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ☆

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوش خبری سناؤ۔

(سورہ یونس آیت ۸۷)

حل لغات:

"وَاَوۡحَیۡنَا": وَحۡیٌ سے بنا ہے۔ وحی کا لغوی معنی ہے، اشارۂ سریعہ۔

رمز اور تعریض کے طور پر کلام کو وحی کہتے ہیں۔

وحی میں کبھی آواز ہوتی ہے مگر ترکیب کے بغیر۔

جوارح کے اشارہ اور کتابت میں بھی وحی کہلاتی ہے۔

وحی کا لفظ مشترک ہے، اس لئے متعلق کے اعتبار سے اس کے مختلف معنی ہیں۔

اگر وَحۡیٌ کی نسبت انبیاء کرام کی طرف ہو تو اس سے مراد صاف قانونی یا خبری پیغام مراد ہوتا ہے۔ وحی کا یہ معنی حقیقی ہے۔

اگر وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطہ سے ہوتو وحی جلی کہلاتی ہے۔اور اگر بغیر واسطہ کے ہوتو وحی خفی کہلاتی ہے۔

وحی کی نسبت اگر اولیاء اللہ کی طرف ہوتو اسے الہام کہتے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کو الہام ہوا کہ بچہ کو دریائے نیل کے سپرد کردو۔اس امر کو رب تعالیٰ نے وحی سے تعبیر فرمایا۔

وَاِذْاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّکَ مَایُوْحٰی ☆ (سورہ طہ آیت ۳۸)

جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا۔

اگر وحی کی نسبت جانور کی طرف ہوتو اسے القاءِ قلبی کہتے ہیں۔

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ☆

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بناؤ اور درختوں میں اور چھتوں میں۔ (سورۃ النحل آیت ۶۸)

اگر وحی کی نسبت شیطان کی طرف ہوتو اس سے مراد دلوں میں وسوسے ڈالنا ہے۔

وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـئِھِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ ......الآیۃ (سورۃ الانعام آیت ۱۲۱)

اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں۔

اگر نیند کی طرف نسبت ہوتو اسے الہام، تسخیر اور منام کہتے ہیں۔

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ : اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ فَالْاِلْھَامُ وَالتَّسْخِیْرُ وَالْمَنَامُ(۱)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اب مبشرات یعنی مومن کی خواب باقی ہے۔اس الہام، تسخیر اور منام کہتے ہیں۔

اس آیت میں وحی سے حقیقی معنی مراد ہے یعنی رسول کی طرف پیغام۔

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی،ص ۵۱۶

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے ہے اور حضرت ہارون (برادرِ موسیٰ) علیہما السلام کی طرف وحی حضرت جبرئیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے ہے کیونکہ وہ حضرت موسیٰ کے تابع ہیں (علیہما السلام)۔(۲)

"اَنْ تَبَوَّا": کسی جگہ اقامت اختیار کرنا، مکان بنالینا، گھر تیار کرنا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ مصر میں اپنی رہائش اور عبادت کے لئے اپنے مکان بنالو۔ یہ حکم فرعون اور فرعونیوں کے غرق ہونے سے پہلے دیا گیا۔

"بِمِصْرَ": مِصْر کا لغوی معنی شہر ہے مگر یہاں اسمِ عَلَم استعمال ہوا ہے۔ سمندر اور اسوان کے درمیان واقع شہر۔(۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۵

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۴۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۵۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۴

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۸۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۶۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۸۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۲۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۷۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۵۳۵

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۸، ص ۳۷۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵

"قِبۡلَةً" : قبلہ سے مراد قبلہ رُخ ہے۔ یعنی مکانات کی تعمیر اس طرح کرو کہ ان کا رخ کعبہ کو ہو، تا کہ نماز پڑھنے میں آسانی رہے۔(۵)

نبی اسرائیل مساجد اور کنیسوں میں نماز پڑھتے تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو فرعون نے حکم دیا کہ نبی اسرائیل کی مسجدوں اور کنیسوں کو گرادو اور پھر اس نے ان کو نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو وحی کے ذریعے حکم دیا کہ تم اور بنی اسرائیل اپنے مکان کعبہ کے رخ پر بنالو اور ان میں خفیہ طور پر نماز پڑھتے رہو۔ بنی اسرائیل جب تک امن سے رہے ان کے لئے صرف گرجوں اور کنیسوں میں نماز پڑھنا جائز تھا لیکن خوف کی حالت میں اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی۔(٦)

---

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعه بیروت، ج ۴، ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۷، ص ۱۴۰

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۸۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۵۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج ۴، ص ۳۰

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱، ص ۱-۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۱۵۰

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعه بیروت، ج ۴، ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲، ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۷، ص ۱۴۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۱، ص ۱-۱

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۵، ص ۵۳

یاد رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ کعبہ تھا۔(۷)

''اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ'': نماز کو اس کی شرائط اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرتے رہو۔

اس کا دوسرا مفہوم بھی ہے کہ اے بنی اسرائیل! نماز کو ہمیشہ ادا کرتے رہو۔ فرعونیوں کے ظلم کا خوف تمہیں ادائیگیِ نماز سے روک نہ دے بلکہ تمہارے نماز ادا کرنے سے اس خوف کے جاتے رہنے کا امکان ہے۔(۸)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ رہائشی مکانات میں نماز کی جگہ متعین کر لینا جائز ہے۔ فقہاء کے عرف میں اسے ''مسجد البیت''، یعنی گھر کی مسجد کہتے ہیں۔

آیت زیب عنوان اگرچہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے قصہ اور خوف کے وقت گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے مگر جب پہلی شریعتوں کا بیان ہو اور اللہ تعالیٰ جل وعلا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کی تردید بیان نہ ہو تو وہ ہمارے لئے بھی قابل عمل ہے حضور ہادی عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوَرِ وَاَنْ تَنَظَّفَ وَتَطَیَّبَ (۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۷۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۱۷، ص۱۴۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۳۲۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۲، ص۳۲۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۷۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۵، ص ۵۴۵
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص ۳۸۳

(۸) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاون مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۰۰

(۹) ☆ رواہ ابوداؤد، ج۱، ص ۷۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۸۳

رسول اللہ نے گھروں میں مسجد بنانے اور اسے صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا۔

﴿۲﴾ عبادت کے مواضع کے تعین کا اختیار انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہے۔ عام مومن کے لئے ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ گھروں میں جب نماز کی جگہ متعین کر لینا جائز ہے تو ان میں نماز ادا کرنا بھی جائز ہے۔ گھروں میں نوافل اور سنتیں ادا کرنا مسجدوں میں ادا کرنے سے افضل ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کے عمل اور ارشاد سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ...... الحديث (۱۱)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ ظہر سے پہلے میرے گھر میں چار رکعتیں (سنت) ادا فرماتے پھر مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کے ساتھ ظہر کی نماز با جماعت ادا فرماتے پھر میرے گھر لوٹ آتے اور دو رکعت (سنت) ادا فرماتے۔ پھر نماز مغرب جماعت سے ادا فرماتے پھر میرے گھر لوٹ کر دو رکعت (سنت) ادا فرماتے پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ جماعت سے عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر میرے گھر آ کر دو رکعت (سنت) ادا فرماتے۔

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۷، ص ۱۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۸۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵، ص ۵۳۶

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن شقیق، ج ۱، ص ۱۸۵

گھروں میں نوافل ادا کرنے کے سلسلہ میں نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

لَاتَتَّخِذُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا صَلُّوْا فِیْهَا (۱۲)

اپنے گھروں کو قبرستان کی مانند نہ کرو بلکہ ان میں نماز ادا کرو۔ (۱۳)

﴿۴﴾ پہلی قوموں کے لئے عبادت گاہوں میں عبادت کرنا لازم تھا۔ البتہ خوف کی حالت میں گھروں میں خفیہ طور پر نماز ادا کر سکتے تھے۔ مگر ہمارے لئے اگرچہ مسجدوں میں نماز ادا کرنا افضل ہے، مگر ہر پاک جگہ نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ خواہ گھر ہو یا دکان، کھیت ہو یا بازار، کارخانہ ہو یا گودام۔ ہر پاک جگہ نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہ فضیلت اور سہولت نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کی برکت سے حاصل ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا. (۱۴)

میرے لئے تمام روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک بنادی گئی ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ بنی اسرائیل فرعون کے ظلم کے خوف سے نماز گھروں میں پڑھتے تھے۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے عذر خوف وغیرہ کی وجہ سے گھروں میں نماز ادا کرنا اور ترکِ جماعت و جمعہ جائز ہے۔

عذر متعدد ہیں۔ مثلاً مرض، جو مسجد میں جانے سے مانع ہو، یا مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو، مال یا بدن میں سلطان کے ظلم کا خوف ہو، موسلا دھار بارش ہو، بیمار کی عیادت، جس کے پاس کوئی اور نہ ہو، وغیرہ۔ (۱۶)

---

(۱۲) ☆ رواہ احمد عن زید بن خالد/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۳۵۵

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۳۸۳

(۱۴) ☆ رواہ مسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ البیہقی عن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۱۲۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص۳۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱، ص۱۷۱

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱، ص۳۰۲

﴿۶﴾ مسجد البیت کا حکم مسجد جماعت کا سا نہیں۔ مسجد بیت کی چھت پر وطی، بول اور بیت الخلا بنانا جائز ہے۔ جب کہ یہ امور مسجد جماعت کے لئے جائز نہیں۔ (۱۷)

﴿۷﴾ اگر کوئی عذر نہ ہو تو مسجد جماعت بنانا اور اس میں نماز قائم کرنا واجب ہے۔ (۱۸)

﴿۸﴾ نماز کے فوائد میں سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس سے دشمن کے خلاف استعانت ملتی ہے۔ بنی اسرائیل نے نماز کی برکت سے فرعون کے مظالم سے نجات پائی۔ اسی لئے رب کریم جل جلالہ نے مومن کو حکم دیا۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ......الآیة اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۴۵)

حضور پر نور سید عالم ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى (۱۹)

جب آپ ﷺ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔

پریشانی، غم اور مصیبت کے وقت بندۂ مومن کو نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ نمازِ تراویح مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنتِ موکدہ ہے۔ حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند روز تراویح جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا فرمائی۔ پھر جماعت ترک فرما دی کہ تم پر فرض نہ ہو جائے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے دور تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسے متفرق طور پر ادا کرتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قاری امام مقرر فرما دیا اور حکم دیا کہ اب تراویح جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور علمائے ربانیین نے ہر دور میں اس پر عمل فرمایا اور اسے امت کے لئے بہتر قرار دیا۔

لہٰذا تراویح کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ بغیر عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔ (۲۱)

☆☆☆☆☆

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۳۸۳

(۱۸) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۲۹

(۱۹) ☆ رواہ احمد و ابوداؤد عن حذیفہ / بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۱۷۵

(۲۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۳۲۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱، ص ۱۷۲

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۷۳

باب (۲۰۹):

﴿نماز میں آمین پست آواز سے کہو﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

(سورہ یونس آیت،۸۹)

فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی تو ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔

حل لغات:

"قَدْ اُجِيْبَتْ": اِجَابَةٌ سے بنا ہے۔ اس کا معنیٰ ہے دعا کا قبول ہونا۔

"دَعْوَتُكُمَا": تم دونوں کی دعا۔ یہ خطاب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت سیدنا ہارون علیہما السلام سے ہے۔ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مانگی اور اس پر آمین حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمائی۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔ (۱)

"فَاسْتَقِيْمَا": اے موسیٰ اور اے ہارون (علیہما السلام) تم دونوں ثابت قدم رہو۔ فرعون کی سرکشی اور فرعونیوں کے مظالم سے تنگ دل نہ ہونا۔ راہِ حق پر استقامت اختیار کئے رہو اور فریضۂ تبلیغ انجام دیتے رہو۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۸، ص ۳۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۲۹

آیت کامفہوم:

آیت کامفہوم ماقبل کی آیت ملاکر پڑھنے سے واضح ہوتا ہے۔

فرعون اورفرعونیوں کودنیوی مال وآرائش کی کثرت نے گمراہ کردیا تھا۔وہ اسی مال ومتاع کوحقیقی زندگی سمجھ بیٹھے تھے۔حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی تبلیغ پر وہ الٹا ان کے درپے آزار ہوگئے۔اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اوراس کی راہ پر چلنے اور بنی اسرائیل پر مظالم نہ کرنے کی تلقین ان پر بے اثر رہی۔حکمِ الٰہی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی۔''اے اللہ!اے ہمارے رب!ان کے مال برباد کردے اوران کے دل سخت کردے،کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا پران کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی۔یعنی اے رب! ایسا ہی کردے اور ہماری دعا قبول فرما۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس واقع کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دعا کرنے والے اور آمین کہنے والے دونوں کی دعا قبول فرمالی۔فرعون اورفرعونیوں کے مال برباد ہوگئے۔ان سے برکت اٹھالی گئی۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دعا کرنا سنت انبیاء علیہم السلام ہے اور دعا پر آمین کہنا بھی سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔آمین بھی دعا ہے۔اگر کوئی بندۂ مومن نیکی کی دعا مانگے تو حاضرین اس پر آمین کہیں۔

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے دعا ما۔ان کے برادرِ بزرگ حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام نے اس پر آمین کہی۔رب تعالیٰ نے فرمایا دونوں نے دعا کی اوران کی دعا بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوئی۔(۲)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳،ص ۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸،ص ۳۷۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص ۴۲۹

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۱۸۷

﴿۲﴾ دعا مانگنے میں افضل یہ ہے کہ پست آواز میں مانگی جائے۔ کیونکہ رب کریم جل وجلالہ ہر آواز سنتا ہے۔ بلکہ آواز کے بغیر دل کے ارادوں پر بھی مطلع ہے۔

وہی ارشاد فرماتا ہے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ☆ (سورة الاعراف آیت،۵۵)

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (۳)

﴿۳﴾ نماز میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد منفرد، امام اور مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہے۔ کیونکہ آمین بھی دعا ہے اور دعا کا خفیہ مانگنا افضل ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَخْفِي الْاِمَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَ آمِيْنَ وَرَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ (۴)

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ امام پست آواز سے کہے۔ تسمیہ، تعوذ، آمین اور رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ۔

(بقیہ۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۰، ص۱۵۲

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۲، ص۲۰۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۲۶۱

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج۴، ص۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۴، ص۷۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۱، ص۱۷۴

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعه دهلی، ج۵، ص۵۳۸

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳، ص۱۶۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۲۹

(۴) ☆ رواه ابن ابی شیبه فی مصنفه، ج۱، ص۴۲۸

☆ کتاب الآثار از محمد بن الحسن / بحواله عمدة القاری، ج۲، ص۵۱

مصنف عبدالرزاق میں ہے۔

اَرْبَعٌ یُخْفِیْھِنَّ الْاِمَامُ : فَذَکَرَ نَحْوَالْاَوَّلِ (۵)

عبدالرزاق نے مصنف میں اسی حدیث کوروایت کیا ہے۔(٦)

﴿۴﴾ دعا کی قبولیت اور حصولِ مقاصد میں تاخیر کے باعث تنگ دل ہونا جائز نہیں۔قبولیتِ دعا میں تاخیر کی مصلحت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔حضرت موسیٰ وحضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون اور فرعونیوں کے مال کی بربادی کے لئے دعا فرمائی۔رب تعالیٰ نے چالیس برس بعد ان کی دعا قبول فرمائی۔اس عرصہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام تنگ دل نہ ہوئے تھے۔بندۂ مومن کی دعا کی قبولیت میں اگر تاخیر ہو جائے تو اسے تنگ دل یا مایوس نہیں ہونا چاہئے۔(۷)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . سورہ یونس کی آیاتِ احکام سے احکام کی تالیف وترتیب مکمل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور فقیر غفرلہ القدیر کے آخرت کے لئے زادِراہ بنائے۔

فقیر قادری عفی عنہ

۱۵/ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱/ نومبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆

---

(۵) ☆ عمدۃالقاری ، ج٦،ص ۱ ۵

☆ والدرایۃ فی تخریج الھدایہ ، ج ۱ ،ص ۸۸

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ٦۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۲۹

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۸،ص ۳۰٦

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۳۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص ۷۵

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴،ص ۵۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، [illegible]

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیراز[illegible] ص ۳۲٦

☆ الدرالمنثور فی التفسیرالماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار[illegible] ج۴،ص ۳۸۵

باب (۲۱۰) :

﴿ریاکاری کا خسارہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیۡھِمۡ اَعۡمَالَھُمۡ فِیۡھَا وَھُمۡ فِیۡھَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ ☆ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَھُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡھَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ☆ (سورہ ھود. آیات ۱۵، ۱۶)

جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔ یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ، اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔

حل لغات :

"یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَھَا": اپنے نیک اعمال (مثلاً صدقہ، خیرات، صلہ رحم، رفاہِ عامہ کے کام راستہ بنانا، راستہ مرمت کرنا، پانی کا انتظام کرنا، کنواں، نہر کھدوانا، دفع شر وغیرہ) کے بدلے دنیوی زندگی کی آسائش و آرائش چاہتا ہے (مثلاً دنیوی منفعت، دنیا کی رونق، درازیٔ عمر، صحت، مال و اولاد کی کثرت، حسین بیویاں اور خدام وغیرہ) یا اپنے نیک اعمال کے بدلے نیک شہرت چاہتا ہے۔ بایں طور کہ اس کے علم کے باعث اسے بڑا عالم و قاری

ومفتی وفقیہ کہا جائے۔صدقہ وخیرات کے بدلے اسے بڑا سخی کہا جائے۔جہاد میں شرکت کے عوض اسے بڑا بہادر، جری اور شجاع کہا جائے۔صلہ رحمی کے بدلے ہمدرد وشفیق کہا جائے۔وغیرہ۔

خلاصہ یہ کہ نیک اعمال میں اخلاص، للّٰہیت نہ ہو، بلکہ صرف دنیوی اغراضِ فاسدہ، نمود، ریا اور شہرت حاصل کرنا ہو۔(۱)

"نُوَفِّ اِلَیۡھِمۡ اَعۡمَالَھُمۡ فِیۡھَا": نُوَفِّ: وَفَاءٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، پورا کرنا، نذر پوری کرنا، کامل ہونا، حق پورا دینا۔(۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹. ص ۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷، ص ۱۹۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۲۷۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۰۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۴۴، ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۰۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶، ص ۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۲۶۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۷۶

☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۱۷

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۸۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۵۲۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۵۴

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت. ص ۴۹۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۹۴

آیت مذکورہ میں اس سے مراد حق پورا دینا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم دنیا میں ان کے اعمال کا بدلہ پورا دیتے ہیں۔ان کی زندگی خوش گوار، پُر مسرت، راحت آمیز بنا دیتے ہیں۔مکروہات، مصائب اور ناگواریوں سے اسے محفوظ رکھتے ہیں۔(۳)

"وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ": يُبْخَسُونَ، بَخْسٌ سے بنا ہے جس کا معنی ہے: ناقص، گھٹیا۔ ظلم کرتے ہوئے کسی کا حق مارنا۔نقصان پہنچانا، کسی کو عیب ناک کرنا۔(۴)

آیت سے مراد یہ ہے کہ طالبِ دنیا کے نیک اعمال کا بدلہ اسے پورا پورا دنیا ہی میں دے دیا جائے گا، اس کے بدلے میں کمی نہ کی جائے گی۔

رب تعالیٰ جل وعلا کریم ہے اور کریم سے ظلم کی توقع بذاتِ خود ظلم ہے۔اس لئے وہ کریم بندے کا حق کیوں کر رکھے گا۔وہ بندے کا حق پورا دیتا ہے، بلکہ وہ چاہے تو حق سے بھی زیادہ دیتا ہے۔(۵)

---

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۳۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۳۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی به معالم التنزیل، مصنفه الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۷۶

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۲، ص ۱۰۵۶

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶، ص ۲۹

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۹۴

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۶۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعه کراچی، ص ۳۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی 'مطبوعه مصر، ج۱، ص ۲۰

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج۴، ص ۱۰۵

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۲، ص ۱۰۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۴۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۷، ص ۱۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۳۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۳۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی به معالم التنزیل، مصنفه الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۳۷۶

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶، ص ۲۹

"وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْافِیْھَا" : حَبِطَ (از باب سَمِعَ) حُبُوْطًا کا معنی ہے عمل بیکار ہونا۔ خراب ہونا، برباد ہونا، رائیگاں جانا۔

اعمال کا خراب ہونا دو طرح سے ہے۔

اول : اعمال دنیویہ ہوں۔ دنیا میں ان کی جزا مل جائے لیکن آخرت میں ان کا اجر نہ ہو۔

دوم : اعمال اُخرویہ (عبادات) ہوں مگر ان سے ریا مقصود ہو تو ان کا اجر بھی آخرت میں رائیگاں جائے گا۔(۶)

"وَبَاطِلٌ مَّاکَانُوْایَعْمَلُوْنَ" : ان کے عمل نیست و نابود ہوئے۔ یعنی ان کے نیک اعمال بے کار ہو جائیں گے کہ انہیں آخرت میں ان کا اجر نہ ملے گا۔

شانِ نزول:

ان آیات کے شانِ نزول میں متعدد اقوال منقول و مروی ہیں۔ صحیح تر یہ ہے کہ یہ آیت ہر اس آدمی کے بارے میں ہے جو اپنے نیک اعمال (عبادات ہوں یا معاملات) کے عوض اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی رضا چاہے۔(۷)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۰۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۲۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۲۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۱۰

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۲۴

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) 'مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی 'مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۵۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۵، ص ۱۱۶

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۲، ص ۱۰۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹، ص ۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۱۰

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ نیک اعمال کا اجر ایمان اور اخلاص پر منحصر ہے۔ان میں سے ایک جز بھی اگر نہ ہو تو آخرت کا اجر وثواب نہ ملے گا۔اس لئے بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال (عبادات ہوں یا معاملات) میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظِ خاطر رکھے۔یہی اس کے سرمایۂ اعمال کا محافظ ہے۔(۸)

﴿۲﴾ ریا یہ ہے کہ انسان صالح عمل اس نیت سے کرے کہ لوگ اسے اچھا جانیں یا اس کے صالح ہونے کے معتقد ہوجائیں یا اسے کچھ دینے کا قصد کریں۔لہٰذا اعمال میں اس نیتِ فاسدہ سے بچنا رہے، ورنہ اعمال اکارت ہوجائیں گے۔(۹)

﴿۳﴾ قیامت میں سب سے زیادہ خسارہ ریاکار اٹھائیں گے کہ دنیا میں نیک اعمال (عبادات اور معاملات) کی مشقت اٹھاتے رہے لیکن قیامت میں وہ خالی ہاتھ ہوں گے بلکہ جہنم کی آگ ان کا اولین استقبال کرے گی۔

(بقیہ۷) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۱۷،ص ۱۹۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت.ج۵،ص ۲۰۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ازامام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۴،ص ۸۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص ۳۷۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص ۳۴۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص ۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۲،ص ۲۳

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل.مولفہ شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص ۴۱۷

(۸) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص ۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۲،ص ۲۵،۲۴

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص ۱۰۸

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللہَ تَعَالٰی اِذَاکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَنزِلُ اِلَی الْعِبَادِ لِیَقْضِیَ بَیْنَھُمْ وَ کُلُّ اُمَّةٍ جَاثِیَةٌ فاوَّلُ مَنْ یَّدْعُوْبِہٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَرَجُلٌ کَثِیْرُالْمَالِ فَیَقُوْلُ اللہُ لِلْقَارِیْ: اَلَمْ اُعَلِّمْکَ مَااَنْزَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِیْ، قَالَ: بَلٰی یَارَبِّ، قَالَ: فَمَاذَاعَمِلْتَ فِیْمَاعَلَّمْتَ، قَالَ: کُنْتُ اَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ، فَیَقُوْلُ اللہُ لَہٗ. کَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَا ئِکَۃُ لَہٗ: کَذِبْتَ، وَیَقُوْلُ اللہُ لَہٗ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ: فَلَانٌ قَارِیٌ فَقَدْقِیْلَ ذٰلِکَ، وَیُؤْتٰی بِصَاحِبِ الْمَالِ فَیَقُوْلُ اللہُ لَہٗ: اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَیْکَ حَتّٰی لَمْ اَدَعْکَ تَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ، قَالَ: بَلٰی یَارَبِّ، قَالَ: فَمَاذَاعَمِلْتَ فِیْمَااٰتَیْتُکَ، قَالَ: اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ، فَیَقُوْلُ اللہُ لَہٗ: کَذِبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَا ئِکَۃُ لَہٗ: کَذِبْتَ، وَیَقُوْلُ اللہُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ، فَلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْقِیْلَ ذٰلِکَ، وَیُؤْتٰی بِالَّذِیْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ، فَیَقُوْلُ اللہُ لَہٗ: فِیْمَاذَاقُتِلْتَ، فَیَقُوْلُ: اُمِرْتَ بِالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِکَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰی قُتِلْتُ، فَیَقُوْلُ اللہُ لَہٗ: کَذِبْتَ وَتَقُوْلُ لَہُ الْمَلَا ئِکَۃُ: کَذِبْتَ: وَیَقُوْلُ اللہُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ: فَلَانٌ جَرِیٌ فَقَدْ قِیْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ عَلٰی رُکْبَتِیْ فَقَالَ: یَااَبَاھُرَیْرَۃَ: اُولٰٓئِکَ الثَّلَاثَۃُ اَوَّلُ خَلْقِ اللہِ تُسْعَرُبِھِمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ............فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ: قَدْ فُعِلَ بِھٰٓؤُلَآءِ ھٰذَافَکَیْفَ بِمَنْ بَقِیَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَکٰی مُعَاوِیَۃُ بُکَاءً شَدِیْدًاحَتّٰی ظَنَنَّااَنَّہٗ ھَالِکٌ وَقُلْنَا: قَدْجَآءَ نَاھٰذَاالرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِیَۃُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْھِہٖ وَقَالَ: صَدَقَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ، مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَاوَزِیْنَتَھَانُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَاوَھُمْ فِیْھَالَایُبْخَسُوْنَ☆ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّاالنَّارُ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْا فِیْھَاوَبَاطِلٌ مَّاکَانُوْایَعْمَلُوْنَ☆(۱۰)

(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۶۳، وقال ھذاحدیث حسن غریب

(طویل حدیث کا اقتباس)

بے شک اللہ تعالیٰ جب قیامت کے روز بندوں کے حساب کی طرف توجہ فرمائے گا تو ہر گروہ تباہی میں ہوگا۔ سب سے پہلا فرد جو حساب کے لئے پیش ہوگا وہ وہ ہوگا جس نے قرآن یاد کیا ہوگا اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا ہوگا اور وہ مالدار۔ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے والے سے فرمائے گا، کیا میں نے تمہیں اس کتاب کا علم نہیں دیا جو میں نے اپنے محبوب رسول پر نازل فرمائی؟ وہ کہے گا: ہاں میرے رب۔ رب تعالیٰ اسے فرمائے گا جو میں نے تجھے علم دیا تھا اس پر تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں دن رات اسے پڑھتا (اور پڑھاتا) رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی اسے کہیں گے تو نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا (تیرے قرآن پڑھنے اور پڑھانے) کا ارادہ یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی (بہت اچھا) قاری ہے۔ سو لوگوں نے تجھے ایسا کہا۔ (یعنی تیرا قرآن مجید پڑھنے کا مقصد پورا ہوگیا)۔ پھر صاحبِ مال کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے مال میں ایسی وسعت نہ دی کہ تو کسی کا محتاج نہ رہا۔ وہ کہے گا ہاں اے میرے رب: اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے دیئے ہوئے مال سے تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے صلح رحمی میں خرچ کیا اور میں نے صدقہ و خیرات کی۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ تیرے بارے میں کہیں کہ فلاں آدمی بہت سخی ہے، سو لوگوں نے ایسا کہا (تیرا صدقہ وخیرات، سخاوت اور صلہ رحمی کرنے کا مقصد پورا ہوگیا)۔ پھر وہ لایا جائے گا جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو کیوں قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا، میں جہاد کرتا رہا اور میں شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا بلکہ تیرا (جہاد میں شامل ہونا اور قتل ہونے کا) ارادہ یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی بہت بہادر ہے۔ سو لوگوں نے ایسا کہا (تیرا جہاد میں حصہ لینے کا مقصد پورا ہوگیا)۔ پھر حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے میرے (راوی) گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوھریرہ! یہ تینوں اللہ کی

مخلوق میں سے قیامت کے روز دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ ......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب ان تین (قاری قرآن مجید، مالدار، شہید) کا یہ حشر ہوگا تو بقیہ لوگوں کا کیا حال ہوگا (جنہوں نے نیکیاں ریا کی خاطر کی ہوں گی)۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت روئے، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ (اس رونے کی وجہ سے) ہلاک ہوجائیں گے، تو ہم نے اپنے طور کہا یہ شخص (راوی حدیث) بُری خبر لایا ہے۔ پھر جب انہیں افاقہ ہوا اور انہوں نے آنسوؤں سے اپنا چہرا صاف کیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (جل وعلا و ﷺ) نے سچ فرمایا ہے کہ (آیت کا ترجمہ) جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔ یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جوان کے عمل تھے۔

ریا کا خسارہ ارشاد ربانی سے ملاحظہ ہو۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ☆ (سورۃ الفرقان آیت، ۲۳)

اور جو کچھ انہوں نے کام کیے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

ریاکار سے قیامت کے روز کہا جائے گا جس نے اپنے عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا بدلہ اس شریک سے طلب کرے اللہ تعالیٰ تو ہر شرک سے بے نیاز ہے۔

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ ......الحدیث (۱۱)

میں ہر شرک سے بے نیاز ہوں۔

---

(۱۱) ☆ رواہ مسلم فی کتاب الزھد

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب الزھد

☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۳، ص ۴۲۱

اس نوعیت کی کثیر احادیث صحیحہ مرفوعہ ہیں۔اس لئے بندۂ مومن کے لئے ریا سے اجتناب کی کامل احتیاط لازم ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ دنیا سے بے رغبتی کرنے والا اور آخرت کی فکر و رغبت رکھنے والا دارین میں نفع اٹھاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔اس میں شک یا انکار ممکن نہیں۔ روزمرہ کا مشاہدہ اس پر شاہد ہے بلکہ خود سرورِ عالم نورِ مجسم جامع الحِکَم حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ(۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۲۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷،ص ۱۹۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴،ص ۸۴

☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۲۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۷۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص ۱۰۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲،ص ۲۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶،ص ۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ ، کراچی، ج۲،ص ۲۶۴

☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل.مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳،ص ۴۱۷

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عبدالرحمن بن ابان بن عثمان بن عفان عن ابیہ ،ص ۳۱۲

☆ ورواہ الترمذی فی القیامہ

☆ ورواہ الدارمی فی مقدمتہ

☆ ورواہ احمدفی مسندہ، ج۴،ص ۱۸۳

جس شخص کی نیت صرف دنیا حاصل کرنا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فقر (محتاجی) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیدا کر دیتا ہے (وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے خواہ اسے کتنی ہی دنیا دے دی جائے) اور دنیا اس کو اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لکھ دی اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سے دنیا کی ہر چیز سے بے نیازی پیدا کرتا ہے اور اس کی پریشان حالی کو درست فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر لازم ہے۔

یاد رہے دنیا سے بے رغبتی کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ دنیوی کاروبار اور معاملات ترک کر دے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ صرف دنیوی معاملات اور کاروبار کو ہی مقصدِ حیات نہ بنا لے۔

عارف باللہ رومی علیہ الرحمہ نے نہایت جامع کلمات میں اس مفہوم کو بیان فرما دیا ہے۔

چیست دنیا؟ از خدا غافل بُدن

نے قماش ونقرہ وفرزند وزن (۱۴)

﴿۵﴾ طالبِ دنیا کو اس کی طلب کے مطابق دنیا نہیں دی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے عطا فرماتا ہے۔ اس طرح طالبِ دنیا کی حرص کبھی مکمل نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۸)

جو یہ جلدی والی چاہے ہم اسے اس میں سے جلد دے دیں، جو چاہیں، جسے چاہیں، پھر اس کے لئے جہنم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا۔

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۳

اسی طرح ہر مانگنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی منشاً کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ مانگنے والوں کی ہر مراد کو پورا کرنا اللہ کے ذمہ لازم نہیں۔ وہ خود ارشاد فرماتا ہے۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَاتَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَاتُشْرِكُوْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۴۱)

بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے جس پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے۔

لہٰذا اگر طالبِ دنیا یا طالبِ دعا کی مراد پوری نہ ہو تو اسے رب تعالیٰ کی رضا و منشاً جان کر، قناعت کرے۔ تنگ دل نہ ہو۔ (۱۵)

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲، ص۱۰۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۰۹

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۴۱۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۲۴

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ .مصنفہ امام ابومحمدمکی بن ابی طالب القیسی (م۴۳۷)، مطبوعہ جدہ، ص۳۲۵

☆☆☆☆☆

باب (۲۱۱) :

﴿ "بِسمِ اللہِ" ہر کام کی ابتداء میں ﴾

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

وَقَالَ ارۡکَبُوۡا فِیۡھَا بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖھَا وَمُرۡسٰھَا ۔ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ☆

اور وہ بولا اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا، بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورہ ہود آیت ۴۱)

حل لغات :

"اِرۡکَبُوۡا" : رَکِبَ (از باب سَمِعَ) رُکُوۡبًا وَمَرۡکَبًا سے امر کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے، سوار ہونا، کسی ایسی شے پر سوار ہونا' جس میں حرکت ہو۔ حرکت خواہ ارادی ہو جیسے گھوڑا، اونٹ، وغیرہ یا حرکت اسے دی جائے (حرکت قسری) جیسے کشتی، موٹر وغیرہ۔

فاعل یا مفعول کے تبدیل ہونے سے اس میں مجازی معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سمندر میں سفر کرنا، راستہ چلنا، کسی کا پیچھا کرنا، خواہش کا تابع ہونا، بے سوچے لاپرواہی سے کسی کام کو کر گزرنا، کسی گناہ کا مرتکب ہونا، اپنی جان خطرے میں ڈالنا، مقروض ہونا وغیرہ۔ (۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۷۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۴

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ بیروت، ص ۲۰۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۷۶

آیت مبارکہ میں اس سے مراد سوار ہونا ہے۔یعنی اس میں سوار ہو جاؤ۔(۲)

"بِسۡمِ اللّٰه":اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔"با" برکت کی ہے یا مدد و استعانت کے لئے ہے۔

معنیٰ یہ ہے:اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کی برکت سے،یا اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی مدد سے۔(۳)

"مَجۡرٖهَا":امام ابوحفص رحمہ اللہ(مشہور قاری)نے اس کلمہ کو فتحہ میم اور را کے امالہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

جَرَی(از باب ضَرَبَ)جَرۡيًا،جَرَيَانًا و جَرۡيَةً سے ظرف زمان یا ظرف مکان یا مصدر میمی ہے۔

مصدر میمی کو نسرین نے ترجیح دی ہے،اس کا معنی ہے جاری ہونا۔

"مُرۡسٰهَا":میم پر ضمہ پڑھا گیا ہے۔

رَسَی(از باب نَصَرَ)رَسۡوًا،رُسُوًّا سے ظرف زمان یا ظرف مکان یا مصدر میمی ہے۔

مصدر میمی کو مفسرین نے ترجیح دی ہے۔معنی یہ ہے استوار ہونا،ٹھہرنا،کشتی یا جہاز کا لنگر انداز ہونا۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ایمان والوں سے فرمایا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے ہوگا۔

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹،ص۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج۱۷،ص۲۲۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص۱۲۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲،ص۵۶

(۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ:الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ،کراچی،ج۲،ص۲۷۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۲۵
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ص۳۷۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص۱۲۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲،ص۵۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶،ص۴۹
☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل.مولفہ شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص۴۳۵

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹،ص۳۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج۱۷،ص۲۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۳۵۳

واقعہ کا پس منظر:

سید نا حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کو رب تعالیٰ کا پیغام دیا۔ساڑھے نو سو برس تبلیغ میں صرف فرمائے،مگر سوائے چند افراد کے باقی قوم نے آپ کی دعوت قبول نہ کی۔وہ اپنی نافرمانی پر قائم رہے۔اذنِ الٰہی اور تعلیم الٰہی سے حضرت نوح علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اس نافرمان قوم کو غرق فرمادے۔

رب کریم جل وعلا نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ہم نافرمانوں کو غرق کردیں گے،آسمان سے بارش اترے گی،زمین سے پانی پھوٹ پڑے گا۔طوفان ان کو غرق کردے گا،آپ ایمان والوں کی نجات کے لئے کشتی بنا لیں اور ان کو میرے نام کی برکت سے اس میں سوار کرلیں۔اسی طرح ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اس میں سوار کرلیں۔چنانچہ وعدۂ الٰہی کے مطابق طوفان آیا۔آسمان نے متواتر بارش اتاری،زمین نے پانی اُگل دیا، نشیب وفراز پر یکساں پانی چڑھا،پہاڑوں سمیت دنیا کی ہر شے غرق ہوگئی،صرف بیت اللہ شریف (کعبہ) کو اٹھالیا گیا۔حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں بیٹھے کعبہ کا طواف کیا،انسانوں سے صرف وہی بچے جو کشتی میں سوار تھے۔چھ ماہ بعد کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری۔طوفان تھم گیا اور لوگ دوبارہ زمین میں آباد ہوئے۔

آیت مذکورہ بالا میں حضرت نوح علیہ السلام نے ایمان والوں سے فرمایا کہ کشتی میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے سوار ہونا۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔اسی نام پاک کی برکت سے وہ غرق سے محفوظ ہوگئے۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لینا مستحب اور برکت کا باعث ہے۔اس سے کام

(بقیہ۴)
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲،ص۲۱۶
☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص۴۳۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جار اللہ زمخشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص۲۷۳
☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص۲۹۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۰۳
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶،ص۴۹

میں برکت ہو جاتی ہے۔ کام بخیر و عافیت مکمل اور تمام ہو جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کھانے، پینے، پہننے، اٹھنے، بیٹھنے، لیٹنے، سونے، چلنے، پھرنے، وضو کرنے، نماز پڑھنے غرض ہر امر اور ہر معاملہ میں بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھا کرتے تھے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنے کا حکم ارشاد فرماتے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ نہ پڑھنے والوں کا انجام آپ ﷺ نے بتایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

كُلُّ اَمۡرٍ ذِىۡ بَالٍ لَايُبۡتَدَاءُ فِيۡهِ بِبِسۡمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقۡطَعُ (۵)

دوسری روایت میں کلمات یوں ہیں۔

كُلُّ اَمۡرٍ ذِىۡ بَالٍ لَمۡ يُبۡتَدَاءُ فِيۡهِ بِذِكۡرِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبۡتَرُ (۶)

ہر عزت والا کام اگر اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت، نامکمل ہوگا۔

اس مضمون کی متعدد آیات و احادیث ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے لائق یہ ہے کہ وہ عزت والے کام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا نام لے اور بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ لیا کرے۔ (۷)

---

(۵) ☆ رواہ البیهقی/بحواله کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق، ص ۴۵۳

(۶) ☆ رواہ الدارقطنی/بحواله احکام القرآن از ابن العربی، ج ۳، ص ۱۰۵۸

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۰۵۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۳۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، مصنفه: الامام جار الله زمخشری، مطبوعه، کراچی، ج ۲، ص ۳۷۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی به معالم التنزیل، مصنفه الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج ۲، ص ۳۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۵۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور، ج ۲، ص ۳۵۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه' کوئٹه، ج ۴، ص ۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۲، ص ۵۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه، ج ۲، ص ۲۱۶

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه، المعروف به حاشیه الجمل مولفه شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۲۲۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۱، ص ۴۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۱۷، ص ۲۲۸

﴿۲﴾ ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا واجب ہے۔(۸)

﴿۳﴾ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ جب کوئی کام شروع کرے تو بوقتِ شروع اذکارِ مقدسہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرے، یہاں تک کہ اس ذکر کی برکت سے وہ کام مقصود کے مطابق پورا ہو جائے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی چلانے کا ارادہ کرتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے اور جب کشتی ٹھہرانے کا ارادہ کرتے تو بھی بسم اللہ پڑھتے، وہ ٹھہر جاتی۔(۹)

﴿۴﴾ دنیوی اسباب مثلاً کشتی وغیرہ نجات اور حصولِ مقصود کا حقیقی ذریعہ نہیں۔ بلکہ حصولِ مقصود اللہ تعالیٰ جل وعلا کے فضل سے ہوتا ہے۔ اسباب کی طرف توجہ سے زیادہ اصل اعتقاد اور ایمان ان اسباب کے خالق رب ذوالجلال جل جلالہ کے فضل وعنایت کی طرف ہونا چاہئے۔ وہ چاہے تو اسباب کے باوجود کام نہ ہو اور وہ چاہے تو بغیر اسباب بھی کام مکمل ہو جائے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳،ص۱۰۵۸

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص۳۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص۴۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷،ص۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص۳۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ،کراچی، ج۲،ص۳۷۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۸۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۷۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲،ص۵۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص۲۱۶

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴،ص۱۰۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶،ص۴۹

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴،ص۴۳۲

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۷،ص۲۲۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۲۲۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲،ص۵۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ،کراچی، ج۲،ص۳۷۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۷۵

﴿۵﴾ کسی کی نجات اور حصول مقصود کسی کے عمل کے استحقاق میں ممکن نہیں، بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔اس لئے اعمال کے باوجود اس کے فضل وکرم پر بندۂ مومن کی توجہ لازم ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ جو شخص کشتی، بحری جہاز وغیرہ پانی میں چلنے والی سواری پر سوار ہو وہ اگر ذیل کے کلمات پڑھ لے گا تو سلامتی سے کنارے پر پہنچ جائے گا اور غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،وَمَاقَدَرُوااللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ، سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّايُشْرِكُوْنَ(سورۃالزمر آیت ۶۷)بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَاوَمُرْسٰهَااِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ☆

اگر خشکی کی سواری ہو جیسے گھوڑا، گدھا، اونٹ، موٹر کار وغیرہ تو سوار ہوتے وقت پڑھے۔

سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَاهٰذَاوَمَاكُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ ☆ وَاِنَّآاِلٰى رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ☆(۱۲)

(سورۃالزخرف آیات،۱۳،۱۴)

﴿۷﴾ جب تو معرفتِ الٰہی میں دلیل اور حجت کے ساتھ تفکر کرنا چاہے تو تو تفکر اور تدبر کے سفینہ میں بیٹھ جائے، ظلمات اور ضلالات کی موجیں پہاڑ بن کر اٹھیں گی۔ جب تو فکر و رویت کے سفینہ کو حرکت دے گا تو تجھ پر لازم ہے کہ تیرا اعتقاد اللہ تعالیٰ پر ہو اور اسی سے دعائیں کرتا رہے اور تیرا تدبر اور دعائیں دل کی زبان اور عقل کی نظر سے ہوں اور تو کہے: ''اللہ تعالیٰ جل وعلا کے نام پر اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے'' یہاں تک کہ تیرا سفینۂ فکر ساحلِ نجات پر پہنچ جائے اور تو ضلالات کی موجوں سے خلاصی پالے۔(۱۳)

☆☆☆☆☆

(۱۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص۳۷۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۷۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ،ج۴،ص۱۲۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۲،ص۵۶

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹،ص۳۷
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر ،ج۲،ص۴۴۶
☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت،ج۴،ص۴۳۲

(۱۳) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر،ج۱۷،ص۲۳۰

باب (۲۱۴) :

﴿اہلِ بیت میں کون کون شامل ہیں﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَنَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَہۡلِیۡ وَاِنَّ وَعۡدَکَ الۡحَقُّ وَاَنۡتَ اَحۡکَمُ الۡحٰکِمِیۡنَ ☆ قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ☆ (سورہ ہود آیات ۴۵،۴۶)

اورنوح نے اپنے رب کو پکارا، عرض کی: اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا۔ فرمایا: اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔ بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن۔

حل لغات :

"**اَھۡلِیۡ**": آدمی کا اَھل وہ ہے جو دونوں کونسب، یا دین یا جو اس کے قائم مقام ہو، مثلاً صناعت، گھر، شہر وغیرہ سے ملا دے۔

اصل میں اہل وہ ہے جو ایک ہی رہائش میں اکٹھے ہوں۔ مجازاً نسب میں اکٹھوں کو اہل کہہ لیتے ہیں۔

عرف عام میں "اہلِ بیت" سے مراد حضور سید عالم ﷺ کا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس معنی کو واضح کرتا ہے۔

......اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا☆

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

بیوی کو بھی اہلِ بیت کہا جاتا ہے۔ اور اہلِ اسلام وہ ہیں جو ایک دین کے مطیع ہوں گے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شریعتِ مطہرہ دین کے اختلاف کے باعث نسب کی نفی فرمادیتی ہے۔ جیسا کہ آیت زیب عنوان میں ہے۔

قرآن مجید میں " اَھْل " متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

ساکن، ساتھی، بیوی اور اولاد، قوم، خاندان، مستحق۔

مختصر یہ کہ اہل وہ ہے کہ............

(۱) رہائش ایک ہو۔ مثلاً خاوند بیوی۔

(۲) نسب ایک ہو۔ مثلاً باپ بیٹا۔

(۳) خاندان ایک ہو۔ مثلاً دو حقیقی بھائی۔

(۴) پیشہ ایک ہو۔ مثلاً اہلِ حرفت۔

(۵) کوئی قابلیت حاصل ہو۔ مثلاً اہلِ علم۔

(۶) وطن ایک ہو۔ مثلاً اہلِ شہر، اہلِ مُلک۔(۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۵۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۲۱۷

آیت میں اَھْلٌ سے مراد اولاد ہے۔آیت کے اگلے حصہ میں اَھْلٌ کی نفی کی گئی ہے۔اس سے مراد دینی قرابت ہے۔یعنی اے میرے محبوب نبی (نوح علیہ السلام) وہ تیرا بیٹا، تیرے دین کا مخالف اور اس سے دور ونفور ہے۔(۲)

''وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ'': اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا۔

قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ

ہم نے فرمایا: کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو۔ (سورہ ہود آیت ۴۰)

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان منافق تھا۔اپنا کفر چھپاتا اور ایمان ظاہر کرتا تھا۔حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے اپنے اہل سے جانتے تھے۔پہاڑ کی چوٹی کا سہارا لینے کے باوجود جب وہ غرق ہونے لگا تو آپ نے عرض کی، اے باری تعالیٰ! تو نے میرے اہل کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے، اور میرا بیٹا کنعان (جو بظاہر مومن ہے)

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۰۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۴۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۴۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸،ص ۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴،ص ۱۱۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲،ص ۲۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲،ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶،ص ۵۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲،ص ۳۸۷

میرے اہل سے ہے، یہ غرق ہو رہا ہے، اسے بچا۔ تو اللہ تعالیٰ جل وعلا نے فرمایا! اے نوح! تیرا بیٹا درحقیقت کافر ہے، نفاق کے طور پر وہ اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے، اس لئے وہ تیرے اہل سے نہیں۔ میرا وعدہ سچا ہے۔ تیرے ایمان والے خاندانی افراد کو بچالوں گا مگر جو ایمان نہ لائے وہ غرق ہونے سے نہیں بچ سکیں گے۔ (۳)

"اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ": اس آیت میں مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی۔

اِنَّہٗ ذُوْعَمَلٍ غَیْرُ صَالِحٍ

بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں، اس کا عقیدہ کفر ہے، اس کی صحبت اکثر بُروں کے ساتھ ہے۔ لہٰذا یہ کسی رعایت کا مستحق نہیں۔ اس کے غرق ہونے کا سبب یہی ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اہلِ بیت (گھروالوں) میں اولاد، بیوی، خاندانی قرابت دار، غلام، کنیز، مربوب، (کسی کا وہ بچہ جو اس کے گھر میں پرورش پارہا ہو)، مُتَبَنّٰی (منہ بولا بیٹا) وغیرہ شامل ہیں۔

نبی پاک صاحبِ لولاک شفیع الامم حضور محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی شاہزادی خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا، ان کے شوہر نامدار، مشکل کشا، شیرِ خدا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، ان کے شاہزادے سیدنا حضرات حسنین کریمین کے علاوہ حضور پُرنور کے جمیع ازواج امہات المؤمنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب "اہلِ بیت" ہیں۔ ان سب کی طہارت، نفاست اور اعتقاد وعمل کی ہر قسم کی آلودگیوں سے پاکیزگی کی شہادت رب العزت جل وعلا نے دی ہے۔ لہٰذا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بدکلامی، بدگمانی، نصِ

---

(۳) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۴۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۹

قطعی کی خلاف ورزی ہے۔اس سے بچنا مسلمان پر فرض ہے۔(۵)

﴿۲﴾ قرابتِ نسب سے قرابتِ دین قوی ہے۔نسب اور دین کے اجتماع سے اہل (گھر والا) بنتا ہے۔مومن کا کافر سے نسبی رشتہ ہونے کے باوجود شرعی طور پر کوئی رشتہ نہیں رہتا۔مومن اور کافر نسبی رشتہ دار آپس میں محبت و مودّت،مُوالات کے مجاز نہیں۔ان میں اگر کوئی مر جائے تو دوسرا اس کی وراثت کا حق دار نہیں۔آپس میں ازدواجی رشتہ میں منسلک نہیں ہو سکتے۔ جہاد کے موقع پر ایک دوسرے کے مقابل قتال میں حصہ لے سکتے ہیں۔حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غزوات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنے کافر نسبی رشتہ داروں کے خلاف جہاد کیا۔آیت مبارکہ زیبِ عنوان نے یہی مسئلہ واضح فرمایا ہے۔(٦)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳،ص۱۰۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۹،ص۴۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۴۴۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص۳۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۳۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲،ص۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۱۸،ص۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص۲۸۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۱،ص۵۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۴،ص۱۱۳

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳،ص۱۰۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۹،ص۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲،ص۴۴۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۱۸،ص۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ ،کراچی،ج۲،ص۳۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۳۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۲،ص۳۵۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶،ص۵۲

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص۴۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲،ص۳۸۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت،ج۴،ص۱۱۳

﴿۳﴾ نبی کی بیوی کافرتو ہوسکتی ہے، مگر بدکار نہیں ہوسکتی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کافرہ تھی مگر کردار کی پاکیزہ تھی۔ بدکاری کی طرف نہ مائل تھی، نہ اس پر بدکاری کا عیب لگا، نہ لگ سکتا ہے، نبی کی بیوی کا بدکار ہونا ممکن ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات نہایت پاکیزہ کردار کی مالک تھیں۔ بدکاری اور بدکرداری کی نسبت ان کی طرف ممکن ہی نہیں۔ بدکاروں نے ان کی طرف بدکاری کا بہتان باندھا۔ رب تعالیٰ نے سورہ نور کی متعدد آیات میں ان کی طہارت اور پاکیزہ کرداری کی شہادت دی ہے۔ خود سید عالم ﷺ نے بہتان باندھنے والوں کا رد فرماتے ہوئے ان کی پاکیزہ کرداری کی شہادت دی ہے۔ حلفیہ انداز میں آپ نے فرمایا۔

فَوَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ مِنْ اَهْلِیْ اِلَّاخَیْرًا (۷)

اللہ کی قسم، میں اپنے گھر والوں کے بارے خیر ہی جانتا ہوں۔

لہٰذا ازواجِ مطہراتِ سیدِ عالم ﷺ بالخصوص ام المومنین سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بدکاری کا بہتان یا بدگمانی، نصوصِ قطعیہ کا انکار اور کفر ہے۔ بندۂ مومن کو اس سے اجتناب فرض ہے۔ (۸)

﴿۴﴾ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ ان سے گناہوں کا صادر ہونا ممکن ہی نہیں۔ یہ عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے، اور ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔ قرآن مجید اور احادیث

---

(۷) ☆ رواہ البخاری عن عروۃ بن الزبیر وابن المسیب وعلقمة بن وقاص وعبیداللہ، ج ۱، ص ۳۵۹

(۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۸۷

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۱۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۴۶

☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۲، ص ۴۴۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۵۳

طیبہ میں بظاہر جن لغزشوں کا صدور ان کی طرف منسوب ہے، ان سے مراد ترکِ افضل ہے۔

مشہور قاعدہ یہ ہے۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ(۹)

نیک لوگوں کی نیکیاں مقربینِ بارگاہِ الٰہی کی طرف اگر منسوب ہوں تو وہ سَیِّاٰت (گناہ) شمار ہوتی ہیں۔

اس لئے مومن پر فرض ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کا عقیدہ رکھے اور ان کی طرف کوئی ایسا کلمہ منسوب نہ کرے جو ان کی شانِ ارفع کے لائق نہ ہو۔ (۱۰)

﴿۵﴾ شریعت کے احکام ظاہر پر مترتب ہوتے ہیں، باطن کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، مگر فیصلہ ظاہر شواہد پر ہوتا ہے۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منافق بیٹے کنعان کے اظہارِ اسلام کی بدولت فرمایا تھا کہ یہ میرے اہل (گھر والوں) سے ہے۔

حضور سید عالم نبی الانبیاء عالم ما کان وما یکون علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَااَنَابَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ ، بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَهٗ نَحْوَ مِمَّااَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ شَیْئًا فَلَایَاْخُذْمِنْهُ شَیْئًا فَاِنَّمَااَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ (۱۱)

---

(۹) ☆ اسرار المرفوعہ، مولفہ ملا علی قاری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ص ۱۸۶

☆ الفوائد المجموعہ، مولفہ الشوکانی، مطبوعہ السنۃ المحمدیہ، ص ۲۵۰

☆ الاحادیث القصاص، ص ۵۸

☆ کشف الخطاء، مولفہ عجلونی، مکتبہ دار التراث، بیروت، ج ۱، ص ۴۲۸

☆ السلسلۃ الضعیفہ مولفہ البانی مطبوعہ مکتب الاسلامی، ص ۱۰۰ /بحوالہ

☆ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۴، ص ۵۴۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۷

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤ عن ام سلمۃ، ج ۲، ص ۱۴۸

''ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں، جب تم میرے حضور کوئی جھگڑا لے کر آتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں ایک فریق اپنے بیان میں زیادہ ہوشیار ہو، تو میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ فرما دوں، (تو خوب سن رکھو) اگر میں کسی کے لئے دوسرے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں، تو اس سے کچھ نہ لے، یہ اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوگا''۔

سو قاضی، حاکم ظاہر شہادتوں کے مطابق اگر فیصلہ کر دے تو وہ فیصلہ نافذ ہوگا۔ اگر چہ گواہوں نے جھوٹی گواہیاں دیں۔ جھوٹی گواہیوں کا وبال گواہوں پر ہے، قاضی، حاکم پر نہیں۔ (۱۲)

﴿٦﴾ کسی صالح مرد کی اولاد اگر بُری ہو جائے، یا کافر ہو جائے، (العیاذ باللہ) تو اس کی بُرائی یا کفر کا وبال صالح باپ پر نہیں۔ بشرطیکہ اس نے اس کی تربیت میں کمی نہ کی ہو۔ امام دارالہجرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلْاَدْبُ اَدْبُ اللهِ لَااَدْبُ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ وَالْخَیْرُ خَیْرُ اللهِ لَاخَیْرُ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ

ادب اگر کسی کو نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ ماں باپ کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور بھلائی اگر نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوگی، والدین کی طرف سے نہ ہوگی۔

ادب، نیکی، ہدایت دینے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہے۔

لہٰذا اگر والدین اور اساتذہ نے اولاد اور تلامذہ کی صحیح تربیت میں پوری کوشش کر لی، اس کے باوجود اولاد یا تلامذہ میں ادب و تمیز نہ آئی تو ان پر آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا۔ اس پر وہ پریشان نہ ہوں۔ (۱۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۱۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲، ص ۱۰۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۳۱

☆☆☆☆☆

باب(۲۱۴) :

﴿آدابِ ملاقات، ضیافت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرَاهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ☆ (سورہ ھود آیت،۶۹)

اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے۔ بولے: سلام، کہا سلام، پھر کچھ دیر نہ کی ایک بچھڑا بھنا لے آئے۔

حل لغات :

"رُسُلُنَا": رُسُلٌ جمع ہے رَسُوْلٌ کی۔ رَسُوْلٌ کا معنی ہے، بھیجا ہوا۔

رسول اور نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کی طرف بھیجے جاتے ہیں تا کہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں اور انہیں ہدایت کا راستہ دکھائیں۔ رسول کا یہ معنی اصطلاحی ہے۔

لغوی طور پر ہر بھیجے ہوئے کو رسول کہا جاتا ہے۔

آیت میں اس سے مراد وہ فرشتے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بشارت دینے کے لئے بھیجا۔

مفسرین کے ان کی تعداد کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ بہر حال حضرت جبرئیل علیہ السلام ان فرشتوں کے قائد تھے۔

مختار قول یہ ہے کہ وہ تین تھے۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل علیہم السلام۔(۱)

"بِالْبُشْرٰی": بشارت دے کر۔

یہ بشارت جو فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لائے تھے وہ دو نوعیت کی تھی۔

(ا) آپ کی بیوی حضرت سارہ کی گود بڑھاپے اور بانجھ پن کی وجہ سے خالی تھی۔ انہیں حضرت اسحٰق بیٹے اور حضرت یعقوب پوتے کا مژدہ سنانے آئے۔ علیہم السلام۔

(ب) حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمان، بدکردار اور کافر امت کو ہلاک کرنے آئے ہیں۔(۲)

"قَالُوْا سَلٰمًا ۔ قَالَ سَلٰمٌ": فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام پیش کیا۔ اس کے جواب میں

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۳

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی، مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۳۹۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۲۶

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۶۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۸۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۷۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص ۳۹۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۹۳

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۲۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص ۱۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۳

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جواب میں سلام کیا۔

فرشتوں کے سلام کی عبارت جملہ فعلیہ میں تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب کی عبارت جملہ اسمیہ میں تھی۔ جملہ اسمیہ استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم کا جوابِ سلام فرشتوں کے سلام سے بہتر اور افضل تھا۔ (۳)

"فَمَالَبِثَ": تو وہ نہ ٹھہرا۔ یعنی تاخیر کئے بغیر۔ (۴)

"بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ":

عِجل، گائے کا بچھڑا۔

حَنِيْذٍ، آگ کے بغیر گرم پتھر کی حرارت سے بھنا ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گائیوں کی کثیر تعداد تھی۔ آپ نے اپنے مہمانوں کی ضیافت کے لئے گائے کا ایک بچھڑا ذبح کیا اور اپنے دستور کے مطابق اسے گرم پتھروں کی حرارت سے پکایا۔ گرم پتھروں کی حرارت سے گوشت اس طرح پک جاتا تھا کہ چربی پگل کر ٹپک جاتی تھی۔

(یاد رہے اس نوعیت کا پکوان آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی بہترین پکوانوں میں شمار ہوتا ہے)۔ (۵)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ انوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۰

☆ الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیرالجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۵۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۹۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص ۲۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۶۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل. مصنفہ: الامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۳۲۰

(۵) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

پس منظر:

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔حضرت لوط علیہ السلام شام کے نواح میں رہتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں۔قوم لوط اللہ تعالیٰ اور اپنے رسول کی نافرمانیوں، بدکاریوں، لواطت اور کفر میں مبتلا تھی۔ان کو عذاب دینے اور ہلاک کرنے والے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت مبارکہ یہ تھی ہر مہمان کی ضیافت کرتے۔ بلکہ مہمان کے بغیر کھانا تناول نہ فرماتے، اگرچہ کئی روز تک مہمان نہ آئے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ضیافت کا طریقہ سب سے پہلے آپ ہی نے اختیار فرمایا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جو فرشتے آئے وہ خوش وضع، خوبصورت جوان لڑکوں کی صورت میں آئے۔ان نوواردوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمان جانا۔مہمانوں نے آتے ہوئے سلام پیش کیا۔ آپ نے اس کے جواب میں بہتر سلام کیا۔مہمانوں کی ضیافت کے لئے آپ نے بغیر تاخیر کئے ایک بچھڑا ذبح کیا اور اسے گرم پتھروں کی حرارت سے تیار کرکے مہمانوں کو پیش کیا۔(بعد کا واقعہ اگلی آیت میں بیان ہوا ہے)۔(۶)

(بقیہ۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ، کراچی. ج ۲،ص ۳۸۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۹،ص ۴۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی .ص ۳۸۰

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵.ص ۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج ۲،ص ۳۶۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر. ج۱۸.ص ۲۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی. ج۲.ص ۱۳

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲.ص ۲۲۲

(۶) ☆ تفسیرالبغوی المسمی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان. ج ۲.ص ۲۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج ۳،ص ۱۰۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۹.ص ۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲.ص ۴۵۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،مصنفہ الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ ،کراچی ج ۲ ص ۳۱۱

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دو مسلمانوں کا آپس میں ملاقات کے وقت سلام کرنا اور اس کا جواب دینا اسلامی شعار میں سے ہے۔ سلام کرنا سنت اور اس کا جواب واجب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے والے نو وارد مہمانوں نے آپ کو سلام دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بہتر کلمات سے جواب دیا۔ ملّتِ ابراہیمی کا یہ طریقہ آج بھی مسلمانوں میں رائج ہے۔

حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ (۷)

ایک مسلمان پر اپنے بھائی کے لئے پانچ چیزیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ چھینک لینے والے کو اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰهُ کہنا۔ دعوت قبول کرنا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ اور جنازہ کے ساتھ جانا۔ (۸)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر البغوی المسمی به معالم التنزیل ،مصنفه الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعه ملتان ، ج ۲ ،ص ۲۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت ، ج۵ ،ص ۲۴۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور ، ج ۲ ،ص ۳۶۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ، ج ۲ ،ص ۲۲۲

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیه المعروف به حاشیه الجمل مولفه شیخ سلیمان الجمل ج ۲ ،ص ۴۵۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۲ ،ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ، ج ۱۸ ،ص ۲۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی ، ج ۶ ،ص ۹۴

(۷) ☆ رواه البخاری ، ج ۱ ،ص ۱۶۶

☆ ورواه مسلم ، ج ۲ ،ص ۲۱۳

☆ ورواه ابن ماجه ،ص ۱۰۵ ،عن ابی هریرة

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان ج ۳ ،ص ۱۰۶۰

﴿۲﴾ سلام کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلا آدمی کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم

اور جواب دینے والا کہے۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ

اور بہتر یہ ہے کہ جواب دینے والا سلام کرنے والے سے بہتر کلمات کہے۔

مثلاً سلام کرنے والے نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اللهِ، تو جواب دینے والا کہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اسی کا حکم دیا ہے۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا☆

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔ (سورۃالنسآء آیت،۸۶) (۹)

﴿۳﴾ ہر مذہب وملت میں ملاقات کے آداب ہیں اور ملاقات کے وقت مختلف کلمات کہے جاتے ہیں۔ مختلف

(بقیہ۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۴۵۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۲،ص ۹۴

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه،المعروف به حاشیه الجمل.مولفه شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص ۴۵۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج۲،ص ۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان،ج ۹،ص ۲۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص ۲۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص ۳۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۱۸،ص ۲۶

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان،ج۳،ص ۱۰۲۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۲،ص ۹۴

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه،المعروف به حاشیه الجمل مولفه شیخ سلیمان الجمل،ج۳،ص ۴۵۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج۱،ص ۱۳

اشارے کئے جاتے ہیں جو اکثر و بیشتر مہمل، بے جا اور غیر مہذب ہوتے ہیں۔ بعض کلمات جو ایک وقت میں استعمال ہوتے ہیں، وہ دوسرے وقت استعمال نہیں ہو سکتے۔ مگر اسلام نے جو ملاقات کے آداب و کلمات تعلیم فرمائے ہیں وہ ہر لحاظ سے کامل، جامع اور دوسروں سے افضل ہوتے ہیں۔ یہی کلمات ہر چھوٹا بڑا استعمال کرسکتا ہے۔ دن رات استعمال کرسکتا ہے اور پھر وہ اتنے بامعنی ہیں کہ اس سے بہتر کا تصور ہی ممکن نہیں۔ اس لئے مسلمان پر لازم ہے کہ ملاقات کے وقت وہی کلمات استعمال کرے اور اسی طرح استعمال کرے جس طرح اسلام کی تعلیم ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا ثواب سے محروم رہے گا، اور اسلامی شعار ترک کرنے کا وبال اس کے ذمہ لازم ہوگا۔ (۱۰)

﴿۴﴾ ملاقات کا ایک ادب یہ ہے کہ جب کوئی دوسرے کے گھر اور دفتر وغیرہ میں جائے تو سب سے پہلے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرے۔ پھر سلام کرے۔ اس کے بعد کلام کرے اور اپنا مدعا بیان کرے۔

اللہ تعالیٰ جل وعلا نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ☆ (سورۃ النور آیت ۲۷)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو۔ اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ (۱۱)

﴿۵﴾ سلام کرنے کے آداب میں یہ ہے کہ سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام میں پہل کرے اور قلیل، کثیر کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

---

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۳۶۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۲۶

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱ ص ۲۳

حضور پُر نور معلم کتاب وحکمت نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ (۱۲)

سوا پیدل کو، پیدل بیٹھے کو اور قلیل، کثیر کو سلام (کرنے میں پہل) کرے۔

﴿۶﴾ بڑے اگر بچوں کو سلام میں پہل کریں تو یہ بھی سنت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید العالمین امام المرسلین ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

فَمَرَّبِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (۱۳)

﴿۷﴾ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء حُسنیٰ میں سے ہے۔ اس کا مفہوم امن وسلامتی ہے۔ امن وسلامتی مومن کے لئے ہے۔ کافر کے لئے نہیں۔ لہٰذا مومن کافر کو سلام نہ کرے، اور اگر کافر مومن کو سلام کرے تو مومن پر اس کا جواب دینا واجب نہیں، بلکہ اسے جواب نہ دینا بہتر ہے اور اگر مومن کو کافر کے سلام کا جواب دینا پڑے تو جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ (۱۴)

جب تمہیں کوئی اہلِ کتاب (کافر) سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف یہ کہو: وَعَلَيْكُمْ

---

(۱۲) ☆ رواه البخاری، ج۲، ص ۹۲۱ ☆ ورواه مسلم، ج۲، ص ۲۱۲
☆ ورواه ابوداؤد فی کتاب الادب ☆ ورواه الدارمی فی کتاب الاستیذان
☆ ورواه مالک فی کتاب السلام
☆ ورواه احمد، ج۳، ص ۳۲۵، ۴۵۱، ج۲، ص ۴۴۴، ج۶، ص ۱۹. عن ابی هريرة رضی اللہ عنه

(۱۳) ☆ رواه البخاری، ج۲، ص ۹۲۳ ☆ ورواه مسلم، ج۲، ص ۲۱۲، عن انس

(۱۴) ☆ رواه البخاری، ج۲، ص ۹۲۵
☆ ورواه مسلم، ج۲، ص ۲۱۳ ☆ ورواه الدارمی فی کتاب الاستیذان
☆ رواه مالک فی کتاب السلام ☆ ورواه احمد فی مسنده، ج۲، ص ۹، ج۳، ص ۹۹

﴿۸﴾ جماعت میں سے اگر ایک آدمی نے سلام کہہ دیا' یا سلام کا جواب لکھ دیا تو سلام کا جواب باقیوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔ اگر کسی نے بھی نہ سلام کیا اور نہ جواب دیا تو سب سنت اور واجب کے تارک ہوں گے۔

حدیث شریف میں ہے۔

يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَامَرُّوْااَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يُرِدَّاَحَدُهُمْ.(۱۵)

جب کوئی جماعت گزرے تو ان کے لئے یہ کافی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک سلام کرے اور جو لوگ بیٹھے ہوں ان کے لئے یہ کافی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے۔

﴿۹﴾ سلام کے بعض اور آداب یہ ہیں۔

(ا) غیر محرم اور جوان عورتوں کو سلام نہ کرنا چاہئے، اس میں خوفِ فتنہ ہے۔ نیز جب عورتوں سے اذان، اقامت اور نماز میں بلند آواز سے پڑھنا ساقط ہے تو ان سے سلام کا جواب بھی ساقط ہے۔ لہٰذا ان کو سلام نہ کیا جائے۔

(ب) کسی کافر کو تعظیماً سلام کرنا کفر ہے۔

(ج) سائل کے سلام کا جواب دینا لازم نہیں۔

(د) خطبہ ءِ جمعہ کے دوران سلام کرنا منع ہے اور اگر کوئی سلام کہے تو اس کا جواب بھی واجب نہیں۔

(ر) فاسق معلن کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

(ز) جو شخص سلام کا جواب دینے سے حقیقۃً عاجز ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ مثلاً کھانا کھا رہا ہے۔

(ز) جو شخص شرعاً جواب دینے سے عاجز ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ مثلاً نماز پڑھ رہا ہو، یا قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہو۔ حدیث بیان کر رہا ہو۔ خطبہ دے رہا ہو۔ فقہ کا تکرار کر رہا ہو۔ مقدمہ کا فیصلہ کر رہا ہو۔ کسی مسئلہ میں علمی بحث کر رہا ہو۔ اذان دے رہا ہو۔ اقامت کہہ رہا ہو۔ دینی کتاب کا درس دے رہا ہو۔ جو شخص برہنہ ہو۔ پیشاب و پاخانہ میں مشغول ہو۔ جو شخص استاد سے سبق پڑھ رہا ہو۔ جو شخص ذکر و اذکار میں مشغول ہو۔ تبیبہ کہہ رہا ہو۔

(۱۵) رواہ ابوداؤد عن علی بن ابی طالب، ج ۲، ص ۳۶۱

اونگھ رہا ہو، یا سو رہا ہو، یا نشہ میں ہو، یا مجنون ہو۔

ان تمام لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے، اگر کوئی مذکورہ بالا حالتوں میں کسی کو سلام کرے تو جواب کا مستحق نہیں۔

احادیث طیبہ کثیرہ میں یہ مسائل مذکورہ ہیں۔

حوالہ کے لئے کتب احادیث میں **باب السلام** اور **باب الاستیذان** ملاحظہ کیجئے۔

﴿۱۰﴾ کھانا فقراء کو کھلائیں تو صدقہ ہے اور اقارب کو، تو صلہ ءِ رحم اور احباب و مہمان کو، تو ضیافت ہے۔ اور یہ تینوں باتیں موجبِ نزولِ رحمت و دفعِ بلا و مصیبت ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيْدُاللّٰهُ بِهِمَا فِى الْعُمُرِوَيَدْفَعُ بِهِمَامِيْتَةَ السَّوْءِ وَيَدْفَعُ بِهِمَاالْمَكْرُوْهَ وَالْمَحْذُوْرَ(۱۶)

بے شک صدقہ اور صلہ رحمی، ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں مروی ہے۔

اَلضَّيْفُ يَاْتِىْ بِرِزْقِهٖ وَيَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ وَيُمَحِّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبَهُمْ.(۱۷)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے اور ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

---

(۱۶) ☆ رواہ فی مجمع الزوائد للهيثمی، ج۸، ص ۱۵۱
☆ ورواہ فی المطالب العالیه لابن حجر، ص ۸۷۵
☆ ورواہ فی فتح الباری لابن حجر، ج ۱۰، ص ۴۱۶
☆ ورواہ فی الترغیب والترهیب للمنذری، ج۲، ص ۳۳۵
☆ ورواہ فی الکامل فی الضعفاء لابن عدی، ج۴، ص ۱۳۷۹ /بحواله.....
☆ موسوعه اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۳، ص ۹۸

(۱۷) ☆ رواہ ابو الشیخ عن الدرداء /بحواله کنز العمال، ج۹، ص ۲۵۸۳۵

﴿۱۱﴾ ضیافت، مکارمِ اخلاق، آدابِ اسلام اور انبیاء و مرسلین کی سنت ہے۔ اس سنت کا قائم رکھنا، مومن کی شان کے لائق ہے۔ (۱۸)

﴿۱۲﴾ جمہور علماء کے نزدیک ضیافت واجب نہیں، سنت ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ (۱۹)

جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ احسان کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

جب ہمسائے کے ساتھ احسان کرنا واجب نہیں سنت ہے، تو مہمان کے ساتھ عزت سے پیش آنا بھی اسی درجہ کا حکم ہے، یعنی وہ بھی سنت ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ مضطر مہمان، جس کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہو اس کی ضیافت فرض کفایہ ہے۔ (۲۱)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۲،ص ۱۰۶۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۴،ص ۱۶۲

☆ اشعۃاللمعات شرح مشکوۃ مصنفه شیخ عبدالحق محدث دهلوی مطبوعه مطبع تیج کمار لکهنؤ، (۱۹۶۴ء) جلدسوم، ص ۵۱۱

☆ الکاشف عن حقائق السنن المعروف شرح الطیبی مصنفه الامام شرف الدین حسین بن محمدبن عبدالله الطیبی المتوفی ۷۴۳ھ، ادارۃالقرآن والعلوم الاسلامیه کراچی، ج۸،ص ۱۷۰

(۱۹) ☆ رواه الائمه احمد والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجه عن ابی شریح وعن ابی هریرۃ بحواله

☆ جامع صغیر، ج۲،ص ۳۱۳

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹،ص ۶۵

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹،ص ۶۵

☆ اشعۃاللمعات شرح مشکوۃ مصنفه شیخ عبدالحق محدث دهلوی مطبوعه مطبع تیج کمار لکهنؤ، (۱۹۶۴ء) جلدسوم، ص ۵۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۰۶۲

﴿۱۴﴾ مہمان کوحتی الامکان جلد کھانا مہیا کیا جائے۔ خواہ مخواہ کی تاخیر اور انتظار مروت کے خلاف ہے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ جو شے میسر ہو وہ فوراً پیش کردی جائے اور پھر اگر گنجائش ہو تو ضیافت میں اور اشیاء بھی پیش کی جائیں اور اگر ممکن ہو تو کھانے سے پہلے پھل پیش کیے جائیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سیدِ عالم ﷺ، آپ کے جانثار صحابی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک صحابی کے ہاں مہمان ہوئے تو میزبان صحابی نے ان کی ضیافت کی۔

ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ مَااَحَدٌ اَلْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًامِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ هُمْ بِعَذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْامِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَالْمِدْيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْمَحْلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْآ مِنَ الشَّاةِ ......الحديث (۲۳)

...... پھر میزبان صحابی نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج کے روز عزت والے مہمانوں کا میزبان کوئی اور مجھ سے زیادہ نہ ہوگا۔ راوی کہتا ہے پھر وہ میزبان گئے اور کھجوریں لے کر حاضر ہوئے ان میں کچی کھجوریں، پکی کھجوڑیں اور پختہ کھجوریں تھیں اور عرض کی انہیں تناول فرمائیں۔ انہوں نے (جانور ذبح کرنے کے لئے) چھری ہاتھ میں لی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔ انہوں نے ایک بکری ان کے لئے ذبح کی۔ اس سے مہمانوں نے کھانا کھایا۔......

صحابی نے اپنے معزز مہمانوں کو پہلے پھل (کھجور) پیش کیا۔ پھر ان کے لئے بکری ذبح کر کے کھانا تیار کیا۔

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۴۱

(۲۳) ☆ رواہ مسلم، ج۲، ص ۱۷۷

☆ ورواہ ابن ماجہ، ص ۲۳۷ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

﴿۱۶﴾ مہمان کے سامنے اس کی ضرورت سے زیادہ کھانا پیش کیا جائے۔ اس میں سے جتنی ضرورت ہوگی وہ کھائے گا۔ اگر کھانا اس کی ضرورت سے کم ہوگا تو مارے شرم کے بھوکا رہے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین مہمانوں کے لئے ایک گائے ذبح کی اور صحابی نے بھی تین مہمانوں کے لئے ایک بکری ذبح کی۔ (۲۴)

﴿۱۷﴾ مہمان اگر کم ہوں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اور اگر زیادہ ہوں تو ان کو کھلانے کے بعد خود کھائے۔

مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کے پس منظر میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی۔

آقا و مولیٰ، ماوی و ملجائے بے کساں ﷺ کے حضور ایک مسکین بھوکا حاضر ہوا، حضور ﷺ نے فرمایا: جو اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کرے گا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسے اپنے گھر لے گئے۔ گھر میں بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا تھا، باقی کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا: بچوں کو بہانہ سے بھوکا سلا دینا اور رات کو کھانے کے وقت بہانہ سے چراغ گل کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھے اور دکھانے کے لئے جھوٹ موٹ ہاتھ ہلاتے رہے۔ سب گھر والوں نے بھوکے رات گزاری، لیکن اس بھوکے کا پیٹ بھر دیا۔ ان کے حق میں یہ آیت اتری۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ . وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ☆ (سورۃ الحشر آیت ۹)

اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (۲۵)

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۲ ص ۹۴

(۲۵) ☆ البخاری، ج ۲، ص ۷۲۵، عن ابی ہریرۃ

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ ... ج ۴ ص ۳۵۰

﴿۱۸﴾ میزبان خود یا اپنے معتمد نمائندہ کو کہے کہ وہ خوب دھیان رکھے کہ مہمان کھانے میں کوئی کمی یا دِقت تو محسوس نہیں کر رہے۔ یہ بھی اخلاقیات میں شامل ہے۔(۲۶)

﴿۱۹﴾ کھانے کی ابتداء (مہمان ہو یا میزبان یا جماعت) میں پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اور کھانے کے آخر میں پڑھا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اول وآخر میں دیگر مسنون دعائیں پڑھنا بھی مستحب ہے۔(۲۷)

﴿۲۰﴾ مہمان سے خندہ روئی اور بشاشت سے پیش آئے۔ ان سے نرم گفتگو کرے۔ حسبِ طاقت وقدرت حقِ مہمانی ادا کرنے میں کوشاں رہے۔ حقوق ضائع کئے بغیر قدرے تکلف سے کھانا تیار کرائے۔(۲۸)

☆☆☆☆☆

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۶۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۲۴۲
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۵۱
(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۶۸
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۵۱
(۲۸) ☆ اشعة اللمعات شرح مشکوٰة مصنفه شیخ عبدالحق محدث دهلوی مطبوعه مطبع تیج کمار، لکهنؤ، (۱۹۶۴) جلد سوم، ص ۵۱۱

☆☆☆☆☆

باب (۲۱۴) :

﴿ناپ تول میں کمی کی مذمت﴾

﴿تجارت کے اسلامی اصول﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۔ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۔ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ☆ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ☆ بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ☆

(سورہ ھود، آیات، ۸۴، ۸۵، ۸۶)

اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو، کہا: اے میری قوم ! اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ اور اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ اللہ کا دیا ہوا جو بچ رہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو، اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں۔

حل لغات :

"مَدْیَنَ" : سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے کا نام ہے۔ آپ جہاں آباد ہوئے اس شہر کا نام مدین ہے اور آپ کی اولاد قبیلہ مدین کہلایا۔ مدین کا شہر حجاز اور شام کے درمیان ہے۔ (۱)

"اَخَاھُمْ" : اَخٌ دراصل اَخَوٌ ہے۔ ہر وہ فرد جو دوسرے کے ماں باپ یا ان میں کسی ایک یا رضاعت میں شریک ہو۔ بمعنی بھائی۔ لیکن اس کا استعمال عام ہے، ہر وہ فرد جو دوسرے کے ساتھ کسی نوعیت کی شرکت رکھتا ہو۔ قبیلہ میں، یا دین میں، یا اس کے علاوہ دیگر مناسبات میں، وہ ایک دوسرے کے بھائی کہلاتے ہیں۔

اس آیت میں (اور اس کے علاوہ دیگر متعدد آیات کریمہ میں) نبی کو قوم کا بھائی کہا گیا ہے۔ اس سے مراد نسبی، رضاعی یا دینی بھائی نہیں بلکہ قبیلہ کا ایک فرد مراد ہے۔

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۲۹۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۱۱۴

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۶۷

نبی کو اَخوٌ کہنے میں ایک حکمت یہ ہے کہ نبی اپنی امت پر اس طرح شفیق ہوتا ہے، جس طرح بھائی پر شفیق ہوتا ہے۔(۲)

"وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ": تَنْقُصُوْا، نَقْصٌ سے بنا ہے، بمعنی کمی کرنا۔

کَیْلٌ ناپ کرنا اور مِکْیَالٌ ناپ کا پیانہ۔ وَزْنٌ، تولنا۔ مِیْزَانٌ، وزن کا پیانہ۔

خطیب الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بت پرستی کے علاوہ کم ناپنے اور کم تولنے کے فعلِ قبیح میں مبتلا تھی۔ ان کا لین دین اور تجارت کی بنیاد دوسروں کو نقصان پہنچانے پر تھی۔ اس کے لئے انہوں نے ناپ تول کے دو پیانے بنا رکھے تھے۔

ایک قسم کے پیانے وہ تھے جو معیار سے زیادہ تھے، ان پیانوں سے دوسروں سے اشیاء لیتے تھے۔ اس طرح وہ دوسروں کو نقصان پہنچاتے تھے۔

دوسری قسم کے وہ پیانے تھے جو معیار سے کم تھے۔ ان پیانوں سے اپنی اشیاء ناپ تول کر دیتے تھے۔ اس طرح وہ پوری قیمت لے کر کم ناپ اور وزن کی اشیاء دیتے تھے۔ ان کے اس دہرے معیار سے حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو روکا۔(۳)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی۔ ص ۱۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی 'مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی' مطبوعہ مصر۔ ج ۱۔ ص ۲

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت۔ ص ۲۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر۔ ج ۱۰۔ ص ۱۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی۔ ج ۲۔ ص ۳۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ ج ۲۔ ص ۲۲۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ۔ ج ۴۔ ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۲۔ ص ۱۱۴

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۹۔ ص ۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج ۲۔ ص ۴۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ ج ۲۔ ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۸۔ ص ۲۰

''اِنِّیۤ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ'': آیت میں خَیْرٌ سے مراد وسعت اور فراخی رزق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق میں فراخی اور وسعت دے رکھی ہے۔ تمہیں بددیانتی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود تم بددیانت ہو۔ یہ تمہیں زیب نہیں دیتا۔(۴)

''وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ'': بَخْسٌ کا معنی ہے کمی کرنا، اس طرح کہ دوسرے پر ظلم ہو، یا شے کو عیب لگانا کہ دوسرے کو نقصان اٹھانا پڑے۔(۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ناپ تول میں کمی کے علاوہ دیگر تمام معاملاتِ لین دین میں کمی کر کے دوسروں پر ظلم نہ کرو۔

ان آیاتِ مبارکہ میں تجارت میں دوسروں کو نقصان پہنچانے کے ہر طریقہ سے روکا گیا ہے۔ وزن، ناپ، تعداد، مقدار، وغیرہ میں کمی، اشیاء کو عیب لگا کر صحیح اشیاء کے طور پر پیش کرنا (جیسا کہ اب بھی رائج ہے) یہ سب امور حرام ہیں۔ ان آیات میں تکرار تاکید کے لئے ہے۔(۶)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۳۵۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۲

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۸۷

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۱۱۴

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)'مطبوعہ کراچی، ص۳۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعہ مصر، ج۱، ص۲۰

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۲۴

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۳۰۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۸۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۲۵۵

3:86

"بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ":

لوگوں کے حقوق ادا کرنے کے بعد تمہارے پاس جو کچھ بچے اور صحیح تجارت کے طور پر جو نفع تمہیں ملے وہ اس سے بہتر ہے جو تم حقوق دبا کر جمع کرتے ہو۔ یعنی تمہاری حلال کی کمائی، اگرچہ قلیل ہو، حرام کی کمائی سے بہتر ہے۔(۷)

(بقیہ۲) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۵۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۴۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۲۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص ۲۶۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص ۱۱۵

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل۔ مؤلفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۶۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص ۱۸۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۹۳

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶، ص --

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۵۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص ۳۹۳، ۳۹۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۴۲

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۲، ص ۳۹۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۲۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۲

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل۔ مؤلفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص ۴۶۵

شانِ نزول:

خطیب الانبیاء سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف مبعوث ہوئے۔ یہ قبیلہ بت پرستی میں مبتلا تھا اور اخلاقی طور پر تجارت میں دوسروں کو دھوکا دے کر نقصان پہنچاتا تھا۔ ان کے ناپ تول کے پیمانے دو قسم کے تھے۔ معیار سے زائد پیمانوں سے دوسروں سے اشیاء لیتے اور معیار سے کم پیمانوں سے دوسروں کو دیتے تھے۔ اس طرح لینے اور دینے ہر دو طریقوں میں دوسروں کو نقصان پہنچاتے تھے۔ اس کے علاوہ مال کا عیب چھپا کر دھوکا سے صحیح مال کے طور پر فروخت کرتے اور عیب والے مال کی قیمت صحیح مال کی قیمت کے برابر لیتے تھے۔ ان برائیوں سے پاک کرنے اور رب واحد کریم جل وعلا کی عبادت کی دعوت کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اسی واقعہ کو بیان کرنے کے لئے ان آیات مبارکہ کا نزول ہوا۔ (۸)

(بقیہ۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۶۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۴، ص۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲، ص۱۰۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج۴، ص۱۸

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶، ص۸۷

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹، ص۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۲، ص۴۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵، ص۲۵۲

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعه بیروت، ج۴، ص۱۸۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی مطبوعه لاهور، ج۲، ص۲۱۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۴، ص۱۷۱

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص۲۴۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل مصنفه الامام جار الله زمخشری مطبوعه کراچی، ج۲، ص۳۶۳

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیه، المعروف به حاشیه الجمل مولفه سیح سلیمان الجمل، ج۳، ص۴۱۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۱، ص۲۷

☆ تفسیر البغوی المسمی به معالم التنزیل، مصنفه الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۲، ص۲۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲، ص۱۱۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ اللہ رب العزت جل وعلا معبود حقیقی ہے۔ وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے۔ اپنی ذات، صفات، افعال، اسماء میں بے مثال ہے۔ عبادت کے لائق وہی ذات ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کی ذات پر اس طرح ایمان لانا، جس طرح انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، توحید کہلاتا ہے۔ توحید ایمان کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ اس عقیدہ سے انحراف یا انکار کفر ہے۔ کفر سے احتراز فرض ہے۔ (۹)

﴿۳﴾ صحیح تجارت اسلام کے احکام میں سے ایک اہم حکم ہے۔ اس لئے تجارت کے اسلامی اصولوں پر کاربند رہنا فرض ہے۔ تجارت اگرچہ نفع کی غرض سے کی جاتی ہے، مگر اس کا مقصد دوسروں کے حقوق غصب کرنا نہیں۔ اشیاء کی خرید وفروخت میں، تبادلہ میں ناپ تول، تعداد، مقدار میں اس طرح کمی کرنا کہ دوسرے کا حق ضائع ہو یا دوسرے کو نقصان پہنچے، حرام ہے۔ حقوق الناس کا دبانا حرام ہے۔ اس سے بچنا فرض ہے۔ لین دین

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۲، ص۳۵۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ مصر۔ ج۱۸، ص۴۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۲
☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۸۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۶۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۶۵
☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج۲، ص۳۹۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۳۹۳
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۲، ص۲۲۵
☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل۔ مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص۳۶۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۲، ص۱۱۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج۶، ص۷۶

میں عدل، انصاف فرض ہے۔اس لئے ناپ تول کے پیمانے معیار کے مطابق رکھنا بھی فرض ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ تجارت، کسب، صنعت کاری، زراعت، ملازمت وغیرہ پیشے اس لئے اختیار کئے جاتے ہیں کہ رزقِ حلال بافراغت دستیاب ہو۔لیکن ناجائز وحرام ذرائع اختیار کرنے سے رزق میں کمی اور بے برکتی ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَاظَهَرَقَوْمُ الْبَخْسَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ اِلَّاابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالْقَحْطِ وَالْغَلَا(۱۱)

جب کوئی قوم ناپ اور تول میں کمی کو رائج کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی اور مہنگائی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اس لئے ناپ تول میں عدل سے کام لینا اپنی معیشت بہتر بنانے کے لئے بھی ضروری ہے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان. ج۹.ص۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص۳۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل مصنفه :الامام جاراللهٔزمخشری،مطبوعه، کراچی،ج۲،ص۳۹۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۳۸۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص۲۲۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص۲۵۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه بیروت. ج۴،ص۱۸۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی به معالم التنزیل ،مصنفه الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲،ص۳۹۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج۴،ص۱۷۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۲،ص۱۱۵

☆ الفتوحات الالهیه بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیه،المعروف به حاشیه الجمل.مولفه شیخ سلیمان الجمل، ج۳،ص۴۶۴

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان. ج۹،ص۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص۲۵۲

(۱۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئته، ج۴،ص۱۷۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص۴۲

﴿۴﴾ ناپ تول میں عدل اور برابری کا یقینی حصول فرض ہے۔ عدل کے یقینی حصول کے لئے اشیاء دینے میں ذرا جھکتا تولنا اور ناپنا مستحب ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں۔

یَاوَزَّانُ زِنْ وَارْجِحْ (۱۳)

اے وزن کرنے والے! وزن کرتے زرا جھکتا تول۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاوَزَنْتُمْ فَارْجِحُوْا (۱۴)

جب تم تول کرو تو جھکتا ہوا تولو۔

اس لئے اشیاء فروخت کرتے ہوئے وزن یا ناپ میں وسعت پیدا کرے اور جھکتا تولے اور ناپے کہ یہ مستحب ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ کفار کفر پر قائم رہتے ہوئے بھی معاملات کی درستی میں اسلامی احکام کے پابند ہیں۔ معاملات میں اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی پر اسلامی سزا کے مستوجب ہیں۔ مثلاً چوری، ڈاکہ، بددیانتی، ملاوٹ، کم تولنا، کم ناپنا وغیرہ۔ (۱۶)

---

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ، ص ۱۶۱

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب التجارات

☆ ونحوہ رواہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و الحاکم و ابن حبان

(۱۵) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۷۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۵۴

(۱۶) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۲، ص ۳۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۴

﴿۶﴾ اشیاء بالخصوص پھلوں اور سبزیوں کی نیلامی کے وقت نیلام کرنے والا بولی ختم ہونے کے بعد خریدار کی خریدی اشیاء میں سے کچھ حصہ اٹھا لیتے ہیں۔ ایسا حصہ لینا نیلامی کرنے والے کے لئے جائز نہیں۔ وہ تو صرف بائع اور مشتری میں وکیل ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کرنے میں جو رزقِ حلال نصیب ہو، اس پر قناعت کرنا، حرام ذرائع سے رزق حاصل کرنے سے افضل و بہتر ہے۔ قلیل حلال کثیر حرام سے بہتر ہے۔ قرآن مجید نے اسی کی تعلیم دی۔(۱۸)

﴿۸﴾ فروخت کرنے والے، وزن یا ناپ کرنے والے کے لئے ہر وقت عدل و انصاف سے ناپنا تولنا فرض ہے، اگرچہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اسے جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا ہر حال میں اسے دیکھ رہا ہے۔ لہٰذا خریدار کی غیر حاضری میں بھی ناپ تول میں عدل و انصاف فرض ہے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۳۹۴

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۳۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۲

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۳۹۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۳۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۷۸

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۶،

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۳

☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج۳، ص۴۱۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۷۸

یادداشت:

سورۃ الاعراف، آیت:۸۵ میں ناپ تول میں عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔سورہ مذکورہ میں اس کے چند احکام وہاں گذر چکے ہیں۔قرآن مجید میں دیگر چند مقامات پر اس کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ان شاءاللہ ان آیات کے احکام مستنبط کرتے وقت اس کا ذکر مزید کردیا جائے گا۔

بار بار کا ذکر تاکیدی حکم کے لئے ہے۔

☆☆☆☆☆

باب (۲۱۵) :

﴿غیر معیاری سِکّے اور جعلی کرنسی نوٹ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَالُوۡا يٰشُعَيۡبُ اَصَلٰوتُكَ تَاۡمُرُكَ اَنۡ نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوۡ اَنۡ نَّفۡعَلَ فِىۡۤ اَمۡوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنۡتَ الۡحَلِيۡمُ الرَّشِيۡدُ ☆

(سورہ ھود، آیت ۸۷)

بولے اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ ہاں جی، تمہیں بڑے عقل مند نیک چلن ہو۔

حل لغات :

"**اَصَلٰوتُكَ**": ہمزہ استفہام کا ہے جو بطورِ استہزاء استعمال ہوا ہے۔ صلوٰۃ سے مراد ہماری متعارف نماز ہے۔ اس سے ایمان اور دین بھی لیا گیا ہے۔(۱)

"**اَنۡ نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا**": کہ ہم اپنے باپ داداؤں کے خداؤں کی پوجا چھوڑ دیں۔ ہم نے صدیوں

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۳
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۷

سے اپنے باپ دادوں کو دیکھا کہ وہ انہی بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

"اَوْاَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَانَشٰٓؤُا": یا اپنے مالوں میں جو چاہیں نہ کریں۔ کیا تیرے کہنے سے اپنے اموال میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں۔ ہمیں لین دین میں پورا اختیار ہے۔ کم دیں یا زیادہ لیں۔ کھوٹا دیں یا کھرا۔ تمہیں ہمارے میں استعمال کرنے کی ہدایات کا اختیار نہیں۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو سکہ لین دین میں استعمال ہوتا تھا، اس کا ایک خاص وزن تھا۔ بلکہ جب بھی اور جہاں بھی جتنی دیر تک سونے، چاندی یا کسی اور دھات کے سکے استعمال ہوتے رہے، ان میں سے ہر ایک کا خاص وزن ہوتا تھا۔ ان کے وزن کے لحاظ سے ان کی ثمنیت (قیمت) کا اعتبار ہوتا تھا۔ اگر ان کا معیاری وزن کم کردیا جاتا یا اس میں کوئی کم درجہ کی دھات شامل کردی جاتی تو وہ پوری ثمنیت (معیاری قیمت) کھو بیٹھتا۔ بلکہ بعض اوقات تو کھوٹا ہو کر اپنا چلن کھو بیٹھتا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم دینار و درہم (سونے چاندی کے سکوں) کے معیاری وزن میں کمی کردیتے اور ان کم وزن کے سکوں کو معیاری طور پر لین دین میں استعمال کرتے۔ ظاہر ہے اس سے تجارت میں فروخت کرنے والے کو نقصان پہنچتا تھا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم اس کمی اور نقصان کو اپنا حق سمجھتی تھی۔ اس کی عقل ماری گئی وہ یہ نہ سمجھ سکی کہ اس طرح دوسرے بھائی کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی قابلِ برداشت نہیں۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اس قبیح اور نقصان دِہ فعل سے منع کیا۔ (۲)

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳، ص ۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۸۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۳۹۹

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی. ص ۲۴۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت، ج۴، ص۴۶۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴، ص ۱۷۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص ۴۴

شانِ نزول:

حضرت سیدنا شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت سے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔عبادات میں انہماک اور رجوع الی اللہ کے ساتھ مواظبت فرماتے تھے۔آپ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے وہ بت پرست تھی اور دیگر اخلاقی برائیوں کے علاوہ ناپ تول میں کمی کرنا، مال کے بدل میں معیار سے کم وزن سکے دینا ان کا معمول تھا۔دوسروں کو نقصان پہنچانا وہ اپنا ذاتی استحقاق سمجھتے تھے۔حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں بت پرستی اور ناپ تول میں کمی اور غیر معیاری سکوں کو رائج کرنے سے روکا۔اس کے جواب میں بجائے ہدایت پانے کے،قوم نے آپ کا مذاق اڑانا شروع کیا۔کبھی کہتے آپ کی نماز آپ کو یہی سبق دیتی ہے کہ آپ ہمیں کہیں کہ ہم اپنے باپ دادوں کے خداؤں کی پوجا سے دستبردار ہو جائیں اور اپنے ذاتی اموال میں اپنی خواہش سے تصرف نہ کریں۔

بطور طنز واستہزا آپ کو حلیم ورشید بھی کہتے تھے۔ان کے نزدیک یہ کلمات آپ کی(نعوذ باللہ) حماقت پر دلالت کرتے تھے۔اس پر اس آیت مبارکہ کا نزول ہوا۔

مسائل شرعیہ :

(۱) کسی بھی معظم ومحترم شخصیت کو بغیر کلمات تعظیم ملائے نام سے خطاب کرنا بہت بڑا جرم اور قبیح فعل ہے۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲،ص ۲۲۶

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی،مطبوعہ بیروت، ج ۴،ص ۱۵۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۲،ص ۱۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۴،ص ۲۱۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲،ص ۲۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲،ص ۴۵۱

بالخصوص انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو صرف نام لے کر پکارنا کافروں کا طریقہ ہے۔

(یادر ہے کہ ان کا رب تعالیٰ ان سے اعظم واعلیٰ ہے۔ وہ جس طرح چاہے ان کو خطاب کرے۔ اسے ہر طرح کا حق ہے)

معظم اشخاص اور بالخصوص انبیاء کو جب بھی خطاب کرنا مقصود ہوان کے عمدہ القاب اور کلماتِ تعظیم سے خطاب کرو، تاکہ طریقہءِ کفار سے اجتناب وامتیاز ہو سکے۔

فائدہ جلیلہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب انبیاء کو نام لے کر پکارا ہے۔ مگر اپنے محبوب ومحبّ نبیِ اکرم رسولِ معظم ﷺ کو جہاں بھی ندا کی، تعظیمی القاب سے ندا فرمائی۔

يَآاَيُّهَاالرَّسُوْلُ. يَآاَيُّهَاالنَّبِيُّ. يَآاَيُّهَاالْمُزَّمِّلُ. يَآاَيُّهَاالْمُدَّثِّرُ.

یَاآدَمُ باپدرِ انبیاء خطاب

یٰاَیُّهَاالنَّبِیُّ خطابِ محمد است (۳)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ عبادت کے لائق صرف وہی ذات ہے۔ اس جہاں میں اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ انبیاء ومرسلین باوجود جلالت وعظمت کے، وہ بھی عبادت کے لائق نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ ارفع ملاحظہ فرما کر بارہا حضور کو سجدہ کرنے کی التجا کی، آپ نے ہر بار منع فرما دیا اور فرمایا، عبادت کے لائق صرف ایک ذات ہے۔ جب انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال ہے تو کائنات میں اور کون ہے جو عبادت کے لائق ہو۔

بندۂ مومن کو ہر لحہ اسی کو معبودِ حقیقی جاننا اور اسی کی عبادت کرنا فرض ہے۔ توحیدِ باری تعالیٰ کا مسئلہ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ کے علاوہ ہر سلیم الفطرت پر واضح ہے۔ یہ مسئلہ یدیہیات میں سے ہے اور بدیہیات مسلمات میں سے ہوتے ہیں۔ اس پر دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

"آفتاب آمد دلیل آفتاب"

(۳) تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵

﴿۳﴾ ہر امت پر نماز اور زکوٰۃ فرض رہی۔ اگرچہ اس کی کیفیت اور انداز و مقدار مختلف تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔ صحیح طور پر نماز ادا کرنے والے کا کردار جمیل و معروف بن جاتا ہے۔ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔ وَلَذِکْرُاللّٰہِ اَکْبَرُ ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ ☆ (سورۃ العنکبوت آیت ۴۵)

اے محبوب! پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ۔ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے، اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

لہٰذا ہر مومن کو پورے آداب کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے، تاکہ اسلامی معاشرہ سے بے حیائی اور برائی دور ہو جائے۔ (۴)

﴿۴﴾ نماز دین کے اعظم اور اظہر شعائر میں سے ہے۔ اس لئے نماز کی توہین، تذلیل اور نمازی کا تمسخر کفار کا طریقہ ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم آپ کے نماز پڑھنے کا تمسخر اڑاتی تھی۔

مومن پر لازم ہے کہ نماز اور نمازی کا ادب کرے۔ (۵)

﴿۵﴾ مشرکوں، بدعتیوں، بداعمالوں اور اہلِ ہوا کی تقلید حرام ہے۔ حضرت شعیب اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی تبلیغ کے جواب میں ان کی قوموں نے یہی کہا تھا کہ ہم اپنے باپ دادوں کے خداؤں کی پوجا کرنے سے باز نہیں رہیں گے۔ یہی بُری تقلید ان کی گمراہی اور کفر کا باعث رہی۔ مسلمانوں کو اچھوں کی تقلید کا حکم ہے۔ اسی

---

(۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری مطبوعہ، کراچی، ج ۲، ص ۳۹۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۵۳

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۱۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۵

پر وہ مضبوطی سے قائم رہیں۔ ائمہ مجتہدین کی تقلید واجب ہے۔(۶)

﴿۶﴾ سونے چاندی کے سکوں کے وزن میں کمی کرنا حرام ہے۔ دورِ جدید میں سونے چاندی کے سکوں کی بجائے کاغذ کے نوٹ رائج ہیں۔ کرنسی کے ان نوٹوں کو جعلی بنانا، سونے چاندی کے معیاری وزن میں کمی کرنے کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا جعلی کرنسی بنانا اور اس کا رائج کرنا حرام ہے۔

درہم و دینار اور کرنسی کے نوٹ جب صحیح ہوں تو ان کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور جب ان کے معیار میں کمی، نقص کردیا جائے تو وہ نقدی اپنی ثمنیت (قیمت) کھو بیٹھتا ہے۔ اس کی فیصلہ کن حیثیت کا بطلان ہو جاتا ہے۔ جس کے سبب لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے زمین میں فساد برپا ہو جاتا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد......

لَاتُفْسِدُوْافِی الْاَرْضِ بَعْدَاِصْلَاحِھَا......الآیۃ (سورۃالاعراف آیت،۵۶)

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد۔

......کی یہ تاویل بھی کی گئی ہے۔

لہٰذا غیر معیاری سکوں اور جعلی کرنسی کا کاروبار کرنا حرام ہے۔ اس سے اجتناب فرض ہے۔(۷)

﴿۷﴾ سونے چاندی کے معیاری سکے اور اصلی کرنسی کے نوٹ اشیاء کی قیمت مقرر کرنے نا مال کی کمیت کی معرفت اور

---

(۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۵۶

☆ تفسیر البغوی المسمٰی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۳۹۸

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی. ص۲۴۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج۴، ص۴۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۵۳

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت، ج۴، ص۱۵۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

معاوضات کا سبب ہیں۔ نقدی اور کرنسی کو مقادیر کے اختلاف یا جہالت کے وقت فیصلہ کن (قاضی) قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے جو شخص نقدی سونے چاندی کے سکے اور کرنسی کے نوٹ روک لے گا اور اسے گردش میں نہ لائے گا گویا اس نے فیصلہ کرنے والے (قاضی) کو روک رکھا ہے اور لوگوں اور قاضی کے درمیان آڑ بن گیا ہے۔ اس لئے سونے چاندی یا اس کے سکے یا کرنسی کو بلاضرورت اس طرح روک لے کہ لوگوں کو ضرر پہنچے، حرام ہے۔ (۸)

﴿۸﴾ جو شخص دینار اور درہم کے معیاری وزن میں کمی کرے یا دورِ جدید میں جعلی کرنسی کو رائج کرے، اس کی شہادت قبول نہیں ہوگی۔ وہ مردود الشہادت ہو جائے گا۔ اگر وہ جہالت کا عذر کرے تو اس کا عذر قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے ایسے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے جس سے مخلوقِ خدا کو ضرر پہنچا ہے۔ گناہِ کبیرہ سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے۔ ہاں البتہ اگر اس گناہ سے سچی توبہ کرے اور اس کی سچائی ظاہر ہو جائے تو پھر اس کی توبہ قبول ہوگی۔ (۹)

﴿۹﴾ جو شخص معیاری وزن میں کمی کرے یا جعلی کرنسی رائج کرے اس کی سزا یہ ہے کہ......

(ا) سلطانِ اسلام اسے اپنی صوابدید کے مطابق سزا دے۔

(ب) برسرِ عام اسے کوڑے مارے جائیں۔

(ج) اسے باندھ کر مارا جائے۔ پھر شہر میں پھیرا جائے اور اس امر کی منادی کی جائے کہ اس نے فلاں جرم کیا ہے۔ (۱۰)

(بقیہ۷) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۲۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص۳۸۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۴، ص۱۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲، ص۱۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۲، ص۲۶۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸، ص۴۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ، کراچی، ج۲، ص۳۹۵

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مولفہ شیخ سلیمان الجمل. ج۳، ص۲۶۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص۷۹

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۲۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳، ص۱۰۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۹، ص۸۸

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۸۸

﴿۱۰﴾ اسلامی ملک کا سکہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو یا سلطانِ اسلام کا نام ہو اس سکہ کو توڑنا توہینِ اسمِ الٰہی یا سلطانِ اسلام ہے۔اس لئے ایسے سکے کو توڑنے والے پر تعزیر لگائی جائے۔(۱۱)

﴿۱۱﴾ قلیل حلال کثیر حرام سے بہتر ہے۔بندۂ مومن کو حلال پر اکتفا کرنا چاہیے۔(۱۲)

﴿۱۲﴾ اسلامی معیشت میں مال کے حصول کے جائز ذرائع متعین ہیں۔اسی طرح اپنے مال کے صرف جائز ذرائع بھی مقرر ہیں۔کوئی مسلمان حصول یا صرف کے جائز ذرائع ترک کر کے اپنی مرضی سے نہ مال حاصل کر سکتا ہے نہ مال صرف کر سکتا ہے۔جائز ذرائع کے علاوہ دیگر ذرائع استعمال کرنا حرام ہے۔(۱۳)

﴿۱۳﴾ توہین کی نیت سے اچھے الفاظ بھی کفر ہیں۔حلیم و رشید عمدہ القاب وصفات ہیں،مگر قوم نے توہین کی نیت سے حضرت شعیب علیہ السلام کے لئے استعمال کئے۔یہی کلمات ان کی نسبت سے کفر ٹھہرے۔

میلاد خواں اور نعت خواں،نعت گو کو نیتِ خیر رکھنا چاہیے۔ثواب بقدرِ نیت ملتا ہے۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ج۳،ص ۱۰۶۳

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ج۱۸،ص ۴۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت۔ج۴،ص ۱۴۸

(۱۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ج۲،ص ۴۵۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ج۱۸،ص ۴۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ج۳،ص ۱۰۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ج۹،ص ۸۸

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ج۹،ص ۸۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفہ :الامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ ،کراچی۔ج۲،ص ۲۹۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ج۲،ص ۴۵۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ج۱۸،ص ۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت۔ج۵،ص ۲۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ج۲،ص ۳۶۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور۔ج۲،ص ۳۶۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲،ص ۲۲۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۳

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی بہ معالم التنزیل ،مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان۔ج۲،ص ۳۹۸

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ،المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل۔ج۳،ص ۴۱۵

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی مطبوعہ بیروت۔ج۴،ص ۱۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی۔ج۶،ص ۹۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ج۱۲،ص ۱۰۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دار الفکر بیروت۔ج۴،ص ۴۶۷

باب(۲۱،۶) :

﴿ظالموں کی صحبت سے احتراز﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَاتَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَاتُنْصَرُوْنَ☆ (سورہ ھود، آیت ۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔

حل لغات :

"وَلَا تَرْكَنُوْا" : یہ فعل دو باب سے آتا ہے۔

رَكَنَ (از باب نَصَرَ) اور رَكِنَ (از باب سَمِعَ) رُكُوْنًا۔

اس کا معنی ہے، کسی کی طرف مائل ہونا، جھکنا، کسی کے ساتھ محبت کرتے ہوئے اس پر بھروسہ کرنا، کسی کی بات کو غور سے سننا، آرام لینا، کسی شے کی وہ جانب جہاں ٹھہرا جائے۔ اس کا متضاد نُفُوْرٌ ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۷۶

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۵

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو هلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۴۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۲۱۹

ائمہ مفسرین نے اس کے معنی ان کلمات میں بیان کیے ہیں: میلان، محبت، دل کا جھکاؤ، ظالموں کے اعمال پسند کرنا، ان کے ساتھ چشم پوشی کرنا، مداہنت، ان کا کہا ماننا، ان کی طرف ادنیٰ جھکاؤ، ان کی تہذیب وتمدن اختیار کرنا، ان کی تعظیم کرنا، ان کا ذکر تعظیم کے ساتھ کرنا، ان کے قول وفعل سے رضامندی ظاہر کرنا، ان کی مصاحبت، ان سے معاشرت قائم کرنا، ان کی آسائشوں کو بنظرِ محبت دیکھنا، ان کی آسائشوں پر رشک کرنا، ان کی بقا کی دعا مانگنا، ان کا سا لباس پہننا، ان کی ادنیٰ مدد کرنا، مثلاً ان کی قلم دوات کی اصلاح کرنا، ان کو قلم کاغذ دینا، ان کی تعظیم کی خاطر ان کے پیچھے چلنا، ان کا لباس تیار کرنا، ان کی حجامت بنانا، وغیرہ۔ (۲)

"اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا": ظلم سے مراد شرک، کفر، بدعت، معصیت ہے۔ یعنی کافروں، مشرکوں، بدعتیوں اور

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳، ص۱۶۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۳، ص۱۰۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۹، ص۱۰۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام جاراللہ زمخشری. مطبوعہ. کراچی. ج۲، ص۲۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۸، ص۷۱۔۲۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی. ص۳۹۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲، ص۲۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمی بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی. مطبوعہ ملتان. ج۲، ص۴۰۶

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی. مطبوعہ بیروت. ج۴، ص۱۶۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ. ج۴، ص۱۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۲، ص۱۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور. ج۲، ص۳۰۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور. ج۲، ص۳۰۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۶، ص۱۰۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت. ج۵، ص۲۶۹

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دارالفکر بیروت. ج۳، ص۶۱۰

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ. المعروف بہ حاشیہ الجمل مولفہ شیخ سلیمان الجمل. ج۳، ص۴۱۲

3B

گناہگاروں کی طرف ادنیٰ جھکاؤ بھی نہ کرو۔(۳)

"وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ":

دُوْنِ اللّٰہِ سے مراد اللہ کے مقابل۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب دینا چاہے تو کائنات میں اور کوئی اس کا حمایتی نہیں جو اسے عذاب سے بچا سکے۔(۴)

مسائل شرعیہ :

☆ مشرکوں کافروں، بدعیتوں، بدکاروں، بدعقیدہ والوں کی صحبت و محبت ناجائز ہے۔ یہ تمام گروہ ظالم ہیں۔

☆ مشرکوں اور کافروں سے محبت و موالات کفر ہے۔

☆ بدعتیوں، بدمذہبوں اور بدعقیدہ والوں کی صحبت اور محبت گناہ کبیرہ ہے۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان۔ ج۳،ص ۱۰۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹،ص ۱۰۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفه :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعه ،کراچی، ج۲،ص ۴۰۸

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی. ص ۲۴۴

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه بیروت. ج۴،ص ۱۶۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۲۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمی به معالم التنزیل ،مصنفه الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعه ملتان. ج۲،ص ۴۰۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۴،ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۲،ص ۱۵۴

(۴) ☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲،ص ۲۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۸،ص ۷۲

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعه بیروت. ج۴،ص ۱۶۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،مصنفه :الامام جاراللہ زمحشری،مطبوعه ،کراچی، ج۲،ص ۴۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمی به معالم التنزیل ،مصنفه الامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲،ص ۴۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲،ص ۳۰۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲،ص ۱۰۱

☆ بدکاروں اور بروں کی صحبت ومحبت بُری ہے۔

☆ ان تمام گروہوں کی طرف ادنیٰ التفاف مداہنت فی الدین ہے۔

ان ظالموں کی طرف......

(ا) ادنیٰ میلان

(ب) محبت

(ج) دل کا جھکاؤ

(د) ان کے اعمال کو بنظر تحسین دیکھنا

(ر) ان کے معاملہ میں چشم پوشی کرنا

(و) ان کی ظلم میں امداد کرنا

(ز) ان کی تعظیم کرنا

(ح) ان کا ذکر تعظیم سے کرنا

(ط) ان کے قول وفعل سے رضامندی ظاہر کرنا

(ی) ان کی مصاحبت

(ک) ان کے ساتھ معاشرت

(ل) ان کی آسائشوں کو بنظرِ رشک دیکھنا

(م) ان کی بقا کی دعا کرنا

(ن) ان کا سا لباس پہننا وغیرہ تمام امور اعانت ومحبت، صحبت وموالات حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بارہا اس سے منع فرمایا ہے۔ زیبِ عنوان آیت کے علاوہ دیگر متعدد آیات اس کی ممانعت میں وارد ہیں۔ ذرا ایک آیت کے تیور ملاحظہ ہوں۔

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ☆ (سورۃ الانعام آیت ۶۸)

﴿۲﴾ ظالم کی طرف ادنیٰ میلان کا نتیجہ دوزخ ہے۔ اسی سے اندازہ کیجئے کہ خود ظالم کا انجام کیا ہوگا۔

آیت مبارکہ زیب عنوان میں ظلم سے باز داشت کا بلیغ ترین اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ ظلم جن انواع کو شامل ہے، ان سب سے احتراز اہم ترین فرائض میں سے ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ظالم کے ظلم سے چڑیاں بھی اپنے آشیانوں میں بھوکی مرجاتی ہیں۔ (۱۱)

﴿۳﴾ علماء کو ظالم حاکموں کی مجلس سے اجتناب لازم ہے۔ علماء کی موافقت سے ظالم حاکموں کو تقویت ملتی ہے۔ اس سے ملک میں فساد برپا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض وہ عالم ہے جو ظالم حاکم کی ملاقات کو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَبْغَضُ الْقُرَّآءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَآءَ (۱۲)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ عالم ہے جو ظالموں کی ملاقات کو جاتا ہے۔

(بقیہ ۱۰) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۶۹

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت، ج ۴، ص ۱۶۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج ۴، ص ۱۹۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل. مولفہ شیخ سلیمان الجمل، ج ۳، ص ۴۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۴۷۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۴۷۴

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۱۰۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج ۴، ص ۴۸۰

(۱۱) ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ بہ معالم التنزیل، مصنفہ الامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۴۰۴

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۱۸، ص ۷۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۴۷۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئنہ، ج ۴، ص ۱۹۶

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۲۰

(۱۲) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۱۰۰

☆ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، ج ۶، ص ۱۲۵ / بحوالہ

موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱، ص ۳۹

چونکہ علماء مقتدا ہوتے ہیں۔ عوام الناس ان کی پیروی کرتے ہیں۔ لہٰذا علماء کے لئے لازم ہے کہ کسی طرح بھی ظلم کی حمایت نہ کریں۔ (۱۳)

﴿۴﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ عقائد اور اعمال میں افراط وتفریط کی طرف مائل نہ ہو۔ ہمیشہ استقامت اور عدل پر ثابت قدم رہے۔ افراط وتفریط خود ظلم ہے۔ (۱۴)

﴿۵﴾ ضرورت اور اضطراری حالت میں ظالموں کی صحبت مذکورہ حکم سے مستثنیٰ ہے۔ لیکن اس کا جواز اضطرار کے قیام تک ہے۔ دفعِ ضرر کے لئے ظالموں کی ملاقات جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۶﴾ ظالموں سے دامن بچا کر استقامت علی الدین دشمنوں کے خلاف سب سے بڑا امدادگار ہے۔ لہٰذا استقامت علی الدین اختیار کر کے بندۂ مومن دنیا وآخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دین وآخرت کی کامیابی اور سرخروئی ناممکن ہے۔ (۱۶)

﴿۷﴾ اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ جل وعلا کے محبوب دوست ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے اپنے متوسلین کی بوقت حاجت وضرورت امداد فرماتے ہیں۔ بندۂ مومن کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ اولیاء اللہ کا دامن تھام رکھے۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک بات اہم ہے کہ وہ اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان میں تمیز رکھے۔ ورنہ نقصان کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں افراط وتفریط سے محفوظ رکھے۔ استقامت علی الدین اور اولیاء اللہ کے آستانوں سے وابستہ رکھے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبہ ومحبوبہ والہ وصحبہ وعلماء ملتہ واولیاءہ الکاملین الی یوم الدین

☆☆☆☆☆

---

(۱۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ الامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی ج ۲، ص ۲۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ۲، ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۲، ص ۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۶، ص ۱۰۰

(۱۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ص ۳۱۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۶، ص ۱۰۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳، ص ۱۰۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۹، ص ۱۰۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱۸، ص ۷۲

(۱۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ج ۲، ص ۴۶۱

باب (۲۱۴) :

﴿نمازوں کے اوقات﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ ☆ (سورہ ھود، آیت، ۱۱۴)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں ۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

حل لغات :

"طَرَفَیِ النَّھَارِ" : طَرَفَی تثنیہ کا صیغہ ہے اصل میں طَرَفَیۡنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے "ن" تثنیہ گر گیا۔

طَرَف کا معنی ہے، کسی شے کا کنارہ، ہر شے کی آخری حد۔ جانب۔

اس کا استعمال اجسام اور اوقات دونوں میں ہوتا ہے۔(۱)

"اَلنَّھَارَ" : طلوع شمس سے غروب آفتاب تک کا وقت۔

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۹۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۴۱

یہ عرفی دن ہے۔شرع میں طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کا وقت شرعی دن شمار ہوتا ہے۔اس مقام پر یہی شعری دن مراد ہے۔(۲)

طَرَفَيِ النَّهَارِ کا مفہوم یہ ہے کہ شرعی دن کے دونوں کناروں میں۔

اس سے مراد صبح کی نماز (یہ پہلے کنارے پر ہے) اور ظہر اور عصر کی نمازیں (کہ یہ دن کے آخری کنارے پر ہیں)۔(۳)

"**وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ**": زُلَفاً جمع ہے،اس کا واحد زُلفَةٌ ہے جس کا معنی ہے نزدیکی،درجہ،رات کا کچھ حصہ۔

اسی سے مزدلفہ بنا ہے کہ عرفات سے واپسی کے بعد منیٰ کے قریب ہے۔

زُلَفًا سے مراد دن کے قریب رات کی چند ساعات ہیں۔یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں۔(۴)

---

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی،ص۵۰۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر،ج۲،ص۱۳۴

☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص۱۳۲۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۹،ص۱۰۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر،ج۲،ص۴۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ازهر،ج۱۸،ص۷۳

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج۲،ص۲۳۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص۲۹۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص۲۰۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه،ج۴،ص۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۳۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰہ نسفی 'مطبوعه لاهور،ج۲،ص۳۷۴

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۶،ص۱۰۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،ص۴۸۴

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی ،مطبوعه دارالفکربیروت،ج۴،ص۴۸۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۱،ص۱۵۲

(۴) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص۵۱۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی،ص۲۱۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی 'مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی'مطبوعه مصر،ج۱،ص۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۹،ص۱۰۹

شانِ نزول:

حضرت ابوالیسر عمرو بن عرفجہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے ایک اجنبی عورت کو دیکھا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ اس پر وہ خود نادم ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس غلطی کا علم تیرے رب اور تیرے سوا کسی اور کو نہیں۔ تیرے لئے بہتر تھا کہ تو اپنے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتا۔ پھر حضرت عمرو بن عرفجہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر غلطی کا اعتراف کیا۔ آپ نے بھی وہی فرمایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ اس پر بھی ان کی تسکین نہ ہوئی اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ آپ نے حضرت عمرو بن عرفجہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ انہوں نے ہاں کے ساتھ جواب دیا۔ آپ نے فرمایا نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کیا کہ آیت کا حکم صرف عمرو بن عرفجہ کے لئے ہے یا عام ہے؟ آپ نے

(بقیہ ۴)

- ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲، ص ۴۹۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص ۷۴
- ☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
- ☆ تفسیر صاوی از علامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲، ص ۲۳۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۳۸۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۳۵۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۲، ص ۳۵۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه 'کوئٹه، ج۴، ص ۱۹۷
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۱، ص ۱۵۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵، ص ۲۷۰
- ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱، ص ۱۰۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۴۸۴
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه دار الفکر بیروت، ج۴، ص ۴۸۱

فرمایا آیت کا حکم ہر ایک کے لئے عام ہے۔(۵)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

ان کی فرضیت کا یا ان میں کسی ایک کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ نماز کی فرضیت کا اقرار کرنے والا اگر نماز ادا نہیں کرتا تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔(۶)

﴿۲﴾ فرض نمازوں کے علاوہ باقی اوقات میں نفل نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔(۷)

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۹،ص ۱۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲،ص ۴۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸،ص ۴۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲،ص ۱۰۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت۔ ج۵،ص ۲۶۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ،ص ۳۸۸

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر ازامام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمدالجوزی،مطبوعہ بیروت، ج۴،ص ۱۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲،ص ۲۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۲،ص ۳۰۳

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی۔ ج۶،ص ۱۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۸۴

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ ج۴،ص ۴۸۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ۔ ج۴،ص ۱۹۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۱۵۶

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲،ص ۱۰۶۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۹،ص ۱۰۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص ۴۸۴

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۲،ص ۱۰۶۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۹،ص ۱۰۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ 'کوئٹہ، ج۴،ص ۱۱۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۱،ص ۱۵۰

﴿۳﴾ نمازعشا کے بعدوتر پڑھنا واجب ہے۔(۸)

﴿۴﴾ نماز فجر اور نماز عصر میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۹)

﴿۵﴾ ہر نماز کا وقت دوسری نماز کے وقت سے جدا ہے۔ایک نماز کے وقت میں دوسری نماز ادا کرنا قطعاً جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا☆ (سورۃالنسآء آیت،۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ سفر، بیماری، بارش وغیرہ عذر یا بغیر عذر کے دو وقت کی نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنا جائز نہیں۔ بایں طور کہ مثلاً ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا یا عصر کے وقت ظہر اور عصر پڑھنا۔دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔(۱۱)

﴿۷﴾ دو نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر اس طرح پڑھنا کہ ایک نماز کو آخر وقت میں ادا کرے اور دوسری کو اپنے اول وقت میں ادا کرے، یہ جائز ہے۔اس طرح دو نمازوں کا جمع کرنا صرف صورۃً ہے، حقیقۃً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھی گئیں۔رسول اللہ ﷺ سے یہی ''صورۃً جمع'' مروی ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِذَاَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ ، قَالَ سَالِمٌ : وَكَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ اِذَاَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَآءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ......الحدیث(۱۲)

(۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص۴۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه کوئٹه، ج۴،ص۱۹۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۱،ص۱۵۶

(۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ازهر، ج۱۸، ص۴۷

(۱۰) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲، ص۱۰۲

(۱۱) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲، ص۱۰۲

(۱۲) ☆ رواه البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج۱، ص۱۴۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں آپ کو جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو موخر کر لیتے یہاں تک کہ عشا کے ساتھ اسے صُورۃً جمع فرمالیتے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے۔ جب سفر میں انہیں جلدی ہوتی تو مغرب کے تین فرض (موخر کرکے) پڑھتے۔ پھر سلام پھیرتے۔ پھر تھوڑی دیر توقف فرماتے۔ پھر عشاء کی نماز دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر لیتے۔

جمع صوری کی احادیث صحاح ستہ اور دیگر کتبِ احادیث میں بکثرت موجود ہیں۔ (۱۳)

﴿۸﴾ پنجگانہ نماز کے اوقات، نماز کی رکعات، قیام، رکوع، سجود، فرائضِ نماز، واجبات، سنن اور نماز کے دیگر تمام احکام حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ اب نماز اسی طرح صحیح ہوگی جس طرح نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا فرمائی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ (۱۴)

تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے طریقے کے بغیر کوئی شخص ایک نماز تو کیا ایک رکعت بھی ادا نہیں کر سکتا۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والثناء کی ہر معاملہ میں پوری پیروی کرے۔ یہی نجات کی راہ ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ صغیرہ گناہ نیکیوں سے معاف ہو جاتے ہیں۔ آیت مبارکہ زیبِ عنوان کا یہی منشا ہے۔ البتہ گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں، یا نبیِ رحمت شافعِ امم ﷺ کی شفاعت سے معاف ہو جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ جل و علا چاہے تو اپنے فضل سے معاف فرمادے۔ بہرحال بندۂ مومن سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرے۔ (۱۶)

---

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج ۲، ص ۱۰۲

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن مالک، ج ۱، ص ۸۸

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۹، ص ۱۱۰

(۱۶) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور۔ ج ۲، ص د۔۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۱، ص د۔۱

﴿۱۰﴾ سچی توبہ کے تین شرائط ہیں۔ جس توبہ میں یہ تینوں پائے جائیں اس کی قبولیت کی امید ہے۔

اول : اس گناہ سے کلیۃً توبہ کرے۔

دوم : اپنے اس فعلِ بد پر نادم ہو۔

سوم : آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بالجزم کرے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ اجنبی عورت کا بوسہ لینا اور اسے شہوت سے چھونا حرام ہے۔ مگر اس پر کوئی حد مقرر نہیں۔ قاضی یا معاشرہ کا کوئی معزز ایسے گناہگار پر تعزیر لگائے تاکہ اس گناہ کی روک تھام ہو۔ اگر تعزیر بھی نہ کی گئی تو معاشرے کے بگاڑ کی انتہا نہ رہے گی۔ (۱۸)

﴿۱۲﴾ ہر نیک عمل ترکِ صغائر میں معاون ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ......الآیۃ (سورۃ العنکبوت آیت ۴۵)

بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلصَّلٰوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَۃُ اِلَی الْجُمْعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَابَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ (۱۹)

پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان مبارک سے رمضان مبارک تک درمیانی عرصہ کے گناہ مٹا دیتی ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ نیکی کے کاموں میں مشغول رہے۔ (۲۰)

---

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۲، ص ۲۷۵

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۱۰

(۱۹) ☆ رواہ الائمہ احمد و مسلم و ترمذی عن ابی ہریرۃ/بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج ۲، ص ۸۲

(۲۰) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۴۹۴

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رحمة لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِهٖ وَاَوْلِيَآئِهِ الرَّاسِخِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ

آج ۳/ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ/ ۲۷۔ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ سورہ ہود شریف کے احکام کی ترتیب وتالیف سے فراغت پائی۔ بِتَوْفِيْقِ اللهِ تَعَالٰى وَعَوْنِهٖ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمتِ دین کو اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل وصدقہ میں قبول فرما لے۔ فقیر پُر تقصیر غفرلہ القدیر کے لئے زادِ راہِ آخرت بنادے اور عامۃ المسلمین کو اس سے فیض عطا فرمائے۔

آمین، آمین، آمین، بِجَاهِ نَبِيِّ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَكَرَّمَ وَسَلَّمَ

☆☆☆☆☆

ماخذ ومراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن :

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند، یو، پی۔

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ، مصر

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات' لاہور

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی'
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ)
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

☆ تفسیر حسینی از مولانا سید حسین الواعظ الکاشفی الہروی' مطبوعہ مطبع کریمی' بمبئی

☆ فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی دہلوی' مطبوعہ دارالاشاعت تفسیر حقانی' دہلی

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری' مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت' لبنان

☆ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

☆ فتح الرحمٰن ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی

☆ تفسیر ابن عباس' مطبوعہ قم ایران'

☆ خفاجی حاشیہ بیضاوی

☆ لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دارالرشید، بیروت

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، مصنفہ امام ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷)، مطبوعہ جدہ

☆ تفسیر زادالمسیر فی علم التفسیر از امام ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ بیروت

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر بن
محمد زمخشری، التوفی: ۵۳۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، مصنفہ الامام محی السنۃ ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، التوفی: ۵۱۶ھ۔
مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

☆ الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ ۔المعروف بہ حاشیہ الجمل ۔مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل ،المتوفی: ۱۲۰۴ھ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی

☆ فتح العزیز المعروف بہ تفسیر عزیزی از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) مطبوعہ مطبع انوری آگرہ

☆ احکام القرآن از شیخ ظفر احمد عثمانی دیوبندی، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

☆ الاحکام فی اصول الاحکام از امام علی بن محمد آمدی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

کتب احادیث وشروح احادیث

☆ صحیح بخاری از امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور

☆ صحیح مسلم از امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی'

☆ سنن ابن ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

☆ سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'

☆ جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ سنن نسائی از امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

☆ موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

☆ البحر الزخار المعروف بمسند البزار از امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار (م ۲۹۲ھ) مطبوعہ موسسۃ القرآن بیروت' لبنان

☆ مسند ابویعلی موصلی از امام احمد بن علی المثنی التمیمی (م ۳۰۷ھ) مطبوعہ دار المامون تراث' لبنان

☆ شرح مشکل الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان

☆ المستدرک از امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵ھ) مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ

☆ مشکوۃ المصابیح از امام ولی الدین محمد بن عبداللہ (م ۷۴۲ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ نصب الرایہ از حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ) مطبوعہ مجلس علمی سورت، ہند

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علامہ علی متقی (م ۹۷۵ھ) مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان

☆ فتح الباری از حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

☆ عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

☆ شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۳۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

☆ المصنف فی الاحادیث والآثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

☆ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان از امام امیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان

☆ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۲۵۲ھ) مطبوعہ مطبع تیج کمار لکھنؤ

☆ الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ، مصر

☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از امام عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ)
مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ

☆ عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ از امام سید محمد مرتضی زبیدی، مطبوعہ ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ جامع المسانید از امام ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۶۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

☆ ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث از شیخ عبدالغنی نابلسی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

☆ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف از ابوہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆ مفتاح کنوز السنۃ از محمد فواد عبدالباقی، مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ، (المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ)

☆ التمہید از حافظ ابوعمر ابن عبدالبر مالکی (م ۴۶۳ھ) مطبوعہ مکتبۃ القدوسیہ لاہور

☆ مسند ابن ابی شیبہ از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الوطن بیروت، ۱۴۱۸ھ

☆ سنن بیہقی

☆ صحیح البہاری

☆ ارشاد الساری، از حسین بن محمد، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆ الادب المفرد، از محمد بن اسماعیل المعروف بہ امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ

☆ مسند امام اعظم، از امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ) مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز، کراچی

☆ موطا امام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی

☆ المسند از امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت

☆ المصنف فی الاحادیث والاثار از امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (م ۲۳۵ھ) مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

☆ المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

☆ سنن دارمی از امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العربی ۱۴۰۷ھ

☆ سنن کبریٰ از امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ

☆ دلائل النبوۃ از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دار النفائس بیروت

☆ الخصائص الکبریٰ از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ

☆ شرح الشمائل از علامہ عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۰۳ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

☆ شرح مسلم از علامہ یحیٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

☆ جمع الوسائل از علامہ علی بن سلطان محمد القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی (م ۵۸۷ھ)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

☆ اسرار المرفوعہ، مولفہ ملا علی قاری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

☆ الفوائد المجموعہ، مولفہ الشوکانی، مطبوعہ السنۃ المحمدیہ

☆ الاحادیث القصاص

☆ کشف الخفاء، مولفہ عجلونی، مکتبہ دارالتراث، بیروت

☆ السلسلۃ الضعیفہ، مولفہ البانی، مطبوعہ مکتب الاسلامی

☆ الکاشف عن حقائق السنن المعروف شرح الطیبی، مصنفہ الامام شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی التونی ۷۴۳ھ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ج ۸، ص ۱۷۰

کتب عقائد وکلام وغیرہ:

☆ شرح عقائد نسفی معہ نبراس از علامہ عبدالعزیز پر ہاروی

☆ نبراس' شرح شرح عقائد نسفی' از علامہ عبدالعزیز پر ہاروی' مطبوعہ ملک دین محمد اینڈ سنز' لاہور

☆ تمہید از علامہ ابوشکور سالمی' مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور

☆ تحفہ اثنا عشریہ از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی' مطبوعہ ترکی

☆ شرح فقہ اکبر از علامہ علی بن سلطان محمد القاری (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۱۷ھ

کتب تاریخ' سیرت وفضائل

☆ الصواعق المحرقہ از علامہ احمد بن حجر مکی شافعی (م ۹۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ القاہرہ

☆ الشفا بتعریف حقوق المصطفی' از علامہ قاضی عیاض مالکی' مطبوعہ دارالفکر بیروت' لبنان'

☆ جذب القلوب الی دیار المحبوب از علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ تعمیر چوک دالگراں لاہور

☆ الطبقات الکبری از امام محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) مطبوعہ بیروت ۱۳۸۸ھ

☆ وفیات الاعیان از علامہ شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر خلکان (م ۶۸۱ھ) مطبوعہ ایران

☆ مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

☆ رحمۃ للعالمین، مصنفہ قاضی محمد سلیمان، سلمان منصور پوری، مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور

کتب لغت

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی
- ☆ مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی' مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
- ☆ صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی' مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی' مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر' (۱۳۲۵ھ)
- ☆ القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

کتب متفرقہ

- ☆ المعتقد المنتقد معہ المستند المعتمد بناءنجاۃ الابد از امام احمد رضا خان قادری' مطبوعہ ترکی
- ☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد چہارم طبع اول' مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور
- ☆ احیاء علوم الدین از امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) مطبوعہ دارالخیر بیروت ۱۴۱۳ھ
- ☆ روض الریاحین از علامہ عبداللہ بن اسد یافعی (م ۷۶۸ھ) مطبوعہ مطبع مصطفیٰ البابی واولادہ مصر ۱۳۷۴ھ
- ☆ شرح الصدور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ
- ☆ اتحاف سادۃ المتقین از علامہ سید محمد بن محمد مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ

☆ جواہر البحار از علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی (م ۱۳۵۰ھ) مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۱۷ھ

☆ فتاوی عالم گیریہ فی الفروع الحنفیہ از علماء عظام وکان رئیسھم ملا نظام (م ۱۱۶۱ھ) مطبوعہ لکھنو

☆ جد الممتار علی رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی از علامہ امام احمد رضا قادری حنفی بریلوی (م ۱۳۴۰ھ)
مطبوعہ مجمع اسلامی مبارک پور انڈیا

☆ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ از علامہ امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) جلد اول
مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

☆ شرح النقایہ از علامہ حافظ علی بن محمد سلطان القاری الحنفی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

☆ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار از علامہ سید احمد طحطاوی حنفی، مطبوعہ مکتبہ عربیہ کوئٹہ

☆ غمز عیون البصائر از علامہ سید احمد بن محمد حموی (م ۱۰۹۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

☆ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ سنی دار الاشاعت فیصل آباد

☆ الحجۃ المؤتمنۃ از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ بریلی،

☆ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) قلمی نسخہ

☆ التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ مبارک پور

☆ شرح فقہ اکبر از علامہ ملا علی قاری، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

☆ الحق المجتلی فی حکم المبتلی از امام احمد رضا قادری حنفی (م ۱۳۴۰ھ)

☆ منیر العین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا قادری بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ ادارہ حزب الاحناف لاہور

☆ ماثبت من السنۃ ماالنعم علی الامۃ از شاہ عبد الحق محدث دہلوی، مطبوعہ ادارہ معینیہ رضویہ لاہور

☆ احسن الوعاء لاداب الدعا، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور

☆ صغیری شرح منیۃ المصلی، ابراہیم بن محمد حلبی، مطبوعہ مطبع ناصری لاہور (۱۲۸۲ھ)

☆ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، المعروف بہ کبیری مطبوعہ مطبع احمدی لاہور (۱۳۱۰ھ)

☆ الحلال والحرام فی الاسلام از شیخ یوسف القرضاوی

☆ جدید فقہی مسائل از مولوی خالد سیف اللہ رحمانی

☆ صحیفہ فقہ اسلامی، مرتبہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی، و مفتی محمد معراج القادری مصباحی، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور

☆ بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ از علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، اردو ترجمہ، سیرۃ سید الانبیاء از مفتی محمد علیم الدین مجددی، مطبوعہ مظہر علم لاہور

☆ کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق

☆ کتاب الخراج، تالیف امام یحییٰ بن آدم القرشی (م ۲۰۳ھ) مطبوعہ المکتبہ العلمیہ، لاہور، (طبعہ اولیٰ)

☆ (ترجمہ) کتاب الاموال، تالیف امام ابو عبیدہ القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)، مترجم عبد الرحمٰن طاہر سورتی، مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، مطبوعہ ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء،

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۷، ص ۲۴۶

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، مرتبہ خورشید احمد فاروقی، استاد ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی، طبع اول (۱۹۵۹ء)، ص ۱۴۵

☆ فتوحات فیروز شاہی مطبوعہ علی گڑھ، ص ۶

☆ زبور، پانچویں کتاب، آیت، ۵ تا ۱۵، مطبوعہ بائیبل سوسائٹی ہند، منگلور، ۱۹۷۱ء، ص ۵۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی۔ پاکستان

احکام القرآن

جلد پنجم

محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

B

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	....	احکام القرآن جلد پنجم
مولف	....	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	....	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ	....	مفتی محمد محمود احمد
پروف ریڈنگ	....	مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی و مولانا محمد مسعود احمد
کمپیوٹر کوڈ	....	1Z350C
ہدیہ	....	-/275روپے
باہتمام	....	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی محلہ بابا لطیف شاہ غازی' کھاریاں ضلع گجرات
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-221201-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست احکام القرآن جلد پنجم

﴿نظر درسفر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًاالشَّاکِرِیْنَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًامُبَارَکًافِیْہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ شَارِعِ اَحْکَامِ الدِّیْنِ سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکْ وَسَلَّمْ

''احکام القرآن'' کی پانچویں جلداب آپ کے پاس پہنچ رہی ہے ہے،اس کے سفرکا آغاز ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ مطابق جنوری ۲۰۰۴ء سے شروع ہوا،اور ۲۷ رصفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات کوختم ہوا،سواسال میں یہ سفرمکمل ہوا۔اس جلد میں سات سورتوں کے احکام شامل ہیں۔

﴿۱﴾ سورہ یوسف ﴿۲﴾ سورہ رعد ﴿۳﴾ سورہ ابراہیم ﴿۴﴾ سورۃ الحجر
﴿۵﴾ سورہ النحل ﴿۶﴾ سورہ بنی اسرائیل ﴿۷﴾ سورۃ الکھف

اس دوران امراض رُوبہ ترقی اورقویٰ رُوبہ زوال رہے،ترقی اورزوال کے متضاد اجتماع میں احکام کی تسوید، ترتیب اورتالیف کا کام جاری رہا،کبھی ہفتوں وقفہ ہوا،کبھی آہستہ رفتار سے کام ہوتارہا۔

اس جلد میں، بلکہ پہلی جلدوں میں جوکام صحیح اوردرست ہواوہ اللہ تعالیٰ اوراس کے حبیب کریم (جل وعلاﷺ) کے کرم کاصدقہ ہے اور جوغلطیاں ہوئیں وہ فقیر پرتقصیرغفرلہ القدیر کی طرف سے ہیں۔علماء کرام سے بصد عجز ونیازعرض ہے کہ وہ ان احکام کی تسوید وترتیب وتالیف میں اگراغلاط دیکھیں توان کی نشان دہی فرما کرممنون فرمائیں،فقیرغفرلہ القدیراپنی اغلاط سے رجوع کرے گا۔اگر یہ کام فقیرغفرلہ القدیرکی حیاتِ مستعار میں ہوجائے توبڑی مسرت ہوگی،اور اگرحیاتِ مستعارکاچراغ گل ہوگیاتوفقیرکی طرف سے ان اغلاط سے رجوع تصورفرمائیں۔حق بات کے علاوہ فقیر غفرلہ کواپنی کسی تحریرپراصرارنہیں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم جب تک چاہے گافقیراپنا کام جاری رکھے گا،یہی عزم ہے،مولیٰ کریم توفیق مرحمت

فرمائے۔مشائخ کرام،علمائے عظام،احباب واعزہ کی دعائیں فقیر غفرلہ القدیر کے شامل حال ہیں۔معاونین کرام کا تعاون حوصلہ افزا ہے،فقیران سب کا بالعموم اور چودھری شاہد شاکر اور چودھری زاہد شاکر کا بالخصوص شکر گزار ہے۔مولیٰ کریم ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جلد پنجم میں احکام اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

نام سورۃ	تعداد آیات متعلقہ احکام	تعداد احکام مستخرجہ	تعداد آیات موید ہ	تعداد احادیث موید ہ	تعداد حوالہ جات
یوسف	22	169	33	76	1680
رعد	1	5	4	3	102
ابراہیم	4	34	7	14	324
الحجر	2	30	8	11	258
النحل	16	136	25	50	1326
بنی اسرائیل	17	171	53	66	1560
الکہف	6	37	19	20	395

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنْ عَلَّمْتَہُ الْغَیْبَ وَنَزَّھْتَہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا،رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

محمد جلال الدین قادری

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَاسَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ

باب (۲۱۸)

﴿خواب کی حقیقت، انواع واقسام﴾

﴿کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ☆ (سورہ یوسف آیت ۵)

کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

حل لغات:

"**یٰبُنَیَّ**": بُنَیَّ بروزن فُعَیل اِبْنٌ کی تصغیر ہے اور آخر میں یا ضمیر متکلم ہے جو مضاف الیہ ہے، دو "یا" یک جا ہوئے اس لئے ان میں ادغام ہوگیا۔ تصغیر اظہارِ محبت وشفقت کے باعث ہے۔ (۱)

"**لَا تَقْصُصْ**": قَصٌّ (از باب نَصَرَ) قَصَصًا سے نہی کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے کسی کو خبر دینا گزری خبر کو طوالت سے بیان کرنا۔ (۲)

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ص ۹۰۔
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱، ص ۱۱۶
(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۰۰۰ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

"رُءْ یَاکَ" رُءْ یَا بمعنی خواب، نیند یا نیند جیسی کسی استغراقی حالت میں کچھ دیکھنا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر معلوم کرلیا کہ ان کا رب کریم جل وعلا انہیں نبوت ورسالت کا منصبِ جلیلہ عطا فرمائے گا۔ ان کی بڑی شان ہوگی۔ نبوت ورسالت کے ساتھ انہیں مملکت کا اقتدار عطا فرمائے گا، اس کے شرفِ دارین کے باعث اس کے بھائی اور اس کے والدین اس کے سامنے جھکیں گے۔ اگر اس خواب کی اطلاع ان کے بھائیوں کو ہوگئی تو وہ اس سے حسد کے باعث اس کے ہلاک کی کوئی تدبیر کریں گے۔ اس لئے آپ نے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے بچے! اپنا یہ خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔(۴)

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۴

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۲

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۵۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ص ۲، ص ۷۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۲

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۹

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۱۲۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۳۱۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۱۱

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۶۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۸۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۳۱۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴، ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۴

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

باب(۲۱۸)

خواب کی حقیقت، انواع واقسام

کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَالَ يٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاکَ عَلٰۤى اِخۡوَتِکَ فَيَكِيۡدُوۡا لَکَ كَيۡدًا ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ☆ (سورہ یوسف آیت،۵)

کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

حل لغات:

''یٰبُنَیَّ'': بُنَیَّ بروزن فعیل اِبۡنٌ کی تصغیر ہے اور آخر میں یا ضمیر متکلم ہے جو مضاف الیہ ہے، دو ''یا'' یک جا ہوئے اس لئے ان میں ادغام ہو گیا۔ تصغیر اظہار محبت وشفقت کے باعث ہے۔(۱)

''لَا تَقۡصُصۡ'': قَصَّ (از باب نَصَرَ) قَصَصًا سے نہی کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے کسی کو خبر دینا گزری خبر کو طوالت سے بیان کرنا۔(۲)

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ص ۹۰۔
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۱۱۲
(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۰۰۰ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

"رُءْ یَاكَ" رُءْ یَا بمعنی خواب، نیند یا نیند جیسی کسی استغراقی حالت میں کچھ دیکھنا۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر معلوم کرلیا کہ ان کا رب کریم جل وعلا انہیں نبوت ورسالت کا منصبِ جلیلہ عطا فرمائے گا۔ ان کی بڑی شان ہوگی۔ نبوت ورسالت کے ساتھ انہیں مملکت کا اقتدار عطا فرمائے گا، اس کے شرفِ دارین کے باعث اس کے بھائی اور اس کے والدین اس کے سامنے جھکیں گے۔ اگر اس خواب کی اطلاع ان کے بھائیوں کو ہوگئی تو وہ اس سے حسد کے باعث اس کے ہلاک کی کوئی تدبیر کریں گے۔ اس لئے آپ نے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے بچے! اپنا یہ خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔ (۴)

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۲
☆ الفروق اللغویة، ازابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۵۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی ،مطبوعہ مصر، ص ۲، ص ۷۵
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۴۲۱
(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی ،مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۹
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹، ص ۱۲۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۴۱۸
☆ تفسیر مظهری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶، ص ۱۱۲
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۶۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۸۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۴۱۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴، ص ۲۱۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۴

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

”فَیَکِیۡدُوۡا لَکَ کَیۡدًا“ : کَیۡدٌ بمعنی حیلہ ہے، یہ حیلہ مذموم بھی ہوتا ہے اور ممدوح (اچھا) بھی۔ لیکن اس کا کثرت استعمال مذموم ارداہ میں ہوتا ہے۔

کَیۡدٌ وہ حیلہ ہے جو فکر، تدبر، اور سوچ بچار کے بعد ہو۔ اسی وجہ سے دشمن کے خلاف تدبیر اور اس کے ہلاک کے ارادہ کو کَیۡدٌ کہتے ہیں، کَیۡدٌ بمعنی ارادہ بھی ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

کَذٰلِکَ کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ ، الآیۃ (سورہ یوسف آیت ۷۶)

ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاُمۡلِیۡ لَهُمۡ ، اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۳)

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا۔ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

ان آیات میں کَیۡدٌ بمعنی ممدوح ارادہ ہے۔

کَیۡدٌ بمعنی مکر و فریب کرنا، برا ارادہ کرنا ہے۔ آیت زیب عنوان میں یہی معنی ہے کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے۔ (۵)

(بقیہ ۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۴، ص ۴

☆ تفسیر جلالین ، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۴

☆ الفتوحات الالٰھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، ازشیخ سلیمان الجمل، مطبوعہ کراچی، ج ۴، ص ۷

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ، مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۳

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۳۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۴

☆ الفروق اللغویۃ، ازابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۸۸

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ، مطبوعہ بیروت، ص ۴۱۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۸۸

پس منظر :

کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام اپنے والد کے محبوب اور منظورِ نظر تھے، چھوٹی عمر میں انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند میرے سامنے جھک گئے ہیں، اپنے باپ سے اس کی تعبیر چاہی، انہوں نے خواب کی تعبیر سے معلوم کرلیا کہ میرے اس محبوب بیٹے کو اللہ تعالیٰ نبوت ورسالت کے ساتھ مملکت کا اقتدار بھی دے گا۔ دنیا اور آخرت میں اس کی بڑی شان ہوگی۔ باپ نے اپنے بیٹے یوسف سے فرمایا کہ اس کا تذکرہ بھائیوں کے سامنے نہ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حسد کی وجہ سے تیرے خلاف کوئی سازش نہ کر بیٹھیں۔

فائدہ جلیلہ:

سورہ یوسف کو اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ نے "اَحْسَنَ الْقَصَصِ" یعنی "سب سے اچھا بیان" فرمایا ہے، اس کی وجہ یہ ہے اس سورت میں دین اور دنیا سے متعلق متنوع مضامین یک جا ہیں۔ اس میں انبیاءِ کرام، صالحین، ملائکہ، شیاطین، جن، اِنس، چوپایوں، پرندوں، بادشاہوں کی عادات، ممالک، تاجروں، علماء، مردوں، عورتوں اور ان کے مکروفریب، سازشوں کا ذکر ہے۔

نیز توحید ورسالت، فقہ، سِیَر، سیاحت، مملکت کا حسنِ معاشرت، حیلہ سازی، تدبیر معاش ومعاد، عفت، جہاد، مشکلات سے رہائی پانے، صبر، ذکرِ حبیب ومحبوب، ذکرِ قحط اور اس سے بچاؤ کی تدابیر، خوابوں کی تعبیر، دین ودنیا کے عجائبات اور سعادت کی طرف لے جانے والے تمام امور وغیرہ کا ذکر جمیل ہے۔(۲)

(۲) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۱۲۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۳

فائدہ عظیمہ:

سورہ یوسف میں متعدد خوابوں کا ذکر ہے، مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب، دو قیدیوں کا خواب، بادشاہِ مصر کا خواب، اس لئے مناسب ہے کہ خواب کی حقیقت بیان کردی جائے تاکہ آئندہ ان کے احکام سمجھنے میں آسانی رہے۔

قوتِ خیالیہ سے اتر کر اگر کوئی صورت حِسِ مشترک میں چھپ جاتی ہے تو اس کو خواب کہتے ہیں۔

نفسِ ناطقہ اور عالمِ ملکوت میں تجرّدِ ذاتی کی مناسبت ہے اس لئے نفس کو جب انتظامِ بدن سے نیند وغیرہ میں کسی قدر فرصت ملتی ہے تو اس کا رُخ عالمِ ملکوت کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ عالمِ ملکوت میں تمام غیر مادی حقائق ومعانی کی غیر مادی صورتیں موجود ہیں، اس لئے نفس وہاں سے کچھ غیر مادی معانی کو غیر مادی صورتوں میں حاصل کرتا ہے اور واپس لوٹ کر قوتِ خیالیہ کے سامنے رکھتا ہے، پھر قوتِ خیالیہ ان کو مناسب مادی شکلیں پہنا کر حسِ مشترک کے سامنے لاتی ہے، اس طرح غیر محسوس حقائق محسوس ہو جاتے ہیں اور یہی سچا خواب ہے۔ اب غیر مادی اور مادی صورتوں میں گہری مناسبت ہوتی ہے کہ دونوں میں سوائے کُلّی اور جزئی ہونے کے اور کوئی فرق نہیں ہوتا (غیر مادی صورت کلی اور مادی شکل جزئی ہے) تو تعبیر کی بھی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر گہری مناسبت نہیں ہوتی تو تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔(۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سچے خواب حالتِ شریفہ اور منزلتِ رفیعہ ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف سے مومن کے ایمان کی تقویت اور اس کے لئے بشارت کا باعث بنتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ یَبْقَ بَعْدِیْ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ اِلَّاالرُّءْ یَاالصَّالِحَۃُ یَرَاھَاالرَّجُلُ اَوْتُرٰی لَہٗ(۸)

---

(۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴، ص ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱

(۸) ☆ رواہ البیہقی عن عائشۃ / بحوالہ کنز العمال، ج ۱۵، ح ۴۱۴۱۹

حضور سیّدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا) میرے بعد بشارت دینے والی اشیاء میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، آدمی انہیں دیکھتا ہے یا اسے دکھائی دیتے ہیں۔

بلکہ سچے خواب کو نبی اکرم ﷺ نے نبوت کا پَرتو بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

"رُءْ یَاالْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ"(۹)

مومن کا سچا خواب نبوت کے پَرتو کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

اس لئے بندہ مومن سچے خواب کو صرف مخلص، شفیق، ناصح اور خواب کی تعبیر جاننے والے سے بیان کرے۔ ہر ایک سے بیان نہ کرے۔(۱۰)

﴿۲﴾ سچا خواب اگرچہ عطیہءِ الٰہی ہے مگر چند اسباب ایسے ہیں کہ ان کے اجتماع سے خواب سچا ہوسکتا ہے۔ وہ اسباب یہ ہیں۔

☆ سردیوں میں کامل وضو کرنا۔

☆ مشکلات اور مکروہات میں صبر کرنا۔

☆ نماز ادا کرلینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

---

(۹) ☆ رواہ الائمہ البخاری عن ابی ھریرۃ وعن عبادۃ بن الصامت. وعن ثابت البنانی وعن حمید وعن اسحق بن عبداللہ. وعن انس، ج۲، ص۱۰۳۵

☆ ورواہ مسلم عن ابی ھریرۃ وعن عبادۃ بن الصامت، ج۲، ص۲۴۱، ۲۴۲

☆ ورواہ ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت، ج۲، ص۲۳۶

☆ ورواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص۲۱

☆ ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ، ص۲۸۶

☆ ورواہ الدارمی عن عبادۃ بن الصامت، ج۲، ص۱۲۵

☆ ورواہ مالک، کتاب الرویا

☆ ورواہ احمد، ج۳، ص۱۸،۳، ۵۰، ۲۱۹، ۲۲۲، ۳۲۳، ۳۶۹، ج۴، ص۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴ ....

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۲۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۶۹

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۳۴

☆ سچ بولنا۔

☆ امانت کو ادا کرنا۔

☆ حُسنِ یقین۔

☆ عبادت میں اخلاصِ نیت۔

☆ دین میں پختگی۔

حدیث شریف میں ہے۔

"اَصۡدَقُکُمۡ رُءۡ یًا اَصۡدَقُکُمۡ حَدِیۡثًا. الحدیث(۱۱)

سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہے جس کہ گفتگو سچی ہوتی ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ خواب کی تعبیر جب تک بیان نہ کی جائے اس کا وقوع پردہ عدم میں رہتا ہے جب بیان کردی جائے، بیان کی گئی تعبیر کے مطابق واقع ہوجاتی ہے۔ اس لئے ناصح، شفیق اور خواب کی تعبیر جاننے والے سے خواب کی تعبیر پوچھی جائے۔ مومن کا خواب اللہ تعالٰی کی طرف سے مقرر کئے ہوئے فیصلے اور تقدیر پر مبنی ہوتا ہے۔ جب تک اس کو بیان کر کے تعبیر نہ لی جائے معلوم نہیں کہ کیا مقدر کیا گیا ہے، جب تعبیر دینے والا الہام کے زیرِ اثر یا عقل، قوتِ فہم اور وہبی ملکہءِ استنباط کی وجہ سے تعبیر دیتا ہے تو وہ خواب ظاہر ہوجاتا ہے اور خواب کا مقتضٰی ظاہر ہوجاتا ہے، اس لئے خواب سوائے دانش مند یا حبیب اور صاحبِ مودت کے اور کسی سے بیان نہ کریں، حبیب اور صاحبِ مودت سے مراد مردِ صالح جسے اللہ تعالٰی سے اور مومنوں کو بھی اس سے محبت و مودت ہوتی ہے، اللہ اور مومنوں کا محبّ و محبوب الہام کے زیرِ اثر تعبیر دے گا، ان دونوں کی تعبیر میں غلطی واقع نہیں ہوتی۔

---

(۱۱) ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۲۴۱

☆ ورواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۲۳۶

☆ ورواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۴۲

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ص ۲۸۸

☆ ورواہ الدارمی عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۱۲۸

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۲۸

حدیث شریف میں ہے۔

"اَلرُّؤْیَاعَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ یُحَدِّثْ بِھَاصَاحِبُھَافَاِذَاحَدَّثَ بِھَاوَقَعَتْ فَلَاتُحَدِّثُوْا بِھَا اِلَّا عَاقِلًااَوْمُحِبًّااَوْنَاصِحًا.(۱۳)

خواب جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندے کے پاؤں کے ساتھ معلق رہتا ہے، جب اسے بیان کر دیا جائے تو وہ گر جاتا ہے۔اس لئے اسے دانش مند یا محبت کرنے والے یا خیر خواہ سے بیان کرو۔(۱۴)

(۴) ہر سچا خواب دیکھنے والا ضروری نہیں وہ مومن ہو، بعض اوقات کافر بھی سچا خواب دیکھ لیتا ہے۔کاہنوں کی بعض باتیں سچی ہوتی ہیں۔بادشاہ مصر کا خواب، جس کی تعبیر حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔وہ سچا نکلا، حالانکہ اس نے حالتِ کفر میں دیکھا تھا۔

بُخْتُ نَصَّرْ کا خواب کہ اس کا ملک جاتا رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ بھی کافر تھا۔کسریٰ شاہِ ایران کا خواب کہ اس کا ملک جاتا رہے گا، چنانچہ اس کا اقتدار جاتا رہا۔وہ بھی کافر تھا۔ان سچے خوابوں سے ان کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔بعض اوقات جھوٹا بھی سچی بات کر دیتا ہے مگر ایسا نادر اور قلیل ہوتا ہے۔ایسے جھوٹوں کی سچی بات کو ان کی صداقت پر محمول نہ کیا جائے۔(۱۵)

(۵) جس خواب میں خوف ناک چیز دیکھے اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت شمار کرنا چاہئے۔یہ اس لئے کہ وہ آنے والی مصیبت سے بچانے کی تدابیر قبل از وقوع خوف اختیار کر سکے۔ایسے خواب کو اللہ کی رحمت جان کر قبول کرے۔(۱۶)

---

(۱۳) ☆ رواہ الترمذی عن ابی زرین لقیط بن عامر، ج۲،ص ۶۳ ☆ ورواہ ابن ماجه عن ابی زرین ،ص ۲۸۸

☆ ورواہ الدارمی عن ابی زرین، ج۲،ص ۱۷۰ ☆ ورواہ احمد، ج۳،ص ۱۲۲ . ج۴،ص ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹،ص ۱۲۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲،ص ۴۶۹

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲،ص ۲۴۴

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶،ص ۱۱۹، ۱۲۰

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹،ص ۱۲۴

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹،ص ۱۲۴

﴿۶﴾ جب اچھا خواب دیکھے تو اسے اس سے بیان کرے جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب برا خواب دیکھے تو تین بار تعوذ پڑھے اور اپنے بائیں طرف تھوک دے اور پہلو بدل لے۔ یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے ان شاء اللہ اسے نقصان نہ پہنچے گا۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلرُّؤْیَاالْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ،وَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ،وَاِذَ رَاٰی مَایُکْرِهُهٗ فَلْیَتَعَوَّذْ بِااللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَا وَلْیَتْفُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهَا.(۱۷)

اچھا (سچا) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو اسے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو اور جب ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (تعوذ پڑھے) اور تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے ان شاء اللہ یہ خواب اسے نقصان نہ دے گا۔(۱۸)

﴿۷﴾ خواب میں اگر شیطان کی طرف سے تخویف (خوف) اور وسوسہ ہو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے پناہ مانگنے سے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر عالم مثال کی عکاسی اور صورت کشی کبھی قضا معلق کی ہوتی ہے۔ اگر اس کا شرعی تدارک وتلافی نہ ہو تو اس کا وقوع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ عزاسمہ، کی پناہ گیری قضا معلق کو رد کر دیتی ہے

(۱۷) ☆ رواه البخاری عن ابی قتاده، ج۲، ص۱۰۳۴، ۱۰۳۷

☆ ورواه مسلم عن ابی قتاده، ج۲، ص۲۴۰

☆ ورواه ابوداؤد عن ابی قتاده، ج۲، ص۲۳۶

☆ ورواه ابن ماجه عن ابی قتاده، ص۲۸۷

☆ ورواه الدارمی عن ابی قتاده، ج۲، ص۱۶۷

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹: ص۱۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳، ص۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۲، ص۴۱۰

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲، ص۱۲۱

کیونکہ دعا اور تعوذ سے اس کا تدارک ہو جاتا ہے حدیث شریف میں ہے۔

"لَايَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَايَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ" (۱۹)

قضاء معلق کو صرف دعا رد کرسکتی ہے اور عمر میں زیادتی صرف نیکی ہی کرتی ہے۔

اس لئے شیطان کی طرف سے ڈراؤنے خواب کی صورت میں تعوذ پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ سے دعا مانگنی چاہئے۔ (۲۰)

﴿۸﴾ بُرے خواب کو بیان کرنے کی ممانعت نہ تحریمی ہے اور نہ تنزیہی ہے، بلکہ رنجیدگی اور غم سے بچانے کے لئے ہے، رسول اللہ ﷺ نے خود غزوۂ احد سے پہلے فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں اپنی شمشیر ذوالفقار کی دھار ٹوٹی ہوئی دیکھی۔ اس کی تعبیر مصیبت ہے اور میں نے گائے ذبح ہوتے دیکھا یہ بھی مصیبت ہے۔ خواب میں حضور انور ﷺ اپنے منبر پر بنوامیہ کو چڑھتے دیکھا۔ یہ حضور کو ناگوار گزرا۔ مگر آپ نے اسے بیان فرمادیا۔

جس روز سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اسی روز حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کو خواب میں شہید ہوتے دیکھا۔ لیکن آپ نے اسے بیان کردیا۔ ممکن ہے اس کی ممانعت کی وجہ یہ بھی ہو کہ دشمن سن کر خوش نہ ہوں۔ (۲۱)

﴿۹﴾ خواب کی تعبیر پوری ہونے میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں چالیس برس یا اس سے زیادہ گذرے تھے۔ اس لئے دعا کی طرح خواب پوری ہونے میں جلدی طلب نہ کرے۔ (۲۲)

---

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی عن سلمان، ج۲، ص۳۵.

☆ ونحوہ البخاری ومسلم عن سلمان

☆ وابن حبان والحاکم عن ثوبان

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص۱۲۱

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص۱۲۱، ۱۲۲

(۲۲) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۳۴

﴿۱۰﴾ حضرت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب وحی اور حق ہوتے ہیں۔ان میں شک کی گنجائش نہیں۔یہ حضرات قدسی صفات چونکہ شیطان کی چیرہ دستیوں سے من جانب اللہ محفوظ و معصوم ہوتے ہیں۔ان کی قوتِ خیالیہ وہم کی دخل اندازی سے مامون ہوتی ہے۔نیند کی رسائی محض ان کی آنکھوں تک ہوتی ہے،دل بیدار ہوتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

”وَالنَّبِیُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَیْنَاہُ وَلَایَنَامُ قَلْبُهٗ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَآءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَلَاتَنَامُ قُلُوْبُهُمْ “(۲۳)

نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوئی ہوئی تھیں اور آپ کا دل بیدار تھا۔اسی طرح انبیاءِ کرام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں۔

اس لئے یہ حضرات خیال کی تراشیدہ تصویروں اور الہامی حقائق میں کامل امتیاز رکھتے ہیں۔ان کے خوابوں میں غلطی پیدا کرنے والے عوارض مفقود ہوتے ہیں۔اسی وجہ سے ان کے خواب حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اور قطعی وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ذبح کرتے دیکھا۔پھر انہوں نے حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین قربان کردیا۔اسی لئے وہ ذبیح اللہ کے نام سے موسوم ہوئے۔

بندہ مومن کو انبیاءِ کرام کے خوابوں کے برحق اور وحی جاننا فرض ہے۔(۲۴)

﴿۱۱﴾ بندۂ مومن کو اگر خواب میں اپنے آقا و مولیٰ حضور سیّدِ عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمایا جائے تو یقین رکھے کہ آپ ہی کی زیارت ہوئی ہے،کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نہیں کہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی صورت بن سکے۔حضور سید عالم خیر الانام علیہ الصلوٰۃ السلام کا ارشاد برحق ہے۔

”مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْرَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَایَتَمَثَّلُ بِیْ“(۲۵)

---

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن انس بن مالک،ج ۱،ص ۵۰۴،ج۲،۱۱۲۱

☆ ورواہ مسلم بسندہ،ورواہ الدارمی،ج ۱،ص ۱۵،ونحوہ فی الترمذی

(۲۴) ☆ تفسیر مظھری،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۱،ص۱۱۸

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری والترمذی عن انس،بحوالہ جامع صغیر،ج ۲،ص ۲۹۶

جس نے خواب میں میری زیارت کی (وہ جان لے) کہ اس نے میری ہی زیارت کی، کیونکہ شیطان میری صورت کے مشابہ صورت نہیں بنا سکتا۔

خواب میں اپنے آقا مولیٰ کی زیارت سے مشرف ہونے والے بندۂ مومن کو اپنی سعادت مندی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

”صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذْ يُجْ شَرْحَ حَدِيْثِكَ حُبًّا فِيْ صِفَاتِكَ وَشَوْقًا اِلٰى رُؤْيَتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ يَانُوْرَ اللّٰهِ. اَتَضَرَّعُ اِلٰى رَبِّيْ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يَّتَكَرَّمَ عَلَيَّ سُبْحَانَهٗ اَنْ اَرَاكَ وَاُشَاهِدَ مُحَيَّاكَ وَتُبْتُ اِلَى اللّٰهِ وَعَزَمْتُ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلٰى سَيِّدِيْ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَمَوْلَائِيْ وَمَلْجَائِيْ وَمَاْوٰئِيْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ“(۲۶)

﴿۱۲﴾ بعض اولیاء کاملین اور مقربین بارگاہِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم جو اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں، ان میں سے بعض کو حضور پر نور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بیداری میں آپ کی زیارت سے نوازا گیا اور نوازا جاتا رہے گا۔ اس سے ان کی صحابیت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ صحابیت کے لئے آپ کی حیاتِ ظاہری میں زیارت شرط ہے۔ یہ بیداری میں زیارت ان پر اُن کے آقا و مولیٰ ﷺ کی نظر عنایت اور خصوصی کرم ہے۔ حدیث شریف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

”مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ“(۲۷)

---

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص۱۰۷۴

(۲۷) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص۱۰۳۵

☆ ورواہ مسلم عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص۲۴۱

☆ ورواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص۳۳۶

☆ ورواہ احمد، ج۱، ص۴۰۰، ج۵، ص۳۰۶

☆ ونحوہ ابن ماجہ عن عبداللہ، ص۲۸۷

جس نے نیند میں میری زیارت کی عنقریب بیداری میں بھی میری زیارت سے مشرف ہوگا۔ کیونکہ شیطان میری صورت جیسی صورت نہیں بنا سکتا۔

بفضلہٖ تعالیٰ سخت ریاضت کی وجہ سے اولیاءِ کاملین کے نفوسِ قدسیہ پاک صاف ہوجاتے ہیں۔ خلقی کدورتیں دھل جاتی ہیں۔ گناہوں کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور گناہوں کی سیاہی ان کے آئینۂ دل سے صاف ہوجاتی ہے اور انوارِ نبوت کی پرتو اندازی سے ان کے باطن روشن ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ان کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں اور مبنی بر حقیقت ہوتے ہیں اور اُن کو بیداری کی حالت میں ان کے آقا و مولیٰ ﷺ کی زیارت کے گوہرِ دُربار سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

لہٰذا خواب اور پھر بیداری میں اپنے آقا و مولیٰ آقائے دوجہاں سرورِ عالم ﷺ کی زیارت کی تمنا کرنا جائز ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ مسلمان کے لئے جائز ہے کہ اپنے بھائی کو دوسرے مسلمان کی متوقع زیادتی سے آگاہ کردے۔ یہ غیبت نہیں۔

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے متوقع فریب وسازش سے آگاہ کردیا تھا۔ (۲۹)

﴿۱۴﴾ جس آدمی سے خوف ہو کہ وہ حسد یا سازش سے نقصان دے سکتا ہے، اس کے سامنے اظہارِ نعمت ترک کردینا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۰۷۴

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶،ص ۱۱۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳،ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳،ص ۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹،ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۲۸۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲،ص ۱۸۱

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶،ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴،ص ۲۱۵

"اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی اِنْجَاحِ حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَحْسُوْدٌ "(۳۰)

اپنی نعمتوں کو چھپا کر رکھو تاکہ تمہاری حاجات پوری ہوسکیں۔ کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باپ نے بھائیوں سے خواب بیان کرنے سے روک دیا تھا۔ انہیں علم تھا کہ یوسف کو بڑی عظمت، نبوت اور اقتدار ملنے والا ہے، بھائی اس سے حسد کریں گے اور اسے اپنے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کریں گے، اگرچہ نعمت کے چرچا کا حکم ہے حکم خداوندی ہے۔

"وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ☆" (سورۃ الضحیٰ، آیت ۱۱)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

مومنوں کے حق میں یہ حکم عام نہیں، مصلحت وقت کے ساتھ خاص ہے۔(۳۱)

☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ رواہ العقیلی فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذ بن جبل

☆ والخرائطی فی اعتلال القلوب عن عمرو الخطیب البغدادی فی التاریخ عن ابن عباس والخلعی فی فوائدہ عن علی، بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج ۱، ص ۶۴

(۳۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹، ص ۲۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۶۹

باب (۲۱۹) لَقِیط اور لُقطہ (یافتہ بچہ اور گری پڑی شے)

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۰)

ان میں ایک کہنے والا بولا، یوسف کو مارو نہیں اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے اگر تمہیں کرنا ہے۔

حل لغات:

"قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ" ان میں ایک کہنے والا بولا۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام میں سب سے بڑا یہوذا تھا، وہ اپنے بھائیوں میں سے سمجھ دار، رحم دل اور اپنے بھائی کا خیر خواہ تھا۔ یہوذا کی رحم دلی، خیر خواہی اور حضرت یوسف علیہ السلام سے ہمدردی کی بدولت بنی اسرائیل کے انبیاء کرام ان کی اولاد سے ہوئے۔(۱)

(۱)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۹۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۸۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۲
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۱۲۵
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۱
☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۲

"**غَیٰبَتِ الْجُبِّ**" غیَابَتُ اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں داخل ہونے والی چیز بالکل چھپ جائے، غائب ہو جائے بمعنی گہرا گڑھا۔

"**اَلْجُبّ**" وہ کنواں جس کی مَن نہ ہو، مراد گہرا کنواں جس میں اندھیرا ہو۔(۲)

"**یَلْتَقِطْہُ**" ضیاع اور تلف کے خوف سے کسی گری پڑی شے کو اٹھا لینا اِلتِقَاطُ کہلاتا ہے اور ایسا ہی کسی شے کا مل جانا کہ ملنے کا خیال بھی نہ ہو۔

لُقَطَةٌ اور لُقْطَةٌ وہ چیز ہے جو زمین پر گری ہوئی دستیاب ہو، اور اس کے مالک کو معلوم نہ ہو۔

لَقِیْطٌ وہ نابالغ بچہ جو کہیں سے مل جائے اور اس کے والدین یا وارثوں کا علم نہ ہو۔(۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۳۲۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر ، ج۲ ص ۴۷۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،ص ۳۹۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۱۸۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۲۵

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۱۶۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۰۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۵،ص ۲۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،ص ۳۹۱

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۱۹۲

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین .تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۵

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم حضرت سیدنا یوسف بن سیدنا یعقوب بن سیدنا اسحٰق بن سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ علی نبینا وعلیہم السلام کے بھائیوں نے چاہا کہ ان کے والد ان سے محبت کریں اور وہ اپنے باپ کے محبوب بننا چاہتے تھے، اس لئے ان کے سامنے ایک مشکل حائل تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ اُن کی جدائی ان کے لئے گوارا نہ تھی۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کے حل کے لئے ایک مجلس مشاورت قائم کی۔ اس مجلس میں ایک رائے یہ تھی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے، مگر ان میں سے ایک بھائی (یہوذا) نے اس سے اختلاف کیا، اور کہا اتنا بڑا ظلم روا نہیں، اس کی متبادل صورت یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) کو کسی دور گہرے کنوئیں میں ڈال دو۔ کوئی قافلہ اس طرف سے گذرے گا اور وہ کنوئیں سے جب پانی بھرنے کا ارادہ کرے گا، انہیں یوسف مل جائے گا اور وہ اسے اپنے ساتھ کہیں دور لے جائے گا، اس طرح تمہارا مقصود حاصل ہو جائے گا، پھر تم اپنے باپ کی خدمت کر کے اس کا قرب اور محبت حاصل کر سکو گے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ چھوٹا بچہ جس کو اس کے گھر والوں نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو اگر وہ کہیں سے مل جائے اور اس کے والدین یا وارثوں کا علم نہ ہو، لَقِیط کہلاتا ہے۔ لَقِیط کو ضائع ہونے کے خوف سے بچاتے ہوئے اٹھا لینا فرض ہے، حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو صغرسنی میں بھائیوں نے گہرے کنویں میں ڈال دیا تھا اور آپ کو قافلے والوں نے نکال لیا تھا، قرآن مجید نے ان کے اس فعل پر نکیر (اعتراض) نہیں فرمائی۔ (۵)

﴿۲﴾ لَقِیط آزاد ہے، اسے غلام سمجھنا یا غلام بنا لینا جائز نہیں۔ کیونکہ انسانوں میں اصل حُریّت ہے، امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لقیط کی آزادی کا فیصلہ فرمایا۔ لقیط چونکہ آزاد ہے اور اس کے باپ کا

(۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۱۳۴

علم نہیں، اس لئے کوئی اپنا بیٹا نہیں کہہ سکتا۔ اس کی پرورش کرنے والے کا بمنزلہ متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) ہے۔ اس لئے وہ کسی کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ کوئی اس کی وراثت لے سکتا ہے، بلکہ اس کی وراثت کے حق دار تمام مسلمان ہیں۔ لہٰذا اس کا ترکہ بیت المال میں جمع ہوگا اور اگر وہ ایسا جرم کر بیٹھے جس کے باعث اس پر دیت لازم ہو تو اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔ کیونکہ اس کے عاقلہ (وہ رشتہ دار جن پر دیت لازم ہوتی ہے) معلوم نہیں۔ (۶)

﴿۳﴾ لقیط مسلمان ہے اگرچہ ایسے مقام سے اٹھایا گیا ہو جہاں غیر مسلم بھی رہتے ہوں۔ اگرچہ اس آبادی میں ایک ہی مسلمان گھر آباد ہو۔ اسلام اور کفر میں اگر مقابلہ ہو جائے تو اسلام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَایُعْلٰی۔ اسلام ہمیشہ ترجیح پاتا ہے، کوئی اور دین اس پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ (۷)

﴿۴﴾ اٹھانے والے نے لقیط پر جو خرچ کیا وہ اس کی طرف سے تطوُّع (نفلی صدقہ) ہے، ہاں اگر اس نے حاکم کے حکم سے خرچ کیا تو وہ اس پر دَین ہے۔ بالغ ہو کر جب وہ کمانے کے قابل ہوگا تو اس کی کمائی سے وصول کر لے گا، یا اس کے وارثوں سے وصول کر سکتا ہے، حاکم اس کے مصارف بیت المال سے ادا کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"رَجُلٌ مِّنْ بَنِی سُلَیْمٍ اَنَّهٗ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ، فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ، مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ فَقَالَ وَجَدْتُّهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا، فَقَالَ لَهٗ عَرِیْفُهٗ، یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقَالَ عُمَرُ، کَذٰلِکَ، قَالَ، نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ، اِذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَلَکَ وِلَآءُهٗ وَعَلَیْنَا النَّفَقَةُ" (۸)

---

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۴

(۷) ☆ رواہ الریانی والدارقطنی فی السنن والبیھقی فی السنن والضیاء عن عائذ بن عمرو / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۱۲

(۸) ☆ رواہ مالک عن ابن ابی جمیلہ۔ ص ۳۰۹

بنو سلیم کے ایک آدمی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ میں اسے خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے فرمایا، اسے کیوں اٹھایا۔ جواب دیا کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہو جاتا، پھر اس کی قوم کے سردار نے کہا، اے امیر المومنین! یہ مرد صالح ہے (یہ غلط نہیں کہتا) آپ نے فرمایا، اسے لے جاؤ یہ آزاد ہے، اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے۔ (بیت المال سے دیا جائے گا)

حضرت سعید المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اس کے مناسبِ حال کچھ مقرر فرما دیتے کہ اس کی پرورش کرنے والا ماہ بماہ لے جایا کرے اور اس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اس کی رضاعت کے مصارف اور دیگر اخراجات بیت المال سے مقرر کر دیتے۔

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے ایک لقیط پایا۔ اسے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس لائے، انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ (اس کے مصارف بیت المال سے ادا کرنے کا حکم دے دیا۔) (۹)

غرضیکہ لقیط کے جملہ اخراجات خوراک، لباس، رہائش اور دوا وغیرہ سب بیت المال کے ذمہ ہے۔ (۱۰)

﴿۵﴾ پڑا ہوا مال کہیں سے مل جائے تو اسے لُقطہ کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے، مالک کو تلاش کر کے اُسے دینے کے ارادہ سے اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں گا اور مالک کو تلاش نہ کروں گا تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ خود اپنے لئے اٹھا لینے کی نیت ہو تو اٹھا لینا حرام اور بمنزلہ غصب ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع اور ہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضروری ہے۔ لیکن اگر نہ اٹھائے تو ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ گم شدہ جانور کا یہی حکم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَنْ اٰوٰی ضَآلَّةً فَهُوَ ضَآلٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا" (۱۱)

---

(۹) ☆ رواہ البیهقی

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

(۱۱) ☆ رواہ مسلم عن زید بن خالد الجهنی. ج ۲ ص ۸۰ ☆ ورواہ احمد فی مسندہ ج ۴ ص ۱۱۷

جو شخص کسی کی گم شدہ چیز اٹھائے وہ گمراہ ہے، جب تک تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (۱۲)

﴿۶﴾ گری پڑی شے اٹھاتے وقت اگر ممکن ہو تو ایک، دو گواہ بنا لے۔ اس میں مصلحت یہ ہے جب لوگوں کو علم ہو گا تو اب اس کا نفس یہ طمع نہیں کر سکتا کہ میں اسے ہضم کر جاؤں اور مالک کو نہ دوں اور اگر اس کا اچانک انتقال ہو جائے اور وہ وارثوں کو لقطہ کے بارے میں بتا نہ سکے تو وہ شے اس کے ترکہ میں شمار نہ ہو سکے گی۔ نیز اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے گا تو یہ نہ کہہ سکے گا۔ یہ چیز اتنی نہ تھی بلکہ زائد تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَنْ وَّجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ لَا يَكْتُمُ وَلَا يُغَيِّبُ فَاِنْ وَّجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيُرَدِّهَا عَلَيْهِ اِلَّا فَهُوَ مَالُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" (۱۳)

جو شخص پڑی ہوئی شے پائے تو ایک یا دو عادل گواہوں کو اٹھاتے وقت گواہ کر لے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے، پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے۔ ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ گری پڑی شے اگر ایسی ہو جو ضائع یا خراب ہونے والی نہ ہو تو اس کی ایک سال تک تشہیر کی جائے یعنی بازاروں، شارعِ عام اور مسجدوں میں اتنے عرصہ تک اعلان کرے کہ ظنِ غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہو گا، یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر صدقہ کر دے۔ مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آ گیا تو مالک کو اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے۔ اگر جائز کر دیا تو ثواب پائے گا، اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز مسکین کے پاس موجود ہو تو اپنی چیز لے لے، اور ہلاک ہو گئی تو تاوان لے لے۔ اسے اختیار ہے کہ تاوان اٹھانے والے سے لے یا مسکین سے لے، جس سے بھی

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۵

(۱۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن عیاض بن حمار، ج ا ص ۲۴۷

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عیاض، ص ۱۸۳ .ورواہ الدارمی

☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۴ ص ۲۱۶،۱۱۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۶

لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کرسکتا۔اس صورت میں صدقہ کا ثواب اٹھانے والے کو ملے گا۔یہی حال جانور کا ہے۔خواہ بکری ہو یا گائے،بھینس ہو یا گھوڑا،گدھا ہو یا اونٹ ہو۔حدیث شریف میں ہے۔

"جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاءَ لَہٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اَعْرِفْ عِفَا صَهَاوَوِ كَآئَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَاوَاِلَّا فَشَانُكَ بِهَا،قَالَ،فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ،قَالَ،لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ، فَضَآ لَّةُ الْاِبِلِ،قَالَ مَالَكَ،وَلَهَامَعَهَاسِقَاؤُهَاوَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَ تَاْكُلُ الشَّجَرَحَتّٰی يَلْقَاهَارَبُّهَا"(۱۵)

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا،ارشاد فرمایا،اس کے ظرف (تھیلی وغیرہ) اور بندش کو شناخت کرلو،پھراس کی تشہیر کرو۔اگر مالک مل جائے تو دے دو،ورنہ تم جو چاہو کرو،اس نے دریافت کیا،گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ارشاد فرمایا، وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے (یعنی اس کا لینا جائز ہے،کوئی نہ لے گا تو کوئی درندہ اسے کھا جائے گا) اس نے دریافت کیا کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ارشاد فرمایا،تم اسے کیا کرو گے اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا ہے،وہ پانی کے پاس آ کر پانی پی لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

یادرہے فساد زمانہ کے باعث اونٹ وغیرہ ہر گم شدہ جانور کو لے لینا جائز ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ لقطہ کا مالک اگر اپنی گم شدہ شے کی علامات بیان کردے اور اٹھانے والے کو اس کی صداقت کا ظن غالب ہو جائے،تو اسے دے دیا جائے۔اگر اس کے بعد کوئی اور دعوے دار آیا اور اس نے گواہوں سے اپنا حق ثابت کر دیا۔تو پھر اس اٹھانے والے پر ضمان نہیں۔

---

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن زید بن خالد، ج ا ص ۳۲۸۔وفی کتاب الجنائز و الحج و الصید و البیوع و الجزیۃ۔
☆ ورواہ مسلم عن زیدبن خالد، ج ۲ ص ۷۸
☆ ورواہ ابوداؤد عن زیدبن خالد، ج ا ص ۲۴۲
☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج ا ص ۳۱۸، ۳۴۸، ج ۲ ص ۲۲۸

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

حدیث شریف میں ہے۔

"فَإِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا"(١٧)

اگر کوئی آ کر لقطہ کی علامات بیان کر دے (تو اسے دے دینا جائز ہے)(١٨)

﴿٩﴾ گم شدہ جانور پر اگر قاضی کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس کی طرف سے تطوع (نفلی صدقہ) ہے، اگر قاضی کے حکم سے اس پر خرچ کرے تو مصارف مالک کے ذمہ دَین ہیں۔ مالک سے مصارف لے کر اسے دے گا۔(١٨)

☆☆☆☆☆

---

(١٧) ☆ رواہ البخاری عن زید بن خالد الجهنی، ج ١ ص ٣٢٧

(١٨) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ٩ ص ١٣٥

(١٨) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ٩ ص ١٣٧

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۲۰) ﴿سیر وسیاحت اور مباح کھیل﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ یوسف آیت ۱۲)

کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔

حل لغات:

"یَرْتَعْ" رَتَعَ (از باب فَتَحَ) رِتعاً و رُتوعاً و رِتاعاً کا معنی ہے، ایسی خوش حال زندگی بسر کرنا کہ ہر مراد پوری ہو۔ کسی جگہ خورد ونوش کی پوری آسودگی وفراوانی کے ساتھ رہنا۔

لغوی معنی جانور کا کھانا، چرنا، استعارہ کے طور پر اس کا استعمال انسانوں کا فراوانی سے کھانا ہے۔ موسمِ بہار میں فراوانی سے بے روک ٹوک کھانا پینا، آنا، جانا، سیر وسیاحت کرنا۔ حدیث شریف میں ہے۔

"اِذَامَرَرْتُم بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتِعُوْاقَالُوْامَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ، قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ"(۱)

جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گذرو تو اس سے کچھ کھا پی لو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا، ذکر کے حلقے۔

اسی معنی میں ایک اور حدیث یوں ہے۔

"اِذَا مَرَرْتُم بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالَ وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ اَلْمَسَاجِدُ، قِيْلَ وَمَاالرَّتْعُ، قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"(۲)

---

(۱) ☆ رواہ احمد و الترمذی و البیھقی فی شعب الایمان عن انس/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۵۷

(۲) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۵۷

جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گذرو تو وہاں سے کچھ حاصل کر لو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا، مسجدیں، عرض کیا گیا، ان سے کھانا پینا کیا ہے؟ فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (۳)

آیت مبارکہ میں یَرْتَعْ میں مجازی معنی مراد ہے۔ فراوانی اور کشادگی سے میوے کھائے، سیر وتفریح کرے۔ علمائے لغت اور جلیل القدر جمہور مفسرین نے اسی پر اجماع کیا ہے۔ (۴)

یَلْعَبْ "لَعِبَ (از بـاب سَمِعَ) لَعْباً ولَعِباً وَتَلْعَاباً کا معنی ہے، کھیلنا، مزاح کرنا، لذت وتفریح کی خاطر کوئی فعل کرنا، ایسا فعل کرنا جس سے مقصود کشادگی، فرحت اور راحت ہو، قطع نظر اس سے کہ اس کا انجام محمود ہو یا نہ

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۳۲
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۴۷

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۳
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ص ۲۳۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۸۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۲۶

ہو، مشق بہم پہنچانا، تربیت حاصل کرنے کے فعل۔ (۵)

آیت میں اس سے مراد مباح کھیل، دوڑ میں سبقت لے جانا، تیراندازی، شکار کھیلنا، سواری کرنا وغیرہ ایسے افعال ہیں جن سے آنے والے مشکل حالات کا مقابلہ اور دشمن سے نبرد آزما ہونا ممکن ہو۔ یہ افعال صورۃً کھیل ہیں مگر درحقیقت یہ لہو ولعب نہیں۔ (۶)

پس منظر:

برادرانِ یوسف نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام، باپ بیٹے کے درمیان جدائی

---

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ص ۴۵۰

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۸۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۱۵۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۴۷۰

(۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸، ص ۹۷

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۸۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۴ ص ۵۰۹

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۶

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۳

ڈالنے کی تدبیر پر اتفاق کرلیا۔اس کے لئے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ یوسف ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ صحراء میں سیر وسیاحت کے لئے ہمارے ساتھ روانہ فرمادیجئے۔وہاں دوڑے گا، تیراندازی سیکھے گا، شکار کرے گا، سواری کی تربیت حاصل کرے گا، اس طرح سیر وسیاحت سے اس کی صحت پر عمدہ اثرات مرتب ہوں گے۔وہاں وہ کشادہ دلی اور فراوانی سے میوے کھائے گا۔

کچھ تحفظات کا ذکر کر کے حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ صحراء میں روانہ کردیا۔بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کندھے پر بٹھالیا۔جب باپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اسے اپنے ساتھ دوڑنے پر مجبور کردیا۔یہ ان کی ایذارسانی کا پہلا مرحلہ تھا۔یادرہے اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نابالغ تھے۔(۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طبیعت کے نشاط کے لئے میدانوں، باغوں، صحراؤں وغیرہ کی طرف چلنا، سیر وسیاحت کرنا جائز ہے، برادرانِ یوسف نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو سیر وتفریح کے لئے باہر لے جانے کا ارداہ کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں اس فعل سے منع نہ فرمایا۔ (۸)

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۸۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۹۶

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۳

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۳

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۳

﴿۲﴾ بیابان ایسے درخت جن کا مالک کوئی نہ ہو، ان کے پھل میوے کھالینا جائز ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کی اجازت مانگنے پر منع نہ فرمایا۔(۹)

﴿۳﴾ کھیل دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) **مباح**: جس کھیل میں گناہ نہ ہو، جیسے مرد کا بیوی سے ملاعبت کرنا، سواری کرنا، تیراندازی کرنا، وغیرہ۔

(ب) **محظور**: ایسا کھیل جس کے ذریعے کسی گناہ کا ارتکاب ہو، یا تضیع اوقات ہو۔ مباح کھیل میں مشغول ہونا جائز ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے مباح کھیل سے منع نہ فرمایا۔ حضور سید الانام امام الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ"(۱۰)

کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا۔ تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔(۱۱)

﴿۴﴾ متوقع دشمن کے خلاف جسم کی تربیت اور مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے ذرائع اپنانا جائز ہے، اس سلسلہ میں

---

(۹) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۲ ۳۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۹۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۱۸۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۱۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۱۲۶

(۱۰) ☆ رواہ النسائی عن جابر، ج۲ ص۶۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۱۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۲۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۱۸۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۳۱

جسمانی مشقت، تیر اندازی، سواری، ہتھیاروں کا استعمال سیکھنا اور اسی طرح جدید آلات حرب وضرب اور مدافعت کے تمام اسباب مہیا کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو اس امر کے اظہار پر انہیں منع نہ فرمایا۔ سید عالم ﷺ نے اپنے امتیوں کو جسمانی طاقت جمع کرنے، اور قوت حاصل کرنے اور دشمن کے خلاف تیار رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے۔

"اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ"(۱۲)

طاقت ور مومن کمزور مسلمان سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور محبوب ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ انشراحِ صدر اور خوش طبعی کے مباح امور بجالانا اور مزاح پیدا کرنا جائز ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

"اِنَّ عَلِیًّا تَلْعَابَةٌ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کثرت سے مزاح فرماتے تھے۔(۱۴)

ایک شخص دوسرے کو لے کر امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس نے میری ماں سے برا سلوک کیا ہے، آپ نے فرمایا، اسے دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سایہ کو مارو۔

---

(۱۲) ☆ رواه ابن ماجه عن ابی هريرة، ص۹. ونحوه رواه مسلم

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۲۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۴۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره، ازهر، ج۱۸ ص ۹۷

☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۲۱

☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۳۶

☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، س، ص۲۴۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج۱۲ ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج۱ ص ۱۷۱

یہ مزاح تھا جو مزاج کی خشکی کو دور کرتا ہے، ایسا کرنا جائز ہے۔(۱۵)

ہدایت ضروریہ:

علمائے لغت اور علمائے تفسیر کا اجماع اس امر پر ہے کہ آیت زیب عنوان میں یَـرتَعْ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بعض نام نہاد جدید مفکرین نے اجماع کا خلاف کرتے ہوئے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

''کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے، کچھ چر چگ لے گا اور کھیل کود سے بھی دل بہلائے گا، ہم اس کی حفاظت کو موجود ہیں''۔

ترجمہ مذکورہ میں محض لغت کا سہارا لیا گیا ہے، علمائے لغت اور علمائے تفسیر کی تصریحات کو نظر انداز کیا گیا۔ مذکورہ ترجمہ اجماع امت کے بھی خلاف ہے اور سب سے بڑھ کر شانِ نبوت کی توہین و تنقیص پر مشتمل ہے۔ ''چر چگ لینا'' حیوانات کا کام ہے، انسانوں کا نہیں اور پھر تمام انسانوں سے انبیاء کرام علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بے شمار درجے بلند ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نہایت درجہ محتاط ہونا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ جل وعلا توفیقِ ہدایت نصیب کرے۔

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر ج ۱۸ ص ۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

باب (۲۲۱) ﴿گھوڑوں، اونٹوں، تیراندازی اور﴾

﴿پیدل دوڑ میں مسابقت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَجَآءُوۡ اَبَاہُمۡ عِشَآءً یَّبۡکُوۡنَ☆قَالُوۡا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَہَبۡنَا نَسۡتَبِقُ وَ تَرَکۡنَا یُوۡسُفَ عِنۡدَ مَتَاعِنَا فَاَکَلَہُ الذِّئۡبُ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ کُنَّا صٰدِقِیۡنَ☆ (سورہ یوسف آیات ۱۶، ۱۷)

اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ بولے، اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے ہوئے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں۔

حل لغات:

عِشَآءً "رات کی ابتدائی تاریکی، مغرب سے عشا تک اندھیری، دن کا آخری حصہ۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ص ۸۰۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۹
☆ الفروق اللغویۃ، ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۰۴

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گہرے کنوئیں میں گرا کر آپ کے بھائی شام کے اندھیرے میں اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس روتے ہوئے آئے۔ اگر چہ وہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دن کے اجالے میں ہی کنوئیں میں گرا کر اپنا قبیح منصوبہ پورا کر چکے تھے۔ مگر رات کی تاریکی کا انتظار کرتے رہے تاکہ ہمارا مصنوعی رونا ہمارا بہانا بن سکے۔

"نَسْتَبِقُ" سَبَقَ (از باب نَصَرَ و ضَرَبَ) سے باب اِفْتِعَالٌ سے جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ بمعنی آگے بڑھنا اور غالب آنا۔ باب اِفْتِعَالٌ باب مُفَاعَلَةٌ کے معنی میں ہے، یعنی طرفین کی طرف سے بازی لے جانے کا مقابلہ۔ مجازی طور پر اس کا اطلاق تیر اندازی، گھوڑ دوڑ، اور پیدل دوڑ پر ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ میں یہی معنی مراد ہے۔ (۲)

(بقیہ ۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت. ص ۱۹۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۷

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۳

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۳۹

☆ القاموس المحیط ازعلامہ مجدالدین محمدبن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ص ۲۲۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۲۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام کو بھائی کنوئیں میں ڈال کر رات کو روتے ہوئے آئے تو باپ حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے رونے کی وجہ دریافت کی۔کیا کوئی بھیڑیا بکری لے گیا ہے؟ تو برادران یوسف نے نہایت تاسف سے بتایا کہ ہم دوڑ میں مشغول تھے، اپنے سامان کے پاس بوجہ صغرسنی ہم نے اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کو چھوڑا تھا۔ہماری غیر حاضری میں بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا۔

ابا جی! آپ کو اپنے بیٹے یوسف سے بہت زیادہ محبت ہے، آپ اس کی جدائی برداشت نہیں کرسکتے۔اس لئے اگر چہ ہم سچ بھی کہتے ہیں تو آپ کو ہماری بات پر یقین نہ آئے گا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کا رونا اور آہ زاری کرنا اس کی مظلومیت پر قطعی دلیل نہیں ہے۔کیونکہ بعض افراد تصنع سے سچ مچ کا سا رونا رو لیتے ہیں۔اس لئے حاکم اور قاضی کسی مدعی کے محض رونے سے اس کے دعویٰ کو صحیح نہ سمجھ لے۔ایک مرتبہ قاضی شُریح کے پاس حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے، ایک شخص روتا ہوا آیا۔حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے رونے پر ترس آیا اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے رونے کی طرف متوجہ کیا۔غرض یہ تھی کہ آپ

(بقیہ۲)
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۵
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۹
☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی. ص ۲۴۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۱۳۰

اس کے حق میں فیصلہ فرمائیں۔لیکن حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ برادران یوسف نے کتنے عظیم جرم کیے، خیانت کی، حضرت یوسف علیہ السلام کو ارادہ قتل سے کنوئیں میں گرادیا، باپ سے جھوٹ بولا، یہ سب گناہ کبیرہ تھے، اس کے باوجود اپنی سچائی اور مظلومیت ثابت کرنے کے لئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ان کا رونا حقیقت کے برعکس تھا، وہ خود ظالم تھے۔اس لئے اس مدعی کے محض رونے سے اس کا دعویٰ ثابت نہیں ہوسکتا، تاوقتیکہ یہ گواہ پیش کرے یا مدعی علیہ جرم یا حق کا اقرار کرلے۔(۳)

﴿۲﴾ کسی سے اپنی حاجت رات کی تاریکی میں طلب نہ کرو۔کیونکہ حیا آنکھ میں ہوتی ہے اور رات کا اندھیرا اس حیا کے معلوم کرنے میں مانع ہے، یہ حکم استحبابی ہے، برادران یوسف رات کی تاریکی میں باپ کے پاس روتے ہوئے معذرت خواہ ہوئے کہ اس وقت ان کی حیا پردہ میں تھی، اور وہ توقع کررہے تھے کہ ان کی معذرت قبول کرلی جائے گی۔(۴)

﴿۳﴾ معذرت پیش کرنے کا بہترین وقت رات کا اندھیرا ہے۔دن کی روشنی میں معذرت کرتے ہوئے زیادہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے، دن کو معذرت کرتے ہوئے حیا متاثر ہوتی ہے، برادرانِ یوسف نے باپ سے رات کی تاریکی میں معذرت کی تھی۔ (۵)

(۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۱
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۹
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۴ ص ۵۱۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۴ ص ۲۲۶

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۴۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۴۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳

﴿۴﴾ دوڑ میں آگے نکل جانے کی کوشش، گھوڑے، اونٹ کو دوڑا کر منزل تک آگے لے جانے کی کوشش اور تیراندازی میں صحیح نشانہ پر تیر پھینکنا عمدہ کھیل ہیں۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں یہ کھیل رائج تھے۔ حضور سید عالم نور مجسم امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ان میں شرکت فرمائی اور تحسین فرمائی۔ یہ کھیل جہاد میں معاون ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

"عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ سَابَقَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَلّٰی اَبُوْبَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرَ"(۶)

نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے گھوڑ روڑ میں حصہ لیا۔ حضور سید عالم ﷺ کا گھوڑا سب سے آگے نکل گیا۔ دوسرے نمبر حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے گھوڑے تھے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں گھوڑ دوڑ کا رواج تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَآءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوِدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ ذُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ مِمَّنْ سَابَقَ"(۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن گھوڑوں کو اضمار کیا گیا تھا ان کا مقابلہ نبی اکرم ﷺ نے حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کرایا اور جن گھوڑوں کو اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ان کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی ذریق تک کرایا۔ حضرت عبداللہ نے بھی حصہ لیا۔

---

(۶) ☆ رواه احمد عن علی، ج ۱ ص ۱۲، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۴۷

(۷) ☆ رواه ابوداؤد عن عبد اللہ بن عمر، ج ۱ ص ۳۵۵ ☆ رواه احمد، ج ۲ ص ۵۵، ۵۶
☆ رواه البخاری عن عبداللہ، ج ۱ ص ۵۹، ۴۰۲ ☆ رواه النسائی عن عبداللہ، ج ۲ ص ۱۲۴
☆ رواه الدارمی عن عبداللہ، ج ۲ ص ۷۹ ☆ رواه مالک فی کتاب الجهاد

اِضمار کا معنی یہ ہے کہ ایک مدت تک گھوڑے کو معمول سے کم چارہ ڈالا جائے اور اس کو ایک کوٹھڑی میں بند کر کے رکھا جائے حتیٰ کہ اس کو خود پسینہ آئے۔ اس کے بعد اس کو معمول کے مطابق چارہ ڈالا جائے۔

حضور سید عالم ﷺ نے تیراندازی کے مقابلہ کو بھی بنظرِ تحسین ملاحظہ فرمایا اور تیراندازی کا حکم فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی نَفرٍ مِنْ اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِرْمُوْا بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیاً وَاَنَا مَعَ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَکَ اَحَدُ الْفَرِیْقَیْنِ بِاَیْدِیْھِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا لَکُمْ لَاتَرْمُوْنَ، قَالُوْا، کَیْفَ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَھُمْ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ"(۸)

نبی اکرم ﷺ بنو اسلم کے چند اشخاص کے پاس سے گذرے، وہ تیراندازی کر رہے تھے، آپ نے فرمایا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد تیراندازی سیکھو، کیونکہ تمہارے باپ (حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام) تیرانداز تھے، اور اب میں بنی فلاں کے ساتھ مل کر تیرانداندازی کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ فریق مقابل نے تیراندازی سے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں تیراندازی نہیں کرتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیسے تیراندازی کریں جب کہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں۔ (براہِ ادب انہوں نے تیراندازی نہ کی) آپ نے فرمایا۔ تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (۹)

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن سلمة بن الاکوع، ج ا ص ۴۰۶، ۴۷۸، ۴۹۷

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج ا ص ۳۵۵

☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ج ا س ۲۳۳

☆ رواہ ابن ماجہ عن عقبة بن عامر، ج ۲۰۷

☆ رواہ الدارمی عن عقبة بن عامر، ج ۲ ص ۲۶۹

(۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۴۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱

﴿۵﴾ تیراندازی، گھوڑ دوڑ، پیدل دوڑ وغیرہ امور میں نیت اور مقصد جہاد کی تیاری، دشمن کا مقابلہ، اپنے مال جان کی عزت کی حفاظت ہو تو یہ امور جائز ہیں۔ اگر ان سے مقصود اظہارِ تفاخر، شہرت، تعیش ہو تو یہ ممنوع ہیں کہ یہ لہوو لعب باطل ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

"کُلُّ شَیْءٍ یَلْھُوْبِہِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیُ الرَّجُلِ بِقَوْسِہٖ وَتَادِیْبُہٗ فَرَسَہٗ وَمَلَا عَبَۃُ اَھْلِہٖ فَاِنَّھُنَّ الْحَقُّ"(۱۰)

ہر کھیل باطل ہے سوائے تین کے، قوس سے تیر چلانا، گھوڑے کو سدھارنا، اپنی بیوی سے ملاعبت۔(۱۱)

(بقیہ۹) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۲۱۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۲۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص۲۹۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۱۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۰۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۱۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۲۸۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۱۳۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۱۹۸

(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ج۱ ص۲۳۳

☆ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ص۲۰۷

☆ رواہ الدارمی عن عقبۃ بن عامر، ج۲ ص۲۶۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص۱۳۵

﴿۶﴾ گھڑدوڑ، تیراندازی اور پیدل دوڑ میں اگر کسی جانب سے مالی شرط نہ ہوتو مطلقاً جائز ہے، البتہ مسابقت میں مالی شرائط کے جواز کی صرف تین صورتیں ہیں۔

اول: حاکم وقت اپنی طرف سے جیتنے والے کو مالی انعام دینے کا اعلان کرے۔ فریقین میں کوئی بھی مالی شرط نہ لگائے۔

دوم: کوئی صاحب ثروت اپنی طرف سے جیتنے والے کو مالی انعام دینے کا اعلان کرے۔

سوم: مسابقت میں حصے والوں میں کوئی ایک فریق جیتنے والے کے لئے مالی انعام کا اعلان کرے کہ جو کوئی جیتے گا انعام لے گا۔ اگر مالی انعام مقرر کرنے والا خود جیتے تو وہ رقم اسی کی ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ مسابقت میں حصہ لینے والے دونوں (یا جتنے فریق ہوں) اپنی طرف سے ایک مقرر رقم جیتنے والے کے لئے انعام مقرر کرلیں اور شرط ٹھہرے کہ جو جیتے گا وہ ساری رقم لے گا، یہ ناجائز اور جوا ہے۔ امت کا اسی پر اجماع ہے۔ ہاں اگر تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کرے اور اسے گمان غالب ہو کہ میں جیت جاؤں گا تو اب یہ مقابلہ جائز ہے اور مالی شرط بھی جائز ہے، جیتنے والے کے لئے مالی انعام وصول کرنا جائز ہے اور اگر تیسرے آدمی کا گھوڑا ایسا ہو کہ اسے جیتنے کا گمان غالب نہ ہو تو اب یہ مالی شرط ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَهُوَ لَا یَاْمَنُ اَنْ یُسْبَقَ فَلَیْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ یُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ"(۱۳)

جس شخص نے اپنا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا اور اس کو اپنے مغلوب ہونے کا خطرہ ہو تو جوا نہیں ہے، اور جس شخص نے اپنا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا اور اس کو مسبوق (مغلوب ہونے کا خطرہ نہ ہو (ہدف پر پہلے پہنچ جانے اور جیت جانے کا یقین ہو) تو پھر یہ جوا ہے۔(۱۴)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۰۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۱۴۷
(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج۱ ص۳۵۵
(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۰۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۱۴۷،۱۴۸

﴿۸﴾ جس مسابقت میں جوا پایا جاتا ہو وہ مسابقت حرام ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ مسابقت میں گھوڑے اور اونٹ پر خود سوار ہونا اولیٰ ہے، البتہ کسی بالغ کو سوار کرنا بھی جائز ہے، نابالغ کو سوار کرنا منع ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"لَا تَرْكَبُ الْخَيْلَ فِي السَّبَاقِ اِلَّا اَرْبَابُهَا"

مسابقت میں گھوڑے پر اس کا مالک ہی سوار ہو۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ مالی انعام کی شرط صرف تین مسابقتوں میں جائز ہے۔

اول: تیراندازی میں مسابقت

دوم: اونٹوں میں مسابقت

سوم: گھوڑوں میں مسابقت۔

یہ تینوں امور جہاد میں معاون اور اس کے آلات ہیں۔ ان کے علاوہ مسابقت کے دیگر مقابلہ جات ناجائز ہیں، کیونکہ وہ صرف اظہار تفاخر اور تعیش کا ذریعہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

"لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَفْلٍ" (۱۷)

مسابقت میں مالی انعام کی شرط صرف اونٹوں یا گھوڑوں یا تیراندازی میں جائز ہے۔

﴿۱۱﴾ مسابقت کے جواز کی تین شرطیں ہیں۔

اول: مسابقت معلوم ہو۔

دوم: مسابقت میں حصہ لینے والے گھوڑے یا اونٹ یا افراد متساوی الحال ہوں۔

سوم: مسابقت میں کوئی ایسی شرط نہ ہو جس میں جُوا کی صورت ہو۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۱۴۸

(۱۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج ا ص۳۵۵ ☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج ا ص ۲۳۹

☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ، ج۲ ص۱۲۵ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ص ۲۱۲

☆ رواہ احمد، ج۳ص ۳۵۶، ۳۵۸، ۴۲۵، ۴۷۴

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۲

باب (۲۲۲)

مقدمات میں علامت پر بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ صبر

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَجَآءُوۡ عَلٰى قَمِيۡصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ‌ؕ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَـكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا‌ ؕ فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ☆

(سورہ یوسف آیت ۱۸)

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔ کہا، بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنا لی ہے۔ تو صبر اچھا۔ اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو۔

حل لغات:

"بِدَمٍ كَذِبٍ" كَذِبٌ مصدر ہے، بمعنی جھوٹ بولنا۔ خون کو مصدر سے موصوف کرنے میں مبالغہ مراد ہے۔ یعنی جھوٹا خون۔ ایسا خون جو خود زبان حال سے ان کے جھوٹ پر دلالت کر رہا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں گرا دیا، اس وقت ان کے جسم سے قمیص اتار لی تھی۔ اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کے گلے میں یہ جنتی قمیص بطور تعویز ڈال دی تھی، جو نمرود کی آگ میں گراتے وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جنت سے بحکم خداوندی پہنا دی تھی۔ برادرانِ یوسف نے اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی غرض سے کنوئیں میں ڈالنے کے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اس کا خون قمیص پر لگایا، تا کہ باپ کے سامنے اسے بطور علامت پیش کر سکیں کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے اور یہ اس کا خون ہے، لیکن یہ ظالم اپنے بھائی کی قمیص کو پھاڑ نہ سکے۔ اللہ

تعالیٰ جل وعلا نے اس قمیص میں ان کے ظلم، افترا اور جھوٹ کی علامت پیدا فرما دی کہ قمیص سالم تھی، پھٹی نہ تھی۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا جاتا تو قمیص کیسے سلامت رہتی۔ اسی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب قمیص سالم دیکھی تو فرمایا۔ بھیڑیا کیسا دانشور تھا کہ یوسف کو کھا گیا، مگر قمیص سالم رکھی۔ یہ امران کے جھوٹے خون کی علامت تھی۔(۱)

سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا "سَوِلَ (از باب سَمِعَ) سَوْلًا کا معنی ہے، پیٹ کا ناف کے نیچے سے ڈھیلا ہونا۔

سَوَّلَ کا معنی ہے گمراہ کرنا، بھلانا، مزین کر کے دکھانا، قبیح شے کو مزین کر کے پیش کرنا۔ حضرت یعقوب علیہ

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۴۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص د ۳۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۴ ص ۲۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۱۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۰

الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں کے جھوٹ کھل جانے پر فرمایا۔ حقیقت وہ نہیں جو تم کہہ رہے ہوں۔ بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بہت بڑے امر کو تمہاری نظر میں آسان اور حقیر بنا کر دکھایا ہے، شیطان نے تمہارے قبیح فعل کو تمہارے سامنے مزین کر دکھایا ہے۔

"فَصَبْرٌ جَمِيلٌ" اس اندوہناک اور دردناک صورتِ حال میں میرے لئے صبر کرنا ہی بہتر ہے۔

صبرِ جمیل وہ صبر ہے جس میں اپنے درد اور تکلیف کی شکایت بندوں سے نہ کی جائے۔ (۲)

"وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ" عَوْنٌ مصدر سے باب استفعال کا اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ یعنی جس سے مدد چاہی جائے۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظالم بیٹوں کے ظلم اور افترا پر اطلاع پا کر ان سے ارشاد فرمایا۔ اب میں تمہیں کیا کہوں، میرا محبوب نور نظر مجھ سے جدا ہوا، تم نے اسے ہلاک کرنے کی سازش کی۔ اگر میں تم سے قصاص

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۶۰۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۴۳

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۶ ص ۳۸۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۶

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۲

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۰۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۴ ص ۵۱۴

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۵۱

لوں تو بھی میرے لئے دوہری پریشانی کا باعث ہے۔اس پیچیدہ صورت حال میں مَیں اپنے رب کریم جل جلالہ سے ہی مدد چاہتا ہوں کہ وہ اس نازک صورت حال میں میری مدد فرمائے۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حاکم، حَکَم اور قاضی کے سامنے جب کوئی فیصلہ طلب مقدمہ پیش ہوا اور مدعی کی دلیل اس کے دعوی کی تائید نہ کرتی ہو تو اسے چاہئے کہ مدعیٰ فیہ (جس کے بارے میں دعوی کیا گیا ہے) کی علامات، نشانات کو ملاحظہ کرے، یہ علامات اور نشانات مدعیان میں سے جس کی تائید اور ترجیح کرتی ہوں اس کے مطابق فیصلہ کردے، امت کا اسی پر اجماع ہے۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں کے دعویٰ (کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے) کے مقابل جب بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص سالم دیکھی تو فیصلہ کرلیا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا جاتا تو قمیص کیسے سالم رہتی؟ یہ ایک ایسی علامت تھی جو برادرانِ یوسف کے دعویٰ کی علامت (قمیص پر بکری کا خون لگا کر لانا) کے مقابل قابلِ ترجیح تھی۔ قتل، چوری، ڈکیتی، ملاوٹ، خیانت وغیرہ مقدمات میں اسی اصول اور قاعدے کے مطابق فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۰۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۷۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۵۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۹

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۱۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۷

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۳۱

﴿۲﴾ جمیع انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اپنے اپنے مزارات مقدسہ میں حیاتِ دنیویہ بلکہ اس سے افضل زندگی کے ساتھ موجود ہیں۔ ان کے اجسام مطہرہ صحیح وسالم ہیں۔ مٹی پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ ان کے اجسام مطہرہ کو کوئی گزند پہنچائے۔ اسی طرح کوئی درندہ بھی ان کے جسموں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ برادرانِ یوسف اپنے دعوے کی تائید میں ایک بھیڑیا پکڑ لائے کہ اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ السلام کا جسم پھاڑ کھایا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے رب! اسے زبان عطا فرما، تاکہ یہ صحیح صورتِ حال بتا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسانی زبان دی۔ اس نے بتایا کہ میں ایک مسافر بھیڑیا ہوں، اپنے گم شدہ بھائی کی تلاش میں مصر سے یہاں آیا ہوں، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں میں بے گناہ ہوں۔ میں نے انہیں دیکھا تک نہیں۔ ''انبیاء کرام کے خون ہم تمام درندوں پر حرام ہیں۔'' حدیث شریف میں ہے۔

''اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ''(۵)

اس لئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بالخصوص حضور سید الانبیاء خاتم المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہونے والا نہایت ادب و احترام، توقیر وتکریم کرتے ہوئے سلام پیش کرے، وہ یقین جانے کہ وہ اس کا سلام سن رہے ہیں اور اس کا جواب عطا فرما رہے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نُوْرَ اللّٰہِ (۶)

---

(۵) ☆ رواہ ابو یعلی فی مسندہ عن انس/بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص ۲۱۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۵

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۷

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۱۲۱

﴿۳﴾ خوف، حزن افلاس، علالت، ضعف، مال و جان اور پھلوں کے نقصان، دکھ، درد، غم والم، پریشانی و حیرانی کے عالم میں صبر عظیم اجر کا باعث ہے، بے صبری میں مصیبت تو نہیں ٹلتی، البتہ اجر عظیم سے محرومی ایک نئی مصیبت ہے، صبر کرنے والوں کو اللہ رب العالمین کی اعانت و معیت حاصل ہو جاتی ہے۔ صبر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کریمہ میں سے ہے۔ بندۂ مؤمن کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہر مصیبت میں صبر کرے، اور رب قدوس عزاسمہ سے ہی استعانت کرے۔ صبر یہ ہے کہ اپنی مصیبت کا شکویٰ مخلوق سے نہ کرے۔

یاد رہے حاکم، حکیم، قاضی و طبیب سے بطور حکایت اپنی تکلیف بیان کرنا صبر کے منافی نہیں۔

قرآن مجید میں صبر کی تاکید کی گئی ہے، احادیث صحیحہ کثیرہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

پاک دامن، معزز محترم اور نامور شخصیت کی عزت و عصمت پر بہتان تراشی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ بنت صدیق ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر جب تہمت لگی اور آپ کے خلاف ناپاک بہتان باندھا گیا تو آپ نے کمالِ صبر کا اظہار فرمایا۔

"فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّىْ بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِىْ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ اِنِّىْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِىْ فَوَاللهِ لَا اَجِدُلِىْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ"......الحدیث(۷)

اگر میں تمہیں اپنی برأت بیان کروں تو تم میری تصدیق نہ کرو گے اور اگر میں اس بہتان کا اعتراف کر لوں اور اللہ خوب جانتا ہے میں بری ہوں، تو تم میری بات قبول کر لو گے۔ قسم بخدا میرے پاس اپنے اور تمہارے لئے اور کوئی مثال نہیں سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام کی مثال کے، جنہوں نے مصیبت کے وقت فرمایا تھا، تو صبر اچھا، اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔ (۸)

(۷) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲ ص ۵۹۶

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۲

﴿۴﴾ بندۂ مومن کے تمام افعال، اقوال اور اعتقادات اگر اللہ رب العالمین کی رضا کی طلب کے لئے ہوں تو وہ سب بہتر ہیں، ورنہ تمام اعمال واقوال بے کار ہیں۔ رضا جوئی اور عدمِ رضا جوئی کا فیصلہ قلب مومن کر لیتا ہے، حدیث شریف میں اسی طرف ارشاد ہوا۔

"اِسْتَفْتِ نَفْسَکَ وَاِنْ اَفْتَاکَ الْمُفْتُوْنَ" (۹)

نورِ حق سے منورا پنے دل سے فتویٰ لے (وہی درست ہے) اگر چہ (اس کے خلاف) مفتیان کرام تجھے فتویٰ دیں۔ (۹)

﴿۵﴾ مومن کے سامنے جب دو یا زیادہ مصائب پیش ہو جائیں اور ان میں سے اسے ایک نہ ایک برداشت کرنا پڑے تو ان میں آسان مصیبت اپنا لے اور بڑی مصیبت کے در پے نہ ہو۔ جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے وہ ان میں سے آسان کو اپنائے۔

(بقیہ۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۵

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۸۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۱

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج۴ ص ۵۱۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۹۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۳۱

(۹) ☆ رواہ البخاری فی التاریخ عن وابصۃ/بحوالہ جامع صغیر، ج۱ ص ۶۵

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۷

حدیث شریف میں ہے۔

"مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ فَلْیَخْتَرْ اَھْوَنَھُمَا" (۱۰)

اسی اصول شرعیہ کے مطابق حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوب بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گم شدگی اور برادران یوسف کے بیان کے مطابق (کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے) کی تلاش نہ کی اور نہ مجرم بیٹوں کے لئے سزا تجویز کی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہے۔ مقام تسلیم و رضا اللہ تعالیٰ کے مقربین کا اسلوب ہے۔ نیز اس بات کا قوی امکان تھا کہ اگر آپ بیٹے کی تلاش شروع کرتے تو بھائی اپنے دفاع میں حضرت یوسف علیہ السلام کو واقعۃً قتل کر دیتے۔ اگر بیٹوں کو قرار واقعی سزا دیتے تو بھی آپ کو صدمہ ہوتا۔ اس لئے آپ نے اس معاملہ میں صبر کیا اور مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی۔ (۱۱)

فائدہ جلیلہ:

کریم ابن کریم ابن کریم ابنِ کریم حضرت سیدنا یوسف بن یعقوب بنِ اسحٰق بنِ ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قمیص میں تین علامات بطور معجزہ موجود تھیں۔ تین موقعوں پر اس کا اظہار ہوا۔

اول: برادرانِ یوسف نے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ میں خون آلود قمیص پیش کی۔ لیکن جب ان کی خون آلود قمیص والد ماجد نے ملاحظہ کی تو وہ پھٹی نہ تھی، سالم تھی۔ قمیص کی سلامتی نے برادرانِ یوسف کا ظلم وافتراء کھول دیا۔

دوم: عزیزِ مصر کے محل میں جب زلیخا نے دروازے بند کر کے اپنی نفسانی خواہش کی طرف حضرت یوسف علیہ السلام

---

(۱۰) ☆ کشف الخفا للعجلونی، ج۲ ص ۲۲۲
☆ الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ص ۳۲۳/بحواله موسوعه اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۸، ح۹
(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره، ازهر، ج۱۸ ص ۱۰۳
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۲

کو دعوت دی تو آپ نے وہاں سے اپنی عصمت کی حفاظت کی خاطر بھاگنے کی کوشش کی۔ زلیخا نے آپ کی قمیص کا دامن پیچھے سے پکڑا۔ وہ دامن پھٹ گیا۔ جب مقدمہ عزیزِ مصر تک پہنچا تو قمیص کا پچھلا دامن آپ کی برأت پر علامت ٹھہرا۔

سوم: باپ بیٹے کی طویل فرقت کے بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی قمیص بھیجی کہ اسے میرے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر رکھ دیجئے۔ ایسا کرنے سے باپ کی بینائی واپس ہوگئی۔

یہ تینوں واقعات حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کے معجزات میں شمار ہوتے ہیں۔ (۱۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۴۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۸۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۱

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۲۳)

اغوا برائے تاوان نیز خرید و فروخت کے چند احکام

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِیْهِ مِنَ الزَّاهِدِیْنَ ☆

(سورہ یوسف آیت ۲۰)

اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں میں بیچ ڈالا اور انہیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی۔

حل لغات:

"وَشَرَوْهُ" شریٰ (از باب ضَرَبَ) شَرَاءً وَشِرًى افعال اضداد میں سے ہیں، بمعنی خریدنا، فروخت کرنا۔(۱)

"وَشَرَوْهُ" کی ضمیر مفعولی سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور ضمیر فاعلی سے برادران یوسف اور قافلے والے دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ برادران یوسف نے یا قافلے والوں نے حضرت یوسف کو فروخت کردیا یا، قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں سے خریدلیا۔

"بِثَمَنٍ" ثَمَنٌ بیچی ہوئی چیز کا عوض، خواہ کوئی نقدی ہو یا سامان ہو، ثمن اور قیمت اگرچہ ایک دوسرے کی بجائے استعمال ہوتے ہیں مگر ان میں چند امور مختلف ہیں۔

(۱) ثمن میں عوض میں حاصل ہونے والی شے کی مالیت فروخت ہونے والی شے سے کم یا زیادہ یا برابر ہوسکتی ہے۔ جبکہ قیمت کی صورت میں شے کی مالیت عوض کے برابر ہوگی۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۳۳

☆ القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمدبن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ص ۱۶۴۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵۰

(۲) ثمن میں متعاقدین (خرید و فروخت کرنے والے) جس مالیت پر راضی ہو جائیں وہی عوض ہوگا، کم ہو یا زیادہ، لیکن قیمت کی صورت میں متعاقدین کا برابر مالیت پر معاہدہ کرنا شرط ہے۔

(۳) سونا اور چاندی اور ان سے بنے ہوئے سکے خلقی طور پر ثمن ہیں۔ جبکہ قیمت میں کوئی عوض ہو سکتا ہے، مثلاً غلہ، کپڑا، لکڑی، جانور، لوہا، کوئی دھات یا کوئی اور شے۔ (۲)

"بَخْسٍ" نقصان، ردی، قلیل اور حرام کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۳)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۱۶۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۸۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر، ج ۱ ص ۴۳

☆ الفروق اللغویة،ازابوهلال الحسن بن عبدالله‌بن سهل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص ۲۶۸

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر، ج ۹ ص ۱۵۷

(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله‌المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۱۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله‌زمخشری،مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۴۲۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله‌بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ص ۳۹۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۴۷۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت ، ج ۴ ص ۱۹۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج ۲ ص ۴۱۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۲۹۱

☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس.مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص ۲۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله‌نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج ۱۸ ص ۱۰۷

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۳۸

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ).مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج ۴ ص ۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۲۲۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۲ ص ۲۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۸۵

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله‌پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۱۳۳

☆ الدرالمنثور ،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعه مکتبه آیة العظمی،قم،ایران، ج ۴ ص ۵۱۵

"مَعۡدُوۡدَةٍ" گنتی کے چند درہم، عَدَدٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے گننا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ برادرانِ یوسف یا قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گنتی کے چند کھوٹے سکوں یا قلیل داموں، یا حرام کے پیسوں یا انتہائی کم عوض میں فروخت کر دیا۔ (۴)

"وَكَانُوۡا فِيۡهِ مِنَ الزّٰهِدِيۡنَ" زُہد سے مراد قلت رغبت ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی خرید و فروخت میں برادرانِ یوسف اور قافلے والوں، دونوں کو کوئی گہری دلچسپی نہ تھی۔ بھائی تو اس لئے قلیل داموں بیچ رہے تھے کہ یوسف باپ سے دور چلا جائے، انہیں قیمت سے غرض نہ تھی اور قافلے والے تو یافتہ بچہ سمجھ کر کم قیمت میں خرید رہے تھے، نیز قافلے والوں میں سے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا تھا، وہ خفیہ طور پر خرید یا فروخت کر رہا تھا کہ کہیں قافلے کے دیگر افراد قیمت میں شراکت کا دعویٰ نہ کر سکیں۔ (۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۵۵، ۱۵۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶ ص ۱۳۳

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ،ایران، ج۴ص ۵۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۲۰۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۲۹

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۱۵۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۲۷

☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس.مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۴۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۲۹۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آزاد مرد یا عورت کی خرید وفروخت حرام ہے۔اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے۔امت کا اسی پر اجماع امت ہے۔برادرانِ یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کی فروخت کے عوض جو چیز کھوٹے سکے لئے تھے،رب تعالیٰ نے انہیں حرام کی قیمت بتائی۔اسی سے معلوم ہوا کہ کسی کا اغوا کرنا اور رہائی کے عوض تاوان میں رقم طلب کرنا،حرام اوراشد حرام ہے۔ (٦)

﴿۲﴾ درہم ودینار (چاندی اورسونے کے سکوں) میں وزن کرکے لینادینا ہے۔

(بقیہ۵) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج ۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲ص۴۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ص۲۲۱

☆ تفسیرروح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲ص۲۰۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ،ازہر،ج۱۸ص۱۰۸

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران،ج۴ص۵۱۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ،ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۸۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۱۹۷

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ص۱۵۷

☆ احکام القرآن،ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص۱۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص۱۰۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۰

☆ تفسیرروح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲ص۲۰۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲ص۴۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۴۲۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۱۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ،ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۸۵

☆ تفسیرصاوی،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص۲۳۸

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران،ج۴ص۵۱۵

حدیث شریف میں ہے۔

لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مَنْ زَادَ اَوْ اِزْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى (۷)

سونے اور چاندی کا وزن کر کے برابر، برابر فروخت کرو۔ جس نے ان میں ایک طرف زیادہ وزن کیا اس نے سود کمایا۔

ان اشیاء میں وزن سے مقصود مقدار معلوم کر لینا ہے۔ لیکن تخفیف اور سہولت کی غرض سے ان سکوں کو گن کر لینا بھی جائز ہے، بشرطیکہ ان کا وزن برابر ہو، تاکہ متعاقدین میں سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خدشہ نہ رہے۔ (۸)

﴿۳﴾ اصل ثمن درہم و دینار (چاندی اور سونے کے سکے) ہیں۔ باقی دھاتوں کے سکے اور کاغذ کے نوٹ ثمن عرفی ہیں۔ جب تک ان سکوں اور نوٹوں کے رواج کا عرف اور اعتبار رہے گا، یہ ثمن بن سکیں گے اور جب ان کے رواج کا عرف اور اعتبار ختم ہو جائے یہ ثمن بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ (۹)

﴿۴﴾ دھات کے سکے اور نوٹ چونکہ عوض (خریدی ہوئی شے کی حقیقی مالیت) کے برابر نہیں ہوتے۔ لہٰذا یہ سکے اور نوٹ ثمن بن سکتے ہیں۔ انہیں قیمت کہنا مجازاً درست ہے۔ (۱۰)

---

(۷) ☆ رواہ مسلم فی کتاب المساقات ☆ رواہ ابو داؤد فی کتاب البیوع
☆ رواہ الترمذی فی کتاب البیوع ☆ رواہ النسائی فی کتاب البیوع
☆ رواہ احمد فی مسندہ، ج۲ ص ۲۶۲، ج۳ ص ۹، ۵۱، ۹۳، ج۴ ص ۱۰۹، ج۵ ص ۲۰، ۷۱، ج۶ ص ۱۹، ۲۲

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۹۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۳۳

(۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰۔
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۵۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۳۳

(۵) کسی عقد بیع میں اگر روپیوں یا سکوں کو متعین نہ کیا گیا ہو، ان کی صرف تعداد مقرر کی گئی ہو تو اتنی تعداد میں روپے یا سکے دینے لازم ہوں گے۔ بلکہ اگر سکے یا نوٹ متعین کر دیئے گئے ہوں تو عقد بیع میں وہی سکے یا نوٹ دینے لازم نہیں۔ صرف اتنی مالیت کے عرفی ثمن (سکے یا نوٹ) دینے لازم ہوں گے۔ (۱۱)

(۶) متعاقدین بیع قیمتی شے کو حقیر عوض میں اگر فروخت یا خرید نے پر راضی ہو جائیں تو یہ بیع جائز ہے۔ مثلاً سونا چاندی کو کاغذ کے نوٹ کے عوض خریدنا، بیچنا جائز ہے۔ (۱۲)

(۷) یافتہ بچہ (لقیط) آزاد اور مسلمان شمار ہوگا۔ (۱۳)

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۴ ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۵۶

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۵۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸، ۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۵

باب (۲۲۴) ﴿عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام﴾

﴿بعض مقدمات کا فیصلہ علامات پر کیا جا سکتا ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِکَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ☆ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ☆ وَاِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ☆ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ☆

(سورہ یوسف آیات ۲۵ تا ۲۸)

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس ملا۔ بولی، کیا سزا ہے اس کی، جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی، مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار۔ کہا، اُس نے مجھے لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں، اور عورت کے گھر

والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی، اگران کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اورانہوں نے غلط کہا، اوراگران کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے، پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چرا دیکھا تو بولا، بیشک یہ عورتوں کا چرتر ہے۔ بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے۔

حل لغات:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ : سَبَقَ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) سے باب اِفْتِعَالٌ کا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدری معنی ہے، جلدی کرنا، سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونوں دروازے کی جانب بڑھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کی دعوتِ گناہ سے بچتے ہوئے بھاگے اور زلیخا نے ان کا تعاقب کیا۔

وَقَدَّتْ قَمِيصَهٗ: قَدٌّ لمبائی میں کاٹنا، چیرنا۔ قَطٌّ کا معنی ہے۔ چوڑائی میں کاٹنا۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام دروازے کی جانب بڑھے، زلیخا نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی۔ اس طرح زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا پچھلا دامن لمبائی میں چیر دیا۔

سَيِّدَهَا : لفظ سَیِّدٌ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ متولی، رئیس قوم، مالک، مولیٰ، شریف، فاضل، سردار، زوج وغیرہ۔(۲)

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ص ۳۹۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۸ ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲ ص ۲۷۱

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ۱۴۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ۱۰۲۰

آیت زیبِ عنوان میں اس سے زوج، خاوند مراد ہے۔ کیونکہ عزیزِ مصر قطفیر زلیخا کے خاوند تھے۔ فی الحقیقت وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے مالک نہیں تھے، بلکہ وہ آزاد تھے، غلام نہ تھے۔ کوئی نبی غلام نہیں ہوتا۔ (کاذب مفتری قدنی مدعی نبوت "غلام احمد" کا دیانی کا حال اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔) حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام قوم کے مالک وسردار ہوتے ہیں۔ (۳)

لفظ سَیِّد کی تحقیق اور اس کے اطلاق کا محل سورہ آل عمران، آیت ۳۹ کے احکام کے ضمن میں بیان ہو چکے ہیں۔

هِیَ رَاوَدَتْنِی عَنْ نَفْسِی: رَ اوَ دَ کا معنی ہے چاہنا، ارادہ کرنا۔

مُرَاوَدَةٌ: دو افراد کا تنازعہ کہ ایک وہ چاہے جو دوسرے کے ارادے کے خلاف ہو۔ یعنی دوسرے کو اپنے اردہ سے روک دے۔

رَاوَدَعَنْ اور عَلٰی کے صلہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے، دھوکا دینا۔ گناہ کی ترغیب دینا۔ (۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس عورت (زلیخا) نے مجھے میرے ارادۂ حفظِ عفت سے روکنا چاہا، اس نے مجھے دھوکا دیا اور مجھے گناہ کی ترغیب دی ہے۔

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۴۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۴۱

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۰۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۴

(۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۳۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۱۸ ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۵

☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۱۴۱

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۴۹۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۰۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۱۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۵۸

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ ارادہ گناہ عورت نے کیا اور اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ارادہ حفظِ عفت کے خلاف ارادہ کیا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ارادہ گناہ سے بھی بری ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ لَہٗ

وَشَھِدَ شَاھِدٌ: آیت مبارکہ میں شہادت سے مراد وہ گواہی نہیں، جو حکام کے پاس ادا کی جاتی ہے، بلکہ اس سے مراد سچ جھوٹ معلوم کرنے کی ایک ترکیب ہے۔ یعنی ایک فرد نے انہیں وہ علامت بتائی جس سے فریقین کے دعویٰ کی حقیقت واضح ہوگئی۔ (۵)

مِنْ اَھْلِھَا: علامت بیان کرنے والا شاہد عورت کے رشتہ داروں سے تھا۔ "ھَا" ضمیر کا مرجع عورت ہے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بہتان باندھا اس کا خاوند اقتدار میں تھا۔ وہ اپنی زوجہ کے دعویٰ کو جلد درست ماننے پر قادر تھا، مگر اللہ تعالیٰ قدوس و قادر ہے، اس نے عورت کے دعویٰ کی تکذیب کے لئے اسی کے خاندان سے ایک شاہد کھڑا کر دیا، تا کہ عورت پر حجت کاملہ مکمل اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت ثابت ہو سکے۔ (۶)

---

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲٦۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵٦

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۸۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۱

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۴ ص ۵۲۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٦ ص ۱۴۳

(٦) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۱۸ ص ۱۲۴

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۴۱

فائدہ جلیلہ:

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عزیز مصر کی بیوی "زَلِیْخَا" کے معاملہ میں شاہد کون تھا۔ علماء مفسرین نے چند اقوال بیان فرمائے ہیں۔

اول: چند ماہ کا دودھ پیتا بچہ، جو گہوارہ میں تھا۔ یہ بچہ زلیخا کا قریبی رشتہ دار تھا۔ اکثر مفسرین نے اسے ہی مختار کہا ہے۔

دوم: ایک بالغ مرد، جس کی ڈاڑھی تھی۔

سوم: خود بادشاہ وقت، جو دروازے کے پاس موجود تھا۔

چہارم: حضرت یوسف علیہ السلام کی پھٹی ہوئی قمیص، خود اپنا حال زبانِ حال سے بیان فرما رہی تھی۔

فائدہ عظیمہ:

حالتِ رضاعت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے چند بچوں نے بطور معجزہ یا کرامت کلام کیا ہے۔ مختلف روایات میں ان کی تعداد مختلف بیان ہوئی ہے۔ مثلاً ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَبِيٌّ كَانَ فِي زَمَانِ جُرَيْجٍ وَصَبِيٌّ اٰخَرَ الحديث (۷)

گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا، حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، جریج راہب کے زمانہ کا ایک بچہ، اور ایک بچہ۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

تَكَلَّمَ اَرْبَعَةٌ (فِي الْمَهْدِ) وَهُمْ صِغَارٌ (فَذَكَرَ) مِنْهُمْ شَاهِدَ يُوْسُفَ (۸)

(۷) ☆ رواہ احمد فی مسندہ۔ ج ۲ ص ۳۰۸، رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۴۸۹

(۸) ☆ رواہ سعیدبن جبیر عن ابن عباس مرفوعاً

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۷۲

☆ الحاکم فی مستدرک۔ ج ۲ ص ۴۹۷

گھورے میں بچپن کے زمانہ میں چار بچوں نے کلام کیا۔ان میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت و برأت کی گواہی دینے والا بچہ ہے۔

امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شیر خوارگی کہ حالت میں کلام کرنے والے گیارہ بچے ہوئے ہیں۔

(۱) حضور سید عالم نور مجسم سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات

(۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(۳) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

(۴) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

(۵) حضرت سیدہ طاہرہ مریم رضی اللہ عنہا

(۶) جریج راہب کی برأت بیان کرنے والا بچہ

(۷) حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت بیان کرنے والا بچہ

(۹) اپنی ماں کی برأت بیان کرنے والا بچہ

(۱۰) آسیہ زوجہ فرعون کی کنگھی کرنے والی عورت کا بچہ

(۱۱) ہادی کے زمانہ کا شیر خوار بچہ۔(۹)

(بقیہ۸) ☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ص۱۵

☆ السلسلۃ الضعیفہ للالبانی .ص ۸۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۴ص۲۱۱، ج۵ص۲۷بحوالہ

☆ موسوطہ اطراف الحدیث النبوی الشریف .ج۴ص۴۱۱

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۰۸۴

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ص۴۲۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص۲۴۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ص۲۲۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ص۱۴۲

آیت مبارکہ کا تاریخی پس منظر:

برادران یوسف نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو قافلے والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ قافلے والے آپ کو مصر لے آئے اور آپ کو فروخت کرنے کے لئے بازار میں پیش کیا، آپ کے حسن و جمال کے انوار و برکات نے پورے مصر کو منور فرما دیا، جو بھی ایک نظر آپ کا دیدار کر لیتا، دل و جان سے آپ پر فریفتہ ہو جاتا، عزیز مصر بیش بہا دولت دے کر آپ کو گھر لے آیا اور اپنی زوجہ زلیخا سے کہا کہ اس نوجوان کو اپنے محل میں عزت و اکرام سے رکھو۔ ممکن ہے، ہم اسے اپنا متبنٰی بنالیں۔ (یاد رہے کہ عزیز مصر کے ہاں اولاد نہ تھی، شاید وہ اپنی بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ تھا) ایک عرصہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے محل میں نہایت متانت، شرافت اور عفت و عصمت کی حفاظت کرتے ہوئے قیام پذیر رہے۔ عزیز مصر کی زوجہ زلیخا آپ کے حسن و جمال اور اخلاق و اطوار کی بدولت آپ پر فریفتہ تھی۔ ایک روز اس نے محل کے تمام دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ گناہ کا ارادہ کیا۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو ارادۂ گناہ سے بھی محفوظ رکھا۔ ساتویں کوٹھری کے اندر آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی شکل آپ کو نظر آئی۔ وہ اپنے بیٹے کی حفاظت پر مامور تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب زلیخا کے ارادہ گناہ کو بھانپ لیا، تو آپ باہر کی طرف دوڑے، جس بند دروازے کی طرف بڑھتے، اس کا قفل از خود کھل جاتا۔ یہاں تک کہ آخری دروازے تک پہنچ گئے، زلیخا اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے آپ کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ آخری دروازے پر پہنچ کر اس نے آپ کی قمیص کا پچھلا دامن پکڑا۔ آپ نے چھڑانے کی کوشش کی۔ اس سے قمیص کا پچھلا دامن چر گیا۔ اسی حالت میں دروازے پر عزیز مصر اپنے مصاحبین کے ساتھ موجود تھا، زلیخا نے اپنے گناہ پر پردہ ڈالتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو موردِ الزام ٹھہرایا اور اپنے صاحب اقتدار خاوند عزیز مصر سے کہا، اس نے تیری بیوی سے برا ارادہ کیا۔ اسے سزا دو، قید کر دو یا ضربِ شدید سے پیش آؤ۔

معصوم عن الخطا حضرت یوسف علیہ السلام کے دامنِ عفت پر جب بہتان باندھا گیا تو آپ نے اپنی عفت و عصمت بیان فرمائی اور فرمایا میں نے گناہ کا ارادہ نہیں کیا، بلکہ اسی نے مجھے دعوت گناہ دی ہے، میں تو اس سے بھاگا ہوا

باہر نکل آیا ہوں۔

یاد رہے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے ہر مصیبت کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ بھائی کا ظلم، ایذا، کنوئیں میں ڈالنا (یہ ارادہ قتل تھا)، غلام بنا کر فروخت کر دینا اور پھر قافلے والوں کی بدسلوکی وغیرہ، تمام امور پر آپ نے صبر فرمایا۔ ان کے خلاف کوئی کلمہ نہ کہا، حالانکہ انہیں اس کی اجازت تھی، مگر جب دامن عصمت پر الزام آیا تو آپ نے فوراً اس کی تردید کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر عائد الزام کے خلاف آپ کے پاس کوئی عینی شاہد نہ تھا۔ عصمت انبیاء علیہم السلام کے ثبوت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیبی امداد فرمائی اور ایک شیر خوار بچہ کو، جو عورت کے خاندان سے تھا، قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہا، اسے الجھے ہوئے معاملہ کا فیصلہ بڑا آسان ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پھٹی قمیص کو ملاحظہ کرو۔ اگر اس کا اگلا دامن چاک ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت یوسف علیہ السلام نے ارادہ گناہ کیا ہے اور عورت نے اپنا دفاع کرتے ہوئے ان کا اگلا دامن پھاڑ دیا ہے اور اگر قمیص کا پچھلا دامن چرا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ عورت نے ارادہ گناہ کیا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام اپنا دامنِ عصمت محفوظ کرنے کی خاطر وہاں سے بھاگے ہیں، عورت نے آپ کی قمیص کا پچھلا دامن پکڑا ہے، اس سے وہ چر گیا ہے۔

چنانچہ جب عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا پچھلا دامن چرا دیکھا تو وہ حقیقت حال سے آگاہ ہو گیا، اسے یقین ہو گیا کہ مجرم عورت ہے۔ اس نے مکر وحیلہ سے اپنے گناہ کا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر باندھا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام قطعی طور پر الزام سے بری ہیں۔ (۱۰)

---

(۱۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۳۱
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۱
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۰

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ تمام انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد، تمام کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ جس ذات کو اللہ تعالیٰ جل وعلا اپنی نبوت و رسالت کے لئے چن لیتا ہے، ان سے گناہوں کا صدور محال ہوتا ہے۔ عصمتِ انبیاء کا عقیدہ نصوصِ قطعیہ، احادیثِ متواترہ کثیرہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ بندہ مومن پر فرض ہے کہ جب بھی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کا ذکر کرے نہایت ادب و احترام، عزت ووقار سے کرے۔ انبیاء کرام کی بعض لغزشوں کا ذکر قرآن مجید میں ہوا ہے، وہ ان کے خالق ومولا نے کیا ہے، بندہ کے لئے ان کا ذکر سوائے حکایت کے جائز نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر عورت نے الزام لگایا، آپ نے اس کی تردید فرمادی اور اللہ تعالیٰ نے اس تردید کو واضح کلمات سے بیان فرمادیا۔(۱۱)

﴿۲﴾ عزت پر حرف آتا تو ہو اپنی صفائی پیش کرنا جائز ہے۔ یہ صبر کے خلاف نہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے

(بقیہ ۱۰) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۳۹۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۲۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴، ۱۵

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۴۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ص ۲۴۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲ ص ۲۴۰

(۱۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جاراللّٰه زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۳۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۲۹۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص ۱۲۴

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۲۴۰

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۲۱۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ص ۲۴۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲ ص ۲۱۹

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۴۱

ازالہ ءِ تہمت فرمایا۔(۱۲)

﴿۳﴾ حیا ایک پسندیدہ عمل ہے۔حیا ایمان کا حصہ ہے۔زلیخا کے بہتان سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا عیب بیان نہیں کیا،اور عورت کے بہتان کی تردید کا مرحلہ آیا تو آپ نے حیا کی بنا پر حاضر عورت کے بارے میں ضمیر غائب " ھِیَ " استعمال کی۔حاضر کی ضمیر " ھٰذِہٖ یا تِلْکَ " کا استعمال نہ فرمایا۔بندہ مؤمن کی یہی شان ہونی چاہئے۔(۱۳)

﴿۴﴾ کسی مقدمہ میں اگر عینی شاہد نہ ہوں تو علامات اور آثار کی بنا پر اس کا فیصلہ کرنا جائز ہے،جیسے لُقطہ،(گری پڑی شے)چوری،امانت،ودیعت،مکان کی دیوار پر ملکیت کے دعوے داروں کا مقدمہ اور چھت وغیرہ۔(۱۴)

﴿۵﴾ لُقطہ (گری پڑی شے) اٹھانے والے کے پاس کسی نے اس شے کی علامات بیان کیں تو اٹھانے والے کو وہ شے مدعی کو دے دینا جائز ہے اگر چہ قضاءً اسے دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا،یہاں تک کہ وہ مدعی گواہ پیش کرے۔کیونکہ مدعی،مدعی علیہ (شے اٹھانے والے) کا قبضہ زائل کرنا چاہتا ہے،وہ بغیر دلیل کے جائز نہیں اور علامت دلیل نہیں،دلیل کے قائم مقام ہے۔

---

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ص ۲۴۰

☆ تفسیر روح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲ ص ۲۱۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۱۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۲۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص ۱۴

☆ تفسیر جلالین،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص ۲۴۰

☆ تفسیر صاوی،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظھری،ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ص ۱۴۱

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ،ازھر،ج۱۸ ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص ۱۵

(۱۴) ☆ احکام القرآن،ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۷۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۰۸۵

☆ تفسیر روح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲ ص ۲۲۳

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْبَيِّنَةُعَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ(وَفِىْ رِوَايَةٍ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ)(۱۵)

دعویٰ کرنے والے کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے اور مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔(۱۶)

﴿۶﴾ چور کے پاس چوری کا مال ہو اور ایک فرد یا جماعت دعویٰ کرے کہ یہ مال ہمارا ہے اور وہ اس مال کی علامت بھی بیان کرے تو حاکم کچھ دیر انتظار کرے تا کہ کوئی اور مدعی دعویٰ نہ کر دے۔ اگر کوئی مدعی نہ آیا تو مدعی کو وہ مال دے دینا جائز ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ لقیط (یافتہ بچہ) کے بارے میں دو شخصوں نے دعویٰ کیا۔ ایک نے یافتہ بچہ کے جسم میں موجود کوئی علامت بیان کی تو علامت بیان کرنے والا دوسرے سے زیادہ مستحق ہے، اسی سے اس کا نسب ثابت ہوگا۔(۱۸)

﴿۸﴾ گھریلو سامان کے بارے میں خاوند اور بیوی نے اپنی اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تو جو سامان مردوں کے استعمال کا ہوگا وہ مرد کے قبضہ میں دے دیا جائے گا اور جو سامان عورت کے استعمال کا ہوگا وہ عورت کو دے دیا جائے گا اور جو سامان مرد اور عورت کے یکساں استعمال کا ہوگا وہ مرد کا تصور ہوگا۔ یہ فیصلہ سامان کی ظاہری ہیئت کی بنا پر ہوگا۔(۱۹)

﴿۹﴾ ایک شخص نے دوسرے کو اپنا مکان کرایہ پر دیا۔ دروازہ کے ایک پٹ پر کرایہ دار نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے۔ اگر یہ پٹ مکان کے دوسرے دروازوں کے موافق ہوگا تو پٹ مالک مکان کا ہے اور اگر یہ پٹ دوسرے دروازوں کے موافق نہ ہو تو یہ کرایہ دار کا ہے۔ یہاں فیصلہ بھی علامت پر ہوگا۔ (۲۰)

(۱۵) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس. ج ۱ ص ۱۹۴ ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس. ج ۱ ص ۳۴۲

☆ رواہ ابن ماجہ (نحوہ) عن ابن عباس. ص ۱۶۹

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۷۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۷۴

(۲۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

﴿۱۰﴾ مالک مکان اور کرایہ دار کے درمیان چھت سے گری ہوئی لکڑی کے بارے میں اختلاف ہوا۔ اگر لکڑی کے نقش ونگار اور ہیئت چھت کی دوسری لکڑیوں کے موافق ہوں تو وہ لکڑی مالک مکان کی ہے، ورنہ کرایہ دار کی۔ (۲۱)

﴿۱۱﴾ اگر کسی اوزار کے بارے میں دوشخصوں نے اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تو وہ اوزار اسی کا ہوگا جو اس سے کام کرتا ہو۔ مثلاً پاپوش ساز کا قالب زرگر کے قبضہ میں ہو اور پاپوش ساز دعویٰ کرے کہ یہ میرا ہے تو اس کی صناعت کا اعتبار کرتے ہوئے پاپوش ساز کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔ (۲۲)

﴿۱۲﴾ قلیل نقصان اکثر اوقات بڑی مصیبت سے حفاظت کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے اس حکمت پر غور کرتے ہوئے نقصان پر پریشان نہ ہونا چاہئے، بلکہ صبر اور شکر ادا کرنا چاہئے، حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا نقصان ہوا تھا، مگر یہی نقصان ان کی برأت اور عصمت کا ظاہری سبب بن گیا تھا۔ (۲۳)

﴿۱۳﴾ عورت کا مکروفریب شیطان کے مکروفریب سے قوی اور شدید ہوتا ہے، شیطان کے مکر سے بچنا اگرچہ دشوار ہے مگر عورت کے مکر سے بچنا اس سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ اس لئے مرد کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر وقت عورت کے فریب سے ہوشیار رہے۔ مردوعورت کا آزادانہ اختلاط نہایت خطرناک ہے۔ شیطان کے فریب کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ کَیْدَالشَّیْطَانِ ضَعِیْفاً......الایة (سورۃالنساء، آیت ۷۶)

بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

مگر عورت کے فریب کے بارے میں ارشاد ہوا۔

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۲

(۲۳) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۲۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۱۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۴۱

اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ......الایة (سورہ یوسف، آیت ۲۸)

بیشک تمہارا (عورتوں) چرتر بڑا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَاایَئِسَ الشَّیْطَانُ مِنْ اَحَدٍاِلاَّ اَتَاهُ مِنْ جِهَةِ النِّسَآءِ (۲۴)

شیطان جب کسی کو فریب دینے میں مایوس ہو جاتا ہے تو وہ عورت کے بہروپ میں آکر فریب دیتا ہے۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

(۲۴) ☆ رواہ فی روح المعانی، ج ۱۲ ص ۲۲۴

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۱۷۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۴۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۴۳

باب (۲۲۵)

جبر و اکراہ، استقامت

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىۡ لُمۡتُنَّنِىۡ فِيۡهِ ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَلَئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ☆ قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۳۲، ۳۳)

زلیخا نے کہا، تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بے شک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچا لیا اور بے شک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے۔ یوسف نے عرض کی، اے میرے رب! مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں، اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا اور نادان بنوں گا۔

حل لغات:

فَذٰلِكُنَّ: ذٰلِکَ اور کُنَّ سے مرکب ہے۔ ذٰلِکَ اسم اشارہ بعید ہے، لیکن اس کا مشارٌ الیہ (جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، جو قریب ہیں۔ قریب کو، اسم اشارہ بعید سے تعبیر کرنے

میں حکمت یہ ہے کہ مشارٌ الیہ عظیم المرتبت، رفیع الشان اور حسن و جمال میں بے مثال ہے۔

کُنَّ ضمیر مونث کے ساتھ، مراد یہ ہے کہ یہ تمہارا وہی ہے۔ (۱)

لُمْتُنَّنِی فِیهِ: لَامَ یَلُوْمُ (از باب نَصَرَ) لَوْمًا وَمَلَامًا وَمَلَامَةً (فِی اور عَلٰی کے ساتھ) کا معنی ہے، ملامت کرنا، طعنہ دینا۔

زنانِ مصر نے جب حسنِ یوسف کا مشاہدہ کیا تو وہ بے خود ہو گئی تھیں اور بجائے پھلوں کے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے، اس وارفتگی کے عالم میں زنانِ مصر کو پا کر زلیخا نے ان سے کہا، اس کنعانی غلام کی محبت میں گرفتار پا کر تم نے مجھے طعنہ دیا تھا اور مجھ پر ملامت کی بوچھاڑ کر دی تھیں۔ ہاں تو یہ وہی ہے، اب بتاؤ کہ میں تمہاری طرح معذور تھی کہ نہیں۔ یقیناً میں معذور تھی۔

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ: رَاوَدَ سے مُرَاوَدَةٌ کا معنی ہے، کسی کو ایسے فعل کی طرف بلانا جو وہ خود نہ چاہتا ہو۔

(نوٹ: اس کلمہ کی لغوی تحقیق سورہ یوسف، آیت نمبر ۲۳ میں گذر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔)

زلیخا نے زنانِ مصر کے سامنے سابقہ صورت حال سے پردہ اٹھایا اور بھرے مجمع میں اعلان کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی رضا اور ارادہ کے خلاف میں نے اس سے گناہ چاہا۔

فَاسْتَعْصَمَ: عِصْمَةٌ سے باب استفعال کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ (یعنی میرے ارادہ گناہ کے باوجود) حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت فرمائی۔

---

(۱) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۳۰۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۳ ص۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۲۳۳

باب اِستِفعَال کی بنا مبالغہ پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت نہایت بلیغ اور شدید انداز میں فرمائی۔ (۲)

تنبیہ:

اہل حشو اور ناحق روایات کرنے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں جو شانِ نبوت سے فروتر کلمات کہے ہیں، اس ایک کلمہ نے ان سب کا رد بلیغ فرمادیا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی سَیِّدِنَایُوْسُفَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

لَیُسْجَنَنَّ: سَجَنَ (از باب نَصَرَ) سَجَناً سے مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ (مصدری معنی قید کرنا ہے)۔ آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور اوّل میں لام تاکید داخل ہے، اس کا معنی یہ ہے، (اگر اس نے میرا چاہا پورا نہ کیا تو) اسے ضرور بالضرور قید میں ڈال دیا جائے گا۔

وَلَیَکُوْنًامِّنَ الصّٰغِرِیْنَ: صَغِرَ (از باب سَمِعَ)، صَغُرَ (از باب کَرُمَ)، صَغَرًا و صَغَارًا و صِغَرًا و صُغْرَانًا بمعنی چھوٹا ہونا۔

صَغُرَ (از باب کَرُمَ) صِغَرًا و صُغْرًا و صَغَارًا و صَغَارَۃً و صُغْرَانًا بمعنی ذلیل و خوار ہونا۔

صَاغِرٌ کا معنی ہے، ذلیل، حقیر، ذلت و ظلم برداشت کرنے والا، قدر و منزلت میں فروتر، کم درجہ والا، جس کی

---

(۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۴۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی ۳۹۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۱

ذات میں نقص نہ ہو مگر اسے مجبوراً کم ترین درجہ دیا جائے۔ قرآن مجید میں یہ کلمہ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً......

حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ،آیت ۲۹)

جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (۳)

(نوٹ: اس کلمہ کی لغوی تحقیق ذرا تفصیل کے ساتھ سورہ التوبہ، آیت نمبر ۲۹ کے ضمن میں گذر چکی ہے)

وَلَیَكُوْنًا میں نون تاکید خفیفہ (بصورت الف) اور اول میں لام تاکید کا ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے، (اگر اس نے میری مراد پوری نہ کی تو) وہ ضرور بالضرور ذلت برداشت کرے گا۔

حَبْسِ مَدِیْد (لمبی قید) اور ضرب شدید جبر و اکراہ کی مکمل تصویر ہیں۔ مزید براں رفیع المرتبت، عظیم القدر، مجسمہ وقار و عزت اور خاندان نبوت و رسالت کا فرد وحید، کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم حضرت سیدنا یوسف بن حضرت سیدنا یعقوب بن حضرت سیدنا اسحٰق بن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین جیسے معصوم کو (نعوذ باللہ العظیم) ذلت و رسوائی کی وعید شدید جبر و اکراہ کی وہ آخری حد ہے کہ اس سے آگے جبر و اکراہ کی کوئی صورت متصور نہیں۔ جبر و اکراہ کی یہ وعید شدید مطلق العنان صاحب اقتدار کی اس پر حاوی بیوی کی طرف سے دی گئی۔ جس کا ادنیٰ اشارہ انسانی بساط کا ہر عمل بروئے کار لانے پر آمادہ اور خود اس واقعہ پر غضب ناک تھا۔ آیت میں کَیْدَ هُنَّ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ تہدید تمام زنانِ مصر کی طرف سے تھی۔ (۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۰ ۲

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۸۱

☆ الفروق اللغویة، از ابو هلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۷۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۲۸۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳۵

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۷

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ : صَبَا يَصْبُو صَبْوًا وَ صُبُوًّا وَ صَبْوَةً وَ صُبُوًّا (اِلٰی اور لام کے صلہ کے ساتھ) کا معنی ہے، مشتاق ہونا، میلان کرنا، بچوں جیسے کام کرنا، افراطِ شوق رکھنا، خواہش نفس کی طرف جھکاؤ ہونا۔

اَصْبُ مضارع متکلم شرط کی جزا ہونے کی بنا پر مجزوم ہے۔ (مُعتَل کی جزم حرف علت کا گرنا ہے) صَبَا مشرق سے قبلہ کی طرف چلنے والی خوشگوار ہوا۔ (کہ وہ بھی بیت اللہ کی مشتاق ہے) (۵)

آیت کا معنی یہ ہے کہ (اگر تو مجھ سے اُن کا مکر نہ پھیرے گا تو) میں ان کی طرف مائل ہوں گا۔ اُن سے میرا میلان طبع نہ ہونا تیری ہی اعانت سے ممکن ہے۔ (٦)

(بخیہ ۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ١٨ ص ١٣١

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ٢ ص ٢٢٤

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج ٥ ص ٣٠٦

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ٢ ص ٢٤٢

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ٢ ص ٢٤٢

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ٣٩٦

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ٣ ص ١٨

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ٣ ص ١٨

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ٢ ص ٢٤١

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ٤ ص ٢٥١

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ١٢ ص ٢٣٥

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ١٢٠٤ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ٤ ص ٣٢

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ٦ ص ١٤٧

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ٤٧٤

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ٢٧٤

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ١ ص ١٢٠

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضٰی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ)، مطبوعہ مصر، ج ١٠ ص ٢٠٦

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ٩ ص ١٨٥

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ٢ ص ٢٤١

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج ٥ ص ٣٠٦

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ٤ ص ٢٢٠

پس منظر:

زنانِ مصر نے زلیخا کو طعنہ دیا کہ وہ ایک کنعانی غلام کی محبت میں گرفتار ہو کر رہ گئی ہے۔اس طرح بازار میں طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں۔زنانِ مصر کو علم نہ تھا کہ زلیخا جس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے اگر اس محبوب (حضرت یوسف علیہ السلام) کا جلوہ عام ہو جائے تو جو اسے ایک نگاہ دیکھ لے، وہی اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے۔ زلیخا نے اپنے اوپر عائد الزام دور کرنے کے لئے زنانِ مصر کو جمع کیا، ان کے سامنے پھل رکھے اور چھریاں، تاکہ وہ چھریوں سے پھل کاٹ کر کھائیں اور لطف اندوز ہوں۔زنانِ مصر کے مجمع میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو اس وقت لایا گیا جب وہ پھل کاٹنے کے لئے تیار تھیں۔حُسنِ بے مثال سیدنا یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنانِ مصر حیرت زدہ ہو گئیں۔ایسا حسن تو کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا، حُسنِ یوسف میں زنانِ مصر اس طرح محو ہو گئیں کہ انہوں نے پھلوں کی بجائے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔انہیں احساس تک نہ ہوا کہ ہم کیا کر رہی ہیں، وہ بیک زبان بول اٹھیں۔

حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَابَشَرًا، اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ ☆ (سورہ یوسف، آیت ۳۱)

اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں۔یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔

دیدار حُسنِ یوسف کے مشاہدہ کے بعد ان پر زلیخا کی وارفتگی کی حقیقت کھل گئی۔اس سے ان کے طعن کی زبان

(بخیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۴

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۷

بند ہوگئی۔اب زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام سے مخاطب ہوکر کہا۔زلیخا کی مراد پوری کردو۔اور مزید کہا کہ اب تیرے لئے اس کی مراد پوری کرنے کے سوااور کوئی چارہ کار نہیں ۔..........عوامی تائید کے اس سازگار ماحول کو پا کر زلیخا نے کہا۔

''اگر اس نے میری مرد پوری نہ کی تو میں اسے ہمیشہ کے لئے قید میں ڈلوادوں گی اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے۔''

جبر واکراہ کے اس خوفناک ماحول میں زلیخا کی مراد پوری کرنے کی بجائے حضرت یوسف علیہ السلام نے ہر آنے والی مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔عصمت انبیاء کے عظیم مقام کی آپ نے حفاظت فرمائی۔(۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ زنا قطعی حرام ہے۔اس کی حرمت قرآن مجید کی نصوصِ قطعیہ،احادیثِ کثیرہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَاتَقْرَبُواالزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَاءَ سَبِیْلًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل ،آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۹ ص۱۸۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵ص۳۰۶

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر،ج۱۸ ص۱۲۹، ۱۳۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۲۲۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،ج۲ص۲۴۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج۲ص۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص۱۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۱۲ ص۲۳۵

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی،ج۴ص۳۱

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج۲ص۱۴۱

بلکہ اس کی حرمت سابقہ ادیان میں بھی موجود رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا واقعہ اس کی بین دلیل ہے۔(۸)

﴿۲﴾ جملہ انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اظہار نبوت سے پہلے اور بعد تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ وہ گناہ تو کیا ارادۃً گناہ سے بھی پاک ہوتے ہیں۔ ان کی طرف کسی گناہ یا ارادہ گناہ کی نسبت ان کی شانِ رفیع کے قطعی خلاف ہے۔ بندہ مومن پر فرض ہے کہ کسی نبی و رسول کے بارے میں ایسا کلمہ نہ کہے جس سے ان کی توہین کا ادنیٰ کا سا پہلو بھی نکلے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی عفت و عصمت پر الزام لگانے والوں نے خود اقرار کیا کہ انہوں نے غلط بہتان تراشی کی۔(۹)

نوٹ: عصمت انبیاء کرام علیہم السلام کا مسئلہ قرآن مجید میں متعدد مقامات میں وارد ہوا ہے۔ ابھی سورہ یوسف، آیت نمبر ۲۲ میں گذرا ہے۔

﴿۳﴾ اِکراہ یا جبر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے کہ جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جبر کرنے والے نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجبوراً اپنی مرضی

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۷۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۱

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۵۳

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی قم، ایران، ج۴ص ۵۳۴

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴ص ۱۴۷

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۰۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۷۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ص ۲۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ص ۴۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ص ۱۳۰

کے خلاف کام کرے مگر مجبور جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم و جابر ہے، جو کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا، یہ صورت بھی اِکراہ کی ہے۔ ظالم مجبور کرنے والے کو مُکرِہ (را کے زیر کے ساتھ) اور جس کو مجبور کیا گیا ہے مُکرَہ (را کے زبر کے ساتھ) کہتے ہیں۔

اِکراہ کا حکم اس وقت متحقق ہوتا ہے جب ایسے شخص کی جانب سے ہو کہ وہ جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے اُس کے کر ڈالنے پر قادر ہو۔ جیسے بادشاہ یا ظالم یا ڈاکو، کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر نہ کرے گا تو وہ کام کر گزریں گے جس کی دھمکی دے رہے ہیں۔ زلیخا نے اپنی نامرادی پر حضرت یوسف علیہ السلام کو ضربِ شدید قیدِ مَدِید اور ذلیل و رسوا کرنے کی جو دھمکی دی، وہ اکراہ کی صورت ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ اکراہ کی دو قسمیں ہیں۔

ایک اکراہِ تام، اس کو مُلجی بھی کہتے ہیں۔

دوسرا اکراہ ناقص، اس کو غیر ملجی بھی کہتے ہیں۔

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۰۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۱۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۳۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۸

☆ الوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۶ ۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۲۳۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۳۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۱۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۲۴

اکراہِ تام یہ ہے کہ مارڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضربِ شدید کی دھمکی دی جائے۔

ضربِ شدید کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو۔

اکراہ ناقص یہ ہے کہ جس میں اس سے کم کی دھمکی ہو۔ مثلاً پانچ جوتے یا پانچ کوڑے ماروں گا، یا تجھے ملازمت سے یا گھر سے نکال دوں گا، یا مکان میں بند کردوں گا، ہاتھ پاؤں باندھ دوں گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر اکراہ، اِکراہ تام تھا کہ مطلق العنان صاحب اقتدار کی بیوی کی طرف سے تھا کہ میری مراد پوری نہ کرنے کی صورت میں قیدِ مدید، ضربِ شدید اور صاحب عزت کی عزت، عفت وعصمت خاک میں ملا دینے کی دھمکی تھی۔ ریشمی بچھونے کی بجائے جیل کی چٹائی، محل سے قید خانے میں چوروں، ڈاکوؤں، بھگوڑوں کے ساتھ پابند سلاسل ہونے کی تہدید ووعید تھی۔ (۱۱)

﴿۵﴾ اِکراہ تام کی چند شرطیں ہیں۔

(ا) جبر واِکراہ کرنے والا اس فعل پر قادر ہو، جس کی دھمکی دے رہا ہو۔

(ب) جس پر جبر واِکراہ کیا گیا ہو اس کا غالب گمان ہو کہ اگر میں اس کام کو نہ کروں گا تو جس کی دھمکی دے رہا ہے وہ کر گزرے گا۔

(ج) جس چیز کی دھمکی دے رہا ہو وہ جان سے مارڈالنا، یا عضو کاٹنا یا ایسا غم پیدا کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ کام اپنی خوشی ورضامندی سے نہ ہو۔

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۸۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۱۳۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۴

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

(د) جس کو دھمکی دی گئی ہے وہ پہلے سے وہ کام نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نہ کرنا خواہ اپنے کی حق کی وجہ سے ہو۔ مثلاً اس سے کہا جائے کہ تو اپنا مال ہلاک کر دے، یا دوسرے شخص کے حق کی وجہ سے اس کام کو نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً فلاں کا مال ہلاک کر دے، یا حقِ شرع کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً شراب پینا، زنا کرنا وغیرہ۔ (۱۲)

﴿۶﴾ زنا کرنے پر اکراہ ہو، خواہ تام ہو یا ناقص، زنا کی اجازت نہیں۔ مگر اس زانی پر اِکرہ تام کی صورت میں حدِ زنا نافذ نہ ہوگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر اکراہ تام کے باوجود آپ نے ارادہ بدکاری بھی نہ کیا۔ (۱۳)

﴿۷﴾ جب بندہ مومن دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو اسے ہلکی مصیبتا ختیار کر لینی چاہیے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے دعوتِ گناہ کی بجائے قید کو اختیار کر لیا۔ (۱۴)

﴿۸﴾ عفت و عصمت کی حفاظت اللہ تعالیٰ جل وعلا کے نزدیک محبوب ہے۔ اس کے لئے مال جان اور دنیا کی ہر شے قربان کی جاسکتی ہے، اور دنیا کی ہر مصیبت اس کی حفاظت کے لئے برداشت کر لینی چاہیے۔ عفت و عصمت کی عظمت حدیث شریف میں اس طرح بیان ہوئی۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاءَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَاخَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَاِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّافِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَافْتَرَقَاعَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص۱۰۸۲

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص۱۰۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۴۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۲۳۳

(۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۳۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۳۲

حَتّٰی لا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ(۱۵)

سات سعادت مندوہ ہیں جو روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں ہوں گے، اس روز اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

☆ وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بسر ہوئی۔

☆ وہ مسلمان جس کا دل مسجد میں ایسا لگ چکا ہو کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسجد سے نکلے تو دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کی فکر میں ہو۔

☆ دو مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں ملیں اور جب جدا ہوں تو دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔

☆ وہ مسلمان جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اس کے خوف سے تر ہو جائیں۔

☆ ایسا مسلمان جسے صاحبِ منصب اور صاحبِ حسن و جمال اجنبی عورت دعوتِ گناہ دے اور وہ کہے میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوا تیری مراد پوری نہیں کر سکتا۔

☆ ایسا مسلمان جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱۶)

---

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ مالک والترمذی عن ابی ہریرۃ وابی سعیدورواہ احمد والبخاری و مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ وابی سعید معاً، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۵۰

(۱۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۳۶

﴿۹﴾ اکراہ میں ہر شخص پر جبر کی حالت یکساں نہیں ہوتی۔ کمینہ آدمی کو جب تک ضربِ شدید کی نوبت نہ آئے اکراہ نہیں پایا جاتا۔ معمولی طور پر مارنے یا گالی دینے کی اسے پروانہیں ہوتی، مگر صاحب عزت، شریف النفس کے لئے محض سخت کلامی ہی سے اکراہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ صاحب اقتدار کا اس طرف پھری نظروں سے دیکھ لینا ہی اس کے اکراہ کے لئے کافی ہے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ حالت اکراہ میں (مثل حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے) محض قدرتِ بشریہ اور طاقت انسانیہ کا عزم حصولِ عصمت میں کافی نہیں۔ اس حال میں بھی صرف رب کریم جل وعلا کا فضل وکرم ہی بندے کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے بندہ مومن پر فرض ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر نگاہ رکھے۔ اپنے علم، دولت، زور، حسن، اقتدار وغیرہ پر اعتماد نہ رکھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ، قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (۱۸)

کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی راہنمائی نہ کردوں۔ عرض کی، ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! فرمایا: لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت وقوت میرے پاس نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بچ سکتا ہوں) (۱۹)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۰۸۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۳۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۱۸۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۷
(۱۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی موسی۔ ص ۲۸۰
(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۳۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۱

﴿۱۱﴾ جس مشقت کا انجام دنیا میں مدح وتحسین اور آخرت کا ثواب وراحت ہو، اس لذت سے بہتر ہے جس کا انجام دنیا میں رسوائی اور آخرت کا عذاب ہو۔ مردان خدا معصیت کی بجائے مصیبت کو برداشت کر لیتے ہیں، اس کا عکس کرنے والے بے وقوف اور معرفتِ الٰہی سے جاہل ہوتے ہیں۔ دانا فعلِ قبیح کا ارتکاب نہیں کرتا۔ بندہ مومن کو دانش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے ایسا ہی کرنا چاہئے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ ابتلا میں صبر کی بجائے عافیت کی دعا مانگے۔ ابتلا بہر صورت ابتلا ہے۔ امتحان میں پورا اترنا ہر ایک کے لئے اگر ممکن ہو تو بھی دشوار ضرور ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گذرے اور وہ دعا مانگ رہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ، فَقَال، قَدْ سَاَلْتَ الْبَلَاءَ فَسْئَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ (۲۱)

(بقیہ ۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۸۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸ ص ۲۳۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۲

(۲۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۱
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۳۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۸
☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۳۴
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۷

(۲۱) ☆ رواہ احمد عن معاذبن جبل، ج۵ ص ۲۳۱، ۲۳۵

اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا۔ تو نے مصیبت مانگ لی ہے، اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کیا کر۔ (۲۲)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۹۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۱۴۷

باب (۲۲۶)

تحدیثِ نعمت کا جواز، طریقِ دعوت وارشاد

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۔ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ☆ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۔ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۔ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۳۷، ۳۸)

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے مجھے سکھایا ہے: بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہے۔ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

حل لغات:

اَلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا:

اَلنَّبَاُ اس خبر کو کہتے ہیں جس میں عظیم فائدہ پایا جائے۔ اس سے علم یا غلبہ ظن حاصل ہو اور وہ کذب (جھوٹ) سے پاک ہو۔ جیسے خبر متواتر، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر اور نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی خبر۔

یاد رہے کہ نَبَّاءَ میں اَنْبَاءَ کی نسبت زیادہ بلاغت ہے، یعنی یقینی خبر دی۔ ایسی خبر کہ جسے خبر دی گئی اسے اس کا علم نہ ہو۔

اَلنُّبُوْءَ ةُ اور اَلنُّبُوَّةُ بندوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی سفارت، تا کہ ان کی معاد (آخرت) اور معاش (دینوی زندگی) کی خرابیاں دور ہو سکیں۔

اَلنَّبِيُّ اور اَلنَّبِيْءُ: اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر غیب کی خبریں بتانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق خبریں دینے والا۔ (۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اس خواب کی تعبیر اس (کھانے) کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ (جس سے تمہیں یقینی علم ہو جائے گا۔)

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ: مِمَّا میں مِنْ تبعیض کا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ خوابوں کی تعبیر کا یقینی علم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور یہ ان علوم میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بے شمار یقینی علوم عطا فرمائے ہیں۔ وہ غیب کے علوم مجھے تعلیم فرمائے ہیں۔ جو علوم مجھے رب تعالیٰ نے دیئے ہیں، ان کا تعلق کہانت، نجوم یا جادو سے نہیں، بلکہ یہ غیب کے یقینی علوم ہیں۔ (۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۴۸۱

☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ۱۲۴۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۱۱۶

☆ الفروق اللغویة، از ابو هلال الحسن بن عبد الله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ۵۳

☆ تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج ۱ ص ۱۳۱

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبد الله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱۔

اِنِّی تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّایُؤْمِنُوْنَ: کلمہ تَرَکْ کا معنی چھوڑنا یا چھوڑ دینا ہے۔ مگر یہ معنی اس آیت میں صحیح نہیں۔ کسی شے کو چھوڑنے میں یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ شے پہلے اس نے اختیار کی تھی یا وہ شے اس میں موجود تھی اب اس نے وہ شے ترک کردی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام ہر حال میں کفر و شرک اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کا کفر کی ملت ترک کرنا کبھی متصور نہیں، بلکہ ایسا تصور کرنا خود کفر ہے۔

اس لئے آیت میں ترک سے مراد وہ حالت ہے جو ترک کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ علامہ محمد مرتضی الزبیدی (مولف تاج العروس من جواہر القاموس) فرماتے ہیں۔

وَقَدْیُقَالُ فِیْ کُلِّ فِعْلٍ یَنْتَہِیْ اِلٰی حَالِقِمَا تَرَکْتُہٗ(۳)

کلمہ ترک کا استعمال کبھی ایسے فعل پر ہوتا ہے جس کا انجام ترک (چھوڑ دینے) پر ہوتا ہے۔

جلیل القدر مفسرین نے آیت مبارکہ میں ترک کا معنی یوں کیا ہے۔ ابتدا ہی میں کسی شے کو نہ کرنا۔ اس فعل کی طرف کلی طور پر عدم التفات، کبھی توجہ نہ کرنا، اجتناب کرنا، رکے رہنا، اس فعل سے ہمیشہ دور رہنا۔

مفہوم یہ ہے کہ میں (حضرت یوسف علیہ السلام) ابتدا ہی سے کافروں کے دین سے دور رہا۔ میں نے کبھی ان کی طرف التفات ہی نہیں کی۔ میں کلی طور پر اس سے اجتناب کرتا رہا۔ کلامِ عرب بلکہ قرآن مجید میں اس کی

(بقیہ۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۲۴

(۳) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۷ ص ۱۱۴

کثیر مثالیں موجود ہیں کہ فعل سے اس کا انجام مراد ہوتا ہے، مثلاً رب تعالیٰ کی طرف استہزا، حیا وغیرہ کی نسبت کرنا، اپنے لغوی حقیقی معنی میں نہیں، ان کا انجام مراد ہے۔ عدمِ التفات، اجتنابِ کلی اور عدمِ تعرض کی بجائے کلمہ ترک استعمال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ وہ کافر بھی کفر کو چھوڑ کر میرے آبائی دین، ملتِ ابراہیمی کی طرف آجائیں۔ (۴)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ: اٰبَآء جمع ہے اَبٌ کی۔ اس کا اطلاق حقیقی باپ، چچا، دادا، پردادا اور اس سے اوپر کی نسل پر ہوتا ہے۔ بخلاف والد کے کہ اس سے مراد صرف حقیقی باپ ہی ہوتا ہے۔ اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی باپ حضرت یعقوب، اپنے دادا حضرت اسحاق اور اپنے پردادا حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اَبٌ (باپ) کہا ہے۔

ایک اور آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے اپنے والد کی وصیت کے جواب میں جو عرض کیا، اس میں اپنے دادا کے حقیقی بھائی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کلمہ اَبٌ (جمع آباء) سے تعبیر فرمایا۔ قرآن مجید میں ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ، آیت ۱۳۳)

(۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۱۵۲

بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی، جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا، میرے بعد کس کی پوجا کرو گے۔ بولے، ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء وابراہیم و اسمٰعیل واسحاق کا ایک خدا، اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

یونہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آزر کو اَبْ کہا۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ......الاية (سورۃ الانعام، آیت ۷۴)

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔

یادر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا، جو مومن وموحد تھے۔(۵)

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ: نبوت ورسالت اللہ تعالیٰ کے انعامات میں ایک انعام ہے، جو اس نے بلا واسطہ ہمیں عطا فرمایا ہے اور اس کے واسطے سے رشد و ہدایت بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے سب سے بڑا انعام ہے۔ بندوں کو رشد و ہدایت انبیاء کرام علیہم السلام کے واسطے سے ہی ملتی ہے۔ اس کے بغیر بندوں تک رشد وہدایت، ایمان، عرفان وایقان پہنچنا ممکن نہیں۔(۶)

پس منظر:

قید خانہ میں بادشاہ مصر کے دو مقرب خادم، مُنصَرِم باورچی خانہ اور مُنصَرِم آبدارخانہ (باورچی اور ساقی) حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید ہو گئے۔ ان کے خلاف بادشاہ کے کھانے میں زہر ملانے کا جرم ثابت ہو چکا تھا۔

(۵) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص۴۷۸

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعه مکتبه آیة العظمی، قم، ایران، ج۴ ص۵۳۸

(۶) ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ ص۳۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص۲۶۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۲ ص۲۴۲

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعه مکتبه آیة العظمی، قم، ایران، ج۴ ص۵۳۹

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ) مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ ص۳۶

جیل پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے علم وفضل کی شہرت ہوگئی۔ حسنِ یوسف سے قید خانہ کے درد یوار روشن ہو گئے۔ جیل کا اندرونی اور بیرونی حصہ چالیس چالیس ہاتھ آپ کی برکت سے پاک بنادیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام تمام قیدیوں کے ساتھ احسان فرمانے لگے۔ اگر کوئی قیدی بیمار ہو جاتا تو آپ اس کی عیادت ونگہداشت کرتے۔ اگر کسی قیدی کی جگہ تنگ ہو جاتی تو آپ اس کو کشادہ جگہ دے دیتے۔ اگر کسی کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ شے فراہم کردیتے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ آپ عبادت میں انتہائی کوشش فرماتے۔ راتوں کو نماز میں اور دن کو روزہ میں گذار دیتے۔ جب آپ جیل میں پہنچے تو دیکھا کہ قیدی غمگین ہیں، مصیبت میں مبتلا ہیں، ان کا سہارا ٹوٹ چکا ہے۔ (مطلق العنان بادشاہوں کی قید کا یہی حال ہوتا ہے) آپ ان کو تسلی دینے لگے۔ فرمایا۔

''لوگو! پریشان نہ ہو، صبر کرو، اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔''

پرانے قیدیوں نے نوجوان قیدی (حضرت یوسف علیہ السلام) کی ہمت افزا گفتگو اور ہمدردانہ رویہ کو دیکھ کر کہا۔

''اللہ تجھے برکت دے۔ تیرا چہرہ کیسا حسین ہے۔ تیرا اخلاق کتنا اعلیٰ ہے۔ تیری باتیں کتنی پیاری ہیں۔ تیرے ساتھ رہنے سے ہمیں برکت حاصل ہوگی۔''

جیل کے نگران نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اعلیٰ روحانی مقام کی ادنیٰ جھلک دیکھ کر کہا۔

''نوجوان! اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں تمہیں آزاد کر دیتا۔ پھر بھی میں تیرا حق مصاحبت اچھی طرح ادا کرتا رہوں گا۔ تیرے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ جیل کی جس کوٹھری میں رہنا پسند کرو وہیں رہ سکتے ہو۔''

اسی دوران بادشاہ کے دونوں مقرب مذکورہ بالا قیدی آپ کا امتحان لینے کی غرض سے آئے۔ انہوں نے آپ سے کہا۔ ہم دونوں کو خواب آئی ہے، اس کی تعبیر بتا دیجئے اور پھر دونوں نے اپنی اپنی خواب بیان کردی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں فوری طور پر تعبیر دینا مناسب نہ جانا۔ کیونکہ ایک کی تعبیر تکلیف دہ تھی۔ اس پر بڑی مصیبت آنے والی تھی۔ اس لئے آپ نے تعبیر کی طرف توجہ نہ دی۔ بلکہ بعض دوسرے اہم امور کی طرف توجہ فرمائی۔ ان کے یقین کو

پختہ کرنے کے لئے آپ نے اپنے چند معجزات اور اپنی اعلیٰ صفات کا ذکر کیا۔ یہ اس لئے تھا کہ آپ انہیں جو ہدایت دینا چاہتے تھے، اس صداقت پر وہ یقین کر لیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے جانشینوں کی دعوت وارشاد کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دعوت سے پہلے ان کو اپنی صداقت کا یقین دلاتے ہیں۔ ثبوتِ یقین کے لئے وہ کئی ذرائع استعمال میں لاتے ہیں۔ کبھی اپنا اعلیٰ کردار پیش کرتے ہیں۔ کبھی کسی معجزہ کا اظہار کرتے ہیں (اور انبیاء کے جانشین اپنی کرامت کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی اپنا علمی مقام واضح کرتے ہیں) اور اس کے علاوہ دیگر امور بجا لاتے ہیں۔ جب قوم اور مخاطبین کو اُن کی صداقت کا یقین ہو جاتا ہے، پھر وہ دعوتِ ایمان، تبلیغِ رشد و ہدایت اور تعلیمِ امورِ شریعت فرماتے ہیں۔ حضور امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ نے دعوتِ توحید ورسالت سے پہلے اپنا چالیس سالہ امانت وصداقت کا کردار قوم کے سامنے دہرایا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر اور دعوتِ توحید ورسالت سے پہلے اپنے

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۱۸۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۳۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۲۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۴۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۲۵۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۱۴۸، ومابعد

چند معجزات بیان فرمائے۔ انہیں بتایا کہ تمہارے گھر سے آنے والے کھانے کی مقدار، رنگ، نوعیت، قسم، وقت اور دیگر کیفیات یہ ہوں گی۔ اسی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تھا۔

اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆

(سورہ آل عمران، آیت ۴۹)

میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی مورت بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے، اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو، اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اسی طرح کوئی عالم اجنبی ماحول میں اپنا علمی مقام اس لئے بیان کرے تا کہ اس کی ہدایت پر یقین ہو جائے تو یہ جائز اور طریق انبیاء کے موافق ہے۔ اور یہی وہ اسلوب ہے جسے رب کریم نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ......الآیة (سورۃ النحل، آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔ (۸)

﴿۲﴾ اگر کسی جگہ کے لوگ کسی عالم یا عارف باللہ کے مرتبے سے ناواقف ہوں اور وہ عارف یا عالم اپنی دعوت پھیلانا

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۴ ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۹ ص ۱۵۲

چاہے تو اگر وہ اپنے اوصاف، مدارجِ علمیہ اور مقاماتِ روحانیہ کسی قدر بیان کر دے تاکہ لوگوں میں اس کی وقعت واضح ہو جائے تو یہ جائز ہے۔ اس تدبیر سے لوگوں کو اس کے علم و عرفان سے فائدہ اندوز ہونے کا موقع مل جائے گا۔ یہ بات خودستائی کے ذیل میں نہیں آتی۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ تحدیث نعمت کا حکم تو حکمِ الٰہی ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (سورۃ الضحٰی، آیت ۱۱)

اور رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا تعارف خاندان نبوت کا عظیم فرد ہونے کے حوالہ سے کروایا۔

جن اولیاء نے اپنے مراتب قرب اور مدارجِ فوز کا کسی قدر ذکر کیا ہے اس میں یہی حکمت کارفرما ہے۔ مثلاً غوثِ اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا ارشاد مبارک۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کا فرمان واجب الاذعان

''اللہ تعالیٰ نے قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت دی ہے۔''

اور اسی طرح دیگر سلاسلِ طریقت کے مقتدایانِ کرام کے فرمان موجود ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے امور پر طعن کا باعث جہالت یا حسد ہوتا ہے۔(۹)

---

(۹) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۳

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۲۰

﴿۳﴾ سچا دین اور صراط مستقیم وہی ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین کا طریقہ ہے۔ جو طریقہ اس کے علاوہ ہے وہ صراط مستقیم اور سچا دین نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دین کا تعارف یوں فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا دین ہے۔ میں اسی دین کی اتباع کرتا ہوں۔ مومن کے لئے انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء کے دین کی اتباع لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ سچے دین پر چلنے والوں پر لازم ہے کہ وہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور خداداد علوم غیبیہ پر ایمان رکھیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قوم کے سامنے سچے دین کی علامت نبی کا علم غیب بتائی۔ قوم سے فرمایا کہ جن امور کا تمہیں علم نہیں میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم و اذن سے تمہیں وہ بتاتا ہوں۔ میں کاہن یا نجومی نہیں کہ میری خبروں کی بنیاد کہانت یا علم نجوم ہو۔

انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر جابجا موجود ہے۔ (۱۱)

(بقیہ ۹) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ الدرالمنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۴ ص ۵۳۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۵۲

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۸۷۴

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۳۸

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۴۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۲۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

﴿۵﴾ جب کوئی جاہل کسی عالم سے رجوع کرے تو عالم و مفتی کے لئے لازم ہے کہ پہلے اسے اچھی تدبیر سے اہم امور کی طرف توجہ دلائے۔ پھر اس کے استفتاء کا جواب دے۔ دنیوی امور پر دین کی دعوت اور رشد و ہدایت کو ترجیح دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر پوچھنے والوں کو تعبیر سے پہلے حق کی طرف دعوت دی۔ (۱۲)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اتباع میں اولیاء اور علماء فیضان کا واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا واجب الوجود اور بندے درجہ امکان میں ہیں۔ واجب الوجود اور امکان میں کوئی مناسبت نہیں۔ واجب الوجود نے ہدایت بندوں تک انبیاء مرسلین کے ذریعے پہنچائی کہ وہ درجہ برزخ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے فیض لیتے ہیں اور بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ بندوں کا اللہ تعالیٰ سے وصال ان قدسی صفات حضرات کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کا شکر گزار بننا بھی لازم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور (ہمارے واسطے سے) لوگوں پر، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (۱۳)

(بقیہ ۱۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۶۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۶
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۵۱

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۴۳
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۱۸ ص ۱۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۲۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۵

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۱۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۶۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۴ ص ۵۳۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۶

باب (۲۲۷)

﴿منصب کا طلب کرنا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۵۵)

یوسف نے کہا، مجھے زمین کے خزانوں پر کردے۔ بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

حل لغات:

خَزَائِنِ الْاَرْضِ: خَزِیْنَۃ کی جمع خَزَائِنٌ ہے۔ اور اَلْاَرْضُ سے مراد مصر کی زمین ہے۔

خزائن الارض سے مراد ہے کہ مصر کی زمین اور مملکت کے غلہ کے تمام اجناس اور تمام محصولات میرے زیر تصرف کردے۔ میں جس طرح چاہوں ان میں تصرف کردوں۔ کوئی دوسرا میرے تصرف میں حائل نہ ہو۔ فرمان میرا ہو باقی سب فرمانبردار ہوں۔ (۱)

اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ: مصر کے تمام خزانوں، اجناس اور اموال کی حفاظت کرنا جانتا ہوں اور میرے پاس رب کا عطا کردہ وہ علم ہے جس سے میں جانتا ہوں کہ ان کو کیسے سنبھالا جا سکتا ہے اور کہاں خرچ کرنا ضروری ہے۔ حساب کتاب بخوبی جانتا ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اموال کا حساب و کتاب لکھنا اور رکھنا سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے شروع فرمایا۔

(۱) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، ج۴ ص ۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج۴ ص ۵۵۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۴۹

پس منظر:

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام بادشاہِ مصر کی قید میں بے جامحبوس تھے۔ان دنوں بادشاہِ مصر نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا کہ سات فربہ گائیں کہ انہیں سات دبلی گائیں کھارہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ہیں۔بادشاہ کے اس خواب کی تعبیر سے اس کے امراء ووزراء عاجز آگئے ۔ بلکہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ پریشان خواب ہے،اس کی تعبیر کوئی نہیں۔

اسی دوران قید سے رہا ہونے والے بادشاہ کے ایک مقرب کو یاد آیا کہ قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، جوخواب کی تعبیر بتاتے ہیں۔بادشاہ نے اسے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس خواب کی تعبیر کے لئے روانہ کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر یہ دی کہ تم سات برس کھیتی کرتے رہواور ضرورت سے بچا ہوا غلہ بالیوں میں رہنے دو۔اس کے بعد سات برس قحط کے آئیں گے،ان میں تمہارا سات برس کا جمع شدہ غلہ ختم ہو جائے گا، صرف تھوڑا بچے گا۔پھر ایک برس آئے گا جس میں مینہ آئے گا،اس میں لوگ رَس نچوڑیں گے۔خواب کی یہ تعبیر جب بادشاہ نے سنی،تو بولا کہ تعبیر دینے والے کو میرے پاس لاؤ۔قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے میرے خلاف عورتوں سے الزام کی تردید کرالو،تاکہ میری عصمت سب کے سامنے آجائے۔بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا۔سب نے بیک زبان کہا کہ یوسف کا دامن ہر عیب سے پاک ہے،ہم ہی سے لغزش ہوئی، یوسف سچا اور بے گناہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت،عفت،حلم،وقار،علم اور عزت جب بادشاہ نے ملاحظہ کر لی تو آپ کو اعزاز واکرام سے قید خانہ سے لانے کا اعلیٰ انتظام کیا۔آپ کے سر پر تاج رکھا۔شاہی تلوار آپ کے زیب تن کی،اور جواہرات سے مرصع تخت آپ کے لئے بچھوایا۔تخت کے گرد ریشمی پردہ لٹکایا۔یہ تخت تیس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا (۴۵×۱۵) تھا۔اس پر دس بستر بچھے ہوئے تھے اور ساٹھ باریک پردے تھے۔پھر تاج پہن کر آپ کو برآمد ہونے کے لئے عرض کیا گیا۔آپ تاج سر پر رکھ کر برآمد ہوئے۔برف کی مانند آپ کا رنگ گورا اور چاند کی طرح چہرہ تاباں تھا۔بدن کی

صفائی کی وجہ سے چہرے کی رنگت بدن میں نمایاں تھی۔اس شان کے ساتھ آپ تخت پر جلوہ گر ہوئے کہ تمام امراء فرماں بردار ہو گئے۔بادشاہ نے درخواست کی کہ وہ اپنے خواب کی تعبیر آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہے۔آپ نے تعبیر دہرائی۔بادشاہ کہنے لگا کھیتی باڑی کا اتنا وسیع اور دقیق کام کون کرے گا۔غلہ اور اموال کا حساب کتاب اور مشکل وقت تک کے لئے اس کی حفاظت کون کرے گا۔ایسا آدمی ملنا انتہائی دشوار ہے۔ان کلمات سے درحقیقت آپ پر اعتماد کا اظہار کر رہا تھا۔اور وہ چاہتا تھا کہ یہ مشکل کام آپ انجام دیں۔

خلقِ خدا پر آنے والے مصائب کے دفیعہ،عدل وانصاف کے قائم رکھنے اور اجرائے احکام شریعت کے پیش نظر آپ نے بادشاہ سے فرمایا۔زمین کی پیداوار اور اموال کے خزانوں پر مجھے کامل دسترس دے دو۔میں ان شاء اللہ آنے والے مشکل حالات پر قابو پالوں گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ملکہ اور علم عطا فرمایا ہے۔دین اور دنیا کے مصالح کو خوب جانتا ہوں۔چنانچہ بادشاہ نے امور مملکت آپ کے سپرد کر دیئے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے علم وفضل کا اظہار اس کے سامنے کرے جو اس کی ان خوبیوں سے ناواقف ہو،تا کہ وہ اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھا سکے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہِ مصر کے سامنے اپنی امانت داری،کارگزاری اور مصالح دنیا سے واقفیت کا اظہار فرمایا۔بلکہ اگر کوئی اور وہاں ایسا نہ ہو جو اس دینی اور دنیوی امور کی انجام دہی کر سکے اور اس میں وہ کام کرنے کی اہلیت ہو تو اس کا اظہار واجب ہو جاتا ہے۔اہلیت کے اس اظہار میں مخلوقِ خدا کی ضرورت پوری کرنے کی نیت ہو۔فخر اور تکبر کی نیت سے اپنی تعریف بیان کرنا منع ہے۔ارشاد ربانی......

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ......الآیۃ (سورۃ النجم،آیت ۳۲)

تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ۔

......کا یہی محل ہے۔حضور سید عالم ﷺ نے اپنا تعارف یوں بیان فرمایا۔

اَنَاوُلْدِاٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ......الحدیث (۲)

میں اپنے رب کے ہاں تمام بنی آدم سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر بیان کرتا ہوں)

ایسا ہی ایک اور حدیث میں ہے۔

اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ......الحدیث (۳)

میں اللہ کا حبیب ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔ (بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر بیان کرتا ہوں) قیامت کے روز میں لواء الحمد (حمد کا پرچم) اٹھانے والا ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔ روزِ قیامت سب سے پہلے میں شفاعت طلب کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی، اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا۔ جنت کے دروازوں کی کنڈیاں سب سے پہلے میں کھلواؤں گا، اللہ تعالیٰ میرے لئے کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھ فقیر مومنوں کو اس میں پہلے داخل فرمائے گا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور تمام پہلوں پچھلوں میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے علوم کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

قسم بخدا! میں جانتا ہوں کہ کون سی آیت دن میں نازل ہوئی اور کون سی آیت رات میں نازل ہوئی۔ (قرآن مجید کے علوم، آیات کے شانِ نزول اور اسرار و رموز کا علم اللہ نے مجھے کثرت سے دیا ہے)

(۲) ☆ رواہ الترمذی عن انس بن مالک، ج۲ ص ۲۰۱ و رواہ الدارمی

(۳) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج۲ ص ۲۰۲

قرآن مجید کے علوم کے حامل حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے علوم کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔
اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہو تو میں اس کے پاس حاضر ہو کر اس سے وہ علم حاصل کرلوں گا۔

ضرورت کے وقت اپنی خوبیوں کا اظہار تحدیث نعمت ہے۔ اس کے جواز میں شک نہیں۔ (۴)

﴿۲﴾ اگر انسان کو اپنی ذات پر اطمینان ہو کہ وہ عدل قائم کرنے، احکام شریعت کے جاری کرنے، حق قائم کرنے اور ظلم کو مٹانے پر قادر ہے اور اس کی نیت حبِ دنیا وحبِ جاہ سے پاک ہے تو حکومت کا کوئی عہدہ اور قضا کی طلب کرنا جائز ہے۔ بلکہ اگر معلوم ہو کہ میرے سوا اس عہدہ کے لائق کوئی اور نہیں تو یہ طلب جمیل، مستحسن بلکہ واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے خزانوں، محاصل اور زمین کی پیدوار کے انتظام و انصرام کا منصب اس لئے طلب فرمایا تھا کہ اس منصب کی ذمہ داری صرف آپ ہی پوری کر سکتے تھے۔ اگر آپ اس منصب پر فائز نہ ہوتے تو مخلوقِ خدا ناقابلِ بیان مشکلات سے دوچار ہو جاتی۔ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امورِ خلافت کی ذمہ داری اسی نیت سے سنبھالی۔

(۴)
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان. ج۹ص ۱۲۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۴۵۵
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۲۴۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ص ۱۶۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۸۲
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۱۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۰
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ص ۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۲۷
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۷
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۵۰
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ص ۲۱۲، ۲۱۷

اگر عدل قائم کرنے، ظلم مٹانے، غلبۂ حق قائم کرنے اور اجرائے احکام شریعت پر قادر نہ ہو یا اس کی استعداد نہ رکھتا ہو یا حبِ جاہ یا حبِ اقتدار کی نیت ہو تو مملکت کے کسی منصب کی طلب اور اس کو مطلوبہ منصب دینا ناجائز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کے اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے۔

لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا (وَفِي رِوَايَةٍ أُوتِيتَهَا) عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا (وَفِي رِوَايَةٍ أُوتِيتَهَا) عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا (۵)

عہدہ امارت کا سوال نہ کرو اگر طلب کی بنا پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو پھر تجھے تیرے حال کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر بغیر طلب کے تجھے عہدہ امارت دیا گیا تو پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تیری اعانت کی جائے گی۔ (۶)

---

(۵) ☆ رواہ البخاری عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج ۲ ص ۹۸۰، ۱۰۵۸

☆ رواہ مسلم عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ، ج ۲ ص ۴۸، ۱۲۰

☆ رواہ النسائی عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ، ج ۲ ص ۳۰۳

☆ رواہ ابو داؤد عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج ۲ ص ۵۰

☆ رواہ الترمذی عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج ۱، ص ۱۸۴

☆ رواہ الدارمی عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج ۲ ص ۲۴۴

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۸

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۷۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۷

﴿۳﴾ کافر، فاسق یا ظالم حاکم کی طرف سے کسی منصب پر مامور ہونا جائز ہے۔ بشرطیکہ......

(ا) وہ منصب افادیتِ عامہ کا حامل ہو۔

(ب) حصول منصب جاہ طلبی کا داعیہ نہ ہو۔

(ج) منصب کے فرائض ادا کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔

(د) حاکم کی طرف سے منصب کے فرائض کی ادائیگی میں دخل اندازی کا خدشہ نہ ہو۔

ظالم اور فاسق حکمرانوں کی طرف سے ہمارے سلف صالحین نے عہدہ قضا قبول کیا ہے اور وہ خدمتِ دین، عدل وانصاف کے قیام اور اجرائے احکامِ شریعت کی غرض سے یہ منصب قبول کرتے رہے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہِ مصر کی طرف سے خزانہ کی حفاظت اور تقسیم کی ذمہ داری قبول فرمائی تھی۔ اس وقت وہ بادشاہ دین ابراہیمی پر نہ تھا۔ البتہ اگر حاکم کی طرف سے فرائض منصبی کی ادائیگی میں دخل اندازی کا خدشہ ہو یا احکامِ شریعت کے جاری کرنے کی استعداد نہ ہو یا حبِ دنیا وحبِ اقتدار ہو تو یہ منصب قبول کرنا ناجائز ہے۔ (۷)

☆☆☆☆☆

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۵۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۲۴۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۶۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۲۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۷۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ح۱۳ ص ۵

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۱۱۸

باب(۲۲۸) ﴿نظر لگنا۔ دم کرنا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ☆ (سورہ یوسف، آیت ۶۷)

اور کہا، اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا۔ میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا۔ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا، اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیے۔

حل لغات :

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ :

اَغْنٰى اِغْنَاءً، عن صلہ کے ساتھ بمعنی کافی ہونا۔

اَغْنٰى عَنْهُ وَغِنَاءَ فُلَانٍ وَمَغْنَاهُ ومُغْنَاهُ ومَغْنَاةً وَمُغْنَاةً بمعنی دور کرنا۔

عربی محاورہ ہے: هٰذَا مَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا اس کا معنی ہے، یہ تجھے کوئی نفع نہیں دے گا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۹۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۳۶۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۱۹۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۷۱

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہونے کی ہدایت یوں فرمائی کہ اے میرے بیٹو! شہر میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ کہیں تمہیں نظرِ بد نہ لگ جائے۔ اس سے بچاؤ کا حل یہ ہے کہ تم شہر کے ہر دروازے سے الگ الگ داخل ہونا۔ تمہاری حفاظت کے لئے میری یہ تدبیر ہے۔ مگر اس کے ساتھ یقین رکھو کہ تقدیر کو تدبیر نہیں ٹال سکتی، اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی مصیبت کو ٹال نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کر دیا ہے وہی ہو کر رہے گا۔ میں نے تو ایک تدبیر کی ہے۔ اس لئے کہ ممکن ہے وہ آنے والی مصیبت ٹل جائے۔ (۲)

"اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ" حُکم کا معنی ہے، کسی دوسرے پر کوئی چیز اس طرح لازم کر دینا کہ وہ اس کا خلاف نہ کرے۔

اس معنوں میں "حکم" تو بس اللہ وحدہ لاشریک لہٗ جبار و قہار ہی کا چلتا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور حقیقی معنوں میں حکم نہیں کر سکتا ہے کہ مکمل اختیار و اجبار بندوں پر صرف اسی کا ہے۔ مخلوق میں سے کسی حاکم، قاضی، ظالم و جابر کا کوئی حکم حقیقی معنوں میں حکم نہیں۔ انہیں مجازی طور پر حکم کہہ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۶۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۲۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ۲ ص ۴۳۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۴۰۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۹۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۶

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۶

عَلَیۡـہِ تَـوَکَّـلۡـتُ: کسی پر اپنے تمام امور تفویض (سپرد) کر دینا اور اسی پر بھروسہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔ وکیل بروزن فعیل بمعنی اسم مفعول استعمال ہوتا ہے اور کبھی بمعنی اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا معنی حافظ ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ......

حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ......الایة (سورہ آل عمران، آیت ۱۷۳)

......میں وکیل بمعنی حافظ ہے۔ مخلوق کا وہی مالک متولی اور خلق کی تدبیر اسی سے قائم ہے۔

تَوَکُّلُ عَلَی اللّٰهِ کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا۔ (۴)

پس منظر:

قحط پڑنے کے بعد کنعان کے لوگ مصر سے غلہ لانے کے لئے گئے۔ ان میں برادرانِ یوسف بھی تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت ملکِ مصر میں خزانہ اور اجناس کے مالک ومتصرف تھے۔ ہر آنے والے کو ضرورت کے مطابق غلہ دیتے۔ برادرانِ یوسف کو انہوں نے غلہ دیا۔ بلکہ انہوں نے اپنے ضعیف باپ اور باپ کی خدمت پر مامور بھائی بنیامین کے حصہ کا غلہ بھی دیا۔ اس وقت اونٹ کا بوجھ غلہ ایک آدمی کو دیا جاتا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ یہ بھائی دوبارہ لینے آئیں۔ اس کے لئے یہ تدبیر کی کہ خدام کو حکم دیا کہ غلہ کی قیمت، جو ان سے وصول ہوئی تھی خفیہ طور پر ان کے غلہ میں رکھ دی تاکہ گھر جاکر اس احسان کو مانیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ آئندہ جب غلہ لینے آؤ گے تو اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لانا ورنہ تمہیں غلہ نہ دوں گا۔ بیٹوں نے واپس کنعان آکر جب غلہ کی بوریاں کھولیں تو ان میں ان کی قیمت کی تھیلی موجود تھی۔ انہوں نے باپ سے اس احسان اور حسنِ سلوک کی تعریف کی اور عرض کی آئندہ

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص۱۵۶

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص۲۲۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۴۹۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۲

ہمارے بھائی بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیئے تا کہ اس کے حصہ کا غلہ بھی وصول کر سکیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس سے بہت پہلے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے کہنے پر اپنے سے جدا کر چکے تھے۔ ان کا فراق ہی ان کے لئے سوہانِ روح بنا ہوا تھا۔ اب باپ کے لئے دوسرے بیٹے بنیامین کو جدا کرنا دشوار تھا، تاہم بھائیوں کے اصرار پر باپ بنیامین کو بھائیوں کے ساتھ روانہ کرنے پر تیار ہوئے۔ لیکن اس مرتبہ انہوں نے بیٹوں کو وصیت کی کہ اب کی مرتبہ جب تم مصر میں داخل ہونا چاہو تو ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ اس میں حکمت میں یہ تھی کہ برادرانِ یوسف بڑے حسین وجمیل، سرو قامت، گل رخسار، باکمال وباجمال، صحت مند، توانا اور عالم شباب میں تھے۔ شاہِ مصر کے ہاں ان کی عزت زبانِ زدعام تھی۔ اس وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خیال ہوا کہ کہیں اجتماعی ہیئت میں داخل ہوتے دیکھ کر کسی کو نظر نہ لگ جائے۔ اس سے پہلی مرتبہ روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو یہ وصیت نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ اس وقت کوئی مصر میں ان سے واقف نہ تھا اور پھر بنیامین بھی ان کے ساتھ نہ تھا۔ اب کی مرتبہ وہ بھی ان کے ہمراہ تھا۔(۵)

---

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ص ۲۲۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۶۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۸۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۵۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج۱۸ص ۱۷۲

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۱

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،ص ۴۰۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ص ۴۳۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۳۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ،قم ،ایران، ج۴ص ۵۵۷

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ حسین وجمیل، عجیب وغریب اور تعجب انگیز شخص یا شے کو دیکھنے والی نظرِ بد بعض اوقات اس شخص یا شے کو متاثر کر دیتی ہے۔اس کی صحت واعتدال میں فرق پڑ جاتا ہے۔نظرِ بد کا لگنا برحق ہے۔سنت مصطفیٰ ﷺ اور اجماع امت اسی پر قائم ہے۔بلکہ قرآن مجید نے اس کی تائید فرمائی ہے۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے حسین وجمیل، گل رخسار، سروقد بیٹوں کو نظرِ بد سے بچانے کے ارادے سے فرمایا تھا کہ شہر مصر میں اکٹھے داخل نہ ہونا، کہ کہیں تمہیں نظر نہ لگ جائے۔نظرِ بد لگ جانے کا عقیدہ برحق ہے۔اس کا انکار بدمذہبی اور انکارِ حدیثِ صحیحہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ(۶)

نظر لگ جانا برحق ہے اور اگر کوئی شے قدر سے بڑھ سکتی ہے تو وہ نظر لگ جانا ہے۔(۷)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۱۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۵۷

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۴۵۴

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۵

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ ، ج۲ص ۸۵۴، ۸۷۹

☆ رواہ مسلم عن ابن عباس ، ج۲ص ۲۲۰

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج۲ص ۱۸۵

☆ رواہ الترمذی عن یحیٰ بن ابی کثیر، ج۲ص ۳۶

☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۷۴، ۲۹۴، ج۲ص ۲۲۲، ۲۶۹، ۴۲۰، ۴۳۹، ۴۷۸، ج۴ص ۶۷، ج۵ص ۷۰، ۳۷۹

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۲۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جار اللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۴۶۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۱۷۲

﴿۲﴾ نظر بد سے حفظِ ماتقدم کی تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر شہر میں متفرق طور پر داخل ہونے کی تدبیر سے یہی مراد تھی۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اپنے بیٹوں حضرت سیدنا اسمٰعیل اور حضرت سیدنا اسحٰق علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نظرِ بد سے حفاظت کے لئے دم فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا ومولانا سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ اپنے نواسوں سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کو نظرِ بد سے حفاظت کا دم فرمایا کرتے تھے۔ حدیث سریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ (۸)

حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نواسوں حسنین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے دم فرمایا کرتے تھے۔

(ترجمہ دعا) ''میں ان دونوں کو شیطان، حشرات الارض اور ہر نظرِ بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر آپ فرماتے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم بھی اپنے بیٹوں حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی انہی کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔ (۹)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا وحدہ لاشریک لہ ہے، وہی خالق حقیقی ہے، وہی مسبب الاسباب ہے، وہی مؤثرِ حقیقی ہے،

(بقیہ۷) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۳۷

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۷۵

(۸) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج۲ ص۳۰۳

☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج۲ ص۳۵

☆ رواہ احمد، ج۱ ص۲۲۶، ۲۷۰

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص۱۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۱

وہی صانع ہے، وہی حکیم ہے، صرف اسی کا حکم چلتا ہے، اس کے حکم کا کوئی مانع نہیں۔ نظرِ بد اسی کی مشیت سے پیدا ہوتی ہے، اس کی تقدیر اور منشا کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، آنکھ میں نظر بد کی تاثیر اسی نے پیدا کی ہوئی ہے، یہ ایسا ہی جیسا کہ افعیٰ (سانپ کی ایک قسم) کی آنکھ میں تاثیر ہے جو اس سے نظر ملاتا ہے اس کے زہر سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ نفع و نقصان کے بارے میں اسی کا فیصلہ نافذ ہے۔

وَمَاهُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ......الآیۃ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۲)

اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو، مگر خدا کے حکم سے۔

اس لئے نظر بد لگنے کی حقیقت کے ساتھ موثر حقیقی اللہ تعالیٰ پر ایمان وایقان پختہ ہونا لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ انسان مامور ہے کہ اس عالم کے اسبابِ معتبرہ کی رعایت ملحوظ خاطر رکھے، اور اس کا مامور ہے کہ جزم و یقین کرے کہ اسباب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ہی موثر ہو سکتے ہیں، اور بچاؤ کی انسانی تدابیر فیصلہ الٰہی اور تقدیر کو بدل نہیں سکتے۔ انسان اس پر بھی مامور ہے کہ مُہلک اشیاء سے پرہیز کرے اور بقدرِ امکان تحصیلِ منافع اور دفعِ ضرر میں کوشش کرے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ، اجماعِ امت اور اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے ضرر کے خدشہ کو دور کرتے ہوئے انہیں ہدایت فرمائی تھی۔ (۱۱)

﴿۵﴾ کسی بیماری، پریشانی اور ضرر سے حفاظت یا دفعیہ کے لئے قرآن مجید کی آیات، احادیثِ طیبہ میں ماثور ادعیہ یا بزرگانِ دین کے تعلیم کئے ہوئے کلمات سے ہی دم کرے۔ ایسے کلمات سے جن کا معنی کفر ہو یا ان کلمات کا

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۹۳

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۷۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۹۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۹

معنی معلوم نہ ہو، دم کرنا نا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح حضور نبی اکرم ﷺ کے حضور حاضر ہوئے، آپ کو شدید درد میں مبتلا پایا، شام کو پھر عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ بالکل صحت مند ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ جِبْرَئِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامَ اَتٰی فَرَقَّانِیْ، فَقَالَ. بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ وَّحَاسِدٍ اللّٰهُ یَشْفِیْکَ

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے۔ انہوں نے مجھے ان کلمات کے ساتھ دم کیا۔ (ترجمہ کلماتِ دم) اللہ کے نام سے میں ہر ایذا دینے والی شے، ہر نظرِ بد اور ہر حاسد سے تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

﴿۶﴾ کسی شے یا شخص کے حسن و خوبی دیکھ کر تعجب و مسرت ہوتی ہے۔ نظر اس تعجب و مسرت کی حالت میں لگتی ہے۔ بغض، حسد، عناد، عداوت وغیرہ کی حالت میں نظر نہیں لگتی۔ اس لئے نظر لگانے والا نظر کے سبب گناہگار یا فاسق نہیں ہو جاتا۔ نظر لگ جانے کے باعث جو نقصان یا ضرر ہوا اس کا اس پر کفارہ بھی نہیں۔ کیونکہ یہ ضرر اس کے ارادہ یا قصد سے نہیں ہوا۔ البتہ جادوگر کے عملِ جادو سے اگر کوئی فوت ہو گیا تو قصاص میں جادوگر کو قتل کیا جائے گا۔ (۱۲)

﴿۷﴾ دم کرنے سے بیماری، پریشانی، درد وغیرہ دور ہو سکتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کو درد کی حالت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دم فرمایا، آپ کا درد جاتا رہا۔ آپ حضرات حسنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو دم فرمایا کرتے تھے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ نظر لگانے والا اگر معین اور معلوم ہو تو اس کے اعضا دھو کر نظر والے پر انڈیلے جائیں اور اگر غیر معلوم و غیر معین ہو تو اس پر دم کیا جائے، اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کسی مقام پر نہا رہے تھے، ان کے خوبصورت جسم کو کسی نے دیکھا، اس سے آپ کو نظر لگ گئی۔ اس سے وہ بیمار

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۲۸

ہوگئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نظر لگانے والے کو حکم دیا کہ اپنے اعضا کا غسالہ اس پر بہادو۔ اس سے انہیں شفا مل گئی۔ (۱۴)

﴿۹﴾ نظر لگانے والے پر واجب ہے کہ اپنے اعضا کا غسالہ نظر والے پر ڈالے۔ اگر وہ انکار کرے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنَ فَيَتَوَضَّاء ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمُعِيْنَ(۱۵)

حضور نبی اکرم ﷺ نظر لگانے والے کو حکم فرماتے کہ وہ اعضا وضو دھوئے، پھر اس سے نظر والے کو اس سے غسل دیا جائے۔

﴿۱۰﴾ حسین وجمیل اور تعجب انگیز شے یا شخص دیکھ کر اسے برکت کی دعا دے۔ اللہ تعالیٰ اس شے اور شخص کو نظرِ بد سے محفوظ فرما دے گا۔ مثلاً یوں کہے۔

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ. يا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ(۱۶)

﴿۱۱﴾ ترتیب اسباب اور اسباب کا استعمال اللہ تعالیٰ کو موثر حقیقی جانتے ہوئے کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ (۱۷)

﴿۱۲﴾ اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل تعویز گلے میں ڈالنا جائز ہے۔ البتہ بیت الخلا اور عورت کے پاس جاتے وقت اتار دے تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ البتہ وہ تعویز اگر مستور ہو تو نہ اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۱۸)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۲۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۸

(۱۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج۲ ص۱۵۸

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۰۹۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۸

(۱۷) ☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۳

(۱۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۵

(۱۴) بندہ مومن کے لئے جائز ہے کہ آیاتِ قرانیہ، ادعیہ ماثورہ اور کلماتِ خیر سے اپنے آپ کو دم کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّانَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَاوَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا. (۱۹)

حضور سید عالم ﷺ جنوں اور نظرِ بد کے شر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب سورۃ الفلق اور سورہ الناس نازل ہوئی تو ان سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان دونوں کے سوا کو آپ نے ترک فرما دیا۔

اسی طرح جادو، نظرِ بد، حشرات الارض، تمام امراض، زخموں، چوری اور بے عزتی وغیرہ کے شر سے دعا مانگنا جائز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ، صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین اور علمائے راسخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اسی پر عمل رہا ہے۔ (۲۰)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی عن ابی سعید. ج ۲ ص ۳۵

☆ رواہ النسائی عن ابی سعید. ج ۲ ص ۳۱۷

(۲۰) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۹۲

باب(۲۲۹) ﴿کفالت، ضمانت، اجارہ﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۷۲)

بولے بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

حل لغات:

نَفْقِدُ: فَقَدَ (از باب ضَرَبَ) فَقْدًا و فِقْدَانًا و فُقْدَانًا و فُقُوْدًا کا معنی ہے، گم ہونا، شے کے وجود کے بعد عدم ہو جانا، کسی شے کا حواس سے اس طرح غائب ہو جانا کہ اس کا پتہ نہ ملتا ہو۔ (۱)

صُوَاعَ الْمَلِكِ: بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ، یہ پیالہ بہت قیمتی تھا، اس لئے قحط کے زمانہ میں اس سے غلہ بھی ناپا جاتا تھا۔ (۲)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۳۷
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۲۱
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۳۹
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۱
(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۹۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۱۹۹

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس پیمانے کے ساتھ ابھی غلہ ناپ کر قافلے والوں کو دیا وہ پیمانہ کہیں گم ہو گیا ہے۔اس پیالہ سے چونکہ بادشاہ پانی بھی پیتا ہے،اس لئے اس کا ملنا بہت اہم ہے۔

حِمْلُ اور حَمْلُ کا معنی ہے بوجھ جو اٹھایا جائے۔مگر ان میں فرق ہے۔حِمْلُ (حا کے کسرہ کے ساتھ) کا معنی ہے،وہ ظاہر بوجھ جو سر یا پیٹھ پر لادا جائے۔اور حَمْلُ (حا کے فتحہ کے ساتھ) وہ باطنی بوجھ جو کوئی مادہ اپنے پیٹ میں بچہ کی صورت میں اٹھاتی ہے۔(۳)

حِمْلُ بَعِیْرٍ سے مراد ہے،ایک اونٹ کا بار یا بوجھ جو وہ اٹھا سکتا ہے۔اونٹ کا بار اہل عرب کے نزدیک ایک معلوم مقدار ہے،جیسے وسق،صاع وغیرہ۔(۴)

اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ: زَعِیْمٌ، کَفِیْلٌ، حَمِیْلٌ، ضَمِیْنٌ اور قَبِیْلٌ یہ تمام کلمات بمعنی ضامن کے استعمال ہوتے ہیں۔جوابدہ۔(۵)

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،۱۳۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۴۷

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۱۴۵

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۲۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص۱۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ص ۲۳۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۳۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر،ج۱۶ ص ۱۸۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۳۴

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ ص ۱۷۹

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،۲۱۳

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،۲۳۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۱۲۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۵۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۷ص ۳۲۴

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کوئی گم شدہ پیالہ تلاش کر کے لائے گا اسے ایک بار شتر غلہ بطور انعام دیا جائے گا۔اور بادشاہ کی طرف سے غلہ دینے کی میں ضمانت دیتا ہوں۔یعنی وہ غلہ دینا میرے ذمہ ہے۔(۶)

پس منظر:

برادرانِ یوسف کنعان سے جب دوسری مرتبہ مصر سے غلہ لینے آئے تو حسبِ قرارداد بنیامین کو ساتھ لے آئے تھے۔ان حضرات نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خوش خبری سنائی کہ ہم آپ کی ہدایت اور خواہش کے مطابق بنیامین کو ساتھ لے آئے ہیں۔آپ نے فرمایا،تم نے بہت اچھا کیا ہے۔پھر ان سب کی آپ نے مہمانی فرمائی۔علیحدہ علیحدہ دستر خوان بچھائے اور ہر دستر خوان پر دو صاحبوں کو بٹھایا۔بنیامین اکیلے رہ گئے،وہ رو پڑے،دل میں سوچا،اگر میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہوتے تو میرے ہمراہ بیٹھتے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا،''بنیامین تم اکیلے رہ گئے ہو،آؤ میرے ہمراہ دستر خوان پر بیٹھ جاؤ،کھانا ملاحظہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا،''اگر میں تمہارے بھائی کی جگہ ہو جاؤں تو کیسا ہے۔''بنیامین نے عرض کی کہ آپ جیسا بھائی کسے میسر ہوسکتا ہے؟مگر حضرت یعقوب علیہ السلام کا نورِ نظر ہونا اور راحیل (زلیخا) کا لختِ جگر ہونا آپ کو کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔''اس پر حضرت یوسف علیہ السلام فرطِ محبت سے رو پڑے اور چپکے سے فرمایا،''میں یوسف بن یعقوب ہوں،مگر راز ظاہر نہ کرنا۔''بنیامین یہ سن کر بے خود ہو گئے اور عرض کی کہ اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا۔اس پر آپ نے فرمایا۔''تمہیں روکنے کی کوئی تدبیر نہیں،سوائے اس کے کہ کوئی ناپسندیدہ بات تمہاری طرف منسوب کی جائے۔''بنیامین نے کہا۔''کوئی مضائقہ نہیں۔''

---

(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۳ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت،لبنان، ج۳ص ۱۰۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۹ ص ۲۳۱

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۳۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۲۶

پھر جب ان بھائیوں کا سامان اور غلہ مہیا کر دیا تو غلہ ناپنے کا پیمانہ اپنے بھائی بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا (یہی پیمانہ بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ تھا)۔ پھر محافظ نے سامان سے پیمانہ طلب کیا۔ اس نے تلاش کیا مگر نہ ملا۔ وہ دوڑتا ہوا اس قافلے کی طرف گیا اور یہ کہا "اے قافلے والو! تم چور معلوم ہوتے ہو۔" وہ سمجھا کہ ابھی انہیں کو غلہ ناپ کر دیا ہے، یہی لوگ وہ قیمتی پیالہ لے گئے ہوں گے۔ پیالہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے خفیہ طور پر حسب قرارداد بنیامین کے سامان میں رکھ دیا گیا تھا۔ محافظِ سامان کو خبر نہ تھی۔ اس لئے اس نے قافلے والوں پر مجموعی طور پر چوری کا شبہ ظاہر کیا۔ کنعان کے راستے پر جانے والے اس قافلے نے مڑ کر دیکھا اور کہا۔ "تمہاری کیا شے گم ہوگئی ہے؟" انہوں نے کہا کہ بادشاہ کے پینے کا پیالہ (جس سے غلہ ناپا جاتا ہے) گم ہوگیا ہے، جو کوئی اس پیالہ کو تلاش کر کے لادے گا اسے ایک اونٹ غلہ بطور انعام دیا جائے گا اور اس کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ گم شدہ شے یا شخص کی تلاش پر انعام مقرر کرنا، انعام کا اعلان کرنا اور ملنے پر انعام ادا کرنا جائز ہے۔ آیت زیبِ عنوان سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔ (۸)

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۲۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۷۷
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۵۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷
☆ تفسیر مظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۸
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲
(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

﴿۲﴾ کفالت کے جواز اور اس کی مشروعیت قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر اجماع امت منعقد ہے۔ آیت زیب عنوان میں ''وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ'' اس پر صریح دلیل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ کفالت کرنے والا ضامن ہے۔(۹)

ایک معاملہ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کی کفالت کی۔(۱۰)

﴿۳﴾ کفالت (کفیل بنا) کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے۔ یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمے تھا، دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ مطالبہ خواہ دَین کا ہو یا عین کا یا نفس کا۔ جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب یا مکفول لہٗ کہتے ہیں اور جس پر مطالبہ ہو اس کو اصیل یا مکفول عنہ کہتے ہیں۔ جس نے ذمہ داری لی وہ کفیل یا ضامن اور جس چیز کی کفالت کی وہ مکفول بہٖ ہے۔

﴿۴﴾ کفالت یا ضمانت جن الفاظ سے لازم ہوتی ہے، وہ یہ ہیں۔ میں نے اس کی کفالت کی۔ میں نے اس کی ضمانت دی۔ میں اس کا کفیل ہوں۔ میں اس کا ضامن ہوں۔ اس کا ذمہ مجھ پر ہے۔ اس کے ذمہ جو مطالبہ ہے، وہ میں پورا کروں گا۔ وغیرہ۔(۱۱)

(بقیہ۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۶۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۳۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۵

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی امامۃ، ج۲ ص ۱۴۶

☆ ورواہ الترمذی فی البیوع وفی الوصایا

☆ ورواہ ابن ماجہ فی الصدقات

☆ ورواہ احمد، ج۵ ص ۲۶۲،۳۱۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۲

﴿۵﴾ مجہول مال کی ضمانت دینا جائز ہے۔ اس صورت میں طالب جس مال کا مطالبہ کرے گا ضامن کے ذمہ اس کا دینا لازم ہوگا۔ حضور سید عالم ﷺ نے مالِ مجہول کی ضمانت قبول فرمائی۔ آپ کی عادتِ مبارکہ (ہجرت کے ابتدائی سالوں میں) یہ تھی کہ جب کوئی جنازہ حاضر کیا جاتا تو آپ دریافت فرماتے اس کے ذمہ کوئی دین ہے۔ اگر کوئی دَین ہوتا تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہ فرماتے، بلکہ صحابہ کرام کو حکم فرماتے کہ تم اس کا جنازہ ادا کرلو۔ اگر میت کے ذمہ کوئی دَین نہ ہوتا تو آپ نماز جنازہ کی امامت فرماتے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ. هَلْ عَلَیْهِ مِنْ دَیْنٍ، قَالُوْا. لَا، فَصَلّٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی، فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ مِنْ دَیْنٍ، قَالُوْا. نَعَمْ. قَالَ. فَصَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ. قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ. عَلَیَّ دَیْنُهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَصَلّٰی عَلَیْهِ (۱۲)

نبی اکرم ﷺ کے حضور ایک میت لائی گئی تا کہ آپ اس پر نماز جنازہ ادا کریں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کی، اس کے ذمے کوئی قرض نہیں۔ اس پر آپ نے اس کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ کچھ دیر بعد ایک اور میت حاضر کی گئی۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی، ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کا جنازہ پڑھو۔ (میں جنازہ نہیں پڑھتا) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! اس کے قرضہ کا میں ذمہ دار ہوں۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

(بقیہ ۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۲۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ۱۸ ص ۱۷۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن سلمة بن الاکوع، ج ۱ ص ۳۰۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بغیر تعین دَین کے اس کی کفالت کی۔

ہجرت کے کئی سال بعد حضور سید عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی میت حاضر لائی جاتی، آپ فرماتے، میت کا ترکہ میت کے وارثوں کا ہے اور اگر میت کے ذمہ کوئی دَین ہے تو میں اس کا ضامن ہوں۔

حدیث شریف میں ہے۔

فَلَمَّافَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ﷺ قَالَ. اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْناً فَعَلَيَّ قَضَاءُ هٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول کو فتوحات سے نوازا تو (جنازہ کے موقعہ پر) آپ فرماتے، مَیں ہر مومن کے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر میت نے دَین چھوڑا تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ کرم پر ہے اور اگر ترکہ چھوڑا تو وہ وارثوں کا ہے۔

میت کے مجہول دَین کی ضمانت حضور سید الانبیاء وامام المرسلین ﷺ دیتے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ طالب یا مکفول لہٗ نے اگر اصیل یا مکفول عنہ سے مطالبہ وصول کرلیا تو کفیل مطالبہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ اگر کوئی شخص کسی کے ذمے مال کی ضمانت دیتا ہے تو قرض خواہ کے لئے جائز ہے کہ وہ جس سے چاہے اپنا قرض وصول کرے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ نفس کی کفالت یا ضمانت کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو جس کی کفالت کی یا ضمانت دی، حاضر لائے۔ جس

---

(۱۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن جابر، ج۲ ص ۱۱۹

☆ رواہ النسائی عن جابر، ج۱ ص ۲۷۹

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۳

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۳

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

طرح آج کل کچہریوں میں ہوتا ہے کہ مدعیٰ علیہ سے کفیل یا ضامن طلب کیا جاتا ہے۔ جو اس امر کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ مکفول عنہ کو مقررہ تاریخ پر حاضر لائے۔ اگر وہ اسے حاضر نہ لائے تو اسے حراست میں لیا جا سکتا ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ سلطنت کی طرف سے جو مطالبات لازم ہوتے ہیں، ان کی کفالت بھی صحیح ہے، خواہ وہ مطالبات جائز ہوں یا ناجائز۔ کیونکہ یہ مطالبہ، مطالبہ دَین سے بھی سخت ہوتا ہے، مثلاً آج کل گورنمنٹ زمین داروں سے مال لیتی ہے، تاجروں سے آمدنی کا ٹیکس لیتی ہے، اگر اس کے دینے میں تاخیر کرے فوراً حراست میں لیا جاتا ہے۔ اس کی جائیداد نیلام کر دی جاتی ہے۔ مکان کا ٹیکس، آمدنی کا ٹیکس، تجارت کا ٹیکس، کارخانہ کا ٹیکس وغیرہ ان تمام مطالبات کے ادا کرنے پر آدمی مجبور ہے۔ لہٰذا ان سب کی کفالت یا ضمانت صحیح ہے، جس پر مطالبہ ہے اگر اس کے حکم سے کفالت کی تو کفیل اس سے کفالت کی رقم وصول کر سکتا ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ کفیل کے ذمہ مکفول عنہ کو صرف ایک مرتبہ حاضر کر دینا ہے۔ ہاں اگر ایسے الفاظ سے کفالت کرے، جس سے عموم سمجھا جاتا ہو، مثلاً کہے کہ جب کبھی تو اسے طلب کرے میں سے حاضر لاؤں گا۔ یا دعویٰ کے تصفیہ تک میں اسے حاضر لاتا رہوں گا تو ایک بار حاضر لانے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۷۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۰۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص۲۳۱

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص۱۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۳۴

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۲۶

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص۲۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۳۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۰۹۵

﴿۱۱﴾ حدود اور قصاص کی کفالت نہیں ہوسکتی، کیونکہ حدود اور قصاص میں نیابت نہیں ہوسکتی۔ ہاں جس پر حد واجب ہو، اس کے نفس کی کفالت ہوسکتی ہے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ شخصی ضمانت کی صورت میں اگر مکفول عنہ فوت ہوجائے تو کفیل کے ذمہ اس کا حاضر کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ اب اس کی حاضری ناممکن ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ اجارہ (اجرت پر کام کرنا) شرعاً جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے اس کے جواز پر دلائل قائم ہیں۔ امت کا اجماع اسی پر ہے۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ کام کی اجرت مقرر کرنا جائز ہے، اور یہ ضرورت کی بنا پر ہے، اگرچہ اس میں ایک طرف مجہول ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ جو کوئی یہ کام کردے گا اسے اتنی مزدوری دی جائے گی۔ مزدوری ان عقود میں سے ہے جن کا فسخ کرنا فریقین کے لئے جائز ہے۔ مزدور کے لئے کام شروع کرنے کے بعد منسوخ کرنا جائز ہے جب کہ وہ اپنا حق ساقط کردے، اور جب مزدور کام شروع کردے تو مزدوری کرانے والے کے لئے اس کا فسخ کرنا جائز

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۲۳

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۲۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۴

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۶، ۱۰۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۹.

نہیں۔اگر وہ مزدوری کے معاہدہ کو فسخ کرنا چاہے تو اس کا حق الخدمت ادا کرے۔(۲۲)

﴿۱۵﴾ جو کوئی اس سامان کو اٹھا کر فلاں جگہ تک لے جائے، اسے اتنی اجرت ملے گی۔اگر کسی نے وہ سامان وہاں تک پہنچا دیا تو وہ اجرت کا مستحق ہے، اگر چہ اس نے کسی خاص شخص کا تعین نہ کیا ہو۔اگر چہ سامان اٹھانے والے نے زبان سے اسے قبول نہ کیا ہو۔اس کا سامان وہاں پہنچا دینا ہی اجارہ کی قبولیت ہے۔(۲۳)

﴿۱۶﴾ اگر کوئی کرایہ دار مالک کے مکان میں بطور کرایہ دار رہتا ہے۔اگر مالک اسے کہے کہ آج کے بعد تم جتنے دن اس مکان میں رہوں گے، ہر دن یا ماہ کا اتنا کرایہ ہوگا۔کرایہ دار نے زبان سے کچھ نہ کہا، مگر جتنے دن یا مہینے رہے گا، ہر دن یا ہر ماہ کا کرایہ اس کے ذمہ ہوگا۔کرایہ دار کا مکان میں ٹھہرنا ہی اس کی رضامندی تصور ہوگا۔یہ اجارہ جائز ہے۔(۲۴)

﴿۱۷﴾ مزدوری کی اجرت کی ضمانت کام کرنے سے پہلے جائز ہے۔(۲۵)

﴿۱۸﴾ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۹
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۲۵
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۰

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵

(۲۵) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

کی شریعتوں کے جو احکام بغیر کسی تردید کے منقول ہوئے ہیں، وہ ہمارے لئے واجب العمل ہیں۔ کفالت، ضمانت، اجارہ وغیرہ کے احکام زیبِ عنوان آیت میں بیان ہوئے، ان پر ہماری شریعت نے تردید نہ فرمائی، لہٰذا یہ احکام ہمارے لئے واجب العمل ہیں۔(۲۶)

☆☆☆☆☆

---

(۲۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

باب (۲۳۰) خفیہ تدبیر کے ذریعے مقصود حاصل کرنا

مستحسن وغیر مستحسن حیلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِہِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡہِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَہَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِیۡہِ ؕ کَذٰلِکَ کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ ؕ مَا کَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاہُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِکِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۷۶)

تو اوّل ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے، پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے، مگر یہ کہ خدا چاہے۔ ہم جسے چاہیں درجوں میں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

حل لغات:

فَبَدَاَ: بَدَاَ کا مصدری معنی ہے، ظاہر ہونا، شروع کرنا۔ (فا حرف عطف ہے) آیت مبارکہ میں اس کا معنی ہے، تلاشی

شروع کی۔(۱)

اَوۡعِیَتِہِمۡ:اَوۡعِیَۃٌ جمع ہے وِعَاءٌ کی(کسرہ واؤ فصیح ہے،اس کو ضمہ واؤ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے)
وِعَاءٌ کا معنی ہے،جس میں کسی شے کی حفاظت کی جائے۔مراد برتن،تھیلا،بوری،بستر بند۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ برادرانِ یوسف کے سامان کی تلاشی کے وقت سب سے پہلے بڑے بھائی کے سامان کی تلاشی لی گئی،پھر دوسرے کی،پھر تیسرے کی،علیٰ ہذا القیاس بنیامین کے سامان کے علاوہ باقی سب کے سامان کی تلاشی لی گئی،مگر گم شدہ پیانہ نہ ملا۔سب سے آخر میں بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی۔اس کے سامان سے پیانہ برآمد ہوگیا۔اگر اوّل ہی سے بنیامین کے سامان کی تلاشی لی جاتی تو اس پر تہمت کا الزام آتا۔

بنیامین کے سامان سے جب پیانہ برآمد ہوا تو برادرانِ یوسف بہت شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو لعن طعن کرنے لگے۔بنیامین نے وہ جواب دیا جو حقیقت پر مبنی بھی تھا،مگر اس کی حقیقت کی تہ کو اس کے بھائی نہ پا سکے۔فرمایا،میرے سامان میں پیانہ میں نہیں رکھا،نہ میں نے اسے چرایا ہے،بلکہ اس نے پیانہ میرے سامان میں رکھ دیا ہے جس نے پہلی مرتبہ تمہاری پونجی تمارے سامان میں رکھ دی تھی۔اس تدبیر کو آیت کے اگلے حصہ میں بیان کیا گیا ہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۹۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۳۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۱ ص۲۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۱۳۸۴
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۵۲۷
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۲ ص۱۵۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ ص۲۳۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ ص۳۳۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ ص۲۶۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازھر،ج۱۸ ص۱۸۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ ص۲۸

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ:

كِدْنَا: کَادَ یَکِیْدُ کَیْدًا (از باب ضَرَبَ، بَاعَ) سے ماضی معروف جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ کِدْ بروزن بِعْ. نَاضمیر جمع متکلم کی ہے، اس کا مرجع ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔

کَیْدٌ کا معنی ہے، مکر، سازش، حیلہ، تدبیر۔

اس فعل (اور اس طرح کے دیگر متعدد افعال مثلاً مکر، استہزاء وغیرہ) کی نسبت جب مخلوق کی طرف ہو تو مکروہ و مذموم معنی مراد ہوتے ہیں۔ یعنی سازش، مکر۔

اور جب اس فعل (اور اس طرح کے دیگر افعال) کی نسبت اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف ہو تو اس سے مراد خفیہ تدبیر ہوتی ہے۔ یعنی یہ افعال مخلوق کی طرف منسوب ہوں تو اس سے مراد فعل کی ابتدا ہوتی ہے اور اگر ذاتِ باری کی طرف منسوب ہوں تو اس سے مراد فعل کی نہایت ہوتی ہے۔ گویا یہ افعال مذموم ومکروہ معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور محبوب ومحمود معنوں میں بھی۔ (۳)

اس آیت مبارکہ میں کَیْدٌ محمود معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی ارشاد ربانی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روکنے کی جو تدبیر کی وہ ہم نے اسے بتائی تھی۔ اس کی اپنی رائے نہ تھی۔ (۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۱۳۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۴۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۴

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۴۱۱

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۹۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۹

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲

فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ : دین اس آیت میں بمعنی قانون، حکم، عملداری اور حکم ہے۔(۵)

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ: درجات جمع ہے درجہ کی۔ اس کا معنی ہے مرتبہ۔

نَرْفَعُ فعل مضارع استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔

(بقیہ۴) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۶۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۶۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۰۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۳۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۴ ص ۵۶۱

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۱

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۶۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) جسے چاہیں ہم اس کے مراتب اور درجات بلند کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے (حضرت یوسف علیہ السلام) کو علم، حکمت، نبوت، فہم، اور بادشاہی سے نوازا، کئی طرح کی عطا کی، انواعِ کرامات دیئے، ابواب العلوم سے نوازا، اپنی خواہشات پر قابو دیا، ہدایت کی توفیق دی۔ (۶)

وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ: اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔ یعنی ایک عالم سے دوسرے عالم کا علم زیادہ ہے، دوسرے سے تیسرے کا اور تیسرے سے چوتھے کا، علیٰ ہذا القیاس اس سلسلہ کی انتہا مخلوق میں سے حضور سیدِ عالم عالم ماکان وما یکون ﷺ ہیں اور موجودات میں علم کی انتہا عالم الغیب والشہادۃ علیم بذات الصدور جل وعلا پر ہے۔ مفسرین نے اس آیت میں اس علم سے مراد مخلوق کے علم والے لئے ہیں۔ یعنی یہ ایسا عام ہے جس سے بعض افراد کو خاص کر لیا ہے (مخصوص عنہ البعض)۔ حضور سیدِ عالم عالم ماکان وما یکون ﷺ کے مخلوق میں سے سب سے بڑے عالم ہونے کی بارہا شہادت ان کے خالق ومالک، طالب ومطلوب اللہ رب العزت جل وجلالہ نے دی ہے۔ کثیر آیات میں سے ایک آیت مبارکہ آپ بھی تلاوت فرمالیں۔

............وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ،وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا☆

(سورۃ النساء، آیت ۱۱۳)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ علم الٰہی تو غیر متناہی ہے۔ اس کی قطعیت میں کوئی شبہ ہی نہیں۔ (۷)

---

(۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۶۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت. ج ۴ ص ۲۶۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۰۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۰

(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۴۱

پس منظر:

برادرانِ یوسف جب دوسری مرتبہ غلہ لینے مصر میں آئے تو رقم کی تھیلی جو پہلی بار ان کے سامان میں قصداً رکھ دی گئی تھی، وہ بعینہٖ واپس لے آئے۔ اب ان کے کردار اور چال چلن سے ظاہر ہو چکا تھا کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے نہیں، انہوں نے نہ خود کسی کا مال کھایا اور نہ اپنے جانوروں کو بیگانے کھیت سے مالک کی مرضی کے بغیر کچھ کھانے دیا۔ اپنے جانوروں کے منہ پر جالی چڑھا رکھی تھی تا کہ وہ کسی کے کھیت سے بلا اجازت چارا نہ کھا سکیں۔ ان کے عمل و کردار نے ثابت کر دیا کہ وہ پیالہ کی چوری میں بے قصور ہیں۔ اس پر حضرت کے کارندوں نے آپ کے حکم سے ان سے پوچھ لیا کہ اگر تم میں سے کسی کے غلہ کی بوری سے پیانہ برآمد ہو جائے تو پھر اس کی سزا کیا ہوگی؟ برادرانِ یوسف نے کہا کہ ہمارے باپ دادا کے قانون میں چور کو غلام بنا کر رکھ لیا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں شاہِ مصر کی عملداری قانون یہ تھا کہ چور کو پکڑ کر مارا جاتا اور مالِ مسروقہ سے دوگنا مال مالک کو ادا کیا جاتا تھا۔

اس سے پہلے دسترخوان پر پہلی ملاقات میں بنیامین اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کہہ چکے تھے کہ اب میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا؛ ''تم کو معلوم ہے کہ والد ماجد میری وجہ سے کتنے غمگین ہیں اور اگر تم بھی یہاں رہ گئے تو ان کا غم اور بڑھ جائے گا۔ اور تمہیں یہاں رکھنا اس وقت ممکن نہ ہوگا جب تک میں تم کو کسی ایک برے کام سے منسوب نہ کرلوں۔ تمہاری طرف ایسی چیز منسوب نہ کردوں جو لائق شرم ہو۔ بنیامین

(بقیہ۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۸۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۳۰۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۳۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۲۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۱۸۲

نے کہا، مجھے اس کی پروانہیں، جو آپ مناسب جانیں کریں، میں بالکل آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، میں ایک خفیہ تدبیر کرتا ہوں، جس سے تمہارا یہاں روک لینا میرے لئے آسان ہو جائے گا۔ میں اپنا پیالہ تمہارے سامان میں چھپادوں گا۔ کسی اور کو اس کی خبر نہ ہوگی اور پیالہ کی چوری کا پھر اعلان کروادوں گا، تاکہ تمہاری روانگی کے بعد میرے لئے تم کو واپس لانا ممکن ہو۔'' بنیامین نے اس پر رضامندی ظاہر کردی۔ یہ تدبیر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائی تاکہ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت کے مطابق بنیامین کو روک سکیں اور باقی بھائیوں کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ اقدام وحی الٰہی کے اتباع میں تھا۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا مالک ومختار ہے، وہ اپنی مخلوق میں جیسا چاہے تصرف فرمادے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اس کا اعلان واجب الاذعان ہے کہ میرے کسی فعل یا امر پر اعتراض مخلوقات کے لئے جائز نہیں۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء، آیت ۲۳)

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔

چنانچہ سامان کی تلاشی شروع کی گئی۔ پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی لینے والے جب کسی کی بوری کھولتے تو استغفار کرتے۔ یکے بعد دیگرے سب کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ کسی کے سامان سے پیالہ نہ نکلا، نہ نکلنا تھا۔ حتی کہ آخر میں بنیامین کی بوری رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا ''میرا خیال ہے، اس نے کوئی چیز نہیں اٹھائی ہو گی، اس کی تلاشی نہ لی جائے۔'' پھر جب بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی تو پیالہ اس میں سے نکل آیا۔ اب برادرانِ یوسف کے اپنے اقرار کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

یہ حیلہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھا کہ اس میں حکمت اور مصلحت مطلوبہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس حیلہ کے اختیار کرنے میں مدح فرمائی۔ (۸)

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جو کام فی نفسہ حرام یا ممنوع نہ ہو مگر اس کا حصول کسی خفیہ تدبیر پر موقوف ہو تو اسے خفیہ تدبیر سے حاصل کرنا جائز ہے۔ جیسے ایک بھائی کا دوسرے بھائی کے پاس رہنا اس خفیہ تدبیر کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے اس خفیہ تدبیر کا ارتکاب جائز ہے۔ اس میں دلیل یہ ہے کہ صحیح امر جائز غرض پورا کرنے اور اپنے حقوق وصول کرنے کے لئے کسی خفیہ تدبیر پر عمل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے کسی شرعی حکم یا ضابطہ کی مخالفت نہ ہوتی ہو۔ عرفِ شرع میں اس خفیہ تدبیر کو "حیلہ" کہتے ہیں۔

حیلہ کے جواز پر قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی تصریحات ناطق ہیں۔ زیبِ عنوان آیت مبارکہ میں حیلہ کے جواز کی صراحت ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے دورِ ابتلا میں قسم کھائی تھی کہ میں تندرست ہوکر بیوی کو سو کوڑے ماروں گا۔ صحت یاب ہونے پر رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انہیں جھاڑو ماریں، جس میں سو تیلیاں ہوں۔ اس سے آپ کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور بیوی کو ایذا بھی نہ ہوگی۔ اس حیلہ کی تعلیم کا بیان قرآن مجید میں صراحت سے موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

(بقیہ۸)

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۶۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۳۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۶۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۴، ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۰۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۸

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۶۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۱

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ☆

(سورہ ص، آیت ۴۴)

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ بیشک ہم نے اسے صابر پایا۔ کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کو بت پرستی سے روکا۔ قوم نہ مانی۔ بلکہ آپ کے در پے آزار ہوگئی۔ ایک مرتبہ قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ کل شہر بابل سے باہر ہمارا میلہ ہے، وہاں ہمارے ساتھ چلئے اور رونق تماشا ملاحظہ کیجئے۔ ممکن ہے کہ آپ اس سیر کے بعد ہم کو بت پرستی پر ملامت نہ کریں گے۔ آپ ان کے ساتھ میلہ میں نہیں جانا چاہتے تھے۔ آپ نے ایک تدبیر اختیار فرمائی۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا، جس سے قوم سمجھی کہ آپ ستاروں سے آئندہ کی خبر معلوم کر رہے ہیں، وہ لوگ ستاروں کی تاثیر حقیقی کے قائل تھے، ان میں سے اکثر نجومی تھے، آپ کا یہ عمل ایک خفیہ تدبیر تھی، جس کے ذریعے آپ ان کے میلے میں شرکت سے اجتناب چاہتے تھے، آپ کی تدبیر سے وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ☆ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ☆ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ☆

(سورۃ الصّٰفّٰت، آیات ۸۸، ۸۹، ۹۰)

پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا۔ پھر کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں۔ تو وہ اس سے پیٹھ دے کر پھر گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس حیلہ کو مقام مدح میں بیان فرمایا ہے۔ قوم کی عدم موجودگی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں گئے۔ کلہاڑا سے بتوں کو توڑ دیا۔ صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اس کے گلے میں ڈال دیا، تاکہ قوم کے پوچھنے پر اسے بتایا جا سکے کہ یہ تمہارا بڑا معبود ہے۔ اسی نے چھوٹوں کو توڑا ہوگا۔ قوم جب میلے سے واپس آئی اور اپنے بتوں کی حالت زار کو دیکھا تو سمجھے یہ ابراہیم کی کاروائی ہوگئی۔ طیش میں آ کر آپ سے دریافت کیا۔ بتوں کے خلاف آپ کی کاروائی کو ایسے انداز میں بیان کیا جس سے وہ سمجھے کہ واقعی اس بڑے بت کی کارستانی ہے۔ آپ کے اس حیلے کو رب کریم جل وعلا نے مقام مدح میں یوں

بیان فرمایا۔

قَالُوْاءَ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰاِبْرٰهِيْمُ ☆قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء، آیات ۶۲،۶۳)

بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابرہیم! فرمایا، بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا، تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی حسین زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک مرتبہ سفر پر تھے۔ اردن سے گزرتے ہوئے آپ کو معلوم ہوا کہ اس علاقہ کا حاکم ظالم اور جابر ہے اور ہر شخص کی خوبصورت بیوی کو پکڑ کر اس سے بدکاری کرتا ہے۔ البتہ کسی کی بہن پر تعرض نہیں کرتا۔ ظالم و جابر کے کارندے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے قصد میں پڑے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی عصمت کی حفاظت کی خاطر ایک خفیہ تدبیر کی اور ظالم کے کارندوں سے فرمایا۔ یہ میری بہن ہے۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ میری دینی بہن ہے۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر صرف یہی دو مومن تھے۔ پھر آپ اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

لَا تُكَذِّبِيْنِيْ حَدِيْثِيْ فَاِنِّيْ اَخْبَرْتُهُمْ اِنَّكِ اُخْتِيْ...... الحدیث (۹)

میری بات کو مت جھٹلانا کیوں کہ میں نے انہیں تیرے بارے میں بتادیا ہے کہ یہ میری دینی بہن ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تدبیر سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عصمت محفوظ ہوگئی۔

خیبر کا خراج وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو حضور سید عالم ﷺ نے مقرر فرمایا۔ خراج میں انہوں نے عمدہ کھجوریں مدینہ منورہ روانہ کیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ خیبر میں سب کھجوریں اسی طرح کی عمدہ ہیں؟ محصلِ خراج نے عرض کیا، نہیں۔ بلکہ ہم ردی کھجوریں زیادہ دے کر تھوڑی عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ایک قسم کی اجناس کے تبادلہ میں برابری شرط ہے۔ کمی بیشی کی صورت میں سود ہوگا۔ پھر آپ نے ردی کھجوروں کے عوض عمدہ کھجوریں حاصل کرنے کا حیلہ تعلیم فرمایا، ارشاد ہوا۔

---

(۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۱ ص ۴۷۳

☆ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، للعینی، ج ۱۲ ص ۳۱، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّارِهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّارِهِمِ جَنِيْبًا(١٠)

ردی کھجوروں کو روپیوں کے بدلے فروخت کرواور (حاصل ہونے والے) روپیوں کے عوض عمدہ کھجوریں خریدلو۔

غرضیکہ صحیح غرض، اپنے حقوق حاصل کرنے اور حرام وممنوع امور سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔شریعت مطہرہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔جائز حیلہ اصولِ دین میں سے ہے۔(۱۱)

﴿۲﴾ جس حیلہ سے انسان کسی حرام کام سے بچ جائے یا کسی حلال شے کو حاصل کرے تو وہ حیلہ مستحسن ہے اور جس حیلہ کی وجہ سے انسان کسی حق کو باطل کردے یا باطل کو حیلہ سے ملمع کر کے حق ظاہر کرے وہ حیلہ حرام ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

......وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆

(سورۃالمائدۃ،آیت ۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حدیث شریف ہے۔

---

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابی سعید و ابی ھریرۃ، ج ۱ ص ۲۹۳

☆ ورواہ النسائی عن ابی سعید وابی ھریرۃ، ج ۲ ص ۲۱۹

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی سعید و ابی ھریرۃ، فی کتاب البیوع

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۲۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶۴

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲،۳۳۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۰۰

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۶۴

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ(۱۲)

امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو زکوۃ کے احکام لکھ بھیجے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔ نیز یہ بھی لکھا کہ زکوٰۃ سے بچنے کے حیلے سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے۔

مثلاً بکریوں کی زکوۃ کا کم از کم نصاب چالیس بکریاں ہیں۔ان سے اگر ایک بھی کم ہوگی تو ان پر زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔ایک شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ فرض ہونے کے وقت ان میں چند ایک کسی کو اس نیت سے ہبہ کردے کہ باقیوں پر زکوۃ نہ دینا پڑے گی۔ یہ مجتمع کو متفرق کرنے کی مثال ہے۔اسی طرح چالیس سے ایک سو انیس بکریوں تک صرف ایک بکری زکوٰۃ کی فرض ہے۔فرض کیجئے دو شخصوں کے پاس چالیس بکریاں ہیں۔دونوں پر ایک ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے، مگر دونوں نے زکوٰۃ سے بچنے کا یہ حیلہ کیا کہ دونوں نے اپنی متفرق بکریاں ایک شخص کو ہبہ کردیں۔اب اس کے پاس اسی بکریاں ہوگئیں، مگر اس پر صرف ایک بکری ہی زکوٰۃ فرض رہی۔یہ متفرق کو مجتمع کرنے کی مثال ہے۔ان مذکورہ دونوں حیلوں میں فرض کو ساقط کرنے کا حیلہ کیا گیا ہے۔یہ دونوں حیلے حرام ہیں۔(۱۳)

﴿۳﴾ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ سال پورا ہونے سے پہلے اپنے مال کو فروخت کر دے، یا کسی کو ہبہ کردے جب کہ اس کی نیت یہ نہ ہو کہ وہ ایسا کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچ جائے گا۔اس پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جب سال پورا ہو جائے اور اس کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل آجائے تو اس کے لئے بقدرِ نصاب مال میں کمی کرنا یا تصرف کرنا جائز نہیں۔ (۱۴)

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج۲ ص ۱۰۲۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۳۳۶

☆ صحیح البخاری، ج۲ ص ۱۰۲۹

(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۳۳۶

﴿۴﴾ احکامِ شرع کا تعلق ظاہر حال سے ہے۔ باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے سپرد ہے۔ شارعِ اسلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

اُمِرْتُ اَنْ اَحْكُمَ بِالظَّاهِرِ وَاللّٰهُ يَتَوَلَّى السَّرَائِرَ (۱۵)

مجھے ظاہر حال پر حکم کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔ دلوں کے حال اللہ تعالیٰ عزوجل کے سپرد ہیں۔

سنن نسائی میں امام نسائی نے ایک باب اس سلسلہ میں مخصوص کیا ہے۔

اَلْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ (ج ۲ ص ۳۰۶)

نوٹ: سورۃ التوبہ، آیت ۴۳ کے مسائل شرعیہ کے ضمن میں یہ مسئلہ تفصیل سے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۵﴾ بعض اوقات انسان کو بڑا مقصد حاصل کرنے کے لئے کچھ قربانی بھی دینا پڑتی ہے۔ بنیامین کو اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس رہنے کے لئے عارضی طور پر چوری کا الزام برداشت کرنا پڑا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور تدبیر سے ہوا۔ اس لئے بڑے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے معمولی نقصان اٹھانا جائز ہے۔ (۱۶)

﴿۶﴾ بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ علم اور علماء کی تعظیم کرے اور علماء کے لئے لازم ہے کہ وہ تواضع اختیار کریں۔ ہمہ دانی کا دعویٰ نہ کریں۔ ممکن ہے کہ ایک عالم سے دوسرا عالم، علم میں اعلیٰ وافضل ہو۔ مخلوقات میں سب سے بڑا علم والا اللہ تعالیٰ عزوجل کا محبوب رسول عالم ما کان وما یکون ﷺ ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ علم درجاتِ کمال میں سے ہے۔ برادرانِ یوسف اگرچہ علم والے تھے، مگر حضرت یوسف علیہ السلام کا علم ان سے زیادہ تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت یوسف علیہ السلام کے درجات ان سے بلند فرمائے۔

---

(۱۵) ☆ کشف الخطاء، للعجلونی، مطبوعہ دارالتراث، بیروت، ج ۱ ص ۲۲۱

☆ اسرار المرفوعہ، لعلی القاری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ص ۱۱۴

☆ الدرا لمنتشرة فی الاحادیث المشتھرة، للسیوطی، طبعۃ اولی، ص ۲۰

(۱۶) ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳

(۱۷) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۹

اس لئے بندہ مومن پر حتی الامکان علم میں کمال حاصل کرنا لازم ہے۔رب کریم جل وعلا نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

اور عرض کرو اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔(۱۸)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًانَافِعًاوَعَمَلًاصَالِحًاوَقَلْبًامُنَوَّرًاوَّرِزْقًاوَّاسِعًاوَعَمَلًامَقْبُوْلًاوَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔اٰمِیْنَ

☆☆☆☆☆

(۱۸) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۰۱

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران، ج۴ص ۵۶۱

باب (۲۳۱) ﴿غلبہ ظن کی بنیاد پر شہادت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡکُمۡ فَقُوۡلُوۡا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابۡنَکَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَہِدۡنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمۡنَا وَ مَا کُنَّا لِلۡغَیۡبِ حٰفِظِیۡنَ ☆ (سورہ یوسف، آیت ۸۱)

اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ، پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی اور ہم تو اتنی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے۔

حل لغات:

اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡکُمۡ: اپنے باپ کے پاس لوٹ کر چلے جاؤ۔ یہ کلمہ برادرانِ یوسف میں سے بڑے نے دوسروں کو اس وقت کہا جب بنیامین پر چوری کا الزام لگا اور وہ اس الزام میں غلام بنا لئے گئے۔ بھائیوں نے بڑی کوشش کی کہ بادشاہِ مصر بنیامین کی بجائے کسی اور کو غلام بنا لے اور بنیامین واپس باپ کے پاس پہنچ جائے۔ کیونکہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کے بعد بنیامین سے سب سے زیادہ محبت کرنے لگے تھے۔ اس کی جدائی کا صدمہ باپ کے لئے جان گداز تھا۔ اس لئے بڑے نے دوسروں کو کہا کہ تم جاؤ اور باپ سے پوری داستان سنا دو۔(۱)

(۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۹

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۵

اِنَّ ابۡنَکَ سَرَقَ: سَرَقَ (از باب ضَرَبَ) سَرَقًا (را کے فتحہ کے ساتھ) چوری کرنا اور سَرِق (را کے کسرہ کے ساتھ) وہ شے جو چرائی جائے۔ مال مسروق۔

معنی یہ ہے کہ اے باپ! تیرے بیٹے کے سامان سے شاہی پیالہ ہمارے سامنے برآمد ہوا۔ ہم نہیں جانتے کہ اس نے کب چرایا؟ یا کسی نے کب کے اس کے سامان میں رکھ دیا؟ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ اس پر چوری کا الزام لگا ہے۔

ایک قرات میں سَرَقَ کی بجائے سُرِقَ پڑھا گیا ہے۔ اس کا معنی بھی یہی ہے کہ اس پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے۔ (۲)

وَمَا شَهِدۡنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمۡنَا: ہم اس وقت گواہی دیتے ہیں جب ہمیں علم یقینی ہو جائے۔ مگر اب ہم صرف ظاہر واقعہ پر گواہی دے رہے ہیں۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ عزوجل کے پاس ہے کہ اس نے پیالہ خود چرایا یا کسی نے

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ، ج۲ ص ۲۵۵
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین۔تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ)۔مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ،ج۴ ص ۲۹
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۴

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۴۴
☆ تفسیرالبغوی المسمی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۳
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر۔تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۶۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۹
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۳۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہنسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۳۸
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین۔تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ)۔مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج۴ص ۲۹
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۶

اس کے سامان میں رکھ دیا ہے۔اس صورت میں "علم" بمعنی گمان غالب ہوگا۔علم کا ایسا استعمال لغتِ عرب میں موجود ہے۔

آیت کا معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ (اے باپ) کے دین میں چور کو غلام بنالیا جاتا ہے۔اس امر کی شہادت بادشاہِ مصر کے پاس ہم نے صرف اس علم کی بناپر دی ہے، جو ہمیں حاصل تھا۔(۳)

وَمَاكُنَّالِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ:اور غیب کے محافظ نہیں۔

آپ سے بنیامین کو لیتے وقت ہمیں علم نہ تھا کہ یہ چوری کرے گا۔ہم نے اس کی حفاظت کا ذمہ صرف اتنا لیا تھا جتنا ہمارے لئے ممکن تھا۔ہم سے پوشیدہ کیا کرے گا؟اس کا ہمیں علم نہیں تھا۔

آیت مبارکہ کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ شاہی پیالہ اس کے سامان سے نکلا۔ہم نے نکلتے دیکھا،ہمیں یہ علم نہیں کہ اس نے خود چرایا یا کسی نے اس کے سامان میں رکھ دیا۔ہم تو وہ بات بیان کر رہے ہیں۔جو ہمارے سامنے ہوئی۔حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔(۴)

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۴۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۶۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۶۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۴

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۳۸

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۱۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۳۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ارھر، ج۱۸ ص ۱۹۰

پس منظر:

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔اب برادران یوسف کے لئے بڑا مسئلہ یہ پیدا ہوگیا کہ بڑی منت سماجت اور وعدو پیمان سے بنیامین کو باپ سے جدا کر کے لائے تھے۔اب وہ بنیامین کے بغیر باپ کے پاس کس منہ سے جاتے۔ برادرانِ یوسف نے ایک تدبیر کی اور بادشاہِ مصر سے کہا کہ آپ بنیامین کی بجائے ہم میں سے کسی ایک کو روک لو اور اس کو واپس باپ کے پاس جانے دیجئے۔ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور پہلے ہی اپنے بیٹے یوسف کی جدائی میں غم میں مبتلا ہے۔بادشاہِ مصر نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا۔اگر ہم غیر مجرم کو مجرم کی جگہ پکڑ لیں تو ہم خود مجرم ہو جائیں گے۔اس طرف سے مایوس ہو کر برادرانِ یوسف نے مجلس مشاورت قائم کی۔ان میں سے بڑے نے دوسروں کو کہا۔تمہیں یاد ہے کہ بنیامین کو باپ سے بڑے وعدہ پیمان کر کے ساتھ لائے ہو۔اب باپ کو کیسے منہ دکھاؤ گے۔ہاں تو تم یاد کرو اس سے پہلے تم نے اپنے بھائی یوسف سے کیا سلوک کیا تھا؟ یوسف کی جدائی میں باپ غم سے نڈھال ہے۔اب تو میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، یہاں تک کے میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نازل کرے یا مجھے کوئی نیا حکم دے۔اب باقیوں کا یہاں رک جانا مناسب نہیں،اس سے باپ غم میں مزید مبتلا ہو جائے گا،اب تم باپ کے پاس جا کر بنیامین کے ذمہ چوری کے الزام کو بیان کر دو، تا کہ تمہارا دامن پاک ہو جائے اور یوسف کی طرح بنیامین پر زیادتی کا الزام تم پر عائد نہ ہو۔باپ کو بتادو کہ پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا ہے،اس کو ہم نے دیکھا ہے،اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے خود چرایا ہے یا کسی نے اس کے سامان میں رکھ دیا ہے۔(۵)

(بقیہ۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۳۸

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۸۶

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ، ج۴ ص ۶۹

(۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص ۱۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۳۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شہادت کی بنیاد علم ومشاہدہ ہے، مگر بعض معاملات میں علم یقینی کی بجائے گمان غالب پر بھی شہادت دی جا سکتی ہے۔ برادرانِ یوسف نے محض غلبہ ظن کی بنیاد پر بنیامین کے خلاف چوری کی شہادت باپ کو دی۔ انہیں بنیامین کی چوری کا علم یقینی نہ تھا۔ انہوں نے بنیامین کے سامان سے پیالہ برآمد ہوتے دیکھا، چوری کرتے نہیں دیکھا تھا۔ قرآن مجید نے ان کی غلبہ ظن کی بنیاد پر ان کی شہادت کو بیان فرما کر برقرار رکھا ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ ادائے شہادت کے لئے ضروری نہیں کہ گواہ کو واقعہ کا گواہ متعین کیا جائے۔ بلکہ گواہ کا واقعہ کے وقت حاضر ہونا ہی کافی ہے۔ مثلاً دو آدمی آپس میں حساب کر رہے تھے، ایک نے دوسرے کے لئے کسی دَین کا اقرار کیا۔ ایک تیسرا آدمی وہاں موجود تھا، دونوں نے اسے اپنے حساب کا گواہ نہیں بنایا، مگر وہ اب اس دَین کے اقرار کرنے کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔ اسی طرح مجلس نکاح کے وقت دو متعین گواہوں کے علاوہ ایک اور آدمی بھی ایجاب وقبول کے کلمات سُن رہا تھا۔ اگرچہ یہ نکاح کا متعین گواہ نہیں مگر یہ شخص اس نکاح کے انعقاد کی گواہی دے سکتا ہے۔ (۷)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۶

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۲۵۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۲۵۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۴

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۳۷

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۰۲

﴿۳﴾ اگر کوئی گواہ واقعہ بھول جائے مگر یاد دلانے پر اسے یاد آجائے تو وہ اب گواہی دے سکتا ہے۔ گویا بھولا ہوا علم اسے یاد آگیا۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہونے کے بارے میں رب کریم جل وعلا نے اس حکمت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

......فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی......الآیة (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۲)

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔

البتہ اگر یاد دلانے پر بھی اسے یاد نہ آئے تو وہ گواہی نہیں دے سکتا۔ (۸)

﴿۴﴾ ایک شخص کے ذمہ کسی کا مطالبہ ہے، وہ تنہائی میں اقرار کر لیتا ہے، مگر جب لوگوں کے سامنے دریافت کرتا ہے تو انکار کر دیتا ہے۔ صاحب حق نے یہ حیلہ کیا کہ چند لوگوں کو مکان کے اندر چھپا دیا اور اس کو بلایا اور دریافت کیا۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ یہاں کوئی نہیں ہے، اقرار کر لیا، جس کو ان لوگوں نے سن لیا، اگر دروازہ کی جھری یا سوراخ سے اس شخص کو دیکھ لیا تو اب ان کی گواہی دینا جائز ہے۔ (۹)

﴿۵﴾ دستاویز پر کسی کی گواہی لکھی ہے، اگر اس کے سامنے دستاویز پیش ہوئی اس نے پہچان لیا یہ میرے دستخط ہیں۔ اگر واقعہ اس کو یاد آگیا اگرچہ اس سے پہلے یاد نہ تھا، اب اسے گوہی دینا جائز ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اگر کوئی آدمی ایسے امر کی شہادت دے کہ اس کی عمر اور اس کے احوال اس کی شہادت کے احتمال نہیں رکھتے تو وہ شہادت رد کر دی جائے گی۔ (۱۱)

---

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۲۴۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

﴿۷﴾ اگر کسی معاملہ میں صرف وہی گواہ ہے اور اگر یہ گواہی نہ دے گا تو صاحبِ حق کا حق ضائع ہو جائے گا تو اسے شہادت لازم ہے۔(۱۲)

﴿۸﴾ غلبہ ظن کی بنا پر بعض اوقات شہادت جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے زلیخا کے الزام کے خلاف حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ☆ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ☆ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۔ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۲۶ تا ۲۸)

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی، اگر ان کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے۔ پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چرا دیکھا، بولا، بیشک یہ عورتوں کا چرتر ہے۔ بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے۔

یہ گواہ عینی شاہد نہ تھا، اس نے واقعات سے غلبہ ظن حاصل کر کے گواہی دی، وہ گواہی مقبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حکایت کر کے اس کو مقرر اور ثابت رکھا۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی دو عورتوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو کھا گیا۔ ان دونوں عورتوں نے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مقدمہ پیش کیا۔ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا کہ یہ بیٹا اس کا ہے۔ پھر دونوں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مقدمہ لے کر گئیں اور ان کو واقعہ سنا کر فیصلہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا، چھری لاؤ، میں اس بیٹے کے دو حصے کر دیتا ہوں اور ایک ایک حصہ دونوں عورتوں کو دے دیتا ہوں۔ تو چھوٹی عورت بولی۔ لَا، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى (۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۴۵

(۱۳) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ. ج ۲ ص ۷۷

نہ نہ، اللہ آپ پر رحم فرمائے (بچے کے ٹکڑے نہ کیجئے) یہ اس بڑی کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ نے فیصلہ فرمایا کہ بیٹا چھوٹی عورت کا ہے۔

بڑی عورت بچے کے دو ٹکڑے کرنے پر راضی تھی، اس کا بیٹا بھیڑیا کھا گیا تھا۔ اب وہ نہیں چاہتی تھی کہ چھوٹی کا بیٹا بھی زندہ رہے، لیکن چھوٹی عورت جس کا واقعہ میں یہ بیٹا تھا، وہ اتنے پر راضی ہوگئی کہ بیٹا زندہ رہے، اگرچہ کسی اور کے پاس رہے۔ اس واقعہ میں گمان غالب کے مطابق حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ہوا ہے۔ اس لئے دورِ حاضر میں بعض مقدمات میں گمانِ غالب کے مطابق ہی شہادت اور فیصلہ ہوتا ہے اور یہ جائز ہے۔ مثلاً......

(ا) آلہ قتل پر لگا ہوا خون اور مقتول کا خون اگر ایک ہی ثابت ہو جائے اور لیبارٹری ٹیسٹ اس کی تصدیق کر دے تو آلہ قتل جس سے برآمد ہوگا وہی قاتل ٹھہرے گا۔ اگرچہ قتل کا عینی شاہد کوئی نہ ہو۔ غلبہ ظن کی بنا پر اسے قاتل کہا جائے گا۔

(ب) ایک مرد اور ایک عورت ایک مکان میں بطور خاوند اور بیوی کے رہ رہے ہوں تو ان کو خاوند اور بیوی ہی تصور کیا جائے، اگرچہ ان کے نکاح کا گواہ موجود نہ ہو۔ ان کا بطور خاوند بیوی کے ایک ساتھ رہنے سے ان کے نکاح کا غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے۔ اب ان کے نکاح کی گواہی دی جا سکتی ہے۔

(ج) ایک شخص فلاں کی ولدیت کے ساتھ مشہور ہے، اب اگرچہ اس کی ولادت فلاں کے ہاں ہونے پر کوئی گواہ نہیں مگر یہ وجہ شہرت غلبہِ ظن حاصل ہونے کا سبب ہے۔ اب اس کی فلاں سے ولدیت کی گواہی دی جا سکتی ہے۔ (۱۴)

نوٹ: شہادت کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۸۲ میں گذر چکے ہیں۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۵۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۷
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۲۹

باب (۲۳۲) ﴿مشکلات میں بندوں سے سوال کرنا﴾

﴿تجارت کے بعض احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ☆ (سورہ یوسف، آیت۸۸)

پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے، بولے، اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں، تو آپ ہمیں پورا تول دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے۔ بیشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے۔

حل لغات:

اَلْعَزِيْزُ: وہ بادشاہ جس کا حصول دشوار ہو اور کسی سے مغلوب نہ ہو سکے۔ نہ کوئی اسے عاجز کر سکے اور اس جیسا کوئی نہ ہو۔ مصر کے حاکم کا لقب ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۹۹
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۲۳
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۳۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۴ ص ۵۴

برادرانِ یوسف نے حاکم مصر کو تعظیم کی خاطر اے عزیز سے خطاب کیا۔یعنی اے شاہِ مصر! آپ ہمیشہ غالب رہے ہیں، کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔

اَلضُّرُّ : شدت، حاجت، کثرتِ عیال اور قلت طعام کی وجہ سے ہمیں اور ہمارے اہل وعیال فاقہ میں مبتلا ہیں۔(۲)

اَلْبِضَاعَةُ : تجارت کا سامان، سرمایہ، پونجی، مال کا کچھ حصہ، جس سے کچھ خریدنا مقصود ہو۔(۳)

مُزْجَاة: اَلْاِزْجَاءُ کا معنی ہے، کم کم یا آہستہ آہستہ چلانا۔

مُزْجَاةٌ: ایسی پونجی جس کو مسترد کردیا جائے۔کھوٹا سکہ، جس کا بازار میں چلن نہ ہو۔(۴)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۴۴۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۳۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص ۲۰۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص۴۷۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۰۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،۲۵۶

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،۲۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۴۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص ۳۱۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۳ ص ۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،۴۸۸

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعه مکتبه آیة العظمی،قم،ایران، ج۴ ص ۵۷۵

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲ ص ۲۰۰

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۱۱۴

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت، ۷۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۷۵۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی ،مطبوعه مصر، ج۱ ص ۷۲

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۵۰۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۲۱۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر، ج۱ ص ۱۲۱

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر، ج۱ ص ۱۶۲

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے عزیز مصر! اس وقت غلہ کی جو قیمت لائے ہیں وہ انتہائی قلیل، ردی، بیکار، کھوٹی اور بے قدر ہے۔ قحط نے ہمارا اور ہمارے گھر والوں کا حال بے حال کر دیا ہے۔ غلہ لینے کے لئے پوری قیمت تو کیا، کھرا سکہ بھی ہمارے پاس نہیں۔ نہایت بے قدر سامان لائے ہیں۔ اس بے قدر قیمت کے بدلے ہمیں پورا غلہ دیجئے۔ (۵)

وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا: اور ہم پر صدقہ کیجئے۔ صیغہ امر بطور دعا والتجا ہے۔

تَصَدَّقْ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً صدقہ کرنا، حق سے زائد دینا، مسامحت (درگذر) کرنا، معاف کر دینا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ......الآیة (سورۃ المائدۃ، آیت ۴۵)

اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا۔

آیت میں تَصَدَّقَ بمعنی معافی ہے۔

آیت......

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۰)

اور اگر قرض دار تنگی والا ہو تو اسے مہلت دو آسانی تک، اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

......میں تَصَدَّقَ بمعنی معافی اور درگذر کرنے کے ہے۔

آیت......وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا......الآیة (سورۃ النساء، آیت ۹۲)

---

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۰۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۱
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۴۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۰۰

اورخون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے گی مگر یہ کہ وہ معاف کردیں۔

......میں بمعنی معافی اورصدقہ کردینے کے ہے۔

حدیث شریف میں نمازِ قصر کو صدقہ فرمایا گیا۔(حالتِ سفرِ شرعی میں چار رکعت فرض کی بجائے دو رکعت فرض پڑھے جاتے ہیں۔اور دو رکعت معاف ہو جاتے ہیں۔)

هٰذِهٖ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَاعَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْاصَدَقَتَهٗ(٦)

نمازِ قصر صدقہ ہے۔اللہ نے (دو رکعت معاف فرما کر) تم پر صدقہ کیا ہے،اب اللہ تعالیٰ عزوجل کی معافی قبول کرو۔

آیت زیب عنوان میں تَصَدَّقَ سے مراد حق سے زیادہ دینا ہے۔(٧)

---

(٦) ☆ رواه مسلم عن يعلى بن امية، ج ا ص ٢٣١ ☆ ورواه ابو داؤد عن يعلى بن امية، ج ا ص ١٧٧

☆ ورواه الترمذى عن يعلى بن امية ، ج ٢ ص ١٢٨ ☆ ورواه النسائى فى صلوة الخوف

☆ ورواه ابن ماجه فى باب الاقامة ☆ ورواه الدارمى عن يعلى بن امية ، ج ا ص ١٧٨

☆ ورواه احمد ، ج ا ص ٢٦،٢٥ ، ج٦ ص ٢٢

(٧) ☆ المفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانى ،مطبوعه كراچى،٢٧٨

☆ المصباح المنيرفى غريب الشرح الكبيرللرافعى،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى،مطبوعه مصر،ج ا ص ١٢١

☆ المنجد از لوئيس معلوف ايسوعى'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافرخانه كراچى،١٨٢

☆ تاج العروس ازعلامه سيدمرتضى حسينى زبيدى حنفى(م١٢٠٥ھ)،مطبوعه مصر،ج٦ ص ٤٠٢

☆ احكام القرآن، ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص 'مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج٣ص١٧٨

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى' مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان.ج٣ص ١١٠٥

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان.ج٩ ص ٢٥٤

☆ الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل،ازامام جارالله زمخشرى،مطبوعه كراچى،ج٢ ص ١٧٤

☆ تفسيرالبحرالمحيط ازعلامه محمدبن يوسف الشهيرابن حيّان اندلسى (م٧٥٤ھ)مطبوعه بيروت،ج٥ص ٣٣٩

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى 'مطبوعه لاهور،ج٣ص ١٣

☆ انوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى، ازقاضى ابوالخيرعبدالله بن عمر بيضاوى ،مطبوعه يوپى،٤٠٥

☆ تفسيرجلالين ،ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى و علامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه،ج٢ص ٢٥١

☆ تفسيرصاوى ،ازعلامه احمدبن محمدصاوى مالكى (م ١٢٢٣ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه'مكه مكرمه،ج٢ ص ٢٥٦

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه امام اسمعيل حقى البروسى(م١١٢٧ھ)مطبوعه مكتبه عثمانيه،كوئته،ج٤ص ٣١١

☆ تفسيرمظهرى ،ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى(م ١٢٢٥ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلى،ج٦ ص ٢٠١

پس منظر:

حکم الٰہی کے مطابق حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حیلہ سے بنیامین مصر میں رہ گئے۔ باقی بھائیوں نے کنعان جا کر صورتِ حال عرض کر دی اور صفائی پیش کرتے ہوئے گویا ہوئے کہ آپ کسی کو مصر بھیج کر اس قافلے سے پوچھ لیجئے۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں، وہی حقیقت ہے۔ باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔

''تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا، تو صبر اچھا ہے، قریب ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو مجھ سے لا ملائے''۔

''میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔''

''اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ، اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔''

اب برادرانِ یوسف تیسری مرتبہ مصر پہنچے۔ اس سفر میں ان کے دو مقصد تھے، باپ کے حکم مطابق یوسف کی تلاش اور غلہ کا حصول۔ چنانچہ مصر پہنچ کر عزیزِ مصر سے درخوات کی کہ

''اے قادر و مقتدر غالب و عزت والے حاکم! ہم اور ہمارے خاندان والے قحط سے تکلیف میں مبتلا ہیں، ہمیں غلہ دیجئے۔ لیکن اس مرتبہ غلہ خریدنے کے لئے ہمارے پاس قابل قدر رقم نہیں۔ بلکہ ہم فاقوں کے مارے غلہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ہمارے پاس جو پونجی ہے وہ بے قدر ہے لیکن ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں پورا ناپ دیں۔ جیسا پوری قیمت ادا کرنے والوں کو آپ دیتے ہیں۔ اور اس سے پہلے آپ نے ہمیں پورا غلہ دیا ہے۔ بلکہ ہمارے حق سے کچھ زیادہ ہی دے دیجئے۔''

اس سے وہ دو مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے، عزیزِ مصر نے اگر رحم کرتے ہوئے غلہ دے دیا تو ہم سمجھیں گے تلاش یوسف کی درخواست پیش کرنا بھی فائدہ مند ہوگا۔

چنانچہ آئندہ کے واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ صاحبِ عزت کی تعظیم کرتے ہوئے اس کو عزت کے کلمات سے خطاب کرنا جائز ہے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر کو "عزیز" کے خطاب سے مخاطب کیا۔ جس کا مفہوم یہ ہے غالب وعزت والا حاکم، وہ حاکم جس کا حصول مشکل ہو۔ قرآن مجید میں عزت والوں کو عزت سے مخاطب کیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کتنے پیارے انداز میں خطاب کیا گیا۔

یُوْسُفُ اَیُّهَاالصِّدِّیْقُ......الآیۃ (سورہ یوسف، آیت ۴۶)

اے یوسف! اے صِدّیق!

طالب ومطلوب، حبیب ومحبّ رسول اکرم ﷺ کو ان کے رب نے بڑے ہی پیارے اور عزت والے کلمات سے خطاب فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَاالْمُزَّمِّلُ ☆ اے جھرمٹ والے! (سورۃ المزمل آیت ۱)

یٰۤاَیُّهَاالْمُدَّثِّرُ ☆ اے بالا پوش اوڑھنے والے! (سورۃ المدثر، آیت ۱)

بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ حفظِ مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے عزت والوں کو عزت کے القاب سے یاد کرے۔ (۹)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۲۰۱

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۶

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۴۵

(۹) ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۴۵

﴿۲﴾ بھوک، پیاس، پریشانی، غم، خوف وغیرہ کے وقت اس کے سامنے اپنی تکلیف بیان کرنا، جس سے نفع کی امید ہو، جائز ہے۔ بلکہ بھوک وغیرہ سے اگر جان جانے کا اندیشہ ہو تو تکلیف بیان کرنا واجب ہے۔

ایسا ہی مریض کو طبیب، حکیم، ڈاکٹر کے سامنے اپنی جسمانی تکلیف بیان کرنے کی اجازت ہے۔

یہ اس وقت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی جناب میں شکوہ نہ کیا جائے۔ اپنی تکلیف بیان کرنا توکل کے منافی نہیں۔ بندوں سے سوال کرنا اوران سے اپنی حاجات طلب کرنا جائز ہے، جب کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماذون جانے۔(۱۰)

﴿۲﴾ خوردنی اجناس کی خرید وفروخت تول کر اور ناپ کر، دونوں طرح سے جائز ہے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر سے پورے ناپ کا غلہ لینے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان فرما کر برقرار رکھا ہے۔(۱۱)

﴿۳﴾ اجناس کی خرید وفروخت ہم جنس سے برابر مقدار میں جائز ہے۔ جنس ایک ہو تو خرید وفروخت میں تفاضل (زیادہ لینا دینا) جائز نہیں۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی جائز ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ ہر مالک کو اختیار ہے کہ وہ اپنی شے کو مناسب قیمت پر ایک کو فروخت کرے۔ اور وہی شے دوسرے کے ہاتھ کم قیمت پر فروخت کرے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر سے بے قدر پونجی کے عوض پوری قیمت کا غلہ لینے کی درخواست کی تھی۔(۱۳)

﴿۵﴾ ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے۔ قرآن مجید اوراحادیثِ صحیحہ کثیرہ میں اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: سورہ انعام آیت نمبر ۱۵۲، سورہ ہود، آیت نمبر ۸۵ میں یہ مسئلہ گذر چکا ہے اور ان شاء اللہ العزیز آئندہ بھی اس کی تفصیل اپنے موقعہ پر آئے گی۔(۱۴)

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۵۲

(۱۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

﴿٦﴾ ناپ اوروزن کرنے کی اجرت فروخت کرنے والے کے ذمے ہے۔ کیونکہ اپنی ملک سے جدا اور ممتاز کرنا اسی کے ذمہ ہے اور یہ ناپ اور تول کے بغیر ممکن نہیں۔ البتہ اگر پورا ڈھیر یا مکمل شے فروخت کر رہا ہو تو ناپ تول کی ضرورت نہیں۔ (١٥)

﴿٧﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولادوں پر صدقات واجبہ لینا جائز نہیں۔ البتہ صدقاتِ نافلہ لے سکتے ہیں۔ لہٰذا ساداتِ کرام کثرھم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ، صدقہ فطر اور عشر کے مصارف نہیں۔ (١٦)

﴿٨﴾ مشکلات میں صبر کرنا احسن ہے اور سوال کرنے سے بچنا بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سے مشکلات دور کرنے کا سوال بہترین کلام ہے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غموں کا حال اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ......الآية (سورہ یوسف، آیت ٨٦)

کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

---

(١٥) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج٣ص١٧٧
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج٩ ص ٢٥٤
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج١٣ ص ٢٢
☆ الدرالمنثور ،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ٩١١ھ)،مطبوعه مکتبه آیة العظمی،قم،ایران، ج٤ص ٥٧٦

(١٦) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج٣ص ١١٠٦
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج٩ ص ٢٥٤
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعه کراچی، ج٢ ص ٤٧١
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م٧٥٤ھ)مطبوعه بیروت، ج٥ص ٣٤٠
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج١٨ ص ٢٠٢
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ٤٠٥
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت، ج٤ص ٢٧٨
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج٣ص ٤٢
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م١١٢٧ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج٤ص ٣١١
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج١٣ ص ٤٦
☆ الدرالمنثور ،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ٩١١ھ)،مطبوعه مکتبه آیة العظمی،قم،ایران، ج٤ص ٥٧٧
☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ١١٣٥ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ٤٨٨

باب (۲۳۳) ﴿ملاقات کے آداب و انداز﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ ۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۱۰۰)

اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا، اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا، بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں کے درمیان ناچاقی کرادی تھی، بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے۔ بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

وَرَفَعَ: اوپر چڑھایا، بلند کیا، بلندی پر بٹھایا۔(۱)

اَبَوَیْہِ :اپنے ماں باپ کو۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا، آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی خالہ سے نکاح کر لیا تھا۔خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے۔اور پھر وہ آپ کی سوتیلی ماں بھی تھی۔جس طرح عرف میں چچا کو باپ کہا جاتا ہے، اسی طرح خالہ کو ماں کہہ لیتے ہیں۔(۲)

اَلْعَرْشِ : تخت، بادشاہ کی نشست گاہ۔(۳)

---

(۱) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۳۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۴۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۳ ص ۵۸

(۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۴۹۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص ۲۱۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۳۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۵۰

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی ،قم ،ایران، ج۴ ص ۵۱۱

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ ص ۸۱

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۲۰۹

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۳۴۹

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۴۹۱

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل ،ازامام ابو محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۴۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۳ ،۵۸

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۲۱۰

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ مصر میں داخلہ پر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والدین کا اعزاز کرتے ہوئے اپنے شاہی تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا۔

وَخَرُّوْالَهٗ سُجَّدًا: خَرَّ(از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) خَرًّاوَخُرُوْرًا کا معنی ہے بلندی سے پستی میں گرنا، سجدہ کرنا، ایسا گرنا کہ گرنے کی آواز آئے۔

خَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا۔ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑا۔ (۴)

سَجَدَ(از باب نَصَرَ) سُجُوْدًا، عاجزی وخاکساری سے جھکنا، عبادت میں پیشانی وناک زمین پر رکھنا۔ (۵)

لَـهٗ ضمیر کا مرجع حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ والدین اور بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سجدہ میں گرے۔ یہ سجدہ تحیت کا تھا، عبادت کا نہ تھا اور امرِ الٰہی کے موافق تھا، اس کی حکمتیں مولاعزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کو امرِ الٰہی کے مطابق ذبح کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اس کی حکمتیں بھی اللہ تعالٰی ہی بہتر جانتا ہے۔ (۶)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۳۱۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ، مطبوعہ کراچی، ۱۴۴
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۸۱
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ، مطبوعہ بیروت، ۱۵۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۷۲

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۵۴۲
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ، مطبوعہ کراچی، ۲۲۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۱

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۴، ۲۶۵
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۵۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۹۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۸

وَجَاءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ: اَلْبَدْوِ، اَلْبَادِيَةُ، اَلْبَدَاوَةُ، بمعنی صحرا، جنگل، صحرائی میدان، نسبت کے لئے بَدَوِیٌّ، بِدْوِیٌّ ہے۔(۷)

آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا انعام ہے کہ آپ کو اور آپ کے خاندان والوں کو دیہات، صحرا سے نکال کر اس شہرِ مصر میں میرے پاس لے آیا۔ اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہائش دیہات اور صحرائی میدان میں تھی۔(۸)

مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ: نَزَغَ (از باب فَتَحَ و ضَرَبَ) نَزْغًا، کا معنی ہے، اختلاف ڈالنا، ایک دوسرے کے خلاف اکسانا، ایڑی سے گھوڑے کو ابھارنا، فساد ڈالوانا۔(۹)

(بقیہ ۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۵۸

☆ الدر المنثور ، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی ، قم، ایران، ج۴ ص ۵۸۸

☆ تفسیر مظہری ، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۱۰

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ، مطبوعہ کراچی، ۴۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۲۱

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۶۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۷۷

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۵۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر . تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی ، بیروت، ج۴ ص ۲۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی ، مطبوعہ یوپی، ۴۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۵۸

☆ تفسیر مظہری ، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۱۱

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۶۹

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے فساد ڈلوایا تھا، اسی وجہ سے میرے بھائیوں نے میرے خلاف بہت کاروائیاں کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل وعلا کی رحمت سے شیطان کا داؤ اور مکر زائل ہوگیا اور ہمارے درمیان سے فساد جاتا رہا۔

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ: **لَطِیْفٌ**، صفاتِ الٰہیہ میں سے ایک صفتِ مبارکہ ہے۔

لطیف وہ ذات ہے جو بندوں پر اس طرح مہربانی فرمائے کہ بندوں کو اس ذریعہ کا علم بھی نہ ہو، اور بندوں کے مصلحت کے اسباب اس طرح پیدا فرمائے کہ انہیں گمان بھی نہ ہو۔ دقیق امور کا عالم۔

لطف سے مراد اِکرام اور نرمی ہے۔

بیشک میرا پروردگار بندوں پر اس طرح اکرام ونرمی فرماتا ہے کہ بندوں کے وہم گمان سے بھی وراہوتا ہے، اور جب چاہتا ہے نرمی فرماتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ایک طویل پس منظر میں ہے۔ بھائیوں کا حسد، کنوئیں میں ڈالنا، کنوئیں سے نکل کر غلامی، بازارِ مصر میں فروخت کے لئے بولی لگنا، عزیزِ مصر کی بیوی کا مکر، زنانِ مصر کا مکر، غیر معینہ مدت تک قید، قید سے رہائی، طویل عرصہ تک والد سے فراق، اور نہ جانے کیسے کیسے ابتلا، اور پھر بھائیوں کا محبت کرنا، والدین سے ملاقات، اور قید سے تختِ شاہی، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ لطیف وعلیم، خبیر وقدیر جل جلالہ کی مہربانی سے ناممکن ممکن ہوا۔ ان ابتلاؤں اور پھر انعامات کی حکمتوں سے وہی واقف ہے۔ دوسرا کیا جانے؟(۱۰)

(بقیہ۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۴۸۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ص ۱۲۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۶ ص ۳۳

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۷

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۵۱

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۱

پس منظر:

مصر میں تیسری مرتبہ حاضری کے بعد برادرانِ یوسف نے حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان لیا تو آپ نے بھائیوں سے فرمایا کہ تم کنعان واپس جاؤ اور اپنے ساتھ والدین اور دیگر افرادِ کنبہ کو بھی لاؤ۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسو سواریاں ان کے ہمراہ روانہ کیں کہ والدین اور خاندان کے افراد سوار ہو کر آسانی سے مصر آسکیں۔ اِدھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بادشاہِ مصر شاندار استقبال کے لئے شہر سے باہر نکل آئے۔ ان کے ہمراہ چار ہزار امراء تھے۔ ہر امیر کے ساتھ بے شمار لشکر تھا۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مصر کے قریب پہنچے تو آپ نے بے شمار استقبال ہجوم کو ملاحظہ فرمایا۔ آپ پیدل تھے اور یہوذا کے کندھے کا سہارا لئے چل رہے تھے۔ آپ نے حیرت سے دریافت کیا کہ کیا یہ فرعون کا لشکر ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ آپ کے محبوب بیٹے یوسف کے ہمراہی ہیں، جو آپ کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔ بعد کے واقعات کا ذکر آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سجدہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ سجدۂ عبادت، سجدۂ تعظیم، سجدۂ تحیہ (ملاقات کے وقت سجدہ کرنا)، سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو، سجدۂ شکر۔

سجدہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے ہوتا ہے۔ معبودِ حقیقی صرف وہی ذات ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو سجدہ عبادت کرنا شرک ہے۔

سجدۂ تعظیم اور سجدۂ تحیہ (ملاقات کے وقت سجدہ کرنا) پہلی امتوں میں رائج تھا۔ ہمارے نبی خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو چکا ہے۔ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے سجدۂ تعظیم اور سجدۂ

(بقیہ ۱۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۲۱۱

تحیت حرام ہے۔ارشادربانی ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ☆ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۔ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆

(سورہ آل عمران،آیات ۷۹،۸۰)

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ، اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو اور نہ تمہیں کفر کا حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لئے۔

آیت مذکورہ اس وقت نازل ہوئی جب نجران کے عیسائیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو رب بنالیں۔ یا اس کا نزول اس وقت ہوا جب بعض مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا۔(۱۱)

سجدۂ تحیت اور سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر کثیر احادیث طیبہ ہیں۔ایک حدیث میں ارشاد ہوا۔

لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا(۱۲)

(۱۱) ☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ا ص ۱۶۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ا ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ا ص ۲۶۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ا ص ۲۶۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ا ص ۳۷۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۱۴۳

(۱۲) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ، ج ا ص ۱۷۲

☆ ونحوہ رواہ ابو داؤد عن قیس بن سعد ، ج ا ص ۲۹۸

☆ ونحوہ رواہ ابن ماجۃ عن عائشۃ ، ۱۳۴

اگر میں کسی کو کسی بندے کے لئے سجدہ کا حکم کرتا تو بیوی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(مخلوقات میں سے کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے سجدۂ تحیت کے بدلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو وہ کلماتِ ملاقات عطا فرمائے جو اہلِ جنت ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت کہیں گے۔ یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جھک کر سلام کرنا بھی جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ معظم لوگوں کے لئے قیامِ تعظیمی جائز ہے۔ حدیث شریف اس کا حکم دیا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ عرش پناہ میں حاضر آئے۔ ان کی قوم کے چند افراد اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں موجود تھے۔ انہیں مخاطب ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا۔

قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ وَخَیْرِکُمْ (۱۴)

خود حضور سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ خاتونِ جنت سیدہ بتول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے قیام فرماتے اور خاتونِ جنت سیدہ بتول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سیدِ عالم نبی اکرم ﷺ کے لئے قیام فرماتیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ قَامَ اِلَیْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِیْ مَجْلِسِهَا...... الحدیث (۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۲۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۸۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۱۰

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن ابی سعید الخدری، ج۱ ص ۴۲۷ ☆ ورواہ البخاری فی عنوان الباب، ج۱ ص ۹۲۶

(۱۵) ☆ رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشۃ، ج۲ ص ۲۵۰

خاتونِ جنت بتول زہراء رضی اللہ عنہا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں حاضر ہوتیں حضور ان کے لئے قیام فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، اور انہیں اپنی نشست گاہ پر ساتھ بٹھاتے، اور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نورِ نظر لختِ جگر خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوتے تو وہ حضور کے لئے قیام فرماتیں، انہیں بوسہ دیتیں اور انہیں اپنی نشست گاہ پر بٹھاتیں۔ (۱۶)

﴿۳﴾ قیام تعظیمی نہ کرنے سے جو شخص کبیدہ خاطر ہو اور وہ یہ سمجھے کہ فلاں نے میرے لئے قیام نہ کر کے میرا حق ادا نہیں کیا تو اس کا یہ خیال تکبر کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے لئے اسلام میں سخت وعید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (۱۷)

جو اس پر خوش ہو کہ لوگ اس کے لئے قیام کریں تو اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لینا چاہئے۔ (۱۸)

﴿۴﴾ ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے۔ مصافحہ کرنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہ زائل ہوتے ہیں۔ اس کے بے شمار فضائل ہیں۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۲۶۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۷۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۵

(۱۷) ☆ رواہ احمد، ج۴ ص ۴۰۰

☆ رواہ البخاری فی الادب، ص ۹۷۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۲۱۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۵۸

حدیث شریف میں ہے۔

مَامِنْ مُسْلِمَیْنَ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَهُمَاقَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا(۱۹)

جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں، اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

نمازوں بالخصوص فجر اور عصر کے بعد نمازی حضرات کا آپس میں مصافحہ کرنا مندوب ہے۔(۲۰)

﴿۵﴾ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے احسن وافضل ہے۔مسلمان بھائیوں کے درمیان مودت ومحبت کے اضافہ کا باعث ہے۔علماء سلف وخلف کا اسی پر اجماع ہے۔حضور سیدِ عالم ﷺ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے۔حدیث شریف میں ہے۔

عَلَّمَنِی النَّبِیُّ ﷺ وَکَفِّی بَیْنَ کَفَّیْهِ التَّشَهُّدَ کَمَایُعَلِّمُنِی السُّوْرَةَمِنَ الْقُرْاٰنِ......الحدیث(۲۱)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے تشہد کی اس اہتمام کے ساتھ تعلیم دی جیسا کہ قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم فرماتے۔دراں حالیکہ میری ہتھیلی حضور کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔(اور حضور کی ہتھیلی میری دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی)(۲۲)

﴿۶﴾ معظمانِ دینی کے ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔

حضور سید عالم ﷺ اور خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا عمل ابھی گذرا۔

---

(۱۹) ☆ رواہ الائمہ احمدو ابو داؤدو الترمذی والضیاء عن البراء /بحوالہ کنز العمال، ج۹ ح ۲۵۳۴۴

(۲۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۷۷۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳ص ۳۲

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص ۹۲۶

☆ ورواہ مسلم عن عبد اللہ بن مسعود، ج۱ ص ۱۷۳

(۲۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۷۷۴

حدیث شریف میں ہے کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے چند سوال دریافت کئے۔ صحیح جواب پا کر اس نے آپ کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور مشرف باسلام ہوا۔

فَقَبَّلُوْا اَیْدِیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ نَبِیٌّ (۲۳)

سو انہوں نے آپ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا۔ پھر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور گواہی دی کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ (۲۴)

﴿۷﴾ ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا مکروہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا تُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَهُمْ بِالْاَکُفِّ وَالرُّؤُوْسِ وَالْاِشَارَةِ (۲۵)

یہود و نصاریٰ کی طرح سلام نہ کیا کرو۔ ان کا سلام ہاتھ کی ہتھیلی، سر اور اشارہ سے ہوتا ہے۔ (۲۶)

﴿۸﴾ ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے وقت معانقہ (گلے ملنا) سنت ہے۔ جبکہ خوف فتنہ نہ ہو۔ ملاقات کے وقت حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام سے معانقہ فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوَّلُ مَنْ عَانَقَ اِبْرَاهِیْمُ وَکَانَ قَبْلَ السُّجُوْدِ یَسْجُدُ هٰذَا لِهٰذَا وَهٰذَا لِهٰذَا فَجَآءَ الْاِسْلَامُ بِالْمُصَافَحَةِ (۲۷)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے سب سے پہلے معانقہ فرمایا، اس سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے تھے۔ اسلام نے مصافحہ کو رائج کیا۔

---

(۲۳) ☆ رواہ الترمذی عن صفوان بن نسال، ج۲ ص ۱۱۵

(۲۴) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۵۸

(۲۵) ☆ رواہ الدیلمی عن جابر/بحوالہ کنز العمال، ج۹ ص ۲۵۲۷۲

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۷

(۲۷) ☆ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن تمیم /بحوالہ کنز العمال، ج۹ ص ۲۵۳۵۹

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے معانقہ فرمایا۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ (۲۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، اس روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے (عائشہ صدیقہ) کے گھر میں تھے۔ حضرت زید نے آکر دروازے پر دستک دی۔ حضور سید عالم ﷺ کھڑے ہوئے، اس وقت حضور کے کندھے مبارک پر چادر نہ تھی (فرطِ مسرت سے) آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) اللہ کی قسم! میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کا کندھا ننگا نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید سے معانقہ فرمایا اور انہیں بوسہ دیا۔

حضور سید عالم ﷺ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ بتول الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور انہیں گلے لگایا۔ حدیث شریف کے کلمات یہ ہیں۔

فَجَآءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ (۲۹)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (۳۰)

﴿۹﴾ سلام کی ابتداء سنت ہے، اور اس کا جواب فرض ہے۔ (۳۱)

﴿۱۰﴾ علماء مشائخ اور معظمان دینی کا استقبال کرنا جائز، بلکہ اعزازِ دین کی خاطر ان کا استقبال واجب ہے۔ ان کے

---

(۲۸) ☆ رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشۃ، ج ۲ ص ۱۱۵

(۲۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۸۵

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۰۹

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷

استقبال کرنے سے دین کی عزت وحشمت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔اور دین کی شوکت وحشمت کے اسباب بروئے کار لانا واجب ہے۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود نبوت اور سلطنت کے اپنے والد کریم حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہر سے باہر نکل کر امراء، وزراء، کثیر لشکریوں کے ہمراہ شاندار استقبال کیا۔

مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے موقعہ پر اہلِ مدینہ نے حضور سید الکونین نبی الحرمین امام القبلتین سید الثقلین آقا و مولیٰ ﷺ کا تین روز انتظار فرمایا اور تیسرے روز قبا سے مدینہ منورہ تک (قریباً پانچ کلومیٹر) عظیم الشان جلوس کے ہمراہ ایسا استقبال کیا کہ چشمِ فلک نے ایسا پاکیزہ، باادب، باوقار استقبال نہیں دیکھا۔حضور سیدِ عالم ﷺ نے اس کو مسترد نہیں فرمایا، بلکہ اپنی رضا کا اظہار فرمایا۔(۳۲)

(۱۱) صالحین کی قبور مبارکہ کے نزدیک دفن ہونا یا دفن کرنے کی وصیت کرنا جائز بلکہ افضل ہے۔کیونکہ ان کے مزارات رحمتِ الٰہی نازل ہونے کی جگہیں ہیں، ان کا قرب رحمتِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصر میں اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وصال کے قریب وصیت فرمائی کہ میرا مدفن میرے آباء واجداد حضرت اسحٰق، حضرت ابراہیم علیہما السلام کے جوار میں بنانا، چنانچہ ان کے وصال کے بعد آپ کا تابوت ملک شام لے جایا گیا اور وہاں ان کو ان کے آبا و اجداد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔یہ حضرات مقبولانِ بارگاہ رب العزت اور مہبطِ انوارِ الٰہی ہیں۔(۳۳)

---

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۶۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۹۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۷۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۶

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص۵۹۰

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۸۱

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴ ص۲۰۹

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۶۷

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۵۱

﴿۱۲﴾ تمام مخلوق اوران کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ عزوجل ہے۔ارشادربانی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ☆ (سورۃالصّٰفّٰت، آیت ۹۶)

اوراللہ نے تمہیں پیدا کیااورتمہارے اعمال کو۔

خیروشر کا خالق وہی رب العالمین احسن الخالقین ہے۔مگر ادب کی خاطر شر کی نسبت نفسِ امارہ یا شیطان کی طرف کردیتے ہیں۔یہی اسلوبِ صالحین ہے۔اسی کی اتباع لازم ہے۔حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کی عدوات کو شیطان کی طرف منسوب کیا۔حالانکہ اس کا خالق بھی وہی ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔(۳۴)

﴿۱۳﴾ اگرکسی بھائی کا قصور معاف کردیا جائے تو پھر اس قصور کا ذکر بھی مناسب نہیں۔صالحین کا یہ سبق یاد رکھنے کے قابل ہے۔

ذِكْرُالْجَفَاءِ فِیْ وَقْتِ الصَّفَاجَفَاءٌ

دودلوں کی مصالحت اورصفائی کے بعد جرم کا ذکر کرنا خود جرم ہے۔

اسی لئے حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کے قصور معاف کردینے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم گنے تو بھائیوں کی دشمنی دوستی میں تبدیل ہوتے بیان نہ فرمائی،تاکہ بھائیوں کا دل رنجیدہ نہ ہو۔ بندۂ مومن کو اسی اسلوب کی پیروی کرنا لازم ہے۔(۳۵)

(بقیہ۳۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۴۷

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص۸۵

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶۔ص۲۱۲

(۳۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸، ۲۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۴۶

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ص۲۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل،ازامام ابو محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ص۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص۳۴۹

﴿۱۴﴾ مصائب میں مبتلا انسان کو رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مصائب و آلام کے احاطہ میں مبتلا انسان کے لئے اللہ تعالیٰ جل وعلا اپنی مشیت ورحمت سے ایسا راہ بنا دیتا ہے کہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر ابتلاء شاید ہی کسی کا ہو۔ گہرے کنوئیں میں ارادہ قتل سے بھائیوں کا گرانا، مطلق العنان بادشاہ کے حکم سے قید مسلسل وغیرہ، لیکن یہ سب ابتلاء بالآخر کافور ہوئے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب تعالیٰ کے اسمِ لطیف کا ذکر خاص طور فرمایا۔ اس لئے مصائب وآلام، بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا بندہ مومن کو رب تعالیٰ جل وعلا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔(۳۶)

فائدہ جلیلہ:

(۱) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت زلیخا کے بطن سے تین اولادیں ہوئیں۔ دو بیٹے۔ افرائیم اور منشا،

(بقیہ۳۵) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۲۹۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۴۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۲۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۶۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۸۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۱۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۴۲
(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۶۷
☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۵۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۳ص ۴۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۲۳
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۰
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۲۱۱

اور ایک بیٹی رحمت، جو حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقدِ نکاح میں آئیں۔(۳۷)

فائدہ جلیلہ :

(۲) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں طویل عرصہ گذرا۔ چالیس یا اسی برس کے بعد تعبیر پوری ہوئی۔(۳۸)

فائدہ جلیلہ:

(۳) حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ایک سو بیس برس تھی۔ سترہ برس کی عمر میں کنوئیں میں گرائے گئے باپ سے جدائی اسی برس رہی۔ باپ سے ملاقات کے تئیس برس بعد وصال فرمایا۔

(۱۲۰=۲۳+۸۰+۱۷) (۳۹)

---

(۳۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۷۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۹۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۳
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۸
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۹۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۶
☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ۲۲۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۱

(۳۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۸۴

فائدہ جلیلہ:

(۴) مقربان بارگاہِ رب العزۃ جل وعلا، انبیاء وصلحاء کی دعائیں اور قدومِ برکت لزوم دین ودنیا کی برکات کا موجب ہوتی ہیں، حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورودِ مصر کے بعد مصر کا سات سالہ قحط جاتا رہا۔ اناج، غلہ اور دیگر حوائجِ انسانیہ کی فراوانی ہوگئی۔ ہر طرف رحمت وبرکت کے آثار نمودار ہوئے۔

مکہ والوں نے حضور سید عالم ﷺ کو ایذائیں دیں۔ آپ نے ان کے لئے معاش کی تنگی کی بددعا کی۔ سات برس وہ بھی سخت قحط میں مبتلا رہے۔ بالآخر انہوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو (جب وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔) اپنا نمائندہ مقرر کر کے مدینہ منورہ حضور انور ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں دعا کی درخواست کے لئے بھیجا۔ آپ کی دعا سے مکہ معظّمہ کا قحط جاتا رہا۔ حدیث شریف کے واقعہ کا اختصار یہ ہے۔

فَدَعَا عَلَیْهِمُ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰی هَلَكُوْا فِیْهَا وَاَكَلُوا الْمَیْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَآءَهٗ اَبُوْسُفْیٰنَ فَقَالَ: یَامُحَمَّدُ جِئْتَ فَامَرَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاَنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.................. (اِلٰی اَنْ قَالَ) فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَیْثَ......الحدیث (۴۰)

حضور سید عالم ﷺ مکہ کے مشرکین کے لئے بددعا کی۔ سوانہیں قحط نے پکڑ لیا۔ اس قحط میں اکثر وہ ہلاک ہوگئے۔ انہیں مردار اور ہڈیاں کھانا پڑیں۔ یہاں تک کہ ابوسفیان مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں اور آپ کی قوم قحط سے ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ عزوجل سے ان کے لئے بارش کی دعا کیجئے۔ چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش عطا فرمائی۔ بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے محبوب ومقرب بندوں کے واسطہ سے دعا کرے، تاکہ اس کی دعا قبولیت سے جلد سرفراز ہوں۔ (۴۱)

---

(۴۰) ☆ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۳۹

(۴۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۹۱

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُوَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ آج ۲۸صفرالمظفر ۱۴۲۵ھ/ ۱۸اپریل۲۰۰۴بروزاتوار بعدنماز مغرب سورہ یوسف شریف کے احکام کی تسوید،ترتیب سے فراغت حاصل ہوئی۔

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ومحب رسول اکرم ﷺ اوردیگر انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے صدقے فقیر حقیر غفرلہ القدیر اوراس کی اولاد کونفس وشیطان کے مکر سے محفوظ رکھے۔دنیا میں آفات وبلیات کے بھنور سے عافیت عطا فرمائے اورآخرت میں صالحین کی جماعت میں شامل فرمائے۔آمین۔

نفس وشیطان زدکریمارا ہِ من

رحمتت باشد شفاعت خواہِ من

☆☆☆☆☆☆

(بقیہ ۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۷۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص۲۹۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۴ص۴۵۱

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص۸۵

باب (۲۳۴)

سورہ رعد

﴿علمِ الٰہی کے جلوے، رحم سے متعلق بعض احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ☆

(سورۃالرعدآیت۸)

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ گھٹتے اور بڑھتے ہیں اور ہر چیز اس کے پاس ایک انداز ے سے ہے۔

حل لغات:

اَللّٰهُ يَعۡلَمُ: اللہ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل کا علم غیر متناہی ہے۔ یَعۡلَمُ میں عِلۡمٌ مطلق ہے اور مطلق فردِ کامل کی طرف منصرف ہے۔ علمِ کامل بلکہ علمِ حقیقی اسی کے پاس ہے۔ ہر شے کی کیفیت اور کمیت اس کے علم سے خارج نہیں۔ (۱)

مَا تَحۡمِلُ: حَمۡلٌ کا معنی ہے، اٹھانا، برداشت کرنا، خواہ سر پر اٹھائے، کمر پر اٹھائے، یا پیٹ میں اٹھائے۔ مگر اس

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۹ ص۱۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۳۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت، ج۴ ص۳۰۸

آیت مبارکہ میں حَمْلٌ سے مراد پیٹ کا اٹھانا ہے۔یعنی ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے۔(۲)

كُلُّ اُنْثٰى: ہر مادہ، اس میں ہر جاندار کی مادہ مراد ہے۔اس میں عورت کے علاوہ حیوانات کی ہر مادہ شامل ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علمِ غیر متناہی کا ایک ذرہ یہ بھی ہے کہ اس کا علم ہر حیوانات کے ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے، اس کا علم رکھتا ہے۔ پیٹ میں مذکر ہے یا مونث، صبیح (خوبصورت) ہے یا قبیح (بدصورت)، صالح (نیک) ہے یا طالح (بدبخت)، شقی ہے یا سعید، اس کی عمر طویل ہے یا قصیر، قوی ہے یا ضعیف، یہ اللہ کا دوست ہے یا دشمن، سخی ہے یا بخیل، عالم ہے یا جاہل، عاقل ہے یا بے وقوف، کریم ہے یا لئیم، سفید ہے یا سیاہ، غرضیکہ پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال، پیٹ میں رہتے وقت اور اس سے پہلے اور پیدا ہوتے وقت اور پیٹ میں رہتے اور جو کچھ اس پر گزرا اور گزرنے والا ہے، جب تک پیٹ میں رہے گا اس اندرونی و بیرونی ایک ایک عضو، ایک ایک پردہ، جو صورت دیا گیا، جو دیا جائے گا، ہر ہر رونگٹا جو وزن، مساحت پائے گا، بچے کی لاغری، فربہی، غذا، حرکت، حفیفہ، زائدہ، انبساط، انقباض اور زیادت و قلت خون طمث، حصول فضلات و ہوا و رطوبات وغیرہ کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں، غرض ذرہ ذرہ اسے معلوم ہے۔ یہ تمام علم اس کے غیر متناہی علوم کا ایک ادنیٰ ذرہ ہے۔ ذرہ کو صحرائے بسیط سے یا قطرہ کو بحرِ محیط سے جو نسبت ہے وہ نسبت متناہی ہے مگر پیٹ کے معلومات کو اس کے غیر متناہی علوم سے وہ نسبت بھی نہیں۔ آیت کریمہ میں مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بے پایاں علوم کے بے شمار اقسام میں سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرمایا ہے۔(۳)

(۲) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۶۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۰۹

(۳) ☆ من افادات شیخنا المجدد قدس سرہ العزیز

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۹ ص ۲۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۵

وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ: غَاضَ يَغِيضُ (از باب ضَرَبَ) غَيْضًا وَمَغَاضًا اور تَغَيَّضَ و اِنْغَاضَ تینوں ابواب سے اس کا معنی ہے، پانی کم ہونا، نیچے اتر جانا، قیمت گھٹ جانا، فاسد کر دینا، اس پانی کی مانند کر دینا جس کو زمین جذب کر لے۔

اَلْغَيْضُ. غیر مکمل اسقاط شدہ بچہ۔ (۴)

اَلْاَرْحَامُ: رَحِمٌ کی جمع ہے۔ رَحْمٌ اور رِحْمٌ بھی اس میں لغات ہیں۔ (۵)

(بقیہ۳) ☆ لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۵۴

☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسير مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۵۴

☆ تفسير جلالين، ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى و علامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه، ج۲ ص۲۶۶

☆ تفسير صاوى، ازعلامه احمد بن محمد صاوى مالكى (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مكتبه فيصليه 'مكه مكرمه، ج۲ ص۲۶۶

☆ تفسير مظهرى، ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلى، ج۶ ص۲۳۰

☆ زاد المسير فى علم التفسير. تاليف الامام عبدالرحمن ابن الجوزى، مطبوعه المكتب الاسلامى، بيروت، ج۴ ص۳۰۸

☆ الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل، ازامام جارالله زمخشرى، مطبوعه كراچى، ج۲ ص۴۸۵

☆ تفسير البغوى المسمى معالم التنزيل، ازامام ابومحمد الحسين بن مسعود الفراء البغوى، مطبوعه ملتان، ج۳ ص۸

☆ تفسير روح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقى البروسى (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مكتبه عثمانيه، كوئٹه، ج۴ ص۳۴۷

☆ تفسير روح المعانى، ازعلامه ابوالفضل سيد محمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج۱۳ ص۱۰۸

☆ حاشية الجمل على الجلالين. تاليف علامه سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى، ج۴ ص۹۹

☆ انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به بيضاوى، ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوى، مطبوعه يوپى، ۴۱۰

(۴) ☆ المنجد از لوئيس معلوف ايسوعى 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافر خانه كراچى، ۸۹۲

☆ المفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانى، مطبوعه كراچى، ۳۶۸

☆ المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى، مؤلفه علامه احمد بن محمد على المقبرى الفيومى، مطبوعه مصر، ج۲ ص۵۲

☆ تاج العروس ازعلامه سيد مرتضى حسينى زبيدى حنفى (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج۵ ص۶۴

☆ احكام القرآن، ازامام ابوبكر احمد بن على رازى جصاص 'مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۳ ص۱۸۰

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۹ ص۲۸۶

☆ تفسير القرآن المعروف به تفسير ابن كثير، ازحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمر بن كثير شافعى 'مطبوعه مصر، ج۲ ص۵۰۲

☆ تفسير البحر المحيط ازعلامه محمد بن يوسف الشهير ابن حيّان اندلسى (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بيروت، ج۵ ص۳۱۹

(۵) ☆ المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى، مؤلفه علامه احمد بن محمد على المقبرى الفيومى، مطبوعه مصر، ج۱ ص۲۵۲

رِحْــــــمٌ مادہ کے پیٹ میں تھیلی نما بچہ دانی، جو اعصاب، فضلات اور عروق پر مشتمل ہوتی ہے۔ عروق کے ذریعے اس کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔(٦)

آیت کا مفہوم یہ ہے جس طرح مادہ کے پیٹ کی بچہ دانی گھٹتی اور بڑھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی حرکت کو بھی جانتا ہے۔

پس منظر:

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا علم کامل ہے۔ اس کی قدرت تام ہے۔ قضاء وقدر کے دائرہ سے کوئی شے باہر نہیں۔ وہ فرمائشی معجزات کو پیدا کرسکتا ہے، کیونکہ وہ قادرِ مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام پر ایمان نہ لانے والے کافروں کو ہدایت بھی دے سکتا ہے۔ مگر مطلوبہ معجزات کی درخواست سے طلبِ ہدایت مقصود نہیں، بلکہ محض عناد ہے اور اسی عناد کے زیرِ اثر ایسی فرمائشیں کی جاتی ہیں، اس لئے ان فرمائشوں کو پورا نہیں کرتا۔ اور چونکہ ان کے کافر رہنے کا علمِ ازلی اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، اس لئے ان کو ہدایت یاب ہونیکی توفیق بھی نہیں دیتا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کے فرمائشی معجزے پورے نہیں کرتا، لہٰذا اس کا علم وقدرت ناقص ہے۔ ایسا قطعاً نہیں۔ اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کے غیر متناہی علم میں ایک ذرہ رحم کے حالات کو مکمل جانتا ہے۔ اسی تناظر میں یہ آیات نازل ہوئیں۔(٧)

مسائل شرعیہ:

﴿١﴾ کسی علم کی حضرتِ بارگاہ صمدیت جل وعلا سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حَصر اور اس کے غیر سے مطلقاً نفی چند وجوہ سے ہے۔

---

(٦) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۴۷

(٧) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۹۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۳۰

اوّل: علم کا ذاتی ہونا...... کہ بذاتِ خود، بے عطائے غیر ہو۔

دوم: علم کا غِنا...... کہ کسی آلہ و جارحہ وتدبیر وفکر ونظر والتفات وانفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔

سوم: علم کا سرمدی ہونا...... کہ ازلاً وابداً ہو۔

چہارم: علم کا وجوب...... کہ کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو۔

پنجم: علم کا ثبات واستمرار...... کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر، تبدل، فرق، تفاوت کا امکان نہ ہو۔

ششم: علم کا اقصٰی غایت کمال پر ہونا...... کہ معلوم کی ذات، ذاتیات، اعراض، احوالِ لازمہ، مفارقہ، ذاتیہ، اضافیہ، ماضیہ، آتیہ (آنے والے)، موجودہ، ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے۔

ان چھ وجوہ پر مطلق علم حضرت احدیت عزوجل سے خاص...... اور اس کے غیر سے مطلقاً منفی...... یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ رکھتا ہو، حاصل ہونا ممکن نہیں۔ جو کسی غیر الٰہی کے لئے عقولِ مفارقہ ہوں یا نفوسِ ناطقہ، ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے یقیناً اجماعاً کافر و مشرک ہے۔

ان تمام وجوہ کی طرف آیت کریمہ میں باطلاق کلمہ "یَعْلَمُ" ارشاد فرمایا کہ یہاں "علم" کو مطلق رکھا اور مطلق فردِ "کامل" کی طرف منصرف...... اور علمِ کامل بلکہ علمِ حقیقی حق الحقیقت وہی ہے جو ان وجوہ ستّہ کا ہو۔

تمام موجودات، ممکنات، مفہومات، ذرات، صفات، نُسب، اضافات، واقیات، موہومات، غرض ہر شے ومفہوم کو علم کا تام ومحیط ومستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نا متناہی علوم معاً حاصل ہوں، جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو، جیسے فرماتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ☆

(سورہ سبا، آیت ۳)

غیب جاننے والا (ہے) اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے۔

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر و ضلال ۔(۸)

﴿۲﴾ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس کا حقیقی، مکمل اور تام علم صرف اللہ تعالیٰ عزوجل کو ہے ۔ البتہ بعض علامات و امارات متمزہ، منجملہ خواص خارجہ کا بتانا، جس سے ذکورت وانوثت (نراور مادہ کا ہونا) کا قیاس ہو سکے مخلوق کے لئے ممکن ہے۔ جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل ہونا، یا اور بعض تجربات تازہ جیسے داہنے یا بائیں طرف کی بیشتر جنبشیں، یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سر ہائے پستان میں سرخی یا اودا ہٹ آنا، یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا، یا حرکات زن میں خِفت یا ثِقل پانا، یا قارورے میں اکثر اوقات حُمرت یا بیاض رہنی، یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ جیّدہ یا ردّیہ کی رغبت ہونی، یا چشم کبود میں زراوند مدقوق بعسل شرشتہ کا صبح علی الطریق حمول، یا ظہر تک مثل صائم رہ کر مزہ دہن کا امتحان کہ شیریں

---

(۸) ☆ مِنْ افادات شیخنا المجدد قدس سرہ الاحد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۵۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۳ ص ۳۰۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۶۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۴۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۰۸

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۹۹

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۳۰

ہو یا تلخ۔ الی غیر ذلک...... یہ تمام تجربات و مشاہدات ظنی ہیں کہ ان کی قطعیات کا اقرار کفر ہے۔ عادت، تجربہ مشاہدہ بدل سکتے ہیں، بخلاف علم کے۔

اسی طرح دورِ جدید میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ یا دیگر امتحانات سے مادہ کے پیٹ کے بچے کے بعض حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ سب ظنی امور ہیں۔ قطعی علم اللہ تعالیٰ عزوجل کو حاصل ہے۔(۹)

﴿۳﴾ مدتِ حمل (انسانوں میں) بالعموم نو ماہ ہے۔ اس سے کم اور زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے۔ اسی پر علماء کا اجماع ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت حمل دو سال ہے۔ اگر کوئی عورت چھ ماہ تک بچہ جنے تو اس کا خاوند اس کے نسب سے انکار نہیں کرسکتا۔ اور اسی طرح دو سال تک بچہ جنے تو بھی خاوند اس کے نسب سے انکار نہیں کرسکتا۔ اسی طرح حمل کی صورت میں مطلقہ کی کم از کم عدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال تک ہو سکتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

لَا یَکُوْنُ الْحَمْلُ اَکْثَرَمِنْ سَنَتَیْنِ قَدْرَمَا یَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِغْزَلِ(۱۰)

حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو برس ہے تکلے کے سایہ برابر بھی اس سے نہیں بڑھ سکتی۔

ایک دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

مَا تَزِیْدُ الْمَرْاَ ۃُفِی الْحَمْلِ عَلٰی سَنَتَیْنِ قَدْرَمَا یَتَحَوَّلُ ظِلُّ عَمُوْدِ الْمِغْزَلِ(۱۱)

عورت کی مدت حمل دو برس سے تکلے کے سایہ برابر بھی نہیں بڑھ سکتی۔

چونکہ یہ امور عقلیہ وقیاسیہ نہیں، اس لئے ایسی روایات حکماً مرفوع ہوتی ہیں۔(۱۲)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۸۹

(۱۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشۃ، ج۲ ص ۳۲۲

☆ ورواہ البیھقی و ابن جریر عن عائشۃ

(۱۱) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشۃ، ج۲ ص ۳۲۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۸۱

﴿۴﴾ حاملہ عورت کو حیض نہیں آسکتا۔ حاملہ اگر خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ والی نماز پڑھ سکتی ہے، روزہ رکھ سکتی ہے، اس سے مباشرت جائز ہے، وہ مانند معذور شرعی کے ہر وقت کے لئے تازہ وضو کرے گی۔ اصول یہ ہے کہ حمل اور حیض جمع نہیں ہو سکتے۔

غزوہ اوطاس میں جو کنیزیں آئیں، ان کے بارے میں حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاتُوْطَاءُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیضَ بِحَیْضَةٍ(۱۴)

حاملہ کنیز سے وطی نہ کی جائے یہاں تک وہ بچہ جن لے اور غیر حاملہ سے وطی نہ کی جائے یہاں تک ایک حیض گزار کر رحم کو پاک نہ کرے۔

ایک اور حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

لَایَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِاَنْ یَّسْقِیَ مَآءَہٗ زِدْعَ غَیْرِہٖ وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ

(بقیہ ۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۰۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۱۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۳۱

(۱۴) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید الخدری، ج ۱ ص ۳۰۰]

☆ رواہ الترمذی عن عرباض بن ثابت الصاری، ج ۱ ص ۲۲۵

☆ رواہ الدارمی عن ابی سعید الخدری، ج ۲ ص ۲۲۴

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلٰى اِمْرَاَةٍ مِنَ السَّبِيِّ حَتّٰى يَسْتَبْرَئَهَا (يعنى بحيضة)(۱۵)

کسی مرد کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنا پانی کسی کی کھیتی کو پلائے (حاملہ سے وطی نہ کرے) اور کسی مرد کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ کسی قیدی کنیز سے وطی کرے، یہاں تک وہ ایک حیض گزار کر پاک نہ ہو لے۔

حضور سید عالم ﷺ نے رحم کی پاکی حیض آنے سے بیان کی، تو ثابت ہوا کہ حمل کی صورت میں حیض نہیں آسکتا۔(۱۶)

﴿۵﴾ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس روز ہے۔ اس سے کم یا اس سے زیادہ اگر خون ہو تو وہ استحاضہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَ اَكْثَرُهٗ عَشَرَةٌ (۱۷)

حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ حیض، نفاس، حمل وغیرہ میں جہاں مہینوں یا سالوں کی گنتی ہے اس سے مراد قمری مہینے یا سال ہوتے ہیں۔ اسی طرح جہاں بھی شریعت میں مہینوں یا سال کی گنتی کا اعتبار ہے وہاں قمری تقویم مراد ہے۔ شمسی تقویم مراد نہیں۔ مثلاً سال کے بعد زکوٰۃ، کفارات کے روزے وغیرہ۔(۱۹)

---

(۱۵) ☆ رواه ابو داؤد عن رويفع بن ثابت انصارى، ج ا ص ۳۰۰
☆ رواه مسلم فى كتاب الرضاع
☆ رواه الترمذى فى كتاب النكاح
☆ رواه النسائى فى كتاب النكاح

(۱۶) ☆ احكام القرآن، از امام ابوبكر احمد بن على رازى جصاص 'مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱
☆ الجامع لاحكام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالكى قرطبى' مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۸۱
☆ تفسير القرآن المعروف به تفسير ابن كثير، از حافظ عماد الدين اسمعيل بن عمر بن كثير شافعى 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۰۲

(۱۷) ☆ رواه الطبرانى عن ابى امامة /بحواله جامع صغير، ج ا ص ۸۷
☆ ورواه الربيع فى مسنده عن انس

(۱۸) ☆ الجامع لاحكام القرآن (حاشيه) از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالكى قرطبى' مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۸۸

(۱۹) ☆ الجامع لاحكام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالكى قرطبى' مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۸۷

﴿۷﴾ بعض معالجات اور ادویات سے رحم کی عادت مثلاً حیض کو بدلا جا سکتا ہے۔ یعنی حیض کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنا جائز ہے۔ حالتِ احرام میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بعض معالجات سے رحم کے بچہ کی جنس تبدیل کی جا سکتی ہے۔ یہ ممکن ہے اس کے علاج موجود ہیں۔ اسی طرح مقربانِ بارگاہِ رب العزت کی دعاؤں سے جنین کی جنس تبدیل ہو سکتی ہے۔ بلکہ دعاؤں سے استقرارِ حمل ممکن ہے۔ مشہور تابعی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے جنین کی جنس تبدیل ہوئی۔ زچگی کا درد موقوف ہو گیا اور ولادت آسان ہو گئی۔ (۲۰)

﴿۸﴾ رحم سے نکلنے والے خون دو ہیں۔ حیض اور نفاس

ان دونوں سے عورت کا بدن ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، تلاوت کرنا، مجامعت کرنا ناجائز ہے۔

استحاضہ کا خون رحم سے نہیں نکلتا بلکہ خارجِ رحم سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے جسم ناپاک نہیں ہوتا۔ البتہ وہ عورت معذورِ شرعی کے حکم میں ہے کہ ہر نماز کے وقت میں تازہ وضو کرے، اس سے ایک وقت نماز میں جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے۔ مثلاً وقت کی نماز، قضا نماز، نوافل، تلاوت، روزہ رکھ سکتی ہے۔ مباشرت جائز ہے۔ (۲۱)

﴿۹﴾ حمل میں ایک سے زیادہ بچے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں پہلے بچے کی ولادت کے بعد نفاس شروع نہ ہوگا۔ بلکہ نفاس آخری بچے کی ولادت کے بعد شروع ہوگا۔ لہٰذا آخری بچے کی ولادت سے پہلے وہ عورت نماز ادا کر سکتی ہے۔ (۲۲)

---

(۲۰) ☆ دارقطنی، ج ۲ ص ۳۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۸۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۸۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ۴۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۵۴

﴿۱۰﴾ حاملہ کو دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔(۲۳)

﴿۱۱﴾ حالتِ حمل میں مباشرت جائز ہے۔(۲۴)

☆☆☆☆☆

(بقیہ۲۲) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۵۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۴۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۳ص ۸

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۲۳۲

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۱

(۲۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۱

باب (۲۳۵) ﴿اللہ تعالیٰ کے دنوں کی یاد﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ. اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ☆

(سورہ ابراھیم، آیت ۵)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا۔ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا، بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔

حل لغات:

بِاٰیٰتِنَا: آیت کی جمع ہے۔ مراد دلائل و براہین اور معجزات ہیں۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو نو معجزات عطا کئے گئے۔ آٹھ کا ذکر سورہ اعراف میں اور ایک کا ذکر سورہ یونس میں ہے۔

عصا، ید بیضا، دریا کا چرنا، مَن وسلویٰ اترنا، فرعونیوں پر جوئیں پڑنا، مینڈکوں کی کثرت، ہر شے سے خون ٹپکنا، طوفان آنا، قحط پڑنا، وغیرہ۔(۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۴۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۲۳

مِنَ الظُّلُمٰتِ: ظُلْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی اندھیریاں۔

اندھیرے کئی قسم کے ہیں۔ کفر، ضلالت، جہل، جہالت، بدعت، شک۔

اِلَی النُّوْرِ: روشنی، بمعنی ایمان وعلم، سنت، یقین۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ ان کو کفر وضلالت کے اندھیروں سے نکال کر ایمان ویقین کی روشنی میں لاؤ۔

وَذَکِّرْهُمْ: ذَکِّرْ صیغہ امر کا ہے باب تَذْکِیْرٌ سے۔ بمعنی یاد دلانا، ڈرانا۔

اَیّٰمِ اللّٰہِ: اَیَّام جمع ہے یَوْمٌ کی، جس کا لغوی معنی ہے دن، ان دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہوئیں، یا پہلوں پر عذاب آیا۔

(بقیہ ۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۸،۴۱۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۲۸۰

☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۲۸۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۱۹ ص۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۷۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۷۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ص ۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۳ ص۱۸۷

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ص۲۶۸

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ص ۱۳۳

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹ ص۳۳۸

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ص ۵۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۴۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۱۹ ص۸۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ص ۳۹۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ۱۳، ص۱۸۷

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص۲۶۸

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۲۸۴

نعمت اور محنت کے دن، چونکہ نعمت اور عذاب کا تعلق دنوں سے ہوتا ہے اس لئے ان دنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

لفظ جلالت (اللہ) کی طرف نسبت عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ جیسے بیت اللہ۔

مراد یہ ہے کہ اے موسیٰ! اپنی قوم کو وہ دن یاد دلاؤ جن دنوں اللہ تعالیٰ عزوجل نے انہیں فرعون کی قید، ظلم وستم سے رہائی دلائی، ان کے لئے دریا میں راستے بنا دیئے، ان پر بادلوں نے سایہ کئے رکھا، ان پر من وسلویٰ نازل ہوا، فرعون ان کے بچوں کو ذبح کرتا تھا اس ظلم سے رہائی دلائی، جنگل میں سے ان کے لئے راستہ بنایا۔ وغیرہ۔

یہ دن کا تذکرہ کر کے انہیں اللہ تعالیٰ جل وعلا کی مزید نعمتوں کا امیدوار بنایئے۔ (۳)

صَبَّارٌ: صَابِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، یعنی بہت صبر کرنے والا۔

شَکُورٌ: شَاکِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، بمعنی بہت شکر گزار۔ (۴)

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۳۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۰۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۶

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۴۶

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۶۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۳۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوپی، ۴۱۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۹۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ایسا وعظ کرنا جس سے دلوں میں رقت اور یقین میں قوت آئے جائز اور سنت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ وعظ میں ترغیب، ترہیب، وعد و وعید ہو۔ بدعت سے خالی ہو اور ہر شبہ اور گمراہی سے پاک ہو۔
انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی قوم کو وعظ سنائے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں جابجا موجود ہے۔
حضور سید عالم ﷺ نے ہر موقعہ کی مناسبت سے وعظ فرمایا۔ آپ کے وعظ میں ترغیب، ترہیب، وعد و وعید ہوتا۔
قرآن مجید بتمامہ حضور سید عالم ﷺ کا وعظ ہے۔ اس سے پہلی نافرمان قوموں کی سرکشی پر عذابِ مُہین، فرمانبردار بندوں پر انعاماتِ الٰہی، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں کے حالات اور سیرتیں، توحید و رسالت، آسمانی کتابوں، فرشتوں، حشر و نشر، قیامت، نامہ اعمال، حساب و کتاب، میزانِ عدل، جنت دوزخ اور ابدی زندگی وغیرہ کا اجمالی اور تفصیلی بیان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب تعالیٰ نے انعاماتِ الٰہیہ کا وعظ سنانے کا خاص حکم فرمایا ہے۔ (۵)

(بقیہ ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۴۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۷۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۲۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۹۸
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۸۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۸۹
(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۴۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۰۵
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۳۴۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۹ ص ۸۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۸
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

﴿۲﴾ وعظ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمتوں کا ذکر خاص طور پر کرنا حکمِ خداوندی اور سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔

”وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ“ کی صریح دلالت کے علاوہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا وعظ اس پر شاہد عادل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

بَيْنَمَامُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ. وَاَيَّامُ اللّٰهِ نُعْمَاؤُهٗ وَبَلَاؤُهٗ......الحدیث(۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک روز اپنی قوم کو وعظ کے دوران ”ایام اللہ“ کی یاد دلا رہے تھے۔ ”ایام اللہ“ (اللہ کے دن) وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمتیں نازل ہوئیں اور نافرمانوں پر عذاب نازل ہوا۔

نزولِ مائدہ (من وسلویٰ) کے روز کو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے عید (خوشی کا دن) شمار کیا۔ آپ کی دعا یوں ہے۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَامَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًالِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَاوَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَاوَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ☆ (سورہ مائدہ، آیت ۱۱۴)

(بقیہ۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۰۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۱۳۳

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۶۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۲۸۴

(۲) ☆ رواہ مسلم عن ابی بن کعب، ج۲ ص۲۷۰ ☆ ورواہ البخاری فی کتاب التفسیر

☆ ورواہ ابن ماجہ فی الاقامۃ ☆ ورواہ احمد، ج۵ ص۱۲۰

عیسیٰ بن مریم نے عرض کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

آیتِ اعلانِ تکمیلِ دین یومِ عید ٹھہرایا گیا۔احادیثِ طیبہ نے اس کی تصریح فرمائی۔(۷)

لہٰذا نزولِ قرآن کا دن، صاحبِ قرآن کی ولادت کا روزِ مسعود، طالب ومطلوب، حبیب ومحبوب نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کا شبِ اسریٰ دیدارِ ربِ کریم جل وعلا سے مشرف ہونے کی رات اور اس نوعیت کے دیگر انعام والے ایام کی یاد منانا جائز و مستحسن، کارِ ثواب اور اجرِ جزیل کا باعث ہے۔(۸)

﴿۳﴾ بندۂ مومن کے اعلیٰ اخلاق کی زینت صبر اور شکر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف میں انہیں شمار فرمایا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

اِعْمَلُوْاآلَ دَاوٗدَ شُکْرًا ۔ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ☆ (سورہ سبا، آیت ۱۳)

اے داؤد والو! شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی معیتِ خاصہ اور قرب صبر والوں کو نصیب ہے۔ارشادِ خداوندی ہے۔

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااسْتَعِیْنُوْابِالصَّبْرِوَالصَّلٰوۃِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ☆ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

---

(۷) ☆ رواہ البخاری عن عمربن الخطاب، ج ا ص ا ا ☆ رواہ مسلم عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۴۱۹
☆ رواہ النسائی عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۴۳ ☆ رواہ الترمذی فی کتاب التفسیر
☆ رواہ احمد، ج ا ص ۲۹،۳۹

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۴۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۰۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۱۹ ص ۸۴
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷

حدیث شریف میں صبر اور شکر کو کامل ایمان کہا گیا ہے۔

اَلْاِیْمَانُ نِصْفَانِ. نِصْفٌ فِی الصَّبْرِ وَنِصْفٌ فِی الشُّکْرِ (۹)

ایمان کے دو جزو ہیں۔ نصف حصہ ایمان صبر اور نصف حصہ ایمان شکر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اَمْرَ الْمُؤْمِنِ کُلَّہٗ عَجَبٌ. لَا یَقْضِی اللّٰہُ لَہٗ قَضَاءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ شَرًّا فَشَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (۱۰)

مومن کے تمام کام عجیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس کا انجام اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ اگر اسے تقدیر الٰہی سے تنگی پہنچے تو یہ صبر کرتا ہے۔ وہ تنگی اس کے لئے باعث رحمت بن جاتی ہے اور اگر اسے کوئی بھلائی پہنچے تو وہ اس پر شکر کرتا ہے تو وہ بھلائی اس کے لئے باعث رحمت بن جاتی ہے۔

اس لئے بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ مصیبت کے وقت صبر کرے اور حصولِ نعمت کے وقت شکرِ الٰہی بجالائے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جل سلطانہٗ کی نعمتیں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے ہیں مگر ان سے چند ایمان والے ہی فائدہ اٹھاتے

(۹) ☆ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس/ بحوالہ جامع صغیر . ج ۱ ص ۲۱۷

(۱۰) ☆ رواہ احمد ، ج ۴ ص ۳۳۲، ج ۶ ص ۱۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۳۴۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۹۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۸۵

ہیں۔قرآن مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے کتابِ ہدایت ہے مگر اس سے صرف صاحبِ تقویٰ ہی ہدایت حاصل کرتے ہیں۔اسی طرح حضور سید الکونین نبی الثقلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی نبوت، رسالت، رحمت، ہدایت سب کے لئے ہے مگر اس سے خوش نصیب ہی بہرہ ور ہوتے ہیں۔بندۂ مومن کو کوشش کر کے حضور سید عالم ﷺ کی رحمت و ہدایت سے بہرہ ور ہونا چاہئے۔نورِ چشم کے علاوہ نورِ بصیرت بھی آپ کی ذات قدسی صفات سے حاصل کرنی چاہئے۔مولیٰ تعالیٰ عزاسمہٗ ہم کو حضور سید عالم ﷺ کے فیضان سے بہرہ ور فرمائے۔(۱۲)

﴿۵﴾ فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔بندوں اور مخلوق کی طرف فعل کی نسبت مجازی ہے۔یہ مجازی نسبت کرنا جائز ہے۔قرآن مجید، احادیثِ طیبہ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ان تمام مثالوں کی صحت پر علماء کا اجماع ہے۔

حقیقی طور پر ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ءِ کرم پر ہے مگر اس نے رسولوں، نبیوں، ولیوں کو ہادی بنایا ہے اور انہیں ہدایت دینے والا فرمایا ہے۔شفا دینے والا وہی ایک شافی حقیقی ہے مگر اس نے دوا میں اور حکیم وطبیب کے ہاتھ میں شفا رکھ دی ہے۔اسی طرح مشکلات کو دور کرنے والا حقیقی طور وہی ایک ذات ہے، مگر اس نے

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۰۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۰۶

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص۳۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۸۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۷۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۳۹۸

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۳۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۱۸۹

اپنے بندوں میں سے بعض مقربین کو مشکل کشا، حاجت روا بنایا ہے۔ انہی مجازی طور پر حاجت روا کہنا اور ماننا جائز ہے۔(۱۳)

فائدہ جلیلہ:

سورہ ابراہیم کے ابتدا میں حضور سرور انبیاء علیہ التحیہ والثنا سے خطاب ہوا۔

کِتٰبٌ اَنزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ……الآیة (سورہ ابراھیم، آیت ۱)

ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ……الآیة

(سورہ ابراھیم، آیت ۵)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا۔

واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ایک ایک قوم کی طرف ہوئی مگر حضور امام الانبیاء سید المرسلین کی بعثت تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوق کی طرف ہوئی۔ خود ہادی رسل ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَآفَّةً(۱۴)

میں تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۳۳۸

(۱۴) ☆ رواہ احمد، ج ۳ ص ۳۰۴

باب (۲۳۶)

﴿شرعی مجبوری کی حالت میں ممنوع اشیاء مباح ہو جاتی ہیں﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۚ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ☆ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ☆

(سورہ ابراھیم، آیات ۱۳، ۱۴)

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا، ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ۔ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے بعد زمین میں بسائیں گے۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے، اس سے خوف کرے۔

حل لغات:

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ: ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ زمین سے مراد بستی اور شہر ہے۔ (۱)

(۱) ☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۷۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۷۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۴۰۵

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۷۰

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا: یاتم ہمارے دین پر ہو جاؤ۔

عَادَ یَعُوْدُ عَوْدًا وَعِیَادًا کا معنی ہے، لوٹ کر آنا، دوبارہ آنا، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا، کبھی عَادَ بمعنی صَارَ بھی استعمال ہوتا ہے، بمعنی ہونا۔ علمائے تحقیقات لغویہ اور اجلہ مفسرین نے تصریح فرمائی ہے کہ آیت مذکورہ میں عَادَ بمعنی صَارَ (ہونا) استعمال ہوا ہے۔ اس میں اعادہ کا معنی نہیں، بلکہ ابتدا مراد ہے۔ (۲)

مَقَامِیْ: مُقَامٌ (میم کے ضمہ کے ساتھ) بمعنی ٹھہرنا اور مَقَامٌ (فتحہ میم کے ساتھ) ٹھہرنے کی جگہ۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ مذکورہ انعام اس کے لئے ہیں جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور حساب کتاب کا خوف رکھتا ہو۔ اپنے اعمال میں قصور پر اس کی نظر ہو۔ (۳)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۵۱۸
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۵۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۳۶
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۴۰
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۱
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۱۱
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۰۵
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۹۹
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۹۱

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۴۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۱۱

وَعِیْدِ: عذاب کے وعدہ کو وعید کہتے ہیں۔اس کے آخر میں "یا" ضمیر متکلم محذوف ہے۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ میری نافرمانیوں پر جو میں نے عذاب کا وعدہ دے رکھا ہے، اس عذاب کے وعدے سے مجھ سے ڈرتے ہیں۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے اپنی نافرمان قوموں کی طرف سے ایذا کا سامنا رہا ہے۔عقائدِ باطلہ پر ڈٹے ہوئے توحید و رسالت اور نیک چلنی کی دعوت کے ہمیشہ مخالف رہے۔کافروں اور سرکشوں نے اپنے نبی اور اس پر ایمان لانے والے کو ہر ممکن ایذا دی۔جبر و اکراہ کے ایسے حالات پیدا کئے کہ انہوں نے ہجرت فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں کے مصائب سے مصر سے ہجرت کا حکم ہوا۔حضور سید العالمین امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو اپنے وطنِ مالوف مکہ معظمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔

غارِ حرا میں پہلی وحی کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کاشانہ اقدس میں تشریف لائے۔غیر معمولی حالات کے پیش آنے پر ام المومنین آپ کے ہمراہ ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لائیں۔یہ شیخ تورات کا عالم تھا۔اس نے آپ سے تمام حالات سماعت فرمائے اور فرمایا۔

هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ فِیْهَا جِذْعًا یَا لَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُکَ قَوْمُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَاجِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ، وَاِنْ یُّدْرِکْنِیْ یَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا......الحدیث(۵)

---

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۵۲۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۳

(۵) ☆ رواہ البخاری عن ام المومنین عائشۃ . ج ۱ ص ۳، ج ۲ ص ۷۴۰

☆ رواہ مسلم عن ام المومنین عائشۃ، ج ۱ ص ۸۸

یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں اس وقت تک جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں، جب آپ کی قوم آپ کو (اپنے وطن سے) نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے (تعجب سے) دریافت فرمایا، کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں جو بھی آپ جیسی دعوت لایا اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ ہوا۔ اگر میں اس وقت تک رہا تو آپ کی خوب مدد کرتا۔

ان ایذاؤں اور ابتلاؤں کے باوجود انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے امتیوں نے صبر کیا۔ لہٰذا بندہ مومن کے لئے لازمی ہے کہ مصائب پر صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوگی اور اجرِ جزیل کا وعدہ اس کے علاوہ ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ حالتِ اکراہ (مجبوری کی صورت میں) ممنوع اشیاء کا استعمال مباح ہو جاتا ہے۔ دینِ اسلام کا یہ اصول ہمیشہ سے نافذ رہا ہے اور رہے گا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے حالتِ اکراہ میں اپنا وطن اور گھر بار کو ترک کر کے ہجرت فرمائی۔ (۷)

﴿۳﴾ کسی مسلمان کو کفر کی طرف رغبت دینا کفر ہے۔ کفر کی رغبت دینے والا اگر مسلمان ہو تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ (۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۴۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۷

(۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۰۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹

﴿۳﴾ بغیر کسی شرعی جواز یا قانونی ضرورت کے کسی مسلمان کو اس کی ملکیت سے بے دخل کرنا حرام اور طریقہء کفار ہے۔ سرکش قوموں کا اپنے انبیاء کو ہجرت پر مجبور کرنا کفر پر کفر ہے۔(۹)

﴿۴﴾ اہلِ حق ہر زمانہ میں قلیل رہے ہیں۔ ظالم و فاسق ایک دوسرے کی مدد کر کے اہلِ حق پر غلبہ پانے کی کوشش میں رہے ہیں، مگر بہتر انجام ہمیشہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرنے والوں کا رہا ہے اور ان شاء اللہ العزیز رہے گا۔ رب قادر کریم جل وعلا کا ارشاد ہے۔

قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ☆

(سورۃ الاعراف، آیت ۱۲۸)

موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بنائے اور آخر میدان پرہیز گاروں کے ہاتھ ہے۔

کمزور اور صابروں کو اللہ تعالیٰ ظالموں کے املاک کا مالک بنا دیتا ہے۔ اس اٹل حقیقت کو اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا......الآیۃ

(سورۃ الاعراف، آیت ۱۳۷)

اور ہم نے اس قوم کو جو دبائی گئی تھی اس زمین کے پورب پچھّم کا مالک کیا، جس میں ہم نے برکت رکھی۔

یہ حکم قیامت تک جاری رہے گا۔ حدیث شریف میں اس کی واضح بشارت موجود ہے۔ امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اٰذٰی جَارَهٗ اَوْرَثَهُ اللّٰهُ دَارَهٗ(۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۷

(۱۰) ☆ رواہ العجلونی فی کشف الخفاء، ج ۲ ص ۲۰۳ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی شریف، ج ۸ ص ۴

جس نے اپنے ہمسایہ کو ایذا دی اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گھر کا مالک بنا دیا۔

لہٰذا بندہ مومن کو انبیاء و صالحین کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر مصائب و آلام میں صبر کرنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیئے۔ ایک وقت بعد ظالم و جابر مقہور و مجبور ہوگا۔ (۱۱)

﴿۵﴾ انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ہمیشہ ہر حال میں حق پر رہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے اور اعلانِ نبوت کے بعد صغائر و کبائر سے محفوظ و معصوم رہے۔ کسی حال میں ان کا کوئی لمحہ کفر سے ملوث نہیں ہوا۔ اظہارِ نبوت سے پہلے یا بعد ان کی طرف گناہ یا کفر کی نسبت کرنے والا خود گمراہ اور کافر ہے۔ اس لئے انبیائے کرام کی شانِ ارفع میں نامناسب کلمہ کہنے سے قطعی گریز چاہیئے۔ آیت مبارکہ میں کلمہ "اَوْلَتَعُوْدُنَّ" کی تفسیر نے یہ بات واضح کردی ہے۔ (۱۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۹ ص ۱۰۰

(۱۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۱۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوبی، ۳۲۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۹ ص ۱۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۹۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۷۷

باب (۲۳۷)

﴿اولاد کو ہلاکت میں ڈالنا منع ہے﴾

﴿نیز حرمین شریفین کے بعض احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡكَنۡتُ مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ بِوَادٍ غَيۡرِ ذِىۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ ☆

(سورۃ ابراھیم، آیت ۳۷)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی، جس میں کھیتی نہیں ہوتی، تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب! اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ تو تُو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے۔ شاید وہ احسان مانیں۔

حل لغات:

"مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ": مِنۡ تبعیض کے لئے ہے۔ یعنی اپنی اولاد میں سے کچھ یہاں بسائے ہیں۔

اس سے مراد حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اوران کی ہونے والی اولاد ہے۔(۱)

''بِوَادٍغَيْرِذِی زَرْعٍ'': دو پہاڑوں کے درمیانی نالہ کو وادی کہتے ہیں۔ پھر اس میں وسعت کرتے ہوئے پہاڑوں یا ریت کے ٹیلوں کے درمیانی میدان کو وادی کہتے ہیں۔اس جگہ اس سے مراد مکہ معظمہ کی جگہ ہے۔

''غَيْرِذِی زَرْعٍ'': ایسی جگہ جو کھیتی باڑی کے قابل نہ ہو۔

چونکہ مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان سنگلاخ زمین ہے، اس میں کاشت ممکن نہیں۔اس لئے اس زمین کو''غیرِ ذی زرعٍ'' فرمایا گیا۔یعنی اس میں کھیتی نہیں ہوتی۔

''عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ'': تیرے عزت والے گھر کے پاس۔

اس سے مراد بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) ہے۔جس وقت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس وادی میں منتقل فرمایا تھا اس وقت بیت اللہ کے نشانات وہاں نہ تھے۔حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیرِ بیت اللہ طوفانِ نوح کے وقت اٹھالی گئی تھی۔اور حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ ابھی بیت اللہ کی تعمیر نہیں کی تھی، مگر وہاں ہونے والی تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص۳۷
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص۳۶۶
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص۱۳۶
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۸۷
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۸۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص۴۲۶
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص۲۳۶
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۳۱۲

مُحَرَّم سے مراد حُرمت وعزت والا کے ہیں۔ یہ عزت والا اور حرمت والا گھر ہمیشہ سے حرمت وعزت والا رہا ہے۔ جو امور دیگر مقامات پر جائز ہیں یہاں حرام ہیں۔ جب سے یہ بیت اللہ بنا ہے اس پر کوئی جابر قبضہ نہیں کر سکا۔ (۲)

"**رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ**": دعا میں رب کریم کو ندا کی تکرار تضرُّع اور عاجزی کے لئے ہے۔

اے رب ہمارے! میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس کھیتی باڑی کے ناقابل وادی میں اس لئے بسایا ہے تاکہ یہ نماز قائم رکھیں۔ تیرے گھر کی زیارت کریں۔ تیرا ذکر کرتے رہیں۔ اس حرمت والے گھر کا طواف کریں۔ اس مبارک گھر سے برکت حاصل کریں۔ اس کے قرب وجوار میں تیری رحمت تلاش کرتے رہیں۔ یہاں ان کے قیام وسکونت کا مقصود یہ ہے کہ وہ دنیوی معاملات سے بے نیاز ہو کر تیری یاد میں مشغول رہیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۳۶۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۷
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۱۳

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۶
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۶۷
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۸
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۷
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۱۵

"**فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ**": اَفْئِدَۃً جمع ہے فُؤَادٌ کی۔اس کا مادہ اشتقاق **فَأَدَ** (از باب فَتَحَ) فَأْدًا بمعنی دل پر مارنا، دل پر لگنا۔

فَادَ اللَّحْمَ فِیْ النَّارِ کا معنی ہے، گوشت کو آگ میں بھوننا، حرکت اور تحریک کا معنی بھی اس میں ملحوظ ہے۔

فُؤَادٌ کا معنی دل ہے۔دل چونکہ شوق کی آگ میں جلتا ہے اور ہمیشہ اس میں حرکت ہوتی ہے۔ایک حال پر نہیں رہتا ہے، اس لئے دل کو فُؤَادٌ کہتے ہیں۔

کبھی فُؤاد کا استعمال عقل پر بھی ہوتا ہے۔مثلاً

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (سورۃ النجم آیت ۱۱)

دل (یا عقل) نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

محققین علمائے لغت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فُؤَاد عام ہے قلب سے۔فواد دل کو گھیرنے والی شے ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَّاَلْیَنُ اَفْئِدَةً (۴)

تمہارے پاس یمن والے آئیں گے، ان کے دل بہت رقیق اور بہت نرم ہیں۔(۵)

---

(۴) ☆ رواہ البخاری فی المغازی ☆ رواہ مسلم فی کتاب الایمان
☆ ورواہ احمد، ج۲ ص ۲۵۲، ۳۸۰، ۴۸۰، ج۴ ص ۱۵۴

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۶
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۲۴
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۹۸
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۴۷، ۴۴۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۳۷۴
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۴۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۸
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۱۲

"مِنَ النَّاسِ" : میں مِنْ تبعیضیہ ہے، مراد بعض لوگ یعنی مسلمان ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے دلوں میں اس گھر کا شوق پیدا کردے۔

اگر مِــــن نہ فرمایا جاتا تو فارسی، رومی، ترکی، ہندی، یہود، نصاریٰ اور مجوس وغیرہ سب ہی اس گھر میں ہجوم کر آتے اور مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جاتیں۔(٦)

"تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ": دل کو ان کی طرف مائل کردے۔

هَوٰی (از باب ضَرَبَ) هَوِیًّا و هُوِیًّا و هَوَیَانًا کا معنی ہے، اوپر سے نیچے کی طرف گرنا، بلند ہونا، چڑھنا۔

هَوِیَ (از باب عَلِمَ) هَوَیًا کا معنی ہے، محبت کرنا چاہنا، خواہش کرنا۔

هَوٰی شہوت کی طرف میلانِ نفس۔

هَوَاءَ بمعنی خالی، زمین و آسمان کے درمیان کا خلا۔(٧)

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۵۲۴
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۴۳۲
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۶۸
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ ص ۳۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۱۹ ص ۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۸۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۲
(٧) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۱۴۴۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۵۴۸
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقری الفیومی مطبوعه مصر، ج۲ ص ۱۴۲
☆ الفروق اللغویة، ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری(م۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ۱۴۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعه بیروت، ۴۷۹
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج۱۰ ص ۴۱۵

آیت سے مراد یہ ہے کہ (اے رب! میں نے اپنی بعض اولاد تیرے عزت وحرمت والے گھر کے قریب بسائی ہے) تو تو دنیا کے اطراف واکناف کے بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے، بیت اللہ کی زیارت کے ساتھ ان کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو۔ وہ جھکے ہوئے آئیں، کھنچے ہوئے آئیں۔(۸)

وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ: اور انہیں کھانے کو پھل دے۔

حرم محترم کا ذکر ایک دوسری جگہ رب کریم جل مجدہٗ نے یوں فرمایا ہے۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ القصص آیت، ۵۷)

کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں، ہمارے پاس کی روزی۔ لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔

چنانچہ ربِ جلیل نے اپنے خلیل علیہ السلام کی دعا پوری فرمائی، یہاں کی زمین قابلِ کاشت نہیں۔ پھر بھی یہاں حرمِ مکی میں دنیا کے ہر شہر کا، ہر موسم کا پھل، گرمی، سردی، خزاں، بہار کا ہر میوہ موجود رہتا ہے۔ اور پھر فلسطین کے شاداب علاقہ کو اٹھا کر مکہ معظمہ کے قریب منتقل کر دیا اور یہاں کا سنگلاخ علاقہ وہاں رکھ دیا۔ قربِ مکہ معظمہ میں واقع شہر طائف بھی ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۳
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۲۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۷
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۳۴۰
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۳۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ کی مذکورہ دعا دین اور دنیا کی تمام بھلائیوں کی جامع ہے۔(۹)

پس منظر:

ربِ جلیل جل مجدہ الکریم کے حکم سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے دودھ پیتے اکلوتے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ کی زمین پر بسا دیا۔اس وقت یہاں انسان اور آبادی کا کوئی نشان نہ تھا۔یہ سنگلاخ زمین بے آب و گیاہ تھی۔مکہ مکرمہ کے اولین باسیوں کے پاس چھواروں کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔حضرت خلیل علیہ السلام جب الوداع ہونے لگے تو حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا کہ اکیلے کیوں چھوڑے جا رہے ہو۔حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندبار کے دریافت کرنے کے باوجود کوئی جواب نہ دیا۔جب حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا، کیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑے جا رہے ہو؟ تو آپ نے فرمایا، ہاں۔اس پر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تب اللہ ہمیں ضائع نہ فرمائے گا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود پانی جب ختم ہو گیا تو دودھ پیتے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو پیاس لگی۔پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کوہِ صفا پر چڑھیں تاکہ کہیں پانی یا کسی انسان کا پتہ چل سکے، مگر وہاں کچھ نہ پایا۔پھر وہاں سے اتر کر کوہِ مروہ کی طرف چل پڑیں۔درمیانی نشیب وادی سے دوڑ کر گزریں تاکہ ان کا نورِ

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۴۰
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۲۱۲
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۷

نظر زیادہ دیر نظر سے اوجھل نہ رہے۔ مروہ پر بھی کسی مطلوب شے کا نشان نہ پایا، پھر صفا کی طرف روانہ ہوئیں۔ اس طرح سات بار صفا اور مروہ کے درمیان آئیں اور گئیں۔ بالآخر مروہ پر آپ نے دیکھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڑیوں کی رگڑ (یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر مارنے) سے وہاں ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ حضرت ہاجرہ نے اس کے گرد آڑ بنادی۔ یہ چشمہ زمزم کہلایا۔ اس سے ماں بیٹے نے سیراب ہو کر پانی پیا۔ یہ چشمہ آج بھی دنیا بھر سے آئے ہوئے بے شمار زائرین کو سیراب کر رہا ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے مقام سے ایک میل دور "ثنیہ" پر پہنچ کر دعا مانگی، جو آیت مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ (۱۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے اہل وعیال کو ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں نہ آبادی ہو، نہ خورد ونوش کی اشیاء ہوں، اور وہاں ان کی ہلاکت کا قوی اندیشہ ہو۔ اس معاملہ میں وہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۳۶۸،۳۷۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۲۴

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۷

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۲۳۶

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج۴ ص ۱۵۱

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۱۳

والسلام کی اقتدا کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور اس کا یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ پر توکل کیا ہے۔ ایسا توکل کرنا جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی بنا پر ایسا کیا اور اِسے ربِ کریم کی طرف سے کوئی حکم نہیں ملا۔ ہلاکت کے موقعہ سے خود بچنا اور اپنے اعزہ واقارب کو حتی الامکان بچانا فرض ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء کا دعویٰ کرتے ہوئے کوئی اپنا بیٹا خود ذبح نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اپنی اولاد کو ہلاکت کی جگہ نہیں چھوڑ سکتا۔ ربِ کریم جل وعلا ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (سورۃ البقرۃ آیت، ۱۹۵)

اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (۱۱)

﴿۲﴾ زمزم ایک جنتی چشمہ ہے۔ اس کا رُخ رکنِ اسود کی طرف سے ہے۔ حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایڑیوں کی رگڑ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارہاصات میں سے ہے۔ (یاد رہے ''ارہاص'' نبی کا وہ معجزہ ہوتا ہے جو ظہورِ نبوت سے پہلے ظاہر ہو)

یہ چشمہ اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس سے سیراب ہونے والوں کی تعداد کا شمار انتہائی دشوار ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ زمزم غذا کا کام بھی دیتا ہے اور دوا کا بھی۔ جسمانی اور روحانی امراض کا شافی علاج ہے۔ جس غرض ومقصد کے لئے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ غرض ومقصد پورا فرما دیتا ہے۔ اس کی یہ خاصیت قیامت تک باقی رہے گی۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۶

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۱

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ، ۲۲۶ ☆ ورواہ ابن ابی شیبہ و احمد والبیھقی فی السنن عن جابر

☆ ورواہ البیھقی فی شعب الایمان / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۲۳۸

زمزم شریف کا پانی جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ نیت پوری کر دیتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ آکر تیس روز تک صرف زمزم شریف پر گزر کرتے رہے۔ وہی ان کی غذا رہی۔ آج بھی جو بندہ مومن اخلاص نیت سے اسے پئے، اسی کی مطلوبہ حاجات پوری ہوں گی۔ (۱۴)

﴿۴﴾ شریعتِ مقدسہ میں جو امور منصوص ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور جو فضائل منصوصِ صحیحہ سے ثابت ہیں ان کا اعتقاد و یقین فرض ہے۔ ان میں شک کرنا اور اس بنا پر تجربہ کرنا اللہ تعالیٰ وعز وجل کے عذاب کو دعوت دینے اور اپنی ہلاکت کا سامان کرنے کے مترادف ہے۔ زمزم شریف کے جن فضائل کا ذکر احادیثِ صحیحہ شریفہ میں وارد ہے ان کی تصدیق لازم ہے۔ تکذیب دین و آخرت کے خسارہ کا باعث ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ زمزم پینے کے بعد دعا مانگے، قبول ہوگی۔ اس کے لئے جامع دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ (۱۶)

﴿۶﴾ اولاد کو ضروریاتِ دین کی تعلیم دینا فرض ہے۔ ضروریاتِ دین کی تعلیم کے بعد مزید دینی تعلیم حاصل کرنا اور اس کی تعلیم و تدریس، تبلیغ و تربیت کے لئے اولاد میں سے بعض کو اس طرف متوجہ اور وقف کرنا سنتِ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور دیگر بعض کو دنیوی امور کی طرف متوجہ کرنا مُباح ہے۔ آیت مبارکہ میں "مِنْ ذُرِّیَّتِیْ" کا یہی اقتضا ہے۔ (۱۷)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۳

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۳۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۲

﴿۷﴾ بیت اللہ شریف زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً اور حرمِ مکی میں روزِ آفرینش سے لے کر قیامت تک قتال حرام ہے۔ سوائے ایک ساعت کے، کہ روزِ فتح مکہ حضور سید عالم ﷺ کے لئے حلال ہوا۔ حرم شریف کی حرمت وعظمت کی خاطر یہاں چند احکام اس کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً

(ا) یہاں کی گھاس یا کوئی درخت کاٹنا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ کسی خودرو جھاڑی کا کاٹنا بھی ناجائز ہے۔ سوائے اِذْخَر گھاس کے، کہ اس کو حضور سید عالم ﷺ نے مستثنیٰ فرمادیا ہے۔ (۱۸)

(ب) احرام کی حالت میں یہاں شکار کرنا، شکار کے لئے حکم دینا، شکار کی طرف اشارہ کرنا حرام ہے۔

(ج) یہاں کی گری پڑی شے اٹھانا جائز نہیں۔ سوائے اس نیت کے کہ اسے مالک تک پہنچایا جائے۔

(د) آفاقی کے لئے بغیر احرام کے حرم میں داخل ہونا جائز نہیں۔

(ہ) حرم شریف میں کسی کافر کا داخلہ ممنوع ہے۔ (۱۹)

(بقیہ ۱۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۴

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۷

(۱۸) ☆ رواہ البخاری فی کتاب الجنائز، فی کتاب العلم وفی کتاب الصید، وفی کتاب البیوع وفی کتاب اللقطۃ، وفی کتاب الجزیۃ ...

☆ ... وفی کتاب المغازی، وفی کتاب الدیات ☆ رواہ مسلم فی کتاب الحج

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب المناسک ☆ ورواہ النسائی فی کتاب المناسک

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب المناسک

☆ ورواہ احمد فی مسندہ / بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱ ص ۴۱

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴۱

نوٹ: حرم شریف کے تفصیلی احکام سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۵۔ ۱۵۸۔ ۱۹۰ تا ۱۹۲۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲۔ ۹۷ وغیرہ کے احکام کے ضمن گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں نماز (بلکہ تمام عبادات) ادا کرنا دیگر مقامات کے مقابلہ میں ایک لاکھ گنا اجر کا باعث ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ دنیا کے ہر شہر میں عیدین کی نماز شہر سے باہر کھلے میدان یا عید گاہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ (اگر یہ ممکن نہ ہو تو مساجد میں نماز عیدین ادا کرنا جائز ہے) مگر مکہ مکرمہ میں نماز عیدین مسجد حرام میں ادا کی جائیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی مساجد دیگر شہروں کی مساجد سے افضل ہیں۔ دیگر شہروں کی نسبت ان میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنا دیگر شہروں میں نماز ادا کرنے سے ماسوا مسجد حرام کے پچاس ہزار مرتبہ زائد افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ و صَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ (۲۳)

(بقیہ ۱۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۶
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۳۱۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۸۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۶۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۵۷
(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱
(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۲
(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۲، ۳۷۳
(۲۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک، ۱۰۳

حضورﷺ نے فرمایا کہ مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے، اور قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں، اور جس مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہو اس میں ایک نماز پانچ سو نمازیں، اور مسجدِ اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں، اور میری مسجد (مسجدِ نبوی) میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں، اور مسجدِ حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازیں ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور سیدِ عالمﷺ مدینہ منورہ اور اس کے متعلقات کے بارے میں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَکَّةَ (۲۴)

اے اللہ! جو تو نے مکہ معظمہ میں برکت وثواب رکھا ہے، مدینہ طیبہ میں اس سے دوگنا ثواب اور برکت دے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں عاشقانِ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتکریماً یہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی ایک نماز دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے، اور اس میں ہونے والے کے کسی گناہ کا عذاب بھی لاکھ گنا ہے، مگر مدینہ منورہ میں نیکی کا ثواب تو پچاس ہزار (اور ایک روایت کے اعتبار سے دو لاکھ) ہے، مگر اس میں ہونے والے کسی گناہ کا عذاب ایک ہی ہے۔ اسی لئے حضور سیدِ عالم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبینﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌلَّھُمْ لَوْکَانُوْایَعْلَمُوْنَ (۲۵)

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۲۵۳ ☆ رواہ مسلم عن انس فی کتاب الحج

☆ رواہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۸۴۴ ☆ رواہ احمد

(۲۵) ☆ رواہ البخاری عن سفیان بن زھیر، ج ۱ ص ۲۵۲ ☆ رواہ مسلم عن سفیان بن زھیر فی الفضائل

☆ رواہ مالک عن سفیان بن زھیر فی الفضائل ☆ رواہ احمد عن ابی ایوب

☆ رواہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۵، ۳۸۱۴۲

☆ رواہ ابن سعد و احمد و بغوی عن سفیان بن ابی فرد / ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۵

☆ بحوالہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۵

☆ رواہ ابن عساکر عن جابر / بحوالہ کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۱۱

☆ رواہ الطبرانی عن ابی سعید الساعدی / بحوالہ کنز العمال

مدینہ طیبہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر انہیں علم ہو جائے۔

اس لئے بندۂ مومن مدینہ شریف میں حاصل ہونے والے لمحات کی نہایت قدر کرے۔ نہایت ادب واحترام، عزت ووقار، شرم وحیا، متانت اور دیانت سے ان لمحات کو نعمتِ غیر مترقبہ اور بے بہا غنیمت جانے۔

﴿۱۲﴾ علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ بیت اللہ شریف کی جگہ تمام روئے زمین بلکہ مدینہ منورہ سے بھی افضل ہے۔ اور اس پر جمہور علمائے امت کا اجماع ہے کہ وہ قطعہ زمین جو حضور انورنبی اکرم رسولِ اعظم ﷺ کے جسدِ اطہر سے ملا ہوا ہے وہ تمام جہاں سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف اور عرشِ الٰہی سے بھی افضل ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ مزارِ پُر انوارِ سیدُ الابرار نبیِ مختار شفیعنا الی یوم القرار علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات پر حاضر ہو تو اپنی قسمت پر نازاں ہو، اور خوش بختی کے ان لمحات میں اپنے آقا ومولیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بکثرت درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔ اپنی، اپنے والدین، اپنے اعزہ واقارب اور جمیع مسلمانوں کی مغفرت طلب کرے۔ وہاں کی حاضری بالیقین کفارۂ گناہ ہے۔ ان کا رب اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (۲۶)

(۲۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۸

﴿۱۳﴾ ارکانِ اسلام میں سے نماز سب سے اہم اور فضیلت والا رکن ہے۔اس کا درجہ دیگر ارکان کے مقابل بڑا بلند ہے۔ قربِ خداوندی کے حصول کا سب سے عمدہ اور بہترین ذریعہ ہے۔حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کو بیت اللہ کے قریب چھوڑا تا کہ وہ نماز قائم رکھیں۔لہٰذا بندۂ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی میں قطعاً کوتاہی نہ کرے۔اور اگر ہو سکے تو نوافل بھی ادا کرے تا کہ قربِ خداوندی حاصل ہو۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ متبرک مقامات اور متبرک اوقات سے برکت حاصل کرنا حکمِ خداوندی ہے۔اسی طرح متبرک اشخاص کی صحبت ومعیت باعثِ برکت ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بعض اولاد کو برکت والے گھر بیت اللہ کے نزدیک بسایا۔آج حج کرنے والے وہاں کے متبرک مقامات، حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، صفا ومروہ، حطیم، میزابِ رحمت بلکہ خود بیت اللہ شریف سے برکت حاصل کرتے ہیں۔زائرینِ حرمین شریفین کو ان مقامات سے خوب برکتیں حاصل کرنی چاہئیں، اور رب تعالیٰ کی رحمتوں کو وہاں تلاش کرنا چاہیے۔رحمتِ خداوندی اگرچہ ہر جگہ ہے، مگر متبرک مقامات میں اس کا حصول آسان ہوتا ہے۔(۲۸)

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۹ ص ۱۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۸۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۳۶۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۱۵۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۴۲۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۲۵

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۳۱۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۸

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ح۲ ص ۲۸۸

(۲۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴

﴿۱۵﴾ رب کریم جل جلالہٗ کی بے شمار نعمتیں ملنے سے مقصود یہ ہے کہ غافل بندہ رب کی نعمتوں کے شکر میں مشغول ہو جائے اور وہ منافعِ دنیا میں مستغرق ہونے کی بجائے شکرِ خداوندی میں مستغرق ومنہمک ہو جائے۔ آیت کے آخری جملے "لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ" کا یہی مفہوم ہے۔ اگر شکرِ خداوندی میں بندۂ مومن مشغول ہو جائے تو ربِ کریم نعمتوں میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ ☆ (سورۃ ابراھیم آیت ۷)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔(۲۹)

اے اللہ! اے رب العالمین! اپنے احسانوں کا شکر گزار بندہ بنا۔ اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانوں کا شکر گزار بندہ بنا۔ اپنے بندوں کے احسانوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

رَبِّ اَوْزِعْنِىْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ فِىْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

آج مؤرخہ ۲۴ ربیع النور ۱۴۲۵ھ/۱۵ مئی ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ سورہ ابراہیم شریف کی منتخب آیات کے احکام کی تسوید اور ترتیب مکمل ہوئی۔ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ آخِرًا وَّ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا مولیٰ تعالیٰ جل وعلا انہیں فقیر حقیر غفرلہ القدیر (راقم الحروف) کے لئے توشۂ آخرت بنائے، اور مسلمانوں کے لئے فائدہ مندہ بنائے۔

(۲۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۹ ص۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۴۲۷

دردمندانہ التماس:

سورۃ ابراہیم کے احکام کی تسوید وترتیب کے دوران اس فقیر غفرلہ القدیر کو ایک سانحہ فاجعہ ہائلہ پیش آیا۔ فقیر غفرلہ القدیر کی عفت مآب والدہ ماجدہ قُدِّسَ سِرُّهَا الْعَزِيْزُ وَبَرَّدَ اللهُ مَضْجَعَهَا وَاَدْخَلَهَا فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ کا وصال پُر ملال بعمر قریباً ایک سو برس ۱۴ ربیع النور ۱۴۲۵ھ/۴ مئی ۲۰۰۴ء بروز منگل (منگل بدھ کی درمیانی رات، سات بج کر پچاس منٹ پر) ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا رَحْمَةً وَّاسِعَةً كَامِلَةً، اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَبْرَهَا بِنُوْرِ الْمُصْطَفٰى ﷺ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ حِسَابَهَا، اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَهَا فِيْ قَبْرِهَا الْجَدِيْدَةِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا، آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا رابعہ صفت، مرنجان مرنج، صحیح العقیدہ، باعمل اور مثالی ماں تھیں۔ زندگی بھر کسی سے دشمنی نہ کی۔ بلکہ انہیں دشمنی کرنے کا ملکہ ہی نہ تھا۔ اگر کسی نے انہیں ایذا دی، اس کے لئے خصوصی دعا فرماتیں۔

قارئینِ کرام سے دردمندانہ التماس ہے کہ اس کتاب سے جب وہ فائدہ اٹھائیں، میرے والدین کریمین کے رفعِ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ فقیر غفرلہ القدیر ممنون ہوگا۔ درحقیقت اس کتاب کی ترتیب وتسوید میں ان کی دعائیں ہر وقت میرے شامل حال رہیں ہیں۔

باب (۲۳۸)

﴿نماز اور جہاد میں پہلی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت﴾

﴿اور نماز کے چند مسائل﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ☆

(سورۃ الحجر آیت ۲۴)

اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔

حل لغات:

"اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ": اِسْتَقْدَمَ بمعنی تَقَدَّمَ کے ہے، یعنی آگے بڑھنے والے۔

"اَلْمُسْتَأْخِرِيْنَ": اِسْتَأْخَرَ بمعنی تَأَخَّرَ کے ہے، یعنی پیچھے رہنے والے۔

آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے سب اللہ تعالیٰ کے علمِ محیط میں شامل ہیں، کائنات کا کوئی فرد یا ذرہ علمِ الٰہی سے خارج نہیں۔ وہ ہر گذشتہ، موجودہ اور آئندہ تمام افراد اور امور کا عالم ہے، جو فوت ہو گئے اور جو زندہ ہیں، جو اپنے باپ کے پشتوں سے نکل چکے ہیں اور جو ابھی وہاں موجود ہیں، پہلی امتوں والے اور پچھلی امتوں والے، خیر و

طاعات میں آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے، جہاد میں شہید ہونے والے اور مجاہدین، اول مخلوق اور آخری مخلوق، نماز میں پہلی صفوں میں کھڑے ہونے والے اور پچھلی صفوں میں کھڑے ہونے والے، جہاد میں اگلی صفوں میں رہنے والے اور پچھلی صفوں میں رہنے والے، سب اس کے علم میں ہیں۔

جمہور مفسرین نے آگے بڑھنے والوں اور پیچھے رہنے والوں سے مراد نماز، جہاد، خیر اور طاعات میں رہنے والے مراد لئے ہیں۔ ویسے عمومی طور پر سب ہی شامل ہیں۔(۱)

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں دو روایات منقول ہیں۔ ممکن ہے دونوں کے پس منظر میں یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

﴿۱﴾ مدینہ منورہ مسجد نبوی میں حضور سیدِ عالم ﷺ کی اقتدا میں عورتیں پچھلی صفوں میں نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ ان میں ایک حسین وجمیل عورت شامل نماز ہوتی۔ بعض صحابہ کرام قصداً پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے تاکہ نماز کی کسی حالت مثلاً رکوع یا سجدہ میں غیر محرموں پر نظر نہ پڑے۔ اور بعض جن کے دلوں میں ابھی تقویٰ راسخ نہیں ہوا تھا وہ پچھلی صفوں میں شامل ہوتے تاکہ رکوع وغیرہ میں بغلوں کے درمیان سے عورتوں کو جھانک

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص۳۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۹ ص۱۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ،، ج۴ص۴۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۳۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۴۴۸

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰

تاک لیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ پہلی اور آخری صفوں میں کھڑے والوں کی نیت سے بخوبی واقف ہے، اور اسی کے مطابق انہیں جزا دے گا۔ (۲)

﴿۲﴾ حضور سید عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم رسولِ اکرم ﷺ نے صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نماز با جماعت، اول وقت میں نماز کی تیاری اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی۔ جو صحابہ کرام مسجد نبوی کے قریب رہتے تھے وہ وقت سے پہلے ہی مسجد میں حاضر ہو جاتے اور جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مکان مسجد سے دور تھے مثلاً قبیلہ بنو عذرہ، انہیں مسجد نبوی میں آنے میں تاخیر ہو جاتی۔ اب ان دور کی رہائش والے صحابہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مکان فروخت کر کے مسجد نبوی کے قریب مکان خرید لیں تاکہ مسجد میں اول وقت نماز میں پہنچنا آسان ہو۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں ہدایت کی گئی کہ اپنے مکانوں میں رہائش اختیار رکھو۔ پہلی صفوں میں شامل ہونے والوں اور پچھلی صفوں میں شامل ہونے والوں کی نیتوں کا عالم، عالم الغیب والشہادۃ، علیم بذت الصدور جل وعلا ہے۔ اور اجر نیتوں پر موقوف ہے۔ تمہاری نیتوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اس لئے اپنے گھروں میں اطمینان وسکون سے رہائش رکھو اور ممکن حد تک مسجد میں حاضر ہوا کرو۔ (۳)

---

(۲) ☆ رواہ الترمذی والنسائی و ابن ماجہ و ابو داؤد و احمد و البیھقی وغیرھا
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۱۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۴۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۵۱
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۳۹۶
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۳۹
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۹ ص۱۷۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۰۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۴۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۳۲
☆ تفسیر مظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۴۱
(۳) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۳۹۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۳۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا عبث اور بعض اوقات فاسدِ نماز ہے۔ نماز کی حالت میں پچھلی صفوں میں کھڑی عورتوں کو دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کا بے جا اختلاط منع ہے۔ اگر چہ مسجد ہی میں کیوں نہ ہو۔ (۴)

﴿۲﴾ نماز کے مستحب اول وقت میں، مسجد میں حاضر ہو کر، پہلی صف میں، امام کے قریب نماز ادا کرنے میں تین اجر ہیں۔

(ا) مسجد میں اول وقت میں حاضری کا اجر۔

(ب) پہلی صف میں نماز ادا کرنے کا اجر۔

(ج) امام کی مجاورت (قریب کھڑے ہونے) کا اجر۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِى النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَايَجِدُوْنَ اِلَّااَنْ يَّسْتَهِمُوْاعَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا...... الحدیث (۵)

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا ثواب کتنا کثیر ہے، پھر اس کے لئے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی چارہ نہ پائیں تو قرعہ کر لیں۔ (تاکہ وہ ثواب حاصل کر سکیں) (۶)

---

(۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۵۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۴۱

(۵) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ا ص ۸۶، ۹۰ ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ا ص ۱۸۲

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ۱۰۹ ☆ رواہ مالک، ۲۳

☆ رواہ احمد، ج۲ ص ۲۲۶، ۲۷۸، ۳۰۳، ۵۳۲ ☆ رواہ الترمذی فی المواقیت

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۲۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۹۵

﴿۳﴾ جو شخص وقت شروع ہونے کے بعد مسجد میں داخل ہوا، پہلی صف میں، امام کی مجاورت میں (امام کے ساتھ) نماز ادا کی تو صرف دو ثواب ملے، پہلی صف میں نماز پڑھنے اور امام کی مجاورت (ساتھ مل کر نماز پڑھنے) کا ثواب، البتہ تیسرے ثواب (وقت شروع ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہونے) سے محروم رہا۔(۷)

﴿۴﴾ جو شخص وقت شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا اور اسے پہلی صف میں جگہ نہ ملی تو اسے صرف مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب ملا۔ باقی تینوں ثوابوں سے محروم رہا۔(۸)

﴿۵﴾ امام کے پیچھے ہر شخص کو نماز میں کھڑا ہونے کی اجازت نہیں۔ امام کی مجاورت میں صرف بالغ صالحِ امامت کھڑا ہو، تاکہ اگر کسی وجہ سے امام امامت سے قاصر ہو جائے تو اس پاس والے کو اپنا قائم مقام بنا دے، تاکہ جماعت مکمل ہو جائے۔ اگر نابالغ یا امامت کے نا قابل شخص امام کے پیچھے کھڑا ہو اسے وہاں سے ہٹا دینا جائز ہے۔ حضور سید عالم نبی انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لِيَلِيَنِّي مِنكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى...... الحدیث(۹)

(بقیہ۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۳۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲۷۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۳۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۳۲

(۹) ☆ رواہ مسلم عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۱۸۱ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۱۰۵

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی مسعود، ص ۷۰ ☆ رواہ الترمذی فی المواقیت

☆ رواہ الدارمی عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۳۲۴ ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۴۵۷، ج ۴ ص ۱۲۲

جماعت میں میرے قریب بالغ اور عاقل کھڑا ہو۔(۱۰)

﴿۶﴾ جماعت کی صورت میں محراب کے نزدیک امام کا کھڑا ہونا بہ نسبت دوسرے نمازی کے زیادہ حق رکھتا ہے۔(۱۱)

﴿۷﴾ صفوں کو ترتیب دینا، سیدھا کرنا اور صالحین کو اگلی صف یا صفوں میں جگہ دینا امام کی ذمہ داری ہے۔ خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امامت کراتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔

تَاَخَّرْیَا فُلَانُ،تَقَدِّم یَا فُلَانُ

اے فلاں! تو پچھلی صف میں چلا جا (یا اے فلاں تو ذرا پیچھے ہٹ) اور اے فلاں تو اگلی صف میں آ (یا اے فلاں تو ذرا آگے بڑھ)(۱۲)

﴿۸﴾ صالحین کی مجلس، مجاورت، ہمسائیگی اور قرب رحمتِ خداوندی کے حصول کا باعث اور باعثِ اجرِ جزیل ہے۔ مقتدی کو حکم ہے کہ حتی الامکان پہلی صف میں امام کے قریب کھڑا ہو۔ یہی حال دیگر صالحین کا ہے۔ صالحین کی ہم نشینی شقاوت کو سعادت میں بدل سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی لَهُمْ جَلِیْسُهُمْ ......الحدیث(۱۳)

اللہ کا ذکر کرنے والے ایسی قوم ہیں کہ اس کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا (اس کی بدبختی سعادت میں بدل جاتی ہے)

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ نیکوں کی صحبت، مجلس اور ہمسائیگی اختیار کرے۔(۱۴)

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
(۱۳) ☆ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری، ج۲ ص۲۲۲
(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۴۸

﴿۹﴾ اس امت میں بعض صالح وہ ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تو ان کے پیچھے نمازیوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تو جماعت کی آخری صف میں کھڑے ہوتے تا کہ اگلے کسی صالح نمازی کی سجدے کی برکت سے ان کی مغفرت ہو جائے اور وہ فرماتے تورات میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس لئے بطور انکسار و عاجزی اگر کوئی جماعت میں آخری صف میں کھڑا ہو تو اس کے لئے وجہ جواز ہے۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ جہاد میں دشمن کے مقابل پہلی صف میں کھڑا ہونا اور اپنی جان کو جان آفریں کو خریداری کے لئے پیش کرنا، سب سے افضل کام ہے۔ اس میں کوئی خفا نہیں اور نہ کسی کا اس میں اختلاف ہے۔ غزوات میں حضور اشجع الاشجعین رحمۃ للعالمین ﷺ ہمیشہ پہلی صف میں ہوتے۔ کیونکہ آپ سب لوگوں سے شجاع اور بہادر تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھ سکتا تھا۔ حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ گرم ہو جاتی تو ہم حضور سیدِ عالم ﷺ کی پناہ لیتے۔

حضرت البراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاَنَّ الشَّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ(۱۶)

اللہ کی قسم! جب غزوات میں گھمسان کا رن پڑتا تو ہم حضور ﷺ کی پناہ میں آجاتے اور ہم میں سے وہ بہادر شمار ہوتا جو اس عالم میں حضور ﷺ کے قریب رہتا۔

شجاعت تو کیا؟ تمام اوصافِ کمال، صفاتِ جمال اور اوصافِ جلال میں حضور سید المرسلین، امام الانبیاء، نبی الحرمین، وسیلتنا فی الدارین ﷺ تمام مخلوق سے بڑھ کر ہیں۔ بلکہ جو کمال اور وصف کائنات میں کسی کو ملا، یا ملے گا، وہ حضور سیدِ عالم ﷺ کی بارگاہ سے ملا ہے اور ملتا رہے گا۔

ایک عارف ربانی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰

(۱۶) ☆ رواہ مسلم عن البراء، ج ۲ ص ۱۰۰

يَـا صَـاحِـبَ الْـجَـمَـالِ وَسَيِّدَ الْبَشَـرُ
مِنْ وَّجْهِکَ الْـمُـنِيْـرِ لَقَـدْ نُـوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُـمْـكِـنُ الثَّـنَـآءُ كَـمَـا كَـانَ حَـقُّـهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (۱۷)

﴿۱۱﴾ اپنے مکان سے قریبی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ اس میں جماعت کا اہتمام نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنا تعمیرِ مسجد ہے اور تعمیرِ مساجد مومنوں کی علامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَاصَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ (۱۸)

مسجد کے ہمسایہ کی کامل نماز مسجد ہی میں ہوتی ہے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ جس کا گھر مسجد سے دور ہو اور وہ باقاعدگی سے چل کر جماعت میں شامل ہوتا ہو اس کا ثواب اس سے زائد ہے جس کا گھر مسجد کے قریب ہو اور وہ جماعت میں شریک ہوتا ہو۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جسے کوئی مہم مسجد کی حاضری میں مانع نہ ہو یا وہ کسی فرض کفایہ میں مشغول ہو۔ مثلاً تعلیم و تعلم وغیرہ۔ (۲۰)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۵۱
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۴۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۷۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۴۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۰۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۰۰
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج۱ ص ۴۲۱
(۱۸) ☆ رواہ الدارقطنی عن جابر وعن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر۔ ج۲ ص ۲۶۳
(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۴ ص ۴۵
(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ۴ص ۴۵۱

﴿۱۳﴾ بعض اوقات نماز کو مستحب وقت سے موخر کرنا مستحب ہے۔ مثلاً......

(ا) ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔

(ب) اول وقت پانی دستیاب نہ ہو اور آخر وقت میں ملنے کا قوی گمان ہو۔

(ج) کھانا حاضر ہو اور اسے بھوک لگی ہو۔ اس صورت میں اگر نماز میں مشغول ہو گا تو اس کی توجہ کھانے کی طرف رہے گی۔ حضورِ قلب سے نماز نہ پڑھ سکے گا۔

(د) آخر وقت میں جماعت کا ملنا یقینی ہو۔

(ہ) ابھی وہ ایسی جگہ ہے جہاں نماز ادا کرنا منع ہے اور آخر وقت میں مباح جگہ ملنے کی توقع ہو۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ مردوں کی صفوں میں پہلی صف میں کھڑا ہونا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور عورتوں کی صفوں میں عورت کو آخری صف میں کھڑے ہونے سے زیادہ ثواب ہے۔ البتہ نماز جنازہ کا حکم اس کے برعکس ہے کہ نماز جنازہ کی آخری صف میں کھڑا ہونا افضل ہے۔ (۲۲)

☆☆☆☆☆

---

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۷

(۲۲) ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

باب (۲۳۹)

﴿اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار زمین کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَقَدۡ کَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ☆ (سورۃ الحجر آیت ۸۰)

اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

حل لغات:

"اَلۡحِجۡرِ": حَجَرَ (از باب نَصَرَ) حَجۡرًا و حَجۡرَانًا کا معنی ہے، منع کرنا۔

حَجَرَ عَلَیۡهِ الۡقَاضِیۡ کا معنی ہے، قاضی کا کسی کو مالی تصرف سے روک دینا۔

حَجَرَ عَلَیۡهِ الۡاَمۡرَ کا معنی ہے، محروم کرنا، ناجائز ٹھہرانا۔

حَجَّرَ اور حِجَّرَ کا معنی ہے، چاند کا ہالہ والا ہونا۔

اَلۡحَجۡر کا معنی ہے، ممانعت، رکاوٹ، آنکھ کا خانہ۔

اَلۡحُجۡرُ وَالۡحِجۡرُ کا معنی ہے، گود، اس کی جمع ہے حُجُوۡرٌ۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَرَبَائِبُکُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِکُمۡ (سورۃ النساء آیت، ۲۳)

اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں۔

اَلۡحِجۡرُ عقل، گھوڑی۔ عقل برائی سے روکتی ہے اور گھوڑی اپنے پیٹ میں بچہ پالتی ہے۔

اَلۡحَجَرَ بمعنی پتھر۔ اَلۡحُجۡرَةُ کا معنی ہے، کمرہ، قبر، احاطہ مویشی۔

اَلۡحِجۡر کا معنی ہے۔ بہت پتھروں والی زمین، وہ گھر جس کا احاطہ پتھروں سے کیا جائے۔

حِجْرُ الْکَعْبَۃِ حطیم، خانہ کعبہ کے مغرب میں واقع قوسی دیوار کے اندر کا رقبہ۔

حضرت صالح علیہ السلام ثمود کی طرف مبعوث ہوئے۔ قومِ ثمود مکہ مکرمہ اور تبوک کے درمیان وادی میں آباد تھی۔ (بعض نے کہا کہ حجاز اور شام کے درمیان آباد تھی) یہ قوم پہاڑی پتھروں کو تراش کر مکان بناتے تھے، اس لئے انہیں "اَصْحَابُ الْحِجْرِ" کہا گیا ہے۔ (۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جملہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی ایک نبی کی تکذیب کرنا (جھٹلانا)، اسی طرح کفر ہے جس

(۱)
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۱۰۸
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ا ص ۲۰
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۱۱۸
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر ،۳ص ۱۳۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۴۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۵۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۴۶۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۴۸
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۵۵
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص ۴۱۱
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۱
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۳۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰۷
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۲۰۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۴۸۲
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۷۵
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ص ۱۹۶
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۳۵۸
☆ صحیح البخاری ، ج ا ص ۴۷۸

طرح تمام انبیائے کرام کی تکذیب کفر ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا دین، دینِ اسلام تھا۔ وہ سب ایک ہی ذاتِ بابرکات کے فرستادہ تھے۔ اگرچہ ان کی شریعتوں میں اختلاف رہا، مگر دین ایک ہی تھا۔ ربِ کریم جل وعلا اپنے بندوں کو ان سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اور مومن یوں کہتے ہیں۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرۃ آیت ، ۲۸۵)

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

قوم ثمود نے صرف حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی، مگر رب تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا کہ انہوں نے تمام رسولوں کی تکذیب کی۔

اسی طرح کسی ایک صحابی کی صحابیت کا انکار تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا انکار ہے۔ اس گمراہی سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (۲)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۴۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۵۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۶۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۵

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۴۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۱۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۵۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۸۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۷۵

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۹۱

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۵۸

﴿۲﴾ اولیاء اللہ کے جمیع سلاسل ایک ہی چشمے سے جاری ہیں۔اصول میں سب کا اتفاق ہے۔سب کا منتہیٰ ایک ہی ذات قدسی صفات ہے۔تمام سلاسل ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔اس لئے ان میں سے کسی کا انکار سب کا انکار اور اولیاء اللہ کی تکذیب ہے۔اس گمراہی سے بچنا بھی ہر مسلمان پر لازم ہے۔(۳)

﴿۳﴾ مواضعِ عذاب سے نفع لینا جائز نہیں۔ممکن ہے جو عذاب اس جگہ اترا، یا اتر رہا ہے، اس میں یہ بھی گرفتار ہو جائے۔حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبَلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِىْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ (۴) ۔

(غزوہ تبوک کے سفر کے دوران) صحابہ کرام نے حضور نبی اکرم رسولِ معظم ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی آبادی میں نزولِ اجلال فرمایا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس آبادی کے کنوؤں کے پانی سے اپنے برتن بھر لئے اور اسی پانی سے آٹا گوندھا۔حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جو پانی تم نے (اس سرزمین سے) بھرا ہے وہ انڈیل دو، اور گوندھے ہوئے آٹے کو اونٹوں کو کھلا دو۔نیز آپ نے حکم فرمایا کہ صرف اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔(۵)

﴿۴﴾ جن مواضع پر عذاب نازل ہو چکا ہے، یا نازل ہو رہا ہے، وہاں امن سے داخل ہونا، قیام کرنا مکروہ ہے۔مثلاً دیارِ ثمود، وادی محسّر، مسجدِ ضرار، مشرکین کے مقابر وغیرہ، اگر ان مواضع سے گزرنا پڑے تو خوفِ عذاب اور تیزی سے گزر جائے۔

---

(۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۳۸۲

(۴) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ۱ ص ۴۷۸ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۲ ص ۴۱۱

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۱۱

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۴۲،۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۷۲

حدیث شریف میں ہے۔

لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ حَذَرًا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلَ مَا اَصَابَهُمْ، ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ (٦)

ظالموں کی جگہوں میں داخل نہ ہو۔ اگر وہاں جانا پڑے تو روتے ہوئے جاؤ۔ اس خوف سے کہ جو عذاب ان ظالموں کو پہنچا کہیں تمہیں نہ پہنچ جائے۔ (۷)

نوٹ: اس مسئلہ کی مکمل وضاحت سورۃ توبہ، آیت ۱۰۷ میں گذر چکی ہے۔

﴿۵﴾ کھانے پینے کی جو نجس شے انسان خود استعمال نہیں کر سکتا وہ کسی جانور کو کھلا دینا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد گذر چکا ہے کہ وادی ثمود کے پانی سے گوندھے ہوئے آٹے کو اونٹوں کو کھلا دو۔ (۸)

﴿۶﴾ رزقِ حلال اگر کسی وجہ سے قابلِ استعمال نہ رہے تو اسے ضائع کرنا نہ چاہئے۔ کسی ممکنہ استعمال میں لایا جائے۔ (۹)

﴿۷﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے، آثار اگرچہ مرورِ زمانہ سے مٹ چکے ہوں۔ غزوہ تبوک کے سفر میں حضور سیدِ عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پینے والے کنوئیں سے پانی بھرنے کا حکم دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ (١٠)

---

(۶) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ۱ ص ۴۷۸ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۲ ص ۴۱۱

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۴۶

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۷۶

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۶

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ۱ ص ۴۷۸ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۲ ص ۴۱۱

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۱۷

حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو، جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔

تحقیقِ مقام یہ ہے کہ جمادات بذاتِ خود نہ متبرک ہوتے ہیں اور نہ قابلِ نفرت، بلکہ محبوبوں کی صحبت اور نسبت انہیں محبوب و متبرک بنادیتی ہے۔ اور مبغوض (ناپسندیدہ اور غضب شدہ) لوگوں کی نسبت انہیں قابلِ نفرت بنادیتی ہے۔

اس سلسلہ میں حجرِ اسود، زمزم، صفا و مروہ، منٰی، مزدلفہ، عرفات، مدینہ طیبہ، مسجدِ نبوی اور ریاض الجنت...... قسم کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

بندۂ مومن کو لائق یہ ہے کہ ان آثارِ مقدسہ کی تعظیم بجالائے۔ (۱۱)

﴿۸﴾ بعض مواضع ایسے ہیں کہ ان میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

(ا) جس جگہ جانوروں کی لید اور گوبر ڈالا جائے۔

(ب) جس جگہ جانور ذبح کئے جائیں۔

(ج) قبرستان۔

(د) عام گزرگاہ، سڑک۔

(ہ) حمام۔

(و) پانی کے پاس اونٹ اور دیگر جانوروں کے بٹھانے کی جگہ۔

(ز) بیت اللہ کی چھت۔

(ح) جس جگہ جاندار اشیاء کی تصاویر آویزاں ہوں۔

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۷۶

(ط) جس جگہ قبلہ سمت کوئی سویا ہو۔

(ی) جس جگہ قبلہ سمت کوئی نمازی کی طرف رُخ کئے ہو۔ (۱۲)

﴿۹﴾ کسی شے کے فضائل منسوخ نہیں ہو سکتے، نہ تبدیل ہو سکتے ہیں، اور نہ ان میں نقصان ہو سکتا ہے، البتہ فضائل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اظہارِ نبوت سے پہلے حضور آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ عام بشر کی حیثیت سے زندگی بسر فرماتے تھے۔ وحی آنے کے بعد نبی اور رسول بنے، بلکہ خاتم الانبیاء والمرسلین کا مرتبہ پایا، پھر خُلّت اور محبوبیت عظمیٰ کا منصب عطا ہوا۔

ابتدائے وحی میں آپ نے بحکمِ خداوندی فرمایا۔

مَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (سورۃ احقاف، آیت ۹)

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

پھر یہ آیت منسوخ ہوئی اس کا نسخ یوں نازل ہوا۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا☆لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا☆وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا☆ (سورۃ الفتح آیات ۱ تا ۳)

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی، تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے، اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے، اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔

کسی نے آپ کو "یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ" (اے مخلوق میں سے سب سے بہتر) سے خطاب کیا، تو اس پر آپ نے فرمایا۔ "یہ شان تو ابراہیم کی ہے"

ایک موقہ پر آپ نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی میرے بارے میں یہ نہ کہے کہ میں یونس بن متّیٰ سے بہتر ہوں"

ایک موقعہ پر فرمایا۔ اَلسَّیِّدُ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۵۱،۴۸

☆ مرقاۃ المفاتیح شرح المشکوۃ المصابیح، مولفہ ملاعلی بن سلطان محمد القاری مکی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۲ ص ۲۱۸

پھر آپ کا آخری ارشاد ان سب کا ناسخ ٹھہرا۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَاءِ یْ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ (۱۳)

قیامت کے روز میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا (بلکہ یہ اظہارِ حقیقت اور تحدیثِ نعمت ہے) لواء الحمد میرے دستِ مبارک میں ہوگا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔ آدم علیہ السلام اوران کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہوں گے، سب میرے جھنڈے تلے ہوں گے، اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔

اس طرح حضور آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ کے فضائل بڑھتے رہے اور بڑھ رہے ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور سید الانبیاء، دیگر انبیائے کرام اور اولیائے کاملین کے بڑھتے ہوئے فضائل و کمالات کی تلاش کرتا ہے اور انہیں ہی بیان کرتا ہے۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ کفار اور مشرکین کے عبادت خانوں کو بتوں وغیرہ کی نجاست اور ظاہری نجاست سے پاک کر کے مسجد بنایا جا سکتا ہے۔ عمارت سے علامتِ کفر و شرک مٹا دیا جائے اور صفیں قبلہ رخ بچھا دی جائیں۔ اب ان میں نماز ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضورِ انور، نورِ مجسم، رسولِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اسلام قبول کیا، اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ واپسی پر ہم نے عرض کی کہ ہماری سرزمین میں کلیسا (یہودیوں کا عبادت خانہ) ہے۔ آپ نے فرمایا۔

فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَکُمْ فَاکْسِرُوْا بِیْعَتَکُمْ وَانْضَحُوْا مَکَانَھَا بِھٰذَا الْمَآءِ وَاتَّخِذُوْھَا مَسْجِدًا......الحدیث (۱۵)

---

(۱۳) ☆ رواہ الائمہ احمد والترمذی و ابن ماجہ عن ابی سعید/بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص ۱۸۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۹

(۱۵) ☆ رواہ النسائی عن طلق بن علی، ج ا ص ۱۱۴

جب تم اپنی سرزمین میں پہنچو تو کلیسا کو توڑ دو اور (تبرک کے لئے) اس پانی کو اس جگہ چھڑک دو اور وہاں مسجد بنالو۔

نبی اکرم ﷺ نے طائف کے بت خانہ سے بتوں کی نجاست دور کر کے وہاں مسجد بنادی۔ خود مسجد نبوی شریف زادھا اللہ شرفاً وتکریماً کی جگہ قدیم سے مشرکین کا قبرستان تھا۔ حضور سید عالم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو مٹا کر وہاں مسجد بنادی۔

یادر ہے مسجدِ نبوی شریف جہاں بنی، اس کا ایک حصہ دو یتیموں کی ملک تھا، آپ نے وہ جگہ ان سے خرید لی۔(۱۶)

﴿۱۱﴾ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مشرکین کے قبرستان کی زمین ظاہرہ نجاست سے پاک ہو تو اس سے تیمّم کرنا جائز ہے۔(۱۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ

سورۃ الحجر کے چند احکام و مسائل کی تسوید و ترتیب ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ/ ۶ جون ۲۰۰۴ء بروز اتوار مکمل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

☆☆☆☆☆

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۵۱

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۵۱

باب (۲۴۰)

﴿چوپایوں کے بعض فوائد اور احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ☆ وَلَکُمۡ فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ وَ حِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ☆ وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَکُمۡ اِلٰی بَلَدٍ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا بٰلِغِیۡہِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ☆ وَالۡخَیۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِیۡرَ لِتَرۡکَبُوۡہَا وَزِیۡنَۃً ؕ وَیَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ☆

(سورۃ النحل آیت ۵ تا ۸)

اور چوپائے پیدا کئے، ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں، اور ان میں سے کھاتے ہو، اور تمارا ان میں تجمل ہے جب شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے چھوڑتے ہو، اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر۔ بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے، کہ ان پر سوار ہو

اور زینت کے لئے، اور وہ پیدا کرے گا جس کی تم کو خبر نہیں۔

حل لغات:

"اَلْاَنْعَامَ": جمع ہے، اس کا واحد نَعَمٌ یا نَعْمٌ ہے۔

اصل میں اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے، مگر اونٹ، گائے، بکری اور مینڈھے کے جوڑوں (نر اور مادہ) پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔(۱)

"لَکُمْ": میں لام انتفاع کا ہے، یعنی اے انسانو! ان جانوروں میں تمہارے لئے نفع ہے۔(۲)

"دِفْءٌ": دَفِیءَ (از باب سَمِعَ) دِفْءً اور دُفُوْءً ا. دَفُوءَ (از باب کَرُمَ) دَفَاءَۃٌ بمعنی گرم ہونا، گرمی پانا، گرمی محسوس کرنا۔

دِفْءٌ گرمی حاصل کرنے کا سامان، صوف، اُون اور بالوں سے تیار لباس، کمبل، خیمہ وغیرہ۔ جانوروں کی اولاد۔(۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۶۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۹ ص ۲۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج ۳ ص ۶۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۹۷

☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۷۵

(۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷

التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۰

تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۷۵

(۳) المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۲۸۵

"**مَنَافِعُ**": مَنْفِعَةٌ کی جمع ہے۔ نفع سے مراد یہاں ہر جانور کی اولاد اور نسل ہے۔ نیز ان جانوروں کے نفع میں ان پر سوار ہونا، بوجھ اٹھانا، دودھ دینا، دہی، پنیر، گھی، گوشت، فروخت سے حاصل ہونے والی قیمت، اور انہیں کرایہ پر دینے کی اجرت شامل ہے۔ (۴)

(بقیہ۳)
- ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۱۰ ص۲۵
- ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۱۷۰
- ☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج۱ ص۵۹
- ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۸۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۵۵
- ☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۴۷۱
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷
- ☆ تفسیرالبغوی المسمی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۶۲
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص۲۲۷
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۴۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۶۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷
- ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۹۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ۱۱۳
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۱۳
- ☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۲ ص۳۷۵

(۴)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۴۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۳ص ۵۵۵
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص۲۲۷
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۱۳
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷
- ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۹۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰،۴۹۱
- ☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۳۷۵

”**مِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ**“: مِنۡ تبعیض کے لئے ہے۔یعنی مذکورہ جانوروں کے بعض اجزا (گوشت، چربی) تم کھاتے ہو،اور بعض اجزا کھانا حرام یا مکروہ ہیں۔(۵)

”**وَلَكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ**“: جمال وہ شے جس سے زینت حاصل کی جائے۔کمالِ حُسن۔

مویشیوں کا جمال یہ ہے کہ ان کی جسمانی بناوٹ اور شکل وصورت دیکھنے میں اچھی لگتی ہے،اور مویشیوں کی تعداد کی کثرت بھی ان کے جمال میں داخل ہے۔کیونکہ جب لوگ کثیر تعداد کے مویشی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کے مویشی ہیں۔جب یہ اکٹھے ہوکر چلتے ہیں تو بھلے لگتے ہیں۔(۶)

”**تُرِيۡحُوۡنَ**“: رَاحَ (از باب نَصَرَ) رَوۡحًا یعنی شام کے وقت آنا، جانا، کام کرنا۔

اَرَاحَ (از باب اِفۡعَالٌ) اِرَاحَةٌ مختلف صلوں کے ساتھ مختلف معنی دیتا ہے۔مثلاً......

......القوم قوم کا ہوا میں داخل ہونا۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۴ ص ۹۸

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ، ج۲ ص ۳۰۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتیب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۴۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۷۵

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ،۳ص ۱۱۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸،۷

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۳۷۵

......ۂ کسی کوراحت میں رکھنا۔

......علی فلاں حقه کسی کا حق واپس کردینا۔

......المعروف بھلائی پانا۔

......الشیٔ محسوس کرنا۔

......الماء او للحم پانی یا گوشت کا بدبودار ہونا۔

......الرجل کسی کا سانس لینا، شام کے وقت میں داخل ہونا۔

......الابل اونٹوں کا بوقتِ شام باڑہ میں لانا۔(۷)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد شام کے وقت مویشیوں کا باڑا کی طرف لانا ہے۔یعنی جب شام کے وقت تم مویشیوں کو واپس باڑے کی طرف لاتے ہو تو اس میں تمہاری ایک شان ہے۔(۸)

---

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،۴۸۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر،ج ا ص ۱۱۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،۲۰۶

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان،ج ۱۰ ص ۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل ،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی،ج ۲ ص ۵۵۶

☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان،ج۳ص ۶۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۳۷

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،ج ۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج ۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر،ج ۱۹ ص ۲۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص ۱۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص ۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه،ج۵ ص ۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج ۱۴ ص ۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور،۴۹۱

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج۶ ص ۳۷۵

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ).مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۳ص ۲۰۶

"تَسرَحُونَ": سَرَحَ (از باب فَتَحَ) سَرْحًا وَّسُرُوْحًا کا معنی ہے، مویشی کو چرنے کے لئے چراگاہ میں صبح کے وقت بھیجنا۔(۹)

آیت مبارکہ میں اِرَاحَۃ کو سَرحًا سے مقدم کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ شام کو جب مویشی چر کر واپس باڑے کی طرف آتے ہیں، اس وقت ان کے پیٹ بھرے اور تھن دودھ سے پُر ہوتے ہیں، اور مویشی بالعموم اکٹھے ہو کر آتے ہیں، بخلاف صبح کے وقت کے، کہ اس وقت بھوکے ہوتے ہیں اور چراگاہ کو متفرق ہو کر چلتے ہیں۔ اس لئے مویشی کا شام کا حُسن، صبح کے حُسن سے زائد ہوتا ہے۔(۱۰)

"وَتَحمِلُ اَثْقَالَکُمْ": اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

اَثْقَالٌ جمع ہے، اس کا واحد ثِقْلٌ یا ثَقَلٌ ہے۔ بمعنی مسافر کا سامان، مسافر کا اپنا بدن۔(۱۱)

---

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۵۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۲۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۳۱

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۵۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهرہ ،ازهر، ج ۱۹ ص ۲۲۸

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۶ ص ۳۷۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهرہ ،ازهر، ج ۱۹ ص ۲۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج ۶ ص ۳۷۵

''بِشِقِّ الْاَنْفُسِ'': شِقٌّ اور شَقٌّ دونوں کا معنی ہے، مشقت، جانب، نصف، پہاڑ کا گوشہ۔

جانوروں کی مشقت کے ساتھ، یا جب تم بوجھ لے اٹھا کر چلتے ہو تو تمہاری قوت نصف ہو جاتی ہے۔ ادھ مرا ہو کر۔(۱۲)

''وَالْخَيْلَ'': اسمِ جمع ہے۔ اس کا واحد کوئی نہیں ہے، بمعنی گھوڑے۔(۱۳)

''اَلْبِغَالَ'': بَغْلَةٌ کی جمع ہے، بمعنی خچر۔

''اَلْحَمِيْرَ'': حِمَارٌ کی جمع ہے، بمعنی گدھے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جانور بلکہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (سورۃ البقرہ آیت ۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے

مخلوق کی ہر شے انسان کے لئے مسخر کر دی گئی، مگر انسان صرف ذاتِ باری عز اسمہٗ جل شانہٗ کی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا۔ خود اس کے خالق جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا۔

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۵۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۷۶

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۵ ص۱۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۸

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۰۱

وَاصۡطَنَعۡتُکَ لِنَفۡسِیۡ (سورۃ طٰہٰ آیت ۴۱)

اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا۔

پس ہر بندۂ خالق پر لازم ہے کہ وہ اپنے مقصدِ تخلیق کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خالق کا بندہ بن کر رہے۔ اس سے سرکشی کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ (۱۴)

﴿۲﴾ اونٹ، گائے، بکری، مینڈھا کے جوڑے (نر اور مادہ) کے علاوہ مرغی، بطخ، مچھلی، خشکی اور تری کے شکار، پرندے حلال بنائے ہیں، ان سے نفع لینا جائز ہے۔ مثلاً ان کا گوشت دودھ اور دودھ سے بننے والی اشیاء، مکھن، پنیر، لسی، گھی کھانا جائز ہے۔ ان کا فروخت کرنا جائز ہے۔ سواری کے جانوروں پر سوار ہونا، بوجھ لادنا، جائز ہے۔ ان سے کھیتی باڑی کا کام لینا جائز ہے۔ ان کے بال، اُون اور صوف کا استعمال مثلاً لباس بنانا، کمبل یا خیمے بنانا، جائز ہے۔ دباغت کے بعد ان کا چمڑا استعمال کرنا جائز ہے۔ (۱۵)

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۹۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۷۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۶۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۹ ص ۲۲۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۴۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۷۵

﴿۳﴾ حلال جانور کا گوشت کھانا اس صورت میں جائز ہے، جب اسے شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔ ذبح کے بغیر یا غیر اللہ کے نام پر ذبح ہونے والے جانور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ وحشی جانور جس کا ذبح کرنا ممکن نہ ہو، اس کا شرعی طریقہ سے شکار کرنا جائز ہے۔ مچھلی اور ٹڈی دل بغیر ذبح کے حلال ہیں۔ (۱۶)

﴿۴﴾ حلال جانور کے چند اجزاء کھانا جائز نہیں، یہ حرام ہیں۔ ان میں نر کا ذکر (آلہ تناسل)، مادہ کی شرمگاہ، دبر، حرام مغز، بہتا ہوا خون، خصیتین، مثانہ، پِتہ وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۷)

﴿۵﴾ زینت اور جمال اگرچہ دنیوی متاع ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ منصوص زینت کے علاوہ اسبابِ زینت کا استعمال جائز ہے۔ عمدہ لباس، عمدہ سواری، عمدہ مکان اور عمدہ غذا کا استعمال جائز ہے۔ (۱۸)

﴿۶﴾ جانوروں میں بچہ ماں کے تابعِ نسب ہے۔ اگر کسی جانور کی ماں حلال ہے تو بچہ حلال ہے، خواہ اس کا باپ حلال ہو یا حرام۔ اور اگر ماں حرام ہے تو بچہ حرام ہے، خواہ اس کا باپ حلال ہو۔ مثلاً گھریلو گدھی اور وحشی گدھے کا بچہ حرام ہوگا، اور وحشی گدھی اور گھریلو گدھے کا بچہ حلال ہوگا۔ (۱۹)

﴿۷﴾ خنزیر اور انسان کے سوا ہر جانور کی کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ مردہ جانور کی ہو یا ذبح کئے ہوئے جانور کی۔ خنزیر نجس العین ہونے اور انسان کی تکریم کی خاطر، ان کا چمڑا دباغت کے بعد بھی پاک نہیں ہوتا۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۳۷۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۹

(۱۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۴

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَادُبِغَ الْاِھَابُ فَقَدْطَھُرَ (۲۰)

ہر چمڑا جب رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔(۲۱)

﴿۸﴾ جانور کے بال، اُون اور صوف پاک ہیں، خواہ جانور مردہ ہو یا ذبح کیا ہو۔ صوف سے لباس بنانا سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ خود سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے صوف کا جبہ استعمال فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

......وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ......الحدیث (۲۲)

آپ نے (دورانِ سفر) صوف کا جبہ زیبِ تن فرمایا تھا۔ (۲۳)

﴿۹﴾ جانوروں پر سفر کرنا اور ان پر بوجھ لادنا جائز ہے، مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے، ان کے ساتھ نرمی کی جائے، ان کے آرام اور کھانے پینے کا خیال رکھے۔

---

(۲۰) ☆ رواہ مسلم و رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی والدارمی ومالک واحمد / المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ا ص ۱۳۹

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن المغیرہ بن شعبة، ج ۲ ص ۸۶۳

☆ رواہ مسلم فی کتاب الایمان والطهارة

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الطهارة

☆ ورواہ ابن ماجه فی کتاب الطهارة واللباس والمناسک

☆ ورواہ الدارمی فی الوضوء

☆ ورواہ احمد، ج ا ص ۲۱۶، ج ۴ ص ۲۵۱

(۲۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۰۵

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاسَافَرْتُمْ فِی الْخَصْبِ فَاعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا وَاِذَاسَافَرْتُمْ فِی الْجَدْبِ فَاسْرَعُوا السَّیْرَ وَاِذَااَرَدْتُمُ التَّعْرِیْسَ فَتَنَکَّبُوا الطَّرِیْقَ (۲۴)

جب تم شادابی کے موسم میں سفر کرو تو اپنے اونٹ کو اس کا حق دو (راستے میں گھاس سبزی وغیرہ اسے چرنے دو) اور جب تم خشکی کے موسم میں سفر کرو تو جلد سفر طے کرو (تا کہ سواری کو بھوک کم محسوس ہو) اور جب رات کے آخری حصے میں قیام کا ارادہ کرو تو راستے سے ہٹ کر اترو۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے اونٹ، گھوڑے، گدھے، خچر وغیرہ چوپائے ہماری ملک میں دیئے۔ انہیں ہمارے لئے مسخر کیا اور ان سے انتفاع جائز رکھا۔ یہ اس کی طرف سے رحمت ہے۔ انسان جس چیز کا مالک ہو جائے اسے کرایہ پر دینا جائز ہے۔ لہٰذا ان چوپایوں کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔ یہ اجارہ کے حکم میں ہے۔ (۲۶)

﴿۱۱﴾ جس نے جانور کو اس شرط پر اجارہ پر دیا کہ اس پر مثلاً دس بوریاں گندم لا دے گا۔ اس نے اجارہ کی شرط کے مطابق دس بوریاں گندم لادی، مگر وہ چوپایہ ہلاک ہو گیا تو اس پر کوئی تاوان نہیں، اور جس نے اجارہ کی شرط سے زائد وزن اس پر لادا اور وہ جانور اس سے ہلاک ہو گیا تو ہلاک کرنے والے کے ذمہ کرایہ ہے اور جانور کی قیمت کا اتنا حصہ بھی جتنا اس نے زائد وزن ڈالا۔ (۲۷)

---

(۲۴) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ص ۳۵۴ ☆ رواہ مسلم فی الامارۃ

☆ رواہ الترمذی فی الادب

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۳ ص ۱۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۱۰ ص ۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج ۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج ۶ ص ۳۷۵

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۱۰ ص ۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۱۰ ص ۷۴

﴿۱۲﴾ جانور کو موضعِ مسمّٰی کے لئے اجرتِ معلوم کے لئے کرایہ پر لیا، مگر اس نے موضعِ مسمّٰی سے تجاوز کیا۔ اب جانور ہلاک ہو گیا تو اس کے ذمے کرایہ اور جانور کی قیمت بطورِ ضمان لازم ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ گھریلو گدھے اور خچر کا گوشت حرام ہے۔ وحشی گدھے کا گوشت بالاتفاق جائز ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ (۲۹)

شارعِ اسلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (خیبر کے موقع پر) گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ مفتی کے لئے جائز نہیں کہ بلا سبب گھوڑے کے ذبح کا حکم دے۔ البتہ اگر ہلاکت کے قریب ہو تو ذبح کرنا جائز ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ اگر کسی حلال جانور کو مسلمان اور غیر مسلم مل کر ذبح کریں تو اس کا کھانا حرام ہے۔ یہ شرعی ذبح کے حکم میں نہیں۔ (مل کر ذبح کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ چھری پر دونوں کا ہاتھ ہو) البتہ اگر غیر مسلم نے صرف جانور پکڑ کر رکھا ہو اور ذبح مسلمان نے کیا ہو تو ذبح جائز ہے۔) (۳۲)

﴿۱۶﴾ اگر ایک ہی معاملہ میں حلت اور حرمت (حلال ہونا اور حرام ہونا) جمع ہو جائیں تو حرمت کا پہلو غالب ہوگا اور حرمت کا فتوی دیا جائے گا۔ (۳۳)

---

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۵

(۲۹) ☆ رواہ البخاری ومسلم وغیرھماعن البراء وعن جابر وعن علی وعن ابن عمر وعن ابی ثعلبۃ / جامع صغیر، ج۲ ص۳۳۸

(۳۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۱۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۳

(۳۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۳

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۷۸

(۳۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۱۲۵

﴿۱۷﴾ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ حرمت یا کراہت طاری ہے۔ (۳۴)

نوٹ: اباحتِ اصلیہ کے احکام سورہ بقرہ، آیت ۲۹ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱۸﴾ گھوڑے اگر سب مادہ ہوں یا نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور یہ چر کر گزر کرتے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ ہر گھوڑے کے بدلہ ایک دینار یا ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

فِی الْخَیْلِ السَّائِمَةِ فِی کُلِّ فَرَسٍ دِیْنَارٌ تُؤَدِّیْهِ (۳۵)

چر کر گزر کرنے والے اونٹوں میں ہر اونٹ کے عوض ایک دینار زکوٰۃ ہے جو وہ ادا کرے گا۔ (۳۶)

﴿۱۹﴾ جمال اور حُسن تین نوع کا ہے۔

(ا) صورت اور ترکیبِ اعضا میں جمال۔

(ب) اخلاقِ باطنہ میں جمال۔

(ج) افعال میں جمال۔

ان کی قدرے تفصیل یوں ہے۔

(ا) صورت اور ترکیبِ اعضا میں جمال وہ ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ جمیل و حسین صورت دل میں نقش ہو جائے۔

(ب) اخلاقِ باطنہ کا جمال یہ ہے کہ انسان کی صفات خوبصورت ہوں۔ ان میں علم، حکمت، عفت اور عدل ہو، غصہ کو ضبط کرتا ہو، ہر شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو۔

(ج) افعال کا جمال یہ ہے کہ اس کے اخلاق سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہو۔ لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہے۔ اوران سے نقصان کو دور کرنے کے درپے رہے۔

---

(۳۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۴

(۳۵) ☆ رواه الدار قطنی عن جابر، ج۲ ص۱۲۶

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص۷۸

جمال کے ان تین انواع میں سے پہلی قسم بندے کے اختیار میں نہیں۔ یہ خالق کی تخلیق سے متعلق ہے۔ دوسرے دونوع بندے کے اختیار میں ہیں۔لہٰذا بندۂ مومن اخلاق اور افعال میں جمال کو اختیار کرے۔(۳۷)

نوٹ: حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خُدَّام میں مویشی بھی شامل ہیں۔جنہیں آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ان میں گھوڑے، اونٹ، خچر، دراز گوش اور بکریاں بکثرت تھیں۔گائے یا بھینس کے بارے میں کوئی روایت نہیں۔البتہ گائے کی قربانی ازواجِ مطہرات رضوان تعالیٰ علیہن کی طرف سے کی۔

فائدہ(۱)

حضورﷺ کے دس گھوڑے تھے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(ا) سَکْبُ (ب) مُرتَجِزُ (ضمہ میم وسکون را، فتحہ تا وکسر جیم)

(ج) لِزَاز (د) لَحِيف (فتحہ لام، کسرۂ حا)

(ہ) وَرْد (و) ضُرِيس

(ز) ظَرِب (فتحہ ظا وکسرۂ را) (ح) مُلاوِح (ضمہ میم وکسرۂ واؤ)

(ط) سَبْحه (ی) بَحْر

اربابِ سِیَر نے اور نام بھی ذکر کیے ہیں، مثلاً بلق، ذوالفقار، ذواللمہ، مرتجل، تراوح، سرحان، یعسوب،

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸،۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۹۹

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۷۵

نحیف، ادھم، سجاء، سجل، طرف، مندوب۔(۳۸)

فائدہ(۲) جن خچروں کوحضور سیدِ عالمﷺ کی خدمت کا شرف ہوا، وہ یہ ہیں۔

(ا) دُلْدُلْ (ب) فِضَّہ (ج) ایلیہ(۳۹)

فائدہ(۳) حضور سیدالانبیاء خاتم المرسلینﷺ کی خدمت کا شرف جن دراز گوشوں (گدھوں) کوملا، وہ یہ ہیں۔

(ا) عُفَیر (بروزن زُبَیر) (ب) فروہ (ج) یَعفُور

(د) ایک اور دراز گوش، جسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ لائے تھے۔(۴۰)

فائدہ(٤) حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم، نبی اکرمﷺ کی جن اونٹوں نے خدمت بجالائی، وہ پندرہ سے زائد تھے۔

(ا) قَصوا(فتحہ قاف اور سکونِ صاد) (ب) عَضباء(ج) جذما

(د) صَرْمَا(ہ) صلما (و) مُحضُرَمہ(ضمہ میم فتحہ حا اور سکونِ ضاد)(ز) مصرمہ

(ح) مدینہ طیبہ کے نواح میں مقامِ غابہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیس اونٹ تھے۔ جن سے ہر رات کو دو مشکیزے دودھ لایا جاتا تھا۔(۴۱)

☆☆☆☆☆

---

(۳۸) ☆ مدارج النبوت، ج۲ص ۱۰۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۰

(۳۹) ☆ مدارج النبوت، ج۲ص ۱۰۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۱

(۴۰) ☆ مدارج النبوت، ج۲ص ۱۰۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۱

(۴۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۸

☆ مدارج النبوت، ج۲ص ۱۰۴۲

باب(۲۴۱) ﴿سمندر سے فوائد حاصل کرنا، عرف کی شرعی حیثیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورہ النحل آیت ۱۴)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو، اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی کو چیر کر چلتی ہیں، اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو۔

حل لغات:

"سَخَّرَ": سَخَرَ (از باب فَتَحَ) سِخْرِیًّا و سُخْرِیًّا نیز سَخَّرَ و تَسَخَّرَ و اِسْتَخَرَّ کا معنی ہے، مغلوب کرنا، ذلیل کرنا، کشتی کا عمدہ رفتار سے چلنا۔ سَخِرَ (از باب سَمِعَ) سَخَرًا و سَخْرًا و سُخْرًا و مَسْخَرًا نیز تَسَخَّرَ و اِسْتَسْخَرَ کا معنی ہے، ٹھٹھا کرنا، مذاق کرنا۔(۱)

(۱)
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۴۹
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۰
☆ القاموس المحیط از علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ۲۳۳
☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۸۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۱۰

آیت میں تسخیر سے مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے سمندر کو مغلوب بنا دیا اور تمہارے لئے ممکن بنا دیا کہ تم اس میں کشتی کے ذریعے سواری کرو، اس سے تازہ گوشت (مچھلی) نکال کھاؤ اور اس کی تہہ سے قیمتی موتی نکال لو۔ گہرے کھاری اور مہلک پانی کو تمہارے لئے نفع بخش بنا دیا۔(۲)

"**لَحْمًا**": گوشت، سمندر اور دریا کے گوشت سے مراد مچھلی ہے۔

لَحَمَ (از باب نَصَرَ) لَحْمًا کا معنی ہے، مضبوط کرنا۔

لَحَمَ (از باب فَتَحَ) لَحْمًا کا معنی ہے، گوشت کھلانا۔

لَحِمَ (از باب سَمِعَ) لَحْمًا کا معنی ہے، لازم ہو کے رہنا۔

لَحِمَ (از باب سَمِعَ) لَحَمًا نیز لَحُمَ (از باب کَرُمَ) لَحَامَةً کا معنی ہے، بہت گوشت والا جسم رکھنا، گوشت کا مشتاق ہونا۔(۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص۸۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص۵۶۲
☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص۴۷۹
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ ص۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۳۹
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه ، ج۲ ص۳۰۷
☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ، ج۳ ص۲۱۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص۱۸
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۴ ص۱۱۱
☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور،۴۹۳
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص۳۷۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۱۱۶

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،۱۱۴۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،۴۴۸
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر، ج۹ ص۶۷

"طَرِیًّا": طَرُءَ (از باب کَرُمَ) طَـرَاءَ ةً وطَرَاءً بمعنی تروتازہ ہونا، نیز طَرُوَ سے بھی اسی باب پر آتا ہے۔ (ہمزہ اور واؤ کے ساتھ) اس سے صفت مشبہ طَرِیٌّ ہے۔ (۴)

سمندر اور دریا سے نکلنے والی تازہ مچھلی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال بنائی ہے۔ مچھلی کی رطوبت اگر ختم ہو جائے تو اس کا کھانا مضر اور فسادِ بدن کا باعث ہے۔ اس لئے اسے بالخصوص تازہ گوشت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (۵)

"حِلْیَةً": زیور، اس سے مراد لُؤلُؤ اور مرجان ہیں۔ اس کی وضاحت قرآن مجید میں ہے۔

یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ☆ (سورۃ الرحمن آیت ۲۲)

ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔ (۶)

"تَلْبَسُوْنَهَا": (صیغہ جمع مذکر حاضر) تم اس زیور کو پہنتے ہو۔ زیور عورتیں پہنتی ہیں اور ان کی زیب وزیبائش چونکہ اپنے خاوندوں کے لئے ہوتی ہے۔ گویا عورتوں کا زیور پہننا تمہارا پہننا ہے۔ (۷)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۳۹

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۳۴

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۲۰ ص ۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ ص ۲۱۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۷۹

(۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۹

"مَوَاخِرَ": جمع ہے، اس کا واحد مَاخِرٌ ہے۔

مَخَرَ (از باب نَصَرَ اور فَتَحَ) مَخرًا و مُخُورًا کا معنی ہے، پانی کو پھاڑنا، کشتی کی تیز ہوا چلنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، کشتی کا چلنا اور ہوا کی رفتار کا سامنے آنا۔

مَــوَاخِــرَ وہ کشتیاں ہیں جن کی رفتار کی آواز سنائی دے، وہ کشتیاں جو اپنے سینے کے زور سے پانی کو چیرتی ہیں۔ ایک ہی ہوا سے آنے جانے والی کشتیاں، خشک زمین کو پانی دینا تاکہ اس میں ہل چلانا آسان ہو جائے۔ (زمین کا سینہ پھاڑنے کے لئے پانی دینا) (۸)

"وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ": اور تاکہ اس کا فضل تلاش کرو۔

(بقیہ۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۵ص ۱۱۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۴

(۸) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۱۹۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۶۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۳ص ۵۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۸۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۲۰۷

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ۲۰۷

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ص ۲۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی ، ج۶ ص ۳۸۰

اس سے مراد سمندر کے ذریعے تجارت ہے۔ سمندر کے ذریعے تجارت کا نفع خشکی کے ذریعے تجارت سے زیادہ ہوتا ہے۔(۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ احرام کی حالت میں بھی اس کا شکار کرنا اور کھانا جائز ہے۔ اسے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ٹڈی دَل بھی بغیر ذبح کھانا جائز ہے۔ قرآن مجید نے اگرچہ مچھلی کو تازہ گوشت سے تعبیر کیا ہے، مگر عرف میں مچھلی پر گوشت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ "لَحم" (یعنی گوشت) میں شدت کا مفہوم داخل ہے اور گوشت میں شدت اور سختی و مضبوطی کا باعث خون ہے، جو مچھلی میں نہیں ہوتا۔(۱۰)

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۸۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۹
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۹۴
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۸۰

(۱۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص۴۹۴
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۸۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۱۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۸۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۷۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۱۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۱۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۸
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۱۱
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص۴۷۹

﴿۲﴾ مچھلی کے علاوہ سمندر اور دریا کے باقی جانور حلال نہیں۔ رب تعالیٰ جل وعلا نے صرف مچھلی کا ذکر فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں بھی صرف مچھلی کی حلت کو بیان فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ. اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ (۱۱)

ہمارے لئے دو مردار حلال کئے گئے ہیں، مچھلی اور ٹڈی دَل۔ (۱۲)

نوٹ: مچھلی کے تفصیلی احکام سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۳﴾ جو مچھلی از خود مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے ''طافی'' کہتے ہیں، اس کا کھانا مکروہ ہے۔ جس مچھلی کو شکار کر کے پکڑا جائے یا کسی آفت (مثلاً ضرب) سے مر کر پانی پر تیرے، تو اس کا کھانا حلال ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَاأَلْقَى الْبَحْرُ اَوْجَزَرَعَنْهُ فَكُلُوْا وَمَامَاتَ فِيْهِ فَطَفٰى فَـلَا تَاْكُلُوْا (۱۳)

جس مچھلی کو سمندر باہر پھینک دے، یا پانی خشک ہو کر مر جائے، اسے کھالو، اور از خود مر کر تیر جائے اسے نہ کھاؤ۔ (۱۴)

﴿۴﴾ زندہ مچھلی کا کچھ حصہ الگ کرلیا گیا، جس سے وہ مچھلی مرگئی، علیحدہ ہونے والے حصہ اور بقیہ مچھلی کا کھانا حلال ہے۔ بخلاف دیگر حیوانوں کے کہ اس کا جدا ہونے والا حصہ کھانا حلال نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَاقُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَمَاقُطِعَ مِنْهَافَهُوَ مَيْتَةٌ (۱۵)

(۱۱) ☆ رواہ ابن ماجه عن عبدالله بن عمر، ص ۲۳۹

☆ رواہ احمد عن عبداللّٰہ بن عمر، ج ۲ ص ۹۷

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱۱

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجه عن جابر بن عبدالله، ص ۲۴۱

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۱۱

(۱۵) ☆ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر، ص ۲۳۹

زندہ جانور کا جو حصہ جدا کر لیا گیا وہ ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ اگر مچھلی کے پیٹ میں کوئی چھوٹی مچھلی پائی گئی، تو اس کا کھانا حلال ہے۔اسی طرح اگر مچھلی کو کسی پرندے نے مار دیا ہو، یا گہرے پانی کی وجہ سے مر گئی ہو، یا چھوٹے حوض میں جمع ہو گئی اور اس کا شکار کرنا ممکن تھا۔شکار کئے بغیر مر گئی، تو ان سب کا کھانا حلال ہے۔(۱۷)

﴿۶﴾ مچھلی جال میں مر گئی نکلنے پر قادر نہ تھی، یا شکاری نے پانی میں کوئی شے ڈالی جس میں مچھلی مر گئی، دونوں صورتوں میں اس کا کھانا حلال ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ اگر کسی نے قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا۔اس نے مچھلی کا گوشت کھایا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔کیونکہ عرف میں مچھلی کے گوشت کو گوشت نہیں کہا جاتا۔(۱۹)

﴿۸﴾ ایک قسم کے گوشت کو دوسری قسم کے گوشت کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے، اور ایک ہی قسم کے گوشت کو اسی قسم کے گوشت کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز نہیں۔

یاد رہے کہ ہر نوع کے جانور کا گوشت اس جانور کے حکم میں ہے۔مثلاً گائے کا گوشت گائے کے حکم میں ہے۔بکری کا گوشت بکری کے حکم میں ہے۔اونٹ، گائے بکری وغیرہ الگ الگ نوع کے جانور ہیں۔(۲۰)

﴿۹﴾ موتی اور مونگا کا پہننا مرد و عورت دونوں کے لئے جائز ہے۔مردوں پر سونے چاندی کے زیورات کا پہننا حرام

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۱۷) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۱۸) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ۲۰ ص ۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۸۰

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵

ہے، سوائے چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی، جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ تک ہو، جائز ہے۔ عورتوں کے لئے سونے چاندی کے ہر وزن کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے۔ سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں مثلاً لوہا، سٹیل، پیتل، تانبا وغیرہ کے زیور مرد و عورت کے لئے حرام ہیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ ریشم کے کپڑے عورتوں کے لئے جائز ہیں۔ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

اَلذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ حِلٌّ لِّاُنَاثِ اُمَّتِیْ وَحَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِهَا (۲۲)

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے جائز ہیں اور مردوں پر حرام ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ مرد کے لئے چاندی کی انگوٹھی پر نقش کرانا جائز ہے۔ البتہ اسے پہن کر بیت الخلا میں جانا جائز نہیں۔ اس سے نقوش کی توہین ہوتی ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ جس نے قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا، اس نے صرف موتی پہن لئے، تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔ عرف میں صرف موتی پر زیور کا اطلاق نہیں ہوتا، اگرچہ لغت اور قرآن مجید کی نص کے مطابق موتی زیور ہیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ قسم میں عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ فرش پر نہیں سوئے گا، وہ زمین پر سویا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش فرمایا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲)

وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

کیونکہ عام زمین کو عرف میں فرش نہیں کہتے۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چراغ سے روشنی حاصل نہیں کرے گا اور اس نے سورج کی روشنی دیکھی تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ سورج کو رب تعالیٰ نے چراغ فرمایا۔

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۷

(۲۲) ☆ رواہ الطبرانی عن زید بن ارقم وعن واللہ ،بحوالہ جامع صغیر ، ج ۲ ص ۳۲

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۱

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۱

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ☆ (سورۃ نوح آیت ۱۶)

اوران میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ۔

اس لئے کہ عرف میں چراغ کا اطلاق سورج پر نہیں ہوتا۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چوپائے پر سوار نہ ہوگا، مگر کافر پر سوار ہوا تو قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ رب تعالیٰ نے کافر کو بدترین چوپایہ کہا۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ☆ (سورۃ الانفال، آیت ۲۲)

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں۔

کیونکہ عرف میں کافر کو چوپایہ نہیں کہتے۔

شریعت میں عرف اور عادت کی رعایت لازمی ہے۔ حقیقتِ لغویہ اگر عرف کے خلاف ہوتو وہ حقیقت متروک ہوگی اور عرف کا اعتبار ہوگا۔ (۲۵)

﴿۱۴﴾ عورت زیور اور زینت مرد کی رضا جوئی اور خوشنودی کے لئے استعمال کرے۔ غیر محرموں کے لئے زیور اور زینت کا استعمال عورت کے لئے جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں کلمہ تَلْبَسُوْنَهَا کا مفاد یہی ہے۔ (۲۶)

---

(۲۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۸۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۴۳۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۵۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۵،۴۹۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۸۰

(۲۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۵۹

﴿۱۴﴾ تجارت، حصولِ منفعت، حج، عمرہ، تحصیلِ علم، ملاقاتِ احباب وغیرہ جائز مقاصد کے لئے کشتی یا جہاز کے ذریعے سمندر اور دریا میں سفر کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر سمندر یا دریا طغیانی میں ہو اور اس کے پاس اس سے بچاؤ کا ذریعہ نہ ہو، یا یہ علم مباحت نہ رکھتا ہو تو سمندر یا دریا میں سفر کرنا جائز نہیں، کہ خواہ مخواہ ہلاکت میں پڑنا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ ارْتِجَاجِهٖ فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ (۲۷)

سمندر کی طغیانی کے وقت جس نے سمندر میں سفر کیا جس سے وہ مر گیا تو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ سمندر کے موتی کسی کی مِلک نہیں۔ جو اسے نکال لے اسی کا ہے۔(۲۹)

☆☆☆☆☆

(بقیہ ۲۶) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی۔ ۴۳۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۴ ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴

(۲۷) ☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۷۹

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۸، ۱۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۳۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۸۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۰

(۲۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۱۴

باب (۲۴۲) ﴿جدید سائنسی علوم، علمِ نجوم، علمِ ہیئت

علمِ فلکیات وغیرہ کا سیکھنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ ہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ۱۶)

اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔

حل لغات:

"**عَلٰمٰتٍ**": جمع ہے، اس کا واحد علامت ہے۔ علامت وہ نشان جس سے کسی شے کا پتہ معلوم ہو۔ جیسے راستے کے نشانات، لشکر کے نشانات۔(۱)

ان علامات سے مراد راستے کے نشان ہیں، ان کی مدد سے منزلِ مقصود تک رسائی آسان ہوتی ہے۔ مثلاً پہاڑ، پہاڑیاں، وادیاں، دریا، درخت، ہوائیں وغیرہ، بعض تجربہ کار مٹی کی بُو سونگھ کر راستہ کا تعین کر لیتے ہیں۔(۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۴۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۳۲

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۸۲ وما بعد

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۸ ص ۴۰۶

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۱۵

"بِـالـنَّـجۡـمِ": ستارہ، وقتِ مقررہ پر ادا کیا ہوا فرض، بیل، بے ساق نباتات، (وہ پودا جس کا تنا نہ ہو اور وہ زمین پر بچھا ہو) اصل، ثریا، ہر چھوٹا بڑا ستارہ جو طلوع و غروب کرتا ہے۔ (۳)

آیتِ مبارکہ میں یہ کلمہ جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ مراد ستارے ہیں۔ (۴)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت۔ ج۵ ص ۴۸۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی۔ ج۲ ص ۲۱۵

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۲۴۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر۔ ج۲۰ ص ۱۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۷

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی۔ ۴۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۳ ص ۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور۔ ج۳ ص ۱۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، ج۳ ص ۲۳۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۳۸۲

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۲۵۶

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۴۸۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۱۸

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۳۴۷

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی۔ مطبوعہ بیروت۔ ۴۴۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۹ ص ۷۱

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۹۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی۔ ج۲ ص ۲۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲ ص ۲۲۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت۔ ج۵ ص ۴۱۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، ج۳ ص ۴۳۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۷

"**یَھْتَدُوْنَ**": وہ راہ پاتے ہیں۔ سمندر اور خشکی میں، دن اور رات سفر میں ستاروں اور علامات سے صحیح راستہ کا تعین کرتے ہیں۔ ستاروں کی مقررہ گردش سے وہ ان کے خالق کی معرفت، طریقِ حق اور دینِ مستقیم کی طرف راستہ پاتے ہیں۔ نیز ستاروں کی مدد سے اپنی عبادات کے اوقات معلوم کر لیتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قربانی، صدقہ فطر......اور ستاروں کی مدد سے سمتِ قبلہ کا تعین کر لیتے ہیں۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بری اور بحری سفر میں، دن ہو یا رات زمینی علامات مثلاً پہاڑ، وادی، درخت وغیرہ اور آسمانی ستاروں کی ضرورت ہر مسافر کو ہوتی ہے۔ ان کی مدد سے اپنی منزل کا راستہ معلوم کرنا جائز ہے۔ انسان کی طبعی ضرورت کو اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ ان مظاہرِ قدرت سے استمداد کو غیر اللہ سے استمداد کہہ کر شرک کہنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ (۶)

(بقیہ ۴) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۲۱۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۶
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۳۸۲
(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۸۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۲۰ ص ۱۱
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۳۸۲
(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶۹

﴿۲﴾ ستاروں کی چال اور قیام سے جو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے، جس سے زوال، جہتِ قبلہ، اوقاتِ نماز اور روزوں کے مہینے، ایامِ حج، قربانی اور صدقہ فطر کا تعین ہوتا ہے، یہ مشاہدہ شریعت نے جائز بلکہ فرض قرار دیا ہے۔ یہ مشاہدہ وہی کر سکے گا جو ستاروں کی حرکات، گردش اور آپس کے روابط کا علم رکھتا ہو۔ جس طرح ارکانِ اسلام فرض ہیں، اسی طرح ان کے اوقات کا علم بھی فرض ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ارکانِ اسلام ہر مسلمان کو خود ادا کرنے ہوں گے، مگر ان کے اوقات کا تعین کسی کے بتانے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے علم توقیت، علمِ نجوم، علمِ فلکیات، جغرافیہ وغیرہ علوم فرضِ کفایہ ہیں۔ قدماء ائمہ و مجتہدین میں ان علوم کے عالم کثیر تھے۔ اب قلیل بلکہ نہایت ہی قلیل ہیں۔ شریعتِ مطہرہ میں ان علوم کو بڑا دخل ہے۔ امتِ مسلمہ میں ہر وقت چند افراد ہونا ضروری ہیں جو ان علوم کے عالم ہوں۔ (۷)

(بقیہ ۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۹۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۴۳۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۸۰

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۱۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۱۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۱۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۲۱۳

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۳۸۲

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۳۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۹۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۸۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۴۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۲

﴿۳﴾ نماز میں استقبالِ قبلہ (قبلہ کی طرف منہ کرنا) دو وجہ پر ہے۔

اول: جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اور کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا ہو، یا کسی ذریعے سے اس کا دیکھنا ممکن ہو، مثلاً چھت یا بلند جگہ پر چڑھ کر، ایسے نمازی کے لئے لازم ہے کہ اس کا چہرہ اور بدن عینِ کعبہ کی طرف ہو۔ حطیم کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھنا اس کے لئے کافی نہیں۔

دوم: جو شخص کعبہ کو دیکھ نہیں سکتا مثلاً مسافت پر ہے، اس کے لئے لازم ہے جہتِ قبلہ کو منہ کر کے نماز ادا کرے۔(۸)

﴿۴﴾ جہتِ قبلہ معلوم کرنے کے متعدد ذرائع ہیں۔ ستاروں اور سورج کی مدد سے جہتِ قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جغرافیہ دان اپنے شہر اور بیت اللہ شریف کے طول بلد اور عرض بلد کے فرق سے جہتِ قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔ جدید عصری علوم کی مدد سے بعض ایسے آلات بنائے گئے ہیں جن سے جہتِ قبلہ معلوم ہو سکتی ہے۔ ان میں سے کسی بھی ذریعہ سے جہتِ قبلہ معلوم کرنا جائز ہے۔ ان ذرائع کا علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے۔(۹)

﴿۵﴾ نمازی کے لئے فرض ہے کہ وہ ممکن ہو تو عینِ قبلہ اور ممکن نہ ہو تو جہتِ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ جہتِ قبلہ معلوم کرنے کے جو ذرائع ہیں اگر ان میں سے کسی ذریعہ سے جہتِ قبلہ متعین کرنے پر قادر نہیں تو تحرّی کرے۔ تحری یہ ہے کہ خوب غور و فکر کر کے جہتِ قبلہ کو مقرر کرے۔ تحری کر کے جہتِ قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے سے نماز ادا ہو جائے گی۔ اگرچہ بعد فراغ معلوم ہوا کہ اس کی تحری میں غلطی واقع ہوئی ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ قطبِ شمالی ایسا ستارہ ہے جو گردش نہیں کرتا۔ اس لئے رات کے کسی بھی حصہ میں اس سے سمتِ شمال معلوم ہو سکتی ہے۔ سمتِ شمال معلوم ہو جانے کے بعد اگر یہ معلوم ہو کہ اس کا شہر، جہاں وہ رہ رہا ہے، کعبہ سے کس سمت کتنے درجے پر واقع ہے، اس طرح قطبی ستارہ سے جہتِ قبلہ کا تعین ممکن ہے۔

یاد رہے کہ ہمارا شہر کھاریاں بلکہ گجرات، بلکہ پنجاب کا جہتِ قبلہ سمتِ مغرب سے جنوب کی جانب ساڑھے

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲

بارہ درجے جھکاؤ پر ہے۔موجودہ پاکستان (کشمیر سمیت) کا قبلہ مغرب سے سوا بارہ اور تیرہ درجے کے درمیان جانبِ جنوب جھکاؤ پر ہے۔(۱۱)

﴿۷﴾ سورج کی مدد سے جہتِ قبلہ کا تعین ممکن ہے۔

اول: ہر سال ۲۷ مئی ربعد دو پہر دو بج کر بیس منٹ پر عین کعبہ شریف (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً) پر ہوتا ہے۔

دوم: اسی طرح ہر سال ۱۶ر جولائی بعد دوپہر دو بج کر چھبیس منٹ پر سورج عین کعبہ شریف پر ہوتا ہے۔

ان دودنوں میں زمین کے کسی بھی خطے پر کسی عمودی شے کا سایہ سمتِ قبلہ کو ظاہر کرتا ہے۔(۱۲)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ستاروں کی منازل اور مدارج مقرر فرمائے ہیں۔سورج اور چاند دیگر ستاروں کی طرح ہر ستارہ اپنے اپنے مدار میں گردش کرتا ہے۔ ہر ایک کی گردش مقرر ہے۔اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے ان کے طلوع اورغروب کی جگہ اوروقت مقرر فرما دیا ہے۔نزولِ باراں، موسموں کے تغیر وتبدل اور گردش لیل ونہار کو عادی طور پر ان سے مربوط فرما دیا ہے۔اس لئے ستاروں کی گردش، ہواؤں کی گردش، دن رات کی ہر موسم میں تبدیلی کے اوقات اور نزولِ باراں وغیرہ حالات کا اندازہ کرنا جائز ہے۔صحابہ کرام ستاروں کی گردش سے آنے والے حالات کا اندازہ کرلیا کرتے تھے۔جدید علماءِ علمِ ہیئت، نجوم اور فلکیات آنے والے موسموں، ہواؤں، بادلوں، بارش، سورج گرہن، چاند گرہن وغیرہ کی پیش گوئی کرتے ہیں، ایسا کرنا جائز ہے۔(۱۳)

﴿۹﴾ ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات رب قادر کریم جل وعلا کی تخلیق و تقدیر سے متعلق ہیں۔اسی طرح

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۸۱

☆ معہ افادات جدیدہ از علماء علمِ جغرافیہ، علم ہیت، علمِ فلکیات وغیرہ

(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۰۰

☆ افاداتِ جدیدہ از علماءِ علمِ ہیئت و فلکیات و نجوم وغیرہ

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۹

ستاروں کا اپنے اپنے بروج میں ہونے والے اثرات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ومنشا سے متعلق ہیں۔ یہ بذاتِ خود مؤثرِ حقیقی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے علاوہ کائنات کی کوئی شے بھی مؤثرِ حقیقی نہیں۔ ہر شے کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی تخلیق، تقدیر اور منشاء کے تابع ہے۔ ستاروں (اور کائنات کی ہر شے) کی تاثیرِ حقیقی کا اعتقاد رکھنے والا کافر ومشرک ہے۔ ان کی تاثیر کو رب کریم وقادر کی تخلیق ومنشا کے تابع جاننے والا مومن ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰی اَثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ. هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ. قَالُوْا. اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَ كَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ. مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ (۱۴)

حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز ہمیں پڑھائی۔ گزشتہ رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام کی طرف رُخِ انور پھیرا، اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے رب کریم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی۔ ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا کہ رب کریم فرماتا ہے کہ بندہ کبھی مجھ پر ایمان رکھتا اور ستاروں (کی تاثیرِ حقیقی) کا انکار کرتا ہے۔ سو جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے ہمیں بارش عطا ہوئی وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں (کی تاثیرِ حقیقی) کا منکر ہوا، اور جس نے یہ کہا کہ فلاں فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں کی تاثیر کا معتقد ہوا۔

---

(۱۴) ☆ رواه البخاری عن زيد بن خالد الجهنی، ج ا ص ۱۱۷، ۱۴۱

☆ رواه مسلم فی كتاب الايمان عن زيد بن خالد، ج ۲ ص ۵۹۷

☆ رواه النسائی عن زيد بن خالد الجهنی، ج ا ص ۲۲۷

☆ رواه احمد، ج ۲ ص ۳۶۲، ۳۶۸، ۴۲۱

لہٰذا باد و باراں اور دنیا کے تمام تغیرات میں مؤثرِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کو جانے۔ ستارے تو ان تغیرات کے اسباب ہیں، وہ چاہے تو سبب سے مسبب جوڑ دے اور چاہے تو سبب کو معطل کر دے۔ (۱۵)

﴿۱۰﴾ ستاروں سے راستہ معلوم کرنا، عبادات کے اوقات کا تعین کرنا، اور آنے والے حالات کا اندازہ کر لینا جائز ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

تَعَلَّمُوا مِنَ النُّجُوْمِ مَا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ فِيْ طُرُقِكُمْ وَقِبْلَتِكُمْ ثُمَّ كُفُّوْا

علم نجوم صرف اتنا حاصل کرو جس سے تم راستوں اور اپنے قبلہ کا تعین کر سکو۔ اس سے زیادہ سے رک جاؤ۔

البتہ علمِ نجوم سے قسمت کا حال معلوم کرنا، یا ستاروں سے قسمت کے متعلق سمجھنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ایسے علمِ نجوم کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ارشادِ نبوی ہے۔

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ (۱۶)

جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا تو گویا اس نے جادو سیکھا۔ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے (اس کا اتنا ہی زیادہ وبال اس پر ہوگا) ایسے علمِ نجوم کو سیکھنا حرام ہے۔ اس سے احتراز لازم ہے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ زمین و آسمان کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مسخر کر دی ہے۔ انسان ان سے ہر وقت فائدہ اٹھاتا ہے۔ سو انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے اور ان کے خالق کا شکر گذار بندہ رہے۔ زمین و آسمان اور ان میں جو کچھ عجائباتِ قدرت ہیں، ان پر نظر کر کے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی توحید اور اس کی قدرتِ کاملہ کا ادراک حاصل کرے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی طاعت ہے۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۵۰

(۱۶) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس ۔ج۲ ص ۱۸۹ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس فی کتاب الادب

☆ رواہ احمد، ج ا ص ۲۲۷، ۳۱۱

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۱۱۰

(۱۸) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۸۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۲

باب (۲۴۳) ﴿شہد کی طہارت اور دیگر احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ☆ (سورہ النحل آیت ۶۹)

پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا، اور اپنے رب کی راہیں چل، کہ تیرے لئے نرم وآسان ہیں۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے، جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔

حل لغات:

"کُلِی": صیغہ امر ہے، اَکَلَ (از باب نَصَرَ) اَکْلًا ومَاْکَلًا کا معنی ہے، کھانا۔ مراد یہ ہے کہ ہمارا (اللہ تعالیٰ جل شانہٗ) کا شہد کی مکھی کو حکم ہے کہ کھانے کا قصد کر، کھانے کے لئے آمادہ رہ۔ (۱)

"مِنْ کُلِّ الثَّمَرَات": ہر مرغوب، مناسب اور میسر درختوں کے پتوں، کلیوں، پھولوں اور پھلوں سے رس چوس۔ یہاں کلمہ کُلِّ اگرچہ عام ہے، مگر یہاں مخصوص مراد ہے۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ اور کلامِ عرب میں عام، خاص کی جگہ اور خاص، عام کی جگہ کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ (۲)

(۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی۔ ج ۲ ص ۵۷۷

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان۔ ج ۱۰ ص ۱۳۵

"سُبُلَ رَبِّكِ": سُبُلٌ جمع ہے سَبِیْلٌ کی، بمعنی راستہ۔ یعنی اپنے رب کے راستوں پر چل۔ سُبُلٌ میں اضافت کا باعث اس کے خالق کی عظمت کو بیان کرتا ہے۔ (۳)

"ذُلُلًا": ذُلُوْلٌ کی جمع ہے، بمعنی مطیع، نرم اور آسان۔

مراد یہ ہے کہ اے شہد کی مکھی! ہم نے تیری فطرت میں یہ امر شامل کر دیا ہے کہ تو دور دراز کا سفر آسانی سے کر سکتی ہے، اور پھر اپنے گھر میں آنا تیرے لئے مشکل نہیں۔ تو اپنا راستہ نہایت نرمی اور آسانی سے طے کر لیتی ہے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ تو اپنے رب کی طاعت میں لگی رہ۔ (۴)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۰ ص ۱۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ۳۰ ۱۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۵۱

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۴۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج ۳ ص ۷۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار الله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۵۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۲۰ ص ۷۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۵۱

"مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ": رنگ برنگ کی پینے کی چیز، شہد کی مکھی کے پیٹ سے نکلنے والا شہد مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ سرخ، سفید، زرد، سیاہی مائل، جامد، بہنے والا۔ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے خالقِ حقیقی، قادر اور حکیم ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ عجائباتِ قدرتِ قادر جل وعلا سے ہیں کہ مختلف رنگ، مزاج اور تاثیر کی مختلف اشیاء پیدا کرتا ہے۔(۵)

"فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ": شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ اکثر شربت اور معجونیں اسی سے تیار ہوتی ہیں۔ شہد بعض مرتبہ تو اکیلا استعمال ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ دوسری ادویات کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے۔

"شِفَآءٌ" موضعِ اثبات میں ہے، ایسے موقعوں پر عموم مراد نہیں ہوتا۔ گویا کلمہ اگرچہ عموم کا ہے، مگر اس سے مراد خصوص ہے۔(٦)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۱۳۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۷۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۷۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۱۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۱
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۱۸
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۱۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۵۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۱۸۵
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ص ۴۱۰

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۵۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱ص ۱۳۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۷۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۷۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۷۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شہد پاک ہے، اگرچہ اس میں مردہ مکھیاں اور ان کے بچے پڑے ہوتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ، مقوی، مفرح، غذا اور دوا ہے۔ (۷)

جس جاندار میں خون نہیں ہوتا مثلاً مکھی، مچھر، شہد کی مکھی وغیرہ، اگر یہ جاندار کسی کھانے یا پینے والی شے میں پڑ کر مر جائیں، یا مر کر ان میں پڑ جائیں، وہ شے ناپاک نہ ہوگی، وہ پاک رہے گی، اس کا کھانا پینا اور دیگر استعمال جائز ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ لذیذ اور عمدہ کھانے اور اسی طرح عمدہ لباس، مکان، سواری وغیرہ اگر اسراف سے خالی ہوں، تو ان کا استعمال جائز ہے، توکل کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے شہد کو مرغوب غذا اور دوا بنا کر بندوں پر احسان فرمایا ہے، تاکہ بندے اسے استعمال کریں۔ اگر مرغوب، عمدہ اور قیمتی اشیاء کا استعمال ناجائز ہوتا تو ان کو پیدا کر کے بندوں کو احسان نہ جتاتا۔ (۹)

(بقیہ۶) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص۲۶۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص۵۱۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۷

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۱۸

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۱۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۲۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۲۳

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ص۲۱۱

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۸۵

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ص۲۱۲

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۸۵

(۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۵۲

﴿۴﴾ شہد اور دیگر ادویات سے علاج کرنا جائز اور سنت ہے۔ علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے، اور شفاء دوا کے بالعموم استعمال کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں دوا کے استعمال کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔

لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَااُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءَ بَرِئَ بِاِ ذْنِ اللّٰهِ (۱۰)

ہر مرض کی دوا ہے، پس جب بیماری کا علاج دوا سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا مل جاتی ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نبی پاک، صاحبِ لولاک ﷺ کی ایک مجلس کا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَآءَ الْاَعْرَابُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَدَاوٰى، فَقَالَ تَدَاوُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ، اَلْهَرَمُ (۱۱)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ عرش پناہ، دربارِ نبوت میں حاضر ہوا، صحابہ کرام اس حال میں وقار اور تعظیم کی خاطر اس طرح سکون سے بیٹھے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں (کہ اگر وہ حرکت کریں تو وہ اڑ جائیں گے) سلام عرض کرنے کے بعد میں بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد اِدھر اُدھر سے اعرابی آنے لگے۔ انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا ہم دوا استعمال کریں؟ آپ نے فرمایا، ہاں، دوا استعمال کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کی دوا نہ بنائی ہو، البتہ ایک بیماری یعنی بڑھاپے کی دوا کوئی نہیں۔ (۱۲)

﴿۵﴾ کسی بیمار کو دم کرنا بھی جائز ہے۔ دم کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کے کسی حصہ، حدیث شریف کے

---

(۱۰) ☆ رواہ مسلم عن جابر و رواہ احمد عن جابر / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۱۱

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن اسامہ بن شریک، ج ۲ ص ۱۸۳

☆ و مثلہ رواہ الترمذی عن اسامہ بن شریک، ج ۲ ص ۳۳

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۲

کلمات سے دم کرے، یاایسے کلمات سے دم کرے جن کے معنی معلوم ہوں اور وہ شرکیہ نہ ہوں۔ جن کلمات کے معنی معلوم نہ ہوں یا کلمات شرکیہ ہوں تو ان سے دم کرنا جائز نہیں۔ دم کرنے کی تعلیم حضور سیدِ عالم ﷺ نے دی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دم فرمایا کرتے تھے۔ ائمہ دین اور سلف صالحین سے لے کر آج تک امت کا یہی معمول رہا ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج کرنا جائز ہے۔ ان میں کسی ایک کو مطلقاً ترک کر دینا جائز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں طرح کے علاج کی اجازت دی ہے۔ ارشادِ نبوی (علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات) ہے۔

عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ، اَلْعَسَلِ وَالْقُراٰنَ (۱۴)

شفا دینے والی دونوں اشیاء کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن مجید۔ (۱۵)

﴿۷﴾ شہد میں عشر ادا کرنا واجب ہے، قلیل ہو یا کثیر۔ اس کا نصاب مقرر نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوسیارہ المتعی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ نَحْلًاقَالَ اَدِّی الْعُشْرَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ) اِذَ الْعُشُوْرُ، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِحْمَهَالِیْ فَحَمَهَالِیْ (۱۶)

یارسول اللہ! میرے پاس ایسی زمین ہے کہ اس میں شہد بنتی ہے، آپ نے فرمایا، اس کا عشر ادا کرو۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اسے میری چراگاہ قرار دے دیجئے۔ تو آپ نے اسے میری چراگاہ قرار دے دیا۔ (۱۷)

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۶

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عبداللہ، ص ۲۵۵

(۱۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۱۴

(۱۶) ☆ رواہ ابن ماجہ، ص ۱۳۳ ☆ ورواہ احمد والبیھقی ایضًا

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۷

فائدہ جلیلہ:

شہد کی مکھی مختلف پتوں، درختوں، پھولوں اور پھلوں کا رس چوستی ہے۔ یہ رس مختلف ذائقوں کے ہوتے ہیں، کڑوا، پھیکا، کسیلا، بے ذائقہ، مگر جب ان مختلف ذائقوں کے رس کو چھتے میں جمع کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے سب میٹھا شہد بن جاتا ہے۔ عارفِ ربانی، کاشفِ اسرارِ رحمانی، مولائے روم، مرشدِ انام مولانا جلال الدین رومی نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ شہد کی مکھیوں کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

چون بر احمد می خوانیم دُرُود

می شود شیریں و تلخی را ربُود

اس کو اکٹھا کر کے ہم اس پر اپنے اور تمام جہان کے نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھتی ہیں، اس کی برکت سے اس کی تلخی زائل ہو جاتی ہے، اور شیریں شہد بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۴۴) ﴿عائلی زندگی کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ۷۲)

اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں، اور تمہارے لئے تمہاری عوتوں میں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے، اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی، تو کیا جھوٹی بات پر یقین لاتے ہو، اور اللہ کے فضل کے منکر ہوتے ہو۔

"مِنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا": اَنۡفُسٌ جمع ہے، اس کا واحد نَفۡسٌ ہے۔ نَفۡسٌ کے بہت سے معانی ہیں، مگر یہاں مراد جنس، نوع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے تمہاری بیویاں تمہاری ہی جنس (انسان) سے تمہارے لئے پیدا کیں، تا کہ تم ہم جنس بیبیوں سے انس، الفت اور نفع حاصل کرسکو۔ (۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۶۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص ۸۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۰

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً": اور تمہارے لئے تمہاری اپنی منکوحہ بیویوں سے بیٹے اور پوتے اور نواسے پیدا کئے۔

بَنِيْنَ جمع ہے اس کا واحد اِبْنٌ ہے، بمعنی بیٹا، اس سے مراد صلبی اولاد ہے، خواہ بیٹا ہو یا بیٹی۔

حَفَدَةً جمع ہے اس کا واحد حَافِدٌ ہے، یہ کلمہ کئی معنوں میں مشترک ہے، اولاد کی اولاد یعنی پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں، خادم، مددگار، تیزی سے خدمت کرنے والا، داماد، عورت کی طرف سے رشتہ دار، سُسر، اپنی بیوی کی پچھلے خاوند سے اولاد۔

لغت میں حَافِدٌ...... حَفَدَ (از باب ضَرَبَ) حَفْدًا و حُفُوْدًا و حَفَدَانًا سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، کام جلد کرنا، خدمت کرنا، ثواب سمجھ کر خدمت کرنا، دعائے قنوت میں یہ کلمہ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اِلَيْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ

یعنی ہم طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے احکام بجالانے میں جلدی کرتے ہیں۔(۲)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۸۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۲۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۲۴۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۱۴

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۱۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۲۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۷۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۴۴

آیت مبارکہ میں حَفَدَةً سے مراد اولاد کی اولاد ہے، یعنی پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں۔ مذکورہ تمام معانی مراد لینا بھی جائز اور ممکن ہے۔ (۳)

"وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ": نِعْمَتِ اللّٰهِ سے مراد ہمارے پیارے آقا و مولیٰ، نبی اکرم ﷺ ہیں۔ اسلام اور قرآن بھی نعمت اللہ ہے۔ ان کا نعمت ہونا بھی حضور پر نور ﷺ کے وسیلے سے ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مرد کا نکاح اپنی ہم جنس عورت (نوعِ انسان) سے ہی ہوسکتا ہے۔ غیر جنس مثلاً جن وغیرہ سے نکاح نہیں ہو

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۷۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۷۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۸۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۴۶۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۸
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۲۰
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۰
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۷۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۱۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۵۹
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۹۰
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۳۱۴

(۴) ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۱۵
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۴۷۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۵۸
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۹۱

سکتا۔ رب تعالیٰ نے عورت کو مرد کی ہم جنس سے ہونا بیان فرمایا ہے۔ جائداد، زمین وغیرہ کے حریص بعض باپ اور بھائی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح ''قرآن مجید'' سے کر دیتے ہیں، تاکہ ان کی جائداد تقسیم ہو کر دوسرے خاندان میں نہ چلی جائے، مذکورہ بالا شرعی حکم کی روشنی میں ان حریص حضرات کو چہرہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح غیر شرعی کام میں مبتلا ہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ مرد اور عورت کے نکاح میں دونوں کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ دونوں یا دونوں میں سے ایک بھی اگر مسلمان نہ ہوا تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔ رب تعالیٰ نے عورت اور مرد کا ہم جنس ہونا بیان فرمایا ہے۔ کافر مسلمان کی جنس سے نہیں۔ (۶)

﴿۳﴾ اولاد اپنی منکوحہ بیوی کی مولود ہی ہو سکتی ہے۔ منکوحہ کے علاوہ کسی اجنبی عورت سے زنا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچے مرد کی اولاد شمار نہیں ہوتے۔ ایسے ولد الزنا بچے ماں کے سپرد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی منکوحہ زوجہ کے پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد کو مرد کی اولاد قرار دیا ہے۔ وَجَعَلَ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۷)

ولد الزنا ماں کی طرف منسوب ہوگا اور زانی کو رجم کیا جائے گا۔ (اولاد اس کے حصے میں نہ آئے گی) (۸)

---

(۵) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۱۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۵۸
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۸۹
(۶) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۱۵
(۷) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی و ابن ماجہ عن عائشہ
☆ ورواہ احمد و البخاری ومسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
☆ ورواہ ابو داؤد عن عثمان ☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن ابی الزبیر
☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن ابی سلمہ/ بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۳۵۲
(۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۵۸
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۹۰

﴿۴﴾ خلقت اور فطرت کے اعتبار سے اصل مرد ہے، اور عورت اس کے تابع۔ آیت مبارکہ میں زوجہ کو مرد کی طرف مضاف کیا گیا ہے یعنی اَزْوَاجِکُمْ، ام البشر حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے ابوالبشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود مقدم ہے۔

خاوند متبوع و مخدوم ہے، اور عورت تابع و خادم ہے۔ اگر یہ حیثیت برقرار رہے تو عائلی زندگی خوشگوار رہے گی، ورنہ انجام بے سکونی، اضطراب و افتراق ہے۔ مرد اور عورت دونوں پر لازم ہے کہ خلقت، فطرت اور شریعت کے اصولوں کی پاسداری کریں۔ (۹)

﴿۵﴾ بیوی اور اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا قدر کرتے ہوئے بیوی اور اولاد کے حقوق ادا کرنا خاوند اور باپ پر فرض ہیں۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اولاد اور اولاد کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باپ دادا، نانا، ماں، دادی، نانی کے لئے معاون اور خادم بنایا ہے۔ اولاد کے ذمے ماں باپ کی خدمت کرنا اور اگر محتاج ہو تو مالی امداد کرنا فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر باپ خدمت کا محتاج ہو اور اس نے اولاد میں سے کسی کو اجرت پر خدمت کے لئے مامور کیا، اولاد نے والدین کی خدمت کی تو بھی مقررہ اجرت کا حق دار نہیں۔ اس لئے کہ اس کے لئے ازخود والدین کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ آیت مبارکہ میں " حَفَدَۃً " کے کلمہ اور اس کی تفسیر نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ (۱۱)

﴿۷﴾ اولاد پر والدین کی خدمت کی طرح بیوی پر خاوند کی خدمت کرنا بھی قرآن مجید اور حدیث شریف نے فرض قرار دیا ہے۔ عرب و عجم کی عورتیں اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہیں۔ عرف اور عادت یہی ہے۔ زمانہ قدیم سے آج تک عائلی زندگی میں یہی معمول رہا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۱۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۶

دَعَـا اَبُوْ اُسَيْدِ ن السَّـاعِـدِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ عُـرْسِـهٖ وَ كَـانَـتْ اِمْـرَاَتُهٗ خَادِمَتَهُمْ وَهِیَ الْعُرُوْس ......الحدیث (۱۲)

حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کی تقریب (ولیمہ) میں نبیِ اکرم، رسولِ معظم ﷺ کو دعوت دی۔ حضرت ابو اسید کی بیوی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھی۔ جبکہ وہ ابھی دلہن (کے لباس میں) تھی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَیَّ......الحدیث (۱۳)

حضور انور ﷺ کے قربانی کے جانور کے گردن کے ہار میں اپنے ہاتھ سے بُنتی تھی۔ (۱۴)

(۸) خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض کا تعین عرف و عادت پر ہے۔ حقوق و فرائض کی حدود کا تعین ہر زمانہ، علاقہ، زوجین کی مالی اور معاشرتی حالت، عرف و عادت کے مطابق ہی متعین کیا جا سکتا ہے۔ بعض علاقوں اور گھروں میں بیوی خاوند کے کام کاج میں اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ زمیندارہ ماحول میں عورتیں جانور کا چارہ لاتی ہیں، خاوند کے ساتھ کھیت میں کام کرتی ہیں، فصل کی کاشت و برداشت میں برابر شریک ہوتی ہیں، صنعت و حرفت کے ماحول میں عورتیں خاوند کے لئے ابتدائی امور سرانجام دیتی ہیں، بعض عورتیں دوسرے گھروں میں اجرت پر کام کر کے خاوند کے گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں، مالدار گھرانوں کی عورتیں خود کام کاج نہیں کرتیں بلکہ ان کے لئے خادمہ کا تقرر کیا جاتا ہے، ایسی صورت میں خادمہ کی اجرت مرد کے ذمہ ہوتی ہے۔

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن سہل بن سعد، ج ۲ ص ۷۷۸ ☆ رواہ احمد عن سہل بن سعد، ج ۵ ص ۲۰۷

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عمرہ بنت عبد الرحمٰن، ج ۱ ص ۲۳۰ ☆ ورواہ مسلم فی کتاب الحج

☆ ورواہ ابو داؤد فی المناسک ☆ ورواہ النسائی فی المناسک

☆ ورواہ احمد، ج ۶ ص ۷۸، ۲۴، ۲۳۸

(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۴

عائلی زندگی میں ایک اصول ہمیشہ مدِنظر رہنا چاہئے، جسے اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ بیوی کو گھر میں ایسا ماحول بنانا ہوگا جس سے خاوند سکون حاصل کر سکے، اور نکاح کے اغراض و مقاصد سے فائدہ اٹھا سکے، اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور ہو سکے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ☆

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۹)

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔ پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لئے پھرا کی، پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی، ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہئے بچہ دے گا بیشک ہم شکر گزار ہوں گے۔

گھر کا سکون اور خاوند کی جائز خواہشات پورا کرنا بیوی کے ذمہ شرعی فرض ہے۔ اس کے لئے بیوی مرد کا بچھونا بچھائے۔ اس کے لئے کھانا تیار کرے اور اس کا گھر سنبھال رکھے۔ امہات المومنین حضور نبی اکرم ﷺ کی ہر طرح سے خدمت بجالاتیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کی حالت میں حضور نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک دھوتیں اور کنگھی کرتیں۔ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا گھر کا کام خود ہاتھ سے کرتیں، مولائے کائنات سیدنا حضرت علی اور جنتی جوانوں کے سردار امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کا کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتیں، چکی میں آٹا پیستیں، پانی کا مشکیزہ خود بھر کر لاتیں۔ اسی طرح دیگر صحابیات اور سلف صالحین کی بیویاں اپنے خاوندوں کی آسائش کے لئے گھر کے کام کاج خود کرتیں۔ آج کی عورتوں کے لئے یہ بہترین نمونہ ہے۔ اسی نمونہ کو اپنانے میں گھر جنت نظیر بن سکتے ہیں۔ (۱۵)

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۵

﴿۹﴾ خاوند گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹا سکتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا اسوہ حسنہ یہ تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ، قَالَتْ. كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ اَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ اَهْلِهِ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ (۱۶)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا، گھر والوں کے کام میں ان کا ساتھ دیتے تھے، اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے گھر سے برآمد ہوتے۔

حضور سید عالم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ میں یہ امور شامل تھے کہ آپ گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے، کپڑے سی لیتے، مریض کی عیادت کرتے، جنازہ میں شرکت فرماتے، گدھے پر سواری فرما لیتے، غلام کی دعوت قبول فرما لیتے۔ بندۂ مومن اور پیارے نبی کے امتی پر لازم ہے کہ وہ آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کرنے میں عار محسوس نہ کرے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ پاکیزہ، حلال اور لذیذ کھانے جائز ہیں۔ ان کا استعمال توکل کے خلاف نہیں۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ حضور سید الانام، خیر الورٰی، باعثِ تخلیق کائنات، اصلِ موجودات، نبی اکرم، رسولِ معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں، بلکہ سب سے بڑی نعمت ہیں، بلکہ تمام جہانوں کی نعمتوں کی اصل ہیں۔ آپ ہی کی برکت، وسیلہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا و مافیہا کی تمام نعمتیں بنائی ہیں، بلکہ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار نہ ہوتا۔

---

(۱۶) ☆ رواه البخاری عن الاسود، ج ا ص ۹۳
☆ ورواه الترمذی فی القیامة
☆ ورواه احمد، ج ٦ ص ۴۹، ۱۲۶، ۲۰٦
(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۱۴۵
(۱۸) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۵۸
☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ٦ ص ۴۱۵

حدیث قدسی میں ہے۔

لَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ النَّارَ(۱۹)

(وَفِی رِوَایَةِ ابْنِ عَسَاکَرَ)لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا(وَفِی رِوَایَةٍ) لَوْلَاکَ لَمَااَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِیَّةَ(۲۰)

اے محبوب اگر آپ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو میں جنت پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دوزخ پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو میں دنیا پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا۔

لٰہذا بندۂ مومن اور نیاز مندامتی کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرے۔ اس پر رب تعالیٰ کا شکر بجالائے اور اس نعمت کا خوب چرچا کرے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ انسان کے بہترین اعمال میں سے رب کریم کی عبادت وطاعت ہے۔ اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ اس بہترین عمل پر کاربند رہے اور اس بہترین عمل کو ترک کر کے غیر ضروری اور فضول کاموں میں مشغول نہ رہے۔(۲۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱۹) ☆ رواه الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعًا

(۲۰) ☆ موضوعات کبیر از ملا علی قاری. مطبوعه مجتبائی دهلی(۱۳۴۶ه)، ص ۵۹

(۲۱) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۵۱۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۴۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۳۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۱۹۱

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۲۱۵

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۴

باب (۲۴۵)

جانوروں کی کھال، بال، اُون اور ہڈی وغیرہ کے استعمال کا جواز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمْ سَکَنًا وَّ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ☆ (سورۃ النحل آیت ۸۰)

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو، اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن، اور ان کی اُون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔

حل لغات:

"بُیُوتِکُم": بُیُوت جمع ہے بَیْتٌ کی، بمعنی گھر، ہر شے جو بلند ہو اور سایہ کرے چھت کہلاتی ہے۔ ہر شے جو پاؤں تلے ہے زمین کہلاتی ہے۔ ہر شے جو چاروں سمتوں سے پردہ کرے دیوار کہلاتی ہے۔ جب یہ تینوں (زمین،

دیوار اور چھت) منتظم اور مرتب ہوں گھر کہلاتا ہے۔(۱)

"سَکَنًا": جس سے سکون ملتا ہو اور انسان کے جوارح وہاں آکر حرکت سے سکون میں آجائیں۔گھر موسم کی شدت، بارش، دشمن کے حملہ سے حفاظت کرتا ہے، اس میں اہل وعیال سمیت خود محفوظ رہتا ہے۔پردہ داری کا کام دیتا ہے۔اس میں سکون اور الفت اور ہر قسم کا دنیوی و دینی نفع ہوتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا چاہتا تو انسان ہمیشہ اضطراب اور حرکت میں رہتا اور اگر چاہتا تو ہر وقت سکون اور انجماد میں رہتا۔ان دونوں حالتوں میں نظام معاشرت معطل ہو جاتا۔اس نے اپنی حکمتِ بالغہ اور قدرتِ کاملہ سے انسان کو دونوں حالتوں کے درمیان پیدا کیا۔کبھی یہ حرکت میں ہوتا ہے (کام کرتا ہے)، اور کبھی سکون میں۔(۲)

"لَکُمْ": تمہارے نفع کے لئے۔لام منفعت کے لئے ہے۔(۳)

"وَمِنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ": چوپایوں کی کھالوں سے خیمے، قبے، چھولداریاں، ڈیرے بنائے۔(۴)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۵۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۵۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص۴۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص۹۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی. ۴۴۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۶۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۲۰۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۸۳

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۷۹

☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص۵۲۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص۵۸۰

(۳) ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۲۰۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۵۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی. ۴۴۹

''تَسْتَخِفُّوْنَهَا'': جنہیں تم ہلکا جانتے ہو، خَفِیْفٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے ہلکا۔

''یَوْمَ ظَعْنِکُمْ'': پانی اور گھاس کی تلاش میں صحرا میں سفر کرنا، سفر کرنا، ہودج۔ (۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ چمڑے وغیرہ کے بنے ہوئے گھروں کو سفر وحضر میں تم استعمال کرتے ہو اور یہ ہلکے ہونے کے باعث تمہاری سہولت کا باعث ہیں۔ یہ چلتے پھرتے گھر بھی اللہ تعالیٰ جل وعلا کی نعمت ہے۔

''وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا'':

صُوْفٌ (اُون) بھیڑوں اور دنبوں کا ہوتا ہے۔

وَبْرٌ (اُون) اونٹوں کے بال۔

اَشْعَارٌ (بال) بکری کے بال۔

اَثَاثًا گھر کا سامان، فرش، بستر، چادر، کمبل، لباس وغیرہ ہر طرح کا مال۔ اس کلمہ کا مفرد استعمال نہیں ہوتا۔

(بقیہ ۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۰۴

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۹

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۴ ص ۲۰۴

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۵۵۲

مَتَاعًا سامان، سامانِ تجارت۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ایسی رہائش بنانا، جس میں ہر موسم کی شدت، بارش، دشمن کے حملے سے حفاظت کا سامان ہو، اہل وعیال کی حفاظت ہو سکے، چاردیواری سے پردہ داری ممکن ہو، اس میں رہ کر سکون والفت حاصل ہو سکے اور انسان ہر قسم کے دینی ودنیوی مفاد حاصل کر سکے، جائز ہے، یہ توکل اور تقوی کے خلاف نہیں۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کے لئے مسجدِ نبوی کے قریب رہائشیں بنائیں۔ صحابہ کرام، تابعین، تبعِ تابعین سے لے کر آج تک جملہ مومنین اپنی استطاعت کے مطابق رہائشیں بناتے ہیں۔ مسلمانوں میں رہائش بنانا متعارف ہے۔ رہائش میں ہر شخص کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں، اس لئے ایک ہی قسم کی رہائش بنانے کی پابندی نہیں۔ ہر شخص اپنی ضروریات اور استطاعت کے پیشِ نظر اپنی رہائش بنانے کا مجاز ہے۔ البتہ ضروریات سے زائد رہائش پر صرف کرنا اسراف ہے۔(۷)

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص۵۸۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۴۹

☆ تفسیر جلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ ص۹۔

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص۶۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص۲۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۱۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ ص۹۲

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص۲۲۰

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ ص۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۵۲

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص۲۲۰

﴿۲﴾ انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اتنی دیر کام کرے جتنی دیر اس کا وجود برداشت کرے۔قوتِ برداشت یا ضرورت سے زیادہ محنت کرنا ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔اسی طرح انسان کو محض بیکار بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ حرکت اور سکون میں اعتدال کو اللہ تعالیٰ جل وعلا پسند فرماتا ہے۔(۸)

﴿۳﴾ چمڑے،اُون،بال،کپاس،پٹ سن اور دیگر بُننے کے قابل اشیاء سے خیمے،قبے،چھولداریاں،ڈیرے،سائبان، فرش،لباس اور سامانِ تجارت بنانا جائز ہے۔ان کی خرید وفروخت جائز ہے۔قرآن مجید نے ان اشیاء کو بطور نعمت کے بیان فرمایا ہے،اور نعمت جائز اشیاء میں ہی ہوتی ہے،حرام اشیاء نعمت (بلاواسطہ) نہیں۔(۹)

﴿۴﴾ بکری کے بالوں،بھیڑ اور مینڈھے کی اُون،اونٹ کی اُون،ان کی ہڈیوں،سینگوں اور دانتوں سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔یہ اشیاء پاک ہیں۔ان جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے۔اسی طرح کپاس،پٹ سن سے بھی نفع حاصل کرنا جائز ہے۔بالوں سے نفع حاصل کرنا ہر حال میں جائز ہے،خواہ زندہ جانور سے حاصل کئے ہوں یا مردہ سے،حلال جانور کے بال ہوں یا حرام جانور کے۔سوائے خنزیر کے،کہ یہ نجس العین ہے،اس کے کسی بھی جزو سے نفع حاصل کرنا حرام ہے۔(۱۰)

(بقیہ۷) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۴۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۶۵
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج ۱۴ ص ۹۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۳۶
(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۲
(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۳
(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۴، ۱۵۵
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۳۶
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص ۴۷۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۶۶
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۴۲۰

﴿۵﴾ ہر جانور کا چمڑا رنگنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے، جانور حلال ہو یا حرام، سوائے خنزیر اور آدمی کے، خنزیر نجس العین ہے، اس کے تمام اجزاء کی حرمت قطعی ہے، اور انسان کی کھال اس کے احترام کے پیشِ نظر استعمال کرنا حرام ہے۔ دباغت (رنگنے) کے بعد چمڑے سے ہر نوع کا نفع لینا جائز ہے۔ اس کا فروخت کرنا، اس کے برتن، مشکیزے سے وضو کرنا، اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حلال جانور کا چمڑا ذبح کرنے سے ہی پاک ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا دُبِغَ اِھَابٌ فَقَدْ طَھُرَ (۱۱)

چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَاَنْ یُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِالْمَیْتَۃِاِذَادُبِغَتْ (۱۲)

رسولِ اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کے چمڑے کو رنگنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ ہر وہ شے جس سے چمڑا رنگا جا سکے، اس سے دباغت (رنگنا) جائز ہے۔ مثلاً نمک، درخت کے پتے، درخت کی چھال، پھٹکری، چونا اور دیگر ادویات۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ۱ ص ۱۵۹
☆ ورواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۱۵
☆ ورواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۱ ص ۲۴۳
☆ ورواہ النسائی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۹۰
☆ ورواہ الدارمی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۱۷
☆ ورواہ احمد، ج ۱ ص ۲۱۶، ۲۲۷، ۲۶۲، ۲۷۰، ۳۲۷، ۳۴۳، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۷۲

(۱۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۲ ص ۲۱۵

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۸

﴿۷﴾ پانی، گھاس، غلہ اور دیگر معاشی ضروریات کے تحت ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جائز ہے۔ قرآن مجید نے اس سفر کی اجازت دی ہے۔ (۱۵)

☆☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۱۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۹۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۳۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۲۰۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۵۲۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۸۰

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۷۹

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۲۵۵

باب (۲۴۶)

﴿شوقِ شہادت، توکُّل اور آلاتِ حرب کا استعمال﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَکۡنَانًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمُ الۡحَرَّ وَ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمۡ بَاۡسَکُمۡ کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ۸۱)

اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے، اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی، اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں، اور کچھ پہناوے کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں، یونہی تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے کہ تم فرمان مانو۔

حل لغات:

"ظِلٰلًا": جمع ہے ظِلّ کی، بمعنی سایہ۔ کبھی اس سے مراد عزت، منفعت ہوتی ہے۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۴۷۶
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۱۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۰۹
☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۳۲۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۳۲۳

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور صنعت سے تمہارے لئے دھوپ سے بچاؤ کے لئے کئی چیزیں بنائی ہیں، مثلاً درخت، بادل، دیوار، پہاڑ وغیرہ۔

"اَکْنَانًا": جمع ہے کِنٌّ کی، بمعنی ہر چیز کی حفاظت اور اس کا چھپانا، گھر۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنی قدرت وصنعت سے پہاڑوں اور ان کی غاروں کو بارش، طوفان اور دھوپ سے تمہارے بچاؤ کے لئے بنایا ہے۔ یہ بھی اس کی نعمت ہے کہ بلا تکلف وتکلیف تمہیں میسر ہے۔(۳)

"سَرَابِیْلَ": جمع ہے سِرْبَالٌ کی، بمعنی قمیص، ہر پہننے والا لباس، پہناوا، زرہ۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے تمہارے لئے گرمی سردی، موسموں کی شدت، بارش سے بچاؤ

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۱۲۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۲
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۰۹
☆ الفروق اللغویۃ، ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۲۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۳۲۳

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۷۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۶۷
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۴۲۱

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۵۵۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۱
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۳۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۳۷۴

کے لئے کئی اقسام کے لباس بنائے ہیں، جو تم پہنتے ہو۔ اسی طرح جہاد کی صورت میں زرہ، خود وغیرہ پہن کر اپنے جسم کی حفاظت کرتے ہو، جہاد میں دشمن پر حملہ کے ساتھ ساتھ اس کے حملہ سے بچاؤ کی تدابیر بھی کرتے ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہیں۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کپاس، اُون، صُوف اور ہر وہ شے جس سے لباس بنانا ممکن ہو، کا لباس بنانا، پہننا، فروخت کرنا جائز ہے۔ ریشم کا استعمال صرف عورتوں کے لئے جائز ہے، مرد کو اس کا لباس پہننا حرام ہے۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت وانعام ہے کہ ہر قسم کے لباس سے انسان موسموں کی شدت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ سترِ عورت اور زینت کے علاوہ بیرونی ایذا دینے والے عوامل (مثلاً شدتِ گرمی، شدتِ سردی، بارش وغیرہ) سے لباس بدن کی حفاظت کا کام دیتا ہے۔(٦)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص ۹۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۴۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۶۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۲۰

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۱

﴿۲﴾ جہاد میں مومن کے لئے اپنے جسم کی حفاظت کی خاطر زرہ اور خود وغیرہ پہننا جائز ہے۔اسی طرح گولی سے بچاؤ کا لباس (بولٹ پروف جیکٹ) پہننا بھی جائز ہے، ایسا لباس بنانا جائز ہے۔اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ایسا لباس بنانے کی تعلیم دی ہے۔ارشادِ خداوندی ہے۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ☆

(سورۃالانبیاء آیت ۸۰)

اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے، تو کیا تم شکر کرو گے۔

حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زرہ بنانا سکھایا۔اس نعمت کا ذکر ارشادِ باری تعالیٰ میں یوں ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ☆اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆ (سورۃ سبا آیت ۱۰،۱۱)

اور بے شک ہم نے داؤد کو بڑا فضل دیا۔اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، اور اے پرندو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، اور اے پرندو! اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ، اور تم سب نیکی کرو، بے شک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں۔

بقیہ۲)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۱۰ ص ۲۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری۔مطبوعہ کراچی۔ ج۲ ص ۵۸۴
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود نفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۲۴
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص۴۷۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۴۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۴۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۶
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵
☆ تفسیر مظہری،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)اردو ترجمہ،مطبوعہ دہلی۔ ج۱ ص ۲۲۰

حضور سیدِ عالم ﷺ نے غزوۂ احد میں زرہ استعمال فرمائی، اسی کے ایک حلقہ سے چہرہ اقدس پر زخم آیا۔ للہذا الباس کے لئے ہر نوع کا کپڑا اپنانا اور آلاتِ جہاد تیار کرنا جائز ہے۔ ان کی صنعت اور خرید وفروخت جائز اور مباح ہے۔(۷)

﴿۳﴾ موسم کی شدت اگر برداشت نہ کر سکے تو اس سے بچاؤ کی تدابیر کرنا جائز ہے۔ مثلاً گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے درخت، چھت، دیوار وغیرہ کے سایہ میں آجانا۔ اسی طرح پنکھا وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ سردی سے بچاؤ کے لئے گرم اونی لباس، کوٹ، کمبل وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ اسی طرح شدتِ سردی سے بچاؤ کے لئے آگ تاپنا اور جدید طریقوں سے گرمی حاصل کرنا مثلاً ہیٹر (بجلی یا گیس وغیرہ) بھی جائز ہے۔(۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۹۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۰
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۲۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۲۷
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۰
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، ج۴ص ۱۸-۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۴۲۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۲۵۲

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۰-۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۴۲۰

﴿۴﴾ ضرورت اور خوف کے وقت پہاڑ کے سایہ میں آنا، اس کی غار میں پناہ لینا جائز ہے۔ سابقہ قومیں پہاڑوں کی غاروں میں رہائش کرتی تھیں۔ ربِ کریم نے ان کا ذکر بغیر تردید کے فرمایا ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے کئی روز غارِ حرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت تین روز غارِ ثور میں پوشیدہ رہے۔ (۹)

﴿۵﴾ زرہ کی طرح جہاد میں دشمن سے مقابلہ اور اپنی حفاظت کے لئے تیر، کمان، تلوار، ڈھال، خود، بندوق، توپ، مورچہ اور جدید آلاتِ حرب، میزائل، بم، جنگی جہاز، جنگی آبدوز وغیرہ بنانا اور ان کا استعمال کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بچاؤ کے لئے تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرنے اور حملہ کرنے کے لئے ہر قسم کے آلاتِ حرب بنانے اور استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا شوقِ شہادت کے باوجود دشمن کے مقابلہ میں تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرنا اور ہر طرح سے حملہ کرنا حتی المقدور لازم ہے، ایسا کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین باوجود شوقِ شہادت کے تمام دستیاب آلاتِ حرب جہاد میں استعمال کرتے تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند رہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ چاہے، ہوگا۔ (۱۰)

﴿۶﴾ قرآن مجید نے بعض اشیاء کا ذکر نہ کیا لیکن احکام میں وہ مراد ہوتی ہیں۔ مثلاً شدتِ گرمی سے بچاؤ کے لئے لباس اور سایہ کا ذکر فرمایا مگر شدتِ سردی کا ذکر نہ فرمایا، اس کے باوجود اس موقعہ پر شدتِ گرمی کے ساتھ شدتِ سردی بھی مراد ہے۔ اسی طرح اپنی حفاظت کے لئے پہاڑوں کا ذکر فرمایا، مگر میدانوں کا ذکر نہ فرمایا، حالانکہ اس مقام پر پہاڑوں کے ساتھ میدان بھی مراد ہیں۔ یہ چیزیں اگرچہ عبارۃ النص میں موجود نہیں، مگر اشارۃ النص، دلالۃ النص، اقتضاء النص کے اعتبار سے مفہوم و مراد ہوتی ہیں۔ اس لئے نص کی ان اقسام سے

---

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۹

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۱۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۷

بھی احکام ثابت ہوتے ہیں۔ان کا انکار جہالت، سفاہت، ضلالت، ہٹ دھرمی ہے۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

(۱۱)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۰۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۲۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۲۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۹۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت، ج۴ص ۴۷۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۲۱

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۴۷)

﴿ادلۂ شرعیہ، کتاب اللہ، سنت، اجماع، قیاس﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَابِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ☆ (سورۃ النحل آیت، ۸۹)

اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔

حل لغات:

"شَهِيْدًا": شَهِدَ (از باب سَمِعَ) شهودًا کا معنی ہے۔

......اَلْمَجْلِسَ مجلس میں حاضر ہونا۔

......الشئی معائنہ کرنا، اطلاع پانا۔

......الجمعة جمعہ پانا۔

......علی کذا گواہی دینا۔

اس باب سے صفت کا صیغہ شَاہِدٌ ہے، بمعنی حاضر، مُطّلِع شَہِدَ (از باب سَمِعَ) اور شَہُدَ (از باب کَرُمَ)

شَہَادَۃً ......

......علی فلان کسی کے خلاف گواہی دینا۔

......لِفلان کسی کے حق میں گواہی دینا۔

اس باب سے صفت کا صیغہ شَاہِدٌ ہے۔ بمعنی گواہ۔

شَہِدَ اللّٰہُ کا معنی ہے، اللہ واقف ہے، اللہ کو علم ہے، اللہ نے قبول فرمایا۔

شَہِدَ بِکُم قسم کھانا۔

اُشْہِدَ اُسْتُشْہِدَ اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔

شَہَادَۃٌ کا معنی ہے، گواہی، یقینی خبر، قسم، اللہ کی راہ میں موت، عالَمِ ظاہر (عالَمِ غیب کا مقابل)

شَہِیدٌ و شِہِیدٌ حاضر، گواہی میں امین، جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، اللہ کے راستے میں مارا جانے والا۔

شَہَادَۃٌ اور شُہُوْدٌ کا معنی ہے، آنکھ یا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہوئے حاضر ہونا۔

یَوْمٌ مَشْہُوْدٌ جمعہ کا دن، یومِ عرفہ، یومِ قیامت۔

تَشَہُّدٌ کلمہ شہادت کہنا۔ اَشْہَدُاَنْ لَّآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْہَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

یہ کلمہ نماز کے التحیات پڑھنے میں متعارف ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۶۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۷۴ وما بعد

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۷۵

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۱۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۶۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۹۱ وما بعد

آیتِ مبارکہ میں **شَھِیْدٌ** سے مراد ایسا گواہ، جس کے علم سے کوئی شے مخفی نہ ہو۔ یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے روز کافر، مشرک، سرکش، نافرمان قومیں یہ کہہ کر اپنا دامن صاف کرنے کی کوشش کریں گی کہ ہمیں اے اللہ! تیرا پیغام نہ پہنچا، تیری ہدایت کسی نے ہمیں نہ دی۔ اس عالم میں ان قوموں کے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور ان قوموں کے خلاف گواہی دیں گے اور عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! ہم نے تیرے احکام ان تک بغیر کمی بیشی کے پہنچا دیئے ہیں۔

اس پر بھی وہ نافرمان قومیں انکار کریں گی۔ وہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام امتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنی صفائی اور تائید میں پیش کریں گے۔ وہ مجرم قومیں پھر انکار کریں گی اور کہیں گی کہ امتِ مصطفیٰ تو ہمارے زمانہ میں نہ تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اپنے محبوب نبی، ہمارے آقا و مولیٰ، سیدُ الکونین، نبی الثقلین ﷺ کو لائے گا اور آپ گواہی دیں گے کہ اے مولیٰ کریم! ان انبیائے کرام نے تبلیغ کا فریضہ پوری طرح ادا کیا ہے، اور میری امت نے ان کی جو تائید فرمائی ہے، وہ درست ہے۔ یہ قومیں واقعی مجرم نافرمان اور جھوٹی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ ان مجرموں قوموں کو عذابِ دوزخ میں مبتلا کر دے گا۔

سورۃ بقرہ آیت ۱۴۳ اور سورۃ النساء آیت ۴۱ میں یہی مضمون مفصل بیان ہو چکا ہے۔ (۲)

''تِبْیَانًا'': واضح بیان۔

تبیان میں بیان کی نسبت زائد حروف ہیں۔ اصول یہ ہے کہ حروف کی زیادتی معنی میں زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ تِبْیَا نًا لِّکُلِّ شَیْءٍ سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں ہر علم اور ہر وہ شے ہے، جس کی انسان کو امورِ دین، امورِ دنیا، امورِ معاش اور امورِ معاد میں ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں تمام احکام، حدود، جمیع مامورات اور منہیات بیان کر دیئے گئے۔ گذرے واقعات اور آئندہ کی خبریں اس میں تفصیل و اجمال سے بیان کر دی گئیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۴

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دورِ فترت (دونبیوں کے درمیانی مدت، جب کفر کا غلبہ ہو جاتا رہا) میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والے اور کفر و شرک سے بیزار حضرات موجود رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قُس بن ساعدہ

زید بن عمرو ابن نُفیل (جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا۔ یُبْعَثُ اُمَّةً وَاحِدَةً یعنی روز قیامت وہ اکیلے ہی ایک امت کے طور پر اٹھیں گے۔)

سطیح

ورقہ بن نوفل (جن کے بارے میں حضور نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ رَاَیْتُهٗ یَتَنَغْمَسُ فِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ میں نے انہیں جنتی نہروں میں غوطہ لگاتے دیکھا۔

اسی طرح حضور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء واجداد، والد، دادا، پردادو غیرہ سب دینِ حنیف پر

(بقیہ۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲ ص ۵۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی۔ ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج۳ ص ۸۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ ج۳ ص ۴۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر۔ ج۲۰ ص ۹۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۱ ص ۲۲۴

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۲ ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۴ ص ۲۱۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ج۳ ص ۲۶۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۶ ص ۳۲۴

تھے۔سب اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے۔سب بتوں کی پوجا سے بیزار اور بری رہے۔آپ کے آباء واجداد میں سے ایک نے یوں فرمایا۔

تَرَکْتُ الّٰلاتَ وَالْعُزّٰی جَمِیْعًا
کَذٰلِکَ یَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِیْرُ

میں نے لات وعزیٰ (منات وہبل) کی پوجا نہیں کی،عقل مند آدمی ایسا ہی کرتا ہے۔

دورِ فترت کے ان حضرات کا تذکرہ رسائل امام سیوطی علیہ الرحمۃ میں ہے۔ان حضرات کو مُوَحِّد کہا جاتا ہے۔اس دور میں توحید پرستی ہی نجات کا مدار تھی۔مسلمان ان حضرات کو نجات پانے والا جانیں۔(۴)

﴿۲﴾ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔اس کتابِ عظیم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضرورت کی ہر شے تفصیل سے بیان فرمادی ہے۔اس میں امورِ دین،امورِ دنیا،امورِ معاش،امورِ معاد،احکام،حدود،عقائد،جمیع مامورات،جمیع منہیات،گذشتہ کے تمام واقعات اور آنے والے تمام حوادث کو بیان فرمادیا ہے۔

آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید میں اس امر کی متعدد شہادتیں موجود ہیں۔ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ☆ (سورہ الانعام آیت ۳۸)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے بازوؤں پر اڑتا ہے،مگر تم جیسی امتیں۔ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا کر نہ رکھا۔پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کی ہدایت کو اپنائے،کیونکہ اسی کی ہدایت مدارِ نجات ہے۔(۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج ۱ ص ۱۶۴

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج ۱۰ ص ۱۶۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج ۲ ص ۵۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۵۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج ۳ ص ۸۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی،ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی،مطبوعہ یوپی،۰ ۵ ۲

﴿۳﴾ قرآن مجید کے تفصیلی علوم اور احکام دو نوع پر ہیں۔

اول: نصِ صریح کے ذریعہ معلوم ہونے والے علوم اور احکام۔

دوم: نصِ خفی کے ذریعے معلوم ہونے والے احکام اور علوم۔

قسم دوم کے یہ احکام اور علوم اشارۃ النص، اقتضاء النص، دلالۃ النص وغیرہ کے ذریعے معلوم ہوتے ہیں۔

قسمِ دوم کے احکام کو سنت نے بیان کر دیا ہے۔ سنت کا بیان بھی گویا قرآن مجید کا ہی بیان ہے۔ ربِ کریم جل مجدہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

......وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۚ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ☆

(سورۃ الحشر آیت ۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سنت اور بیان کو صراطِ مستقیم فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ☆ (سورہ الشوریٰ آیت ۵۲)

اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

رسولِ اکرم، نورِ مجسم ﷺ کے بیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بیان اور وحی کا درجہ دیا۔ فرمایا۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ☆ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ☆ (سورۃ النجم آیات ۳،۴)

(بقیہ۵) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ ج۴ ص ۳۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر۔ ج ۲۰ ص ۹۹

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۲ ص ۳۲۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۶۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۲۲

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی، جو انہیں کی جاتی ہے۔

قرآن مجید کے اجمال کو نبی اکرم ﷺ نے تفصیل سے بیان اور خفا کو ظاہر کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ بیان اور اظہار بھی مومنوں کے لئے واجب العمل ہے۔ اس کے بغیر قرآن مجید کے احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا، اس کے اوقات، تعدادِ رکعات، نماز کے فرائض واجبات کا بیان، سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دینے کا حکم دیا، مگر اس کا نصاب، فرضیت کا وقت وغیرہ سنت ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ حج کا حکم دیا، مگر مناسکِ حج سنت ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ سنت کو ترک کر کے قرآن مجید کے احکام پر عمل ناممکن ہے۔(۶)

﴿۳﴾ قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ میں جو حکم واضح طور پر سمجھا نہ گیا لیکن ائمہ مجتہدین اور علمائے ربانین نے اسے بیان کر کے اس پر اجماع کر لیا تو وہ حکم بھی واجب ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ اس کے واجب العمل ہونے پر ناطق ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ☆
(سورہ النساء آیت ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے، اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے، اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

(۶)
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،، ج۳ص ۱۸۹، ۱۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان. ج۱۰ ص ۱۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۲۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۹۹
☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۲۲

رسول اللہ ﷺ نے اجماع کے لزوم اور وجوب کو بیان فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ فَاِذَا رَاَیْتُمْ اِخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ (۷)

میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔ (۸)

﴿۴﴾ چونکہ واقعات اور حالات ہر روز پیش آتے ہیں، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ملتا ہے، اور بعض وہ ہیں جن کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں علماء اعلام قرآن مجید، سنتِ رسول اللہ ﷺ اور اجماع کے اصولوں کی روشنی میں نئے واقعہ اور حادثہ کا حکم معلوم کرتے ہیں، یہ جائز ہے اور اس اجتہاد و قیاس کو شریعت نے دلائلِ شرعیہ میں سے شمار کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ، قَالَ، کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَآءٌ، قَالَ، اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ، قَالَ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ، قَالَ، فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ، قَالَ، اَجْتَہِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَدْرَہٗ، فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ (۹)

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا،

---

(۷) ☆ رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک، ص ۲۹۲

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۹۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۳، ۲۱۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۶۱

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن معاذ بن جبل، ج۲ ص ۱۴۹

☆ رواہ احمد، ج۵ ص ۲۲۰، ۲۲۶، ۲۴۲

جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو اس کا فیصلہ کیسے کرو گے؟ تو آپ نے عرض کی، کتاب اللہ کے ساتھ (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اگر کتاب اللہ میں اس کا واضح بیان نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اگر وہ سنتِ رسولِ اللہ ﷺ میں نہ پاؤ اور نہ کتاب اللہ میں تو (فیصلہ کیسے کرو گے؟) آپ عرض کیا، تو اپنی رائے سے کوشش کر کے (فیصلہ کروں گا) اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور عرض کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس امر کی توفیق دی جس پر رسول اللہ ﷺ راضی ہیں۔

گویا اجتہاد اور قیاس بھی دلائل شرعیہ میں سے ہے۔ اجتہاد اور قیاس کے لئے لازم ہے کہ وہ شریعت کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں ہو۔ بندۂ مومن کے لئے اس پر بھی عمل واجب ہے۔(۱۰)

﴿۵﴾ قیاس، اجتہاد اور استدلال کے دیگر تمام انواع، استحسان، خبرِ واحد کا مقبول ہونا، یہ سب کتاب اللہ قرآن مجید کا بیان ہیں، لہٰذا ان پر عمل کرنا بھی لازم ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۵۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۷۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ ص ۹۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۳۲۴

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص ۳۲۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص ۴۲۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۷۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۴ ص ۲۱۵

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۴۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۳۹

نوٹ: اَدِلّہ ءِ شرعیہ، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اور قیاس کے چند احکام سورۃ النساء آیت ۱۱۵ اور سورۃ الاعراف آیت ۳ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۶﴾ بروزِ قیامت نبیِ اکرم، رسولِ معظم، محبوبِ مکرم، شفیعِ اعظم، حضور پُر نور، تاجدارِ عرب وعجم، مالک کونین، عالم ماکان وما یکون ﷺ تمام امتوں اور اپنی امت کے احوال کی گواہی دیں گے اور یہ گواہی چشم دید ہوگی۔ اس لئے آپ کی ذاتِ کریم امت اور دیگر امتوں کے جمیع احوال پر مطلع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگلوں پچھلوں کے جمیع احوال پر اطلاع دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حَیَاتِیْ خَیْرٌلَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَیُحَدِّثُ لَکُمْ فَاِذَااَنَامِتُّ کَانَتْ مَمَاتِیْ خَیْرًالَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ وَاِنْ رَاَیْتُ شَرًّا اِسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ (۱۲)

میری دنیوی ظاہری حیات تمہارے لئے بہتر ہے (تم میرے حضور آکر) عرض پیش کر لیتے ہو اور میرے فرمان تمہیں سنائے جاتے ہیں۔ جب میں وصال کر جاؤں گا تو میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ مجھ پر تمہائے اعمال پیش ہوں گے، اگر ان میں سے مَیں بہتر عمل دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور اگر بُرے اعمال دیکھوں گا تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے بخشش چاہوں گا۔

اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور اس کے محبوب رسولِ کریم ﷺ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ وافر مقدار میں جمع کرے۔ بُرے اعمال سے بچے۔ ان پر عذاب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کی ناراضی مُستزاد ہے۔ (۱۳)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَ حُبَّ حَبِیْبِکَ الْاَکْرَمِ وَحُبَّ مَنْ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّرْضِکَ وَیُرْضِی حَبِیْبَکَ الْاَکْرَمَ ﷺ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

---

(۱۲) ☆ رواہ ابن سعد عن بکر بن عبداللہ مرسلا/ بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۵۶

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۱۳

باب (۲۴۸)

﴿عدل، احسان، صلہ رحمی، اور گناہوں سے اجتناب﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ☆

(سورہ النحل آیت ۹۰)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا، اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

حل لغات:

"بِالْعَدْلِ": عَدَلَ (از باب ضَرَبَ) عَدْلًا کا معنی ہے، تیر کو سیدھا کرنا، برابری کرنا۔ اور عَدَلَ (از باب ضَرَبَ) عَدْلًا و عَدَالَۃً و عُدُوْلَۃً و مَعْدِلَۃً و مَعْدَلَۃً کا معنی ہے، انصاف کرنا۔ عَدُلَ (از باب کَرُمَ) عَدَالَۃً کا معنی ہے، عادل ہونا۔ گواہی کے قابل ہونا۔ عَدِلَ (از باب سَمِعَ) عَدَلًا کا معنی ہے، ظلم کرنا۔ نیز امور میں میانہ روی (ظلم کا مقابل)، راستہ سے ہٹنا، (عدول کرنا)، جنس اور مقدار میں مماثلت، قائم مقام ٹھہرانا، فدیہ اور مساوات کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔(۱)

(۱) المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۸۲

آیت کریمہ میں عَدْلٌ سے مراد کلمہ توحید، فرائض، انصاف، حق ادا کرنا، مساوات، اعتقاد اور عمل میں افراط و تفریط سے بچنا اور اعتدال اختیار کرنا، ادائے امانات، ترکِ ظلم وغیرہ، امورِ خیر اس میں شامل ہیں۔(۲)

"وَالْاِحْسَان": نیکی (اساءت کا مقابل)، دوسرے کو حق سے زائد ادا کرنا اور دوسرے سے حق سے کم وصول کرنا، مشاہدۂ حق کا مراقبہ۔(۳)

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۳۲۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۸

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵ ۱۷۵، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۳

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲ ۔ ۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۶

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ۔ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر ۔تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۸۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۱۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۲۵

(۳) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۱۷۶

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۱۱۹

آیتِ مبارکہ میں احسان سے مراد ہر مندوب فعل، نوافل، باطن کو ظاہر سے عمدہ بنانا، اپنی رضا پر رب تعالیٰ کی رضا کو غالب رکھنا، عبادت کو مکمل طور پر ادا کرنا، عبادت کے شروع اور درمیان میں اللہ تعالیٰ معبودِ حقیقی کی عظمت و جلالت کا استظہار، برائی کا بدلہ نیکی سے دینا اور نیکی کا بدلہ زیادہ نیکی سے دینا وغیرہ ہے۔ عدل کی طرح احسان میں بھی ہر نیکی شامل ہے۔ (۴)

''وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی'': اور قرابت داروں کا حق ادا کرو۔ قرابت داروں میں دور و نزدیک کے قرابت دار، قرابت دار وارث ہوں یا غیر وارث، محرم ہوں یا غیر محرم، ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے، چچا، چچی، خالہ، خالو، ماموں، ممانی اور ان کی اولاد، سب کو ان کے مالی، بدنی، ایمانی حق ادا کرنا اس میں شامل ہیں۔ (۵)

---

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ص۱۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ص۱۰۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص۵۲۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص۳۲۴

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ص۱۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ص۱۰۱،۱۰۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص۴۸۳

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص۳۲۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۲ص۵۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص۷۱،۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۴ص۲۱۸

"اَلْفَحْشَاء": اَلْـفُحْشُ، اَلْفَحْشَآءُ اور اَلْفَاحِشَةُ کا معنی ہے، افعال اور اقوال میں برائی کا حد سے بڑھ جانا۔ ہر امر، جو حق کے موافق نہ ہو، ہر وہ کام جس سے اللہ نے روک دیا ہو۔(۶)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد ہر قبیح فعل وقول، بُرا عقیدہ، زنا، لواطت، بُخل، کذب، بہتان اور احکامِ شرع کی اہانت ہے۔(۷)

"اَلْمُنْکَر": ہر وہ کام جس کو شرعِ مطہر نے ناپسند کیا ہو اور عقلِ سلیم بھی اس کی تائید نہ کرے۔

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد تمام معاصی، رذائل، دناءت، شرک، جس فعل کا ذکر شریعت اور سنت میں نہ ہو اور گناہ پر اصرار ہے۔(۸)

---

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۔۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۹۰۶

☆ الفروق اللغویة، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۴ ص ۲۳۱

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۵۱

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰، ۱۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تألیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۸۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴، ۲۱۹

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۵۲۶

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲۰ ص ۱۶۷

"اَلْبَغْیِ": حدِ معتاد سے شدتِ طلب کے ساتھ بڑھنا، قدر (کمیت) میں ہو یا وصف (کیفیت) میں۔ ظلم، گناہ، حسد، زنا۔(۹)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد ظلم، تکبر، بغض، زیادتی، طعن، حق سے باطل کی طرف تجاوز، غیبت، عیب جوئی وغیرہ ہیں۔(۱۰)

(بقیہ۸) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ص ۵۲۲

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۷۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مص، ج۱ص ۳۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۱۰ص ۳۸

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص ۱۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ شریعت مطہرہ نے جن اخلاقِ حسنہ کے اختیار کرنے پر تاکید کی ہے، ان میں سے اکثر وہ ہیں جو ہر دور میں، یہاں تک زمانہ جاہلیت میں بھی محمود سمجھے جاتے رہے۔ ان اخلاقِ حسنہ میں سے کچھ وہ ہیں جو کئے جانے والے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ آیتِ زیب عنوان نے ان اخلاقِ حسنہ کو نہایت بلیغ اور جامع اسلوب میں بیان فرمایا ہے، ان پر عمل کرنا بعض حالات میں فرض ہے، بعض حالات میں صرف مستحب ہے۔ حفظِ مراتب کے ساتھ ان پر عمل لازمی ہے۔ (۱۱)

﴿۲﴾ عدل اور انصاف فرض ہے۔ افراط وتفریط سے اجتناب عدل وانصاف ہے۔ عدل وانصاف اقوال میں بھی ہے اور افعال میں بھی۔ عدل کا احاطہ بڑا وسیع ہے، ہر نوع کا عدل فرض ہے۔ (۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره، ازهر، ۲۰ ص ۱۰۰
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامه عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۴
☆ تفسیر جلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۳۲۴، ۳۲۵
☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۳۲۴، ۳۲۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۴۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۷۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۹
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی، ج۴ ص ۸۲
☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۵۲۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج۱۰ ص ۱۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۸۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۵۸۲

﴿۳﴾ عقائد میں اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کرنا فرض ہے۔ عقائد اور اعمال کے لحاظ سے دینِ اسلام اور مذہبِ اہل سنت و جماعت امرِ متوسط ہے۔ اس میں دہریت اور شرک کا، جبر و قدر کا، اہلِ بیت اور صحابہ کرام دونوں کی محبت و تعظیم کا، رہبانیت اور استغراق دنیا کا امر متوسط ہے۔

اسی طرح اعمال کا امرِ متوسط بھی دینِ اسلام اور اہلِ سنت و جماعت کو حاصل ہے۔ بخل اور اسراف کا امر متوسط سخاوت ہے۔ احمقانہ بے جا دلیری اور بزدلی کا امر متوسط شجاعت ہے۔ زنا، بے حیائی اور جائز قربت صنفی ترک کے درمیان عفت ہے۔ یہ تمام امورِ متوسطہ اہلِ سنت و جماعت کو ہی حاصل ہیں۔ لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اعتقاد اور اعمال میں دینِ اسلام اور مذہبِ اہل سنت و جماعت کو اختیار کرے۔ نجات صرف اسی میں ہے۔ دیگر تمام اعتقادات اور اعمال ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ سے رہبانیت، صیام الدھر اور قیام اللیل کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَ نَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَیْنَیْکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا ......(الحدیث)(۱۳)

(بقیہ ۱۲) ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۲۰ ص ۱۰۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۱۷

☆ تفسیر مظھری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۵۲۱

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ج ۱ ص ۲۶۵

☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمرو، ج ۱ ص ۳۶۶

(بعض ایام میں) روزہ رکھو اور (بعض دنوں میں) افطار کرو، (رات کا کچھ حصہ) قیام کرو اور (بقدرِ حاجت) سو جاؤ، بیشک تجھ پر تیرے جسم کا حق ہے، تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے، اور تیرے مہمانوں کا تجھ پر حق ہے۔ (یہ تمام حقوق بغیر افراط و تفریط کے ادا کرو)

ایک شب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بلند آواز سے قرأت ساعت فرما کر آپ نے انہیں فرمایا۔ ذرا دھیمی آواز سے قرأت کرو، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نہایت پست آواز میں قرأت سن کر فرمایا کہ ذرا سی بلند آواز میں قرأت کرو، یعنی تلاوت قرآن مجید میں بھی درمیانہ آواز کا حکم دیا۔ (۱۴)

﴿۳﴾ عدل کا ایک ظاہری پہلو یہ بھی ہے فیصلہ کرتے وقت قاضی، حاکم مدعی اور مدعی علیہ کے ساتھ سلوک میں برابری کرے۔ اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی روایات ایسی روشن ہیں کہ دنیا کی پوری تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ صحیحہ کا کثیر حصہ ان احکام پر مشتمل ہے۔ ذرا جبار و قہار مالک و مختار رب العزت جل جلالہ کا قہار اعلان سنئے۔

يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوا قَوّٰمِينَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوا، اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ☆

(سورہ المائدہ آیت ۸)

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے، اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ ص ۱۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر، ج۲۰ ص ۱۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۔

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۲۲۵

عدل کی فرضیت واہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ جل سلطانہٗ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو فیصلوں میں عدل کا حکم دیا۔ارشادِ ربانی ہے۔

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۔ (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۵)

اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔

خلفاءِ راشدین اوران کے بعد عادل حاکموں نے عدل پرمبنی ایسے فیصلے کئے کہ دشمن بھی اعترافِ حق پر مجبور ہو گئے۔اوربعض دفعہ تو ان فیصلوں کو دیکھ کر غیر مسلم دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے۔اس لئے ہر حاکم اور قاضی پر عدل کے ساتھ فیصلہ کرنا فرض ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ حاکم اور قاضی کے علاوہ ہر شخص پر عدل کرنا فرض ہے۔شخصی عدل کی چند صورتیں ہیں۔

(ا) اپنے اور دیگر بندوں کے درمیان عدل کرنا،ان کے حقوق ادا کرنا،ان کے مال وامانت میں خیانت نہ کرنا،خواہ قلیل ہو یا کثیر،اس کی طرف سے کسی کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔امانات کو بروقت پوری حفاظت کے ساتھ ادا کرنا،اس کے کسی فعل سے یا قول سے،علانیہ یا خفیہ کسی کا کوئی نقصان نہ ہو،نہ عزت کا،نہ مال کا،نہ جان کا،نہ ایمان کا۔

(ب) انسان کا اپنے آپ سے عدل کرنا،ہلاک کرنے والی اشیاء سے اپنی حفاظت کرنا،طمع کو ترک کر کے اتباعِ احکامِ شرع کرنا،ہر حال میں قناعت کرنا،ارشادِ ربانی......

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ☆ اورنفس کو خواہش سے روکا۔ (سورۃ النٰزِعٰت آیت ۴۰)

......پر مکمل عمل کرنا۔

(ج) دوسروں سے ساتھ سلوک میں مساوات،بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا،اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی سے دینا، ارشادِ ربانی ہے۔

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۱۲۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۷۲
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۲۲۵

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۰)

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔

(د) منعمِ حقیقی ربِ ذوالجلال جل وعلا کے انعامات کا اعتراف اور شکر ادا کرنا سب سے بڑا عدل ہے۔عدل کی مذکورہ صورتیں بھی بندۂ مومن پر فرض ہیں۔(۱۶)

﴿۶﴾ احسان کے مختلف مدارج اور انواع ہیں۔ان میں اکثر مستحب ہیں اور بعض واجب ہیں۔احسان کی چند انواع یہ ہیں۔

۱ فرض عبادات کے علاوہ نفلی عبادات بجالانا، یاد رہے کہ نوافل فرائض کی تقصیرات کو پورا کر دیتے ہیں، اس لئے ان کو نہایت احتیاط اور حسنِ نیت سے ادا کرنا چاہئے۔حدیث شریف میں ہے۔

حَسِّنُوْا نَوَافِلَکُمْ تَکْمُلُ بِھَا فَرَائِضُکُمْ(۱۷)

اپنے نوافل کو خوبصورتی سے ادا کرو، ان سے فرائض مکمل ہو جائیں گے۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۳ ـ ۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۲

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۴ ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۲۶۱

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۲۵

(۱۷) ☆ اسرار المرفوعۃ لملا علی القاری ، ۱۸۶

☆ کشف الخفا للعجلونی ،ج۱ ص۴۲۸ ،بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ،ج۴ص ۵۴۴

اور ایک حدیث شریف میں نوافل کو "بندے کی طرف سے رب تعالیٰ کی بارگاہ کا ہدیہ" کہا گیا ہے۔

اَلنَّافِلَةُ هَدِيَةُ الْمُوْمِنِ اِلٰى رَبِّهٖ فَلْيُحْسِنْ اَحَدُكُمْ هَدِيَتَهٗ وَلْيُطَيِّبْهَا(۱۸)

نوافل تمہاری طرف سے رب تعالیٰ کی بارگاہ کا ہدیہ ہے، سوتم میں سے ہر ایک اسے خوبصورتی اور پاکیزگی کے ساتھ ادا کرے۔

مشاھدہ حق کا مراقبہ: اربابِ قلوب کا مراقبۂ حق دو حال میں ہوتا ہے۔

اول مشاہدِ حق غالب ہو۔ اس حال میں ماسوا اللہ سے کامل اعراض اور ربِ غالب وقادر جل جلالہٗ کی طرف قلب، دماغ، ارادہ، زبان کا کامل رسوخ ہوتا ہے۔

دوم مشاہدۂ حق تو ہوتا ہے مگر غالب نہیں ہوتا۔ حدیث جبرئیل میں ان دونوں کیفیات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں سوال وجواب مذکور ہے۔

مَاالْاِحْسَانُ؟ قَالَ، اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ......الحديث(۱۹)

یارسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا، تو اپنے رب کی عبادت اس حال میں کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (مشاہدہ کا غلبہ ہو) اور اگر تو ایسا نہیں کرسکتا تو پھر اس حال میں عبادت کر کہ وہ تجھ دیکھ رہا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد......

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

(۱۸) ☆ تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ج۲ ص۱۲۰

☆ کشف الخفاللعجلونی، ج۱، ص۴۲۸/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۱۰ ص۹۸

(۱۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۱ ص۱۲

☆ ورواہ مسلم عن عمر بن الخطاب، ج۱ ص۲۷

☆ ورواہ ابو داؤد عن عمر بن الخطاب، ج۲ ص۲۹۷

☆ ورواہ الترمذی عن عمر بن الخطاب، ج۲ ص۲۹۸

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمر، ص۷

☆ ورواہ احمد، ج۱ ص۲۷، ۵۱، ۵۳، ۱۹، ۲۱، ج۲ ص۱۰۷، ۴۲۶، ج۴ ص۱۲۹، ۱۶۴

......مشاہدہ حق کے غلبہ کی صورت ہے۔اور یہ احسان کا اعلیٰ درجہ ہے۔شریعتِ مطہرہ میں احسان کی پہلی یا پھر دوسری صورت پیدا کرنا مستحسنات میں سے ہے۔

(ج) دوسرے کی برائی کو معاف کر دینا، بُرائی کا بدلہ نیکی سے دینا، اور نیکی کا بدلہ زیادہ نیکی سے دینا احسان ہے۔ یہ شرع مطہر میں اور عقلاً مستحسن ہے۔

(د) اپنے بھائی کے لئے وہ پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے، یہ احسان نقل وعقل دونوں اعتبار سے مستحسن ہے، اگر بھائی مسلمان ہے تو اس کے اسلام پر استقامت اور اگر کافر ہے تو اس کے اسلام لانے کو پسند کرے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (۲۰)

تم میں کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(ہ) انسانوں کے علاوہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا، انہیں ضرورت کے وقت خوراک مہیا کرنا، ان سے طاقت کے مطابق کام لینا، بھی احسان ہے۔

اسلام نے جانوروں کے حقوق بھی مقرر فرما دیئے ہیں۔ان حقوق میں کوتاہی کرنے والا غضبِ ربِ جبار جل وعلا کا مستوجب ہے۔حدیث شریف کا صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

دَخَلَتْ اِمْرَأَۃُ النَّارَ فِیْ هِرَّۃٍ رَبَطَتْهَافَلَمْ تُطْعِمْهَاوَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ حَشَاشِ الْاَرْضِ (۲۱)

ایک عورت دوزخ میں اس جرم میں داخل ہوئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا، نہ اسے کھلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنی بھوک مٹا سکے۔(اس سے وہ بھوکی مرگئی۔)

(۲۰) ☆ رواہ البخاری عن انس ، ج ۱ ص ۲

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر ، ج ۱ ص ۲۶۷ ☆ ورواہ مسلم عن ابی هریرۃ، ج ۲ ص ۳۵۷

☆ ورواہ ابن ماجه نحوہ عن ابی هریرۃ، ص ۳۲۴ ☆ ورواہ احمد ، ج ۲ ص ۲۶۱، ۲۶۹، ۲۱۷

(و) شریعتِ مطہرہ میں احسان کے مفہوم میں ہر نیکی شامل ہے۔ اوامر ونواہی پر صبر سے عمل کرنا، زواجر سے اجتناب، عبادات کو کامل صحت کے ساتھ ادا کرنا، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کی عظمت وجلالت، قدرت و طاقت مدنظر رکھنا، انسانوں کے علاوہ جانوروں کو ایذا دینے سے بچنا وغیرہ سب احسان ہیں۔ حدیث شریف نے احسان کے عمومی مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَاقَتَلْتُم فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَهٗ (۲۲)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہر شے میں احسان کو فرض کر دیا ہے۔ پس جب تم (قصاص میں) کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (قتل کرنے میں اسے ایذا دے کر قتل نہ کرو) اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اسے اچھے طریقے سے ذبح کرو، چھری کو تیز کرلو اور جانور کو بغیر ایذا دیئے ذبح کرو۔ (۲۳)

(۲۲) ☆ رواہ مسلم عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۱۵۲
☆ ورواہ ابن ماجہ عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۲۳۶
☆ ورواہ النسائی عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۲۰۶
☆ ورواہ ابو داؤد عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۳۳
☆ ورواہ الترمذی عن شداد بن اوس، ج۱ ص ۲۰۴

(۲۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۷
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۴
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج [illegible] ص [illegible]
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۱۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۴۲۵

﴿۷﴾ قرابت داروں کے مالی، بدنی اور ایمانی حقوق ادا کرنا اسلام کے عمدہ اخلاق میں سے ہے۔ عام لوگوں کی نسبت قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی زیادہ مؤکدہ ہے۔ قرابت داروں کے مالی اور بدنی حقوق ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو ان کے لئے دعائے خیر اور محبت کا اظہار کرے۔ یہ بھی حقوق میں داخل ہے۔

قرابت خواہ قریبی ہو یا بعیدی، وارث ہوں یا غیر وارث، محرم ہوں یا غیر محرم، ماں باپ کی طرف سے ہوں یا خاوند بیوی کی طرف سے، سبھی کے حق ہیں۔ البتہ بعض کے حق بعض سے مؤکدہ ہیں۔ صاحبِ حق کی ضرورت اور ادا کرنے والے کی استطاعت کے اعتبار سے بعض حق فرض ہوتے ہیں اور بعض مستحب۔ (۲۴)

﴿۸﴾ صلہ رحمی اسلام کے اعلیٰ ترین اخلاق میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اسے عزت اور قدر کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ حضور سیدِ عالم ﷺ اعلان نبوت سے پہلے ہی جن اخلاقِ عالیہ اور اوصافِ حمیدہ سے متصف تھے، ان میں صلہ رحمی بھی شامل ہے۔ پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جب حضور غارِ حرا سے واپس گھر آئے، اس غیر معمولی واقعہ کے بعد آپ ذرا پریشان سے ہوئے، تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ

(۲۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۳

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۹ ۲ ۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱۵۴

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۵۲۳

تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں ہونے دے گا، کیونکہ......

اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُقْرِیءُ الضَّیفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ......الحدیث (وفی روایۃ وتصدق الحدیث)(۲۵)

بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کرتے ہیں، بوجھ والے سے بوجھ اٹھاتے ہیں، غریب کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق کی راہ میں پہنچنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

قارہ قبیلہ کے سردار ابن الدغنہ، کافر نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے یہی اوصاف گنوائے۔ان میں صلہ رحمی کا خاص ذکر ہے۔(۲۶)

بندہ مومن پر صلہ رحمی کرنا فرض ہے، اور قطع رحمی حرام ہے، صلہ رحمی سے عمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے، اور قطع رحمی سے رب تعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے۔اس کے گھر سے رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

تَعَلَّمُوْامِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُ بِهٖ اَرْحَامُکُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌفِی الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِی الْاَثَرِ(۲۷)

اپنی اولاد کو اپنا نسب اتنا بیان کرو جس سے صلہ رحمی ہو سکے، کیونکہ صلہ رحمی سے خاندان میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔(۲۸)

---

(۲۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ ، ج ا ص ۳ ☆ رواہ مسلم عن عائشۃ ، ج ا ص ۸۸
☆ ورواہ احمد ، ج۶ ص ۲۲۳،۲۲۲ ،۲۳۳
(۲۶) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ ، ج ا ص ۳۰۷
(۲۷) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس . ج۲ ص ۲۷
(۲۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰، ۱۰۴
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۹

﴿۹﴾ اپنے خاندان کے افراد سے ملاقات کرنا، انہیں ہدیہ دینا، سلام بھیجنا، اپنے قول اور فعل سے مدد کرنا، دور کے رشتہ داروں سے خط وکتابت کرنا، جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیلی فون کرنا، فیکس کرنا وغیرہ یہ سب صلہ رحمی میں داخل ہیں۔ ملاقات، خط وکتابت اور ٹیلی فون وغیرہ کرنے میں شرع مطہر نے کوئی مدت متعین نہیں کی، اس کا مدار عرف وعادت پر ہے۔(۲۹)

﴿۱۰﴾ ہر وہ فعل، جس سے شرع نے منع فرمادیا ہو اور عقل اسے بُرا جانے، سے بچنا لازم ہے۔ بعض گناہ کبیرہ ہیں اور بعض صغیرہ، بہرحال ہر گناہ سے اجتناب لازم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب حرام ہے اور گناہ صغیرہ کا ارتکاب کراہت کے درجہ میں ہے۔ گناہوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔ سُوءِ عقیدہ، زنا، لواطت، شریعت کے کسی حکم کی اہانت، بُخل، کذب، دناءت، کِبر، ظلم، بُغض، غیبت، بہتان تراشی، سنت کا ترک، غرضیکہ تمام قبیح افعال، اقوال، اعمال سے اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے منع فرمادیا ہے۔ آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیثِ طیبہ صحیحہ ان گناہوں کے ارتکاب سے منع فرماتی ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر گناہ سے کنارہ کش رہے اور اپنے دامن کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھے۔ اسی میں اس کے دین ودنیا کی بھلائی اور دنیا وآخرت میں نجات کا باعث ہے۔(۳۰)

(بقیہ۲۸) ☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸
☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۴۲۵
(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷
(۳۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۱۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲ص ۵۸۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۸۸
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

فائدہ جلیلہ:

(۱) زیبِ عنوان آیت احکام اورنواہی کی جامع ترین آیت ہے۔علماءِ کرام شکراللہ علیھم فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید میں اس کے سوا کوئی اور آیت حکم یا نہی کی نہ ہوتی تو بھی یہ آیت تمام احکام ونواہی کے قائم مقام ہوتی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا سبب یہی آیت بنی۔

(۲) خلفائے بنی امیہ کے دور میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پر خطبات میں لعنت کا قبیح فعل جاری رہا، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس ملعون فعل کو بند کرا دیا اور اس کی بجائے یہ آیتِ مبارکہ خطبہ میں پڑھنے کو رائج کیا۔

اس طرح آیت مبارکہ خطبہ میں پہلی مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شروع ہوئی۔(۳۱)

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ، کراچی، ج۴ص ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ص ۵۲۱

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص ۱۶۵

بقیہ ۳۱ ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ص ۱۰۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبدالرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴،۳۲۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴،۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۹

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ص ۵۲۱

باب (۲۴۹)

﴿وعدہ اور قسم کا پورا کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ☆

(سورۃ النحل آیت ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو، جب قول باندھو، اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو۔ بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

حل لغات:

"اَوۡفُوۡا": صیغہ امر ہے از باب اَوۡفٰی (اِفۡعَال) اِيۡفَاءً، وعدہ پورا کرنا، نذر پوری کرنا، حق پورا ادا کرنا، اوپر سے جھانکنا۔ (مجرد از باب ضَرَبَ) وَفٰی يَفِيۡ وَفَاءً پورا کرنا۔ وفات بمعنی موت، یعنی عمر پوری ہونا۔ اللہ تعالیٰ مُتَوَفِّيۡ (وفات دینے والا) اور بندہ مُتَوَفّٰی ہے۔ قرآن مجید میں یہ مادہ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ پورا کرنا، وعدہ پورا کرنا، نیند، آسمان کی طرف اٹھا لینا، موت۔ (۱)

(۱) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۴۹۱
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۸۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۲۸
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۹۴

آیتِ زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے، جو شے انسان پر لازم ہو یا وہ لازم کرے، اسے ادا کرنا۔(۲)

''عَهْدَاللّٰهِ'': عَهْد بمعنی وعدہ ہے۔

عہد اللہ، اللہ سے کیا ہوا وعدہ، یا اللہ کا نام لے کر کیا ہوا وعدہ، یہ لفظ عام ہے اس میں تمام وعدے شامل ہیں جو اللہ سے کئے ہوں، یا رسول اللہ ﷺ سے کئے ہوں، یا بندوں سے کئے ہوں۔ مثلاً نذر، قسم، بیع، صلہ، وقتِ نکاح کی شرائط، تمام تکالیفِ شرعیہ، مرشد سے بیعت کے وقت کی گئی شرائط، جہاد، مالی حقوق وغیرہ۔

آیت گذشتہ (سورۃ النحل آیت ۹۰) کے اوامر اور نواہی کے احکام کو شامل ہے۔ جمہور مفسرین نے فرمایا ہے کہ عہد اللہ سے مراد قسم ہے۔(۳)

---

(۲) ☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، جج ۵ ص ۷۴

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ،ازهر، ج ۲۰ ص ۱۰۷

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۸۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،، ج ۵ ص ۵۳۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ج ۱ ص ۴

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهنسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ،کراچی، ج ۴ ص ۲۴۲

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۴۲۷

"**اَلْاَیْمَانَ**": جمع ہے یَمِیْنٌ کی، بمعنی قسم۔

"**بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا**" تَوْکِیْد اور تَاکِیْد ہم معنی ہیں۔ یعنی قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد۔(۴)

"**کَفِیْلًا**": شاہی گواہ، ضامن، یعنی تم نے اللہ کے نام کی قسم کھا کر اپنی قسم پر اللہ کو شاہد بنالیا ہے۔(۵)

شانِ نزول:

آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں دو روایات مروی ہیں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ دو یا زیادہ قبائل آپس میں معاہدہ کر لیتے تھے، اکثر اوقات یہ معاہدہ مظلوموں کی

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۲۰ ص ۱۷۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص۵۸۸
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیرو ت دمشق، ج۴ص ۴۸۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۱ ۴۵
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۳۲۵
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص۳۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۵۳۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۷۴
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ص ۲۲۱

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان،۱۰ ص ۱۷۰
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیرو ت دمشق، ج۴ص ۴۸۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۱ ۴۵
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۳۲۵
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص۳۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۰
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص۴۲۷

امداد سے متعلق ہوتا، اسی نوعیت کا ایک معاہدہ تاریخِ عرب میں مذکور ہے جسے " حِلفُ الفُضُول" کا نام دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جو معاہدے نیکی اور حق پر ہوں ان کو پورا کرو۔ (۶)

(۲) مسلمانوں نے حضورِ سید عالم ﷺ سے بیعت کی کہ وہ اللہ کے دین پر قائم رہیں گے اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کی خاطر ہر قربانی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے کی ہوئی بیعت کو "اللہ کا وعدہ" قرار دیا اور اس کی پاسداری اور وفا کا حکم دیا۔

آیتِ مبارکہ کے کلمات عموم پر دلالت کرتے ہیں۔ مذکورہ دونوں معاہدوں کے علاوہ ہر قسم کے وعدوں کو شامل ہے۔ (۷)

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۹

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۲۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۸۲

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی۔ ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰،ص ۱۰۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق۔ ج۴ص ۴۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۴۰

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۵۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۲ص ۴۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۲۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۸۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قسم، نذر وغیرہ جو مسلمان اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے، اور احکامِ شرعیہ جن کا مسلمان مکلّف ہے اور بندوں سے کیا ہوا ہر وہ معاہدہ، جس میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو، کو پورا کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدوں، معاہدوں اور عقود کو پورے کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ کی مبارک زندگی کا عملی نمونہ اور آپ کے ارشادات اس امر کو مزید پختہ کرتے ہیں۔ آیتِ زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات ان مواعید کی تاکید میں وارد ہیں۔ (۸)

﴿۲﴾ نکاح کے انعقاد کے وقت جو شرائط طے پائیں، زوجین کے لئے ان کی پاسداری لازم ہے۔ اسی طرح مرشدِ برحق سے بیعت کے وقت جو پابندیاں مرید قبول کرتا ہے ان کا بجالانا اور پورا کرنا بھی اس پر لازم ہے، کہ

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۳۔۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص۔۱۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۵

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۳۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۴۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۲۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۲۲۲

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۲۷

پابندیاں بھی معاہدوں کی طرح ہوتی ہیں۔(۹)

﴿۳﴾ حق کی نصرت اور مظلوموں کی اعانت کے معاہدے کرنا جائز ہے۔شریعتِ مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ ظالم سے بدلہ لیا جائے اور مظلوم کو حق دلایا جائے ۔ یہ امر مکلفین پر بقدرِ استطاعت واجب ہے۔مظلوم کو حق دلانے کی کوشش کو ربِ کریم جل وعلا نے جائز رکھا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَاعَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ☆ (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۱)

اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں۔

زمانہ جاہلیت میں مظلوموں کی اعانت ونصرت کے معاہدہ ''حلف الفضول''میں حضور سیدِ عالم ﷺ نے شرکت فرمائی۔اسلام نے ان معاہدوں کی پابندی کولازم رکھا۔حدیث شریف میں ہے۔

لَاحِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَمْ یَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً (۱۰)

برائی کا کوئی معاہدہ کرنا اسلام میں جائز نہیں،زمانہ جاہلیت میں مظلوموں کی مدد کا جو معاہدہ ہوا، اسلام نے اسے مزید مضبوط کردیا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور سیدِ عالم ﷺ نے چند بار انصار اور مہاجرین کے درمیان معاہدہ کرایا۔خادمِ مصطفی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِیَ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَةِ وَفِی روایة حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ فِیْ دَارِنَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا (۱۱)

---

(۹) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن عاصم (مختصرًا)، ج ا ص ۳۰۶ ☆ رواہ مسلم عن جبیر بن مطعم ، ج ۲ ص ۳۰۸

☆ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم ، ج ۲ ص ۴۹ ☆ ورواہ بمعناہ الترمذی عن شعیب ، ج ۱ ا ص ۲۲۷

☆ ورواہ احمد ، ج ا ص ۱۶۰، ۲۱۷، ۲۲۹، ج ۲ ص ۱۸۰، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۱۳، ۲۱۵، ج ۳ ص ۱۲۲، ۲۸۱، ج ۴ ص ۸۲، ج ۵ ص ۶۱

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن انس ، ج ا ص ۳۰۶ ☆ رواہ مسلم عن انس ، ج ۲ ص ۳۰۸

☆ ورواہ ابو داؤد عن انس ، ج ۲ ص ۵۰ ☆ رواہ احمد ، ج ۳ ص ۱۱۱، ۱۴۵، ۲۸۱

ہمارے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ مہاجرین (قریش) اور انصار کے درمیان معاہدہ کرایا۔(۱۲)

﴿۴﴾ حق اور مظلوم کی نصرت و اعانت کے معاہدوں میں شرکت بھی باعثِ اجر و فخر و شرف ہے۔ حلف الفضول میں شرکت کو نبی اکرم ﷺ بڑے فخر اور اظہار شرف کے طور پر بیان فرمایا کرتے تھے۔ حدیث شریف کے کلمات اس طرح ہیں۔

لَقَدْ شَهِدْتُ فِیْ دَارِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِهٖ حُمْرَ النَّعَمِ لَوْ اُدْعٰی بِهٖ فِی الْاِسْلَامِ(۱۳)

جس وقت عبد اللہ بن جدعان کے مکان پر معاہدہ ہو رہا تھا میں بھی وہاں موجود تھا، اور اگر اس تقریب میں شرکت کے بدلے مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو مجھے پسند نہ تھا، اور اگر زمانہ اسلام میں بھی مجھے اس نوعیت کی تقریب میں دعوت دی جائے تو میں قبول کر لیتا۔

اس لئے بندۂ مومن کو اگر ایسے معاہدوں میں عملی طور پر شرکت کرنے کو کہا جائے تو ثواب سمجھ کر ان میں حاضر ہو۔(۱۴)

﴿۵﴾ ہر مسلمان بھائی، مسلمان جماعت، بلکہ مسلمان حکمران کی اعانت و مدد فرض ہے، خواہ وہ مظلوم ہوں یا ظالم، یہ مدد بقدرِ استطاعت فرض ہے، اور عدمِ استطاعت کی صورت میں عملی مدد کی بجائے دعا سے مدد کر سکتے ہیں۔

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷۲

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی، ج ۴ ص ۸۲

(۱۳) ☆ رواه ابن اسحق / بحواله جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۱۰ ص ۱۶۹

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷۳

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی، ج ۴ ص ۸۲

حضور سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا، قِیْلَ، کَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا، قَالَ تَحْجُزُہٗ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ (۱۵)

اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا، یارسول اللہ! ظالم کی کیسے مدد کریں؟ فرمایا، اس کو ظلم کرنے سے روک دو، یہ اس کی مدد ہے۔ (۱۶)

﴿۶﴾ ظالم کو ظلم سے روکنا ہر مسلمان پر بقدرِ استطاعت فرض ہے۔ اگر ظلم کو ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے روکے، اور اگر زبان سے روکنا بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم دل سے اسے برا جانے۔ اگر ظالم کو ظلم سے روکا نہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَا فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْ شَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ (۱۷)

جب لوگ کسی ظالم (کو ظلم کرتا) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب عام میں گرفتار کر دے گا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ وعدہ پورا کرنا فرض ہے، خواہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔ (۱۹)

---

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ا ص ۳۳۱ ☆ ورواہ مسلم فی کتاب البر
☆ ورواہ الترمذی فی ابواب الفتن ☆ ورواہ الدارمی فی کتاب الرقاق
☆ ورواہ احمد، ج۳ص ۹۶، ۲۰۱، ۳۲۴

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۹

(۱۷) ☆ رواہ الحمیدی عن ابی بکر الصدیق، ج ا ص ۳ .....
☆ (مسند حمیدی، تالیف الامام الحافظ الکبیر ابی بکر عبد اللہ بن النربیر الحمیدی، م۲۱۹ھ مطبوعہ، مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ)
☆ ورواہ الترمذی عن ابی بکر الصدیق، ج۲ ص ۱۵۳ ☆ ورواہ ابن حبان عن ابی بکر الصدیق، ج ا ص ۵۳۹
☆ (صحیح ابن حبان تالیف الامیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)، مطبوعہ موسسۃ الرسالہ، بیروت)
☆ ورواہ ابو داؤد عن ابی بکر الصدیق، ج۲ ص ۲۴۸ ☆ ورواہ احمد، ج ا، ص ۷
☆ ورواہ ابن ابی شیبہ، ج۸ ص ۱۴ (مصنف الامام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العبسی (م ۲۳۵ھ)، مطبوعہ بیروت)

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۰

(۱۹) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۴

﴿۸﴾ رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنا سب سے افضل بیعت ہے۔اس بیعت کا کوئی متبادل نہیں۔البتہ اگر آج بھی کوئی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو وہ حجرِ اسود کو بوسہ دے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ فَمَنْ لَّمْ یُدْرِکْ بَیْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ الْحَجَرَ فَقَدْ بَایَعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حجرِ اسود زمین میں اللہ کا دایاں ہاتھ ہے(جیسا اس کی شان کے لائق ہے) تو جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہ کرسکا وہ حجرِ اسود کو چھو لے، گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اسی طرح جو شیخ طریقت فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو اور فنافی الرسول ہو یا فنافی الشیخ ہو اس کی بیعت یوں ہے گویا اس نے رسول اللہ سے بیعت کی۔بندۂ مومن کو ایسے شیخ کے ہاتھ بیعت کرلینا دارین کی سعادت کا باعث ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ جب کوئی اپنی بظاہر کرامت سے پانی پر چلتا ہو، یا ہوا میں اڑتا ہو، مگر وہ حدودِ الٰہی کی حفاظت نہیں کرتا، ایفائے عہد اور احکامِ شریعت کی پاسداری نہ کرتا ہو تو ایسے کی کرامت کا کوئی اعتبار نہیں اور اس کی بیعت کرنا جائز نہیں۔ایفائے عہد نہ کرنے سے وہ درجہ ولایت سے گر گیا ہے۔(۲۱)

﴿۱۰﴾ اگر ایسے کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی جس کا کرنا شرعاً ضروری ہو تو ایسی صورت میں قسم توڑ کر وہ کام کرنا ضروری ہے۔قسم توڑنے کا کفارہ دے، مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھوں گا، یا والدین کے ساتھ کلام نہ کروں گا۔حضور سیدِ عالم ﷺ ارشار فرماتے ہیں۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ (وفی روایة یِمِیْنًا) ثُمَّ رَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَلْیَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ

(بقیہ۱۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص۱۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ، کراچی، ج۴ ص۸۲

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۴۳

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۴۴

مِنْهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ (۲۲)

جو کوئی قسم کھالے پھر اسے معلوم ہو کہ اس کا غیر بہتر ہے تو قسم توڑ کر وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ اگر قسم کا تکرار کرے، مثلاً دو یا تین بار کہے کہ اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، یا یہ کام نہیں کروں گا۔ اب قسم توڑنے پر اتنی مرتبہ کفارہ دے، جتنی مرتبہ قسم کا تکرار کیا تھا۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ میں ایسا کروں گا تو یہ قسم ہے، ایسی قسم پوری کرنا لازم ہے، اور اگر پوری نہ کرے گا تو کفارہ دینا لازم ہوگا۔ (۲۵)۔

﴿۱۳﴾ جس نے اپنے آپ پر کوئی عہد کیا، یا کسی نفل عبادت کو لازم کر لیا، یا کوئی نفل عبادت شروع کر لی تو اب اس کو پورا کرنا واجب ہے، اگر توڑے گا تو واجب ادا کرنا لازم ہوگا۔ شروع کرنے یا عہد کرنے سے نفل واجب ہو جاتا ہے۔ (۲۶)

---

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ص ۹۹۵ ☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ. ج۲ص ۴۸
☆ ورواہ ابو داؤد عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ص ۱۰۹ ☆ ورواہ النسائی عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ. ج۲ص ۱۴۴
☆ ورواہ ابن ماجہ عن عدی بن حاتم، ۱۵۳ ☆ وواہ الدارمی فی کتاب النذور
☆ ورواہ احمد، ج۴ص ۱۸۵، ۲۰۴، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۶۱، ج۳ص ۷۱، ج۴ص ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۷۵، ۲۷۸، ۲۹۸، ج۵ص ۶۱، ۶۲

(۲۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲ص ۱۰۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۳۸۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۲۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۸۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۴

(۲۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

(۲۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

﴿۱۴﴾ عہد پورا کرنا لازم ہے، اگر پورا نہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں، البتہ ربِ کریم وقادر کا عذاب اس کے لئے تیار ہے، اور آخرت کی رسوائی اس پر مزید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اِسْتِهٖ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ فَيُقَالُ، هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ (۲۷)

قیامت کے روز ہر عہد توڑنے والے کی سُرین پر اس کی بدعہدی کے مقدار ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، اور پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی بدعہدی کی علامت ہے۔

اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ دنیا و آخرت کی رسوائی اور عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے عہد کو پورا کرے۔ عہد اللہ سے ہو یا بندے سے۔ (۲۸)

نوٹ: ایفائے عہد کے مزید احکام سورہ مائدہ (آیت ۱) میں گذر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

---

(۲۷) ☆ ورواه البخاری عن عبد اللہ بن عمر ، ج۲ ص ۱۰۳،۱۰۵۳ ۱۰

☆ ورواه مسلم عن عبد اللہ بن عمر ، ج۲ ص ۸۳

☆ ورواه ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمر ، ج۲ ص ۲۳

☆ ورواه الترمذی عن عبد اللہ بن عمر ، ج۱ ص ۲۲۷

☆ ورواه ابن ماجه عن عبد اللہ بن عمر ، ۲۱۲

☆ ورواه الدارمی فی کتاب البیوع

☆ ورواه احمد، ج۱ ص ۴۱۱،۴۱۷،۴۴۱، ج۲ ص ۱۶،۲۹،۴۸،۴۹،۵۶،۷۰،۷۵،۹۶،۱۰۳،۱۱۲،۱۱۶،۱۲۳،۱۲۶،۱۴۲،۱۵۶

☆ ...... ج۳ ص ۷،۱۹،۳۵،۳۹،۴۶،۶۱،۶۴،۷۰،۸۴،۱۴۲،۱۵۰،۲۵۰،۲۷۰

☆ وفی الباب عن علی وعن عبد اللہ بن مسعود وعن ابی سعید الخدری وعن انس وقال الترمذی ، حسن صحیح

(۲۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۰

باب (۲۵۰) ﴿قرأت کے وقت تعوذ پڑھنا مستحب ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ☆

(سورۃ النحل آیت ، ۹۸)

تو جب تم قرآن مجید پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

حل لغات:

قرأت : قَرءَ (از باب نَصَرَ وفَتَحَ) قَرْءً اور قِرَاءَ ۃً وقُرْاٰنًا کا معنی ہے ملانا، جمع کرنا، کتاب کا پڑھنا، قرآن مجید کے بعض حروف کو بعض سے ملانا۔ تلاوت اور قرأت عام طور پر ہم معنی سمجھے جاتے ہیں مگر ان میں باریک فرق ہے۔ تلاوت کا لغوی معنی ہے ایک شے کا دوسری کے پیچھے آنا۔ قرآن مجید میں یہ معنی موجود ہے۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ☆

(سورۃ الشمس آیت ، ۲)

اور چاند کی (قسم) جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔

اور قرأت کا معنی ہے بعض حروف کو بعض سے ملانا، (تا کہ کلمہ یا کلمات بن جائیں) یہ معنی بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ☆ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ☆

(سورۃ القیامہ آیت ، ۱۷، ۱۸)

بے شک اس کو محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔

تلاوت میں دو یا زیادہ کلمات پڑھنا ہے اور ایک کلمہ پڑھنا بھی تلاوت ہے۔ پس ہر تلاوت قرأت ہے مگر ہر

قرأت تلاوت نہیں۔(۱)

"اَلْقُرْاٰنَ":لغوی معنی ہے پڑھاہوایا جمع کیا ہوا۔(قرأت کے ضمن میں یہ معنی گذر چکا ہے)

چونکہ قرآن مجید میں قصص،اوامر،نواہی،وعدے،وعیدیں،آیات اورسورتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا دی گئیں ہیں اس لئے اسے قرآن کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں یہ اس کتاب کا اسم علم ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر جبرئیل امین علیہ السلام کے واسطے سے نازل ہوئی۔جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہونے والی کتاب کا اسم علم تورات ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والی کتاب کا اسم علم انجیل ہے۔چونکہ قرآن مجید میں تمام کتابوں کے علوم بلکہ جمیع علوم جمع کر دیئے گئے ہیں اس لئے اس کا نام "قرآن" ہے۔(۲)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم قرآن مجید کے کسی حرف،کلمہ،آیت یا سورت پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے تعوذ پڑھ لو۔(۳)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،۹۷۸
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۴۰۲،۷۵
☆ الفروق اللغویة،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری(م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،۷۵
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۲ص۷۳
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۱ص۱۰۲
(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۴۰۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۱ص۱۰۳
(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۳ص۱۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳ص۱۱۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱ص۱۰۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۵۹۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ص۱۱۴
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق،ج۴ص۴۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص۵۳۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۵۲

"**فَاسْتَعِذْ**": عَاذَ يَعُوْذُ (از باب نَصَرَ) عَوْذًا و مَعَاذًا و عِيَاذًا و مُعَاذَةً اور تَعَوَّذَ (باب تفعّل) اور اِسْتَعَاذَ (باب استفعال) کا معنی ہے پناہ مانگنا۔ (۴)

"**اَلشَّيْطَان**": لفظ شیطان کے مادہ اشتقاق میں دو قول ہیں۔

(۱) شَطَنَ بمعنی دور ہوا۔

یعنی شیطان حق سے، رشد و ہدایت سے اور اللہ کی رحمت سے دور ہوا۔

(۲) شَاطَ يَشِيْطُ شَطْنًا بمعنی باطل ہونا، ہلاک ہونا، غضب سے جل جانا۔

شیطان باطل کا نمونہ اور ہلاکت کا باعث ہے۔ قوت غضبیہ اور صفات ذمیمہ کے باعث حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت، رفعت اور خلافت الٰہیہ کا منصب دیکھ کر جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ (۵)

آیت مبارکہ میں شیطان سے مراد ابلیس اور اس کے ساتھی مددگار ہیں۔ (۶)

(بقیہ۳) ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۲۷

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۵۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۲۲۸، ۲۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۲۳

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۵۳

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۳۸، ۴۶۳،

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۶۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱ ص۱۵۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۹ ص۲۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱ ص۱۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱ ص۱۴

(۶) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۵۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص۱۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۵ ص۱۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۵ ص۱۴۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۲۳۰

"**الرَّجِيْمِ**": بارگاہِ رب العزت سے راندہ ہوا، مردود، رَجَمَ (از باب نَصَرَ) رَجْمًا کا معنی ہے پتھروں سے مارنا، سنگ سار کرنا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑنا، دھتکارنا۔

اسی سے صفت مشبہ رَجِیْمٌ ہے۔ رجم کیا ہوا، مردود، مطعون، عزتوں سے محروم، ملاءِ اعلیٰ کی منازل سے راندہ ہوا۔ (۷)

ابلیس لعین حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور خلافتِ الٰہیہ کے عظیم منصب سے حسد کے باعث ملاءِ اعلیٰ کے بلند مناصب اور بارگاہِ رب العزت جل سلطانہ سے راندہ گیا ہے، اس پر اس نے قسم کھائی کہ وہ بندوں کو گمراہ کرنے اور ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش قیام قیامت تک کرتا رہے گا۔ اسی لئے بندۂ مومن کو اس کے وسوسوں سے بچنے کی تاکید اکید ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قرآن مجید کی قرأت افضل اعمال میں سے ہے۔ قرآن مجید کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔ صاحبِ قرآن حاملِ وحی حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ قَرءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ (۸)

جس نے کتاب اللہ، قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے نیکی ہے اور وہ نیکی دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ "الف" ایک حرف ہے، "لام" ایک حرف ہے اور "میم" ایک حرف ہے۔

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۳۸
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۸ ص ۳۰۴

(۸) ☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۳۵ ☆ ونحوہ رواہ الدارمی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۵۲۱

لہٰذا بندۂ مومن کو چاہیے کہ قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت کو ہمیشہ لازم سمجھے اور جتنا حصہ قرآن مجید کی تلاوت ممکن ہو اسے اپنی زندگی کا معمول بنالے۔(۹)

﴿۲﴾ قرآن مجید کی قرأت وتلاوت سے پہلے تعوذ پڑھ لے تاکہ شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا مستحب امر ہے۔ حضور سید عالم ﷺ تلاوت کے وقت تعوذ پڑھا کرتے اور بعض اوقات ترک کردیتے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

بِتُّ عِنْدَ خَالَتِی مَیْمُوْنَۃَ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَعَ اَھْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاءَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ (۱۰)

میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ پھر آپ نے آرام فرمایا، جب رات کا آخری تیسرا حصہ رہ گیا تو آپ بیدار ہوئے، آپ نے آسمان کی طرف نظر فرمائی پھر پڑھا۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......الایۃ (سورہ اٰل عمران آیت ۱۹۰)

پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا، آپ نے مسواک فرمائی اور پھر گیارہ رکعت نماز ادا کی۔ پھر بلال نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر مسجد کی طرف نکلے اور صبح کی نماز ادا کی۔

مذکورہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے قرأت سے پہلے تعوذ نہیں پڑھا۔(۱۱)

---

(۹) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۳۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۷

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عباس، ج۲ ص ۲۵۷

(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۵

﴿۳﴾ نماز میں تعوذ ثناء کے بعد اور سورۃ الفاتحہ سے پہلے ہونا مستحب ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ تعوذ قرأت کے تابع ہے، ثنا کے تابع نہیں۔ لہٰذا نماز با جماعت میں مقتدی نہ پڑھے۔ البتہ مسبوق کو پڑھنا چاہئے۔(۱۳)

﴿۵﴾ نماز میں صرف پہلی رکعت میں تعوذ پڑھے۔ باقی رکعات میں تعوذ نہ پڑھے۔(۱۴)

(بقیہ ۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۸۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۵۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۴۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج ۳ ص ۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللّٰہ زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۵۹۱

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۸۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ارقاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۵۲

☆ تفسیر جلالین، از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۷

☆ تفسیر صاوی، از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۷

☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۸

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۸، ۲۲۹

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۳۳

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامه ابو بکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعه مکتبه آیة اللّٰہ العظمی، قم، ایران، ج ۵ ص ۱۶۵

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۳۴

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۳۴

﴿۶﴾ نماز جہری ہو یا سرّی، تعوذ کا سرّی ہونا مختار ہے۔ اور نماز کے علاوہ تلاوت اگر جہری ہو تو تعوذ بھی جہری ہو اور اگر تلاوت سری ہو تو تعوذ بھی سری ہو۔ یہی مختار ہے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ تعوذ کے متعدد صیغے ہیں، مگر ان میں سے مختار صیغہ یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم (۱۶)

﴿۸﴾ تعوذ شیطان کو وسوسہ ڈالنے سے روکتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی قرأت و تلاوت کے علاوہ ہر کام کی ابتدا میں تعوذ پڑھنا مستحب ہے۔ (۱۷)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۵

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ص ۵۳۵

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیرو ت دمشق، ج۴ص ۴۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲ص ۳۲۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ،کراچی، ج۴ص ۲۶۸

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۴۳۶،۴۳۴

(۱۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل ،ازامام جارالله زمخشری ،مطبوعه کراچی، ج۲ص ۵۱۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۲

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ص ۵۳۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۹۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ۱۴، ۲۲۸

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲ص ۳۲۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ،کراچی، ج۴ص ۲۶۸

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی، قم ،ایران، ج۵ص ۱۶۵

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۴۳۵

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ ص ۱۱۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۴۲

﴿۹﴾ جو شخص کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ کام ضرور کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا ارادہ ارادہ ہی رہ جائے۔ آیت مبارکہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ کسی نیک عمل کو کر لینے کے بعد اس کے حسنِ قبولیت کی امید رکھنی چاہئے۔ شیطانی وسوسہ کو اس میں دخل نہ دے کہ قبول ہوئی یا نہیں۔ وسوسہ سے عملِ صالح ضائع ہو جائے گا۔(۱۹)

فائدہ:

حضور سیدِ عالم ﷺ کو شیطان وسوسہ نہیں ڈال سکتا۔ شیطانی وسواس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفوظ و معصوم ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَـامِـنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَعَهٗ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ، قَالُوْا،وَاِيَّاكَ؟قَالَ،نَعَمْ وَاِيَّاىَ،وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِىْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ (۲۰)

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جن یا فرشتوں سے ایک ساتھی ہوتا ہے۔ (جو تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے) صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں لیکن وہ میرے تابع ہو چکا ہے۔(اب وہ مجھے وسوسہ نہیں ڈال سکتا)

اس لئے حضور سیدِ عالم ﷺ کا تعوذ پڑھنا تعلیمِ امت کے لئے ہے۔ آپ استعاذہ کے محتاج نہیں۔(۲۱)

---

(۱۸) ☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲ ص ۳۳۳

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج ۲۰ ص ۱۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۴۲

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۲۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ،کراچی، ج۴ ص ۴۲۸

(۲۰) ☆ رواه مسلم فی کتاب صلوة المسافرین

☆ رواه الدارمی عن عبدالله، ج۲ ص ۳۹۶

☆ رواه احمد ، ج ا ص ۳۸۵،۳۹۷،۴۰۱،۴۶۰

(۲۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۴۲

باب (۲۵۱) ﴿اِکراہ کے درجات اور ان کے احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ وَلٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ☆

(سورہ النحل آیت، ۱۰۶)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہوا، سوا اس کے جو مجبور کیا جاوے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔

حل لغات:

"مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ": جو اللہ کا منکر ہو، ایمان لا کر انکار کرے یا شروع سے ہی انکار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا انکار وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال، اسماء کا انکار، شرک، کفر اختیار کرنا، اسلام کے سوا کوئی اور دین اپنانا، کسی نبی کا انکار، کسی نبی کی توہین، کسی آسمانی کتاب کا انکار، فرشتوں کا انکار، حشر نشر کا انکار، غرضیکہ ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا انکار "کفر باللہ" ہے۔ (۱)

"مَنۡ اُكۡرِهَ": انسان کو ایسی شے کرنے یا ایسا کہنے پر مجبور کیا جائے جو وہ نہ کرنا یا کہنا چاہے "اکراہ" ہے۔ اکراہ کے مختلف مدارج ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ حکم ہے۔ (۲)

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۳۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۴

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۰۸۹

"وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ": مطمئن کا معنی ہے ساکن، قرار پکڑا ہوا۔(۳)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد جس نے کفر کیا اور کفر پر وہ راضی ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جسے کفر کہنے پر مجبور کیا گیا اس طور پر کہ اگر وہ کفر نہ کرے تو اسے جان سے ماردیں گے۔ یا اس کا کوئی عضو کاٹ کر اسے مفلوج کردیں گے، اس مجبوری کی حالت میں اگر اس نے کفر کیا بشرطیکہ اس کے دل میں ایمان جما ہو اور وہ ایمان کی حقانیت کا صدقِ دل سے اقرار کرتا ہو، ایسا آدمی اللہ کے غضب اور عذاب سے محفوظ ہے۔ اس پر دنیا میں کفر کے احکام نافذ نہ ہوں گے اور نہ وہ آخرت میں کافروں کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

شانِ نزول:

آیت کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں۔ ممکن ہے تمام واقعات کے بعد آیت نازل ہوئی ہو۔

﴿۱﴾ مشرکینِ مکہ نے حضرت عمار، ان کے والد یاسر، ان کی والدہ سُمیّہ اور صہیب، بلال، حبیب، سالم رضی اللہ عنہم کو پکڑ کر سخت ترین جسمانی ایذائیں دیں۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو دو اونٹوں کے درمیان باندھ کر ان کو مخالف سمتوں میں ہنکایا گیا۔ ان کی اندام نہانی میں ابوجہل لعین نے نیزہ مارا کہ ان کے حلق سے باہر نکل آیا۔

(بقیہ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۲۹ ۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۲ص۸۷

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۳۰۳

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری(م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،۱۴۷

۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۷۵۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۳۰۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۲ص۱۳

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۲۹۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۹ص۲۷۰

حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا، انہیں یہ سزائیں اسلام سے برگشتہ نہ ہونے پر دیں۔ اسلام میں یہ دونوں خاوند اور بیوی سب سے پہلے شہید ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دھوپ میں گرم پتھروں پر لٹایا جاتا اور ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا۔ کبھی لوہے کی زرہ پہنا کر چلچلاتی دھوپ میں گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ کبھی پاؤں میں رسی ڈال کر بچوں کو دی جاتی کہ انہیں گلیوں میں گھسیٹیں۔ یہ سزائیں انہیں اسلام سے پھر جانے کے لئے دی جاتیں، مگر ان کی زبان پر ہمیشہ ''احد، احد'' ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ مشرکین کے بت معبودان باطلہ ہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ جسمانی طور پر ناتواں تھے، مشرکین کی ایذا کی تاب نہ رکھتے ہوئے انہوں نے مجبوری سے وہ بات کہہ دی جو مشرک چاہتے تھے۔ لیکن ان کا دل اس سے نفرت کرتا تھا۔ وہ ایمان پر قائم تھے۔ کسی نے جا کر حضور سید عالم ﷺ کو اطلاع دی کہ عمار کافر ہو گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ عمار تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرا ہے۔ ان کے گوشت پوست میں ایمان سرایت کر چکا ہے۔ آخر حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی؟ عرض کی یا رسول اللہ! بُری بات ہوگئی۔ میں نے مشرک کے جبر سے مجبور ہو کر آپ کو بُرا بھلا کہہ دیا تھا۔ فرمایا۔ اس وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی۔ عرض کیا۔ دل تو ایمان پر مطمئن تھا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے آنسو پونچھے اور فرمایا۔ اگر وہ دوبارہ تمہارے ساتھ ایسی حرکت کریں تو تم وہی کلمات لوٹا سکتے ہو۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۴)

---

(۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۴۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۹۵

﴿۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمادیا، تم بھی خفیہ طور پر ہجرت کر جاؤ اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں فلاں مقام پر پہنچ چکا ہوں وہاں آجانا۔ حضرت بلال، حضرت عمار اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہم نے مشرکینِ مکہ سے چھپ کر ہجرت کی مگر مشرکین نے انہیں پکڑ لیا۔ مشرکین نے انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے وہ کلمہ کہہ دیا جو مشرکوں کو پسند تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو واقعہ بیان کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کلماتِ کفریہ کہتے وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی؟ عرض کی۔ دل تو ایمان پر مضبوط اور مطمئن تھا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۵)

﴿۳﴾ بعض صحابہ کرام نے مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ میں رہ جانے والے صحابہ کرام کو خط لکھا کہ جب تک تم ہجرت کر کے مدینہ منورہ نہ آؤ ہم تمہیں اپنے میں سے شمار نہیں کریں گے۔(یاد رہے اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنا فرض تھا) اس تحریر پر وہ لوگ مکہ چھوڑ کر مدینہ چل دیئے۔ راستہ میں مشرکین مکہ نے انہیں پکڑ لیا اور

(بقیہ ۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص۱۲۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۹۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۴۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۲۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۲۷۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۸۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ص۲۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵ ص۱۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۵ ص۴۴۰

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۱۴۴

سخت ایذا دی۔ مجبوراً بنفرت خاطر ناگواری انہوں نے وہ کلمات کہہ دیئے جو مشرکین کہلوانا چاہتے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۶)

﴿۴﴾ عامر بن حضرمی یہودی کے غلام "جبر" کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ ان کے مالک نے ان کو ایذا دی اور کلماتِ کفر کہنے پر مجبور کیا۔ بعدازاں جبر کا آقا بھی مسلمان ہو گیا اور جبر کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔(۷)

﴿۵﴾ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب نے دو صحابہ کرام کو گرفتار کر لیا اور ایک سے کہا کہ محمد ﷺ کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا۔ میرے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے کہا۔ آپ بھی۔ مسیلمہ نے دوسرے سے پوچھا میرے متعلق تو کیا کہتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں بہرا ہوں۔ مسیلمہ نے یہی بات تین بار دہرائی، اس نے وہی جواب دیا، آخر مسیلمہ نے اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی۔ تو فرمایا۔ پہلے نے اللہ کی دی ہوئی اجازت کو اختیار کیا اور دوسرے نے بلند آواز سے کلمہ حق ادا کیا۔ اس کو مبارک ہو۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۴

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۴۱

(۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۴۰

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۴۹۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۶ .

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۴

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴ص ۴۴۱

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲۰ص ۱۸۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص ۱۲۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کو ایسے کام پر مجبور کرنا، جس کو وہ دل سے گوارا نہ کرتا ہو، اکراہ کہلاتا ہے۔ اکراہ کی دو صورتیں ہیں اور ان کے احکام بھی الگ ہیں۔

اول کسی کو ناگوار کام کرنے پر اس طرح مجبور کرنا کہ اگر وہ انکار کر دے تو اس کو اذیت اور دکھ اٹھانا پڑے۔ لیکن یہ ایذا اور دکھ اس کو بے اختیار نہ کر دے۔ مثلاً انکار کی صورت میں مار پیٹ یا قید کر دینا۔ ظاہر ہے کہ پیٹنے اور قید ہو جانے کے بعد بھی مضروب اور قیدی بے اختیار نہیں ہوتا۔ صرف جسمانی اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسے اکراہ غیر ملجی کہتے ہیں۔

دوم انکار کی صورت میں مجبور آدمی اپنے اختیار کا مالک نہ رہے۔ مثلاً ہاتھ پاؤں یا کوئی اور عضو کاٹ دینا، قتل کر دینا۔ اس کو اکراہ ملجی کہتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں میں اکراہ کا حکم اس وقت جاری ہوگا کہ......

(ا) مجبور کرنے والا اس اذیت دینے پر قدرت رکھتا ہو۔ جس کی دھمکی دے رہا ہے۔

(ب) جس کو مجبور کیا جا رہا ہے اس کا بھی غالب گمان ہو کہ اگر میں انکار کروں گا تو اس شخص کی طرف سے مجھ کو یہ اذیت پہنچ جائے گی۔(۹)

(بقیہ۸) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۳۴۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،از امام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ، کراچی، ج ۴ ص ۲۷۱

(۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ،مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ عمر بیضاوی ،مطبوعہ بمبئی، ج ۱۰ ص ۹۹

(۲) اکراہِ غیر مُلجی کا اثر خرید و فروخت، اقرارِ دَین، کسی جائداد کے اجارہ کے لین دین وغیرہ پر ہی پڑتا ہے۔ اس صورت میں جب خوفِ اذیت نہ رہے اور ایذا رساں طاقت سے آزادی مل جائے تو مجبوری (اکراہ) کی حالت میں جو عقد، اقرار، اجارہ وغیرہ لین دین کیا ہو اس کو فسخ کر دینا جائز ہے۔ چاہے قائم رکھے یا فسخ کر دے۔ (۱۰)

(۳) تجارت، لین دین وغیرہ ایسے عقود ہیں جن کے لئے فریقین کی رضامندی ضروری ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا☆ (سورہ النساء آیت ۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری رضامندی کا ہو، اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

اکراہ کی صورت میں مجبور کی رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لئے اسے جبر ختم ہونے کے بعد اختیار ہے، چاہے معاملہ کو فسخ کر دے چاہے تو قائم رکھے۔ اگر قیمت پر خوشی سے قبضہ کر لے تو بیع کو نافذ سمجھا جائے گا۔ قبولِ قیمت علامتِ رضامندی ہے۔ (۱۱)

(۴) جس تصرف کا حکم الفاظ پر جاری ہوتا ہو، دل کی رضامندی پر موقوف نہ ہو، وہ حکم اس وقت بھی مرتب ہوگا جب وہ تصرف جبر کی حالت میں کیا گیا ہو۔ اس قسم کے تصرفات، جو محض الفاظ پر مبنی ہوں، دل کی رضامندی ضروری نہ ہو، دس ہیں۔

نکاح، طلاق، طلاق سے رجوع، ایلاء، فیَٔ، ظہار، غلام کی آزادی، قصاص کی معافی، نذر اور قسم۔

(بقیہ۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۳۴۲

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ۲ ص ۳۴۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۳۴۲

ان سب کے احکام صرف زبانی کہہ دینے سے نافذ ہو جائیں گے۔ زبانی ایجاب وقبول سے نکاح ہو جائے گا، زبان سے لفظ طلاق کہہ دینے سے طلاق ہو جائے گی۔ صرف زبان سے آزاد کرنے سے غلام آزاد ہو جائے گا۔ وغیرہ، ان احکام کے مرتب ہونے کے لئے دل کی رضامندی ضروری نہیں۔ پس کسی نے جبراً اگر طلاق، یا نکاح میں ایجاب وقبول یا قصاص کی معافی یا قسم وغیرہ کے الفاظ کہلوائے تو احکام مرتب ہو جائیں گے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ☆ (سورہ البقرہ آیت ۲۲۹)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

نیز ارشادِ ربانی……

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ ☆ (سورہ النحل آیت ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو۔

……وغیرہ آیات میں مجبور اور مختار کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ارشادِ مصطفوی……

كُلُّ طَلَاقٍ جَآئِزٌ اِلَّا طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ (۱۲)

سوائے مدہوش کی طلاق کے ہر طلاق نافذ ہوتی ہے۔

……میں مدہوش کے علاوہ ہر مختار اور مجبور کی طلاق کو نافذ رکھا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ، اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرُّجْعَةُ (۱۳)

تین چیزوں میں سنجیدگی تو سنجیدگی ہے مگر مذاق بھی بمنزلہ سنجیدگی کے ہے۔ نکاح، طلاق، طلاق سے رجوع کرنا۔

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن علی ج۲ ص۷۹۴ ☆ ورواہ الترمذی عن ابی ہریرہ، ج۱ ص۱۷۶

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج۱ ص۳۰۵ ☆ ورواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۱ ص۱۷۵

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص۱۴۸

ظاہر ہے کہ سنجیدگی سے گفتگو کرنے والا الفاظ اور حکم دونوں کا ارادہ کرتا ہے، مگر مذاق کرنے والا تو صرف لفظ کا ارادہ کرتا ہے حکم کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مگر شریعتِ مطہرہ میں مذاق کرنے والے کی عدمِ رضا اور عدمِ ارادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ ارادہ نہ ہونے کے باوجود اس کے الفاظ پر حکم نافذ ہوگا۔

نفی حکم میں اکراہ اور عدمِ ارادہ کو دخل نہیں۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے یہی حکم دیا۔ غزوۂ بدر کے موقعہ پر ایک مشہور واقعہ یوں پیش آیا کہ مکہ مکرمہ سے حضرت حذیفہ اور ان کے والد رضی اللہ عنہما نکلے کہ مشرکین نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان سے قسم لی کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مجاہدین میں شامل نہ ہوگے۔ اس پر انہوں نے مجبوراً قسم کھالی اور حضور کی بارگاہ میں پیش ہو کر صورتِ حال عرض کی۔ اس پر آپ فرمایا کہ ہم کافروں کی طرف سے لئے گئے اقرار، عہد اور قسم کو پورا کریں گے اور اللہ سے ان کے خلاف مدد چاہتے ہیں۔ آپ کا ارشاد یوں ہے۔

تَفِيْ لَهُمْ عَهْدَ هُمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ (۱۴)

تم ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو اور ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد چاہتے ہیں۔

اس حدیث شریف نے بتایا کہ قسم خوشی سے کھائی ہو یا جبر سے دونوں حالتوں میں اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ جس شخص کو کلمہ کفر کہنے یا کفریہ حرکات کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، بایں طور پر کہ اگر وہ کفر نہ کہے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، یا اس کا کوئی عضو کاٹ کر مفلوج کر دیا جائے گا۔ ایسے بے بس اور مجبور کو ظاہری طور پر کفر اختیار کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ دل میں ایمان راسخ ہو اور وہ دلی طور پر ایمان پر مطمئن ہو۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ قرآن

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم عن حزیفه بن الیمان، ج ۲ ص ۱۰۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج ۲۰ ص ۱۲۲

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۱ ص ۴۴۴

مجید کی مذکورہ آیت مبارکہ اسی پر دلالت کر رہی ہے۔اکراہ ملجی کی صورت میں کلمہ کفر زبان سے کہنے والا کافر نہیں۔دنیا اور آخرت میں اس پر کافروں کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوتی۔اس کی نیکیاں برباد نہیں ہوتیں۔حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس پر شاہد ہے۔حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ وَمَااسْتُکْرِھُوْاعَلَیْهِ (۱۶)

میری امت سے خطا، بھول اور مجبور شخص سے گناہ اٹھالیا گیا ہے۔(یہ اپنے فعل میں گناہ میں ماخوذ نہ ہوں گے)

البتہ اگر ایسا مجبور شخص کلمہ کفر کہنے سے انکار کر دے اور اپنی جان کی قربانی دے دے، تو افضل ہے۔عزیمت پر عمل کرنے والا اعزازِ دین اور غیظِ مشرکین کا باعث ہوتا ہے۔گویا اس نے مشرکین سے قتال کیا، پھر خود شہید ہو گیا۔حضرت عمار کے والدین حضرت یاسر اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم، مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہونے والوں کا عمل اس کی بہترین مثالیں ہیں۔حضرت خبیب، حضرت زید بن دشنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم نے مشرکینِ مکہ کی قید میں اس حال میں جان، جان آفرین کے سپرد کر دی کہ وہ انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کرتے رہے۔اس روز لوگوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت خبیب اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کے سلام کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں۔

وَعَلَیْکُمَاالسَّلَامُ (۱۷)

---

(۱۶) ☆ رواہ الطبرانی عن لوبان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۳

﴿۶﴾ اکرہ ملجی کی صورت میں مجبور شخص کے لئے لازمی ہے کہ وہ حتی المقدور تعریض سے کام لے اور اگر تعریض ممکن ہو اور وہ ایسا نہ کرے تو کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو جائے گا۔ مثلاً کسی نے مجبور کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) گالی دے، اس کے لئے ممکن ہے کہ کسی ''محمد'' نامی دوسرے شخص کو گالی دے لے اور اگر باوجود وسعت کے اس نے ایسا نہ کیا تو حتمی طور پر کافر ہو گیا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ تقیہ اور تعریض میں فرق ہے۔ جان بچانے کے لئے کلمہ کفر اس طرح ادا کرنا کہ مخاطب جانے کہ میرا مقصد پورا ہو گیا مگر بولنے والے نے کلمہء کفر کسی اور انداز میں ادا کیا۔ مگر تقیہ تو دوسرے کو محض دھوکا دینا ہے اور یہ جھوٹ ہے۔ اس سے احتراز فرض ہے۔ (۱۹)

﴿۸﴾ مجبور کے لئے حکم ہے کہ وہ جبر واکراہ زائل ہوتے ہی فوراً وہاں سے چلا جائے اور مجبوری دور ہوتے ہی اپنے

(بقیہ ۱۷) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۲

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۹

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۴۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۳۶، ۲۳۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۷۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۱۷۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۴۴۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۳۸

(۱۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

ایمان کا اعلان کرے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہی عمل تھا۔(۲۰)

﴿۹﴾ مرتد کی سزا قتل ہے۔ مرتد کی تمام عبادات ارتداد سے باطل ہو جاتی ہیں۔ امت کا اجماع اسی پر ہے۔ یہ کافر اصلی سے بدتر ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ(۲۱)

جس نے دین اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اپنایا اس کی سزا قتل ہے۔(۲۲)

نوٹ: مرتد کے احکام سورہ مائدہ، آیت، ۵۰ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۱۰﴾ اگر کسی نے بھول کر یا خطا سے کلمہ کفر کہہ دیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ ایسا شخص مجبور کی طرح معذور ہے۔(۲۳)

﴿۱۱﴾ قتل یا عضو کاٹ دینے کی دھمکی سے اگر کسی شخص کو شراب پینے یا مردار کھانے پر مجبور کیا گیا تو باتفاق علماء اس مجبور کو ایسا کر لینا جائز ہے۔ ان چیزوں کے کھانے سے انکار کے باعث جان دینا جائز نہیں۔ گناہ گار تو مجبور کرنے والا ہوگا۔ حرام شے جان بچانے کے لئے کھانی جائز ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورۃ البقرہ آیت، ۱۷۳)

تو جو ناچار ہو، نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۷

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۲ ص ۱۰۲۳ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج۲ ص ۲۵۰

☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج۲ ص ۲۱۱ ☆ رواہ النسائی عن ابن عباس، ج۲ ص ۱۶۹

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ۱۸۵ ☆ رواہ احمد، ج۱ ص ۲، ج۷ ص ۲۸۲، ۸۲۳، ج۵ ص ۲۳۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸۴

(۲۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۲

اور بلاضرورت اپنی جان کھود ینے میں اس جابر کا مددگار سمجھا جائے گا۔ایسی صورت میں جان بچانا مباح ہے۔ البتہ اگر غیر کا مال کھانے پر مجبور کیا گیا اور انکار کی صورت میں مارا گیا تو باتفاقِ علماء اجر پائے گا۔کیونکہ غیر کا مال کی حرمت ہر حال میں قائم ہے۔کھا لینے کی صرف رخصت ہے۔(۲۴)

﴿۱۲﴾ اگر کسی مسلمان کا مال تلف کرنے پر کسی کو مجبور کیا جائے تو اس کا مال تلف کرنا اس کے لئے جائز ہے۔کیونکہ ضرورت کے وقت غیر کا مال مباح ، ہو جاتا ہے۔سخت بھوک کے وقت کسی کا مال کھا لینا جائز ہے۔لیکن صاحبِ مال مجبور کرنے والے سے تاوان وصول کرے گا۔اس لئے کہ مجبور شخص کا محض آلۂ کار ہے۔جس صورت میں آلہ کار بننا درست ہو اس میں تاوان آلہ کار بنانے والے سے لیا جاتا ہے۔(۲۵)

﴿۱۳﴾ اگر کسی کو قتل کرنے یا زنا پر مجبور کیا گیا تو مجبور کو ایسا کرنا جائز نہیں۔کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے ہے اور بندوں کے حقوق ضائع کرنا جائز نہیں۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ اگر غیر مجبور استہزا یا جہالت سے کلمہ کفر کہے گا کافر ہو جائے گا۔(۲۷)

﴿۱۵﴾ ایمان تصدیق قلبی اور زبان سے اقرار کا نام ہے۔دونوں ایمان کے رکن ہیں۔البتہ بعض اوقات زبان کا اقرار ساقط ہو جاتا ہے۔مگر تصدیق قلبی ساقط نہیں ہوتی۔(۲۸)

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۲ ص ۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۳

(۲۵) ☆ تفسیر مظھری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۴۳

(۲۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۱۲۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۲۳۸

(۲۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۱

(۲۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۲۳۲

☆ تفسیر مظھری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۴۱

﴿۱۶﴾ بھول کر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، مگر بھول کر کلمہ کفر کہا تو کافر نہ ہوا۔(۲۹)

﴿۱۶﴾ کلمہ کفر الفاظ طلاق سے نہیں نہ طلاق کا کنایہ ہے۔ البتہ حالتِ کفر نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس سے نکاح باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا اگر مجبور شخص کلمہ کفر کہہ لے تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی۔(۳۰)

﴿۱۷﴾ جو شخص سنجیدگی سے یا مذاق سے کفر کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، اگرچہ ابھی کلمہ کفر نہ کہا۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ طلاق دینے کا ارادہ کیا ابھی طلاق کا لفظ زبان سے نہیں کہا طلاق واقع نہ ہوئی۔ کیونکہ وقوعِ طلاق کے لئے زبان سے طلاق کا لفظ یا طلاق کا کنایہ استعمال کرنا لازم ہے۔(۳۲)

فائدہ جلیلہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب ومقبول بندوں کے کلمات، حرکات وسکنات بھی محبوب ومقبول ہوتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی خطا واقع ہو جائے تو اس سے نہ صرف درگذر فرماتا ہے بلکہ اوروں کی عطا کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اگر وہ کسی جبر سے مجبور ہو جائیں اور ان سے کلمہ کفر سرزد ہو جائے تو وہ انداز اوروں کے ایمان کا باعث بنا دیتا ہے۔

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے اکراہ ملجی میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دیا۔ رب تعالیٰ جل وعلا نے نہ صرف ان کی اس حرکت کو معاف فرما دیا۔ بلکہ قیامت تک یہ اصول بنا دیا کہ ایسی حالت میں ادا کیا ہوا کلمہ کفر، کفر کا باعث نہیں، بلکہ ایسے کا ایمان سالم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی خطا اوروں کے لئے عطا بن جاتا ہے۔ عارف رومی علیہ الرحمہ نے اس حقیقت کو کتنے جامع اور مکمل کلمات میں بیان کر دیا ہے۔

ہر چہ گیرد علّتی علّت شود کفر گیرد ملّتی ملّت شود

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ

(۲۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۳

(۳۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۳

(۳۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۳

(۳۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۳

باب (۲۵۲)

﴿اسلامی سزاؤں کی مشروعیت اوران کے چنداحکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۚ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ☆

(سورہ النحل آیت ۱۲۶)

اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کو سب سے اچھا۔

حل لغات:

''عَاقَبْتُمْ'': عَاقَبَ، عِقَابًا و مُعَاقَبَةً کا معنی ہے مؤاخذہ کرنا، سزا دینا، جرم کی پوری سزا دینا۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم سزا دینا چاہو تو صرف اتنی ہی اور ایسی ہی سزا دو جتنی اور جیسی اس نے تم کو دی۔ مقدار اور کیف میں سزا کا زیادہ دینا جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۸۲۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،۳۴۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۲ص۳۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۳۲۹

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری(م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،۲۶۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۱ص۳۸۹

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳ص۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ص۲۰۲

شان نزول:

غزوۂ احد میں انصار کے (۶۴) اور مہاجرین کے (۶) افراد (کل ستر) حضرات شہید ہوئے۔ ان شہیدوں میں حضور سید عالم ﷺ کے عِمِ محترم حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکینِ مکہ نے آپ کی نعش مبارک کا مُثلہ کر دیا۔ ناک، کان وغیرہ کاٹ دیئے، صورت بگاڑ دی۔ ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر چبانا چاہا مگر ناکام رہی۔ حضور سید العالمین ﷺ نے یہ المناک صورتِ حال ملاحظہ فرمائی تو انتہائی رنجیدہ خاطر ہوئے۔ ایک انصاری نے اپنی چادر سے نعش کو ڈھانپ دیا۔ چونکہ آپ کا قد مبارک دراز تھا اس لئے چادر کافی نہ ہوئی، اس لئے پاؤں پر اِذْخر گھاس رکھ دی گئی۔ سرورِ عالم رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا۔

''اے چچا! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ جس طرح میں تجھے جانتا ہوں تو بڑا نیکوکار کنبہ پرور تھا۔''

پھر فرمایا۔

''اگر عورتوں کے رنج کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے یونہی (بغیر دفن کے) چھوڑ دیتا کہ تیرحشر درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں سے ہوتا''

پھر فرمایا۔

''مجھے جبرئیل نے آ کر یہ اطلاع دی ہے کہ ساتوں آسمان والوں میں حمزہ کے متعلق یہ کلمات لکھ دیئے گئے ہیں۔

حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اللہ کے رسول کا شیر ہے''

(بقیہ ۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۴۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۹۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۴۹

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت اور مثلہ شدہ نعش دیکھ کر مزید فرمایا۔

''اگر آئندہ کسی مقام پر اللہ نے مشرکینِ قریش پر فتح یاب کیا تو تیری بجائے ان کے ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹ دوں گا۔''

رسول اللہ ﷺ کے غم اور رنج کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کہا کہ اگر ہم کو کبھی فتح عنایت ہوئی تو ہم ان کے ستر آدمیوں کی اسی طرح شکلیں بگاڑ دیں گے کہ کسی عرب نے ایسا نہ کیا ہوگا۔

اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۳)

---

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۹۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جار اللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۰۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۴۱

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۵۰۷

☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۳

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی: از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۹۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۲۸۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ ،قم ،ایران، ج۵ص ۱۷۸

☆ اسباب النزول للسیوطی ، ۲۷۳

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۴۱۱

مسائل شرعیہ:

(۱) ظلم اور زیادتی کا بدلہ لینا جائز ہے۔ بدلہ اگرچہ صورۃً ظلم اور زیادتی ہوگا مگر اسے ظلم اور زیادتی کہنا مجاز ہے، حقیقت میں یہ ظلم اور زیادتی نہیں۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کے جواز کا ذکر ہے۔ آیت مبارکہ زیب عنوان میں اس کے جواز کا واضح ذکر ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ☆

(سورہ البقرہ آیت ، ۱۹۴)

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

لہٰذا قصاص اسلامی حدود اور سزاؤں کو غیر انسانی، غیر مہذب اور ظالمانہ کہنا آیاتِ قرآنیہ کا انکار اور کفر ہے۔(۴)

---

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان. ج۳ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۲۰۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر. ج۲ص ۵۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص ۱۴۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی. ج۲ص ۲۰۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق. ج۴ص ۵۰۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۹۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی.۴۵۱

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۵۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۴۹

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی. ۲ص ۶۱۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ. کوئٹہ، ج۵ص ۹۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۴ص ۲۵۷

﴿۲﴾ قصاص اور بدلہ لینے میں مقدار میں برابری ضروری ہے۔ظلم اور جرم سے زیادہ بدلہ لینا خود ظلم ہے۔البتہ بدلہ لینے میں کمی کر لینا اور اپنے حقوق سے دستبرداری جائز ہے۔آیت مبارکہ کے کلمہ ''مثل'' نے واضح فرما دیا ہے۔(۵)

﴿۳﴾ قصاص میں ایک کے بدلے ایک کو ہی قتل کیا جائے گا۔ایک کے بدلے ایک سے زیادہ کو قتل کرنا ظلم ہے۔مقتول خواہ کس حیثیت کا مالک ہو۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا ورسول کے بدلہ میں ایک کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔

یاد رہے اگر ایک مسلمان کے قتل میں چند قاتل شریک ہوں تو ان سب کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔(۶)

﴿۴﴾ اگر کسی کو باندھ کر مارا، پھر قتل کر دیا تو اب اس کے لئے قصاص میں صرف قتل ہے۔ضرب کی مماثلت اور مقدار معلوم نہیں۔اس لئے قصاص میں قتل سے پہلے مارا نہ جائے گا۔(۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۹۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۰۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۵۲

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۳

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۵۰۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ص ۲۵۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ، کراچی، ج۴ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۴۲۱

(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۹۲

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

﴿۵﴾ اگر کسی نے کسی کا مال ہلاک کر دیا تو اس کی مثل دینا لازم ہوگا۔(۸)

﴿۶﴾ امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں، للہذا ظالم کی امانت میں سے بقدر زیادتی مال اندخود لینا جائز نہیں۔ یہ خیانت ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ (۹)

امانت والے کی امانت کو (بحفاظت) ادا کرو اور خیانت کرنے والے کے مال میں خیانت نہ کرو۔(۱۰)

﴿۷﴾ جس نے کسی کا غلہ غصب کرلیا اور اس کا آٹا بنالیا اب اس کی مثل غلہ یا غلہ کی قیمت دینا لازم ہوگا۔(۱۱)

﴿۸﴾ کسی نے دوسرے کی لکڑی چرا کر چھت میں ڈال لی۔ اب اس کی مثل لکڑی یا اس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگی۔(۱۲)

﴿۹﴾ غلہ میں مثل اسی جنس کے غلہ سے ماپ یا تول کر اور لکڑی میں اس کی مثل اس کی جنس سے قیمت یا اصل دینا لازم ہے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ قصاص میں مُثلہ کرنے کی اجازت نہیں، مثلہ کرنا انسانیت کے وقار کے خلاف ہے۔(۱۴)

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،، ج۳ص ۱۹۴

(۹) ☆ رواہ البخاری فی التاریخ

☆ رواہ ابو داؤد ☆ رواہ الترمذی

☆ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ الدار قطنی والضیاء عن انس

☆ ورواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

☆ ورواہ ابو داؤد عن رجل من الصحابۃ

☆ ورواہ الدار قطنی عن ابی بن کعب/بحوالہ جامع صغیر، ج۱ ص ۲۱

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ ص ۲۰۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۹۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۹۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۹۴

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ ص ۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۵۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ،ج۵ص ۱۰۰

﴿۱۱﴾ قاتل اور مجرم کو معاف کر دینا سزا دینے سے افضل و مندوب ہے۔ آیت زیب عنوان نے اس کو تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔ (۱۵)

﴿۱۲﴾ قومی ملکی اور دینی دشمن، مجرم کو معاف کرنا جائز نہیں۔ کیوں کہ انہیں کھلا چھوڑ دینا قوم، ملک اور دین میں فساد کا باعث ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فتح مکہ کے روز تمام قریش مکہ کو معاف فرما دیا۔ مگر اس روز بھی چار اشخاص کو معاف نہ فرمایا کیوں کہ وہ قومی و دینی مجرم تھے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً (۱۶)

چار کے سوا قریش کے کسی فرد کو سزا نہ دو۔ (۱۷)

فائدہ جلیلہ:

سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چبایا لیکن تھوک دیا۔ حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا اگر وہ کھا لیتی تو دوزخ میں کبھی نہ داخل ہوتی۔ شیرِ خدا اور سول (جل وعلا و ﷺ) کی شان یہ ہے کہ ان کا کوئی ٹکڑا دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (۱۸)

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے تو حضور سید العالمین ﷺ کی نسل پاک اور اصل مبارک کی کیا شان ہو گی۔ آپ کے والدین کے ایمان میں شک کرنے والے اور آپ کے آباؤ اجداد کو (نعوذ باللہ) ناری کہنے والے اس نکتہ

---

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۹۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۵۸

☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۴

(۱۶) ☆ رواه الترمذی عن ابی بن کعب، ج ۲ ص ۲۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

(۱۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

کودھیان مین رکھیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سورۃ النحل کے احکام کی تسوید، ترتیب وتالیف سے آج ۷رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/۲۴/اگست ۲۰۰۴ء بروز منگل فراغت پائی۔ سورہ ہذا کی آخری آیت کے احکام کی تالیف وترتیب کے دوران ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ضعفِ قویٰ اور غلبہ امراض کے باعث لکھنے پڑھنے سے مجبور رہا۔ اس ضعف کا اثر اگرچہ ابھی باقی ہے۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم کے صدقے بقیہ احکام کی تالیف کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمِیْنَ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۵۳) ﴿نماز کی فرضیت اور معراج﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ، ۱)

پاکی ہے اسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک ، جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی ، کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

حل لغات:

"سُبْحٰنَ": اسم غیر متمکن ہے۔ وجوہِ اعراب اس پر جاری نہیں ہوتے اور اس پر الف لام بھی داخل نہیں ہوتا۔ اس سے فعل جاری نہیں ہوتے ۔ یہ غیر منصرف ہے۔ اسم علم بمنزلہ مصدر ہے۔ اس کا معنی ہے تنزیہ ، ہر نقص ، عیب اور عجز سے ذاتِ باری تعالیٰ تقدس ذاتہ کی پاکی ، پاک جاننا ، پاکی کا اقرار کرنا۔

سَبَحَ (از باب فَتَحَ) سَبْحًا کا معنی مختلف صلوں کے اختلاف سے بدلتا ہے۔ مثلاً ......

سَبَحَ الرَّجُلُ معاش کے سلسلہ میں تصرف کرنا ، سونا ، آرام لینا ، دور تک نکل جانا۔

عَنِ الْاَمْرِ فارغ ہونا

......فِی الْکَلَامِ بہت کلام کرنا۔

......فِی الْاَرْضِ زمین کھودنا۔

......اَلْقَوْمُ قوم کا پھرنا اور پھیلنا۔

سَبْحًا وَسَبَاحَۃً فِی الْمَآءِ وَبِالْمَآءِ پانی میں تیرنا۔

......سُبْحَانًا سبحان اللہ کہنا۔

سَبَحَ سَبْحًا وَسِبَاحَۃً کا معنی ہے آسمان میں ستاروں کا چلنا۔اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے۔

وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ (سورہ یس آیت ۴۰)

اور ہر ایک، ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

اسی معنی میں ہے۔گھوڑوں کا تیز دوڑنا۔ارشادِ ربانی ہے۔

فَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ☆ (سورہ النزعت آیت ۳۰)

اور آسانی سے پیریں۔

کام میں تیزی دکھانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ☆ (سورۃ المزمل آیت ۷)

بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

سَبَّحَ (از باب تفعیل) تسبیح متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اول تنزیہ باری تعالیٰ (اس کا اصل اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مرد سریع ہے) تسبیح عبادات میں عام ہے، قولی ہو یا فعلی یا قلبی۔

دوم استثناء: اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کہنا، مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا بَلَوْنٰـھُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّھَا مُصْبِحِیْنَ ☆ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ☆

(سورۃ القلم آیت ۱۸،۱۷)

بے شک ہم نے انہیں جانچا جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کھیت کو کاٹ لیں گے اور ان شاء اللہ نہ کہا۔

اس پران میں سے ایک نے کہا۔

قَالَ اَوۡسَطُهُمۡ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ لَوۡلَا تُسَبِّحُوۡنَ ☆ (سورۃ القلم آیت ۲۸)

ان میں سے جو سب سے غنیمت والا تھا، بولا، کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے (ان شاء اللہ کیوں نہیں کہہ لیتے)

سوم ذکر اور نماز، اس معنی میں یہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ☆ (سورۃ الروم آیت، ۱۷)

تو اللہ کی پاکی بولو (ذکر کرو) جب شام کرو اور جب صبح ہو۔

چھارم بمعنی تحمید، حمد بیان کرنا، اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے۔

لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ☆ (سورہ الزخرف آیت، ۱۳)

کہ تم ان کے پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو، پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو۔ جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو۔ پاکی ہے اسے (اس کی تعریف ہے) جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتہ کی نہ تھی۔

اسی معنی میں ہے۔ سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمُ. میرے عظمت والے رب کی تعریف ہے۔

پنجم بمعنی تعجب اور تعظیم، کیونکہ کلام بعض اوقات انہی معنوں کو متضمن ہوتا ہے۔ آیت زیب عنوان انہی معنوں میں ہے۔

ششم لکڑی، پتھر وغیرہ کے شمارے ایک دھاگے میں پرو دیئے جاتے ہیں تا کہ اذکار کا شمار آسانی سے ہو سکے۔ ان منظم شماروں کو بھی تسبیح کہتے ہیں۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۳۵

سُبحان اگرچہ اسم مصدر ہے مگر بجائے فعل کے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا فاعل ذکر ہی نہیں کیا جاتا۔ اس کے بعد جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت نہیں اور وہ ذات قادر و مقتدر ہے، اسے وہ کام کرتے کوئی روک نہیں سکتا۔ (۲)

''اَسریٰ'': سَرَی یَسْرِیْ (از باب ضَرَبَ) سُرًی وَسَرْیَةً وَسُرْیَةً وسِرَایَةً وسِرْیَانًاومَسْریٰ کا معنٰی ہے رات کو چلنا۔

اسی طرح اَسْریٰ (از بـاب اِفْعَالٌ) اِسْرَآءٌ کا معنٰی بھی رات کو چلنا، کسی کا کشادہ اور اونچی زمین کی طرف جانا ہے۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۲۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۷

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۲۲۵

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۴۵

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ بوبی، ۴۵۲

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۳

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۱

(۲) ☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۱

مجرد اور باب افعال دونوں لازم ہیں۔ اس کو حرف جار "بِہٖ" سے متعدی بناتے ہیں۔ (۳)

"**بِعَبْدِہٖ**": اس عبدہٖ سے مراد باجماعِ اہلِ علم حضور، محبوب رب العزت کا اشرف و افضل اسم مبارک ہے۔ ہ ضمیر کا مرجع ذات باری تعالیٰ و تقدس ہے۔ اسم ذات کی طرف اضافت، تشریف و تعظیم، تجلیل، تکریم اور تفخیم کے لئے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بے شمار اسمائے حسنیٰ ہیں۔

حضور جب بارگاہ رب العزت جل و علا میں حاضر ہوں تو "عبدہ" اور جب مخلوق کی طرف متوجہ ہوں تو "رسول"۔

هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ میں یہی شان جلوہ گر ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۶۲

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۶

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاهور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاهور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۰۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۱۸

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ، ازهر، ج ۲۰ ص ۱۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاهور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی' پشاور ۵۰۲

"لَيۡلًا": لَیۡلٌ بمعنی رات۔ اس پر تنوین تنکیر تقلیل کے لئے ہے۔ یعنی رات کے قلیل ترین حصہ میں واقعہ معراج ہوا۔ پل بھر اس کی مقدار بیان کی گئی۔ (۵)

"مِنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ": حرمت والی مسجد سے واقعہ معراج کی ابتدا ہوئی۔ مسجدِ حرام سے مراد جمہور مفسرین کی تصریح کے مطابق پورا حرم شریف ہے۔ کیونکہ معراج کی شب حضور سید العالمین ﷺ اپنی چچازاد ہمشیرہ حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے مکان میں آرام فرما تھے۔ واقعہ معراج کی ابتدا وہاں سے ہوئی۔ یادر ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے روز مشرف با ایمان ہوئیں۔ (٦)

---

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۰٦
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵٦
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۵
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۰۳
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۱۸

(٦) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۴
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۰۵
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۹۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵٦
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱٦۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۰۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۱۹

''اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا'': مسجد اقصیٰ تک۔ مسجدِ اقصیٰ کا لغوی معنی ہے دور کی مسجد، اس سے مراد بیت المقدس ہے۔ کیونکہ اس وقت تک بیت المقدس سے دور کوئی اور مسجد نہ تھی۔ بعض علماء نے مسجدِ اقصیٰ کا لغوی معنی مراد لیا ہے۔ یعنی آخری سجدہ گاہ، آخری سجدہ گاہ بیت المعمور ہے، جو آسمان کے اوپر ہے۔(۷)

''الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ'': وہ مسجد جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی۔ اس سے مراد ظاہری اور باطنی برکات ہیں۔ ظاہری برکات باغات، پھل، نہریں، سرسبز و شاداب کھیت، اور باطنی برکات سے مراد یہ ہے کہ وہاں انبیاء وصالحین کے مزارات ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک وحی الٰہی یہیں اترتی رہی۔ انبیائے کرام کا قبلہ رہا۔ اس لئے یہ مسجد مقدس ہے۔(۸)

''لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا'': تا کہ ہم اپنے محبوب کریم کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

آیت کے اس حصہ میں معراج کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ بیت المقدس میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات اور ان کی امامت، راستہ میں بعض انبیاء کرام کو مزارات میں ملاقات اور زیارت، آسمانوں میں انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات اور ہم کلامی آسمانوں، عرش، کرسی، لوح وقلم، مستوی، سدرہ، جنت، دوزخ کی سیر، ملائکہ مقربین کو شرفِ ملاقت عطا کرنا اور پھر رب تعالیٰ وتقدس کی ذات بابرکات قدسی صفات کی بلا حجاب زیارت اور بلا واسطہ ہم کلامی کا شرف، رب تعالیٰ کی عظیم نشانیاں ہیں۔ جن

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۰۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۲
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۱۹

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۲
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص ۱۴۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۲
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۰۵

سے محبوب کریم اور عبدہٗ کو ممتاز و مشرف فرمایا گیا۔(۹)

"اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ": بے شک وہ (ہمارا محبوب) سنتا دیکھتا ہے۔ ھُوَ ضمیر کا مرجع حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بتایا گیا ہے کہ انہی کا ذکر قریب ہے۔ اور مرجع کا قریب ہونا ہی بہتر ہے۔ معنیٰ آیت کا یہ ہے کہ وہ ہمارا خاص بندہ ہمارا کلام سنتا اور ہماری ذات کو دیکھتا ہے۔(۱۰)

وصل اول: اخص خصائص، اشرف فضائل و کمالات، اَبہر معجزات و کرامات میں سے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کو اِسریٰ و معراج کے ساتھ مخصوص و مشرف فرمانا ہے۔ کیونکہ کسی نبی یا رسول کو اس سے مشرف و مکرم نہ کیا گیا ہے اور جس مقامِ عُلیا پر آپ کو پہنچایا گیا اور جو کچھ وہاں دکھایا گیا کوئی ہستی وہاں تک کبھی نہ پہنچی اور نہ کسی نے وہ کچھ دیکھا ہے۔ (مدارج النبوت)

وصل دوم: معراج مبارک کے واقعہ کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث تواتر معنوی کے درجہ میں ہے۔ تمام محدثین نے اپنی جمیع مصنفات میں حدیثِ معراج روایت فرمائی ہے۔ ہر علاقہ، ہر دور میں حدیث معراج کا ذکر و شہرت رہی ہے۔ اس واقعہ کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ج ۱ ص ۲۱۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۱۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۵ ص ۲

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۵۰۲

(۱۰) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۵ ص ۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۱۰۳

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳ ص ۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۵ ص ۶

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۷ ص ۲۲

وصل سوم: واقعہ معراج ہجرت سے ایک سال قبل ۲۷ رجب المرجب بروز پیر کو وقوع پذیر ہوا۔

یاد رہے پیر کا روز سیرت النبی ﷺ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ولادتِ باسعادت، بعثت مبارکہ، ہجرتِ مدینہ منورہ، ورودِ مدینہ منورہ، معراج اور وصال مبارک بروز پیر ہوا۔ (۱۲)

حُسنِ اتفاق یہ ہے کہ یہ سطور ۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ بروز پیر لکھی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے معراج کی برکتوں سے اپنی شان کے لائق ، وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ راقم السطور فقیر قادری عفی عنہ کو اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الطاف کریمانہ کا مورد بنائے۔

بادشاہا! شکرِ سلطانی خویش
یک نگاہے بر گدائے سینہ رَیش

وصل چھارم: حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونتیس مرتبہ معراج سے مشرف فرمایا گیا۔ ان میں ایک جسمانی معراج ہے اور باقی منامی (خواب میں) ہیں۔

۲۷ رجب المرجب کی شب کو ہونے والی معراج جسم اور روح کے ساتھ حالتِ بیداری و ہشیاری میں ہوئی۔ یہ معراج مکہ مکرمہ سے شروع ہوئی۔ براق پر سوار ہو کر آپ بیت المقدس جلوہ افروز ہوئے، وہاں سے ساتوں آسمانوں، لوح وقلم، عرش وکرسی، سدرہ، مستوی، اور پھر لامکان تک سیر ہوئی۔ اس معراج کا منکر ملحد ہے۔ (۱۳)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۰
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۵۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۰۳
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ۵۰۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۱۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۸
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۹۲

وصل پنجم: حرمِ مکی سے لے کر بیت المقدس تک معراج کی سیر نصوصِ قطعیہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ آسمانوں تک معراج احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہے، اس کا منکر بدعتی گمراہ، فاسق اور مخذول ہے اور اس سے اوپر لامکان تک اخبارِ احاد سے ثابت ہے۔ اس کا منکر جاہل اور محروم ہے۔ (۱۴)

وصل ششم: زمین میں سب سے پہلی بننے والی مسجد، مسجدِ حرام ہے، اس کے چالیس برس بعد بیت المقدس تعمیر ہوئی۔ (۱۵)

وصل ہفتم: موجودہ مسجدِ حرام میں ترکی تعمیر کے برآمدوں کے اندر مطاف ہے۔ آج (۱۴۲۵ھ) سے ربع صدی پہلے موجودہ مطاف کا قریباً ایک تہائی حصہ مطاف تھا۔ وہ مقدار مطاف سرورِ انبیاء علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کے زمانہ پاک میں مسجد حرام تھی۔ اس میں پہلی توسیع امیر المومنین سیدنا عمر فاروق نے کی۔ آپ نے مسجد کے اردگرد کے مکانات خرید کر مسجد کو وسیع کیا۔ اس کے بعد متعدد مرتبہ توسیع ہو چکی ہے۔ (۱۶)

وصل ہشتم: ملک شام، فلسطین اور بیت المقدس روزِ قیامت میدانِ حشر ہوگا۔ شبِ معراج آقا و مولیٰ سرورِ و سیدِ عالم ﷺ نے قدومِ میمنت فرما کر اس جگہ کو مشرف فرمایا تا کہ امتِ مسلمہ پر حشر آسان ہو جائے۔

(بقیہ۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ ص ۷

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷ ص ۲۱

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃ المطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ ص ۱۴۷ تا ۱۵۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ص ۴۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۰۳، ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ ص ۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۵۰۳

☆ مدارج النبوت، ج۱ ص ۲۸۷

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ ص ۱۲

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲ ص ۳۲۵

مقامش عبدہٗ آمد و لیکن

جہاں شوق راپروردگار است(۱۷)

وصل نہم: سیر معراج رات کے ایک قلیل حصہ میں واقع ہوئی۔مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک،اور پھر وہاں سے آسمانوں،عرش وکرسی،سدرۃ المنتہٰی،مستوٰی اور لامکان تک محبوب کا آنا اور جانا واقع ہوا۔اتنا طویل سفر اتنے قلیل وقت میں محال نہیں بلکہ ممکن بلکہ واقع ہے۔آفتاب کے دونوں کناروں کے درمیان کی مسافت،زمین کے دونوں کناروں کی مسافت سے کچھ اوپر ایک سو ساٹھ گناہ زیادہ ہے۔ایک سیکنڈ میں آفتاب کا نچلا کنارہ بالائی کنارہ تک پہنچ جاتا ہے۔اور یہ علم کلام میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ تمام اجسام میں ''اعراض'' قبول کرنے کی صلاحیت ایک جیسی ہے۔پھر کیا محال ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کے بدن یا بدنی قوتوں میں آفتاب جیسی یا اس سے زیادہ حرکت پیدا کر دی ہو۔اور جب یہ سرعت وحرکت ممکن بلکہ بعض اجسام میں واقع ہے تو اللہ تعالیٰ عز شانہ کے لئے ناممکن نہیں کہ جو کچھ اور جیسا کچھ چاہے پیدا کر دے۔رہا تعجب،تو وہ معجزات میں ہوا ہی کرتا ہے۔وہ معجزہ ہی کیا؟ جس پر تعجب نہ ہو۔

نیز جبرئیل امین علیہ السلام کا آنِ واحد میں سدرہ سے فرش زمین پر آنا جانا ہے۔اور یہ طے ہے کہ حضور انور نبی مکرم ﷺ تمام انبیاء،مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل واعلیٰ ہیں۔کوئی وصف عالی جو کائنات کے کسی فرد میں پایا جاتا ہے،وہ وصف بلکہ اس سے اعلیٰ محبوب کریم کی ذات میں جمع ہے۔

اس سے بھی نیچے اتریئے۔شیطان لعین روئے زمین کے تمام انسانوں کے دلوں میں آن واحد میں وسوسہ ڈالتا ہے۔تو رب کریم کے محبوب کریم کے سیر معراج کے بارے میں وسوسہ کیوں ہو۔(۱۸)

---

(۱۷) ☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج ۲ ص ۳۳۵

(۱۸) ☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج ۲ ص ۳۳۱

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج ۲ ص ۳۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۵۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج ۲۰ ص ۱۴۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج ۷ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۵ ص ۸

وصل دھم: سیر معراج کا واقعہ اگر چہ کافی طویل ہے اور ہماری اس کتاب احکام القرآن (جس میں صرف وہ احکام بیان ہوتے ہیں جن کا تعلق اعمال سے ہے) میں اس واقعہ کا بیان ہمارے بنیادی مقاصد میں شامل نہیں۔ تاہم ادب اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے یہاں بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کی چند جزئیات کا بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ اختصار بھی رہے اور بیان بھی ہو جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس رات کا واقعہ بیان فرمایا جس میں آپ کو معراج ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ ''جس وقت میں حطیم (اور ایک روایت کے مطابق ام ہانی کے مکان) میں لیٹا ہوا تھا، اچانک میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کر دیا۔ (حلقوم سے ناف تک)، پھر میرا دل نکالا۔ پھر ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا۔ پھر میرا دل دھویا گیا۔ پھر اس کو ایمان اور حکمت سے لبریز کر دیا گیا۔ پھر اس دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس براق لایا گیا۔ جس کو لگام ڈالی ہوئی تھی، اور اس پر زین چڑھائی ہوئی تھی۔ اس نے میرے سامنے شوخی سے اچھل کود کی تو اس سے جبرئیل نے کہا۔ کیا تم سیدنا محمد ﷺ کے سامنے اس طرح کر رہے ہو؟۔ سیدنا محمد ﷺ سے بڑھ کر مکرم کوئی شخصیت آج تک، تم پر سوار نہیں ہوئی۔ تب براق تھم گیا، اور اس کا پسینہ بہنے لگا۔ پھر مجھے اس براق پر سوار کرایا گیا۔ براق منتہائے نظر پر قدم رکھتا تھا۔ جبرئیل لے کر مجھے چلے۔ براق کے ایک طرف جبرئیل اور دوسری طرف میکائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ میرے پیچھے چل رہے تھے۔ براق بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا۔ راستہ میں میرا گزر کثیب احمر کے پاس سے ہوا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ موسیٰ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ راستہ میں دیگر عجائبات بھی مشاہدہ کئے۔ میرا براق بیت المقدس پہنچ گیا۔ میں نے براق کو ایک حلقہ میں باندھ دیا۔ پھر میرے سامنے دو برتن پیش کئے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ میں نے دودھ کا برتن لیا اور پی لیا۔ شراب کا برتن چھوڑ دیا۔ جبرئیل نے کہا۔ آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ بیت المقدس میں تمام انبیاءِ کرام حاضر تھے۔ وہ صفیں باندھے کسی امام کی انتظار میں تھے۔ آذان ہوئی۔ جبرئیل نے میرا بازو پکڑا اور مصلّی امامت پر کھڑا کر دیا۔ میں نے انبیاء کرام اور ملائکہ کو نماز پڑھائی''۔

مروی ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بعد رب تعالیٰ وتقدس کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی تھے۔ ان کی یہ ثنا گستری اور بلیغ خطبہ خوانی ان فضائل، کرامات اور معجزات پر مشتمل تھی جن سے حق تعالیٰ نے انہیں مخصوص وسرفراز فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضور سید عالم خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

''تمام تعریفیں اس خدائے عزوجل کو، جس نے مجھے جہاں بھر کے لئے رحمت اور سب لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر وہ فرمان اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، اور میری امت کو درمیانی امت بنایا، اور میری امت کو اول وآخر بنایا۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ دور کر دیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرما دیا اور مجھے فاتح اور سلسلہ نبوت کا آخری نبی بنایا''

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ ''اسی بنا پر حق تعالیٰ نے تم کو سب سے افضل قرار دیا''

اس کے بعد جنت الفردوس سے ایک نورانی سیڑھی (معراج) لائی گئی۔ جس کے دائیں بائیں فرشتے تھے، اس پر آپ آسمانوں پر پہنچے۔ وہاں آپ نے انبیاء کرام کو دیکھا۔ آپ نے انہیں اس طریق پر سلام کیا جس طرح حدیثوں میں مذکور ہے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کی جانب لے جایا گیا۔ اس جگہ مخلوق کے اعمال اور ان کے علوم ختم ہو جاتے ہیں اور امرِ الٰہی نزول فرماتا ہے۔ یہیں سے احکام حاصل کئے جاتے ہیں اور فرشتے اس کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھنے اور وہاں سے تجاوز کرنے کی کسی میں تاب وتواں نہیں۔ یہیں پر سب رک جاتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو عالم سِفلی سے اوپر جاتی ہے اور عالم علوی سے از قسم اوامر واحکام الٰہی نزول فرماتے ہیں، سب کی منتہا یہی ہے۔ اس سے کسی مخلوق نے تجاوز نہیں کیا، بجز سید المرسلین ﷺ کے۔ جبرئیل بھی اس جگہ رک گیا اور آپ سے جدا ہو گیا۔

حضور نے جبرئیل سے فرمایا۔ یہ کون سی جگہ ہے اور جدا ہونے کا کون سا مقام ہے۔ یہ جگہ تو ایسی نہیں کہ دوست، دوست کو چھوڑ کر جدا ہو جائے۔ جبرئیل نے عرض کی کہ اگر ایک انگلی کے پورے کے برابر بھی نزدیک ہو جاؤں تو میں جل جاؤں۔

بدو گفت سالار بیت الحرام ۔ کہ اے حامل وحی برتر خرام

بگفتا فراتر مجالم نماند بماندم کہ نیروی یا لم نماند

اگر یک سرِ موئے بر تر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری اور بلند ہوئی اور بیت المعمور سے ہوتے ہوئے یہاں تک بلند ہوئے ۔ان قلموں کی آواز سنائی دی جانے لگی جن سے فرشتے حق تعالیٰ کے حکم سے تقدیر کی کتابت کرتے ہیں ۔اس کے بعد سیدِ عالم ﷺ کے ملاحظہ میں جنت اور دوزخ لائی گئی ۔آپ نے جنت کو رحمتِ الٰہی کا مظہر اور دوزخ کو غضب کی جگہ پایا ۔یہیں آپ نے رب کریم کی بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں ۔دوزخیوں اور اہلِ فسق و فجور کو عذاب ہوتے ملاحظہ فرمایا ۔جب سید عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ فرما چکے تو اب قرب واختصاص میں باریابی ہوئی اور آپ آخر تک پہنچے اور تمام سے انقطاع تام ہو گیا ۔کوئی فرشتہ اور انسان آپ کے ساتھ نہ رہا ۔اب ستر ہزار حجاب طے فرمائے ۔آپ نے ان کو رب تعالیٰ کی اعانت سے طے کیا ۔اس وقت خاص قسم کی حیرت و حشت اور حق تعالیٰ کی جلالت وعظمت پیش آئی ۔منادی نے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی ہم آواز میں ندا دی ۔

قِفْ یَامُحَمَّدُ!فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ

اے محمد ٹھہرئیے! آپ کا رب صلوٰۃ بھیجتا ہے ۔

اس آواز سے ایک انس محسوس ہوا پھر حق تعالیٰ سے آواز آئی ۔

اُدْنُ یَاخَیْرَ الْبَرِیَّۃِ،اُدْنُ یَااَحْمَدُ،اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ

اے ساری مخلوق سے بہتر وافضل! قریب ہو جائیے ،اے احمد! قریب ہو جائیے ،اے محمد! قریب ہو جائیے ۔

پھر رب تعالیٰ وتقدس نے مجھے اپنے سے اتنا قریب کیا اور میں اتنا نزدیک ہو گیا جیسا کہ خود فرماتا ہے ۔

ثُمَّ دَنَافَتَدَلّٰی ☆فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ☆

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اترا تو اس جلوے اور محبوب میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے

بھی کم۔

پھر میرے رب نے مجھ سے کچھ دریافت فرمایا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے سکتا۔ اس وقت اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف وحد بڑھایا۔ اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینہ ءگنجینہ میں محسوس کی۔ اس وقت مجھے تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا اور طرح طرح کے علوم عطا فرمائے، جن سے ایک علم ایسا تھا جس کے ظاہر نہ کرنے کا مجھ سے عہد لیا گیا کہ اسے کسی سے نہ کہوں اور کوئی میرے بغیر اس کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایک علم ایسا تھا جس کے ظاہر کرنے اور چھپانے کا مجھے اختیار دیا گیا، اور ایک علم ایسا تھا جس کو اپنی امت کے ہر عام و خاص میں تبلیغ کرنے کا حکم فرمایا۔

پھر حضور نے فرمایا۔ اس کے بعد میرے لئے سبز رنگ کی رفرف بچھائی گئی۔ مجھے اس رفرف پر بٹھایا گیا۔ وہ لے کر مجھے روانہ ہوا یہاں تک کہ میں عرش پر پہنچا۔ یہاں ایک بے حد شیریں قطرہ میرے قریب آیا۔ وہ میری زبان پر گرا۔ اس سے مجھے اولین وآخرین کی خبریں حاصل ہوئیں۔ اس وقت میں اپنے پسِ پشت بھی ایسا ہی دیکھنے لگا جیسا اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

مقامِ قرب خاص، جو تمام جہات، مکانیات، جسمانیات سے ماورا ہے، میں کہ بارگاہِ ربوبیت میں ہے اتم، کمال اور غایت ادب و اجلال، حد عبودیت کی نگہداشت ہے اور سکونِ قلب وطمانیتِ باطن اور علوِ ہمت کی نہایت، بصر وبصیرت کی موافقت ہے۔ اس کے باوجود بے شمار آیات وکرامات کے ظہور ہوئے مگر کسی ایک جانب توجہ والتفات نہ فرمائی۔ اور رغبت ومیلانِ اظہار نہ فرمایا۔ چنانچہ حق تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم)

اور نہ تو آنکھ جھپکی اور نہ بے راہ ہوئی۔

مقامِ قرب میں ادب کی رعایت دور ہو جاتی ہے مگر ہمارے آقا ومولیٰ سیدِ عالم ﷺ جب مقامِ قرب پر فائز ہوئے تو اس مقام کے حقوق کو پورا فرمایا۔ اسی وجہ سے کسی چیز کی جانب اپنی بصر وبصیرت سے التفات نہ فرمایا۔ سوائے

اس مقام کے جس پر آپ جلوہ افروز تھے اور کسی بات کی خواہش وتمنا نہ فرمائی۔ لہٰذا مراتب ودرجات کے تمام منازل طے فرمائے اور ان میں سب سے بلند واعلیٰ مرتبہ دیدارِ الٰہی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس میں حضور محبوب رب العالمین ﷺ نے اقامت فرمائی۔ کلامِ مجید میں یہ حقیقت یوں بیان ہوئی۔

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (سورۃ النجم)

جو آنکھ نے دیکھا دل نے اسے نہ جھٹلایا۔

دیدارِ رب الاعلیٰ جل مجدہ الکریم کے وقت طالب ومطلوب اور حبیب ومحبوب میں بے شمار کلام ہوئے۔ ان کی تعداد نوے ہزار بیان کی گئی ہے۔ آیت کریمہ:

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآاَوْحٰی (سورۃ النجم)

پھر وحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو وحی فرمائی۔

تمام علوم ومعارف، حقائق وبشارات، اشارات واخبار، آثار وکرامات اور تمام کمالات اس ابہام کے احاطہ میں داخل ہیں۔ ان سب پر سوائے محبوب اکرم ﷺ کوئی احاطہ کرنے والا نہیں۔ حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ جب مرتبہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی پر فائز ہوئے تو آپ نے اپنے رب کریم کے حضور اپنی امت کے احوال پیش کئے۔ عرض کی۔

"اے رب! تو نے بہت سی امتوں پر عذاب فرمایا، کسی کو پتھروں سے، کسی کو خسف سے (زمین مین دھنسا کر) اور کسی کو مسخ سے (صورتیں بدل کر)"

رب تعالیٰ نے اپنے کرم ورحمت سے وعدہ فرمایا۔ میں ان پر (تیری امت) رحمت نازل کروں گا اور ان کی بدیوں کو نیکی سے بدل دوں گا۔ اور جو کوئی مجھ سے دعا کرے گا میں اسے لَبَّیْکَ کہوں گا اور جو کوئی مانگے گا میں عطا فرما دوں گا۔ اور جو مجھ پر توکل کرے گا میں اسے کفایت کروں گا۔ اور دنیا میں اس کے گناہ چھپاؤں گا اور آخرت میں تمہیں اس کا شفیع بناؤں گا۔

اسی شب رب تعالیٰ نے امت مرحومہ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں مگر حضرت موسیٰ کے بار بار عرض کرنے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض داشت سے پانچ رہ گئی۔ نمازیں تحفہ معراج ہیں۔ معراج سے واپسی پر جو واقعات

پیش آئے وہ بھی معجزات ہیں، کتبِ احادیث اور کتبِ سیَر میں تفصیل سے وہ ذکر ہیں۔(۱۹)

وصل یازدھم: حضور محبوب ربّ العالمین اور ربّ العالمین عزاسمہٗ کے درمیان شبِ معراج نوے ہزار کلام ہوئے۔تیس ہزار اسرار، تیس ہزار اخبار اور تیس ہزار احکام ہیں۔(۲۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نمازِ پنجگانہ (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) فرض ہے۔شبِ اسرا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج کا تحفہ نماز ملا۔پانچ وقت کی نمازیں باقاعدگی سے پڑھنے والا پچاس نمازوں کا ثواب پائے گا۔(۲۱)

---

(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳ وما بعد
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۰۵
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۵۴ وما بعد
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۶
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۱۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵ وما بعد
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۶
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۵ ص۱۸۲ ومابعد
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۹۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۱۸
☆ مدارج النبوت، حصہ اول، ص۲۹۱ وما بعد

(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۶
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵

(۲۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۹۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۸
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۹۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۵۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۲۳
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۶
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۲۸
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۰۶

﴿۲﴾ حَضَر (مقیم ہونے کی صورت میں) نماز پنجگانہ میں ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعت فرض ہیں اور سفر شرعی میں چار رکعتوں والی نماز میں قصر ہو جاتا ہے۔ اور بجائے چار کے دو رکعت فرض رہ جاتے ہیں۔ قصر کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی سفر شرعی میں قصر نہ کرے گا۔ اس کی نماز نہ ہوگی۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔ (۲۲)

﴿۳﴾ کلمہ سُبْحَانَ عظمتِ الٰہی کا مُظہر ہے۔ یہ ذکر عظیم خاص ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ (۲۳)

﴿۴﴾ شبِ اسراء حضور سید العالمین ﷺ کو تمام کواکب اور ستاروں کے تمام نظاموں سے بلند کیا گیا۔ مقام قربِ خاص عطا ہوا۔ یہ مقام آپ کے سوا کسی اور کو عطا نہ ہوا، نہ ہوگا۔ تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے حضور پُر نور ﷺ کا نور انوار قرب خاص بارگاہِ رب العزت جل وعلا میں رہا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَتْ رُوْحُہُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ یُسَبِّحُ ذٰلِکَ النُّوْرُ الحدیث (۲۴)

نبی اکرم ﷺ کا جسد انور نور تھا۔ اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے مقامِ قربِ خاص میں تھا۔ (اسے لامکاں ہی تو کہتے ہیں)

شبِ اسرا حضور سیدِ عالم ﷺ کو اسی قربِ خاص پر فائز کیا گیا۔ کائنات کی ہر شے پیچھے رہ گئی۔ اس لئے ہزاروں لاکھوں سالوں دور ستاروں پر عام انسان کا پہنچ جانا ممکن ہے۔ البتہ جمیع کواکب سے آگے صرف مصطفیٰ کریم ﷺ کی منزل ہے۔ (۲۵)

---

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۱

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱

(۲۴) ☆ رواہ القاضی عیاض عن ابن عباس فی الشفا ج ۱ ص ۸۳

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

﴿۵﴾ بیت اللہ الحرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی سمیت دنیا کی ہر مسجد بلکہ ہر پاک جگہ جانا جائز ہے۔ یہ جانا خواہ حصولِ عبادت وثواب کے لئے ہو مثلاً نماز ادا کرنا، زیارت کرنا، تعلیم حاصل کرنا، عمرہ وحج کرنا، مقربانِ خدا ومصطفیٰ (جل وعلا ﷺ) کی زیارت کرنا، ان سے استفادہ، استفاضہ کرنا ہو، یا دنیوی جائز کاموں کے لئے ہو، مثلاً تجارت کرنا، دنیوی تعلیم حاصل کرنا، جب تک کسی خاص جگہ، خاص وصف، خاص حالت میں جانے کی پابندی نہ ہو جانا جائز ہے۔(۲۶)

﴿۶﴾ آیت مبارکہ زیب عنوان میں مسجدِ حرام سے پورا حرم شریف مراد ہے، کیونکہ معراج کی ابتدا اُم ہانی کے مکان سے ہوئی، جو اس وقت مسجد حرام سے باہر تھی۔ (مسجد حرام کی ترکی تعمیر کے وقت سے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا مکان مسجد میں شامل ہے) اسی لئے پورے حرم شریف کا ثواب یا عقاب کے اعتبار سے ایک ہی حکم ہے۔(۲۷)

﴿۷﴾ حدودِ حرم کو نبی اکرم ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ ان حدود میں غیر مسلم داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں سے شکار کرنا جائز نہیں۔ حدود حرم یہ ہیں۔

جہتِ مدینہ منورہ سے تین میل (شرعی)

---

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۱۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۱

(۲۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۹۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی ج۲ص۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۱۰۸

جہتِ عراق سے سات میل

جہتِ جعرانہ سے نومیل

جہتِ طائف سے سات میل

جہتِ جدہ سے دس میل (۲۸)

نوٹ: حرم کی حدود اور اس کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ، میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ نمازِ جمعہ اور نمازِ جنازہ، نمازِ پنجگانہ کے بعد فرض ہوئے۔ یہ نمازیں بھی فرض ہیں۔ ان کا انکار کفر اور تارک فاسق ہے۔ (۲۹)

﴿۹﴾ کسی کے ہاں جا کر ملاقات سے پہلے اجازت طلب کرنا آدابِ ملاقات سے ہے۔ طلبِ اجازت کے لئے دستک دینا، کسی کے ہاتھ پیغام بھیجنا، گھنٹی بجانا اور دیگر طریقِ اجازت کا استعمال مستحب ہے۔ (۳۰)

﴿۱۰﴾ کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنا جائز ہے۔ جبکہ سننے والا عُجب وتکبر سے امن میں رہے۔ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے شب اسریٰ حضور سیدِ عالم ﷺ کی تعریف ان کی موجودگی میں کی۔ شعراء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حضور کے سامنے نعتیں پڑھیں، قصائد پڑھے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے انہیں منع نہ فرمایا۔ (۳۱)

﴿۱۱﴾ اہلِ فضل وصلاح کی ملاقت کے لئے سفر کر کے جانا، ان کا استقبال کرنا، انہیں مرحبا، خوش آمدید کہنا، ان سے نرم کلام کرنا جائز ہے۔ اگرچہ زائر مزور سے افضل ہو۔ شب اسرا انبیاءِ کرام نے حضور ﷺ شب اسرا کے دولہا کو مرحبا کہا۔ حضور باوجود افضلیت قطعیہ پر فائز ہونے کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ملاقت کے لئے تشریف لے گئے۔ (۳۲)

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۰۴

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷

(۳۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹

(۳۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹

(۳۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹

﴿۱۲﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سبھی وصال کے بعد حیاتِ حقیقیہ دنیویہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ شبِ اسرا اس کا کمال مظاہرہ ہوا۔ انبیاء کرام سے مزارات میں ملاقات ہوئی۔ پھر بیت المقدس میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شبِ اسرا کے دولہا کی امامت میں نماز ادا کی۔ آسمانوں پر ان سے ملاقات ہوئی۔ امتِ مرحومہ پر پچاس نمازوں کی تخفیف، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہوئی۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے حجۃ الوداع میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا سنا۔ خود تاجدارِ کونین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْن (۳۳) انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز ادا فرماتے ہیں۔ (۳۴)

﴿۱۳﴾ حضرت محمدِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰات واکمل التسلیمات تمام انبیاء ومرسلین، جن وانس، ملائکہ ومقربین بلکہ تمام مخلوق میں سے سب سے افضل واعلیٰ، برتر وبالا ہیں۔ آپ کی مانند کائنات میں کوئی شے نہیں۔ یہ مسئلہ قطعیات، ضروریاتِ دین سے ہے۔ نصوصِ قطعیہ کثیرہ وافرہ اس پر ناطق ہیں۔ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور اکرم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ کی مثلیت کا دعوی کرے۔ آپ کی مثلیت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ ربّ کریم جل وعلا نے باوجود عظمت وجلالت کے اپنے محبوب کو نہایت ہی پیارے کلمات سے یاد فرمایا ہے۔ آیت زیب عنوان میں آپ کو ''عبدہ'' فرمایا یعنی قرب خاص پر فائز بندہ۔ عام بندوں اور آپ میں زمین وآسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔ آپ ﷺ کی نعت میں وارد ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْہِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عارف بوصیری علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّہِم

(۳۳) ☆ رواہ ابو یعلی فی مسندہ عن انس / بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص ۲۱۲

(۳۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰

شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے یوں کہا۔

پیشِ او گیتی جبیں فرسودہ است — خویش را خود عبدہٗ فرمودہ است

عبدہٗ از فہمِ تو بالا تر است — زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر است

جوہرِ اُو نے عرب، نے اعجم است — آدم است و زہم آدم اقدم است

عبدہٗ صورت گرِ تقدیرہا — اندر و ویرانہ ہا تعمیر ہا

عبدہٗ ہم جاں فزا، ہم جاں ستاں — عبدہٗ ہم شیشہ، ہم سنگِ گراں

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر — ماسراپا انتظار، او منتظر

عبدہٗ دہر ست و دہر از عبدہٗ ست — ماہمہ رنگیم، او بے رنگ و بو ست

عبدہٗ با ابتدا بے انتہا ست — عبدہٗ صبح و شامِ ما کجا ست

کس ز سرِّ عبدہٗ آگاہ نیست — عبدہٗ جز سرِّ اِلّا اللہ نیست

لَآاِلٰــــــہَ تیغ ودم او عبدہٗ — فاش تر خواہی بگو ھُو عبدہٗ

عبدہٗ چند و چگون کائنات — عبدہٗ رازِ درونِ کائنات

مدّعا پیدا نگر دو زیں دو بیت — تانہ بینی از مقامِ مَـــا رَمَیْــتَ (۳۵)

---

(۳۵) ☆ جاوید نامہ ص ۱۴۹۔۱۵۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص ۲۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۴۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۵۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۰۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ص ۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،۳۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،۵۰۲

باب (۲۵۴)

﴿والدین کے ساتھ حسنِ سلوک﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ☆ وَاخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۳، ۲۴)

اورتمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی بات کہنا، اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے، اور عرض کر اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

حل لغات:

"قضی": آیت میں اس سے مراد ہے حکم فرمایا، لازم کیا، واجب کیا، یہ حکم، حکمِ قطعی ہے۔ لغات میں قضی متعدد

معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) بمعنی اَمَرَ، حکم کیا۔ جیسا آیت زیب عنوان میں ہے۔

(۲) بمعنی خلَقَ، پیدا کیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ (سورہ حم السجدہ آیت ۱۲)

تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں۔

(۳) بمعنی حکَمَ، فیصلہ کیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

............فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ (سورہ طٰہٰ آیت ۷۲)

تو کر چک جو تجھے کرنا ہے۔

(۴) بمعنی فراغ، یعنی فیصلہ ہو چکا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ☆ (سورہ یوسف آیت ۴۱)

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

(۵) بمعنی ارادہ، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ☆ (سورہ ال عمران آیت ۴۷)

جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا، وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

(۶) بمعنی عَهِدَ، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ☆

(سورۃ القصص آیت ۴۴)

اور تم طور کی جانب مغرب میں نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا (نبوت کا عہد دیا) اور اس وقت تم حاضر نہ تھے۔

(۷) بمعنی موت آنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ☆ (سورۃ القصص آیت ۱۵)

تو موسی نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کردیا (اس پر موت اتار دی)

(۸) خبر دینا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں وحی بھیجی (خبردار کردیا)

(۹) بمعنی لکھنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ☆ (سورہ مریم آیت ۲۱)

اور یہ کام ٹھہر چکا ہے (لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے)

(۱۰) بمعنی پورا کرنا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ ...... الآية (سورۃ القصص آیت ۲۹)

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کردی۔

(۱۱) بمعنی بیان کردینا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ☆

(سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۴)

اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہو لے (قرآن کی وحی کا بیان پورا نہ ہو لے) اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ کر۔

(۱۲) ادا کرنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا الآية

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو (ادا کر چکو) تو پھر اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے، بلکہ اس سے زیادہ۔

فقہاء کرام علیہم الرضوان کے نزدیک قضا اور ادا میں فرق ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر عبادت کو شرعاً محدود

وقت میں پورا کیا جائے تو وہ ادا کہلاتی ہے اور اگر عبادت کو شرعاً محدود وقت کے بعد ادا کیا جائے تو قضا کہلاتی ہے۔ اگر چہ یہ تعریف وضع لغوی کے خلاف ہے تاہم وقت پر اور وقت کے بعد ادا کرنے کے لئے تمیز کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور فقہاء کے نزدیک یہی معتبر ہے۔

لغت میں قضاء کئی طور پر ہے مگر سب کا مرجع انقطاع شے اور اس کا پورا ہونا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تیرے رب نے قطعی طور پر واجب کر دیا ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔(۱)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۔ [illegible]

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی [illegible]

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر ج ۲ ص [illegible]

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ [illegible]

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر ج ۱۰ ص ۲۹۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت ۱۹۸۳

☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص [illegible]

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان ج ۳ ص [illegible]

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ [illegible]

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی ج ۲ ص [illegible]

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان ج ۳ ص [illegible]

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر دمشقی مطبوعہ مصر ج ۳ ص [illegible]

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ [illegible]

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی [illegible]

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ قیمیہ [illegible]

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص [illegible]

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص [illegible]

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور ج ۳ ص [illegible]

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م [illegible]ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج ۵ ص [illegible]

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۵ ص [illegible]

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۲ ص [illegible]

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج [illegible]

''اُفٍّ'': ایسا کلمہ جو کراہت اور تنگ دلی پر دلالت کرتا ہو۔ اُفٍّ دراصل اسمِ فعل ہے۔ یعنی تنگدل ہوتا ہوں، بیزار ہوتا ہوں۔ لغت کے اعتبار سے اُفٍّ اور تُفٍّ اس میل کو کہتے ہیں جو انگلیوں پر جم جاتا ہے۔ یا ناخن کا میل، یا کان کا میل، اور وہ ذرا سی لکڑی جو تم زمین سے اٹھالو۔ کھپاچ، قِلّت۔

اس کا ایک معنی یہ بھی یہاں کیا گیا ہے کہ جب انسان کو گرد لاحق ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے زبان سے پھونک مارتا ہے۔ اسے اُفٍّ کہتے ہیں۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ والدین کو کوئی ایسی ادنیٰ سی بات بھی نہ کہو جس سے تمہاری طرف سے نفرت یا تنگدلی ظاہر کرتی ہو۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ والدین جب دونوں یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں حالتِ ضعیفی میں وہ تمہاری نگہداشت کے محتاج ہو جائیں، اپنی معاش اور معیشت میں تمہارے سہارے پر ہو جائیں تو ان کی ہر طرح نگہداشت کرو، ان کی معاشی کفالت کرو اور اگر بڑھاپے کے باعث کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو تو تم ہرگز ناگوری محسوس نہ کرو۔ ان کی بات رد نہ کرو، بلکہ پوری کرو۔ انہیں اف یا ہوں تک نہ کہو۔ ان سے ہر قسم کی ایذا رسانی حرام ہے۔ ایذا کے تمام ذرائع حرام ہیں۔ (۲)

---

(۲)
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۱۰ ص ۲۴۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۱ ۲
☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ۷ ص ۱۱۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۸۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۴۱
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۴۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۷
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵

"وَلَا تَنْهَرْهُمَا": نَهَرَ یَنْهَرُ (از باب فَتَحَ) نَهْرًا کا معنی ہے، خون کا زور سے بہنا، پانی کا زمین پر بہہ کر اپنے لئے نہر بنالینا، نہر کھود کر جاری کرنا، سائل کو جھڑکنا۔ آیت زیب عنوان میں جھڑکنا ہے۔ (۳)

آیت سے مراد یہ ہے کہ والدین کو بڑھاپے میں (بلکہ کسی حالت میں بھی) مت جھڑکو۔ ان سے سخت کلام نہ کرو۔ بلکہ نہایت دھیمے لہجے میں ان سے گفتگو کرو۔ (۴)

"عِنْدَكَ": تیرے پاس، تیرے ہاں، تیری کفالت میں، تیری نگہداشت میں۔

مراد یہ ہے کہ والدین اس حال میں ہوں کہ بڑھاپے کی وجہ سے معیشت میں تیرے محتاج ہوں، اگر چہ تجھ سے الگ رہتے ہوں۔ عِنْدَکَ کی قید اتفاقی ہے، احترازی نہیں۔ (۵)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۷۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص ۲۰۱
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۷۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۱

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۲۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی، مطبوعہ کراچی، ۵۰۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۳۴۱

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ـ
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ـ
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۷
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۷
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۵۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص ۳۰۷

(۵) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۳۷۳

"وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا" : اور والدین سے نرم ولطیف بات کرے۔ایسی بات کہے،ایسے کلمات کہے اور ایسے لہجے میں بات کرے جس میں لطف ومہربانی اور نرمی ومحبت ہو۔(٦)

"وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ":اوران کے لئے عاجزی کا بازو پھیلاؤ۔

والدین کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آنے کا استعارہ ہے۔والدین کے سامنے اس طرح پیش آئے جس طرح رعیت امیر کے سامنے،اور گنہگار غلام اپنے سخت مزاج آقا کے سامنے پیش آتے ہیں۔(٧)

تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵
حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج ۴ ص ۳۰۲
تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۸
احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۳
الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۵
تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
تفسیر کبیر، امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی ،(م ۶۰۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۰
تفسیرروح المعانی ،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵
تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۸
تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۸
احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸
الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۵
تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۰
الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۳
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۷۱
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۹۰
تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۴۷
تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۴۷
انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ تفسیرالبیضاوی، ازعلامہ ناصرالدین ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ بمبئی، ۳۱۰
تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
تفسیرالبغوی المسمی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۰
تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۷
تفسیرروح المعانی ،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۴
تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۸

"مِنَ الرَّحْمَةِ": فرطِ رحمت سے۔ انتہائی رحمت سے۔

اس کلمہ سے مراد یہ ہے کہ والدین کی خدمت نہایت محبت وشفقت سے کرے۔ کسی ننگ و عار یا طعن و تشنیع کے خوف سے نہ کرے۔ ان کے لئے نعمتِ باقیہ کے لئے دعا کرتا رہے۔(۸)

"وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا":

اور عرض کر، اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم دیا کہ والدین کے ساتھ رحمت وشفقت سے پیش آئے۔ ان کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔ اور ان پر اس طرح نرمی ورحم کرے جیسا کہ انہوں نے اس کے بچپنے میں رحم کیا تھا۔ جب یہ بچہ تھا، جاہل اور محتاج تھا۔ اپنی ضروریات پوری کرنا تو کجا، ان سے بے خبر بھی تھا، تو اس وقت والدین نے اس کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دی، راتوں کو وہ خود جاگے مگر اس کی نیند میں خلل نہ آنے دیا۔ خود بھوکے رہے مگر اسے کھلایا۔ خود کپڑوں کے محتاج رہے مگر اسے پہنایا۔ تو اب بڑھاپے میں یہ انسان کے بچپنے کی طرح محتاج ہیں۔ تو اب بچہ (جواب جوان ہے) ان کی ضروریات کو اسی طرح پورا کرے جیسا انہوں نے کیا۔ ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے۔ خود بھوکا رہے۔ انہیں کھلائے۔ خود محتاج رہ کر ان کی ضروریات کو خوش دلی، رحمت وشفقت سے پورا کرے۔ ان کے بول و براز اور تھوک وغیرہ غلاظت کو بغیر نفرت کے صاف کرے۔ ایسا کر لینے کے بعد ان کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکے گا۔ اب وہ ان کے لئے رحمت کی دعا کرتا رہے۔(۹)

---

(۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱ [illegible]
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۳
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۴۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۰۷
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۹

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص [illegible]
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ وتقدس وحدہٗ لاشریک لہٗ معبودِ حقیقی ہے۔عبادت کے لائق صرف وہی ایک ذات ہے۔کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔اس کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا حرام قطعی حرام ہے۔اس کی وحدانیت کی تصدیق اور اسی کی عبادت فرض،امرِ قطعی ہے۔چونکہ عبادت غایت تعظیم ونہایت انعام کا تقاضا کرتی ہے اور رب تعالیٰ جل سلطانہٗ سے زیادہ تعظیم کا کوئی اور حقدار نہیں اور وہی سب سے زیادہ انعام فرمانے والا ہے۔وہی اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔قرآن مجید میں جابجا اسی کے استحقاق کا بیّن ذکر ہے۔(۱۰)

﴿۲﴾ توحیدِ خداوندی کے اقرار وتصدیق میں حضور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار اور ان سے محبت وتعظیم داخل ہیں۔اس لئے کہ توحید ورسالت کا اقرار وتصدیق لازم وملزوم ہیں۔جو شخص توحید کا اقرار کرتا ہے اور رسالت کے بارے میں اس کے ایمان میں کمی ہے یا آپ کی تعظیم کا منکر ہے وہ درحقیقت توحیدِ خداوندی اور اس کے تقاضوں کا منکر ہے۔قرآن مجید میں جابجا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کے ساتھ

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان ، ج۳ص۱۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ص۲۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۲۱۴،۲۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۳ص۲۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص۱۱۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ص۱۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۷۰

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳ص۲۴۱

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۳ص۲۴۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۱۴۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ص۵۴

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷ص۱۷

حضور خاتم المرسلین ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے۔ حضور کی طاعت کو اللہ نے اپنی طاعت قرار دیا ہے۔ اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ توحید خداوندی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بجالائے۔ (۱۱)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ نیکی کرنا بندۂ مومن پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح والدین کے احسانات کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔

یاد رہے والدین کے احسانات کا بدلہ ادا کرنا بندہ کے لئے ممکن ہی نہیں۔ ان کے احسانات حد و حساب سے باہر ہیں۔ بندہ اگر تمام عمر والدین کے احسانات ادا کرنے کے لئے سخت سے سخت مشقت برداشت کرے پھر بھی بدلہ ممکن نہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان، نیکی اور حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اولاد والدین کے ساتھ ہر حال میں اور ہر وقت حتی المقدور نیکی اور احسان سے پیش آئے۔ آیت زیب عنوان کے علاوہ دیگر متعدد آیات میں اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے احسانات کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا......الآية (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے۔

نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهُ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۚ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ ☆ (سورہ لقمن آیت ۱۴)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا ہے۔

(۱۱) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۰۱

احادیثِ طیبہ صحیحہ مرفوعہ و غیر مرفوعہ کثیرہ میں والدین کی خدمت، نیکی اور حسنِ سلوک کا واضح بیان ہے۔

والدین کی خدمت کرنے کے فضائل، اہمیت اور نافرمانی کا وبال، عذاب و عتاب کا بیان موجود ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ، قَالَ، اَلصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا، قَالَ، ثُمَّ اَیٌّ، قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ، قَالَ، ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ (۱۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اس کے بعد (کون سا عمل پسندیدہ ہے؟) آپ نے فرمایا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ اس کے بعد؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی کہتے ہیں، آپ نے مجھ سے یہ چیزیں بیان کیں۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مزید پسندیدہ افعال کا بیان فرماتے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

بِرُّ الْوَالِدَیْنِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (۱۳)

والدین سے نیکی کرنا نماز، روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ . ج۲ ص ۸۸۲ ☆ ورواہ احمد عن عبد اللہ، ج۲ ص ۲۲

(۱۳) ☆ المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، ج۲ ص ۲۱۶ ☆ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، ج۶ ص ۳۱۴

☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۲۰۱ ☆ الفوائد المجموعہ للشوکانی، ۲۵۷

☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۴ ص ۲۴۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۱۴

﴿۴﴾ بندہ مومن پر فرض ہے کہ والدین کی خدمت کر کے انہیں راضی کرے۔ اگر والدین راضی ہو گئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں گے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا ہی کامیاب زندگی کی منزل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رِضَاءُ الرَّبِّ فِی رِضَاءِ الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُهٗ فِیْ سَخَطِهِمَا (۱۵)

وفی رِضَآءِ الْوَالِدِ (۱۶)

ماں باپ کی رضا میں رب کریم راضی ہے اور ماں باپ ناراض ہوں تو رب تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

طَاعَةُ اللّٰهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ وَمَعْصِيَةُ اللّٰهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ (۱۷)

باپ کی فرمانبرداری میں اللہ کی اطاعت ہے اور باپ کی نافرمانی میں اللہ تعالیٰ کی معصیت ہے۔ (۱۸)

(بقیہ ۱۴) ☆ تفسیر البغوی المسمّی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۸۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۲۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۲۷

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۵۷

(۱۵) ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۱۶) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمرو، ج ۲ ص ۲۰

☆ ورواہ البزار عن ابن عمر / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۱۷) ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۸۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۱۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۲۹

﴿۵﴾ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، نیکی اور محبت میں کثیر امور شامل ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(ا) والدین کے ساتھ دلی طور پر محبت کرے۔

(ب) والدین کے ساتھ نہایت ادب و تعظیم سے اس طرح پیش آئے جس طرح رعایا اپنے امیر کے سامنے اور گناہگار غلام اپنے سخت مزاج، ترش رو اور سخت گیر آقا کے سامنے پیش ہوتا ہے۔

(ج) والدینؑ کے ساتھ گفتگو کرتے وقت نرم لہجے اور پست آواز میں گفتگو کرے۔

(د) والدین کو رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھے۔ غضب آلود نظروں سے دیکھنا حرام ہے۔ والدین کے چہرے کو بنظرِ رحمت دیکھنا حج اور عمرہ کا درجہ رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلنَّظْرُ اِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ، وَالنَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ الْوَالِدَيْنِ عِبَادَةٌ، وَالنَّظْرُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عِبَادَةٌ (۱۹)

کعبہ مشرفہ کی زیارت عبادت ہے۔ ماں باپ کے چہرے کی زیارت عبادت ہے۔ قرآن مجید کی زیارت عبادت ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً، قَالُوْا: وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْثَرُ وَاَطْيَبُ (۲۰)

(حضور سید الانام رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا) جو بچہ اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ ہر نظر کے بدلے اس کے لئے مقبول حج کا ثواب لکھ دے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اگر ایک دن میں سو مرتبہ دیکھے (تو سو مرتبہ حج کا ثواب ملے گا؟) فرمایا، ہاں۔ اللہ تعالیٰ کثرت سے عطا فرماتا ہے۔ اور وہ زیادہ پاکیزہ ہے۔

(ہ) والدین کی بات کو رد نہ کرے۔ اگر وہ غلطی پر ہوں تو نہایت نرمی اور حکمتِ عملی سے ان کی اصلاح کرے۔

---

(۱۹) ☆ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف / کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۷۱۴

(۲۰) ☆ رواہ الحاکم فی تاریخہ وابن البخاری عن ابن عباس / بحوالہ کنز العمال، ج ۱۶ ص ۴۵۵۳۵

(و) وہ چلتے ہوئے والدین کے آگے نہ چلے۔ البتہ اگر ضرورت ہوتو جائز ہے۔ مثلاً راستہ صاف کرنا ہو، اندھیرا ہو، اس کا آگے جانا لازم ہو۔

(ز) والدین کی حتی المقدور امامت نہ کرے، اگر چہ بچہ ان سے زیادہ عالم ہو۔ والدین کی اجازت سے ان کی امامت کرانا جائز ہے۔

(ح) مجلس میں ان سے بلند نشست پر نہ بیٹھے۔

(ط) ان کی طرف پیٹھ نہ کرے۔

(ی) اگر بچہ حاکم ہوتو والدین کو اطاعت کی بیعت سے مستثنیٰ رکھے۔

(ک) کھانے پینے، کلام کرنے وغیرہ میں ان سے پہلے نہ کرے۔

(ل) والدین کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے کرے، کسی ملازم وغیرہ سے ان کی خدمت نہ لے۔ البتہ اگر ضعف کی وجہ سے ان کے لئے ملازم رکھنے کی ضرورت ہوتو جائز ہے۔ تاہم اس حالت میں بھی خود خدمت بجالائے تو سعادت مندی اور باعثِ برکت ہے۔

(م) والدین کو نام لے کر نہ پکارے، بلکہ تعظیم کے کلمات سے یاد کرے۔ مثلاً ابا جی، امی جی وغیرہ۔

(ن) والدین اگر موجود نہ ہوں یا کسی کو ان کے اسماءِ گرامی بتانا ہوں تو اس ضرورت کے تحت والدین کا نام لے سکتا ہے۔

(س) بڑھاپے میں جب کہ والدین کے مزاج میں سختی، چڑ چڑاپن اور زود رنجی پیدا ہو جاتی ہے اس وقت خاص طور پر ان سے نرمی سے پیش آئے۔ ان کی بات کو رد نہ کرے۔ ان سے کرخت لہجے میں گفتگو نہ کرے۔

(ع) ضعف، بیماری اور بڑھاپے میں والدین کا بول و براز وغیرہ صاف کرتے وقت ناگواری محسوس نہ کرے۔ کیونکہ بچپن میں وہ تیرے بول و براز کو بغیر ناگواری کے صاف کرتے رہے۔ (۲۱)

(۲۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۹۱ وما بعد

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۷ وما بعد

﴿۶﴾ والدین کی ضروریات صرف اسی حالت میں پورا کرنا لازم نہیں جب وہ تیرے مکان میں ہوں۔ بلکہ ان کی جملہ ضروریات کا حتی المقدور پورا کرنا ہر حال میں فرض ہے۔ اگر چہ وہ تجھ سے علیحدہ رہتے ہوں۔ (۲۲)

﴿۸﴾ والدین اولاد کے مال میں بقدرِ ضرورت تصرف کرنے کے مجاز ہیں۔ اولاد کا مال بغیر ان کی اجازت سے بقدرِ کفایت استعمال کرسکتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے ایسے ایک مقدمہ میں فیصلہ دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّ رَجُلًاقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًاوَوَلَدًاوَّاِنَّ اَبِیْ یُرِیْدُاَنْ یَّحْتَاجَ مَالِیْ، فَقَالَ: اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ (۲۳)

(بقیہ ۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۴۷ وما بعد

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۱۲ ومابعد

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۴ وما بعد

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۰، ۱۱۱

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص۱۸۳ وما بعد

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۰

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۶ وما بعد

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۶ وما بعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۷۰ ومابعد

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۷۰ ومابعد

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۳۰۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۴۶ وما بعد

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵۳ وما بعد

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۶۱ وما بعد

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ج۵ ص۲۵۷ وما بعد

(۲۲) ☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص۳۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۳۰۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵۴

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۶۱

(۲۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر، ص۱۶۷

☆ رواہ احمد، ج۲ ص۱۷۹، ۲۰۴، ۲۱۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔اس نے عرض کی یارسول اللہ! میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے۔لیکن میرا باپ میرا مال لینا چاہتا ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا: تیرا مال اور تو خود تیرے باپ کی مِلک میں ہے۔ (تیرا والد تیرے مال سے اپنی ضرورت پوری کرسکتا ہے)

اس لئے اولاد اپنے مالوں سے ماں باپ کی بقدرِ کفایت کفالت کرتی رہے۔(۲۴)

﴿۹﴾ وقتِ حاجت والدین کی خدمت فرض ہے۔اور عدمِ حاجت کے وقت ان کی خدمت مستحب ومندوب ہے۔(۲۵)

﴿۱۰﴾ والدین کے ساتھ احسان سے یہ امر بھی ہے کہ ان سے گالی گلوچ نہ کرے اور ان کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتِمُ اُمَّهُ فَيَشْتِمُ اُمَّهُ (۲۶)

کبیرہ گناہوں سے ایک گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا۔ہاں، اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور اگر کوئی کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔(گویا اس نے اپنی ماں باپ کو گالی دینے کا سبب خود پیدا کیا)(۲۷)

---

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص۲۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی. ج۲ ص۷۱۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص۷۰

(۲۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۴۷

(۲۶) ☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمرو

☆ ورواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو، ج۲ ص۲۰ ☆ ورواہ احمد، ج۲ ص۱۶۴

(۲۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ ص۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف باابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۳ ص۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص۲۳۹

﴿۱۱﴾ گناہ کبیرہ میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

(ب) کسی جان کا ناحق قتل کرنا۔

(ج) اسلامی جہاد سے فرار۔

(د) پاک دامن عورت کو تہمت لگانا۔

(ہ) جادو کرنا۔

(و) یتیم کا مال کھانا۔

(ز) سود کھانا۔

(ح) والدین کی نافرمانی۔وغیرہ۔(۲۸)

﴿۱۲﴾ جائز امور میں والدین کی مخالفت نافرمانی ہے۔اسی طرح ان سے نیکی، ان کے مقاصدِ حسنہ میں موافقت میں ہے۔لہٰذا جب والدین یا ان میں ایک ایسے کام کا حکم دیں جس میں معصیت نہ ہو تو اس کا بجالانا واجب ہے۔ اگر والدین مباح کام کا حکم دیں تو وہ کام اولاد کے لئے مندوب و مستحب ہو جاتا ہے اور اگر پہلے سے وہ کام مندوب ہو تو والدین کے حکم سے اس کے استحباب میں تاکید ہو جاتی ہے۔(۲۹)

﴿۱۳﴾ ماں کی محبت اور اس پر شفقت باپ کی محبت اور شفقت سے تین گنا زیادہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ ماں تین ان مشکل مرحلوں سے گزرتی ہے جن سے باپ نہیں گزرتا۔صعوبتِ حمل، صعوبتِ ولادت، صعوبتِ رضاعت و تربیت۔حدیث شریف میں ہے۔

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ :یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ، قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: اُمُّکَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ ثُمَّ اَبُوْکَ (۳۰)

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۹

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۔

(۳۰) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ . ج ۲ ص ۸۸۳ ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ ج ۲ ص ۳۱۲

ایک شخص حضور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے۔ فرمایا۔ تیری ماں۔ سائل نے دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا۔ تیری ماں، سائل نے دریافت کیا، پھر کون؟ فرمایا۔ تیری ماں، سائل نے دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔(۳۱)

﴿۱۴﴾ والدین کے ساتھ احسان کرنے میں والدین کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔ بلکہ اگر والدین کافر معاہد ہوں تو بھی ان سے احسان کرنا چاہئے۔ آیت زیب عنوان والدین کے بارے میں مطلق ہے۔ اس میں اسلام کی شرط نہیں۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

لَایَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ ۔اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ☆ (سورۃالممتحنۃ ص۸)

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو۔ بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ اَتَتْنِیْ اُمِّیْ رَاغِبَۃً فِیْ عَھْدِالنَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَصِلُھَا قَالَ: نَعَمْ،قَالَ ابْنُ قُتَیْبَۃَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْھَالَا یَنْھَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ .(۳۲)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میری ماں اسلام سے نفرت کرتی ہوئی قریش کے نبی کریم ﷺ کے معاہدہ کے دوران میرے پاس آئی۔(وہ مُعَاہِدَہ تھیں) میں نے نبی اکرم ﷺ

(بقیہ ۳۰) ☆ رواہ الترمذی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ، ج۲ص۱۹ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ .۲۶۹

☆ رواہ احمد ، ج۵ص۲

(۳۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ص۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان.ج۱۰ص۲۳۹

(۳۲) ☆ رواہ البخاری عن اسماء ، ج۲ص۸۸۴ ☆ رواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ

☆ رواہ ابو داؤد عن اسماء ، ج۲ص۲۴۲ ☆ رواہ احمد ، ج۶ص۲۴۴،۲۴۷،۲۵۵

سے دریافت کیا کہ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں، ابن قتیبہ کہتے ہیں قرآن مجید کی آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ **لَا یَنْهٰکُمُ**...... **آلایۃ(۳۳)**

﴿۱۵﴾ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے جانا جائز نہیں۔ البتہ اگر کفار کا حملہ سخت ہو اور حاکم اسلام کی طرف سے جہاد عام کا اعلان ہو جائے تو جہاد میں جانے کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ عام حالات میں والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے۔ دادا دادی وغیرہ ماں باپ کے حکم ہیں۔ متعدد احادیث صحیحہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ ایک حدیث شریف میں یہ ہے۔

جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ، اَلَکَ وَالِدَانِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ .(۳۴)

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ پاس حاضر ہوا تا کہ وہ جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کی، ہاں، فرمایا تیرا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔ **(۳۵)**

﴿۱۶﴾ جب مختلف فرائض یا مستحبات جمع ہو جائیں تو سب سے اہم کو مقدم کیا جائے۔ جہاد فرض ہے اور والدین کی خدمت بھی فرض ہے۔ عام حالات میں ماں باپ کی خدمت اہم ہے۔ البتہ نفیر عام (جہاد کا عام اعلان) ہو جائے تو جہاد میں جانا اعلاءِ کلمۃ اللہ کا باعث ہے اور اس وقت وہی اہم ہے۔ **(۳۶)**

﴿۱۷﴾ ماں باپ کے دوست و احباب اور سہیلیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا درحقیقت ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے ماں باپ راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۳۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۳۹

(۳۴) ☆ رواہ الترمذی عبداللہ بن عمرو ، ج ا ص ۲۳۷ ☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن عمرو ، ج ا ص ۳۴۹

☆ ونحوہ رواہ النسائی عن معاویہ بنجاھمہ ، ج۲ ص ۵۳

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۰

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۰

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَةَ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلَمَةَ ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا (۳۷)

حضرت ابی اسید مالک بن ربیعہ الساعدی روایت کرتے ہیں کہ ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا۔اس نے عرض کی یارسول اللہ! والدین کے حقوق میں کوئی حق باقی رہ گیا جو میں ادا کروں۔آپ نے فرمایا۔ہاں ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا،ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا،ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا،ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا،ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔

نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔والدین کے دوستوں اور سہیلیوں کا کیا مقام ہوگا۔(۳۸)

﴿۱۸﴾ دعائے مغفرت صرف مسلمان والدین اور رشتہ داروں کے لئے جائز ہے۔مشرک اور کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔امواتِ مشرکین اور کافروں کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں،اگرچہ کتنے قریبی کیوں نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

---

(۳۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی اسید ، ج۲ ص ۳۵۳ ☆ ورواہ الترمذی نحوہ عن ابن عمر ، ج۲ ص ۲۰
☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی اسید ،۲۶۹ ☆ رواہ احمد ، ج۳ ص ۴۹۸

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۰۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۸
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ ص ۷۰

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِمَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت ۱۱۳)

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں، جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔(۳۹)

﴿۱۹﴾ مسلمان میت کی طرف سے صدقہ کرے، اس کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ! اِنَّ سَعْدًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تُوْصِ اَفَاَ تَصَدَّقُ عَنْهَا، قَالَ نَعَمْ (۴۰)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ فرمایا۔ ہاں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ قَالَ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ: اَلْمَآءُ، قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (۴۱)

---

(۳۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲، ۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۲۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۷۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۰۸

(۴۰) ☆ رواہ النسائی عن ابن عباس، ج۲ ص ۱۳۲ ☆ رواہ احمد، ج۵ ص ۲۸۵

(۴۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن سعد، ج۱ ص ۲۴۳

☆ رواہ احمد، ج۶ ص ۷

☆ رواہ احمد عن سعد، ج۵ ص ۲۸۴

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے، ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا۔ پانی۔ تو انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔(۴۲)

﴿۲۰﴾ والدین کے لئے ان کی حیات میں اور بعد وصال دعا کرنا واجب ہے۔ آیت ربانی نے واضح ہدایت کر دی ہے۔(۴۳)

﴿۲۱﴾ وصال کے بعد والدین کی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ورنہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ صبح یا جمعرات کو زیارت کے لئے جائے۔ اگر ہفتہ بعد میسر نہ ہو تو جب آسانی ہو زیارت کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ كُتِبَ بَرًّا (۴۴)

جس نے اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر ہفتہ، جمعہ میں زیارت کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دے گا۔ اور اسے نیکوں میں لکھ دے گا۔(۴۵)

---

(۴۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۸

(۴۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۷

(۴۴) ☆ رواہ الحکیم عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۳ ص ۲۹۹

(۴۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۸

﴿۲۲﴾ والدین کے لئے جب دعا مانگے تو رحمتِ باقیہ کی دعا کرے۔ صرف رحمت فانیہ کی دعا کافی نہیں۔ اسی طرح جس مسلمان کے لئے دعا کرے تو فانی رحمتوں کے ساتھ باقی رحمتوں کی دعا کرے، کہ یہی دنیا و آخرت میں مفید ہیں۔ (۴۶)

☆☆☆☆☆

---

(۴۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص۲۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲ ص۱۹۱

باب(۲۵۵)

﴿رشتہ داروں کے حقوق اور فضول خرچی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاٰتِ ذَاالۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا☆
اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّيٰطِيۡنِ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوۡرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیات ۲۶، ۲۷)

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو، اور فضول نہ اڑا، بے شک فضول اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

حل لغات:

"ذَاالۡقُرۡبٰى": قرابت دار، رشتہ دار۔

قرابت داری ولادت کے باعث ہو جیسے بیٹا، والدین، یا ولادت کے بغیر ہو جیسے بھائی بہن وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ آیت میں قرابت دار سے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار بھی مراد لئے گئے ہیں۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۲۰۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ص۲۴۷
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۱۹

"حَقَّہٗ": قرابت داروں کے حق کو اجمال سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ اجمال محتاجِ بیان ہے۔ اس سے مراد مالی حق بھی ہے اور کنبہ پروری، حسنِ معاشرت، حسنِ سلوک بھلائی اور خیر خواہی بھی مراد ہے۔ (۲)

"تَبْذِیْرًا": بَذَرَ (از باب نَصَرَ) بَذْرًا کا معنی ہے زمین میں بیج بکھیرنا، منتشر کرنا۔ مجازاً اس سے ضائع کرنا مراد ہے۔ تَبْذِیْر کا معنی ہے مال فضول خرچی میں اڑانا۔ گناہ کی راہ میں خرچ کرنا، حق کے علاوہ باطل میں مال خرچ کرنا، حق کو روکنے میں مال کرچ کرنا، اسی سے مُبَذِّر بنا ہے، بمعنی فضول اڑانے والا۔ باطل کی راہ میں خرچ کرنے والا۔ اِسْرَاف کا معنی ہے حد سے بڑھ کر خرچ کرنا۔ اس طرح تَبْذِیْر اور اِسْرَاف میں فرق ہے۔ (۳)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۲۴۷

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۲۴۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۱۷

(۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۱۹

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۷

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۱۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۲۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۵

"اِخْوَانٌ": جمع ہے اَخٌ کی، بمعنی بھائی۔

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد حقیقی بھائی نہیں، بلکہ اس سے مراد ہے مثل، اس طرح، مانند۔ کسی قوم یا فرد کے طریق وطرز پر بودوباش کرنے والا اس کا بھائی کہلاتا ہے۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ فضول اڑانے والے فضول خرچی، حماقت، رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ترک کرنے اور گناہ کرنے میں شیطان کی مانند ہیں۔ یہ سب شیطانی کام ہیں، سچا مسلمان ایسا نہیں کرتا۔

شانِ نزول:

زمانہ جاہلیت میں مشرکینِ مکہ لوگوں کا مال غصب کرتے، حرام کماتے، اور پھر تفاخر اور تکبر کے طور پر مال اڑاتے، کثیر اونٹ ذبح کرتے، اس سے وہ ریا کاری کرتے۔ اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اور مسلمانوں کے دشمنوں کی امداد میں خرچ کرتے۔ انہیں محرمات میں خرچ کرنے سے منع فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اپنے رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو۔(۵)

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۶
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۱۹۳
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۴۸
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۴۸
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۶۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ص ۳۰۹
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۷۲

(۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۶۱۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۱۹۴
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۱
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ فرض زکوٰۃ کے علاوہ مسلمان کے مال میں رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کا حق ہے۔ صرف زکوٰۃ ادا کر کے بندۂ مومن اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو جاتا، بلکہ دیگر حقوق ادا کرنا بھی اس کے ذمہ لازم ہے۔آیت زیب عنوان میں انہیں حقوق کو بیان کیا گیا۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ (سورة الذاريت آيت ۱۹)

اوران کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔(۶)

﴿۲﴾ زکوٰۃ کی شرح شریعت نے متعین کردی ہے، اسی شرح کے حساب سے دینا فرض ہے۔اس میں کمی کرنے سے زکوٰۃ کامل طور پر ادا نہ ہوگی۔مگر جو حقوق رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کے ہیں، ان کو شریعت نے متعین نہیں۔ بلکہ مالدار کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی دانست اور استطاعت سے ان کی ضرورتوں کے مطابق ادا کرے۔لٰہذا رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کی ضرورت کے مطابق اپنی استطاعت میں رہتے ہوئے خرچ کرے۔کم وبیش جتنا بھی خرچ کرے گا، اجر پائے گا۔کمی بیشی سے اس کا اجر ضائع نہ ہوگا۔(۷)

﴿۳﴾ جن رشتہ داروں کی مالی طور پر امداد کرنا افضل و بہتر ہے ان میں ولادت کے رشتے بھی شامل ہیں اور بغیر ولادت کے رشتہ دار بھی۔ ولادت کے رشتہ دار مثلاً بیٹا، ماں، باپ اور غیر ولادت کے رشتہ دار مثلاً بھائی، بہن، خالہ، خالو، پھوپھی، پھوپھا وغیرہ۔

(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۰۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص۱۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۰۳
(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۰۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص۱۹۳

ان میں سے بعض کوزکوۃ نہیں دے سکتا، مگر مالی طور پر ان کی امداد اور خدمت کرسکتا ہے۔ آیت زیب عنوان نے اسی مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔(۸)

﴿۴﴾ مالدار پر واجب ہے کہ اس قرابت دار پر خرچ کرے جو نادار بچہ ہو، یا نادار بالغ عورت ہو، یا اپاہج مرد یا عورت ہو، یا نابینا مرد ہو بقدرِ استطاعت اتنا خرچ کرے جس سے حفظِ جان وابستہ ہو۔ کیونکہ حفظِ جان اصل نیکی اور صلہ رحمی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَاَنْ يُّنْسَاءَ لَهٗ فِي اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ (۹)

جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر بڑھے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہئے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص۲۴۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۱۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص۹۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۱

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۴۷

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۴۷

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۷۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۱۵۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۲۲

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص۱۴

(۹) ☆ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد والنسائی عن انس

☆ ورواہ احمد والبخاری عن ابی ھریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ص۲۷۳

(۱۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۱۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۱

(۵) فقیر مرد پر اپنی چھوٹی فقیر اولاد کا نفقہ واجب ہے۔ اسی طرح اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے۔ بیوی خواہ فقیر ہو یا غنی، مسلمان ہو یا کافر۔(۱۱)

(۶) غنی، جو صاحبِ نصاب ہو، (خواہ مرد ہو یا عورت) پر اپنے والدین، دادا دادی کا نفقہ واجب ہے، جبکہ یہ فقیر ہوں، خواہ مسلمان ہوں یا ذمی کافر، اگر والدین حربی یا مستامن ہوں تو ان کا نفقہ اولاد پر واجب نہیں۔(۱۲)

(۷) والدین پر ہر ذی رحم محرم کا نفقہ واجب ہے، اگر یہ فقیر نابالغ ہوں یا نابینا ہوں، یا اپاہج ہوں اور اچھی طرح کسبِ رزق نہ کر سکتے ہوں۔ اگر یہ کسبِ رزق پر قادر ہوں تو ان کا نفقہ والدین پر واجب نہیں۔(۱۳)

(۸) والدین اگرچہ کسبِ رزق پر قادر ہوں پھر بھی ان نفقہ اولاد پر واجب ہے۔ اسی طرح طالب علم، اگر کسبِ رزق نہ کرتا ہو، اس کا نفقہ باپ پر ہے۔(۱۴)

(۹) بالغ لڑکی یا بالغ اپاہج لڑکے کا نفقہ باپ پر ہے۔(۱۵)

(۱۰) اگر فقیر لڑکے کا باپ غنی ہو اور لڑکے کا بیٹا غنی ہو تو اس کا نفقہ والدین پر ہے۔(۱۶)

(۱۱) دین میں اختلاف کے باعث سوائے زوجہ کے اور کسی قریبی کا نفقہ مسلمان پر واجب نہیں۔(۱۷)

(بقیہ ۱۰) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ ص ۳۰۹

☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۷۱

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۳

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

﴿۱۲﴾ مسلمان فقراء اصول کا نفقہ اولاً فروع اغنیاء پر واجب ہے۔(۱۸)

﴿۱۳﴾ مسلمان پر نصرانی بھائی کا نفقہ واجب نہیں، اس طرح نصرانی پر مسلمان بھائی کا نفقہ واجب نہیں، اگر چہ فقیر ہوں۔(۱۹)

﴿۱۴﴾ اصول وفروع کے نفقہ میں ولادت قرابت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔تو قریبی رشتہ دار بعیدی رشتہ سے زیادہ حق دار ہے۔(۲۰)

﴿۱۵﴾ فقیر ذی رحم محرم جو وراثت کا حق دار ہے اس کا نفقہ واجب ہے اور ذی رحم غیر محرم کا نفقہ واجب نہیں، جیسے چچا کا بیٹا، بلکہ ان کا حق صلہ رحمی، ان سے محبت کرنا، ان سے گاہے گاہے ملاقات کرنا، حسنِ معاشرت اور موافقت کرنے میں ہے۔(۲۱)

﴿۱۶﴾ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ مال خرچ کرنے میں افراط وتفریط سے بچے۔نہ بخل سے کام لے نہ اسراف کرے۔ میانہ روی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہے۔مال خرچ کرنے کے علاوہ ہر معاملہ میں میانہ روی ہی بہترین لائحہ عمل ہے۔میانہ روی کی مدح میں رب کریم نے ارشاد فرمایا۔

---

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۹۳

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۲

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۹۱۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۱۷

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا☆

(سورۃالفرقان آیت ٦٧)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہیں۔

میانہ روی کی تاکید میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّھُوَ یَتَوَضَّأُ فَقَالَ: مَاھٰذَا السَّرَفُ، فَقَالَ: أَفِی الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ، قَالَ: نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھْرٍ جَارٍ (٢٢)

رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، حضور نے ارشاد فرمایا، یہ اسراف کیوں ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا۔ ہاں اگر چہ تو بہتے دریا سے وضو کرے۔ (٢٣)

﴿١٧﴾۔ گناہ کے راستے پر خرچ مثلاً جوا کھیلنا، سینما بینی پر خرچ کرنا، باطل کی راہ میں خرچ کرنا، باطل کی تقویت کے لئے خرچ کرنا، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مالی اعانت کرنا وغیرہ تمام مصارف حرام ہیں۔ اس سے بچنا فرض ہے۔ اسی طرح مال کو فضول کاموں میں خرچ کر کے ضائع کرنا حرام ہے۔ (٢٤)

---

(٢٢) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عبداللہ بن عمرو، ص ٣٤

(٢٣) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ٢ ص ٩ ١ ٦

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ٢٠ ص ١٩٣

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ٥ ص ٢٣

(٢٤) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ٣ ص ١٩٨

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ٣ ص ١٢٠٣

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ١٠ ص ٢٤٧

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ٣ ص ٣٦

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ٢ ص ٩١٩

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ٣ ص ١١٢

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ٤١١

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ٢ ص ٣٤٧

﴿۱۸﴾ اگر کوئی شخص اپنا سارا مال حق کے راستے پر صرف کر دے تو اسے فضول خرچ نہ کہا جائے گا اور اگر کوئی ایک کلو غلہ یا ایک روپیہ مثلاً گناہ کے راستے پر خرچ کرے گا تو وہ فضول اڑانے والوں کے زمرے میں ہے۔

خیر کے کاموں میں اور حق کی راہ میں خرچ کرنے میں اسراف نہیں، اگر چہ لاکھوں کروڑوں ہو۔ اور باطل کی راہ میں خرچ کرنے میں بھلائی نہیں، اگر چہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ مشہور ضابطہ ہے۔

لَاخَیْرَفِی الْاَسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ

اسراف میں بھلائی نہیں اور بھلائی میں خرچ کرنا اسراف نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۹﴾ کسی منعم کی عطا کردہ نعمت کو اس کی رضا مندی کے زیرِ اثر صرف کرنا اس کا شکر بجالانا ہے، اور نافرمانی کی راہ پر صرف کرنا فضول اڑانا اور اس کی ناراضی مول لینا ہے۔ لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ رب تعالیٰ وتقدس جل وعلا کی نعمتوں کو اس کی رضا کے کاموں میں صرف کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن مجید اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے بیان سے ہی ممکن ہے۔ (۲۶)

(بقیہ۲۴) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۷۲

(۲۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۷۲

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۷۲

﴿۲۰﴾ اگر کوئی کسی قوم یا فرد کے طریقہ کار پر کاربند ہو جائے اور اس جیسی بود و باش اختیار کرے تو وہ اس قوم کا بھائی بند بن جاتا ہے، اگرچہ نسب میں ان سے مختلف ہو۔ دنیا و آخرت میں اس کا حشر اسی قوم سے ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ(۲۷)

جو کسی قوم کی سیرت اور ان کا اخلاق اپنا لیتا ہے وہ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

لٰہذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی سیرت، طرزِ بود و باش اور اخلاق اپنائے۔ غیر مسلموں کی نقالی سے بچے۔ ورنہ اس کا دنیا و آخرت میں انہیں میں شمار اور حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس خسارہ سے مسلمانوں کو بچائے۔(۲۸)

﴿۲۱﴾ اہل بیت اطہار کو خمس دیا جائے کہ یہ ان کا حق ہے اور امن کی حالت میں بیت المال سے ان کی کفالت کی جائے۔(۲۹)

---

(۲۷) ☆ رواہ ابو داؤد ابن ارسلان عن ابن عمرو رواہ الطبرانی فی الوسط عن حذیفہ / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۲۸۹

(۲۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۰۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۴۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۳

(۲۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳

﴿۲۲﴾ حلال کمائی کا مال حرام جگہ خرچ کرنا حرام ہے اور حرام مال کا خرچ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں، نہ حلال جگہ نہ حرام جگہ۔ بلکہ اسے واپس لوٹایا جائے جس سے لیا۔ اس کا اصل مالک تک پہنچانا فرض ہے۔ اور اگر اصل مالک نہ مل سکے یا اس تک رسائی نہ ہو سکے تو اسے اصل مالک کی طرف سے غرباء میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کا ثواب اصل مالک کو ملے گا۔ اور یہ گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (۳۰)

نوٹ: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کے احکام سورہ بقرہ اور سورہ توبہ میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۸

باب (۲۵۶)

سوالی کا حق

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّکَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّیۡسُوۡرًا☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۸)

اور اگر تو ان سے منہ پھیرنے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ۔

حل لغات:

"وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمۡ": اور اگر تو ان سے منہ پھیرے۔

یہ اعراض رنج وغضب سے نہیں بلکہ اس سے مراد خاموشی ہے۔ کیونکہ حضور قاسمِ رزقِ الٰہی ﷺ سے جب کوئی سائل سوال کرتا اور اتفاق سے اس وقت آپ کے ہاں کوئی چیز موجود نہ ہوتی تو آپ خاموشی اختیار فرما لیتے تھے۔ (۱)

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

"اِبۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ": اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں۔

اس رحمت سے مراد "رزق" ہے، جس کا سائل نے سوال کیا تھا اور وہ اس وقت موجود نہ تھی۔ (۲)

"قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا": نرم بات، آسان کلام۔

"مَيۡسُوۡرًا": يَسَرَ (از باب ضَرَبَ) يَسۡرًا و يَسَرًا کا معنی ہے، آسان ہونا، نرم ہونا۔

قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا سے مراد ہے نرم بات، آسان کلام۔

یعنی سائل کو دینے کے لئے تمہارے پاس اگر کچھ نہ ہو تو اسے نرمی سے سمجھا دو۔ جھڑک کر رد نہ کرو۔ (۳)

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں چند روایات منقول ہیں، ان سب سے مراد ایک ہی ہے۔

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۴۳

(۲) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۴۳

(۱) حضرت مجع، حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت سالم اور حضرت خباب رضی اللہ عنہم نادار صحابہ کرام حضور صاحبِ لولاک ﷺ سے اپنی ضرورتیں مانگ لیا کرتے تے۔ اگر حضور کے پاس بظاہر کوئی شے موجود نہ ہوتی تو خاموشی اختیار فرما لیتے تھے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خاموشی کی بجائے ان سے نرم بات کہہ کر دعا دے دیا کرو۔ (۴)

(۲) قبیلہ مزنیہ سے کچھ لوگ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ سواریاں طلب کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں، جس پر تمہیں سوار کر سکوں، وہ واپس چلے گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ شاید وہ یہ سمجھے کہ حضور ہم سے ناراض ہیں، اس لئے سواریاں عطا نہیں فرمائیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر آپ کو اپنے رب کی رحمت کی امید ہو اور ان سے اعراض کرنا پڑے تو ان سے کوئی نرم بات کہہ کر ٹال دو۔ (۵)

(۳) یہ آیت کریمہ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو دینے سے انکار فرما دیتے تھے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو علم تھا کہ وہ مال کو ناحق ضائع کر دیں گے۔ آپ ان کو نہ دینے میں اجر کی توقع رکھتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۶)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر قسم کے سائل کو جھڑکنا منع ہے۔ خواہ سائل حقیقۃً ضرورت مند ہو یا پیشہ ور ہو۔ سائل سے نرمی سے بات کرو۔

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۷۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۸

اگر تم اسے کچھ دے سکتے ہو تو نہایت عزت سے دو، ورنہ معذرت کرلو، یا دینے کا وعدہ کرلو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے ان جیسے کلمات سے دعا دے دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو رزق واسع عطا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل حل فرمادے۔ آیت زیب عنوان نے اس مسئلہ کو واضح فرمادیا ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَاَمَّاالسَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سورۃ الضحیٰ آیت ، ۱۰)

اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْأً قَطُّ فَقَالَ: لَا (۷)

حضور سید المرسلین ﷺ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے ''نہیں'' نہ فرمایا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر ایک عاشق تڑپ اٹھا اور یوں گویا ہوا۔

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

ایک اور حدیث میں سائل سے متعلق حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت یوں بیان ہوئی۔

اِنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَیَّ فَاِذَاجَآءَ نِیْ شَیْءٌ قَضَيْتُهٗ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهٗ فَمَا كَلَّفَ اللّٰهُ مَالَا تَقْدِرُعَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَاتَخَفْ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعُرِفَ الْبُشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ، ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا اُمِرْتُ (۸)

(۷) ☆ رواہ الترمذی فی شمائل الترمذی عن جابر بن عبداللہ، ص ۳۰

(۸) ☆ رواہ الترمذی فی شمائلہ عن عمر بن الخطاب، ص ۳۰

ایک شخص حضور رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس بظاہر کوئی شے موجود نہیں، لیکن جاؤ اور میرے نام کا قرضہ لے لو۔ جب میرے پاس کچھ آئے گا میں قرضہ اتار دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ نے اسے عطا فرما دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا مکلّف نہیں فرمایا جو آپ کی قدرت میں نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر کی گفتگو ناپسند فرمائی۔ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! خرچ کرتے رہئے اور عرش عظیم کے رب سے افلاس سے نہ ڈریئے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ آپ کے چہرۂ انور پر انصاری کی بات سے بشاشت نمودار ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔ رزق ملنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکر ادا کیا کرو۔ شکر کرنے سے رزق میں فراخی ہوتی ہے اور ناشکری سے رزق میں کمی آجاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ص۲۴۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص۶۲۰

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ص۱۱۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ص۱۹۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۶۱

☆ تفسیرجلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۴۸

☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۱۷۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص۱۵۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ۱۲۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی، ج۴ص۳۱۰

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی، قم، ایران، ج۵ص۲۷۵

☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷ص۴۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۳ص۲۷

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ☆

(سورۃ ابراھیم آیت ۷)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

بندۂ مومن پر لازم ہے کہ ہر لحظہ اپنے کریم قادر رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

یاد رہے رزق کا مفہوم وسیع ہے، اس میں مال و دولت، عزت و جاہ، اولاد و رشتہ دار، صحت و قوت، علم و عمل غرض ہر انسانی روحانی و جسمانی ضرورت شامل ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ غنا (دولت مندی) اللہ تعالیٰ جل وعلا پر وثوقِ کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ مادی اسباب پر نظر رکھنے والا غنی نہیں ہو سکتا۔ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے خالق و رازقِ حقیقی پر ہر لمحہ اعتماد رکھے اور اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ اللہ تعالیٰ سے ناامیدی حرام بلکہ بعض حالات میں کفر کے درجہ میں ہوتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ☆

(سورۃ الزمر، آیت ۵۳)

تم فرما دو اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک اور آیت میں یوں ارشاد ہوا۔

......وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۔ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ☆

(سورۃ یوسف، آیت ۸۷)

اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲

(۱۱) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹

﴿۴﴾ استطاعت اور قدرت ہو تو سائل کو خالی نہ بھیجو۔ نہ جانے کبھی تمہیں سوال کرنا پڑ جائے تو اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔(۱۲)

﴿۵﴾ مسافر سائل بعض اوقات مالدار اور غنی ہوتا ہے، مگر حالتِ سفر میں اس کا زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس مسافر ضرورت مند سائل کی ضرورت پوری کرنا حتی المقدور لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ(۱۳)

سائل کو دینا لازم ہے۔ اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

آیت زیب عنوان میں سائل کے حق کا خاص طور پر ذکر ہوا ہے۔(۱۴)

الانتباہ:

اس باب کے مسائل ضرورت مند محتاج سائل کے بارے میں ہیں۔ غیر محتاج، پیشہ ور سائلین کے احکام دوسرے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۰۱

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن حسین بن علی بن ابی طالب ، ج ا ص ۲۴۲

☆ رواہ مالک فی الموطا ، باب الصدقہ

☆ رواہ احمد ، ج ا ص ۲۰۱

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۱

تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۳

باب (۲۵۷)

﴿اخراجات میں میانہ روی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبۡسُطۡہَا کُلَّ الۡبَسۡطِ

فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۹)

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

حل لغات:

''وَلَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ'': اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

یہاں لفظی معنی مراد نہیں، بلکہ مجازاً اس سے مراد بخل ہے، جہاں ضرورت ہو وہاں بھی خرچ نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہود نے بھی اس قبیح فعل کی نسبت کی۔

وَقَالَتِ الۡیَہُوۡدُ یَدُ اللّٰہِ مَغۡلُوۡلَۃٌ (سورۃ المائدہ آیت ۶۴)

اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۵۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۷

"وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ": اور نہ پورا کھول دے۔

یہاں بھی لفظی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد اسراف ہے۔ بخل اور اسراف کی ان محاروں میں مثال حدیث پاک میں بیان ہوئی ہے۔

مَثَلُ الۡبَخِيۡلِ وَالۡمُنۡفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيۡنِ عَلَيۡهِمَا جُبَّتَانِ مِنۡ حَدِيۡدٍ مِنۡ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيۡهِمَا فَاَمَّا الۡمُنۡفِقُ فلا يُنۡفِقُ اِلَّا سَبَغَتۡ اَوۡوَفَرَتۡ عَلٰى جِلۡدِهٖ حَتّٰى تُخۡفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعۡفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الۡبَخِيۡلُ فَلَا يُرِيۡدُ اَنۡ يُنۡفِقَ شَيۡأً اِلَّا لَزِقَتۡ كُلُّ حَلۡقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ (۲)

بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر پستانوں سے لے کر حلق تک لوہے کے جبّے ہیں۔ سخی جب سخاوت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ جبے کھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ہاتھ چھپ جاتے ہیں اور ان کی انگلیوں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جبے کا ہر حلقہ آپس میں مل جاتا ہے وہ کھولنا چاہتا ہے مگر وہ کھلتا نہیں۔ (۳)

"مَلُوۡمًا": لام (از باب نَصَرَ) لَوۡمًا و مَلَامًا و مَلَامَةً کا معنی ہے، ملامت کرنا۔ مَلُوۡمٌ مفعول ہے بمعنی ملامت کیا ہوا۔ (۴)

---

(۲) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ فی الزکاۃ، ج ۱ ص ۱۹۴

☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرہ فی اللباس، ج ۲ ص ۸۶۲

☆ رواہ البخاری عن ابیہ ہریرۃ فی الطلاق، ج ۲ ص ۷۹۸

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۵۱۲،۲۵۶ ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ نحوہ، ج ۱ ص ۳۵۳

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۴۳

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۷۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۱۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۰۱

"مَحْسُوْرًا": حَسِرَ(از باب سَمِعَ)حَسَرًا کامعنی ہے،تھکنااور حَسْرَۃً کامعنی ہےافسوس کرنا۔مَحْسُوْرٌ چل کر تھکا ہوا۔(۵)

آیت کامفہوم یہ ہے کہ اپنے مال کوضرورت کے موقعہ پراورخرچ کے حقوق پرخرچ کرو۔بخل سے کام نہ لو کہ اپنی ضرورت پرخرچ کرونہ مال کے حق ادا کرو،سانپ بن کر مال کوجمع رکھو۔اورایسا بھی نہ کروکہ تمام مال اسراف سے خرچ کردو۔اگرایسا کروگے تو پھراپنی ضرورت کیسےاورکہاں سے پوری کروگےاورحق داروں کے حق بھی ادانہ کرسکو گے۔ایسی صورت میں تم پرہرطرف سے ملامت بھی ہوگی اورتھکے ہارے جانورکی مانندٹانگیں پھیلاکربیٹھ رہوگے۔

شانِ نزول:

آیت کے شانِ نزول میں چندروایات مروی ہیں۔

(۱) حضورسیدِ عالمﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑاپیش ہوا۔چونکہ آپ بڑے سخاوت اوربخشش والے تھے،آپ نے وہ تمام کپڑاتقسیم کردیا۔تقسیم کے بعد کچھ لوگ آئے تو ان کوکچھ نہ ملا۔کیونکہ حضورتقسیم سے فارغ ہو چکے تھے۔اس پریہ آیت نازل ہوئی۔(۶)

(۲) ایک یہودی عورت اورایک صحابیہ میں اس پرگفتگوہوئی کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام زیادہ سخی تھے یا حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔یہودیہ نے کہاحضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کایہ حال تھاکہ اپنی ضروریات سے بچا ہوا سارامال خیرات فرمادیاکرتے تھے۔صحابیہ نے بطورآزمائش حضورکی خدمت میں اپنابچہ بھیجااورعرض کیاکہ

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،۲۴۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر،ج۱ ص۱۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،۲۵۶

(۶) ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۱۵ ص۲۲

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۷ ص۴۳

☆ اسباب نزول از سیوطی ،۲۸۹

مجھے قمیص کی ضرورت ہے عطا ہو۔ اتفاقاً اس وقت حضور کے پاس صرف وہی قمیص تھی، جو زیب تن تھی۔ وہی اتار کے عطا فرمادی اور خود کا شانہ اقدس میں جلوہ افروز ہوگئے، یہاں تک کہ اذان ہوگئی۔ صحابہ کرام نماز کے لئے مسجد میں جمع ہوگئے، مگر حضور تشریف نہ لائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بخل، کہ اپنی ضروریات پر خرچ کرے اور نہ حق داروں کا مالی حق ادا کرے، حرام ہے۔ آیت زیب عنوان میں بخل کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَامَنَّانٌ (۸)

دھوکے سے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے والا، کنجوس اور نیکی کر کے احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۵۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۶۲۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی. ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۶۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۴۷

☆ اسباب النزول از سیوطی، ۲۸۹

(۸) ☆ رواہ الترمذی عن ابو بکر الصدیق، ج۲ ص۲۶ ☆ رواہ احمد، ج۱ ص۴،۷

(۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۵۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۴۳

﴿۲﴾ مال میں اسراف کرنا، اسے بے جا خرچ کرنا اور نا جائز کاموں میں اڑانا حرام ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مال کو فضول اڑانے والا بالآخر خود پائی پائی کا محتاج ہو جاتا ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ مصارف میں اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے افراط و تفریط سے منع فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نہ بخل سے کام لو، نہ فضول اڑاؤ، بلکہ میانہ روی سے خرچ کرو۔ اپنی ضروریات بھی جائز حد تک پوری کرو۔ عیاشی نہ کرو، اور والدین، رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں، طالب علموں، بیواؤں، یتیموں اور سفید پوشوں کے حق بھی ادا کرتے رہو، حق کی راہ میں جہاں ضرورت ہو خرچ کرتے رہو، مثلاً تعمیرِ مساجد، تعمیرِ مدارس، رفاہِ عامہ کے کام وغیرہ۔ اسلامی معاشیات کا یہ وہ اصول ہے جس کی نظیر دنیا کے اور معاشی نظام پیش نہیں کر سکتے۔ معاشی میانہ روی کے بارے میں اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ☆ (سورہ الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال پر رہیں۔

حدیث شریف نے کیسا عمدہ اصول بیان فرمایا۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (۱۱)

وہ کبھی بھی تنگ دست نہ ہوا جس نے خرچ میں درمیانی راہ اختیار کی۔ (نہ بخل کیا نہ اسراف کیا) (۱۲)

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳

(۱۱) ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۴۴۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

﴿۴﴾ حقوق اور مصارفِ حق میں کھلے ہاتھوں خرچ کرو، بخل سے کام نہ لو۔ کھلے ہاتھ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ بے حساب دے گا، وہاں سے دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قَالَ لِیْ النَّبِیُّ ﷺ لَا تُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْکَ(۱۳)

ایک اور حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَلَا تُوْعِی فَیُوْعِی اللّٰہُ عَلَیْکَ(۱۴)

(حق کی راہ میں) خرچ کر، گن کر خرچ نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھے حساب سے دے گا۔ مال کو جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے مال کو روک لے گا۔(۱۵)

﴿۵﴾ خیر کے کاموں میں قلیل یا کثیر خرچ شخص یا حالات کے حسبِ حال جائز ہے۔ قلیل یا کثیر کی حد متعین نہیں کی جا سکتی، لیکن فساد کے کاموں میں قلیل یا کثیر خرچ کرنا حرام ہے۔(۱۶)

(بقیہ۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۱۹۵

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۸

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۵

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج۱ ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج۱ ص ۳۵۳

☆ رواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ

☆ رواہ احمد، ج۶ ص ۱۳۹، ۱۶۰، ۲۴۵، ۲۴۶، ۳۵۳، ۳۵۴

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۳۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۱

﴿۶﴾ اپنا تمام مال خرچ کر دینے کا حکم ہر بندۂ مومن کے لئے یکساں نہیں۔ بعض بندگانِ خدا و محبوبانِ مصطفیٰ (جل و علا، ﷺ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کثیر صحابہ کرام اور اولیاء اللہ وہ ہیں جنہوں نے اپنا تمام مال حق کی راہ میں صرف کر دیا، مگر حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں منع نہ فرمایا۔ گویا تمام مال خرچ کرنا ان کے لئے جائز ہے۔ یہ وہ قدسی نفوس ہیں جو شرف منزلت پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔ اس کے وعدے پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں ذرہ بھر تزلزل نہیں ہوتا۔ عزیم القصد ہوتے ہیں۔ کمالات صفات سے متصف ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سارا مال بارگاہِ مصطفیٰ میں حق کی راہ میں پیش کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ بال بچوں اور اپنی ضروریات کے لئے گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کی۔

اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (۱۷)

میں گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

ع صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس (۱۸)

﴿۷﴾ سیدِ عالم سرورِ کائنات معلمِ اخلاقیات حضور پُر نور شافعِ یوم النشور ﷺ تمام اخلاقِ ذمیمہ سے پاک و مبرا ہیں۔ بخل و اسراف آپ کی سیرت میں عنقا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اگر چہ بظاہر خطاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

---

(۱۷) ☆ رواه الترمذی عن زید بن اسلم عن ابیه ، ج۲ ص ۲۳۱

☆ رواه الدارمی فی کتاب الزکوٰة

☆ رواه جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی فی تاریخ الخلفاء ، ص ۳۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۰

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۲۸

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۲۸

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷ ص ۷۳

سے ہے مگر اس سے مراد افرادِ امت ہیں۔قرآن مجید میں اس نوعیت کی کثیر مثالیں موجود ہیں کہ بظاہر خطاب حضور سے ہے مگر اس سے مراد امت ہے۔مثلاً

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

(سورۃ الزمر آیت ۶۵)

اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔

ایک اور آیت میں ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ

(سورۃ یونس آیت ۹۴)

اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا......

ایسی آیات میں حضور آقائے دو عالم ﷺ کو مخاطب سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔یہ نکتہ خوب یاد رہے،اسے بھولنا ضلالت ہے۔(۱۹)

☆☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۰۴

باب (۲۵۸)

﴿بچوں کا ناحق قتل، ''منصوبہ بندی''﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۚ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۚ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے، ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

حل لغات:

''وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ'': اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اولاد میں بیٹے بیٹیاں سب شامل ہیں۔ اور قتل جان گنوانا ہے، جس طریقہ سے بھی ہو، یہ حکم سبھی کو شامل ہے۔ (۱)

''خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ'': اِملاق سے مراد فاقہ، مفلسی، فقر ہے۔ کسی چیز کا مالک نہ ہونا اِملاق ہے۔ مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ یہ قید عمومی لحاظ سے ہے، ورنہ مفلسی کا ڈر ہو یا نہ ڈر ہو اولاد کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ (۲)

(۱) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۱۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۱

''نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ'': ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔ اولاد کو قتل نہ کرنے کی علت بیان ہو رہی ہے کہ تمہاری اولاد کا رزق ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم ضامن ہیں سب کو روزی دینے کے۔ کوئی ذی روح ہماری روزی سے مستغنی نہیں، اور ایسا بھی نہیں کہ ایک کی روزی تقسیم کر کے دوسرے کو دیں۔ (۳)

''خِطْاً كَبِيْرًا'': خِطْاً سے مراد گناہ ہے۔ لغوی معنی ہے، جہت سے ہٹ جانا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۷۵

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۷۵

اول غلط کام کا ارادہ کرے اور اسے ہی کر ڈالے یہ خطا تام ہے۔ اسی سے انسان گناہ میں ماخوذ ہے۔ یہ خَطِیَ، یَخطاءُ خِطأً، وَخِطَاۃً کے وزن پر آتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثال......

اِنَّ قَتلَهُم کَانَ خِطأً کَبِیرًا (آیت زیب عنوان)

اور وَاِنَّ کُنَّا لَخٰطِئِینَ (سورہ یوسف آیت ۹۱)

اور بے شک ہم خطاوار تھے۔

یعنی ہمارا ارادہ بھی غلط کام کرنے کا تھا اور ہم نے غلط کام بھی کیا۔ یہ خطا تام اور بڑا گناہ ہے۔

دوم انسان اچھے کام کرنے کا ارادہ کرے مگر غلطی سے اس کے ارادے کے خلاف کام واقع ہو جائے۔ یہ اَخطَا یُخطِیُٔ اِخطَاءً کے وزن پر آتا ہے۔ ایسا کرنے والا اپنے ارادے میں درستی پر ہے لیکن غلطی فعل میں واقع ہوئی۔ اس معنی میں یہ حدیث شریف ہے۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیْ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانَ (۴)

میری امت سے غلطی اور بھول کا گناہ معاف کر دیا گیا ہے۔

اسی معنی میں یہ حدیث بھی ہے۔

وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخطَاَ فَلَهُ اَجرٌ (۵)

جب حاکم درستی کا ارادہ کر کے فیصلہ میں کوشش کرتا ہے پھر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔

قرآن مجید یہ آیت اسی معنی میں ہے۔

مَنْ قَتَلَ مُؤمِنًا خَطَاً فَتَحرِیرُ رَقَبَةٍ مُؤمِنَةٍ وَدِیَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰی اَهلِهٖ اِلَّا اَنْ یَصَّدَّقُوا۔

(سورۃ النساء آیت ۹۲)

---

(۴) ☆ رواہ الطبرانی عن ثوبان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۵) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، ۱۶۸ ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرہ، ج ۲ ص ۳۰۳

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۷۸، ج ۴ ص ۲۰۵

اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا ادا کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ معاف کردیں۔

سوم انسان ارادہ کرے مذموم فعل کا مگر اس سے نیک کام ہو جائے۔ یہ شخص اپنے ارادہ میں گناہ گار ہے، مگر عمل میں درست ہے۔

الحاصل یہ لفظ (خا، طا اور ہمزہ سے مرکب) متعدد معنوں استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں خطا سے مراد وہ گناہ ہے جس کے کرنے کا ارادہ بھی گناہ ہو اور وہ فعل اس کے ارادہ کے مطابق واقع ہو۔ یعنی وہ قصداً گناہ کرے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کی سزا بھی انتہائی سخت ہے۔(۶)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بالخصوص قبیلہ بنوخزاعہ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ اس فعل قبیح میں ان کے سامنے مختلف سبب ہوتے تھے۔

(ا) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کر دیتے تھے۔ ان کا وہم تھا کہ جو رزق ہمیں دستیاب ہے اسی کو تقسیم کر کے انہیں دینا پڑے گا، اس سے ہمارے حصہ کا رزق کم ہو جائے گا، جوں جوں اولاد بڑھتی رہے گی، ہماری مفلسی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(ب) لڑکیاں چونکہ صنفِ نازک سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان پر خرچ محض بیکار ہے، کیونکہ لڑکیاں بڑی ہو کر ہمارے دشمن کے خلاف ہمارا ہاتھ نہیں بڑھا سکتیں، بخلاف لڑکوں کے کہ وہ بڑے ہو کر ہمارے دست و بازو بن سکتے ہیں۔

---

(۶) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۵۱

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۵۹

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۷۶،۱۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۸۵

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۳۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۱

(ج) دشمن لڑکیوں کو اغوا کر کے لے جاتے تھے، جوان کے ننگ و عار کا باعث ہوتا ہے۔ اغوا کے خوف سے وہ انہیں خود اپنے ہاتھوں قتل کر دیتے۔

(د) مفلسی کے باعث لڑکیوں کے رشتے کفو میں ملنے دشوار ہوتے، اس لئے غیر کفو میں رشتہ کرنا ان کے لئے ناگوار تھا۔

(و) لڑکیاں جب نکاح کر کے دوسرے خاندان میں جائیں گی تو وہ داماد بن جائیں گے۔ دامادی کا رشتہ ان کے لئے باعث ننگ و عار تھا۔ اس سے بچنے کا طریقہ صرف یہ تھا کہ لڑکیوں کو بچپن ہی میں دفن کر دیا جائے۔ اس طرح وہ مختلف حیلوں حوالوں سے لڑکیوں کو قتل کرنے کا قبیح فعل بڑی دلیری سے کرتے تھے۔ اس پس منظر میں آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اولاد بالخصوص لڑکیوں کو قتل نہ کرو۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اپنی اولاد کو قتل کرنا گناہِ کبیرہ اور قتلِ عظیم ہے، اس کی سزا دوزخ ہے۔ ویسے تو ہر جان کا ناحق قتل ظلم ہے، اس کی سزا دوزخ ہے مگر اولاد کا قتل بہت ہی بڑا اجرم و گناہ ہے۔ جان کے ناحق قتل میں بے شمار قبائح ہیں۔

---

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۱۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بمبئی، ۲۶۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵ ص۲۶

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۶۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۲ ص۳۱۰

(ا) جنسِ انسانی ضائع ہوتی ہے۔

(ب) دوسروں کو یا اولاد کو قتل کرنے سے لازم آتا ہے کہ قاتل اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ تکبر ہے۔

(ج) اولاد کو قتل کرنے سے نسلِ انسانی منقطع ہو جائے گی۔ اس سے قوامِ عالم معطل ہو جائے گا۔

(د) انسان یا اولاد کا ناحق قتل کرنا درندوں کا کام ہے۔ قاتل درندوں سے کم نہیں۔

یہ قبائح عام جان کے ناحق قتل میں ہیں، اولاد کا قتل کرنا اور بھی بڑا ہے، کیونکہ اولاد انسان کے نزدیک ترین ہوتی ہے اور جتنا کوئی قریبی ہوگا اس کا قتل بھی اتنا ہی بڑا جرم ہوگا۔ (۸)

﴿۲﴾ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہءِ کرم پر ہے۔ وہی ہر ایک کے رزق کا متکفل ہے۔ اس نے ہر ایک کا رزق مقرر کر دیا۔ کسی کے گھٹانے سے گھٹتا نہیں اور نہ بڑھانے سے بڑھتا ہے۔ ایک کا رزق تقسیم ہو کر دوسرے کو نہیں ملتا۔ اس لئے مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَاَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ

---

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ' لبنان، ج۳ ص۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت ' لبنان، ج۳ ص۱۲۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۱۲۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۳ ص۳۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی ' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۳۱۰

خَلَقَکَ، قُلْتُ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ: وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَۃَ اَنْ یُّطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ: اَنْ تَزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ (۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا، اللہ کا شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں یہ تو عظیم گناہ ہے۔ میں نے عرض کی اس کے بعد (بڑا کون سا ہے؟) فرمایا، تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ (تقسیم کر کے) کھائے گے۔ میں نے عرض کی پھر اس کے بعد فرمایا، ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔ (۱۰)

﴿۳﴾ ہر جاندار کے رزق کا متکفل اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے۔ اس نے ہر ایک کا رزق ایک اندازے سے باندھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ وتقدس عزّ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا، کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ☆

(سورۃ ہود آیت ۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہء کرم پر نہ ہو، اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا۔ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

ہر بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس کا رزق، عمر، عمل اور سعادت یا شقاوت لکھ دی جاتی ہے۔ اس لکھے میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۹) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص۷۰۳ ☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن مسعود، ج۱ ص۶۳
☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص۱۷۱ ☆ رواہ احمد، ج۱ ص۳۸۰، ۴۳۱، ۴۳۴، ۴۶۴

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۲۰۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۰۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۷۲

اَنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًاثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَکًافَیُوْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ بِرِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ ثُمَّ یُکْتَبُ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ (الحدیث) (۱۱)

تم میں سے ہر ایک کی خلقت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اولاً (اس کا پانی) چالیس روز تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی دنوں بعد لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے بھیجتا ہے۔ اور اسے حکم فرماتا ہے کہ اس کی چار چیزیں لکھ دے۔ رزق، عمر، عمل، سعادت یا شقاوت۔ پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

لہٰذا بندہ مومن کو اپنے یا اہل وعیال کے رزق کی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ مقررہ رزق مقررہ وقت تک مل کر رہے گا۔ اسے اپنے مقصدِ تخلیق کی فکر چاہئے۔ مقصدِ تخلیق تو ہر ایک کے علم میں ہے۔ اگر کوئی نادانی سے اسے بھول چکا ہے۔ یاددہانی کے لئے مقصدِ تخلیق کا ارشادِ ربانی سے اعادہ کیا جاتا ہے۔

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ☆ (سورۃ الذریت آیت ، ۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ بندگی رب ذوالجلال میں مشغول رہے۔ دوسرے کا مال غصب نہ کرے۔ چوری، ڈاکہ، ملاوٹ، کم تول، کم ماپ، جھوٹ، فریب، ذخیرہ اندوزی، مہنگائی، سمگلنگ وغیرہ حرام ذرائع سے دوسرے کا مال نہ چھینے، اس لئے کہ اس کا مقدر رزق اسے حلال ذرائع سے مل کر رہے گا۔ (۱۲)

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعودؓ ، ج۲ ص ۹۷۶ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن مسعود ، ج۲ ص ۳۳۲
☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن مسعود ، ج۲ ص ۳۰۰ ☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود ، ج۲ ص ۳۵
☆ رواہ ابن ماجه فی مقدمته

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

﴿۴﴾ قتلِ جان کسی وجہ سے ہو، کسی طرح سے ہو، کسی طریقہ سے ہو، حرام حرام اور اشد حرام ہے۔ ماں کے پیٹ کے بچہ کو جب جان پڑ جائے، ولادت کے بعد، مفلسی کے ڈر سے، بچہ کو کوئی زہر آلود دوا کھلا کر، پانی میں ڈبو کر، کسی آلہ سے قتل کر کے، زمین میں دفن کر کے، ویران جگہ چھوڑ کر کہ کوئی درندہ کھا جائے وغیرہ، قتل کا ہر طریقہ حرام ہے۔ (۱۳)

﴿۵﴾ بچہ کو مفلسی کے ڈر سے یا اس کے بغیر قتل کرنا، ہر سبب، ہر وجہ سے قتل کرنا حرام حرام اشد حرام ہے۔ ہمارے ہاں رائج منصوبہ بندی یا کسی اور نام سے بچے قتل کئے جاتے ہیں۔ "کم بچے، خوشحال گھرانہ" "بچے دو ہی اچھے" سلوگن قطعاً غیر اسلامی ہیں۔ ان سلوگن کی آڑ میں بچوں کو ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ یہ حرام ہے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ عزل بیوی کی اجازت سے جائز ہے (جماع کے وقت منی کو فرج سے خارج گرانا عزل ہے) جماع کے وقت ٹیوب وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔ بیماری یا پہلے بچے کی شیر خوارگی کے دوران یا کسی دوسری شرعی ضرورت سے مانع حمل ادویات کا استعمال جائز ہے۔ حمل میں جب تک جان نہ پڑھ جائے اس کا بعض حالات میں ضائع کرنا جائز ہے، کیونکہ جان پڑنے سے پہلے وہ بچہ نہیں، گوشت کا لوتھڑا ہے۔ مگر مذکورہ تمام طریقے میاں بیوی

---

(۱۳) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۲ ص ۳۱۰

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۲۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵ ص ۲۰۸

کی رضا مندی سے شرعی مجبوری کی بنا پر جائز رکھے گئے ہیں۔لیکن ان کی آڑ میں کوئی ناجائز جوڑ احرام کاری کے لئے استعمال نہیں کرسکتا۔ زنا تو خود حرام ہے،نسلِ انسانی کی تخریب حرام ہے۔ پھر اس سلسلہ میں پیدا ہونے والی بے گناہ جان کو ضائع کرنا حرام ہے۔ بے گناہ ناحق جان کو ضائع کرنے پر قتل کی سزا شریعت نے مقرر کررکھی ہے۔

﴿۷﴾ ''بچے دو ہی اچھے'' کا سلوگن شریعت مطہرہ کی نفی وتوہین ہے۔ ہمارے آقا ومولیٰ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ایسی بیوی نکاح کے لئے انتخاب کرو جو تم سے محبت کرے، زیادہ اولاد پیدا کرے۔ میری امت کے افراد کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی مجھے قیامت کے روز اتنا ہی فخر ہوگا۔ حدیث پاک کے کلمات یہ ہیں۔

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌبِکُمُ الْاُمَمَ (۱۵)

محبت کرنے والی، زیادہ اولاد جننے والی سے نکاح کرو، کیونکہ مَیں (روزِ قیامت) اپنی زیادہ امت سے دوسروں پر فخر کروں گا۔

دو سے زیادہ بچوں کی حوصلہ افزائی خود رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمائی۔ ارشاد فرمایا۔

مَنْ کَانَتْ لَہٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوٰتٍ اِتَّقَی اللّٰہَ وَقَامَ عَلَیْھِنَّ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاَصَبِیْہِ الْاَرْبَعِ(۱۶)

جس کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ (ان کے بارے میں) اللہ سے ڈرتا رہے (وہ ان کا حق ادا کرتا رہے) وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا۔ پھر حضور نے چار انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

خاندانی منصوبہ والے کروڑوں روپے، وقت اور توانائیاں خرچ کرنے کے باوجود اپنے مذموم مقصد میں کامیاب

---

(۱۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن معقل بن یسار، ج ۱ ص ۲۸۷

☆ رواہ النسائی، عن معقل بن یسار، ج ۲ ص ۷۰

(۱۶) ☆ رواہ احمد و ابو یعلی، بحوالہ در منثور، ج ۵ ص ۲۷۹

نہیں ہو سکے۔شرح آبادی اپنے تناسب سے بڑھ رہی ہے۔البتہ ایک کام ہوا ہے کہ گناہ گار جوڑوں، زانیوں کے جرم پر پردہ ڈال دیتے ہیں، ان کے گناہ کو چھپا کرانہیں معززین کی صف میں لا کھڑا کرتے ہیں۔کاش یہ خطیر رقم بچوں کی فلاح و بہبود، صحت، تعلیم اور تربیت پر خرچ کریں، تاکہ معاشرہ صالح اور تنومند ہو جائے اور گناہ کی رغبت کم ہو جائے۔اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے اور صحیح سمت میں چلنے کی توفیق شاملِ حال فرمائے۔

نوٹ: مفلسی کے خوف سے ناحق قتل نفس اور اس کے ضمن میں ''منصوبہ بندی'' کے قبائح سورہ الانعام آیت ۱۵۱ میں بھی گزر چکے ہیں۔وہاں بھی ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۵۹)

﴿زنا کی قباحت وشناعت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیۡلًا ☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

حل لغات:

"وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰٓی": اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔

یہ کلمہ بہت بلیغ ہے "بدکاری نہ کرو" سے، بدکاری کرنا اور بدکاری کے قریب جانے میں بہت بلیغ فرق ہے۔ مراد یہ ہے کہ بدکاری کرنا تو کجا، اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔(ا)

"اَلزِّنٰی": اپنی منکوحہ بیوی (یا زرخرید لونڈی) کے علاوہ کسی اور عورت کے فرج میں مرد کا آلہ تناسل داخل ہو جانا، زنا ہے۔ فقہی زنا کے علاوہ چند حکمی زنا بھی ممنوع ہیں۔

(ا) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھنا۔

(ب) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو چھونا۔

(ج) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لینا۔

(ا) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۳

(د) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو بغل میں لینا یا شہوت سے اس کا معانقہ کرنا۔

(ہ) اسی طرح کان، ناک، دل، دماغ کو شہوت سے غیر عورت کی طرف متوجہ کرنا، وغیرہ۔

یہ سب امور زنا کے قریبی یا بعیدی اسباب ودواعی ہیں۔ زنا کی طرح یہ بھی منع ہیں۔ (۲)

"فَاحِشَةً": بے حیائی کا کام، بعض گناہ چھپ کر کئے جاتے ہیں۔ ان میں سزا صرف گناہ کی ہے اور بعض گناہ برسرِ عام ہوتے ہیں ان میں گناہ کے علاوہ بے حیائی بھی ہوتی ہے۔ بے حیائی گناہ کی بدترین شکل ہے۔ زنا گناہ بھی ہے اور بے حیائی بھی۔ بلکہ اس سے بے حیائی مزید پھیلتی ہے۔ زنا ایسی بے حیائی ہے کہ شریعت کی ممانعت سے قبل بھی معاشرہ میں اسے بے حیائی جانا جاتا تھا۔ زنا کا مذموم ہونا شرع پر ہی موقوف نہیں بلکہ ہر کوئی اسے مذموم جانتا ہے۔ ایسے گناہ جس میں گناہ ہوتے ہیں۔ (۳)

"وَسَاءَ سَبِيلًا": اور یہ بہت ہی برا راستہ ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ زنا حرام ہے، شرع کے علاوہ احساس بھی قبیح جانتا ہے۔ زنا کی حرمت ہر دور میں رہی ہے۔ (۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۴

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۲۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۵۷

(۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۷

(۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۳

﴿۲﴾ جس طرح زنا حرام اور اشد حرام ہے، اسی طرح اس کے اسباب و دواعی بھی ہیں۔ مثلاً......

(ا) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھنا۔

(ب) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو شہوت سے چھونا۔

(ج) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لینا۔

(د) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے بوس و کنار کرنا اور اس سے معانقہ کرنا۔

(ہ) دل، دماغ، کان، ناک وغیرہ سے شہوت کے ساتھ کسی غیر عورت کی طرف توجہ کرنا۔

ان سب امور سے شریعت نے منع فرمادیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقُبَلُ (۵)

آنکھیں زنا کرتی ہیں ان کا زنا شہوت سے دیکھنا ہے۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کا زنا شہوت سے چھونا ہے۔ پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا شہوت سے چل کر جانا ہے۔ منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا شہوت سے بوسہ لینا ہے۔ (۶)

(بقیہ ۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۷۵

(۵) ☆ رواہ احمد، ج۲ ص۳۴۲، ۳۴۴، ۳۷۲، ۴۱۱، ۵۲۸، ۵۳۵، ۵۳۶

(۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲ ص۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۴

﴿۳﴾ زنا کے چند اسباب ودواعی ہیں، ان سے بچنا بھی لازم ہے۔ ورنہ زنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اور اگر زنا نہ کرسکا، زنا کا گناہ اس کے ذمے لازم آئے گا۔

(ا) بے پردہ عورتوں کا اجنبی مردوں میں بغیر روک ٹوک آنا جانا۔

(ب) بھڑکیلا لباس، فیشنی لباس پہن کر اجنبیوں کے سامنے آنا۔

(د) چومنے چاٹنے اور بوس وکنار کا رواج دینا۔

(ہ) مخلوط تعلیم، جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں۔

(و) فلم، ڈرامے اور فحش تصویریں دیکھنا۔

(ز) ناچ گانے، طبلے اور سارنگی سننا۔

(ح) سرخی پوڈر لگا کر بناؤ سنگار کر کے عام محفلوں میں عورتوں کا آنا۔

(ط) دکانوں، دفتروں میں کاروبار ہاتھ میں لینا جہاں مرد بھی آتے جاتے ہوں۔

یاد رہے کہ اسلام میں عوت کا پورا جسم، چہرہ، بال پردہ ہیں۔ ان سب کا پردہ کرنا فرض ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جس مرد کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے وہ اجنبی اور غیر محرم ہے۔ (۷)

﴿۴﴾ زنا ایسا قبیح جرم ہے کہ زنا اور ایمان اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جسے ایمان کی حاجت ہے وہ زنا اور اس کے دواعی سے دور رہے۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَـزْنِـی زَانِـیْ (وفـی راویة الْعَبْدُ) حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَایَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُـوَمُـؤْمِـنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَحِیْنَ یَشْرَبُهَاوَهُوَمُؤْمِنٌ وَلَایَنْتَهِبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرفٍ یَرْفَعُ الْمُؤْمِنُ اِلَیْهَااَبْصَارُهُمْ وَهُوَمُؤْمِنٌ(۸)

---

(۷) ☆ حم، ج۲ص ۲۴۲، ۲۴۴

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۲ ص۸۵۶ ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ، ج ا ص ۵۵

☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج۲ ص ا ا

☆ وفی الترمذی عن ابی ھریرۃ وعن ابن عباس وعن عائشۃ وعن عبداللہ بن ابی اوفی

نوٹ: گویا یہ حدیث روایت معنوی کے اعتبار سے درجہ تواتر میں ہے۔

حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو زنا کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا۔ جب کوئی چور چوری کرتا ہے تو چوری کرنے کی حالت میں مومن نہیں رہتا۔ جب کوئی شرابی شراب پیتا ہے تو شراب پینے کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی شریف آدمی کوئی چیز غصب کرتا ہے کہ لوگوں کی آنکھیں حیرت سے اس کی طرف اٹھتی ہیں وہ اس وقت مومن نہیں رہتا۔

بندۂ مومن کے لئے ایمان کی سلامتی کے لئے زنا، چوری، شراب خوری اور غصب سے بچنا لازم ہے۔(۹)

﴿۴﴾ جس معاشرہ میں زنا عام ہو جاتا ہے اس میں فقر و تنگدستی مفلسی اور غریبی عام ہو جاتی ہے۔ لوگ مفلسی کا اتنے طور پر علاج کرتے ہیں مگر مفلسی کے حقیقی سبب زنا کو نہیں روکتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلزِّنٰی یُوْجِبُ الْفَقْرَ(۱۰)

ایک اور روایت میں ہے۔

اَلزِّنٰی یُوْرِثُ الْفَقْرَ(۱۱)

زنا مفلسی پیدا کرتا ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن پر لازم ہے کہ خود زنا اور اس کے دواعی سے بچے۔ اور حتی المقدور اپنے معاشرے سے اس لعنت کو ختم کرے۔

(بقیہ۸) ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج۲ ص۲۵۳ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ۲۹۱

☆ رواہ الدارمی فی الحدود

☆ رواہ احمد، ج۲ ص۲۴۲، ۲۴۳، ۳۱۷، ۳۷۱، ۳۸۶، ۴۷۹، ج۴ ص۲۴۶، ج۶ ص۲۹

(۹) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ اٰیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج۵ ص۲۸۰

(۱۰) ☆ رواہ الطبرانی والحاکم و ابن عدی والبیہقی/بحوالہ در منثور، ج۵ ص۲۸۱

(۱۱) ☆ رواہ القضاعی والبیہقی عن ابن عمر/بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص۴۶

﴿۶﴾ ہمسایہ کی بیوی سے، اپنی محرم سے، رمضان المبارک میں اجنبی سے اور نعوذ باللہ بلد حرم میں زنا کرنا، اکبر الکبائر ہیں۔(۱۲)

﴿۷﴾ لواطت زنا سے بھی شنیع وفاحش ہے۔اس سے احتراز اہم فرض ہے۔(۱۳)

﴿۸﴾ بوڑھے کامل عقل والے کا زنا جوان ناپختہ عقل والے سے بدتر ہے۔اسی طرح عالم کا زنا جاہل کے زنا سے بدتر ہے۔اسی طرح شادی شدہ کا زنا غیر شادی شدہ کے زنا سے بدتر ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ کسی کی غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ برا گناہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اِیَّاکُم وَالْغِیْبَةَفَاِنَّ الْغِیْبَةَاَشَدُّمِنَ الزِّنَااِنَّ الرَّجُلَ یَزْنِیْ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یُغْفَرلَهٗ حَتّٰی یَغْفِرَلَهٗ صَاحِبُهٗ(وفی راویةاَشَدُّمِنَ الزِّنَاثَلٰثِیْنَ مَرَّةً)(۱۵)

غیبت سے بچتے رہو کیونکہ غیبت زنا سے (تیس مرتبہ) زیادہ شدید ہے۔آدمی زنا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، مگر غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے۔

﴿۱۰﴾ ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا۔ان دونوں کے درمیان باپ بیٹے کے احکام ثابت نہیں ہوتے۔

---

(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۲

(۱۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۸

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۴۹

(۱۴) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۶

(۱۵) ☆ رواہ کنز العمال، ج۳ ص۸۰۴۲

☆ المجمع الزوائد للهیثمی، ج۸ ص۹۱

☆ اتحاف السادۃ المتقین لزبیدی، ج۷ ص۵۳۳، ج۹ ص۲۲

☆ مشکاۃ المصابیح للتبریزی، ص۴۸۷۴، ۴۸۷۵

☆ درمنثور، ج۲ ص۹۷

☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ج۱ ص۱۷۱

☆ الترهیب والترغیب للمنذری، ج۳ ص۵۱۱

☆ تذکرۃ الموضوعات لابن قسوانی، ص۱۰۹۰

☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۲۴۷۴، بحوالہ موسوعہ اطرف الحدیث النبوی الشریف، ج۵ ص۵۴۲

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْوَلَدُلِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ(١٦)

ولدالزنا بچہ ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے اور زانی کو پتھروں سے سنگسار کیا جائے گا۔(١٧)

﴿١١﴾ زنا سے زانی اور مزنیہ پر حد واجب ہے۔ غیر شادی شدہ زانی و مزنیہ پر سو کوڑے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں انہیں اتنا سنگسار کیا جائے کہ وہ مرجائیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلٰثٍ: رَجُلٌ زَنَابَعْدَاِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ فَرَجَ مُحَارِبًابِاللّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصْلَبُ اَوْیُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ وَ یَقْتَلُ نَفْسًافَیُقْتَلُ بِهَا(١٨)

کسی مسلمان مرد کا خون بہانا جائز نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مگر تین شخصوں کا (خون بہانا جائز ہے)

اول جس شادی شدہ نے زنا کیا ہو، اسے رجم کیا جائے۔

---

(١٦) ☆ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد والنسائی و ابن ماجہ عن عائشۃورواہ احمدوالبخاری و مسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ ابو داؤد عن عثمان

☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن الزبیر

☆ ورواہ ابن ماجہ عمر و ابن العاص/بحوالہ جامع صغیر، ج٢ص ٢٥٢

(١٧) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣ص ٣٠٠

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج٣ص ٣٨

(١٨) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہبن مسعود، ج٢ص ١٠١٦

☆ ورواہ البخاری عن ابی قلابہ نحوہ، ج٢ص ٢٦٣

☆ ورواہ مسلم فی کتاب الحدود

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الحدود، ج٢ص ٢٥٠

☆ ورواہ النسائی عن عثمان، ج٢ص ١٦٨

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ص ١٨٥

☆ ورواہ احمد، ج١ص ٤٤،٥٥،٦١،٦٢،٦٣،٦٥،٧٠،١٦٣، ١ج١ص ٥٨،٢٠٥،٢١٤

دوم جو شخص اسلام سے خارج ہو کر اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا ﷺ) سے جنگ پر آمدہ ہو گیا۔ اسے قتل کیا جائے یا سولی چڑھا دیا جائے یا دارالاسلام سے نکال دیا جائے۔

سوم جس نے کسی کو قتل کیا ہو تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

نوٹ: لواطت کی سزا سورۃ اعراف، آیت ۸۰، ۸۱ میں گزر چکی ہے۔ (۱۹)

نوٹ: یادر ہے کہ مذکورہ بالا تینوں افراد پر حد قائم کرنا قاضی اسلام کا ذمہ ہے، کوئی شخص انفرادی طور پر ان پر حد جاری نہیں کر سکتا۔

☆☆☆☆☆☆

(۱۹) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور ج ۲ ص ۳

تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۸ ص ۲

باب (۲۶۰)

﴿قصاص کی مشروعیت اور﴾
﴿مقتول کے وارث کے لئے دیت کا حق﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت، ۳۳)

اور کوئی جان، جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو، اور جو ناحق مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے، تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے، ضرور اس کی مدد ہوتی ہے۔

حل لغات:

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ": اور جس جان کی حرمت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے، کو قتل نہ کرو۔ اس جان سے مراد مسلمان یا ذمی یا معاہد ہے۔ اسلام کسی جان کے قتل کو حرام کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ کافر جو دارالاسلام میں امن سے رہتا ہو یا امن کا معاہدہ کر کے آیا ہو، ان کا قتل بھی اسلام میں حرام ہے۔ (۱)

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹

"اِلَّا بِالْحَقِّ": مگر حق کے ساتھ۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ مسلمان یا ذمی یا معاہد کی جان چند اسباب کی بناپر قتل کرنا جائز ہے۔ان اسباب کا ذکر قرآن مجید اوراحادیث طیبہ میں ہے۔(۲)

"وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا": اور جو ناحق مارا جائے۔

کسی سبب کے جو قتل کو جائز کرے، کے بغیر قتل کیا جائے ،یعنی دشمنی سے اسے ناحق قتل کیا جائے۔قتل عمداور قتل عمد کے مشابہ قتل مراد ہے۔(۳)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۸

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۷

(۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۲۰۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۰، ۲۰۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ بوبی، ۳۶۲

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۲۳۹

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۲۳۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۳ص ۳۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۷۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ ص ۱۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۸

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۷

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ ص ۲۹

''فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِيِّهٖ سُلۡطٰنًا'': تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے۔

وَلِیَ اور وَلَیَ (از باب سَمِعَ اور ضَرَبَ) یَلِیُ وَلْیًا کا معنی ہے نزدیک ہونا، متصل ہونا، بغیر فاصلہ کے پیچھے آنا، دو یا زیادہ اشیاء کا اس طرح ملنا کہ ان کے درمیان کوئی اور شے حائل نہ رہے۔

وَلِیَ (از باب سَمِعَ) یَلِیُ وَلَایَۃً اور وِلَایَۃً کا معنی ہے، حاکم مقرر ہونا، متصرف ہونا، مدد دینا، وَلَایَۃٌ کا معنی ہے کسی سے محبت کرنا۔

وَلِیٌّ قرب کے لئے استعمال ہوتا ہے، قربِ مکانی ہو یا قربِ نسبی یا قربِ دینی، قربِ دوستی ہو یا قربِ نصرت یا قربِ اعتقاد۔

وَلِیٌّ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ اور بمعنی مَفْعُوْلٌ استعمال ہوتا ہے۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا معنی ہے اللہ تعالیٰ مددگار ہے مومنوں کا۔

اَلْمُوْمِنُ وَلِیُّ اللّٰہِ کا معنی ہے، اللہ مومن کا مددگار ہے، یا مومن اللہ سے محبت کرنے والا ہے، مومن اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اسی سے مَوْلٰی اور مَوْلَوِیٌّ بنا ہے۔

اسی طرح وَلِیٌّ بمعنی محبت کرنے والا، دوست، مددگار، پڑوسی، حلیف، تابع، داماد، کام کا منتظم، نگران، محافظ، وارث، سرپرست اور والی کے استعمال ہوتا ہے۔ اور مَوْلٰی بمعنی مالک، آقا، غلام، سرادر، آزاد کرنے والا، آزاد شدہ، انعام کرنے والا، وہ جس کو انعام دیا جائے، محبت کرنے والا، ساتھی، حلیف، پڑوسی، مہمان، شریک، بیٹا، چچا کا بیٹا، بھانجا، چچا، داماد، رشتہ دار اور ولی، تابع وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔ (۴)

(۴ ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۳۹۷

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۴۹۱

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۹۸

آیت مبارکہ میں وِلِیّ سے نسب میں قریب، وارث مراد ہے۔(۵)

"**سُلطَانًا**": کئی معنوں میں مشترک ہے۔ محبت، دلیل، قدرت، اقتدار، بادشاہ، معجزہ، والی۔(٦)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد قدرت اور قابو ہے۔ یعنی مقتول کے وارث کو ہم نے قاتل کے قصاص یا اس سے دیت پر قدرت وقابو دیا ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۲۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ ص۲۹

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص۷۸

(٦) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۵۸۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۲۳۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی ،مطبوعہ مصر، ج۱ ص۳

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری(م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،۲۱۳

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۲۴۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۵ ص ۱۵۹

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،۱۵ ص۲۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۳۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص۱۰۹

"**فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ**": تو وہ قتل میں حد (شرع) سے نہ بڑھے۔ اس اسراف سے مراد یہ ہے کہ......

(۱) قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کیا جائے۔

(۲) ایک کے بدلے ایک ہی قتل کرے، ناحق زیادہ نہ قتل کئے جائیں۔

(۳) قتل کرتے وقت قاتل کا مُثلہ نہ کیا جائے۔ یعنی اس کے ناک، کان، آنکھیں وغیرہ نہ کاٹی جائیں۔

زمانہ جاہلیت میں یہ تمام امور رائج تھے۔ ان سے منع کیا گیا ہے۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی مسلمان یا ذمی یا معاہد کا قتل حرام حرام اور اشد حرام ہے۔ اس کی حرمتِ غلیظہ پر قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیثِ صحیحہ وارد ہیں۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ ایک جان کا قتل گناہ میں تمام لوگوں کے قتل کی مانند ہے۔

(۸)
- ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۱
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲
- ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲
- ☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۹
- ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر روح البیان، ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۱۱
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۷
- ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۷۸

قرآن مجید میں ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ۔ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۔ بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا، وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا، (سورۃ المائدہ آیت ۳۲)

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلایا اس نے سب لوگوں کو جلایا۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ (وفی روایۃ بغیر حق) (۹)

تمام جہان کا زوال اللہ کے ہاں آسان ہے ایک مومن جان کے بغیر حق کے قتل سے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ دشمنی سے کسی جان کو جان بوجھ کر قتل کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ شبہ عمد بھی اسی قبیل سے ہے۔ قتلِ خطا چونکہ خطا سے ہے، اس لئے یہ معصیت نہیں۔ (۱۱)

﴿۳﴾ چند اسباب وہ ہیں جن کی بنا پر کسی مسلمان یا ذمی یا معاہد کو قتل کرنا جائز ہے۔

اول کسی جان کو بغیر حق کے قاتل کا قتل کرنا قصاص میں جائز ہے۔

دوم شادی شدہ اگر زنا کرے تو پتھروں سے اسے سنگسار کرنا یہاں تک کہ وہ مرجائے، جائز ہے۔

سوم ایمان کے بعد کفر کرنے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے، مرتد کا قتل کرنا جائز ہے۔

---

(۹) ☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو، ج ا ص ۲۰۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن البراء بن عازب، ص ۱۹۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی۔ از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ا ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۲۷

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ا ص ۳۰

حدیث شریف میں ہے۔

لَایَحِلُّ دَمُ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ یَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّابِاَحَدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمُفَارِقُ لِدِیْنِهٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَةِ(۱۲)

کسی مسلمان کا، جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، خون بہانا جائز نہیں مگر تین سبب کے باعث، جان کے بدلے جان (قتل کی جائے)، شادی شدہ زانی، اور دین کو چھوڑنے والا جماعتِ مسلمین سے الگ ہونے والا۔

حدیث مذکورہ کا حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اسباب ہیں جن کی بدولت مسلمان کا قتل جائز ہے۔

چھارم: حاکمِ اسلام کا باغی، چنانچہ اس سلسلہ میں ارشادِ خداوندی یوں ہے۔

اِنَّمَاجَزٰٓؤُاالَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًااَنْ یُّقَتَّلُوْٓااَوْیُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْیُنْفَوْامِنَ الْاَرْضِ (سورۃالمائدہ آیت ۳۳)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے دور کردیے جائیں۔

پنجم: حربی کافر کا قتل جائز ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

قَاتِلُواالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَابِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُواالْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُواالْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍوَّهُمْ صٰغِرُوْنَ☆

(سورۃالتوبۃ آیت ۲۹)

---

(۱۲) ☆ رواه البخاری عن عبدالله بن مسعود ، ج۲ص۱۰۱۶ ☆ رواه مسلم عن عبد الله بن مسعود ، ج۲ص۹۵
☆ رواه ابو داؤد عن عبد الله ، ج۲ص۲۵۰ ☆ رواه الترمذی ، ج۱ص۲۰۹
☆ رواه النسائی عن عبد الله بن مسعود ، ج۲ص۱۱۵ ☆ رواه الدارمی فی کتاب السیر
☆ رواه احمد ، ج۱ص۶۱، ۶۲، ۶۵، ۷۰، ۱۶۲، ۳۸۲، ۴۲۸، ۴۴۴، ۴۱۵، ج۶ص۱۸۱، ۲۱۴

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو، حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (۱۳)

﴿۴﴾ مقتول کے اولیاء کو قصاص، دیت اور معافی میں سے ایک چیز کا حق حاصل ہے۔ چاہیں تو قصاص لیں، چاہیں تو دیت لے کر صلح کر لیں اور چاہیں تو بالکل معاف کر دیں، باقی حدود میں اولیاء کو معافی کا حق حاصل نہیں۔ قتل میں ولیوں کو قصاص، دیت اور معافی کا حق حاصل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ اور قدرتِ نافذہ ہے۔ یہ حکم لِوَلِیِّهٖ سے حاصل ہے۔ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ (وفی روایة القتیل) فَاِنَّهٗ يُرْفَعُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ فَاِنْ شَاۤءُ وْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاۤءُ وْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّ ثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّ اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَ ذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ (۱۴)

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۲۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۰۹

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۲۲۰، ۲۰۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ص ۲۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳ـ۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳ـ۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵ص ۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲ص ۲ـ

(۱۴) ☆ رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ج۱ص ۲۰۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ص ۱۹۲ ☆ رواہ احمد، ج۲ص ۱۹۳، ۲۱۷

جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں تو اس سے قصاص لیں چاہیں تو دیت لے لیں۔ دیت میں تیس اونٹ جو عمر میں چوتھے سال میں ہو اور چالیس اونٹنیاں جو حاملہ ہوں۔ اور وارث جس مال پر صلح کر لیں وہ ان کی ملک ہے۔ اور یہ دیت کی سختی کی بنا پر ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ جس پر قصاص واجب ہو اس کو اگر مقتول کے وارثوں کے بغیر کسی اور نے قتل کر دیا ہو تو اس پر بھی قصاص ہے۔ کیونکہ قصاص لینا صرف مقتول کے وارثوں کا حق ہے۔ دوسرے کے لئے قصاص لینا جائز نہیں۔(۱۶)

﴿۶﴾ قصاص واجب ہونے کے حکم میں آزاد غلام، مرد، عورت، مسلمان ذمی، معاہد سب یکساں ہیں۔ یعنی سب پر واجب ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ اعانتِ قتل، قتل میں مشورہ اور قتل میں کسی طرح سے شریک قتل کا مجرم ہے۔ ان کا حکم بھی قاتل کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ آئِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ (۱۸)

جس نے کسی مسلمان کے قتل میں ادنیٰ سی بات کے ساتھ مدد کی وہ اللہ عزوجل کو قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ قصاص لینے میں مقتول کے تمام وارث، بقدرِ حقِ وراثت، سب شامل و داخل ہیں، مرد ہوں یا عورتیں، بالغ اور

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۲

(۱۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۹

(۱۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۴

(۱۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، ص ۱۹۱

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۷۷

نابالغ۔اسی طرح دیت بھی ان میں بقدر حصہ وراثت تقسیم ہوگی۔(۲۰)

﴿۸﴾ قصاص لینے میں مقتول کے وارث ترتیب عصبات کے اعتبار سے ہیں۔جس مقتول کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ولی، حاکمِ اسلام ہے۔(۲۱)

﴿۹﴾ قاتل سے دیت لینے یا عفو کے بعد قصاص لینا جائز نہیں۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ حاکمِ اسلام پر لازم ہے کہ وہ قاتل کو تلاش کرنے میں مقتول کے وارثوں کی مدد کرے اور اسے مقتول کے وارثوں کے سپرد کردے۔اگر وہ قصاص، دیت اور معافی میں سے جو چاہیں تو ان کی مرضی کے مطابق فیصلہ کرے۔مقتول کے وارث حاکمِ اسلام کے فیصلہ کے بغیر اسے قصاص میں قتل نہیں کر سکتے۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں۔

وَمَنِ انْتَصَرَ لِنَفْسِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ فَهُوَ عَاصٍ مُسْرِفٍ قَدْ عَمِلَ بِحَمِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى (۲۳)

جس نے حاکمِ اسلام کے بغیر از خود قصاص لیا وہ گناہ گار اور حد سے بڑھنے والا ہے اس نے دور جاہلیت والا کام کیا وہ اللہ کے حکم سے راضی نہیں۔(۲۴)

(۲۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰
(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۲۲
(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰
(۲۳) ☆ رواہ جلال السیوطی عن ابن عباس، درمنثور، ج۵ص ۲۸۴
(۲۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۰۱ص ۲۵۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۲۲
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۰۹

﴿۱۱﴾ وراثت میں عورتوں کو محروم کرنا حرام ہے۔ ظاہر کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ (۲۵)

﴿۱۲﴾ قتل عمد میں قاتل کی توبہ تین وجہ سے ہوسکتی ہے۔ اسے قصاص میں قتل کیا جائے یا اس سے دیت لے لی جائے یا مقتول کے وارثوں کی طرف سے اسے معاف کردیا جائے۔ (۲۶)

﴿۱۳﴾ قصاص لینے میں عورت کو بھی حق ولایت حاصل ہے۔ چونکہ وراثت میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ قرآن مجید نے مقتول کے وارثوں کو کلمہ "لِوَلِيِّه" کہا ہے اور ولی سے مراد وارث ہیں۔ لہٰذا عورتیں بھی حق قصاص پاتی ہیں۔
کلمہ ولی (اور اس سے مشتقات) بمعنی وارث قرآن مجید میں بکثرت وارد ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا......

(سورۃ الانفال آیت ۷۲)

بے شک جو ایمان لائے اور اللہ کے لئے گھربار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی، تمہیں ان کا ترکہ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں۔

کلمہ ولایت سے مراد وراثت ہے اور وارث عورتیں بھی ہیں۔ (۲۷)

(بقیہ ۲۴) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۲۹
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۸۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۱

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵

(۲۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۵ ص ۲۵۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۱۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۹
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۸۷

﴿۱۴﴾ مقتول کے وارثوں میں بالغ اور نابالغ شامل ہیں۔سب اگر قصاص لینا چاہیں تو نابالغوں کے بالغ ہونے سے پہلے قصاص لے سکتے ہیں۔اگرچہ سب چھوٹے بڑے ولی ہیں مگر نابالغوں کو حق ولایت حاصل نہیں۔اس لئے اگر نابالغ معاف کرنا چاہیں تو معاف نہیں کر سکتے۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ قصاص میں حدِ شرع سے بڑھنا حرام ہے۔اس کی متعدد صورتیں ہیں۔

اول قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کیا جائے۔ **دوم** قتل میں مُثلہ نہ کیا جائے۔

سوم ایک کے بدلے ایک ہی قاتل قتل کیا جائے،زیادہ نہ قتل کئے جائیں۔(یہ اس صورت میں ہے جب قاتل صرف ایک ہو۔اور اگر قاتل زیادہ ہوں تو سب کو قصاص میں قتل کیا جائے۔)(۲۹)

فائدہ: جان کے قتل اور اس کے علاوہ دیگر اعضاء کے تلف کرنے میں قصاص کا حکم سورہ مائدہ اور سورۃ الانعام میں ہے، صرف جان کے قتل میں قصاص کا بیان سورہ بقرہ میں ہے۔قتل خطا میں دیت کا بیان سورہ نساء میں ہے۔(۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۰

(۲۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ص ۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص ۲۰۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۔

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ص ۸۔

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۲۹

☆ الدرالمنثور ،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی ،قم،ایران، ج۵ص ۲۸۲

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ج۔۵۰

باب (۲۶۱)

یتیم کے مال کی حفاظت اور ایفائے عہد

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۴)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے، اور عہد پورا کرو، بے شک عہد سے سوال ہوتا ہے۔

حل لغات:

"هِيَ اَحْسَنُ": ایسا طریقہ جو یتیم کے مال کے لئے بہتر ہو۔ اس کا مال محفوظ بھی رہے اور حتی الامکان بڑھتا بھی رہے۔ اس سے مراد تجارت، مضاربت، اجارہ وغیرہ ہے۔ (۱)

---

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۱۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۴
☆ تفسیر ابن عباس، ۲۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۔۔
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۔۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷۰

"حتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ": یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔ اَشُدَّ کا معنی ہے، قوت، عقل، جوانی۔ بدن، عقل میں قوت، معرفت اور تجربہ میں اضافہ۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ یتیم کے ولی یا وصی پر یتیم کے مال کی حفاظت فرض ہے۔ اس کا ناحق خرچ کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ یتیم کا مال قلیل ہو یا کثیر، اس کا ناحق ضائع کرنا قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں، ہر طرح حرام ہے۔ رب تعالیٰ نے یتیم کے مال کو مطلق بیان فرمایا ہے، اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہے، جو قلیل وکثیر دونوں کو شامل ہے۔(۳)

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۲۳
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۵۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۲۱۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۸

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۴
☆ تفسیر عباس، ۲۹۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۔
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۔
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۱۰۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۲۲
☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۹
☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ۲ ص ۲۴۹
☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۹۔

(۲) ہر شخص کا مال دوسرے کے لئے بغیر اس کی اجازت اور بغیر شرعی تقاضوں کے حرام ہے۔ جان اور عزت کی طرح ہر شخص کا مال بھی محفوظ رہنا شرعی، قانونی اور اخلاقی تقاضا ہے، جسے ہر حال میں ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ اسی طرح جس بچے کا باپ زندہ تو ہو مگر مفقود ہو، کی مال کی حفاظت ولی پر لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرما دیا ہے۔

وَلَا تَـأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت، ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو، جان بوجھ کر۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس نوعیت کے احکام ہیں۔ حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو عالمگیر قانون پر مشتمل خطبہ دیا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا...... الحدیث (۴)

تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر تعرض کے حوالہ سے) اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن، یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ (۵)

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ۲۳۴

☆ ورواہ البخاری فی کتاب العلم والمغازی والادب والاضاحی والحدود والفتن والتوحید

☆ رواہ مسلم فی کتاب الحج وفی القسامۃ عن ابی بکرۃ، ج ۲ ص ۶۰

☆ رواہ الترمذی عن عمرو بن الاحوص، ج ۲ ص ۱۵۷ ☆ رواہ النسائی فی کتاب اداب القضاۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن الاحوص، ص ۲۲۵ ☆ رواہ الدارمی فی مقدمۃ والمناسک

☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۲۰، ج ۲ ص ۲۱۲، ۲۷۱، ۴۸۵، ج ۴ ص ۷۶، ۲۰۱، ص ۲۳۸،

☆ ج ۵ ص ۲۰، ۲۷، ۲۹، ۴۰، ۴۹، ۶۸، ۷۲، ۴۱۱، ۴۱۲

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۰۰

﴿۳﴾ یتیم (اوراسی طرح مفقود الاب) کے مال سے اس کے نفع کی خاطر تجارت، مضاربت اور اجارہ وغیرہ جائز ہے۔ ولی یا وصی یتیم پر اس کے نفقہ اور دیگر مصارف کے علاوہ اس سے ایسا تصرف کرسکتا ہے (بلکہ اسے کرنا چاہئے) جو یتیم کے لئے فائدہ مند ہو، تاکہ اصل بھی محفوظ رہے اور نفع بھی حاصل ہوتا رہے۔ قرآن مجید کے ارشاد اِلَّا بِالْحَقِّ سے یہی مراد ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔

اِبْتَغُوْا فِیْ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی، لَاتَسْتَهْلِکُهَا الصَّدَقَةُ(۶)

یتیموں کے مالوں میں بھلائی تلاش کرتے رہو، ایسا نہ ہو کہ اس کا نفقہ اسے ختم کردے۔(۷)

﴿۴﴾ باپ اپنے چھوٹے بچے کے مال سے اس کے نفع کی خاطر خرید وفروخت کرسکتا ہے۔(۸)

﴿۵﴾ مسلمان جو مال اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے وہ نفل صدقہ کے حکم میں ہے۔ نیتِ خیر سے اس پر اجر کا مستحق ہے۔

---

(۶) ☆ رواہ الامام الشافعی عن یوسف بن ماھل مرسلا/بحوالہ کنز العمال، ج۵ ا ص۴۸۵ ۴۰

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱، ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۱۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقابیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۶۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۶۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دھلی، ج۲ص ۹

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۰۶

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۴

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۲

حدیث شریف میں ہے۔

مَاانْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّااُجِرَفِيْهَااِلَّاالنَّفَقَةَ فِي هٰذَاالتُّرَابِ (۹)

مومن جو خرچ کرتا ہے اس میں اسے اجر دیا جائے گا، مگر مٹی میں جو خرچ کرے (ضرورت کے بغیر جو مکان بنائے) ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَاانْفَقَ االرَّجُلُ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَخَدَمِهٖ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ (وفي رواية علٰى نفسِهٖ وعيالِهٖ)(۱۰)

آدمی جو اپنے گھر، بیوی، بچوں اور خادموں پر خرچ کرتا ہے۔ وہ اس کا صدقہ ہے، (اسے اجر ملے گا)(۱۱)

﴿۶﴾ یتیم کا ولی اگر مفلس ہو تو بقدرِ حاجت یتیم کے مال سے خود بھی کھا سکتا ہے۔ (۱۲)

﴿۷﴾ یتیم جب بالغ عاقل ہو جائے تو ولی یا وصی اس کا مال اس کے حوالے کر دے۔ بلوغت اور عقل مند ہونے کی عمر ہر زمانہ ہر علاقہ اور ہر خاندان میں مختلف ہوتی ہے۔ پندرہ برس تک اگر بلوغت کے آثار نمایاں نہ ہوں تو اسے بالغ تصور کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَااسْتَكْمَلَ الْمَوْلُوْدُ خَمْسَةَ عَشَرَ سَنَةً كُتِبَ مَالَهٗ وَعَلَيْهِ وَاُقِيْمَتْ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ(۱۳)

جب بچہ پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا ثواب و عقاب لکھا جاتا ہے اور اس پر حدیں جاری ہو سکتی ہیں۔ (۱۴)

(۹) ☆ رواہ الطبرانی وابو نعیم عن خباب / بحوالہ کنز العمال، ج۱۵ ص ۴۱۵۲۲

(۱۰) ☆ رواہ البیہقی عن ابی امامہ / بحوالہ کنز العمال، ج۶ ص ۱۶۳۲۳

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۲

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۲۰۴

(۱۳) ☆ راہ جلال الدین السیوطی فی جمع الجوامع / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۱ ص ۳۴۳

(۱۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۲۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۹

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۲۰۸

نوٹ : یتیم کے مال کے احکام اور بلوغ کی علامات سورۃ النساء آیت ۲، ۶، ۹ میں اور سورۃ الانعام میں تفصیل کے ساتھ گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿۸﴾ تمام جائز عہد و پیان اور وعدے پورے کرنا فرض ہیں۔ وعدے خواہ صریح ہوں یا ضمنی، تحریری ہوں یا زبانی، احکامِ شرع سے متعلق ہوں یا احکامِ دنیا سے، سب کا پورا کرنا ایفائے عہد ہے۔ تمام تکالیفِ شرعیہ، احکامِ دینیہ، تمام اوامر، تمام نواہی، اخلاق کے تمام تقاضے، منکراتِ شرعیہ سے مکمل اجتناب، سب اسلام کے وعدے ہیں۔ تمام عبادات، معاملات، اور ملتِ اسلامیہ کی تمام طاعات عہد میں شامل ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق النفس کی ادائیگی، طاعات، نذر، معاملاتِ مالیہ، بیع وشرا، اجارہ، کرایہ، مہر، زراعت، مصالحت، تملیک، تخییر وغیرہ تمام وعدوں کی پابندی فرض ہے۔ غرضیکہ عہد کے پورے کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے، اور ایفائے عہدان سب کو شامل ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، سیرتِ طیبہ، تعاملِ صحابہ کرام اور امت کا اجماع اس کی تاکید پر نصوصِ صریحہ ہیں۔ اسلامی احکام کے علاوہ اخلاقی اور بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی ایفائے عہد لازم ہے۔ وعدہ کی خلاف ورزی کی بڑی مذمت فرمائی ہے۔ (۱۵)

نوٹ : وعدہ کے احکام تفصیل کے ساتھ سورۃ آل عمران، آیت ۷۶ اور سورۃ مائدہ، آیت ۱ میں گزر چکے ہیں۔

(بقیہ ۱۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج د ص د د ۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۲۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۹۔

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۰۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۰۔

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۰۔

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج ۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر ابن عباس، ۲۹۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج ۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۰۔۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ۵۰۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۲ ص ۹۰۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۲ ص ۹۔

باب (۲۶۲)

﴿ماپ تول کو پورا کرنا، اجتہاد کی مشروعیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۵)

اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

حل لغات:

"وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ": اور پورا ماپو۔

"اَلۡکَیۡلَ": ماپ کا پیمانہ، جس برتن سے کوئی جنس ماپ کردی جائے۔ غلہ کا پیمانہ، دودھ وغیرہ مائع کے ماپنے کا پیمانہ۔ (۱)

"وفاءِ کیل" سے مراد ہے ماپنے کے وقت پیمانہ کو پورا کرو اور وزن کرتے وقت وزن پورا کرو۔ وزن اور پیمائش میں کمی نہ کرو۔ (۲)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳۳
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۴۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۵

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹

''وَزِنُوْابِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ'':اور برابر ترازو سے تولو۔

قِسْطاسٌ عربی کلمہ ہے،قِسْطٌ سے مشتق ہے، قِسْطٌ کا معنی ہے،انصاف،عدل،برابری۔

قِسْطاسٌ بمعنی ترازو،میزان،وزن کرنے کا آلہ،ترازو چھوٹا ہو یا بڑا۔بہرصورت اس کا صحیح معیار سے برابر ہونا ضروری ہے۔(۳)

''وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا'':اور اس کا انجام اچھا ہے۔

تأوِیلٌ کا معنی ہے شے کا اپنی غایت (انجام) کی طرف لوٹنا۔مراد انجام ہے۔(۴)

(بقیہ ۲)
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،از امام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی ،ج ۲ ص ۴۲۳
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ،از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ،ج ۳ ص ۱۰۴
☆ الدر المنثور ،از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی ،قم ،ایران ،ج ۵ ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور ،ج ۳ ص ۴۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی ،مطبوعہ لاہور ،ج ۳ ص ۴۰
☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ،ج ۶ ص ۹۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی ،ج ۲ ص ۶۱۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ،ج ۵ ص ۱۵۶
☆ تفسیر روح المعانی ،از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۵ ص ۱۰۰

(۳) ☆ احکام القرآن ،از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ،لبنان ،ج ۳ ص ۲۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی ،مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۱۰ ص ۲۵۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی ،مطبوعہ مصر ،ج ۳ ص ۳۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،از امام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی ،ج ۲ ص ۴۲۳
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ،از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ،ج ۳ ص ۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر ،ج ۲۰ ص ۲۰۶
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ،از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ بوبی ،۴۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور ،ج ۳ ص ۴۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی ،مطبوعہ لاہور ،ج ۳ ص ۴۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ،ج ۵ ص ۱۵۶
☆ تفسیر روح المعانی ،از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۵ ص ۱۰۰
☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ،ج ۶ ص ۹۰

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی ،از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۵ ص ۴۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ لین دین، خرید وفروخت اور تجارت میں اجناس اور اشیاء کا معیاری پیمانے، معیاری وزن اور معیاری ترازو سے ماپ تول کرنا فرض ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں متعدد مقامات پر اس کی شدید تاکید وارد ہے۔ اسلامی احکام کے علاوہ بین الاقوامی اصول بھی اس کی تائید اور تاکید کرتے ہیں۔ ماپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت میں قرآن مجید کی آیاتِ طیبہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ ہیں۔ قرآن مجید میں ایک موقعہ پر ارشادِ ربانی یوں ہے۔

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ☆ اَلَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ☆ وَاِذَا کَالُوۡھُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡھُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ☆

(سورۃ مطففین آیت، ۱، ۲، ۳)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے، وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں، پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

پہلی قوموں کے اسبابِ ہلاکت میں سے ماپ تول کی کمی کرنا ایک اہم سبب ہے، قرآن مجید نے اس کی شہادت دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَاظَھَرَ الۡغُلُوۡلُ فِیۡ قَوۡمٍ قَطُّ اِلَّا اُلۡقِیَ فِیۡ قُلُوۡبِھِمُ الرُّعۡبُ، وَلَا فَشَی الزِّنَا فِیۡ قَوۡمٍ قَطُّ اِلَّا کَثُرَ فِیۡھِمُ الۡمَوۡتُ، وَلَا نَقَصَ قَوۡمُ الۡمِکۡیَالَ وَالۡمِیۡزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنۡھُمُ الرِّزۡقُ، وَلَا حَکَمَ قَوۡمٌ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ اِلَّا فَشَی فِیۡھِمُ الدَّمُّ، وَلَا خَتَرَ قَوۡمٌ بِالۡعَھۡدِ اِلَّا سَلَّطَ عَلَیۡھِمُ الۡعَدُوُّ (۵)

جب کسی قوم میں خیانت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں (دشمن کا) رعب ڈال دیتا ہے۔ جب کسی قوم میں زنا بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ ان میں موت عام کر دیتا ہے۔ جب کسی قوم میں ماپ اور تول میں کمی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان سے رزق اٹھا لیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرے تو ان میں مذمت عام کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم عہد توڑ دے تو ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

(۵) رواہ مالک فی الموطا عن عبداللہ بن عباس، ص ۴۷۲

ماپ تول کو پورا کرنے میں امتِ مسلمہ کا اجماعِ قطعی ہے۔اس کا خلاف کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ماپ تول میں کمی کرنے والے کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔اور اس کی تجارت میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔(۶)

﴿۲﴾ ترازو سے اس وقت تولو جب اس میں کمی نہ ہو، نہ انحراف ہو، نہ اضطراب ہو، اسی طرح پیائش کرتے وقت پیانہ میں حرکت نہ رہے۔ورنہ کمی بیشی کا اندیشہ رہے گا۔(۷)

﴿۳﴾ ماپ تول اور پیائش میں بندہ کی کوشش کو اہم درجہ حاصل ہے۔مگر یہ احتیاط اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔بندہ کی کوشش کا اجرا سے دنیا میں عزت کے ساتھ اور آخرت میں نجات کی صورت میں حاصل ہوگا۔اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا يَقْدِرُ رَجُلٌ عَلٰى حَرَامٍ ثُمَّ يَدَعُهُ لَيْسَ لَدَيْهِ اِلَّا مَخَافَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اَبْدَلَهُ اللّٰهُ فِيْ عَاجِلِ الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ذٰلِكَ (۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳ص ۲۰۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۱۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص [illegible]

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص [illegible]

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۷۹

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج۵ص ۲۸۵

(۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

(۸) ☆ رواہ السیوطی، درمنثور، ج۵ص ۲۸۵

جب بندہ کسی حرام کام کرنے پر قادر ہو پھر اسے چھوڑ دے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہے۔

جب بندہ ایسا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے اس دنیا میں اس کے لئے اس سے بہتر شے عطا فرما دیتا ہے۔

لہٰذا صحیح ماپ تول اور پیمائش کی کوشش کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتا رہے کہ اس نے حرام سے بچا لیا ہے۔(۹)

﴿۴﴾ حاکمِ وقت پر لازم ہے کہ وہ زیرِ اثر علاقہ میں ماپ تول اور پیمائش کی صحت کی نگرانی کرتا رہے، تاکہ قوم دنیا میں خسارہ اور آخرت میں ہلاکت سے محفوظ رہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَامَعْشَرَ الْمَوَالِيِّ اِنَّكُمْ وَلِّيْتُمُ الَّذِيْنَ بِهِمَاهَلَكَ النَّا سُ قَبْلَكُمْ. هٰذَاالْمِكْيَالَ وهٰذا الْمِيْزَانَ (۱۰)

اے حاکمو! تمہیں دو چیزیں وہ دے دی گئی ہیں جن کے باعث پہلی قومیں ہلاک ہوئی ہیں۔ ناپ کا پیمانہ اور ترازو (انہیں سیدھا اور درست رکھو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ)(۱۱)

﴿۵﴾ پیمانہ، ترازو اور پیمائش کا آلہ چھوٹا ہو یا بڑا، اسے درست رکھنا فرض ہے۔ اسی طرح جنس یا اشیاء کم ہوں یا کثیر، ان کا ماپ تول اور پیمائش درست کرنا فرض ہے۔ جنس یا شے کی کمی کے باعث ان میں احتیاط ترک کرنا جائز نہیں۔(۱۲)

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۵۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۹

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ص۲۸۵

(۱۰) ☆ رواہ السیوطی، درمنثور، ج۵ص۲۸۵

(۱۱) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۹

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ص۲۸۵

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۵۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۲۲۳

﴿۶﴾ اشیاء اور اجناس فروخت کرتے وقت جھکتا تولنا ذرا زیادہ دینا مستحب ہے۔ لیکن زیادہ لینے کی تمنا جائز نہیں۔ اگر کوئی فروخت کرنے والا مقدار سے زیادہ خوشی سے دے تو لینا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

زِنْ وَارْجِحْ (۱۳)

وزن کرتے وقت جھکتا تولو۔

﴿۷﴾ تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کے وقت جو شے ماپ کر دینے کی ہے، اسے ماپ کر دینا، جو تولنے کی ہے اسے تول کر، اور جو پیائش کی ہے اسے پیائش کر کے دینا لازم ہے۔ محض اندازے سے لین دین جائز نہیں۔ اگرچہ فریقین اندازے سے لینے دینے پر رضامند ہوں۔ (۱۴)

﴿۸﴾ تجارت میں تحریمِ تفاضل (زیادہ لینے کی حرمت) کا اعتبار ماپ اور تول سے ہے۔ خواہ وہ شے کھانے کی ہو یا کھانے کی نہ ہو۔ تحریمِ تفاضل کا اعتبار جنسِ واحد میں ہے، اگر جنس بدل جائے تو زیادہ لینا جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ اگر کوئی وزن کی یا ماپنے کی شے دو شریکوں میں مشترک ہو تو اسے اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کیونکہ ماپ اور تول کی قطعی نص وارد ہے اور نص کا خلاف جائز نہیں، اگر وہ شے ماپ یا تول کی نہ ہو تو اسے اندازے سے تقسیم کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں نص کا خلاف لازم نہ ہوگا۔ (۱۶)

(بقیہ ۱۲) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸۰

(۱۳) ☆ رواہ الائمہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم و ابن حبان عن سوید بن قیس / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۵

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳

(۱۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳

﴿۱۰﴾ وزن اور ماپ کی اجرت بیچنے والے کے ذمہ ہے اور قیمت ادا کرنا خریدار کے ذمہ ہے۔ فروخت کرنے والا شے کو اور خریدار قیمت کو اس طرح الگ کریں کہ شے اور قیمت کا امتیاز دوسری اشیاء سے ہو جائے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ امور شرع میں اجتہاد (اپنے شرائط کے ساتھ) جائز ہے، ہر مجتہد ثواب پاتا ہے، خواہ اجتہاد میں خطا ہی کیوں نہ ہو جائے۔ تجارت، لین دین اور خرید و فروخت میں اجناس اور اشیاء کا پورا ماپ اور تول غلبہ ظن کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے، اس میں قطعی علم ممکن ہی نہیں۔ غلطی کے امکان کے باوجود اس میں کوشش کرنا حکمِ شرع ہے۔ اس سلسلہ میں غلطی سے بچتے رہنے کی کوشش ہی قابلِ اعتبار ہے۔ اسی طرح امورِ شرع میں، شرائط اجتہاد کا اعتبار کرتے ہوئے اجتہاد کرنا مقاصدِ شرع میں داخل ہے۔ اور مجتہد ثواب پائے گا۔ (۱۸)

فائدہ:

ماپ تول کے تفصیلی احکام سورۃ انعام آیت ۱۵۲، اور سورۃ ہود آیت ۸۴، میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

---

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۳۱۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲

باب (۲۶۳)

علمِ حقیقی، علمِ ظنی کی مختلف حیثیات، خبرِ واحد

قیاس، افعال جوارح سے سوال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا☆ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو، جس کا تجھے علم نہیں، بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

حل لغات:

"وَلَا تَقْفُ": قَفَا یَقْفُوْا (از باب نَصَرَ) قَفْوًا اُقْفُوًّا سے نہی کا صیغہ ہے۔ مصدری معنی ہے گدی پر مارنا، صراحۃ فسق و فجور کی تہمت لگانا، پیچھا کرنا، کسی کے اثر کو مٹانا، کسی کی اتباع کرنا، پیروی کرنا، یا کسی کی طرف باطل کی نسبت کرنا۔ قَفُوْا بمعنی سر کا آخری حصہ (گدی) حدیث شریف میں وارد ہے۔

یَقْعُدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ اَحَدِکُمْ ...... الحدیث

(سونے کی حالت میں) شیطان تمہاری گدی پر بیٹھ جاتا ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱۰۲۸

اسی مادہ سے اَلْمُقَفِّیْ حضور سیدِ عالم ﷺ کا اسم مبارک ہے، بمعنی سب سے آخر میں آنے والا، آخرالانبیاء، خاتم الانبیاء۔

آیت میں اس سے مراد ہے کسی کے پیچھے نہ پڑو، کسی کی پیروی نہ کرو، بغیر تحقیق کے کسی کی جانب برائی کی نسبت نہ کرو۔(۲)

"مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ": جس کا تجھے علم نہیں۔

عِلْمٌ کا معنی ہے کسی شے کی حقیقت کا ادراک، سمجھنا۔

علم کی دو قسمیں ہیں۔ علمِ حقیقی، علمِ ظاہری، یعنی علمِ قطعی اور علمِ ظنی۔

ایک اور اعتبار سے علم کی دو قسمیں ہیں۔

اول ذاتِ شی کا ادراک (سمجھنا)

دوم کسی شے پر اس کی وجود یا نفی (ہونے یا نہ ہونے) کا حکم کرنا کہ وہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۴۰۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر، ج۲ص۷۸

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ه)،مطبوعه مصر، ج۱۰ ص۲۹۹

(۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۰۳

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۱۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ص۱۲۳

☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۳ص۱۱۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ه) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ص۲۰۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص[illegible]

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج[illegible]ص[illegible]

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج[illegible]ص[illegible]

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ه)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۵۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ه)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ۵ص۱۵۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ه)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج[illegible]ص[illegible]

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ه)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱ص۸۰

ایک اور اعتبار سے علم کی دو قسمیں ہیں۔ **اول:** نظری **دوم:** عملی

نظری: جب کوئی شے معلوم ہو جائے تو علم مکمل ہو جائے، جیسے جہاں کے موجودات کا علم۔

عملی: یہ علم اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، جیسے عبادات کا علم۔ (۳)

اجلہ مفسرین اور ائمہ تفسیر نے آیت مبارکہ کا مفہوم یہ بیان کیا......

(ا) جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کی پیروی نہ کرو اور مخفی ظن اور گمان کے پیچھے نہ چلو۔

(ب) جھوٹی گواہی نہ دو، صرف اس کی گواہی دو جس کو تمہاری آنکھوں نے دیکھا ہو اور تمہارے کانوں نے سنا ہو اور تمہارے دل نے یاد رکھا ہو۔

(ج) کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔

(د) جھوٹ نہ بولو، جب تم نے نہ سنا ہو مت کہو کہ میں نے سنا ہے اور جب تم نے نہ دیکھا ہو، مت کہو کہ میں نے دیکھا ہے۔

(ہ) کسی پر بہتان نہ باندھو۔ (۴)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۴۳

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۳ص ۱۲۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی ج۲ص ۴۴۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ج۳ص ۱۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج۲۰ص ۲۰۷

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۲ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۲ص ۲۵۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص ۱۷۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج۵ص ۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۵ص ۷۳

حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی ج۲ص ۶۳۳

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۶ص ۱۰۰

شانِ نزول:

زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی کی مذمت میں مبالغہ کرتے تو اس پر بدکاری کی تہمت لگاتے اور اس سے اس کی ہجو کرتے، اور جب انہیں بت پرستی سے روکا گیا تو وہ کہتے کہ یہ کام ہمارے آباء واجداد کرتے تھے۔ انہیں بغیر علم اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور تہمت لگانے سے روکا گیا۔ انہیں بتایا گیا کہ بغیر علم کے اپنے آباؤ اجداد کی اتباع، اتباعِ ہوئی ہے۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بغیر علم محض ظن اور نرے گمان کی بنا پر کسی کے بارے میں کچھ کہنا جائز نہیں۔ اتباعِ ظن گناہ کبیرہ ہے۔ رب تعالیٰ نے اس سے روک دیا ہے۔ آیت زیب عنوان اس کی حرمت پر نص ہے۔ ایک اور موقعہ پر ارشادِ ربانی یوں ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا(۶)

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۴ ص ۱۷۴

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج۲ ص ۷۷۴

☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج۲ ص ۳۱۶

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ (مختصرا)، ج۲ ص ۲۸

☆ رواہ مالک فی الموطا فی باب حسن الخلق

☆ رواہ احمد، ج۱ ص ۲۴۵، ۲۸۷، ۳۱۲، ۳۴۲، ۴۶۵، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۹۲، ۵۰۴، ۵۰۷، ۵۱۷، ۵۲۹

نرے گمان سے بچتے رہو کیونکہ نرا ظن سب سے جھوٹی بات ہے۔ کسی کے عیب تلاش نہ کرو۔ مبالغہ آرائی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ بغض مت رکھو۔ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ بیان کرو۔ اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔ (۷)

﴿۲﴾ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے۔ صرف اسی کی گواہی دو جو واقعہ تمہارے مشاہدہ میں آیا ہو۔ یا جو حرف تم نے کسی سے خود سنے ہوں اور اس واقعہ یا کلمات کو تم نے خوب محفوظ کر لیا ہو۔ بغیر علم کے صرف سنی سنائی گواہی دینا جائز نہیں۔ آیت زیب عنوان نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں جھوٹی گواہی کو گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاءَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۴۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۰۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۲

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲ ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵، ص ۱۴۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۹۰

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص ۲۱۲

(۸) ☆ رواہ ابوداؤد عن خریم بن فاتک، ج۲ ص ۱۵۰، ۱۵۱ ☆ رواہ ابن ماجہ عن خریم بن فاتک ۱۷۳

☆ رواہ احمد، ج۴ ص ۱۷۸، ۲۲۲، ۲۲۱، ج۵ ص ۲۸، ۲۲

جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر کی گئی ہے۔(آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا) پھر آپ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ آیت) بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی گواہی سے بچتے رہو۔ اللہ کی طرف ہی مائل رہو اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۹)

﴿۳﴾ کسی پاک دامن مرد یا پاک دامنہ عورت پر تہمت لگانا حرام وممنوع ہے۔ زمانہ جاہلیت کی یہ مذموم رسم اسلام نے حرام قرار دے دی، تاکہ معاشرہ کا امن برباد نہ ہو۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ طیبہ کثیرہ اور امت نے اس کی حرمت پر اجماع کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ☆

(سورۃ النور آیت ۲۳)

بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو، ان پر لعنت ہے دنیا و آخرت میں۔ اور

(۹)
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳ ص ۲۰۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص [illegible]
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ج۳ ص ۲۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۲۰ ص ۲۰۷
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی ج ۲ ص ۲۲۳
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور ج۳ ص ۱۷۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور ج۳ ص ۱۷۴
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۷
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵ ص ۳۷
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج۲ ص ۸۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج۳ ص ۲۱۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۲

ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ جھوٹ بولنا اور کسی پر بہتان باندھنا حرام ہے۔ جب تم نے نہ سنا ہو، مت کہو کہ میں نے سنا ہے اور جب تم نے نہ دیکھا ہو، مت کہو کہ میں نے دیکھا ہے۔ بلکہ وہی بیان کرو جو تم نے خود سنا یا دیکھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَھُوَ مُسْتَظِلٌّ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَتْرُکَ، وَمَنْ عَفٰی مؤْمِنًا اَوْمؤْمِنَۃً حَبَسَہُ اللّٰہُ فِیْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ عَصَارَۃِ اَھْلِ النَّارِ وَمَنْ مَّاتَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ اُخِذَ لِصَاحِبِہٖ مِنْ حَسَنَاتِہٖ لَادِیْنَارَ ثُمَّ وَلَادِرْھَمَ، وَرَکْعَتَاالْفَجْرِ حَافِظُوْا عَلَیْھِمَا فَاِنَّھُمَا مِنَ الْفَضَائِلِ (۱۱)

اور جس نے کسی ناحق جھگڑے میں مدد کی وہ اللہ کی ناراضی میں رہے گا جب تک اس کو ترک نہ کر دے۔ اور جس کسی نے مسلمان مرد یا عورت پر بہتان باندھا اس کو اللہ دوزخیوں کی پیپ میں بند کر دے گا۔ اور جو شخص اس حال میں مرگیا کہ اس کے اوپر کسی کا قرض تھا، اس سے اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی۔ صبح کی دو رکعتوں کی حفاظت کرو کیونکہ یہ فضائل میں سے ہے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۳ص ۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ 'ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص ۲۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۵ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ مدنیہ ملتان ۔ج۵ ص ۳۔

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی۔ ج۲ ص ۱۰

(۱۱) ☆ رواہ احمد فی مسندہ ، ج۲ص ۸۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص ۲۰۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

﴿۵﴾ بغیر علم جو کوئی خبر دے وہ خبر دینے میں گناہ گار ہے، اگر چہ اس کی خبر سچی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بغیر علم کے خبر دینے سے روک دیا ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ عقائد کی بنیاد ظنی علم نہیں ہو سکتی۔ جب تک قطعی علم نہ ہو، عقیدہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ (۱۴)

﴿۷﴾ علم ظنی ہر جگہ غیر معتبر نہیں، بلکہ بعض حالات میں اس سے احکامِ شرع ثابت ہوتے ہیں۔ علمِ ظنی سے ثابت ہونے والے احکام واجب العمل ہیں۔ چند احکام، جو علم ظنی سے ثابت ہوتے ہیں، اختصار کے ساتھ یہ ہیں۔

(ا) علمائے دین و شرع متین کے فتاوی پر عمل کرنا واجب ہے۔ اگر چہ یہ فتاوی اکثر ظنی ہوتے ہیں۔

(ب) نیک مسلمان کی گواہی پر عمل کرنا جائز ہے، حالانکہ یہ گواہی ظنی ہوتی ہے۔ اس میں خلاف کا پہلو بھی ہوتا ہے۔

(ج) اگر کسی نمازی پر سمتِ قبلہ مخفی ہو جائے تو اس کے لئے تحری سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا حکم ہے۔ تحری سے سمت قبلہ معلوم ہونے والی ظنی ہے، مگر اس طرف نماز ادا کرنا صحیح ہے۔

(د) حرم پاک میں شکار کی جنابت میں اس کی مثل جانور کی قربانی دینا ہوگی، مگر یہ مماثلت ظنی طور پر ثابت ہوتی ہے۔

(ہ) کسی مسلمان کے اسلام کا حکم ظنی ہے، حالانکہ اس سے مسلمانوں جیسا برتاؤ، اسے سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، موت پر اس کی نماز جنازہ، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن، ایصال ثواب وغیرہ سب کی بنیاد ظنی ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

(بقیہ ۱۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۱۲

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۱

(۱۳) ☆ احکام القران، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۴

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۸۰

(و) مسلمان میت کی وراثت میں موروث اور وارثوں کے اسلام کا ثبوت ظنی ہوتا ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

(ز) معاملاتِ دینی و دنیوی میں مدت مقرر کرنا جائز ہے، مگر مقررہ مدت تک زندہ رہنا ظنی ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

(ح) مسلمانوں کے بازار سے خریدا ہوا گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ اس کے ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا مظنون ہے۔

(ط) علاج معالجہ کی تمام صورتیں ظنی ہیں، لیکن ان کے مطابق علاج کرنا جائز ہے۔

(ی) عدالتوں کے فیصلے ظن کی بنیاد پر ہوتے ہیں، ممکن ہے ہونے والا فیصلہ حقیقت الامر کے خلاف ہو، تاہم ان پر عمل واجب ہے۔

(ک) کاروبار میں جائز روپیہ پیسہ کا لین دین، دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کا ثبوت ظنی ہے، مگر ان پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

(ل) موذن کی اذان سن کر نماز کے وقت کا ثبوت ظنی ہے، مگر اس پر عمل جائز ہے۔

(م) سحر، افطار، نماز کے اوقات کے نقشوں اور ان کے اعلانات سب ظنی ہوتے ہیں، مگر ان پر اعتماد جائز ہے۔

(ن) عید، رمضان، قربانی، فطرانہ وغیرہ میں رویتِ ہلال کے اکثر اعلانات ظنی ہوتے ہیں، مگر ان کے مطابق عمل کرنا جائز ہے۔

(س) تجارت میں طلبِ نفع کے لئے تگ و دو کرنا ظنی ہوتا ہے، مگر ایسا عمل جائز ہے۔

عبادات و معاملات پر ظنی علم کی بنا پر عمل کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۚ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۚ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۚ

(سورة الممتحنة آيت ۱۰)

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا

امتحان کرو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو، نہ یہ انہیں حلال، نہ وہ انہیں حلال۔

ان مہاجر عورتوں کے ایمان کا حال جو معلوم ہوا وہ ظنی ہے مگر اس کے باوجود ان کے ایمان کا اعتبار کیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

نَحْنُ نَحْکُمُ بِالظَّاهِرِ وَاللّٰهُ يَتَوَلَّى السَّرائِرَ (۱۵)

ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں، باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ قیاس اور خبر واحد کی مشروعیت ومقبولیت شرع مطہر کے اصول وقوانین سے ثابت ہے۔ اس کا انکار جائز نہیں۔ (۱۷)

﴿۹﴾ ان احادیثِ احاد سے، جن کے اندر روایت ودرایت کی تمام شرائط موجود ہوں، صحیح قیاس اور دو صالح مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے جو حکم ثابت ہو، اس پر عمل کرنا قطعی نصوص اور اجماعِ امت کی رُو سے واجب ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور سیرتِ سید عالم ﷺ سے اس کا ثبوت واضح ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت، ۱۲۲)

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں، اس امید پر کہ وہ بچیں۔

---

(۱۵) ☆ رواہ الشوکانی فی الفوائد المجموعہ، ص ۲۰۰، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱۰ ص ۱۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۰۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ۳ ص ۲۰۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

دین کی سمجھ حاصل کر کے واپس آنے والوں کی خبر کو اللہ تعالیٰ نے معتبر بنایا، اگر چہ ان کی خبر میں ظن کا پہلو بھی موجود رہتا ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۲)

اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے۔

گواہوں کی گواہی سے حکم ثابت ہوتا ہے، اگر چہ ان کی گواہی کا خلافِ واقع ہونا مظنون ہے۔

حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات نے مختلف افرادِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو تبلیغِ احکام کے لئے اطراف واکناف میں بھیجا تھا، ان افرادِ صحابہ کے احکام واجب العمل تھے۔ اگر چہ ان کا خلافِ واقع ہونا مظنون ہے۔ پس اخبارِ احاد یا قیاس اگر چہ ظنی ہوتے ہیں، لیکن ان سے مستفاد احکام یقینی العمل ہوتے ہیں، کیونکہ ان سے حاصل ہونے والے علم پر عمل کرنا نصوصِ قطعیہ کی رو سے واجب ہوتا ہے۔ (۱۸)

﴿۱۰﴾ انسان سے اس کے افعال جوارح کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کان کے بارے میں سوال ہوگا کہ جس کا سننا حلال وجائز نہیں تو نے کیوں سنا؟۔ آنکھ کے بارے میں سوال ہوگا کہ جس کا دیکھنا جائز نہیں تو نے کیوں دیکھا؟۔ دل کے بارے میں سوال ہوگا کہ جو ارادہ کرنا گناہ ہے تو نے کیوں وہ ارادہ کیا؟۔ (۱۹)

---

(۱۸) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوبی، ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۱۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۳۔

(۱۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۸۱

﴿۱۱﴾ غیبت، لغویات، بیہودہ گفتگو، بہتان، قذف، لہو ولعب، فواحش وغیرہ کا سننا جائز نہیں۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ، علومِ دینیہ ونافعہ، مواعظ ونصیحت، معروف اور قولِ حق سننا جائز ہے۔ محرمات کی طرف نظر کرنا، شہوات دیکھنا، دنیوی اعتبار سے اپنے سے بلند کی طرف اور دینی اعتبار سے اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھنا، متاعِ دنیا، دنیا کی زیب وزینت وآراء میں مشغول رہنے والے کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

قرآن مجید کی زیارت، شعائر اللہ، علماء وصلحاء کے چہروں کی زیارت، آثارِ رحمت اللہ کی طرف دیکھنا، دنیوی اعتبار سے اپنے سے نیچے اور دینی اعتبار سے اپنے سے بلند کی طرف دیکھنا مطلوب ومرغوب ہے۔

کینہ، حسد، عداوت، حبِ دنیا، تعلق ما سوی اللہ، شہوات ومحرمات کی رغبت کو دل میں جگہ دینا جائز نہیں، بلکہ ان اوصافِ ذمیمہ کو دل سے پاک کرنا، اخلاق اللہ سے دل کو مزین کرنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ومرغوب ہے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ اکثر محسوسات کا علم آنکھ، کان اور دل سے ہوتا ہے، مگر سوال ہر اعضا کے بارے میں ہوگا۔ (۲۱)

﴿۱۳﴾ انسان اگر گناہ کا عزم کر لے اور عمل نہ کر سکے پر بھی اس پر مواخذہ ہوگا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت، ۲۲۵)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں، جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں، ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

حُبِ دنیا، ریا، عُجب، کبر، حسد، نفاق وغیرہ دل کے گناہ ہیں، ان سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۴﴾ دل میں جو ارادہ گزرتا ہے اس کے پانچ مراتب ہیں، ہر ایک کا حکم الگ ہے۔ دلی ارادوں کے مراتب یہ ہیں۔

---

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۸

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۸۱

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ۲۲۰۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۷

ہاجس۔خاطر۔حدیثِ نفس۔ہم۔عزم۔

ہاجس: وہ شے جو دل میں ڈالی جائے۔

خاطر: جو شے دل میں ڈالی جائے اور وہ جاری رہے۔

حدیث نفس: دل میں کام کرنے یا نہ کرنے کا تردّد پایا جائے۔

ہم: دل میں جب کام کرنے کی ترجیح کا پہلو غالب ہو جائے۔

عزم: ارادہ میں عمل کی ترجیح کا پختہ ہو جانا۔

ہاجس پر گرفت نہیں، کیونکہ بندہ دل کے اس خیال کو رد کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، اجماعِ امت اسی پر ہے۔

خاطر کو بندہ دور کر سکتا ہے، خاطر اور حدیث نفس پر گناہ نہیں۔

ہم میں نیکی کے ارادے پر نیکی لکھی جاتی ہے، اور برائی کے ارادہ پر اس وقت تک برائی نہیں لکھی جاتی جب تک برائی کر نہ لے، برائی کے جزم پر مواخذہ ہے، اگرچہ برائی نہ کرے۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ رحمتِ عالم نورِ مجسم نبی اکرم ﷺ نے افعال جوارح کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم فرمائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ (۲۴)

اے اللہ میں تجھ سے کان کے شر، آنکھ کے شر، زبان کے شر، دل کے شر اور منی (حیوانی شہوت) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

بندۂ مومن اگر مذکورہ بالا ورد جاری رکھے تو افعالِ جوارح کے شر سے محفوظ رہ جائے گا۔(۲۵)

اے اللہ! اے رب العالمین! ہمیں افعال جوارح کے ہر شر سے محفوظ رکھ، اور حفظ وامان میں رکھ۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ

---

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۸

(۲۴) ☆ رواہ النسائی عن شکل بن حُمَید، ج۲ ص ۳۱۲

(۲۵) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱

باب (۲۶۴)

﴿مومن کی رفتار میں وقار مطلوب ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت،۳۷)

اور زمین میں اتراتا نہ چل، بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

حل لغات:

"**مَرَحًا**": مَرِحَ (از باب سَمِعَ) مَرَحًا و مَرَحَانًا کا معنی ہے شدتِ خوشی، خوشی میں حد سے بڑھنا، خوشی وشادمانی، اتراہٹ، غرور اور مستانہ چال سے چلنا، یہ کلمہ کلام عرب میں مختلف صِلوں سے مختلف معانی دیتا ہے۔

مَرِحَ الزَّرۡعَ — کھیتی میں بال آنا، خوشہ نکانا۔

......السَّحَابَ — بادل کا بارش برسانا۔

......الۡعُیُوۡنَ — آنکھ کا خراب ہونا، پانی بہنا۔

......الرَّجُلَ — آدمی کا بہت خوش ہوکر اترانا۔

اسی سے مِرَاحٌ بمعنی خوشی وشادمانی اور اتراہٹ ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد تکبُّر، تجبُّر، تجُّر، جباروں کی مانند اترا کر چلنا، غرور اور مستانہ چال سے چلنا ہے۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تکبر وغرور سے اکڑ کر چلنا، جابر وظالم کی طرح اترانا، اللہ تعالیٰ جل وعلا کو نہایت ناپسند ہے۔ بڑائی، کبرائی تو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔ بندۂ مومن کے لائق تو تواضع، انکساری اور عاجزی ہے۔ آیت زیب عنوان میں چال اور رفتار میں تکبرانہ انداز کی مذمت کی گئی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت جل وعلا اپنے محبوب بندوں کی چال کا حال یوں بیان فرماتا ہے۔

وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًاوَّاِذَاخَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْن قَالُوْا سَلٰمًا☆

(سورۃ الفرقان، ایت ۶۳)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں، بس سلام۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۵

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۲۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۶۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۹۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۴۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۔ ص ۔

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۔ ص ۔

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۸۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۲ ص ۶۱۳

احادیثِ طیبہ میں متکبرانہ چال والوں کی کثرت سے مذمت کی گئی ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِہٖ اَوِاخْتَالَ فِی مَشْیِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَعَلَیْہُ عَضْبَانٌ(۳)

جواپنے طور پر بڑا بنا، یا اپنی چال میں تکبرانہ رویہ اختیار کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرماتا ہوگا۔(۴)

﴿۲﴾ افعالِ خیر اور صحیح غرض مثلاً حصولِ علم، جہاد، عبادات وغیرہ کی ادائیگی کے لئے جسم کو تیار کرنا، مضبوط بنانا مذکورہ نہی میں داخل نہیں، بلکہ ایسا کرنا مطلوب ومرغوب ہے۔(۵)

﴿۳﴾ جس نشاط اور فرح کا دین وآخرت میں فائدہ اور نفع نہ ہو وہ مذموم ہے اور جس کا دین وآخرت میں فائدہ اور نفع ہو وہ محمود ہے۔(۶)

---

(۳) ☆ رواہ احمد، ج۲ص۱۱۸ ☆ البخاری فی الا دب المفرد، ص۵۴۵،۵۴۹

☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ج۱ ص۹۸

☆ الترهیب والترغیب للمنذری، ج۲ص۵۶۹/بحواله موسوعه اطراف الحدیث النبوی شریف، ج۸ص۱۹۶

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ص۲۶۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۳ص۴۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ص۲۱۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص۲۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۶۳

☆ تفسیرجلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۵۰

☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۱۷۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۱۷۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص۱۵۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ص۷۵

☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱ص۱۰

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ص۲۱۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ص۲۱۰

﴿۴﴾ دشمن کے سامنے جہاد کے وقت اکڑنا اور فخریہ انداز اختیار کرنا جائز ہے۔ معرکہ جہاد میں قوت، اظہار بڑائی کے ساتھ دشمن کو ذلیل، خفیف اور حقیر جاننا مطلوب و مرغوبِ شرعِ مطہر ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مِنَ الْغَيْرَةِ مَايُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَامَايَبْغَضُ اللّٰهُ فَاَمَّاالَّتِيْ يُحِبُّهَااللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّـاالَّتِـيْ يَبْغِضُهَااللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُفِي غَيْرِرِيْبَةٍوَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَايَبْغَضُ اللّٰهُ وَمِنْهَامَا يُـحِبُّ الـلّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَالْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَاَمَّاالَّتِيْ يَبْغَضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ (۷)

بعض غیرت وہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے اور بعض غیرت وہ ہیں جنہیں وہ ناپسند فرماتا ہے۔ وہ غیرت جسے اللہ پسند کرتا ہے وہ شک کے مقام پر غیرت ہے۔ اور جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ شک کے بغیر مقام پر ہے۔ بعض تکبر وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ عزوجل ناپسند فرماتا ہے اور بعض تکبر وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ وہ تکبر، جسے اللہ تعالیٰ عزوجل پسند فرماتا ہے وہ آدمی کا جہاد کے وقت بڑائی کا اظہار کرنا اور صدقہ کرتے وقت صدقہ کی عطا کردہ رقم کو حقیر جاننا ہے۔ اور وہ بڑائی جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، وہ اللہ کی نافرمانی میں ہے۔ (۸)

﴿۵﴾ شکار کے وقت جانور پر ترفع اور بڑائی ناجائز ہے، اس سے جانور کو ایذا پہنچتی ہے۔ (۹)

نوٹ: ضرورت کے وقت، چند شرائط کے وقت شکار کرنا جائز ہے، محض تفریحِ طبع کے لئے شکار کرنا جائز نہیں۔ ان شاء اللہ کسی مناسب موقعہ پر شکار کے احکام بیان کئے جائیں گے۔

---

(۷) ☆ رواہ ابن ماجه عن جابر بن عتیک، ج ۲ ص ۴
☆ رواہ النسائی عن جابر بن عتیک، ج ۱ ص ۳۵۶ (بتقدیم کلمات و تاخیر)
☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۴۴۵، ۴۴۶

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳: ۱۲۱۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۹۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۰۰

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۹۱

﴿۶﴾ مطلقاً تیز رفتاری ممنوع نہیں۔صرف فخریہ انداز سے تیز رفتاری منع ہے۔حضور سیدِ عالم ﷺ نہایت وقار سے چلتے، مگر آپ کی رفتار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے زائد ہوتی تھی۔یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ بلندی سے پستی کی طرف چل رہے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَارَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَارَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ (۱۰)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم رسولِ معظم ﷺ سے زیادہ حسین کسی اور کو نہیں دیکھا، گویا سورج آپ کے چہرے میں چمکتا تھا، اور آپ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا، گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی، ہم کوشش کرنے کے باوجود آپ کی رفتار کو نہ پا سکتے تھے، حالانکہ آپ تیزی نہ فرما رہے ہوتے۔(۱۱)

﴿۷﴾ چال میں بلاوجہ سستی بھی مومن کے وقار کے خلاف ہے، مومن کی چال ڈھال، رفتار گفتار، نشست و برخاست اور ہر انداز میں وقار و عزت مطلوب ہے۔(۱۲)

☆☆☆☆☆☆

(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۲ ص۲۲۸
☆ رواہ احمد، ج۲ ص۲۵،۲۸
(۱۱) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۹
(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۱۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۰

باب (۲۶۵) ﴿نمازِ پنجگانہ اور ان کے اوقات﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا☆ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

"اَقِمِ الصَّلٰوۃَ": نماز قائم رکھو۔ نماز کے قائم رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ان کی شرائط ارکان واور آداب کے ساتھ ادا کرتے رہنا۔(۱)

"لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ": سورج کے ڈھلنے سے۔

دُلُوۡک کا معنی ہے سورج کا ڈھلنا، نصف النہار سے ڈھلنا، زوال، سورج کا غروب ہونا۔ (مگر پہلا معنی

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۹ ۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۹۵

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۳۱

زیادہ صحیح ہے) اس لفظ کی اصل ساخت انتقال کے مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔ دَلَکَ مالش کرنے کو بھی کہتے ہیں کہ مالش کرنے والے کا ہاتھ ایک جگہ نہیں رکتا۔

اصولِ لغت یہ ہے کہ جس لفظ کا پہلا حرف دال اور دوسرا لام ہو تو اس کے معنی میں انتقال کا مفہوم ضرور شامل ہوتا ہے۔ مثلاً......

دَلَجَ کا معنی ہے کنوئیں سے پانی لے کر حوض میں ڈالنا۔

دَلَحَ بوجھ کے سبب آہستہ رفتاری سے چلنا، سستی سے چلنا۔

دَلَعَ زبان کا منہ سے باہر نکالنا۔

دَلَفَ پاؤں میں بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا۔

دَلَهَ عشق یا غم کی وجہ سے مسلوب العقل ہونا، حیران ہونا۔ (۲)

حدیث شریف میں بھی دُلُوکُ الشَّمْسِ سے نصف النہار سے سورج کا زوال مراد لیا گیا ہے۔ صبح معراج ظہر کی نماز جبرئیل امین علیہ السلام نے زوال کے بعد پڑھائی۔ ارشادِ نبوی ہے۔

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ حِیْنَ زَالَتْ فَصَلّٰی بِیْ (۳)

زوال کے وقت سورج کو دیکھنے والا شعاعوں کی تاب نہیں لاتا اور آنکھوں کو ملتا ہے، اس لئے دلوک کا معنی ہے، زوال۔ (۴)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۹۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۷۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۹۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۱۳۱

(۳) ☆ رواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ، ج ۱ ص ۵۳۵

(ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۲۰۹

"اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ": رات کی اندھیری تک۔

غَسَقَ(از باب ضَرَبَ) غَسْقًا غَسَقًا و غَسْقَانًا کا معنی ہے رات کا بہت تاریک ہونا، رات کے پہلے حصے کا اندھیرا، شفق کا غائب ہوجانا اور تاریکی بھر جانا۔(۵)

بقیہ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ص ۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی. ج۲ص ۱۰۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان. ج۳ص ۱۲۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی. ۳۶۹

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ۳۵۹

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ. ۳۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۹۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۹۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ. ج۵ص ۱۹۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص ۱۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور. ۵۰۹

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی. ج۶ ص ۱۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر. ج۲۱ ص ۲۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی. ج۴ص ۳۳۹

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی. ۷۰۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی. ۳۶۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر. ج۷ص ۳۵

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ص ۲۰۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۳ص ۱۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ص ۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی. ج۲ص ۱۰۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان. ج۳ص ۱۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر. ج۲۱ص ۲۶

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲ص ۳۵۹

''وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ'': اور صبح کا قرآن ۔ باجماعِ علماء اس سے مراد صبح کی نماز ہے ۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز کا جزو ہے ۔ جیسے رکوع اور سجدہ ۔ کل پر جزو کا اطلاق عام طور پر جاری ہے ۔ (۶)

''اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا'': بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۔

یعنی صبح کی نماز کے وقت رات کے فرشتے اور دن کو نازل ہونے والے فرشتے جمع ہوتے ہیں ۔ اسی طرح عصر کی نماز کے وقت دن کے فرشتے اور رات کو نازل ہونے والے فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۔ (۷)

(بقیہ۵) ☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۱۹۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۱۳۲
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص۱۲۰
(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۳۰۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۱۴۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۱ص۲۷
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۲۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۱۹۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۱۳۵
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص۱۲۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۹
(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۳۰۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۱ص۲۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۱۳۷

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ فرض نمازوں کو اپنے مقررہ اوقات پر اپنے شرائط، ارکان اور آداب کے ساتھ ادا کرتے رہنا فرض ہے۔(۸)

﴿۲﴾ دن اور رات آٹھ پہر میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

آیت زیب عنوان میں ان نمازوں کا اجمالی بیان ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ سے متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ تمام امت کا اسی پر اجماع ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے اور اقرار کے باوجود ادا نہ کرنا حرام ہے۔(۹)

﴿۳﴾ آفتاب نصف النہار سے ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور ہر شے کے سایہ اصلی کے علاوہ اس کی دو مثل تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے۔ اس کے بعد عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو سورج

---

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳ ص ۱۲۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ ص ۵۳

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲ ص ۳۵۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ. ج۲ ص ۳۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ ص ۱۸۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص ۱۳۱

(۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳ ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳ ص ۱۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی. ج۲ ص ۱۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۲۱ ص ۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ ص ۱۸۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ ص ۱۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور. ۵۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ ص ۵۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوبی. ۳۹۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ. کوئٹہ. ج۵ ص ۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص ۱۳۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۶ ص ۱۲۰

غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔سورج غروب ہوتے ہی نمازِ مغرب کا وقت شروع ہوجاتا ہے، جو شفق کی سفیدی ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔جب شفق کی سفیدی غائب ہوجائے اور اندھیرا چھا جائے تو عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔عشا کا وقت طلوعِ فجرِ صادق تک باقی رہتا ہے۔فجرِ صادق طلوع ہوتے ہی نمازِ فجر کا وقت شروع ہوجاتا ہے، جو آفتاب کے کنارے کے طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

نمازوں کے اوقات کا بیان آیت زیبِ عنوان میں اجمالاً بیان ہوا ہے، اس کی تفصیل حضور پُرنور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عمل اور قول سے ارشاد فرمادی ہے۔نمازوں کے اوقات کا بیان توفیقی ہے، قیاسی نہیں۔(١٠)

﴿٤﴾ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرض ہے۔فجر کی نماز میں اس کی فرضیت قرآن مجید کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔باقی نمازوں میں اسی پر قیاس سے ثابت ہے۔(١١)

(١٠) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣ص ٢٠٢
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج٣ص ١٢١٩
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج١٠ص ٣٠٣
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج٣ص ٥٣
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج٢١ص ٢٥
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج٢ص ٤٢١
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج٣ص ١٢٨
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ٤٦٩
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣ص ١٨٥
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج٣ص ١٨٥
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ص ١٩١
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٥ص ١٣١
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ٥٠٩
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج١ص ١١٩

(١١) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج٣ص ٢٠٢
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ٤١٩
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٥ص ١٣٥
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ٥٠٩

﴿۵﴾ صبح کی نماز میں قرأت کو طول دینا مستحب ہے، جب تک نمازی پریشان نہ ہوں۔ مغرب میں تخفیف کرنا اور ظہر، عصر اور عشا میں قرأت میں توسط مستحب ہے۔ یہ سب امام کے لئے حکم ہے۔ اگر نمازی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اختیار ہے، جتنی چاہے قرأت کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الصَّغِیْرُ وَالْکَبِیْرُ وَالضَّعِیْفُ وَالْمَرِیْضُ فَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَآءَ (۱۲)

جب تم میں سے کوئی لوگوں کی نماز کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ قرأت میں تخفیف کرے، کیونکہ جماعت میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں، اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسا چاہے نماز میں قرأت کرے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ جماعت سے نماز تنہا نماز پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔ لہٰذا بغیر عذرِ شرعی جماعت کا ترک کرنا فسق ہے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً مغرب کے وقت میں مغرب اور عشاء ادا کرنا، ایامِ حج میں عرفات میں امامِ کبیر کے ساتھ نمازِ ظہر کے وقت ظہر اور عصر ادا کرنا اور مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب اور عشاء ادا کرنا انہی ایام اور مقامات کے ساتھ خاص ہے۔ (۱۵)

﴿۸﴾ نماز فجر میں روشنی ہونے پر نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ (۱۶)

فائدہ: نمازوں کے اوقات کا تفصیلی بیان سورہ النساء آیت ۱۰۳ میں گزر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۹۷ ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۱۸۸

☆ رواہ مثلہ ابن ماجہ عن ابن مسعود، ۷۰ ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۵۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۲۷

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۷

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۹ ص ۱۲۰

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۱۳۳

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۳۱

باب(۲۶۶)

﴿تہجد﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنۡ یَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا☆

(سورة بنی اسرائیل آیت ، ۷۹)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد ادا کرو، یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے، قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

حل لغات:

"وَمِنَ الَّیۡلِ": اور رات کے کچھ حصہ میں۔

یہاں مِنۡ بعض کے معنوں میں ہے۔ یعنی رات کے کچھ حصہ میں نہ کہ پوری رات۔(۱)

"فَتَهَجَّدۡ": نیند سے بیدار ہو کر نماز ادا کرو۔

هُجُوۡد اسماءِ اضداد میں سے ہے۔ اس کا معنی ہے سونا اور بیدار ہونا۔ اس مقام پر اس سے مراد سو کر بیدار ہونا ہے۔ رات کی نماز کا اسم ہے۔ یعنی رات کو نیند سے بیدار ہو کر نماز کے لئے قیام کرنا۔(۲)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۳۰۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۱ ص۳۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ،۵۱۰

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص۱۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۲۰۷

''نَافِلَةً لَّكَ'': یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

یہ خطاب حضور سید المرسلین امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ یعنی نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد صرف آپ کے لئے زائد فرض ہے۔ (۳)

''مَقَامًا مَّحْمُوْدًا'': ایسی جگہ جہاں خالق باری تعالیٰ عز اسمہٗ اور تمام مخلوق سب حضور سید عالم ﷺ کی تعریف کریں گے۔ مرجعِ جمیع مقاماتِ عُلیا اور منظرِ جمیع اسماءِ الٰہیہ۔ یہ مقام شفاعتِ کبریٰ کا ہے۔ (۴)

بقیہ ۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۲۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۱۰ ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۱ ص ۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی۔ مطبوعہ ملتان۔ ج ۳ ص ۱۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۱۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ۔ کوئٹہ۔ ج ۵ ص ۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی۔ از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۵ ص ۱۳۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ۔ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری۔ از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۶ ص ۱۲۱

(۳) ☆ احکام القرآن۔ از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۲۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۱۰ ص ۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر۔ از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل۔ از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی۔ مطبوعہ ملتان۔ ج ۳ ص ۱۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۱ ص ۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۱۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ۔ کوئٹہ۔ ج ۵ ص ۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی۔ از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۵ ص ۱۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ۔ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری۔ از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۶ ص ۱۲۳

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۲۲۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نمازِ عشاء کے بعد سونے کے بعد بیدار ہو کر نماز ادا کرنا، تہجد کہلاتا ہے۔ نماز تہجد کے لئے نمازِ عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ اگر کوئی آدمی ساری رات بیدار رہ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ تہجد نہ کہلائے گی۔ اس طرح اگر کوئی نماز عشا ادا کئے بغیر سو گیا، پھر رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو بھی تہجد نہ کہلائے گی۔ (۵)

﴿۲﴾ نمازِ تہجد امت کے حق میں نفل کا درجہ رکھتی ہے۔ اور حضور سیدِ عالم ﷺ پر اصح قول کے مطابق فرض تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَلٰثٌ عَلَیَّ فَرِیْضَۃٌ وَھُنَّ لَکُمْ سُنَّۃٌ اَلْوِتْرُ وَالسِّوَاکُ وَقِیَامُ الَّیلِ (۶)

تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور وہ تمہارے لئے سنت ہیں۔ وتر، مسواک کرنا اور رات کی نماز۔ (۷)

(بقیہ ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۱۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۳۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۴۰

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۲۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص۳۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۰۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۳۸

(۶) ☆ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ/بحوالہ کنز العمال، ج۷ ص۱۹۵۳۰

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۲۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۲۸

﴿۳﴾ نفل نماز امت کے حق میں گناہوں کا کفارہ اور فرائض کی ادائیگی میں واقع خلل کو پورا کرتی ہے اور حضور سیدِ عالم ﷺ کے حق میں رفعِ درجات کا باعث ہے۔ چونکہ حضور سید الانبیاء اور دیگر تمام انبیاء کرام گناہوں سے معصوم ہیں، اس لئے ان کے حق میں کفارۂ سیآت متصور نہیں۔ (۸)

﴿۴﴾ نوافل میں سب سے افضل نفل تہجد کی نماز ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اس لئے حتی الامکان اس کی پابندی باعثِ برکات ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ وَاَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ، قَالَ، اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ اَلصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ الَّیْلِ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ صِیَامُ شَھْرِ اللّٰہِ الْمُحَرَّمِ (۹)

(بقیہ۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۲ ص ۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۸۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۳۸

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۲۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۲ ص ۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۲۸

(۹) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۶۸ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۳۷

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۴۰ (مختصرًا) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۸۴

☆ رواہ الدارمی فی کتاب الصلوۃ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۳۴۲، ۳۴۴، ۵۳۵

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ فرض نمازوں کے بعد کون سی نماز بہتر ہے اور رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے بہتر ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ فرض نمازوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے، اور رمضان کے روزوں کے بعد محرم الحرام کے روزے افضل ہیں۔ (۱۰)

﴿۵﴾ تہجد کی نماز کی رکعات متعین نہیں، آٹھ سے بارہ رکعت تک مروی ہیں۔ وقت کی کمی کی وجہ سے دو رکعت بھی تہجد ہو سکتی ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ قیامت کے روز حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کو پانچ قسم کی شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

اول شفاعتِ عامہ۔

دوم ایک جماعت کو بغیر حساب کے جنت میں داخلہ کی شفاعت۔

سوم ایک جماعت جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی ان کو جنت میں داخل کرنے کی شفاعت۔

چہارم جو لوگ دوزخ میں اپنے گناہوں کے باعث داخل ہو چکے ہوں گے حضور کی شفاعت سے دوزخ سے رہائی پائیں گے۔

پنجم جنتیوں کے درجات کی بلندی کی شفاعت۔ (۱۲)

﴿۷﴾ حضور سیدِ عالم ﷺ کو شفاعت کبریٰ کا حق مل چکا ہے، اس کا اظہار بروزِ قیامت ہوگا۔ اس کا انکار بے دینی اور الحاد ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ حضور سید شافعین ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ کے بعد علماء، پھر شہداء، پھر موذن بھی شفاعت کریں گے۔ (۱۴)

---

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص۵۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۹۲
(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۹۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص۲۰۲
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۱۰
(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۱۰
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص۲۰۲
(۱۴) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص۲۰۲

باب(۲٦۷)

﴿اسماءِ حسنٰی اور نماز میں جہرِ متوسط﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّامَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ وَ لَا تَجۡہَرۡ بِصَلَاتِکَ وَ لَا تُخَافِتۡ بِہَا وَ ابۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو، نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

حل لغات:

"**فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی**": سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

اسماء جمع اسم کی ہے، اسم سے مراد ہے ذاتِ مسمّٰی پر جو لفظ دلالت کرتا ہو۔ اور حُسۡنٰی بمعنی اچھا۔

اسماءِ الٰہیہ معانی شریفہ پر دلالت کرتے ہیں۔ ذاتِ واحد کے کثیر نام اس کی تحمید، تقدیس، تنزیہ، تسبیح، تعظیم پر دلالت کرتے ہیں، اس لئے انہیں اسماءِ حسنٰی کہا جاتا ہے۔(۱)

(۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ [illegible]

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ": اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو۔

جَهْر، بلند آواز، جَهَرَ (از باب فَتَحَ) جَهْرًا وَجِهَارًا وَجَهْرَةً کا معنی ہے اعلان کرنا، آواز بلند کرنا، آنکھ یا کان کے ذریعے کسی شے کا بہت زیادہ ظاہر ہونا۔(۲)

اس آیت سے مراد صَلَاةَ سے مراد نماز کی قرأت ہے۔ نماز قرأت، قیام، رکوع، سجود وغیرہ سے مرکب ہے، اور یہ اس کے اجزاء ہیں، جزو سے کل مراد لینا عام معروف ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ نماز کی قرأت بہت بلند آواز سے نہ کرو۔(۳)

"وَلَا تُخَافِتْ بِهَا": اور نہ بالکل آہستہ پڑھو۔

یعنی جہری نمازوں میں بالکل آہستہ اس طرح نہ پڑھو کہ قریب کے نمازی بھی نہ سن پائیں۔(۴)

"وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا": اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

یعنی نماز کی قرأت نہ بہت زیادہ بلند آواز سے کرو اور نہ بالکل آہستہ، بلکہ دونوں کے درمیان وسط آواز سے

(بقیہ ۱) ☆ لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۹۶

☆ تفسير جلالين ،ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطی و علامه جلال الدين محلی مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه، ج۲ص ۳۶۷

☆ تفسير صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالكی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مكتبه فيصليه'مكه مكرمه، ج۲ص ۳۶۷

☆ حاشية الجمل علی الجلالين ،تاليف علامه سليمان الجمل مطبوعه قديمی كتب خانه ،كراچی، ج۴ص ۳۶۱

(۲) ☆ المنجد از لوئيس معلوف ايسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه كراچی، ۲۱۱

☆ المفردات فی غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه كراچی، ۱۰۱

☆ المصباح المنيرفی غريب الشرح الكبيرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفيومی،مطبوعه مصر، ج۱ ص ۵۶

☆ الفروق اللغوية،ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكری(م ۴۰۰ھ)مطبوعه مكتبه اسلاميه، كوئٹه، ۳۲۰

☆ تاج العروس ازعلامه سيدمرتضی حسينی زبيدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر، ج۳ص ۱۱۴

(۳) ☆ احكام القرآن، ازامام ابوبكراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۱

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالكی' مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷

☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲۱ ص ۷۱

(۴) ☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالكی' مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷

☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲۱ ص ۷۱

قرأت کرو۔(۵)

شانِ نزول:

آیت دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

پہلا جزو قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ سے لے اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى تک ہے۔

دوسرا جزو وَلَا تَجْهَرْ سے لےکر سَبِيْلًا تک ہے۔

دونوں اجزا کے شانِ نزول الگ الگ مروی ہیں۔ پہلے جزو کے شانِ نزول میں یہ روایات مروی ہیں۔

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ میں ایک رات تہجد کی نماز کے طویل سجدہ میں کہہ رہے تھے،یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ مشرکین نے سن لیا اور اعتراض کیا کہ آپ خود دو معبودوں (اللہ اور رحمٰن) کو پکارتے ہو اور ہمیں ایک معبود کو پکارنے کی دعوت دیتے ہو۔اس پر قرآن مجید کی آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ معبودِ حقیقی ایک ذات ہے،وہ وحدہٗ لاشریک ہے،البتہ اس کی کثیر صفاتِ جلیلہ کو ظاہر کرنے کے لئے کثیر صفاتی نام ہیں۔یہ کثیر صفاتی نام ایک ہی ذات کو ظاہر کرتے ہیں۔اللہ اور رحمٰن بھی اسی ایک کے نام ہیں۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۲۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۱۱

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۳۴۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۶۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۵۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۴۲

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۱۷

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۹۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۹۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۷۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ص۱۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۱

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص۱۷۱

(۲) ابتدائے وحی میں جب بھی حضوراللہ کے نام سے لکھتے تو یوں لکھتے ۔ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تو آپ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھتے ۔ مشرکین نے اعتراض کیا کہ ''رحیم'' کو تو ہم جانتے ہیں ۔ یہ ''رحمٰن'' کون ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ سب اچھے نام اسی ذاتِ واحد کے ہیں ۔(۷)

(۳) اہلِ کتاب اعتراض کرتے تھے کہ آپ (حضورﷺ) رحمٰن کا ذکر بہت کم کرتے ہیں، حالانکہ تورات میں یہ نام کثرت سے وارد ہے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(۸)

آیت مبارکہ کے دوسرے جزو کے شان نزول میں یہ روایات مروی ہیں ۔

(۱) مکہ مکرمہ میں جب نبی اکرمﷺ چھپ کر صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو آپ بلند آواز سے قرأت فرماتے ۔ مشرکین سن کر قرآن مجید، اتارنے والے، جس پر اترا، سب کو گالیاں دیتے ۔ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سُن کر گالیاں دیں اور نہ اتنی پست آواز سے پڑھو کہ قریب کے نمازی بھی نہ سن سکیں، بلکہ متوسط آواز سے قرأت کرو ۔(۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۲

(۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۵۴

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ۱۰ ص ۳۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۶۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۴۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۴

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص ۲۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص ۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۱۱

﴿۲﴾ آیت مبارکہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی کہ دعا کرتے وقت آواز کو نہ زیادہ بلند کرو نہ زیادہ پست کرو۔ بلکہ درمیانی آوز سے دعا مانگو۔(۱۰)

﴿۳﴾ ایک رات نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے گھروں کے پاس سے گزرے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نہایت پست آواز میں قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہایت بلند آواز میں قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے صبح ان سے ان کی قرأت کی کیفیت کی وجہ پوچھی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، جسے میں پکار رہا تھا وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے، اس لئے پست آواز میں قرأت کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنی قرأت سے سوتوں کو جگا رہا تھا۔ شیطان کو بھگا رہا تھا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ نماز میں نہ بہت بلند آواز سے قرأت کرو، نہ بہت پست آواز میں۔ بلکہ درمیانی آواز سے قرأت کرو۔(۱۱)

(بقیہ۹) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱ ص ۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم ایران، ج۵ ص ۳۴۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۶ ص ۲۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص ۱۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱۰ ص ۳۴۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان ج۳ ص ۱۴۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ۲۱ ص ۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۵ ص ۱۹۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۱۰۲

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم ایران، ج۵ ص ۳۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۰۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۱

﴿۴﴾ آیت مبارکہ میں حکم دیا گیا کہ دن کی نمازوں میں جہر نہ کرو، اور رات کی نمازوں میں اخفا نہ کرو، بلکہ دن کی نمازوں میں اخفا کرو، اور رات کی نمازوں میں جہرِ متوسط کرو۔(۱۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ عزاسمہ وحدہ لاشریک لہ ہے، وہی ایک ذاتِ معبودِ حقیقی ہے، تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔ اس کی صفاتِ کمالیہ غیر متناہی ہیں۔ ہر صفت کمال کے مقابل ایک اسم ہے جو اس صفت کو ظاہر کرتا ہے، اس لئے اس کے صفاتی نام غیر متناہی ہیں۔ ان میں سے جس اسم کے ساتھ اسے پکارا جائے جائز ہے۔ یہ اسماءِ حسنیٰ کہلاتے ہیں۔(۱۳)

(بقیہ ۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۴
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص ۶۵۵
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ص ۱۴۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۱ ص ۷۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۹۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ۲۱۳
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ ص ۱۹۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۷۴
☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعه مکتبه آیة العظمی، قم، ایران، ج۵ص ۳۵۰
☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۵۱۱
☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۷۳
(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۲
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۱ ص ۷۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۹۶
☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۷۲
(۱۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص ۶۵۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۱ ص ۷۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۹۶
☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۲ص ۲۱۷
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی، ج۴ص ۲۱۱

﴿۲﴾ لفظ "اللہ" اعظم اسماءِ الٰہیہ میں سے ہے، یہ جمیع اسماء وصفات کا جامع ہے، یہ لفظ ذات واجب الوجود مستحق جمیع محامد کا علمِ ذاتی ہے، اس لئے اس کا استعمال اس کے علاوہ کسی اور پر جائز نہیں۔(۱۴)

﴿۳﴾ اسماءِ الٰہیہ توقیفی ہیں، یعنی اس کے نام وہی ہیں جو قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہیں۔ ان ثابت اسماء کے علاوہ کوئی اور اسم اس کی ذات پر بولنا منع ہے۔ مثلاً رام، پربھو، پرماتما، گاڈ وغیرہ۔ خدا رب کا نام نہیں، بلکہ مالک اور واجب الوجود کا ترجمہ ہے، جیسے رب کا ترجمہ پالنہار اور پروردگار ہے، یہ جائز ہے۔(۱۵)

﴿۴﴾ اسماءِ الٰہیہ میں سے بعض وہ نام ہیں جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے۔ جیسے رحیم، کریم، علیہم وغیرہ، اور بعض وہ اسماء ہیں جو صرف ذاتِ باری تعالیٰ عزوعلا سے خاص ہیں، مثلاً رحمٰن، اس کا اطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں، لہٰذا جس شخص کا نام عبدالرحمٰن ہو اسے رحمٰن کہنا حرام ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ اسماءِ الٰہیہ کو حقیر شے کی طرف اضافت کرنا ادب کے خلاف اور منع ہے، مثلاً یوں کہنا مکھی اور مچھر کا خالق، بلکہ اسے یوں کہے خالق الارض والسمٰوات، اگرچہ مچھر اور مکھی کا خالق بھی وہی ہے، مگر یہ ادب کے خلاف ہے۔(۱۷)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے اسماء میں سے ننانوے (ایک کم سو) نام وہ ہیں جو ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا، وہ ننانوے نام یہ ہیں۔

(۱۴) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۷

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۷

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج د ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹۳

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۲ ص ۷۰

اَللّٰہُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِکُ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُھَیْمِنُ
اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَکَبِّرُ	اَلْخَالِقُ
اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَھَّارُ
اَلْوَھَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ
اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ
اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ
اَلْحَکَمُ	اَلْعَدَلُ	اَللَّطِیْفُ	اَلْخَبِیْرُ
اَلْحَلِیْمُ	اَلْعَظِیْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّکُوْرُ
اَلْعَلِیُّ	اَلْکَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ
اَلْحَسِیْبُ	اَلْجَلِیْلُ	اَلْکَرِیْمُ	اَلرَّقِیْبُ
اَلْمُجِیْبُ	اَلْوَاسِعُ	اَلْحَکِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ
اَلْمَجِیْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّھِیْدُ	اَلْحَقُّ
اَلْوَکِیْلُ	اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ
اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیُ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِیْدُ
اَلْمُحْیِیُ	اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ
اَلْوَاحِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاجِدُ	اَلصَّمَدُ
اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ
اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاھِرُ	اَلْبَاطِنُ
اَلْوَالِیُّ	اَلْمُتَعَالِیُّ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ

اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُ	اَلرَّؤُفُ	مَالِکُ الْمُلْکِ
اَلْمُقْسِطُ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ
اَلْمُغْنِیُّ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ
اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیُّ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیُّ
اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ	

ان اسماء کو یاد کرنے میں بڑی برکت ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ قرأت میں جہر کی حد یہ ہے کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر اپنے مخارج سے ادا کیا جائے کہ دوسرے بھی سن لیں اور اِخفا کی کم از کم حد یہ ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت نہ ہو تو خود سن لے۔ قرأت کے علاوہ جس جگہ کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا گیا ہو مثلاً طلاق دینا، آزاد کرنا، وقف کرنا، ہبہ کرنا، کوئی ورد یا وظیفہ پڑھنا، وہاں بھی اخفا یا جہر کی وہی حد وہی ہے جو بیان ہوئی۔ اس سے کم پر کہنے یا پڑھنے کا حکم نافذ نہ ہوگا۔(۱۹)

﴿۸﴾ دن کی نمازوں (ظہر، عصر) میں قرأت سری ہوگی اور رات کی نمازوں (مغرب، عشاء، فجر) میں قرأت جہری آواز سے ہوگی۔ حضور سید عالم ﷺ سے یہی منقول ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ دن کی نمازوں میں اِخفا اور رات کی نمازوں میں جہرِ متوسط واجب ہے۔ اگر اس کا خلاف کیا تو نماز واجب الاعادہ ہے۔(۲۰)

---

(۱۸) ☆ جامع ترمذی، ج۲ ص ۲۱۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص ...

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص ...

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۲ ص ...

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ...

(۲۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲ ص ...

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ...

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ...

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۲ ص ...

﴿۹﴾ قرأت کے علاوہ نماز کے اندر جو دعائیں ہیں ان میں اِخفا واجب ہے۔رات کے نوافل میں قرأت میں جہر اور اخفا دونوں جائز ہیں۔(۲۱)

﴿۱۰﴾ نماز میں اور نماز کے علاوہ قرآن مجید کو عمدہ آواز سے پڑھنا ضروری ہے۔حدیث شریف میں ہے۔
زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حَسَنًا (۲۲)

﴿۱۱﴾ جہری نمازوں میں قرأت کو جہر متوسط سے کرنا فرض ہے۔جہر مفرط (بہت بلند آواز سے قرأت کرنا) جس سے خود کو مشقت ہو یا دوسروں کو ایذا ہو، منع ہے۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ دعا مانگنے میں بہت زیادہ بلند آواز کرنا جائز نہیں۔امور میں متوسط امر ہی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔حدیث شریف میں ہے۔
خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا (۲۴)
درمیانی امر سب سے بہتر ہے۔(۲۵)

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۲
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۱ ص ۷۱

(۲۲) ☆ رواہ الحاکم عن البراء /بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۴۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۱ ص ۷۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۹۲
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۲

(۲۴) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم /بحوالہ درمنثور، ج۵ ص ۲۵۲

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۱ ص ۷۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۹۲

الحمدللہ رب العالمین، سورۂ بنی اسرائیل سے احکام کی آیات سے احکام کا استخراج، استنباط اور ترتیب کا کام آج ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ/یکم مارچ ۲۰۰۵ء بروز منگل بعد نماز ظہر مکمل ہوا۔

گزشتہ نو ماہ سے علالت کے قوی ہونے سے قویٰ میں مزید ضعف آ گیا ہے اور اس عرصہ میں اکثر ایام میں کام میں تعطل رہا ہے۔ بہر حال یہاں تک احکام کی ترتیب و تالیف پر اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ کا بے حد و بے پایاں شکر ادا کرتا ہوں، یہ سب صرف اور صرف، اسی کی توفیق سے ممکن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرمادے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ وَالْخَیْرَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَعِنْدَ الْمَوْتِ وَبَعْدَ الْمَوْتِ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ النَّبِیِّ الشَّافِعِ الشَّفِیْعِ عِنْدَ الْمِیْزَانِ وَعِنْدَ الْحَوْضِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ وَفِی الْجِنَانِ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ فَرْشِهٖ وَزِیْنَةِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

☆☆☆☆☆☆

(بقیہ ۲۵) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۱۷۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۲۵۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۳

باب (۲۶۸)

﴿اجتہاد، وکالت، شرکت کی مشروعیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ☆

(سورہ الکہف آیت ۱۹)

اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں، ان میں ایک کہنے والا بولا، تم یہاں کتنی دیر رہے؟ کچھ بولے، ایک دن رہے یا دن سے کم، دوسرے بولے، تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے، تو اپنے میں ایک کو چاندی لے کر شہر میں بھیجو، پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیئے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔

حل لغات:

"بَعَثْنٰهُمْ": بعث (از باب فَتَحَ) بَعْثًا و تَبْعَاثًا کا معنی ہے بھیجنا، سکون سے حرکت دینا، شے کا ابھارنا، متوجہ کرنا، نیند سے بیدار ہونا، بمعنی لشکر۔

بـعـث کا تعلق چونکہ مختلف اشیاء سے ہوتا ہے اس لئے اس کا معنی بھی اختلافِ تعلق کے باعث مختلف ہوگا۔

بعث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بشری (۲) الٰہی۔

بشری مثلاً بعث البعیرِ اونٹ کا اٹھانا۔ بَعْثُ الْاِنْسَانِ فِیْ حَاجَتِہٖ کسی کو اپنی ضرورت کے لئے بھیجنا۔

الٰھی بَعث کی دو قسمیں ہیں۔

اول اعیان، اجناس اور انواع کو عدم سے وجود میں لانا۔ یہ اللہ تعالٰی عزاسمہٗ کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی دوسرا اس پر قادر نہیں، اور نہ ہی وہ اس میں اللہ کا شریک ہوسکتا ہے۔

دوم احیاءِ موتی (مردوں کو زندہ کرنا) یہ اللہ تعالٰی کی صفت ہے۔ مگر اللہ تعالٰی نے اپنے بعض اولیاء کو بھی یہ صفت عطا کی ہے۔ مثلاً حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا۔

قرآن مجید میں بَعث کا کلمہ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔

بمعنی الہام......

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ

اللہ تعالٰی نے ایک کوے کو الہام کیا زمین کریدتا۔

بمعنی دنیا میں زندہ کرنا۔ مثلاً......

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت، ۵۶)

پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں احسان مانو۔

بمعنی نیند سے بیداری۔......

هُوَالَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَاجَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰی اَجَلٌ مُّسَمًّی

(سورۃ الانعام آیت،۲۰)

اور وہی جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے، اور جانتا ہے جو دن میں کماؤ پھر تمہیں اٹھاتا ہے (نیند سے بیدار کرتا ہے) کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو۔

بمعنی مسلّط کرنا۔مثلاً......

فَاِذَاجَآءَ وَعْدُاُوْلٰهُمَابَعَثْنَاعَلَیْکُمْ عِبَادًالَّنَااُوْلِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ (سورۃ بنی اسرائیل آیت،۵)

پھر جب ان میں پہلی بار کا وعدہ آیا ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے (مسلط کئے) سخت لڑائی والے۔

بمعنی رسول بھیجنا۔مثلاً......

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًامِّنْهُمْ یَتْلُوْاعَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْامِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ☆ (سورۃالجمعۃآیت،۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

آیت زیب عنوان میں فَابْعَثُوْااَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ هٰذِهٖ

میں بمعنی کسی کو ایلچی بنا کر بھیجنا مراد ہے۔

بمعنی مقرر کرنا و بیان کرنا۔مثلاً......

وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا (سورۃ البقرۃ آیت،۲۲۶)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا، بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (مقرر کیا ہے)

بمعنی قبروں سے اٹھانا، مثلاً......

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّارَیْبَ فِیْهَاوَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ☆ (سورۃ الحج آیت،۷)

اوراس لئے کہ قیامت آنے والی، اس میں کچھ شک نہیں۔ اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں۔

آیت مبارکہ میں بَعث کلمہ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔(۱) بمعنی نیند سے بیدار کرنا (۲) بھیجنا۔(۱)

"بِوَرِقِکُم": وَرِق چاندی یا چاندی کے سکے۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ ص ۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ۔مطبوعہ کراچی۔ ص ۲

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی ۔مطبوعہ مصر۔ ج ۱ ص ۲۹

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ۔مطبوعہ بیروت۔ ۳۰۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر۔ ج ۱ ص ۲۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ۔ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی۔ ج ۲ ص ۲۶۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ۔ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج ۳ ص ۱۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ۔ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۱۔

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ۔مطبوعہ یوپی۔ ص ۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۸

☆ تفسیر مظہری ۔ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۷ ص ۲۰۱

☆ تفسیر جلالین ۔ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۳ ص ۸

☆ تفسیر صاوی ۔ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ۔ ج ۳ ص ۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ۔ازہر۔ ج ۲۱ ص ۱۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ص ۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۲۰۵

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۳۲۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ۔مطبوعہ کراچی۔ ۵۲۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی ۔مطبوعہ مصر۔ ج ۲ ص ۳۴۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر۔ ج ۷ ص ۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۱۰ ص ۳۷۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ۔مطبوعہ یوپی۔ ص ۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ۔ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۷۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ۔ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی۔ ج ۲ ص ۲۶۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج ۵ ص ۲۲۹

☆ تفسیر جلالین ۔ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۳ ص ۱

''اَزْكٰى'': حلال، برکت والا، پاکیزہ، سستا، مقدار میں کم پکانے میں زیادہ۔(۳)

''فَلْيَتَلَطَّفْ'': تو چاہیے کہ نرمی کرے۔ شہر میں داخل ہوتے وقت، یا کھانا خریدتے وقت، نرمی کرے۔(۴)

پس منظر:

اصحابِ کہف کا واقعہ قرآن مجید میں اس سورت میں تفصیل سے مذکور ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں واقعہ کے جس حصہ کا ذکر ہے وہ یوں ہے۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۰۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص۱۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۳

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۲۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۱۰ ص۴۷۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۲۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص۷۔

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۲۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۲۰۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص۷۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۸۰۔۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۲۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۲۰۲

شہر طرطوس (زمانہ جاہلیت میں اس کا نام اُفسوس تھا) میں دقیانوس کافر بادشاہ نے انتہائی ظلم کر کے اپنی رعایا کو بت پرست بنا دیا۔ چند خوش نصیب حضرات نے اپنے دینِ عیسوی کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ بادشاہ کے ظلم سے تنگ آکر انہوں نے شہر کو چھوڑ کر ایک غار میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہو کر وہ غار ہی میں سو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت سے ان بندگانِ خدا کی کرامت ظاہر ہوئی۔ وہ تین سو نو برس نیند کی حالت میں رہے۔ جب بیدار ہوئے تو ان کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے تھے۔ وہ جب سوئے تھے اس دن صبح کا وقت تھا اور جب بیدار ہوئے تو بعد زوال (سورج کے غروب کے قریب) کا وقت تھا۔ وہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ یہاں ہم ایک دن یا دن کا بعض حصہ سوئے ہیں، مگر جب انہوں نے اپنے بال اور ناخن بڑھے ہوئے دیکھے تو کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہاں ہم کتنا عرصہ ٹھہرے رہے۔ بیدار ہونے کے بعد ان کو بھوک محسوس ہوئی۔ ایک کو انہوں نے کہا کہ کچھ سکے لے جاؤ اور شہر میں سے پاکیزہ کھانا لے آؤ۔ مگر آنے جانے میں اور خرید وفروخت کے وقت اس طرح نرمی کرنا کہ کوئی تمہارے دوسرے ساتھیوں پر اطلاع نہ پا سکے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) انسان اپنے اعتقاد اور گمانِ غالب کے مطابق جو گفتگو کرتا ہے وہ جائز ہے، اسے باطل نہیں کہا جائے گا، اگرچہ وہ واقع کے مطابق نہ ہو۔ اصحابِ کہف نے اپنی نیند کے بارے میں اپنے گمان کے مطابق گفتگو کی کہ ہم یہاں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے، حالانکہ فی الواقع وہ تین سو نو برس نیند میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو باطل نہیں ٹھہرایا اور نہ اسے کذب کی طرف منسوب کیا۔

ایسے ہی حضرت عزیز علیہ السلام کی نیند کا واقعہ قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۚ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۚ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ

(سورۃ البقرۃ ...)

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا، فرمایا، تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں یا کچھ کم۔

ایک اور واقعہ کی گفتگو قرآن مجید میں ہے۔

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا ذَكِيَّةً ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ☆ (سورۃ الکھف آیت،۷۴)

موسیٰ نے کہا، کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی۔ بیشک تم نے بہت بری بات کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اعتقاد کے مطابق گفتگو کی تھی۔ رب نے اس کی تردید نہیں فرمائی۔ اس سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اجتہاد کے جواز کی نفی کرنا جائز نہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ وکالت عقدِ نیابت ہے۔ کسی کو اپنے معاملات کا وکیل بنانا ناجائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ اس میں لوگوں کی حاجت ہے، مصلحت ہے۔ ہر آدمی اپنا ہر کام خود نہیں کر سکتا۔ دوسروں کی اعانت کا محتاج ہے۔ بعض اوقات اپنے آرام کے لئے دوسروں کو وکیل بنایا جاتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اس کے جواز کا ثبوت ہے۔ ساتھیوں نے ایک کو سکہ دے کر کھانا لانے کے لئے مقرر کیا۔ یہی توکیل ہے۔ اس طرح زکوٰۃ کے مصارف میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا (سورۃ التوبۃ آیت،۶۰)

زکوٰۃ تو انہی لوگوں کے لئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں۔

زکوٰۃ کو تحصیل کرنے والے حاکم کی طرف سے زکوٰۃ کے وکیل ہوتے ہیں۔ احادیثِ صحیحہ کثیرہ میں وکیل بنانے کا جواز ملتا ہے۔ خود حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کو زکوٰۃ تحصیل کرنے پر وکیل مقرر فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ قَالَ، اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ (۶)

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۱۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰۵

(۶) ☆ رواہ ابو داؤد عن جابر، ج۲ ص ۱۵۵

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مَیں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا اور عرض کیا میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (آپ اجازت فرمائیں) آپ نے فرمایا، جب وہاں تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق (زکوٰۃ کے) وصول کر لینا اور اگر وہ کوئی علامت چاہے تو اس (بطور علامت) اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دینا۔

اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا وکیل مقرر کرنا ثابت ہے۔ اسی طرح وکالت کے جواز پر امت کا اجماع واقع ہے۔(۷)

فائدہ: موجودہ کچہریوں کے وکیل وکالتِ شرعیہ کا ایک حصہ ہیں۔ موجودہ وکیلوں کے احکام کسی مناسب موقعہ پر بیان ہوں گے۔

﴿۳﴾ جن امور میں کسی کو نائب بنانا جائز ہے ان میں کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔ حرام امور میں وکالت جائز نہیں۔(۸)

﴿۴﴾ معذور کا وکیل بنانا بالاتفاق جائز ہے، اور جسے عذر نہ ہو اس کا وکیل بنانا جائز نہیں۔ حاضر صحیح الاعضا بدن والے کا خصم کی اجازت کے بغیر وکیل بنانا جائز نہیں۔ خصم مدعی ہو یا مدعیٰ علیہ ہو، دونوں کا حکم ایک ہے، اور اگر موکل (وکیل بنانے والا) بیمار ہو کہ پیدل کچہری نہ جا سکتا ہو، یا سواری پر جانے میں مرض کا اضافہ ہو، یا موکل سفر میں ہو، یا سفر کا ارادہ رکھتا ہو، یا عورت پردہ نشین ہو، یا عورت حیض ونفاس میں ہو اور حاکم مسجد میں اجلاس کرتا ہو، یا کسی دوسرے حاکم نے اسے قید کر دیا ہو، یا اپنا دعویٰ اچھی طرح بیان نہ کر سکتا ہو، ان سب صورتوں میں وکالت بغیر رضامندی خصم لازم ہوگی۔(۹)

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ ص ۲۱۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۲ ص ۱۲۲۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی. ج۱۰ ص ۳۷۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۳

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳ ص ۱۲۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۷۷

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳ ص ۱۲۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۷۷

﴿۵﴾ جن امور میں وکیل بنانا جائز ہے وہ یہ ہیں۔

زکوٰۃ، حج، بیع، رہن، حجر، حوالہ، ضمان، شرکت، اقرار، صلح، عاریہ، غنیمت، فے، نکاح، طلاق، طلبِ قصاص، دیت، عتق وغیرہ۔ (۱۰)

﴿۶﴾ وہ امور جن میں وکیل بنانا جائز نہیں۔

نماز، روزہ، اعتکاف، غصب، لقطہ، ایلا، لعان، ظہار، خیانات، قسامہ۔ (۱۱)

﴿۷﴾ کھانے میں شرکت جائز ہے، اگرچہ شریکوں میں سے بعض دوسروں سے زیادہ کھاتے ہوں۔ قرآن مجید کی زیبِ عنوان آیت سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے کہ سب نے مل کر کھانا منگوایا۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ یتیم کا ولی یتیم کے ساتھ مل کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ اگرچہ دونوں یکساں کھانا نہ کھاتے ہوں۔

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۰)

کہ کہیں تم دنیا و آخرت کے کام سوچ کر و اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں، تم فرماؤ، ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا

(سورۃ النور ایت، ۶۱)

یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

(۱۰) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص ۲۲۹

(۱۱) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص ۲۲۹

احادیثِ صحیحہ کثیرہ میں بھی کھانے کی شرکت کا جواز موجود ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے۔

فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اِنْ یَّسْتَاذِنَ الرَّجُلُ مِنْکُمْ اَخَاہُ (۱۲)

نبی اکرم ﷺ نے دو کھجوریں جوڑ کر کھانے سے منع فرمایا (جب کہ لوگ مل کر کھا رہے ہوں) مگر یہ کہ آدمی اپنے دوسرے بھائی سے اجازت لے لے۔

اس حدیث سے بھی مل کر کھانا کھانے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ زادِ راہ ساتھ رکھنا توکل کے خلاف نہیں، بلکہ صالحین کا طریقہ ہے۔اصحابِ کہف نے غار میں جاتے وقت اپنا زدِ راہ ساتھ رکھا تھا۔حضور سیدِ عالم ﷺ سفر میں حتی الامکان اپنا زادِ راہ ساتھ رکھتے تھے۔حج جیسی عظیم عبادت میں اپنا زادِ راہ ساتھ رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ نے دیا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

......وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۷)

اور توشہ ساتھ رکھو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! (۱۴)

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر ، ج ا ص ۳۳۸

☆ رواہ الدارمی فی الاطعمہ

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج۳ ص ۲۰۳

☆ احکام القران ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص ۲۰۰

☆ الجامع لاحکام القران ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳

(۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ازامام جاراللہ زمخشری مطبوعہ کراچی ج ا ص ۲۶۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲ ص ۱۰۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی مطبوعہ یوپی ۸۰ ص ۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج ۵ ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۲۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ص ۵۰۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ۳ ص ۳۰۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۵ ص ۲۰۲

﴿۸﴾ کھانے میں پاکیزہ اور حلال کھانے کی طلب لازمی ہے۔اصحابِ کہف نے اسی کی ہدایت اپنے ساتھی سے فرمائی۔(۱۵)

﴿۹﴾ سونے، چاندی اور دیگر دھاتوں کے سکے بنانا اور ان سے لین دین کرنا جائز ہے، زمانہ جاہلیت میں رائج رہا، اسی طرح اسلام نے اس کو باقی رکھا۔اصحابِ کہف کے پاس چاندی کے سکے تھے، جن سے کھانا خریدا۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۷۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۷۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۷۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۵۱۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۲۹
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۰۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۶۴
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۵۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۷۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۶۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۷۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ج۴ص۸۷۴
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص۸
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۱ص ۱۰۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۲۰۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۵۱۳
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۰۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۵ص ۲۲۹

باب (۲۶۹)

﴿اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کہنے کے احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ☆ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ☆ (سورۃ الکھف آیات ۲۳، ۲۴)

اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کروں گا، مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے، اور یوں کہہ کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے۔

حل لغات:

''اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ'': میں یہ کرنے والا ہوں۔

فَاعِلٌ اگرچہ فعل سے مشتق ہے مگر یہاں اس سے مراد عام ہے، فعل ہو یا قول، دونوں کو شامل ہے۔(۱)

''غَدًا'': لغوی معنی ہے آئندہ کل، لیکن اس سے صرف آئندہ کل ہی مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد آئندہ زمانہ ہے، جس

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰

میں کل بھی شامل ہے۔(۲)

''اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ'': مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

یہ کلمہ سابق کلام سے استثنا ہے، یعنی ان شاء اللہ کہے۔ اپنے کسی قول، فعل یا ارادہ کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ کر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ فعل یا قول یا ارادہ پورا ہوگا، اگر اس نے نہ چاہا تو یہ کام نہیں ہوگا۔(۳)

''لِاَقْرَبَ مِنْ ھٰذَا رَشَدًا'': اَقْرَبَ رَشَدًا سے مراد ہے کوئی ایسی بہتری جو متصل ہی آنے والی ہو۔(۴)

دونوں آیات کا مفہوم یہ ہے کہ جب تو کوئی کام کرنے یا کہنے کا ارادہ کرے تو یہ ضرور کہہ لینا ''اِنْ شَاءَ اللّٰہُ'' (اگر اللہ نے چاہا تو یہ کام ہوگا) اپنے ارادہ، فعل یا قول کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ کر دینا، اس سے بندگی کا اظہار ہوگا اور اس کی ذات پر اعتماد و توکل بڑھے گا۔ اور جب تو بھول جائے تو یاد آنے پر ''اِنْ شَاءَ اللّٰہُ'' کہہ لینا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ آپ کو (حضور پُرنور سیدِ عالم ﷺ کی ذات مراد ہے) اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

---

(۲) ☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ...
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ...ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۳
تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲...
(۳) احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۵
(۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل از امام جار اللہ زمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۹
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱ ص ...
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ...
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ...ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۶
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ...
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) مطبوعہ ... دہلی ...

شانِ نزول:

مکہ مکرمہ کے مشرکین جب حضور پُر نور سید عالم ﷺ کے ساتھ دلائل سے مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تو انہوں نے یہودانِ مدینہ سے پوچھا کہ اس کا مقابلہ کس طرح کیا جائے، ہمیں کوئی ایسا نسخہ بتاؤ کہ جس سے وہ لا جواب آ جائے، یا اس کے دعویٰ نبوت کی صداقت واضح ہو جائے تو یہودانِ مدینہ نے قریشِ مکہ سے کہا کہ اس مدعی نبوت سے تین سوال کرو۔ اصحابِ کہف، ذوالقرنین اور روح کے بارے میں دریافت کرو۔ اگر وہ جواب دے دے تو سچا نبی ہے۔ چنانچہ مشرکینِ مکہ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ تینوں سوال کئے۔ اصحابِ کہف کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ ''میں اس کا جواب کل دوں گا'' اس پر آپ نے ان شاءاللہ نہ فرمایا۔ جب کل آیا تو اس وقت تک وحی کا نزول نہ ہوا۔ مشرکین مکہ نے تضحیک کی اور طرح طرح کے الزامات دہرائے۔ چند دن تک وحی کے نزول میں تاخیر رہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اے میرے محبوب اپنے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ رکھو اور ان شاءاللہ کہا کرو، اس پر آپ نے ان شاءاللہ کہا۔ (۵)

---

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۳۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۹۔

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۱۲

☆ تفسیرالبغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۔۔

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ص ۔

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۹۔۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳ص ۔۲۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالمطالع ۔۔۔ ج ۔ ص ۔۔

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۵ ص ۲۳۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۔ ص ۔

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج۔ص ۱۰۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جب کسی کام کرنے یا نہ کرنے کا عزم ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مشیت سے وابستہ کردو، اور یوں کہو کہ ان شاءاللہ میں یہ کام کروں گا۔ یا ان شاءاللہ میں ایسا کہوں گا۔ کلام یا فعل یا ارادہ کو مشیت ایزدی سے معلق کرنا اللہ تعالیٰ عز شانہ کو محبوب ہے اور اس کام، یا فعل یا ارادہ میں برکت ہو جاتی ہے، اور اگر ان شاءاللہ نہ کہا تو کام میں برکت نہ رہے گی۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ اپنا ارادہ ظاہر فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں سے مباشرت کروں گا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سو مجاہد عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے، آپ ان شاءاللہ کہنا بھول گئے۔ آپ نے اپنے ارادہ پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف ایک معذور بیٹا دیا۔ اس واقعہ کو بیان فرما کر حضور پُر نور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لِحَاجَتِهٖ (۶)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاءاللہ کہہ لیتے تو اپنی حاجت پوری کر لیتے۔(۷)

---

(۶) ☆ رواہ مسلم عن ابی هریرة، ج۲ ص ۴۹
☆ ورواہ نحوہ البخاری عن ابی هریرة، ج۲ ص ۹۸۲
☆ ورواہ الترمذی عن ابی هریرة، ج۱ ص ۲۲۰
☆ رواہ النسائی عن ابی هریرة، ج۲ ص ۱۵۰
☆ رواہ ابن ماجه فی الکفارات
☆ رواہ مالک عن ابی هریرة فی النذور
☆ رواہ احمد، ج۲ ص ۲۷۵

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۳ ص ۲۱۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان. ج۳ ص ۱۲۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۳۸۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۸۰
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۵۷
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۱۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص ۱۰۸

(۲) کلام میں استثنا سے کلام کا حکم وجود اور نفی میں برابر ہو جاتا ہے۔ یعنی استثنا سے کلام کا حکم معطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی میں ان شاء اللہ یہ کام ضرور کروں گا۔ ان شاء اللہ کہنے سے کام کا کرنا لازم نہ رہا۔ یاد رہے کہ ان شاء اللہ کلام میں استثنا کا معنی پیدا کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَهٗ ثُنْيَاهُ (۸)

ایک اور حدیث میں ہے۔

مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنٰى اِنْ شَآءَ اللّٰهُ رَجَعَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ غَيْرَ حَانِثٍ (۹)

(دونوں احادیث کا مفہوم یہ ہے) جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ کہا تو چاہے وہ کام کرے، چاہے ترک کردے، اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا (سورۃ الکھف آیت ۶۹)

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے۔

باوجود اس بات کے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت خضر علیہما السلام پر ان کے بظاہر خلافِ شرع فعل پر اعتراض کیا مگر جھوٹ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ان شاء اللہ کہنے سے بری ہو گئے۔ (۱۰)

(بقیہ۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۰۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۴۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۲۰۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۲۰۹

(۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص۱۵۳

(۹) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر، ۱۵۳ ☆ رواہ النسائی عن ابن عمر، ج۲ ص۱۴۸

☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر، ج۲ ص۱۰۸ ☆ رواہ الدارمی فی کتاب النذور

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۲۱۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص۱۲۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۱ ص۲۰

﴿۳﴾ وہ استثناء جو حکم کو مقید کردے اس کا کلام سے متصل ہونا لازمی ہے۔ اگر استثنا منفصل ہوا تو کلام کو مقید نہ کرسکے گا۔ مثلاً اگر کلام کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا ہے یا کلام کو ان شاء اللہ کے ساتھ مقید کرنا ہے تو شرط اور ان شاء اللہ اور غایت اور بدلِ بعض پہلے کلام کے بعد متصلاً ذکر کرنا ضروری ہے۔ اگر دیر سے لگائی ہوئی شرط، قید کو معتبر مانا جائے تو نہ کوئی اقرار صحیح ہوگا، نہ طلاق، نہ غلام کی آزادی، نہ صدق معلوم ہوگا، نہ کذب۔ مثلاً زید نے اقرار کیا کہ عمر کا مجھ پر اتنا روپیہ قرض ہے اور مجلس سے اٹھ جانے کے بعد کہا بشرطیکہ عمر مجھے فلاں چیز دے۔ یا زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دیر بعد کسی شرط کے ساتھ مشروط کردیا۔ تو یہ استثنا منفصل معتبر نہ ہوگا اور سابق کلام پر حکم نافذ ہوجائے گا۔ جمہور امت کا یہی فیصلہ ہے۔ البتہ سانس ٹوٹ جانے یا کھانسی یا چھینک آنے سے جو انفصال ہوگا وہ بھی کلام کو تبدیل کردے گا۔ (۱۱)

﴿۴﴾ اگر کلام یا ارادہ ظاہر کرتے وقت ان شاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے ان شاء اللہ کہہ لے۔ اس سے اگرچہ کلام تو تبدیل نہ ہوگی، البتہ سنت پوری ہوجائے گی۔ آیت کے شان نزول میں یہ امر واضح ہوچکا ہے۔ (۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱۰ ص ۳۸۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر ج۳ ص ۷۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۵ ص ۲۳۵

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکۃ مکرمہ ج۳ ص ۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص ۱۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص ۱۰۶

(۱۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور ج۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۳۵

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی ج۷ ص ۲۰۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۹

﴿۵﴾ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول گیا۔ یا سوتے میں نماز کا وقت جاتا رہا تو جب یاد آئے یا بیدار ہو نماز ادا کرے اگر چہ یہ قضا ہوگی مگر قضا کا ادا کرنا بھی فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَسِيَ صَلَاةً اَوْنَامَ عَنْهَافَكَفَّارَتُهَااَنْ يُّصَلِّيَهَااِذَاذَكَرَهَا (۱۳)

جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتے میں نماز فوت کردے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے (یا بیدار ہو جائے) تو اس وقت نماز پڑھ لے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ اقرار، نکاح، طلاق، غلام کی آزادی، قسم کے دوران ان شاء اللہ کہا تو ان پر حکم نافذ نہ ہوگا۔ یعنی اقرار ثابت نہ ہوگا۔ نہ نکاح منعقد ہوگا، نہ طلاق ہوگی، نہ غلام آزاد ہوگا اور نہ قسم منعقد ہوگی۔ (۱۵)

﴿۷﴾ اگر کسی نے کلام کیا اور استثنا کو اپنے دل میں رکھا، یہ استثنا صحیح نہیں، جب تک استثنا کو اسی جہر سے بیان کرے جس طرح اس نے کلام کیا۔ قضاء یہی حکم نافذ ہوگا، اس کا دعویٰ استثنا قبول نہ کیا جائے گا۔ چونکہ استثنا بمنزلہ شرط کے ہے اور شرط کا کلام کے ساتھ متصل ہونا اور جہر سے ہونا لازمی ہے۔ مثلاً اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے

---

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ا ص ۸۴ ☆ رواہ مسلم عن انس، ج ا ص ۲۴۱
☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ا ص ۴۵ ☆ رواہ النسائی عن انس، ج ا ص ۱۰۰
☆ رواہ ابن ماجه عن انس بن مالک، ص ۵۰ ☆ رواہ الدارمی فی کتاب الصلاۃ
☆ رواہ مالک فی کتاب الصلاۃ
☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۰۰، ۲۴۳، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۸۲، ج ۵ ص ۲۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج ۰ ص ۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۵ ص ۵۰
☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی ج ۷ ص ۲۰۹

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان ج ۳ ص [illegible]
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج [illegible] ص [illegible]
☆ تفسیرالبغوی المسمی معالم التنزیل ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعه ملتان ج ۳ ص ۵۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه دارالمطالع قاهره ازهر ج [illegible] ص [illegible]
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ج ۵ ص ۲۰۹

طلاق ہے اور اپنے جی میں رکھا کہ اگر تو گھر سے نکلی، یا یہ جملہ منفصل کہا، دونوں صورتوں میں بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔(۱۶)

﴿۸﴾ اگر کئی مرتبہ قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ اللہ کی قسم، میں یہ کام ضرور کروں گا، اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا...... پھر آخر میں متصلاً استثنا کردے تو یہ استثنا تمام کی طرف راجع ہوگی۔(۱۷)

فائدہ:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو بری بڑی نشانیاں عطا فرمائیں۔ اولین وآخرین کی خبریں دیں، تمام انبیاء کے علوم، ماضی و مستقبل کے بارے میں علمی خزانے آپ کو عطا فرمائے۔ اصحابِ کہف کا واقعہ اگرچہ عجیب ہے مگر اس سے عجیب تر خبریں آپ کو عطا ہوئیں۔ غیب کے خزانوں کی چابیاں، زمین وآسمان کے خزانوں کی چابیاں آپ کو عطا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ آپ پر اب بھی ہر لحہ بے شمار انعام فرما رہا ہے۔(۱۸)

لطیفہ جلیلہ:

منصور کو کسی نے شکایت کی کہ آپ کے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کے خلاف امام ابوحنیفہ

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۱۴

(۱۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۱۴

(۱۸) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰہبن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۷۹

☆ تفسیرجلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۳ص۱۰

☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج۳ص۱۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی، ج۴ص۴۱۰

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ص۱۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۱ص۱۱۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ص۲۵۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص۱۱۹

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷ص۲۱۱

رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے ہیں۔(یاد رہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ استثنا منفصل معتبر ہے) خلیفہ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو طلب فرما کر اس بارے میں دریافت کیا، امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے منصور! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد آپ کے بھی خلاف ہے، اگر کوئی شخص آپ سے آکر بیعت کرے اور پھر دور جا کر استثنا کرے تو وہ آپ کی بیعت سے بری ہو گیا، منصور پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کی صداقت واضح ہو گئی، اس نے آپ کا اکرام فرمایا اور شکایت کرنے والے پر عتاب فرمایا۔(۱۹)

☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج۲۱ ص۱۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۱۵ ص۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۳۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۲۰۹

باب (۲۷۰)

نظر بد حق ہے

معاشرتی زندگی میں استعمال کی چند دعائیں

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَلَوۡ لَآ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا☆ (سورۃ الکھف آیت ۳۹)

اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ، ہمیں زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا، اگر تو مجھے اپنے سے مال واولاد میں کم دیکھتا تھا۔

حل لغات:

"**لَوۡلَا**": کلمہ زجر وتوبیخ ہے، خصوصاً جب ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ لَوۡلَا، قُلۡتَ پر داخل ہے، یعنی جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہ کہا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو اگر یہ کلمہ کہہ لیتا (جس کا ذکر آگے آتا ہے) تو تیرا باغ بربادی سے بچ جاتا۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۷۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۳

"ماشاء اللّٰہ": اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے۔ ہر کام اس کی مشیت سے متعلق ہے۔ بندہ اگر کرنا چاہے اور اس کی مشیت نہ ہو تو وہ کام نہیں ہوتا اور اگر نہ چاہے مگر اس کے ہونے سے متعلق اس کی مشیت ہو تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس میں بندہ کے لئے ہدایت ہے کہ وہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ جانے اور اپنی عاجزی کو ہمیشہ ملحوظ رکھے۔(۲)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر ،ج ۱۲ ص ۱۲۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر ،ج ۳ ص ۱۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۳۸۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۴۷

☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ ص

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج ۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۵ ص ۲۸۰

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ، ج ۷ ص ۲۲۴

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۱۰ ص ۴۰۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۴۱۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج ۵ ص

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ج ص

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،از امام جار اللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی ج ۲ ص ۴۷۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل ،از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ، ج ۳ ص ۱۶۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر ، ج ۳ ص ۱۸۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۴۸۲

☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ ج ۳ ص

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر ، ج ۱ ص ۱۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۵ ص ۲۸۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۴۷

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی ، ج ۷ ص ۲۲۴

"مَا شَآءَ اللّٰہُ": اللہ تعالیٰ کی مشیت مبارکہ ہوتو وہ کام ہوتا ہے اس کی مشیت نہ ہوتو وہ کام نہیں ہوتا۔ بندہ کے ارادہ ہونے یا نہ ہونے سے کام کا ہونا وابستہ نہیں۔ اس میں بندہ کے لئے ہدایت یہ ہے کہ بندہ کو ارادہ پر اعتماد نہ کرنا چاہیے، بلکہ اعتماد مشیتِ ایزدی پر ہونا لازمی ہے۔ اس کلمہ سے بندہ اپنے عجز اور مالک و مولیٰ کے اختیار کا اقرار کرتا ہے۔(۳)

"لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ": ہمیں زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا، یعنی کام کرنے کی ہمت یا برائی سے بچنے کی ہمت ہمارے بس میں نہیں، بلکہ یہ ہمت وقوت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس کی توفیق شاملِ حال ہوئی اور اس نے مدد کرنا چاہی تو کام ہوجائے گا اور بری بات سے بچتے مدا وامل جائے گا۔(۴)

پس منظر:

اللہ تعالیٰ نے ان آیاتِ مقدسہ میں ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مالدار کافر کا باغ وسیع تھا، اس کی اولاد کثیر تھی، وہ اپنی اولاد، مال اور باغ پر گھمنڈ کرتا تھا، ایک روز وہ اپنے مال و اولاد کے ساتھ سیر کرتا باغ میں بڑے فخر سے داخل ہوا تو غریب مسلمان نے اسے کہا کہ یہ باغ، مال اولاد تجھے اللہ نے دیا، اسی کی ذات پر بھروسہ واعتماد کرو، اور یوں کہو "مَاشَآءَ اللّٰہُ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کافر نے ازراہ تکبر انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے باغ کو آناً فاناً تباہ کر دیا۔ اب وہ حیران پریشان رہ گیا۔ غریب مسلمان اس سے کہنے لگا کہ تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم تر جانتا ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے ایمان کی برکت سے بہت سا مال اور اولاد دے گا۔ چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد اس کی اولاد کثیر ہوگئی، مال اور باغات میں خوشگوار اضافہ ہوگیا۔(۵)

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی .مطبوعہ یوپی، ۴۸۲
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۲۴
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۲۴۷
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۶
(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۶

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزّ شانہٗ سے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے ہر وقت دعا مانگے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، آتے جاتے، سوار ہوتے، پیدل چلتے، رخصت ہوتے، رخصت کرتے، کام کرتے، آرام کرتے، لکھتے پڑھتے، سنتے دیکھتے، نہاتے، وضو کرتے، کپڑے اتارتے، کپڑے پہنتے، پڑھتے پڑھاتے، بولتے چالتے، غرض ہر وقت دعا مانگتے، دعا مانگنے کا فلسفہ یہ ہے کہ بندہ اپنے کام میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا ہے، اس کی نظر مشیتِ ایزدی پر رہتی ہے۔ وہ ہی حقیقی کارساز ہے، بندے کے ارادے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو کام ہو جاتا ہے، وہ نہیں چاہتا تو کام نہیں ہوتا، اس لئے ہر وقت اور ہر کام اور ہر حالت میں اسی سے مانگنا فرض ہے، اسی میں برکت ہے اور کام ہونے کی توقع بڑھ جاتی ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ کی سیرت ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (۶)

بے شک نبی اکرم ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ (دعا مانگتے تھے) (۷)

﴿۲﴾ جو شخص اپنے مکان میں داخل ہو، یا باغ میں یا کھیت میں، یا ادارہ میں داخل ہو، یا اس سے باہر نکلے اور وہ پڑھ لے۔ بِاسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

وہ مکان، باغ کھیت، ادارہ ضرر سے محفوظ رہے گا، نظر بد سے بچے گا، شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، اس مکان میں برکتیں نازل ہوں گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

فَقَالَ يَـا اَبَـا مُـوْسٰـى اَوْيَـا عَبْـدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ (وَفِىْ رِوَايَةٍ كَنْزٍ) مِنْ كَنْزِ

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ا ص ۴۴ ☆ رواہ مسلم عن عائشۃ، ج ا ص ۱۶۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ، ۲۶ ☆ رواہ احمد، ج ۶ ص ۷۰، ۱۵۲، ۱۷۰

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۳۳۹

الْجَنَّةِ(وَفِی رِوَایَةٍ کُنُوزِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ مَاهِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ،قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۸)

حضورسیدِ عالم ﷺ نے فرمایا، اے ابوموسیٰ (ان کا نام عبداللہ بن قیس ہے) کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ قَالَ اِذَاخَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ یُقَالُ لَهٗ کُفِیْتَ وَوُقِیْتَ وَتُنَحّٰی عَنْهُ الشَّیْطَانُ (۹)

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یوں دعا کرے" بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ" اسے کہا جائے گا تجھے یہ کفایت کیا گیا ہے، تجھے ہر شر سے بچایا گیا ہے اور شیطان کو تجھ سے دور کردیا گیا ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ نظر بد برحق ہے، آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ بندۂ مومن پر لازم ہے کہ جب کوئی شے دیکھے اور اسے پسند آئے تو فوراً کہہ لے مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ(یا صرف مَاشَاءَ اللّٰهُ کہہ لے) وہ شے نظر بد کے اثر بد سے محفوظ رہے گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ رَأٰی شَیْئًایُعْجِبُهٗ فَقَالَ،مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَاِلَّابِاللّٰهِ لَمْ تَضُرَّهُ الْعَیْنُ(۱۱)

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی موسی، ج۲ص ۹ ۴ ۲ ☆ رواہ مسلم عن ابی موسی (واللفظ لہ)، ج۲ص ۳۴۶

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی موسی، ج۱ص ۲۲۱ ☆ رواہ الترمذی عن ابی موسی فی کتاب الدعا

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی موسی، ۲۸۰

☆ رواہ احمد، ج۲ص ۲۹۸، ۳۰۹، ۳۲۵، ۳۵۵، ۳۶۲، ۴۰۳، ۴۲۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ج۴ص ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۳،

☆ ۴۰۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ج۵ص ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۷۹، ۲۶۵

(۹) ☆ رواہ الترمذی عن انس بن مالک، ج۲ص ۲۰۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر ج۳ص ۸۰

(۱۱) ☆ رواہ ابن انس عن انس، بحوالہ کنز العمال، ج۱ص ۱۷۶۷۰

جوکوئی شے دیکھے اوراسے پسند آئے تو یوں کہے "مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ" اسے نظر بد نقصان نہ پہنچائے گی۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَیْنُ حَقٌّ(۱۲)

نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَیْنُ تَدْخُلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَتَدْخُلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ(۱۳)

نظر لگ جانے سے آدمی قبر میں اور اونٹ ہنڈیا میں داخل ہو جاتا ہے(یعنی نظرِ بد موت تک لے جاتی ہے)(۱۴)

﴿۴﴾ نظر بد، شیطان کے مکروفریب، لوگوں کے دھوکے اور غم سے محفوظ رہنے کی دعائیں حدیث شریف نے تعلیم فرمائی ہیں۔ان کے پڑھ لینے سے بندۂ مومن چاروں مکروہات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

رُوِیَ اَنَّ مَنْ قَالَ اَرْبَعًااَمِنَ مِنْ اَرْبَعٍ،مَنْ قَالَ هٰذِهٖ اَمِنَ مِنْ هٰذَا(وَفِیْ رِوَایَةٍمِنَ الْعَیْنِ)وَمَنْ قَالَ حَسْبُنَااللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اَمِنَ كَیْدَالنَّاسِ لَهٗ،قَالَ تَعَالٰی،اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم فی کتاب السلام ، باب الطب والمرض والموتی والرقی

☆ رواہ ابو داؤد

☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب الطب ، باب العین عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عامر بن ربیعہ ، بحوالہ کنز العمال ، ج۶ ۱۰۲۵۱ ۱۷

(۱۳) ☆ رواہ ابن عدی و ابو نعیم فی الحلیہ عن جابر

☆ ورواہ ابن عدی عن الاجاذر ،بحوالہ کنز العمال، ج۶ ص ۲۶۰ ۱۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳ص ۱۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج ۰ ص ۰

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۳ص ۲۱۵

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَمَنْ قَالَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ اَمَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْمَكْرِ، قَالَ تَعَالٰى. مُخْبِرًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ، اَنَّهُ قَالَ، وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ، بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَامَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءَ الْعَذَابِ، وَمَنْ قَالَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَمَنَ مِنَ الْغَمِّ (۱۵)

روایت کیا گیا ہے کہ جو بندہ مومن چار کلمات کہے گا چار مصیبتوں سے بچے گا۔

اول، جس نے مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا نظر بد سے محفوظ رہا۔

دوم، جس نے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ لوگوں کے فریب سے بچے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ) جب لوگوں نے ان سے کہا کہ دشمن تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں تو ان سے ڈر جاؤ تو ان کا (اللہ پر) ایمان بڑھ گیا اور انہوں نے کہا اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

سوم، اور جس نے کہا اُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ (ترجمہ، میں نے اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے) وہ فریب اور دھوکے سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ صالح کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے (ترجمہ) میں نے اپنے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیے ہیں، بیشک اللہ بندوں کے حالات دیکھتا ہے تو اللہ نے اسے بندوں کے مکر سے بچا لیا۔ اور فرعونیوں کو دردناک عذاب نے گھیر لیا۔

چہارم، اور جس نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (ترجمہ، نہیں کوئی معبود مگر تو، تیری ذات پاک ہے، بیشک میں حد سے بڑھنے والوں سے ہوں) وہ ہر غم سے آزاد ہوگا۔ (۱۶)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۴۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۴۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۷
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۲۲۴

﴿۵﴾ اسلام نے معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کی دعا تعلیم کی ہے، حتی کہ بیوی سے مباشرت کی دعا بھی تعلیم فرمادی ہے، جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِرَ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرُّهُ شَیْطَانٌ اَبَدًا(۱۷)

اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور جو تو اولاد ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان کے شر سے محفوظ رکھ۔

اس دوران اگر اللہ اولاد عطا فرمادے تو وہ ہمیشہ شیطان کے ضرر سے محفوظ رہے گی۔

بیوی سے مباشرت کے وقت یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔(۱۸)

☆☆☆☆☆☆

---

(۱۷) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس ، ج ا ص ۲۶

☆ رواہ مسلم فی کتاب الطلاق

☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج ا ص ۳۰۰(واللفظ لہ)

☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس ، ج ا ص ۱۶۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس ، ۱۳۹

☆ رواہ الدارمی فی کتاب النکاح

☆ رواہ احمد ، ج ا ص ۲۱۷، ۲۲۰، ۲۴۳، ۲۸۳، ۲۸۶

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۹

باب (۲۷۱)

سفر کے چند احکام، دعویٰ علم

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ☆

(سورة الكهف آيت ، ٦٠)

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں۔

حل لغات:

"**لِفَتٰىهُ**": فتیٰ کا معنی ہے نو جوان، سخی، غلام۔ غلام یا کنیز اگرچہ بوڑھا یا بوڑھی ہو اسے عرف میں فتیٰ بمعنی نو جوان ہی کہا جاتا ہے۔(۱)

اس آیت کریمہ میں فتٰی سے حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام مراد ہیں۔ حضرت یوشع، حضرت موسیٰ کلیم اللہ صاحبِ تورات علیہما السلام کے خادم اور ان کے تلمیذ تھے۔(۲)

(۱) المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی. ۹۰۳
المفردات فی غریب القرآن از علامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی. مطبوعه کراچی. ۲-۲
قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعه بیروت. ۹. ۳۲۹
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی. مولفه علامه احمد بن محمد علی المصری الفیومی. مطبوعه مصر
الفروق اللغویة، از ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۰ ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه
تاج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ ھ). مطبوعه مصر. ج ۱۰ ص ۲۷۵
(۲) احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی. مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان. ج ۳ ص ۲

"لَآ اَبۡرَحُ": اس میں ہمیشہ چلتا رہوں گا۔(۳)

"مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ": دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد بحر فارس اور بحر روم ہیں۔ مشرقی سمت سے بحر فارس اور مغربی سمت سے بحر روم جہاں ملتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تک پہنچنے کا عزم کئے ہوئے تھے۔(۴)

(بقیہ۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۳۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۲۴۳

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۹۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبدالرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۵ ص ۱۶۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۳

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۹۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبدالرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۵ ص ۱۶۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶ ص ۱۴۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۳۱۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۹۵

"اَوۡ اَمۡضِیَ حُقُبًا": حُقَبُ اور حُقُبُ کا معنی ہے اسی برس، زمانہ، طویل زمانہ، کئی برس۔ (۵)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم حضرت یوشع علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنے مطلوب حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں دو دریاؤں کے سنگم تک چلتا رہوں گا اور اس وقت تک چلتا رہوں گا جب تک میرا مطلوب مجھے حاصل نہیں ہو جاتا۔

پس منظر:

ایک روز حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے سامنے تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب فرعونیوں کے ہلاک ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم مصر میں آباد ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑا نصیحت آموز فصیح و بلیغ وعظ فرمایا۔ کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ آج سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا مَیں، اللہ تعالیٰ عزوجل کو یہ بات ناپسند ہوئی، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جاننے کی نسبت نہیں کی۔ اور یوں نہیں کہا، اللہ جانے کون سب سے بڑا عالم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ موسیٰ! تم سے زیادہ عالم میرا ایک اور بندہ ہے جو دو سمندروں کے سنگم میں ہے۔ موسیٰ نے عرض کی۔ میرے رب! اس سے میری ملاقات کیسے ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایک ٹوکری میں اپنے ساتھ ایک مچھلی بھون کر رکھ لو اور سمندر کے کنارے کنارے چل دو۔ جہاں مچھلی اچھل کر پانی میں چلی جائے اور غائب ہو جائے، وہیں اس سے تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام توشہ دان میں ایک مچھلی بھون کر رکھ کر چل دیئے۔ ان کے تلمیذ و جانشین حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بطور خادم ان کے ساتھ تھے۔ چلتے چلتے ایک پتھر کے قریب پہنچے اور وہاں ٹھہر گئے۔ پتھر پر سر رکھ کر دونوں سو گئے۔ مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا گری۔ جہاں سے مچھلی گزرتی پانی میں محراب سی بن جاتی۔ مچھلی نے سرنگ کی مانند

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۲۶۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۱۲۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۱۹

سمندر میں اپنا راستہ بنالیا۔ اس واقعہ کے وقت حضرت یوشع بیدار تھے اور ان کی نظر کے سامنے مچھلی سمندر میں جا گری۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو دن کا باقی حصہ بھی چلتے رہے۔ حضرت یوشع علیہ السلام اس واقعہ کا ذکر کرنا بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام رات بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو اپنے ساتھی یوشع سے فرمایا۔ ہم اس سفر سے تھک گئے ہیں۔ کھانا لاؤ، جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مچھلی کے تڑپ کر سمندر میں گرنے کے مقام سے آگے نہیں بڑھے تھے آپ کو تھکان نہیں ہوئی تھی۔ جب اس جگہ سے آگے بڑھے تو تھکان کا احساس ہوا۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے کہا جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے وہاں مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا گری تھی۔ میں آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا۔ مچھلی نے سمندر میں عجیب طرح سے اپنا راستہ بنالیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم اسی جگہ کی تلاش میں تھے۔ پھر دونوں اپنے نقش قدم پر لوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ مقررہ مقام پر آ گئے۔ وہاں ایک آدمی ملا۔ جو کپڑے سے منہ چھپائے ہوئے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہاری اس زمین میں سلام کا طریقہ کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ جی ہاں، میں آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ جو علم آپ کو دیا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی بتائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا! آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے، جس سے آپ واقف نہیں اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس سے میں واقف نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا! ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ میں آپ کے حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ اگر آپ میرے ساتھ چلنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک میں خود بیان نہ کردوں آپ مجھ سے کسی پیش آنے والے واقعہ کے متعلق کچھ دریافت نہ کریں۔ عہد و پیمان کے بعد دونوں چل دیئے۔ چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچے۔ ادھر سے ایک کشتی گزری۔ کشتی والوں سے ان بزرگوں نے سوار کر لینے کے لئے کہا۔ کشتی والے حضرت خضر علیہ السلام کو جانتے تھے۔ انہوں نے بغیر کرایہ کے دونوں سوار کر لئے۔ اثناءِ راہ میں اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ رہے ہیں۔ کہنے لگے۔ آپ یہ عجیب حرکت کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا ہے اور آپ ان

کی کشتی پھاڑ رہے ہیں کہ سب کشتی والے ڈوب جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ میں بھول گیا تھا۔ آپ بھول پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں مجھ پر تنگی نہ کیجئے۔

حضورِ اکرم رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور چونچ ڈال کر دریا سے سمندر سے اس نے پانی لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے چونچ میں سمندر کا پانی لیا۔ اس چڑیا نے چونچ میں پانی لے کر سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں کر دی۔ میرا اور آپ کا علم بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے بحرِ بے کراں میں کوئی کمی نہیں کر سکتا۔

(یاد رہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے چڑیا کی چونچ کے پانی کو سمندر کے بے پایاں پانی کے ساتھ محض تمثیل کی غرض سے بیان کیا ہے۔ ورنہ حقیقت میں تمام مخلوق کے تمام علوم کو رب تعالیٰ علیم وخبیر کے علمِ عالی سے وہ نسبت بھی نہیں جو چڑیا کے چونچ کے پانی اور بحرِ بے کراں کے پانی سے ہے۔ چڑیا کے چونچ کے پانی اور بحرِ بے کراں کے پانی میں ایک نسبت تو ہے اگرچہ کروڑویں حصہ سے بھی زیادہ ہے مگر علمِ الٰہی غیر متناہی ہے اور تمام علوم مخلوق متناہی ہیں۔ متناہی کو غیر متناہی سے کوئی نسبت ہونا ممکن ہی نہیں)

کشتی سے اتر کر دونوں چل دیئے، حضرت خضر علیہ السلام کو راستہ میں ایک لڑکا نظر آیا جو دیگر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو پکڑ کر اس کا سرتن سے جدا کر دیا اور قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپ نے یہ بری حرکت کی ہے۔ ایک معصوم کو بے قصور قتل کر دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا، کیا میں نے آپ سے نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا۔ آپ کے لئے میری طرف سے معذرت کا کوئی موقعہ نہ رہے گا۔ اس کے بعد پھر دونوں چل دیئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے بستی والوں سے کھانا مانگا۔ کسی نے کھانا نہ دیا۔ وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے ہی والی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ہم اس بستی میں آئے، بستی والوں سے کھانا مانگا، کسی نے کھانا نہیں دیا، نہ ہماری میزبانی کی، آپ نے ان کی

دیوار ٹھیک کردی، اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری ان سے لے سکتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ اب میرے اور آپ کے درمیان فراق ہے۔ اس کے بعد اپنی تینوں حرکتوں کی حکمت و مصلحت بیان کی اور کہا۔ یہ ان تینوں باتوں کی تشریح ہے جن کو آپ پوچھے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ اور حضرت خضر علیہ السلام کے کاموں کی حکمت سورۃ کہف کی آیات (۶۰ تا ۸۲=۲۳) میں مفصل بیان ہوئی ہے۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر عالم سے بڑا ایک اور عالم ہے۔ ارشادِ ربانی اس بارے میں نصِ صریح ہے۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ☆ (سورۃ یوسف آیت ، ۷۶)

اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

اس لئے کسی بڑے سے بڑے عالم کے لئے سب سے بڑا عالم ہونے کا دعویٰ جائز نہیں۔ ممکن ہے کسی دوسرے کے پاس وہ علم ہو جو اس کے پاس نہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ اس کا بین ثبوت ہے۔(۷)

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۹۳

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق [illegible]

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص [illegible]

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱۲ ص ۲۵

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۲۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۲۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۲۱۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۶۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۳۱۳

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۲۳۴

(۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۲

﴿۲﴾ کامل کا کمال قبول کرنا اس کی افضلیت کے خلاف نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود وصفِ کمال کے حضرت خضر علیہ السلام سے استفادہ کیا۔ استفادہ ایک کمال اور اعزاز ہے، یہ افضل ہونے کے خلاف نہیں، اللہ جل شانہ نے خود اپنے سب سے افضل نبی اور محبوب کو مزید علم حاصل کرنے کی دعا تعلیم فرمائی۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ☆ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۴)

اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (۸)

﴿۳﴾ تواضع تکبر سے افضل ہے، بلکہ تواضع اخلاقِ حمیدہ سے ہے اور تکبر اخلاقِ ذمیمہ سے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود کثرتِ علم وعمل اور علوِ مرتبت کے حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تواضع فرماتے ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے بھی تواضع اس کے علومرتبت میں اضافہ کا باعث ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ حصولِ علم کے لئے سفر اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حصولِ علم کے لئے طویل سفر اختیار فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفادہ کے لئے سفر اختیار فرمایا۔ علم بندۂ مومن کی گم شدہ متاع ہے، اس لئے اس کے لئے سفر اختیار کرنا باعثِ عزت وشرف ہے، اسی طرح جائز دنیوی ضرورت کے لئے بھی سفر کرنا شرعاً جائز ہے۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۹

(۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۴۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۴۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۴

﴿۵﴾ سفر میں زادِ راہ لے جانا توکل کے منافی نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سفر کے لئے زادِ راہ کے طور پر مچھلی کا گوشت ساتھ لے لیا تھا۔ خود آقائے دو جہاں سرورِ عالمیاں ﷺ غارِ حرا میں جاتے وقت زادِ راہ ساتھ لے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے حج کے مبارک سفر پر جانے والوں کو زادِ راہ لے جانے کی تاکید فرمائی ہے۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (سورۃ البقرۃ آیت ، ۱۹۵)

اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ سفر پر جانے سے پہلے رفیق کا انتخاب کر لینا سفر کو آسان بنا دیتا ہے۔ بندۂ مومن کو چاہئے کہ سفر میں کسی کو اپنا ساتھی بنالے۔ (۱۲)

﴿۷﴾ سفر میں جب دو یا زیادہ ساتھی ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لو، سفر میں امیر کی اطاعت لازمی ہے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا امیر تسلیم کر لیا تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ (۱۳)

جب تم سفر میں تین ساتھی ہو تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لو۔ (۱۳۔ب)

﴿۸﴾ استاذ کے حقوق سے ہے کہ شاگرد اس پر بلاوجہ اعتراض نہ کرے۔ ممکن ہے استاذ کے کسی فعل میں ایسی حکمت ہو جو شاگرد پر مخفی ہو۔ (۱۴)

﴿۹﴾ بندۂ مومن کو کمالِ ایمان اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ جب وہ اپنی جان، مال عزت و آبرو کا مالک محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو یقین کر لے۔ ان سب کو اور اپنے والدین واجداد کو حضور پُر نور سید عالم ﷺ پر نثار کر دے۔

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۳

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۴

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد و الضیاء عن ابی ھریرۃ وابی سعید / کنز العمال ، ج۶ ص ۱۷۴۹۹

(۱۳.ب) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۴

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶ ص ۱۴۸

صحابہ کرام کی وفا شعاریاں اور جان نثاریاں اس پر شاہد عادل ہیں۔ شاعرِ بارگاہِ اقدس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد بمنزلہ حدیث صحیح کے ہے:

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَآءُ(۱۵)

بے شک میرا باپ، دادا اور میری عزت محمد مصطفیٰ صاحب العزت ﷺ کی عزت پر نثار ہیں۔

بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی جان، عزت کا مالک محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو جان لے وہی حلاوتِ ایمان پا سکتا ہے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو باوصف علومرتبت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خادم (فَتٰی) فرمایا ہے۔(۱۶)

فوائد:

﴿۱﴾ حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام کے لئے ایک مرتبہ سورج کو غروب ہونے سے روک دیا گیا۔ آپ جمعہ کو جہاد فرما رہے تھے۔ سورج غروب ہونے کے قریب تھا، مگر ابھی آپ کا جہاد باقی تھا۔ ہفتہ کو چونکہ بنی اسرائیل پر شکار، جہاد کرنا حرام تھا۔ اس لئے جمعہ سہ پہر کو آپ کے لئے کچھ وقت کے لئے سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا۔(۱۷)

---

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشہ، ج۲ ص۵۹۴ ☆ رواہ مسلم عن عائشہ، ج۲ ص۳۰۱
☆ رواہ احمد، ج۶ ص۱۶۸

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۲۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۲ ص۱۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۸۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص۱۴۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۱۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۱۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۶۳
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۳۴۳

(۱۷) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۳ ص۱۹

﴿۲﴾ حضور پُرنور سیدِ عالم مختارِ عالم ﷺ کے لئے صبح معراج سورج کو طلوع ہونے سے تھوڑی دیر کے لئے روک دیا گیا، جب آپ نے خبر دی کہ فلاں قافلہ سورج طلوع ہوتے ہی مکہ معظّمہ میں داخل ہوگا۔ کسی وجہ سے قافلہ کو تاخیر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی دیر سورج کو طلوع ہونے سے روک دیا جتنی دیر میں قافلہ مکہ معظمہ میں داخل نہ ہوگیا۔ اور دوسری مرتبہ مقام صہباء میں آپ کے لئے ڈوبے ہوئے سورج کو عصر کے وقت تک پلٹا دیا۔ تا کہ آپ کی اطاعت میں قضا ہونے والی عصر کی نماز حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ادا کرلیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَکَ عَلِیًّا اَحْبَسَ بِنَفْسِہٖ عَلٰی نَبِیِّہٖ فَرُدَّ عَلَیْہِ الشَّمْسَ، قَالَتْ، فَطَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ حَتّٰی رَفَعَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَعَلَی الْاَرْضِ وَقَامَ عَلِیٌّ فَتَوَضَّاءَ وَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ غَابَتْ وَذٰلِکَ بِالصَّھْبَآءِ (۱۸)

اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے تیرے نبی کی اطاعت میں اپنے آپ کو مصروف رکھا ہے (اس وجہ سے اس کی عصر کی نماز قضا ہوگئی ہے) تو اس پر سورج پلٹا دے۔ راویہ فرماتی ہیں کہ اس پر سورج (غروب ہونے کے بعد دوبارہ) طلوع ہوا، اس کی شعاعیں پہاڑوں اور زمین پر پڑیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، نماز عصر ادا کی، پھر سورج غروب ہوگیا۔ یہ واقعہ مقام صہباء میں پیش آیا۔ (۱۹)

☆☆☆☆☆☆

---

(۱۸) ☆ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس، المعجم الکبیر، ج ۲۴ ص ۱۴۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۱۹) ☆ الشفا بتعریف حقوق مصطفی، ج ۱ ص ۲۱۵

باب (۲۷۲)

﴿راہِ حق میں پہنچنے والی تکلیف کا اظہار جائز ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِیۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا☆

(سورۃ الکھف آیت ۶۲)

پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لاؤ، بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔

حل لغات:

"غَدَآءَنَا": دن کے ابتدائی حصہ کے کھانے کو غَدَا اور دن کے آخری حصہ کے کھانے کو عِشَاءَ کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پاس نیند کے بعد رات بھر اور پھر اگلے روز دوپہر تک چلتے رہے۔ اس وقت آپ کو بھوک اور تھکاوٹ کا احساس ہوا، آپ نے اپنے خادم سے کھانا طلب کیا۔ (۱)

"نَصَبًا": تھکاوٹ، مشقت، بھوک۔ (۲)

---

(۱) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۵ ص ۱۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۲۴۷

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۹۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی ،مطبوعہ مصر ج۲ ص ۶۰۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ امورِ معاش میں کسی کو خدمت گار بنالینا اور اس سے خدمت لینا جائز ہے۔ فضل منزلت یا سرداری کے باعث کسی سے خدمت لینا جائز ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سفر میں حضرت یوشع علیہ السلام کو بطورِ خادم ساتھ رکھا۔ سید عالم رسولِ مکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی خدمتوں کو قبول فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے انس کو حضور کی خدمت لائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے۔

قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْمَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَااَعْطَيْتَهُ (۳)

ام سلیم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کا خادم انس حاضر ہے۔ اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو کثرت دے اور جو تو اسے عطا فرمائے اس میں برکت دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ (۴)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوالسمع رضی اللہ عنہ یہی کلمات عرض کرتے ہیں۔ (۵)

(بقیہ۲) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۴۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۹۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۷۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۵ص ۱۲۶

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۴۷

(۳) ☆ رواہ مسلم عن انس، ج۲ص ۲۹۸

(۴) ☆ رواہ البخاری، ج ا ص ۳۰۵

(۵) ☆ رواہ النسائی، ج ا ص ۴۲ رواہ ابن ماجہ، ۴۵، رواہ احمد، ج۴ص ۵۸، ۵۹، ج۵ص ۱۴۴، ۲۳۱، ج۲ص ۲۱۹

میں حضورِ اکرم رسولِ معظم ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔

سیدہ نساء العالمین حضرت بتول الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور بارگاہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات ایک خادم کے عطیہ کے متعلق درخواست پیش کی۔

اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ تَسْئَالُہٗ خَادِمًا (٦)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسولِ مکرم نبی معظم ﷺ کی بارگاہ میں ایک خادم مانگنے حاضر آئیں۔(٧)

﴿٢﴾ راہِ حق میں تکلیف، درد، مشقت اور مرض وغیرہ کا اظہار جائز ہے۔ یہ رضا اور تسلیم کے منافی نہیں۔ یہ اس وقت جائز ہے کہ جب تکلیف وغیرہ کا اظہار بطور شکوہ نہ ہو، نہ اس میں ناراضگی کا انداز ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام راہِ طلب حق میں اپنی تھکاوٹ اور بھوک کا اظہار کیا۔(٨)

﴿٣﴾ حکیم و دانا اگر اپنے کسی فعل سے دوسرے کو ضرر پہنچائے تو اسے برا محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ ممکن ہے اس کے ضرر والے فعل میں کوئی ایسی مصلحت یا فائدہ مخفی ہو جو وہ نہ جانتا ہو، البتہ احمق کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کو برا محسوس کرنا جائز ہے۔ مثلاً بچہ کو والدین، استاد یا شیخ کی طرف سے کوئی مشقت یا تکلیف پہنچے تو اس میں بچہ کا ہی فائدہ ہے۔ جسے وہ نہیں جانتا۔(٩)

﴿٤﴾ سفر میں زادِ راہ ساتھ لینا توکل کے خلاف نہیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام متوکلین کے سردار ہیں۔ رب تعالیٰ کی ربوبیت پر کامل یقین کے باوجود سفر میں آپ نے زادِ راہ ساتھ لیا۔ اہلِ یمن حج پر نکلتے وقت زادِ راہ ساتھ نہ لیتے مگر راہ میں اور ایام حج میں لوگوں سے سوال کرتے۔ رب تعالیٰ نے ان کے اس جھوٹے توکل کا رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

---

(٦) ☆ رواہ البخاری عن علی، ج ٢ ص ٨٠٨ ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ١ ص ٣٥١
☆ رواہ احمد، ج ١ ص ٦٦، ١٢٢، ١٢٦، ١٤٦، ١٥٣
(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ٣ ص ١٢٤٥
(٨) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ٣ ص ٢١٥
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ١١ ص ١٦
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ٥ ص ١٢١
(٩) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ٣ ص ٢١٥

وَتَزَوَّدُوْا (سورۃ البقرۃ آیت،۱۹۷)

اور توشہ ساتھ رکھو۔(۱۰)

﴿۵﴾ آثار مقدسہ واشیاء متبرکہ سے برکت حاصل کرنا جائز ہے۔ان میں دنیوی اور اخروی مصالح ہیں۔حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی بھنی ہوئی مچھلی چشمۂ حیات کے ایک چھینٹے سے زندہ ہوگئی۔رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کرنا زندگی بخشتی ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ☆ (سورۃ الانفال آیت،۲۳)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں بلائیں اس چیز کے لئے جو تمہیں زندگی بخشے گی۔(۱۱)

﴿۶﴾ شاگرد کے دوتین سوالات پر عالم، استاد کو بددل نہ ہونا چاہیئے۔البتہ اگر تین یا اس سے زائد مرتبہ بلاوجہ اعتراض ہوں تو اس سے جدائی اختیار کرنے میں ہرج نہیں۔حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تین اعتراضات کے بعد فرمایا۔

هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ (سورۃ الکهف آیت ، ۷۸)

یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔(۱۲)

فائدہ:

﴿۱﴾ رب تعالیٰ جل وعلا سے ہم کلامی کے وقت چالیس یوم تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک یا تھکاوٹ محسوس نہ ہوئی۔مگر حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سفر کرنے میں تھکاوٹ اور بھوک محسوس ہوئی۔یہ اس لئے کہ یہ سفر

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۵

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۵ص ۱۲۲

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۵

طلبِ علم کا تھا، اس میں مشقت لازمی امر تھا اور وہ سفر الی اللہ تھا، اس میں مشقت کا تصور بھی جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ حضرت خضر علیہ السلام کے جائے قیام مجمع البحرین تک سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک محسوس نہ ہوئی، مگر جب سو کر بیدار ہوئے اور آگے چل دیئے تو بھوک اور تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ سمندر میں چلی جانے والی مچھلی کو تلاش کریں کہ وہاں حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ (۱۴)

۲۷ رصفر المظفر ۱۴۲۶ھ/۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات سورۃ الکہف میں سے احکام پر مشتمل چند آیات سے احکام شرعیہ کے استخراج کا کام مکمل ہوا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُوَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

رب کریم جل وعلا کی بارگاہ بے کس پناہ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو قبول فرمالے اور قرآن مجید سے بقیہ احکام کے استخراج وترتیب کی توفیق ارزاں فرمادے۔

☆☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۱۴۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۸۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۲ ص ۸۶

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبدالرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۶۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۶

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۴۷

ضیاء القرآن پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام القرآن

جلد ششم

مولف

مولانا محمد جلال الدین قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

IB

نام کتاب	احکام القرآن (جلد ششم)
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد
خصوصی معاونت	مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی و مولانا محمد مسعود احمد
تاریخ اشاعت	اکتوبر 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
باہتمام	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی
	محلّہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z350D
قیمت	-/275 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-221201-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَامِ

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَا سَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ

فہرست احکام القرآن جلد ششم

عرضِ حال

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ شَفِیْعِنَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَأْوٰنَا وَمَلْجَانَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَعَلٰی مِلَّتِہِ الْکَامِلِیْنَ وَعَلٰی مَنْ وَّالَاہُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

''احکام القرآن'' کی چھٹی جلد آپ کے پاس پہنچ رہی ہے۔ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات اس کی ترتیب وتالیف کا کام شروع ہوا۔ اور ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ/ ۱۶ جون ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ تقریباً دو سال تین ماہ میں یہ جلد مکمل ہوئی۔ (۳۶۰) صفحات پر مشتمل یہ جلد شائع کی جا رہی ہے۔

اس کی تالیف کے دوران مفسرِ قرآن حضرت العلام مفتی محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی اکثر سخت علیل رہے۔ کثرتِ امراض کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیقِ خاص اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نظرِ رحمت سے احکام کی ترتیب، تسوید و تالیف کا کام کرتے رہے، ضعف و نقاہت کے باوجود خدمتِ دین کے جذبہ سے یہ کام جاری رہا البتہ کبھی ہفتوں وقفہ ہوا، کبھی مہینوں کام تعطل کا شکار رہا اور کبھی آہستہ رفتار سے کام ہوتا رہا۔ لیکن اب تقریباً تین چار ماہ سے سخت علالت کے باعث کام تعطل کا شکار ہے، جبکہ امراضِ کثیرہ دن بدن رو بہ ترقی اور قوی رو بہ زوال ہیں۔ مخلصین، متعلقین اور معزز کرم فرما قارئین کرام سے دعائے صحت کی خصوصی درخواست ہے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر دوست احباب کے پیہم اصرار اور بار بار کے تقاضا کے پیشِ نظر تفسیر کا جتنا کام ہو چکا ہے اسے جیسے ہے ویسے ہی شائع کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمائیں مولیٰ کریم اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل حضرت کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق اس اہم اور بے مثل کام کی تکمیل کر سکیں۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل چھ سورتوں کے احکام شامل ہیں:

﴿۱﴾ سورۃ مریم ﴿۲﴾ سورۃ طٰہٰ ﴿۳﴾ سورۃ الانبیاء ﴿۴﴾ سورۃ الحج

﴿۵﴾ سورۃ المؤمنون ﴿۶﴾ سورۃ النور

اس جلد میں احکام اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

نام سورۃ	آیات متعلقہ احکام	احکام مستخرجہ	آیات مویدہ	احادیث مویدہ	حوالہ جات
سورۃ مریم	11	43	6	24	536
سورۃ طٰہٰ	5	27	10	14	278
سورۃ الانبیاء	2	12	x	3	125
سورۃ الحج	10	167	19	50	1355
سورۃ المؤمنون	13	31	4	11	308
سورۃ النور	15	169	16	50	973
کل میزان	56	449	55	152	3575

چوہدری زاہد حسین شاکر، چوہدری عامر حسین شاکر و دیگر برادران نے اس کی اشاعت میں خصوصی تعاون فرمایا۔ جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ ہم ان کے بالخصوص اور باقی سب مخلصین اور کرم فرما حضرات کے بالعموم شکرگزار ہیں۔ مولیٰ کریم ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد محمود احمد

ابن مفسرِ قرآن حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

باب(۲۷۳)

﴿دعا کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِذۡنَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ○ (سورۃ مریم: آیت ۳)

جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔

حل لغات:

نادٰی: اَلنِّدَآءُ اور النُّدَآءُ کا معنی ہے: آواز بلند کرنا، آواز کا ظاہر کرنا، مطلق آواز۔(۱)

آیت زیب عنوان میں اس کا معنی ہے: دعا کرنا، رغبت کرنا۔(۲)

خَفِیًّا: یہ کلمہ اضداد سے ہے، اس کا معنی ہے: پوشیدہ کرنا، ظاہر کرنا۔(۳)

(۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص ۴۸۶

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت ،ص ۴۵۰

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ ،ص ۳۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۱۲۰

☆ المنجد ازلوئیس معلوف الیسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۲۲۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ،ص ۳۶۳

(۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۱ ،ص ۷۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۱۸۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۲۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۵،ص

(۳) ☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت ،ص ۱۶۱

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد پوشیدہ کرنا ہے۔یعنی حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے آہستہ سے دعا کی۔(۴)

پس منظر

بیت المقدس میں حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی پرورش اور نگہداشت پر مقرر تھے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے بند کمرے میں بے موسم کے پھل موجود ہیں۔آپ نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔حضرت زکریا علیہ السلام نے قدرتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا اور دل میں خواہش پیدا کی کہ وہ قادر کریم اگر اس بڑھاپے میں مجھے بیٹا عطا کردے تو اس کی قدرت سے بعید نہیں، اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر صحیح قول کے مطابق ایک سو بیس برس تھی، آپ نے وہیں محراب میں نماز ادا کرتے ہوئے دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو میری نبوت کے فرائض اور علمی وراثت کا وارث ہو، کتاب اللہ پر خود عمل کرے، اس کی حفاظت کرے اور دوسروں کو کتاب اللہ پر عمل کی دعوت دے، لیکن آپ نے یہ دعا آہستہ سے کی تا کہ آپ کے چچازاد بڑھاپے

(بقیہ ۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص ۱۵۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۲

☆ المنجد ازلولیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،س ۳۳۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۱۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۱، ص ۷۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

(اس سورت کے احکام سے آخر قرآن مجید کے احکام تک تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۔مطبوعہ مطبعہ میمنہ مصر کا حوالہ ہوگا۔)

میں بیٹا مانگنے پر طعنہ نہ دیں۔

سورہ مریم میں آیت نمبر ۲ تا ۱۱ اور سورہ آل عمران آیت نمبر ۳۸ تا ۴۱ میں یہ واقعہ موجود ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دعا اور ذکر میں آواز بلند کرنا یا آواز پست کرنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کے ہاں یکساں ہے۔ وہ ہر خفی سے خفی آواز بھی سنتا ہے، بلکہ جو ارادہ اور خواہش دل میں پیدا ہوا سے بھی جانتا ہے، بلکہ جو ارادہ ابھی دل میں وارد نہیں ہوا اسے اس کا بھی علم ہے، وہ دور و نزدیک سے یکساں سنتا ہے، بلکہ کوئی شے اس سے دور نہیں، وہ شہ رگ سے بھی قریب ہے، وہ سمیع و بصیر ہے، وہ قریب و مجیب ہے۔ اس لئے بلند آواز یا پست آواز سے دعا کرنا برابر ہے۔ البتہ دعا مانگنے والے کے اعتبار سے آہستہ آواز سے دعا مانگنا زیادہ بہتر ہے اور اگر کوئی بلند آواز سے دعا مانگے تو بھی حرج نہیں۔ ہاں البتہ یہ سمجھنا کہ دور سے صرف اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے، جہالت و ضلالت ہے کہ وہ ذات کریم دور ہے ہی نہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ ذکر الٰہی کے بعض کلمات کا بعض اوقات آہستہ پڑھنا مستحب بلکہ واجب ہوتا ہے اور بعض اوقات بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا ہے: مثلاً نماز میں رکوع، سجدہ، تشہد وغیرہ کی تسبیحات اور اذکار کا آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح منفرد نمازی اپنی قرأت کو بھی مخفی کرے گا۔ آمین بالجہر بھی جائز نہیں۔ اذان، تلبیہ، تکبیر تشریق وغیرہ کے اذکار کا بلند کرنا واجب ہے۔ جہری نمازوں (مغرب، عشاء اور فجر) میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔ وتروں میں دعا قنوت کا امام اور مقتدی پر آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (۶)

﴿۳﴾ دعا کے وقت رب تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کرنا مستحب ہے جو دعا کے مناسب حال ہوں: مثلاً اگر کوئی دشمن

---

(۵) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۱۸۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

پر غلبہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات قادر، قہار وغیرہ کا ذکر کرے اور اگر کوئی بخشش چاہتا ہے تو اس کی صفات غفور، رحیم، ستار وغیرہ کا ذکر کرے اور اگر کوئی رزق مانگتا ہے تو اس کی صفات رزاق اور وہاب کا ذکر کرے۔ بہر حال دعا میں ان صفات کا ذکر زیادہ مناسب ہے جو بندے کے حال کے مطابق ہوں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے رب سے بیٹا طلب کرتے وقت اس کی صفت ربوبیت کا ذکر فرمایا ہے۔

احادیثِ طیبہ میں حضور سید عالم ﷺ کی مختلف اوقات کی دعاؤں کے کلمات اسی لئے مختلف ہیں۔(۷)

﴿۴﴾ حضورِ قلب سے مانگی ہوئی دعا اجابت کے قریب تر ہوتی ہے۔ غافل دل سے مانگی ہوئی دعا کا قبول ہونا بعید از قیاس ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ الْقَلْبَ التَّقِیَّ وَیَسْمَعُ الصَّوْتَ الْخَفِیَّ.(۸)

بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ دل کو جانتا ہے اور آہستہ آواز بھی سنتا ہے۔

اس لئے جب بھی بندۂ مومن دعا کرے تو حضورِ دل سے دعا کرے۔(۹)

﴿۵﴾ اخفا سے مطلوب بالذات اخلاص اور عدمِ ریا ہے، ذکر کا بلند کرنا یا آہستہ کرنے میں اگر اخلاص حاصل ہو جائے تو دونوں طرح سے بہتر ہے۔(۱۰)

نوٹ: دعا اور ذکر کے تفصیلی احکام سورۃ الاعراف: آیت ۵۵ کے ضمن میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۴۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۶

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۶۱

(۸) ☆ رواہ ابن ابی حاتم/بحوالہ درمنثور، ج ۵، ص ۴۷۹

(۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۰

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۵۹

باب (۲۷۴)

﴿دینی امور کی اصلاح کے لئے حصولِ اولاد کی دعا کرنا جائز ہے، نیز دعا کے چند آداب﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِیْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝

(سورۃ مریم: آیات ۵، ۶)

اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے، وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو، اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

حلِ لغات:

خِفْتُ: خوف سے ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے، یعنی میں ڈرا، مگر ماضی یہاں مستقبل کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ مستقبل کے واقعات سے میں خوف کھاتا ہوں۔ یہ خوف ماضی کے شواہد کے پیشِ نظر تھا۔ بعض اوقات انسان کو ماضی یا حال میں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو مستقبل کا پیش خیمہ ہوتے ہیں، یہی حال یہاں حضرت زکریا علیہ السلام سے پیش آیا۔ (۱)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

اَلْمَوَالِیَ: مَوْلٰی کی جمع ہے۔لفظ مولیٰ عربی میں متعدد بلکہ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔قریبی، چچازاد بیٹا، بیٹا، عصبہ نسبی، ناصر، مددگار، مالک، مملوک، (غلام) صاحب، مُعْتِقْ (غلام آزاد کرنے والا) مُعْتَقْ (آزاد ہونے والا غلام)، پڑوسی، حلیف، چچا، ولی، رب، بھانجا، مُحِب، تابع، داماد۔(۲)

آیت زیبِ عنوان میں مَوَالِیَ کا معنی ہے: چچازاد بیٹے، عصبہ نسبی۔(۳)

مِنْ وَّرَاءِیْ: میرے وصال کے بعد۔(۴)

آیت کے اس حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب کریم! بنی اسرائیل میں جو میرے رشتہ دار، عصبات اور چچا کے بیٹے ہیں وہ قوم میں سب سے زیادہ شریر ہیں، میرے وصال کے بعد ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے علم، دین اور منصب کا اہل ہو۔ مجھے خوف ہے کہ میرے وصال کے بعد وہ دین کو خراب کر دیں گے، کتاب کو بدل کر دنیا کی حقیر دولت جمع کرنے پر لگ جائیں گے، میری عمر بھر کی محنت رائگاں جائے گی۔

---

(۲) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۹۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۱۵۷

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۱۴، ۲۱۸

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۹۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۹۸

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۱۷۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۰۰

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

عَاقِرٌ:عَقَرَتْ(از باب نَصَرَ)عَقْراً عُقْراً عُقَارًا

عَقُرَتْ(از باب کَرُمَ)عُقْراً عَقَارَةً عِقَارَةً کا معنی ہے: بانجھ ہونا، اس کی صفت عَاقِرٌ ہے۔

عَقَرَهٗ(از باب ضَرَبَ)عَقْرًا کا معنی ہے: زخمی کرنا، ذبح کرنا، کونچیں کاٹ دینا، چلنے سے روک دینا، شکار کے پیچھے لگنا۔

عَقُرَ(از باب کَرُمَ)عُقْراً کا معنی ہے، بے نتیجہ ہونا۔

عَقِرَ(از باب سَمِعَ)عَقَراً کا معنی ہے: دہشت زدہ ہونا، حیران ہونا، کانپنا۔

عَاقِرٌ اگر عورت کی صفت ہو تو معنی ہے: بانجھ عورت، اور اگر مرد کی صفت ہو تو معنی ہے: بے اولاد (۵)

آیت کے اس حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب کریم! میری اور میری بیوی کی عمر بڑھاپے کو پہنچ چکی ہے اور اس عمر میں عادۃً اولاد کا ہونا ممکن نہیں، لیکن اے کریم! اس حالت میں بھی تجھ سے ناامید نہیں ہوں، ماضی میں تیرے بے شمار اور لاتعداد احسانات مجھ پر ہو چکے ہیں، کبھی بھی میری دعا رد نہیں ہوئی اور اے کریم رب! اب بھی مجھے مایوس نہ فرما۔(٦)

فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا: تو مجھے اپنے پاس سے ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے۔

هَبْ، هِبَةٌ سے امر کا صیغہ ہے، ہبہ کا معنی ہے: نفع دینے والا عطیہ، اور جسے ہبہ کیا جائے اسے اس کا مالک بنا دیا جائے، نیز ہبہ بلاعوض ہوتا ہے، گویا ہبہ کرنے والے کی طرف سے سراسر کرم ہوتا ہے، وہ اس کا عوض

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۲۴، ۸۲۵
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۴۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۴۱۴

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۵

نہیں چاہتا۔(۷)

مِنْ لَّدُنْكَ: اپنے پاس سے، اپنی قدرتِ کاملہ سے عطا فرما، میرا کوئی استحقاق نہیں، میری اور میری بیوی کی عمر بھی اولاد جننے کی، عادی طور پر قابل نہیں۔ اس حال میں جو عطا فرمائے گا وہ محض تیرا فضل وکرم ہوگا، اس میں کسی کوشش کو کوئی دخل نہیں۔(۸)

وَلِيًّا: وَلِـیٌّ کے متعدد معانی ہیں: بیٹا، صاحب، قریبی، محافظ، رب تعالیٰ، مولیٰ، اللہ، موالی، عصبات، دینی بھائی، نگران، غلام آزاد کرنے والا، مناصحت (گہرا دوست) وغیرہ۔(۹)

نوٹ: ولی کا معنی گزشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ متعدد مرتبہ گزر چکا ہے۔

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب! میرا بڑھاپا آن پہنچا ہے، میرے وارثوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے علم، کتاب ونبوت کا وارث بن سکے، میرے سب نسبی وعصبی رشتہ دار شریر ہیں، وہ میری علمی ودینی وراثت کے اہل نہیں، اگر یہی صورتِ حال باقی رہی تو دین میں بگاڑ پیدا کریں گے، کتاب کو مالداروں اور دنیاداروں کے حسبِ منشا تبدیل کردیں گے۔ اسلئے اے میرے ربّ کریم! تو مجھے ایسا بیٹا دے جو میری علمی

---

(۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۳۳
☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت، ص۴۹۹
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۱۳۷
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۱۹۰
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ج۱۳۹۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱، ص۵۰۸

(۸) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص۲۰۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۱۴

(۹) ☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت، ص۴۹۶
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۳۹۸
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۳۳
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۳۱۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۱۵۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص۳۹۸

وراثت کا مستحق ہو، میرے جاری کردہ کام کو جاری رکھ سکے، تیرا دین اور کتاب محفوظ رہ سکے۔(۱۰)

یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ: وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو۔

اس وراثت سے مراد علمی ودینی وراثت ہے، نہ کہ مال کی۔اس کی کئی وجہیں ہیں:

اولًا: نبی جو مال چھوڑتا ہے وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے، نبی کی آل کا ورثہ نہیں ہوتا۔

ثانیًا: حضرت زکریا علیہ السلام کا بیٹا تمام اولادِ یعقوب کے مال کا اکیلا کس طرح وارث ہوسکتا ہے، دوسری اولاد کو محروم کرنا شانِ نبوت کے خلاف ہے۔

ثالثًا: انبیائے کرام اور خصوصاً سید المرسلین نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی خصوصیت ہے کہ ان کا ترکہ صدقہ ہے، جیسے ان کی خصوصیت ہے کہ وہ جتنی بیویوں سے چاہیں نکاح کریں، حالانکہ دوسرے مومنوں کیلئے شرطِ انصاف کے ساتھ چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۱۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۲۰۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۷

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران۔ ج۵، ص۴۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۰۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۱۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۹

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا: اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

رَضِيًّا: بمعنی مَرْضِيًّا ہے: یعنی اس کے اخلاق اور افعال سب تجھے پسندیدہ ہوں، یا بمعنی رَاضِيًّا ہے، یعنی وہ تیری قدرت اور قضا پر راضی رہے۔ (۱۲)

پس منظر:

حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں ایک سو بیس برس تک کوئی اولاد نہ ہوئی، بڑھاپے میں عمر کا خاتمہ قریب دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ میرے چچازاد بیٹے سب شریر ہیں، آپ کو خوف لاحق ہوا کہ میرے وصال کے بعد میرے یہ شریر رشتہ دار دین میں بگاڑ پیدا کر دیں گے، کتاب اللہ میں تحریف کر دیں گے، میری اور آلِ یعقوب کی علمی وراثت ضائع ہو جائے گی، تب بڑھاپے میں رب تعالیٰ سے ایک بیٹے کی دعا مانگی جو آپ کا صحیح جانشین ہو، آلِ یعقوب کا علمی ورثہ سنبھال سکے اور وہ رب تعالیٰ کا پسندیدہ ہو، اس کے اخلاق اور اعمال رب تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں اور وہ رب تعالیٰ کی قدرت اور قضا پر راضی رہے۔ آیت زیبِ عنوان میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ (۱۳)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۷۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۱۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۲۱۰
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۱۹
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۱۸۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج ۵،ص ۳۱۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۷،ص ۳۰۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۱۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۵۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۷۵
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۱۸۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۱۱
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۱۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۲۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۲۰۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۷،ص ۳۰۰

2B

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جوانی یا بڑھاپے میں اولاد کی اس لئے دعا مانگنا کہ وہ والدین کی خدمت کرے، دینِ قویم کی خدمت بجا لائے، جائز ہے۔ ایسی اولاد دین و آخرت میں نافع ہوتی ہے۔ البتہ اولاد کی دعا صرف اس لئے مانگنا کہ وہ اس کے مال کی وارث ہو تو یہ دعا بعض اوقات غیر نافع بلکہ بعض اوقات نقصان دہ ہوتی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے وصال کے بعد دین کی استقامت اور علمی ورثہ کو محفوظ رکھنے کے لئے بیٹے کی دعا کی، جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انہیں حضرت یحیٰی علیہ السلام جیسا صالح نبی عطا فرمایا۔ سید عالم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کثرتِ اولاد اور کثرتِ مال کی دعا دی، نیز یہ بھی دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اسے جو عطا فرمائے اس میں برکت دے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ. (۱۴)

اے اللہ! اس کے مال میں، اولاد میں اور جو شے اسے عطا کرے، برکت دے۔ (۱۵)

﴿۲﴾ ایسی دعا جس میں دین، علم، عمل، صلاح، تقویٰ، عدل اور انصاف کی بہتری ہو، مانگنا جائز بلکہ سنتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے دین اور علم کی صلاح و فلاح کی بہتری کے لئے بیٹے کے حصول کی دعا کی، جسے ربِّ کریم نے منظور فرما لیا۔ (۱۶)

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم عن ام سلیم، ج۲، ص۲۹۸
☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب الزھد
☆ رواہ احمد، ج۵، ص۷۷
☆ رواہ احمد، ج۶، ص۴۲۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۷۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۵

﴿۳﴾ کسی میں جو برائی یا عیب ہو اس کا اللہ تعالیٰ سے ذکر کرنا یا لوگوں سے اس لئے اس کا ذکر کرنا کہ وہ اس کے عیب یا برائی سے بچ جائیں، جائز ہے، یہ غیبت نہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے چچازاد بیٹوں کی شرارتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ سے کیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ (۱۷)

﴿۴﴾ دعا میں وسیلہ پیش کرنا اجابت (قبولیت) کو قریب تر کر دیتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کی دعا مانگنے سے پہلے رب تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب! آج تک میری تمام دعائیں تو نے اپنے فضل سے قبول کی ہیں، بیٹے کی دعا میں یہ وسیلہ تھا، رب تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی حاتم طائی کے پاس سوال لے کر آیا، حاتم نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا، میں وہی ہوں جس کا سوال آپ نے پچھلے سال پورا فرمایا تھا، اس کا اتنا کہنا حاتم کے سامنے وسیلہ بن گیا اور اس نے درخواست قبول کر لی۔ حضور سید عالم ﷺ دعا میں وسیلہ پکڑتے تھے، آپ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ، الحدیث. (۱۸)

(بقیہ ۱۶) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۰۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۰۰

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج [illegible] ص ۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۰۰

(۱۸) ☆ رواہ احمد عن ابی سعید الخدری، ج ۳، ص ۲۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری، ص ۵۷

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی دعاؤں میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے قریبیوں کا وسیلہ لیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ نَبِیِّنَا ﷺ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ.(۱۹)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو لوگ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش طلب کرتے تھے۔ لوگ کہتے: اے اللہ! ہم تیرے محبوب نبی ﷺ کے توسل سے بارش طلب کرتے ہیں، تو لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی اور اے اللہ ہم تیرے محبوب نبی ﷺ کے محبوب چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے ہیں، اس پر بھی لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی۔

لہٰذا بندۂ مومن اپنی دعا میں مقربانِ بارگاہِ رب العزت کا وسیلہ پکڑے تو یہ جائز ہے، بلکہ اس کی دعا میں قبولیت قریب تر ہو جاتی ہے۔(۲۰)

﴿۵﴾ دعا رب تعالیٰ کے ہاں عاجزی وانکساری کا نام ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے اور بیوی کے

---

(۱۹) ☆ راوہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۱۳۷، ۵۲۶

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۷۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۴۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۰۰

بانجھ ہونے کی عاجزی دعا میں پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ بندۂ مومن بھی اگر دعا میں اپنی انکساری، عجز، ذلت وشکست پیش کرے تو اس کی دعا جلد قبول ہوگی۔

ع چار چیز آوردہ آم شاہا کہ در گنج تو نیست
نیستی و حاجت و عجز و نیاز آوردہ ام (۲۱)

﴿۶﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جو مال ورثہ میں چھوڑتے ہیں وہ امت پر صدقہ ہے۔ ان کا ورثہ نبوت، علم، دین ہوتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جس بیٹے کی دعا مانگی تھی وہ نبوت، علم اور دین کی حفاظت کے ورثہ کی تھی۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اپنے باپ اور بنی اسرائیل کے وارث بنے۔ اگر مال کا ورثہ مراد ہوتا تو بنی اسرائیل میں اور افراد بھی تھے، وہ وارث نہ بنے۔

اس سلسلہ میں بکثرت احادیثِ صحیحہ وارد ہیں۔ ارشادِ نبوی ہے:

لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاصَدَقَةٌ.(۲۲)

ہم ورثہ نہیں چھوڑتے ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

علمائے امت انبیاء کے ترکہ کے وارث نہیں بلکہ وہ ان کے علم وحکمت کے وارث ہوتے ہیں۔ اس لئے حدیث میں ارشاد ہوا:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُالْاَنْبِيَآءِ تُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ وَتَسْتَغْفِرُلَهُمُ الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ اِذَا مَاتُوْا اِلٰى

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۷۶
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۱۸۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۲۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ،ج۵،ص۲۱۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی ،ج۵،ص۵
(۲۲) ☆ رواہ ابوداؤدعن مالک بن انس بن الحدثان،ج۲،ص۵۶
☆ رواہ الترمذی عن مالک بن انس بن الحدثان،ج۲،ص۲۳۰
☆ رواہ البخاری عن مالک بن انس بن الحدثان،ج۲،ص۵۷۵
☆ رواہ احمد،ج۱،ص۴،۶،۹،۱۰،۲۰،۴۷،۴۸
☆ رواہ مالک فی الکلام.

يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(۲۳)

علمائے دین انبیاء کے وارث ہیں، ان سے آسمان والے محبت کرتے ہیں اور جب تک زندہ رہیں سمندر کی مچھلیاں ان کی مغفرت طلب کرتی رہتی ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے صرف حضرت سلیمان علیہ السلام دین وحکمت کے وارث بنے۔ باقی بیٹے اس وراثت سے محروم رہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ. الاية (سورۃ النمل: آیت ۱۵)

اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا۔

یہ جانشینی اور وراثت علم وکمال کی تھی، ورنہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دیگر اولاد بھی تھی۔

میراثِ انبیاء کی حدیث حضرت عمر، عثمان، عبدالرحمٰن بن زبیر، سعد، زبیر بن العوام اور حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اس لئے خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا باغِ فدک کا مطالبہ کرنا اس حدیث سے ناواقفی کی بنا پر تھا، جب انہیں یہ حدیث پہنچی تو وہ خاموشی سے دستبردار ہوگئیں۔ دیگر انبیاء اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ یہ ہے کہ وہ مال کا ترکہ وراثت میں نہیں چھوڑتے۔ یہ امر اُن کے خصائص سے ہے۔ باغِ فدک امت پر صدقہ تھا، اسی پر اجماع امت وارد ہے۔(۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۳) ☆ رواہ ابن النجار عن انس/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۱۱۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۱۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۰۰

باب(۲۷۵)

﴿محراب میں نماز پڑھنا۔ گونگے کے اشارے کا حکم﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا۝ (سورۃ مریم: آیت ۱۱)

تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا، تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو۔

حل لغات:

مِنَ الۡمِحۡرَابِ: محراب کے متعدد معانی ہیں:

بالاخانہ، بلند جگہ، گھر کا ابتدائی حصہ، گھر کا عمدہ حصہ، گھر کا بلند حصہ، مسجد میں بلند جگہ، بزرگی والی جگہ، مجلس میں بزرگ جگہ، مسجد میں امام کا مقام، مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر امام دوسروں سے دور اور اکیلا ہوتا ہے۔

جب دو آدمیوں کے درمیان دوری ہو تو عربی محاورہ ہے:

فُلَانٌ حَرَبٌ لِفُلَانٍ (فلاں فلاں سے دور ہے اور ان میں بغض ہے)

مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ مُحَارَبَةٌ سے بنا ہے (بمعنی جنگ) اس جگہ کھڑا ہونے والا شیطان کے خلاف جنگ کرتا ہے، نیز اپنے دل کی یکسوئی کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف جنگ کرتا ہے۔

مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس جگہ پر امام غلطی اور لغزش سے امن میں ہوتا ہے۔ شیر کی

کچھار کو محراب کہتے ہیں۔اور وہاں (کچھار میں) داخل ہونے والا محفوظ نہیں رہتا۔محراب کو محراب بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہونے والا امام غلطی سے محفوظ نہیں رہتا۔

محراب کا اطلاق اس جگہ پر ہوتا ہے جو بادشاہ یا امیر یا حاکم کے لوگوں سے الگ بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی ہوتی ہے (آرام کرنے کی جگہ)۔(۱)

آیت زیب عنوان میں محراب سے مراد مسجد (عبادت گاہ) ہے۔(۲)

فَاَوْحٰی اِلَیْھِمْ: تو انہیں اشارہ سے کہا۔

وَحْیٌ: متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اشارہ، اشارۂ سریعہ (تیز اشارہ)، کتابت، مکتوب، کتاب، رسالت (پیغام بھیجنا)، الہام، خفی کلام جو دوسروں تک پہنچائے، خفی طور پر دل میں کسی معنی کا ڈالنا، آواز، کسی طرف بھیجنا، اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء کی طرف پیغام بھیجنا، بعض کا بعض سے خفیہ کلام کرنا۔

وحی کی چند اقسام ہیں: قرآن مجید نے اس کی صراحت کردی ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

---

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۰۶،۲۰۷

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،، ص ۱۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۶۳

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت، ص ۱۲۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۲۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۱، ص ۸۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۱۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۹۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۷۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۷۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۸

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۰۵

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَايَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ○ (سورۃالشوریٰ:آیت ۵۱)

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی وحکمت والا ہے۔

یعنی الہام، رویاء (خواب)، کتاب اتارکر، قرآن اتار کر جسے جبرئیل آکر پڑھ کر سنادے، ان سب کا مرجع اعلام (بتادینا) ہے۔

اشارۂ سریعہ، رمز یا تعریض کے طور پر کلام کرنا، کبھی صرف آواز ہوتی ہے اس میں حروف کی ترکیب نہیں ہوتی، یا بعض اعضا سے اشارہ کرنا (مثلاً ہاتھ، انگلی، آنکھ، ہونٹ وغیرہ)

کلمہ الٰہیہ جو انبیاء واولیاء کی طرف القا کیا جاتا ہے، یہ قسم وحی چند وجہ پر ہوتی ہے:

(۱) پیغام لانے والے کا مشاہدہ مخصوص صورت میں کرنا۔

(۲) بغیر مشاہدہ کسی صورت کے صرف کلام سننا

(۳) جی میں ڈال دینا

(۴) الہام

(۵) تسخیر

(۶) خواب(۳)

آیت زیب عنوان میں فَاَوْحٰی سے مراد ''اشارہ کیا'' ہے۔(۴)

---

(۳) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،، ص۵۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۱۴۶

☆ المنجد ازلولیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۵۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ گونگے کا اشارہ بمنزلہ کلام کے ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے محراب سے باہر قوم کو نماز اور عبادت کا حکم اشارہ سے دیا۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ صبح و شام قوم کو نماز اور عبادت کا حکم دیتے تھے، مگر جن دنوں آپ روزہ سے تھے اور کلام نہ کر سکتے تھے ان دنوں آپ نے یہ فریضہ کلام کی بجائے اشارہ سے کیا۔ احادیثِ طیبہ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ ''سوداء اعجمیہ'' (سیاہ رنگ کی گونگی لونڈی کا اشارہ سے اسلام کا اظہار) آپ نے قبول فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَجُلًا اَتَـی النَّبِیَّ ﷺ بِـجَـارِیَةٍ سَـوْدَآءَ اَعْـجَـمِیَّةٍ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُـؤْمِنَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیْـنَ الـلّٰهُ؟ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَآءِ بِاِصْبَعِهَا السَّبَابَةِ، فَقَالَ لَهَـا: مَـنْ اَنَا؟ فَاشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَـی السَّمَاءِ وَالَی السَّمَآءِ، اَیْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: اَعْتِقْهَا.(۵)

(بقیہ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۹۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۱۹۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور. ج ۳، ص ۲۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۷۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۷۱

(۵) ☆ رواہ احمد (و اللفظ لہ)، ج ۲، ص ۲۹۱

☆ رواہ مسلم عن معٰویہ، ج ۱، ص ۲۰۳

☆ رواہ البیہقی عن عمر بن الحکم، ج ۷، ص ۲۳۶ (۱۵۲۶۶)

☆ رواہ النسائی عن معٰویۃ بن الحکم، ج ۱، ص ۱۷۹

☆ رواہ البخاری و مسلم و مالک

ایک صحابی حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی گونگی لونڈی لے کر حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر (کسی کفارہ کے طور پر) ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے (اور یہ لونڈی گونگی ہے، زبان سے کچھ اظہار نہیں کرسکتی) آپ نے اس لونڈی سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنے ہاتھ کی شہادت انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے ہاتھ کی انگلی سے آپ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا: یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں، (گویا اس نے شہادتین کی گواہی دی) آپ نے اس صحابی سے فرمایا: اسے (اپنے کفارہ میں) آزاد کردو۔

اس لونڈی نے اشارہ سے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا، جو اصل دین ہے، اس سے جان اور مال محفوظ ہوجاتا ہے، انسان جنت کا مستحق ہوجاتا ہے، دوزخ کی آگ سے نجات پاجاتا ہے۔ اس کے اسلام کا اسی طرح حکم دیا گیا جس طرح کلمہ اسلام بول کر اسلام قبول کرنے والے کا حکم ہے۔ گونگا اور وہ جس کو بیماری یا آفت سے زبان میں خلل آگیا ہو اس کا اشارہ بمنزلہ کلام کے ہے۔ اگر اس کے اشارہ کا مفہوم واضح ہو: مثلاً طلاق، نکاح، رجعت، ہبہ وغیرہ، البتہ اگر اشارہ سے مفہوم واضح نہ ہو تو اس پر حکم نافذ نہیں ہوگا۔ یہ مسئلہ قیاس سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ثبوت استحسان سے ہے۔(۶)

﴿۲﴾ گونگے کا اشارہ (خواہ ہاتھ سے ہو یا انگلی سے یا ہونٹ سے یا آنکھ سے) بمنزلہ کلام کے ہے، یہ عادتِ معروفہ ہے، بخلاف تندرست کے کہ ان کا اشارہ عادۃً بمنزلہ کلام کے نہیں سمجھا جاتا۔(۷)

﴿۳﴾ اگر گونگے نے اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھی تو اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی، بخلاف ناطق (تندرست بولنے والا) کے، کہ اس نے صرف اپنے ہاتھ سے طلاق لکھی تو طلاق نہ ہوگی، تندرست کے لئے طلاق (یا جو لفظ اس کے قائم مقام ہے) کا تلفظ لازمی ہے، ہاں اگر لکھ کر پڑھ دے تو طلاق ہوجائے گی۔

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۲
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

نکاح، طلاق، عِتاق، رجعت وغیرہ میں ناطق کے لئے کلام کرنا شرط ہے۔(۸)

﴿۴﴾ حضرت زکریا علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صبح و شام قوم کے پاس آ کر انہیں نماز کی تاکید فرماتے تھے، جن دنوں آپ کلام نہ کر رہے تھے ان دنوں بھی آپ قوم کے پاس آتے اور نماز پڑھنے کا حکم اشارہ سے فرماتے تھے، مبلغ کے لئے ایسا ہی کرنا ضروری ہے کہ وہ تکرار کے ساتھ احکامِ الٰہیہ کو بیان کرتا رہے۔(۹)

﴿۵﴾ مسجدوں کے موجودہ متعارف محراب حضور پُرنور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ تھے، یہ بعد میں ایجاد ہوئے، اس زمانہ میں محراب شعارِ مسجد سے ہیں، گویا یہ بدعتِ حسنہ امت میں مقبول اور لازمی تصور ہوتی ہے، اسی طرح مسجد کا مینار۔ جمع قرآن مجید (موجودہ صورت میں)، جمعِ کتبِ احادیث، بنائے مدارس، ان میں متعدد علوم کی تدریس، قرآن مجید پر اعراب وغیرہ کثیر امور جو اسلام میں رائج، مقبول اور متعارف ہیں جو عہدِ نبوی علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ تھے، یہ امور بدعتِ حسنہ ہیں، اور بدعتِ حسنہ اسلام کے احکام میں شمار ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهَا شَيْئًا. الحديث.(۱۰)

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کا اجر بھی (ملے گا) جو اس

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۳

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۱۹۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۹۱
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۲۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۷۱

(۱۰) ☆ رواہ النسائی عن جریر، ج ۱، ص ۳۵۵
☆ رواہ مسلم عن جریر، ج ۱، ص ۳۲۷
☆ رواہ احمد، ج ۴، ص ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱

طریقہ پر عمل کرے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اجروں سے کچھ کم ہو اور جس نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا اور اس کا گناہ بھی (اسے ملے گا) جو اس برے طریقہ پر عمل کرے گا، بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں سے کچھ کم ہو۔

لہٰذا وہ عمدہ امور جن کا رواج عہدِ نبوی یا عہدِ صحابہ و تابعین میں نہ تھا مگر اب امت ان پر عمل کرتی ہے انہیں ناجائز یا حرام کہنا مقاصدِ شرع سے جہالت یا عناد ہے۔

امام المحدثین علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے موجودہ متعارف محراب کے بدعت حسنہ ہونے پر ایک عمدہ رسالہ لکھا ہے:

"اعلام الاریب بحدوث بدعة المحاریب" (۱۱)

﴿۶﴾ امام اور مقتدی کا ایک مکان میں برابر سطح میں ہونا اقتداء کے لئے لازم ہے۔ اگر امام بلند مقام پر یا محراب کے اندر کھڑا ہو تو اس کی اقتدا جائز نہیں۔ البتہ اگر امام محراب کے باہر کھڑا ہو یا بالشت سے کم بلندی پر ہو تو ان صورتوں میں اقتدا جائز ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے:

عَنْ هَمَّامٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلٰى دُكَّانٍ فَاَخَذَ اَبُوْسَعِيْدٍ بِقَمِيْصِه فَجَبَذَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِه قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُمْ كَانُوْيُنْهَوْنَ عَنْ ذَالِكَ، قَالَ بَلٰى، قَدْذَكَرْتُ حِيْنَ مَدَدْتَنِيْ. (۱۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر لوگوں کو امامت کرائی، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کی قمیض پکڑ کر انہیں (نیچے) کھینچا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ صحابہ کرام ایسا کرنے سے منع فرمایا کرتے ہیں، (یا ایسا کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے) انہوں نے فرمایا: ہاں، یہ مجھے اسی وقت یاد آ گیا تھا جب آپ نے

---

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۷۱

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۶

(۱۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن ھمام، ج ۱، ص ۹۵

مجھے کھینچا تھا۔ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ عَدَیِّ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلٰی دُکَّانٍ یُصَلِّیْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَیْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰی یَدَیْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰی اَنْزَلَهٗ حُذَیْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا یَقُمْ فِیْ مَکَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّکَانِهِمْ اَوْنَحْوُ ذٰلِکَ، فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِکَ اتَّبَعْتُکَ حِیْنَ اَخَذْتَ عَلٰی یَدَیَّ.(۱۳)

حضرت عدی بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ وہ عمار بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدائن میں تھا (نماز کے وقت پر) جماعت کھڑی ہوئی، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے، دیگر مقتدی نچلے مقام پر تھے، حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انہوں نے حضرت عمار کا ہاتھ پکڑا، حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے عمار کو نیچے اتار لیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ جب کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لئے تو میں نیچے اترا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن عدی بن ثابت، ج ۱، ص ۱۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۱

باب (۲۷۶)

﴿چُپ کا روزہ، چُپ کے دیگر چند احکام، دسترخوان کی ترتیب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَكُلِیۡ وَاشۡرَبِیۡ وَقَرِّیۡ عَیۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِیۡۤ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡیَوۡمَ اِنۡسِیًّا ۚ (سورۃ مریم: آیت ۲۶)

تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہر گز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

حل لغات:

وَقَرِّیۡ: قَرَّتْ (از باب ضَرَبَ) یَقِرُّ اور (از باب سَمِعَ) یَقَرُّ قَرَّۃً وَقُرَّۃً وَقُرُوۡرَۃً کا معنی ہے: کسی کی آنکھ ٹھنڈی ہونا، مطلوبہ چیز کا حاصل ہونا۔ اس سے واحد مونث امر کا صیغہ ہے، قَرِّیۡ یعنی آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ (۱)

آیت زیب عنوان کا مفہوم یہ ہے کہ اے مریم! کھجور کا تازہ پھل کھا، نہر کا شفاف پانی پی اور اپنے حسین بیٹے کو دیکھ کر اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھ، ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو جا، تو ہماری مقرب بندی ہے، ہم اپنے مقربین کو ہر خوف سے آزاد کر دیتے ہیں۔ (۲)

اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا: میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔ پہلی شریعتوں میں مجاہدہ کرنے والے، روزہ

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۹۷۶
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج۳۹۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۷۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۳۸۶
(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۹۶

رکھنے والے، کھانے، پینے اور مباشرت کے علاوہ صبح سے شام تک کلام نہ کرتے تھے۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی روزے کی نذر مانی تھی۔اس لئے آپ نے کسی کے سوال کا جواب نہ دیا۔

پس منظر:

کنواری پاک دامن حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا واقعہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے۔ایک سورہ (جس کے ہم احکام پڑھ رہے ہیں) کا نام ہی مریم ہے۔اس کی آیت نمبر:۱۶سے ۳۵ تک میں حضرت مریم اوران کے ستھرے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا جو واقعہ ان آیات میں بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ غسل فرمانے کے لئے پردہ میں گئیں، پردہ کے تمام امور کو مکمل فرمالیا، اچانک اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں وہاں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، جبرئیل انسانی شکل میں وہاں موجود ہوئے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی کہ یہ اجنبی اس موقعہ پر کیسے آگیا ہے، جبرئیل نے (جو انسانی شکل میں متشکل تھے) فرمایا: میں تمہیں ایک ستھرا بیٹا عطا کرنے آیا ہوں، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے آج تک کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں (نعوذ باللہ) بدکردار بھی نہیں، جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا، تیرے رب کا یہی فیصلہ ہے کہ تیرا بیٹا بغیر باپ کے پیدا ہو، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور رحمت بنادیں، یہ فیصلہ اٹل ہے۔حضرت مریم نے اسے اپنے پیٹ میں لیا، جب وضع حمل کا وقت آیا تو آپ شہر سے دور مشرقی سمت بیت اللحم میں چلی گئیں۔آپ پریشان ہوئیں کہ بن باپ بیٹے کی پیدائش پر لوگوں کو کس طرح مطمئن کرسکیں گی۔ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اے مریم! غم

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۲۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص ۸۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۱۲

زدہ نہ ہو۔ ہم نے تیرے لئے تیرے نیچے نہر جاری کردی ہے۔ کھجور کے اس ٹنڈ کو اپنے ہاتھ سے حرکت دے، اس سے تازہ کھجوریں گریں گی، انہیں کھا اور ٹھنڈا میٹھا پانی پی، بیٹے کو دیکھ اور آنکھیں ٹھنڈی کر۔ جب لوگ تجھ سے بن باپ کے بیٹے حضرت عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے بارے میں سوال کریں تو تو اشارہ سے اتنا بتادے کہ میں نے روزہ رکھا ہے اور ساتھ ہی خاموشی کا روزہ بھی ہے، اس بچے سے پوچھ لو یہ سب کچھ قدرت کے عجائبات بتادے گا۔ لوگوں کے سوال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جوابات اگلی آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ ایمان افروز جوابات بار بار پڑھنے کے لائق ہیں۔

ہماری تلاوت کردہ آیت کا مفہوم اتنے سے واضح ہو گیا ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ چپ کا روزہ یا چپ رہنے کی نذر پہلی امتوں میں رائج اور جائز تھیں۔ ہماری شریعت مطہرہ میں یہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اب چپ کا روزہ رکھنا یا چپ رہنے کی منت ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ اِذَاھُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْہُ فَقَالُوْا: اَبُوْاِسْرَآئِیلَ، نَذَرَاَنْ یَّقُوْمَ لَایَقْعُدَ وَلَایَسْتَظِلَّ وَلَیَقْعُدَ وَلَایَتَکَلَّمَ وَیَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مُرْہُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ.(۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمار ہے

---

(۳) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس (واللفظ لہ)، ص ۲، ص ۹۹۱

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج۲، ص ۱۱۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ص ۱۵۵

☆ رواہ ابن حبان عن ابن عباس، ج ۱۰، ص ۲۳۰

☆ رواہ الطبرانی عن ابن عباس. حدیث: ۱۱۸۷۱

☆ رواہ البیھقی عن ابن عباس، ج ۱۰، ص ۷۵

☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس، ج ۴، ص ۱۶۱، ۱۶۲

تھے، وہاں ایک آدمی کھڑا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ! یہ ابواسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ یہ سایہ میں بیٹھے گا، نہ یہ کلام کرے گا اور یہ روزہ رکھے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔ (۴)

﴿۲﴾ ذکرواذکار اور اوراد واشغال میں مشغول ہو کر خاموش رہنا نرے خاموش رہنے سے مقبول ہے۔ (۵)

﴿۳﴾ جائز نذر کا پورا کرنا لازمی ہے۔ اگر کوئی پیدل حج یا عمرہ کی نیت کرے تو اس پر حج اور عمرہ کی تمام پابندیاں لازم ہوں گی، ایسے ہی احرام باندھنا بھی فرض ہوگا۔ (٦)

﴿۴﴾ احمق کے سوالات پر خاموش رہنا بہتر ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا بے وقوفوں کے سوالات پر خاموش رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفات گناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ (سورۃ الفرقان: آیت ٦٣)

............اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں، بس سلام۔

بندۂ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ جاہل اور احمق سے بے فائدہ باتوں میں الجھے۔ (۷)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱٦
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (٦٥۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۲۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱٦، ص ۸٦

(۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۲۸

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۲

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۲
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱٦
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۳

﴿۵﴾ گونگے کا اشارہ جس سے بات پوری طرح مفہوم ہو جائے، قائم مقام کلام کے ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے چپ کے روزہ کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا کہ جو کچھ پوچھنا چاہو اس سے پوچھو۔ اس لئے گونگے کا اشارہ سے نکاح قبول کرنا جائز ہے۔ (۸)

﴿۶﴾ جب مجلس میں چند اشخاص موجود ہوں اور ان سے کوئی شے پوچھی جائے تو بہتر یہ ہے وہ شخص اپنے سے بہتر کو جواب کے لئے عرض کرے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے سوال ہوا، آپ نے اپنے نبی بیٹے کو جواب کے لئے منتخب کیا۔ (۹)

﴿۷﴾ کھانے کا دسترخوان جب بچھایا جائے تو افضل یہ ہے کہ سب سے پہلے پانی رکھا جائے، پھر کھانا رکھا جائے، کھانے میں بھی پہلے سالن رکھا جائے، آخر میں روٹی رکھی جائے، کھانا روٹی سے شروع کیا جائے۔ (یا روٹی کی جگہ چاول وغیرہ ہوں تو وہ بھی کھانا میں شمار ہوتے ہیں) بعد میں پانی پیا جائے، سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سب سے پہلے پانی کی نہر بہادی، پھر کھجور کے پکے ہوئے تازہ پھل عطا فرمائے، لیکن کھانے کے بارے میں، آیت زیب عنوان میں، فرمایا: کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر۔ ہمیں بھی یہ طریقہ اپنانے میں خیر و برکت حاصل ہو سکتی ہے۔ (۱۰)

فائدۂ جلیلہ

﴿۱﴾ تر کھجور نفاس والی کے لئے سب سے مفید غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبوب بندی ولیہ کاملہ حضرت بتول مریم رضی اللہ عنہا

(بقیہ۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۸۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۸۵

(۸) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۳

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۲۰۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ص۱۷۵

(۱۰) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۸۵

کوحضرت روح اللہ کلمۃ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت تازہ کھجور ہی بطورِ کرامت عطا فرمائی۔ اگر اس وقت کوئی اور غذا یا پھل اس سے زیادہ مفید ہوتا تو قادر کریم جل وعلا مہیا کرنے پر قادر ہے، وہ، وہ عطا فرما دیتا۔(۱۱)

فائدۂ جلیلہ

﴿۲﴾ نومولود کی پہلی غذا کھجور کی تحنیک (گھٹی) ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ انصار کے نومولودوں کو کھجور چبا کر، لعابِ دہن شامل کر کے گھٹی دیا کرتے تھے۔

اِبْنُ اُمِّ سُلَیْمٍ لَمَّاوَلَدَتْهُ وَبَعَثَتْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَمَضَغَ لَهٗ تَمْرًا وَحَنَّكَهٗ وَكَانَ ﷺ يُحَنِّكُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ.(۱۲)

حضرت ام سُلَیم رضی اللہ عنہا کے ہاں جب بچہ کی ولادت ہوئی اور وہ اسے اٹھا کر نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کی خدمت میں لے آئیں۔ حضور انور ﷺ نے ان کے لئے کھجور چبائی اور اس سے بچہ کو گھٹی دی۔ اور حضور پُر نور ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ انصار کے نومولودوں کو گھٹی دیا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر آپ عجوہ کھجور کی گھٹی دیا کرتے۔(۱۳)

☆☆☆☆☆

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۱۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ج۵،ص۳۲۷

(۱۲) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۷،ص۱۲۳

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵

باب(۲۷۷)

﴿تحدیثِ نعمت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا o وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا o وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا o وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا o (سورۃ مریم: آیات ۳۰ تا ۳۳)

بچہ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی، اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا، اوراس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں، اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی میں جب تک جیوں، اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا، اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا، اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

حل لغات:

اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ: میں ہوں اللہ کا بندہ

پیدائش کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلا کلام جو فرمایا وہ یہ تھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس میں یہود و

نصاریٰ کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں یا خدا کا بیٹا یا خدا ان میں حلول کئے ہوئے ہے۔ (العیاذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار کرنے میں اس امر کا اعلان ہے کہ میری والدہ اس الزام سے بَری ہے جو ان کی نسبت کیا جاتا ہے۔ بطورِ معجزہ میرا کلام کرنا میری والدہ کی برأت کا اعلان ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کا دودھ پی رہے تھے۔ قوم کا بہتان سنتے ہی آپ نے دودھ پینا ترک کر دیا، بائیں پہلو پر لیٹے ہوئے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں ہوں اللہ کا بندہ۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب قوم نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا، حضرت زکریا علیہ السلام وہاں آ موجود ہوئے۔ (۱)

وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا: اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے نبی بنائے جانے کا اعلان کیا، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ (۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۱،ص۹۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۱۱۹
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۲۲
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۲۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳،ص۲۳۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳،ص۳۶
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۱،ص۲۰۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۱۹۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیرباہی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص۱۸۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵،ص۲۲۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۵،ص۳۳۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶،ص۸۹
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷،ص۳۱۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص۱۹

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۱،ص۹۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۱۱۹

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا: اوراس نے مجھے مبارک کیا۔

بَرَکَ (ازباب نَصَرَ) بُرُوْکاً وتَبْرَاکًا، اوربَرَّکَ اوراِسْتَبْرَکَ کامعنی ہے، اونٹ کا سینہ کے بل بیٹھنا، کسی جگہ اقامت پذیر ہونا۔

بَارَکَ الرَّجُلُ : کسی کے حق میں برکت کی دعا کرنا۔

بَرَکَةٌ: کامعنی ہے: بڑھانا، زیادتی، نیک بختی، علوِ مرتبت، شرف، سعادت۔

اس کا استعمال لزوم وثبات کے معنوں میں ہونے لگا۔ کسی شے میں خیرالٰہی کا ثابت رہنا بَرَکَتٌ ہے۔

مبارک وہ ہے جس میں خیرالٰہی ثابت رہے۔

مبارک وہ ہے جس میں خیرالٰہی اس طرح آئے کہ محسوس نہ ہواوراس نوع سے آئے کہ گنی نہ جائے اوراس طور سے آئے کہ شمار نہ کی جاسکے۔

مبارک وہ ہے جس میں غیرمحسوس زیادتی کا مشاہدہ کیا جائے۔

تَبَارَکَ اللّٰہُ، کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

درودشریف ابراہیمی میں وارد ہے: وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اس کامعنی یہ ہے جوعزت وشرف، کرامت وعظمت تونے انہیں عطا کی، اے اللہ اسے ہمیشہ قائم وثابت رکھ۔ (۳)

آیت زیبِ عنوان میں مبارک کامعنی ہے، دین میں برکات اورمنافع والا، برکات ومنافع کا داعی، معلم

(بقیہ۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۴

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۲۱۲

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۱۹۴

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۷

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۴۴

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۰۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ). ج۱، ص۴۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر. ج۷، ص۱۰۵

برکات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا، گمراہوں کو رشد و ہدایت دینے والا، مظلوموں کی مدد کرنے والا، بے کسوں کا حامی، نفع رساں، ثباتِ خیر والا، عطا کی زیادتی والا، عظمت و بزرگی والا۔ (۴)

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا: اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک زندہ رہوں۔ زندگی بھر مکلّف ہونے کی صورت میں نماز ادا کرتا رہوں اور دوسروں کو حسبِ شرائط نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کرتا رہوں۔ (۵)

وَبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ: اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا۔

اس جملہ میں کثیر فوائد ہیں۔

اول: صرف والدہ کا ذکر ہوا جس کا معنی یہ ہے کہ آپ بن باپ پیدا ہوئے۔

دوم: والدہ کے ساتھ احسان و نیکی کا حکم اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ والدہ قابلِ تعظیم ہے۔ اس پر باندھا ہوا بہتان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ (۶)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۲۲۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۱۹۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۲

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۳۶

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۲۱۲

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۳۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص۳۱۶

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۱۹۴

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۲۱۴

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۹۶

وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا: اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔

متکبر اور قتل وغارت کرنے والا جبّار کہلاتا ہے، یا وہ جو اپنے اوپر کسی کا حق تسلیم نہ کرے۔

یادرہے جب یہی کلمہ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوگا اس کا معنی ہوگا، کمی پوری کرنے والا۔

شَقِيًّا: کا معنی ہے: ہر خیر سے محروم، نافرمان، اپنے رب کا نافرمان، رب کے حکم کا تارک۔ (۷)

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ: وہی سلامتی مجھ پر ہو۔ سلام سے مراد تحیت ورحمت ہے۔

بوقتِ ولادت شیطان کے کچوکے سے اور وصال کے وقت نزع کی تکالیف اور حشر میں بڑی گھبراہٹ سے سلامتی کی دعا کی، یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔ دعا کے بعض حصے کا اظہار ہو چکا ہے اور بعض کا ہونے والا ہے، وہ ہو کر رہے گا اس کی خطا ممکن نہیں۔ (۸)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۷

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ ج۳، ص ۳۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص ۸۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۷

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۷

پس منظر:

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے پر قوم نے آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر شدید و شنیع الزام لگایا، ہر قسم کی بیہودہ گفتگو آپ کے بارے میں کی، کہا اے مریم! تیرا باپ ایسا نہ تھا، تیری ماں ایسی نہ تھی، تیرا خاندان عبادت، ریاضت، شرافت اور کرامت میں بے مثال ہے، تو نے بن خاوند یہ بچہ کیسے جن لیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا کہ قوم کے بیہودہ الزامات کا جواب خود نہ دو، بلکہ اپنے اس نومولود کی طرف اشارہ کر دو، اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی قدرت سے یہ کلام کرے گا اور ایسی کلام کرے گا کہ معاندین و معترضین کے منہ قیامت تک کے لئے بند ہو جائیں گے۔ چنانچہ سیدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اپنے نومولود کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ نے قوم سے ایسا خطاب فرمایا کہ قوم حیران و دنگ رہ گئی۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ............"(۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انسان کے لئے جائز ہے کہ بوقتِ حاجت اپنے صفاتِ خیر اور اوصافِ حمیدہ کو بیان کر لے، جب کہ

(بقیہ۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۲۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۸

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

دسروں پر اپنی حیثیت واضح کرنا ضروری ہو۔ہاں اگر تکبر اور فخر کے لئے اپنی حیثیات کا بیان کرے تو یہ ناجائز اور حرام ہوگا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی برأت کی شدید ضرورت کے وقت اپنی آٹھ صفاتِ حمیدہ بیان فرمائیں۔اگرچہ مدتِ رضاعت میں آپ کا کلام کرنا آپ کا معجزہ شمار ہوتا ہے مگر اس کلام میں آپ کی جن صفاتِ حمیدہ کا واضح ذکر ہے وہ یہ ہیں:

میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔(مجھ جیسا بیٹا جس ماں کے پیٹ میں رہا وہ العیاذ باللہ کیسے بدکار ہوسکتی ہے، نیز آئندہ میرے بارے میں خدا کا بیٹا، یا خدا ہونے یا مجھ میں خدا کے حلول کا عقیدہ رکھنے والو! سن رکھو، میں اللہ کا بندہ ہوں)۔

دوم: اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے، میں اپنی والدہ کے بطنِ اطہر میں کتاب کا درس لے چکا ہوں۔

سوم: اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا فرمائی ہے۔

چہارم: میں جہاں بھی رہوں گا اللہ نے مجھے نفع رساں بنایا ہے۔

پنجم: اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے۔

ششم: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، میں اپنی والدہ کا فرماں بردار ہوں۔ (مجھ جیسا عظیم اولوالعزم رسول جس والدہ کا فرمانبردار ہوگا وہ کیسی طہارت ونفاست والی ہوگی)

ہفتم: اللہ تعالیٰ نے مجھے زبردست، بدبخت نہیں بنایا۔

ہشتم: ولادت، وفات اور حشر کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر رحمت وتحیت ہو۔ان حالات میں اگر سلامتی رہی تو زندگی، قبر، حشر سب میں سلامتی ہوگی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بوقتِ حاجت اپنی قوت حفاظت اور امانت کا ذکر فرمایا تھا، تاکہ بادشاہ اس آنے والے مشکل وقت میں آپ سے استفادہ کر سکے اور خلقِ خدا کو آپ کی صفات سے فائدہ پہنچ سکے۔آپ نے فرمایا تھا:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ج اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ○ (سورۃ یوسف: آیت ۵۵)

یوسف نے کہا: مجھے زمین کے خزانوں پر کردے، بیشک میں حفاظت والاعلم والا ہوں۔

خود سید عالم ﷺ نے قوم کے سامنے اپنی عظمت ونبوت، رسالت وشفاعت کا اعلان فرمایا تاکہ امت آپ کے سایہ عاطفت میں آجائے۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَافَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَافَخْرَ وَمَامِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّاتَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَااَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَافَخْرَ۔ (۱۰)

قیامت کے روز میں اولادِ آدم کا سردار ہوں (میری سرداری کا کامل اظہار ہوگا) اور یہ میں فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے۔) اس روز لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) میرے دستِ مبارک میں ہو گا اور میں یہ فخر یہ نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے) اس روز ہر نبی آدم سمیت میرے لواء الحمد تلے ہوں گے، اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی، اور یہ بات میں فخر یہ نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے جس کا اظہار ہوگا)۔ (۱۱)

﴿۲﴾ سب سے افضل نام عبداللہ ہے، پھر عبدالرحمٰن، پھر عبدالرحیم، پھر عبدالکریم............، اسی طرح وہ نام بھی مبارک ہیں جو انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں پر ہوں گے، بالخصوص جو نام حضور پُرنور سید الانام نبی الانبیاء علیہم التحیہ والثناء کے نام پر ہوں، یعنی محمد، احمد، وغیرہ۔

مسلمانوں کے لئے اپنے بچوں کے نام ایسے مبارک ناموں میں سے رکھنے چاہیں۔ (۱۲)

﴿۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر زکوٰۃ فرض نہیں رہی اور ان کا ترکہ کسی کی میراث نہیں ہوتا، بلکہ وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے۔ (۱۳)

﴿۴﴾ گونگے پر حدِ قذف جاری نہیں ہوگی اور نہ اس کا لعان قبول ہوگا، قذف کے لئے صریح زنا کا الزام لازم ہے اور یہ صورت گونگے سے متصور نہیں، کیونکہ وہ وطی حلال اور وطی حرام میں فرق بیان نہیں کرسکتا۔

(۱۰) ☆ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۸۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۳۰

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

لعان چونکہ شہادات ہیں اور گونگے کی شہادت ، جمہور علماء کے نزدیک مقبول نہیں۔ بخلاف نکاح ، طلاق اور دیگر احکام میں کہ ان میں گونگے کا اشارہ مقبول ہے۔(۱۴)

﴿۵﴾ بندۂ مومن جب تک زندہ ہے اس سے عبادات اور تکالیف شرعیہ اٹھائی نہیں جاتیں، وہ عبادات اور احکامِ شرعیہ کا مکلّف رہتا ہے، خواہ وہ ریاضت وعبادات سے کتنے اونچے ہی مقام پر کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے مَــادُمْتُ حَيًّا کہہ کر اس کا اعلان فرمادیا ہے۔ سید الانام، فخرِ رسل، تاجدارِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرضِ وصال میں بھی نماز ادا فرمائی۔ ایک موقعہ پر جب کثرتِ قیام سے پاؤں مبارک متورم (سُوج) ہوگئے، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے بلکہ آپ کی برکت سے آپ کے اگلوں پچھلوں کو بخش دیا گیا ہے، آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا:

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.(۱۵)

کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

کسی مرتبہ پر پہنچنے کے باوجود کسی مسلمان سے عبادات ساقط یا معاف نہیں ہوتیں۔ معافی کا عقیدہ رکھنے والے اباحین کافر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۝ (سورۃ الحجر: آیت ۹۹)

اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۷

(۱۵) ☆ روای البخاری عن مغیرۃ بن شعبۃ،ج ۱،ص ۱۵۲

☆ رواہ مسلم کتاب المنافقین.

☆ رواہ الترمذی عن مغیرۃ بن شعبۃ،ج ۱،ص ۸۰

☆ رواہ النسائی فی قیام اللیل

☆ رواہ احمد،ج ۴،ص ۲۵۱،۲۵۵

☆ ....،ج ۶،ص ۱۱۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۲۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۳۳۱

فائدہ:

﴿۱﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بوقتِ ولادت (ایک دن کی عمر میں) کلام کیا، حضور پرُنور سید العالمین ﷺ نے بوقتِ ولادت سجدہ کیا، رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی رسالت کا اقرار کیا۔(۱۷)

﴿۲﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت کا اعلان مدتِ رضاعت میں کیا اور حضور پرُنور نبی الانبیاء ﷺ نے اعلان فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.(۱۸)

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم کا وجود ابھی روح اور جسم کے درمیان تھا۔(۱۹)

﴿۳﴾ والدین کا نافرمان جبار اور شقی ہوتا ہے۔(۲۰)

☆☆☆☆☆

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵،ص ۳۳۰

(۱۸) ☆ رواہ ابن سعد وابو نعیم فی الحلیۃ عن میسرۃ بن سعد عن ابی الجدعاء

☆ ورواہ الطبرانی عن ابن عباس

(۱۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۹۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵،ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷،ص ۳۱۷

(۲۰) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۱۲۰

باب (۲۷۸)

﴿آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآئِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۝

(سورة مريم: آیت ۵۸)

یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے، آدم کی اولاد سے، اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا، اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے، اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا۔ جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جائیں گر پڑے سجدہ کرتے ہوئے روتے۔

حل لغات:

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ: آدم کی اولاد سے۔ اس سے مراد حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی، مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۴

وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ:اوران میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا۔اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔(۲)

وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآئِيْلَ:اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔آیت سے مراد حضرت اسمٰعیل،حضرت اسحٰق،حضرت یعقوب علیہم السلام ہیں،اور حضرت یعقوب کی اولاد سے حضرت موسیٰ،حضرت ہارون،حضرت زکریا،حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔(۳)

اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ:رحمٰن کی آیتیں۔کتب سماویہ یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں۔(۴)

خَرُّوْا:خَرَّ (از باب ضَرَبَ اور باب نَصَرَ) خَرًّا وَخُرُوْرًا کا معنی ہے:بلندی سے پستی کی طرف گرنا،اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑنا،ایسا گرنا جس سے آواز پیدا ہو۔(۵)

آیت سے مراد یہ ہے کہ تسبیح پڑھتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

سُجَّدًا:سُجَّدٌ جمع ہے سَاجِدٌ کی۔یہ خَرُّوْا سے حال ہے۔

بُكِيًّا:بُكِيٌّ جمع ہے بَاكٍ کی،یہ بھی حال واقع ہوا ہے۔

بَكٰى يَبْكِيْ (از باب ضَرَبَ) بُكًا وَبُكَاءً کا معنی ہے رونا بُكًا (بُكًى) مقصور،ایسا رونا جس میں حزن اور غم زیادہ ہو،آنسو کم ہوں۔

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۱۲۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۱۲۷

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۱

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۳۱۰

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعه بیروت ،ص ۱۵۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب با لراغب اصفهانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی،،ص ۱۴۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)،ج ۱،ص ۸۱

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج۳،ص ۱۷۲

بُکَاءً (ممدودہ) ایسا رونا جس میں آنسو سے آواز غالب ہو۔(۶)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (جن کا ذکر گزشتہ آیات اور اس آیت میں ہے) وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا خصوصی انعام فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے والا، بلکہ سراپا ہدایت بنایا ہے اور انہیں اپنی رضا کے لئے چن لیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کو شرافتِ نسب، کمالاتِ ذاتیہ، علوِ مرتبت اور اپنا خصوصی قرب عطا فرمایا ہے مگر پھر بھی یہ خشیتِ الٰہی، اس کی وعیدوں سے اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتے اور روتے ہیں، (اور اے مسلمانو! تم بھی ان کی طرح آیاتِ وعید اور ترہیب پڑھ کر، سن کر سجدے میں گر جایا کرو۔)(۷)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ آیاتِ قرآن مجید کو پڑھنے، سننے سے دلوں میں عجیب تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ بندۂ مومن جب بھی قرآن مجید پڑھے یا سنے، آیات میں غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر خوشی کا اظہار کرے اور اس کی وعیدوں، عذابوں کو سن کر، پڑھ کر خوفِ الٰہی میں غرق ہو جائے۔(۸)

﴿۲﴾ آیاتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، اس سجدہ کا ادا کرنا (فوری ہو یا تاخیر سے) واجب ہے۔

حدیث شریف موقوف (جو حکماً) مرفوع ہے، میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا السَّجْدَۃُ عَلٰی مَنْ سَمِعَهَا.(۹)

---

(۶) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری، الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۳۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۲۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۴۲

(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۰۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۷، ص ۳۳۵

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

(۹) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج ۱، ص ۴۵۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جو بندۂ مومن آیتِ سجدہ کو سنے اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

ایک اور روایت یوں ہے:

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ وَنَافِعٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوْا: مَنْ سَمِعَ السَّجْدَةَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ. (۱۰)

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت نافع، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جس بندۂ مومن نے آیتِ سجدہ سنی، اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا عمل یوں وارد ہے:

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ سَجْدَةً وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ. الحديث. (۱۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز آیتِ سجدہ منبر پر تلاوت فرمائی، آپ منبر سے نیچے اترے، آپ نے سجدۂ تلاوت کیا، حاضرین نے بھی آپ کے ساتھ سجدۂ تلاوت کیا۔ (۱۲)

﴿۳﴾ سجدۂ تلاوت ادا کرتے وقت نیت کرنا واجب ہے۔ (۱۳)

﴿۴﴾ نماز میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کے خوف سے رونا نماز کو فاسد نہیں کرتا، جب کہ رونے میں حروف پیدا نہ ہوں، حدیث شریف میں ہے:

اُتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا. (۱۴)

---

(۱۰) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج ۱، ص ۳۵۶

(۱۱) ☆ رواہ مالک فی الموطا، ص ۷۱

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ فی الاقامۃ والزھد/بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث

قرآن مجید پڑھو اور روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنالو۔(۱۵)

نوٹ

سجدۂ تلاوت کے تفصیلی احکام سورہ الاعراف آیت:۲۰۶ کے احکام کے ضمن میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳،ص۲۱۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۲۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۲۵

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳،ص۴۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵،ص۳۴۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶،ص۱۰۸

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷،ص۳۳۵

باب (۲۷۹)

﴿نمازوں کا ضائع کرنا اور دیگر خواہشات کا انجام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۝ (سورۃ مریم: آیت ۵۹)

اوران کے بعدان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو وہ عنقریب دوزخ میں غیّ کا جنگل پائیں گے۔

حل لغات:

خَلۡفٌ: جانشین

خَلۡفٌ (سکونِ لام کے ساتھ) کے معنوں میں شر کا پہلو ہوتا ہے اور خَلَفٌ (لام کے فتحہ کے ساتھ) کے معنوں میں خیر کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔(۱)

(۱)
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ج۶، ص ۹۵
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو هلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۴۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۸
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۲۳۵
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۴۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۴۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص ۱۰۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۳۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۴، ص ۳۴
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۰۱

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ: ضَاعَ (از باب ضَرَبَ) ضَیْعًا و ضِیْعًا و ضَیْعَۃً و ضِیَاعًا کا معنی ہے: ہلاک ہونا، تلف ہونا، بے کار ہونا، مہمل ہونا۔

باب افعال سے یہ متعدی بن جائے گا۔ یعنی ہلاک کرنا، تلف کرنا، بے کار کرنا، مہمل بنا دینا۔ (۲)

عرفِ شرع میں نماز کے ضائع کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے: نماز کا انکار کرنا۔ نماز کو اپنے وقتِ مقررہ سے مؤخر کر دینا۔ نماز کے حقوق و ارکان پورے طور پر ادا نہ کرنا، نماز ادا کرنے کے بعد غیبت، جھوٹ، چغلی وغیرہ سے اس کا ثواب ضائع کر دینا۔ (۳)

وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ:

شَھَا (از باب نَصَرَ) اور شَھِیَ (از باب سَمِعَ) شَھْوَۃً کا معنی ہے۔ کسی شے کو بہت پسند کرنا، بہت چاہنا، کسی شے کا انتہائی اشتیاق ہونا۔

اس کی جمع شَھَوَاتٌ ہے۔

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۷۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۴۳۷

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفھانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی الفیومی، ج ۲، ص ۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۲۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۵

دنیا میں شہوۃ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) شہوتِ صادقہ (۲) شہوتِ کاذبہ

(۱) شہوتِ صادقہ یہ ہے کہ بدنِ انسانی اس کے بغیر خلل میں پڑ جائے۔ مثلاً کھانے کی بھوک، پانی کی پیاس وغیرہ۔

(۲) شہوتِ کاذبہ یہ ہے کہ اس کے بغیر بدنِ انسانی میں خلل واقع نہ ہو۔ مثلاً بدکاری کا شوق

آیت زیبِ عنوان میں شہوات سے مراد شہواتِ کاذبہ ہیں۔(۴)

غَیّا: دوزخ کی گرم ترین وادی، یہ وادی جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگی۔ جہنم کی آگ اگر ٹھنڈی پڑنے لگے تو یہ وادی اس کو دوبارہ گرم کردے گی۔

کافر اور نافرمان اس وادی میں گرائے جائیں گے۔(۵)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۶۶۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۲۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۲۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۵

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۴۲

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد ان کی امتوں سے ناخلف ان کے جانشین ہوئے۔انہوں نے اپنے انبیائے کرام کا راستہ چھوڑ دیا۔نمازوں کو ضائع کرنے لگے اور بری خواہشات میں منہمک ہوگئے۔اسی طرح امتِ مرحومہ میں قربِ قیامت وہ لوگ کثرت سے ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کر دیں گے اور بری خواہشات میں مشغول ہو جائیں گے۔ان سب کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے گرم ترین اور گہرا ترین جنگل (وادی) ہوگا۔ان برے اعمال سے بندۂ مومن کو بچنا فرض ہے۔(٦)

مسائل شرعیہ:

(١) سلف صالحین کے طریقہ کو چھوڑنا اور نیا طریقہ نکالنا منع ہے۔ناخلف اولاد ہمیشہ اپنے بزرگوں کے فیوضات سے محروم رہتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ(٧)

برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ رہنے میں ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سلف صالحین کے عقائد اور اعمال کے مطابق زندگی بسر کرے۔

بقیہ(٥) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج٥،ص ٢٣٦

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ٥١٦ھ)مطبوعہ ملتان، ج٣،ص ٢٠١

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ١٢٠٤ھ)مطبوعہ کراچی، ج٥،ص ٣٤

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ١٢٧٥ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٦،ص ١٠٩

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ١٢٢٥ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج٧،ص ٣٣٥

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ٦٦٨ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج١١،ص ١١٢

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج٢،ص ٢٥

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ، ج٣،ص ٢٢٩

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ٥٩٧ھ)مطبوعہ پشاور ج٥،ص ٢٤٥

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج٢١،ص ٢٣٥

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ٩١١ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج٥،ص ٥٢٦

(٧) ☆ راوہ ابن حبان وابونعیم فی الحلیۃ والحاکم والبیہقی عن ابن عباس /بحوالہ جامع صغیر، ج١،ص ٢١٩

بری خواہشات میں غرق ہوکر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔(۸)

﴿۲﴾ نمازِ پنجگانہ ہر مسلمان عاقل بالغ (مرد وعورت) پر فرض ہے۔اس کا ادا کرنا فرض ہے اور اس کا سرے سے انکار کرنا کفر ہے۔آیتِ مبارکہ کی ایک تفسیر کے مطابق یہی معنی ہیں۔(۹)

﴿۳﴾ نمازوں کا اپنے اوقاتِ مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے۔قرآن مجید میں ہے۔

............اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ (سورۃالنسا: آیت۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت بندھا ہوا فرض ہے۔لہٰذا فرض نمازوں کو اپنے مقررہ اوقات سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ایسا کرنا نماز کا ضائع کرنا ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۲

☆ تفسیرانوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۲۲۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص۲۴۵

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر.ج۲۱،ص۲۳۵

☆ تفسیرالدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم،ایران،ج۵،ص۵۲۶

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۲،ص۴۲

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۸

☆ الجامع احکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج.۳،ص۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۷

☆ تفسیرانوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۲۴۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان ج۳،ص۲۰۱

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۱،ص۲۳۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص۲۴۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۵،ص۳۴۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۱۰۹

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم،ایران،ج۵،ص۵۲۶

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص۳۳۵

﴿۴﴾ نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے۔ (تعدیل یہ ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ وغیرہ ارکان کو اس طرح ادا کرنا کہ یہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز ہو جائے اور اعضا میں حرکت نہ رہے)۔ اگر کوئی آدمی رکوع، سجدہ وغیرہ میں تعدیلِ ارکان نہیں کرتا تو ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا. (۱۱)

ایک آدمی مسجد (نبوی شریف) میں حاضر ہوا اور نماز پڑھنے لگا حضور پُرنور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ وہ آدمی (نماز پڑھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس) حاضر ہوا۔ اس نے سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے فرمایا: واپس جا، نماز پڑھ، کیونکہ تو نے (حقیقی طور پر) نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس ہوا، اس نے دوبارہ نماز پڑھی پھر وہ (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوا اور سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے فرمایا۔ واپس چلا جا، نماز پڑھ، کیونکہ (ابھی تک حقیقی طور پر) تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے نماز پڑھنا سکھایئے۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح سے کامل وضو کر۔ پھر قبلہ رخ کھڑا ہو، تکبیر (تحریمہ) کہہ اور جتنا تو آسانی سے قرآن مجید پڑھ سکتا ہے، پڑھ، پھر رکوع کر، یہاں تک کہ تیرا رکوع پوری طرح ہو جائے۔

---

(۱۱) ☆ راوہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۲، ص ۹۸۶ (واللفظ للبخاری)
☆ رواہ الترمذی عن رفاعۃ بن رافع، ج ۱، ص ۶۳
☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۴۱
☆ راوہ ابن ماجہ فی الاقامۃ

پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھا یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے (تیرے اعضا میں حرکت نہ رہے اور تعدیلِ ارکان مکمل ہو جائے) پھر سجدہ کر، یہاں تک کہ سجدہ میں تیرے اعضا مکمل ساکن ہو جائیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ جا (کہ تیرے اعضا میں حرکت نہ رہے) پھر دوسرا سجدہ کر، یہاں تک تیرے اعضا میں اعتدال آجائے۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) سیدھا کھڑا ہو۔ پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی (تعدیل ارکان) کر۔ (۱۲)

الارشاد: نمازوں کے بعد حضور پُر نور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں (درود اور) سلام پیش کرنا سنتِ صحابہ ہے اور یہ عمل خود سرکار سرہر کار مدنی تاجدار محبوب رب کردگار ﷺ کے زمانہ اقدس میں جاری تھا۔ درج بالا حدیث اس کا واضح ثبوت ہے۔

﴿۵﴾ فرض نمازوں کو مکمل طور پر ادا کرنے کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے ادا کرے۔ (یاد رہے سنت نماز بھی اصطلاحِ شرع میں نفل کہلاتی ہے)۔ قیامت کے روز فرض نمازوں میں اگر کوئی خامی رہ گئی تو نوافل سے پورا کر دیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ، یَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِیْ صَلٰوةِ عَبْدِیْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا، فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً، وَاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْئًا قَالَ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِیْ فَرِیْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكُمْ. (۱۳)

قیامت کے روز اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ رب قدوس عزوجل

---

(۱۲) ☆ الجامع احکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد المالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۳

(۱۳) ☆ راوہ احمد، ج ۲، ص ۴۲۵

☆ راوہ احمد، ج ۴، ص ۶۵، ۱۰۲

☆ ....، ج ۵، ص ۷۲، ۳۷۷

☆ راوہ ابو داؤد فی کتاب الصلاۃ عن ابی ھریرۃ

☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

☆ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ/بحوالہ کنز العمال، ج ۷، ص ۱۸۸۷۸

فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ میرے بندے کی نماز دیکھو۔ کیا یہ پوری ہے یا نامکمل۔ اگر پوری ہوئی تو پوری لکھ دی جائے گی؛ اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو وہ فرمائے گا۔ میرے بندے کے نوافل دیکھو۔ اگر نوافل ہوں تو میرے بندے کے فرائض میں کمی نوافل سے پوری کردو۔ پھر اسی انداز میں دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔ (۱۴)

﴿۲﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض اور نوافل احسن طریقہ سے ادا کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے نوافل فرائض کی تکمیل سے زائد ہو جائیں۔ تاکہ وہ کثرت نوافل کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے قرب کا مستحق ٹھہرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَ اِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَ اَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ.(۱۵)

جو میرے دوست کے ساتھ عداوت کرے میں نے اسے جنگ کا اعلان کر دیا ہے اور میرا بندہ جن چیزوں سے میری قربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ فرائض مجھے محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں اور میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنا چاہتا ہوں جتنا تردد کرتا ہوں مومن کی جان کے بارے میں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۳

(۱۵) ☆ راوہ البخاری عن ابی ہریرہ، ج ۲، ص ۹۶۳

فائدہ جلیلہ:

اس حدیث کے اور بہت سے طریقے بھی ہیں جن سے یہ مروی ہے ان سب کا مجموعہ دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

اول: حضرت عائشہ سے مروی ہے جس کی تخریج امام احمد نے کتاب الزہد میں، ابن ابی الدنیا، ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے زہد میں بطریق عبدالواحد بن میمون عن عروہ کی ہے۔ طبرانی نے بطریق یعقوب، مجاہد عن عروہ بھی تخریج کی ہے۔

ثانی: حضرت ابوامامہ سے مروی ہے۔ جسے طبرانی اور بیہقی نے زہد میں روایت کیا ہے۔ نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے۔ جسے اسمٰعیلی نے مسند علی میں روایت کیا۔

ثالث: حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ اس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔

رابع: حضرت انس سے مروی ہے جسے حضرت حذیفہ نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔

سادس: حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے جس کی تخریج ابن ماجہ اور ابونعیم نے حلیہ میں کی ہے۔

سابع: حضرت وہب بن منبہ سے مقطوعاً مروی ہے جسے امام احمد نے زہد میں اور ابونعیم نے حلیہ میں تخریج کی ہے۔

ان میں بعض احادیث مختصر ہیں اور بعض طویل۔ (۱۶)

﴿۷﴾ نماز کے وقت میں تاخیر اگر نیند یا بیماری کے سبب ہو جائے تو گناہ نہیں۔ گناہ اس صورت میں ہے جب قصداً بغیر عذر کے تاخیر کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاۃً حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ اُخْرٰی. (۱۷)

بقیہ(۱۵) ☆ راوہ احمد، ج۶، ص۲۰۶

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۱۵

☆ صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ، ص۳۴۷

(۱۷) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی قتادۃ، ج۱، ص۷۰

☆ رواہ الترمذی عن ابی قتادۃ، ج۱، ص۴۵

☆ راوہ النسائی عن ابی قتادۃ، ج۱، ص۱۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی قتادۃ، ص۵۱

نیند کی وجہ سے نماز موخر ہونے میں کوتاہی نہیں۔ کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے جب نماز کو مؤخر کردے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔(۱۸)

﴿۸﴾ گناہ، بُری خواہشات کی پیروی اور معاصی میں انہماک دوزخ میں داخلہ کا باعث بنتا ہے اور گناہوں سے بچنے میں جنت کی راہ کھلتی ہے۔ لہٰذا بندہ مومن کو گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف رغبت رکھنا لازم ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ .(۱۹)

جنت کو ناگواریوں نے گھیر رکھا ہے اور دوزخ کے گرد شہوات کا احاطہ ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ دوزخ کی وادی میں چند بدبخت داخل ہوں گے۔

(ا) زنا پر اصرار کرنے والا

(ب) شراب پر مداومت کرنے والا (شراب کا عادی)

(ج) سود خوار

(د) والدین کا نافرمان

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۸

(۱۹) ☆ رواہ الائمۃ احمد و مسلم والترمذی عن انس

☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

☆ رواہ احمد فی الزھد عن ابن مسعود/بحوالہ جامع صغیر، ج۱، ص۲۵۴

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۲۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۲۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۳۵

(ہ) جھوٹی گواہی دینے والا

(و) عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کا بچہ جننے والی۔

ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور خسارہ ہے۔ لہٰذا بندۂ مومن کو ان گناہوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہنا چاہئے۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ تین شخص قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ تینوں کا حکم علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔

اول: مومن دوم: منافق سوم: فاجر

اول: مومن قرآن مجید ثواب کی نیت سے پڑھتا ہے۔ اس کے احکام پر عمل میں کوشش کرتا ہے۔ یہ شخص اجر پاتا ہے۔

دوم: منافق در حقیقت قرآن مجید کا منکر ہے۔ لوگوں کو دھوکا دینے کو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور تمام مخلوقات کی لعنت ہے۔

سوم: فاجر: قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہے کہ اس کے ذریعے فانی دنیا کا مال اکٹھا کرے۔ ایسا شخص اپنی ناجائز خواہشات کے مطابق قرآن مجید کی تاویل کرتا ہے یا قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہے کہ اس سے دنیا کا مال حاصل کرے۔ یہ شخص سراسر خسارے میں ہے۔ دین اور دنیا میں بھلائی نہ پائے گا۔ یاد رہے قرآن مجید کی تعلیم پر مامور معلم حضرات قرآن مجید یا دیگر تعلیمات اسلامیہ کا معاوضہ یا مشاہرہ نہیں لیتے۔ بلکہ وہ اس

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ المدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۰۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۳۵

وقت کا معاوضہ اور مشاہرہ لیتے ہیں جو وہ اس کام میں صرف کرتے ہیں۔ جمہور علمائے اسلام نے ضرورت کے تحت اس کی اجازت دے دی ہے۔(۲۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۲۵ مئی ۲۰۰۵ء کو سورۃ مریم کے احکام کا استخراج مکمل ہوا۔

☆☆☆☆☆

---

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران. ج۵، ص۵۲۷

باب(۲۸۰)

﴿مقدس مقامات کی حرمت اور تعظیم﴾

سورۃ طٰہٰ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ ج اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ○

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۲)

بے شک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال، بیشک تو پاک جنگل طُوٰی میں ہے۔

حل لغات

فَاخْلَعْ: خَلَعَ (از باب فَتَحَ) خَلْعًا کا معنی ہے: اتارنا۔

عضو کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا، قائد کو معزول کر دینا، جانور کو بندش سے آزاد کر دینا، حیا کو خیرباد کہہ دینا اور اپنی خواہش کا بندہ بننا، کسی کو خلعت بخشنا، درخت کا اپنے پرانے پتے جھاڑ کر نئے پتے نکالنا۔

اور اسی باب سے اس کا مصدر خَلْعًا اور خُلْعًا ہو تو اس کا معنی ہے: بیٹے کو عاق کر دینا، مال کے عوض طلاق دینا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۴۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۵۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۳۱

اس مقام پر اس کا معنی ہے: اتار دیجئے۔

نَعْلَيْكَ: ہر وہ شے جو چلنے میں پاؤں کو زمین کی ایذا سے بچاتی ہے نَعْل کہلاتی ہے، بمعنی جوتا۔

نعلین تثنیہ ہے، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔(۲)

اَلْمُقَدَّسِ: قَدُسَ (از باب كَرُمَ) قَدْسًا و قُدْسًا کا معنی ہے: پاک ہونا، بابرکت ہونا۔

قَدَّسَ اللّٰهُ فُلَانًا: اللہ تعالیٰ کا کسی کو پاکیزہ کرنا یا بابرکت بنا دینا۔

اس سے صفت مفعولی مُقَدَّس ہے، بابرکت، پاکیزہ۔

قَدَّسَ الرَّجُلُ اللّٰهَ: کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا، اللہ کے مقدس ہونے کا اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ کا صفاتِ ذمیمہ سے پاک ہونا۔(۳)

وادی مقدس سے مراد بابرکت جنگل اور پاکیزہ وادی ہے۔

طُوًى: جبلِ طور میں ایک مستدیر (گول) اور گہری وادی کا نام ہے۔(۴)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم واضح کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کا پس منظر بیان کر دیا جائے تا کہ مفہوم جاننے میں آسانی ہو۔ مختصر پس منظر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خسر کی آٹھ دس برس خدمت کے بعد ان کی اجازت سے اپنی زوجہ بی بی صفورا کو لے کر مدین سے مصر کی طرف اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے چلے، شام کے بادشاہوں کے مظالم سے بچتے ہوئے سڑک چھوڑ دی، جنگل کا راستہ اختیار کیا، حضرت صفورا

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۷۰

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۹۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۲۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۱۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۳۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۷۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۷۰

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۵۹

حاملہ تھیں، رات دیر سے کوہِ طور کے قریب پہنچے کہ انہیں دردِ زہ شروع ہو گیا، رات اندھیری تھی، سخت سردی پڑ رہی تھی، آگ اور دائی کی ضرورت پیش آئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام دور سے روشنی ملاحظہ فرما کر سمجھے کہ وہاں آگ ہے، وہاں عناب یا بنفشہ کا سبز درخت دیکھا جو اوپر سے نیچے تک روشن تھا، مگر نہ تو آگ سے اس کی سبزی میں فرق آیا اور نہ درخت کے سبز پانی سے آگ بجھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے آگ سمجھ کر آگے بڑھے تاکہ آگ حاصل کر سکیں، مگر آپ جب اس آگ کے قریب پہنچے تو درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں، تو آپ پاک اور بابرکت وادی میں ہیں اس لئے اپنے جوتے اتار دیجئے (اس سے اگلے کلمات سورہ طٰہٰ میں بطورِ وحی موجود ہیں)

جس درخت سے یہ آواز آرہی تھی اور وہاں آگ کا شائبہ ہوا وہ درخت "اللہ" نہ تھا، بلکہ اللہ کے کلام کا مظہر تھا، جیسے ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون وغیرہ سے آواز آتی ہے کہ یہ لاہور ہے، میں محمود بول رہا ہوں وغیرہ مثلاً، تو وہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ٹیلی فون کے سیٹ نہ تو لاہور ہیں اور نہ وہ محمود ہیں، بلکہ یہ ان کے مظہر ہیں۔ (۵)

توجیہات

آیتِ مبارکہ کی مزید تفسیر اور احکام کی تخریج کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی طُوی میں جوتے اتارنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ جلیل القدر مفسرین کی تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے:

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علیؒ ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمرّبن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۷۴

﴿۱﴾ وادی مقدس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاؤں مبارک کو برکت حاصل ہو جائے۔

﴿۲﴾ مناجاتِ ربِّ جلیل عزوجل کے وقت خشوع و خضوع کے لئے جوتا اتارنا ہی مناسب تھا۔

﴿۳﴾ وادی طوٰی چونکہ مقدس تھی، اس کی تقدیس کے پیشِ نظر جوتے اتارنا ہی قرینِ قیاس ہے، جیسے حرمین شریفین میں داخلہ کے وقت اور مساجد و مزارات کے احاطہ کے اندر داخلہ کے وقت جوتے بطورِ تعظیم اتار دیئے جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ عرف جاری یہ ہے کہ شاہوں کی بارگاہوں میں ننگے پاؤں ہی جاتے ہیں، اس لئے بارگاہِ رب الارباب، سب سے بڑے شہنشاہ کے حضور حاضری کے لئے جوتے اتارنا ہی موزوں تھا۔

﴿۵﴾ ایک تعبیر کی رو سے بیوی اور بچے کو نعلین کہا جاتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میری بارگاہ میں بیوی بچے کے خیال سے آزاد ہو کر حاضر ہو۔

﴿۶﴾ ربِّ جلیل، قدیر و کریم جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے نور اور ہدایت کی بساط بچھائی تھی، ایسی نورانی اور مقدس بساط پر ننگے پاؤں چلنا ہی ادب کا تقاضا ہے۔

﴿۷﴾ عارف باللہ حضرات کے نزدیک مشاہدۂ الٰہی کے وقت دنیا و آخرت کو بھول جانا ہی ادب ہے اور ایک تعبیر کی رو سے دنیا و آخرت نعلین ہیں۔(۶)

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۱۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبو عہ، ج۳، ص ۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۲، ص ۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۷۰

مسائل شرعیه

﴿۱﴾ مقاماتِ طیبہ اور آثارِ مقدسہ سے برکت حاصل کرنا سنتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی مقدس طوٰی میں جوتا مبارک اتار کر آنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وادی مقدس کی خاک سے پائے موسیٰ علیہ السلام برکت حاصل کر سکیں، قرآن مجید نے وادی مقدس کا احترام سکھایا ہے۔(۷)

﴿۲﴾ مناجاتِ ربِّ جلیل جل وعلا کے وقت خشوع وخضوع جلد اجابتِ دعا میں موثر ہے۔ خشوع وخضوع میں جسم، جسم کی ہیئت، لباس وغیرہ کے انداز کو بڑا دخل ہے۔ جوتا اتارنا بھی خشوع وخضوع کی علامت ہے۔(۸)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۶۹

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵، ص۵۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵۷

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۲۵۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص۲۷۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر. ج۲۲، ص۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۶۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۳۰

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۴۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۶۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵۸

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵، ص۵۵۹

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بعض مقامات کو بعض سے افضل بنایا ہے، بعض انسان اور بعض حیوانات بعض سے افضل ہیں۔ اس لئے افضل مقامات، اوقات، انسانوں، حیوانوں وغیرہ سے ادب واحترام کا سلوک کرنا ہی دانش مندی ہے، ہر ایک سے یکساں سلوک اس افضلیت کا انکار کرنا ہے۔ نفسِ نبوت میں اگرچہ تمام انبیائے کرام برابر ہیں مگر درجات میں رب نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اسی طرح بعض انسان دوسروں سے افضل ہیں۔ ذرا ارشادِ ربانی ملاحظہ ہو:

............نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ (سورۃ یوسف۔ آیت ۷۶)

ہم جسے چاہیں درجوں میں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

وادی طوٰی کو رب نے پاکیزہ اور بابرکت بنایا ہے۔ صفا ومروہ رب کی نشانیوں سے ہیں، اس لئے ان کا ادب واحترام لازم ہے۔

مسجدِ حرام، مطاف، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ اور دیگر تمام مساجد شریفہ میں جوتا پہن کر داخل ہونا ناجائز ہے، جس طرح وادی طوٰی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جوتا اتارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ کے ادب کی خاطر سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔ (۹)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۱۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۴۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۳

﴿۴﴾ دینی یا دنیوی معظم لوگوں کے ہاں عزت واحترام ملحوظ رکھ کر جانا چاہیے، ان کے ہاں آنا جانا عام لوگوں کے آنے جانے کی طرح نہ ہو، عمدہ لباس، عمدہ ہیئت سے اور اگر ہو سکے تو ان کے بچھے ہوئے فرش پر جوتا اتار کر جائے، عرفِ عام یہی ہے اور عرف کی خلاف ورزی شریعتِ مطہرہ بھی پسند نہیں کرتی۔(۱۰)

﴿۵﴾ پاکیزہ اور بابرکت مقامات میں سے قبرستان بھی ہے، اگر وہاں کانٹے، کنکر وغیرہ سے پاؤں کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو وہاں بھی جوتا اتار کر جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتا پہنے دیکھا تو فرمایا:

اِذَا کُنْتَ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَکَانِ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ۔ (۱۱)

جب تو اس جیسے مقدس مقام پر ہو تو اپنے دونوں جوتے اتار دے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے جوتے پہنے ایک آدمی کو قبرستان میں ملاحظہ کیا تو فرمایا:

یَاصَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ، اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ خَلَعَھُمَا فَرَمَابِھِمَا. (۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۱۷

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۳۷۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی ج۲ ص۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۵۰

(۱۱) ☆ راوہ ابوداؤد، ج۱، ص۱۱۳

☆ راوہ النسائی، ج۱، ص۱۰۷

☆ راوہ احمد، ج۵، ص۸۳، ۸۴، ۲۲۴

☆ راوہ ابن حبان، ص۳۱۷۰

☆ راوہ ابن ماجہ، ص۴۶

☆ راوہ الحاکم، ج۱، ص۷۳

(۱۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن بشیر، ج۲، ص۱۰۴

اے جوتے پہنے والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے دونوں جوتے اتار دے، اس نے مڑ کر دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ فرمان والا سید دو عالم ﷺ ہے، اس نے دونوں جوتے اتار دیئے اور ان کو دور پھینک دیا۔(۱۳)

﴿۶﴾ نجاست سے ملوث جوتے پہن کر نماز ادا کرنا حرام ہے۔ ایسے ہی ایسے جوتے پہن کر نماز پڑھنا جن میں سجدہ کی حالت میں انگلیوں کے پیٹ زمین پر نہ لگیں، ناجائز ہے۔ پاکیزہ جوتا پہن کر نماز ادا کرنا سنت کے خلاف اور نماز کے احترام کے منافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی یَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عَنْ یَسَارِهٖ. (۱۴)

فتح مکہ کے روز نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر بائیں طرف رکھ لئے۔(۱۵)

﴿۷﴾ نماز میں جوتے اتار کر ایسی جگہ رکھے کہ دوسرے نمازیوں کے لئے باعثِ ایذا نہ ہو۔ مسجدوں میں اکثر جوتے رکھنے کے مقامات بنے ہوتے ہیں۔ اگر پاس رکھنا منظور ہو تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے، تاکہ دائیں بائیں والے نمازی کو ایذا نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا تَکُوْنَ عَنْ یَسَارِهٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ. (۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی جوتیاں اپنے دائیں نہ رکھے، اور نہ بائیں طرف رکھے، اگر ایسا کرے گا تو دوسرے نمازی کے دائیں وہ ہوں گی، (البتہ اگر بائیں طرف

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

(۱۴) ☆ رواہ النسائی عن عبداللہ بن السائب، ج ۱، ص ۱۲۵
☆ رواہ ابن حبان، ص ۲۱۸۹
☆ رواہ احمد۔ ۳، ص ۲۰، ۹۲، ۳۱۱
☆ ....، ج ۵، ص ۸۴
☆ ....، ج ۶، ص ۲۲۲

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۸

کوئی نمازی نہ ہوتو بائیں طرف رکھنے میں کوئی حرج نہیں) نمازی کو چاہیئے کہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔(۱۷)

﴿۸﴾ سوائے خنزیر اور انسان کی کھال کے ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔اس دباغت شدہ کھال سے نفع لینا، خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ. (۱۸)

ہر چمڑا جو رنگا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس کا ہر جز و ناپاک ہے اور آدمی کی عظمت وحرمت کا پاس کرتے ہوئے اس کی کھال کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔صحیح تحقیق یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جوتا گائے کے رنگے ہوئے چمڑے کا تھا۔(۱۹)

﴿۹﴾ وادی طویٰ سے اللہ تعالیٰ نے کافروں کو نکال دیا تھا اور وہاں صرف مومن آباد تھے،اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صالح مومنوں کی برکت کی وجہ سے اس کو وادیِ مقدس فرمایا۔لہٰذا جس جس بستی، علاقہ، شہر یا وادی میں صالحین کا قیام ہوا سے مقدس یا شریف کہہ سکتے ہیں، جیسے مکہ مقدسہ، مدینہ منورہ، بغداد شریف، اجمیر شریف، بریلی شریف وغیرہ۔(۲۰)

فائدہ جلیلہ:

﴿۱﴾ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے وادی مقدس طویٰ میں درخت سے آنے والی آواز کو کلامِ الٰہی یقین

(۱۶ بقیہ) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی ھریرہ، ج ۱، ص ۱۰۳
☆ ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۴۱۸
☆ ابن حبان، ص ۲۱۷۲، ۲۱۷۳
(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۵۸
(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۳۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۷۰

فرمایا، یہ یقین "علمِ ضروری" سے آیا تھا۔(۲۱)

فائدہ جلیلہ

﴿۲﴾ آگ تین قسم کی ہے۔

اول: جس میں گرمی ہو مگر روشنی نہ ہو، یہ دوزخ کی آگ ہے۔

دوم: جس میں گرمی اور روشنی ہو، یہ دنیا کی آگ ہے۔

سوم: جس میں نور ہو، گرمی نہ ہو، وادی طُوٰی میں درخت سے نکلنے والی آگ۔(۲۲)

فائدہ عظیمہ:

﴿۳﴾ قلب کا عروج اپنی اصل یعنی بالائے عرش تک کوشش اور ریاضت سے ممکن ہو بھی تو پچاس ہزار برس کی ریاضت کے بعد وہاں تک رسائی ہوگی۔(اتنی لمبی عمر کس کی؟) کیونکہ زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی مسافت ہے(یہ پچاس ہزار کی مسافت بھی مبہم ہے دنیا کے سال یا نوری سال، پیدل مسافت، یا سواری پر مسافت؟) اس کو بطورِ کنایہ............

"فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ" (سورۃ المعارج آیت ۴)

......میں بیان کیا گیا ہے، لیکن شیخِ کامل کی توجہ سے یہ عروج بطریق اِجْتِبَا (انتخاب، چن لینا) حاصل ہو جاتا ہے۔ عارفِ رومی نے کیا خوب فرمایا ہے:

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۵۷ ۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۳۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۵۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۱۷۰

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۵،ص ۵۵۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷،ص ۳۷۴

(۲۱) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۲،ص ۱۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۱۶۸

(۲۲) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۲،ص ۱۵

سیرِ زاہد ہر شبے یک روزہ راہ
سیرِ عارف ہر دمے تا تختِ شاہ (۲۳)

فائدہ عائدہ:

﴿۴﴾ مدین سے مصر تک واپسی کے سفر کیلئے سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوات والتسلیمات نے حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت طلب کی تا کہ مصر میں اپنی والدہ (اور بہن) کی زیارت کر سکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں دس برس رہ کر جو مقاماتِ علیا طے فرمائے اس کی حقیقت تو ان کا رب ہی بہتر جانتا ہے اور انہیں نبوت ہونے کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا، تاہم والدہ کی زیارت جیسے عظیم کام کیلئے اتنا طویل اور دشوار سفر طے فرمایا۔ خود سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبرِ انور کی زیارت کے لئے سفر کی اجازت اللہ تعالیٰ سے طلب فرمائی اور زیارت کے لئے والدہ کی قبر انور کی طرف سفر اختیار فرمایا۔ انبیائے کرام علیہم السلام باوجود افضل مخلوق ہونے کے اپنی اپنی والدہ کی قبروں کے لئے اجازت لے کر جاتے ہیں۔ اس سے والدین کے احترام کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۷۴

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص: ۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمو مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۶۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۶۵

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۷۱

باب (۲۸۱)

﴿قضا نمازوں کے مسائل﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ○

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۴)

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری بندگی کر، اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

حل لغات:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا: میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِلٰهَ ایسی ذات جو عبادت کی مستحق ہو، یعنی معبودِ حقیقی۔ مشرکین نے اپنے زعمِ باطل میں پتھر کی مورتیوں، آگ، سورج، چاند وغیرہ کو اِلٰـــہ کہا ہے جو سراسر باطل ہے۔ عبادت کے لائق صرف اور صرف ایک ذات ہے۔ کلمہ "اللہ" سے اس کو تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہی ایک ذات واجب الوجود ہے۔ (۱)

الانتباہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم جمیع صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔ اس کی ہر صفت کو بیان کرنے کے لئے الگ الگ اسم

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۲

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۱۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۳۷۴

ہے،اس کی صفتِ تخلیق کوکلمہ خالق سے بیان کیا جاتا ہے،اس کی صفتِ علم کوکلمہ علیم سے بیان کیا جاتا ہے۔اس کی معاف کرنے والی صفت کوعفو سے تعبیر کیا جاتا ہے۔علی ھذاالقیاس اس کی دیگر صفات کوالگ الگ اسموں سے بیان کیا جاتا ہے۔خالق ،علیم ،عفو،کریم وغیرہ سب اسی ایک ذات کو بیان کرتے ہیں مگران کلمات کے معانی الگ الگ ہیں۔خالق کا ترجمہ علم والا،عفوکا ترجمہ رزق دینے والا وغیرہ کرنا شریعت اورلغت کے اعتبار سے جائزنہیں۔اسی طرح ''اِلٰــهٌ'' کا ترجمہ داتا،مددگار،رب وغیرہ کرنا شریعت اورلغت کے اعتبار سے جائز نہیں۔کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا کا صحیح مفہوم یہ ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

فَاعْبُدْنِیْ:تو میری بندگی کر۔

ہروہ امر،جس کا بندۂ مومن مکلّف ہے عبادت میں شامل ہے۔قرآن مجید میں ''عبادۃ'' دیگر موقعوں پر بمعنی توحید ہے۔آیت کا معنی یہ ہوگا،تو میری توحید کا اعلان کر۔ارشادِ ربانی............

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ٥ (سورۃالذّٰریات: آیت ٥٦)

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ وہ میری بندگی کریں۔

............میں عبادت سے مراد توحید بیان کرنا ہے۔(٢)

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ:اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔لِذِکْرِیْ متعدد معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔

(ا) نماز قائم رکھ۔کیونکہ نماز سے مجھے محبت ہے۔نماز کو محبت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ب) نماز قائم رکھ۔کیونکہ اس میں میرا ذکر ہے۔

(ج) نماز قائم رکھ۔کیونکہ آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر ہے۔

(د) نماز قائم رکھ۔تاکہ میں بھی تیری مدح وثنا کروں۔

(ہ) نماز قائم رکھ۔کیونکہ اس میں صرف میرا ہی ذکر ہے۔

(ر) نماز قائم رکھ۔تاکہ تو مجھے یاد رکھے اور بھول نہ جائے۔

(٢) ☆ الفسیر البحر المحیط لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(٦٥٤۔٧٥٤ھ)مطبوعہ بیروت،ج٥،ص ٢٣١

(ح) میری یاد کے وقت نماز قائم رکھ۔اس سے مراد نماز کے اوقاتِ متعینہ ہیں۔

(ط) اگر تو بھول جائے تو میری یاد آنے پر نماز قائم کر۔

لِذِکْرِیْ سے مذکورہ بالا معانی مراد لینا جائز ہے۔(۳)

پس منظر:

مقدس وادی طُوٰی میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ربِ جلیل جل وعلانے جو کلام بغیر واسطہ جبرئیل امین علیہ السلام فرمایا، یہ آیت بھی اسی کلام کا حصہ ہے۔اس آیت کے سیاق اور سباق میں متعدد آیات اس وحی کا حصہ ہیں۔ربِ قدیر عزشانہ سے بغیر واسطہ کلام سننے کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔سابقہ انبیاء میں بے واسطہ کے کلام سننے کا شرف کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ہمارے آقا ومولیٰ امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء کو بے واسطہ کسی فرشتہ شبِ معراج ربِ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۴۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازہر،ج۲۲،ص۱۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص۳۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۱۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص۳۷۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۵۹

مسائل شرعیہ

(۱) اسلام کے بنیادی فرائض میں اللہ تعالٰی کے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا اقرار اور تصدیق اولین فرض ہے۔ اللہ تعالٰی جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی صفات، اسماء اور افعال میں بھی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ عقیدۂ توحید پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں بن سکتا اور نہ وہ نجات پائے گا۔ (۴)

(۲) عبادت سوائے اللہ تعالٰی جل مجدہٗ کے کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ مخلوق میں کسی کی عبادت شرک ہے جو حرام ہے۔ مشرک بخشا نہ جائے گا خواہ کسی مرتبہ کا ہو۔ (۵)

فائدہ جلیلہ

یاد رہے کہ عبادت اللہ تعالٰی جل مجدہ الکریم کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری پیش کرنا ہے۔ جبکہ تعظیم عبادت سے الگ امر ہے۔ مخلوقات میں سے جو شے یا ذات عظمت والی ہو اس کی تعظیم بجالانا عبادت میں شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ حکمِ الٰہی بجالانا ہے۔ انبیاء ورُسل، ملائکہ، حرمین شریفین، بیت اللہ، مسجدِ نبوی شریف، منیٰ،

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۱

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۷۵

مزدلفہ، عرفات، صفا، مروہ، تمام مساجد، قرآن مجید، کتب حدیث، کتب تفسیر، کتب فقہ، کتب اسلامی علوم، والدین، اساتذہ، علمائے دین، اپنے سے بڑی عمر والے، مقاماتِ مقدسہ، مزاراتِ اولیاء، مبارک دن، مبارک راتیں، مبارک ساعتیں وغیرہ سب کی تعظیم حکمِ الٰہی میں شامل اور قربِ ذاتِ باری کا وسیلہ ہیں۔ ارشادِ ربانی............

ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَامِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ٥ (سورۃ الحج: آیت ۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

............اس پر ناطق دلیل ہے۔

﴿۳﴾ اسلامی فرائض میں سب سے اہم فریضہ نماز کا ادا کرنا ہے۔ قرآن مجید نے نماز کی اہمیت وفرضیت کو کئی سو مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔ آیت زیبِ عنوان انہی آیات میں سے ایک ہے۔ کثیر احادیثِ طیبہ اور آثارِ کریمہ میں نماز کی فرضیت کا بیان ہے۔ نماز کی اہمیت وفرضیت پر امت کا اجماع ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّلَا نَجَاۃً وَّلَا بُرْھَانًا وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلْفٍ (۶)

رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو اس (نماز) کی پابندی کرے گا قیامت کے روز اس کے لئے نماز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی۔ اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے روزِ قیامت نماز نہ نور ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ؛ اور وہ قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں نماز کی فرضیت یوں بیان ہوئی۔

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ (وفی روایۃ عمود)(۷)

(۶) ☆ رواہ دارمی عن عبداللہ بن عمرو، ج۲، ص ۳۹۰

☆ رواہ احمد، ج۲، ص ۱۲۶

(۷) ☆ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عمر/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۸۳

نماز دین کا ستون ہے۔ (جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو قائم نہ رکھا اس نے دین کی عمارت کو گرا دیا) (۸)

﴿۴﴾ نمازِ پنجگانہ کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ (سورۃ النسآء: آیت ۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (۹)

﴿۵﴾ نماز (اور دیگر فرائضِ اسلام) اگر متعینہ وقت پر ادا ہوں تو اصطلاحِ شرع میں اس عمل کا نام ''ادا'' ہے اور اگر وقت پر ادا نہ ہو سکیں، ان کے متعینہ وقت کے بعد ادا ہوں تو اسے ''قضا'' کہتے ہیں۔ بعض اوقات ادا کو قضا سے اور قضا کو ادا سے بھی تعبیر کر لیتے ہیں۔ مثلاً ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا۔ (سورۃ الجمعۃ: آیت ۱۰)

پھر جب نماز (ادا) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔

نمازِ جمعہ ظہر کے وقت ہی ادا ہوتی ہے، اگر وقت گزر جائے تو اس کی قضا نہیں، بلکہ ظہر کی نماز قضا کرنی ہوگی۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کو ربّ کریم نے قضا فرمایا ہے۔

مناسکِ حج اپنے متعینہ اوقات پر ہی ادا ہوں گے، مگر مناسکِ حج پوری طرح ادا کرنے کو رب تعالیٰ و تقدس نے قضا فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ. آلایہ (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو۔ (۱۰)

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

﴿٦﴾ نماز (اور دیگر فرائض) اگر وقت پر ادا نہ ہوسکیں تو ان کا کرنا فرض ہے، وہ فرائض معاف نہیں ہو جاتے۔(۱۱)

﴿۷﴾ اگر کسی عذر یا غفلت کی بنا پر نماز قضا ہو جائے اور وہ متعینہ وقت کے بعد ادا کرلی جائے تو قضا کی وجہ سے اس پر کفارہ نہیں۔ وقت پر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ اس کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ یہ گناہ توبہ سے یا محض فضلِ ربّ کریم جل وعلا سے معاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ لَا کَفَّارَۃَ لَهَا اِلَّا ذٰلِکَ۔(۱۲)

﴿۸﴾ نماز قضا کرنے والوں پر انہی نمازوں کی ادا فرض ہے، قضا نمازیں کثیر ہوں یا قلیل۔ فرض نمازوں کی قضا فرض

(بقیہ ۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۲۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۸۴

☆ رواہ مسلم عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۱۴، ج ۳۱۵

☆ رواہ ابوداؤد عن انس، ج ۱، ص ۷۰

☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱، ص ۴۵

☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۱، ص ۱۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن انس، ص ۵۰

☆ رواہ الدارمی عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۰۵

☆ رواہ مالک فی کتاب الصلاۃ

☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۱۰۰، ۲۱۳، ۲۶۹، ۲۶۷، ۲۸۲

☆ ....، ج ۵، ص ۲۲

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

ہے۔واجب نمازوں کی قضاواجب ہےاورنفل نمازوں کی قضا مستحب ہے۔(۱۳)

﴿۹﴾ ایک شخص کی نماز قضا ہوگئی اوردوسری نماز کا وقت تنگ ہوگیا کہ صرف ایک ہی نماز پڑھ سکتا ہے تو وہ پہلے وقتی نمازادا کرے۔(۱۴)

﴿۱۰﴾ وہ شخص جس کی پانچ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہوئیں، وہ صاحب ترتیب ہے۔اس کیلئے قضا نمازوں اور وقتی نمازوں کے درمیان ترتیب لازم ہے۔مثلاً ایک شخص کی دو، تین نمازیں قضا ہوئیں، وہ وقتی نماز سے پہلے قضا شدہ نمازیں ادا کرے تاکہ نمازوں کی ترتیب باقی رہے۔اگراسے وقتی نماز کے دوران یادآیا تو اسے مکمل کر کے قضا پڑھے، پھر وقتی نمازادا کرے۔اسی طرح اگرکوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، دوران میں قضا نمازیں یادآئیں، اب وہ امام کے ساتھ نماز مکمل کرے، پھر قضا پڑھے، پھر وقتی نماز کا اعادہ کرے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَانَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلَاۃً فَلَمْ یَذْکُرْھَا اِلَّاوَھُوَمَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ فَلْیُصَلِّ الصَّلَاۃَ الَّتِیْ نَسِیَ ثُمَّ لِیُعِدْ صَلَاۃَ الَّتِیْ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ. (۱۵)

جب تم میں سے کوئی قضا شدہ نماز کو بھول گیا، اسے تب یادآیا جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو۔تو اسے امام کے ساتھ نماز پوری کرنی چاہئے۔جب اس سے فارغ ہو تو قضا شدہ نماز پڑھے پھر اس نماز کا اعادہ کرے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی۔

غزوہ خندق میں حضور نبی اکرم ﷺ کی چار نمازیں قضا ہوئیں آپ نے ان کو ترتیب سے ادا فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوْارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَآءَ اللّٰہُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ

---

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱ ا،ص ۱۶۱

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱ ا،ص ۱۶۳

(۱۵) ☆ رواہ الدارقطنی،ج ۱،ص ۴۲۱

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءِ (۱۶)

مشرکینِ مکہ نے غزوۂ خندق کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار نمازیں قضا کر دیں۔ (حضور ﷺ جہاد میں مصروف رہے)۔ رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔ حضور نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا۔ انہوں نے اذان کہی، پھر اقامت کہی تو آپ نے (صحابہ کرام کے ہمراہ) ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر حضرت بلال نے اقامت کہی، حضور نے عصر کی نماز ادا کی، پھر اقامت ہوئی، پھر مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر اقامت کہی تو آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ جب کسی کی کوئی نماز قضا ہو جائے (یعنی وقت پر نہ پڑھ سکا) تو ممکنہ تعجیل (جتنی جلدی ہو سکے) اسے ادا کرے۔ اگلے دن اس نماز کے وقت کا انتظار نہ کرے۔ کیونکہ قضا نماز کا وقت وہی ہے جب اسے یاد آ جائے یا پڑھنے کی سہولت میسر ہو۔ قضا نماز کا دوبارا ادا کرنا جائز نہیں۔ (قضا نماز جب بھی ادا کرے۔ اگلے روز قضا نماز کے وقت میں اس کا اعادہ جائز نہیں)۔ (۱۸)

☆☆☆☆☆

(۱۶) ☆ رواہ الترمذی، ج ۱، ص ۴۵
☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۷۵
(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۴
(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۵

باب (۲۸۲)

﴿سوال کے جواب کو کسی مصلحت کے تحت طول دینا جائز ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَمَا تِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی ۝ قَالَ ہِیَ عَصَایَ ج اَتَوَکَّؤُا عَلَیۡہَا وَاَہُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیۡ وَلِیَ فِیۡہَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ: آیات ۱۷، ۱۸)

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی: یہ میرا عصا ہے، میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں، اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

حل لغات:

اَتَوَکَّؤُا: اِتِّکَاءٌ کا معنی ہے: سہارا لینا، تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔

باب تَفَعُّل سے واحد متکلم مضارع معروف کا صیغہ ہے، معنی ہے: میں تکیہ لگاتا ہوں۔ (۱)

اَہُشُّ: ہَشٌّ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) ہَشًّا کا معنی ہے: لاٹھی سے درخت کے پتے جھاڑنا۔ (۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۹۱
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۵۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۶

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۴۲۲
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی، حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۶۷

مَآرِبُ: جمع ہے، اس کا واحد ہے، مَأرِبَةٌ، مَأرَبَةٌ اور مَأرُبَةٌ (را کی تینوں حرکات کے ساتھ) بمعنی حاجت، ضرورت، شدید ضرورت۔ (۳)

پس منظر:

سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو وادیٔ مقدس طویٰ میں رب کریم جل مجدہ نے شرفِ ہم کلامی بخشا اور بلاواسطہ کلام فرمایا، نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا اور فرعون اور فرعونیوں کی طرف دعوتِ حق پر مامور فرمایا۔ آنے والے حالات کے تقاضا کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ ان میں آپ کے داہنے ہاتھ کے عصا کو بھی معجزہ بنایا۔ قوم کے سامنے یہ عصا اژدھا بن جائے۔ چونکہ وہ ایک غیر معمولی منظر ہوگا۔ ممکن ہے اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ نہ ہو جائیں، اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس عصا میں مضمر معجزہ دکھانا چاہا، سو اللہ تعالیٰ عز شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ تیرے دہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ یہ خطابِ دل نواز سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے ہم کلام ہونے کا شرف پایا اور عرض کی۔ ''یہ میرا عصا ہے۔'' اگرچہ سوال کا جواب اتنا ہی تھا۔ مگر ہم کلامی کا شرف پا کر تقاضائے عشق کے تحت کلام کو طول دیا اور عرض کی: میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں، اپنی بکریوں کے لئے درختوں کے پتے جھاڑتا ہوں، اس کے بعد معاً خیال گزرا طویل کلام تقاضائے ادب کے خلاف ہے۔ اس لئے کلام کو مختصر کرتے ہوئے عرض کی: اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

ان دو آیات میں تقاضائے عشق اور تقاضائے ادب کا حسین امتزاج ہے۔

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۴۵

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ہر نیک کام داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے، کسی سے لین دین داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے، ہر کام کی ابتداء داہنے سے کرنا سنت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کو محبوب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا اپنے داہنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ ہادیٔ عالم سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل مبارک یہ ہے:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ (۴)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ ہر ممکن داہنے ہاتھ سے کام کو پسند فرماتے، طہارت کرنے، نعلین پہننے اور چلنے میں۔ (۵)

﴿۲﴾ ہاتھ میں عصا لینا سنتِ انبیاء ہے، مومن کی علامت ہے، صلحاء کے لئے زینت ہے، دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے، کمزوروں کا سہارا ہے، منافقین پر غم طاری رکھتا ہے، بندگی میں معاون ہے، نماز کے لئے سُترہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا ذکر قرآن مجید نے متعدد آیات میں فرمایا ہے۔ حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں عصا ہوتا۔ حدیث شریف میں ہے:

طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ (۶)

نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹنی پر طواف کیا اور رکنِ اسود (حجرِ اسود) کا استلام ایسے عصا سے کیا

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج۲، ص ۸۱۰

☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج۲، ص ۲۱۷

☆ ورواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۱۹۵

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۲۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۷۲

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۱، ص ۲۱۸

☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج۱، ص ۴۱۳

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج۱، ص ۲۶۶

☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج۲، ص ۳۶

☆ رواہ احمد، ج۱، ص ۲۱۴، ۲۳۷، ۲۳۸، ۳۰۴

☆ ....، ج۳، ص ۴۱۲

☆ ....، ج۵، ص ۴۵۴

جس کے سرے میں خم تھا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی عموماً اپنے ہاتھوں میں عصا رکھتے تھے، حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَیْدَبْنَ حُضَیْرٍ وَّعُبَّادَبْنَ بَشِیْرٍ کَانَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَآءَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ عِنْدِہٖ اَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِھِمَا فَکَانَا یَمْشِیَانِ ضَوْءِ ھِمَا فَلَمَّا تَفَرَّقَا اَضَاءَتْ عَصَا ھٰذَا وَعَصَا ھٰذَا (۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہم اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، جب یہ دونوں وہاں سے اپنے گھروں کو چلے تو ایک عصا (مانند مشعل کے) روشن ہو گیا، یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے، جب یہ اپنے اپنے راستوں پر جدا ہوئے تو دونوں کے عصا روشن ہو گئے۔

﴿۳﴾ مخاطب سے کسی شے کے بارے میں سوال کرنے میں بہت سی حکمتیں مضمر ہوتی ہیں، مثلاً:

اول: سامع پر اس شے کی عظمت ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ان کے عصا اور اس کے معجزہ کی حقیقت کو اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سوال فرمایا۔

دوم: اس شے کے متعلق سوال، تاکہ واضح ہو جائے کہ یہ وہی ہے جو بظاہر نظر آرہی ہے، اس شے کا اگر کوئی کمال واضح ہو جائے تو اجنبیت محسوس نہ ہو۔

سوم: اس شے کے منافع بتانے کے لئے سوال کیا جاتا ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

اس لئے ہر سوال کو لاعلمی پر محمول کرنا خود جہالت ہے۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے سوال کرنے والے کی غرض وغائت کو ملحوظ رکھے۔ (۸)

---

(۷) ☆ رواہ احمد عن انس، ج۳، ص۱۹۰، ۱۹۱

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱، ص۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۴۵

﴿۴﴾ سوال کے جواب کو طول دینا جائز ہے، جبکہ طول دینے میں صحیح غرض ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم جل جلالہ کے سوال کے جواب کو طول دیا، تا کہ ہم کلامی کا شرف اور روحانی لذت حاصل رہے۔

بعض اوقات طویل جواب سے بعض مسائل بتانا مقصود ہوتا ہے۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سمندر کے پانی کی طہارت کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے اس کی طہارت کے علاوہ اس کی مچھلیوں کی حِلّت بھی ارشاد فرمادی۔ حدیث شریف میں ہے۔

هُوَالطُّهُوْرُ مَآءُهُ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهُ (۹)

اس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے۔ (۱۰)

☆☆☆☆☆

(بقیہ۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۶۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۸۰

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج۱، ص۱۳

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۱، ص۲۹

☆ رواہ احمد، ج۲، ص۲۲۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۲۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۸۰

باب (۲۸۳)

﴿نمازِ پنجگانہ کی فرضیت اور ان کے اوقات﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو، اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو، اور دن کے کناروں پر۔ اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

حل لغات:

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ: تو ان کی باتوں پر صبر کرو۔ مشرکین، حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیع میں بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔ کبھی کہتے کہ آپ جادوگر ہیں، کبھی کہتے آپ شاعر ہیں۔ کبھی کہتے کہ آپ مجنوں ہیں، کبھی دوسرے رخ سے آپ کی تکذیب کرتے کہ آپ نے جس عذاب کا وعدہ ہمیں دیا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اس تمام صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کا حکم دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ان کے عذاب کا وقت مقرر ہے، وہ اپنے مقررہ وقت پر آکر رہے گا۔ آپ اطمینان سے رہیے۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۹

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ: اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔ آیتِ مبارکہ میں تسبیح سے مراد نماز ہے۔ نماز میں تسبیح، تحمید وغیرہ ہوتے ہیں۔ جزو سے کل مراد لینا عام شائع اور متعارف ہے۔ یعنی اپنے رب کی حمد کرتے، اسے سراہتے، اس کے لئے نماز ادا کرو۔ (۲)

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ: سورج چمکنے سے پہلے۔ یہ صبح کی نماز کا وقت ہے۔ (۳)

(بقیہ ۱) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۱۳۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص ۲۸۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۹۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۳۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۱۷
(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص ۲۳۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۱۳۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۷۰
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۳۳۳
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۴۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص ۲۸۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۱۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۹۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۲۳۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۴۲۸
(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص ۲۳۱
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۳۳۳

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا: اور اس (سورج) کے ڈوبنے سے پہلے۔ اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔(۴)

وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ: اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو۔

اٰنَآئِ جمع ہے اس کا واحد ہے: اِنْیٌ ، اِنْوٌ ، اِنًا ، اَنَآءَ ، اَنَاهُ ، اَنٍ ۔ اس کا معنی ساعات، رات کی گھڑیوں میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ادا کی جاتی ہے۔(۵)

(بقیہ ۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۹۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ۳، ص ۲۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۲۶۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۶۹

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص ۴۴۸

(۴) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۲۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۹۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۲۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه، ج۵، ص ۴۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۶، ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور، ص ۵۱۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص ۴۴۸

(۵) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج۵، ص ۳۳۴

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ: اور دن کے کناروں پر۔

دن کے دو حصے ہیں۔ زوال سے پہلے، زوال کے بعد۔ نمازِ ظہر زوال کے آخری کنارے اور بعد زوال کے ابتدائی کنارے میں ادا کی جاتی ہے۔ اس لئے نمازِ ظہر کو دن کے کناروں پر فرمایا گیا ہے۔(۶)

(بقیه۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳، ص۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۶، ص۲۸۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص۴۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۸

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص۴۴۹

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۱۱۲

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۱۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص۱۳۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳، ص۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۳۶

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص۴۴۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ص۲۸۲

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص۴۴۹

آیتِ مبارکہ کا مفہوم ومراد یہ ہے کہ اے محبوب! آپ مشرکین کی ایذا رسانیوں پر صبر فرمائیے۔ ہم عنقریب ان کی بداعمالیوں کی بنا پر ان کو سخت عذاب دیں گے۔ آپ اپنے رب تعالیٰ جل وعلا کی تعریف کرتے ہوئے طلوعِ فجر سے پہلے (نمازِ فجر) غروبِ آفتاب سے پہلے (نمازِ عصر)، رات کی گھڑیوں میں (نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء) اور دن کے دونوں کناروں پر (نمازِ ظہر) ادا فرماتے رہیے۔ اس امید پر کہ آپ راضی ہوں اور ہم آپ کو راضی کریں گے۔ ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ بندۂ مومن پر، دن اور رات میں، پانچ نمازیں فرض ہیں، بشرطیکہ وہ عاقل بالغ ہو، پانچ نمازیں یہ ہیں: نمازِ فجر، نمازِ ظہر، نمازِ عصر، نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء۔

ان پانچ نمازوں کی فرضیت قرآن مجید کی متعدد آیات، احادیثِ صحیحہ کثیرہ (درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی) نبی اکرم ﷺ کے ارشادات اور اقوال، صحابہ کرام اور امتِ مرحومہ کے اجماع اور تعامل سے ثابت ہے۔ ان پانچوں میں کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔ ادا نہ کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ (۷)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۹۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۳۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۲۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۴۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۲۸۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۴۸

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۳۳۳

﴿۲﴾ نمازِ پنجگانہ کے اوقات قرآن مجید نے اجمال سے بیان فرمائے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اقوال وارشادات سے مقرر فرمادی ہے۔ ان اوقاتِ متعینہ میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔ متعینہ اوقات کے اندر اگر (بدقسمتی سے) نماز ادا نہ ہوسکی تو اس کی ادائیگی معاف نہ ہوگی۔ اس کی ادائیگی ہر ممکن جلدی میں کی جائے۔ قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰباً مَّوْقُوْتاً. آلایہ(سورۃالنساء: آیت ۱۰۳)

بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

نوٹ

پنجگانہ نماز کے اوقات کی مزید تفصیل سورۃ النسآء، آیت: ۱۰۳ اور سورۃ ہود، آیت نمبر: ۱۱۴ کے احکام میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔(۸)

﴿۳﴾ نماز فرض ہو یا نفل ہر دکھ، پریشانی اور غم کا مجرب اور موثر علاج ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(۸)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۶۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۲۳۱
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۷۰
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۳۶
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص ۳۲۳
- ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۲،ص ۱۳۳
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۴۳
- ☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۶۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۱۷
- ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۹۶
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۴۴۴
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص ۲۸۱
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص ۴۴۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۱۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۲۶۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۲۶۹

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ٥ (سورۃ البقرۃ: آیت ۴۵)

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کو چاہئے کہ جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور جھک جائے اور نماز میں کوشش کرے۔(۹)

فائدہ عظیمہ

محبوبِ رب العالمین سیدِ عالم نبی اکرم رسولِ محتشم ﷺ کی نماز اوروں کی نماز سے مختلف تھی۔ آپ اس لئے نماز ادا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا آپ کو راضی کردے اور امتی اس لئے نماز ادا کرتا ہے تا کہ وہ اپنے رب کو راضی کرے۔ آیت زیبِ عنوان کا آخری حصہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر آیاتِ مبارکہ میں اس کی صراحت ہے۔ ایک ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ٥ (سورۃ الضحیٰ: آیت ۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے(۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ/ ۲۱ر جون ۲۰۰۵ء کو سورۃ طٰہٰ کے احکام کی ترتیب پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق پر اس کے حضور شکر ادا کرتا ہوں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ قرآن مجید کے بقیہ احکام کی ترتیب وتالیف کے لئے بھی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

☆☆☆☆☆

(۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۳۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۳۳۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۱۷۰

باب (۲۸۴)

﴿مویشیوں کے نقصان پر تاوان، اجتہاد﴾

سورۃ الانبیاء

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَدَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡکُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡہِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ وَکُنَّا لِحُکۡمِہِمۡ شٰہِدِیۡنَ ○ فَفَہَّمۡنٰہَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَکُلًّا اٰتَیۡنَا حُکۡمًا وَّعِلۡمًا وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَالطَّیۡرَ ؕ وَکُنَّا فٰعِلِیۡنَ ○

(سورۃ الانبیا۔ آیات ۷۸۔۷۹)

اور داود اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے۔ جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داود کے ساتھ پہاڑ مسخر بنا دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے، اور یہ ہمارے کام تھے۔

حل لغات:

اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ: جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے۔ حَرْث سے مراد کھیتی یا باغ ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم میں سے بعض کی بکریاں دوسرے کے کھیت یا باغ میں رات کو چرکر خراب کرگئیں۔ کھیت کا مالک اور بکریوں کا مالک حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نبوت کے ساتھ سلطنت اور مملکت بھی رکھتے تھے۔ یہ پہلے رسول ہیں جو نبوت ورسالت کے ساتھ مملکت کے بھی مالک تھے۔(۱)

نَفَشَتْ:(از باب ضَرَبَ و نَصَرَ و سَمِعَ) نَفَشًا کا معنی ہے: اونٹ یا بکریوں کا رات کو بغیر چرواہے کے (اس کے علم کے بغیر) چرنا۔ اگر بکریاں دن کو بغیر چرواہے کے چریں تو اسے عربی میں هَمَلٌ کہتے ہیں۔ نَفَش کا لغوی معنی ہے: پھیل جانا، دھنی ہوئی روئی کو بھی اسی لئے مَنْفُوْش کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۴۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۸۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج ۲۲، ص ۱۹۵
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۳۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۰۳
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج۲، ص ۱۲۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۴، ص ۳۵۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۵۰۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۸۶

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ فرمایا تھا وہ بکریوں کے مالک کیلئے دشوار تھا۔ فیصلہ سننے کے بعد جب بکریوں کا مالک اور کھیت کا مالک حضرت سلیمان کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے فیصلہ کرنا ہوتا تو میں ایسا فیصلہ کرتا جو بکریوں کے مالک اور کھیت کے مالک دونوں کے لئے نفع بخش اور آسان ہوتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے بلا کر پوچھا کہ آپ کون سا فیصلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا آسان فیصلہ آپ نے پیش کر دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا فیصلہ منسوخ کر کے وہ فیصلہ نافذ فرما دیا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا تھا۔ (۳)

پس منظر

حضرت ابن عباس، قتادہ اور زہری رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دو آدمی حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے۔ ایک کھیت کا مالک تھا اور دوسرا بکریوں کا۔ کھیت والے نے کہا: اس کی بکریاں رات کو چھوٹ

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۲، ص ۱۹۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۳۷۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۸۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۵۰۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۷، ص ۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۴۸

(۳) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۸، ص ۲۱

کر میرے کھیت میں پڑ گئیں اور سارا کھیت چر گئیں، کچھ باقی نہ بچا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ کھیت کے عوض وہ بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس سے دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے۔ (اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر گیارہ برس تھی) حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم دونوں کے مقدمے کا کیا فیصلہ ہوا۔ جو فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کیا تھا وہ دونوں نے بیان کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارا مقدمہ میرے سپرد ہوتا تو میرا فیصلہ کچھ اور ہی ہوتا۔ میرا فیصلہ دونوں کے لئے فائدہ بخش ہوتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس قول کی اطلاع حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی ہوگئی۔ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلوا کر فرمایا: حقِ پدری کا واسطہ مجھے بتاؤ کیا فیصلہ ہے، جو فریقین کے لئے سود مند ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: بکریاں کھیت والے کو دے دیجئے اور کھیت بکریوں کے مالک کے سپرد کر دیجئے۔ کھیت والا بکریوں کے دودھ، اُون اور نسل سے اتنی مدت تک فائدہ اندوز ہوتا رہے جتنی مدت تک کھیت بکریوں والے کے سپردگی میں رہے۔ بکریوں کا مالک کھیت کو درست کر کے اس میں بیج بکھیر دے اور جب کھیتی تیار ہو کر اصلی حالت پر آجائے تو تیار کھیت، کھیت والے کو دے دے اور اپنی بکریاں واپس لے لے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: صحیح فیصلہ یہی ہے جو تم نے کہا، پھر آپ نے یہ فیصلہ جاری کر دیا۔ (۴)

---

(۴)
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۲
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۸۴

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال اللہ تعالیٰ نے دوسرے پر حرام کردی ہے۔ سوائے شرعی احکام کے دوسرے کو ان سے تعرض کرنا حرام ہے۔ مال سے مراد نقدی، سونا، چاندی، مویشی، سواری، کھیت، باغ اور ذخیرہ وغیرہ ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بکریوں اور کھیت والے کے فیصلے کا مرکزی نقطہ یہی ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔

فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا.(۵)

(بقیہ ۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۵۰۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۷۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۴۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۶۱

(۵) ☆ راوہ البخاری (واللفظ لہ)عن ابی بکرۃ،ج ۱،ص ۱۶، ۳۱
☆ رواہ البخاری عن ابی عباس،ج ۱،ص ۲۳۴
☆ رواہ البخاری عن ابن عمر،ج ۲،ص ۶۳۲، ۸۹۳
☆ رواہ البخاری عن ابی بکرہ،ج ۲،ص ۸۳۳
☆ رواہ البخاری عن ابن عمر،ج ۲،ص ۱۰۰۳
☆ رواہ البخاری عن ابی بکرۃ ،ج ۲،ص ۱۰۴۸
☆ رواہ البخاری عن ابی ابکرۃ ،ج ۲،ص ۱۱۰۹
☆ رواہ مسلم عن ابی بکرۃ،ج ۲،ص ۶۰
☆ راوہ الترمذی عن سلیمان بن عمروعن ابیہ،ج ۲،ص ۲۸، ۱۵۷
☆ رواہ النسائی فی القضاۃ
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید،ج ۲۹۰
☆ رواہ الدارمی عن ابی بکرۃ ،ج ۲،ص ۹۳
☆ رواہ احمد،ج ۱،ص ۲۳
☆ ....،ج ۲،ص ۲۱۲، ۲۷۱، ۲۸۵
☆ ....،ج ۴،ص ۷۱، ۲۰۶، ۲۲۷
☆ ....،ج ۵،ص ۲۰، ۲۷، ۲۹، ۴۰، ۴۹، ۶۸، ۴۱۱، ۴۱۲

بیشک تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جس طرح آج کے دن (یوم حج) کی حرمت، آج کے مہینے کی حرمت (ذوالحجہ) اور اس شہر (مکہ معظمہ) کی حرمت ہے۔ جو شخص کسی کی جان یا شے کو جان بوجھ کر ہلاک کر دے۔ یا اس کا نقصان کر دے تو اس پر اس شے کی قیمت یا اس کی مثل دینا لازم ہے۔(۶)

﴿۲﴾ فیصلہ کرنے کے بعد اگر حاکم کی رائے بدل جائے تو حکم جاری اور نافذ کرنے سے پہلے وہ سابقہ فیصلہ تبدیل اور منسوخ کر سکتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریوں اور کھیت کے مالکوں کے بارے میں اپنے پہلے فیصلے کو تبدیل کر دیا۔ آیات زیب عنوان میں یہ امر واضح ہے۔(۷)

﴿۳﴾ اگر کسی کا جانور دوسرے کے کھیت یا باغ میں چھوٹ کر اسے خراب کر دے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(ا) جانور کے مالک نے جانور کو از خود کھیت یا باغ میں چھوڑا یا اس کے علم یا حکم سے دوسرے کے کھیت میں گیا۔ تو اس صورت میں جانور کے مالک پر خراب شدہ کھیت یا باغ کا تاوان لازم ہوگا کہ دوسرے کا کھیت یا باغ اس کی رضا سے خراب ہوا۔

(ب) اگر جانور دوسرے کے کھیت یا باغ میں مالک کے علم کے بغیر گیا اور اس نے کوئی نقصان کر دیا تو اس صورت میں جانور کے مالک پر کوئی تاوان نہ ہوگا۔

کھیت رات کو خراب ہوا یا دن کو۔ دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْعَجْمَآءُ جَرْحُهَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ عَقْلُهَا) جُبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۶۸

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۶۱

اَلْخُمُسُ.(۸)

(بے زبان) جانور کا نقصان کیا ہوا رائگاں ہے اس کا کوئی بدلہ نہیں۔ کسی کی کان میں ہونے والا نقصان رائگاں ہے۔ کسی کے کنوئیں میں گر کر ہونے والا دوسرے کا نقصان رائگاں ہے اور دریافت ہونے والے دفینہ میں پانچواں حصہ بطورِ زکوۃ ہے۔(۹)

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ا، ص ۲۰۳، ۳۱۷
☆ ....، ج ۲، ص ۱۰۲۱
☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ، ج ۲، ص ۷۳
☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ، ج ۲، ص ۲۸۳
☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج ا، ص ۱۱۰
☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ، ج ا، ص ۳۴۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ص ۱۹۶
☆ رواہ الدارمی عن ابی ھریرۃ، ج ا، ص ۳۸۳
☆ رواہ مالک فی العقول
☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۲۲۸ ....

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶
☆ اجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳
☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۸۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۲، ص ۱۹۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۶۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۷۵
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۳۷۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۴۹
☆ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ازشیخ الاسلام بدرالدین ابی محمد محمود بن العینی مطبوعہ مکتبہ کوئٹہ، ج ۲۴، ص ۷۱
☆ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ازمحدث شھیر علی بن سلطان محمد القاری مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۷، ص ۸۹

﴿۴﴾ اگر کسی نے کوئی جانور مسلمانوں کے راستہ میں چھوڑ دیا اور جانور نے کسی کو دکھ پہنچایا تو تاوان چھوڑنے والے پر عائد ہوگا۔ کیونکہ جب تک وہ جانور اس راستہ پر چلتا رہے گا اس کی رفتار کی نسبت چھوڑنے والے کی طرف ہی رہے گی۔ ہاں اگر جانور کسی اور طرف مُڑ گیا، دائیں بائیں ہوگیا، یا ٹھہر گیا اور اس کے بعد کسی کو دکھ پہنچایا تو جانور کے مالک کی طرف یہ فعل منسوب نہ ہوگا۔(۱۰)

﴿۵﴾ اگر گھوڑے والا گھوڑے پر سوار ہو، یا لگام پکڑے لئے جا رہا ہو، یا پیچھے سے ہنکار رہا ہو اور گھوڑا کسی کے لات مار دے یا روند ڈالے، یا سر مارے، یا کاٹ لے، یا اندھا دھند چل پڑے، یا کسی سے ٹکرا جائے، یا کھڑا کھڑا کسی کو ٹکر مار دے اور وہ جگہ گھوڑے والے کی مِلک ہو، یا ٹھیکے وغیرہ کے ذریعے اس کے قبضہ میں ہو تو سوائے اول الذکر صورت کے باقی کسی صورت میں گھوڑے والے پر تاوان عائد نہ ہوگا۔ صرف پہلی صورت میں ضمان گھوڑے والے کو دینا ہوگا۔ کیونکہ سوار ہونے کی حالت میں اس کا بوجھ گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں گھوڑا اگر کسی کو روند ڈالے گا تو گویا سوار بھی گھوڑے کے ساتھ روندنے میں شریک سمجھا جائے گا۔ پس اس حالت میں سوار کو مرتکب اتلاف سمجھا جائے گا۔ باقی صورتوں میں نقصان رسانی اور ایذا دہی کا سبب آخرِین کہہ سکتے ہیں اور مسبب پر تاوان اس وقت عائد ہوگا جب اس کی طرف سے بالارادہ فعل کا ظہور ہو کہ وہ خود چاہتا ہو کہ گھوڑے سے کسی کو ضرر پہنچے اور مذکورہ بالا صورتوں میں بالارادہ ایذا رسانی کا سبب پیدا کرنا ثابت نہیں۔ لیکن اگر وہ جگہ گھوڑے کے مالک کی نہ ہو، یا اس کے قبضہ میں نہ ہو بلکہ اس کو وہاں چلنے کی اجازت ہو، کھڑا رہنے کی اجازت نہ ہو۔ جیسے شاہراہ عام یا چلنے اور ٹھہرنے دونوں کی اجازت ہو، جیسے کوئی جنگل یا مویشیوں کی منڈی، جہاں سے گزرنا اور ٹھہرنا دونوں کی اجازت ہو، اس حالت میں مذکورہ بالا تمام صورتوں میں تاوان عائد ہوگا، خواہ سوار ہو، یا لگام پکڑے جا رہا ہو، یا پیچھے سے ہنکار رہا ہو۔ لیکن ان حالات میں بھی اگر گھوڑا کسی کو لات مار دے، یا دم مار کر کچھ ضرر پہنچائے تو گھوڑے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ کیونکہ عام راستہ میں سلامتی کے ساتھ، دوسرے کو ضرر پہنچائے بغیر گزرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱۱، ص ۶۴

(۶) شاہراہِ عام سب کا مشترکہ راستہ ہے۔ راستہ سے فائدہ اٹھانا بھی ہر ایک کا حق ہے۔ لیکن یہ اباحت اس شرط کے ساتھ مقید ہے کہ دوسرے کو ضرر نہ پہنچے۔ مگر اسی حد تک سلامتی ضروری ہے جس حد تک گزرنے والے کے حدود واختیار میں ہو۔ سوار کے لئے یہ تو ممکن ہے کہ کسی کو گھوڑے کے قدموں سے نہ روندڈالے۔ کسی کو روندنا حقِ سیر کا تقاضا نہیں۔ ہاں چلنے میں دُم یالات سے لوگوں کو محفوظ رکھنا سوار کے اختیار سے باہر ہے۔ پس اگر چلنے میں گھوڑا سرِ راہ کسی کولات ماردے، یا دم سے کچھ ضرر پہنچائے تو سوار کو شریکِ جرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صرف اس وقت سوار پر تاوان ہوگا جب وہ مسلمانوں کے راستے میں گھوڑا کھڑا کردے اور اس حالت میں گھوڑا کسی کولات یادم ماردے۔ (۱۲)

(۷) جب حاکم اجتہاد کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرے اور فیصلہ میں حق کو پہنچ جائے تو اس کے لئے دہرا اجر ہوگا اور اگر اجتہاد میں فیصلہ میں اس سے غلطی ہو جائے تب بھی اس کے لئے اکہرا ثواب ہے۔ اجتہاد (اپنے شرائط کے تحت) بجائے خود عبادت ہے۔ طلبِ حق کی کوشش موجب اجر ہے۔ اجتہاد کے بعد غلطی قابلِ تسامُح ہے اور صحتِ نتیجہ کی صورت میں دو اجر ہوں گے۔ ایک طلبِ حق کی کوشش کا اور دوسرا حق پر پہنچ جانے کا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاحَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَ اِنْ حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ. (۱۳)

جب حاکم فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرے پھر درست فیصلہ پر پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ اور اگر فیصلہ میں اجتہاد کرے پھر اس سے خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۶۴

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۱۰۹۱

☆ رواہ مسلم عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۷۶

☆ رواہ ابوداود عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۱۴۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ، ج۱، ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۵۶

﴿۸﴾ اجتہاد وہ کرے جو اجتہاد کے اصول وضوابط، کتاب وسنت، قیاس اور پہلے مجتہدین کے اقوال کا عالم ہو۔ ورنہ خطا کار ہوگا۔(۱۵)

﴿۹﴾ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے معانی اور ان سے احکام کے استنباط اور استخراج کا طریقہ نہ جانتا ہو اس کے لئے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید لازم ہے۔(۱۶)

﴿۱۰﴾ جو ایک امام کا مقلد ہو اسے تمام مسائل میں اس امام کی تقلید ہی لازم ہے۔ ایسا جائز نہیں کہ بعض مسائل میں ایک امام کی تقلید کرے اور بعض میں دوسرے امام کی۔ ایسا کرنے والا تو امام کا مقلد نہیں بلکہ اپنے نفس کی اتباع کرنے والا ہے۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ کسی مجتہد کے لئے دوسرے مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔(۱۸)

﴿۱۲﴾ حق اہل سنت و جماعت کے ساتھ مختص ہے، باقی فرقے سب باطل ہیں۔ مثلاً معتزلہ، خوارج، روافض اور ان کی شاخیں، سب اہلِ ہوا اور بدعتی ہیں۔(۱۹)

فائدہ(۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے کتاب اللہ کی تلاوت بہت آسان فرمادی۔ گھوڑوں پر زینیں کسنے کا حکم دے کر کتاب کی تلاوت شروع کر دیتے اور زینیں کسنے نہ پاتی تھیں کہ وہ پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے۔(۲۰)

(بقیہ ۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۵۰۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۲

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

(۱۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۳

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۷

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۱

فائدہ(۲)

حضرت داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔(۲۱)

فائدہ(۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ صلح کے طور پر تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ (اپنی شریعت کے مطابق) حکم کے طور پر تھا۔ صلح حکم سے بہتر ہے۔(۲۲)

فائدہ(٤)

ہمارے نبی پاک ﷺ کی شریعت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام دونوں کا فیصلہ منسوخ ہے۔(۲۳)

فائدہ(۵)

مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کا حصر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ جمہور امت کا اسی پر اجماع ہے اور یہ عند اللہ قبولیت کی علامت ہے۔(۲۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ وَصُلَحَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

آج ۳؍جمادی الثانیہ ۱۴۲۶ھ/ ۱۱؍جولائی ۲۰۰۵ء کو سورۃ الانبیاء میں بیان شدہ احکام کی ترتیب سے فراغت پائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے باقی احکام کی ترتیب و تالیف کی توفیق ارزانی فرمائے۔

☆☆☆☆☆

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۱

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

باب (۲۸۵)

﴿انسانی تخلیق کے قدرتی مراحل، مصنوعی عملِ تولید، کلوننگ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی﴾

سورة الحج

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ○ (سورۃالحج آیت۵)

اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے، پھر پانی کی بوند سے، پھر خون کی پھٹک سے، پھر گوشت کی بوٹی سے، نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں، اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں

ایک مقرر میعاد تک، پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ، پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو، اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے، اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، ترو تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اگا لائی۔

حل لغات:

اَلْبَعْث: بَعْثٌ اور بَعَثٌ (فا کلمہ کے سکون اور فتحہ کے ساتھ) دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا معنی ہے: اٹھانا، ابھارنا، تنہا بھیجنا، کسی کے ساتھ بھیجنا، برانگیختہ کرنا۔

بَعْث کی دو قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ بشری: اونٹ کا اٹھانا، انسان کا بھیجنا۔

﴿۲﴾ الٰہی: اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

اوّل: عدم سے اعیان، اجناس اور انواع کو وجود میں لانا۔

بَعْث کی یہ نوعیت ذاتِ باری تعالیٰ عز اسمہٗ کے ساتھ خاص ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کا شریک نہیں۔

دوم: مردہ زندہ کرنا۔

یہ معنی اگرچہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی صفات میں سے ہے۔ مگر اسی نے یہ معنی (صفت) اپنے بعض مقرب بندوں کو عطا فرمایا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ الآیۃ (سورۃ آل عمران آیت ۴۹)

اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں۔

لغتِ عرب میں بَعْث دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ بھیجنا: یہ ارشادِ ربانی اسی معنی میں ہے:

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ ، بَعْدِهِمْ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَائِهِ الآیۃ (سورۃ یونس آیت ۷۵)

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔

یہ ارشادِ ربانی بھی اسی معنی میں ہے:

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا الآیۃ (سورۃ الجمعۃ آیت ۲)

وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

﴿۲﴾ ابھارنا، اٹھانا۔ ہر وہ شے جو تصرف سے روک دے، اس کا زائل کرنا بھی مجازاً بَعْثٌ کہلاتا ہے۔ اور بمعنی لشکر بھی استعمال ہوتا ہے کہ وہ بھی بھیجا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ کلمہ چند معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دل میں ڈالنا، دنیا میں زندہ کرنا، نیند سے بیدار ہونا، مسلط کرنا، بھیجنا، مقرر کرنا، بیان کرنا، قبروں سے اٹھانا۔

بَعْثٌ اور اِرْسَالٌ میں فرق یہ ہے کہ بَعْثٌ اپنے مقصد کے لئے کسی کو بھیجنا اور اِرْسَالٌ دوسرے کے فائدہ کے لئے بھیجنا ہے۔

آیت زیبِ عنوان میں بَعْثٌ سے مراد ہے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا، حشر، قیامت، قیامِ ارواح مع اجساد۔(۱)

---

(۱)
- ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی مطبوعہ کراچی ،ص ۵۲
- ☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوہ النظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت،ص ۴۷
- ☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج ۱،ص ۲۸
- ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۱۷
- ☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ ،ص ۲۹۹
- ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱ ،ص ۲۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲ ،ص ۹
- ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۶۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۲۹۹
- ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۱۳۵
- ☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۲۰۹
- ☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۳۵۲
- ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۱۱۱

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ: ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ یعنی ہم نے تمہاری اصل تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ یا ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، بایں طور کہ مٹی سے نباتات پیدا کی، نباتات سے غذا بنائی، غذا سے منی بنائی اور منی سے تمہیں پیدا کیا۔ (۲)

نُطْفَةٍ: لغوی معنی ہے: صاف پانی، تھوڑا ہو یا بہت، سمندر، ڈول یا مشکیزہ وغیرہ میں بچا ہوا پانی، لُوْلُو، مرد یا عورت کی منی۔ (۳)

آیتِ زیبِ عنوان میں اس سے مراد پانی کا قطرہ (منی) ہے۔ (۴)

عَلَقَةٍ: اس کا معنی ہے: خون کی پھٹک، ہاتھ سے چمٹنے والی مٹی۔ لٹکائی ہوئی چیز، درخت کا وہ حصہ جہاں جانور پہنچ سکیں،

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲، ص ۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،۳، ص ۲۷۵
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۹۳
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج ۱۷،ص ۱۱۶
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج ۳،ص ۱۴۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج ۵،ص ۳۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۲۹۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه،ج ۶،ص ۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج ۸،ص ۱۱۱

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۲۹۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۴۹۶
☆ الفروق اللغویة مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه ،ص ۳۴۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)،ج ۲،ص ۱۲۶
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج ۲،ص ۳۵۷

(۴) ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۹۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۲۹۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج ۳،ص ۱۴۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج ۵،ص ۳۵۱
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج ۲۳،ص ۸

جونک، چمٹ جانا۔(۵)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد خون کا لوتھڑا ہے۔شدید سرخ خون۔(۶)

مُضْغَة: کچے گوشت کا وہ چھوٹا ٹکڑا جو چبایا جا سکے۔غذا کا وہ ٹکڑا جو منہ میں بچا رہے۔جنین کی وہ حالت، جو خون کے بعد گوشت کے لوتھڑے کی شکل بنتی ہے۔(۷)

آیتِ زیب عنوان میں آخری معنی مراد ہے۔(۸)

---

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۸۳۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی،ص ۲۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۷،ص ۱۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۳۷۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۴۵
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۹۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص ۱۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۹۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۱۱

(۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی،ص ۴۶۹
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۲۱۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۶،ص ۳۰

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۷۵
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۹۴
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص ۴۰۶
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۳۵۱

مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ: نقشہ بنی اور بے بنی۔

ماں کے رحم (بچہ دانی) میں گوشت کی بوٹی اس وقت مخلقہ ہوگی جب اس میں انسانی اعضاء پیدا ہوں گے۔ سر، ہاتھ، سینہ، پیٹ، ران، پاؤں اور دیگر اعضاء بن چکے ہوں گے اور اگر گوشت کی اس بوٹی میں اعضاء نہ بنے ہوں تو وہ غیر مخلقہ ہے۔ کچا حمل۔ (۹)

لِنُبَيِّنَ لَكُمْ: تا کہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمادیں۔ تمہاری پیدائش کے اطوار واحوال کو پھیر کر ہم اپنی کمالِ قدرت کو بیان فرمادیں۔

یادرہے مٹی سے انسان بننے تک سات تغیرات رونما ہوتے ہیں۔ مٹی، منی، علقہ (خون کی پھٹک)، مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)، بچہ، بالغ، بڑھاپے سے وفات یا بڑھاپے کی نکمی عمر۔ انسانی پیدائش کے بتدریج تغیرات،

(بقیہ۸) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۱۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۷۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۱
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۱۱

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۵، ۲۲۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۷۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۰۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۸
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۵۷
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۴
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ۵، ص۴۰۶
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۲۹۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۱۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۷۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۴۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵۲

آفاق کے حقائق ودقائق جنہیں عبارات بیان کرنے سے قاصر ہیں، ہماری قدرتِ کاملہ پر واضح نشانیاں ہیں۔

اس سے یہ معلوم کرنا کتنا آسان ہے کہ جو ان اشیاء کے ابتداء پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ان کے اعادہ پر بھی قادر ہے۔(۱۰)

اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمی عمر، مراد بڑھاپا۔

بڑھاپے میں بالعموم قوت، عقل، فہم میں ضعف آجاتا ہے، ضعفِ فکر سے احوال میں تناقض آجاتا ہے۔ اس لئے اسے نکمی عمر کہا گیا ہے۔(۱۱)

وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی: اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقررہ میعاد تک۔ مرد اور عورت کے اختلاط سے مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل ہونے، اس کا خون بننے، پھر گوشت کا لوتھڑا بننے، پھر اس میں انسانی اعضاء کے بننے، پھر اس میں روح ڈالنے اور پھر بچہ کی پیدائش کے فطری اور قدرتی عمل کا ایک وقت متعین ہے۔ بلکہ ایک حالت سے دوسری میں منتقل ہونے کا وقت بھی مقرر ہے۔

مقررہ میعاد تک بچہ کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرائے رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء سے متعلق فرمادیا ہے۔

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۴
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۵۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۰۷
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۰۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ج۶،ص۷
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۱۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۱۱۲

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۰۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۰۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۹۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۴۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۳۵۳
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۱۱۳

وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً:اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی۔

هَمَدَ (از باب نَصَرَ) هَمْدًا، هُمُوْدًا کا معنی ہے بجھنا، کپڑے کا لپٹے لپٹے تہوں پر سے پھٹ جانا، آگ کا بجھنا، ٹھنڈا ہونا، مرنا، آوازوں کا بند ہونا۔ هَمَدَتِ الْاَرْضُ کا معنی ہے زمین کا بنجر ہونا، بے آب و گیاہ ہونا۔

خُمُوْد اور هُمُوْد میں فرق ہے۔ خُمُوْد آگ کے انگاروں کا بجھنا، جبکہ ابھی اس میں حرارت باقی رہے اور هُمُوْد آگ کا پوری طرح ٹھنڈا ہو جانا۔

هَبَاء آگ کا راکھ بن جانا۔ (۱۲)

آیتِ مبارکہ میں هَامِدَةً سے مراد وہ زمین ہے جس میں نہ حیات ہو، نہ نباتات ہوں، نہ سبزہ ہو، نہ بارش کی امید ہو۔ (۱۳)

فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ: پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، بارش برسی۔

پانی اترنے سے مراد بارش کے علاوہ دیگر ذرائع سے پانی حاصل ہونا بھی ہے۔ مثلاً دریا، نہر، کنواں، نل، چشمہ وغیرہ۔

اِهْتَزَّتْ: ترو تازہ ہوئی۔

اِهْتِزَازٌ سے مراد شدتِ حرکت، زمین کی سبزی کا حرکت کرنا تاکہ دیکھنے والے کو خوش کر دے۔ نباتات کا زمین

(۱۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۴۳۶
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۵۴۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۱
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۳۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۵۴۶

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۵، ص ۴۰۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۱۴

سے اُگنا۔(۱۴)

وَرَبَتْ:اورابھرآئی۔

رَبَایَربُوْ رِبَاءً وَرَبُواً کا معنی ہے مال کا زیادہ ہونا، بڑھنا، بلند ہونا، نشوونما پانا، دشمن یا خوف کے باعث گھوڑے کا سانس پھول جانا، پھٹ پڑنا۔(۱۵)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد بلند ہونا اور ابھرنا ہے۔(۱۶)

اَنْبَتَتْ:اگالائی۔

---

(۱۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۵۴۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفة علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)،ج۲،ص ۱۳۹
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج۴،ص ۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۲۰۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج۳،ص ۲۰۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۲۰۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه،ج ۳،ص ۹۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص ۱۴۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج۶،ص ۷
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۲۳،ص ۹

(۱۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۲۳۰
☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوه النظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی.مطبوعه بیروت،ص ۱۹۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۱۸۶
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبر فیومی(م ۷۷۰ھ)،ج ۱،ص ۱۰۵
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج ۱۰،ص ۱۱۲

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۲۰۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج۳،ص ۲۰۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،۳،ص ۲۷۶
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص ۱۴۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۵،ص ۳۵۳
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۸،ص ۱۱۴

سبزہ کے اگانے کی زمین کی طرف اگانے کی نسبت مجازی ہے، اگانے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہے۔(۱۷)

زَوْجٍ: جوڑا، خاوند، بیوی، ساتھی۔(۱۸)

جانداروں میں نر اور مادہ کی طرح نباتات میں بھی نر اور مادہ ہے۔ قرآنِ مجید کی اس حقیقت کو جدید علمِ نباتات کے ماہرین نے تسلیم کیا ہے۔

بَهِيجٍ: خوش نما، خوبصورت، رونق دار

بَهُجَ (از باب کَرُمَ) بَهَاجَةً وَ بَهْجَاناً کا معنی ہے خوبصورت ہونا۔ اس باب سے صفت مذکر بَهِيجٌ اور صفت مؤنث مِبْهَاجٌ ہے۔ بَهِجَ (از باب سَمِعَ) بَهْجاً بِهٖ بمعنی خوش و مسرور ہونا۔ صفت بِهِيجٌ اور بَهِيجٌ ہے۔ بَهَجَ (از باب فَتَحَ) بَهجاً اور اَبْهَجَ (از باب افعال) کا معنی ہے خوش کرنا، مسرور کرنا۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۰۰

(۱۸) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۵۲۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص۲۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص۱۲۵

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص۵۴

(۱۹) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۳۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص۶۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص۳۳

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ. ۲۹۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۲، ص۱۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۰۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۰۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۰۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۰۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۷۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۴۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۱۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۱۱۴

شانِ نزول :

یہ آیتِ مبارکہ قیامت کا انکار کرنے والوں کی تردید میں نازل ہوئی اور اس آیت میں حشر ونشر کو دو دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ایک دلیل انفسی اور دوسری آفاقی۔یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک دلیل نظری ہے اور دوسری مشاہداتی۔

پہلی دلیل میں مر کر دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے ثبوت میں خود انسان کے تخلیقی مراحل کا ذکر ہے۔مٹی سے نباتات پیدا ہوئے،نباتات سے غذا بنی،غذا سے انسان کا نطفہ تیار ہوا،نطفہ ماں کے رحم میں جا کر خون کی پھٹک بنا،خون کی وہ پھٹک وہیں گوشت کا لوتھڑا بنا،گوشت کے اس لوتھڑے میں انسانی اعضاء بنے،اس میں جان ڈالی گئی اور پھر بچہ پیدا ہوا،بچہ جوان ہوا،اس کو بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے تک پہنچ کر موت آئی۔

ذرا غور تو کرو کہ جو ذاتِ کریم وجلیل شانہٗ مٹی سے انسان بنا لیتی ہے،وہ قبر میں پڑے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتی ہے۔مردہ ہو کر دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے والو!ذرا اپنی ہی ذات میں غور کرلو،تمہیں اپنے انکار یا شک کا جواب مل جائے گا۔

اثباتِ حشر میں دوسری دلیل کا خلاصہ یوں ہے کہ تم ذرا خشک،بنجر،بے آب وگیاہ زمین کو دیکھو کہ وہاں سبزہ کا نام ونشان تک نظر نہیں آتا۔جب اس زمین کو پانی ملتا ہے تو اس میں سبزہ اُگ آتا ہے،کونپلیں پھوٹ آتی ہیں،کھیتی جوان ہو کر لہلہاتی ہے،اس پُر رونق اور خوشنما کھیتی کو دیکھنے والا مسرت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔اس سبزہ میں جانداروں کی طرح نر اور مادہ اجزا پیدا کئے۔ہر کھیتی،سبزہ،پودا اور درخت کا خوشنما جوڑا پیدا کیا۔کھیتی کو لہلہاتے دیکھنے والے!ذرا غور کر،جس ذاتِ اقدس واعلیٰ نے خشک زمین سے سبزہ اگایا وہ قبروں سے مردوں کو اٹھانے پر اور زندہ کرنے پر قادر ہے۔(۲۰)

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۰۶
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۳۵۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۰۶
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۹۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۵۶

مسائل شرعیہ:

(۱) مرنے کے بعد دوبارہ جی کر اٹھنے، دنیوی زندگی کے تمام اعمال کا حساب دینے اور جزا و سزا پر ایمان لانا فرض ہے۔ قیامت، حشر و نشر، جنت و دوزخ برحق ہیں، ان کا انکار ایمانیات کا انکار اور کفر صریح ہے۔ (۲۱)

(۲) ماں کے رحم میں جنین میں روح ایک سو بیس روز (چار ماہ) کے بعد پڑتی ہے۔ احادیث طیبہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ احکام کا دارومدار اسی پر ہے۔ حمل کا نفقہ ماں کے لئے اسی سے ثابت ہے۔ ایک صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اَحَدُکُم یُجمَعُ خَلقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَربَعِینَ یَوماً ثُمَّ یَکُوْنُ فِیْ ذٰلِکَ عَلَقَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضغَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یُرسَلُ الْمَلَکُ فَیُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ وَیُؤمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ: یُکْتَبُ رِزْقُہٗ وَاَجَلُہٗ وَعَمَلُہٗ وَ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ... الحدیث (۲۲)

(بقیہ ۲۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۲۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۴۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی:، ج۵، ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص ۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۱۶

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۸، ص ۱۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج۳، ص ۲۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازهر، ج ۲۳، ص ۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۲، ص ۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۱۵

(۲۲) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۸، ص ۱۱۱

☆ رواہ البخاری عن ابن مسعود، ج ۱، ص ۴۶۹، ۴۵۶

☆ .... ۲، ج ۹۷۲، ۱۱۱۰

☆ رواہ مسلم عن عبداللّٰہ بن مسعود، ج ۲، ص ۳۳۲

☆ رواہ الترمذی عن عبداللّٰہ بن مسعود، ج ۲، ۴۵

☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللّٰہ بن مسعود فی کتاب السنن

☆ رواہ ابن ماجہ عن عبداللّٰہ بن مسعود فی مقدمہ

جب تم میں سے کسی کی پیدائش (کے اسباب کو) ماں کے پیٹ میں چالیس دن میں جمع کیا جاتا ہے، پھر اسی رحم میں خون کا لوتھڑا اتنے ہی دن رہتا ہے، پھر اسی رحم میں گوشت کی بوٹی اتنے ہی دن رہتی ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے، پھر وہ اس میں روح پھونکتا ہے، (3x40=120) اور اسے چار کلمات لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھا جاتا ہے۔ (۲۳)

﴿۳﴾ ماں کے رحم میں گوشت کے لوتھڑے کو انسان نہیں کہہ سکتے، جس طرح انسان کے ابتدائی مراحل مٹی، منی، خون کی پھٹک کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ جنین اس وقت انسان کہلائے گا جب اس میں اعضاء پیدا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قدرتِ کاملہ سے احسنِ تقویم واکملِ تعدیل ہوگا۔ خون کی پھٹک جب انسان شمار نہیں ہوتی وہ حمل بھی شمار نہیں ہوتا، اس کے ساقط ہونے سے عدت ختم نہیں ہوگی، عدت تو وضعِ حمل سے ساقط ہوتی ہے، جب وہ انسان نہیں تو حمل بھی شمار نہیں ہوگا۔ (۲۴)

﴿۴﴾ میراث کی علت محض بچہ ہونا نہیں۔ کیونکہ مردہ بچہ بھی بچہ ہے، اس کے باوجود وہ وارث نہیں۔ اس مردہ بچہ کے ساتھ عدت ختم ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اس کے اعضاء بنے ہوں۔ (۲۵)

﴿۵﴾ بچہ زانی کی طرف منسوب نہ ہوگا اور نہ اس کی میراث پائے گا۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْوَلَدُ لِلْفَرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۵، ۲۲۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۲

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۶) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ۔

☆ ورواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرہ

☆ ورواہ ابوداؤد عن عثمان

بچہ اس عورت کا ہے جس نے جنا اور زانی کو سنگسار کیا جائے۔

بچہ کا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا، لہٰذا وہ اس کا وارث بھی نہ ہوگا۔ (۲۷)

﴿۶﴾ جب مطلقہ یا بیوہ ماں کے پیٹ میں دو بچے ہوں تو ایک کی پیدائش سے عدت ختم نہ ہوگی۔ عدت اس وقت ختم ہوگی جب دوسرا بچہ پیدا ہو کر رحم خالی ہو جائے گا۔ (۲۸)

﴿۷﴾ افعال میں مجاز کی طرف نسبت کرنا عرفِ شرع میں جاری اور جائز ہے۔ افعال کا خالق و مالک اگرچہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے مگر اسبابِ عادیہ کی طرف افعال کی نسبت کر دی جاتی ہے۔ اس سے انکار گمراہی یا مقاصدِ شرع سے جہالت ہے۔ شرعِ مطہر اس کے جواز پر ناطق ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ ارشادِ ربانی یوں ہے:

هُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۝ (سورۃ آل عمران آیت ۶)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں، جیسی چاہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، عزت والا عظمت والا ہے۔

مگر حدیث شریف میں (جو ابھی گزری) انسان کی ماں کے پیٹ میں صورت گری کی نسبت فرشتہ کی طرف کی گئی ہے۔ ایک حدیث شریف میں اس سے بھی واضح ارشاد ہے:

اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهَا مَلَکًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَ عِظَامَهَا ثُمَّ یَقُوْلُ : اَیْ رَبِّ، اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی، فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَاشَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ، فَیَقُوْلُ: یَارَبِّ اَجَلُهٗ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ مَاشَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ، ثُمَّ یَقُوْلُ: یَارَبِّ رِزْقُهٗ، فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَا شَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ...الحدیث (۲۹)

(بقیہ۲۶) ☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن ابن الزبیر

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۳۵۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۷

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۷

(۲۹) ☆ رواہ مسلم عن اُسَید الغفاری، ج۲، ص ۳۳۳

ماں کے پیٹ میں نطفہ پر بیالیس راتیں جب گزر جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، وہ اس کے کان، آنکھیں، چمڑا، گوشت، ہڈیاں بناتا ہے، پھر وہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! کیا یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو تیرا رب جو چاہے فیصلہ فرماتا ہے، فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! اس کی عمر کتنی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ ارشاد فرماتا ہے، فرشتہ اس کے مطابق لکھ لیتا ہے۔

آیت زیبِ عنوان میں مجاز کی طرف نسبت کرنے کی ایک اور مثال موجود ہے۔ وہ یوں کہ سبزہ اور کھیتی اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے، حقیقی طور پر وہی اس کا فاعل ہے، مگر آیت کے آخری حصہ میں فرمایا گیا کہ ''زمین سبزہ اگالائی'' اس لئے اسبابِ عادیہ یا مقرب بندگانِ خدا کی طرف کسی شے کے عطا کرنے کی نسبت کرنا جائز ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی کے کثیر مسائل کا حل اسی قاعدہ پر مبنی ہے۔(۳۰)

﴿۸﴾ نومولود کے پیدا ہوتے وقت، اس میں زندگی کے آثار پائے جائیں تو مرجانے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ کیونکہ وہ انسان اور مسلمان کا بچہ ہونے کے باعث مسلمان ہے، مسلمان میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اس کا نام رکھا جائے گا، اسے غسل دیا جائے گا، اسے کفن پہنایا جائے گا اور قبرستان میں اس کی قبر بنائی جائے گی۔ اگر اس کا کوئی ورثہ ہو تو شرعی طور پر وہ تقسیم ہوگا۔ وہ خود کسی کا وارث بن سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ اِذَااسْتَهَلَّ الْمَوْلُوْدُ وُرِّثَ (۳۱)

---

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۰

(۳۱) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۴۹
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۱۵۵
☆ رواہ ابن ماجہ ابی ہریرۃ، ص ۱۰۹
☆ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ، ج ۱۳، ۳۹۲ (حدیث نمبر: ۶۰۳۲)
☆ رواہ الدارمی عن ابن عباس و جابر، ج ۲، ص ۴۸۵

(پیدائش کے وقت) اگر بچہ آواز سے روئے تو وہ وارث بنایا جائے گا۔(۳۲)

﴿۹﴾ عورت کو پیٹ پر مارنے سے اگر جنین (پیٹ کا بچہ) گر جائے اور اس وقت اس میں نوعِ حیات موجود ہو تو اس کی دیت پورے انسان کی دیت ہے۔(۳۳)

﴿۱۰﴾ احکامِ شرعیہ کا مکلّف بالغ ہوتا ہے، بلوغت سے پہلے بچہ احکامِ شرعیہ کا مکلّف نہیں۔(۳۴)

﴿۱۱﴾ بوڑھے آدمی کی قوت، عقل و فہم میں ضعف آجاتا ہے، ضعفِ فکر کے باعث اس کے احوال میں تناقض پیدا ہو جاتا ہے، اس کے افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے، اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس عمر کی خرابی کے باعث ایک دعا تعلیم فرمائی۔ امت کے افراد کو اس دعا کو حرزِ جان بنا لینا چاہیے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.(۳۵)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر تک پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش اور عذابِ قبر سے۔(۳۶)

---

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۳

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴

(۳۴) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۴۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۷،ص ۱۱۷

(۳۵) ☆ رواہ البخاری عن سعدبن ابی وقاص،ج ۱،ص ۳۹۶

☆ رواہ مسلم نحوہ عن انس،ج ۱،ص ۳۴۷

☆ رواہ النسائی عن سعدبن ابی وقاص،ج ۲،ص ۳۱۳

☆ رواہ ابن ابی شیبہ،ج۷،ص ۱۸

☆ رواہ ابن حبان،ج۳،ص ۲۸۴(حدیث نمبر:۱۰۰۴)

☆ رواہ احمد،ج ۱،ص ۱۸۶،۱۸۲،۵۴

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۰۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۵۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۹۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۱۳

﴿۱۲﴾ بڑھاپا اگرچہ ضعفِ قویٰ کا باعث ہے، اس حالت میں بندۂ مومن پوری قوت سے عبادت نہیں کر سکتا، تاہم یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، جوانی میں وہ نیک عمل کرتا رہا، اس کی جزا اللہ تعالیٰ جل وعلا لکھتا رہا، اب بڑھاپے میں اگرچہ وہ نیک عمل اس پابندی اور قوت سے نہیں کر پاتا، تاہم اللہ تعالیٰ اس کا اجر اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُعَمَّرٍ یُعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اِلَّا صَرَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْبَلَاءِ اَلْجُنُوْنُ وَالْجُذَامُ وَالْبَرَصُ فَاِذَابَلَغَ خَمْسِیْنَ سَنَةً لَیَّنَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْحِسَابَ فَاِذَابَلَغَ سِتِّیْنَ رَزَقَهُ اللّٰهُ الْاِنَابَةَ اِلَیْهِ بِمَا یُحِبُّ فَاِذَا بَلَغَ سَبْعِیْنَ سَنَةً اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَ اَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ فَاِذَا بَلَغَ الثَّمَانِیْنَ قَبِلَ اللّٰهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَیِّاٰتِهِ فَاِذَ ا بَلَغَ تِسْعِیْنَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَاَخَّرَ وَسُمِّیَ اَسِیْرُاللّٰهِ فِیْ اَرْضِهِ وَشَفَعَ لِاَهْلِ بَیْتِهِ. (۳۷)

بوڑھا، جس کا بڑھاپا اسلام میں گزرا، جب چالیس برس کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین مصیبتوں کو دور فرمادیتا ہے۔ (وہ تین یہ ہیں) دیوانگی، جذام، برص۔ جب وہ بوڑھا پچاس برس کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان فرمادیتا ہے۔ جب وہ ساٹھ برس کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرف متوجہ کر دیتا ہے جو اسے پسند ہو اور جب وہ ستر برس کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے اور آسمان والے بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ اور جب وہ اسی برس کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ اور جب وہ نوے برس کا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اور اس کا نام رکھا جاتا ہے ''اس کی زمین میں رحمتِ خداوندی کا قیدی'' اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔ (۳۸)

(۳۷) ☆ رواہ احمد عن انس بن مالک، ج۳، ص۲۱۸
☆ ورواہ ابویعلی الموصلی والبزار مثلہ
☆ ورواہ ابن کثیر فی تفسیرہ، ج۳، ص۲۰۷

(۳۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۰۷

﴿۱۳﴾ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے بڑھاپے میں اس کی عقل زائل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کا علم اور عقل، عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کو معمول بنالینا لازم ہے۔ (۳۹)

﴿۱۴﴾ عورتوں کے حمل کی مدت بالعموم نو ماہ ہے۔ مگر اس سے کم یا زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال۔ پس اگر کوئی عورت خلوتِ صحیحہ کے بعد چھ ماہ میں بچہ پیدا کرے تو اس بچہ کا نسب خاوند سے صحیح ہے۔ اسی طرح خلوتِ صحیحہ کے بعد دو سال کے اندر پیدا کرے تو بچہ کا نسب باپ سے صحیح ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۰)

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

یعنی حمل اور رضاعت کی مجموعی مدت تیس ماہ (اڑھائی برس) ہے اور مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ؕ (سورۃ لقمان آیت ۱۴)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ اور یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا ہے۔

دونوں آیاتِ کریمہ کو ملا کر پڑھنے سے حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ثابت ہوئی۔

زیادہ سے زیادہ مدتِ حمل حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہوتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

(۳۹) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی: ج ۵، ص ۱۷۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۳

مَا تَزِيْدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُوْدِ الْمِغْزَلِ.(۴۰)

عورت کے حمل کی مدت دو برس سے تکلے کی لکڑی کے سایہ کی مقدار کے برابر بھی زائد نہیں ہوتی۔

اثرِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے کہ ایسے معاملات عقل سے نہیں بتائے جا سکتے۔ ضرور انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۴۱)

﴿۱۵﴾ تمام موجودات، تمام کائنات اور تمام ممکنات علمِ الٰہی میں تفصیل سے موجود ہیں۔ ہر وہ شے جو گزر چکی یا گزر رہی ہے یا آنے والی ہے، خواہ اربوں سال بعد ہوگی، اسے وہ تفصیل سے جانتا ہے۔ ماں کے رحم کا حال بھی اسے معلوم ہے۔

حقیقی اور ذاتی طور پر وہی اس کا علم رکھتا ہے، بلکہ سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ زیب عنوان کے جملہ:

"وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى" میں اس کا واضح ثبوت ہے۔ نیز آیتِ کریمہ......

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۠ (سورۃ لقمان آیت ۳۴)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کل کیا کمائے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

......میں اسی حقیقت کا اظہار ہے۔ مگر اسی اللہ عالم الغیب والشہادۃ نے ان چیزوں میں سے بعض کا بعض علم

(۴۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج۳، ص ۳۲۲
☆ ومثلہ فی البیہقی

(۴۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۴۵
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۵۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۱۷
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۹۴

اپنے مقرب بندوں اور فرشتوں کو دیا ہے۔ گزشتہ سطور میں احادیث گزر چکی ہیں کہ رحم پر مقرر فرشتہ جنین کے بعض حالات لکھ دیتا ہے۔ اس کا نر یا مادہ ہونا، شقی یا سعید ہونا، اس کا رزق، اس کی عمر، اس کی وفات یا قبر کی زمین وغیرہ سب لکھ دیتا ہے۔ ظاہر ہے اسے ان اشیاء اور امور کی خبر عطا کی جاتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو غیب پر اطلاع بخشی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ....... (سورۃ الجن آیت ۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اس لئے بندۂ مومن کو اللہ کے محبوب بندوں کے بعض علومِ غیبیہ عطائیہ کا انکار کرنا جائز نہیں۔ (۴۲)

نوٹ: گزشتہ چند دہائیوں سے میڈیکل سائنس کی مادر پدر ترقی نے حمل، عملِ تولید اور ہم شکل انسان بنانے جیسے نئے مسائل کو جنم دیا ہے۔ ظاہر ہے ان مسائل کا ذکر اسلاف کی کتابوں میں نہیں۔ تاہم ادلۂ شرعیہ سے ان جدید مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ان شاء اللہ ہم آئندہ سطور میں ان نو پید مسائل کا شرعی حکم معلوم کرنے کی حقیر سعی کر رہے ہیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

﴿۱۶﴾ معقولات ومنقولات جملہ علوم کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) نافع علم (ب) غیر نافع اور نقصان دہ علم

اول: نافع علم وہ ہے جو صحیح عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق صحیح راہنمائی کرے۔

دوم: غیر نافع اور نقصان دہ علم وہ ہے جو باطل عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق امور کی غلط سمت میں رہنمائی کرے، علم کی اس تقسیم کی تائید قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ سے ہوتی ہے۔ ہاروت وماروت کے واقعہ میں جادو کی تعلیم کو رب نے نقصان دہ اور غیر نافع علم فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ الآیۃ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۲)

---

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۸

اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا، نفع نہ دے گا۔

حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمِ غیر نافع سے پناہ مانگی ہے۔ دعا کے کلمات یوں ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ :مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ (۴۳)

اے اللہ! میں تجھ سے چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں، غیر نافع علم سے، ایسے دل سے جس میں خوفِ خدا نہ ہو ایسی جان سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

کلوننگ ٹیسٹ ٹیوب سے بے بی وغیرہ سے متعلق علوم غیر نافع بلکہ شرعی، اخلاقی، معاشرتی لحاظ سے قطعاً نقصان دہ ہیں (تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ ہو) لہٰذا ان مذکورہ میڈیکل سائنسی علوم اور تجربات سے اجتناب لازم ہے۔

﴿۱۷﴾ اسلام میں تخلیق اور تولید کا غیر متبدل اصول اور تصور ہے، اس اصول اور تصور کو سمجھنے کے لئے آیت زیبِ عنوان کو ایک بار پھر پڑھیے۔ دوسرے مقام پر ارشادِ خداوندی یوں ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ o ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ o ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ o (سورۃ المومنون آیات ۱۲ تا ۱۴)

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا، پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی، پھر گوشت کی

(۴۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۲۲۳
☆ رواہ الترمذی مثلہ عن عبداللہ بن عمرو، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۲، ص ۳۱۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرہ، ص ۲۸۱
☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۱۶۸، ۱۹۸، ۲۳۰، ۲۶۵، ۲۵۱
☆ .... ج ۳، ص ۱۹۲، ۲۵۵، ۲۸۲
☆ .... ج ۴، ص ۲۷۱، ۲۸۱

بوٹی کو ہڈیاں، پھران ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔ پھراسے اور صورت میں اٹھان دی۔تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اس مفہوم کی دیگر قرآنی آیاتِ بینات میں انسان کی تخلیق کا مرکز مٹی بتایا گیا ہے۔جبکہ میڈیکل سائنس میں انسانی تخلیق کا مرکز خلیہ بتایا گیا ہے۔اس خلیہ (سَیل) میں ایک خاص قسم کا مادہ ہے جسے پروٹو پلازم کہا جاتا ہے۔سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجود اس پروٹو پلازم کو مصنوعی طور پر بنانے پر قادر نہیں۔گویا سائنس اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے باوجود اس ذات کی محتاج ہے جس نے سیل میں مادۂ حیات پیدا کیا ہے۔

جنسی عمل کے بغیر کسی جاندار کے صرف ایک خلیے سے اس طرح عمل کرنا کہ وہ نشو ونما پا کر اس جاندار کی ہو بہو نقل بن جائے کلوننگ کہلاتا ہے۔

کلوننگ ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے، جس کے تحت حاصل ہونے والا یا پیدا ہونے والا بچہ اس کے باپ کی ہو بہو نقل ہوگا۔

کلوننگ کے دعویٰ کی موجودگی میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسان اپنے باپ کی ہو بہو ہزاروں انسان پیدا کر سکے گا۔یہ کتنا مضحکہ خیز، غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی علم ہے۔اس لئے علمائے اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے دانشوروں نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔مسلمان ڈاکٹروں پر لازم ہے کہ وہ اس غیر نافع بلکہ مضر علم سے قطعی طور پر مجتنب رہیں۔

﴿۱۸﴾ حیا ایمان کا حصہ ہے۔بلکہ حیا اور ایمان دونوں لازم وملزوم ہیں، ستر وحجاب بھی حیا کا لازمہ ہیں۔ستر وحیا اور حجاب کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی واضح ہدایات موجود ہیں۔حیا اور حجاب کے بارے میں ارشادِ خداوندی کتنا واضح ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

اَوْاٰبَـآئِهِنَّ اَوْاٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاَبْنَآئِهِنَّ اَوْاَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْنِسَآئِهِنَّ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِالتّٰبِعِیْنَ غَیْرِاُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِالطِّفْلِ الَّـذِیْـنَ لَـمْ یَظْهَرُوْاعَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓااِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًااَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ (سورۃ النور آیات ۳۰، ۳۱)

مسلمان مردوں کوحکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کوان کے کاموں کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں کوحکم دواپنی نگاہیں نیچی رکھیں اوراپنی پارسائی کی حفاظت کریں اوراپنابناؤ نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔اوردوپٹے اپنے گریبانوں پرڈالے رہیں اوراپناسنگار ظاہر نہ کریں مگراپنے شوہروں پر یااپنے باپ یاشوہروں کے باپ یااپنے بیٹے یاشوہروں کے بیٹے یااپنے بھائی یااپنے بھتیجے یااپنے بھانجے یااپنے دین کی عورتیں یااپنی کنیزیں جواپنے ہاتھ کی ملک ہوں یانوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یاوہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اورزمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپاہواسنگاراوراللہ کی طرف توبہ کرواے مسلمانو! سب کے سب،اس امید پرکہ تم فلاح پاؤ۔

انسانی عفت،عزت،وقاراورخودداری کی ضمانت اسلام فراہم کرتا ہے،ستروحجاب کے باقاعدہ اسلامی نظام پر عمل اسلامی معاشرے پرفرض اورخلاف ورزی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

اسلام غیرضروری طور پرلباس سے آزاد ہونا تو درکنار، معاشرے کے مردوں اورعورتوں کونظریں بھی جھکا کر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔

حیاکے بارے میں ارشادِنبوی ہے:

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ (۴۴)

حیاایمان کا حصہ ہے۔

ایک اورحدیث میں ہے:

(۴۴) ☆ رواہ مسلم والترمذی عن ابی عمر /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۶۱

اَلْحَيَآءُ وَالْاِيْمَانُ مَقْرُوْنَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ اِلَّا جَمِيْعًا(۴۵)

حیااور ایمان دونوں جڑواں ہیں۔دونوں اکٹھے جدا ہوتے ہیں۔

اسلام بے حیائی فحاشی اور عیاشی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ارشادِ نبوی ملاحظہ ہو:

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُتَغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ(۴۶)

لعنت فرمائی اللہ نے بالوں کو گوندنے والیوں، گدوانے والیوں، بالوں کو نوچنے والیوں، نچوانے والیوں، حُسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ کی تخلیق (خِلقت) میں تبدیلی کرنے والیوں پر۔

فطری عملِ تولید میں مرد اور عورت کے مخصوص ملاپ کی گنجائش ہے، اس عمل میں کسی تیسرے فریق کی بلاواسطہ یا بالواسطہ مداخلت کی اسلام گنجائش نہیں دیتا۔جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں حیا اور عفت باقی نہیں رہتی ہے۔خوردبینوں کے ذریعے عورت کے رحم کا معائنہ عریانی و فحاشی ہے۔نیز اس عملِ تولید میں تیسرے کی مداخلت موجود ہے۔اس لئے علماء نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عملِ تولید کو غیر شرعی قرار دیا ہے۔

هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَعْلٰی

☆☆☆☆☆

(۴۵) ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسٰی /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۶۱

(۴۶) ☆ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابن مسعود /بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۹

باب(۲۸۶)

﴿مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات کی خرید و فروخت اور کرایہ لینا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ الَّذِىۡ جَعَلۡنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الۡعَاكِفُ فِيۡهِ وَالۡبَادِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ فِيۡهِ بِاِلۡحَادٍ ۢ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝ (سورۃالحج:آیت ۲۵)

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے، جسے ہم نے سب لوگوں کیلئے مقرر کیا، اس میں ایک سا حق وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا، اور جو اس میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

حل لغات:

کَفَرُوۡا: نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اس سب کا ماننا ایمان کہلاتا ہے اور اس تمام یا اس میں سے بعض کا انکار کفر کہلاتا ہے۔

یعنی وہ لوگ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کا انکار کر دیا۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۴

وَيَصُدُّوْنَ: صَدَّ (از باب نَصَرَ) صَدًّا عَنْ كَذَا۔ کا معنی ہے: ہٹانا، منع کرنا، روکنا، قصد سے روک دینا۔ (۲)

آیتِ مبارکہ میں مضارع سے مراد استمرار ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں۔ (۳)

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: اور ادب والی مسجد سے روکتے ہیں۔

آیت زیبِ عنوان میں مسجدِ حرام سے مراد پورا حرم شریف ہے۔ قرآن مجید میں کثیر مقامات پر مسجدِ حرام سے پورا حرم مراد لیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی میں ایسا ہی ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ط الآيه. (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۱۷)

تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم، تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجدِ حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔

نیز اس آیت میں بھی مسجدِ حرام سے مراد حرم ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. الآيه

(سورۃ التوبۃ: آیت ۷)

مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیوں کر ہوگا مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجدِ حرام کے پاس ہوا۔

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ج۸ ۶۷۸

☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوه النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۲۷۵

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۳۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۴

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۰

اس آیت میں مسجدِ حرام سے مراد حدیبیہ ہے جو حرم ہے۔(۴)

اَلْعَاكِفُ:عَكَفَ(از باب نَصَرَ اور ضَرَبَ) عُكُفًا۔عَكَفَ عَلَى الْاَمْرِ کا معنی ہے:ہمیشہ لازم رہنا۔اسی سے معتکف بنا ہے۔عَاكِفٌ کا معنی ہے:مقیم،تعظیم کی خاطر کسی کی طرف متوجہ رہنے والا۔(۵)

آیت میں اس سے مراد حدودِ حرام کے رہنے والے ہیں۔(۶)

اَلْبَادِ: بَدَا(از باب نَصَرَ) بَدَاوَةً وبِدَاوَةً وبَدُوٌّ وبَدَاةٌ وتَبَدّٰى کا معنی ہے:صحرا کی طرف جانا،بادیہ میں اقامت

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۸
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۱۵۲
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،ج۳،ص۲۸۲
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج۳،ص۳۰۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج۳،ص۳۰۴
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۸،ص۱۳۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه،کوئٹه،ج۶،ص۲۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۷،ص۱۳۸
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعه پشاورج۵،ص۴۱۹
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر.ج۲۳،ص۲۴
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی،پشاور،ص۵۲۸

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف الیسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص۸۳۰
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعه کراچی،،ص۳۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۲،ص۳۵
☆ الفروق اللغویة مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه،ص۳۴۳
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج۶،ص۲۰۳

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۴
☆ تفسیرالبحرالمحیط،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴.۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۶،ص۳۶۳
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعه پشاورج۵،ص۴۱۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه،کوئٹه،ج۶،ص۲۲
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی:،ج۵،ص۱۷۹

کرنا۔اسی سے صفت بَدْوِیٌّ ہے۔

اَلْبَادِ:صحرانشین،خانہ بدوش،شہریت کے برعکس۔(۷)

اَلْبَادِ سے مراد حدودِ حرم سے باہر کا رہنے والا،آفاقی۔

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ مکہ والوں اور پردیسیوں، ہر ایک کو وہاں رہنے کا یکساں حق ہے۔(۸)

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ:اَرَادَ يُرِيْدُ اِرَادَةً کا معنی ہے:قصد کرنا،ارادہ کرنا۔يُرِيْدُ،مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہے۔

بِاِلْحَادٍ:اِلْحَاد کا معنی ہے:کسی جانب مائل ہونا،حق سے باطل کی طرف مائل ہونا،بغلی قبر کھودنا،دین سے پھرنا،دین میں طعن کرنا،جھگڑا کرنا،احکامِ خداوندی کو ترک کرنا،ظلم کی طرف مائل ہونا،ذات وصفاتِ باری تعالیٰ میں شک کرنا،حرم شریف کی بے حرمتی کرنا،بدنام کرنا،عیب لگانا۔

اسمائے باری تعالیٰ میں الحاد دو نوعیت کا ہے۔

اول: اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کو ایسے اوصاف سے متصف کرنا جو اس کی شانِ رفیع کے لائق نہ ہو۔مثلاً قدرتِ الٰہی کو بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔(نَعُوْذُ بِاللّٰهِ)

دوم: اس کی صفاتِ حمیدہ کی وہ تاویل کرنا جو اس کی شانِ ارفع کے لائق نہ ہو۔مثلاً علم کی تاویل یوں کرنا کہ وہ وقوع

---

(۷) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف الیسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۹۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفهانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۴۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۱،ص۲۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ،ص۳۲۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۱۰،ص۳۲

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۲

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ۔ج۶،ص۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۸۹

افعال سے پہلے انہیں نہیں جانتا۔(نَعُوْذُ بِاللّٰہِ)

اسمائے الٰہیہ میں الحاد کی دونوں نوعتیں کفر اور بے دینی ہیں۔(۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو اس (حرم) میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

شان نزول

شانِ نزول کے بارے میں دو روایات مروی ہیں۔

﴿۱﴾ ابوسفیان بن حرب اور ان کے دیگر مشرکین ساتھیوں نے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام کو عمرہ کرنے سے روکا۔حدیبیہ کے مقام میں معاہدہ ہوا کہ مسلمان اگلے برس عمرہ کریں۔بیت اللہ سے روکنے پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۰)

﴿۲﴾ حضور سید عالم ﷺ نے عبداللہ بن خطل اور ایک انصاری کو کسی کام پر روانہ کیا۔دونوں کے درمیان نسب پر مفاخرت ہوئی۔عبداللہ بن خطل نے انصاری کو غصہ میں آکر قتل کر دیا اور خود مرتد ہو کر (العیاذ باللہ) مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا۔اس پر آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

یاد رہے عبداللہ بن خطل وہی بدبخت ہے جسے فتح مکہ کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے عام

---

(۹) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف یسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۱۴۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۲۴۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲،ص ۹۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۲،ص ۴۹۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۲۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳،ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳،ص ۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۶،ص ۳۶۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج ۶،ص ۲۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷،ص ۱۳۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۲۸

معافی کے اعلان کے موقعہ پر بھی معافی نہ مل سکی اور اسے بیت اللہ کے پردوں میں چھپے ہوئے قتل کردیا گیا۔(۱۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) حرمِ مکی اور مسجدِ بیت الحرام میں تمام مسلمانوں کے حقوق یکساں ہیں۔ کسی مسلمان کو ان میں داخل ہونے اور عبادت سے روکنا جائز نہیں۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان کے شانِ نزول سے یہ مسئلہ واضح ہے۔(۱۲)

﴿۲﴾ حدودِ حرم کی زمین بیچنا اور زائرین سے اس کا کرایہ لینا مکروہ وممنوع ہے۔ کیوں کہ یہ زمین وقف ہے، اس کا کوئی مالک نہیں۔ سب مسلمانوں کے لئے اس سے نفع لینا برابر ہے۔ البتہ اس پر گھر بنانا اور عمارت بیچنا یا عمارت کا کرایہ لینا اور گھریلو اشیاء، بستر، فرنیچر، برتن وغیرہ کے استعمال کا کرایہ لینا جائز ہے۔ اس طرح چار دیواری میں ٹھہرانے، زائرین اور ان کے مال، سامان وغیرہ کی حفاظت کا کرایہ لینا جائز ہے۔ آیتِ مبارکہ میں سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ میں اسی مسئلہ کا بیان ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَاتُدْعٰی رِبَاعُ مَكَّةَ اِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنٰی اَسْكَنَ(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۵
☆ لتفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۲۸

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۲۸

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن علقمہ بن نضلہ، ص۲۳۱
☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ (نحوہ)، ج۴، ص۴۱۹

شارع اسلام رسولِ اکرم ﷺ امیر المومنین حضرت ابوبکر اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وصال تک مکہ معظمہ کی زمین چھوڑی ہوئی (آزاد، شاملات) کہلاتی تھی۔ جو چاہتا اس میں سکونت اختیار کرتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو اس میں ٹھہرا دیتا۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے نافع بن عبداللہ الحارث رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ سے ایک مکان چار ہزار درہم میں ان کے لئے خریدا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جیل خانہ بنادیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکہ معظمہ کا مکان خریدنا بھی مکاناتِ مکہ معظمہ کی خرید و فروخت کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔(۱۴)

﴿۳﴾ مکہ معظمہ اور دنیا کے دیگر مقامات میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر مقامات پر گناہ کے ارادہ پر گرفت نہیں۔ جب تک گناہ کا ارتکاب نہ ہو گناہ لکھا نہیں جاتا۔ مگر مکہ مکرمہ میں ارادۂ گناہ پر بھی گرفت ہے۔ یہاں ارادۂ گناہ پر عذاب بھی ہے۔(۱۵)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۳۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۳۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۰
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۹۹

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۳۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۳۹

(۴) مکہ مکرمہ میں نیکی کا ثواب کئی گنا ہے۔اسی طرح وہاں کا گناہ بھی دیگر جگہوں کے گناہ سے کئی گنا بڑا ہے۔زمان ومکان کی عظمت کے پیشِ نظر یہاں گناہ اور اجر بڑھ جاتا ہے۔(۱۶)

(۵) حدودِ حرم میں آفاقی کا بغیر احرام کے داخل ہونا وہاں کا شکار کرنا،درخت کاٹنا،سب ناجائز ہیں۔(۱۷)

(۶) حدودِ حرم میں کافروں کو داخل ہونے سے روکا جائے۔کیونکہ ان کا وہاں داخلہ حرم کے آداب کے خلاف ہے۔(۱۸)

(۷) حرم کی تعظیم اور اس کی حرمت مکی اور آفاقی سب برابر پر فرض ہے۔اس کی تعظیم نہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ، رسول اللہ اور تمام انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی لعنت ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلُّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي (۱۹)

چھ طرح کے لوگ ہیں جن پر میں نے بھی لعنت کی اور اللہ نے بھی اور ہر مقبول الدعا نبی نے بھی:

☆ اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے والا۔

☆ تقدیر الٰہی کا انکار کرنے والا

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۳۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۷

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص۱۳۷

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی،ج۸، ص ۱۳۱

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی والحاکم عن عائشة والحاکم عن ابن عمر /بحوالہ جامع صغیر،ج۲،ص ۵۲

☆ زبردستی حاکم بن جانے والا کہ جس کو اللہ نے ذلیل کیا اس کو عزت دے دے اور جس کو اللہ نے عزت دی ہے اس کو ذلیل کر دے۔

☆ اللہ کے حرم کو حلال بنانے والا۔

☆ میری عترت (اولاد و نسل کے قتل و غارت اور تذلیل) کو جو اللہ نے حرام کر دیا اس کو حلال قرار دینے والا۔

☆ میرے طریقے کو ترک کرنے والا۔

لٰہذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ حرم محترم کے آداب کو ہمیشہ بجالاتا رہے۔(۲۰)

﴿۸﴾ مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ میں اگر نماز پڑھنے کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ بخلاف دیگر مساجد کے کہ ان میں سے کسی ایک کی نماز دوسری مسجد کی نماز کی طرح ہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۲۲

باب ۲۸۷

بیت اللہ کی تعظیم اور تعمیرِ مساجد

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ (سورۃ الحج آیت: ۲۶)

اور جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع اور سجدے والوں کے لئے۔

حل لغات:

بَوَّاْنَا: ہم نے ٹھیک ٹھکانہ بتا دیا، جگہ متعین کر دی۔

بَوَّاَ الْمَكَانَ: کسی جگہ اترنا، ٹھہرنا۔

بَوَّاَهٗ وَبَوَّاَ لَهٗ مَنْزِلًا: اس نے اس کے رہنے کے لئے مکان تیار کیا۔

انہی معنوں میں قرآن مجید کی دوسری آیت ہے۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآئِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ. الآیہ. (سورۃ یونس: آیت ۹۳)

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۴

☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ج ۸۰

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۶۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۷

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو بیت اللہ کے اساسی قواعد (پرانی بنیادیں) ٹھیک طرح سے بتادیں۔(۲)

مَكَانَ: جس جگہ کوئی شے قائم اور موجود ہو وہ جگہ اس شے کا مکان ہوتی ہے۔(۳)

اَلْبَيْت: آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد بیت اللہ (خانہ کعبہ) ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس جگہ بیت اللہ تعمیر فرمایا تھا اس جگہ کے نشانات ہم نے ابراہیم علیہ السلام پر واضح فرمادیئے۔ان اساسی قواعد کی جگہ ان پر متعین کردی۔

بَيْتِيَ: میرا گھر۔مراد بیت اللہ شریف ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف بیت (کعبہ) کی نسبت تشریفی ہے۔اس کی عظمت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت فرمائی ہے۔(۴)

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ: رُكَّعْ جمع ہے رَاكِعْ کی اور سُجُوْد جمع ہے سَاجِدْ کی۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۲۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۳۷

(۳) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۱

(۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ: ج۶، ص۲۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۳۸

رکوع اور سجدہ نماز کے ارکان سے ہیں۔ جس طرح قیام وقعود ارکانِ نماز سے ہیں۔ (۵)

پس منظر:

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر کردہ بیت اللہ کی عمارت طوفانِ نوح میں آسمانوں پر اٹھالی گئی تھی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اوران کی والدہ ماجدہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو جب وادی غیرذی زرع (مکہ معظّمہ کی جگہ) میں آباد کیا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ کو از سرِ نو تعمیر فرمائیں۔ چونکہ تعمیرِ آدم علیہ السلام کے بیت اللہ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا تھا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیت اللہ کی بنیادیں پوشیدہ تھیں۔ بیت اللہ کی پرانی بنیادیں اللہ تعالیٰ نے یوں واضح فرمائیں کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا اتنی جگہ پر سایہ فگن ہوا جتنی جگہ بیت اللہ تھا۔ اور ایک ہوا چلی جس سے پرانی بنیادوں کے نشانات حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واضح ہوگئے۔ ان خطوط اساسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کو از سرِ نو تعمیر فرمایا۔ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً۔ (٦)

---

(۵) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۸، ص ۲۴

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳٦

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱٦ھ) مطبوعہ ملتان، ص ۳، ص ۲۸۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۰

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۲٦

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ٦، ص ۲۳

☆ تفسیر روح المعالی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۰

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۲۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بوسیدہ مسجد کو از سرِ نو تعمیر کرنا اور ضرورت کے مقام پر نئی مسجد تعمیر کرنا، مسجدوں کو آباد کرنا سنتِ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور کارِ خیر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت اللہ شریف کو از سرِ نو تعمیر کیا۔ نبی اکرم سید عالم ﷺ نے قبلِ بعثت تعمیرِ بیت اللہ میں حصہ لیا۔ نیز آپ نے مسجدِ قبا اور مسجدِ نبوی تعمیر فرمائی۔ صحابہ کرام نے اپنے مفتوحہ علاقوں میں مساجد تعمیر فرمائیں۔ ائمہ دین اور صلحائے امت نے جہاں جہاں ضرورت دیکھی مسجدیں تعمیر فرمائیں۔ پوری دنیا میں مسجدوں کی بہار اس مسئلہ پر دلیلِ ناطق ہے۔

﴿۲﴾ شرک گناہِ کبیرہ ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ بلکہ شرک کے علاوہ دیگر کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے بھی ہمیشہ معصوم رہے۔ عصمتِ انبیاء کا عقیدہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ بندۂ مومن کو اسی کی پیروی لازم ہے۔(۷)

﴿۳﴾ بیت اللہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً اور دیگر تمام مساجد کو کفر، بدعت اور تمام حِسی ومعنوی نجاستوں سے پاک رکھنا فرض ہے۔ مسجدوں کو آباد رکھنا اور ان کی زیب وزینت، ان کی صفائی اور خوبصورتی میں کوشش کرنا اعلیٰ درجہ کی نیکی اور سنتِ ابراہیمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ○ (سورۃ التوبۃ: آیت ۱۸)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

یاد رہے کہ مسجدوں کی تعمیر سے مراد عام ہے۔ نئے سرے سے مسجد بنانا، مسجد کی مرمت کرنا، مسجد کو نماز، ذکر، اذکار، تلاوت، نعت، وعظ سے آباد رکھنا، مسجد میں صفائی کرنا، زیب وزینت کرنا، بتی دیا، روشنی کا انتظام کرنا،

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۷

بجلی کے بلب، ٹیوب، پنکھے، نمازیوں کو گرمی سردی سے بچاؤ کا انتظام کرنا، خطیب کے لئے منبر بنوانا، فرش، صف، دری، قالین، بچھانا، اذان اور وعظ کے لئے لاؤڈ سپیکر مہیا کرنا، چراغاں کرنا، نماز با جماعت قائم کرنا، اس کیلئے امام، موذن مقرر کرنا، مسجد کے سامان کی حفاظت کے لئے محافظ مقرر کرنا، ان کو مشاہرہ دینا وغیرہ امور مسجد کی تعمیر میں شامل و داخل ہیں۔(۸)

﴿۴﴾ طواف بیت اللہ شریف کے ساتھ خاص ہے۔ دنیا کی کسی مسجد یا مزار کا طواف کرنا جائز نہیں۔(۹)

﴿۵﴾ نماز اکثر احوال میں مسجدوں میں ادا کرنا چاہیے مگر بعض حالات میں مسجد کے علاوہ بھی نماز ادا کرنا جائز ہے۔ مثلاً بیماری یا عذر کی حالت میں، سفر یا جنگ وغیرہ حالتوں میں جہاں بھی پاک جگہ نماز ادا کرے گا نماز جائز ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے۔ مگر چند صورتوں میں نماز میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا بھی جائز ہے۔ مثلاً سمتِ قبلہ میں اشتباہ ہو جائے، جنگ کی حالت میں، نفل نماز سواری پر ادا کرتے ہوئے، وغیرہ۔(۱۱)

﴿۷﴾ قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ نماز کے اجزا ہیں۔ ہر جزو مستقل رکن ہے۔ اس لئے نماز میں ان کا پاک جگہ اور پاک

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۳

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشہیرباہی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۰

(۹) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۶

(۱۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۶

(۱۱) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۶

بدن کے ساتھ ادا کرنا لازم ہے۔(۱۲)

فائدہ جلیلہ:

کعبہ اگر چہ ایک جسمانی چیز ہے لیکن اس کی حقیقت ایسی شے کے مشابہ ہے جو بے کیف ہو۔ کیونکہ کعبہ کی دیواریں چھت، بنیادیں انتہائی گہرائی تک اور انتہائی چوٹی تک آسمان میں کوئی اور قبلہ نہیں۔ اگر اس کی مٹی، پتھر، چھت اور دیواریں ہٹا کر کہیں اور لے جائیں تب بھی وہی جگہ قبلہ رہے گا جواب ہے اور جہاں دیواروں اور پتھروں کی منتقل کر کے پہنچا دیا جائے وہ جگہ قبلہ نہیں بن جائے گی۔

حقیقت میں قبلہ (کعبہ) ایک بے کیف اور بے جسم چیز ہے جہاں انوارِ الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے اور تجلیات کا پرتو پڑتا ہے۔(۱۳)

☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۱۳۸

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۱۳۸

باب (۲۸۸)

﴿پیدل ہو کر حج کرنا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ (سورة الحج: آیت۲۷)

اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

حل لغات:

اَذِّنْ: اذانٌ سے امر کا صیغہ ہے، معنی ہے: ندا کردے، اعلان کردے۔(۱)

نوٹ: مزید تفصیل مع حوالہ جات سورۃ التوبۃ، آیت:۳ میں گزر چکی ہے۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ۶، ص ۳۶۴، تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۱۳۸

رِجَالًا: رَجِلَ (از باب سَمِعَ) رَجَلَ کا معنی ہے: پیدل چلنا، رِجَالًا جمع ہے رَاجِلٌ کی، بمعنی پیادہ۔(۲)

ضَامِرٍ: ضَمَرَ (از باب نَصَرَ واز باب کَرُمَ) ضُمُوْرًا کا معنی ہے: لاغر، نحیف اور کم گوشت والا ہونا، ضَامِرٍ اسم فاعل ہے بمعنی لاغر، نحیف۔(۳)

فَجٍّ: درۃ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ، وسیع اور واضح راستہ۔(۴)

عَمِيقٍ: عَمُقَ (از باب کَرُمَ) اور عَمِقَ (از باب سَمِعَ) عُمْقًا کا معنی ہے: دور ہونا، کشادہ اور لمبا ہونا، اس سے عَمِيقٌ صفت ہے۔ بمعنی: کشادہ اور دور، گہرائی کے اعتبار سے دور ہونا۔(۵)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے خلیل ابراہیم! بیت اللہ تعمیر ہو چکا۔ اب تمام جہانوں کے لوگوں میں اعلان فرمادو کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ لوگ تیری آواز سن کر اطاعتِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر تیرے پاس آئیں گے۔ ان میں بعض پیدل ہوں گے، بعض دور دراز علاقوں سے سواری پر سفر کر کے آئیں گے۔(۶)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۷
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۹۰
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۰۷
☆ قاموس القرآن (او صلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۱۹۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۳۳۵

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۲۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۵۲

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۰۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۵۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۲

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۴۲
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۴۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۸
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۲۴

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۸

پس منظر

جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) کی تعمیر سے فراغت پائی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے ابراہیم جبل ابوقبیس پر چڑھ کر تمام جہان کے لوگوں کو اعلان کردو کہ اس گھر کا حج کرنا تمہارے لئے فرض ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے مولا! میری آواز تمام جہاں والوں تک کیسے پہنچے گی؟ ارشادِ ربانی ہوا، اعلان کرنا تمہارا کام ہے، تیرے اعلان کی آواز تمام جہانِ والوں تک پہنچانا میرے ذمۂ کرم پر ہے۔ لوگ حج کے جذبہ شوق سے بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے پیادہ بھی آئیں گے اور سوار ہو کر بھی آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز تمام جہان والوں تک پہنچی حتیٰ کہ جو ابھی باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تھے۔ سب نے دعوتِ ابراہیم کو سنا، جن خوش بخت حضرات نے جتنی مرتبہ لبیک کہی اتنی ہی مرتبہ وہ حج کریں گے۔ ابراہیم علیہ السلام کی ندا کے جواب میں خوش نصیبوں نے کہا:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک

حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔ (۷)

(بقیہ ۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۲۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ح۳، ص۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۳، ص۳۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ،ص۵۳۰

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۳۸

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۲۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۳۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۲

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ حج اسلام کے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے۔ یہ فرض ملتِ ابراہیم میں بھی جاری رہا۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھی کرتے رہے۔ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ اس کی فرضیت کا تجدیدی اعلان فرمادیا۔ امتِ مرحومہ کے جن افراد پر فرضیتِ حج کے شرائط پورے ہوتے ہیں انہیں دیر کئے بغیر فریضہ حج ادا کرلینا چاہئے۔

آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد دیگر آیات اور کثیر احادیثِ طیبہ اس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهٗ ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ. (الحديث)(۸)

رسول اکرم ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے۔ اس نے تین مرتبہ سوال دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہوجائے؟(۹)

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۲۳،ص ۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۱۷،ص ۱۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۱۳۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۹۰

(۸) ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج۱،ص ۱

☆ رواہ احمد، ج۲،ص ۵۰۸

﴿۲﴾ حج کے فرض ہونے کی جو شرطیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے مقام سے لے کر بیت اللہ شریف تک جانے کے لئے اس کے پاس سواری کا انتظام ہو۔(۱۰)

﴿۳﴾ جو شخص پیدل چل سکتا ہو اس کے لئے پیدل چل کر حج کرنا افضل ہے۔ کیونکہ آیت زیب عنوان میں پیدل چل کر آنے کا ذکر پہلے ہے۔ پھر پیدل چل کر حج کرنے میں جسمانی مشقت بھی زیادہ ہے۔ نیز پیدل چلنے میں خشوع وخضوع کا عملی مظاہرہ بھی ہوتا ہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ اگر کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے تو اس پر پیدل حج کرنا لازم ہے۔ اگر پیدل نہ چل سکے تو اس

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۴

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص۲۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۸

(۱۰) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر.ج۲۳،ص۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۹

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰

پر ایک قربانی واجب ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ پیدل حج میں ہر قدم کے بدلے سات سو حرم کی نیکیاں اور سواری پر ہر قدم کے بدلے سات نیکیاں ہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ حج کی فرضیت کے باب میں صرف راستوں کا ذکر ہے پیدل اور سوار ہو کر۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں اسلوب خشکی کا تقاضا کرتے ہیں۔ سمندری سفر اور فضائی سفر کا ذکر نہیں۔ اس کے باوجود ان دونوں ذریعوں سے حج کے لئے سفر کرنا بھی جائز ہے۔ کسی شے کا ذکر نہ ہونے سے اس شے کی نفی نہیں ہوتی۔ عدمِ ذکر، ذکرِ عدم کو لازم نہیں۔ یہ اصول یاد رہے، بہت سے مقامات پر کام آتا ہے۔(۱۴)

فائدہ:

ہجرت سے پہلے اور بعثت کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے دو حج کئے ہیں۔ ایک حج ہجرت کے بعد کیا ہے، جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔(۱۵)

فائدہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حج کی ندا اعلانِ خداوندی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے افعال اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ حج کی فرضیت کا اعلان سن کر خوش نصیبوں نے عرض کیا: حاضر ہیں ہم اے اللہ حاضر ہیں۔

فائدہ:

بیت اللہ کے حج کو آنے والا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ آیتِ کریمہ میں یَاْتُوْکَ میں یہی اشارہ ہے۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۹

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۴

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۰

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۵

باب (۲۸۹)

﴿حج میں تجارت کرنا اور قربانی (ہدی اور اضحیہ) کے چند احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ج فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ○

(سورۃ الحج: آیت ۲۸)

تا کہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے، تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

حل لغات:

لِيَشْهَدُوْا: شَهِدَ (از باب سَمِعَ) شُهُوْدًا کا معنی ہے: مجلس میں حاضر ہونا، معائنہ کرنا، اطلاع پانا۔

شَهِدَ (از باب سَمِعَ) اور شَهُدَ (از باب كَرُمَ) شَهَادَةً کا معنی ہے: گواہی دینا

شُهُوْدًا اور شَهَادَةٌ دونوں مصدروں سے صفت شَاهِدٌ ہے، مگر معنوں میں امتیاز یوں ہے کہ اگر مصدر شُهُوْدًا ہو تو اس کا معنی ''حاضر'' ہوتا ہے اور مصدر شَهَادَةٌ ہو تو اس کا معنی ''گواہ'' ہے۔

قرآن مجید میں شَهِدَ اور اس کے مشتقات متعدد معنوں میں استعمال ہوئے ہیں: انبیاء، محافظ فرشتے، امتِ

مرحومہ، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا، مخلوق پر حق کی گواہی دینا، حاضر، شریک وغیرہ۔

نوٹ: مزید تفصیل گزشتہ آیات میں گزر چکی ہے۔(۱)

آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس سے مراد حاضر ہونا، آموجود ہونا ہے، (تاکہ منافع پالیں)(۲)

مَنَافِعَ لَهُمْ: آیت زیبِ عنوان میں منافع سے مراد ہے: دنیا اور آخرت کے وہ امور جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، مناسکِ حج، مغفرت، عفو، تجارت وغیرہ۔ یعنی حاجی جب بیت اللہ میں حج کیلئے حاضر ہو تو دینی منافع مثلاً منیٰ، عرفات، مزدلفہ، مشعر الحرام میں حاضری کے انوار و مغفرت اور دنیوی منافع مثلاً خرید و فروخت حاصل کرتا ہے، اصل غرض تو دینی منافع ہیں، دنیوی منافع تبعاً اور ضمناً حاصل ہو جاتے ہیں۔(۳)

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ: اور اللہ کا نام لیں۔ اس ذکر سے مراد ذبح یا نحر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا ہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۲۰

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۱۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۷

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۲

☆ الفروق اللغویة مولفہ ابو هلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۵۴، ص ۱۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۱

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۲۵

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۹، ص ۱۴۰

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۴

قربانی سے غرض اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے، اس لئے قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کا نام لینا فرض ہے۔(۴)

بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ: بے زبان چوپائے۔

بَهِيمَةِ: ہر وہ جس میں قوتِ گویائی نہ ہو۔ خشکی اور تری کا ہر چوپایہ علاوہ درندوں اور پرندوں کے۔(۵)

بقیہ(۳) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین معہ تفسیر صاوی از علامہ صاوی، ج۲،ص ۱۰۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ،ص ۳۰۶

☆ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۴۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۹۱

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۳۰۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۱۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۴۰

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۱۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۱۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۱،ص ۳۴

اَلْاَنْعَام: جمع ہے اس کا واحد نَعَمٌ ہے، اس کا معنی ہے اونٹ، مویشی۔(۶)

بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ سے مراد اونٹ، گائے اور بکری ہیں۔ گائے میں بھینس اور بکری میں بھیڑ اور مینڈھا شامل ہیں۔(۷)

اَلْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ: بَئِسَ (از باب سَمِعَ) بُؤْسًا وبِئْسًا وبُؤُسًا وبُؤْسٰی کا معنی ہے: بہت حاجت مند ہونا، مفلس ہونا۔

اس سے صفت بَآئِسٌ ہے، اس کی جمع بُؤَّسٌ ہے۔(۸)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد سخت محتاجی ہے اور بَآئِسٌ سے مراد وہ کہ جس پر کوئی آفت نازل ہوئی اگرچہ فقیر نہ ہو، مثلاً مرض، حاجتِ نازلہ وغیرہ۔(۹)

---

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۲۹۶
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۹۹
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۱۲۷

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

(۸) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۳۴
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۷۳
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۶۲
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۰۴

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

شان نزول

﴿۱﴾ مشرکین ذبیحہ پر بتوں کا نام لیتے تھے، ان کی تردید میں آیتِ مبارکہ کا پہلا جملہ نازل ہوا۔(۱۰)

﴿۲﴾ زمانہ جاہلیت میں عرب قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے، آیت کا دوسرا حصہ ان کی تردید میں نازل ہوا کہ یہ گوشت تمہارے لئے حلال ہے، تم خود کھاؤ بلکہ فقرا، دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلاؤ۔(۱۱)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ حج ہی وہ رکن ہے جس میں بدنی اور مالی عبادت یک جا جمع ہوتی

(بقیہ۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۴۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۲۶

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ،ج۳،ص۲۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ،ج۳،ص۳۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ،ج۶،ص۲۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۷،ص۱۴۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۴۴

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۴۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۳۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ،ج۲ ، ص۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص۵۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص۳۰۶

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۴۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۲۶

ہیں۔نماز،روزہ صرف بدنی عبادتیں ہیں اورزکوٰۃ صرف مالی عبادت ہے۔جوفائدے حاجی پاتا ہے وہ کوئی اورنہیں پاسکتا۔بیت اللہ کا طواف،اس کے انوار وتجلیات،صفاومروہ کی سعی،منیٰ،مزدلفہ اورعرفات کا قیام اور وقوف کے علاوہ ان مقدس مقامات کے انوار کے مشاہدہ سے بہرہ ورہوتا ہے۔قربان گاہ میں قربانی کر کے ایثار کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔حجاج کرام کے جم غفیر میں ہزارہا اولیاء واصفیاء وعلماء اورصالحین کی معیت اورزیارت سے مشرف ہوتا ہے۔بے شمار دینی دنیوی برکات سے سرفراز ہوتا ہے۔اسی لئے رب کریم جل وعلا کے حکم سے اس کے خلیل کریم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے حج کی طرف دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دی۔علاوہ ازیں حجِ مبرور کرنے والا سابقہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ اس کا نامہ اعمال گناہوں کی آلودگی سے پاک ہے۔حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (۱۲)

جس نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا پھر اس میں کوئی فحش کلمہ زبان سے نہ نکالا اور نہ گناہ کیا وہ حج کے بعد ایسا لوٹے گا کہ گویا اس کی ماں نے اسے آج جنم دیا ہے۔

اس لئے بندۂ مومن جس کے پاس فریضہ حج کے شرائط جمع ہو چکے ہیں وہ حج کرنے میں دیر نہ کرے۔ممکن ہے تاخیر میں وہ نقصان اٹھائے۔(۱۳)

﴿۲﴾ حج کی تین قسمیں ہیں۔

اول:حج مفرد   دوم:حج تمتع   سوم:حج قران

حجِ مفرد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھ کر ارکانِ حج ادا کرے۔

حجِ تمتع یہ ہے کہ ایامِ حج میں پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے اور احرام کھول دے اور پھر حج کا احرام باندھ کر حج کے ارکان ادا کرے۔

حجِ قران یہ ہے کہ ایامِ حج میں عمرہ اور حج کا ایک ہی احرام باندھے۔پہلے عمرہ ادا کرے اور پھر عمرہ کا احرام

(۱۲) ☆ راوہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۲۰۶

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۹، ص ۱۴۰

کھولے بغیر حج کے ارکان ادا کرے۔درمیان میں عمرہ کا احرام نہ کھولے۔حج قِران سب سے افضل حج ہے۔نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے حجۃ الوداع والا حج، حجِ قِران ہی ادا فرمایا تھا۔(۱۴)

﴿۳﴾ ارکانِ حج کی ادائیگی میں حاجی کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتا ہے مگر اس عرصہ میں وہ ضمناً خرید و فروخت کر سکتا ہے۔اسے تجارت کی رخصت ہے، یہ تجارت تو اتفاقیہ حاصل ہوگئی، ایسا نہ ہو کہ سفرِ حج کو مقصودِ تجارت بنا لے۔آیتِ کریمہ زیبِ عنوان میں کلمہ "مَنَافِعَ لَهُمْ" اسی طرف اشارہ ہے۔نیز حج میں ضمناً تجارت کے جواز پر ارشادِ ربانی گزر چکا ہے:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ (سورۃ البقرۃ: آیت ۱۹۸)

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج میں) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔(۱۵)

نوٹ: حج کے دوران تجارت کے تفصیلی احکام سورہ البقرۃ، آیت:۱۹۸ میں گزر چکے ہیں۔وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ج۳، ص ۲۳۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۳۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۱

☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۲، ص ۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ، ج۶، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ۸، ص ۱۴۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ۵، ص ۱۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ۲۳، ص ۲۸

﴿۴﴾ حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر اسی کے حکم سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ بنیادی طور پر اس کی دو قسمیں ہیں۔

اول: صاحبِ نصاب مقیم مسلمان پر عید الاضحیٰ کے ایام میں جانور ذبح کرنا واجب ہے، عربی زبان میں اسے اضحیہ کہتے ہیں۔

دوم: حجِ قران یا حجِ تمتّع میں عمرہ اور حج کے جمع ہونے کے شکرانہ میں حاجی پر منیٰ میں قربانی کرنا واجب ہے، عربی میں اسے ہدی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی چند موقعوں پر قربانی کرنا واجب ہے۔ مثلاً ''دمِ جنایت'' یعنی ارکانِ حج یا عمرہ میں کوئی واجب ترک ہو گیا تو اس کے بدلے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔ گویا یہ قربانی نماز کے سجدہ سہو کی مانند ہے، جس طرح سجدہ سہو سے نماز کا قصور معاف ہو جاتا ہے، یہی کیفیت دمِ جنایت کی ہے۔

علاوہ ازیں ایک اور قربانی واجب ہے جس کا نام ''دم الاحصار'' ہے۔ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا اگر حرم پاک تک نہ پہنچ سکے، کوئی دشمن اسے روک دے یا بیماری یا کوئی عذر لاحق ہو جائے تو احرام کھول کر قربانی کرے۔ اسی طرح اگر کوئی قربانی کرنے کی نذر مانے تو یہ بھی واجب ہے۔

جس مسلمان پر قربانی واجب نہیں مگر وہ اپنی خوشی سے رب تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جانور ذبح کرتا ہے، یہ اس کی نفلی قربانی ہوگی، اسے بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ نفل قربانی، صاحبِ استطاعت مقیم مسلمان ہونے والے کی قربانی تمتع اور قران حج کی قربانیوں کا گوشت ہر مسلمان (خواہ امیر ہو یا غریب) خود کھا سکتا ہے اور دوسروں کو کھلا سکتا ہے۔ حجۃ الوداع میں حضور سید عالم ﷺ

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت۔ لبنان، ج۳، ص ۲۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت۔ لبنان، ج۱۲، ص ۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۱۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۸، ص ۲۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۸، ص ۱۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۲

نے اپنی قربانیوں کا گوشت تناول فرمایا، اوران کا شوربا پیا۔ حدیث شریف میں ہے:

(طویل حدیث کا ایک حصہ یہ ہے)..................ثُمَّ اَمَرَمِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَامِنْ مَرَقِهَا...........الحديث (۱۷)

حضور سید عالم ﷺ کا نے حکم فرمایا کہ ہر ذبیحہ سے گوشت کا ایک حصہ لیا جائے، پھر اسے ایک ہانڈی میں پکایا گیا، پھر دونوں (سید عالم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

﴿۶﴾ کفارہ میں دی گئی قربانی اور دم الاحصار کی قربانی کا گوشت صرف فقیر ہی کھا سکتے ہیں۔ قربانی کرنے والا یا امیر یہ گوشت نہیں کھا سکتا۔ اولاد، اہل وعیال، غلام وغیرہ کو بھی نہیں کھلا سکتا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔ مستحب یہ ہے کہ یوں کہے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے۔ البتہ ذبح سے پہلے جانور کا کسی اور کے نام منسوب ہونا ذبیحہ کو حرام نہیں کرتا۔ مثلاً میری قربانی کا جانور، میرے بچے کا عقیقہ، فلاں بزرگ کی نذر وغیرہ۔ (۱۹)

---

(۱۷) ☆ رواہ مسلم عن

☆ رواہ ابو داؤد عن جعفربن محمدعن ابیہ، ج ۱، ص ۲۷۱

☆ رواہ الترمذی عن جابربن عبداللہ، ج ۱، ص ۱۳۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن جابربن عبداللہ، ص ۲۲۸

☆ رواہ ابن حبان عن جابر، ج ۹، ص ۳۲۹

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵، ۲۳۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۸، ص ۲۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ۸، ص ۱۴۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۹۱

﴿۸﴾ بوقتِ ذبح جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے، یہی سنت ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ عیدالاضحیٰ میں قربانی کا وقت نمازِ عید سے فراغت پر ہے۔امام کے نماز پڑھانے سے قبل قربانی کرنا قربانی کے وجوب کو ساقط نہیں کرتا، وہ تو محض گوشت ہے۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَاُ بِهٖ فِیْ یَوْمِنَاهٰذَااَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ، مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ..........وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ (۲۱)

سب سے پہلا کام جو آج (عیدالاضحیٰ کے روز) ہم کریں گے وہ یہ کہ ہم نمازِ عید ادا کریں گے، پھر لوٹ کر قربانی کریں گے، سو جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت پالی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل کے لئے کیا ہے، قربانی سے اس کا تعلق نہیں ....(پھر فرمایا) اور جس نے نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا، اس نے اپنی قربانی پوری کر لی اور مسلمانوں کے طریقہ پر چلا۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ دیہات اور جہاں نمازِ عیداضحیٰ پڑھنا واجب نہیں، وہاں قربانی کا وقت طلوعِ فجر کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔کیونکہ

بقیہ(۱۹) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۱۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۳۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵،ص ۳۶۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳ ۱۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۳،ص ۲۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸،ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ج ۸،ص ۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۹۱

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۳،ص ۲۹

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن براء بن عازب ۔ ج ۲،ص ۸۳۲

☆ رواہ مسلم عن براء بن عازب۔ ج ۲،ص ۱۵۴

☆ رواہ احمد۔ ج ۴،ص ۲۸۲، ۳۰۳

☆ رواہ ابن حبان۔ ج ۱۳،ص ۲۳۱

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۴۱

اللہ تعالیٰ نے قربانی کو "ایام" کی طرف منسوب کیا ہے: ارشادِ ربانی میں "فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ" ہے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ ایامِ نحر (قربانی کے دنوں) میں ان دنوں کی درمیانی راتیں داخل ہیں۔ ان راتوں میں قربانی کرنا جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ عید کے روز قربانی کرنا دوسرے تیسرے دن کی قربانی سے افضل ہے۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ ہدی نافلہ، نذر اور کفارہ کی قربانی کا کوئی دن مقرر نہیں۔ حدیبیہ کے مقام پر کفارِ مکہ سے صلح کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے ذی قعدہ ہی میں قربانی کر لی۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ ایامِ نحر (قربانی کے دن) تین ہیں جن میں واجب قربانی (ہدی اور اضحیہ) ادا ہو سکتی ہے۔

عید الاضحیٰ کا دن اور دو دن بعد۔

ایامِ نحر کو اللہ تعالیٰ نے "ایام معلومات" فرمایا ہے اور ایام معلومات جمع قلّت ہے۔ جمع قلت کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔ لہٰذا تین دن تو یقینی ہیں، اس کے بعد دنوں کی شمولیت غیر یقینی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں۔ عید کا دن اور اس کے بعد کے دو دن اور یاد رہے یہ حدیث حکماً مرفوع ہے کہ ایسے احکام عقل یا رائے سے بیان نہیں ہو سکتے۔

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۱

(۲۷) ☆ رواہ مالک فی الموطا عن نافع. ص ۴۹۷

☆ (مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

یقیناً انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ حلال جانوروں میں قربانی کے لائق صرف تین جانور ہیں۔

اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ، بھینس بھی اسی جنس میں شامل ہے)، بکری (نر اور مادہ، بھیڑ اور مینڈھا بھی اسی جنس میں شامل ہیں)(۲۹)

﴿۱۶﴾ اپنی قربانی (ہدی اور اضحیہ) سے گوشت کھانا مباح ہے۔ اکثر حصہ گوشت صدقہ کرنا مستحب ہے، اگرچہ سارا گوشت خود کھانا یا سارا گوشت صدقہ کرنا بھی جائز ہے، البتہ گوشت کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔ سنت یہ ہے کہ اولاً جگر کا گوشت کھائے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ ضَحیٰ فَلْیَاْکُلْ مِنْ اُضْحِیَتِہٖ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۳۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص ۲۱

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۳۶۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۵

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، ص ۵۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۴۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) ج۵، ص ۱۹۱

﴿۱۷﴾ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلے، ایک حصہ خود کھائے، ایک حصہ اقرباء کو کھلائے اور ایک حصہ فقراء کو دے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ مسافر پر قربانی واجب نہیں، البتہ اگر وہ کرلے تو اجر پائے گا۔(۳۲)

﴿۱۹﴾ قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا جائز ہے۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّا کُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَىْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَآ اِنَّ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (۳۳)

(بقیہ ۳۰) ☆ راوہ احمد عن ابی ہریرہ، ج۲، ص ۳۹۱
☆ راوہ الطبرانی عن ابن عباس، ج۱۲، ص ۱۱۰
☆ (معجم کبیر ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۲
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)وعلامہ جلال الدین مطبوعہ، ص ۱۰۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۱۴۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۲

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۶

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۴۶

(۳۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن نبشہ، ج۲، ص ۳۳
☆ رواہ النسائی عن نبشہ فی کتاب الاضاحی
☆ رواہ احمد، ج۶، ص ۱

ہم تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کرتے تھے تا آنکہ اللہ کی رحمت وسیع ہوجائے، سواب قربانی کا گوشت خود کھاؤ، اس کا ذخیرہ کرلو، اور فقراء کو دے کر اجر پاؤ۔ سن لو یہ دن کھانے، پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِنْ غُزْوَةٍ فَدَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ فَقَرِبَتْ لَهٗ لَحْمًامِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَاَبٰى اَنْ يَّاكُلَهٗ حَتّٰى سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْهُ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ اِلٰى ذِى الْحِجَّةِ (۳۴)

﴿۲۰﴾ حکم کے اٹھ جانے کی دو صورتیں ہیں۔

اول: حکم کسی نص سے اٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اس پر عمل کرنا کبھی بھی جائز نہیں۔

دوم: علت کے جاتے رہنے سے حکم اٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اگر علت لوٹ آئے تو حکم لوٹ آئے گا۔(۳۵)

﴿۲۱﴾ قربانی کے جانور کی کھال اپنے لئے فروخت کرنا ناجائز ہے، اسی طرح اس کی رسی، کاٹھی، جُل وغیرہ بھی صدقہ کرنا واجب ہے، البتہ کھال کو دباغت کے بعد اپنے استعمال میں لاسکتا ہے، مثلاً مصلّٰی بنا سکتا ہے، ڈول بنا سکتا ہے، کتابوں کی جلد بندی میں استعمال کرسکتا ہے۔(۳۶)

﴿۲۲﴾ قربانی کا گوشت قصاب کو اجرت میں نہیں دے سکتا، البتہ اجرت کے بغیر بطورِ تطوع اسے دیا جاسکتا ہے۔(۳۷)

﴿۲۳﴾ قربانی کے جانور کو اجرت پر ذبح کرانا جائز ہے، اگرچہ خود ذبح کرنا افضل ہے۔(۳۸)

☆☆☆☆☆

(۳۴) ☆ رواہ ابن حبان عن عائشۃ. ۱۳، ص۲۵۶
☆ رواہ احمد. ۲، ص ۲۸۲
☆ رواہ الطحاوی، ج۲، ص۳۳۸
☆ (شرح معانی الاثار از ابوجعفر احمدبن محمد الطحاوی، مطبوعہ ایچ۔ایم۔سعید، کراچی)
(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۷
(۳۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۳۷
(۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۳۷
(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی حصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص۵۳۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۱

باب (۲۹۰)

﴿مناسکِ حج میں ترتیب، نذر اور طوافِ زیارت﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝

(سورۃ الحج، آیت نمبر ۲۹)

پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

حل لغات:

لِيَقْضُوا: قَضٰی يَقْضِیْ قَضَاءً (از باب ضَرَبَ) مختلف صِلوں کے ساتھ مختلف معنی دیتا ہے۔ مثلاً

قَضَی الشَّیْءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔

قَضٰی حَاجَتَهٗ: ضرورت پوری کرنا اور کام سے فارغ ہونا۔

قَضٰی وَطَرَهٗ: اپنی مراد کو پہنچنا۔

قَضٰی عَبْرَتَهٗ: سر میں جس قدر آنسو ہوں ان کو نکال دینا۔

قَضَی الدَّیْنَ: قرض ادا کرنا۔

قَضَی الصَّلٰوۃَ: نماز ادا کرنا۔

قَضٰی اَلْاَمْرَ اِلَیْهِ: کسی سے معاملہ تک پہنچانا۔

قَضَی الْعَهْدَ: نافذ کرنا۔

قَضٰی عَلَیْهِ عَهْدًا: کسی کو وصیت کرنا۔

قَضٰی نُحْبَهٗ وَقَضٰی اَجَلَهٗ وَقُضِیَ عَلَیْهِ: مرجانا۔

اور اسی باب سے دوسرے مصدر کے ساتھ:

قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً قَضِیَّةً: فیصلہ کرنا۔

قَضٰی لَهٗ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔

قَضٰی عَلَیْهِ: کسی کے خلاف فیصلہ کرنا۔

قَضَی الشَّیْءَ: اطلاع دینا اور واضح کرنا۔

قرآن مجید میں یہ فعل اور اس کا مصدر درج ذیل معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

فارغ ہونا، لازم ہونا، پیدا کرنا، بیان کرنا، وصیت کرنا، خبر دینا، کرنا، موت آنا، لکھنا، پورا کرنا، جدا کرنا۔

کام کر چکنے کے بعد اس کام سے فراغت لازمی ہے، اس لئے اس کا لازمی معنی فارغ ہونا ہے۔ آیتِ کریمہ زیبِ عنوان میں یہی معنی استعمال ہوا ہے۔

اصطلاحِ فقہاء سے میں قضا سے مراد وہ عبادت ہے جو اپنے مخصوص محدود وقت کے بعد ادا کی جائے۔ (۱)

تَفَثَهُمْ: تَفَثَ کا معنی ہے: میل کچیل۔

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے: مناسکِ حج ادا کرنا، مناسکِ حج پورا کرنے کے بعد میل کچیل دور کرنا، جو امور احرام کے ساتھ حرام ہوئے حلال ہونے کے بعد ان کو دور کرنا۔ سر منڈوانا، یا سر کے بال

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۱۰

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۷۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۹۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۴۴

چھوٹے کرانا، (حلق یا قصر کرنا) غبارا تارنا، ناخن تراشنا، رخساروں پر اگر زائد بال ہوں تو ان کا اتارنا، داڑھی اگر حدِ اعتدال سے بڑھی ہو تو مشت بھر سے زائد کٹوانا، بغلوں کے بال دور کرنا، مُوئے زیر ناف صاف کرنا، لبیں پست کرنا، سلے کپڑے پہن لے وغیرہ۔ (۲)

گذشتہ آیت مبارکہ میں یوم نحر (دس ذی الحجہ) کو حج کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ رمی جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ کو کنکر مارنے) کے بعد قربانی کرو۔ اس آیت مبارکہ کے ابتدا میں کلمہ ''ثُـــمَّ'' (جو تراخی کا معنی دیتا ہے) نے ارشاد فرمایا کہ حلق یا قصر، قربانی کر لینے کے بعد ہونا چاہیئے۔ (۳)

نُذُورَهُمْ: نُذُورٌ جمع ہے نَذْرٌ کی۔

نذر کا معنی ہے: منت، یعنی جو چیز انسان پر لازم نہ ہو اس کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔ (۴)

---

(۲) ☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۹
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۲۰۵

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ۲، ص ۶۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۱۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۰۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۲۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ۱۷، ص ۱۴۶
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعه پشاور، ۵، ص ۴۲۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۱۴۴
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۷۵
☆ الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، از امام حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی(م ۹۱۱ھ) مطبوعه بیروت. ج ۲، ص ۳۸

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۳۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۲۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۱۵۰

بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ: عَتَقَ (از باب ضَرَبَ) عِتْقًا، عَتْقًا، عَتَاقًا، عَتَاقَةً کا معنی ہے: آزاد کرنا۔

اس باب میں عَتِيقٌ اور عَاتِقٌ صفت کا صیغہ ہے۔ اور دوسرے دو بابوں (نَصَرَ اور كَرُمَ) عِتْقًا، عَتْقًا، عَتَاقَه کا معنی ہے: پرانا ہونا، درست ہونا۔ ان بابوں سے صفت عَتِيقٌ، عَاتِقٌ اور عُتَقَاقًا ہے۔

عتیق کا معنی ہے: پرانا، آزاد کردہ غلام، کریم، عمدہ، جمیل، نجیب، شریف۔ (۵)

"اَلْبَيْتِ الْعَتِيقِ" سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ یہ گھر زمان، مکان، اور رتبہ میں ہر مقام سے مقدم ہے۔

خانہ کعبہ کو بیتِ عتیق کہنے کی چند وجوہ مفسرین نے بیان کی ہیں۔

﴿۱﴾ زمین پر سب سے پہلا گھر یہی ہے۔

﴿۲﴾ طوفانِ نوح کے وقت اس کی عمارت آسمان پر اٹھالی گئی اور وہ غرق ہونے سے بچارہا۔

﴿۳﴾ کوئی جابر اسے منہدم نہ کرسکا۔ جابروں کی دست بُرد سے محفوظ رہا۔

﴿۴﴾ یہاں آنے والے مومنوں کی گردنوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کردیتا ہے۔ (۶)

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۷۳

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۳

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ مصر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ - ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۷۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۷، ص ۱۴۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۹۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ بیروت، ۲، ص ۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۴

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دس ذی الحجہ (یوم نحر) جمرہ کو کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے کے بعد حلق یا قصر (سر منڈانا یا بال چھوٹے کرانا) احرام کے واجبات میں سے ہے حج کا رکن نہیں۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ آیت اگرچہ قطعی الثبوت ہے مگر ظنی الدلالۃ ہے (تفسیری مفہوم ظنی ہے) اس لئے حلق اور قصر واجب ہے، فرض نہیں۔ (۷)

﴿۲﴾ حلق یا قصر کا ابتدائی وقت یوم نحر کی طلوعِ فجر کے بعد ہے اور انتہائی وقت قربانی کر لینے کے بعد تک ہے۔ حلق یا قصر حدودِ حرم میں ہونا واجب ہے۔

اگر زمان یا مکان کی پابندی نہ کی گئی تو بطورِ کفارہ دم دینا لازمی ہے (اس پر ایک نئی قربانی کرنا لازم ہے)۔ سلف کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ حرم کے اندر حلق یا قصر کراتے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا اور حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ حج کی صورت میں منیٰ میں اور عمرہ کی صورت میں مروہ کے قریب حلق کراتے۔ منیٰ اور مروہ دونوں حرم کے اندر ہیں۔

ایک اور آیت مبارکہ میں اسی طرف ارشاد ہوا ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ۔

(سورۃ الفتح: آیت ۲۷)

بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب، بیشک تم ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے امن وامان سے، اپنے سروں کے بال منڈواتے یا ترشواتے، بے خوف۔ (۸)

﴿۳﴾ اگر کسی دشمن نے حج یا عمرہ کرنے والے کو حدودِ حرم سے باہر روک دیا تو کسی کے ہاتھ مکہ میں قربانی کا جانور، یا اس کی قیمت بھیج دے اور اس سے طے کر لے کہ وہ حرم میں کس دن قربانی کرے گا۔ اس دن وہ اپنا سر منڈوا کر احرام کھول دے۔ (۹)

---

(۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۷

(۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۹

(۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۴۹

﴿۴﴾ یوم نحر (دس ذی الحجہ) کو حج کرنے والے کے ذمے رمی جمرہ عقبہ، قربانی، حلق یا قصر اور طواف بیت اللہ کرنا لازم ہے۔ ان مناسکِ حج میں یہی ترتیب واجب ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں کلمہ "ثُمَّ" سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حلق یا قصر اور طواف قربانی کے بعد ہی کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اس ترتیب کو قصداً یا سہواً ترک کردے اس پر واجب کے ترک کرنے کے باعث ایک دم (ایک جانور کی قربانی کرنا) واجب ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَتٰی مِنٰی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی اِلٰی مَنْزِلِہٖ بِمِنٰی فَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: خُذْوَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْطَاہُ اَبَاطَلْحَۃَ فَقَالَ اَقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی فَجَعَلَ یَقْسِمُ بَیْنَ مَنْ یَّلِیْہِ الشَّعْرَۃَ وَ الشَّعْرَتَیْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الْاَیْسَرِ فَحَلَقَہٗ فَقَالَ ھٰھُنَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فَدَفَعَہٗ اِلٰی اَبِیْ طَلْحَۃَ) (۱۰)

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِھِمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَقَ اَوْ قَصَرَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ حُرِّمَ عَلَیْہِ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (۱۱)

(حجۃ الوداع کے موقع پر یوم نحر کو) رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے) منیٰ کی طرف تشریف لائے۔ پھر آپ بڑے جمرہ کے پاس آئے۔ آپ نے اسے کنکریاں ماریں۔ پھر آپ منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے۔ پھر آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ نے حجام سے فرمایا: (یہاں سے بال کاٹ لے) اور آپ نے سر مبارک کی دائیں جانب اشارہ فرمایا۔ پھر بائیں جانب (اشارہ فرمایا بال کاٹ لینے کے بعد) آپ نے انہیں صحابہ کرام کو عطا فرمادیئے۔

(ایک اور روایت کے مطابق) آپ نے ابوطلحہ کو بال مبارک دیئے اور فرمایا انہیں صحابہ میں تقسیم کردو۔

(دوسری روایت کے مطابق) آپ نے اپنے قریب بیٹھے صحابہ میں ایک ایک، دو دو بال تقسیم فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے بال لئے اور فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہے؟ آپ نے یہ بال ابوطلحہ کو دے دیئے۔

(۱۰) ☆ رواہ مسلم عن انس، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ رواہ ابو داؤد عن انس، ج ۱، ص ۲۷۹
☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱، ص ۱۴۲
(۱۱) ☆ جامع الترمذی، ج ۱، ص ۱۴۲

امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جلیل القدر صحابہ کرام اور تابعین میں اکثر حضرات کا اسی پر عمل ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ احرام باندھنے والا یوم نحر کو جب جمرہ کو کنکریاں مار لے اور قربانی کر لے اور سر منڈوا لے یا بال چھوٹے کرا لے اس کے بعد اس کے لئے احرام کی تمام پابندیاں اٹھ جاتی ہیں سوائے بیویوں سے مباشرت کے۔

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کے حجۃ الوداع کا حال یوں بیان ہوا ہے:

...ثُمَّ سَلَکَ الطَّرِیْقَ الْوُسْطٰی الَّذِیْ یُخْرِجُکَ اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَۃَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَۃِ فَرَمَاھَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ مِنْھَا مِثْلَ حَصَی الْخَذْفِ فَرَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِیَدِہٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّیْنَ وَاَمَرَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ یَقُوْلُ مَابَقِیَ وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ھَدْیِہٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بُدْنَۃٍ بِبُضْعَۃٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَحْمِھَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِھَا .... الحدیث(۱۲)

......(مزدلفہ سے واپسی پر منیٰ میں آپ) درمیانی راستہ پر چلے وہ راستہ جو تجھے جمرۂ کبریٰ تک لے آتا ہے۔ آپ جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اس وقت وہاں ایک درخت تھا) پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ آپ نے تکبیر کہی۔ یہ کنکریاں چھوٹی تھیں۔ آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ قربان گاہ کی طرف آئے۔ اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ ذبح کیئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جو (سو میں سے) بچے ہیں ان کو نحر کرو۔ اور انہیں اپنی قربانی میں شریک فرمالیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر اونٹ کا ایک ٹکڑا لیا جائے اسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر (آپ ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ) دونوں نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

فعلی حدیث کے بعد آپ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو:

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ رَمٰی ثُمَّ ذَبَحَ ثُمَّ حَلَقَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.(۱۳)

(۱۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ، ج ۱، ص ۲۷۱

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۲۷۸

☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۴۲

☆ اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب از امام ابو محمد علی بن زکریا المنبجی (م ۶۸۶ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۱، ص ۲۷۹

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، (جس حج کرنے والے نے) کنکریاں مارلیں۔ پھر قربانی کرلی پھر سر منڈوالیا اس کے لئے احرام کی تمام پابندیاں اٹھ گئیں سوائے عورتوں کی مباشرت کے (وہ طواف زیارت کے بعد پابندی ختم ہوگی)

یوم نحر حج کرنے والے کے لئے مناسکِ حج کی ترتیب کے بارے میں سیدِ عالم شارعِ اسلام کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا رَمَیْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَکُمُ الطِّیْبُ وَالثِّیَابُ وَکُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءُ.(۱۴)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم رمی کرلو اور (قربانی کے بعد) سر منڈوالو، پس تمہارے لئے خوشبو اور سلا ہوا لباس اور ہر شے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئیں تھیں) حلال ہوگئیں سوائے عورتوں کے مباشرت کے۔

ایک اور حدیث شریف میں اس سے زیادہ واضح کلمات ہیں۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هٰذَا اُرْخِصَ لَکُمْ فِیْهِ اِذَا رَمَیْتُمُ الْجَمْرَۃَ وَنَحَرْتُمْ هَدْیًا اِنْ کَانَ لَکُمْ فَقَدْ حَلَلْتُمْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حُرِّمْتُمْ مِنْهُ اِلَّا النِّسَآءَ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ.(۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ یوم نحر کا دن ہے اس میں تمہارے لئے رخصت دی گئی ہے جب تم رمی کرلو اور اگر تمہارے پاس قربانی کا جانور ہو تو اسے قربان کرلو۔ (پھر حلق کرلو) پس تمہارے لئے سوائے عورتوں کی مباشرت سے ہر چیز حلال ہوگئی جو تم پر (احرام کی وجہ سے) حرام کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف زیارت کرلو۔ (تو عورتوں سے مباشرت بھی حلال ہوجائے گی۔)

مجتہدین صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے آثار بھی احادیثِ طیبہ (قولی اور فعلی) کی تائید میں وارد ہیں۔

سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ سماعت فرمایئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یَقُوْلُ اِذَا رَمَیْتُمُ الْجَمْرَۃَ لِسَبْعِ حَصَاۃٍ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَکُمْ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّیْبَ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا حَلَّ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ، قَالَ: وَقَالَتْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَا اَطْیَبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَعْنِیْ لِحِلِّهٖ.(۱۶)

(۱۴) ☆ رواہ البیهقی عن عائشه، ج۵، ص ۲۲۲

(۱۵) ☆ رواہ البیهقی عن ام سلمه، ج۵، ص ۲۲۳

(۱۶) ☆ رواہ البیهقی عن ابن عمر (حدیث نمبر ۹۵۹۱)، ج۵، ص ۲۲۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے (اے حج کرنے والو!) جب تم جمرہ کو سات کنکریاں مارلو اور قربانی کرلو اور حلق کرلو تو تمہارے لئے سوائے عورتوں سے مباشرت اور خوشبو کے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حلق کرا لینے کے بعد) میں نے رسول اکرم ﷺ کے لباس مبارک کو خوشبو لگائی۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خطبہ دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَرَفَةَ عَنْ مَنَاسِكِ الْحَجِّ، قَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ بِالْغَدَاةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَفَعْتُمْ مِنْ جَمْعٍ فَمَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْقُصْوٰى الَّتِىْ عِنْدَ الْعُقْبَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ لَهُ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ مِنْ شَاْنِ الْحَجِّ اِلَّا طِيْبًا اَوْ نِسَاءً فَلَا يَمَسَّ اَحَدٌ طِيْبًا اَوْ نِسَآءً حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. (۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے مناسکِ حج بیان کئے۔ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ یہ تھا:

ان شاء اللہ کل (یومِ نحر) کو تم مزدلفہ سے گزرو گے۔ پس (کل) جو شخص جمرہ اکبر کو دس کنکریاں مار لے گا پھر واپس آئے اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو قربانی کرلے۔ پھر حلق یا قصر کرالے تو اس کے لئے سوائے عورتوں اور خوشبو کے احرام حج کی بنا پر جو امور حرام ہوئے تھے باقی سب حلال ہو جائیں گے۔ پس جب تک طواف افاضہ نہ کرلو عورتوں اور خوشبو کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں یومِ نحر مناسکِ حج میں ترتیب کے خلاف کرنے والے صحابہ کو حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاحَرَجَ. یعنی کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث مرجوح ہے، کیونکہ صحابی کا فعل یا قول اس کی روایت کردہ حدیث کے خلاف موجود ہو تو وہ حدیث

(۱۷) ☆ رواہ البیہقی عن ابن عمر (حدیث نمبر ۹۵۹۰)، ج۵، ص ۲۲۱

مرجوح ہوجاتی ہے۔ صحابی کا قول یا فعل راجح ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ اصول حدیث کا مسلمہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَيْأً مِّنْ حَجِّهٖ اَوْ اَخَّرَ فَلْيُهْرِقْ لِذٰلِكَ دَماً.(۱۸)

فرمایا جو شخص مناسکِ حج میں کوئی شے مقدم کردے یا موخر کردے (ترتیب مناسک کا خلاف کرے) اسے کفارہ میں ایک قربانی کرنا لازم ہے۔

یہ حدیث اگر چہ موقوف ہے مگر حلال اور حرام یا احکام کے مسائل میں موقوف بھی مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی جرم کا کفارہ ایسے موقع پر ادا کرنا جواز روئے عقل جرم سے مشابہت نہ رکھتا ہو، رائے سے معلوم نہیں ہوسکتا۔ یقیناً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور سیدِ عالم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۱۹)

﴿۵﴾ یوم نحر حلق یا قصر میں سر کا چوتھائی حصہ کا حلق یا قصر واجب ہے (عمرہ میں سعی کے بعد بھی کم از کم چوتھائی حصہ سر کا حلق یا قصر واجب ہے)۔ چونکہ سر کے چوتھائی حصہ کو وضو میں سر کا قائم مقام سمجھا گیا ہے۔ جب کہ باقی اعضاء کو

(۱۸) ☆ رواہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۳۹۳

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲۳، ص ۱۳۶

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۷۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۲۷

کامل طور پر دھونا فرض ہے۔البتہ چوتھائی حصہ سر کا حلق یا قصر مکروہ ہے۔پورا سر حلق کرے یا قصر۔(۲۰)

﴿۶﴾ حج یا عمرہ میں باتفاقِ علمائے امت حلق، قصر سے افضل ہے۔رسول اللہ ﷺ نے خود حلق فرمایا۔حلق کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دعا فرمائی اور چوتھی مرتبہ قصر کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا: وَ لِلْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ، قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ ...... قَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ فِی الرَّابِعَۃِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ.(۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بال کتروانے والوں پر بھی۔حضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا اور قصر فرمانے والوں پر بھی۔حضور نے تیسری بار دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا اور قصر فرمانے والوں پر بھی۔اس وقت حضور نے دعا فرمائی: اور کترانے والوں پر بھی۔

﴿۷﴾ نذر جب تک معصیت کی نہ ہو تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔آیت زیبِ عنوان کہ علاوہ دیگر آیات میں اس کے وجوب کا بیان ہے۔حدیث شریف میں ہے:

وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اِنْ یَّعْصِیَہُ فَلاَ یُعْصِیْہُ.(۲۲)

---

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۰

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۲۳۳

☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۴۲۰

☆ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۲۷۹

☆ رواہ ترمذی نحوہ عن عبداللہ بن عمر، ج ۱، ص ۱۴۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر، ص ۲۲۵

☆ رواہ الدارمی نحوہ عن عبداللہ بن عمر، ج ۲، ص ۸۹

☆ رواہ مالک عن عبداللہ بن عمر، ص ۳۳۹

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۵۲،۲۱۶

☆ ....، ج ۲، ص ۲۴،۱۶

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۹۹۱

☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۲، ص ۱۱۱

☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۱۹

☆ رواہ النسائی عن عائشۃ ج ۲، ص ۱۴۶

☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۲۱

☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ص ۱۵۵

☆ رواہ مالک عن عائشۃ، ص ۳۸۸

☆ رواہ ابن حبان عن عائشۃ (حدیث نمبر ۴۳۸۷)، ج ۱۰، ص ۲۳۳

جس نے منت مانی کہ (اس منت میں) وہ اللہ کی اطاعت (والا کام) کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ منت کو پورا کرے اور جس نے منت مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی (والا کام) کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ نافرمانی والی منت پوری نہ کرے۔ (بلکہ اس منت کو توڑ کر کفارہ ادا کرے) (۲۳)

﴿۸﴾ نذر کا پورا کرنا فرض قطعی ہے۔ اگر چہ ایک مسلمہ ضابطہ ہے کہ عام مخصوص البعض ظنی ہوتا ہے۔ یعنی مفید ظن ہوتا ہے۔ قطعی نہیں ہوتا اور یہ آیت زیبِ عنوان عام ہے۔ ہر طرح کی نذر کے ایفا کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن نذر معصیت باتفاقِ علماء جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ آیت مخصوص البعض ہے، لہٰذا ایفائے نذر از روئے آیت واجب ہونا چاہئے۔ مگر اجماعِ امت اس پر قائم ہو چکا ہے کہ یہ فرض ہے۔ لہٰذا ایفائے نذر فرض ہے۔ (۲۴)

﴿۹﴾ نذر دو طرح کی ہوتی ہے۔

اول: نذر منجز (غیر مشروط) مثلاً کوئی یہ عہد باندھے کہ میں اللہ کے حضور دو رکعت نماز پڑھوں گا۔

دوم: نذرِ معلق (مشروط) مثلاً اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں ایک روزہ رکھوں گا۔

ہر دو طرح کی نذر کو اس کے انداز کے مطابق پورا کرنا فرض ہے۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ نذرِ مشروط دو طرح کی ہوتی ہے:

اول: پسندیدہ شرط کے ساتھ۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بیمار کو شفاء دے دی تو میں چار روزے رکھوں گا۔ یہ پسندیدہ شرط ہے، اسے نذرِ تردد بھی کہتے ہیں۔

دوم: ناپسندیدہ شرط کے ساتھ۔ مثلاً اگر میں نے اپنے بھائی کے ساتھ بات کی تو ایک ماہ کے روزے رکھنا مجھ پر لازم ہیں۔ یہ ناپسندیدہ شرط ہے۔ ایسی نذر کو نذرِ لجاج بھی کہتے ہیں۔

پسندیدہ شرط کے ساتھ مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا لازم ہے اور ناپسندیدہ شرط کے ساتھ مانی ہوئی نذر کو توڑ کر کفارہ

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۰
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۰
(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۰
(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۰

دینا لازم ہے۔(۲۶)

﴿۱۱﴾ اگر کسی نے ایسی شے کو اپنے اوپر لازم کرلیا جو پہلے سے شرعاً واجب ہے تو یہ نذر نہ ہوگی بلکہ محض جبری جملہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بیمار کو شفاء دے دے تو میں رمضان کے روزے رکھوں گا یا ظہر کی نماز پڑھوں گا۔ ظاہر ہے کہ رمضان کے روزے اور ظہر کی نماز پہلے ہی اللہ کی طرف سے لازم ہیں۔ ایسی صورت میں اس پر نذر کا حکم مرتب نہ ہوگا۔(۲۷)

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی اور سوار ہو کر گیا تو بطورِ کفارہ قربانی کرنا مشروع ہے۔ شریعت میں بطورِ کفارہ قربانی متعارف ہے۔(۲۸)

﴿۱۳﴾ نذر سے منذور (نذر مانی ہوئی شے) بات کا وجوب اس وقت ہوگا جب منذور اس جنس سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے واجب کی۔

مثلاً اگر حج کی نذر، نماز پڑھنے کی نذر، راہِ خدا میں خرچ کرنے کی نذر کی۔ اس صورت میں نذر بعینہٖ پوری کرنا یا ادا نہ کرنے کی صورت میں کفارہ کی ادائیگی واجب ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج، نماز اور صدقات کو واجب کیا ہے۔ لیکن مریض کی عیادت اور یا جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس طرح کی دوسری باتیں ایسی ہیں جن کی ہم جنس اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز واجب نہیں کی۔ لہٰذا نذر سے یہ چیزیں واجب نہیں ہوتیں۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ اگر اطاعت کی نذر کو پورا نہ کرسکا ہو مثلاً کسی مریض کے تندرست ہو جانے پر تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزے رکھنے کی نذر مانی ہو اور روزے نہ رکھ سکا ہو تو باتفاقِ جمہور نذر کی قضائے واجب ہے۔ دوسرے ایام میں روزے رکھ لے۔ نذر کے ساتھ اگر قسم کی نیت نہ کی ہو اور نذر کا صیغہ زبان سے ادا کیا۔ نذر کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ بہر حال قضائے نذر واجب ہے۔ کفارۂ قسم واجب نہیں۔ اور اگر صرف قسم کی نیت کی اور نذر کی نفی کی

---

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۰

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۱

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۱

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۳

ہوتو کفارہ واجب ہے۔قضائے نذرواجب نہیں۔اوراگرقسم کی نیت کی اورنذر کی نہ نیت کی اورنہ نفی نذر کی۔نذر کے متعلق کوئی خیال ہی دل میں نہیں آیا۔یانذر کی بھی نیت کی تو قضائے نذراورکفارۂ قسم دونوں واجب ہیں۔(۳۰)

﴿۱۵﴾ نذرِ معصیت دوطرح کی ہے۔

اول: ایسی نذر جس کا کوئی فرد معصیت سے خالی نہیں ہوسکتا۔جیسے شراب پینے یازنا کرنے کی نذر۔اگراس نذر سے قسم کی نیت کی ہوتو نذرمنعقد ہوجائے گی اورقسم توڑکر کفارہ ادا کرنا ہوگا۔اگرقسم کی نیت نہ ہوگی تو نذرمنعقد نہ ہوگی۔کام لغوقرار دیا جائے گا۔اورآیتِ مذکورہ میں یہ مراد بھی نہیں اورباتفاقِ علماءاس کو پورا کرنے کا حکم بھی اس آیتِ میں نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ فحش اورکھلے گناہ کا حکم بھی نہیں دیتا۔فحش اورکھلے گناہ کا حکم دینا شیطانی کام ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ البقرۃ،آیت نمبر ۱۶۹)

وہ(شیطان)توتمہیں یہی حکم دے گا بدی اوربے حیائی کا اوریہ کہ اللہ پروہ بات جوڑوجس کی تمہیں خبرنہیں۔(۳۱)

دوم: نذرِمعصیت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس چیز کی نذرمانی ہووہ ہے تو گناہ۔لیکن اسی نذر کی بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جومعصیت سے پاک اورخالص اطاعت کی ہیں۔مثلاً اگرکسی نے عیدالفطر کے دن روزہ رکھنے کی نذر کی یاطلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی منت مانی۔اس صورت میں نذرمنعقد ہوجائے گی۔ عید کے دن روزہ نہ رکھنااورکسی روزاس کے عوض روزہ رکھنا واجب ہے۔کفارہ کا وجوب نہیں۔اوراگرعید کے دن اس نے روزہ رکھ لیا تو نذرپوری ہوجائے گی اورعید کے دن روزہ رکھنے کا گناہ بجائے خوداس پرہوگا۔نذر کا اس سے تعلق نہیں۔نذرپوری ہوجائے گی۔اوراگرنذر کی نفی کردی اورقسم کی نیت کی تو کفارۂ قسم لازم ہے اوراگرنذر کی نفی نہیں کی اورنیت بھی نہیں کی صرف قسم کی نیت کی تو قضاءنذربھی ضروری ہے اورکفارۂ قسم بھی۔جیسا کہ نذرِاطاعت میں ہوتا ہے۔(۳۲)

---

(۳۰) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۵۳

(۳۱) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۵۶

(۳۲) ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۵۶

﴿۱۶﴾ اگر مباح امر کے ترک کرنے کی نذر مانی ہو تو ایسی نذر لغو ہو گی نذر منعقد نہ ہو گی۔ ہاں اگر قسم کی نیت کی تو قسم توڑنے پر کفارۂ قسم دینا لازمی ہو گا ہے۔(۳۳)

﴿۱۷﴾ جس نے نذر مانی اور پوری نہ کر سکا خواہ اس وجہ سے کہ وہ شرعی گناہ کی نذر تھی۔ اس لئے پوری نہ کر سکا۔ یا طبعًا نا قابل ایفاء تھی کہ پوری ہی نہ کر سکا۔ جیسے ہمیشہ ہر روز روزہ رکھنے کی نذر۔ یا برداشت تو کر سکتا تھا لیکن اس کا وقت جاتا رہا۔ اس نذر کا تدارک ممکن نہ رہا۔ اس وجہ سے وہ مباح الترک تھی۔ یا اس وجہ سے کہ نذر تو مان لی تھی۔ لیکن کیا نذر مانی تھی اس کی تعیین نہیں کی تھی۔ مثلاً اگر یوں کہا کہ اگر اللہ نے میرا کام کر دیا تو اس کے نام کی نذر دلاؤں گا۔ ان سب صورتوں میں قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہو گا۔ خواہ قسم کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ نَذَرَنَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.(۳۴)

جس نے نذر مانی مگر تعیین نہ کیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔(۳۵)

﴿۱۸﴾ جس نے نذرِ اطاعت مانی اور ادا کرنے کی طاقت بھی ہے تو ایسی صورت میں ادائے نذر نہ کرنا اور کفارہ ادا کرنے کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں۔ اگر کفارہ دے گا تو ادائے نذر کے لئے کافی نہ ہو گا۔(۳۶)

﴿۱۹﴾ جس شخص نے نذرِ طاعت تو کی لیکن اس کو کچھ قیود اور اوصاف سے مقید کر دیا اگر قیود و صفات ایسی ہوں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں اور کثرتِ ثواب اور موجبِ ترقی درجات ہوں تو تو نذر کو قیود و صفات کے ساتھ پورا کرنا واجب ہے۔ قیود کو نظر انداز کر کے نفسِ نذر حکم کا باقی رکھنا ممکن نہیں۔ اور اگر قیود و اوصاف غیر شرعی اور عنداللہ ناپسندیدہ ہوں تو شرائط کی پابندی ضروری نہیں۔ مثلاً کسی نے بازار میں نماز پڑھنے کی یا ہفتہ کے دن نماز پڑھنے کی نذر مانی یا یہ نذر مانی کہ کہ میں روزہ رکھوں گا اور کھڑا نہ ہوں گا۔ یا روزہ میں بات نہیں کروں گا۔ یا سایہ میں نہیں جاؤں گا۔ یا یہ نذر مانی کہ یہ ایک روپیہ اس غریب کو دوں گا یا اُس شہر کے کسی غریب کو دوں

---

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۵۸

(۳۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی، ص۱۵۵

(۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۵۹

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۵۹

گا۔ان سب صورتوں میں اس پر روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا اور کسی فقیر کو ایک روپیہ دینا واجب ہے۔شرائط ساقط الاعتبار ہیں۔حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْاِسْرَآئِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَايَقْعُدُ وَلَايَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ.(۳۷)

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے۔اس کے متعلق دریافت فرمایا۔صحابہ نے عرض کیا یہ ابواسرئیل ہے۔اس نے کھڑا رہنے کی نذر مانی ہے، نہ بیٹھتا ہے، نہ سایہ میں جاتا ہے، نہ بات کرتا ہے اور روزہ رکھے ہوئے ہے۔فرمایا: اس کو حکم دو کہ بات کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرلے۔(۳۸)

﴿۲۰﴾ اگر کسی نے پے در پے تین روزے رکھنے کی نذر مانی، یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو نذر کو پورا کرنا اس پر واجب ہے۔اگر متفرق روزے رکھے گا یا بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نذر پوری نہیں ہوگی اور نذر کے مطابق دوبارہ روزے رکھنا اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔کیونکہ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑا ہو کر پڑھنے سے آدھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ وَهُوَقَاعِدٌعَلٰى نِصْفِ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ.(۳۹)

تم میں سے کسی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے آدھی ہے۔

---

(۳۷) ☆ رواه البخاری عن ابن عباس ،۲،ص ۹۹۱

(۳۸) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص ۱۶۲

(۳۹) ☆ رواه مالک عن عبدالله بن عمرو،ص ۱۴۳

☆ ونحوه رواه ابوداؤدعن عبدالله بن عمرو،ج ۱،ص ۱۴۴

☆ ونحوه رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه والدارمی

☆ رواه احمد،ج ۲،ص ۱۶۲، ۱۹۲، ۲۰۲

☆ ....،ج۳،ص ۱۲۶، ۲۱۷، ۴۲۵

☆ ....،ج۶،ص ۶۱، ۷۱، ۲۲۰، ۲۲۱

اسی طرح متواتر روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔اسی لئے مختلف کفاروں میں متواتر روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۴۰)

(۴۱) اگر نماز پڑھنے کی نذر مانی اور کھڑے بیٹھنے کی کوئی نیت نہ کی تو کھڑا ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے، کیونکہ نماز کھڑا ہو کر پڑھنا ہی اصل ہے۔اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو بیٹھ کر اور کھڑا ہو کر دونوں طرح سے نماز پڑھنے سے نذر پوری ہو جائے گی۔(۴۱)

(۴۲) اگر کروٹ سے یا چت لیٹ کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے۔کیونکہ جب تک اضطراری حالت نہ ہو لیٹ کر نماز پڑھنا شرعاً معروف نہیں۔ہاں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا جواز ہے۔لیٹ کر نماز وہ مریض پڑھ سکتا ہے جو بیٹھ بھی نہ سکے۔ایسا بیمار اگر لیٹ کر نماز پڑھنے کی نذر مانے گا اور لیٹ کر نماز پڑھ لے گا تو نذر پوری ہو جائے گی۔لیکن اگر نذر پوری کرنے سے پہلے بیٹھنے کے قابل ہو گیا تو لیٹ کر نماز پڑھنے سے نذر پوری نہ ہوگی۔اور اگر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا تو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے ہی نذر پوری ہوگی۔(۴۲)

(۴۳) اگر کسی نے بیمار کے تندرست ہو جانے یا مسافر کے واپس آجانے کی شرط کے ساتھ اپنی نذرِ صوم کو مشروط کیا اور یوں کہا کہ جب میرا مسافر واپس آجائے گا یا بیمار تندرست ہو جائے گا تو ایک ماہ کے روزے محض اللہ کے لئے رکھوں گا۔تو شرط پوری ہونے کے بعد ایفائے نذر اس پر واجب ہے۔وجودِ شرط سے پہلے اگر روزے رکھ لے تو ادائے نذر کے لئے کافی نہ ہوگا۔دوبارہ روزے رکھنے ہوں گے۔(۴۳)

(۴۴) اگر وجوبِ ادا کی نسبت کسی خاص وقت یا زمانہ کی طرف کی مثلاً یوں کہا کہ اس مقدمہ میں اللہ مجھے کامیاب کردے تو میں اس کے نام پر سارے ماہِ رجب کے روزے رکھوں گا یا آئندہ سال حج کروں گا تو وقت آنے سے پہلے ہی نذر ادا کرسکتا ہے۔اور اگر وقتِ مقررہ گزر گیا اور روزے نہ رکھے اور حج نہ کیا تو اس کے بعد روزے رکھے جاسکتے ہیں یا حج کیا جاسکتا ہے۔(۴۴)

(۴۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۲

(۴۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۲

(۴۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۳

(۴۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۴

(۴۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۵

﴿۲۵﴾ جس نے بیت اللہ یا کعبہ کو پیدل جانے کی نذر مانی اور حج یا عمرہ کا لفظ نہیں کہا تو استحساناً اس پر پیدل حج کرنا عمرہ کرنا واجب ہے۔عرف میں بیت اللہ جانے کا معنی حج یا عمرہ کرنا ہی ہوتا ہے۔اور اگر حرم تک جانے کی نذر مانی تو اس پر کچھ واجب نہیں۔کیونکہ عرف میں حرم تک جانے کا معنی حج یا عمرہ کرنا نہیں۔اگر صفا، یا مروہ، یا عرفات، یا مزدلفہ، یا منیٰ، یا مقامِ ابراہیم تک جانے کی نذر مانی تو بالاتفاق اس پر کچھ واجب نہیں۔اسی طرح اگر پیدل جانے کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ خروج (نکلنے) یا سفر کا لفظ بولا اور اس لفظ کے ساتھ نذر مانی تو کچھ واجب نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اس کا مدار عرفِ عام پر ہے۔اگر کسی لفظ سے نذرِ عبادت کا مفہوم ذہن میں آتا ہے تو اس عبادت کا وجوب ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

اگر یوں کہا کہ مجھ پر کو خانہ خدا کو جانا واجب ہے اور یہ لفظ کہتے وقت نیت کی مسجد مدینہ منورہ یا مسجد بیت المقدس کی یا کسی اور مسجد کی، تو اس پر شرعاً کچھ لازم نہیں آتا۔کیوں کہ خانہ خدا کا اطلاق ہر مسجد پر صحیح ہے۔(۴۵)

﴿۲۶﴾ جس نے کسی طاعت کی نذر مانی اس پر طاعت بھی واجب ہو جائے گی اور جن شرائط ولوازم پر وہ طاعت موقوف ہے وہ سب واجب ہو جائیں گی۔مثلاً کسی نے بغیر وضو یا بغیر قرأت قرآن کے دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر مانی۔یا ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے کی نذر مانی تو باوضو اور قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز واجب ہوں گی۔اور ایک رکعت کی بجائے دو رکعت اور تین کی بجائے چار رکعت واجب ہوں گی۔(۴۶)

﴿۲۷﴾ جس نے پیدل حج کو جانے کی منت مانی اور کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر سوار ہو گیا اور ایک قربانی کر دی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم نہیں۔ہاں اگر قسم کی نیت کی ہو تو قسم کا کفارہ بھی لازم ہے۔(۴۷)

﴿۲۸﴾ اگر صرف اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو اس کے ساتھ روزہ رکھنا بھی واجب ہے۔اور کم سے کم اعتکاف کی مدت ایک ساعت ہے۔نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَااِعْتِکَافَ اِلَّا بِصِیَامٍ.(۴۸)

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۰، ۱۷۱

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۱

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۰، ۱۷۱

(۴۸) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج۲، ص ۲۰۰

☆ رواہ مالک فی الاعتکاف

روزہ کے بغیر اعتکاف جائز نہیں۔

سنت اعتکاف کرنے والا کسی مریض کی عیادت کو نہیں جاسکتا۔ کسی جنازہ میں شریک نہیں ہوسکتا۔ بیوی کو شہوت سے چھو نہیں سکتا۔ نہ مباشرت کرسکتا ہے۔ طبعی اور شرعی حاجت کے بغیر مسجد سے نہیں نکل سکتا۔ بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہیں۔ ایسی مسجد میں اعتکاف کرے جہاں جماعت کا انتظام ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً وَلَا يَمَسُّ اِمْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَالَابُدَّمِنْهُ وَلَااِعْتِكَافَ اِلَّافِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ.(۴۹)

﴿۲۹﴾ اگر کسی نے رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو رمضان میں ہی اعتکاف کرنا لازم ہے۔ رمضان کی شرط ساقط نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ رمضان میں ہر عبادت کا ثواب دوسرے دنوں کی عبادت سے زیادہ ہوتا ہے۔ اگر مطلق رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو ہر رمضان میں اعتکاف کرسکتا ہے اور اگر کوئی رمضان متعین کردیا اسی رمضان میں اعتکاف کرنا لازم ہے۔(۵۰)

﴿۳۰﴾ اگر معین رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی اور متعلقہ رمضان بغیر اعتکاف گزر گیا تو دوسرے دنوں میں قضاءِ اعتکاف لازم ہے اور انہی ایام میں روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ کیوں کہ ادائے نذر کا اصل وقت فوت ہو گیا، لہٰذا دوسرے دنوں میں بالارادہ روزے رکھے اور اعتکاف کرے۔(۵۱)

﴿۳۱﴾ حالتِ کفر میں کسی کافر نے نذرِ طاعت کی، ایفائے نذر سے پہلے مسلمان ہوگیا تو حالتِ کفر کی نذر حالتِ اسلام میں پوری کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ کافر طاعت کا اہل ہی نہیں۔ کافر کی طاعت معصیت ہے۔ اس کی طاعت خلوصِ ایمانی سے خالی ہوتی ہے۔ اور نذرِ معصیت کو پورا کرنا واجب نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جو نذرِ اعتکاف کو پورا کرنے کا حکم دیا تھا، اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ نذرِ سابق کا ایفاء لازم ہے، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اعتکاف کی خواہش تھی۔ حضور نے ﷺ آپ کی شدتِ رغبت کو محسوس کرتے

(۴۹) ☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۳۴۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۱

(۵۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۵

(۵۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۵، ۱۷۶

ہوئے ابتدائی حکم دیا تھا۔ یہ نذر جاہلیت کو پورا کرنے کا حکم نہ تھا۔ (۵۲)

﴿۳۲﴾ نذرِ طاعت کرنے کے بعد ایفائے نذر سے پہلے (نعوذ باللہ) مرتد ہو گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد اسلام لایا تو اس صورت میں ایفائے نذر لازم نہیں۔ کیونکہ طاعت کی نذر بھی طاعت ہے اور ہر قربت مرتد ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئی وہ معدوم ہو گئی۔ اس کا اثر بھی باقی نہ رہا۔ (۵۳)

﴿۳۳﴾ اگر ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانی لیکن معاشی مشاغل کی وجہ سے دوامی روزے نہ رکھ سکا۔ تو جتنے دن روزہ نہ رکھے ہوں ہر روزے کے بدلے میں ایک صاع (قریباً چار کلو) گندم خیرات کرے۔ اگر تنگ دستی کی وجہ سے مالی خیرات نہ کر سکا تو اللہ سے معافی کا خواستگار ہو۔ (۵۴)

﴿۳۴﴾ اگر کسی نے کہا میں حج کروں گا تو یہ وعدۂ حج ہے۔ اس لفظ سے اس پر حج کرنا لازم نہیں ہو جاتا۔ یہ نذر نہیں۔ ہاں یہ وعدہ پورہ کرنا مستحب ہے۔ اسلامی فریضہ اس کے علاوہ ہے۔ (۵۵)

﴿۳۵﴾ اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ مجھے اس بیماری سے شفاء عطاء فرمادے تو میں حج کروں گا۔ یہ نذر ہو گئی۔ اسلامی فریضہ کے علاوہ حجِ نذر بھی اس پر لازم ہو گیا۔ آئندہ اگر بغیر کسی تعیینی نیت کہ اس نے حج کیا تو فرض حج مانا جائے گا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا حج کیا اور کوئی نیت نہ کی تو یہ حج نفل ہوگا نذر والا حج نہیں ہوگا۔ ادائے نذر کے لئے نیت ضروری ہے۔ (۵۶)

﴿۳۶﴾ اگر کسی نے کہا؛ مجھ پر حج لازم ہے اگر زید چاہے۔ اور زید نے کہا: میں چاہتا ہوں۔ تو حج نذر لازم ہو گیا۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جس وقت زید کو اس قول کی اطلاع ملے اسی مجلس میں وہ اپنی مشیت کا اظہار کردے۔ تعلیق طلاق بالمشیت اس کے خلاف ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ طلاق میں تو تملیک اور تفویض کا معنیٰ ہوتا ہے اور حج کے مسئلہ میں تعلیق بمشیت زید محض ایک شرط ہے۔ (۵۷)

---

(۵۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۷

(۵۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۹

﴿۳۷﴾ جس نے نذر مانی کہ اپنا تمام مال خیرات کردوں گا۔تو استحساناً اس پر لازم ہے کہ جتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اتنا خیرات کردے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدارِ نصاب پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے۔اسی کو ایجابِ عبد یعنی التزامِ نذر کو بھی قیاس کرلیا جاتا ہے۔ایک بات یہ بھی ہے کہ کلام سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مال کو خیرات کرنا مقصود ہے اور فاضل مال وہی ہوتا ہے جو نصابِ زکوٰۃ ہے۔وصیت کا حکم اس کے خلاف ہے، کیونکہ وصیت ایسے وقت ہوتی ہے جب وصیت کرنے والا مال کا ضرورت مند نہیں ہوتا۔ہاں اگر نذر مانی کہ میری مِلک میں جو کچھ ہے خیرات کردوں گا۔اس صورت میں کل مال خیرات کرنا لازم ہے۔(۵۸)

﴿۳۸﴾ اگر یوں کہا کہ میرا مال غریبوں کے لئے خیرات ہے تو اس میں وہ مال داخل نہیں مانا جائے گا جو اس کا لوگوں پر ہے۔(۵۹)

﴿۳۹﴾ اگر کسی نے کہا کہ میرا تمام مال جو اس وقت میری مِلک میں ہے اور جو آئندہ میری مِلک میں آئے گا سب خیرات کرنے کی نذر مانتا ہوں۔تو اس میں اپنی ذات کا ضروری صَرف اور بیوی کا نفقہ اور ان تمام متعلقین کا نفقہ، جن کے مصارف اس کے ذمہ ہوں داخل نہ ہوگا۔جیسے کہ کسی نے ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانی تو رمضان کے روزے اس میں داخل نہ ہوں گے۔اس لئے ان کا کفارہ بھی نہیں دے گا۔کیوں کہ رمضان کے روزے توحقِ خداوندی سے متعلق ہیں۔اب کسی وجہ سے رمضان کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے نہ رکھ سکے تو انہی ایام کا کفارہ ادا کردے۔(۶۰)

﴿۴۰﴾ اگر کسی نے اس طرح کہا: اللہ کے لئے ایک بکری یا گائے یا اونٹ ذبح کرنا میرے اوپر لازم ہے تو نذر کا حکم دیا جائے گا، فی الحال ذبح کرنا لازم ہے۔اور اگر کوئی شرط لگائی مثلاً یوں کہا کہ میرا بھائی شفاء یاب ہوجائے گا تو اللہ کے لئے یہ جانور ذبح کرنا مجھ پر لازم ہے تو جب یہ شرط پوری ہوجائے گی اس وقت ذبح کرنا لازم ہوگا اور اختیار ہوگا جہاں چاہے ذبح کرے۔لیکن گوشت فقراء اور مساکین کو تقسیم کردے۔(۶۱)

---

(۵۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۹

(۵۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۹

(۶۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۰

(۶۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۰

﴿۴۱﴾ جس نے بکری کی نذر مانی اور اونٹ ذبح کر دیا تو بہتر ہے۔ نذر ادا ہوگئی۔ یہ صورت اداء بقیمت کی نہیں کہ کافی نہ ہو۔ کیونکہ ایفائے نذر بھی ذبح کی شکل میں کیا ہے۔ لیکن اگر دو بکریوں کی نذر مانی اور قربانی ایک ایسی بکری کی کردی جو قیمت میں چار بکریوں کے برابر ہے تو وفاء نذر کے لئے کافی نہ ہوگی۔ صرف ایک ہی بکری مانی جائے گی۔ (۶۲)

﴿۴۲﴾ اگر معین بکری ذبح کرنے کی نذر مانی تو اسی بکری کو ذبح کرنا ہوگا۔ اگر وہ مر جائے یا چوری ہو جائے تو دوسری لازم نہ ہوگی۔ اسی طرح معین روپیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کو خیرات کرنے کی نذر مانی اور روپیہ ضائع ہوگیا یا چوری ہوگیا، یا کچھ اور ہوگیا تو دوسرا معین روپیہ اس کی جگہ پر لازم نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ روپیہ موجود ہو اور اس کی جگہ اتنا ہی روپیہ خیرات کر دیا جائے تو کافی ہوگا۔ اور اگر روٹی خیرات کرنے کی نذر مانی اور روٹی کی قیمت خیرات کردی تو جائز ہے۔ (۶۳)

﴿۴۳﴾ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ یہ جانور بیت اللہ، یا کعبہ، یا مکہ تک ذبح ہونے کے لئے بھیجوں گا تو نذر کی وفا لازم ہوگئی۔ اور اگر کعبہ، مکہ اور بیت اللہ کی جگہ حرم یا مسجدِ حرم کا لفظ بولا تو نذر واجب نہ ہوگی۔ (۶۴)

﴿۴۴﴾ اگر کسی شخص نے بکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر میں اس بکری کو خریدوں گا تو کعبہ کو ہدیہ کروں گا۔ وجودِ شرط کے بعد اس پر نذر کو پورا کرنا لازم ہے۔ (۶۵)

﴿۴۵﴾ اگر کسی نے اپنے آپ کو یا بیٹے کو یا غلام ذبح کر دینے کی نذر مانی تو استحساناً اس پر ایک بکری کی قربانی کر دے۔ استحسان کی وجہ یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنا واجب کر دیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے فدیہ میں مینڈھے کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا۔ (۶۶)

﴿۴۶﴾ اگر کسی نے کہا: مجھے تیرے مال پر جو نفع ہو مجھ پر اس کو خیرات کر دینا لازم ہے۔ تو جو نفع مخاطب کے مال سے

(۶۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱

(۶۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱

(۶۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱

(۶۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۲

(۶۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۲

حاصل ہوگا اس کو خیرات کرنا لازم ہے۔لیکن اگر اگر مخاطب نے اس کی دعوت کی اور کھانا پیش کیا تو اس کو خیرات لازم نہیں۔(۶۷)

﴿۴۷﴾ اگر اس طرح نذر مانی کہ اگر ایسا کروں تو جو کچھ میں کھاؤں اس کے مقابل خیرات کرنا مجھ پر لازم ہے یا جو میں پیؤں اس کے مقابل خیرات کرنا مجھ پر لازم ہے۔اول صورت میں ہر لقمہ کے عوض ایک درہم (روپیہ کا چوتھائی حصہ) اور دوسری صورت میں ہر گھونٹ کے عوض ایک درہم خیرات کرنا لازم ہے۔(۶۸)

﴿۴۸﴾ جس روز زید آجائے اللہ کے شکر کے طور پر اس روز مجھ پر روزہ رکھنا لازم ہے۔اگر کسی نے ایسا کہا تو یہ قسم ہو گئی۔اب اگر زید ماہِ رمضان کے کسی دن کے وقت آیا تو قسم کا کفارہ ہوگا۔نذر کی قضاء لازم نہ ہوگی۔شرط یعنی صوم بہ نیت شکر کا وجود ہی متحقق نہیں ہوا۔لیکن اگر رات کو روزہ رکھنے کی نیت سے پہلے آگیا پھر اس نے صوم شکر کی نیت کرلی اور رمضان کی نیت نہ کی تو قسم پوری ہوجائے گی اور رمضان کا روزہ بھی ادا ہوجائے گا۔اور نذر کی قضاء لازم نہ آئے گی۔اگر الفاظِ مذکورہ کہتے وقت قسم کی نیت کی اور نذر مانی تو نذر ہی صحیح نہ ہوگی۔رمضان کا روزہ تو پہلے ہی فرض ہے،اس کی جگہ صومِ نذر نہیں لے سکتا۔اس صورت میں نہ کفارہ ہے کیوں کہ قسم کی نیت نہیں کی اور نہ قضائے نذر کیوں کہ نذر ہی صحیح نہیں۔(۶۹)

﴿۴۹﴾ اگر کسی بیمار نے ایک ماہ کے روزوں کی نذر مانی اور تندرست ہونے سے پہلے مرگیا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔(۷۰)

﴿۵۰﴾ اگر کسی نے سال یا مہینے کی کسی معین تاریخ کے روزہ کی نذر مانی تو ہر سال یا ہر ماہ جب بھی تاریخ آئے گی روزہ لازم ہوگا۔یعنی عمر بھر کے لئے اس تاریخ کا روزہ لازم ہوگیا۔(۷۱)

﴿۵۱﴾ اگر کسی نے پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تو ایک ہی پیر یا جمعرات کا روزہ کافی ہوگا۔ہاں اگر ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنے کی نذر مانی تو ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۷۲)

---

(۶۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۶۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۶۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۷۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۷۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۷۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۴

﴿۵۲﴾ نذر کے الفاظ اگر بلا ارادہ زبان پر آجائیں تو نذر کا حکم دیا جائے گا۔ جس کا پورہ کرنا ضروری ہوگا۔ نذر انشاء ہے خبر نہیں۔ خبر میں سچ اور جھوٹ کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَ الرُّجْعَةُ.(۷۳)

تین چیزیں ہیں جن کی سنجیدگی اور واقعیت بھی سنجیدگی ہے اور ان کا مزاق بھی سنجیدگی (یعنی دونوں حالتوں میں احکام جاری ہوں گے) نکاح، طلاق اور رجعت۔(۷۴)

﴿۵۳﴾ اگر کسی نے کہا سال کے روزے اللہ کے لئے مجھ پر ہیں یعنی سال بھر کے روزوں کی نذر مانی تو وقتِ نذر آئندہ بارہ مہینوں کے روزے لازم ہوگئے۔ سنت یہ ہے کہ محرم سے شروع کرے اور ذی الحجہ کے آخر تک ختم کرے۔ لیکن اس نے سال رواں کی طرف اشارہ کیا تو وقتِ نذر سے آخری ذی الحجہ تک روزے رکھنا لازم ہوں گے۔ اور سال رواں کے جو مہینے گزر گئے ان کے روزے لازم نہ ہوں گے۔ اس طرح اگر کسی نے کہا میں گزرے ہوئے کل کا روزہ رکھنے کی نذر مانتا ہوں تو یہ کلام لغو ہے۔(۷۵)

﴿۵۴﴾ اگر کسی نے ماہِ رواں کی طرف اشارہ کر کے اس مہینے کے روزوں کی نذر مانی تو مہینے کے جتنے دن باقی ہیں ان کے روزے تو لازم ہوگے اور گزرے ہوئے دنوں کی نذر لغو قرار پائے گی۔(۷۶)

﴿۵۵﴾ اگر کسی نے کہا آج مجھ پر گزرے ہوئے کل کا روزہ رکھنا لازم ہے تو گزرے ہوئے کل کی قضاء لازم نہ ہوگی۔(۷۷)

﴿۵۶﴾ اگر ایک سال کے روزوں کی نذر مانی تو جن دنوں کے روزے شرعاً ممنوع ہیں وہ دن مستثنٰی ہوں گے اور ایامِ ممنوعہ کے علاوہ روزے رکھے۔ اس طرح عورت کے ایامِ حیض مستثنٰی رہیں گے اور باقی ایام میں روزے رکھنے لازم ہوں گے۔(۷۸)

---

(۷۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۳۰۵
☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۷۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ص ۱۴۸

(۷۴) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴

(۷۵) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴

(۷۶) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴

(۷۷) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴

(۷۸) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴

﴿۵۷﴾ کسی عورت نے ایامِ حیض میں روزے رکھنے کی نذر مانی تو نذر صحیح نہ ہوگی۔اس لئے ان کی قضاء واجب نہیں۔ اگر کسی نے رات کا روزہ رکھنے کی نذر مانی تو یہ نذر بھی صحیح نہیں۔شرعی روزہ دن میں ہوتا ہے۔(۷۹)

﴿۵۸﴾ طوافِ افاضہ حج کا ایک اہم رکن ہے۔عرفات میں وقوف،مزدلفہ میں وقوف،دس ذی الحجہ کو رمی،قربانی اور حلق کے بعد کیا جاتا ہے۔اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔آیت زیبِ عنوان اس کی فرضیت پر نصِ قطعی ہے۔اس طواف کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

اس سے پہلے عورتوں سے مباشرت جائز نہیں تھی۔طوافِ افاضہ کے بعد یہ پابندی بھی اٹھ جاتی ہے۔(۸۰)

﴿۵۹﴾ طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح سے لیکر بارہ ذی الحجہ کی غروبِ آفتاب سے پہلے تک ہے۔تین دن (ایامِ نحر) سے تاخیر کرنے پر دم لازم ہوتا ہے۔(۸۱)

(۷۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۸۴

(۸۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۳۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۶۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص ۱۷۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۴۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۶۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۲۳،ص ۱۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۴۴

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص ۳۸

(۸۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۸۵

﴿۶۰﴾ طواف کی تین قسمیں ہیں۔ ہر ایک کے احکام الگ ہیں۔

اول: طوافِ قدوم: جو شخص مکہ معظمہ میں داخل ہو وہ احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔ طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔ پہلے تین پھیروں میں رمل کرے (یعنی جلد جلد قدم رکھنا، شانے ہلاتے ہوئے چلے جیسے قوی بہادر لوگ چلتے ہیں۔ نہ کودنا، نہ دوڑنا)۔ اور باقی چار پھیرے عام چال سے چلے۔ چکر کو حجر اسود سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔ یہ طواف حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے واجب ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس، یا جہاں ممکن ہو، پڑھے۔ اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ (وَفِیْ رَوَایَةٍ یُخِبُّ) ثَلَاثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا (وَزَادَ فِیْ رَوَایَةٍ) ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. (۸۲)

(وَلَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا طَافَ فِی الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا یُقَدِّمُ فَاِنَّهٗ یَسْعٰی ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَیَمْشِیْ اَرْبَعًا ثُمَّ یُصَلِّیْ سَجْدَتَیْنِ. (۸۳)

رسول اللہ ﷺ حج یا عمرہ میں میں جب پہلا طواف فرماتے تو پہلے تین چکروں میں رمل فرماتے اور باقی چار عام چال سے چلتے۔ پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرماتے۔

دوم: طوافِ افاضہ: یومِ نحر (اور دو دن بعد تک) رمی، قربانی اور حلق کے بعد حج کا یہ طواف ادا کیا جاتا ہے۔ یہ طواف

بقیہ (۸۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۲، ص ۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۹

(۸۲) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۱۹

☆ رواہ مسلم عن ابن عمر، ج ۱، ص ۴۱

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ الدارمی عن ابن عمر فی المناسک

☆ رواہ احمد، ۲، ص ۲۰

(۸۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۶۷

حج کا رکن ہے۔اس کے ترک سے حج نہیں ہوتا۔البتہ تین دن (ایامِ نحر) سے تاخیر کے بعد دم لازم آتا ہے۔ عورتیں ایامِ مخصوصہ کی وجہ سے تاخیر کریں تو ان پر دم نہیں۔اس طواف میں نہ احرام ہوتا ہے نہ رمل، البتہ اس کے ساتھ سعی لازم ہے۔

سوم: طوافِ وداع: حج کرنے والا جب مکہ معظّمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک طواف کرنا واجب ہے۔

اس طواف میں نہ احرام ہے، نہ رمل، نہ اضطباع، نہ سعی۔

اس کے ترک کرنے پر دم لازم ہوتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

لِمَارَوَی ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَالنَّاسُ اَنْ یَّکُوْنَ الطَّوَافُ اٰخِرَعَھْدِھِمْ بِالْبَیْتِ اِلَّااِنَّہٗ رُخِصَ لِلْمَرْاَۃِ الْحَائِضِ. (۸۴)

لوگوں کو حکم دیا گیا کہ مکہ معظّمہ سے رخصت ہوتے وقت آخری کام طواف کریں۔ایامِ مخصوصہ کی حالت میں عورتیں اس سے مستثنٰی ہیں۔(۸۵)

﴿۶۱﴾ طواف میں رمل سنت ہے۔یہ صرف طوافِ قدوم کے ساتھ خاص ہے۔دیگر طوافوں میں رمل نہیں۔(۸۶)

﴿۶۲﴾ طوافِ قدوم میں اضطباع کرے، یہ سنت ہے۔دیگر طوافوں میں اضطباع نہیں۔اضطباع یہ ہے کہ طواف کرنے والا (حج کا ہو یا عمرہ کا) جب حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں کندھے سے

---

(۸۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ص ۲۳۶
☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ۱، ص ۴۲۷

(۸۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۲، ص ۵۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳، ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۵

(۸۶) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳، ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۸

اتار کر بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال لے۔دایاں کندھا ننگا کر لے۔یہ اضطباع صرف طوافِ قدوم میں ہے۔اس کے بعد کندھے پر احرام ڈال لے۔اور پھر نفل ادا کرتے ہوئے اور سعی کرتے وقت اضطباع نہیں۔(۸۷)

﴿۶۳﴾ حج اور عمرہ کے علاوہ بیت اللہ کا نفل طواف جب چاہے کرے،دن ہو یا رات (حتی کہ زوال کے اوقات میں بھی) طواف کرسکتا ہے۔اس کے لئے کوئی وقت مکروہ نہیں۔البتہ طواف کے نفل زوال کے اوقات میں نہ پڑھے۔انہیں موخر کردے۔حدیث شریف میں ہے:

لَاتَمْنَعُوْا اَحَدً بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ.(۸۸)

بیت اللہ کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے،کسی وقت بھی،کسی کو نہ روکو،خواہ دن ہو یا رات۔(۸۹)

﴿۶۴﴾ طوافِ نفل نمازِ نفل کی طرح نذر سے واجب ہوجاتا ہے۔(۹۰)

﴿۶۵﴾ طوافِ بیت اللہ کی چند شرطیں ہیں۔کچھ ارکان ہیں،کچھ واجبات ہیں،کچھ سنتیں ہیں اور کچھ آداب (مستحبات) ہیں۔ہر ایک نوع کی پابندی اس کی حیثیت سے ضروری ہے۔(۹۱)

﴿۶۶﴾ بیت اللہ کے طواف کی شرائط یہ ہیں۔

اول: طواف کے لئے نیت شرط ہے۔طواف بیت اللہ عبادت مقصورہ ہے۔ہر مستقل عبادت کے لئے نیت شرط ہے۔نصوصِ شرعیہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

دوم: طوافِ زیارت کے لئے محض طواف کی نیت کافی ہے۔

(۸۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۳

(۸۸) ☆ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم،ج ۱،ص ۲۶۷

☆ رواہ الترمذی (نحوہ)عن جبیر بن مطعم،ج ۱،ص ۱۳۷

☆ رواہ النسائی (نحوہ)عن جبیر بن مطعم،ج ۲،ص ۳۵

☆ رواہ الدارمی عن جبیر بن مطعم،ج ۲،ص ۹۷

(۸۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۱۸۵

(۹۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۱۸۹

(۹۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۱۹۰

فرض طواف کی نیت ضروری نہیں۔

سوم: شرائط میں سے حدثِ اکبر (بدن کی ناپاکی) اور حدثِ اصغر (بے وضو ہونا) سے طہارت بھی شرط ہے۔ اور بدن، لباس اور جگہ کی طہارت بھی لازم ہے۔

جمہور کے نزدیک سترِ عورت بھی لازم ہے۔ اگر برہنگی یا جنابت کی حالت میں طواف فرض کیا ہوگا تو ایک اونٹ کی قربانی واجب ہوگی اور بے وضو طواف فرض کیا تو کوئی سی قربانی لازم ہے۔

چہارم: طوافِ زیارت کی ایک ضروری شرط وقت بھی ہے، مقررہ وقت سے پہلے ادا نہیں کیا جا سکتا اور بعد از وقت بالاجماع قضاء فرض ہے اور بلا عذر موخر کیا تو ایک قربانی بھی لازم ہے۔ طوافِ زیارت کا وقت یومِ نحر صبح سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

پنجم: طوافِ زیارت کی شرائط میں ترتیب بھی واجب ہے۔ قربانی اور حلق کے بعد ہی طواف زیارت کیا جائے گا۔

ششم: حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔ لہٰذا طواف میں حطیم کے باہر سے طواف کیا جائے۔ (۹۲)

﴿۶۷﴾ علماء کا اتفاق ہے کہ طواف مسجد کے اندر کرے۔ مسجد کے اردگرد نہ کرے۔ یہی طریقہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔ اگر کوئی مسجد کے گرداگرد طواف کرے تو اسے بیت اللہ کا طواف نہیں کہا جاتا۔ بلکہ طواف مسجد کہا جاتا ہے۔ (۹۳)

﴿۶۸﴾ طواف میں سات چکر رکن ضروری ہیں۔ ہر زمانہ میں ایسا کیا جانا ناقابلِ شک شہرت رکھتا ہے۔ مشہور مستفیض روایات میں صراحت آئی ہے کہ چکروں کی تعداد نماز میں رکعتوں کی طرح ہے۔ جس میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ (۹۴)

﴿۶۹﴾ حطیم کعبہ کا بھی حصہ ہے۔ طواف کے اندر اس کو داخل کر لیا جائے۔ (۹۵)

﴿۷۰﴾ اگر کسی نے طواف میں حطیم کو باہر چھوڑ دیا تو اس کا طواف ہو جائے گا، البتہ کفارہ میں ایک قربانی دینا ہوگی۔ (۹۶)

---

(۹۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۰ تا ۱۹۸

(۹۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۵

(۹۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۵

(۹۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۵

(۹۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۶

﴿۷۱﴾ طوافِ زیارت کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر جائز ہے اور عذر نہ ہو تو پیدل طوافِ زیارت کرنا واجب ہے۔ جس نے بلا عذر سوار ہو کر طوافِ زیارت کیا تو جب تک مکہ میں ہے دوبارہ طواف کرنا ضروری ہے اور اگر دوبارہ طواف نہ کیا تو قربانی واجب ہے۔(۹۷)

﴿۷۲﴾ بغیر وقفہ کے مسلسل طواف با جماعِ علماء سنت ہے۔ اگر کوئی شخص طواف کا کچھ حصہ کر چکا ہو پھر کوئی جنازہ آجائے یا نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو طواف چھوڑ کر جنازہ اور نماز میں مشغول ہو جائے۔ فارغ ہو جانے کے بعد بقیہ طواف کو پورا کر لے۔(۹۸)

﴿۷۳﴾ طواف کے ہر سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی واجب ہے۔(۹۹)

﴿۷۴﴾ طواف کے آداب (مستحبات) حسبِ ذیل ہیں۔

اول: جب کعبہ پر نظر پڑے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے اور دعا کرے۔ کعبہ کو دیکھنے پر دعا کرنا مستحب ہے۔ اور وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

دوم: حجرِ اسود کو دونوں ہونٹوں سے چومے۔ بشرطیکہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو۔ اگر چومنے پر قادر نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے چھو لے اور ہاتھوں کا بوسہ لے لے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ چوم لے۔

سوم: رکنِ یمانی کو صرف دائیں ہاتھ سے چھو لے۔

چہارم: رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

پنجم: طوافِ قدوم پہلے تین چکر لپک کر کرے۔ نیز اضطباع کرے۔ (چادر کا پلہ دائیں بازو کی بغل کے نیچے سے کر کے بائیں کندھے پر ڈال لے)۔

(۹۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۶، ۱۹۷

(۹۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸

(۹۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸

ششم: آخری چکر میں حجرِ اسود کو چوم کر یا اس کی طرف اشارہ کر کے ختم کرے۔

ہفتم: ہر طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس یا جہاں ممکن ہو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان میں پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔(۱۰۰)

﴿۷۵﴾ مسجدِ حرام میں موجود نمازی کے لئے لازمی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ حطیم کی طرف نماز پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔(۱۰۱)

☆☆☆☆☆

(۱۰۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۹۸، ۱۹۹

(۱۰۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۵

باب(۲۹۱)

احکام شرع کی تعظیم، حلال اور حرام جانور، بت پرستی اور جھوٹی گواہی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِکَ وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ وَاُحِلَّتۡ لَکُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ۝ (سورۃ الحج: آیت ۳۰)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے، سوا ان کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

حل لغات:

یُعَظِّمۡ: تعظیم کرے تعظیم کا مفہوم یہ ہے کہ فلاں شے کے حقوق کی حفاظت کا علم۔ اس کی مراعات کو قائم رکھنا۔ اس کے حقوق کی رعایت کرنا۔ اس کے حدود کو قائم رکھنا۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۶

حُرُمَاتِ اللّٰہِ : حُرُمَات جمع ہے حُرُمَۃٌ کی۔ اسے تین وجہ سے پڑھا گیا ہے۔ حُرُمَۃٌ، حُرُمَۃٌ اور حَرَمَۃٌ۔ اس کا معنی ہے: ہروہ حق اللہ جس کی رعایت لازمی ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو۔ ہروہ باحرمت شے جس کی بے حرمتی ممنوع ہو۔

ہروہ حکم جس کا بجالانا لازمی ہو اور ہروہ نہی جس کی مخالفت حرام ہو۔ (۲)

''حرمات اللہ'' میں حج کے تمام مناسک، بیت اللہ، مسجدِ حرام، مکہ معظّمہ، مشعرالحرام، حرمت والے مہینے، احرام باندھنے والا جب تک احرام میں رہے، احرام اور ہروہ شے جس کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انسان کو مکلّف فرمایا۔ اس میں فرائض، واجبات، سنّتیں، مندوبات، مستحبات، مکروہ اور حرام وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔

تمام اوامر کا بجالانا اور نواہی کا ترک ''حرمات اللہ کی تعظیم'' ہے۔ (۳)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور، ج ۳، ص۳۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۰۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج ٦، ص ۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۰۰

(۲) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۴۳

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۱۱۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۵

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت ، ص ۱۲٦

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ، ج۸، ص ۲۳۹

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۱

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ٦٦٨ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱٦ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴.۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ٦، ص ۳۶۷

وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ :اورتمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے۔اونٹ،گائے،بکری،مینڈھا میں ہرجنس کے نراور مادہ حلال ہیں۔(۴)

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ :سوا ان کے جن کی حرمت تم پر پڑھی جاتی ہے۔یعنی مردار،بہتاہوا خون،سور کا گوشت،وہ جانور جسے ذبح کے وقت بغیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو،وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے،بے دھار کی چیز سے مرا ہوا،وہ جو گر کر مرا ہو،وہ جسے کسی جانور نے سینگ مار کر مارا،جسے کوئی درندہ کھا گیا ہو،بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا،پانسے ڈال کر بانٹا ہوا۔

(ان مذکورہ جانوروں کی تفصیل سورۃ المائدۃ،آیت:۳ میں گزر چکی ہے)

علاوہ ازیں جن کی حرمت احادیثِ صحیحہ صریحہ میں بیان ہو چکی ہے۔مثلاً کتا،بھیڑیا وغیرہ شکاری درندے اور شکار کرنے والے پرندے۔

یعنی جن جانوروں کی حرمت کا واضح بیان ہو چکا ہے وہ حرام ہیں۔اس کے علاوہ باقی جانور حلال ہیں۔(۵)

(بقیہ۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۶،ص۴۲

(۴) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۴

اَلرِّجْسَ: ناپاکی، گندگی، پلیدی، قبیح کام، شیطان کا وسوسہ، خفیف حرکت، برے فعل پر عذاب الٰہی۔ رجس (گندگی) چار نوعیت کی ہوتی ہے:

اول: گندگی من حیث الطبع طبعی طور پر جس کو گندگی تصور کیا جائے۔

دوم: من جہت العقل: جسے عقل برا سمجھے۔ مثلاً کفر۔

سوم: من جہت الشرع: جسے شریعت برا بتائے۔ مثلاً شراب، جوا۔

چہارم: من کل جہت: ہر طرح سے برا محسوس ہو۔ مثلاً مردار۔(۶)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۷

(۶) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۱۸۸

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۴۳۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۱، ص۱۰۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۸، ص۱۵۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۰

اَلْاَوْثَانِ: اَوْثَانٌ جمع ہے وَثَنٌ کی۔ بمعنی مورتی، بت، لکڑی، لوہے، چاندی وغیرہ کی مورتی، صلیب۔(۷)

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ بتوں کی عبادت کے قریب بھی نہ جائے کہ وہ گندگی ہیں۔

یاد رہے کہ نجاست حکمی ہے۔(۸)

قَوْلَ الزُّوْرِ: جھوٹ، باطل، ہر وہ شے جو حق سے جدا ہو، باطل ہے، جھوٹی شہادت۔(۹)

شانِ نزول

دورِ جاہلیت میں لوگ حج کرتے تھے۔ لیکن ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں کو اس سے روکتے تھے۔ اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے۔ یعنی دینِ ابراہیمی پر قائم۔ اس پر آیتِ مذکورہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ دینِ ابراہیمی پر قائم ہونا چاہتے ہو تو بت پرستی چھوڑ دو کہ یہ گندگی ہے اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو۔(۱۰)

---

(۷) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۴۴
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۴

(۸) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۱

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ' کا ہر حکم اور ہر نہی واجب التعظیم ہے۔تمام فرائض، واجبات، سنن، مستحبات کا بجا لانا اور مکروہات اور حرام امور سے اجتناب اس کی تعظیم ہے، فرائض کو فرائض کی حیثیت سے، واجبات کو واجبات کے طور پر، سنن اور مستحبات کو ان کی اپنی حیثیت سے جاننا اور ماننا، اسی طرح مکروہ کو مکروہ، حرام کو حرام جاننا اور ان سے اجتناب تعظیمِ شریعت اور تعظیمِ ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔اسی طرح کے حج مناسک کو بجالانا اوران کی تعظیم اور حج کے منہیات (مثلاً حالتِ احرام میں شکار کرنا، عورتوں سے مباشرت) سے اجتناب اللہ تعالیٰ کے محترم احکام ہیں۔ان تمام امور کی رعایت اور پاسداری مومن پر فرض ہے۔(۱۱)

﴿۲﴾ حرمات اللہ کی تعظیم درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اسی طرح مقبولانِ بارگاہِ قدس کی تعظیم بھی اللہ کی تعظیم ہے۔ لٰہذا مقبولانِ بارگاہِ قدس اور محبوبانِ بارگاہِ رب العزت جل مجدہ کی تعظیم بندۂ مومن پر فرض ہے۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۸۴
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۵
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص۱۸۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۵
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۱
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص۱۰۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص۳۰۷
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۸
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۷
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۴۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰
(۱۲) ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج ۵،ص۱۹۳
تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۹

﴿۳﴾ جس طرح ہر حکم بجالانے پر ثواب ملتا ہے اسی طرح تمام منہیات سے رکنے پر بھی اجر کا مستحق ہوتا ہے۔منہیات سے بالقصد رکنا باعث اجر ہے۔آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں ''خَیۡرٌ لَّہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ'' اس پر نصِ صریح ہے۔ بندۂ مومن جس طرح شریعتِ مطہرہ کے احکام کو شریعت کے احکام سمجھ کر بجالاتا ہے اسی طرح شرع مطہر کی منہیات سے بالقصد منہیاتِ شرع سمجھ کرر کے رہے تا کہ اجر کا مستحق ہو۔(۱۳)

﴿۴﴾ حرام اشیاء اور حرام جانوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے اذن سے اس کے رسول نے بیان فرمادیا ہے۔ان میں مردار، بہتا ہوا خون، شراب، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا، گلا گھونٹنے سے مرا ہوا، بے دھار کی چیز سے مرا ہوا، بلندی سے گر کر مرا ہوا، کسی درندہ کا مارا ہوا، بتوں کے نام پر ذبح کیا ہوا اور مُحرِم کا کیا ہوا شکار حرام ہیں، ان کے علاوہ درندے جانور اور درندے پرندے بھی حرام ہیں۔ان کے سوا باقی جانور حلال ہیں۔ ان کا گوشت کھانا حلال ہے۔ان کو حرام جاننا شریعتِ مطہرہ پر افترا ہے۔حلال جانوروں کو حلال جاننا اور حرام جانوروں کا حرام جاننا بندۂ مومن پر فرض ہے۔(۱۴)

نوٹ: حلال اور حرام اشیاء اور جانوروں کی تفصیل سورۃ المائدۃ آیت:۱، اور ۳ میں گزر چکی ہے۔

---

(۱۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۵۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۱۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۶۱
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص۱۰۰
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۳۲

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۲۴۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۲۸۴
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۵۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۱۸
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۵۵
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۲۸۶
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۶۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳،ص۱۰۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۳۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۴۷

﴿۵﴾ حلال جانور اگر طبعی موت مرجائے تو وہ مردار ہے اور حرام ہے۔(۱۵)

﴿۶﴾ ہر حلال جانور کا گوشت ذبح یا نحر کے بعد حلال ہوتا ہے۔اسی طرح اضطراری حالت میں جب ذبح یا نحر نہ ہو سکے،شرعی طریقہ سے اس کے شکار سے اس کا گوشت حلال ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔اس کے سوا کوئی ذات یا شے خواہ کتنی ہی عظیم ہو یا قیمتی ہو،عبادت کے لائق نہیں۔اس کے سوا کسی اور کی عبادت شرک ہے اور شرک اکبر الکبائر ہے۔یہ وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی نہیں معاف فرماتا،بت پرستی شرک اور گندگی ہے۔عقل اور شرع اس کی ممانعت پر متفق ہے۔بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ بت پرستی سے بچتا رہے۔

یاد رہے کہ کسی معظم شے کی عبادت حرام اور شرک ہے اور اس کی تعظیم مطلوبِ شرع ہے۔عبادت اور تعظیم میں فرق نہ کرنا جہالت ہے۔(۱۷)

(بقیہ۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص ۳۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۰۰

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص ۱۸۰

(۱۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلیمطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۰

(۱۶) ☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص ۱۸۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۴۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۵۳

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۸۶

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۶۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۳۰۷

﴿۸﴾ بتوں کی عبادت کی طرح صلیب کی تعظیم بھی ممنوع اور حرام ہے۔حضور سید عالم ﷺ سے اس کی ممانعت صراحت سے ثابت ہے۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جو اسلام لانے سے پہلے عیسائی تھے اور اسی وجہ سے وہ اپنے گلے میں صلیب لٹکائے رکھتے تھے۔اسی حالت میں بارگاہِ رسالت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے۔وہ اپنا حال خود بیان کرتے ہیں:

اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ: یَاعَدِیُّ اَلْقِ ھٰذَاالْوَثَنَ عَنْکَ(وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَطْرِحْ عَنْکَ ھٰذَا الْوَثَنَ) (۱۸)

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت میری گردن میں سونے کی بنی ہوئی صلیب تھی۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے سے جدا کردو (اسے پھینک دو) (۱۹)

﴿۹﴾ بدن کی نجاست پانی سے دور ہوتی ہے۔لیکن کفر و شرک کی نجاست ایمان اور توبہ سے زائل ہوتی ہے۔کافر اگر حالتِ کفر میں منوں پانی بھی استعمال کرلے اس کی نجاست باطنی دور نہیں ہوتی۔(۲۰)

﴿۱۰﴾ جھوٹ بولنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔آیت زیبِ عنوان اس پر نصِ صریح ہے۔احادیثِ طیبہ میں اس کی مذمت وارد ہے۔(۲۱)

(بقیہ ۱۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳،ص ۳۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳،ص ۲۱۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳،ص ۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج ۶،ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷،ص ۱۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸،ص ۲۰۰

(۱۸) ☆ رواہ الترمذی عن عدی ، ج ۲،ص ۱۵۸

(۱۹) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج ۶،ص ۳۰

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۵۴

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۲۸۴

﴿۱۱﴾ جھوٹ کی حرمت کے کئی مدارج ہیں۔سب سے بدترین اوراشد حرام وہ جھوٹ ہے جو اللہ تعالیٰ عزشانہٗ کی ذات،صفات،افعال اوراسماء سے متعلق ہو۔اسی طرح اس کے محبوبِ اعظم صادق ومصدوق اصدق الصادقین نبی رحمت ﷺ کی ذات وصفات سے متعلق جھوٹ بدترین جرم اورحرام ہے۔

یادرہے کہ جھوٹ جیسا قبیح فعل بندوں کے ساتھ متعلق ہوتووہ حرام ہے پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ اس کی نسبت ذات باری تعالیٰ وتقدس یااس کے کسی نبی کی طرف کی جائے۔(۲۲)

﴿۱۲﴾ جھوٹی گوائی دینا حرام ہے۔جھوٹ کی طرح جھوٹی گواہی بھی گناہِ کبیرہ ہے۔قرآن مجیداورحدیث شریف میں اس کوشرک کے ساتھ ذکرکیا گیا ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَهَادَةُالزُّوْرِوَقَوْلُ الزُّوْرِوَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُتَّکِاءً فَجَلَسَ یُکَرِّرُھَاحَتّٰی قُلْنَالَیْتَهٗ سَکَتَ.(۲۳)

(بقیہ۲۱) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۴
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جاراللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۵
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۶
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۸
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۶،ص۴۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ،سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰
(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۵
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۱
(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن ابی بکرۃ،ج۲،ص۸۸۴(نحوہ)
☆ رواہ الترمذی عن ابی بکرۃ،ج۲،۱۴۸
☆ رواہ النسائی فی باب التحریم
☆ رواہ الدارمی عن عبداللہ بن عمرو(نحوہ)،ج۲،ص۲۵۱
☆ رواہ احمد،ج۲،ص۲۰۱،۲۱۴

کبیرہ گناہوں میں سے بدترین گناہ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ کہنا۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے حضورﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے آپ نے اس ارشاد کو بار بار فرمایا۔ صحابہ کرام نے دل میں خیال کیا کہ کاش حضورﷺ اب خاموش ہوجائیں۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۵
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۶
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۱

باب (۲۹۲)

﴿شعائر اللہ کی تعظیم، قربانی کے بعض مسائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

ذٰلِکَ ۗ وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ ○ لَکُمۡ فِیۡہَا مَنَافِعُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّہَاۤ اِلَی الۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ ○

(سورۃ الحج: آیات ۳۲، ۳۳)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ میعاد تک، پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔

حل لغات:

شَعَائِر: شعائر جمع ہے اس کا واحد شَعِیْرَۃٌ یا شِعَارَۃٌ ہے۔ شَعِیْرَۃٌ کا معنی ہے: علامت، نشان۔(۱)

شعائر اللہ یعنی اللہ کے نشانوں سے مراد ہے: مناسکِ حج، ہدی (وہ اونٹ اور جانور جو قربانی کیلئے حرم شریف تک بھیجے جاتے ہیں)، مقاماتِ حج، صفا، مروہ، مزدلفہ، منیٰ، عرفات، رمی، سعی، حج کے فرائض وارکان، دینِ خداوندی، شرائعِ دین، کتبِ الٰہیہ، ہر وہ شے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی یاد تازہ ہو جائے۔ ہدی کے

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۲۱

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۱

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۰۴

جانور کو ایک پہلو میں تیر سے زخم کردیتے ہیں یا اس کے گلے میں چڑیا چھال کا ٹکڑا باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہوجائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔(۲)

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ :اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے۔ اللہ کے نشانوں کی تعظیم نشانوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف نوعیت کی ہے۔

اول: ہدی اور اضحیہ کے جانوروں کو خوب موٹا تازہ کرو۔ انہیں خوبصورت بناؤ۔ قیمتی جانوروں کی قربانی کرو۔ جب یہ قربانی (ہدی یا اضحیہ) کے لئے نامزد ہوجائیں تو ان سے بلاضرورت نفع حاصل نہ کرو۔ انہیں سواری نہ بناؤ۔

دوم: مناسکِ حج کو پوری احتیاط سے ادا کرو۔ حج کے شرائط ارکان اور آداب کا لحاظ رکھو۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربیمالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۲،ص ۵۵

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج ۱۷،ص ۱۸۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۱۹،۲۲۰

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۰۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۷

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۸۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۲۶۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۳۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۴۲۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۳۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۷،ص ۱۵۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۹۵

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج ۶،ص ۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۴۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۰۳

سوم: مقاماتِ حج کا احترام کرو۔

چہارم: شریعت کے احکام پورے آداب سے ادا کرو۔

پنجم: جس شے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی ہو اس کا ادب بجالاؤ۔

ششم: دینِ خداوندی کی مذکورہ یادگاروں کا پورا لحاظ رکھو۔کوئی ادب بھی ضائع نہ کرو۔(۳)

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى: تمہارے لئے چارپایوں میں منافع ہیں ایک مقررہ میعاد تک۔مقررہ میعاد سے مراد جانوروں کو قربانی (ہدی یا اضحیہ) کے لئے نامزد کرنا ہے۔

منافع سے مراد ہے: دودھ حاصل کرنا، اون اتارنا، سواری کرنا، بچہ حاصل کرنا وغیرہ۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۷

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۳۹۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۲

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ،ج۶،ص۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۰

☆ الدر المنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی ،ج۵،ص۱۹۵

آیت کامفہوم یہ ہے کہ جب تک تم جانور کو قربانی کے لئے نامزد اور مختص نہیں کر لیتے ان سے دودھ حاصل کر سکتے ہو۔ان کی اون اور بالوں سے نفع لے سکتے ہو،ان پر سواری کر سکتے ہو۔(۴)

مَحِلُّهَا:مَحِلٌ سے مراد وہ جگہ یا وہ وقت جہاں یا جب ہدی کا جانور قربان کر دیا جائے۔یعنی حدودِ حرم یا ایامِ نحر۔(۵)

اَلْبَيْتِ الْعَتِيْقِ: آزاد گھر کا معنی ہے خانہ کعبہ لیکن اس سے مراد پورا حرم مراد ہے۔قربانی چونکہ خانہ کعبہ میں نہیں کی جاتی بلکہ منیٰ اور حدودِ حرم میں کی جاتی ہے۔اس لئے آیت زیبِ عنوان میں اس سے پورا حرم مراد ہے۔(۶)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۵

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۲۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۲۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور۔ج۳،ص۳۰۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۳۰

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۴۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی ،ج۵،ص۱۹۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۳۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص۲۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۵۲

(۵) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۷۸

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۳

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعہ ملتان،۳،ص۲۸۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جانور جب قربانی (ہدی ہو خواہ اضحیہ) کے لئے نامزد کر دیا جائے تو وہ واجب التعظیم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم واجب ہے۔(۷)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۶۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران۔ ج۶، ص۴۴

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۲،

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص۴۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران ج۶، ص۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۵

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۳

﴿۲﴾ مناسکِ حج کی ادائیگی میں پوری احتیاط لازمی ہے کوئی رکن یا ادب ضائع نہ ہو۔تا کہ حج، حجِ مبرور ہو جائے۔(۸)

﴿۳﴾ قربانی کے لئے اس جانور کا انتخاب کیا جائے جو خوب فربہ ہو، حسین ہو، قیمتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک سو قیمتی اونٹوں کی قربانی فرمائی، ان میں ابوجہل کا وہ اونٹ بھی شامل تھا جس کی نکیل سونے کی تھی، حدیث شریف میں ہے۔

اَهْدٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِائَةَ بُدْنَةٍ فِيْهَا جَمَلٌ اَحْمَرُ لِاَبِىْ جَهْلٍ فِىْ اَنْفِهٖ بُرَّةٌ مِّنْ ذَهَبٍ.(۹)

رسول اللہ ﷺ نے ایک سو اونٹ قربان فرمائے ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا وہ بھی تھا جس کی نکیل سونے کی تھی۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی قیمتی جانور قربانی کرتے تھے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بختی اونٹ کی قربانی کی، جس کی قیمت خریداروں نے تین سو دینار بتائی تھی۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

كُنَّا نُسَمِّنُ الْاَضَاحِىَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَمِّنُوْنَ.

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب فربہ کرتے تھے۔صحابہ

---

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۲۰۳

(۹) ☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۶۹، ۲۷۳

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

☆ رواہ الحاکم عن اسحٰق

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی ایسا کرتے تھے۔(۱۰)

﴿۴﴾ قربانی (ہدی اوراضحیہ) کے جانور میں کوئی عیب نہیں ہونا چاہیے، صحیح وسالم الاعضاء ہو، اندھا، کانا، دبلا پتلا اور ایسا لنگڑا جوخود چل کر قربان گاہ تک نہ جاسکتا ہو، قربانی کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگ کٹی ہو، تہائی سے زائد کان کٹا ہو، یا دم کٹی ہو، یا آنکھ نہ ہو، یالاٹ (دنبے کی چکی) کٹی ہو، تو ان کی قربانی بھی جائز نہیں۔ قربانی کے جانور کا صحیح اور سالم الاعضاء ہونا قربانی کی تعظیم ہے اور تعظیم واجب ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَانُضَحِّی بِعَوْرَآءَ وَلَامُقَابَلَةٍ وَلَامُدَابَرَةٍ وَلَاخَرْقَآءَ وَلَاشَرْقَآءَ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۵۵

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۳۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۱

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۳

(۱۱) ☆ رواہ ابوداؤدعن علی، ج۲، ص ۳۲

☆ رواہ الترمذی عن علی، ج۱، ص ۲۱۶

☆ رواہ النسائی عن علی، ج۲، ص ۲۰۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن علی، ج ۲۳۴ (مختصراً)

☆ رواہ الدارمی عن علی، ج۲، ص ۱۰۶

☆ رواہ احمد، ج۱، ص ۹۵، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۴۹، ۱۵۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھیں اور کان دیکھ لیں کہ وہ بے عیب ہوں۔ اور اس جانور کی قربانی نہ کریں جو کانا ہو، یا اس کا اگلا پاؤں کٹا ہو، یا پچھلا پاؤں کٹا ہو، اور اس کا کان پھٹا ہو، اور چرا ہو۔ (۱۲)

﴿۵﴾ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا خصی ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ یہ دونوں امور عیب شمار نہیں ہوتے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (۱۳)

رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو عظیم، فربہ، سینگوں والے، سفید و سیاہ رنگ والے اور خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی اس امت کی طرف سے قربانی فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتی ہو اور دوسرا مینڈھا اپنی اور اپنی آل کی طرف سے قربانی فرماتے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر اس میں عیب پیدا ہو جائے تو اس عیب والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اس کی جگہ نیا بے عیب جانور قربانی کرنا لازم ہے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ جانور کو قربانی کے لئے خریدنے یا قربانی کے لئے نامزد کر لینے کے بعد اس سے منافع لینا جائز نہیں۔ اگر دودھ

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، ص ۲۳۲
☆ رواہ الترمذی (مختصراً)، ج ۱، ص ۲۱۶
☆ رواہ الدارمی (مختصراً) ج ۲، ص ۱۰۳

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

ہوتو اسے دوھ کر صدقہ کرنا لازم ہے۔اس کی اون اگر اتاری گئی تو اس کا صدقہ کرنا لازم ہے۔بغیر ضرورت اس پر سواری کرنا جائز نہیں۔یہ تمام اموراس کی تعظیم کے خلاف ہیں،البتہ اگر ضرورت ہو اور کوئی اور سواری دستیاب نہ ہوتو سواری کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ رَكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ارْكِبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.(١٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اس پر ضرورت پڑھنے پر معروف طریقہ سے سواری کرلو جب تمہیں اس کی خاص حاجت ہو یہاں تک کہ تمہیں دوسری سواری مل جائے۔(١٧)

(١٦) ☆ رواہ مسلم عن جابر، ج ١،ص ٤٢٦
☆ رواہ ابوداؤد عن جابر، ج ١،ص ٢٥٢
☆ رواہ النسائی عن جابر، ج ٢،ص ٢٢
☆ رواہ احمد، ج٣،ص ٢٢١،٢٢٤،٢٢٥،٢٤٨

(١٧) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج٣،ص ٢٤٢
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج٣،ص ١٢٨٦
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان، ج١٧،ص ١٨٥
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج٣،ص ١٥٨
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج٣،ص ٢٨٧
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج٣،ص ٢٢٠
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج٢٣،ص ٣٢
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (٦٥٤ . ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج٦،ص ٣٦٨
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج٥،ص ٤٣٠
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ٥٣٦
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج٣،ص ٣٠٨
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ٣،ص ٣٠٨
☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ٩١١ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج٦،ص ٤٤
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ١٢٠٤ھ) مطبوعہ کراچی، ج٥،ص ١٩٥

﴿۸﴾ قربانی کے جانور کو کرایہ پر دینا اور اس سے اجرت حاصل کرنا جائز نہیں۔ یہ تعظیم کے خلاف ہے۔(۱۸)

﴿۹﴾ قربانی کے جانور پر سواری کرنے یا بوجھ لادنے کے باعث اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے تو اس نقص کے بدلے قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ احرام سے متعلق جتنی قربانیاں ہیں مثلاً ہدی، دم، دم جنایت، تمتع اور قران حج کے شکرانہ کی قربانی، دمِ احصار وغیرہ سب کا محلِ ذبح حرم ہے۔

(یاد رہے کہ حج یا عمرہ میں کسی واجب میں کمی یا ترک کے باعث جو قربانی کی جاتی ہے اسے دم یا دمِ جنایت کہتے ہیں اور جو حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں اگر کوئی دشمن روک لے اور حج یا عمرہ کرنے میں مانع ہو اس حالت میں جو جانور ذبح ہونے کے لئے حرم بھیجا جاتا ہے اسے دمِ حصار کہتے ہیں) ان سب قربانیوں کا مقامِ ذبح پورا حرم ہے۔ مکہ معظمہ ہو یا منیٰ وغیرہ سب حدود حرم ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

وَقَفْتُ هٰهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقَفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفٌ وَنَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ(۲۰)

عرفات میں میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفات کا تمام میدان وقوف کا محل ہے اور مزدلفہ میں میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ کا میدان وقوف کی جگہ ہے۔ منیٰ میں میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ کا تمام میدان ذبح کی جگہ ہے۔

نیز آیتِ مبارکہ میں اس کی صراحت ہے۔(۲۱)

(بقیہ۱۷) ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۳

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۵۷

(۲۰) ☆ رواہ ابوداؤد عن جابر، ج۱، ص۲۷۵

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۳

(۱۱) شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، قربانی کے جانور کو اخلاص سے فربہ کرو گے اور مہنگے داموں خریدو گے تو اس میں اللہ تعالی کے لئے اخلاص ظاہر ہوگا۔ عبادات اور اعمالِ صالحہ سے مقصود کو اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنا اور تقوی کا حصول ہے۔ اس لئے ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا کا حصول مقصودِ اصلی اور مطمع نظر ہونا چاہیے۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَایَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَ کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقُرُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ.(۲۲)

آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، ایک کے سودے پر سودا نہ کرو، اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے، نہ اسے حقیر جانتا

(بقیہ ۲۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۸
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت ۶، ص۲۶۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران. ۶، ص۴۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷
(۲۲) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ، ج۲، ص۳۱۷
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ(مختصراً)، ج۲، ص۲۲
☆ رواہ احمد، ج۲، ص۲۷۷، ۳۶۰
☆ ......، ج۳، ص۴۹۱، ۱۲۵
☆ ......، ج۴، ص۶۶، ۹۶
☆ ......، ج۵، ص۲۴، ۲۵، ۷۱، ۷۹، ۸۱

ہے۔تقویٰ یہاں ہے،حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا۔آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ دہرایا۔آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ہر مسلمان کا خون،مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ جس شے میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہو اس کا ادب بجالانا اور اس کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔لہٰذا ایسے نشانات کا ادب و تعظیم مسلمان پر واجب ہے۔ہدی کے جانور،قربانی کے جانور،صفا و مروہ،مزدلفہ،منیٰ،عرفات،بیت اللہ،مسجدِ حرام،مسجدِ نبوی،مسجدِ اقصیٰ،تمام مساجد،انبیاءِ کرام،سیدالانبیاء،صحابہ کبار،اہل بیت اطہار،ان کے نشانات،اولیاء اللہ ان کے مزارات،قرآن مجید،کتبِ احادیث و تفسیر و فقہ،کتبِ دینیہ،عبادات،احکامِ شرعیہ وغیرہ سب شعائر اللہ ہیں،ان کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ہر ایک کا ادب اس کی حیثیت سے مختلف ہے۔آیت زیبِ عنوان میں شعائر اللہ کو مطلقاً بیان کیا گیا ہے اور اس اطلاق میں مذکورہ بالا تمام امور اور اشیاء داخل ہیں۔(۲۴)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۶
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان ۔۱۷،ص۱۸۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی ۳،ص۱۵۸
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۱۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ۲،ص۱۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۲،ص۳۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ،ج۶،ص۳۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۵
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۷

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

باب ہذا کے احکام کی تسوید، ترتیب اور تالیف ایامِ حج (۱۴۲۶ھ) کے دوران ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں اور شعائرِ اسلام کے صدقہ اسے قبول فرمالے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ ۲۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹، ۲۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۳۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۲۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۰

☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ۶، ص ۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۲۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۵

باب (۲۹۳)

قربانی اور اس کے بعض احکام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰـهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰـهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

(سورة الحج آیت ٣٦)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو! ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے، پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ، ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔

حل لغات :

اَلْبُدْنَ جمع ہے اس کا واحد بُدْنَةٌ ہے۔

بَدَنَ (از باب نَصَرَ) بَـدَنـا وبُدْنًا وبُدُوْنًا اور بَدُنَ (از باب كَرُمَ) بَـدَانًا وبَدَانَةً کا معنی ہے: فربہ بدن ہونا، موٹے بدن والا ہونا۔

بَدَانَةَ وہ قربانی کا اونٹ یا گائے جو مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے۔(۱)

شَعَائِرَ اللّٰهِ: شعائر اللہ سے مراد شریعتِ اسلامیہ کے نشانات وعلامات، اس کلمہ میں اضافت تعظیم اور شرف کے لئے ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكرى (م ۴۰۰ھ) مطبوعه كوئٹه، ص ۲۳۹

☆ تاج العروس ازعلامه سيدمرتضى حسينى زبيدى حنفى(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۹، ص ۱۳۶

☆ المنجد ازلوئيس معلوف ايسوعى، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافرخانه كراچى، ص ۹۷

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوه والنظائرفى القرآن الكريم)للمفسرالحسين بن محمدالدامغانى، مطبوعه بيروت، ص ۶۵

☆ مفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانى(۵۰۲ھ)مطبوعه كراچى، ص ۳۹

☆ مصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى، مولفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۱

☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بيروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۸

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت، لبنان، ج۱۲، ص ۵۹

☆ مختصرتفسيرالطبرى ازعلامه ابوجعفربن محمدجريرالطبرى، مطبوعه دارالقرآن الكريم بيروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۹۱

☆ تفسيرانوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوى شافعى، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۲۸۸

☆ تفسيرالبحرالمحيط، لمحمدبن يوسف الشهيربابى حَيّان الأندلسى الغرناطى(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بيروت، ج۶، ص ۲۶۹

☆ تفسيرالكشاف للامام ابى القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشرى مطبوعه كراچى، ج۳، ص ۵۹

☆ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۳۵

☆ زادالمسيرفى علم التفسيرللحافظ الامام ابى الفرج عبدالرحمٰن بن على ابن الجوزى (ت ۵۹۷ھ)مطبوعه پشاور ج۵، ص ۴۳۲

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه على بن محمدخازن مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ مدارک التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارک ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ تفسيرجلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكه مكرمه، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمٰعيل حقى(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه اسلاميه، كوئٹه، ج۶، ص ۳۵

☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۵

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى، پشاور، ص ۵۳۷

☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلى، ج۸، ص ۲۰۷

(۲) ☆ تفسيرالبحرالمحيط، لمحمدبن يوسف الشهيربابى حَيّان الأندلسى الغرناطى(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بيروت، ج۶، ص ۲۶۹

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۲۸۸

صَوَآفَّ: جمع ہے اس کا واحد صَافٌّ ہے۔ صَافٌّ کا معنی ہے:

ایک قطار میں ٹانگے رکھے ہوئے اونٹ، ایک ٹانگ بندھے ہوئے تین ٹانگوں پر کھڑے اونٹ۔ (۳)

وَجَبَتْ: وَجَبَ یَجِبُ وُجُوْبًا وَجِبَةً کا معنی اختلاف صلہ سے مختلف ہے:

وَجَبَتِ الشَّیْءُ: ثابت و لازم ہونا۔

وَجَبَتِ الْحَائِطُ وَنَحْوُہٗ: دیوار کا زمین پر گرنا۔

وَجَبَتِ الرَّجُلُ: دن میں ایک ہی دفعہ کھانا۔

وَجَبَتِ الشَّمْسُ: سورج کا ڈوبنا۔

وَجَبَتِ الْعَیْنُ: آنکھ کا گڑھے میں بیٹھ جانا۔

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۹۰
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۸۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۲۲
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۹
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۲، ص ۳۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۳۶۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸

وَجَبَتِ الْقَلْبُ: دل دھڑکنا۔

وَجْبًا وُجُوبًا: گرنا اور مرنا۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد گرنا ہے۔(۵)

اَلْقَانِعَ: قَنِعَ (از باب سَمِعَ) قَنَعًا قَنَاعَةً قُنْعَانًا کا معنی ہے جو کچھ حصہ میں آئے اس پر صبر کرنا، اسمِ فاعل قَانِعٌ کا معنی ہے قناعت کرنے والا، صبر کرنے والا، جو کچھ اس کے حصہ میں آئے اس پر صبر کرنے والا۔

نیز قَنَعَ (از باب نَصَرَ) کا معنی ہے سوال کرنا، اس باب سے اس کا معنی ہے: سوال کرنے والا۔(٦)

---

(۴) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۴۵
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵۰۱

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۲
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۹
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۶
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

(٦) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۰۴۸
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۱۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۸۱
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۴۸۶

اَلْمُعْتَرّ: اِعْتَرَہٗ وبِہٖ اِعْتِرَارًا کا معنی ہے بغیر سوال کے بخشش کے لئے آنا۔

عَرَّ (از باب نَصَرَ) عَرًّا کا معنی ہے: غمگین کرنا، سائل بن کر آنا۔

مُعَرَّۃٌ کا معنی ہے: گناہ، تکلیف، بدی، ڈانٹ، قصور، عیب، بری بات، سختی، گالی، غصہ سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔

مُعْتَرٌّ کا معنی ہے: فقیر، بغیر سوال کے بخشش کے درپے ہونے والا۔ (۷)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں لوگ قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے، بلکہ قربانی کا خون بیت اللہ شریف کی دیواروں کے

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۸۴

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۲۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۹۱

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی ـ جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۶۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ - ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۲

ساتھ مل دیتے تھے۔ان کی تردید کے لئے آیتِ کریمہ زیبِ عنوان نازل ہوئی۔(۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بُدن کا اطلاق اونٹ اور گائے پر بھی ہوتا ہے،اس طرح قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) تین جنس کے جانوروں کی جائز ہے: اونٹ (نر ہو یا مادہ)، گائے (نر ہو یا مادہ)، بکری (نر ہو یا مادہ)، بھینس گائے کی جنس میں شمار ہوتی ہے اور مینڈھا، دنبہ (نر ہو یا مادہ) بکری کی جنس میں شمار ہوتا ہے۔لہٰذا اگر کسی نے بُدن (ڈیل دار فربہ جانور) کی نذر مانی اور اب اسے اونٹ میسر نہیں یا اس کے خریدنے پر قادر نہیں تو اسے گائے کی قربانی کرنا جائز ہے۔(۹)

﴿۲﴾ اونٹ کو کھڑا کر کے اس طرح نحر (ذبح) کیا جائے کہ اس کا اگلا بایاں پاؤں بندھا ہو، اگر اونٹ کو بیٹھا کر ذبح کیا جائے تو بھی جائز ہے، البتہ گائے اور بکری کو لٹا کر ذبح کیا جائے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۹۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۲

☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۸

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۹۵

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۳

☆ الجامع الاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۵۹

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۲۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۹

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۵،ص۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۵

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۹

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۸

﴿۳﴾ اونٹ کو نحر (ذبح) کرتے وقت نیزہ اس کے سینے کے قریب گردن میں چبھویا جائے اور کوہان کے قریب سے نکالا جائے۔(۱۱)

﴿۴﴾ جانور کو اللہ تعالیٰ کے مقدس نام پر ذبح کرنا فرض ہے۔ بوقتِ ذبح یوں کہے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۱۲)

﴿۵﴾ حج کرنے والے کے لئے جائز نہیں کہ وہ یومِ نحر (عید کے دن) طلوعِ فجر سے پہلے قربانی کرے، جب فجر ہو جائے تو رمی جمار کے بعد منیٰ میں قربانی کرے، البتہ دوسری قربانیوں (اضاحی) کو نمازِ عید پڑھ لینے کے بعد ذبح کرے، نمازِ عید پڑھنے سے پہلے قربانی جائز نہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ اونٹ اور گائے میں قربانی کے سات برابر حصے کئے جائیں، سات افراد برابر حصہ کے ساتھ اس قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں، سات افراد سے کم اس قربانی میں یوں حصہ دار ہو سکتے ہیں کہ ہر ایک ساتواں خریدے، مثلاً اگر پانچ افراد شامل ہوں تو ہر ایک ساتواں حصہ خریدے، باقی کے دو حصے ان شریکوں میں سے دو، دو حصے خریدے یا باقی کے دو حصے ایک ہی شریک خریدے، گویا ساتویں حصہ سے کم حصہ خریدنا جائز نہیں، البتہ بکری اور مینڈھے کی قربانی صرف فرد کی طرف سے جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

---

(۱۱) ☆ الجامع الاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۶۲،۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص ۵۳۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج ۸،ص ۲۰۸

(۱۲) ☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعه دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج ۱۷،ص ۱۹۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۶۰
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر،ج ۳،ص ۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۲۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۳۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص ۵۳۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج ۶،ص ۳۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج ۱۷،ص ۱۵۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین مطبوعه مکه مکرمه،ج ۳،ص ۱۰۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج ۸،ص ۲۰۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۶۲

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْتَرِکَ فِی الْاَضَاحِیِّ اَلْبُدْنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرِ عَنْ سَبْعَةٍ.(۱۴)

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کی قربانی میں سات افراد شریک ہوں، اسی طرح گائے کی قربانی میں بھی سات افراد شامل ہوں۔(۱۵)

﴿۷﴾ نحر یا ذبح (قربانی کا جانور ہو یا عام جانور) کے بعد جانور کے جسم سے خون بہہ جائے اور اسی کی روح جسم سے نکل جائے اس کے بعد اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ جانور کی موت سے پہلے اگر حلال جانور کا ٹکڑا الگ کرلیا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں پہلو کے بل جانور کا گر جانا اسی کی موت سے کنایہ ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے:

مَا اُبِیْنَ عَنِ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ.(۱۶)

زندہ جانور سے جو ٹکڑا الگ کرلیا گیا وہ مردار ہے (اس کا کھانا حلال نہیں)۔(۱۷)

﴿۸﴾ قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) کا گوشت قربانی کرنے والا خود کھا سکتا ہے، اپنے غنی احباب کو کھلا سکتا ہے، قربانی کا

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم، ج۱، ص۴۲۴

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۲۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۶۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۸

(۱۶) ☆ رواہ الحاکم / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۷، ص۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۶۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۵

گوشت کھانا مستحب ہے،اس کے کھانے میں اجر ہے۔(۱۸)

﴿۹﴾ ہدی، حجِ تمتع وقران کی قربانی اور صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں قربانی کا گوشت خود کھانا اور فقراء و مساکین کو کھلانا مستحب ہے۔اگر قربانی کرنے والا سارا گوشت خود کھالے یا سارا گوشت مساکین کو کھلا دے تو بھی جائز ہے۔بخلافِ دمِ جنایات اور نذر کی قربانی کے گوشت کے کہ ان کا گوشت خود نہیں کھا سکتا، غنی لوگوں کو کھلانا بھی جائز نہیں یہ گوشت مساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں،ایک حصہ خود کھائے،دوسرا حصہ خویش واقارب کو اور تیسرا حصہ فقراء ومساکین کو دے۔(۲۰)

﴿۱۱﴾ قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) کا گوشت تین روز سے زیادہ مدت تک کھایا جاسکتا ہے،ایسا کرنا جائز ہے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ قصاب کو اجرت میں گوشت دینا جائز نہیں،قربانی کرنے کی اجرت اسے اپنی طرف سے دے،عمومی حصہ میں سے اسے گوشت دینا جائز ہے۔(۲۲)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۶۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۷

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۶۳
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۷

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان ج۳،ص۲۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۹۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۷۰

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۲۳

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۵

﴿۱۳﴾ اگر کوئی نذر مانے کہ مجھ پر بدنہ (ڈیل دار جانور) واجب ہے، وہ جانور مکہ معظمہ یا اس کے علاوہ جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے، اور اگر نذر مانے کہ مجھ پر ہدی واجب ہے تو اسے جانور کو مکہ معظمہ میں ذبح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ "ہدی" وہ جانور ہے جسے حدودِ حرم میں ہی ذبح کرنا جائز ہے، بخلاف بدنہ کے کہ جہاں چاہے ذبح ہو سکتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۴﴾ ایامِ نحر میں قربانی کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں سے ہے۔ لہٰذا صاحبِ نصاب مسلمان کو چاہیے کہ ان ایام میں قربانی کرے، قربانی کے فضائل میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو:

مَا عَمِلَ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهَا لَتَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا. (۲۴)

قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا ابنِ آدم کے لئے سب سے زیادہ اللہ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ روزِ قیامت یہ قربانی کے جانور اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت لائے جائیں گے۔ زمین پر خون گرنے سے پہلے قربانی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے۔ لہٰذا قربانیوں کو خوش دلی سے کیا کرو۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳

(۲۴) ☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ ج ۱ ص ۲۱۵

☆ رواہ ابن ماجہ عائشۃ ص ۲۳۳

(۲۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران۔ ج ۵، ص ۴۸

باب (۲۹۴)

﴿کامل ایمان والوں کے اوصاف﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡمَامَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُمَلُوۡمِیۡنَ ۝ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رَاعُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ، ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ۝ (سورۃ المؤمنون آیات ۱ تا ۱۱)

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں، اور وہ کسی بیہودہ بات کی طرف التفاف نہیں کرتے، اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر، جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں، کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں

اوراپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اوروہ اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حل لغات:

اَفْلَحَ: مطلوب میں کامیاب ہونا،کوشش میں کامیاب ہونا،کام کادرست ہونا،مراد پالینا۔

اَلْفَلَاحَ: کامیابی،خوش حالی،بقا،نجات،اذان میں کہاجاتا ہے:حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی کامیابی اورنجات کےراستے پرآؤ۔

یادررہے کہ فلاح کی دوقسمیں ہیں۔دنیوی اوراُخروی۔

دنیوی: حیاتِ دُنیا میں جوامورزندگی کوخوش گوار بنادیتے ہیں ان میں کامیابی حاصل کرنا مثلاً غنٰی،عزت،شہرت وغیرہ۔

اُخروی: چاراشیاہیں۔

☆ فناکےبغیر بقا۔

☆ فقرکےبغیر غنٰی۔

☆ ذلت کےبغیر عزت۔

☆ جہالت کےبغیر علم۔(۱)

آیتِ مبارکہ میں فلاح سے مراداُخروی نجات ہے،یہی مقصودِ حیات ہے۔مطلوبِ مومن یہی فلاح ہے۔ دنیوی فلاح عارضی اورزائل ہونے والی ہے۔اسی کومقصود بنالینا خسارے کا کام ہے۔

---

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۲۴۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۳۸۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۲،ص۶۳

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ،ص۲۳۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۱،ص۱۹۹

اَلْمُؤْمِنُوْنَ :ایمان والے، ایمان اس شے کی تصدیق کا نام ہے جو دینِ مصطفیٰ ﷺ کی ضروریات سے ہو، مثلاً توحید، رسالت، آسمانی کتابیں، فرشتے، حشر، جزا، سزا وغیرہا۔(۲)

خَاشِعُوْنَ :خَشَعَ (از باب فَتَحَ) خُشُوْعًا کا معنیٰ ہے: فروتنی کرنا، عاجزی کا اظہار کرنا۔

اس سے خَاشِعٌ صفت کا صیغہ ہے۔ یعنی عاجزی کرنے والا۔

مختلف صلوں کے ساتھ اس کا معنیٰ مختلف ہے۔

خَشَعَ بِبَصَرِہٖ: آنکھ نیچی کرنا۔

خَشَعَ الصَّوْتَ: آواز کا پست ہونا۔

خَشَعَ الشَّمْسَ: سورج کا ڈوبنے کے قریب ہونا۔

خَشَعَ الْوَرَقَ: پتے کا مرجھانا۔

خَشَعَ الْاَرْضَ: بارش نہ ہونے کے باعث زمین کا خشک ہونا۔(۳)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے: عاجزی کرنے والے، اظہارِ عجز کرنے والے، ڈرنے والے، تواضع کرنے والے، اپنے آپ کو پست قرار دینے والے، نظریں نیچی اور آواز پست کرنے والے، نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہ کرنے والے، نمازی کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں کون ہے اور بائیں کون۔ سکون، حُسنِ ہیئت، سجدہ گاہ سے نظریں نہ ہٹانا، اپنے بدن کے کسی حصہ سے نہ کھیلنا، بے وجہ نہ کھجانا، نماز میں ایسی یکسوئی کہ دوسری طرف خیال نہ جائے اور زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرے، جائے نماز سے

---

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۲

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۲۲۴

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۱۴۸

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۱۵۸

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۲۷۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص۸۳

☆ تاج العروس از علامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۵، ص۳۱۸

نظر اِدھر اُدھر نہ ہٹے، دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹکائے، کنکریاں جو زمین پر پڑی ہوں ان کو الٹ پلٹ نہ کرے، نماز کے نامناسب کوئی حرکت نہ کرے، کامل یقین اور پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا خشوع ہے۔(۴)

اَللَّغْوِ: ایسا فعل یا قول جس میں کوئی فائدہ نہ ہو۔ مثلاً کذب، گالی، مذاق، وقت کا ضائع کرنا، آخرت میں کام نہ آنے والا قول یا فعل بھی لغو ہے۔(۵)

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۹۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۸
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان ج۳، ص ۳۰۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ٥٩٧ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۳۵۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۷۷
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (٦٥٤ ـ ٧٥٤ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۹۵
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ١٣٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۱۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۶۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۳
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ٩١١ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۶، ص ۷۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۷۷

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۰۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۷۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ٥٩٧ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۳۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۷۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۴
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ١٣٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۸

اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ:یاشرعی باندیاں، جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں۔مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ میں اگرچہ عمومی طور پر غلام اور باندیاں داخل ہیں مگر اس مقام پر اس سے مراد صرف شرعی باندیاں ہیں۔غلام اس میں شامل نہیں۔(۶)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ:تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔صنفی قربت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عورتیں حلال کی ہیں۔منکوحہ بیوی اور شرعی باندھی۔اُنْ دو کے علاوہ باقی تمام قسم کی صنفی قربت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔(۷)

اَلْفِرْدَوْسَ:وسیع باغ، جو تمام پھلوں کا جامع ہو، مراد جنت کا اعلیٰ مقام ہے۔(۸)

شانِ نزول:صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ بلند کر لیتے تھے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔اس کے بعد وہ ہمیشہ اپنی نگاہوں کو نماز کی حالت میں اپنی سجدہ گاہ پر رکھتے تھے۔(۹)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۰۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۰
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۱۲
☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۸۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۵۹

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۹

(۸) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۳،ص۷۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۳

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۲،۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۵
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۲

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ کامیاب مومن بننے کے لئے جن امور کی ضرورت ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

اوّل: نماز کا خشوع وخضوع سے ادا کرنا۔

دوم: بے فائدہ اور لغو امور سے اجتناب کرنا۔

سوم: زکوٰۃ کا باقاعدگی سے ادا کرنا۔

چہارم: سوائے اپنی منکوحہ عورتوں اور شرعی باندیوں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا۔

پنجم: امانتوں کو بحفاظت ادا کرنا۔

ششم: اپنے تمام معاہدوں کو پورا کرنا۔

ہفتم: اپنی نمازوں کو شرائط وارکان سمیت وقت پر ادا کرنا۔

مذکورہ بالا صفات کے حامل مومن آخرت کی یقینی کامیابی حاصل کریں گے۔ لہٰذا کامیابی کے لئے بندۂ مومن کو اِن صفات کا اپنانا لازم ہے۔(۱۰)

(بقیہ۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاھور، ج۳،ص۳۲۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۷۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران، ج۶،ص۷۸
☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۲۵۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۲۵۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۳۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۹۵
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص۲۳۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۷۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۷۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲،ص۶۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳،ص۱۱۲
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵،ص۳۵۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۰۲

﴿۲﴾ کامیابی اگرچہ دنیوی امور میں بھی مطلوب ہوتی ہے مگر حقیقی کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ کامل اُخروی فلاح یہ ہے کہ بالکل عذاب نہ ہو، نہ قبر میں، نہ حساب کے وقت، نہ حساب کی سختی ہو، نہ شدائدِ قیامت میں مبتلا ہو، نہ دوزخ میں داخل ہو، نہ پل صراط سے گزرنے میں تنگی ہو۔ خلاصہ یہ ہے موت سے لے کر جنت میں داخلہ تک مکمل نجات حاصل رہے۔ مرتبۂ قرب اور دیدارِ الٰہی امن سے نصیب ہوجائے اور مولیٰ کریم جل شانہ کی رضا حاصل ہوجائے۔ اس اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے درجِ بالا امور پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ (۱۱)

﴿۳﴾ اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ جو گناہ گار مومن توبہ کئے بغیر مرجائے وہ بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ سزا دینے کے بعد جنت میں داخل فرمائے یا اپنے فضل سے اسے معاف کردے یا کسی مقرب کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمادے۔

ویسے اس کا قانون یہ ہے کہ ہر کسی کو اس کے اعمال کی جزا سزا دے گا، گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا پائیں گے۔ اسی کا ارشادِ کریم ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○ (سورۃ الزلزال آیات ۸،۷)

توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھی برائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس لئے بندۂ مومن کو ربِ کریم کی رحمت کا امیدوار رہتے ہوئے اسی کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا رہنا فرض ہے۔ (۱۲)

(بقیہ ۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص ۲۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۲، ص ۳۹۵

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۲، ص ۷۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۴

(۱۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۴

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۸۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۵

﴿۴﴾ خشوع نماز کے فضائل اور مکملات میں سے ہے۔اس کے بغیر اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر عنداللہ قبولیت یقینی نہیں۔لہٰذا نماز کو خشوع وخضوع سے ادا کرے تا کہ قبولیت بھی یقینی ہو۔(۱۳)

﴿۵﴾ نماز میں جو خشوع مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ یکسوئی سے نماز ادا کرے، زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرے، جائے نماز سے توجہ اِدھر اُدھر نہ ہٹے، دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹخائے، کنکریاں جو نماز کی جگہ پڑی ہوں ان کو نہ ہٹائے، کامل یقین اور مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور تعظیم بجالائے۔نماز کے نامناسب کوئی حرکت نہ کرے۔ان اوصاف کی حامل نماز بندے کو قربِ الٰہی کی دولت سے سرفراز کردیتی ہے۔مولا کریم ایسی نماز نصیب فرمائے۔

حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَ هُوَفِیْ صَلَاتِهٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَاالْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْهُ.(۱۴)

اللہ تعالیٰ بندے کی طرف برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتا۔جب بندہ اِدھر اُدھر التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے توجہ پھیر لیتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف ملاحظہ ہو:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: هُوَاخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ.(۱۵)

---

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۹۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۳،ص ۷۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۴

(۱۴) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر،ج ۱،ص ۱۳۸
☆ رواہ النسائی عن ابی ذر،ج ۱،ص ۱۷۷
☆ رواہ الدارمی عن ابی ذر،ج ۱،ص ۳۹۰
☆ رواہ احمدعن ابی ذر،ج ۵،ص ۱۷۲

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ،ج ۱،ص ۱۰۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں التفات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک جھپٹا ہوتا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔(۱۶)

﴿۶﴾ نماز میں نمازی کی نظر اس کی سجدہ گاہ پر ہونی چاہئے۔اس سے آگے پیچھے نظر گھمانا نماز کے حُسنِ ہیئت کو داغدار کر دیتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیْنَ اَضَعُ بَصَرِیْ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ: عِنْدَ مَوْضِعِ سُجُوْدِکَ یَااَنَسُ.(۱۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی نظر کہاں رکھوں؟ فرمایا: اے انس! اپنے سجدہ کی جگہ پر۔

دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں:

یَااَنَسُ اِجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدَ.

اے انس! نماز میں اپنی نظر وہاں رکھو جہاں تو سجدہ کرے گا۔(۱۸)

(بقیہ ۱۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۳۸
☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۰۳
☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۷۷
☆ رواہ احمد عن عائشۃ، ج ۶، ص ۱۶

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۵۵

(۱۷) ☆ رواالبیقھی فی السنن ابکری عن انس، ج ۲، ص ۲۰۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۰۸
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۰
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۶
☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۷۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۵۹

﴿۷﴾ نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنا مکروہ اور خشوع کے خلاف ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کولہوں پر ہاتھ باندھنا متکبر لوگوں کا کام ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے۔ نماز کے دیگر چند مکروہات یہ ہیں۔ انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا، سدل کرنا (سر یا کندھوں پر کپڑا ڈال کر لٹکا دینا) بلاوجہ آنکھیں بند کر لینا، بدن یا کپڑوں سے کھیلنا، آسمان کی طرف نگاہ کرنا وغیرہ۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ.(۱۹)

نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام کی مانند ہے۔

یاد رہے کہ دوزخیوں کو آرام کہاں؟ مراد یہ ہے کہ دوزخی ایسا کرتے ہیں یا کریں گے۔(۲۰)

﴿۸﴾ لغو اور بے فائدہ کاموں سے بچنا کامل ایمان والے مومنوں کا شیوہ ہے۔ جھوٹ، گالی گلوچ، بیہودہ مذاق، وقت ضائع کرنا سب فضول اور لغو کام ہیں۔

یاد رہے کہ بے فائدہ کاموں سے بچنا مومن کے لئے ضروری ہے تو مضر اور باطل کاموں سے بچنا بطریقِ اولیٰ لازم ہے۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر ایسے کام یا قول سے اجتناب کرتا ہے جو آخرت میں کام نہ آئیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَایَعْنِیْہِ.(۲۱)

---

(۱۹) ☆ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

☆ رواہ البقیھی فی سنن عن ابی ھریرۃ /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۱

(۲۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۳

(۲۱) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

☆ رواہ احمد عن الحسین بن علی

☆ رواہ الطبرانی عن الحسین بن علی

☆ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر

☆ رواہ الشیرازی عن ابی ذر

☆ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن علی بن ابی طالب

☆ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن زیدبن ثابت

☆ رواہ ابن عساکر عن الحرث بن ھشام /بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۶۸

مومن کے اسلام کا حُسن یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو ترک کر دیتا ہے۔

لٰہذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ آخرت پر پوری توجہ رکھے، بُرے اعمال، بُرے اقوال اور بُرے خیال سے بچے، مخاصمات کو ترک کر دے، بُری صحبت اختیار نہ کرے، مروت کے خلاف کام نہ کرے۔ (۲۲)

﴿۹﴾ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ اسلام کے شرائط میں سے ہے۔

نوٹ: زکوٰۃ کی فرضیت اور اس کے احکام سورۃ البقرۃ آیت: ۴۳، سورۃ التوبۃ، آیت ۳۴، سورۃ التوبۃ، آیت ۶۰، اور سورۃ التوبۃ، آیت ۱۰۳، ۱۰۴، میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿۱۰﴾ مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، انہیں حرام کاموں سے بچائیں۔ مرد کے لئے اپنی منکوحہ بیوی اور شرعی باندی سے مباشرت جائز ہے۔ اس کے علاوہ ہر عورت یا مرد سے صنفی قربت حرام ہے۔ اپنی منکوحہ بیوی اور شرعی باندی سے مباشرت میں کوئی ملامت نہیں۔ یاد رہے کہ شرعی باندیوں اور غلامی کا وجود آج کے دور میں مفقود ہے۔ طویل زمانہ سے شرعی جہاد نہ ہوا کہ غلام اور باندیاں دستیاب ہوتیں اور اسلام نے اپنے بعض کفارات میں غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی اور اس پر اجر کا وعدہ فرمایا، اس لئے عملاً غلاموں اور باندیوں کا وجود مفقود ہو چکا ہے۔ اس لئے اس دور میں صرف منکوحہ بیویوں ہی سے مباشرت جائز ہے۔ (۲۳)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۷۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۰۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۷۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۴۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۹۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۸

﴿۱۱﴾ بعض حالات میں اپنی منکوحہ بیوی سے صنفی قربت وقتی طور پر حرام ہو جاتی ہے۔ مثلاً عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، روزہ کی حالت میں ہو، احرام کی حالت میں ہو، عورت کی دُبر میں وطی کرنا حرام ہے۔ کفارہ ادا کرنے سے پہلے ظہار والی عورت سے مباشرت حرام ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ مشت زنی حرام ہے۔ مرد کے لئے دوسرے مرد سے اور عورت کے لئے دوسری عورت سے مباشرت حرام ہے۔ مرد کے لئے صرف اپنی منکوحہ بیوی سے وطی حلال ہے اور کسی طریقہ سے اخراجِ منی جائز نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ زنا، لواطت، بہائم سے وطی اور متعہ حرام ہے۔ صنفی قربت صرف خاوند اور بیوی کے درمیان جائز ہے۔ متعہ میں عورت بیوی کے حکم میں نہیں ہوتی۔ دونوں میں سے کوئی ایک دسرے کا وارث بھی نہیں بن سکتے۔ اس حالت میں اگر بچہ پیدا ہو تو وہ مرد کی اولاد میں شمار نہیں ہوتا۔ اسی لئے متعہ کی حرمت پر اجماعِ امت قائم ہے۔ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،ج۳،ص ۳۰۳
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۸
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص ۱۸۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۶،ص ۳۹۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه،ج۳،ص ۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن مطبوعه لاهور،ج۳،ص ۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج۶،ص۶۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۸،ص۶
(۲۴) ☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۸،ص ۲۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن مطبوعه لاهور،ج۳،ص ۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج۳،ص۶۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۸،ص۷
(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۹۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۲۳۹
(۲۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۹۸
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،ج۳،ص ۳۰۳
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۲۳،ص ۸۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۲۳۹

﴿۱۴﴾ تمام امانتوں کی حفاظت اوران کے اہل تک پہنچانا فرض ہے۔اسی طرح ہرنوعیت کے عہد کا ایفالازم ہے۔ان کا تعلق خواہ دنیوی امور سے ہو یا دینی امور سے۔اللہ تعالیٰ سے ہو،یارسول سے،یا بندوں کا آپس میں ہو۔ سب عہدوں اور معاہدوں کی حفاظت اوررعایت فرض ہے۔

نوٹ: امانتوں اور معاہدوں کے ایفا کے احکام سورۃ آل عمران آیت ۷۵،۷۶،۷۷،سورۃ النساء آیت ۵۸،سورۃ المائدہ آیت ۱،سورۃ الانفال،آیت،۲۷، میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔(۲۷)

﴿۱۵﴾ نماز فرض ہو یا واجب،سنت ہو یا نفل، ہر نماز کو اس کے شرائط،ارکان،آداب کی پابندی کرتے ہوئے ادا کرنا فرض ہے۔فرض نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے۔نماز پنجگانہ،وتر،سنتیں،نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، نمازِ جنازہ ، نمازِ استسقاء ، سورج گرہن کی نماز ،چاند گرہن کی نماز،چاشت،اشراق،نمازِ

(بقیہ۲۶) ☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۷

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۸۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص۲۶۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۵۹

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۹

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۸!،ص۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۹

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی ،ج۲،ص۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۹

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۱۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۱

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۶۰

اوابین، تہجد، نمازِ تسبیح، نمازِ حاجت وغیرہ تمام نمازوں کو آداب کے ساتھ ادا کرنا مطلوبِ شرع ہے۔

یاد رہے کہ فرض اور وتر نمازوں کی فرضیت اور وجوب الگ ہے۔ دیگر سنت اور نفل نمازوں کی حیثیت الگ ہے۔

نوٹ: نماز اور اس کے احکام قرآن مجید کی صدہا آیات میں موجود ہیں۔ چند احکام سورۃ البقرۃ آیت: ۴۳، سورۃ البقرۃ، آیات: ۲۳۸، ۲۳۹، سورۃ النساء آیت: ۴۲، سورۃ النساء آیات: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، سورۃ الانعام، آیت: ۱۶۲، سورۃ الاعراف آیات: ۲۹، ۳۰، سورۃ الاعراف آیات: ۴۱، ۲۰۴، سورۃ التوبۃ آیات: ۱۰۳، ۱۰۴، سورۃ یونس آیات: ۸۷، ۷۹، سورۃ ہود آیت: ۱۱۴، سورۃ الحجرات، ۲۴، سورۃ بنی اسرائیل آیت، ۱، آیات: ۷۸، ۷۹، آیت: ۱۱، وغیرہ میں ملاحظہ فرمالیں۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ فردوس جنت کا اعلیٰ ترین وسیع باغ ہے، اس میں ہر نوع کے پھل موجود ہیں۔ یہ باعمل مومنوں کی میراث ہے۔ حضور سیّدِ عالم ﷺ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت طلب کرو تو جنت الفردوس کا رب کریم جل وعلا سے سوال کرو۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ الْجَنَّةَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ. (۲۹)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰۰
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۳۹
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸۱
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۸۴

(۲۹) ☆ رواہ احمد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۳۹
☆ ونحوہ والترمذی

جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کروتو فردوس طلب کرو، کیونکہ وہ جنت کا اعلیٰ اور درمیانہ درجہ ہے۔ جنت کی نہریں اسی سے پھوٹتی ہیں۔اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔

اے ربِ کریم! ہم تجھ سے تیرے محبوب بندوں کے طفیل جنت الفردوس طلب کرتے ہیں۔ان کی معیت میں ہمیں بھی جنت الفردوس نصیب فرما۔آمین (۳۰)

☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۲۲۱

باب(۲۹۵)

﴿رزقِ حلال اور عملِ صالح﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ۝ (سورۃالمومنون: آیت ۵۲)

اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

حل لغات:

اَلطَّیِّبٰتِ: جمع ہے طَیِّب کی، بمعنی پاکیزہ، اچھا، حلال، وہ شے جو حواس اور نفس کو لذت دے طیب ہے۔(۱)

صَالِحًا: جو شے شریعت نے واجب کی اس پر استقامت صلاح ہے۔ صالح وہ امور جنہیں شریعت نے واجب کیا ہو، اس پر استقامت اختیار کرنا۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ طیب اور حلال کھانا شرع میں وہ ہے جس میں تین شرطیں ہوں۔

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۷۵۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۸

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۰۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۵۹

(۲) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۱۰

اول: جائز طریقہ سے حاصل کیا ہو۔

دوم: جائز مقدار تک کھایا جائے۔

سوم: جائز جگہ اور جائز وقت میں کھایا جائے۔

طلبِ رزقِ حلال میں ان شرائط کا ملحوظ رکھنا فرض ہے۔(۳)

﴿۲﴾ طیب وہ ہے جو حلال ہو، صافی ہو اور قِوام ہو۔

حلال وہ کہ اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

صافی وہ کہ اس سے اللہ کو بھلا نہ دے۔

قوام وہ کہ جسم کو سلامت رکھے اور عقل کی حفاظت کرے۔

بندۂ مومن پر فرض ہے کہ حلال صافی اور قوام رزق حاصل کرے۔(۴)

﴿۳﴾ طیب انسان وہ ہے جو جہالت، فسق اور برے اعمال کی نجاستوں سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسنِ اعمال سے مزین ہو۔

بندۂ مومن کو طیب ہونے کی صفات سے مزین ہونا لازم ہے۔(۵)

﴿۴﴾ رزقِ حلال کی طلب عبادات سے ہے۔مومنوں کے علاوہ ربّ کریم کے محبوب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام کو بھی اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ رزقِ حلال وطیب کھائیں۔حلال اسی وقت کھانا ممکن ہوتا ہے جب اس کی طلب کی جائے۔حرام کھانے والے کی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔اس کی عاجزی سے کی ہوئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتی۔چنانچہ حدیث شریف میں اس کی صراحت ہے:

---

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۳۰۸

(۴) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲،ص۴۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۸۴

(۵) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۳۰۸

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَایَقْبَلُ اِلَّا طَیِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ: یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ مَارَزَقْنَاکُمْ وَذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ (٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے، وہ پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہ ہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا، فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں، اور (مومنوں سے) فرمایا: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اس سے جو ہم نے تمہیں دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا، جس نے طویل سفر کیا، پراگندہ بال اور غبار آلود، دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف پھیلائے دعا کر رہا ہے، اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے، اور وہ حرام سے غذا دیا گیا ہے، اس کی دعا کیوں کر قبول ہو۔

لٰہذا بندۂ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ حلال طلب کرے، حلال کھائے، حلال پیئے، حلال پہنے، حلال ہی کو اپنی غذا بنائے۔ حرام کھانے، پینے، پہننے اور حرام اشیاء استعمال سے قطعی طور پر اجتناب کرے۔ (٧)

---

(٦) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ، ج ۱، ص ۳۲۶
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ رواہ الدارمی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۸۹
☆ رواہ احمد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۲۸

(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۱۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۳۷
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۱۰

﴿۵﴾ ہر شے میں اصل اباحت ہے، شرع مطہر جب تک کسی شے کو حرام قرار نہ دے وہ مباح ہے۔ حرام وہ ہے جسے شرع نے حرام قرار دیا۔ لہٰذا جس شے کو شرع مطہر نے حرام نہ ٹھہرایا ہو، اسے حرام قرار دینا شرع مطہر پر افتراء اور خود حرام ہے۔(۸)

﴿۶﴾ دعا میں ہاتھ بلند کرنا مسنون ہے، لہٰذا جب بھی دعا کرے ہاتھوں کو بلند کر کے کرے۔(۹)

﴿۷﴾ حرام خور اس کا اہل نہیں کہ اس کی دعا قبول ہو، اسے حرام ترک کرنا فرض ہے، لیکن اللہ تعالیٰ مالک ومختار ہے، وہ چاہے تو اپنے لطف وکرم سے اس کی دعا قبول کر لے، لہٰذا گناہ گار کو بھی دعا کی قبولیت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔(۱۰)

﴿۸﴾ جب کسی مسلمان کا ظاہر حال صالح ہو، اس کے گناہوں (اگر ہوں) پر پردہ ہو تو اس شخص کا ہدیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ فساد کا اگرچہ دور ہے لیکن بلاوجہ کسی مسلمان پر بدگمانی جائز نہیں، ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حسنِ ظن کا حکم ہے۔(۱۱)

﴿۹﴾ پاکیزہ چیزوں کو بلاوجہ ترک کر کے رہبانیت اختیار کرنا جائز نہیں۔ پاکیزہ چیزوں کو کھانے پینے اور استعمال کا حکم تو انبیائے کرام کو بھی ہے اور وہ پاکیزہ اشیاء استعمال بھی کرتے رہے، انہی کا اسوہ مبارک ہے، ان کی راہ کا خلاف جائز نہیں۔(۱۲)

(بقیہ۷) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۴۷۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۳۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود، مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۶
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۹۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۸۴
(۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۷
(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱۷
(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱۷
(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۸
(۱۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۴۰
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۴۳

﴿۱۰﴾ مسلمان جب تک مکلف ہے اسے عملِ صالح کرتے رہنا فرض ہے، اعمالِ صالحہ اس سے ساقط نہیں ہو جاتے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بندہ جب غایت محبت میں پہنچ جاتا ہے، اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اس سے اعمالِ صالحہ ساقط ہو جاتے ہیں، اس کی عبادت صرف تفکر ہو جاتی ہے، یہ کہنا کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ انبیائے کرام باوصف کمالِ محبت وعظمت کے اعمالِ صالحہ کے مکلف ہوتے ہیں، تو دیگر لوگوں سے اعمالِ صالحہ کیوں کر ساقط ہو سکتے ہیں۔ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا میں اس کا واضح بیان ہے۔ (۱۳)

﴿۱۱﴾ عملِ صالح کی قبولیت رزقِ حلال کے بغیر ممکن نہیں، اسی واسطے آیتِ مبارکہ میں اکلِ حلال کا ذکر عملِ صالح سے مقدم بیان ہوا ہے۔

عمل کی قبولیت کے طالب کے لئے حلال کھانا فرض ہے۔ (۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۸۷

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۰۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۴۰

باب (۲۹۶)

بعد نماز عشاء بیدار رہنا اور گفتگو کرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سٰمِرًا تَهْجُرُونَ ○ (سورۃ المؤمنون: آیت ۶۷)

خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے حق کو چھوڑے ہوئے۔

حل لغات

بِهٖ سٰمِرًا: رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ہو۔

سَمَرَ: (از باب نَصَرَ) سَمْرًا.

سَمَرَ الْعَيْنَ : گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔

سَمَرَ سَمَرًا وَّ سُمُوْرًا : رات کو باتوں میں گذارنا اور نہ سونا۔

سَمَرَ: (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ) .سَمَرَ اللَّبَنَ: دودھ میں پانی ملا کر اس کو پتلا کرنا۔

سَمَرَ الْخَمْرَ: شراب پینا۔

سَمَرَ الْمَاشِيَةَ: مویشیوں کا گھاس چرنا۔

سَمَرَ الْبَابَ : دروازہ کو میخ سے مضبوط کرنا۔

سَمِرَ: (از باب سَمِعَ) وسَمُرَ (از باب كَرُمَ) سَمْرًا وَّ سَمُرَةً :گندم گوں ہونا۔

سَمَرَ: رات کو باتیں کرنے والا، رات کی تاریکی، چاند کا سایہ، یعنی وہ چیز جو چاندنی آنے سے مانع ہو۔

سَامِر: رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس۔(۱)

آیتِ مبارکہ میں اس کلمہ سے مراد یہ ہے کہ کفارِ مکہ بیت اللہ کے گرد جمع ہو کر بیہودہ باتیں کرتے تھے۔(۲)

تَهْجُرُوْنَ: حق کو چھوڑے ہوئے۔

هَجَرَهٗ (از باب نَصَرَ) هَجْرًا وَّهُجُوْرًا : قطع تعلق کرنا۔

هَجَرَ الشَّيْءَ: چیز کو چھوڑنا۔

هَجَرَ زَوْجَتَهٗ: بیوی سے الگ ہونا اور طلاق نہ دینا۔

هَجَرَ فِيْ مَرَضِهٖ اَوْ نَوْمِهٖ : بیماری یا نیند میں بکواس کرنا۔

هَجَرَ الْبَعِيْرَ: اونٹ کو پاؤں باندھنے کی رسی سے باندھنا۔

هَاجِر: نہایت عمدہ۔

هَاجِرَةٌ: موسمِ گرما میں دوپہر کا وقت، سورج ڈھلنے سے عصر تک کا وقت، تیز گرمی۔

رَمَاهُ بِالْهَاجِرَاتِ : کسی کو شرمناک افعال سے متہم کرنا۔

هَاجِرِيٌّ: نہایت فائق، بہت عمدہ، معمار، شہری۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۸۸

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۷

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۴۹

هِجْرَةٌ: ترکِ وطن کرنا، دارِ کفر سے دارِ ایمان تک جانا۔

هَجُوْرِیٌّ: دوپہر کا کھانا۔

هِجْرَانٌ: انسان کا کسی کو ترک کر دینا، بدن سے ہو یا زبان سے یا قلب سے۔

هَجَرَ: مدینہ طیبہ کے قریب ایک آبادی۔

هُجْوَیْرَةٌ: مصنفِ کشف المحجوب عارف باللہ امام ابوالحسن علی بن عثمان المعروف بہ داتا گنج بخش (مدفون لاہور) کا وطن۔(۳)

آیتِ مبارکہ میں اس کلمہ سے مراد وہ بدبخت ہیں جو قرآن مجید، نبی اکرم ﷺ اور حق کو چھوڑے ہوئے تھے۔(۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۰۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۶

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۷۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۶۱۱

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۹۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۱

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۱۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۴۸

پس منظر:

قرآن مجید کا نزول جب شروع ہوا تو قریشِ مکہ اور مشرکین نے بطورِ عناد اس کا انکار کر دیا، وہ راتوں کو بیت اللہ کے گرد جمع ہوتے، قرآن مجید کے خلاف بیہودہ بکواس کرتے، صاحبِ قرآن نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے، کبھی کہتے کہ یہ شاعر ہے، کبھی کہتے یہ ساحر (جادوگر) ہے، کبھی کہتے یہ مجنوں ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایذائیں دیتے، انہیں سب وشتم کرتے، مشرکین مکہ اس تکبر میں مبتلا تھے کہ ہم اہلِ حرم ہیں، بیت اللہ کی خدمت کرتے ہیں، ہم سب پر غالب ہیں، کوئی ہم سے غالب نہیں، گویا وہ تین بڑے جرموں کے مرتکب تھے۔

اول: حق کا انکار۔

دوم: رات کو بیہودہ بکواس میں مشغول رہنا۔

سوم: تکبر۔

حق تعالیٰ جل مجدہ نے ان کی تردید اس آیتِ مبارکہ میں فرمادی ہے۔ (۵)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۲۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۴۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۶، ص ۴۸۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور ج۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۹۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۴۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۹۲

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۱۱

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۴۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اور اس کے محبوب رسول اکرم ﷺ پر تکبر کرنا کفر ہے اور عام مومنین کے ساتھ تکبر کرنا فسق اور حرام ہے، البتہ کفار کے مقابلہ میں تکبر کا اظہار ایمان ہے۔(٦)

﴿۲﴾ متبرک مقام پر بیٹھنا یا اس کی خدمت کا دعویٰ اسی کو نافع ہے جو ایمان سے متصف ہو، ورنہ یہ ساری کوشش بے سود ہے۔ مشرکینِ مکہ بیت اللہ کی خدمت کا دعویٰ کرتے اور اہلِ حرم ہونے پر فخر کرتے تھے، ان کے اس کردار کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے، جس کی وجہ ایمان سے خالی ہونا ہے۔(۷)

﴿۳﴾ نمازِ عشاء کے بعد رات کو ذکر الٰہی اور طاعتِ الٰہی پر مشتمل گفتگو کے علاوہ عام گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ وجہ کراہت یہ ہے کہ دیر تک باتیں کرتے رہنے سے صبح دیر سے بیدار ہوگا اور اس کی صبح کی نماز ضائع ہو جائے گی۔ ایسا کہنا بھی ممکن ہے کہ نمازِ عشاء پڑھنے سے اس کے دن کے نامہ اعمال میں آخری نیکی درج ہو اور وہ رات کو بیہودہ قصہ گوئی میں اسے بھی ضائع کردے۔ یوں بھی یہ فطرت کے خلاف ہے، رات اللہ تعالیٰ نے آرام اور دن کو معاش کے لئے بنایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۝ (سورۃ الفرقان: آیت۴۷)

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام، اور دن بنایا اٹھنے کے لئے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا(۸)

(٦) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۴۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۹۲

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۴

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی برزہ، ج ۱، ص ۸۰

☆ ونحوہ رواہ مسلم عن ابی برزۃ، ج ۱، ص ۲۳۰

☆ رواہ النسائی عن ابی برزہ، ج ۱، ص ۹۱

رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے کو اور بعد نماز گفتگو سے منع فرماتے تھے۔

ایک اور حدیث شریف میں معاشرتی زندگی کے راہنما اصول بیان فرمائے۔

اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِىْ مَا يَبِيْتُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ خَلْقِهٖ، اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَخَمِّرُوا الْاٰنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ (۹)

نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد گفتگو سے پرہیز کرو، کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے لئے کیا پیدا کیا ہے، رات کو دروازے بند کردو، مشکیزہ کا منہ باندھ دو، برتن ڈھانپ دو، چراغ بجھا دو۔(۱۰)

(۴) نمازِ عشاء کے بعد بیدار رہنا اور گفتگو کرنا چند محمود مقاصد کے لئے جائز بلکہ مستحب ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔

اول: دینی تعلیم و تعلم۔

دوم: اہلِ علم کے ساتھ گفتگو۔

سوم: مجلسِ ذکر و اذکار۔

چہارم: وعظ و نصیحت کی مجلس۔

پنجم: مہمان اور اہل و عیال سے جائز گفتگو کرنا۔

ششم: مسلمانوں کی اجتماعی حالت درست کرنے کے لئے مجلسِ مشاورت۔

ہفتم: اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت پر مامور عملہ۔

ہشتم: تیمارداری کے لئے۔

نہم: کسی غرضِ شرعی کے لئے۔

(بقیہ۸) ☆ رواه ابن ماجه عن ابی برزة، ص ۵۱

☆ رواه الدارمی عن ابی برزة، ج۲، ص ۳۹۲

☆ رواه احمد عن ابی برزة، ج۴، ص ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۵

(۹) ☆ راوه البخاری فی الادب المفرد عن جابر بن عبدالله، ص ۳۱۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۴

وہم: کسی خیر کی انتظار میں بیدار رہنا وغیرہ۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنْتَظَرْنَا النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَۃٍ حَتّٰی کَانَ شَطْرُ اللَّیْلِ یَبْلُغُہٗ فَجَآءَ فَصَلّٰی لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْصَلُّوْا وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ (۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، پھر آپ تشریف لائے اور ہمیں نمازِ (عشاء) پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک بعض صحابہ نماز پڑھ چکے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں رہے نماز کا ثواب پاتے رہے۔ (۱۲)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ ۶ ربیع الانور ۱۴۲۷ھ/ ۵ اپریل ۲۰۰۶ء بروز بدھ سورۃ المؤمنون کے شرعی احکام کی تسوید و تالیف کی تکمیل کے مراحل طے ہوئے۔

مولا کریم قرآن مجید کے بقیہ احکام کی ترتیب و تالیف مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ نبی الکریم ﷺ

☆☆☆☆☆

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱، ص ۸۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۹۳

17B

باب (۲۹۷)

﴿زنا، لواطت، ہم جنس پرستی، دیگر بدکاریاں اور ایڈز سے حفاظت کی تدبیر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورۃ النور آیت ۲)

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد، تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

حل لغات:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ: جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے، ان کلمات میں الف لام موصول کا ہے، یعنی جو عورت اور مرد بدکاری کرلیں۔ آیت کے اگلے حصے میں ان کی شرعی سزا کا بیان ہے۔

یاد رہے قرآن مجید کا عمومی اسلوب یہ ہے کہ جب وہ مرد اور عورت کو اکٹھا بیان کرتا ہے تو بالعموم مرد کا ذکر مقدم ہوتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اس کا خلاف ہے، اس کی وجہ مفسرین اور علماء نے یہ بیان کی ہے کہ زنا کا

داعیہ عورت میں زیادہ ہے۔ مرد سے عورت کی شہوت غالب ہوتی ہے اور اگر عورت مرد کو زنا کے لئے تمکین (قدرت) نہ دے، یہ فعل وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ اس لئے زانی عورت کا ذکر مقدم کیا گیا ہے۔ بخلاف اَلسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ میں کہ چوری کی جرأت عورت کی نسبت مرد میں زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے یہاں مرد کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

فَاجْلِدُوْا: کوڑے مارو۔ جَلَدَ (از باب ضَرَبَ) جَلْدَةً کوڑے مارنا۔ جِلْدَ: مضبوط، قوی، انسان کے جسم اور اس کے اعضاء، پوست، کھال۔(۱)

رَاْفَةٌ: بہت زیادہ مہربانی۔ رَاْفَةٌ سے مراد شدید مہربانی ہے اور یہ رحمت سے خاص ہے۔ کیونکہ رحمت بعض اوقات کسی مصلحت کے پیشِ نظر نہ چاہتے ہوئے کی جاتی ہے اور رَاْفَةٌ رحمت کا مبالغہ ہے اور خوش دلی سے کی جاتی ہے۔ نیز اس سے مقصد ازالہِ ضرر بھی ہوتا ہے۔ آیتِ مبارکہ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں اس کا مفہوم واضح ہوجاتا ہے۔(۲)

طَائِفَةٌ: لوگوں کی جماعت، ایک رائے و مذہب کے لوگ۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مرد اور عورت اگر زنا کر بیٹھیں اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ کوڑے لگاتے وقت ان پر ترس نہ کرو کہ کم لگاؤ اور نہ تشدد کرو کہ زیادہ لگاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حد مقرر ہے۔ اگر تم ایمان دار ہو اور آخرت پر تمہارا ایمان ہے تو ایسا ہی کرو۔ جب بدکار عورت اور بدکار مرد کو سزا دی جارہی ہو تو مسلمانوں کی ایک جماعت بطورِ عبرت وہاں حاضر رہے۔

---

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۹۸
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۵۲

(۲) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۲۳
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۸
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۲۱
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۱۳

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۵۸
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۸۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی طرف سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کاموں سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی ہو وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ اور تعزیر وہ سزا ہے جو حاکم یا قاضی کسی جرم کے مطابق اپنی رائے سے دیتا ہے۔ یہ مقرر نہیں، گناہ کے بڑا ہونے یا چھوٹا ہونے کے باعث بدلتی رہتی ہے۔ اس مسئلہ کے دلائل آئندہ سطور میں آرہے ہیں۔

﴿۲﴾ زنا، جس میں حد واجب ہوتی ہے، یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ (شہوت والی) کے آگے کے مقام میں بطورِ حرام بقدرِ حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت اس کی زوجہ ہو نہ باندی ہو نہ ان دونوں کا شبہ ہو، نہ شبہ اشتباہ ہو، وطی کرنے والا مکلف ہو، گونگا نہ ہو، نہ مجبور کیا گیا ہو۔ یہ گناہ دارالاسلام میں واقع ہو۔ دبر میں جماع کرنا شرعاً زنا نہیں کہلاتا خواہ مفعول مرد ہو یا عورت۔ ایسا فعل لواطت کہلاتا ہے۔

یاد رہے کہ لواطت کے مسائل سورۃ النساء کی آیت:۱۶ کے احکام میں گزر چکے ہیں۔ (۴)

﴿۳﴾ علمائے ملت کا اتفاق ہے کہ اگر زانیہ اور زانی (العیاذ باللہ) آزاد، عاقل، بالغ اور کنوارے ہوں تو ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں۔ آیت زیبِ عنوان میں یہی حکم دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ حد شرعی نہیں۔ جس کا حکم سورۃ النساء (آیت ۱۵) میں وعدہ کیا گیا تھا وہ اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ آیت تکمیلِ حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ ہاں اقامتِ حد کے بعد اگر حاکم یا قاضیِ وقت کی مصلحتِ عامہ کا تقاضا ہو تو وہ مجرموں کو شہر بدر کرنے کی سزا بھی

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳ ص ۱۳۱، ۱۳۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۳۵

ے سکتا ہے۔اس کوتعزیر کہتے ہیں۔یہ ناجائز نہیں۔(۵)

﴿۴﴾ اگر زانیہ اور زانی شادی شدہ ہوں تو ان کو رجم کیا جائے گا (اتنے پتھر مارے جائیں گے کہ وہ مرجائیں)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم کا اسی پر اجماع ہے۔ بعد کے علماء وائمہ کا بھی اسی پر اجماع ہے۔ رجم (سنگسار) کا حکم حدیثِ متواتر معنویہ سے ثابت ہے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور حاتم طائی کی سخاوت تواترِ معنویہ سے ثابت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا نَزَّلَ اللّٰہُ اٰیَۃَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاھَا وَ عَقَلْنَاھَا وَ وَعَیْنَاھَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ. الحدیث(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۴۳
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۸۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۶۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۱۳۴
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۲۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۷۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۷۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۴۱
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۳۱۹

(۶) ☆ رواہ البخاری عن عمر،ج۲،ص۱۰۰۹
☆ رواہ مسلم عن عمر،ج۲،ص۶۵
☆ رواہ ابوداؤد عن عمر،ج۲،ص۲۵۸
☆ رواہ الترمذی عن عمر،ج۱،ص۲۰۷
☆ رواہ ابن ماجہ نحوہ عن عمر،ص۱۸۶
☆ رواہ الدارمی عن عمر،ج۲،ص۲۳۴
☆ رواہ موطا عن عمر،ص۷۱۶

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں آیت رجم بھی نازل فرمائی (جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے لیکن حکم باقی ہے) ہم نے وہ آیت پڑھی ہے، اسے سمجھا ہے اور اسے یاد کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے مطابق سنگسار کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کروایا، جبکہ انہوں نے خود زنا کا چار مرتبہ اقرار کیا تھا۔

یہ حدیث کتبِ صحاح میں متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ (۷)

حضور پاک ﷺ نے زمانہ حیاتِ ظاہری میں قبیلہ غامدیہ کی عورت کو سنگسار کرایا جب کہ اس نے خود حاضر ہو کر زنا کا اقرار کیا تھا۔

اسی طرح قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت کو رجم کرایا۔ اس نے بھی زنا کا خود اقرار کیا تھا۔ (۸) حدیث شریف میں ہے:

لَا يُحِلُّ دَمُ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ. (۹)

کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین وجہ سے (اس کا خون بہانا جائز ہے) قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی

---

(۷) ☆ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس
☆ رواہ الترمذی وابن ماجہ من حدیث ابی ہریرۃ
☆ رواہ البخاری ومسلم من حدیث ابوہریرۃ وابن عباس وجابر وغیرہ
(۸) ☆ رواہ مسلم من حدیث عمران بن حصین
(۹) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲، ص ۱۰۱۶
☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲، ص ۵۹
☆ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲، ص ۲۵
☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود، ج ۱، ص ۲۰۱ (مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ)
☆ رواہ النسائی عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲، ص ۱۶۵
☆ رواہ الدارمی فی کتاب السیر
☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۶۱، ۶۲، ۷۰،............

اور دین کو چھوڑ کر جماعتِ مسلمین سے الگ ہو جانے والا (مرتد)۔(۱۰)

﴿۵﴾ زانیہ اور زانی میں سے اگر ایک شادی شدہ ہو اور دوسرا غیر شادی شدہ تو شادی شدہ کو رجم کیا جائے گا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے لگائیں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مقدمہ میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو شخصوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا: کتاب اللہ کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور مجھے کچھ بولنے کی اجازت دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بیان کرو۔ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدور تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگساری کی سزا دی جائے گی، میں نے سزا سے بچانے کے لئے بطورِ معاوضہ اس شخص کو سو بکریاں اور ایک باندی دے دی۔ پھر علماء سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا۔ اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔

اَمَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ ، اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا اِبْنُکَ فَعَلَیْہِ مِائَۃٌ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی اِمْرَاَۃِ

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۶۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۵

هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِبْنِ خَالِدٍ(۱۱)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ تیری بکریاں اور باندی تجھ پر لوٹا دی جائے گی۔ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اور اے انیس (عورت کے قبیلے کا ایک فرد) تو صبح اس عورت کے پاس جا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کردو۔ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کرلیا تو اسے رجم کیا گیا۔(۱۲)

﴿۶﴾ شادی شدہ زانیہ یا زانی کو سنگسار کرنے سے پہلے کوڑوں کی سزا نہیں دی جائے گی۔ حضرت زید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی مرویات ابھی پہلے گزر چکی ہیں کہ عورت کو سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔(۱۳)

---

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۱۰۷۸
☆ رواہ مسلم عن زیدبن خالد، ج ۲، ص ۶۹
☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۶۲
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ وزیدبن خالد، ج ۱، ص ۲۰۷
☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ وزیدبن خالد، ج ۲، ص ۳۰۸
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وزیدبن خالد، ص ۱۸۶
☆ رواہ الدارمی فی الحدود
☆ رواہ الموطافی الحدود
☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۱۱۵، ۱۱۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۶
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۲۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۴
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۱۳۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۲۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۲۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۹

﴿۷﴾ قرآن مجید میں "اِحْصَانٌ" متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے:

اول: نکاح: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ الآیۃ (سورۃ النساء آیت ۲۴)

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں ہوں۔

دوم: آزادی: فَاِذَا اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْهِنَّ نَصْفُ مَاعَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ. الآیۃ

(سورۃ النساء آیت ۲۵)

جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی جو آزاد عورتوں پر ہے۔

اُحْصِنَّ سے مراد نکاح کر لینا اور اَلْمُحْصَنٰتُ سے مراد آزاد عورتیں۔

سوم: عفت: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ. الآیۃ

(سورۃ المائدۃ آیت ۵)

اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔

اَلْمُحْصَنٰتُ میں عفت والی پاک دامن عورتیں مراد ہیں۔ (۱۴)

﴿۸﴾ رجم کرنے کے لئے زانی اور زانیہ کا آزاد، عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اس نے صحیح طریقہ سے نکاح کیا ہو اور نکاح کے بعد زوجہ سے صنفی قربت بھی کر لی ہو۔ اس کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو رجم کا حکم جاری نہیں کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُحْصِنٍ (۱۵)

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں اور رجم کے لئے زانی کا محصن ہونا لازمی ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع فرما دیا۔ اور فرمایا: اِنَّهَا لَا تُحْصِنُکَ. (۱۶)

---

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۰

(۱۵) ☆ رواہ اسحق بن راھویہ فی مسندہ

☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر، ج ۲، ص ۱۴۸

☆ رواہ البیھقی، عن ابن عمر، ج۸، ۲۱۶

(۱۶) ☆ رواہ الدارقطنی

غیر مسلمہ سے نکاح کرنا تجھے محصن نہیں بنا سکتا۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر کسی آزاد، عاقل، بالغ مسلمان نے نابالغہ سے یا دیوانی سے یا کتابیہ عورت سے نکاح کرلیا اور قربت صنفی (جماع) بھی ہوگئی ہو تب بھی وہ محصن قرار نہیں پائے گا، اگر اس کے بعد زنا کرے گا تو قابلِ رجم نہیں۔ البتہ تعزیر کا مستوجب ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر آزاد، عاقل، بالغ عورت نے کسی نابالغ یا دیوانے سے نکاح کرلیا اور جماعی قربت بھی ہوگئی، تب بھی وہ محصنہ قرار نہیں پائے گی، اگر اس کے بعد زنا کی مرتکب ہوجائے گی تو اس کو رجم نہیں کیا جائے گا۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ زانی مرد اگر عاقل ہے اور عورت پاگل تو حدِ شرعی مرد پر جاری ہوگی۔ اور اگر زانیہ عورت عاقل اور زانی مرد پاگل تو عورت پر حد جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ فعلِ زنا کا فاعل تو مرد ہوتا ہے، عورت تو محلِ زنا ہے۔ عورت کو زانیہ مجازاً کہا جاتا ہے حقیقت میں عورت تو مزنیہ ہوتی ہے۔ عورت کو جو زنا کی سزا دی جاتی ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ اس نے مرد کو فعلِ زنا کی اجازت دی۔(۲۰)

---

(۱۷) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۳۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۳۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص ۱۱۴

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۴۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۶،ص ۸۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص ۱۳۹

(۱۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص ۱۲۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۳۳۴

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۳۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۴۲۸

(۱۹) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۳۳۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص ۱۳۹

(۲۰) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۳۳۴

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۴۲۸

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے اپنی حائضہ بیوی سے، یا اپنی روزہ دار بیوی سے، یا حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئی بیوی سے صحبت کرلی ہو تو اس کو زنا نہیں کہا جائے گا۔ اس فعل قبیح پر حد جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں کسی قدر ملکیت موجود ہے، ہاں ایسا کرنے پر گناہ گار ضرور ہوگا۔ اسے تعزیر کی جائے گی۔ (۲۱)

﴿۱۳﴾ حاکم کے لئے بہتر ہے کہ مجرم کو شبہ کا فائدہ دے کر معاف کردے۔ ایسا کرنا عین تقاضائے شریعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے واضح ارشاد اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔

اِدْرَءُ وا الْحُدُوْدَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِذَا کَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یَخْطِیَٔ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِنْ اَنْ یَخْطِیَٔ فِی الْعُقُوْبَةِ. (۲۲)

جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ جب کسی مجرم کے بچاؤ کا راستہ پاؤ تو اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ حاکم کا معاف کرنے میں خطا کرنا اسے سزا دینے میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَئِنْ اُعَطِّلَ الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقِیْمَهَا بِالشُّبُهَاتِ. (۲۳)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شبہات کی بنا پر حدود کو معطل کرنا میرے نزدیک شبہات کی بنا پر سزا دینے سے محبوب ہے۔

شبہ کی وجہ سے سقوط حد والی حدیث کو ساری امت نے قبول کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے جو اقوال اس سلسلہ میں مروی ہیں تو مسئلہ کا قطعی الثبوت ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے حضور نے ﷺ فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا، شاید تو نے چھو لیا ہوگا، شاید تو نے دیکھ لیا ہوگا۔

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۵

(۲۲) ☆ رواہ الترمذی عن عائشة، ج ۱، ص ۲۰۶

☆ رواہ ابن ابی شیبہ عن عائشة، ج ۶، ص ۵۱۶

(۲۳) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ بن عمر، ج ۲، ص ۵۱۴

لَعَلَّکَ قَبَّلْتَ اَوْغَمَزْتَ اَوْنَظَرْتَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَا. الحدیث(۲۴)

گویا حضور ﷺ نے زنا کے اقرار کے بعد حضرت ماعز کو اپنے اقرار سے لوٹ جانے کی در پردہ تلقین فرمائی۔تا کہ حد قائم کرنے میں شبہ پیدا ہو جائے۔اس کا فائدہ سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ اگر وہ حضور ﷺ کے جواب میں ہاں کہہ دیتے تو جرم کے ثبوت میں شبہ ہو جاتا اور شبہ کی بنا پر حضور ﷺ اسے چھوڑ دیتے۔

اسی طرح چوری کے ایک مقدمہ میں جو حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوا آپ نے چور سے فرمایا:

مَا اَخَالُکَ سَرَقْتَ(۲۵)

میرے خیال میں تو نے چوری نہیں کی

ایسا کرنا بھی شبہ کی بنا پر حد ساقط کرنے کے مترادف تھا۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ شبہ دو طرح کا ہوتا ہے۔اول:شبہٗ اشتباہ

یعنی ایسا شبہ جو شبہ میں پڑنے والوں کے لئے تو ہوتا ہے اور جو شبہ نہ کریں ان کے لئے نہیں ہوتا۔ایسا شبہ اس وقت ہوتا ہے جب علت کی کوئی واقعی دلیل تو موجود نہیں ہوتی،لیکن مرتکب زنا اس چیز کو دلیل سمجھ لیتا ہے جو واقع میں دلیل نہیں ہو سکتی۔مثلاً جس عورت کو تین طلاقیں دے چکا ہے اور وہ ابھی عدت میں ہے،اس سے قربت کر لی،یہ سمجھ کر کہ ابھی حقوقِ نکاح باقی ہیں۔عدت کا نفقہ میں دے رہا ہوں اور عدت میں عورت کا نکاح کسی دوسرے سے ہو بھی نہیں سکتا،اس صورت میں اگر اس کو حرمتِ قربت کا علم نہیں ہے اور صحبت کر لی تو اگر چہ یہ فعل زنا ہوگا لیکن حدِ زنا جاری نہیں ہوگی اور اگر حرمتِ قربت کا علم رکھتے ہوئے ایسا کرے گا تو ۔ زنا

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن ابی عباس ،ج۲،ص۱۰۰۸

☆ رواہ احمد،ج۱،ص۲۳۸،۲۵۵،۲۷۰

(۲۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی امیہ مخزومی ،ج۲،۲۵۴

☆ رواہ النسائی عن ابی امیہ مخزومی ،ج۲،۲۵۴

☆ رواہ ابن ماجہ فی الحدود

☆ رواہ الدارمی فی الحدود

☆ رواہ احمد،ج۵،ص۲۹۲

(۲۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۸۳

جاری ہوگی۔

دوم: شبہِ مِلک: یہ اس وقت ہوتا ہے جب واقع میں علت کی کوئی دلیل موجود ہو لیکن شبہ کرنے والے نے سمجھنے میں غلطی کی ہو۔ مثلاً جس عورت کو طلاقِ کنائی دی ہو اور وہ عدت میں ہو۔ اس سے طلاق دینے والے نے بغیر نکاحِ جدید کے قربت کر لی تو اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی، کیونکہ بعض فقہاء کے نزدیک طلاق کنائی دینے کے بعد حقِ رجوع باقی رہتا ہے، اسی طرح بغیر گواہوں کے نکاح کا مسئلہ ہے کہ بغیر گواہ منکوحہ سے قربت حدِ زنا کی موجب نہیں۔ خواہ وہ حرمت کا عقیدہ رکھتا ہو۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ جس عورت کے ساتھ نکاح حرام ہو اور کسی نے اس سے نکاح کر لیا اور صحبت بھی کر لی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی لیکن اس کو جرم کی سزا بہت سخت دی جائے گی۔ کیونکہ ہر عورت محلِ نکاح ہے اس نے عورت سے نکاح ہی کیا ہے، ہاں بعض عورتیں نکاحِ مخصوص کا محل نہیں ہیں، اس لئے ان سے نکاح باطل ہے، اس لئے شبہ پیدا ہو گیا۔ شبہ اسی کو کہتے ہیں جو حقیقت سے مشابہت رکھتا ہو۔ وہ حقیقت تو نہیں بن سکتا۔ پس شبہ نہیں چاہتا کہ کسی طور پر اس کی حلت ہو سکتی ہے۔ قطعاً حرام ہونے کی صورت میں بھی حلت کا شبہ ہو سکتا ہے اور جب شبہ پیدا ہو گیا تو یہ فعل زنا نہیں ہوا۔ اس لئے اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مردوں کی شہادت ضروری ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ عورتوں کی شہادت سے ثبوتِ زنا نہیں ہوتا اور چار سے کم مردوں کی شہادت بھی کافی نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآءِ كُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ الآیۃ

(سورۃ النساء آیت ۱۵)

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں سے چار مردوں کی گواہی لو۔ ایک اور آیت میں ہے:

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۲

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۸

لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ الآية (سورة النور آيت ۱۳)

اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔(۲۹)

﴿۱۷﴾ زنا حرام اشد حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔اس پر شرعاً حد مقرر ہے۔دین اور دنیا میں خسارہ کا کام ہے۔رب تعالیٰ نے اسے شرک جیسے عظیم گناہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ (سورة الشعرآء آيت ۶۸)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے۔اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

حدیث شریف میں زنا کی قباحت یوں بیان ہوئی:

يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اتَّقُوا الزِّنٰى فَاِنَّ فِيْهِ سِتُّ خِصَالٍ ثَلٰثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلٰثٌ فِي الْآخِرَةِ: اَمَّا فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ الْبَهَآءُ وَيُوْرِثُ الْفَقْرَ وَيَنْقُصُ الْعُمُرَ وَاَمَّا فِي الْاٰخِرَةِ فَسَخَطُ اللّٰهِ وَسُوْءُ الْعَذَابِ وَعَذَابُ النَّارِ.(۳۰)

اے لوگو! زنا سے بچتے رہو، کیونکہ اس میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی خصلتیں یہ ہیں، کہ زانی کے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، زنا فقر (مفلسی) پیدا کرتا ہے اور عمر گھٹاتا ہے، آخرت کی خصلتیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ کا غضب، برا عذاب، دوزخ کا عذاب۔اس لئے زنا اور اس کے مقدمات سے مسلمانوں کو بچتے رہنا لازمی ہے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ لواطت اور ہم جنس پرستی بھی حرام ہے۔''ایڈز'' جیسی نامراد مہلک مرض اسی سے پیدا ہوتی ہے۔حدیث شریف

(۲۹) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۳۴۱

(۳۰) ☆ رواه عن حذیفه رضی الله عنه

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۴۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۴۳

نے صدیوں پہلے اس کی نشان دہی اور حرمت بیان کردی۔ حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

اِذَا اَتَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَھُمَا زَانِیَانِ وَاِذَا اَتَتِ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَھُمَا زَانِیَانِ.(۳۲)

جب مرد مرد سے صنفی قربت کرے تو دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے صنفی قربت کرے تو دونوں زانی ہیں۔

یادرہے کہ انسانی اعضا انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں، انسان اپنے اعضا کو بے محل استعمال کرنے کا مجاز نہیں، ایسے بدکار اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ اپنے اعضاء کو استعمال کرنے میں ہر طرح سے آزاد ہیں، مولا تعالیٰ اس بے راہ روی سے محفوظ رکھے۔(۳۳)

﴿۱۹﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مردوں کی ایک ہی مجلس میں بیک وقت شہادت ضروری ہے۔ اگر چار مردوں نے الگ الگ متفرق اوقات میں یا متعدد مجالس میں شہادت دی تو ثبوتِ زنا نہ ہوگا۔ اور شاہدوں کو تہمت لگانے والا قرار دیا جائے گا۔ ان کی شہادت واجب الرد ہوگی۔ کیونکہ ابتداء میں ایک گواہ یا دو یا تین مرد پیش ہوئے اس وقت نصابِ شہادت پورا نہ تھا۔ اور جب قلتِ تعداد کی وجہ سے ان کی شہادت رد ہوگئی تو دوبارہ صرف اس وجہ سے کہ چوتھا شاہد بھی آگیا اور اس نے شہادت دے دی تو ردشدہ شہادت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر گواہ آئے تو الگ الگ، پھر شہادت دیتے وقت سب جمع ہو گئے اور سب نے ساتھ شہادت دی تو بھی شہادت قبول نہ ہوگی۔(۳۴)

﴿۲۰﴾ زنا کے اقرار میں چار بار چار مجلسوں میں اقرار کرنا معتبر ہے۔ اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرارِ زنا کیا تو ثبوتِ زنا نہ ہوگا۔ اس پر حد جاری نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِکِ الْاَسْلَمِیْ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ

---

(۳۲) ☆ رواہ کنز العمال، ج۵، ص۱۳۱۰۳

☆ رواہ البیہقی عن ابی موسیٰ

(۳۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۳۱

(۳۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۴۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۱

نَفْسِیْ وَ زَنَیْتُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ تُطَھِّرَنِیْ فَرَدَّہٗ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاہُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ زَنَیْتُ فَرَدَّہُ الثَّانِیَۃَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ اَ تَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِہٖ بَأْسًا تُنْکِرُوْنَ مِنْہُ شَیْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُہٗ اِلَّا وَفِیَّ الْعَقْلِ صَالِحِیْنَا فِیْمَا نَرٰی فَاَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَاَرْسَلَ اِلَیْھِمْ اَیْضًا فَسَاَلَ عَنْہُ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِہٖ وَلَا بِعَقْلِہٖ فَلَمَّا کَانَ الرَّابِعَۃَ حُفِرَ لَہٗ حُفْرَۃٌ ثُمَّ اَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ.(۳۵)

حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں، میں نے زنا کیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کردیں، آپ نے اسے لوٹا دیا۔ اگلی صبح پھر وہ حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اسے لوٹا دیا، آپ نے اس کی قوم کی طرف ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا کہ قوم سے پوچھو کہ اس کی عقل میں فتور تو نہیں ہے کہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ قوم نے جواب دیا ہم اسے کامل عقل والا اور صالح جانتے ہیں۔ ماعز تیسری بار آئے۔ آپ نے پھر اس کی قوم کی طرف آدمی بھیجا کہ اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کرو، لوگوں نے خبر دی اس میں کوئی خرابی نہیں ہے، اس کی عقل بھی درست ہے۔ پس جب وہ چوتھی مرتبہ حاضر ہوئے اور اقرارِ جرم کیا تو آپ نے اس کے لئے گڑھا کھدوایا پھر حکم دیا کہ اسے رجم کردو۔

حضور سیدِ عالم ﷺ نے حضرت ماعز کے چار مجلسوں میں چار بار اقرارِ جرم پر حد جاری فرمائی۔(۳۶)

﴿۲۱﴾ حاکم کے لئے مستحب ہے کہ اقرارِ زنا کرنے والے کو درپردہ اقرار سے لوٹ جانے کی ترغیب دے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے ان کے اقرارِ زنا کے بعد فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہو، شاید تو نے چھولیا ہو۔(۳۷)

---

(۳۵) ☆ رواہ مسلم عن بریدۃ، ج۲، ص۶۸

☆ ونحوہ ابن ابی شیبۃ، ج۶، ص۵۵۰

☆ ونحوہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

(۳۶) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۴۱

(۳۷) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۴

﴿۲۲﴾ زنا کا چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد حد جاری ہونے سے پہلے یا بعد حد جاری ہونے کے اقرار سے لوٹ آئے تو اس کا رجوع قبول ہے، اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اقرار کی رجوع کی خبر میں سچے جھوٹے ہونے کا احتمال ہے اور تکذیب کرنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ اس لئے اقرار کے بعد انکار سے شبہ پیدا ہو گیا اور حدود شبہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ ہاں جن مسائل میں حقِ عبد موجود ہو اور حقِ اللہ کے ساتھ بندے کا حق بھی موجود ہو تو اس صورت میں اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں۔ مثلاً قصاص اور تہمتِ زنا کی حد کا سقوط نہیں ہو سکتا۔ حضرت یزید بن منعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی جو تفصیل بیان ہوئی ہے اس میں راوی کا یہ قول بھی موجود ہے کہ پتھر لگنے سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو جب چوٹ کی تکلیف محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے بھاگ نکلے۔ سب مارنے والے پکڑ نہ سکے، صرف حضرت عبداللہ بن انیس نے حضرت ماعز کو پکڑ لیا اور اونٹ کے پاؤں کی ہڈی حضرت ماعز کے پھینک ماری، جس سے وہ ختم ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا اور گناہ معاف کر دیتا۔

حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَنْهُ.(۳۸)

﴿۲۳﴾ اگر مریض زنا کرے اور رجم کا مستحق ہو جائے تو اس کو رجم کر دیا جائے۔ بیماری کا عذر مانع نہ ہوگا۔ کیونکہ رجم کا مقصد ہی ہلاک کر دینا ہے۔ لیکن اگر زانی مریض سزائے تازیانہ کا مستحق ہے تو صحت یاب ہونے تک سزا کو ملتوی رکھا جائے، تاکہ سزا موجبِ ہلاکت نہ ہو جائے۔ اگر زانی مریض ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے صحت

(۳۸) ☆ رواہ ابو داؤد، ج۲، ص۸۵۸
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
☆ نحوہ رواہ احمد، ج۵، ص۲۱۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۴۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۳۴

یاب ہونے کی امید نہ ہو مثلاً سِل کے مرض میں مبتلا ہو یا پیدائشی طور پر ضعیف ہو تو ایک ایسا گچھا جس میں سو تیلیاں ہوں، لے کر ایک مرتبہ اس گچھے سے اس کو اس طرح مارا جائے کہ ہر تیلی اس کے بدن پر پڑے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ فَخُذُوْا لَـهُ عِثْكَالاً فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً (۳۹)

ایک گچھا لو جس میں سو تیلیاں ہوں تو اسے ایک ہی مرتبہ مارو۔

قرآن مجید میں اس کی مثال حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ میں موجود ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۔(سورۃ ص. آیت ۴۴)

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ (۴۰)

﴿۲۴﴾ حاملہ عورت کو زنا کی سزا میں وضعِ حمل سے پہلے حدِ زنا نہیں ماری جائے گی، تاکہ پیٹ کا بچہ ہلاک نہ ہو جائے۔ اگر وہ سزائے تازیانہ کی مستحق ہو تو نفاس سے فراغت سے پہلے اس کو کوڑے نہ مارے جائیں۔ اور اگر نفاس میں مبتلا عورت کی سزا رجم ہو تو رجم کرنے میں اتنی تاخیر کی جائے کہ بچہ کو اس کی ضرورت نہ رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ غَامِدِيَّه عورت کے رجم کرنے کو وضعِ حمل تک ملتوی کر دیا تھا۔ ایک انصاری نے اس کی ذمہ داری لی۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو انصاری نے آ کر اطلاع دی کہ بچہ پیدا ہو گیا ہے، فرمایا اس کو ابھی رجم نہ کرو، کیونکہ اس صورت میں شیر خوار بچہ رہ جائے گا اور کوئی دودھ پلانے والی نہ ہوگی، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی:

فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ فَارْجُمْهَا. (۴۱)

---

(۳۹) ☆ رواہ ابن ماجه فی الحدود

☆ رواہ ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۶۶

☆ رواہ احمد، ج ۵، ص ۲۲

(۴۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۳۷، ۱۳۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۴۵

(۴۱) ☆ رواہ مسلم عن بریدۃ، ج ۲، ص ۶۸

یارسول اللہ! اس کو دودھ پلانا میرے ذمہ ہے تو آپ نے فرمایا اب اس عورت کو رجم کردو۔ (۴۲)

﴿۲۵﴾ حدود کو نافذ کرنا حاکم یا اس کے مجاز قاضی کی ذمہ داری ہے ہر کوئی حد جاری نہیں کرسکتا۔ چونکہ حدود قائم کرنے میں بڑی احتیاط لازم ہے اور اگر ہر کوئی حدود جاری کرنا شروع کردے تو معاشرہ سے امن اٹھ جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے موقوفاً اور مرفوعاً مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ چار چیزیں حاکم کے اختیار میں ہیں۔ حدود، زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم، نمازِ جمعہ قائم کرنا اور مالِ فے (غنیمت) کا جمع کرنا اور تقسیم کرنا۔

البتہ باپ کو بیٹے پر، استاد کو شاگرد پر بطورِ تادیب تعزیر کا حق ہے۔ (۴۳)

﴿۲۶﴾ حاکم کے لئے جائز نہیں کہ جب حد اس کے سامنے ثابت ہوجائے تو رحم کرتے ہوئے اسے کم کردے یا غضب ناک ہوتے ہوئے اسے زیادہ کرے۔ ایسا کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔ حاکم کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ سفارش یا لالچ یا دباؤ کے باعث حد کو ساقط کردے۔ البتہ حدود کا مقدمہ اگر حاکم تک نہ پہنچا ہو یا ابھی ثبوتِ جرم نہیں ہوا تو سفارش کرنا جائز ہے۔

آیت زیبِ عنوان کا صریح مفہوم یہی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، قریش کے لئے اس معاملہ نے بڑی پریشان کن کیفیت اختیار کرلی۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ کوئی رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کردیتا، سب نے کہا کہ سوائے اسامہ بن زید کے، جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں، اور کوئی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں

(۴۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہر ۱۰ ہر، ج ۲۳، ص ۱۴۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۴۵

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۲۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۲

گذارش کی۔ حضورﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ کی قائم کردہ حد کے متعلق سفارش کر رہے ہو؟ پھر حضور اقدسﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنتِ محمدﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ حدیث پاک کے کلمات یوں ہیں۔

اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ (۴۴)

تم سے پہلے اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی بڑا چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا اس پر حد جاری کر دیتے۔ اللہ کی قسم اگر (حاشا وکلا) فاطمہ بنتِ محمد چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (۴۵)

﴿۲۷﴾ حد میں تازیانہ ایسے کوڑے سے مارا جائے جس کے سرے پر گھنڈی نہ ہو اور ضرب بھی درمیانی طور پر ماری جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کھال کو ادھیڑ کر گوشت تک پہنچ جائے۔ کوڑا مارتے وقت ہاتھ کو بغل سے بلند نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُؤْمَرُ بِالسَّوْطِ فَيُقْطَعُ ثَمَرَتُهُ ثُمَّ يُدَقُّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ثُمَّ

---

(۴۴) ☆ رواه البخاری عن عائشة، ج ۱، ص ۴۹۴
☆ رواه مسلم عن عائشة، ج ۲، ص ۶۴
☆ رواه ابو داؤد عن عائشة، ج ۲، ۲۵۳
☆ رواه ابن ماجه عن عائشة، ص ۱۸۶
☆ رواه الترمذی عن عائشة، ج ۱، ص ۲۰۶
☆ رواه النسائی عن عائشة، ج ۲، ص ۲۵۵
☆ رواه الدارمی فی الحدود
☆ رواه احمد، ج ۳، ۲۸۶، ۲۹۵
☆ ....، ج ۶، ص ۲۱۹

(۴۵) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۱۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۹
☆ تفسیر مظہری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دھلی، ج ۸، ص ۲۴۸
☆ تفسیر صاوی از علامه احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج ۳، ص ۱۲۸

يُضْرِبُهُ قُلْنَا فِيْ زَمَنِ مَنْ كَانَ هٰذَا قَالَ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (۴۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا، پھر اس کی گرہ کاٹ دی گئی، پھر اسے دو پتھروں کے درمیان کوٹا گیا، پھر مارا گیا......ہم نے پوچھا یہ کس دور کی بات ہے؟ فرمایا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے دور میں ہوا۔

ایک اور حدیث مرفوع میں ہے۔

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ اَصَابَ حَدًّا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا فَاُتِيَ مُنْكَسِرٌ مُنْتَشِرٌ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رَفَتَ يَعْنِيْ قَدْ لِيْنَ فَقَالَ هٰذَا. (۴۷)

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس پر حد واجب تھی۔ ایک نیا کوڑا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اس سے کم درجہ کا لایا جائے۔ پھر ایک اور لایا گیا جو ٹوٹا ہوا اور پراگندہ تھا۔ آپ نے فرمایا اس سے عمدہ لاؤ۔ پھر ایک اور کوڑا لایا گیا جو نرم تھا۔ آپ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔ (۴۸)

﴿۴۸﴾ زنا کی حد تو سختی سے جاری کی جائے۔ پھر اس سے کم سختی شراب کی حد مارنے میں کی جائے۔ اور تہمتِ زنا کی سزا میں اور بھی نرمی سے کام لیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے تہمتِ زنا لگانے والا واقع میں سچا ہو لیکن اپنے قول کو شہادت سے ثابت نہ کر سکا ہو۔ شراب پینے میں حد میں غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ زنا کا جرم شراب خوری سے بڑا ہے، اس لئے اس کی سزا کو جاری کرنے میں بہت زیادہ سختی سے کام لیا جائے۔ البتہ تعزیر کی ضرب سب سے شدید ہونی چاہئے۔ (۴۹)

---

(۴۶) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ، ج۶، ص ۵۳۹

(۴۷) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ عن زید بن اسلم، ج۶، ص ۵۴۰

(۴۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۱۹

(۴۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۹

﴿۲۹﴾ کسی پر زنا کی تہمت لگانے اور شراب پینے کی سزا اسی کوڑے ہے۔(۵۰)

﴿۳۰﴾ ذمی کو زنا میں کوڑوں کی سزا دی جائے، رجم نہ کیا جائے۔(۵۱)

﴿۳۱﴾ کوڑوں کی سزا میں سوائے شرمگاہ، سر اور چہرے کے باقی تمام جسم پر کوڑے مارے جائیں۔(۵۲)

﴿۳۲﴾ تمام حدود اور تعزیر میں مرد کو کھڑا کر کے سزا دی جائے اور سوائے تہبند کے اس کے سارے کپڑے اتارے جائیں البتہ حدِ قذف میں کپڑے نہ اتارے جائیں۔ اور عورت کو بٹھا کر کوڑے مارے جائیں، اس کے کپڑے نہ اتارے جائیں، البتہ کوٹ بنیان وغیرہ اتار لئے جائیں۔(۵۳)

﴿۳۳﴾ لواطت کی کوئی حد مقرر نہیں۔ البتہ اسے سخت ترین تعزیر کی جائے۔ بلندی سے گرا کر مار دیا جائے۔ اس پر

بقیہ(۴۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۲۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۳۳۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۶،ص ۴۲۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۳۲۱

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج ۶،ص ۱۱۷

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۳۴۸

(۵۰) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۷

(۵۱) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۴۱

(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۷۷

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج ۶،ص ۱۱۷

(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴۵

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۷۸،۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۴۲

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۲۱۳

دیوار گرا کر مار دیا جائے، وغیرہ۔(۵۴)

﴿۳۴﴾ چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنے والے پر حد نہیں۔ مگر اسے تعزیر کی جائے۔ بہتر یہ ہے کہ چوپایہ ذبح کر کے دفن کر دیا جائے اور اس کا تاوان بدفعلی کرنے والے کے ذمہ ہوگا۔(۵۵)

﴿۳۵﴾ مردار کے ساتھ وطی کرنا، مشت زنی، عورتوں کا آپس میں صنفی قربت کرنے پر تعزیر ہے۔(۵۶)

﴿۳۶﴾ شہر بدر کرنے کا حکم صرف زنا کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ حاکم اگر مصلحت سمجھے تو ہر مفسد کو جلاوطن کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَعُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.(۵۷)

نبی اکرم ﷺ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔

جلاوطن کرنا حاکم کی رائے اور مصلحت پر ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر حد قائم کرنے کے بعد جلاوطن کر دیا جائے۔(۵۸)

﴿۳۷﴾ اگر کوئی حد میں مارا جائے تو اسے غسل اور کفن دیا جائے، نماز جنازہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔(۵۹)

☆☆☆☆☆

(بقیہ۵۳) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۱۱۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۵

(۵۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۲۸

(۵۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۴۷

(۵۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۳۴

(۵۷) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمر، ج۱، ص۲۰۸

(۵۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۳۲۵

(۵۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۴۷

باب(۲۹۸)

﴿زانی اور زانیہ سے نکاح کے احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (سورۃالنور: آیت ۳)

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدعورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔

حل لغات:

لا یَنۡکِحُ: نکاح نہ کرے۔ نکاح کا اطلاق عقد اور وطی دونوں پر ہوتا ہے۔(۱)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ زانی فاسق اور خبیث ہوتا ہے، اس لئے پاک دامن نیک عورتوں سے نکاح کرنے کی اس کو رغبت نہیں ہوتی، اور زانیہ بھی فاسقہ اور خبیثہ ہوتی ہے، اس لئے نیک مردوں کو بھی اس سے نکاح کا ارادہ نہیں ہوتا، اخلاقی مشابہت اور عملی یکسانیت موجبِ الفت ہوتی ہے اور خلقی اختلاف باعثِ نفرت ہوتا ہے۔

شانِ نزول:

آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں چند واقعات بیان ہوئے ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ نادار مسلمانوں نے

(۱) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۶۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۴۲

امیر باغی اور زانی عورتوں سے نکاح کا ارادہ کیا تا کہ وہ عورتیں ان کی کفالت کرسکیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا، اس پر آیت کا نزول ہوا۔(۲)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ زانی مرد پاک دامن عورت اور زانیہ سے نکاح کرسکتا ہے۔آیتِ مبارکہ کا حکم منسوخ ہے، اس کی ناسخ آیت مبارکہ ہے:

وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ .(سورۃ النور: آیت ۳۲)

اور نکاح کرواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا، اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

نیز دوسری آیت میں بھی ہر مسلمان مرد وعورت کو آپس میں نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ.. الآیہ

(سورۃ النسآء: آیت ۳)

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۵۱

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۸۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۳۵۰

نبی اکرم ﷺ سے زانی عورت سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اول زنا کرنا حرام تھا اور اس سے نکاح کرنا حلال ہے۔ زنا حرام ہے نکاح حلال ہے اور حرام حلال کو حرام نہیں کر دیتا۔

اَلْحَرَامُ لَا یُحَرِّمُ الْحَلَالَ (۳)

حرام حلال کو حرام نہیں بنا دیتا۔

نیز آیت زیبِ عنوان کے منسوخ ہونے پر جمہور امت کا اجماع ہے۔ (۴)

﴿۲﴾ اگر شادی شدہ عورت کسی سے زنا کرے تو اس گناہ سے اس کا نکاح فاسد نہیں ہوتا اور نہ خاوند بیوی کے درمیان فرقت لازم آتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مسلمان نے اپنی بیوی کی شکایت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں پیش کی، اس نے عرض کیا:

اِنَّ اِمْرَأَتِی لَاتَمْنَعُ یَدَلَامِسٍ فَقَالَ طَلِّقْهَا، قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا وَهِیَ جَمِیْلَةٌ ، قَالَ اِسْتَمْتِعْ بِهَا

---

(۳) ☆ رواہ الدارقطنی ابن عمر مرفوعاً، ج۳، ص۲۶۸

☆ رواہ الدارقطنی عن عائشة موقوفاً، ج۳، ص۲۶۸

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۸، ص۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۷

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۱۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۵

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۲۷)، ص۳۵۹

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَمْسِکْھَا(۵)

میری بیوی ہر چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں۔آپ نے فرمایا:اسے طلاق دے دو۔اس نے عرض کی، میں اسے چاہتا ہوں،وہ خوبصورت ہے،تو آپ نے فرمایا،اس سے فائدہ حاصل کر۔ (ایک روایت کے مطابق تو اسے روک رکھ)

لہٰذا بدکار عورت کو طلاق دینا لازم نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ اگر کوئی زانی کسی مسلمان عورت یا کتابیہ سے زنا کرلے تو استبرائے رحم کے بعد اس زانیہ سے نکاح جائز ہے، زانی بھی نکاح کرسکتا ہے اور دوسرا مسلمان بھی،البتہ زانی اپنی ہی مزنیہ سے استبرا سے پہلے جماع بھی کرسکتا ہے،جبکہ دوسرا مرد استبرائے رحم کا انتظار کرے گا۔(۷)

﴿۴﴾ مشرکہ عورت سے نکاح کی اجازت باجماع علماء منسوخ ہے،مشرکہ سے نکاح حرام ہے۔(۸)

﴿۵﴾ مرد اگر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو دونوں میں فرقت کردی جائے گی،عورت پر حد زنا جاری نہ ہوگی،اسی طرح

---

(۵) ☆ رواہ نحوہ ابوداؤد عن ابن عباس .ج ۱ ،ص۲۸۷

☆ رواہ النسائی عن ابن عباس .ج ۲،ص۱۰۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۳

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۲

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ .ص۳۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴.۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،۶،ص۴۳۰

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، .۱۸،ص۷۴

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ،ص۳۶۰

عورت اگر اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے تو بھی فرقت کردی جائے گی، مرد پر زنا کی حد نہ لگائی جائے گی۔(۹)

﴿۶﴾ دار الحرب میں اگر کوئی امان لے کر رہا ہے اور وہ وہاں زنا کا مرتکب ہو تو اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔(۱۰)

﴿۷﴾ بالغ مرد نابالغہ سے زنا کرے یا عاقل مجنونہ سے زنا کرے یا بیدار مرد سوئی ہوئی عورت سے زنا کرے تو ہر صورت میں مرد پر حدِ زنا جاری ہوگی، عورت معذور ہے۔(۱۱)

﴿۸﴾ نکاح میں کفو لازم ہے۔لہٰذا اگر کسی عورت کا نکاح ایسے مرد سے ہوگیا جو زنا سے شہرت رکھتا ہے تو عورت کو نکاح باقی رکھنے یا توڑنے کا اختیار ہے۔(۱۲)

﴿۹﴾ فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت سے بچنا واجب ہے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ بروں کی صحبت برائی لاتی ہے، اس لئے بروں کی صحبت سے اجتناب لازم ہے۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۰

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۸۵

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۶۷

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۷

باب(۲۹۹)

﴿قذف اور اس کی سزا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ ۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o (سورۃ النور، آیات ۴، ۵)

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات:

يَرْمُوْنَ: رَمْی (از باب ضَرَبَ) رَمْيًا۔ اعیان مثلاً تیر اور پتھر میں اس کا معنی ہے پھینکنا، اور قول میں اس کا معنی ہے گالی دینا، زنا کی طرف نسبت کرنا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۸۱
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۱۶
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی۔ مطبوعہ بیروت، ص ۲۱۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۵۶

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد کسی کو صراحت کے ساتھ زنا کی تہمت لگانا ہے۔(۲)

اَلْمُحْصَنٰت: حَصُنَ (از باب کَرُمَ) حَصَانَۃً۔ محفوظ ہونا، مضبوط و مستحکم ہونا، عورت کا پاک دامن ہونا۔

اَحْصَنَ: عورت کا شادی شدہ ہونا، پاک دامن ہونا، اَحْصَنَ الرَّجُلُ: مرد کا شادی شدہ ہونا، (صفت مُحْصِنٌ)(۳)

حَصَنُ کا لغوی معنی ہے قلعہ، وہ بلند مکان جس پر چڑھنا آسان نہ ہو، مرد اور عورت جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت اس طرح کی کہ ہر لحاظ سے محفوظ رہی یا نکاح کے بعد اپنے شوہر یا بیوی کے علاوہ کہیں اور استعمال نہ ہوئی۔ مُحْصِنٌ گویا وہ شرعی طور پر محفوظ ہے۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۴۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۶

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۱۷۹

شرعی طور پر محصن کے لئے چند مزید شرطیں ہیں ان کا ذکر احکام میں آئے گا۔

یادرہے کہ محصن کے کئی اطلاق ہیں جن کا بیان سورۃ النساء، آیت ۲۴ میں گزر چکا ہے۔(۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ پارسا عورت یا پارسا مرد پر زنا کی تہمت لگانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ تہمت لگانے والا اگر اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے چار عادل چشم دید معائنہ کے گواہ پیش نہ کرسکے تو اس پر اسی کوڑے مارے جائیں گے اور وہ فاسق ہو جائے گا، اس کی عدالت (عادل ہونا) زائل ہو جائے گی اور اس کی شہادت اس کی زندگی تک ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرے گی اگرچہ وہ توبہ کر لے، البتہ توبہ کرنے اور اپنی اصلاح کر لینے کے بعد اس کا فسق ختم ہو جائے گا۔ قرآنِ مجید کی مذکورہ آیات کا صریح مفہوم اسی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ سزا حدِ قذف کہلاتی ہے۔ یعنی ناحق زنا کی تہمت لگانے کی سزا۔(۵)

---

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۴، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان ج۳، ص ۱۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ح ۱۸، ص ۸۹

☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ، ص ۵۴۶

﴿۲﴾ حدِ قذف کے لئے لازم ہے کہ جس مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو وہ پارسا ہو۔ یعنی وہ مسلمان ہو، آزاد ہو، بالغ ہو، پارسا ہو، اس سے پہلے اس پر زنا کی تہمت نہ لگی ہو۔ اگر ان میں سے کوئی شرط بھی نہ پائی گئی ہو تو تہمت لگانے والے پر حدِ قذف نہیں، البتہ اسے تعزیر کی جاسکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُحْصِنٍ.

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ عفت (پارسائی) کا ثبوت قاذف (زنا کی تہمت لگانے والے) کے اقرار یا دومردوں یا ایک مرد اور دومردوں کی شہادت سے ہوسکتا ہے۔(۷)

﴿۴﴾ اگر کسی نے زندگی میں جرمِ زنا کا ارتکاب کیا ہو لیکن پھر توبہ کرلی ہو اور اس کی حالت درست ہوگئی ہو اور درستی پر ایک مدت گزر چکی ہو، پھر اس کی طرف کوئی جرمِ زنا ہونے کی نسبت کرلے تو تہمت لگانے والے پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، کیونکہ زنا کی نسبت کرنے والا اپنے قول میں سچا ہے، البتہ اس کی تعزیر کی جائے گی، کیونکہ جس شخص نے توبہ کرلی ہو اس کی طرف اس نے گزشتہ گناہ کی نسبت کی، حالانکہ وہ گناہ سے توبہ کرچکا ہے، توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہے۔(۸)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

(۶) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳، ص ۱۵۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۸۹

(۸) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۲۵

﴿۵﴾ اگر کسی نے زنا کے علاوہ کسی اور گناہ کی تہمت لگائی تو باجماعِ علماء اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی بلکہ حاکم حسبِ صوابدید اس کی تعزیر کرسکتا ہے۔(۹)

﴿۶﴾ اگر صراحۃً زنا کی طرف نسبت نہیں کی، بلکہ پردے پردے میں تعریضاً کسی کی طرف زنا کی نسبت کی، مثلاً یوں کہا، میں تو زانی نہیں، مطلب یہ کہ تم زانی ہو تو اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، تعریض تصریح کی طرح نہیں ہوتی، اسی لئے عدت کے زمانہ میں بیوہ یا مطلقہ عورتوں کو پردے پردے میں پیغامِ نکاح دینا جائز ہے۔ جب کہ انہیں صراحت کے ساتھ پیغامِ نکاح عدت میں دینا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ. (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو۔(۱۰)

﴿۷﴾ قذف موجبِ حد میں نو شرطیں ہیں۔ اگر تمام پائی جائیں گی تو حد نافذ ہوگی، اگر ایک بھی کم ہوئی تو حد نافذ نہ ہوگی۔

(ا) قاذف (تہمت لگانے والے) میں دو شرطیں لازم ہیں، عقل، بلوغ۔

(بقیہ۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مط... ہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۱۵۶، ۱۵۹

(۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۶۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۴

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۱۵۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۴

(ب) مقذوف فیہ (جس بارے میں تہمت لگائے) میں دو شرطیں لازم ہیں۔
زنا کی صریح تہمت لگائے، دوسرے کسی گناہ کی تہمت نہ لگائے۔

(ج) مقذوف (جس پر تہمت لگائی گئی) میں پانچ شرطیں لازم ہیں۔
اسلام، عقل، بلوغ، آزادی، عفت۔ (۱۱)

﴿۸﴾ چار گواہوں نے الزامِ زنا کی شہادت تو دے دی مگر ابھی تک ان کی تعدیل نہیں کی گئی (ان کا عادل ہونا ثابت نہیں کیا جاسکا) تو گواہوں اور مشہود پر ابھی تک حد نہیں لگائی جائے گی۔ (۱۲)

﴿۹﴾ جب محصن کو زنا کے بغیر یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حدِ قذف نہیں، اس وقت صرف تعزیر ہوگی، ہاں اگر مقذوف قذف بہ سے مشہود ہے تو نہ حد ہے نہ تعزیر۔ (۳۱)

﴿۱۰﴾ نابالغ یا پاگل کی طرف زنا کی نسبت کرنے والا بھی قذف کا مستوجب نہیں، اسی طرح مجنون یا بچہ کسی پر قذف کرے تو حد نہیں پائے گا، حاکم حسبِ صواب دید اسے تعزیر کرے۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۵۷

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۵۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۳۳۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۴۲

(۱۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۲۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۳۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۱۱۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۹۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان ، ج۳،ص ۱۳۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۵۷
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص ۱۵۵
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۳۱

﴿۱۱﴾ متہم بالزنا (جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی) نے اگر زنا کا انکار کر دیا اور تہمت لگانے والا چار عادل گواہ پیش نہ کر سکا تو تہمت لگانے والے پر اسّی کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر چار گواہ پیش کر دیئے تو اب قذف کرنے والا سبکدوش ہو جائے گا اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، بلکہ ثبوتِ زنا مکمل ہو جانے کی وجہ سے زانی پر حد جاری ہوگی۔ اگر چار گواہ زنا کے پیش کر دیئے لیکن مختلف اوقات میں متفرق طور پر پیش کئے اور سب گواہ مجتمع ہو کر نہیں آئے تو زنا کا ثبوت نہ ہوگا، اور جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی، لیکن تہمت لگانے والا بھی مستحقِ سزا نہیں رہے گا، وہ بھی حدِ قذف سے محفوظ رہے گا، کیونکہ زنا کی شہادت کی تعداد تو بہرحال موجود ہے، گواہوں کے ساتھ ساتھ نہ آنے کی شرط محض احتیاطاً لگائی گئی ہے، تاکہ زنا کی حد ساقط ہو جائے۔ قاذف پر قذف لازم کرنے کے لئے یہ شرط نہیں لگائی گئی، اسی طرح اگر متہم بالزنا نے ایک بار زنا کا اقرار کر لیا تو اس پر حد جاری نہ ہوگی اور نہ قاذف پر حد جاری ہوگی۔ (۱۵)

﴿۱۲﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مرد گواہوں کی شرط ہے، جو شہادت کے اہل ہوں، اس لئے اگر ان میں ایک بھی شہادت کے نااہل ہوگا تو ثبوتِ زنا نہ ہو سکے گا، بلکہ ان گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی، مثلاً اندھے یا

(بقیہ ۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص ۱۱۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱، ۴۳۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۹۳

حدِ قذف کے سزا یافتہ نے شہادت دی تو یہ شہادت قبول نہ ہوگی، لیکن اگر فاسق نے گواہی دی تو ان پر حدِ قذف تو جاری نہ ہو سکے گی، لیکن ان کی شہادت سے زنا کا ثبوت بھی نہ ہو سکے گا، اس لئے متہم بالزنا پر بھی حدِ زنا جاری نہ ہوگی، کیونکہ فاسق شہادت ادا کرنے اور شاہد بننے کا اہل ہے لیکن فسق کی وجہ سے اس کی شہادت میں کسی قدر ضعف ہے، اس لئے فاسقوں کی شہادت سے شبہ زنا تو پیدا ہو گیا لیکن وہ حدِ قذف سے محفوظ رہیں گے اور ثبوتِ زنا نہ ہوگا، اس لئے زانی پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔(۱۶)

﴿۱۳﴾ اگر گواہوں کی تعداد چار سے کم ہو تو ان پر حدِ قذف جاری ہوگی، تاکہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی گئی حد معطل نہ ہو اور مجرم آزادی کے ساتھ جرم نہ کریں۔ اس نیتِ خیر کے لئے زنا اور ہر جرم کی شہادت کی ضرورت ہے اور چار سے کم گواہوں کو تو یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ پھر گواہوں کی گواہی صرف بدنام کرنے اور مسلمانوں کی آبروریزی کے جذبے کے زیرِ اثر مانی جائے گی، کیونکہ جب چار سے کم گواہوں کو یہ معلوم ہے کہ ہماری شہادت کی تعداد کم ہے اور ہم حدِ زنا جاری نہیں کرا سکتے تو پھر گواہی کیوں دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نیت میں شر ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی رسوائی ہو، خواہ جرمِ زنا ثابت نہ ہو سکے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے خلاف ابوبکرہ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دی اور چوتھا گواہ زیاد تھا، اس نے صراحت کے ساتھ شہادت نہ دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں گواہوں کو کوڑے لگوائے، یہ واقعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی موجودگی میں ہوا، کسی نے اس فیصلے کے خلاف انکار نہ کیا، گویا اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا، حدیث شریف یوں ہے:

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۸
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۹۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۳۵۵

فَدَعَا الشُّهُوْدَ فَشَهِدَ اَبُوْبَکْرَۃَ وَ شِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ وَّاَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ نَافِعٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِیْنَ شَھِدَ ھٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَۃُ شَقَّ عَلٰی عُمَرَ شَانَہٗ فَلَمَّا قَامَ زِیَادٌ اَنْ تَشْھَدَاِنْ شَاءَ اللّٰہُ اِلَّا بِحَقٍّ قَالَ زِیَادٌ اَمَّا الزِّنَا فَلَااَشْھَدُ بِہٖ وَلٰکِنْ رَّاَیْتُ اَمْرًا قَبِیْحًا قَالَ عُمَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ حُدُّوْھُمْ فَجَلِّدُوْھُمْ.(۱۷)

﴿۱۴﴾ وہ شخص جس کے زانی ہونے کی شہادت گواہوں نے دی مگر چار گواہ پیش ہوکر گواہی نہ دے سکے اور جس پر تہمت لگائی گئی وہ مطالبہ کرے تو گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی۔مطالبہ کرنے کی شرط باجماع علماء ثابت ہے۔ کیونکہ اس میں بندے کا حق بھی شامل ہے،مطالبہ قول سے کرے، لہٰذا گونگا اشارہ کرے تو کافی نہیں۔(۱۸)

﴿۱۵﴾ حدِ قذف اسّی کوڑے ہے،اور جس پر حدِ قذف جاری ہوگی،اس کی شہادت تاحیات مردود ہوگی۔آیتِ مبارکہ میں اس کی تصریح ہے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ رواہ البیھقی فی السنن الکبریٰ عن قسامہ بن زہیر، ج۸،ص۴۰۸

☆ ورواہ الحاکم فی المستدرک وابونعیم فی المعرفہ

☆ ورواہ ابوموسیٰ فی الدلائل والبخاری تعلیقا

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص۱۵۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۸

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۵۶

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۵۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۲۷۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۴۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،ص۵۴۷

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۵۶

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۶

﴿۱۶﴾ حدِ قذف جس پر جاری ہوگی وہ فاسق ہے۔ البتہ اگر وہ اس گناہ سے توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اس کا فسق زائل ہوسکتا ہے، مگر اس کی شہادت مردود رہے گی۔ (۲۰)

﴿۱۷﴾ اگر ایک سے زائد اشخاص پر ایک ہی کلمہ کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو اس پر ایک ہی حدِ قذف ہے۔ (۲۱)

﴿۱۸﴾ جس نے چند بار زنا کیا یا چند بار چوری کی یا چند بار شراب پی، تو اس پر ایک ہی حد ہے۔ (۲۲)

﴿۱۹﴾ جب تک قاذف پر حد جاری نہ ہو اس وقت تک اس کی شہادت قبول ہے، بایں طور کہ مقذوف قبل حد فوت ہوگیا یا اس نے مطالبہ حد نہ کیا یا حاکم کے پاس مقدمہ نہ لے گیا۔

حدیث شریف میں ہے:

(بقیہ۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۲۷۹

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۸،ص۹۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۶۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی (م۶۸۵ھ)،ج۲،ص۷۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۴۳۲

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۳۵۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۹

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳،ص۱۵۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامامؒ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۲۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۴۳۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۴

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۷۰

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۳

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳،ص۱۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۵

اَلْمُسْلِمُوْنَ عَدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا مَحْدُوْدًا فِی الْقَذْفِ.(۲۳)

مسلمان عادل ہیں سوائے اس کے جس پر حدِ قذف جاری ہوئی ۔(۲۴)

﴿۲۰﴾ چاروں گواہ زنا کی گواہی میں اپنا چشم دید بیان دیں کہ مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں اس طرح داخل تھا جس طرح سرمہ دانی میں سرچو،اس سے کم اگر گواہی دیں گے زنا ثابت نہ ہو سکے گا،مثلاً یوں کہیں کہ وہ برہنہ ایک جگہ پر تھے،وغیرہ۔(۲۵)

﴿۲۱﴾ جو شخص کسی پارسا مرد یا پارسا عورت پر زنا کی تہمت لگائے،پھر اپنے دعویٰ میں چار گواہ پیش نہ کر سکے تو گواہوں کی طرح اس مدعی پر بھی اسی کوڑے لگائے جائیں اور وہ فاسق ہو جائے گا ،اس کی گواہی تاحیات مردود ہو جائے گی اگر چہ توبہ کر لے۔(۲۶)

---

(۲۳) ☆ رواہ البیھقی،ج۱۰،ص۱۹۷ /بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف،ج۸،ص۴۷۷

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۶۴

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص۱۵۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۲۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۸

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۶

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ ،ج۳،ص۱۲۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۶۴

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۹۶

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۱۵۸

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص۱۵۸

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۶۴

﴿۲۲﴾ حدود قائم کرنا حاکم کا فریضہ ہے، اس کے علاوہ ہر شخص حدود قائم نہیں کر سکتا، قاذف کو کوڑے مارنے کا اختیار حاکم کو ہے۔(۲۷)

﴿۲۳﴾ جن الفاظ سے حدِ قذف ثابت ہوگی وہ یہ ہیں، اے زانی، تو نے فلاں جگہ زنا کیا، تو اپنے باپ کا نہیں، تو فلاں کا بیٹا نہیں، اے زانیہ کے بیٹے، تو فلاں سے زیادہ زانی ہے وغیرہ۔(۲۸)

﴿۲۴﴾ اگر مسلمان محض یوں کہے، او فاسق، او کافر، او خبیث، او فاجر، او مخنث، او خائن، او لوطی، او زندیق، او دیوث، او شرابی، او سود خور، رنڈی کے بیٹے، فاجرہ کے بیٹے، چوروں کی پناہ گاہ، او بچوں کے ساتھ کھیلنے والے، او حرام زادے، وغیرہ، ان الفاظ سے حدِ قذف ثابت نہیں ہوتی۔ حاکم حسبِ صوابدید اس پر تعزیر کرے جو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہو سکتی ہے۔(۲۹)

(بقیہ۲۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۶

(۲۷) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳،ص ۱۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۴۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۹۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۷

(۲۸) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۴۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۱۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،۵۴۷

(۲۹) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۳۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج۶،ص ۱۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ، ج ۵۵۲

﴿۲۵﴾ قاذف کو زانی کی طرح کوڑے مارے جائیں، کوڑے مارتے وقت اس کے جسم سے زائد کپڑے اتار لئے جائیں۔(۳۰)

﴿۲۶﴾ مقذوف کے لئے ثبوتِ قذف سے پہلے قاذف کو معاف کردینے کا حق حاصل ہے، البتہ مال پر صلح کرنا جائز نہیں، ثبوتِ حد کے بعد مقذوف یا حاکم معاف نہیں کرسکتا۔(۳۱)

﴿۲۷﴾ کوڑے مارتے وقت تعزیر کے کوڑے سب سے سخت مارے جائیں، پھر اس سے کم زنا کے کوڑے، پھر شراب پینے کی سزا کے، پھر قذف کے کوڑے مارے جائیں۔(۳۲)

﴿۲۸﴾ اگر کسی نے قذف کی سزا پائی، پھر اس نے قذف کیا تو اب دوبارہ سزا پائے گا۔(۳۳)

﴿۲۹﴾ تعزیر کی کم از کم حد تین کوڑے ہیں اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہیں۔(۳۴)

﴿۳۰﴾ قذف کے وقت مقذوف کا قاذف کی مجلس میں حاضر ہونا ضروری نہیں، مقذوف غائب ہو یا حاضر، حدِ قذف طلب کرسکتا ہے۔(۳۵)

﴿۳۱﴾ قاذف اگرچہ قذف سے توبہ کرلے لیکن اس پر حد واجب ہے۔(۳۶)

☆☆☆☆☆

---

(۳۰) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۰

(۳۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

(۳۲) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۷

(۳۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۴

(۳۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

(۳۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۵

(۳۶) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۳۲

باب(۳۰۰)

﴿لعان﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝

(سورۃالنور: آیات ۶تا۱۰)

اوروہ جواپنی عورتوں کوعیب لگائیں اوران کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔ اور اگر اللہ کا فضل اوراس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے۔

حل لغات

یرمون ازواجھم: اپنی عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں: اس کلمہ کی لغوی تحقیق گذشتہ آیت کے ضمن میں گذر چکی ہے۔ آیت میں بیوی سے مراد محصن، یا غیر مدخولہ یا طلاقِ رجعی والی ہے۔(۱)

ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم: عورت پر تہمتِ زنا کے ثبوت کے لئے اس کے پاس سوائے اپنے بیان کے کوئی اور گواہ نہیں۔

لعنت اللہ علیہ: اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

لعنت کا معنی ہے: اللہ کی رحمت سے دوری، جس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو۔ آخرت میں عقوبت اور دنیا میں قبولِ فیض سے منقطع ہو۔(۲)

اشھد باللہ: میں اللہ کے نام پر گواہی دیتا ہوں۔

لعان میں قسم کھاتے وقت شہادت کا لفظ ضرور استعمال کرے۔ کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں۔ تاکہ کلمہ میں تغلیظ (سختی) پائی جائے۔

ویدرؤا: دَرَأَہٗ از باب (فتح) دَرْأً و دَرْأَۃً کا معنی ہے: زور سے دھکیلنا، ہٹانا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عورت اگر ایسی پانچ بار گواہی دے تو اس سے سزا ٹل جائے گی۔

شانِ نزول

ان آیاتِ کریمہ کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں، ممکن ہے کہ یہ وہ واقعات کیے بعد دیگرے تھوڑی ہی مدت میں واقع ہوئے ہوں۔

---

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۵

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۱

(۳) ☆ المنجد از لولیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۳۷۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ص ۹۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۲۶

﴿۱﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحما سے زنا کرنے کی تہمت لگائی (واقعہ سچا تھا۔ لیکن شرعی شہادت موجود نہ تھی) اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یا تو شرعی ثبوت پیش کرو) ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے جائیں گے۔

(یاد رہے کہ زنا کے ثبوت کیلئے شرعی امور کی بحث سورۃ النور کی آیت: ۳ میں گزر چکی ہے۔)

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی پر دیکھے تو کیا وہ گواہوں کو تلاش کرنے جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ گواہ یا تمہاری پشت پر کوڑے۔

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا، میں بلاشک وشبہ سچا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جس سے میری پشت کوڑوں سے بچ جائے گی۔ اس وقت جبرئیل امین علیہ السلام مذکورہ بالا آیات لے کر نازل ہوئے۔ کیفیتِ وحی دور ہونے کے بعد حضور ﷺ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔ حسب الحکم حضرت ہلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے شہادت دی۔ (لعان کیا) حضور ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم دونوں میں سے کوئی اپنے قول سے رجوع کرے گا۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے شہادت دی (لعان کیا) جب پانچویں شہادت کا نمبر آیا تو لوگوں نے اس کو روکا اور کہا یہ شہادت فیصلہ کردینے والی ہے (اگر تو نے جرم کیا ہے تو شہادت سے اب بھی لوٹ سکتی ہے) عورت ذرا جھجکی اور مڑی، یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا یہ شہادت سے لوٹ جائے گی، پھر کہنے لگی، میں اپنے خاندان کو آئندہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے شہادت جاری رکھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس عورت کو دیکھتے رہنا، اگر اس کے بچہ پیدا ہوا اور آنکھیں سرگین ہوں، سرین بھاری

ہوں اور پنڈلیاں گداز ہوں تو خیال کر لینا کہ وہ شریک بن سحما کا ہے۔ چنانچہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ویسا ہی تھا۔

حضورﷺ نے فرمایا، اگر کتاب اللہ کا فیصلہ نازل نہ ہوا ہوتا تو پھر میں اس عورت سے سمجھ لیتا۔(۴)

﴿۲﴾ حضرت سہل سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو مشغول دیکھ لے تو کیا کرے؟ اگر وہ قتل کر دے گا تو لوگ قصاص میں اس کو قتل کردیں گے (گواہ لینے جائے گا تو مرد فارغ ہو کر جا چکے گا) بتائیے کہ وہ کیا کرے؟ حضورﷺ نے فرمایا، تمہارے اور تمہاری بیوی کے معاملہ میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ جاؤ اپنی بیوی کو لے آؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، پھر دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا۔ میں اس وقت رسول اللہﷺ کے پاس موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اب اس کے بعد میں نے اس عورت کو اپنے پاس رکھا تو گویا میں نے اس پر تہمت تراشی کی۔ کیونکہ غیرت مند آدمی زناکار عورت کو اپنے نکاح میں نہیں رکھتا۔ چنانچہ انہوں نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ رسول اللہ نے فرمایا، ذرا دیکھتے رہنا، اگر عورت کے بچہ پیدا ہوا اور وہ سانولا، سیاہ چشم، بھاری سرینوں اور گداز پنڈلیوں والا ہو تو میرا خیال ہے کہ ابن عویمر نے سچ کہا۔ اور اگر سرخ رنگ کا ہو تو میں سمجھوں گا کہ ابن عویمر نے اس عورت پر دروغ بندی کی ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ ویسا ہی تھا جس

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۲، ص۷۹۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۸۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۹۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۶۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۸۰

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۰۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی (م۶۸۵ھ)، ج۲، ص۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۳۶۳

سے رسول ﷺ کے بیان کے مطابق ابن عویمر کی سچائی ظاہر ہوتی تھی۔ چنانچہ آئندہ اس بچہ کا نسب ماں سے ملا دیا جاتا اور وہ ولد ابن عویمر نہیں کہا جاتا تھا۔(۵)

﴿۳﴾ جب آیتِ مبارکہ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ آخر تک نازل ہوئی تو انصار کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اسی طرح آیت نازل ہوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! سن رہے ہو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ انصار نے عرض کیا، یارسول اللہ! ان کو آپ برا نہ کہیں۔ یہ بڑے غیرت مند آدمی ہیں۔ بخدا انہوں نے کبھی کسی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ کنواری عورت سے ہی نکاح کیا اور نہ اپنی کسی بیوی کو طلاق دی (یعنی جس عورت کا پردہ کسی مرد نے اٹھالیا ہو اس کو انہوں نے کبھی ساتھ رکھنا پسند نہیں کیا اور انتہائی غیرت یہ کہ کسی عورت کو طلاق نہیں دی کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کر سکے) ان کی اسی شدتِ غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص جرأت نہیں کر سکتا کہ ان کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کرے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، بخدا یہ تو میں ضرور جانتا ہوں کہ یہ آیت برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے، لیکن مجھے تعجب اس بات پر ہے کہ اگر میں بدکار عورت کو اس حالت میں دیکھوں کہ کوئی شخص اس کو اپنی رانوں میں دبائے ہوئے ہے تو مجھے یہ بھی اجازت نہیں کہ میں اس کو اس کی جگہ سے ہلا سکوں۔ جب تک کہ چار گواہ لا کر ان کو آنکھوں سے دکھا نہ سکوں۔

---

(۵) ☆ بخاری عن سهل بن سعد، ج ۲، ص ۵۹۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۶۳

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۳۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور ص ۵۵۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۳۱

خدا کی قسم جب تک میں گواہ لاؤں گا تو وہ شخص اپنا کام کر کے چل دے گا۔

اس واقعہ کو زیادہ وقت نہ گزرا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہو گیا۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ ان تینوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہونے کی صراحت آیت میں آئی تھی۔ غزوۂ تبوک کو تین شخص باوجود قدرت کے نہیں گئے تھے اور واپسی پر حاضرِ خدمت ہو کر انہوں نے سچ سچ عرض کر دیا تھا اور اپنے قصور کا اعتراف کر لیا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان پر سخت عتاب کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو ان کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا تھا۔ انہوں نے چالیس پچاس دن برابر اللہ تعالیٰ سے زاری کی اور روتے رہے۔ آخر ان کی توبہ قبول ہوئی اور آیت نازل ہوئی۔

واقعہ یوں ہوا کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ رات کو اندھیرا پڑے اپنی زمین سے واپس آئے۔ آ کر دیکھا کہ کوئی شخص ان کی بیوی کے پاس موجود ہے اور وہ کام میں مشغول ہے۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے ان کی حرکت دیکھی اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں۔ لیکن اس شخص کو متنبہ نہیں کیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اندھیرا پڑے گھر آیا تو میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ناگوار ہوئی اور بار گزری۔

دوسری طرف انصار جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قول نے ہم کو آزمائش میں ڈال دیا۔ اب حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کوڑے لگوائیں گے اور لوگوں میں ان کی شہادت کو باطل قرار دیں گے (کیونکہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگا رہے ہیں مگر ان کے پاس شرعی گواہ نہیں)۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے اس سے رہائی کا کوئی راستہ ضرور نکال دے گا (راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوڑے لگوانے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی) جب وحی نازل ہو گئی اور حضور ﷺ نے سنا دی۔ لوگ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارنے سے رک گئے۔ آیات وہی تھیں جو زیبِ عنوان ہیں۔

بعض روایات میں یوں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلال تم کو خوش خبری ہو، اللہ نے تمہاری لئے کشائش پیدا کر دی۔ ہلال نے عرض کیا، مجھے اللہ تعالیٰ سے اسی کی امید تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کو بلواؤ۔ حسب الحکم عورت حاضر ہوئی۔ جب دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہوئے تو عورت سے ہلال کا قول کہا گیا۔

عورت نے ہلال کے قول کو جھوٹا قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ یقیناً جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم دونوں میں سے کوئی اپنے بیان سے رجوع کرنے والا ہے۔ ہلال نے کہا، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں سچ کہہ چکا اور میں نے حق بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تو ان دونوں کے درمیان لعان کرادو۔ حسب الحکم ہلال سے کہا گیا، شہادت دو۔ ہلال نے چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ میں یقیناً سچا ہوں۔ پانچویں شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہلال! اللہ سے ڈر۔ دنیوی عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کے عذاب سے بہت زیادہ سخت ہے۔ اور پانچویں شہادت واجب کر دینے والی ہے۔ اگر تو جھوٹا ہے تو عذاب کو تجھ پر واجب کر دے گی۔ ہلال نے کہا، خدا کی قسم اللہ اس شہادت پر مجھے عذاب نہیں دے گا۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ اس پر مجھے کوڑے نہیں ماریں گے۔ اس کے بعد پانچویں شہادت میں ہلال نے کہا: اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں جھوٹا ہوں۔ پھر پانچویں شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو روکا اور فرمایا: اللہ سے ڈر اور پانچویں شہادت یقیناً واجب کر دینے والی ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔ یہ سن کر عورت تھوڑی دیر کے لئے کچھ جھجکی اور اقرار کرنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن پھر کہنے لگی، خدا کی قسم میں اپنے خاندان کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے پانچویں شہادت دے دی اور کہا اللہ کا مجھ پر غضب ہو اگر وہ (ہلال) سچا ہے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ بچہ عورت کا ہوگا۔ باپ کی طرف نسبت نہیں کی جائے گی۔ لیکن بچہ ولدِ حرام نہیں کہا جائے گا۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا، اگر بچہ ایسا ایسا ہو تو شوہر کا ہوگا اور اگر ایسا ایسا ہو تو وہ اس شخص کا ہوگا جس کا نام لیا گیا ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو خاکستری رنگ کے اونٹ کی طرح بدشکل تھا جو آئندہ زندگی میں مصر کا حاکم بنا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ میرا باپ کون ہے۔ (٦)

مسائل شرعیہ:

﴿١﴾ مرد اگر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس ثبوتِ زنا کے گواہ نہیں تو وہ لعان کرے گا اور اگر بیوی

(٦) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۸، ص ۱۰۰

زنا کے جرم کا انکار کرتی ہے تو وہ بھی لعان کرے گی۔ لعان کرنے سے مرد حدِ قذف سے بچ جائے گا اور بیوی حدِ زنا سے بچ جائے گی۔ قرآن مجید کی آیت زیبِ عنوان میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔(۷)

﴿۲﴾ لعان ایسی گواہی ہے جسے قسموں سے مؤکد کر کے اس میں لعنت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ مردوں کے حق میں حدِ قذف اور عورتوں کے حق میں حدِ زنا کے قائم مقام ہے۔(۸)

﴿۳﴾ لعان کا طریقہ یہ ہے کہ مرد کہے کہ میں اللہ کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ زانی کا آلہ تناسل عورت کی شرم گاہ میں یوں تھا جیسے سرمہ دانی میں سرچو۔ اس کے بعد میں نے عورت سے وطی نہیں کی۔ چار مرتبہ یہ کلمات کہے، ان کلمات سے اگر انکار کرے تو اسے حدِ قذف لگائی جائے گی۔ اور اگر حمل کی نفی کرے تو کہے کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ حیض کے بعد میں نے وطی نہیں کی۔ اور یہ حمل میرا

بقیہ (۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۶۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۶۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ج ۵۵۳

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۳

نہیں اور اس طرف اشارہ بھی کرے اور چار باریوں کہے اور ہر بار کہے کہ میں اس معاملہ میں سچا ہوں۔ اور پانچویں باریوں کہے کہ اللہ کی لعنت مجھ پر ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ جب یہ کہہ لے گا اس سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی اور بچہ کا نسب اس سے منقطع کر دیا جائے گا۔ جب مرد لعان سے فارغ ہو جائے تو عورت کھڑی ہو کر چار بار اللہ کی قسم کھائے اور ہر باریوں کہے کہ یہ (مرد) جھوٹا ہے اور اگر حاملہ ہو تو یوں کہے کہ یہ حمل اس (مرد) کا ہے۔ پھر پانچویں باریوں کہے کہ اللہ کا مجھ پر غضب ہو اگر یہ سچا ہے۔

جب دونوں خاوند اور بیوی لعان کر چکیں تو حاکم ان کے درمیان تفریق کرا دے اور بچہ کو ماں سے ملحق کر دے۔ (۹)

﴿۴﴾ لعان صرف اس صورت میں ہوگا کہ میاں بیوی دونوں اہلِ شہادت (گواہی کے قابل) ہوں۔ اگر مرد غلام ہو، یا کافر ہو، یا محدود فی القذف ہو (اسے قذف کی سزا پہلے دی گئی ہو) تو لعان نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف الزام لگاتے ہی اس پر حدِ قذف جاری ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر مرد تو اہلِ شہادت ہے لیکن عورت لونڈی ہو، یا کتابیہ ہو، یا محدود فی القذف ہو، یا نابالغ ہو یا مجنونہ ہو تو مرد پر حدِ قذف جاری نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی لعان ہو گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَرْبَعَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْاَمَةِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ (۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳۰، ص ۲۱۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۷۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۰

(۱۰) ☆ رواہ الدارقطنی، ج۳، ص ۱۶۳
☆ راوہ البیہقی، ج۷، ص ۳۹۶، ۳۹۷

چ شخاص کے درمیان لعان نہیں۔

(ا) آزاد مرد اور لونڈی کے درمیان لعان نہیں۔

(ب) آزادی عورت اور غلام کے درمیان لعان نہیں۔

(ج) مسلمان مرد اور یہودی عورت کے درمیان لعان نہیں۔

(د) مسلمان مرد اور نصرانی عورت کے درمیان لعان نہیں۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور ایسی حدیث قابلِ حجت ہو جاتی ہے۔ نابالغہ اور مجنونہ اہلِ شہادت نہیں۔(۱۱)

(۵) لعان کے بعد حاکم کی تفریق سے ان میں جدائی واقع ہوئی۔ حاکم کی تفریق ایک طلاق بائن تصور ہوگی۔ اس کے بعد مرد اگر خود اپنی تکذیب کردے تو اس پر حدِ قذف جاری ہو جائے گی۔ یا عورت زنا کا اعتراف کرے تو اس پر حدِ زنا جاری ہوگی۔ اب ان دونوں کے درمیان نکاح جائز ہے۔ کیونکہ اب وہ اہلِ شہادت نہیں رہے، لہٰذا اہلِ لعان بھی نہیں ہیں۔ دونوں میں تحریم لعان کی بنا پر تھی۔ جب وہ اہلِ لعان ہی نہ رہے تو وہ تحریم بھی ختم ہو جائے گی۔ حدیث شریف:............

اَلْمُتَلاَعِنَانِ اِذَاتَفَرَّقَا لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا (۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۸۵، ۲۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۶۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۴

(۱۲) ☆ نصب الرایہ ج۳، ص۲۵۱/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث، ج۱۰، ص۶۵۹

لعان کرنے والے جب الگ ہو جائیں تو پھر کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

......کا مطلب یہی ہے کہ جب تک لعان کے قابل رہے میاں بیوی نہیں بن سکتے۔اب چونکہ حد کے بعد لعان کے قابل نہ رہے لہٰذا دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ لعان کرنے والے حاکم کی تفریق کے بغیر ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔حضور سید عالم ﷺ کے سامنے لعان ہوا مگر تفریق آپ نے خود فرمائی۔حدیث شریف میں ہے۔

فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ (۱۴)

لعان کرنے والوں کے درمیان حضور سید عالم ﷺ نے تفریق کرادی۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۹۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۹

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص ۸۲

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۲۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۷۷

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج۲، ص ۷۹۹

☆ رواہ ابو دائود عن ابن عمر، ج۲، ص ۳۱۲

☆ رواہ الدارمی عن ابن عمر

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۲۸۶، ۲۹۷

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۹۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۳

﴿۷﴾ ہر وہ تفریق جو حاکم کے حکم سے ہوگی اس کی حرمت ابدی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرقتِ عنین، خیارِ صغرتین، فرقتِ ایلا۔ یہ تفریق ایک طلاق بائن ہوگی۔(۱۶)

﴿۸﴾ تفریق کے وقت دونوں میاں بیوی کا حاکم کے سامنے حاضر ہونا لازم ہے۔ کسی ایک کی غیر حاضری میں کی گئی تفریق موثر نہ ہوگی۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر چار آدمیوں نے عورت کے زنا کی شہادت دے دی۔ اور ان چار میں اس عورت کا خاوند بھی ہے تو عورت پر حدِ زنا جاری ہوگی۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر شوہر اور بیوی دونوں محصن ہوں اور شوہر نے بیوی سے کہا تو زانیہ ہے۔ اور بیوی نے خاوند سے کہا: میں نہیں تو زانی ہے تو عورت پر فقط حدِ قذف ہوگی، اور خاوند پر کوئی سزا نہیں۔ کیونکہ لعان عورت کے مطالبہ پر ہوگا۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ جب تک بیوی حاکم کے سامنے لعان کا مطالبہ نہیں کرے گی مرد پر لعان واجب نہیں۔ چونکہ تہمت بیوی پر لگی ہے، اسے عار پہنچی ہے، وہی لعان کرا کر اپنے اوپر لگے الزام سے بری ہو سکتی ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ لعان حاکم کی موجودگی میں ہوگا۔(۲۱)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۱

(۱۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۷۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۹۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۹

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۸

(۲۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۱

﴿۱۳﴾ زوجین میں جو بھی لعان سے انکار کرے حاکم اسے قید کردے۔ یہاں تک کہ وہ لعان پر آمادہ ہوجائے یا اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور سزا پائے۔(۲۲)

﴿۱۴﴾ بیوی کے خلاف خاوند کی گواہی تمام حقوق میں، قصاص، تمام حدود مثلاً چوری، قذف اور شراب پینے کی، میں قبول ہوگی۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ زنا سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، ورنہ لعان کی ضرورت ہی نہ رہتی۔(۲۴)

﴿۱۶﴾ اگر اجنبی عورت پر زنا کی تہمت لگائے پھر اس سے نکاح کرلے۔ اس پر بھی لعان واجب ہے اور اگر مرد اپنی تکذیب کردے تو اس پر حدِ قذف ہے۔(۲۵)

﴿۱۷﴾ درج ذیل صورتوں میں نہ حدِ قذف ہے اور نہ لعان۔

(ا) عورت باندی ہو۔

(ب) عورت کافرہ ہو۔

(ج) عورت نابالغہ ہو۔

(د) عورت مجنونہ ہو۔

(ہ) عورت سے نکاحِ فاسد کیا ہو اور شوہر نے اس سے قربت کرلی ہو۔

---

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ص ۲۳، ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۸

☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور، ص ۵۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۳۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۹

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۹

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۷۱

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۹۱

(ز) عورت کا کوئی بچہ ہو جس کا باپ معلوم نہ ہو۔

(ر) عورت نے کبھی اپنی عمر میں زنا کیا ہو، خواہ ایک ہی مرتبہ ہو پھر توبہ کر لی ہو۔

(ع) مرد نے شبہ کے طور پر جماع کر لیا ہو اور واقع میں وہ جماع حرام ہو۔ مرد کو حلال ہونے کا شبہ ہوا ہو۔

ان تمام صورتوں میں قاذف پر حدِ قذف نہیں اور نہ لعان کا حکم دیا جائے گا۔ البتہ حاکم مناسب تعزیز کر سکتا ہے۔ (۲۶)

﴿۱۸﴾ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں اور سب کو زنا کی تہمت لگائے تو سب سے الگ الگ لعان کرنا ہوگا۔ (۲۷)

﴿۱۹﴾ اگر چند اجنبی عورتوں کو زنا کی تہمت لگائے تو اس کے بدلے اسے ایک ہی حدِ قذف لگائی جائے گی۔ (۲۸)

﴿۲۰﴾ اگر مرد قذف کرے اور عورت کہے تو نے سچ کہا، اگرچہ متعدد مجالس میں کہے، اس پر عورت پر حد نہیں اور نہ مرد کے ذمہ لعان ہے، کیونکہ یہ کلمات نہ لعان کو واجب کرتے ہیں اور نہ اقرارِ زنا پر دلالت کرتے ہیں۔ (۲۹)

﴿۲۱﴾ لفظِ شہادت لعان کا رکن ہے، اس کے بغیر لعان مکمل نہیں۔ (۳۰)

﴿۲۲﴾ لعان میں مرد یا عورت کے لئے دوسرے کے لئے ضمیرِ مخاطب ضروری نہیں۔ صرف اتنا کافی ہے جس سے تمیز ہو سکے کہ مرد اپنی بیوی کا ذکر کر رہا ہے اور بیوی اپنے شوہر کا۔ (۳۱)

﴿۲۳﴾ بیوی سے لعان کے موجب وہی کلمات ہیں جن سے حدِ قذف ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً عورت سے کہے، تو زانیہ ہے، میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے۔ اس کا یہ حمل میرا نہیں۔ (۳۲)

﴿۲۴﴾ مکہ معظمہ میں لعان مقامِ ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان ہونا چاہیئے۔ مدینہ منورہ میں نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر کے پاس، بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ میں ہونا چاہیئے۔ غیر مسلموں کا لعان ان کی عبادت گاہوں اور قابلِ تعظیم مقامات میں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص لامذہب اور بے دین ہو تو اس کا لعان ہماری

---

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۷۰

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۶

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۶

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۸

(۳۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۸

(۳۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۹

(۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۸۸

مسجدوں میں ہونا چاہیے لیکن مسجد حرام میں نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مشرک نجس ہیں، اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔(۳۳)

﴿۲۵﴾ زنا اور قذف کفر نہیں، البتہ گناہِ کبیرہ ہیں۔(۳۴)

﴿۲۶﴾ نکاحِ فاسد میں بھی لعان ہوسکتا ہے۔(۳۵)

﴿۲۷﴾ اگر عورت کو دبر میں وطی کا الزام دیتا ہے تو اس پر لعان نہیں۔(۳۶)

﴿۲۸﴾ لعان کی ابتداء خاوند کرے۔اس سے اس پر سے حدِ قذف ساقط ہوجائے گی۔اور اگر عورت ابتداء کرے تو بھی جائز ہے۔(۳۷)

بقیہ(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۶۵
☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۴۳۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص۱۰۷
☆ احکام القرآن ازا بن العربی،ج۳،ص۱۳۴۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ ،ج۶،ص۱۲۰
(۳۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علیؒ بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص۵۵۴
(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۰۵
☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۴۳۵
(۳۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان ، ج۳،ص۱۳۴۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۱
(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۴۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص۱۰۷
(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۴۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۱
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۰۹

﴿۲۹﴾ مستحب یہ ہے کہ جامع مسجد میں حاضرین کی موجودگی میں بعد نمازِ عصر حاکم لعان کرائے۔(۳۸)

﴿۳۰﴾ اگر کسی نے اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی، پھر تین طلاقیں دے دیں۔اس پر نہ حد ہے، نہ لعان۔(۳۹)

﴿۳۱﴾ عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ لعان کا مطالبہ نہ کرے۔تا کہ گناہ پر (اگر ہے) پردہ پڑا رہے۔(۴۰)

﴿۳۲﴾ عورت نے بچہ جنا، خاوند ایک دو روز میں اس کا نسب اپنی طرف کرنے سے انکاری ہے۔اب وہ لعان کرے گا۔اور بچہ کا نسب اس سے منقطع ہو جائے گا۔اگر پیدائش کے ایک دو روز تک انکاری نہ ہوا، بعد میں انکاری ہوا تو لعان کرے گا مگر بچہ کا نسب باپ سے ثابت ہوگا۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَجُلًا لَاعَنَ اِمْرَاَتَهُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ لِلْمَرْاَةِ (۴۱)

بے شک ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ (حیاتِ ظاہری) میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور بچے کے نسب کا انکاری ہوا۔تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ ملحق کر دیا۔

لہٰذا اگر لعان میں زنا اور نفی ولد کا دعوی کرے تو دونوں چیزوں کو لعان میں بیان کرنا لازم ہے۔(۴۲)

---

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۳۹

(۳۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص ۲۹۱

(۴۰) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۰۸

(۴۱) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر، ج۱، ص ۳۱۵

☆ رواہ البغوی فی تفسیرہ، ج۳، ص ۳۲۵

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص ۲۹۰

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۸۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر روح المعانی، ج۱۸، ص ۱۱۰

﴿۴۳﴾ اگر مرد نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس پر زنا کی تہمت لگائی۔ اس صورت میں مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی۔ اسی طرح طلاقِ مغلظہ والی نے عدت ختم ہونے سے پہلے بچہ جنا۔ اس مرد نے بچہ کے نسب کا انکار کر دیا۔ اس پر مرد پر حدِ قذف ہے اور بچہ کا نسب باپ سے ہے۔ (۴۳)

﴿۴۴﴾ بچے کا نسب باپ سے اس وقت منقطع ہوگا جب خاوند لعان کرے گا۔ اس وقت بچہ ماں کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا۔ اور اگر عورت خاوند کے الزامِ زنا کی تصدیق کر دے اور بچہ زنا سے پیدا ہوا ہے۔ اس صورت میں بچہ کا نسب باپ سے ملحق رہے گا۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۴۴)

بچہ باپ کا ہے اور زانی کو سنگسار کیا جائے گا۔ (۴۵)

﴿۴۵﴾ اگر مرد نے عورت سے کہا، تیرا یہ حمل مجھ سے نہیں۔ تو لعان کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ممکن ہے حمل ہی نہ ہو ہوا ہو یا کوئی بیماری۔ (۴۶)

﴿۴۶﴾ اگر شوہر کو بیوی کے زنا کا یقین ہو گیا یا زنا کی خبر مشہور ہونے کی بنا پر پختہ گمان ہو گیا اور تائیدی قرینہ موجود ہو۔ مثلاً شوہر نے بیوی کو زید کے ساتھ تنہائی میں دیکھا۔ تو اس صورت میں وہ عورت پر زنا کا الزام قائم کر سکتا ہے۔ یا عورت

---

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۱

(۴۴) ☆ رواہ البخاری عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ مسلم عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۴۷۰

☆ رواہ ابو دائود عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۳۱۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ، ج ۱، ص ۱۴۲

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرہ، ج ۲، ص ۱۱۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن خارجہ، ص ۱۹۹

☆ رواہ الدارمی عن ابی ہریرہ، ج ۳، ص ۲۰۳

☆ رواہ مالکی عن عائشہ، ص ۶۳۵

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۵، ۵۹، ۵۶، وغیرہ

(۴۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۸

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۴۲

کے بچہ پیدا ہوا اور اس نے بیوی سے قربت ہی نہیں کی۔اس لئے اس کو یقین ہوگیا کہ یہ بچہ مجھ سے نہیں تو انکارِ ولدیت کرنا جائز ہے۔یا قربت تو کی تھی لیکن وقتِ قربت سے ابھی چھ ماہ گزرنے نہیں پائے کہ بچہ پیدا ہوگیا یا دو سال گزرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا۔تو ان سب صورتوں میں بچہ سے انکار کردینا اس کیلئے جائز ہے۔ہاں اگر چھ ماہ سے اوپر اور دو سال کے اندر بچہ پیدا ہوا تو اس صورت میں بچہ کی ولدیت سے انکار جائز نہیں۔(۴۷)

﴿۳۷﴾ اگر عورت سے جماع کیا یا جماع کے ساتھ عزل کیا یا زنا کرانے کا اس کو یقینی علم ہوگیا اور اس بات کا احتمال ہے کہ بچہ اس کا ہو یا زانی کا تو اس صورت میں اپنی ولدیت سے انکار حرام ہے۔(۴۸)

﴿۳۸﴾ عدت گزر جانے کے بعد خاوند سابقہ مطلقہ بیوی سے لعان نہیں کرسکتا۔البتہ ایک صورت میں لعان جائز ہے،وہ یہ کہ مرد غائب ہو اور عورت نے اس غیبت میں بچہ جنا۔مرد کو علم نہیں اس حال میں مرد نے طلاق دے دی اور عدت بھی ختم ہوگئی۔اب اسے معلوم ہوا کہ یہ بچہ میرا نہیں۔اب عدت کے بعد بھی اس سے لعان کرسکتا ہے۔(۴۹)

﴿۳۹﴾ بیوی کے حمل ظاہر ہو،مرد نے اس کی نسبت سے انکار نہیں کیا۔تو اب سکوت کے بعد اس حمل کی اپنی طرف سے نفی نہیں کرسکتا۔(۵۰)

﴿۴۰﴾ کسی مسلمان کا نام لے کر لعنت کرنا یا غضب کی بددعا کرنا منع ہے،سوائے لعان کے۔اگرچہ مسلمان کیسا ہی فاسق ہو لعنت کا مستحق نہیں۔(۵۱)

☆☆☆☆☆

---

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۸۶

(۴۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۸۶

(۴۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۶۸

(۵۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۰

(۵۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۱۱

باب(۳۰۱)

﴿صبر کا اجر﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ط لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّکُمۡ ط بَلۡ هُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ط لِکُلِّ امۡرِیٍٔ مِّنۡهُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ج وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ O (سورۃالنور،آیت ۱۱)

بے شک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے تمہیں میں ایک جماعت ہے،اسے اپنے لئے بُرا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے،ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جواس نے کمایا،اوران میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیااس کے لئے بڑا عذاب ہے۔

حل لغات:

بِالۡاِفۡکِ:(ازباب ضَرَبَ وعَلِمَ) اِفکًا. جس ہیئت پرکسی شے کو ہونا چاہئے اس کو بدل دینا،حقیقت کو چھپا کر باطل کوسامنے لانا،جھوٹ، بہتان،افترا۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضلؒ الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی ،ص ۱۹
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ) ج ۱،ص ۱۰
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ،ج۷،ص ۱۰۲
☆ قاموس القرآن(او اصلاح الوجوہ والنظار فی القرآن الکریم)للمسفر الحسین بن محمدالدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۳۳

اس افک سے مراد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ہے۔ تمام مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے۔

جَآءُوْ: وہ بہتان بنا کر لائے، حقیقت میں اس کا کوئی اصل نہیں۔ (۲)

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ: بہتان تراشنے والے اے مومنو! وہ تمہیں میں سے ایک جماعت ہے۔

جماعت، گروہ، ٹولہ، فقہاء کبھی ایک فرد کو عصبہ کہتے ہیں، جب اس کے ساتھ کوئی اور وارث نہ ہو، وہ تمام جائداد لے جاتا ہے، کیونکہ یہ قائم مقام جماعت کے ہوتا ہے۔ مسئلہ اعتاق (غلام کو آزاد کرنا) اور مسئلہ مواریث میں عورت کو بھی عصبہ کہتے ہیں۔ (۳)

شَرًّا: ہر وہ شے جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہو۔

خَيْرًا: ہر وہ شے جس کا نفع اس کے ضرر سے زیادہ ہو۔ (۴)

وہ خیر جس میں شر کا شائبہ تک نہیں وہ جنت ہے اور وہ شر جس میں خیر کا شائبہ تک نہیں وہ جہنم ہے۔ (۵)

وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ: وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا وہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔ منافقین اس کے پاس جمع ہوتے، وہ انہیں نئے نئے اعتراضات سکھاتا، تاکہ رسولِ اسلام ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور اسلام کے خلاف سازشیں کریں اور انہیں ایذا پہنچانے کے طریقے ایجاد کریں۔ (۶)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ ام المومنین سیدہ صدیقہ عفیفہ طیبہ طاہرہ محفوظہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق

---

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۱

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۲۹

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۰۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۴

رضی اللہ عنہا پر جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ بظاہر تمہارے قومی بھائی ہیں۔اے محبوب، اے صدیق، اے صدیقہ، اے ام رمان، اے صنوان اور میرے محبوب کے مخلص صحابہ! تم اس بہتان کو اپنے لئے برائی نہ سمجھو، بلکہ صدیقہ کی عفت، برأت اور صداقت پر ہم قرآن مجید کی آیات نازل کرتے ہیں، یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو دنیا میں کسی اور کو نصیب نہ ہوا، اس لئے اس میں تمہارے لئے بہتری ہے۔تمہارا صبر موجبِ اجر بنا۔یاد رکھو، اس معاملہ میں جس نے جتنا گناہ کیا اس کے مطابق اس کو سزا ملی۔جس نے یہ بہتان ایجاد کیا اس کے لئے سب سے بڑا عذاب ہے، جس نے اسے سنا اور بغیر تحقیق کئے اسے پھیلایا اس کو بھی عذاب کا حصہ ملے گا۔ جس نے سنا اور خاموش رہا، اس کی تردید نہ کی، اسے بھی عقاب ملے گا۔غرض ہر شخص جو اس معاملہ میں جتنا ملوث ہے اسی قدر عذاب وعقاب کا مستحق ہے۔

شان نزول

حضرت عروہ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی غزوہ یا سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ اندازی کرتے تھے، جس بی بی کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے۔چنانچہ جب ۶ھ میں غزوہ بنی مصطلق کے لئے جانے لگے تو حسبِ معمول قرعہ اندازی کی، صدیقہ نام نکل آیا تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے لیا۔یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں ہودج میں سوار ہوئی۔میرا ہودج ہی اٹھا کر اونٹ پر رکھا جاتا تھا اور نیچے اتارا جاتا تھا، مجھے باہر نکلنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، اس طرح ہم مدینہ سے چل دیئے۔ جب جہاد سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچ کر ایک جگہ اترے، رات کو کوچ کرنے کا اعلان ہوا، میں رفعِ ضرورت کے لئے اٹھی اور چل کر لشکر سے آگے نکل گئی، ضرورت سے فارغ ہو کر جب اپنے مقام پر پہنچی اور سینہ کو ٹٹولا تو میرا یمنی عقیق والا ہار ٹوٹ کر کہیں گم ہو گیا، میں ہار ڈھونڈنے کے لئے فوراً لوٹ پڑی۔ہار کی تلاش میں دیر لگ گئی۔

میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا گیا۔ اس زمانہ میں عورتیں ہلکی ہوتی تھیں بھاری نہیں ہوتی تھیں، ان پر گوشت نہیں چڑھا ہوتا تھا۔ کھانا تھوڑا کھاتی تھیں، اس لئے لوگوں نے ہودج کی خفت محسوس نہ کی، پھر میں کم سن لڑکی ہی تھی۔ انہوں نے ہودج کو اونٹ پر لاد دیا اور اونٹ کو کھڑا کر کے چل دیئے۔ لشکر روانہ ہونے کے بعد مجھے ہار مل گیا، پڑاؤ پر واپس آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا، بالکل خالی تھا۔ مجبوراً اپنی فرودگاہ پر ہی رک گئی اور خیال کیا کہ جب لوگ مجھے نہ پائیں گے تو لوٹ کر ضرور آئیں گے۔ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے مجھے اونگھ آ گئی۔

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ نے لشکر کے بہت پیچھے بہت دور قیام کیا تھا۔ کیونکہ وہ کوئی گری پڑی شے تلاش کرنے اور نگرانی رکھنے پر مامور تھے۔ وہ رات کے آخری حصہ میں اپنی فرودگاہ سے حسب الحکم روانہ ہوئے اور صبح کو میری فرودگاہ پر پہنچ گئے، انہوں نے دیکھا کہ کوئی سو رہا ہے، دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا، کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا۔ میں ان کے پڑھنے کی آواز سے بیدار ہو گئی اور اپنا چہرہ چادر سے ڈھانک لیا۔ خدا کی قسم انہوں نے مجھ سے کوئی بات ہی نہیں کی، اور سوائے کلمہ استرجاع کے اور کوئی لفظ میں نے ان سے نہیں سنا۔ انہوں نے اپنی اونٹنی میرے پاس لا کر بیٹھا دی اور اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ میں اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہو گئی۔ وہ مہار پکڑے ہوئے آگے آگے چلتے رہے، ہمارا لشکر ٹھیک دوپہر کے وقت ایک جگہ ٹھہر گیا تھا۔ میں اس طرح لشکر تک پہنچ گئی۔ میرے معاملہ میں تہمت تراشوں کو ہلاک ہونا تھا، وہ غلط افواہیں پھیلا کر مارا گیا۔ اس تہمت تراشی کا سب سے بڑا ذمہ دار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار ہو گئی اور ایک ماہ بیمار رہی، لوگ الزام تراشیوں میں مشغول تھے، بیماری کے زمانے میں مجھے پتہ نہیں تھا۔ صرف یہ بات میرے لئے ضرور پریشان کن تھی اور شبہ پیدا کرنے والی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ التفات میری طرف نہ تھا، جو میری بیماری سے پہلے ہوا کرتا تھا۔ بس اتنی سی بات ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ حسب معمول آتے اور سلام علیک کرتے اور فرماتے تم لوگ کیسے ہو؟ پھر واپس چلے جاتے۔ اس سے مجھے شبہ سا ہوتا اور پریشانی ہوتی، لیکن راز کا پتہ نہ تھا۔ جب میں اچھی ہو گئی مگر کمزور تھی تو ایک رات کو حضرت ام مسطح رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر میں مناصع کی طرف جانے کیلئے نکلی۔ پہلے ہمارے گھروں کے پاس بیت الخلاء بنے ہوئے نہ ہوتے تھے، رفعِ ضرورت کے لئے رات کو ہم جنگل کی طرف عربوں کے پہلے رواج

کے مطابق جایا کرتی تھیں۔ ہمیں کو گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے سے ایذا ہوتی تھی۔ (مسطح کی ماں ابورہم بن عبدمناف کی بیٹی تھی، اور مسطح کی نانی صخر بن عامر کی بیٹی تھی، صخر کی بیٹی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھی اور اس کا بیٹا مسطح بن اثاثہ تھا۔) غرض میں اور ام مسطح دونوں ساتھ ساتھ ضرورت سے فارغ ہو کر گھر کی طرف لوٹے۔ ام مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ گیا اور اس نے ٹھوکر کھائی، گرتے ہی اس کے منہ سے نکلا: ''مسطح مرے''۔ میں نے کہا تم نے بہت بُری بات کہی۔ کیا تم ایسے شخص کو کوس رہی ہو جو بدر میں شریک تھا۔ ام مسطح نے کہا، بیٹی کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا؟ اس پر ام مسطح نے مجھے تہمت تراشوں کی کہی ہوئی بات بتائی۔ اس بات کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی۔ جب گھر کو لوٹی اور رسول اللہ ﷺ حسبِ معمول تشریف لائے اور دریافت کیا، آپ لوگ کیسے ہیں تو میں نے کہا، کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اپنے والدین کے گھر چلی جاؤں، میرا خیال تھا کہ مجھے یقینی خبر ماں باپ سے مل جائے گی، آپ نے اجازت دے دی، میں والدین کے گھر پہنچی اور اپنی والدہ سے پوچھا، ماں! لوگ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ والدہ نے کہا، بیٹا تم اس کا رنج نہ کرو، جب کوئی عورت کسی شوہر کی نظر میں چمکیلی ہوتی ہے اور شوہر اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں تو سوکنیں اس کے خلاف بڑی بڑی باتیں بناتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ، لوگ یہ باتیں کہہ رہے ہیں، میں اس خبر کو سن کر رات بھر روتی رہی، صبح تک نہ میرا آنسو تھما، نہ نیند آئی، پھر صبح کو بھی روتی رہی۔

ادھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ کیونکہ وحی آنے میں دیر ہوگئی تھی۔ حضرت اسامہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی کی پاک دامنی سے واقف تھے۔ انہوں نے پاک دامن ہونے کی گواہی دی۔ رسول اللہ نے خادمہ بریرہ کو بلایا اور فرمایا، کیا تو نے عائشہ کی کوئی ایسی حرکت دیکھی ہے جس سے تیرے دل میں کچھ شک گزرا ہو؟ بریرہ نے کہا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، میں نے عائشہ کی کوئی بات ایسی نہیں دیکھی کہ میں نکتہ چینی کرسکوں۔ ہاں بس اتنی بات ضرور ہے کہ وہ چونکہ کم سن لڑکی ہے، سو جاتی ہے، آٹا گوندھا ہوا رکھا رہتا ہے، بکری آتی ہے اس کو کھا جاتی ہے۔ حضرت امام اسمٰعیل حقی صاحبِ تفسیر روح البیان مزید بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں چونکہ آپ اکثر گھر پر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، حضرت رسول اللہ ﷺ نے عائشہ کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''میں منافقین کے کذب کو یقینی طور پر جانتا ہوں، میں عائشہ کی برأت کو ایک نئے پہلو سے جانتا ہوں وہ یہ کہ مکھی آپ کے بدن مبارک کے نزدیک نہیں جاتی، جب اللہ تعالیٰ نے مکھی کو آپ کے بدن سے دور رکھا ہے تو آپ کے اہل کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا:

میں عائشہ کی برأت کو ایک نئے پہلو سے جانتا ہوں کہ جب آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، نہ سورج کی روشنی میں، نہ چاند کی چاندنی میں، تاکہ کسی کا اس پر قدم نہ پڑے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے سایہ کی حفاظت فرمائی ہے تو آپ کے اہلِ خانہ کے بارے میں کیا کہنا''۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر ہوئے، آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا۔ انہوں نے عرض کیا:

''میں عائشہ کی برأت کو نئے انداز سے جانتا ہوں، یا رسول اللہ! ایک مرتبہ ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی، ان دنوں جوتی سمیت نماز پڑھی جاتی تھی، آپ نے نماز کے دوران ایک نعل شریف اتار دی، نماز کے بعد ہم نے دریافت کیا، کیا یا رسول اللہ! یہ سنت ہے؟ آپ نے فرمایا تھا کہ نماز میں جبرئیل امین حاضر ہوئے تھے، انہوں نے عرض کیا تھا، یا رسول اللہ! آپ کی نعل شریف میں کچھ نجاست کا اثر ہے، آپ اسے اتار دیجئے تو جو رب آپ کی نعل شریف میں نجاست کا اثر باقی نہیں رکھتا وہ آپ کے اہلِ خانہ میں بری بات کیسے دیکھ سکتا ہے''۔

ان تحقیقات کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عبداللہ بن ابی کی طرف سے معذرت پیش کرنے کے خواستگار ہوئے اور فرمایا: اے گروہ اسلام! میرے گھر والوں کے معاملہ میں عبداللہ بن ابی کی ذات سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے، کیا کوئی اس کی طرف سے میرے سامنے کوئی عذر پیش کر سکتا ہے؟ خدا کی قسم! مجھے اپنی بیوی کے متعلق کوئی بری بات نہیں معلوم ہوئی، اچھائی ہی معلوم ہوئی ہے، لوگ ایک ایسے آدمی کا نام لے رہے ہیں جس کے اندر مجھے کوئی برائی معلوم نہیں ہوتی ہے اور وہ اچھا ہی ہے، وہ میرے گھر کے اندر میرے ساتھ جاتا ہے۔ تنہا نہیں جاتا، یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ اشہلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کی طرف سے تہمت تراش کو کچھ دکھ پہنچ جائے تو میں آپ کو معذور جانتا ہوں، اگر وہ اس قبیلہ میں ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، اور اگر

IB

ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ یہ بات سن کر قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا، حضرت حسان کی ماں اس شخص کے چچا کی بیٹی تھی، یعنی حضرت سعد بن عبادہ سردار خزرج کھڑے ہوئے، پہلے یہ نیک آدمی تھے، لیکن قبیلہ کی حمیت ان پر سوار ہوگئی، اور سعد بن معاذ سے کہنے لگے، خدا کی قسم تم نے جھوٹ کہا، تم نہ اس کو قتل کرو گے، نہ اس کو قتل کرنے کی تم میں ہمت ہے، اگر وہ تمہارے قبیلہ والوں سے ہوتا تو میرے خیال میں تم اس کو قتل کرنے کا ارادہ ہی نہ کرتے، اس پر سعد بن معاذ کے چچازاد اُسَید بن حُضَیر نے سعد بن عبادہ سے کہا، تم نے خدا کی قسم جھوٹ کہا، ہم اس کو ضرور بالضرور قتل کر دیں گے، تم یقیناً منافق ہو، منافقوں کی طرف سے لڑتے ہو۔ اس کے بعد اوس اور خزرج دونوں قبیلے جوش میں آگئے، قریب تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر موجود تھے۔ آپ سب کو ٹھنڈا کر رہے تھے، آخر سب خاموش ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی خاموشی اختیار کر لی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں روزانہ دن بھر روتی رہی اور رات بھر بھی میرا آنسو نہ تھما، نہ نیند آئی۔ والدین کو اندیشہ ہوگیا کہ روتے روتے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اجازت دے دی، وہ آکر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی، کچھ دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے، اس سے پہلے جب میرے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ کا وقفہ گزر چکا تھا۔ اس عرصہ میں میرے معاملہ سے متعلق کوئی وحی بھی نہیں آئی تھی۔ بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ نے اول کلمہ شہادت پڑھا، پھر فرمایا! عائشہ مجھے تیرے متعلق ایسی ایسی خبریں پہنچی ہیں، اگر تو ان سے پاک ہے تو اللہ تیری پاکی کو ظاہر فرما دے گا اور اگر تو اتفاقاً کسی گناہ میں مبتلا ہوگئی ہو تو اللہ سے توبہ و استغفار کر، بندہ جب گناہ کا اقرار کر لیتا ہے اور معافی کا طلب گار ہوتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے کہ ایک قطرہ بھی نکلتا محسوس نہ ہوا۔ پھر میں اپنے والد سے کہا: رسول اللہ کی بات کا جواب دیجئے۔ والد نے کہا، خدا کی قسم مجھے کوئی جواب معلوم نہیں، کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے یہی کہا کہ آپ جواب دیجئے۔ انہوں نے والد کی طرح یہی کہا کہ میں کیا کہوں، مجھے کوئی جواب معلوم نہیں۔ آخر میں نے خود کہا: خدا کی قسم میں جان گئی کہ تم لوگوں نے یہ بات سن کر اپنے دلوں میں جمالی ہے اور اس کو سچ

ماننے لگے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھے سچا نہ جانو گے۔ مجھے اپنی اور تمہاری حالت کی اس کے سوا اور کوئی مثال نہیں ملتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا تھا: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ o یہ کہنے کے بعد میں نے منہ موڑ لیا اور بستر پر لیٹ گئی، میں یہ تو جانتی تھی چونکہ میں پاک ہوں، اللہ ضرور میری پاکی کا اظہار فرمائے گا، لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ میرے معاملے میں اللہ کوئی ایسی وحی نازل فرمائے گا جو ہمیشہ قرآن میں پڑھی جائے گی، میرے دل میں میری حالت اس قابل نہ تھی کہ اللہ اس سلسلہ میں اپنا کلام نازل فرماتا جو ہمیشہ پڑھا جائے گا، مجھے تو امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے میری پاک دامنی کا کوئی خواب دکھایا جائے گا۔

خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ کوئی گھر والا باہر نکلا تھا کہ اللہ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمادی اور نزولِ وحی کے وقت رسول اللہ ﷺ پر جو تکلیف ہوتی تھی وہ ہونے لگی، سخت سردی کے زمانے میں نزولِ وحی کے وقت چاندی کے موتیوں جیسے پسینے کے قطرے آپ کی پیشانی سے ٹپکنے لگتے تھے، کچھ دیر بعد وحی کی وہ حالت دور ہوئی اور ہنستے ہوئے جو لفظ آپ نے سب سے پہلے اپنے منہ سے نکالا وہ یہ تھا: عائشہ خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری پاک دامنی کا اظہار کر دیا۔ میری ماں نے کہا: اٹھ کر رسول اللہ کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا: خدا کی قسم میں نہ اٹھ کر رسول اللہ کی طرف جاؤں گی نہ اللہ کے سوا کسی کا شکر کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے میری پاک دامنی ظاہر فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی اٹھارہ آیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کے اظہار کے لئے نازل فرمائیں۔ زیبِ عنوان ان میں سے پہلی آیت ہے۔ (۷)

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۶
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربیمالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۶،
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۴
☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۲
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۳۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۳۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۶۸

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ پریشانیوں، مصیبتوں، ابتلاؤں، بہتان تراشیوں، بیماریوں وغیرہ پر صبر کرنا بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ کے ہاں وہ بڑا محبوب ہے۔ مصائب پر صبر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۝ آلایہ . (سورۃ آل عمران: آیت ۱۸۶)

اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ. آلایہ (سورۃ الاحقاف: آیت ۳۵)

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

ام المؤمنین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان تراشی کے دور میں حضور محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء، خود ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، آپ کے والدین سیدنا ابوبکر صدیق اور ام رومان رضی اللہ عنہما، حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ اور دیگر مخلص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کمال صبر سے کام لیا۔ صبر کرنے والوں کے ساتھ رب تعالیٰ کی خصوصی رحمت شاملِ حال ہوتی ہے۔ بے صبری تو مصائب کو بڑھا دیتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے مصائب میں صبر کرنا لازم ہے، اس سے اس کی مشکلات آسان ہو جائیں گی اور رب تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ (۸)

بقیہ(۷) ☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج۲ ص ۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۹

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعروفہ بیروت، لبنان، ج۳ ص ۳۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۷۲

﴿۲﴾ نبی پاک ﷺ، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شدید غم، ایذا اور حزن و ملال پر صبر کیا۔ منافقین نے طعنے دیئے، بہتان باندھے، اسلام، بانی اسلام نے ان کی ایذاؤں کو ایک ماہ کے طویل عرصہ تک برداشت کیا، یہ ان کے لئے بہتر ثابت ہوا۔ اس کی وجہ سے انہوں نے:

(ا) اجر عظیم پایا۔

(ب) اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے برأتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر قرآن مجید کی اٹھارہ آیات نازل فرمائیں جو ہمیشہ تلاوت کی جاتی ہیں۔ اس سے متعلقین کو سرور حاصل ہوا۔

(ج) قاذفین کو قذف کی سزا ملی۔

(د) جن حضرات نے اس ابتلا کے دور میں حسنِ ظن سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی۔

اس لئے صبر میں اجر ہے اور یہ خیر ہی خیر ہے۔

﴿۳﴾ جس شے کا نفع اس کے نقصان سے زیادہ ہو وہ خیر ہے اور جس شے کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو وہ شر ہے۔ خیر اور شر کا یہ خدائی پیمانہ ہے، اس لئے جو معاملہ بھی انسان کو پیش آئے اسے اسی پیمانہ سے ماپے۔ فوری اور عارضی نفع یا نقصان کو دیکھ کر فیصلہ کرنا غلط ہے۔

یادر ہے وہ خیر جس میں شر کا شائبہ نہیں وہ جنت ہے اور وہ شر جس میں خیر کا شبہ نہیں وہ جہنم ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ محبوبانِ خدا اولیاء اللہ اور صالحین کو جو بلائیں پیش آتی ہیں وہ ان کے حصے میں آنے والے انعامات سے بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی زندگیوں میں خیر ہی خیر ہے۔ ان کی آزمائشیں دیکھ کر ان سے بدظن ہونا مومن کا کام نہیں۔ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مثال اس سلسلہ کی اعلیٰ رہنما ہے۔ (۱۰)

بقیہ(۸) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۷۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۷۷

﴿۵﴾ سیدہ طیبہ طاہرہ ام المومنین عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما پر تہمت لگانا کفر ہے۔ان کی طہارت، عدالت، فراست اور عفت خود قرآن مجید نے بیان کر دی ہے۔قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا انکار کفر ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ عورت گلے میں موتیوں کا ہار ڈال سکتی ہے، یہ جائز ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ اگر اجنبی عورت اکیلی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کی ہلاکت کا خوف ہو تو اسے ساتھ لے جانا جائز بلکہ واجب ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے ساتھ لے لیا تھا۔اس پر حضور ﷺ نے منع نہ فرمایا تھا۔(۱۳)

﴿۸﴾ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور پُر نور آقا کریم ﷺ کے دشمنوں کی ہجو آپ کے حکم سے کرتے تھے۔اس پر آقا کریم ﷺ خوشی کا اظہار فرماتے، آپ نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ! جبرئیل کو اس کے ساتھ کر دے، اب بھی حضور پُر نور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کا رد کرنا (نظم ہو یا نثر میں) آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محبوب ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ اگر انسان قافلہ سے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جائے اور ساتھی اس سے دور نکل جائیں تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ جس مکان سے ساتھیوں سے جدا ہوتھا وہاں آجائے، ساتھی اس کی تلاش کرنے کے لئے وہاں پہنچ جائیں، اس کا ادھر ادھر پھرنا اور تلاش کرنا بے سود بلکہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔سیدہ طیبہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فراست یوں ظاہر ہوئی کہ وہ قافلہ سے جدا ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں، اس سے وہ قافلہ تک پہنچ گئیں۔(۱۵)

---

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۲۴

(۱۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۸۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۲۳

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۳

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۲

(۱۵) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۳

فائدہ:

چار چیزوں کی برأت چار ذریعوں سے ہوئی۔

(ا) حضرت یوسف علیہ السلام پر لگی ہوئی تہمت حضرت زلیخا کی قوم کے شاہد نے دور کی۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے تہمت لگائی، آپ کی تہمت پتھر نے کپڑے دور لے جا کر دور کی۔

(ج) حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بغیر نکاح کے بچہ پیدا کرنے کی تہمت لگی۔اس تہمت کو پیدا ہونے والے بچے نے دور کیا۔

(د) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے الزام لگایا۔رب تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات سے اس بہتان کو دور فرمایا۔(١٦)

☆☆☆☆☆

(١٦) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م١١٣٧ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج٦، ص١٢٥

باب (۳۰۲)

﴿حسنِ ظن واجب ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِہِمۡ خَیۡرًا وَّ قَالُوۡا ہٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ ○ (سورۃ النور آیت: ۱۲)

کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔

حل لغات:

لَوۡلَا: کیوں نہ ہوا، کیوں نہیں۔

یہ کلمہ تین وجہ سے استعمال ہوتا ہے:

اول: جب یہ فعل ماضی پر داخل ہو تو معنی توبیخ (جھڑک) کا دیتا ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں یہی صورتِ حال ہے۔

دوم: جب یہ کلمہ فعل مضارع پر داخل ہو تو تحضیض (برانگیخہ کرنا) کا معنی دیتا ہے۔

سوم: جب یہ کلمہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں جواب منع میں ہوتا ہے۔(۱)

بِاَنۡفُسِہِمۡ: اپنوں پر، اپنے آپ پر۔

یہاں یہ معنی مراد لینا درست ہے۔

---

(۱) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

اول: مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

دوم: مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپ پر نیک گمان کیا ہوتا۔(۲)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں کو ام المومنین سیدہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنھما پر تہمت میں تردد تھا کہ یہ تہمت سچی ہے یا جھوٹی، ان لوگوں کو عتاب ہو رہا ہے کہ کیوں تم نے حسنِ ظن سے کام نہ لیا اور بلادلیل ایک افواہ پر تردد کا اظہار کیا، تم پر واجب تھا کہ مسلمانوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے اور بہتان کو بہتان جانتے کہ یہ واضح طور پر بہتان تھا۔ ربّ کریم جل وعلا نے اسے کھلا بہتان قرار دیا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس مسلمان کا ظاہر فسق سے بری ہو وہ عادل ہے، اس کو عادل سمجھنا واجب ہے، اس کے خلاف برا گمان رکھنا حرام ہے۔(۳)

﴿۲﴾ عام مومنین کے عقود، افعال اور تصرفات، جب شرعی موانع سے خالی ہوں، کو صحت اور جواز پر محمول کرنا واجب ہے۔ ان کو فساد پر محمول کرنا ناجائز ہے۔(۴)

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۲۲

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۱۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۲ھ)مطبوعہ ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۱۷۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۹۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۸، ص۳۹۴

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۶

﴿۳﴾ ایمان کا تقاضا ہے کہ تمام مومنوں کے متعلق اچھا گمان رکھنا، ان پر نکتہ چینی سے باز رہنا، جو لوگ مومنوں کی عیب چینی کریں ان کا دفاع اس طرح کرنا جس طرح اپنی ذات کے خلاف حرف گیری کے وقت کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام مومنوں کو اپنا بھائی بلکہ اپنی ذات کی طرح سمجھنا ایمان کا تقاضا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ تَوَاصُلِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا وَجَعَ بَعْضُهٗ وَجَعَ كُلُّهٗ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى (۵)

آپس میں صلہ رحمی کرنے اور رحم کرنے میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے، جب اس کے بعض حصہ میں درد ہو تو تمام جسم میں درد ہوتا ہے اور بخار کے باعث رات بھر نیند نہیں آتی۔ (۶)

﴿۴﴾ جب مسلمان سے کوئی بری بات ظاہر نہ ہو اس کو عادل جاننا واجب ہے، کیونکہ ہم حسنِ ظن کے مامور ہیں، بدظنی سے ہمیں بچنے کا حکم ہے، گمان اور تخمینہ سے انہیں برا کہنا جائز نہیں۔ جب تک کوئی گناہ کی بات ظاہر نہ ہو اس کی شہادت قبول ہے۔ قرآن مجید کا حکم صریح ہے:

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط آلاية (سورة يونس: آیت ۳۶)

بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا۔

حدیث شریف میں بدگمانی سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے (عَلٰى صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ السَّلَامِ)

---

(۵) ☆ رواه الخطيب بغدادی فی تاريخ بغداد عن نعمان بن بشير
☆ رواه الامام فخر الدين الرازی فی تفسيره، ج۲۳، ص۱۷۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۲۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۷
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۱۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۹۴

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ(۷)

بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ سب سے بری بات بدگمانی ہے۔(۸)

﴿۵﴾ صاحبِ ایمان جس کی عفت اور صلاح کی شہرت ہو، خبرِ مجہول یا خبرِ فاسد سے اس کی عفت زائل نہیں ہوتی، اس کے بارے میں تہمت کی خبر کی تردید واجب ہے۔(۹)

﴿۶﴾ اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے پاس پایا جائے اور وہ دونوں اپنے نکاح کا اعتراف کریں ان کی تکذیب جائز نہیں، بلکہ حسنِ ظن کی بنا پر ان کی تصدیق واجب ہے۔(۱۰)

﴿۷﴾ اگر کوئی اپنی تلوار کو دو سو درہم میں فروخت کرے، جبکہ اس کے دستہ پر سو درہم کا کام ہوا ہو، تو اس کے سودا کو صحت پر محمول کریں گے۔ سو درہم کی تلوار اور سو درہم اس کے دستہ پر کام کے۔ یہ سودا بھی حسنِ ظن کی بنا پر جائز تصور ہوگا۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

---

(۷) ☆ راوہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ا، ص ۳۸۴

☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۳۱۶

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۸

☆ راوہ مالک فی الموطا

☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۲۴۵

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۴۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۸۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۸

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

باب (۳۰۳)

گھروں میں داخلہ کے آداب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝ فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِيۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰى يُؤۡذَنَ لَـكُمۡ ۚ وَاِنۡ قِيۡلَ لَـكُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا هُوَ اَزۡكٰى لَـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ۝ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ مَسۡكُوۡنَةٍ فِيۡهَا مَتَاعٌ لَّـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ۝ (سورۃ النور: آیات ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو۔ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں

اختیار ہے۔اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

حل لغات:

غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ :اپنے گھروں کے علاوہ۔وہ گھر جن میں تم خود رہائش پذیر نہیں بلکہ تمہارے سوا کوئی اور رہتا ہے۔ مثلاً اپنا مکان تم نے کسی کو کرایہ پر دیا۔یا ویسے ہی بغیر عوض تم نے کسی کو رہنے کو دیا۔بغیر اجازت ایسے گھروں میں بھی داخلہ منع ہے۔(۱)

حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا:جب تک اجازت نہ لے لو۔

لغت میں اُنس کا معنی ہے: دیکھنا، جاننا، احساس کرنا اور وحشت نہ ہونا۔ضد وحشت۔

آنَسَ الشَّیْءَ: کسی چیز کو دیکھا جانا۔احساس کیا۔

آنَسَ الصَّوْتَ: آواز کو سنا۔

اِسْتِینَاسٌ (باب اِسْتِفْعَال کا مصدر) کا مجازی معنی ہے: دیکھنا،قرآن مجید میں ایک موقعہ پر یہی معنی استعمال ہوا ہے۔

......اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا. الآیة (سورۃ طٰہٰ :آیت ۱۰ ، سورۃ النحل :آیت ۷، سورۃ القصص : آیت ۲۹)

مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے۔

طلبِ اذن کو اِسْتِینَاس کے کلمہ سے اس لئے تعبیر کیا کہ طلبگارِ اجازت کے دل میں ایک طرح کی وحشت ہوتی ہے، اس کو اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید داخلہ کی اجازت نہ ملے۔جب داخلے کی اجازت مل جاتی ہے،تو اس کی وحشتِ خاطر دور ہو جاتی ہے۔طلبگارِ اجازت بھی طالبِ علم ہوتا ہے،اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ داخلے کی اجازت گھر والوں کی طرف سے ملے گی یا نہیں،اجازت ملنے کے بعد اس کو علم ہو جاتا ہے۔(۲)

(۱) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور، ص ۵۵۶

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی. ج ۸، ص ۴۰۹

(۲) ☆ تاج العروس از علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۴، ص ۱۰۰

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا: اور ان کے ساکنوں پر سلام کرلو۔ یعنی جب تم کسی کے گھر داخل ہونے کی اجازت طلب کرو تو اس مکان کے رہنے والوں کو سلام کرو۔ (۳)

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ: اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔

جَنَحَ (از باب ضَرَبَ، نَصَرَ اور فَتَحَ) جُنُوْحًا کا معنی ہے۔

جَنَحَ اِلَیْہِ: مائل ہونا۔

جَنَحَ السَّفِیْنَۃُ: کشتی کا پتلے پانی میں پہنچ کر زمین سے لگ جانا۔

جَنَحَ اللَّیْلُ: رات کا آجانا

(بقیہ ۲) ☆ الفروق اللغویة مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه، ص ۳۰۷

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۲۸

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ج ۸۱

☆ لسان العرب، مولفه امام ابوالفضل محمدبن مکرم ابن منظورالانصاری المصری مطبوعه: بیروت، لبنان ج ۶، ص ۱۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۶

☆ تفسیرابن جریر مختصرتفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری، مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۴

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۱۳۷

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۴۰۹

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۶۵۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان ۱۲، ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰه بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۷۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج ۳، ص ۳۸۵

(۳) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۴۱۰

جَنَحَ (از باب ضَرَبَ) الطَّائِرُ: پرندہ کے بازو پر مارنا

جُنَاحٌ کا معنی ہے: گناہ، حرج (جَنَاحٌ کا معنی ہے بازو)۔(۴)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد گناہ اور حرج ہے۔(۵)

شانِ نزول

﴿۱﴾ ایک انصاری عورت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے گھر کے اندر بعض اوقات ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ اس حالت میں کوئی مجھے دیکھے، لیکن گھر کے آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی بے روک ٹوک اندر آجاتا ہے اور اس حالت میں مجھے دیکھ لیتا ہے، میں کیا کروں؟ اس سوال کے جواب میں سورۃ النور کی آیت: ۲۷ نازل ہوئی، جس میں کسی کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سکھائے گئے۔(۶)

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۰۸

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۵۵

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۰۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر. ۲، ص ۱۳۳،

☆ لسان العرب مولفہ امام ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۵۰۱

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۱

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۳، ص ۲۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاهور، ج ۳، ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱، ص ۱۳۳

☆ تفسیر مظهری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج ۸، ص ۴۰۹

﴿۲﴾ جب گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کرنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! قریش کے تاجر جو مکہ، مدینہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہیں ان کا کیا ہوگا۔ سرِراہ ان کے قیام اور اترنے کے مکان مقرر ہوتے ہیں، جن کے اندر کوئی رہتا نہیں، راستہ میں کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے قریش کے تاجر مکان بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ وہاں کس سے اجازت لیں اور کس کو سلام کریں؟ اس پر سورۃ النور کی آیت: ۲۹ نازل ہوئی۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ رہائش کیلئے مکان بنانا جائز ہے، تاکہ دوسرے لوگوں سے پردہ کر سکے، خود ذاتی طور پر اپنے منافع کا مالک بن سکے، خارج سے کوئی دوسرا اس کے ذاتی منافع میں مداخلت نہ کر سکے، مالک مکان کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی اور داخل نہ ہو سکے، مکان میں رہائش پذیر کے پردہ پر کوئی اور اطلاع نہ پا سکے۔ (۸)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اس گھر میں بلا اجازت داخلہ ممنوع قرار دیا ہے جس میں وہ خود نہیں رہتا۔ اس گھر میں داخلہ کیلئے اجازت لینا ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا ذاتی مکان کسی کو کرایہ پر دے دے

(بقیہ۶) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران. ج۶، ص۱۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۲

(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص ۱۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۴۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۵

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص۵۵۷

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۸

یا ویسے رہنے کے لئے بلا معاوضہ دے دے تو مالک مکان کیلئے لازم ہے کہ اس گھر میں داخل ہونے کے لئے اس سے اجازت لے جو اس میں رہتا ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس کی صراحت ہے۔(۹)

﴿۳﴾ کسی کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ گھر والوں پر سلام کرنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً یوں کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ یہ کلمات وقفہ وقفہ کے ساتھ تین بار کہے۔ تا کہ گھر والوں کو یقینی طور پر اس کے آنے اور اجازت طلب کرنے کی اطلاع ہو جائے۔ اگر داخلہ کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائے، ورنہ واپس چلا آئے۔ یہی سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِذَاسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَـلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ (۱۰)۔

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۲۶

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۰۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۳، ص ۳۸۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۲

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابی سعید الخدری، ج ۲، ص ۹۲۳

☆ رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری، ج ۲، ص ۲۱۰

جب تم میں سے کوئی ایک تین بار داخل ہونے کی اجازت طلب کرلے پھر بھی اسے اجازت نہ ملے تو اسے چاہئے کہ واپس چلا آئے۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا عمل شریف وارد ہے کہ آپ نے تین مرتبہ اجازت چاہی۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَنْزِلِنَا، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ، قَالَ: فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِیًّا فَقَالَ قَیْسٌ فَقُلْتُ اِلَا تَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ ذَرْہُ یُکْثِرُ عَلَیْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ، فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِیًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِیْمَکَ وَاَرُدُّ عَلَیْکَ رَدًّا خَفِیًّا لِتُکْثِرَ عَلَیْنَا مِنَ السَّلَامِ، قَالَ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَمَرَ لَهٗ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهٗ مِلْحَفَةً مَصْبُوْغَةً بِزَعْفَرَانَ اَوْوَرْسٍ فَاغْتَسَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوٰتِکَ وَرَحْمَتِکَ عَلٰی اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ............ الحدیث (۱۱)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے (مکان میں داخل ہونے کی اجازت کی خاطر) فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کی تم پر سلامتی ہو اور اس کی رحمت ہو۔) راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب نہایت پست آواز میں دیا۔ راوی قیس نے (اپنے باپ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو داخلہ کی اجازت کیوں نہیں دی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ (میں چاہتا ہوں کہ) آپ کثرت سے ہم

(بقیہ ۱۰) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید الخدری، ج ۲، ص ۳۵۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری، ج ۲، ص ۱۱۰

☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۶، ۱۹، ......

☆ رواہ الدارمی فی کتاب الاستیذان.

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن قیس. ج ۲، ص ۳۵۸، حدیث: ۱۸۵

☆ رواہ احمد. ج ۳، ص ۴۲۱/ ج ۴، ص ۴۴

پر سلامتی کی دعا فرماتے رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ اس کا جواب بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پست آواز میں دیا۔ پھر (تیسری بار) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جواب نہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس آنے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے دوڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کا سلام سنا اور جواب پست آواز میں دیا، تاکہ آپ کا ہم پر کثیر مرتبہ سلام ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کے غسل کیلئے پانی لانے کا حکم دیا۔ حضور ﷺ نے غسل فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک لحاف زعفران یا وَرس (ایک نباتات) سے رنگا ہوا پیش کیا۔ آپ نے قبول فرمایا۔ پھر حضور رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک بلند فرمائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! اپنی رحمت اور برکت آلِ سعد بن عبادہ کو عطا فرما۔ (۱۲)

(۱۲)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی، ج ۲، ص ۸۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۴۶
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۱۹۶

﴿۴﴾ بالغ مرد کے لئے کسی کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت لینا فرض ہے اور سلام کرنا سنت ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ جب اپنے گھر میں داخل ہو تو ایسا انداز اختیار کرے کہ گھر والوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہو جائے۔ مثلاً کھانس لے، یا جوتے زمین پر رگڑ کر چلے، اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی گھر والوں کو سلام کرے کہ یہ باعثِ برکت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

یَابُنَیَّ اِذَادَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِہٖ فَسَلِّمْ تَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ (۱۴)

اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں پر داخل (ہونے کا ارادہ) کرے تو گھر والوں کو سلام کرو۔ تیرے اور تیرے گھر والوں کیلئے برکت ہوگی۔(۱۵)

﴿۶﴾ رات کو اپنے گھر میں بھی بغیر اطلاع داخل ہونا منع ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ اذن طلب کرتے وقت دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو۔ بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں پہلو میں کھڑا ہو اور دروازہ کی دراڑوں سے اندر نہ جھانکے۔ تاکہ گھر والوں کی بے پردگی نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْھِہٖ وَلٰکِنْ مِنْ رُکْنِہٖ الْاَیْمَنِ اَوِالْاَیْسَرِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ(۱۷)

رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر آتے تو دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں پہلو میں کھڑا ہوتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔(۱۸)

(۱۳ ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۳۶۰
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۴۴۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۱۳۵
(۱۴ ☆ رواہ الترمذی عن انس ، ج۲،ص ۱۱۱
(۱۵ ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۵۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۴۱۰
(۱۶ ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۵۷
(۱۷ ☆ رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن بسر، ج۲،ص ۳۵۸
(۱۸ ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۱۱

﴿۸﴾ اگر مکان کا دروازہ بند ہو تو اذن حاصل کرنے کے لئے اسے دستک دینا یا گھنٹی بجانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ فِی حَائِطٍ بِالْمَدِیْنَۃِ علی قُفِّ البِئْرِ فَمَدَّ رِجْلَیْہِ فِی الْبِئْرِ فَدَقَّ الْبَابَ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِئْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ .الحدیث(۱۹)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے پاؤں کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ باہر باغ کے دروازے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دستک دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (غلام سے) فرمایا: ابوبکر کو اجازتِ داخلہ دو اور ساتھ ہی جنت کی بشارت دو۔(۲۰)

﴿۹﴾ جب بھی اجازت کے لئے کسی کے دروازے کو دستک دے تو نہایت وقار اور خفیف انداز سے دستک دے، بالخصوص کسی معظم ہستی کے دروازے کو نہایت ادب سے خفیف انداز میں دستک دے۔ درشت انداز میں دستک دینا سوئے ادبی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا معمول تھا کہ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے درِ دولت میں ہاتھ کے ناخنوں سے نہایت ادب سے دستک دیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَبْوَابُ النَّبِیِّ ﷺ کَانَتْ تُقْرَعُ بِالْاَظَافِیْرِ (۲۱).

(بقیہ۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۹۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر:۱۸،ص۱۹۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۳۵
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران:ج۶،ص۱۶۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۴۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۴۷
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ.ج۳،ص۱۲۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۷۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۱۳
(۱۹) ☆ رواہ احمدعن ابی موسی الاشعری،ج۴،ص۴۰۷
(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۹۴
(۲۱) ☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد.ص۳۷۸،(حدیث نمبر:۱۰۸۰)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ داخلہ کی اجازت طلب کرتے وقت اپنا نام وغیرہ ذکر کرے۔ پوچھنے پر یہ نہ کہے کہ "میں ہوں"۔ مقصود یہ ہے کہ مالک مکان کو اس کا پورا تعارف ہو جائے۔ تاکہ سوال جواب کی کلفت سے بچ جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَفَعْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا، فَقُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ: اَنَا اَنَا؟ كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا(۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں اپنے باپ کے قرضہ اتارنے کے بارے میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا: کون؟ میں نے عرض کیا: میں، فرمایا: میں میں، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

ایک طویل حدیث کا ایک حصہ یوں ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيَدْخُلُ عُمَرُ. الحديث(۲۴)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم کیا عمر کو اندر آنے کی اجازت ہے؟

اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نام لے کر حضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔(۲۵)

---

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۹۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۴۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۳۲۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۵۷

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن جابر،ج۲،ص۹۲۳

(۲۴) ☆ رواہ ابوداؤد. حدیث نمبر: ۵۲۰۱
☆ رواہ نحوہ البخاری. حدیث: ۴۹۱۳
☆ رواہ مسلم،حدیث: ۱۴۷۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۹۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۷۹
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران. ج۶،ص۱۵۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۲۸۲

﴿۱۱﴾ اجازت طلب کرتے وقت وہی زبان اور اسلوب اختیار کرے جو اس علاقہ میں رائج ہے، کسی خاص زبان یا اسلوب کا اختیار کرنا ہر علاقہ میں ضروری نہیں۔(۲۶)

﴿۱۲﴾ جو شخص مکان میں بار بار آتا ہو اور اسے مالک مکان کی طرف سے داخلہ کی اجازت ہو اسے بار بار اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ جب کوئی شخص کسی کو بلانے کی غرض سے اپنا قاصد بھیجے اور وہ شخص قاصد کے ہمراہ اس کے پاس آجائے تو اسے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ قاصد کے ہمراہ آجانا ہی اس کی اجازت کو کافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ(۲۸)

کسی شخص کا قاصد دوسرے کی طرف گویا اس کے لئے اذن ہے۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ مذکورہ بالا حکم (اجازت طلب کرنے کا) اس گھر کے بارے میں ہے جس میں تمہاری اپنی سکونت نہیں۔ اگر کوئی اپنی سکونت والے مکان میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اور اس میں اس کی اہلیہ اور بال بچے رہتے ہوں تو اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔ صرف گھر والوں پر سلام کرلو کہ حدیث شریف میں ہے:

اِذَادَخَلْتُمْ بُيُوْتَكُمْ فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا. الحديث (۳۰)

جب تم اپنے گھر والوں میں داخل ہونے لگو تو گھر والوں کو سلام کرلیا کرو۔(۳۱)

---

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۹۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۱۱

(۲۸) ☆ رواہ ابوداؤدعن ابی ہریرہ .حدیث: ۵۱۸۹

☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد.حدیث: ۱۰۷۶

☆ رواہ ابن حبان،حدیث: ۵۸۱۱

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص۱۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۳۴۷

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص۴۱۱

(۳۰) ☆ کنزالعمال، ج۱۵،ص۵۱۵۴۵

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۳۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۹۷

﴿۱۵﴾ اگر گھر میں تمہاری اہلیہ کے ہمراہ تمہاری ماں یا بہن بھی رہتی ہو تو گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔البتہ داخلہ کے وقت ایسا عمل کرلو کہ گھر والوں کو تمہاری آمد کی اطلاع ہو جائے تا کہ وہ اپنا ستر وغیرہ مکمل کرلیں۔مثلاً کھانسی کرلو، جوتی چٹخالو، یا دروازہ پر دستک دے لو۔حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں اپنی والدہ سے اجازت لے کر گھر میں داخل ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔اس نے عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: اجازت لے کر داخل ہو۔ اس نے تین مرتبہ دہرایا تو آپ نے فرمایا:

اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً ،قَالَ: لَا،قَالَ: فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا (۳۲)

کیا تو پسند کرتا ہے کہ اسے ننگا دیکھے۔عرض کیا: نہیں۔فرمایا: تو اس سے اذن لے لیا کرو۔(۳۳)

﴿۱۶﴾ مسلمان جب آپس میں ملاقات کریں تو ایک دوسرے کو سلام کریں۔یہی سنتِ اسلام ہے۔اس سے ان میں

(۳۲) ☆ ذکرہ محمد جریر الطبری عن بن یسار. حدیث: ۲۵۹۲۶

☆ راوہ البیہقی.۷،ص۱۵۷،حدیث:۱۳۵۵۸

(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان.ج۳،ص۳۱۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۹۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۳۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۸۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)،ج۲،ص۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور ، ج۳،ص۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۳۱۱

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۴۴۵،

☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۱۳۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۵۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۳،ص۲۸۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ،ج۲۳،ص۱۹۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص۳۲۱

الفت بڑھے گی۔دلوں سے حسد دور ہوگا۔جنتیوں کی ملاقات کا یہی طریقہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِیْلَ مَاھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ،قَالَ: اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَدَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا سْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَاللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَامَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَامَاتَ فَاتَّبِعْہُ.(۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں،عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون سے حق ہیں۔فرمایا:

(ا) جب تو اسے ملے تو سلام کرے۔

(ب) جب وہ تجھے بلائے تو اس کی بات سن۔

(ج) جب وہ تجھ سے کوئی نصیحت کا تقاضا کرے تو اسے نصیحت کر۔

(د) جب وہ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے۔

(ہ) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر۔

(ر) اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چل (تاکہ نماز جنازہ ادا کر سکے)(۳۵)

﴿۱۷﴾ اسلام نے سلام کے کلمات متعین کر دیئے ہیں۔

وہ مبارک کلمات یہ ہیں:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

اس کے علاوہ دیگر کلمات لغو ہیں۔مثلاً صبح بخیر،شام بخیر وغیرہ۔اسلام نے ان کی ادائیگی سے منع کر دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّانَقُوْلُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ: اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ وَاَنْعَمَ صِبَاحًا،فَلَمَّا کَانَ

(۳۴) ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ،ج۲،ص۲۱۳

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۲،ص۱۳۸

اَلْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِکَ. (۳۶)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں ہم کہا کرتے تھے: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِکَ عَيْنًا اور اَنْعِمْ صِبَاحًا (اللہ تم کو خنک چشم رکھے، صبح بخیر) جب اسلام کا ظہور ہوا تو ہمیں ایسا کہنے سے منع کر دیا گیا۔ (۳۷)

﴿۱۸﴾ اگر تم کسی کے مکان پر جاؤ اور اندر جانے کی اجازت طلب کرو تو جب تک اجازت نہ ملے اندر نہ جاؤ۔ یعنی جب تک گھر والا تم کو اجازت نہ دے دے اندر نہ جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بغیر اجازت اندر داخل ہونے کی ممانعت صرف یہ نہیں کہ بغیر اجازت داخلہ سے ننگا کھلا آدمی سامنے آجاتا ہے اور بے پردگی ہو جاتی ہے۔ بلکہ ایک وجہ ممانعت کی یہ بھی ہے کہ اس سے بعض ان باتوں یا چیزوں کا اظہار ہو جاتا ہے جن کو آدمی لوگوں سے چھپانا چاہتا ہے۔

ممانعت کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ دوسرے کی چیز میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا ممنوع ہے۔ ہاں اس مکان میں بغیر اجازت داخلہ کی ممانعت نہیں جس میں اچانک داخلہ کی کوئی معقول وجہ ہو: مثلاً مکان میں آگ لگ گئی ہو، یا گر رہا ہو، یا اس میں کوئی ممنوع فعل ہو رہا ہو جس کا فوری روکنا ضروری ہو۔ مثلاً چوری ہو رہی ہو، یا قتل ہو رہا ہو، یا شراب نوشی یا شراب فروشی ہو رہی ہو۔

---

(۳۶) ☆ رواه ابو داود. حديث: ۲۵۲۷

(۳۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۹۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۵

☆ حاشية الجمل على الجلالين للعلامة سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط لمحمد بن یوسف الشهير بابی حَيّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۸۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود، مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۱۱

مواقعِ ضروریات ہمیشہ قواعدِ شرعیہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ضروریات محظورات کو مباح کردیتی ہیں۔ (۳۸)

﴿۱۹﴾ کسی کے مکان کے اندر جھانکنا منع ہے، دروازہ کھلا ہو یا بند، بہر صورت منع ہے۔ جب تک مالک مکان اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیدِ عالم و عالمیان ﷺ اپنے حجرۂ مقدسہ میں بیٹھے سر میں لوہے کی نوک دار شے سے کھجلا رہے تھے۔ ایک شخص نے دروازے کی دراڑ سے اندر جھانکا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو تہدید کے طور پر فرمایا:

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّکَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ (۳۹)

---

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۹۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۲۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷
☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۳۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۲، ۲۳۳
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۰۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص ۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۳۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۱۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۲۱۱

(۳۹) ☆ رواہ البخاری عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۶۲۴۱
☆ رواہ مسلم عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۲۱۵۹
☆ رواہ الترمذی عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۲۷۰۹
☆ رواہ احمد عن سہل بن سعد، ج۵، ص ۳۳۰
☆ رواہ ابن حبان عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۶۰۰۱
☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد۔ حدیث: ۱۰۷۰
☆ رواہ الطبرانی، حدیث: ۵۶۶۲

اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس کی آنکھ میں اس کو چبھو دیتا۔ طلبِ اجازت کا حکم تو فقط نہ دیکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔(۴۰)

﴿۲۰﴾ کسی کے گھر میں داخل ہونے کی شرطِ داخلہ اجازت ہے، سو گھر والوں میں سے کسی چھوٹے بڑے کی اجازت کافی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نابالغی میں کاشانۂ نبوت کے خادم تھے۔ آپ آنے والوں کو اجازت دیتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے گھروں میں خدام وغلمان داخل ہونے کی اجازت دیتے تھے۔

یادرہے کہ معاملات، ہدایا، وکالات وغیرہ میں بچے، عورت، غلام، ذمی کی خبر معتبر ہے(۴۱)

﴿۲۱﴾ وہ مکان جو راستوں پر مسافروں کے آرام کے لئے بنائے جاتے ہیں ان میں بغیر اجازت داخل ہونا، ٹھہرنا جائز ہے۔ چونکہ ان میں داخل ہونے سے کسی کی بے پردگی کا تصور نہیں۔ اس لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ مزید یہ کہ ایسے گھروں میں داخلہ کی عادت جاری ہے اور عادت مثل نطق کے ہے۔ اسی طرح

---

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۸، ۱۳۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۹۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج۶، ص ۱۶۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۲۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۱، ۳۱۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص ۱۹۹

☆ الدر المناور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج۶، ص ۱۵۸

تجارت کے مراکز میں داخلہ کی اجازت ضروری نہیں۔قرآن مجید میں یہ حکم صراحت سے بیان ہوا ہے۔(۴۲)

﴿۲۲﴾ اگر صاحب خانہ کی طرف سے اذن داخلہ نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔یہی بہتر ہے۔قرآن مجید کا واضح حکم یہی ہے۔(۴۳)

﴿۲۳﴾ اگر کوئی شخص کسی معظم دینی وروحانی شخصیت کے دروازے پر جائے اور داخلہ کی اجازت طلب نہ کرے۔بلکہ اس کے ازخود برآمد ہونے کی انتظار کرے تو یہ نہایت خوب اور مستحب ہے۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک انصاری کے دروازے پر طلب حدیث کیلئے جاتے اور انصاری کے ازخود برآمد ہونے کا انتظار کرتے۔دروازے پر بیٹھ جاتے،اندر آنے کی اجازت طلب نہ کرتے۔انصاری جب باہر نکلتے تو فرماتے:اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! آپ نے مجھے اطلاع دی ہوتی۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے:ہم کو اسی طرح طلب علم کا حکم دیا گیا ہے۔

---

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۳۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۶۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص ۱۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن (م ۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی (م ۶۸۵ھ)،ج۲،ص ۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر(م ۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۸۱

☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص ۱۳۹

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۸۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۲۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص ۱۳۷

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۶،ص ۱۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص ۲۱۲

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی عالم کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا۔(۴۴)

﴿۲۴﴾ اجنبی نابینا اگر کسی کے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو وہ بھی اجازت لے۔ ممکن ہے گھر والوں کی وہ بات سن لے جو سننا ناپسند کرتے ہوں۔(۴۵)

﴿۲۵﴾ ملاقات کے وقت پہلے سلام کرے، پھر اپنی بات شروع کرے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ(۴۶)

بات کرنے سے پہلے سلام کرلو۔(۴۷)

﴿۲۶﴾ پڑوسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی دیوار میں ایسا سوراخ کرے جس سے ہمسایہ کی بے پردگی ہو۔ ایسا کرنے سے اسے روک دیا جائے گا۔(۴۸)

﴿۲۷﴾ عورت اگر کسی کے مکان میں بغیر اجازت داخل ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ عورت مالک مکان کے محارم سے ہو تو اس کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔(۴۹)

☆☆☆☆☆

---

(۴۴) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۳۷

(۴۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۵

(۴۶) ☆ رواہ الترمذی عن جابر بن عبداللہ۔ حدیث: ۲۶۹۹

(۴۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۴

(۴۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۳۹

(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۵

باب (۳۰۴)

﴿ستر پوشی﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ (سورۃالنور: آیت ۳۰)

مسلمان مردوں کوحکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اورشرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کوان کے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات

یَغُضُّوْا: غَضَّ یغُضُّ غَضًّا کا معنی ہے: آنکھ کا بند کرلینا۔

امر کا صیغہ ہونے کی وجہ سے لام کلمہ مجزوم ہے۔ (۲)

مِنْ اَبْصَارِهِمْ: کلمہ مِنْ تبعیض کے لئے ہے۔ معنی یہ ہے: حرام اشیاء سے آنکھیں بند کرلیں۔ مومنوں کوحرام شے اور بالخصوص غیرمحرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے باز رکھا گیا ہے۔ مطلقاً آنکھیں بندرکھنا مرادنہیں۔ (۲)

---

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی. ص ۸۹ ۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۳۶۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ص ۳۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۵، ص ۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص ۳۱۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۲۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۴

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ: فُرُوْج جمع ہے اس کا مفرد فَرْج ہے، جس کا معنی ہے شرمگاہ۔

منشاءِ ایزدی ہے کہ مسلمان مرد اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ شرمگاہوں کا چھپانا فرض ہے۔(۳)

شانِ نزول

مدینہ منورہ کی گلیوں میں ایک آدمی گزرا۔ اچانک اس کی نظر ایک اجنبی عورت پر پڑی۔ وہ آدمی ایک باغ میں سے گزرا۔ اتفاق سے وہ عورت بھی وہاں سے گزری۔ شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا۔ اس مرد کے چہرے پر باغ کی دیوار لگی اور اس کی ناک خون آلود ہوگئی۔ اس بندۂ مومن نے قسم کھائی کہ جب تک اپنی خون آلود ناک حضورِ سیدِ عالم ﷺ کو نہ دکھالوں ناک سے یہ خون نہ دھوؤں گا۔ وہ بارگاہِ رسالت مآب کے حضور حاضر ہوا اور اپنا قصہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ زخم اس گناہ کی پاداش میں ہے جو تو نے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۴)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۱۲، ص ۲۰۲

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامه ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبد الله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۲۸۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۴۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۵۸

(۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبد الله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۸

(۴) ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸

مسائل شرعیہ

(۱) مومن مرد پر فرض ہے کہ وہ حرام کردہ اشیاء کی طرف سے اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھیں اور اجنبی عورت کو نہ دیکھیں۔ اگر اجنبی عورت اچانک سامنے آجائے تو فوراً اپنی نگاہ کو پھیر لیں۔ اچانک نظر تو معاف ہے کہ وہ بلا ارادہ ہوتی ہے۔لیکن دوسری مرتبہ دیکھنا تو بالقصد ہوگا۔ دوسری مرتبہ نگاہ کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی لَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَةُ.(۵)

اجنبی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نظر کو جھکا لے۔ پہلی بلا ارادہ نظر پر مؤاخذہ نہیں۔ دوسری مرتبہ دیکھنا جائز نہیں۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ اِمْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةً یَجِدُ حَلَاوَتَهَا.(۶)

بندۂ مومن کسی اجنبی عورت کے محاسن کو دیکھ کر اگر نظر کو پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت عطا فرماتا ہے جس کی شیرینی وہ پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًاo

(سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہوتا ہے۔(۷)

(۵) ☆ رواہ ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۱۴۹
☆ رواہ مسلم، حدیث نمبر ۲۱۵۹
☆ رواہ الترمذی حدیث نمبر ۲۷۷۶
(۶) ☆ رواہ احمد، ج۵، ص ۲۶۴
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۳۱۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت لبنان، ج ۱۲، ص ۳۶۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۲۰۲

(۲) جن لوگوں کی طرف دیکھنا جائز ہے اس کا جواز بغیر شہوت کے دیکھنا ہے۔ شہوت سے ان کی طرف دیکھنا بھی ممنوع ہے۔(۸)

(۳) راستوں، سڑکوں اور چوکوں وغیرہ میں ایسی مجالس قائم کرنا جس سے راہ گیروں کو تکلیف ہو، ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ، قَالُوْا مَا بُدَّلَنَا مِنْ نَّتَحَدَّثُ فِیْھَا، فَقَالَ: اِنْ اَبَیْتُمْ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّھَا، قَالُوْا: مَاحَقُّ الطَّرِیْقِ، قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّالسَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ.(۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ ہمیں اس سے چارہ

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

☆ تفسیر الخطیب الشربینی از امام محمد بن احمد شربینی مصری، ناشر مکتبہ حقانیہ پشاور، ج۳، ص ۶۸۲

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۰۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۲۶۴

(۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، حدیث نمبر ۲۴۶۵

☆ رواہ مسلم کتاب اللباس، حدیث نمبر ۲۱۲

☆ رواہ ابوداؤد، حدیث نمبر ۴۰۲۵

☆ رواہ احمد، ج۳: ص ۳۳۶

☆ رواہ السیوطی، ج۶، ص ۱۶۴

نہیں۔ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کر لیتے ہیں۔آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو راستوں کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: راستوں کا کیا حق ہے۔آپ نے فرمایا راستوں کا حق یہ ہے کہ (اجنبی عورتوں کے گزرنے پر) آنکھ بند کر لیا کرو۔تکلیف دہ شے کو ہٹایا کرو۔سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دو۔نیکی کا حکم کرو اور بری بات سے روکو۔(۱۰)

(۴) اپنی بیوی (اور باندی ،جس کا موجود ہونا عنقا ہے) کے سوا کسی اور کے سامنے اپنی شرمگاہ کھولنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِحۡفَظۡ عَوۡرَتَـکَ اِلَّا مِنۡ زَوۡجِکَ اَوۡمَامَلَکَتۡ یَمِیۡنُکَ(۱۱)

اپنی بیوی اور باندی کے سوا دوسروں سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر۔(۱۲)

(۵) مرد کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اعضا ستر (عورت) ہیں۔ستر کے اعضا کا کسی مرد یا عورت کے سامنے کھولنا جائز نہیں۔(۱۳)

(۶) مرد کا اپنی محرم عورتوں کے چہرہ، سینہ، ہاتھ، پاؤں ،بازو اور پنڈلیوں کی طرف نظر کرنا جائز ہے بشرطیکہ شہوت کے بغیر ہو۔(۱۴)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص۱۳۲۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۲۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران، ج۶،ص ۱۶۴

(۱۱) ☆ ابوداؤد،حدیث نمبر۴۰۱۷

☆ ترمزی، حدیث نمبر۲۷۱۴

☆ ابن ماجہ ،حدیث نمبر ۱۹۲۰

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص۳۱۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۸۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۲۱۶

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۵۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۲۰۲

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۳۴۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۵۹

(۷) عورت کا پورا جسم عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔ غیر محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے اس کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ (۱۵)

(۸) عورت کا چہرہ غیر محرم عورتوں اور مردوں کے لئے کھولنا جائز نہیں۔ البتہ چند ضرورتوں کے لئے جائز ہے۔ مثلاً معالج، ادائے شہادت، ڈوبنے اور جلنے کے وقت۔ (۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

(۱۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

ماخذ و مراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن :

(☆) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

(☆) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان

(☆) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ از ہر

(☆) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان

(☆) انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ مطبع میمنہ، مصر

(☆) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی وشرکاہ، مصر

(☆) الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران

(☆) تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

(☆) حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفیٰ قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

(☆) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(☆) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ

(☆) تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

(☆) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

(☆) تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(☆) الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور

(☆) مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ نعمانی

کتب خانہ اردو بازار لاہور

(☆) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

(☆) فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی، مطبوعہ دار الاشاعت تفسیر حقانی، دہلی

(☆) مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان

(☆) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

(☆) تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قم ایران

(☆) لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبد الرحمٰن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشید، بیروت

(☆) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت

(☆) الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، مصنفہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷ھ)، مطبوعہ جدہ

(☆) تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور

(☆) الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری، المتوفی: ۵۳۸ھ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(☆) تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، مصنفہ الامام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، المتوفی: ۵۱۶ھ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

(☆) الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل، مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل، المتوفی: ۱۲۰۴ھ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(☆) تفسیر الخطیب الشربینی المسمی السراج المنیر فی الدعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، الامام الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (المتوفی ۹۷۷ھ) المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(☆) الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم المسمی تفسیر طنطاوی جوہری تالیف الاستاذ الحکیم طنطاوی جوہری المصری (المتوفی ۱۳۵۸ھ) دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

(☆) تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمر قندی الحنفی (۳۳۳ھ) المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی، پشاور

(☆) تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لملا ابی الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور

(☆) تفسیر مجاہد تصنیف ابی الحجاج مجاہد بن جبر القرشی المخزومی (م ۱۰۴ھ) دار الکتب العلمیہ بیروت

(☆) املاء مامن بہ الرحمٰن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن تالیف ابی البقاء عبد اللہ بن الحسین العکبری (م ۶۱۶ھ) قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(☆) تفسیر الحسن البصری جمعہ دکتور محمد عبد الرحیم، المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرمۃ

کتب احادیث وشروح احادیث:

(☆) صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور

(☆) صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) سنن ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

(☆) سنن ابو داؤد از امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(☆) جامع ترمذی از امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

(☆) سنن نسائی از امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

(☆) سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۳۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

(☆) عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

(☆) شرح معانی الآثار از امام ابو جعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

(☆) صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،، لبنان

(☆) المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

(☆) الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاء مصر

(☆) موطاامام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی

(☆) المسند از امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت

(☆) المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

(☆) سنن دارمی از امام ابوعبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دارالکتب العربی، ۱۴۰۷ھ

(☆) سنن کبریٰ از امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ

(☆) دلائل النبوۃ از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دارالنفائس بیروت

(☆) الخصائص الکبریٰ از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ

(☆) شرح مسلم از علامہ یحییٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

(☆) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاشانی (م ۵۸۷ھ)، مطبوعہ دارالفکر، بیروت

کتب لغت:

(☆) المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

(☆) مصباح اللغات از ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی، مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور

(☆) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

(☆) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر، (۱۳۲۵ھ)

(☆) القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

(☆) تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر

(☆) قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت

(☆) الفروق اللغویۃ، از ابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

(☆) لسان العرب، مولفہ امام ابوالفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان